دفتر آفتاب شجاعت

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد [illegible] سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع اکیسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا فرگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول مین درج سب حالات مرقوم ہو چکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

احوال ملکہ بدر سیمتن معشوقۂ آفتاب جادو اور پیدا ہونا برجیس کا اور اپنے تئین نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا اور پیدا ہونا ملکہ ثریا سیمتن کا اور برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا حالات خواجہ خلیل بازرگان و حاکم شہر خونریز و ورود خواجہ حسین تاجر اور اُنکا تصویر ملکہ ثریا سیمتن کھینچنا و عشق ارژنگ و حالات شہر خاور لشکرکشی ارژنگ برسر برجیس آفتاب پرست مع دیگر داستان متعلقہ

جلد دویم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالی وقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم وہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع نے باعانت مولوی محمد اسمعیل صاحب کے زبان اُردو مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۳ع

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست م[illegible]
شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم
ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب قصہ
اُردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر
آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب

کتب قصہ جات نثر اُردو

داستان امیر حمزہ صاحبقران جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہے جسکو ابو الفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستانگویون کے حُسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی۔ چونکہ شے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہے

نام کتاب	قیمت
۱۔ نوشیروان نامہ جلد اول۔	عہ/ ب
۲۔ " جلد دوم۔	عہ/ پ
۳۔ ہرمز نامہ متعلقۂ نوشیروان نامہ جلد دوم جدید الطبع	للعہ/ پ
۴۔ ہومان نامہ متعلقۂ نوشیروان نامہ جلد دوم۔	عہ/ پ
۵۔ کوچک باختر۔	عہ/ ب
۶۔ بالا باختر۔	عہ/ پ
۷۔ ایرج نامہ جلد اول۔	عہ/ پ
۸۔ " جلد دوم۔	عہ/ پ
۹۔ طلسم ہوش ربا جلد اول۔	عہ/
۱۰۔ " جلد دوم۔	عہ/
۱۱۔ " جلد سوم۔	عہ/
۱۲۔ " جلد چہارم۔	سے/
۱۳۔ " جلد پنجم کا حصۂ اول۔	عہ/ ۴ہر
۱۴۔ " حصۂ دوم۔	عہ/ ۴ہر

نام کتاب

۱۵۔ طلسم ہوشربا جلد ششم۔
۱۶۔ " جلد ہفتم۔
۱۷۔ بقیۂ طلسم ہوش ربا جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر۔
۱۸۔ ایضاً حصۂ دوم۔
۱۹۔ صندلی نامہ دفتر ششم۔
۲۰۔ تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ
۲۱۔ تورج نامہ جلد دوم۔ "
۲۲۔ لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم۔
۲۳۔ ایضاً۔ جلد دوم۔ "
طلسم فتنۂ نور افشان جلد اول جسکی خوبی و عمدگی ملاحظہ پر موقوف ہے۔
۲۔ " جلد دوم۔
۳۔ " جلد سوم۔
ایضاً۔ کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے۔
طلسم ہفت پیکر مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب قمر جلد اول۔
۲۔ " جلد دوم۔
۳۔ " جلد سوم۔
طلسم خیال سکندری۔ جلد اول منشی احمد حسین قمر
ایضاً۔ جلد دوم۔
ایضاً۔ جلد سوم
قصہ ٹھگ۔ در سہ حصہ مطبوعۂ غیر۔
ایضاً۔ حصۂ چہارم۔ "
پیر نابالغ۔ در دو حصہ "

فہرست نفس کتاب دفتر آفتاب شجاعت جلد دوم

تمام شد

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع ایکسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول مین وہ سب حالات مرقوم ہوچکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

احوال ملکہ بدر سیمتن معشوقۂ آفتاب جادو اور پیدا ہونا برجیس کا اور اپنے تئین نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا اور پیدا ہونا ملکہ ثریاے سیمتن کا اور برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا حالات خواجہ خلیل بازرگان و حاکم شہر خونریزیہ و ورود خواجہ حسین تاجر اور اُنکا تصویر ملکہ ثریاے سیمتن کھینچنا و عشق ارژنگ و حالات شہر خاور لشکرکشی ارژنگ برسر برجیس افتادہ ست مع دیگر داستان متعلقہ

جلد دویم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالی وقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدرشناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع نے باعانت مولوی محمد اسمعیل صاحب کے زبان اُردو مین ترجمہ کیا او

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسلم لکھ حمد خلاق دو عالم
کیا پیدا زمین و آسمان کو
باندولست سب اُس نے بنایا
دکھایا رنگ نیرنگ جہان کا
کسی کو عشق کی لذت عطا کی
بنایا صورت آئینہ حیران
نہ غافل ہو نہ ہو فرزانہ باقی

کہ جس کے نور کا پرتو ہی آدم
مہ و خورشید و سایہ کو فلک دار
عدم سے عالم ہستی مین لایا
دیا سامان تماشا نہ کسی کو
مزہ دیتی رہی اندوہنا کی
چھپائے سیکڑون جلوے دکھا کے
فقط عالم مین ہی افسانہ باقی

بنایا جس نے کہ ہے دو جہان کو
سکھایا بے قدم انداز رفتار
کیا پیدا نشان بے نشان کا
بنایا خاک ویرانہ کسی کو
دکھائے جلوہ ہاے حسن خوبان
مٹائین صورتین کیا کیا بنا کے

جمیع حمد مختص ہین واسطے اُس خداے پاک کے کہ جس نے ایک لفظ کن سے زمین و آسمان شجر و حجر وغیرہ کو پیدا کیا اور بشر کو اشرف مخلوقات گردان کر اُسکو طاقت گویائی عطا فرمائی چشم بصیرت مرحمت کی کہ جس سے اُسکی تمام صنائع و بدائع مشاہدہ کرے اور عجائبات نیرنگیہ و طلسمات ہزار رنگ دیرنجات گوناگون و نادرات بوقلمون کو اپنی نگاہ عبرت سے دیکھکر اُسکے خالق یکتا و خداے برحق ہونے کی شہادت دے اور گوش عطا کیے کہ جس سے اُسکے اوصاف وحدانیت و عدل و انصاف سُنے اور جو احکام کہ اُس نے نسبت امر و نہی کے فرمائے ہین اُنپر عمل کرے اور زبان مرحمت فرمائی کہ جس سے اُسکے نعمات جو کہ اُس نے خلق فرمائے ہین اُنکے ذائقہ سے آگاہ ہو اور ہماری نعمات کا شکریہ ادا کرے ماسوا اسکے انبیا و اوصیا و علماے دین کو خلق فرما کر دنیا مین کافرون کی رہنمائی کا اُنھین حکم فرمایا لاریب پروردگار عالم لایزال ہے قدرت نمائی مین بے مثال ہے اُسنے جب مشاہدہ فرمایا کہ باوجود ان سب نعمات کے پیدا کرنے کے بندے میرے راہ ضلالت کو ترک نہین کرتے اور با وصفیکہ کیسے کیسے نبی ہین نے خلق فرمائے اور اُنھون نے اپنی عمر اُنکی ہدایت مین صرف کی اور میری خوشنودی کے

لیے انکے ظلم و ستم گوارا کیے مگر زبان سے اف نہ کی اور صبر کو کام مین لائے اور میری راہ دکھاتے رہے اور خلق سے ان ظالمون کے ہاتھ سے عاجز ہو کر میرے پاس چلے آئے آخر ان سب کا ہمارا رہنما ہی جس کو خاتم المرسلین و حبیب اپنا مقرر فرمایا ای قلم تو کب تک اسکی حمد مین سر بسجود رہے گا اسکی وہ ذات کہ اگر تمام عمر اسکی وحدانیت مین روان رہے تو بھی ایک شمہ تحریر نہ ہو سکے لہذا اب کچھ نعت اسکے حبیب کی تحریر کر

نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نظم

بہار کیا د نعت مصطفے ہی
سنانے امر و نہی دین کے پیغام
یہان تک فرد یکتائی مین پایا
عنایت کی جگہ دل کی بغل مین
نہ کم ہونگے طفیل شوق بے حد
بلاغت نامۂ عصیان غلط ہو

زبان پر نغمۂ صل علی ہی
زمین و آسمان زیر قدم ہی
کہ سایہ بھی نہ پابوسی کو آیا
لکھون کیا ذات فرق کبریائی
نیاز کعبہ یا و ناز احمد
فقیری مین دیا شاہون کو انعام

سکھایا جس نے ہم کو دین اسلام
شب معراج سیر نیم دم ہی
احد نے میم احمد کو ازل مین
نہین گنجائش حرف جدائی
لیے بخشش اگر ایسا فقط ہو
پڑھا لیے علم بے تفہیم و افہام

فدا ایسے سبب بے سبب کے
تصدق عالم امی لقب کے

منقبت جناب امیر علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہ السلام

ساقی رشک آفتاب منیر
تو لکھون مدح ساقی کوثر
ہی ہنر تیغ صفدری ہی علی
محو فرمان ایزدی ہی علی
ہادی و رہنماے عالم ہی
مفتی علم سر لولاک
صاحب ذوالفقار زوج بتول
مہتمم حق کے کارخانے کا
واقعی شیر کردگار ہی وہ
[illegible]ن مین ہی اسی کے ناد علی
[illegible]ید احمد اگر نبی ہوتا
[illegible] سرکار کے ہین ہر کارے
[illegible]یرا جو کار فرما ہو
[illegible]ق تری سمت تو ہی حق کی طرف
[illegible]اک سمت پاسبان نجف
[illegible]و جہان یہ خدا نے خلق کیے
[illegible] محمد سے بس محمد تک

ہون مین مست شراب خم غدیر
فرض مومن یہ ہی ثناے علی
گوہر بحر برتری ہی علی
عاشق حق پناہ دین نبی
مرشد و پیشواے عالم ہی
خضر وادی ہدایت ہی
اسد اللہ و ابن عم رسول
وارث علم انبیا وہ ہی
مرد میدان روزگار ہی وہ
شان مین اسکے ہی کلام اللہ
تو ہی بے شبہ یا علی ہوتا
مرتبہ سب پہ آئنہ ہی ترا
قطرہ قطرہ سے کار دریا ہو
تیرے روضہ کا اے شہ نہ طاق
رکھتے ہین قدسیون پہ عز و شرف
ایک ہی نور سے ہین بارہ امام
چودہ معصوم ہین ہی بے شک

پاؤن گر جام بادۂ اطہر
عین ایمان ہے ولاے علی
قوت بازوے نبی ہی علی
رونق شرع و جانشین نبی
قاضی سند شریعت پاک
مشعل محفل امامت ہی
ہی وہ مشکل کشا زمانے کا
حاکم شرع مصطفے وہ ہی
واقف راز ہر خفی و جلی
آیۂ انما یرید اللہ
سب پہ ثابت یہ ہی کہ پیارے
دل اسکندر آئنہ ہی ترا
تو ہی خورشید برج عز و شرف
ابر دے جو خدا ہی ہر طاق
فقط اظہار ہیچ تن کے لیے
کشش و ذبح اسمین منکرون کا ہی کام
انکے رتبون سے کون ماہر ہی

کچھ خدا ہی پہ خوب ظاہر ہی | جو کرے ذرق اُنین کافر ہی | کہ وہ حکم خدا کا منکر ہی

دوست کام اُنکے خلد مسکن ہی | دشمن اُنکا خدا کا دشمن ہی

سبب تالیف کتاب

ناظرین نکتہ بین پر واضح ہو کہ بعد تالیف کرنے نوشیروان نامہ و دیگر دفاتر کے یہ خاکسار ذرۂ بے مقدار
عبد گنہگار خالق کونین شیخ تصدق حسین بیکار خانہ نشین تھا اُس بیکاری اور پریشانی خاطر سے اندوہگین
تھا ایک روز فضل خدا اور خوبی مقدر سے جناب معلی القاب خداوند نعمت عالی ہمت والا مرتبت فیض
منزلت رونق افزاے مسند کامرانی بلوہ فرماے اریکہ قدردانی ذی عزت وخوش اقبال قدردان ہر ذی
کمال خلیق وبامروت صاحب دولت ولیاقت نیر سپہر شوکت ماہ فلک عزت ذی قدر ذی وقار مالک
مطبع اودہ اخبار صاحب جود وسخا بحر ذخار فیض وعطا معدن کرم والطاف مخزن عدل وانصاف
ذی فہم خوش تدبیر بے مثل وبے نظیر فیاض زمان حاتم دوران یکتاے جہان شریف پرور کرم گستر عالی
ہمم والا حشم کیوان علم فلک بارگاہ عالی جاہ یکسان ظاہر وباطن منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ
واجلالہ نے اس ہیچمدان خاک پاے سخنوران کو طلب فرمایا اس کمترین نے گوہر مدعا پایا جناب ممدوح
کا تو کیا ذکر ہے کہ قدردانی مین بے مثال ہین ملازم اُنکے خیرخواہ وذی کمال ہین ہر ایک اپنے کام مین یکتاے
روزگار ہی ہر ایک ترقی خواہ وکارگزار وایماندار ہی ہر اک منشی دفتر رشک دبیر فلک ہی ہر ایک مترجم
بوجہ ذی علم ہونے کے سیرت مین گویا ملک ہی الختصر یہ کمترین حسب الطلب جناب ممدوح بتمناے
دل روبروے آنجناب کے حاضر ہوا اور تسلیم وآداب بجا لایا جناب موصوف نے کثرت خلق ومروت وعزت
افزائی سے حقیر کو قریب اپنے بیٹھنے کا حکم فرمایا یہ خاکسار آداب عرض کرکے روبرو بیٹھ گیا تب آنجناب
نے زبان درفشان صداقت بیان سے ارشاد فرمایا کہ تو فی الحال دفتر آفتاب شجاعت کو بعبارت فصیح و
بلیغ کہ خاص وعام فہم ہو اس طرح تحریر کر کہ نثر رنگین ہو اور نظم بھی دلچسپ ہو تازگی مضامین کا خیال رہے
تا کہ دل ناظرین کو مسرت کمال رہے عبارت اُسکی غش سے صاف وپاک ہو تا کہ مرغوب طبع ہر ایک ذی
ادراک ہو اس خاکسار نے انکار کرنا مناسب نہ جان کر عرض کیا کہ انشاء اللہ موافق ارشاد فیض بنیاد
یہ حقیر کاربند ہو گا یہ عرض کرکے اور جناب ممدوح الشان سے رخصت ہو کر اپنے غریب خانہ پر آیا اور کمر ہمت
مستحکم باندھ کر دفتر مذکور کے تحریر کرنے مین مصروف ومشغول ہوا تا اینکہ بہ شکر خدا جلد اول دفتر مذکور
بموجب حکم آن حضور تحریر کرکے پیش وحاضر خدمت کی گو کہ وہ اس قابل نہ تھی کہ پسند ہوتی مگر صرف
منشی صاحب نے اپنے خلق کے سبب سے اُسکو پسند فرمایا کہ جسکے سبب سے میرا دل پژمردہ مثل غنچہ گل
شگفتہ ہوا اور جرأت ہوئی کہ دوسری جلد بھی تحریر کرون بس قلم اُٹھا کر اور نام خدا لے کر جلد دوم
شروع کی اس امر مشکل کو بھی خدا اپنے فضل سے آسان فرمائے ناظرین کو معلوم ہو کہ اس جلد مین
داستانین عجائب وغرائب وطلسمات نادرہ ونیرنجات غریبہ تحریر وتسطیر ہین کہ جب ناظرین ملاحظہ
فرماوینگے تو میرے عرض کرنے کا لطف پاوینگے ناظرین نکتہ بین ووالا تمکین سے بصد التجا یہ عرض ہی کہ
اگر بمقتضاے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان اس خاکسار سے اس جلد مین کہین سہو یا غلطی ہو جائے
اور ناظرین یا سامعین اُسے ملاحظہ فرماوین تو عیب پوشی سے ہاتھ نہ اُٹھاوین تجاب دل مین اُسکو جگہ دین
اس احسان سے دل مولف کو شادمان کرین اور سنگ اعتراض سے سینہ دل احقر کہ باریک تر از آبگینہ

نازکی زیادہ حباب سے ہے صدمہ بے حد نہ پہونچائیں شعر آہستہ برگ گل لفظستان برقرار رہا + بس نازک ست
شیشۂ دل در کنار ما + دامن عفو سے عیب پوشی فرمائیں والسلام بخیر ختام

آغاز داستان ظاہر ہونا حمل کا ملکہ بدر سیمتن کے اور غوغا کرنا اُسکی ماں کا آگاہ ہونا خورشید کا
ملکہ کا اقرار کرنا کہ یہ حمل مجکو خداوند کا ہے سب کا کہنا کہ قسم کھائے تو ہم کو یقین آئے
اُسکا قسم کھانے پر راضی ہونا سب کا یقین کرنا بعد نو ماہ کے برجلیس کا پیدا ہونا اور اپنے کو
نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا سب کا بسبب غازہ سحر کے اُسکو سجدہ
کرنا ملکہ ثریا سیمتن کا بطن سے ملکہ بدر سیمتن کے پیدا ہونا برجلیس کی خدائی کو ترقی ہونا باقی
حالات دیگر متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار
چمن میں مسرت کناں ہے ہزار
جو گرتی ہیں گہر ابر سے بوندیاں
کہ بیشک ہے مثل مسیحا نفس
کردن کیا میں نمی غنچہ بیان
بعینہ ہیں ہم صورت چشم یار
ہے مرغوب دل قامت سرو باغ
کہ ہیں خوشنما مثل پستان یار
گلون سے چمن کے یہ ہے بس عیان
مجھے روز و شب بس یہی ہے خیال
دکھاؤں وہ اپنی طبیعت کا رنگ

کہ آئی ہے فی الحال فصل بہار
مرے دل کو ہر غنچہ مرغوب ہے
ہر اک گل ہے گلشن میں خندہ کنان
گلون کی ہے گلشن میں طرفہ بہار
دہن کا ہے دلبر کے اُسپر گمان
شگفتہ ہے اس طرح یا مین باغ
ہے مثل قد یار عالی دماغ
گلستان میں سبزے کا ہے ایسا رنگ
کہ ہے قدرت باغبان جہان
لکھوں حال برجلیس خانہ خراب
کہ جو میرے دشمن ہیں ہو جائیں تنگ
جو ضعف طبیعت ہیں ہوں مدح خوان

شگفتہ ہیں گل باغ میں بے شمار
گھٹا چھائی گلشن یہ بھی خوب ہے
ہوا ہے وہ جان بخش ایسی ہی بس
کہ ہیں رنگ میں مثل رخسار یار
گلون کی ہے نرگس کی طرفہ بہار
ذرا بھی نہیں دل میں لالہ کے داغ
عیان ہیں درختوں میں بس یوں انار
کہ ہو مخمل سبز بھی جس سے دنگ
جو اس فصل میں دل ہے شاد ان کمال
کہ شائق نہایت ہیں سب شیخ و شاب
جو ہیں دوست میرے وہ ہوں شادمان

بیت سخن سازی کی معنی ساز کرو
سخن را این چنین آغاز کردہ
راویان خوش مقال اس داستان
عدیم المثال کے فضائے وادی قرطاس میں اشہب قلم فصاحت رقم کو جولان کرکے یون مدعا طرازی کرتے
ہیں کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان جلد اول میں یہان تک بیان ہوئی تھی کہ جب کہ ملکہ بدر سیمتن
عشق میں آفتاب کے بیقرار ہو کر باغ میں گئی چونکہ اُسکو بسبب عشق خورشید کے کہ جسکی اُسکا باپ
خورشید پرستش کرتا تھا اور آفتاب کو اپنا خدا تصور کرتا تھا ملکہ کو مرد کے نام سے نفرت تھی اور اکثر یہ کلام
کرتی تھی کہ میں خداوندی خورشید ہون پھر میں کیون اُسکے بندون سے مواصلت کرون جب کبھی آفتاب
عالمتاب بسبب ابر کے پوشیدہ ہوتا تھا تو بہت شکایت کرتی تھی یا مدت آفتاب اُسکو تکلیف دیتی تو یہ کہتی کہ
کوئی بھی اپنے عاشق کو یون جلاتا ہے یہ تحریر ہو چکا ہے کہ ایک دن وہ باغ میں گئی اور یہی شکایت کرنے لگی
اُسپر عالم طفلی سے ایک ساحر زبردست آفتاب جادو اپنے وقت کا ساحری عاشق تھا ہر روز اُسکو

آکر دیکھ جاتا تھا اُس دن جو آیا ملکہ کو محل مین نہ پایا باغ مین آیا یہان ملکہ کو شکایت کرتے دیکھا فوراً اپنی
صورت ایک حسین کی بناکر ملکہ کی طرف آیا اور ابر سحر سے آفتاب کو پوشیدہ کر دیا یہ بیان ہوا ہے کہ بعد گفتگو کے
ملکہ کے باپ کو طلب کرکے ملکہ کی درخواست کی تھی اور پوشیدہ سحر کیا تھا کہ جسکے سبب سے وہ راضی ہوگیا تھا
اور حکم بخوشی دیا تھا اور خود چلا آیا تھا وہان کے آنے کے بعد وہ سحر رفع ہوگیا اور بالکل بھول گیا وہان
ملکہ سے وہ ساحر ہم بستر ہوا اور ملکہ حاملہ ہوئی دوسرے روز وہ ساحر چلا گیا تھا ملکہ اپنے محل مین آئی تھی اور
بالاے بام آرام کرتی تھی آفتاب جادو ہر روز آتا تھا اور بعیش و عشرت شب بھر ملکہ کے ہمراہ بسر کرتا تھا
یہ راز اُن خواصون کو معلوم تھا جو کہ اُسکی خدمت کے لیے باغ مین تھین اور کوئی نہ جاتا تھا وہ بھی اُسکے
ہمراہ بالاے بام جاتی تھین یہ سب حال تحریر ہو چکا ہی براے یاد دہی ناظرین بطور تتمہ پھر تحریر کیا اب پہلے حال
خورشید کا شروع ہوتا ہی اب مین اصل قصہ کو شروع کرتا ہون کہ جب خورشید کو معلوم ہوا کہ آج شہر مین
خوشی ہی اور جشن ہی سبب جشن دریافت کیا لوگون نے عرض کیا کہ آپکے حکم سے یہ سامان ہو رہا ہی چونکہ
اُسنے تو بسبب سحر آفتاب کے وہ حکم دیا تھا اُسکا اثر اسیر اُسی باغ تک تھا جب وہ وہان سے اپنے محل
مین آیا سب حکم فراموش کر گیا کہا کہ مین نے تو کوئی حکم نہین دیا مین کیون بیکار حکم دیتا لوگون نے عرض کیا کہ شاید
بدین سبب حکم فرمایا تھا کہ ملکہ کا عقد ہمراہ خداوند کے تھا بادشاہ یہ سنکے بہت برہم ہوا اور کہا کہ تم لوگ
دیوانے ہوگئے ہو کہ کبھی زمانہ سلف سے آج تک ایسا ہوا ہی کہ خدا بندے کے ساتھ عقد کرے ایک بات
اپنی طبیعت سے تراش کر بنالی مین نے کبھی کوئی حکم نہین دیا مین مثل سب کے دیوانہ نہین ہون یون جو
بادشاہ نے کہا تو سب کو خیال ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر بسبب رعب و داب بادشاہ کے سب خاموش ہو رہے
اور جشن موقوف کر دیا یہان تو یہ سامان ہی اُدھر ملکہ کا زمانہ حمل گذرتا جاتا ہی جب کہ قریب پانچ چھہ ماہ کے
گذرے تو اب آثار حمل ظاہر ہوے اہل محل مین خرچے ہونے لگی کہ ملکہ حاملہ ہی کسکا اسکو حمل ہی یا تو مرد کے
نام سے نفرت تھی یا یہ ہوا کہ بغیر شادی ہوے کسی سے آشنائی کی اور ایسی بے غیرتی کی یہ بھی خیال نہ کیا
کہ یہ جو ظاہر ہوگا تو مان باپ اور اپنے پرائے کیا کہین گے اس لڑکی کی آنکھ کا پانی ایسا ڈھل گیا اور
دیدہ ایسا بے باک ہوا کہ ایسے فعل شنیع خلاف وضع شاہان کے مرتکب ہوئی گو سب عشق عاشقی کرتے
آئے ہین مگر اس طور سے کوئی نوج کرتا کہ جسمین سراسر بدنامی اور رسوائی ہو معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ کسی کے
قبل سے عاشق تھی اُسکے عشق مین مرد کے نام سے نفرت تھی اب اُسکا وصل ممکن ہوگیا مگر بی بی اُف
تیرا دیدہ کہ کسی کا کچھ خوف نہین دیکھو کس جا لائی اور بیباکی سے رہتی ہین باغ مین یہ عجیب گل پھولا یہ نیا شگوفہ
چمن مین کھلا ہی ہمین کیا جب ملکہ اور بادشاہ کو معلوم ہوگا اُس وقت دیکھنا کیسی چھان بنان ہوتی ہی
اور کون کون سزا پاتا ہی ایک بولی کہ یہ کیا کہا کہ کون کون سزا پاتا ہی وہ ہی سزا پاینگی جو اُنکے ہمراہ
رہتی ہین اُنھین سے دریافت ہوگا اُنھین کی ناک چوٹی کاٹی جاے گی ارے بی بی یہ کیسی بُری ودوا
اور اناجی ساتھ رہتی ہین کہ جنھون نے منع تک نہ کیا نہ اپنی آبرو کا خیال کیا ایک برہم ہوکر کہنے لگی
کہ وہ کیا منع کرتین اُنھون نے منع ضرور کیا ہوگا جب کوئی مانے بھی وہ کوئی اُنکی مالک تھین نہین
نوکر ہین جب اُنھون نے برہم ہوکر کہا ہوگا کہ جو ہمارا جی چاہتا ہی کرتے ہین تم کوئی ہمارے مالک نہین ہو
جو نصیحت کرتی ہو ہمارا جو جی چاہتا ہی وہ ہم کرتے ہین تم کو اگر اپنی آبرو کا خیال ہے تو ہمارے
پاس سے چلی جاؤ جب ہم سے کوئی سوال کرے گا ہم جواب دے لینگے وہ لوگ بھی یہ خیال کرکے
اور کوئی صورت اپنی خلاصی کی تجویز کرکے خاموش ہو رہے یہ خیال کیا جو جیسا کرے گا اُسکی سزا پاے گا

مگر اتنی غلطی کی خبر کر دیتا تھی اُس امر کی جو کچھ اُنکو ملی اتنے وہ لوگ گنہگار ہین خیر ہم کو کیا یہ امر ایک نہ ایک
دن طشت از بام ہوگا یہ ہی چرچے ہوا کرتے ہین کبھی کوئی کہتی ہی کہ بہن ذرا خیال تو کرو کہ اب تو بخوبی
ظاہر ہونے لگا اور اس لڑکی کو شرم و حیا نہین آتی کہ ہم نے کیا فعل کیا ہی اس حالت سے تو مان باپ
کے روبرو نہ جائین ہائے کیسی دنیا سے شرم و حیا اُٹھ گئی ارے ہم کو اب تک شرم آتی ہی گو کہ ہم کئی
بچون کی مان ہو چکی ہین مگر ایسی حالت جب ہوتی ہی تو بزرگون کے روبرو جاتے ہوے شرم آتی ہی
اگر اتفاق سے چلے گئے تو خوب اپنے کو پوشیدہ کر لیا مگر اُسپر بھی مارے حیا کے پسینہ آجاتا ہی نہ کہ
یون بے باک پھرین گو کہ ہم نے کوئی کام خلاف شرافت نہین کیا جسکے ہمراہ اُنھون نے عقد کر دیا
یہ اسکا فعل ہی نہ کہ چوری چھپے سے آشنائی کی ہو اور اُسپر یہ بیحیائی دیکھنا اسکی کیسی بو پھیلتی ہی
اور یہ گل کیا رنگ لاتا ہی کب تک پوشیدہ ہوگا ظاہر ہوا چاہتا ہی وہ مثل ہی کب تک چھپے گی
کیری تیون کے آڑ مین + آخر کو آم ہو کے بکے گی بزار مین + ایک بولی ہٹو بھی تم کو یہی پڑی رہتی ہی ہمکو
کیا یہ امر غریبون مین ہی یہ ان لوگون مین جو کہ صاحب ملک و مال یا صاحب دولت ہین بالکل خلاف
نہین ہے ہم لوگ تو خیال کرتے ہین کہ اگر ہم ایسا کرینگے تو لوگ یہ کہینگے کہ بسبب افلاس کے کیا
کوئی روپیہ وا لالچ گیا ہوگا اور انکو کون کہیگا اول تو صاحب ملک دوسرے سب کو یہ خوف کہ اگر
ہم انکے منھ پر کچھ کلام انکی شان کے خلاف کرینگے تو سزا پاینگے پیٹھ پیچھے تو کہتے ہوے خوف آتا ہی کہ کوئی
غمازی نہ کرے بڑی صاف ہو بھلا ملکہ کے منھ پر تو کہہ دو کبھی نہ کہا جائے گا ہان اپنے مقام پر جو چاہے
کہہ لو اس وقت کی بات یاد رکھنا اگر مان باپ پر ظاہر بھی ہوا اُسی وقت سب کے دکھانے کو خوب خفا
بھی ہونگے قید بھی کرینگے آدمی بھی نکالے جاینگے مگر یہ نہ ہوگا کہ قتل کر ڈالین یا گھر سے نکال دین یہ
غیر ممکن ہے ایک زمانے کے بعد یہ ہوگا کہ جب لڑکا پیدا ہوگا یہ ہی نانا نانی پرورش کرینگے ملکہ کا عقد
اُسی مرد کے ساتھ کر دینگے جسکا یہ حمل ہی پھر سب ایک ہو جاینگے یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ کوئی امر خلاف
وضع ہوا تھا تم کیا کہتی ہو یہ لوگ حاکم وقت ہین انکے طریقہ کوئی نہین جان سکتا ہی وہ بولی سچ کہتی ہو بُوا
تمہارا قول درست ہی کیون نہ ہو زمانہ دیکھے ہوے ہو اتنی عمر ایسے ہی امرون کو دیکھتے ہوے گذری ہوگی
ہزارون واقعے نظر سے گذرے ہونگے تم نے بڑی دور کی بات کہی اب ہم بھی تماشہ دیکھتے ہین ہم کو
کیا کوئی ہماری عزیز تو ہین نہین جب یہ امر ظاہر ہوگا ہم بھی قہقہے لگاینگے یون جو ہر روز چرچے
ہونے لگے اور آپس مین کانا پھوسی ہونے لگی ملکہ کی مان کو خیال ہوا کہ یہ کیا امر ہے جو اہل محل مین
باہم سرگوشیان ہوتی ہین مگر اتنی بات تھی کہ کسی نے ملکہ کے آدمیون سے دریافت کیا نہ ملکہ کی مان سے
کہا اتفاق سے ایک روز مان نے ملکہ کو دیکھا کچھ آثار حمل پائے اپنے پاس اُسی وقت طلب کیا اور
تخلیہ کر کے کہا کہ ای بادر مین تجھ سے ایک امر دریافت کرتی ہون تو مجھ سے سچ سچ کہنا جھوٹ نہ بولنا ملکہ نے
عرض کیا کہ جو امر مجھکو معلوم ہوگا سچ سچ عرض کر دونگی جھوٹ کبھی نہ بولونگی تب تو مان نے کہا کہ او گیسو بریدہ
ننگ خاندان یہ کونسی حرکت ہی کہ جب تجھ سے نسبت شادی کے کہا تو تو نے انکار کیا اور کہا کہ مجھکو
مرد کے نام سے نفرت ہی یہ کونسا فعل تھا کہ تو نے بغیر ہماری اطلاع کے یہ بے شرمی اختیار کی کہ اپنے
پردۂ ناموس مین رخنہ اندازی کی اور حجاب عصمت و عفت کی دریدگی قبول کی یہ کونسا طریقہ ہی
اری تو نے اپنے شیشۂ عصمت کو سنگ بیحیائی سے چکنا چور کیا تمام خاندان کی ناک کاٹی جو فعل کہ
کبھی نہ ہوا تھا وہ تو نے کیا اگر ایسے ہی خواہش تھی تو کسی سے کہلوا دیا ہوتا کہ اب تک تو مجکو عقد و

مناکحت سے نفرت تھی مگر اب رغبت ہو گئی ہی تو تیری شادی ہم بڑی دھوم دھام سے کسی شاہزادے کے ساتھ
کر دیتے جو کہ ہماری بدنامی کا سبب نہ ہوتا تیری اس حرکت سے ہم انگشت نما مثل ہلال عید کے ہو گئے
جب اہل خاندان سنینگے تو کیا ہوگا تمام عمر کے لیے یہ کلنک کا ٹیکا ہو گا یہ کونسی بے شرمی اور بیحیائی تھی
اگر کسی پر عاشق ہوئی تھی تو ہم سے کہا ہوتا ہم تیرا عقد اُسکے ساتھ کر دیتے جو کہ خرابی کا موجب نہ ہوتا
اب تو او ننگ خاندان سے عصمت مین لگایا داغ تو نے ✢ لٹوائی بہار باغ تو نے
جب ماں نے یون برہم ہو کر کہا تو ملکہ بدر سیمتن حور نژاد نے سر شرم سے جھکا کر کہا کہ امان جان کیا
عرض کرون اگر آپ اصل اصل دریافت فرماتی ہین تو یہ ہی کہ واقعی مرد کے نام سے مجکو نفرت ہی
اور جس نے آپ سے یہ کہا ہی محض میرے اوپر بہتان اور افترا ہی مین نے ابھی تک کوئی فعل خلاف
شرافت نہین کیا کہ جسکے باعث سے آپ کی بدنامی ہو یا آپ انگشت نما ہون نہ مین یہ خیال کرتی
ہون کہ کوئی حرکت ایسی کرون کہ جو بدنامی کا سبب ہوسکتا ہو نہ مین نے کسی سے آشنائی کی نہ مین
کسی پر عاشق تھی نہ ہون پھر آپ یہ کیا فرماتی ہین مین نے کیا خلاف کیا یہ جو اُسنے کہا ملکہ کو بہت غصہ
آیا اور برہم ہو کر کہا کہ اری بے حیا و ننگ خاندان ایک امر صریح ہی اُسکو تو کہتی ہی کہ مین نے کیا کیا جوتیون
سمیت آنکھون مین بیٹھی جاتی ہی آنکھ سے ملا کر یون بات کرتی ہی تجکو شرم نہین آتی ہی تیری وہ مثل ہوئی
کہ اندھا سرک چڑھوتے اور کہے مجکو کوئی نہ دیکھے سراسر آنکھون مین خاک جھونکتی ہی مین اُن ماؤن مین
ماں نہین ہون کہ بیٹی آشنائی کرتی پھرے اور مین پوشیدہ کر دون اری مین بڑی ظالم ہون یہ نہ
خیال کرنا کہ تو میری ایک لڑکی ہی مین زندہ دفن کر دونگی ایسا لاڈ نہین گوارا کرونگی مین کہے دیتی ہون
کہ سچ سچ بیان کر اگر بدنامی کے ساتھ تو جی اور تیرے سبب بدنامی ہوئی اور ہم انگشت نما ہوے تو ایسی
تیری زندگی کس کام کی وہ اولاد مر جائے تو اچھا کہ جو ماں باپ کی عزت کی خواہان ہو اور یہ پاس نہ ہو کہ ہم
یہ کیا کرتے ہین اس صاحب اولاد سے بے صاحب اولاد ہونا اچھا ہی کہ یہ ایک ہی تو غم ہی کہ اولاد نہین ہی
یہ تو نہین ہی کہ کوئی یہ کہے کہ فلان کی لڑکی نے فلان کے ساتھ آشنائی کی مین یہ جانتی کہ تو زندہ رہ کر یہ رنگ
کرے گی تو مین تجکو مار ڈالتی افسوس تیرے سبب سے تمام کنبہ کی ناک کٹ گئی اری بدنصیب نہ تیرے باپ کے
خاندان مین کوئی بد وضع ہوئی نہ ہے نہ میرے خاندان مین یہ کسکا تو نے طریقہ اختیار کیا کسکا پرچھاوان تجھ پر پڑا
اگر تو نہ بیان کرے گی تو یاد رکھ کہ مین ابھی ابھی تجکو قتل کرا ڈالونگی اری کم بخت تجکو یہ خیال نہ ہوا کہ یہ امر پوشیدہ
نہ ہو گا ایک نہ ایک دن ظاہر ہو گا تو سب کیا کہینگے اہل محل اپنے عزیز سب بُرا کہینگے صحبت سے پرہیز کرینگے
اور جب سب دریافت کرینگے تو مین کیا جواب دونگی اری جسکا باپ ایسا ظالم ہو اُسکی لڑکی کا یہ دیدہ
ہو اگر وہ سن پاینگے تو فوراً قتل کر ڈالینگے کبھی زندہ نہ چھوڑینگے یہ امر اُنسے پوشیدہ ہو نہین سکتا ہے اگر
مین نے پوشیدہ بھی کیا تو اور لوگ اُنکے کان تک خبر پہونچا دینگے اُسوقت میرے لیے بھی خرابی ہی دوسرے
مجکو یہ کب منظور ہی کہ تو ایک فعل بد خلاف شرافت کرکے آئے اور مین اُسکو پوشیدہ کرون اپنے سر
الزام لون تیرے ساتھ مین بھی بدنام ہون مین خود تیرے باپ سے آج ذکر کرونگی دیکھون کہ تو اُنکو کیا جواب
دیتی ہی تیرے ساتھ کے لوگ جو کہ تیری نگہبانی کے واسطے مقرر تھے اُنپر دیکھنا کیا ستم ہوتا ہی یہ جو تجھ ہوا اگر
یہ باغ مین جا کر ہوا ہی یہ نیا گل وہین کا کھلا ہوا ہی یہ شگوفہ اُسی باغ کا ہی یہ دس دس پندرہ پندرہ روز باغ
مین جا کر رہنا خالی از علت نہ تھا یہی گرم ہوتا تھا اب مجکو معلوم ہوا خیر دیکھ تو سہی کیا تیری گت کراتی ہون آنے
دے اپنے باپ کو کیسی تجکو سزا دلاتی ہون خداوند کی قسم اگر وہ قتل کر ڈالینگے تب بھی مین منع نہ کرونگی

یہ چلا رو اور رکھونگی ماں نے جو یون برہم ہو کر کہا تب تو اُس نے کہا کہ اب مین آپ سے صاف صاف عرض
کرتی ہون مین نے کسی بندے سے آشنائی نہین کی خداوند پرین عاشق تھی خود خداوند آسمان پر سے میرے
باغ مین تشریف لائے میرے ساتھ عقد کیا خداوند کی مین زوجہ ہون میری خواصون اور مصاحبون سے دریافت
کر لیجیے بلکہ اُنھون نے والد بزرگوار کو طلب کر کے اُنسے اجازت لی تھی والد کو معلوم ہی یہ کوئی خلاف شرافت
نہین ہی بلکہ فخر کرنے کی جگہ ہی کہ کارخانہ خدائی اپنے گھر مین آیا مین خداوند کی زوجہ کہلاؤنگی اگر یہ امر خلاف ہی تو کیا اور
کوئی امر اسکے سوا ہی جو خلاف شرافت نہین ہی ملکہ کی ماں نے برہم ہو کر کہا کہ این گل دیگر شگفت لو مجھ بوڑھی کو یہ فقرہ
دیتی ہی مجکو مثل لڑکون کے بہلاتی ہی یہ فقرہ اور بہلانا اُنکے ساتھ زیبا ہی کہ جو تجھ سے چھوٹی ہین یا شیر خوار
ہین وہ تیرے اس فقرے کو سچ خیال کرینگی یا جنکو عقل نہین ہی لو اور سُنو انکے واسطے آسمان پر سے خداوند
اُتر آئے اُنکے ساتھ انکا عقد ہوا جو کہ سلف سے آج تک کبھی نہین ہوا ہی جسکو ہر ذی عقل کبھی گوارا نہ کریگا
فقرہ تصور کریگا اور جھوٹی کیون باتین بناتی ہی مین تیری ماں ہون جس سے کہے گی وہ جھوٹ خیال کریگا
دوسرے یہ بات کہ والد سے اجازت لے لی گئی ہی اُنکی اجازت سے عقد ہوا ہی بھلا یہ امر کہین بھی قیاس مین
آتا ہی کہ باپ کو خبر ہو اور ماں کو نہ معلوم ہو اری فقرہ بھی کیا تو وہ کیا جو کبھی کو یقین نہ آئے بدر نے کہا
خواصون کو بُلا کر دریافت کر لیجیے میرے جھوٹ سچ کا حال ظاہر ہو جائے کہ مین جھوٹی ہون یہ جو ماں
نے سُنا غضبناک ہو کر کہا کہ ایک تو چوری اُسپر سرزوری خواہ مخواہ کی تقریر کیے جاتی ہی شرم سے
سر نہین جھکاتی ہی کیسا تیرا دیدہ ہوائی ہو گیا اری تیری غیرت کو کیا ہوا ہائے یہ کیسا زمانہ ہے کہ غیرت
بالکل دنیا سے جاتی رہی مین ابھی تیری خواصون کو بُلا کر تنبیہ کرتی ہون سزا دیتی ہون یہ امر کوئی
پوشیدہ ہونے کا نہین ہی مین خود کیون نہ ظاہر کرون جو ہر ایک کا طعنہ سُنون معلوم ہوتا ہی کہ اِسی
امر کے چرچے ہوتے ہین اہل محل مین بھی سرگوشیان ہوتی ہین مگر کوئی میرے خوف سے میرے مُنھ
پر نہین لاتا ہی آخر تا یہ کہ کوئی نہ کوئی بیان ہی کرے گا اُسوقت سوائے سر جھکا لینے اور شرمندہ ہونے
کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ نہ بہمین سے نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا + ای خداوند مین کس بلا مین
مبتلا ہوئی اہل خاندان جب اس امر کو سُنینگے تو قرابت ترک کر دینگے جو کہ اس شہر کے بزرگ ہین اور بطور
رہب کے ہین وہ ضرور حکم قتل دینگے اچھا تو ہوگا کہ تو قتل کی جائے میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تیرا
باپ تجکو خود قتل کر ڈالے تاکہ یہ بدنامی تیرے سبب سے جو ہی وہ سر پر سے ٹلے یہ کہکر خواصون کو آواز
دی وہ جو وہین یہان کچھ اور رنگ پایا دیکھا کہ ملکہ بہت برہم ہی اور بدر سامنے سر جھکائے بیٹھی ہی عرض
کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بدر کی خواصون و مصاحبون کو بلا لاؤ کہنا کہ ملکہ کی ماں طلب فرماتی ہین سب کو
لانا کوئی باقی نہ رہے وہ خواصین یہ سُنکے فوراً اُس مقام پر آئین جہان بدر سیمتن کی ملازم رہتی تھین
اُنھون نے جو ملکہ کی خواصون کو آتے ہوئے دیکھا باہم کہا کہ آج کیون یہ ادھر آئی ہین یہ تو کبھی نہین
آتی ہین کوئی نہ کوئی نئی بات ہی جب وہ قریب آئین تو اُن سب نے کہا کہ بہن کدھر آنا ہوا تم تو کبھی
نہین آتی تھین آج کیا ہی کدھر ہوا سے اُڑ کر چلی آئین اُنھون نے کہا کہ ضرورت سے آئے ہین چلو تم سب
کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی تمھاری ملکہ بھی اُنھین کے پاس موجود ہین یہ سُنکے وہ سب کی سب فوراً اُن خواصون
کے ہمراہ ہو لین یہ کسی کی تاب نہ تھی کہ کچھ عذر کرتین فوراً حاضر ہوئین ملکہ عالم نے جیسے ہی انکو دیکھا آگ
ہو گئین کہنے لگین کہ کیون حرامزادیون ہم نے تم کو اس امر کے لیے اس ننگ خاندان کے پاس مقرر کیا تھا کہ
جو کچھ یہ کرے تم ہم کو خبر نہ کرنا خاموش بیٹھی دیکھا کرنا معلوم ہوا یہ سارا فعل تمھاری صلاح سے ہوا ہی تمھین نے

گُنا پاکیا ہی سچ سچ بیان کرو ورنہ ایک ایک کی ناک چوٹی کاٹ کر تمام شہر مین تشہیر کراؤنگی اُسکے بعد قتل
بھی کراؤنگی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کیا امر ہی مین بھی تو سُنون کس سے اس گیسو بریدہ نے آشنائی
کی کس سے عشق بازی ہوئی کس سے آنکھ لڑی اُنھون نے جو یہ سُنا اور ملکہ کو برہم دیکھا سب مارے
خوف کے کانپ گئین رونے لگین اور عرض کرنے لگین کہ ملکہ عالم ہم سے کیا قصور ہوا ہی کہ ہم پر یہ عتاب
ہی ہم بھی تو آگاہ ہون ملکہ نے کہا کہ مین نے سب کچھ کہدیا اور پھر تم پر ظاہر نہ ہوا کیون چلا چلا کے باتین
کرتی ہو اس قدر کیون ننھی بچی ہوئی ہو اُن بہکی بہکی باتون مین نہین آنے کی اگر سچ سچ نہ کہوگی تو جو مین نے کہا ہی
اُسی کے موافق کرونگی یہ جو کہا تو جو خواصین ملکہ کے مان کی اُس مقام پر موجود تھین وہ بھی کہنے لگین کہ جو ملکہ عالم
دریافت کرتی ہین کیون نہین بیان کرتی ہو جو امر واقع ہوا اُسکو عرض کرو کوئی تمھارے لیے خرابی نہین ہی ملکہ
یہ دریافت کرتی ہین کہ تمھاری ملکہ نے کسی سے عشق کیا ہی یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ واہ واہ ہم کیون کسی پر
الزام لگائین کیون کسی پر بہتان لین جو امر اصلی ہی وہ ملکہ عالم پر بھی ظاہر ہی اور بادشاہ بھی بخوبی جانتے ہین
ایسا وہ امر نہین ہی جو کسی کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے اُسکے جشن کا حکم فرمایا تھا کیا حضور سے تذکرہ نہ کیا ہوگا
اُسکے علاوہ کوئی اور امر ہو تو ہم عرض کرین ظاہر امر کا عرض کرنا کیا ضرور ہے یہ جو اُنھون نے کہا تو ملکہ نے کہا
کہ صاف طور سے بیان کرو کہ یہ کیا امر ہی جو مجکو بھی معلوم ہی بادشاہ بھی جانتے ہین مین تو یہ جانتی ہون کہ اُسکو
مرد کے نام سے نفرت تھی کہ اُسنے کوئی پھول ایسا جو مرد کے نام کا ہو اپنے باغ مین نہ رہنے دیا پھر یہ کیا ہوا
تم لوگ چاہتی ہو کہ مین صاف صاف کہون لو سُنو یہ حمل اُسکو کیسا ہی وہ کون ایسا بے خوف تھا کہ جس نے
ایسے امر عظیم پر کمر باندھی اور ناموس شاہی مین رخنہ انداز ہوا ذرا مین بھی تو سُنون تب اُن خواصون نے
دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اگر ہم جان کی امان پائین تو عرض کرین کہا کہ اگر صاف صاف کہدوگی تو تمھاری
جان تم کو بخش دیجائے گی ورنہ ضرور قتل کی جاؤگی یہ سُنکے اُنھون نے از ابتدا تا انتہا کل واقعہ بیان کیا تب
تو ملکہ نے کہا کہ تم کو خوب سبق یاد ہی خوب اُستاد نے تعلیم کیا لو سُنو لو صاحبو یہ لوگ مجھ ایسے جہان دیدہ کے
ساتھ فقرہ کرتی ہین مجکو بناتی ہین اس مکر کی بھی کوئی حد ہی لو صاحبو بادشاہ نے بیٹی کا عقد کیا اور مان کو شریک
کیا عقد بھی کسکے ساتھ خداوند کے ساتھ لو گو وہ بات کہو جو کہ قرین قیاس ہو عقل مین آئے جو زمانے کا دستور
ہی وہ بات کہو کہ جسکے یقین لانے مین ایک لڑکا بھی تامل نہ کرے اگر یہ کہین کہ فلان شہریار یا وزیر کا عقد
شاہزادی کے ساتھ کر دیا تھا تو زیبا تھا نہ یہ کہ فقرہ بھی وہ فقرہ جو کہ خلاف عقل ہو اے یہ رہے کس عقل مند نے
تم سب کو دی جو کہ کبھی یقین نہ آئے معلوم ہوتا ہی کہ باہم صلاح ہو کر یہ کام ہوا ہی جو اُسنے کہا وہی تم
سب نے بھی کہا ایک بات کا بھی فرق نہ ہوا جب یہ ملکہ نے کہا تو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم خلاف
نہین گذارش کرتے ہین بلکہ ابھی تک روز خداوند شب کو تشریف لاتے ہین اور جو روز تک باغ مین رہے
خداوند کے نور سے تمام باغ روشن تھا مگر آسمان پر نور نہ تھا کیونکہ خداوند تو زمین پر تھے اسی سبب
سے شب کو تشریف لاتے ہین تاکہ اہل دنیا نور سے اُنکے محروم نہ رہین ملکہ بالاے بام جاکر آرام جو کرتی ہین
اسکا بھی سبب ہی یون جو اُن خواصون نے کہا اب تو اُسکو اور غصہ آیا اور حکم دیا کہ ان سب کو پکڑ لو یہ
بہت گستاخ ہو گئی ہین ہم سے صاف حال نہین بیان کرتی ہین یہ کہنا تھا کہ ملکہ کی خواصون نے اُنکو پکڑ لیا
ملکہ نے حکم دیا کہ اُنکو خوب مارو لگی مار پڑنے مگر وہ وہی کلام کیے جاتی ہین اب تو تمام محل کی عورتین جمع
ہو گئین آپس مین اشارے کرنے لگین بدر کا یہ حال ہی کہ دم بخود ہی تمام محل مین غل پڑا ہوا ہی خوب اُنپر
مار پڑی مگر وہ اپنے قول پر پوری رہین ملکہ نے کہا کہ چھوڑ دو جب بادشاہ آئینگے وہ خود دریافت کرینگے

وہ روتی پیٹتی اپنے مقام پر آئین یہان ملکہ نے بدر کو ایک کمرے مین بند کر دیا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد خورشید
دربار برخاست کرکے محل مین آیا یہان جو آیا اپنی زوجہ کو برہم پایا چونکہ ملکہ نے منع کر دیا تھا کہ کوئی بادشاہ
سے ذکر نہ کرے مین خود بیان کرونگی اس گیسو بریدہ کو قتل کراونگی مین اسکی زندگی نہین چاہتی ہون بادشاہ
نے جو زوجہ کو برہم دیکھا پاس آکر بیٹھے کہا کیون مزاج کیسا ہی آج مجھے بہت برہم معلوم ہوتی ہو کس پر عتاب
نازل ہوا ہی یا کون امر خلاف مزاج واقع ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ کچھ نہین تشریف رکھیے بیان کرتی ہون
مجکو آپسے شکایت ہی خورشید یہ سنکے بیٹھ گیا کہا کہ بیان کرو ملکہ نے کہا کہ یہ کیا امر تھا کہ بدر میری کوئی
سوت کی لڑکی تھی مین نے اسکو نہین جنا تھا کہ تم نے اسکا عقد مجھسے پوشیدہ باغ مین جاکر کیا اور اسکی
خوشی کا جلسہ کیا اور مجکو بالکل خبر نہ کی کیا مین جل جاتی یا حسد کرتی مجکو تو اسکی شادی کی خوشی تھی کس کس
تکلیف سے پرورش کیا کیا زحمت اٹھائی جب وہ جوان ہوئی تو ہم یون غیر ہوگئے افسوس کا مقام ہی کہ جب
مین اپنی لڑکی سے جلونگی تو اور کوئی کیا ہی میری طرف سے آپ کا ایسا خیال بڑا تعجب ہی یہ میرے
مقدر کا سبب ہی اگر سوت کی لڑکی ہوتی تو ایسا خیال کرنا زیبا تھا یہ تو مجکو آپ سے امید نہ تھی ملکہ نے
جو یون بادشاہ سے کہا خورشید نے جواب دیا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیا تم نے کوئی خواب دیکھا ہی یا کسی نے
تم کو بہکا دیا ہی اگر مین بدر کی شادی کرتا تو مین چلے سے مین کسی کو خبر نہ کرتا ارے یہ کیا خیال ہی مین بدر
کی شادی بڑے دھوم سے کسی جلیل بادشاہ کے لڑکے کے ساتھ کرتا بہت کچھ جہیز مین دیتا اہل شہر و تمامی
خاندان کو جمع کرتا کیا میرے کوئی اور اولاد تھی کہ جسکے لیے یہ سب دولت دنیا اٹھا رکھتا بادشاہ ہوکر
ایسا تو کبھی نہ کرتا بلکہ مین تو رات دن اسی غم مین مبتلا رہتا ہون کہ اسکو شادی کے نام سے نفرت ہی
کیا تدبیر ہو کہ وہ راضی ہو اور تم یہ کہتی ہو یہ خیال تمہارا بالکل خلاف عقل ہی جب تم مان ہوکے ایسا خیال
کروگی تو اورون کو بدرجہا خیال ہوگا مجکو تمہاری عقل سے بڑا تعجب ہی سہ برین عقل و دانش ببایدگریست
معلوم ہوا کہ تم کو اسی امر کا غصہ تھا اپنے حواس درست کرو بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ لڑکی کی شادی ہو
اور مان نہ شریک ہو جس نے تم سے کہا محض غلط کہا وہ کون ایسا ہی جو یہ شوشہ چھوڑ کے چلا گیا اور تم کو یقین
آگیا ملکہ نے کہا کہ کون کہے گا طریقہ سے ظاہر ہی بادشاہ نے قسم کھائی اسوقت ملکہ نے کہا کہ آپ ذرا
کان لگا کر سنیے کہ آپ کی لاڈلی نے باغ مین جاکر کیا گل کھلایا ہی اور کیا غیرت نخل عفت و عصمت مین
پیدا کیا اور کس قدر پردہ ناموس کی حفاظت کی ہی ہم جو کہتے تھے کہ اس قدر اسکو منہ نہ لگائیے لاڈ نہ
اٹھائیے مگر آپ نے نہ سنا اسکا انجام یہ ہوا کہ ہم اب کنبہ مین منہ دکھانے کے قابل نہ رہے کسی سے
ہماری آنکھ نہ چار ہوگی سب مین انگشت نما ہونگے بڑا غضب کیا اس بدر نے کیا کرون جی مین آتا ہی کچھ
کھاکر سو رہون کہ اس بدنامی سے تو نجات ہو خورشید نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ مین بھی آگاہ ہون تب
تو ملکہ نے کہا کہ بدر نے کسی سے آشنائی کی بالکل پاس غیرت نہ کیا بے حیائی پر کمر باندھی تمہارا بھی
خوف نہ کیا اور پردہ دری کی ایسی بے باک ہوئی اور یون خود رفتہ ہوئی کہ اسکے ساتھ رہنے لگی سنا گیا ہی
کہ وہ ہر روز بالاے بام جاتی ہی اور وہ بھی آتا ہی یہ کوٹھے پر اسکا سونا اسکے واسطے مقرر ہوا ہی اب تو
حمل سے ہین جب ہی تو ظاہر ہوا یہ کہکر جملہ حال جو کہ گذرا تھا یعنی بدر کو بلا اس سے دریافت کرنا اسکا
پہلے انکار کرنا پھر اپنا خفا ہونا اسکا کل واقعہ بیان کرنا اسکی خواصون کو طلب کرنا انپر خفا ہونا انکا بھی
وہی حال بیان کرنا جو کہ بدر نے بیان کیا تھا اپنا انپر زد و کوب کرانا انکا اپنے قول پر ثابت قدم رہنا آخر
عاجز ہوکر انکو چھوڑ دینا بدر کو نظر بند کرنا بیان کیا خورشید سنکے نہایت برہم ہوا اور کہا کہ تم نے اسکو

زندہ کیون رکھا اچھا فقرہ کیا کوئی مردے پر بہتان لیتا ہی ان سب نے زندے پر لیا لوہین نے شادی کی یہ بیٹی کوئی اُرہی اور کسیکے ساتھ خداوند آفتاب کے ساتھ تو ہم ایسے ہوے کہ ہماری لڑکی کو خداوندنے پسند کیا اور آکر عقد کیا بلاؤ تو اُسکی خواصون حرامزدیون کو خورشید کا مارے غصہ کے یہ حال ہی کہ تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے ہین دونون آنکھین لال ہین رخ سے اظہار جلال ہی بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی شمشیر برہنہ سامنے رکھی ہوئی مونچھون کو تاو دے رہا ہی منھ سے کف جاری ہی غیظ و غضب طاری ہی اُدھر خواصون نے جاکر ان سب سے کہا کہ چلو بادشاہ طلب فرماتے ہین وہ سب کی سب اُسی وقت اُٹھکر طرف بادشاہ کے آئین اُسکو غیظ مین پاکر ڈر گئین سلام کیا بادشاہ نے بنگاہ قہر اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون حرامزادیون یہ کیا امر تھا یہ کیا واقعہ ہی صاف صاف بیان کرو اُنھون نے ہاتھ جوڑکر وہی بیان کرنا شروع کیا جو کہ ملکہ کے روبرو بیان کیا تھا بادشاہ نے کہا کہ یہ تو ہم سُن چکے ہین اصل واقعہ کہو تب اُنھون نے عرض کیا کہ ہم نے اصل واقعہ خدمت عالی مین عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی جو چاہیے سزا دیجیے خورشید نے اُسی وقت اُنپر اپنے روبرو خوب کوڑے لگوائے زدوکوب کرایا جب وہ بیحال ہوگئین حکم فرمایا کہ چھوڑدو سب نے فوراً چھوڑ دیا وہ گرتی پڑتین اپنے مقام پر آئین اور بیٹھ رہین خورشید نے زوجہ سے دریافت کیا کہ اس واقعہ کو تمھارے نزدیک کس قدر زمانہ ہوا ہوگا اُسنے کہا کہ اُسکو تو حمل کوئی چھ سات ماہ کا ہوگا یہی زمانہ اس امر کا بھی خیال فرمایئے بس خورشید یہ سُنکے کہنے لگا کہ اتنا عرصہ ہوا اور ہم کو کسی نے خبر کی اگر آج تم نہ آگاہ کرتین تو وہان لڑکا بھی ہوجاتا اور ہم کو اطلاع نہ ہوتی مین سخت حیران ہون کہ وہ کون شخص ہی اور تم نے بھی اتنے زمانے تک کچھ خیال نہین کیا کہ یہ نوبت بہم پہونچی خیر مین کب اُسکو زندہ رکھتا ہون کہ بدنام کرنے کو زندہ رہے اور ماں باپ کا نام ڈبوئے سہ بدنام کنندۂ نکونامے چند ٭ یہ کہکر اور تلوار لے کر اُٹھا اور کہا کہ وہ گیسو بریدہ کس کمرے مین ہی اب تو مان کا محبت مادری سے کلیجہ ڈوڈو ہاتھ سینہ مین اُچھلنے لگا خون مادری نے جوش مارا مگر دم نہین مار سکتی تھی کیونکہ خورشید کو غصہ تھا دوسرے عزت کا مقدمہ تھا تمام محل مین ہل چل پڑگئی سب خواصین وغیرہ جمع ہوگئین غل مچ گیا کہ بادشاہ اپنی دختر کو قتل کیے ڈالتے ہین ادھر تمام شہر مین یہ خبر منتشر ہوگئی کہ دختر بادشاہ نے کسی سے آشنائی کی اُسکی تحقیقات ہورہی ہی جو کہ خاندان مین بزرگ لوگ تھے وہ آنے لگے اہل شہر بھی اس امر کو بُرا جان کر آپس مین کہنے لگے کہ بادشاہ کو لازم ہی کہ دختر کو قتل کر ڈالین جو کہ اُسوقت مین اُنکے مذہب کے پیشوا تھے وہ بھی یہ حال سُنکے فوراً در دولت کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ اُس شہر کا یہی طریقہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ ہوتا تھا وہ اُن پیشواے مذہب کے کہنے پر عمل کرتا تھا اُنکے کہنے کے خلاف نہین کرسکتا تھا اگر خلاف کرے تو حکومت سے معزول کردیا جاے گویا عنان حکومت اُنکے قبضہ مین تھی دوسرے یہ طریقہ تھا کہ جسکے خاندان مین کوئی عیب یا نقص ہوگا یا بعد حاکم ہونے کے ہوجائے تو وہ بادشاہ نہین کیا جاتا ہی اگر پیشواے مذہب آفتاب پرست اُسکی بابت حکم دین کہ یہ شخص لائق حکومت نہین ہی تو فوراً معزول کردیا جائے گا یہ لوگ اہل شہر کو جمع کرکے اس قصد سے چلے ہین کہ اگر خورشید اس امر کو گوارا کرے کہ وہ اپنی دختر کو اس ظلم سے اس جرم کی سزا دے کہ اُسکے تمام بدن مین کیلین ٹھوک کر اُسکو ہلاک کرے تو خیر ورنہ اُسکو حکومت سے معزول کردینگے اُدھر خاندان کے لوگ اس خیال سے چلے ہین کہ چل کر پدر کو سزا دلوائین اس بدنامی کے دھبے کو اپنے خاندان سے مٹوائین یعنی قتل کرا ڈالین ابھی یہ لوگ نہین آئے تھے کہ بادشاہ باشمشیر برہنہ اُس کمرے کے قریب پہونچا کہ جہان

بدر قید تھی اور ماں نے قید کیا تھا یہاں بدر بیٹھی ہوئی یہ سب باتین سُن رہی تھی اور مارے خوف کے کانپ
رہی تھی اور خیال کرتی تھی کہ یہ کیا امر ہوا یہ تو بالکل خلاف قیاس ہوا مین تو جانتی تھی کہ یہ امر سب کو
معلوم ہی کیونکہ والد کی راے سے ایسا ہوا ہی اب تو وہ بھی انکار کرتے ہین اب کیا تدبیر کرون جھانک کر
جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ بادشاہ باشمشیر برہنہ آتے ہین عقب مین سب اہل محل ہین زندگی سے نا امید
ہوگئی خیال کرتے کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی اور یہ تصور کیا اگر یہ تدبیر بن پڑی تو جان بچی ورنہ قتل
ہونگی آمادہ مرگ پر ہو کر بیٹھی کہ جیسے ہی بادشاہ دروازہ کھول کر کمرے مین آئے یہ دوڑ کر قدمون پر
گر پڑی اور یون عرض کرنے لگی کہ مین واقعی خطاوار ہون بہت بڑا قصور مجھ سے ہوا ہی کہ سواے قتل
کے کوئی اسکی سزا نہین مین ایک امر کی امیدوار ہون کہ آپ کیون میرے قتل مین مبتلا ہون اور کیون میرے
خون مین اپنے ہاتھ بھرین مین خود کیون نہ اپنے جان دون آپ کو ان سب زحمتون سے بچاؤن بادشاہ
نے ٹھوکر ماری اور کہا کہ دور ہو مین کبھی تجھکو زندہ نہ چھوڑونگا ضرور قتل کرونگا چاہے جو کچھ تو عذر کرے
مین نہ مانونگا بدر نے کہا کہ میری عرض سن تو لیجیے پھر آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین یہان سے جا نہین
سکتی ہون قتل تو ضرور ہونگی میری یہ بھی حسرت نہ رہے بادشاہ نے کہا کہ مین کچھ نہ سنونگا یہ کہکر قصد
کیا کہ تلوار مارون اُدھر بادشاہ کا ہاتھ بسبب محبت کے رُک گیا کیونکہ بہت چاہتا تھا جان سے زیادہ عزیز
تھی بغیر دیکھے قرار نہ آتا تھا ایسا اُنس تھا کہ جب تک وہ سامنے نہ آتی تھی تو کھانا نہ کھاتا تھا جب وہ باغ
مین جاتی تھی تو ہر روز جاکر اسکو دیکھ آتا ایسا کیون نہ ہوتا یہی ایک لڑکی تھی تمام عمر مین یہ ایک اولاد
ہوئی تھی مگر اب کیا کرتا غیرت کا موقع تھا آبرو برباد ہوتی تھی اہل شہر مین بدنام اور تمام خاندان مین
انگشت نما ہوتا تھا جب بسبب محبت ہاتھ رُک گیا اُدھر ماں کو بھی محبت آگئی دوڑ کر خورشید کے روبرو آئی
اور کہا کہ جو یہ کہتی ہی اُسکو سماعت کر لیجیے ملکہ بدر کی انا و دایہ بھی دوڑ کر قدمون پر گر پڑین اور عرض کرنے
لگین کہ اے بادشاہ ذرا سُن لیجیے کہ یہ کیا کہتی ہی خورشید نے بنظر قہر دیکھا اور کہا تم سب دور ہو میرے
روبرو سے مین ہرگز نہین سنونگا یہ جو کہا وہ سب کی سب خوف سے ڈر گئین اور کانپ کر الگ ہو گئین کہ
اتنے مین خورشید کو خیال آیا کہ سن تو کیا کہتی ہی آخر تو قتل ہوگی کیون اسکی یہ حسرت باقی رہے کہا کہ بیان
کر اسنے کہا کہ آپ کو یہ یقین ہی کہ جو کچھ مین نے اور میری خواصون نے عرض کیا منترہ ہی خیر جو آپ کی راے
لہذا مین اس قدر امیدوار ہون کہ آپ اس قدر مجکو مہلت دین اور مین یہ امر اپنی راے سے قبول کرتی ہون
اور آپ سے اقرار کرتی ہون اور خیال کرتی ہون کہ مین سچی ہون اور جو مین نے عرض کیا ہی وہ جھوٹ
نہین ہی بس مین قسم کھانے کو موجود ہون اس طور سے کہ آپ زیر محل آگ روشن کرائین مین اُسمین
کودون اگر مین سچی ہون تو زندہ نکلونگی اور وہ کہ جسکے سبب سے میرے اوپر یہ بدعت ہی اور مین اُنکی
بندگی کرتی ہون وہ میرے خدا ہین اور آپ کے بھی ضرور اس آفت سے بچا لینگے ورنہ مین جل کر خاک ہو جاؤنگی
آپ کی بھی مرضی کے موافق ہوگا اور مین مر بھی جاؤنگی یہ بدنامی بھی مٹ جاے گی آپ بھی میرے خون
سے بچ جائینگے اور میرے خون سے آپ کے ہاتھ آلودہ نہ ہونگے دوسرے یہ کہ جو آپ میرے قتل کا قصد
کرتے ہین اور ہاتھ رُک جاتا ہی اس سے بھی آپ بچینگے کہ یہ حالت بھی نہ ہوگی تیسرے یہ کہ مین آپ لوگون کو
اپنی صداقت دکھا دون اور یہ ظاہر کردون کہ مین جھوٹ نہ کہتی تھی نہ فقرہ کرتی تھی اور مجھپر بھی ظاہر
ہو جائے گا کہ مین اپنے قول پر ثابت قدم رہی اور مین نے خلاف شرافت و خاندان نہین کیا اور شوہر
بھی ایسا کیا کہ جو سب کا خدا ہی اور سب اسکی بندگی او سجدہ کرتے ہین اس امر سے میرا بھی بڑا مرتبہ ہوگا

اہل شہر واہل خاندان میری عزت وحرمت کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہی جو مجھے عرض کرنا تھا عرض کر دیا آپ کا
مطلب اسوقت بھی حاصل ہوتا ہی اور اسوقت بھی ہر طرح مین قتل ہونگی اگر جھوٹی ہون اور اگر جھوٹی نہین
ہون تو بچ جاؤنگی آپ کی امتا بھی ٹھنڈی ہوگی یہ داغ بھی آپ کو نصیب نہ ہوگا یہ جو اُسنے کہا تو بادشاہ
کو خیال آیا کہ یہ سچ تو کہتی ہی اگر یہ قسم کھانے پر راضی ہی تو اس سے قسم لو اگر سچ کہتی ہی تو زندہ رہے گی
گو یہ امر بالکل خلاف عقل ہی کہ خدا ابھی کہین بندے کے ہمراہ عقد کرنے آگئے ہین خیر اسکی حسرت تو نکل جاے گی
یہ تو قتل ہر صورت ہوگی مگر یہ تو کوئی نہ کہیگا کہ بادشاہ کو لازم تھا کہ جب وہ قسم کھاتی تھی تو کیون نہ کھانے
دی یہ بات سب نے سُنی مگر مارے خوف کے کوئی کچھ کہہ نہ سکا خاموش کھڑے رہے بادشاہ نے یہ خیال کرکے
کہا کہ تو قسم کھانے پر راضی ہی اپنے اس قول سے نہ پھرے گی جو کہا ہی اُسپر قائم رہے گی اُسنے عرض کیا کہ
جو کہا ہی اُس سے کبھی نہ پھرونگی بلکہ جب تک قسم نہ کھا لونگی یہان سے باہر نہ نکلونگی جسوقت قسم کھانے
جاؤنگی اُسوقت یہان سے باہر قدم نکالونگی خورشید نے کہا اچھا اُسنے کہا کہ آپ دن مقرر کرین خورشید نے
کہا کہ پرسون قسم کھانا یہ کہکر اور تلوار کو نیام مین کرکے باہر چلا آیا مان و دایہ کی جان مین جان آئی مان اپنے
اوپر ہزار ہزار نفرین کرتی تھی کہ مین نے کیون بادشاہ سے کہا خداوند کرین کہ کوئی سبب ایسا ہو کہ یہ دُز
بچ جائے اور جب یہ خیال آتا تھا کہ اسنے آبرو وعزت کا خیال نہ کیا اور ناموس کی پردہ دری کی تو یہ خیال
سب جاتے رہتے تھے دل مین کہتی تھی کہ یہ مرجائے تو بہتر ہی کیا حاصل اس سے کہ جو جیسے جسکے سبب سے
ہم انگشت نما ہوے اور جو سب ہمارے ہمسر اور ہم عصر ہین وہ طعن کرینگے کہ انکی دختر نے زمانہ نا کتخدائی
مین کسی سے آشنائی کی اور انھون نے گوارا کیا جیسے ہم بعض لوگون کو جو کہ ایسے ہین کہتے ہین اگر مرجائے
تو یہ بات تو نہین جاے گی مگر اس طور سے کہینگے کہ انکی لڑکی نے آشنائی کی مگر یہ بڑی غیرت دار تھے کہ انھون
نے قتل کر ڈالا اس سے مرنا بہتر ہی ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خاموش ہو جاتی تھی خورشید جو کمرے
کے باہر آیا حکم دیا کہ اس گیسو بریدہ کے پاس کوئی نہ جائے یہ اکیلی اس کمرے مین قید رہے سوا اسکی
دایہ کے وہ جاکر اسکو کھانا کھلا آیا کرے کہین ایسا ہو کہ یہ دونون دن تمام ہون اور یہ قسم کھائے تاکہ یہ جل کر
خاک ہو خوب خداوند نے مجکو اسکے خون سے بچایا وہ خود اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئی یہان تو یہ ذکر رہا
اُدھر در دولت پر پیشواے مذہب آفتاب پرست مع اہل شہر کے آئے اور بزرگ خاندان کہ جنکی راے سے
سب نے خورشید کو بسر حکومت بٹھایا تھا گو کہ شاہی اسکا ورثہ تھا اُسی کے آبا و اجداد بادشاہ ہوتے
آئے تھے مگر اس طور سے کہ جو بادشاہ ہوا وہ رسم سے اہل خاندان کی اور اہل شہر و پیشواے مذہب کی صلاح
سے اور یہ بھی یون ہی بادشاہ ہوا تھا جب یہ سب آچکے اُسوقت خورشید کو خبر ہوئی کہ در دولت پر
سب پیشواے مذہب و اہل شہر و بزرگان خاندان حاضر ہین یہ سُنتا تھا کہ خورشید متفکر ہوا اور خیال کیا
کہ یہ سب کے سب کیون آئے ہین کیا ضرورت ہی کہ خلاف وقت دربار آئے یہ خیال کرکے چونکہ پیشواے
مذہب آئے تھے اُسی وقت باہر محل سرا کے آیا سواے علماے مذہب کے سب نے تعظیم کی خورشید نے
بڑھکر اپنے مذہب کے موافق اُنکی دست بوسی کی اور اُنکے روبرو بیٹھ گیا تھوڑے عرصہ تک سب بیٹھے
رہے کہ ایک مرتبہ اُنھون نے خورشید سے کہا کہ ہم نے سُنا ہی کہ تمھاری دختر نے خلاف تمھارے
خاندان و شرافت کے فعل بد کیا یعنی تا وقتیکہ تم نے اکثر اوقات اُس سے کہا کہ تیری شادی کر دی
جائے مگر اُسنے انکار کیا اور اپنی نفرت ظاہر کی اب یہ کیا ہوا کہ اُس سے یہ حرکت ہوئی جو کہ آج تک
اس شہر کے بادشاہون کی اولاد سے کسی سے ظہور مین نہین آئی اس شہر کو آباد ہوے سو برس کا عرصہ

ہو اگر کبھی کسی شہزادی نے خواہ صاحب شوہر ہو خواہ نا کتخدا ہو کسی سے آشنائی کی ہو یہ امر اس شہر مین
نا مشروع ہی جیسے کہ شاہون مین چلا آتا ہی اور سنا جاتا ہی کہ فلان ملکہ نے فلان سے آشنائی کی یا عشق
کیا یہان کی شاہزادی کا تو کیا ذکر ہی یہان کے غربا کی عورتون نے بھی ایسی حرکت نہین کی کہ کبھی انگشت نما
ہون یہ نئی حرکت ہوئی ہی لہذا ہم سب آئے ہین کہ یا تو اس دختر کو اس حرکت کی سزا مین یون قتل کرو کہ
اسکا ایک ایک عضو جدا کیا جاے کیونکہ اس جرم کی یہی سزا ہی جو کہ بیان کی گئی اگر اسکے خلاف
کروگے تو تم کو لازم ہے کہ حکومت سے دست بردار ہو اور اپنی زوجہ اور دختر کو ہمراہ لو اور کچھ زر و مال
لو اس شہر سے نکل جاؤ ہم یہان کسی اور کو بادشاہ کر دینگے کیونکہ یہ حکومت ہمارے قبضہ مین ہی اسکے
ہم مالک ہین سو برس سے گو کہ یہ امر ضرور ہی کہ اسی زمانے سے یہان کے حاکم اسی خاندان کے لوگ
ہوے وہ تمھارے آبا و اجداد تھے مگر کبھی یہ نہین ہوا جو کہ تمھارے زمانے مین ہوا اور جو حرکت تمھاری
لڑکی نے کی ہم اسکو کبھی گوارا نہ کرینگے اس امر مین ہم کو اختیار ہی کہ جو ہم چاہین کرین ہان اور ملکی کامون
مین ہم دخل نہین دے سکتے ہین خورشید نے یہ تقریر انکی سنکے جواب دیا کہ مین خود کب یہ بدنامی گوارا
کر سکتا ہون نہ یہ گوارا کر سکتا ہون کہ ترک حکومت کرون مگر چند امر مین جو کہ مین بیان کرتا ہون اول تو یہ کہ
جب مین نے سنا فورا اسکے قتل پر آمادہ ہوا اور اسکی خواصون کو طلب کرکے دریافت کیا انھون نے یہ تقریر
بیان کی یہ کہکر وہ تقریر جو ملکہ بدر نے اور اسکی خواصون نے بیان کی تھی کہی اور کہا گو کہ یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ
خداوند نے آسمان پر سے آکر اپنا عقد اسکے ہمراہ کیا ہو یہ امر ہم نے آج تک کبھی نہین سنا نہ آپ لوگون نے
سنا ہوگا مگر جب مین اسکو قتل کرنے لگا اسنے اقرار اس امر کا کیا کہ مین اس امر پر قسم کھائی ہون کہ میرے
ساتھ خداوند نے آسمان پر سے آکر عقد کیا اور مجکو اپنی زوجہ بنایا اور یہ قسم کا طریقہ بیان کیا کہ آگ مشتعل
کی جاے اسمین یہ قسم کھا کر کود ون کہ یہ حمل مجکو خداوند آفتاب تابان کا ہی جنھون نے مجکو اپنی زوجہ
بنایا ہی اگر مین سچ ہون تو زندہ نکلونگی ورنہ جل کر خاک ہو جاؤنگی جو مطلب آپ کا ہی کہ آپ مجکو اس
جرم پر قتل کرتے ہین وہ حاصل ہوگا اگر مین سچی ہون اور اگر آپ میرے اس کہنے پر عمل نہ کرینگے اور قتل کر ڈالینگے
یہ امر خداوند کو ناگوار ہو اور کوئی عذاب نازل کرین تو اسوقت آپ کو افسوس ہوگا اور پھر کوئی صورت
نجات کی نہ ہوگی اور سب الزام دینگے مین نے بھی یہ تقریر اسکی سنکے خیال جو کیا تو قرین قیاس
یا بہتر ہوگا کہ یہ اپنے ہاتھ سے اپنی جان دے اور کیا عجب ہی کہ یہ شرف اس لڑکی کو حاصل ہوا ہو
کیونکہ حسین بہت ہی خداوند کو پسند آئی ہو بدین سبب انھون نے اسکو اس مرتبہ اعلی سے مشرف
فرمایا ہو اور یہی وجہ ہو کہ یہ جو مردون سے نفرت کرتی تھی چونکہ خداوند کو اختیار ہی کہ جو انکے جی مین جاہا پیدا
کر دیا یہ امر اسکے دل مین پیدا کر دیا کہ یہ مرد کے نام سے نفرت کرے کیونکہ انکو اپنی زوجہ بنانا منظور تھا
کیونکہ ہمارے خداوند تو مثل خداے اہل اسلام کے نہین ہین انکو سب طرح کی ضرورت ہوتی ہی اسکے باغ مین
تشریف لاتے ہون اسکو اپنی زوجیت کے شرف سے مشرف فرمایا ہو ایک وجہ سے گمان ہوتا ہی کہ
مین نے بچشم خود دیکھا تھا کہ اکثر یہ خداوند کے روبرو انکے نور کے سایہ مین کھڑی ہوکر راز و نیاز کرتی تھی
اور اسکو بالکل انکے نور سے تکلیف نہ ہوتی تھی اور جب وہ اپنا روے انور پردہ نقاب مین پوشیدہ
کر لیتے تھے اور نور انکا دنیا پر سے اٹھ جاتا تھا تو یہ کہتی تھی کہ کیون خداوند یہ کیا امر ہی کہ پہلے تو میرے دل
مین آپ نے الفت پیدا کی اور اب جو مین دو چار آئی ہون تو آپ نقاب مین منھ پوشیدہ کرتے ہین کوئی
بھی اپنے محبت کرنے والے سے یون روپوشی کرتا ہی فورا نقاب کو وہ الٹ دیتے تھے تمام عالم نور

سے روشن ہو جاتا تھا مین یہ خیال کرتا تھا کہ ہوگا مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ کوئی بھی ایسا ہوگا
کہ ہر دن انکے نوکرین گھڑا رہے یہ امر شک کا ہی کہ شاید ایسا ہو کہ اب اُنکو خیال آیا ہو اور اسکو مشرف
کیا ہو یہ خیال کرکے مین نے اُسکے قتل سے ہاتھ اُٹھایا اور خیال کیا کہ یہ جب اس امر پر راضی ہی اور
اپنی زبان سے قسم کا اقرار کرلی ہی شاید کہ سچی ہو ہم بشر ہین ہم کو اتنی عقل نہین ہی کہ خداوند کے
کل کامون کو دریافت کرسکین اور ہم کو یہ تاب کہان کہ اُسکے عذاب کی برداشت کرسکین پس اس
خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم پر بلا نازل کرے اور ہم اُس بلا مین مبتلا ہون اور بعد کو آپ لوگ الزام
دین بس مین اُسکے قتل سے باز رہا اور پرسون کا دن اُسکی قسم کھانے کے لیے مقرر کیا آیندہ جیسی راے
آپ سب لوگون کی ہو یا اسکو اُسکے قول پر چھوڑا جاے یا اسی وقت قتل کیا جاے جو آپ لوگ
حکم فرمائین کیونکہ یہ مقدمہ مذہبی ہی اسکے حاکم اب لوگ ہین جو حکم آپ لوگ دینگے مین منظور کرونگا مجھکو ترک
حکومت و جلاوطنی کسی صورت منظور نہین ہی یہ تقریر خورشید کی سنکے اُس مذہب کے علمانے کہا کہ اسوقت
ہم کو تمھاری اس تقریر سے ایک قصہ یاد آیا وہ یہ ہی کہ
مذہب اہل اسلام مین بہت سے نبی ہوے جنمین ایک عیسیٰ بھی تھے جنکی نسبت بہت سے کلام مین
اور اُنکی پیدایش بدون باپ کے ہوئی کہ اُنکا کوئی باپ نہ تھا اُنکی والدہ ناکتخدا تھین کہ اُنکو حمل ہوا اہل قریہ
و خاندان نے اُن پر تہمت لگائی کہ انھون نے خلاف خاندان کیا چونکہ وہ اس گناہ سے بری تھین کوئی اُنکا
کچھ نہ کرسکا جب کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور زمانہ وضع حمل ہوا وہ کعبہ مین رہتی تھین وہان سے ایک صحرا مین
چلی گئین وہ لڑکا صحرا مین پیدا ہوا تو اکثر لوگ اُسکو خدا کہنے لگے کہ یہ خدا کا لڑکا اور جو لوگ کہ خدا کہتے ہین اُنکا یہ قول
ہی کہ سواے خدا کے کسی مین قدرت نہین ہی کہ بدون مان کے پیدا ہو بس یہ خدا ہین اور جو کہ خدا کا
لڑکا کہتے ہین اُنکا یہ قول ہی کہ خدا نے اپنا بیٹا اُنکو کیا کہ یہ بن باپ کے پیدا ہوے اور خدا پرست
یہ کہتے ہین کہ وہ نبی تھے چونکہ خدا مین یہ قدرت ہی کہ جسکو جس طور سے چاہے خلق کرے چاہے بن
باپ کے پیدا کرے بطن مادر سے چاہے بن مان کے پیدا کرے چاہے بن مان و بن باپ کے پیدا کرے
جس طور سے ولادت آدم و حوا کی ہوئی کہ نہ اُنکے مان تھی نہ باپ صرف خدا نے اُنکو مشت خاک سے
پیدا کیا جسکو کہ ملائکہ ملکوت زمین پر سے لے گئے تھے ہر طور ہر ایک اپنے مذہب کے طریقہ کے موافق
دلیل بیان کرتے ہین اگر وہ بن باپ کے خلق ہوے خواہ خود خدا ہون خواہ فرزند خدا ہون خواہ نبی ہون
کیا عجیب ہی کہ یہان بھی یہی طریقہ ہو جو کہ اُس زمانے مین ہوا تھا لہذا ہم بھی یہی خیال کرکے اسکو
کسی کی قسم پر چھوڑ دیتے ہین کہ وہ قسم کھائے اُسکا جھوٹ سچ معلوم ہو جائے گا اگر وہ سچ کہتی ہی
تو زندہ رہیگی ہم سب اُسکی بڑی عزت کرینگے اُسکی وقعت ہماری نظر مین بہت ہوگی تمھارے
گھر مین خدائی ہوگی اگر جھوٹی ہوگی جل جاوے گی ہمارا مطلب حاصل ہوگا اور ہم اُسکے خون سے
نہ آلودہ ہونگے اور نہ کسی بلا کا خوف ہوگا مگر یہ خیال رہے کہ وہ بھاگ نہ جائے اُسنے صرف اپنی جان کی
حفاظت کے لیے یہ فقرہ اور تدبیر کی ہو کہ اسوقت تو یہ فقرہ کرکے اپنی جان بچاؤ آج سے کل تک
جب موقع ہاتھ آئے اور یہ لوگ غافل ہون بھاگ جاؤ اُسکی حفاظت خوب رہے خورشید نے
کہا کہ مین نے اُسکو ایک کمرے مین قید کیا ہی اُسکے چارون طرف پہرہ مقرر ہی اور حکم دیا ہی کہ کوئی اُسکے
پاس نہ جانے صرف اُسکی دایہ کہ وہ جاکر اُسکو کھانا کھلا کر چلی آیا کرے یہ سنکے وہ لوگ بہت خوش ہوے
کہ یہ خوب تم نے خوب مقرر کیا ہی پرسون بوقت سحر ہم بھی آینگے اور یہ ضرور ہوگا کہ ہم بھی اُس وقت

موجود ہونگے کہ اُسکو قسم کھاتے ہوے دیکھیں اگر وہ موافق اپنے قول کے سچی نکلی تو ہم اُسکی قدم بوسی کرینگے
اُسکے قدمون کی خاک آنکھون سے لگاینگے خورشید نے کہا کہ آپ لوگ تو ضرور ہونگے مین کل اہل شہر کو
آگاہ کرونگا کہ وہ بھی آکر یہ تماشہ دیکھیں اور اُنکو بھی معلوم ہو کہ دختر شاہ نے قسم کھائی وہ سچی تھی یا جھوٹی
تھی اُسکی سزا پائی کہ جل کر خاک ہوگئی اُسکی آلایش جسم سے یہ شہر پاک ہوا اور اہل شہر کو بھی خوف ہوگا
کہ جو ایسی حرکت خلاف وضع شرافت کرے گا اُسکو یہ سزا دے جاویگی جب کہ حاکم شہر کا پاس نہ کیا گیا
تو ہم کیا ہین کوئی ایسی حرکت نہ کرے گا بدین سبب سب اہل شہر جمع ہونگے مین بذریعہ دیل کے اہل شہر
کو ضرور آگاہ کرونگا اُن سب نے کہا کہ یہ راے خوب ہی ہم کو بھی بدل مرغوب ہی یہی ہمارا مطلوب ہی
شرفا کا یہی اسلوب ہی جو کہ اہل خاندان ہوتے ہین اور عزت کا خیال رکھتے ہین ایسی ہی سیاست کرتے
ہین جو کہ اسوقت مین آپ سے ہوئی بادصفیکہ ایک دختر اور وہ بھی کیسی جو کہ حسن مین بے مثال خوبصورتی
مین بدرجہ کمال روے تابان صورت خورشید ابروے اُسکے مانند ہلال عارض گل سے نازک تر لب مانند برگ
گل گیسو مثل سنبل کہان تک تعریف ہو حاصل یہ ہی کہ حسن وجمال مین یکتاے زمانہ اپنے عہد کی زلیخا ہی
کس آرزؤن سے یہ ایک گل شجر مراد مین پھولا ہی اب امید بھی نہین ہی کیونکہ زمانہ پیرانہ سالی کا ہی یہ تمھارا
ہی دل تھا کہ اُسکو یون قتل کرنے چلے یہ صرف عزت کا مقتضا تھا ہم پر ثابت ہوگیا اب ہم زیادہ
اسمین کلام نہین کر سکتے ہین اب ہم رخصت ہوتے ہین آپ سامان کرین ہم پرسون بوقت سحر آینگے
یہ کہکر وہ لوگ رخصت ہوکر چلے گئے خورشید نے اُسی وقت حکم دیا کہ منادی شہر مین ندا کردے کہ
پرسون بوقت سحر تمام اہل شہر جمع ہون کیا امیر کیا غریب کیا باشندے کیا غیر باشندے مسافر وتاجر صغیر وکبیر
وزیر وامیر سپاہ ولشکر پیادہ وسوار ہر صاحب پیشہ زیر محل شاہی حاضر ہون کہ شاہزادی قسم کھاویگی
سب دیکھ لین کہ وہ سچی ہی یا جھوٹی تاکہ عبرت ہو اور وزیر باتدبیر کو بُلا کے یہ حکم دیا کہ تم یہ تدبیر کرو کہ کل
سے پرسون صبح تک تمام زیر قصر انبار ہیزم خشک جمع ہو جاوے اور روغن نفت اُسپر ڈال کر تین بجے
رات سے آگ لگا دی جاوے تاکہ بوقت سحر آگ مشتعل ہو کہ اُسوقت دیر نہ ہو شاہزادی قسم کھاوے جو
اُسکے مقدر مین ہو وہ پیش آوے یہ حکم دیکر خورشید محل مین چلا گیا اُدھر منادی نے ندا کی تمام
شہر والون کو معلوم ہوا کہ شاہزادی پرسون قسم کھاویگی سب نے خیال کیا کہ یہ تماشہ لائق دید ہی ضرور
چلنا چاہیے اہل شہر تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر وزیر نے تبر دارون کو حکم دیا کہ جہان تک تم کو صحرا مین ہیزم
خشک ملے کاٹ کر اور بذریعہ باربردارون کے زیر قصر جمع کرا دو وہ طرف صحرا گئے بموجب حکم وزیر روانہ
ہوے اور ہیزم خشک کاٹ کاٹ کر روانہ کرنے لگے اُدھر وزیر نے ہزارون پیپے روغن نفت کے
منگا کر جمع کیے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر خورشید محل مین گیا اپنی زوجہ سے کل حال بیان کیا
کہ پیشواے مذہب واہل خاندان واہل شہر کہتے تھے مین نے بموجب اقرار اُن گیسو بریدہ کے اُنکو اس امر سے
باز رکھا پرسون وہ سب بھی آوینگے زوجہ نے کہا کہ تم نے خوب کیا بدر نے بھی سُنا کہ یہ ارل چل پڑی ہی
دل مین کہا کہ اس زندگی سے تو مرنا اچھا ہی خیر پرسون تو ضرور مرونگی دو دن کی زندگی ہی اسی کمرے مین بیٹھ کر
بسر کرو اُدھر محل مین خورشید مع اپنی زوجہ کے مغموم ہی کیون نہ ہو والد ہی اور اولاد بھی کیسی اول تو ایک
دوسرے لاکھون سے اچھی خوبصورت تیسرے تمام عمر کی کمائی مگر کیا چارہ ہی ننگ بدنامی نہین گوارا ہی
اُدھر بدر اس فکر مین ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ جب خداوند شب کو آوین تو اُنسے کوئی یہ سب حال کہدے
کہ آپکے بھروسے پر مین نے یہ امر گوارا کیا ہی اگر آپ سچے خدا ہین اور مجکو اپنی زوجہ بنایا ہی تو اسکا پاس

رہے مین جھوٹی نہ ہون آگ سے زندہ نکلون ورنہ جو میرے مقدر مین تحریر کیا ہو بیان فرمائیے مین نے تو آپ کی الفت
مین اپنی جان دی اپنے دل سے یہ باتین کر رہی تھی کہ شام ہو گئی اسکی دایہ کھانا لے کر اسکے پاس بحکم خورشید
آئی اور کہا کہ بیٹی کھانا کھالے کہ تیرے مان و باپ نے بھی ابھی نہین کھایا ہی بدر نے کہا کہ دایہ مین تو کھانا اُسوقت
تک نہ کھاؤنگی کہ جب تک مین قسم نہ کھا لونگی مجکو یہ کھانا و پانی حرام ہی دایہ نے کہا کہ کیون جہالت کرتی ہی اگر نہ
کھائے گی تو مر جائے گی بدر نے کہا کہ مرجانا اس زندگی سے انسب ہی جب خداوند کھلائینگے تو کھاؤنگی دایہ
نے لاکھ لاکھ کہا اُسنے نہ کھایا اور کہا کہ دایہ اگر تم اتنی مہربانی کرو کہ خداوند کو جب تشریف لائینگے تم اُنسے کل حال کہدینا
اور کہنا کہ مین نے تمہارے بھروسے پر یہ امر گوارا کیا ہی اگر مین سچی ہون اور تم میرے خدا ہو تو مین آگ سے زندہ نکلون اور
ان سب کے روبرو سچی ہون ورنہ جو میرے مقدر مین تم نے تحریر کیا ہو مین راضی ہون مین نے تو تمہاری الفت مین
جان دی ہی یہ میرا پیغام اُن تک پہونچا دینا اور جو وہ جواب دین مجھ سے کہدینا چونکہ دایہ واقف تھی منظور کر لیا
اور کھانا لے کے چلی آئی اور کہا کہ وہ نہین کھاتی ہی مین نے لاکھ لاکھ طور سے کہا مگر اُسنے نہ مانا خورشید اور اُسکی
زوجہ نے بھی نہ کھایا یون ہی دستر خوان اُٹھا دیا گیا دایہ اُسوقت کوٹھے پر آئی اور ایک سمت سر جھکا کر بیٹھ رہی
کہ جب خداوند آئینگے تو مین اُنسے کل حال بیان کرونگی اتنے عرصہ مین آفتاب جادو تخت سحر پر سوار منہ پر
نقاب ڈالے ہوے مگر اُسنے سحر سے ایسا حسن بنایا تھا کہ نقاب کے اندر سے نور چھنتا تھا اور روشنی ہو جاتی تھی
چاندنی گرد ہوتی تھی اسنے اپنا یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ رات کو آتا تھا دن کو اس سبب سے نہین آتا تھا کہ آفتاب تو
نکلا ہوا ہی اسکو مین کیونکر پوشیدہ کرونگا کہان تک ابر سحر سپر قائم رہے گا اگر یہان رہا اور جلوہ نکلا رہے گا دوچر
مجکو یہ زیبا ہوگا کہ مین ایسا نور پیدا کرون کہ مثل آفتاب کے روشنی ہو جائے تو یہ کہان ممکن ہی رات کو تو یہ بات
ہی کہ آفتاب غروب ہو جاتا ہی اگر کوئی کہے گا کہ اسوقت خداوند وہ نور کیا ہوا تو یہ جواب ہی کہ وہ نور دن کے
واسطے ہی رات کو مین نے اپنے نائب کو مقرر کیا ہی کہ وہ اپنے نور سے عالم کو منور کرے کیونکہ مین اسوقت
آرام کرتا ہون اور یہ اس سبب سے انتظام کیا ہی تاکہ دنیا مین تاریکی نہ ہو یہ اسنے پہلے سے سوچ لیا ہی قبل
نکلنے آفتاب کے چلا جاتا ہی خلاصہ یہ کہ وہ اپنے وقت پر یہان جو پہونچا دیکھا کہ نہ آج فرش ہی نہ روشنی ہی
نہ کوئی خواص نظر آتی ہی نہ لگن ہی صرف مسہری خالی پڑی ہی یہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی اگر کہین جانے
والی ہوتی تو مجکو ضرور خبر کرتی تاکہ مین نہ آتا کوئی نہ کوئی نئی بات ہی یہ خیال کرتا ہوا بلندی سے تخت
اُتار کر کوٹھے پر آیا یہان بالکل سناٹا پایا ادھر اُدھر دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک طرف کوئی سر جھکائے رنجیدہ
بیٹھا ہوا ہی اُدھر کو آیا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ ملکہ کی دایہ ہی یہ اُسکے پاس آکر کہنے لگا کہ اے دایہ رنجیدہ
کیون بیٹھی ہی کیا ہوا اُسنے جو یہ صدا سنی سر اُٹھا کر کیا دیکھتی ہی کہ خداوند سر پر کھڑے ہین فوراً سجدے
کو جھک گئی کیونکہ یہ قاعدہ تھا کہ جب یہ مرتد آتا تھا سب اسکو سجدہ کرتے تھے کیونکہ اسنے اپنے کو خدا
ظاہر کیا تھا اپنی پرستش کراتا تھا الغرض دایہ تو ہوشیار جہان دیدہ ہی سجدے سے سر اُٹھا کر کہا کہ آپ سے
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آپ پر سب ظاہر ہی کہ جو کچھ دنیا پر ہوتا ہی کیونکہ آپ خدا ہین آپ سے کوئی
امر پوشیدہ نہین ہو سکتا ہی اور کیونکر پوشیدہ ہو کیونکہ جب آپ ہر ایک کے دل کا حال جانتے ہین تو وہ
کیا ہی جو کہ ظاہر مین دنیا پر گذرے اور کسکی اتنی طاقت ہی کہ پوشیدہ کر سکے جو واقعہ ہم پر اور ملکہ پر گذرا ہی
وہ سب آپ پر روشن ہوگا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی اُسکے تدبیر کے دریافت کرنے کو حاضر ہون کہ جو
تدارک آپ فرمائین وہ کیا جائے یہ جو دایہ نے کہا اُسکے ہوش اُڑ گئے خیال کیا کہ اسنے تو بڑا سخت سوال
کیا مین اسکا کیا جواب دون طریقہ کی بات کہتی ہی معلوم کیا گذرا ہی یہ خیال کر کے کہا کہ اچھا تم بیان کرو

مین خود ہی بیان کیے دیتا ہون یہ کہکر فوراً اسم سحر پڑھ کر کچھ تیار کیا جو کچھ ساحر زبردست ہی جو کچھ گذرا تھا وہ سب اسکی
پشت دست پر تحریر ہو گیا کہا کہ دایہ یہ واقعہ گذرا ہی یہ کہکر کل حال بیان کر دیا جو کچھ محل مین گذرا اور جو
بیرون محل واقع ہوا اور کہا کہ تو یہ پیغام لے کر آئی ہی یہ تو تمھاری ملکہ نے خوب تدبیر نکالی ہی تم جاؤ مین
خود انکے پاس آتا ہون اور انکا اطمینان کیے دیتا ہون جس دن وہ قسم کھائینگی اُس دن مین خود یہ امر ظاہر کر دونگا
کہ یہ میری زوجہ ہین اور ضرور وہ آگ سے زندہ نکلین گی ایک موے تن نہ میلا ہوگا موے تن تو ایک بات تار جامہ
تک نہ جلے گا تمام اشیا کا مین خدا ہون آگ بھی میری تابع ہی وہ کیونکر میری زوجہ کو جلا سکتی ہی اور جو ظلم
کہ مین اُس دن دونگا وہ تم پر مین سامنے ملکہ کے ظاہر کر دونگا مجکو آج بڑا غصہ تھا کہ میری زوجہ کو ان لوگون
نے بہت پریشان کیا اُسنے اسوقت تک کچھ کھایا بھی نہین ہی کئی مرتبہ میرا قصد ہوا تھا کہ مین اپنا عذاب
نازل کرون مگر اس خیال سے نہ کیا کہ اُنسے دریافت کر لون تو نازل کرون بلکہ اسوقت بھی یہی قصد ہی کہ
عذاب نازل کرون اگر ملکہ کہین تو مین ملکہ کو آسمان پر لے جاؤن دایہ نے کہا کہ جی نہین ملکہ کی کبھی یہ خواہش
نہ ہوگی اگر یہ خواہش ہوتی تو وہ ضرور میرے ہاتھ کہلا بھیجتی کہ مجکو آسمان پر لے جایئے اُسنے کہا کہ یہ تو
ضرور ہوگا کہ پرسون مین برائے تنبیہ عذاب نازل کرونگا کہ پھر ایسی حرکت نہ کرین ان بندون نے بھی مثل
اُن بندون کے سر اُٹھایا ہی کہ جو خدا پرست ہین کہ وہ بالکل منحرف ہو گئے خیر اس قدر تو ہی کہ ابھی وہ منحرف
تو نہین ہوے ہین مگر خلاف حکم کرنے لگے ہین جبکہ ملکہ نے یہ کہا تھا کہ مین نے خداوند کے ہمراہ عقد کیا ہی
تو انکو یقین کر لینا تھا نہ کہ اس قدر اسپر ظلم کرنا خیر دیکھا جائے گا تم جاؤ مین آتا ہون دایہ یہ سنکے اور یہ اسکو
برہم دیکھکر فوراً وہان سے اُتر کر ملکہ کے پاس آئی یہان محل مین سب سو رہے تھے کوئی بھی نہین بیدار
تھا خورشید اور زوجہ اسکی اسی غم سے نہ سوئی کہ دیکھیے کیا ہوگا یہ کل ضرور جل جائے گی ایسی بُری حرکت
کی اسکی سزا یہی ہی بدنامی سے تو جان نہ بچے گی ہمارے مقدر مین ازل سے یہی تحریر ہوا تھا کہ اس سن مین
یہ داغ اٹھا مین کیا چارہ ہی مقدر سے کوئی زور ہی جب تک زندہ ہین اسی غم مین مبتلا رہینگے مگر غیرت یہ
نہین گوارا کرتی ہی کہ اس بدنامی کو اپنے سر لین اور اسکو لے کر کسی جانب نکل جائین زوجہ نے کہا کہ
یہ تو کوئی مشکل امر نہین ہی مگر ہمت نہین قبول کرتی ہی یہ باتین شوہر و زوجہ کر رہے تھے اور جاگ رہے تھے
آج پہرہ وغیرہ موقوف کر دیا تھا زوجہ نے خورشید سے کہا کہ مین تو بعد اسکے اپنی جان دونگی مجھسے یہ گھر
ویران نہ دیکھا جائے گا خورشید بولا تم کیا جان دوگی مین خود اس آگ مین کود پڑونگا کیا مین زندہ رہونگا
یہ حکومت و دولت کس کام کی اور کسکے لیے مین یہ خیال کرتا تھا کہ اگر لڑکا نہین ہی تو اسکا شوہر حکومت
کرے گا یہ نہ معلوم تھا کہ جوان ہو کر یہ حرکت کریگی اور یون مریگی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر بدر کمرہ مین
اس خیال سے اکر رہی تھی کہ دیکھیے دایہ کیا جواب لاتی ہی اتنے مین دایہ پہونچی کسی نے منع بھی نہ کیا تمام جاریہ اور زنان
بے خبر سو رہی تھین کہ جیسے دروازے کی آہٹ سُنی ملکہ اُٹھ بیٹھی اور کہا کہ کون دایہ نے کہا کہ مین ہون
ملکہ نے کہا کہ دایہ اُسنے کہا کہ ہان دایہ اُسکی پاس جا کر بیٹھی اُسنے کہا کہ کیا جواب لائین دایہ نے کل حال
بیان کیا اور کہا کہ وہ بہت برہم ہین اپنا عذاب نازل کرنے والے ہین مین نے کچھ نہین بیان کیا انھون
نے خود کل حال بیان فرمایا کہ یہ امر آج ہوے کیون نہ بیان کرتے خدا ہین اُنپر کونسی بات ہی جو نہین ظاہر
ہی وہ خود آتے ہین بیٹی اتنا کام کرنا کہ منع کر دینا وہ اپنا عذاب نہ نازل کرین ورنہ سب لوگ تباہ ہو جکے
یہ سب تیرے عزیز ہین جو کچھ کہا خیر تو صبر کر یہی باتین ہو رہی تھین کہ یکایک سقف کمرہ شق ہوئی آفتاب جادو
اُس شگاف سے مع تخت کمرے مین آیا واقعہ یہ ہوا کہ بعد آنے دایہ کے اُسنے سحر کیا کہ چھت شگافتہ ہو گئی جو

یہ سحر سے دریافت کر چکا تھا کہ ملکہ فلان مقام پر ہے اُسی کمرے کی چھت توڑ کر آیا ویسے ہی ملکہ نے اسکو دیکھا کھڑی
ہو گئی اور بموافق قاعدے کے سجدہ کیا اُسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر تخت پر اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ ملکہ میرے
ہمراہ آسمان پر چلو مین تم کو وہان راحت سے رکھونگا ملکہ نے کہا کہ یہ کیا کہتے ہو مین نہین جاؤنگی ابھی مجھکو دنیا
پر رہنے دو ابھی میرا دنیا سے دل نہین بھرا ہے جب دل سیر ہو جائے گا تو مین تم سے کہدونگی تب لے چلنا
ابھی کیا ضرورت ہے جواب دیا کہ تم کو ان سب نے بہت عاجز کیا اور تمہارے کہنے پر نہین عمل کیا اور تم کو
دروغ گو تصور کیا ملکہ نے کہا کہ اسکا کچھ خیال نہ کرو وہ لوگ در حقیقت نہ تھے بندے ہین وہ کیا خدائی کامون
کو جانین کوئی علم غیب نہین پڑھے ہین دوسرے کبھی ایسا ہوا نہین جو یہ بھی یقین آتا زمانہ سابق مین
کبھی ایسا ہوتا تو یہ امر بھی یقین کر لیا جاتا اسمین کوئی انکی خطا نہین ہے اگر اب ایسا جانے پر کرین گے
تو ضرور لائق سزا ہین مین نے سُنا ہے کہ تمہارا قصد تھا کہ انپر عذاب اپنا نازل کرو مین یہ کہتی ہون کہ
ابھی نہ عذاب نازل کرو کوئی فائدہ نہین ہے اب وہ لوگ ایسا نہ کرینگے آفتاب نے کہا کہ مجھکو بڑا غصہ
تھا مگر تمہارے خوف سے مین نے عذاب نہین نازل کیا کہ تم ناراض ہوگی مجھکو تمہاری خوشی منظور ہے
خرابی کی بات یہ ہے کہ بندے ہوکر ہمارے کامون مین دخل دین اور جو کوئی کہے اُسکو جھوٹ تصور کرین
اگر کبھی ایسا نہین ہوا تھا تو کیا خرابی کی بات تھی جب ہمارے مزاج مین جو امر آیا اُسکو کیا اب
ہماری طبیعت مین یہ امر آیا کہ ہم ایک بندی ایسی ایسی پیدا کرین کہ جسکے ساتھ دنیا پر عقد کرین اُس سے
جو لڑکا ہو اُسکو خدائی کا اختیار دین اُسکو سب اہل دنیا سجدہ کرین آسمان کے کام مین کر دون زمین
کا انتظام وہ کرے سہ تو کار زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + آج تک کوئی حسین
عورت بھی اس خاندان مین پیدا ہوئی جیسی تم ہو یہ تو خیال نہ کیا کہ کتنا بڑا مرتبہ ہمارے خاندان کو حاصل
ہوتا ہے کہ ہمارے خاندان کی لڑکی خداوند کی خدمت مین پہونچی اُسپر یہ ظلم و ستم کیے یہ لوگ بہت مغرور ہو گئے ہین
جب تک یہ سزا نہ پاوینگے یہ راہ راست پر نہ آوینگے ملکہ نے کہا کہ اب کی مرتبہ تو اور معاف کرو اگر اب کی
ایسی خطا ہو تو ضرور عذاب نازل کرنا آفتاب نے کہا کہ تمہارے کہنے سے معاف تو کرتا ہون مگر جس
دن تم قسم کھاؤ گی اُس دن انکی گوشمالی ضرور کرونگا کچھ تو عبرت ہو تاکہ پھر ایسی حرکت نہ کرین ملکہ نے
کہا کہ خیر اسکا کچھ حرج نہین ہے آفتاب نے کہا کہ ملکہ اگر تم کہو تو مین یہ امر بغیر اس امر کے ظاہر کر دون کہ تم
قسم نہ کھاؤ اور سب پر یہ ظاہر ہو جائے کہ مین نے تمہارے ساتھ عقد کیا ہے ملکہ نے کہا کہ نہین مین اس
امر کی نسبت کہہ چکی ہون کہ مین قسم ضرور کھاؤنگی اپنے اقرار کے موافق ضرور کرونگی مین خلاف اقرار نہ کرونگی
ملکہ کی یہ تقریر سُنکے آفتاب نے کہا کہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر کہا کہ تم شوق سے آگ مین جانا کسی قسم کا
خوف نہ کرنا میری قدرت کا تماشہ سب اہل شہر کو دکھانا کہ وہ لوگ بھی جان لین کہ مین خدا ہون اور تم
سچی ہو دروغ گو نہین ہو اچھا اب اٹھو اور میرے ساتھ کوٹھے پر چلو تاکہ تھوڑی دیر تک بیٹھکر کچھ باتین
کرین ملکہ نے کہا کہ ابھی مجھکو معاف کرو کیونکہ مین قسم کھا چکی ہون کہ جب قسم کھانے چلونگی تو اس کمرے
سے نکلونگی مین اس سبب سے نہین جا سکتی ہون آفتاب نے کہا کہ خیر تم نے کچھ نہین کھایا ہے کچھ کھالو
ملکہ نے کہا کہ کیا کرون کھانے کے جب مین اپنی مراد کو پہونچونگی تو کھاؤنگی آفتاب نے کہا کہ ہم کہتے ہین کھا لو تم
ضرور اپنی مراد کو پہونچوگی کیون خوف کرتی ہو یہ آگ ہماری پیدا کی ہوئی ہے وہ تم کو کیا تکلیف دے گی
جب یون آفتاب نے کہا ملکہ خوش ہو گئی کہنے لگی کہ مین آپکا تو کھانا نہ کھاؤنگی کیونکہ انکار کر چکی ہون
یہ سُنکے آفتاب نے کچھ بڑھکے ہاتھ دراز کیا کہ انکے ہاتھ مین طبق حلوے کا اور ایک تھال پوریون کا

آیا اُسنے ملکہ کے روبرو رکھا اور کہا کہ لو یہ تو کھاؤ گی ملکہ نے کہا کہ ہان یہ کہکر کھانا شروع کیا خوب سیر ہو کر کھایا اُسنے سحر سے پانی بھی اُسکے لیے طلب کیا پانی خوب سرد اُسکو پلایا بعد ان سب کامون کے کہا کہ مین جاتا ہون کل پھر آؤنگا تم کچھ خوف نہ کرو شوق سے اپنے اقرار پر مستعد رہو میری قدرت کا تماشہ دیکھو کہ ہوتا کیا ہی یہ کہکر تخت کو سحر سے بلند کر کے جس طور سے آیا تھا چلا گیا وہ شگاف سقف برابر ہو گیا نشان تک باقی نہ رہا دایہ بھی خوش خوش ملکہ کے پاس سے چلی آئی ملکہ بھی بے خوف ہو کر سو رہی یہان تک کہ صبح ہو گئی آفتاب ملکہ کے صبح کے لیے بھی کھانا چھوڑ گیا تھا ملکہ بیدار ہوئی جو کچھ پانی ملکہ کے پاس تھا اُس سے منھ دھویا اور کچھ حلوا وغیرہ کھا کر بیٹھ رہی خورشید بیدار ہو کر دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا خورشید نے وزیر سے دریافت کیا کہ جنگلون سے لکڑیان آ کے جمع ہو گئین روغن نفت بھی آ گیا وزیر نے عرض کیا کہ جی ہان سب سامان جمع ہو گیا تشریف لے چلیے ملاحظہ فرما لیجیے خورشید نے کہا کہ بعد دربار کے مین چل کر دیکھونگا یہ کہکر اور کاروبار کرنے لگا کاغذات ملکی دیکھنے لگا تا اینکہ وقت دربار کے برخاست کا آیا دربار جب برخاست ہوا اور سب رخصت ہو کر چلے گئے خورشید ہمراہ وزیر کے اُس مقام پر آیا دیکھا کہ انبار ہیزم ایسا ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ برابر قصر کے ایک پہاڑ اور بن کر تیار ہو گیا روغن نفت کے ہزارون پیپے جمع ہین خورشید نے حکم دیا کہ روغن اپر ڈالکر تین بجے رات سے آگ لگا دیجائے وزیر نے کہا کہ موافق ارشاد عالی کاربند ہونگا آپ اطمینان رکھین یہ حکم دے دیا اور خود محل مین چلا آیا مگر مغموم وہ دن بھی تمام ہوا رات آئی خورشید رنجیدہ اس امر سے تھا کہ صبح کو پدر جل کر خاک ہوگی اسنے بھی یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ مین بھی اپنی جان دونگا اُسکی زوجہ نے بھی یہی قصد کیا ہی تمام اہل محل مین تہلکہ پڑا ہوا ہی کہ دیکھیے صبح کو کیا پیش آتا ہی ہم سب کو کیا مقدر دکھاتا ہی خداوند خیر کرین یہان تو یہ چرچے ہین یہ خیال ہین اُدھر کا حال سُنیے کہ آفتاب جو ملکہ کے پاس سے گیا وہ رات تو اُسنے بسر کی صبح کو اُسکو خیال کیا کہ کیا تدبیر کرون کہ ملکہ آگ سے زندہ نکلے اور کوئی ضرر نہ پہونچے کیونکہ آگ کا کام جلا دینا ہی اگر تدبیر نہ ہوگی تو ملکہ ضرور جل جائے گی وہ جل گئی تو میری زندگی محال ہی یہ خیال کرتے کرتے ایک تدبیر اُسکے ذہن مین آئی اُسنے فوراً خون خوک سے چوکا دیا گوگل وغیرہ جلایا نہا کر تہمت باندھکر چوکی پر روغن خوشبو و عطر سہاگ دو شیشے مین لے کر اپنے روبرو رکھا اور اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کرنا شروع کیا دن بھر محنت کی وہ روغن و عطر اس قسم کا تیار کیا کہ جو کوئی اُسکو اپنے جسم اور کپڑون مین لگا کر آگ مین چلا جائے آگ بالکل نہ جلائے گی بلکہ گرمی بھی نہ معلوم ہوگی اس قدر سردی معلوم ہوگی کہ گویا چلہ کا جاڑا ہی یہ تدبیر کر کے بہت خوش ہوا اور اُس عطر و روغن کو ہاتھ پر لگا کر اور خوب کوے کو دہکا کر اپنا ہاتھ اُس آگ مین براے امتحان رکھا کہ دیکھون جو تدبیر مین نے کی ہی وہ درست ہی یا نہین ایک عرصہ تک ہاتھ آگ مین رکھے رہا گرمی تک محسوس نہ ہوئی پس ہاتھ نکال لیا اُسکو اُٹھا کر احتیاط سے رکھا کہ رات کو جا کر ملکہ کو دونگا کہ اُسکو لگا کر کل بوقت سحر آتش مشتعل مین بلا خوف و خطر جائے کوئی ضرر نہ ہوگا اُسکے بعد اُسنے اور ایک تدبیر کی کہ ان سب کو کسی قدر گوشمالی دینا ضرور ہی وہ بر وقت بیان ہوگی یہ سب تدارک کر کے رات کا منتظر رہا کہ شام ہولے تو جا کر دون کہ رات ہو گئی یہ وہ سب اسباب لے کر چلا یہان آج کوئی مارے فکر و تردد کے سویا نہین خورشید و زوجہ خورشید کا یہ عالم ہی کہ اپنی آرام گاہ مین مضطر ٹہل رہے ہین نیند نہین آتی ہی جی پر بنی ہی کچھ عقل کام نہین کرتی ہی کہ کیا تدبیر کرین یہان ملکہ انتظار کر رہی ہی کہ ابھی تک خداوند نہین آئے کہ چھت شگافتہ ہوئی اور آفتاب تخت سحر پر سوار آیا ملکہ نے جیسے اُسکو دیکھا پا تو لیٹی تھی

با اُٹھ بیٹھی اُسنے اپنا تخت برابر ملکہ کے اُتارا ملکہ نے سجدہ کیا آفتاب نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر
تخت پر بٹھایا اور جو کچھ میوہ وغیرہ لایا تھا روبرو ملکہ کے رکھا اور کہا کہ یہ میوۂ بہشت ہی اسکو کھاؤ
ملکہ نے بخوشی کھایا اور کہا کہ صبح کو مین قسم کھاؤنگی دیکھیے کیا پیش آتا ہی اب ملاقات ہوتی ہی یا نہین
آفتاب نے کہا ملکہ گھبراتی کیون ہو سب امر آسان ہونگے میری قدرت کو بھولی جاتی ہو مین تم سے کہتا ہون
کہ تم شوق سے قسم کھاؤ کچھ خوف نہ کرو اگر تم کو خوف ہی تو مین اسی وقت یہ امر ظاہر کیے دیتا ہون کہ ملکہ
میری زوجہ ہی اور مین خداوند آفتاب ہون تم لوگ بہت مغرور ہو گئے ہو کہ میری زوجہ کا کہنا نہین
مانتے ہو اور اسکو دروغ گو تصور کرتے ہو اگر اب ایسا کروگے تو سزا ملے گی ملکہ نے کہا کہ نہین مین قسم
ضرور کھاؤنگی جب یہ ملکہ نے کہا تب اُسنے وہ عطر و روغن ملکہ کو دیا اور کہا کہ یہ شیشی تمام جسم پر مل لینا اور
کپڑون مین لگانا یہ دونون عطر میرے لگانے کے ہین اس سے یہ ہوگا کہ آگ بالکل نہ ضرر کرے گی ملکہ
نے کہا اچھا یہ کہکر اُسکے ہاتھ سے وہ شیشی لیلی وہ ایسا خوش ہوا کہ اختلاط کرنے لگا بوسے لب و عارض
کے لینے لگا ملکہ نے کہا کہ تم کو اچھی دل لگی سوجھی ہی یہان تو جان پر بنی ہی تم کو اپنی پڑی ہی یہ کوئی
موقع ہی اُسنے کہا کہ تم پریشان کیون ہوتی ہو خوش ہو عیش کرو یہی زمانہ عیش و عشرت کا ہی کل سے
مین بہت بیقرار ہون گلے سے لگ جاؤ تاکہ قلب کو قرار ہو ملکہ یہ سنکے نازکی باتین کرنے لگی وہ اور زیادہ
بیقرار ہوا خوب زور سے گلے سے لگایا بوسے لینے لگا دست درازی شروع کردی ملکہ نے صرف سنانے
کے لیے کہا کہ بھئی ہم کو اسوقت کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی تم بیکار پریشان کرتے ہو یہ بھی کوئی موقع ہی
کہ کوئی تو اپنے رنج مین پڑا ہی تم کو اپنے مزے کی پڑی ہی بس بے بس ہوچکا زیادہ گرمی اچھی نہین
ہوتی ہی اپنے حواس درست کرو آفتاب نے کہا کہ ملکہ مین کیا کہون جو طبیعت کی حالت ہی مین بہت
پریشان ہون ملکہ نے کہا پریشان ہو تو ہو یہ بھی کوئی بات ہی تمھاری تو وہ مثل ہی کہ پڑھیلئے سیکھا سلام
نہ دیکھی صبح نہ دیکھی شام واہ خداوند آپ کو تو اپنی پڑی ہی آپ کے اوپر تو یہ مثل درست ہی چاہے
مردہ بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین ہم کو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی صبر فرمایئے آپ
خداوند ہوکر بے صبری کرتے ہین آفتاب نے کہا کہ ملکہ تم میرا مطلب نہین سمجھین مین ہنسی اور غرض سے
اسوقت تم سے نہین بولتا ہون صرف گلے لگاکر اپنی بیقراری کا علاج کرتا ہون یہ کہکر خوب گلے سے
لگایا پیار کیا عارض کے بوسے لیے تین بجے رات تک ملکہ کے پاس رہا عیش مین مشغول رہا جب تین
بجے کہا کہ تو ملکہ جاتے ہین اب رات کو بالاے بام ملاقات ہوگی ملکہ نے کہا کہ جاؤ میرے بھی اب
قسم کے کھانے کا وقت آتا ہی اگر زندہ رہی تو رات کو ملاقات ہوگی یہ جو ملکہ نے کہا آفتاب نے قہقہہ لگایا اور
ملکہ کے پاس سے اُٹھکر اور تخت پر سوار ہوکر جس طورسے آیا تھا چلا گیا ملکہ بعد جانے آفتاب کے لیٹ رہی چونکہ
رات بھر کی جاگی ہوئی تھی سوگئی اُدھر بیرون قصر وزیر نے روغن نفت ہیزم پر ڈالکر آگ لگادی شعلہ بلند
ہونے لگے لکڑیان جلنے لگین گرمی پھیل گئی اب کوئی اُسکے قریب نہین جاسکتا ہی وہ مقام اُسوقت دوزخ
سے کم نہ تھا اگر ایک عالم اُسمین گرتا تو جل کر خاک ہوجاتا روز محشر کی گرمی اُسکے حدت کی روبرو کوئی اصل نہ
رکھتی تھی وہ اُتنی رات بھی بسر ہوئی جیسے سحر ہوئی اہل شہر اپنے اپنے گھرون سے قصر شاہی کی طرف چلے خاندان کے
لوگ اور پیشواے مذہب تو قبل سے آگئے تھے وزیر نے اُن سب کو بڑی عزت سے بٹھایا تھا کہ اہل شہر بھی آکر
جمع ہوے اب اتنا مجمع ہی کہ کبھی ایسا مجمع اُس شہر مین نہ ہوا تھا دس بارہ لاکھ سے آدمی کم نہ تھے علاوہ سپاہ
و لشکر کے ہمقدر باشندے شہر کے تھے اب سب کو یہ انتظار ہی کہ دیکھیے ملکہ کب قسم کھانے آتی ہی یہان اندر محل مین

خورشید رات بھر نہین سویا نہ اُسکی زوجہ جب صبح ہوئی خورشید نے بدر کی دایہ کو بُلا کر کہا کہ جا کر اُس کم بخت
بے حیا سے کہو کہ آج قسم کھانے کا دن ہے یقین ہے کہ اہل شہر و خادمان و علماے مذہب آئے ہونگے اور اس انتظار
مین ہونگے کہ اب دختر شاہ قسم کھانے آتی ہے لہذا اگر تو اپنے اقرار پر قائم ہے تو چل کر قسم کھالے جو تیرے مقدر اور
ہماری قسمت مین ہو پیش آئے کیون رہجائے دایہ یہ سُنکے کمرے مین آئی دیکھا کہ ملکہ سو رہی ہے پانون پر ہاتھ رکھکر
جگایا جب وہ ہوشیار ہوئی دایہ کو دیکھا کہ وہ جگا رہی ہے مگر آنسو آنکھون مین بھرے ہوے ہین کہا کیون
دایہ تجھکو کیون اُٹھایا اُسنے کہا کہ آپ کے والد نے فرمایا ہے کہ سب لوگ جمع ہوے ہین قسم کھانے چلو ملکہ نے کہا کہ
آج میرے قسم کھانے کا دن ہے خیر میرے واسطے پوشاک نفیس منگاؤ اور میرے زیور کا صندوقچہ اُٹھا لاؤ اور میری
مشاطہ سے کہدو کہ آکر میرے شانہ کرے دایہ یہ سُنکے کمرے کے باہر آئی خورشید سے کہا کہ وہ قول پر
موجود ہین بموجب اقرار قسم کھانے کو مستعد ہین آپ بندوبست فرمائین خورشید نے یہ سُنکے اپنی زوجہ
سے کہا کہ فلان قصر کے نیچے آتش افروختہ ہوگی تم بدر کو لے کر اُسی قصر پر آنا اور اُس سے کہنا کہ یہان سے
آگ مین کود پڑے مین باہر جاتا ہون دیکھون کون کون آیا ہے یہ کہکر خورشید آب دیدہ باہر آیا یہان آکر دیکھا
کہ بڑا مجمع ہے سر ہی سر دکھائی دیتے ہین تمام شہر مجمع ہو گیا ہے ایک بلندی پر وزیر مع تمام پیشوایان دین و
افسران سپاہ و بزرگان قوم کے موجود ہین خورشید کو جب سب نے دیکھا سب اہل شہر نے سلام کیا غل پڑ گیا بادشاہ
تشریف لائے خورشید سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان وہ لوگ موجود تھے سب نے تعظیم دی
صدر مین جگہ خالی تھی خورشید مسند حکومت پر متمکن ہوا اور سب حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ لوگون کو
مین نے بڑی زحمت دی اور تکلیف ہوئی لہذا معاف فرمائین تھوڑی دیر کی اور زحمت ہے بعدہ برخاست جا کر
اپنے بسترون پر آرام کرین پھر مین کسی صاحب کو تکلیف نہ دونگا یہ کلام خورشید کے سُنکے سب نے کہا کہ ہم کو
بالکل زحمت نہین ہوئی بلکہ آپ نے ہماری خوشی کے واسطے وہ امر گوارا کیا ہے کہ جو کبھی کوئی نہ گوارا کرے گا
خورشید نے اسکے جواب مین کہا کہ یہ تو خداوند پر روشن ہے بیرون محل تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اندر محل کے
تمام عورتین اُس قصر پر قبل سے جا کر موجود ہوگئین چلمنین پڑ گئین یہان دایہ نے مشاطہ سے کہا کہ چلو تمکو
تمہاری ملکہ یاد کرتی ہین وہ تمام سنگار کا سامان لے کر چلی دایہ نے بہت نفیس پوشاک اور صندوقچہ زیور
نکال لا اور لے کر حاضر ہوئی ادھر مشاطہ نے آکر ملکہ کے شانہ کیا بعدہ ملکہ نے پوشاک پہنی زیور سے اپنے کو
آراستہ کیا ہر چند ع حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ٭ مگر بمقتضاے وقت جبین
ذرا سی کو چمکایا آفتاب کا دیا ہو عطر لگایا ایسی خوشبو تھی کہ تمام محل مہک گیا اپنے کو خوب آراستہ و پیراستہ کرکے
مثل عروس شب اول کے کمرے سے باہر نکلی جواہر مین از سر تا پا غرق تھی دھانی پوشاک پہنے ہوے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دھان کے کھیت مین آفتاب نکلا ہے یون اُسکا روے زیبا اُس پوشاک مین نمایان تھا مان بیرون
کمرہ اس انتظار مین کھڑی تھی کہ بدر نکلے تو مین اُسکو ہمراہ لے کر قصر پر جاؤن وہ جو اس سامان سے نکلی مان
دیکھکر بیتاب ہو گئی دوڑ کر گلے سے لگا لیا چلا چلا کر رونے لگی اُسکے رونے پر تمام اہل محل رو دیے ایک کہرام مچ گیا
مان نے کہا کہ افسوس کوئی دم مین یہ صورت زیبا و شکل رعنا میری آنکھون سے پوشیدہ ہو جانے گی
پھر مین کہان پاؤنگی کاش مین اس واقعہ سے قبل مرجاتی تو یہ واقعہ اپنی آنکھ سے نہ دیکھتی افسوس جن کے
مرنے کے دن ہون وہ تو زندہ رہین اور جو کہ مرنے کے قابل نہون وہ خود اپنے پانون سے طرف موت کے
جائین کیا انقلاب زمانہ ناہنجار اور کیا گردش گردون غدار ہے کیا اختیار ہے یہ کہکر اور آنسو پاک کرکے کہا
کہ بیٹی چلو بدر نے اپنی مان کی کسی بات کا جواب نہ دیا خاموش سُنا کی جب اُسنے کہا کہ چلو بس چلنے پر مستعد

ہو گئی ہمراہ ہولی بڑے تزک و حشم سے بالاے قصر اپنے ماں کے ہمراہ آئی یہاں تمام قصر عورات محل سے
مملو تھا جیسے ملکہ کو آتے ہوئے دیکھا سب نے جگہ دی اور جو کوئی ملکہ کو دیکھتا تھا اُف کہکر کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیتا تھا
یہ اُس مقام پر آئی کہ جہان پر زیر قصر آگ بھڑک رہی تھی شعلے لپک لپک کر آسمان پر جاتے تھے اگر اتفاق سے
کوئی طائر اُڑتا ہوا اُدھر سے چلا وہ بسبب حدت آتش اور گرمی کے اور بسبب شعلہاے بلند کے کہ جسکی وجہ
سے اُسکے پر پرواز جل جاتے تھے اور وہ آگ مین گر کر خاک ہو جاتا تھا اُدھر آفتاب جادو ملکہ کے پاس سے
جو چلا تھا اُس مقام پر آیا کہ جہان آگ مشتعل تھی اُس آگ سے علیحدہ بلندی پر اپنا تخت سحر قائم کیا اور
اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا اور اس انتظار مین ہے کہ ملکہ آگ مین کودے تو مین اپنا کام کرون یہ تو اس انتظار مین ہے
اُدھر ملکہ اُس قصر پر آئی وہ قصر جو بسبب آتش مشتعل کے کہ زیر قصر تھی کرہ نار ہو رہا تھا جس قدر عورتین اُس
قصر مین تھین سب کی سب دریاے عرق مین از سر تا پا غرق تھین اُس قصر کی در و دیوار مثل آگ کے جل
رہی تھی پانؤن زمین پر نہ رکھے جاتے تھے بدنون سے شعلے نکل رہے تھے سب کا تو یہ خیال تھا مگر بدر کا
یہ عالم تھا کہ بالکل اُسکو گرمی نہ محسوس ہوتی تھی بسبب روغن و عطر سحر کے جو کہ وہ لگائے ہوئے تھی
جو کہ آفتاب بنا کر دے گیا تھا یہان تک کہ ملکہ اُس مقام پر پہونچی کہ جہان پر زیر قصر آگ روشن تھی بس ملکہ
نے کہا کہ کوئی پکار کر کہدے کہ بدر قسم کھاتی ہے سب ہوشیار ہو جائین اور اپنی صداقت سب پر ظاہر
کرتی ہے یہ جو ملکہ نے کہا تو ایک عورت نے پکار کر کہا کہ سب اہل مجمع و بادشاہ کو معلوم ہو کہ ملکہ قصر پر تشریف
لائی ہین اور اب موافق اپنے اقرار کے قسم کھا کر آتش افروختہ مین کودتی ہین یہ جو اُسنے پکار کر کہا ایک مرتبہ
تمام مجمع اُس قصر اور آگ کی طرف دیکھنے لگا خورشید بھی متوجہ ہوا جب ملکہ نے دیکھا کہ سب مجمع ادھر متوجہ
ہو گیا ہے اور سب کی نگاہ ادھر لڑی ہوئی ہے سر غرفے سے باہر نکالا اور سب کو اپنا جلوہ دکھایا سب نے
دیکھا کہ ایک چاند ہے کہ غرفے سے طلوع ہوا ہے سب نظر حیرت سے دیکھنے لگے ایک مرتبہ ملکہ در غرفہ کھول کر
باہر آئی اور باواز بلند یون کہنے لگی کہ اے اہل مجمع آگاہ ہو کہ مین دختر تمہارے بادشاہ کی ہون بدر سیمتن میرا
نام ہے مجھپر تہمت زنا کی لگائی گئی ہے گو کہ مین بالکل اس فعل سے بری ہون مین سچ کہتی ہون کہ میرے ساتھ
میرے اور تمھارے خدا نے عقد کیا یہ حمل مجکو اُنھین کا ہے مگر کوئی یقین نہین کرتا ہے لہذا مین قسم کھاتی ہون
کہ اگر مین سچ کہتی ہون تو یہ آگ سوزان مجکو ضرر نہ پہونچائے اور مین زندہ اس سے نکلون اور اگر جھوٹی ہون
تو جل کر خاک سیاہ ہو جاؤن یہ کہکر کہا کہ اے آتش سوزان تجکو قسم ہے خداوند کی اگر مین دروغ گو ہون اور
یہ حمل مجکو خداوند کا نہ ہو اور نہ خداوند نے میرے ساتھ عقد کیا ہو تو تو مجکو جلا کر خاک کر دے اگر سچی ہون
اور میرے ساتھ خداوند نے عقد بھی کیا ہو اور یہ حمل بھی اُنھین کا ہو تو مجھے ضرر نہ پہونچے یہ کہکر فوراً قصر پر سے
آگ مین کودی سب نے دیکھا کہ ایک خورشید تھا کہ بلندی سے طرف پستی کے چلا ایک غل مجمع مین ہوا کہ
بادشاہ کی دختر نے اپنے تئین قسم کھا کر آگ مین گرا دیا تمام لوگ اُسکی صورت یاد کرکے رونے لگے مگر
خورشید کا یہ عالم ہے کہ خاموش صورت تصویر سکوت مین بیٹھا ہوا ہے قلب پر جو صدمہ گذر رہا ہے وہ اُسی
کے دل پر روشن ہے کس سے بیان کرے اُدھر جو آفتاب نے دیکھا کہ ملکہ نے اپنے کو آگ مین گرایا فوراً
ایک چلو پانی پر ایک اسم دم کرکے آگ کی طرف پھینکا کہ جسکے سبب سے تمام آگ سرد ہو گئی اُدھر تو آب
دمیدہ سحر آگ کی طرف پھینکا اور ادھر ایک برق چمکی کہ جسکے سبب سے تمام مجمع کی آنکھین بند ہو گئین
اُسی برق کے ساتھ ایک صداے مہیب آئی کہ جسکے سبب سے تمام لوگون کے دل کانپ گئے قصر لرز گیا
بعضون کو غش آ گئے جب یہ صداے ہولناک آ چکی اور سب کے حواس درست ہوئے اُسوقت صدا آئی

کہ ای بندگان من بہ بینید قدرت مرا کہ یون بچاتے ہین اُسکو جسپر ہم مہربان ہوتے ہین تم سب نے تو میری معشوقہ کے جلانے مین کوئی درجہ نہین باقی رکھا تھا مگر آگ کیونکر جلاتی میری معشوقہ کو یہ بھی تو میری خلق کو ہوئی ہر تم لوگون نے تو اُسکو دروغ گو تصور کیا تھا مگر جو کہ سچا ہو اُسکو کیا خوف ای بندگان من معلوم ہوتا ہی کہ آج کل تم نے انحرافی پر کمر باندھی ہی اور مغرور ہو گئے ہو دیکھو بڑی خرابی ہوگی میری بندگی سے باز نہ آؤ مین تمھارا خالق ہون تمھارا پیدا کرنے والا ہون تمھارا رزق دینے والا ہون حیف کا مقام ہی کہ تم نے میری معشوقہ کے کہنے پر عمل نہ کیا اور نہ یہ خیال کیا کہ ہمارا یہ مرتبہ ہوا کہ بادشاہ کی دختر کو خداوند نے اپنی زوجیت مین قبول کیا اور ہمارے بادشاہ کے محل مین نزول فرمایا یہ کس درجہ اعزاز کا باعث ہی سے کہ آفتاب نہادہ قدم بخانہ ما + یہ شرف کیا کم تھا یہ امر تو زیادتی اعتقاد کا سبب تھا نہ یہ کہ اُسکو دروغ تصور کیا ضرور تمھارے دلون مین فرق آگیا ہی یہ کوئی فرض نہین ہی کہ جو امر ہمیشہ سے چلا آتا ہی وہ ہی ہو جب ہمارا جی چاہا ویسا ہم نے کیا جس گھر مین دل چاہا نزول کیا کوئی ہمارا حاکم نہین ہی ہم سب کے خدا ہین ہمین **خورشید** کی دختر خوبصورت معلوم ہوئی گو کہ ہمین نے خلق کیا تھا ہمین اپنے تصرف مین لائے ای **خورشید** تو نے بھی اس شرف کو اپنے لیے غنیمت نہ خیال نہ کیا تو بھی اُسکے کہنے کو دروغ سمجھا تو خود اپنے ہاتھ سے قتل کرنے کو چلا تھا اگر وہ قسم کھانے پر اقرار نہ کرتی تو تو قتل کر ڈالتا اُسکے خون مین مبتلا ہوتا اب تو بہت مغرور ہو گیا ہی مجکو اپنی معشوقہ کا پاس ہی ورنہ وہ عذاب نازل کرتا کہ تمام شہر خاک سیاہ ہو جاتا مگر یہ پاس ہی کہ تو میری معشوقہ کا باپ ہی اب مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ یہ حمل میرا ہی مین نے اپنا نور قدرت اُسکے شکم مین اتارا ہی یہ لڑکا جو پیدا ہوگا یہ خدائی کرے گا میرا نائب ہوگا تمام لوگ اُسکو سجدہ کرینگے ای بندون میرے مین تم کو آگاہ کرتا ہون کہ میری بندگی سے باز نہ آنا میری پرستش کیے جانا اور اپنے بادشاہ و دختر شاہ کی عزت کرنا کہ وہ ہماری نظر کردہ ہین ہماری اُنپر نظر رحمت ہی اب ہم جاتے ہین بہشت مین سجدہ کرو یہ صدا آئی تھی کہ سب کے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھکے تھے کہ پھر صدا آئی کہ اب سر اُٹھا کر دیکھو ملکہ زندہ و سلامت بالاے آگ جو کہ میرے حکم سے سرد ہو گئی ہی کھڑی ہی لائق عزت ہی یہ سنتے سب نے سر اُٹھائے اور کہا کہ خداوندا تیری قدرت بہت وسیع ہی ذات تیری رفیع ہی واقعی جسپر تیری نظر عنایت ہی وہ ہمیشہ سرفراز ہی ہم سے خطا ہوئی معاف فرما اب ایسی خطا نہ ہوگی ہم تیری بندگی سے سر نہ اُٹھائینگے یہ عذر کرکے آگ کی طرف جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ تمام آگ سرد ہی اور اُسی پر ملکہ کھڑی ہوئی ہنس رہی ہین سے جب وہ بت آتش سوزان سے مقرر نکلا + آتشین برج سے گویا مہ انور نکلا + بس یہ دیکھنا تھا کہ **خورشید** بیتاب ہو کر دوڑا مگر جب قریب اُسکے پہونچا ابھی تک اُس مقام پر اسقدر گرمی تھی کہ اُسکو یہ جرأت ہوئی کہ وہ اپنی لڑکی کے پاس جا سکے فوراً تھم گیا اب تو ملکہ کو دیکھکر اہل مجمع مین یہ غل ہوا کہ ملکہ سچی تھی دیکھو زندہ ہی آگ سرد ہو گئی کیا قدرت خداوند آفتاب ہی یہ اہل اسلام کے بھی خدا ہین قدرت معاذ اللہ نہین ہی کہ وہ آگ سے کسی کو بچالے ہمارا خدا وہ خدا ہی جو کہ ہر وقت اپنے نور سے ہم کو سرفراز فرماتا ہی ہم اُسکے نور کی روشنی مین تمام دنیا کے کام کرتے ہین کیا اُسنے اپنی قدرت ہم کو دکھائی کہ ملکہ کو سلامت رکھا اور یہ شرف ہمارے بادشاہ کو بخشا اُسکے محل خاص مین نزول فرمایا اُسکی دختر نیک اختر کو اپنے ناموس خاص مین شامل کیا دیکھو ملکہ صحیح سلامت موجود ہی بیچاری پر یہ تہمت اشنیع تھی وہ بہت سچ کہتی تھی کہ خداوند نے میرے ساتھ عقد کیا ہی کسی کو یقین نہ آیا اب تو وہ سچی نکلی زیر قصر تو یہ غل ہو رہا ہی وہان بالاے قصر تمام عورتون مین ملکہ کے دیکھنے شور گریہ بلند ہی ملکہ کی مان مین دل خراش کر رہی ہی کہ جسکے سُننے سے سُننے والون کے کلیجہ شق ہوئے جاتے ہین کان پڑی آواز بسبب

رونے کے نہین سُنائی دیتی ہی زوجہ خورشید ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ اپنے کو آگ مین گرا دے کہ جل کر ہلاک
ہون عورتین پکڑے ہوے ہین کوئی نہین چھوڑتی ہی یہان جب ملکہ سب اہل مجمع و خورشید کو سلامت نظر آئی
اور خورشید دوڑ کر قریب آگ کے آیا جرات جانے کی نہ ہوئی وہان سے واپس آکر حکم دیا کہ سلامی کی توپین
فوراً فیر کی جائین خوشی کی توپین چھٹین یہ حکم دے کر خود دل کو سخت کر کے اُس آگ پر گیا آگ تو سرد ہو چلی تھی مگر
گرمی باقی تھی اسنے اُس گرمی کی برداشت کر کے ملکہ کے قریب گیا اور گود مین اُٹھا لیا ادہر جو جب حکم خورشید
توپین جو سلامی کی فیر ہوئین صداے توپ جو بلند ہوئی اہل قصر نے جو سُنی تو زوجہ خورشید نے کہا کہ کوئی
خبر تو لائے کہ یہ توپین کیسی فیر ہوتی ہین یہ کیا واقعہ ہی ایک خواص دوڑ کر بالاے قصر آئی اُسنے دیکھا کہ تمام
اہل مجمع خوش ہو رہے ہین باہم گلے مل رہے ہین بادشاہ کو دیکھا کہ وہ بالاے آگ کھڑے ہین آگ تمام سرد ہو گئی
ملکہ اُنکی گود مین ہی اور اہل مجمع خوش ہو رہے ہین یہ دیکھکر دوڑی ہوئی ملکہ عالم یعنی زوجہ خورشید کے پاس
آئی اور مُنھ کے بھل مارے خوشی کے گر پڑی ملکہ نے کہا کہ تجھکو کیا ہو گیا ہی بہت بدحواس ہو گئی ہی تیرے حواس کدھر
گئے یہ کیا حرکت ہی ہم تو ایسے غم مین مبتلا ہین تو یہ نہین خیال کرتی ہی کہ ہم کیا کرتے ہین اُسنے اپنے حواس
درست کر کے کہا کہ ملکہ عالم مبارک ہو ملکہ آگ سے سلامت نکلین اہل مجمع مین خوشی ہو رہی ہی بادشاہ شاہزادی
کو لیے ہوے گود مین کھڑے ہین یہ اُنکی سلامتی کی توپین فیر ہو رہی ہین ملکہ نے کہا کیون جھوٹ بولتی ہی تیرے
بہلانے کے لیے کوئی بھی آگ سے زندہ نکلا ہی جو وہ نکلے گی یہ کبھی زمانہ سلف سے آج تک ہوا ہی جو اب ہوگا
ایسی آگ سے کون نکلے گا اگر پہاڑ بھی آگ مین گرے تو جل کر خاک سیاہ ہو جائے ایک مشت خاک کی کیا اصل
ہی ملکہ یہی کہہ رہی تھی کہ محل دار دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ ملکہ عالم مبارک ہو شاہزادی سلامت نکلین بڑی خوشی ہو رہی
ہی اب تو ملکہ کو کسی قدر یقین آیا یہان بھی گریہ و زاری موقوف ہوئی کہ ملکہ خود اُس غرفہ مین آئی کہ جہان بدر
آگ مین کود دی تھی جھانک کر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ بادشاہ بدر کو گود مین لیے ہوے کھڑے ہین مگر ابھی اُسی
مقام پر ہین کہ جہان پر آگ افروختہ تھی تمام اہل مجمع خوش ہو رہے ہین یہ دیکھکر ملکہ بہت خوش ہوئی خورشید نے
اُس وقت ایک نقاب منگا کر اپنی دختر کے منھ پر ڈالی اب اُسکو لے کر چلے جیسے قریب اُس مجمع کے پہونچے
اب تو یہ حال ہوا کہ سب ٹوٹ پڑے کوئی دوپٹہ نوچے لیے جاتا ہی کوئی ہاتھ آنکھون سے لگاتا ہی کوئی پانون
چومتا ہی کوئی خاک قدم لے کر آنکھون سے لگاتا ہی بادشاہ کو دو قدم راہ چلنا دشوار ہو گیا ہی جون تون کر کے در
قصر پر آئے داخل قصر ہوے یہان سب اہل مجمع اُس راکھ کی انبار پر آ گرے اور اُٹھا اُٹھا کے لے چلے کہ یہ خاک
متبرک ہی کہ اسپر خداوند کی زوجہ بڑی دیر تک تشریف فرما رہین یہ آگ بحکم خداوند سرد ہو گئی یہ اسی قابل ہی کہ ہم
اُسکو اپنی آنکھون سے لگائین متبرک خیال کرین اسکا ادب کرین تمام اہل شہر اُس راکھ کو لے گئے اُس مقام پر
راکھ کا نام بھی نہ رہا بلکہ کسی قدر اُس مقام کی خاک بھی اُٹھا لی وہ لوگ تو لے کر چلے گئے ادہر وزیر علماے
مذہب و اہل خاندان کو اپنے ہمراہ لے کر دیوان خانہ شاہی مین آیا بڑی عزت سے بٹھایا اُدہر جو بادشاہ
داخل قصر ہوا سب نے جو دیکھا کہ بادشاہ دختر کو لیے ہوے آتے ہین محل مین ہل چل پڑ گئی کہ بادشاہ
تشریف لائے ملکہ بھی ہمراہ ہین خوب خداوند نے سلامت نکالا ملکہ سچ کہتی تھین اُنکی تو عزت کرنا چاہیے یہ
کہکر اہل محل دوڑے یہ خبر سُنکے ملکہ کی مان دوڑی ہوئی آئی کہ بادشاہ مع دختر کے تشریف لاتے ہین جب
خورشید نے دیکھا کہ زوجہ آتی ہی پکار کر کہا کہ لو ملکہ مبارک ہو تمہاری دختر زندہ آگ سے نکلی یہ سچی تھی ہم
کو لازم ہی کہ ہم اُسکو اپنے سر کا تاج سمجھین بڑی عزت کرین ہماری عقل کا قصور تھا اسیر سے نزد جو اب
نثار کرنے کا موقع ہی کہ دوبارہ زندگی ہوئی کوئی بھی آگ سے آج تک زندہ نکلا ہی یہ ضرور خداوندی

زوجہ ہی خداوند نے ہم کو آگاہ کر دیا وہ بہت برہم ہوئے واقعی ہم سے قصور ہوا تھا کہ ہم بیگناہ ملکہ کے
قتل کے درپے ہوئے تھے یہ بالکل بے گناہ ہی خیر خوب اسنے قسم کھانے پر اپنی عقل سے اقرار کیا ہم کو گناہ
سے بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی تو اسکو دین تو پیار کرو ملکہ نے دوڑ کر پدر کو دیکھ لیا حکم دیا کہ لاؤ جواہر
مین اپنی دختر پیسے نثار کرونگی یہ حکم دینا تھا فوراً کئی صندوقچے جواہر کے حاضر کیے گئے ملکہ نے پدر پر سے
نثار کرنا شروع کیے اہل محل نے لوٹنا شروع کیا یہانتک کہ تاپارہ دری بہت سا جواہر نثار کیا لاکر خورشید
بیٹھا یا تمام اہل محل آنے لگے اور قدم چومنے لگے ہاتھ آنکھون سے لگانے لگے تمام پوشاک اُسکی اہل محل
نوچ لے گئے دوسری پوشاک زیب جسم کی بڑی دیر تک مان کے پاس بیٹھی رہی تا ان عذر و معذرت کرتی
رہی کہ بیٹی میری خطا اور اپنے باپ کی خطا معاف کر ہم سے قصور ہوا ہم کو نہین معلوم تھا کہ تم سچ کہتی ہو صرف
عزت و آبرو و انگشت نما ہونے کے خیال سے اپنی تم بدبختی کی دوسرے آج تک ہمارے خاندان مین کسی
نے ایسا نہین کیا تھا اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا پدر نے کہا کہ آپ یہ کیا فرماتی ہین خوب ہوا کہ یہ امر یون ظاہر
ہوا اگر یون نہ ظاہر ہوتا تو کوئی نہ یقین کرتا اور میرے مقدر مین بھی یون ہی لکھا تھا آپ کا اسمین کیا قصور
آپ کیون محجوب شرمندہ کرتی ہین یہ جو کچھ کہا آپ نے یا والد بزرگوار نے صرف غیرت کے خیال سے کیا کہ کوئی
انگشت نما نہ کرے اب تو کوئی زبان سے بھی نکال نہین سکتا ہی مین کیون برا ماننے لگی ہر ایک مان باپ
اپنی اولاد پر جب اُسکو بدراہ دیکھتے ہین تنبیہ کرتے ہین کوئی آپ نے خلاف قاعدہ نہین کیا کہ مین
برا مانونگی اب مین رخصت ہوتی ہون اپنے مقام پر جاکر آرام کرونگی کہ آج تین دن سے مین نے
آرام نہین کیا جاگ کر یہ راتین بسر کین ملکہ نے کہا کہ جاؤ آرام کرو کہین طبیعت نہ بدمزہ ہو جائے پدر مان کے
پاس سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی تمام خواصین مصاحبین آکر حاضر ہوئین اور شکایت کی کہ آپ کی
رفاقت مین ہم پر بڑے بڑے ظلم ہوئے زد و کوب ہوئی مگر ہم نے جو اصل واقعہ تھا وہ بیان کیا اپنے
قول سے نہین پھرے لاکھ لاکھ دریافت کیا ہم بیان کیا کرتے جھوٹ بولتے پدر نے کہا کہ جو جسکے مقدر مین
تھا وہ ہوا یہ کہکر انکو انعام دیا اور کہا کہ آج بالاے بام ضرور سامان عیش و عشرت کرنا اُنھون نے کہا کہ اب
کیا خوف ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر خورشید بیٹی کو محل مین پہونچا کر دیوان خانہ مین آیا
سب نے اُٹھکر تعظیم کی اب تو اور زیادہ عزت کی ایک تو بادشاہ تھا دوسرے اُنکے نزدیک یہ شرف
حاصل ہوا کہ اسکی دختر پسندیدہ نگاہ قدرت و مطبوع طبع خداوند ہوئی وہ اپنے عقد مین لائے محل شاہی
مین نزول فرمایا یہ کس قدر بڑا مرتبہ حاصل ہوا اسکی بھی عزت کی گئی بلکہ سب نے خورشید کے ہاتھ چومے
خورشید نے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی اور اسکی بابت کیا فرماتے ہین کہ مین کیا کرون آیا اسکو
اپنے مکان مین رہنے دون یا الگ کر دون سب نے کہا کہ اب کیا خوف ہی کوئی الزام آپکو نہین دے
سکتا ہی کوئی اب خلاف حکم و احکام خداوند نہین کہ سکتا ہی سب پر ظاہر ہو گیا ہی کہ ملکہ کے ساتھ خداوند
نے عقد کیا کسی کو اس امر سے انکار ہو سکتا ہی کوئی اُسکے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی یہ تقریر سُنکے
خورشید نے کہا کہ جو کچھ آپ لوگ حکم دین سب نے کہا کہ شوق سے آپ ملکہ کو اپنے یہان رکھین بلکہ اُسکی
عزت کرین کیونکہ اب وہ لائق عزت و توقیر و قابل پرستش کے ہی یہ سُنکے خورشید بہت خوش ہوا
خورشید نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ایک جشن اس خوشی کا کرون بہت سا انعام و اکرام اپنے ملازمون
اور سپاہ کو دون اسکی ایسی خوشی کرون کہ کسی بادشاہ نے نہ کی ہوگی کیونکہ تین خوشیان ہین اول تو شادی کی
خوشی نہین کی ہی ایک تو وہ خوشی دوسرے ملکہ کے بچنے کی تیسرے اس امر کی خوشی کہ خداوند نے میرے

اور وزیر پہ کرم کیا سب نے جواب دیا کہ ضرور ہے پس اُسی وقت خورشید نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے
جس طور سے ہم حکم فرمائیں یہ سامان ہو کہ تمام اہل شہر کی دعوت کی جائے کیا امیر کیا غریب کیا شاہ و وزیر
کیا پیر و جوان کیا صغیر و کبیر کیا تاجر و فقیر ہر صاحب پیشہ تا اینکہ کوئی اہل شہر سے باقی نہ رہے تمام شہر
آئینہ بند کیا جائے ہر ایک کے مکان پر چاروں طرف سے صحبت ناچ و رنگ برپا ہو تمام لشکر کو وردیاں
تقسیم کی جائیں ملازموں کو جوڑے ملیں جشن خسروانہ و بزم شاہانہ برپا ہو میں یہ خوشی پندرہ روز تک
کرونگا اپنے قریب غم کو نہ آنے دونگا اور شہر میں بھی یہ ہی منادی ندا کرے کہ پندرہ روز تک تمام اہل
شہر بادشاہ کے مہمان ہیں کوئی اپنے گھر میں طعام وغیرہ کی فکر نہ کرے جو کچھ ضرورت خرچ وغیرہ کی ہو خزانۂ
شاہی سے لے کسی قسم کا لحاظ نہ کرے در خزانہ وا کرد و کسی طرح کا کچھ خیال نہ کرو یہ حکم جو بادشاہ نے
دیا وزیر نے اُسی وقت بموجب حکم شاہ احکام جاری کیے منادی نے ندا کی سامان جشن ہونے لگا تمام
شہر آئینہ بند کیا گیا شہر کی آراستگی کی گئی اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہم بادشاہ کے مہمان ہیں ہر ایک نے اپنے
مکان کی آرائش کی دوکانیں آراستہ کی گئیں تمام شہر میں خوشی کا سامان ہوا شادی ہر ایک پیر و جوان پر ہوا
بارگاہ شاہی فرش وغیرہ سے مزین کی گئی ہزاروں طائفے اطراف و جوانب سے طلب کیے گئے ہر ایک
گلی کوچے میں ناچ کا سامان ہوا تمام لشکر کو وردیاں مخملی عنایت ہوئیں سب ملازموں کو اندر باہر جوڑے
مرحمت ہوئے تمام شہر گلزار ہو گیا ہر ایک کے مکان پر خوان کھانے کے روانہ کیے گئے ہر صبح و شام دونوں
وقت جو کہ مسافر تھے انکو سرا میں طعام ملتا تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو طعام لذیذ نہ ملتا ہو غرض کہ خورشید
نے بہت روپیہ صرف کیا سب کو انعام دیا فقیروں کو اس قدر روپیہ تقسیم کیا کہ وہ امیر ہو گئے گدا کا نام نہ رہا
پندرہ دن تک کوئی ایسا نہ تھا کہ خوش نہ ہو در زندان وا کیا گیا قیدی آزاد کیے گئے خورشید نے پندرہ
دن تک کوئی ملکی کاغذ نہیں دیکھا مالگزاری اہل دیہات پر ایک سال کی معاف کی گئی پندرہ دن کے بعد
بزم عشرت موقوف ہوئی اُدھر محل میں بھی بزم عشرت برپا تھی بالائے بام ملکہ ہر روز صحبت عیش و طرب
برپا کرتی تھی آفتاب جادو روز آتا تھا رات بھر رہتا تھا صبح ہوتے چلا جاتا تھا جس دن ملکہ نے قسم
کھائی تھی اور رات کو بالائے بام جا کر بزم عشرت برپا کی تھی ملکہ نے خوب شکایت کی کہ آپ نے پہلے نہ ظاہر
کر کے یہ امر پیدا کیا جو بدنامی کا سبب ہوا آفتاب نے کہا کہ بدنامی اُسوقت ہوتی کہ جب تم کوئی فعل
خلاف شرافت کرتیں جو سبب بدنامی ہوتا ایسی ایسی باتیں تو ہوا ہی کرتی ہیں اور خوشی سے بسر ہوتی ہے
اب تو بے خوف و خطر بسر کرنے لگے یہاں تک نو ماہ گذرے زمانہ وضع حمل قریب آیا ملکہ کو درد زہ شروع ہوا
ملکہ کی ماں کو جو معلوم ہوا کہ ملکہ کو درد زہ لگے ہیں اُس وقت تمام محل میں خبر ہو گئی دایہ وغیرہ طلب کی گئی
یہاں تک کہ ملکہ کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا نہایت حسین و خوبصورت بالکل اپنے نانا کی صورت تھا کوئی
فرق نہ تھا بعینہ خورشید تھا خورشید نے اُسکا نام برجیس رکھا اہل تنجیم کو طلب کیا اور اُنسے حکم فرمایا کہ
اس لڑکے کے طالع دیکھو کیسے ہیں اہل رمل نے حساب کر کے عرض کیا کہ یہ لڑکا بڑا صاحب اقبال ہے
نصیب ور ہے صاحب قسمت ہے بہت بڑا بادشاہ ہوگا لوگ اسکی پرستش کرینگے لاکھوں کا لشکر اسکے زیر
حکم ہوگا بہت سے ملکوں پر اہل اسلام کے اسکا قبضہ ہوگا اکثر اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا بڑی بڑی
لڑائیاں ہونگی مگر ہر مرتبہ یہی ظفر مند ہوگا خورشید یہ سنکے بہت خوش ہوا اور انکو انعام و خلعت دے کر
رخصت کیا بہت سا روپیہ تقسیم کیا بہت بڑی خوشی کی روز ولادت سے تا یوم چھٹی بزم عشرت برپا کی صحبت
ناچ و رنگ آراستہ کی تمام اہل شہر کی دعوت کی لشکر کو وردیاں تقسیم کیں تمام ملازموں کو جوڑے تقسیم

کیے جیسی بڑے دھوم سے کی اُسکا بڑا سامان کیا جس دن لڑکا پیدا ہوا تھا اُس دن جو آفتاب آیا تو اُسکو
معلوم ہوا کہ ملکہ کے یہان لڑکا پیدا ہوا ہی وہ بہت خوش ہوا اور اُسی خوشی مین جو کہ یہ خبر دینے آئی تھی اور
اُسکے آنے کے قبل سے بالاے بام موجود تھی اُسکو انعام دیا بہت خوش کیا اُسی دن بوقت سحر جو خورشید بیدار
ہو کر اپنی آرام گاہ سے باہر نکلا تو ایک عورت نے روبرو آکر سلام کیا اور ایک کاغذ خورشید کے ہاتھ
مین دیا جب اُس کاغذ کو خورشید نے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ ای بندۂ من آگاہ ہو کہ تم کو حکم دیا
جاتا ہی کہ اس لڑکے کے پیدا ہونے کی نہایت درجہ خوشی کرنا اور ہم نے روپیہ اسکے صرف کرنے
کے لیے فلان کمرے مین رکھ دیا ہی یہ رقعہ ہم نے تم کو اپنی ایک حور قدرت کے ہاتھ بھیجا ہی پس موافق
میری تحریر کے کاربند ہونا یہ رقعہ پڑھکر جو خورشید نے دیکھا اُس عورت کو نہ پایا بہت حیران ہوا
چونکہ وہ عورت سحر تھا آفتاب کا رقعہ ہاتھ مین دے کر غائب ہو گیا اب جاکر خورشید نے دیکھا تو
واقعی کئی لاکھ روپیہ اُس کمرے مین جمع تھا اُسکو لیا اپنے تصرف مین لایا صرف کرنے لگا خوب دھوم سے
چھٹی کی بہت سے لڑکے جو کہ اُس دن پیدا ہوے تھے اُنکو طلب کر کے برجلیس کے ہمراہ پرورش کے
لیے نوکر رکھے سیکڑون ملازم اُسپر معین کیے گئے برجلیس پرورش ہونے لگا خورشید نے اُسکی پرورش
مین ہزار روپیہ صرف کیا اس عرصہ مین جب کہ برجلیس کوئی ڈیڑھ برس کا ہوا ہوگا کہ ایک لڑکی بطن سے
ملکہ بدر کے نہایت حسین وخوبصورت پیدا ہوئی کہ جسکے حسن کے روبرو ونوز ناہید فلک ماند تھا جسکا عارض
مثل آفتاب کے روشن تھا جٹی بھوین کشادہ پیشانی آنکھین اُسکی چشمہاے آہو کو شرمندہ کرین بینی
خوبصورت لب برگ یاسمین غنچہ دہن نازک بدن جس نے اُسکو دیکھا اُسکے مُنہ سے نکل گیا کہ یہ عالم شباب
مین ہزارون کے گلے کاٹے گی لاکھون اسیر ہونگے یہ اپنی مان سے زیادہ خوبصورت ہوگی سہ پارہ خواہد شد
ازین دست گریبانے چند ٭ کیون نہ ہو خداوند کی دختر ہی نور خالص سے اسکا خمیر ہوا ہی حسن اسکے خمیر مین
ملا ہی وہ بھی پرورش پانے لگی اُسکا نام خورشید نے ملکہ ثریاے سیمتن رکھا ان دونون کی بڑی عزت
کی جاتی تھی اس خیال سے کہ یہ دونون خداوند کے فرزند ہین نور خالص سے پیدا ہوے ہین نور جمشید کہ
قدرت انکو کہنا چاہیے لوگ انکی زیارت کو آتے تھے زیارت کرتے تھے خورشید نے اسکی ولادت مین بھی
ہزار روپیہ صرف کیا اسکے لیے بھی سیکڑون ملازم نوکر رکھے اب پرورش پانے لگی یہان تک اُسکا دودھ
بڑھا اُسکی بھی بڑی خوشی ہوئی اُسکے بعد اُسکو براے تعلیم کے بٹھایا ہر فن کے کامل حاضر ہوے معلم
سپاہی ہر ایک قسم کی تعلیم برجلیس کو دی جانے لگی تیراندازی شہسواری چوگان بازی نیزہ بازی
گرزبازی شمشیرزنی فن کشتی تیغ اندازی سب قسم کی تعلیم دی جانے لگی اب وہ سب فن سیکھنے لگا بہت
جلد اُسنے ترقی کی یہ نوبت پہونچی کہ سات برس کے سن مین جملہ علوم وفنون سے فراغت حاصل کر لی شتاق ہوا
شہرۂ آفاق ہوا ایک دن کا ذکر ہی کہ خورشید دربار مین تھا ابھی تک آفتاب نے اپنے کو ظاہر نہ کیا تھا
مگر ہر روز آتا تھا عیش وعشرت سے بسر کرتا تھا اب جو اتنا زمانہ گذرا اُسنے خیال کیا کہ اب کب تک یون
پوشیدگی مین بسر کرون اپنے کو ظاہر کرون تو بہتر ہی اب وہ زمانہ ہی کہ مین اپنے کو ظاہر کر کے ایسی تدبیر کرون
کہ دین آفتاب پرستی کو ترقی ہو اسنے جو سحر سے دریافت کیا کہ خورشید کی کس قدر عمر باقی ہی معلوم ہوا
کہ تھوڑا عرصہ باقی ہی کہ یہ دنیا سے طرف جہنم کے کوچ کرے گا پس اسنے یہ سوچ کر کہ اب موقع ہی اپنے کو
ظاہر کرنے کا جب خورشید مر جائے تو برجلیس کو بر سر حکومت بٹھاؤن اسکو سجدہ کرنے کا اہل شہر کو حکم دون
اور جو جو امر کہ مین نے تجویز کیے ہین انکو ظاہر کرون بس خورشید دربار مین تھا یہ اپنی صورت ایک

ایک جوان رعنائی بنا کے منھ پر نقاب ڈالے آیا اسنے اسقدر نور سے پیدا کیا ہی کہ نقاب کے باہر نکلا آتا ہی
یہ جس مقام پر جاتا ہی روشنی ہو جاتی ہی خورشید یہان دربار مین تھا کہ وہ سحر سے اپنے کو درست کرکے
طرف دربار کے چلا یہان آکر سب دربار کو آراستہ پایا بس اسنے سحر سے برق چمکائی ایک روشنی ہوئی
سب کی آنکھون مین چکا چوندسی ہو گئی اب جو آنکھین مل کر دیکھا ایک جوان برابر خورشید کے تخت پر
نقاب ڈالے بیٹھا ہی نور نقاب سے باہر پھیلا ہوا ہی تمام دربار روشن ہی ایسی روشنی ہی کہ گویا
آفتاب نکلا ہوا ہی یہ دیکھکر سب پریشان صورت آئینہ حیران ہو کر رہ گئے کہ یہ جوان کون ہی اور کہان سے
آیا اور ایسا بے ادب کہ برابر بادشاہ کے بیٹھ گیا واقعہ یہ تھا کہ آفتاب نے برق چمکا کر سب کو
اسکی چمک سے حیران کرکے خود برابر خورشید کے تخت سحر سے اُترکر آبیٹھا اب جو سب نے دیکھا یہ لوگ
حیران ہوے آفتاب نے ہر ایک کو حیران دیکھکر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم لوگ اپنے خدا کو
نہین پہچانتے ہو جسکی ایک عرصہ سے بندگی کرتے ہو تم سب کو کیا ہو گیا ہی اسوقت جو مین آیا ہون
تو تم سب حیران ہو مین تو تمھارے پاس اس خیال سے آسمان پر سے آیا ہون اور وہان اپنا نائب مثل شب
کے جیسے رات کو مقرر کرتا تھا مقرر کر دیا کہ اس ملک کی آب وہوا اور باشندے اچھے اور پرستش
کرنے والے ہین اور اس ملک کے بادشاہ کی دختر کے ساتھ عقد کیا میرا جی چاہا کہ اس ملک مین کچھ دنون
رہون پردہ دنیا پر اپنا مسکن کرون یہ شہر پسند آیا لہذا مین تم سب کا خدا ہون مجکو پہچانو یہ جو آفتاب نے
کہا سب اہل دربار سجدے کو جھک گئے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا ایک مرتبہ دوڑ کر قدم چوم
لیے ہاتھ آنکھون سے لگائے خورشید کی تو یہ حالت ہوئی کہ وہ گر دیکھنے لگا تخت پر سے اُتر پڑا
اہل دربار خوش ہوے کہ ہمارے ملک کو یہ شرف حاصل ہوا کہ خداوند نے اپنا مسکن مقرر کیا پہلے ہم کو
یہ عزت دی کہ ہمارے ملک کے بادشاہ کی دختر کے ہمراہ عقد کیا اُسکو صاحب اولاد کیا دوسرا شرف یہ دیا
کہ ہمارے ملک کو اپنا مسکن فرمایا یہ مرتبہ عنایت کیا اس ملک مین بڑی برکت ہوگی اہل دربار ایسے ایسے
خیال کر رہے تھے اُدھر آفتاب نے خورشید سے کہا کہ ای بندے میرے مین تجکو یہ حکم دیتا ہون کہ تو اپنی
زندگی مین اپنے نواسے یعنی میرے فرزند برجلیس کو یہان کا بادشاہ کر اور خود اُسکی جانب سے بطور نائب
کے کام کر کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین ہی جسکو مین نے خلق کیا ہی وہ مرے گا ضرور بہشت کی سیر کرے گا چونکہ
تیرا زمانہ بہشت مین جانے کا قریب آگیا ہی اب تو یہان رہ نہین سکتا ہی تیرے ماں و باپ تیرے لیے بیقرار
ہین مجکو اُنکی خاطر سب سے زیادہ منظور نظر ہی اور ایک زمانہ دراز بھی ہوا ہی کہ تو دنیا پر آیا ہی خوب سیر کی
اور خوب راحت سے عمر بسر کی اب ہماری مرضی ہی کہ بہشت کی سیر کر وہان ہماری قدرت کا تماشہ دیکھو اب
یہان برجلیس حکومت و خدائی کرے گا مین اپنا نائب اُسکو کرونگا اُسکی حکومت کو بڑی ترقی ہوگی مین
وسط شہر مین اپنے قیام کے لیے ایک مقام مقرر کرونگا اور برجلیس کے لیے ایک محل اپنی قدرت سے
ایسا تیار کرونگا کہ کسی نے آج تک نہ دیکھا ہوگا مین اپنے سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہ دونگا برجلیس
کے لیے حکم دونگا کہ سب اُسکو سجدہ کرین لہذا یہ حکم میرا ہی جو مین نے بیان کیا خورشید و اہل دربار نے
عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین آپکے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین جو کہ آپ ہماری
نسبت فرمائین جو آپکے حکم ہونگے ہم بسر و چشم قبول کرینگے ایک قدم احاطہ حکم سے باہر نہ ہونگے جس مقام پر
آپ کا جی چاہے اپنا مسکن مقرر فرمائین ہم کو کچھ عذر نہین ہی آفتاب نے کہا کہ اب کچھ عرصہ تک میرا
نائب آسمان پر کام کرے گا مین یہان رہونگا جب تمام دنیا مین ایک مذہب ہوگا تو پھر مین یہان سے

چلا جاؤنگا کیونکہ آج کل بہت سے بندے منحرف ہوگئے ہین کئی مذہب ہوگئے ہین کوئی نفاپرست ہی کوئی زرپرست کوئی ساحری پرست یہ سب میرے نائب تھے انکو مین نے زمین پر بھیجا کہ تم جاکر میری خدائی کو ترقی دو انھون نے اپنے کو آپ خدا کہلایا اپنی بندگی کا حکم دیا ایک مذہب ایجاد کیا جب مین نے دیکھا کہ یہ لوگ خلاف حکم کرتے ہین تو مین نے انکو اپنے پاس طلب کر لیا مگر انکا مذہب قائم رہا سب سے بڑا فرقہ خدا پرستون کا ہی کہ جو سب مذہبون کو برباد کرتے ہین اور اپنا مذہب تمام عالم میں پھیلاتے ہین پس انکی بھی تنبیہ واجب ہی جب تک مین یہان اکر نہ کوشش کرونگا اسوقت تک یہ لوگ سزا نہ پائینگے بڑے مغرور و زور آور ہین گو ممکن ہی کہ مین اپنا ایسا عذاب نازل کرون کہ وہ خاک سیاہ ہو جائین مگر یہ منظور نہین ہی وہ بھی تو بندے ہین انکو بھی تو خلق کیا ہی انسے بھی الفت ہوگئی ہی اگر وہ برجلیس کی ہدایت سے اسکو سجدہ کرینگے تو خیر ورنہ بحالت ناچاری انکو سزا دیجائے گی یہ جو تقریر بیہودہ اُس فرزند دمنکر خدا نے کی سب نے کہا کہ خداوند پر سب حال روشن و ظاہر ہی خداوند کی بڑی قدرت ہی جو منظور ہوگا وہ ہوگا اسوقت آفتاب نے کہا کہ اب مین جاتا ہون کل برجلیس کی فرود تخت نشینی کا جشن ہی پرسون تم سب دیکھ لینا کہ کیا خوشنما محل سراے برجلیس تیار ہوگا اور میرے رہنے کا بھی مقام تم سب کو نظر آئے گا یہ کہکر اور برق چمکا کر چلا گیا سب اہل دربار د خورشید یا خداوند آفتاب کہکر سجدے مین گئے اُسکے بعد جو اُٹھے تخت کو خالی دیکھا۔ وہ نور تھا نہ خداوند تھے وہ مرتد ان سب کو راہ ضلالت دکھا کر چلا گیا ایک تو گمراہ تھے اور گمراہ کر گیا ان سب کا مقام و مسکن قصر دوزخ کر گیا خورشید نے حکم دیا کہ یہ تخت اُٹھوا لاجائے دوسرا بچھایا جائے مین اسپر قدم نہین رکھ سکتا ہون یہ میری لیاقت نہین ہی کہ مین اُس تخت پر قدم رکھ سکون کہ جسپر خداوند تشریف فرما ہون پس بموجب حکم خورشید وہ تخت اُٹھا لیا گیا اور دوسرا تخت اُس مقام پر لاکر بچھایا گیا خورشید اس تخت پر بیٹھا تمام اہل دربار اپنے مقام پر بیٹھے خورشید نے حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے کل مین برجلیس کو تخت نشین کرونگا خداوند کی نافرمانی کرونگا جو جو حکم اُسنے دیئے اُسکا اسی وقت سے سامان ہونے لگا خورشید دربار برخاست کرکے محل مین گیا اپنی زوجہ سے کل حال کہا بدر کو طلب کرکے آگاہ کیا کہ آج خداوند دربار مین تشریف لائے تھے یہ یہ حکم فرما گئے ہین تمھارے فرزند کو بادشاہ کرنے کا حکم دیا ہی کل مین اُسکو تخت نشین کرونگا اب خداوند اسی شہر مین رہینگے یہ حکم اُنکا ہی کہ مین برجلیس کو خدا کرونگا فی الحال تو مین اُسکا نائب وہ بادشاہ بحکم خداوند ہوگا بدر یہ سنکے بہت خوش ہوئی وہ دن تمام ہوا ادھر تو سامان تخت نشینی ہوا اُدھر بدر بالاے بام گئی حسب معمول قدیم آفتاب دیا ملکہ سے ملا جو کچھ کہ صبح کو تقریر دربار مین جاکر کی تھی بیان کی اور کہا کہ تاکید کر دینا میرے حکم سے سرتابی نہ کرین ملکہ نے کہا کہ کوئی بھی اپنے خداوند کے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی جو وہ کرینگے رات بھر وہ عیش و عشرت سے ہمراہ بدر کے بالاے بام مقیم رہا بوقت سحر چلا گیا بدر کوٹھے پر سے محل مین آئی یہ وقت وہ ہی کہ خورشید بیدار ہو چکا ہی اور حکم دیا کہ برجلیس کو لباس شاہی سے آراستہ کر دیہان تو برجلیس کی آرائش ہو رہی ہی وہان بیرون محل در دولت پر سب سامان سواری موجود ہی دربار مین سب انتظام تخت نشینی وزیر نے مہیا کر رکھا ہی کہ خورشید تشریف لائین اور برجلیس کو بھی ہمراہ لائین تو تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا جائے یہ تو یہان سامان ہی اُدھر بدر نے آکر باپ سے کہا کہ خداوند بہت تاکید کر گئے ہین خورشید نے کہا کہ اُنکے تاکید کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مین نے کل ہی حکم سامان درست ہونے کا دے دیا تھا آج مین ضرور تخت نشین

کر دنگا یہ کہکر خود پوشاک پہنی اُدہر لوگون نے برجلیس کو آراستہ کیا اُسکا سن کوئی آٹھ برس کا ہوگا جب
آراستہ ہو چکا خورشید اپنے ہمراہ لے کر بیرون محل آیا یہان سواری موجود تھی پہلے برجلیس کو سوار کیا
اُسکے بعد خود سوار ہوا اور جو سردار کہ حاضر تھے وہ بھی اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوے اور ہمراہ رکاب ظفر انتساب
چلے بڑے شان وشوکت سے سواری برجلیس کی طرف دربار کے روانہ ہوئی یہان دربار مین سب کو انتظار
تھا کہ صدائے آمد سواری بلند ہوئی نقیب بولتے ہوے جلیسے آمد سواری کی صدا ان سب نے سُنی
برائے تعظیم اُٹھے در دیوان خاص تک برائے استقبال آئے کہ سواری پہونچی خورشید اُتر کر مع برجلیس
کے داخل دربار ہوا سب نے مجرا کیا برجلیس و خورشید نے مجرائے کر طرف تخت کے رُخ کیا وزیر نے
تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا خورشید نے برجلیس کو ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا حکم دیا کہ سلامی کی توپین فیر
ہون پس بڑھکر پہلے خود نذر دی اُسکے بعد کل اہل دربار نے نذرین گذرانی پھر تو نذرین گذرنے لگین اُدھر
توپین فیر ہونے لگین حکم ہوا کہ آج سے سکہ بنام برجلیس جاری ہو اُسپر یہ تحریر ہو کہ برجلیس آفتاب پرست
نائب آفتاب بس حکم ناچ کا دیا ناچ ہونے لگا انعام تقسیم کیا گیا کہ لوگ مالامال ہوگئے بڑے بڑے عہدے
لوگون کو تقسیم کیے گئے جاگیر و منصب مرحمت ہوے محتاج امیر ہوگئے تین دن تک یہ صحبت جشن برپا
رہی چوتھے دن وہ صحبت برخاست ہوئی سب کو انعام کثیر عنایت کیا گیا سب رخصت ہو ہو کر اپنے
اپنے مکان کو گئے یہان تو یہ جشن ہو رہا تھا اُدھر آفتاب جادو نے وسط شہر مین ایک مقام وسیع
دیکھکر سحر کا کل سامان مہیا کر کے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر چوکا دیا خون خوک سے غسل کیا ایک
لنگوٹ باندھکر چوکے مین گیا جو جو اشیا کی اُسکو ضرورت تھی سب بہم کرلی تھین آپ بیٹھکر سحر کرنے لگا
اب جو سحر کرتا ہی ایک غبار بلند ہوا اور ایک میل کے مربع مین اُسنے اُسکو سحر سے پھیلایا اور قلعہ کا نقشہ
بنایا اب جو سحر کرتا ہی تو چارون طرف چار دیواری جوکہ گنگا جمنی تھی تیار ہوگئی اُسپر جابجا یاقوت و
زمرد و نیلم کے پچکاری کی ہوئی تھی اُس کے فصیل و برج تمام طلائی تھے اور ہر مقام پر شکل
آفتاب نقلب تھی کہ جس سے نور پیدا ہوتا تھا پھاٹک پر قلعہ کے بہت بڑا آفتاب تھا کہ جسکی روشنی
کئی کوس تک جاتی تھی وسط مین ایک محل تھا کہ جسکا گنبد تمام طلائی تھا اُسپر ہر قسم کا جواہر نصب
تھا وہ کئی کوس سے نظر آتا تھا اُسپر بھی ایک آفتاب بہت بڑا اُسکی یہ صورت تھی کہ ہمہ وقت
گردش کرتا تھا اور اُس سے بھی روشنی پیدا ہوتی تھی اور ایک باغ چارون طرف اُس محل کے
تھا کہ ہمہ وقت اُسمین ہر قسم کے گل کھلے رہتے تھے اور ہر قسم کے اثمار و میوہ اشجار مین لگا
رہتا تھا کوئی زمانہ بہار سے خالی نہ ہوتا ہر طرف نہر جاری تھی کہ جسکے لب گرد ان بلور کے تھے گرد
اُس نہر کے طلائی و نقرئی ٹٹیان روشنی کی کہ جن پر گیلاس الماس تراش و زمرد تراش سحر سے
چڑھائے تھے دیوان عام و دیوان خاص جلوخانہ ہر مقام پر آفتاب لگے ہوے تھے جہان پر جو جائے
پہلے اُسکو صورت آفتاب نظر آتے اندرون محل ہر مقام و دالان مین فرش مکلف کیا ہوا چھت
پردون سے درست ہر مقام پر کرسیان بچھی تھین دیوان خاص مین تخت طلا ہی کہ جسپر چھپر لگا ہوا اُسکے اوپر
صورت آفتاب بنی ہوئی گرد تخت کے کرسیان جواہر نگار و گل مرصع کار اور وہ وہ سامان عجائب
و غرائب مگر سحر سے بنے ہوے وہ وہ گل بوٹے مرقع کہ جسکو دیکھکر انسان کی بھوک پیاس جاتی رہے
یہ سب سحر سے برائے برجلیس تیار کیا جب اُسکی خواہش کے موافق تیار ہوگیا بعد ازان اُسنے سحر کیا
کہ اُس قلعہ کی بلندی سے کچھ بلند ایک آسمان مثل آسمان اصلی کے بن گیا اُسپر ایک عمارت

بلور کی بہت صاف و شفاف ہزارون قسم کے جانور اُس عمارت کی چار دیواری پر بیٹھے ہوے تھے کہ
جنکی منقارون سے ہزارہا قسم کے نغمہ پیدا ہوتے تھے اور جو عمارت اُس چار دیواری مین درمیان
زمین و آسمان کے بنی ہوئی تھی وہ اس قدر صاف بلور کی تھی کہ اُسکے اندر کا کل حال معلوم ہوتا تھا
ہزارون صورتین انسان کی و دیگر اشکال کہ جنکو کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا اُسمین پھر رہی تھین مگر
آفتاب سے اُس عمارت مین بھی کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ خالی ہو ایک بہت بڑا آفتاب وسط مین اُس
عمارت کے بنایا تھا کہ جو دن کو روشنی آفتاب کی دیتا تھا اور رات کو ماہتاب کی اور طرفہ صفت
یہ تھی کہ وہ آسمان مع اُس عمارت کے گردش کرتا تھا رات دن کسی وقت اُسکی حرکت نہ تھمتی تھی
اور اُسمین سے ہر قسم کے پھول برستے تھے کہ جسکے سبب سے وہ قلعہ ہر وقت مہکا رہتا تھا جب انبار
پھولون کا ہو جاتا تھا ایک ہوا ایسی چلتی تھی کہ اُسکو اُڑا دیتی تھی پھر گل برسنے لگتے تھے اُس آسمان
پر یون نہرین جاری تھین کہ اُنکی روانی محسوس ہوتی تھی اور جب روشنی نہ ہوتی تھی تو ہزارہا
طرح کے رنگ پیدا ہوتے تھے اُس قلعہ پر تو یہ تحریر تھا کہ این قلعہ برجلیس **آفتاب** نما اور اُس
عمارت پر جو کہ معلق بالاے ہوا قائم تھی اُسپر بخط جلی یہ مرقوم تھا کہ این مسکن **خداوند آفتاب**
وہ عمارت بلوری یون بنی تھی کہ ہر جگہ ہر شے نظر آتی تھی گلون کا یہ رنگ تھا کہ ہر رنگ کے اور ہر قسم
کے جواہر کا چمن بنا ہوا تھا روشش پر بجاے سرخی کے یاقوت کے ریزے بچھے ہوے تھے کیسی کیسی
خوبصورت حورتین اُس عمارت بلوری مین پھر رہی تھین ہر قسم کے ناچ و رنگ کا سامان ہر وقت
موجود رہتا تھا اُس مرتد نے قاعدہ سحر سے یہ رکھا تھا کہ برجلیس کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ اس آسمان نقلی پر سے
اُسکے پاس پہونچ جائے یا جو کوئی اُس سے جس قسم کا سوال کرے اُسکا جواب یہان سے اُسکی مرضی کے
موافق ملے وہ نہرین جو اُس آسمان بلور پر روان تھین اُسمین ہر قسم کے جانور آبی مثل ماہی و نہنگ و گھڑیال
کے علاوہ اُسکے چرند و پرند ہر قسم کے درندے و گزندے مثل ہرن و نیل گاے و دراز و فاختہ و بلبل و
فاختہ وغیرہ کے تھے کہ یہ سب اُسکنے سحر سے بنائے تھے یہ سامان تو سب اُوپر تھا مگر قلعہ مین بھی کیسے کیسے
خوشنما صحرا و جانور بنے ہوے تھے کہ جنکو دیکھکر انسان کی یہ نوبت ہو کہ صورت آئینہ ششدر ہو جائے
دوسرے یہ صفت تھی کہ وہ عمارت جو ہوا پر قائم تھی مثل ہنڈولنے کے جھونکے کھاتی تھی **آفتاب**
نے اُسکا نام آفتاب نما رکھا تھا اُسنے اپنی مرضی کے موافق جب دونون عمارتین درست کرلین تو پھر
چوتھے دن اُسنے جو سحر کیا کہ وہ عمارت سب اہل شہر کو نظر آنے لگی آفتاب کی اس قدر روشنی ہوئی کہ
تمام شہر منور ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دوسرا آفتاب زمین پر نکلا ہے یہ دیکھکر تمام اہل شہر دنگ ہو گئے کہ
کہ یکایک یہ آسمان و عمارت کیونکر پیدا ہو گئے سب مین تہلکہ پڑ گیا جو عقل مند تھے وہ تو دیکھکر خاموش
رہے مگر جو کہ جاہل تھے وہ باہم یہ گفتگو کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے اُسی وقت سب جمع ہو کر در دولت
پر حاضر ہوے خورشید اُسیوقت بزم عشرت سے اُٹھکر گیا تھا اُسی وقت صحبت برخاست ہوئی تھی کہ
سب اہل لشکر جمع ہو کر آئے خورشید کو خبر ہوئی کہ تمام اہل شہر جمع ہو کر آئے ہین اُسنے خیال کیا کہ یہ
کیا واقعہ ہے یہ لوگ کیون جمع ہو کر آئے ہین اسکا کیا سبب ہے فوراً دربار مین آیا اور کہا کہ کیون آپ لوگ
آئے ہین کیا بات ہے اُنھون نے کہا کہ آج نیا واقعہ شہر مین ہم کو نظر آیا ہے کہ وسط شہر مین ایک عمارت
مثل قلعہ کے اور ایک آسمان کہ جسپر عمارت بنی ہوئی ہے یکایک پیدا ہو گئی کہ ہم نے ایسی عمارت
آج تک نہین دیکھی اسکا کیا سبب ہے یہ سنکے خورشید بھی حیران ہوا کہ مین کیا بیان کرون یہ تو واقعی

نیا واقعہ ہی یہ تو یہی خیال کر رہا تھا کہ ادھر **آفتاب** اس عمارت کو بنا کر اور ظاہر کر کے **خورشید** کے مقام پر
آیا کہ دیکھوں اہل شہر مین کیا غوغا ہوتا ہی اس عمارت کے ظاہر ہونے سے یہان جو پہونچا دیکھا کہ تمام اہل شہر
جمع ہین اور اس امر کو **خورشید** سے دریافت کر رہے ہین اور وہ اُسکے جواب مین حیران ہی یہ دیکھکر
آفتاب نے اُسی وقت صدا دی کہ اے بندگان من تم کیون حیران ہوتے ہو اور کیون **خورشید** کو
پریشان کرتے ہو کہ یہ دونون عمارتین میری قدرت سے پیدا ہوئی ہین جو عمارت کہ بالاے قلعہ درمیان
آسمان و زمین کے بنی ہوئی ہی وہ میرا مسکن ہی اور جو عمارت کہ شل قلعہ کے ہی وہ براے برجلیس ہی
جو کہ نیا بادشاہ ہوا ہی اور میرا فرزند ہی اور مجکو منظور یہ ہی کہ مین اُسکو اپنا نائب کرونگا اُسکو سب اہل شہر
اور جو لوگ آئین وہ سجدہ کرین اُسکی حکومت کو ترقی ہو اور میرا قصد ہی کہ اب مین آسمان پر سے آکر اس عمارت
مین جو کہ میری قدرت سے ظاہر ہوئی ہی اپنا قیام کرونگا اسمین کوئی حیرت کی بات نہین ہی ایسے ایسے
بہت سے امر ظاہر ہونگے جو کہ عقل بشری سے خارج ہونگے اُسوقت بھی تم کو استعجاب ہوگا کوئی مقام
عجب نہین ہی جب کہ ہم آسمان پر سے زمین پر آتے ہین تو ہزارون طرح کے نیر عجائبات ہم سے جو کہ قدرت
اپنی ظاہر کرنے کو ظاہر ہونگے یا اُن لوگون کے اعتقاد کے لیے جو کہ میرے منکر ہین ظہور مین آئینگے تو تم کو
تعجب ہوگا پس اُسوقت متعجب نہ ہونا ورنہ جو کہ منکر ہین وہ میری خدائی کے لیے قائل نہ ہونگے کیونکہ یہ
خیال کرینگے کہ یہ کیسے اُنکے بندگی کرنے والے ہین اور کیسے اُنکو اپنا خدا جانتے ہین اُسکی قدرت کے
کرشمے مشاہدہ کرتے ہین اور پھر بھی اُنکی قدرت کے قائل نہین ہوتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ خدائی بالکل
جھوٹی ہی صرف ہمارے بہکانے کے لیے یہ امر کیا گیا ہی کہ ہم اپنے مذہب سے منحرف ہو جائین کیونکہ جو امر
ہمارے خدا سے ظاہر ہوتا ہی ہم اُسکو اُسکی قدرت خیال کرتے ہین اور جو امر اُنکے خدا سے ظاہر ہوتا ہی یہ
اُسپر تعجب کرتے ہین پس اب تم کو لازم ہی کہ یہ خیال کر لو کہ ہم آسمان پر سے اسی امر کے ظاہر کرنے کو آئے ہین
تا کہ اپنی قدرت نمائی جو کہ منکر ہین اُنکو دکھائین پس اب یہ امر ضروری ہی کہ کل سے برجلیس مع اپنے نانا
خورشید کے اُس قلعہ مین جا کر مقیم ہو جو کہ اُسکے واسطے مقرر کیا گیا ہی اور اُسی مقام پر دربار کیا کرے
یہ جو صدا آئی تمام اہل شہر و **خورشید** سجدے کے لیے جھک گئے سجدہ کیا سجدے سے جو سر اُٹھایا تو ایک
ایک تصویر **آفتاب** کی ہر ایک کے گلے مین پڑی تھی اُسپر یہ تحریر تھا کہ این تصویر خداوند آفتاب است
اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ اُدھر تو یہ لوگ سجدے مین جھکے اُدھر **آفتاب** نے سحر کر کے یہ تصویرین گلون مین
ڈال دین اور صدا دی کہ جو لوگ کہ اس وقت یہان پر حاضر نہین تھے اُنکے واسطے یہ حکم ہی کہ ایک تصویر بیچ
چوک مین لٹکا دی جائے اور ایک اشتہار اس مضمون کا چسپان کر دیا جاے کہ ہر ایک اہل شہر سے جسکے گلے مین
تصویر خداوند نہ ہو وہ اُسکی نقل کھنچوا کر اپنے گلے مین ڈالین یہ حکم خداوند ہی اُسکے خلاف نہ کرین اور ہر روز
بوقت سحر اُسکو سجدہ کرین اور جو کہ حاضر ہین اُنکے لیے بھی حکم ہی اور جو کہ دربار مین حاضر ہوتے ہین اُنکے
واسطے بھی اسوقت تو یہی حکم ہی بعد جو حکم صادر ہو اُسپر عمل کرین اور تمام سپاہ کو بھی **خورشید** اپنی
یہی تصویر دے کہ وہ بھی اُسکی پرستش کرین یہ حکم دے کر وہ صدا جاتی رہی تھوڑے عرصہ تک **خورشید**
و اہل شہر نے تو یہ انتظار کیا کہ شاید کوئی حکم جاری ہو مگر جب دیکھا کہ اب صدا نہین آتی ہی تو سب اپنے
اپنے مکان کو گئے **خورشید** نے وزیر کو طلب کر کے یہ حکم دیا کہ یہ تصویر اور اس مضمون کا اشتہار چوک
مین آویزان کیا جاے اور اسی قسم کی تصویرین بنوا کر تمام سپاہ کو تقسیم کی جائین وزیر نے عرض کیا
بہت خوب **خورشید** نے کہا کہ شہر مین منادی پھروا دے کہ ہم کل سے اُس قلعہ مین دربار کیا کرینگے

جو کہ قدرت خداوند سے ظاہر ہوا ہی سب اُسی مقام پر حاضر ہوا کرین یہ حکم دے کر خورشید محل مین آیا اپنی
دختر اور زوجہ سے کل حال بیان کیا یہان اندرون محل بھی سب کے گلے مین تصویرین تھین خورشید کی
زوجہ نے خورشید سے کہا کہ واقعی عجب ذات خداوند ہی ہر مرتبہ ایک نئی قدرت ظاہر ہوتی ہی سب
بیٹھے تھے کہ یکایک برق چمکی اور سب لوگ بیہوش ہوگئے اب جو ہوش آیا تو سب کے گلے مین یہ تصویرین
تھین صدا آئی کہ اے اہل محل تم آگاہ ہو کہ آج سے حکم دیا جاتا ہی کہ تم سب ہر سحر اس خدمت کو
گوارا کرو کہ تصویر کو سجدہ کیا کرو کہ یہ تصویر خداوندی ہی اور ہر بدر کو معلوم ہو کہ آج رات کو بالا ے
بام ساباں نہ کرے بوقت شب دو فرشتے آئینگے وہ اُسکو ہمارے پاس اُس مقام پر پہونچا دینگے
جو کہ ہم نے اس شہر مین اپنے مسکن کے لیے مقرر کیا ہی جب خورشید اپنے اہل محل سمیت اُس قلعہ
مین داخل ہوگا تو ہم بھی کبھی کبھی آیا کرینگے بوقت سحر اُسکو وہی فرشتہ پہونچا دیا کرینگے اب یہ بھی قاعدہ
مقرر ہوا ہی کیونکہ اب ہم نے اپنا مسکن اسی شہر مین بنا لیا ہی اب کوئی ہم کو یہ ضرورت نہین ہی کہ ہم یہان آیا
کرین جب یہ صدا آئی تو ہم سب سجدے مین گئے اُسکے بعد پھر کوئی صدا نہ آئی خورشید نے کہا کہ یہ کوئی امر
عجب کا نہین ہی اب تمام اہل محل سامان کرین تا کہ اسی وقت ہم اُس قلعہ مین چلین حکم ہی کہ کل کا دربار
اُسی مقام پر ہو یہ حکم خورشید کا دینا تھا کہ تمام اہل محل نے اپنا اپنا سامان کرنا شروع کیا اسباب
باندھنے لگے کل شاہی اسباب ایک طرفۃ العین مین باندھکر درست کر دیا اُدھر بیرون محل تمام سامان
درباری بھی بندھکر تیار ہوگیا بس اُسی وقت خورشید نے حکم دیا کہ سواریان حاضر کی جائین بس اُسی
وقت در دولت پر سواریان حاضر ہوئین ناموس وغیرہ سوار ہوئے خورشید مع برجیس کے سوار
ہوکر طرف اُس قلعہ کے چلا ایک امر اور خیال مین رہے کہ یہ قلعہ قریب دریا کے واقع ہوا ہی اور دریا
اُس شہر کے وسط مین واقع تھا شہر آفتاب تھا کہ جسکا حاکم خورشید تھا اور یہ قلعہ اُسی شہر مین ہی بہت
بڑا شہر ہی اس قدر وسیع ہی کہ جہان قریب بیس لاکھ کے لوگ آباد ہین علاوہ سپاہ و لشکر کے اُسکے
قرب و جوار مین جو شہر ہین وہ اُسکے خراج گزار ہین اس شہر مین تین سو شہر ایسے ہین مندر وغیرہ کی تو
کوئی حد نہین ہی وہ وہ صحرا پُر بہار و با فضا اس شہر مین ہین کہ جن سے شان خالق و قدرت رازق
ظاہر ہوتی ہی برابر جہاز اندرون شہر آکر ٹھہرتے ہین دونون طرف دریا کے صحرا ہین جو کہ باغ کا لطف
دیتے ہین اور اُس قلعہ پر سے بخوبی اُنکی سیر ہو سکتی ہی آمدم بر سر مطلب خورشید جو مع سب سامان
کے قریب قلعہ پہونچا تو دیکھا کہ در قلعہ پر حاجب و دربان کیسی زرق برق وردیان پہنے ہوئے بیٹھے ہین
چوبدار کھڑے ہین اُنکے ہاتھون مین عصائے طلائی ہین جیسے اُنھون نے خورشید کو آتے ہوئے
دیکھا سب کھڑے ہوگئے کیونکہ یہ سب سحر کے بنے ہوئے تھے بخوبی خورشید کو پہچانتے تھے خورشید
داخل قلعہ ہوا وہی سب سامان اُسنے دیکھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی یہ حالت تھی کہ جو سامان دیکھتا تھا یا
خداوند آفتاب کہتا تھا اور سجدے کو جھک جاتا تھا یہان تک کہ محل مین پہونچا کوئی مقام
اُسنے آفتاب سے خالی نہ پایا یہی حالت سب اُسکے ہمراہیون کی دیکھی گئی کہ ہر ایک ہر قدم پر
سجدے کرتے تھے خورشید نے ہر مقام پر سامان شاہی مہیا پایا کوئی شی ایسی نہ تھی کہ نہ ہو یا اُسکو
اپنے پاس سے درست کرنے کی ضرورت ہو یہان تک جلوخانہ وغیرہ کو طے کرکے دیوان عام و دیوان
خاص مین پہونچا اُسکو بھی خوب آراستہ پایا اُدھر در محل پر سواریان لگا دی گئین سب لوگ اُترے ایسا
مقام پایا جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر قسم کے اسباب سے درست تھا کسی قسم کی ضرورت

نہ تھی ہر جگہ فرش لائق شاہون کے بچھا ہوا تھا یہ جو سامان دیکھا سب کے ہوش و حواس جاتے رہے جو
اسباب لائے تھے وہ سب بیکار تھا ہر ایک مقام مناسب اپنے اپنے قیام کے لیے تجویز کرکے مقیم ہوا ہمہ
وقت بہار تھی خورشید باہر سب سامان موجود دیکھکر اندر محل کے آیا بڑا سامان یہان بھی پایا بہت خوش
ہوا یہ طریقہ تھا کہ جسکی جیسی لیاقت و مرتبہ تھا اُسکے لیے ویسا ہی مقام تھا اُسکے کمرے یا دالان یا محل کی
پیشانی پر اُسکا نام تحریر تھا ہر ایک اپنے مقام مین گیا اسی انتظام مین شام ہو گئی خورشید محل مین بیٹھا
ہوا سیر کر رہا تھا بیرون محل قلعہ مین جو سردار سغر زنگیل وزیر و سپہ سالار وغیرہ کے تھے اُنکے لیے بھی مقام
و محل مقرر تھے وہ لوگ اُنمین اُترے اور تمام سپاہ و لشکر و دیگر سردار بیرون قلعہ اپنے اپنے مقام پر رہے
جب شام ہوئی آفتاب نے یہ تدبیر کی کہ ہر قسم کا طعام لذیذ جو کہ قلعہ مین آئے تھے بذریعہ سحر کے ہر ایک
کے روبرو حسب مرتبہ رکھدیا سب کو حیرت ہوئی کہ یہ طعام کہان سے آیا صدا آئی کہ اہل قلعہ و خورشید
آگاہ ہو کہ تم لوگ آج رات کو ہمارے مہمان ہو ہم نے اپنے فرشتون کے ذریعہ سے تم کو طعام پہونچا دیا کوئی
مقام عجب نہین ہے اس طعام کو کھاؤ بہت قوت حاصل ہوگی یہ صدا سُنکے سب نے خوشی خوشی وہ طعام
کھایا ہر ایک بعد فراغ اکل و شرب اپنے اپنے مقام مین لیٹ رہا ادھر آفتاب نے سحر کے ذریعہ سے دریافت
کرکے کہ بدر کس مقام پر ہے دو پتلے سحر کے روانہ کیے کہ فلان مقام پر جو عورت مسہری پر سو رہی ہے مع مسہری
اُسکو اُٹھا لاؤ وہ پتلے سحر کے چلے ادھر بدر لیٹی ہوئی یہ خیال کر رہی تھی کہ کیا سبب ہے نہ تو خداوند خود
تشریف لائے نہ مجکو طلب کیا کہ یکایک مسہری اُسکی بلند ہوئی اور ایک جانب کو چلی یہ مارے خوف کے
دم بخود ہو کر رہ گئی تھی کہ وہ مسہری کو لے کر اُس عمارت بلوری مین پہونچے جس مقام پر آفتاب سامان
عیش کیے ہوے لیٹا تھا مسہری پہونچا دی آفتاب نے جو ملکہ کو بدحواس پایا ملکہ کے پاس آکر کہا کہ
کیون اس قدر بدحواس ہو کیا ہوا ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش لیٹی رہی یہ خیال کر رہی تھی کہ مین کہان
آ گئی ہون اور یہ کیا مقام ہے اور یہ کون شخص ہے یہ تو اُس خیال مین غرق تھی کہ آفتاب نے کہا ملکہ کچھ جواب دو
کیون خاموش ہو کیا ہوا مین ہون خداوند چونکہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ اب مین آیا کرونگا تم کو اپنے پاس
اپنے مقام پر طلب کر لیا کرونگا لہذا بموجب وعدہ تم کو طلب کر لیا یہ کوئی مقام حیرت نہین ہے کہ تم یون
حیرت زدہ لیٹی رہو مین کلام کرتا ہون تم جواب نہین دیتی ہو یہ جو ملکہ نے سُنا اب اُسکے حواس درست
ہوے دم مین دم آیا آواز سے شناخت کیا آنکھین کھولکر صورت دیکھی اب تو بخوبی پہچان لیا کہا کہ
کوئی یون طلب کرتا ہے ایک مرتبہ ناگاہ بلا اطلاع پلنگ اُٹھوا لیا میرا دم نکل جاتا تو عجب نہ تھا ایک نہ
ایک دن یہ ضرور ہوگا آفتاب نے کہا کہ مین اطلاع دے چکا ہون یہ خیال کرکے فرشتے روانہ کرکے
تم کو طلب کر لیا کوئی مقام خوف نہ تھا ملکہ نے کہا کہ مجکو یہ خوف ہوا کہ نہ معلوم کون مجکو اُڑائے لیے
جاتا ہے اور کہان لے جائیگا مین نے مارے خوف کے آنکھین بند کر لین کہ یہان پہونچی وہ پلنگ لانے
والے بھی نہ معلوم ہوے کہ تم سے سوال کیا کہ کیا حال ہے مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ کون مرد ہین
کیون جواب دون جب آواز پہچانی اور تم نے وہ تقریر بیان کی تو معلوم ہوا کہ یہ آپ کی کارروائی تھی
آفتاب نے کہا کہ ملکہ تم نے یہ خیال نہ کیا سوائے میرے یہ کسکی قدرت تھی کہ تم کو طلب کر سکے یہ
قدرت و طاقت مجھی مین ہے کیونکہ مین خدا ہون یہ سُنکے ملکہ خاموش ہو رہی آفتاب نے کہا کہ اب
مین تمکو اسی طرح سے روز طلب کیا کرونگا اب خوف نہ کرنا ملکہ نے کہا کہ کیا اب مین دیوانی ہون جو
خوف کرونگی اب تو مین بخوبی واقف ہو گئی ہون یہ سُنکے آفتاب ملکہ سے لپٹ گیا راز و نیاز

ہونے لگا عیش و عشرت سے وہ شب بسر ہوئی بوقت سحر آفتاب نے ملکہ کو اُسکے مقام پر پہونچادیا یہان
ہنگام صبح جب خورشید بیدار ہوا پوشاک پہن کر مع برجلیس دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوے
چونکہ بموجب حکم خورشید منادی نے ندا کردی تھی کہ کل بادشاہ اُس قلعہ مین دربار فرماینگے جو کہ خداوند نے
اُنکے مسکن کے لیے مقرر کیا ہی جسکا نام قلعہ برجلیس آفتاب نما ہی سب وہان حاضر ہون اہل دربار
اپنے اپنے مقام سے چلے قریب قلعہ پہونچے حاجب دربانون کو در قلعہ پر بیٹھے پایا یہ لوگ اُنکو دیکھکر جھجکے اُنھون
نے کہا کہ آپ لوگ کیون رُکے ہم تو سوا دشمن کے اور کسی کے روکنے کے لیے نہین مقرر ہین آپ لوگ
تو شاہی ملازم ہین لوگ سب کے سب داخل ہوے قلعہ کو خوب وسیع و آراستہ پایا قلعہ کی سیر کرتے ہوے
داخل دربار کفر آثار ہوے تھے دربار آراستہ ہوا خورشید مع برجلیس کے تخت پر متمکن ہوا اور وزیر نے
بموافق حکم کے اُسی مضمون کا اشتہار و تصویر آفتاب اندرون چوک آویزان کرادی تمام لشکر کو تصویرین
تقسیم کردین اہل شہر بموجب اشتہار تصویرین بنوا کر اپنے اپنے گلون مین بموجب تحریر اشتہار لٹکا رہے
ہوے ہر روز بوقت سحر اُس تصویر کو سجدہ کرتے تھے اب تو یہی قاعدہ مقرر ہوگیا تھا اب برجلیس
ہر روز دربار مین آتا ہی حکومت کرتا ہی لوگ بہت خوش ہین اسکو بھی ایک زمانہ گذرا اب برجلیس کا
سن کوئی بارہ تیرہ برس کا ہوگیا بخوبی قواعد سلطنت سے واقف ہوگیا ملکہ ثریا سے بیٹی اسکی
بہن بھی کوئی دس برس کی ہوئی ایسی حسین تھی کہ اُسکے رخ پر کسی کی نگاہ نہ ٹھہرتی تھی جو عضو تھا نور کے
سانچے مین ڈھلا ہوا تھا ابرو مثل ہلال شب عید آنکھین چشمہاے آہو کو شرمندہ کرتی تھین عارض
مثل گل کے لب مانند برگ گل سے نازک غنچہ دہن نازک بدن سینہ پر جوبن کا اُبھار جب کبھی وہ بے نقاب
نکلتی تھی نور سے آفتاب روبرو ہوجاتا تھا ایسی خوبصورت تھی کہ سب اُسکو ثانی بلقیس کہتے تھے بات بات
مین اُسکے مُنھ سے پھول گرتے تھے جب مسکرائی دلون پر بجلی گرائی اُسنے اپنی سیر کے لیے بیرون قلعہ
لب دریا صحرا مین ایک بارہ دری بنوائی تھی اُسکو خوب آراستہ کیا تھا اور دور اُس عمارت کے کوسون
صحرا کو مثل باغ کے درست کرایا تھا ہر روز بوقت سہ پہر اُس صحرا مین براے سیر جاتی تھی بزم ناچ و رنگ
برپا کرتی تھی یہ اُسکا قاعدہ تھا اب ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ جب برجلیس کو ایک عرصہ ہوا حکومت کرتے
اُسی زمانہ مین خورشید علیل ہوا لاکھ لاکھ علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ایک دن بدر نے آفتاب سے
کہا کہ والد بزرگوار جو علیل ہوے ہین لاکھ لاکھ تدارک کیے جاتے ہین صحت نہین ہوتی اسکا کیا سبب ہی
چونکہ آفتاب سحر سے دریافت کرچکا تھا کہ خورشید کے مرنے کا زمانہ قریب ہی یہ اس مرض سے شفا نہ پائے گا
اُسنے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ میرا قصد ہی کہ مین خورشید کو بہشت کی سیر کو روانہ کرون کیونکہ اُسنے یہان
کی بہت سیر کی اسکے مان باپ بہت بیقرار ہین ملکہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی مگر مجکو صدمہ بہت ہوگا
آفتاب نے کہا کہ صدمہ نہ کرو مین بعد تھوڑے عرصہ کے پھر اسکو وہان سے طلب کرلونگا یہ سنکے ملکہ خاموش
ہو رہی اُس روز کے دو دن کے بعد خورشید مرگیا بدر و برجلیس و ثریا و زوجہ خورشید و دیگر اہل
محل و قلعہ کے لوگون نے اور اہل شہر نے اُسکے غم مین جُزاِ اُٹھالی گیا موافق اپنے مذہب کے اسکو جلا یا
تھوڑے عرصہ تک تمام لوگ سیاہ پوش رہے مگر قاعدہ یہ ہی کہ برجلیس اب فقط خود دربار کرتا ہی اہل دربار
و اہل شہر سب اُس سے خوش ہین کوئی ناراض نہین آفتاب روز بدر کو طلب کرتا ہی سمجھاتا ہی کہ سیاہ
لباس ترک کرو بس غم ہوچکا ملکہ جواب دیتی ہی کہ میرا دل نہین گوارا کرتا ہی یہ خاموش ہوجاتا ہی چالیس
دن جب گذرے آفتاب نے خیال کیا کہ اب کب تک یہ لوگ سیاہ پوش رہینگے انکے ترک لباس

کی تدبیر کرنا ضرور ہے اور اب وہ تدارک کرنا چاہیے کہ جس سے برجلیس کی حکومت کو ترقی ہو اور سب اُسکو سجدہ
کرین خیال کرتے کرتے اسکے ذہن مین ایک تدبیر آئی یہ اُسوقت نقاب سحر مُنھ پر ڈال کر تخت سحر پر سوار ہو کر
اپنے مقام پر سے چلا یہان دربار مین برجلیس سیاہ لباس پہنے ہوے تخت پر بیٹھا تھا اور سب اہل دربار بھی
جمع تھے اب تو خورشید نے اپنی زندگی مین لشکر بھی کئی لاکھ کا جمع کر لیا تھا ہزارون سردار دربار مین بیٹھے تھے
دربار خوب ہوتا تھا اب بھی ویسا ہی دربار ہوتا ہے سب زیر حکم برجلیس ہین یہان دربار آراستہ تھا مگر سب
سیاہ پوش تھے کہ ناگاہ برق چمکی روشنی ہوئی اُسکے بعد یہ صدا آئی ای بندگان من مؤدب شوید کہ
خداوند تشریف لاتے ہین یہ سُننا تھا کہ سب اہل دربار ساکت ہو کر رہ گئے اُدھر اُسنے سحر کیا اور پوشیدہ
برابر برجلیس کے پہونچا اور تخت پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا تو سحر سے اپنے کو ظاہر کیا سب نے دیکھا کہ خداوند برابر
بادشاہ یعنی اپنے فرزند کے تشریف فرما ہین سب اہل دربار سجدے کو خم ہو گئے برجلیس نے سجدہ کیا جب
سجدے سے سر اُٹھایا تو دست بستہ روبرو کھڑا ہو گیا آفتاب نے برجلیس کی طرف دیکھا کہا کہ کیون
برجلیس کب تک تو خورشید کے غم مین سیاہ پوش رہے گا چالیس دن تو ہو چکے یہ اس طور سے
کہا کہ برجلیس مارے خوف کے کانپ گیا تھرانے لگا عرض کیا کہ مین ترک لباس سیاہ کرتا ہون اُس نے
کہا کہ بس اسی وقت ترک کر حکم دو کہ کشتیان پوشاک کی حاضر کی جائین بس سیاہ پوشی ہو چکی برجلیس
نے اُسی وقت حکم دیا کہ کشتیان لباس کی حاضر کی جائین بموجب حکم برجلیس کشتیان حاضر کی گئین برجلیس
نے اُسیوقت تبدیل لباس کیا اہل دربار کو حکم دیا کہ آپ لوگ بھی لباس سیاہ ترک کرین خداوند جب ترک
لباس کر چکے کہا کہ مین جاتا ہون کوئی امر خلاف قاعدہ نہ ہو جو کہ خورشید مقرر کر گیا ہے جب تک ہم
کوئی احکام جدید نہ دین برجلیس نے عرض کیا کہ کبھی خلاف حکم خداوند نہ ہو گا خداوند اطمینان رکھین یہ
سُنکے آفتاب اُسی وقت وہان سے سحر کر کے غائب ہو گیا اور اپنے مقام پر چلا آیا جہان کہ یہ اب
رہتا تھا یہان پر سب سجدے کو جھکے سجدے سے سر اُٹھا کر جو دیکھا برجلیس کو تخت پر بیٹھے دیکھا برجلیس نے
دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اندرون محل بھی سب سیاہ پوش تھے برجلیس کو دیکھکر سب باہم گفتگو
کرنے لگے کہ لو ابھی بادشاہ کو مرے ہوے کیا عرصہ ہوا ہے کہ اس لڑکے نے سیاہ کپڑے اُتار ڈالے کچھ
غم نہ کیا کہ برجلیس نے ماں سے کل حال کہا آخر مجبور ہو کر اُسنے بھی لباس سیاہ تبدیل کیا تمام اہل محل کو جو حکم
ملا سب نے سیاہ کپڑے اُتارے زوجۂ خورشید نے بھی لباس سیاہ ترک کیا یہان تو یہ بندوبست ہے
اُدھر جو آفتاب اپنے مقام پر گیا فکر کرنے لگا کہ اب کیا تدبیر کرون اُسنے خیال کیا کہ اپنے اُستاد سومنات کو
بلاؤن اُنسے صلاح کرون چونکہ وہ مرد بزرگ ہین اب تک تو مین نے اس تدبیر سے روکا مگر جو امر کہ مین چاہتا
ہون کہ لوگ برجلیس کو سجدہ کرین اسکو خدا کی مانین مین اپنے اُستاد سے اس باب مین صلاح لون بس
اُسی وقت ایک رقعہ بنام اپنے اُستاد کے تحریر کیا یہ لکھا کہ ای اُستاد آپ کو معلوم ہو کہ مین امیدوار
ہون کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے ایک عرصہ سے آپ کی زیارت نہین نصیب ہوئی آنکھین آپ کے
قدمون کی مشتاق ہین اور ایک ایسی ضرورت ہے کہ بدون آپ کے آئے نہ حل ہو گی مجھے ایک امر مین
آپ سے صلاح کرنا ہے مین خود حاضر خدمت عالی ہوتا مگر ایک امر سے مجبور ہو گیا اگر حاضر خدمت ہون گا تو
میرا کام بنا بنایا بگڑ جائے گا مفت مین یہ ساری محنت بیکار ہو گی ایک زمانہ دشمن ہو گا دوست عداوت
پر کمر باندھینگے میرے جانے ہونے مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی اگر آپ کی مہربانی ہو تو بعید از عنایت
نہ ہو گا زیادہ کیا عرض کرون تھوڑی تحریر کو بہت تصور فرمائیے گا مگر اس امر کا خیال رہے کہ بروقت

پہونچنے اس عریضہ کے ہمراہ حامل عریضہ تشریف لائین کیونکہ مین اُس مقام پر نہین ہون جہان پہلے
رہتا تھا جب آپ میرے پاس تشریف لائیے گا تو آپ پر میری کارگزاری ظاہر ہوگی یہ تحریر کرکے ایک پتلہ
سحر کا بنایا جب وہ مثل انسان کے باتین کرنے لگا وہ نامہ دیا اور کہا کہ اسکو سومنات جادو کے پاس
پہونچا دے اور اُنکو ہمراہ لے آنا وہ میرے پاس تشریف لاوینگے وہ اس مقام سے واقف نہین ہین غرضکہ
وہ پتلہ نامہ لے کر سومنات کی طرف پردۂ ظلمات کو روانہ ہوا

اب کچھ حال سومنات کا ملاخطہ ہو

ناظرین کو معلوم ہو کہ سومنات ایک بہت بڑا ساحر زبردست ہے اور پہلو نشین سامری وجمشید ہے اُن
دونون کے سحر اُسکو آتے ہین کوئی ہزار برس کی عمر ہوگی گویا سحر مجسم ہے وہ خود سحر کا پتلہ ہے وہ وہ سحر
کرتا ہے کہ کوئی اُسکے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہے جنبش لب مین کوہ کو کاہ و کاہ کو کوہ کرتا ہے اشارۂ
ابرو مین ہزارون کے سر کٹ جاتے ہین زیر زمین اسنے اپنا مسکن مقرر کیا ہے پردۂ ظلمات مین اس نے
وہ وہ نیرنجات وعجائبات بنائے ہین کہ جنکے دریافت کرنے مین بڑے بڑے ساحر عاجز ہوے ہین
سومنات ہمہ وقت سحر تیار کرتا ہے اسکے بڑے بڑے کامل شاگرد ہین جمشید وسامری کی صحبت اُٹھائی ہے
آنکھین دیکھے ہوے ہے اسکا جواب دینے والا کوئی ساحر نہین ہے آفتاب اسی کا شاگرد رشید ہے اُسکے
سبب سے بہت بڑا ساحر ہوگیا ہے اس آفتاب کی ایک بہن ہے وہ اُسکی خدمت مین ہے اُس سے ایک
لڑکی ہے وہ بھی سحر مین کامل ہے آفت کی پرکالہ ہے مگر کسی قدر حسن بھی رکھتی ہے سومنات آفتاب کا
بڑا بہنوئی ہے جب آفتاب سحر کی تعلیم کو جاتا تھا تو بسبب اپنی بہن کے برسون رہتا تھا سومنات نے
آفتاب پر بڑی محنت کی ہے کیونکہ اُسکی بہت تاکید رہتی ہے کہ آفتاب کو کسی امر سے ایسا نہ رکھنا
کہ اسکو نہ آئے ہر فن سحر مین کامل ہو سومنات نے بسبب تاکید اپنی زوجہ کے بڑی شفقت کرکے
آفتاب کو کامل کر دیا مثل اپنے ہر فن کا عامل کر دیا مگر وہ وہی ہے اور یہی اسکا اُسکا مرتبہ برابر نہین ہے
اُسکے آگے آفتاب ایک ذرہ ہے جب کوئی مشکل آفتاب پر پڑتی ہے تو اُسکے وہ مدد کرتا ہے اسکی بلا
رد کرتا ہے جب آفتاب تحصیل سحر سے فراغت کر چکا تھا تو یہ وہان سے چلا آیا تھا اسکا قاعدہ یہ تھا کہ
برسوین دن یہ اُسکی خدمت مین جاتا تھا دس پندرہ دن رہ کر چلا آتا تھا ایک نہ ایک سحر وہ اُسکو ضرور
تعلیم کر دیتا تھا اب جو آفتاب ادھر اس امر مین مشغول ہوا عشق وعاشقی مین پھنسا اور اپنے کو
خیرہ وغیرہ بنایا وہ عمارت جدید تیار کی اسکو فرصت نہ ہوئی کہ جاتا جب ایک عرصہ تک آفتاب نہ گیا
اُسکی بہن نے اپنے شوہر سومنات سے کہا کہ اے سومنات میرا بھائی کئی برس سے نہین آیا لہذا
میرا دل اُسکے دیکھنے کو چاہتا ہے اگر تم اجازت دو تو مین جاکر دیکھ آؤن یہ سُنکے سومنات نے کہا کہ
کیا خوب اچھی بات کہی تم تو جاکر دیکھ آؤ اور مین نہ دیکھون تمہارا تو بھائی ہے میرا تو شاگرد بھی ہے مین نے
تو اُسکو مثل اپنے لڑکون کے پرورش کیا ہے میرا خود دل اُسکے دیکھنے کو چاہتا ہے آنکھین اُسکو تلاش
کرتی ہین نہ معلوم کیا ہوا جو وہ نہین آیا دیکھو مین سحر سے اُسکا حال دریافت کرتا ہون یہ کہکر اور کتاب
سحر اُٹھاکر آفتاب کے حال کو دیکھنے لگا یہ وہ زمانہ ہے کہ جب آفتاب نے اسکو نامہ لکھا ہے اس نے
جو آفتاب کا حال دریافت کیا تو کل واقعہ اسکے پیش نظر ہوگیا گویا سب امر اُسکے روبرو واقعہ تھا
اسنے وہ عمارت سحر و تمام سحر سب دیکھا پہلے اسنے اُس مقام کو دیکھا کہ جہان آفتاب مقیم تھا اُسکو

آفتاب سے خالی پایا اب تلاش کرنے لگا کہ اسکی نگاہ اُس عمارت و آسمان پر جو پڑی اسنے غور سے دیکھا
کہ یہ عمارت کس ساحر نے سحر سے بنائی ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میان آفتاب اُس آسمان پر طلائی
بنگلہ مین بڑے جاہ و حشم سے بیٹھے ہوے ہین ہزارون پتلہ ہاے سحر خدمت مین حاضر ہین زیر آسمان ایک
بہت بڑا قلعہ ہی وہ خوب آباد ہی اُسکے ہر مقام پر تصویر آفتاب لگی ہی ایسی عمارت سحر سے تیار کی تھی
کہ جہان ہمہ وقت فصل بہار تھی کیا کیا چمن بندیان کین ہین کہ بلبل کا دل اُسپر نثار ہی یہ حالت
دیکھکر سومنات نے اُسی کتاب مین خیال کیا کہ آفتاب کس کام مین مشغول ہی معلوم ہوا کہ اُسنے تمھارے
نام ایک نامہ لکھا ہی اور تم کو طلب کیا ہی کوئی دم مین وہ نامہ آتا ہی یہ دیکھکر سومنات نے اپنی زوجہ سے
کہا کہ تمھارے بھائی بہت اچھے طرح ہین اُنھون نے تو نیا رنگ پیدا کیا ہی خوب عیش و عشرت کرتے ہین بڑے
لطف سے زندگی بسر کرتے ہین یہ کہکر کل حال جو کتاب سحر سے معلوم ہوا تھا بیان کیا کہ خود نہین آتے مجھکو
تکلیف دی ہی اُسکی زوجہ نے کہا کہ مین بھی چلونگی بھائی کو دیکھ لونگی سومنات نے کہا کہ اچھا یہی باتین
ہو رہی تھین کہ ایک پتلہ سحر کا سامنے سومنات کے آکر گرا اور یون گویا ہوا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون
اپنے مالک آفتاب کا یہ کہکر وہ نامہ سومنات کو دیا سومنات نے اُسکو لیکر لفافہ چاک کیا
مضمون نامہ پڑھا حال سے واقف ہوا زوجہ نے پوچھا کہ آفتاب نے کیا لکھا ہی سومنات نے کہا کہ
مجھکو بلایا ہی لکھا ہی کہ بڑی ضرورت ہی مین خود حاضر ہوتا مگر مجبور ہون اگر آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا تو میرا
بڑا ہرج واقع ہوگا سب کام بنا بنایا خراب ہوگا ایک زمانہ دشمن ہو جائیگا دوست سے عداوت ہوگی
کی کرائی محنت و مشقت بیکار ہوگی از حد ضرورت ہی آپ ہمراہ حامل رقعہ تشریف لائین لہذا مین تو جاتا ہون
یہ معلوم کیا ایسی ضرورت ہی زوجہ نے کہا کہ مین بھی چلتی ہون کہا کہ تم عقب سے آنا پھر خیال ہوا کہ اسکو
تو وہ مقام معلوم نہین ہی جہان آفتاب مقیم ہی کیونکر پہونچیگی یہ خیال کرکے کہا کہ تم بہت جلد سامان
کرو اُسنے اُسی وقت سامان سفر کیا ان لوگون کا سامان کیا ایک لمحہ بھر مین تو اُس مقام پر جہان کا قصد
ہوتا ہی پہونچ جاتے ہین بدین سبب وہ کچھ سامان اپنے ہمراہ نہین رکھتے ہین بس زوجہ سومنات نے
کہا کہ چلو جو کچھ سامان کرنا تھا مین نے کر لیا یہ سُنکے اُسنے تخت سحر طیار کیا مع اپنی زوجہ و دختر کے طرف آفتاب
کے روانہ ہوا وہ پتلہ جو کہ نامہ لیکر آیا تھا آگے آگے آتے تھے اُنکے تخت کے اُڑتا ہوا روان تھا یہان تک کہ یہ
سب کے سب قریب اُس عمارت سحر کے پہونچے وہ پتلہ اُس عمارت مین داخل ہوا آفتاب کو خبر دی کہ
آپ کے اُستاد تشریف لاتے ہین یہ سُنکے آفتاب براے استقبال آیا پیشوائی کرکے بڑی تعظیم و تواضع
سے لے گیا بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا بہن سے ملا بھانجی کو گلے سے لگایا سومنات نے دیکھا کہ آفتاب
نے تو وہ سامان کیا ہی کہ جو لائق دید ہی خوب طلسم بنایا ہی نئے نئے طور کے نیرنجات بنائے ہین وہ قلعہ
جو کہ زیر آسمان سحر ہی اُسمین عجب عجب رنگ کے عجائب و غرائب ایجاد کیے ہین یہ دیکھکر سومنات
بہت خوش ہوا آفتاب کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اے آفتاب تو نے وہ کمال اپنا دکھایا ہی کہ جو
زمانہ سابق کے ساحر کرتے تھے آفتاب نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی تعلیم کا اثر ہی ورنہ مین کس
لائق ہون سومنات نے کہا کہ اے آفتاب یہ سب سامان تو مین نے دیکھا اب یہ بیان کرو کہ یہ کیا
واقعہ ہی کس امر کے لیے تم نے اسقدر محنت کی اور مجھکو کیون طلب کیا ہی آفتاب نے کہا کہ تشریف
رکھیے مین سب حال بیان کرونگا اب آپ کی مدد کی ضرورت ہی اب میری عقل نہین کام کرتی ہی کہ مین
کیا کرون سومنات نے کہا کہ بیان کرو آفتاب نے کہا کہ سُنیے مین عرض کرتا ہون اُسنے از ابتدا

تا انتہا کل حالات بیان کیے جب **سومنات** نے سُنا کہا کہ خوب خوب تدارک کیے ہین کہ جنکا مثل نہین ہی اب
کیا ضرورت ہی لوگ سجدہ کرنے لگے خدا سمجھنے لگے خوب خدا بنکے بیٹھے ایک عالم کو اپنا بندہ کیا خوب **خورشید**
کی لڑکی کو اپنی خدمت مین لائے **آفتاب** نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ لوگ **برجلیس** کو سجدہ کرین صرف
مین اسکی مدد کیا کرون یہ ظاہر کرون کہ برجلیس کو مین نے اپنا نائب کیا ہی اب یہ خدا ہی کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جو
کوئی اسکی صورت دیکھے فوراً سجدے کو جھک جائے اس تجے یہ مطلب ہی کہ جب مین اسکو یہ عزت دونگا تو
اسکو لوگ بھی اپنا خدا جانے لگینگے جب اس شہر کے لوگ سب اسکو اپنا خدا خیال کرلینگے اور اسکی
پرستش کرنے لگین گے تو مین حکم دونگا کہ تم لشکرکشی کرو مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دو مین پوشیدہ طور
سے اسکی مدد کرونگا جس امر یا جس بات کی کوئی اُس سے درخواست کریگا مین وہ امر اُسکے حسب خواہش
سحر سے کر دیا کرونگا بس میری خواہش یہ ہی کہ جو لوگ اور مذہب رکھتے ہون وہ اسکی صورت دیکھکر اسکو سجدہ
کرین اور کوئی عذر نہ کرین چونکہ اہل اسلام اپنے مذہب کے بڑے پختہ ہین اُنکو کوئی اُنکے مذہب سے نہین پھیر
سکتا ہی یہ صرف اُنکے لیے تدارک ہی کہ یہ جب اُنکو اپنی صورت دکھلائے اور کہے کہ مین نائب خداوند آفتاب
ہون تم سب مجکو سجدہ کرو پس وہ سجدہ کرلین یہ جو **آفتاب** نے کہا **سومنہات** نے کہا یہ کتنی بڑی
بات ہی مین تدارک کرتا ہون یہ کہکر اور سحر کرکے غائب ہوگیا اور بعد تھوڑی دیر کے پھر اُسنے اپنے کو ظاہر کیا
آفتاب نے کہا اُستاد کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ مین تمھارے کام کو گیا تھا واقعہ یہ تھا کہ جب
آفتاب نے بیان کیا کہ مین یہ تدبیر چاہتا ہون تو اسکو یہ خیال آیا کہ تو نے جو غازہ سحر بنایا ہی جسکے یہ خواص
ہین کہ جو اسکو اپنے منھ پر لگائے اور جسکے روبرو جائے یا جو اُسکے سامنے آئے وہ شخص اُسکو سجدہ
کرے جسکے وہ غازہ سحر لگا ہو یہ تو ایسی ایسی چیزین سحر سے تیار کیا کرتا تھا جب **آفتاب** نے کہا اسکو یاد
آگیا فوراً یہ اپنے مکان پر سحر کرکے پہونچا اور اُسکو لے کر آیا **آفتاب** سے کہا کہ تو پریشان نہ ہو میرے
پاس وہ چیز ہی جو کہ تیرا مطلب بر لائے گی **آفتاب** نے کہا اُستاد مین اس فکر و تردد مین تھا کہ کیا
کرون اب تک تو مین نے اپنا سحر کیا اور جو چاہا کیا مگر اب کوئی تدبیر نہین بن پڑتی تھی کہ کیا کرون آپ کو
اسی غرض سے تکلیف دی کہ آپ کوئی تدبیر کرینگے میرے دل کی مراد پوری ہوگی **سومنات** نے کہا کہ
ای **آفتاب** سُن مین یہ غازہ سحر کا بنا ہوا لایا ہون تو یہ **برجلیس** کے منھ پر مل دے اور یہ حکم دے کہ
وہ ہر وقت نقاب ڈالے رہے جب دربار مین جائے اور سب حاضرین دربار حاضر ہون دربار آراستہ ہو
اُسوقت نقاب اُٹھائے سب سجدہ کرینگے اور اُسکے بعد پھر نقاب کو ڈال لے یا جو کوئی غیر مذہب کا اُسکے
دربار مین آئے پہلے تو اُسکو نصیحت کرے کہ اپنے خدا کو پہچان تو مین تم سب کا خدا ہون فرزند **آفتاب**
ہون مذہب آفتاب پرستی اختیار کرو مین نائب ہون خداوند نے مجکو اپنا نائب کیا ہی جب وہ نہ مانے
تو نقاب اُٹھائے وہ اُسکے دیکھتے ہی سجدہ کریگا اور یہ بھی برجلیس سے کہدینا کہ کوئی اُسپر سختی ہو تو وہ
طرف اس آسمان کے جو تو نے بنایا ہی سر اُٹھا کر کہے کہ ای میرے خدا دیکھ یہ سختی مجھپر پڑی ہی میری مدد کرنا تجکو
لازم ہی پس تو اُسکی مدد کر اور جو کام ہو اُسکو سحر سے پورا کر دے اور یہ بھی کہنا کہ جب کوئی اُس سے کسی
قسم کا سوال کرے اور وہ عاجز ہو اُسکے پورا کرنے مین تو تیری طرف خطاب کرکے کہے کہ فلان شخص یہ سوال
کرتا ہی پس تو سحر سے اُسکے سوال کو پورا کر دے اگر یہی طریقہ مقرر کروگے تو خوب ترقی ہوگی جب وہ لشکرکشی کرکے
کسی ملک پر جائے تو تم اس طور کا ایک گنبد تیار کرنا جو کہ بالائے لشکر حاوی ہوئے اُس کے سایہ مین لشکر
چلے تم اُس گنبد مین رہنا ہر وقت جو برجلیس تم سے کہے تم اُسکے کہنے کے موافق کرنا یہ سب تدبیرین تم

میرے کہنے کے موافق جو کروگے تو بڑے مزے اُٹھاؤگے خوب خدائی کو ترقی ہوگی کل عالم دین آفتاب
پرستی قبول کرے گا اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ جو باتیں برجلیس کو تعلیم کرنا اُسوقت سوائے تمہارے
اور کوئی اُس صحبت میں نہ ہو تخلیہ ہو آفتاب نے کہا کہ میں اسی وقت برجلیس کو یہاں طلب کرتا ہوں
اور سب کچھ تعلیم کیے دیتا ہوں آپ اُسکے مُنھ پر غازۂ سحر لگا دیں سومنات نے جواب دیا کہ بہتر ہے
پس اُسی وقت آفتاب نے دو چیلے سحر کے روانہ کیے کہ برجلیس کو اُٹھا لاؤ ناظرین کو یہ خیال رہے
کہ سومنات کی لڑکی بھی اسکے ہمراہ آئی ہے وہ بھی اس جلسہ میں موجود ہے اسنے اپنے باپ اور ماموں
کی سب تقریر سُنی یہ حسین بھی ہے مگر سحر میں پرکالۂ آفت ہے بلا کی ساحرہ ہے سومنات نے خوب
تعلیم کیا ہے کوئی پندرہ برس کی ہوگی اسنے خیال کیا کہ برجلیس کو دیکھنا ضرور ہے کیسا جوان ہے یہاں
سے تو وہ چیلے چلے اور یہ لڑکی کہ جسکا نام ثمرات جادو ہے وہ یہ خیال کر رہی ہے وہاں برجلیس
دربار میں بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا کہ وہ فرشتے یعنی چیلہ سحر دربار میں پہونچے کسی کو نظر نہ آئے
اُن چیلوں نے تخت برجلیس کو اُٹھایا اور لے کر چلے اہل دربار نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ یکایک بادشاہ
کا تخت خود بخود بلند ہونے لگا تمام اہل دربار حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہے سب متحیر ہو کر رہ گئے وہ
تخت نظروں سے غائب ہو گیا برجلیس نے جب دیکھا کہ میرا تخت بلند ہوا اور طرف اُس عمارت کے
چلا جو کہ خداوند نے اپنے مسکن کے لیے بنائی ہے خاموش ہو کر رہ گیا کہ کوئی خداوند کو ضرورت ہوگی
جو مجکو طلب کیا ہے یہاں تک کہ وہ تخت اُس عمارت میں جا کر پہونچا اور اُس مقام پر اُترا کہ جہاں
آفتاب و سومنات و زوجہ اُسکی اور لڑکی موجود تھی جیسے ہی تخت برجلیس کا پہونچا برجلیس نے
جو خداوند یعنی آفتاب جادو کو دیکھا سجدہ کیا اسکے بعد سجدے سے جو سر کو اُٹھا کر دیکھا کہ خداوند کے
برابر اور ایک مرد بزرگ بیٹھا ہے اور دو عورتیں بھی بیٹھی ہیں جن میں ایک لڑکی ہے مگر بہت خوبصورت ہے
اور دوسری سن دراز ہے برجلیس یہ دیکھکر سامنے آفتاب کے کھڑا ہو گیا آفتاب نے اشارہ کیا
بیٹھ جاؤ برجلیس بیٹھ گیا اُدھر ثمرات نے جو برجلیس کو دیکھا وہ اسیر زلف تہ ہو گئی دل میں خیال
کرنے لگی کہ اگر میری شادی اسکے ساتھ ہو تو کیا اچھی بات ہے یہ تو یہ خیال کر رہی ہے اُدھر برجلیس نے
ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ خداوند نے کیوں مجکو طلب فرمایا ہے میں اُسوقت دربار میں تھا سب دربار جمع
تھا کہ آپ کے فرشتے یہاں سے پہونچے اور مجکو اُٹھا لائے کیا ارشاد ہوتا ہے آفتاب نے کہا کہ اے
برجلیس میرا قصد ہے کہ اب میں تجکو اپنا نائب کروں اور سب تجکو سجدہ کیا کریں اور تو خدائی کرے
لوگ تیرے بندے ہوں تیرا یہ کام ہے کہ تو اُنکو جو کہ اس طرف آئیں اور دریا تو لشکر کشی کر کے جائے اگر وہ
مذہب آفتاب پرستی یعنے میری خدائی کو مانتا ہو تو خیر ورنہ اُسکو مذہب آفتاب پرستی کی طرف
راغب کر اور اپنے کو سجدہ کرا اس طور سے مذہب آفتاب پرستی کا رواج دے برجلیس نے کہا کہ
جو آپ حکم فرمائیں گے میں بجا لاؤنگا آفتاب نے کہا کہ جو کوئی تجکو سجدہ کرے تو اُسکو بڑی عزت
سے اپنے پاس رکھنا اے برجلیس اس امر کا خیال رہے کہ جب تجپر کسی قسم کی سختی پڑے تو تو آسمان کی جانب
مُنھ کر کے کہنا کہ اے خداوند یہ سختی میرے اوپر پڑی ہے فوراً آسان ہو جائے گی یا جو کوئی تجھسے
کوئی سوال کرے اور تو اُسکا جواب نہ دے سکے اُس حالت میں بھی میری طرف متوجہ ہو کر اُسکا
سوال بیان کرنا اُسکے سوال کے موافق جواب ملے گا برجلیس نے کہا بہت خوب بس سومنات
نے وہ غازۂ سحر برجلیس کے مُنھ پر مل دیا جسکے ملنے سے یہ انجام ہوا کہ اُسکا حُسن چمک گیا اور

ہی صورت ہوگی اب تو برجلیس دوسرا ہوگیا **آفتاب** نے کہا کہ ای برجلیس اب تم منھ پر نقاب ہر وقت
ڈالے رہنا کوئی وقت ایسا نہ ہو کہ نقاب منھ پر نہ ہو ہم تجھکو نقاب اُٹھانے کا طریقہ تعلیم کیے دیتے ہین طریقہ
یہ ہی کہ جب تو دربار مین آنا اور دربار جمع ہو نقاب اُٹھانا سب تجھکو سجدہ کرینگے جب سجدہ کرلین پھر منھ کو نقاب
سے پوشیدہ کرلینا یا جو کوئی دوسرے مذہب کا آئے پہلے اُسکو زبانی مذہب آفتاب پرستی کے جانب آنے کی
ترغیب دینا جب وہ نہ مانے تو نقاب اُٹھا کر اُسکو اپنی صورت دکھانا وہ فوراً سجدہ کرے گا جب وہ سجدہ
کرے گا تو تم نقاب منھ پر ڈال لینا برجلیس نے کہا بہت بہتر **آفتاب** نے کہا کہ اسکے خلاف نہ کرنا برجلیس
نے عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا **آفتاب** نے کہا کہ اب تم جاؤ برجلیس نے کہا کہ مین کیونکر جاؤن **آفتاب** نے
کہا کہ ہم پہونچا دینگے **سومنات** نے کہا کہ ایک نقاب تو انکے منھ پر ڈال دو وہی نقاب منھ پر پڑی رہے بس
اُسی وقت **آفتاب** نے نقاب سحر منھ پر برجلیس کے ڈال دی اور سحر کیا کہ یکایک برجلیس کو غنودگی سی
طاری ہوئی آنکھین بند ہوگئین بس مع تخت **آفتاب** نے برجلیس کو سحر سے دربار مین پہونچا دیا یہان
آکر برجلیس کی آنکھ کھلی اپنے کو دربار مین مع تخت پایا بڑی حیرت ہوئی برجلیس سنبھل کر بیٹھا کہ ناگاہ
صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ مین نے برجلیس کو اپنا نائب کیا ہی اب تم لوگ اسکو سجدہ کیا کرو سجدے
مانچو دین کہ قبل مین تھا وہی مذہب اب بھی رہے گا تم سب بندے میرے ہو مین تمھارا خدا ہون برجلیس کو
اس غرض سے نائب کیا ہی تاکہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہو تمام دنیا مین ایک مذہب ہو جائے
جب تک مین کوشش نہ کرونگا اُسوقت تک یہ مذہب جو کہ رواج پائے ہوئے ہین نہ برطرف ہون گے
لہذا مین نے برجلیس کو نائب کیا ہی کہ یہ لشکر کشی کرکے ہر ملک پر جائے گا اور اپنا مذہب رواج دے گا
میری مدد سے ہر امر اسکا حل ہوگا تم لوگ برجلیس کو نائب خداوند جاننا اور اُسکو سجدہ کرنا اگر اسکے
خلاف کروگے تو عتاب خداوند نازل ہوگا ای بندگان من برجلیس کو سجدہ کرو اور کہا کہ ای برجلیس تم سے
یہ کہتا ہون کہ تم اپنے نائب ہونے کا جشن کرو اور تمام اہل شہر کو جمع کرکے یہ احکام میرے سناؤ اور سب
کو آگاہ کرو ہر صبح کو جو تم دربار مین آیا کرو تو نقاب اُٹھایا کرو اب تم کو لازم ہی کہ اپنی صورت کسی کو
نہ دکھاؤ کیونکہ کسی آنکھ مین ایسی تاب نہین ہی کہ نائب خداوندی کی صورت دیکھ سکے ع آئینہ کیا مجال
تری تاب لا سکے ٭ خورشید پہلے آنکھ تو تجھ سے ملا سکے ٭ پس بوقت سحر جب دربار مین آیا کرو ایک مرتبہ
صورت دکھا دیا کرو تاکہ لوگ سجدہ کرین یہ جو صدا آئی تمام اہل دربار نے برجلیس کو سجدہ کیا اب اُس دن سے
یہ قاعدہ مقرر ہوگیا کہ سب برجلیس کو نائب خداوند کہتے ہین یہی لقب برجلیس کا ہوگیا اُسی وقت
برجلیس نے حکم دیا کہ منادی ندا کردے کہ تمام اہل شہر در دولت پر حاضر ہون مین انکو احکام خداوندی سے
آگاہ کرون سامان جشن کے مہیا کرنے کا وزیر کو حکم دیا اور منادی نے تمام اہل شہر کو بذریعہ ڈھول کے
آگاہ کیا کہ حکم بادشاہ کا ہی کہ سب در دولت پر حاضر ہون مجھے کچھ احکام جو کہ درگاہ خداوندی سے
صادر ہوئے ہین سُنانا ہین یہ تو منادی نے ندا کی اُدھر وزیر نے سامان جشن کرنا شروع کیا دوسرے
دن جو برجلیس دربار مین آیا نقاب تو ہر وقت منھ پر پڑی رہتی ہی اُسنے دیکھا کہ سب اہل دربار حاضر ہین دربار
خوب جمع ہی اُسنے اپنے منھ سے نقاب اُٹھا کر یہ کہا کہ ای حاضرین دربار اپنے خداوند کے نائب کو سجدہ کرو نقاب
کا اُٹھانا تھا کہ ایک برق چمکی ایک مرتبہ سب نے برجلیس کے چہرہ پر جو نظر کی غازۂ سحر کے سبب سے یہ جرأت
نہ ہوئی کہ سجدہ نہ کرین خود بخود سجدے کو جھک گئے اور سجدہ کیا جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو دیکھا کہ بادشاہ
نقاب ڈالے ہوئے تخت پر متمکن ہین سب اہل دربار نے کہا کہ واقعی اب آپ مین وہ رعب و جلال پیدا

ہو گیا ہے کہ کسی کو یہ جرات نہین ہو سکتی ہے کہ سجدہ نہ کرے ضرور آپ نائب و ولی عہد خداوند ہین برجلیس یہ
سُنکے اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ میری یہ عزت ہوئی کہ لوگ مجکو سجدہ کرنے لگے کیون نہ ہو مین فرزند
ہون خداوند کا یہ اُنکے فرزند ہونے کا اثر ہے سب دربار جمع تھا خبر آئی کہ تمام اہل شہر در دولت پر جمع ہین یہ سنکے
برجلیس نقاب ڈالے ہوئے مع اہل دربار کے قلعہ کے باہر آیا دیکھا کہ تمام اہل شہر جمع ہین اسنے کھڑے ہو کر
سب کو احکام خداوند سے آگاہ کیا وہ سب کے سب یہ حکم سنکے کہنے لگے کہ ہم خداوند کے حکم سے باہر نہین ہین
جو انکا حکم ہوگا اسکو بسر و چشم بجا لاوینگے اب ہم آپ کو آج سے نائب خداوند و ولی عہد جانینگے بس یہ
سُنکے برجلیس نے جو نقاب اُٹھائی برق چمکی سب اہل شہر نے چہرۂ برجلیس پر نظر کی تاب نہ لاسکے یا خداوند
کہکر سجدے کو بے ساختہ جھک گئے ادھر برجلیس نے نقاب کو درست کر لیا اُن لوگون نے سجدے سے
سر اُٹھایا تو برجلیس نے سب سے کہا کہ آپ لوگ اب مجکو نائب خداوند خیال کرین اُن سب نے کہا کہ ضرور
آپ نائب خداوند ہین وہ رعب و جلال آپکے رخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسکے دیکھنے کی کسی آنکھ کو تاب
نہین ہوتی ہے اس امر مین کوئی شک نہین ہے کہ آپ نائب خدا ہین یہ سُنکے برجلیس نے ہر ایک کو پھول
تقسیم کیے اور مجمع کے برہم ہونے کا حکم دیا سب کے سب اپنے اپنے گھرون کو گئے برجلیس پھر دربار مین
مع اہل دربار کے آیا تھوڑی سی دیر دربار کرکے دربار برخاست کیا اُس دن سے تمام دیرون مین تصویر برجلیس
کی رکھی گئی جس صورت سے تصویر آفتاب تھی اُسی کے برابر برجلیس کی تصویر بھی رکھی گئی برجلیس کی
پرستش ہونے لگی مذہب آفتاب پرستی کو بڑی ترقی ہونے لگی جس دن آفتاب نے برجلیس کو
طلب کرکے وہ احکام سُنائے تھے اور بعدہٗ اسکے برجلیس کو دربار مین پہونچا دیا تھا اور وہ تقریر بیان
کی تھی برجلیس جب دربار برخاست کرکے اپنے محل مین گیا اور اپنی مان سے کل حال بیان کیا وہ بہت خوش
ہوئی اور اپنے دل مین کہا کہ بڑا مرتبہ ملا خدائی بھی گھر مین آگئی اب کیا بات ہے جو چاہینگے وہ ہوگا یہ خیال
کرکے خاموش ہو رہی اُدھر کا حال سُنیے کہ جب آفتاب نے برجلیس کو اُسکے دربار مین پہونچا دیا تھا
اسکے بعد سومنات کی رائے سے وہ تقریر اہل دربار کے یقین دلانے کے واسطے کی اور سب کو آگاہ کیا کہ
یہ میرا نائب اور ولی عہد ہے پس سب اسکو سجدہ کیا کرین اس تقریر کے بیان کرنے کے بعد برجلیس نے
تو ادھر یہ حکم دیا تھا کہ منادی ندا کرے اور سامان جشن کیا جائے یہ تو یہ حکم دے کر محل مین چلا گیا تھا
آفتاب جو یہ تقریر بیان کرکے اپنے مقام پر واپس گیا سومنات سے جاکر کہا کہ مین سب کو یہ حکم
دے آیا ہون کہ برجلیس میرا نائب و ولی عہد ہے سب اسکو سجدہ کیا کرین میرے اس حکم سے برجلیس
کو سب نے سجدہ کیا اے استاد کیا احمق ان سب کو بنایا ہے سومنات نے کہا کہ اے آفتاب اب
تو اس امر کو ترقی دے کہ مذہب آفتاب پرستی تمام عالم مین رواج پا جائے اسکے رواج دینے سے
غافل نہ ہونا یہ کہکر کچھ عجائبات اپنی طرف سے نئے بتائے اور کہا کہ جب کوئی مشکل لاحق ہو تو مجکو بلا لینا
مین اسکی تدبیر کر دونگا اب مین جاتا ہون لاکھ لاکھ آفتاب نے روکا مگر سومنات نے نہ مانا اُسی
دن رخصت ہوکر مع اپنی دختر و زوجہ کے اپنے مکان کو روانہ ہوا یہان آفتاب نے بعد جانے اپنے
استاد کے بدر سیمتن کو حسب دستور طلب کیا وہ جو آئی وہ رات عیش سے بسر کی بوقت سحر
اُسکے محل مین اسکو پہونچا دیا بعدہ اُس مقام پر آکر بیٹھا کہ جہان سے دربار کا بھی حال معلوم ہو اور
اور بیرون قلعہ کا بھی اسنے دیکھا کہ جب دربار جمع ہوا برجلیس دربار مین آیا سب نے اسکو سجدہ کیا
جب اہل شہر جمع ہوے برجلیس نے سب کو میرے احکام سنائے سب نے اسکو سجدہ کیا یہ بہت

خوش ہوا جب برجلیس نے دربار برخاست کیا اور محل مین گیا آفتاب اُٹھکر اپنے مقام آرام پر چلا آیا اب
یون ہی ہر روز ہونے لگا برجلیس دربار کرتا ہی اور پہلے سب اہل دربار اُسکو سجدہ کرتے ہین آفتاب
بیٹھا ہوا اسیر دیکھا کرتا ہی برجلیس نے اپنے نائب ہونے کا بحکم آفتاب بہت بڑا جشن کیا بڑی خوشی ہوئی
جشن سے جب فراغت ہوئی اب یہ اس فکر مین ہی کہ کسی طرف کو لشکرکشی کرے دن سپاہ کو نوکر رکھ رہا ہی اور
فوج کی ترقی مین مصروف ہی خوب عدل و انصاف سے حکومت کر رہا ہی کوئی ناخوش نہین ہی ادھر آفتاب
اس فکر و خیال مین ہی کہ لشکر جمع ہو جائے تو مین اسکو حکم لشکرکشی کا دون اسنے وہ گنبد سحر بھی تیار کر لیا ہی
جو کہ سومنات نے بنایا تھا یہان تو لوگ اس فکر مین ہین اُدھر پرچہ نویسون اور مخبرون نے تمام اطراف
کے ملکون مین جو کہ مذہب دوسرا رکھتے تھے کوئی زمردپرست تھا کوئی لقا پرست علاوہ اسکے اور مذہب
اور وہ ملک جو اسکے ملک سے بہت وسیع تھے اور ہر ایک ملک لاکھون کا لشکر رکھتا تھا یہ خبرین پہونچائین
کہ شہر آفتاب نما مین گو کہ قبل سے مذہب آفتاب پرستی جاری تھا نہ کہ اس قدر جیسا کہ آج کل ترقی پر ہی
کل حالات یہان کے جو کچھ گذرے تھے اول سے آخر تک پرچون مین لکھکر اپنے حاکمون کی خدمت مین روانہ
کیے اُن شاہون کو جب خبر ہوئی تو اُنھون نے خیال کیا کہ جب ہم سے کوئی سوال ترک مذہب کا کرے گا
تو دیکھا جائے گا یا جب ہم پر لشکرکشی کرکے آئے گا ہم اُسکو جواب دے لینگے کیون ہم اپنی طرف سے
پہل کرین ایسے ایسے خیال کرکے ہر ایک بادشاہ خاموش ہو رہا ناظرین پر ظاہر ہو کہ جب سومنات
آیا تھا تو یہ تحریر ہو چکا ہی کہ اُسکی لڑکی بھی اسکے ہمراہ تھی اور وہ برجلیس کو دیکھکر فریفتہ ہوئی تھی چونکہ اُس
وقت تک ایسی الفت نہ ہوئی تھی کہ بیقرار ہوتی بعد جانے برجلیس کے اُسکو ایسا خیال ہوا اور محبت
نے ترقی کرنی شروع کی جب سومنات آفتاب سے رخصت ہوکر مع اپنی دختر اور زوجہ کے اپنے
مقام پر چلا آیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ آتش عشق نے اُسکو جلانا شروع کیا اور اُسکے قلب مین آتش عشق
بھڑکنے لگی فراق برجلیس کا ناگوار ہوا اسکی جدائی نے ستایا ع دل مین پوشیدہ تپ عشق بتان
رکھتے ہین ۔ آگ ہم سنگ کے مانند نہان رکھتے ہین ۔ پہلے تو اسنے دل کو سمجھایا کہ اے کم بخت
کونسی بات ہی کوئی بھی ایسا کرتا ہی کہ یون بغیر سمجھے بوجھے کسی پر مرتا ہی نہ معلوم وہ کون ہی کسی پر عاشق
تو نہین ہی اُسکا دل کسی طرف مائل تو نہین ہی بغیر دریافت حال کسی پر دل آنا بالکل عبث ہی لاکھ لاکھ
طور سے پہلے تو چاہا کہ یہ محبت دفع ہو جائے مگر ممکن نہ ہوا اب نصیحت سے وہ آگ اور زیادہ مشتعل
ہوئی اور ترقی کرنے لگی جب یہ حالت اُسنے اپنی دیکھی کہ دن بدن میری طاقت طاق ہوتی ہی قوت
جواب دیتی ہی رنگ زعفرانی ہوتا جاتا ہی آنکھون مین حلقے پڑتے ہین شب وقت مفارقت نہین کرتی
اگر یہی حالت رہی تو سب پر ظاہر ہوگا اسکے چرچے ہونگے لوگ دریافت حال کرینگے اُس وقت
کہنا پڑے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ اس طریقہ اور مذہب مین اس امر کا کوئی عیب نہین ہی جس عورت
کا جس مرد کے ساتھ الفت کرنے کو جی چاہے بلا خوف و خطر محبت کرے چاہے وہ عورت ناکتخدا ہو
چاہے صاحب شوہر ہو اپنے دل کو نہ رنجیدہ کرے اور اُسکو نہ غم مین مبتلا کرے بس مین کیون اسقدر
اپنے کو زحمت مین ڈالتی ہون یہ کیا امر ہی یہ خیال کرکے یہ اپنے مقام پر سے اُٹھی نہائی پوشاک تبدیل
کی سر سے پانون تک زیور جواہر نگار زیب تن کیا عطر سہاگ ملا فتنہ تازہ برپا کیا گویا سمند ناز کو اک
اور تازیانہ ہوا ۔ اُس عطر مین یہ صفت سحر سے پیدا کی کہ جو کوئی اُسکی خوشبو سونگھے وہ مست ہو جائے
اور اُسکے بھی دل مین الفت پیدا ہو بس اپنی صورت کو سحر سے اُسنے آراستہ کیا اور تخت سحر پر سوار

ہو کر طرف قلعہ کے چلی اور سحر سے مسکن برجلیس کو دریافت کر لیا یہان تک کہ قریب شام متصل قلعہ پہونچی
خیال کیا کہ کوئی مقام ایسا تجویز کرنا چاہیے کہ جہان اُسکو لاکر شب بھر ہم صحبت رہون مزے اُڑاؤن چونکہ
قریب قلعہ پہونچ چکی ہی ایک طرف قلعہ کے شہر ہی اور ایک جانب دریا ہی مگر قلعہ سے فاصلہ پر ہی اور دو طرف
صحرا ہین یہ تحریر ہو چکا ہی کہ یہ قلعہ وسط شہر مین واقع ہوا ہی اور دریا بھی ضرور ملا ہی بعد اس دریا کے پھر
شہر آباد ہی اور چارون طرف قلعہ کے آبادی ہی مگر فاصلہ سے پس جب یہ قریب قلعہ پہونچی اس نے ایک
جنگل مین اپنا تخت اُتارا بلندی پر سے وہ صحرا اسکو بہت پسند آیا اسنے اُسی مقام کو اپنے قیام کے لیے تجویز کیا
کہ اسی صحرا مین سحر سے عمارت تیار کر لو اور اُس شخص کو اُٹھا لاؤ یہان اُسکے ساتھ عیش سے شب بسر کرو صبح کو پھر
پہونچا دینا خود اپنے مکان کو چلی جانا شب کو تا پھر اُسکے مقام پر سے اُسکو اُٹھا لانا اور بعیش و عشرت بسر کرنا یہی
قاعدہ مقرر کر لینا اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی اگر وہ تجھکو قبول کرلے تو تو بھی اُسکی مدد کرنا اُسکی خدائی و دیانت
کو ترقی دینا ادھر تو مدد کرے گی اُدھر آفتاب تیرا ماموں مدد کرے گا بہت جلد ترقی ہوگی پس یہ خیال کرکے
اُسنے اُسی صحرا مین ایک مقام بہت پُر فضا تجویز کرکے سحر جو کرتی ہی ایک باغ کیسا عمدہ تیار ہو گیا کہ جس باغ کی
یہ حالت تھی کہ تمام باغ مین وہ وہ اشجار لگے ہوے تھے کہ جنکی صفت نہین ہو سکتی نہرین جاری تھین روش
بھری درست طائرون کے قفس درختون مین آویزان فوارے چھوٹتے ہوے لعل و سبز مچھلیان نہرون مین
تیرتی ہوئین بلبلین خوش فعلیان کر رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین طائر چہک رہے ہین ہواے سرد کے
جھونکے آرہے ہین اشجار کثرت اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے ہین چار دیواری باغ کی طلاے خالص کی ہی
وسط باغ مین ایک بارہ دری بہت نفیس چھت پردون سے آراستہ فرش مخمل کیا ہوا چھپر کھٹ لگا ہوا مسند
آراستہ ہر قسم کے سامان سے پیراستہ سحر سے تیار کی بیرون بارہ دری ایک چبوترہ سنگ مرمر کا جسکو اُسنے
سحر سے مرمر کا تیار کیا تھا اُسپر شمگیرہ زربفتی کہ جسکی چوبین طلائی تھین کھنچا ہوا موتیون کی جھالر منقش کی
اسکی بنا مین گرد چبوترہ گملے رکھے ہوے اُنمین خوشبو دار گلون کے درخت لگے ہوے فرش کیا ہوا کل سامان
مرکشی موجود سحر سے نوکر چاکر بھی پیدا کر لیے یہ سب انتظام کر لیا اُسکو اسی انتظام مین پہر بھر رات کے
قریب گذر گئی خوب روشنی کرا دی اب یہ اُسی وقت تخت سحر پر سوار ہو کر داخل قلعہ ہوئی اور محل مین
گئی اور برجلیس کی خوابگاہ کے قریب جب یہ محل مین گئی تھی اسنے دیکھا تھا کہ کل اہل محل اپنے اپنے
مقام پر جاگ رہے ہین اسنے سحر کرکے سب کو غافل کر دیا جب سناٹا ہوا یہ برجلیس کی خوابگاہ مین
پہونچی دیکھا یہان بھی جو لوگ پہرے وغیرہ پر مقرر ہین غافل ہین یہ اب تو برجلیس کی مسہری کے قریب آئی
دیکھا کہ دوشالہ تانے سو رہا ہی منھ پر سے دوشالہ سرکا کر دیکھا کہ یہ سو رہا ہی یا بیدار ہی مگر سوتا پایا دیکھا
کہ نقاب منھ پر پڑی ہی اسنے دوشالہ اُسی طرح سے منھ پر ڈال دیا اور اُٹھا کر اپنے تخت پر لا کر لٹایا اور
اسکی مسہری پر ایک پتلا سحر کا اُسکی صورت کا بنا کر لٹا دیا اور وہی دوشالہ اُسکو اوڑھا دیا کہ شاید کوئی
بیدار ہو کر ادھر آئے تو دیکھے کہ بادشاہ ندارد ہی تو اُسی وقت سے تہلکہ پڑ جائے گا اس سے کیا حاصل
جب وقت ظاہر کرنے کا آئے گا تو ظاہر کرینگے یہ تدبیر کرکے اور تخت سحر کو اُڑا کر اُس باغ مین جو کہ
تیار کر گئی تھی زیر شمگیرہ مسند پر لا کر لٹایا اور ہوشیار کیا برجلیس کی جو آنکھ کھلی کیا دیکھتا ہی کہ مین ایک
نئے مقام پر ہون نہ وہ میرا محل ہی نہ میرے لوگ ہین یہ حیران ہوا کہ یہ کیا مقام ہی کیا پھر خداوند نے
طلب کیا ہی یا مین خواب دیکھ رہا ہون یہ خیال کرکے آنکھین بند کر لین ثمرات نے جو دیکھا کہ اسنے آنکھین
کھول کر بند کر لین آواز دی کہ ای جوان نائب خداوند کیون آنکھین بند کر لین ذرا آنکھین کھول کر دیکھو کہ

یہ کون مقام ہی اور مین کون ہون اب تو برجلیس نے یہ صدا سنکے اپنے حواس درست کیے کہ یہ نئی صدا کہان سے
آئی جو کہ کبھی نہ سُنی تھی اور آنکھین کھول کر دیکھا کہ مین ایک تکیہ کے نیچے مسند پر لیٹا ہون روشنی خوب
ہو رہی ہی خوشبو پھولون کی آرہی ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی کہ ایک نازنین مہ جبین دھانی پوشاک
پہنے ہوے جواہر مین غوطہ لگائے میرے پہلو مین بصد ناز و ادا بیٹھی ہی یہ دیکھتے ہی بیقرار ہو گیا اور اُٹھ
بیٹھا کہ کسی کا کیسا سجا ہوا باغ ہی اسنے باغ کی طرف تو رخ بھی نہ کیا مگر اُس نازنین کی طرف بغور دیکھا اُسنے
بھی اسکی جانب دیکھکر مسکرا دیا اور بسبب شرم سر جھکا لیا اب تو برجلیس سنبھل کر بیٹھا اور اُسکے پہلو مین
بیٹھ گیا اور کہا کہ ای ملکہ یہ کون مقام ہی اور تمہارا کیا نام ہی ثمرات نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی
پھر برجلیس نے یہ سوال کیا کہ مجھکو مقام سے اور اپنے نام سے آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ مین یہان کیونکر
آیا اور مجھکو کون لایا اگر یہ نہ بیان کروگی تو اس حیرت سے حیران ہوکر پریشان ہونگا تب اُسنے کہا کہ آگاہ
ہو کہ یہ مقام بہشت ہی اور مین حور جنان ہون مین تم کو تمہارے مکان سے یہان لائی ہون جس دن کہ
تم بالاے آسمان خداوند کے پاس آئے تھے مین نے تم کو دیکھا تھا اُس دن سے مین تم پر عاشق ہوئی تھی
مگر موقع نہ ملتا تھا کہ مین تم سے ملتی آتش فراق سے جلتی تھی یہان تک کہ آج مجھکو موقع ملا مین تم کو اُٹھا لائی
یہ جو اُسنے کہا کہ مین حور ہون اور یہ باغ بہشت ہی برجلیس بہت خوش ہوا کہ خداوند کی بڑی عنایت ہی
کہ حور جنت میرے اوپر عاشق ہوئی ہی اب تو بخوبی میری عزت ہوگی یہ خیال کرکے اُس سے اختلاط کرنے لگا
یہان تک کہ پردے شرم و حیا کے درمیان سے اُٹھ گئے راز و نیاز ہونے لگا شراب کا جام چلنے لگا تخلیہ تو تھا
ہی کسی کا خوف نہ تھا اس شعر کا مضمون حسب حال تھا ؎ چو خانہ خالی و معشوق مست ناز بود ✣ توان
گریست بر آن کس کہ پاکباز بود ✣ نہ یہ بات مانع تھی کہ بدون عقد کے کوئی امر نہ ہو انکے مذہب مین سب
جائز ہی غرض کہ باہم صحبت ہوئی رات بھر بآرام بسر ہوئی بوقت صبح ثمرات نے برجلیس کو اُسکے محل
مین پہونچا دیا آپ اپنے مکان کو روانہ ہوئی اب یہی دستور ہو گیا کہ ثمرات روز آتی تھی اور برجیس کو
اُٹھا لے جاتی تھی اُسی باغ سحر مین رات بھر بعیش و عشرت بسر کرتی تھی ثمرات نے بھی بہت سے عجائب
سحر سے بنالے کہ جنکا ذکر ہوگا ایک تختی سحر سے بنا کر برجلیس کے گلے مین ڈالی جسکی خاصیت یہ تھی کہ جسکے
گلے مین وہ تختی ہو اُسپر کوئی غالب نہین آسکتا ہی کیسا ہی زبردست پہلوان ہو وہ زیر کرلے اور
ایک خاک بنا کر اُسکے جسم پر ملے کہ جسکے سبب سے اُسکی یہ طاقت ہوگی کہ اگر وہ قصد کرے تو پہاڑ کو زمین
سے اُکھیڑ لے برجلیس نے لشکر بھی جمع کر لیا ادھر آفتاب نے سحر سے ایک بارگاہ بنائی کہ جو مخمل سرخ
کی تھی اُسکے ستون تمام جواہر نگار تھے اُسمین وہ کام کیا ہوا تھا کہ جسکے دیکھنے سے عقل انسانی چکر
مین آ جائے تمام بارگاہ مین کئی ہزار دنگل و کرسیان بچھی تھین وسط مین تخت مکلل بجواہر تھا اُس تخت
پر تصویر آفتاب برابر اُسکے تصویر برجلیس بنی ہوئی تھی کلس بارگاہ طلائی تھا اُسپر بھی تصویر آفتاب بنی تھی
اُسپر چھتر قائم تھا کہ وہ ہمہ وقت گردش کرتا تھا جب ہوا آتی تھی تو تمام بارگاہ خوشبو سے مہک جاتی تھی
ہر ستون بارگاہ سے یا نائب خداوند کی صدا آتی تھی اور ایک نقارہ بنایا ہی کہ جسکی یہ خاصیت ہی کہ جہان
تک اُسکی صدا جائے گی اُس مقام کے باشندون کا یہ حال ہوگا کہ اُنکی قلب ماہیت ہو جائے گی اور
یہی دل خواہش کرے گا کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرلو اور ایک علم بنایا ہی کہ جو بالکل ہم صورت
آفتاب ہی اُسکے پھریرے پر تمام کار چوبی کام کیا ہوا ہی مگر سب کام مین ہر مقام پر تصویر آفتاب
بنی ہوئی ہی چھتر اُسکے طلائی ہی اُس علم مین جو آفتاب بنا ہوا ہی اُس سے ایسی روشنی ظاہر ہوتی ہی

کہ اگر شب تاریک مین وہ نشان نکالا جائے اور جہان نصب کیا جائے اُس مقام پر بارہ کوس تک روشنی جائے گی ایسی روشنی ہوگی کہ جس روشنی مین انسان بخوبی کام کر سکے گا اور دن مین بھی اُسکی ایسی ہی روشنی ہوگی اُس بارگاہ کا نام بارگاہ برجیسی تھا اُسی پر بخط جلی لکھا تھا علم کا نام آفتاب نما اُس علم کے پھریرے پر تعریف آفتاب و نائب آفتاب یعنی برجیس کی بخط طلائی تحریر تھی آفتاب جب یہ سب سامان درست کر چکا تو اُسنے وہ بارگاہ وہ نقارہ وہ علم تینون چیزین ایک درہ کوہ مین جو کہ بیرون شہر آفتاب نما تھا رکھین اور چالیس ہزار سواران مسلح باساز و یراق مرصع کار و وردیان طلائی کام کی کہ جن کے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی رکھین اور اُسپر سحر کیا کہ وہ درہ پوشیدہ ہو گیا لطف یہ تھا کہ چالیس ہزار مرکبون کا بھی سامان تھا مع زین و لگام کے اور ایک صندوق مین بہت نادر کار اسلحہ اور پوشاک نفیس و یراق اسپ رکھکر اور یہ اُسپر لکھدیا کہ این برائے برجیس اور ان سب پر یہ تحریر کر دیا کہ این برائے لشکر برجیس یہ سب تدبیر کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا کہ اتفاق سے ایک دن برجیس جو سوار ہوکر شہر کی گشت کو قلعہ سے نکلا قلعہ کی و شہر کی گشت کرکے بیرون شہر اس خیال سے گیا کہ آج شکار کھیلون اُسوقت حکم دیا کہ سامان صید افگنی حاضر کرو مین تھوڑے عرصہ تک شکار کھیلونگا یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کل سامان شکار حاضر کیا گیا یہ مشغول شکار ہوا اُدھر آفتاب نے جو خیال کیا کہ یہی وقت ہے کہ اسکو اُس مقام پر پہونچاکے وہ اشیا دلوا دون بس یہ خیال کرکے اُسی وقت ایک پرچہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ اے نائب من یہان سے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہے اُسکے درہ مین تیرے واسطے کچھ اسباب رکھا ہوا ہے تجکو لازم ہے کہ تو اُسکو حاصل کرنے کیونکہ وہ تیرے لیے ہے اُسکے حاصل کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ تو یہان سے اکیلا مشرق کی طرف جا جب چالیس قدم کے فاصلہ پر پہونچے تو یہ اسم جو کہ اس کاغذ پر لکھا ہوا ہے وہان کی خاک پر پڑھکر دم کرنا فوراً تزلزلہ ہوگا اور غبار بلند ہوگا تو خوف نہ کرنا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ پہاڑ ظاہر ہوگا اُسکے دہنہ پر ایک اژدرہا بیٹھا ہوا منھ سے شعلہ آتش چھوڑتا ہوگا تو اُس سے کہنا کہ اے افعی قدرت تو ہٹ جا مین اس مقام پر سے اپنی امانت لے لون وہ بزبان انسان گویا ہوگا کہ تم کون ہو اور کیا نام رکھتے ہو اور کیا تمھاری امانت ہے اور کس مقام پر ہے تم کہنا کہ اے افعی قدرت مین نائب و ولی عہد خداوند ہون میرا نام برجیس آفتاب پرست ہے میری امانت اس درے مین ایک بارگاہ ہے کہ جسکا نام بارگاہ برجیسی ہے اور ایک نقارہ ہے کہ جسکو نقارۂ قدرت کہتے ہین ایک علم ہے کہ جسکا نام علم آفتاب نما ہے اور ایک صندوق اسلحہ ہے جسپر میرا نام لکھا ہے اور چالیس ہزار سوارون کا سامان مع اسلحہ و یراق مرکب و پوشاک ہے یہ میری امانت ہے وہ اژدر یہ سنکے ہٹ جائے گا تو فوراً اُس درے مین جانا وہان سب اشیا تیرے لیے رکھی ہین اپنے قبضہ مین لانا جب تیرا قبضہ ہو لے تو تو کھڑے ہوکر اور میرے مقام کی طرف منھ کرکے کہنا کہ اے خداوند یہ امانت مین نے اپنی پائی مین اسکو لیے جاتا ہون یہ کہکر چلے آنا درے پر وہی اژدرہا بیٹھا ہوگا اُس سے کہنا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون میرے آنے تک حفاظت کرنا کہ مین اسکو یہان سے لے جاؤن لشکر مین جاکر اور لوگون کو لاکر یہ سب اُٹھالے جانا اب جب لشکر کشی کرنا یہ علم آگے ہو یہ نقارہ بجتا ہو اسی بارگاہ مین دربار کرنا یہ بارگاہ ہمراہ ہو سوا اسکے اور بھی خیمہ وغیرہ ہون مگر یہ ضرور ہو اسمین فرق نہ ہو یہ تحریر کرکے بذریعہ سحر کے برجیس کی گود مین ڈالدیا برجیس نے جو دیکھا کہ ایک رقعہ میری گود مین خود بخود کسی طرح سے آگیا اُسکو اُٹھاکر جو دیکھا اور اُسکا مضمون پڑھا بہت خوش ہوا بغیر کسے سُنے جانب مشرق

روانہ ہوا جس طرح سے اُس پرچہ مین تحریر تھا اُسی طور سے سب کام کیے اور لشکر مین آکر لوگون کو ہمراہ لے جاکر
بارگاہ و نقارہ و علم و صندوق وغیرہ اُس درے سے نکلوایا اور اپنے ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوا
اُدھر وہ اژدر جو سحر کا تھا خود بخود غائب ہو گیا چونکہ اُسکو آفتاب تھا اسی قدر حکم تھا کہ جب یہ اسباب
سب اس مقام سے چلا جائے تو تو بھی اپنے مقام کو چلا جانا تیری یہی خدمت ہی وہ اپنے مقام کو چلا گیا
ادھر برجلیس وہ سب اشیا لے کر داخل شہر ہوا تمام شہر مین شہرت ہو گئی کہ نائب خداوند شکار کو گئے تھے
وہان اُنھون نے کوئی طلسم فتح کیا یہ اشیا وہان سے لائے ہین بڑی عنایت اُنکے اوپر خداوندی ہی کیسے
کیسے کام بنتے ہین شکار کو گئے تھے کہ یہ اسباب ملا یہی چرچا تمام شہر مین ہونے لگا برجلیس داخل شہر ہوا
اور اُسی وقت حکم دیا کہ چالیس ہزار کا لشکر جو کہ بہت جرار ہو کل ہمارے روبرو حاضر ہو ہم اُسکو اپنے
طور سے درست کرینگے سپہ سالار کو طلب کر کے حکم دیا کہ کس قدر سپاہ ہی اُسنے عرض کیا کہ قریب سات
لاکھ کے سوار و پیدل علاوہ افسر و عملے کے ہونگے یہ سُنکے حکم دیا کہ اس سات لاکھ سے چالیس ہزار
سوار جو کہ نہایت جری اور بہادر اور آزمودہ کار ہون انتخاب کر کے حاضر کرو کل ہم اُنکو کچھ علم دینگے
سپہ سالار نے عرض کیا بہت بہتر یہ حکم دے کر داخل قلعہ ہوا سب کو رخصت کر کے محل مین گیا اپنی
مان سے ساری حالت بیان کی وہ بہت خوش ہوئی جب رات ہو گئی ثمرات نے بذریعہ سحر کے برجلیس
کو اُٹھا منگوایا ادھر آفتاب نے بدر کو اپنے پاس طلب کیا بدر نے کہا کہ خداوند آج آپ کے نائب
کو یہ اشیا صحرا سے دستیاب ہوئین آفتاب نے کہا کہ اُسکے لیے تو امانت کئی ہزار برس سے رکھی تھین کیون نہ
دستیاب ہوتین وہی تو مالک اُنکا ہی بدر بہت خوش ہوئی یہان برجلیس نے سب حال ثمرات سے بیان
کیا وہ بھی خوش ہوئی دل مین کہنے لگی کہ ماموں جان نے خوب اسکو احمق بنا رکھا ہی اسکا انجام خوب
ہو گا تمام عالم آفتاب پرست ہو گا یہ خیال کر کے اپنے سحر سے دریافت کیا کہ آیا اُن اشیا کی کیا خاصیت
ہی یہ کس شغل کے دی ہین اب جو دریافت کری ہی تو وہی خاصیت پائی جو تحریر ہو چکی ہین اب تو یہ
بہت خوش ہوئی اور برجلیس سے کہا کہ تم کو یہ وہ اشیا ملین جو کہ کبھی کسی کو کسی وقت نہ ملی تھین اور
نہ ملینگی تم بڑے صاحب اقبال اور صاحب نصیب ہو اور جو جو خاصیت تھی سب بیان کی برجلیس بہت
خوش ہوا رات بعشرت بسر کی بوقت صبح اپنے مقام پر آیا وہان سے دربار مین آیا سب نے سجدہ کیا حکم
احکام جاری ہونے لگے کہ سپہ سالار نے آکر عرض کیا کہ چالیس ہزار مع افسرون کے حاضر ہین یہ سُنکے
برجلیس مع اہل دربار کے اور وہ صندوق لے کر جلوخانہ مین آیا سب کو اپنے روبرو طلب کر کے ایک
ایک دستہ اسلحہ کا مع زرہ و خود و بکتر و دو بلغہ و چار آئنہ و جوشن و دستانین و موزے وغیرہ و سپر و کمان
و ترکش و شمشیر و گرز و یراق اسپ کا مرحمت کیا جیسا جو افسر و سوار تھا اُسکو اُسکی لیاقت کے موافق دیا
یہ سب اسلحہ وغیرہ طلائی تھے زرہ و بکتر تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی سپہ سالار کو بھی اُسکے مرتبہ کے
لائق دیا اور اُن سب کو حکم دیا کہ تم یہ لباس و اسلحہ اُسوقت اپنے جسمون پر آراستہ کیا کرنا جب کہ
ہم سوار ہون اور ہمارے تخت کے گرد تم لوگ رہنا اور جہان ہمارا لشکر جائے اُس حالت مین تمھاری
جگہ قلب لشکر مین جہان ہمارا تخت ہو گا ہو گی گویا تم لوگ ہماری سواری کے ہمراہ رہا کرو اُن سب نے
سجدہ کیا اور سلام کر کے وہ اشیا لے لین اور رخصت ہو کر اپنے مقام پر چلے اُس دن سے اُن چالیس
ہزار کا لقب لشکر خداوندی ہو گیا اُس دن سے لوگ اُنکی بڑی عزت کرنے لگے برجلیس نے یہ قاعدہ
مقرر کیا کہ جو اسلحہ و پوشاک مع تاج کے اُسکو اُس درے سے ملی تھی پہن کر دربار مین آتا تھا اور تخت

سلطنت پر متمکن ہوتا تھا اب مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی برجلیس نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ دوپہر
تک شکار و دربار مین رہتا ہی بعد دوپہر کے دربار برخاست کرکے فنون سپہ گری کے حاصل کرنے مین کوشش
کرتا ہو ایک پہر بھر یہ شغل رہتا ہی بعد اُسکے ناچ و رنگ کی صحبت برپا رہتی ہی رات کو ثمرات کے ہمراہ عیش
کرتا ہی ایک زمانہ اسی طور سے بسر ہوا کہ اب تو شہر و ن شہر و ن مشہور ہو گیا کہ مذہب آفتاب پرستی خوب
مذہب ہی اور بڑی ترقی پر ہی آفتاب نے خیال کیا کہ اب برجلیس کو حکم لشکر کشی کا دینا چاہیے کہان تک
اسی شہر مین رہنا چاہیے یہان برجلیس نے بھی فنون سپہ گری سے فراغت حاصل کر لی تھی کسی امر کی
اُسکو ضرورت نہ تھی شہرہ آفاق ہر فن مین طاق تھا بہت چست و چالاک تھا سہ ہر فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا ✤ جب یہ بخوبی آفتاب پر ظاہر ہو گیا اب اُسنے خیال کیا ضرور ہی کہ یہ لشکر کشی کرے
کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا جب مجھ ایسا ساحر اسکی مدد کرے گا علاوہ میرے سومنات ایسے ساحر سے
کون مقابلہ کر سکتا ہی میرے سبب سے وہ بھی مدد کرے گا جب ہم دو ساحر زبردست اسکے مربی ہون گے
تو کون اسکے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی اور کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہی اسکے قبضہ مین تمام عالم ہو گا
یہ ہر مذہب کو نیست و نابود کر دے گا بس فوراً اُسنے ایک پرچہ لکھکر جسوقت برجلیس تخت حکومت پر
دربار مین بیٹھا تھا اور دربار جمع تھا سے برجلیس کے روبرو رکھدیا برجلیس نے اُٹھا کر پڑھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ تم کو
لازم ہی کہ اب لشکر کشی کرنے کی تدبیر کرو اور اپنے لشکر کو تیار کرو کیونکہ تمھارے پاس لشکر کم نہین ہی دوسرے
تم کو کوئی لشکر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ تم نائب ہمارے ہو ہم تمھاری مدد کرینگے لشکر صرف تزک و احتشام
کے لیے درکار ہی جو ملک کہ تمھارے ملک کے قریب ہین پہلے اُنکو اپنا تابع کرو اُنکین اپنا مذہب رواج
دو اپنے نام کا سکہ جاری کرو اُسکے بعد اور ملکون کی طرف کوچ کرو جو بغیر جنگ و جدل تمھاری اطاعت
قبول کرے تو خیر ورنہ اُس سے مقابلہ کرکے اُسکے ملک پر قبضہ کر دو خواہ اُسکو قتل کرو خواہ گرفتار کرو جب
لشکر تیار ہو جائے گا تو حکم دینا کہ پیش خیمہ نکلے مگر جب تک ہم کوئی دوسرا حکم نہ دین اُسوقت تک
پیش خیمہ نکلنے کا حکم نہ صادر کرنا ہم وقت و ساعت نیک دیکھ کر تم کو کوچ کرنے کا حکم دینگے یہ جو مضمون
برجلیس نے تحریر پایا چہرہ اُس کا فرزند کا فرط خوشی سے تعل ہو گیا اُس پرچہ کو سب اہل دربار کو پڑھکر
سُنایا اور سپہ سالار کو حکم دیا کہ لشکر کو تیار کرو اور ہمہ وقت آمادہ سفر رہو نہ معلوم کس وقت حکم ملے اس
غرض سے لشکر تیار رہے جب حکم ملے اُسوقت فوراً کوچ کرین عرصہ نہ ہونے پائے اُسنے عرض کیا ایسا
ہی ہو گا آپ اطمینان رکھین جیسا حکم فرمایا ہی اُسی کے موافق ہو گا آپ کے حکم کے خلاف نہ ہو گا جس وقت
دربار مین یہ حکم و احکام جاری ہوے تھے ایک تاجر کہ نام اُسکا خواجہ خلیل تھا وہ بھی دربار مین موجود تھا اُسنے
بھی یہ تقریر سُنی اور خیال کیا کہ اسکی حکومت کو بڑی ترقی ہوتی جاتی ہی بڑی خرابی ہوئی جو ملک کہ اسکے
ملک کے قریب ہین اُنکے حاکم بے خبر ہونگے یہ دفعتہً اُنپر لشکر کشی کرے گا اور وہ نہایت پریشان ہونگے
اُنکے ملک تباہ ہونگے اسکو ترقی ہوگی مین جس جس ملک مین اپنا مال فروخت کرنے جاؤنگا اُنکو یہان کے
حال سے اور اسکے قصد سے آگاہ کر دونگا تاکہ وہ لوگ ہوشیار تو ہو جائین یہ خیال کرکے بادشاہ سے
رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکا مال فروخت ہو چکا تھا اس نے اُسی دن وہان سے کوچ
کیا ایک طرف کو روانہ ہوا یہان برجلیس نے دربار برخاست کیا محل مین گیا سب اپنے اپنے مقام کو
روانہ ہوے برجلیس تو ہر روز دربار حسب قاعدہ کرتا ہو لشکر اسکا تیار ہی اسکو یہ انتظار ہی کہ حکم ہو تو
مین لشکر کشی کرون مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اپنا کوس نیابت بجاؤن اور علم ولی عہدی

و خدائی بلند کردن اور مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اسکو تو اس خیال مین رکھا جاتا ہی

اب حال مین خواجہ خلیل کے قلم فرسائی کی جاتی ہی و حال حاکم خونریزیہ و مرد شیر افگن تحریر ہوتا ہی اور دیگر حالات برجلیس اور دیگر بادشاہون کا معرض تحریر مین آتا ہی

ناظرین کو معلوم ہو کہ خواجہ خلیل جو شہر آفتاب نما سے کوچ کر کے چلا بعد طی مراحل و قطع منازل شہر خونریزیہ مین پہونچا تمام شہر مین خبر منتشر ہوئی کہ تاجر آیا ہی بہت اسباب نفیس اُسکے ہمراہ ہی چونکہ قاعدہ یہ ہی کہ جب کوئی تاجر آتا ہی تو پہلے کل اسباب لے کر دربار بادشاہ مین جاتا ہی جب بادشاہ خرید کر لیتا ہی تو پھر اور اہل شہر خرید کرلیتے ہین پس خلیل نے اُس دن تو اسباب کے اُتارنے مین بسر کیا اور سرا مین اُترا جب رات گذری بوقت صبح درباری کپڑے پہن کر اور تمام اسباب تجارتی اپنے ہمراہ لے کر طرف دربار کے چلا یہان دربار خونخوار خونریز حاکم خونریزیہ کا آراستہ تھا تمام اراکین سلطنت و افسران لشکر و وزیران بہت حاضر دربار تھے ہر ایک اپنے مقام پر بصد شوکت و صولت بیٹھا ہوا تھا دربار پہلوانون و افسرون سے مملو تھا چار لاکھ سپاہ کے افسر حاضر دربار تھے خود بادشاہ دعوی پہلوانی رکھتا تھا جس قدر پہلوان و سردار دربار مین تھے وہ سب اسکے زیر کیے ہوے تھے اسنے سب کو زیر کیا تھا ایک پہلوان اسکے لشکر مین تھا کہ وہ بادشاہ کو بہت عزیز تھا نڈر جری اور باتمیز تھا اُسکا نام شیر افگن تھا وہ شیر کو زندہ گرفتار کر لیتا تھا واقعی جو کہ اُسکا نام تھا اُسی کے موافق اُسکا کام تھا اسم بامسمی تھا بادشاہ اُسکو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا وہ بھی بادشاہ کو اپنا ولی نعمت اور مربی سمجھتا تھا ایام طفلی سے نمک شاہی سے پرورش پائی تھی مرد نمک حلال و باغیرت تھا بادشاہ و اہل شہر کا مذہب لقا پرست تھا اپنے مذہب پر سب جان و دل سے فدا تھے تمام ملازم شاہی باوفا تھے بادشاہ بہت عادل اور منصف تھا ظلم کو پسند نہین کرتا تھا مرد جری و بہادر تمام مردون کا دوست نامردون کا دشمن تھا حیا و مروت اُسکا کام تھا اس امر مین اُسکا بڑا نام تھا کہ بادشاہ خونریزیہ سپاہی دوست ہی لشکر بھی اُسکا بڑا جرار تھا ہر وقت لڑائی کا خواستگار تھا جس ملک پر یہ لشکر کشی کر کے گیا سواے ظفر کے کبھی شکست نہ پائی کئی ملک اُسنے مقابلہ کر کے زیر حکومت کیے ہین اُن ملکون کے بادشاہ خراج دیتے ہین اگر لقا پرست نہ ہوتا تو اُسکو یہ کہنا زیبا تھا کہ نڈر امرد باخدا ہی سواے اس نقص کے کہ وہ کافر تھا اور سب اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ رکھتا تھا خلاصہ یہ کہ دربار اُسکا آراستہ تھا درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک تاجر حاضر در دولت ہی باریابی چاہتا ہی حکم ہوا کہ اندر بھیج دو دیکھین کیا کیا اسباب لایا ہی اور کدھر سے اُسکا آنا ہوا ہی کچھ اہل اسلام کا بھی اُسکو حال معلوم ہی کہ اُنکا لشکر کہان ہی اور اب اُنکا کیا قصد ہی افسوس یہ ہی کہ وہ ادھر لشکر کشی کر کے نہین آتے ورنہ اُنکو یہان جنگ کا لطف ملتا اکثر اوقات ایسے ایسے تذکرے اسلیے دربار مین ہوا کرتے تھے اسکو از حد شوق تھا اور وہ اخبار دیکھا کرتا تھا کہ جسمین اہل اسلام کی جنگ و پیکار کا مذکور ہوتا تھا یہ اُنکو دیکھکر بہت خوش ہوتا تھا کہ واقعی یہ لوگ بڑے جری اور بہادر ہین جرأت انپر ختم ہی جب کہ یہ درگہ سالار نے عرض کیا اور بادشاہ نے یہ حکم دیا اُسنے بیرون دربار آکر کہا کہ جاؤ بادشاہ نے طلب فرمایا ہی خواجہ خلیل مع اپنے ملازمون اور اسباب کے دربار مین گیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجالایا حکم بیٹھنے کا ملا تسلیم کر کے کرسی چوبی پر بیٹھ گیا ملازمون نے اسباب روبرو رکھدیا اُسنے پہلے ایک لعل بیش قیمت نذر شاہی کیا

اُسکے بعد جو جو اسباب کی بادشاہ کو ضرورت تھی اُس سے دریافت کیا جو کچھ اُسکے پاس تھا اُسنے پیش کش کیا اور جو مقام قیام پر تھا اُسکا اقرار کیا کہ کل حاضر کردونگا بادشاہ نے اُس اسباب سے جو کہ پسند آیا لے لیا اور باقی واپس کر دیا اور کہا کہ جو اسباب کہ تم نے لانے کا اقرار کیا ہی وہ بھی دیکھ لیا جاے جو اُسمین پسند آئے گا وہ لے لیا جائیگا باقی تم کو واپس کیا جائیگا اسکی اور اسکی قیمت ہمراہ ملے گی اُسنے عرض کیا کہ یہ غلام آپ کی مہربانی اور پرورش کا خواستگار ہی جو حکم حضور نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی یہ مال اور جو حضور پسند فرمائین سر حضور سے نثار ہی بلکہ میری جان تک حاضر ہی مین غلام ہون یہ مال کیا حقیقت رکھتا ہی بادشاہ نے کہا کہ تم مجکو بڑے مرد معقول معلوم ہوتے ہو اُسنے عرض کیا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی ہی ورنہ بندہ کسی لائق نہین ہی جیسا صاحب اخلاق مین نے حضور کو پایا سواے اہل اسلام کے ایسا خلیق کسی کو نہین پایا خلق کا خاتمہ آپ پر ہی یا اہل اسلام پر اُنمین کا ایک ایک ادنا شخص ایسا خلیق ہی کہ مین کیا عرض کرون وہ لوگ تو ہمہ تن خلق ہین خصوصا صاحبقران و اُنکی اولاد و سردار ایسے ہین کہ کچھ اُنکے خلق کی حالت بیان نہین ہوسکتی ہی ادنا ادنا سے یون ملتے ہین کہ جیسے کوئی اپنے برابر والے سے ملتا ہی ویسا ہی لطف مجکو یہان بھی حاصل ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہی امر تو انسان مین ہی ورنہ حیوان و انسان مین کیا فرق ہی بے خلق آدمی بہترست از دواب ✻ دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب ✻ یہ کہکر کہا کہ تم اپنے نام سے تو ہم کو آگاہ کرو کیونکہ تم اب کی مرتبہ پہلے یہان آئے ہو خواجہ خلیل نے عرض کیا جی ہان واقعی ابکی مرتبہ میرے آنے کا اتفاق ہوا ہی حضور اصل امر یہ ہی کہ مجکو ممالک اہل اسلام سے مہلت نہین ہوتی ہی کہ مین اور ملکون مین جاؤن جو کچھ اسباب میرے پاس ہوتا ہی وہ اُنھین ملکون مین صرف ہو جاتا تھا حضور حسن اتفاق سے ابکی مرتبہ میرا آنا ادھر ہوا اُنکی ملکون مین گیا مگر جیسا دربار مین نے آپ کا دیکھا جیسے سردار حضور کے دربار مین ہین ایسے کسی بادشاہ کے یہان نہین دیکھا نہ ایسا دربار آراستہ پایا واقعی آپ کے دربار کا طریقہ اہل اسلام کے دربار سے ملتا ہی اور پہلوان بھی بے مثل ہین اہل اسلام کے سردارون سے مشابہ ہین بہت جی خوش ہوا بادشاہ نے کہا کہ اپنا نام بتاؤ تو ہم تم سے کچھ حال دریافت کرین خواجہ نے عرض کیا کہ غلام کو سب خواجہ خلیل بازرگان کہتے ہین اس نام سے یہ حقیر مشہور ہی بادشاہ نے کہا کہ اے خواجہ خلیل یہ بیان کرو کہ آج کل لشکر اسلام کس مقام پر ہی اور کس فکر مین ہی خواجہ خلیل نے عرض کیا کہ حضور صاحبقران ثانی جو افسر لشکر اسلام تھے مع ایک سو چالیس سردارون اور عزیزون کے اپنے لشکر کو بدیع الملک کے سپرد کرکے اور اُنکو صاحبقران کرکے طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لے گئے ہین بعد اُنکے تشریف لے جانے کے صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق گئے کہ وہ ایک طلسم ہی تعاقب مین آئینہ اندام کے جو کہ طلسم آئینہ کا خدا تھا اور خدائی کرتا تھا تشریف لے گئے ہین اور عزیز و اقربا صاحبقران کے جو کہ اُنکے ہمراہ گئے ہین وہ تو خیر باقی اپنے ملکون پر جو کہ اُنھون نے فتح کیے تھے چلے گئے اہل اسلام کی تو یہ خبر ہی جو کہ مین نے عرض کی علاوہ اسکے اور اُنکا حال مجکو نہین معلوم نہ اُنکے قصد سے اطلاع ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ کچھ معلوم ہی کہ بدیع الملک جو نہ طاق پر گئے تھے اُنھون نے اُسکو فتح کیا یا نہین خواجہ نے کہا کہ مجکو ایک عرصہ مدید ہوا کہ مین ظلمات مین تھا جب کہ مین ظلمات کو گیا تھا تو اہل اسلام مین یہ بند و بست ہو رہا تھا جو کہ عرض کیا اُسکے بعد سے مجکو یہ حال نہین معلوم ہوا مین ظلمات مین جا کر بعارضہ تپ مبتلا ہو گیا دو برس تک صاحب فراش رہا طاقت زائل ہو گئی تھی اور تنہا بیٹھنا دشوار تھا تین برس تک یہ نوبت رہی اب تو برس دن سے مین نے تجارت شروع کی ہی

ابھی مین اہل اسلام کے ملکون کی طرف براے تجارت گیا بھی نہین ہون بادشاہ نے کہا کہ اب کدھر سے آتے ہو
عرض کیا فی الحال تو یہ حقیر شہر آفتاب نما سے آتا ہی بلکہ اوربہت سے ملک ظلمات سے یہان تک بلے انمین خرید و
فروخت کرتا ہوا اس ملک مین حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہ اُن ملکون کی حالت بیان کرو کہ کیسے ملک ہین کیا
حالت ہی آبادی کیسی ہی حاکمون کے مزاج کیسے ہین رعایا کچھ شاد ہی سوداگر نے عرض کیا کہ جن جن ملکون
مین یہ حقیر گیا سب کو آباد پایا رعایا کو شاد دیکھا ہر ایک بادشاہ اپنے ملک کے بند وبست مین مصروف
ہی مگر جب شہر آفتاب نما مین آیا تو یہان کا رنگ دیکھکر میرے حواس جاتے رہے ایک ماہ کامل مین اُس شہر مین
رہا رفور نئے حکم واحکام سُنے بادشاہ نے کہا کہ وہ کیا نئے حکم واحکام جاری ہوتے ہین خواجہ نے کہا کہ
خداوند عرض کرتا ہون مین ہر روز دربار مین جاتا تھا بادشاہ کو مین نے دیکھا کہ وہ ابھی کم سن ہی بادشاہ
نے کہا کہ وہ تو ضعیف ہوگا حاکم شہر آفتاب نما کا خورشید ہی جس شہر کا تم ذکر کرتے ہو اُسکا اور کچھ نام
ہوگا کیونکہ اُس ملک کے حاکم کو خورشید آفتاب پرست کہتے ہین خواجہ نے عرض کہ مین کیونکر حضور کی
بات کو جھوٹ کہون مین تو دیکھ آیا ہون کوئی پندرہ سولہ برس کا سن ہوگا بہ چلبس نام بڑا خوش کلام
ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ خیال کیا جائے کہ خورشید کا پسر ہوگا تو اُسکے سواے ایک لڑکی کے کوئی
لڑکا نہین ہوا تمام عمر اُسکی اسی امید مین بسر ہوگئی علاوہ اسکے اُس لڑکی کی بھی شادی نہین ہوئی نہ وہ
شادی کرنے پر راضی ہوتی ہی کہ مین یہ خیال کرون کہ داماد کو سلطنت پر بٹھا دیا ہوگا اگر خورشید
مرجاتا تو ہم کو اس امر کی ضرور اطلاع دیجاتی ہم پر کیا منحصر ہی جو بادشاہ اُس ملک کے اطراف وجوانب
مین ہین سب کو آگاہ کیا جاتا گو ہر ایک مذہب جدا اور طریق دوسرا رکھتا ہی مگر اُس اقلیم مین یہ قاعدہ
ہمیشہ سے مقرر چلا آتا ہی کہ جس بادشاہ کی اولاد مین کوئی لڑکا نہ ہو اور وہ مرجائے تو تمام اقلیم کے
بادشاہ جمع ہونگے اور اُسکی لڑکی کو تخت حکومت پر بٹھا دینگے اگر لڑکا ہوگا تو کوئی ضرورت نہین وہ
خود سلطنت کرے گا اور ہم کو آگاہ کردے گا کہ فلان شخص نے اس تاریخ قضا کی اب مین یہان کا
حاکم ہون یہان کا یہ طریقہ ہی اگر خورشید مرجاتا تو ہم کو ضرور بالضرور خبر ہوتی مگر ایک امر ہی کہ ہم نے کئی
سال سے اور ملکون کے اخبار بھی نہین دیکھے ہین کہ حال معلوم ہوتا شاید کوئی واقعہ ہوا ہو کوئی لشکر کشی
کرکے آیا ہو اُسنے خورشید کو قتل کیا ہو اور اپنا قبضہ کرلیا ہو یا خورشید نے اپنی زندگی مین اپنے کسی عزیز
کو اپنا ملک دے دیا ہو تو وہ دوسری بات ہی وہی حاکم ہو ہان تم بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ حضور وہ
بادشاہ ہر وقت نقاب پوش رہتا ہی اور سُنا گیا ہی کہ اہل شہر بادشاہ کو ہر صبح جب حاضر دربار ہوتے ہین
سجدہ کرتے ہین مین نے جو وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا سب نے یہ بیان کیا کہ یہ جو حاکم وقت ہین انکو
خداوند نے اپنا نائب وولی عہد کیا ہی اور یہ فرزند ہین خداوند کے بطن سے ہماری ملکہ کے اور ایک دختر بھی
انکی ہمشیر ہین وہ بھی نور خالص خداوند سے بنی ہین یہ دو اولادین خداوند آفتاب کی ہین جو کہ ہمارے
ملک مین بزرگ خیال کیے جاتے ہین اور یہ لائق پرستش ضرور ہین بدین سبب ہم سجدہ کرتے ہین انکو اپنا خداو
نائب خداوند ضرور جانتے ہین حضور دریافت کرنے سے یہ امر ظاہر ہوا کہ خورشید کی دختر کو اُنکے خداوند
اپنے تصرف مین لائے ملکہ اسی سبب سے مرد کے نام سے نفرت رکھتی تھی کیونکہ خداوند کی مرضی تھی کہ مین
اُسکے ساتھ عقد کرونگا تو یہ بادشاہ خورشید کا نواسہ ہی اور خداوند کا فرزند ہی خداوند نے ہم کو اسکی
بندگی اور سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ہی ہم بموجب حکم خداوند سجدہ کرتے ہین یہ کہکر خواجہ نے ابتدا سے
جو حال سُنا تھا کہنا شروع کیا حمل کا ظاہر ہونا سب کا غوغا کرنا ملکہ کا قسم کھانے پر راضی ہونا اور

قسم کھانا آگ سے سلامت نکلنا سب کا یقین کرنا کہ ضرور خداوند نے ملکہ کے ساتھ عقد کیا ہی اُس دن سے سب کا ملکہ کی عزت کرنا بعد نو ماہ کے لڑکے کا پیدا ہونا اُسکی پرورش ہونا خورشید کا برجلیس نام رکھنا اس لڑکے کے ڈیڑھ برس بعد لڑکی کا پیدا ہونا اُسکی بھی خوشی کرنا یہان تک کہ ان دونون کا سن تمیز کو پہونچنا خورشید کا انپر محبت کرنا برجلیس کا پڑھ لکھکر و دیگر فنون سے فراغت کرنا بموجب حکم خداوند خورشید کا برجلیس کو تخت پر بٹھانا آپ نائب ہونا اور اُسکا سلطنت کرنا یہ کہکر عرض کیا کہ حضور ایک نئی چیز مین نے شہر آفتاب نما مین دیکھی ہی جو کہ مین نے کبھی نہین دیکھی تھی وہ یہ ہی کہ وسط شہر مین ایک قلعہ بنا ہی آج کل برجلیس کا تخت کا اُسی قلعہ مین ہی اُس قلعہ کی یہ حالت ہی کہ تمام قلعہ کی عمارت نقرئی و طلائی ہی اور وہ وہ عمارت ہی کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی اور تعجب خیز یہ امر ہی کہ ہر مقام پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی اور اُن آفتابون سے روشنی مثل خورشید اصلی کے پیدا ہوئی ہی بیچ کا جو برج قلعہ کا ہی اُسکے اوپر ایک بہت بڑا آفتاب بنا ہوا ہی کہ جسکی یہ حالت ہی کہ اُسکی روشنی دن کو مثل آفتاب کے اور رات کو مثل ماہتاب کے ہوتی ہی یون تو کوئی مقام آفتاب سے خالی نہین ہی اور اُس قلعہ مین باغ ایسے ایسے ہین کہ جن مین ہمیشہ بہار رہتی ہی کبھی خزان نہین آتی ہی کیسی صاف صاف نہرین جاری ہین کہ مین کیا عرض کرون ان سب امرون کے علاوہ یہ امر سب سے زیادہ حیرت انگیز و تعجب خیز ہی کہ جسکو مین عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ اُس قلعہ سے کسی قدر بلند ایک آسمان بنا ہوا ہی اور ایسا صاف و شفاف ہی کہ جو عمارات اور باغات وغیرہ اُسپر بنی ہین سب زیر آسمان سے نظر آتی ہین اُسپر بھی عمارت طلائی ہی کیسے کیسے نفیس جانور اُس عمارت کی دیوارون پر بیٹھے ہین حضور میرے تو حواس اس کارخانے کو دیکھکر جاتے رہے لطف یہ ہی کہ شہر مین سے یا قلعہ مین سے جس مقام پر بیٹھو وہ آسمان نظر آتا ہی مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے اس قلعہ کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی اور اسکا مالک اپنے نائب کو کیا ہی اور یہ آسمان اپنے واسطے پیدا کیا ہی کیونکہ اُنکا قصد ہی کہ کچھ دنون دنیا پر رہین جو جو مذہب کہ دنیا پر مروج پائے ہوے ہین اُنکو نیست و نابود کرین اور اپنا مذہب اور اپنی پرستش کو ترقی دین اور اپنے نائب کو سجدہ کرائین چنانچہ حضور اُس آسمان پر خداوند آفتاب رہتے ہین وہ اُنکا مسکن ہی مگر ایک بات ہی کہ ہر وقت اُس آسمان پر سے بارش گل ہوتی ہی حضور یہ نئی خبر مین نے اُس ملک مین دیکھی بادشاہ نے کہا کہ واقعی نئی بات ہی ہان اور کچھ بیان کرو یہ تو تم نے عجیب قصہ بیان کیا اُسنے عرض کیا اور سماعت فرمائیے کہ ہر ایک اہل شہر کے گلے مین تصویر آفتاب پڑی ہوئی ہی کیا امیر کیا فقیر اور مذہب آفتاب پرستی کو بڑی ترقی ہی اس قلعہ اور آسمان کے ظاہر ہونے کے کئی برس بعد خورشید مرگیا اہل شہر مین یہ امر مشہور ہی کہ خداوند نے بادشاہ کو بہشت کی سیر کے لیے روانہ کیا ہی بعد چند روز کے پھر وہ پردہ دنیا پر بہشت سے آئین گے اُس دن سے برجلیس کا حکم و احکام جاری ہوا ہی وہی سلطنت کرتا ہی سلطنت کیسی گویا خدائی کرتا ہی بڑا رعب و داب ہی بڑا جاہ و حشم ہی کوئی اُسکے حکم سے باہر نہین قدم رکھتا ہی یہ تو سب امر شنید نہین جو کہ مین نے دیکھا وہ حضور مین عرض کیا اسی طور سے ایک زمانے سے چلا آتا ہی برجلیس کو سب نائب خداوند و خدا اپنا تصور کرکے اُسکو سجدہ کرتے ہین اب بڑی ترقی ہوتی جاتی ہی لوگ مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین ابھی تھوڑے دنون کا ذکر ہی کہ پانسو آدمی کسی طرف سے اُس شہر مین آئے تھے اُنھون نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا یہ میرے روبرو واقعہ گذرا مین تو ہر روز دربار مین جایا کرتا تھا ایک دن جو برجلیس شکار کو گیا تو صحرا سے ایک بارگاہ اور ایک نقارہ اور ایک علم لایا ہی اور چالیس ہزار سوارون کا سامان

مع اسلحہ وغیرہ لایا تھا سب کو تقسیم کیا بڑا سامان اُسکے پاس جمع ہو گیا ہی لشکر بھی قریب ساتھ آٹھ لاکھ کے
فراہم کر لیا ہی اب اُسکا قصد ہی کہ جو جو ملک میرے شہر کے قریب ہین اُنپر لشکر کشی کر کے اپنا مطیع کرون اور
اُنسے خراج لون اور مذہب آفتاب پرستی اُنمین رواج دون جو حاکم و بادشاہ میری اطاعت کرے خیر
ورنہ اُسکو قتل کرون تمام عالم مین مذہب آفتاب پرستی رواج پائے لوگ مجکو سجدہ کرین یہ اُسکا قصد تھا
مگر اُسنے ابھی سامان نہین کیا تھا ایک دن دربار جمع تھا مین بھی موجود تھا کہ ایک پرچہ اُسکے پاس خود بخود
کہین سے برابر تخت کے آیا اُسمین صاف صاف یہ تحریر تھا کہ ای نائب من تم کو لازم ہی کہ اب لشکر کشی
کرو اور تمام ملکون کو برباد کر دو اپنی خدائی کو ترقی دو یہ تحریر برجلیس نے سب اہل دربار کو سُنائی مین نے بھی
سُنی اُسنے یہ ظاہر کیا کہ پہلے مین اُن ملکون پر لشکر کشی کرونگا جو کہ قریب ہین جب میرے پاس لشکر کثیر
ہو جائے گا تو مین ممالک اسلام کی طرف رخ کرونگا اُسی وقت اُسنے لشکر کے تیار ہونے اور سامان
سفر کے فراہم ہونے کا حکم دیا مین نے جو سُنا خیال کیا کہ یہ بڑا مرتد ہی اور کوئی بادشاہ جو کہ یہان اس کے
قریب ہین اسکے قصد سے ماہر نہ ہونگے یہ لشکر لے کر اُنکے اوپر دفعۃً پہونچے گا وہ لوگ پریشان ہونگے مین
تو تجارت کے لیے نکلا ہون ہر ملک مین جاؤنگا سب کو آگاہ کرونگا یہ خیال کر کے چونکہ میرا مال تو فروخت
ہو چکا تھا مین نے اُسی روز وہان سے سفر کیا اور حضور کے ملک مین پہونچا یہ واقعہ مین نے دیکھا تھا یہ سُنکے
بادشاہ بہت ہنسا اور بہت سے امر خواجہ نے برجلیس کے ملک کے بیان کیے تھے جو اس کے حال مین تحریر
ہو چکے ہین جو خواجہ خلیل نے اہل دربار سے سُنے تھے ان باتون کو سُنکے خونخوار بہت ہنسا اور اہل دربار کی طرف
متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ کیا خوب ایسے واقعے شہر آفتاب نما مین گذر گئے اور ہم کو بالکل خبر نہ ہوئی واقعی خواجہ
خلیل نے بڑی دانائی کی جو ہم کو آگاہ کر دیا ورنہ خرابی ہوتی یہ تو کبھی نہین ہوتا کہ وہ ہمارے مقابلہ کو آتا اور
ہم اُسکا مذہب قبول کرتے یا اُسکی اطاعت کرتے مگر جنگ عظیم واقع ہوتی طرفین کا لشکر کام آتا پھر
جسکو خداوند تعالی فتح دیتے وہ حکومت کرتا اور اب کیا یہ نہ ہوگا مگر اب ایک امر ہی کہ میری راے تو یہ ہی کہ
وہ کہین لشکر کشی کر کے ادھر آئے یہ امر بالکل خلاف شجاعت ہی کہ ہمپر کوئی سپاہ لے کر مقابلہ کے لیے
آئے آج تک تو ایسا نہین ہوا ہی کہ کوئی ہم پر لشکر کشی کر کے آیا ہو ہمیشہ ہمین سب پر لشکر لے کر گئے ہین
یہ تو بالکل ہماری بہادری کے خلاف ہی کہ وہ شخص ہم پر لشکر کشی کر کے آئے کہ جسکے باپ کا کوئی نشان
نہ ہو اور بالکل ایک افترا اور فقرہ اہل دنیا کے گمراہ کرنے کے لیے بنا لیا ہو اسکی کوئی اصل نہین ہی یہ سب
اشیا آفتاب و ماہتاب زمین آسمان شجر و حجر سب پیدا کیے ہوے خداوند تعالی کے ہین بھلا آفتاب
مین کب یہ قدرت ہی کہ وہ خدائی کرے یہ بھی کہین کسی کے مُنھ سے سُنا ہی یا کسی کتاب مین دیکھا ہی
یا کبھی زمانہ ما قبل مین گذرا ہی کہ آفتاب آسمان پر سے اُتر کر آیا ہو اور بصورت بشر پیدا ہی ہو یہ تو
ہم کو کبھی یقین نہ آئے گا زمانہ تعالی مین جو کہ اُسکا خالق تھا آسمان پر سے اُسکی خدمت مین تو آیا نہین
کیا حقیقت رکھتے ہین اور آفتاب بھی مثل اور ستارون کے ایک ستارہ ہی جو کہ گردش کرتا ہی اسکو
ستارہ کہتے ہین وہ کوئی فرشتہ بھی نہین ہی کوئی حور بھی نہین ہی کوئی غلمان نہین کہ خورشید کی
لڑکی کے حسن پر عاشق ہو کر زمین پر آیا ہو اُسنے یہ فکر کیا ہو کوئی جادوگر ہی جس نے ان سب کو ورغلا ن
رکھا ہی یہ سب کارخانے سحر کے ہین جو کہ خواجہ نے بیان کیے ہین مگر ہم کو کیا تھا اگر وہ ہماری طرف رخ
نہ کرتا اور ملکون مین اپنے مذہب کو رواج دیتا تو ہم کو کوئی غرض نہ تھی کہ ہم اُس سے مقابلہ کرتے اب تو
یہ خیال ہی کہ وہ پہلے ہمارے ملک پر آئے گا پھر اور طرف جائے گا اس سے بہتر یہ امر ہی کہ ہم خود کیون نہ

اُسکے ملک پر جاکر اُس سے مقابلہ کرین کیون وہ ادھر آئے بلکہ پہلے اُسکو نصیحت کرین کہ کیون تو نے گمراہی
پر کمر باندھی ہی کیون اپنے کو سجدہ کراتا ہی جو خورشید کا مذہب آفتاب پرستی تھا اُسی پر قائم رہ ہم لوگ
تیری عزت نہین کرنیکے کیونکہ نہ معلوم تیرا باپ کون ہی اگر وہ اسپر عمل کرے اور اپنے کردار سے باز
آئے تو خیر ورنہ مقابلہ کرین جسکے مقدر مین فتح ہو اُسی کے ملک پر لشکر کشی کرکے جانا میری راے مین
خوب ہی دوسرا امر یہ ہی کہ ایک عرصہ بعید ہوا اس اقلیم کو آباد ہوے آج تک کسی نے بابت مذہب کے
کسی سے مقابلہ نہین کیا ہمیشہ بابت ملکون اور دیگر امور کے مقابلہ ہوا کیے جو جس مذہب کا ہوا وہ
اپنے ملک پر قابض رہا اور اُسنے اپنا مذہب اپنے ملک مین جاری کیا دوسرے سے کوئی غرض نہین کیا
نہ ہم نے کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی کی زبان سے سُنا یہ کیا بات کہ اسنے نئی بات ایجاد کرنا چاہی ملک
آفتاب نما ہمیشہ سے خورشید کے بزرگون کے قبضہ مین رہا اور اُسی خاندان کے لوگ بادشاہ ہوتے
آئے کسی نے کبھی کسی کی اطاعت نہین کی نہ خراج دیا اور غیر اقلیم کے جو ملک فتح کیے اُس سے بیشک
خراج لیا گیا جیسے کہ مین لیتا ہون پھر ہم کیونکر گوارا کرینگے کہ کسی کی اطاعت کرین اور اُسکو خراج
دین اسکا سر اُسی مقام پر کچلنا بہتر ہی تاکہ یہ اور زیادہ سربلندی نہ کرے اور دوسرے ذلکو بھی عبرت ہو کہ اگر ہم ایسا
کرینگے تو یہی حال ہمارا بھی ہوگا اگر اسمین غفلت کی تو اورون کو بھی جرأت ہوگی پھر تو سب لشکر کشی کرنے
لگینگے جو زیادہ قوت رکھتا ہوگا وہ تمام اقلیم پر قبضہ کرلے گا ایک مذہب ہو جائے گا برسون کے
طریقہ مین فرق آئے گا علاوہ اسکے تمام اقلیم مین ایک تلاطم عظیم مچ جائے گا بس سواے اس تدبیر کے
اور کوئی تدبیر نہین ہی مین تو ضرور لشکر کشی کرونگا اور جس بادشاہ کا جی چاہے وہ کرے ہر ایک کو اپنے
اپنے فعل کا اختیار ہی یہ جو بادشاہ نے کہا اہل دربار تو اسکی خصلت سے واقف تھے کہ جو زبان سے
کہتا ہی اسپر عمل کرنا ہی چاہے جان پر بن جائے مگر اپنے قول کی پابندی کا ضرور خیال رہتا ہی بدین سبب
سب نے اپنی راے بھی موافق راے بادشاہ کے ظاہر کی عرض کیا کہ جو حضور کی راے ہی بہت عمدہ
اسکے خلاف کوئی راے ظاہر نہین کرسکتا ہی ہم سب بھی آپ کی راے کے پابند ہین جو اہل دربار
نے کہا خونخوار بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم پرسون طرف شہر آفتاب نما
کے مع لشکر کے کوچ کرینگے اسکا ایک فرزند ہی وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ خلیق اور بہادر ہی حسین بھی
بہت ہی اُسکا نام لعلان خونریز ہی اسنے عرض کیا کہ اے والد بزرگوار مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا بادشاہ
نے کہا کہ اے فرزند میری راے یہ ہی کہ تم یہان رہو سلطنت کرو کیونکہ اگر تم بھی میرے ہمراہ چلوگے تو
یہان کون رہے گا جو کہ حاکم ہو شاہزادے نے عرض کیا اور کسی کو یہان کا حاکم آپ مقرر فرمائیے مجکو
ہمراہ لے چلیے بادشاہ نے کہا کہ یہ نہین ہوسکتا ہی کہ یہان کا حاکم اور کسی کو کرون سواے تمھارے
غرضکہ شاہزادہ خاموش ہورہا بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین گیا سب اہل دربار اپنے اپنے
مکان کو روانہ ہوے خواجہ خلیل نے مقام قیام پر آئے یہان وزیر نے سامان سفر درست ہونے کا حکم دیا
اُدھر سپہ سالار نے لشکر کو حکم شاہی سے آگاہ کیا کہ جلد سامان کرو پرسون بادشاہ یہان سے طرف شہر
آفتاب نما کے کوچ کرینگے یہ حکم جو لشکر نے سُنا یہ تو ہر وقت مقابلہ کا جویا رہتا تھا خوش ہوگیا کوئی لشکری
ایسا نہ تھا کہ جسکا چہرہ فرط خوشی سے لعل نہ ہو اُسیوقت سے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا یہان تو یہ بند و بست
ہی جب وہ رات اور دن تمام ہوا صبح ہوئی خونخوار نے دربار کیا سب حاضرین دربار حاضر دربار ہوے
دربار آراستہ ہوا خلیل وہ اشیاے کہ جو کہ بادشاہ نے طلب کی تھین حاضر ہو کر پیشکش شاہی

کین بادشاہ نے پسند فرمائین اور روپیہ اُنکی قیمت کا خزانہ سے دلوا دیا گیا اور بہت کچھ اُسکو انعام عطا
اور ایک خلعت گران قیمت مرحمت ہوا وہ تسلیم بجا لاکر رخصت ہوا چونکہ اُسکو تعجیل تھی کہ ان ملکون سے
بہت جلد فراغت کرکے ممالک اسلام مین پہونچون اور شاہان اسلام کو اس حال سے آگاہ کردون تاکہ وہ
اپنی تدبیر سے غافل نہ ہون اسنے اُسی دن وہان سے کوچ کیا اور یہ اب اپنا قاعدہ اسنے مقرر کیا ہی
کہ جس ملک مین جاتا ہی اُس ملک کے بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کردیتا ہی اپنا مال فروخت کیا اور دوسری
طرف کو روانہ ہوا اب ان بادشاہون کا حال جو جسنے اپنی راے کے موافق کیا ہی آیندہ تحریر ہوگا خواجہ
خلیل کو تو اُدھر اسی فکر مین روان رکھا جاتا ہی اور شہر خونریز کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ بھی دن
گذرا اور وہ دن آیا کہ جس دن خونخوار نے کہا تھا کہ مین سفر کرونگا وزیر سے دریافت کیا سب لشکر و
سامان سفر تیار ہی اُسنے عرض کیا کہ سب تیار ہی جس وقت حضور کا جی چاہے سفر فرمائین لشکر تیار
ہی یہ سُنکے بادشاہ نے اپنے فرزند کو ملک کا حاکم کیا اور آپ مع تین لاکھ سپاہ کے اور اپنے سپہ سالار
کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا یہ تو ادھر سے کوچ کرکے اور لشکر کو لے کر ادھر کو چلا ہی یہان برجلیس
اس خیال مین ہی کہ جب حکم خداوند ہو تو مین سفر کرون کہ خونخوار قطع منازل و طی مراحل کرکے مع لشکر
قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا بیرون شہر مقام وسیع لائق جنگ و پیکار و پُر از آب و گیاہ دیکھکر لشکر کو
اُترنے کا حکم دیا لشکر اُترنے لگا پڑاو ہونے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے بارگاہ شاہی برپا ہوئی
بازارین آراستہ ہوگئین ادھر بادشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور سب سردار وغیرہ اپنے اپنے
خیمون مین گئے چونکہ وہ دن تو لشکر کے اُترنے وغیرہ مین تمام ہوگیا شام ہوگئی اُس روز تو خونخوار
نے یہ خیال کیا کہ آج تو مین یہان پہونچا ہون کل برجلیس کے نام نامہ لکھونگا اسی خیال مین وہ رات
بسر کی اتفاق سے جس روز یہ لشکر آیا تھا چند ہرکارے لشکر برجلیس کے کسی ضرورت سے بیرون شہر
آئے تھے کہ اُس مقام پر انکا گذر ہوا جہان یہ لشکر اُتر رہا تھا انھون نے جو لشکر اُترتے دیکھا یہ صورتین
بدل کر داخل ہوے اور کسی سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اسنے صاف صاف کہدیا کہ یہ بادشاہ
خونریزہ کا ہی براے مقابلہ برجلیس آفتاب پرست کے آیا ہی یہ سُنکے ہرکارے اور طرف کو چلے گئے
اور باہم صلاح کی آج کی رات تو اسی لشکر مین بسر کرو کل بوقت صبح اسکے لشکر کے بادشاہ کو دیکھکر
اور دربار کی حالت دریافت کرکے اپنے شہر مین جائینگے اور نائب خداوند کو خبر کرینگے جب یہ راے
باہم کر چکے تو وہ رات اُسی لشکر مین اُنھون نے بسر کی چونکہ لشکر اسی روز آیا تھا کوئی بند و بست نہ ہوا تھا
یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی بوقت صبح تمام لشکر بیدار ہوا بطریق لقا پرستان اُنھون نے پوجا کیا
بعدہ سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکل کر طرف بارگاہ بادشاہ کے روانہ ہوے دربار آراستہ ہوا
خونخوار بھی بیدار ہوکر اور سب کامون سے فراغت کرکے دربار مین آیا تخت پر جلوہ گر ہوا وہ ہرکارے
بھی صورت بدلے ہوے دربار مین موجود تھے کہ خونخوار نے دبیر کی طرف دیکھکر حکم دیا کہ ایک نامہ
بنام برجلیس آفتاب پرست کے اس مضمون کا تحریر کردے کہکر مضمون اُسکا بتایا دبیر نے اُسی مضمون کا
نامہ تحریر کرکے پیش کیا بادشاہ نے دیکھکر حکم دیا کہ لفافہ کرکے حاضر کرو اسنے لفافہ کرکے اور مہر شاہی
سے مزین کیا روبرو بادشاہ کے حاضر کیا جب نامہ تیار ہوگیا تو بادشاہ نے کہا کہ اے سرداران
بارگاہ تم مین کوئی ایسا مرد بھی ہی کہ جو نامہ میرا برجلیس کے پاس پہونچادے اور اسکا جواب لائے
بس یہ سُننا تھا کہ اپنے دنگل پر سے مرد شیر افگن اُٹھا اور روبرو بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ انحضرت کو

یہ غلام بجا لائے گا بادشاہ نے سر سے پانون تک اُسکو دیکھا اور کہا کہ تم کیون اُٹھے یہ کوئی مشکل کام نہ تھا
کہ جسکو کوئی نہین کرسکتا تھا کوئی اور یہ کام کرلیتا اگر اب مین تم کو نہین جانے دیتا ہون تو میرے
قاعدے کے خلاف ہوتا ہی خیر لو یہ نامہ تمھین لے جاؤ اور اسکا جواب لاؤ اُس مرد جری نے وہ نامہ
لے لیا اور تسلیم کی اور اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گیا ان ہرکارون نے یہ سب واقعہ دیکھا اور دربار کو پہلوانون
سے ایسا آراستہ پایا کہ با وصفیکہ اُس اقلیم مین اب فی الحال برجلیس کا دربار خوب تھا اور ہزارون
سردار و پہلوان خورشید نے نوکر رکھے تھے اور بعد خورشید کے برجلیس نے بھی نوکر رکھے تھے مگر یہ بات
نہ تھی ایسا دربار انھون نے خواب مین نہ دیکھا تھا انکے جو اس جاتے رہے خیال کرنے لگے کہ باوجودیکہ
ہمارا آقا و مالک نائب خداوند ہی اور سب اُسکو سجدہ کرتے ہین اور قریب آٹھ لاکھ کے لشکر ہی اُسکے
دربار مین حاضر ہوتے ہین مگر یہ رعب و داب نہین ہی جو کہ ہم اس بادشاہ کے دربار مین دیکھتے ہین
باوجودیکہ ہمارے بادشاہ کے دربار مین اب یہ نیا قاعدہ جاری ہوا ہی کہ دربار مین کوئی کلام نہین کرسکتا ہی
سب کو خاموش بیٹھنے کا حکم ہی سب سر جھکائے بیٹھے رہتے ہین کوئی کسی سے کلام نہین کرتا ہی مگر یہ حالت
نہین ہی جو کہ اس دربار کی ہی یہ دونون اپنے اپنے دل مین ایسے ایسے خیال کر رہے تھے کہ دربار برخاست
کیا گیا اپنے اپنے خیمون کو سب روانہ ہوے مرد شیر افگن جو دربار سے اپنے خیمہ مین پہونچا فوراً
لباس تبدیل کیا اور دوسری پوشاک پہن کر اور ایک ہزار سوار ہمراہ لے کر بطور نامہ بر کے طرف شہر
آفتاب نما کے چلا وہ ہرکارے جو کہ دربار مین تھے جب کہ دربار برخاست ہوا دونون نے باہم یہ صلاح
کی کہ جب نامہ بر روانہ ہوگا تو ہم اس سے قبل یہان سے روانہ ہونگے اور جاکر خبر دینگے یہ صلاح باہم
کر رہے تھے دیکھا کہ نامہ بر اپنے خیمہ سے نکلا اور مع ایک ہزار سوار کے طرف ہمارے شہر کے چلا یہ دونون
بھی اُسکے لشکر مین مل گئے اور چلے کہ نامہ بر قریب شام متصل شہر پناہ پہونچا اپنے ہمراہیون سے صلاح
کی کہ اس وقت یہان قیام کرو بوقت سحر داخل شہر ہوکر دربار مین جا بیٹھینگے اور جواب نامہ حاصل کرینگے
سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت خوب ہی بس اُس قدر دن جو کہ باقی تھا اسی مقام پر بسر
کیا رات ہوگئی رات بھی بسر کی بوقت سحر اُٹھے اور اپنے قواعد مذہبی ادا کرنے مین مصروف ہوے
وہ دونون ہرکارے فوراً اسی وقت داخل شہر ہوے یہان قلعہ مین برجلیس کا دربار جمع تھا سب
سردار حاضر دربار ہوچکے تھے کہ برجلیس برآمد ہوا سب نے پہلے اُسکو سجدہ کیا وہ تخت پر متمکن ہوا
کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے آداب شاہی بجا لائے اور بعد دعا دے کر عرض کیا کہ خداوند یہ غلام بیرون
شہر کل ایک ضرورت سے گئے تھے ایک طرف جو ہمارا گذر ہوا تو ہم نے دیکھا کہ لشکر کثیر اُس صحرا مین اُتر
رہا ہی ہم نے جاکر جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر حاکم خونریزیہ کا ہی آپ کے مقابلہ کے لیے وہ
لشکر کشی کرکے آیا ہی ہم نے اُس لشکر مین شب بسر کی صبح کو اُسکے دربار مین گئے تو اُسکے دربار کو پہلوانون
سے آراستہ پایا ایک ایک اپنے وقت کا رستم و سہراب معلوم ہوتا ہی خوب آراستہ دربار تھا ہم اُسی
مقام پر موجود تھے جب بادشاہ نے بنام حضور ایک نامہ تحریر کرایا اور ایک اپنے سردار کے ہاتھ آپ کے پاس
روانہ کیا جب دربار برخاست ہوا وہ سردار مع ایک ہزار سوار کے نامہ لے کر ادھر کو چلا ہم بھی اُسکے
ہمراہ چلے قریب شام شہر کے نزدیک پہونچ کر قیام کیا ہمنے بھی اُسی جگہ قیام کیا اس وقت قبل اُسکے روانہ
ہونے کے ہم حاضر خدمت ہوے تاکہ آپ کو خبر کرین یہ جو برجلیس نے سنا تو ہرکارون کو انعام
دے کر رخصت کیا اور فکر کرنے لگا حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے یہ حکم دے کر اور اُس آسمان

نقلی کی طرف منہ کرکے کہا کہ یا خداوند شہر خونریز کے بادشاہ نے لشکر کشی کی ہی اور قریب شہر آکر اترا ہی میرے پاس نامہ روانہ کیا ہی اسکا نامہ بر آتا ہی اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی صدا آئی کہ ای نائب میرے تمام پہرون پر حکم پہلے روانہ کردے کہ کوئی نامہ برکو نہ روکے آنے دے جس طور سے آتا ہی اور اپنے دربار کو خوب آراستہ کر اور دیکھ کہ نامہ میں اسنے کیا تحریر کیا ہی بعد اسکے پھر ہم حکم دینگے جو ہم کو مناسب ہوگا اسپر عمل کرنا یہ صدا سنکے برجلیس نے فوراً حکم دیا کہ سب مقاموں پر حکم پہونچا دیا جائے کہ کوئی نامہ برکو نہ روکے آنے دے یہ حکم دینا تھا کہ تمام شہر و قلعہ دار و درگہ سالار کو حکم پہونچ گیا کہ نامہ برکو نہ روکنا حکم خداوندی ہی کہ جسطور سے آئے آنے دینا مزاحمت نہ کرنا یہ حکم سنکے سب حیرت میں آئے کہ نہ کوئی نامہ بر آتا ہی نہ کوئی اور یہ کیسا حکم ہم کو ملا ہی یہ لوگ تو اس فکر میں تھے کہ ادھر مرد شیر افگن اپنے ضروری امور سے فراغت کرکے مع اپنے لشکر کے داخل شہر ہوا شہر کو خوب آباد پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع دیکھا صرافہ ترو تازہ آراستہ پایا چاندی بازار میں جواہرات کا ہر دوکان پر انبار دیکھا ہر جگہ کٹورہ بج رہا ہی اہل شہر اپنے کاروبار میں مصروف ہیں خرید و فروخت میں دلال دوکاندار اپنے حق کے لیے لڑ رہے ہیں کہیں کمروں پر کسبیان بیٹھی ہیں تماشہ میں شامل رہی ہیں ایلچی ان سب مقاموں کو طی کرکے قریب عمارت شاہی کے پہونچا اس مقام کو خوب آباد پایا ایلچی نے اپنے ایک ہمراہی سے کہا کہ دریافت کرو کہ دربار شاہی کہاں ہی کیونکہ یہی عمارت شاہی ہی یہاں تو کوئی طریقہ دربار کا نہیں معلوم ہوتا ہی اگر یہاں دربار ہوتا تو سرداروں کی سواریاں در دولت پر موجود ہوتیں یہ سنکے ایک سوار نے اہل شہر سے دریافت کیا کہ بادشاہ کا دربار کہاں ہی گو کہ عمارت شاہی یہ ہی مگر یہاں کوئی طریقہ دربار کا نہیں ہی چند آدمیوں نے کہا کہ تم کو دربار سے کیا غرض ہی اسنے کہا کہ ہمارے افسر اعلی اپنے بادشاہ کا نامہ لے کر آئے ہیں وہ دربار میں جایا چاہتے ہیں تب اسنے کہا کہ ای بھائی قبل میں یہاں بادشاہ رہتے تھے اور دربار بھی ہوتا تھا جب سے قلعہ قدرت ظاہر ہوا ہی اور بادشاہ کو حکم خداوند ہوا ہی کہ تم اس قلعہ میں قیام کرو اور وہیں دربار بھی کرو اس دن سے بادشاہ اسی قلعہ میں دربار کرتے ہیں وہ سامنے قلعہ ہی وہ سوار یہ سنکے اپنے افسر کے قریب آیا اور جو کچھ اس سے سنا تھا بیان کیا مرد شیر افگن نے اسی قلعہ کا رخ کیا جب سے یہ شہر میں داخل ہوا ہی تو اسنے ایک روشنی علاوہ روشنی آفتاب کے دیکھی ہی اسکو حیرت ہی کہ یہ روشنی کیسی ہی مگر یہ مرد عاقل ہی اسنے کسی سے دریافت نہیں کیا اب تو یہ خاموش طرف قلعہ کے چلا جاتا ہی جب یہ کسی قدر قریب پہونچا تو اسنے دیکھا کہ ایک آسمان زیر آسمان اور قائم ہی اور اسپر طلائی عمارت بنی ہوئی ہی اور ایک آفتاب اسپر بنا ہوا ہی کہ یہ روشنی اسی آفتاب کی ہی اب جو قریب پہونچا تو دیکھا کہ قلعہ تمام گنگا جمنی ہی اور وسط قلعہ میں ایک برج طلائی ہی اسپر بھی آفتاب بنا ہوا ہی اس سے بھی روشنی پیدا ہوتی ہی قلعہ کے پھاٹک پر بھی آفتاب بنا ہوا ہی اب یہ قلعہ میں داخل ہوا اسکو کسی نے نہ روکا نہ کوئی مزاحم ہوا اسنے کوئی مقام آفتاب سے خالی نہیں پایا جو حالت کہ خواجہ خلیل نے یہاں کی بادشاہ سے بیان کی تھی سب مشاہدہ کی وہی سب کیفیت تھی جو کہ قبل میں تحریر ہو چکی ہی یہ سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا عمارت قلعہ نقرئی و طلائی دیکھی اور آسمان نقلی قلعہ پر سایہ افگن پایا اور اسپر سے پھول برستے دیکھے تمام قلعہ کو باغات سے آراستہ دیکھا جب یہ در دولت پر پہونچا ادھر برجلیس سے آفتاب نے کہا کہ ای نائب ما بدولت ایلچی آگیا ہی کسی سردار کو اسکے استقبال کے لیے روانہ کرو یہاں اس عرصہ میں دربار آراستہ ہو چکا تھا جب اسکا سنا تھا کہ فوراً برجلیس نے ایک سردار کو کہ نام اسکا زحل تیغ زن

تھا حکم دیا کہ تو ایلچی کا استقبال کرکے دربار میں لے آوے بموجب حکم برجلیس اپنے دنگل پر سے اٹھکر طرف
جلوخانہ کے چلا اُدھر نامہ بر نے درگہ سالار سے کہا کہ ہماری خبر کردو کہ ایک نامہ بر حاضر دربار ہوا چاہتا ہے
اُسنے کہا کہ کچھ خبر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ تشریف لے جائیں آپ کی خبر قبل سے ہو گئی ہے کوئی خبر
کرنے کی حاجت نہیں ہے یہ سنکے نامہ بر نے اپنے ہمراہیوں کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا آپ اکیلا
پردہ اٹھا کر چلا ادھر سے وہ سردار جو کہ برائے استقبال چلا تھا آپہونچا اسکو دیکھکر کہنے لگا کہ کیا
آپ ہی نامہ لے کر آئے ہیں شیر افگن نے کہا کہ جی ہاں میں ہی نامہ بر ہوں اُس سردار نے
جو شیر افگن کو دیکھا سردار زبردست پایا اُسکے چہرے سے رعب و داب شجاعت آشکار دیکھے کہا
کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیں مجھکو آپکے استقبال کا حکم ہوا ہے شیر افگن نے کہا کہ میں
حاضر ہوں آپ چلیں یہ سنکے وہ سردار اسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا سات جلوخانے تھے ہر جلوخانہ
میں دونوں طرف غلامان زرین کمر پہرے پر مقرر تھے یہ سب کو دیکھتا ہوا اُسکے ہمراہ دربار میں پہونچا دربار کو
خوب آراستہ دیکھا یہ بات نئی پائی کہ ہر ایک کے سینہ پر تصویر آفتاب نمایاں تھی بادشاہ کو دیکھا
کہ ایک زینہ کا تخت ہے اُس پر متمکن ہے منھ پر نقاب پڑی ہے سر پر چھتر گردش کر رہا ہے وزیر
سلطنت عقب پشت کھڑا ہے شیر افگن نے مجرا گاہ سے مجرا کیا حکم بیٹھنے کا ہوا اسنے دیکھا کہ کوئی
کرسی یا دنگل خالی ہو تو میں بیٹھ جاؤں مگر کوئی کرسی و دنگل خالی نہ پایا یہ فکر کرنے لگا کہ کسکو ہٹا کر بیٹھوں
ملازموں نے دنگل لاکر روبرو تخت کے بچھا دیا اشارہ ہوا کہ بیٹھ جاؤ یہ سلام کرکے دنگل پر بیٹھ گیا اسنے
دیکھا کہ اس قدر سردار دربار میں موجود ہیں مگر سب خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں کوئی بات
تک نہیں کرتا ہے نہ کسی جانب کو دیکھتا ہے یہ رعب دربار تھا جب شیر افگن بیٹھ چکا برجلیس نے
ساقی کو اشارہ کیا کہ جام شراب ناب دے ساقی نے جام بلورین لبریز کرکے شیر افگن کے روبرو
پیش کیا شیر افگن نے جام لیکر پی لیا پھر ساقی نے جام دیا اُسنے پی لیا ادھر آفتاب جادو
بھی پوشیدہ سب کی نظروں سے دربار میں موجود ہے سب واقعہ دیکھ رہا ہے جب دماغ اُسکا بادۂ ناب
سے گرم ہوا اُسنے کہا کہ میں نامہ لے کر آیا ہوں برجلیس نے پوچھا کہ کسکا نامہ لے کر آئے ہو اُسنے
کہا کہ میں نامہ لیکر پہلوان جہان گرشاسپ دوران خدیو زمان شاہنشاہان حاکم ملک خونریز یعنی
خونخوار خونریز نامہ لایا ہوں یہ نامہ آپکے نام ہے اسکو ملاحظہ کرکے جواب تحریر فرمائیے یہ سنکے
برجلیس نے کہا کہ وہ نامہ کہاں ہے شیر افگن نے نامہ نکال کر برجلیس کے ہاتھ میں دیا برجلیس نے نامہ
لیکر وزیر کو دیا اور کہا کہ با آواز بلند پڑھو وزیر نے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا اور پڑھنا شروع کیا بعد تعریف
القاب اور آداب کے گالی دشنام کے یہ تحریر تھا کہ اے نبیرۂ خورشید تجکو بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو شاہان اولو العزم
پر لشکر کشی کرے تیرے نانا خورشید نے کبھی یہ قصد نہیں کیا مگر یہ تیرا قصور نہیں ہے تیرے نطفہ کا جسکا
کچھ نشان نہیں ہے نہ معلوم تو کس کے نطفہ کا ہے ایک امر مہمل اپنے مقام پر تجویز کر لیا کہ خداوند آفتاب
کے ہم فرزند ہیں اے نادان یہ بھی کوئی قیاس کرنے کی بات ہے کوئی بھی عقلمند اسکو گوارا
کرے گا کہ تو آفتاب کا فرزند ہے ارے نادان آفتاب کی کب یہ قدرت ہے اول تو یہی امر خلاف
عقل تھا کہ تیرا نانا آفتاب کی پرستش کرتا تھا جو کہ خلق کیا ہوا خداوند لقا کا ہے اے عقل یہ بھی اُسکی نادانی
اور بے عقلی تھی کہ جسقدر اشیا دنیا میں خلق ہوئی ہیں سب پیدا کی ہوئی خدائے باختر مالک خشک و تر
یعنی لقا کی ہیں بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جب ایسا خدا جو کہ ہیجدہ ہزار ملک باختر کا حاکم ہو اور

اشیا اُس نے اپنی قدرت سے خلق کی ہون کیا آفتاب کیا ماہتاب کیا ستارے کیا شجر و حجر کیا زمین و آسمان کیا جن و بشر وغیرہ وغیرہ اور جو جنون کہ دنیا مین پیدا کی ہون اُسکو تو نہ مانین اور اسکی پیدا کی ہوئی چیزون کو خدا جانین مگر ہم کو اس سے کوئی غرض نہ تھی کیونکہ اس اقلیم کا قاعدہ ہے کہ جو کوئی جو مذہب رکھتا ہو دوسرے اُسکو کوئی مطلب نہین وہ اپنے ملک مین اُس مذہب کو رواج دے یہ طریقہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے بلکہ جو لوگ تیرے دربار مین زمانہ سابق کے ہونگے اُن سے اس امر کو دریافت کرلینا اور سُنا کہ وہ کیا کہتے ہین مگر ہم نے سُنا ہے کہ تو کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنے والا ہے یعنی اپنے مذہب آفتاب پرستی کو رواج دینے والا ہے اول تو یہ خیال کرنا ضرور ہے کہ پہلے ہم اپنے مین لیاقت اس امر کی پیدا کرین کہ جو عالی خاندان ہین اُنکے ہم سر ہون دوسرے وہ مرتبہ حاصل کرین کہ سب ہم کو اپنے برابر کا تصور کرین یہ تو خیال کرنے کی بات ہے کہ تیرا نانا ایک چھوٹے سے ملک کا بادشاہ ہمیشہ سے تھا اُسکے مرنے کے بعد تو بھی اُسی ملک پر قابض ہوا اُسنے کبھی اس امر مین فکر نہ کی نہ کوشش کی کہ اپنے ملک کو ترقی دیتے یا کسی طرف کو لشکر کشی کرتے یہ جرات نہ ہوئی سوا اپنے ملک کی حفاظت کے دوسری فکر نہ تھی نہ ایسا لشکر تھا کہ وہ یہ جرات کرتا اب مین حیران ہون کہ وہ کون سی قوت تجھکو حاصل ہو گئی ہے کہ تو نے یہ جرات کی اور یہ قصد کیا میرے خیال مین یہ امر کسی صورت سے نہین آتا ہے کہ کیا امر تجھکو لاحق ہوا ہے صرف اس امر پر خیال کر لینا کہ ہم خداوند کے فرزند ہین بھلا کون اسکو تسلیم کرے گا کہین یہ بھی سُنا گیا ہے کہ آفتاب جو کہ لقا کا بندہ ہے وہ کیونکر آسمان پر سے زمین پر آسکتا ہے جس طرح اور ستارے ہین اُسی طور سے یہ بھی ہین آفتاب و ماہتاب یہ بالکل بے عقلی ہے یہ خیال کر لینا کہ ہمارا جو خداوند یعنی آفتاب ہمارے اوپر مہربان ہوا اور وہ میرا باپ ہے اور مین اُسکا فرزند ہون اور اُسنے مجھکو اپنا نائب کیا ہے یہ کبھی نہین ہو سکتا ہے میرے نزدیک وہ کوئی ساحر ہے جو کہ اپنے کو خداوند کہتا ہے پس تم کو لازم ہے کہ تم اپنے قصد سے باز آؤ اور اپنا وہی مذہب قدیم جو کہ تمھارے نانا کا تھا اُسی پر قائم رہو اور وہی طریقہ رکھو جو کہ ہمیشہ کا تھا یہ امر بالکل خلاف ہے کہ تم اپنے کو سجدہ کرنے کا حکم دو کیسا خدا اور کیسے نائب خدا صرف لقا ایک خدا تھا جو کہ کسی سبب سے پردۂ دنیا سے بہشت کی طرف تشریف لے گئے ہین جب اُنکا جی چاہے گا وہ تشریف لائین گے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم اپنے اسی ملک پر اکتفا کرو اور زیادہ ہوس نہ کرو ورنہ خرابی ہوگی مین نے جو سُنا کہ تمھارا یہ قصد ہے کہ تم لشکر کشی میری طرف کروگے مین نے خیال کیا کہ تم کو کیون زحمت ہو مین خود کیون نہ تمھارے ملک پر لشکر کشی کرکے جاؤن اور اگر ممکن ہو تو تم کو تمھارے قصد سے باز رکھون پس میری نصیحت پر عمل کرو ورنہ آمادۂ جنگ ہو یہ امر بالکل خلاف دانائی و عقل ہے کہ آفتاب کو اپنا باپ تصور کرے جو کہ ایک بالکل بے حس چیز ہے سواے روشنی کے اور کوئی فائدہ نہین ہے زمین پر آنا کیسا اور تیری مان سے عقد کرنا کیسا پس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم میرے کہنے پر عمل کرو آیندہ اختیار ہے کیون اپنے کو خراب کرتے ہو بے عقلی سے کام لیتے ہو وہ شغل نہ ہو کہ بعد کو جب کوئی زک اٹھاؤ تو یہ کہو کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ امر یون ہے تم ابھی لڑکے ہو وہ کام کرو کہ بڑے بڑے بزرگ عزت کرین یہ خیال نہ کرین کہ یہ لڑکا ہے بالکل بے عقل ہے طفل مکتب خیال کرکے مثل میرے لشکر کشی نہ کرین پھر اُسوقت بڑی مشکل ہوگی کس کو کس کو جواب دوگے اور کس کس سے مقابلہ کروگے یہ حرکت تمھاری تمام شاہان اقلیم کو ناگوار ہوگی سب ضرور مقابلہ کو آئینگے جس جس کو خبر ہوگی اُس سے کیا حاصل کہ ذرا سے امر کے لیے اس قدر لوگون کو اپنا دشمن کرو یہ بالکل خلاف عقل ہے یہ یقین ہے کہ بعد

کو پھر وہی کام کرنا پڑے گا جو کہ مین خیال کرتا ہون کہ آخر کو اس خودسری کا یہ انجام ہوگا کہ یہ ملک بھی ہاتھ سے
جاتا رہے گا لشکر تباہ ہوگا اور اگر صلح کرلی تو یہ انجام ہوگا کہ یہی مذہب جو کہ تمہارا آفتاب پرستی ہے اسی
پر قائم رہو جو کوئی صلح کرے گا اسی اقرار پر وہ شامل ہوگی کہ سب الزام دینگے کہ وہ کا تھا جوانی کی اُمنگ مین
کچھ خیال نہ کیا یہ کیسے مشیر کار ہین کہ جنھون نے ایسی صلاح دی ہے وہ میرے نزدیک تمھارے دوست
نہین ہین بلکہ دشمن ہین یہ خیال کرلو کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے میرے اور تمھارے
نانا کے بڑی دوستی اور ملاقات تھی بدین سبب مین نے تم کو اس طور سے یہ نامہ تحریر کیا ورنہ مین صرف
اطلاع کردیتا کہ مین مقابلہ کو آتا ہون اگر میرا مقابلہ کرو مجھکو کیا غرض تھی کہ مین یون نصیحت کرتا صرف
اس خیال سے لکھا کہ یہ میرے دوست کا ملک ہے اور اُسکا نواسہ اسوقت اسپر حاکم ہے اور بسبب
اپنی کم سنی و خردسالی کے عقل سلیم نہین رکھتا ہے جو کچھ چند برباد کنندگان حکومت نے تعلیم کیا ہے
اور کان مین پھونک دیا ہے اُسکو اُسنے اپنا ذریعہ ترقی خیال کرلیا ہے تو یہ بالکل خلاف ہے کہ اپنے
دوست کا عزیز خواہ اُسکا خراب ہو اور دوست دیکھا کرے اسکی مروت سے بعید ہے اس سبب سے
مین نے تم کو بطور نصیحت کے یہ نامہ تحریر کیا ہے کہان تک تحریر کو طول دون اس شعر کے مضمون پر مین
اپنے نامہ کو ختم کرتا ہون ؎ منت آنچہ حق بود گفتیم تمام * تو دانی دگر بعد ازین والسلام * یہ مضمون
جو برجلیس نے سُنا بہت برہم ہوا اور کہا کہ کچھ خونخوار کی شامت آگئی ہے ضرور قضا سر پر کھیل رہی ہے
جو بادولت کی شان مین ایسے کلمات تحریر کیے ہین یون کوئی نائب خداوند کو تحریر کرتا ہے جو کچھ اُسنے
تحریر کیا ہے وہ خود اپنی لیاقت کی طرف خیال کرے اور بادولت کی لیاقت و عالی خاندانی کی
جانب دیکھے کجا مین فرزند خداوند آفتاب کجا وہ بندۂ آفتاب میرا اُسکا کیا مقابلہ ؎ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک * اُسکو لازم ہے کہ اپنی لیاقت سے زیادہ نہ کلام کرے احاطۂ لیاقت سے قدم
باہر نہ رکھے اول تو اُسنے بڑی خطا یہ کی کہ مجھ ایسے صاحب اختیار پر لشکر کشی کرکے آیا یہ نہ خیال کیا کہ
مین نائب خداوند و خود خداوند ہون یہ مین کس پر لشکر کشی کرکے جاتا ہون اگر آیا بھی تھا تو اُسکو لازم
تھا کہ میری خدمت مین حاضر ہوتا میری اطاعت کرتا اور مجھکو سجدہ کرتا بخدائی مانتا اگر مین اُس مین
لیاقت پاتا تو اُسکو مرتبہ پیغمبری عنایت کرتا نہ یہ کہ اس طور کی تحریر میرے نام روانہ کی چونکہ مین خدا
و نائب خداوند ہون رحم و کرم میرا طریقہ ہے بدین سبب مین بھی اُسکو پہلے بطور نصیحت اس نامے کا
جواب تحریر کرتا ہون اور اُسکی اس خطا سے درگذر کرتا ہون اگر اُسنے اسپر عمل کیا تو خیر ورنہ وہ سزا ے
سخت دونگا کہ تمام شاہان دنیا کو کان ہونگے اگرچہ ہم خلاف حکم خداوند کرینگے تو یہی امر ہمارے
لیے بھی رکھا ہے یہی سزا ہم کو بھی ملے گی پھر کوئی سرتابی نہ کریگا سب بلا جنگ و پیکار دائرہ اطاعت مین داخل
ہونگے اور میری نیابت و خدائی کے قائل ہونگے پھر میرے حکم کو بجا لاوینگے یہ جو تقریر مرد شیر افگن نے اپنے
مالک کے حق مین گستاخی خلاف الفاظ سُننے کی اپنے قلب مین جرأت نہ پائی چونکہ خاندان عالی اور صاحب
غیرت تھا کچھ اسکا خیال نہ کیا کہ یہ دربار غیر بادشاہ کا ہے یہان سوائے میرے کوئی میرا شریک
نہین ہے سب اسکے ملازم ہین مرد جری و بہادر تھا بہادر تو صاحب غیرت اکثر ہوتے ہین کچھ جان کا
خوف نہ کیا جرأت کرکے یون کہنے لگا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ عرض کرون برجلیس نے جواب دیا کہ جو
تم کو کہنا ہو کہو کوئی مانع نہین ہے یہ سُنکے اُس مرد جری نے کہا کہ یہ خیال آپ کا بالکل خلاف ہے میرا
مالک کسی سے نہین خوف کرتا ہے اُسکے دربار مین اسوقت کئی ہزار سردار ہین وہ آج تک جس

شہر پر لشکر کشی کرکے گیا سوائے ظفر کے کبھی اُنکے لشکر نے شکست نہین کھائی ہمیشہ ظفر مند رہا ہی بھلا وہ
کیون کسی سے خوف کرنے لگے اور کیون اطاعت کرنے لگے وہ ہمیشہ ہر ایک پر لشکر کشی کرکے گئے ہین
اور آج تک کوئی لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی نہ آج تک کبھی اس اقلیم مین مذہب کی بابت مقابلہ ہوا بس
اب مین عرض کرتا ہون کہ آپ بادشاہ سے صلح کرلین مقابلہ نہ کرین واقعی دراصل یہ امر بالکل خلاف
عقلمندی و دانائی ہی کہ آفتاب کو جوکہ ایک ستارہ ہی خدا تصور کرنا اور طرہ یہ کہ وہ آسمان پر سے
زمین پر آیا اُسنے صورت بشری پیدا کی اور اہل دنیا سے مواصلت کی اول تو اسمین یہ قدرت
نہین ہی وہ ستارہ ہی ہمارے خداوند تعالی کی قدرت سے خلق ہوا ہی بھلا وہ کب زمین پر آسکتا ہی
اور عقد کرسکتا ہی یہ سب بندے تعالی کے ہین اگر کوئی کہے کہ فلان شجر نے صدا دی یا اپنی جگہ سے حرکت
کی یا صورت انسانی پیدا کی تو آپ یقین کرسکتے ہین کہ ایسا ہوا یہ سب بندے تعالی کے ہین اور اُنکی
قدرت سے پیدا ہوتے ہین لہذا مین آپ سے بلاخوف و خطر عرض کرتا ہون کہ یہ خیال اپنے دل
سے دور فرمائیے کہ مین فرزند ہون آفتاب کا اور نائب ہون خداوند آفتاب کا بس یہی اپنا طریقہ
رکھیے کہ آفتاب کی پرستش کیجیے اور اپنے کو سجدہ نہ کرائیے اول تو یہی خلاف عقل ہی کہ آفتاب کو خدا
مانا جاے جبرا آپ کا اور آپ کے خاندان کا مذہب قدیم ہی اسمین کسی طور کی دست اندازی
نہین کی جاسکتی ہی کیونکہ اگر کسی طور کی دست اندازی کی جائیگی تو تمام شاہان اقلیم فساد پر
آمادہ ہوجاینگے اور بجز انہین کے دوسرے کوئی نیا طریقہ نہین ایجاد کیا جاسکتا ہی آیندہ آپ
کو اختیار ہی جو چاہیے جواب نامہ دیجیے ؎ من نگویم کہ این مکن آن کن ÷ مصلحت بین و کار آسان
کن ÷ مگر یہ ضرور خیال کرلیجیے کہ وہ اپنے مذہب سے نہ انحراف کرینگے نہ آپ کی اطاعت کرینگے کیونکہ
جب اُنکا قصد اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کا ہی کہ جو اسوقت لشکر کثیر اور اتنی بڑی طاقت
رکھتے ہین کہ کوئی بادشاہ نہ رکھتا ہوگا نہ اس قدر لشکر اُسکے پاس ہوگا اہل اسلام کے ایک ایک
سردار و افسر کے ماتحت اس قدر لشکر ہی کہ اکثر شاہون کے پاس نہ ہوگا اُسکے ایک ایک افسر نے
اس قدر ملک و طلسم فتح کیے ہین اور اُنکے قبضہ مین ہین کہ کسی بادشاہ کے پاس نہ ہونگے گو کہ خدا
پرستون نے تمام دنیا کے مذہبون کو تباہ کیا اور نیست و نابود کیا گو کہ یہ امر بہت مشہور ہی کہ خداوند
کو اہل اسلام نے بہت پریشان کیا اور خداوند تعالی نے رحم کو کام فرمایا بدین خیال کہ یہ بھی بندے
میرے ہین گو کہ اس وقت منحرف ہوگئے ہین مین کیون اپنا عذاب نازل کرون جو انھون نے کہا
گوارا کیا اور عاجز ہوکر دنیا سے بہشت کی طرف چلے گئے اور اس رحم کا انجام یہ ہوا کہ اُنکی خدائی
بالکل دنیا پر سے جاتی رہی کوئی اُنکا ماننے والا نہین رہا یہ چند ملک جو باقی ہین وہ لوگ اس فکر
مین ہین کہ ان ملکون سے بھی مذہب لقاپرستی کو نیست و نابود کردین جو کہ ایسے ہون اُن سے
ہمارا مالک قصد مقابلہ رکھتے ہین بھلا وہ اور کسی کو کب خیال مین لاینگے میرے نزدیک آپ کا
اُن سے یہ سوال کرنا بیکار ہی یہ سنکے برجیس نے کہا کہ ای ریحی تو بھی مذہب لقاپرستی رکھتا ہی
شیر افگن نے کہا کہ جو میرے بادشاہ کا مذہب ہی وہ میرا بھی مذہب ہی برجیس نے
کہا کہ ابھی میری دو باتین سن لے مین کہتا ہون بھلا یہ کون سی عقل ہی کہ ایک بندے آفتاب
کو جو مثل ہمارے اور تمہارے ہو اُسکی بندگی کرین اور اُسکو اپنا خدا جانین اور اپنے
خداے حقیقی کو نہ پہچانین کہ جس کے نور سے تمام عالم روشن ہی تم بتاؤ کہ یہ کیسا خدا ہی

کہ جو اپنے بندون سے مقابلہ کرے اور شکست کھا کر ملک بملک فرار کرتا پھرے اور بندون کے ہاتھ سے اُسکو پناہ نہ ملے آخر کو اسقدر عاجز ہو کہ اُنکے ہاتھ سے قتل ہو یہ کوئی خدائی شان ہی اور جو کہ خدا ے حقیقی ہی اُسکی بابت یہ کہا جائے کہ یہ لقا کے پیدا کیے ہوے ہین خدا کی یہ صفت ہی کہ جسکی ذات سے تمام عالم کو نفع ہو بھیجے دیکھو یہ کتنی بڑی خداوند آفتاب کی صفت ہی کہ اُنکے نور جمال سے تمام دنیا روشن ہی اگر اُنکا نور جمال نہ ہوتا تو اس قدر تاریکی ہوتی کہ کوئی چیز نہ دکھائی دیتی سب ٹکرا ٹکرا کر تمام ہو جاتے بھلا یہ صفت لقا مین کب تھی دوسری صفت یہ ہی کہ مثل آسمان کے دوسرا اور آسمان کس قدر اپنے قریب رہنے کے لیے بنایا ہی بھلا لقا نے بھی کوئی چیز کبھی بنائی تھی تیسری بات یہ ہی کہ اپنا نائب مجکو مقرر کیا ہی یہ امر کوئی تعجب کی جگہ نہین ہی کہ خداوند نے میری والدہ کے ساتھ عقد کیا اُنکو اختیار ہی کہ جس بندے کو چاہین اپنے ہمراہ کر لین یہ قدرت نہ تھی تو اُس آسمان پر سے اس آسمان پر کیونکر آتے ابھی جو وہ چاہین تو میرے دربار مین چلے آئین تمھارے آنے کی اُنھون نے مجکو خبر دی تھی کہ ایلچی در دولت پر آیا ہی اُسکو استقبال کرا کے اپنے دربار مین طلب کرو اگر وہ نہ خبر دیتے تو کبھی نہ معلوم ہوتا اور خیال کرنے کی جگہ ہی کہ بقول تمھارے بادشاہ کے میرے ناناکا چھوٹا سا ملک تھا یہ خداوند کے قدم کی برکت سے اسکو شرف حاصل ہوا ہی کہ اس وقت جو مرتبہ اس ملک کو حاصل ہی اور کسی کو نہین ہی جس قدر اس وقت میرے پاس اس چھوٹی سی حکومت پر لشکر ہی کسی کے پاس نہ ہوگا اور جو سامان کہ میرے پاس ہی کسی بادشاہ کے پاس نہ ہوگا اور کیون نہ ہو جب کہ باپ خدا ہو تو اُسکے پاس کس چیز کی کمی ہوگی اس وقت تمام شہر مجکو اپنا خدا اور نائب خدا تصور کرتا ہی اور ہر صبح مجکو سجدہ کرتا ہی پس میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ تم لقا پرستی سے باز آؤ اور مجکو سجدہ کرو اور اپنا خدا جانو میری اطاعت کرو اور خدمت اپنے بادشاہ کی ترک کرو اپنے پیدا کرنے والے اور خالق کو پہچانو اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تم کو اپنا سپہ سالار کرونگا ای ایلچی اپنے خدا کو پہچان کیون گمراہ ہوتا ہی اور اپنی عاقبت کو خراب کرتا ہی اپنے خالق کو کیون نہین سجدہ کرتا ہی مرد شیر افگن نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ ای بد جنس اپنی زبان کو روک اور کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکال تا مین لاکھ لاکھ لعنت مذہب آفتاب پرستی پر کرتا ہون اور اُسکے ماننے والے کو کافر جانتا ہون مرد جری کہین یہ کرتے ہین کہ اپنے مذہب کو ترک کرتے ہین مذہب کو ترک کرنا گویا اپنے باپ سے منحرف ہونا ہی دنیا مین سواے مذہب کے کوئی امر ایسا نہین ہی کہ جسکے لیے کوئی اپنی جان دے مذہب وہ چیز ہی کہ جو اسکے پابند ہین وہ جان دینا گوارا کرتے ہین اور مذہب ترک کرنا گوارا نہین کرتے ہین اُن لوگون کا ذکر نہین ہی کہ جو غیرت نہین رکھتے ہین اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنا لیتے ہین اور اسپر بھی کوئی منحصر نہین ہی بلکہ بعض ایسے ہین کہ جنکے باپ کا نشان تک نہین اُنھون نے ایک تمہید فضول اپنے دل سے تراش لی اور اُسپر اورون کو بھی ترغیب دلاتے ہین کہ تم بھی مذہب ہمارا قبول کرو اسپر طرہ یہ کہ اپنے کو سجدہ کرنے کو کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم فرزند خداوند ہین اور نائب خداوند جو امر کہ آج تک کبھی نہین سُنا وہ اب سُنتے ہین آتا ہی اور اپنے مذہب کو سچا کہتے ہین مین صاف صاف کہتا ہون کہ مین اپنے جان سے نہین ڈرتا ہون جو کچھ آپ کو تحریر کرنا ہو تحریر کر دیجیے مجھ سے بابت ترک مذہب اور اطاعت کے نہ کہیے مین ایسی نوکری کو کچھ خیال مین نہین لاتا ہون کہ جس مین ترک مذہب کی گفتگو ہو دوسرے مین نمک حرام نہین کہ مین اپنے مالک کی رفاقت ترک کرون اور ایک غیر کی اطاعت کرون اب مجھ سے اس امر مین کسی طور کی

تقریر نہ فرمائیے گا ورنہ مین کچھ اسکا پاس ولحاظ نہ کرونگا کہ یہ دربار غیر ہی مرد سپاہی بات پر جان دیتے ہین جسکی
زبان ایک اسکا باپ ایک میرے باپ مین فرق نہین ہی جو میری زبان مین فرق ہو اور میرا نام شیر افگن
نہین کہ اگر کوئی اس امر مین کلام کرے اور مین اسکو زبان تیغ سے جواب نہ دون یہ جو تقریر شیر افگن نے
کی تمام اہل دربار کے تیور بگڑ گئے اور سب کو غصہ آگیا مگر بسبب خوف برجلیس کے کوئی دم نہ مار سکا مگر ایک
سردار جو کہ قریب تخت اپنے دنگل پر بیٹھا تھا اسکا نام مریخ برجلیس پرست تھا اور وہ نیا نیا انکے مذہب
مین آیا تھا اسکو تاب نہ رہی برہم ہو کر کہنے لگا کہ ای ایلچی نابدولت تیرے روبرو خداوند و نائب خداوندی
شان مین یہ کلام بس اپنی زبان کو روک تیرے باپ کا پتہ نہ ہوگا یہ تو طعن خداوند یعنی برجلیس پر کرتا ہی
ارے تو وہ والد بزرگوار ہین جو کہ تمام دنیا کی خدا ہین ایسا ذی شرف تو کوئی نہ ہوگا جیسے نائب خداوند
ہین انکی شرافت مین جو کوئی شک کرے وہ کافر ہی ہم خود مذہب لقا پرستی پر طعن کرتے ہین کہ وہ ہمارے
خداوند آفتاب کا ایک بندہ تھا ان سے منحرف ہو گیا خدائی کرنے لگا اسکی سزا اسکو خداوند نے اہل اسلام
کے ہاتھ سے دلائی ہم اسکی بندگی کرنے والے کو کافر جانتے ہین اور اسکا قتل ہم پر واجب ہی مگر کیا کرون
دو امر مجبور کرتے ہین اول تو یہ کہ تیرے قتل کی خداوند و نائب خداوند نے اجازت نہین دی دوسرے
تو نامہ لے کر آیا ہی ورنہ ابھی اس چرب زبانی کی سزا دیتا ایک ہاتھ مین تیرا سر دس قدم پر جا کر گرتا یا تیرے
زبان گدی کی طرف کھینچ لیتا بھلا ان کلام کی تاب کب شیر افگن کو تھی کبھی ایسے کلام سنے بھی نہ تھے
فوراً غصہ آگیا اور کہا او گبر آفتاب پرست تو کیا سزا دے گا تیری بھی یہ لیاقت ہوئی ابھی کل کا ذکر ہی
کہ فلان مقام پر قزاقی کرتا تھا پوشیدہ ہو کر قافلے لوٹتا تھا آج یہان بیٹھکر دلاوری کا دعوی کرتا ہی
ہمیشہ تو قزاقی مین بسر کی اب جو بیٹھکر چین سے روٹی نصیب ہوئی تو بہادرون کے منھ چڑھنے لگا سچ کہا ہی
کسی نے کہ کبھی کم ظرف کو عزت نہ دے جہان عزت دی وہ یہ خیال کرتا ہی کہ ہمچنین دیگرے نیست چرہ
مارے غرور کے زمین پر قدم نہین رکھتا ہی تو کیا کرے یہ تیری اصالت کا سبب ہی سچ ہی جیسا جو ہوتا ہی
اسکو اسی کی صحبت پسند آتی ہی جیسا تیرا بادشاہ ہی ویسا تو بھی ہی بقول شخصے ؎ کند ہم جنس با ہم جنس
پرواز ✤ کبوتر با کبوتر باز با باز ✤ ذرا میری طرف دیکھ اور چار آنکھین کرکے کلام کر ہاتھ تو لگا دیکھون تو کہ سر دس
قدم پر جا کر کیونکر گرتا ہی یہی منھ اور یہ کلام وہ وقت اپنا بھول گئے چوری سے مقابلہ کرتے تھے جب کسی بہادر
کا سامنا ہو گیا تو منھ چھپا کر بھاگ گئے پھر پلٹ کر نہ دیکھا کہ کون آتا ہی اور آج یون تقریر کرتا ہی یہ نہ خیال کرنا
کہ مین اس امر سے خوف کرون کہ یہان تیرے حمایتی ہین یہ ممکن نہین کہ مین نہ بولون جیسی تو تقریر کرے گا
ویسا مین جواب دونگا اب صاف صاف سن کہ میری مان پر تہمت زنا لگائی گئی تھی میری مان نے
قسم کھائی تھی اسی وجہ سے تو میرے باپ کا نشان نہین ہی میری مان نے بھی یہی کہا تھا کہ میرے ساتھ
خداوند آفتاب نے عقد کیا ہی یہ حمل تجکو مجھ سے رہا ہی یہ سارا واقعہ میرے اوپر گذرا ہی یا تیرے بادشاہ پر جیسے
گذرا ہو بیان کر دے اصل امر یہ ہی کہ جو کھری بات کہتا ہی وہ ہمیشہ حماقت قرار پاتا ہی اب مین کہان تک اپنی تقریر
کو طول دون تو کیون مجبور ہی مین موجود ہون جو تیرے نکلے میرا ہو سکے تو قصور و کوتاہی نہ کر اگر بہادر ہی
ورنہ مین تجکو نامرد تصور کرونگا آج سے پھر کبھی ایسی تقریر کسی بہادر سے نہ کرنا یہ جو تقریر شیر افگن نے کی
اور سر دربار یون صاف طور سے بیان کیا پس مریخ کو غصہ آگیا تلوار میان سے نکال کر اپنے دنگل پر سے
اٹھا اور شیر افگن کی طرف چلا شیر افگن نے جو آتے اپنی طرف تو تے دیکھا سنبھلکے ٹھہر گیا تلوار سے نگاہ لڑی
رہی کہ جب وہ وار کرے قبضہ پر ہاتھ ڈال کر تلوار چھین لو اور اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے اسکو اٹھا کر جو مارو

نقش زمین ہوجائے یہ بھی کوئی چیز ہی یہ تو یہ خیال کر رہا ہی اور اہل دربار خاموش بیٹھے تماشہ دیکھ رہے ہین اور
برجلیس کی یہ نوبت ہی کہ مارے غصہ کے تھر تھر کانپ رہا ہی مگر کچھ منھ سے کہتا نہین ہی خاموش ہی اُدھر
سب کی نظرون سے پنہان آفتاب بھی موجود تھا وہ بھی یہ تقریر سُن رہا تھا اُسنے بھی یہ واقعہ دیکھا اب جو
فساد ہوا چاہتا ہی اُسنے سحر سے دریافت کیا کہ برجلیس کا پہلوان اسپیر غالب ہوگا معلوم ہوا کہ اگر مقابلہ
ہوا تو وہی غالب ہوگا یہ پہلوان مغلوب ہوگا نامہ بر بہت زبردست ہی بس یہ دیکھتا تھا کہ اس نے
دل مین کہا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر یہ فساد دفع ہو بس یہ امر اسکے خیال مین آیا کو تو برجلیس سے یہ کہہ کہ
اپنے پہلوان کو منع کرے اور نامہ بر سے یہ کہے کہ ادھر دیکھ اور اپنے منھ پر سے نقاب اٹھا دے بسبب
غازہ سحر کے وہ اسکو سجدہ کرے گا ادھر مین سحر کرتا ہون کہ اُسکے قلب ماہیت ہوجائے اور یہ مذہب
آفتاب پرستی قبول کرے لقا پرستی ترک کرے اپنے مالک کی اطاعت سے منھ موڑے برجلیس کی اطاعت
کرے یہ خیال کرکے برجلیس کے برابر آکر اُسکے کان مین آہستہ کہا کہ اے نائب من کیون خاموش تماشا کر
اپنے پہلوان کو کیون نہین منع کرتا ہی اور کیون نہین اپنے منھ پر سے نقاب اٹھاتا ہی یہ کہتا کہ اے نامہ بر
میری طرف دیکھ اور اپنی خدائے برحق کو پہچان جیسے وہ تیری طرف دیکھے فوراً نقاب اٹھانا وہ تجھکو
سجدہ کرے گا تو اسکو اپنا سپہ سالار کرنا اور نامے کا جو کچھ جواب بھیجنا اُنکے ہاتھ بھیجدے جو کہ اسکے
ہمراہ آئے ہین کیونکہ جب یہ تجھکو سجدہ کرے گا تو تیری اطاعت بھی ضرور کرے گا اب یہ اپنے آقا کے
پاس یہان سے نہین جائے گا بس یہ جو برجلیس کے کان مین آہستہ آفتاب نے کہا اُسنے خیال کیا کہا کہ
خداوند نے خوب تدبیر بتائی بس اپنے باواز بلند کہا کہ او مریخ کیا کرتا ہی یہ دربار خداوندی ہی اس جگہ
ایسی بے ادبی کیا ہم سزا نہین دے سکتے ہین جو تو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بھی تو سر دار ہین کوئی نہ بولا
تو بڑا جوان مرد معلوم ہوتا ہی یہ جی چاہتا ہی کہ اس بے ادبی کے عوض مین تجھکو نامہ بر کے ہاتھ سے قتل کرادون
جا بیٹھ اپنے مقام پر ہم خدا ہین اگر ایسی ایسی باتون پر لوگون سے فساد کر بیٹھے اور اُنکو قتل کرنے پر آمادہ
ہو بیٹھے تو کوئی کاہے کو ہماری طرف رجوع ہوگا یہ جو ڈانٹ کر برجلیس نے کہا مریخ کانپ کر رہ گیا گو قریب
شیر افگن کے پہونچ چکا تھا قصد کیا تھا کہ وار کرون بس یون ہی سہم کر رہ گیا اور ہٹ آیا ادھر برجلیس
نے صدا دی کہ اے ایلچی میری طرف دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان یہ سُنکے شیر افگن نے اسکی طرف دیکھا
برجیس نے اپنے منھ پر سے نقاب اٹھائی اور کہا برمن نگہ کن نگر شاید کہ بمثنا سی مرا ادھر نقاب
اٹھائی اُدھر آفتاب نے سحر کیا کہ شیر افگن کی قلب ماہیت ہوجائے سحر نے اپنا اثر کیا جیسے ہی
شیر افگن نے برجیس کی طرف دیکھا اور اُسکے چہرے پر نگاہ پڑی قلب ماہیت ہوگئی دوڑ کر قدمون
پر گرا پہلے سجدہ کیا پھر قدم چومے اور رو رو کر یون کہنے لگا کہ افسوس مین آج تک اپنے خدا سے نہ واقف
تھا مجھکو غمخوار نے گمراہ کر رکھا تھا میرا خالق تو یہ ہی مین نے کیسی اپنی عمر گمراہی مین بسر کی اور کیا کیا
کلام مین نے خدمت مین اپنے خداوند کے کیے میری زبان لائق کاٹ ڈالنے کے ہی آج مین نے اپنے
خدا کو پہچانا لقا واقعی بندہ ہی بھلا وہ کیا خدائی کر سکتا ہی اگر مین جانتا کہ لقا میرا خدا نہین ہی تو کبھی اسکی
پرستش نہ کرتا اے خداوند میری خطا کو معاف فرما میرا قصور عفو کر گو کہ مین لائق عفو نہین ہون سہ ہر چند
نیم لائق بخشایش تو ✤ بر من منگر بر کرم خویش نگر ✤ مگر تیرے رحم و کرم سے بعید نہین ہی کہ تو مجھ پر رحم کرے
تو بڑا رحیم ہی کریم ہی یہ کہتا ہی اور روتا ہی آنکھون سے باران اشک ہی کہ جاری ہی آنسوؤن کا تار بندھا
ہوا ہی متواتر آنسو جاری ہین یہ حالت جو برجیس نے اُسکی دیکھی اپنے منھ پر کی نقاب درست کرکے

اور اُسکا سر اُٹھا کر کہا کہ کیون اس قدر گریہ کرتا ہی میری ذات رحیم ہی مین نے تیرا قصور معاف کیا تیری خطا کچھ
کی یہ تیرا قصور نہ تھا تو نہین واقف تھا کہ مین تیرا خدا ہون اور تیرے خدا کا نائب ہون چونکہ یہ منظور رہی کہ امر
خدائی کا مجکو مختار کرین بدین سبب اُنھون نے میرے سجدے کا حکم دیا اور بہت سے کلام تشفی آمیز زبان
سے اپنے کہے کہ جس کے سبب سے اُسکو تسلی ہوئی وہ جوش رقت کم ہوا آنسو تھمے برجلیس نے
قدمون پر سے اُٹھکر اُس مقام پر آیا جہان پر بیٹھا ہوا تھا اور بیٹھکر کہنے لگا کہ ای خداوند مین آپ کا
بندہ بہت گنہگار ہون میرے قصور کو معاف فرمائیے مین توبہ کرتا ہون مین نے بڑی گستاخی کی کہ بہت
کلام سخت شان مین خداوند کے اپنے زبان سے کہے وہ کلام جو کہ ادنی کے بھی شان مین نہین کہے
جاتے ہین مجکو خونخوار نے گمراہ کر رکھا تھا اگر اُسکو پاؤن تو اُس کے پرزے پرزے اور ٹکڑے ٹکڑے
کرون جیسا کہ مجکو میرے خدا سے گمراہ رکھا تھا برجلیس نے یہ حالت دیکھکر شیر افگن سے کہا کہ تم
جواب نامے کو خونخوار کے پاس جاؤگے یا نہین اُسنے جواب دیا کہ اب مین اُسکی صورت نہ دیکھونگا
جانا کیسا میرے روبرو خداوند اُسکا نام اپنی زبان پر جاری نہ فرمائین بس فوراً برجلیس نے حکم دیا کہ لاؤ
خلعت ہم نے شیر افگن کو اپنا سپہ سالار کیا آج سے اسکو ہم نے ستون قدرت لقب عطا کیا بموجب
حکم فوراً خلعت سپہ سالاری حاضر کیا گیا برجلیس نے شیر افگن سے کہا کہ ای ستون قدرت من تم
یہ خلعت زیب تن کرو آج سے تم میرے لشکر کے سپہ سالار ہو اور میری بارگاہ قدرت کے ستون ہو
تم کو کوئی نہین زیر کر سکتا ہی بس فوراً شیر افگن نے وہ خلعت پہن لیا ادھر دنگل اُسکا سب سے
بالادست برابر تخت برجلیس کے بچھایا گیا یہ اُس دنگل پر آکر بیٹھ گیا جب ان کامون سے فراغت
ہو چکی اُسوقت برجلیس نے دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے خونخوار کو تحریر کرو کہ تم بڑے مغرور
ہو گئے ہو اور بڑے گستاخ ہو ایسے کلام کوئی شان مین خداوند کے تحریر کرتا ہی اگر تم کو چشم بصیرت ہو
تو دیکھو کہ کیسی یہ قدرت کاملہ ہی کہ اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن کیے ہوے ہی اور بہت سی
ایسی ایسی قدرتین ظاہر ہین کہ وہ لقا کیا ظاہر کر سکتا تھا جسکی کہ تم پرستش کرتے ہو وہ بھی ایک بندہ تھا
خداوند کا اُسکو خداوند نے اپنی قدرت سے اس قدر قدرت دی تھی کہ کسی کو اُس زمانے مین نہ
دی تھی وہ مغرور ہو گیا اور خدائی کرنے لگا کیسا اُسکو ذلیل اور خوار کیا ہی خدا پرستون نے یہ اُسکے
غرور کی سزا تھی جو غلام اپنے آقا سے پھر جاتا ہی اُسکو یہی سزا دی جاتی ہی وہ کیا گیدی تھا اور کیا لیاقت
رکھتا تھا کہ خدائی کرتا خدائے حقیقی خداوند آفتاب ہی جسکا مین فرزند و نائب ہون پس مین تم کو تحریر
کرتا ہون کہ تم کو لازم ہی کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرو غاشیہ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر
حاضر خدمت ہو میری اطاعت کرو اور لقا پرستی ترک کرو ورنہ یہ یاد رکھو کہ وہ سزا دیجائے گی کہ تمام
عمر یاد کروگے دیکھو یہ خدا ہی کہ جس نے اپنے بندون کی ہدایت کے واسطے چند روز کے لیے اپنے
سجدے کو موقوف کیا اور مجکو سجدہ کرنے کو حکم دیا کہ میرے نائب و فرزند کو سجدہ کرو اور یہ قدرت دکھائی
کہ اُس آسمان کو چھوڑ دیا اور مثل اُسی کے اور ایک آسمان تیار کیا جو کہ فی الحال اپنا مسکن مقرر کیا ہی
مین کہان تک اُسکے اوصاف تحریر کرون اور کہان تک اُسکی مدح مین قلم فرسائی کرون اور کیون نامہ کو
طول دون اور تمہاری بیکار تحریر کا کیا جواب دون مین ایسے مہمل تحریر کا جواب نہین تحریر کرتا ہون صرف
اس قدر تمہارے راہ دکھانے کو تحریر کیا ہی تا کہ تم جو گمراہ ہو رہے ہو راہ راست پر آؤ ورنہ اپنے خدا کو
بھیجا تو ورنہ تم نے خطا تو ایسی کی تھی کہ اگر قہر خداوندی نازل ہوتا اور دریاے غیظ و غضب جوش زن

ہوتا تو تم مع لشکر خاک سیاہ ہو جاتے مگر چونکہ ذات خدا رحیم ہوتی ہے اور اسکا فرض ہے کہ اپنے
بندون پر رحم کرے کیونکہ وہ تو اسکے پیدا کیے ہوے ہین سب اپنے مالک سے ناز و نیاز کرتے ہین
بدین خیال تمہاری خطا عفو فرمائی گئی تم کو لازم بلکہ الزم ہے کہ مثل شیر افگن کے جو کہ تمہارا نامہ لیکر
آیا تھا اور یہان آکر اسنے اپنے خدا کو پہچان لیا اور مذہب باطل کو ترک کیا اور مجکو سجدہ کیا وہ بڑا مرد
عقیل تھا کہ جب اسکو ہدایت کی گئی کیونکہ وہ عقل سلیم رکھتا تھا فوراً اسنے مجکو سجدہ کیا اور اپنی لاعلمی
کا قائل ہوا کہ مین واقف نہ تھا کہ لقا خدا نہین ہے خدا میرا آفتاب عالمتاب ہے ایسی حالت مین مین
کیون گمراہ رہون کیون نہ اسکی پرستش صدق دل سے کرون اسنے یہ خیال کرکے لقا پرستی ترک
کی اور میری اطاعت قبول کی مین نے اسکا یہ مرتبہ کیا کہ اسکو اپنا سپہ سالار کیا اور ستون قدرت
لقب دیا لہذا تم کو قلمی کیا جاتا ہے کہ بمجرد دیکھنے اس فرمان واجب التعظیم کے میری خدمت مین آؤ اور
اپنی خطا مثل شیر افگن کے معاف کراؤ اس کے عوض مین مرتبہ پیغمبری پاؤ گے اور وہ مرتبہ ہوگا
کہ تمام شاہان اقلیم اسکی خواہش کرینگے اور تمہارے بعد پھر کسی کو نہ نصیب ہوگا آیندہ تم کو اختیار
ہے اگر اسکے خلاف کروگے عذاب و عتاب اور قہر خداوندی مین مبتلا ہوگے بس مین نے نامہ اپنا اس شعر
پر ختم کیا ع سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + یہ مضمون جو کہ برجیس نے
کہا دبیر نے فوراً قرطاس پر تحریر کیا جب نامہ تیار ہو چکا تو پیش کیا کہ یہ نامہ حاضر ہے برجیس
نے وہ نامہ لے کر ایک چوبدار کو دیا کہ بیرون دربار جو لوگ کہ شیر افگن کے ہمراہی کھڑے
ہین انکو دے دینا کہ یہ جواب نامہ ہے اور کہنا کہ تمہارے افسر نے بادشاہ کی ملازمت ترک کی
اور خداوند و نائب خداوند کی اطاعت قبول کی اور مذہب لقا پرستی کو بھی ترک کیا مذہب اصلی
آفتاب پرستی قبول کیا اب وہ دربار مین تمہارے بادشاہ کے نہین جائیگا لہذا یہ نامہ تم لے جاؤ
یہ سنکے اس چوبدار نے وہ نامہ لیا اور باہر آکر شیر افگن کے ہمراہیون کو دیا اور جو کچھ برجیس
نے کہا تھا انسے کہدیا وہ نامہ لے کر اور تقریر سنکے اسی وقت باہم یہ تقریر کرتے ہوے اس
مقام پر سے چلے کہ ہمارے افسر نے برا کیا جو برجیس کی اطاعت قبول کی افسوس نمک حرامی پر
کمر باندھی ایسا مرد باغیرت ہو کر ایسی بے غیرتی کرے اول تو اپنا مذہب ترک کرے دوسرے
اطاعت بھی ترک کی یہ کیا ہو گیا ہم ایسا نہین جانتے تھے بادشاہ اسے بہت دوست رکھتے تھے
بسبب جرأت و غیرت کے جس وقت وہ سنینگے نہایت صدمہ ہوگا کسی کا اعتبار نہین ہے
ہمارے افسر کو بادشاہ مثل فرزند کے خیال کرتے تھے جس طور سے کوئی فرزند کی خاطر کرتا ہے وہ
اسی طور سے انکی خاطر کرتے تھے ایسا بادشاہ تو کوئی نہ ملیگا ایسی ایسی تقریر کرتے ہوے قلعہ اور
شہر سے باہر آئے اور اپنے لشکر کی راہ لی قریب شام لشکر مین پہونچے چونکہ دربار برخاست ہو چکا تھا
بادشاہ داخل بارگاہ آرام تھا کیونکر خبر کرتے اپنے مقام پر قیام کیا اہل لشکر نے دریافت کیا کہ تمہارا
افسر کہان ہے انھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم انھون نے ہم کو راہ سے واپس کر دیا ان سب نے
خیال کیا کہ کیا حاصل جو ان سے یہ حال کہین بہتر بادشاہ کو خبر کرلین پھر تو خود بخود سب پر ظاہر ہوگا
یہ امر ایسا تو ہے نہین کہ پوشیدہ رہے اور کوئی نہ سنے مگر ہم کو کیا ضرورت ہے جو ہم اپنی زبان سے
بیان کرین اس خیال سے کہدیا کہ ہم کو راہ سے واپس کر دیا وہ لوگ یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے
کہ کوئی مصلحت ہوگی وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر خونخوار نے دربار کیا سب لوگ حاضر دربار

ہوے خونخوار نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آج دو روز ہوے کہ شیر افگن نامہ لے کر گیا ہی
واپس نہین آیا مین نے اُسکو دو روز سے نہین دیکھا ہی طبیعت پریشان ہی دوسرے بدون اُسکے میرا دربار
سونا پڑا ہی وہ رونق دربار کی نہین ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور وہ نامہ لے کر گیا ہی ابھی نامہ کا
جواب نہ ملا ہوگا وہ اسی انتظار مین مقیم ہونگے کہ جواب ملے تو روانہ ہون آج ضرور حاضر خدمت
ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر وہ لوگ جو اُنھین اور اُنہین جو مغز افسر تھے اُنھون نے درباری
کپڑے پہنے اور وہ نامہ جو اُنکو ملا تھا اُسکو لے کر طرف دربار کے روانہ ہوے داخل دربار ہوکر مجرا گاہ سے
مجرا کیا بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم لوگ کیون آئے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ ہمراہی مین مرد
شیر افگن کے تھے جبکہ وہ نامہ حضور کا لے کر طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوے تھے تو اُنھون نے اپنے
ہمراہ ہم کو لیا تھا ہم اُنکے ہمراہ گئے تھے بادشاہ نے متحیر ہوکر دریافت کیا کہ پھر وہ تمہارا افسر کہان ہی
اُنھون نے جو تقریر کہ اُس چوبدار سے سُنی تھی بادشاہ کے روبرو بیان کی اور وہ نامہ نکال کر روبروے
بادشاہ پیش کیا بادشاہ نے دبیر کو اشارہ کیا کہ نامہ لے کر پڑھو دبیر نے اُنکے ہاتھ سے نامہ لیا تمام و کمال
پڑھکر سُنایا اب جو اُسکا مضمون خونخوار نے سُنا اور آگاہ ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ شیر افگن نے
میری اطاعت ترک کی اور اطاعت برجلیس کی قبول کی اور مذہب لقا پرستی ترک کر کے مذہب آفتاب پرستی
اختیار کیا اور برجلیس کو سجدہ کیا چونکہ یہ مرد جری اور باغیرت ہی نہایت غصہ آیا اور ایک دود غلیظ
تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر گذر گیا آنکھین فرط غیض سے لعل ہوگئین دونون ابرو مثل نیش عقرب کے حرکت
کرنے لگے تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ شیر افگن نے بُری حرکت
کی اُسکی ذات سے یہ اُمید نہ تھی وہ مرد باغیرت و بہادر تھا یہ کیا اُسکے دل مین سمائی میرے خیال مین
نہین آتا ہی کہ یہ کیا اُسنے کیا بالکل خلاف شجاعت کیا مرد بہادر کو یہ زیبا نہ تھا جو اُس نے ایسی حرکت کی
نہ معلوم اُسکی وہ غیرت کیا ہوئی کدھر گئی بے غیرتی پر کیون کمر باندھی نہ معلوم اُسکی سمجھ کیسی افسوس کہ میری رفاقت
ترک کی مین نے اُسکو مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا تھا برابر لڑکون کے خیال کرتا تھا یہ کیا فعل اُس سے
سرزد ہوا بالکل اُسنے بہادری کا نام ڈبو دیا اپنے خاندان کی عزت کو برباد کیا جیسا اُسکا خاندان شجاعت
و بہادری مین مشہور تھا ویسا ہی اُسنے اب بدنام کیا ناخلف اپنے خاندان مین پیدا ہوا شیخ سعدی علیہ الرحمہ
نے سچ فرمایا ہی ع زنان باردار اے مرد ہشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + ازان بہتر بہ نزدیک
خردمند + کہ فرزندان ناہموار زایند + یہ کہکر بادشاہ نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم مین
کوئی ایسا بھی ہی کہ جو شیر افگن کو سر دربار جاکر قتل کرے یا زندہ گرفتار کر کے لے آئے اُسکا بھائی
مرد تیغ زن کہ وہ اُس سے بزرگ تھا جب سے اُسنے یہ سُنا ہی کہ شیر افگن نے مذہب آفتاب پرستی
قبول کیا تاو پیچ کھا رہا ہی جیسے ہی پھر دوبارہ بادشاہ نے کہا کہ اے حاضرین دربار ہے تم مین کوئی ایسا بہادر کہ جاکر
سر دربار قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے مرد تیغ زن یہ سُنتے ہی فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور کہا کہ غلام
جان نثار حکم والا بجا لانے کو موجود ہی کیونکہ اُس ناشدنی ننگ خاندان نے بالکل خلاف مردی و مردانگی
کے کام کیا کہ آپ کی اطاعت سے مُنھ موڑا اور دوسرے کی اطاعت قبول کی اپنا مذہب لقا پرستی
چھوڑ کے دوسرا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا میری دانست مین اُسنے مذہب نہین چھوڑا بلکہ اپنے
باپ سے انحراف کیا تمام خاندان مین داغ لگایا یہ جو بادشاہ نے سُنا مرد تیغ زن سے کہا کہ تم ٹھہرو
مین خود جاتا ہون یا تو اُسکو تلاش کر کے لاتا ہون یا اُسکا سر کاٹ کر لاتا ہون مین اُسکا روادار نہین

ہون کہ میرے لشکر کا ادنا سپاہی نامردی کرے اور مین اُسکو گوارا کرون نہ وہ کہ جسکو مین نے مثل فرزند کے
پرورش کیا ہو مین قسم کھا کر کہتا ہون اپنے دین ومذہب کی کہ اگر میرا فرزند بھی یہ حرکت کرتا تو یہی سزا اُسکو
بھی دیتا مگر یہ صدمہ نہ ہوتا جو اس شیرافگن کے لیے ہوگا مگر کیا کرون کہ نامرد کا تو مین دشمن ہون معلوم ہوتا ہی
اُسنے صرف جان کے خوف سے یہ بے غیرتی گوارا کی بلا سے جان جاتی تو جاتی کوئی یہ تو نہ کہتا کہ خونخوار
کے لشکر کا سردار اعلےٰ ہمارے بادشاہ کا شریک ہوگیا مذہب لقا پرستی ترک کرکے ہمارا مذہب
آفتاب پرستی اختیار کیا کتنی بڑے شرم کی بات ہی اور غیرت کا مقام ہی کہ جو الفاظ ہم نے آج
تک کانون سے نہین سُنتے تھے وہ اس نامرد کے سبب سے سُننا پڑے ہم پر فرض ہی کہ ہم اُسی کو کیون زندہ
رکھین کہ جو یہ الفاظ ناشایستہ اور کلام نازیبا کانون سے سُننا پڑین جب وہی نہ ہوگا تو پھر کوئی کیون کہنے لگا
اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بجا ارشاد کرتے ہین خونخوار نے کہا کہ مین ابھی جاکر اُسکو اس
فعل بد کی سزا دیتا ہون اُس مرد نے کہا کہ آپ کیون زحمت اُٹھائین اور تکلیف گوارا فرمائین یہ غلام
خانہ زاد جاتا ہی اور حکم والا بجا لاتا ہی خونخوار نے کہا کہ نہین مین خود جاتا ہون اب اُسکی یہ جرأت بھی
کہ پھر مکرر مُعرض کرتا اس شعر پر عمل کرکے اپنے مقام پر آبیٹھا ؂ خلاف راے سلطان راے جُستن ؂
بخون خویش باید دست شستن ؂ بس خونخوار بقصد غیظ وغضب اپنے تخت پر سے اُٹھا تلوار میان سے
لی اور اہل دربار سے پلٹ کر کہا کہ اگر کوئی میرے عقب مین چلا تو مین اُسکو اُسی مقام پر قتل کرونگا یہ وہ مثل
ہی کہ مردم سے نام ہی اور نامردم سے نان پر اُس مردود کو جو ایسی نامردی کرنا تھی تو میرے ہمراہ کیون آیا اور
پھر نامہ لے کر کیون گیا اُسی مقام سے اُسکا شریک ہوگیا ہوتا اس کم بخت نے مجکو بھی بدنام کیا کہ خونخوار
نے کیسے نامرد کے ہاتھ نامہ روانہ کیا تھا کہ جو جان کے خوف سے اُسکا مطیع ہوگیا اور اُسکا مذہب بھی
قبول کرلیا اور اپنی شجاعت وبہادری مین دھبہ لگایا ننگ خاندان مشہور ہوا یہ کہکر تلوار لیے ہوے
باہر آیا اور مرکب پری پیکر پر کہ جو ہوا سے کہے کہ تو تھم جا مین تیرے آگے جاتا ہون سوار ہوکر ایسا تیز چلا کہ
جو ایک پل مین تمام عالم کی گشت کرے اور جسکے روبرو یک نظر بھی تھک کر رہ جاے اور وہ نہ تھکے
باگ چوری مرکب ہوا ہوگیا اور مثل سایہ کے نظرون سے نہان ہوگیا گویا ایک جھونکا ہوا سے تیز کا تھا کہ
چل کر رہ گیا یہ مرکب اُٹھائے ہوے تلوار علم مُنھ مین کف رخ لال غیظ سے عجیب حال جسم کے بال
کھڑے ہوے چلا جاتا ہی یہان دربار مین یہ تذکرہ ہی کہ افسوس بہت بڑا پہلوان زبردست وسردار
بالادست آج بادشاہ کے ہاتھ سے قتل ہوگا بڑی خرابی کی بات ہی کیا تدبیر کرین کہ اُسکی جان بچے اور
بادشاہ کی بھی بات رہے اگر ہم مین سے کوئی جاتا تو سمجھا کر لے آتا مگر وہ خود تشریف لے گئے ہین وہ زندہ
نہ چھوڑینگے شیرافگن کے بھائی نے کہا کہ آپ لوگ بیکار افسوس کرتے ہین ایسے کا مرنا ہی بہتر ہی کہ
جس کے سبب سے باپ دادا کا نام ہو ایسے بدنام کرنے والے بیٹے تو کیا بیٹے جو اپنی بدنامی کو فخر خیال کرین
یہان تو یہ باتین ہورہی ہین اُدھر قلعہ شہر آفتاب تمامین بر جلیس تخت حکومت پر متمکن ہی اور سب
اہل دربار جمع ہین دنگل برابر تخت کے شیرافگن بھی بیٹھا ہی سب خاموش ہین کوئی کسی سے بات
نہین کرتا ہی دربار کا یہ رنگ ہی اُدھر خونخوار خونخوار بنا ہوا مرکب کو اُڑاتا ہوا یہ کلام زبان پر مردم سے
نام پر نامردم سے نان پر میرے ہاتھ سے بچکے کہان جاتا ہی بغیر قتل کیے ہوے نہ پھرونگا چاہے میری
بھی جان جاتی رہے شہر پناہ پر پہونچا یون ہی دروازہ داخل شہر ہوا اہل شہر یہ حالت دیکھکر دنگ ہوگئے
کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر بدین خیال کہ یہ اور بھی شاید کوئی اور خدائی سے ہو ہم جو دخل دین تو خلاف

خداوند ہوگا خاموش دیکھا کیے خونخوار کو یہ بھی خیال نہین کہ کوئی پائمال ہو جائیگا یا کوئی گر پڑیگا مرکب
دوڑائے ہوے چلا جاتا ہی خود بھی کسی سمت نہین دیکھتا ہی کئی مقام پر ایسا ہوا کہ دو ایک آدمی
مرکب کی جھپیٹ مین آکر گر پڑے کچھ زخمی ہوے کچھ بچ گئے کچھ کچل کر مر بھی گئے مگر یہان خبر بھی نہین کہ
کون مرا اور کس پر کیا گذری یہ خوک کو طے کر کے سامنے قلعہ کے پہونچا چونکہ اُن لوگون سے سب مقام
کا پتہ نشان دریافت کر چکا تھا اسی سبب سے بلا خوف و خطر مرکب اُٹھائے چلا آیا یہان تک کہ
قلعہ سامنے دکھائی دینے لگا اسنے قلعہ کو دیکھکر اور مرکب کو تیز کیا اور ایک کوڑا مرکب کو مارا جس مرکب
نے کہ کبھی پھول کی چھڑی نہ کھائی ہو اُسپر جو تازیانہ پڑے تو اُسکا کیا حال ہوا ہوگا طرارے بھرنے لگے
قریب در قلعہ پہونچ گیا یہان در قلعہ پر جو دربان تھے انھون نے جو اسکو آتے ہوے دیکھا کہ ایک
سوار اس قصد سے چلا آتا ہی کہ مین قلعہ مین جاؤن اُسکی یہ حالت ہی کہ شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی مُنھ مین
کف ہی چہرہ لال ہی سر پر تاج چہرے سے جلال شاہی عیان مرکب تیز رفتار زیر ران بصد تیزی چلا آتا ہی
ان لوگون نے خیال کیا کہ اسکو در قلعہ پر روکیے اور ایسی حالت سے قلعہ کے اندر نہ جانے دیجیے یہ قصد
کرکے دربان کھڑے ہو گئے جیسے یہ بڑھکر قریب در قلعہ پہونچا دربانون نے روکا اور کہا کہ اس صورت
سے قلعہ کے اندر جانے کا حکم ہرگز نہین ہی جب تک کہ ہم اجازت نہ لے لین یہ کب سُنتے ہین انھون نے
مرکب کو پیچھے ہٹا کر پیش کیا اور مہمیز کرکے تلوار جو انکو دکھاتے ہین تو وہ تلوار کی چمک دیکھکر پیچھے ہٹے
مرکب کو مہمیز کر کے آگے بڑھے مرکب طرارہ بھرا اور سب کے سرون پر سے ہوکر بیرون در قلعہ میدان مین جاکر
اُترا یہ لوگ لینا لینا کہکر عقب مین چلے مرکب نے جو میدان پایا تا اب وہ کب قرار لیتا ہی برابر چلا جاتا ہی کہان
وہ سوار اور یہ لوگ پیدل کب پاتے ہین تھوڑی دور چلکر رہ گئے ایک قدم نہ چل سکے مرکب کے گرد قدم بھی
نہ پائی ٹھٹھک کر مثل گرد قافلہ کے رہ گئے خونخوار مرکب کو تیز کرکے قریب در دولت کے پہونچا اسنے
قلعہ کی کچھ کیفیت بھی نہ دیکھی اپنی حالت مین چلا گیا جب در دولت پر پہونچا تو دیکھا کہ تمام سردارون کی
سواریان موجود ہین دربارگاہ پر حاجب و دربان کھڑے ہوے ہین یہ اُسی طور سے مرکب اُٹھائے ہوے
چلا آتا ہی جو کوئی منع کرتا ہی یہ اُسپر نگاہ تند ڈالتا ہی اور تلوار دکھاتا ہی چونکہ بادشاہ ہی وہ لوگ مارے
خوف کے کچھ نہین کہتے ہین یہان تک کہ یہ سب مقام طی کر کے اُس مقام پر پہونچا جہان درگہ سالار
بیٹھا ہوا تھا اُس نے جو کہ سوار کو اس حالت سے دیکھا ادھر شور و غل بھی سنا کہ ہم لاکھ لاکھ منع کرتے ہین
مگر یہ سوار نہین مانتا ہی مع مرکب چلا آتا ہی تیرا مغز در معلوم ہوتا ہی کہتا ہی کہ مین یون ہی دربار مین جاؤنگا
یہ غل بھی درگہ سالار نے سُنا اور سوار کو بھی دیکھا تلوار تول کر سر راہ کھڑا ہو گیا کہ اتنے عرصہ مین خونخوار
اُسکے قریب پہونچا اُسنے کہا کہ او سوار کہان بے ادبانہ آتا ہی آگے مقام ادب ہی دربار نائب خداوند
ہی یہان بڑے بڑے بادشاہ دست ادب جوڑ کر جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُنکی بابت حکم نہین ہوتا ہی
وہ واپس جاتے ہین بغیر اجازت بار نہین پاتے ہین بھلا تو کیونکر یون جا سکتا ہی کہ بلا اجازت مع مرکب
چلا جائے مرکب پر سے اُتر تلوار میان مین کر دے مین جاکر تیری خبر کرتا ہون اگر اجازت ہو تو جاؤ ورنہ اپنے
مقام کو واپس جاؤ کل پھر آنا یہ تقریر سُنکے خونخوار نے کہا کہ وہ نامرد ہوتے ہونگے جو بہ اجازت
جاتے ہونگے ہم تو بلا اجازت مع مرکب دربار مین جائینگے دیکھین ہم کو کون روک سکتا ہی
جسکا قدم آگے بڑھا اُسکے تن پر سر نہ ہوگا درگہ سالار نے کہا کہ تیری کیا لیاقت جو تو جا سکے
خوب یاد رکھنا کہ بلا عرض معروض تجھکو اندر دربار کے ہرگز نہ جانے دونگا ایسی جرات اچھی نہین ہوتی

بس آگے مرکب کا قدم نہ بڑھانا ورنہ تن پر تیرے سر نہ ہوگا نہ مرکب کے پانوں ہونگے خونخوار نے کہا کہ کیا لاف وگزاف کرتے ہو کیوں بیکار اپنے جان کے پیچھے پڑے ہو مین ان گیدڑ بھبکیوں سے نہین ڈرنے والا ہوں مع مرکب فرور مین جاؤنگا یہ سنکے درگہ سالار نے تلوار میان سے کھینچ لی یہان جو شور وغل ہوا اور برجلیس نے جو یہ صدا سنی اہل دربار سے کہا کہ یہ کیسا غل ہے کوئی براے خبر تو جائے یہ سنکے چوبدار نے قصد کیا تھا کہ ادھر جب خونخوار نے دیکھا کہ اُسنے تلوار میان سے کھینچ لی آگے بڑھکے ایک وار جو کیا تو درگہ سالار کا سر زخمی ہوا وہ وار کو تاکر تارہ کیا اُنکا وار چل گیا کاری زخم لگا جب وہ زخمی ہوا انھون نے نوک شمشیر سے پردہ بارگاہ کا اٹھایا جب درگہ سالار زخمی ہوا تو کسی کا پھر یہ قصد نہ ہوا کہ روکے یہ خیال کیا کہ جب ہمارے افسر اعلیٰ زخمی ہوے تو ہماری کیا اصل ہے کون ایسے ہٹ جھٹ سے مقابلہ کرے دوسرے اپنے مالک کی خبر لینے مین مصروف ہوے یہ خیال کیا کہ کہین یہ قتل نہ کر ڈالے یہ غل کرنے لگے کہ یہ سوار بڑا زبردست ہے اُسنے درگہ سالار کو زخمی کیا اب مع مرکب دربار مین جاتا ہے یہان ایک چوبدار بحکم برجلیس براے دریافت حال چلا تھا کہ پردہ اُٹھا یہ پردہ نوک شمشیر سے اُٹھاکر مع مرکب داخل دربار ہوا اہل دربار نے جو دیکھا کہ ایک سوار با شمشیر عریان منھ مین کف مگر چہرے سے شان وشوکت شاہی نمودار نہایت جرار مع مرکب چلا آتا ہے غیظ وغضب اسپر نہایت طاری ہے یہ لوگ بھی دست بقبضہ ہوے کہ نہ معلوم کسکی تلاش مین آیا ہے ادھر برجلیس کی بھی نگاہ اسپر پڑی ڈانٹ کر کہا کہ او بے ادب کدھر آتا ہے یہ بارگاہ خداوندی ہے تو بڑا بے ادب معلوم ہوتا ہے کہ مع مرکب و با شمشیر برہنہ دربار مین آیا تجکو کسی نے منع بھی نہین کیا کہ یون بے ادب نہ جا بس اسی مین خیر ہے کہ جدھر سے آیا ہے واپس چلا جا ورنہ خرابی ہوگی یہ جو برجلیس نے کہا اُس سوار نے جواب دیا کہ او گیدی تو کیا بکتا ہے تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تیرے دربار مین کوئی با ادب آئے مین جس کام کو آیا ہون وہ کام اپنا کرکے چلا جاؤنگا تیرے دربار مین قیام نہ کرونگا نہ تیرے اہل دربار سے کسی کو اذیت دونگا نہ تجکو چھیڑونگا تجھ سے تو مر سیدان سمجھونگا مین اُس نامرد ونمک حرام کو سزا دینے آیا ہون جس نے جان کے خوف سے تجکو سجدہ کیا اور اپنا مذہب ترک کیا وہ کہان ہے اوسے یہ خیال نہ کیا کہ ہم کیا حرکت نامعقول کرتے ہین اُسکا وہ حال کرونگا جو کسی نے کسی کا نہ کیا ہوگا یہ کہتا جاتا تھا اور چلا آتا تھا یہان تک جب قریب دیوان پہونچ گیا مرکب سے کود پڑا اور با شمشیر برہنہ داخل دربار ہوا ادھر برجلیس نے دیکھا کہ اس نے میرے کہنے پر عمل تک نہ کیا اور اُسی حالت سے چلا آیا خیال کیا کہ دیکھا چاہیے یہ کس غرض سے آیا ہے اور کیا کرتا ہے بس خاموش ہو رہا یہ خیال کر لیا کہ یہ زندہ تو اب یہان سے جا نہین سکتا ہے یا سجدہ کرے گا یا جان سے مارا جائے گا یہ تو اسی خیال سے خاموش ہو رہا اور پھر نہ کچھ کہا اہل دربار بسبب برجلیس کے خوف کے کچھ نہ بولے دوسرے خونخوار نے کسی سے کچھ مزاحمت بھی نہ کی جب یہ ڈانٹ کر برجلیس نے کہا تھا کہ او بے ادب کدھر آتا ہے تو مرد شیر افگن نے بھی سر اُٹھاکر دیکھا تھا دیکھتے ہی یہ فوراً پہچان گیا کہ یہ میرا بادشاہ ہے مگر ایسا سحر مین مبتلا ہے کہ خاموش بیٹھ رہا کسی سے کچھ نہ کہا نہ خود کچھ جواب دیا ادھر خونخوار نے ایوان مین پہونچ کر چارون طرف دیکھا تمام دربار کو دنگلون و کرسیون سے آراستہ پایا اُس پر پہلوانون کو متمکن دیکھا سب طرف تلاش کیا مگر شیر افگن کو کہین نہ پایا یکایک اسکی نظر تخت پر جا پڑی دیکھا کہ تخت پر ایک دیو کا بیٹھا ہے کہ اُسکے منھ پر نقاب پڑی ہے اور برابر تخت کے ایک دنگل پر شیر افگن کمر ہو غرور سے قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھے ہوے خاموش بیٹھا ہوا ہے اور تخت کے جانب دیکھ رہا ہے میری طرف نگاہ بھی

نہین کرتا ہی اسکو اور غصہ آیا اور ڈانٹ کر کہا کہ او نمک حرام و نامرد بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنے ہاتھ رومال
سے باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو اور اپنی خطا کو معاف کرا ورنہ تیری آج زندگی نہین ہی تیرا پیمانہ عمر لبریز
ہو گیا ہی تو میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا مین تجھکو قتل کرونگا تیری اس نامردی کی سزا دونگا ارے او
نامرد تو نامہ لے کر آیا تھا یا اس مکار کی اطاعت کرنے آیا تھا کہ جس کے باپ کا نشان تک نہین ہی
ایسا نامرد ہی کہ مین یون چلا آیا کسی نے روکا تک نہین راہ کیا خدائی ہی کہ خبر بھی نہ ہوئی کہ کون ہمارے
دربار مین آتا ہی اور کس حالت و قصد سے آتا ہی اور کیا اسکی غرض ہی یہ کیسا خدا ہی کہ بالکل آگاہ نہ ہوا
جو خونخوار نے کہا برجلیس کو غصہ آیا اور کہا کہ ارے اسکو کسی نے روکا تک نہین خونخوار نے کہا کہ
ملک الموت کو کوئی روک سکتا ہی برجلیس نے کہا کہ تو ملک الموت ہی خونخوار نے کہا کہ ہان اُسیکے لیے
ملک الموت ہون جو کہ نامرد ہی اور بہادر کے لیے ملک الموت نہین ہون اس وقت تو مین صرف شیر افگن
کی روح قبض کرنے آیا ہون خونخوار نے ایسے ایسے کلام کیے مگر شیر افگن خاموش بیٹھا رہا اور یہ
سب کلام سُنا کیا اور کسی بات کا جواب نہ دیا خونخوار کو اور غصہ زیادہ ہوا اور یہ کلمہ زبان پر لایا کہ ارے
شیر افگن ہم تجھسے کہتے ہین اور ہمارے کہنے کو تو گوز شتر سمجھ کر بالکل اُس پر عمل نہین کرتا ہی او نامرد
تیری وہ غیرت اور شجاعت کیا ہو گئی تیرا تو یہ قول تھا کہ مرد مرے نام پر اور نامرد مرے نان پر اب
تو نے کیا نام پیدا کیا ہی خوب مردی کی داد دی ہی ع آفرین باد برین ہمت مردانہ تو + بس خیریت اسی
مین ہی کہ اُٹھ اور میرے ساتھ چل اگر تو نہ چلے گا تو تجھکو اسی دربار مین تہ تیغ کرونگا اور جہنم مین پہونچا دیگا
کہے دیتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے اسوقت زندہ نہ بچیگا لقمہ موت ہو جائیگا یہ کہکر اور تلوار علم کرکے
چلا اور چاہا کہ اسکو سزاے موت دون کہ مرد شیر افگن نے برجلیس سے کہا کہ خداوند اسکے ہاتھ سے
مجھے بچائیے یہ میرا بادشاہ ہی مین اسی کے حکم سے نامہ لے کر آیا تھا اب یہ میرے قتل کرنے کو اپنے لشکر
سے آیا ہی یہ بغیر قتل کیے یہان سے نہ جائیگا یہ اپنے قول کا بڑا پابند ہی میری جان بچائیے اور مجھپر رحم
کرکے اپنے دامن عاطفت مین پناہ دیجیے ادھر شیر افگن برجلیس سے یہ کہہ رہا تھا کہ خونخوار
قریب پہونچ گیا اور تلوار علم کرکے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ تیری قضا آ گئی ہی کہ تو میری بات کا جواب نہین دیتا ہی
قصد کیا کہ ایک ہاتھ ایسا لگاؤن کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے ہو جائین ادھر مرد شیر افگن سہم کر رہ گیا اب
برجلیس پریشان ہو گیا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسکو اسکے دست قوی سے بچاؤن فوراً خیال آیا کہ نقاب
اُٹھا دے یہ خیال آتا تھا کہ برجلیس نے خونخوار کی طرف دیکھکر کہا کہ اے مرد زبان دراز ذرا اپنے خداوند کو تو پہچان
کہ جسکا تو بندہ ہی جس نے تجھکو پیدا کیا ہی کیون اپنی عمر گمراہی مین بسر کرتا ہی جیسے ہی یہ کلام سُنکے خونخوار
نے برجلیس کی طرف دیکھا اور قصد کیا کہ کچھ کہون کہ برجلیس نے یہ کہکر نقاب مُنھ سے اُٹھائی اور کہا کہ برمن
نگر برمن نگر شاید کہ بشناسی مرا بس نقاب کا اُٹھانا تھا اور ادھر آفتاب جادو نے بھی سحر کیا کیونکہ
یہ تو ہر وقت دربار مین موجود رہتا ہی مگر سب سے پوشیدہ رہتا ہی یہ سب کو دیکھتا ہی اسکو کوئی نہین
دیکھتا ہی جیسے ہی نظر خونخوار کی برجلیس کے روے نحس پر پڑی فوراً غازہ سحر نے اپنا اثر کیا کہ اسکا
غصہ فوراً دفع ہو گیا قلب ماہیت ہو گئی مثل شیر افگن کے یہ بھی سحر مین مبتلا ہو گیا کوئی خبر نہ
رہی دوڑ کر برجلیس کے قدمون پر گر پڑا اور سجدہ کیا اور کہا کہ افسوس میری عمر اسقدر مفت برباد
ہوئی گمراہی مین واقعی مذہب آفتاب پرستی اصلی مذہب ہی اور تو بیشک نائب خداوند ہی اور آفتاب
خالق حقیقی اور خداے برحق ہی اُسی کے نور سے تمام عالم منور ہی مین نہ جانتا تھا کہ آپ خداوند کے فرزند

جلد ہو نادم ہین میری خطا کو معاف فرمائیے مین نے بہت بڑی گستاخی آپ کی خدمت مین کی مین گردن
زدنی ہون یہ کہتا ہی اور زار زار روتا ہی افسوس کرتا ہی کہ میری تمام عمر گمراہی مین ضایع ہوئی مین نے
اپنے خدا کو نہین پہچانا خداے باطل جو کہ بندہ خداوند کا تھا اُسکو خدا تصور کیا اُس نے بیکار رکھا تھا خوب
ہوا جو وہ مر گیا یہ حالت جو برجلیس نے خونخوار کی دیکھی اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ کیون
اس قدر بیقرار ہوتا ہی تیری خطا مین نے اور خداوند دونون نے معاف کی کیونکہ تو لاعلم تھا اگر یہ امر ہوتا
کہ تو لاعلم نہ ہوتا اور اُس حالت مین ایسی حرکت کرتا تو بیشک تیری خطا تھی اُسوقت لیکن تو لائق سزا
تھا کہ دانستہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا اور ایسی حالت لاعلمی مین تو لائق سزا نہین ہی تو پریشان نہ ہو اور
دریاے انفعال مین غوطہ زن نہ ہو یہ سُنکے خونخوار کے ہوش وحواس درست ہوے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا
برجلیس نے کہا ہمارے دوست کے واسطے تخت لاؤ یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ملازمون نے تخت حاضر کیا برجلیس
نے حکم دیا کہ ہمارے تخت کے برابر بچھا دو جب تخت برابر تخت برجلیس کے بچھا دیا گیا برجلیس نے
خونخوار سے کہا کہ تخت پر بیٹھ جاؤ یہ تمہارے لیے ہی مین تمھین اپنا مرسل کرونگا بس خونخوار اُسی وقت
اُس تخت پر بیٹھ گیا جب وہ تخت پر بیٹھ چکا برجلیس نے ساقی کو اشارہ کیا کہ ایک جام خونخوار کو شراب ناب
کا دو ساقی نے جام شراب ناب کا اُسکو دیا جب دماغ خونخوار کا شراب سے گرم ہوا اُس وقت شیر افگن
کی طرف دیکھکر کہا کہ واقعی تو بڑا مرد عاقل تھا کہ تو نے مذہب آفتاب پرستی کو قبول کیا اپنی عقبی درست
کی خیر مین بھی تیرے سبب سے اس مرتبہ کو پہونچا اگر تیرے قتل کے لیے نہ آتا تو یہ افتخار کیونکر حاصل ہوتا قدم
راہ ضلالت وگمراہی سے باہر نہ نکلتا برجلیس نے کہا کہ تم دونون صاحب آپس مین گلے مل جاؤ اور اے خونخوار
تم اس مرد جری کی خطا بحل کردو اسکا قصور نہ تھا یہ کیونکر اطاعت نہ کرتا اور کیونکر راہ ضلالت سے نہ نکلتا جب کہ
اسنے اپنے خدا کو پہچان لیا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا خونخوار نے کہا کہ واقعی بہت بجا اور درست ہی
برجلیس نے شیر افگن سے کہا کہ تم روان سے ہاتھ باندھکر اپنے آقا کے روبرو آؤ تاکہ وہ تمہاری خطا
معاف کرین خونخوار نے کہا کہ اے نائب خداوند مین نے اسکی خطا معاف کی کوئی ہاتھ جوڑ کر آنے کی
ضرورت نہین ہی بس یہ کہکر خونخوار نے حکم دیا کہ کوئی میرے لشکر مین جائے اور میرے سردارون کو مع لشکر
لے آئے ان سے کہے کہ خونخوار تمہارے آقا نے مذہب لقا پرستی ترک کرکے آفتاب پرستی جو کہ مذہب
اصلی اور برحق تھا قبول کیا آج تک ہم سب کے سب حالت گمراہی مین تھے اب اپنے خدا کو پہچان لیا ہی لہذا
تم سب کو طلب کیا ہی کہ تم بھی آکر اپنے خدا کو پہچانو اور گمراہی سے نکلو یہ میرا مرکب براے نشانی لیتا جاے
تاکہ اُن لوگون کو یقین آئے یہ خونخوار نے جو کہا تو برجلیس نے اپنے ایک سردار کو جسکا نام زنبور نیش زن
تھا حکم دیا کہ تم جاکر خونخوار کے لشکر کو لے آؤ وہ فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور مرکب خونخوار کو ہمراہ لے کر
طرف اُسکے لشکر کے چلا یہان دربار مین خونخوار کے سب سردار جمع ہین اور اُسکا انتظار کر رہے ہین کہ
اب بادشاہ یا تو شیر افگن کو لے کر آتے ہین یا اُسکو قتل کرکے واپس آتے ہین کہ اتنے مین یہ سردار
جو اُنکے طلب کے لیے چلا تھا داخل لشکر ہوا اہل لشکر نے جو اپنے بادشاہ کا مرکب اُسکے ہمراہ دیکھا
سب کے سب اُسکے گرد جمع ہوے اور دریافت کرنے لگے کہ بتاؤ ہمارا بادشاہ کہان ہی اُس پر کیا
گذری کہ تم اُسکا مرکب لے کر آئے ہو اُس سردار نے کہا کہ جو افسر اعلی تمہارے بادشاہ کے بعد ہین
اُنکو ہمارے آنے کی خبر کرو کہ ایک شخص تمہارے بادشاہ کا کچھ پیغام لے کر آیا ہی اُسکو کچھ تم سے
کہنا ہی جو پیغام بادشاہ نے تم کو دیا ہی وہ سُن جاؤ یہ سُنکر وہ لوگ دوڑکر بارگاہ مین آگئے اور کہا

کہ آپ لوگ بآرام تمام یہان بارگاہ مین بیٹھے ہین وہان ایک شخص وہ مرکب لے کر آیا ہی جسپر بادشاہ
سوار ہوکر تشریف لے گئے تھے ہم نے جو دریافت کیا کہ بادشاہ کہان تشریف رکھتے ہین تو اُس نے
کہا کہ تم اپنے سردارون کو خبر کرو کہ وہ آکر جو پیغام تمھارے بادشاہ نے دیا ہی سُن جائین لہذا آپ
لوگ اُسکے پاس تشریف لے چلین اور سُنین کہ وہ کیا پیغام لایا ہی اور کیا واقعہ گذرا ہی کہ جو خالی
مرکب آیا ہی یہ سُنتے ہی وہ لوگ پریشان ہوگئے اور اُنکے ہوش و حواس بجا نہ رہے دل مین خیال
کرنے لگے کہ کیا بادشاہ گرفتار ہوگئے یا قتل ہوگئے چل کر دریافت کرین اور اس واقعہ سے آگاہ
ہون اگر قتل ہوگئے ہون تو چل کر ہم لوگ بھی اپنی جانین دین حق نمک سے ادا ہون کیونکہ اب ایسا
قدردان بادشاہ ہم کو نہ ملے گا اگر گرفتار ہوگئے ہون تو جس تدبیر سے ممکن ہو رہا کر لائین اور
چل کر سُنین کہ کیا پیغام ہمارے بادشاہ نے ہم کو دیا ہی بس سب سردار بارگاہ سے نکل کر اُس مقام
پر آئے جہان وہ سردار مرکب لیے ہوے کھڑا تھا اُن سب نے وہان آکر اُس سے دریافت کیا کہ
پہلے یہ بیان کرو کہ ہمارا بادشاہ بخیریت ہی پھر بادشاہ کا پیغام بیان کرنا تاکہ ہم لوگون کو اطمینان
ہو اُسنے کہا کہ تم لوگ پریشان نہ ہو تمھارا بادشاہ خیریت سے ہی یہ سُنکر ان لوگون نے کہا کہ اچھا اب
بیان کرو کہ کیا پیغام دیا ہی اُس سردار نے وہی تقریر جو کہ خونخوار نے بیان کی تھی بیان کی اور کہا کہ
مرکب اپنا برائے نشانی روانہ کیا ہی تاکہ تم کو یقین آئے یہ سُنکے اُن سب نے کہا کہ ہم تو اُنکے تابع حکم
ہین جو فرمائین گے ہم بجا لائینگے جادہ اطاعت سے قدم باہر نہ نکالینگے اگر اُنھون نے یہ مذہب
ترک کیا اور ہم کو بھی اس مذہب کے ترک کرنے کے لیے طلب کیا ہی تو ہم یہ مذہب ترک کرینگے اور
جو مذہب کہ ہمارے بادشاہ نے اختیار کیا ہی ہم بھی وہی مذہب قبول و منظور کرینگے بقول اس کلمہ
کے کہ الناس علی دین ملوکہم جو ہمارے بادشاہ کا مذہب وہ ہمارا مذہب اور ہم چلتے ہین بس
اُسی وقت وہ سردار کل لشکر کو ہمراہ لے کر اُس سردار کے ہمراہ چلے جو کہ بادشاہ کا پیغام لایا تھا
باقی سب سامان اُسی مقام پر چھوڑ دیا اور کچھ لشکر بھی حفاظت کے لیے وہین چھوڑا یہان تک کہ داخل
شہر ہوے یہان برجیس نے خونخوار کو مرتبہ پیغمبری سے سرفراز کیا اُسکو لقب نامرسل عنایت کیا وہ
بہت خوش ہوا خرقہ پیغمبری اُسکو دیا گیا شیر افگن اور خونخوار کے گلے مین تصویر آفتاب
کی ڈالی گئی اور ان دونون کے سینون پر بھی جو لباس کہ اُنکو سرکار برجیس سے مرحمت ہوا تھا
تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی یہان تو یہ بند و بست ہو رہا تھا کہ وہ سردار سرداران خونخوار کو لے کر
حاضر دربار ہوا یہان اُن سب نے جو دیکھا کہ دربار آراستہ ہی ہمارا بادشاہ بھی تخت پر برابر اُس بادشاہ
کے بیٹھا ہی اُنھون نے قواعد شاہی ادا کیے خونخوار نے کہا کہ نائب خداوند کو سجدہ کرو اُنھون
نے قصد کیا تھا کہ سجدہ کرین کہ برجیس نے مُنھ پر سے نقاب اُٹھائی سب اہل دربار و شیر افگن
و خونخوار اور دیگر سردارون نے سجدہ کیا اور سب کے سب سحر مین مبتلا ہوے اُن لوگون نے عرض
کیا کہ لشکر آپ کا بیرون قلعہ حاضر ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی خونخوار نے کہا کہ ہمارا لشکر بھی شامل
لشکر خداوندی ہو اب ہم یہان سے نہ جائین گے صرف ایک نامہ اپنے فرزند کو تحریر کر دینگے کہ وہ بھی
یہ مذہب قبول کرے اور تمام شہر مین اسی مذہب کو رواج دے یہ حکم سُنکے وہ سردار رخصت ہوکر
لشکر مین آئے اور جو کچھ سامان تھا وہ سب لے کر داخل شہر ہوے لشکر خونخوار شامل لشکر برجیس
ہوا ہر ایک سردار کے رہنے کو مقام عنایت ہوا خونخوار کو حکم ہوا کہ تم بیرون قلعہ اُس عمارت مین

قیام کرو کہ جسمین پہلے ہم رہتے تھے ہر صبح کو ہمارے دربار مین آیا کرو خونخوار بعد برخاست ہونے دربار
کے قلعہ سے نکل کر اُس عمارت مین آیا اور ہر سردار کو حسب لیاقت و مرتبہ مقام قیام کرنے کو ملا
سرداران برجلیس نے بہت عزت و آبرو سے اُتار را اور سب اہل لشکر اور سردارون کو تصویر آفتاب
عنایت ہوئی کہ اسکو گلے مین ڈال لو وہ تصویرین سب نے بعقیدت تا کہ یہ لوگ بھی سحر مین مبتلا ہون اور
بموجب حکم اُنھون نے تصویرین گلے مین پہن لین یہان خونخوار جو آیا اُس مقام پر جو کہ اُس کے
قیام کے لیے مقرر تھا اُسکو خوب آراستہ پایا یہ دیکھکر بہت خوش ہوا تھوڑے عرصہ مین ایک چوبدار
نے آکر کہا کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ آج تمھاری دعوت مع لشکر کے ہمارے یہان ہی خونخوار نے
منظور کیا شام کے وقت سب کو علی قدر مرتبہ طعام لذیذ پہونچ گیا کوئی ادنی سے اعلی تک ایسا نہ تھا
کہ جسکو طعام نہ پہونچا ہو سب اُس طعام کو کھاکر بہت خوش ہوے جو کچھ سامان خونخوار کے
ہمراہ تھا وہ سب شامل سامان برجلیس ہو گیا وہ رات خونخوار نے بسر کی وقت سحر خونخوار
مع اپنے سردارون نے داخل دربار برجلیس ہوا اپنے سردارون کا مقام دست چپ مین پایا سب
کے بالا دست شیر افگن ہو بعد اُسکے ہر سردار کو علی قدر مراتب جگہ مرحمت ہوئی خود تخت پر
برابر تخت برجلیس کے متمکن ہوا بس اُسوقت ایک نامہ اپنے فرزند کے نام اس مضمون کا تحریر کیا
کہ اے فرزند جگر پیوند قوت بصر تم کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ ہم یہان بہر آفتاب بنا بر خیریت مع لشکر کے
پہونچے مقابلہ کی نوبت نہین آئی طرف نامہ و پیغام مین یہ انجام ہوا کہ ہم نے مذہب لقا پرستی ترک
کیا جو کہ بالکل بے اصل مذہب تھا آج تک ہم گمراہی مین رہے اب جو دریافت کیا فی الواقع
مذہب آفتاب پرستی مذہب حق ہی اُسکی کیا صفت تحریر کرون لہذا مین نے جب کہ خوب دریافت
کر لیا تو مع لشکر اُس مذہب کو قبول کر لیا جب کہ اُسکی بزرگی مجھپر ظاہر ہوئی اور مین اُسکے طریقہ
اصول سے ماہر ہوا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم بھی بعد دیکھنے اس محبت نامہ کے تمام شہر مین منادی
کرا دو کہ سب لقا پرستی ترک کرین اور آفتاب پرستی جو کہ اصلی اور سچا مذہب ہی اختیار کرین اور تم
بھی یہی مذہب قبول کر لو اور اپنے لشکر کو بھی یہی تعلیم کر دو اور مجھپر تو خداوند کی اس قدر عنایت ہی
کہ مجکو اپنا پیغمبر مقرر فرمایا ہی اور لقب مرسل سے سرفراز فرمایا کتنی بڑی خوشی کی بات ہی کہ مرتبہ
پیغمبری میرے خاندان مین آیا اب ہمیشہ ہمارے خاندان کے لوگ پیغمبر ہوا کرینگے اور یہ چند تصویرین
خداوند اور نائب خداوند کی مرسل ہین انہین سے ایک تصویر تم اپنے گلے مین ڈال لو اور باقی تصویرین
اہل شہر و لشکر کو تقسیم کر دو اگر کم ہون تو انھین کے مثل اور بنوا لینا اور جس جس مقام پر تصویر لقا
رکھی ہو اُس اُس مقام پر تصویر خداوند و نائب خداوند حفاظت سے رکھوا دو اور تصویر لقا کو
دربدر کرو اور اب آج سے سکہ بنام نائب خداوند جاری کرو۔ اسمین یہ تحریر ہو کہ برجلیس فرزند خداوند
و نائب خداوند ہی زیادہ دعا یہ نامہ تحریر کر کے اور کئی ہزار بلکہ قریب لاکھ کے تصویرین دے کر
اُس نامہ کے ہمراہ روانہ کین بعد روانہ کرنے نامہ و تصویر کے برجلیس نے حکم دیا کہ سامان جشن
کرو ہم خوشی کرینگے ہم نے اتنے بڑے شخص کو اپنا نائب کیا جو کہ اس اقلیم کا ایک رکن اعظم ہی
یہ جس قدر کام برجلیس نے کیے ہین سب آفتاب کی تعلیم سے کیے ہین کوئی اپنی طبیعت سے
نہین کیا ہی ناظرین پر واضح رہے کہ جو جو آفتاب کہتا گیا برجلیس اُسکے موافق حکم دیتا گیا
یا جو امر اُسکے کرنے کا تھا اُسکو خود اُسنے کیا کوئی کام بے حکم آفتاب برجلیس نے نہین کیا

کیونکہ آفتاب تو مثل سایہ کے ہمہ وقت ہمراہ برجلیس کے رہتا ہی علاوہ رات کے کیونکہ رات کو تو وہ
ہمراہ بدر کے عیش مین مصروف ہوتا ہی اور برجلیس ہمراہ ثمرات کے بس برجلیس نے بعد حکم دینے سامان
جشن کے دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو گیا یہان تو سامان جشن ہونے لگا ادھر وہ نامہ بر
نامہ لیکر طرف شہر خونریزیہ کے روانہ ہوا بعد قطع راہ کے داخل شہر ہوا اُسوقت دربار مین لعلان کے
پہونچا خونخوار کا نامہ اُسکو دیا اُس نے جو نامہ اپنے باپ کا پایا پہلے سر پر رکھا اسکے بعد جو لفافہ چاک
کرکے پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگ بھی آگاہ ہون والد بزرگوار نے مذہب
لقا پرستی ترک کیا کیونکہ اُنکو اس مذہب کی بے اصلی اور مذہب آفتاب پرستی کی سچائی ثابت ہوگئی
بدین سبب اُنھون نے یہ مذہب ترک کیا اور آفتاب پرستی قبول کی اب آپ لوگون کو اپنے اپنے فعل کا
اختیار ہی یہ سُنکے اہل دربار نے کہا کہ جب بادشاہ نے یہ مذہب ترک کیا تو ہم لوگون کو بھی واجب ہی
کہ اپنے بادشاہ کے پیرو ہون لہذا ہم سب نے بھی مذہب لقا پرستی ترک کیا کیونکہ ہم لوگ تو ویسے پیرو مین
الناس علے دین ملوکھم ہر عیب کہ سلطان بپسند د ہنرست ✤ بس اُسی وقت سب اہل دربار نے
مع لعلان کے تصویر لقا کو گلے سے دور کیا اور تصویر آفتاب کو گلے مین ڈالا وہ مثل ہوئی کہ گو سے نکل کر
موت مین گرے پھر کافر کے کافر رہے اور زیادہ گنہگار ہوے لعلان نے بموجب تحریر اپنے باپ کے شہر مین
منادی کرا دی جس طور سے نامہ مین تحریر تھا موافق اُسکے کاربند ہو جہان جہان تصویر لقا رکھی تھی اُس
اُس مقام پر سے اُٹھوا کر تصویر آفتاب رکھوائی اور اُسکو دریا مین ڈال دیا اب تمام شہر خونریزیہ آفتاب پرست
ہوگیا ہر ایک کے گلے مین تصویر آفتاب پڑگئی سب اپنا خدا آفتاب کو خیال کرنے لگے جب یہ سب
بند و بست ہوچکا وہ شخص جو کہ نامہ لیکر آیا تھا بعد اس انتظام کے لعلان سے رخصت ہوکر خونخوار
کے پاس روانہ ہوا لعلان نے اُسکو خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا وہ بصد خوشی یہان سے چلا یہان
شہر آفتاب نما مین بموجب حکم برجلیس سامان جشن مہیا ہوا بڑے انتظام سے جشن ہفت روزہ
رہا ہوا سات روز تک کوئی ملکی کام برجیس نے نہین کیا بعد سات دن کے پھر موافق دستور حکم و
احکام جاری ہونے لگے اتنے مین وہ نامہ بر خونریزیہ سے واپس آیا تمام حالات وہان کے بیان کیے
خونخوار و برجلیس سُنکے بہت خوش ہوے یہ خبر تمام اقلیم مین مشہور ہوئی کہ خونخوار حاکم خونریزیہ نے
اپنا مذہب لقا پرستی ترک کرکے مذہب آفتاب پرستی شہر آفتاب نما مین جاکر قبول کیا کیونکہ وہ مذہب
بہت سچا ہی حضرت پیغمبری پایا بڑی عزت ہوئی اب تو پھر بادشاہ کو جسکو خواجہ خلیل سے حالات معلوم ہوئے
تھے کہ شہر آفتاب نما مین مذہب آفتاب پرستی کی ترقی ہی اور حاکم آفتاب نما کا قصد ہی کہ لشکر کشی کرین
اور تمام عالم مین اپنا مذہب رواج دین یہ سُنکے ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی تھی اور سامان جنگ و جدال
کرنے لگے تھے کہ یہ خبر سُنکے خونخوار نے بھی وہ مذہب قبول کیا کیونکہ ہر ایک نے دل مین خیال کیا
کہ خونخوار اسوقت اور شاہون سے ایک بادشاہ قوی اور مرد جری تھا اور اپنے مذہب کا بھی پابند
ہی اب جس ملک پر لشکر کشی کرکے گیا ہی اُسکو فتح کرلیا ہی اگر اُسنے اس ملک کو بھی فتح کرلیا تو خیر ورنہ جو ہمارا حشر
اُسکا ہوگا وہ بھی معلوم ہوجائے گا جب وہ اس ملک کے بادشاہ سے سربر نہ ہوگا تو ہماری کیا اصل
ہی کیونکہ اسوقت وہ ہم پلہ ہی افریق شاہ کو وہ رست کا جو کہ تمام اقلیم خورشیدیہ کا شہنشاہ مشہور ہے
گو کہ آج کل اُسکی قوت بہت کم ہوگئی ہی مگر پھر وہ شہنشاہ ہی تمام بادشاہ اقلیم خورشید اُسکا حکم مانتے ہین
جو وہ فیصلہ کر دیتا ہی اُسپر عمل کرتے ہین پس جب اتنے بڑے بادشاہ نے شکست کھائی تو ہم کس شمار

وقطار ہین ہین بس ہم بھی مذہب آفتاب پرستی اختیار کرلین گے اپنی دولت وملک کو تباہ نہ کرینگے
یہ خیال کرکے سب اپنے اپنے ملک کی حفاظت مین مصروف تھے کہ یہ خبر پہونچی کہ خونخوار نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کرلیا اور اُسکا مطیع ہوا بس یہ خبر سُنکے سب کے جی چھوٹ گئے خیال کیا کہ جب
خونخوار نے اُسکی اطاعت کی تو ہم اب کیا کرسکتے ہین ایک نے دوسرے کو نامہ تحریر کیا کہ اب تمھارا
اِس امر مین کیا قصد ہی اُسنے یہ جواب تحریر کیا کہ ہم تو افریق شاہ کے اوپر بیٹھے ہین کیونکہ وہ ہمارے
شہنشاہ ہین گو کہ ہم لوگ آج کل اُنسے منحرف ہین مگر اِس امر مین اُنکی پیروی کرینگے کوئی خونخوار کے
ہم تابع حکم نہ تھے کہ اُنکی اطاعت کرلینے سے ہم بھی اطاعت کرلین یہ کیونکر ہوسکتا ہی پس جب افریق شاہ
اطاعت کرلینگے تو ہم بھی اُسی پر عمل کرینگے کیونکہ خونخوار بھی مثل ہمارے بادشاہ تھا فی الحال اُس نے
اپنی قوت کو ترقی دیکہ ہی کوئی اُس سے وہ ہم پر حاکم نہین ہوگیا لہذا ہمارا یہ قصد ہی ہر ایک کو اپنے اپنے
فعل کا اختیار ہی جب یہ نامہ وپیام باہم ہوے جو بادشاہ کہ ملک خونریزیہ کے قریب تھے اور خونخوار سے
سلسلۂ دوستی رکھتے تھے اُنھون نے تو مصمم قصد کرلیا کہ ہم جاکر مذہب آفتاب پرستی مثل خونخوار کے
قبول کرلین کیون اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین ہم کوئی افریق شاہ کے زیر حکم نہین ہین جب
خونخوار ایسے نے اطاعت قبول کرلی تو افریق شاہ کی کیا اصل ہی اُسمین تو اسوقت کسی قسم کی قوت
نہین ہی یقین ہی کہ وہ بھی اطاعت کرے تو پھر ہم کیون دیر کرین اور اپنے کو سلسلۂ دشمنان مین شمار
کرائین یہ خیال کرکے بذریعہ نامہ وپیام کے ایک رائے ہوکر ایک مقام پر جمع ہوے اور قصد طرف آفتاب نما
کے جانے کا کیا اور جو بادشاہ ملک افریقہ سے قریب تھے اُنھون نے یہ قصد کرلیا کہ جب افریق شاہ
اطاعت کرے گا تو ہم بھی اطاعت کرینگے اور جو حاکم کہ باہم جمع ہوے تھے اُنکے نام یہ ہین مسمار شاہ
حاکم مسماریہ اسکا مذہب شجر پرستی ہی ضحاک شاہ حاکم ضحاکیہ یہ مذہب مار پرستی رکھتا ہی سانپ کو
اپنا خدا جانتا ہی طومار شاہ حاکم طوماریہ اسکا مذہب بھی لقا پرستی ہی قنطور شاہ حاکم قنطوریہ یہ
سامری پرست ہی قمبور شاہ حاکم قمبوریہ آلات پرست ہی یہ سب جمع ہوکر کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ
سے طرف شہر آفتاب نما کے چلے کہ چلکر مذہب آفتاب پرستی قبول کرین یہانتک کہ قریب شہر آفتاب نما
کے پہونچے اور سب ایک مقام پر اُترے اور ایک نامہ اسی مضمون کا تحریر کیا کہ ہم چند حاکم چند ممالک
متفرقہ کے حاضر ہوے ہین چاہتے ہین کہ ہم کو اجازت ملے کہ ہم آکر آپ کی اطاعت کرین اور اپنا مذہب
ترک کرکے آپ کے مذہب کی پیروی کرین کیونکہ ہم کو ثابت ہوگیا ہی کہ سب مذہب باطل ہین آپ کا
مذہب سچا ہی بس ہمارے دلون مین اُسکی محبت اور صدق نیت نے اپنا گھر کیا اور زنگ کفر وضلالت
مثل کافور کے اُڑگیا لہذا ہم کو حکم دیا جاے کہ حاضر ہوکر قواعد مذہبی سے آگاہ ہون یہ نامہ تحریر کرکے اور سب
نے اپنے اپنے دستخط کرکے روانہ کیا نامہ بر نامہ لے کر داخل شہر ہوا چونکہ اب تو مشہور ہوگیا ہی کہ اندرون
شہر ایک قلعہ ہی اُسمین دربار ہوتا ہی نامہ بر تمام شہر کو طے کرکے داخل قلعہ ہوا در دولت پر پہونچ کر درگہ سالار
سے عرض کیا کہ خبر کردو کہ نامہ بر نامہ لے کر آیا ہی وہ حاضر خدمت ہوا چاہتا ہی درگہ سالار نے جاکر دربار
مین باادب عرض کیا کہ حضور ایک نامہ بر نامہ لے کر حاضر ہوا ہی بار چاہتا ہی برجلیس نے حکم دیا کہ اُسکو
حاضر کرو درگہ سالار نے اِس نامہ بر کو حاضر دربار ضلالت آثار کیا وہ مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور دست بستہ
ہوکر یون عرض کرنے لگا کہ چند حاکمان اقلیم خورشید یہ کا نامہ لے کر آیا ہون برجلیس نے یہ سُنکے حکم دیا کہ نامہ
وزیر کو دے دو اور اُسکو کرسی چوبی عنایت ہوئی وہ نامہ وزیر کو دے کر اُس کرسی پر بیٹھ گیا وزیر نے نامہ پڑھا

برجلیس مضمون نامہ سے بخوبی آگاہ ہوا اور خوش ہوا بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ بادشاہان وقت بہت
لائق اور عاقل ہین یہ کہکر خونخوار سے کہا کہ تم کسی سردار کو حکم دو کہ وہ ان سب کا استقبال کر کے حاضر دربار
کرے اور اُنکے ہمراہ جو لشکر ہو اُسکو شامل لشکر بابدولت کر دے اور اُنکے قیام کے لیے جو مقام شہر مین
عمارت شاہی کے قریب مقرر کیا گیا ہے اُن سب کو بڑی عزت سے رکھے جس طور سے تم ہر روز دربار مین حاضر
ہوتے ہو اُسی طور سے وہ بھی حاضر ہوا کرین یہ حکم سُنکے خونخوار نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا محمل مارخوار تھا
مع چند سردارون کے اُس نامہ بر کے ہمراہ کیا کہ تم اُنکا استقبال کر کے لاؤ وہ سردار اُسی وقت مع اپنے
ہمراہیون کے اُس نامہ بر کے ہمراہ رخصت ہوکر دربار سے چلا اور قلعہ اور شہر سے نکل کر اُنکے لشکر مین پہونچا
اور اُن سب بادشاہون سے ملا وہ بہت عزت اور حرمت سے پیش آئے بڑی آبرو سے اُسکو اپنا مہمان کیا وہ
بہت خوش ہوا رات بھر اُنکے لشکر مین بسر کی بوقت سحر اُن سب کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان
بعد جانے نامہ بر کے برجلیس نے دربار برخاست کیا تھا سب اپنے اپنے مقام پر گئے تھے خونخوار نے بموجب
حکم برجلیس اُن سب کے لیے مقام عمدہ خالی کرا رکھے تھے سب سامان درست کر لیا تھا دوسرے دن پھر دربار
ہوا سب حاضر دربار ہوے کہ وہ سردار اُن سب کو لے کر داخل دربار ہوا اُن سب نے دربار کو خوب آراستہ
پایا کہ جسکو دیکھکر اُنکے ہوش جاتے رہے اپنے دلون مین کہا کہ بھلا ہم کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے دیکھا کہ خونخوار
برابر تخت کے ایک تخت پر متمکن ہے بڑی اُسکی عزت ہے یہ حال دیکھکر یہ لوگ بہت خوش ہوے کہ اُس سردار
نے عرض کیا کہ خداوند یہ سب بادشاہ تشریف لائے ہین بس یہ سُنکے برجلیس نے اپنے مُنھ سے نقاب
اُٹھائی قاعدہ ہے کہ جہان نقاب اُٹھی سب نے سجدہ کیا یہ پانچون بادشاہ بھی مع اپنے اپنے سردارون کے
خم ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے اب جو سجدے سے سر اُٹھا اپنی طبیعتون کا اور رنگ پایا دوڑ کر برجلیس کے
قدمون پر گرے اور یون عرض کرنے لگے کہ آج ہم نے اپنے خدا کو پہچانا کہ یہ ہمارا خدا ہے ہم سب کے
سب آج تک گمراہی مین پڑے تھے برجلیس نے اُن سب کی تشفی و دلاسا کیا اور اُنکو مع اُنکے سردارون کے
ایک ایک تصویر آفتاب کی دی کہ اسکو گلون مین ڈال لو انھون نے گلون مین ڈال لی وہ بھی مسحور
ہو گئے کیونکہ یہ تصویرین سحر سے تیار ہوئی ہین آفتاب نے ایسا سحر کیا ہے کہ جو کوئی اس تصویر کو پہنے وہ کبھی
نہ برجلیس سے پھرے اور اُسکو سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے بعد اسکے اُن سب
کے واسطے دربار مین جاے معقول علے قدر مراتب عنایت کی گئی تھی اُسکے بعد اُسنے دریافت کیا کہ تم سب
کے ہمراہ کس قدر لشکر ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے ہمراہ قریب دس گیارہ لاکھ کے ہوگا حکم ہوا کہ
اُن سب کو داخل شہر کرو اُنکو بھی تصویرین دو کہ وہ بھی گلون مین پہنین اُنکو بھی معلوم ہو کہ یہ ہمارا خدا ہے
بس اُسی وقت وہ بادشاہ رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکر مین آئے اور اپنے اپنے لشکر کو آفتاب پرست
کیا وہ تصویرین اُنکو دین اُنھون نے پہنین اور سب آفتاب پرست ہوے اُسوقت وہ اپنے لشکر
کو لے کر داخل شہر ہوے یہ لشکر بھی شامل لشکر برجلیس ہوا اُنکے لیے اور اُنکے سردارون کے لیے جو مقام
مقرر کیا گیا تھا وہ لوگ اُس مقام پر فروکش ہوے یہان دربار برخاست ہو چکا تھا دوسرے دن پھر
دربار ہوا اُس دن سب کی دعوت ہوئی برجلیس نہایت اخلاق سے سب کے ساتھ پیش آیا الغرض جب
دربار ہوا ہر ایک نے اپنے اپنے ملک کو اپنے نائب کے نام نامہ لکھا کہ ہم نے دین آفتاب پرستی قبول کیا تم بھی
شہر مین یہی مذہب رواج دو اور تصویرین روانہ کین اُنکے نائبون نے موافق تحریر اپنے مالک کے عمل کیا
اور تمام شہر نے مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا کسی نے سرتابی نہین کی اب یہ خبر تمام شہرون مین پہونچی کہ

اسقدر شہرون کے حاکمون نے جا جا کر مذہب آفتاب پرستی قبول کیا اور اپنے ملکون مین بھی یہی مذہب
رواج زیادہ لوگ یہ خبر سنکے بہت پریشان ہوے کہ یہ کیا امر ہی کہ جو بادشاہ ہی مذہب آفتاب پرستی قبول کرتا ہی
مگر یہ لوگ اپنی اُس راے پر قائم رہے کہ جب **افریق شاہ** یہ مذہب قبول کرے گا تو ہم بھی قبول کرینگے
اب سب کے سب اسی راے پر قائم ہو کر بیٹھے ہین ناظرین پر ظاہر ہو کہ **خواجہ خلیل** جو تمام اقلیم کی گشت لگا کر
شہر افریقیہ مین پہونچے اور حاضر دربار **افریق شاہ** ہوے اسکا دربار خوب آراستہ پایا سردارون سے
دربار مملو تھا ناظرین کو واضح ہو کہ **افریق شاہ** قبل مین اس تمام اقلیم کا بادشاہ تھا اور یہ جو حاکم ہین
سب اُسکی طرف سے ہر ملک کے نائب تھے جب کہ **افریق شاہ** جو کہ اس **افریق شاہ** کا باپ تھا
بیمار ہوا اور مر گیا اُس زمانے مین اسکا سن کوئی تین یا چار برس کا تھا اسکا چچا اپنے بھائی کی جگہ پر بیٹھا
چونکہ وہ ظالم تھا اُسنے ظلم کرنا شروع کیا پس ان سب نے یہ کیا کہ جو ملک جسکے قبضہ مین تھا اُسکو دبا
لیا اور خود صاحب اختیار ہو کر بیٹھے اور لشکر جمع کر کے اسکے چچا سے مقابلہ کیا آخر کو اُسنے شکست
کھائی یہ سب لوگ اُس ملک پر بھی قابض ہوے چونکہ ایک وزیر اس سلطنت کا بہت خیر خواہ تھا
اُس نے ان سب سے یہ کہا کہ تم لوگ ہمیشہ سے اس حکومت کے ماتحت رہے اور کبھی سرکشی نہین
کی اور ہمیشہ خراج دیتے رہے جب تک **افریق شاہ** زندہ رہے چونکہ بھائی نے حکومت پر بیٹھکر
ظلم کیا آپ لوگون نے اُنکو اُس ظلم کی سزا دی اور اس ملک پر بھی قبضہ کر لیا لہذا میری راے یہ ہی
کہ آپ اپنے ملک کو تشریف لے جائین اور یہ ملک میرے سپرد کر دین جب کہ فرزند شاہ جوان ہوگا
تو اُسکو اس ملک کا بادشاہ کرونگا تب ان لوگون نے منظور کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ اب ہم لوگ
جن جن ملکون پر قابض ہو گئے ہین ہمیشہ قابض رہینگے کبھی کوئی ہم سے اطاعت کی خواستگاری
نہ کرے ہم اطاعت نہ کرینگے اور خراج نہ دینگے وزیر نے اس شرط کو منظور کیا اور ایک عہد نامہ تحریر
ہو گیا اُس دن سے یہ سب اُن ملکون پر قابض رہے جب یہ **افریق** جوان ہوا وزیر نے اُسکو بادشاہ
کیا اُسنے بھی اُسی عہد نامے پر عمل کیا اور کبھی کسی سے خراج کا خواستگار نہ ہوا جس طور سے سب
بادشاہ تھے اُسی طور سے یہ بھی تھا مگر اسکو یہ فکر تھی کہ کسی طرح لشکر جمع کر کے ان سب سے مقابلہ
کرون اور ان سب ملکون پر قبضہ کرون اسی فکر مین اس نے یہ لشکر جمع کرنا شروع کیا تھا کہ اُسی زمانہ
مین یہ واقعہ درپیش ہوا **افریق** کو یہ معلوم ہوا کہ شہر آفتاب نما مین آج کل یہ غوغا مچا ہوا ہی اور **برجیس** کا
یہ قصد ہی کہ لشکر کشی کرون اور اپنے مذہب کو رواج دون اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اسکی شامت
آئی ہی کہ اسنے قصد کیا ہی میرا تو پہلے ہی یہ قصد تھا کہ لشکر جمع ہو جائے تو لشکر کو ہمراہ لیکر سب ملکون پر
لشکر کشی کرون خیر اب مجکو یہ حیلہ خوب ہاتھ آ گیا پہلے آفتاب نما سے لڑا لگا دونگا اُس پر قبضہ
کر کے پھر اور ملکون کا قصد کرونگا **خواجہ خلیل** تو خبر دے کر چلے گئے یہ تو سوداگر تھے انکو کیا غرض تھی
افریق اُس دن سے اسی لشکر کشی کا سامان کرنے لگا یہ امر بھی ناظرین پر ہویدا رہے کہ یہ اقلیم خورشیدیہ
کی آبادی کا سبب **افریق** کا ایک دادا تھا وہ موا ہی پہلے یہ سرزمین بالکل ویران تھی وہ بہت بڑا
بادشاہ تھا اُسکا نام **خورشید شاہ** تھا وہ ایک دن جو شکار کو نکلا تو اُس طرف اُسکا گذر ہوا اُسنے
اس سرزمین کو بہت شاداب پایا تب اُسنے اسکے آباد کرنے کی فکر کی اُسکے ہمراہ ایک حکیم برجیس
نامے تھا اُسنے اس سرزمین کو تقسیم کیا اور ایک ایک ملک قائم کیا ہر ایک ملک کا جدا جدا نام رکھا اور
اس ملک کو کہ جسمین **افریق شاہ** حاکم ہی دار الحکومت قرار دیا **خورشید** کا ایک فرزند

افریق نامی تھا اُسکے نام سے اس ملک کو آباد کیا اور اُسی کو اسکا حاکم کیا اور مختلف مذہب کے
لوگون کو اس ملکون مین آباد کیا اور یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو جسکا مذہب ہو وہ اُسی مذہب پر قائم رہے
اُسکی اولاد بھی وہی مذہب اختیار کرے اور کبھی بابت مذہب کے لڑائی و فساد نہ ہو اُس دن سے تا ایندم
چلا آتا ہی کہ کبھی بابت مذہب کے فساد نہ ہوا اور اس اقلیم کا نام خورشیدیہ رکھا اور دوسری وجہ اُسکے نام کی
یہ بھی ہی کہ خورشید اسی زمین سے طلوع ہوتا ہی اس سبب سے بھی اسکو خورشیدیہ کہتے ہین کئی سو برس کے
بعد وہ واقعہ ہوا تھا جو کہ تحریر ہوا آمدم بر سر مطلب کہ یہان افریق شاہ اپنے ملک مین لشکر کشی کی فکر
مین تھا کہ اسکو خبر پہونچی کہ خونخوار و مسمار و ضحاک و قنطور و قمتور و طومار نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کیا اور سب شریک برجلیس آفتاب پرست ہوئے اسکو بہت غصہ آیا یہ اُسی وقت
لشکر آٹھ لاکھ کا لے کر اور اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کرکے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا اسکے
دو سپہ سالار ہین ایک کا نام طہران مارخوار دوسرے کا نام سرشار مارخوار ہی یہ دونون بڑے
زبردست ہین رستم سرزمین خورشیدیہ کہلاتے ہین انکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی پس جب یہ کوچ کرکے
چلنے لگا تو اسنے چند نامے بنام اُن بادشاہون کے تحریر کیے جو کہ ابھی تک اپنے اپنے مذہب پر قائم
تھے اُس نامہ کا یہ مضمون تھا کہ مین نے سنا ہی کہ برجلیس نے سر اُٹھایا ہی اور اپنے مذہب کو ترقی دینے
کا ارادہ رکھتا ہی اور چند بادشاہ شریک ہو گئے ہین اُنھون نے بھی اُسکا مذہب قبول کر لیا ہی لہذا مین
اب اُس پر لشکر کشی کرکے جاتا ہون کہ اُسکو اس سرکشی کی سزا دون اور اپنے مذہب کی حفاظت کرون
بدین خیال تم سب کو تحریر کیا جاتا ہی کہ اب اس ملک کا طریقہ اور طور دوسرا ہو گیا ہی لوگون نے سر
اُٹھایا ہی کہ دوسرا مذہب اختیار کرین اور ایک مذہب ہو جائے جسکو اپنے مذہب کی حفاظت منظور ہو
سو شریک ہو اور مل کر مقابلہ کرے آیندہ اختیار ہی بر رسولان بلاغ باشد و بس + یہ نامہ جو ہر ایک
بادشاہ کو پہونچا اُسی وقت سب نے قصد لشکر کشی کیا مثل تاتار شاہ حاکم تاتاریہ و سرشار شاہ
و معمار شاہ حاکم معماریہ و حصار شاہ حاکم حصاریہ و قلقار شاہ حاکم قلقاریہ کوئی پچاس ہزار سے کوئی ایک
لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے کوئی اسی ہزار سے کوئی نوے ہزار سے ہر ایک بادشاہ مختلف مذہب رکھتا تھا اپنے اپنے
ملک سے کوچ کرکے شریک لشکر افریق شاہ ہوئے یہ لشکر قریب تیرہ لاکھ کے تھا اب کوئی بادشاہ ایسا نہ تھا کہ
رہ گیا ہو اقلیم خورشیدیہ مین یہی چند بادشاہ باقی تھے کہ جنھون نے برجلیس کی شرکت نہین کی تھی پس افریق
مع ان شاہون کے کوچ کرکے قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا برجلیس کو خبر ہوئی یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ
ہرکارون نے آکر خبر دی کہ اس قدر لشکر آپکے مقابلہ کو آیا ہے اور بیرون شہر مقیم ہے یہ خبر جو اسنے سنی اہل دربار
سے صلاح کی کہ کیا تدبیر کی جائے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند کو اختیار ہے جو جی چاہے وہ نائب خداوند کرین
برجلیس نے خونخوار سے کہا کہ تم لشکر اپنے ہمراہ لو اور جا کر مقابلہ کرو بس یہ جو حکم دیا خونخوار نے عرض کیا کہ مجھکو
آپ کے حکم سے کوئی عذر نہین ہے بمصداق اسکے سہ خلاف رائے سلطان رائے جستن + بخون خویش باید
دست شستن + مین ابھی بحکم نائب خداوند لشکر لیکر جاتا ہون تھوڑے عرصہ کے بعد برجلیس نے دربار برخاست کیا
اور سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خونخوار نے بموجب حکم برجلیس چار لاکھ کا لشکر ہمراہ لے کر شہر سے
کوچ کیا اور مقابل لشکر افریق شاہ فرودکش ہوا اُس دن تو طبل جنگ نہین بجا دوسرے دن افریق نے
طبل جنگ بجوایا باہم مقابلہ ہوا دونون لشکر صف آرا ہوئے کہ یکایک نقیب نے نقابت کی لشکر افریق سے سرشار مارخوار
میدان مین آیا ادھر سے شیر افگن نے حملہ کر مقابلہ کیا آخرکار اسکو شیر افگن نے زیر کیا اور گرفتار کرکے اپنے

لشکر مین روانہ کیا مبارز طلب کیا طیران مارخوار نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہوا تا شام شیر افگن نے پچاس
پہلوان لشکر افریق کے گرفتار کیے بوقت شام دونون لشکر دن مین طبل بازگشت بجا سب اپنے اپنے مقام پر
پھر کر واپس گئے رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو پھر دونون لشکر میدان کارزار مین آ گئے صف آرائی ہوئی نقیب
نقابت کر کے چلے گئے کہ شیر افگن نے نکل کر مبارز طلب کیا افریق کے لشکر سے کنود کوہ پرست نکلا اُس سے
مقابلہ ہوا وہ بھی گرفتار ہوا پس افریق نے یہ خیال کیا کہ میرا لشکر کثیر ہے اور لشکر حریف قلیل ہے جنگ مغلوبہ
کر دے ادھر سے خونخوار مع لشکر جا پڑا اتفاق سے شیران آفتاب پرست و مہران آفتاب پرست
و بیکران آفتاب پرست یہ تین پہلوان مع تین لاکھ سپاہ کے اپنے اپنے ملکون سے کہ جو قبل سے یہ آفتاب پرست تھے
یہ خبر سنکے کہ آفتاب نما مین خداوند نے نزول فرمایا ہے چلے تھے اُسوقت پہونچے کہ جب یہان جنگ مغلوبہ
ہو رہی تھی انھون نے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے معلوم ہوا کہ آفتاب پرستون اور کوہ پرستون سے مقابلہ
ہے چونکہ یہ آفتاب پرست تھے فوراً مع اپنے لشکر کے شریک خونخوار ہوے اور لڑنے لگے خوب جنگ مغلوبہ
ہوئی کہ یہ نوبت بہم پہونچی کہ دونون لشکر ایک ہو گئے قریب تھا کہ آفتاب پرست شکست کھائین دفعتہً آفتاب جادو
کو خیال آیا کہ جنگ دیکھنا چاہیے کہ لڑائی کا کیا حال ہوا یہ سحر سے اُڑ کر اور سب سے پوشیدہ اُس مقام پر پہونچا کہ
جہان مقابلہ ہو رہا تھا یہان آ کر یہ دیکھا کہ حریف کا لشکر غالب آنے کو ہے اور لشکر برجلیس قریب شکست کھانے
کے ہے بس آفتاب جادو نے فوراً سحر کیا کہ ایک ہوا چلی جسکی یہ خاصیت تھی کہ تمام لشکر حریف بیہوش ہو کر
گرا جس قدر لشکر تھا سب کا سب مسحور ہو گیا یہ حالت جو خونخوار نے دیکھی قصد کیا کہ سب کو قتل کرے ان آواز
آئی کہ اے خونخوار انکو قتل نہ کرو ان سب پر مین نے اپنا عذاب نازل کیا ہے ان سب کو گرفتار کر لو اور داخل
شہر ہو یہ صدا سنتا تھا کہ اسی وقت خونخوار نے لشکر کو منع کیا کہ اب انکو قتل نہ کرو بلکہ زندہ گرفتار کر لو یہ سنتے ہی
سب لشکر نے اُن سب کو گرفتار کر لیا اور تمام خیمے وغیرہ لوٹ لیے وہ کل لشکر جو کہ قریب تیرہ لاکھ کے تھا اسیر ہو گیا
خونخوار بہیران شیران بیکران اُن سب کو گرفتار کیے ہوے اور سب انکا مال و اسباب لیے ہوے اُسی
دن داخل شہر ہوے ابھی تک یہ سب کے سب بیہوش ہین یہان سُنیے کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو نے
ایک برج بالاے قلعہ سحر سے بنایا اور اُسکا نام برج آفتاب نما رکھا اور وہ برج اُس طور کا تھا کہ تمام قلعہ
شہر سے دکھائی دیتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسی مقام پر ہے اور ایک مکان سحر سے تیار کیا کہ اُسکا نام خانہ
زرق رکھا اور ایک بہت وسیع مکان سحر سے تیار کیا اور اُسکو خوب آراستہ کیا اُسمین یہ طریقہ قرار دیا کہ اسمین
بروز ولادت برجلیس جشن ہوا کرے اور تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت ہوا کرے اور یہ سحر سے بند و بست کیا کہ
جسکو جس چیز کی خواہش ہو وہ اسکے لیے بہم ہو جاے نہ کوئی کھانا کھلانے والا ہو اور نہ کوئی چیز کا دینے والا
ہو یہان تمام کارخانہ سحر کا تھا جب یہ بند و بست کر چکا تو اُسکو ظاہر کیا برجلیس حسب معمول دربار مین بیٹھا
ہوا تھا کہ لوگون نے آکر عرض کیا کہ خداوند خود بخود بالاے قلعہ ایک برج پیدا ہوا ہے اور اندرون قلعہ دو
مکان ظاہر ہوے ہین اُس برج پر تو بخط طلائی یہ تحریر ہے کہ این برج قدرت آفتاب نما اور ایک مکان
پر یہ تحریر ہے کہ این خانہ زرق اور دوسرے مکان پر یہ تحریر ہے کہ این خانہ جشن اور یہ سب عمارت طلائی ہے
اُس برج مین یہان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے درجے بنے ہین اور کیا کیا خوشنما باغ ہین کہ پیر فلک
نے بھی باین پیرانہ سالی کبھی آنکھون سے نہ دیکھا ہوگا اور اُسکے کل درجے خوب آراستہ ہین چلکر ملاحظہ
فرمائیے یہان سے بھی وہ برج بخوبی نظر آتا ہے برجلیس نے جو سر اُٹھایا دیکھا تو وہ برج سامنے نظر آتا تھا
برجلیس نے حیران ہو کر دیکھا اور پھر کہنا چاہتا تھا کہ ایک پرچہ برجلیس کی گود مین آکر گرا برجلیس نے

اس پرچہ کو اٹھا کر دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اے نائب من تو اب اس برج مین رہا کر اور اب نقاب منھ سے
نہ اٹھایا کر کیونکہ اب کوئی تیرے جمال کی تاب نہ لا سکیگا اب تجھکو لازم ہے کہ تو دربار مین صرف بیٹھا رہا کر
ہان جو کوئی نیا شخص آئے اسکو اپنی صورت دکھایا کر کیونکہ اب یہ سب تیرے مطیع ہو چکے ہین اب کیا
ضرورت ہے اور وہ جو دو مکان ظاہر ہوے ہین جن پر یہ لکھا ہے کہ این خانہ رزق و این خانہ جشن جسپر یہ لکھا ہے
کہ این خانہ رزق وہ تو اس لیے ہے کہ جو شہر آفتاب نما مین غریب اور محتاج ہین یا اور جو دیگر ملکون کے
محتاج ہین اور وہ آفتاب پرستی یعنی مجھکو بخدائی مانتے ہین انکو اس مکان سے انکی لیاقت و نسب کے
موافق رزق ملا کرے گا انکو حکم دے دے کہ وہ ہر روز بوقت سحر اس مکان مین چلے جایا کرین جو جسکو ضرورت
ہوا کرے وہ طلب کرے فوراً ملا کرے گی یہ محتاج اور غربا کے لیے ہے اور جسپر یہ تحریر ہے کہ این خانہ جشن وہ
اس لیے ہے کہ جس روز تو پیدا ہوا ہے اس روز ایک جشن کیا کر یعنی سال بھر کے بعد اور تمام اہل شہر و
لشکر کی دعوت کیا کر اسی مکان مین مگر تو کوئی سامان دعوت نہ کرنا اس مکان مین خود بخود سامان
ہو جایا کرے گا یعنی ہمارے فرشتے سامان کیا کرینگے اور جسکو جس چیز کی خواہش ہوا کرے گی وہ اسکو
مل جایا کرے گی اور اب تو جسکو صورت دکھانا اس برج پر سے دکھایا کرنا تو جس مقام پر جانا چاہے گا
وہ برج تجھکو وہان پہونچا دے گا جب کوئی بندے سحر آئین اسوقت تجھکو لازم ہے کہ اسکی دریچی کو
کھول کر اور سر باہر نکال کر اپنے منھ پر سے نقاب اٹھانا اب یہ طریقہ مقرر کیا گیا اور یہی برج تیرے مقام
کے لیے مقرر کیا گیا ہے سوا اس برج کے اب تو کسی اور مقام پر نہ قیام کرنا کل خونخوار مع ان سب
گنہگارون کے تیرے دربار مین آئے گا لہذا تجھکو لازم ہے کہ تو کل ان سب لوگون کو اپنی صورت
برج پر سے دکھانا کل بوقت سحر جب وہ زیر برج پہونچین تو دریچی سے سر نکال کر اپنے منھ پر سے نقاب
اٹھانا وہ سب تجھکو سجدہ کرینگے تیری نیابت اور میری خدائی کے قائل ہونگے اور ہمیشہ تیری اطاعت
اور فرمان برداری کیا کرینگے برجلیس نے یہ عبارت پڑھکر ان سب سے کہا کہ یہ برج میرے رہنے کے
لیے ظاہر ہوا ہے اب مین اسی برج مین دربار کیا کرونگا اور یہ مکان جسپر خانہ رزق تحریر ہے اس سے
جو غریب اور محتاج شہر مین یا دیگر شہرون سے آکے مذہب آفتاب پرستی اختیار کرینگے انکو اس سے
رزق ملا کرے گا اور جسپر خانہ جشن تحریر ہے اسمین سال بھر کے بعد تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت ہوا
کرے گی یہ سب قدرت خداوندی سے ظاہر ہوا ہے ادھر آفتاب نے ایسا سحر کیا کہ اب جب برجلیس
منھ سے نقاب اٹھائے ایسا نور پیدا ہو کہ جسقدر آدمی ہون تاب نہ لا سکین بیہوش ہو جائین ایک
تو غازہ سحر کی یہ خاصیت تھی دوسرے سحر نے اسکے اور دونی خاصیت کر دی پس برجلیس اس دن
سے اسی برج مین رہنے لگا اس برج مین جو گیا اسکو خوب آراستہ پایا کسی چیز کی ضرورت نہ تھی
ہمہ وقت ہر چیز موجود رہتی تھی اور ایک حجاب پڑا تھا کہ اسکا نام حجاب قدرت تھا اسکے عقب مین
تخت بچھا تھا اس مقام پر برجلیس کو ایک پرچہ ملا اسپر یہ تحریر تھا کہ اس حجاب کے عقب مین تو بیٹھا کر
اور اہل دربار اسکے باہر بیٹھین صرف خونخوار کو اپنے پاس آنے کا حکم دینا جو جسکو عرض کرنا ہو وہ
اسکے ذریعہ سے عرض کرے وہ آکر تجھسے عرض کرے گا جو مناسب وقت ہو وہ اسکو جواب دینا اور
یہ دریچی جو تیرے تخت کے پشت پر ہے اس سے جو تو سر نکال کر دیکھے گا تو تمام شہر و قلعہ و لشکر تیرے
پیش نگاہ ہو گا اور یہان سے جو تو جس سے کہے گا وہ سن لے گا اور اسکو یہ معلوم ہو گا کہ کوئی میرے
پاس بیٹھا ہوا کلام کر رہا ہے - ناظرین پر واضح ہو کہ یہ گنبد تمام سحر سے آراستہ تھا اور اس کے انگیس

درجے تھے اور ہر درجہ بہت وسیع تھا کہ جسمین پچاس پچاس ہزار دنگل وکرسیان بچھی ہوئی تھین اور
جہان تخت رکھا ہوا تھا وہ درجہ بھی بہت وسیع تھا اُسمین قریب ایک لاکھ کے دنگل مرصع نگار بچھے ہوے تھے
اور تمام درجون مین مخمل سبز کا فرش کیا ہوا تھا آفتاب نے یہ صفت رکھی تھی کہ درجہ بالا سے جو کوئی
دیکھے تو درجہ پائین تک کا حال معلوم ہو اور درجہ پائین سے جو کوئی دیکھے تو درجہ بالا کی کیفیت اُسپر ظاہر
ہو اور ہر وقت صداے نغمہ و سرود ساکنان گنبد کے کان مین آیا کرے بڑے بڑے عجائب اُس گنبد مین
بنائے تھے اور یہ بھی صفت تھی کہ جہان برجلیس حکم دے وہ گنبد یعنی برج چلا جائے اُس گنبد کی چوٹی پر
ایک آفتاب نصب تھا کہ جس سے روشنی ظاہر ہوتی تھی اور بارہ کوس تک وہ روشنی ظاہر ہوتی تھی
اُسکی یہ خاصیت تھی اور یہ اثر تھا کہ جو کوئی اُس روشنی کو دیکھتا تھا اُسکو پھر دے آفتاب نہین نظر آتا تھا
جب تک وہ اُس روشنی مین قیام کرتا تھا جہان اُس سے نکلا پھر وہ آفتاب کو بخوبی دیکھ سکتا تھا یہ گنبد
دیکھکر برجلیس بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ کل سے ہم اسی گنبد مین دربار کیا کرینگے سب
اہل دربار یہان حاضر ہوا کرین یہ حکم دے کر برجلیس نے اُسی گنبد مین قیام کیا اور یہ حکم دیا کہ شہر مین
منادی کی جائے کہ جو غریب و محتاج ہون وہ اُس مکان مین جاکر ہر صبح کو اپنی خواہش ظاہر کیا کرین
اُنکی خواہش کے موافق اُنکو رزق ملا کرے گا بموجب حکم منادی نے ندا کر دی بس اُس دن سے
یہ قاعدہ مقرر ہو گیا کہ جو غریب اور مفلس تھے اور نان شبینہ کو محتاج تھے وہ اُس مکان مین بوقت سحر
جاتے تھے اور اپنی خواہش ظاہر کرتے تھے اُنکو اُنکی خواہش کے مطابق رزق ملتا تھا مگر کوئی دینے والا
نظر نہ آتا تھا سب حیران تھے کہ یہ کیا اسرار ہے خیر یہان تو یہ طریقہ جاری ہے اب سُنئے کہ جب خونخوار
اُن سب کو لے کر داخل شہر ہوا رات تو اُسنے شہر مین بسر کی بوقت سحر طرف قلعہ کے چلا اب جو قریب
قلعہ پہونچا تو اُسکو وہ گنبد نظر آیا جسکے اور نگاہ نہین کام کرتی تھی جیسے ان سب کو لے کر زیر گنبد پہونچا
چونکہ اسنے یہ تدبیر کی کہ جتنے بادشاہ تھے اور جو سردار معزز تھے اُنکو لے کر یہ دربار کو چلا تھا یہ بھی
قریب بیس ہزار کے تھے اور باقی تمام لشکر کو اُسی طرح بیہوش چھوڑ کر چلا آیا تھا کیونکہ اسنے یہ خیال کیا
کہ جب یہ سب مطیع ہو جائینگے تو اہل لشکر بھی اطاعت قبول کرلینگے ان سب کے جانے کی کیا ضرورت
ہے بس یہ اُن سب کو لیے ہوے جیسے ہی اُس گنبد کے نیچے پہونچا کہ آفتاب نے فوراً سحر کیا وہ سب
اپنے ہوش مین آئے اب جب حواس درست ہوے آنکھین کھول کر جو دیکھا اپنے کو گرفتار پایا
خونخوار و شمشیران و بیران و دیگران نے دیکھا کہ ہم سب کو گرفتار کیے ہوے لیے جاتے ہین انھون
نے کہا کہ ای خونخوار یہ کیا ذلت تھی کہ تو نے ہم کو سوتے مین گرفتار کیا یہ تو بالکل خلاف مردی و
دلاوری کے کیا ہم تو تجکو مرد دلاور جانتے تھے خونخوار نے کہا کہ ای افریق مین نے سوتے مین تمھین گرفتار نہین کیا
بلکہ جب تم میدان مین مقابلہ کر رہے تھے اور جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ غضب خداوند نازل ہوا تم سب بیہوش
ہو گئے مین گرفتار کر لایا اب تم کو نائب خداوند کے روبرو لیے جاتا ہون جو وہ حکم تم سب کی بابت فرمائینگے وہ کیا جائیگا
افریق نے کہا کہ کیسا نائب اور کیسا نائب خداوند وہ کیا گیدی ہے مین تو کبھی نہ سجدہ کرونگا نہ اطاعت کرونگا وہ
کیا چیز ہے ہم اُسکی کچھ وقعت نہین خیال کرتے مین اپنے مذہب سے ہرگز نہ پھرونگا خونخوار نے کہا کہ کیا کرون مجکو
حکم نہین ہے کہ تم لوگون کو قتل کر کے جہنم واصل کرون صرف یہی حکم ہے کہ تمکو میرے نائب کے پاس لے جاؤ ورنہ مین
اس سخت کلامی کی ابھی سزا دیتا افریق نے کہا کہ تو کیا سزا دیتا مین خود مجبور ہون کہ گرفتار ہون ورنہ مین خود اس
تیری نامردی کی تجکو سزا دیتا کہ تو مجکو بے بسی کی حالت مین لیے جاتا ہے خونخوار نے کہا کہ مین تجکو رہا کیے دیتا ہون

تو مجکو سزا دے افریق نے جواب دیا کہ رہا کرکے دیکھیے خونخوار چلا تھا کہ رہا کردون شیران نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو
تمہاری عقل کدھر ہی شہر مین تہلکہ پڑ جائے گا اول تو تمام شہر تباہ ہوگا دوسرے خلاف حکم خداوند ہوگا ناحق
تمہارے سر الزام آئے گا یہ سُنکے خونخوار نے کہا سنتے ہو کہ یہ کیا کلام کرتے ہین مجکو ان کلمون کے سُننے کی
تاب نہین ہی شیران نے کہا کہ تھوڑی دیر کا واسطہ ہی برداشت کرو یہ سُنکے خونخوار اپنے قصد سے باز آیا اور اُنکو
لے کر چلا ادھر بموجب حکم ہر جلیس سب اہل دربار داخل گنبد ہوئے پہلے درجے مین جو پہونچے تو یہ صدا آئی کہ یہان
جن جن لوگون کے نام کرسیون پر یا دنگلون پر تحریر ہون وہ اسی درجہ مین قیام کرین باقی درجہ بالا پر جائین اور اپنے
اپنے نام کی کرسی اور دنگل پر بیٹھ جائین اسی طور سے جس درجے مین جسکے نام کی کرسی یا دنگل ہو وہ قیام کرے بس
یہ حکم سُنکے جسکے نام کی کرسی یا دنگل جس درجے مین تھا وہ اُسی درجے مین رہ گیا علے قدر مراتب جگہ ملی درجہ آخر
مین جہان پردہ قدرت تھا اور نائب خداوند کی جگہ تھی وہان شاہان اطراف اور افسران معزز پہونچے
اپنے اپنے نام کی کرسی و دنگل پر بیٹھے جب سب دربار جمع ہو چکا عقب پردہ سے صدا آئی کہ ابھی تک
خونخوار نہین آیا یہ صدا کل ساکنان گنبد نے سُنی یہ عرض ہو چکا ہی کہ درجہ بالا والے درجہ پائین کا حال
دیکھتے ہین اور پائین والے درجہ بالا کے حال سے ماہر ہو سکتے ہین یہ صدا سُنکے جو لوگ کہ قریب پردہ تھے
اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند وہ تو آپ کے حکم سے برائے مقابلہ افریق گئے ہین جب جنگ فتح ہوگی
قیدیون کو لے کر حاضر ہونگے جب یہ اُنھون نے کہا تب آواز آئی کہ لڑائی فتح ہو چکی تمام لشکر گرفتار ہو گیا
بلکہ وہ سب کو لیے ہوے آتا ہی کیا سبب ہوا جو دیر ہوئی اُنھون نے عرض کیا کہ اسمین اسے یا خداوند ماہر
ہونگے یا نائب خداوند یہ سُنکے صدا آئی کہ میدان کی طرف دیکھو کہ کیا واقعہ ہی یہ سُنکے ان سب نے جو سر اٹھاکر
میدان کی طرف دیکھا تو یہ نظر آیا کہ خونخوار سب کو گرفتار کیے ہوے لیے آتا ہی یہ خیال رہے کہ جو حرکت
درجہ والا کرتے ہین وہی حرکت سب حاضرین گنبد کرتے ہین ایک مرتبہ سب نے دیکھا تو وہی واقعہ نظر پڑا سب
نے عرض کیا کہ خداوند خونخوار سب کو گرفتار کیے ہوے لیے آتا ہی حکم ہوا اُسی طرف دیکھتے جاؤ یہ حکم دے کر
وہ صدا آنی موقوف ہو گئی یہان تک کہ ہر جلیس کو بھی نظر نہین آتا ہی صرف صدا اُسکے کان مین بھی آتی ہی
جو وہ کہتا ہی اُسکے موافق یہ حکم دیتا ہی صرف اتنی بات ضرور ہی کہ وہ صدا ہر جلیس ہی سنتا ہی دوسرا نہین وہ
صدا ابھی نہین سنتا ہی یہان تو سب دیکھ رہے ہین اور صفت یہ ہی کہ یہ سحر اس طور سے تیار کیا ہی کہ جو کچھ بیرون
گنبد واقعہ گذرے اور جب اہل گنبد کو حکم ہو کہ دیکھو بیرون گنبد کیا ہو رہا ہی تو وہ سب واقعہ اُنکو نظر آتے
واقعی یہ عجب صفت اس ملعون نے رکھی ہی ایسا ساحر زبردست ہی کہ خوب خوب عجائب سحر سے بنائے ہین
کہ قابل دید ہین اسیکے سبب سے ایک عالم گمراہ ہو رہا ہی دیکھیے یہ کس کس کو گمراہ کرتا ہی اندرون گنبد وقلعہ تو
یہ حال ہی اُدھر افریق نے جب دیکھا کہ خونخوار میرے رہا کرنے کو چلا تھا مگر شیران نے منع کیا اُسکے منع
کرنے سے وہ رک گیا اسکو اور غصہ آیا اور حالت غضب مین شیران کو گالیان دینے لگا اور خونخوار
کی تو وہ گت زبان سے کی کہ اُسکو غصہ آگیا اور وہ تلوار لے کر چلا کہ اسکو قتل کر دونگا اور نائب خداوند سے
عذر کرونگا کہ مجھ سے اُسکے کلام کی برداشت نہ ہوئی مین نے اُسکو قتل کر ڈالا جو چاہین مجکو سزا دین مین حاضر
ہون بس یہ خیال کرکے اور قریب پہونچ کر جو ہاتھ تلوار کا مارا افریق نے اپنے بچانے کو ہاتھ بلند کیا تلوار جو
پڑی ہاتھ کی ہتکڑی کٹ گئی بس افریق نے زور کرکے اپنی تمام قید توڑ ڈالی اور وہی کٹی ہوئی ہتکڑی لے کر
خونخوار پر چلایا یہ حال دیکھکر اُسکے تمام سرداران نے اپنی اپنی قید توڑی اور اُن پانچون بادشاہون نے
بھی قید توڑی اور اُنکے سردارون نے بھی قید توڑی یہ بیس ہزار آدمی ایک ہی مرتبہ نعرہ کرکے چلے کہ

پہلے ہم خونخوار کو قتل کرینگے اسکے بعد قلعہ مین گھس کر برجلیس کو اسکے کردار کی سزا دینگے قلعہ کو اور تمام شہر کو
تاراج کرینگے اب ہمارے ہاتھ سے بچ کر جاتے کہان ہین یہ حال جو اہل شہر نے دیکھا تمام شہر مین تہلکہ
پڑگیا تلاطم مچ گیا کہ قیدی بگڑ گئے اور قید توڑ کر فساد پر آمادہ ہوگئے فوراً سب دوکاندار اپنی اپنی دوکانین
بند کرنے لگے اہل شہر نے اپنے اپنے مکانون کی زنجیرین دے لین کہ اب کوئی دم مین غدر ہوگا شہر لٹے گا تلوار
چلے گی فوج شاہی سے مقابلہ ہوگا میدان کارزار گرم ہوگا شہر مین تو یہ غوغا مچا ہوا ہی ادہر افریق طرف
خونخوار کے جھپٹ کر چلا ہی سمارتاشاہ طرف شیران کے حصارتاشاہ طرف ببیران کے قلقارتاشاہ
طرف بیگران کے سرشارتاشاہ طرف شیر افگن کے تاتارشاہ طرف ہژبران کے حملہ کر کے چلے یہان
اہل قلعہ و اہل گنبد جو کہ دربار مین بیٹھے ہوے ہین یہ واقعہ عجیب دیکھکر دل مین کہتے ہین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی
خونخوار کی کیونکر جان بچتی ہی اور کیونکر یہ قلعہ سلامت رہتا ہی بڑا غضب ہوگیا ہی کہ اندرون شہر یہ نوبت
جنگ و پیکار کی آئی ہی برجلیس بھی بیٹھا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا ہی حیران ہی کہ کیا کرون پردہ پڑا ہوا ہی اسکے
حال سے کوئی واقف نہین ہی کہ اسکا کیا حال ہی برجلیس کا ایک عیار ہی کہ اسکو مہتر ہومان کمندزن کہتے ہین
لقب اسکا ایک خداوند ہی اسکے کوئی تین چار سو عیار شاگرد ہین وہ اس وقت دربار مین جاتا تھا کہ راہ
مین یہ واقعہ نظر پڑا اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ تم مین سے کوئی جاکر لشکر کو خبر کرے اور باقی اسی مقام
پر رہین مین دربار کو جاتا ہون اور نائب خداوند سے اس واقعہ کی اطلاع کرتا ہون دیکھون وہ کیا حکم
فرماتے ہین یہ کہکر بعد تیزگامی اپنے تئین قلعہ مین پہونچایا ادہر چند عیارون نے جاکر چھاونی مین لشکر
کو آگاہ کیا کہ جلد تیار ہوکر آؤ شہر مین پہونچ کر قیدی بگڑ گئے ہین قید توڑ ڈالی ہی آمادہ فساد ہین آکر
ان سے مقابلہ کرو ورنہ سب شہر تباہ ہوگا بلکہ لٹ جائے گا یہ سننا تھا کہ لشکر مین قرنا ہوئی کوس
حربی پر چوب پڑی لشکر تیار ہونے لگا ادہر خونخوار سے اور افریق سے مقابلہ ہوا اور ہر ایک بادشاہ
سے اور ہر ایک سردار سے سامنا ہوگیا جو جسکی طرف چلا تھا ادہر مہتر ہومان کمندزن قلعہ مین پہونچا راہ
مین کے برج پر گیا مگر پریشان حال تھا سب درجے طے کرکے آخر کے درجے مین پہونچا دیکھا دربار جمع ہی
برجلیس عقب پردہ بیٹھا ہی کہ اسکے پاس پہونچ کر کہا کہ یا نائب خداوند بڑا غضب ہوگیا سب قیدی
بگڑ گئے شہر مین تلوار چلا چاہتی ہی ہنگامہ کارزار بلند ہوا چاہتا ہی جلد خبر لیجیے لشکر کو طلب فرمائیے تاکہ
وہ مقابلہ کرے ورنہ شہر تباہ ہوگا برجلیس نے کہا کہ تو اس قدر پریشان کیون ہوتا ہی مجھ پر سب حال ظاہر ہی مین
سب واقعہ دیکھ رہا ہون ذرا خونخوار کو اسکی حرکت کی سزا ملے جیسا اسنے میرے خلاف حکم کیا مین نے اسکو
قتل کرنے کا حکم نہین دیا تھا وہ افریق کو اپنی راے سے قتل کرنے چلا تھا جیسے اسنے خلاف مرضی بابدولت
خداوند کیا اسکو ویسی سزا ملی تو پریشان نہ ہو شہر تباہ نہ ہوگا نہ کوئی زخمی ہوگا تم بیٹھے ہوے تماشہ دیکھو یہ
سب بخوشی میری خاطر کرینگے اور اطاعت و فرمانبرداری تہ دل سے اختیار کرینگے اور مذہب لقا پرستی چھوڑ کر
مذہب آفتاب پرستی قبول کرینگے مہتر ہومان یہ سنکے خاموش ہو رہا ادہر باہم خونخوار اور افریق کے مقابلہ
ہونے لگا اتفاق سے خونخوار پر افریق غالب آنے لگا ہر ایک سردار پر ہر ایک بادشاہ غالب ہوا یہ لوگ
پسپا ہوکر عقب کو ہٹنے لگے یعنی قلعہ کی جانب ہٹنے لگے جب زیر گنبد و قلعہ پہونچے انکے عقب مین انکے وہ تیس
ہزار سوار تھے مگر یہ بات تھی کہ نہ کوئی جان سے مرا نہ کوئی ابھی تک زخمی ہوا تھا ادہر لشکر تیار ہوکر چھاونی سے چلا
ادہر یہ لوگ پسپا ہوکر زیر قلعہ پہونچے ایک مقام پر افریق نے قصد کیا کہ وہی ہتھکڑی سر پر خونخوار کے مارے
جس سے حربے خونخوار کے روکتا تھا اور اپنے کو بچاتا تھا ادہر ان پانچون بادشاہون نے پانچون سردارون

کو زخمی کرنے کا قصد کیا باوصفیکہ ہتھیار کسی کے پاس نہ تھے اور یہ لوگ سب مسلح تھے مگر اُنھیں پسپا ہوئے
پس یہ حال دیکھکر برجلیس نے پردے کے اندر سے کہا کہ آپ لوگون نے دیکھا کہ عدول حکمی کی یون سزا
ملتی ہی باوصفیکہ یہ سب مسلح ہین اور اُنکے پاس کوئی ہتھیار نہین ہی مگر انکے اوپر غالب آئے ہین یہ
صرف ہماری قدرت نمائی ہی کوئی کیا بہادری کر سکتا ہی اگر ہم نہ چاہین تو کسی کی کیا طاقت کہ بہادری کا
فن دکھا سکے اہل دربار نے کہا کہ آپ کی قدرت بہت بڑی ہی آپ نائب خداوند ہین آپ کی کوئی کیا
نافرمانی کر سکتا ہی جو آپ کی عدول حکمی اور نافرمانی کرے گا اُسکو یہی سزا ملے گی بلکہ اس سے اور زیادہ
سزا پانے کا مستحق ہوگا برجلیس نے کہا کہ اب میری قدرت دیکھو کہ یہ لوگ کیونکر زیر ہوتے ہین اور مین انکو
کیونکر اپنا مطیع اور فرمانبردار کرتا ہون یہ تو ابھی سب کے سب مجکو سجدہ کرتے ہین یہ کلام برجیس نے
کے بموجب کہنے آفتاب کے دریچہ کھولا جو کہ اُس طرف کے رُخ کا تھا اور سر نکال کر کہا کہ یہ کیا غوغا ہی
چونکہ شور مچا ہوا تھا کہ قیدیون نے قید توڑکر خداوند کے ملازمون کو قتل کرنے پر کمر باندھی ہی یہ جو صدا دی
کہ یہ کیسا غوغا ہی بھلا اُس ہنگامے مین کون کسی کی سُنتا ہی قریب ہی کہ خونخوار وغیرہ زخمی ہون کہ
برجیس نے یہ دیکھکر باواز بلند کہا کہ ای بندگان مغرور و نافرمان دست خود را نگہ دارید خداے خود را بشناسید کہ
مین تمہارا خداے حقیقی اور نائب خداوند آفتاب ہون درین جانب نگاہ کنید یہ جو صداے ہولناک کہا
ایک مرتبہ سب کے ہاتھ رک گئے اور سوچنے لگے کہ یہ صدا کہان سے آئی آواز آئی کہ بالاے قلعہ نظر کنید یہ سُنتا تھا
کہ سب نے سر اُٹھا کر قلعہ کی جانب دیکھا کہ ان سب کی نگاہ اُس گنبد پر پڑی دیکھا کہ ایک دریچی کھلی ہوئی ہی اُس
دریچی سے ایک سر باہر نکلا ہی مگر مُنھ پر نقاب پڑی ہی ان سب نے قصد کیا تھا کہ سر جھکائین آواز آئی کہ
اپنے خدا کو پہچانو من نگر من نگر شاید کہ شناسی مرا یہ کہکر ایک مرتبہ نقاب مُنھ پر سے ہٹائی یہ جو بادشاہ
مع اپنے ہمراہیون کے اسی طرف دیکھنے لگے جیسون سر زہر اُٹھے ہوے تھے اُسی طرف سب کی نگاہ تھی کہ
جیسے نقاب اُٹھی یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمکی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ سب کی آنکھین خیرگی کرنے لگین
اور یہ نوبت ہوئی کہ سب کے سب ایک بارگی سجدے کو جھک گئے اور یاخداوند کہکر زمین پر گرے اور حالت
سجدے مین بیہوش ہوکر رہ گئے کسی کو ہوش نہ آیا آواز آئی کہ جب ہمارے جمال کی کہ مین نائب خداوند ہون
تاب نہ لاسکے تو خداوند کی صورت کیونکر دیکھ سکو گے کہ جسکا جمال اس جمال سے زیادہ منور ہی یہ تو اُسکا
ایک شمہ نور ہی جو کہ تم لوگون کو دکھایا گیا جب تم میری صورت نہ دیکھ سکے اور بیخود ہوکر گر پڑے تو بھلا
تم لوگ کیا صورت خداوند دیکھ سکو گے یہ کہکر خونخوار کا نام لے کر کہا کہ ای خونخوار اب یہ سب میرے مطیع ہوے
اور خداوند کے قائل ہوے ان لوگون کو بڑی عزت سے قلعہ مین لا تا کہ یہ سب صاحبان ملک و مال ہین اور
صاحبان عزت و آبرو ہین انکی توقیر و منزلت مین کوئی فرق نہ ہونے پائے جو لوگ کہ دربار مین موجود تھے انھون نے
بھی یہ واقعہ دیکھا کہ سب نائب خداوند کی صورت دیکھکر بیخود ہوگئے اور سب نے نائب خداوند کو سجدہ
کیا قدرت خداوند ہی کہ جس نے اُنکے نائب کی صورت دیکھی فوراً سجدہ کیا ادھر برجلیس نے مُنھ پر نقاب ڈال کر
سر دریچے کے اندر کیا اور اپنے عیار سے کہا کہ تو جا کر ان سب کو لے آ اور میرا لشکر جو چھاؤنی سے تیار ہوکر آتا ہی
اُسکو آنے سے منع کر اور کہدے کہ اب کوئی ضرورت نہین ہی وہ سب مطیع ہوگئے اور جمال خداوندی دیکھکر سجدہ
کیا وہ یہ سُنکے فوراً روانہ ہوا اور قلعہ و گنبد کو طے کرکے اُس مقام پر پہونچا جہان یہ سب لوگ بیہوش پڑے تھے
آتے ہی اپنے شاگردون سے کہا کہ تم جاکر لشکر کو منع کرو کہ اب کوئی ضرورت آنے کی نہین ہی وہ سب کے سب
مطیع خداوند ہوے اور خداوند کی خدائی کے قائل ہوے یہ سُنتے ہی چند عیار روانہ ہوے جو لشکر کہ تیار ہو چکا تھا

وہ تو روانہ ہوا تھا باقی تیار ہو رہا تھا کہ عیاروں نے جاکر راہ مین روکا اور منع کیا کہ اب کوئی ضرورت جانے
کی نہین ہی لڑائی فیصل ہو گئی اور سب مطیع نائب خداوند ہو گئے یہ سُنکر لشکر واپس گیا ادھر کا حال ملاحظہ
ہو کہ جب یہ لوگ ہوشیار ہوے تو انکے لب و زبان پر یہ کلام تھا کہ بلاشک تو خداوند اصلی ہی برجیس
تیرا نائب ضرور ہی ہم نے آج وہ جلوہ دیکھا کہ جو کبھی آج تک اپنے خداوندون مین نہ دیکھا تھا وہ تیری قدرت
دیکھی جو کبھی نہ دیکھی تھی ہم لوگ سب گمراہ تھے وہ سب خداے باطل تھے تو خداے اصلی ہی تیرے خدا
ہونے مین کوئی فرق نہین ہی ہم ضرور تیرے بندے ہین تیری خدائی مین جو شک لاوے وہ کافر ہی کوئی
کہتا ہی کہ یہ قدرت کبھی لقا مین نہ تھی کوئی کہتا ہی یہ شان کبھی ہم نے خداوند کوہ مین نہ دیکھی کسی کی زبان پر
یہ جاری ہی کہ یہ صورت کبھی ہم نے خداوند نیجر مین نہ دیکھی کوئی یون گویا ہوا کہ یہ خاصیت اور یہ زہر اُگلنا
ہم نے خداوند مار مین نہ پایا ہم ہمیشہ پیچ و تاب کھاتے تھے جو بندے کہ انکو نہین مانتے ہین یہ اُنکو قتل
کرتے ہین اور وہ انکا کچھ نہین کر سکتے ہین وہ کیسے خداوند ہین معلوم ہوا کہ وہ سواے زہر اُگلنے کے اور
کچھ نہین جانتے تھے یہ سب مکر اور پیچ تھا بلکہ یہ ہماری قسمت کا پیچ تھا کہ ہم بل کھا کھا کر سواے اُنکے اور
کسی کو اپنا خدا نہ تصور کرین کیا فرق کی بات ہی کہ عجب موذی کے پنجہ مین آئے تھے اس پنجہ گمراہی
سے خوب ہم کو خداوند نے نکالا اور کس عمدگی و خوبصورتی سے موذی کے بل سے نجات دلوائی اگر ہم
ادھر نہ آتے تو سدا اسی بل مین پڑے رہتے کیونکر نکلتے جو کوہ پرست تھے وہ یہ کہتے تھے کہ عجب سختی کی گھڑی
تھی کہ جب اُنکی خدائی کے قایل ہوے تھے بڑی سختی ہم پر پڑی تھی کیا کرشتی خداوند نے دکھائی کیا کیا
سختیان ہم نے اُٹھائین کوئی وقت ہمارے کام نہ آئے جو شجر پرست تھے وہ یہ بولے ہم لوگ برگ خزان
دیدہ کی طرح خشک و تباہ ہوے ہماری یہان آکے مدد نہ کی یہ بلا دفع کی کوئی اصل ہوتی تو شاخون کو
بچاتے وہ خود مرجھا کر رہ گئے ہونگے کسی تیز ظلم سے قلم ہوے ہونگے وہ کسی کی کیا خبر لینگے وہ تو خود پانی
کے پانی کے محتاج ہین اور جو لقا پرست تھے وہ یہ کہنے لگی واہ واہ کیا خوب ہم کو گمراہ کر رکھا تھا اسوقت
اگر ہماری خبر نہ لی یہ آفت ہم پر سے نہ ٹالی یہ کیسے لقا خدا کہلاتے ہین ہماری دانست مین تو بالکل بے اصل
تھے وگر ہم جانتے تو کبھی اُنکی پرستش نہ کرتے یہ کہتے تھے اور روتے تھے کہ افسوس ہمسے بڑی خطا ہوئی کہ ہم نے
خداوند کی شان مین کیا کیا کلام نازیبا اپنی زبان پر جاری کیے یہ ہماری بالکل نادانی اور بے عقلی تھی
کہ ہم نے خداے اصلی کی پرستش چھوڑ کر خداے باطل کی پرستش اختیار کی کہ یکایک آفتاب
نے جو یہ حالت اُنکی دیکھی صدا دی کہ اے بندگان من کیون روتے ہو کیون اپنے کو ناحق ہلاک کرتے ہو
بس ہم نے تمھاری خطا معاف کی خاطر جمع رکھو اب تم ہمارے نائب کی خدمت مین حاضر رہو اور اُسکی
اطاعت و فرمانبرداری صدق دل سے کرو اور ہماری خدائی کے قائل ہو یہ شجر و کوہ و مار سب میرے
پیدا کیے ہوے ہین یہ کوئی خدا نہ تھے یہ سب میرے بندے تھے مین ان سب کا خالق تھا اور لقا کو
مین نے اپنا نائب کرکے روانہ کیا تھا وہ یہان آکر خدائی کرنے لگا جب مین نے دیکھا کہ وہ مجھ سے
منحرف ہو گیا بس مین نے اُسکو خداے نادیدہ کے ماننے والون کے ہاتھ سے ذلیل کرایا اور قتل کرا دیا
اُسکے کردار کی اُسکو سزا دی گئی اسی طور سے جو خدائی ہوئی وہ برباد ہوئی مین نے یہی خیال کیا کہ ان
سب کو خدائی کرلینے دو آخر کو تو برباد ہونگے سواے میری خدائی کے جو کہ اصلی ہی سب نابود ہونگے وہی
انجام ہوا جو کہ مینے خیال کیا تھا اور کیون نہ ہوتا اب تم بتاؤ سواے میرے کون خدا ہی تم دیکھو لینا یہ خدا
پرست کیونکر میری خدائی کے قائل ہوتے ہین اگر نہ قائل ہونگے اُنکے اوپر مین اپنا عذاب نازل کرونگا

اگر تم کہو تو مین اپنی بھی صورت تم کو دکھا دون مگر تم تاب نہ لاؤ گے یہ صدا سُنکے وہ سب لوگ توبہ توبہ کرنے لگے
اور کہا کہ ہماری آنکھین اس قابل نہین ہین کہ ہم جمال خداوندی دیکھ سکین ہم تیرے نائب کا تو جمال دیکھ
نہ سکے بیہوش ہو گئے یہ جو کہا صدا آئی کہ اچھا تم خونخوار اور ہمارے بیک تھے ہمراہ ہمارے نائب کے پاس
آؤ یہ صدا آکے پھر نہ صدا آئی خونخوار اُن سب کو ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوا مہتر ہومان اُن سب کو لیکر مع
خونخوار کے اُس گنبد مین داخل ہوا جو لوگ کہ انکے ہمراہ اور خونخوار اور شمشیران اور بیران اور
بیکران و زہران کے ہمراہ تھے سب کے ہمراہیون کے نام کی کرسیان و دنگل علے قدر مراتب ہر درجہ
مین بچھی ہوئے تھے صدا آئی کہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائین کیونکہ کوئی مقام نائب تک نہین جا سکتا ہے
سوائے معزز لوگون کے وہ البتہ جا سکتے ہین یہان تک کہ ہر ایک درجے پر سب ہمراہی بیٹھ گئے جہان
برجلیس تخت پر بیٹھا تھا اور پردہ پڑا تھا اس مقام تک خونخوار و افریق و تاتار و حصار و معمار و قلقاف
و سرشار و شمشیر افگن و شمشیران و بیران و بیکران و زہران کے سوا کوئی نہین تھا اور انکے معزز ہمراہ
سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ لئے یہ لوگ قریب دو ہزار کے ہونگے اور مہتر ہومان بھی مع اپنے عیارون کے موجود تھا
یہ لوگ جب اُس درجے مین پہونچے صدا آئی کہ سب لوگ اپنے اپنے مقامون کو تلاش کرکے بیٹھ جائین
اب جو تلاش کیا جس کرسی خواہ دنگل پر جسکا نام تھا وہ بیٹھ گیا افریق و خونخوار کا مقام قریب پردہ
تھا اور باقی سردار سب کے سب درجون مین تقسیم ہو گئے تھے مگر اُس مین بھی کرسیان و دنگل خالی تھے انپر
بھی کچھ تحریر تھا مگر پڑھا نہ جاتا تھا جب یہ سب بیٹھ چکے صدا آئی کہ اے خونخوار تم اندر پردہ کے آؤ خونخوار
ہاتھ جوڑے ہوئے اندر پردے کے گیا دیکھا کہ برجلیس نائب خداوند تخت پر بیٹھے ہوئے ہین مورچھل
ہو رہا ہے مگر کوئی مورچھل ہلانے والا نظر نہین آتا ہے وہ مقام خوب آراستہ ہے پھول برس رہے ہین
تمام درجہ مہکا ہوا ہے عود سوز اگر سوز رکھے ہوئے ہین اُن سے دھوان اُٹھ رہا ہے خوشبو چلی آتی ہے تخلخہ
کے لوٹے سو لگ رہے ہین مشک وغیرہ کی خوشبو آتی ہے کیوڑے کی کبھی گلاب کی ہر قسم کے پھولون
سے وہ مقام بسا ہوا ہے ہوائے سرد و خوش گوار چلی آتی ہے کہ آنکھ بند ہوئی جاتی ہے اُس مقام پر نہ
کوئی خادم ہے نہ خدمتگار ہے جس چیز کی برجلیس کو ضرورت ہوتی ہے وہ خود اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلی آتی ہے
اب تو بڑا رعب و داب ہے کہ جگر کانپا جاتا ہے جاتے ہی خونخوار نے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو
برجلیس نے کہا کہ تجھکو حکم دیا جاتا ہے کہ تو اور افریق اور بیک قدرت سوائے ان تین شخصون کے
اور کسی کو اجازت پردے کے اندر آنے کی نہین ہے بس تمھین تین آدمی رازدار قدرت ہو تمھارا بڑا
مرتبہ اور اعزاز کیا گیا ہے جو جسکو عرض کرنا ہو تم تینون کے ذریعہ سے عرض کرے اور تم اگر ہم سے عرض
کرو جو مناسب وقت ہوا کرے گا وہ فرمان جاری کیا جائے گا جو اُس حکم کے خلاف کرے گا وہ
اپنے کردار کی سزا پائے گا اور اُسپر ہمارا عتاب و خداوند کا عذاب نازل ہوگا یہ حکم تم جا کر سب
حاضرین دربار کو سُنا دو بلکہ ہر درجے مین اسی احکام کے کاغذ لکھوا کر لگا دو تاکہ ہر ایک اس حکم سے
مطلع ہو جاوے یہ کہکر پھر کہا کہ اچھا اسکی کچھ ضرورت نہین ہے تم صرف یہ حکم سُنا دو اُسکا بندوبست خود
قدرت کر لینگے یہ سُنکے خونخوار نے پردے سے نکل کر وہی حکم سنایا حاضرین دربار نے از درجۂ اول
تا درجۂ آخر سنا پھر صدا آئی کہ اے خونخوار حاضر ہو خونخوار پھر پردے مین گیا برجلیس نے حکم دیا کہ اے
خونخوار جسقدر لوگ ہماری خدائی کے قائل ہوئے ہین اُن سب کو خلعت عنایت کرو اور تصویرین
دو اور ہر ایک بادشاہ سے کہو کہ وہ جا کر اپنے لشکر کو ہماری پرستش کی طرف رغبت دلانے اور تمام لشکر

کو تصویرین دے کہ وہ اپنے اپنے گلون مین پہنین اور اپنے اپنے ملک کو نامہ لکھین کہ جو اُسکی طرف سے وہان کا
نائب ہو وہ ہمارے مذہب آفتاب پرستی کو وہان رواج دے ہمارے نام کا سکہ جاری کرے اور ہماری
تصویر اُس مقام پر روانہ کرے کہ کل اہل شہر اور تمام لشکر اُنکو گلون مین پہنین اور ان سب کے لیے شہر
مین مقام عمدہ دیکھکر اچھی جگہ رہنے کی تجویز کرو اور لشکر ون کو شامل لشکر خداوندی کرو ہر ایک کے واسطے
علے قدر مراتب جگہ دو اس حکم مین ذرا فرق نہ ہونے پائے خونخوار نے عرض کیا بہت خوب جو حکم ہوا ہے
اُسکے خلاف ہرگز نہ ہوگا برجلیس نے کہا کہ اُن سب سے کہدینا کہ تم سب کی مع لشکر کے کل ہمارے
یہان دعوت ہی یہ حکم سُنکے برجلیس سے خونخوار رخصت ہوکر بیرون پردہ آیا اور اُسنے حکم برجلیس
اُن سب سے بیان کیا وہ سب بہت خوش ہوے تھوڑی دیر کے بعد صدا آئی کہ اب سب اپنے
اپنے مقام کو جائین اب وقت ہمارے آرام کرنے کا ہی یہ سُننا تھا کہ سب اپنے اپنے مقامون پر
روانہ ہوے اور گنبد و قلعہ طے کرکے شہر مین آئے افریق وغیرہ تو طرف اپنے لشکر کے چلے کیونکہ ان
سب کو تو خونخوار نے کر چلا آیا تھا اور سب مال و خزانہ انکا لوٹ لیا تھا وہ بھی لے آیا تھا اور تمام لشکر کو
گرفتار کرکے اُسی مقام پر چھوڑ دیا تھا اور لاشین بھی دونون لشکرون کی اُسی مقام پر پڑی ہوئی تہین
یہ ان سب قیدیون کو اور اپنے لشکر کو لے کر مع اُن چارون سردارون کے جو کہ بوقت جنگ مشغول ہو پہونچے تھے
شیران و ہیران و ہیکلران تو شمہ یک جگہ ہوئے تھے اور ہیران جب یہ سب کو گرفتار کرکے
لے چلا تھا تو مع زخمی ہزارہ کے آکر اسکا شریک ہو رہا تھا ان چارون کا لشکر تو اُسی وقت جب یہ
داخل شہر ہوے تھے ہمراہ لشکر خونخوار کے چھاونی مین چلا گیا تھا کیونکہ یہ قبل سے آفتاب پرست
تھے اور خبر بزدل خداوندی سنکے زیارت کو نائب خداوندی اپنے اپنے مقام سے روانہ ہوے تھے
پس خونخوار نے شہر مین آکر اُن چارون کو مع اُنکے لشکر اور سردارون کے تصویرین دین اور کہا کہ انکو اپنے
اپنے گلون مین ڈالو اور سردارون اور اُن چارون بادشاہون کو خلعت دیئے کہ جسکے سینون پر تصویر
آفتاب بنی ہوئی تھی اور اُنکے واسطے اور اُنکے سردارون کے واسطے علے قدر مراتب مقام آراستہ
کیے اور انکو بڑی عزت و حرمت سے اُتارا اور کہا کہ آج آپ کی دعوت مع سردارون وغیرہ کے ہمارے
خداوند کے یہان ہی یہ سُنکر وہ لوگ بہت خوش ہوے جب ان لوگون سے فراغت ہوئی ان سب کے
لیے مقام آراستہ کیے مکانات خالی کرائے درستی سامان کی یہان تو یہ بندوبست ہونے لگا اُدھر وہ
بادشاہ مع اپنے سردارون کے جو چلے تو اپنے لشکر مین پہونچے یہان تمام لشکر بیہوش پڑا تھا کہ یکایک
اُنکو ہوش آیا وہ جو ہوشیار ہوے تو دیکھا کہ نہ خیمے ہین نہ بارگاہین ہین نہ سردار ہین نہ بادشاہ یہ لوگ
حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی دیکھا کہ سامنے سے سب بادشاہ مع سردارون کے چلے آتے ہین جیسے ہی
ان سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع افسرون کے آتے ہین سب کے سب دوڑ کر اُنکے قریب آئے اور یون
عرض کرنے لگے کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے اور یہ خیمے وغیرہ کیا ہوے اُنھون نے تمام واقعہ جو
گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ ہمنے تو خداوند اور نائب خداوندی کی صدق دل سے اطاعت قبول کی کہ یہی مذہب
حق ہی جو مذہب کہ ہم اختیار کیے ہوے تھے وہ فی الواقع غلط اور جھوٹ تھا اُسکی کوئی اصل نہ تھی اُس
مذہب کی بزرگی اور عظمت ہم پر ظاہر ہوگئی اہل لشکر نے کہا جو آپ کی مرضی ہم تو سب آپ کے ہمراہ رکاب
ہین بس اُسی وقت افریق مع اپنے لشکر کے داخل شہر ہوا جو کہ تھے اسکے لشکر کے اور لشکر برجلیس کے تھے
سب کو اُنھون نے ایک جا جمع کیا اُنکو جلا کر شہر مین آیا خونخوار نے تمام لشکر کو تصویرین دین اور

چھاؤنی کی جانب روانہ کیا سرداروں کو مع افریق کے خلعت اور تصویرین دین اور جو مقام اُنکے لیے
مقرر کیے تھے اُنکو علی قدر مرتبہ دیے یہ لوگ وہان اُترے اور اُن سے کہا کہ آپ سب کی خداوند کے یہان
دعوت ہی افریق شاہ وغیرہ یہ سُنکر بہت خوش ہوے اسی طور سے جو بادشاہ آیا خونخوار نے اُنکو
اور اہل لشکر کو تصویرین دین اُنھون نے اپنے گلون مین پہنین اور بموجب حکم خونخوار وہ اپنے بادشاہ
کے ہمراہ طرف چھاؤنی کے گئے اور شامل لشکر برجلیس ہوے اب چھاؤنی مین اُترنے کی جگہ بالکل نہین ہی
آفتاب جادو ہر مقام کو سحر سے دریافت کرتا ہی اور اُسکو سحر سے وسیع کرتا ہی یہ حالت ہی کہ اب شہر
مین سیکڑون مقام مین سحر کے تیار ہو گئے ہین سیکڑون عمارتین سحر کی ہین ایک تو وہ شہر در اصل بہت وسیع
اور آباد تھا اُسکے آبادی کی یہ نوبت تھی قبل مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان زراعت نہ ہوتی ہو اب
یہ نوبت پہونچی کہ دریا کے اُس پار تک آبادی ہو گئی تھی اب دریا وسط شہر مین ہو گیا نصف شہر اِس پار
و نصف شہر اُس پار ہو گیا اب جہاز وغیرہ اندرون شہر آتے ہین لنگرگاہ اندرون شہر ہے اب تو اور آبادی
زیادہ ہوئی ہی کیونکہ تمام اقلیم کے لوگ و بیرون اقلیم کے لوگ آ آ کے بسے ہین آفتاب نے سحر سے
عمارت تیار کی ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ تمام اقلیم کے جب لوگ ایک ملک مین جمع ہون تو اُس ملک کی
آبادی کی کیا کیفیت ہوگی سحر کے سبب سے آفتاب نے وسعت دی ہی اور ملک نہایت آباد اور وسیع
ہوتا جاتا ہی اتفاق سے یہ ہوا کہ وہ چھاؤنی جو کہ سحر سے تیار ہوئی ہی اُسمین لوگ اُترنے لگے اب جو لشکر
آتا ہی اُسمین اُترتا ہی وہ پانچون بادشاہ بھی یکے بعد دیگرے اپنا اپنا لشکر لیے کر آتے اُسی طریقہ سے اُترے
خونخوار نے سب کے لشکر کو تصویرین دین سب بادشاہون کو خلعت و تصویرین دے کر جو مقام اُنکے لیے
تجویز کیے تھے سب کو اُتارا اور سب سے کہا کہ آپ کی اور آپ کے کل لشکر کی ہمارے خداوند کے یہان
دعوت ہی وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے مقام پر اُترے اور لشکر چھاؤنی مین اُترا گویا برات ہو گئی ہر ایک
مع افریق اور پانچون بادشاہ کے لشکرون کو طعام لذیذ علے قدر مراتب پہونچا کوئی دینے والا نظر آتا تھا
اسی طور سے ہر سردار و ہر بادشاہ کو طعام لذیذ پہونچا صبح کو سب دربار مین گئے ہر درجہ مین جسکی جہان
جگہ مقرر تھی وہ وہان ٹھہر گیا جو کہ معزز اور مقرب بارگاہ تھے وہ درجہ بالا مین قیام پذیر ہوے حجاب
قدرت کے اُدھر برجلیس آکر تخت پر بیٹھ گیا ناظرین کو واضح ہو بارہا تحریر ہو چکا ہی کہ یہ جو کچھ حکم احکام
برجلیس دیتا ہی یہ سب حکم آفتاب کا ہوتا ہی سوا رات کے برجلیس سے کسی وقت آفتاب
جدا نہین ہوتا ہی مگر یون کہ خود برجلیس کو نظر نہین آتا ہی مثل سایہ کے ساتھ رہتا ہی گویا ہمزاد ہی
ہمہ وقت یہ کان مین کہے جاتا ہی یہ کرو یہ حکم دے بس جو آفتاب کہتا ہی وہی برجلیس کرتا ہی اور
وہی حکم دیتا ہی آج برجلیس نے بموجب حکم آفتاب حکم دیا کہ جو جو بادشاہ تازہ شریک ہوے ہین
وہ اپنے اپنے ملکون کو اپنے اپنے نائبون کے نام نامے تحریر کرین اور تصویرین روانہ کرین کہ اُنکے نائب
اُن ملکون مین بھی مذہب آفتاب پرستی رواج دین اور میرے نام کا سکہ جلدی کرین اب یہ قاعدہ ہی
کہ افریق و خونخوار یہ دونون قریب اپنے اپنے دنگلون پر متمکن تھے کہ یہ حکم سنا بس اُسی وقت
حضار شاہ دسمار شاہ وقلقار شاہ و سر شار شاہ و تاتار شاہ و افریق نے اُسی مضمون کے
نامے تحریر کرکے روانہ کیے اُنکا مضمون یہ تھا کہ ہم نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا چونکہ یہ مذہب
اصلی تھا اور ہمارا مذہب باطل تھا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم بھی یہی مذہب اختیار کرو اور شہر مین بھی
جاری کرو اور بنام خداوند کے نام کا سکہ جاری کرنا یہ تصویرین روانہ کی جاتی ہین انکو اہل شہر و اہل لشکر

کو تقسیم کرنا اور تم بھی اپنے گلے مین ڈالنا اور سب کو حکم دینا کہ سب اپنے گلون مین پہنین اور جو جو معابد ہمارے ہین اُنمین بھی یہ تصویرین رکھی جائین یہی مضمون ہر ایک نے تحریر کرکے اپنے اپنے ملک کو روانہ کیا جب نامے اُنکو پہونچے پس وہ موافق تحریر اپنے بادشاہون کے کاربند ہوے تمام ملکون مین مذہب آفتاب پرستی رواج پاگیا اقلیم خورشیدیہ اور اُسکے قرب وجوار مین مذہب آفتاب پرستی ہوگیا کوئی ایسا نہ تھا کہ آفتاب کی پرستش نہ کرتا ہو خلاصہ یہ کہ بڑی ترقی ہوئی اب تو یہ حالت ہو کہ لوگ اپنی خواہش سے آتے ہین اور مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین شہر آفتاب نما مین تو روز بروز ترقی مذہب ہوتی جاتی ہو کوئی بلیخ سے آیا اور کوئی دس ہزار سے کوئی پچاس ہزار سے کوئی پانچ ہزار سے آکر برجلیس کو سجدہ کیا اور تصویرین گلے مین پہنین اور داخل مذہب برجلیس ہوے اطراف وجوانب سے لوگ آنے لگے جو کہ غریب مسکین و مفلس آتے ہین بعد قبول کرنے مذہب کے اُنکا خانۂ رزق سے رزق مقرر ہوتا ہو اس حال کو یہان موقوف رکھا جاتا ہو کیونکہ اب یہ قاعدہ ہوگیا ہو کہ برجلیس ہر روز دربار اُسی گنبد مین کرتا ہو سب اہل دربار درجہ بدرجہ اپنے دنگلون وکرسیون پر متمکن ہوتے ہین جسکی جگہ جس درجہ مین ہوتی ہو بہت سے دنگل وکرسیان ہر درجے مین خالی ہین اور اُنپر بھی کچھ تحریر ہو مگر بخوبی پڑھا نہین جاتا ہو جو نیا آدمی مذہب قبول کرتا ہو اور لائق دربار ہوتا ہو اور جس مرتبہ اور درجہ کی لیاقت رکھتا ہو اُسی درجہ کی کرسی خواہ دنگل پر اُسکا نام ظاہر ہوتا ہو یہان تو یہ طریقہ ہو مذہب کو ترقی ہوتی جاتی ہو کفر کے پھیلنے کا سامان ہو بہت بڑا مکر اِس آفتاب نے کر رکھا ہو اور دام سحر پھیلایا ہو کہ اُسمین لوگ مثل طائرون کے آکر اسیر قفس ہوتے ہین کفر کی اقلیم خورشیدیہ مین ترقی ہو گو وہ قبل سے کفر آباد تھی مگر اب زیادہ ہوگئی ہو نشان کفر بلند ہونے کی تدبیر ہو اس حال کو اب یہان چھوڑا جاتا ہو

اب کچھ حال خواجہ حسین تاجر کا تحریر ہوتا ہو خواجہ حسین کا وارد شہر آفتاب نما ہونا اور یہان کی حالت دیکھکر افسوس کرنا انکا دربار برجلیس مین جانا وہان کی حالت دیکھکر توبہ کرنا اُسی دن وہان سے کوچ کرنا اتفاق سے اُس مقام پر پہونچنا جہان ثریا بے بیتمن نے اپنی سیر کے لیے مقام تیار کیا ہو اُس مقام کی فضا وبہار دیکھکر انکا قیام کرنا ثریا کا برائے سیر آنا انکا اُسکو دیکھکر اُسکی کچھی طور پر اس خیال سے تصویر کھینچنا کہ یہ نازنین لائق دولا صاحبقران ہو کسی سے دریافت کرنا کہ یہ کون ہو معلوم ہونا کہ دختر خداوند ہو خواجہ کا خیال کرنا کہ جب یہ تصویر کسی بہادر اسلام کو ملے گی وہ ضرور اُسکی خواہش مین ادھر آئے گا یہ ملک واقلیم بھی اسلام آباد ہوگی یہ نازنین بھی اُسکے قبضہ مین آجے گی پس اُسکا تصویر کھینچکر وہان سے روانہ ہونا بعد قطع رہ کے خاور مین پہونچنا وہان خراب حالت پانا دریافت ہونا کہ یہ کیا واقعہ ہو انکا افسوس کرنا اور اُس مقام پر جانا جہان ارزنگ اس قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ مین مقبول قاسم کو تباہ کرون اہل شہر کا جمع ہونا یہ حالت دیکھکر انکا روبرو ارزنگ کے جانا اور کچھ حال بیان کرکے ایک تصویر ثریا کی پیش کرنا اُسکا اُس تصویر کو دیکھکر عاشق ہونا اور اپنے قصد سے باز آنا اور اپنے مقام پر آکر

ایک نامہ بنام برجیس بدست ایک اپنے سردار کے روانہ کرنا اُس نامہ بر کا شہر آفتاب نما مین پہونچنا ودیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ غزل

ای چرخ مت حریف اندوہ بیکسان ہو
ای اشک شوق ایکدم رخسار پر روان ہو
تا چند کچھ گردی جیسے صبا زمین پر
مانند عندلیب گم کردہ آشیان ہو
کیا ہی حجاب سایان آو دیکھ اپنی آنکھون
کہتے ہین لوگ اکثر اسوقت تم کہان ہو
اُس تنگ زن سے کیو قاصد میری طرف سے

کیا جانے منہ سے نکلے نالے کی کیا سمان ہو
ہم دور ماندگان کی منزل رسان مگر اب
ای آہ صبح گاہے آشوب آسمان ہو
یہ جان تو کہ ہی اک آوارہ دست بر دل
گر پیرہن مین میرے میرا تجھے گمان ہو
تجھ سے تو ڑ ڈالون اپنے کو آپ ہی مین
اب تک مین نیم جان ہون گر قصد امتحان ہو

کب تک گرار ہیگا سینہ مین دل کے مانند
یاہو صدا جرس کی یا گرد کاروان ہو
گر ذوق سیر ہی تو آوارہ اس چمن مین
خاک چمن کے اوپر برگ خزان جہان ہو
از خویش رفتہ ہر دم رہتے ہین ہم جو اس بن
گر روے خوبصورت تیرا نہ درمیان ہو

بیت - نویسندہ ماجراے عجیب
رقم می کنند این زکلک خطیب

رہ نوردان صحراے معانی رنگین وغواصان دریاے مضامین مصوران صنعت نگارش فصاحت ونامہ نویسان مبتلاے عشق ومصیبت اس داستان کو قلم عجلت رقم سے صفحہ قرطاس صداقت اساس پر یون قلمبند کرتے ہین کہ خواجہ حسین ایک مرد بزرگ وجہاندیدہ اور بڑا تجار وصاحب مال تھا ہمیشہ اُسکو سیاحی مین گذرا ہر ایک ملک کی سیر مین بسر ہوئی تمام ممالک اسلام آباد مین اُسکی عمر گذری اتفاق سے ایکی جو پردہ ظلمات مین براے خرید جواہرات گیا اُدھر سے جو واپس ہوا اسکا گذر اس اقلیم مین ہوا دریافت کیا کہ یہ کون اقلیم ہی اسکا کیا نام ہی لوگون نے دیکھا یہ تاجر ہین براے خرید وفروخت آئے ہین کہا کہ اسکو اقلیم خورشید یہ کہتے ہین پوچھا کہ یہان کون بادشاہ ہی لوگون نے کل حالت ابتدا سے بیان کیے اُنھون نے جو سُنا کہ قبل مین یہان مذاہب مختلف تھے ابکی سال سے ایک مذہب آفتاب پرستی تمام اقلیم مین رائج ہوگیا ہی کوئی برجیس شہر آفتاب نما مین بچہ شیطان پیدا ہوا ہی اُسنے اپنے کو نائب خداوند مشہور کیا ہی اور کہتا ہی کہ مین فرزند خداوند ہون اوسی نے یہ مذہب رواج دے رکھا ہی جو جاتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی لوگ دور دور سے آکر اسکا مذہب قبول کرتے ہین شہر آفتاب نما مین بڑے بڑے بادشاہ وسردار جمع ہوے ہین وہان طرح طرح کے عجائبات پیدا ہوئے ہین یہ سننے ہی انکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ چل کر وہان کی حالت دیکھنا ضرور ہی اور یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا طریقہ ہی اور وہ کون سا بچہ شیطان ہی اور کیا کیا عجائبات ہین اُس ملک کی بھی سیر ہوگی یہ سب حالت دریافت کرکے اہل اسلام سے خبر کرونگا کہ وہ آکر اس اقلیم کو اسلام آباد کرین کہ یہان بہت کفر پھیلا ہوا ہی کہین ایسا نہو کہ ترقی کرے یہ خیال کرکے خواجہ نے مع اپنے ہمراہیون کے وہان سے کوچ کیا بعد قطع راہ داخل شہر آفتاب نما ہوے یہان آکر وہ آبادی پائی باوصفیکہ جہان گرد تھے اور عمر انکی سیاحی مین بسر ہوئی تھی مگر اسقدر آباد کوئی ملک نہ پایا تھا نہ اسلام آباد نہ کفر آباد ہزارون نشان جن پر تعریف آفتاب وبرجیس تحریر تھی ہر مقام پر نصب تھے انکے پھریرے ہواے اُڑ رہے تھے کثرت لشکر اُن سے ثابت ہوتی تھی آبادی کا یہ حال تھا کہ کھوے سے کھوا ہر وقت چھلتا تھا بازار آراستہ تھے اہل شہر خرید وفروخت کر رہے تھے کٹورا بازارون مین بج رہا تھا بہمن چل رہے پھر رہے ہین حلوائیون کی کثرت ہی نان بزون کی قلتقہ بلکہ نام تک نہین دوکانون پر ہر قسم کی مٹھائی بڑی تھالیون مین ترتیب کے ساتھ لگی ہر قسم کا پکوان طیار ہر دوکان پر خریدارون کا مجمع یہ سیر کرتے ہوے اور یہ سنتے ہوے کہ ہر مقام پر یا خداوند آفتاب وبرجیس کی جے پکاری جاتی ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان پر آفتاب کی تصویر نہو اور اُسکے برابر برجیس کی تصویر نہو یہ خیال کرتے ہوئے کہ بڑی آبادی ہی

یہان بڑی ترقی ہی آفتاب پرستی کی اچھا لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی خوب دام مکر و فریب گسترده کیا ہی
یہ ہی دل مین باتین کرتے ہوے سرا مین آئے سرا کو مسافرون سے مملو پایا مگر سب آفتاب پرست کوئی کمرہ
یا کوٹھری خالی نہ تھی انکے ہمراہ اول تو انکے ملازم بہت تھے دوسرے اسباب تجارتی بکثرت تھا انھون نے
اپنا گذر اس مقام پر نہ دیکھا وہان سے واپس چلے گو لہ بھٹیاری نے صدا دی کہ میان تاجر ادھر آکر ٹھہرو
تمھارے لیے مقام خالی کر دیا جائیگا انھون نے کچھ جواب نہ دیا دوسری سرا مین آئے اسکو بھی خالی نہ پایا جس
سرا مین جاتے ہین اسکو خالی نہین پاتے انھون نے عاجز ہوکر آدمی روانہ کیے کہ کوئی مکان تلاش کرین تاکہ
اوسمین قیام کرین مگر مکان چوک مین ہو اور اسمین دوکان بھی ہو آدمی گئے مکان تلاش کیا کوئی نہ ملا اسقدر کثرت
خلقت کی تھی کہ مکان کا ملنا امر دشوار تھا یہ لوگ واپس آئے عرض کیا کہ اس شہر مین نہ کوئی مکان خالی ہی
نہ دوکان خواجہ عاجز ہوکر آگے کو روانہ ہوے تمام سرائین دیکھین کسی کو مسافرون سے خالی نہ پایا بہت
پریشان ہوئے خیال کیا کہ بیرون شہر چل کر خیمہ وغیرہ برپا کرکے اوسمین قیام کرین اور کیا کرین انکو مکان کی تلاش
و سرا کی خواہش مین وہ دن تمام ہوا شام ہونے کو آگئی کہ یہ شہر سے باہر جانے کے قصد سے چلے جب قریب
شہر پناہ پہونچے مشرق رخ کو ایک سرا نظر آئی اونھون نے ملازم سے کہا کہ جاکر دیکھو شاید یہ سرا خالی ہو
گو امید نہین ہی مگر جاکر دیکھو وہ ملازم جو گیا تو اوس سرا کو خالی پایا دیکھا دو ایک مسافر ہین اسنے یہ آکر
خواجہ حسین اپنے مالک سے عرض کیا کہ حضور یہ سرا خالی ہی اور وسیع بھی ہی اور چند مسافر ہین جلکر اسمین
قیام فرمائیے یہ سنکے خواجہ خوشی خوشی مع اپنے ملازمون کے اس سرا مین آئے بھٹیارین نے جو دیکھا
فوراً جوسب کی افسر تھی دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ میان تاجر کیا کوئی کمرہ وغیرہ درکار ہی انھون نے کہا اگر
نہ درکار ہوتا تو ہم سرا مین کیون آتے ایک کمرہ کیا دو تین کی ضرورت ہی وہ انکو لیکر اپنے ہمراہ آئی سب جتنے
کمرون کی انکو ضرورت تھی آن کے خالی کر دیے انکے ملازمون نے اسباب اتارا یہ مرکب پر سے اترے جاکر
سے مرکب کو ٹہلانا شروع کیا پلنگون کی جس قدر ضرورت ہوئی بھٹیاری نے لاکر موجود کیے نوکرون نے اوسپر
بچھونا بچھایا یہ بیٹھے نوکر پانی بھر کر لائے انھون نے ہاتھ منھ دھویا گرد راہ چہرے پر سے دور ہوئی بھٹیاری
نے دریافت کیا کس قدر طعام کی ضرورت ہی انھون نے کہا میرے ہمراہ باورچی ہی وہ کھانا طیار کریگا
کوئی کھانے کی ضرورت نہین ہی وہ بھٹیاری یہ سنکے اپنے مقام پر چلی آئی جو کرایہ کمرون اور پلنگون کا
اسنے انسے طلب کیا انھون نے بلا عذر دیدیا چونکہ رات ہوگئی تھی یہ کھا پی کر سو رہے انکے ساتھ مرکب
بہت تھے اور شتر جن پر اسباب بار تھا بکثرت تھے وہ بھی سب اوسی سرا مین باندھے گئے ایک حصہ سرا
کا انکے تصرف مین آیا چونکہ وہ سرا بہت وسیع تھی رات گئے اور مسافر بھی آئے جو کہ شہر کی سیر کو گئے ہوے تھے
وہ بھی آکر اپنے اپنے مقام پر کھا پی کر سو رہے صبح ہوئی یہ اوٹھے نوکرون نے آب گرم حاضر کیا انھون نے
منھ ہاتھ دھویا کپڑے پہنے اور چند ملازمون کو ہمراہ لیکر اس قصد سے چلے کہ کوئی دوکان خواہ مکان چوک
مین ملجائے تو اسکو کرایہ لون اسمین قیام کرکے اپنا مال فروخت کرون اور یہان کی حالت دیکھون بس یہ
سیر کرتے ہوے ہر مقام و گلی کوچہ کو دیکھتے ہوئے چلے ہر مقام کو آباد پایا اہل شہر کے سبب سے راہ نہ ملتی تھی کہ
کوئی راہ چل سکے وہ صبح کا وقت تھا لوگ جوق جوق گروہ گروہ دربار کو چلے جاتے ہین کوئی اسپ سوار
ہی کوئی فیل سوار کوئی بوچے پر سوار کوئی تامدان پر سوار کوئی کلاہ وزارت سر پر رکھے ہوے کوئی تاج
پہنے ہوے مگر سب درباری کپڑے پہنے ہوے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی چلے جاتے ہین خواجہ حسین
نے دیکھا کہ جتنے اہل شہر ہین سب کے سینون پہ تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی صبح کا ہنگام ہی ہر مقام پر پوجا پاٹ

ہو رہا ہی گھنٹے وناقوس بج رہے ہین ہار پھول اہل شہر خرید خرید کر اپنے اپنے مقام ومعابد کو جا رہے ہین بعض دوکانین کھلی ہین بعض کھل رہی ہین بعض ابھی بند ہین چونکہ یہ دوسرے پھاٹک پر شہر کے اُترے تھے اس شہر کے چار پھاٹک ہین ایک شمالی ایک جنوبی ایک مشرقی ایک مغربی اور چار دن سے جو سڑکین نکلی ہین وہ ایک مقام پر آکر تمام ہوئی ہین اُسی مقام پر چوک ہی اور اُس مقام سے ایک راہ تو جھاؤنی کو گئی ہی اور ایک قلعہ کو جہان اب دربار ہوتا ہی اور ایک اُس عمارات شاہی کو جو کہ قدیم ہین اور سیکڑون شاخین نکلی ہین جو کہ تمام شہر مین پھیلی ہین مگر جو جہان سے چلتا ہی وہ چوک مین ضرور آتا ہی اُس شہر مین سیکڑون بازارین ہین اُس شہر کے چوک اور بازار کی آبادی کا کیا کہنا خواجہ حسین سب مقام کی سیر کرتے ہوئے چلے رعایاے شہر کو جو دیکھا سب کو حسین پایا خصوصاً عورتون کو مردون سے زیادہ ہر ایک عورت نازنین نازک اندام لباس اُنکے خوشنما ہر ایک سر سے پاؤن تک غرق جواہر غم کا تو نام نہ تھا کوئی مغموم نظر نہ آتا تھا ہر مقام پر چہلین اور قہقہہ ہو رہے تھے باہم دس دس پانچ پانچ آدمی ایک مقام پر کھڑے آپس مین ہنس بول رہے تھے عورتین ومرد دریا کی طرف نہانے چلے جاتے تھے لڑکے مہاجنون کے چھوٹی چھوٹی گاڑیون مین بیٹھے ہوئے نوکر اُنکو ہاتھون سے ریلتے ہوئے چلے جاتے تھے وہ گوری گوری اُنکی صورتین دہ سرسے پاؤن تک جڑاو گہنا پہنے ہوئے مٹھائی کے دونے آگے رکھے ہوئے ہنستے ہوئے بعض اپنے اپنے باپ کی دوکانون پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے ہین یہ صنعت ہی ہر بازار مین جوہری بازار چاندی بازار تازہ بتازہ طرح میوہ فروش گلفروش حلوائی پان والے ہین ہر مقام پر گل لالہ کھلا ہوا ہی کنجڑنین ترکاری لیے ہوئے بیٹھی ہین یہ سیر کرتے ہوئے اور تعریف کرتے ہوئے اپنے دل مین چلے جاتے ہین اپنے ہمراہیون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ برجبیں کا دربار بہت بڑا ہوتا ہی جب سے مین ادھر آیا ہون اہل شہر کو تو کم راہ چلتے ہوئے دیکھتا ہون مگر اہل دربار زیادہ چلے جاتے ہین سوائے سوارون کے کوئی پیدل نہین جاتا ہی بہت بڑا جاہ وحشم اس گبر کا معلوم ہوتا ہی دیکھو ہزارون نشان لشکر بلند ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہمنے آجتک ایسی کثرت نہین دیکھی نہ معلوم کیا امر کیا ہی کہ اسقدر لوگ مطیع ہوے ہین یہی باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک مرتبہ اِنھون نے دیکھا کہ جلوس سواری چلا آتا ہی بہت جلوس کے بعد گذر جانے جلوس کے اِنھون نے جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک تخت پر ایک گبر تاج پہنے ہوئے مگر گلے مین تصویر آفتاب پڑی ہوئی پوشاک طلائی گرد تخت کے بہت سے سردار سب طلائی رنگ کی پوشاکین پہنے ہوئے چلے جاتے ہین اُسکے عقب مین اور جلوس نمودار ہوا اُسکے بعد اور ایک تخت نشین اسی طور سے دس تخت نشین گئے ایکی مرتبہ بہت شور وغل ہوا خواجہ نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ ہین جو ایمان لائے ہین اور اسی اقلیم کے ہین اور جو بادشاہ وسردار بیرون اقلیم کے ہین اُنکی یہ شوکت نہین ہی وہ سب داخل بارگاہ ہو چلے ہین اب یہ لوگ جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے شور وغل کی صدا آئی خواجہ اُس مقام پر ٹھہر گئے دیکھا کہ کیسا زرق برق لباس پہنے ہوئے ایک عیار اُسکے عقب مین تین چار سو اُسکے شاگرد سب لباس مکلف پہنے ہوئے چلے آتے ہین خواجہ حسین نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ مہتر ہومان عیار نایب خداوند ہی لقب اسکا پیک خداوند ہی یہ بھی دربار کو جاتا ہے اُسکے بعد ایک اور سواری ترک واحتشام سے آئی خواجہ حسین کو معلوم ہوا کہ یہ سواری کوتوال شہر کی ہی نام اسکا بہزاد آفتاب پرست ہی خواجہ نے دیکھا کہ ایک گبر توی ایک مرکب پر سوار عقب مین کوتوالی کے پیادے مگر سبکے گلون مین تصویرین پڑی ہوئین اُسکے گذر جانے کے بعد دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے چوبدار اور

عصا بردار و خاص بردار چلے آتے ہین اُنکے بعد سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اب جو دیکھا کہ ایک جوان
مندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے گرجوان حسین مرکب پر سوار گرد و پیش اُسکے مصاحب چلا آتا ہی خواجہ
گوکہ سمجھ گئے کہ یہ وزیر ہوگا مگر دریافت کیا کہ یہ کون ہی ایک شخص نے کہا کہ وزیر شہر ہین انکا نام وزیر روشن رای
ہی یہ بھی دربار کو تشریف لیے جاتے ہین اب تو خواجہ حسین اُسی مقام پر مع اپنے ہمراہیون کے کھڑے
ہین کہ ایک طرف سہانے مرکبان کی آواز آئی یہ حیران ہوکر اُدھر دیکھنے لگے کہ انھون نے دیکھا
کہ ہزارون سوار چلے آتے ہین مگر سب سنہری پوش اُنکے بعد دیکھا کہ دو جوان بہت پرتکلف لباس پہنے ہوے
اسلحہ الماس نگار لگائے ہوئے خود طلائی سر پر مرکبان پری پیکر تہ ران برابر چلے آتے ہین اُنکے ہمراہ
اور بہت سے سردار مثل ببران و شیران و پیکران و ہزبران و کنود و عمود و صمصام تنگ پیشانی و حسام
عقرب چشم وغیرہ کے ہین اُنکے عقب مین پھر سوار ہین خواجہ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہین ایک شخص نے
کہا کہ ای مسافر آگاہ ہو کہ یہ دونون جوان جو برابر مرکب پر سوار تھے یہ دونون سپہ سالار قدرت ہین سپاہ کے افسر ہین
انمین ایک کا نام شیر افگن دوسرے کا نام حسام شیر صولت ہی تمام لشکر انکے زیر حکومت ہی اور باقی کوئی کرنیل
اور کوئی جرنیل فوج ہی یہ سب دربار کو جاتے ہین خواجہ حسین جون جون یہ حال دیکھتے ہین دل مین کہتے
ہین کہ بڑی شوکت اسنے بہم کی ہی یہ دل سے باتین کر رہے تھے کہ دو جانب سے نقیبون کے بولنے کی صدا آئی
جو لوگ راستہ چل رہے تھے وہ سب کنارے کنارے ہوگئے سڑک کو بالکل چھوڑ دیا مگر سب مؤدب ہوگئے
جس مقام پہ یہ کھڑے تھے اُس مقام پر ایک جوہری کی دوکان تھی وہ بہت مرد با مروت تھا اُسنے جو انکو شریف
وضع دیکھا اُسنے کہا کہ آئیے آپ میری دوکان پہ ٹھہر جائیے ان سواریون کو نکل جانے دیجیے پھر آگے
تشریف لیجائیے گا کیونکہ بسبب کثرت جلوس سواری کے راہ نہ ملیگی انھون نے انکار کرنا مناسب نجانا چونکہ یہ تھک گئے
تھے اور دیر سے کھڑے ہوئے تھے اُسکی دوکان پر چلے گئے اُسنے انکو بڑی عزت سے بٹھلایا انھون نے اُس سے دریافت
کیا کیون بھائی یہ کسکی سواری آتی ہی اُسنے جواب دیا کہ سواری کو نکل جانے دیجیے تو مین عرض کرونگا یہ خاموش
ہو کر دیکھنے لگے دونون طرف سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جیسے کوئی روشنی بکثرت ہوتی ہوئی چلی آتی ہی یہ اُدھر دیکھ
رہے تھے کہ دیکھا دونون طرف سقے چھڑکاؤ گلاب کیوڑے کا کرتے ہوے چلے گئے اُنکے گلون مین
سنہرے کام کی کرتیان سرون پر پگڑیان دبا لون پہ ہزارے طلائی لگے اُنکے بعد دونون جانب کہبارے کوتل
بازین و لگام مرصع و دو دو جاکر چوریان لیے ہوے ہمراہ نہایت آراستہ و پیراستہ اُنکے بعد چوبدار عصا بردار مرد بے
خاص بردار اور جلوس سواری مگر دونون طرف سے ایک قسم کا اُس مقام پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگ لگ گئی ہی
بعد جلوس سواری کے دونون طرف دو بادشاہ دو تختون پر سوار اُبھرا چھیل ہوتے ہوے چتر سرون پر لگے
سامنے ڈنکا بجتا ہوا گھنٹ و ناقوس بجتے ہوے نقیب بولتے ہوے مگر انکے گلون مین تصویرین پڑی ہوئی ہین
یہ دونون پوشاک پرتکلف پہنے ہوے سرون پر تاج اُبھر مُرے طلائی لگے ہوے رو برو شمشیر ہائے الماس نگار
رکھے ہوے چلے آتے ہین تمام اہل بازار نے سلام کیا انھون نے یہ بھی نہ دیکھا کہ کون سلام کرتا ہی اپنے کبر و
غرور مین تختون پر بیٹھے ہوے چلے گئے انکے جانے کے بعد سب اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے خواجہ نے
اُس صاحب دوکان سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے اُسنے کہا کہ ای بھائی یہ دونون پیغمبر خداوند ہین
قبل مین یہ دونون اس اقلیم کے بادشاہ تھے مگر جب نائب خداوند پر لشکرکشی کرکے آئے تو یہان آکر
سجدہ کیا مطیع خداوند ہوئے اُسدن سے انھین درجہ پیغمبری ملا ہی پیغمبر کے لقب سے مشہور ہوئے ہین انمین
ایک کا نام جو کہ جانب شمال سے آئے تھے خونخوار خونریز ہی اور جو کہ جنوب سے آئے تھے اُنکا نام

افریق شاہ ہے یہ دونون صاحب حجاب قدرت کے اندر پاس نائب خداوند کے جاتے ہین تیسرے بیک قدرت
انکے سوا اور کوئی نہین جانے پاتا ہے یہ سب دربار کو تشریف لیگئے ہین سہ پہر تک دربار ہوگا اُسکے بعد سب اپنے
اپنے مقام کو واپس جائینگے خواجہ حسین نے دریافت کیا کہ اس شہر کے بادشاہ کے پاس لشکر کسقدر ہوگا اس
جوہری نے انکے منہ سے لفظ بادشاہ سُنکے انکی صورت دیکھی اور اپنی اُنگلی زبان کے نیچے رکھی اور کہا کہ کوئی
ایسی بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے کہ نائب خداوند کو بادشاہ کہتا ہے اب تو آپ سے ایسی خطا نادانستگی مین
ہوگئی آیندہ خیال رکھیے گا کسی کے منہ پر یون نہ کہہ بیٹھیے گا ورنہ خرابی ہوگی مین نے آپ کو سمجھا دیا آگے آپ کو
اختیار ہے خواجہ نے کہا بھائی مین تازہ وارد مسافر ہون چونکہ ابھی کل ہی اس شہر مین وارد ہوا ہون یہانکے
قاعدون سے آگاہ نہین ہون بدین سبب میرے منہ سے یہ نکل گیا تمنے بڑی عنایت کی کہ یہ سمجھا دیا ورنہ اسی طور سے
اور کسی کے روبرو نکل جاتا وہ کچھ سخت و درشت اپنی زبان پر لاتا اُسنے جواب دیا کہ یہ یہان کا قاعدہ نہین ہے
کہ کوئی کسی کو سخت یا درشت کہے یا کسی طور سے اُسکی ذلت کا روادار یا کسی قسم کا ظلم کرے یہان حکم نائب خداوند
کا ہے کہ جو کوئی جو خطا کرے اُسکی فریاد ہماری جناب مین کرو ہم اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے تم مت اُسکے ساتھ
سختی کرو یہان کوئی ظلم و ستم نہین کر سکتا ہے اگر کرے تو عذاب شدید مین مبتلا ہوا ہے بھائی یہان چور وغیرہ کا
تو نام نہین ہے ہم یونہین دوکانین کھول کر اکثر چلے جاتے ہین جب آتے ہین اپنی سب چیز تمام و کمال پاتے
ہین ذرا سا فرق نہین ہوتا ہے یہ جو دوکانین بند ہوتی ہین یہ لوگ صرف اپنے اطمینان خاطر کے لیے بند کرتے ہین
ورنہ نائب خداوند کا حکم ہے کہ یون ہی کھلی چھوڑ جاؤ تمکو تمھاری چیز بامانت ملیگی کوئی فرق نہوگا خواجہ حسین
نے کہا کہ ہان نائب خداوند کا کسقدر لشکر ہے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ قبل مین تو لشکر قلیل تھا صرف سات آٹھ
لاکھ کا لشکر تھا مگر اب قریب تیس پینتیس لاکھ کے ہوگا یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بھائی لشکر بھی کم نہین ہے اب
مین جاتا ہون بڑی دیر ہوگئی جس کام کو نکلا تھا اُسکا کوئی بندوبست نہوا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ آپ کس ضرورت سے
اس شہر مین وارد ہوئے ہین اور کہان فروکش ہین خواجہ حسین نے کہا کہ بھائی مین تجارت پیشہ جواہرات کی
تجارت کرتا ہون ایکی مرتبہ جو پردہ ظلمات کو برائے خرید جواہر گیا اُدھر سے جو واپس آیا تو اِس اقلیم
مین پہونچا سب شہرون کی سیر کرتا ہوا کل اِس شہر مین پہونچا تمام دن کل تباہ رہا نہ کوئی سرا خالی ملی تو کوئی
مکان نہ دوکان کہ مین اُسمین قیام کرتا آخر کو عاجز ہوکر بیرون شہر چلا تھا کہ جو مشرق کی جانب پھاٹک ہے
اُسکے قریب ایک سرا خالی ملی گو وہ خالی نہ تھی مگر خیر رات تو بسر کی اب صبح کو ملازمون کو مال کی حفاظت کے لیے
چھوڑ کر اور چند آدمیون کو ہمراہ لے کر تلاش مکان نکلا تھا کہ ایک مکان خواہ دو خواہ جسقدر کرایہ ہو لیلین
لے لون دوکان آراستہ کرون تاکہ مال فروخت ہو دو تین مکان کی ضرورت اسلیے ہے کہ میرے ساتھ اول تو اسباب
بہت ہے دوسرے مرکب مین شتر ہین نوکر چاکر کئی سو ہین اُن سب کے موافق ہو مگر شرط یہ ہے کہ چوک مین ہو
اور اسمین دوکان بھی ضرور ہو اس خیال سے نکلا تھا کہ یہان تماشون مین مبتلا ہوگیا اب دن بہت آگیا ہے
اب مین سرا کو واپس جاؤنگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ آپ ذرا دیر ٹھہر جائین کہ میرے ملازم ایک ضرورت کو
گئے ہین وہ آلین تو آپ کے ہمراہ کردون کہ وہ آپ کو میرے بھائی کے پاس پہونچا دینگے چونکہ اُنکی
دوکان چوک مین ہے وہ کوئی نہ کوئی مکان آپ کی خواہش کے موافق اپنے نوکرون سے تلاش کرا دینگے
آپ کہان پریشان ہونگے اگر آپ اس مقام پر لین تو مین اسی وقت آپ کی مرضی کے موافق دو کیا بلکہ چار مکان
بہم کر دیتا وہ جو سامنے آپ مکان دیکھتے ہین جسکے نیچے وہ دوکان صراف کی ہے خالی ہے بہت بڑا مکان ہے
اسکے برابر اور ایک مکان خالی ہے مین خیال کرتا ہون دونون مکان آپ کے لیے کافی ہین اور اُن مین

دوکانین بھی ہین مگر گئی ہین صرف ایک دوکان خالی ہی وہ آپ کے مطلب کی بھی ہی اور اس شہر مین تو چوک ہر مقام پہ ہی
کیونکہ آبادی اسقدر ہی دوسرے ہر طرف سے سواریان سردارون کی جاتی ہین کیونکہ حکم ہی کہ تمام شہر کی گشت
کیا کرو سب کی خبر لیا کرو جو کوئی جو کچھ عرض کرے اسکی خبر ہمکو کرو مگر آپ کی مرضی چوک کی ہی تو کیا مضائقہ
ہی خواجہ حسین نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ کل میرے ملازم تمام دن تباہ رہے اور انکو کوئی
خالی مکان نہ ملا اور آپ یون فرماتے ہین کہ کئی مکان خالی ہین اچھا اگر چوک مین نہ ملیگا تو پھر مین اسی مقام پر
لیلونگا اس جوہری نے کہا جسکا نام زمرد لال تھا کہ واقعی اگر آپ بھی تلاش کرین تو نہ ملین سبب اسکا یہ ہی کہ
کسی کو کرایہ کی تو پرواہی نہین ہی جو اس امر کی خواہش کرے کہ ہمارا مکان کرایہ کو جاوے یہ صرف اس خیال سے
خالی پڑے ہین کہ جو کوئی کسی کا عزیز آئے یا کوئی تاجر آکر اترے اور اسکو مکان خواہ دوکان کی ضرورت
ہو تو اسکو دیا جاوے یہ عمارتین سب خداوند کی طرف سے ہین ہم لوگون کے اختیار مین ہین آپ بھی کہکر
تلاش کرتے کہ ہمکو مکان و دوکان کرایہ کی درکار ہی کبھی کوئی نہ بتاتا یہی آپ کے نوکرون نے بھی کہا ہوگا۔
خواجہ نے کہا کہ ہان آپ سچ کہتے ہین یہ باتین ہورہی تھین کہ اُسکے نوکر آ گئے اُسنے اُنکی طرف دیکھکر کہا
کہ آپکو بھائی یاقوت لال کے پاس پہونچا دو اور میری طرف سے کہنا کہ ای بھائی صاحب آپ مرد مسافر ہین
تاجر پیشہ ہین آپ کی جو حاجت ہو اُسکو پورا کر دیجیئے آپ کے ہمراہ بہت کچھ مال ہی ہماری سرا مین
اترے ہوئے ہین کل سے تباہ ہین یہ سنکے اُس نوکر نے خواجہ حسین سے کہا کہ آپ تشریف لے چلین
مین پہونچائے دیتا ہون یہ سنکے خواجہ اُٹھے اور اُس سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اُسنے جواب دیا کہ
بھائی صاحب کے پاس سے واپس ہوکر میرے پاس ضرور تشریف لائیے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور حاضر ہونگا
یہ کہکر اُسکے نوکر کے ہمراہ ہو لیے وہ انکو لیے ہوے قریب کی راہ سے چارسو بازار یعنے چوک مین پہونچا
یہان خواجہ نے چوک کو خوب آراستہ پایا ہر مقام پر خریدارون کا مجمع دیکھا دلالون کو لڑتے ہوئے پایا سیکڑون
دوکانین صرافون جوہریون میوے والون گلفروشون بزازون کی تھین کوئی ایسی شی نہ تھی کہ جسکی دوکان
چوک مین نہو بساطی وغیرہ کی بھی دوکانین بکثرت تھین ہر ایک شی کی دکانون کی کثرت تھی کمرون پر کسبیان کرسیون
پر بیٹھی ہوئی تھین تماشبین پھر رہے تھے ساقنین اپنے اپنے تختون پر بیٹھی ہوئی تھین نشہ بازون کا جمگھٹا
تھا کہین طبلہ بج رہا تھا کہین ستار چھڑ رہا تھا کوئی گا رہی تھی کسی کے رقص کی صدا آرہی تھی کوئی تعلیم
لے رہی تھی کہین جوسر ہورہی تھی یہ سب صدائین سنتے ہوے سیر کرتے ہوئے اُسکے ساتھ چلے جاتے تھے
کہ وہ انکو لیکر ایک مقام پر آیا کہ بہت سی دوکانین مہاجنون کی تھین ایک ایک اُنمین کہ تی کرورپتی طلائی
زنجیرین کمرون مین باندھے ہوئے گدی پر بیٹھا تھا گماشتے کام کر رہے تھے جواہر روبرو رکھے تھے کسی
کے روبرو روپیون کا انبار تھا کوئی اشرفیان پرکھ رہا تھا کسی کے روبرو سونے کا ڈھیر تھا کوئی چاندی کی
سلین دیکھ رہا تھا کسی کے روبرو جواہر کے ڈبے کھلے ہوے رکھے تھے اُنکی جانچ کر رہا تھا کوئی موتیون
کی لڑیان درست کر رہا تھا کوئی اپنا بہی کھاتہ دیکھ رہا تھا گماشتہ اُسکو حساب دکھا رہا تھا کہ وہ آدمی
خواجہ کو لیکر یاقوت لال کی دوکان پر پہونچا وہ بھی اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا اُسکے گماشتے کام کر رہے
تھے کہ اُسکو اُسنے سلام کیا اُسنے سر اٹھا کر کہا کہ کیون اسوقت کسلیئے آیا ہی خیریت تو ہی اُسنے عرض کیا
کہ آپکے بھائی نے ان میان مسافر کو آپ کے پاس بھیجا ہی کہ یہ تاجر ہین اور کل سے پریشان ہین جو
یہ آپ سے کہین وہ کام انکا آپ کر دین کیونکہ انکے ہمراہ اسباب وغیرہ بہت ہی یہ سنکے اُسنے خواجہ حسین
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تشریف لائیے خواجہ حسین اسکی دوکان پر گئے وہ اُٹھ کھڑا ہوا انکو اپنے برابر

بڑی عزت سے بٹھایا اور اُس سے کہا کہ تو جا کہدینا کہ جو تمنے کہا ہی اُسکے موافق ہوگا وہ تو سلام کر کے چلا گیا اُسنے
الا یچیان اور چکنی ڈلیان اُنکے روبرو رکھین اور کہا کہ نوش فرمایئے اور اب اپنے مطلب سے آگاہ کیجیے
خواجہ حسین نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی مین تو اپنے مطلب سے حاضر ہوا ہون آپ تو شرمندہ کرتے ہین
اُسنے کہا کہ شرمندہ کرنے کی کیا بات ہی یہ سب آپ کا ہی آپ تو مسافر ہین ہم سے آپ کی کیا خاطر
ہو سکتی ہی یہ بھی کوئی چیز ہی خواجہ نے اُسکے کہنے سے الایچی کھائی اور کہا کہ میرا مطلب یہ ہی کہ مین یہان کل وارد ہوا
ہون کل سے تلاش مکان کر رہا ہون مگر نہین ملتا ہی اسوقت مین اُسی تلاش مین نکلا تھا کہ آپکے بھائی سے
ملاقات ہوئی اُنسے سب کیفیت عرض کی اُنھون نے آپ کی خدمت مین روانہ کیا کہ وہ آپکو مکان تلاش
کر دینگے لہذا مین حاضر ہوا ہون یہ سنکے یاقوت لال نے کہا کہ آپ کو کس قسم کا مکان درکار ہی تب خواجہ حسین
نے جس طور کے مکان کی ضرورت تھی اُس سے بیان کی اُسنے اُسی وقت اپنے ایک ملازم سے کہا کہ وہ جو
کوتوالی کے قریب دو مکان بہت بڑے خالی ہین اُنمین دوکان بھی ہی جاکر دیکھو کہ خالی ہین یا اُنمین
کوئی آگیا ہی اگر خالی ہون تو ہمکو آکر آگاہ کرو وہ نوکر اُسی وقت گیا اور فوراً واپس آیا اور آکر کہا کہ حضور
وہ مکان دونون خالی ہین بس اُسنے اُسوقت ایک رقعہ بنام نیلم لال جو کہ اسکا چچا تھا اس مضمون کا تحریر
کیا کہ وہ جو دونون مکان قریب کوتوالی کے خالی ہین اُنکی کنجیان آپکے پاس ہین اور اُنکی حفاظت آپکے
تعلق خداوند کی طرف سے ہی لہذا ایک تاجر کل اس شہر مین وارد ہوئے ہین اُنکو دو مکانون کی ضرورت ہی
لہذا یہ مکان اسی ضرورت سے بنائے گئے ہین کہ جو کوئی مسافر یا تاجر آئے اور اُسکو ضرورت مکان
خواہ دوکان کی ہو تو اسکو دینا اور اُسکی خبر لینا لہذا اسکی کنجیان آپ میرے پاس روانہ کردین تاکہ مین اُن کو
اُتارون اُنکی خاطر کرون اور خداوند کی جناب سے نیکنامی حاصل کرون تاکہ وہ اپنے ملک مین جاکر
یہان کی تعریف کرین یہ لکھکر اپنے ایک نوکر کے ہاتھ وہ رقعہ روانہ کیا اور خواجہ سے کہا کہ آپ تشریف
رکھین رقعہ کا جواب آلے تو مین اور فکر کرون یہ کہکر کہا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا خواجہ حسین نے
اپنی کل کیفیت بیان کی اُسنے کہا کہ اپنا مال ہمکو بھی دکھایئے گا اگر ہمارے پسند آئیگا اور قیمت طے
ہو جائیگی تو ہم بھی خرید کرینگے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر اُس ملازم نے وہ رقعہ نیلم لال کو جاکر دیا
اُسنے رقعہ دیکھکر اُسی وقت وہ کنجیان اُسکے حوالہ کین اور ایک پرچہ پر لکھدیا کہ یہ کنجیان موجود ہین
وہ نوکر کنجیان لیکر اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا کہ کنجیان حاضر ہین اُسنے کنجیان لیکر خواجہ سے کہا
کہ لیجیے یہ کنجیان حاضر ہین اب آپ اپنا کل اسباب لے آیئن خواجہ نے کنجیان اُس سے لین اور
کہا کہ مین آپ کا بہت ممنون ہوا گویا آپ نے مجکو اپنا بندۂ احسان کیا اُسنے کہا کہ یہ کیا کوئی بڑی بات ہی اپنے
سے جو ہو جائے وہ کم ہی خواجہ اُس سے رخصت ہو کر چلے اُسنے کہا کہ پھر بھی ملاقات ہوگی انھون نے
جواب دیا کہ ضرور ہوگی یہ کہکر اُسی راہ سے اُسکے بھائی کے پاس آئے اُسنے پوچھا کہ آپ کا کام ہوا یا نہین
خواجہ نے کہا کہ آپ کی عنایت سے حسب دلخواہ کام ہوا آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی صاحب کو
بڑی زحمت ہوئی اُسنے کہا کہ کوئی زحمت نہین انسان کا کام انسان سے ہوتا ہی یہ کوئی نئی بات نہین ہی
خواجہ نے کہا کہ آپ کے بھائی بہت خلیق ہین معلوم ہوا کہ یہان کے باشندے سب بامروت ہین اُسنے
کہا اگر ہم ایسا نہ کرین تو یہان لوگ کیون آکر آباد ہون دوسرے کوئی ہماری گرہ کا تو خرچ نہین ہوتا ہی
کہ ہم اُسمین بخل کرین یہ کچھ بات نہین ہی کہ زبان ہلا دی یہ سنکے خواجہ اُس سے بھی رخصت ہو کر سرا مین
آئے تمام مال اپنا اٹھوا کر اور بار کر اسکے وہان سے روانہ ہوئے راہ طے کر کے اُس مقام پر پہونچے

کہ جہان دوکان تھی یاقوت لال کی اُس سے کہا کہ ایک اور زحمت دینے آیا ہون کوئی آدمی ہمراہ کر دیجیے
تاکہ مین اُس مقام پر پہونچ جاؤن اُسنے اُسوقت اپنا ایک نوکر اُنکے ہمراہ کر دیا کہ انکو وہ مکان بتا دے وہ
نوکر خواجہ کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر آیا اور کہا کہ یہی مکان ہی اندر جائیے مین رخصت ہوتا ہون خواجہ
نے اُسکو کچھ روپیہ دے کر رخصت کیا گو وہ نہین لیتا تھا کہتا تھا کہ لالہ خفا ہونگے خواجہ نے کہا کہ کوئی
اُنسے نہین کہیگا تم بیکار خوف کرتے ہو اُسنے جب دیکھا کہ یہ نہین مانتے ہین آخر کو عاجز ہو کر لے لیا اور
سلام کرکے رخصت ہوا یہان خواجہ اُن دونون مکانون کو کھول کر اندر گئے جیسے مکانون کی خواہش تھی
ویسے پائے بہت خوشی حاصل ہوئی خوب عمدہ مقام پر تھے دوکان بھی خوب موقع سے اُنھون نے تمام
مال واسباب اپنا قرینہ سے رکھا اپنے رہنے کا مقام الگ درست کیا مکان کو خوب آراستہ کیا دوسرے
مکان مین مرکب دشتر وغیرہ کا بندوبست کیا سب ملازم وغیرہ اُترے خوب راحت کا مقام رہنے کو ملا بہت
خوش ہوئے خواجہ نے کھانا کھایا برآمدے پر آکر کرسی بچھا کر بیٹھے چوک کی سیر کرنے لگے تھوڑے
عرصہ مین شام ہو گئی پھر بارات سے گئے جا کر آرام کیا وہ رات تو بسر کی بوقت سحر اُٹھے دوکان اپنی آراستہ
کی خوب اُسکو سجا مسند بچھا کر بیٹھے جواہر کے صندوقچے کھول کر آگے رکھے اب تو تمام چوک بھر مین غل
مچ گیا کہ ایک سوداگر بہت بڑا آج وارد ہوا ہی خوب خوب نفیس مال اُسکے پاس ہی اب تو خریدار آنے لگے
مال فروخت ہونے لگا زمرد لال و یاقوت لال بھی آئے جو مال پسند آیا اُسکو خرید کر لے گئے خواجہ
تو یہان دوکان آراستہ کیے ہوے بیٹھے ہین اُسی طور سے آج بھی سب دربار کو گئے اب حال دربار کا
سُنیے آج جو دربار جمع ہوا جب سب حاضر دربار ہو چکے تو برجیس نے صدا دی کہ ای خونخوار
اِدھر آؤ یہ اُٹھکر اندر پردہ کے گیا برجیس نے کہا کہ شہر مین منادی ندا کرے چارچی چارچ دے کہ
پرسون تمام شہر کی مع لشکر و مسافر و ادنے و اعلے و صغیر و کبیر و برنا و پیر و جوان و طفل و زن و مرد و
فقیر و امیر و بادشاہ و وزیر و تاجر و غیر تاجر و ہر صاحب پیشہ کی مع میرے سردارون کے دعوت
خانہ عیش مین ہی اور یہی حکم اہل دربار کو بھی ہی خونخوار نے باہر نکل کر باواز بلند کہا کہ سب اہل دربار کو
معلوم ہو کہ پرسون نائب خداوند کی ولادت کا دن ہی اُسکی خوشی کی گئی ہی لہذا پرسون جشن ہوگا سب
اہل دربار کی دعوت ہی خانۂ عیش مین سب حاضر ہو کر طعام لذیذ کھائین اور ناچ و گانا سُنین یہ کہکر
کوتوال کو اپنے روبرو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تو آج بعد برخاست ہونے دربار کے منادی سے یہی
ندا کرا دینا اُسنے کہا بہت خوب بالکل خلاف حکم نہو گا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مہتر ہومان نے قریب
پردہ آکر عرض کیا کہ ای نائب خداوند یہ حقیر جو آج حاضر دربار ہوتا تھا تو چوک سے جو گذرا تو دیکھا کہ
ایک سوداگر بوضع اسلام برابر کوتوالی کے اُترا ہی اور دوکان آراستہ کی ہی بہت نفیس نفیس مال
اُسکے پاس ہی نہ معلوم کب سے آیا ہی کوتوال صاحب نے آپ سے آکر عرض نہین کیا بلکہ کوتوالی کے قریب
اُسنے دوکان آراستہ کی ہی یہ سُنکے برجیس نے افریق کو صدا دی کہ تم ادھر آؤ افریق اندر پردے
کے گیا برجیس نے کہا کوتوال سے دریافت کرو کہ یہ سوداگر کب سے آیا ہی اور تم نے اطلاع کیون
نہ کی اور ایک جوبدار کو روانہ کرو کہ وہ اُس تاجر سے جا کر کہے کہ کیا تم قواعد دربار سے و تجارت سے
نہین واقف ہو کیا نئی تجارت کی ہی یہ پیشہ نیا اختیار کیا ہی کہ اُسکے طریقہ سے آگاہ نہین یا کسی شہر
مین جا کر تجارت نہین کی کہ قاعدہ سے آگاہ ہو کیونکہ یہ طریقہ کل ملکون کا ہی کہ جب تاجر کسی شہر مین
جاتا ہی تو پہلے دربار مین جاتا ہی جب مال بادشاہ خرید لیتا ہی تو وہ دکان آراستہ کرتا ہی اور اہل شہر

خرید و فروخت کرتے ہین ہمنے سنا ہی کہ تم آج کئی روز سے ہمارے ملک مین آئے ہو باوصفیکہ ہم بادشاہ نہین ہین نائب خداوند و فرزند خداوند ہین اُسپر ہمارے دربار مین نہین آئے یہ تمنے بالکل خلاف پیشہ تجارت کے کیا لہذا یہ خطا تمہاری معاف کیجاتی ہی تمکو لازم ہی کہ کل تم ہمارے دربار مین حاضر ہو افریق نے بیرون پردہ آکر پہلے کوتوال سے دریافت کیا کہ یہ امر نائب خداوند تمسے دریافت کرتے ہین اُسنے یون عرض کیا کہ یہ سوداگر کل وارد ہوا ہی آج مین بھول گیا ورنہ عرض کرتا نائب خداوند میرا قصور معاف فرمائین اب ایسی خطا نہوگی افریق نے یونہی اندرون حجاب قدرت جاکر عرض کیا برجیس نے کہا کہ کہنا یہ خطا تیری معاف کی گئی اگر اب کی ایسی خطا ہوگی تو سزا دیجائیگی افریق نے آکر حکم سنا دیا وہ کانپ گیا اسکے بعد افریق نے ایک جانب نگاہ اُٹھاکر دیکھا اور اشارہ کیا ایک چوبدار حاضر ہوا اُس سے کہا کہ تو اسی وقت چوک مین قریب کوتوالی کے جا وہان ایک سوداگر آیا ہی اُس سے یہ کہنا یہ کہکر جو کچھ برجیس نے کہا تھا وہ حکم اُسکو دیا چوبدار اُسی وقت طرف چوک کے دربار سے روانہ ہوا اور اُس مقام پر آکر خواجہ حسین کو حکم برجیس سے آگاہ کیا خواجہ نے کہا کہ میری طرف سے خدمت نائب خداوند مین عرض کرنا کہ مین کل وارد شہر ہوا ہون آج مین نے دوکان کھولی ہی مین کل خود حاضر دربار معلے ہوتا شرف قدمبوسی و آستانہ بوسی حاصل کرتا مین ضرور طریقہ تجارت سے ماہر ہون مجھے خود اشتیاق زیارت والا ہی کیونکہ ایسے آستانہ پر پہونچکر محروم رہون یہ ممکن نہین ہی کہ طالع نے یہان تک رسائی کی اور پھر مین نہ حاضر ہون ایسا دربار کب نصیب ہوگا کہ جہان زیارت جمال خداوندی ہو اور جمال نائب خداوند سے آنکھین روشن ہون مین ضرور حاضر ہونگا خواستگار معافی کا ہون یہ میری جانب سے عرض کر دینا وہ چوبدار یہ سُنکے اُسی وقت دربار مین آیا اور افریق سے جو کچھ خواجہ حسین نے عرض کیا تھا بیان کیا افریق نے عرض کیا کہ مجھے کچھ گذارش کرنا ہی مین حاضر ہوتا ہون صدا آئی کہ آؤ افریق نے جو تقریر چوبدار نے بیان کی تھی وہ روبرو برجیس کے عرض کی برجیس سُنکے خاموش ہو رہا یہ آکر اپنے مقام پر بیٹھ رہا یہان تک کہ وقت برخاست ہونے دربار کا آیا دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے کوتوال نے اپنے مقام پر آکر منادی کو حکم دیا اُسنے تمام شہر مین یہ ندا کر دی کہ خلق خداوند آفتاب کی حکم نائب خداوند کا سب کو معلوم ہو کہ پرسون ولادت نائب خداوند کا جشن ہی لہذا ہر امیر و فقیر برنا و پیر وضیع و شریف صغار و کبار شاہ و وزیر تاجر و مسافر عورت و مرد کی خاص عام مین دعوت ہی سب حاضر ہون طعام لذیذ کھائین یہ ندا کے تمام شہر مین چلا گیا ہر ایک کو معلوم ہو گیا وہ دن تمام ہوا رات بھی گذری سحر ہوئی یہان دربار کا ڈنکا ہوا اہل دربار حاضر ہونے لگے یہان تک کہ دربار جمع ہو گیا اور سب حاضر ہوئے یہان خواجہ حسین چند صندوقچے جواہرات نفیس کے لیکر اپنے چند ملازمان خاص کے ہمراہ برائے نذر برجیس لے اور اپنے کارندہ کو دوکان پر چھوڑکر روانہ ہوئے چونکہ یہ واقف تو ہو چکے تھے کہ قلعہ مین دربار ہوتا ہی یہ اُسی طرف کو چلے تھے راہ طی کرکے داخل قلعہ ہوئے قلعہ کی تو آراستگی و عجائب جو کچھ ہین وہ تحریر ہو چکے ہین یہان تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی بیکار کا طول ہوگا یہ قلعہ کی سیر کرتے ہوئے وہی سامان دیکھتے ہوئے کہین پھول برستے تھے کہین بہار تھی کہین نہرین جاری تھین کہین پر آفتاب نکلا ہوا تھا کہین طائران خوش الحان بول رہے تھے بلبلین چہچہے زنی کر رہی تھین یہ سیر کرتے ہوئے قریب دربار یعنے گنبد قدرت کے پہونچے دیکھا درگہ سالار کرسی صندلی پر بیٹھا ہی سامنے سپر و تلوار رکھی ہی ملازم پس پشت کھڑے ہین خواجہ حسین نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کر دیجیے کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر ہی اور دربار چاہتا ہی یہ سُنکے درگہ سالار اُسی وقت اُٹھکر داخل گنبد ہوا اور سب درجے طی کرکے خدمت مین خوشخوان

دافرلق کے پہونچا اور عرض کیا کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر ہی خدمت مین بار چاہتا ہی کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ طلب کرو
پس خونخوار نے درگہ سالار سے کہا کہ اُسکو طلب فرماتے ہین روانہ کرو درگہ سالار بیرون گنبد آیا اور
خواجہ سے کہا کہ چلیے طلبی ہوئی خواجہ مع ملازمون کے پردہ اٹھا کر چلے پہلے تو اُنکو صحن ملا بعد اُسکے یہ
قریب ایک دروازے کے پہونچے دیکھا کہ چوبدار عصاے طلائی لیے ہوئے کھڑا ہی وہ تمام گنبد طلائی ہی جب وہ
چوبدار دیکھکر آگے خواجہ حسین کے گیا کہا کہ کیا آپ دربار مین جائیے گا خواجہ نے کہا کہ ہان وہ چوبدار
اپنے ہمراہ لیکر چلا خواجہ نے دیکھا کہ اُسی مقام پر دوسرا چوبدار خود بخود پیدا ہو گیا اور عصا لیکر کھڑا ہو گیا
یہ چوبدار خواجہ کے ہمراہ چلا ایک زینہ پر لے گیا خواجہ جب قدم اُٹھاتے تھے صداے راگ و رنگ
سنائی دیتی تھی طائرون کی چہچہ زنی کی صدا آتی تھی یہ رنگ و حالت دیکھتے ہوے اور اس صدا کو سنکے
حیران ہوتے تھے اُس چوبدار کے ہمراہ ایک درجے مین پہونچے اُس درجے کو خوب آراستہ دیکھا ہزار دن
رنگ و کرسیان بچھی ہوئی تھین اُس پر اہل دربار بیٹھے ہوے تھے جن لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تھا اُنکو
دربار مین پایا خواجہ نے سلام کیا سب نے اشارے سے جواب سلام دیا مگر مُنہہ سے نہ بولے خواجہ
نے اُس درجہ مین مخمل سرخ کا فرش دیکھا اور تمام در و دیوار پر خوب تصاویر بنی ہوئی پائین وہ
چوبدار لیکر دوسرے دروازے پر آیا اور چوبدار کہ اُس مقام پر کھڑا تھا اُنکے سپرد کر کے
چلا گیا وہ چوبدار خواجہ کو لیکر آگے روانہ ہوا دوسرے درجے مین پہونچا اُسکو اُس سے زیادہ آراستہ
پایا یہان بھی اہل دربار کو بیٹھے ہوے دیکھا اس درجے کو اُس سے وسیع پایا اور یہ نیا ماجرا دیکھا کہ پہلے
درجہ کا بھی حال معلوم ہوتا تھا اسی طرح سے ہر ایک درجے کی کیفیت و بہار دیکھتے ہوئے درجہ بالا مین
جہان تخت قدرت پردہ حجاب کے اندر تھا پہونچا وہان اُن بادشاہون و سرداروں کو بیٹھے ہوے دیکھا
کہ جنکی سواریان بڑے جاہ و حشم کی دیکھی تھین خونخوار و افرلق کو دیکھا کہ وہ ایک پردہ کے قریب
کرسیون پر سر جھکائے بیٹھے ہین اُس درجہ کی حالت یہ ہی کہ وہ بہت وسیع و رفیع درجہ ہی ہزار دن کرسیان
رنگ رنگ اسمین آراستہ ہین اور سب پر اہل دربار متمکن ہین مگر خاموش سر جھکائے ہین کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی
نہین دیکھتا ہی نئی بات یہ ہی کہ اوپر سے تمام نیچے کا حال معلوم ہوتا ہے دوسری بات یہ ہی کہ وہ پردہ گھڑی
گھڑی رنگ بدلتا ہی اور جو وہ رنگ بدلتا ہی وہی رنگ از درجہ بالا تا درجہ آخر اہل دربار کا بھی ہو جاتا
ہی خواجہ یہ رنگ اور یہ حالت دیکھکر اپنے دل مین کہتے ہین کہ یہ کوئی بڑا شعبدہ گر اور کوئی بہت بڑا
ساحر زبردست ہی کہ اُس چوبدار نے بڑھکر خونخوار سے عرض کی کہ ای مخبر قدرت یہ تاجر مع اپنے
ملازمون و اصحاب کے حاضر ہی خونخوار نے سر اٹھا کر اُس چوبدار کی طرف دیکھا اُسنے اشارہ کیا خونخوار
نے خواجہ کی جانب نظر کی خواجہ حسین نے دیکھا کہ سوائے خونخوار کے اور کسی نے سر اٹھایا سب کے
سب اُسی طور سے سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے خونخوار نے خواجہ کی طرف دیکھکر اپنے مقام پر سے
اُٹھکر اور پردہ کی جانب منہہ کر کے یون عرض کی کہ یہ تاجر حاضر خدمت ہی اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی صدا
آئی کہ اسکو پردہ کے پاس کرسی ملے تا کہ بیٹھے خواجہ نے جرأت کر کے بڑھکر خونخوار سے عرض کیا مین خدمت
والا مین مجرا عرض کرتا ہون عرض فرما دیجیے خونخوار نے کہا کہ وہ تاجر مجرا عرض کرتا ہی قواعد شاہی بجا لاتا ہی
یہ کوئی تحریر کرنے کی ضرورت نہ تھی کہ خواجہ ہر مقام پر قواعد شاہی بجا لائے کیونکہ وہ کل درجے اہل دربار
سے مملو تھے سب شاہ و شہریار و سردار حاضر دربار تھے جب یون خونخوار نے عرض کیا تو کوئی صدا
نہ آئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک کرسی خود بخود برابر پردے کے پیدا ہوئی صدا آئی اے تاجر اس کرسی پر بیٹھ جا

خواجہ حسین آداب و تسلیمات عرض کرکے اُس کرسی پر بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ چکے تو صدا آئی ای تاجر
کیا تیرا ہی نام خواجہ حسین ہی اور تو ہی پرسوں وارد شہر ہوا ہی خواجہ نے عرض کیا جی ہاں اسی غلام کو
خواجہ حسین کہتے ہیں یہی خاکسار حاضر شہر والا ہوا ہی پس یہ کہکر خواجہ خاموش ہوئے پھر صدا آئی کہ تو
کیوں نہ حاضر دربار ہوا خواجہ نے عرض کیا مین ضرور حاضر دربار ہوتا شرف ملازمت حاصل کرتا اور آستانہ
والا پر اپنی جبین کو جھکاتا اور خاک آستان کو اپنی آنکھوں مین مثل سرمہ کے لگاتا قدمبوسی حاصل کرتا
نور جمال حضور سے اپنی چشم بے نور کو روشن کرتا بھلا یہ ممکن تھا کہ مین ایسی سعادت سے ایسے مقام پر
آکر محروم رہجاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ میری کم نصیبی اور بدبختی تھی میری بھی وہ حالت ہوتی جیسا کہ اسکندر سا
بادشاہ آبحیات تک پہونچکر محروم رہ گیا اُسی صورت سے کیا مین بھی محروم رہتا یہ تو کبھی ہوتا کہ آپ
ایسے متبرک کی خدمت مین نہ حاضر ہوتا یہ سنکے خواجہ کو جواب ملا کہ تو سچ کہتا ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا تھا ہمکو
خود تیرے آنے کی خبر ہوگئی تھی مگر ہمنے اس خیال سے تامل کیا کہ دیکھین تجکو بھی کچھ خیال ہی یا تو طریقہ
تجارت سے واقف ہی یا نہین ہمنے صرف تیری آگاہی کے لیے بذریعہ چوبدار خبر کی تو بڑا مرد لایق
اور با مروت معلوم ہوتا ہی اب تو بیان کر تیرا آنا کدھر سے ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ مین بردۂ ظلمات
سے آیا ہون آپ کی شہرت سنکے آپ کے جمال کے اشتیاق مین یہاں حاضر ہوا اور کل حالت بیان کیے
یہ سنکے آواز آئی کہ ہم تیرے تمام حال سے ماہر ہین مگر تیری زبان سے سننے کے زیادہ مشتاق ہین ہان کیا کیا مال
لایا ہی جو مال لایا ہو اُسکو لیکر پردے کے اندر ہمراہ خونخوار کے حاضر ہو یہ سنکے خواجہ نے تمام صندوقچے
لیے اور خونخوار کے ہمراہ اندرون پردہ گئے جاکر خواجہ حسین نے دیکھا کہ عقب پردہ تخت پر ایک جوان
کہ جسکا سن اٹھارہ انیس برس کا ہوگا لباس پر تکلف پہنے ہوئے تاج سر پر رکھا ہوا منھ پر نقاب پڑی ہوئی
بڑے کبر و غرور سے ایک تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا ہی گلے مین موتیوں کے مالے پڑے ہوے بازوؤں
پر الماس کی ایکے بندھے ہوئے تاج مین بجاے پرہما کے الماس کی ترشی ہوئی کلغی لگی ہوئی ہی سامنے منھ کے
پیشانی پر ایک لعل بدخشان کی جسکی ضو سے تمام وہ جگہ روشن ہی تاج مین لگا ہی سر پر مردہ جنبانی ہو رہی ہی
مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی ایک بگرہ زرنار استادہ ہی کہ اسکے ستون الماس نگار ہین تمام فرش مخمل سبز کا لگا ہوا
ہی اُسپر کارچوبی کام کیا ہوا حاشیہ بنا ہوا ہی جدھر آنکھ اٹھاکر دیکھو طرفہ بہار معلوم ہوتی ہی ہر طرف چمنبندی
کی ہوئی ہی جوہرات کے درخت لگے ہوئے ہیں یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا اصلی چمن ہی پھول برس رہے
ہین خوشبو چلی آتی ہی قد آدم آئینہ لگے ہوئے ہین جنکے چوکھٹے طلائی ہین اُنپر جواہرات نصب ہین لخلخہ کے
ڈبے جا بجا رکھے ہین عودسوز اگرسوز روشن ہین مشک و عنبر و عود و اگر سلگ رہا ہی خوشبو سے تمام درجہ
مہکا ہوا ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے بڑا تعجب کیا اور خیال کیا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی پس خواجہ نے
جھک کر مجرا کیا اور وہ صندوقچے نذر گذرانے برجیس نے اُنپر ہاتھ رکھا اور کہا کہ ہان حاضر کرو
یہ صدا دینا تھا کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی روبروے تخت کے آئی برجیس نے خونخوار کو اشارہ کیا اُسنے
تورہ پوش اُٹھایا برجیس نے خواجہ سے کہا کہ یہ خلعت تمکو ہماری سرکار سے مرحمت ہوا ہی تم بہت
خلیق و شیرین زبان ہو ہمکو تمھاری گفتگو بہت پسند آئی جو مال کہ تمھارے پاس ہی ہمکو دکھاؤ خواجہ
نے تسلیم کرکے وہ خلعت لیکر اُسی وقت پہن لیا جو جواہرات براے فروخت لاے تھے پیش کیا پس
برجیس نے سب پسند کیا اور کہا کہ اسکی قیمت تمھارے مکان پر پہونچ جاے گی خواجہ نے کہا کہ
جب آپ کی مرضی مبارک ہو کوئی جلدی نہین میرا جس قدر مال ہی سب خداوند پر سے صدقہ ہی اسکی کیا

حقیقت ہی مین تو صرف چشم عنایت کا خواستگار ہون برجیس نے جواب دیا کہ تم بہت مرد لائق ہو جب تک
تم یہان ہو میرے دربار مین ہر روز آیا کرنا خواجہ نے کہا کہ مین جب تک ہون روز حاضر دربار ہوا
کرونگا حکم ہوا کہ جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو جب دربار برخاست ہوگا تب تم بھی اپنے مقام پر جانا
خواجہ یہ سُنکے آداب بجالاکر بیرون پردہ ہمراہ خونخوار کے آئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے خونخوار اپنے
مقام پر آکر بیٹھا تا اینکہ دربار کے برخاست ہونے کا وقت آیا دربار برخاست ہونے لگا اہل دربار اُٹھ اُٹھ کر
رخصت ہوکر جانے لگے خواجہ بھی رخصت ہوکر اپنے مقام کی طرف چلے راہ مین اپنے ہمراہیون سے
کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا ساحر زبردست و مکار معلوم ہوتا ہی ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی بڑے بڑے
شعبدے دکھاتا ہی اس برجیس کا کوئی ساحر مربی ہی یہ سب اُسی کی کاریگری ہی یہ تمام اقلیم کفر آباد ہی
یہان قیام کرنا بیکار ہی میرا ایمان دل نہین لگتا مین یہان سے بہت جلد کوچ کرتا ہون یہان سوا ے
گھنٹ و ناقوس کے اذان کی صدا تک نہین آتی ہو ایسی ایسی باتین اور افسوس کرتے ہوئے کہ یہ تمام
ملک کفرستان ہوگیا ہی اپنے مقام پر پہونچے اور اسی افسوس مین دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا
چوبدار شاہی اُسکے عقب مین ایک صندوق طلائی انکی دوکان پر آیا اور کہا کہ یہ روپیہ آپ کے مال کی
قیمت کا موجود ہی یہ کہکر وہ صندوق کھول کر تین توڑے زر سرخ کے خواجہ کو دیے اور ایک کاغذ
دیا کہ اسپر دستخط کر دیجیے خواجہ نے اُسپر اپنے نام کے نیچے دستخط کر دیے گویا یہ رسید تھی اور وہ چوبدار
مع اُس صندوق کے چلا گیا قاعدہ یہ تھا کہ برجیس جو مال خرید کرتا تھا اُسکی قیمت دونی صاحب مال کو
اُسکے مقام پر بذریعہ نبلہاے سحر کے پہونچا دیتا یہی قاعدہ مقرر رہی یہان تک کہ وہ بھی دن تمام ہوا رات
بسر ہوئی دوسرا دن آیا یہان وہ دن ہی کہ جو دن جشن کا مقرر ہوا تھا بوقت سحر سب دربار مین آئے
جب تک دربار آراستہ رہا حاضر رہے اُسکے بعد سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے یہان تک کہ
دن ختم ہوا شام ہوئی یکایک تمام شہر مین خود بخود علاوہ روشنی کے اور روشنی ہوگئی ہر گلی کوچہ مین مثل
چاندنی کے روشنی تھی ہر ایک کے کان مین صدا گانے کی آنے لگی اب اہل شہر طرف قلعہ کے روانہ ہوے
داخل قلعہ ہوکر طرف خانہ عیش کے دعوت کھانے چلے قلعہ کو خوب آراستہ دیکھا وہ وہ عجائبات نظر آئے
کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے خواجہ حسین بھی مع اپنے ملازمون کے گئے تھے کیونکہ عام دربار تھا و حکم عام تھا کہ سب اہل
کی دعوت ہی کہین پر تو گل سرخ برستے دیکھے کہین گل لالہ کہین بیلا کہین چنبیلی کہین کیوڑا تمام قلعہ کو شیشہ
آلات سے آراستہ پایا اسقدر روشنی تھی کہ اگر کوئی چاہے تو اُس روشنی مین سوزن باریک مین رشتہ ڈال لے
ایسی روشنی تھی کہ نابینا بغیر کسی کی اعانت کے باوجود یکہ کور ہی مگر چلا جاے کوئی اُسکو زحمت نہو ہر مقام پر
نئے نئے راگ و رنگ کی صدا آتی تھی کیسے کیسے طائران خوش گلو و خوش الحان کے بولنے کی صدا آتی تھی
یہ معلوم ہوتا تھا کہ وقت سحر ہی یعنے صبح صادق کا ہنگام ہی یہ سب اہل شہر سیر کرتے ہوئے انھین کے ہمراہ
خواجہ حسین بھی تھے کہ در خانہ عیش پر پہونچے دیکھا کہ مجمع اہل شہر کا ہی یہ لوگ بھی داخل مکان ہوے خواجہ
بھی گئے خواجہ نے اُس مکان کو بہت وسیع پایا جابجا چمن بندی دیکھی خوب آراستہ تھا مگر دیکھا کہ کوئی
منتظم و محافظ نظر نہین آتا ہی دسترخوان کئی مقام پر آراستہ ہین لوگ اُسپر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے ہین
جسکو جس چیز کی احتیاج ہوتی ہی وہ خیال کرتے ہی فوراً مہیا ہو جاتی ہی مگر کوئی دینے والا نظر نہین آتا ہی
ایک جانب امیران شہر جمع ہین ایک سمت غریب و غربا ہین ایک مقام پر تمام اہل لشکر کا مجمع ہی ایک طرف
تاجران شہر و دیگر پیشہ ور ہین ایک مقام پر شاہزادگان و شاہان دیگر ممالک ہین خواجہ حسین

بھی اُنھین تاجرون بن جاکر بیٹھ گئے جو لوگ کہ کھانے سے فراغت کر کے اُٹھے اُنھین عطر و پان و ہار وغیرہ
ملے مگر یہ کہ کوئی موجود نہین خواجہ نے دیکھا کہ ان سب نے ایک طرف کو سلام رخصتی کیا اور چل کھڑے ہوئے
صدا آئی کہ اور لوگ آئین اب کی مرتبہ یہ سب کے سب جن مین خواجہ بھی شامل تھے دستر خوان پر جا کر
بیٹھے خواجہ نے دیکھا تھا کہ جسقدر لوگ آتے ہین اُتنی کرسیان خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتی ہین جب وہ کھانا
کھا کر رخصت ہو کر چلے جاتے ہین وہ غائب ہو جاتی ہین یہ طریقے بھی دیکھکر خواجہ کو حیرت ہوئی اب تو خواجہ
کو حیرت بالاے حیرت ہوئی یقین کامل ہو گیا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی خواجہ حسین بھی جاکر دستر خوان پر بیٹھے
جب سب لوگ بیٹھ چکے تھے ابھی تک کوئی چیز دستر خوان پر نہ تھی جب سب جمع ہو چلے اُسوقت دستر خوان
ہر قسم کی نعمت سے مملو گیا اور صدا آئی کہ جسکو جس چیز کی خواہش ہو علاوہ اِن اشیا کے وہ اپنے دل مین
خیال کر لے اُسکو مل جاے گی یہ صدا سُنکے خواجہ نے براے امتحان اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اسوقت
تازے تازے کباب ماہی ہوتے تو مین کھاتا یہ خیال کرتا تھا کہ فوراً کباب ماہی کے رکابی مین لگے
ہوے موجود ہو گئے جتنے جو خواہش کی اُسکے لیے موجود ہو گیا خواجہ حسین یہ واقعہ دیکھکر دل مین کہنے
لگا کہ افسوس کیا غضب ہی کہ یہ سحر مین مبتلا ہین یہ ظالم تمام عالم کو ایسے ایسے شعبدے کر کے گمراہ کرے گا
یہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہے ہین یہان تک کہ کھانا کھا کر سب کے سب اُٹھے منھ ہاتھ دھویا اسی طور
سے پھول پان عطر وغیرہ ملا اور سب اُسی جانب جدھر سے صدا آتی تھی سلام کر کے اپنے اپنے مقام کو چلے
راہ مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ قدرت ہمنے کبھی خداوند لقا مین بھی نہ دیکھی تھی جو یہان نظر
آئی باوجودیکہ وہ بہت بڑی خدائی کرتے تھے جو جو قدرت نمائی اُنھون نے کی اسکے روبرو اسکی کوئی حقیقت
نہ تھی ثابت ہو گیا کہ یہ اصلی خدا ہین دوسرے نے کہا کہ بھائی سچ کہتے ہو کہ یہ قدرت ہمنے خداوند شجر مین بھی
نہین دیکھی واقعی وہ لوگ گمراہ کرنیوالے لوگ تھے ضرور انکے بندے تھے جو لوگ آفتاب پرست سے قبل سے تھے
وہ بولے کہ قبل مین بھی یہ مذہب کچھ دنون رواج پایا تھا مگر پھر اہل اسلام نے اُسکو برباد کر دیا نہ معلوم
یہ وہی خداوند ہین یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھے باہم کئی مذہب کے لوگون سے جو کہ نئے نئے آفتاب پرست
ہوئے تھے یہ صلاح ہوئی کہ سب ملکر ایک درخواست اس مضمون کی دین کہ اے خداوند ہمپر یہ ظاہر ہو جائے
کہ جن جن کی ہم پرستش کرتے تھے وہ اصلی خدا تھے یا تیرے بندے تھے وہ رات بسر ہوئی یہان رات بھر
خانۂ عیش مین سب کی دعوت ہوئی یہ بھی مقام خیال کرنے کا ہی کہ قریب ایک کرور کے مع لشکر و رعایا و مسافر
وغیرہ کے تھے سب کے کھانے سے رات بھر مین فراغت ہو گئی یہان تک کہ سحر ہوئی دربار آراستہ ہوا
سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے خواجہ حسین بھی روز دربار مین حاضر ہوتے ہین یہ بھی لوگ موجود ہین کہ وہ
اہل شہر جو کہ نئے نئے آفتاب پرست ہوے ہین اور باہم رات کو صلاح درخواست کی ہوئی تھی آے تھے
اور آکر ایک مقام پر جمع ہوے اور اس مضمون کی درخواست بہت خوشخط تحریر کرائی کہ اے خداوند یہ ہمپر ظاہر
ہو جائے کہ لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی و شجر و ماہتاب و ستارے و زبرجد شاہ و مار وغیرہ
جنکی ہم لوگ پرستش کرتے تھے اور خدائی مانتے تھے یہ سب اصلی خدا تھے یا تیرے بندے تھے اور یہ ہمپر
ظاہر کر کہ جو خداوند آفتاب زمانہ سابق مین تھے اور انکا مذہب رواج پا گیا تھا انکو لوگ خدا جانتے
تھے اور نیر اعظم کے لقب سے مشہور تھے آپکی ذات ملا اصفات تھی یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھے یہ لکھکر
اور سب نے اپنے دستخط کر کے ایک معزز شخص کے ذریعہ سے خدمت برجیس مین روانہ کی وہ عرضی لیکر
دربار مین پہونچا درگہ سالار نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ مین اہل شہر کی عرضی

لیکر آیا ہون کہ اُسکو خدمت مین نائب خداوند کی پیش کرون یہ سُنکے درگہ سالار اندر گنبد کے گیا خونخوار سے
عرض کیا خونخوار نے وہی تقریر قریب بروہ جا کر عرض کی صدا آئی کہ اُسکو طلب کرکے عرضی ہماری خدمت
مین پیش کر دبس خونخوار نے درگہ سالار سے کہا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے جا کر اسکو اندر روانہ
کیا وہ سب درجے طے کر کے خاص دربار مین آیا اور قواعد شاہی بجالایا اُسکو کرسی بحکم برجیس بیٹھنے کو ملی اُسنے
وہ عرضی افریق کو دی کہ اسکو نائب خداوند کی خدمت مین پیش کرو افریق نے وہ عرضی لے کر اندر پردہ کے
جا کر پیش کی برجیس نے کہا کہ دبیر کو طلب کرو پس یہ حکم دینا تھا کہ دبیر حاضر ہوا برجیس نے کہا کہ گو مین مضمون عرضی سے بخوبی واقف
ہون مگر اہل دربار نہین واقف ہین وہ سُن لین کہ اہل شہر نے عرضی مین کیا تحریر کیا ہی اسکو بصداے بلند پڑھو دبیر نے پڑھنا
شروع کیا تمام حاضرین دربار مع خواجہ حسین کے سب نے سنا اور دل مین کہا کہ اہل شہر نے خوب ترکیب پیدا کی ہی اس سے بہتر
پھر تو ظاہر ہو جائیگا جب کل عرضی تمام ہوئی برجیس نے افریق سے کہا کہ اس شخص سے کہنا کہ اسکا جواب
کل ملیگا اور منادی کر دو کہ کل کل اہل شہر داخل قلعہ ہون تاکہ اُنپر بھی ظاہر ہو جاے کہ جنھے دین اصلی
قبول کیا ہی پہلے ہم گمراہ تھے یہی حکم افریق نے آکے اس سے کہدیا کہ کل تم آنا تمکو اسکا جواب دیگا
وہ یہ سُنکے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا اور سب سے کل حال کہا کہ کل جواب ملیگا وہ لوگ یہ سُنکے اپنے اپنے
گھر گئے اور دربار برخاست ہوا اپنے اپنے مقام پر آے افریق نے کوتوال سے کہا کہ یہ منادی کرا دو کہ کل
سب اہل شہر زیر گنبد آفتاب نما حاضر ہون کچھ نائب خداوند اپنی زبان سے ارشاد فرمائینگے بموجب حکم
کوتوال نے منادی کرا دی تمام اہل شہر کو معلوم ہو گیا کہ کل کچھ نائب خداوند تقریر فرماوینگے دیکھیے کیا
فرماتے ہین وہ دن تمام اہل شہر کو اسی فکر مین تمام ہوا رات آئی وہ رات بھی بسر ہوئی بوقت سحر دربار جمع
ہوا وہ لوگ مع اُس شخص کے جو کہ عرضی لیکر گیا تھا حاضر دربار ہوے دربار جمع ہوا ادھر زیر دربار سیکڑون
اُس گنبد کے نیچے سب اہل شہر آکر جمع ہوے خواجہ حسین بھی حاضر دربار تھا کہ برجیس نے خونخوار
کو اندر پردے کے طلب کیا اور کہا کہ جو اس عرضی پر دستخط خداوند کی طرف سے ہوے ہین سب اہل دربار
کو سنا دو اور عرضی دستخط شدہ انکو دیدو اُسکے بعد جو ہمکو تقریر کرنا ہو گی ہم تمام اہل مجمع کے روبرو دریچہ قدرت
سے سر نکال کر کرینگے کیونکہ دیکھو بموجب ہمارے حکم کے سب اہل شہر زیر گنبد جمع ہین یہ سُنکے خونخوار نے
وہ عرضی لا کر جو اُسپر دستخط ہوے تھے دبیر سے کہا کہ پڑھو دبیر نے پڑھنا شروع کیا اُسپر یہ دستخط ہوئے تھے
کہ تمکو معلوم ہو کہ واقعی یہ سب خداے باطل تھے کیا لقا کیا زمرد کیا زہرہ وغیرہ ان سب کو مین نے اپنی
قدرت سے پیدا کیا تھا چونکہ اُنکو مین نے دولت وحشمت بہت عنایت کی تھی اور بہت سے ملکون پر حاکم
کیا تھا وہ دعوے خدائی کا کرنے لگے پہلے تو مین نے خیال کیا کہ اب یہ اپنے فعل سے باز آئینگے جب
دیکھا کہ وہ کسی طور سے باز نہین آتے ہین اور مغرور ہو گئے ہین مجکو غصہ آگیا مین نے ایک فرقہ نیا پیدا کیا جو کہ
خداے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اور اپنے خدا کو کہتے ہین کہ وہ سب کا خالق ہی اور تمام دنیا اسکی خلق
کی ہوئی ہی پس اُنھون نے کس طور سے اُن سب مذہبون کو مثل حرف غلط کے صفحہ دنیا پر سے مٹا دیا
اور قلم انداز کیا سواے دو چار ملکون کے جو کہ باقی رہ گئے تھے اور اب بھی ہین کہ اُنکا اُس طرف گذر نہین
ہوا وہ بھی مثل اُن سب کے اُنکے قبضہ مین آگئے اور کوئی غیر مذہب سواے مذہب اسلام کے تمام دنیا پر
نہو تا اور یہی میرا قصد تھا کہ مین ایسا ہی کرون کہ یہ جو دو چار یا دس بیس ملک باقی ہین جن مین مذاہب
مختلف ابھی تک جاری ہین انکو بھی اُن خدا پرستون کے ہاتھ سے برباد کرا دون پھر مین ظہور کرون جبکہ
ایک مذہب خداے نادیدہ کے ماننے والون کا رہجاے اُسوقت مین ظاہر ہو کر انکو ترغیب کرون

کہ آفتاب پرستی قبول کر دین تمھارا خدا ہون اگر وہ مان لین تو خیر ورنہ اُنپر عذاب نازل کرکے انکو نیست و نابود کر دون
اور تمام عالم مین آفتاب پرستی رائج ہو جاے مگر مابدولت نے خورشید اپنے بندۂ خاص کے یہان ایک صورت ایسی پیدا کی
کہ جسکو دیکھکر خود مابدولت فریفتہ ہو گئے اور خیال کیا کہ یہ کسی بندہ کے تصرف مین کیون آئے مابدولت خود
کیون نہ اپنے تصرف خاص مین لائین اور اپنے نور خالص سے اسکے شکم سے ایک طفل حسین و دختر جمیل
پیدا کرین کہ جسکو اپنا نائب کرکے مذہب آفتاب پرستی کو رواج دین اپنی خدائی کی ترقی کرین یہ جو کچھ ملک مختلف مذہبون سے آباد
ہین یہ بھی رفتہ رفتہ مذہب آفتاب پرستی قبول کر لینگے کیونکہ اب اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا ہے مغرور ہو گئے ہین انکی سزا اب
لازم ہے دوسرے زیادہ تر اس خیال سے کہ یہ بندی تیرے پسند آئی ہے اور جوان بھی خوب ہوئی ہے اب تصرف مین لانیکے قابل ہے تصرف
مین لاؤ پس عقد کیا اور اپنا قبضہ اپنے مال پر کیا پس تمکو معلوم ہو کہ بعد اسکے جو کچھ گذرا وہ ظاہر ہے اور مین ہی خداے
اصلی ہون وہ سب خداے باطل سمجھے اور نالائق تھے خدا ہوتے اور یون بندون سے بھاگتے پھرتے اور
دامن مین بندون کے پناہ لیتے نہ کہ بندے خود اُنسے پناہ کے خواستگار ہوتے اور بندون کے ہاتھ سے مثل
سگ و خوک یون مارے جاتے اور کہین پناہ نہ ملتی یہ صفت خدا کی نہین ہے خصوصاً لقا تو ایک میری درگاہ
کا سگ خارشتی تھا چونکہ اُسنے ایک زمانہ مین بہت خدمت کی تھی بدین سبب مین نے اسکو اسقدر رفعت دی
کہ وہ تمام ہیجدہ ہزار ملک باختر کا مالک ہوا اور اسقدر مغرور ہوا کہ دعوی خدائی کرنے لگا مگر کیسا ذلیل
و خوار کتے کی موت مارا گیا اُسکا لڑکا زمرد کہ جسکو خاک تمیز نہ تھی اُسنے بھی دعوی خدائی کیا انکی جو گت
ہوئی وہ سب پر ظاہر ہے پس خیال کر لو کہ یہی خدائی کی اور خدا کی شان ہے ہان بیشک مین خدا ہون اور
میری قدرت و طاقت تم سب پر ظاہر ہے اور آیندہ ظاہر ہوگی یہ میرا نایب و فرزند جو جو کام کریگا وہ
سب مثل میرے کیے ہوے کے ہین کیونکہ مین نے اسکو اپنی خدائی کا مختار کیا ہے اور کیون نہ کرتا کہ
فرزند ہے باپ کی وراثت فرزند کو پہونچتی ہے فرزند اُسکی کل باتون کا مالک ہے پس تم لوگ میرے فرزند کو
اپنا خدا تصور کرو اور اُسکی بندگی سے کبھی سرتابی نہ کرنا ورنہ مثل اور لوگون کے تمھاری بھی گت ہوگی
کیونکہ غرور و کبر سواے میری ذات اور میرے فرزند کی ذات کے کسی کو زیبا نہین ہے اور نہ مین کسیکا
غرور پسند کرتا ہون اور یہ جو تمنے دریافت کیا کہ زمانہ سابق مین جو مذہب آفتاب پرستی جاری ہوا تھا اسوقت
بھی آپ ہی کی ذات تھی یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھا وہ بھی مین ہی تھا اور مین نے قصد کیا تھا کہ ایرج
کے ذریعہ سے رواج دون کہ وہ بہت جری اور بہادر تھا اور خیال کیا تھا کہ لقا وغیرہ کو خیال ہوگا وہ
بھی قبول کرینگے مگر وہ لوگ بھی اپنی شجاعت اور پہلوانی پر غرور کرنے لگے اور مجکو بھول گئے یہ میری طاقت
دی ہوئی اور میری قوت عنایت کی ہوئی اُسپر یہ ناز کہ ہم پہلوان زبردست اور زور دجری ہین پس جبتک
کہ وہ میری اطاعت اور پرستش بانکسار کیا کیے اور میری خدائی کو مانا کیے اور اپنا خدا جانا کیے مین نے انکی
مدد کی اور اٹھارہ برس تک ایرج کو تمام ممالک اسلام سے لڑوایا اور اُسکی شوکت کو ترقی
دی اور اس قدر قوت دی کہ اُسنے سواے چند سرداروں کے سب سرداران لشکر اسلام کو زیر کر لیا پس
اُسکو غرور ہو گیا مجکو برا معلوم ہوا مین نے اُسکو صاحبقران کے ہاتھ سے زیر کرایا اتنی اسکی عزت رکھی
کہ کسی ادنے سردار سے نہ زیر کرایا پس اُسوقت سے خداوند نے اپنے کو پوشیدہ کر لیا اور مابدولت
خاموش ہو کر آسمان پر بیٹھ رہے کہ ان سب کو آپس مین باہم جنگ فساد کر لینے دو جب ایک مذہب
ہو جائیگا اُسوقت ظاہر ہو کر اُسکو نابود کرنا اور اپنی خدائی کی شان دکھانا مگر اسپر بھی چند ملک
ایسے تھے کہ جو مجکو مانتے جاتے تھے وہ میرے بندے خاص تھے مثل خورشید و شیرانہ و بہران

وغیرہ کے اور اسی طور سے میری بھی اُنپر بڑی چشم عنایت تھی خصوصاً خورشید پر اُسکے صلہ مین اُسکی اتنی بڑی
عزت کی کہ اُسکی دختر کو اپنے تصرف مین لایا اپنا نور خالص اُسکے جامۂ تاریک مین اُتارا اور اپنے
نور جمال سے روشن کیا اُسکے عوض مین کہ جو کہ وہ اپنے مذہب قدیم پر قایم رہا اور نہ پھرا اُسکے نبیرے کو
گو میرا فرزند تھا اگر میری مرضی نہوتی تو کیونکر نائب ہو سکتا اور اپنا بہ اصاحب اختیار ہوا میرا اور جسکو جی
چاہتا یہ شرف عنایت کرتا مگر صرف اُسکے خلوص عقیدت کے سبب سے یہ مرتبہ دیا گیا کہ اسکو اپنا
نائب کیا اور تم لوگون کو اُسکے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور کارخانہ خدائی اُسکے خاندان مین دیا کہ اب
برجیس خدائی کرے یہ سبب تھا کہ مین نے اُس زمانہ مین صرف تھوڑے دنون کے لیے اپنے کو ظاہر کیا تھا
کہ دیکھون کون کون میری بندگی کرتا ہی اور کون کون نہین کرتا اور کون بندگی کرکے ترک کرتا ہی اور کون اُسی
مقام پر قایم رہتا ہی ابو ماید ولت نے تم سب کو اپنے کل راز پوشیدہ سے آگاہ کیا وہ جو شک تمھارے
دل مین پیدا ہوا تھا وہ برطرف ہو گیا مین تو سب کے دل کا حال جانتا ہون مین تمھارا خدا ہون یہ بھی
ظاہر کیے دیتا ہون کہ وہ سزا اُس گمراہی کی اہل اسلام کو ملیگی کہ اُنکے حال پر ماہیان دریا وطائران ہوا افسوس
کرینگے اگر اُنھون نے میرے حکم سے سرتابی کی اور میری خدائی کو بھی مثل اور خدایون کے خیال کیا
معاذ اللہ اُس کافر نے تحریر کیا تھا کہ وہ جو خداے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اوسکو اپنا خدا جانتے ہین
وہ بالکل کافر ہین نہ کوئی خداے نادیدہ ہی سواے میرے مین سب کا خدا ہون اور سب میرے بندے
ہین مین ایکدم مین تو آسمان و زمین کو خاک سیاہ کر سکتا ہون وہ لوگ تمام عالم کو گمراہ کرتے ہین اور جو جو
اُنکے ساتھ ہین وہ سب گمراہ ہین اگر میری مرضی کے خلاف رہے تو سب کو داخل دوزخ کرونگا اب مین
کہان تک تمسے اس حال کو بیان کرون اس میری تحریر کو تھوڑا نہ جاننا بلکہ اسکو ایک دفتر خیال کرنا
جو جو مین نے تمسے حکم کیا ہی اُسکے خلاف کبھی نہ کرنا ورنہ اپنی سزا اپنی کنار مین دیکھوگے آیندہ تمکو
اختیار ہی بس مین نے ختم کیا یہ مضمون دستخطی خاص خداوند سب کے سب اہل دربار کانپ گئے اور
لرز گئے اُنکے بدنون مین رعشہ پڑ گیا اور توبہ توبہ کرنے لگے اور یہ نوبت ہوئی کہ سب ایک مرتبہ از درجہ
بالا تا درجۂ آخر سجدے کو جھک گئے مگر خواجہ حسین بھی بسبب اسکے کہ اگر مین سجدہ نہ کرون اور یہ
ساحر ہی اُسکو حال کھلجاے اور کوئی سحر کرے کہ مین بھی مثل ان سب کے گمراہ ہو جاؤن تو کیا فایدہ
دو انگلیون کی محراب بنا کر یہ بھی سجدہ کو خم ہوئے اور کہا کہ اے خالق برحق تو لایق سجدہ ہی یہ گیدی کیا
ہی جو مین اسکو سجدہ کرونگا تو وحدہ لا شریک ہی یہ کہکر یہ شعر آہستہ زبان پر جاری کیا شعر ہر گیاہے
کہ از زمین روید ✤ وحدہ لا شریک لہ گوید ✤ سب نے سجدے سے سر اُٹھاے یہ بھی اُٹھے مگر دل مین
توبہ توبہ کرتے ہوے اور قصد کر لیا کہ مین آیندہ دربار مین نہ آونگا بلکہ آج ہی کوچ کرکے اور کسی طرف
چلا جاؤنگا اور جا کر اہل اسلام کو اس حال سے آگاہ کرونگا تا کہ وہ لوگ آکر اس کفرستان کو اسلام آباد
کرین یہ تو بڑا غضب ہی یہ تو اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے اُدھر جب سب سجدہ کرنے کو جھکے
تو خونخوار نے وہ عرضی دستخط شدہ اسکو دی جس نے عرضی دی تھی اور کہا کہ تو نے سُن لیا جو عرضی پر
دستخط ہوا اب لیجا کر سبکو دکھا دینا خونخوار جب عرضی دیچکا برجیس نے صدا دی کہ ادھر آو جب وہ پردے
مین گیا تو برجیس نے کہا کہ تم اس دریچے سے سر نکالکر کہو کہ سب ہوشیار ہو جاین نائب خداوند اپنا
جلوہ دکھاتے ہین اور جو اُنکو بیان کرنا ہی وہ بیان کرتے ہین یہ سُنکے خونخوار نے اُس دریچے سے
سر باہر نکالا دیکھا کہ کوسون آدمی ہی آدمی ہین دس برس کے لڑکے سے لیکر سو برس کا بوڑھا تک اُس مقام پر ہی اگر تھالی پھینکی جاے

تو سری سرجاے اسقدر کثرت مردم تھی جو خونخوار نے سر نکال کر بصداے بلند کہا کہ اے اہل مجمع ہوشیار و خبردار باشید
نایب خداوند سب کو اپنا جمال دکھانے آتے ہین دریچہ قدرت مین اور اپنی زبان درفشان سے کچھ ارشاد
کرینگے یہ سُننا تھا کہ سب مودب ہو گئے یہ بھی امر تعجب خیز ہی کہ ایک مرتبہ مین سب اہل مجمع کو خبر ہوگئی آفتاب
نے بذریعہ سحر کے سب کو ہوشیار کر دیا یہ صدا دے کر خونخوار ہٹ آیا تب برجیس تخت پر سے اُٹھا اور
اُس دریچہ مین آیا سر باہر نکالا اور منھ سے نقاب اُٹھائی برق سی چمکی سب کے سب بیہوش ہو گئے سجدے کو خم
ہوے جب ہوش آیا سر سجدے سے سب نے بلند کیا اُسوقت وہی تقریر برجیس نے جو کہ اُس عرضی پر
تحریر تھی بیان کی اور بہت سی مذمت لقا وغیرہ کی زبان پر لایا اور کہا کہ مین تمہارا خدا ہون اور نایب و فرزند خداوند
ہون میری اطاعت و بندگی تم سب پر واجب ہی جو میری اطاعت سے منحرف ہوگا اُسکا مقام دوزخ ہی یہ
تقریر جو اہل شہر نے سُنی سب کے سب خاموش ہو رہے کسی نے دم نہ مارا بلکہ خوف کے سبب سے یہ حالت
ہوئی کہ فرط خوف سے سبکے بند بند کانپنے لگے رنگون پر افراط خوف سے عرق آگیا سب تھرا کر رہ گئے گویا
مرغ روح قفس جسم سے پرواز کر گیا یا حواس خمسہ مثل طایران خوف خوردہ کے باختہ ہو گئے تھے یہ حالت بڑے
عرصہ تک سبکی رہی اُدھر برجیس یہ تقریر کر کے تخت پر آکر بیٹھا سب کے حواس درست ہوے تو یکایک سب کو
پھول پان سے کوئی دینے والا نظر نہ آتا تھا سب کے ہاتھون مین یہ اشیا خود بخود پہونچ جاتی تھین جب سبکو
برابر سے تقسیم ہو چکا اُسوقت صدا آئی کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائین جو حکم دیتا تھا وہ میرا نایب دیکھا
بس اسکے خلاف نہو اور اسی مضمون کا ایک اشتہار قلعہ کے پھاٹک پر لگا دیا گیا ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے یہ سنتے
سب اہل شہر طرف قلعہ کے چلے دیکھا کہ واقعی اُسی مضمون کا ایک بہت بڑا تختہ طلائی کہ جسپر آب زمرد رنگ
سے وہی عبارت تحریر تھی جو کہ نایب خداوند نے اُنکے روبرو بیان کی تھی یہ طرفہ واقعہ تھا کہ جو کچھ برجیس
بیان کرتا تھا وہ تمام مجمع سنتا تھا باوجودیکہ مجمع کثیر و جم غفیر تھا اہل شہر وہ عبارت مرقومہ بالا جسمین تمام
مذہبون کی مذمت تحریر تھی اور خصوصاً لقا وغیرہ کی تو از حد برائیان اُنکی شان مین کلمہ فحش تحریر تھے اور خداے
برحق کی گو مذمت نہ تھی مگر اہل اسلام کی شان مین بہت کچھ تھا اور اپنی از حد تعریف و توصیف تھی اور ہر
مقام پر یہی تحریر تھا کہ مین خدا ہون سواے میرے اور خدا نہین ہی اہل اسلام کا بھی مذہب باطل ہی معاذ اللہ
ایسے ایسے بہت سے کلمے تھے اہل شہر یہ عبارت دیکھتے ہوے خوشی خوشی اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے
ادھر برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ سبکے دلون کا حال مجھپر روشن ہی کہ بعض لوگ ایسے ہین کہ جو ابھی
تک ایمان نہین لائے ہین اور اپنے مذہب قدیم پر قایم ہین باوصفیکہ خداوند نے ایسی ایسی قدرت
دکھائی اسپر بھی اُن کے قلب تاریک مین روشنی ایمان نہ چمکی اور اُسی صورت سے قلب تاریک رہا
ہی یہ ہم سب بیان کیے دیتے ہین کہ جو صاحب اسلام ہین اور خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین اُنکے
قلب تاریک کبھی نہ روشن ہونگے اور یہ نور اُنکے قلب مین نہ چمکے گا وہ اسی کفر و گمراہی مین دنیا سے
سفر کرینگے اور اُنکا مقام دوزخ ہوگا اور میری رحمت اُنکے شریک نہوگی کیونکہ وہ مذہب باطل مین مرینگے
مذہب اسلام کوئی مذہب نہین ہی وہ اپنے خیال مین اُسکو مذہب حق تصور کرتے ہین مذہب حق یہ مذہب
ہی اور مین سب اشیا کا خالق ہون اور یہ سب میرے بندے ہین اور وہ اہل اسلام گو میرے بندے
ہین مگر بندہ مغضوب بارگاہ ہین اور بدولت اُنکو کبھی نہ اپنی رحمت سے بخشین گے اور مین اسوقت دیدہ و دانستہ
اُن لوگون سے چشم پوشی کرتا ہون کہ دیکھون کب تک یہ اُنکی حالت رہتی ہی اور کب تک اُنکے قلب تاریک
رہتے ہین گو کہ وہ میری قدرت دیکھتے ہین اسپر یہ ہی کہ کوئی ساحر ہی اور یہان موجود ہین مگر مین ابھی اُنسے

کچھ نہ کہونگا خود بخود ایمان میرے اوپر لاوینگے مین کیون کوشش کرون اُنکے مقدر مین لکھا ہی کہ بے ایمان
مرینگے تا قیامت عذاب مین مبتلا رہینگے بس مین کہان تک بیان کرون یہ کہکر بہ حبیس خاموش ہو رہا
خواجہ حسین خاموش بیٹھا یہ تقریر سنا کیا اور توبہ توبہ اپنے دل مین کیا کیا یہان تک کہ دربار برخاست
ہوا سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خواجہ حسین جو اپنے مقام پر پہونچا اپنے ہمراہیون
سے کہا کہ سامان سفر طیار کرو بلکہ ہمارے رہنے کے قابل نہین ہی یہ کفرستان ہی ہم تو اسلام آباد ملکون
کے رہنے والے ہین یہ کفر کیون گوارا کرین جلد یہان سے چلو اس ملک کو چھوڑو خدا یہان سے ایمان
کے ساتھ نکالے یہ سنکے ملازمون نے سامان سفر مہیا کیا تھوڑے عرصہ مین خواجہ نے سب سے کہا کہ کیون سامان
درست کر چکے عرض کیا جی ہان سب سامان درست ہی خواجہ نے کہا کہ بار کرو تمام اسباب بار کیا گیا انھون
نے مکان خالی کرکے قفل دیا اور اُسکی کنجیان لیکر خود یاقوت لال کی ددکان کی جانب چلے ملازمون سے
کہا کہ تم آگے روانہ ہوین یاقوت لال و زمرد لال سے مل لون اور رخصت ہولون تو آتا ہون ملازم یہ سنکے
شمالی پھاٹک کی طرف روانہ ہوئے خواجہ حسین مرکب پر سوار یاقوت لعل کی ددکان پر آئے اُس سے
صاحب سلامت کی مزاج پرسی کرکے اُسکو کنجیان دین اور کہا یہ کنجیان حاضر ہین مین رخصت ہوتا ہون
اُسنے کہا کہ کیون آپکو کے دن آئے ہوئے گذرے کیا سب مال فروخت ہوگیا خواجہ نے کہا کہ جی ہان جو بہالکا
لال خرید کرنا تھا مین نے خرید کر لیا اب میرے جانے کے دن آگئے تم اُسنے کہا کہ تھوڑی دیر تو تشریف
رکھیے خواجہ نے کہا کہ دیر ہوتی ہی دوسرے آپکے بھائی سے بھی ملاقات کرنا ہی میرے ملازم اسباب
لیکر آگے روانہ ہوئے ہین وہ انتظار کرتے ہونگے بدین سبب مین قیام نہین کرسکتا ہون اُسنے کہا کہ
آپکو اختیار ہی انھون نے کہا کہ جو میری خطا ہو معاف فرمائیے گا اُسنے کہا کہ ای خواجہ جب کبھی آپکا
یہان آنے کا اتفاق ہو تو ہم سے ضرور ملیے گا خواجہ نے کہا ضرور یہ کہکر اور صاحب سلامت کرکے
زمرد لال کی ددکان پر آئے اُس سے بھی ملکر اور آنے کا اقرار کرکے روانہ ہوئے مگر دل مین کہا کہ
خدا ایسے کفرستان مین کسی فرد بشر کو نہ لائے جہان سوائے سحر و ساحری کے کوئی بات نہین یہان مُردہ
بھی خراب ہو اور زندہ بھی ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے یہ بھی قریب قافلہ پہونچے دیکھا کہ سب
لوگ قریب پھاٹک شہر منتظر کھڑے ہین جب یہ داخل قافلہ ہوئے پس اُسی وقت کوچ کردیا اور بیرون
شہر نکلکر ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ آفتاب غروب ہونے لگا انھون نے
خیال کیا کہ ابھی شہر قریب ہی اسی مقام پر قیام ہونا بہتر ہی اگر آگے چلون نہ معلوم کیسے مقام پر گذر ہو اور
کیا صورت پیش آئے اس سے کل صبح کو روانہ ہونگے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ اسی مقام پر قیام کرو اب
بوقت سحر یہان سے کوچ کرینگے یہ سنکے ملازمون نے اُسی مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کیے خواجہ اُترے چونکہ
دن بہت باقی تھا بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے کہ دل پریشان ہوا یہ وہی سفری کپڑے پہنے ہوئے کہ جس مین سب
سامان سفر کا موجود رہتا ہی اور تمام اشیاے ضروری کہ نہ معلوم کس مقام پر کس چیز کی احتیاج ہو کیونکہ تمام
اشیا بلہ موتی ہین کیونکر بارے نگلین گے اور دقت ہوگی اس سے اپنے پاس رکھتے تھے ٹہلتے ہوئے
ایک جانب کو چلے اپنے مقام سے کچھ دور چلے ہونگے کہ ایک صحرا انکو ملا وہ صحرا نمونہ بہشت تھا سبزہ
کوسون برنگ دھانی زمین پر روئیدہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا فرش مخمل سبز کا گسترده ہی جا بجا روش
پٹری بنی ہوئی ہی درختان میوہ دار قرینہ سے لگے ہوئے ہین مثل معشوقان طناز کے اکڑ رہے ہین
کہین پر سرو کہین پر شمشاد کہین پر تختہ لالہ کا کسی مقام پر تختہ گلاب کہین پر کیوڑا کھلا ہوا بیلے کے چمن نئے ہوئے

جوہی چنبیلی موگرہ موتیا مدنبان کوڑیالہ گل شبو کی یہ حالت ہی کہ گویا چاندنی کا کھیت ہی کسی مقام پر گل خودرو کی بہار بلبلیں درختوں پر بیٹھی ہیں گلوں سے ناز و نیاز کر رہی ہیں طائران خوش الحان چہک رہے ہیں کہیں فاختہ کہیں قمری کہیں پہ کویل کوک رہی ہی پپیا پی پی کا شور کر رہا ہی طاؤسان صحرائی یہ حالت صحرا دیکھکر رقص میں مصروف ہیں طرفہ بہار ہی عالم فضا ہی موسم خزان کو اس صحرا میں بار نہیں ہی ہر نوک خار مثل مژگان بت طناز کے سبزے پر چشمک زن ہی ہوا کے سرو کے جھونکے چلے آتے ہیں **خواجہ حسین** اس صحرا کی بہار دیکھکر حمد خدا کر نے لگے یہ زبان پر جاری کیا کہ باغبان قدرت نے کیا خوب چمنبندی کی ہی یہ صحرا لایق سیر ہی شعر اگر فردوس بر روے زمین ست ✚ ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست ✚ اور آگے کو روانہ ہوئے کہ دیکھا ایک نہر آب مصفا سے بھری ہوئی لب گردان اسکی سنگ مرمر کی جسکو فرہاد ایسے سنگ تراش نے مرمر کے بنایا ہی اسپر برنجی نالدے لگے رکھے روش پر اشجار گل خوشبو لگے ہوئے ہزارہ نہر میں لگا ہوا اس سے پانی گر رہا ہی ایک لحظہ بھر یہ اس مقام پر ٹھہرے وہان سے اور آگے کو روانہ ہوئے دیکھا کہ اس صحرا کے ایک طرف کوہ فلک شکوہ ہی از قلہ کوہ تا پائین کوہ گلون سے بھرا ہوا ہی آبشار جاری ہی شعر زجرم کوہ تا میدان غبرا ✚ کشیدہ خط گل طغرا یہ طغرا ✚ اس مقام پر ایسی خنکی ہی کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں ہوائے سرد جب آتی ہی دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی روح کو تازگی حاصل ہوتی ہی چشم کو طراوت **خواجہ حسین** صحرائے سبزہ زار کی ہوائے دلکش کھا کر شگفتہ مزاج ہوئے پھول پر جو اوس پڑی تھی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ بتان سیم تن فرش مخمل سبز پر سو رہے ہیں **اشعار**

لہکتا ہوا چار سو سبزہ زار
تمنا ہو سونے کی دل لوٹ جائے
گلستان عالم کے صدقے بہار
نگہ جس طرف اپنی مردم اٹھائے

ایسا وہ صحرا تھا کہ جسکو دیکھکر دل نہایت فرحناک و باغ باغ ہوجائے ہوائے سرد سے اس صحرا کی غنچۂ دل کو شگفتگی حاصل ہو دماغ معطر ہوجائے اگر بیمار صد سالہ آئے تو دہاں کی ہوا کھاکر تندرست ہوجائے وہان کی ہوا ایسی دم مسیح نفس تھی سبزے پر نظر لوٹی جاتی تھی اسکی سبزی نظر میں کھبی جاتی تھی غنچۂ دل **خواجہ** شگفتہ ہوا جاتا تھا **اشعار**

سنگریزے وہاں کے سب زردار
رفعت اسکی فلک نے جو دیکھی
وہ چمک اس پہاڑ کی وہ نور
شرم سے گردن اپنی خم کرلی
گل خودرو کی جابجا وہ بہار
ہو خجل جسکے آگے کوہ طور

یہ اس کوہ و صحرا کو دیکھتے ہوئے آگے کو چلے ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک بارہ دری بہت رفیع اسکی بلندی کے روبرو بلندی فلک پست تھی پردے پڑے ہوئے تھے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا روبرو اسکے بنا ہوا تھا انکو اسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا پردہ اٹھا کر اسکے اندر گئے دیکھا کہ خوب آراستہ ہی چھت پر دے شیشہ آلات سے مزین ہی فرش مخمل کاشانی بچھا ہوا ہی **اشعار**

تکلف کے وہ جھاڑ اور وہ کنول
جھلاجھل کے پردے وہ ہر ایک جا
لگی تھیں جو تصویریں چار و طرف
کہیں تھے سبوئے مے لالہ فام
کہیں پاندان اور کہیں خاصدان
دکھاتے تھے عاشق کو تازہ بہار

وہ چھتگیریاں زینت انجمن
بلوریں وہ مردنگیاں سب بے بدل
بچھے تھے جو قالین ہر جا تمام
نظر آتا تھا آئنہ پر کاف
خموں میں بھری بادۂ مشکناب
گلابی دھرے تھے کہیں عطردان

وہ فرش زری کی ہر اک جا بچھن
وہ دیوار گیری ہر اک خوشنما
تصدق فلک ہوتا تھا صبح و شام
کہیں کشتیوں میں تکلف کے جام
تکلف کے تابوں میں شامی کباب
چنگیروں میں بیلا چنبیلی کے ہار

طاقوں پہ گلابیاں رکھی ہوئیں براسکٹوں پر گھڑیاں قرینہ سے لگی ہوئیں جو کہ مثل عاشقوں کے کھڑکھڑا کر رہی تھیں پل پل بھر کی خبر دیتی تھیں کرسیاں ایک جانب جواہر نگار مزین الماس آثار

لگی ہوئین اس سامان سے ثابت ہوتا تھا کہ ابھی کوئی عاشق مزاج یہان سے اُٹھکر گیا ہی خواجہ حسین
یہ تکلف اور زینت بارہ دری کی دیکھکر مثل آئینہ ششدر ہوکر رہ گیا اور خیال کیا کہ یہ کسی عاشق مزاج
کے سیر کرنے کی جگہ ہی معلوم ہوتا ہی وہ کہین سیر کو مع اپنے ہمراہیون کے گیا ہی یہ بارہ دری کی سیر کرکے
باہر آئے گو باہر آنے کو جی نہ چاہتا تھا ایسی خوشبو تھی کہ دماغ معطر ہوا جاتا تھا مگر بحالت مجبوری کہ نہ معلوم یہ
کسکا مقام ہی کوئی آجاے اور چور چور کرکے پکڑ جاے تو بڑی خرابی ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلو یہ
اُس بارہ دری سے نکلکر ایک جانب کو روانہ ہوے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ ایک دریا دیکھا جسکے دوسرے
کنارے کا نشان تک نہین ہی کس زور وشور سے بہ رہا ہی کہ اُسکے سامنے فلک ایک حباب معلوم ہوتا ہی موجین
پیچ وتاب کھا رہی ہین گرداب پڑ رہے ہین مگر گھڑی گھڑی منھ نکالتے ہین گھڑیال بل پل بھر کے بعد
شور کرتے ہین حباب بہنے ہین یہ معلوم ہوتا ہی پانی سے آنکھین نکالی ہین لہرین باہم لڑ رہی ہین مچھلیان
کنارے پر آتی ہین ماہیت دریا سے آگاہ کرتی ہین اُس قلزم بے کنار کا پانی شفاف مثل آئینہ صاف نظر
آتا ہی عکس آفتاب عالمتاب پانی مین یون نظر آتا ہی کہ جیسے زیر آب اور ایک آفتاب نکلا ہوا ہی مرجان تہ سے
نظر آتے ہین اور جھلملاتا ہی مروارید صدف خوشنما کی آبرو بڑھاتا ہی خواجہ یہ ساحل ناپید اکنار دیکھکر
اُسکے کنارے بیٹھ گئے منھ ہاتھ دھونے لگے کہ دریا مین ایک جانب سے کچھ تلاطم ہوا موجین
آنے لگین لہرین بڑھنے لگین کچھ روشنی سی نظر آئی جیسے آفتاب نکلتا ہی اُسے کہا کہ یہ وقت آفتاب کے
غروب ہونے کا ہی نہ کہ طلوع ہونے کا اگر صبح ہوتی تو مین خیال کرتا کہ آفتاب طلوع کر رہا ہی یہ کیا
واقعہ ہی یہ اپنے دل مین خیال کر رہے تھے کہ دیکھا وہ روشنی قریب آگئی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ
دیکھا کہ ایک بجرا طلائی اُسپر نمگیرہ زرتار استادہ ہی اور اُسپر آفتاب کی صورت بنی ہوئی نہایت نزاکت
اور چالاکی سے پانی پر روانہ ہی اور چلا آتا ہی اب تو خواجہ اسطرف دیکھنے لگے کہ اُسپر کیسے کیسے حسین و
خوبصورت مہ جبین بیٹھے ہوئے ہین طلائی ڈانڈون سے اُسکو کھیتے چلے آتے ہین اُسپر مور کی صورت
بنی ہوئی ہی عقب مین اُسکے اور سب مورپنکھیان ہین وہ بھی چلی آتی ہین جب وہ قریب پہونچا تو خواجہ
نے دیکھا کہ زیر نمگیرہ مسند زرنگار پر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بیٹھی ہوئی ہی سرخ جوڑا پہنے گلے مین
ہی گرد وپیش اُسکے اُسکی مصاحبین انیسین جلیسین ہمرازین دمسازین بیٹھی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد
ماہتاب ستارے ہین یا جیسے شمع کے گرد پروانے جمع ہین اور باقی تمام مورپنکھیون پر اہل عملہ سوار ہین کہ وہ
سب مورپنکھیان کنارے پر آ لگین اُدھر خواجہ نے اپنے کو ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ کر لیا
اور بیٹھکر تماشا دیکھنا شروع کیا خیال کیا کہ دیکھون یہ کون نازنین ہی اور کس غرض سے اس مقام پر
آئی ہی یہ تو اس خیال سے بیٹھے ہوے ہین ناظرین پر ظاہر ہو کہ یہ نازنین ثریا سے یتیمن ہمشیرہ
برجیس ہی جو کہ بطن سے بدر تمامتن کے مسلب آفتاب جادو سے پیدا ہوئی ہی اسکا یہ طریقہ ہی کہ اسی
صحرا مین اپنی سیر کرنے کے لیے ایک بارہ دری بنائی ہی کیونکہ اُس صحرا کی بہار اُسکو پسند آئی تھی
تو یہ مقام اُسنے اپنی سیرگاہ کا مقرر کیا تھا ہر روز بوقت سہ پہر بجرے پر سوار ہوکر قلعہ سے آتی ہی اور
نصف شب یہ یہان قیام کرتی ہی بزم ناچ ورنگ وشراب وکباب گرم رہتی ہی حسب معمول قدیم یہ
آج بھی آئی اور بجرے سے اوترکر طرف بارہ دری کے چلی خواجہ حسین نے دیکھا کہ ایک نازنین
مہ جبین مہر تمکین سراپا ناز مثل طاؤس طناز کے بجرے سے اُتری سن اُسکا کوئی پندرہ سولہ برس

کا ہوگا بقول شاعر شعر	برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	جوانی کی راتین مرادون کے دن

اتنے خواجہ کی آنکھ لڑ گئی اُسی طرف دیکھنے لگے باوجودیکہ پیر تھے مگر دل اُسکو دیکھکر بیتاب ہو گیا اُسکے سراپا پر جو نظر کی
یہ عالم پایا کہ ایک نازنین حور نژاد رشک دہ حسن پریزاد پیشانی نورانی بہتر از ماہ تابان تابندگی رخسار مثل خورشید
درخشان ابرو خمدار ماہ نو بلکہ آبی ہوئی تلوار مژگان تیرون کی سرپان چہرہ مثل آفتاب گیسوے مشکین پیچ وتاب
گلا صراحی دار غنچہ دہن نازک بدن لب مثل گل برگ آنکھین چتون آہو کو شرماتی تھین پیشانی نورانی آفتاب کو شرمندہ
کرتی تھی ستوان ناک معلوم ہوتا ہی کہ الف آزاد ہی رخسار مثل گل زلفین رشک دہ مشک وعنبر صراحی دار گردن نور
کی بنی ہوئی جیسی بھوین ابرو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو آبی ہوئی تلوارین رکھی ہین سینہ دریای نور اُسپر جوبن کا ظہور
یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو حباب نور یا قمقمہ نور ہین بازو گول گول نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے کلائیان شاخ
صندل اُسمین سیاہ چوڑیان **شعر** سیہ چوری بدست آن نگار ے + بشاخ صندلی پیچیدہ مار ے پنجۂ نازک
مثل پنجۂ مرجان سکے حنا سے لال لال اگر عاشق پائے تو آنکھون پر رکھنے لگے لگانے اُسپر بھی اُسکو چین نہ آئے
اُنگلیان شاخ مرجان ناخن رشک دہ ماہ شکم صاف وشفاف دریاے نور کی ناف مثل گرداب نور کے آگے
قلم کو یارا ے گویائی وطاقت تحریر نہین اتنی موشگافی نہین کرسکتا ہی اتنا اشارہ کافی ہی کہ آئینہ حسن مین بال پڑگیا ہی
رانین وساق پا مثل ستون نور کے کف پا کے روبرو ماہتاب گرد ہی زہرہ ومشتری اُسکی کنیز ہین گلعذار حور وش طرحدار
بانکی ترچھی ناز و ادا مین بیمثال انداز وغمزہ وعشوہ مین طاق وباکمال حیرت سے ہویدا دلبرانی رنگ رخسار پر
صفائی بڑی بڑی آنکھین جیتی بھوین ابرو کمان مژگان ناوک براے دل عاشق پھول سے گال لب پان کی سرخی
سے لال لال دلفریب جامہ زیب مزاج مین معشوق پن دل مین عشق کی گھاتون کے چلن لبون پر اعجاز مسیحائی
ظاہر بات جو کرے تو منہ سے پھول گرین بوقت تبسم بتیس بر قین چمک جاتی ہین آنکھون کے وہ لال لال ڈورے
یہ ثابت کرتے تھے کہ گویا دو شرابی ہین **شعر** میران نیم باز آنکھون مین + ساری مستی شراب کی سی ہی + نازکی اُن
لبون کی کیا کہیے + پنکھڑی اک گلاب کی سی ہی + سر سے پاؤن تک غرق جواہر چوٹی گندھی ہوئی اُس مین موباف
پڑا ہوا آنکھون مین سرمہ دیا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ڈھال پر آبی ہوئی تلوار رکھی ہی سیندور کا قشقہ پیشانی پر دونان
دونون ابرو کے **شعر** نہین سیندور کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین + چراغ اُس شمعرو نے عین کعبہ مین جلایا ہی +
لبون پر مجلس حیران لگی ہوئی اُسپر پان کی لالی **شعر** شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین + لب لعلین یہ
مستی مل کے اُسنے پان کھایا ہی + پائجامہ سرخ اطلس کا پاؤن مین آب روان کا دوپٹہ شبنم کی کرتی جسم مین
غضب کی بھرتی اٹا دوپٹہ اوڑھے ہنگامہ بخش حسن اُسکا عابد فریب وزاہد کش تعریف اُسکے سراپا و لباس کی چند
شعرون مین اور تحریر ہوتی ہی **نظم**

زلف تھی جب دل بیاض سحر
کوئی چوٹی کا ڈھونڈھ کر مضمون
صاف چوٹی سے آشکارا تھا
زلف کے نیچے تھا بالا مکھڑا
زلف مین یون تھا وہ رخ انور
با سویدا ے دیدۂ دل تھا
گل گلدستہ دف آنکھین
کمر تحریک چشم مین تھی کٹار
تھی انگشت قدرت یزدان

کب رخ و زلف مین تھا فرق اظہار
زلف تھی گیسوے شب عنبر
اونچی چوٹی گندھی ہوئی شفاف
ایک دنبالہ دار تارا تھا
اُسکی پیشانی کر رہی تھی عیان
جیسے آغوش شام مین ہو سحر
بیت دیوان حسن تھے ابرو
نرگس گلشن حیا آنکھین
صف مژگان نے کام ایسا کیا
تھی براے نشان دہی دہان

پوچھتی تھی سحر کے تھے آثار
صنعت جعد کیجیے موزون
نقرئی وہ پڑا ہوا موباف
تھی وہ پیشانی ماہ کا ٹکڑا
صاف ہی عکس ماہ مجھ مین عیان
خال رخ چشم حور کا تل تھا
طاق ایوان حسن تھے ابرو
تھی نہ دنبالہ دار چشم نگار
کہ ورق دل کا بس اُلٹ ہی دیا
تنگ حورون کا ایسا کب تھا دہن

قفل دروازۂ عدم تھا دہن
تیغ مصری تھے وہ لب شیرین
عکس مژگان سے ہو گئے تھے کبود
ناشپاتی تھا اسکا سیب ذقن
دو ستارے فرق کے تھے چپ و راس
گردن اک موتی تھا صراحی دار
تنجھے تھے وہ ساعد و بازو
سینہ خجلت دہ فروغ سحر
قہر تھی چھاتیون کی بھی سختی
تھا شکم صاف نور کا دریا
لوح الماس پر پڑا تھا بال
ساغر ماہ کاسۂ زانو
اسکے تلوے کا اک جواب تھا چاند
قد تھا وہ نونہال گلشن ناز
ناز و انداز خانہ زاد غلام
کیا بیان کیجے کہ کیا تھی وہ
کس قدر زرق برق تھی پوشاک
جسکی پرتو سے چادر مہتاب
نخل قامت پہ چڑھ گئی تھی بیل
گوٹے لو ذات کی وہ نور آگین
جیسے ابر تنک مین نکلے دھنک
وہ گلابی کٹوریان اسکی
دلکشا کوٹھی کا نمونہ تھا
ہر کلی پائنچے کی غنچۂ گل
برق جیسے شفق مین جلوہ کنان
موتیون کی بنت ہے وہ نایاب
چشم اختر تنک جھپاتی تھی
لہر چلکی کی اسپہ یون تھی عیان
کچھ وہ طول امل سے بھی تھے فزون
سلوٹین اسپہ تھین جو بن کی
تازیانے پرا سے توسن ناز
بالیان پہنے وہ مرصع کار
گرد کاکل تھے جسمین موتی لگے

لب جان بخش کا جو وصف لکھون
چشمۂ جان عزیز سے شیرین
دانت وہ موتیے کی کلیان تھین
ناک کی کھاتی تھی فریب ذقن
وہ بناگوش تھا ستارۂ صبح
شیشۂ مے سمجھتے تھے مے خوار
دست رنگین تھی رشک پنجۂ حور
نور افزاے چشم شمس و قمر
کوئی شے اس قدر نہین تھی کرخت
یا کہ کہیے بلور کا گٹکا
ہاے پایا تھا کیا گھر کولا
ساق پادست ساقیے مہرو
فرش گل پر اگر چلے وہ نگار
کہیے سر حد نقشۂ اعجاز
عضو اک اک بدن کا چست و گداز
غرض اک قدرت خدا تھی وہ
نشہ تھا بادۂ جوانی کا
چاک ہو وے کتان کی طرح شتاب
موج تھین کامدانی کی چھڑیان
لو دسرا ایک تھی لب شیرین
نور آگین دھنک و چست انگیا
رگ گل سے کی تھین ڈوریان اسکی
پائجامہ وہ اطلس گلنار
صاف چھڑیان تھین طرۂ سنبل
گوکھرو دو مریض الفت کو
موتی اک ایک گوہر نایاب
سبز اطلس کی پائچون مین وہ گوٹ
جیسے سبزے پہ موج آب روان
نیفہ پیچے کا برق افگن دل
اور وہ چسپین قیامت اسکی
سر سے پا تک وہ گوہر خوبی
تھے لگے جن مین گوہر شہوار
سر کی چوٹی کا دیکھ طاؤس

گلی آب حیات سے کرلون
لب نازک پہ کب مسی تھی نمود
دانت ہیرے کی صاف کیان تھین
گوش نازک تھے پارۂ الماس
یا منور تھا گوشوارۂ صبح
ہاتھ آیا ہے یہ بنا پہلو
انگلی اسکی تھی مثل شعلۂ طور
نور کی اسکی تھی وہ چھب تختی
دل ظالم سے بھی سوا تھین سخت
نئی ہوے کمر کی ہے یہ مثال
سچ ہے تھا نور کا کمر کولا
سورج اس پشت پاکے آگے تھا ماند
رنگ گل پشت پا سے ہوا اظہار
تمکنت اسکی باندیون کا تھا کام
رخ بلا قہر ادا ستم انداز
کتنی سج دھج سے ٹھیک وہ مبارک
اور دوپٹہ وہ کامدانی کا
عشق پیچان تھی صاف آڑی بیل
یون گل افشان تھین جیسے پھلجھڑیان
جلوہ دکھلا رہی تھی یون وہ چمک
سب طرح منقطع مین درست انگیا
جو کٹوری کا اسکے بنگلہ تھا
کارچوبی بنا ہوا زرتار
یون بنت گوکھرو تھا اسپہ عیان
دین جو تیر یہ مین تو صحت ہو
چکی ایسی چمک دمک کی تھی
اطلس طور بھی ہو جسپر لوٹ
طول کیا پائنچون کا عرض کرون
تھا وہ نیفہ سحاب دامن دل
نور کا وہ ازاربند دراز
عطر مین موتیے کے ڈوبی ہوئی
تھے کانون مین تھے جواہر کے
مار گیسو تھا جان سے مایوس

کب وہ صبح جبین پہ ٹیکا تھا
ابر گیسو کے پاسکے چھاے سے تھے
حلقۂ چشم مہر تھا بالا
غیرت افزاے ہیکل گردون
نور کی پور پور وہ چھلے
موتی ایک ایک حسن مین چمکا
طوق تھا وہ جڑاو گردن مین
بے بہا تھے جواہر اسمین جڑے
صاف کنگن طلائی مہر کے تھے
جلن اسکا تھا دست برد شکیب
تھی زمرد نگار وہ خلخال

سحر حشر کا ستارہ تھا
مچھلیان کانون مین جڑاؤ تھین
حسن مین بدر سے بھی تھا بالا
نورتن بازون پہ یون تابان
دل عاشق کے چور وہ چھلے
صدف حسن کا تھا در یتیم
پڑتا تھا جسکا عکس دامن مین
دست نازک مین تھے کڑے اسطرح
جلوے روکش ضیاے مہ کے تھے
زیب پا اسکی کب تھی وہ خلخال
جسکے دیکھے سے ہو وے دل پامال

کانون مین موتیون کے جھالے تھے
مچھلیان ہیری کی تھین جنبین نگین
ہیکل اس حور کی تھی پرافسون
تارے جسطرح گرد کاہکشان
تھا گلے مین وہ نور کا مالا
قیمت اسکی خراج ہفت اقلیم
وہ مرصع تھے زیب دست کڑے
شاخ گل مین لگے ہون گل جسطرح
جلوہ گر پاؤن مین تھی کیا پازیب
بدر کے گرد ہالہ سان تھا ہلال

خواجہ حسین نے جو یہ سراپا اور پوشاک اسکی دیکھی کلیجہ پر کف افسوس رکھ لیا خیال مین آیا اسکی تصویر ایک طیار کرنا ضرور ہے بجنس اسی وقت اسباب تصویر کشی نکالکر اس پری کی تصویر اس مقام پر کی کھینچی جہان وہ مع خواصون کے نازو ادا سے استادہ تھی اس خیال سے کہ یہ تصویر سرداران اسلام کے نذر کرونگا کوئی نکوئی عاشق ہوکر اسکی ہواے وصل مین ضرور آویگا شاید اسی حیلہ سے یہ ملک اسلام آباد ہوجاے یہ بھی ایک وسیلہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی سبب سے میرا ادھر گذر ہوگا پس تصویر اسکی ساتھ صفت کے طیار کی ادھر وہ پری کہ اسکے دست نازک مین ایک چھڑی یاقوت کی ترشی ہوئی لیے ہوے جھرمٹ خواصون کے سبزے خوابیدہ کو مثل نسیم سحری کے پامال کرتی ہوئی چلی اپنے قد موزون سے نہال شمشاد کو شرمندہ کردیا کہ وہ مارے خجالت کے زمین پر گڑگیا اور چہرۂ نور آگین سے نرگس شہلا کو شرمندگی حاصل سنبل اسکے زلف عنبر سرشت سے خجلت زدہ ہوئی لالہ اسکی پوشاک دیکھکر داغ بر دل ہوا گلہاے باغ اسکے عارضون سے شرمندہ ہوکر پژمردہ ہوگئے بلبلین گلون کو چھوڑکر اسکے گرد جمع ہوگئین وہ گل رعنا انداز معشوقانہ سے حشر برپا کرتی ہوئی طرف نہر کے چلی خواصین ہاتھون مین عمدے لیے ہوے ہمراہ ہین کسی کے ہاتھ مین خاصدان کسی کے ہاتھ مین اگالدان کوئی پنکھا لیے ہوے اسی طور سے ہر ایک کے ہاتھ مین عمدہ کس نازوادا سے وہ حوروش پری خصال خرامان خرامان لب نہر پہونچی خواصون نے جواہر نگار کرسی لاکر بچھادی وہ اسپر جلوس فرما ہوئی اسکا روے منور یون اس پانی پر نظر آتا تھا کہ گویا تہ آب آفتاب نکلا ہوا ہے ملکہ نے پایچے چڑھا کر دونون پاؤن اپنے نہر مین ڈال دیے اور پانی سے کھیلنے لگی ساق پا اسکی پانی مین یہ معلوم ہوتی تھین کہ گویا دو مشعل نور پانی مین روشن ہین خواجہ نے اسکی تصویر اس ادا کی طیار کی اور دوسری اس ادا کی جبکہ وہ خرام ناز سے قیامت برپا کررہی تھی اس وقت کی بھی طیار کی تھی جب پانی سے ملکہ کھیل چکی ادھر خواصون نے چبوترے پر نمگیرہ استادہ کیا مسند زرین بچھائی اور سب سامان عیش و آرام ملکہ کا لاکر نہایت قرینہ سے رکھا کہ اس عرصہ مین شام ہوگئی روشنی کی گئی پردے بارہ دری کے باندھ دیے گئے تمام بارہ دری مین جسقدر شیشہ آلات تھا روشن کیا گیا کہ اتنے مین ملکہ نہر کے کنارے سے اٹھکر زیر نمگیرہ آکر بیٹھی خواجہ حسین نے جوکہ پوشیدہ تھے اسی حالت پوشیدگی مین ملکہ کی اس صحبت کی بھی تصویر کھینچی کہ مسند پر ملکہ بیٹھی ہوئی گرد اسکے مصاحبین

اُسین جلیبین یہ سب قرینہ او بقاعدہ سے میچی ہین روبرو کشتی شراب کی رکھی ہی خواجہ تو تصویرکشی مین مصروف
تھے کہ ایک خواص کو ضرورت پیشاب کی جو ہوئی تو وہ لوٹا لیکر اُس مقام پر آئی کہ جہان پر خواجہ بیٹھے
ہوئے تھے کہ اُسکی نگاہ جو خواجہ پر پڑی دیکھا اُسنے کہ ایک مرد بزرگ آدھی ریش اُسکی
سفید اور آدھی کالی سپید کپڑے پہنے ہوئے درختون کی آڑ مین بیٹھا ہوا ملکہ کی طرف دیکھ رہا ہی یہ
دیکھ وہ خواص چلا اُٹھی کہ ارے یہ کون شخص ہی یہ کہکے لوٹا پٹک کے الٹے پاؤن بھاگی اور بدحواس
سانس پھولی ہوئی روبرو ملکہ کے جاکر گر پڑی اور یہ کہا کہ اے ملکہ یہ کون شخص بیٹھا ہوا ہی سب خواصین
اور ملکہ اُسکا یہ حال دیکھکر گھبرا گئین اور پوچھا کہ کیا ہوا کیون اسقدر بدحواس ہو گئی اُسنے اپنے حواس
درست کرکے کہا کہ ملکہ مین جو اس غرفہ نین درختون کے پیشاب کرنے گئی تو مین نے وہان یہ دیکھا
کہ ایک آدمی سپید کپڑے پہنے ہوئے زیر درخت بیٹھا ہی میرا اُسکو دیکھکر مارے خوف کے دم
نکل گیا لوٹا پھینک کے مین بھاگی دیکھیے میرا دل ابھی تک گھبرا رہا ہی ملکہ نے کہا کہ تو نے دریافت نہین
کیا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ میرے حواس ہی بجا نہ تھے مین دریافت کیا کرتی ملکہ نے اُن خواصون کی طرف
اشارہ کرکے یہ کہا کہ کوئی اور جاکر دیکھے کہ وہ کون ایسا جری و دلیر ہی کہ باوصف ایسی حالت مین کہ ہم
یہان آئے ہین اُسکو یہ خیال نہ ہوا کہ اگر کوئی دیکھ لیگا تو کیا خرابی ہوگی بلاخوف وخطر وہ بیٹھا ہوا ہی
اُسکو اپنی جان کا کوئی لالچ نہین ہی کوئی جاکر پکڑ لائے مین صبح کو اپنے بھائی کے دربار مین بھیج کر
اُسکو سزا اس حرکت کی دلاؤن گی یہ سُنکے جو کہ ذرا سن رسیدہ تھین وہ بولین کہ دار ہی یہ جنگل کا
واسطہ ہی کوئی ہوگا شل شہید وغیرہ کے کیا ضرورت ہی کہ کوئی جاکر دیکھے کیا اتنک وہ بیٹھا رہا ہوگا ادھر بھی گذر
ہو گیا ایسے لوگ کہین ٹھہرتے ہین وہ تو ہوا ہین ملکہ نے کہا کہ ہان تو جن اور شہید ہوگا برسون گذر
گئے یہان آتے ہوئے کبھی کسی نے نہ دیکھا آج نظر آیا معلوم یہ ہوتا ہی کہ کوئی شخص یہان آیا ہی اُسنے
ہمکو جو دیکھ لیا تو درختون مین پوشیدہ ہو گیا ہی یا کسی خواص کی تاک مین آیا ہی تاک انگور مین یہ
بیٹھا ہوا تاک جھانک کر رہا ہی جاکر دیکھو تو یہ سُنکے چند جوان جوان کم سن کم سن خواصین جوانی کی
ترنگ مین اُٹھ کر چلین کہ ہم جاکر ابھی پکڑے لاتے ہین یہان خواجہ تصویرکشی سے فراغت کرکے
سب سامان قرینہ سے رکھکر اور تصویر دن کو بھی رکھکر بیٹھے تھے اور خالی تھے مگر دیکھ اُسی جانب رہے
تھے کہ وہ خواصین پہونچین دیکھا کہ واقعی ایک مرد بزرگ سفید ریش والا بیٹھا ہوا ملکہ کی طرف بغور دیکھ رہا ہی
خواجہ حسین ایسے محو تھے کہ اُنکو خبر بھی نہ ہوئی اپنے دل مین اُسکے حسن خداداد کی تعریف کر رہے تھے اُسکی
توصیف زبان پر جاری تھی کہ تو نے ایسے ایسے حسین او رصاحب حُسن بھی خلق کیے ہین کہ جنکے حسن کی
کوئی تعریف نہین کر سکتا ہی بیشک یہ نازنین کسی نہ کسی اہل اسلام کے قبضہ مین آنے کی کوئی نہ کوئی
اولاد صاحبقران سے اسکو اپنے تصرف مین لائے گا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ خواصین پہونچین
اور اُنکو دیکھکر پکارین کہ تو کون ہی او موے مونڈی کاٹے یہ دیدہ یتیم ہو جائین کہ جن آنکھون سے تو ملکہ کو
بیٹھا ہوا گھور رہا ہی بہین دیکھو تو سہی اس موے کی کیسی بڑی بڑی آنکھین ہین خدا کرے جس آنکھون
ہماری ملکہ کو گھور رہا ہی وہ پھوٹ جائین ارے دیکھو تو یہ کمبخت کس دلیری سے بیٹھا ہوا ہی کچھ خوف وخطر
نہین ہی اب صبح کو اس گستاخی کی سزا جب ملیگی تو اس دلیری کا حال معلوم ہوگا تو اور دیکھو کس قدر
بڑا دیدہ ہی کہ جسکو یہ خیال نہ ہوا کہ ہم جو یہان بیٹھے ہوئے ہین اور پڑے ناموس کو دیکھ رہے ہین
تو ہماری حالت کیا ہوگی جو کوئی دیکھ لیگا خداوندا ایسے دیدے بچائین باوجودیکہ اب بوڑھے ہو گئے ہین

بڑھاپے مین یہ ٹرجس لگا ہی کہ دیدہ بازی کرنے ہین وہ کہان ہین جو کہ جن یا شہید کہتی تھین اگر دیکھین یہ تو زندہ
شہید ہین کوئی مردہ شہید ہوتا ہی یہ زندہ شہید ہین نہ جن ہین آؤ ہین اسکو ملکہ کے پاس پکڑکے لے چلین یہان
تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہان خواجہ حسین محو ہورہے تھے کہ انکو خبر بھی نہ ہوئی کہ یہ سب آفت اور بلا کس پر نازل ہونیوالی
ہی کہ دوڑکر دوتین خواصون لے پکڑ لیا اور کہا کہ تو چور ہی چوری کرنے آیا ہی یہان اس خیال کو بیٹھ گیا ہی کہ جب
سب سو جائینگے تو مین اپنا کام کرونگا چل ہم تجھکو اپنی ملکہ کے پاس لیے چلتے ہین دیکھ تو سہی وہ کیسی
سزا دیتی ہین اور نائب خداوند اسنیے بھائی ہے کیکر تیری کیا گت کراتی ہین لو اور سنو کہ یہ نیا گل کھلا اور نیا
شگوفہ پیدا ہوا جب خواجہ کا ہاتھ پکڑ لیا تو انکو خبر ہوئی کہ یہ کیا ہوا گھبرکر جو دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ چند وہ
خواصین جو کہ ملکہ کے ہمراہ تھین میرے گرد کھڑی ہین اور باہم کانون کان باتکرتی ہین وہ ایک نے میرا ہاتھ بھی پکڑ لیا ہی
یہ گھبراکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ کیون تم لوگ ادھر آئے ارے مجھکو چھوڑ دو مین کوئی چور نہین ہون بلکہ
مین مسافر ہون انھون نے یہ سن کر آپس مین یہ کہا کہ لو بہن اور سنو کہ یہ بدذات کیا کہتا ہے کہ مین چور
نہین ہون مسافر ہون ہم انکو چھوڑ دین کیا چور کے سر پر سینگ لگے ہوئے ہوتے ہین اُسکی اور کوئی
شناخت ہی چونکہ خواجہ حسین بہت ظریف تھے کہا کہ اگر مین چور ہون بھی تو کیا ایسی چیز کا ہون کہ جسکی چوری
مین سزا ملے اور تم راضی ہوجاؤ اور خوشی خوشی چورانے دو بلکہ مین خود خیال کرتا ہون کہ تم خود اسکو چرا لوگی
اور مین ہاتھ مل کر رہجاؤنگا میرے چرانے کا وہ مزا پاوگی کہ پھر خواہش کروگی کہ مین چوری ہی کرون مین
مال کا چور نہین ہون بلکہ اور اشیا کا چور ہون جو کہ تمھارے پاس موجود ہین یہ لطیفہ سن کے سبکی سب
خاموش ہو رہین ایک نے دوسری کی طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ ہی تو بڈھا مگر ظریف بڑا
ہی عاشق مزاج معلوم ہوتا ہی اور زبان دراز ہی ایک اُنمین بہت چالاک تھی وہ بول اُٹھی کہ بھلا تم کیا
چوری کروگے کہ ہم راضی ہو جائینگے قبر مین تو پاؤن لٹکائے ہوئے ہو خواجہ نے کہا کہ ہم تو بڑے بڑے
محل پھاندنے کو مستعد ہین کہین مال ملے تو اور ہم ایسے خراب مال پر نظر نہین کرتے قیمتی مال کو تاکتے
ہین ایسے ویسے مال پر نظر نہین ڈالتے ہین ارے ہم تو اس پیرانہ سالی مین کیسا مقام سخت ہو اُسکو بھی
آسان جانتے ہین ہم پرانے لوگ ہین اُس نے کہا کہ اگر کسی سخت سے سامنا ہو جائے تو سب کری کری
جائے میان کی شیخی بغل مین دبی رہجائے منھ چھپاکر بھاگو پھر ادھر کا رخ نہ کرو خواجہ نے کہا کہ جسکو امتحان
مدنظر ہو کوئی مال نفیس ہمکو دکھادے اور پھر ہماری جرأت و مردمی کا تماشا دیکھ لے کہ کیونکر چرا کر لیجاتے
ہین اور کیونکر قفل کو کلید فکر و مردمی سے کھولتے ہین کہ وہ تمام عمر یاد کرے کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا
یہ جو خواجہ نے کہا تو ایک بولی کہ بس بس تقریر کر چکے چلو ملکہ کے روبرو واہ شخص تجھکو یہ خیال
نہ آیا کہ ہم جو یہ جرأت کرتے یہان بیٹھے ہین اور غیر ناموس ہی کوئی دیکھ لیگا تو کیا حال کریگا ہم نے
فرض کر لیا کہ تم چور نہین ہو شاہ ہو مگر پرائے ناموس کو دیکھنا کس مذہب و ملت مین جائز ہی ارے
ناموس بھی وہ ناموس کہ جو خداوند زادی ہو اور نائب خداوندی کی بہن ہو کہ جسکے دیکھنے کو لوگ عرصہ سے
مشتاق ہون اور اُسکی زیارت کو فخر اپنا تصور کرین اور اُنکو نصیب نہو اور تو یون بالمشافہ دیکھے تجھکو
کیونکر نور خالص کے دیکھنے کی تاب رہی تیرے دیدے کیون نہ پھوٹ گئے ارے غضب کیا خداوند
زادی کو دیکھ لیا افسوس ہی تیری پیرانہ سالی پر کہ تو کل صبح کو قتل کیا جائیگا یہ کتنی بڑی خطا ہوئی کہ جسکا خمیر
نور خالص خداوندی سے بنا ہو اُسکو ایک ادنی آدمی یون دیکھ لے چل تو سہی ملکہ کے روبرو خواجہ نے
کہا کہ نہ معلوم کتنی کیا ہو صاف صاف کہو تو مین جواب دون کیونکہ مین کسی کی رعیت نہین ہون کسی سے خوف

نہین کرتا ہون مین نے چوری نہین کی ہی کوئی خون کیا نہین ہی کوئی فعل حرام کا مرتکب ہوا نہین ہون اور فعل
حرام کرتا بھی تو کسکے ہمراہ تم جتنی اس مقام پر موجود ہو یا وہان ہو تم مین کوئی اس قابل ہی نہین مین نے وہ
وہ حسین لوگ دیکھے ہین کہ تم لوگ انکے کف پا کی برابری کر نہین سکتی ہو بھلا پھر مین کیا فعل حرام کرتا تم میری
آنکھون مین خاک اچھی معلوم ہوتی ہو یہ سن کے اس عورت کو تاب نہ رہی اور قہقہہ لگا کر ہنسی اور کہا کیوں
آپ کو اور کچھ خیال ہی اور سودا انکو سوجھا ہی تو یہ بھی خیال کرتے ہین کہ ہم بھی کوئی چیز ہین بس بس اپنی زبان
بند کیجیے یہان کوئی اپنے کو پسند نہین کراتی جو آپ ایسی تقریر کرتے ہین وہ چالاک جس سے خواجہ سے پہلے مرتبہ
تقریر ہوئی تھی بول اٹھی کہ میان تم اس قابل ہی نہین ہو کہ کوئی اپنے کو پسند کرائے مرنے کے تو قریب ہو گیا
کوئی دیوانہ ہی جو اپنی زندگی خراب کریگا مردے کی تو بدن سے بو آتی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کیا کہون کوئی
پسند نہین آئی ورنہ ابھی اپنے پہلو مین سلا لیتی اس وقت بو آنے کا مزا معلوم ہوتا کہ کیسی بو آتی ہی وہ یہ کلمات
سنکے سر جھکا کر خاموش ہو رہی خواجہ نے کہا کہ بیکار کا غوغا کر رکھا ہی صاف صاف کہو کہ کیا ہوا ہی تم نے آکر
بیکار کا دماغ پریشان کر رکھا ہی مین نے کسی کو دیکھ لیا کیسی خداوند زادی کیسا نور خالص یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی
انکو جو دیر لگی ملکہ نے کہا کہ وہ مرداریں جو گئین تو بیٹھ رہین کوئی خبر لیکر نہ آئی مین خود چلکر دیکھتی ہون کہ وہ
کہان چلی گئین جو کہ سن رسیدہ تھین وہ بولین کہ لڑکی دیوانی ہوئی ہی بس بیٹھ کہان جاتی ہی رات کے وقت
درختون مین ملکہ نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر اٹھی اور خواصون کو لیکر چلی وہ بھی ہمراہ ہوئین روشنی
کے کنول دو ایک خواصون نے اٹھا لیے آگے آگے روشنی اسکے عقب مین ملکہ جبکہ قریب اس درختون کے
پہونچی اور ان سب نے روشنی دیکھی اور چھاگل کی جھنکار سنی تو باہم کہنے لگین کہ اس مردے نے ایسی تقریر کی
اور دیر لگائی کہ ملکہ خود گھبرا کر چلی آئین یہ کہکر وہ سب کی سب علحدہ ہو گئین مگر اس طور سے کہ خواجہ حسین کو بیچ
مین لے لیا کہ اس عرصہ مین ملکہ پہونچین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ لباس مسافرت پہنے ہوئے کھڑا ہی اور گرد اسکے
خواصین ہین ملکہ یہ دیکھ کر انکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ مردارون اسقدر کیون تم سبھون نے دیر لگائی
اور اپنے باپ کو لیکر مجھ تک نہ آئین کہ مجھکو زحمت ہوئی نہ آکر خبر دی کہ ہمارا باپ آیا ہی ارے کیون اس
مرد بزرگ کو گھیرا ہی اس بیچارے کو کیون پریشان کر رکھا ہی ایک انمین سے یہ سن کے عرض کرنے
لگی کہ قربان جاؤن بہنے کیون دیر لگائی اسنے خود دیر لگائی بیکار کی تقریر کرنے لگا کہتا ہی مین مسافر ہون
ہمنے کہا کہ تو چوری کرنے آیا ہی اس پر ہمارے اسکے بحث ہونے لگی اس مین دیر ہوئی یہ سن کے
ملکہ نے کہا کہ معلوم ہوا تم بہت چالاک ہوئی ہو بیکار کی مجھکو زحمت دی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ بس اب تقریر
ہو چکی شریعت واہی دیکھکر بات کیا کرو بھلا کیونکر نہ یہ تقریر و بحث کرتے کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہین تم سب کی
سب انکو پریشان کرتی ہو گی یہ کہکر خواجہ کی جانب مخاطب ہو کر یون گل فشان ہوئی کیون جناب آپ
کون صاحب ہین اور یہان آپ کے تشریف لانے کا کیا سبب ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ مین مرد سوداگر
ہون میرا قافلہ اس مقام پہونچا چونکہ شام ہو گئی تھی مین نے یہان قیام کیا جب سب لوگ اتر چکے مین اس
طرف سیر کرتا ہوا چلا آیا چونکہ یہ مقام بہت پر فضا تھا یہان کی بہار دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا مین ٹہل رہا تھا
کہ آپ کی سواری آئی مین ان درختون مین آپ کے خوف سے پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ نہ معلوم
یہ کسکا ناموس ہی کیون دیکھو اگر کوئی دیکھ لیگا تو خرابی برپا ہو گی جب یہ لوگ سیر کر کے چلے جائینگے
تو تب بھی اپنے مقام پر چلا جاتا بس اصلی واقعہ یہی ہی جو مین نے عرض کیا نہ مین چور ہون نہ بدمعاش ہون
نہ بدنگاہ ہون ملکہ نے کہا کہ آپ واقعی سچ کہتے ہین اس مین کوئی بات دروغ نہین ہی خواجہ سے کہا

کہ مین اس مقام پر نہ آتا اگر کوئی طرح کی دیوار وغیرہ ہوتی چونکہ نہ دیوار تھی نہ کوئی اس قسم کا بندوبست تھا کہ جس سے یہ خیال ہوتا کہ یہ کسکا باغ ہے اس مین نہ جانا چاہیے ایک صحرا کے طور پر ہے مگر یہان آکر مین پریشان بہت ہوا ان آپ کی خواصون نے بہت عاجز کیا اگر یہ جانتا تو مین نہ پوشیدہ ہوتا نہ مقام پر چلا جاتا کسیکو خبر بھی نہ ہوتی ملکہ نے کہا کہ آپ برا نہ مانین انکا بھی کہنا حق بجانب ہے انھون نے اپنے نزدیک یہ خیال کیا اس مقام پر کوئی کیون آنے لگا اور یون پوشیدہ ہوکر کیون بیٹھنے لگا ضرور یہ کوئی بدمعاش ہے بدین خیال انھون نے آپ کو پریشان کیا آپ انکی خطا معاف کرین کیونکہ آپ مرد بزرگ ہین خواجہ نے کہا کہ میری انھون نے خطا کیا کی ہے بلکہ مین خود سراسر خطاوار ہون آپ میرے قصور کو معاف فرمائین تاکہ مین اپنے دل مین آپ کی تعریف کرون کہ فلان مقام پر یہ قصور ہوا تھا مگر ملکہ نے اپنے خلق کے سبب سے اسکو عفو کر دیا ملکہ نے کہا کہ آپنے میرا کچھ قصور نہین کیا کہ جو مین معاف کرون آپ بزرگ ہین بلکہ میرا خود قصور معاف فرمائیے کہ میری خواصون نے آپ کو پریشان کیا ہے یہ کہکر کہا کہ ذرا چل کر چبوترے پر تشریف رکھیے مین کچھ آپ سے دریافت کرونگی خواجہ نے کہا تشریف لے چلیے مین حاضر ہون انکو تو یہ امر اس سبب سے منظور تھا کہ یہ معلوم ہوجائے کہ یہ کون ہے اور کیا نام ہے اس خیال سے یہ ملکہ کے ہمراہ گئے اور کوئی عذر نکیا ملکہ چبوترے پر مسند پر بیٹھی خواصین گرد و پیش جمع ہوئین خواجہ روبرو بیٹھے ملکہ نے کہا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا اور اب کہان کا قصد ہے آپ کا اسم شریف اور سن اقدس کیا ہوگا خواجہ نے کہا کہ اس حقیر کا نام خواجہ حسین ہے اور سن میرا ساٹھ برس کا ہے مین بردہ ظلمات سے آتا ہون یہ کہکر تمام ماجرا اپنا شہر آفتاب نما مین آنے کا اور دربار مین جانے کا از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور کہا کہ اب سب مال فروخت ہوگیا یہان کا مال خرید کر اور شہرون کو جاتا ہون یہ سنکے ملکہ نے کہا کہ ہمنے بھی شہر مین سنا تھا کہ کوئی تاجر نئے آئے ہین مال بہت نفیس نفیس انکے پاس ہے مین نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کے دربار مین ضرور مال کی خریداری ہوگی خواجہ حسین نے کہا کہ مین تو سواے دربار نائب خداوند کے اور کسی دربار مین نہین گیا اور وہ ہی دربار مین نے نہین دیکھا ملکہ نے کہا کہ وہی میرے بھائی ہین مین انکی حقیقی بہن ہون مین بھی خداوندزادی ہون میرے بھائی نائب خداوند ہین خواجہ حسین نے کہا کہ آپ نائب خداوند کی ہمشیر ہین آپ کی زیارت سے تو بڑی برکت ہوگی مین نے بڑا شرف پایا کہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا نائب خداوند کی زیارت سے تو مین مشرف ہو ہی چکا تھا اب آپ کی زیارت سے یون مشرف ہوا آپ کا اسم مبارک کیا ہے ارشاد فرمائیے ملکہ نے کہا کہ مین کیا اور میرا نام ہی کیا سن کے کیا کیجیے گا بلکہ شاید آپ کو میرا نام سن نے سے نفرت ہوگی خواجہ نے کہا جی ہان بہت درست ایسے اسماے نامی و گرامی کا ہے کو سننے کو ملتے ہین مہربانی سے اپنا نام نامی ظاہر فرمائین ملکہ نے کہا مجھے نام ظاہر کرنے مین ایک قسم کی شرم معلوم ہوتی ہے خواجہ نے کہا نہ سہی مگر نام کے بتانے مین اسقدر تکلف ہے مجھے کہیے کہ مین کتنا بڑا شوخ ہون کہ بلاتوقف آپ کے ساتھ چلا آیا جب ملکہ نے دیکھا کہ خواجہ نہایت پرلطف ہین تو ہنسکر یہ کہا کہ بہت اچھا آپ رنجیدہ ہون مین اپنا نام بتاے دیتی ہون لے سنیے مجھے ثریاے شمتن کہتے ہین مین دختر ہون خداوند کی نواسی خورشید شاہ کی خواجہ نے یہ سنکے اسی وقت ایک لعل بدخشان نذر کیا وہ ایسا لعل تھا کہ جسکی چھوٹ پڑتے ہی وہ تمام چبوترہ اسکی ضو سے منور ہوگیا جس قدر روشنی تھی سب اسکے روبرو ماند ہوگئی ملکہ اس لعل کو دیکھکر بہت خوش

ہوئی اور اُسکے عوض مین ایک خلعت گران قیمت بیش بہا خواجہ کو دیا اور بہت سا روپیہ انعام دیا خواجہ نے
ملکہ کو سلام کر کے لے لیا اُدھر خواصین باہم ملکہ کی جبکہ خواجہ ملکہ سے باتین کر رہے تھے وہ یہ کہہ
رہین تھین کہ یہ ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی اس نے ملکہ کو سحر سے دیکھو کیسا رام کر لیا ہی یہ ضرور ہو
کوئی ساحر زبردست ہی چور تو اکثر ساحر ہوتے ہین یہی باتین کر رہی تھین دوسری بولی کہ تو اُسنے
ملکہ کو لعل نذر کیا ملکہ نے خلعت عنایت کیا یہی گفتگو باہم ہو رہی تھی کہ اسی باتون مین نصف رات
آ گئی ملکہ کی دایہ نے ملکہ سے کہا کہ وقت جانے کا آ گیا چلو یہ سن کے ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی مع اپنی
خواصون کے ملکہ جس طور سے آئی تھی اپنے مقام پر روانہ ہوئی خواجہ حسین بعد جانے ملکہ کے اُس
صحرا سے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے چونکہ شب ماہ تھی یہان اُنکے ملازمون نے پہلے اُنکا بہت انتظار
کیا جب بہت دیر ہوئی تو اب تلاش کرنے نکلے تھے کہ اتنے مین خواجہ ہو پہنچے اُنھون نے عرض
کیا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس صحرا مین ایک مقام پر بیٹھا ہوا صحرا
کی سیر کر رہا تھا اب نیند نے غلبہ کیا مین چلا آیا یہ کہکر اپنے مقام پر جا کر آرام کیا وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر
بیدار ہو کر حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو نوکرون نے فوراً حکم کے پاتے ہی سامان سفر تیار کیا تھوڑے
عرصہ مین سب اسباب بندھ کر تیار ہو گیا قافلہ بھی مستعد ہو گیا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کوچ و مقام
کرتے ہوئے بعد طی مراحل و قطع منازل کے اتفاق سے شہر خاور مین پہنچے یہ وہ زمانہ ہی کہ ارژنگ
قید سے چھوٹ کر عیاری سے گوجر کی آیا تھا اور دربار کیا تھا بعد عہد و پیمان کے اہل شہر سے بوقت سہ پہر
برائے گشت شہر نکلا تھا اور اتفاق سے اُس مقام پر پہونچا تھا کہ جہان مقبرہ ملک قاسم کا بنا تھا اُسکی سیر
کر کے بعد دریافت کرنے کل حال کے اور درغلانے کشتہ تیغان کے حکم اُسکے منہدم کرنے کا دیا تھا پہلے
اُسکے مجاور و ملازم نے سمجھایا تھا جب اُسنے نہ مانا تھا تو اُنھون نے اہل شہر کو خبر کی تھی اہل شہر اور عمائد
شہر کو لیکر چلے تھے اُدھر اسلم و دیلم بھی یہی خبر سن کے اور اس قصد سے چلے تھے کہ ہم ارژنگ کو
پہلے سمجھائینگے اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ ہم بھی مقابلہ کرینگے کیونکہ یہ مقبرہ ہمارے ایک بزرگ کا
ہی اسکو کیا ہوا ہی یہ جو اُسکے منہدم ہونے کا حکم دیتا ہی یہ ساری شرارت کشتہ تیغان کی ہی اور کسی کی
نہین اُسی کو اُن لوگون سے عداوت قلبی ہی یہ دونون بھائی چلے تھے اُسی دن خواجہ حسین ہو پہنچے یہ جو
داخل ہوا شہر کو ویران پایا یہ سیر کرتا ہوا قریب ایک محل کے پہونچا وہان سے رونے کی صدا آ رہی تھی
یہ وہ محل ہی جبکہ تو مان سب ناموس شاہی کو لیکر چلنے لگا تھا بموجب حکم بہرام کے تو خورشید
خاوری کے پاس آیا تھا اور عرض کیا تھا کہ آپ بھی تشریف لے چلین کیونکہ ارژنگ
نے فتح پائی والد بزرگوار گرفتار ہو گئے اب کوئی دم مین وہ داخل شہر ہوگا مین بموجب حکم اُنکے
خزانہ و ناموس کو لیے جاتا ہون تمام محل خالی کر دیجیے کیونکہ یہ وہ وقت نہین ہی کہ یہان ناموس
چھوڑا جائے خورشید خاوری نے فرمایا تھا کہ فرزند اب مین قریب مرگ ہون میرا زمانہ آخر
ہی وقت مرگ قریب آیا جام عمر لبریز ہی دوسرے شہر مین مین نہین رہتی ہون کہ خوف ہو کہ مین اہل شہر کو
ترغیب جنگ دونگی نہ مرد ہون کہ لوگ میری اطاعت کرینگے صاف صاف یہ امر آپ لوگون سے
بیان کیا جاتا ہی کہ اب جو چاہے ہو جائے مین یہان سے ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی میرے بچے کی
یہان قبر بنی ہی مین جو تھے پانچوین قبر پر جا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال آتی ہون اور بلکہ قبر کی بلائین بھی لے
آتی ہون کچھ تھوڑی سی دل کو تسکین ہو جاتی ہی اگر مجھے صورت دیکھنی نہین نصیب ہوتی ہی تو قبر کی

زیارت تو نصیب ہو جاتی ہے میرا کلیجہ تو ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ یہ میرے نور نظر کی قبر ہے بھلا مین وہان سے کیونکر
آیا کرونگی مجکو یہین رہنے دو لاکھ لاکھ تومان نے کہا تھا ملکہ نے نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ میری زندگی کا
کوئی اعتبار نہین اگر مین ترکستان مین مر گئی تو مجکو میرے بچہ کا پہلو کیونکر نصیب ہوگا یہان تو یہ بھی امر ہے
کہ اگر مر گئی تو لوگ ترس کھا کر مجکو میرے بچہ کے پاس دفن تو کر دینگے تمکو یہ خوف ہے کہ شاید وہ کافر مجھپر کسی
قسم کا ظلم کرے اگر وہ میرے اوپر ظلم کریگا تو مجکو یہ بھی گوارا ہے مگر اس مقام کو نہین ترک کیا جاتا ہے کہ
جہان میرے بچے کی قبر ہے مین اس جگہ کو چھوڑ کر چلی جاؤن گو میرا قصد تھا کہ مین اسکی قبر پر مجاور رہون مگر حضرت
صاحبقران مین مجبور ہون کیا کرون کہ وہ ناراض ہونگے بدین خیال مین نے اپنے اس قصد کو فسخ
کیا تھا لیکن چاہے جان جاے چاہے رہے مین یہان سے نجاونگی اگر تم مجھپر جبر کروگے تو مین اپنی جان
دونگی تومان مجبور ہو کر چلا گیا تھا یہان تک کہ وہ زمانہ گذر گیا ارزنگ قید بھی ہوا چھوٹ کر آیا بھی وہ عہدنامہ
بھی تحریر ہوا مگر ملکہ اس شہر سے نہ نکلی وہی قاعدہ تھا کہ جو سکھے روز مقبرے مین جاتی تھی اور قبر سے
لپٹ کر خوب روتی تھی اور کہتی تھی کہ اے قاسم تو اپنے پاس مجکو بلا لے اب مین کب تک تیرے فراق مین بیقرار
رہون یہی قاعدہ ملکہ ہے جبکہ ارزنگ نے مقبرے کے منہدم کرنے کا حکم دیا اور تمام شہر مین غوغا مچا تھا
اور اہل شہر بلبلا کر کے چلے تھے اسوقت ملکہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی تھی یہ حال جلد اول مین نہین تحریر
ہوا تھا صرف اسقدر تحریر ہوا تھا کہ ارزنگ نے حکم منہدم کرنیکا دیا تھا اور اہل شہر و اسلم و دیلم چلے تھے ناظرین
کو یاد ہوگا کہ جلد اول مین یہ داستان اس مقام پر چھوڑی گئی تھی کہ ارزنگ قریب مقبرہ بیٹھا ہوا ہے دیوگان
در غلغلہ رہا ہے اور تبردار طلب کیے گئے ہین اہل شہر غوغا کر کے چلے ہین مع عمائد شہر کے و اسلم و دیلم
بھی چلے ہین یہ حال تحریر ہوا تھا اب پہلے حال خورشید قادری کا تحریر ہوتا ہے بعد اسکے وہ حال تحریر
ہوگا کہ ملکہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی صحن مین سیر چمن کر رہی تھی کہ یکایک شور و غل کی صدا کان مین آئی
ملکہ نے خواصون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ آج شہر مین یہ غوغا کیسا ہے کیونکہ صبح کو تو ارزنگ سے
اقرار ہو چکا ہے اسکی جانب سے تو کوئی خوف نہین ہے کہ وہ خلاف عہد کریگا مگر یہ کیسا غوغا ہے کیا کوئی آفت
تازہ آئی ہے یہ صدا تو میرے بچے کے مقبرے کیطرف سے آتی ہے چونکہ محل ملکہ کا قریب مقبرہ ہے جب سے
قاسم نے انتقال کیا ملکہ نے اس مقام پر یہ محل بنوا کر رہنا اختیار کیا کل عمارت شاہی کو ترک کر دیا
ہے وہ جو حاکم شہر ہوتا ہے اسکے قبضہ مین رہ جاتی ہے جبکہ بہرام حاکم تھا اسکے ناموس رہتے تھے وہ دربار کرتا تھا
جب وہ شکست کھا کر چلا گیا اور تومان بھی مع ناموس و خزانہ ترکستان کو گیا تو ارزنگ قابض ہوا مگر ملکہ اپنے
محل مین جو کہ قریب مقبرہ بنوایا تھا اسمین رہتی تھی جبکہ یہ ملکہ نے کہا کہ دریافت کرو یہ غوغا کیسا ہے خواص
نے محلدار کو پکارا کہ ملکہ یاد کرتی ہین محلدار دوڑی ہوئی قریب آئی کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا
کسی سے کہو کہ بہت جلد دریافت کر کے آوے کہ یہ غوغا کیسا ہے محلدار نے پھاٹک پر آ کر پہرے والے
سے کہا کہ کسی چوبدار سے کہو کہ ملکۂ عالم کا حکم ہے کہ خبر تو لاوے کہ یہ غوغا شہر مین کیون ہو رہا ہے کیا سبب ہے کہ
میرا دل پریشان ہوا جاتا ہے اس چوبدار نے جو کہ پہرے پر تھا ایک چوبدار سے کہا وہ اسی طرف شہر کے
چلا چونکہ مقبرہ کا راستہ اس طرف سے بھی تھا یہ تھوڑی دور راہ چلا تھا کہ اسنے دیکھا اہل شہر جوق جوق غول
غول چلے جاتے ہین کسی کے ہاتھ مین لٹھ ہے کوئی تلوار لیے ہے کوئی بانس کوئی چھڑی کوئی ہیزم سوختنی
کوئی تیر یا کسی کو جو کچھ نہین ملا تو وہ کنکر پتھر بڑی بڑی اینٹین ہاتھ مین لیے مقبرے کی جانب کہتے ہوے
چلے جاتے ہین مارو اس کافر کو کہ یہ اپنے عہد سے پھر گیا ہم بھی پیمان شکن ہو گئے ہین اگر ہمارے

کہنے پر عمل نہ کریگا تو ہم ضرور قتل کرینگے چاہے ہماری بھی جان جاے یہ جو چوبدار نے سنا ایک شخص سے
اُس چوبدار نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو اور کسپر یہ حربہ لیکر جاتے ہو کون اپنے عہد سے پھر گیا
ہو اُسنے یہ جو سنا اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ ای بھائی کیا تمکو نہین معلوم ہو کہ کیا آفت تازہ ہمپر آئی ہو اور
کون بلا نازل ہوئی ہو بارے صفیکہ ہم لوگ تمھاری سرکار کے کارن لڑنے جاتے ہین کیونکہ یہ لوگ
پہچانتے ہین کہ یہ ملکہ کے ملازمون مین سے ہو اُس چوبدار نے کہا صاف صاف کہو اُسنے کہا کہ تو تمکو
نہین معلوم ہو ارے بھائی بڑا غضب ہونے والا ہو قیامت آنیوالی ہو ارے بھائی یہ بات ہو کہ اورنگ
نے ظلم پر کمر باندھی صبح کو تو عہدنامہ تحریر کیا اسوقت اپنے عہد سے پھر گیا خلاف عہد کرنے لگا کہ مقبرہ ہمارے
آقاے نامدار قاسم عالی وقار کا منہدم کرنے کا قصد رکھتا ہو اور بڑا مجمع اہل شہر کا اُس مقام پر ہوا ہی
اگر مان لیا تو خیر ورنہ بڑا کشت و خون ہوگا ہم تو مقبرہ نہ کھودنے دینگے یہ کیونکر ہوگا کہ خاموش رہین وہ
ہمارے مالک کا مقبرہ کھود ڈالے اس سے پہلے ہمنے عہد کر لیا اُسکے بعد ہمنے اطاعت کی ورنہ ہم کبھی اطاعت
نہ کرتے یہ ساری خرابی عمائد شہر کی ہو کہ اُنھون نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کیا اُس سے یہ عہدنامہ تحریر کرا لیا
اگر ہم یہ جانتے تو کبھی نہ اُنکے کہنے پر عمل کرتے اور نہ اطاعت کرتے مگر دھوکا ہمنے کھایا اب پچھتانے سے کیا
ہوتا ہی یہ وہ مثل ہوئی کہ آگے کے دن پاچھے گئے اور ہر سے کیو نہ ہیت + اب پچھتاے کیا ہوت ہو جب
چڑیاں چگ گئیں کھیت + دیگر مثنے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد + بقول این مصرعہ چرا کارے
کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + یہ سنتے اُس چوبدار کا رنگ رو اُڑ گیا حواس جاتے رہے اور رونے لگا
اور اُسی وقت دوڑا ہوا طرف محل کے چلا گیا وہاں محلدار قریب پردہ کے کھڑی ہوئی تھی کہ یہ چوبدار پہونچا
اور کہا کہ ای بی محلدار جا کر ملکہ سے عرض کرو کہ حضور بڑا غضب ہوگیا کہ اورنگ اپنے قول سے پھر گیا
افسوس ظلم پر اُسنے کمر باندھی ہاے ہمارے شاہزادے کا مقبرہ کھودنے کا حکم دیا ہو یہ غور و غل اہل شہر
کا ہو کہ وہ منع کرنے جاتے ہین اور یہ قصد ہو کہ اگر وہ نہ مانے گا تو مقابلہ کرینگے یہ اُسی کا غوغا ہو یقین ہو
بہت کشت و خون ہوگا اور ملکہ سے عرض کرنا کہ ہم لوگ بھی اُسی مقام پر جاتے ہین صرف ایک سپاہی کو
پہرے پر چھوڑے جاتے ہین کہ دیکھین وہان کیا واقعہ گذرتا ہو تا کہ ہم آپکو خبر دین یہ کہکر اس چوبدار نے
اپنے افسر کو خبر کی اور سپاہیون کے جمعدار کو آگاہ کیا وہ سب کے سب ایک سپاہی کو پہرے پر چھوڑ کر طرف مقبرہ
کے چلے یہان ملکہ کو آکر محلدار نے خبر دی کہ حضور یہ واقعہ ہو آپ کے ملازم بھی گئے ہین یہ سنتا تھا کہ ملکہ کے
حواس جاتے رہے دھڑا دھڑ پیٹنے لگی اور اپنی حالت تباہ کرنے لگی اور یہ بین تھی کہ ہاے مین کیا کرون کیونکر
اپنے بچے کے مقبرے کو بچاؤن میرے اوپر تو فلک رنج و غم ڈھاتا ہو مجکو تو فوج الم نے لوٹا ہو ہاے کوئی میرا
حامی نہین ہو پہلے وارث سے جدائی ہوئی مانگ اُجڑی کوکھ آباد تھی وہ بھی برباد ہوئی گود اجڑ گئی مجھ
کمبخت کا تو کوئی خبر لینے والا نہین ہو کون صاحبقران کو خبر کرے کہ آپکی بیوہ بہو تباہ ہوتی ہو آپ کے پوتے
قاسم کہ جسکو آپ جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اُسکے مقبرے کھودنے کی تدبیر ہو رہی ہو کوئی روکنے والا نہین
ہو جب سے آپ خانہ کعبہ مین تشریف لے گئے ہین ہمپر تو پہاڑ غم و الم ٹوٹ رہے ہین مین تو لٹ گئی کوئی میرا وارث
نہ رہا اس بچہ کا سہارا تھا وہ مر گیا مین نے صبر کیا اس خیال سے کہ جو اُسکی مرضی اب مین صرف اسکی قبر کی
زیارت کر لیتی تھی دو گھڑی اسکی قبر پر بیٹھ کر رو لیتی تھی وہ بھی ظالمون کو گوارا نہوا اور مجکو ستانا شروع کیا
خدا اُس اورنگ کو غارت کرے کہ جو میرے بچے کی قبر کا نشان مٹانے کو موجود ہوا ہے خدا کا قہر نازل
ہو یہ حکم نہ دینے پاے کہ اُسکی زبان خشک ہو جاے مُوئے پر بجلی گرے جوان مرے ارے کوئی اس سے جا کہ

کہے کہ کیون اپنے حق مین بد دعا لیتا ہی کیون مصیبت زدون پر ستم کرتا ہی کیون اتنا سر اُٹھاتا ہی ارے موذی
کیون بل کی لیتا ہی خدا تیرا زور ڈھائے تیرا سر کھجلائے رسّی کی طرح تیرا بل نکلے یہ کیا ستم ہی کوئی
مُردے پر بھی جور کرتا ہی ہائے نشان میرے بچے کی قبر کا کیون مٹاتا ہی ارے اُسنے تیرے ساتھ
کیا برائی کی ہی وہ تو چین سے اپنی قبر مین سو رہا ہی ارے اسقدر اہل شہر مین کوئی منع کرنے والا نہین یہ
کیسا اندھیر ہی لوگو یہ دن ہی کہ رات مجکو دکھائی نہین دیتا ہی ارے اسوقت کوئی اُسکا عزیز نہین ہی
ورنہ یہ ستم کرنے پاتا یہ کس نے رائے دی ہی الٰہی کرے یہ سب کے سب خاک سیاہ ہون ایک تو ملک
لے لیا دوسرے اُسپر یہ ستم مین تو سنتی تھی کہ عہدنامہ تحریر ہوا ہی تب اہل شہر نے اطاعت کی ہی اُس عہدنامہ مین
یہ بھی شرط ہی کہ میرے نور نظر کی قبر کا نشان مٹا دے لو واری اب تمھارے استخوان بھی اس شہر سے
جاتے ہین واری تمکو یہ شہر اسقدر مرغوب تھا کہ تم جب زخمی ہو کر آئے تھے تمنے وصیت کی تھی کہ مجکو دادا جان
کے پاس نہ روانہ کرنا اگر مین مرجاؤن تو میری لاش اسی شہر مین جو مسجد میری عبادت کرنے کی ہی اُسکے
برابر دفن کرنا کیونکہ یہ مسکن میری ولادت کا ہی مجکو اس سے بہت محبت ہی گو کہ بابا جان اُسی مقام پر
دفن ہین اُنکا پہلو ملتا مگر جہان ولادت ہوئی اُسی مقام پر شہادت بھی ہو اور دفن بھی ہو تاکہ لوگ آکر دیکھا
کرین اور کہین کہ یہ کسی بہادر کی قبر ہی مین نے موافق تمھاری وصیت کے کیا اور خود بھی خیال کیا کہ اگر
میرے بچے کی لاش خانہ کعبہ چلی گئی تو مین اُسکی قبر کیونکر دیکھا کرونگی بس مین نے اس مقام پر دفن کیا یہ
طریقہ اُسدن سے مقرر کیا کہ چوتھے روز آکر تیری قبر دیکھ جاتی تھی ری واری اب مین کسکی قبر دیکھنے کو
آیا کرونگی اُسکا تو نشان ہی مٹا جاتا ہی اے خدا مجکو موت دے کہ مین یہ خبر نہ سنون کہ مقبرہ کھد گیا ملکہ یہ
کہتی ہی اور روتی ہی خاک سر پر ڈالتی ہی اپنے سر کے بال کھولدیے ہین منھ کعبہ کی طرف کرکے کہہ رہی ہی
اے حمزہ صاحبقران آیئے میرے بچے کی قبر کو بچایئے اس کافر کو قتل فرمایئے اسنے بہت سر اٹھایا ہی
میرے بچے کے مقبرے کو کھودنے آیا ہی یہ ستم تازہ زیر گردون آپ کے پوتے کی قبر پر ہوتا ہی کہ جسکے
لیے سارا شہر روتا ہی کسی کو اپنے شہر سے روانہ فرمایئے کہ وہ آکر اسکو سزا کو پہونچائے سوا آپ کے اور کون
خبر لینے والا ہی اسکا باپ بھی مرگیا ہی فرزند کا کہین نشان نہین کہ کہان ہی اسوقت بد مین کون خبر لے
اے عملشاہ تم ہی قبر سے اُٹھکر آؤ اپنے فرزند کی قبر بچاؤ ہائے میرے بچے کی قبر کا نشان اس شہر سے
مٹتا ہی اب کسکی قبر پر جایا کرونگی کسکی قبر گلے سے لگایا کرونگی اسی سبب سے مین ترکستان نہین گئی کہ مین وہان
کہان اپنے دلبند کی قبر پاؤنگی خدا اُس کافر کو گور نہ نصیب کرے جو میرے بچے کی قبر کھودے الٰہی کرے
اُسکو کتے کوّے کھائین اُسکا ایک ایک عضو جدا کیا جائے جو میرے بچے کے استخوان کو تکلیف دے
اے خدا مین صبر کرون تو نہ صبر کرنا اس ظلم کی اُسکو سزا دینا تو بڑا منتقم حقیقی ہی تو کسی کا ظلم گوارا نہین کرتا ہی
ظالم کو سزا دیتا ہی تیرے بندے کی قبر پر یہ ظلم ہوتا ہی کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ وہ اس فعل سے باز آئے
ملکہ یہ باتین کرتی ہی ملکہ کے بین کرنے سے اور رونے سے تمام خواصین بھی رونے لگین تمام محل مین ایک
حشر برپا ہوگیا ہر ایک ارزنگ کو کوسنے دے رہی تھی اور رو رہی تھی کہ یکایک ملکہ اُٹھی اور طرف
محل کے پھاٹک کے چلی کہ مین خود جاکر اپنے بچہ کی قبر کو بچاؤنگی اُس مردے کو قتل کرونگی یا اپنی جان
دونگی دیکھون کہ وہ کیونکر مقبرہ کھودتا ہی چلی تھی کہ خواصون نے ملکہ کو پکڑ لیا اور کہا کہ ملکہ یہ کیا
خیال ہی نامحرمون مین نکلی جاتی ہو صاحبقران جو سنین گے تو ناراض ہونگے یہ بدنامی کیون گوارا کرتی
ہو کہ صاحبقران کی بہو عملشاہ کی زوجہ باہر نکل آئی ملکہ تم اسوقت تو باہر نکلین نہین کہ جب وارث

قتل ہونے کی خبر آئی ملکہ نے کہا کہ اسوقت میرے پردے کا رکھنے والا غیور میرا پیارا موجود تھا اب کون
ہے خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ عالم تم اسوقت تو نکلی نہین کہ جب تمھارے فرزند کی لاش گھر سے نکلی
ہے یہ کیا کرتی ہو ذرا دل کو روکو خدا پر نظر رکھو کہ وہ مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کریگا ملکہ نے
کہا کہ اسوقت بھی یہ خیال تھا کہ میرے بچے کا نام بدنام نہو کہ قاسم کی ماں گھر سے نکلی اب جب
اسکی قبر کھدتی ہے اور اسکے استخوان بیرون شہر پھینکے جاتے ہین تو مین گھر مین بیٹھ کر کیا کرون جہان اسکے
استخوان ہونگے اسی مقام پر خورشید بھی ہوگی انکو گلے سے لگا لیگی اپنی گود مین لیگی اور یونہین سر و پا
برہنہ خانہ کعبہ کو جاے گی صاحبقران سے فریاد کریگی کہ آپ کے پوتے کی قبر پر اس ارزنگ
نے ظلم کیا ملکہ نے یہ اس طور سے کہا کہ ہچکی بچکیان بندھ گئین ایک دریاے اشک تھا کہ سب کی
آنکھون سے روان تھا ہنگامہ حشر عیان تھا مگر ملکہ کو کسی نے چھوڑا نہین کوئی کمر سے لپٹ گئی
کوئی قدمون پر گر پڑی کوئی ہاتھ جوڑنے لگی کوئی مثل بسمل گر کر تڑپنے لگی جب ملکہ مجبور ہوئی تو مقبرے
کی طرف منہ کرکے یہ کہنے لگی کہ ای بھیا ملک قاسم یہ ماں تیری نصیبون جلی مجبور ہے کہ کیا کرے کیونکر تیری
قبر بچاے کوئی نہین آسکتا ورنہ مین آکر تیری قبر کو گلے سے لگاتی اور کہتی کہ اسی قبر کے ساتھ
میری بھی گردن کاٹ لو پہلے مجکو قتل کرو اسکے بعد قبر کھودو مین تو یہ قصد کرکے چلی تھی مگر ان کمبختون
نے روک لیا ای فرزند تم شکایت نہ کرنا کہ ماں نے میری قبر نہ بچائی بھیا میرا کوئی سواے تیرے وارث
نہین ہے جب تو مر گیا مین بے وارث ہو گئی دنیا مین کوئی کسی کا نہین ہے یہ ماں بدنصیب کسکو بلاے
کون اسوقت میرے کام آے نہ تو کوئی بچانے والا ہے نہ کوئی خبر لینے والا مین تیرے نام پر اپنی زندگی
بسر کر رہی تھی ای فرزند یاد رکھنا ادھر خبر آئی کہ قبر کھد گئی یہ تیری ماں بھی اسی وقت مر گئی ہے ذرا ای
جان دونگی ادھر تیری قبر سے تیرے استخوان نکلینگے ادھر محل سے میرا جنازہ کیونکہ ایسی زندگی پر خاک ہے
کہ ماں زندہ ہو اور بیٹے کی قبر کھد جاے کیا غضب کی بات ہے مجکو تو اسی دن مر جانا تھا جبکہ وارث
کے قتل ہونے کی خبر آئی تھی مگر سخت جان تھی تیرا داغ مقدر مین بدا تھا کہ مجکو بھی رووُن وہ بھی ہوا
پھر بھی نہ مری زندہ رہی یہ صدمہ نصیب مین کاتب ازل نے خط پیشانی مین قلم قدرت سے روز جبین
پر تحریر کر دیا تھا کیونکر مرتی ای فرزند مین از حد مجبور ہون کیونکہ تیری قبر تک آون ملکہ یہ کہتی ہے اور
روتی ہے پچھاڑین کھا کھا رہی ہے خواصین عرض کرتی ہین کہ ملکہ دعا کرو شاید یہ ظلم نہو ملکہ
فرماتی ہے کہ صاحبو میرے پاس سے ہٹ جاؤ مجکو رونے دو مین رو رو کر اپنی جان دونگی کبھی
نہ مانونگی مجکو رونے کو منع نہ کرو مین کوئی قیدی نہین ہون خیر تمھارے کہنے سے مین نے
یہ امر منظور کر لیا کہ گھر سے نہین نکلی مگر رونا نہ موقوف کرونگی تمکو کیا خبر جو میرے قلب کا
حال ہے سینے مین دل تہ و بالا ہے تمکو اپنی پڑی ہے کہ ملکہ نہ روؤ دعا کرو بیبیون ذرا تمھین دعا کرو
شہر کردگار کو پکارو خدا کو انکا واسطہ دلاؤ کوئی تو میری رفاقت ادا کرے ارے کوئی بی بی کی پڑیا مانے
کوئی صحنک کوئی رتجگہ کوئی کونڈے کھڑی ہوئی میرا منہ کیا دیکھتی ہو انھون نے عرض کیا کہ ملکہ آپکے
فرمانے کی کیا ضرورت ہے ہم پہلے ہی سب کچھ مان چکے ہین کوئی بات ہمنے باقی نہین رکھی ہے یہان تو ملکہ کا
یہ حال ہے اور خواصین بھی بیقرار ہین کہ اسوقت خواجہ حسین اسطرف آنکلے تھے کہ یہ شہر خاور مین
اسوقت بوقت سہ پہر پہونچے سرا کو تلاش کرتے ہوئے کیونکہ یہ کبھی اس شہر مین نہ آے تھے شہر کو جو
ویران دیکھا چونکہ اسکی آبادی کی تعریف سن چکے تھے یہ حیران حیران پھرتے پھراتے اسی مقام پر پہونچے

اس گریہ وزاری کی صدا سنکے انکا بھی دل بیقرار ہوگیا چونکہ شام بہت قریب تھی یہ اُس مقام پر ٹھہر نہ سکے وہان سے
آگے چلے تو دیکھا کہ ایک سرا نظر آئی مگر وہ بھی ویران یہ اُس سرا مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ تمام کمرون
مین قفل پڑے ہوے ہین چند بھٹیاریان بیٹھی ہوئی ہین مگر پریشان انھون نے جو یہ حالت دیکھی قصد
کیا کہ یہان سے واپس چلین اپنے ہمراہی کے لوگون سے کہا کہ یہان کوئی مقام قیام کرنے کے لیے
نہین ہی ہم اس شہر مین ایک مرتبہ آے تھے جب تو یہ بہت آباد تھا اب تو ویران معلوم ہوتا ہی گو یہ اسلام آباد
ہی مگر اسکی بربادی و ویرانی کا سبب نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا یہ ہی گفتگو کر رہے تھے اور قصد تھا کہ واپس چلین
کہ بھٹیاری نے دیکھا کہ بہت سے آدمی تجارت پیشہ سرا مین آے ہین مگر مرد مسلم معلوم ہوتے ہین شاید
مقام فروکش ہونے کا تلاش کرتے ہین اسنے یہ خیال کرکے صدا دی کہ میان مسافرون آؤ ہم آپ کے واسطے
مکان خالی دینگے خواجہ حسین مع اپنے ملازمون کے اُسکے قریب آے اُسنے کہا کہ کیا آپ کو درکار ہی خواجہ
نے کہا کہ کئی کمرے درکار ہین ہمارے ساتھ مال بہت ہی اور سامان باربرداری بھی ہمراہ ہی اُسنے جواب
دیا کہ جسقدر کمرون کی آپ کو ضرورت ہو یہان موجود ہین خواجہ نے پانچ کمرے لیے بھٹیاری نے
پلنگ لاکر حاضر کیے خواجہ حسین نے تمام مال اُتروایا اچھا ہاسے رکھا مرکب و شتر سب صحن مین سرا
کے باندھے گئے ملازمون نے خواجہ کے لیے پلنگ بچھایا اُسپر فرش کیا بعدہ اپنے اپنے بستر لگائے جو کہ
کھانا پکانے پر مقرر تھے وہ کھانا پکانے لگے جب خواجہ اطمینان سے بیٹھے تو نوکرون سے کہا کہ بھٹیاری
کو بلاؤ ہم اُس سے شہر کا حال دریافت کرینگے وہ جاکر بلا لایا بھٹیاری جو آئی خواجہ حسین نے اس سے
دریافت کیا کہ ای بھٹیاری یہ شہر تو خوب آباد تھا اب جو مین دیکھتا ہون تو ویران نظر آتا ہی اسکا کیا سبب
ہی وہ بھٹیاری یہ سُن کے زار زار مثل ابر بہار کے رونے لگی خواجہ اور پریشان ہوے کہا کہ ای بوا کچھ
سبب تو بیان کر اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ ای میان سوداگر کیا بیان کرون کہا یہ شہر اب نہین
آباد ہی بلکہ پیشتر سے زیادہ آباد ہی مگر ہان آج سے اسکے آباد رہنے کا شک ہی کیونکہ ایک بلا ایسی
نازل ہوئی ہی کہ جسکے سبب سے اسکی آبادی ساتھ ویرانے کے بدل جائیگی اور اسکے باشندون کی
مسلمانی ساتھ کفر کے مبدل ہوگی آجتک تو یہ شہر اسلام آباد تھا اب یہ کفر آباد ہو جائیگا اگر کوئی تلاش
کریگا کہ کوئی مسلمان ملے تو نہ ملیگا خواجہ نے کہا اسکا کیا سبب کیونکہ یہ ملک تو ملک قاسم کا ہی گو وہ
انتقال فرما گئے ہین مگر خدا اُنکے ورثا کو تا صد و سی سال سلامت رکھے کہ جنکے سبب سے اُنکا نام برقرار
ہی وہ کیون کفر آباد ہونے دینگے خدا ایرج نوجوان رستم عالی شان شہریار عالی وقار کو صحیح و تندرست
رکھے کہ جو کہ اس وقت جرأت و شوکت مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اپنے اپنے وقت کے رستم و
سہراب ہین دوسرے ہردو صاحبقران کہ جنکی نہیب شمشیر سے تمام عالم کانپتا ہی شیرون کو صحرا مین جنکا اسم
مبارک سُن کے غش آتا ہی جنھون نے آب شمشیر سے ضلالت کفر کو پاک و صاف کیا اور علم اسلام
کو بلند کیا اور جو کہ گمراہ تھے اُنکو راہ ہدایت دکھلائی صحراے ضلالت سے نکالکر سرچشمۂ ہدایت
پر پہونچادیا ان صاحبون کی موجودگی مین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ کفر آباد ہو اُسنے کہا یہی تو سبب ہی کہ اُن
صاحبون کو یہان کی حالت کی بالکل خبر نہین ہی کہ یہان کے باشندون پر کیا گذرتی ہی اور کیا کہین ہم سب کے
سب ایک حالت تباہی مین مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ بیان تو کرو مین بھی تو سنون تب اُس بھٹیاری نے
ابتدا سے حال کہنا شروع کیا ارزنگ کا لشکر کشی کرکے آنا بہرام کا مقابلہ کرنا بہرام کا شکست کھا کر
گرفتار ہونا تومان فرزند بہرام کا تمام ناموس و خزانہ لیکر یہان سے فرار کرنا سواے خورشید خاوری

نادر ملک قاسم کی وہ تو یہان باقی رہین تھین اور باقی کل محلات ہمراہ تومان چلے گئے تھے خواجہ نے کہا
کہ وہ کہان تشریف فرما ہین اُسنے اُس مقام کا نشان دیا خواجہ نے خیال کیا کہ مین تو اُسی مقام پر
گیا تھا وہان تو ایک کہرام مچا ہی بھٹیاری سے کہا کہ جب مین سرا مین آتا تھا تو میرا گذر اُس محل کے قریب
جبکا تو نشان دیتی ہی کہ وہ ملکہ عالم مادر ملک قاسم کا محل ہی اُس محل سے تو اسقدر صداے گریہ بلند تھی
اور ایسی دردناک تھی کہ مین اُس مقام پر نہ ٹھہر سکا دل پریشان ہوگیا ادھر کو چلا آیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا
کسی جوان رعنا کا انتقال ہوا ہی اُسکو سب رو رہے ہین کیا کوئی اُس محل مین مر گیا ہی بھٹیاری نے
کہا کہ آج کل کی حالت اُس امر سے بہت بدتر ہی کہ کوئی مرجاے وہ تو پھر بھی اس حال سے بہت اچھی
حالت ہی ملکہ پر تو واقعی کوہ غم ٹوٹا ہی جو حالت ہو بچا ہی یہ پیرانہ سالی اور اُسپر یہ رنج و غم کے فوج کی
کشور دل پر چڑھائی اُنھین کا کام ہی جو اس قدر صبر کیا ہان اگر پورا قصہ سنیئے اسمین آپکو ملکہ کے رونے
کا بھی حال معلوم ہوجائیگا جب تومان مع ناموس و خزانہ نکل گیا ارزنگ داخل شہر ہوا قتل عام شروع
کیا اہل شہر نے جمع ہوکر امان طلب کی اُس کافر نے امان دی اور کہا صبح کو حاضر ہو ہم تمھاری بابت
حکم دینگے یہ حکم دیکر وہ مرتد مع اپنے سردارون کے داخل عمارت شاہی ہوا کچھ سپاہ بیرون شہر
رہی کچھ اندر شہر کے اُتری نہ معلوم رات کو کیا واقعہ ہوا سب اہل شہر جو بوقت سحر در دولت پر
گئے تو معلوم ہوا کہ ارزنگ بیمار ہوگیا ہی دربار نہ کریگا جب وہ دربار کریگا تو آپ لوگون کی
طلبی ہوگی تھوڑے دنون تک اُسنے دربار نہین کیا ہم لوگ اُسی طور سے آباد رہے اتفاق سے
کل حکم ہوا کہ خداوند یعنی ارزنگ دربار کرینگے سب اہل شہر حاضر ہون آج صبح کو دربار ہوا بھٹیاری
نے کل حال عہدنامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ وہ مرتد آج سپہر کو سوار ہوکر جو شہر کی گشت کو
نکلا اتفاق سے مقبرے پر ملک قاسم کے پہونچا جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ اُنکا ہی یہ سُن کے
اُسکو غصہ آیا اور اُسنے اُسکے کھدنے کا حکم دیا یہ خبر جب اہل شہر کو ملی سب کے سب اس قصد سے
گئے ہین کہ اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل نہ کریگا تو ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے تا حیات اپنے
مقبرے کو کھدنے نہ دینگے اس سبب سے تمام شہر ویران معلوم ہوتا ہی اور کوئی شہر مین نہین ہی اس امر
سے تمام ادنی و اعلی بگڑ گئے ہین کیونکہ وہ اپنے عہدنامے سے پھر گیا اور خلاف شرطنامہ کرنے لگا یہ سبب
ہی کہ شہر خالی ہو ہر ایک از قسم مرد سے گیا ہی سواے عورتون کے شہر مین کوئی مرد نہین ہی کیا رئیس
کیا غریب کیا مسافر کیا صاحب پیشہ کیا غیر پیشہ سب اُس مقام پر ہین ملکہ کے رونے کا یہ سبب ہی کہ اُنکے
فرزند کا مقبرہ کھدتا ہی وہ کیون نہ روئین اور اپنی حالت تباہ کرین اب تو تمکو شہر کی ویرانی کی حالت معلوم
ہوئی یہ سُن کے خواجہ کے ہوش جاتے رہے اور رونے لگے اور کہا کہ افسوس یہ دونین دمون
کے نہ ہونے سے یہ تباہی ہی افسوس کیا دنیا کا کارخانہ ہی کہ ہر گھڑی نیا طور ہوتا ہی کوئی مقام آباد ہوتا ہی
کوئی ویران کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی افسوس ہی کہ کفار خوش ہون اہل اسلام پر تباہی آئے ہر گھڑی
فلک کی نئی گردش ہی ہر ساعت وہ نئے طور سے رنگ بدلتا ہی کیا برا وقت آگیا حیف ہی کہ کفار یون ظلم
کرین اور کوئی خبر نہ لے کیا پھر کوئی نیا طور ہونے والا ہی اہل اسلام پر ادبار آنے والا ہی کہ کفار کا یہ زور
ہی اور طریقہ یہ اختیار کیا ہی ابھی تو بہادرون سے زمانہ خالی نہین ہوا ہی خدا اُنکو سلامت رکھے کہ جنکے
سبب سے مذہب اسلام کی یہ رونق ہی اگر اُنکو خبر ہوجاے تو کیا طاقت اُس مرتد کی ہی جو یہ مقبرہ کھود
سکے اُسکے خود تصرتن کو وہ تلوارون سے گرا دینگے اس ملک اور صاحب مقبرہ کے وارث وہ بزرگ

زندہ مین اگر وہ نہ ہوتے تو یہ امر تھا کہ کون ہی جو جبر سے کیون اسنے اسقدر ظلم پر کمر باندھی ہی یہ کہکر خواجہ نے اپنے نوکرون سے کہا کہ تم مین سے چند آدمی یہان رہین باقی میر کے ہمراہ چلین مین بھی اُس مقام پر جاؤنگا دیکھون تو کہ کیا ہوتا ہی اگر مقبرہ کھُد گیا تو مین بھی ضرور اپنی جان دونگا ہر ایک پر اُن لوگون کے احسان ہین کوئی انکے احسان سے بچا نہین ہی ان سب کے سبب سے ہم راہ نجات پر پہونچے ہین ورنہ تمام عمر گمراہ رہتے اسی حالت گمراہی مین دنیا سے جاتے یہ کہکر اپنے غلامون کو ہمراہ لیکر طرف مقبرے کے چلا اسکو تو راہ مین رہنے دیجیے پہلے حال اُس مقام کا سُنیے کہ جہان ارزنگ موجود ہی اور حکم دے رہا ہی کہ مقبرہ کھودا جاوے اور سب اہل شہر چلے آتے ہین ابھی اہل شہر نہین پہونچے ہین کہ اسلم و دیلم چین بر جبین روبرو ارزنگ کے پہونچے یہ مردود تخت رکھوائے ہوئے اُسپر بیٹھا ہی اور سب سردار کرسیون پر بیٹھے ہین اُسی مقام پر دربار آراستہ ہی کہ اسلم و دیلم جو پہونچے یہ بھی برابر تخت کے کرسیون پر بیٹھ گئے اور ارزنگ کی طرف مخاطب ہو کر دیلم نے کہا کہ اے خداوند مین نے سُنا ہی کہ آپکا قصد ہی کہ ملک قاسم کا مقبرہ کھدوایے یہ کیا خیال آپ کے دل مین پیدا ہوا ہی یہ ہمیں بخوبی ثابت ہی کہ یہ مرد مسلم اور بڑا مرشد تھا ضرور اسنے خداوند کے باپ دادا کو تکلیفین دی ہین مگر اب وہ مرگیا تو اُسکے مقبرے سے عوض لینا بالکل خلاف عقل و دانائی ہی کوئی بھی مرد عاقل مردے سے عوض لیتا ہی جو کہ بالکل بے حس و حرکت ہو دوسرے آپ کو یہ لازم نہین ہی کہ آپ خلاف عہدنامہ کرین جو کہ باہم آپ کے اور اہل شہر کے تحریر ہوا ہی یہ کیا طریقہ ہی کہ بوقت سحر تو اپنی استنے بڑے مجمع کے روبرو وہ اقرار کیا ہو اور پھر خلاف اُسکے کیا جاوے یہ امر بالکل خلاف شرافت اور مردی کے ہی جو کہ آپ کرتے ہین اس امر مین صورت فساد نظر آتی ہی ابھی پورے طور سے تسلط نہین ہوا ہی کہ آپنے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ جسکے سبب سے ایک فساد عظیم کا سامنا معلوم ہوتا ہی ضرور یہ امر خلاف اہل شہر کے ہوگا وہ ضرور فساد کرینگے اور در واقعی یہ امر بالکل خلاف ہی کہ کسی کے مقبرے کو جو کہ اُنکے آقا اور مالک کا کوئی کھدوا دے اور وہ نہ بولین بدین سبب وہ پہلے ہی سے اقرار نامہ تحریر کرا چکے ہین جس مین یہ بھی شرط ہی کہ ہم کوئی تمھاری عمارت شاہی یا مساجد یا مقبرہ یا مدارس سے غرض نہین رکھین گے اُسکا تمکو اختیار ہی پھر اُسی پر دست اندازی کی جاوے یہ کیونکر وہ لوگ گوارا کرینگے ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ آپکو چند لوگون نے اس امر پر اغوا کیا ہی وہ آپ کی جان و مال کے دشمن ہین اور آپکی ترقی کے خواستگار نہین ہین اس امر مین دو سبب ہین کہ جو اُنکو منظور ہین ایک تو یہ کہ آپکے اور اہل شہر کے فساد ہو اور کشت و خون ہو دوسرے یہ کہ اہل اسلام کی ذلت ہو اور وہ بذلت و خواری آپ کے ہاتھ سے نکلے جائین یہ تو ہمکو بھی منظور ہی کہ کسی طور سے اُنکا استیصال ہو اور ہمارا ڈنکا بجے مگر ہر کام کے لیے ایک طریقہ ہوتا ہی اور ساتھ تدبیر کے وہ انجام پاتا ہی یہ امر خیال کرنے کے قابل ہی کہ ابھی تو عالم عالم مسلمان ہو رہا ہی اور اُنکی کثرت ہی اگر اُنکو خبر ہوگی اور سب ایک مرتبہ اُٹھ کھڑے ہوگئے تو بڑی خرابی ہوگی کسکو کسکو جواب دیجیگا اور کس کس سے مقابلہ کیجیے گا ایک شہر جو فتح کر لیا تو کیا تمام ممالک اسلام پر قبضہ ہوگیا ایسے ایسے بہت سے ملک پڑے ہین کہ جنکے قبضہ سے نکل جانے سے کوئی نقصان نہین ہی وہ یہ خیال کرینگے کہ جب ہم قصد کرینگے فوراً قبضہ کر لین گے اس ملک پر آپکا قبضہ ہونے سے تو کوئی اُنکو خیال نہ ہوگا مگر جب وہ یہ سنین گے کہ مقبرہ کھودا گیا تب ضرور اُنکو خیال ہوگا اس وقت لشکر کشی ہوگی اور ہر طرف سے سپاہ کی چڑھائی ہوگی آیندہ آپ کو اختیار ہی ہماری جو راے مین آیا عرض کیا یہ تقریر ارزنگ نے سُن کے کہا کہ مابدولت کو نہ اہل شہر سے خوف ہی نہ اہل اسلام

سے اگر وہ لشکر کشی کرکے آئے تو میرا کیا بنا لینگے مین خود اُنپر لشکر کشی کرونگا اُنکی کیا مجال جو وہ میرا مقابلہ کرسکین یہ بالکل خلاف ہے اب وہ بات نہین ہے نہ لقا کی خدائی ہے نہ زمرد کی نہ مین ویسا خدا ہون کہ اہل اسلام سے خوف کرون اور اُنسے ڈر کر اپنے قصد سے باز رہون وہ زمانہ گذر گیا اب اُنکا وہ زور نہین رہا اب میری خدائی کا زمانہ ہے بھلا میرا کوئی کیا مقابلہ کریگا اور کیا مجادلہ کریگا اگر اہل شہر فساد کرینگے تو میرا کیا کرلین گے مین اُنسے خوف نہین کرتا ہون اپنی سزا کو پہونچین گے اور سب کو مین ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کرینگے یہ سُن کے دیلم تو خاموش ہوگیا اور دل مین کہا کہ یہ اغوا کیا ہوا سخنگان کا ہے مگر اسلم نے کہا کہ اے خداوند یہ امر تو بالکل آپ کے قول کے خلاف ہے آپ کے ہمراہ وہی لشکر ہے جو کہ ہمیشہ لشکر اسلام سے بھاگا کیا ہے اور کوئی قوت آپ کو ایسی نہین ہے جسکے سبب سے آپ اُنکا مقابلہ کرین ابھی کل کی بات ہے کہ بڑے زور و شور سے میان مخمور لشکر لیکر خانہ کعبہ پر گئے وہان تک اُنکو پہونچنا نہ نصیب ہوا راہ مین ایک چھوٹا سا قلعہ ملا اُس سے جو نوبت مقابلہ کی آئی باوصفیکہ راہ مین ایک اور بادشاہ کو اپنا شریک کرلیا تھا کہ وہ بھی چار لاکھ سے شریک ہوا تھا اُسکا بڑا شہرہ تھا مگر یہ دونون ملکر اُس صاحب قلعہ کا کچھ نہ کرسکے اور شکست کھا کر بھاگے مخمور کو تو پھر یہان آنا نہ میسر ہوا اور نہ اُس بادشاہ کو اپنے ملک واپس جانا نصیب ہوا صرف دونون لشکر اپنے اپنے مقام کو واپس گئے اُس وقت خداوند نے اُنکی مدد نہ کی یہ بخوبی ثابت ہے کہ یہ ساری فتنہ پردازی سخنگان کی ہے کہ اُسکو اُن لوگون سے از حد عداوت قلبی ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی صورت سے یہ امر ہو کہ فساد ہو اور کشت و خون ہو یہ تو اُسیکا سارا فساد ہے دیکھیے سمجھ بوجھ کر حکم دیجیے ہمارے کہنے پر عمل کیجیے ہم آپ کے خیر خواہ ہین اور یہ نہین چاہتے ہین کہ فساد ہو جبتک کہ بالکل آپ کو قوت حاصل نہو اُس وقت تک ہم یہ راے نہ دین گے کہ آپ ایسے کام کرین کہ جس امر سے فساد ہو یہ جو اسلم نے کہا سخنگان نے کہا کہ آپ لوگون کی تو اُنسے قرابت ہے اور اپنی قرابت کا پاس کرتے ہین آپ مین خون ملا ہے یہ اُسی خون کا سبب ہے جو اس وقت آپ لوگ سفارش کر رہے ہین خداوند کوئی اہل شہر کے تابعدار نہین ہین اُنکی رعایا نہین ہین جو خداوند کا جی چاہے گا وہ کرینگے ضرور مقبرہ کھدے گا اگر اہل شہر فساد کرینگے تو کرین کیا خوف ہے خداوند کے ہمراہ لشکر کثیر ہے بڑا جم غفیر ہے کوئی خوف کا مقام نہین ہے ارزنگ نے کہا کہ ہان مین ضرور مقبرہ کھدواؤنگا یہ سُنکے اسلم و دیلم نے اپنے اپنے دل مین کہا کہ ضرور اسکے ادبار کا زمانہ آیا ہے ابھی اچھی طور سے قبضہ نہ ہونے پایا تھا کہ یہ فساد اسنے برپا کرنا چاہا ہے باہم اشارے کیے کہ ہم بھی شریک اہل شہر ہین یہی باتین ہو رہی تھین ابھی تک کوئی خبردار نہین آیا تھا کہ شہر کی طرف سے غل و شور کی صدا آئی اب جو دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہے اور کیسا شور ہے ارزنگ بھی یہ صدا سنکے سر اٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ شہر کی طرف سے لوگ جوق جوق انبوہ انبوہ چلے آتے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین کوئی نکوئی حربہ ہے اور یہ کہتے چلے آتے ہین کہ اگر مقبرہ کھُد گیا ہو تو مار دو مرتد کو اور ہزار ہا گالیان دیتے ہوے آتے ہین کہ ہمنے ایسا خدا نہین دیکھا کہ جو اپنے قول سے پھر جاے ارزنگ بادشاہ نہین ہے یہ کوئی بدقوم ہے کہ صبح کو ہم سے عہد کیا اس وقت خلاف عہد کرتا ہے یہ امر سلف سے آج تک کسی بادشاہ نے نہین کیا کوئی بادشاہ پیمان شکن نہین ہوا پیمان شکنی خلاف شان بادشاہت ہے اگر ارزنگ نے ہمارے کہنے کو مان لیا تو خیر ورنہ ہم ضرور مقابلہ کرینگے ہم تو پہلے ہی اطاعت نہین کرتے تھے مگر ہمکو تو مجبور کیا گیا کہ تمکو اطاعت کرنی پڑے گی ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ ارزنگ کبھی اپنے قول و قرار پر قائم نہین رہیگا کیونکہ چند مفسد اُسکے ہمراہ ہین جو کہ اُسکو فساد پر آمادہ کرینگے سخنگان ایسا مفسد ہمراہ

ہی یہ کہتے ہوئے لوگ مقبرے کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اُنکے اس کلام پر ارزنگ کو اور غصہ آیا اور
برہم ہونے لگا اور کہنے لگا کہ جلد تبر و ارون کو لاؤ دیکھوں اہل شہر میرا کیا کر سکتے ہیں یہ تو حکم دے رہا ہی
اور اہل شہر چلے آتے ہیں یہ حالت ہی کہ اب تو جہان تک نظر کام کرتی ہی سوائے اہل شہر کے اور کوئی نہیں
نظر آتا ہی اور ایک شور و غل ہی اُسی مجمع مین ملکہ خورشید خاوری کے بھی ملازم ہیں کہ اس عرصہ مین وہ عمائد
شہر کہ جن سے عہد و اقرار ہوا تھا پہونچے اہل شہر کے مجمع کو دیکھکر اُنکی تقریر کو سُن کے یہ لوگ اپنی جانوں پر
کھیل کر اس مقام پر آئے کہ جہان ارزنگ بیٹھا ہوا تھا یہ لوگ جب قریب ارزنگ پہونچے اُنہوں نے
قصد کیا کہ ہم پاس ارزنگ کے جاکر گفتگو کریں کہ تختگان نے انکو آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ بھی
اسی امر کے لیے آتے ہیں کہ ارزنگ کو منع کریں شاید یہ قریب آکر منع کریں اور ارزنگ نہ مانے اور یہ حملہ
کریں تو خرابی ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اُسی مقام پر روکو یہ خیال کر کے کہا کہ اُسی مقام پر ٹھہرو اور جو کچھ کہنا ہو
اُسی مقام پر سے کہو کوئی قریب آنے کی ضرورت نہیں ہی یہ سُن کے اُن لوگوں نے کہا کہ ہم تو قریب آکر
گفتگو کرینگے ہم سب اپنی جان پر کھیل کر آئے ہیں یہ سارا فساد کیا ہوا تیرا ہی ہم ضرور قریب آکر گفتگو کرینگے یہ سنکے
اسلم و دیلم نے کہا کہ کیا حرج ہی آنے کیوں نہیں دیتے ہو سچ تو ہی کہ اتنی دور سے وہ کیا کلام کرینگے تختگان نے
ارزنگ سے کہا کہ آنے دو ہم بھی تو سنیں کہ کیا کہتے ہیں یہ لوگ قریب ارزنگ پہونچے سلام کیا اور کہا کیوں آپنے ہمکو یاد فرمایا
ہی ارزنگ نے کہا کہ مین نے نہیں یاد کیا ہی جس نے یہ تم سے کہا وہ دروغ گو تھا مین تمکو کیوں
طلب کرتا عمائد شہر نے عرض کیا کہ ہمنے سنا ہی کہ خداوند نے قصد مقبرہ ملک قاسم کے کھدوانے کا کیا ہی اور
یہی سبب ہماری طلبی کا ہی لہذا جو کچھ ہم عرض کریں اُسکو سماعت فرمائیے ارزنگ نے کہا کہ کیا بیان کرتے ہو
اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری عرض یہ ہی کہ بادشاہ ہو کر آپ کو یہ نہیں لازم ہی کہ آپ خلاف عہد کریں ہم رعایا
ہو کر تو عہد پر قائم رہیں اور آپ والئ ملک ہو کر خلاف عہد ہوں یہ عہد نامہ موجود ہی اسکو ملاحظہ فرمائیے کہ اسمیں
ہمارے آپ کے بیچ کن کن امروں کا اقرار ہوا ہی اُسکے ہم بھی پابند ہیں اور آپ بھی ارزنگ نے یہ سُن کے
جواب دیا کہ اسکے پڑھنے اور دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہی مجھکو سب شرائط یاد ہیں اُن شرائط کی تم پابندی
کر سکتے ہو مین بادشاہ بلکہ خود خدا ہوں مگر مین اُسکی پابندی نہیں کر سکتا ہوں مین نے جو قصد کر لیا ہی اس سے
نہ پھرونگا اُس خاوری کی قبر کو ضرور کھدواؤنگا مین فساد سے نہیں ڈرتا ہوں اُن عمائد شہر نے عرض
کیا کہ اگر آپ نہیں ڈرتے ہیں تو ہم بھی اپنی جان دینے پر آمادہ ہیں کیونکہ ہمارا آپ کا مقابلہ کیا آپ حاکم ہم
رعایا کہیں حاکم اور رعایا سے مقابلہ ہوا ہی ہاں یہ ضرور ہی کہ جسقدر لوگ اس مقام پر موجود ہیں جب آپکے وہ سب
جب قتل ہو لین گے تو یہ مقبرہ کھدے گا اتنا ضرور ہوگا یہ عرض کیے دیتے ہیں کہ اب ہمسے بھی خدمت عالی مین
گستاخی ہوگی جب آپ اپنے عہد پر نہیں قائم رہتے ہیں تو ہم کیوں رہنے لگے ہم بھی اپنے عہد کو توڑ ڈالینگے
اور اسکے خلاف کرینگے اتنا امر اور ہماری جانب سے سُن لیجیے وہ یہ ہی کہ بھلا یہ کون سے مذہب مین روا
ہی کہ مُردے پر ظلم کیا جائے اگر وہ زندہ ہوتے تو البتہ یہ امر تھا یہ تو کسی مذہب مین نہیں روا ہی
خیال فرمائیے کہ جب یہ خبر تمام ممالک اسلام مین پھیلے گی اُس وقت یہ ہوگا کہ کل اہل اسلام لشکر کشی کرینگے
اُس وقت آپ کے لشکر کو دقت ہوگی آپ کو یہ زیبا تھا کہ جب کئی ملکوں پر قبضہ کر لیتے اُس وقت یہ حرکت
زیبا تھی ہم لوگ تو اپنی جان پر کھیلے ہوئے ہیں ہمکو کب یہ امر گوارا ہوگا کہ ہمارے آقا کہ جنکے سبب سے
ہم راہ ہدایت پر پہونچے اُنکے مقبرے کو کھدنے دیں اور ہم خاموش رہیں یہ تو کبھی نہوگا ہم لوگ پہلے تمام ہونگے
بیلچوں کے نیچے اپنے گلے رکھ دینگے جب ہم سب قتل ہو لین گے اُس وقت آپ کو اختیار ہی اب آپ صاف ف

سنین کہ ہماری زندگی مین اس مقبرے کا کھدنا دشوار ہی سواے عورتون کے اس شہر مین مرد کوئی زندہ نہ رہیگا جہان
ہوگا عورتین بھی کوشش کرینگی یہ جو ارزنگ نے سنا کہ اہل شہر کی طرف سے عمائد شہر یہ کہتے ہین اور انکا منشا
ہی کہ مقبرہ نہ کھدے ارزنگ نے کہا کہ ما بدولت تو کبھی اپنے قول سے نہ پھرینگے ضرور یہ مقبرہ کھدوائینگے
عمائد شہر نے کہا کہ اس قول سے تو آپ اپنے نہ پھرینگے اور اس عہدنامہ سے پھر جائین گے کہ جو کہ تحریری
اقرار ہی ارزنگ نے کہا کہ وہ کوئی اقرار نہ تھا یہ سن کے عمائد شہر نے کہا کہ اے اہل شہر بادشاہ اپنے اقرار سے
پھر گیا اب تم لوگ بھی اپنے اقرار سے پھر جاؤ ہم تمہارے شریک ہین یہ کہکر اس عہدنامہ کو چاک کرنے کا
قصد کیا اسیر اسلم و دیلم نے کہا کہ تم لوگ اقرارنامہ چاک کرو یہ نشانی ہی بادشاہ کے پیمان شکن ہونے کی
اور ہم بھی تمہارے شریک ہین مگر اس وقت تک توقف کرو کہ جبتک مقبرے پر بیلچہ نہ پڑے ادھر بیلچہ پڑا
ادھر ہمنے تلوار کھینچی یہ جو ارزنگ نے سنا ہوش اسکے ہوش جاتے رہے سختگان نے ارزنگ سے
کہا کہ خداوند دیکھئے اسلم و دیلم شریک اہل شہر ہو گئے اب بڑی خرابی ہوئی کیونکہ پہلے تو یہ بات تھی کہ اہل
شہر کے پاس کوئی لشکر نہ تھا مگر اب یہ امر ہی کہ اسلم و دیلم شریک ہوے تو انکا لشکر بھی ہی اسلم ساحر ہی بڑی خرابی
ہوگی ہمین اسلم و دیلم سے یہ امید نہ تھی کہ وہ شریک اہل اسلام ہونگے اسی گفتگو مین شام ہو گئی ادھر
عمائد شہر نے جو یہ پکار کر کہا کہ اب تم سب کو اختیار ہی اپنے اقرار سے پھر جاؤ ہم تمہارے شریک ہین جو کچھ ہو
پس تمام اہل شہر ریلہ کر کے طرف مقبرے کے چلے ارزنگ کے ہمراہیون نے قصد کیا کہ روکین یہ حال جو
ارزنگ نے دیکھا کہ فساد ہوا اور رات ہو گئی ہی اور میرا لشکر یہان پر موجود نہین ہی صرف تھوڑے آدمی میرے
ہمراہ ہین اور اہل شہر لاکھون ہین نوبت یہ ہی کہ میرے قریب تک موجود ہین جبتک میرے لشکر کو خبر ہو ہو
یہان میرا خاتمہ ہو جائیگا بڑی خرابی ہوئی اسلم و دیلم بھی برخلاف ہو گئے ہین جب یہ خبر لشکر مین جائیگی کہ اسلم و دیلم
بھی ارزنگ سے بگڑ گئے اور اسکے اور ارزنگ کے تلوار چل رہی ہی پس انکا لشکر بھی بگڑ جائیگا
اپنے اپنے مالک کے شریک ہو جائین گے یہ نوبت ہوگی کہ لشکر سے تلوار چلنے لگی مجھ تک لشکر نہ
پہونچے گا یہان میرا خاتمہ ہوگا کیا کرنا چاہیے پس سختگان سے صلاح کی کہ کیا کرون اسنے کہا کہ خداوند
اس امر کو اس وقت موقوف کرو کیونکہ بوقت سحر اسکا تدارک کیا جائیگا ابھی تک سردار بھی نہین آئے
ہین رات کو ہم آپ صلاح کر کے اسکا انتظام کرینگے بڑی خرابی یہ ہی کہ اسلم و دیلم کو کیونکر موافق کرین
وہ تو بگڑ گئے ہین یہ سن کے ارزنگ نے کہا کہ خیر اس وقت تو شام ہو گئی ہی خداوند بوقت سحر اس مقبرے کو
ضرور کھدوائین گے دیکھین کون روکتا ہی مین بسبب رات کے اپنے قصد کو فسخ کرتا ہون صبح کو انتظام
ہوگا دیکھون کس قدر اہل شہر اپنی جانین دیتے ہین یہ صرف دکھانے کی باتین ہین جب مقبرہ کھدنے لگیگا کوئی
بھی نظر نہ آئیگا یہ کہکر کہا کہ ہمارے رہنے قیام کرنے کے لیے ایک خیمہ اس مقام پر استادہ کیا جاے ہم یہان
سے بغیر اس مقبرے کے کھدوائے ہوئے نہ جائین گے جب سب مقبرہ کھدلے گا تب ما بدولت
یہان سے جا کر اپنے مقام پر آرام کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسلم و دیلم نے الگ جا کر باہم صلاح کی اس وقت
تو یہ امر موقوف ہی صبح کو دیکھا جائیگا یہ تو یقین ہی کہ ہمارے اور ارزنگ کے فساد ہوگا ہم ضرور مقابلہ کرینگے
اسی وقت ہم نے اپنی راے ظاہر کر دی ہی اگر اس وقت وہ یہ کوشش کرتا کہ اسی وقت مقبرہ کھدے
تو سب سے پہلے ہماری تلوار ارزنگ کے خون سے بھرتی ہمکو کوئی خوف نہین ہی ہم خود اس ملک مین
حکومت کرین گے یہ دونون باہم صلاح کر رہے ہین ادھر تمام اہل شہر گرد مقبرہ کھڑے ہوے ہین اور یہ
کہہ رہے ہین بالاعلان کہ اگر یہ مرتد بغیر مقبرہ کھدواے نہ جائے گا تو ہم بھی بغیر اسکو مارے اور اپنی جان

دیے بچائینگے جو صاحبان تہذیب ہین اُنکا تو یہ قول ہی جو کہ بدخو ہے اور کم لیاقت ہین وہ سیکڑون گالیان دے
رہے ہین ادھر ارزنگ کے نوکرون نے ایک نمگیرہ لاکر استادہ کردیا ہی سب سردار ارزنگ کے
قریب بیٹھے ہوے ہین عشتگان کہ رہا ہی کہ خداوند اسلم وغیرہ کو طلب کرکے تم انکو سمجھائین ارزنگ نے
حکم دیا ہی کہ اسلم و دیلم کو بلا لاؤ لوگ اُنکے بلانے کو چلے ہین یہان جو لوگ کہ ملکۂ خورشید خاوری کے
ملازم تھے وہ اسی وقت مخل ہوگئے یہان ملکہ رو رہی تھی اپنا حال تباہ کر رہی تھی کہ انھون نے محلدار کو
بلا کر کہا کہ ہم اُس مقام پر گئے تھے تمام اہل شہر جمع ہین اور آمادہ فساد ہین پہلے تو ارزنگ کو خوب
سمجھایا جب اُسنے نہ سنا تو یہ قصد کر لیا گیا ہی کہ مقابلہ کرینگے چونکہ اُسنے جو اہل شہر کو آمادہ فساد دیکھا
اور یہ خیال کیا کہ رات ہوگئی ہی بدین سبب اس وقت تو اُسنے ملتوی رکھا ہی صبح کو جب وہ قصد
کھودنے کا کریگا اُسی وقت اہل شہر فساد کرینگے باقی خیریت ہی محلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا کہ حضور
کے جو نوکر برائے دریافت خبر گئے تھے وہ حاضر ہوے ہین یہ سنکے ملکہ نے رقت کو ضبط کیا
اور فرمایا کہ کیا خبر لائے ہین اُسنے کل واقعہ جو انھون نے اس سے کہا تھا عرض کیا ملکہ نے کہا خدا
اہل شہر کو جزائے خیر دے کہ جنکی وجہ سے اسوقت میرے بچہ کا مقبرہ کھدنے سے بچ گیا خدا کوئی نکوئی
اب ضرور ایسا سبب پیدا کریگا کہ جو کہ اس امر کا ضرور مانع ہوا تمنے کہو کہ تم لوگ اُسی مقام پر جاؤ اور اہل شہر کو
میری جانب سے دعا کہنا اور کہنا کہ تم لوگون نے مجھ رانڈ بیوہ پر بڑا احسان کیا خدا تمھاری قسمتون مین ترقی
دے اور تمھارے حسب دلخواہ کام ہو خدا کرے تم ارزنگ پر ظفریاب ہو مقبرہ نہ کھدنے پائے
مین تمام عمر احسانمند رہونگی محلدار سے جو کہ ملکہ نے فرمایا تھا آکر ان سب سے کہا وہ اس وقت وہان سے
اس مقام پر آئے اور ایک مقام پر کھڑے ہوے اور پکار رہے ہین کہ اے اہل مجمع آگاہ ہو کہ ہم
ملازم ہین ملکۂ عالم کے جو کہ والدہ ہین ان صاحب مقبرہ کی انھون نے آپ لوگون سے کچھ ارشاد
کیا ہی یہ جو ان لوگون نے کہا سب اہل شہر اُنکی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ کیا ملکۂ عالم نے ارشاد
فرمایا ہی وہ بیان کرو کہ ہم اُسکو بسر و چشم بجا لائین ملازمین ملکہ نے کہا کہ ملکۂ عالم نے آپ سبکو دعا
کہی ہی اور فرمایا ہی کہ خدا تمھاری ہمتون مین برکت دے کہ تمنے مجھ رانڈ بیوہ کی پرسش کی اور میرے بچہ
کے مقبرے کے بچانے کی کوشش کی یہ احسان تمھارا میری گردن پر تمام عمر رہیگا اور مین اس بار احسان
سے تمھارے سبکدوش نہ ہونگی خدا تمکو اسکی جزا عنایت کریگا اب میری یہ دعا ہی کہ تم اُس پر ظفریاب ہو اور
ارزنگ تمھارے ہاتھ سے قتل ہو خدا تم سب کی عمر دن مین ترقی عطا کرے اولاد کو زندہ رکھے یہ جو ان
لوگون نے کہا تمام مجمع مین کہرام پڑگیا ہر ایک کی آنکھون سے دریائے اشک روان ہوا ہر ایک نے
اپنی اپنی جگہ یہ خیال کیا کہ خدا کسی فرد بشر پر وقت بد نہ ڈالے خواہ وہ امیر ہو خواہ فقیر خواہ گدا ہو خواہ شاہ
افسوس کا مقام ہی کہ یہ وہ ملکہ ہی کہ جسکی عزت خود خسرو خاوری تم اُسکے والد بزرگوار کرتے تھے
جب انکی سواری نکلتی تھی تو ہزارون سوار و پیادے ہمراہ آنکے ہوتے تھے ایک تو یہان یہ تشریف
کب رکھتی تھین جو سوار ہوتین سوائے محلات صاحبقران مین شاید کبھی کبھی جب یہان تشریف لائین تو یہ
اتفاق سے ہے کبھی آجتک یہ نہین سُنا کہ ملکہ نے فلان خواص کو ناراض ہوکر نکال دیا وہ عادل
بڑی ہین جب سے اُنکے شوہر علمشاہ نے انتقال کیا اور یہ وہان سے تشریف لائین پھر نہ تشریف لیگئین
نہ اُس دن سے سوار ہوئین سوائے ایک روز کے کہ جبکہ ہمارے آقا ملک قاسم نے انتقال کیا اور
یہ مکان قریب مقبرہ طیار کرایا پس جب اُسمین تشریف لائی تھین تو سوار ہوئین مگر وہ تزک و حشم نہ تھا گو کہ

گو کہ خدا کا دیا سب کچھ موجود تھا مگر کچھ خیال بھی نہ کیا اور نہ ہمراہ لیا جس دن سے اس محل مین آئی ہین سوائے
مقبرے کے اور کسی مقام پر تشریف نہین لے جاتی ہین مگر یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ کب تشریف لے گئین
اور کب نہین نہ کوئی ملک سے غرض رکھی جسکی بانی نام صاحبقران ملک خاور کی حکومت کر گئے کوئی
اُنکو غرض نہین گو اُنکے خاندان سے یہ بھی بادشاہ تھے مگر کوئی ملک و مال سے مطلب نہ تھا افسوس جس
ملکہ کی یہ عزت و توقیر ہو وہ یون ناچار و مجبور ہو اور ہمکو اسطور سے پیام بھیجے یہ گردش فلکی ہی یا یہ کہ ہم لوگ
اُسکے در دولت پر اپنی التجا لے جاتے تھے اور ہماری حاجت روائی ہوتی تھی یا اب وہ ہم سے خود التجا کرتی ہی
یہ زمانے کا انقلاب ہی جائے حسرت و افسوس ہی مقام عبرت ہی یہ ہر ایک نے خیال کر کے کہا کہ ای
ملازمین ملکہ ہماری جانب سے ملکہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ ای ملکہ عالم آپ یہ کیا فرماتی ہین ہم غلامون نے
کیا ایسا کام کیا ہی کہ یہ کلام آپنے ہماری نسبت اپنی زبان سے فرماتے ہین آپکا ہمپر خود احسان ہی کہ جو
آجتک ہمسے ادا نہو سکا اور نہو گا اور ہم سب تو آپ کے غلام و جان نثار ہین جہان پر خدا نخواستہ حضور
کا پسینہ گرے تو ہم اپنا خون گرائین اس مرتد و کافر ازرنگ کی یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ اس شہر پر قبضہ کر سکتا
مگر یہ گردش فلکی تھی یا یہ بھی اہل ہی کہ ہم ایک کافر کی اطاعت کرتے جن وجہون سے اطاعت کی اُسنے اُسکے
خلاف کیا اب یہ بھی لیاقت رکھتا ہی کہ وہ مقبرے کی جانب بہ نگاہ کج دیکھ سکے جبتک ہمارے تنون
جان ہی جب ہم نہونگے اس وقت اُسکو اختیار ہی یہ کہکر اُسنے اور سبنے یہ صلاح کی کہ اب صبح کو جائین لڑ اور
کفار کو مقبرے کے پاس سے ہٹا دو یہ صلاح کر کے ہر ایک اپنی اپنی زندگی سے مایوس ہو کر خاموش ہو رہے
تھے ادھر تو یہ حال ہی اُدھر اُس کے نوکرون نے جا کر اسلم و دیلم سے کہ خداوند یاد کرتے ہین اسلم و دیلم چین
بر جبین اپنے مقام پر سے اُٹھ کر آئے ازرنگ کو دیکھا کہ تخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہی نمکو استادہ ہی
اور سردار بھی حاضر ہین سخنگان بھی موجود ہی یہ سخنگان کو دیکھکر افروختہ ہوتے قریب ازرنگ کے پہونچکر
یہ بولے کہ کیون ہمکو طلب کیا ہی ازرنگ نے کہا کہ آپ تشریف رکھیے اسقدر افروختہ نہ ہوجیے جو مین
کہون اُسکو سنیے اور انصاف کیجیے اسلم و دیلم نے کہا کہ فرمائیے یہ کہکر دونون بھائی کرسیون پر بیٹھ گئے
ازرنگ نے کہا کہ بڑا امر تعجب ہی کہ آپنے اہل اسلام کی شرکت کی اور میری رفاقت ترک کرنے پر کمر باندھی
گو کہ یہ تخت و حکومت آپ ہی دونون بھائیون کے سبب سے مجھکو ملا حالانکہ مین اسکو قبول نہین کرتا تھا جب
بہت آپ نے اصرار کیا تب مین نے مجبور ہو کر قبول کیا اور اب آپ یون منحرف ہو گئے ہین کہ آمادہ
فساد ہوے ہین اور ذرا سی بات پر اُس وقت کیا کیا کلام کیے ہین بس اگر میری حکومت سے آپ کو
انحراف ہی تو یہ تاج و تخت حاضر ہی اگر انحراف نہین ہی تو جو مین حکم کرون اُسمین آپ لوگ دخل نہ دین اور
اور یہ جو اس وقت آپنے بطور طعن کے کہا کہ ابھی کیا قوت بہم ہوئی ہی جو ایسے امر پر کمر باندھی اگر تمام اہل اسلام
ایک مرتبہ اُٹھ کھڑے ہون تو جواب دینا مشکل ہو اور کس کس سے مقابلہ کروگے تو یہ جو کچھ مین کرتا ہون یہ صرف
آپ کے بھروسے پر اور اہل اسلام سے جو قصد مقابلہ رکھتا ہون تو مین صرف آپ کے سبب سے یہ خیال
کرتا تھا کہ آپ ایسے لوگ جری اور دلاور میرے ہمراہ ہین بھلا کون مجھکو شکست دیسکتا ہی اور کون میرا
مقابلہ کر سکتا ہی جب آپ یون پہلوتہی کرینگے اور آپس مین مقابلہ کرینگے تو کیون ترقی ہونے لگی خجلت
کرنے کی جگہ ہی کہ آپکے والد نے ساتھ میرے والد کا کسی صورت مین نہ چھوڑا آخر کو جان دی آپ ایسے
اُنکے فرزند ہین ابھی ازرنگ یہی کہہ رہا تھا کہ سخنگان بول اُٹھا کہ یہ تو ہاتھی اُس ہاتھی کی سی ہی جو کہ اپنی
فوج کو آپ مارتا ہی یہ کلمہ اسلم کو بہت ناگوار ہوا اور بہ نظر قہر سخنگان کی طرف دیکھا اُسکے یہ کلام

کرنے سے تمام سردارون مین قہقہہ پڑا مگر اسلم اسکی طرف دیکھکر خاموش رہا سختگان بھی یہ کہکر خاموش ہو رہا
گو کہ اُسکا قصد تھا کہ کچھ اور کلام کرون مگر اسلم کی اس نگاہ قہر کے دیکھنے سے خاموش ہو گیا ارزنگ
نے سختگان کی طرف دیکھ کر کہا کہ تمسے کس نے کہا تھا کہ تم کلام کرو بس اب جب تک ہم کلام کرتے ہین
تم نہ بولنا یہ سختگان سے کہکر طرف اسلم و دیلم کے متوجہ ہو کر یہ کہا کہ یہ جو آپنے اُس وقت فرمایا کہ ہمارا
لشکر جو کہ خانہ کعبہ گیا تھا اُسنے ایک چھوٹے سے قلعہ پر شکست کھائی سردار تک قتل ہوا اُسکا آپ نے
کیا کر لیا اُسکا یہ سبب تھا کہ وہ کوئی سردار زبردست نہ تھا نہین وہان پر تھا کہ اُس لشکر کے ساتھ مین بھی
بھاگا ہون تو یہ کلام اُس وقت زیبا تھا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گا اُس لشکر کو کس نے شکست دی ہی
آپنے سُنا ہو گا کہ شہریار پسر ایرج نے فرنگستان سے آکر شکست دی ہی مین یقین کرتا ہون اگر مین وہان
ہوتا تو ضرور وہ بھی قلعہ ہاتھ آتا اور آپ مثل بہرام کے شہریار کو زیر کرتے اسی طور کی چاپلوسی اور خوشامد
ارزنگ نے کی ان سب باتون کا اسلم و دیلم نے یہ جواب دیا کہ یہ سب باتین تو صحیح ہین یہ جو کہا
کہ ہمیشہ آپ کے باپ ہمارے باپ کے ہمراہ رہے یہانتک کہ جان دی تو آپ کے باپ نے کبھی ایسی
حرکت نہ کی جو اُنکے خلاف ہوتی نہ اُنکے بزرگون کی قبر کھدوانے پر آمادہ ہوے جو اُنھون نے کہا
وہ اُنھون نے منظور کیا جو بات کہ نقصان کی دیکھی اگر اُنھون نے منع کیا کہ ابھی اس امر مین نقصان ہی
فوراً منظور کر لی یہ امر نہ تھا کہ کوئی لاکھ سمجھاے مگر خیال مین نہین آتا ہی اگر یہ امر آپکے خیال مین تھا کہ ہم
یہ جو کرتے ہین اُنکے بھروسہ پر کرتے ہین بقول آپ کے تو پھر یہ آپکو خیال کرنا تھا کہ جبکہ ہمنے آپ کو
منع کیا تھا کہ ابھی اِسکا موقع نہین ہی کیونکہ اسمین فساد ہی اور کشت و خون ہو گا بس یہ خیال کرنے کا
مقام تھا کہ جنکے بھروسے پر یہ امر کرتے ہین وہ تو ہمکو منع کرتے ہین کوئی تو وجہ ہی نہ کہ ایک کم عقل
کے کہنے پر آپ نے ہمکو بھی جواب صاف دیا بقول آپ کے اگر ہم لوگون کے سبب سے آپ اہل اسلام
سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین اور بیشک ہم نے بھی آپ سے یہ اقرار کیا ہی اور اسی سبب سے آپ کو
بادشاہ کیا بلکہ آپ ہی خدائی کے قایل ہوے کہ یہ خاندان خداوند سے ہین انکی عزت کرنا چاہیے اور
جو جو ملک کہ انکے باپ دادا کے اہل اسلام کے قبضہ مین ہین اُنکو لڑکر اُنپر قبضہ کرنا چاہیے اور انکو تخت پر
خدائی پر لے جاکر بٹھانا چاہیے مگر یہ امر رفتہ رفتہ سرانجام پائیگا نہ یہ کہ ایک مرتبہ جب پہلے ملک پر اس طور کی
زیادتی ہوگی تو اور ملکون کے باشندون کو کان ہونگے کہ جہان اُنھون نے عہد و اقرار کیا اُنسے تو یہ
برتاو کیا اب ہم انسے جس طور سے ہو مقابلہ کر کے انکو ہٹا دین پس ہر ملک پر بڑی جنگ و جدل ہوگی
قبضہ مشکل سے ہوگا اور ہم لوگ کبتک مقابلہ کرینگے اور جب اس ظلم کی خبر کل اسلام کو ہوگی ایک مرتبہ
سب لشکر کشی کرینگے اُس وقت مین کیونکر ہر ایک کو جواب دینگے ایک کی دوا دو دو کی دوا چار اور ہزارون کا
کیونکر علاج ہوگا وہ جو سُنا ہو کہ قطرہ قطرہ سیلے و ذرہ ذرہ خیلے جو کام رفتہ رفتہ ہوتا ہی وہ بہت خوب ہوتا ہی
ایک مرتبہ مین بہت خرابی ہوتی ہی طریقہ زمانۂ سابق کے شاہون کا یہ تھا کہ جہان اُنھون نے کسی ملک پر قبضہ
پایا تو اُسکی رعایا سے وہ برتاو کیا کہ وہ خوش ہوئی اور دن کو یہ خیال ہوا کہ اسی طور سے ہمسے بھی برتاو
کیا جائیگا بس اُنھون نے رفتہ رفتہ لشکر کشی کرنا شروع کی اُنکے قبضہ مین ملک آتے گئے یہ تو کوئی
بات جھوٹ نہین ہی اہل اسلام کے طریقہ کو دیکھیے کہ اُنھون نے کیونکر اپنے مذہب کو ترقی دی ہی
جو جس ملک کی رعایا نے کہا بادشاہ نے اُسپر عمل کیا جو شرائط اُسنے کیے اسکو پورا کیا کبھی رعایا پر ظلم نہین
کیا کبھی اُنکے مقابر کو نہین کھدوایا پس کسقدر ترقی ہوئی آپ کے دیکھنے کی بات ہی کہ جس پر آپ کے دادا

لقا خدائی کرتے تھے وہ قیطول ابھی تک موجود ہین گو کہ اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا ہی اگر وہ چاہتے تو کھدوا ڈالتے
مگر اُنھون نے برائے یادگاری کے رہنے دیے تاکہ جو لوگ آئین دیکھین کہ لقا اسپر بیٹھ کر خدائی کرتا تھا
پس ہمنا ایسے ایسے خیالات سے منع کیا تھا دوسرا امر یہ ہی کہ یہ صاحب مقبرہ ہمارا بزرگ بھی تھا ہمکو اسکا بھی
خیال تھا کہ جو یہ سُنیگا کہ ملک قاسم کا مقبرہ کھُد گیا اور اُسکے پوتے موجود تھے گو کہ وہ کافر تھے مگر اُنکو
خون کا تو پاس کرنا تھا اُسکے لشکر کے بادشاہ نے یہ ستم کیا وہ دیکھا کیے مروے نے کیا کیا تھا جو اُنھون
نے کچھ اُسکا تدارک نہین کیا اور منع بھی نہین کیا بس ہم آپ سے صاف صاف کہتے ہین کہ اگر آپ اُس
خیال سے درگذر کیجیے گا تو ہم آپ کے شریک ہین ورنہ ہم بھی آپ سے فساد کرینگے گو کہ ہمارا یہ قصد کبھی نہین
ہی کہ ہم مذہب اسلام قبول کرین مگر جہانتک ممکن ہوگا مقبرے کے بچانے مین کوشش کرینگے اور ہماری
تو بقول سخنسنجان کے اُس ہاتھی کی مثل ہی جو کہ اپنی فوج کو مارتا ہی پھر جو ہو جبکہ اب اپنے قول سے نہین
پھرتے ہین تو ہم کیونکر اپنے قصد سے پھرین اور اپنے ایک بزرگ کے مقبرے کو کھُد جانے دین یہ سُنکے
ارزنگ نے کہا کہ اگر تم لوگ اپنے قصد کو نہین فسخ کر سکتے ہو تو مین کیونکر اپنے قصد کو فسخ کردون مجھ کو
کچھ خوف نہین ہی بس اگر تمکو فساد منظور ہی تو مین مجبور ہون گو یہ قول تمھارا درست ہی کہ اگر پہلے ہی ملک پر ظلم و
ستم کیا جائیگا تو دوسرون کو کان ہونگے وہ اطاعت کرنے مین ضرور کوتاہی کرینگے مگر مین اب تو مجبور ہون
کہ ایک حکم دیچکا ہون کیونکر اُسکے خلاف کرون چاہے اسمین جو کچھ خرابی ہو کچھ مجھے خوف نہین ہی مین ضرور
ضرور مقبرے کو کھُدوا دونگا اسلم نے برہم ہوکر کہا کہ بڑا فساد ہوگا ارزنگ نے کہا کہ مین فساد سے نہین
ڈرتا ہون میرے پاس بھی لشکر کثیر ہی یہ اہل شہر میرا کیا کرلینگے ایک حملہ مین سب کے سب فرار
کر جائینگے یہ جو مجمع کرکے آئے ہین یہ مجمع بوقت سحر دکھائی بھی نہ دیگا دیلم نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی کہ آپ کو
کسی نے ایسی بات بتائی ہی کہ آپ اُسکے خلاف نہین کر سکتے ہین خیر جو جسکو پڑے وہ کرے ہم آپ کو
مجبور نہین کرتے ہین کہ آپ ہمارے کہنے پر عمل کرین کسی کی یہ مثل ہی گو ٹھیک ہی کہ مثل اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا
راگ سحر کے وقت یہی ہوگا ارزنگ نے جواب دیا بر دا ہے نہ دارم یہ کہکر ارزنگ خاموش ہو رہا
اسلم و دیلم بھی خاموش ہو کر اپنے مقام پر بیٹھے رہے اُس قصد سے کہ بعد تھوڑے عرصہ کے یہان
سے روانہ ہونگے ارزنگ نے سردارون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ لشکر مین اس وقت حکم پہونچا دیا جائے
کہ بوقت سحر کل لشکر طیار ہو کر اس مقام پر آئے اگر کوئی راہ مین روکے تو نصف لشکر اُس سے مقابلہ
کرے اور نصف یہان آئے اسلم و دیلم نے دیکھا کہ ضرور بوقت سحر فساد ہوگا اُنھون نے بھی قصد
کرلیا کہ جو ہو ہم ضرور اہل شہر کی شرکت کرینگے یہ دونون تو خیال کر رہے ہین ابھی کوئی سردار ارزنگ کے
پاس سے اُٹھکر طرف لشکر کے نہین گیا ہی اس عرصہ مین تبر دار بھی آگئے ہین وہ ایک جانب حکم کے منتظر بیٹھے ہین
اُنکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اب حال خواجہ حسین کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو تمام اسباب اپنا سرا مین رکھکر اور
اپنے غلامون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف مقبرے کے چلے تھے راہ طی کرکے اُس وقت پہونچے کہ جبکہ ارزنگ
اس قصد سے زبان ٹھہرا کہ مین صبح کو مقبرہ کھُدوا کر یہان سے جاؤنگا اور وہ تقریر اسلم و دیلم سے ہوئی
جو کہ تحریر ہو چکی ہی اور وہ طیاری لشکر کا حکم دیچکا ہی ابھی تک اسلم و دیلم اُسی مقام پر ہین کہ یہ بھی
پہونچے دیکھا اُنھون نے اہل شہر کا اسقدر مجمع ہی کہ راہ نہین ملتی ہی وحش بھی پاس کے دبکتے تھے لیکن ساٹھ
برس تک کا پیر اُس مقام پر ہی راہ مین جو مکان اہل شہر کے ملے تھے تو اُنھون نے دیکھا تھا کہ اُنکے کوٹھون پر
عورتین بیٹھی ہین اور ارزنگ اور اُسکے اہل لشکر کو گالیان دے رہی ہین بڑی بڑی اینٹین اُنکے ہاتھ مین ہین

خواجہ نے اُس وقت یہ خیال کیا تھا کہ بڑا فساد عظیم اِس شہر مین ہوگا بڑا بلوہ ہی غدر مچیگا یہان کے زن و مرد دونون بڑے مذہب کے پکے اور صاحب جرأت اور اپنے مالک کے خیر خواہ ہین یہ اسی خیال مین غرق اِس مقام پر پہونچے اہل شہر کا مجمع دیکھکر اُنکو اور خوف ہوا اور افسوس کیا کہ جائے افسوس ہی کہ یہ لوگ یون قتل ہون افسوس ہی کہ کوئی اُنکی مدد کرنے والا نہین ہی صرف دو ایک دمون کے نہ ہونے سے یہ فساد ہی اگر رستم ثانی یا شہریار یا ایرج نامدار یا صاحبقران ہوتے تو یہ فساد کیون ہوتا یہ اِس فکر مین غرق اور افسوس کرتے ہوئے مجمع کو ٹکرتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان ارزنگ مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا روشنی از حد تھی کہ ارزنگ کی نگاہ خواجہ پر پڑی اُسنے تیغ بختگان سے کہا کہ یہ کوئی تاجر ہی اِسکو طلب کرو تاکہ اس سے کچھ حال اہل اسلام کا دریافت کرین کہ وہ کس خیال مین ہین اور کہان ہین یہ تاجر مجھکو نیا وارد معلوم ہوتا ہی اور یہ رات بھی تمام ہوگئی تیغ بختگان نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ جو شخص مع چند غلامون کے اہل شہر کی طرف جاتا ہی اُسکو بلا لاؤ وجہ یہ تھی کہ خواجہ حسین اُس طرف سے مجمع کو دیکھتے اُس جانب چلے کہ جہان اہل شہر تھرے کے گرد جمع تھے تو سامنے سے ارزنگ کے ہوکر چلے کہ اُسنے دیکھ لیا چونکہ یہ سوداگری لباس پہنے تھے اس سبب سے اُسنے پہچان لیا کہ یہ تاجر ہی پس اُسنے طلب کیا وہ چوبدار تیغ بختگان سے یہ کلام سُن کے اور لبیک کر اُنکے قریب آیا اور کہا کہ اے سوداگر چلو تمکو ہمارے خداوند طلب فرماتے ہین یہ سُن کے خواجہ حسین نے دل مین خیال کیا کہ چل کر دیکھو کہ ارزنگ کیا کہتا ہی چلو شاید کوئی تدبیر چل جائے اور یہ قصد اسکا فسخ ہوجائے پس یہ اُس چوبدار کے ہمراہ اُس مقام پر آئے کہ جہان ارزنگ بیٹھا ہوا تھا کہ چوبدار خواجہ کو لیکر پہونچا خواجہ نے ارزنگ کو سلام کیا ارزنگ نے حکم بیٹھنے کا دیا خواجہ حسین سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گئے غلام اُنکی پس پشت صف بستہ مودب کھڑے ہوئے ارزنگ نے خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی خواجہ نے جوابدیا کہ اس خاکسار کو خواجہ حسین کہتے ہین ارزنگ نے کہا کہ مین نے تمکو جو دیکھا تو خیال کیا کہ تم تاجر ہو پس فوراً میرے دل مین آیا کہ تمکو طلب کرکے کچھ ممالک اہل اسلام کا حال دریافت کرون اور یہ دریافت کرون کہ آج کل لشکر اسلام کہان ہی کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین یہان کی مہم سے فراغت کرکے طرف سبائل کے کوچ کرون اور اُسپر اپنا قبضہ کرون بعدہ دیگر ممالک اہل اسلام کی طرف جاؤن تو تم حال لشکر اسلام بیان کرو خواجہ نے کہا کہ مجھکو لشکر اسلام کے حال سے ایک مدت ہوئی کہ خبر نہین ہی کہ کہان لشکر ہی مین تو مدت سے طرف بر وشت ظلمات کے گیا ہوا تھا اب وہان سے واپس آیا ہون مجھکو کچھ حال نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا کہ ظلمات سے تم اسی طرف آئے ہو خواجہ نے کہا کہ جی نہین مین جب وہان سے چلا تھا تو راہ مین ایک اقلیم ملی کہ اسکو اقلیم خورشیدیہ کہتے ہین اُسمین بارہ ملک ہین ہر ایک ملک مین گیا سب ملکون کو دیکھا اہل شہر سے جو دریافت کیا کہ یہان کے ملک کے لوگون کا کیا طریقہ ہی اُنھون نے بیان کیا کہ پہلے تو کوئی شہر کے باشندے زمرد پرست تھے کسی نے کہا کہ ہم لعل پرست تھے کسی نے کہا کہ ہم کوہ پرست تھے لہذا ہر ایک ملک مین گیا اور ہر ایک ملک کا جدا طریق تھا مگر یہ سب نے کہا کہ اب تھوڑے عرصہ سے سب ملکون کا ایک مذہب ہوگیا ہی مین نے پوچھا کہ وہ کون مذہب ہی اُنھون نے کہا کہ آفتاب پرستی مین نے دریافت کی کہ اسکا کیا سبب ہی اُنھون نے بیان کیا کہ اس اقلیم مین ایک شہر ہی کہ اُسکو آفتابنگار کہتے ہین اُسکا بادشاہ خورشید تھا کہ جسکا مذہب آفتاب پرستی تھا اتفاق سے اُسکے ایک لڑکی تھی اُسپر خداوند آفتاب عاشق ہوئے پس خواجہ حسین نے کہا کہ مین نے جو یہ سنا کہ خداوند عاشق ہوئے میرے ہوش جاتے رہے

کہ یہ کون حملہ ہی مین نے اُس سے کہا کہ پھر کیا ہوا اُسنے کہا کہ خداوند نے آسمان پر سے آکر اُسکے ہمراہ عقد کیا اُسکو
اپنے تصرف مین لائے وہ لڑکی ناکتخدا تھی اور حسین بہت تھی پس اُسکے حمل رہا ہی جب اُسکا حمل ظاہر ہوا اُسکے
باپ مان نے اس سے دریافت کیا اُسنے ظاہر کیا کہ مین خداوند پر عاشق تھی خداوند سے مجھسے ہمیشہ راز و نیاز
ہوا کرتے تھے آخر کو خداوند میرے پاس آئے میرے ہمراہ عقد کیا یہ حمل اُنکا ہی کسیکو یقین نہ آیا اُسپر عت
کی اُسنے کہا کہ مین قسم کھاتی ہون پس اُسنے قسم کھائی وہ آگ سے سلامت نکلی تب سب پر ظاہر ہوا کہ یہ
سچی ہی اُس روز سے اُسکی بڑی عزت کی جانے لگی اور مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی بعد نو ماہ کے
ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام برجلیس رکھا گیا ہی جب خورشید نے انتقال کیا اُسکو خداوند نے اپنا نائب کیا
اُسکے رہنے کو قلعہ اپنی قدرت سے بنایا آپ خود آسمان پر سے اپنا نائب مقرر کرکے زمین پر تشریف لائے
ہین ایک آسمان بنایا ہی اُسپر رہتے ہین جب ہمارے حاکمون کو اِسکی خبر ہوئی وہ آسپر لشکرکشی کرکے گئے آخر کو
انھون نے بھی مذہب آفتاب پرستی قبول کیا ہمکو بذریعہ نامون کے خبر دی پس بموجب اُنکے حکم کے یہ مذہب
جاری ہوا خداوند مین نے جو یہ سُنا اور جس ملک مین گیا یہی حقیقت سُنی گئی اور یہ بھی سُنا کہ اب اُس
ملک مین بڑے مجمع ہین لوگ آتے ہین مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین پس مجھکو بھی شوق
اُس ملک کے دیکھنے کا ہوا مین بھی گیا اُس ملک کو واقعی خوب آباد پایا کہ ایسا کوئی ملک آباد نہ تھا ایسی
آبادی مین نے کسی ملک مین نہ پائی جیسی اُس ملک مین دیکھی ملک بھی بہت وسیع دیکھا پس خواجہ نے
اپنا سرا کو تلاش کرنا کسی سرا کا مسافر سے خالی نہ ملنا آخر کو عاجز ہوکر شہر کے باہر جا کر قیام کرنے کا قصد کرنا
مکان و دوکان برائے کرایہ تلاش کرنا اُسکا بھی نہ ملنا کہ قریب ایک پھاٹک کے سرا کا ملنا اُسمین رات بھر
قیام کرنا بوقت سحر لئے تلاش مکان و سیر شہر کے نکلنا راہ مین سردارون کی سواریون کا ملنا اور شہر کی
کیفیت و اُنکی سواری کی حالت اور اہل شہر کی خوشی و عمارت شہر و اپنا بذریعہ یاقوت لعل کے مکان لینا
اور جو جو حالت کہ سُنی تھی و پیغمبرون کی سواری کا حال و خونخوار و دیگر بادشاہون کا تبع افریق شاہ کی مذہب آفتاب
پرستی قبول کرنا اور اپنا چوک مین دوکان آراستہ کرنا دوسرے روز چوبدار کا آنا کہ دربار مین طلبی ہی اپنا دربار
مین جانا قلعہ کی حالت اور اُسکے عجائبات و سبزہجات اور آسمان نقلی و کیفیت عمارت طلائی و حالت گنبد
و کیفیت دربار و حال پردۂ قدرت و کیفیت خانہ زرق و اپنا قریب پردہ جانا اور گفتگو کا ہونا اور اپنا
اندر پردے کے ہمراہ خونخوار کے جانا نذر دینا برجلیس کی حالت اُسکا مال خرید کرنا اور دربار کا برخاست
ہونا اپنا دوکان پر آنا قیمت مال کا چوبدار کا دیجانا اور یہ حکم پانا کہ تم ہر روز دربار مین آیا کرو اپنا جانا ہر روز
اور ولادت برجلیس کا جشن ہونا سب اہل شہر و لشکر کی دعوت خانہ عیش مین ہونا خانۂ عیش کی حالت اور
وہان کی کیفیت اور دوسرے دن اہل شہر کا عرضی دینا اور مضمون عرضی اُسپر حکم ہونا کہ کل جواب ملیگا اور شہر مین
بموجب حکم برجلیس منادی کا ندا کرنا کہ تمام شہر کل زیر گنبد جمع ہو دوسرے دن دربار کا ہونا دستخط جو عرضی پر
ہوئے تھے اُسکا پڑھا جانا اُس مین مذمت لقا و زمرد و دیگر خداوندون کی تھی پھر اُس عرضی کو لیکر اہل شہر کا جانا
اور برجلیس کا دریچہ گنبد سے سر نکالکر اپنا جمال دکھلانا سبکا بیہوش ہونا اُسکے بعد وہ تقریر جو کہ
لقا نے بیان کی تھی وہ اور جو تقریر کہ دربار مین کی تھی وہ اُس اشتہار کا بخط زمرد نکلنا کہ جسپر مذمت لقا
و زمرد و دیگر خداوند تحریر تھی اور اپنا وہان سے کوچ کرکے اُس صحرا مین پہونچنا بیان کیا اور بارگاہ
و طلسم و لباس کا ملنا بیان کیا ارزنگ نے جو یہ کیفیت سُنی کہا کہ یہ سب کارخانے سحر کے ہین
سوائے لقا و زمرد کے کوئی خدا نہین تھا اور اب سوائے میرے کوئی نہین ہین تو یہ جانتا ہون

کہ مثل زبرجد شاہ کے یہ بھی مکار ہی کہ جیسے اُسکے تاج مین لعل لگا ہوا تھا کہ اُسکے سبب سے سب اُسکو سجدہ کرتے تھے اُسکو اہل اسلام نے تباہ کیا خواجہ عمر نے عیاری کرکے اُسکی حقیقت سب پر ظاہر کی یہ بھی کارخانہ مثل اُسکے معلوم ہوتا ہی مگر خوب ذریعہ گمراہ کرنے کا نکالا ہی کوئی ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ خوب مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی زمانۂ سابق مین سُنا گیا ہی کہ جب ایرج آیا ہی تو اُسکا بھی مذہب آفتاب پرستی تھا مگر کچھ دنون جاری رہا بعد اُسکے جب ایرج زیر ہو گیا وہ مذہب جاتا رہا کچھ دنون تورج بھی اسی مذہب مین رہے جب اُسپر اُسکے باطل ہونے کی حقیقت ظاہر ہوئی تو اُسنے بھی زمرد پرستی قبول کی سوائے لقا کے کوئی اصلی خدا نہ تھا وہی سبکا خدا تھا اُسکے بعد اُنکے فرزند زمرد خدا ہوئے اُنکے بعد مین ہوا ہون سوائے خاندان لقا کے کسی دوسرے خاندان مین خدائی جا نہین سکتی ہی یہ شرف اسی خاندان کو حاصل ہی وہ آفتاب کیا چیز ہی وہ بھی لقا کا پیدا کیا ہوا ہی وہ برجیس جھک مارتا ہی کہ کہتا ہی خداوند لقا اُسکو خاک سیاہ کر دینگے تم اُسکو اس بد زبانی کی کیفیت معلوم ہو جائیگی اول تو مین ہی اُسکی خدائی کو برباد کر دونگا اس مردود کی کیا حقیقت ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ بے حد مغرور ہو گیا ہی یہ غرور اُسکا مین تلے کے راستے نکال دونگا ارزنگ تو یہ کلام کر رہا ہی اسلم و دیلم نے خیال کیا کہ بعد مدت کے سُننے مین آیا کہ مذہب آفتاب پرستی نے رواج پایا یہی مذہب بابا جان کا تھا یہی مذہب دادا جان بھی رکھتے تھے خوب ہوا کہ اس مذہب کے رواج پایا ہم بھی یہان سے کوچ کرینگے ارزنگ کی رفاقت ترک کرینگے اسلم نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ یہ تو بتلایئے کہ جب ہل شہر نے دریافت کیا تھا کہ سابق مین مذہب آفتاب پرستی جاری تھا وہ اصلی تھا یا نقلی اُسکا کیا جواب ملا تھا خواجہ نے کہا کہ مینے بیان نہین کیا کہ اُسکا یہ جواب ملا تھا کہ اس وقت مین بھی ہمین سے تھے مگر جب ہمنے دیکھا کہ یہ لوگ اپنی قوت و طاقت پر ناز کرتے ہین تو ہمنے اُنکو زیر کرا دیا اور خود ماہ دولت نے یہ خیال کیا کہ ابھی ان مذہبون کے لوگون کو باہم جنگ و جدل کرنے دو جب ایک مذہب رہجائیگا تو پھر اپنی خدائی کو ظاہر کرتا جب سے مین اپنے آسمان پر خاموش تھا جب مین نے دیکھا کہ اب چند ملک ایسے رہ گئے ہین کہ جنمین دیگر مذہب جاری ہین باقی کل ممالک اہل اسلام کے قبضہ مین ہین پس اب مجھکو ضرور ہوا کہ اپنے کو ظاہر کرون چونکہ مین نے ایک صورت خوب پیدا کی تھی پیدا کرکے اُسپر خود فریفتہ ہو گیا مین نے خیال کیا کہ ایسی خوب صورت و حسین و نازنین جسکو مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کیون کسی کے تصرف مین آنے مین خود کیون نہ اپنے تصرف مین لاؤن پس موافق اپنے خیال کے مَین اُسکو اپنے تصرف مین لایا اور یہ لڑکا پیدا ہوا کہ جسکو مین نے اپنا نائب کیا ہی کہ اب جسکے ذریعہ سے مذہب آفتاب پرستی اور اپنی خدائی کو رواج دونگا یہ تقریر اُس عرضی پر تحریر تھی اور یہی تقریر برجیس نے اہل شہر کے روبرو بھی بیان کی تھی اور یہی تقریر اُس تختۂ طلائی پر بخط زمردی تحریر تھی جو کہ مین نے عرض کی ارزنگ نے تو کہا کہ وہ بالکل دروغ گو ہی مگر اسلم نے جواب دیا کہ یہ قول بہت سچ ہی ضرور وہ بھی خداوند تھے خیر دیکھا جائیگا خواجہ حسین نے ارزنگ سے عرض کیا کہ یہ دوسرا واقعہ اور سماعت فرمایئے ارزنگ نے کہا کہ وہ کیا ہی خواجہ نے کہا کہ دیکھیے عرض کرتا ہون ارزنگ نے سخنگان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ماہ دولت کا قصد تھا کہ بیان کی مہم سے فراغت کرکے طرف سبائل کے لشکر کشی کرونگا مگر اب مین قصد سبائل موقوف رکھونگا پہلے مین اقلیم خورشیدیہ مین جاکر برجیس کو اُسکی اس سخت کلامی کی سزا دون اور نائب خداوند بنکر بیٹھنے کا مزہ چکھا دون اُسکے بعد اور طرف قصد کرونگا اور سبائل پر لشکر کشی کرونگا یہ سنکے اسلم و دیلم نے اپنے اپنے دل مین کہا کہ یہ

وہان جاکر جوتیان ضرور کھاینگے جب ایسے ایسے بادشاہ جو کہ بڑی بڑی قوتین رکھتے تھے وہ اُسکے مطیع ہوئے
اور اُسکو سجدہ کیا تو انکی کیا حقیقت ہی یہ تو جاتے ہی سجدہ کرینگے اگر وہان خدائی جتاینگے تو سزا پاینگے
یہ تو سب اپنے دل سے ایسی ایسی باتین کررہے تھے کہ خواجہ نے کہا کہ خداوند سماعت فرمائین وہ واقعہ
یہ ہی جو کہ مین خدمت خداوند مین عرض کرتا ہون حضور جبکہ مین شہر سے کوچ کرکے بیرون شہر آیا اور کچھ دور
شہر سے گیا ہونگا کہ مجھکو ایک صحرا مین وہ دن تمام ہوا اور ہنگام شام کا قریب پہونچا کوئی پچھلا پہر بھر دن باقی
تھا مین نے یہ خیال کیا کہ اسی صحرا مین رات بسر کرو اصبح کو یہان سے کوچ کرینگے لوگون کو اُترنے کا
حکم دیا سب مال واسباب اُترنے لگا مین ٹہلتا ہوا ایک جانب کو چلا کوئی آدھا میل راہ طے کی ہوگی
کہ ایک اور صحرائے پُربہار سبزہ زار جو کہ نمونہ فردوس برین تھا نظر پڑا جس صحرا مین اُترا تھا گو وہ بھی
بہت پُربہار تھا مگر اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہ تھی وہ صحرائے سبزہ زار نہایت وسیع تھا میدان حشر سے
وسعت مین کچھ کم تھا صدہا منازل تک فرش سبزہ شاداب زمین پر گسترده تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ مخمل سبز کا فرش
ہی گلہائے خودرو رنگارنگ مانند کوڑیالے ولالہ صحرائی وغیرہ کے کھلے تھے چشمے بھی جابجا جاری تھے کہین
نسرین کہین نسترن کہین گل شبو کا تختہ کسی مقام پر گل سرخ کی بہار کسی طرف بیلا وچنبیلی بیشمار کسی سمت موتیا
وموگرہ کسی جانب مدن بان وہ صحرا کیا نمونہ بہشت عنبر سرشت تھا روش بطرز شکل چمن کے بنی ہوئی تھی
اُسپر سرخی پڑی ہوئی تھی مہندی کی ٹٹیان گردا گرد ہر چمن کے کہین پر گل مہندی کہین پر گل صد برگ کی
بہار کسی مقام پر اشجار انار کہ انار اُسمین مانند پستان یار کے لگے ہوئے اور دیگر اشجار میوہ دار
قرینہ سے آراستہ بسبب بار اثمار کے ڈالیان بوسۂ زمین کے لے رہی تھین ایک نہر وسط صحرا مین
تھی کہ لب گردان اُسکے بلور شفاف کی تھی اُسکی پٹری پہ گملے رکھے ہوئے تھے اُسمین چھوٹے چھوٹے
درخت لگے ہوئے تھے نہر مین فوارا لگا ہوا تھا اُس مین سے پانی مثل ساون بھادون کی جھڑی کے گر رہا تھا
ہر رنگ کی مچھلیان اُس نہر مین پڑی ہوئی تھین گرد نہر کہین سنبل بل کھارہے تھے مثل زلف یار کے کہین
نرگس دیدہ بازی کررہے تھے مثل چشم نگار کے طائران صحرا مثل کبک وطاؤس کے پھر رہے تھے بلبلین
چہک رہین تھین قمریان بول رہین تھین فاختہ کا نوحق سرہ بلند تھا وہ صحرا بہت دلپسند تھا وہ
طائران صحرائی خوش الحانی مین لاجواب تھے اشجار صحرا پر طائر چہچہہ زنی کررہے تھے سب اپنی زبان مین ذکر خدا
مین مصروف تھے اور چرپائے مانند آہو ونیل گاؤ کے بکثرت تھے جابجا صحرائے سبزہ زار مین نظر آتے
تھے اور کس خوشی کے ساتھ جست وخیز کررہے تھے کہ مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون حضور اُس سبزہ زار کی
تعریف بخوبی تو ہو نہین سکتی ہی مختصر یہ ہی جو کہ مین چند اشعار آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون نظم

خوب ہی سبزہ زار تھا وہ بس
تندرستی کے ساتھ ہو بیدار
آبشارین بھی تھین روان ہرسو
اُسکو خوش چشم چر رہے تھے ہرن
آرہی تھی کہین سے صوت ہزار
آرہی تھی کہین ہوا سے سرد
بیل بوٹے یہ تھا نیا جوبن کا
تھے جست وخیز مین آہو

چلتی تھی وہان ہوا مسیح نفس
لالہ پھولا ہوا تھا نافرمان
فاختہ کا تھا نالہ کو کو
کہین رفتار کبک جلوہ کنان
کہین پھولی ہوئی گلون کی بہار
کوڑیالے کے وصف کیا ہون بیان
دامن دشت پر کڑھی تھی چکن
کہین چشمہ وہ صاف اور پرتاب

سوئے اُس سبزہ پر اگر بیمار
اُسکی خوشبو کے تابع فرمان
تھا جو مرغوب سبزہ زار چمن
کہین خنیا گری طاؤسان
زعفران کا کہین تھا تختہ زرد
غیرت مار زلف پُر افشان
مثل اطفال حوروش ہرسو
موج زن مثل چشم پرآب

نکلے آب اُنسے روز و شب رضوان
فرحت افزا برنگ نغمہ ساز
اک طرف چشم نرگس کہسار
نغمہ آموز عندلیب جہان ✤

سینچتا تھا ریاض باغ جنان
ہر شجر دان کا نخل گلشن طور
دیدۂ مست کی طرح سرشار

دلربا آبشار کی آواز ✤
ہر ثمر رشک سیب عارض حور
وہ درختون پر مرغ خوش الحان

حضور یہ خاکسار یہ بہار اور کیفیت سبزہ و فضاے لالہ زار دیکھکر آگے کو روانہ ہوا چند گام راہ طی کی تھی کہ اُسی صحرا مین ایک عمارت عالی شان کہ جسکی بلندی کے روبرو بلندی گردون پست نظر پڑی تھی مین طرف اُس عمارت کے چلا جب قریب پہونچا ایک بارہ دری دیکھی کہ جسکی دیوارین میناکار ہین گنبد اُسکا طلائی ہے اُسکی ضو آفتاب سے چشمک کرتی ہے محراب اُسکی مثل محراب ابروے معشوقان و ستون اُسکے مانند ساق حور کے پر نور پردے پڑے ہوے آمنین کلابتون کی ڈوریان پڑی ہوئین روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا تمام بارہ دری پر جواہر جڑا ہوا تھا مین پردہ اُٹھا کر اندر گیا شان خدا نظر آئی فرش مخمل کا کیا ہوا حاشیہ پر کارچوب بنا ہوا تھا چھت بہت نادرکار لگی ہوئی تمام شیشہ آلات مثل کنول دیوارگیریان جھاڑ وغیرہ سے آراستہ قد آدم آئینہ لگے ہوے گھڑیان خوبصورت خوبصورت لگی ہوئین میز کرسی ہر ایک جا قرینہ سے لگی ہوئی طاقون پر گلابیان مے ناب کی رکھی ہوئین ایک مسند زرنگار آراستہ برابر مسند کے کشتیان شطرنج کی رکھی ہوئی اُسپر تورے پوش پڑے ہوے یہ چند اشعار تعریف مین اُس بارہ دری کے آپکے روبرو عرض کرتا ہون

نظم

تھی جواہر سے سب بھری دیوار
کان تھا وہ نگینے وہیرے کا
غیرت شمع طور تھے وہ ستون
قمقمہ تھا شمسۂ خورشید
غیرت افزاے ابر نوروزی
آئینہ ایک ایک برق نسب
موج آئینہ موج شعلۂ طور
آئینے سنگ کوہ طور کے تھے
لیپے پستان شاہد دیوار ✤

طاق کسرا سے حسن مین وہ چند
صاف ترشا ہوا تھا ہیرے کا
در فردوس سے بھی خوش تر در
بیضہ بیضہ تھا بیضۂ خورشید
شیشہ آلات وہ لگا تھا تمام
رشک رخسار شاہدان حلب
بیش قیمت بھی اسقدر تھے وہ سب
جھاڑ سب ایک ڈال نور کے تھے

تھی جو بارہ دری وہ میناکار
قصر قیصر سے مرتبہ مین بلند
ساق سیمین حور تھے وہ ستون
رشک آغوش حور عین ہر در
سائبان وہ برنگ زردوزی
صبح جنت مین جیسے نور دوام
خانۂ آئینہ تھا منتظم نور
جسکا بیعانہ تھا خراج حلب
زرد دیوار گیرون پر بہار

غلام کیفیت بارہ دری دیکھکر دنگ ہوگیا اور یہ خیال کیا کہ اس صحرا مین انکی حفاظت کیونکر ہوتی ہوگی یہ ثابت ہوتا تھا کہ ابھی ابھی کوئی یہان سے اُٹھکر براے سیر گیا ہے مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ کسی شہریار کا مقام سیرگاہ ہے وہ یہان آکر سیر کرتا ہے اور مشغول شکار رہتا ہے یہ خیال کرکے مین بارہ دری کے اندر سے باہر آیا اور قدرت خدا دیکھکر اور تعریف اُسکی کرتا ہوا اُس خیال سے آگے چلا کہ شاید کوئی اور تماشہ اس صحرا مین ہو اُسکو بھی دیکھنا چاہیے تھوڑی دور چلا تھا کہ ایک دریا نظر پڑا کہ جوش مثل دریاے حشر کے تھا کہ جسکا دوسرا کنارہ ہم آغوش عدم تھا آسمان ایک حباب اُسکا معلوم ہوتا تھا چونکہ مین تھکا ہوا تھا گرد و غبار راہ کا منہ پر پڑا ہوا تھا مین کنارے بیٹھ گیا منہ ہاتھ دھونے لگا وہ وقت تھا کہ آفتاب قریب غروب تھا کہ اُس دریا مین ایک جانب سے کچھ روشنی نمودار ہوئی مگر ایسی ضو تھی کہ جسکے روبرو روے آفتاب گرد تھا نظر خیرگی کرتی تھی اُسپر قائم نہین ہوسکتی تھی مین اُس جانب دیکھنے لگا کہ دیکھا مین نے ایک بجرہ کہ جسپر سائبان زربفتی استادہ ہے بانجھنین طلائی تھاپیون سے کھیتی چلی آتی ہین عقب مین اُسکے اور بہت سی مورپنکھیان ہین کہ اُسپر سیکڑون نازنین سوار ہین

وہ بجرا طلائی ہر یہ ضو اُسکی تھی وہ بجرا اسی جانب چلا آتا تھا یہ دیکھکر خاکسار ایک غرفہ مین درختون کے پوشیدہ
ہوگیا اور دیکھنے لگا کہ اس بجرے مین کون ہو جب وہ بجرہ کنارے پر پہونچا تو دیکھا کہ اُس بجرے مین مسند
زرنگار پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جبین پیشانی مثل مہر کے تابان ابرو ہلال رخسار مثل ماہ چہاردہ کے درخشان
زلف پرشکن رخسار کے یون قریب تھی کہ جیسے ظلمت و نور باہم گلے ملین خال جبین حور کی چشم کا تل تھا
بقول استاد شعر خال رُخ چشم حور کا تل تھا + یا سویدا ے دیدۂ دل تھا گلا صراحی وار سینہ تختۂ نور آسیب پستان
کا اُبھار بازو کلائی نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے تھے اُنگلیان مثل شعلۂ طور کے تھین پور پور چھلے جو دل عاشق
کے چور تھے سر سے پانْون تک نور کی بنی ہوئی تھی جواہر مین غرق پوشاک گلنار زیب جسم عالم شباب سن پندرہ
سولہ برس کا ہاتھ مین یاقوت نگار چھڑی اُس بجرے سے اُتری اُسکے اُترتے ہی تمام اُسکی خواصین ہم راز بھی اُتر ین
اُسکے گرد و پیش کھڑی ہوئین اے خداوند یہ ثابت ہوتا تھا کہ گرد ماہ ستارے ہین اُسکا روے تابان اُس پوشاک
گلنار مین یہ بہار دیتا تھا کہ جیسے مہر درخشان شفق مین ہو بس حضور مین نے اُسکی تصویر اُسی وقت کھینچ لی
اتنے عرصہ مین وہ گل رعنا سبزۂ خوابیدہ کو مثل صبا کے اپنی رفتار ناز سے پائمال کرتی ہوئی اور کبک
کو رفتار قیامت افزا سے شرماتی ہوئی نرگس کو اپنی آنکھون سے شرمندہ کرتی ہوئی زلف پیچان سے
سنبل کو خجل کیا شمشاد اُسکے قد رعنا کو دیکھکر مارے خجالت کے زمین مین لب جو آ کر گڑ گیا بس وہ نازنین مع
اپنی خواصون کے نہر پر جا کر بیٹھی کچھ دیر کھیل کر پانی سے اور وہان سے اُٹھ کر طرف بارہ دری کے چلی
وہان خواصون نے چبوترے پر فرش وغیرہ کر رکھا تھا وہ نازنین جا کر مسند پر بیٹھی یہ خاکسار بھی درختون
کی آڑ مین بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا دو پہر رات تک وہ حور وش بزم آرا رہی جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی
تو اُٹھ کر طرف دریا کے چلی گئی اور بجرے پر سوار ہو کر جدھر سے آئی تھی مع خواصون کے روانہ ہوئی مین اُسی
مقام پر تھا کہ چند سپاہی اُس مقام پر آئے اور پہرہ دینے لگے مین نے اُنسے جو یہ حال دریافت کیا کہ یہ کیا
مقام ہو اور یہ بارہ دری کس شخص کے قیام کرنے کی جگہ ہو اُنھون نے سر سے پانْون تک میری صورت دیکھی
اور کہا کہ تم ہمکو مسافر معلوم ہوتے ہو اس اقلیم کے رہنے والے نہین ہو مین نے کہا کہ مین سوداگر ہون
اسی صحرا سے قریب ایک اور صحرا ہو اُس مین میرا قافلہ اُترا ہو میرا جو دل گھبرایا چونکہ شب ماہتابی مین سیر کرتا ہوا
ادھر نکل آیا اُنھون نے کہا کہ یہ صحرا اقلیم دین شہر آفتاب نما کے ہو جہان خداوند آفتاب کے نائب و فرزند
حکومت کرتے ہین وہ شہر پانچ کوس کے فاصلہ پر ہو یہ آراستہ کیا ہوا نور خالص یعنی دختر خداوند ملکہ شہر آرا بے
سیمتن کا ہو جو کہ ہمشیرہ ہین نائب خداوند کی اور لخت جگر ہین خداوند کی یہ بارہ دری اُنھون نے
اپنے قیام کے لیے آراستہ کی ہو اور بوقت سہ پہر اس صحرا مین تشریف لاتی ہین بارہ دری مین بیٹھکر تماشاے
سبزہ زار کرتی ہین اور بوقت نصف شب یہان سے تشریف لیجاتی ہین ہم اُنھین کے ملازم ہین یہ جو دریا
تم دیکھتے ہو یہ اُسکے قلعہ کے نیچے روان ہو جہان اُس حور وش کا مکان ہو جس قلعہ مین نائب خداوند سلطنت
کرتے ہین اور وہ قدرت خداوند سے پیدا ہوا ہو چونکہ مین ملکہ کو دیکھ چکا تھا مین نے بطور تجاہل کے کہا کہ ملکہ
کیا بارہ دری مین تشریف فرما ہین اُنھون نے کہا کہ بارہ بج گئے ہین اب وہ کہان برائے آرام قلعہ کو تشریف
لے گئین ہین اب کل سہ پہر کو تشریف لائینگی یہ سُن کے مین اپنے قیام گاہ پر چلا آیا یہان میرے ملازم و
غلام پریشان تھے جب مین پہونچا اُنکو اطمینان ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ خواجہ حسین نے اُتنی کیفیت جو کہ
اُنپر گذری تھی کہ اُنکو خواص نے دیکھ لیا اور جو خواصین آئین اور باہم گفتگو ہوئی کہ خود ملکہ آئی اور اپنے
ہمراہ چبوترے پر لے گئی خود اپنی زبان سے اپنی کیفیت بیان کی خواجہ نے نہین بیان کی بلکہ اُسنے

مقام پر یہ تقریر جو کہ تحریر ہوئی ہی بیان کی روبرو ارزنگ کے یہ سُن کے ارزنگ نے کہا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا تھا
کہ اُس نازنین کی شادی ہوگئی ہی یا کہ ناکتخدا ہی خواجہ نے کہا کہ ابھی شادی نہین ہوئی ہی جب مین نے اُسنے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی اسکی شادی نہین ہوئی ہی کیونکر ہو کہ یہ خیال ہی کہ کوئی نور خالص ہو تو اُسکے
ہمراہ عقد کیا جائے ایسے ویسے کے ہمراہ کیونکر ہو ملکہ کا پیوند نہین ملتا ہی جو عقد ہو یہ سبب ہی جو ابھی تک ملکہ کی
شادی نہین ہوئی ہی وہ گوہر ناسفتہ میری رائے مین آپ کے قابل ہی ایک تو یہ سبب ہی کہ آپکے اور اُسکے
حسن مین سرمو فرق نہین ہی اگر آپکے پہلو مین بیٹھے تو بہت خوب ہی زینت کا شانہ ہو دوسرے جیسا وہ شوہر
چاہتی ہین اُسی صفت کے آپ ہین اگر وہ بقول اُنکے خداوندزادی ہی تو آپ بھی فرزند خداوند و نبیرۂ خداوند ہین
اُنکی تو ایک پشت مین خدائی ہی یہان دُو پشتین ہوئی ہین آپ خدائی کرتے آئے ہین باپ خدا تھے دادا
خدا تھے کیسے خدا کہ جنکے قبضہ مین اٹھارہ ہزار ملک باختر تھے یہ مرتبہ اُسکو کب نصیب ہوگا اُسکے قبضہ
مین تو صرف بارہ یا تیرہ ملک ہین جو جو قدرت آپکے دادا نے دکھائی ہی وہ تو کبھی خواب مین نہین کسی نے
دیکھی ہوگی بس یہ تصویر آپکے لائق ہی آپ اسکو لین گو میرا قصد تھا کہ مین کسی شاہ خواہ شہریار کے ہاتھ فروخت
کرونگا مگر میرے نزدیک آپ سے بہتر کوئی میری نگاہ مین نہین ہی کہ جسکو دون یہ کہکر خواجہ نے وہ
تصویر جو کہ لب دریا کی طیار کی تھی کہ جب ملکہ بجرے سے اُتر کر مع اپنے خواصون کے کنارے
دریا کے استادہ ہوئی تھی نکالکر ارزنگ کو دی ارزنگ نے لیکر اُسکو جو دیکھا اور غور جو کیا تو دیکھا
کہ ایک نازنین مہر تمکین بصد ناز و ادا لب دریا کھڑی ہی گرد اُسکے خواصین ہین جو تعریف خواجہ نے
کی تھی اُس سے زیادہ اُسکو حسین دیکھا ایک ناوک دل دوز تھا کہ قلب کے پار ہوا دل بیقرار ہوا اُسکے
تیر مژگان نے جگر کو غربال کردیا یعنے ارزنگ اُس صاحب تصویر پر عاشق و دل دادہ ہوگیا عنان صبر و
قرار ہاتھ سے جاتی رہی بے اختیار ہو کر اور اُس تصویر کی طرف مخاطب ہو کر یہ دو شعر ور د زبان کیے شعر
ساغر انی حیات کا چھلکا ٭ تو خبر میری جلد اے ملکہ ٭ تیری الفت سے دل ہوا گھائل ٭ دیکھکر تمکو مین ہوا مائل ٭
یہ شعر پڑھ کر اور تصویر کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ مین تو تیرا دیوانہ ہوگیا ہون اس صاحب تصویر پر شیدا
و فریفتہ ہون کیا بانکی چتون ہی کیا سرگین آنکھین ہین کیا خوب یہ صورت دلپذیر ہی اُسکو لقا نے اپنے یدقدرت
سے بنایا ہی یہ سوداگر سچ کہتا ہی کہ یہ آپ کے لایق ہی خواجہ نے کہا کہ خداوند یہ تصویر مین نے اپنے
لیے طیار کی تھی مگر اب میرا سن اس قابل نہ تھا کہ مین عشق و عاشقی کرتا بدین خیال مین نے قصد کیا تھا کہ کسیکو
نظر دونگا کہ اُسکے عوض مین زر کثیر ہاتھ آئے گا یہان جو پہونچا اور آپنے جو حال دریافت کیا فوراً یہ خیال ہوا کہ
یہ تصویر آپ کی نذر کرون کیونکہ یہ آپ کے لائق ہی بس مین نے اپنے خیال کے موافق کیا واقعی یہ نازنین
آپکے لایق ہی ارزنگ تو اسقدر محو ہوا کہ سوائے تصویر کے اور کسی طرف نگاہ اُٹھا کر نہین دیکھتا ہی تصویر کی جانب
ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی لب پر آہ ہی دل مین صاحب تصویر کی چاہ ہی اب کچھ خیال نہین ہی کہ مین کس ضرورت سے
یہان آیا تھا اور کس کام سے یہان پر رات بسر کی ہی اول تو خواجہ حسین نے اسقدر طول دیکر اُس قصہ کو
بیان کیا تھا کہ وہ رات اسی ذکر مین تمام ہوگئی تھی اور ارزنگ اسقدر محو ہوا تھا کہ سب خیال فاسد اُسکے دل
سے جاتے رہے تھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ پہلے چل کر شہر آفتاب نما کی سیر کرون اور برجیس کو اپنا
مطیع کرون اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور جب سے اُس ملکہ کی حالت سُنی تھی بغیر تصویر دیکھے
اُسکے دل مین یہ خیال ہوا تھا کہ اُس نازنین کے ہمراہ چل کر عقد کرون جسکی تعریف تاجر کرتا ہی اور جب سے تصویر جو دیکھی ہی
ابتو قصد مصمم ہوگیا ہی حالت جنون بہم پہونچی ہی ابتو قصد اپنا بالکل ہی فسخ کردیا ہی اور یہ خیال کرلیا ہی کہ بعد اس مہم

کے یعنی عقد ہو جانے کے اور ملکہ کے ہاتھ آنے کے اہل اسلام سے سمجھا جائیگا بڑا ہوشیار ہی اسنے خیال کیا کہ اگر مین
یہان پھنس گیا اور اہل اسلام سے مقابلہ ہونے لگا تو خرابی ہوگی کوئی دوسرا ملکہ کو لے جائیگا ایسی نازنین کے
بہت سے خواستگار ہین خصوصاً اہل اسلام تو زیادہ تر اور وہ لوگ بڑے زبردست ہین اگر انکو کسی کی زبانی اُسکے
حسن و جمال کی خبر مل گئی اور سُن لیا اور کوئی عاشق ہو گیا تو پھر ہاتھ آنا محال ہی وہی لیجائیگا چند سبب ہین اول تو وہ لوگ
خود ہی خوبصورت ہین دوسرے جری ہین تیسرے انکو اپنی جان کی کچھ پرواہ نہین ہی وہ لوگ تو جان لڑا دینگے
اور جس طور سے ممکن ہوگا لیجائینگے مین ہاتھ ملکر رہجاؤنگا سواے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لیجانیوالا خوب
مزے اُڑائیگا مین رات دن اس آتش غم سے مثل ہیزم خشک کے جلا کرونگا زندگی دو بھر ہوگی مرنا پڑیگا آب
و غذا ترک ہوگی کچھ اچھا نہ معلوم ہوگا اس سے کیا حاصل یہان کسی کو اپنا نائب کرو اور یہان سے طرف شہر
آفتاب نما کے کوچ کرو ایسی حالت مین مقبرہ نہ کھدواؤ اس مین خرابی ہی وہ یہ کہ اہل شہر تو الگ آمادہ فساد
ہین اسلم و دیلم علیحدہ بگڑے ہوے ہین اگر کوشش مقبرہ کھدوانے کی کی تو فساد عظیم ہوگا اور یہ ہوگا کہ
برسون اسی مقام پر گذر جائینگے کل اہل اسلام بقول اسلم و دیلم اپنی اپنی لشکر کشی کرینگے اور لشکر لیکر دوڑ پڑینگے
کی جان بچانی دشوار ہوگی میرا اصل مطلب فوت ہو جائیگا بعد ملکہ کے حاصل کرنے کے پھر اہل اسلام سے
مقابلہ ہوگا ابھی بسبب عشق کے میرے حواس بھی بجا نہین ہین یہ لوگ کہین بھاگے تو جاتے نہین ہین کہ یہ ملک قبضہ سے
جاتا رہیگا یہ سب کام بعد کو بھی ہو سکتے ہین اگر اس مین تساہل کیا تو ملکہ البتہ ہاتھ سے جاتی رہیگی بس یہ امر خیال کر کے
سنجگان و دیگر سرداروں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بالفعل مابدولت نے مقبرہ کھدوانے کو ملتوی کیا کہ
کیونکہ اب یہ دماغ خداوندکا بسبب عشق اس نازنین کے نہین ہی کہ طرف امور ملکی کے توجہ کرے اور جنگ و جدل
کی طرف رُخ کرے لہذا بعد عقد ہو جانے کے پھر مین اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اب مین نے تا ہونے عقد کے
اپنے کل لادے فسخ کیے اب مین تا امکان اس امر مین کوشش کرونگا کہ عقد ہو جاے کیونکہ دل مابدولت کا آتش
فراق مین اس صاحب تصویر کے بیقرار ہو رہا ہی سواے اُسکی وصل کے اور کسی امر کا خیال نہین ہی آیندہ جو ہو
سو ہو بس اب مابدولت اپنی قیام گاہ پر تشریف لیجائینگے یہ کہکر اُٹھنے کا قصد کیا کہ نظر تصویر پر جا پڑی آہ کہکر
دل پکڑ لیا اور کلیجہ پر ہاتھ رکھکر یہ شعر پڑھنے لگا نظم حسب حال مقام ہذا

طائر دل آشیان ہی بیقراری اندنون
ہی سلیمان کو مرے جوش جوانی کا غرور
کون کرتا ہی ہماری غمگساری اندنون

ناز پروردہ چمن کی تھے اب اسیر دام ہین
مرکب باد صبا پر ہی سواری اندنون

دل نے کی ہی مشق ضبط آہ و زاری اندنون
کچھ تو اے صیاد کر خاطر ہماری اندنون
چل بسے ہوش و حواس طاقت و صبر و قرار

پھر یہ شعر پڑھنے لگا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ٭ و گر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ٭ دیگر آہستہ برگ گل نفشان بر مزار ما ٭ بس نازک است شیشۂ دل رکنار ما
یہ شعر پڑھکر اور تصویر کو لیکر ارزنگ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ کیا کرون میرا اب کسی کام کو جی نہین چاہتا ہی سواے خیال
معشوق کے ورنہ مین کبھی بغیر کھدواے ہوے مقبرے کے یہان سے نہ جاتا خیر پھر دیکھا جائیگا اب تو مین معشوق
کے ملنے کی تدبیر کرون کیونکہ مابدولت کا اب قصد ہوا ہی کہ اپنی شادی کرین بعد انفراغ عقد مابدولت اہل اسلام سے
مقابلہ کرینگے اور اس مقبرے کو کھدوائینگے یہ کہکر کہا کہ تخت منگاؤ کچھ دنون یہ مقبرہ اور باقی رہیگا خیر دیکھا جائیگا
بس سب سردار بھی اُسیوقت ہمراہ ارزنگ اُٹھے اسلم و دیلم بھی خوش ہو گئے اور کہنے لگے اپنے اپنے دل مین کہ
اس سوداگر نے خوب یہ بلا اس وقت ٹالی اور خوب مقبرہ بچایا سنجگان تو بڑا حرامزادہ ہی اُسنے بڑھکر ارزنگ سے کہا
کہ خداوند ایک امر میرے ذہن مین آیا ہی وہ یہ ہی کہ اکثر یہ لوگ جو کہ تصویریہ بناتے ہین مصنوعی بھی بناتے ہین کہین
خواجہ نے یہ مصنوعی تصویر نہ بنائی ہو کیونکہ یہ انداز سے اہل اسلام کا دوست معلوم ہوتا ہی اُسنے اس فقرے سے یہ بلا

نہ ٹالی ہوگا کوئی اہل شہر سے سوداگر کی صورت بنکر نہ آیا ہو وہی عیار نہ ہو جو کہ بہرام کو لیگیا ہو اس سوداگر
سے یہ تو پہلے دریافت فرمایئے کہ یہ تصویر اصلی ہی یا نقلی ارزنگ نے کہا کہ تو بڑا مرشد ہی خیر تیرے کہنے پر
عمل کرتا ہون یہ کہکر ارزنگ نے خواجہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای خواجہ جو کچھ تمنے بیان کیا یہ اصلی اور
یہ تصویر بھی اصلی ہی اسمین تمنے کوئی بضاعت تو نہین کی ہی خواجہ نے یہ سنکے دست بستہ عرض کیا کہ یہ جو کچھ مین نے
عرض کیا ہی اگر اسمین فرق نکلے یا جو تصویر مین نے نذر خداوند کی ہی اُسمین حیر ہو فرق ہو جو چور کا حال
وہ میرا حال اگر یہ خوف ہو کہ مین فرار کر جاؤنگا تو مین اس امر سے دست بردار ہوتا ہون کہ مین اپنا مال تجارتی
نہین فروخت کرونگا آپکے ہمراہ لشکر مین رہونگا مگر ایک شرط سے کہ اگر مین جھوٹا نکلون تو میرا قتل آپ پر
واجب ہی ورنہ اگر سچا نکلون تو جس شخص نے آپ سے عرض کیا ہی کہ یہ تصویر مصنوعی ہی خداوند اُسکو میرے
سپرد کرین پہلے مین اُس سے اپنے تمام مال کا جو کہ تجارتی تھا اور مین نے اُسکو بسبب اس امر کے نہین
فروخت کیا کہ مین آپکے ہمراہ تھا جو کچھ نقصان ہوا ہی مین اُس سے لونگا اور اُسکو پھر قتل کرونگا کوئی مزاحم اور
کوئی میری جان کا خواہان نہو یہ سُنکے ارزنگ نے کہا کہ ہمکو یقین آگیا کوئی ضرورت نہین ہی اس وقت
ارزنگ مع اپنے سردارون کے طرف ایوان شاہی کے چلا گیا بقرہ کھدنے سے بچ گیا اہل شہر نے اُسیوقت
سجدہ شکر ادا کیا اور بہت خوش ہوے ہر ایک نے خواجہ کے قریب آکر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپکا یہ احسان
ہم سبکی گردن پر ہوا کہ آپنے ہماری سبکی جان بچائی خواجہ نے کہا کوئی مین نے یہ امر جان سے نہین کیا خدا نے
اپنی قدرت سے یہ سبب پیدا کر دیا بھائیون کل ہی تو مین وارد شہر ہوا تھا کہ یہان کی خرابی کی خبر ملی مین نے یہی
خیال کیا کہ چل کر مین بھی اہل شہر کا شریک ہون یہان پہونچا ارزنگ نے طلب کیا مین چلا گیا اُسنے حالات
دریافت کیے مین نے جو دیکھا تھا وہ بیان کر دیا اور تصویر دیدی وہ عاشق ہو گیا سودائے عشق مین یہ بھی
خیال آیا کہ پہلے عقد کر لون تو پھر اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ اُس خدا کے کارخانے ہین جسنے ہمکو پیدا کیا
اور ہم جسکی پرستش کرتے ہین اور وہ خالق برحق اور رازق مطلق ہی بھائیون شکر کرو کہ یہ بلا بغیر جنگ و جدل
ٹل ہو گئی اور تم سبکے حسب دلخواہ کام ہوا اہل شہر خواجہ حسین کی تعریف کرتے ہوے اپنے اپنے مکان کو
بخوشی دھرمی روانہ ہوے اہل بقرہ اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھے جو جو جسنے مراد و منت مانی تھی وہ ادا کرنے لگا
عمائد شہر اپنے اپنے مقام کو گئے جو اہل شہر اپنے مکان مین پہونچا اُسکی اہلخانہ نے اُس سے دریافت کیا
کیا گذری بقرہ تو مین گھُدا اُسنے ساری کیفیت بیان کی ہر ایک خواجہ کو دعائین دے رہا ہی تمام شہر مین گھر گھر
خوشی ہو رہی ہی عمائد شہر بھی اپنے اپنے مکان پر پہونچے ساری کیفیت اپنے لوگون سے بیان کی وہ لوگ
بھی بہت خوش ہوے نذرین ہونے لگین تمام شہر مین تو یہ حال ہی ادھر ملازمین ملکہ جو واپس گئے تو محلدار کو
بلا کر کل حال کہا اور کہا کہ ملکہ سے عرض کرنا کہ ہم لوگ انعام کے امیدوار ہین محلدار نے جا کر کل حال ملکہ سے
عرض کیا ملکہ خوش ہو گئی نوبت یہ تھی کہ شادی مرگ ہو جائے پس اُس وقت سب کو انعام دینا شروع کیا
سامان نذر و نیاز کا ہونے لگا ان لوگون کو اسی خوشی مین چھوڑیے حال ارزنگ کا ملاحظہ ہو کہ اسکو راہ مین
خیال آیا کہ اُس تاجر کو کچھ انعام دینا ضرور ہی اسی وقت ایک چوبدار کو روانہ کیا کہ جس تاجر نے ہمکو تصویر دی تھی
اُسکو بلا لاؤ کہنا خداوند یاد فرماتے ہین چوبدار اُدھر چلا سواری ارزنگ کی طرف دردولت کے چلی زبان پر
ارزنگ کے شعر عاشقانہ ہین سوائے خیال ثریا سے سیمتن کے دوسرا خیال نہین ہی یہ اُسکے عشق مین
غرق ہی دریائے عشق مین غوطے کھاتا ہوا چلا آتا ہی شراب الفت ثریا سے سیمتن نے اپنے سے از خود رفتہ
کر دیا ہی اُسکی تو یہ نوبت ہی کہ اتنے عرصہ مین ہونٹ خشک ہو گئے ہین رنگ زرد ہو گیا ہی آنکھون مین حلقے

پر مسگئے ہین آثار حضرت عشق کے ظاہر ہین اُدھر اسلم و دیلم و دیگر سردار خوش ہین مگر نحتگان کو بڑا رنج ہی
دل مین کہتا ہی کہ یہ کیا ہوا لکایک یہ تو ورق اُلٹ گیا بنا بنایا کام بگڑ گیا کیا تدبیر کرون کہ ارزنگ پھر اس طرف
متوجہ ہو اکہا یہ تاجر کہان سے آگیا بڑا اسنے دھوکا دیا ضرور یہ کوئی عیار ہی اسنے مکر کیا ایسے ایسے خیال کرتا
ہوا خاموش خواہی مین بیٹھا چلا آتا ہی مگر رنج بہت ہی یہانتک کہ ارزنگ قریب ایوان شاہی کے پہونچا اور تخت
سے اُتر کر داخل دربار ہوا سب سردار بھی ہمراہ ہین ارزنگ آکر تخت پر بیٹھا تمام سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے مگر حالت یہ ہی کہ ارزنگ نہ کسی سے بات کرتا ہی نہ حیثیت خاموش بیٹھا ہی تصویر کو دیکھ رہا ہی اگر بات
بھی کی تو کچھ شعر عاشقانہ پڑھے مجنون ہو گیا ہی یہان تو یہ حالت ہی کسکو بھی خبر نہین کہ دربار مین کون کون ہی اور کون
نہین ہی یہ بھی نہین خبر ہی کہ مین کس مقام پر ہون اُدھر وہ چوبدار اُس مقام پر کہ جہان مقبرہ ہی پہونچا دیکھا کہ ابھی
بہت سے اہل شہر ہین اور خواجہ سے گلے مل رہے ہین کہ اس چوبدار نے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے
ہین اُنھون نے کہا کہ چلو انکو خیال ہوا کہ اب کیون طلب کیا ہی معلوم ہوتا ہی کوئی پھر نحتگان نے رخنہ اندازی
کی ہی چلو دیکھا جائیگا وہ چوبدار انکو لیکر در دولت پر آیا اُنکو بڑا افسوس ہوا اُس مقام کو دیکھکر اُنھون نے
اپنے دل مین کہا کہ یہ وہ مقام ہی کہ جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا انسان کا کیا مقدور تھا یا یون ویران پڑا ہی
یہان اہل اسلام کا قبضہ تھا اُسکا ڈنکا بجتا تھا یا اب یہان ایک کافر حاکم ہی گھنٹ و ناقوس بجتے ہین جہان خسرو
خاوری بیٹھ کر حکم و احکام جاری کرتا تھا یہ اپنے دل مین خیال کرتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان ارزنگ تخت
پر بیٹھا تھا اور دربار کا مجمع تھا اور سب اہل دربار حاضر تھے کہ چوبدار نے عرض کیا خواجہ حسین حاضر ہین ارزنگ
نے سر اُٹھا کر خواجہ کی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھا شعر ای پیک راستان خبر یار ما بگو ✤ احوال گل بہ بلبل دستان سرا بگو
یہ کہکر کہا کہ خواجہ مین نے تمکو اس لیے طلب کیا ہی کہ تمنے اپنی آنکھون سے میرے یار کو دیکھا ہی مین اُن
آنکھون کو دیکھ لون دوسرے مینے تمکو کچھ انعام نہین دیا ہی وہ دون یہ کہکر جو پوشاک کہ اُسوقت پہنے ہوئے
بیٹھا تھا کئی لاکھ کی تھی مع تلوار کے خواجہ کو عنایت فرمائی اور کئی لاکھ روپیہ اُسکے ہمراہ یہ اس خیال سے
کہ اسنے میرے معشوق کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہی ایسے شخص کی بڑی عزت کرنا زیبا ہی آپ اور پوشاک
پہنی خواجہ بہت خوش ہوئے اور سب اسباب لیکر دربار سے باہر آئے اور طرف سرا کے روانہ ہوئے
اور سرا مین پہونچکر اپنے مقام پر بیٹھے ملازم خوش ہوئے بھٹیاری نے حال دریافت کیا خواجہ نے کل حال بیان کیا
ملازمون سے کہا کہ کل مکان تلاش کرنا ہم اب کچھ دنون یہان قیام کرینگے انکو تو اب یہین چھوڑیے اب حال
ارزنگ سنیے کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب اہل دربار حاضر ہین کہ نحتگان کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ ارزنگ
کی طرف مُنھ کر کے کہنے لگا کہ میرے خیال مین یہ امر نہ آیا کہ خداوند نے مقبرہ کھدوانے سے کیون دست برداری
کی غیر مسائل کی طرف سے تو اس عزم کو فسخ کیا کہ اُدھر لشکر کشی کر کے جاتا تھا یہان کوئی لشکر کشی تو کرنا
نہ تھی صرف زبان کا ہلانا تھا حکم دینے کی دیر تھی کل کام انجام پا جاتا ارزنگ نے کہا کہ تو اتنا بڑا عقلمند ہو کر ہماری
بات کو نہ سمجھا ارے احمق ہمنے اس خیال سے اس امر کو ملتوی کیا کہ اب تو ہمکو سودا ے محبت کی تلاش ہی
اور ہم ایک بت رعنا کے عشق مین مبتلا ہین اور یہ ہمکو یقین تھا اور ہی کہ بغیر کشت و خون ہوئے مقبرہ نہ کھدتا اور
یہ جنگ و جدل ایسی نہ تھی کہ یہ آج ختم ہو جاتی اسمین برسون صرف ہوتے جسوقت یہ خبر تمام ممالک اہل اسلام مین
منتشر ہوتی وہ سب لشکر کشی کر کے اُدھر آتے اسی ملک مین خاتمہ جنگ و پیکار کا ہوتا اور کل اہل اسلام
اسی مقام پر قتل ہوتے مجھکو اسقدر کب صبر تھا کہ مین بعد ختم جنگ و جدل اپنے معشوق کی طرف جاتا بس
مین نے اس خیال سے اس امر کو موقوف کیا کہ بعد عقد و شادی کے مین اس طرف توجہ کرونگا نحتگان

کہا کہ اب میری سمجھ مین آیا ہان یہ راے تو آپ کی بہت خوب ہی میرے پسند ہی ارزنگ نے یہ سنکے کہا کہ اب تمہاری
کیا راے ہی آیا مین یہان سے کوچ کرون اور قریب شہر ہو بجکر نامہ تحریر کردن اور اپنے قصد سے برجیس
کو آگاہ کرون کیونکہ میرے دل کو قرار نہین ہی بغیر کوے یار کے سختگان نے کہا کہ میری تو یہ راے نہین ہی
بلکہ یہ راے ہی کہ آپ پہلے اسی شہر سے اُسکے نام نامہ تحریر فرمائین اور اُسمین ملکہ کی طلب ظاہر کرین اگر وہ اُسکے جواب
مین تحریر کرے کہ آئیے ملکہ موجود ہی ہم عقد کر دینگے تو آپ یہان سے خوشی خوشی مع لشکر سفر کرین اور وہان
چلکے شادی کیجیے اور اُس طرف سے سائل پر لشکر کشی نہ فرمائیے اور اہل اسلام سے مقابلہ فرمائیے اور اگر وہ
انکار کرین تو پھر اُنپر لشکر کشی فرمائیے چلکر مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو حاصل کیجیے اُسکے بعد پھر اور طرف
لشکر کشی کیجیے مین تو یہ راے دیتا ہون ارزنگ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ میری راے اچھی ہی
یا سختگان کی سب اہل دربار نے کہا کہ اگر خلاف طبع عالی نہو تو عرض کرین ارزنگ نے کہا کہ شوق سے
عرض کرو اُنھون نے کہا کہ ہمارے نزدیک وزیر صاحب کی راے اچھی ہی اسمین یہ ضرور فائدہ ہی کہ جس عرصہ
مین نامہ بر جواب لیکر آئیگا اُس عرصہ مین خداوند یہان سامان سفر درست کرلین اور سامان جنگ اگر جواب موافق
مرضی کے آئے تو خیر ورنہ اسی وقت لشکر کشی کر دین اور یون بے سر و سامان کسی کے ملک پر جانا جہان سُنا جاتا ہی
کہ کئی ملکون کے بادشاہ شریک ہین تین تیئیس لاکھ کے قریب لشکر ہی اسقدر قلیل لشکر سے جو کہ اس وقت
اسکا آٹھوان حصہ ہی کوئی چھ سات لاکھ کے قریب لشکر مین آدمی ہی اُتنے بڑے لشکر کے روبرو کیا حقیقت ہی اور اُنکا
لشکر اُسکے پاس اُس وقت تھا جبکہ خواجہ حسین اُس شہر سے کوچ کر کے چلے تھے خواجہ یہ تو کہتے تھے کہ لوگ
آگے جاتے مین اور شریک ہوتے جاتے ہین اگر اس عرصہ مین اور لشکر جمع ہوگیا ہو تو کیا عجب بدون دریافت
حال ایک مرتبہ لشکر کشی کرنا بالکل خلاف عقل ہی نامہ بر روانہ کر کے منشاے دل تو دیکھیے کہ کیا منشا ہی اور کیا
جواب آتا ہی اس عرصہ مین آپ بھی اپنا لشکر بڑھائیے اول تو آپ اتنے بڑے بادشاہ کی بہن کے ساتھ شادی
کرنے جاتے مین جو کہ اپنے کو اس وقت نائب خداوند کہتا ہی اور لوگ اُسکی اطاعت کرتے ہین دوسرے آپکا
یہ دعوی ہوگا کہ مین خداوند ہون تم میری بندگی کرو اور اپنی بہن کی شادی میرے ساتھ کرو جبکہ آپ کے ہمراہ
لشکر قلیل ہوگا تو اُسکی نگاہ مین آپکی کیا وقعت ہوگی خیال کریگا اگر مین ایک حملہ کرونگا تو تمام لشکر کو کاٹ ڈالونگا
اگر اُسکی مرضی شادی کرنے کی ہوگی بھی تو نہ کریگا اس نامہ کے جانے سے یہ امر ہوگا کہ آپکی وقعت اُسپر ظاہر ہوگی اور
جو کوئی نامہ لیکر جائیگا اُسکے ہمراہ دس ہزار سوار کر دینگے جب اُسکو خبر ہوگی کہ فلان شخص کا نامہ بر آیا ہی جو کہ خدا ہی
اُس وقت وہ دریافت کریگا کہ کسقدر لوگ نامہ کے ہمراہ ہین جب معلوم ہوگا کہ دس ہزار سوار نامہ بر کے ہمراہ
ہین تو خیال کریگا کہ بڑا لشکر ہی جب تو نامہ بر کے ہمراہ دس ہزار کا لشکر ہی اور آپ کی بھی وقعت ہوگی اگر یہ خیال
کریگا کہ مین خدا ہون تو یہ بھی کوئی بادشاہ بزرگ ہی آپ کے بزرگون کا بڑا نام ہی کیونکہ سُنا گیا ہی کہ زیر قیطول
خداوندی جو نسٹھ لاکھ کے لشکر کی چھاؤنی تھی اور ہیزرسل کے پاس بیس لاکھ سے کم لشکر نہ تھا یہ تو وقعت ہی
اور یہ نام ہی اور آپ اُسکے پوتے ہو کر کہ جو اسقدر سپاہ رکھتا ہو اور خداوند ہو کر ایک بندے پاس اس حقارت
سے تشریف لے جائین بلکہ اس شان سے جانا زیبا ہی کہ اُسکو بھی معلوم ہو کہ ضرور یہ خداوند لقا کے پوتے ہین
انکے ساتھ شادی کرنے مین کوئی نقصان نہین بلکہ ہماری عزت ہی یہ جو اہل دربار نے تقریر کی ارزنگ کے
بھی خیال مین آگئی کہا کہ بہتر نامہ تحریر کیا جاے بہت کچھ اُسمین شان و شوکت تحریر ہو اہل دربار نے کہا کہ بہت خوب
لکھ فرمائیے کہ نامہ لیکر کون جائیگا ارزنگ نے کہا کہ یہ امر سواے سختگان کے اور کوئی نہین کر سکتا ہی وہ نامہ لیکر
جائیگا یہ کلام سنکے ارزنگ کے منہ سے سختگان کے ہوش اُڑ گئے کیونکہ برجیس کے دربار کا حال سُن چکا تھا

عرض کیا کہ خداوند یہ سختی مجھسے نہ اُٹھیگی کڑی مجھ سے نہ سہی جائیگی مین یہ سختی نہ برداشت کرسکونگا خداوند اور کسی کو
روانہ فرمایئے یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ اگر تم نہ جاؤگے تو میرا پہلوان قدرت سلیم شیر صولت نامہ لیکر جائیگا
بلکہ اُسکا جانا بہت خوب ہوگا یہ بھی معلوم ہوگا کہ ایسے ایسے پہلوان دس وار لشکر مین ہین کچھ تو ضرور خیال ہوگا کہ اگر
مقابلہ ہوگا تو بڑا کشت وخون ہوگا اُنکے حملہ کون روکیگا اچھا تم لوگ نامہ تحریر کراؤ اور سلیم شیر صولت
سے کہا کہ تمکو نامہ لیکر جانا ہوگا اُسنے عرض کیا کہ غلام بسر وچشم نامہ لیجائیگا یہ تو میرا افتخار ہی کہ مین خداوند کا نامہ بر
ہون اور مین جہانتک ممکن ہوگا بہت اُسکو سمجھاؤنگا یہ جو اُسنے عرض کیا ارزنگ نے اُسکو حکم دیا کہ دس ہزار سوار
لشکر سے منتخب کرلو اُنکو نئی وردیان دی جائین عملون کے بھر پھرے ستے ہون خیمے وغیرہ بہت نفیس ہون ایک
بارگاہ بھی ہمراہ ہو بس یہ جو حکم لگانے دیے سلیم اُسی وقت اُٹھکر دربار سے رخصت ہوکر طرف چھاونی کے آیا یہان
ارزنگ نے کہا کہ نامہ ابھی تیار ہوجاے تاکہ کل پہلوان قدرت روانہ ہو اور یہ حکم دیا جاتا ہی کہ کل سے لشکر کی
بھرتی شروع کردیجاے ایک بارگاہ بہت نفیس ہمارے لیے طیار کیجاے تمام لشکر کے لیے نئی وردیان طیار
ہون یہ حکم سنکے اُسی وقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ کہ جسمین تعریف لقا و زعم ثانی اُسکے بعد تعریف
ارزنگ بعد اُسکے شوکت وشان اُسکے بعد مطلب بہت فصیح مضمون اور خوب صورت الفاظ مین تحریر کیا گیا
نامہ کو ختم کیا ارزنگ کو نامہ سنایا گیا اُسنے پسند کیا اُسکے بعد لفافہ کرکے اُسپر مہر ارزنگ کی کی اور پیش کیا بس
ارزنگ نے کہا کہ پہلوان قدرت کہان ہی لوگون نے عرض کیا کہ وہ خداوند سے رخصت لیکر لشکر کو گئے ہین کہ سوار
دس ہزار انتخاب کرین ارزنگ نے حکم دیا کہ دس ہزار وردیان نئی اور ایک بارگاہ اور چند خیمے عمدہ داروغہ
فراش خانہ سے طلب کیے جائین کہ وہ پہلوان قدرت کے ہمراہ کیا جائے گا بس اُسی وقت حکم داروغہ فراش خانہ کو
دیا گیا اُسنے اُسی وقت بارگاہ وخیمے وردیان وغیرہ نکالین اور بار کرکے در دولت پر حاضر ہوا اُدھر پہلوان قدرت
سلیم شیر صولت چھاونی مین گیا تمام لشکر مین سے دس ہزار سوار انتخاب کیے اور اُنکو لیکر در دولت پر آیا
سوارون کو باہر ٹھہراکر اندر دربار کے گیا ارزنگ نے کہا کہ سوار انتخاب کرلاسے کہا کہ جی ہان بس اُسی وقت
ارزنگ نے کہا کہ داروغہ فراش خانہ کدھر ہی حاضر ہو وہ دست بستہ حاضر ہوا عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا وہ بارگاہ
وخیمے وردیان آپ کے سپرد کردو اور سلیم سے کہا کہ تم نامہ لو اور کل بوقت سحر یہ نامہ لیکر مع دس ہزار سوار کے
یہان سے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرنا اور اپنا ملبوس خاص اُسکو عنایت فرمایا وہ مجرا بجا لایا اور وہ
لباس اُسی وقت پہنکر ہمراہ داروغہ کے بیرون دربار آیا اور سب اشیا جو جو کہ ارزنگ نے کہین تھین اُنپر اپنا
قبضہ کیا اور سب سوارون کو وردیان تقسیم کین بارگاہ کا اثالہ لدواکر درست کیا یہان ارزنگ نے دربار
برخاست کیا اور اپنے مقام آرام مین آکر تصور مین ملکہ کے پلنگ پر لیٹ رہا یہانتک کہ وہ رات ارزنگ نے
تڑپ تڑپ کر بسر کی سحر ہوئی دربار مین ارزنگ آیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا اُدھر سلیم
بھی مع اپنے دس ہزار سوار کے زرق برق لباس پہنے ہوے طرف دربار کے آیا سوارون کو در دولت
پر ٹھہراکر دربار مین گیا اور مجرا بجالایا اور عرض کیا کہ یہ خاکسار رخصت ہوتا ہی ارزنگ نے کہا کہ جاؤ
مگر بہت جلد جواب نامہ لیکر حاضر ہونا کہ مین تیرے انتظار مین ہون سلیم نے کہا کہ مین بہت جلد حاضر ہونگا
جانے کی دیر ہی وہان پہونچا اور جواب نامہ حاصل کیا اور روانہ ہوا اور حاضر خدمت حضور ہوا ارزنگ یہ سنکے
خاموش ہو رہا یہ سلام رخصت کرکے بیرون دربار آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف شہر آفتاب نما کے مع
دس ہزار سوارون کے روانہ ہوے خیمہ وبارگاہ وغیرہ اثالہ عقب مین تھا شہر سے نکلکر بصد تیزروی روانہ ہوا دس
کوس پر جاکر قریب شام قیام کیا اُسکو تورہ مین چھوڑیے یہان بعد جانے نامہ بر کے ارزنگ نے کہا کہ لشکر

کے بھرتی کرنے کی کوشش کی جائے اُسی دن سے بھرتی شروع ہو گئی اب ارزنگ کو نامہ بر کے انتظار مین اور لشکر جمع کرنے مین رکھا جاتا ہی اور نامہ بر کو اتنائے راہ مین چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال برجیس کا اور اُسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی و دیگر حالات

ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ حال یہانتک تحریر ہوا ہی کہ برجیس نے دربار کیا تھا اور اہل شہر کی عرضی بموجود دستخط ہوئے تھے وہ پڑھے گئے تھے اور اہل شہر زیر گنبد جمع ہوئے تھے اُنکو وہ تقریر سنائی گئی تھی جو کہ تحریر ہو چکی ہی اُسکے بعد برجیس نے وہ تقریر بیان کی تھی کہ جسکی رو سے خواجہ حسین بعد برخاستہ دربار کے اُس شہر سے کوچ کرکے ممالک اسلام کو روانہ ہوئے تھے خواجہ حسین کا تو حال بیان ہو چکا اب یہان کا حال بیان ہوتا ہی دوسرے روز دربار آراستہ ہوا سب حاضرین دربار جمع ہوئے تو کوتوال شہر نے آکر خونخوار سے عرض کیا کہ خدمت مین خداوند کے آپ عرض کر دین کہ جو تاجر آکر برابر کوتوالی کے اُترا تھا وہ کل یہان سے مع اپنے مال و اسباب کے کوچ کر گیا یہ ضروری عرض تھی خونخوار نے عرض کیا برجیس نے کہا کہ ہمکو معلوم تھا اور وہ مرد مسلمان تھا ہمنے جان کر اُسکو جانے دیا تاکہ وہ ہماری خدائی کے حالات بیان کرے لوگ سبق حق کے ادھر کو آئین پس کوئی ہرج کی بات نہین ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ آفتاب نے ایک سحر سے آئینہ بنایا ہی کہ جو کچھ واقعہ شہرین و اقلیم خورشیدیہ مین گذرتا ہی وہ اُسکو معلوم ہو جاتا ہی سحر اُسکو خبر دیتا ہی وہ اُسکا تدارک کر دیتا ہی اب یہ حالت ہی کہ دور دور سے لوگ آتے ہین مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین اور شریک برجیس ہوتے ہین دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی ناظرین پر واضح ہو کہ اقلیم خورشیدیہ سے ہٹ کر ایک بیشہ ہی کہ اُسکو بیشہ طرید کہتے ہین اُس بیشہ مین ایک پہلوان رہتا ہی کہ نام اُسکا شبرنگ خود پرست ہی اُسکے پاس چالیس ہزار کا لشکر ہی اُسنے اُن سبکو زیر کیا ہی اُنمین ہر ایک مثل اُسکے ہی کوئی اُس سے کم نہین ہی وہ بارہ سو من کا گرز باندھتا ہی تین سو من کی تلوار آٹھ سو من کا تیر اُسکی زرہ سو من کی ہی خود بچاس من کا نیزہ نو سو من کا قد اُسکا اُنتی اریج کا ہی اُسکی پیشانی پر ایک شاخ ہی جو کہ نو گز کی ہی ہاتھ اُسکے مثل شاخ چنار کے ہین سر اُسکا مانند گنبد کے سینہ مثل فراخ کوہ کے دونون پاؤن مثل درخت خرما کے پچیس اریج کا اُسکا سینہ ہی کرگدن مست پر سوار ہوتا ہی خم کے خم شراب کے زہر مار کرتا ہی رستم کو زال و سہراب تو کودک خیال کرتا ہی اُسپر ایک ساحرہ کہ نام اُسکا مجمرجادو ہی بڑی زبردست ساحرہ ہی اپنے وقت کی ساحری ہی عاشق ہی اور رات کو آتی ہی باہم عیش و عشرت مین رات بسر ہوتی ہی خوشی خوشی سحر ہوتی ہی اُس ساحرہ نے اُسکو سحر سے ایک زرہ بنا دی ہی کہ اُسپر تلوار کام نہین کرتی ہی ایک عطر اُسکی جسم پر ملا ہی کہ جسکے سبب سے اُسکو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی ایک تو اصل مین قوی تھا دوسرے یہ جو اُسنے تدارک کیا تو اور قوی ہو گیا وہ مثل ہوئی کہ ایک تو کڑوا کریلا اُسپر چڑھا نیب وہ خود پسند اپنے کو بہت کچھ جانتا تھا کسی کی اپنے رو برو اصل نہ جانتا تھا مذہب اُسکا خود پرستی تھا اور جسقدر اُسکے ہمراہی تھے وہ اُسکو سجدہ کرتے تھے اُس بیشہ مین کوئی نہین جاتا ہی طریقہ اُسکا یہ ہی کہ جو قافلہ اُدھر سے نکلا اُسنے لوٹ لیا تمام شیران صحرائی کو اُسنے شست و شیر تیغ سے مار ڈالا ہی افعی دراز کو وہ ایک گھونسے سے مارتا ہی اژدر کے کلے چیر ڈالتا ہی یہ قوت کا حال ہی درخت تناور کو کولی مین لیکر ایک جنبش مین زمین سے نکال لیتا ہی تمام بیشہ مین اُسکا قبضہ ہی رنگ اُسکا اسقدر سیاہ ہی کہ اُسپر شب تاریک کا دھوکا ہوتا ہی وہ ملعون اسم بامسمیٰ ہی ہمیشہ اپنے مقام پر کہا کرتا ہی کہ جب قصد کرونگا تمام دنیا پر قبضہ کر لونگا میرا کون مقابلہ کریگا کسکو میرے مجادلہ کی تاب ہوگی مین خود طرح دیتا ہون اہل اسلام کی بہادری کی تعریف سنتا ہون اُنسے ضرور مقابلہ کرونگا اُنسے کچھ لطف سپہ گری

حاصل ہوگا یہ تو اس فکر مین ہمیشہ رہتا ہی کہ اب کوچ کرون اب کوچ کرون مگر اُسکی معشوقہ اور محبوبہ ہمیشہ اُسکو منع کرتی
ہی کہ تو ابھی کوچ نہ کر جب مین کہون تب کوچ کرنا وہ اُسنے قصد کو فسخ کر دیتا تھا اس سبب سے وہ منع کرتی
تھی کہ جب یہ جنگ وجدل مین مصروف ہوگا تو میرے کام مین کوتاہی ہوگی میری آتش شہوت کیونکر فرو ہوگی
دوسرے یہ خیال کرتی تھی کہ یہ اہل اسلام سے قصد مقابلہ رکھتا ہی وہ لوگ ایسے بہادر ہین کہ اُنسے کوئی
سر بر نہوگا اُنکے مقابلہ کو جو جائیگا وہ یا زیر ہوگا یا قتل وہان سے کوئی واپس نہ آئیگا اگر زیر ہوگیا تو مجھکو
نہ قبول کریگا اگر قتل ہوگیا تو مین کیونکر اُسکے فراق کی تاب لاؤنگی پس بہتر یہ ہی کہ اسکو جانے نہ دون ایک
باغ اسی بیشہ مین اُسنے سحر سے بنایا ہی اُسی مین یہ رہتا ہی اور بیرون باغ تمام اسکا لشکر رہتا ہی کہ یہ خبر رفتہ رفتہ
اُسکے بھی کان تک پہونچی کہ اقلیم خورشیدیہ مین ایک شہر آفتاب نما ہی اُسمین مذہب آفتاب پرستی
کی ترقی ہی اور تمام واقعہ سنا بہت اکبر ہم ہوا اور اپنے لوگون سے کہا کہ جو اشیا کہ مین نے خلق کی ہین اُنکو
لوگ آفتاب وماہتاب بھی کہتے اور پھر اپنا خدا تصور کرتے ہین یہ بڑی نادانی ہی پس مین جاکر اُنکو سزا
دونگا اس گمراہی کی پس میرا لشکر طیار رہو کل ہم ضرور طرف آفتاب نما کے کوچ کرینگے اُس بیشہ سے
قریب ایک اور بیشہ ہی کہ نام اُسکا بیشۂ آذر ہی اُسمین تین بھائی رہتے ہین جو کہ اس سے بھی طاقت وقوت
مین بدرجہا زیادہ ہین اور اُنکے حربہ بھی اِسکے حربون سے وزن مین زیادہ ہین وہ بھی مثل اسکے کافر ہین ایک
کا نام منصور دراز آواز ہی دوسرے کا نام مقہور آدم خوار ہی تیسرے کا نام جو کہ چھوٹا بھائی ہی مریخ ناخون ہی
یہ تینون بھائی ایک مقام پر رہتے ہین اُنکے پاس قریب دو لاکھ کے لشکر ہی اُنکے شمشیر زنی سے جنین اُنمین
ایک ایک لاکھ کے مجمع مین شمشیر زنی کرتا ہی اُنکی خوراک گوشت مردم دمار ہی بس شبرنگ نے ایک نامہ
اُنکے نام تحریر کیا اور جو حالات سُنے تھے وہ سب تحریر کیے اور یہ بھی لکھا کہ مین تو لشکر کشی کرکے جاتا ہون اگر
تمھارا بھی جی چاہے تو تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو ورنہ اختیار ہی یہ نامہ جو اُنکے پاس پہونچا وہ بھی بہت برہم
ہوے اور اُسی وقت مع دو لاکھ سپاہ کے تینون بھائیون نے کوچ کیا اور شبرنگ کو جواب تحریر کیا کہ تھو
جاتے ہین تم بھی آؤ نامہ بر جواب لیکر ادھر آیا وہ اُدھر کو روانہ ہوے چونکہ بیشہ قریب تھا نامہ کا جواب
جو شبرنگ نے دیکھا اور سُنا کہ وہ سبقت کرکے چلے گئے اُسکو بہت غصہ آیا کہ یہ مجھپر سبقت کر گئے یہ بھی
فوراً مع اپنے چالیس ہزار کے اُس طرف کو روانہ ہوا پہلے اُنکا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ قبل روانہ ہوے تھے
کہ یہ تینون مع لشکر قطع راہ کرتے ہوئے بعد تیز روی قریب شہر آفتاب نما کے پہونچے بیرون شہر خیمہ وغیرہ
برپا کیے لشکر اُترا اُنکا لشکر اُتر چکا تھا کہ یکایک میدان سے گرد اوڑی اور شبرنگ مع چالیس ہزار کے
پہونچا آگے آگے شبرنگ خود فولادی سر پر چار آئینے بر مین زرہ تن مین حست داستانین موزے پہنے ہوے
گرز کاندھے پر تلوار حمائل مین دوش پر کمان پشت پہ سپر ترکش کمر مین نیزہ ہاتھ مین کر گردن مست
سوار عقب مین لشکر جرار وہ بھی موزے پہنے ہوے خود سرون پر زرہین تنون مین تلوارین کمرون مین مرکبون پر
سوار چلے آتے ہین یہ دیکھکر تینون بھائی اپنے مرکبون پر سوار ہوکر تھوڑی دور تک اُسکے لینے کو گئے جا کر راہ
مین ملے اُسنے جو اُنکو دیکھا کہ یہ میرے استقبال کو آئے ہین وہ بہت خوش ہوا اور اُنکے ہمراہ اُنکے لشکر مین گیا
اپنا لشکر بھی اُس لشکر مین شامل کیا یہ لشکر بھی اُترا یہ تو یہان اُترے اُدھر کا حال سنیے کہ برجیس دربار مین بیٹھا
ہوا تھا سب دربار جمع تھا کہ یکایک برجیس نے خونخوار کو پکارا جب وہ اندر چلے گیا تو برجیس نے کہا
کہ اے خونخوار شبرنگ بیشہ نشین مع چالیس ہزار کے منصور ومقہور ومریخ بیشہ نشین مع دو دو لاکھ
سپاہ کے بیرون شہر برائے مقابلہ اگر فروکش ہوے ہین اُنکا قصد ہی کہ مقابلہ کرین لہذا تم بھی لشکر افگن

مع چار لاکھ سپاہ کے اُنکے مقابلہ کو روانہ کرو شیر افگن سے کہنا کہ وہ صف آرائی کرے ہمارا پہلوان قدرت
آئیگا وہ اُن سے مقابلہ کریگا اور گرفتار کرکے لیجائیگا یہ لشکر صرف برائے شوکت نمائی روانہ کیا جاتا ہے تاکہ یہ نہ
معلوم ہو کہ خداوند کے پاس لشکر نہیں ہے خونخوار نے عرض کیا کہ بہت خوب پس پردے سے باہر آکر یہ حکم
شیر افگن کو دیا اُسنے عرض کیا کہ یہ جان نثار حاضر ہے آج ہی کوچ کرکے اُنکے مقابلہ کو جائیگا اور اُنکے
مقابل خیمہ زن ہوگا پس یہ حکم دیکر برجیس نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے
ان چاروں کے آنے کی خبر آفتاب کو سحر سے معلوم ہوئی تھی جو اُسنے بذریعہ برجیس کے وہ حکم دیا تھا
پس جب شیر افگن دربار سے چھاؤنی مین چار لاکھ سوار لیکر آیا اور خیمہ وغیرہ بار کراکے اُسی وقت طرف
اُنکے کوچ کیا یہ دھر سے مع لشکر چلا اُدھر اُسکا حال سماعت ہو جب لشکر اُتر چکا وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر باہم مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے صلاح ہوئی کہ ایک نامہ تحریر کیا جاوے یہی صلاح ہو رہی تھی پردے بارگاہ کے اُٹھے
ہوئے تھے کہ شہر کی طرف سے گرد نمودار ہوئی یہ سب کے سب اُسی طرف دیکھنے لگے کہ وہ گرد قریب اُس صحرا
کے آکر شق ہوئی دیکھا کہ آگے آگے ایک جوان مرکب پر سوار خود سر پر زرہ بر مین تلوار کمر مین نیزہ ہاتھ مین
عقب مین چار لاکھ کا لشکر علم آفتاب بیکر کے پھر پرے کھلے ہوئے اُبر تعریف آفتاب و نائب آفتاب تحریر ہے چلے
آتے ہین یہ حالت ہے کہ سب دلیر بدوش رکاب برکاب چار آئینہ بند جلیہ پوش ہین کہ وہ لشکر مقابل اُنکے آکر
اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے افسر و سردار خیمون مین گئے بازارین کھل گئین جھنڈے بازارون کے آراستہ ہوگئے
لشکری صحرا مین پھرنے لگے یہ دیکھکر اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ خبر لاؤ یہ لشکر کہان سے آیا اور صاحب لشکر
کا کیا نام ہے پس وہ ہرکارے لشکر شیر افگن مین گئے حال دریافت کیا دریافت کرکے اپنے لشکر مین آکے
اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ لشکر آفتاب نما سے آپ کے مقابلہ کو آیا ہے چار لاکھ کا لشکر ہے اسکا
افسر سپہ سالار دست راست شیر افگن نام ہے یہ سنکے وہ خاموش ہو رہے اور بوقت شب انھون نے کوس حربی
بجوایا یہ خبر شیر افگن کو ہوئی اُسنے بھی نقارہ رزمی بجوایا چونکہ یہ لشکر آج ہی آیا تھا پورے طور سے بند و بست
نہوا تھا رات بھر تمام لشکر بیدار رہا آلات حرب و ضرب کی دونون لشکرون مین درستی ہولی یہان تک سحر
ہوگئی اُدھر وہ چارون خواب غفلت سے اُٹھے اور بعد فراغ امور ضروری کے مع لشکر کے میدان مین آکر
صف آرا ہوئے اور شیر افگن بھی سوار ہو کر مع اپنے لشکر کے آکر صف آرا ہوا تبر دارون نے نکل کر
پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا
نقیبون نے نکلکر نقابت کی اور نقابت کرکے چلے گئے ابھی کوئی دونون طرف سے میدان جنگ مین نہین
آیا تھا کہ جنگل کی طرف سے گرد بلند ہوئی وہ گرد یہ ثابت کرتی تھی کہ کوئی یکہ سوار آتا ہے کہ دامن گرد کا
قریب لشکر شیر افگن آکر شق ہوا اُس سے ایک سوار جرار مرکب تازی پر سوار نیزہ ہاتھ مین خود سر پر
تلوار کمر مین آکر ہو بجا شیر افگن سے کہا کہ ابھی کوئی میدان مین گیا تو نہین ہے شیر افگن نے کہا کہ نہین
پس یہ نیزہ ہلاتا ہوا مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا مرکب کو جولان کیا نیزے کے ہاتھ نکالے جب آپ
اور مرکب دونون عرق عرق پسینہ مین غرق ہوگئے نیزہ زمین مین گاڑا اسکو مشت مین استوار پکڑا اور پسینہ خشک
کرنے لگا نقاب اُسکے منھ پر پڑی ہوئی تھی جب دم اُسکا استوار ہوگیا تو طرف لشکر حریف کے دیکھکر صدا دی کہ
جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ سنتا تھا کہ لشکر شبرنگ سے سنتور نیزہ باز مقابلہ کو آیا
اور باہم ہم نگاہ ہوا سب نے دیکھا کہ مرکب نقابدار کا کوئی دو قدم پیچھا ہوا اور مرکب سنتور کا کوئی
سات قدم ہٹا دونون مرکبون کو رانون مین مسلکر ہم مقابل ہوئے سنتور نے نیزہ مارا نقابدار نے

نیزے کو نیزے پر روک لیا اور منھ پر نقاب بلند کی جیسے اسکی نگاہ اُسکے منھ پر پڑی بس وہ غش کھا کر مرکب پر سے زمین پر گرا اسکا گرنا تھا کہ صحرا سے اور ایک پیادہ نقابدار پیدا ہوا اور اُسکو اُٹھا کر لے گیا اُسنے پھر مبارز طلب کیا لشکر حریف سے اخمار تیغزن نکلا وہ بھی اُسی طور سے گرفتار ہوا اسکو بھی وہ پیادہ اٹھا کر لیگیا پھر مبارز طلب کیا غماز گرز باز نکلا وہ بھی گرفتار ہوگیا تا شام بیدرہ پہلوان لشکر حریف کے گرفتار ہوئے شام کو دونوں لشکرون مین طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے وہ سوار یہ کہہ گیا کہ مین پھر کل آ ونگا دونوں لشکر تو قیامگاہ پر گئے وہ سوار طرف صحرا کے چلا گیا دونوں لشکر دن مین رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو صف آرا ہوئے وہی نقابدار آیا مبارز طلب کیا حسب یوم گذشتہ آج بھی بیس سوار لشکر حریف کے گرفتار کیے شام کو دونوں لشکر واپس آئے فرودگاہ پر وہ سوار صحرا کی طرف چلا گیا اسی طور سے دس میدانداریان ہوئین اس عرصہ مین کوئی سردار باقی نہین رہا جو اُس نقابدار کے مقابلہ کو نکلے پس منصور خود مقابلہ کو آیا اُسکا بھی وہی حال ہوا جو کہ سب کا ہوا تھا یہ بھی غش کھا کر گرا اور گرفتار ہوا یہ حال دیکھکر مقہور مقابلہ کو نکلا وہ بھی گرفتار ہوا نوبت حرب و ضرب کی آئی ہی نہین کہ کچھ جوہر سپہ گری کھلتے صرف نقاب اُٹھی غش کھا کر گرا گرفتار ہوگیا اُس دن کسی لشکر حریف سے اتفاقاً کوئی مقابلہ کو نہین نکلا لاکھ لاکھ مبارز طلب کیا جب کوئی نہ نکلا تو وہ سوار واپس چلا گیا دونوں لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر واپس آئے چونکہ قاعدہ یہ تھا کہ مجمر جادو ہر روز شبرنگ پاس آتی ہر حالت جنگ و پیکار سنکے چلی جاتی ہر آج جو آئی تو اسکو مغموم بہت پایا سبب دریافت کیا اُسنے کل حال کہا کہ یہ واقعہ گذرا اب کل میری نوبت ہر مجمر نے کہا کہ ای جان جہان تجکو لازم ہر کہ تو رب جلیل کی اطاعت قبول کرلے کہ وہ واقعی سچا خدا ہر اور اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہو سکتا ہر نہ کوئی مقابلہ کر سکتا ہر بدین سبب کہ جسکا وہ ثابت ہر وہ خدا برحق ہر اور رزاق مطلق اُسی کا یہ سب عالم پیدا کیا ہوا ہر نہین تو بھی مثل اُن سب کے گرفتار ہوگا کوئی خدا سے مقابلہ کر سکتا ہر جو تو کرے گا شبرنگ نے ناز سے کہا کہ مین تو اطاعت نہ کرونگا جبتک کوئی قدرت نہ دیکھ لونگا اُسنے کہا کہ یہ قدرت کیا کم ہر کہ ایک سوار آتا ہر بغیر مقابلہ کئے اپنا منھ دکھا کر گرفتار کر لیجاتا ہر اُسنے کہا کہ یہ تو کوئی قدرت نہین ہر اسکے علاوہ اور کوئی قدرت دکھاے تو مجکو یقین آئے مجمر نے کہا کہ ای جانی مین اس سبب سے یہ کہتی ہون کہ مجکو معلوم ہوگیا ہر کہ یہ کل لشکر زیر ہوگا اور تو بھی اُسکی بندگی ضرور کرے گا اگر بیعزتی کے ساتھ کی تو کیا حاصل جسوقت تو اُسکا منھ دیکھے گا فوراً سجدہ کریگا شبرنگ نے کہا کہ جو ہو مین تو بغیر مقابلہ کیے اُسکی اطاعت نہ کرونگا اور کل میرے مقابلہ کا دن ہر یہ کہکر منھ پھیر کر لیٹ رہا ہر اسکو اسکی کب تاب ہر یہ حال دیکھکر کہنے لگا کہ ای جانی تم خفا ہو مین جاتی ہون اسکی تدبیر کرتی ہون مگر میرا دل خوش کر دو یہ سنکے شبرنگ نے اسکے دل کو خوش کیا وہ بعد الفراغ خیمہ سے باہر آئی اور سحر سے دریافت کیا کہ یہ سوار کدھر سے آتا ہر سحر نے اسکے نشان دیا وہ اُسی سمت کو روانہ ہوئی بذریعہ سحر کے دریافت کرتی چلی جاتی تھی کہ ایک مقام پر پہونچی سحر سے دریافت کیا کہ اب کدھر جاؤن معلوم ہوا کہ اسی مقام پر تلاش کر یہ تلاش کرنے لگی اُسنے دیکھا کہ درے مین پہاڑ کے ایک مرکب بندھا ہوا ہر یہ اور آگے بڑھی تو دیکھا کہ ایک کنگرہ استادہ ہر اُسکے نیچے ایک مسہری بچھی ہر اُسپر کوئی سو رہا ہر نقیر خواب بلند ہر یہ دبے پاؤن قریب آئی اور دوشالہ اوٹھایا دیکھا کہ ایک جوان سو رہا ہر منھ پر نقاب پڑی ہر اُسنے جو اُسکو دیکھا دل نے اور طرف رجوع کی اور کچھ خواہش ہوئی بس اسنے خیال کیا کہ پہلے نقاب اُٹھا کر

اسکا منھ تو دیکھون پھر جگا کر اپنی خواہش اس سے ظاہر کرون گی یہ خیال کر کے اسنے منھ پر سے اُسکے
نقاب اُٹھائی کہ ایک برق چمکی اور یہ غش کھا کر گری وہ بھی بیدار ہوا اسکو بھی گرفتار کر لیگیا یہان شیر نگ
اس انتظار مین رات بھر جاگا کیا کہ مجمر جادو آتی ہوگی یہ خبر نہ تھی کہ وہ خود مجمر سحر مین سپند ہو کر جل گیئن یعنے
گرفتار ہو گیئن یہ تو اسی انتظار مین رہا وہان سحر ہو گئی یہ تو اسی فکر مین تھا کہ وہان مجمر فلک پر ستارے
مانند سپند کے جلے اور رات تمام ہوئی سپیدۂ سحری آسمان پر چمکا شیر افگن بیدار ہوا اپنا لشکر لے کر
میدان مین آیا ناظرین پر واضح ہو وہ جو سوار نقاب پوش آتا ہے وہ پتلہ سحر آفتاب ہے اُسکا یہی خاصہ ہے کہ جو
اسکی صورت دیکھتا ہے وہ غش کھا کر گرتا ہے اور جو پیادہ آتا ہے وہ بھی سحر کا پتلہ ہے یہ اُن سب کو کہ جسکو گرفتار
کر کے لیجاتا ہے آفتاب پاس پہونچا دیتا ہے وہ قید کرتا ہے جب اُسکو ہوش آتا ہے اپنے کو قید پاتا ہے فکر کرتا
ہے کہ مین تو میدان مین مقابل پہلوان کھڑا تھا یہان کیونکر پہونچا اور کیونکر قید ہوا صدا آتی ہے کہ تجکو ہمارے
پہلوان قدرت نے زیر کر کے اور گرفتار کر کے ہمارے پاس روانہ کیا تو پریشان نہو جب سب لشکر
گرفتار ہو لیگا یا جو سردار اسکے ہین اُسوقت تمھارا دربار کیا جائیگا کوئی تمکو زحمت نہ پہونچاے گی کوئی
تکلیف تمکو نہوگی وہ مجبور ہو کر رہجاتا ہے اسی طور سے مجمر بھی گرفتار ہو کر پہونچی اسکو جب ہوش آیا تو اپنے
کو قید پایا اب جو سحر یاد کرتی ہے تو سحر بالکل فراموش ہے خیال کیا کہ تو تو اُس دشت مین اُس جوان پر
عاشق ہوئی تھی اور تو نے نقاب اُٹھائی تھی تو یہان کیونکر اسیر ہو کر آئی صدا آئی کہ اے مجمر سحر فراموش
ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ مقام متبرک ہے یہ مقام خداوند کے رہنے کا ہے یہان سحر و ساحری کو کیا دخل ہے اور تو
جو گرفتار ہو کر آئی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ تو نے قصد کیا تھا کہ مین راز خداوندی کو افشا کرون اور پہلوان
قدرت کے منھ پر سے نقاب اُٹھائی تھی بھلا کوئی بھی ہمارے راز کو افشا کر سکتا ہے اور ہمارے بھید
کو پہونچ سکتا ہے کیا تو نے یہ شعر کسی شاعر کا نہین سنا شعر تو ای در بلاغت بجان رسید ۔ نہ در کنہ بیچون سبحان
رسید ۔ بھلا تو کیا ہمارے راز کو اور کارخانہ خدائی کو سمجھ سکتی ہے ایک برق جمال کی تو تاب نہ لا سکی
اور غش کھا کر گر پڑی ہمارے راز کو کیا پہچانے گی بھلا بندہ بھی کبھی خدا کے راز کو پہچان سکتا ہے بس اب
قید رہ تا وقتیکہ تیرا معشوق نہ گرفتار ہو کر آلے یہ سنکے مجمر مارے خوف کے کانپ گئی خاموش ہو کر
بیٹھ رہی اُدھر جو اُس نقابدار کی آنکھ کھلی اپنی نقاب کو اُلٹا ہوا پایا پہلے نقاب درست کی اُسکے
بعد مرکب پر سوار ہو کر طرف میدان کے چلا ایک جملہ ناظرین پر اور واضح ہو کہ جب یہ مجمر نے سحر سے
دریافت کیا کہ وہ نقابدار کدھر سے آتا ہے تو یہ نہ دریافت کیا کہ یہ سوار کون ہے اگر دریافت کرتی
تو ثابت ہو جاتا صرف اس خیال سے نہین دریافت کیا تھا کہ جب مین اُسکو دیکھونگی تو بذریعہ سحر
گرفتار کر لونگی وہان جا کر جو دیکھا تو اسکی دوسری صورت ہوئی پس اسکو اسکی شکل دیکھنے کی خواہش
ہوئی صورت جو دیکھی غش کھا کر گری یہ سبب تھا جو نہین دریافت کیا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر
مطلب یہان دونون لشکر میدان مین صف آرا ہین کہ وہ نقابدار پہونچا میدان مین آ کر مبارز طلب کیا
مریخ مار خوار مقابلہ کو آیا اُسی طور سے اُسنے حربہ کیا اُسنے نقاب اُٹھائی وہ غش کھا کر گرا دوسرا
نقابدار پیدا ہوا اُسکو پکڑ کر لے گیا یہ دیکھکر شیر نگ کو تاب نہ رہی فوراً گرز بارہ سو من کا اُٹھا کر اور
گرگدن کو تیز کر کے چلا اور آتے ہی منھ کو پھیر کر وار کیا نقابدار نے خالی دیا اُسنے خیال کیا کہ میرے
گرز سے نقابدار پیوند زمین ہو گیا ہو گا اب دیکھا چاہیے ادھر تو اُسنے ادھر منھ کیا اُدھر اُسنے
منھ پر سے نقاب اُٹھائی پس اُسکی نظر جو اُسکے چہرے پر پڑی پس یہ بھی غش کھا کر گرا اور وہ نقابدار

دوسرا پیدا ہوا اور اُٹھائے گیا یہ حال جو لشکر نے دیکھا ایک مرتبہ سب کے سب تلواریں لے کر دوڑ پڑے اُدھر سے شیر افگن نے بھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ لشکر حریف کو مقابلہ کر کے بھگا دو پس یہ جا سلا کو کا لشکر نیزہ و تلوارے کر چلے اور باہم لگ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی گھمسان کی تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہوا خون کی ندی بہنے لگی زمین تمام لاشوں سے پٹ گئی

نظم

کہ صحرا ہوا خون سے لالہ زار
وہ تیغ سر افشان کی بانکی چمک
غرور و تکبر فرو ہو گیا
کسی کا کلائی سے پنجہ کٹا
لڑائی سے منہ پیچھے کو مڑ گیا
کوئی تھا نظر کردہ ہائے اجل

ہوا دشت مین خون کا دریا رواں
چمکتی تھی ہر بار چشم فلک
کسی کا جدا تن سے سر ہو گیا
کسی جسم کا سب شکنجہ کٹا
لڑائی ہوئی ایسی گھمسان کی
سمجھتا تھا کوئی برابر دغل

ہوئی جنگ مغلوبہ وہ آشکار
نظر آیا مثل حباب آسمان
جسے ہاتھ مارا وہ دو ہو گیا
دو پارہ کوئی پر جگر ہو گیا
کسی کا جو شانہ سے ہاتھ اڑ گیا
بڑی مڑ کے سے ایک ایک کو جان کی

ایسی جنگ عظیم ہوئی کہ لاکھوں کا کھیت ہوا سروں کا انبار لاشوں کا ڈھیر ہوا لشکر کے سردار کب تک مقابلہ کرے آخر کو شکست کھا کر فرار پر قرار لیا جیسے وہ لشکر بھاگنے لگا اور لشکر شیر افگن نے قصد کیا تعاقب کریں صدا آئی کہ اے جوانان لشکر بادوفت ان کا تعاقب نہ کرو انکو بڑا اڈے پر جا کر قیام کرنے دو جب انکے سردار ہماری اطاعت کرینگے تو یہ بھی سب اطاعت کرینگے بس اتنی سزا انکو کافی ہے اب کوئی ضرورت نہیں ہے یہ صدا سنکے لشکر نے جنگ سے ہاتھ روک لیا وہ لوگ بھاگ کر بڑا اڈے پر گئے قصد کیا کہ یہاں سے فرار کریں جب دیکھا کہ ہمارے عقب مین کوئی نہیں آتا ہے تو انکو اطمینان ہوا انھوں نے اسی مقام پر قیام کیا بڑا اڈہ بھی لوٹ سے محفوظ رہا و حضرت شیر افگن اپنے لشکر کو لے کر قیامگاہ پر واپس آیا چونکہ رات ہو گئی تھی لشکر آسودہ ہوا وہ رات بسر کی بوقت سحر اُٹھکر شیر افگن نے اپنے لشکر کے کشتوں کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار زخمی اور حریف کے لشکر کے کشتوں کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار کام آئے شیر افگن نے اسی روز اپنے کشتوں کو جلایا و پھونکا اور بعد اسکے اسی روز لشکر کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے کوچ کیا اور داخل شہر ہوا تمام شہر مین شور مچگیا کہ شیر افگن لڑائی سر کر کے آتے ہین اسنے لشکر کو تو چھاؤنی کی طرف روانہ کیا اور آپ بخط مستقیم طرف دربار کے چلا اسی حالت سے کہ لباس زرین پہنے ہوئے اور قریب قلعہ ہو کر داخل قلعہ ہوا ادھر کا حال سماعت ہو کہ جبکہ شبرنگ و مریخ اسی صورت سے گرفتار ہو کر پاس آفتاب جادو کے پہونچے جبکہ انکو ہوش آیا اپنے کو گرفتار پایا بہت پریشان ہوئے کہ ہمکو کسنے اسیر کیا ہمتو برائے مقابلہ (؟) بدار میدان مین آنے سکتے ہمارے اُسکے مقابلہ بھی نہین ہوا کہ ہم خیال کرین کہ اُسنے ہمکو اسیر کر لیا ہوگا شبرنگ تو یہ خیال کر رہا ہے کہ آج تک تو مین کبھی کسی سے زیر نہین ہوا آج کیونکر اسیر ہوا اور قید سلاسل مین گرفتار ہوا یہ تحریر ہو چکا ہے کہ جو گرفتار ہوتا ہے وہ بالائے آسمان نقلی جاتا ہے اسکو آفتاب اپنے طور سے قید سحر مین مبتلا کرتا ہے گو بظاہر قید اصلی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل وہ قید سحر ہے پس جب ان دونون نے یہ خیال کیا تو فوراً صدا آئی کہ اے بندگان من پریشان نہو تمکو ہمارے پہلوان قدرت نے زیر کیا ہے کہ جسکو اس بدہ دنیا پر کوئی زیر نہین کر سکتا ہے تم گھبراؤ نہین صبح کو تم کو ہماری خدائی کا حال معلوم ہوگا اور تم بھی ہم پر ایمان لاؤگے یہ صدا آکے رہ گئی یہ لوگ بھی خاموش ہوئے وہ رات تمام ہوئی جب سحر ہوئی اور دربار ربر جبیں کا یہان

گنبد مین آراستہ ہوا سب اہل دربار جمع ہوئے ابھی تک شیر افگن نہین آیا تھا کہ یکایک صدا آئی کہ یہ قیدی آئے ہین ای نائب من تو اپنا جمال انکو دکھا گو یہ تیرے ہی جمال کی تاب نہ لا سکین گے مگر خیر اور یہ میرا تو جمال بالکل دیکھ نہین سکتے ہین بھلا یہ انکی نظرون مین کب تاب و طاقت ہی کہ میرے شعلۂ نور کو دیکھ سکین یہ صدا آنے کے بعد ایک جانب کی دیوار شق ہوئی آگے آگے سب نے دیکھا کہ چار آدمی سردارون کی سی وضع اور اُنکے عقب مین بہت سے سردار مع ایک عورت کے اُنکے ہمراہ گرفتار ہی اُس شگاف سے نکلی جب وہ نکل چکی وہ دیوار برابر ہوگئی صدا آئی کہ ای اہل دربار آگاہ ہو کہ ان قیدیون مین سردار ہین جو کہ سب کے آگے ہین مگر امر تعجب خیز یہ تھا کہ اُنکا لانیوالا کوئی نظر نہ آتا تھا گویا خود بخود چلے آتے تھے پھر یہ صدا آئی کہ جو کہ سردار ہین انکے نام یہ ہین عنبر نگ شاخ پیشانی منصور بلند آواز مقہور مردم خوار مرتع مار خوار اور یہ جو عورت ہی یہ عاشقہ ہی عنبر نگ کی یہ بھی ہمارے پہلوان قدرت کو گرفتار کرنے کو آئی تھی مگر یہ کہین ممکن ہوسکتا ہی کہ کوئی ہمارے راز کو پہونچے آخر کو گرفتار ہوئی اسکا نام مجمر ہی یہ ہماری بندی خاص ہی جب یہ صدا آچکی اور وہ قیدی قریب پردہ قدرت کے پہونچے برجیس نے اندرون پردہ سے کہا کہ ای خونخوار سب اہل دربار سے کہو کہ ہوشیار ہوجائین اور خبردار ہون مین اپنا جمال ان قیدیون کو دکھاتا ہون یہ سنکے خونخوار نے فوراً اہل دربار کو آگاہ کیا یہ تو بارہا عرض ہوچکا ہی کہ درجۂ اول کے لوگ تمام درجون کی حالت کو دیکھتے ہین اور اسی طور سے ہر درجہ کو خیال کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے درجہ بالا و درجہ مابین کا حال معلوم ہوتا ہی پس یہ حکم جو خونخوار کو برجیس نے دیا تھا گو کہ خونخوار نے اُسی مقام پر کھڑے ہوکر کہا مگر سب درجون کے لوگ آگاہ ہوگئے اور اپنے اپنے مقام پر مودب ہوکر بیٹھ گئے گو سب کے سب طریقے سے بیٹھے ہوئے تھے مگر اور بھی ہوشیار ہوئے کہ یکایک پردۂ قدرت خود بخود بلند ہوگیا سب نے دیکھا کہ نائب خداوند تخت پر جلوہ گر ہین کہ بجایک یہ صدا آئی برہمن نگر شاید تشنا سی مراد ادھر تو یہ صدا آئی اُدھر برجیس کے منھ سے نقاب اُٹھی کہ ایک برق چمکی کہ سب کی آنکھین خیرہ گئین اور سب سجدے کو جھک گئے جسقدر قیدی تھے وہ بھی سجدے کو خم ہوئے اور غش کھاکر گرے ادھر نقاب پھر منھ پر برجیس کے پڑگئی اور حجاب قدرت اُسی طور سے قایم ہوگیا کہ ایک جھونکا ہوا سرد کا آیا اور ایسی بوے خوش آئی کہ سب کے دماغ معطر ہوگئے اور سب کو ہوش آگیا اہل دربار جو اُٹھے تو وہ اپنے اپنے مقام پر سجدہ کرکے بیٹھ گئے مگر وہ لوگ جو ہوشیار ہوئے تو رونے لگے مع مجمر کے کہ واقعی ہم لوگ آج تک گمراہ تھے اور اب ہمپر ثابت ہوا کہ تو ہمارا خدا ہی اور بیشک یہ تیرا نائب ہی ہمسے بڑی خطا ہوئی کہ ہم جو لشکر کشی کرکے آئے ہمارا قصور معاف ہو کہ ہم بالکل خبردار نہ تھے اور راہ ضلالت مین پڑے ہوئے تھے یہ کہکر رونے لگے اور بہت بیقرار ہوئے کہ صدا آئی کہ اب تو تم کبھی گمراہ نہوگے ہماری قدرت تمپر ظاہر ہوئی سب نے جواب دیا کہ اب کیا دیدہ و دانستہ اپنے کو عذاب مین مبتلا کرینگے اب تو ہم تمام عمر آپسے نہ پھرینگے اگر ہمکو کوئی قتل بھی کرڈالے صدا آئی کہ ہمنے بھی تو تمھارے مرتبے بلند کیے یہ کہکر کہا کہ ای اہل دربار ہمنے عنبر نگ کو لقب ستون قدرت کا دیا اور منصور کو سر افیل قدرت اور مرتع کو جلاد قدرت مقہور کو ہراول قدرت کہ یہ پیش خیمہ میرے نائب کا لیکر جب کہین برائے مقابلہ لشکر جایا کرے گا تو یہ روانہ کیا کریگا ہر ایک کا لشکر و سردار ہر ایک کے ساتھ رہینگے اور یہ صدا دی کہ ہان ہمارے بندون کو ہماری سرکار سے خلعت دیے جائین یہ صدا آتی تھی کہ دیکھا سب نے کہ ایک برق کوندی کہ جس قدر قیدی تھے سب کے جسمون پر سے وہ جو لباس اُنکے

ستونوں مین تھے وہ دور ہوئے اور لباس جلی قدر مرتبہ ہر ایک کے جسم مین جو کہ آفتاب پرستوں کے تھے
خودبخود آگئے اور گلون مین وہی تصویرین آفتاب کی پڑگئین اب حکم ہوا کہ تم جاکر اپنے اپنے لشکر کو آفتاب
پرست کرو کل سے حاضر دربار ہوا کرنا وہ لوگ کوئی ہزار بارہ سو کے قریب تھے سب پھر سجدے مین گئے
اور ایسے مبتلائے سحر ہوئے کہ جن کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا خصوصاً مجمر تو ایسی سحر مین مبتلا ہوئی
کہ جانے کو بھول گئی مثل خربے دم شکنے مارے خوشی کے بھول گئی باوصف ساحرہ ہونے کے کوئی
فن ساحری نے کام نہ دیا یہ لوگ سجدہ سے اٹھکر دربار سے باہر آئے راہ مین اندرون قلعہ شیر افگن
مع اپنے سرداروں کے ملکہ دربار کو جاتا تھا شیر افگن نے جو انکو دیکھا کہ یہ تو وہی لوگ ہین جو کہ
گرفتار ہوئے تھے اور انکو پہلوان قدرت اسیر کر لیگیا تھا کیا یہ رہا ہو گئے ہین جو یہ یون جاتے ہین
اب جو قریب آکر دیکھتا ہے تو دیکھا کہ سب کے سب ایمان لائے آفتاب پرست ہوئے یہ دیکھتا ہوا
انکو دربار مین گیا یہ لوگ اپنے اپنے لشکر کو گئے اسنے انسے نہ کچھ سوال کیا نہ انھون نے اس سے یہ
لوگ جو لشکر مین پہونچے تو ہر ایک اہل لشکر انکے قریب آئے اور عرض کیا کہ آپ کیونکر رہا ہوئے آپ پر
کیا گذری انھون نے کل حال کہا اور کہا کہ تم لوگ بھی مثل ہمارے آفتاب پرست ہو بس وہ
سنکے سب کے سب مذہب آفتاب پرستی مین آئے انھون نے جو لشکر کی حالت دیکھی تباہ پائی کہا
یہ کیا آفت آئی انھون نے عرض کیا کہ جب آپ اسیر ہو گئے ہمکو تاب نہ رہی ہمنے جنگ مغلوبہ کی ہمنے
اسمین شکست پائی یہ لوگ زخمی ہوئے اسقدر لوگ کام آئے مگر ظریف پر ادبر نہین آیا برباد ہونے
سے محفوظ رہا یہ سنکے انھون نے افسوس کیا اور اسی وقت اپنے اپنے لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلے
اور داخل شہر ہوئے مجمر جادو جو دربار سے آئی تھی جب لشکر مین پہونچی خیال جو کرتی ہے تو سحر باجہ
وہان بالکل فراموش تھا اب اسکو یقین ہو گیا کہ ضرور یہ خدائے برحق ہے جسکی ہم پرستش کرتے تھے
وہ خدائے باطل تھا اب ہم راہ راست پر آئے ہین شبرنگ سے کہا کہ ای شبرنگ اب جو مین اپنے
مقام پر جاتی ہون دیکھ تجھسے کہی دیتی ہون کہ تو کبھی حکم سے نائب خداوند کے سرتابی نہ کرنا پہلے تو
مین یہ خیال کرتی تھی کہ یہ کارخانہ سحر ہے مگر جب سے مین گرفتار ہو کر گئی اور اس مقام پر میرا سحر فراموش
ہوا مین نے لاکھ لاکھ یاد کیا مگر یاد نہ آیا تو مجکو یقین ہوا کہ ضرور یہ مقام متبرک ہے اب جب سے مین یہان آئی
ہون تب سے سحر مجکو یاد ہے اب تو یقین کامل ہو گیا کہ ضرور یہ خداوند برحق ہے اور جو ہم اور تم مذہب رکھتے تھے وہ
بالکل باطل تھا واقعی آج تک گمراہی مین پڑے ہوئے تھے خوب ہوا یہان آکر ضلالت سے نکلے یہ کہکر جانیکا
قصد کیا شبرنگ نے کہا کہ ملکہ کب آؤگی اسنے جواب دیا کہ جب تم شہر مین داخل ہو گئے اور کوئی مقام تم کو
رہنے کے لیے ملیگا اسدن سے مین حسب معمول آیا کرونگی شبرنگ نے یہ سنکے کہا کہ ملکہ مجکو ایک پل کی جدائی
تمھاری شاق گذرتی ہے کل سے ہم اور تم ایک جا بھی نہین بیٹھے ہین لہذا آج ضرور آنا مجمر نے کہا کہ
دیکھا جائیگا تم پریشان نہو یہ کہکر مجمر تو چلی گئی یہان یہ لوگ اپنے اپنے لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلے وہان
جو شیر افگن دربار مین پہونچا اور حجاب قدرت کو تسلیم کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اس
پردے کو جو کوئی دربار مین آتا ہے مجرا کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ پردہ دریچہ مین حجاب معلوم ہوتا ہے اور سبب
سلام و مجرا کرنے کا یہ ہے کہ اسپر برجیس علیہ اللعن کی تصویر بنی ہوئی ہے اسی سے سب مجرا کرتے ہین گویا برجیس کو
مجرا کیا جب یہ مجرا کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اسوقت برجیس نے افرایق کو پردے کے اندر طلب کیا
اور ایک آفتاب یاقوتی دیا اور کہا کہ یہ شیر افگن کو دو کہ اسکو وہ اپنے بازو پر لگائے تاکہ یہ لوگونکو

معلوم ہوا کہ اس جنگ کے فتح کرنے کا یہ صلہ سرکار سے نائب خداوند کی ملا جب سے ہمنے شیر افگن کو
سپہ سالار قدرت کا لقب عنایت فرمایا اُسنے بہت بڑی لڑائی فتح کی ہر یہ حکم سنکے افریق باہر حجاب
کے آیا اور وہ آفتاب یاقوتی شیر افگن کو دیا اور جو لقب ملا تھا اُس سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ لقب ملا وہ
آفتاب لیکر اور یہ لقب سنکے بہت خوش ہوا اب جو سب نے دیکھا کہ گرد اُس سورج یاقوتی کے مخط زمردی
بہ تحریر ہی کہ این شیر افگن مرد جری و سپہ سالار قدرت است یہ لقب اسکو آج سے ملا اسکا مرتبہ بڑھا
جب یہ عنایت سب نے خداوند کے نائب کی دیکھی ہر ایک کو یقین ہوا کہ ضرور ہماری یہان قدر ہوگی
شیر افگن نے تو طرف حجاب کے سجدہ کیا اور آداب بجالایا کہ اس امر کیلیے بہر جیس نے افریق کو طلب
کیا اور حکم دیا کہ شیر افگن سے کہو کہ وہ چارون پہلوان مع اپنے لشکر کے آج داخل شہر ہونگے
لہذا اُنکو ایک مقام مناسب پر اُتارا جاوے اور اُنکے لشکر علیحدہ رہین اور اُنکے لیے ایک چھاؤنی
ابھی ہماری قدرت سے ظاہر ہوگی اُسی مین یہ لشکر رہین اور اُسکے برابر جو عمارت ہوگی اُسمین
اُسکے سردار اپنے اپنے نام کا مکان دیکھکر اُترین پس یہ حکم دیا جاتا ہی شیر افگن کو کہ وہ بہت اچھے
طور سے سب کو اُتارے دیکھو کسی کو کسی امر کی تکلیف نہو یہ حکم دے کر برجیس نے دربار برخاست
کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے اب یہ قاعدہ مقرر ہوا ہی کہ ایک روز افریق پردہ
حجاب مین جاتا ہی ایک دن خونخوار جاتا ہی دربار سے اُٹھکر جو شیر افگن اپنے مقام پر آیا وہ لباس اُتارا
دوسرا لباس پہنکر طرف چھاؤنی کے چلا جب قریب چھاؤنی کے پہونچا تو دیکھا کہ واقعی ایک چھاؤنی
اور طیار ہوگئی ہی جو کہ کبھی نہ تھی اور اُسکے برابر ایک بہت بڑی عمارت بھی ہی یہ اس چھاؤنی مین
آیا دیکھا چار مقام مین ہر ایک کی پیشانی پر اُس سردار کا نام تحریر ہی کہ جسکے لشکر کے لیے وہ مقام بنایا گیا
ہی یہ چھاؤنی کو دیکھکر باہر آیا کہ اس عرصہ مین خبر آئی کہ وہ چارون سردار مع اپنے لشکر کے داخل
شہر ہوئے ہین یہ سن کے شیر افگن طرف اُنکے چلا راہ مین اُسنے ملاقات کی اپنے ہمراہ لے کر
اُس چھاؤنی مین آیا ہر ایک کے لشکر کو جو جسکے نام کا تھا اُسمین اُسکو اُتارا بعد اُسکے اُنکے افسران و
سردارون کو لیکر اُس عمارت مین آیا اور جو جس افسر کے نام کا مکان تھا اُسمین اُسکو جگہ دی سب کو
براحت اُتارا اُن سب نے دیکھا کہ ہر چیز آرام کی مہیا ہی بہت خوش ہوئے شیر افگن سب انتظام
کر کے چلا آیا دوسرے روز جب دربار ہوا یہ چارون سردار مع اپنے سردارون کو لیکر دربار مین
آیا موافق قاعدہ کے ہر درجہ مین اُسکے سردار جسکے نام کرسی یا دنگل تھا وہ اُسی درجہ مین رہ گیا
جو معزز سردار ریتھے وہ اُس درجہ مین ہو پہنچے کہ جہان پردہ قدرت تھا اُنکے بھی نام جس دنگل یا کرسی
پر تحریر تھے وہ اُسپر متمکن ہوئے حسب قاعدہ جس دن کہ وہ داخل شہر ہوے تھے اُنکی دعوت خداوند کے
یہان سے ہوئی تھی جس طرح سے سب کی ہوتی تھی اب یہان دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی مہجر جادو
بھی ہر روز شہر تنگ کے پاس آتی ہی اب حال نامہ بر تحریر ہونا چاہیے وہ ملاحظہ ہو یہ جو نامہ
لے کر مع دس ہزار سپاہ کے طرف آفتاب نما کے چلا راہ کو طی کرتا ہوا بعد قطع منازل وطی مراحل
کے قریب اقلیم خورشید یہ کے پہونچا اُسی صحرا مین مقام کیا جہان اسکو شام ہوئی صبح داخل اقلیم ہوا
جب سے سرحد خورشید یہ مین داخل ہوئے سوائے مردم آفتاب پرست کے کوئی مذہب کے لوگ
نہین آتے ہین جس شہر مین یہ خبر پہونچی ہی کہ ایک نامہ بر نامہ لے کر نائب خداوند کے پاس جاتا ہی
اُسکے ہمراہ دس ہزار سوار ہین اُس شہر کا حاکم اپنے لشکر مین بندوبست مقابلہ کرتا ہی یہ بیرون شہر کے

چلا جاتا ہی مگر ہر مقام کی حالت بذریعہ ہرکارون کے دریافت کرلیتا ہی یہ یونہین سب حال دریافت کرتا ہوا
اور کیفیت سنتا ہوا شہر آفتاب نما کے قریب ہونچا کوئی شہر دو کوس کے فاصلہ پر رہ گیا تھا کہ اسکو رات
ہوگئی اسنے اُسی مقام پر قیام کیا اور مع لشکر اُترا وہ رات بسر کی بوقت سحر طرف شہر کے چلا یہان کا حال سنیے
کہ صبح کو جو دربار جمع ہوا سب حاضر دربار ہوچکے اُسوقت بیرحسین نے خونخوار کو اندر حجاب کے طلب کیا
کیونکہ آج خونخوار کی باری تھی اور کہا کہ ای خونخوار مقہور سے مابدولت کی طرف سے یہ کہو کہ ایک نامہ بر
آج شہر مین داخل ہوگا اُسکو قیام مناسب دیکر اُتارے خاطر مدارات کرے کیونکہ وہ نامہ بر ایک
معزز شخص کا ہی جب نامہ آئیگا سب کو معلوم ہو جایگا اگر وہ یہ کہے کہ مین نامہ بر ہون دربار مین جاؤن گا
تو اُسکا یہ جواب دیا جاے کہ یہان کا یہ طریقہ ہی کہ کوئی دربار مین نہین جانے پاتا ہی سواے اہل دربار کے
یا جو کہ مذہب قبول کرتا ہی یہان قیام کرو نامہ کا مُرسل خداوند آئینگے تم انکو دیدینا وہ پیش کرکے اس کا
جواب حاصل کرکے تحریر کردینگے گو وہ انکار کریگا مگر اس سے کوئی سواے اس تقریر کے دوسری تقریر
نہ کیجاے اگر وہ نہ مانے تو جواب دیا جاے کہ اچھا اپنا لیجاؤ کچھ پروا نہین اگر وہ کہنے سننے سے قیام کرے تو تمکو لازم ہی
کہ کل جب تم حاضر دربار ہونا تو اُسکے پاس سے نامہ لیتے آنا کہ ہم دیکھین کیا تحریر آیا ہے مطلب سے ہم بخوبی واقف ہین مگر سب
کو بھی معلوم ہو کہ یہ مضمون نامہ تھا یہ جواب ملا اور فلان شخص کا نامہ ہی بس جاو موافق حکم کے بجا لاؤ خونخوار
نے مقہور کو حکم دیا وہ اسی وقت دربار سے اُٹھکر چلا یہان نامہ بر داخل شہر ہو چکا تھا تمام شہر مین
یہ غوغا تھا کہ کسی کا نامہ بر ایک سردار بہت زبردست آیا ہی اُسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر ہی وہ داخل
شہر ہوا ہی مشرقی پھاٹک سے شہر کی سیر کرتا ہوا چلا آتا ہی کہ مقہور جو دربار و قلعہ سے باہر آیا اور چوک
مین ہونچا مع اپنے سردارون کے اُسنے یہ غوغا سنا یہ بھی اُسی جانب کو چلا اُدھر سلیم شیر صولت سیر کرتا ہوا
دیکھتا ہی ہر مقام پر گلزار کھلا ہوا ہی اہل شہر کا مجمع ہی کیسے کیسے نفیس لباس پہنے ہوے پھر رہے ہین کٹورا
بج رہا ہی خرید و فروخت جاری ہی جوہریون کی دوکانین کھلی ہین شہر خوب آراستہ مثل گلشن کے پیراستہ ہی
جیسا کہ خواجہ حسین نے بیان کیا تھا اُس سے زیادہ پایا بہت خوشی خوشی سیر کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اُدھر
سے خونخوار کے کہنے سے مقہور مع اپنے سردارون کے نامہ بر کے استقبال کو چلا آتا تھا کہ سامنے
سے نامہ بر مع دس ہزار سپاہ کے اسکو نظر آیا اُسنے بڑھکر اُسکو سلام کیا اور کہا کہ نامہ بر آپ ہی تشریف
لائے ہین نامہ بر نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ بر ہون مقہور نے کہا کہ اب میرے ہمراہ تشریف لیچلین تاکہ
مین آپ کو قواعد سے یہان کے آگاہ کرون پس نامہ بر مقہور کے ہمراہ اُس مقام پر آیا کہ جو خیمے برائے
نامہ بر اور دیگر خیام برائے اہل لشکر قریب دروازہ شمالی کے برپا کیے گئے تھے کیونکہ ادس مقام پر
کسی قدر میدان وسیع تھا اُدھر آبادی بھی کم تھی اب ادھر بھی آبادی ہوتی جاتی تھی جبکہ مقہور دربار سے
باہر آیا تھا تو یہ حکم اپنے ملازمونکو دے آیا تھا کہ فلان مقام پر نامہ بر کے لیے ایک بارگاہ اور اُسکے اہل لشکر
کے لیے چند خیمے طیار کر رکھنا بموجب حکم بندوبست ہو گیا تھا کہ مقہور نامہ بر کو لیکر ہونچا خیمے وغیرہ برپا دیکھکر
قریب بارگاہ آکر مرکب سے اُترا نامہ بر سے کہا کہ آپ بھی تشریف لائین اور اپنے سردارون سے کہا
کہ اپنے اہل لشکر کو اُتروا دو یہ نامہ بر کو لے کر اندر بارگاہ کے گیا سلیم نے اُس بارگاہ کو خوب آراستہ
پایا جا بجا گردونگل بچھے ہوے کہین پر فرش مخمل کا بچھا ہوا شیشہ آلات لگے ہو وسط مین بارگاہ کے ایک مسند
بچھی ہوئی ہی مقہور اُس مسند پر آیا نامہ بر کو بٹھایا سلیم حیران ہی کہ یہ مجھکو کہان لایا ہی یہ کیا مقام ہی مجھکو
دربار مین کیون نہین لے گیا مگر سلیم شیر صولت نے مقہور کو ایک پہلوان زبردست و قوی ہیکل دیکھا

ادھر مقہور نے اس سبب سے پہچانا تھا کہ اول تو اسکے لباس کو اپنے شہر و لشکر کے لباس سے خلاف پایا
دوسرے یہ امر تھا کہ اُسنے سلیم کو ایک پہلوان قوی اور اعلے درجہ کا دیکھا پس یہ سمجھا تھا کہ یہ نامہ بر
ہی اور شہر مین کیونکر معلوم ہوا کہ نامہ بر نامہ لے کر مع دس ہزار سپاہ کے آیا ہی کہ جب یہ شہر پناہ پر
پہونچا تو حاکم شہر کی طرف سے چند آدمی اس امر پر مقرر ہین کہ وہ ہر روز شہر پناہ پر آتے ہین اور وقت
سحر سے دوپہر تک پہرہ دیتے ہین آج جو وہ لوگ حسب عادت آئے یہ لوگ پہرے پر مقرر تھے کہ نامہ بر پہونچا
مع لشکر انھون نے دریافت کیا کہ آپ کون ہین اور اسقدر لشکر لیکر شہر مین کیون جاتے ہین نامہ بر نے کہا
تھا کہ مین نامہ لیکر آیا تھا نامہ بر ہون اُنھون نے روکا تو نہین مگر ایک سوار سے کہا کہ تم آگے آگے
اہل شہر کو آگاہ کرتے جاؤ کہ نامہ بر آتا ہی تاکہ اہل شہر پریشان نہون یہ سبب تھا کہ جو اہل شہر کو معلوم ہوگیا
تھا کہ یہ نامہ بر ہی پس جب مقہور نے سلیم شیر صولت کو مسند پر بٹھایا برابر آپ بھی بیٹھا اور کل سامان عیش
مہیا تھا بڑی خاطر سے پیش آیا سلیم نے کہا کہ آپ مجھکو کہان لائے ہین مین تو نامہ لے کر آیا ہون
دربار مین جاتا تھا آپ مجھکو یہان لے آئے اسکا کیا سبب تھا مقہور نے کہا آپ کو معلوم ہو کہ آپ کے
آنے سے قبل خداوند نے حکم فرمایا کہ مقہور ایک نامہ بر نامہ لے کر آج شہر مین داخل ہوگا اُسکو تو
بڑی راحت سے اُتروانا اور بڑی خاطر و مدارات سے پیش آنا اور یہان کے طریقے سے آگاہ کرنا مین حسب
حکم خداوند آپ کے استقبال کو آیا اور آپ کا استقبال کرکے اس مقام پر لایا یہ مقام آپ کے
قیام کے لیے مقرر ہوا ہی آپ یہان تشریف رکھین کیونکہ یہان کا قاعدہ یہ ہی کہ کوئی سوائے اہل دربار
کے دربار مین نہین جانے پاتا ہی وہ جو کہ مذہب قبول کرے پس اب خلاف قاعدہ نہین ہوسکتا ہی آپ
کیونکر داخل دربار ہون سلیم شیر صولت نے کہا کہ یہ نیا طریقہ ہی آج تک کسی دربار کا یہ طریقہ نہین ہی کہ نامہ بر
دربار مین نجاوے ہم نے بڑے بڑے دربار بڑے بڑے شاہان جلیل القدر کے دیکھے اور سُنے جیسا کہ دربار
خداوند لقا کا ہوتا تھا کہ جسمین اٹھارہ ہزار ملکون کے سردار حاضر رہتے تھے خداوند سال بھر کے بعد اپنا جمال
دکھاتے تھے ایسے خداوند کہ جنھون نے اپنی قدرت سے بہشت و دوزخ زمین پر بھی علاوہ آسمان
کے پیدا کیے اسی طور سے زبرجد شاہ نمرود ثانی فرعون ثانی زمرد ثانی مگر ان سب کے دربار مین ہر ایک
کے جانے کی اجازت تھی وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم اگر دربار مین آنے کی ممانعت کردینگے تو ہم تک کیونکر
ظلم و جور کا حال معلوم ہوگا جو لوگ ہمارے ملازم ہین اور بسبب ہماری ملازمت کے غریب و غربا پر ظلم کرینگے تو
وہ ظاہر ہوگا اور ہم کیونکر عدل و انصاف کرینگے اور کیونکر ہماری رعایا جو کہ ہمارے بندے ہین ہم تک
اپنی حالت کی خبر کرین گے تاکہ ہم اُنکی داد دین اور انکو ظالمون کے ہاتھ سے بچائین اسکے خلاف یہان پاتا ہون
میرے نزدیک اہل شہر ظلم و ستم بھی خوب ہوتا ہوگا کیونکہ وہ اپنی غرض حاجت نہین کرسکتے ہین اور یہ لوگ یہی تصور کرتے
ہون گے کہ جسقدر ہمارا جی چاہے ظلم کرلو وہان تک خبر تو ہوگی نہین پس بیچاری رعایا اُن ظالمون کی ظلم
کی برداشت کرکے رہجاتے ہون گے یہ کون سا عدل و انصاف ہی بالکل خلاف عدل ہی ہم تو بہت
عدل کی شہرت سنتے تھے مقہور نے جواب دیا کہ جیسا آپ نے سنا تھا واقعی اُسی طور سے ہی اسکے
خلاف نہین ہی یہان خوب انصاف ہوتا ہی جیسا کہ یہان عدل و انصاف ہوتا ہی کسی ملک مین نہین ہوتا ہی
نامہ بر نے کہا کہ یہی طریقہ انصاف کا ہی کہ نامہ بر ایک تو دربار مین جانے نہین پاتا ہی اور لوگون کی کیونکر
رسائی ہوتی ہوگی یہ خیال کرلو کہ فی زمانہ جیسا کہ دربار اہل اسلام کا ہوتا ہی ویسا کسی کا نہین مگر
وہان بھی ممانعت نہین ہی یہ امر ہمارے خیال مین نہین آتا ہی یہ بات بالکل خلاف ہی قواعد شاہی کے مقہور نے

کہا کہ ہان بلاشک یہ خلاف ہی قواعد کے جو کہ شاہ ہو ورنہ جو کہ خدا ہو اسکے قواعد کے خلاف نہین ہی یہ کوئی
بادشاہ نہین ہین یہ تو نائب خداوند و پیغمبر خداوند ہین انپر تو سب حال جو صبح سے شام تک اور شام سے سحر
تک دنیا پر گذرتا ہی روشن ہی یہ ہر ایک کی داد کو خود پہونچتے ہین ان سے عرض کرنے کی کیا ضرورت
اسپر بنظر مزید احتیاط دو پیغمبر مقرر کیے ہین کہ جب تم دربار مین آیا کرو تو تمام شہر کی گشت کرکے آیا کرو اور
جو کچھ گذرے یا جو کوئی جو کچھ فریاد کرے اسکو سن لو اور اسکو تسلی دو ہم سے آکر عرض کرو ہم
اسکو اسکے کردار کی سزا دین اسپر کیا منحصر ہی سب افسرون و سردارون کو حکم ہی جو جو کہ دربار مین
حاضر ہوتے ہین دو وقت ہر سردار گشت شہر کرتا ہی یعنے بوقت جانے دربار کے اور بروقت واپسی
علاوہ برین آج تک کسی نے کسی پر ظلم نہین کیا کہ جو خداوند کو سزا دینے کی ضرورت ہوتی اسقدر رعایت
ہی کہ قبل سے خانہ رزق ظاہر کردیا کہ جو غریب و مسکین و محتاج ہون وہ یہان سے رزق پائین تاکہ
کوئی کسی کے روبرو ہاتھ اپنا نہ پھیلاے اور جن کا آپ نے ذکر کیا وہ بادشاہ ستھے کوئی خدا نہ ستھے
سواے ہمارے خداوند کے پھر وہ کیونکر نہ حکم عام دیتے کہ جسکا جی چاہے دربار مین آے کوئی روک
ٹوک نہین ہی انکو کوئی خبر تو ہوتی نہین ہی کہ کیا گذرتی تھی اور گذرتی ہی وہ علم غیب تو پڑھے نہ تھے کہ سب
حال انپر روشن ہو مثل اسکے کہ اہل اسلام کہتے ہین کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اور ہم اس تک نہین جا سکتے
ہین اسنے ہماری ہدایت کیلیے نبی خلق کیے جنھون نے ہمکو راہ کفر سے نکالا اور انھین کے ذریعہ سے ہمکو جو کچھ
عرض کرنا ہوا کیا یا یہ طریقہ انکے مذہب مین جاری ہی کہ وہ نماز پڑھ کر دعا کرتے ہین انکا یہ قول ہی کہ
جبکہ ہم نماز پر کھڑے ہوتے ہین تو گویا ہم اپنے خدا کے روبرو ایستادہ ہوتے ہین اور جو کچھ عرض کرنا ہوتا
ہی اپنے معبود سے ہم اسوقت عرض کرتے ہین اور وہ تو اسکے قائل ہین کہ ہم اپنے خدا کو دیکھ نہین سکتے
ہین اور جسقدر یہ مخلوق ہی سب ہمارے خدا کی پیدا کی ہوئی ہی انکا تو یہ قول ہی کہ وہ واحد ہی اسکا کوئی
شریک نہین ہی نہ اسکے ماں ہی نہ باپ ہی نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ جورو نہ وہ کسی شے سے بنا ہی نہ وہ پیدا
ہوا ہی اسنے یہ کل اشیا اپنی قدرت سے خلق کی ہین انکا تو یہ مقولہ ہی کہ نہ اسکے ہاتھ ہین نہ پیر ہین
نہ جسم ہی نہ گوش کوئی اعضا اعضاے انسانی سے نہین رکھتا ہی نہ اسکو غذا کی خواہش ہوتی ہی نہ پانی کی
ضرورت امور ستہ ضروریہ سے کوئی ضرورت اسکو نہین ہی وہ بلقعہ نور ہی ہر جگہ وہ موجود رہتا ہی
وہ تمام امور دنیوی سے بری ہی ان کا یہ قول ہی کہ وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہے گا
بخلاف اسکے ہمارے خداوند مین یہ سب باتین ہین کہ وہ ماں بھی رکھتے ہین باپ بھی اور تمام امور دنیوی
سے انکو مطلب ہی اور وہ کبھی کبھی اپنی صورت بھی دکھاتے ہین گر اور امور مین فرق ہی جس طور
سے خداے نادیدہ کے پاس کوئی نہین جا سکتا ہی اسی طور سے ہمارے خداوند کے پاس کوئی
نہین جا سکتا ہی انکا تو مرتبہ ہی ان کے نائب اور فرزند پاس کوئی نہین جا سکتا ہی سواے بعض مخصوص
کے دو مرسل قدرت ایک بیباب قدرت کے گو انکا بہت بڑا دربار ہوتا ہی مگر سواے ان لوگون
کے جو کہ قبل سے حاضر دربار ہوتے ہین وہ جاتے ہین کوئی غیر نہین جانے پاتا ہی سلیم
شہر صولت نے کہا کہ یہ تو مین نے سنا اب آپ یہ فرمایئن کہ یہ نامہ کیونکر نائب خداوند تک پہونچیگا
مقہور نے کہا کہ آپ تشریف رکھین کل آپ کی خدمت مین پیغمبر خداوند خونخوار تشریف لاینگے انکو
آپ نامہ دین وہ پیش کرکے اسکا جواب حاصل کرکے آپکے پاس بھیجدینگے یہ طریقہ ہی یہانکا جو کہ مینے عرض کیا سلیم
نے کہا کہ مین نامہ اپنے ہاتھ سے دونگا اور اسکا جواب لونگا کیونکہ نامہ کوئی ایسے ویسے کا نہین ہی کہ وہ یون دیا جاے

نامہ ہی خداوند ابن خداوند ابن خداوند کا جو کہ اسوقت سب کے خدا ہین یعنے ارزنگ بن زمرد بن لقا جو کہ اٹھارہ
ہزار ملک باختر کے خدا تھے جنکی خدائی کو اب تک لوگ مانتے ہین بھلا مین نامہ کیونکر دون مین نائب خداوند
یعنے برجیس کے ہاتھ مین دونگا میرے نزدیک تو وہ ایک بادشاہ ہین اور یہ نامہ خداوند کا ہی اُن کو
اس نامہ کی عزت کرنا چاہیئے مقہور نے بہ نظر قہر طرف سلیم کے دیکھا اور کہا کہ کیا کہون مجکو تمھاری
خاطر و مدارات کا حکم ہی ورنہ مین اس کلام کا مزا آپ کو چکھاتا کہ جیسے آپ نے یہ کہا کہ میرے
نزدیک ایک بادشاہ ہی اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر آپ کو نامہ دینا منظور ہو تو خیر
ورنہ آپ نامہ لے کر چلے جائین آپ کا جانا کسی طور سے دربار مین نہین ہوگا ہم خلاف قانون کے
نہین کرسکتے اور اگر یہ منظور ہی کہ نامہ نائب خداوند تک پہونچے تو کل اُنکے پیغمبر آئین گے اُنکو نامہ
عنایت کیجیے گا وہ جواب نامہ لا دین گے یہ سنکے سلیم نے خیال کیا کہ خیر نامہ دو تو دیکھو کیا جواب
آتا ہی مگر افسوس دربار مین نہ جانا ہوا ذرا دربار کی حالت دیکھنے مین تو آتی کہ کسطور کا دربار ہی کیسے
کیسے سردار ہین گو اسکی صورت سے تو ثابت ہوتا ہی کہ سردار تو اچھے معلوم ہوتے ہین کیونکہ یہ تو سردار
زبردست ہی ایسے ہی سردار ہین تو دربار خوب ہوگا خیر دیکھا جائے گا یہ خیال کرکے کہا کہ گو یہ طریقہ نہین ہی
کہ نامہ دیا جائے مگر مین نامہ لے کر چونکہ آیا ہون ایسی حالت مین یہ مناسب نہین جانتا ہون کہ نامہ واپس
لیجاؤن کیونکہ جواب لینے آیا ہون پس جواب حاصل کرکے جاؤنگا خیر جس طور سے ہو مقہور نے کہا کہ
کل مرسل نائب خداوند یعنے پیغمبر خونخوار جو نیز تشریف لائین گے اُنکو نامہ مرحمت کر دیجیے گا سلیم نے
جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر اور طور پر گفتگو ہونے لگی کہ تمام حال جو کہ مقہور نے سنا تھا از ابتدا تا انتہا
بیان کیا یہ حالت سن کے نامہ پر بہت حیران ہوا اور کہا کہ بڑے بڑے نیرنجات یہان ہین کہ جنکا دیکھنا
ضروری ہی مقہور نے کہا کہ جب خونخوار جو کہ مرسل ہین آپ پاس تشریف لائین تو آپ اُن سے یہ خواہش فرمائیے گا
کہ مین قلعہ کے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہون اگر آپ میرے لیے اجازت اس امر کی دین تو مین
دیکھ لون اگر خداوند اجازت دین گے تو آپ کو مین تمام قلعہ کی زیارت کرا دونگا مقہور نے کہا بہت
خوب پس وہ دن تمام ہوا شام ہوئی بوقت شب تمام لشکر کو سلیم کے خود بخود ہر قسم کا طعام لذیذ پہونچا حسب مرتبہ
سلیم کے لیے بھی طعام لذیذ آیا مگر طعام کا لانے والا کوئی نظر نہین آیا سنکے وہ طعام لذیذ کھایا یہ کارخانہ
دیکھکر اور حیران ہوا کہ جو یہان کا رخانہ ہی وہ نئے طور کا ہی یعنے کوئی نہ کوئی ساحر بر دست ہی پس یہ رات
بھر اسی بارگاہ مین رہا اپنے ایسے خیالات مین غرق رہا کہ اُسکو تمام رات نیند نہ آئی سحر ہوگئی بوقت
سحر یہ اُٹھا سب امور ضروری سے فراغت کرکے بیٹھا جو سردار اسکے ہمراہ تھے وہ اسکے پاس آئے وہ بھی
اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے کہ اُسنے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے ہین مقہور جو اُسکو فرو کش کرکے
گیا ہی اور وہ تقریر کر گیا ہی جب سے نہین آیا ہی یہ حیران ہی کہ کیا کرون کیونکر یہ نامہ جلے گا وہان خداوند
کو میرا انتظار ہوگا اور فراق مین اُس صاحب تصویر کے بیقرار ہوگا یہان کل سے جو آیا ہون اُسوقت
تو تھوڑے عرصہ کے لیے وہ آکر بیٹھا تھا اور وہ تقریر کی تھی جبکہ طعام وغیرہ سے فراغت ہوئی تو وہ چلا گیا
جب سے نہین آیا پھر کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون آیا ہی اور کون نہین مین تو عجب عذاب مین مبتلا ہوا ہون
تھوڑی دیر اور انتظار کرتا ہون اگر کوئی آیا تو خیر ورنہ مین خود طرف دربار کے جاؤنگا مین یہان کب تک پڑا
رہونگا یہ خیال کرکے اپنے ہمراہیون سے کل حال کہا اور جو تقریر مقہور نے کی تھی وہ بھی بیان
کی اُنھون نے کہا پھر آپ کا کیا قصد ہی سلیم شیر صولت نے کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ کیا میرا قصد ہی

یہان کا تو نیا طریقہ ہی جو کہ آج تک کسی دربار کا نہین ہی بہت سے درباروں کا حال دیکھا ہی اور سنا ہی مگر یہ طریقہ نہین سنا ہی مین پریشان ہون کیا کرون اب میرا یہ قصد ہی کہ اگر کوئی نہین آیا تو مین خود نامہ لے کر جاؤنگا ہمراہیون نے کہا کہ ہماری بھی یہی رائے ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر مقہور نے خونخوار سے جا کر کہا کہ کل نامہ بر کے پاس جا کر نامہ لیکر پاس خداوند کے تشریف لیجائیے گا وہ نامہ دینے پر راضی ہی خونخوار بھی یہ سنکے کہنے لگا کہ اچھا کل مین ضرور جاؤنگا مقہور نے کل تقریر ابتدا سے انتہا تک جو کہ اس نامہ بر سے ہوئی تھی بیان کی خونخوار نے کہا کہ وہ بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تقریر کرتا ہی مقہور نے کہا کہ مین نے قائل کر دیا پھر اسنے کسی بات کا جواب نہ دیا خاموش ہو رہا خونخوار یہ سنکے کہنے لگا کہ تم نے اچھا کیا جو ایسی تقریر کی مقہور نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون سینے آپ کو اطلاع دے دی مقہور رخصت ہو کر چلا گیا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو دربار کی بڑے بہن کر بڑے تزک و احتشام سے جو کہ خواجہ حسین کے آنے کے زمانہ مین بیان ہوا تھا اب بیان کرنے کی کیا ضرورت ہو پس اُسی صورت سے چلا چلے یہ طرف اُس مقام کے چلا جہان نامہ بر اُترا ہوا تھا یہان سلیم شیر صولت اپنے ہمراہیون سے بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا کہ اُسکے کان مین ڈپنکے کی صدا آئی یہ حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ صدا ڈنکے کی کہان سے آتی ہی یہ حیران حیران دیکھ رہا تھا کہ اُسنے دیکھا سامنے سے کچھ جلوس سواری نظر آیا اُسکے بعد بہت سا سامان تھا وہ سب جلوس وغیرہ اُس مقام پر سامنے اُس بارگاہ کے ٹھہر گیا جس مین نامہ بر تھا اب اُسنے دیکھا کہ بعد آنے جلوس کے ایک شخص بڑے کبر و غرور سے تخت پر بیٹھا ہی تاج اُسکے سر پر لباس پر زر اُسکے بر مین تاج مین ایک کلغی بطور طرہ کے یاقوت کی لگی ہی سر پہ چتر طلائی گردش کرتا ہوا آگے نقیب صدائے باادب باش لگاتے ہوئے ڈنکا ہوتا ہوا کئی سو غلامان زرین کمر گرد تخت چوبدار و عصا بردار و خاص بردار نئی نئی وردیان پہنے ہوئے ہمراہ سواری مگر سب طلائی پوش گلون مین آفتاب کی تصویرین پڑی ہوئی سب آگے صف بستہ استادہ ہوئے اُس تخت نشین نے کہا کہ میرا تخت یہان رکھدو یہ کہتا تھا کہ کہارون نے تخت رکھدیا اُسنے ایک چوبدار سے کہا کہ اس خیمہ مین جا کر جو شخص کہ نامہ لے کر آیا ہی اُس سے کہنا کہ آپکو پیغمبر خداوند و نائب خداوند طلب کرتے ہین جلد چلیے یہ سنکے وہ چوبدار ادھر کو چلا یہان بارگاہ مین بیٹھا ہوا سلیم شیر صولت دیکھ رہا تھا کہ وہ چوبدار آکر پہونچا اور یہ کہا کہ نامہ بر صاحب کو پیغمبر صاحب نے طلب فرمایا ہی وہ اپنی سواری روکے ہوئے استادہ ہین یہ سنکے سلیم شیر صولت اپنے مقام سے اُٹھا اور ہمراہ اُس چوبدار کے قریب خونخوار کے تخت کے آیا چوبدار نے عرض کیا کہ آپ ہی تشریف لائے ہین یہ سنکے خونخوار اپنے تخت پر سے اُتر پڑا اور کہا کہ نامہ لے کر آپ ہی تشریف لائے ہین سلیم شیر صولت نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ لے کر آیا ہون خونخوار نے کہا کہ لائیے وہ نامہ میرے حوالے کیجیے تاکہ مین پیش کر کے اُسکا جواب حاصل کر لون اور وہ ہی جواب آپ کو لا کر دون سلیم شیر صولت نے کہا کہ جناب یہ قاعدہ تو کسی دربار کا نہین ہی کہ نامہ بر داخل دربار نہو بلکہ یہ طریقہ ہے کہ نامہ بر خود اپنے ہاتھ سے نامہ دیتا ہی خونخوار نے کہا کہ اگر آپ کو نامہ دینا ہو تو دیجیے ورنہ مین تقریر نہین کر سکتا ہون کیونکہ مجکو دربار مین جانے کے لیے تاخیر ہوگی اب وقت دربار ہی اگر وقت پر نہ پہونچونگا تو عتاب خداوندی مین مبتلا ہونگا دوسرے مجکو کوئی یہان کے طریقہ کے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ ایسے سب طریقے مقہور ہر اول لشکر قدرت بیان کر چکا ہوگا کوئی طریقہ اُس کے

خلاف ہوگا یہ سنکے سلیم نے کہا کہ بہت خوب مین نامہ حاضر کرتا ہون مگر یہ طریقہ بیجا ہی میری ایک عرض ہو وہ خدمت خداوند مین عرض فرمایئے گا خونخوار نے کہا کہ وہ کیا عرض ہی سلیم شیرصولت نے کہا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مین قلعہ کی سیر کرون اور قدرت خداوند کا تماشا دیکھون اگر اجازت ہو یہ سنکے خونخوار نے کہا کہ مین خدمت مین عرض کر دونگا جو وہ ارشاد فرمائینگے مین گذارش کر دونگا یہ سنکے سلیم نے کہا کہ خیمہ مین تشریف لیچلیے جواب دیا کہ اسقدر مہلت نہین ہی آپ نامہ دین پس سلیم نے فوراً نامہ خونخوار کے ہاتھ مین جیب سے نکال کر دیا اور یہ کہا کہ نامہ بہت ضروری ہی بدین سبب مین یون دیتا ہون ورنہ کبھی نہ دیتا جب تک موافق قاعدہ کے نہوتا اگر واپس لیجاتا ہون تو مطلب رہا جاتا ہی بدین خیال مین نے یہ گوارا کیا اور نامہ دیا یہ سنکے خونخوار نے وہ نامہ لے لیا اور اپنے پاس تخت پر رکھ لیا اور کہا کہ اب آپ چین سے تشریف رکھین اور اطمینان رکھین اسکا جواب آپ کو آج ہی ملیگا اور جہان تک ممکن ہوگا مین کوشش کرونگا کہ آپ کی طلبی دربار مین ہو سلیم نے کہا کہ یہ آپ کی عنایت و مہربانی ہوگی یہ کہکر سلیم تو اپنے خیمہ کی طرف چلا اور ادھر سواری خونخوار کی طرف دربار کے روانہ ہوئی یہان آکر سلیم نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہان بڑے بڑے کارخانہ ہین یہ خدائی واقعی بہت بڑی ہی کہ جسکے زیر حکم ایسے بڑے بڑے بادشاہ مثل غلامون کے حاضر رہتے ہین اور اپنا فخر تصور کرتے ہین دیکھو کس تزک و حشم سے دربار مین جاتے ہین یہ حالت تو کبھی ہم نے لقا کی خدائی کی بھی نہین سنی ہی باوجودیکہ وہ بہت بڑی شوکت رکھتے تھے گنجاب ایسے مرسل کا دنگی ایسے سرافیل مگر یہ شوکت نہ تھی اُسکے ہمراہیون نے کہا کہ ہم کو تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ یہ خدائی ترقی کرے گی اور ضرور خدائے نادیدہ کے ماننے والون کو انکے ہاتھ سے زک ہو پہنچیگی اور کچھ عجب نہین کہ یہ لوگ انپر ظفر یاب ہون مگر لقایہ کرین کہ ہمارے خداوند سے اور انسے نہ بگڑے جو امر کہ انھون نے تحریر کیا ہی یہ منظور کرلین تو بڑی اچھی بات ہوگی ورنہ خرابی ہوگی کیونکہ یہ امر ہوگا کہ انکے اور انکے مقابلہ ہوگا انجام کیا ہو سلیم نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو کہ وہ منظور کرلین میری نگاہون مین یہ امر بھرا ہی کہ ارژنگ سے اور ہرچیس سے بہت بڑی جنگ ہوگی وہ اپنی خدائی ظاہر کرینگے یہ اپنی خدائی کی ترقی چاہینگے جو تزک و حشم انکو اسوقت بہم ہی وہ تو ہمارے خداوند اگر برسون کوشش کرین گے تو بہم نہوگا یہ اپنی شان کے خلاف تصور کرینگے دوسرے یہ کہ اُنھون نے اپنی خدائی کی تعریف کی ہی یہ چاہینگے کہ میری خدائی یہ مانین اور خدا تصور کرین اور ہمارے خداوند یہ خیال کرینگے یہ میری خدائی کو مانین بس اسی مین فساد ہوگا اور جس امر کے لیے اُنھون نے تحریر کیا ہی وہ تو کبھی یہ منظور نہ کرینگے ہمراہیون نے کہا کہ خیر دیکھا جاے گا دیکھیے جواب نامہ کیا آتا ہی سلیم نے کہا کہ انکار یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر خونخوار وہ نامہ لیکر دربار مین پہنچا اور قریب پر وہ جاکر عرض کیا کہ خداوند وہ نامہ مین اُس نامہ بر سے لیکر حاضر ہوا ہون گو وہ نہین دیتا تھا اور جو تقریر کہ مقہور سے ہوئی تھی وہ بالکل بیان کی اور کہا کہ وہ یہ تقریر کرتا تھا اسکا جواب دیا گیا اور جب وہ نامہ دیچکا تو اُسنے یہ خواہش اپنی ظاہر کی ہی کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین حاضر دربار ہون اور قدرت خداوند کا تماشا دیکھون کہ جو لوگ جو مجھ سے دریافت کرین گے کہ تم نامہ لیکر گئے تھے تو تمنے کیا دیکھا اور کیسا دربار پایا اور کیا کیا خدائی کی نیرنجات دیکھی تو مین کیا کہونگا یہ تو بالکل خلاف ہی کہ مین اتنے بڑے مقام پر جاؤن اور پھر وہان سے محروم پھرون اکثر سوداگرون اور اخبار سے یہان کے دربار کی حالت سنی گئی اور دیکھی گئی تو اشتیاق پیدا ہوا یہ بھی اعتراض

کیا کہ سوداگر تو داخل دربار ہون اور جو ایک سردار دوسرے ملک کا نامہ لیکر آئے تو وہ دربار
سے محروم رہے یہ کون طریقہ ہے یہ امر جو کہ خونخوار نے کہا یہ اپنی طرف سے کہا کہ وہ کہہ آیا تھا
کہ مین کوشش کرونگا کہ تمھاری طلبی دربار مین ہو اس سبب سے خونخوار نے یہ تقریر اپنی
طرف سے کی یہ سُن کے برجیس نے کہا کہ جب تم جواب نامہ لیکر اُسکے پاس جانا تو اُس سے یہ کہنا
کہ جب تک ہم نے یہ طریقہ جاری رکھا تھا مگر اب ہمنے بالکل یک قلم حکم قطعی دیا ہے کہ کوئی ہمارے
دربار مین نہ آئے سوائے ہمارے اہل دربار کے یا جو کہ ہماری خدائی کو مانے وہ اور کوئی نہ
آئے خواہ سوداگر ہو خواہ سفیر ہو خواہ نامہ بر خواہ فریادی اسی سبب سے ہم نے اپنے
سردارون اور سفیرون کو حکم دیا ہے کہ تم لوگ دونون وقت شہر کی سیر کیا کرو جو کوئی جو کچھ عرض
یا فریاد وغیرہ کرے اُسکو سنو اور ہماری خدمت مین عرض کرو دوسرے جو کوئی عرضی یا
نامہ وغیرہ آئے اُسکو اُس لانے والے سے لیکر ہماری خدمت مین پیش کرو اور اُسکی خاطر
ومدارات کرو کسی پر ظلم ہونے پائے کوئی ظالم شہر مین نہ رہنے پائے یہ سب امر اس سبب سے
ہین کہ یہ مقام ایسا نہین ہے کہ ہر ایک چلا آئے کوئی بھی اپنے خدا کے پاس جا سکتا ہے سوائے اُن
لوگون کے جو کہ مقرب بارگاہ خدائی ہین یہ سبب ہے پس بدین خیال تمھارا یہان آنا کسی صورت سے
نہین ہو سکتا ہے ہان اگر یہ خواہش ہے کہ قلعہ کی سیر کرون تو یہ امر کوئی مشکل نہین ہے ہمارے سردار
تم کو قلعہ کی سیر کرا دینگے قلعہ کی سیر کرنے مین کس امر کا نقصان مابدولت کا نہین ہے کیونکہ اکثر لوگ اسکی
زیارت کو دور دور سے آتے ہین کیونکہ یہ قلعہ تو قدرت خدا سے پیدا کیا گیا ہے اور جو جو نادرات
اسمین ہین وہ سب ہماری قدرت کے نمونے ہین اور ہمارے خدا ہونے کو ظاہر کرتی ہین یہ ہی امر
کیا کم ہے کہ لوگ ہمکو اپنا خدا تصور کرین اور جو کہ صاف باطن اور روشندل ہین اُنکے قلب اس نور
سے منور ہوتے ہین اور اس ایمان کی روشنی کو وہ لوگ اپنے دلون مین جگہ دیتے ہین اور ظلمت کفر کو
نور ایمان مثل ظلمت شب کے کہ جیسے ہمارے جمال کے سبب سے بوقت ظاہر ہونے ہمارے نور کے زائل
ہوتی ہے دفع کرتا ہے جسکو کہ عام لوگ آفتاب تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جب آفتاب طلوع ہوتا
ہے تو دن ہوتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو رات ہوتی ہے تو اُس سے کہنا کہ جو لوگ یہ تصور کرتے
ہین وہ نور ایمان نہین لاتے ہین کافر رہتے ہین اور جو یہ نہین تصور کرتے ہین بالکل ہماری قدرت
کو دیکھکر قائل ہوتے ہین اُنکے دل ہمارے نور سے روشن ہوتے ہین اور یہ ایک راز از اسرار
خداوندی ہے کہ جو تاریکی ہو جاتی ہے یہ کسی پر نہ ظاہر ہوا ہے نہ ظاہر ہوگا اور آفتاب کیسا اور ماہتاب
کیسا یہ میرا نور ہی ہے خیر اس سے تو کوئی مطلب نہین ہے جو جسکا جی چاہے تصور کرے جو جو سیاہ قلب
ہین اُنکو حال بعد مرنے کے ظاہر ہوگا اور جو ایمان لا چکے ہین اور لاوینگے اُنکو بھی حال معلوم ہوگا
جسوقت وہ لوگ جو کہ ایمان نہین لائے ہین اور جو نہ لاوینگے وہ ان کے مرتبے اور درجے اپنی نظر
کوتاہ اور چشم نابینا سے دیکھینگے اُسوقت حسد کرینگے اور باہم ملکر یہ افسوس کرینگے ہم کیون نہ
ایمان لائے اور وہان پر کیا منحصر ہے جو مرتبہ اُنکے یہان ہین اسپر بھی اُنکو حسد ہوگا مگر اس وقت تو
اپنے دل کے تابع ہین اور خیال کرتے ہین کہ ہمارا مذہب حق ہے اور ہم راہ راست پر ہین باوجودیکہ
مین نے اُنکو چشم بصیرت دی ہے اسپر وہ لوگ کور بنے ہوئے ہین اور میری قدرت کو دیکھتے ہین اور
قائل نہین ہوتے ہین خیر تو بھی آ کر قلعہ کو دیکھ لے کوئی میرا نقصان نہین اگر قلب صاف رکھتا

ہوگا تو ضرور میری خدائی کا قائل ہوگا میرا نور جمال تیرے قلبہ تاریک کو مثل شب چہاردہ کے
روشن کردیگا یہ جواب میری طرف سے اُسکی اُس خواہش کا دینا اور کہنا کہ دربار مین تو کسی صورت
سے ایسی حالت مین آنا نہین ہوسکتا ہی کہ تو مذہب دیگر رکھتا ہی اور یہی خیال کر لیا جاے شاید
کوئی تاجر آنے پائیگا کہ میرے اس حکم سے تو لوگون کو یہ گمان ہوگا کہ نہ معلوم کیا امر ہی جو دربار
مین آنے کی ممانعت ہی اور کوئی دربار مین نہین جانے پاتا ہی بابد دولت کو کوئی خوف نہین ہی
جو جسکا جی چاہے تصور کرے کوئی میرا نقصان نہین ہی وہ اپنے گناہ مین آپ مبتلا ہوگا میرے
لیے کیا ہوگا بلکہ مین ایسے شخص کو بخشونگا بھی نہین ہان اُس زمانہ مین جبکہ مین تمام عالم کو بیں نیا
نور دکھاتا ہون یعنے سال بھر کے بعد ایک جشن کرتا ہون اور اُسی کی دعوت کرتا ہون اُسمین مین
جو دربار کرتا ہون عام اجازت ہی کہ جسکا جی چاہے آئے کوئی ممانعت نہین ہی وہ دن تو اسی دن
کے لیے ہی اور کوئی جشن ایک روز کا نہین ہوتا ہی وہ جشن ایک ماہ کا ہوتا ہی برابر ایک ماہ تک دربار
عام ہوتا ہی اور سب کی دعوت ہوتی ہی اُسکو جشن قدرت کہتے ہین اس سے کہنا کہ اگر تجکو خواہش
میرے دربار کے دیکھنے کی ہی تو تو اُس زمانہ مین آ میرا دربار بھی دیکھ لے اور جشن کی بھی کیفیت
دیکھ کر کیا کیا قدرت خدا ظاہر ہوتی ہی پس اے خونخوار تو یہ میری طرف سے کہنا اور اگر وہ یہ
خواہش کرے کہ اچھا مین قلعہ کی سیر کرونگا تو اسکو بھی سیر کرا لینا ہان وہ نامہ کہان ہی دبیر کو دے
کہ وہ پڑھے تاکہ سب اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ ہون کہ کیا اُسمین تحریر ہی گو مین اُسکے
مضمون سے ماہر ہون مگر تم لوگ بھی تو سُن لو اِس عرصہ مین کل دربار جمع ہوگیا اکیسون درجے
سردارون داخل دربار سے مملو ہوگئے تھے کہ خونخوار نے وہ نامہ دبیر کو دیا دبیر نے وہ نامہ
لیکر اور ایک صندلی طلائی پر کھڑے ہوکر پہلے تو یون کہا کہ ای اہل دربار پہلے تو مین تعریف و
توصیف اپنے خداوند و نایب خدا کی بیان کرتا ہون اُسکے بعد اس نامہ کو شروع کردونگا کیونکہ
ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ پہلے جو کام کرے خداوند کا نام ضرور شریک کرلے اور یہ مجکو یقین کلی ہی کہ
اس نامہ مین نام خداوند ہوگا کر اسطور سے کہ تعریف کے ساتھ ہو پس لازم ہوا مجکو کہ مین
پہلے تعریف خداوند سے زبان کو برکت دون اُسکے بعد اس نامہ کو پڑھون اور بعد
ختم نامہ مین پھر تعریف خداوند کرونگا اور آپ لوگون کے دل خوش کردونگا یہ کہکر اُسنے
کہا کہ سب آگاہ ہون کہ یہ وہ خدا ہی کہ جسکے نور کے سبب سے تمام عالم ایجاد از مشرق تا مغرب
و از جنوب تا شمال و از سمان تا سمک سب روشن اور منور ہی اور تمام عالم اسی نور سے بہرہ مند
اور جب یہ نور کسی سبب سے نقاب قدرت یا حجاب قدرت مین چلا جاتا ہی تو کسقدر تاریکی
ہو جاتی ہی یا وقت شب کہ جسکو لوگ رات کہتے ہین خداوند اپنے نائب کو چھوڑکر اور امور
خدائی کو دیکھتے ہین باوجودیکہ روشنی ہوتی ہی مگر اسپر بھی یہ کیفیت نہین ہوتی ہی جو خداوند کے
نور سے ہوتی ہی بہ نسبت اس روشنی کے وہ ظلمت ہوتی ہی کہان نور خداوندی کہان نور نائب
اور پھر یہ امر ہی کہ خداوند ہمہ وقت ایک نقاب ایسی منھ پر ڈالے رہتے ہین کہ جو مانع نور ہی
ورنہ کسکو تاب ہی کہ اُسکے نور کی تاب لا سکے یقین ہی کہ اگر نقاب نہو تو تمام عالم جل کر
خاک سیاہ ہو جاے آپ لوگ خیال کرلین کہ کس قدر اس نقاب پوشی پر حدت ہی اور
اسکا سبب یہ ہی کہ اگر یہ حدت نہوتی تو یہ غلہ وغیرہ کیونکر خشک ہوتا یہی تو سبب ہی کہ

کہ غلہ کو خدا سے خرد اور نا ئب خدا سے بڑا کہتے ہین کہ یہ نور خداوندی سے نشو و نما پاتا ہی اور اُسی نور کی حدت
سے اپنی مراد کو پہونچتا ہی ورنہ کیونکر پختہ ہوتا اور کیونکر اپنی مراد پر پہونچتا کیا اسکی قدرت ہی
کہ پہلے خداوند نے اپنی قدرت سے دریاے قدرت اور بذریعہ سحاب قدرت آب رحمت براے
روئیدگی غلہ برسایا اور جب وہ زمین روئیدہ ہوئی تو زمین کو یہ حکم دیا کہ اسکی پرورش
کرے بموجب حکم خداوند کے زمین نے پرورش کرنا شروع کیا خداوند نے اپنی قدرت
سے اُسمین دانہ پیدا کیا بھلا یہ بھی قدرت کسی مین ہی کہ ایک دانہ سے اسقدر دانہ پیدا ہون
سواے خداوند کے جبکہ دانے پیدا ہو چکے تو اُسکو آپ اپنے نور جمال سے خشک کیا کہ وہ
اس قابل ہوا کہ ہم لوگ اُسکو کھائین خیال کرنے کی جگہ ہی کہ ایسا خدا کہ جسکو اپنے بندون
کی پرورش یون منظور ہی کہ کسکا ہی اور اسی طور سے اور میوہ جات اور فواکہات ہر قسم کی
ترکاری وغیرہ پیدا کرتا ہی اور اسکو اپنے نور جمال سے پختہ کرتا ہی اور اہل دریا رہ پسبب ہی
حدت نور کا اگر یہ حدت نہوتی تو یہ بات نہ حاصل ہوتی یہ ایک ادنے اُسکی قدرت ہی اگر یہ ایسا
نہ ظاہر کرتا تو کیونکر ہم اُسکو اپنا خدا تصور کرتے دوسرے یہ خیال کرنے کی جگہ ہی کہ دیکھو ایک
قطرے سے کیسی کیسی خوبصورت صورتین پیدا کرتا ہی اور کیونکر اسکی پرورش کرتا ہی بھلا
کوئی بھی سواے خداوند آفتاب کے ایسا کرسکتا ہی اور جیسی اُسکی عنایت اور رحمت
ہم بندون پر ہی ایسی تو کسی پر نہین ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ کس زمانہ سے دنیا خلق ہوئی ہی
اور کئی لاکھ برس گذر گئے اور کس قدر مذاہب دنیا مین ہوئے کوئی لات پرست ہوا کوئی لقا پرست
کوئی فرعون پرست کوئی مردو پرست کوئی زیرجد پرست کوئی سامری پرست کوئی جمشید پرست
کوئی خود پرست کوئی شجر پرست کوئی ابلیس پرست یہ سب مذہب جاری ہو گئے مگر کسی نے
خداوند کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی نہ کی اور نہ یہ خیال کیا کہ یہ کوئی ہمارا خدا نہین ہی خدا ہمارا
اور ہی کوئی ہی یہان تک تو نوبت پہونچی کہ لوگ آتش پرستی کرنے لگے اور اُسکو اپنا خدا
بنانے لگے تب تو خداوند نے دیکھا کہ یہ لوگ میری طرف رجوع نہین کرتے ہین اپنے اپنے
دلون سے خدا مقرر کر لیے پس اُنھون نے ایک اور طریقہ اپنی قدرت سے پیدا کیا کہ یہ فرقہ
میری پرستش کرے گا اور اُنکو اسقدر طاقت دی کہ جو سب پر غالب ہون اُنھون نے جو دیکھا
کہ ہم مین اسقدر طاقت ہی تو انھون نے اپنا ایک اور مذہب نیا پیدا کیا کہ جسکو مذہب اسلام
کہتے ہین اور وہ خداے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین چونکہ خداوند نے وہ فرقہ اس لیے
پیدا کیا تھا کہ ان سب خدائیون کو برباد کرے باوصف اس نافرمانی کے خداوند نے انکو ایسے ابر پامو
کیا اور تمام خدائیون کو اُنکے ہاتھ سے برباد کرایا اُس زمانہ مین بھی ایک مرتبہ خداوند نے اپنا نور
ظاہر کیا تھا کہ ایک فرقہ پیدا ہوا تھا کہ وہ خداوند کی پرستش کرتا تھا اسکو خداوند نے اسقدر
طاقت عطا فرمائی تھی کہ وہ خداے نادیدہ کے ماننے والون سے بھی زیادہ قوت رکھتے تھے
اٹھارہ برس تک ان سے مقابلہ کیا اور بہت سے ملک اُنکے قبضے مین آے وہی زمانہ تھا لقا
کی بھی خدائی کا یہ نوبت پہونچی کہ لقا نے بھی خدائی کو ہمارے خداوند کی قبول کیا مگر وہ لوگ
اسقدر اپنی طاقت پر مغرور ہوئے کہ خداوند نے اُنکو مسلمانون کے ہاتھ سے زیر کرایا اور اب
جو اُس سے پوشیدہ ہوئے تو پھر نہ ظاہر ہوئے صرف اپنا جمال دنیا پر رہنے دیا کہ دنیا

تاریک نہو جاوے جب سے اب ظہور کیا ہم بندون پر یہ رحمت کی اس اقلیم سے اس مذہب کی ترقی کرائی
اور یہ شرف خاندان خورشید مین دیا کہ ایک دختر حسینہ اپنی قدرت سے پیدا کر کے اُسکو اپنے تصرف مین لائے
اور ایک فرزند پیدا کیا کہ جسکو اپنا نائب کیا اور اُسکے ذریعہ سے اپنی خدائی کی ترقی کی بنا ڈالی وہ فرزند
بھی مثل خداوند کے کریم و رحیم ہے ہم سب پر مثل پدران شفیق کے ہے اور ہماری ترقی و دولت و مرتبہ
کا اور ہماری پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتا ہے اور ہمکو خداوند نے اُسکے سجدہ کرنے کا حکم دیا
اُسکو بھی ایسا جمال عطا فرمایا کہ ہم اُسکی تاب نہین لا سکتے ہین اور اُسکے نور کو دیکھکر غش کر جاتے ہین
اُسکا اسقدر مرتبہ بلند کیا کہ مثل اپنے ہر ایک امر کا اختیار دیا کہ جو کام وہ چاہے کرے یہان تک کہ
اپنے سجدے کو موقوف کیا اور اُسکے سجدے کا حکم فرمایا بھلا ایسا خدا اور ایسا نائب خدا کس کو
نصیب ہوا ہے اور یہ جو قدرت دکھائی کہ جسکی تعریف ہم سے نہین ہو سکتی اگر ہم اسپر بھی ایمان نہ لائین
تو یہ ہماری بدقسمتی اور سیاہ قلبی ہے بس ای اہل درباریں نے اپنی تقریر ختم کی اب مین نامہ پڑھتا
ہون یہ کہکر اُسنے لفافہ کو چاک کیا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ دبیر جسنے یہ تقریر کی بہت واقف تھا
اکثر اسنے کتابین اور اخبار دیکھے تھے جو اپنے یہ تقریر بیہودہ تراش کرکے اور تعریف آفتاب پرستی
کی اور جب وہ نام آفتاب یا برجیس کا لیتا تھا اُسوقت ایسی ہوا سے سرد آتی تھی کہ سبکے غنچۂ دل
مثل گل کے شگفتہ ہو جاتے تھے اور ایسی بوے خوش آتی تھی کہ دماغ معطر ہو جاتے تھے اور سب
وجد مین آکر جھومنے لگتے تھے اور یہ نوبت ہوتی تھی کہ سجدے کرتے تھے اور اُس دبیر کی بہت
تعریف کرتے تھے ابھی اُسنے نامہ نہین شروع کیا تھا کہ برجیس نے اندر سے حجاب کے کہا کہ ہمنے
اس دبیر کو آج سے مذہب آفتاب پرستی کا پیشوا کیا یہ سب کو قواعد مذہب سے آگاہ کیا کرے گا
کیونکہ ہمنے اسکے قلب مین تمام قواعد مذہب اپنی قدرت سے جمع کیے ہین یہ بہت خوب ہمارے راز و
اسرار سے ماہر ہے یہ صدا سُن کے وہ دبیر بہت خوش ہوا اور اُسی صندلی پر اُسنے خم ہو کر طرف حجاب قدرت
کے سجدہ کیا اور سر سجدے سے اُٹھا کر کہا کہ آپ لوگون نے عنایت و رحمت خداوند کی ملاحظہ فرمائی
یہ بندہ پروری اور پلک نوازی ہے جسے چاہین ایک پل مین بادشاہ کر دین اور بادشاہ کو گدا اب جو اسپر
بھی اس خدائی کا قائل نہو وہ بالکل سیاہ قلب ہے بقول شاعر ؎ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + باب
زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + گو یہ قول اہل اسلام کا ہے اور یہ شعر بھی کسی اُسی فرقہ کے شاعر نے کہا ہے مین نے
اُسکو بطور مثال کے پڑھا نہ کہ میرا اُسپر عمل ہے بس اب آپ لوگ نامہ سماعت فرمائین یہ کہکر اُسنے نامہ
شروع کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای برجیس شفیق من ساتھ عبارت سلیس کے تمکو تحریر کیا جاتا ہے آگاہ ہو کہ
یہ محبت نامہ میری طرف سے بنام تمھارے اس غرض سے تحریر کیا جاتا ہے کہ تمکو معلوم ہو کہ مین فرزند ہون
خداوند زمرد کا اور نبیرہ ہون خداوند لقا کا کہ جو قبل میری خدائی کے خدا تھے تمام عالم کے جن کے
قبضہ مین اٹھارہ ہزار ملک یا ختر تھے جو کہ سبائل مین قبطولون پر خدائی کرتے تھے جنھون نے بہشت
و دوزخ دنیا پر بھی علاوہ آسمان کے بنائی تھی جن کے پاس چوبیس لاکھ کا لشکر تھا جو کہ برس روز کے
بعد برج زر نور وز اپنا نور جمال خلائق کو دکھاتے تھے اور لوگ اُنکو سجدہ کرتے تھے جن کے گنجاب
اپنے چار مرسل تھے کہ جنکی سرکار مین اٹھارہ اٹھارہ لاکھ کا لشکر ہمہ وقت موجود رہتا تھا جن کا
کا کُو لنگی ایسا سرافیل تھا جسکی خدائی کے سب لوگ قائل تھے اور اسکی بندگی کرتے تھے وہ بھی سب کا
خدا تھا اُسنے یہ زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر دیو و پری پیدا کیے اُسنے یہ آفتاب و ماہتاب و دیگر

ستارے وہوا و ابر و دریا کوہ و صحرا خلق کیے یہ آفتاب کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو اور اپنا خدا جانتے ہو
یہ بھی اُسی کا خلق کیا ہوا ہی اور یہ جو کچھ تمنے شعبدہ کر رکھا ہی مجھپر بخوبی ظاہر ہی کہ یہ سب سحر و ساحری
کا ہی مین نے سُنا ہی کہ تم نے لقا کی حرکہ اتنا بڑا خدا تھا کہ جسکا مین نبیرہ جو کہ اسوقت خدا ہمون موجود
ہی بہت مذمت کی ہی یہان تک تو غنیمت تھا کہ تم نے اور خدایان باطل کی مثل نمرود شداد اور
زیر جد شاہ وغیرہ کے مذمت کی بہت خوب کیا کہ وہ اسی قابل تھے اور خداے باطل تھے مگر یہ تمنے
اپنے حق مین بہت بُرا لیا کہ زہر دو لقا کی مذمت کی جو کہ خداے برحق و خالق ہیجدہ ہزار ملک باختر
تھے اور جن کے یہ سب بندے ہین اور یہ تمام عالم پیدا کیے ہوئے ہین مین یہ تمسے سوال کرتا ہون کہ اس
گمراہی سے کیا حاصل ہی تم خیال کرلو کہ یہ مذہب جو کہ تم رکھتے ہو اور آجکل ترقی پذیر ہی یہ کبھی اور
بھی جاری ہوا تھا کہ اب جاری ہوا ہی زمانہ سابق مین جبکہ میرے دادا لقا کی خدائی کا زمانہ تھا تو ایرج
جو کہ نبیرہ تھا صاحبقران کا وہ اغوا کرنے کو عمرو کے کہنے سے اور اُسکی عیاری سے یہ ایک شعبدہ
کرکے آیا تھا کہ ایک لشکر کثیر اپنے ہمراہ رکھتا تھا اور عمرو خود قطب بنا تھا اور اُسنے اپنے کو نائب آفتاب
بنایا تھا یہ صرف اسیلیے تھا کہ اُس سے حمزہ سے کسی امر پر بگاڑ ہو گیا تھا تو وہ یہ مذہب ایجاد کرکے
اور ایرج کو صاحبقران بناکر لایا تھا اور مقابلہ کرایا تھا اُسی زمانہ مین اُسکے لڑکے چالاک نے
عیاری کرکے اُسکو ظاہر کیا اور وہ لشکر ایرج سے چلا گیا ایرج بہت عرصہ تک صاحبقران سے
لڑا کیا آخرش کو زیر ہو گیا تب وہ مذہب اُس دن سے جاتا رہا اُسی زمانہ مین یہ مذہب رہا اسکے
ثبوت مین یہ بات ہی کہ وہی عیار اور ایک مذہب ایجاد کرکے آیا تھا کہ لڑکا تھا صاحبقران کا جو کہ
داراب تھا اسکو بھی صاحبقران بناکے اور ایک مذہب آب پرستی ایجاد کرکے آیا تھا وہ بھی کوئی
اصل نہین رکھتا تھا وہ مذہب اُسی زمانہ مین برباد ہوا پس یہ سب مذہب برباد ہوے اُس دن سے
نہ جاری ہوئے مگر اب بعد کئی برس کے پھر یہ مذہب اب جاری ہوا ہی خارجاً سنا گیا ہی کہ تم نے
مشہور کیا ہی کہ مین نائب خداوند و فرزند خداوند ہون ای برادر مین یہ سوال کرتا ہون کہ جو کہ ایک
بےحس و حرکت چیز ہو وہ کیونکر دعوی خدائی کر سکتی ہی پس تمکو لازم ہی کہ اپنی عقل سے دریافت کرو کہ ہمارا
خدا کون ہی جہان تک عقل کو اپنی دوڑاؤ گے وہان تک سواے لقا و زہر دو بابد دولت کے کسی کو اپنا
خدا نہ پاؤ گے پس ایسی صورت مین کیون اپنے کو گمراہ کرتے ہو اور اپنے ساتھ اور دگون کو بھی اور یہ
مشہور کرنا کہ مین فرزند خداوند ہون یہ کون سی عقلی دلیل ہی کبھی بھی ایسا ہوا ہی کہ کسی خدا نے اپنی بندی
کو اپنے تصرف مین لیا ہو اُسکو اُنھین سے جو کہ اپنے واسطے خلق ہین فرصت کب ہوتی ہی اور کیا ضرورت
ہی کہ دنیا پر آکر وہ بندی سے سلسلہ مواصلت کرے اور اُسکے بطن سے لڑکا پیدا ہو اُسکو اپنا نائب
کرے کیا اسکو اور کوئی نہین میسر ہوتا تھا پس مین تم سے یہ کہتا ہون کہ تم اب میرے کہنے پر عمل کرو اور
یہ سب باطل پرستی ترک کرو اگر کوئی دلیل قوی رکھتے ہو تو آمدم بر سر مطلب یہ تو امر مذہب و مشرب کے
متعلق تھے اب مین ابھی تو سن خامہ کو طرف میدان مدعا کے جولان کرتا ہون اُسمین چند مطلب ہین اول
یہ کہ میری غرض یہ ہی کہ مین نے صرف اس امر کو تھوڑی دیر کے لیے مان لیا کہ بیشک تمہارا مذہب فرد حق
ہی اور آفتاب ہی خدا ہی اور تم ضرور اسکے فرزند اور نائب ہوا ور مین بھی خدا ہون اور میرے خدا
ہونے مین کوئی امر ایسا نہین ہی کہ جس سے شک ظاہر ہو کوئی امر شک کا نہین ہی ہنوز کبھی تھا نہ ہی پس

مین یہ چاہتا ہون کہ تمھاری بھی خدائی اور نیابت قائم رہے کیونکہ ایک عالم پر یہ روشن ہوچکا ہی کہ تم فرزند
خداوند آفتاب ہو اور تم نے اپنے مذہب کے ترقی دینے مین بہت کوشش کی ہی اور خوب خوب
عجائب وغرائب طیار کیے ہین پس مین یہ چاہتا ہون کہ یہ امر ایسے طور سے رہے کہ ایک جانب تم خدائی
کرو اور ایک سمت مین نصف عالم مین تمھاری خدائی کا ڈنکا بجے نصف مین مین نہ مین تمھاری طرف
کے لوگون کو اس امر پر رغبت دلاؤن کہ وہ میری طرف رجوع کرین نہ تم میرے بندون کو اپنی طرف بلاؤ
اور ہم اور تم اُن بندگان خرابی سے جنکو لقا سے باختر نے پیدا کیا ہی اور حد سے زیادہ قوت دی ہی
جنکی موت خلق کرنا بھول گئے تھے یعنے اہل اسلام سے مقابلہ کرین اُنکے تباہ و برباد کرنے کی کوشش
کرین جب مین اور تم ایک دل ہوکر اور کمر ہمت کو مستحکم کس کر اُنسے مقابلہ کرین گے تو یقین کلی ہی کہ وہ
برباد ہونگے کیونکہ بقول شاعر ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + جب وہ لوگ
برباد ہوجائین گے اور ہم تم رہ جاینگے اُسوقت نصف نصف عالم پر قبضہ کر لینگے اگر یہ لوگ برباد نہوے
تو یاد رکھو کہ نہ تمکو ترقی ہوگی نہ مجکو نہ یہ ہوگا کہ ہم اور تم اپنی خدائی کو ترقی دے سکین کیونکہ یہ وہ لوگ
ہین کہ جن کے سبب سے خداوند لقا و خداوند زمرد بہشت کو تشریف لیگئے اور ان لوگون نے
بڑے بڑے شاہون کو ایک آن مین شکست دی اور اُنکے ملکون پر قبضہ کر لیا انکے ہاتھ سے دونون
خداوند پریشان ہوکر شہر بشہر دیا بدیا بلا بتاہ پھرے اور آخر کو بہشت مین چلے گئے گو ممکن تھا کہ وہ انکو
تباہ کرتے اور خاک سیاہ کر دیتے مگر وہ لوگ کریم تھے وہ یہ خیال کرتے تھے کہ عدل کے خلاف ہی کہ
اسقدر بندون کو برباد کرون دوسرے اُن کو بھی اُن بندون سے محبت ہوگئی تھی وہ بسبب محبت کے
اُنکے تباہ کرنے کے درپے نہوئے اور اپنے اوپر اُنکے ظلم و بدعت کو گوارا کیا اور ہمیشہ پریشان
رہے اور تباہ پھرے مگر اُنکو قتل و غارت نہین کیا مگر وہ لوگ تو رحیم تھے گو مین بھی رحیم ہون
اور رحم میری ذات مین ہی گر وہ بندے خداے نادیدہ کے ماننے والے بہت مغرور ہوگئے ہین
پس مین مثل اُنکے تو ہون نہین کہ محبت مین اپنے کو تباہ کرون اور پریشان ہون پس مین نے اُنکے
غارت کرنے کا قصد مصمم کر لیا ہی اور اُنکے ایک ملک پر قبضہ بھی کر لیا ہی جو کہ بہت بڑا ملک تھا پس
میری یہ خواہش ہی کہ میرے اور تمھارے سلسلۂ محبت و قرابت ہو اور دو خدائیان ایک ہوکر
مسلمانون سے مقابلہ کرین اور اُنکو شکست دین اور بعد اُنکے امن سے اپنی اپنی خدائی کو رواج
دین مین سبائل مین جاکر قیطول خدائی آراستہ کرون اور اُسی مقام سے جہان تک نصف عالم کی
حد ہو مین خدائی کرون اور بعد اُس حد کے تمھاری خدائی شروع ہو نصف پر تم قابض ہو یہ ایک
صورت سے ہوسکتا ہی وہ صورت یہ ہی کہ مین نے سنا ہی کہ ایک تمھاری ہمشیر ہی اور وہ بھی دختر
نیک اختر خداوندی ہی اور حسن و جمال مین بے نظیر اور بیمثال ہی اور اسکی تصویر بادولت کے پاس
ایک تقریب سے پہونچ گئی ہی اور مین اُس تصویر دلپذیر کو دیکھکر فریفتہ ہوگیا ہون اب بغیر اُسکے وصل کے
میرے دل کو قرار نہین ہی اور کسی ساعت دل کو چین نہین آتا ہی لہذا میری یہ خواہش ہی کہ اس مشتری
آسمان خدائی کو مجھ آفتاب خدائی کے ہمراہ منعقد کرو تاکہ سلسلۂ اتحاد فیما بین جاری ہو اور یہ ہو
نہین سکتا ہی کہ وہ بے شوہر رہے کوئی نہ کوئی اسکا شوہر ضرور ہوگا اور یہ دُر ناسفتہ ضرور کسی نہ کسی
کے رشتۂ زوجیت مین جائے گی خیال کرنے کا مقام ہی کہ مجھ ایسا شخص تم سے خود اس امر کی درخواست کرے

جوکہ خود خداوند ہوا اور خاندان خداوند سے ہو یہ امر تو تمھارے فخر کرنے کا ہی کہ تمھارے خاندان مین
خدائی آتی ہی اور دو خدا ایمان ایک ہوئی جاتی ہین خیال تو کرو کہ جب کہ میرے تمھارے سلسلۂ
قرابت ہو جاے گا تو اُسوقت مین تمکو یہ خیال ہوگا کہ مین کوئی ایسا امر نہ کرون کہ اُنکی عزت کے خلاف
ہو اور مجکو یہ خیال ہوگا کہ مین بھی کوئی امر خلاف انکی شان کے نہ کرون بس خوب طور سے نبھے گی خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے
دو میری راے مین تو یہ امر ضرور ہی اور مین یقین کرتا ہون کہ تمکو بھی ضرور منظور ہوگا کیونکہ اس امر سے خدائیون
کو ترقی ہوگی تو کیا خوشی کی بات ہی کہ خدائی خاندان مین آتی ہی جو کہ ایک زمانہ سے ہی یہ کتنی بڑی
بات ہی کہ دو خدا ایک ہوے جاتے ہین باہم کا سلسلۂ پرخاش دفع ہو جاتا ہی یہ تو وہ مثل ہوئی کہ گویا
قند مکرر ہو گیا کہ دو خدا ایک ہوگئے اس تقریب سے یہ ہوگا کہ ہم اور تم یک روح دو قالب ہونگے جب تمپر
کوئی آفت آئیگی تو ہم تمھاری مدد کرینگے اور جب ہمپر کوئی بلا نازل ہوگی تم مدد کروگے کبھی تم زمین کا بندوبست
کرنا کبھی ہم کبھی تم آسمان کا انتظام کرنا کبھی ہم جب دو راے ایک ہونگی تو خوب ترقی ہوگی تصور تو کرو
کہ لوگ کس قدر تمھاری اور تمھاری ہمشیرہ کی عزت کرینگے اس خیال سے کہ یہ نازنین دختر خداوند
ہمشیر نائب خداوند ہی اُسپر یہ طرہ ہوا کہ زوجہ خداوند ہوئی اور بہو خداوند کی ہی ترقی عزت و توقیر
ہوگی ہر ایک کی نگاہ مین ازدیاد آبرو ہوگی لوگ یہ خیال کرینگے کہ انکی عزت کرنی ضرور ہی کہ انکے یہان
دو خدا ایمان ہین باپ بھی انکا خدا ہی اور شوہر بھی خدا ہی اور لوگ تمھاری بھی عزت اس سبب سے زیادہ
کرینگے کہ ایک تو تم فرزند خدا ہو دوسرے نائب خداوند تیسرے مجھ ایسا خداوند تمھارا بہنوئی ہوگا کہ جسکے
خاندان مین پشت در پشت خدائی چلی آتی ہی اور تمھارے یہان تو پہلی پشت ہی ابھی لوگون کو اچھی طرح سے یقین نہین ہوتا
ہی جب یہ سلسلہ ہوگا تو اُسوقت سب کو یقین ہو جاے گا کہ ضرور انکی خدائی درست ہی کیونکہ باہم خداؤن
مین سلسلۂ قرابت ہو گیا اگر یہ خدا نہوتے تو کیون نبیرہ خداوند جوکہ اسوقت خاندانی خداوند ہین اور خود
بھی خداوند ہین یہ قرابت جاری کرتے یہ فایدے ہین یہ بھی خیال کرو کہ جو لڑکا کہ اس نازنین کے بطن
سے پیدا ہوگا وہ بڑا صاحب عزت و حسب و نسب کا درست ہوگا اُسکے برابر کوئی نہوگا کیونکہ اسکا باپ
بھی خداوند ہوگا مان دختر خداوند ماموں نائب خداوند یہ امر ہوگا کہ وہ لڑکا نواسہ ہوگا خداوند کا پوتا ہوگا
خداوند کا اُسکی عزت کی کون برابری کر سکتا ہی جاے فخر و افتخار ہی کہ مجھ ایسا بہنوئی تمکو نہین ملیگا دوسرے مین
حسن مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا ہون ایسی حور وش کو مجھ ایسا حسین شوہر زیبا ہی اور ابھی مین نوجوان
بھی ہون اور مین نے اپنی شادی بھی ابھی تک نہین کی ہی کیونکہ میری زوجیت کے قابل کوئی نہین تھا مین یہ
خیال کرتا تھا کہ کوئی خاندان اعلے ہو تو مین سلسلۂ قرابت کرون بس میرے خیال کے موافق یہ خاندان ہی
اور جیسی مین حسین نازنین چاہتا تھا ویسی حسین تمھاری بہن ہی تمکو لازم ہی کہ میری تحریر پر عمل کرو اور اپنی ہمشیرہ
کو عروس بنا کر اور محافہ مین سوار کرکے میرے پہلوان قدرت کے ہمراہ کر دو جوکہ نامہ لے کر آیا ہی اور نام
اُسکا سلیم شبر صولت ہی وہ بحفاظت تمام نکاحِ میرے پاس پہونچا دیگا مین اپنے طریقہ کے موافق اس سے
عقد کرونگا اگر اسکے خلاف کروگے اور اس امر پر نہ خیال کروگے کہ دونون خدایان ایک ہون تو یہ
خیال کر لو کہ مین لشکر کثیر لے کر آؤنگا اور مقابلہ کرکے اپنی معشوقہ کو تمسے حاصل کر لونگا اسوقت یہ امر
ہوگا کہ تمھاری خدائی برباد ہوگی اور کم عزتی کا ملنا ہوگا کیونکہ مین تو خاندانی خداوند ہون میرے باپ دادا
خدائی کرتے آئے ہین سب میرے شریک ہونگے کوئی تمھاری شرکت نہین کرے گا بیکار کو خدائی
برباد ہوگی میری بے عزتی کا سامنا ہوگا کیونکہ مجھکو اُس نازنین کے فراق کی تاب نہین ہی مین ضرور

لشکر کشی کرونگا اور جب مین براے مقابلہ اپنے مقام سے حرکت کرونگا تو اُسوقت زمین و آسمان کو زلزلہ سا ہوگا اور تمام کوہ و دشت مین تہلکہ پڑجاے گا میرے ہمراہ وہ لشکر جرّار ساہی کہ جسکی تلوار کی پناہ نہین ہی اگر ایسا لشکر نہوتا تو مین کیون خداے نادیدہ کی پرستارون سے مقابلہ کرتا اور اُنسے امید مقابلہ رکھتا یہ دل اور جگر سواے میرے کسی کا نہین ہی کہ جو ایسے بہادرون سے مقابلہ پر آمادہ ہوا ہو کہ جن کی تلوار کے تمام عالم مین سکّے پڑے ہوے ہین اُن سے قصد مقابلہ رکھتا ہون پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر تم خلاف میری تحریر کے کروگے تو یاد رکھو کہ مین اہل اسلام کیطرف جانے کو ملتوی کرونگا اور تمپر لشکر کشی کرکے آؤنگا اور تمام اقلیم خورشید یہ کو تم باد پایان سے برباد کرونگا اور اُس وقت کوئی خدائی کا پاس نہ کرونگا اور رانئی معشوقہ کو ضرور حاصل کرونگا اسوقت یہ امر بہ صلح یون سطے ہوتا ہی کہ تم اُسکا عقد میرے ہمراہ کر دو تم بھی خدائی کرو مین بھی اُسوقت یہ ہوگا کہ جب مین مقابلہ کرکے حاصل کرونگا تو اُسوقت یا تو تم میرا مذہب قبول کروگے اور مجکو سجدہ کروگے یا اپنے قتل پر آمادہ ہوگے یہ کارخانہ خدائی بالکل نیست و نابود ہوجا ئینگے اور ذلت فاش حاصل ہوگی اُسوقت مین یہ نہ کرونگا کہ تمکو برابر خدائی پر رہنے دون اور نصف نصف تمام عالم پر قبضہ میرا اور تمھارا رہے یہ امر تو نہ ہے پر ہی بگڑا ہے پر نہین بموجب مصرعہ ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند بموجب این مثل جسکی تیغ اسکی دیگ + مین قبل سے سمجھاے دیتا ہون دیکھو ذرا سمجھ بوجھکر جواب تحریر کرنا جہان تک ممکن ہو میرے کہنے کو نہ ٹالنا اگر اپنی ترقی اقبال و دولت کے خواستگار ہو ورنہ تمکو اختیار ہے دیکھو بہکانے پر کسی کے نہ آنا ورنہ خراب ہوگے عقل سے کام لینا مین اب اس جواب کے بعد نامہ نہین تحریر کرونگا فوراً لشکر کشی کرونگا مجکو جو کچھ کہنا اور سننا تھا مین نے اس نامہ مین تحریر کردیا اور ان چند اشعار پر اپنے نامہ کو ختم کرتا ہون یہ اشعار بھی بطور نصیحت کے ہین آیندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے جو میرا کام تھا وہ مین کرچکا مجکو عشق مین اُس نازنین کے ہوش اپنے تن بدن کا نہین یہ اشعار تمکو مین بموجب اپنی راے کے تحریر کرتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ ضرور میری تحریر پر عمل کروگے ورنہ خراب اور برباد ہوگے نظم

مزن پنجہ با شیر جنگ آزماے
حذر کن ز خشم جگر جوش من
تو در رخنہ باشی دلیری مکن
ز خاکے کہ بر آسمان افگنی
شود عاصی اندر خداوند خویش
صف لشکرت گر شود دشمنم
ہمین گویمت باز گویم ہمین

اگر نہ چہانت و ہم گوش ہیچ
مباش ایمن از خواب خرگوش من
بجائے میاور کہ جنبیم ز جاے
سر و چشم خود را زیان افگنی
جوانی مکن گر چہ ہستی دلیر
اگر کوہ آہن بود بشکنم
سخن آنچہ حق بود گفتم تمام

الا اے طفل نا پختہ خام راے
کہ دانی تو ہیچی و کمتر ز ہیچ
مزن رخنہ در خاندان کہن
ندارد بر پشہ پر پیل پاے
خداوند ملکم بہ پیوند خویش
منہ پاے گستاخ در کام شیر
مجنبان مرا تا نہ جنبد زمین
تو دانی دگر بعد ازین والسلام

جب نامہ تمام ہوا اور تمام اہل دربار نے سنا اور معلوم ہوا کہ یہ نامہ ارژنگ بن زہر دبن کا ہی کیونکہ عبارت مین تو اُسنے کسی مقام پر اپنا نام نہین تحریر کیا تھا بعد ختم نامہ یہ تحریر کیا تھا کہ این نامہ محبت شمامہ از طرف خداوند ارژنگ بنام بر جیس آفتاب پرست تابع خداوند آفتاب پس ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ اسنے یہ کیا مزخرفات نامہ مین تحریر کیا ہی اور یہ کلام کسکے نسبت تحریر کیے ہین کیا اسکو جنون ہوگیا ہی لقا کی خدائی برباد ہوئی زمرد کی خدائی نابود ہوئی یہ ارژنگ کون گیدی

ہی کہ جو اپنے کو خدا تصور کرتا ہی کیا اسکو خبط ہوا ہی یہ ایک بادشاہ کی لڑکی کے بطن سے ہی کہ جسکے حسب نسب
کا کچھ حال نہین معلوم اور زہرہ اور لقا دونون خداے باطل تھے اُنکی خدائی کب درست تھی
اگر خدا ہوتے تو یون بھاگتے پھرتے اور یون ہر ایک کے دامن مین جا کر پناہ لیتے اور وہان
بھی پناہ نہ ملتی اور اہل اسلام کا ایک موے زہار بھی نہ کم کر سکتے یہ بالکل خلاف عقل ہی ہمارے
نزدیک تو ازرنگ کو خبط ہو گیا ہی تو اور سُنیے کہ خداوندزادی نور خالص پہ فریفتہ ہوئے
ہین اس گدھے کو کیا ہوا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ کجا زاغ سیاہ اور کجا بلبل ہزار داستان
کہان خار کہان گل اہل دربار مین تو باہم باشارے یہ کلام ہونے لگے کہ ازرنگ کی ضرور شامت
آئی ہی ایسی اپنے کلام نافرجام کی سزا پائے گا کہ تمام عمر یاد کرے گا اور یہ عشق سب تلے کے رستے
نکلجاے گا یہ عشق کا جن بزور تلوار اُترے گا اور ایسا ذلیل ہوگا کہ پھر کبھی عشق کا نام نہ لیگا کیونکہ
مار کے روبرو بھوت بھی بھاگتا ہی اُسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ ہمارے اوپر لشکرکشی کرکے آئے اگر آئے
بھی تو وہ سزا پاے کہ یاد کرے اہل دربار تو یہ اشارے کر رہے ہین اُدھر برجیس نے جو یہ نامہ
سُنا اور معلوم ہوا کہ میری بہن کی درخواست کی ہی اور بہت مزخرفات بکا ہی بہت غصہ آیا ایک دود غلیظ
تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر گذر گیا فرط غیظ سے مانند بید کے کانپنے لگا تمام جسم کے بال مثل
خار سیاہی کے کھڑے ہو گئے حالت غیظ مین بڑے زور سے کہا کہ اوا فریق اندر حجاب قدرت
کے آ اور اُس نامہ کو بھی لیتا آ اور دبیر سے کہ قلم و کاغذ ہاتھ مین لے کر بیٹھے جو مین کہون وہ
جواب تحریر کرے اُدھر دبیر نے قصد کیا کہ کچھ تعریف آفتاب ذات آفتاب کی بیان کرے
کیونکہ اُسنے اقرار کیا تھا کہ مین بعد ختم نامہ بھی تعریف کرونگا یہ جو حالت اُسنے دیکھی اور صداے
غیظ آلود سُنی وہ بھی کانپ کردم بخود ہو گیا پس افریق اپنے مقام پر سے اُٹھا اور نامہ دبیر کے
ہاتھ سے لیکر لرزتا ہوا کانپتا ہوا اندر حجاب قدرت کے گیا اور دونون ہاتھون پر نامہ رکھکر کہا کہ یہ
نامہ حاضر ہی برجیس نے بہ صداے غیظ کہا کہ اس نامہ کو چاک کر ڈال پس افریق نے فوراً
اُس نامہ کو چاک کیا اور پرزے پرزے کر ڈالا برجیس نے کہا کہ یہ نامہ چاک شدہ ایک چوبدار
کو دے کہ وہ لیجائے اور اُس نامہ بر کو دے کہ جو پہلوان قدرت بنکے آیا ہی اور کہے کہ یہ
حکم ہی نایب خداوند کا کہ اسکی بتی بنا کر اپنے مقام میر زمین رکھو تاکہ بحفاظت تمام رہے اور
یہان سے لیجا کر اپنے خداوند کے مقام مقصود مین رکھ دینا اور یہ کہنا کہ یہ تحفہ تمکو عوض مین اُس
نازنین کے دیا گیا ہی کہ تم اسکے قابل تھے اور میری طرف سے جواب یہ تحریر کیا جاے کہ او گبر
ناہنجار و کندۂ ناتراش و عقل سے بے بہرہ و بیوقوف ازلی و ابدی ذرا گوش ہوش سے
سُن اور پنبۂ غفلت کو اپنے کانون سے نکال ارے چھوٹا منھ بڑی بات تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تو خدائی کا دعوے کرے او فراریون کے فراری اور فراری ابن فراری تو انھین فراریون
کا نطفۂ ناتحقیق ہی جو کہ ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگا کیے ہین اور اُنکی تلوار کے روبرو کبھی نہین
ٹھہرے ہر ایک کے پاس پناہ لی مگر پناہ نہ ملی آخر تو اہل اسلام کی نہنگ شمشیر کے لقمہ ہوے
اور اپنے مقام اصلی کو پہونچے تو کیا ہم پر لشکرکشی کرکے آئیگا اور آئے گا تو ہماری تلوار
کی تاب نہ لائیگا مثل اپنے باپ دادا کے بھاگیگا جیسے وہ ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگتے تھے
ارے وہ کب خدا تھے جو تو خدا بنا ہی جیسا اُنھون نے دعوے باطل کیا ویسی سزا پائی

اپنے کردار کو پہونچے خداوند نے تو اُنکو پیدا کیا اور دولت و حشمت دی وہ اُسپر مغرور ہوکے
اور دعوے خدائی کر بیٹھے ارے تو نے کیا یہ نہین سنا ہی کسی شاعر کا شعر ہی جسکا یہ ایک
مصرعہ اُنکے حسب حال ہی ع اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے ؛ تو ہماری کیا برابری
کرے گا بس اپنی حد سے باہر قدم نہ رکھو اپنی حد مین رہو اب وہ زمانہ گذر گیا کہ تمھاری خدائی
تھی لوگ تمکو خدائی مانتے تھے اب وہ زمانہ ہی کہ خداے اصلی نے نزول کیا ہی اور مجکو اپنا نائب
کیا ہی اب آفتاب کا زمانہ ہی کہ جو سب کا خدا ہی الیاد ین روشن کب کسی کا ہو گا یہ جو تو نے تحریر
کیا ہی کہ آفتاب ایک بندہ لقا کا ہی اور اُسی کا پیدا کیا ہوا ہی اور وہ بے حس چیز ہی وہ کیا خدائی
کرے گا اور یہ کس وقت ہوا ہی کہ خداوند نے اپنی بندی کے ساتھ مواصلت کی ہو کہ اُن کو
اُنھین سے فرصت نہین ہی جو کہ اُنھون نے اپنے واسطے خلق کی ہین ارے نادان یہ کوئی امر
تعجب کا نہین ہی یہ راز و اسرار خداوندی ہین کہ جو مزاج مین آیا وہ کیا یہی جی مین آیا کہ اُنھون نے
ایک بندی ایسی پیدا کی کہ جسکا ثانی کوئی نہ تھا اور پھر اُسکو اپنے تصرف مین لائے اُس سے
مین پیدا ہوا اور مجکو اپنا نائب کیا وہ قدرت نمائی دکھلائی کہ جو تیرے باپ دادا نے کبھی
نہ دکھائی ہوگی وہ وہ عجائبات و نادرات خلق کئے کہ جنکے دیکھنے سے اُنکی قدرت ظاہر
ہوتی ہی ارے ادیو قوف یہ وہی خداوند ہین جو زمانہ سابق مین ظاہر ہوے تھے جن کا تو خود
قائل ہی کہ خواجہ عمرو عیار ایرج کو صاحبقران بنا کر لائے تھے اور ایرج کا یہی مذہب
تھا اُسوقت مین خداوند نے اپنے کو اُس پردے مین ظاہر کیا تھا کہ دیکھین کون کون یہ مذہب
قبول کرتا ہی اُسوقت تیرا دادا ایرج پاس پناہ لیکر گیا تھا اور یہ اقرار کیا تھا کہ جب آپ صاحبقران
کو زیر کرلینگے تو مین بھی آپ کا مذہب قبول کرونگا یہ کیسا خدا تھا کہ دوسرون کا مذہب قبول کرنے کو
کہتا تھا بلکہ اُسکو لازم تھا کہ وہ اپنی طرف بلاتا اور اسپنے دین اور اپنے بندگی کی ہدایت کرتا اُسنے
جو ایرج کو زبردست دیکھا فوراً اسکا شریک ہوگیا چونکہ ایرج نے غرور کیا اور اپنی قوت پر ناز
کیا جیسے کہ اہل اسلام نے کہ جنکو خداوند نے سب کی سرکوبی کے لیے پیدا کیا تھا اُنھون نے
غرور کرکے خداے نادیدہ کی بندگی شروع کر دی گو کہ یہ ممکن تھا کہ خداوند اُنکو تباہ کر سکتے تھے
مگر اُن کو تو اُن سب کی سرکوبی منظور تھی جو اُنھون نے کہا اُسکو گوارا کیا اور سب مذہب اُنکے ہاتھ سے
نابود کرائے اُنکی سرکوبی کے لیے ایرج کو اُنھین کے خاندان سے پیدا کیا وہ کچھ دنون تک
راہ راست پر رہا بعد کچھ عرصہ کے مثل اُنکے مغرور ہو گیا بس خداوند نے اُسکو اُنکے ہاتھ سے زیر
کرا کے اُنجمن کا شریک کیا اور خود خاموش ہو رہے کہ اُنکو خوب سی قوت ہم کر لینے دو اُسکے
بعد تو مین سزا دونگا بس اب اُنکی سزا کے لیے اپنے کو ظاہر کیا علاوہ اُنکے اور جو مذہب ہین
سب برباد ہونگے اب وہ ہی زمانہ ہی لہذا اب مین نائب خداوند ہون کیون اپنی دولت کی تباہی
اور اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تو آپ آکر مجکو سجدہ کر ورنہ یاد رکھ
کہ وہ حال کرونگا کہ تیرے حال زار پر مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھائینگے اور مجکو ترس
نہ آئیگا تو میرا شریک ہوکر کیا اہل اسلام سے مقابلہ کرے گا مین ایسے فراری کو اپنا شریک
نہین کرتا ہون تیری شرکت میری بدنامی کا سبب ہی اور تیری عزت کا باعث بلکہ تو فخر و افتخار
کر کہ مین نے تجکو مرتبہ بادشاہی کا دیا ہی اگر ہم مرتبہ نہ دیتے تو تو بھلا اس مرتبہ کو پہونچ سکتا

یہ شعر تیرے حسب حال ہی ؎ پرستار زادہ نیاید بکار ✤ اگرچہ بود زادۂ شہریار ✤ دیگر عاقبت گرگ زادہ
گرگ شود ✤ گرچہ با آدمی بزرگ شود ✤ ارے تو اپنی اصلیت کی طرف رجوع ہوا نہ ارے آدمی
کو آدمیت لازم ہی بقول شاعر ؎ آدمی را آدمیت لازم است ✤ عود را گر بو نباشد ہیزم است ✤ ارے
تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تیرے ساتھ نور خالص کا عقد کیا جائے کجا تو اور کجا یہ بت رعنا آدمی کو لازم ہی
کہ اپنی لیاقت کے موافق بات اپنے منھ سے نکالے حد سے باہر قدم نہ رکھے ورنہ اسکی سزا پائیگا بموجب
اِس مثل کہ کوا اپنی چال چلتے چلتے ہنس کی چال چلا اب جو بھولتا ہی تو اپنی بھی چال بھولا اور ہنس
کی بھی لگا بس کھیٹ بھٹیا سانے تو کہین ایسا نہو کہ بادشاہت سے خدائی کا دعوے کیا اسپر بھی
اکتفا نہ کی اور خدا زادی سے منسوب ہونے کی خواہش کی اگر ایسی بلند پروازیان ہونگی تو تیری
پر قینچ کیجائے گی سب یہ بلند پروازیان بھول جاؤگے یہ تو بتاؤ تجھنے یا تمھارے باپ نے
یا دادا نے دعوے خدائی کرکے کونسی قدرت نمائی کی اور کونسا کام ایسا کیا کہ جس سے
یہ ثابت ہو کہ تم خدا ہو بموجب شعر ؎ تو کار زمین را نکو ساختی ✤ کہ بر آسمان نیز پرداختی ✤ ہمارا تو
قول اسپر ہی کہ ہم ہمین ہین اور تو تو کیا اگر لاکھ مقابلہ کرے گا تو کیا ہوگا آپ ہی منھ کی کھائے گا اور
ایسی سزا پائے گا کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ شعر تو نے شاید نہین سنا ہی ؎ گر خار لائے رنگ
گل نہوئے گا ✤ کوا ہزار بولے پہ بلبل نہوئے گا ✤ کوا لاکھ بلبل کی بولی بولے مگر وہ کوا ہی رہیگا
ارے ظالم کیون میرے منھ لگتا ہی مین بھی تیری حقیقت سمجھونگا ارے جس زبان سے تو نے نور خالص
کا نام لیا ہی وہ زبان جل جائے گی یا جس نگاہ سے تو نے طرف تصویر نور خالص کے دیکھا ہی
اور نظر بد ڈالی ہی وہ آنکھ کور ہو جائے گی یہ یاد رکھنا کہ اگر اب تو نے نام لیا یا نگاہ بد سے
طرف اُس تصویر کے دیکھا یاد رکھنا کہ مین فرشتۂ قدرت کو روانہ کرکے تیری زبان اور آنکھین
نکلوا لونگا کہ تو بالکل کورا اور بے زبان کا ہو جائے گا ارے وہ کسی نور خالص کے ہمراہ
منعقد ہوگی اب جب کہین اور خداوند کوئی صورت پیدا کرینگے اور اسکو اپنے تصرف مین لا ئینگے
اور اس سے نور خالص پیدا ہوگا تو اُسوقت یہ نور خالص اور وہ نور خالص ایک ہو گا نہ کہ تیرے
ساتھ تجھ ایسے گدھے کے لائق یہ نازنین ہی تیرے اوپر سوائے خشت دیگچے کے اور کچھ بار نہین
ہو سکتا ہی پس اب کبھی ایسی خواہش نہ کرنا اور مین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ اب اُس نازنین کا
نام لینا نہ لشکر کشی کا ورنہ پچھتائے گا یہ مجکو یقین کلی ہی کہ یہ نصیحت تجھ کام ندے گی بموجب
شعر ؎ پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است ✤ تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است ✤
تو جلنا گھڑا ہی کہ جیسے اسپر پانی کی بوند پڑی پھسل گئی ویسی تیری بھی حالت ہی یہ جو کچھ تیری
شان مین کہا گیا کیا تجکو اسکا خیال ہو گا بالکل نہین ہنس کر ٹال دیگا اور پھر اپنی حرکتین کرنے لگا جس
طور سے تیرے بزرگ کرتے سنے کہ اُنکو کیسی کیسی ذلیتین عمرو نے دین مگر وہ اپنی حرکت
سے باز نہ آئے اُسوقت تو کچھ عرصہ کے لیے وہ خفیف ہوئے جب وہ وقت گذر گیا پھر
وہ اپنی حرکتین کرنے لگے کسی نے سچ کہا ہی کہ جو جسکی اصل ہوتی ہی وہ اُسی پر جاتا ہی بقول
کسی مثل کے - باپ پوت پراپت گھوڑا ✤ بہت نہین تو تھوڑا ہی تھوڑا ✤ دیگر لڑکا وہ ہی سیدھی
جو قدم بقدم باپ کے ہو تجھ مین ساری حرکتین اپنے باپ دادا کی ہین اب مین کہانتک
نامہ کو طول دون خلاصہ یہ کہ وہ نازنین تو تیرے ہاتھ نہ آئے گی اور نہ ہم تیری لشکر کشی سے

خوف کرتے ہین تو ایک مرتبہ نہین بلکہ لاکھ مرتبہ لشکرکشی کرکے آئے جب آئے گا شکست کھا کر جائیگا زک اٹھائیگا
یہان کچھ خوف نہین کہین خداوند بھی بندون سے ڈرتے ہین جو بندہ ہوگا وہ خود خوف کرے گا
اگر ہم یونہین خوف کھا کھا کر ہر ایک کے کہنے پر عمل پر کرین تو پھر خدا کیسے ہم کبھی تیری لشکرکشی
سے نہین خائف ہین ایک ہمارا استون قدرت تیرے لیے کافی ہے جلد آ کہ ہم تیرے انتظار
مین ہین اور دیکھتے ہین کہ تو کیسا جوانمرد اور بہادر ہے اور کیسا تیرا لشکر ہے اور کیا ہین تجکو اس
سخت کلامی کی سزا دون اگر غیرت رکھتا ہے تو تیرے لیے اسی قدر تحریر کافی ہے اگر غیرت نہین ہے
تو یہ بھی بیکار اور فضول ہے اور کیون مین اپنی زبان کو خراب کرون مین تو وہ رحمدل ہون
کہ کبھی کسیکو کچھ نہین کہتا ہون مگر تیری تحریر نے تمام تن بدن مین آگ لگا دی اُس غیظ مین ہمنے
یہ جواب تحریر کرا کے روانہ کیا اور وہ تیرا نامہ جو کہ تو نے لکھا تھا چاک کیا ہوا اُسکے ہمراہ
ہے اُسکی تہی بنا کے اپنے مقام مبرز مین رکھ لے کیونکہ یہ اُس نازنین کے عوض مین تجکو تحفہ دیا گیا
ہے کہ تو اسی لائق ہے وہ نازنین تیرے قابل نہین ہے کیا کرون کہ مجکو تیرے حال زار پر
رحم آتا ہے ورنہ وہ عذاب نازل کرتا کہ تو کچھ دنون یاد کرتا اور پھر تیری خدائی کی قدرت
دیکھتا اور تیرے نامہ بر کا وہ حال کرتا کہ وہ بھی اس نامہ کو لے کر آنے کا مزا پاتا پھر کبھی ایسا
نامہ لیکر کہین نجاتا اور اُسکے پہلوان قدرت ہونے کی کیفیت دکھاتا کیا کرون کہ نامہ بر پر
کسی مذہب مین ظلم روا نہین ہے صرف اُسکے ہمراہیون کے ناک کان کاٹ کر تیرے پاس روانہ
کرتا ہون اگر وہ میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے اُس حالت مین اگر عمل کیا تو خیر پس ای دبیر نامہ کو ختم کر
اور ایک پرچہ بنام نامہ بر اس مضمون کا تحریر کر کہ ای نامہ بر یہ نامہ چاک شدہ پہلے تو اپنے اُس
مقام مین رکھ لے اُسکے بعد یہان سے اپنے مالک کے پاس جا تا کہ اُسکو نکال کر دینا کہ وہ رکھ لے
کہ اس سے بہتر کوئی مقام نہین ہے اور ابھی یہان سے جلد جا تاخیر نہ کر ورنہ تیرے اور تیرے
ہمراہیون کے ناک وکان کاٹے جائینگے اس صورت سے تجکو اپنے ملک کی طرف واپس جانا ہوگا
اگر اسوقت نہ جاے گا اور کچھ عذر درپیش لائیگا تو بڑی ذلت پائیگا اور مفت ندامت حاصل ہوگی
مین نے صرف اس بات کا پاس کیا ہے کہ تو نامہ بر ہے ورنہ ایسی سزاے سخت ملتی کہ تمام عمر یاد کرتا اگر
میرے حکم کے خلاف کیا تو بیشک سزا قرار واقعی دیجائیگی آیندہ تجکو اختیار ہے والسلام - یہ جو مضمون دونون
نامون کا برجیس نے بیان کیا دبیر نے فوراً لکھکر پیش کیا حکم صادر ہوا کہ لفافہ کرکے دے دو کہ
چوبدار لیجاے اور اب کوئی نامہ بر کے پاس نجاے اور مریخ قدرت کے نام حکم جاری کیا جاتا
ہے کہ وہ اسی وقت بیس ہزار سوار جرار اپنے ہمراہ لیکر اُس مقام پر جاے اگر نامہ بر اسیوقت اپنا
سامان سفر درست کرکے شہر سے نکلجاے تو خیر ورنہ اُسکے اور اُسکے ہمراہیون کی ناک اور کان
کاٹ کر اُن کے گلون مین ڈال کر شہر سے نکال دے اگر وہ کچھ فساد کرین تو گرفتار کرکے بادولت
کے روبرو پیش کرے مین ابھی دربار برخاست نہین کرونگا جب تک یہ خبر نہ آلیگی کہ وہ نامہ بر
یہان سے چلا گیا یا جس طور سے مین نے حکم دیا تھا اُسپر عمل کیا گیا یہ حکم سنتے اہل دربار کانپ گئے
بدن مین رعشہ آگیا اور اپنے اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ آج نائب خداوند کو بڑا غصہ ہے
پس اُسی وقت دبیر نے دونون نامے طیار کیے اور افریق نے نکل کر وہ نامہ چاک شدہ اور
وہ دونون نامے دیے اور کہا کہ یہ نامے اُس نامہ بر کو دے اور زبانی یہ کہنا کہ حکم ہے کہ ابھی شہر

خالی کر دو ورنہ مریخ قدرت آکے تمکو سزا دیگا اور تمھاری ناک و کان کاٹ ڈالیگا اور کہا کہ اپنے
مالک سے کہنا کہ تو شوق سے برائے مقابلہ آ ہم موجود ہین یہی نامہ کا جواب ہی اور یہی مضمون نامہ
مین بھی تحریر ہی اور کہدینا کہ اگر ابکی وہ نامہ لکھے اور کہے کہ اس نامہ کو لیکر جاؤ تو تم نامہ لیکر
نہ آنا ورنہ ہرگز ہرگز تمھارا پاس ابکی نہ کیا جائے گا فوراً سر کاٹ کر در قلعہ پر آویزان کیا جائے گا
آیندہ تمکو اختیار ہی وہ چوبدار نامہ لیکر طرف سلیم شیر صولت کے مقام قیام کے چلا اور یہان
دربار سے اٹھکر مریخ قدرت طرف اپنے لشکر کی چھاونی کے چلا کہ بیس ہزار سوار لیکر
ایلچی کی گوشمالی کے لیے جاؤن یہ تو ادھر کو چلا اور چوبدار ادھر یہان سُنیے کہ سلیم شیر صولت بیٹھا ہوا
اپنے ہمراہیون سے کہ رہا تھا کہ اگر جواب میرے خداوند کی مرضی کے موافق آیا تو خیر ورنہ
مین اسی مقام پر لڑکر جان دونگا تاکہ ان لوگون کو بھی معلوم ہو کہ کوئی ایلچی آیا تھا ہمراہیون نے کہا
کہ یہ کیا خیال واہیات ہے اور آپ کو یہ حکم خداوند کا نہین ہی کہ تم میری مرضی کے خلاف
جواب نہ لانا بلکہ جو جواب ملے وہ لانا تو پھر کیا ضرورت ہی کہ بیکار فساد کیا جائے اور بعد کو یہ
الزام ملے کہ ہمارے حکم کے خلاف کیا اُسکی سزا الٹی وہ تو سرکار ایسی ہی کہ اگر سپاہی اپنی مرضی سے
لڑکر جان دیدے بجائے انعام کے الزام ملتا ہی اور یہ کہا جاتا ہی کہ ہم نے یہ حکم نہین دیا تھا کہ جو تم نے
کیا شاید اسوقت خلاف جواب ملے اور بعد کو کوئی صورت صلح کی نظر آسکے اور اب جو فساد کرین
تو یہ کہنے کو ہو کہ اگر تمھارا ایلچی نہ فساد کرتا تو ہم ضرور صلح کرتے اُسنے فساد کرکے ہماری طبیعت
کو برہم کر دیا اب ہم کبھی صلح نکرینگے یہ امر ایسے ہین یہ سنکے سلیم شیر صولت نے کہا کہ تمنے سچ کہا اور تمھاری
رائے بہت ٹھیک ہی جیسا جواب ملیگا مین لیکر چلا جاؤنگا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ چوبدار آکر
پہونچا اُسنے پہلے تو وہ نامہ چاک شدہ دیا اور یہ کہا کہ یہ نامہ وہ ہی کہ جو تم لے کر آئے تھے جب وہ چوبدار
آیا تو سلیم حیران ہوا تھا کہ یہ چوبدار کہان کا ہی اور کس غرض سے آیا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ دیکھا
کہ وہ چوبدار ہی خداوند کے یہان کا جو کہ خونخوار کے ہمراہ تھا پس اُسنے وہ نامہ دیکر کہا کہ یہ وہ نامہ
ہی جو آپ لائے تھے نائب خداوند نے غیظ مین آکر چاک کر ڈالا ہی اور کہا ہے کہ اس کی تہ بنا کر
اپنے مقام مقصود مین رکھ لو کہ وہ مقام بہت حفاظت کا ہی اور فرمایا کہ اسی وقت ہمارا شہر
خالی کر دو اور اپنے مقام کی طرف کوچ کرو ورنہ ہمارا مریخ قدرت ابھی آکر تمھاری اور تمھارے
ہمراہیون کی ناک و کان کاٹ کر شہر سے باہر نکال دے گا اور بڑی ذلت دیگا اور ایسی بری
طرح پیش آئیگا کہ عمر بھر یاد کرو گے آیندہ تمکو اختیار ہی اور یہ جواب نامہ ہی اور یہ پرچہ آپ کے
نام ہی مین مقام خداوند آپ سے کہکر جاتا ہون میرے نزدیک یہی بہتر ہی بلکہ انسب ہی کہ آپ اسی وقت
یہان سے کوچ کر جائیے ورنہ بڑی خرابی ہوگی اور پھر کچھ آپ کے بنائے نہ بنیگی کیونکہ مریخ قدرت
چل چکے ہین اور اُنکو حکم مل چکا ہی کہ اگر وہ لوگ ایک پہر کے عرصہ مین شہر سے نکل جائین اور
شہر نہ خالی کر دین تو تم اُنکو عدول حکمی کی سزا دینا اور اُنکی ناک اور کان کاٹ کر اُنکو گوشمالی
دے کر اور اُن کے گلون مین ڈال کر یہان سے نکال دینا اور اگر وہ آمادہ فساد ہون تو اُن کو
جہان تک ممکن ہو گرفتار کرنا ورنہ قتل کرنا پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ہمکو کسی طرح کا خوف نہین ہی
وہ کیا گیدی ہی کہ جن کا ہمکو خوف ہو اور یہ کیا مال ہین اور انکی کیا اصلیت ہی جو ہم سے فساد کرینگے
یہ کہکر وہ چوبدار تو دونون نامے دے کر اپنے منصب کو ادا کر کے طرف اپنے دار امن کے روانہ ہوا

ادھر سلیم شیر صولت نے وہ نامہ جو کہ اُسکے نام تھا چاک کرکے پڑھا تو وہی مضمون تھا پس اُس کا
اُس نامہ کا پڑھنا تھا کہ ایک دو دِ غلیظ اُسکے کاخِ دماغ سے نکل گیا اور تمام تن بدن فرطِ غصہ
سے کانپنے لگا اول تو اُسکو چوبدار کے کلام پر غصہ آیا اور غیرت کا تقاضا ہوا تھا کہ اِس
چوبدار کو قتل کردن مگر کچھ سوچ سمجھ کے اور خون کے گھونٹ پی کے رہ گیا تھا مگر اِس نامہ کو دیکھکر
تابِ ضبط باقی نرہی آنکھین فرطِ غیظ سے لال ہوگئین مثل خونِ کبوتر یا پیالہ شراب ارغوانی کے
منھ سے کف جاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے موچھون کو تاؤ دینے لگا اور اپنے ہمراہیون
کی طرف مخاطب ہوکر اور جھوم کر اور قبضۂ شمشیر آبدار کو چوم کر کہا کہ مین تو بغیر اب یہان سے
جنگ کیے اور اپنی جان دیے خواہ اُسکی جان لیے ہرگز ہرگز نہ جاؤنگا وہ اپنے دل مین
سوچا کیا ہے اور کیا خیال اُسکے دل مین جاگزین ہے مردانِ عالم کی شان مین یہ کلام جو کہ کبھی
آج تک گوش زد نہین ہوے ہین قلعہ کے اندر گھس کر اُنکو عین دربار مین قتل کرونگا یہ مقابلہ بھی
یادگار عالم ہوگا ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہوگا کہ ایلچی نے بڑی جوانمردی اور جرات کی اور
وہ جنگ عظیم کی کہ جو کبھی آج تک کسی ایلچی سے نہین کی میرا بھی نام مثل رستم و اسفندیار
کے صفحۂ روزگار پر باقی رہیگا اور ہر ایک کلمۂ خیر کے ساتھ زبان پر جاری کرے گا اے بھائیو
تم نے برسون اپنے مالک کا نمک کھایا ہے کچھ تو حق نمک ادا کرین یہی وقت نمک حلالی کا ہے
گو یہ شہر پرایا ہے اور ہزارون آدمی ہین اگر اسمین ہزارون کو قتل کیا تو بڑا ہی نام ہوگا ہر ایک ادنے
اور اعلے یہی کہیگا کہ نامہ بر نے بڑا نام کیا ضرور مردجری اور ذی ہمت تھا اے بھائیو یہی دن
نام کا ہے اپنے مالک کے اوپر جان نثار کرو تمھارا بھی فسانہ مثل رستم و سام و اسفندیار وغیرہ کے
صفحۂ روزگار پر تا قیام قیامت باقی رہیگا یہ وقت ہے کہ اپنے مالک کے نام اپنی جان نثار کرو
مردود اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہے مثل عورتون کے قلعہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھا ہے کسی کو دربار
مین نہین آنے دیتا ہے اسی خیال سے کہ شاید کوئی بگڑے دل آئے اور میری زبان سے
کوئی حرف اُسکی شان کے خلاف نکل جاے وہ بگڑ جاے تو بڑی خرابی ہو دربار مین تلوار چلے
نہ معلوم انجام کیا ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ کسی کو اپنے دربار مین نہ آنے دو اور جو مزاج مین
آئے خط مین بہادران جہان و پہلوانان جنگ زما کے لکھو اور جو جی مین آئے حکم جاری کردو یہ
لوگ تو اُسکے سحر مین مبتلا ہین اور اُسکے غلام ہو رہے ہین یہان کوئی اُس مردود کا غلام نہین
ہے یہ جو کلمے اُسنے زبان سے کہے بھلا یہ کان ایسے کلمے سننے کی کب تاب لاسکتے ہین جو بہادر
ہین وہ تو کبھی سننے کے روادار نہونگے اور جو کچھ نامرد ہین اس سے زیادہ سُن سکتے ہین بلکہ اُنکے
کان و ناک بھی کٹ جاے تو وہ فخر تصور کرینگے یہان یہ کلمہ سنتے ہی آگ لگ گئی اب مین کب
رُک سکتا ہون بغیر اُسکو قتل کیے ہوئے اگر مین نے قلعہ مین گھس کر قتل کیا تو اپنا نام سلیم
شیر صولت نہ پایا یہ کہکر تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا یہ حال دیکھکر جو سردار کہ اُسکے پاس
تھے وہ بھی تلوارین ٹیک اُٹھ کھڑے ہوے یہ کہتے ہوے کہ ہم آپ کے ساتھ ہین
جو آپ کا حال وہ ہمارا حال جو آپ پر گذرے گا وہ ہمپر بھی گذر جاے گا واقعی اس مقابلہ
مین نام ہوگا اور یہ مشہور خاص و عام ہوگا کہ دس ہزار آدمیون نے لاکھون مین شمشیر زنی کی
بڑے دل و جگر کے یہ لوگ تھے اور اس لشکر و اہل لشکر کو بھی معلوم ہوگا کہ یہ لوگ بڑے

بہادر ہین یقین ہی کہ جس قدر خداوند کے ہمراہ ہونگے ایسے ہی ہونگے اُنسے مقابلہ کرنا خلاف ہی اُسکو بھی
خوف ہوگا شائد اس دباؤ مین کام نکلے اپنا نام ہو یہ کہتے ہوے آگے بڑھے اُسکے عقب مین چلے اُسکی یہ حالت ہی
چہرہ فرط غیظ سے لال ہی و نور قہر و جلال ہی منھ سے کف جاری ہی غصہ طاری ہی بدن کے بال
کھڑے ہین شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی اُسکے عقب مین دس ہزار لشکر کے سردار ہین نامہ اُس مقام
پر پھینکدیا ہی وہ جواب نامہ بھی پڑا ہی اور نامہ چاک شدہ بھی اُسکو اسقدر غصہ آیا ہی کہ کچھ ہوش
نہین ہی یا وہ جرأت کا جوش ہی دراصل یہ مرد سرفروش ہی ہر مرتبہ اپنے منھ پر ہاتھ پھیر کر کہتا ہی
تو میرا نام سلیم شیر صولت جو برجیس کو قلعہ مین جا کر بر سر تخت بیک ضرب تیغ بیدریغ دو ٹکڑے
کرے تو اپنا نام نہ پایا مین تو اپنی جان بدست ملک الموت فروخت کرچکا ہون اپنی کو مردہ تصور
کرچکا ہون کیونکہ اُسکے دربار مین بڑے بڑے سردار ہونگے اُنسے تلوار چلیگی بڑی لڑائی پڑیگی
ہم دس ہزار ہین کہان تک لاکھون سے مقابلہ کرین گے آخر کو یہ ہوگا کہ قتل ہونے لگین گے
مگر یہ یاد رکھو کہ ہزار دن کو مار کر مرینگے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے آج ضرور خون کے دریا قلعہ
آفتاب نما مین بہین گے آج تک کسی بہادر سے سامنا نہوا ہوگا نامردون سے پالا پڑا ہوگا
یہ کہتا ہوا بیرون خیمہ آیا اور در خیمہ پر آکر صدا دی کہ ای بھائیو جسکو ان دس ہزار مین سے میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ تلوارین میان سے سونتے اور اپنی جان سے ہاتھ دھوئے کہ اب ملک الموت کا سامنا
ہی اگر جسکو جان عزیز ہو اور جو میرا شریک ہو اور اپنی جان عزیز رکھتا ہو تو ابھی لشکر سے علیحدہ ہو جائے
اور نامہ اندر خیمہ کے پڑا ہی اُسکو اپنے ہاتھوں مین اُٹھائے اور سیدھا طرف خاور کے چلا جائے
کیونکہ مین تو آج ضرور جان دونگا خون آفتاب پرستون سے ہاتھ بھر لونگا جو جائے میری طرف
سے خدمت خداوندی مین عرض کرے کہ سلیم شیر صولت آپکے قدمون پر نثار ہوا کیونکہ
کسی قدر غیرت رکھتا تھا اور نمک حلال تھا اُسکو جب کلمے کہ شان مین آپکی برجیس نے کہے بہت ناگوار
معلوم ہوئے اُسنے لڑکر اپنی جان آپکے قدم مبارک پر فدا کی اور بہادران عالم مین اپنا نام کیا جہان
اور بہادرون کا قصہ صفحہ روزگار پر یادگار ہوگا اور ہی اسی طور سے اس خاکسار ذرہ بمقدار
کی بھی لڑائی یادگار زمانہ افسانہ ہوگی اور آپکی بھی نام آوری ہوگی کہ خداوند ارزنگ کے
لشکر مین بڑے بڑے جری لوگ تھے کہ جو لاکھون سے مقابلہ کرتے تھے خیال کرنے کی جگہ ہی
کہ جس شہر مین تیس پینتیس لاکھ کی جھاونی تھی وہان مقابلہ کیا اور خوب لڑے اور غور کرنے کا
مقام ہی کہ اُنکی جمعیت دس ہزار سے زیادہ نہ تھی پس مین کیون نہ ایسی نام آوری کرون یہ عرض
کردین اور مین تو قلعہ مین جاتا ہون اور برجیس کو قتل کرتا ہون کیونکہ مجکو اُن کلامون سننے کی
تاب نہین ہی جو اُسنے میری اور آپکی شان مین کہلا بھیجے ہین اور نہ مجکو یہ منظور ہی کہ مین ایسا جواب
سخت اپنے خداوند کی خدمت مین لیکر جاؤن کہ جو زہر ہلاہل سے بھی سخت زیادہ ہی اے بھائیو
آؤ میرا ساتھ دو مجکو یہ منظور نہین ہی کہ میرے ناک و کان کاٹے جائین یا یہ کہ میرے ہمراہیون کے
اس ذلت سے تو مر جانا خوب ہی یہی امر دل کو مرغوب ہی نام آوری مطلوب ہی یہ کہکر مرکب طلب
کیا یہ خبر جو اُسکے لشکر مین پھیلی بس دس ہزار کے دس ہزار آمادہ قضا ہوئے اور مقابلہ کے لیے
طیار ہوے فوراً گھر بندی ہوئی جو سردار تھے وہ بھی اپنے مرکبون پر سوار ہوئے ادھر لشکری
بھی طیار ہوئے جب لشکر طیار ہو چکا اُسوقت سلیم شیر صولت نے کہا کہ ای اہل لشکر مین یہ

یہ نہین کہتا ہون کہ کوئی میرے ساتھ اپنی جان دے اور خواہ مخواہ میرا شریک ہو یہ خیال کرکے کہ یہان سے
زندہ پھر کر جانا نہ ہوگا مین قلعہ مین جا کر برجیس کو سزا دونگا جس منہ سے اُسنے یہ کلام نافرجام
کہے ہین اُسکو بتاؤنگا خون کے دریا بہاؤنگا پس ایسی حالت مین زندگی کی کیونکر امید ہو جن جن صاحب
کا جی چاہے میرا ساتھ دین اور جن جن کا جی وہ ساتھ نہ دین مگر وہ صاحب اتنا تو ضرور کرین کہ جواب نامہ
لیتے جائین جو کہ برجیس نے تحریر کیا ہے مین کہہ چکا ہون کہ خیمہ مین دونون نامے پڑے ہوئے ہین
چاک شدہ بھی اور جواب بھی اُسکو لے لین اور چلے جائین اور میرے حال پُر ملال کی خبر خداوند
سے کر دین کہ آپ کے نمک خوار پر یہ گذری یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا اور کہا کہ آؤ جن جن کو نشہ
بہادری در جوشش دلاوری ہو یہ جو کلام اُس نے کیا پس تمام اُسکے ہمراہیون نے خیال کیا
کہ ہمارے سردار کا یہ قول بہت ٹھیک ہے ایسی ذلت سے تو مرنا بہتر ہے جس سے کہ بدنامی اور رسوائی
ہو اور مرنے مین تو نیک نامی ہوگی یہ خیال کرکے ہر ایک نے تلوار میان سے بجلی برابر سے تلوارین
کھینچ لین صدائے شمشیر بلند ہوئی ادھر سلیم شیر صولت بھی مرکب کو جولان کرکے چلا اسکے عقب مین
سب سردار اور سردارون کے عقب مین نو ہزار سوار اور جو سوار کہ کچے دل کے تھے اُنھون نے یہ
خیال کیا کہ یہ لوگ تو بالکل نادان اور عقل سے بے بہرہ اور کوچہ خرد سے ناواقف ہین انکا کون
ساتھ دے جسکو مرنا منظور ہو وہ ساتھ دے یہ امر تو ظاہر ہے کہ ضرور قتل ہونگے کیونکہ تینتیس
لاکھ کے لشکر سے کیونکر دس ہزار کارزار کر سکتے ہین اور پیش لیجا سکتے ہین بموجب اس مثل کے
بیچلے آٹے مین نمک اگر وہ ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالدین گے تو ہم لوگ پوشیدہ ہون گے پس
اس سے بہتر ہے کہ ہم اپنی حفاظت خود کرین ان سب کی تو قضا آئی ہے موت سر پر کھیل رہی ہے یہ انکا
خیال خام و تصور ناتمام ہے کہ ہم قلعہ مین گھس کر بادشاہ سے مقابلہ کرین گے اور اُسکو قتل کرینگے ہمارے
نزدیک انکا قلعہ تک جانا محال ہے راہ مین مقابلہ ہوگا وہ لوگ جو کہ انکی تنبیہ کے لیے روانہ کیے گئے
ہین وہ خود ہی روکین گے پس ہم خود انکے مانند اپنی جان ضائع کرین میان جان ہے تو جہان ہے اگر ایسی
غیرت کرین گے یا کرتے تو آج تک کیون کر جان بچتی پس انکو جانے دو آؤ ہم اور تم اندر خیمہ کے چلین
اور نامے لیکر خدمت مین خداوند کی جا کر عرض کرین اور جواب نامہ دین وہ ایک ہزار یہ صلاح کرکے
رک گئے یہ نو ہزار مع سلیم شیر صولت کے یہ شور کرتے ہوئے کہ لینا جانے نہ دینا اندر قلعہ کے جا کر
اس بدزبان برجیس کو قتل کرنا یہ کہتے تلوارین کھینچے ہوئے مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے
تھے طرف قلعہ کے اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلام تھا کہ بہادرون کی شان مین یہ کلام مزخرفات
یہ برجیس کس خواب خرگوش مین مبتلا ہے اسکو کیا ہوا ہے کہ بہادران جہان کی نسبت ایسا حکم جاری کیا
ہم وہ لوگ ہین کہ اگر دریائے آتش ہو تو پیر کر طے کرین اور موت سے نہ ڈرین یہ اپنے دل مین سوچا
کیا ہے آئے وہ شخص جو ہمارے کان و ناک کاٹنے کو آتا تھا ہم موجود ہین تو سہی جو ہم برجیس کی ناک
و کان نہ کاٹ لین اپنی سپہگری و ساحری پر بہت مغرور ہے خودی سے بہت دور ہے بادہ کبر و نخوت سے از حد
چور ہے یہ سارا نشہ اُسکا اُتارے دیتے ہین ساری سرہنگی اُسکی ہم نکالے دیتے ہین ابھی قلعہ مین گھس کر
قتل کرتے ہین اُسکے خون سے ہاتھ بھرتے ہین تمام میدان کو لاشون سے پاٹ دین گے زمین قلعہ کو خون سے
لالہ رنگ کر دین گے دیکھین ہمارا کون مقابلہ کرتا ہے ہم تو مرنے پر آمادہ ہین وہ مرد میدان ہے جو مرتا ہو
سے مقابلہ کرے اور اپنی جان کا خوف نہ کرے یہی تقریر ہر ایک کی زبان پر تھی اور برابر بڑھتے

جاتے تھے یہ اُدھر کو چلے وہ ایک ہزار سوار اندر خیمے کے گئے اور وہ نامہ اُٹھا کر اپنے پاس رکھا اور
اندر سے نکل کر اس خیال سے اُسی جانب چلے کہ جا کر اُنکے مقابلہ کا تماشا دیکھین کہ کیا گذرتی ہی
اگر یہ لوگ مقابلہ کر کے ظفریاب ہوئے تو ہم بھی شریک ہون گے اگر قتل ہوے اور گھر گئے تو ہم اُسی
وقت یہان سے فرار برقرار لین گے اور جا کر خداوند کو اُنکی نادانی کی خبر دین گے یہ باہم مشورہ
کر کے وہ ہزار سوار کچھ فاصلے سے ٹھہرے رہے کہ اگر کچھ بلا آئے تو وہی مبتلا ہون ہم محفوظ رہین
اب ناظرین ملاحظہ فرماین راوی نے یون کہا ہی کہ جب وہ لوگ نو ہزار کے نو ہزار اسی قصد سے چلے
اور یہ کلام کرتے ہوے کہ جو کوئی راہ مین ملے اُسکے دو ٹکڑے کر دو کیونکہ سب کے آگے آگے سلیم
شیر صولت تلوار تولے ہوے مرکب کو مہمیز کرتا چلا جاتا ہی جو کوئی آتا ہی اُسکے اژدر شمشیر کا لقمہ ہوتا ہی
اب تو شہر بھر مین تہلکہ پڑ گیا ہر ایک کے دل مین کھلبلی مچی کہ نامہ بر بگڑا گیا مع اپنے ہمراہیون کے
وہ تیغ دو دم علم کیے ہوے اپنے مقام قیام سے برابر قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی جو اُسکے روبرو آیا اب قلعہ
کی طرف جاتا ہی اُسکے عقب مین دس ہزار سوار کے قریب ہین وہ سبھی تلوارین علم کیے ہوے ہین
جلدی دوکانین بند کر و اپنے اپنے مکان مین چلکر بیٹھ رہو بہت بڑی جنگ ہو گی خون کے دریا جاری
ہون گے کیونکہ ان سب کا یہ قول ہی کہ ہم قلعہ مین جا کر نائب خداوند کو قتل کرین گے وہ سب بے ادبی
کے ساتھ نام لیتے ہین جب اُنکا یہ خیال ہی تو ضرور غلامان نائب خداوند مقابلہ کرین گے کشتون کے پشتے
بندھینگے لاشون کے انبار ہون گے شہر کے تباہ ہونے کا ایسی حالت مین خوف ہی کہین ایسا ہو کہ دوکانین
لٹ جائین شہر غارت ہونے لگے اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ دوکانین بند کر لیجائین پس یہ جو غوغا ہوا جھٹ پٹ
دوکانین بند ہونے لگین لوگ اپنے اپنے مکانون کی طرف بسبب خوف کے چلے اور جو کہ مرد سپاہی
اور جری تھے اُنھون نے خیال کیا کہ چلکر اس جنگ کا تماشا دیکھنا ضرور ہی کیونکہ یہ جنگ بھی یادگار ہو گی
طرف قلعہ کے چلے تھوڑے عرصہ مین یہ حال ہوا کہ تمام شہر مین سناٹا سا ہو گیا راستے بند ہو گئے
وہ شہر ایسا آباد تھا کہ جہان ہر مقام پر ہزارون آدمیون کا مجمع رہتا تھا کٹورا ہر وقت بجا کرتا تھا
میلہ سا معلوم ہوتا تھا شانہ سے شانہ چھلتا تھا کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جو آباد نہو مثل گلزار پر بہار
کے آباد تھا اس خبر وحشت اثر کے منتشر ہوتے ہی سناٹا سا ہو گیا لاکھون اہل شہر یہ شور کرتے
ہوے غل مچاتے ہوے طرف قلعہ کے چلے کہ یہ کیا غضب ہی کوئی خبر نہین لیتا ہی کوئی ایلچی کو نہین روکتا
ہی کہ وہ بدعت پر کمر باندھے ہوے اور اہل شہر پر دست ظلم دراز کیے ہوے ہی جو کوئی اُسکے سامنے
آیا اُسکو قتل کیا چلا آتا ہی بڑا ظالم معلوم ہوتا ہی کیا خداوند کچھ اہل شہر سے ناراض ہین کہ یہ بلا نازل
کی ہی بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ خداوند کی شان مین وہ کلام مزخرفات کرتا ہی اور ساتھ بدی
کے نام لیتا ہی اور بے ادبی سے کچھ اُنکے حق مین کہتا ہی کہ جسکے سننے کے ہمارے کان متحمل نہین ہو سکتے
ہین ہم لوگ تو یہ تو یہ کر رہے ہین یہ لوگ تو ادھر سے یعنے اہل شہر یہ غوغا کرتے ہوے چلے ادھر یعنے
شمالی پھاٹک کی طرف سے جو کہ اُسکے مقام کی جگہ تھی وہی کلام کرتا ہوا طرف قلعہ کے مع اپنے
ہمراہیون کے چلا آتا ہی اور حالت یہ ہی کہ جو کوئی ملا اُسکو قتل کیا سیکڑون کی نوبت آ گئی ہے
اب تو راہ بند ہو گئی ہی لوگ بھاگے ہوے طرف قلعہ کے جاتے ہین یہ کہتے ہوے کہ ہمارے پاس ہتھیار
نہین ہین ورنہ ہم مقابلہ کرتے کیونکہ برجیس کا یہ حکم تھا کہ اہل شہر ہتھیار نہ لگائین بغیر ہماری
اجازت کے بدین سبب اہل شہر کے پاس ہتھیار نہ تھے اِسی سبب سے بھاگے جاتے تھے

اگر صاحب ہتھیار ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے یہ قتل کرتا ہوا اور وہی کلام کرتا ہوا چلا آتا ہی اور اہل شہر
الگ غوغا کرتے ہوئے چہار طرف سے قلعہ کی طرف جاتے ہین انکو تو یہین چھوڑیے مریخ جلاد
قدرت کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو چھاؤنی مین پہونچا جہان کہ اسکے لشکر کی چھاؤنی تھی اسنے
فوراً بیس ہزار سوارون کو حکم کمر بندی کا دیا وہ کمر بندی کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین سبکے
سب مسلح اور طیار ہو گئے مرکبون کی پشتون پر کاٹھیان رکھکر اور لگامین دیکے سوار ہوئے مریخ
جلاد قدرت انکو اپنے ہمراہ لیکر شمالی پھاٹک کی طرف چلا اس قصد سے کہ اگر نامہ بر
چلا گیا تو خیر ورنہ بموجب حکم نائب خداوند کے ناک اور کان کاٹ کر ان سب کو شہر سے باہر کردون
اگر وہ مقابلہ کرین تو مقابلہ کرون اب جو یہ چھاؤنی کی سڑک کو طے کرکے شہر مین پہونچا تو اسنے دیکھا
کہ تمام شہر مین سناٹا پڑا ہی اہل شہر ایک جانب کو بھاگے جاتے ہین اسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے
حیرت افزا ہی کیا دیکھتا ہی کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین جو کھلی ہین وہ بھی بند ہو رہی ہین اور یہ وہ طرف
قلعہ خداوند کے چلا جاتا ہی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ابھی جب مین دربار سے اُٹھکر چھاؤنی کو آیا
ہون تو وہ چہل پہل شہر مین تھی کہ راہ چلنے والون کو راستہ نہ ملتا تھا اتنے عرصہ مین یہ کیا آفت ناگہانی
نازل ہوئی کہ سب دوکانین یک لخت بند ہو گئین شہر مین سناٹا ہو گیا یہ حالت ہی کہ جیسے کوئی لوٹ
لے گیا اور جو ہی وہ طرف قلعہ اور دریا کے قدم اُٹھائے بھاگا جاتا ہی یہ کیا سبب ہی کچھ سمجھ مین
نہین آتا مجکو تو کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان یہ تو آج نئی بات ہی
آپ تشریف لے چلین آگے بڑھکر معلوم ہو جائے گا کہ جو سبب ہی آپ اپنے کام کو تشریف لیچلین
یہ گفتگو اُن لوگون سے ہوئی ہی کہ جو اسکے ہمراہ دربار مین جاتے ہین اور اُسکے لشکر کے سردار ہین
پس اسنے کہا کہ مین تو چلتا ہون یہ راہ طے کرکے اور شہر کی حالت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی اور اہل شہر
اسقدر بدحواس تھے کہ کوئی اسکو خبر نہین دیتا ہی جو ہی منہ اُٹھائے چلا آتا ہی اگر کسی کو اسکے حکم سے اسکے
لشکر کے لوگ پکارتے بھی ہین تو وہ جواب نہین دیتا ہی صرف اشارہ سے کہتا ہی کہ ادھر چلے آؤ اور لینا
ہوتا ہی یہ حیران ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی اہل شہر کی بدحواسی کا یہ سبب ہی کہ کبھی آج تک شہر مین ایسا واقعہ
نہین ہوا کہ کوئی مع لشکر شہر مین گھس آیا ہو اور تلوار چلنے کی نوبت آئی ہو اور کبھی دو ایک آدمی اہل شہر
سے بھی قتل ہوئے ہون گو کہ دو مرتبہ یہ واقعے گذر چکے ہین ایک جبکہ شیر افگن نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کیا تھا جبکہ نامہ لے کر آیا تھا اور جب یہ خبر خونخوار جادو کو پہونچی تھی تو وہ
یکہ وتنہا اپنے لشکر سے برائے قتل شیر افگن چلا تھا اسکے ساتھ چاکر تک نہ تھا اتنی بات تھی کہ
اُسنے کسی کو قتل نہین کیا تھا جو مرکب کی جھپٹ مین آکر کچل گیا یا مر گیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
کسی کو قتل نہین کیا تھا اور نہ اسکے ہمراہ لشکر تھا نہ وہ اہل شہر سے بولا تھا اپنے مرکب کو مہمیز
کرتا ہوا طرف قلعہ کے چلا گیا مگر اسپر بھی اہل شہر مین تلاطم مچ گیا تھا اور دوکانین تمام شہر کی
بند ہونے لگی تھین اس خیال سے کہ جب اسکے لشکر کو خبر ہوگی تو وہ ضرور بالضرور یورش کرکے
اندر شہر کے گھس آئیگا اور کیا عجب کہ اُسکے عقب مین کوئی نہ کوئی سردار مع لشکر کے آتا ہو مگر
جبکہ یہ ثابت ہوا کہ وہ بھی آفتاب پرست ہوا پھر شہر کی وہی حالت ہوئی دوسری مرتبہ جب
خونخوار اور افریق اور دیگر سلاطین کو گرفتار کرکے مع بیس ہزار سردارون کے شہر مین
لایا تھا اور افریق سے اور خونخوار سے زیر قلعہ تکرار ہوئی تھی اور افریق نے قید توڑ ڈالی تھی اور دیگر سردارون

وشاہون نے اور سب ایک مرتبہ خونخوار و شیر افگن و ببران و پیکران و ہزبران پر حملہ کرنے کو چلے تھے اور اہل شہر کو معلوم ہوا تھا کہ قیدی بڑھ گئے ہین تو اُنھون نے دوکانین بند کر دی تھین اور اُسوقت بھی اُسی طور کا تہلکہ پڑگیا تھا باوصفیکہ یہ ثابت تھا کہ یہ لوگ نکلے ہین اور چھاونی مین خبر گئی ہی سپاہ آکر گرفتار کرلے گی مگر ہل چل پڑگئی تھی سب بدحواس ہو گئے تھے اُسوقت کسی کی نکسیر تک نہین پھوٹی تھی مگر تہلکہ تھا شہر کے مکانون کی زنجیرین بند ہو گئی تھین دوکانین بند ہو گئی تھین راستے بند ہو گئے تھے نہ کہ اتنے بڑے واقعہ سے اہل شہر کیون نہ پریشان ہون اُس حالت مین تو سب کے حواس جاتے رہے تھے نہ کہ دو تین سو آدمی اہل شہر سے بیہم قتل ہون اور دس ہزار آدمی تلوارین برہنہ لیے ہوے اندر شہر کے چلے آئین تو کیونکر اُنکے حواس رہ سکتے ہین یہ بدحواس ہونے کا سبب تھا آمدم بر سر مطلب راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکہ مریخ جلاد قدرت نے اہل شہر کی یہ حالت دیکھی تو سخت پریشان و بدحواس ہوا مگر راہ طے کر کے اُس مقام پر پہونچا جہان ایلچی اُترا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ اُس مقام پر کوئی نہین ہی وہ مقام بھی ہُو مار رہا ہی چند خیمے کھڑے ہوے ہین اُسکو گمان ہوا کہ ایلچی اپنی جان دابر و بچا کے چلا گیا بڑا مرد عاقل و دانا تھا ورنہ بڑی خرابی ہوتی مین ضرور پابندی حکم خداوند کرتا اور کوئی ایسا ہی نامرد ہو گا کہ اپنے جیتے جی اپنی ناک و کان کٹواے گا اور ہاتھ کو حرکت نہ دے گا اور رگ حمیت جوش زن نہو گی میرے نزدیک نامرد مطلق بھی ایسا نہ کرے گا ضرور کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھ پانون کو حرکت دے گا پس اگر ایسا ہوتا تو ضرور مقابلہ ہوتا مجکو کچھ مقابلے سے تو خوف تھا نہین مگر اس امر کا خیال ضرور دامنگیر تھا کہ شہر مین مقابلہ ہوتا اہل شہر بہت پریشان ہوتے یہ اپنے ہمراہیون سے باتین کر رہا تھا کہ اُسنے دیکھا کچھ لوگ بدحواس طرف قلعہ کے جاتے ہین اُسنے چند سوارون سے کہا کہ ان سب کو میرے پاس پکڑ لاؤ اور جلد آکر خبر دو کہ یہ کیا ماجرا ہی کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی سوار یہ حکم پاتے ہی فوراً اُدھر کو چلے کہ وہ لوگ جو کہ برجیس کی طرف سے اِن خیمون کے نگہبان تھے جبکہ نامہ بر مع اپنے لشکر کے براے قتل برجیس اس حالت سے طرف قلعہ کے چلا گیا اور کوئی نہ رہا تو یہ سب لوگ خیمے وغیرہ لینے آئے تھے اور چند خیمے جو کہ عقب مین نامہ بر کے خیمہ کے تھے اُسکو گرا کر بار کر چلے تھے کہ اُدھر سے فراغت کر کے ادھر آئے اب کیا دیکھتے ہین کہ مریخ جلاد قدرت مع اپنے لشکر کے تشریف رکھتے ہین مگر یہ حالت ہی کہ حیران حیران مضطر و پریشان ادھر اُدھر دیکھ رہے ہین یہ لوگ پھر کر مریخ کی طرف آئے مریخ نے اُنکو دیکھکر اپنے قریب طلب کیا اور اُن سے پوچھا کہ بتلاؤ تم لوگ کہان رہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ خیمہ وغیرہ بار کرانے آئے تھے کہ نامہ بر تو یہان سے چلا گیا ہم خیمہ وغیرہ اُٹھا لیجاتے ہین مریخ جلاد قدرت نے کہا کہ نامہ بر کو گئے ہوے کتنی دیر ہوئی اُنھون نے کہا کہ تھوڑی ہی دیر ہوئی مریخ نے کہا کہ کدھر گیا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ کیا آپ کو نہین معلوم وہ طرف قلعہ کے اس ارادہ سے مع اپنے لشکر کے گیا ہی کہ مین قلعہ مین گھسکر نائب خداوند کو قتل کر دونگا اور اس سخت کلامی کی سزا دونگا جو اُسنے میرے ساتھ اور میرے مالک کی شان مین لکھے ہین کیونکہ آج تک کسی نے ایلچی کے کان و ناک نہین کاٹے ہین اور نہ کسی بہادر نے اپنی ناک و کان کٹواے ہین جو مین اس امر کو گوارا کرون اپنی بھی جان دونگا اور اون کی بھی جان لونگا تو اے مریخ جلاد قدرت

نامہ بر تو اس قصد سے طرف قلعہ قدرت کے بڑے جوش و خروش سے گیا ہے نہ معلوم اُسپر کیا گذری
آیا قلعہ تک پہونچا یا نہین یہ کلام وجبر سنکے مریخ کو بڑا غصہ آیا اور کہا کہ نامہ بر کی کیا شامت آئی ہے
اور قضا دامنگیر ہوئی ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے
پر نکلتے ہین کہ وہ اوڑکر ہر ایک کے کاٹتی ہے اور یہ مصرعہ کسی شاعر کا حسب حال نامہ بر ہے ع صید را چون
اجل آید سوئے صیاد رود + کہان جاتا ہے میرے ہاتھ سے وہ قلعہ تک جب زندہ پہونچے گا تو اُسوقت اُسکو
اختیار ہے کہ وہ قلعہ مین جاکر نائب خداوند سے مقابلہ کرے ہین راہ مین جاکر قتل کرتا ہون اُسکے خون
سے ہاتھ بھرتا ہون مجکو وہ بڑا بد. ہان معلوم ہوتا ہے اپنے قیاس مین اپنے کو بڑا بہادر اور جنگ آزما
جانتا ہے میرے نزدیک کبھی بہادرون کی صورت بھی نہ دیکھی ہوگی اور نہ کبھی کسی بہادر سے مقابلہ ہوا ہوگا
کیا سوچ کر طرف قلعہ کے گیا ہے . تو اُسی فراری کا پیرو ہے کہ جسکے باپ دادا ہمیشہ بھاگا کئے ہین خدا
پرستون سے یہ بھی پچاس ساٹھ مرتبہ بھاگا ہوگا اب اسکو کہان سے اسقدر جرأت ہوئی کہ لون اپنی
جان پر کھیل کر چلے ہین یہ بھی کوئی ایسا ویسا مقام خیال کیا ہے یا کوئی کھیل سمجھا ہے یہ وہ مقام ہے کہ جہان
شیرون کو آتے ہوئے تپ لرزہ آتا ہے مریخ فلک کو یہان کے نام سے بخار چڑھتا ہے تو یہان بہادری
دکھانے آئے ہین ہم سے مقابلہ کرینگے یہ سوائے پہلوان قدرت کے کسی کی تاب نہ تھی کہ وہ ہمسے
مقابلہ کرتا پہلوان قدرت کے سبب سے ہم زیر ہوئے ورنہ ہمکو کوئی کیا زیر کرتا ور ہم کیا اس
نامہ بر فراری سے خوف کرینگے اگر راستہ ہی مین جاکر قتل نہ کیا تو اپنا نام مریخ نہ پایا ادھر وہ
سوار جو کہ اُن لوگون کو بلانے کو بھیجے تھے اُنکے پاس جو گئے تو اُن سے کہا کہ آپ کو مریخ قدرت
طلب کرتے ہین وہ لوگ ایسے بدحواس تھے کہ انھون نے کہا کون مریخ قدرت ہے ہم نہین جانتے ہین
ہمکو جانے دو نہ معلوم وہان قلعہ پر کیا گذری اور اہل شہر پر نامہ بر کے ہاتھ سے ظلم کیا مصیبت نازل
ہوئی اُنھون نے کہا کہ تمکو نہین جانے دینگے جب تک تم ہمارے افسر کے پاس نہ ہو آؤگے وہ لوگ
مجبور ہوئے اُنکے ہمراہ مریخ کے پاس لائے اور کہا کہ یہ لوگ حاضر ہین اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ تو
مریخ قدرت ہین اب پہچانا اور جانا کہ یہ تو خداوند کے لشکر کے افسر ہین اور دیکھا کہ اُنکے ہمراہ
کچھ لشکر بھی ہے تب تو اُنکے حواس درست ہوئے اور مریخ قدرت نے اپنے قریب طلب کرکے
آہستہ سے کہا کہ تم لوگ کہان بدحواس بھاگے ہوئے جاتے ہو اور یہ شہر کی کیا حالت ہے کیون اسقدر
سناٹا پڑ گیا ہے تب اُنھون نے کہا کہ آپ یہان کیون لشکر لیے ہوئے کھڑے ہین اسکا کیا سبب ہے
وہان جائیے کیا آپ کو کچھ خبر نہین ہے کہ نامہ بر قلعہ پر یورش کرکے گیا ہے اسی سبب سے شہر مین سناٹا
ہے دوکانین بند ہوگئی ہین اہل شہر سب طرف قلعہ کے بھاگے جاتے ہین یہی سبب ہے جو ہم بدحواس
ہین تب تو مریخ کو بڑا غصہ آیا اُن لوگون سے کہا کہ نامہ بر نے کئی سو آدمی اہل لشکر سے جو کہ
اُسکے روبرو آئے اُنکو قتل کر ڈالا وہ بیچارے راہ مین مرے ہوئے پڑے ہین اُنکے وارث
مارے خوف کے اُنکی لاشین بھی نہین اُٹھا سکتے ہین یہ سنتا تھا کہ مریخ کو اور زیادہ غصہ آیا اور
اُسیوقت مع لشکر کے طرف قلعہ کے چلا اسکو راہ مین رکھا جاتا ہے اب اُدھر کی حالت سنیے کہ سیلم
بغیر صولت مع لشکر کے اہل شہر کو قتل کرتا اور وہ ہی کلام کرتا ہوا قریب قلعہ پہونچا ادھر اہل شہر بھی غوغا کرتے ہوئے
قریب قلعہ پہونچے اب تو سیلم کی یہ حالت تھی کہ جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا کیونکہ یہان شہر کے لوگون کا
بہت مجمع ہے اور یہ بیچارے بے گناہ قتل ہو رہے ہین اب تو بہت شور وغل مچا ہوا ہے کہ کان پڑی صدا

نہین سنائی دیتی ہی اہل شہر سلیم کو فحش گالیان دے رہے ہین اور کچھ یہ فریاد کر رہے ہین کہ ای نائب
خداوند واسطہ آپ کو اپنی نیابت کا اور سر خداوندی کا ہماری داد کو پہونچیے ادھر تو یہ شور و غوغا
ہو رہا ہی اُدھر برجیس دربار مین حجاب قدرت کے عقب مین بیٹھا ہوا ہی اور دربار جمع ہی سوائے
مریخ کے اور اُسکے سردارون کے سب دربار مین حاضر ہین برجیس کو یہ انتظار ہی کہ مریخ
آلے تو مین دربار برخاست کرون کہ یکایک اہل شہر کے شور و غل و سلیم کے شور و چلانے کی صدا
کان مین برجیس کے پہونچی اور اہل دربار اور اہل قلعہ نے سنا سب نے اپنے کان کھڑے کیے اور حیران
ہو کر ادھر اُدھر سر اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی اُدھر برجیس کے کان
مین آفتاب نے کہا کہ ای نائب من اہل دربار سے کہو کہ سر اُٹھا کر طرف شہر کے دیکھین اور اس
شور و غل کے سبب کو دریافت کرین اور تم یہ تدبیر کرو کہ دریچۂ قدرت سے سر نکال کر کہو کہ
ای بندگان من یہ کیا غوغا کر رکھا ہی آگاہ ہو کہ ایلچی کے پاس جواب نامہ جو پہونچا اور یہ جو اسکو معلوم
ہوا کہ لوگ میری ناک اور کان کاٹنے آتے ہین برہم ہو کر بڑے غیظ و غضب مین مع اپنے اہل
لشکر کے تلوارین لیے ہوئے اس ارادے سے آتا ہی کہ قلعہ مین آکر تم سے مقابلہ کرے اور قتل
کرے بھلا کیا ہوتا ہی اُسنے کئی سو اہل شہر کو قتل کر ڈالا ہی یہ اُسی کا غوغا ہی اور اہل شہر
تمسے فریاد کر رہے ہین پس تمکو لازم ہی کہ سر دریچہ سے نکال کر ایلچی کو اپنا جمال جہان آرا
دکھا تا کہ وہ تجکو سجدہ کرین اور مذہب آفتاب پرستی بخوشی خاطر قبول اور منظور کرین اور تیرے
شریک ہون بس یہ سنکے برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ ای حاضرین دربار حیران و مضطر ہو طرف
شہر کے دیکھو تمکو اس شور و غل کا حال معلوم ہو جاے گا گو مین بیان کر سکتا ہون مگر تم لوگ
خود اپنی آنکھ سے دیکھ لو یہ صدا سنکے سب اہل دربار نے از درجۂ بالا تا درجۂ آخر نظر اُٹھا کر
طرف شہر کے دیکھا یہ نوبت ہوئی کہ گویا پردے آنکھون پر سے اُٹھ گئے اور یہ معلوم ہوا کہ گویا
وہ دیوار قلعہ و گنبد مثل آئینہ کے ہو گئی سب کو یہ نظر پڑا کہ زیر قلعہ لاکھون اہل شہر جمع ہین اور
فریاد کر رہے ہین ایک طرف سے ایک لشکر کثیر کہ جسکے روبرو ایک پہلوان قوی ہیکل مرکب پر پوش
پر سوار ہاتھ مین شمشیر آبدار عقب مین تمام سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے طرف قلعہ کے چلے
آتے ہین اور جو کوئی سامنے آتا ہی اُسکو وہ سردار ایک وار مین دو پر کالے کرتا ہی کہ وہ بیچارا
مصیبت کا مارا قتل ہو جاتا ہی یہ حال دیکھکر سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کون ہی خونخوار
و مقہور تو ایلچی کو دیکھ چکے تھے یہ تو یہ رنگ دیکھکر گھبرا گئے اور ان دو تون کو غصہ آگیا اور اسی حالت
غیظ مین پردے کی طرف منھ کر کے بولے کہ ای خداوند یہ تو وہی ایلچی ہی کہ جو نامہ لے کر آیا تھا اسنے
سر اُٹھایا ہی اہل شہر کو قتل کرتا چلا آتا ہی اسکو کیا ہو گیا کیا دیوانہ ہی کہ یہ حرکت اس سے حالت جنون
مین سرزد ہوئی کہ کچھ اسکو اپنی جان کا خوف نہین ہی اُدھر شہرنگ نے یہ حال دیکھکر
خونخوار سے کہا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ مین جاکر اسکو سزا دون بیک ضرب شمشیر دو
پر کالے کرون یا ضرب گرز سے پیوند خاک کرون کہ اس کمبخت نے بہت سر اُٹھایا ہی اسی
طور سے منصور و دیگر اہل دربار نے بھی یہی عرض کیا از درجۂ آخر تا درجۂ بالا سبکو
اُسکی بدعت دیکھکر غصہ آیا ہر ایک مثل زلف پر خم برہم ہوا اور فرط غیظ سے کانپنے لگا مگر یہ
رعب و داب ہی کہ کسی نے اپنے مقام سے حرکت تک نہین کی اور یہ عرض کر سکے کہ جو شہرنگ کے

منصور نے عرض کیا تھا سب سر جھکائے بیٹھے رہے مگر کا بنا کیے اور اسکی بدعت و سرکشی کو دیکھا کیے
ادھر بر جبیس نے خونخوار اور شبر ناگ و دیگر اہل دربار کی عرض سنی اور اُسکا یہ جواب
دیا کہ اے بندگان من تم غصہ کو اپنے دل مین جگہ نہ دو اور برہم نہو اور میری قدرت کا تماشا دیکھو
کہ کیونکر یہ زیر ہوتا ہے گو اسنے بہت سر اُٹھایا ہے مگر میرا بندۂ خاص ہے اسکو ارزنگ نے
گمراہ کر رکھا ہے جب یہ میرا انوار جمال باکمال دیکھیگا تو سجدہ کرے گا و اپنی حرکت پر نادم ہو گا کیون
حیران ہوتے ہو یہ کہکر اپنے تخت پر سے اُٹھا اُدھر اُسکی یہ تقریر سُنکے اہل دربار خاموش ہو رہے
پھر یارائے دم زدن نہ ہوا اُدھر برجبیس اُس دریچہ قدرت مین پہونچا کہ جسکے نیچے یہ غوغا
مچا ہوا تھا اور اہل شہر فریاد کر رہے تھے اور سب اہل دربار نے دیکھا کہ اب وہ نامہ بر زیر قلعہ
پہونچ چکا ہے کچھ دیر باقی ہے کہ داخل قلعہ ہو اُدھر در قلعہ پر جو نگہبان تھے وہ سب اپنے اپنے
آلات حرب و ضرب سنبھال کر اس قصد سے کھڑے ہوئے ہین کہ ادھر اسنے در قلعہ پر قدم
رکھا اور ہم نے مقابلہ کیا پہلے ہم لڑکر اپنی جان دینگے اُسکے بعد اُسکو قلعہ مین جانے دینگے
اب اُسنے رُخ درِ قلعہ کا کیا ہے کہ اُدھر برجبیس نے دریچہ سے سر نکال کر اسکی بدعت کو دیکھا
اور اہل شہر کی فریاد کو سُنا اور وہ ہزار سوار جو کہ اس خیال سے دور دور آتے تھے کہ کون
اپنی جان دے اُنھون نے دیکھا کہ بالائے قلعہ ایک گنبد طلائی تھا کہ جسکے اوپر آفتاب
لگا ہوا ہے اور اس آفتاب کی روشنی تمام سرزمین پر پھیلی ہوئی ہے اور اسکے اوپر نظر کام نہین کرتی
ہے یہ لوگ تو دور دور چلے آتے تھے اور سب تماشے دیکھتے ہوئے اور نامہ بر اور ہمراہیان
نامہ بر تو اپنی رو مین چلے آتے تھے یہ کیا دیکھتے اُنھون نے دیکھا کہ اُس گنبد مین ایک دریچہ تھا
کہ جسکے اوپر وہ زربفتی پڑا ہوا تھا وہ خود بخود بند ہو گیا اور اُس سے ایک کھڑکی ظاہر ہوئی کہ
جسکے پٹ یاقوت احمر کے تھے اور چوکھٹ بازو زمردی تھا وہ پٹ کھلا اور اُس سے ایک سر باہر
ہوا کہ اُسپر نقاب پڑی ہوئی تھی اُس سر کے نکلنے کے ساتھ ہی ایک برق چمکی یہ حال دیکھکر وہ
لوگ یا تو رفتہ رفتہ چلے آتے تھے یا اُسی مقام پر ٹھہر گئے کہ یہ کیا تماشہ ہے ذرا اسکو اسی مقام
سے دیکھنا چاہیئے شاید کوئی بلائے ناگہانی آفت آسمانی نازل ہو تو ہم بھی اُس بلا مین مبتلا ہون
جو کچھ گذرے انھین پر گذرے جو آفت آئے انھین پر آئے کہ اپنے غفلت کی حالت مین بلا خوف
خطر چلے جاتے ہین جو پھر کر بھی نہین دیکھتے ہین ہمکو اپنی اپنی جانین عزیز ہین یہ تو ہین ٹھہرے رہتے
اُدھر بعد برق چمکنے کے ایک صدا رعد کے مانند آئی کہ جس سے سب کے جگر ہل گئے کلیجے پاش
پاش ہو گئے مع اہل شہر و نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون کے یا تو یہ لوگ اپنی رو مین چلے جاتے تھے
یا صدائے مہیب کے آتے ہی سب کے سب تھم گئے اور ایک غبار سا اُنکی آنکھون مین چھا گیا
یہ حالت سلیم شیر صولت و اُسکے ہمراہیون کی ہوئی اور اہل شہر کی نہین ہوئی وہ صرف ٹھہر کر
رہ گئے اب تو سلیم شیر صولت اور اُسکے ہمراہیون نے جو غبار سا دیکھا اور وہ صدا سُنی خود بخود
کانپ کر رہ گئے اتو کان کھڑے کیے کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ غبار کیسا ہے اور یہ صدا کہان سے آئی اور ہم
خود بخود کانپ کیون اُٹھے ابھی یہ خیال کر رہے تھے کہ اُنھون نے سنا کہ جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ اے
نامہ بر کیون اسقدر مغرور ہوا ہے کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے دیکھ اپنے خدا کو اور پہچان اے
ارزنگ خدائے باطل ہے وہ کل کا بچہ ہے یہ ساری ہماری کرامت ہے اور ہمارا کرم اور رحم ہے کہ ہمنے شکم

اور اُسکے باپ و دادا کو یہ ثروت دی اسکو کیا دی ہی جو اُنکو دی تھی اور دیتے اگر وہ ہمسے منحرف نہوتے
اور اسکو بھی دیتے جو یہ اُنکے قدم با قدم نہ چلتا اور اُنکی پیروی نہ کرتا اور مثل اُن کے
خدائی کا دعوی نہ کرتا اور میرے نائب کو اس طور کا نامہ نہ تحریر کرتا اور میرے نور خالص کی
خواستگاری نہ کرتا اُسنے اور اُسکے باپ و دادا نے تو یہ مثل کی اور ہمین سے مقابلہ اور مجادلہ
پر آمادہ ہوئے چنانچہ ہم نے تو اُنکو خدا پرستون کے ہاتھ سے ذلیل و خوار کرا کے قتل کرایا اب
اسکی نوبت آئی تو یہ بھی اُنھین کی طرح گمراہ ہی اُن سب کی یہ مثل تھی اور ہی کہ بازی بازی
با ریش بابا ہم بازی یا یہ جو شعر کسی اہل زبان نے خوب موزون کیا ہی اور اُسکے حسب حال ہی ع
کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + یہ اُسکا خیال خام اور تصور ناتمام ہی
وہ ہمسے اپنی خدائی جتائیگا جبکہ ہم اُسکے خالق ہین تو کہین خدا سے بندے کا زور چلتا ہی کہین بندہ
خدا سے لڑ سکتا ہی بس آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ عاجز ہوکر ہمکو سجدہ کرے گا اور ہمارے نائب کی
اطاعت کرے گا بس تجکو بھی معلوم ہو کہ تو کیون اپنے کو خرابی مین ڈالتا ہی خود بھی زحمت مین
مین پھنستا ہی اور دوسرون کو بھی پھنساتا ہی اب تیرا ظلم حد سے زیادہ ہوچکا ابھی تک ہمارا دریائے
رحمت جوش زن ہی ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اب تجکو خیال آئے اور اپنے خیال خام سے درگذرے
مگر تو حد سے زیادہ مغرور ہوا ہی اور خیال کرتا ہی کہ مین بہادر ہون ارے قوت و زور کے دینے
والے ہمین ہین ہمارے اوپر تیرا کیا زور چلے گا اگر ہم یہ قوت نہ دیتے تو تو کیونکر یہ جرأت کرتا
اور یاین لاف و گزاف پیش آتا یہ تیرا خیال بالکل ناقص ہی کہ قلعہ مین جاکر میرے نائب کو تکلیف
دے اور اُسکے اہل دربار اور میرے بندون سے مقابلہ کرے یہ کبھی نہوگا اور غیر ممکن ہی اگر اب
تو نے قدم آگے بڑھایا تو یاد رکھ اور یقین کرلے کہ ایسی برق غضب تیرے اوپر گرے گی کہ تو جل کر
خاک سیاہ ہوجائیگا مع اپنے ہمراہیون کے اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو سر اُٹھا کر میری
قدرت کا تماشا دیکھ اور یہ ابر نے میرا غضب تھا جو کہ تیرے روبرو پیش آیا کہ تو حیران و پریشان
کھڑا ہی کہ یہ غبار کیسا ہی اور یہ صدا کیسی آئی ارے یہ غبار نہین ہی بلکہ یہ وہ قہر میرا تیری نظر پر حائل
ہوا تھا کہ تو قلعہ کو نہ دیکھ سکے اور میرے فرشتۂ قدرت کی یہ صدا تھی کہ جسکو تو نے سُنکے تھرا گیا اور تیرا
زہرہ آب آب ہوگیا اور کانپ گیا قدم تیرا اور تیرے ہمراہیون کا نہ اُٹھ سکا یہ شمہ میرا قہر تھا
دکھا مین تجکو سمجھاے دیتا ہون کہ میرے غضب سے ڈر اور جو میرا نائب کہتا ہی اُسپر عمل کر اور اپنی زندگی
کو خراب نہ کر اور اپنی عمر کو گمراہی مین نہ بسر کر آئندہ تجکو اختیار ہی یہ صدا جو آئی سلیم اور اُسکے
ہمراہی سنکے کانپنے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ صدا کہان سے آئی اور اس صدا کا دینے والا کون ہی کہ پھر
صدا آئی کہ تم لوگ بڑے نادان اور بے عقل ہو ارے کسی نے بھی آج تک اپنے خدا کو دیکھا ہی جو تم
دیکھنا چاہتے ہو اور میری صدا سُنکے اِدھر اُدھر دیکھتے ہو ارے یہ صدا تمھارے خدا کی تھی اگر
تم میرے نائب کے کہنے پر عمل کروگے اور اُسکے جمال کی تاب لاؤ گے تو مین بھی اپنا جمال تمکو دکھا دونگا
بس مین یہ تمکو نصیحت کرتا ہون کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرو دیکھو تمھارا کیا مرتبہ ہوتا ہی بس یہ صدا آکے موقوف
ہوگئی یہ صدا سب نے سنی سب اہل لشکر و ہمراہیان سلیم کے اب تو سلیم اور اسکے ہمراہیون کو حیرت ہوئی اور وہ حالت
جو سلیم کی تھی کسی قدر کم ہوئی اور کچھ غصہ بھی کم ہوا اور یہ صدا سنکے تھرا اُدھر اُن ہزار آدمیون
نے بھی یہ صدا سنی مگر وہ اپنے مقام سے آگے نہ بڑھے بلکہ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے اور باہم کہنے لگے کہ کوئی نکوئی

بلا انپر نازل ہوتی ہو اس سرکشی کی سزا ملتی ہو ناظرین پر یہ ظاہر ہو کہ مین سابق مین عرض کرچکا ہون کہ وہ جو آفتاب وسط قلعہ
مین بالاے برج ہو اُسکی روشنی بارہ کوس تک جاتی ہو اور سحر بند ہو اسی طور سے اس آفتاب کی بھی روشنی ہو جو کہ اس
گنبد پر لگا ہوا ہو جسمین برجیس دربار کرتا ہو اور یہ گنبد بھی اندرون قلعہ ہو مگران دونون روشنیون کا اثر اُسوقت ہوتا ہو جبکہ
برجیس اپنی صورت نقاب اُٹھا کر دکھاتا ہو یہ طریقہ رکھا ہو کہ اُدھر برجیس کے رُخ کی روشنی چمکی اُدھر اس نور آفتاب نقلی
نے بھی اثر کیا بس جو کوئی ہو وہ مبتلاے سحر ہو کر برجیس کو سجدہ کرتا ہو بہت بڑا اثر تو اُس غازۂ سحر کا ہو جو کہ سومنات
جادو اُستاد آفتاب برجیس کے منہ پر لگا گیا ہو یہی خاصیت ہو کہ جہان کسی نے اُسکی صورت دیکھی مبتلاے سحر ہوا
اور اُسکو سجدہ کیا دوسرے آفتاب نے بھی اپنا سحر کیا ہو کہ جب برجیس نقاب اپنے منہ پر سے اُٹھائے ایک برق
چمکے اور ایسا نور پیدا ہو کہ کسی کو اُسکے دیکھنے کی تاب نہو بسبب اُس نور اور غازۂ سحر کے اُسکو غش آئے اور سجدے
کو خم ہو اور اب جو سجدے سے اُٹھے تو اُسکا مقر ہون کہ تو میرا خدا ہو اور یہ مذہب سچا ہو اور اُس روشنی آفتاب کا یہ اثر
ہوتا ہو کہ وہ اُسکے دل کو پھیر دیتی ہو مگر اُسوقت جب برجیس نقاب اپنے منہ پر سے اُٹھا کر اپنی صورت دکھا چکتا
ہو تب روشنی کا اثر ہوتا ہو اس آفتاب نے ہر طور سے اپنا بندوبست خوب طور سے کرلیا ہو کہ جو تصویرین اُنکے گلون
مین آفتاب کی ہین وہ سب سحر بند ہین اور جو کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرتا ہو اور اُسکو تصویر ملتی ہو وہ بھی سحر بند
ہوتی ہو پس راوی نے بیان کیا ہو کہ یہی سبب تھا جو نامہ بر اُس روشنی مین گیا اور اُسنے اپنا اثر اُسکے دل پر نہین کیا
کیونکہ ابھی برجیس نے اپنی صورت اُسکو نہین دکھائی تھی پھر کیونکر روشنی آفتاب سحر اثر کرتی اسی سبب سے وہ ہزار
سوار بھی محفوظ تھے مبتلاے سحر نہین ہوے پس اُدھر برجیس نے نقاب اُلٹی اور مبتلاے سحر ہوے اُدھر وہ
سوار جو کہ نامہ بر سے علحدہ تھے اور دور ہٹ گئے اس خیال سے کہ شاید کوئی بلا آئے تو ہم بھی مبتلا ہون بقدر
فاصلے سے ہین کہ اُن تک اثر روشنی چہرۂ برجیس نہین پہونچ سکتا ہو کہ وہ بھی مبتلاے سحر ہون مگر یہان سب واقعہ اُنکے
پیش نظر ہو نہ وہ یہ جانتے تھے نہ وہ اس خوف سے دور ہٹ گئے تھے یہ تو تحریر ہوا ہو کہ وہ قبل سے الگ تھے
پھر اس خیال سے نہین ہٹ گئے تھے بس اب مین عرض کرتا ہون کہ جب وہ صدا آئی اور سب نے سنی اور سلیم وغیرہ بُت
تو یہ صدا آئی کہ یہ کیا غوغا ہو اور کیا آفت سر پر آئی ہو کہ سب شور کر رہے ہین اے بندگان من کیون اسقدر پریشان
ہوتے ہو جو کچھ ہوتا ہو وہ تمھارے روبرو ہوتا ہو خاموش رہو یہ جو آواز سب نے سُنی تو سر اُٹھا کر طرف بلندی قلعہ
کے دیکھا یہ نظر پڑا کہ نائب خداوند نے دریچہ قدرت سے سر نکالا ہو یہ اُنھین کے نور کی چمک تھی جو قبل مین مثل برق
کے چمکی تھی اور وہ صداے ہولناک تو فرشتہ قدرت کی تھی اور وہ جو صدا آئی تھی خود خداوند کی تھی اب یہ کلمہ نائب قدرت
نے اپنی زبان سے فرمایا ہو یہ حال دیکھکر وہ شور و غل کم ہوا جب شور و غل کم ہوا اُسوقت برجیس نے بصداے ہولناک
و بآواز مہیب کہا کہ او نامہ بر یعنی سلیم شیر صولت یہ کیا بے ادبی ہو اور کیا بے عقلی ہو اور کیون تو مبتلاے گمراہی و
ضلالت ہو رہا ہو کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہو عقل سے کام لے جہالت سے باز آ ورنہ خراب ہوگا یہ تو نہ خیال
کرنا کہ مین تیرے حال سے غافل ہون جو جو تو نے بدعت و ظلم اس عرصہ مین کیا ہو وہ سب مجھپر روشن ہو اور جو جو کہ کلمہ
تو نے اپنی زبان نجس پر جاری کیے ہین سب میرے اوپر ظاہر اور روشن ہین تو نے بہت گستاخی اور گناہ کیا ہو مگر میری
ذات رحیم ہو اور مین فرزندی رحیم کا ہون پس تیرے اوپر رحم کرتا ہون نہین تجھے ابھی برق جمال سے اپنی جلا دونگا
تو اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا سب تیری جرأت و ہمت میرے روبرو ہیچ ہو وہ جو تیرا خداوند ہو وہ کیا ہو اُسکی میری
آگے کیا حقیقت ہو وہ بھی میرا بندہ ہو مین نائب خداوند ہون پس مین تجھسے یہ کہتا ہون اور نصیحت کرتا ہون کہ مذہب
آفتاب پرستی قبول کر میری طرف دیکھ آور اپنے خدا کو پہچان اور سجدہ کر یہ جو صدا نامہ بر یعنی سلیم نے سنی اپنے
ہمراہیون سے کہا تمنے بھی سنا پہلے تو صدا آئی برق چمکی یہان تو نئے نئے طور کے کرشمے ہوتے ہین مین کس ابلا مین مبتلا ہوگیا

نہ معلوم یہ صدا کہان سے آرہی ہے ہمراہیون نے عرض کیا کہ ہمکو خود حیرت ہے اُدھر برجیس نے یہ کہکر تھوڑے عرصے
تک خموشی اختیار کی نامہ بر ادھر اُدھر حیران حیران دیکھنے لگا کہ یہ صدا کہان سے آئی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان
تو یہ کیفیت ہے اُدھر مریخ جو مع لشکر کے طرف قلعہ کے تعقب مین نامہ بر کے چلا تھا کہ مین جاکر اسکو اس گستاخی کی سزا
دونگا بہت تیز مرکب اُٹھائے ہوئے تیرہ سومن کا گرز دوش پر رکھے ہوئے چلا آتا ہے عقب مین اُسکے بین ہزار سوار
ہین یہ واضح رہے کہ گرد قلعہ کے چارون طرف تو شہر آباد ہے مگر اس طور سے کہ قلعہ کے چارون جانب ایک میدان
وسیع مربع آٹھ کوس بے آٹھ کوس تک واقع ہے اُسکے بعد شہر کی حد ہے مگر اسپر بھی اسقدر آبادی بکثرت ہے کہ اس میدان مین بھی
مکانات و دوکانات تعمیر ہوئے گئی ہین بس تین جانب تو یہ آبادی ہوتی جاتی ہے مگر ایک جانب اُسی طور سے میدان
ہے سد پر شہر اصلی ہے یہ اس غرض سے کیا گیا ہے تاکہ جب اہل شہر کے جمع کرنے کی ضرورت یا کوئی میلہ وغیرہ ہو تو اسی
میدان مین ہو اور یہ میدان جانب مشرق قلعہ ہے اور ہر پھاٹک کی سڑک اس میدان تک آئی ہے اور بہت ہی سنگین مین
سرخی پڑی ہوئی ہے کنارے کنارے اُن سڑکون کے گز گز بھر چوڑی نہر کھدی ہوئی ہے مگر ہر مقام پر پیل
بنا ہوا ہے اور اُس میدان مین جو آٹھ کوس کا ہے تمام سبزہ لگا ہوا ہے اور کنارے کنارے نہر کے دوکانین
بنی ہوئی ہین اُنہین دوکاندار اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین مگر آج تو تمام دوکانین بند ہین اور یہ مجمع
اُسی میدان وسیع مین جمع ہوا ہے ایک جانب کو اہل شہر ہین سڑک شمالی کی طرف قلعہ کا رخ کیے نامہ بر مع اپنے نو ہزار
سوارون کے حیران کھڑا ہے اور ہر طرف سے اہل شہر چلے آتے ہین یہ لوگ تو سب میدان مین کھڑے ہین نامہ بر پھر قریب قلعہ
پہونچ گیا ہے چونکہ اسکے ہمراہ نو ہزار سوار ہین وہ سڑک کے قریب ہین وہ ہزار سوار سڑک پر ہین قلعہ سے اور شمالی پھاٹک
سے تیرہ کوس کا فاصلہ ہے پس مریخ جو اس مقام سے خبر پاکر چلا تو جابجا راہ مین اہل شہر کو دیکھا چلے جاتے ہین اور ہر ایک
مقام پر دو ایک بیچارے کشتہ شمشیر قضا پڑے ہوئے ہین مگر یہ حالت ہے کہ لاشین بھی بعض کی پائمال ہوگئی ہین اسکا
سبب یہ ہے کہ وہ جو مرکر گرے یہ لوگ تو اپنی رو مین چلے جاتے ہین وہ پائمال ہوگئے یہ حال دیکھکر مریخ کو بہت غصہ
آیا اور مرکب کو تیز کیا اور بہت جلد اُس مقام پر پہونچا کہ جہان یہ ہزار سوار کھڑے تھے چونکہ انکا لباس دیگر طرز کا تھا یہ فوراً
سمجھ گیا کہ یہ نامہ بر کے ہمراہی ہین یہ تو حالت غیظ مین تھا اور سب کے آگے تھا فوراً تلوار میان سے لیکر اُنپر جا پڑا
اور قتل کرنا شروع کیا جو سردار اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی تلوارین لے لے کر اُنپر گرے اور قتل کرنا شروع کیا ایک ہی حملہ
مین کوئی دو سو آدمی قتل ہوئے پس وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے یہ کہتے ہوئے کہ ہمنے تو کوئی خطا نہین کی تھی
ہم تو اُنسے الگ تھے ہمکو بیکار قتل کیا اس عرصہ مین مریخ کا لشکر بھی آگیا اب مریخ نے قصد کیا کہ انکو گھیر کر قتل
کرون کہ اُنھون نے فریاد کی ہمکو نہ قتل کرو ہم لوگ خود ہی بھاگے جاتے ہین ہم سلیم کے ہمراہیون سے گو ہین
مگر اُسکی رائے کے خلاف ہین ہم صرف تماشہ دیکھنے آئے تھے ہم بھاگے جاتے ہین آپ ہمکو جانے دین وہ سامنے
نامہ بر مع نو ہزار سوار کے قلعہ کے روبرو کھڑے ہین ہم تو اُنسے علٰحدہ تھے اور الگ ہین یہ سنکے مریخ نے کہا
کہ ہمکو کیونکر یقین آئے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو قتل نہ کرین بلکہ یہ کرین کہ ہمکو رہا کردین ایک طرف کی راہ
کھول دیجیے ہم ابھی بھاگے جاتے ہین یہ تماشہ نہ دیکھینگے یہ سنکر مریخ کو یقین ہوا اُسنے دو ہزار سوار اُسی مقام پر
چھوڑے کہا کہ تم انکی حفاظت کرو اگر یہ لوگ کچھ فساد پر آمادہ ہون تو فوراً انکو قتل کرنا اور مع اپنے لشکر کے طرف
نامہ بر کے چلا اور قریب اُسکے لشکر کے پہونچکے للکار کر پکارا کہ او نامہ بر گستاخ تو کسقدر بے ادب ہے بس آگے قدم
نہ بڑھانا مین تیری سرکوبی کو آپہونچا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ لشکر نامہ بر پر جا پڑے اُدھر گنبد پر سے برجیس نے دیکھا
کہ مریخ میرا جلادِ قدرت مع لشکر کے آپہونچا ہے اور لشکر نامہ بر پر مع اپنے لشکر کے گرا چاہتا ہے بس اسنے خیال کیا
کہ نہین ایسا نہو کہ مقابلہ ہونے لگے بیکار کشت و خون ہوگا یہ خیال کرکے اُسی مقام پر سے صدا دی کہ اے مریخ

دست خود را نگہدار تو انکو قتل مکر ابھی ٹھہر جا اگر یہ میرا کہنا نہ مانینگے تو اُسوقت ہم تجکو حکم دینگے انکو قتل کرنا گو اسنے
بہت گستاخی کی ہی مگر مین رحیم ہون میری عادت رحم کی ہی بس مجکو رحم آگیا ہی کہ بیکار اسقدر لوگون کا کیون خون ہو
اگر یہ میرے کہنے کو سنینگے تو بہتر ورنہ میرا دریاے غضب جوش زن ہوگا اگر تیرا جی چاہتا ہی کہ مین انسے مقابلہ کرون
تو خیر تیرے ہی ہاتھ سے انکو قتل کراؤنگا تیرے ہی ذریعہ سے اپر عذاب نازل کرونگا دیکھو انہین یہ کہکر برجیس
نے یہ جو کہا مریخ کانپ کر رہگیا اور اُسی مقام پر صف باندھ کر کھڑا ہوگیا یہ صدا جو نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون نے سنی
پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسکی بابت حکم ہو رہا ہی اور حکم دینے والا کون ہی دیکھتے کیا ہین کہ ایک پہلوان قوی ہیکل بلند بالا مثل
عفریت ہفت کے دراز قامت نہایت قوی خود فولادی سر پر گرز گران بر دوش ایک مرکب قوی زیر ران تلوار آبدار
علم کیے ہوے اُسکے عقب مین کئی سو سردار اُنکے عقب مین کوئی بیس ہزار کا لشکر میرے لشکر کے قریب کھڑا ہی اور
اُسکی تلوار سے خون ٹپک رہا ہی اور جسقدر سردار اُسکے ہمراہ ہین وہ بھی تلوارین برہنہ لیے ہوے ہین اُنسے بھی خون
ٹپک رہا ہی اور اُس پہلوان کا یہ حال ہی کہ فرط غیظ سے چہرہ اُسکا لال بشرے سے رعب و جلال آشکار ہی اور
میری شان مین کلام بیہودہ کہہ رہا ہی اسنے قصد کیا تھا کہ مین جواب دون اور مقابلہ کرون کہ اسکا یہ قصد اسکا
دیکھکر برجیس سمجھ گیا کہ یہ بھی اُسکو جواب دیا چاہتا ہی اور اگر یہ جواب سخت دیگا تو میرے مریخ قدرت کو تاب
نرہیگی فوراً اُسکے لشکر پر جا پڑیگا تو ضرور مقابلہ ہوگا اور میرا مریخ ضرور اسکو قتل کریگا کیونکہ وہ ایسا ویسا پہلوان
نہین ہی نامہ بر کی اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہین ہی بیک ضرب گرز پیوند زمین کر دیگا پس یہ خیال کرکے کہا کہ
نامہ بر کیون اسقدر حیران ہی کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی ارے تو مع اپنے ہمراہیون کے طرف قلعہ کے
دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان میری طرف دیکھ یہ جو صدا آئی ایک مرتبہ **سلیم** اور اُسکے ہمراہیون نے سر اُٹھا کے دیکھا
کہ بالاے قلعہ ایک گنبد طلائی ہی اُسمین ایک دریچہ بنا ہوا ہی اُس دریچہ سے ایک سر نکلا ہوا اُسکے منہ پر نقاب
پڑی ہوئی ہی جیسے نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون نے اُس قلعہ کے طرف دیکھا اور سر پر برجیس کے نگاہ پڑی
اور برجیس نے دیکھا کہ ان سب نے ادھر کو دیکھا بس یہ کہکر اپنے منہ پر سے نقاب اُٹھائی ادھر اس قصد
سے **سلیم** نے سر اٹھایا کہ قلعہ کی طرف دیکھلو مین اس پہلوان سے مقابلہ کرونگا اور قلعہ کے اندر جاؤنگا
یہ قصد کرکے اُدھر دیکھا اور باگ پر بھی مرکب کے ہاتھ ڈالا کہ ادھر مین دیکھ چکا اُدھر مین مرکب جمکا کر اسکے
مقابل ہوا کیونکہ مردان عالم کی شان مین کیا کلام مزخرفات کہہ رہا ہی جیسے اُسکی نگاہ اُٹھی اُدھر برجیس نے
نقاب اُٹھائی اور یہ صدا دی کہ بر من نگر بر من نگر شاید بشناسی مرا بس نقاب کا اُٹھنا تھا کہ ایک برق
چمکی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ تمام صحرا روشن ہوگیا اور جیسے ہی ان سب کی نگاہ چہرۂ برجیس پر پڑی
فوراً سب کو غش طاری ہوا اور وہ سب مع **سلیم شیر صولت** کے مرکبون پر سے زمین پر گرے اور گر کے
بیہوش ہوگئے اور برجیس نے نقاب اپنے منہ پر درست کر لی جب اُنکی یہ حالت ہوئی وہ جو سوار پہلے سے
الگ تھے اور دو ہزار سوارون کے محاصرہ مین تھے ایک مرتبہ یہ حالت دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ بھاگو
میان سے نہین تو یہی حالت ہوگی پس مرکبون کو مہمیز کرکے بے سر و پا ایک جانب کو فرار ہوے اس
خیال سے کہ خداوند کو جا کر اس حالت کی خبر کردین اور یہ جواب نامہ دین اگر ہم بھی یہان اس عذاب مین
مبتلا ہوے تو کون اُنکو خبر کریگا وہ تو جواب کے منتظر ہونگے یعنے یہ لوگ مر گئے ہین اس نور نے انکو جلایا ہی
ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی کوئی ساحر زبردست ہی اُسی حالت مین کچھ تو فرار کر گئے اور کچھ اس خیال سے رہگئے
کہ دیکھین انکا انجام کیا ہوتا ہی وہ جو سوار انکو گھیرے کھڑے تھے اُنھون نے بھی انکو بھاگنے دیا کہ کیا حاصل جو
یہ بیچارے قتل ہون یہ اُدھر کو بھاگے ادھر کا حال سنیے کہ بعد تھوڑے عرصے کے ایک ہوا سرد چلی

اور کچھ بوندیان بغیر ابر کے پڑین جسپر بوندی پڑی ہوشیار ہوا اور سجدے کو جھک گیا سلیم جو اُٹھا تو اُسکو تن بدن کا ہوش نہ تھا یہ سب کے سب مبتلاے سحر ہو گئے تھے اب تو سب جو اُٹھے یہ حالت تھی کہ آنکھون سے اشک روان تھے گویا ابر باران تھا کہ برس رہا تھا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ ہمنے پہچانا کہ تو خداے برحق ہی ہم ضرور باطل پرست تھے ہمکو ارزنگ نے گمراہ کر رکھا تھا ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ہمکو گمراہ کر رکھا ہی یہ بھی مثل ہمارے بندہ ہی اے خداوند ہمارا گناہ معاف کر دے گو ہم اس قابل نہیں ہین کہ ہمارا گناہ معاف کیا جائے مگر تیری رحمت سے بعید نہیں ہی کیونکہ تیری ذات رحیم ہی تیری عادت رحم کرنے کی ہی واسطہ تجکو اپنی ذات کا کہ ہمارا گناہ بخش دے ہم تیرے عذاب کی تاب نہیں لا سکتے ہین ہم مین یہ قوت نہیں ہی کہ تیرے قہر کی برداشت کر سکین ہم نے جانا ہین تو خدا ہی ضرور یہ زمرد و لقا و ارزنگ خداے باطل تھے ہمکو گمراہی اور ضلالت مین مبتلا کر رکھا تھا اگر وہ ہمکو ملجائے تو اُسکو ابھی قتل کرین اوسکے پرزے پرزے کرکے اور اُسکے جسم کے پارچے کرکے زاغ و زغن کو دین کہ جسنے ہماری عمر کو مفت برباد کیا ہمکو ضلالت مین رکھا ہاے کیا کرین کیونکر ہمارے گناہ معاف ہونگے کیونکر ہم ان عذابون سے نکلینگے اے خداوند ہمپر رحم کر اور ہماری خطا کی طرف نہ خیال کر کیونکہ تیری ذات خطا بخش و عیب پوش ہی تو جو چاہیگا تو ہمارے سب گناہ عفو ہونگے یہ کہتے تھے اور روتے تھے اور زمین پر تڑپتے تھے اور کبھی سجدے کرتے تھے کہ ہم تیرے آستان پر اپنے سرون کو ٹیکتے ہین تا کہ تجکو رحم آئے اور ہمارے قصور کو معاف کر دے یہ ہمسے بہت بڑا قصور ہوا کہ تیرے اوپر تلوارین تول کر اپنے مقام سے چلے تھے کہ تجھسے مقابلہ کرینگے اگر یہ ہاتھ خشک ہو جائین یا کسی فرشتۂ قدرت کو روانہ کر کہ وہ ہم سب کے ہاتھون کو قلم کرے ہمارے منھ اس قابل نہیں ہین کہ ہم تیرے روبرو آئین یہ لوگ تو یہ تقریر کر رہے تھے اُدھر سلیم کی یہ حالت تھی کہ سجدے مین سر جھکا ہوا تھا مثل ابر نو بہار آنکھون سے آنسو روان تھے ہچکی بندھی ہوئی تھی زار و قطار رو رہا تھا اور یہ کلام لب پر تھا کہ یہ زبان اس قابل ہی کہ پس گردن سے کھینچی جائے اور مین اس لایق ہون کہ برق غضب تیری میرے اوپر گرے اور مین جلکر خاک سیاہ ہون تا کہ میرے گناہ تو پاک ہون اور بالکل گناہون سے پاک تیری خدمت مین پہونچون کیونکہ تجھسے تیرے عذاب کی برداشت نہوگی کیونکہ تو نے مجھکو نازک پیدا کیا ہی اے میرے خدا مین بشر ضرور لایق سزا ہون مین عبد گنہگار ہون بہت تجھسے شرمسار ہون کہ تجکو فراموش کیے ہوے تھا اور گمراہی مین پڑا ہوا تھا تو جلد اُس ارژنگ مرتد کو غارت کر کہ جسنے مجھکو گمراہ کر رکھا تھا وہ بڑا مدبر جلساز بڑا فیلسوف ہی بڑا مکار اُسنے پھیلا رکھا ہی جال مکر و دغا بچھا رکھا ہی لوگون کو گمراہ کرتا ہی باپ دادا بھی اُسکے گمراہ کرنے والے تھے اے میرے خداوند میرے اوپر رحم کر مین تیرے قتل کا قصد کرکے اپنے مقام سے چلا تھا افسوس مین نے راہ مین بہت سے بندگان خداوند کو بیگناہ قتل کر ڈالا اُنکا خون میری گردن پر ہوا مین اُنکے خون مین مفت مبتلا ہوا مین کدھر جاکر پوشیدہ ہون کدھر نکلجاؤن کیونکر ان گناہون سے اپنے کو بچاؤن مجھپر جو کچھ عذاب ہو کم ہی یہ تو بڑا ستم ہی کہ مین خداوند کے قتل کرنے کو تلوار لیکر آیا تھا یہ میرے دل مین کیا سمایا اور بہت کچھ گریہ و زاری کرنے لگا اور قصد کیا کہ اپنے کو آپ ہلاک کرے کہ اہل شہر نے دوڑکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیون اپنے کو ہلاک کرتا ہی خداوند تیرے گناہ ضرور بخشدینگے اگر اُنکو گناہ نہ بخشنا ہوتے تو اپنی صورت کیون دکھاتے ایک امر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ جب برق جلیس نے نقاب اُلٹی تھی تو سواے اُن دو ہزار آدمیون اور جسقدر وہ لوگ تھے جو کہ نامہ بر کی ہمراہی سے الگ رہگئے تھے اور قریب قلعہ نہیں پہونچے تھے وہ دو ہزار وہ تھے کہ جنکو مریخ اُنکی حفاظت کے لیے چھوڑ گیا تھا وہ تو نہیں غش کھاکے گرے تھے باقی کل اہل شہر و نامہ بر و مریخ اور اُسکے سردار اور اُسکا لشکر و ہمراہیان نامہ بر سب بیہوش ہوکر گرے تھے مگر سب سے پہلے اہل شہر و مریخ

کو اُسکے ہمراہیون کو ہوش آیا وہی بوندیان ابھی پڑی تھین یہ جو ہوش مین آ گئے تھے تو پہلے سجدے کو خم ہوے تھے اُسکے بعد جو سر اُٹھا کر دیکھا تھا تو ان سب کو بیہوش پایا تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد ہوش آنے لگا تھا یہان تک کہ سب کو ہوش آگیا تھا اور وہی تقریر ہر ایک کرنے لگا تھا پس جب اہل شہر نے سلیم شیر صولت کو پکڑ لیا اور یون سمجھایا تو اُسکی رقت کم ہوئی ادھر برجیس نے کہا کہ ای سلیم تو نے دیکھی میری قدرت اور پہچانا اپنے خدا کو اب تو تو اُس راہ ضلالت سے نکلا تو نے ہمکو سجدہ کیا ہمنے تیرا سب قصور عفو کیا تو رو نہین ہمکو تیرے حال پر مع تیرے ہمراہیون کے رحم آگیا ہمکو خوب معلوم ہی کہ تو پہلے اس حال سے بالکل نہین واقف تھا تجکو ارژنگ نے گمراہ کر رکھا تھا اور تو نے یہ جو حرکت کی یہ عین نمکحلالی اور جوانمردی کی تھی جو کہ نمک حلال اور بہادر ہوتے ہین وہ اپنے مالک کی بیعزتی کے خواہان نہین ہوتے ہین اور جو کوئی اُنکے یا اُنکے مالک کے خلاف شان کلمہ اُنکے روبرو یا اُنکی غیبت مین کہتا ہی اور اُنکو معلوم ہوتا ہی تو وہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہوتے ہین سچ یہ امر ہی کہ آبرو کا صدقہ جان ہی اور جان کا صدقہ مال ہی جب آبرو نہ رہی اور انگشت نما تمام اپنون اور بیگانون مین ہوے تو ایسی زندگی بیکار ہی یہ تیرا خیال بہت بجا تھا اور تو نمکحلال ہی جو بہادر ہین وہ ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی امر تو نے خلاف نہین کیا ہمنے تیری خطا بجل کی تیرے گناہ سے درگذرے اب تو کچھ خوف نہ کر جبکہ مین بخشنے والا ہون یہ لنگر مریخ سے کہا کہ ان سب کو ہمارے دربار مین لاؤ کیونکہ اب تو یہ ہمارے شریک ہوے میری اطاعت قبول کی مذہب آفتاب پرستی قبول کیا ہی ہم ان سب کو بڑا مرتبہ دینگے اپنے بندون مین جو کہ خاص ہین اُنہین شامل کرینگے یہ کہکر برجیس نے اپنا سر اندر دریچے کے کر لیا کہ پھر صدا آئی کہ ای بندگان من دیکھا تمنے قدرت کو میری کہ مین نے کیونکر اُنکو زیر کیا اور کیونکر اپنا مطیع کیا اُن سب نے میرا مذہب قبول کیا اور میری خدائی کے قائل ہوے اب مین تمسے یہ کہتا ہون کہ تم لوگ پریشان ہوے جاتے تھے سب دوکانین بند کر دین شہر ویران نظر آنے لگا سناٹا ہو گیا بھلا کوئی ہمارے شہر مین جسمین ہمارا نائب ہو کوئی قسم کی دست اندازی کر سکتا ہی اگر میری مرضی کے خلاف کرے تو مین خاک سیاہ یا اُسکو سنگ سخت کا بنا دون کوئی میری خدائی سے باہر نہین ہو سکتا ہی یہ کہکر کہا کہ ای بندگان من تمکو معلوم ہو اور جو لوگ کہ سلیم کے ہاتھ سے اہل شہر سے مارے گئے ہین اُنکے وارثون کو معلوم ہو کہ وہ رنج وغم نہ کرین ہمنے اُنکو بڑے مرتبے اعلی دیئے ہین اور ہم یہ اقرار کرتے ہین کہ دس برس کے بعد سب کو پھر زندہ کرینگے اُن سب کی لاشون کو اُٹھوا کر دریاے رحمت مین ڈالدو جو کہ ہمارے نائب کے زیر قصر روان ہی تا کہ یہ لاشین بحفاظت تمام رہین یہ صدا دے کر کہا کہ ای سلیم شیر صولت وای ہمراہیان نامہ بر تمکو معلوم ہو کہ جبکہ تم میرے نائب کے جمال کی تاب نہ لا سکے اور غش کھا کر گر پڑے اور یہ نوبت ہوئی کہ جو کبھی کسی کی نہین ہوئی تھی بھلا تم میرے نور جمال کی کیا تاب لا سکو گے یقین ہی کہ مر جاؤ گے اُس شعلۂ نور سے جل جاؤ گے یہ وہ نور ہی جو کہ عاذا للہ کوہ طور پر گرا تھا کہ وہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا اُسکو وہ مرتبہ دیا گیا کہ وہ چشم مردم مین رہے یہ کسکو تاب ہی اور کس چشم مین قوت ہی کہ ہمارے نور کو دیکھ سکے بس اب تمکو لازم ہی کہ اس مذہب سے کبھی گمراہی نہ کرنا ورنہ خراب ہو گے اور تم اپنی چشم سے خود دیکھ لو گے کہ جو حال اُس مردود ارژنگ کا ہو گا جیسا وہ خدا بنکر بیٹھا ہی ویسی اُسکو سزا دیجائیگی لقا دزمرد تو کیا پریشان ہوے کہ جو ارژنگ پریشان ہو گا اُنکو کیا سزا ملی ہی جو اسکو ملیگی کہ تمام عمر یاد کریگا سر پر ہاتھ رکھکر رویگا وہ تو دعوی خدائی کر کے چلے گئے اسکو ایک راہ بتا گئے اب پہلے مین ارژنگ کی تدبیر کر لون تو پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرون انکو بھی اُنکی گمراہی کی سزا دون یہ صدا سنکر سلیم شیر صولت مع اپنے ہمراہیون کے پھر سجدے مین گرا اور کہا کہ بیشک تو خداے برحق ہی یہ کہکر سر سجدے سے اُٹھایا ایک صداے مہیب آئی اور برق چمکی اور وہ غبار جو کہ اُنکی نظر کے روبرو تھا وہ غائب ہو گیا اب تو قلعہ کی جانب سب نے دیکھا ادھر مریخ نے آکر کہا

کہ ای سلیم شیر صولت تم مع اپنے لشکر کے میرے ہمراہ چلو مین تمکو قلعہ مین لیچلون اور داخل دربار کرون اُسکے بعد جو
حکم ہوگا اُسکو بجالاوٴنگا پس سلیم شیر صولت ہمراہ مریخ مارخوار کے مع اپنے ہمراہیون کے طرف قلعہ کے
چلا اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ چھاوٴنی کو جاوٴ جو کہ سردار تھے وہ تو اُسکے پاس رہے اور تمام سوار طرف چھاوٴنی
کے گئے اہل شہر یہ حال دیکھکر اپنے اپنے مقام کی طرف روانہ ہوے جاکر دکانین کھولین پھر بازارین آراستہ ہوئین
پھر وہی چہل پہل ہونے لگی پھر اُسی طور سے شہر آراستہ ہوگیا اور وہ جنکے وارث مرگئے تھے کسیکا فرزند تھا کسیکا
قوت بازو تھا کسیکا پدر تھا کوئی بچا کو روتا تھا کوئی باپ کا غم کرتا تھا وہ سب روتے پیٹتے اُس مقام پر آئے
جہان وہ لوگ مرے ہوے پڑے تھے ہر ایک نے اپنے وارث کی لاش کو اُٹھایا اور اپنے اپنے
مکان پر لائے عورتون نے ماتم کرنا شروع کیا کوئی بھائی کہتی تھی کوئی ہاے باپ کہکر روتی تھی کوئی شوہر کو پکارتی تھی
کوئی فرزند کا نام لیکر چلاتی تھی کوئی اپنے بھائی بھتیجے کو یاد کرکے فریاد کرتی تھی بعد اسکے اُن سب کے مردون نے
وہ لاشین لاکر اُس دریا مین ڈالدین جو کہ زیر قلعہ بڑے زور و شور سے روان ہے یہ جدھر دریا ہے اُسطرف بھی آبادی ہے
پس بعد فراغت اس کام کے ہر ایک اپنے مقام کو چلا گیا اور عورتون کو سمجھایا کہ خداوند نے وعدہ کیا ہے کہ بعد دس
برس کے ان سب کو زندہ کردیگا تم لوگ پریشان نہو اُنھین کے حکم سے ہم لاشین دریا مین ڈال آئے ہین وہ عورتین
یہ سنکے خاموش ہو رہین اب ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سلیم شیر صولت داخل قلعہ ہوا وہ لوگ جو اس سے الگ
کھڑے تھے یہ سب حالت دیکھکر اُس مقام سے بھاگے کہ یہ لوگ سب مرتد ہوگئے ہین خوب ہوا جو ہم لوگ انکے
ہمراہ نہ تھے ورنہ یہی حال ہمارا بھی ہوتا کچھ تو اُسی وقت چلے گئے تھے جب یہ لوگ غش کھا کر گرے تھے اور
باقی ماندہ اب مفرور ہوے اور طرف خاور کے چلے کہ جاکر ارژنگ کو اس حال کی خبر کرین انکو تو راہ مین کھا
جاتا ہے اب اُدھر قلعے کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جبکہ مریخ سلیم شیر صولت کو مع اُسکے ہمراہیون کے لیکر داخل قلعہ ہوا
سلیم سیر قلعہ کرتا ہوا اور عجائبات دیکھتا ہوا اُسکے ہمراہ چلا جاتا ہے وہی نیرنجات ہین جو قبل مین بیان ہوچکے ہین ہر مرتبہ
تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے بیکار کے طول سے کیا حصول یہ تمام قلعہ کی سیر کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان
سردارون کی سواریان موجود تھین مریخ اپنے مرکب پر سے اُترا اور سردار بھی اُترے سلیم بھی مع اپنے سردارون
کے اُترا سوارون سے مریخ نے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو تمھاری بابت جیسا حکم صادر ہوگا وہ بجالانا یہ کہکر اور
اُن سب کو ہمراہ لیکر داخل گنبد ہوا سلیم نے گنبد کو طلائی پایا اور تمام اُسپر میناکاری کی ہوئی تھی اُسی طور سے مریخ
کے ہمراہ سب درجون کو طے کرتا ہوا مریخ کے ہمراہی اپنے اپنے مقام پر ٹھہرتے ہوے چلے جاتے ہین وہ بھی
چند مقرب سردار رہ گئے مگر ہمراہیان سلیم کسی درجہ مین نہین ٹھہرے ہمراہ اُسکے گنبد بالا مین یعنی درجہ اعلی مین
پہونچے وہان بڑا سامان دیکھا جو کہ کبھی اُنھون نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اور پردہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے اُسکے اندر
کوئی شخص معلوم ہوتا ہے کہ بیٹھا ہوا ہے مگر بڑے معزز معزز سردارون کو اُس مقام پر پایا کہ وہ سر جھکائے ہوے بیٹھے
ہین کہ مریخ نے جاکر خونخوار سے عرض کیا کہ آپ عرض کردین کہ یہ سب لوگ حاضر ہین انکا لشکر بیرون دربار موجود
ہے پس چونکہ وہ دن افریق کا تھا اُسنے اُٹھکر ہاتھ باندھکر جو مریخ نے عرض کیا تھا عرض کیا اب تو اہل دربار اسکو
اسکو بخوبی پہچانتے ہین کیونکہ انکے روبرو سب واقعہ گذرا یہ لوگ دربار مین بیٹھے ہوے دیکھا کیے جب یہ سب
واقعہ ہوچکا تو وہ حالت جاتی رہی اُسی طور سے پھر وہ دیوارین ہوگئین تھین جیسے کہ سابق مین تھین پس جب
افریق نے عرض کیا تو صدا آئی کہ انکو خلعت ہماری سرکار سے عنایت کرو اور انکے لشکر کو تصویرین دیکر رخصت
کرو کہ جاکر چھاوٴنی مین قیام کرین اور تصویرین گلے مین ڈال لین اور انسے کہو کہ یہ خلعت پہنکر اور تصویرین گلے مین
ڈالکر ہر ایک اپنی نشست کی جگہ تلاش کرے جسکا جس درجہ مین نام منصب کرسی یا دنگل پر ہو وہ اُسی مقام کو اپنی

جاے نشست خیال کرے اور ہر روز اسی مقام پر بیٹھا کرے کوئی اُس سے کہنے کی ضرورت نہو یہ صدا سب نے سُنی ادھر تو
صدا آئی اُدھر کشتیان خلعت کی آئین اور ایک کشتی مین تصویرین تھین ہر ایک خلعت پر ہر ایک کا نام تحریر تھا افریق نے
پہلے خلعت سلیم کو دیا اُسنے خلعت پہنا اور تصویر گلے مین ڈالی طرف پردے کے سجدہ کیا پھر افریق نے سب کو خلعت
دیکر اور تصویرین دین ہر ایک پہن پہن کر اور سجدہ کرکے الگ کھڑا ہوا وہ جو تصویرین باقی رہین اُنکو افریق لیے ہوے
سب درجون کو طے کرکے بیرون دربار آیا اور وہ جو ہزار سوار در گنبد قلعہ پر اس انتظار مین کھڑے تھے کہ دیکھیے ہمکو کیا حکم
ہوتا ہی وہ تصویرین لاکر اُنھین دین اور اُنسے کہا کہ یہ گلے مین پہن لو اور ہر روز انکو سجدہ کیا کرو اور تم سب چھاؤنی مین جاؤ
تمھارے لیے چھاؤنی مین مقام خالی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو چھاؤنی نہین معلوم ہی پس اُسی وقت افریق نے
ایک سوار کو اُنکے ہمراہ کردیا کہ انکو چھاؤنی مین پہونچا دو وہ سوار ان سب کو لیکر طرف چھاؤنی کے چلا ادھر افریق انکو
روانہ کرکے دربار مین آیا ادھر سلیم نے جو دیکھا تو ایک کرسی پر اُسی درجہ مین اپنا نام پایا وہ اُسی کرسی پر بیٹھ گیا اُس درجہ
مین جس جس سردار کا نام جس کرسی پر تحریر تھا وہ اُس کرسی پر بیٹھ گیا اُسی طور سے سب سردار جو کہ ہمراہ سلیم کے تھے اپنے اپنے
نام کی کرسی دیکھکر جس درجہ مین ملی بیٹھ گئے یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر وہ سوار اُن سوارون کو لیکر چھاؤنی مین آیا
اب جو یہ لوگ پہونچے تو دیکھا کہ ایک پھاٹک عظیم الشان لگا ہی اُسکے اندر چھاؤنی ہی جب یہ اندر پہونچے تو دیکھا
کہ لاکھون آدمی ہین کہ اُترے ہوے ہین سیکڑون اصطبل بنے ہوے ہین یہ دیکھا کہ ہر ایک لین پر نام اُس کے سوارون
کا تحریر ہی اُنھون نے دیکھا کہ ایک خالی ہی اُسکو جو دیکھا اُسپر اپنے افسر یعنی سلیم کے نام کو تحریر پایا کہ یہ لین براے لشکر
سلیم شیر صولت نامہ بار ارژنگ مرتد اُسکے برابر کئی مکان بڑے بڑے عظیم الشان بنے ہوے تھے اُنپر نام ہر ایک
سردار کا تحریر ہی بعض پر کئی سردارون کا نام ہی اور ایک پر سلیم کا نام یہ سوار اُس لین مین جا کر اُترے اُسکے برابر اصطبل تھا
اُسمین مرکب باندھے گئے سب نے اپنے اپنے بستر لگائے آرام سے بیٹھے کہ اُدھر دربار برخاست ہوا سب اہل دربار
اپنے اپنے مقام کو اپنی اپنی سواری پر سوار ہو کر چلے کہ سلیم جو دربار سے اوٹھا اور مع اپنے سردارون کے بیرون دربار آیا
تو یہ حیران تھا کہ مین کدھر جاؤن اور کس مقام پر قیام کرون کہ افریق جو دربار سے آیا اُسکو کھڑا پایا اور سب اہل دربار
کو دیکھا کہ وہ چلے گئے ہین یہ قاعدہ ہی کہ جب بالکل دربار برخاست ہو چکتا ہی اور کوئی نہین دربار مین رہتا ہی تب
خونخوار افریق دربار سے باہر آتے ہین اور اپنے مقام کو روانہ ہوتے ہین اُسی طور سے آج بھی ہوا جب
افریق نے سلیم کو مع سردارون کے استادہ دیکھا چونکہ اسکو حکم ہو چکا تھا کہ اسکا مقام بھی چھاؤنی مین اسکے لشکر
کی لین کے برابر ہی بس یہ سمجھ گیا کہ یہ اس فکر مین کھڑا ہی کہ مین کہان جاؤن اور کس مقام پر قیام کرون یہ خیال کرکے
اُسی وقت اپنی اردلی کے سوارون مین سے ایک سوار سے کہا کہ انکو اُس چھاؤنی مین پہونچا دو جو کہ نئی تیار ہوئی ہی
اور سلیم سے کہا کہ آپ جس لین پر اپنے لشکر کا نام تحریر پائیے گا اُسی کے برابر آپ کے قیام کرنے کے لیے اور آپکے
سردارون کے لیے مقام مقرر ہوا ہی اور اُسپر نام تحریر ہی آپ سب صاحب اُسی مین قیام پذیر ہون ہر روز دربار مین
تشریف لایا کرین اور آج آپ کی مع لشکر خداوند نے دعوت کی ہی اور یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی یہان آکر مذہب آفتاب پرستی
اختیار کرتا ہی اُسکی دعوت ہوتی ہی پس آپ کی بھی دعوت ہی یہ سنکر سلیم اُسی وقت اُس سوار کے ہمراہ چلا افریق
خونخوار سوار ہو کر اُسی تزک و حشم سے طرف اپنے اپنے مقام کے چلے گئے کہ وہ سوار سلیم کو لیکر اُس چھاؤنی
مین آیا سلیم نے عمارت عظیم الشان پائی اندر اُسکے گیا لاکھون لنین دیکھین کہ اُسمین سپاہ کے سوار و پیادے
اُترے ہوے ہین وہ سوار انکو چھاؤنی مین پہونچا کر خود رخصت ہو کر چلا گیا یہ ٹہلتے ہوے مع اپنے سردارون کے ایک
طرف کو چلے انسے یہ بھی کوئی نہین دریافت کرتا ہی کہ تم کہان سے آئے ہو کون ہو کسکی تلاش ہی سب اپنے اپنے
بستیرون پر بیٹھے ہوے ہین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین کوئی کھانا پکا رہا ہی کوئی کھا رہا ہی یہ چھاؤنی کی سیر کرتا ہوا

اسطرف بھی پہونچا نہ کہ جہان اسکے لشکر کی لین تھی کہ اسکے لشکر کے سوارون نے اپنے افسر کو پہچانا اور دوڑ کر اسکے پاس
آئے اور عرض کیا کہ یہ مقام ہمکو رہنے کو ملا ہی اور اسکے برابر کئی مکان ہین اُنپر آپ کا نام اور سب سردارون کے
نام تحریر ہین یہ سنکے سلیم اُس مقام پر آیا جہان وہ مکانات تھے موافق اُنکے کہنے کے پایا پھر تو ہر ایک اپنے اپنے
مکان کو جسپر اُسکا نام لکھا تھا دیکھکر اندر گیا جس مکان پر دو سردارون کا نام تھا اُسمین وہ دو سردار گئے سلیم اپنے
مکان مین گیا ہر ایک نے مکان کو خوب آراستہ پایا کوئی ایسی چیز ضرورت کی نہ تھی جو موجود نہو ہمہ اسباب ضروری
موجود تھا تمام مکان فرش وغیرہ سے درست تھا یہ دیکھکر ہر ایک بہت خوش ہوا راحت سے اپنے مقام پر بیٹھا
کہ وہ دن تمام ہوا ہر ایک اس فکر مین تھا کہ ابھی تک کوئی سامان دعوت نظر نہین آتا ہی یہ تو یہ فکر کر رہے تھے اور
اُدھر لشکری بھی اپنے اپنے بستروں پر بیٹھے ہوے تھے کیونکہ سلیم نے کہدیا تھا کہ تمھاری دعوت ہی خداوندی سرکار
مین وہ لوگ بھی بیفکر ہو رہے تھے مگر اب متردد تھے کہ دیکھیے کب طلب ہوتی ہی برائے دعوت کہ خودبخود ہر ایک
لشکری از جاکر تا سوار کے روبرو خودبخود طعام لذیذ موجود ہو گیا اور صدا آئی کہ لو یہ دعوت کا کھانا موجود ہی مگر نہ کوئی لانیوالا
نظر آیا نہ صدا دینے والا وہ لوگ یہ حال دیکھکر حیران ہوے ادھر یہی حال سردارون کے پاس بھی ہوا کہ ہر ایک کو
کھانا علیٰ قدر مراتب ملا مگر کوئی نظر نہ آیا سب نے کھایا ظروف خودبخود غائب ہو گئے یہ لوگ بہت حیران ہوے
کہ یہان جو کارخانہ ہی طلسمی ہی یہ نئی بات ہی اور نئی خدائی ہی جسدن سے ہم یہان آئے ہین ہر روز ایک نئے واقعہ
سے سامنا ہوتا ہی کہ جسمین ہماری عقل کام نہین کرتی واقعی بہت سی خدائیان سنین اور کئی خدائیان دیکھین مثل خدائی
لقا و زمرد کے مگر یہ طریقہ اور قاعدہ کسی خدائی مین نہین پایا ضرور یہ خدائی اصلی اور برحق ہی اور یہ مذہب درست
راست ہی اب ہمنے اپنے خدا کو پہچانا اور راہ راست پر آئے آج تک ضرور ہم لوگ گمراہ ولا مذہب تھے خیر خوب ہوا
کہ ہمنے قبل یہ مذہب قبول کیا ارژنگ ضرور لائق نفرین ولعن ہی جسنے ہمکو گمراہ کر رکھا تھا اور جو کچھ جواب نامہ مین
لکھا گیا ہی بہت ٹھیک لکھا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ کلمات سخت کا مستحق ہی یہ چرچے ہر جگہ ہو رہے ہین بعض بعض باہم
یہی تقریرین کر کے سو رہے ہین یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی اور سحر ہوئی سلیم مع سردارون کے اُٹھکر اور لباس
درباری پہنکر طرف دربار کے گیا موافق اپنے طریقہ کے جو کہ کل درپیش ہوا تھا داخل دربار ہوکر اُسکا ہر ایک ہمراہی اپنے
اپنے مقام پر بیٹھ گیا یہانتک کہ کل دربار آراستہ ہوا حسب معمول جسوقت تک دربار رہوتا تھا آراستہ رہا اسکو
تو یہان رکھا جاتا ہی کہ یہ مذہب آفتاب پرستی قبول کر کے بہت خوش ہی اور ہر روز دربار مین آتا ہی اور اُن لوگون کو جو کہ
اسکی ہمراہی سے الگ ہو گئے تھے لو یہ سب حالت دیکھکر طرف خاور کے برائے خیر و جواب نامہ لیکر گئے تھے
راہ مین رکھا جاتا ہی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا اب ارژنگ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس فکر مین ہی اور کیا اُسکی حالت
ہی عشق مین ثریائے سیمتن کے اور جو کچھ واقعہ گذریگا وہ اب روبروے ناظرین پیش ہوتا ہی بس اب مین
طرف خاور کے اپنے اشہب قلم کو جولان کرتا ہون اس داستان کو ناظرین بنظر غور ملاحظہ فرمائین کہ یہ داستان
بھی عجب طرز سے بیان ہوگی اور اسکا ہر مقام بہت نادرات سے مملو ہوگا جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف کافی و
وافی پائینگے اس داستان مین رنگ رزم و بزم و سحر وغیرہ سب ہین انشاءاللہ تعالےٰ یہ داستان نہایت ہی
دلچسپ ہی مین کہان تک تعریف کرون وقت ملاحظہ آپ قدردانون پر خود ظاہر ہو جائے گا تعریف کرنے
سے کچھ حاصل نہین ہی بقول صائب مصرعہ ثنائے خودبخود گفتن نمی زیبد ترا صائب مصرعہ دیگر قدر گوہر شاہ داند
یا بداند جوہری ٭ مین کیون تعریف کر کے طول دون اور اپنے مطلب کو فوت کرون اب مین اصل حال
تحریر کرتا ہون زیادہ تقریر کو طول دینا فضول ہی ناظرین و سامعین خود ملاحظہ فرمائینگے شعر کجا بودم اکنون فتادم کجا
عنان قلم شد ز چنگم رہا

اب شمہ حال ارزنگ بن زمرد بد اقبال راندۂ درگاہ ذوالجلال تحریر ہوتا ہی مع دیگر حالات و لشکرکشی بر سر برجیس بعد سننے جواب نامہ کے و جنگ و پیکار و مطیع برجیس ہونا ارزنگ کا بصلاح پختگان

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ ارزنگ نامہ روانہ کرچکا تو اُسنے حکم دیا کہ فوج کی نگہداشت کی جائے اور وزیر کو طلب کرکے کہا کہ چند نامہ جو جو لوگ اور والی شہر میرے باپ دادا کے بندگی کرنے والے باقی ہین اُنکو تحریر کرو تاکہ وہ میرے شریک ہون مین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر اہل اسلام پر لشکرکشی کرون بعد الفراغ کدخدائی خود اگر برجیس منظور کرلے تو خیر ورنہ پہلے مین برجیس پر لشکرکشی کرکے اُس سے اپنی معشوقہ کو حاصل کرکے پھر طرف اہل اسلام کے رُخ کرون یہ جو ارزنگ نے کہا بس اسی وقت دبیر نے چند نامے اس مضمون کے تحریر کیے کہ ای بندگان لقا و زمرد تم کو معلوم ہو کہ یہ نامہ ہی طرف سے خداوندار زنگ بن زمرد کے جو کہ آج کل تم سب کے خدا ہین اور آجکل امر خدائی کے وہ مختار ہین یہ نامہ اُنکی طرف سے بنام تمھارے ہی لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو لازم ہی کہ تم خداوند کے شریک ہوکر برائے مقابلہ اہل اسلام چلو کہ اُنسے اور خداوند سے مقابلہ ہی اور اب خداوند کو منظور ہی کہ انکا استیصال کرین کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی اور ایک امر ضروری اور در پیش ہی جب تم لوگ یہان آوٴگے تو تمپر وہ امر بھی ظاہر کیا جائیگا بس فوراً اس نامہ کو دیکھتے ہی مع اپنی سپاہ و لشکر کے کوچ کرکے آؤ اور شرکت کرو دوسرے یہ کہ اب تمپر اطاعت خداوندی کی ضرور ہی اگر اسکے خلاف کروگے غضب خداوندی مین مبتلا ہوگے آیندہ تمکو اختیار ہے والسلام۔ یہی مضمون ہر نامہ کا تھا جب سب نامہ تیار ہو چکے ملفوف کرکے اور اُسپر مہر کرکے خدمت مین خداوندی کی پیش کیے ارزنگ نے حکم دیا کہ چند سانڈنی سوار نامے لیکر اُن اُن ملکون مین جائین جن جن ملکون مین ہمارے بندگی کرنیوالے حاکم ہون اور ایک نامہ بنام مہران بج گردن اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمکو معلوم ہوا ہی کہ تمھارا باپ ہماری شرکت کرکے قتل ہوا جبکہ ہمارا لشکر مخمور لیکر برائے مقابلہ گیا تھا اُسکو تمھارا قلعہ راہ مین ملا تمھارے باپ سے اُسنے مدد کی درخواست کی اُنھون نے اس خیال سے شرکت کی کہ یہ لشکر خداوندی ہی بس وہ مع اپنے سپہ سالار کے ہاتھ سے اہل اسلام کے مارے گئے ہمکو یقین کلی ہی کہ تمکو کمال رنج ہوا ہوگا لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ تم رنج نہ کرو مین اُنکو مع اُنکے سپہ سالار کے بعد الفراغ مہم اہل اسلام و بعد فراغ کتخدائی خود زندہ کردونگا تم اطمینان رکھو اور مع لشکر میرے پاس آؤ کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین مسلمانون سے مقابلہ کرون اُنکے مقابلے کے لیے لشکر جمع کر رہا ہون اور اطراف و جوانب کے حاکمون کو مین نے اپنی شرکت کے لیے طلب کیا ہی مین نے ایک ملک پر اہل اسلام کے قبضہ کرلیا ہی اور آجکل مین خاورزمین ہون یہان اُن سب کا انتظار کر رہا ہون صرف اسقدر انتظار ہی کہ لشکر جمع ہولے تو مین لشکرکشی کرون لہذا بموجب میری درخواست کے مع اپنے لشکر کے کوچ کرکے آؤ اور میری شرکت کرو اور اہل اسلام کو قتل کرکے ثواب حاصل کرو اُنسے اپنے باپ کے خون کا عوض لو یہ نامہ تحریر کراکے ایک سانڈنی سوار کے ہمراہ مع اُس اسوار کے جو کہ قلعہ سیہ تاب پر مخمور کے ہمراہ گیا تھا نامہ دیگر روانہ کیا و دیگر سانڈنی سوار اور نامے لیکر اس تلاش مین روانہ ہوے کہ جو ملک اسلام آباد ہین اُنسے ہمکو کیا غرض ہان وہ ملک کہ جو زمرد پرست ہون خواہ لقا پرست ہون اُنکے حاکمون سے مطلب ہی باوجودیکہ اسقدر شمشیر زنی کرکے صاحبقران اول و ثانی نے تمام دنیا اسلام آباد کردی ہی مگر اُسپر بھی ابھی سیکڑون ملک ایسے ہین جو کہ لقا پرست و زمرد پرست ہین اور کافر ہین کہ اُنکا ذکر اب ہوگا سانڈنی سوار تو نامے لیکر اُدھر جاتے ہین

ورجہان جہان یہ نامے پہونچے اور وہ لوگ لشکر لیکر ارژنگ کی مدد کو چلے ہین اُنکا حال وقت پر تحریر ہوگا اب پہلے
حال ارژنگ کا قلمبند ہوتا ہی کہ یہ بعد روانہ کرنے نامون کے اور حکم دینے بھرتیے سپاہ کے دربار برخاست کر کے
اپنے مقام آرامگاہ پر آیا سخنگان کو طلب کیا وہ حاضر ہوا اُسنے آکر یہ حال دیکھا کہ ارژنگ پلنگ پر لیٹا ہوا ہی
آنکھون سے آنسو جاری ہین اور یہ شعر زبان پر ہین اشعار محبت مسبب محبت سبب + محبت سے ہوتے ہین کار عجب
محبت سے سب کچھ زمانے مین ہی + محبت ہی اس کارخانے مین ہی + محبت سے روتے گئے یار خون +
محبت سے ہو ہو گیا ہی جنون + محبت ہی کار رخ آب و گل + محبت ہی گرمی بازار دل + اور کبھی یہ شعر پڑھتا ہی
شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + اور کبھی یہ شعر پڑھتا ہی اشعار
خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو + یہ غذا ملتی ہی لیلیٰ ترے دیوانے کو + آہ کچھ تجکو خبر عاشق بیدل کی نہین
آیا ہی پیک اجل اب اُسے لیجانے کو + شہر مین اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی + کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو
اور گاہ یہ اشعار عاشقانہ ورد زبان کرتا ہی شعر مرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے + اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے ×
یہ حالت جو سخنگان نے ارژنگ کی دیکھی اُسکی مسہری کے برابر آکر بیٹھ گیا مگر حالت یہ پائی کہ اشکون کا تار
بندھا ہوا ہی آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین لب پر آہ ہی رنگ رخ زرد دل مین درد ہی عجب حالت تباہ ہی یہ حال دیکھکر
سخنگان نے کہا کہ کیون خداوند اس خاکسار کو کیون طلب فرمایا ہی کیا ضرورت ہی اسنے تو یہ کہا مگر ارژنگ نے
کچھ جواب نہین دیا خاموش پڑا ہوا آہ آہ کیا کیا کہ پھر سخنگان نے بعد تھوڑی دیر کے عرض کی کہ خداوند یہ خاکسار
حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی اب ارژنگ نے اُسکی طرف منھ کر کے کہا کہ کیا میری معشوقہ کے پاس سے کچھ پیغام لایا ہی
کہو اسکا مزاج تو اچھا ہی اُسنے کیا پیام دیا ہی کیا میری خبر دریافت کی ہی یا مجھکو طلب کیا ہی اگر طلب کیا ہی تو مین موجود
ہون چلتا ہون اور اگر خبر دریافت کی ہی تو یہ عرض کرنا کہ تیرے ہجر مین جان لبون پر ہی یہ حالت ہی کہ سوکھ کر کانٹا
ہو گیا ہون تیرا انتظار ہی ہجر مین تیرے زندگی ناگوار ہی موت کا یہ تیرا عاشق خواستگار ہی قسم ہی مجھکو تیرے سر نازک
کی کہ مین رہین تیرے فراق مین اختر شماری اور آہ وزاری مین بسر کرتا ہون رات کو جاگ کر سحر کرتا ہون سوائے
تیرے دیدار کے کوئی تمنا نہین ہی جب سے تیری تصویر دیکھی ہی دل کی یہ نوبت ہی کہ پریشان رہتا ہی سوائے تیرے
خیال کے دوسرا اُسکو کام نہین ہی مین تیرے عشق مین از خود فراموش ہون اور نہایت مدہوش کہ کچھ خیال نہین ہی ہر وقت
تیرا خیال ہی تیری جدائی کا ملال ہی ابتر میرا حال ہی جلد خبر لے مین بہت بیتاب ہون تیرے لیے بیقرار ہون تیرے
بھائی کو نامہ لکھا تھا اُسکا بھی ابھی تک کوئی جواب نہین آیا ہی اُسیکا انتظار ہی ورنہ اب تک تیرے کوچے مین پہونچکر
اپنی جان تیرے قدم پر نثار کرتا یا تجھکو حاصل کرتا صرف جواب کا منتظر ہون جواب آلے تو مین یہان سے روانہ
ہون یہ کہکر یہ شعر پڑھا شعر ای پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بہ بلبل دستان سرا بگو + اور یہ شعر زبان پر جاری
کیا شعر میرے قاصد تجھے خدا کی قسم + جلد ہو تو روانہ سوے صنم + پہلے تو اپنی چشم تر کرنا + پھر مرے حال کی
خبر کرنا + یہ شعر پڑھکر ارژنگ خاموش ہو رہا یہ حال جو سخنگان نے دیکھا کہا کہ ای خداوند ذرا اپنے حواس درست
فرمایئے اپنی حالت تباہ نہ فرمایئے ورنہ لوگ طعنہ زنی کرینگے کہ یہ کیسے خداوند ہین کہ ایک بندی کے عشق مین
جنسے صبر نہین ہو سکتا ہی اور اپنی حالت تباہ کرتے ہین یہ امر بالکل آپ کی شان کے خلاف ہی صبر کو کام فرمایئے
دلبر جبر فرمایئے ورنہ آئین بڑی خرابی ہی ہمتو خیر خواہ دولت ہین جو ہمکو عرض کرنا تھا عرض کیا ماننے نہ ماننے کا آپ کو
اختیار ہی آپ نے مجھکو کیون طلب کیا تھا مین ہون سخنگان کوئی آپ کی معشوقہ کے پاس سے نہین آیا ہی جس سے
آپ یہ پیغام کہ رہے ہین جب کوئی اُسکے پاس سے آئیگا تب اُس سے یہ کلام فرمایئے گا مجھکو کیون یاد کیا ہی کیا غرض
ہی یہ جو اُسنے کہا تو ارژنگ نے اُسکی طرف منھ کر کے کہا کہ کیا میرے نامے کا جواب آیا ہی وہان سے قاصد

جواب نامہ لیکر آتا ہی سختگان نے عرض کیا کہ خداوند یہ کیا آپ مجنونانہ کلام کرتے ہین مین رخصت ہوتا ہون بیکار مجھکو
آپ نے طلب کیا اگر مین جانتا کہ یہان جاکر اس عذاب مین مبتلا ہوجاؤنگا تو کبھی نہ آتا یہ کہکر قصد کیا کہ ارژنگ کے
اس تقریر سے حواس درست ہوئے اور وہ حالت جنون کی کم ہوئی کہنے لگا کہ ای سختگان مین کیا بیان کرون
جو اسوقت میرے قلب کی نوبت ہی اُسکی جدائی مین دل ازحد بیقرار ہی مثل مرغ بسمل کے سینہ مین تڑپ رہا ہی یہ اُسی
سبب سے مین نے کلام مجنونانہ کہے ہین مین نے تجھکو اس لیے طلب کیا ہی کہ کچھ تجھکو یاد ہی کہ نامے کو گئے ہوئے کتنے
دن ہوئے ہین اسکا کیا سبب ہی جو ابھی تک جواب لیکر نہین آیا سختگان نے عرض کیا کہ کے روز ہوئے ہین
کوئی تین دن ہوئے ہین ابھی وہ پہونچا بھی نہوگا یہ آپ کو کیا ہوا ہی کہ سب مالی و ملکی کاروبار سے ہاتھ اُٹھایا
اور عشق مین مبتلا ہوئے ہین یہ آپ کو زیبا نہین ہی یہ امر سوائے اہل اسلام کے اور کسی کو زیبا نہین ہی کہ وہ لوگ
اس قابل ہین اگر آپ صاف صاف مجھسے دریافت کرتے ہین تو صاف امر یہ ہی کہ وہ کبھی اس امر کو منظور ہی نکریگا
اور نہ وہ نازنین آپ کے قبضے مین آئیگی بلکہ یہ اسوقت کا قول ہمارا آپ یاد رکھین کسی نکسی اہل اسلام کی نظر ہوگی
کہ اگر دراصل یہ نازنین ایسی حسین ہی تو ضرور اُس سوداگر نے اُسکی کئی تصویرین کھینچی ہونگی جب وہ ممالک اسلام مین جائیگا
اور اُسکا گذر دربار مین اولاد صاحبقران کے ہوگا تو ضرور وہ یہ تصویر پیش کریگا کوئی نہ کوئی ضرور اولاد صاحبقران
سے یا اُنکے سردارون مین سے عاشق ہوگا اور لشکرکشی کرکے اُسپر قبضہ کریگا اور وہ نازنین بھی اُسکو پسند کریگی
یہ شرف اُنھین کو اُنکے خدا نے دیا ہی کہ جہان اُنکو عورت نے ہماری قوم کی دیکھا پس اُنکے اوپر فریفتہ ہوگئی سبب
یہ ہی کہ ہماری قوم کی عورتین خوبصورت ہین اور مرد بدصورت اور اُنکی قوم کے مرد بھی خوبصورت ہوتے ہین اور عورتین
بھی پس ہماری قوم کی عورتین اُنکی خوبصورتی پر گرتی ہین اور فریفتہ ہوتی ہین بدین سبب کہ مرد تو اس قوم کے بدصورت و
نامرد ہوتے ہین کہ عورت پر قبضہ کر ہی نہین سکتے ہین جرأت تو بالکل اس قوم مین ہی ہی نہین جہان اہل اسلام عورت
لوٹ لے گئے وہ اُنکا کچھ نہین کرسکتے ہین اور دوسرے یہ سبب ہوتا ہی کہ اس قوم کی عورتین آزادانہ مزاج رہتی ہین اُنکے
پردے ستر کا اس قوم مین خیال نہین ہی باغون مین راہون مین بلا پردے نکلتی ہین پس جبکہ عورت آزاد ہوئی تو اُسکو
کوئی نہین روک سکتا ہی جو اُسکا جی چاہے سو کرے اگر خبر ہوئی جبتک اُسکا تدارک کیا جائے اُسوقت تک
وہ اور طریقہ پیدا کرتی ہین آشنا کو طلب کرکے مقابلہ کرتی ہین اُسکو آمادہ کرتی ہین آخر کو وہ مقابلہ کرکے لیجاتا ہی
جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا بلکہ اکثر کتابون مین اور اخبارون مین اہل اسلام کے واقعات دیکھے ہونگے کہ وہ کیونکر
ہم لوگون کے قوم کی عورتون کو نکال لے گئے ہین کہ جسکی کوئی حد نہین اور کسقدر عورتین ہمارے قوم کی اہل اسلام
کے قبضہ مین ہین کوئی بھی اپنی قوم کے مرد کے ہمراہ نکلی ہی جو نکلتی ہی خداپرستون کے ہمراہ اور بڑے بڑے عالی
خاندان کی عورتین مثل پیغمبرزادیون و خدازادیون کے ہین اگر نام لونگا تو آپ خفا ہوگے مین آپ کے خوف کے
سبب سے نام نہین لے سکتا ہون پس اسی طور سے یہ بھی کسی کے ہمراہ نکل جائیگی باپ ماں بھائی سب ہاتھ
ملکر رہجائینگے یہ بھی حصہ خداپرستون کا ہی یہ تو بخوبی ثابت ہی کہ تمام عالم مین جسقدر حسین عورتین ہین اور جسقدر
بہادر ہین اور جسقدر دولت و حشمت ہو سب اہل اسلام کے لیے ہی کیونکہ اُنکا اقبال یاور ہی اور ستارۂ اوج اقبال
ترقی پر ہی اور دیگر اقوام کی قسمت خراب ہی اور اُنکے ادبار کا زمانہ ہی یہ اقبال کی بات نہین ہی کہ ملک پر قبضہ
تو ہوا مگر کچھ کر نہین سکتے ہین صرف ایک مقبرہ کھود دینے کا آپ نے قصد کیا تھا تو کسقدر بلوہ ہوا تھا اور آپ کے
ہمراہی جنسے بڑی امید تھی وہ ایسے خلاف ہوگئے تھے اُسی وقت اُنکے اقبال نے ایسی ترقی کی کہ آپ دوسری طرف
متوجہ ہوگئے اور مقبرہ بچ گیا اور یون بچا ضرور جب آپ قصد کھودنے کا کرتے اہل شہر فساد کرتے دو چار ہزار آدمی
کام آتے کچھ ادھر کے کچھ اہل شہر جب یہ نوبت ہوتی تو آپ ہی آپکو رحم آتا آپ رحم کھاکر موقوف کردیتے یہ تو مجھکو

یقین تھا کہ یہ مقبرہ کبھی نہین کھد سکتا ہو صرف وقتی جوش ہو کیونکہ یہ ایسے ویسے کا مقبرہ نہین ہو جو کھد جائے یہ اُس
مرد جری کا مقبرہ ہو کہ جو نور خالص کو نکال لیگیا اور خداوند لقا اُسکا ایک موے تن نہ کم سکے بھلا یہ کیونکر کھد سکتا ہو وہ ہی
ہوا کہ آپ تو عشق مین مبتلا ہو کر دیوانے ہوگئے اور مقبرہ بچ گیا یہ ادنیٰ اُنکا اقبال ہو پس میرے نزدیک
اس امر مین کوشش کرنا اور اپنے کامون سے منحرف ہو کر اُس نازنین کے عشق مین اپنی جان دینا جو اہل اسلام کا
حصہ ہو محض خلاف عقل ہو پس میری رائے یہ ہو کہ آپ اس خیال سے ہاتھ اُٹھائیے اور اہل اسلام سے مقابلہ پر
کمر کسیے یہ تو ضرور اُنکا حصہ ہو اور یہ بھی خیال کر لیجیے کہ برجیس نے صاف انکار کیا اور بلکہ کچھ سخت و سست آپکی
شان مین کہا بس ایسی حالت مین یہ خیال بیکار ہو ہرگز ہرگز اُس نازنین پر آپ کا قبضہ نہوگا وہ ضرور بالضرور اہل اسلام
کے تصرف مین جائیگی اور اُس سے کوئی ایسا جری پیدا ہوگا جو کہ سب اقوام کا جو جو مذہب اسلام کے خلاف ہین
دشمن جانی ہوگا کہ جسکی شمشیر زنی سے سیکڑون کفار قتل ہونگے مین یہ امر آپ کی خیر خواہی و کمال اندیشی کی راہ
سے کہتا ہون آیندہ آپ کو اختیار ہو اور مثلاً عرض کرتا ہون کہ آپ نے سنا ہوگا کہ بدیع الزمان پسر حمزہ کنجاب
کی خبر گوہر ملک کو کیونکر نکال لائے اول تو تمام ملک کوچک باختر اسلام آباد ہوا کنجاب مارا گیا گوہر ملک
پر بدیع الزمان کا قبضہ ہوا اُنکے تصرف مین آئی بلکہ وہ خود جا کر بدیع الزمان کو لگا کر اُسکے لشکر سے سنجان مین
لائی تھی باوجودیکہ جبرئیل قدرت کے ہمراہ منعقد ہو چکی تھی صرف ڈولا نکلنے کی دیر تھی اُس بدیع الزمان کا کسی نے
کیا کر لیا نہ کچھ پیغمبر صاحب کر سکے نہ جبرئیل قدرت سب اپنا منہ دیکھ کر رہ گئے اور خیال کرنے کی جگہ ہو کہ وہ سنجان
مین اکیلا تھا کسقدر جرأت کی تھی اور کیا کیا بہادری سے لڑا ہو میرے نزدیک آجتک جسقدر طلسم و خدایان و
ملک اہل اسلام کے قبضے مین آئے انھین عورتون کے سبب سے آئے کہ وہ انپر عاشق ہوئین اُنکو اپنے شہر ملک لے گئین
یا طلسم مین اُنھون نے وہان جا کر شمشیر زنی کی اور مقابلہ کر کے اُس ملک کو اسلام آباد کیا بس ہر ایکی بربادی
دولت و مذہب کا باعث اُسکی بیٹی یا بہن ہوئی خداوند لقا کی خدائی دونون نور خالص جلکیدہ قدرت نے یعنی ملکہ
گیتی افروز و ملکہ جہان افروز نے مٹائی اور وہ ہی باعث بربادی خدائی کی ہوئین نہ یہ اُنپر عاشق ہوتین نہ اُنکو
اپنے باغ مین جگہ دیتین نہ وہ لوگ روز خون و شبخون مارتے مگر امر انصاف و غور طلب یہ ہو کہ جرأت ہو تو ایسی
ہو کہ جو ستّر لاکھ کے لشکر پر بہ تن واحد شبخون مارنا یا روز خون مارنا انھین لوگون کا دل و جگر ہو اصل یہ ہو کہ دوسری
قوم کا تو کوئی نہین کر سکتا ہو سبب یہ ہو کہ یہ لوگ مرنے سے تو ڈرتے ہی نہین مرنے کو حیات اور حیات کو موت
تصور کرتے ہین بھلا جو مرنے سے نہ ڈرے اُس سے کون مقابلہ کر سکتا ہو بس مین آپ کے روبرو قسم کھا کر
کہتا ہون کہ برجیس کی بھی دولت و حشمت کی تباہی اسکی بہن کے سبب سے ہوگی یہ اسوقت کا کہنا میرا آپ یاد
رکھین اگر اسکے خلاف ہو تو میرا نام سنگان نہ رکھیے گا اور جو جو رکا حال و میرا حال فرمائیگا اور یہ یاد رکھیے کہ
آپ کے نامہ کا جواب صاف آئیگا مین مکرر سہ کرر عرض کرتا ہون اور بارہا عرض کر چکا ہون کہ آپ اس خیال سے
دست بردار ہون آیندہ آپ کو اختیار ہو میری جو عقل مین آیا وہ مین نے عرض کیا یہ تقریر سنکے ازرنگ
بہت برہم ہوا اور کہا کہ ہمنے سوال کچھ کیا تو نے اُسکے جواب مین ایک طول طویل داستان بیان کی جو ہمارے
خیال مین نہین آئی اور بیکار کی پریشانی حاصل ہوئی ہم یہ نہین دریافت کرتے ہین کہ یہ لوگ کیونکر تباہ ہوے جو تو نے
یہ قصہ بیان کیا نہ ہمنے یہ دریافت کیا تھا کہ اہل اسلام کا اقبال کیسا ہو جو تو نے اُنکے اقبال کی کیفیت بیان کی نہ
ہمنے تجکو اسواسطے طلب کیا ہو کہ تو آگے اور پیچھے کے مرے ہوے مردے اکھاڑے اور اُنکی کیفیت ہمسے بیان
کرے تجکو ہمارے امور خدائی مین کیا دخل ہو اُسوقت ہمارا جی چاہتا تھا کہ مقبرہ کھودین بعد اُسکے ہمنے دوسری
تقدیر کردی کہ نہین کھودا اس امر مین تیرا کیا دخل ہو تقدیر ہی تو ہو جو چاہا سو کردیا اب ہمنے یہ تقدیر کی کہ ہم اپنی

شادی کرین اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرین اور یہ جو تو نے کہا کہ یہ نازنین اہل اسلام کا حصہ ہے اور آپکے قبضہ مین کبھی نہ آئیگی اور اُسکی تو نے ایک دلیل فضول اور پرانے قصون سے مثال دی یہ محض تیرا خیال خام ہے جسپر ماہدولت فریفتہ ہون وہ دوسرے کے قبضہ مین جائے یہ ممکن نہین بلکہ غیر ممکن ہے ماہدولت جواب کے منتظر ہین اگر اُسنے ماہدولت کے پہلوان قدرت کے حوالے کردی تو ماہدولت نے اُسی مقام پر اُسکے ساتھ عقد کیا اور ساتھ عیش و عشرت کے بسر کی اور اپنے تصرف مین لایا اور اگر اُسکے خلاف اُسنے کیا تو ماہدولت فوراً لشکرکشی کر کے جائینگے اور مقابلہ کر کے اُسپر قبضہ حاصل کرینگے اہل اسلام کے فرشتون کو بھی اِسکی خبر نہوگی اور جب ماہدولت کے قبضے مین آگئی تو پھر کوئی اُسکو کیا پاسکتا ہے اُسکا کوئی ایک موے تن تک تو پا نہین سکتا اُسکا ملنا تو امر دشوار ہے اور یہ امر ہونا ضرور ہے مین تجکو دکھا دونگا اور میرے اسوقت کے کہنے کو یاد رکھنا کہ یہ نازنین میرا حصہ ہے اہل اسلام کا حصہ نہین ہے یہ جو تو نے کہا کہ خواجہ حسین سوداگر تصویر اُسکی لیجا کر کسی خدا پرست کو دیگا وہ عاشق ہو کر جائیگا اور اُسپر قبضہ کریگا اور وہ نازنین بھی اُسپر فریفتہ ہوگی تو اسکی تو تدبیر مین کل کرونگا خواجہ حسین کو دربار مین طلب کر کے اُس سے تصویر طلب کرونگا کہونگا کہ اگر تمھارے پاس کوئی اُس نازنین کی تصویر اور ہو تو ہمکو دو کہ وہ تصویر ہمارے پاس سے گم ہوگئی ہے اور جسقدر تصویرین تمھارے پاس اُسکی ہون یا اور نازنینون کی ہون سب ہمارے ہاتھ فروخت کرو ہم خرید کرینگے اگر اُسنے دیدین تو خیر اور اگر اُسکے پاس تصویرین ہوئین اور اُسنے نہ دین تو مین اُسپر ظلم و بدعت کرونگا اور جبر سے ہوگا اُس سے تصویرین لونگا جب اُسکے پاس وہ تصویر نہوگی تو وہ اہل اسلام کو کیا دیگا اور وہ کیونکر عاشق ہونگے جہان ماہدولت کا دل آئے اُس مقام پر کوئی دوسرا قبضہ کر سکتا ہے اور عاشق ہو سکتا ہے یہ امر محال ہے اور تصور نا تمام اور خیال خام ہے یہ سب تقدیر بیکار اُلٹی تھی مین یہ بھی تقدیر کئی ہزار برس پیشتر کر چکا ہون کہ یہ نازنین میرے قبضے مین آئے اور میری زوجہ بنے اور مین شوہر ہون یہ جو تقریر ارزنگ نے کی سخنگان قہقہہ لگا کر ہنسا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ این خیال است و محال است و جنون ٭ یہ آپکی تدبیرین سب بیکار ہین اور اُسوقت آپکو تقدیر گریز کرنا پڑیگی جیسے کہ ہمیشہ آپکے دادا صاحب تقدیر گریز کرتے رہے جب کوئی امر اُنکی تقدیر کے خلاف ہوا اُنھون نے فوراً تقدیر تبدیل کردی یہی انجام آپکا بھی ہونیوالا ہے جیسے کہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ پہلے تو یہ تقدیر کی کہ مقبرہ کھدے جب دباؤ پڑا تو یہ تقدیر کی کہ بعد شادی ماہدولت کے پھر اسلام سے مقابلہ کیا جاویگا یہ تو آپ کے خاندان کی بات ہے کہ پہلے تو ایک امر کرتے ہین اور کمر باندھکر مثل مردون کے اُسکے انجام دینے پر آمادہ ہوتے ہین جب دباؤ پڑتا ہے تو فوراً اُسکے خلاف کرتے ہین وہی اثر وہ اثر کیونکر جاتا رہے گستاخی معاف بہت تقدیر تقدیر کا نام زبان پر نہ جاری فرمایئے وہ لوگ بھی یہی کہتے کہتے دنیا سے گئے یہ امر آپکے یہان راس نہین ہے آگ لگے اِس تقدیر کو کہ جو کہ خراب کرے یہ جو سخنگان نے کہا اِسکا جواب ارزنگ نے یہ دیا کہ وہ لوگ کمزور تقدیر کرتے تھے اور مین ایسا بیوقوف نہین ہون کہ کمزور تقدیر کرون کہ مجکو تبدیل کرنا پڑے مین تو وہ تقدیر کرونگا کہ جو پتھرون سے نہ ٹوٹے تبدیل کرنا کیسا اِسپر سخنگان اور ہنسا اور دل مین کہا کہ یہ زمرد و لقا سے زیادہ بے عقل ہے اور یہ اُنسے زیادہ خراب ہوگا اسمین کچھ بھی جرأت نہین ہے بالکل نامرد ہے وہ لوگ تو سنتے ہین کہ ورغلانے سے آمادہ ہو جاتے تھے اور جرأت کرتے تھے اور جہانتک ممکن ہوتا تھا جو کہتے تھے اُسپر عمل کرتے تھے مگر یہ تو کچھ بھی نہین ہے اِسکو اپنی بات کا خیال تک نہین ہے افسوس کس نامرد اور بدی سے سامنا ہوا ہے اور نباہ کرنا پڑا ہے اگر مین یہ جانتا تو کبھی اِسکو نہ لشکر کا بادشاہ اسلم و دیلم سے کہکر کراتا یہ تو تخت پر بیٹھتے ہی اور ہو گیا بالکل نامرد ہو گیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ یہ اِس جرأت دلانے اور ورغلانے سے پھر آمادہ ہو جائیگا اور یقین ہے کہ سحر کو مقبرہ کھودنے کا حکم دے اور یہ کہے کہ جب مین اہل اسلام کی مہم سے فراغت کرونگا تو شادی کرونگا مگر یہ ایسے عشق مین مبہوت ہوگئے ہین اور شہوت پرستی پر کمر باندھی ہے اور خواہش نفس کے مطیع ہوئے ہین کہ کچھ بھی خیال نہین ہے مین یہ جانتا ہون کہ جبتک نیچا نہ دیکھینگے اوسوقت تک یہ غرور اِنکے دماغ سے نہ نکلیگا میرے نزدیک کوئی نہ کوئی اہل اسلام سے ضرور اِنکا یہ غرور نکالدیگا اُسوقت یہ ساری شہوت پرستی

اور مادۂ جنون رفو چکر ہو جائیگا اور یہ سب عشق بھول جائینگے اچھا مین کیا ہمکو جو نصیحت کرنا تھی کر دی مقام افسوس ہی
کہ ایک ملک کو فتح کر کے یہ غرور ہوا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہین ہی اگر یہ کہین مثل لقا کے ہوتے تو زمین پر پاؤن نہ رکھتے یہ اپنے
دل سے باتین کر کے کہا کہ ہان آپ فرمائین کہ آپ نے کسلیے مجکو طلب کیا ہی یہ تو قصہ ہوتا رہیگا جیسی پڑیگی وہ سہی جائیگی ہمکو
بھی دیکھنا ہی کہ ہمارا کہا ہوتا ہی یا آپکا اب مین اس امر مین کوئی تقریر نہ کرونگا سوا ہے ہان ہان کے کیونکہ آپکے مزاج کے
خلاف ہوتا ہی یہ جو سخنگان نے کہا تو ارزنگ نے کہا کہ مین نے اسلیے طلب کیا ہی کہ تم اسوقت جاکر اسلم و دیلم کو
میری طرف سے حکم دو کہ وہ فوج کی نگہداشت شروع کرین گو مین دربار مین حکم دے چکا ہون اور کیون سخنگان مین نے
یہ تدبیر خوب کی کہ جو ہر ایک اپنے اور اپنے باپ دادا کے ماننے والون کو نامہ لکھے خصوصًا مہران کو کہ جسکا باپ قلعہ
قمر بخش پہ ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوا ہی وہ ضرور جلا ہوا ہی فورًا نامے کے پہونچتے ہی ادھر کو روانہ ہوگا اس عرصے مین
میرا نامہ بر بھی واپس آئیگا اگر وہ موافق مرضی جواب لایا اور معشوقہ میری اسکے ہمراہ ہوئی تو مین بعد عقد پہلا جو کام کرونگا
تو وہ یہ ہوگا کہ اس مقبرے کو کھودونگا اسکے بعد اور کامون کی طرف رجوع ہونگا اور اہل اسلام پر لشکر کشی کرونگا اور اگر
میری مرضی کے خلاف جواب آیا تو مین پہلے اسپر لشکر کشی کرونگا اور اس مہم سے فراغت کر کے اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا
ابتو مین سب کامون سے اس کام کو مقدم تصور کرتا ہون کہ جسکے سبب سے میری جان پر بنی ہی اور ہر وقت مین اسی فکر
مین رہتا ہون کیونکہ مین اپنی معشوقہ تک پہونچون سخنگان نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت خوب ہم اب مین رخصت ہوتا ہون
اور اسلم و دیلم کو آپکے حکم سے آگاہ کرتا ہون یہ کہکر اور رخصت ہو کر چلا آیا یہان ارزنگ اسی حال مین مبتلا ہو
یہ اسیوقت اسلم و دیلم کے پاس آیا ان دونون نے اسکو تعظیم و تکریم کر کے بٹھایا اور کہا کہ ملک جی اسوقت کدھر آنا ہوا
کسلیے کفش خانے پر تشریف فرما ہوئے سخنگان نے منہ بناکر جواب دیا کہ ملک جی جائین جہنم مین جو لوگ ملک جی سمجھے
وہ تمھے ہمتو نام بدنام کرنے والے ہین ہم وہ لیاقت کب رکھتے ہین جو کوئی ہمکو ملک جی کہے عجب گدھے سے سابقہ پڑا ہی
جو کہ شہوت کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہی عشق و عاشقی کی سوجھی ہی یہ عشق و عاشقی خراب کریگی اور مفت مین تم بدنام ہوگے
میان ہم تمسے صاف صاف کہتے ہین کہ بس انکی خدائی کا خاتمہ ہوا افسوس اس امر کا ہی کہ کچھ ترقی نمو نے پائی کچھ عروج نہ
پکڑا کہ ایک مرتبہ بیٹھ گئے لبس انکے مقدر مین اسی قدر راحت تھی جو کہ انھون نے کی اور جو کچھ کہ یہ اب کرینگے وہ خواب و
خیال ہین اب تو انکی باتین اور قسم کی ہو گئی ہین وہ اپنی راے کے نزدیک کسی کی راے کو مقدم نہین جانتے ہین بڑی خرابی
کی بات ہی جو کوئی انکو سمجھائے تو وہ برہم ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تقدیر کر چکے ہین جو ہمنے تقدیر کیا ہی اسکے خلاف نہوگا
خیال تو کرو کہ ابھی کی آمدی و کج پیر شدی کا نقشہ ابھی کیا گیا تھا کہ عشق و عاشقی کی سمائی ہی انکا تو اب یہ قول ہی بوجب شعر
سودا ہوا ہی مرغ جنون کے شکار کا + پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا + اور ہم یہ کہتے ہین اور یہ شعر پڑھتے ہین شعر حسرت
پر اس مسافر بیکس کی روئیے + جو تھک گیا ہو بیٹھکے منزل کے سامنے + دیگر قسمت کی کم نصیبی سے ٹوٹی کمان کمند +
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا + میری نظر مین یہ حال اور یہ واقعہ پھر رہا ہی کہ دہان سے جواب صاف آیا یہ غصے مین آگر اور
جوش عشق سے مدہوش ہوکر اس طرف کو لشکر کشی کر کے گئے اور وہان تو کارخانہ ساحر کا ہی یہ وہان گئے اور سحر مین مبتلا
ہوکر اسکے مطیع ہوئے اور اگر اطاعت نہ کی تو مارے گئے ہم سب تباہ و خراب ہوئے اب یہ امید کرنا کہ یہ اکیلے اہل اسلام
سے مقابلہ کرین بالکل خلاف ہی اور یہ امید کرنا کہ انکو وہ نازنین ملے یہ بھی محال ہی بلکہ یہ مطیع ہونگے اسی امید مین اسکے
ہمراہ لشکر کشی کرینگے کہ شاید بعد الفراغ مہم اہل اسلام یہ نازنین قبضہ مین آئے اسکا انجام یہ ہوگا کہ کوئی خدا پرست اسکو
لیجائیگا اور اس ملک پر بھی اسکا قبضہ ہوگا یہ اور ہم جیسے مثل لقا و زمرد کے شہر شہر دیار بدیار مارے مارے پھرینگے
اور کہین پناہ نہ ملیگی یہ جو تقریر سخنگان نے کی تو اسلم و دیلم نے کہا کہ ملک جی صاف صاف کہو کہ کیا ہوا جو تم اسوقت
اسقدر ناراض ہو سخنگان نے کہا کہ ملک جی کیا اپنی ایسی تیسی بیان کرین میان اسوقت مجکو ارزنگ نے طلب کیا تھا

جب دربار سے اُٹھ گئے تھے جب مین گیا تو مین نے یہ حالت دیکھی اور تمام حالت جو کہ دیکھی تھی بیان کی اور جو تقریر اور
گفتگو ہوئی تھی سب کہہ سنائی اور کہا کہ یہ حالت مدہوشی تھی وہ بھی بیان کی یہ سنکے اسلم و دیلم نے کہا کہ یہ سبب ہی آپکے خفا
ہونے کا سخنگان نے کہا کہ خفا ہونے کی کیا بات ہی جب جی جلتا ہی تو یہی حالت ہوتی ہی اسلم نے کہا کہ یہ نہ معلوم ہوا
کہ آپکو طلب کسلیے کیا تھا سخنگان نے کہا کہ بیکار صرف ستانے کو تکلیف دینے کو اتنے سے اکر کے لیے کہ اسلم و
دیلم سے جاکر کہو کہ نگہداشت لشکر کی کرین اور بھرتی جاری کرین اتنے سے کام کے لیے طلب کیا تھا مگر اب مین تمسے کہے
دیتا ہون کہ زمانہ ادبار قریب آگیا ہی اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس نازنین پر یہ فریفتہ ہوئے ہین وہ نازنین انکے قبضے مین کبھی نہ
آئیگی بلکہ وہ حصہ اہل اسلام کا ہی ایسی عورتین تو انکے حصے کی ہوتی ہین یہ سنکے اسلم و دیلم نے کہا کہ عجب طور کا مزاج ہو گیا
ہی کہ سوائے اپنے وہ کسی کو موجود نہین جانتے ہین وہ اپنے خیال مین بڑا عقلمند اپنے کو تصور کرتے ہین میرے نزدیک
خاک بھی عقل نہین ہی اس مقبرے کے کھودنے کے بارے مین کسقدر ہمنے سمجھایا اور کوشش کی کہ ہمارے کہنے کو مان لین
اور نہ کھودین مگر نہ مانا جبکہ دیکھا اہل شہر مجمع کر کے آئے ہین اور فساد ہوگا تو ایک بہانہ تجویز کر کے اُسکے کھودنے سے
باز رہے خیر یہی ہماری مرضی تھی ہمکو اس سے کیا کام ہی کہ بسبب خوف کے انھون نے یہ کام موقوف کیا کہ در اصل یہی امر ہو لو
یہ کہنا تمہارا کہ اسکے اقبال کا ادبار آیا بہت ٹھیک ہی ضرور ہا سنے جو اب ہما ...... یہ اسکی خواہش ہین ضرور لشکر کشی کر کے
جائینگے وہان لشکر کثیر ہی جبکہ خواجہ حسین گیا تھا تو پینتیس ۳۵ لاکھ کا لشکر تھا اب تو اور کثرت ہو گئی ہوگی بس یہ اسکے مقابلے سے
یا تو گریز کرینگے یا گرفتار ہونگے یا قتل کیونکہ یہ ممکن نہین کہ اتنے بڑے لشکر سے یہ سر بر ہون یہ خیر ممکن ہی نہ انکے پاس
اسقدر لشکر ہی نہ ہوگا اگرچہ بھرتی بھی جاری کی جائے اور جسقدر انھون نے نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ بھی انکے شریک
ہون تو بھی تو اسکے پاس اتنا لشکر نہین ہو سکتا ہی اور پھر نئی بھرتی کی ہوئی سپاہ کیا مقابلہ کریگی ہمکو کیا ہم تو کل سے بھرتی
جاری کر دینگے ملک جی تمکو طلب کر کے کہنے کی کیا ضرورت تھی دربار مین تو حکم دے چلے تھے اور یہ کہنا تمہارا بہت درست
ہی کہ وہ نازنین کسی نہ کسی مرد خدا پرست کا حصہ ہی انکے تصرف مین آئیگی یہ ضرور ہی وہ لوگ بلا کے ہین ہمتو زمانہ سابق کے حالات
سنتے چلے آئے ہین جتنی وہ نازنین ہوئی اہل اسلام کے قبضے مین گئی پھر یہ کیون نہ جائیگی انکا اقبال ترقی پر ہی اُسکے
اقبال کی قسم کھانا چاہیے اُنکا سایہ جسپر پڑ جائے وہ بھی صاحب اقبال ہو جائے یہ سنکے سخنگان نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے
ہو اور میرے کلام کی تصدیق کرتے ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ نئی بھرتی کی سپاہ کیا مقابلہ کریگی اسکا جواب یہ دینگے کہ صرف
سپاہ دکھانے کو تو کافی ہی لڑیگی تو یہ فوج جو کہ برسون سے نمک کھا رہی ہی اور جو لوگ کہ اپنا لشکر لیکر آئینگے اور میرے
شریک ہونگے انکی سپاہ مقابلہ کریگی یہ سنکے اسلم نے کہا کہ یہ انکی عقل کی خوبیان ہین ضرور یہ انکا خیال ہی اور یہی خیال انکو
تباہ کریگا بس ہماری بات اسوقت کی یاد رکھو کہ جبکہ یہ فوج لڑیگی اور انکی سپاہ نے یہ دیکھا کہ یہ لشکر قلیل ہی اور جنگ مغلوبہ کی
اور جنگ مغلوبہ مین یہ نئی فوج بھی لڑیگی بس ایک حملے تک تو میدان جنگ مین قیام کرینگے اُدھر دوسرا حملہ ہوا بھاگ
کھڑے ہونگے پھر لاکھ کوئی انکو روکیگا وہ رکین گے جہان اُسکے پیر اُٹھے اُسکے عقب مین یہ سپاہ بھی جسپر انکو بڑا بھروسا ہی وہ
بھی بھاگیگی کوئی نمک کا پاس نہ کریگا اور نہ یہ خیال کریگا کہ ہمارا مالک تو ابھی میدان مین ثابت قدم کھڑا ہی اُسوقت ہر ایک
کی زبان پر یہ کلام ہوگا کہ آپ زندم جہان زندم اپنی جان ہی تو جہان ہی اگر زندہ رہین گے تو دوسری جگہ نوکری کر کے اپنی بسر
کرینگے بال بچون کی پرورش کرینگے اگر مر گئے تو کون ہمارے بچون کی خبر لیگا اور جب کہا جائیگا تو یہی جواب دینگے کہ انکی فوج
بہت تھی ہم اُنکے حملے کی تاب نہ لا سکے اور ہمتو ضرور مقابلہ کرتے مگر اُسوقت مین کہ جب تمام سپاہ مقابلہ کرتی نصف تو
میدان سے فرار کر گئی ہین کیا صرف نمک خوار تھے وہ کیا نوکر نہ تھے کیا ہمکو اپنی جانین گران تھین کہ ہم میدان سے نہ ہٹتے
یہان نوکری نہوگی تو ہم دوسرے مقام پر نوکری کرین گے یہ سنکے دیلم نے کہا کہ ہمکو اور آپکو کیا مثل مشہور ہی جو آگ
کھائیگا وہ انگارے ہگے گا اور آپ لوگون کا تو یہ نقشہ ہی کہ قاضی جی دبلے کیون ہو کہا شہر کے اندیشے سے میان ہمکو کیا جو جسپر پڑیگی

وہ اسکو اٹھائے گا ہم بھی بطور تماشہ مین کے ہمراہ ہین بقول شاعر شعر ما راچہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت ٭ قاضی شہر آمد و
کوتوال بدر رفت ٭ جب کوئی بلا نازل ہوئی اور ہم دیکھین گے کہ اس بلا مین ہم مبتلا ہوتے ہین ہم بھی اپنی عقب گذاری
کرینگے جب ہمسے کوئی شکایت کریگا تو ہم اسکا جواب دیدینگے کوئی ہماری زبان کو کوٹہین لیگئی ہی نہ ہم بے زبان ہین ہم بھی
جسوقت جیسا موقع دیکھین گے ویسا کرینگے ہر ایک اپنی نیکی بدی کو سمجھ سکتا ہی بس بیکار کی تقریر کرنے سے کیا حصول
یہ جو دیلم نے کہا اسلم وغیرہ خاموش ہورہے سخنگان نے کہا کہ اب مین جاتا ہون ابلاغ علم کیے جاتا ہون یہ کہکر اُٹھ
کھڑا ہوا اور طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا اسلم و دیلم نے اُسوقت بلا کے جارجی کو اُس سے کہا کہ تمام شہر خاور اور
اُسکے گرد و نواح مین ندا کردے کہ جسکو فوج مین نوکری کرنا ہو وہ در دولت پر حاضر ہو ہر قسم کے لوگ نوکر رکھے جائین گے
جو لائق سوارون کے ہونگے وہ سوارون مین جو لائق پیادون کے ہونگے وہ پیادون مین اسکے علاوہ اور لوگ درکار
ہین اور جن جن تاجرون کے پاس مرکب ہون وہ لیکر حاضر ہون کہ خداوند کی سرکار مین درکار ہین بس جارجی نے یہ کلمہ سنکے
اُسیوقت شہر مین آکے یہ ندا لگائی کہ ملک خداوند ارژنگ کا اور حکم خداوند کا جسکو سپاہ مین ملازمت کرنی ہو وہ در دولت
پر کل سے حاضر ہو اور جن تاجرون پاس مرکب ہون وہ بھی لیکر حاضر ہون قیمت معقول سے فروخت ہونگے اُسدن تو اُسنے
تمام شہر مین منادی کی اہل شہر نے جو سنا باہم کہا کہ کون کافر کی نوکری کرے اگر وہ اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کو کہے تو اُسوقت
کیا کرین بعض نے جو کہ زیادہ غرض مند تھے یہ خیال کیا کہ نوکری کر لو خوب مال کافر کھاؤ مزے اڑاؤ اگر کفار سے مقابلہ ہو تو
شرکت کرو اگر اہل اسلام سے مقابلہ ہو تو وقت مغلوبہ اُنکے شریک ہو کر کفار کو قتل کرو ہزارون نے ایسے ایسے خیال کرکے
قصد ملازمت کر لیا وہ دن وہ رات گذری بوقت سحر ارژنگ نے دربار کیا مگر رات بھر اُسکی یہ حالت رہی کہ سویا نہین
آہ وزاری مین بسر کی اختر شماری مین سحر کی تھی دربار مین آیا دربار جمع ہوا تخت پر بیٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی چوبدار جاکر خواجہ
حسین سوداگر کو بلا لائے کہ خداوند طلب کرتے ہین یہ سنکے ایک چوبدار طرف قیام گاہ خواجہ حسین کے گیا اُدھر
بوقت سحر ہزارون کیا بلکہ ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب اہل شہر از غریب تا امیر جوان جوان جنکے مزاج مین جرأت
تھی حاضر ہوئے اور درگہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کرو کہ کچھ لوگ برائے ملازمت حاضر ہین اُدھر سوداگر اپنے اپنے
مرکب لیکر حاضر ہوئے درگہ سالار نے جاکر عرض کیا یہ سنکے اسلم و دیلم اُسیوقت اپنے مقام سے اُٹھے اور بیرون دربار
آکر دیکھا کہ بڑا مجمع ہی اور سب جوان ہین انھون نے کہا کہ آپ لوگ برائے ملازمت تشریف لائے ہین سب نے کہا
کہ جی ہان خطا تو ہوئی ہی اگر آپکی مرضی ہو تو نوکر فرمائیے بس اسلم و دیلم نے جو دیکھا تو سب کو لائق ملازمت پایا بس اُسیوقت
بلاکر منشی فوج کو جو جس لائق تھا اسکا نام اُس عہدے پر قائم کیا اصل روز ایک ہزار سوار و پیادہ بھرتی ہوا علاوہ چاکر دستے
وغیرہ کے سب قریب دو لاکھ کے بھرتی ہوئے بعد اسکے جب نام لکھے جاچکے اسلم نے حکم دیا کہ کل سے آپ لوگون کو
قواعد تعلیم کی جائیگی اب آپ کل تشریف لائین یہ سنکے وہ لوگ رخصت ہو ہو کر اپنے مکانون کو گئے اب اسلم و دیلم
طرف تاجرون کے متوجہ ہوئے کہ جو کہ مرکب لیکر حاضر ہوئے تھے اُنسے کہا کہ آپ کے پاس کسقدر مرکب ہین ہر ایک
نے بتائے سب خرید کر لیے گئے انکو خزانۂ خداوندی سے قیمت دلوادی گئی ان کامون سے فراغت کرکے مرکبون کو اصطبل
کو روانہ کرکے یہ دونون دربار مین فہرست اسمائے تو ملازمین و فہرست خرید مرکب لاکر ارژنگ کے روبرو پیش کی
ارژنگ نے اُسکو دیکھکر اُسپر اپنے دستخط کیے وہ داخل دفتر ہوئین اِدھر اُس منادی نے ندا بیرون شہر جاکر دی دس کوس کی
بچکو سی دیہات و قریہ اور قصبے و موضع سے بہ خبر سنکے جنکو ضرورت ملازمت تھی وہ چلے کہ چلکر ملازمت کرین
کافر کا پیسہ کھانا حلال ہے بس اُسی روز سے بھرتی جاری ہوگئی اب اِدھر دربار کا حال سماعت فرمائیے
کہ وہ چوبدار جاکر خواجہ حسین کو طلب کر لایا کہ چلیے خداوند نے یاد فرمایا ہے یہ سنکے خواجہ حسین مع اپنے
عملے کے ہمراہ اُس چوبدار کے راہ طے کرکے داخل دربار ہوا اُسے کرسی بیٹھنے کو ملی وہ کرسی پر بیٹھا مجرا کرکے

جب وہ بیٹھ چکا تو ارزنگ نے اُس سے کہا کہ اے خواجہ وہ تصویر میرے پاس سے جاتی رہی اگر اور کوئی تصویر ہو تو مجکو دو اور اُسکی قیمت لو کیونکہ مین اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہون اور جسقدر کہ تصویرین تمھارے پاس نازنینون کی ہون میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو مین نے اسی غرض سے تمکو طلب کیا ہی خواجہ نے یہ سنکے عرض کیا کہ اے خداوند مین آپکی خدمت مین اُسی دن عرض کر چکا تھا کہ یہ تصویر مین نے طیار کی تھی اِس خیال سے کہ کسی کے ہاتھ فروخت کرونگا جبکہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو فوراً خیال آیا کہ یہ تصویر آپ کے لائق ہی اور آپ کے تصرف مین آسکے تو بہتر ہوگا بس مین نے حاضر خدمت کی اب کوئی تصویر میرے پاس نہ اُس نازنین کی ہی نہ اور کسی نازنین کی ہی ورنہ مین ضرور حاضر خدمت عالی کرتا ایک پرچہ کاغذ بھی نہ مین حضور سے پوشیدہ کرتا خیال کرنے کی جگہ ہی کہ اگر مین پوشیدہ کرتا تو وہ کیون حاضر خدمت کرتا میرے کس کام کی ہی مین پیر ہو گیا ہون اور کیا مجکو خبط ہی کہ ایک تصویر آپ کو دی اور یہ بھی مجھپر ظاہر ہو گیا ہی کہ آپ اس صاحب تصویر پر فریفتہ ہین اور پھر بھی تصویر دوسرے کے لیے رہنے دیتا یہ تو کبھی نہوتا یہ جو خواجہ نے کہا ارزنگ نے کہا کہ دیکھو خلاف نہ عرض کرنا خواجہ حسین نے جواب دیا کہ حضور مجھپر کوئی جبر نہین کرتے ہین قیمت عنایت فرماتے ہین مین کیون جھوٹ یا خلاف عرض کرنے لگا یہ جو خواجہ نے کہا بس سخنگان کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ بول اُٹھا کہ اے خواجہ حسین تم بالکل خلاف عرض کرتے ہو تمھارے پاس اِسوقت سیکڑون تصویرین نازنینون کی ہونگی اور اُس نازنین کی بھی تصویر ہوگی تمنے وہ تصویر ضرور کسی اہل اِسلام کے لیے رکھی ہی اور تم دروغگوئی کر رہے ہو بقول شاعر شاید یہ شعر تمنے نہین سُنا اور میرا تو اس شعر پر عمل ہی **شعر** اگر راست می خواہی از من شنو ✤ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ ✤ چونکہ تم مرد بزرگ ہو بدین سبب مجھے تمھارے قول کا اعتبار نہین ہی اگر کوئی نوجوان ہوتا اور وہ واقعی جھوٹ بھی کہتا تو مین یقین کر لیتا اگر تم سراسر راست ہی کہتے ہو مگر مجکو تمھارے کلام سے بوے صداقت نہین پائی جاتی ہی ضرور کوئی نہ کوئی ہیچ اس کلام مین ہی اور ضرور تمھارے پاس اُس نازنین کی تصویر ہی مین نہ مانونگا اگر تم لاکھ قسمین بھی کھاؤگے یہ جو سخنگان نے کہا خواجہ کو نہایت غصہ آیا چونکہ اُسنے اصلی بات کہی تھی اور جو سچ کہتا ہی اور وہ بات بھی سچی ہوتی ہی اور دوسرا اُسکو کسی مصلحت سے پوشیدہ کرتا ہی اور دروغگوئی کرکے یہ چاہتا ہی کہ مین اسکو ٹالدون اور اِسپر عمل کرتا ہی کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور دوسرا اُسکا پردہ فاش کرتا ہی اور اسکو کہتا ہی کہ تو دروغ کہتا ہی یہ بات یون نہین ہی بلکہ یون ہی تو اسکو پوشیدہ کرتا ہی اور در اصل وہ ہوتی ہی اُسی طور پر ہوتی ہی جسطور سے وہ کہتا ہی تو کہنے والے کو نہایت غصہ آتا ہی اور وہ خیال کرتا ہی کہ اسنے ہماری پردہ دری کی وہ اپنی صداقت کے لیے بہت برہم ہوتا ہی بس یہی امر یہان بھی ہوا کہ خواجہ حسین نے تو کسی مصلحت سے پوشیدہ کیا تھا کہ میرے پاس تصویر نہین ہی اس خیال سے کہ اس گیدی کے قابل تو یہ صاحب تصویر ہی نہین مگر ہان کسی اہل اِسلام کی اگر طبیعت آگئی تو یہ نازنین اُسکے قابل ہی اور اسی ذریعہ سے یہ اقلیم اسلام آباد ہو جائیگی اس خیال سے باقی تصویرین اپنے پاس رہنے دی تھین اور ایک خراب تصویر جو کہ جلدی مین طیار کی تھی اُسکو دی تھی اور اب جو اُسنے دریافت کیا تو اُسی خیال سے انکار کیا جب سخنگان نے یون کہا تو خواجہ کو نہایت غصہ آیا اور اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو بڑا مفسد ہی جیسا تو دروغگو ہی اُسی طور سے ہر ایک کو تصور کرتا ہی ارے کاذب تیرے تو آب و گل مین دروغگوئی شامل ہی تیرے باپ دادا ہمیشہ جھوٹ بولا کیے اور جوتیان کھایا کیے ہم لوگون کی شان مین یہ کلام ہین اسکا کبھی پاس نکرونگا کہ تو وزیر ہی اور مقرب بارگاہ ہی میرے جو منھ مین آئیگا وہ کہونگا اور جس سے تیری ساری شخصت ظاہر ہوگی اُسوقت اِس شعر کا مزا معلوم ہوگا کہ جو تو نے پڑھا اگر اب کچھ تو نے زبان سے کہا مین تجکو ضرور سر دربار ذلیل کرونگا مین تو یہ خیال کر چکا ہون کہ اب میری عمر تمام ہو چکی ہی کسی نکسی کے سر ہون اور یہ جان سے کہ مین اکیلا ہمین مرونگا بغیر ہزار بارہ سو کی جان جائے بدین سبب جب مین تیری حقیقت یہان ظاہر کرونگا تو روبرو اہل دربار کے ذلیل ہوگا تو تجکو غصہ آجائیگا جب تجکو غصہ آئیگا تو تو کلام سخت کریگا مین اسکا جواب یون نہین دونگا بلکہ زبان تیغ سے دونگا مجکو تو

تاجر و ضعیف تصور نہ کرنا مین مرد سپاہی بھی ہون اور تاجر بھی بس جب مین تلوار سے تجھکو جواب دونگا تیرے ملازم
بولین گے اُنکو میرے غلام روکین سگے اسی دربار مین تلوار چلنے لگے گی کشت و خون ہوگا اس سے کیا حاصل مین تیرے
پاس نہین آیا ہون مین خداوند کا طلب کیا ہوا آیا ہون اور مین تجھ سے کلام نہین کرتا ہون مین خداوند سے کلام کرتا
ہون جو اُنھون نے فرمایا مین سے اُسکا جواب زیادہ چاہے نہ چاہے مانین چاہے نہ مانین تجھکو کیا اور اگر کچھ فساد منظور ہو تو مین
موجود ہون بس مین سب وزارت ابھی ابھی نکالدونگا یہ جو خواجہ نے کہا سنجگان تو دم بخود ہوکر رہگیا گو کہ اُسکے ملازم
دربار مین موجود تھے مگر ایسا خوف زدہ ہوا کہ پھر جواب نہ دیا گویا اُسکی ساری جرأت نکل گئی مگر اورنگ نے خواجہ
سے کہا کہ آپ برہم نہون یہ اسی قابل ہو اور یون ہی ہر ایک کی بات مین بولکر ذلیل ہوتا ہے کیا کرے کہ اسکی عادت یہی ہوگئی
ہو کہ بغیر اس سے بولے رہا نہین جاتا ہو اور بولتا ہو تو ایسی بات جو ناگوار گذرے ہمکو آپ کے کہنے کا یقین آگیا ہو آپ
شوق سے رخصت ہون بس مین نے اسی امر کے لیے طلب کیا تھا کہ اگر تصویر ہو تو میرے ہاتھ فروخت کیجیے یہ سُنکے
خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھاتا ہون سر حضور کی کہ میرے پاس تصویر نہین ہو اگر ہوتی تو مین آپ کے قدمون پر نثار کرتا
یہ بھی کوئی چیز تھی مین تو حضور پر اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہون یہ کہکر خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور مجرا کرکے اور
رخصت ہوکر اپنے مقام کو روانہ ہوئے جب دربار سے باہر نکلے تو اُدھر سنجگان نے کہا کہ خداوند ضرور خواجہ کے
پاس تصویر ہی میرا یہ کہنا بہت ناگوار گذرا بھلا وہ کیون تصویر آپکے ہاتھ فروخت کرنے لگا اُسنے جسکے لیے رکھی ہو وہ
اُسکو دیگا کہ اُسکو عوض مین انعام کثیر ملے نہ معلوم اُسوقت کیا مصلحت تھی جو اُسنے وہ تصویر آپکے روبرو پیش کی مین
یقین کرتا ہون کہ وہ آپ پشیمان ہوتا ہوگا آپکو اُسکو قید کرنا تھا اورنگ نے کہا کہ تو بڑا مفسد ہی بیکار کو مین ایک بیگناہ
کو قید کرون اپنی عدالت مین فرق لاؤن لوگ مجکو نفرین کرین کہ سوداگر نے کیا کیا تھا جو اُسکو قید کیا کوئی مالی یا ملکی جھگڑا
تھا جو وہ بیچارہ مبتلاے قید ہوا جو کوئی سنیگا کہ ایک تصویر اُس سے طلب کی اُسنے انکار کیا کہ میرے پاس نہین ہو
اُسپر یہ تہمت رکھی کہ تو دروغ کہتا ہی یہ خطا قرار دیکر اُسکو قید کیا جو کبھی کسی نے نہین کیا تو مین ایسا بدنام ہونا نہین
چاہتا ہون فرض کردم کہ تمھارے خیال کے موافق وہ جھوٹ ہی بولا اور اُسنے تصویر پوشیدہ بھی کی تو مین کیا کرون
کسی کے مال پر اختیار نہین ہے گو مین حاکم وقت ہون مگر کسی شخص کا مال زبردستی نہین لے سکتا ہون اور
کسی پر جبر نہین کرسکتا ہون کہ ضرور میرے ہاتھ فروخت کرو اور نہ مین قید کرونگا مین اپنے کو ظالم مشہور
کراؤنگا مین اتنا ظلم کرکے اپنے عدل و انصاف مین فرق لاؤن اور نا انصاف مشہور ہون معلوم ہوا کہ تو یہی چاہتا ہی
کہ میرے اوپر مثل لقا و زمرد کے بھی الزام آئین جیسے تیرے باپ دادا نے ان لوگون کو تباہ و برباد کرایا اسی طور سے
تو مجکو خراب کرنا چاہتا ہی مین مثل اُسکے نادان و بیعقل نہین ہون سنجگان تیوریان بدل کر بولا کہ وہ جو مقبرہ آپ کھودنے
پر تیار ہوئے تھے وہ خلاف انصاف و عدل نہ تھا جسکے سبب سے آپ عہد شکن تمام زمانہ مین مشہور ہوئے ہین اور سب
آپکو پیمان شکن کہتے ہین اہل شہر تو اب بغیر اس لفظ کے یاد نہین کرتے ہین جبتک پیمان شکن نہین کہ لیتے ہین اور واقعی
خیال کرنے کا مقام ہو کہ صبح کو تو عہد و اقرار ہوا اور وقت سہ پہر اپنے اقرار سے پھر گئے اور جو جو شرائط عہد نامے مین
تھے اُنکے خوف کرنے لگے یہ ضرور امر انصاف تھا کہ ایک بیچارے کی قبر کو جو کہ مر گیا ہو کھدوانا اور اُسکے استخوان کے
پھینکنے کا مزبلہ پر حکم دینا عین عدالت و انصاف ہو اسی کا نام انصاف ہو سچ ہو جو اسلم و دیلم برسر فساد آمادہ ہوئے
تھے آپ اُنھین لوگون سے دبے ہوئے رہتے ہین اور مین تو آپکی بربادی کا خواستگار ہون یہ جو اُسنے کہا اورنگ
کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ یہ امر بھی تیری ذات سے ہوا اگر تو نہ ورغلاتا اور نہ اشتعالک دلاتا نہ مین اتنے بڑے ظلم پر آمادہ
ہوتا اور نہ پیمان شکن مشہور ہوتا یہ بھی تیری ذات سے ہوا خوب ہوا جو مین اُس امر سے باز رہا اور صرف اسقدر مشہور ہوا اب
معلوم ہوا کہ تو دوستی کے بدلے دشمنی کرتا ہی تجھ سے امید دوستی رکھنا نادانی ہو ہان سچے دوست میرے اسلم و دیلم

ہین تو سنو اس امر پر آمادہ کرکے اُنسے بھی دشمنی کرائی تھی خوب ہوا جو مجکو خیال آگیا اور آپس مین نفاق نہین ہوا معلوم
ہو گیا کہ تو اہل اسلام کا دشمن جانی ہی جیسے تیرے باپ دادا تھے وہ بھی اُنکے ہاتھ سے ذلیل ہوتے تھے تو بھی ذلیل
ہو گا دیکھ مین کہے دیتا ہون تو میرے کسی امر مین دخل نہ دیا کر جبتک مین تیری طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال نہ کیا
کرون ورنہ خراب ہوگا جیسا کہ تو اسوقت خواجہ حسین کے مقدمے مین سر دربار ذلیل ہوا ارے کم بخت غیرت
تو تجھ مین چھو نہین گئی ہی چلو بھر پانی مین ڈوب مرنے کی جگہ ہی کہ ایک تاجر سر دربار یون کہہ جائے اور تو دانت نکال کر
رہجائے انسان کو زیبا ہی کہ وہ بات نہ کرے کہ جسکا انجام پشیمانی ہو نہ موت مین ڈھیلا ڈالے نہ چھینٹ پڑے یہ کلام سنکے بختگان
کو بڑی غیرت آئی اور کہنے لگا کہ آپ کا جہانتک جی چاہے ذلیل فرما لیے مین نے تو ذلیل ہونے کا کام نہین کیا صرف
آپکے پاس سے اس تاجر کو جانے دیا ورنہ وہ ذلیل کرتا کہ تمام عمر یاد کرتا پھر کبھی کسی سے ایسی تقریر نہ کرتا اسلم
ہنسکر بولا ملک جی آپکی خفت میرے سر آنکھون پر ہان ضرور آپنے خداوند کے پاس سے اسکو چھوڑ دیا ورنہ اسکی اتنی
بھی طاقت تھی کہ وہ ایسی زبان لڑا سکتا یا کوئی کلمہ آپکے شان کے خلاف کہہ سکتا اور اُسنے کہا کیا صرف یہی کہا
نہ کہ تیرے باپ دادا جیسے دروغگو تھے ویسا تو بھی ہی تو وہ کوئی کاذب نہ تھے جو آپ برا مانتے اور اس کہنے سے کوئی
وہ دروغگو ہو نہین سکتے آپ کوئی خیال نہ کرین خداوند یون ہی فرماتے ہین یہ کہکر ارزنگ سے کہا کہ خداوند ملک جی
آپ کے بڑے خیرخواہ مآل اندیش ہین انکو اپنا دشمن نہ خیال فرمائین یہ جو امر عرض کرینگے خدمت خداوند مین وہ خلاف
نہ عرض کرینگے بڑے عقل کے آدمی ہین انھین کے جد امجد آپ کے جد امجد کی درگاہ کے شیطان تھے انکو لقب
شیطانی ملا تھا وہی تو آپ کے دادا کے خدائی کی بربادی کے باعث ہوئے نہ ہرمز و فرامرز کو لیکر آتے نہ خداوند
تباہ رہتے نہ یہ انجام ہوتا یہ جو اسلم نے کہا تو ارزنگ نے ہنسکر جواب دیا کہ کیا خوب تمنے تعریف کی ہی واہ واہ
یہ تعریف کی ہے کہ مذمت کی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطور سے وہ انکی خدائی کے منحرف ٹھہرے اسی طور سے
یہ میرے امور حکومت سے منحرف ہونگے یہ امر تو تم سچ کہتے ہو مین کوئی امر اسکی راے کے موافق نہ کرونگا جو چاہے
ہو کیونکہ مین نے خیال کر لیا کہ جو امر اسکی راے کے موافق کیا اُسمین سراسر نقصان نظر آیا جو میرے ذہن مین آئیگا
وہ کرونگا مین مثل اُنکے اسکو اپنی خدائی مین نہ دخیل کرونگا کہ خرابی ہو اور بربادی کی صورت ہو یہ سنکے بختگان جل گیا
اور کہنے لگا کہ آپکو خدائی کرنا نصیب بھی نہو گی کہ جو آپ خدائی کرین اسی امید مین آپکی عمر تمام ہو جائیگی بس یہ جو کچھ
حشم و ثروت ہی اسی مقام تک ہی ادھر لشکر کشی کرکے برجیس پر گئے اور اس سے مقابلہ ہوا اور ساری خدائی فراموش
ہو گئی مثل اپنے باپ و دادا کے جیسے وہ لوگ جسکو زبردست دیکھتے تھے اسکی اطاعت کر لیتے تھے جب وہ برباد
ہوتا تھا پھر اپنی بڑکی اُڑانے لگتے تھے تقدیر بگھارنے لگتے تھے وہی اپنے قدیم طریقے پر آجاتے تھے ما بدولت ما بدولت
کرکے بات کرنے لگتے تھے جب پھر کوئی سختی پڑی پھر کسی کا دامن تلاش کیا اور اُسکے غلام ہو گئے آپ لوگ تو ہمیشہ کے
اہل غرض ہین بس بین آپکی نوکری کر چکا مین جہان جاؤنگا لوگ میری قدر کرینگے دیلم نے کہا کہ ملک جی یہ ہم نے یہی
سنا گیا ہی ہم تو اسوقت مین تھین نہ تم تھے جو دیکھتے مگر سنا ہی کہ اسی طور سے خداوند سے اور تمھارے دادا
سے بھی دل لگی ہوتی تھی یہ کوئی بات بُرا ماننے کی نہین ہی اسی طور کی باتین ہوا کرتی تھین یہ بھی سنا گیا ہی یہ سنکے بختگان
نے کہا کہ کیا خوب کسی کو ذلیل کر ڈالا اور پھر کہا کہ اسی طور کے کلام ہوتے تھے مین باز آیا وہ وقت گیا وہ بات گئی انھون نے
گوارا کیا مین نہین گوارا کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین دربار کے برخاست ہونے کا وقت آیا ارزنگ
نے دربار برخاست کیا جب اپنی آرامگاہ کو جانے لگا تو بختگان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیگیا اور لیجا کر بہت اُسکی خاطر کی اور
اپنا لباس خاص اسکو دیا کہ وہ خوش ہو گیا اُسکے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اب یہان ہر روز دربار ہوتا ہی اور دو ہزار تین ہزار
سوار و پیدل ملازم ہوتے ہین ایک ماہ تک یہی طریقہ رہا اب جو شمار کیا تو تین لاکھ کا لشکر اور ہوا اب کل لشکر ارزنگ کے

پاس گیارہ لاکھ کا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ **ارزنگ** دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر در دولت
پر حاضر ہی باریابی چاہتا ہی **ارزنگ** نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے جا کر اُسکو بھیجدیا کہا کہ جاؤ طلب ہی وہ نامہ بر دربار مین
آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجالایا **ارزنگ** نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا **ارزنگ** نے ساقی کو اشارہ
کیا اُسنے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ جام لے کر پی گیا جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تب وہ پکارا کہ منم نامہ دار زنم
نامہ دار **ارزنگ** نے کہا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون پہلوان جہان **گرشاسپ** زمان باشندۂ بیشہ
نہنگان نہنگ آدمخوار کا اُنھون نے آپ کی خدمت مین یہ نامہ روانہ کیا ہی یہ سُنکے **ارزنگ** نے کہا کہ لاؤ
نامہ ہمکو دو ہم دیکھین کہ ہمارے دوست نے ہمکو کیا تحریر کیا ہی یہ سُنکے اُسنے نامہ پگڑی سے نکالکر روبرو **ارزنگ** کے
پیش کیا **ارزنگ** نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کرکے اُسکو پڑھنا شروع کیا سرنامے مین تعریف **لقا**
و زمرد تحریر تھی اُسکے بعد **ارزنگ** کی مدح و ثنا تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ مین ایک بندہ ہون خداوند **لقا و زمرد** کا اور
آپ کا غلام جان نثار ہون مجکو پرچۂ اخبار سے معلوم ہوا کہ آپ نے خروج فرمایا ہی اور خداوند زمرد اپنی خدائی آپکو دے گئے
ہین اور اب آپ اس خدائی پر قابض ہین لہذا یہ جو سنا گیا تو مجکو اشتیاق قدمبوسی پیدا ہوا بس مین مع دو لاکھ آپ کے
ماننے والون کے موجود ہون اگر آپکی مرضی ہو تو مین حاضر خدمت والا ہون پہلے مین نے نامہ شہر **خورشید نگار** کو روانہ
کیا تھا جب نامہ بر وہان پہونچا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے یہانسے مع لشکر برسر اہل اسلام لشکر کشی فرمائی ہی اس سے مجکو فکر ہوئی کہ
خداوند کس طرف تشریف لیگئے ہین اگر معلوم ہوتا تو مین اُنکے ہمراہ ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرتا کیونکہ انکے ہاتھ سے کئی
بزرگ میرے قتل ہوئے ہین اُنکے خون کا عوض لیتا اسی فکر مین تھا کہ پرچۂ اخبار جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے لشکر کشی
کرکے پہلے شہر خاور پر قبضہ کیا آجکل لشکر خداوند **خاور** مین ہی بس مین بہت خوش ہوا اور اُسوقت یہ عریضہ آپکی خدمت
مین روانہ کیا میری عرض یہ ہی کہ مین حاضر ہوتا ہون تا حاضر ہونے اس غلام کے خداوند کسی جانب کو تشریف نہ لیجائین زیادہ
حد ادب یہ جو نامہ **ارزنگ** نے سنا تو بہت خوش ہوا اُسکی پشت پر یہ تحریر کرادیا کہ ہمکو تمہارا نامہ پہونچا ہم اسکو سُنکے بہت
خوش ہوئے لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ بغور دیکھنے اس نامے کے تم کوچ کرکے ہمارے پاس مع لشکر کے آؤ ہم تمہارے
منتظر ہین کیونکہ اب ہمکو یہ منظور نہین ہی کہ ہم اہل اسلام کو مہلت دین اب اُنکو مہلت دینا سراسر نادانی ہی یہ لکھوا کر اُسکو
خلعت دے کر رخصت کیا اور کہا کہ بہت جلد اپنے مالک کے پاس جا اور یہ نامہ دیکر اُنسے زبانی کہنا کہ خداوند نے طلب
فرمایا ہی وہ نامہ بر نامہ لیکر اُسی وقت رخصت ہو کر طرف **بیشۂ نہنگان** کے روانہ ہوا قطع منازل و طی مراحل کرکے
اپنے بیشے مین پہونچا ناظرین کو معلوم ہو کہ راوی نے اس قصے کو یون بیان کیا ہی کہ **نہنگ آدمخوار** ایک پہلوان ہی
نسل سے **فستور** کشتی گیر کے جسکو **بدیع الزمان** نے کشتی لڑکر جبکہ **سنجان** پسر **حکیم قاروس** سے ہوئی تھی اور
حکیم بدیع نام تھا جبکہ یہ فستور منشور پر مہر کرانے کو آیا تھا کہ اگر کوئی پہلوان ہو تو مجھ سے کشتی لڑے ورنہ میرے منشور
پر مہر کردے بس **بدیع الزمان** نے کشتی لڑکر اُسکو چیر ڈالا تھا یہ اُسکی نسل سے ہی بلکہ اُسکا پوتا ہی ایک اُسکا لڑکا تھا
ساحرہ سے وہ ہمیشہ صحرا مین رہتا تھا اُس سے اور ایک ساحرہ سے آشنائی تھی یہ اُسی ساحرہ کے بطن سے ہی بڑا
قوی اور جوانمرد ہی تیرہ سو من کا گرز باندھتا ہی اور مردم خواری اُسکا شعار ہی جو کوئی مسافر اُس طرف سے نکل جاتا ہی یہ اُسکو
گرفتار کرکے قید کرتا ہی اور خوب اُسکو عمدہ عمدہ طعام لذیذ کھلا کر فربہ کرتا ہی اور جب وہ خوب فربہ ہو جاتا ہی تو اُسکو حلال کرکے
خوب عمدہ طور سے پکاتا ہی اُسکو بطور تبرک کھاتا ہی اُسکے ہمراہ دو لاکھ جوان ہین اُسکا قد چالیس گز کا ہی گینڈے پر سوار ہوتا ہی
بہت فربہ ہی یہ حالت اُسکے تن و توش کی ہی کہ لوگ اُسکو دیو کہتے ہین واقعی یہ امر ہی کہ بے سینگ کا دیو معلوم ہوتا ہی جری بھی ہی
مگر **لقا** پرست ہی آجتک یہ اپنے بیشہ سے نہین نکلا ہی کیسی کیسی اُسکو خبر پہونچی مگر اُسنے اپنا قدم بیشے سے نہین نکالا اب خود
بخود اُسکو خیال آیا تو پہلے اُسنے نامہ **خورشید نگار** مین **ارزنگ** کے پاس روانہ کیا تھا جب یہ معلوم ہوا تھا کہ **ارزنگ**

لشکر کشی کرکے اہل اسلام پر گیا ہے تو اسکو بھی فکر ہوئی تھی کہ تو بھی اپنے دادا کا عوض اینسے لے اور خداوند کے شریک
ہو کر انسے مقابلہ کر یہ سبب ہی اسکے نکلنے کا جیساکہ تحریر ہوا کہ نامہ آیا اور ارزنگ سنے وہ جواب تحریر کیا اب تحریر
ہوتا ہی کہ جب نامہ بر نے وہ نامہ جاکر اسکو دیا اُسنے جواب جو پڑھا تو بہت خوش ہوا اُسی وقت اسنے حکم دیا کہ کل ہمارا لشکر
تیار ہو ہم یہاں سے طرف خاور کے کوچ کرینگے تاکہ خدمت خداوند مین پہونچکر شرف قدمبوسی حاصل کرین اور زیارت
سے نور جمال خداوند کے اپنی آنکھوں کو روشن کرین یہ جو حکم دیا اسوقت سے اُسکے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا تمام
شب سامان سفر ہوا بوقت سحر نہنگ مردم خوار مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے روانہ ہوا وہ منزل بمنزل کرتا
ہوا قریب خاور پہونچا اپنے عیار مہتر سوس خنجر زن کو برائے خبر خدمت مین ارزنگ کے روانہ کیا یہ داخل شہر ہو کر
شہر کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا وہ وقت ہی کہ ارزنگ دربار مین بیٹھا ہوا ہی ذکر سلیم شیر صولت کا ہو رہا ہی
کہ وہ ابھی تک جواب نامہ لیکر نہین آیا یہان یہ جو در دولت پر پہونچا اسنے درگہ سالار سے کہا کہ لیاکر میری خبر کردو کہ ایک
عیار نہنگ مردم خوار پہلوان جہان کا در دولت پر حاضر ہی اور باریابی چاہتا ہی کچھ عرض کرنا ہے یہ سنکے درگہ سالار
دربار مین گیا اور جو عیار نے کہا تھا عرض کیا حکم ہوا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے آکر کہا کہ جاؤ یاد فرمایا ہی وہ اندر دربار
کے آیا قواعد شاہی بجالایا ارزنگ نے کہا کہ کیون کسلیے حاضر ہوئے ہو اُسنے عرض کیا کہ پہلوان جہان مع لشکر کے
قریب خاور پہونچے ہین مجکو برائے خبر روانہ کیا ہی آپکی خدمت مین یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ اے سنگان تم چند
سردارون کو لیکر جاؤ اور اُسکا استقبال کرکے لاؤ یہ سنکے سنگان اُسی وقت اُٹھا اور چند سردارون کو لیکر ہمراہ اُس
عیار کے چلا وہ عیار اپنے ہمراہ لیے ہوئے بیرون شہر آیا جب اُسکا لشکر قریب رہگیا تو اُسنے کہا آپ تشریف لائین
وہ سامنے صحرا کے لشکر اُترا ہوا ہی مین جاکر اپنے مالک کو خبر کردون کہ وزیر خداوند تشریف لاتے ہین سنگان نے کہا
بہتر وہ پیاسے شاطری مارتا ہوا اپنے لشکر مین پہونچا اور داخل خیمہ ہو کر نہنگ سے کہا کہ وزیر خداوند آپکے استقبال
کو بحکم خداوند تشریف لاتے ہین مین اُنکو راہ مین چھوڑکر آپکو خبر کرنے حاضر ہوا ہون یہ سنکے وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور خیمے
سے نکل کر طرف سنگان کے مع اپنے سردارون کے چلا تھوڑی دور راہ طے کی ہوگی کہ عیار نے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے
وہ سامنے وزیر صاحب آتے ہین اسنے دیکھا کہ ایک شخص جوان نگر خچر پر سوار رفیدہ بر سر گردو پیش اور چند سردار مرکبون
پر سوار ادھر کو چلے آتے ہین اُدھر جو سنگان کی نگاہ اسپر پڑی تو دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل کہ قد اُسکا نخل
شجر تناور کے ہاتھ پانون قوی سینہ تختہ آبنوس رنگ آبنوس سے بھی زیادہ سیاہ بڑے بڑے دانت سر پر خود رکھے
ہوئے چلا آتا ہی گرد اُسکے کئی سردار ہین جو مثل اُسکے ہین پس سنگان نظر اول مین پہچان گیا کہ یہی وہ پہلوان ہی دیکھا کہ
برابر اُسکے وہ عیار بھی ہی اسنے اپنے دل مین کہا کہ یہ کسی نہ کسی اہل اسلام کا شکار ہوگا کیونکہ اسکی پیشانی سے حرام زادہ
پنے کی علامت ظاہر ہی یہ کبھی نہ مسلمان ہوگا بس مارا جائیگا ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا چلا آتا ہی جب اُسکے قریب
پہونچا اُسنے دیکھا کہ وزیر خداوند قریب آگئے وہ فوراً گینڈے پر سے کود پڑا اُسکے کودنے سے جتنے سردار تھے سب
اپنے اپنے مرکبون سے اُتر پڑے یہ حرام زادہ اپنے دونون ہاتھ رومال سے باندھکر طرف سنگان کے یہ کہتا ہوا چلا
کہ آپ وزیر خداوند ہین میرا قصور خداوند سے معاف کرا دیجیے گا کہ مجکو آنے مین تاخیر ہوگئی سنگان نے کہا کہ معاذاللہ یہ اتنا
بڑا کافر ہو اور اتنا بڑا ارزنگ کا ماننے والا ہو کہ جسکی حد نہین ہی بس یہ بھی خچر پر سے اُترا اور اُسکی طرف چلا وہ مین دونون
بغلگیر ہوئے سنگان نے اُسکے ہاتھ کھولدیے اور کہا کہ خداوند بہت تمسے خوش ہین اسی سبب سے مجکو تمہارے لینے کو
روانہ کیا اگر ناراض ہوتے تو کیون مجکو روانہ کرتے یہ کہکر اُسکو گینڈے پر سوار کیا آپ اپنے خچر پر سوار ہوا اُسکے
ہمراہ اُسکے خیمے مین آیا اُسنے بڑے اعزاز سے لاکر مسند پر بٹھایا آپ روبرو بیٹھنے کا قصد کیا تھا کہ سنگان نے ہاتھ
پکڑکر اُسکو برابر اپنے بٹھالیا مزاج پرسی کی اُسنے بہت ادب سے جواب دیا کہ سنگان اُسکی اس تہذیب سے بہت خوش

ہوا بعد مزاج پرسی کے سخنگان نے کہا کہ اب آپ میرے ہمراہ دربار خداوندی مین تشریف لیچلیں کیونکہ خداوند کو آپکا
از حد اشتیاق ملاقات ہی وہ انتظار مین دربار مین تشریف فرما ہونگے اُسنے جواب دیا کہ میرا قصد تھا کہ مین آج آپکی یہان
دعوت کرتا کل بوقت سحر آپکے ہمراہ دربار خداوندی مین چلتا مگر آپ فرماتے ہین کہ خداوند کو انتظار ہوگا تو بندہ مجبور ہی
بندہ حاضر ہی تشریف لے چلیے تاخیر نہ فرمایئے کہین ایسا نہو کہ عتاب خداوندی نہ نازل ہو یہ سنکے سخنگان اُٹھا اُسکو
اپنے ہمراہ لیکر مع اپنے سردارون کے اور اُسکے افسرون کے طرف شہر کے چلا اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ زیر دیوار
شہر پناہ پڑاو کر دو گے اُسوقت سب خیمے وغیرہ اُکھڑنے لگے اُدھر یہ لوگ کو داخل شہر ہو کر دربار مین پہونچے جیسے نہنگ
نے ارزنگ کو دیکھا دوڑکر قدمون پر گرا ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے قدمون پر بوسے دیئے بہت کچھ عذر خواہی
کی ارزنگ اُسکو دیکھکر بہت حیران ہوا اور خیال کرنے لگا کہ ایسا کوئی سردار میرے دربار مین نہین ہی اہل دربار
اُسکو دیکھکر ششدر ہو کر رہگئے ارزنگ نے اُسکے لیے اپنے تخت کے برابر کرسی بچھوائی کہ یہ جگہ اُسکے لائق تھی
اور کہا کہ یہ مقام تمھارے لائق ہی وہ بڑے کبر و غرور سے کرسی پر بیٹھا تمام اہل دربار کو بنظر غور دیکھا سب کو اپنے
سے حقیر پایا سوائے اسلم و دیلم کے باوصفیکہ دربار مین بڑے بڑے پہلوان تھے مگر سب اُسکے روبرو مثل طفل کے
معلوم ہوتے تھے اسکے سردار اُس سے قوی تھے تمام سردار اسکے علی قدر مراتب بیٹھے تو دربار کا اور ہی رنگ ہو گیا یہان تو
نہنگ دربار مین آیا اُدھر اُسکے لشکر نے تمام خیمہ وغیرہ زیر دیوار شہر پناہ برپا کیے لشکر اُترا اُدھر دربار مین ارزنگ نے
حکم دیا کہ انکی دعوت کا سامان کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے مہمان ہین یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسکے قیام کرنے کے لیے
ایک محلے عمدہ مقرر ہوئی وہ اُسمین مع سردارون کے اُترا یہان سامان دعوت ہونے لگا انکو تو سامان دعوت مین
مصروف رکھا جاتا ہی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا

اب حال اُن فراریون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ شہر آفتاب نما سے بھاگے ہین کہ اُنپر کیا گذری اور وہ کیونکر ارزنگ کے پاس پہونچے اُسکے بعد اور حالات بیان ہونگے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکہ ہمراہیان سلیم شیر صولت ہمراہی سے سلیم کے کنارہ کر کے الگ کھڑے ہوئے تھے
اور تماشہ دیکھ رہے تھے جبکہ سلیم شیر صولت مع اپنے ہمراہیون کے روشنی جمال پر جلیس سے اُسکے چہرے پر نگاہ
کر کے سہم کر غش کھا کر گرا تو کچھ لوگ تو اُسکی یہ حالت دیکھکر بھاگے تھے اور کچھ باقی رہگئے تھے وہ اس خیال سے
کہ ہم اسکے بعد کی حالت کو دیکھین کہ کیا گذری جبکہ اُنکے روبرو سلیم مع اپنے ہمراہیون کے سہما ہوا غش سے اُٹھا اور
سجدہ کیا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی اور ہمراہ مریخ کے طرف قلعہ کے چلا گیا اور اہل شہر اپنے اپنے مقام کو اور لشکر مریخ طرف
چھاونی کے تو لوگ باقی ماندہ بھی وہان سے بھاگے یہ جو بھاگے تو بھی اُنسے کوئی مزاحم نہین ہوا پہلے اُنکا حال تحریر
ہوتا ہی کہ جو کہ قبل مین بھاگے تھے یہ جو بھاگے تو سیدھے منھ اُٹھائے ہوئے طرف پھاٹک شمالی کے چلے جدھر سے
اُترے ہوئے تھے گو کہ یہ جانب جنوب سے آئے تھے مگر اُس بدحواسی مین کچھ خیال نہ رہا اُسی طرف کو چلے گئے
اور بہت جلد راہ طے کر کے شہر سے نکل گئے اس خیال سے کہ کہین یہ بلا ہمپر بھی نازل نہو کہ ہم بھی اسی شہر مین رہجائین خداوند
کو کون اس حال کی خبر کریگا اس سبب سے یہ لوگ بھاگے اور شہر سے باہر آکر دو کوس پر ایک صحرا مین دم لیا اس
خیال سے کہ شاید وہ لوگ جو کہ ہمارے ساتھی ہین اس بلا سے محفوظ رہین اور چلے آئین تو ہمسے اس مقام پر اُنسے ملاقات تو ہوجائے
یہ خیال رہے کہ نام انھین کے پاس ہین اور یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ شہر آفتاب نما حد آخر اقلیم خورشید پر
واقع ہوا ہی اسکے بعد اس اقلیم کا تو کوئی شہر نہین ہی یون تو ہزارون شہر ہین بلکہ جب سے یہان خدائی کا چرچا ہوا ہی یہ شہر اور

کیا گیا ہی قبل مین اسقدر وسیع نہ تھا کہ جو اب حالت ہی لہذا اب تحریر ہوتا ہی یہ لوگ تو یہان ٹھہرے ہوئے ہین کہ وہ لوگ
جو چلے تو وہ بھی اسی جانب چلے مگر بہت تیز اس خیال سے کہ شاید سلیم دربار مین پہونچکر یا قلعہ مین پہنچکر خیال کرے
یا کوئی عرض کرے کہ اسقدر سوار انکی ہمراہی سے نکل گئے تو وہ یہ سمجھے کہ باہم ہو اور کسی کو براے گرفتاری روانہ کرے
تو بہتر ہوگا کہ جلدی یہان سے نکل چلو یہ لوگ بھی بہت جلد راہ کو طی کرکے بیرون شہر آئے اور اسی صحرا مین پہونچے وہان پہونچکر
اپنے ہم جلیسون سے ملے انھون نے حالت دریافت کی انھون نے جو کچھ حالت گذری تھی سب بیان کی وہ یہ سنکے کہنے
لگے کہ خوب خداوند نے ہمکو بچایا ورنہ مثل انکے ہم بھی اسی بلا مین مبتلا ہوتے اب ہمکو یقین ہو گیا کہ یہ ساحر ضرور ہی اب ہم یہ سب حالت
خداوندی کی خدمت مین جاکر عرض کرتے ہین آج تو یہان قیام کرینگے کل بوقت سحر یہان سے کوچ کرینگے انھون نے
کہا کہ اچھا وہ رات اسی صحرا مین بسر کی بوقت سحر وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئے یہ لوگ بہت تیزی سے راہ
طی کرتے جاتے ہین تین منزلین طی کی ہونگی کہ انکو ایک صحرا ملا بہت شاداب کوسون سبزہ لگا ہوا ہر مقام پر لالہ و نافرمان
کھلا ہوا موتیے موگرے کی خوشبو سے صحرا نہایت بسا ہوا طائران صحرائی درختون پر بیٹھے ہوئے چہچہے کر رہے ہین بلبلین چہک
رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین جابجا چشمے جاری ہین جانوران شکاری بکثرت ہین ایک کوہ بلند ہی از قلۂ کوہ تا پائین
گلہاے رنگا رنگ سے آراستہ ہے آبشار اسپر سے گر رہی ہی ہواے عیسی دم مسیح نفس چل رہی ہی خوشبو سے گلہاے
خودرو کے دماغ معطر ہوئے جاتے ہین یہ حالت اس صحرا کی دیکھکر باہم صلاح کی آج اسی صحرا مین قیام کرین کل
یہان سے کوچ کرینگے یہ راے سب کو پسند آئی یہ لوگ کئی روز کے بھوکے بھی تھے اس صحرا مین اشجار میوہ بکثرت
تھے ان سب نے میوہ توڑکر کھایا پانی اس چشمے سے پیا حواس درست ہوئے چونکہ ذرا شوقین مزاج تھے وہ براے
شکار چلے اور چند آہوؤن کا شکار کرکے لائے انکے کباب لگا کر سب نے ملکر کھائے دس دس پانچ پانچ باہم ہوکر صحرا
کی سیر کرنے لگے کوئی ادھر چلا گیا کوئی ادھر کوئی درۂ کوہ مین گیا جو جس مقام پر پہونچا اسنے اس مقام کو پر از لالہ و گل پایا
گویا وہ بہشت تھا صحرا نہ تھا یہ لوگ سیر کر رہے تھے کہ انکو دور پر ایک بارگاہ نظر آئی اسکا کلس مثل آفتاب کے چمک
رہا تھا یہ لوگ اس جانب کو چلے کہ جاکر دیکھین یہ کیا چیز چمک رہی ہی آیا کوئی پہاڑ ہی یا کوئی عمارت ہی کہ جسکا گنبد طلائی
ہی کہ وہ چمک رہا ہی یہی خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ جب بہت قریب پہونچے تو یہ دیکھا کہ ایک بارگاہ زرنگار
برپا ہی اسکے گرد و پیش اور بہت سے خیمے استادہ ہین ایک لشکر اترا ہوا ہی بازارین آراستہ ہین مگر یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی
بادشاہ براے شکار آیا ہی وہ جو چمک معلوم ہوتی تھی اس بارگاہ کے کلس کی تھی کیونکہ کلس اسکا طلائی تھا وہی دور
سے چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا یہ لوگ یہ حالت دیکھکر ادھر کو چلے اور اس لشکر مین داخل ہوئے دیکھا کہ وہ لشکر خوب آباد
ہی سب لوگ دلشاد ہین کوئی بادشاہ جلیل القدر کا لشکر ہی کہ وہ براے شکار اس صحرا مین آکر مقیم ہوا ہی جو نشان
لشکر مین ہین انکے پھریرون پر تعریف لقا و زمرد تحریر ہی یہ لوگ یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے کہ یہ لشکر کسی زمرد پرست کا
ہی اب تو یہ لشکر کی سیر کرنے لگے ادھر ادھر ٹہلنے لگے ابھی یہ سیر کر رہے تھے کہ ایک طرف سے کچھ مرکبون کے ٹاپون
کی صدا آئی سب لوگ ادھر کو دیکھنے لگے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک تاجدار مرکب تیز رفتار پر سوار گرد اسکے بہت سے سردار
ہر ایک شکار بند سے ہرن شکار کیا ہوا باندھے چلا آتا ہی داخل لشکر ہوکر وہ تاجدار اسی بارگاہ کے قریب آکر مرکب
پر سے اترا اسکے اترتے ہی وہ سب سردار بھی مرکبون پر سے اترے اور اسکے ہمراہ داخل بارگاہ ہوئے ملازم وہ شکار لیگئے
ان لوگون نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون بادشاہ ہی اور کیا نام ہی اور کس شہر کا بادشاہ اور کسقدر سپاہ و لشکر رکھتا ہی
اسنے کہا کہ یہ بادشاہ ہین ملک **فیروزیہ** کے **فیروز شاہ** انکا نام ہی لشکر انکے ہمراہ ہمہ وقت دو لاکھ کا رہتا ہی آج
کئی روز سے اپنے شہر سے براے شکار یہان تشریف لائے ہین انکے دو سپہ سالار ہین ایک کا نام **اکرام شیر پیکر**
اور دوسرے کا نام **احرام خوک پیشانی** ہی بڑے زبردست ہین انھون نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ خداوند لقا کی

مدد کو جائین مگر کچھ سوچکر خاموش ہو رہے اُسوقت اُنکے باپ صاحب تخت و تاج تھے یہ ولیعہد تھے جب وہ
مرگئے تو یہ صاحب حکومت ہوئے اُس حالت مین بھی یہ قصد کیا کہ خداوند لقا کی مدد کو جائین معلوم ہوا کہ خداوند
چولا بدلکر طرف آسمان کے چلے گئے اب اُنکے فرزند رشید خداوند ہوئے ہین اُنکا اسم مبارک زمرد ثانی ہے
یہ بھی خاموش ہو رہے کہ جبکہ خداوند نہین ہین تو ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم اُنکی مدد کرین جبکہ وہ ہمکو یاد نہین کرتے
ہین مگر یہ کیا کہ اُسدن سے خداوند زمرد کی بھی تعریف اپنے شہرین کرنے لگے اور اُنکے بھی صفت اپنے نشانون پر
تحریر کرائی اب یہ خبر پہونچی کہ وہ مسلمانون سے عاجز ہوکر تبدیل چولا کرکے آسمان پر چلے گئے اُنکے فرزند ارژنگ
اب اُس خدائی کے مالک ہوئے اُنکا قصد ہے کہ وہ خداپرستون سے مقابلہ کرین چنانچہ اُنھون نے ایک ملک
پر اہل اسلام کے قبضہ بھی کرلیا ہے اب اُنکا قصد اور طرف جانیکا ہے وہ لشکر جمع کر رہے ہین یہ سنکے ہمارے شہنشاہ
بھی ۳۰ لاکھ سپاہ کے اِس قصد سے اپنے شہر سے چلے تھے کہ خداوند کی شرکت کرین اپنے فرزند ارجمند
یاقوت شاہ کو اپنی طرف سے شہر کا حاکم کیا اور اپنے دونون سپہ سالارون کو ہمراہ لیکر چلے کہ اس صحرا مین
پہونچکر کچھ رائے پلٹ گئی فرمایا کہ کون جائے اسی صحرا مین قیام کرو یہان کی آب و ہوا بہت خوب ہے سیر اس
صحرا کی دل کو مرغوب ہے کچھ شغل صید و شکار مطلوب ہے کیونکہ یہ امر دل کو بہت محبوب ہے بس آج پندرہ یوم سے اس
صحرا مین فرد کش ہین ہر روز شکار کو تشریف لیجاتے ہین اور شکار کھیل کے بوقت دو پہر تشریف لاتے ہین ابھی ابھی یہ سواری
اُنھین کی آئی تھی وہ سپہ سالار ہمراہ نہ تھے ورنہ تم دیکھتے کہ قالب انسانی مین دیو سمائے ہین یہ سنکے وہ لوگ
خاموش ہو رہے کہ اُس لشکر کے چند سوارون نے اُنسے دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین چونکہ اُنکو معلوم ہو چکا تھا
کہ یہ لشکر لقا پرستون کا ہے اُنھون نے کہا کہ ہم ملازم ہین خداوند ارژنگ کے جو کہ آجکل خداوند ہین ہم اُنکے لشکر
کے سوار ہین یہ سنکر وہ سوار اُنکو لیکر اپنے افسر کے پاس آئے کہا کہ یہ خداوند کے لشکر کے سوار ہین اُنکو شہنشاہ
کی خدمت مین حاضر کرنا چاہیے وہ افسر یہ سنکے اُنکو ہمراہ لیکر دربار گاہ پر آیا یہان فیروز شاہ شکار پر سے آیا تھا سب
سردار جمع تھے دربار آراستہ تھا کہ وہ افسر اندر گیا اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور دست بستہ ہوکر یون عرض کرنیلگا
کہ یہ غلام ایک خبر خوش لایا ہے بادشاہ نے کہا کہ بیان کر دُسنے عرض کیا کہ چند سوار آپ کے لشکر مین اسوقت
کسی طور سے لشکر خداوند کے آگئے ہین آپ کے لشکر کے سوارون نے جو اُنکو غیر دیکھا تو اُنھون نے بیان کیا
کہ ہم لشکر خداوند کے سوار ہین وہ اُنکو لیکر میرے پاس آئے مین نے جو دریافت کیا تو وہی تقریر اُنھون نے
مجھسے بھی کی ہین اُنکو لے کر حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہون وہ بیرون بارگاہ کھڑے ہین یہ سنکے فوراً
فیروز شاہ نے کہا کہ اُنکو اندر بارگاہ کے طلب کرو اس افسر نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ لوگ جو کہ بیرون
بارگاہ کھڑے ہین اُنکو اندر بلا لو کہ تمکو شہنشاہ یاد فرماتے ہین اگر وہ آئین تو اُنکو اپنے ہمراہ لے آؤ وہ چوبدار
یہ سنکے بیرون بارگاہ آیا اور اُن سوارون سے کہا کہ چلو تمکو شہنشاہ طلب فرماتے ہین وہ سب کے سب
چوبدار کے ہمراہ ہوئے اور اندر بارگاہ کے آئے بارگاہ کو خوب رنگل و کرسی سے آراستہ پایا سرداروں سے
بارگاہ کو مملو دیکھا یہ سوار دیکھکر حیران ہوئے اور حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگے کہ وہ چوبدار اُنکو لیکر مجرا گاہ پر آیا
اور کہا کہ مجرا کرو وہ سامنے بادشاہ تشریف فرما ہین ان سب نے مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے اُسکے بعد
دست بستہ ہوکر سامنے کھڑے ہوئے فیروز شاہ نے خود اپنی زبان سے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ
کون ہو اُنھون نے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ حضور ہم خداوند کے لشکر کے سوار ہین یہ سنکے فیروز شاہ
نے کہا کہ تم ادھر کہان آنکلے کیونکہ برسون ہو گئے کہ کبھی کوئی لشکر خداوند کا آدمی ادھر نہین آیا آدمی کا
آنا تو درکنار غبار لشکر کبھی نہین آیا یہ میری خوبی قسمت ہے کہ آپ لوگ تشریف لائے ہین کہانتک آپ کا

شکریہ ادا کرون یہ تو فرمایئے کہ آپ کا آنا ادھر کیونکر ہوا کیا سبب ہوا یہ اُن لوگون سے آپ آپ کرکے
اس سبب سے کلام کرتا ہو کہ یہ جانتا ہو کہ یہ لشکر خداوندی کے لوگ ہین انکا اعزاز کرنا ضرور ہی پس
جب اسنے یون تقریر کی تو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپ کو اپنی سرگذشت سے آگاہ کرتے ہین یہ کہکر
از ابتدا تا انتہا تمام قصہ کہ سنایا اور کہا یہ سبب ہمارے اسطرف آنیکا ہوا یہ سنکر فیروزشاہ بہت حیران
ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہو اور اُنسے کہا کہ وہ جواب نامہ ذرا مین بھی دیکھون یہ تو آج نئی بات سننے مین آئی ہو
کہ کوئی خداوند آفتاب ہین اُنھون نے خدائی کا دعوی کیا ہو علاوہ خداوند کے بہرجبیں اُسکا
فرزند ہو اُسکو اُسنے اپنا نائب کیا ہو اور اُس خداوند آفتاب کی لڑکی ہو اُسکی درخواست خداوند نے
کی تھی اُسکی طلب مین نامہ تحریر کیا تھا نامہ بر پر تو یہ اُفتاد پڑی تم لوگ نامہ لیکر کہا گے جو جون زمانہ
گذرتا جاتا ہو وہ وہ نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے جاتے ہین یہ کیا اُسکو خبط ہوا ہو جو اُسنے خداوند
کی درخواست سے انکار کیا کیا اُسکی قضا آئی ہو اگر اُنکو غصہ آگیا اور دریاے قہر خداوندی جوش زن
ہوا تو ایک چشم زدن مین تمام ملک وغیرہ سب خاک سیاہ ہو جائیگا نہ اُسکا نشان ہوگا نہ خدائی کا پتہ ہوگا
اور وہ اپنے دل مین سوچا کیا ہو یہ بھی کوئی اُسکی خدائی ہو کہ بنی ہوئی خدائی ہو یہ تو کئی پشتون سے خدائی
ہوتی آئی ہو اُنکی خدائی سے کون انکار کرسکتا ہو معلوم ہوا کہ اُسکی قضا دامنگیر ہوئی ہو کہ اُسنے خداوند سے
فساد پر کمر باندھی ہو ذرا مین بھی تو نامہ دیکھون اُن سوارون نے کہا کہ وہ نامہ ہمارے پاس نہین ہی بلکہ
اور جو ہمارے ہمراہی ہین اُسکے پاس ہی یہ سنکر فیروزشاہ نے کہا کہ اُسکے پاس سے وہ نامہ لے آؤ ذرا ہم
دیکھین یہ سنکے اُنمین سے ایک سوار اجازت لیکر بیرون بارگاہ اور طرف اُس مقام کے چلا اور اُس مقام پر پہونچکر
تمام واقعہ اپنے ہمراہیون سے بیان کیا اور کہا کہ نامہ طلب کیا ہو وہ لوگ یہ سنکے کہنے لگے کہ چلو ہم بھی
چلتے ہین یہ کہکر وہ لوگ اُس سوار کے ہمراہ ہوے اور اُس لشکر کی طرف روانہ ہوے اور لشکر مین پہونچکر
بارگاہ کے قریب پہونچے اور وہ سوار اندر بارگاہ کے گیا اور عرض کیا کہ ای بادشاہ وہ لوگ حاضر
ہین جنکے پاس نامہ ہو یہ سنکے فیروزشاہ نے حکم دیا کہ اُنکو بلالو اُسنے چوبدار سے کہا کہ جو لوگ کہ باہر
بیرون بارگاہ کھڑے ہین اُنسے کہنا کہ تمکو شہنشاہ طلب کرتے ہین جسکے پاس نامہ ہو وہ میرے ہمراہ چلے
یہ سنکر چوبدار بیرون بارگاہ آیا اور اُسنے جو اُس سوار نے کہا تھا کہا چنانچہ وہ لوگ کہ جنکے پاس نامہ
تھا اُسکے ہمراہ ہوے اور مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا جب وہ مجرا
کر چکے اُنسے فیروزشاہ نے نامہ طلب کیا اُنھون نے نامہ فیروزشاہ کو دیا فیروزشاہ نے جو وہ نامہ پڑھا
اور اُسکا مضمون دیکھا نہایت غصہ آیا اور اُنسے کہا کہ کیا کرون کہ یہ جواب نامہ ہو ورنہ مین چاک کرڈالتا
خیر تم لوگ تو یہ جواب لیکر خدمت مین خداوند کی جاؤ مین اقلیم خورشید پہ کومع لشکر جاتا ہون اگر بن پڑتا ہی
تو مقابلہ کرکے خداوند کی معشوقہ حاصل کرکے لیکر حاضر خدمت ہوتا ہون یہ سنکے وہ کہنے لگے کہ آپ کے
ہمراہ لشکر کسقدر ہوگا اُسنے کہا میرے ہمراہ دو لاکھ سپاہی ہین ابھی ایک لاکھ کا لشکر شہر سے بہت جلد
طلب کرسکتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کچھ عرض نہین کرسکتے ہین اگر خلاف مزاج مبارک و طبع عالی
نہو تو عرض کرین اگر گستاخی ہماری معاف کیجائے بادشاہ نے کہا جو کچھ تمکو عرض کرنا ہو عرض کرو ہمارے
خلاف مزاج نہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور جسقدر لشکر لیکر جاینگے وہ اُس لشکر کے روبرو کوئی حقیقت نہین
رکھتا ہی یہ حالت ہو کہ جیسے آٹے مین نمک ایک حملہ مین یہ بھی تو نہ معلوم ہوگا کہ یہ لشکر کسکا تھا کیونکہ وہان
اب قریب چالیس پینتالیس لاکھ کے لشکر ہو اُسکی چھاؤنی اندرون شہر و بیرون شہر ہی اور روز بروز لشکر زیادہ ہوتا جاتا ہی

کوئی دن ایسا نہیں ہوتا ہی کہ دس ہزار یا بیس ہزار شریک نہوتے ہون پھر ایسی سپاہ کے روبرو تین لاکھ
کیا اصل رکھتے ہین جو واقعہ اصلی تھا ہمنے بیان کر دیا آیندہ حضور کو اختیار ہی یہ جو اُنھون نے کہا بادشاہ
نے کہا کہ یہ میرا لشکر ایک کرور سے مقابلہ کرنے کو موجود ہی اسقدر لشکر کی اسکے روبرو کیا حقیقت ہی
یہ جو بادشاہ نے کہا وہ سنکے خاموش ہو رہے کہا کہ اب ہم رخصت ہوتے ہین بادشاہ نے دریافت
کیا کہ تم کسقدر آدمی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ قریب آٹھ نو سو کے ہونگے بس اُسی وقت فیروزشاہ
نے ان سب کو خلعت دینے کا حکم دیا چونکہ بقصد شرکت ارژنگ اپنے شہر سے چلا تھا تو کل سامان اُسکے
ہمراہ تھا بس اُسی وقت اہلکارون نے خلعت سب کو دیے وہ خلعت لیکر اپنے مقام پر آئے بس اُدھر
اُسی وقت فیروزشاہ نے ایک سانڈنی سوار اپنے شہر کو پاس اپنے فرزند کے روانہ کیا کہ اُس سے
کہنا کہ بادشاہ نے تمکو دعا کہی ہی اور کہا ہی کہ ایک لاکھ سپاہ اور ہمارے پاس روانہ کرو مین فلان صحرا
مین لشکر کے انتظار مین قیام پذیر ہون سپاہ آئے تو مین یہان سے طرف اقلیم خورشیدیہ کے کوچ کرون
کیونکہ اُس اقلیم مین ایک نیا مذہب جاری ہوا ہی اور وہ لوگ بہت مغرور ہین اُنکے حاکم نے خداوند کے
نامہ کو چاک کیا اور جواب سخت لکھا لہذا مین چاہتا ہون کہ قبل پہونچنے خداوند کے مین جاکر اُس اقلیم کو
تاخت و تاراج کرون اور جب خداوند تشریف لائین تو بہت خوش ہون وقت ملاقات کے یہی تحفہ اُنکی
نذر کرون بس یہ پیام میرا دینا اور بتاکید کہنا اور اسی مضمون کا ایک نامہ لکھوا کر روانہ کیا وہ سانڈنی سوار
فوراً نامہ لیکر روانہ ہوا یہان فیروزشاہ انتظار لشکر مین اُسی مقام پر فروکش رہا جب وہ رات گذری
سحر ہوئی سواران مغرور بوقت سحر طرف خاور کے روانہ ہوے قطع راہ کرتے ہوے جاتے ہین کہ ایک
روز دور سے اک گرد بلند ہوتی ہوئی معلوم ہوئی اُس گرد سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا کوئی لشکر آتا ہی یہ لوگ
اُس کو دیکھکر ایک جانب کھڑے ہو گئے کہ وہ دامن گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوا اور اُس گرد سے وہ لشکر
ظاہر ہوا جو کہ ارژنگ نے طرف طلسم فیروزیہ کے بسپردگی طوفان کرگدن پیشانی روانہ کیا تھا اور وہ طلسم فیروزیہ
پر جاکر تہمتن جادو سے لڑا تھا اور صریح آفتاب علم کے ہاتھ سے شکست کھاکر بھاگا تھا اور پہلے تو طرف
خورشید نگار کے گیا راہ مین خبر ملی کہ خداوند لشکرکشی کرکے طرف نطاق کے روانہ ہوے تھے کہ راہ مین شہر
خاور ملا اُس مقام پر لشکر فروکش کیا مقابلہ ہوا بہرام خاوری سے اُسنے شکست کھائی خداوند کا قبضہ شہر خاور
پر ہوگیا ہی تو یہ لوگ خورشید نگار کو جاتے تھے یا اُدھر سے پلٹ پڑے اور طرف خاور کے روانہ ہوے قطع راہ
کرتے ہوے چلے آتے تھے کہ یہ بھی اُسی مقام پر پہونچے جس صحرا مین وہ سوار راہ طی کرتے ہوے چلے جاتے تھے
کہ وہ گرد نمودار ہوئی یہ گرد اُسی لشکر کی تھی جو کہ خاور کو جاتا تھا پاس ارژنگ کے بس جب ان سوارون نے دیکھا
کہ یہ تو لشکر ہمارا معلوم ہوتا ہی جو کہ طلسم فیروزیہ پر گیا تھا اور اُسکا افسر طوفان تھا راہ مین اسکی یہ کیا حالت ہوئی بالکل
تباہ ہی نہ کوئی افسر نہ اُسقدر سپاہ ہی یہ کیا ان پر آفت نازل ہوئی یہ جو حالت دیکھی کہ نہ خیمہ ہی نہ خرگاہ ہی لشکر بہت
تباہ ہی تو یہ لوگ بہت گھبرائے اُدھر اُن لوگون نے ان سب کو پہچانا تب تو اُس لشکر سے بہت سے سوار اُنکی طرف
چلے اور اُنکے نام لیکر پکارے اور کہا کہ تم لوگ یہان کہان سے آئے ہو لشکر خداوندی کہان ہی جو تم یون اس صحرا مین
پھر رہے ہو ہمنے تو سنا تھا کہ خداوند نے خاور پر قبضہ کر لیا ہی اور شہر خاور قبضے مین خداوند کے ہی یہ تو اُسکے خلاف
معلوم ہوتا ہی اُنمین سے چند سوار بڑھکر آئے اور کہا کہ تمسے کیا بیان کرین کہ جو واقعہ ہمپر گذرا تم بیان کرو کہ تمپر کیا گذرا
تم تو طوفان کرگدن پیشانی کے ہمراہ برائے فتح طلسمات گئے تھے اور ہمنے سنا تھا کہ تمہارا لشکر بمقابلہ لشکر
تہمتن خاوری فروکش ہی اور مقابلہ ہونے والا ہی یہ کیا ہوا کہ تم لوگ بصورت تباہ و بحالت خراب چلے آتے ہو اور یہ نوبت

ہم پہونچی اور تمہارے افسر صاحب کیا ہوے اُنھون نے کہا کہ ہم اپنی حالت بیان کرینگے مگر تم یہ کہو کہ خداوند تو اچھے ہین کیونکہ ہمارے دل بہت پریشان ہین یہ سنکے اُن سب نے کہا پریشان نہو خداوند بہت اچھے طور سے ہین یہ سنکے وہ لوگ بہت خوش ہوے کہا کہ آؤ ہمارے لشکر مین یہ کہکر اُنکو اپنے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے اُنھون نے اپنی سرگذشت بیان کی تمام روداد جنگ کی اُنھون نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ ہم اس سبب سے اس صحرا مین تباہ ہین یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ خوب ہوا کہ آپ لوگ ہمکو مل گئے لہذا اب ہم آپ ملکر خدمت مین خداوند کی چلینگے وہ رات اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر روانہ ہوے یہ لشکر کوئی قریب اسّی ہزار کے ہی چالیس ہزار اس جنگ مین کام آیا ہی یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے کہ انکا ذکر کیا جائیگا پہلے حال فیروزشاہ بیان ہوتا ہی اور اُس سانڈنی سوار کا جو کہ نامہ لیکر گیا ہی پس جب وہ سانڈنی سوار نامہ فیروزشاہ کا لیکر اُسکے لڑکے کے پاس پہونچا تو وہ دربار مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا دربار جمع تھا سب سردار حاضر تھے کہ اسنے مجرا کرکے نامہ دیا اُسنے وہ نامہ لیکر سر پہ رکھا نامہ پر بوسہ دیا اور اُسنے نامہ کو دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا وہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور سانڈنی سوار نے وہ نامہ دیکر جو زبانی بادشاہ نے کہا تھا عرض کیا وہ پیغام اور مضمون نامہ سنکے یاقوت شاہ نے فوراً حکم دیا کہ ایک لاکھ کا لشکر تیار ہو کر اور کوچ کر کے بابا جان کی خدمت مین جائے کیونکہ طلب فرمایا ہی یہ سنکے وہ جو سردار اُس دربار مین تھے عرض کرنے لگے کہ جن جن سردار کو حکم صادر ہو وہ جائین یاقوت شاہ نے کہا جو سردار معزز ہین وہ جائین پس اُسوقت جن جن کے نام لیے وہ وہ سردار رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر آئے سامان سفر کرنے لگے ادھر حکم چھاؤنی مین پہونچا کہ ایک لاکھ سوار و پیادے تیار رہین کل اُنکو خدمت مین بادشاہ کی جانا ہوگا یہ حکم سنکے لشکر مین بھی سامان سفر ہونے لگا اُسقدر دن اور وہ رات تو اسی سامان مین گذری دوسرے روز وہ سردار جو کہ منتخب کیے گئے تھے اُنکے ہمراہ کر کے یاقوت شاہ نے ایک لاکھ سوار و پیادے طرف اُس صحرا کے کہ جہان باپ فروکش تھا روانہ کیا اور سانڈنی سوار پیشا پیش لشکر جاتا تھا یہانتک کہ وہ لشکر اُس صحرا مین پہونچا اور اُس سانڈنی سوار نے بڑھکر فیروزشاہ کو خبر دی اُسنے چند سردارون سے کہا کہ لشکر کو لاکر اُتارو وہ گئے اور اُس لشکر کے افسرون سے ملے اُنکو لشکر مین لائے لشکر کو پڑاؤ پر اُتارا افسر ہمراہ اُنکے خدمت مین بادشاہ کی آئے مجرا بجا لائے قواعد شاہی ادا کیے اُنکو حکم بیٹھنے کا ہوا وہ علی قدر مرتبہ سلام کرکے بیٹھ گئے بادشاہ نے اپنے فرزند کی حالت دریافت کی اُنھون نے عرض کیا بہت اچھی طرح سے ہین آپ کو یاد کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ حکومت کس طور سے کرتے ہین عرض کیا کہ بہت عدل و انصاف کے ساتھ تمام اہل شہر و اہل دربار و اہل لشکر سب اُنسے بہت خوش ہین اور اُنکے حکم کو مثل آپ کے حکم کے مانتے ہین اور اُنکو مثل آپکے جانتے ہین یہ سنکے بادشاہ بہت خوش ہوا اُسی وقت حکم دیا کہ کل وقت سحر لشکر تیار رہو ہم یہان سے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرینگے یہ حکم فرما کے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمے مین سامان سفر کرنے لگے جب وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر تین لاکھ فوج سے فیروزشاہ نے طرف شہر آفتاب نما کے سفر کیا کہ انکا ذکر بھی آیندہ ہوگا

اب حال اُن سانڈنی سوارون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو نامہ لیکر گئے ہین اور اُس نامہ بر کا جو کہ قلعہ سیہ تاب کو نامہ لیکر گیا ہی اور اُن بادشاہون کا نامے دیکھکر روانہ ہونا مع سپاہ و لشکر کے خدمت مین ارژنگ کے اور راہ مین خبر پاکر خداوند طرف اقلیم خورشیدیہ کے بر سر جنگ آفتاب پرست گئے ہین اُدھر کو روانہ ہونا مع دیگر حالات متعلق داستان ساقی نامہ

ساغر مہتاب لا ساقی	قدح آفتاب لا ساقی	کیون نہ ہر دم کہون شراب شراب	زندگی ہو مری کباب شراب
غم کے خم مے کے کرتا ہون خالی	سرخ آنکھین ہین پیالے متوالی	نشہ گھٹتا نہین مرا برسون	پھولی رہتی ہی آنکھون مین سرسون

لب ساغر کو چومتے ہین ہم
زہد و تقوے سے کیا غرض کیا کام
تو نے سمجھا مجھے نمازی ہی
آسمان پر سیاہ بادل ہو
لطف دنیا مین جب ہی جینے کا
لا بیبان دخت رز کو دیکر دم
نشے مین ماجرا سناؤن پھر

مست ہو ہو کے جھومتے ہین ہم
دختر رز کو تاکتا ہون مدام
ارے توبہ یہ جعلسازی ہی
اور بغل مین سفید بوتل ہو
پھر مزا ہی شراب پینے کا
یار تجھکو ہمارے سر کی قسم
تجھکو قصہ نیا سناؤن پھر

مے کے دینے مین قیل و قال نکر
مائل زہد مین بھلا کب ہون
آج قبلہ سے گر گھٹا اُٹھے
کاگ بھی بیتال ہو اُسمین
اے مرے مہربان مرے ساقی
مے پہو نہین تو ہوش آجائے

پارسائی کا کچھ خیال نہ کر
مین شرابی ہون پارسا کب ہون
مے کے پینے کا کیا مزا اُٹھے
مے بھری لال لال ہو اُسمین
اے مرے رازدان مرے ساقی
پھر جوانی کا جوش آجائے

بیت نگارندۂ معنی خوش بیان * چنین کرد این داستان را بیان *

راویان خوش تقریر نے اس داستان کو یون تحریر کیا ہی کہ جبکہ نامہ بر **ارژنگ** کا راہ کو طی و ذکر کے قلعہ سیہ تاب کے قریب پہونچا اُسکو شام ہوگئی بیرون قلعہ اُترا کر رات بسر ہوئے تو داخل شہر ہون یہ داستان جلد اول مین یہان تک بیان ہو چکی ہی کہ **مہران کج گردن** بعد تبدیل لباس اپنے چچا کی رائے سے **شیران** نامے ایک لعراے شہر کو اپنی طرف سے حاکم کرکے مع تین لاکھ اسی ہزار فوج کے طرف قلعہ **قمر بخش** کے برائے مقابلہ اہل اسلام قلعہ سے نکلکر چلا تھا یہ بیان ہو چکا ہی اور **سرخپوش** اپنے شہر خابیہ کو چلا گیا اُسکے لڑکے کا نام ہی اُسکا حال تو پھر تحریر ہوگا مگر پہلے حال **مہران** قلعہ بند ہوتا ہی کہ یہ ایک صحرا مین قلعہ سے نکلکر فروکش ہوا تھا جس روز یہ شہر سے نکلا تھا اُسی دن یہ نامہ بر قریب پہونچا تھا چونکہ یہ شہر سے نکلکر کوئی دو کوس پر خیمہ زن ہوا تھا اُسکے خیمہ زن ہونیکا اُس مقام پر ایک سبب اور بھی تھا وہ یہ سبب تھا کہ ابھی اُسکا کل لشکر اُسکے ہمراہ نہین ہوا تھا یہ اُسکے انتظار مین اُس مقام پر اُترا تھا کہ وہ لشکر بھی آلے تو کوچ کرون یہ تو اس انتظار مین وہان اُترا ہی اور یہ نامہ بر دوسری راہ سے قریب قلعہ پہونچا چونکہ رات ہوگئی تھی یہ اُسی مقام پر ٹھہر گیا جب رات بسر ہوگئی تو صبح کو اسنے قصد داخل ہونے شہر کا کیا ابھی یہ داخل شہر نہین ہوا تھا کہ اسنے دیکھا کہ شہر کے اندر سے کچھ سپاہ چلی آتی ہی یہ اُس سپاہ کو دیکھکر ٹھہر گیا جب تمام لشکر نکلکر ایک طرف روانہ ہوا تو اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی کسی سے دریافت کرنا ضرور ہی بس اسنے اُن لوگون سے جو کہ عقب مین لشکر کے رہگئے تھے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان جاتا ہی اُنھون نے دیکھا کہ ایک سانڈنی سوار بطور نامہ دار کے ہی مگر **لقا پرست** ہی جو کہ علامت **لقا پرستی** کی ہم رکھتے ہین یہ بھی رکھتا ہی یہ دیکھکر کہا کہ اے بھائی کیا بیان کرین ہمپر ایک نئی آفت نازل ہوئی ہی کہ ایک تھوڑا عرصہ گذرا ہی کہ ایک پہلوان خداوند **ارژنگ** کا مع اسی ہزار فوج کے ادھر آیا کیونکہ وہ برائے مقابلہ اہل اسلام جاتا تھا اور ہمارے بادشاہ سے مدد کا خواستگار ہوا چونکہ بادشاہ **لقا پرست** تھے اُنھون نے اُنکی مدد کی یعنی اُنکے ہمراہ مع تین لاکھ سپاہ کے تشریف لیگئے چونکہ وہ خانہ کعبہ جو کہ معبدگاہ اہل اسلام کا ہی اُسپر لشکر کشی کرکے جاتے تھے بحکم خداوند **ارژنگ** راہ مین کوئی قلعہ ہی **قمر بخش** وہ ملا اُسکا حاکم مسلمان تھا اُنکو جو خبر معلوم ہوئی **مخمور** لاور ہمارے بادشاہ نے یہ قصد کیا کہ پہلے اس قلعہ کو فتح کرلین تو آگے روانہ ہون پہلے اسکو نامہ لکھا اُسنے جواب نامہ سخت دیا جنگ کی نوبت پہونچی اور مقابلہ ہوا پہلے تو سر میدان آکر مقابل ہوا جب اُسنے شکست کھائی تو قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیا اور اپنے مددگارون کو خبر کی جسدن ہمارا بادشاہ یورش کرکے قلعہ پر گیا اُسی روز اسکی کمک آگئی **مخمور** وغیرہ مع ہمارے بادشاہ کے کوئی شہریار ہی کہ وہ نبیرہ ہی **حمزہ** کا اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے لشکر نے شکست کھائی ہم تو اپنے مالک کی لاش لیکر ادھر چلے آئے اور سپاہ **ارژنگ** اپنے سردار کی لاش لیکر اپنے شہر کو واپس گئی جب ہمنے اپنے آقا زادے یعنی **مہران** کو آکر خبر کی تو پہلے اُنھون نے بہت رنج و غم کیا شہر بھر کو سیاہ پوشی کا حکم دیا اپنے چچا کو اپنے باپ کے قتل ہونے کا نامہ لکھا اور ترک حکومت کرکے بیٹھ رہے جب اُنکے چچا کو خبر ہوئی تو وہ اُسی وقت تھوڑا سا لشکر لیکر اپنے بھتیجے کے پاس آئے سمجھا بجھا کر ترک لباس کرایا اور پھر حکومت پر بٹھایا اب اُنکی

راے سے براے مقابلہ اہل اسلام قلعہ تھمن بخش کو مع تین لاکھ اسی ہزار فوج کے تشریف لے چلے ہین ہم انھین کے لشکر
کے لوگ ہین اور یہ جو لشکر ابھی شہر سے نکلکر گیا ہی یہ اُسی شہزادے کا لشکر ہی کیونکہ وہ کل شہر سے کوچ کرکے
دو کوس پر اُترا ہی یہ جو اُس سانڈنی سوار نے سُنا کہا خوب ہوا کہ مین اسوقت پر پہونچا ورنہ شہزادہ اگر کوچ کرکے
چلا جاتا تو بڑی خرابی ہوتی اُنھون نے کہا کہ تمکو کیا ضرورت ہی شہزادے سے سانڈنی سوار نے کہا کہ مین نامہ لیکر
آیا ہون خداوند ارژنگ کا اُنھون نے اُنکو طلب کیا ہی کہ وہ براے مقابلۂ اہل اسلام جاتے ہین یہ سُنکے وہ لوگ
کہنے لگے کہ اب تم شہر مین جاکر کیا کروگے ہمارے ہمراہ لشکر مین چلو اُسنے کہا مجھے اُنھین سے ملنا ہی بس سانڈنی سوار
بھی ہمراہ اُنکے لشکر مین آیا یہان جو آکر پہونچا دیکھا کہ بہت بڑا لشکر اُترا ہوا ہی سیکڑون خیمہ و بارگاہین استادہ ہین اور
یہ لشکر بھی آکر اُترا یہ سانڈنی سوار قریب بارگاہ پہونچا دیکھا درگہ سالار در بارگاہ پر بیٹھا ہوا ہی اسنے کہا کہ میری خبر کردو
کہ ایک نامہ بر پاس سے خداوند ارژنگ کے آیا ہی نامہ لایا ہی کچھ خداوند نے تحریر کیا ہی وہ درگہ سالار یہ سُنکے اندر
بارگاہ کے گیا عرض گاہ پر سے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر پاس سے خداوند ارژنگ کے آیا ہی نامہ لایا
ہی بار چاہتا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی مہران نے حکم فرمایا کہ اُسکو بارگاہ مین لے آؤ کیونکہ میرے نصیب
نے ترقی کی کہ خداوند نے خبر لی ورنہ ایک مدت ہوگئی نہ لقا نے خبر لی نہ زمرد شاہ نے مگر ہم اُنکی بندگی کیے گئے
نہین معلوم کیا ہوا کیا میرے ستارے نے گردش کی کہ خداوند ارژنگ کو میری طرف رغبت ہوئی اسی امید مین
والد بزرگوار رہے کہ خداوند لقا یاد فرمائین اُنھون نے نہ یاد کیا جب وہ چولا بدلکر آسمان پر چلے گئے اور اپنی
طرف سے اپنے فرزند مرد شاہ کو خدا کر گئے تو یہ خیال ہوا کہ اب یہ خبر لینگے مگر اُنکو بھی کچھ خیال نہ آیا آخر کو وہ بھی چلے
گئے اپنی خدائی اُنکو دے گئے اُنھون نے بھی ایک مدت تک خبر نہ لی مگر ہم ایسے اُنکے بندے ہین کہ اُنکے ایک
سردار نے آکے کہا کہ ہماری شرکت کرو والد بزرگوار نے ایسی شرکت کی کہ اُسکے ہمراہ جان دی یہان بھی شرکت
کی اور وہان بھی ساتھ نہ چھوڑا چلے گئے مرکے بھی ساتھ رہے ایسی شرکت کرے جیسے والد نے کی اب کیون خبر لی
ذرا دیکھنا چاہیے یہ تو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا یہ تقریر کر رہا تھا کہ درگہ سالار نے جاکے اُس سے کہا کہ جاؤ تمھاری
طلب ہی اندر بارگاہ کے وہ اپنی سانڈنی پر سے اُترکے اندر بارگاہ کے پردہ اُٹھاکر آیا مجرا گاہ سے مجرا ادا کیا
مہران نے مجرا لیکر اُسکو بیٹھنے کا حکم دیا وہ کرسی خالی پر بیٹھ گیا اُسنے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ ایک
جوان تاج سر پر رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن چہرے سے رعب شاہی و صولت جہان پناہی آشکار
ہی دوسرے یہ بات ہی کہ وہ ہم بادشاہ و ہم پہلوان ہی اور برابر تخت کے دنگل پر ایک پہلوان بیٹھا ہوا ہی بعدہ سپہ سالاری
کہ جسکا مثل و نظیر نہوگا مگر شرارت اُسکے چہرے سے آشکار ہی وہ بادشاہ اُس سے استمداد و استشارہ کرکے کلام کرتا ہی
اور بہت سے سردار ہین تمام بارگاہ سرداروں سے مملو ہی یہ اس دربار کو دیکھکر دنگ ہوگیا مہران نے کہا کہ ای
نامہ بر کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ خداوند ارژنگ کا نامہ لایا ہون مہران نے کہا لاؤ مین نامہ دیکھون نامہ بر
نے نامہ مہران کو دیا اُسنے نامہ لیکر سر پہ رکھا آنکھون سے نامے پر بوسہ دیا چوما اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ پڑھو
اسمین خداوند نے کیا تحریر کیا ہی بس دبیر نے نامہ لیکر اور لفافہ سے نکال کر پڑھنا شروع کیا جو کہ مضمون تحریر ہو چکا ہی
وہی مضمون تھا مہران مضمون نامہ سُنکے بہت خوش ہوا اور طرف اہل دربار کے متوجہ ہوکر کہا کہ اب خداوند کو خیال آیا ہی
اور مجھکو براے شرکت مقابلہ مسلمانان طلب فرمایا ہی جبکہ مین خود قصد کرکے شہر سے نکلا ہون خیر میرے فخر کی
جگہ ہی کہ خداوند کو خیال تو آیا ورنہ کب ایسا ہوا تھا اسی امید مین کون کون انتقال کر گیا کتنے بڑے افسوس
کا مقام ہی کہ اسوقت والد نامدار زندہ حیات ہوے ورنہ بہت خوش ہوتے کیونکہ ہمیشہ یہ امید رہی کہ مجھکو خداوند
طلب فرمائین اور مین اُنکی خدمت مین جاؤن خیر وہ تو انتقال کر گئے مین اُنکی امید کو بر لاتا ہون خداوند کی

خدمت مین جاؤنگا یہ کہکر حکم دیا کہ اس نامہ بر کو بڑی عزت سے اُتارو جگہ قیام کرنیکی دو کہ یہ نامہ بر خداوند کا ہی بس لوگون نے اُسی وقت اُسکو لیجا کر ایک خیمۂ معقول مین اُتارا ادھر مہران نے دربار برخاست کیا اور خاصہ نوش فرما کے چند معزز سردارون کو مثل اپنے سپہ سالار وغیرہ کے طلب کیا اور صحبت تخلیہ برپا کی شمع راے روشن کی کہ کیا کرنا چاہیے اس نامہ کا کیا جواب تحریر کرون آیا قلعہ قمر بخش پر برسر اہل اسلام جاؤن اور اُنسے اپنے باپ کے خون کا عوض لون یا خدمت خداوند مین جاؤن اُنکا شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون اس امر مین آپ لوگون کی کیا راے ہی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہماری تو یہ راے ہی کہ آپ قلعہ قمر بخش پر لشکر کشی کر کے تشریف لیجیے اور اُنسے بادشاہ کے خون کا عوض فرمایئے خداوند کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی اُنکا منشا بھی تو اسی امر کے لیے ہی اور آپ بھی تو تشریف لیے جاتے ہین آپ ادھر سے مقابلہ کرتے ہوے اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہوے تشریف لے چلین خداوند اُدھر سے آئین اہل اسلام کو گھیر کر قتل فرمائین جب دونون جانب سے اُنپر دباؤ پڑیگا تو خوب ہوگا ایسی حالت مین یقین ہی کہ اہل اسلام پریشان ہون اور عاجز ہو کر اطاعت قبول کرین یہ سنکے مہران نے طرف سپہ سالار کے دیکھا اور کہا کہ آپ کچھ نہ بولے اسکا کیا سبب ہی کیا آپ کی یہ راے نہین ہی جو ان لوگون کی راے ہی مین تو آپ کی راے کے موافق کاربند ہونگا یہ سنکے سپہ سالار نے اُن لوگون کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ آپ لوگ کیا نقص خیال کرتے ہین اس امر مین کہ بادشاہ پاس خداوند کے تشریف لیجائین جو منشا کہ آپ قلعہ قمر بخش کے اوپر جانے مین خیال کرتے ہین وہی امر تو اُنکے پاس جانے مین بھی حاصل ہوتا ہی یہی مرضی ہی کہ اہل اسلام سے مقابلہ ہو وہی امر تو اُس مقام پر بھی جانے سے حاصل ہوتا ہی اور بلکہ ایک امر یہ ہی کہ ایک بہت بڑا احسان خداوند پر ہوتا ہی کہ اُنکی مدد کرینگے اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونگے جو کہ برسہا برس سے امید ہی میری تو یہ راے ہی کہ اُدھر کا قصد معطل کیا جائے اور طرف خداوند کے کوچ کیا جائے مہران نے کہا کہ آپ نے میری مرضی کے موافق ارشاد کیا مین اس راے کو پسند کرتا ہون وہ لوگ جو کہ اُسوقت حاضر تھے اور وہ راے دی تھی جب یہ سپہ سالار نے کہا کہ کیا نقص خداوند کے پاس جانے مین آپ کے نزدیک ہی اُنھون نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ ہمکو خداوند کی شرکت منحوس معلوم ہوتی ہی کہ ہمارے بادشاہ نے شرکت اُنکے پہلوان کی کی قتل ہوے یہ سبب تھا جو ہمنے اُدھر جانے سے ممانعت کی مہران نے فرمایا کہ یہ کوئی دلیل قوی نہین ہی کہ جو اس امر کی مانع ہو میرے اُستاد کی راے بہت ٹھیک ہی کل مین ادھر کے جانے کو معطل کر کے خدمت خداوند مین روانہ ہونگا جب یہ راے قرار پا چکی تو سب کو مہران نے رخصت کیا اور خود بھی اپنے مقام پر آرام کیا جب تک کہ وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر اُس سانڈنی سوار کو ہمراہ لیکر تین لاکھ اسی ہزار لشکر کے طرف شہر خاور کے کوچ کیا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا جب وقت آئیگا اب اور نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہی ایک نامہ بر شہر سرخابیہ مین سرخوش جنگجو دن کے پاس پہونچا اور داخل شہر ہو کر در دولت پر جو پہونچا درگہ سالار سے اپنے آنے کی خبر کرائی داخل دربار ہوا اور قواعد شاہی بجا لا کر ارژنگ کا نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھکر اُسکی پشت پر تحریر کر دیا کہ مین حاضر ہوتا ہون اور نامہ بر کو خلعت وغیرہ دیکر رخصت کیا وہ اُدھر کو چلا اسنے تین چار روز کے عرصے مین سامان سفر درست کر کے ایک لاکھ پچاس ہزار لشکر سے طرف شہر خاور کے کوچ کیا اپنے فرزند سرخاب کو اُس شہر کا حاکم کیا کہ اسکا بھی ذکر وقت پر تحریر ہوگا دیگر نامہ بر کوئی تو شہر مضرابیہ مین مضارب شاہ کے پاس پہونچا کیونکہ وہ لقا پرست تھا اُسکو نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھ کے اور نامہ بر کو رخصت کر کے اور پچاس ہزار فوج سے طرف خاور کے روانہ ہوا کوئی نامہ بر شہر محرابیہ مین محراب شاہ کے پاس گیا اُسکو نامہ دیا وہ بھی ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر روانہ ہوا کوئی سانڈنی سوار تلاش کرتا ہوا شہر خنجر یہ مین خنجر شاہ کے پاس نامہ لیکر پہونچا اُسکو نامہ دیا وہ بھی نامہ دیکھکر اسی ہزار سپاہ سے طرف خاور کے روانہ ہوا ایک سانڈنی سوار شہر شمشاد مین شمشاد شاہ کے پاس گیا اُسکو نامہ دیا وہ بھی نامے کے مضمون سے واقف ہو کر اور ایک لاکھ دس ہزار فوج لیکر روانہ ہوا

ایک ساندنی سوار شہر زنگبار مین پہونچا اور نامہ احمر زنگی کو دیا وہ بھی نامے کے حال سے آگاہ ہو کر مع ایک لاکھ بیس ہزار زنگیوں کے طرف خاور کے چلا بس اسی قدر نامے ساندنی سوار لیکر چلے تھے اُن سب نے ملک کفار کے تلاش کرکے پہونچا دیے یہ خیال رہے کہ بادشاہ چلا ہی اُسکے ہمراہ پہلوان زبردست ہین کیونکہ اہل اسلام کے مقابلہ کو چلا ہی اور یہ لوگ اہل اسلام کی شمشیر زنی کی خبر سنے ہوے ہین مقام خیال کرنیکا ہی کہ اسقدر اہل اسلام نے شمشیر زنی کرکے اور کفار کشی کرکے دنیا کو پاک کیا مگر اُسپر بھی کفارون کے شہر پر شہر نکلتے چلے آتے ہین انشاء اللہ اس دفتر مین سب کا خاتمہ بھی ہی کوئی نہ باقی رہیگا اور یہ جسقدر بادشاہ ارژنگ کی مدد کو چلے ہین سب لقا پرست زمرد پرست ہین ابھی اور باقی ہین جنکا ذکر آیندہ ہوگا بس یہ بادشاہ مع لشکرون کے کوچ مقام کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ ہر ایک کا ذکر وقت پر ہوگا دیکھیے کس وقت پہونچتے ہین اور کس مقام پر ارژنگ کے شریک ہوتے ہین **شعر** ازین قصہ یکدم فراموش کن ۔ زجاے دگر داستان گوش کن

اب حال تحریر ہوتا ہی چترنگ بن زمرد کا جو کہ بطن سے ایک ساحرہ کے ہی اور اُسکی خدائی کا حال اس داستان مین بیان ہوگا اور اُسکا لشکر کشی کرکے طرف ارژنگ کے چلنا اور راہ مین خبر پاکر ارژنگ طرف اقلیم خورشیدیہ کے گیا ہی اسکا بھی اُسی طرف کو روانہ ہونا اور اُسکا راہ مین جو ملک کہ لقا پرستون کے تھے اُن سب کو اپنا شریک کرنا اور بڑے مجمع سے طرف اقلیم خورشیدیہ کے جانا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان شیرین گفتار نے اس داستان عجائب نگار کو یون زیب گوش سامعان ذی ہوش کیا ہی کہ جب زمرد ثانی ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے واصل جہنم ہوا تھا اور اُسکا لشکر تباہ ہوا تھا اُسی زمانے مین ایک ساحرہ اُسپر عاشق ہوئی تھی اور اُسنے اُس سے وصل حاصل کیا تھا اور ایک زمانے تک اُسکے ہمراہ رہی تھی یہ داستان **لعل نامہ** مین نہین تحریر ہوئی تھی اب لکھی جاتی ہی جبکہ لشکر تباہ ہوا تو وہ ساحرہ بھی ایک جانب کو تباہ ہو کر نکل گئی اُس ساحرہ کا نام جمبود جادو تھا کوئی ساحرہ زبردست نہ تھی یہ جو بھاگی تو بسبب خوف اہل اسلام کے اسنے اپنا مسکن کوہ و صحرا مقرر کیا یہ اپنی بسر درہ کوہ مین کرنے لگی اسنے سحر سے ایک باغ بنا لیا تھا اُسمین رہتی تھی چونکہ شہوت پرست بہت تھی اسنے یہ دستور اپنا کیا تھا کہ جو کوئی مسافر اُدھر سے برگشتہ بخت نکلا اسنے اُسے سحر سے اپنا عاشق بنایا اپنا کام نکالا پھر اُسکو اُسی مقام پر چھوڑ آئی اور اپنا سحر اُتار لیا وہ اپنی راہ کو روانہ ہوا یہ بیٹھی ہوئی اپنے باغ مین یہ کرشمہ کیا کرتی تھی اور اپنے باغ کو اسنے سحر سے نظر مردم سے پوشیدہ کر دیا تھا کوئی دیکھ نہین سکتا تھا ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اُسی صحرا کے قریب ایک ملک ہی کہ اُس ملک کا نام شہر نیر نگ ہی اور اُسکا حاکم شمداد شاہ کرکے مشہور ہی مرد جوان خوبصورت مگر زبردست ہی وہ جو شکار کھیلتا ہوا ادھر آنکلا اسکی جو نگاہ پڑی یہ اُسکو نیچہ بنکر اپنے باغ مین اُٹھا لائی چونکہ حاملہ بھی تھی زمانہ وضع حمل قریب تھا مگر اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہ آتی تھی رات دن اسی فکر مین رہتی تھی کہ کسی صورت سے کام نکلے جائے جاہے جوان ہو چاہے ضعیف اُسکو اپنے مطلب سے مطلب تھا شمداد شاہ کو جو اُٹھا لائی وہ بیہوش ہو گیا تھا اُسنے اُسکو مسہری پر لا کر لٹا دیا اور آپ سحر سے ایک حسین کی صورت بنکر تیار ہوئی اور اُسکے بالین پر آکر کھڑی ہوئی اور گلاب وغیرہ اُسکے منھ پر چھڑکا اُسکو ہوش آیا اُسنے جو آنکھ کھول کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک نازنین مہجبین بالین پر کھڑی ہی کہ جسکے نور رخسار سے تمام مکان روشن ہی اور مین ایک مسہری پر لیٹا ہون اور ایک مکان خوب آراستہ و پیراستہ ہی اسنے جو اُس نازنین کو دیکھا اُسکی محبت اسکے دل مین پیدا ہوئی اور یہ اُٹھ بیٹھا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھا لیا وہ تو اسکی بھوکی تھی

اور یہی اُسکا مطلب تھا مگر ناز و غمزے سے کہنے لگی یہ کون حرکت ہی آپ کی تو وہ مثل ہی مان نہ مان مین تیرا مہمان نہ مین آپ کو جانتی ہون نہ آپ مجھکو پہچانتے ہین اور آپ میرا ہاتھ پکڑے لیتے ہین مین کیونکر آپ کے برابر بیٹھ جاؤن یہ کوئی بات ہی کہ مین غیر مرد کے پہلو مین بیٹھون نہ معلوم کیا ہو کیا نہو مین مرد کے نام سے ڈرتی ہون کیونکہ سنا گیا ہی کہ یہ لوگ بڑے بیوفا اور بیمروت ہوتے ہین پھر ایسے لوگون سے ملنا کیا ضرور ہی بس لے بس اپنے اخلاص کو اپنے پاس رکھیے نہ معلوم کون مردا آپ کو یہان پہونچا گئی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اسوقت باغ مین نہ آتی آج تو یہ نئی بات ہوئی ہی کہ جو کبھی نہوئی تھی برسون سے مین اس باغ مین آتی ہون سیر کرتی ہون مگر اسکے گرد و نواح مین مرد کی صورت نظر نہ آئی تھی یہ سنکے شداد شاہ نے کہا کہ ای جان جہان گھبراؤ نہین مین انسان ہون کوئی بلا نہین ہون وہ کہنے لگی مین تو یہی خیال کرتی ہون کہ تم ضرور کوئی بلا ہو یا تو کوئی دیو ہو یا جن اسطرف آ نکلے ہو یہ باغ اچھا معلوم ہوا تھوڑی دیر کے لیے تھم گئے کہ مین آگئی تمنے اپنی صورت انسان کی بنالی ہی مارے خوف کے مری جاتی ہون اگر مین یہ جانتی کہ آج باغ مین بلا ہی تو مین کبھی نہ آتی لو اور سنو مجھکو مردارین بارہ دری مین اکیلا چھوڑ کر چلی گئین ایسی مستانیان ہوئی ہین کہ انکو مارے مستی کے کچھ خیال ہی نہین رہتا آج مکان پر جا کر امان جان سے کہکر کتنی جوتیان کھلواتی ہون ان کم بختون کو کسی امر کا خیال نہین ہی یہ کہکر جھوٹ موٹ دو چار نام لیکر پکارنے لگی اری سیوتی اری شبو اری چاندنی کدھر گئی اری نرگس دیکھ تو تجھکو اس دیدہ بازی کی امان جان سے کیسی سزا دلاتی ہون کہ تو عمر بھر یاد کرے گی تیری تو آنکھین نکلوا لونگی جیسے تو مجھکو تنہا چھوڑ کر دیدہ بازی کرنے کو چلی گئی ہی دیکھا کوئی ہو تو بولے یہ تو اسکا فقرہ ہی ادھر شداد شاہ بھی ڈرا کہ شاید کوئی آجائے یہ کون میرا ایسا دشمن تھا جو مجھکو اس مقام پر پہونچا گیا مین تو شکار کھیل رہا تھا کہ خود بخود مین بلند ہو گیا آنکھ بند ہو گئی تھی اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مقام پر پایا اور اس بلا مین مبتلا ہوا مین تو اسیر فریفتہ ہو گیا ہون یہ ایسی باتین کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی ملک کی شاہزادی ہی اور یہ باغ اسنے اپنی سیر کے لیے بنایا ہی کبھی کبھی اس باغ مین سیر کرنے کو آتی ہی آج بھی حسب معمول قدیم آئی ہی کہ مجھکو پایا کیونکہ ایک نئی بات دیکھی بدین خیال یہ میرے سرھانے کھڑی ہو گئی اسکی خواصین مصاحبین سیر باغ کر رہی ہونگی کہ جنکو یہ پکار رہی ہی اب دیکھیے آبرو کیونکر بچتی ہی کوئی بہت بڑا دشمن تھا کہ جسنے یہ حرکت کی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر وہ پکار کر چپ ہو رہی شداد اس خیال مین غرق مسہری پر بیٹھا ہی جب کوئی نہ آیا اور دیر ہو گئی تو ایک مرتبہ پھر جرأت کر کے شداد نے اُسکا ہاتھ پکڑا وہ نخرے کرنے لگی ابتو شداد سمجھا کہ یہ صرف اسکے نخرے ہین اسنے خود اُن سب سے کہدیا ہوگا کہ مین یون پکارونگی تم نہ آنا یہ صرف اسکی باتین ہین یہ بڑی مکارہ معلوم ہوتی ہی یہ خیال کرکے بس یہ کہکر کہ ای جان جہان تم یہ خوف نہ کرو کہ مین کوئی دیو ہون یا جن مثل تمھارے انسان ہون مین خود اپنے معاملہ مین حیران ہون کہ مین کیونکر اس باغ مین آیا اور یہ کون مقام ہی اور یہ کسکا باغ ہی مین تو شکار کھیل رہا تھا کہ ایک پنجہ میری کمر مین پڑا اور مجھکو لیکر ہواے آسمان ہوا مین شدت ہوا سے بیہوش ہو گیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مقام پر پایا تمکو بالین پر دیکھا تمکو قسم ہی زہرہ ثانی کی بیان کرو کہ یہ کیا مقام ہی ورنہ مین اسی حیرت مین مر جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ ای ملکہ عالم مین تجھپر فدا میری پہلو مین بیٹھ جا میری روح کو چین ملے اور قلب کو سرور ہو مین تو تیرے روے زیبا پر فریفتہ ہو گیا ہون مین تیرے اوپر جان و دل سے عاشق ہون عاشق کشی نکر میری مراد دلی بر لا آئین تجھکو اپنے گلے سے لگا لون لب نازک کے بوسے لون عارض رنگین کے بوسے لون سیب ذقن کو چوسون زلف عنبرین کی خوشبو سونگھون یہ جو تقریر اُسنے کی وہ قحبہ سمجھی کہ کام بن گیا مراد بر آئی کہنے لگی یہ کیا تقریر کرتے ہو تم مجھکو بڑے بیباک و چالاک معلوم ہوتے ہو مجھے تمسے خوف معلوم ہوتا ہی تم مجھکو فقرہ دیتے ہو ضرور کوئی نہ کوئی بلا ہو یہ کہکر ہاتھ اپنا چھڑا کر قصد بھاگنے کا کیا شداد نے دوڑ کر پکڑ لیا اور بیخوف و خطر گلے سے لگا لیا اور چاہت بوسے لینے لگا ایسا خود رفتہ تھا کہ بوے بد بھی اُسکے دماغ مین نہ آئی اُدھر اُدھر ہاتھ دوڑانے لگا جیسے کوئی کچھ تلاش کرتا ہی وہ یہ حالت دیکھکر تڑپنے لگی اپنے کو بچانے لگی اور جھوٹ موٹ چلانے لگی کہنے لگی کہ دیکھو

کوئی آنہ جائے دیکھو میری کلائی تڑی جاتی ہے مین کس بلا مین مبتلا ہوگئی ارے مردوے تیری تو وہ شکل ہوئی کہ جان
نہ پہچان بڑی خالہ سلام ارے تونے تو ہاتھ پکڑتے پہونچا پکڑا آپ بڑی خوشی مین آئے یہ کب سنتا ہی سمجھ گیا کہ یہ سب
باتین ہین اُٹھاکر مسہری پر لایا وہ دہان ہان ہان کرتی رہی اسنے نہ دیکھا آؤ نہ تاؤ اپنے کام مین مصروف ہوا وہ
حرافہ اسکے دکھانے کو کوسنے وگالیان دیتی رہی اسنے فراغت کرلی مگر یہ سمجھا تھا کہ ناکتخدا ہے وہان دوسرا سامان نظر آیا
اُسکو حاملہ پایا گو اُسنے اپنی صورت سحر سے نوجوان بنائی تھی مگر حمل کو نہ پوشیدہ کرسکی مجبور تھی جب وہ فراغت کرچکا اُسکے
دماغ کی گرمی کم ہوئی جب منہ کالا ہوچکا تو یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ زمرد شاہی تجھکو غارت کرین جیسے اسوقت مجھکو تکلیف دی ہے
ارے موئے یہ تجھکو کیا سوجھی تھی کوئی بھی ایسی حرکت کرتا ہے میری عجب حالت ہوگئی نہ معلوم وہ کون سی گھڑی تھی جو مین
گھر سے چلی تھی یہ کہکر اُٹھی مگر ایسی صورت بنی ہوئی تھی کہ یہ ممکن تھا کہ شداد اس سے پرہیز کرتا پھر اُسکو یہ کہکر گلے سے لگایا
کہ جانی کیون پریشان ہوتی ہو ایسا ہی ہوتا ہے ارے مین تیرے اوپر مرتا ہون اب تو اسکی گرمی دماغ کی کم ہوگئی تھی اب جو
یہ بقصد بوسہ اُسکے منہ کے پاس منہ لیگیا ایسی بوے بد آئی کہ اسکا دماغ پریشان ہوگیا دور ہٹ گیا اور خاموش ہورہا
وہ بھی یہ حالت اُسکی دیکھکر خاموش ہورہی گو سمجھ گئی مگر کچھ بولی نہین کہ بعد تھوڑی دیر کے پھر اسنے قصد کیا کہ بوسہ لون لیکن
نہ مرتا ہی تھا یہ نوبت ہوئی کہ بیتاب ہوگیا اور گلے سے لگایا پھر قصد بوسہ لینے کا کیا کہ وہی بوے بد آئی اب تو یہ دور ہوکر
بیٹھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی ارے یہ کیا ہا تو وہ گرما گرمی یا یہ بے تکی پہلے تو کس شدت سے پیش آئے
کہ مین منع کرتی رہی چلاتی رہی ایک نہ سنی یا یہ کہ ہر مرتبہ قصد کرتے ہو اور ہٹ جاتے ہو یہ جو اسنے کہا شداد
کے ہوش جاتے رہے اول تو اُسی وقت سے یہ حیران تھا کہ مین نے کچھ خیال کیا تھا یہان کچھ پیش آیا یہ تو حاملہ نکلی
وہ صرف اُسکی مکاری تھی یا یہ اب اس طور سے باتین کرتی ہے اور یہ کیا سبب تھا کہ پہلے کیون نہ بوے بد آئی جواب
آتی ہے یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ ضرور کوئی نہ کوئی آئین اسرار ہے یہ واقعی خالی از اسرار نہین ہے ذرا اس امر کو دریافت کرنا
ضرور ہے یہ سوچکر اُسکی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ مین کیا کرون مین لاکھ لاکھ تمہارے پاس بیٹھنے کا قصد کرتا ہون مگر تمہارے
منہ سے ایسی بوے بد آتی ہے کہ دماغ اُسکی برداشت نہین لاسکتا ہے یہی سبب ہے مین تم سے الگ ہوگیا ہون اور پہلی
مرتبہ یہ بات نہ تھی سچ بتاؤ یہ کیا سبب ہے وہ قہقہہ لگاکر ہنسی اور کہنے لگی تمہاری تو وہ مثل ہے کہ گڑ کھاؤن گلگلون سے
پرہیز پہلے تو جو کرنا تھا کرچکے اور اب یہ باتین کرتے ہو شداد نے کہا ملکہ مین سچ کہتا ہون اُسنے کہا کہ مین کب کہتی ہون
کہ تم جھوٹ کہتے ہو شداد نے کہا تم مجھکو یہ بات بتاؤ کہ یہ کیا امر ہے اُسنے کہا کہ تم یہ قسم کھاؤ کہ جو تم کہو گی مین اس سے
منحرف نہونگا تمہارے کہنے پر عمل کرونگا اور تمہاری اطاعت سے کبھی باہر نہونگا تو مین ابھی ابھی سب حال بیان
کیے دیتی ہون اور اس قید حیرت سے تمکو آزاد کیے دیتی ہون شداد نے کہا کہ مجھکو قسم ہے تمہارے سر نازنین کی جو تم
کہوگی اُسپر عمل کرونگا تمہاری اطاعت سے باہر نہونگا اُسنے کہا کہ یہ نہین تم اپنے دین آئین کی قسم کھاؤ تب مجھکو یقین آئے
تب شداد نے زمرد کی قسم کھائی اُسنے کہا کہ سنو اصل حقیقت یہ ہے کہ مین ساحرہ ہون میرا نام محمود جادو ہے قبل ازین
مین زوجہ تھی خداوند زمرد شاہی کی جبکہ وہ ہاتھ سے خدا پرستون کے طلسم آئینہ مین قتل ہوے اور اُنکا لشکر تباہ و برباد
ہوا خدائی مٹی مین بھی اُسی حالت مین تباہ ہوکر ادھر اُدھر ماری ماری پھرنے لگی بوجہ خوف خدا پرستون کے جب
مین اس صحرا مین آئی یہان کی آب وہوا مجھکو خوشگوار معلوم ہوئی یہین مین نے اپنا بود و باش اختیار کی اور یہ باغ
بنایا اسکو چشم مردم سے پوشیدہ کیا یہ محل جو کہ ہے یہ خاص خداوند کا ہے مین اس باغ مین رہنے لگی تھوڑا زمانہ مجھکو یہان
آئے ہوے ہوا ہے کہ آج جو مین بالاے بام براے سیر گئی مین نے تمکو شکار مین مشغول دیکھا تمہاری صورت اچھی معلوم
ہوئی مین تمکو جاکر اُٹھا لائی اب میری مرضی یہ ہے کہ تم اپنی زوجیت مین مجھکو قبول کرو اور ہر روز اس باغ مین آیا کرو اگر
اسکے خلاف کروگے تو پچھتاؤ گے یہ سنکے شداد نے کہا کہ زہے فخر کہ زوجہ خداوند ہوکر مجھکو اپنی شوہریت مین قبول کرے

جو کہ جسم خداوند سے مس ہوا ہو وہ مجھسے مس ہو مگر یہ امر خلاف ادب ہے کہ مین ایسی حرکت کا مرتکب ہون اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا تو مین
ہرگز ایسی حرکت نکرتا لیکن آپ کی عنایت اسی قدر کافی ہے کہ آپ نے مجھکو اپنے اصلی حالت سے آگاہ کیا ورنہ مین بالکل لاعلم
تھا مجھکو لازم ہے کہ مین آپ کی عزت کرون اور آپ کی خدمت کو اپنا فخر خیال کرون مگر از راہ مہربانی اس امر سے باز رہا
جاؤن کیونکہ میری یہ لیاقت نہین ہے کہ ایسی معززہ میرے تصرف مین آئے گو کہ بہت بڑا گناہ مجھسے سرزد ہوا ہے مگر حالت
نادانستگی مین ہے مین اسکا عذر خداوند سے کرلونگا بس معاف فرمایا جاؤن ہان یون بطور زیارت اور برائے خبر گیری ہر روز
باغ مین آیا کرونگا یہ جو شداد نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اسی امر سے قسم لی اور پہلے تمپر ظاہر نہین کیا اور اگر
تم اقرار نہ کرتے تو مین کبھی اس راز کو نہ ظاہر کرتی اور جبکہ کوئی دریافت کرتا تو کوئی فقرہ کر دیتی اور جب لڑکا پیدا ہوتا تو اور
کسی کی زوجہ اپنے کو بیان کرتی اگر مین یہ جانتی تو تمسے جھوٹ بولتی پر مجھکو بالکل خیال نہ تھا کہ سچ کہنے سے تم انکار کروگے
اگر یہ یقین ہوتا تو کبھی سچ نہ بولتی کوئی اور فقرہ کرتی مگر مجبور اس امر سے ہوگئی تھی کہ جسطور سے تم نے قسم کھائی تھی اُسی طور سے
مین نے بھی اپنے دلمین عہد کیا تھا کہ مین بھی سچا سچا کل واقعہ بیان کردونگی بس مین نے اپنے عہد کے موافق کیا تمکو بھی لازم ہے کہ اپنی
قسم پر قایم رہو اور اُسپر ایک ... سوچا وزنکرد ورنہ خراب ہوگے یہ تو تمنے ضرور سنا ہوگا کہ قول مردان جان دارد
وسخن مردان اعتبار پس اس امر پر عمل کرو اور یہ جو تمھارا گمان ہے کہ مین خداوند کی زوجہ ہے کیونکر ایسے امر کا مرتکب ہون
اور کیونکر انکی زوجیت مین قبول کرون یہ بالکل خلاف عقل ہے کیونکہ اگر یہ امر ہوتا کہ خداوند زندہ ہوتے تو اُس حالت مین نازیبا
تھا نہ کہ جب وہ چولا بدل کر بالائے آسمان چلے گئے تو کیا ضرور ہے کہ اُنکی عزت کا پاس کیا جائے اب مین کوئی اُنکے
تصرف مین نہین ہون کہ یہ خیال ہو کہ خلاف خداوند ہوگا دوسرے یہ امر بھی لایق عذر نہین ہے کہ اس مذہب مین کوئی
کسی پر حرام نہین ہے جبکہ مان بیٹے پر اور بیٹی باپ پر اور بہن بھائی پر اور صاحب شوہر کسی پر حرام نہین ہے جب جسکا جی
چاہے اور جسپر طبیعت آئے اُسکو اپنی زوجہ بنائے یا عورت اپنا شوہر بنائے کوئی امر خلاف نہین ہے جبکہ مین خداوند
کے تصرف مین تھی اور جس مرد کو میرا جی چاہتا تو بلا سکتی تھی اور اُس سے اپنا کام دل حاصل کرسکتی تھی کبھی خداوند
کے خلاف نہوتا تھا نہ یہ کہ جب وہ مجھکو دنیا پر چھوڑ کر چلے گئے اس حالت مین کب خلاف ہوگا تم شوق سے اپنے تصرف
مین مجھکو رکھو بلکہ یہ ہوگا میرے مس ہونے سے جتنے گناہ تمنے کیے ہین سب پاک وصاف ہو جاینگے اور تم بیگناہ
دنیا سے جاؤگے کیونکہ مین خداوند سے مس ہو چکی ہون اور یہ بھی خیال کرلو کہ مین ساحرہ ہون اگر تمنے انکار کیا اور مجھکو غصہ
آیا اور مین نے سحر سے تمکو راضی کیا تو کیا لطف ہوا جو مزا دلی خواہش سے ہوتا ہے وہ جبر سے نہین ہوتا آیندہ تمکو اختیار ہے
اور اگر میری بوے بدلیعنی گندہ دہنی اس امر کا باعث ہو اور صرف یہ تمھارا فقرہ اور عذر مجہول ہو تو اسکی بابت مین یہ
کہتی ہون کہ سوائے اس امر کے اور کوئی عیب مجھمین نہین ہے جوان بھی ہون اور خوبصورت بھی ہون صاحب دولت
بھی ہون اور ایک امر یہ بھی ہے کہ جب یہ لڑکا جو کہ میرے شکم مین ہے اور خاص نطفہ خداوند کا ہے پیدا ہوگا تو یہ خدائی
کا دعوی کریگا کیونکہ خدائی اسکو پہونچتی ہے سوائے اسکے کون خدا ہوگا یہ کتنے بڑے فخر کی بات ہے کہ تم اسکی خدائی
کے مقر ہوگے اور اسکی شرکت کرکے اہل اسلام سے مقابلہ کروگے کسقدر خداوند تمسے خوش ہونگے اور کسقدر توقیر
تمھاری اُنکے روبرو ہوگی یہ جو تقریر اُسنے کی چونکہ شداد تو اُسکی صورت نقلی پر مرا ہوا تھا اسکی بھی عقل ناقص اس
امر کو قبول کیا اور کہا کہ تم سچ کہتی ہو یہ امر میرے خیال مین نہ آیا تھا تمنے خوب بتایا مین نے اب جو غور کیا تو کوئی ہرج
نہین ہے یہ سنکے وہ خوش ہوگئی اور کہنے لگی کہ تمھاری شادی تو ہوگئی ہوگی شداد نے کہا کہ شادی تو ہوئی تھی مگر جوزوجہ
بعد ایک برس کے مرگئی مین نے جب سے شادی نہین کی گو بہت سے پیغام آئے مگر مین نے منظور نہین کیے اُسنے
کہا کہ چلو خوب بات ہے مین تمھارے محل مین چلکر رہونگی تم یہ ظاہر کرنا کہ مین نے انکے ہمراہ مدت ہوئی کہ عقد کیا تھا اب
میری بسر خوب ہوگی کیونکہ مین سوت کو نہین دیکھ سکتی ہون اب تمکو یہ لازم ہے کہ تم محافہ وغیرہ لاکر مجھکو اس باغ سے

لیجاو اور محل مین رکھو کیونکہ تمکو یہان ہر روز آنے مین تکلیف ہوگی یہ سنکے شداد نے کہا یہ بھی راے تمھاری بہت ٹھیک ہی
مین پسند کرتا ہون یہ کہکر اُسکو گلے سے لگا دلپر جبر کرکے بوسے لیے کیونکہ نہ جبر کرتا کیونکہ مرتا تھا بس بعد تھوڑے عرصے کے
پھر باہم منھ کالا کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ حرامی کی رسی دراز ہوتی ہی خیال کرنیکی جگہ ہی جب سے یہ حاملہ ہوئی ہی اسکو یہی
فکر ہی کہ کسی طرح سے یہ حمل گرجائے تاکہ مین خالی ہو جاؤن اور خوب مزے اُڑاؤن مگر یہ لاکھ لاکھ تدبیر کرتی ہی روز ایک
مرد کے تصرف مین آتی ہی مگر چونکہ وہ حرامزادہ تھا اور اُسکے سبب سے ایک عالم گمراہ ہونے والا تھا نہ اسقاط ہوا
اور کئی ماہ کا زمانہ گذرا جب شداد منھ کالا کرچکا تو اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین جاتا ہون اور محافہ روانہ کرتا ہون تاکہ تم سوار ہوکر
محل مین چلو یہ کہکر کہا کہ مجکو پہونچا دو اُسنے کہا کہ تم اب درباغ سے جاؤ مین نے اب باغ کو چشم مردم سے نہین
پوشیدہ کیا ہی بلکہ ظاہر کردیا ہی یہ سنکے شداد اُٹھا اور طرف درباغ کے چلا باغ کو خوب آراستہ و پیراستہ گل و بوٹے
سے پایا خوب روش پٹری درست پائی وہ ساحرہ اُسکو درباغ تک پہونچا گئی یہ باغ سے باہر نکلکر ایک طرف کو
چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اسنے دیکھا میرا مرکب چرا مین مشغول ہی یہ مرکب کے پاس آیا اُسپر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر
کے چلا جہان کہ لشکر اسکا اُترا ہوا تھا یہان اسکے لشکر کے لوگ پریشان تھے کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک بادشاہ
سلامت نہین تشریف لائے ہین اسکا کیا سبب ہی اور کیا وجہ ہی اب لوگ براے تلاش چلنے کے قصد سے اُٹھے
تھے کہ سامنے سے دیکھا بادشاہ سلامت مرکب کو مہمیز کرتے ہوے چلے آتے ہین سب لوگ دوڑکر قریب اُنکے آئے
عرض کیا کہ آپ کہان تشریف لیگئے تھے کہا کہین نہین تم مین سے کوئی طرف شہر کے جائے اور ایک محافہ مع جلوس
سواری کے لے آئے مجکو ایک ضرورت ہی چونکہ شہر قریب تھا اُسی وقت چند سوار مرکب کو مہمیز کرکے شہر مین گئے
اور محافہ و جلوس سواری لیکر طرف صحرا کے چلے اور خدمت مین بادشاہ کی پہونچکر عرض کیا کہ یہ محافہ حاضر ہی بادشاہ
نے کہا کہ آؤ میرے ہمراہ بس وہ لوگ محافہ ہمراہ لیکر بادشاہ کے ساتھ چلے بادشاہ قریب اُس باغ کے پہونچا
محافہ درباغ پر بٹھا کر خود اندر باغ کے گیا جاکر کیا دیکھتا ہی کہ اتنے عرصہ مین اُسنے دوسری پوشاک تبدیل
کی ہی از سرتا پا جواہر مین غوطہ مارے ہوے بیٹھی ہی یہ دیکھکر شداد اور فریفتہ ہوا اور کہا کہ اے جان جہان چلو
محافہ درباغ پر موجود ہی یہ سنکے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ یہ تو بتاؤ کہ جب تم مجکو محل مین لیجاؤ گے اہل محل
مجکو حاملہ دیکھکر کیا کہینگے شداد نے کہا کہ ہمین پردہ بیکار ہی جب کہ تم خداوند سے پردہ نہین رکھتی ہو تو بندون سے
کیا پردہ اور جو کہ خداوند ہین جنکی تم زوجہ ہو جب اُنسے خوف نہین تو بندون سے کیا ڈر ہی جو حمل واقعہ ہی تم بیان
کردینا جب لڑکا پیدا ہوگا اُسوقت مین خود ظاہر کردونگا بڑی دھوم سے اُسکے پیدا ہونے کی خوشی کرونگا کیونکہ
خداوندزادہ ہی یہ کہکر کہا اب سوار ہو دیر نہ کرو ساحرہ نے کہا کہ خیر یہ راے تمھاری ٹھیک ہی بس یہ سنکے ساحرہ
اُسی وقت کھڑی ہوگئی اور ہمراہ شداد کے درباغ پر آکر محافے مین سوار ہوئی کہارون نے محافہ اُٹھایا اور طرف
شہر کے چلے بادشاہ بھی شکارگاہ سے واپس ہوا اور داخل شہر ہوا اُدھر محافہ در محل پر پہونچا محافہ لگا دیا گیا وہ
اُترکر داخل محل ہوئی اہل محل نے جو اسکو دیکھا سب کے سب دوڑکر آگے اس عرصے مین شداد بھی محل مین
آیا اور سب اہل محل سے کہا کہ یہ ہماری ملکہ ہین میری زوجہ ہین انکی عزت کرو اب تو خواصین ترکنین حبشنین دوڑین
اور بعزت تمام اُتار کر لائین سب حیران تھین کہ بادشاہ نے کب عقد کیا ہمکو خبر بھی نہوئی جو کہ شداد کے خاندانی
بزرگ تھے وہ یہ خبر سنکے شداد کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اُسنے کہا کہ مین نے کوئی خلاف
نہین کیا یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ لوگ بھی یہ حال سنکے بہت خوش ہوے اور اُس ساحرہ کی بڑی عزت
کی اور زیادہ عزت کرنے کا کیا سبب ہی وہ یہ سبب ہی کہ یہ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اسکے شکم مین نور خالص
خداوندی موجود ہی یعنے یہ خداوند سے حاملہ ہی اگر ہم اسکی عزت کرینگے تو خداوند بہت خوش ہونگے یہان اُسی دن

شداد نے اپنے وزیر کو جسکا نام مملوک تھا اُسکو بلا کر کل واقعہ بیان کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے خوب کیا بڑی عقلمندی
کی اس امر سے خداوند آپ سے بہت خوش ہونگے شداد نے کہا کہ مین یہ خوف کرتا ہون کہ خداوند اس امر سے کہین
ناخوش نہون کہ اسنے ہماری زوجہ کو اپنی زوجہ بنایا اور اُسکو اپنے تصرف مین لایا وزیر نے کہا کہ یہ کوئی نقصان کی
بات نہین ہو بلکہ جائے خوشی ہو اور آپ کی عزت کا سبب ہو ایک امر یہ ہو کہ جب خداوند اپنی زوجہ کو چھوڑکر اور
چولا بدل کر چلے گئے تو کیا نقصان ہو جسکا جی چاہے اُنکی زوجہ کو اپنے تصرف مین لائے اور اس مذہب مین تو
ان باتون کا کچھ عیب نہین ہو شداد نے کہا پہلے مین نے انکار کیا تھا تو ملکہ نے بھی یہی تقریر کی جو کہ تمنے بیان کیا
یہ سنکے وزیر کہنے لگا کہ ایسی تو وہ عورت عقلمند ہو شداد نے کہا وہ کیون نہ عقلمند ہوگی جو کہ خداوند کی خدمت مین
رہے اور عقل سے اُسکو بہرہ نہو یہ سنکے وزیر نے کہا بڑی خوشی کی بات یہ ہو کہ ملکہ حاملہ ہو اور طفل جو کہ پیدا
ہوگا بڑا صاحب نصیب ہوگا کیونکہ خداوندزادہ ہوگا شداد نے کہا اُسکے سبب سے ہماری بڑی عزت
ہوگی وزیر ایسی باتین کرکے رخصت ہوا وہ ساحرہ شداد کے مکان مین رہنے لگی یہ حرامزادی دن
بدن بذریعہ سحر کے دولت شداد کو ترقی دیتی جاتی تھی اور بعیش و عشرت بسر کرتی ہو ساتھ عیش کے سحر کرتی
ہو یہان تک کہ وہ زمانہ گذرا اور وضع حمل کا زمانہ قریب آیا دردزہ شروع ہوے اُسکے بطن سے ایک لڑکا
بصورت زمرد ثانی پیدا ہوا کوئی سر مو فرق نہ تھا بعینہٖ ہمشکل زمرد ثانی تھا یہ دیکھکر وہ ساحر کہنے لگی
کہ جسنے خداوند کو نہ دیکھا ہو وہ اس طفل کو دیکھ لے مگر ایک صفت اسمین زیادہ ہو کہ اسکی پیشانی پر ایک شاخ
بھی ہو جیسے گینڈے کے ہوتی ہو مگر چھوٹی سی اور آنکھین ارزق تھین رنگ سرخ مثل رنگ زمرد ثانی کے
اور سب باتین زمرد ثانی کی تھین کوئی اعضا مین فرق نہ تھا بس اُسی وقت شداد نے چرنگ بن زمرد نام
رکھا اور اُسی وقت انائین نوکر رکھی گئین بہت بڑی خوشی شداد نے کی وہ لڑکا پرورش پانے لگا اُسی زمانے
مین جو عیار شداد کا تھا کہ نام اُسکا مہتر کلبک عضبان ہو اُسکا تمام شہر نیرنگ عیاری مین شاگرد ہو اس
شہر مین عیاری کا بہت چرچا ہو اُسکی زوجہ کے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا وہ اُسکو لیکر خدمت مین شداد کی حاضر
ہوا عرض کیا کہ غلام کے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا ہو شداد نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو بھی محل مین داخل کرو یہ بھی
خداوندزادے کے ہمراہ پرورش پائے اور شداد نے اُسکا نام اُسی وقت مہتر گربک رکھا یہ بھی ہمراہ
چرنگ پرورش پانے لگا اُسی عرصہ مین ایک غنیم لشکرکشی کرکے شداد پر آیا جس سے ہمیشہ شداد
بمقابلہ سر بر نہوتا تھا اُسکا نام گلزار شاہ تھا بہت زبردست بادشاہ تھا جب یہ خبر شداد کو ہوئی کہ گلزار شاہ
لشکرکشی کرکے آیا ہو یہ بہت پریشان ہوا ملکہ در محل مین گیا اسکی حالت جو اُس ساحرہ نے دیکھی تو بہت متفکر پایا
سبب تفکر دریافت کیا شداد نے کل حال بیان کر دیا وہ بہت ہنسی اور کہا کہ اتنی سی بات سے تم ایسے پریشان
ہو تم لشکر لیکر اُسکے مقابلہ کو جاؤ اور مقابلہ کرو اس طفل کے قدم کی برکت سے فتح پاؤ گے یہ سنکے شداد کو بھی
یقین آیا یہ اُسوقت محل سے باہر آیا اور حکم دیا کہ ہمارا پیش خیمہ نکلے ہم گلزار شاہ سے مقابلہ کرینگے ابکی ایک
مقدمہ جنگ کو کر دینگے کہ ہر مرتبہ کے قصے سے نجات پائین وہ یہ خیال کرتا ہو کہ مین نے شداد کو دبا لیا ہو اسنے
یہ جو حکم دیا بس اُسی وقت یہ خبر لشکر مین پہونچی لشکر مین کمربندی ہونے لگی ایک لاکھ کا لشکر اسکے پاس ہو وہ تیار
ہوا یہ اُسی دن مع لشکر مقابلے مین گلزار شاہ کے پہونچا گلزار شاہ کو خبر ہوئی کہ شداد لشکر لیکر میرے مقابلہ
کو آیا ہو اُسکو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہو آج تک کبھی شداد مقابل ہوکر نہین لڑا آج کیا سبب ہو کہ خبر سنتے
ہی میرے مقابلہ مین مع لشکر آ پہونچا کیا کوئی دوسرا شداد ہو گیا ہو بس اسنے یہ سوچکر اُسی وقت پیام روانہ
کیا کہ جاکر شداد سے کہو کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہو مین ابکی اسی قصد سے آیا ہون کہ تیرا ملک تجھ سے لے لون یا

تو مجھکو خراج دینا قبول کرے یہ پیغام بھیجا یہ جو پیغام شداد کے پاس پہونچا وہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا لشکر اسکا اتر
چکا تھا پڑاؤ ہوچکا تھا بازارین وغیرہ آراستہ ہوچکی تھین وہ پیغام بر اُسکی بارگاہ مین گیا پیغام دیا وہ پیغام سنکے کہنے لگا
کہ اُس سے کہنا کہ آپ اپنے اُس خیال کو برطرف کرین مین خود آپسے مقابلہ کرنے کو موجود ہون اور مین خود آپسے
خراج لونگا بس یہ کہدینا مین خود اُسکو پیغام دینے والا تھا کہ وہ اگر اپنی خیریت چاہتا ہو تو یہان سے چلا جائے
اسی مین اُسکی خیریت ہو کہ وہ یہان سے چلا جائے ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا مین اُسکی بغیر قتل کیے ہوے
نچھوڑونگا وہ کس خیال مین بھولا ہوا ہو وہ پیغام بر یہ جواب لیکر اپنے بادشاہ **گلزار شاہ** کے پاس واپس
آیا اور جو کچھ پیغام کا جواب ملا تھا وہ سب حرف بحرف بیان کردیا **گلزار شاہ** جواب سنکے بہت برہم ہوا اور
اُسی وقت طبل جنگ بجوادیا یہ خبر **شداد** کو پہونچی اُسنے بھی کوس حربی بجوایا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ
بجا کیا اور سپاہ مین تیاری جنگ کی ہونے لگی کوئی تلوار کو آبداری دے رہا ہو کہین نیزے چرخ چڑھ رہے
ہین کوئی کہتا ہو بھائی صبح کو میدان جنگ مین سویرے سے چلینگے سب سامان درست کرلین آج نہ سوئے تو
نہ سہی ایسا نہو لشکر حریف پہلے ہمسے میدان مین آجائے ہر سپاہی اپنے اپنے کام مین مصروف ہو کوئی خود
صاف کررہا ہو کوئی زرہ کو درست کرتا ہو کسی نے چار آئینہ مثل آئینہ کے صاف وشفاف کیا ہو اور سائیسون
کو حکم قطعی دے دیا ہو کہ رات بھر گھوڑون کی مالش کرین کہ صبح کو گھوڑے خوب چاق وچوبند رہین کمی نہ کرین
اشارون پر چلین دونون لشکرون مین رات بھر تیاریان ہوا کین یہان تک کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا بادشاہ
ماہ تابان مع فوج ثوابت وسیارگان بخوف روز عالم افروز قلعۂ مغرب مین جاکر نہان ہوا بادشاہ خورشید درخشان
مع فوج ضیا وشعاع قلعۂ مشرق سے برآمد ہوکر تخت زبرجدی فلک پر برائے تماشائے جنگ رونق پذیر
ہوا دونون لشکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ ہوئین میمنہ ومیسرا قلب وجناح ساقہ وکمینگاہ دونون
طرف سے درست ہوچکین تبرداروں نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حایل نگاہ تھے اُنکو
کاٹ کر گرادیا جب یہ چلے گئے تو سقے آئے اُنھون نے آبپاشی کی اسکے بعد نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے
کڑکا کہا کہ اے جوانو آج روز جنگ ہو ایسا لڑو کہ نام تمھارا اس دنیا مین رہجائے اور اپنے باپ دادا کا نام روشن
کرو ایسا نہو کہ دنیا مین لوگ تمھین بزدل کہین دنیا چند روزہ ہو زندگی کا کیا اعتبار بڑے بڑے نامآور اس زمین مین
چلے گئے مگر نام اپنے ایسے چھوڑ گئے کہ لوگ اب تک اُنکا ذکر کرتے ہین ایکدن اس دنیا سے ناپائدار سے
سے گذرنا ہو نام نیک پیدا کرو نہ حیات دکھاؤ کہ نام رستم کا صفحۂ ہستی سے مٹجائے یہ جو کڑکیتون نے کلمات حیرت خیز
عبرت انگیز کہے جوانان شیر دل جھومنے لگے اور کچ دلے آپسمین کہنے لگے کہ بھائیو جسوقت لڑائی کو طول ہوگا ہم تو چلے
جائینگے جان نہ دینگے جان ہو تو جہان اگر ہمارے بادشاہ نے شکست کھائی تو کہین اور چلکر نوکری کرلینگے اور اگر
فتح ہوئی تو پھر آکر لشکر مین شامل ہوجائینگے اگر پوچھیگا کہ تم لوگ کہان تھے تو کوئی نہ کوئی بہانہ کردینگے ایک نے
کہا ہم کہینگے کہ ہمارے گھر سے چٹھی آئی تھی کہ لڑکا بہت بیمار ہو دوسرے نے کہا ہمین تو اتنا کہدینا کافی ہو کہ ہمارے یہان
شادی ہونیوالی تھی اسوجہ سے چلے گئے تھے کوئی کہتا ہو ہم تو یہ صاف صاف کہدینگے کہ ہم تو چھٹی مین گئے تھے
آپ نے ہمکو اطلاع نہین کی ورنہ ہم آکر لڑائی مین شریک ہوتے اور رسالدار صاحب سے کہینگے کہ لوٹ کے
مال مین ہمارا بھی حصہ ہو کہین فراموش نہ کیجیگا یہ لوگ تو یہان آپسمین یہ رائے قرار دے رہے ہین اُدھر **گلزار
شاہ** کی طرف سے ایک پہلوان **تیغزن** نامے نکلا اور اُسنے سامنے آکر مبارز طلبی کی **شداد** کی طرف سے
اسکا سپہ سالار **کمود تبرزن** نے نکلکر مقابلہ کیا پہلے نیزہ بازی ہوئی اُسکے بعد تلوار کی نوبت آئی آپسمین خوب
دونون سے تلوار چلی یہانتک کہ **تیغزن** ہاتھ سے **کمود** کے مارا گیا دوسرا پہلوان کہ نام اُسکا **سرجوق نیزہ مار**

تھا اُسنے نکلکر مقابلہ کیا یہان تو یہ مقابلہ ہورہا ہی اُدھر کا حال سنیے کہ حمود جادو کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ
وہان مقابلہ ہو رہا ہوگا اب چلنا چاہیے ایسا نہو کہ شداد شکست کھا کر بھاگے تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے اور مین
کسی طرف کی نہ رہون یہ سوچکر فوراً اُسنے سحر سے ایک پتلہ اپنی صورت کا بناکر تیار کیا اور وہ پتلہ اُسی مقام پر چھوڑا
اور آپ بزور سحر اُڑ کر میدان جنگ مین آئی اور ایک مقام پر پوشیدہ ہو کر سحر کرنے لگی جو سردار گلزار شاہ کی طرف
سے برائے مقابلہ نکلتا تھا یہ سحر کرکے اُسکی قوت کم کردیتی تھی شداد کا سپہ سالار اُسکو قتل کرتا تھا یا گرفتار کرلیتا تھا تا
شام کئی پہلوان گلزار شاہ کے ہاتھ سے سپہ سالار شداد کے مارے گئے اور کئی گرفتار ہوے گلزار شاہ
نے یہ حال دیکھکر طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر اپنی اپنی جانب واپس گئے پھر گلزار شاہ نے اپنے مقام
پر جاکر طبل جنگ بجوایا یہ خبر ہلکارے لیکر لشکر شداد مین آئے۔ شداد سے کہا کہ گلزار شاہ نے میدان جنگ
سے واپس جاکر طبل جنگ بجوایا ہی شداد نے کہا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ زرہی پر چوب
پڑی رات بھر تیاری جنگ مین بسر ہوئی بوقت سحر دونون لشکر میدان جنگ مین آئے صفین برائے جدال وقتال
آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے لشکر شداد سے اُسکا سپہ سالار گمود نکلا اُسنے مبارز
طلب کیا خود گلزار شاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور اُسکو زخمی کیا یہ حال دیکھکر خود شداد اُسکے مقابلے کو آیا پہلے تو
باہم گفتگو ہوئی اُسکے بعد نوبت شمشیر زنی کی آئی بعد رد و بدل کے کشتی ہونے لگی آج ساحرہ ابھی تک میدان جنگ
مین نہ آئی تھی اسکو چلتے چلتے مکان سے دیر ہو گئی کیونکہ ایک روز سحر کرکے آئی تھی تھک گئی تھی اور سامان سحر
بھی درست کرنا تھا تاہم اُسنے بتعجیل سب سامان درست کیا اور روانہ ہوئی مگر دیر اتنی ہوئی تھی کہ شداد کا سپہ سالار
ہاتھ سے گلزار شاہ کے زخمی ہوا اور شداد اور گلزار شاہ مین مقابلہ ہونے لگا یہ اُسوقت آکے پہونچی کہ جب
دونون کشتی مین مشغول تھے اُسنے یہ واقعہ جو دیکھا گھبرا گئی پوشیدہ ہو کر بہت جلد جلد سحر کرنا شروع کیا اُدھر گلزار شاہ کا
زور کم ہونے لگا آخر شداد نے کشتی مین اُسکو زیر کیا یہ حال دیکھکر اُسکے لشکر والون نے جنگ مغلوبہ کردی
ادھر لشکر شداد نے شداد کی مدد کی اُدھر سے ساحرہ نے سحر کیا کہ لشکر گلزار شاہ نے شکست کھائی اور
فرار پر قرار کیا اور پڑاؤ پر گئے وہان بھی لشکر شداد نے ٹھہرنے نہ دیا وہان بھی جاکر قتل کیا وہ لوگ پڑاؤ چھوڑ
کر بھاگے پڑاؤ لوٹ لیا بہت دور تک لشکر شداد نے تعاقب کیا جب دیکھا کہ تمام لشکر تباہ ہو گیا بہت سے
لوگ قتل ہوے بہت سے لوگ گرفتار ہوے بہت سے مطیع ہوے امان دی لشکر شداد اپنے پڑاؤ پہ آکر
اُترا شداد نے گلزار شاہ کو گرفتار کرلیا تھا اب زندان خانے مین روانہ کردیا گو کہ گلزار شاہ کے ہمراہ دولاکھ
پچاس ہزار کا لشکر تھا مگر اُسنے بسبب سحر کے شکست کھائی کبھی ایسا نہوا تھا کہ شداد نے یون مقابلہ کیا ہو
اُسکے اغوا کرنے سے جو کہ اُسکی زوجہ تھی کہ اُسنے کہا تھا کہ اس طفل کے قدم کی برکت سے تو ظفریاب ہوگا
بس اُسنے سحر سے اسکو اُسپر غالب کردیا جب گلزار شاہ کو اُسنے گرفتار کرلیا تو یہ اپنے مقام پر چلی آئی
اُس پتلہ سحر کو جلا دیا جو اپنے مقام پر اپنے عوض بناکر بٹھا دیا تھا سب کی نظرون سے پوشیدہ یہ کام کیا یہان
جب رات گذر گئی اور صبح ہوئی تو شداد نے دربار کیا گلزار شاہ کو طلب کیا اُس سے اطاعت کی درخواست
کی چونکہ وہ مرد منصف تھا اُسنے خیال کیا اُسنے مجھے کشتی مین زیر کیا ہی یہ نہین جانتا تھا کہ اسکی کبھی یہ لیاقت
تھی کہ یہ زیر کرتا یہ سبب ہی اور تھا خیر مگر بظاہر تو سب کے سامنے زیر کیا ہی جب اُسنے گلزار شاہ
سے سوال اطاعت کیا اُسوقت گلزار شاہ نے کہا تمھاری تو یہ لیاقت نہ تھی کہ تم مجھسے مقابلہ کرتے
مگر کوئی خطا مجھ سے درگاہ خداوندی مین ہوئی ہی کہ جسکا عوض یہ ہی کہ مین تجھ سے زیر ہوا مگر مین منصف
ہون تیری اطاعت ضرور کرونگا شداد نے کہا کہ اسکی قید کاٹ دو فوراً آہنگرون نے آکر اسکی قید کاٹ دی

جب قید کٹ چکی تو گلزار شاہ کو شداد نے اپنے برابر بٹھایا اُسکے جو سردار زیر ہوے تھے اُنکو بھی قید سے رہا کیا وہ بھی آکر بارگاہ مین بیٹھے اُسوقت شداد نے کہا اے گلزار شاہ یہ امر ضرور ہی کہ مین تمھارا مقابلہ نہین کر سکتا ہون اور نہ مقابلہ کر سکتا تھا مگر یہ عنایت خداوندی ہی ابھی اُسکی چھٹی بھی نہین کی تھی کہ تم لشکر کشی کر کے آئے مین تمھارے مقابلے کو چلا آیا اُسکے قدم کی برکت سے مین تم پر ظفریاب ہوا اصل امر یہ ہی اور یہ کوئی امر عجیب نہین ہی تم ہمیشہ مجھپر لشکر کشی کر کے آئے مین نے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیا ابکی کیون باہم سر بکف ہو کر مقابلہ کیا اب کی یہ سبب تھا جو مقابلہ میرا تمھارا ہوا مگر جو میرا خیال تھا اُسکے مطابق ہوا یہ سُنکے گلزار شاہ نے کہا کہ تمکو درگاہ خداوندی سے بڑا شرف ملا جیسا مین نے تو تمھاری اطاعت کی اب مین تمسے کبھی نہ مقابلہ کرونگا یہ سُنکے شداد نے کہا میری تو یہ راے ہی کہ تم میرے ہمراہ شہر مین چلو مین اُس طفل کی چھٹی کرونگا اسکا بہت بڑا جلسہ قرار دیا جائیگا تم بھی اُسکی چھٹی کے جلسے مین شرکت کرو گلزار شاہ نے کہا کہ بہت مناسب ہی یہ تو سبب میرے افتخار کا ہی کہ مین خداوندزادے کی چھٹی مین شریک ہون بس اُسی دن شداد شاہ مع گلزار شاہ وا اپنے لشکر کے شہر کی طرف روانہ ہوا اور گلزار شاہ نے اپنا لشکر بھی جو کہ پراگندہ ہو گیا تھا جمع کر لیا اور اُن سب سے کہا کہ ہم نے تو اطاعت شداد کی قبول کی تم لوگ کیا کہتے ہو اُنھون نے بھی جواب دیا کہ ہم بھی حاضر ہین جہان آپ ہو نگے ہم بھی موجود ہین ہم کو کیا عذر ہی اُن سب نے بھی شداد شاہ کی اطاعت قبول کی دو لاکھ پچاس ہزار مین دو لاکھ باقی رہے تھے وہ سب سپاہ بھی ہمراہ تھی یہ سب کے سب داخل شہر ہوے شداد نے براے گلزار شاہ ایک محل معقول خالی کرایا اُسکو تمام سامان سے درست کیا اُسمین گلزار شاہ کو اُتروایا گلزار شاہ کا لشکر جو کہ تباہ ہو گیا تھا وہ بیرون شہر اُترا ہوا تھا کہ دوسرے دن جو شداد نے دربار کیا تو آراستگی بزم کا حکم ہوا کہ خداوندزادے کی چھٹی کا سامان کیا جائے بڑی دھوم سے چھٹی کی سات دن تک بزم عشرت برپا رہی بعد سات دن کے بزم طرب برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو گئے دوسرے دن گلزار شاہ بھی شداد سے رخصت ہو کر طرف اپنے شہر گلزاریہ کے چلا گیا یہان تک کہ اب وہ لڑکا پرورش پانے لگا جب وہ لڑکا چار برس کا ہوا اُسکو تعلیم کے لیے مکتب خانے مین سپرد معلم کیا مہتر گرنگ بھی ہمراہ خداوندزادے کے پڑھتا تھا یہان تک کہ وہ پڑھ لکھکر فاضل ہوا اُسکو فنون سپہ گری و قواعد شاہی تعلیم کیے جانے لگے اور گرنگ کو اُسکا باپ فنون عیاری کی تعلیم دینے لگا جب ان دونون کے سن دس دس برس کے ہوے خداوندزادہ تو فنون سپاہگری نیزہ بازی گرزبازی شمشیرزنی اسپ بازی چوگان بازی و فنون کشتی وغیرہ سے خوب واقف ہوا شہرۂ آفاق ہوا پہلوان زبردست نکلا اور مہتر گرنگ عیاری مین اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا کہ ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ اپنے ہم صحبت کے لوگون مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک نے کہا اے چترنگ تمکو اپنے باپ کا بھی نام معلوم ہی اُسنے کہا کہ میرے باپ کا نام شداد شاہ جو کہ اس ملک کا بادشاہ ہی اُسکے منھ سے یہ نکل گیا کہ واہ کیا خوب ہمتو یہ سنتے ہین کہ جب تمھاری والدہ نے شداد کے ساتھ عقد کیا تھا وہ حاملہ تھین نہ معلوم کسکا حمل تھا چونکہ عورت خوبصورت تھین شداد شاہ اُنپر عاشق ہو چکا تھا اُس حالت عشق مین اُسنے اس عیب کو بھی ہنر سمجھکر قبول کیا عقد کے دو ماہ کے بعد تو تم پیدا ہوے ہو نہ معلوم کسکے نطفے کے ہو اور یہ کہتے ہو کہ مین شداد کا فرزند ہون تمھاری مان نے تو ایک فقرہ جھوٹ سچ بنا کر شداد شاہ سے بیان کر دیا کہ مین زوجہ تھی خداوند زمرد شاہ نی کی جبکہ وہ چولا بدل کر آسمان پر خدا پرستون کے ہاتھ سے چلے گئے اُنکا لشکر تباہ ہوا مین بھی بھاگی اور یہ حمل مجکو خداوند کا ہی بادشاہ چونکہ محبت مین چور ہو رہا تھا اُسکے اس کہنے کو بھی سچ تصور کر لیا اور کسی قسم کا خیال نہ کیا اُنکے ساتھ عقد کر کے گھر مین لے گئے

مگر یہ بالکل خلاف عقل ہی یہ سنکر چترنگ بہت برہم ہوا اور کہنے لگا تو لایق صحبت شاہ و شہریار نہین ہی تو ہماری
صحبت مین نہ آیا کر چھوٹا منہہ بڑی بات اُسکا اسنے یہ جواب دیا کہ ہان جناب جو سچ کہتا ہی وہ ایسا ہی ذلیل و
خوار تصور کیا جاتا ہی مین خود ایسی صحبت سے پرہیز کرتا ہون اگرچہ مجھکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی
نہ آیا کرتا مگر خیر اب سہی ہرگز بھولے سے بھی اس مقام پر قدم نہ رکھونگا اور یہ مثل تو آپ نے ضرور سنی ہوگی
تمام عالم مین مشہور ہی مثل کھری بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اُترا رہے بس مین نے جو
سچ کہا تو آپ کو بہت ہی بُرا معلوم ہوا خیر اب مجھکو اس مقام پر آتے ہوے نہ دیکھیے گا یہ کہکر اُسی وقت
وہ تو اُٹھکر چلا گیا مگر چترنگ جو اس محل سے اُٹھکر اپنے محل مین گیا تو پہلے شداد کے پاس آیا مگر یہ حالت
کہ خنجر بکف اور تیوری پر بل آنکھین غصہ سے لال چہرے پر گرد ملال آستین چڑھی ہوئی آکر قریب شداد کے دوزانو
بیٹھ گیا اور یون کہنے لگا کہ ایک امر مین آپ سے دریافت کرتا ہون اُسکو بلا مبالغہ مجھسے صاف صاف ارشاد
فرمائیے گا ورنہ آج مین اپنی جان دیدونگا شداد نے اسکو دیکھا کہ حالت غیر پائی جاتی ہی آج تو نیا طور
نظر آتا ہی جو کبھی یہ طریقہ نہوا تھا اُسکی طرف متوجہ ہوکے بولا کہ کیا کہتے ہو کہو کیا ہوا ہی کہ جسکے سبب سے یہ
حالت ہی اسے غصہ تو آیا ہوا ہی مثل بتڈیے کے بنا ہوا ہی تمام بال بدن کے کھڑے ہوے ہین یہ تو حالت
ہو رہی ہی یہ جو شداد نے کہا کہ کیا کہتے ہو تو چترنگ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا کہ شداد نے پھر کہا
کہ کیون اسقدر غصہ ہی خداوند زمرد نہ کرین کہ تم اپنے کو ہلاک کرو جو تم دریافت کروگے مین ضرور صاف صاف
کہدونگا تم سے کون ایسی بات ہی کہ پوشیدہ کی جائے گی غصہ نہ کرو یہ جو شداد نے کہا تو چترنگ نے غصہ
کو ضبط کرکے کہا کہ یہ بتائیے کہ میرے باپ کا کیا نام ہی اگر یہ کہیے گا کہ مین تیرا باپ ہون تو مین کبھی اس
امر کو باور نہ کرونگا جب تک کہ اس حقیقت سے بالکل نہ ماہر ہولونگا تب تک کسی بات کو نہ مانونگا یہ تو مجھے
بخوبی ظاہر ہی کہ مین آپ کا فرزند نہین ہون بلکہ اور کسی شخص کا ہون صرف آپ نے پرورش کی ہی کیونکہ مین آپکے
محل مین پیدا ہوا ہون بدین سبب یہی مشہور رہا ہی مین بخوبی واقف ہو چکا ہون اگرچہ صاف صاف یہ امر نہ
معلوم ہوگا مین اپنی جان ضرور دیدونگا گو اب تک مجھکو خود اس امر کا یقین تھا کہ مین آپ کا فرزند ہون مگر آج
یہ امر ظاہر ہوا کہ مین آپ کا فرزند نہین ہون بس اب مین صاف طور سے عرض کرتا ہون کہ اسکے علاوہ
جو بات ہووہ آپ ارشاد کرین زیادہ آہین نہ ضد کو کام فرمائین یہ جو اُس خوک سیرت گبندڑے کی صورت
نے کہا شداد شاہ نے دیکھا کہ اسکو آج غصہ ہی آج جوش خداوندی آیا ہی کہین ایسا نہو کہ خداوند کو ناگوار ہو
اور کوئی عذاب نازل کرین یہ خیال کرکے کہا کہ مین بھی تمسے صاف صاف بیان کیے دیتا ہون جو کہ مین نے
سنا ہی یہ کہکر تمام واقعہ جو کہ اسے معلوم تھا سب بیان کر دیا اور کہا کہ یہ امر مجھے تمہاری مان کی زبانی
معلوم ہوا چترنگ نے کہا کہ جب آپ سے اُنھون نے عقد کیا تو وہ حاملہ تھین شداد نے کہا ہان یہ امر ضرور
تھا میرے عقد کرنے کے دو ماہ بعد تم پیدا ہوے اصل مین تم نطفہ خداوند زمرد کا ہو بقول تمہاری والدہ کے
کہ وہ قبل ازین خداوند زمرد کے تصرف مین تھین جب وہ عاجز ہوکر اہل اسلام سے اور اپنا چولا بدل کر بظاہر
اُنکے خیال مین تو قتل ہوے مگر وہ اپنے جسم ظاہر کو چھوڑکر طرف آسمان کے تشریف لے گئے سب لشکر
تباہ ہوا تمہاری والدہ بھی تباہ ہوکر ادھر نکل آئین چونکہ یہ شرف میری تقدیر مین تھا مجکو پسند کیا مین اُنکی خدمت
مین خدمت کرنے کو حاضر ہوا اصل واقعہ یہ ہی جو کہ مین نے بیان کیا اسمین سر مو فرق نہین ہی جسطرح کہ
مجھسے بیان کیا گیا تھا مین نے تمسے اظہار کر دیا یہ سب واقعہ چترنگ نے سنکر جواب دیا کہ آپنے
مجھسے پہلے ہی سے کیون نہ ظاہر کر دیا کہ تم خداوند کے فرزند ہو پوشیدہ کیون کیا اسکا کیا سبب تھا اور کیا

مصلحت تھی یہ سنکے شداد نے کہا کہ اسکا سبب یہ تھا کہ خداوند کے سیکڑون دشمن ہین کہین اگر کسی کو خبر ہوجائے اور وہ لشکرکشی کرکے آئے تو بڑی خرابی ہوگی اس خوف سے یہ امر آپ سے پوشیدہ کیا تھا کہ جب آپ کو یہ معلوم ہوگا تو آپ ضرور اہل اسلام سے اپنے باپ کے خون کا عوض لینے جائینگے وہ لوگ از حد بہادر اور شجیع دہر ہین انکو آپ کے جد امجد خلق کرکے چھوڑ گئے اور انکی موت خلق کرنا بھول گئے چنانچہ انکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہو لاکھ لاکھ تقدیرین اُنھون نے اور آپکے والد نے کین اور جب اُنپر اپنا عذاب نازل کیا جب وہ مبتلائے عذاب ہوئے پھر رحم آگیا تقدیر پلٹ دی کہ وہ اُس عذاب سے خلاصی پاگئے حاصل کلام یہ کہ خود اُنکے ہاتھون سے پریشان ہوکر بالائے آسمان چلے گئے مگر اُنکو نہ برباد کیا جب کہ وہ موت اُنکی خلق کرنا بھول گئے تو اُنکو کون قتل کرسکتا ہی بہین خیال آپ سے اس امر کو پوشیدہ کیا یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ تجھے بہت بُرا کیا اسقدر زمانہ گذرگیا کہ دنیا بے خدائی کے رہی تمام کاروبار عالم خراب ہوگیا ہوگا بقول شاعر ع گمان مبر کہ این بندہ بے خداوند ست مجھکو معلوم ہوتا تو مین ضرور خدائی کا دعویٰ کرتا خیر دیکھا جائیگا خوب مجھکو تحقیق ہولے تو پھر مین تدبیر کرون یہ کہکر وہان سے اُٹھا اور اپنی مان کے پاس آیا اور اُس سے بھی برہم ہوکر وہی کلام کیے پہلے تو اُسنے خوب سمجھایا کہ اسمین خرابی ہی اس امر کو اسی طور سے رہنے دو کیون بخشتے ہو بیکار ہی جب یہ برہم ہوا تو اُسنے بھی وہی تقریر بیان کی جو شداد نے تقریر کی تھی اب اسکو یقین واثق ہوگیا کیونکہ مان کے اقرار سے ثابت ہوتا ہی اگرچہ باپ کا اقرار شرط ہی مگر اُس حالت مین کیونکر ثابت ہو جبکہ باپ ایسی حالت مین مرجائے کہ آثار حمل نہ ظاہر ہون اور وہ مرگیا تو ایسی حالت مین مان کا اقرار کافی ہوگا جبکہ وہ یہ کہنے لگی کہ مین خداوند زمرد کی زوجہ ہون اور یہ حمل مجھکو اُنھین کا ہی بس اب چترنگ کو یقین ہوگیا اور ایک بات اُس نے یہ بھی کہی کہ اگر کچھ شک ہو تو وہ تصویر جو معبدگاہ مین زمرد شاہ کی تیرے باپ کی موجود ہی اسکو منگا کر دیکھ لے کہ تیری صورت اور تیرے باپ کی صورت مین سرمو فرق نہین ہی سوائے ایک امر کے کہ اُنکی پیشانی پر شاخ نہین تھی تری پیشانی پر شاخ ہی یہ کوئی فرق نہین ہی یہ سنکے وہ کہنے لگا کہ اب یہ بتاؤ کہ پوشیدہ کرنے کا کیا سبب تھا وہی عذر مجہول جو کہ شداد نے بیان کیا تھا بیان کیا جو کہ بالکل خلاف عقل تھا بس یہ وہان سے اُٹھکر پھر شداد کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھکو معبدگاہ سے میرے باپ کی تصویر منگا دیجیے کہ مین اپنی صورت سے مشابہ کرونگا تاکہ یہ امر مجھپر بخوبی ظاہر ہوجائے شداد نے کہا معبدگاہ سے تصویر طلب کرنے کی کیا ضرورت ہو میرے پاس تصویر ہر وقت موجود رہتی ہی کہ جسکو مین بوقت سحر سجدہ کرتا ہون اسکو اپنی صورت سے ملا لیجیے آپ کے دادا کی بھی تصویر ہی یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ لاؤ بس شداد نے اُسی وقت دونون تصویرین گلے سے اُتار کر اسکو دین اب خود جو اُن تصویرون کو دیکھتا ہی اور اپنی صورت دیکھتا ہی تو بالکل وہ تصویرین ہمصورت ہین کوئی بات کا فرق نہین ہی سوائے اُس فرق کے کہ اُن تصویرون مین شاخ نہین ہی اسکے شاخ ہی اب تو یقین کلی ہوگیا بہت خوش ہوا کہنے لگا اپنے دل سے کہ اگر تو دعویٰ خدائی کریگا تو لوگ تجھکو ضرور خدا تصور کرینگے اور تجھکو سجدہ کرینگے مگر ایک ہی مرتبہ یہ حکم دینا بالکل خلاف عقل ہی مگر ہان رفتہ رفتہ اس امر کو سب پر ظاہر کردا اور لشکر جمع کرکے اہل اسلام پر لشکرکشی کرو دوسرا امر یہ ہو کہ آجکل کوئی خدائی نہین ہی تمام دنیا بے خدائی کی ہی سوائے آسمانی خدا کے کیونکہ لقابھی جو کہ خدائے اول تھے وہ بھی آسمان پر چلے گئے خدائے ثانی والد بزرگوار وہ بھی بالائے فلک اپنے باپ کے پاس گئے اب کوئی جاگتی جوت کا خداوند نہین رہا بس ضرور لوگ تیری خدائی کو قبول لینگے دوسرے تو کوئی ایسا

ویسا آدمی بھی نہین ہی خداوند کا فرزند خداوند کا پوتا ہے یہ باتین دل سے کرکے شہداد کے پاس سے اُٹھا
اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ یکایک کچھ آسمان پر ابر ہلکا ہلکا آگیا اور کچھ بوندیان پڑنے لگین
وہ ہلکا ہلکا ابر اُسمین برق کا چمکنا عجیب لطف دیتا تھا کہ یہ کیفیت دیکھکر اُس کے منھ سے یہ کلمہ نکل گیا کہ
واہ کیا میری قدرت ہی کیا مین نے ابر پیدا کیا ہی یہ اسی خیال مین غرق تھا اور یہی کہ رہا تھا کہ اسکا عیار
گریک گمشدہ زن سامنے سے نمودار ہوا اُسکو دیکھکر یہ کہنے لگا کہ تم مجھکو سجدہ کرو مین تمھارا خدا ہون کیونکہ
مین فرزند ہون زمرد شاہ کا جو کہ خدا تھے گریک نے ہنسکر کہا کہ کوئی قدرت دکھاؤ کہ جس امر سے تمھاری
خدائی کا ثبوت ہو چترنگ نے کہا کہ دیکھو یہ میری قدرت نہین ہی کہ اسوقت کوئی موقع نہ تھا نہ فصل تھی بارش
کی مگر مین نے اپنی قدرت سے کیسا ابر تنک پیدا کیا کہ وہ اسوقت کیا لطف دے رہا ہی اور جو کہ فصل بہار
کا مزا دے رہا ہی یہ سنکے اُس عیار نے اُسکے کہنے پہ عمل کیا اور اُسکو سجدہ کیا کیونکہ یہ امر تو بخوبی ظاہر
ہو چکا تھا کہ یہ فرزند مین خداوند زمرد کے انھین اور صورت خداوند مین کوئی فرق نہین ہی بس اُسنے یہ خیال
کیا کہ خداوند کی تصویر کو سجدہ نہ کیا انھین کو سجدہ کیا کوئی نقصان کی بات نہین اور اُنکی خوشی بھی ہوتی ہی سجدہ
کرکے سر اُٹھا لیا اور عرض کیا کہ مین آپ کی خدمت مین اس وقت اس لیے حاضر ہوا ہون کہ یہ ابر جو آیا
ہی تو اسوقت یہ جی چاہتا ہی کہ شکار ہو تو مزا ہی لہذا برائے شکار تشریف لے چلیے تو بہتر ہوگا کچھ دیر شغل شکار
فرماکر واپس آئیے گا بادشاہ سے اجازت حاصل فرما لیجیے کہ وہ بزرگ ہین چترنگ نے کہا کہ اب مجھکو کوئی
ضرورت کسی سے اجازت لینے کی نہین ہی مین خود صاحب اختیار ہون مین کسی کا تابعدار نہین ہون کیونکہ
مین خداوند کا فرزند ہون جب تک نہین ظاہر تھا اُسوقت تک تو کوئی امر نہ تھا اب مین خود سب سے اطاعت
کا اپنی حکم دونگا جو میری اطاعت نہ کریگا اُسپر اپنا غضب نازل کرونگا اور جو اطاعت قبول کریگا اُسپر نگاہ
رحمت کرونگا اور اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور اُسکے لیے تقدیر عمدہ کرونگا اور اُسکا نام بڑھاؤنگا یہ جو گریک نے
سنا اپنے دل مین کہنے لگا کہ اسکا دماغ خراب ہوگیا ہی خودی نے اس کے دماغ مین جگہ کی اب خداوند زمرد
خیر کرین دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی میرے نزدیک تو اسکی کوئی اطاعت نہ کریگا کیونکہ یہ ابھی طفل کم سن ہی
اور طفل کی بات کا کیا اعتبار خیر دیکھا جائیگا اور ہم دیکھتے ہین یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہی یہ کہکر عرض کیا کہ مین
نے ابھی آپ سے کیا عرض کیا تھا اُسکا آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسری تقریر شروع فرما دی یہ سنکر
چترنگ نے کہا کہ مین نے اسی امر کے لیے تو یہ ابر پیدا کیا ہی میرا دل خود شکار کو چاہتا ہی تم سامان شکار
مہیا کرو مین چلنے کو موجود ہون تم سواری میری لے لاؤ یہ سنکے وہ عیار اُسی وقت باہر آیا اور سب سامان
شکار درست کرکے حاضر ہوا کہا تشریف لے چلیے مین نے سب انتظام کر لیا ہی یہ سنکے چترنگ نے اُسیوقت
شکاری کپڑے زیب تن کیے اور باہر آکر مرکب پر سوار ہوکر بغیر اطلاع اپنی ماں و شہداد کے برائے شکار
روانہ ہوا شہر سے باہر نکلکر ایک صحرا کی طرف رُخ کیا کوئی شہر سے دس کوس پر جاکر ایک صحرائے سبزہ زار
ملا جو کہ گلون سے مملو تھا سب رنگ کے اشجار لگے ہوے تھے جابجا چشمے جاری تھے جگہ بجگہ کوڑیالے
اور لالے کے پھول کھلے ہوے تھے تختے شبو کے اور بیلا چنبیلی موگرے کے درخت لگے ہوے تھے
کہین پہ گل خودرو کی بہار ایک طرف کوسون سبزہ زمردنگار لگا ہوا تھا طائران صحرائی اشجار پہ بیٹھے ہوے
بزبان بے زبانی حمد سبحانی کر رہے تھے کوئی اپنی زبان مین یہ کہتا تھا کہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار کوئی یہ کہتا تھا شعر پڑھ گیا ہے کہ از زمین روید + وحدہ لا شریک لہ گوید + فاختہ قلندرو
مشرب سرو پہ بیٹھی ہوئی کوکو کر رہی تھی قمریان درخت شمشاد پر سایہ فگن تھین اور بعض بیٹھی ہوئی یاہو یاہو کا

دم بھر رہی تھین طاؤسان صحرائی اوس ابر نو بہار کو دیکھکر اور وجد مین آکر رقص مین مصروف تھے بلبلین گلون کے
پہلوین بیٹھی ہوئی چہچہ زنی کر رہی تھین وہ وقت تھا کہ کچھ اُنکو خوف صیاد بھی نہ تھا اُس صحرا پر عالم بہار تھا جو مقام
تھا گلزار تھا درست میوہ دار بسبب بار اثمار کے اُس معبود حقیقی کی یاد مین سربسجود تھے ہر نوک خار بزبان حال
حمد خالق روزگار کر رہی تھی اور اُسکی محبت کا دم بھر رہی تھی، سبزہ کیسا لہک رہا تھا صحرا خوشبوے
گل سے مہک رہا تھا ہر ایک طائر خوش الحان ابر بہار کو دیکھکر چہک رہا تھا وہ بھورا بھورا ابر آسمان پر چھایا
ہوا اُسکے سبب سے روے آفتاب پنہان وہ جابجا درختون کا بسبب ہوا کے سر کے جھومنا جسطرح کوئی
معشوق طناز بصد ناز و انداز جھوم کر مستانہ وار چلتا ہو نسیم خوشگوار کا وہ گلون سے کھیلنا وہ سبزہ نو دمیدہ
کو اپنی رفتار معشوقانہ سے پامال کرنا وہ سبزے کا بسبب آبیاشی شبنم کے زمردگون ہونا گو کہ دن بھر کی
دھوپ اُسپر پڑچکی ہو مگر اُسپر بھی آنکھون مین کھبا جانا دل کو پامال کیے ڈالتا ہو وہ اودی اودی گھٹا مین
گلہاے سرخ و سفید کا کھلا ہوا نظر آنا عجب سمان دکھاتا تھا اور نگاہ کو بھلا معلوم ہوتا تھا اُسکو دیکھکر صناعی
باغبان قدرت کی یاد آتی تھی اور وقت بھی وہ تھا کہ آفتاب غروب ہوچکا ہو طائر اپنے اپنے آشیانون کی
فکر مین اُڑے ہوے چلے جاتے ہین تاکہ سویرے سے اپنے مقام پر پہونچ جائین چرندون کا یہ حال
ہو کہ کوئی کسی سے بولتا نہین ہرن و شیر و نیل گاے چیتے وغیرہ سب بصد عجلت اپنے اپنے مقام کو رو ان
ہین سبب یہ ہو کہ ایک تو وقت بسیرے کا قریب ہو دوسرے ابر جو چھایا ہوا ہو تو اور تاریکی ہوگئی ہو اتفاق
سے یہ حرامزادہ مع اپنے ہمراہیون کے اُس صحرا مین پہونچا یہ سمان اور یہ بہار دیکھکر اُسکے دل کو ایک فرحت
ہوئی عالم وجد مین آکر مرکب پر جھومنے لگا اُسی حالت وجد مین اُسکے منھ سے یہ کلمہ معاذ اللہ نکلگیا کہ اے
بندگان من یہ ببینید قدرت مرا کیونکہ یہ تو اپنے دل مین تصور کرچکا ہو کہ مین خدا ہون بس اسی تصور مین
غرق ہو اسی دریاے فکر خدائی مین غوطہ زن ہو اور غواصی کر رہا ہو کہ کوئی تو گوہر مراد ہاتھہ آجائے اور
کوئی ایسی قلب ماہیت ہو کہ لوگ مجھکو خدا ماننے لگین بس اِسی خیال مین اِسکے منھ سے یہ کلمہ نکلا اور
اسکے اوپر طرہ یہ کہ کہنے لگا کہ یہ صحرا مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو اور یہ ساری میری قدرت
کا تماشا ہو آج اسی صحرا مین خیمے وغیرہ برپا ہون ہم یہین شغل صید و شکار مین مصروف ہونگے یہ حکم جو سنا
تو ملازمون نے خیمے وغیرہ اُسی مقام پر فضا مین استادہ کرنا شروع کیے یہ اپنے مصاحبوان کے ہمراہ
گلگشت صحرا مین مصروف ہوا ادھر اُدھر ٹہلنے لگا جو مقام دیکھتا ہو وہ گلون سے مملو ہو طائران خوش
الحان تعریف آفرینندہ ہیجدہ ہزار عالم اپنی اپنی زبان مین کر رہے ہین یہ کور نمک یہ صداے
خوش سنکے اپنے ہمراہیون کی طرف متوجہ ہوکے کہنے لگا کہ دیکھی میری قدرت اور کرشمہ خدائی کہ
مین نے کیسے کیسے طائر خوش رنگ و خوش الحان پیدا کیے ہین اور کیا کیا صحراے پربہار بنائے ہین
یہ قدرت سواے میرے اور کس مین ہو جب سے پدر بزرگوار بالاے آسمان گئے امر خدائی مجھکو
دے گئے جب تک مین پوشیدہ رہا یعنی شکم مادر مین اُس حالت مین بھی غافل نہ رہا دنیا کا بندوبست
کرتا رہا جب عالم ظہور مین آیا اور حالت طفلی رہی اُسوقت بھی اسی انتظام مین رہا اب جب سے سن
شعور کو پہونچا اب تو بخوبی قدرت حاصل ہوگئی اب مین نے خیال کیا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کرون کہ اب
زمانہ ہمارے خروج کرنے کا آگیا ہو پہلے تو مجھکو یہ خیال تھا کہ یہ لوگ خود میری طرف رجوع کرینگے جب
مین نے دیکھا کہ کوئی رجوع از خود نہین کرتا بس اب مین نے خود قصد کیا کہ تم سب کو اپنی قدرت دکھا کر
اپنی بندگی کا حکم دون بدین سبب مین تمکو اس صحرا مین لایا ہون کہ دیکھو میری قدرت کا تماشا اور

اور میری خدائی کے قائل ہو اور جانو کہ مین تمھارا خدا ہون یہ کلام اُسکے سنکے ایک نے دوسرے کی
طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ اس صحرا مین آکے اور یہان کی ہوا کھا کے اور مزاج ہوگیا یہان
کی ہوا نے ایسا اثر کیا کہ اپنے کو خدا تصور کرنے لگا اس صحرا کو دیکھکر رنگ بدل گیا دوسرا رنگ پیدا ہوا
این گل دیگر شگفت کیا خوش لطیف اور باصفا اس صحرا کی ہوا تھی کہ جسکے سبب سے یہ مادہ جنون پیدا ہوگیا
سچ کہتے ہین کہ جسکے دماغ مین بادی جنون ہوتا ہی وہ فصل بہار مین جوش زن ہوتا ہی اور اُسکو دیوانہ کردیتا ہی بقول شاعر ؎ این سبزہ واین
صحرا بوے زجنون دارد ۔ دیوانگی و مستی ابوقت شگون دارد ۔ پس اس شہزادہ کی بھی یہی نوبت ہوئی ہی کہ صحرا کی جو ہوا کھائی او کچھ ابر بھی ہی تو اسکے مادہ
سوداوی نے زور کیا ہی بیٹھے بیٹھے یہ خبط ہوا کہ مین خدا ہون واہ کیا خوب بات ہی خداوند زمرد سب کے
حواس درست رکھین کہ حواس مقدم ہین اس صحرا کی ہوا کچھ بدلی ہوئی نظر آتی ہی وہ راہ دکھاتی ہی
جو کہ گمراہ کرنے والی ہی یہ باہم سب کے سب اشارے کرکے خاموش ہو رہے ایک نے دوسرے
کا منھ دیکھا اور سب نے ایک مرتبہ چتر نگ کا منھ دیکھا اور خاموش ہو رہے کہ اتنے عرصے مین بالکل
شام ہوگئی اُدھر خیمے استادہ ہوگئے ملازمون نے آکر عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلیے خیمے وغیرہ برپا
ہو چکے یہ سنکے چتر نگ مع رفقا کے طرف بارگاہ کے آیا اور مرکب سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا سب رفیق
اپنے اپنے خیمون مین گئے اسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر تھا کیونکہ جتنا لشکر شداد کا ہی وہ سب اسکو اپنا
شاہزادہ تصور کرتا ہی جب اسنے سامان شکار کا حکم دیا تھا تو اسکے عیار نے سب سامان درست
کیا تھا اور لشکر کو بھی حکم دیدیا تھا کہ دس ہزار سوار تیار ہون کیونکہ شاہزادہ براے شکار تشریف
لے جائیگا تو وہی دس ہزار سوار تیار ہوکر ہمراہ ہوے تھے پس جب داخل خیمہ ہوے چتر نگ خاصہ
کھاکر سو رہا اُدھر ہر ایک رفیق اُسکا کھانے سے فراغت کرکے سو رہا کہ وہ رات تمام ہوئی مگر ابر
ابھی تک اُسی طور سے آسمان پر چھایا ہوا ہی وقت صبح ہی سبزہ لہک رہا ہی گل کھلے ہوے ہین
خوشبو سے صحرا مہک گیا ہی طائر بول رہے ہین اور آشیانون سے طائر اُڑ اُڑ کر فکر قوت مین سب
جا رہے ہین صداے کبک دری سے تمام صحرا گونجا ہوا ہی شور آمد سحر دیکھکر خوشی سے رقص مین
مصروف ہین بلبلین گل کے رخون کے بوسے لی رہی ہین طائر حمد الٰہی کر رہے ہین چرندے اپنے
اپنے مقام سے نکلکر چرا مین مشغول ہوے ہین اور اُسکی عنایت کا شکر ادا کرتے ہین تمام سبزے
پر قطرہاے اوس یون پڑے معلوم ہوتے ہین کہ جیسے فرش مخمل سبز پر گوہر آبدار گسترده ہین واہ
وہ بوندیان جو کہ پڑ رہی ہین وہ برگ اشجار پر بھی یہی سمان دکھاتی ہین کہ گویا برگ زمرد پر گوہر جڑے
ہوے ہین کٹورہ گل مین جو قطرہاے آب شبنم مجتمع ہوگئے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی غنچہ دہن کے لیے
ساغر بلورین ہین آب صاف وشفاف بھرا ہی نسیم سحری گلون کو پامال کرتی پھرتی ہی سبزے کو روندتی ہوئی
چلتی ہی آہوان صحرائی غول کے غول سبزہ نودمیدہ کو کس خوشی کے ساتھ چر رہے ہین نیل گائے وغیرہ پھر رہے
ہین کچھ لب دریا اپنی تشنگی بجھا رہے ہین کہ ادھر خیمے مین یہ لطف پے وقت یعنی چتر نگ بیدار ہوا
اور منھ ہاتھ دھوکر قصد کیا کہ عیار کو بھیجکر رفیقون کو طلب کرون کہ اُدھر وہ بھی لوگ بیدار ہو ہوکے
اپنے اپنے مقام سے اسکے خیمے مین آئے اسکو آمادۂ شکار پایا اُدھر خادمون نے مرکب تیار کرکے
در خیمہ پر حاضر کیے چتر نگ نے عیار کو حکم دیا کہ سب سامان شکار بطرف صحرا کے روانہ کردو کہ ما بدولت
جاکر شکار کرینگے عیار نے خیمے سے باہر نکلکر سب سامان شکار وصید افگنی طرف صحرا کے روانہ
کیا جسمین بہت سے باز وجرہ وغیرہ تھے شکار کے طول سے کیا حصول اگر کہین موقع ہوگا تو خدمت

ناظرین مین عرض کرونگا اگر بیان کو طول دیتا ہون تو اصل مطلب فوت ہوتا ہو میرا یہ خیال ہو کہ اصل مطلب پر آؤن کہ ابھی بہت کچھ بیان کرنا ہو بس بعد روانہ کرنے سامان شکار کے عیارے آکر عرض کیا کہ تشریف لیچلیے سب سامان درست ہو یہ سنکے چترنگ اپنے مقام پر سے اٹھا اور رفقا کو ہمراہ لیکر بیرون خیمہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوا صحرا مین پہونچکر پہلے تو پرندون کا شکار کیا ہزارون طائر صید کیے بعد اسکے طرف چرندون کے متوجہ ہوا ہر ایک رفیق نے ایک ایک ہرن کو شکار کیا چترنگ نے بھی تیر سے کئی ہرن گرائے کہ کچھ لوگون نے آکر عرض کیا کہ فلان مقام پر ایک وسیع میدان مین نہایت عمدہ سبزہ لگا ہوا ہو وہان پر ایک جھیل ہو اُسکے کنارے بہت سے ہرن چرا کر رہے ہین سبزے کو دیکھکر خوش فعلیان کر رہے ہین اگر حضور اُس مقام پر چلکر شکار کرین تو بہت آہو ہاتھ آئین یہ سنکے چترنگ نے مرکب کا پویا لیا اسکے پویا لیتے کے ساتھ ہی تمام رفیق بھی اپنے اپنے مرکب کو مہمیز کر کے اسکے ہمراہ چلے تھوڑے عرصے مین اُس مقام پر پہونچے دیکھا واقعی سیکڑون ہرن چرا مین مصروف ہین بعض اُنمین سے لب جھیل کھڑے ہوے پانی پی رہے ہین یہ دیکھکر چترنگ نے اپنے رفیقون سے کہا کہ دیکھو یہ قدرت ہو ماید ولت کی کہ یون جانور پیدا کیے ہین یہ تو اپنی کمالی بیان کرتا ہو وہ لوگ مسکراتے ہین اسکو تو ایک یہ کہ اس صحرا کی ہوا کھا کے آگئی ہوا اور کچھ نہین آتا ہو قدرت قدرت کے سوا اور کچھ نہین جانتا ہو یہ لوگ اس خیال سے اُسکی بات کا جواب نہین دیتے ہین کیونکہ اسکے سبب سے پرورش پاتے ہین اسی کے پاس نوکر ہین اگر کوئی بات اُسکی مرضی کے خلاف منھ سے نکالین تو نوکری مین فرق آجائے دال روٹی کا سہارا جاے گو کافر ہین مگر اُنکو بھی یہ باتین بری معلوم ہوتی ہین مگر خاموش رہین دل ہی دل مین جل رہے ہین مگر کیا کرین یہ پیٹ جو کچھ سلوائے گوارا کرنا پڑتا ہو یہ سب جب اُس صحرا مین پہونچے غزالان صحرائی نے جو مرکبون کی ٹاپون کی صدا سنی کان کھڑے کیے اور چوکنا ہوکر دیکھنے لگے دیکھا کہ بہت سے لوگ مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین صید اپنے دشمن کو خوب پہچانتا ہو بس جست وخیز کر کے ایک طرف کو چلے یہ لوگ بھی قریب پہونچ گئے تھے اُنھون نے بھی مرکب اُنکے عقب مین ڈالدیے وہ آہو برابر چلے جاتے ہین کسی مقام پر دم نہین لیتے اُسمین سے ایک آہو کے عقب مین اسنے بھی مرکب ڈالا ہو وہ بھی جست کر کے چلا ہو ایک مقام پر اُسکے قریب ہوکر اسنے تیر مارا کہ اُسکی پیشانی پر بیٹھا ترازو ہوگیا وہ چرخ کھا کر زمین پر گرا یہ بھی مرکب پر سے کود پڑا اور تیغے برابر کر اُسکو موافق اپنے مذہب کے ذبح کیا قریب ایک درخت بہت بڑا تھا اُسکے سایے مین کھینچکر لایا اب انتظار مین ہو کہ کوئی آوے تو مین اسکو لیکر اپنے قیام گاہ پر چلون کہ دیکھا سامنے سے سب رفیق ہرن شکار کیے ہوے اسکو تلاش کرتے ہوے چلے آتے ہین یہ اُنکو دیکھکر خوش ہوا اور قصد کیا کہ صدا دون کہ وہ سب کے سب اسکو دیکھکر اسکی طرف آنکلے اور قریب ہوکر مرکبون سے کود پڑے کہ اسنے اُنسے کہا کہ تم سب نے بھی آہو شکار کیے عرض کیا جی ہان مگر بڑی مشکل سے یہ آہو ہاتھ آئے ہین بڑی عرق ریزی کرنا پڑی چترنگ نے کہا کہ کچھ دیر یہان توقف کرو تو پھر خیمہ گاہ کو چلینگے کیونکہ اب وقت دوپہر کا ہو یہان تھوڑی دیر استراحت کرین پھر سہ پہر کو شکار کرینگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہو مناسب ہو بہتر تو ہو اسوجہ سے کہ اسوقت ملاحظہ تو فرمایئے کہ کس شدت سے آفتاب کی گرمی سے طپش ہو کہ جا بجا چشمون مین جو پانی بھرا ہو وہ بھی گرم ہو رہا ہو اور ثبوت یہ ہو کہ مچھلیان اوپر پانی کے اُبھر اُبھر کر چلی آتی ہین اور منھ کھولے ہوے ہین اور جسوقت آفتاب کی ضو اُنکے سرون پر پڑنے لگتی ہو اُسوقت پھر غوطہ لگا کر پانی کے اندر چلی جاتی ہین اور چرند و پرند بھی اسوقت اپنے اپنے آشیانون اور جنگلون مین جا کر پوشیدہ ہوگئے

ہین اور اسوقت یون بھی بشدت ہر یہ باتین ہو رہی تھین اُس میدان مین ایک جھاڑی لگی ہوئی تھی اُسمین سے
ایک بہت بڑا ہرن اُسپر کارچوبی جھول پڑی ہوئی طلائی گھنگرو اُسکے گلے مین چھم چھم کرتا ہوا نکلا اور طرف ان
لوگون کے چلا چترنگ کی جو نگاہ اُسپر پڑی اسنے اپنے رفیقون سے کہا دیکھنا کیا خوش قطع ہرن ہی یہ تو
کسیکا پالا معلوم ہوتا ہی دیکھو یہ انسان سے رم نہین کرتا اُن لوگون نے کہا بجا ارشاد ہوا ایک مرتبہ چترنگ
وہی بولی بولا کہ یہ میری قدرت ہی سب لوگ مسکرا کر رہ گئے مگر اُسکی جانب سے منھ پھیر لیا اُس ہرن کو
دیکھنے لگے کہ وہ ہرن ان سب کے قریب آیا چترنگ نے کہا کہ اسکو پکڑ لو یہ جو چترنگ نے کہا تو اُسنے
گردن اُٹھا کر چترنگ کی طرف دیکھا اور اسکی طرف دیکھکر صحرا کی جانب رخ کیا ویسے ہی ایک رفیق چترنگ
اس قصد سے بڑھا کہ اسکو گرفتار کرلون وہ برق جہندہ جست کرکے ایک تیر کے فاصلہ پر جا کر گرا
یہ حال دیکھکر چترنگ نے کہا کہ جب تک مین اس ہرن کو نہ گرفتار کرلونگا یہان سے نہ جاؤنگا یہ کہکر مرکب
پر بہت جلد سوار ہوا اور اُسکے رفیق بھی سوار ہوکر چلے چترنگ نے مرکب کو اُس آہو کے عقب مین جولان
کیا اور رفیقون سے کہا کہ جو کوئی اس آہو کو زندہ گرفتار کرلائیگا اُسکو مین بہت انعام دونگا کیونکہ مجھکو یہ آہو
بہت پسند آیا ہی یہ سنکے ہر ایک نے کمان کو دوش پر رکھا اور کمند لیکر اُسکی طرف رخ کیا چترنگ نے اپنے
مرکب کو بھی اُسکے عقب مین تیز کیا ہر ایک نے گھیر لیا اور کمندین اُسپر مارین وہ حلقۂ کمند سے یون نکلگیا کہ جیسے
شرارہ سنگ سے یا ہوائی گنج سے یہ کیفیت دیکھکر چترنگ کو بہت غصہ آیا اور مرکب کو اُسکے عقب مین
سرپٹ ڈالدیا رفیقون نے بھی مرکب اُٹھائے مگر وہ آہو جست وخیز کرتا ہوا چلا جاتا ہی کسی کے ہاتھ
نہین آتا ہی جب چترنگ قریب پہونچکر کمند مارتا ہی وہ صاف تیر شہاب کے مانند نکل جاتا ہی تا اینکہ
تمام رفیق اسکے پیچھے رہ گئے کوئی عقب مین نہ پہونچ سکا مگر چترنگ کہ اسکا مرکب بہت تیز تھا اور نہایت
عمدہ تھا وہ تو برابر چلا گیا کسی مقام پر دم نہ لیا کوئی تین چار کوس کے فاصلہ پر نکلگیا کہ وہ آہو جست و
خیز کرتا ہوا ایک سمت کو روانہ ہوا اب یہ حالت بہم پہونچی ہی کہ چترنگ ہرچند مرکب کو تازیانہ مارکر دوڑاتا
ہی کہین گھوڑا اُس آہو کے پاس اب پہونچ سکتا ہی کیونکہ وہ مثل برق یا ہوا کے تیز رو تھا چترنگ حیران
و پریشان اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ یہ آہو نہایت چالاک اور سبکرو ہی کہ مجھ ایسا شہسوار اور میرا ایسا مرکب
کہ روے زمین پر نہین ہی مگر یہ آہو وہ جست وخیز کرتا ہی کہ اب تو قریب بھی اپنے آنے نہین دیتا ہی نہین معلوم
کیس بلا کا آہو ہی یہ باتین دل سے کرتا تھا اور مرکب کو مہمیز کرتا چلا جاتا تھا اور مرکب کی طرف جو خیال کرتا
تھا تو اُسترا یا عرق عرق پاتا تھا اسکا بھی کچھ خیال نہ تھا سمند کو اپنے دوڑائے اُسکے عقب مین چلا ہی
جاتا تھا اور دل سے یہ کہتا تھا کہ مین اس آہو کو تیر سے نہ مارونگا زندہ حلقۂ کمند سے گرفتار
کرونگا کہان تک یہ بھاگ کر جائیگا آخر کسی مقام پر ضرور ٹھہریگا مین اسپر قبضہ کرلونگا ابھی یہ باتین
دل سے کر رہا تھا اور برابر چلا جاتا تھا کوئی دو پہر تک اُسکے تعاقب مین پریشان رہا مگر وہ آہو ہاتھ نہ آیا
کوسون راہ طی کرکے نکلگیا تھا کہ ناگاہ دور سے ایک باغ دکھائی دیا کہ وہ آہو قریب اُس باغ کے پہونچکر
ٹھہرا جب چترنگ اپنے مرکب کو دوڑا کر اُسکے قریب پہونچا تو آہو جست کرکے دیوار باغ کو پھاند کر اندر
باغ کے چلا گیا اُسوقت چترنگ کو بہت غصہ آیا اسنے بھی قصد کیا کہ مین بھی مرکب کو مہمیز کرکے اور
دیوار باغ پھاند کے اندر باغ کے چلا جاؤن مگر مرکب مین حالت نہ پائی اور باغ کو جو دیکھا تو اُسکی
چار دیواری بہت اونچی اور منقش اور مینا کار پائی جب وہ آہو اندر باغ کے چلا گیا اور اسنے اپنے
مرکب مین طاقت نہ پائی مجبور ہوکر رہ گیا اور خیال کرنے لگا کہ یہ باغ ضرور کسی بادشاہ یا شہزادے کا ہی

اسکا دروازہ تلاش کر کے اُسکے ذریعہ سے اندر جانا چاہیے اور اُس آہو کو گرفتار کر کے لانا چاہیے یہ تصور دل مین کر کے اور مرکب کو مہمیز کر کے اُس باغ کی دیوار کے نیچے چلا جب وہ حد تمام ہوئی دوسری حد شروع ہوئی یہ اُسی طور سے چلا جاتا ہی وسط دیوار کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک پھاٹک طلائی اسپر مینا کیا ہوا لگا ہی مگر کھلا ہوا ہی پہلے تو اسنے قصد کیا کہ مع مرکب اندر جاؤن پھر خیال کیا کہ کیا ضرور ہی پشت مرکب سے اُترا مرکب ایک درخت سے باندھ دیا جو کہ دونون طرف دروازے کے چنار کے لگے ہوے تھے مگر بہت خوشنما تھی اور خود کمند ہاتھ مین لیے ہوے مگر عرق عرق تھا از سرتا پا پسینے مین غرق تھا اندر باغ کے چلا حالت یہ ہی کہ ہر چہار طرف دیکھتا جاتا ہی جب اندر باغ کے پہونچا تو باغ کو بہت شاداب دیکھا ہر قسم کے گلون کے اشجار لگے ہوے تھے روش پٹری بنی ہوئی مہندی کی ٹٹیان روشون پر لگی ہوئین اُوپر سرخی پڑی کہین پر چمن لالے کا کہین کوڑیالے کی بہار بیلا چنبیلی موگرا تو بکثرت ہی ہر قسم کے پھول کھلے ہوے ہین قفس طائرون کے شاخہاے درخت مین لٹکے ہوے ہین وہ چہک رہے ہین بلبلین بول رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین ہواے سرد کے جھونکے آ رہے ہین کیا خوب نظم

بارہ فرسخ کے گرد مین تھا وہ باغ
اور کرن کی تھی اسپر گھانس لگی
درون کی جا پہ ہیرے موتی تھے
اسپہ تھا سب جڑاو میناکار
کوئی دیوار پر اگر چڑھ جائے
بلبلین بیٹھتی تھین آ آ کر
موتیا موگرا گل شب بو
تھی ہر ایک طرح کی ہر اکپہ بہار
گل لالہ کہین بدخشان کا
تھا دکھاتا بہار وہ ہر آن
گل اورنگ لعل کا تھا بنا
سرو پر قمری کرتی تھی کوکو
تختہ تھا ایک طرف گلاب کا جو
باغ مین انکا تھا حد آئین
تھے درخت اور میوے جو جو
جسکے سائے مین عشق ہو مرغوب
بادلہ ہر روش پہ بچھا تھا
صاف ترشے ہوے اتنا سی
بادلہ پوش وہ ہر ایک شجر
دل مین آنکھون مین جو سماتی تھی
لہرانی کی باندھتی تھی دل
صاف پانی تھا آب مروارید

دیکھے رضوان تو کھائے سینہ پہ داغ
تھے خذف کی جگہ پڑے یاقوت
کہ کئی جنکی جان و دل مین چھپے
کیا بلندی کرون مین اسکی عیان
تو فرشتون کا مرتبہ وہ پائے
چہچہاتی تھین بلبلین خوش ہو
ڈھلتی تھین کھل کے راتون کو
کہین گیندے لگے ہوے تھے زرد
کیون نہ بلبل کو کھٹکا ہو جان کا
گل چنپا عقیق زرد کا تھا
جسپہ بلبل کا دم نکلتا تھا
سیوتی کی بہار ایک طرف
کیا بیان آب و تاب اسکی ہو
کہین نرگس کہین پہ داؤدی
کرون کیا مین بیان اب اُنکو
باغ وہ گلشن تجلی تھا
صحن گلشن سپہر آسا تھا
یون تھی تھالون مین اُنکی جلوہ گری
وہ تمامی کی تھلیون مین ثمر
تھی ملتب گلاب سے ہر نہر
دیکھنے والے ہوتے تھے بسمل
قرب موج و حباب تھا اسطرح

مشک خالص کی تھی زمین سبھی
روح حورون کی جس سے پائے قوت
تھی طلائی کھڑی جو وہ دیوار
کیا تھا باغ کی کرون مین بیان
اُسمین انواع قسم کے تھے شجر
آنکھ اُنسے لڑاتی تھی شب بو
اشرفی جا ہی جوہی ہار سنگھار
یار کے رخ کے عکس سے پُر درد
اور نیلم کا تھا جو نافرمان
عاشقون کو سبب وہ درد کا تھا
لاجوردی تھا وہ گل خیرو
کیتکی کی قطار ایک طرف
نسترن رائے بیل اور نسرین
اور جھومی ہوئی گھٹا اودی
تاک انگورون کی تھی ایسی خوب
ہر چمن معدن تجلی تھا
نخل وان وہ تمام الماسی
جس طرح سے نگینہ کشجری
نہرین اسطرح کی بنائی تھین
جوش سے پانی مارتا تھا لہر
موجزن مثل چشمۂ خورشید
چشم و ابرو ہین متصل جسطرح

فتح کرتی تھی موج تیغ خوش آب | دمبدم ہوتی تھی شکست حباب | یہ سما باغ کا دیکھکر اسکا دل باغ

باغ ہوگیا اور جو کچھ عرق آیا تھا وہ خشک ہوگیا اسکے حواس درست ہوے اب یہ ہرن کو ہر ایک چمن مین تلاش
کرنے لگا اسنے کہین ہرن کا نشان تک نہ پایا یہ بہت حیران ہوا کہ وہ آہو کیا ہوا میرے سامنے باغ مین کود
کر آیا اور غائب ہوگیا جب کہین اسکو آہو نہ ملا تو یہ اس قصد سے آگے چلا کہ ذرا اس باغ کو تمام و کمال دیکھنا
ضرور ہے کہ یہ باغ کسی خوش مزاج کا ہے اور خوب آراستہ کیا ہے اور خوب خوب چمن بندی کی ہے مگر افسوس یہ ہے
کہ وہ آہو ہاتھ نہ آیا نہ معلوم کیا ہوا اُسکو زمین کھا گئی یا آسمان نگلگیا کچھ پتا نہین چلتا ہے خیر اس حیلہ سے اس
باغ کی سیر ہوگئی یہ خیال کرتا ہوا چلا آتا ہے کیفیت باغ کو دیکھ دیکھ کر دل بشاش ہوتا جاتا ہے کہ اسنے دیکھا
کہ ایک بارہ دری بھی بہت نفیس باغ مین ہے اسکو اُسکے دیکھنے کی بھی خواہش ہوئی ہنوز یہ ابھی بارہ دری
کی جانب نہین گیا تھا اُسی مقام پر لب نہر کھڑا ہوا نہر کی سیر کر رہا تھا کہ کچھ عورتون کی باتین کرنے کی آواز
کان مین آئی اسنے جو صدا زنانی سنی اس زنانے نامردنے یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسیکا ناموس
ہے جو کہ اس باغ مین اُترا ہوا ہے یہ انھین عورتون کے کلام کرنے کی صدا آتی ہے دیکھنا چاہیے کہ کوئی اسمین
خوبصورت بھی ہے یا کوئی نہین اور مجھسے تو کوئی پوشیدہ نہوگا کیونکہ مین تو خداوند ہون کوئی خدا سے بھی پردہ کرسکتا
ہے یہ خیال کرکے اُسی مقام پر کھڑا رہا یہ انسان نہین ہے قالب بشر مین دیو ہے کہ سمایا ہوا ہے گو اسکا ابھی کچھ سن نہین ہے
ہے کوئی تیرہ برس کا ہے مگر قد اسکا کئی گز کا ہے ہاتھ پیر بہت قوی ہین رنگ سیاہ ہے یہ مثل دیو کے نہر کے کنارے
کھڑا ہوا اُسی جانب کو دیکھ رہا ہے جدھر سے وہ صدا آتی ہے کوئی کسی طرح کا خوف نہین ہے چونکہ وقت سہ پہر
کا تھا چند عورتین باغ کی سیر کرتی ہوئی اور پھول چنتی ہوئی چلی آتی تھین مگر سب جوان تھین مزاج مین شرارت
آپسمین چہلین کرتی جاتی تھین کہ وہ بھی اسی مقام پر پھولون کو دھونے کو آئین اور یہ بھی خیال ہوا کہ نہر مین چلکر
منھ ہاتھ بھی دھولین کہ اُنکی نگاہ چترنگ پر پڑی کہ وہ سب کی سب دیکھکر چلا کر رہ گئین اور ایک نے
دوسری سے کہا بہن تمنے دیکھا کہ یہ نہر کے کنارے موا دیو کہان سے آگیا اور یہ کون موا مونڈی کاٹا ہے
کہ جسکو مین دیکھکر ڈرگئی خداوند زہرہ اسکو جلدی غارت کرین یہ کمبخت کیونکر باغ مین چلا آیا یہ تو دیو کا بچہ
معلوم ہوتا ہے دیکھو تو رنگ کیسا سیاہ ہے جیسے آبنوس اس موے کے ہاتھ پیر آبنوس کے کندے معلوم
ہوتے ہین یا جلے ہوے درخت کے ٹھنٹے معلوم ہوتے ہین دانت کیسے بڑے بڑے ہین معلوم ہوتا ہے کہ
جیسے خوک کے دانت ہوتے ہین اور آنکھین زرد ہین یہ تو کوئی بچہ شیطان معلوم ہوتا ہے بہن یہان سے
جلدی چلو کہین ایسا نہو کہ یہ لپٹ جائے چلکر ملکہ سے عرض کرین کہ حضور آپ یہان سے تشریف لیچلین
اب یہ مقام رہنے کے قابل نہین ہے یہان بھوت اور پلید کا گذر ہوگیا ہے اُسنے کہا بہن مین بھی ڈرگئی دیکھو
بہن بڑے بڑے دیدون سے ادھر کو دیکھ رہا ہے خبردار کرتی یہ آنکھین پھوٹ جائین کسقدر موا لمبا ہے تاڑ کا
درخت معلوم ہوتا ہے اور موا موٹا کسقدر ہے کہ جیسے فیل مست ابھی بہن تمنے کچھ اور بھی دیکھا تو اُسکی پیشانی پر
ایک شاخ بھی ہے یہ تو مجھکو گینڈے کا بچہ معلوم ہوتا ہے تیسری بولی کہ چلو چلو یہان سے کہین ایسا نہو کہ یہ کسی
کو کھا جائے باہم غوغا کرنے لگین ایک نے پکار کر اُسی مقام سے کہا کہ او موے مردے غارت گئے اس
باغ مین کیون آیا ہے یہ ہماری ملکہ کا باغ ہے اسمین غیر کوئی نہین آنے پاتا ہے ملکہ بڑی خونخوار ہے ارے تجھکو
قتل کرڈالے گی ایک نے کہا کہ خوب ہو جو ملکہ اسکو قتل کرڈالین ارے مین تو اسکو دیکھکر ڈرگئی میرا کلیجہ تو ابھی
تک قابو مین نہین ہے ہاتھون اُچھل رہا ہے ایک اُن مین بہت ظریف تھی وہ بولی کہ مین تو اسکو دیکھکر یہ سمجھی
کہ کوئی نئے قسم کا جانور ہے یہ تو انسان نہین ہے ایک نے کہا کہ تمکو یہی دکھائی دیتا ہے ارے بہن میری تو

یہ نوبت پہونچی تھی کہ مارے خوف کے پیشاب قریب نکلنے کے تھا وہ جو ظریف تھی یہ کہنے لگی کہ یہ کیون نہین کہتین کہ
نکل گیا اسکا سبب مین سمجھ گئی تھی جو مرد قد آور اور خوب موٹا تازہ دیکھا تھا اور خیال کیا ایسا خیال کیا کہ اُسکی صورت دیکھکر
ایسی مست ہوئین کہ یہ نوبت پہونچی اسکو پوشیدہ کرنے سے کیا حاصل سچ ہی کہ زعفرانی کو مرد سے جدا نہ کرے خصوصًا اُس
عورت کو جو اُسکی بھوکی ہو اُسکی یہی حالت ہوتی ہی کہ جہان مرد کو اُسنے دیکھا موت دیا کیونکہ اُسکو تصور تو اوسی کا ہوتا ہی
یہین جاتی ہون کہ تمکو ایک زمانہ ہوا کہ مرد سے نہین واقف ہوا اگر یہ پسند خاطر ہی تو موجود ہی آپ اپنے ہمراہ
لیجائیے ہمکو تو اُسکی صورت دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی سچ تو یہ بات ہی کہ یہ کام تو ضرور خوب کریگا یہ جو اُسنے
ہنسکر کہا تو وہ برہم ہو کر بولی کہ مین نے سو مرتبہ تمکو منع کیا ہی کہ تم ہمسے ایسی ہنسی نہ ہنسا کرو مگر تم نہین سنتی ہو ہنسی
بھی وقت وقت پر اچھی معلوم ہوتی ہی یہ نہین کہ جسوقت چاہا ہنسنے لگے یہ بھی کوئی موقع ہنسی کا ہی یہان تو دم پر
بنی ہی اور آپ کو ہنسی سوجھی ہی الله ہنسی بھی وہ ہنسی کہ جو بالکل مہمل اور واہیات ہو مجھکو ایسی واہیات ہنسی اچھی
نہین معلوم ہوتی ہی میرا تو جی نہین چاہتا ہی معلوم ہوا کہ تیرا جی چاہتا ہی کہ تو اوروں پر ڈھالتی ہی تیری تو وہ
مثل ہوئی اپنی ہائی اوروں پر گنوائی یہ تو اپنی حالت بیان کی کہ مجھکو اسقدر اُسکی صورت دیکھکر خوف معلوم
ہوا وہ اُسمین پڑ نکالنے لگین بس مین نے کہدیا کہ ایسی ہنسی مجھسے نہ ہنسنا مین تیرے ہنسنے کے قابل نہین ہون
کوئی تو مرے اُنکو دل لگی کی پڑی ہی ارے ہتم تیرا سا دل کہان سے لائین تم تو دیدہ دلیر ہو اُسنے جو یہ سنا
ہنسکر کہنے لگی کہ تم اسقدر پائجامے سے کیون باہر ہوئی جاتی ہو کوئی اسکو نہین پسند کریگا تمہین کو مبارک
رہے اور کسی کو کیا غرض پڑی ہی جو ایسے دیو کے بچہ کو پسند کرے اور اُسکی صورت دیکھکر موت مارے
یہ حالت تو آپ ہی کی ہوئی ہی اُسنے کہا کہ پھر وہ ہی کلام کرتی ہی اب ایسی تقریر نہ کرنا ادھر تو یہ دونون
باہم ہنس رہی ہین ایک ہنستی ہی ایک برہم ہوتی ہی اور جو ہین وہ چترنگ کو گالیان دے رہی ہین کہتی
ہین کہ موئے چلا جا نہین تو ملکہ آکر قتل ہی کر ڈالینگی تجھکو یہ بھی خوف نہ آیا کہ ہم پرائے باغ مین جاتے ہین
کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے تو خرابی ہو یہ تو باہم باتین کر رہی تھین اور اُسپر آوازے کس رہی تھین کہ یہ
موا کسقدر بدصورت ہی اُسکی صورت دیکھکر ڈر آتی ہی اُدھر وہ ان سب کو دیکھکر اور کیفیت باغ دیکھکر آہو
کو بھی بھول گیا حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی اور دل سے یہ کلام کرتا ہی کہ یہ عجب باغ ہی اور عجب طور
کی یہ بارہ دری ہی کہ مجھ ایسے خداوند کا بھی ایسا کوئی باغ نہین ہی باوصفیکہ مین خدا ہون میرے نزدیک
جس ملکہ کا یہ باغ ہی وہ کسقدر خوبصورت اور صاحب ثروت ہوگی چترنگ تو یہ کہ رہا ہی اور بنظر حیرت ہر
جانب نگران ہی جب تھوڑے عرصے تک اُسکی یہ حالت رہی اور وہ اُنکی طرف متوجہ نہوا اور اُنکے کسی
کلام کا جواب نہ دیا اُس ظریف عورت نے جو کہ اُس اپنی ساتھ والی سے ہنس رہی تھی ایک کنکری اُٹھا کر
چترنگ کو ماری اور کہا کہ کیا ادھر اُدھر حیران حیران دیکھ رہا ہی ارے یہان سے بھاگ جا نہین تو ملکہ
بُرے طور سے پیش آئیگی یہ جو حرکت اُنسے کی ایک مرتبہ آپ کو ہوش آیا اور اُنکی طرف منہ کرکے کہنے لگا
کیا بیہودہ بک بک لگا رکھی ہی جاؤ میرے روبرو سے دور ہو ورنہ مین اپنے غضب کی برق سے جلا کر خاک
سیاہ کر دونگا اور تمھاری ملکہ کی کیا اصل ہی کہ جو مجھکو قتل کریگی مین خود اُسکو ابھی سنگ سیاہ کر دونگا تم نہین جانتی
ہو کہ مین خداوند ہون میرا جہان جی چاہتا ہی چلا آتا ہون آج میرا اسطرف گذر ہوا جاؤ اپنی ملکہ سے کہو کہ وہ آکے
میرے قدم چومے اور میری خدمت کرے کہ یہ اُسکی عزت کا سبب ہی بیکار کی چائین چائین کر رہی ہو ہم جو
کچھ بولتے نہین مین ابھی اپنے فرشتۂ قدرت کو جو حکم دون تو وہ ابھی ابھی تم سب کو کھا جائے یہ بھی ہماری قدرت
ہی کہ ہمین نے تم سب کو ایسی طاقت گویائی عطا کی ہی ورنہ تم کیا کرتین یہ کلام حیرت انجام سنکر سب نے قہقہہ مارا

اور کہا کہ کوشان زمردی یہ خداوند ہین چلو ہین یہ کوئی دیوانہ ہی ملکہ کر سکا دیوانہ پن نکالین گی تب اسکو ہوش آئیگا تو خداوند
آئے ہین کیا خوب خداوند ہین تو یہ بھی اپنا غضب ہمپر نازل کرینگے تو یہ ملکہ کو خاک سیاہ کر دینگے اُس موے
کے منھ مین خاک جو ہماری ملکہ کے شان مین یہ کلمہ کہے چلو بھی ہو گا لاتون کا بھوت باتون سے نہین مانتا ہی
ہمنے تو یہ خیال کیا کہ بیکار اسکی جان جائیگی ملکہ قتل کر ڈالیگی یہ باتین بناتا ہی ایک نے کہا کہ تم بھی کس کی بات
کا برا مانتی ہو وہ اپنے آپ مین نہین ہی دیوانہ ہو رہا ہی حالت جنون مین تو یہ باغ مین چلا آیا ہی اور مجنونانہ باتین کرتا
ہی یہ بھی کوئی بات ہی کہ مین خداوند ہون اسی سے اسکا دیوانہ پن ظاہر ہوتا ہی دوسری نے کہا کہ اگر اسپر
جنون کا دیو سوار ہی تو ملکہ آکر اُتار دیگی کیونکہ مار کے آگے دیو بھی بھاگتا ہی سب خداوندی کا مزا معلوم ہوگا اسی طرح
کی باتین باہم کرنے لگین اب احوال دیگر سنیے کہ جب چترنگ اندر باغ کے آیا تھا اور سیر باغ کرتا ہوا
و تلاش آہو اس باغ مین پہونچا اور وہ عورتین آئین اور باہم یہ گفتگو اور چترنگ سے وہ تقریر کرنے لگین یہ
غوغا سنکے ملکہ جو کہ اُس باغ کی مالک ہی ایک چمن مین بیٹھی ہوئی جو کہ اُسکے قریب تھا سیر کر رہی تھی یہ شور سنکے اپنے
مقام پر سے اُٹھی اور اس طرف کو چلی دس بیس خواصین اوسکے ہمراہ ہولین یہ اُسوقت پہونچین کہ جب یہ باہم گفتگو
کر رہی تھین اور چترنگ اور طرف وہ تقریر کرکے دیکھنے لگا تھا کہ ملکہ پہونچی مگر ہمراہ جو خواصین آئی تھین اُنمین
سے ایک عورت نے دوسری عورت سے اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو تو یہ مردوا کسقدر بدصورت ہی اسکی صورت
دیکھنے سے مجھے تو ڈر آتی ہی اُسنے جواب اشارے سے دیا کہ کیون باتین بناتی ہی ہر چند بدصورت ہی لیکن دیکھ
تو کیسا جوان قوی ہی تیرے مطلب کا ہی تو نہین آتی ہی تیری رال ٹپکی پڑتی ہو گی وہ مسکرا کر بولی کہ مجھے
ایسی ہنسی نہ ہنسو چاہین پھوٹین نوج مین ایسے کریہہ منظر مرد کو پسند کرون اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے
اُتارون موا ٹھے کا ٹھے معلوم ہوتا ہی کوئی نازنین اُسکی صورت دیکھکر دوسری نازنین سے کہنے لگی کہ دیکھا
بھینا یہ موا کسقدر طویل القامت اور قوی الجثہ ہی انسان کا ہے کو دیو ہی وہ اُسکو یہ جواب دیتی ہی کہ یہ جوان
پہلوان نہایت قوی معلوم ہوتا ہی قوم انسان سے ہی نہ بنی جان سے اس سے ڈرنا بیکار ہی کوئی خوبرو کسی
ماہرو سے اُسکی طرف اشارہ کرکے کہتی ہی کہ ای بہن یہ شخص سوا مونڈی کاٹا کسقدر موٹا تازہ ہی کسقدر طویل القامت ہی
صورت کیا بری ہی آنکھین کسقدر کبود ہین خداوند ہمکو سب کو اسکی نظر بد اور نگاہ زہر آلود سے بچائیں مین نے
ایسی آنکھ کی مذمت مین ایک شعر کسی شاعر کا سنا ہی وہ شعر یہ ہی شعر حذر کنید زچشمے کہ آسمان گون است *
بسان نیزہ و شمشیر تشنۂ خون است * چونکہ وہ عاقلہ تھی اور کسیقدر بات کو سمجھتی تھی اسنے جب سے اسے
دیکھا ہی خیال کیا کہ کبھی آج تک اس باغ مین کوئی مرد نہین آیا اسکے آنیکا کیا سبب ہوا بس یہ تصور کرکے
کہنے لگی اری نادان خاموش رہ کیون اسقدر مذمت کرتی ہی اگر ملکۂ عالم دیکھ لینگی تو غضب ہو جائیگا تیرے
نزدیک یہ شخص ہر طرح برا ہی یا نزدیک لانے والے کے ارے یہ آپ سے نہین آیا ہی کوئی نہ کوئی اسکو
لگا کر لایا ہی اری لانے والے سے اس جوان کے کوئی خوبیان دریافت کرے اور تو اسکی نگاہ سے
دیکھے تو کبھی برا نہ کہے اس جوان کو ایک تدبیر سے طیان کوئی لایا ہی تھوڑی دیر مین یہ سب تجبیر ظاہر
ہو جائیگا وہ عورت یہ سنکے فکر کرنے لگی کہ اسکو کون لایا ہی اور اُدھر ملکہ کی نظر چترنگ پر پڑی اور ادھر
چترنگ کی نگاہ ملکہ پر گو کہ وہ اور طرف دیکھ رہا تھا مگر آہٹ پانون کی سنکے اُسنے اُدھر کو دیکھا کہ شاید
وہ عورتین چلی گئین کہ یہ صدا قدم کی آئی اب جو دیکھتا ہی تو ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سر سے پا تک
نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی ابرو سے خمدار اُپی ہوئی تلوار پیشانی مثل بدر کے روشن اور سینہ دو
کا ٹکیہ ہزار ہزار لطف دیتا تھا آنکھین نرگس شہلا عارض گل سرخ سے نازک غنچہ دہن نازک بدن

گلا صراحی دار سینہ تختۂ بلوریستان اُسپر یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو حباب نور کے رکھے ہوے ہین اُسکا سراپا کیا بیان ہو
اور جوڑا گلنار پہنے ہوے چند عورتون کے حلقہ مین کھڑی تھی یہ تو دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور اُسکی جانب بغور دیکھنے لگا
اُدھر ملکہ نے جو اُسکو دیکھا اپنی ایک خواص سے کہا کہ اُنسے دریافت کرو کہ آپ کون ہین اور آپ کا یہان آنا کیونکر
ہوا آپ نے کیون قدم رنجہ فرمایا ابھی وہ پوچھنے بھی نہ پائی تھی کہ وہ ظریف بول اُٹھی کہ آپ خداوند ہین یہی صورت
خداوند کو پسند آئی کہ اس صورت پر سے تشریف لائے ہین کیا خوب خداوند ہین اور کیا خوب صورت ہین دیو کا
بچہ معلوم ہوتے ہین یہ جو اُسنے کہا ملکہ نے برہم ہوکر کہا تو چپ نہین رہتی بہت ظریف بنی ہے یہ سنکے وہ تو
خاموش ہو رہی ایک اور بول اُٹھی کہ ملکہ بیوتی سچ کہتی ہے یہی اس شخص نے کہا تھا ہم سب کے سب اسکو اس
باغ سے نکل جانے کو کہتے ہین یہ یونہین کھڑا ہوا ہو جاتا نہین بُرا سخن ناشنوا ہے ملکہ نے کہا تم سب کی سب بڑی
حرامزادیان ہو اگر کوئی بھولے سے چلا آوے تو اُسکو دیوانہ بنا لیتی ہو کیا خراب عادت پڑی جاؤ یہان سے
اب جو کوئی بولی تو سزا دونگی یہ کہکر اُس سے کہا کہ ہان دریافت کرو اُسنے دو قدم بڑھکر اور چترنگ کی طرف مخاطب
ہوکر کہا کہ ہماری ملکہ عالم دریافت فرماتی ہین کہ آپ کا کیونکر آنا ہوا اور آپ کون صاحب ہین کیون قدم رنجہ فرمایا ہے
مین بھی آگاہ ہون اُسنے تو یہ کہا اور یہان خبر کسکو ہے اب تو اسکی حالت اور ہی ہو گئی ہے حضرت عشق نے اثر
کیا دل پر تیر محبت نے گذر کیا ہے اُسکی صورت دیکھکر اپنے آپ سے جاتا رہا ہے دل پر قابو نہین رہا ہے ٹکٹکی باندھے
ہوے دیکھ رہا ہے یہ بھی نہین سنا کہ کون ہے اور کیا بکتا ہے کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑا دیکھا کیا جب اُسنے دیکھا
کہ کچھ جواب نہ ملا اُسنے پھر اُسی کلام کا اعادہ کیا پھر جواب نہ ملا جب دو مرتبہ یہ نوبت ہوئی تو ملکہ خود آگے
بڑھی اور اُسی تقریر کو اپنی زبان پر لائی اُدھر اسکے آگے بڑھنے سے یہ حالت ہوئی کہ قلب پر چوٹ لگی قلب بیتاب
ہوگیا اور ایک آہ کی خاموش کھڑا ہوگیا کہ ملکہ نے کہا کہ مین آپ سے عرض کرتی ہون کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان
سے تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہے ملکہ نے جو یہ کہا تو اُسنے ایک آہ کرکے یہ شعر پڑھا شعر حال دل کچھ کہا نہین جاتا
خوب سنبھلا نہین غش آجاتا دیکھ تیر الفت سے دل ہوا گھائل ✦ دیکھکر تمکو ہین ہوا مائل ∴ یہ اشعار پڑھکر خاموش ہو رہا
ملکہ نے کہا کہ مین یہ نہین سمجھی کہ آپ کیا کہتے ہین اور کیا اپنی زبان مین ارشاد فرماتے ہین گو یہ ضرور سمجھ گئی کہ یہ میرے
اوپر عاشق ہوگیا ہے مگر تجاہل کرکے پوچھا اور یہ بھی خوب جانتی تھی کہ جو شخص ہے مگر سب کے دکھانے کو لاعلمی تھی
جب یہ ملکہ نے کہا اور اُسنے دیکھا کہ ملکہ خود کلام کرتی ہے تو کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ مین کون ہون اور کیا ہون بس
یہی کافی ہے کہ ایک دل جلا ہون حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہے یہان کسی کی محبت کھینچ لائی ہے اگر مین یہ جانتا
کہ اس باغ مین آکر یہ صورت ہوگی تو مین کبھی نہ آتا تو سنو مین ایک آہو کے عقب مین کہ وہ آہو بہت خوبصورت تھا آیا تھا
اس خیال سے کہ اُسکو زندہ گرفتار کرلون مگر وہ اسقدر چالاک تھا کہ ہاتھ نہ آیا اس باغ کے قریب آکر اس باغ مین
کود پڑا مین بھی اس خیال سے اس باغ مین آیا کہ چلکر اُسکو اسیر کرلون یہان آکر اُسکو تلاش کیا نہ پایا تمام باغ چھان
مارا کہین نشان تک نہ پایا اُسی کو تلاش کرتا ہوا اس نہر پر بھی آنکلا چونکہ یہ باغ بہت خوب بنا ہوا ہے اور دلچسپ ہے
مین سیر کرنے اور ہوا کھانے لگا اس مقام کی ہوا مین کسی قدر خنکی تھی اور مین گرمی سے چلا آتا تھا کھڑا ہوگیا کہ اس
عرصے مین یہ چند عورتین آگئین اور یہ باہم غوغا کرنے لگین مین انکی تقریر سننے لگا گو انھون نے مجھکو بہت پریشان
کیا مگر مین نے انکی کسی بات کا جواب نہ دیا کیونکہ مین خداوند ہون اور خداوند کو ہر امر کی برداشت کرنا ضرور ہے اپنے
بندون پر ناراض ہونا زیبا نہین ہے بس مین نے یہ خیال کرکے اور انکے حال پر رحم کھا کے صرف اسقدر تو کہا
کہ اپنی ملکہ کو جاکر میری خبر کردو کہ تمھارے باغ مین خداوند براے اسیری آہو آئے ہوے ہین یہ ہنسنے لگین مگر مین کچھ
نہ بولا کیونکہ [illegible] کی گرفتاری کا خیال تھا اور یہ فکر تھی کہ آہو کدھر نکلگیا اسی فکر مین تھا کہ مین خود اسیر کمند عشق ہوا

وہ مثل ہوئی کہ جو غیر کے لیے کنوان کھودتا ہی وہ آپ ڈوب مرتا ہی مین آہو کو اسیر کرنے آیا مین خود یہان کمند زلف
مین گرفتار ہوگیا دل کا کوئی اور خریدار ہوا اپنا چھٹنا مجھکو دشوار ہوا بغیر اُسکے وصل کے ملکہ نے یہ سنکے کہا کہ آپ
میرے ہمراہ تشریف لائیے جسپر دل آیا ہوگا اُنمین سے وہ حاضر کی جائیگی کیونکہ آپ مہمان ناخواندہ ہین اُسکی جہ سے زیادہ
خاطر کرنا چاہیے بسبب مہمان خوانده کے کیونکہ وہ بلایا ہوا ہوتا ہی اور اسکو خداوند بھیجتے ہین یہ کہکر ملکہ نے خواصون
سے کہا کہ چبوترے پر فرش کرو کہ یہ مہمان عزیز ہین انکی خاطر ضرور ہی مین انکی دعوت خوب اچھی طور سے کرونگی
کیونکہ خداوند نے بھیجا ہی اُس ظریف عورت یعنی سیوتی سے تاب نہو سکی مسکرا کر بولی کہ جی یہ بھی تو خود خداوند نے بھیجی
انکی خاطر لازم ہی ایسے متبرک کی جہانتک ممکن ہو اور جس طور سے ممکن ہو خاطر کرے اور جس امر کی وہ خواہش
کرے اُسکو بھی پورا کرے مہمانی کے تو یہ معنے ہین یہ سنکے ملکہ نے تیوری چڑھا کر کہا کہ کیون فحبہ تجھے بھی ہنسنے لگی
اب تیری زبان بہت چل نکلی ہی اور ون سے مذاق کرتے کرتے میری بھی طرف آڑی ترچھی آنے لگی مین مارے
کوڑون کے کھال گرا دونگی مین کوئی تیری برابر کی جھین ہون مین کوئی تیری نوکر نہین ہون جو ڈر جاؤنگی بس اب
زیادہ زبان تیز نہ کرنا ورنہ بہت سخت سزا ملیگی آپس والیون سے مذاق کرتے کرتے مجھسے بھی دل لگی کرنے لگی
سچ ہی کہ کبھی چھوٹی قوم سے منھ لگا کر بات نہ کرے جہان اُسکو منھ لگایا اُسکا دماغ بالائے آسمان پہونچا ہر وہ یہ
خیال کرتا ہی کہ کوئی تو بات ہی کہ یہ شخص ہمارا پاس کرتا ہی پس پھر تو یہ حالت ہوتی ہی کہ وہ یہ قصد کرتا ہی کہ اُسکے
سر پر چڑھ کر موتو تو نے اپنی برابر والیون کو کیا اپنی زبان سے دبا لیا ہی وہی حرکت میرے ساتھ بھی کرنا چاہتی ہی
وہ بیچاریان میرے سبب سے نہین بولتین ہین کہ یہ ملکہ کی منھ لگی ہی ورنہ تیری یہ بھی مجال تھی کہ تو کچھ کلام کر سکے
اتنو ایسی دل لگی اب نہ کرنا ورنہ تیری خرابی آجائیگی وہ یہ کلام ملکہ کا سنکے خاموش ہو رہی اور اپنے دل مین
برا بھلا کہنے لگی ادھر خواصون نے جا کر موافق حکم کے چبوترے پر فرش کیا مسند لگائی تمام سامان عیش مہیا کیا
چنگیر دان پاندان عطر دان پھولدان گلابیان شراب کی قابین کباب کی قرینے سے مہیا کردین یہ سب سامان مہیا کرکے
عرض کیا کہ سب سامان درست ہوگیا حضور تشریف لے چلین کیونکہ وقت شام کا قریب تھا چترنگ تمام دن اُس
آہو کے تعاقب مین خراب رہا تھا جب اس باغ مین پہونچا تھا تو وقت سہ پہر تھا اس گفتگو مین قریب شام وقت
ہوگیا ملکہ نے جب یہ سنا اور سیوتی پر خفا ہو چکی تو چترنگ سے کہا کہ تشریف لے چلیے وہ تو اسکا امیدوار تھا
کہ میرے اسکے صحبت ہو تو مین اسکو رام کرون ورنہ مین ہلاک ہو جاؤنگا اگر اس سے فراق ہوا تو بڑی خرابی ہوگی
یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ تشریف لے چلیے فورًا ہمراہ ہولیا اور ملکہ کا ہاتھ آکر بے تکلف پکڑ لیا ملکہ صورت دیکھکر خاموش
ہو رہی اتنا تو کہا کہ آپ مہمان ہین ملکہ وہان سے ہمراہ لیکر اُس چبوترے پر آئی جہان فرش کیا ہوا تھا ملکہ نے
چترنگ کو مسند پر بٹھایا آپ روبرو بیٹھنے لگی چترنگ نے ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ یہ جگہ ہی ملکہ بھی
غرما کر بیٹھ گئی خواصین اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے قرینے سے کھڑی ہوگئین ملکہ نے کہا کہ آپ ارشاد فرمائین
کہ آپ کا کدھر سے آنا ہوا یہ تو مجھکو معلوم ہوا کہ آپ آہو کے عقب مین اس باغ مین تشریف لائے ہین مگر یہ
نہ معلوم ہوا کہ آپ کہان کے بادشاہ ہین اور کیا اسم مبارک ہی اور کسپر آپ کا دل آیا ہی اسقدر میری خواصین
اور مصاحبین ہین انہین سے جسپر دل آیا ہو بیان فرمائیے وہ آپ کی خدمت مین حاضر کی جائے یہ کلام ملکہ کا سنکر
ہر ایک خواص و مصاحب نے اپنی تیوری بدلی اور اپنے دل مین کہا کہ توج دور بار جو ہم ایسے یہ صورت کو
پسند بھی کرین یا اسکی صحبت مین بیٹھین خداوند نہ کرے جسکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی قے آتی ہی خداوند کرے
کہ یہ موا جلدی یہان سے جائے بھلا یہ کیا ہمکو پسند کرے گا کوئی چڑیل اسکے قابل ہو جیسا یہ بھتنا ہی ویسی
بھتنی اسکو زیبا ہی ہم مین سے تو کس کی یہ شامت ہی کہ جو اسکی صحبت کو قبول کریگی اگر اندھیری رات مین

کوئی اسکی صورت دیکھے تو مارے خوف کے مرجائے خداوند ایسی صورت خواب مین بھی نہ دکھائین نوج ایسی صورت کا خیال آئے سچ تو یہ امر ہی اگر خیال بھی آئے تو انسان ڈر جائے کیا بدصورت ہی خواصین و مصاحبین تو دل مین یہ خیال کر رہی ہین اُدھر میوتی نے ملکہ سے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ پھر حضور برہم ہونگی اور فرمائینگی کہ تو بڑی زبان دراز ہوگئی ہی اب تو لونڈی سے صبر نہین ہو سکتا ہی لونڈی عرض کرتی ہی کہ حضور خداوند نہ کرین کہ یہ کسی کو ہمنشین سے پسند کرے اس کالی بلا سے کون نبھائیگا صورت کو دیکھکر خوف آئیگا یہ ایسے کہین جا کر کسی کو پسند کرین جو انکے قابل ہو یہان کوئی اس قابل نہین ہی سب بیکار ہین محض دیکھنے کی یہ صورتین ہین ورنہ کوئی لطف نہین ہی ہم مین سے تو کوئی انکی صحبت کو پسند نہ کریگا بلکہ صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ ہوگا بولنا تو کیسا کوئی بیت الخلا مین بھی لوٹا نہ رکھوائیگا مین یہ نہین کہتی کہ کوئی اور پسند نہ کرے جسکا دل چاہے یہ کوئی اختیار نہین ہی ملکہ نے کہا بس خاموش رہ بات کرنے دے تجھسے کوئی نہین پوچھتا ہی جو تو دخل در معقولات دیتی ہی بڑی بے غیرت ہو گئی ہی ابھی خفا ہو چکی ہون کچھ خیال نہین یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ آپ کلام کرین اسکے کہنے کا برا نہ مانین یہ بہت بڑی ظریف ہی اور بڑی چالاک ہی یہ جب تک سزا نہ پائیگی اُسوقت تک اپنی حرکت سے باز نہ آئیگی یہ سنکر وہ بولی حضور سچی بات سبکو ناگوار معلوم ہوتی ہی آپ پر کیا منحصر ہی اب مین نہ بولونگی کیا ضرور ہی جو مین باتین سنون یہ کہکر خاموش ہو رہی اُدھر ملکہ نے جو چترنگ سے مخاطب ہو کر کلام کیا تو وہ نطفہ حرام اُس فاحشہ سے کہنے لگا کہ مین شہر نیرنگ کا شہزادہ تھا مگر اب خداوند ہون شدادو شاہ نے مجھکو پرورش کیا ہی مین اصل مین فرزند ہون خداوند زمرد بن لقا کا اور نبیرہ ہون خداوند لقا کا اب مین خدا ہون یہ سنکے اُسنے کہا کہ چترنگ آپ ہی کا نام ہی چترنگ نے کہا کہ میرا ہی نام ہی مین شکار کو آیا تھا اور کئی دن سے اس صحرا مین مصروف ہون آج اتفاق سے ایک ہرن نکلا صحرا مین کہ مجھکو پسند آیا مین نے اُسکی صورت دیکھکر مع اپنے رفیقون کے اُسکی گرفتاری کا قصد کیا وہ بھاگا مین مرکب کو اُسکے تعاقب مین تیز کر کے چلا آیا سب رفیق وغیرہ پیچھے رہ گئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری بس چترنگ نے تمام حال بیان کیا ملکہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ آپ خداوندزادے ہین مجھکو آپ کی اطاعت کرنا فرض ہی اسوقت تو آپ میرے مہمان ہین بوقت سحر لشکر کو تشریف لے جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہماری گانے والی کو بلاؤ یہ حکم دینا تھا کہ ایک مہ جبین پیشواز پہنے ہوئے مع سازندون کے حاضر ہوئی اُدھر ساقی نے بموجب ایماے ملکہ جام لبریز کر کے چترنگ کو دیا اُسنے اُسکے ہاتھ سے لیکر ملکہ کی طرف بڑھایا ملکہ نے کہا آپ نوش کرین مین بھی پیونگی یہ سنکے چترنگ نے وہ جام لاجرعہ کر کے پی لیا ساقی نے دوسرا جام مملو کر کے ملکہ کو دیا وہ بھی پی گئی اب تو ساقی نے دور باندھ دیا کبھی ملکہ کو کبھی چترنگ کو دو دو تین تین جام دونون سے نے پیے کہ خوب نشہ ہوا اُدھر اُس مطربہ نے پہلے تو خوب کھڑے ہو کر گت ناچی اُسکے بعد یہ غزل عاشقانہ شروع کی اسکے دو ایک شعر گائے غزل

لائق پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا
کوئی جا سکتا نہین بے ہمت سر آیا رنگ
پھر آیا شوخی دزد حنا تھی مین نہ تھا

مین تڑپتا رہگیا اور مر گئے فرہاد و قیس
پردہ در جیسے اُٹھا وہ ہوا تھی مین نہ تھا

یار تھا گلزار تھا مے تھی فضا تھی مین نہ تھا
کیا انہین دونون کے حصے مین قضا تھی جی چھا
ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا

اُس نازنین نے جو یہ چند شعر گائے چترنگ کی تو یہ نوبت ہوئی کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوئے آہ سرد دل پر درد سے بھرنے لگا رنگ رو متغیر ہو گیا کہ اس عرصے مین ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی ملکہ نے ناچ کے برخاست ہونیکا حکم دیا اور کہا کہ لاؤ خاصہ اب وقت خاصہ کا ضرور ہی بس ناچ برخاست ہو یہ کہنا تھا کہ دسترخوان بچھ گیا طعام ہاے لذیذ چن دیے گئے ملکہ اور چترنگ نے دونون نے ملکر کھانا کھایا آپسمین رد و قدح ہوا کی بعد فراغ طعام کے دونون وہان سے اُٹھے اور آکر مسند پر بیٹھے کہ چترنگ نے کشتی شراب کی اپنے آگے کھینچی اب کوئی دو پہر رات کے قریب آگئی ہوگی بس چترنگ نے

گلابی سے شراب جام مین بھری اور وہ جام ملکہ کی جانب بڑھایا اور اُسکے منھ سے لگا دیا اور کہا ملکہ مین نے جب سے
تمکو دیکھا ہی تمھارے اوپر عاشق ہوگیا ہون تمھارے اوپر جان جاتی ہی از برائے خداوند میری آرزو پوری کرو
اور میرے دل کو شاد کرو یہ خیال تو کرو کہ مین خداوند ہوکر تمپر مرتا ہون اپنی زوجہ بناؤنگا تمھارا تو فخر ہی یہ شرف
کب کسی کو ملتا ہی ملکہ نے یہ سنکر اپنا سر جھکا لیا یہ مرد ایسا عشق مین مبہوت ہی کہ اُسنے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ تم
کون ہو اور کون نہین ہو کس ملک کی شاہزادی ہو کیا نام ہی صاحب شوہر ہو یا ناکتخدا ہو ایسا عشق سوار تھا یہ بھی نہ خیال تھا
کہ یہ خواصین سامنے موجود ہین دوسرے مین ایک غیر مرد ہون ملکہ تو سر جھکائے شرم کے مارے خاموش بیٹھی ہوئی
ہی اُسنے وہ جام اُسکے ہونٹھون سے لگا دیا اور کہا تمکو ہمارے سر کی قسم جو نہ پی جاؤ وہ پی گئی دوسرا جام مملو کرکے اُسنے
خود پیا کچھ سرور جو ہوا تو اُسکے برابر ہی تو یہ بیٹھا ہوا تھا دست گستاخ کو دراز کرنا چاہا یہ رنگ دیکھکر سب خواصین اسکے
پاس سے اُٹھکر چلی گئین کوئی کسی حیلے سے کوئی کسی بہانے سے اور ایک مقام پہ جمع ہوکر یہ گفتگو کرنے لگین کہ اب
ہمپر کھلا کہ یہ شخص ملکہ کی مدنظر ہی وہی اسکو لائی ہین یہ جوان ہان اُنکے قابل ہی اُنکی خوب خدمت کریگا یہ انکو راضی
بھی کردیگا سیوتی بولی کہ مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ ساری کارروائی ملکہ کی ہی وہ تو اسی فکر مین پھرا کرتی ہین مگر
بہن کیا بدصورت ہی ایک بولی کہ ای سیوتی تمھارے نزدیک بدصورت ہی ملکہ کی تو آنکھ سے دیکھو اور ملکہ
کے دل سے تو اسکی حقیقت دریافت کرو تو نے نہین سنا کسی نے کہا ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید تمکو برا معلوم
ہوتا ہی وہ عورت جو کہ ملکہ کے ہمراہ آئی تھی اُسنے کہا کہ تھوڑے عرصے مین یہ احوال ظاہر ہو جائیگا کہ کون انکو
لایا ہی سیوتی بولی کہ کیون ہمنے کہا نہین تھا کہ یہ احوال تھوڑے عرصے مین ظاہر ہو جائیگا ہم ملکہ کی صورت دیکھکر پہلے
ہی سمجھ گئے تھے یہان تو باہم یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر ملکہ و چترنگ ایک مقام پر تنہا بیٹھے ہوے تھے اب جو چترنگ
نے تخلیہ پایا اور صحبت کو غیر سے خالی دیکھا بس اسکو تاب نہ رہی اُسنے دست درازی شروع کر دی اور کسی مقام پر ہاتھ
لیجا کر مزے لوٹنے لگا ملکہ نے جو یہ رنگ دیکھا اُسکے پہلو سے اُٹھنے کا قصد کیا صرف اُسکے ستانے کو ورنہ خود اُسکی
خواہش تھی ناظرین پر تھوڑے عرصے مین ظاہر ہو جائیگا کہ یہ کون ہی اور کس غرض سے اسکو لائی ہی جب چترنگ نے
اُسکا یہ قصد دیکھا اور زیادہ بیتاب ہوا اور اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور خوب دبوچ کر گلے سے لگا لیا اور کہا ملکہ کیون ستاتی ہو
کچھ منھ سے بولو اپنے عاشق سے بات کرو اری نادان اسمین تیرا کیا نقصان ہی لوگ تیری عزت کرینگے کیونکہ مین
خدا ہون خداوند کی زوجہ کہلاؤ گی اور مرد و عورت اسی لیے ہوتے ہین یہی زندگی کا مزہ ہی یہی جوانی کا لطف ہی مینے
جب سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین ہی یہی دل چاہتا ہی کہ تمکو گلے سے لگاؤن پیار کرون تمنائے دل حاصل کرون
یہ کہکر قصد کیا کہ بوسہ لون کہ ملکہ نے شرم سے سر جھکا کر کہا کہ ہمکو بھی خوف معلوم ہوتا ہی یہ بھی کوئی بات ہی کہ بیکار
کو لپٹے جاتے ہو یہ مردارین مجھکو اکیلا چھوڑ کر نہین معلوم کہان چلی گئین میرا تو دل گھبراتا ہی یہ مردوا لپٹا ہی جاتا ہی اب
چترنگ کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ یہ کون سی گفتگو ہی کوئی بھی ایسی تقریر کرتا ہی ارے مجھکو چھوڑ دے میرا دم گھبراتا
ہی میری پسلیان تو نے دبا ڈالین دیکھو مین چلاتی ہون مجھکو یہ باتین نہین بھاتی ہین اگر مین جانتی کہ مین اس عذاب
مین مبتلا ہونگی تو مین کبھی تمکو وہان سے اپنے ساتھ نہ لاتی مین نے تو رحم کھاکر یہ کام کیا اور یہ خیال کیا کہ نہ معلوم
آپ کا مقام یہان سے کتنی دور ہی رات ہوگئی ہی آج کے دن اپنا مہمان کرون اب تو مین دوسرے عذاب مین
مبتلا ہوگئی خداوندا ایسے دل کو غارت کرین کہ جسکو دیکھا رحم آگیا اور اُسکی ہمدردی کرنے کو موجود ہوگئی یہ نہ خیال
کیا کہ یہ غیر مرد ہی کچھ اونچ نیچ پڑے تو کیا ہو مین تو کسی طرف کی نہ رہون اور وہ اپنا کام کرلے جیسا کیا اُسکی سزا
پالی خود کردہ را علاجے نیست اپنے پاؤن مین اپنے ہاتھ سے کلہاڑی ماری خیر جو ہوا سو ہوا آپ کی کوئی خطا نہین
لے ذرا میرے پاس سے الگ ہٹکر بیٹھو یہ جو اُسنے کہا چترنگ کے دل کو جیسے کسی نے بیچین کردیا اور بیقرار ہوگیا

اب تو یہ حالت ہو گئی کہ آنکھون مین پردے پڑ گئے اور اسقدر بیقرار ہوا کہ سرد آہین بھرنے لگا اور خوب دبوچنے لگا اور
مزے کسی چیز کو ہاتھ مین لیکر اڑانے لگا جب اسنے دیکھا کہ یہ اب خوب مست ہو گیا ہی اب میرے افسون نے خوب
اثر کر لیا ہی اسنے کہا کہ مین تمھارے مطلب کو سمجھ گئی گو بہت مشکل امر ہی اور مجھکو خوف بھی معلوم ہوتا ہی مگر مجھکو تمھاری خاطر
ہر طرح منظور ہی کیونکہ تم ہمارے مہمان ہو اور تم کسقدر بے لطف ہو کہ جس چیز کا لطف ہی اُسی سے کچھ غرض نہین تھوڑی
شراب خود نوش کرو اور تھوڑی شراب مجھے پلاؤ تو مزہ ملے یہ جو اُسنے کہا **چترنگ** نے شیشہ اُٹھا کر جام لبریز کیا
اور ملکہ کو دیا وہ پی گئی اس سے اسکا مطلب یہ تھا کہ یہ اور مست ہو جائے چونکہ یہ بھی تو اب مست ہو چلی ہی اُسکے گلے
لگانے سے اور دست ہوس کے دراز کرنے سے اسکا یہ مطلب ہوا کہ جب یہ شراب پیئے گا تو تجھکو بھی دیگا مین بھی
مست ہونگی اور ایسی حالت مین خوب مزا ملیگا بس اس سبب سے اسنے شراب کی ترغیب دی **چترنگ** جب اُسکو
جام دے چکا پھر آپ پیا اُسکے بعد اُسکو پھر دیا پھر خود پیا اسی طور سے کوئی چار جامون کی نوبت آئی اب تو دونون خوب
مست ہوے کہ اُسی حالت مستی مین **چترنگ** نے قصد کیا کہ اسکے روے زیبا کا بوسہ لون کہ ایسی بوے بد آئی کہ
اسکی ساری مستی فوراً جاتی رہی دماغ پریشان ہو گیا یہ الگ ہٹ کر بیٹھا بعد تھوڑی دیر کے پھر طبیعت نے نہ مانا
پھر اختلاط کرنے لگا ایک مرتبہ جو منھ بوسہ لینے کو اسکے منھ کے قریب پہونچا تا ہی تو پھر وہی بوے بد آئی کہ اس سے
زیادہ بدتر حالت ہوئی بلکہ کچھ متلی بھی ہونے لگی اب تو یہ بہت دور جا کر اس سے بیٹھا اور خیال کرنے لگا کہ صورت تو
یہ کہ جسکو دیکھکر میری یہ حالت ہوئی کہ جان جانے لگی مگر منھ کا ہیکو ہی سنڈاس ہی یا کسی مکان کا بدرو ہی کہ جب
منھ کے برابر منھ گیا ایسی بوے بد آئی کہ طبیعت پریشان ہو گئی ساری شیخی کرکری ہو گئی اُسنے جو یہ حالت دیکھی کہ یہ
دو مرتبہ قصد کر کے آیا اور جو تو نے تدبیر کی تھی وہ پوری ہوئی کہ خوب مست ہوا مگر بغیر مطلب حاصل کیے یہ یون
خوف کرتا ہی صرف بوسہ لینے کو منھ بڑھایا اور بوسہ تک نہ لیا اور ہٹ گیا اسکا کیا سبب ہی سواے اس امر کے
کہ ابھی یہ بچہ ہی اور کوئی بات نہین کی ہی دوسرا سبب نہین معلوم ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ڈرتا ہی یہ خیال کر کے کہا
کہ کیون کیا ہوا یا تو وہ زور زوری یا بے تکی کوئی نقص ہی یا خوف معلوم ہوتا ہی یہ سنکر **چترنگ** نے کہا کہ
کیا بیان کرون دل تو بہت بیقرار ہی اور نہایت بیتاب ہی مگر ایک امر ایسا ہوا ہی کہ جو میرے خیال مین نہین آتا ہی
وہی امر مانع ہوتا ہی اور میری حالت کو کم کر دیتا ہی مین نہایت متعجب ہون کہ یہ کیا سبب ہی اسنے کہا کہ بیان تو کرو کہ
وہ کیا سبب ہی یہ سنکر **چترنگ** نے کہا کہ جب مین بوسے کے قصد سے منھ تمھارے منھ کے برابر لاتا ہون ایسی
بو تمھارے منھ سے آتی ہی کہ طبیعت پریشان ہو جاتی ہی پھر وہ حالت باقی نہین رہتی ہی کہ مین کوئی اور قصد
کرون یہ کیا امر ہی میری سمجھ مین نہین آتا ہی کچھ بیان تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی اور یہ بوے بد منھ سے کیسی آتی ہی
کہ طبیعت گھبراتی ہی اُسنے کہا کہ ارے نادان سواے اس بات کے کوئی اور تو بات نہین ہی مین تو ڈری تھی کہ
تو اس قابل نہین ہی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ عورت ہو کر ایسے کلام کرے یہ فرقہ ہی ایسا ہی بہت سے مقامون
پر اور بہت سی جگھون مین تحریر ہو چکا ہی کہ اس سے زیادہ زیادہ حرکتین اس قسم کی عورتون نے کی ہین کہ جو
بالکل شرم و حیا کے خلاف ہین اور یہ تو کوئی بات نہین ہی اب ناظرین والا تمکین اور سامعان ذیشان کو معلوم
ہو کہ وہ اپنا حال بیان کرتی ہی یہ کہکر کہا کہ ارے مجھ مین اس عیب کے سوا اور کوئی عیب نہین ہی کیونکہ مین
خوبصورت ہون اور ابھی جوان ہون کوئی تین سو برس کا سن ہوگا ابھی میری شادی نہین ہوئی ہی مین مرد کی
صورت سے اچھے طور سے واقف نہین ہون ہان اسکی تو قسم نہین کھاتی ہون کہ مین نے کسی مرد کو دیکھا نہین
مگر شادی نہین کی ابھی ناکتخدا ہون تو ایسی حالت مین یہ کوئی عیب نہین ہی اپنے دل پر جبر کر کے میری طرف سے
منھ پھیر کر اپنا کام کر اگر میرے کہنے پر عمل کریگا تو یاد رکھ کہ تمام عالم مین تیری حکومت کرا دونگی سب تیری

اطاعت کرینگے تیری فرمانبرداری کا دم بھرینگے جو تیرا خیال ہی اُسکے موافق تیرا کام کردونگی تو اپنے کو خدا کہلانا چاہتا ہی تو ایسا کردونگی کہ سب تیری خدائی کو قبول کرینگے اور تمام عالم تجھکو سجدہ کریگا میرے اسوقت کے کہنے کا تجھکو اُسوقت لطف ملیگا جب تو اسکا مزا اُٹھائیگا ارے صاف سن لے مین ساحرہ ہون میرا نام قتال جادو ہی ارے مین تجھسے ایک بات دریافت کرتی ہون اُسوقت نفرت نہوئی کہ جب ایسی بو سے پیدا ہوے اور اسی بو کا دودھ پیا وہ شل ہوئی گر کھاؤن کلگلون سے پرہیز ارے تیرا تو گوشت پوست اسی بو کا بنا ہوا ہی تیری مان کون ہی وہ بھی تو ساحرہ ہی اور اُسپر یہ لطف ہی کہ بدصورت ہی اور نو سو برس کی عمر ہی وہ اپنے کو سحر سے جوان بنائے رہتی ہی ورنہ اُسکی عمر بہت بڑی ہی اب اصل حقیقت سے آگاہ ہو کہ مین کون ہون اور تیری مان کون ہی سن جبکہ حمزہ اول تیرے دادا کے تعاقب مین زبرجد نگار مین پہونچے اور حمزہ وغیرہ دمامہ جادو کے سحر مین مبتلا ہو کر زبرجد نگار کو سجدہ کرنے لگے تو حمزہ اول کہ جسکے فرزند یعنی امیر ثانی نے تیرے باپ کو طلسم آئینہ مین قتل کیا ہی وہ حمزہ چاہ الماس مین برائے قتل دمامہ جادو گیا تھا اور اُسنے تمام چاہ الماس کو ساحرون سے پاک کیا تھا اُس زمانے مین مین بھی اور تیری مان بھی بچہ تو نہین تھی مگر جوان تھی اور کچھ سحر نہین جانتی تھی صرف دو ایک منتر یاد تھے اب یہ سن کہ مین اور وہ کون ہون بوتیمار جادو دمامہ جادو کی ایک بہن تھی اُسکی ایک لڑکی سمار جادو تھی اُسکی دو لڑکیان تھی ایک کا نام ناکام جادو تیری نانی اور ایک خود کام جادو میری مان چونکہ یہ دونون بہنین جوان تھین یہ تو اپنی مان کے ساتھ لڑکر ماری گئین ہم دونون اُس زمانے مین کچھ نہین جانتے تھے میری مان اور تیری نانی ہم دونون کو چاہ بابل مین برائے تعلیم سحر چھوڑ آئی تھین گو کہ خود بہت بڑی زبردست ساحرہ تھین مگر اُنکو مہلت نہ تھی کہ ہمکو تعلیم سحر کرتین بدین سبب ہم دونون بچ گئے جب ہمکو بربادی چاہ الماس کی خبر ہوئی ہم بہت پریشان ہوے مگر کیا ہوتا ہی اب یہ فکر ہوئی کہ کسی صورت سے سحر مین کمال پیدا کرو اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اپنی اپنی مان کا عوض لو جب سحر مین کمال ہوا تو اُس مقام سے چاہ الماس مین آئے یہان تمام چاہ الماس کو ویران پایا جا بجا اہل اسلام کا زمانہ دکھا اُنکے نام کا سکہ خطبہ جاری تھا ہمکو اور رنج ہوا ہم وہان سے اور طرف کو چلے جہان جاتے ہین سوائے اہل اسلام کے اور کوئی نظر نہین آتا ہی ابھی تک دونون ہمراہ ہین جب یہ حالت دیکھی تو خیال کیا اور باہم صلاح کی اب اہل اسلام سے سربر ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ اُنکے مذہب کو بڑی ترقی ہوگئی ہی اور ہمنے یہ بھی سنا کہ لقا قتل ہوے طلسم ہوشربا جو بہت بڑا طلسم تھا جہان بڑے بڑے ساحر رہتے تھے مسلمانون نے فتح کر لیا طلسم نور افشان بھی اُنکا قبضہ ہوا اب اُنھون نے بڑی ترقی کی ہی اُنسے لڑکر اپنی جان دینا ہی اور دوسرے حمزہ اول جسنے چاہ الماس کو بربار کیا اور وہ اپنے معبد گاہ کو چلا گیا اور امیر ثانی اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا اب وہ مقابلہ کرتا پھرتا ہی اُسکا کوئی جادوگر کچھ نہین کرسکتا ہی بدین سبب ہم دونون نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اُسی دن سے بخوف اہل اسلام ہم دونون نے الگ الگ رہنا قبول کیا ایک ایک باغ بنایا اُسکو چشم مردم سے پوشیدہ کیا اُسمین رہنے لگے چونکہ جب میری مان نے انتقال کیا میرا کم سن تھا اس سبب سے میری شادی نہین ہوئی نہ پھر مین نے شادی کی نہ تیری مان کی شادی ہوئی تھی مگر اُسنے تو اپنی شادی زمرد ثانی کے ساتھ ایک مدت کے بعد کرلی کیونکہ وہ تو اُسپر عاشق ہوئی تھی کہ جس سے تو پیدا ہوا تو ضرور خداوند زمرد کا لڑکا ہی وہ تو زمرد کے پاس رہنے لگی کوئی دوسرا برس تھا شادی کو کہ زمرد کو بھی مسلمانون نے قتل کیا لشکر تباہ ہوا یہ بھاگی یہ اپنے باغ مین تو آئی نہین اور ایک باغ اپنے رہنے کے واسطے بنایا اُسمین رہنے لگی تو پیٹ مین تھا چونکہ تیری مان بہت شوقین مزاج تھی بغیر مرد کے اُسکو قرار نہین تھا اُسنے کسی ترکیب سے شدادشاہ

کو پھانسا اور اُسکے ساتھ عقد کیا تو اُسی زمانے مین پیدا ہوا اور اب تیرا سن کوئی تیرہ برس کا ہوگا جب تو پیدا ہوا تھا اور ایک
دن تیرے انا جبکہ تجھکو صحن مین لیے ہوئے کھڑی تھی مین اُدھر کسی ضرورت سے جاتی تھی تجھپر جو نگاہ پڑی عاشق ہوگئی
گو مین جانتی تھی کہ تو میری بہن کا فرزند ہی مگر دل کو کیا کرون کوئی قابو کی چیز ہی اسپر کسیکا کچھ زور نہین ہی اس سے سب
عاجز ہین اب اُسدن سے یہ فکر تھی کہ کسی صورت سے مین تیرے اوپر قابض ہون مگر بس نہ چلتا تھا یہانتک نوبت
پہونچی کہ تو جوان ہوا اور تمام باتون کے قابل ہوا اور خوب فنون سپہ گری و علم وغیرہ سے ماہر ہوا اب مجھکو یہ فکر ہوئی
کہ کسی طور سے مین تجھکو اپنے باغ مین لاؤن تو جو شکار کو نکلا مجھکو خبر ہوئی کہ تم شکار کو آئے ہو مین بیقرار ہوگئی فوراً
اپنے باغ سے سحر کرکے چلی اور اُس مقام پر پہونچی جہان تم اپنے رفیقون کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ہنس بول رہے
تھے کہ مین ہرن بنکر تمھارے روبرو آئی اور تمکو لگا کر یہان لائی اصل واقعہ تو یہ ہی جو کہ مین نے بیان کیا اب لازم
ہی کہ میری آرزو کو پورا کر جو کہ ایک مدت سے میرے دل مین ہی اگر تو میری حسرت پوری کریگا تو مین وہ کام کرونگی
کہ تو بھی خوش ہوگا اور وہ امر یہ ہی کہ جو تو اپنے دل مین خیال کرتا ہی اور ہر مرتبہ کہتا ہی کہ مین خداوند ہون تو ضرور
تجھکو خداوند بنا دونگی وہ تدبیر کرونگی کہ سب تجھکو اپنا خداوند تصور کرینگے اور تیری خدائی ایک عالم مین پھیل جائیگی مین
ایک خبر اور تجھکو دیتی ہون وہ یہ ہی کہ مجھکو سحر کے ذریعے سے دریافت ہوا ہی کہ **ارژنگ** کوئی شخص ہی اور وہ بھی
زمرد ثانی کا بیٹا ہی اور تمھارا بھائی ہی اُسنے دعوی خدائی کیا ہی اُسکے ہمراہ اسلم بن **تورج** و دیلم بن
تورج و سخنگان بن جنگان ہین اور آٹھ نو لاکھ کا لشکر بھی جمع کیا ہی ایک عالم اُسکی خدائی کا قائل ہوا ہی اور
اُسنے دام مکر پھیلا رکھا ہی لوگ اُسکو سجدہ کرتے ہین میرے نزدیک وہ قابل خدائی نہین ہی مگر کیا کیا جائے
کہ کوئی اور خدا نہ تھا کہ جسکی لوگ پرستش کرتے بس لوگون نے اُسکی خدائی کو قبول کرلیا اور اُسنے لشکرکشی کرکے
ایک ملک اہل اسلام کا اپنے قبضہ مین کرلیا ہی کہ جسکا نام **خاور** ہی اور اب اُسکے پاس بہت بڑا لشکر ہی اسکا قصد ہی کہ
اہل اسلام پر لشکرکشی کرے یہ ایک نئی خبر ہی بس تجھکو لازم ہی کہ تو میرے کہنے کو قبول کر اور میرے دل کو
خوش کر تاکہ اُسکے عوض مین تیری خدائی کو ترقی دون اور یہ مشہور کردون کہ **ارژنگ** نے غلط دعوی کیا ہی اور
ارژنگ نے بالکل مکر و دغا کی ہی کہ اپنے کو خدا کہلوایا ہی یہ خداوند ہین کہ جسکا نام **چترنگ بن زمرد** ہی اور یہی خدا
ٹھیک ہی اور سب نے غلطی کے سبب سے **ارژنگ** کو خداوند سمجھا ہی اور وہ لائق خدائی کے نہین ہی **چترنگ**
کو حق خدائی بھی پہونچتا ہی اور وہ تجھکو کرشمہ بتا دونگی کہ جس سے سب کو تیری خدائی کا یقین ہو جائے اور وہ
تدبیرین کرون کہ ہر شہر کے لوگ تجھکو سجدہ کرنے لگین **چترنگ** نے کہا کہ مین سحر کی مدد سے خدائی نہین کرنا
چاہتا ہون بلکہ اپنے قوت بازو کے زور سے خدائی کرونگا اُس ساحرہ نے کہ جسکا نام **ثمود جادو** تھا کہا کہ او
نادان یہ جتنے خدا گذرے کیا **لقا** کیا **زمرد** کیا **فرعون** کیا **زہرجد شاہ** یہ سب سحر کے سبب سے خدائی
کرتے تھے اور **ارژنگ** کے لشکر مین بھی **اسلم بن تورج** ساحر زبردست موجود ہی کوئی نقصان کی بات نہین ہی
یہ جو اُسنے کہا تو اسکو بھی ہوس ہوئی اور کہنے لگا کہ اگر تم اس بات کی قسم کھاؤ کہ مین تیرے کارخانہ خدائی کو درست
کردونگی اور تیری خدائی کو رواج دونگی تو جو تم کہوگی مین قبول کرونگا اور تمکو خوش کردونگا اُسنے کہا کہ تم بھی اسکی قسم
کھاؤ کہ جو تم کہوگی مین اُسکو قبول کرونگا کبھی تمھارے حکم سے سرتابی نہ کرونگا اور تمھارے کہنے کے خلاف
نہ کرونگا ہمیشہ تمھارے کہنے پر عمل کرونگا تو مین بھی قسم کھاتی ہون پس **چترنگ** نے یہ سنکے اُسی وقت قسم
کھائی اُسکے بعد **ثمود جادو** نے بھی قسم کھائی باہم دونون مین عہد و پیمان ہوئے بعد اسکے اب پھر **چترنگ** اُسکے
قریب آکر بیٹھا اور اختلاط کرنے لگا مگر ہر مرتبہ یہ کہتا جاتا ہی کہ دیکھو ملکہ اپنے اقرار کے خلاف نہ کرنا یہ سنکر وہ کہتی
ہی کہ مجھسے کبھی خلاف ورزی نہوگی مگر تم اپنی عہدشکنی کا خیال رکھنا اور مین تو ہر طرح سے تیری خدائی کو ترقی دونگی

لبس پہ اُس سے سنکر بہت خوش ہوا اسنے خوب اختلاط کیا خوب بوسے لیے اتو کچھ بوے بد کا بھی خیال نہ کیا خوب خوب لپٹا اور خوب پیار کیا جب خوب مست ہو گیا اُسکو اُٹھا کر سہری پر لایا وہ لاکھ تڑپی پھڑکی مگر کچھ چھوٹا خوب اپنا اُسکا منھ کالا کیا خوب اُسکو راضی کیا وہ بہت خوش ہوئی اُسکی بلائین لینے لگی کہان تک بیان کیا جائے وہ رات اسی شغل مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو اُسنے چترنگ سے کہا کہ تم ایک تدبیر کرو کہ مین تمکو تمھارے لشکر مین پہونچا کے دیتی ہون کیونکہ وہ لوگ بہت پریشان ہین تم آج اُسی مقام پر قیام کرنا اگر لوگ دریافت کرین تو کہنا کہ مجھکو ایک قصبے مین رات ہوگئی مگر وہ ہرن ہاتھ نہ آیا مین نے اُسی قصبہ مین شب بسر کی بوقت سحر ادھر کو روانہ ہوا اور تسے آکر ملا وہ لوگ یقین کرینگے دن بھر تو راحت سے لشکر مین رہنا رات کو مین آکر تمکو اس باغ مین لے آؤنگی رات بھر یہان عیش کرنا بوقت سحر مین تمکو پھر تمھارے لشکر مین پہونچا دونگی جب بیدار ہونا اور سب لوگ جمع ہون تو کہنا کہ رات کو خداوند میرے خواب مین تشریف لائے تھے اُنکے ہمراہ میرے پدر بزرگوار یعنی زمرد شاہ ثانی بھی تھے جنکا مین فرزند ہون اور وہ خداوند تھے تو مجھسے خداوند لقا و خداوند زمرد شاہ ثانی نے فرمایا کہ ہم تمکو کل فرشتہ قدرت روانہ کرکے آسمان پر طلب کرینگے اور جو کچھ تمکو علم خدائی تعلیم کرنا ہی تمکو تعلیم کرینگے اور اپنا خامہ خدائی تمکو دینگے کیونکہ آجکل دنیا مین کوئی خدا نہین ہی اور کارخانۂ خدائی ابتر پڑا ہی اور ایک شخص نے جھوٹا دعوی خدائی کا کیا ہی زمرد کا فرزند بنکے پس مین تمکو اُسکے نام سے بھی آگاہ کرونگا اور کلید کارخانۂ خدائی بھی تمکو دونگا کہ تم تمام عالم کو اپنے خدا ہونے سے آگاہ کرو اور اسکو اس دعوی باطل کی سزا دو یہ خواب کا بیان تم اپنے اہل لشکر اور رفیقون سے کہنا کہ اگر مین بالائے آسمان چلا جاؤن تو تم لوگ یہان سے شہر کو چلے جانا مین وہان سے ہو کر شہر ہی مین آؤنگا در شدادشاہ و دیگر لوگون سے یہ خواب اور میرا جانا آسمان پر بیان کرنا تاکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ وہ لوگ تمھارے اس کہنے کو باور نہ کرینگے مگر اُسوقت جب تم اُنکے روبرو بالاے آسمان جاؤگے لیجے تم سوار ہوکر براے شکار روانہ ہونا مین سحر سے تمکو اُٹھا لاؤنگی اور دس دن یہان رکھکر جو کام مجھکو کرنا ہی درست کرونگی اور جو جو امر تمکو تعلیم کرنا ہین تعلیم کرونگی پھر دیکھنا کہ کیسی تمھاری خدائی کو ترقی ہوتی ہی کہ کسی کی خدائی کو نہوئی ہوگی اور کسیقدر لوگ تمھارے معتقد ہونگے کہ ایسے کسی اور خداوند کے معتقد نہوے ہونگے اور خداوندان گذشتہ سے تمھاری خدائی کا روز بہت بڑھ جائیگا اور ارژنگ کی خدائی بالکل منسوخ ہو جائیگی پھر اہل اسلام سے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا اور اُنکو بھی مطیع بنانا اور جو لوگ انکار کرین اُنکو قتل کرنا اور اُنکے ملک و جاگیر وغیرہ چھین لینا مگر یہ مسلمان کو نہایت سخت جان ہوتے ہین جہان کہین گرفتار ہوئے یا مبتلاے سحر ہوے اُنکی مدد کے واسطے عجیب عجیب طرح کے سامان مہیا ہو جاتے ہین اور یہ لوگ رہا ہو جاتے ہین تو اُنکی فطرت سے تم اپنے کو بچانا اور خوب ہوشیاری سے کام کرنا یہ باتین سنکے چترنگ نے کہا کہ تدبیر تو خوب نکالی ہو گیا کہنا مین موافق تمھارے کہنے کے کرونگا سر مو فرق نہوگا جو تدبیر تم بتاؤگی اُسی کے مطابق عمل کرونگا یہ کہکر اُسکو خوب پیار کیا اور اُسکے عوض مین اسکا دل خوش کر دیا بعد ان باتون کے وہ اسکو لیکر سحر سے اُڑکر ایک صحرا مین آئی اور اسکا مرکب بھی لائی اور کہا کہ اب تم اپنے لشکر کی طرف جاؤ مین باغ کو جاتی ہون یہ سنکے چترنگ نے اُسکو خوب گلے سے لگایا پیار کرکے کہا کہ جاؤ مگر رات کو ضرور لے جانا مین تمھاری جدائی کی تاب نہین لاسکتا ہون اُس نے کہا کہ تم گھراؤ نہین مین ضرور آکر لیجاؤنگی مجھے کب صبر آئیگا یہ کہکر وہ تو اپنے باغ کو چلی گئی یہ طرف لشکر کے مرکب پر سوار ہو کر چلا اسکو تو ابھی راہ مین رکھا جائے

اب کچھ حال چترنگ کے رفیقون و لشکر کا تحریر ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ جب چترنگ اُس ہرن کے تعاقب مین گیا اور تھوڑی دور تک اُسکے رفیق بھی گئے

جب انکے مرکب نہ چل سکے اور وہ رہ گئے اور یہ نکلا چلا گیا اُسکا تو حال روبروے ناظرین بیان ہو چکا اب ان لوگون کا حال سماعت فرمائیے کہ تھوڑے عرصہ تک تو یہ اُسی صحرا مین اسکے منتظر کھڑے رہے کہ اب واپس آئے اور اب واپس آئے جب نہ واپس آیا تو اُنھون نے خیال کیا کہ قیام گاہ پر چلو شاہزادہ بھی قیام گاہ پر واپس ہوکر ضرور آئیگا یہ سوچکر سب پلٹے اُس مقام پر آئے جہان ہرن پڑے ہوے تھے اُنکو وہان سے لیکر طرف قیام گاہ کے روانہ ہوے اور راہ طی کرکے یہ لوگ قیام گاہ پر آئے انکو رات ہوگئی تھی اور لوگون اور اہل لشکر نے دریافت کیا کہ شاہزادے صاحب کہان ہین اُن لوگون نے کہا کہ وہ ایک آہو کے تعاقب مین گئے تھے ابھی تک واپس نہین آئے ہم نے بہت انتظار کیا اور تلاش بھی کیا کہین نشان تک نہ ملا آخر عاجز ہوکر اسطرف چلے آئے کہ شاید لشکر مین تشریف لیگئے ہون چلکر دیکھنا چاہیے کیا یہان تشریف نہین لائے اُنھون نے کہا کہ یہان تو نہین تشریف لائے نہین معلوم کدھر نکل گئے ہین اب تو رات ہی سحر ہو لے تو تلاش کرین یہ کہکر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا مگر وہ رات اسی فکر مین بسر کی اور جاگ کر سحر کی کہ معلوم شاہزادہ کدھر نکلگیا کہ صبح طالع ہوئی ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے مقام سے بارگاہ مین آیا اور باہم مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے کہ شاہزادہ تو رات کو بھی نہ آیا اب اسوقت ضرور تلاش کرنا چاہیے اور ہر سمت سوار روانہ کرنا چاہیے کہ وہ تلاش کرین اور ہم لوگون کو بھی تلاش کرنیکے لیے جانا چاہیے یہ صلاح کرکے اُسی وقت چند سوارون کو بلا کر کہا کہ جاؤ اور شاہزادے کو تلاش کرو وہ سوار یہ حکم سنکر اپنے بستر پر آئے اور لباس پہنکر مرکبون پر سوار ہوکر چلنے کے قصد سے کھڑے ہوے تھے اُدھر وہ لوگ بھی اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر چلے تھے اور رائین قایم ہو رہی تھین کہ کوئی مغرب کی جانب ڈھونڈھنے کو جائے اور کوئی مشرق کی سمت روانہ ہو اور چند سوار تو جنوب کی طرف قریات اور دیہات مین تلاش کرین اور چند سوار جانب شمال برائے تلاش شہزادہ جائین ہر چہار سمت تلاش کرین یقین ہی کہ بہت جلد پتہ ملجائے اور کل لشکر جو ہمراہی مین ہو اُنسے کہدیا ہو کہ سب تیار رہین کہ جسوقت کوئی سوار خبر بد سنائے فوراً فوج برائے مدد جائے کیونکہ آج کل مسلمانون کا نہایت زور ہو رہا ہی اس وجہ سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ ایسا نہوا ہو کہ کسی مقام پر کسی بلا مین مبتلا ہو گیا ہو تو بڑی مشکل کی بات ہی یہ کہ لشکر سب نے قصد کیا کہ ایک ایک سمت کو روانہ ہون سب نے مرکبون کی باگ لی کہ دیکھا سامنے شہزادہ مرکب اُڑاے چلا آتا ہی یہ سب کے سب دیکھکر اور مرکبون کو بڑھا کر **چترنگ** کے قریب آئے اور عرض کیا کہ حضور کہان تھے ہمکو تمام رات جاگتے اور تشویش مین بسر ہوئی اب ہم لوگ برائے تلاش حضور چلے تھے اور یہ سوار بھی جاتے تھے **چترنگ** نے کہا کہ بارگاہ مین چلو تو بیان کرون کہ کہان رات بسر ہوئی یہ سنکے وہ سب کے سب اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے سوار اپنے اپنے مقام پر آئے کمرین کھولین یہان بارگاہ مین آکر **چترنگ** اپنی کرسی پر بیٹھا تمام رفیق اسکے گرد پیش بیٹھے **کرنگ** اُسکا عیار بھی اُسکے آنے کی خبر سنکے بارگاہ مین آیا کیونکہ اُسکا قصد بھی برائے تلاش جانیکا تھا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت **چترنگ** نے وہی فقرہ جو کہ اُس ساحرہ نے بتایا تھا کہ مین آہو کے تعاقب مین بہت دور نکلگیا اور وہ آہو قریب ایک قصبہ کے جاکر گم ہو گیا چونکہ رات ہوگئی تھی بدین سبب مین اُسی قصبہ مین رہ گیا بوقت سحر ادھر کو روانہ ہوا تم سے آکر ملا سب کے سب یہ کیفیت سنکے خوش ہوے اور کچھ صدقہ وغیرہ شاہزادے کے اوپر سے اُتارا **کرنگ** نے کہا کہ اب مکان کو تشریف لے چلیے کیونکہ آپ اطلاع کیے بغیر چلے آئے تھے سب پریشان ہونگے **چترنگ** نے کہا کہ کل کے روز اور شکار کرلین پرسون چلینگے آج تو کل کے تھکے ہوے ہین آج استراحت کرکے کل شکار کھیلین گے پرسون ضرور چلینگے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا کیونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اور **چترنگ** بھی تو رات بھر کا جاگا ہوا تھا اسکے رفیقون کو بھی رات جاگتے جاگتے مسہری

تھی سیعون نے ساتھ چترنگ کے خاصہ تناول کیا اور اپنے اپنے مقام پر برائے آرام چلے گئے اور جا کر سو
رہے اور چترنگ بھی اپنی خوابگاہ مین جا کر سو رہا دن بھر سویا کیا قریب شام اُٹھا منھ ہاتھ دھو کر بیرون بارگاہ آکر
بیٹھا سب رفیق بھی آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے کوئی پہر رات تک صحرا کی سیر کیا کیا بعد اسکے بارگاہ مین آیا خاصہ
طلب کیا مع رفیقون کے کھانا کھایا اُسکے بعد آرامگاہ مین جا کر سو رہا پہرہ چوکی سب موقوف کر دیا ہر ایک رفیق
بھی اپنی اپنی بارگاہ مین جا کر سو رہا جب دو پہر رات آئی تو ثمود جادو اپنی خواصون کو محفل عیش آراستہ کرنیکا
حکم دیکر اور سحر سے اپنے کو آراستہ کر کے اور تخت سحر پر سوار ہو کر طرف لشکر چترنگ کے چلی اور لشکر مین ہونچکر
دیکھا کہ تمام لشکر مین سناٹا پڑا ہوا ہو سب سو رہے ہین یہ چترنگ کے مقام خوابگاہ کو سحر سے دریافت کر کے اُسکی
خوابگاہ مین آئی اُسکو بھی سوتا پایا اُٹھا کر اپنے تخت پر لٹایا اور لیکر اپنے باغ کو روانہ ہوئی اسنے اتنا دن اور
اسقدر رات اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کے بسر کی بس یہ اسکو اپنے باغ مین لیکر آئی یہان سب سامان تو
درست ہی تھا اسنے چترنگ کو مسند پر لا کر لٹایا اور اُسکو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اُسی باغ مین مسند
پر لیٹا پایا اور ثمود جادو کو سرھانے بیٹھے دیکھا یہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ تم نے مجھکو ہوشیار بھی نہ کیا اور
وہان سے اُٹھا لائین اُسنے کہا کہ ہوشیار کرنے کی کیا ضرورت تھی وہان نہ ہوشیار کیا یہان تو لا کر ہوشیار کیا یہ
یہ کہکر اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے اُسنے اُسکے بوسے لینا شروع کر دیے خواصین یہ کیفیت دیکھکر ہٹ گئین
خوب تخلیہ مین اختلاط ہوے اُسکے بعد خواصون کو پکارا کیونکہ یہ دونون دن بھر کے بھوکے ہوے تھے تو
ثمود جادو نے کھانا نہ کھایا تھا خواصین جو آئین تو اسنے خاصہ طلب کیا انھون نے خاصہ حاضر کیا گو کہ چترنگ
کھائے ہوئے تھا مگر اسکی خاطر سے پھر کھانے کو بیٹھ گیا اور کھایا بعد کھانا کھانے کے دو ایک جام شراب
کے پیے کچھ دیر گانا سنا اُسکے بعد بارہ دری مین جا کر دونون عیش مین مصروف ہوے اور منھ کالے ہونے لگے
کیونکہ دونون اسی کے طالب تھے یہان تک کہ قریب صبح یہی شغل رہا جب صبح قریب ہوئی ثمود جادو نے کہا کہ اب
مین تمکو تمھارے لشکر مین ہونچائے آتی ہون تم صبح کو سب کے روبرو وہی خواب بیان کرنا اور سوار ہو کر شکار
کو جانا مین آکر لیجاؤنگی مگر جب کچھ بلند ہونا تو یہ کہنا یہ کہکر کچھ اُسکو تعلیم کیا کہ وہ وقت پر ظاہر ہو گا یہ سنکر چترنگ نے کئی
اسکے رخسار کے بوسے لیے اب نطفہ حرام کو بوے بد بھی نہین معلوم ہوتی ہی اب مزے مزے بوسے لیتا
ہی جیسا نطفہ ہو ویسا ہی تو ہو گا اسکا باپ نہین جمود جادو کے ہمراہ منھ کالا کیا کرتا تھا وہی اثر بیٹے مین بھی ہی
وہ جو مثل سنی ہو مثل کہ گوہ کا کیڑا گوہ ہی مین جاتا ہی فرزند وہی سعید ہی جو باپ کی پیروی کرے اور باپ
کے قدم بر قدم رکھے ورنہ وہ فرزند نہین ہی جو اسکے خلاف ہو الیسون کا فرزند نہین گو کا پوت نو سادہ ہی بس اختلاط کر کے
وہ اسکو تخت پر سوار کر کے اُسکے لشکر کی طرف چلی راہ مین بھی یہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا اُسکو خوش کرتا ہوا
آیا اُسنے لا کر اُسکو اُسکی خوابگاہ مین اُتارا اور آپ رخصت ہو کر طرف اپنے باغ کے چلی گئی یہ مسہری پر
لیٹ کر خواب مرگ مین مبتلا ہو گیا اب راوی بیان کرتا ہی کہ ثمود جادو تو اپنے باغ مین جا کر کچھ دیر سوئی اُسکے بعد
اُٹھی اور سحر کر کے طرف چترنگ کے روانہ ہوئی اور ایک مقام پر صحرا مین آ کر ایک درخت سایہ دار کے نیچے
پوشیدہ سحر کر کے اپنے کو کھڑی ہوئی اور چترنگ کا انتظار کرنے لگی کہ وہ آئے تو مین اُسکو لیکر سحر کے ذریعے سے اپنے باغ کو جاؤن یہ تو یہان کھڑی ہوئی تھی
اُدھر کا حال سنیے کہ چترنگ جو بیدار ہوا منھ ہاتھ دھو کر بارگاہ مین آیا سب رفیق حاضر دربار ہوے گرگ عیار بھی آ کر اپنے مقام پر بیٹھ گیا
جب سب لوگ دربار والے آ چکے اور قرینے سے اپنے اپنے عہدے پر جلوہ افروز ہو چکے تو چترنگ
نے سبکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بیچ آج ایک خواب دیکھا ہی اور وہ نیا خواب ہی مین تم سب کے روبرو بیان
کرتا ہون یہ کہکر وہی جھوٹ خواب سب کے روبرو بیان کیا وہ سب کے سب سنکے اپنے اپنے دل مین ہنسے

ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ بالکل دماغ خراب ہوگیا ہی کہ جسکی حد نہین ہی بڑی خرابی کی بات ہی کہ یہ تو نئی
نئی باتین کرتے ہین ہم بسبب پاس نمک کے سواے ہان اور بجا کے کچھ نہین کہہ سکتے ہین لو اور سنو کہ خواب مین خداوند
آئے تھے جو بات ہوئی ہی جو تقریر ہی وہ عمدہ ہی دل مین یہ سماگئی ہی کہ مین خدا ہون بس اب یہ کیونکر دل سے نکلے یہ لوگ
تو باہم یہ اشارے کر رہے تھے کہ **چترنگ** نے کہا کہ یہ بھی مجھکو خوب معلوم ہی کہ تم لوگ مجھکو جھوٹا اور کاذب جانتے ہو
مگر یہ حال تھوڑی دیر مین تمپر ظاہر ہو جائیگا اُسوقت تمکو یقین آئیگا لہذا تم لوگ بعد میرے آسمان پر جانے کے لشکر کو
لیکر شہر کی طرف چلے جانا اور **شداد شاہ** اور اہل شہر کو میرے حال سے آگاہ کرنا اور یہان نہ قیام کرنا ورنہ بڑی خرابی
ہوگی یہ کہکر حکم دیا کہ سامان شکار تیار کیا جائے ہم جاکر صید افگنی کرینگے یہ حکم سنکے عیار نے بارگاہ سے باہر نکلکر سامان
شکار کیا چاکرون نے مرکب لاکر درخیمہ پر موجود کیے کہ **چترنگ** مع رفقا باہر آیا مرکبون پر سب رفقا وغیرہ سوار
ہوے **چترنگ** مع رفقا کے طرف صحرا کے بقصد شکار چلا جب اُس جنگل مین پہونچا جہان **ثمود جادو** اسکی منتظر کھڑی
تھی جب **ثمود** نے دیکھا کہ موافق میرے کہنے کے یہ شکار کو آیا ہی بس اسنے اُسی مقام پر سے سحر کیا کہ ایک برق چمکی
کہ جس برق سے کئی درخت جل گئے اور جو گھانس لگی تھی وہ بھی جلی ایک غبار پیدا ہوا اور تمام صحرا مین تاریکی چھا گئی
اور صدا آئی کہ ای بندگان من مین اپنے فرزند کو بالاے آسمان بذریعہ ایک فرشتہ قدرت کے بلائے لیتا ہون یہ صدا
آکے پھر برق چمکی اور وہ تاریکی اور غبار برطرف ہوگیا سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ **چترنگ** کی کمر مین پڑا اور لیکر بلند ہوا
وہ پنجہ ایسا درخشندہ تھا کہ اُسپر کسی کی نگاہ نہ کام کرتی تھی **چترنگ** کو لیکر وہ پنجہ طرف آسمان کے چلا اُسوقت **چترنگ** نے
کچھ بلند ہوکر کہا کہ کیون تم لوگون کو تو میرے کہنے کا یقین نہ تھا تم لوگ مجھکو کاذب جانتے تھے جسوقت سے مین اس
صحرا مین آیا تھا اُسوقت سے میرے دل کو یقین ہوگیا تھا کہ مین خدا ہون اب خدائی میری طرف عود کریگی اسی سبب سے
تو مین ہر چیز کو کہتا تھا کہ یہ میری قدرت سے خلق ہوئی ہی مین اسکا خالق ہون تم لوگ باہم اشارے کرکے ہنستے
تھے اور کہتے تھے کہ یہ دیوانہ ہوگیا ہی اور جب مین نے بوقت سحر خواب بیان کیا تھا تو اُسوقت بھی تم لوگون نے مجھے
سڑی قرار دیا تھا یہ تمھارے اعتقاد تھے بس اب سجدہ کرو اور توبہ کرو کہ کبھی آپ کے قول کو دروغ نہ خیال کرینگے
بلکہ آپ کو اپنا خدا تصور کرینگے اگر اسکے خلاف کرین تو آپ ہمپر اپنا غضب نازل فرمائین سجدہ کرکے اور سب سامان لیکر
شہر کو جاؤ **شداد** کو کل اہل دربار سے حال بیان کرنا اور اُنکو میری خدائی کی خبر دینا یہ جو **چترنگ** نے کہا اب تو
سب کو یقین آیا مع گرگ عیار کے سبنے سجدہ کیا اور سب نے توبہ کی اُدھر **چترنگ** بلند ہوگیا اب جو سب نے
سر اُٹھاکر دیکھا تو اُسکا نشان تک نہ پایا یہی تقریر **ثمود** نے بوقت سحر اس سے بیان کی تھی بس یہ لوگ اُس مقام
سے باہم یہ تقریر کرتے ہوے پلٹے کہ در اصل ہم جھوٹا تصور کرتے تھے اور ہنستے تھے کہ یہ دیوانے ہوگئے ہین
اور خواب کو بھی دروغ تصور کیا تھا مگر یہ سچا نکلا ہمارے روبرو بالاے آسمان فرشتہ قدرت لے گیا اب **شداد**
کی بھی بڑی عزت ہوگی اور اُسکا مرتبہ بڑا ہوگا کہ اُسنے خداوند زادے کو پرورش کیا ہی یہی تقریر کرتے ہوے
سب مقام قیام پر آئے اور اُسی وقت سامان کر دیا کہ یہان سے چلو طرف شہر کے اور سب نے جو دریافت کیا
تو وہی واقعہ جو کہ دیکھا تھا اُنسے بھی وہی سب بیان کر دیا وہ لوگ بہت خوش ہوے اُسی وقت سب خیمہ وغیرہ
اُکھیڑ کر اُونٹون پر بار کرایا اور باربرداری بھی اُونٹون پر بار کرا کے طرف شہر کے روانہ ہوے طی منازل و قطع
مراحل کر گئے قریب شام داخل شہر ہوے اہل شہر نے ان لوگون سے دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی اُنھون نے
سب سے کہدیا کہ کل دربار مین آنا ہم سب حال شاہزادے کا بیان کرینگے عجب واقعہ ہی جو سنیگا وہ حیران ہوگا
جسنے دریافت کیا اُنھون نے یہی بیان کیا وہ لوگ خیال کرنے لگے کہ کل صبح دربار مین ضرور جائینگے یہ لوگ تو اس
فکر مین ہین کہ دیکھنا چاہیے نہین معلوم کیا واقعہ ہوا ہی کہ جو کل کے روز بیان کیا جائیگا ادھر تو یہ سب اس تردد مین ہین

اُدھروہ سب کے سب اپنے مقام پر آئے لشکر اپنے مقام پر گیا یہ لوگ تو اس انتظار مین ہین کہ صبح ہولے تو دربار مین جاکر شداد سے کل حال بیان کرین انکو تو چھوڑیے

اب حال شداد و جمود جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب انکو یہ خبر ہوئی کہ چترنگ شکار کو گیا ہی تو اُنکا حال کیا ہوا

راوی نے اس داستان کو اسطرح سے بیان کیا ہی کہ جبکہ شداد کو یہ معلوم ہوا کہ چترنگ شاہ بغیر اجازت ابر بہار کو دیکھا برائے شکار مع دس ہزار سوارون کے گیا ہی اسکو بڑا رنج ہوا اور اُسی وقت دربار برخاست کیا کیونکہ دربار مین تھا اور قاعدہ یہ تھا کہ چترنگ بھی ہر روز حاضر دربار ہوا کرتا تھا برابر تخت کے کرسی پر بیٹھتا تھا جب اُس روز چترنگ نہین آیا تو شداد شاہ نے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ آج چترنگ دربار مین نہین آئے معلوم ہوا کہ برائے شکار گئے ہین اسکو رنج ہوا تھا اور اُسی وقت دربار برخاست کر کے محل مین گیا تھا جمود جادو اپنی زوجہ کو طلب کر کے کہا کہ کچھ آپ کو خبر بھی ہی کہ آپکے فرزند نے کیا حرکت کی ہی کہ ہمسے بغیر اطلاع کیے ہوئے شکار کو چلے گئے کیا تمسے اجازت لیکر گئے ہین جمود جادو نے کہا کہ مجھکو تو خبر بھی نہین ہی کہ وہ کب گئے ہین کچھ لشکر بھی ہمراہ گیا ہی یا نہین شداد نے کہا کہ ہان دس ہزار کا لشکر ہماری سپاہ سے ہمراہ گیا ہی اُسنے کہا کہ مجھکو یہ خوف ہی کہ وہ کہین اہل اسلام سے مقابلے کو نہ چلا جائے کیونکہ جب سے اُسنے یہ سنا ہی کہ زمرد ثانی میرے باپ کو اہل اسلام نے قتل کیا اُسکو اُسدن سے اُنکے مقابلے کی ہوس ہی ہر ترتیب یہ کہتا ہی کہ مین مسلمانون سے ضرور مقابلہ کرونگا اور عوض خون کا لونگا بس میرے نزدیک وہ ضرور اہل اسلام کے مقابلے کو چلا گیا صرف بہانہ ہی شکار کا کہ شکار کو گیا ہی کیونکہ اپنے لوگون سے کہ گیا ہوگا کہ جو کوئی دریافت کرے تو کہدینا کہ شکار کو گئے ہین اگر ایسا کیا تو بہت بُرا کیا کیونکہ دس ہزار سے کیا مقابلہ کریگا اہل اسلام کا لشکر کثیر ہی اُن مین ایک ایک کے ہمراہ لاکھون کی جمعیت ہی یہ کثرت ہی کہ جہان وہ لشکر اُترتا ہی اُس صحرا کے قرب وجوار کے قصبہ وغیرہ خالی ہوجاتے ہین غلہ کی قلت ہوئی ہی یہ دس ہزار کیا معلوم ہونگے شداد نے یہ سنکے کہا کہ اگر وہ مجھسے ذکر کرتے کہ میرا یہ قصد ہی تو مین خود اُنکے ہمراہ جاتا گلزار شاہ کو طلب کرتا وہ بغیر کہے سنے چلے گئے ہمکو اطلاع بھی نہین کی ہم مجبور ہین مگر اب سوار روانہ کرتا ہون کہ اُنکو تلاش کر کے لائین یہ معلوم ہو کہ کس مقام پر جاکر یہان سے فروکش ہوئے ہین جمود جادو نے کہا کہ تم کیون تکلیف کرو مین خود دریافت کیے لیتی ہون کہ وہ کہان ہین اگر شکار کو گیا ہی تو تو خیر ورنہ تم لشکر ابھی ابھی اپنے ہمراہ لیکر جانا گلزار شاہ کو خبر کردینا کہ ہم فلان طرف لشکر لیکر جاتے ہین تم اپنا کل لشکر لیکر وہان آنا کیونکہ ہمارا قصد اہل اسلام پر لشکرکشی کا ہی وہ ضرور آئیگا تم یہ نامہ روانہ کرکے اُسکی طرف کو روانہ ہونا شداد شاہ نے کہا کہ پھر دریافت کرو کہ وہ کہان ہین یہ سنکے جمود جادو نے کچھ پڑھ کر اپنی پشت دست پر دم کیا اور ایک پرچہ کاغذ کا اُٹھا کر اُسپر کچھ لکیرین بنائین اور اُسکو طرف آسمان کے اُڑا دیا کہ وہ کاغذ نظرون سے غائب ہوگیا یہ بیٹھکر کچھ پڑھنے لگی اور دم کرنے لگی کہ تھوڑی دیر کے بعد شداد نے دیکھا کہ وہ کاغذ اُڑتا ہوا چلا آتا ہی اور سامنے اِسکے آکر گرا اسنے اُسکو اُٹھا کر دیکھا اسمین تحریر تھا کہ آگاہ ہو کہ فی الواقع چترنگ برائے شکار گیا ہی کوئی مقام تشویش نہین ہی وہ فلان صحرا مین برائے شکار اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر اُسکو اطمینان ہوا اور وہ کاغذ جمود جادو نے سامنے شداد کے ڈالدیا اور کہا دیکھ لو اُسنے جو دیکھا تو وہی عبارت تحریر پائی وہ بھی اس کیفیت سے آگاہ ہوکر خاموش ہو رہا اور اپنے مقام پر چلا آیا مگر خیال یہ ہوا کہ یہ لڑکا بڑا چالاک ہی اسکو کسی کا خوف نہین ہی کہ یہ کسی سے خوف کرتا ہوا سنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ ہم اجازت تو لے لین یہ ایسا خود مختار ہوگیا ہی یہ تو ایسے ایسے خیال کرنے لگا اب حال سماعت فرمائیے کہ جب کئی دن گذر گئے اور چترنگ شکار سے واپس نہ آیا تو جمود جادو نے کہا کہ اب تو کئی دن ہوئے چترنگ کو شکار کو گئے ہوئے اب اُسکی خبر منگانا چاہیے کہ کس خیال مین ہی

اور کہان ہو شداد شاہ نے کہا کہ مین کل سوار روانہ کرونگا یہ سنکر جمہور جادو خاموش ہو رہا وہ رات تمام ہوئی صبح کو شداد
دربار مین آیا سب اہل دربار جمع ہوے دربار آراستہ ہوا ابھی کوئی حکم دینے نہ پایا تھا وہ لوگ جو ہمراہ چترنگ کے گئے
تھے اور بموجب اُسکے حکم کے شہر کو واپس آئے تھے بسبب رات ہو جانے کے اور دربار کے نہونے کے اپنے اپنے
مقام پر چلے گئے تھے صبح کو اُٹھکر دربار مین آئے اور شداد کو مجرا کیا شداد نے مجرا لیکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ
ہین جو کہ چترنگ کے رفیق ہین اُنکو اشارہ بیٹھنے کا کیا اس عرصے مین بعض اہل شہر بھی دربار مین آ گئے تھے جنکو چترنگ
سے الفت تھی جب وہ بیٹھ چکے تو شداد نے دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہو اور تم لوگ کیون چلے آئے اُنکو کہان
چھوڑا کیا وہ محل مین گئے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب واقعہ عرض کرتے ہین جو کہ گذرا ہو یہ کہکر اُنھون نے ابتدا
سے کل حال یون عرض کیا کہ ہم ہمراہ شاہزادے کے فلان صحرا مین پہنچے اُنھون نے صحرا کو دیکھکر یہ تقریر کی کہ
یہ میری قدرت ہو اور مین خدا ہون مین نے اسکو خلق کیا ہو ہم لوگ سنا کیے چونکہ رات ہوگئی تھی اُسدن اُنھون نے
اُسی صحرا مین قیام کیا چونکہ بسبب رات ہو جانے کے شکار نہین کھیلا صبح کو براے شکار نکلے دو پہر تک بہت سے چرند
و پرند شکار کیے دو پہر کو ایک آہو نہایت خوبصورت نظر پڑا اُسکے عقب مین اُسکے گرفتار کرنے کو مرکب جولان کیا
وہ آہو چوکڑیان بھرتا ہوا چلا اُسکے تعاقب مین نکل گئے ہم لوگ بھی ہمراہ تھے جہان تک ہمارے مرکبون نے ساتھ دیا
ہم لوگ بھی ہمراہ گئے جب ہمارے مرکب نہ چل سکے تو ہم رہ گئے بڑی دیر تک اُنکا انتظار کیا جب وہ واپس نہ آئے
تو ہم لوگ قیام گاہ کو چلے آئے یہ خیال تھا کہ وہ بھی وہین تشریف لائینگے رات بھر انتظار کیا وہ تشریف نہین لائے ہم
لوگ بہت پریشان ہوے کہ کہان تشریف لیگئے ہین کہ ابھی تک واپس نہین آئے صبح کو اُٹھکر چند سوارون کو حکم دیا کہ
تلاش کرو اور ہم لوگ خود بھی تلاش کرنے کو چلے تھے ہنوز کوئی گیا نتھا صرف آمادہ ہوے تھے کہ شاہزادے صاحب
تشریف لے آئے معلوم ہوا کہ دن بھر اُس آہو کے تعاقب مین پریشان رہے اور وہ آہو ہاتھ نہ آیا قریب ایک
قصبہ کے پہونچکر وہ آہو غائب ہوگیا شاہزادے نے فرمایا کہ وہان اُسوقت رات ہوگئی تھی اور مقام قیام بہت دور
تھا مین شب کو اُسی قصبہ مین رہا اسوقت ادھر کو آیا حضور وہ دن تو شاہزادے نے راحت سے بسر کیا شام کو
آرام فرمایا صبح کو بیدار ہوکر جب بارگاہ مین تشریف لائے تو ہم سب بھی حاضر ہوے جب ہم سب جمع ہو لیے تو
فرمایا کہ مین نے شب کو ایک خواب دیکھا ہو ہمنے عرض کیا کہ کیا خواب ملاحظہ فرمایا ہو وہ خواب بیان فرمایا اُن لوگون
نے شداد کے روبرو اُس خواب کی سب کیفیت بیان کی ابتو شداد کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا امر ہو کہ یہ خواب
دیکھا اُن لوگون نے شداد سے کہا کہ خداوند ہمکو یقین نہ آیا کیونکہ وہ ابھی بچہ ہین ہمنے جانا کہ یہ تقاضاے سن ہو کہ
اسی خیال مین آرام فرمایا تھا خواب و خیال تو مشہور ہو اسیکا تصور بندھا رہا وہی سامان خواب مین بھی نظر آیا
کیونکہ جب سے یہان تشریف لائے ہین یہی فرما رہے ہین کہ مین خدا ہون مین خدا ہون ویسے ہی یہ خواب بھی ہو
ہم لوگ خاموش ہو رہے اسکے بعد سامان شکار درست ہونیکا حکم فرمایا سب سامان درست ہوا ہم لوگون کو ہمراہ
لیکر براے شکار روانہ ہوے کوئی لشکر سے ایک میل آئے ہونگے کہ ایک برق چمکی جسنے تمام گھانس جلا دی اور
کئی درخت بھی جل گئے ایک غبار پیدا ہوا تمام صحرا مین تاریکی ہوگئی اُسکے بعد صدا آئی کہ مین اپنے فرزند کو لیے جاتا
ہون بالاے آسمان تاکہ اسکو علم خداوندی تعلیم کرون تم لوگ پریشان نہونا شہر کو چلے جاؤ اُسکے بعد پھر برق
چمکی وہ تاریکی اور غبار برطرف ہوگیا ہمنے دیکھا کہ شاہزادہ ابھی تک اپنے مرکب پر موجود ہو کہ ایک پنجہ خود بخود
پیدا ہوا اور شاہزادے کی کمر مین پڑا اور اُنکو مرکب سے لیکر بلند ہوا ابتو ہمارے حواس جاتے رہے پھر جو
تقریر کہ چترنگ نے کی تھی وہ اُنھون نے شداد سے بیان کی اور عرض کیا کہ جو جو خیال ہمنے کیے تھے وہ سب
شاہزادے نے بیان فرمائے ابتو ہمکو یقین کلی ہوا کہ یہ سب امر سچ ہین اُنھون نے ہمکو سجدہ کا حکم دیا تھا ہمنے سجدہ کیا

اب جو سجدے سے سر اُٹھا کر دیکھا تو شاہزادے کو نہ پایا ہم بموجب ارشاد وہانسے قیامگاہ پر آئے سب کو ہمراہ لیکر
شہر کیطرف چلے کل شب کو آکر پہونچے مجھے چونکہ رات تھی مینے آکر خبر کرنا مناسب نہ جانا اپنے اپنے مقام پر چلے
گئے اسوقت حاضر دربار ہوے یہ واقعہ گذرا جو کہ ہمنے خدمت عالی مین عرض کیا اجو کل حاضرین دربار کے
ہوش جاتے رہے ایک دوسرے سے کہنے لگا کیا قدرت خداوندی ہی کوئی زمانہ خداوند سے خالی رہ نہین سکتا
ہی اگر آپ چولا بدل کر آسمان پر چلے گئے تو دوسرا خدا ہمارے لیے مقرر کیا ہی اب اُنکو علم خداوندی تعلیم کر کے
زمین پر بھیجینگے اہل دربار تو یہ ذکر کرنے لگے شداد نے اُن لوگون سے کہا کہ گُرگ کہان ہی اُنھون نے
عرض کیا کہ وہ نہین آئے اُنھونے کہا کہ جب مین سُن لونگا کہ شہزادہ آیا تو مین آؤنگا ورنہ مین اب نہ آؤنگا یہ سنکے
شداد کے ہوش جاتے رہے اُسی وقت بحال خراب و باقلب بیتاب دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا مگر
حالت یہ ہی کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے لبون پر آہ سرد چہرہ زرد اب جو طرف خوابگاہ جمود جادو کے گیا
اور اُسنے یہ حالت دیکھی کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا ماجرا ہی اور یہ تمھارا کیا حال ہی کیا کچھ میرے بچہ کی خبر آئی کیا
کچھ اُسکے دشمنون پر بلا نازل ہوئی جلد بیان کرو میرے تو دل کی عجیب حالت ہی تمھاری یہ کیفیت دیکھکر میرا
کلیجہ منھ کو چلا آتا ہی شداد اُسکے قریب بیٹھ گیا اور کل حال از ابتدا تا انتہا سب جمود سے بیان کیا جو کچھ تنگ
کے رفیقون سے سنا تھا یہ سننا تھا کہ جمود نے ایک چیخ ماری اور سر پیٹنے لگی اور تڑپنے لگی پچھاڑین کھانے لگی
ہاے چترنگ واے چترنگ کہکر چلانے لگی اور یہ بین کرنے لگی کہ بیٹا مجھ مان کو رونے کے لیے چھوڑ
گئے اپنے باپ پاس چلے گئے یہ کیا قیامت کی تمنے یہ ہمپر کیا آفت نازل کی ایسا بھی کوئی کرتا ہی ابھی تو تم
پورے جوان بھی نہونے پائے تھے اب کون خدا پرستون سے زمرد کے خون کا عوض لیگا مین نہ مانونگی
یہ ان لوگون کا فقرہ ہی میرے بچہ پر کوئی اور بلا نازل ہوئی ہی اگر یہ بات ہوتی تو گرگ ضرور آتا یہ کیا معنے
کہ گرگ نہین آیا اُسی صحرا مین رہا اور یہ کہا کہ جب شاہزادہ آئیگا تو مین بھی آؤنگا اسمین کچھ نہ کچھ بھید ہی یہ بالکل
خلاف عقل ہی جلدی میرے بچہ کی خبر منگاؤ ورنہ مین اپنے کو ہلاک کرونگی کوئی بھی زندہ آجتک آسمان پر گیا
ہی سواے مر گئے یا چولا بدل کے وہ بھی بمنزلہ مرنے کے ہوتا ہی اچھے زمرد تھے کہ جو میرے بچہ کو یون
لے گئے مین ایسی خدائی سے باز آئی وہ اپنی خدائی کو اپنے پاس رکھین یا اور کسی کو دین اگر میرا بچہ ہوگا تو سب
کچھ ہی ورنہ بیکار ہی ابھی اُسکا سن کیا ہی جو وہ خدائی کریگا یہ تو کسی جہاندیدہ سرد و گرم عالم چشیدہ کا کام ہی اور
دوسرے یہ کب مجھکو گوارا ہی کہ وہ خدائی کرے اور اس خدائی کے سبب سے تمام عالم اُسکا عدو ہو جائے کہ
جیسے اُسکے باپ کے خون کا ہر ایک پیاسا تھا آخر عاجز ہوکر چولا بدلنا ہی پڑا ارے عالم عالم تو خدا پرست
ہو رہا ہی جب وہ لوگ یہ سنینگے کہ زمرد کے لڑکے نے خدائی کا دعوی کیا ہی وہ لشکر کشی کر کے ادھر کو آئینگے جب
لقا ایسا خداوند اُنکا کچھ نہ کر سکا کہ جسکے پاس لشکر بیشمار رہتا ہمیشہ اہل اسلام کے ہاتھ سے عاجز رہا اور بھاگتا پھرا
تو یہ کیا کر سکے گا یہ سارا کام لقا کا تو برباد کیا ہوا ہی کہ ان لوگون کو پیدا کر کے اور زور و طاقت حد سے زیادہ
دیکے اور انکی موت خلق کرنا بھول گیا وہ لوگ منحرف ہو گئے اب کس مین ایسی قدرت ہی کہ موت خلق کرے
سیان لقا سے تو خلق نہو سکی یہ کیا ہین اور زمرد کیا تھے سب عاجز رہے اور عاجز رہینگے تو مین یہ نہین چاہتی
ہون کہ وہ مثل اپنے اسکو بھی تباہ کرین مین اسی سبب سے تو اس گوشے مین آکر بیٹھ رہی کہ اگر یہ لڑکا اُس
ملک مین پیدا ہوگا جہان زمرد کے ماننے والے ہین اور اُسکے لشکر کے لوگ ہین وہ اسکو خدا مشہور کرینگے اور
یہ بھی اُنکے کہنے کو قبول کریگا تو خرابی ہوگی وہی امر میرے لیے یہان بھی ہوا مین ایسی خدائی کو باپوش پر مارتی
ہون کہ جسکے سبب سے میرے بچہ کی جان پر بنے یہ کہکر چیخین مار کے رونے لگی اشکون سے منھ دھونے لگی

اپنی جان کھونے لگی شداد کے بھی ہوش اُڑ گئے تمام اہل محل جمع ہو گئے ہر ایک جمود کو سمجھانے لگا اور کہنے لگا کہ اس رونے سے کیا ہوگا اب جو ہونا تھا ہو گیا جمود نے کہا کہ بیبیو تمکو کیا معلوم جو اسوقت میرے قلب پر صدمہ ہے اگر تم مین سے کسی کا لڑکا یون چلا جاتا تو معلوم ہوتا میرے قلب مین آگ لگی ہے مین کہان سے اُسکو تلاش کرکے لاؤن کیونکر اُسکی صورت دیکھون یہ سب فقرہ ہے اُسپر کوئی اور بلا نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ ابھی خدائی کے قابل نہ تھا یہ اُسکے بین سنکے سب اہل محل رونے لگے شداد کے بھی حواس جاتے رہے کہ شداد نے اپنے حواس درست کرکے جمود سے کہا کہ ملکہ کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو اپنے حواس کھوتی ہو اور جان دیتی ہو اور دوسرون کو بھی پریشان کرتی ہو اس سے کیا حاصل ذرا سی تو بات ہے تم خداوند کی زوجہ ہو اُنھون نے کچھ نہ کچھ تمکو بھی علم خدائی تعلیم کیا ہوگا اُسکے ذریعہ سے دریافت کرو یہ تو کہہ دسکا کہ سحر سے دریافت کرو کیونکہ تمام اہل محل جمع تھے اِن لوگون کا جھوٹ سچ معلوم ہو جائیگا یہ تلاطم بیکار کا ہے کہ جبکا نہ کچھ سر ہے نہ پیر اگر واقعی اُنکو خداوند لیگئے ہین تو صبر کرو کہ اب تو جو ہوتا تھا وہ ہو گیا کون اُنکے امرون مین دخل دے وہ خداوند ہین اگر زمین پر ہوتے تو کہا جاتا جبکہ وہ ہمسے دور ہین تو ہمارا اور تمھارا کیا بس ہے جب اُنکا جی چاہیگا واپس کر دینگے اگر موافق تمھاری خیال کے کوئی بلا نازل ہوئی ہے تو اُسکی کوئی تدبیر کیجائے اور ان لوگون کو اس فقرہ کرنے کی سزا دی جائے تاکہ پھر ایسی حرکت نہ کرین یہ جو شداد نے کہا تو جمود نے کہا کہ جب اسقدر رنج اُٹھوا لیا تو یہ تدبیر بتائی پہلے کیون نہ بتائی شداد نے کہا تمھارے رونے نے تو میرے حواس باختہ کر دیے تھے مین کیا تدبیر بتاتا اب کچھ حواس درست ہوے تو خیال آیا تو مین نے کہا بس یہ سنکر اُسیوقت جمود نے کچھ پڑھکر دم کیا اور اپنے ہاتھ پر کچھ قلم سے لکھا اُسکے بعد اُسکو طرف آسمان کے دکھایا اور کچھ پھول منگا کر اُنپر کچھ پڑھا اور اُنکو چارون طرف اپنے پھینکا سب اہل محل دیکھ رہے ہین اور اس خیال مین ہین کہ دیکھین کیا خبر آتی ہے اور اُدھر جمود نے ایک پرچہ کاغذ سرخ کا لیا اور اُسپر ایک ہاتھ سے کچھ لکیرین بنائین اور اُسکو اپنے زانو کے نیچے رکھا اور ایک کو طرف آسمان کے بلند کیا اب کچھ اور پڑھنے لگی اور دم کرنے لگی جب پڑھ چکی اُس ہاتھ کو جو طرف آسمان کے بلند تھا اُدھر سے ہٹا لیا اور دیکھا کہ اسمین کیا تحریر ہے اور اس پرچہ کاغذ کو بھی جو زانو کے نیچے تھا نکالا اُسکو بھی دیکھا کہ کیا تحریر ہے اب جو کاغذ کو دیکھا تو اسمین یہ نکلا کہ اے جمود پریشان نہو تیرا لڑکا زندہ ہے اور ثمود کے باغ مین موجود ہے وہ اُسپر عاشق ہو کر لے گئی ہے عیش وعشرت مین مصروف ہے ثمود نے اقرار کیا ہے کہ مین تیری خدائی کو درست کر دونگی اور تیرے مذہب کو ترقی دونگی وہ اسکی تدبیر کر رہی ہے تجھکو لازم ہے کہ اس راز کو افشا نہ کر ورنہ خرابی ہوگی کوئی اُسکے کہنے کو نہ مانیگا اور نہ وہ اس امر سے باز آئیگا کہ مین دعوی خدائی نکرون سارا کام اُسکا خراب ہو جائیگا اور سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا انجام یہ ہوگا کہ لڑکا بھی ہاتھ سے جائیگا اب تو وہ دو ایک روز مین آکر یہان اپنا رنگ جمائیگا سب اُسکو سجدہ کرینگے بڑا لشکر اُسکے پاس ہوگا بہت سے ملک اُسکے قبضے مین آئینگے خدا کہلائیگا اگر تو کد کریگی تو ثمود اُسکو لیکر چلی جائیگی اور کہین اُسکی خدائی کو ترقی دیگی تو اُسکا مقابلہ نہین کر سکتی ہے وہ ساحرہ زبردست ہے اور خوب خوب اُسکو سحر یاد ہین تو اُسکے ایک سحر کا بھی جواب نہین دیسکیگی کیون اپنی آبرو گنوائیگی تجھکو لازم ہے کہ تو بھی اُسکی شرکت کر اور اُسکو مدد دے گو وہ تیری مدد کی محتاج نہین ہے مگر تو اپنی جگہ پر بند وبست کر جب دو دل کے کام کرینگے تو وہ کام خوب انجام پائیگا یہ شعر تو نے سنا ہوگا شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + آیندہ تجھکو اختیار ہے یہ خیال رہے کہ یہ لڑکا بہت قوی ہے اور نہایت زبردست ہے اسکے ہاتھ سے اہل اسلام بہت پریشان ہونگے - والسلام - یہ جو تحریر دیکھی اُسکے منھ پر ایک علامت خوشی کی ظاہر ہوئی اور خوش ہو کر شداد سے کہنے لگی کہ جو وہ لوگ کہتے ہین بہت ٹھیک کہتے ہین اسمین سر مو فرق نہین ہے ضرور خداوند [illegible] لیگئے ہین اور سب علم اُسکو تعلیم کر رہے ہین یہ خبر تجھکو میرا علم دیتا ہے مین جو بیتاب ہوئی تھی تو اس سبب سے کہ کوئی

اور آفت تو نہین نازل ہوئی کہ جسمین وہ مبتلا ہو گیا ہو کیونکہ اُسکے دشمن ہزارون ہین یہ سنکے شداد نے کہا کہ تم نے
تو بیفائدہ ہاے ہاے کرنا شروع کی انسان کو لازم ہو کہ پہلے سب پہلو دیکھ لے اُسکے بعد پھر ہاے واے
کرے اب تم ہی بتاؤ کہ سواے ہلاکت کے کیا حاصل ہوا اپنی جان کو بیکار ہلکان کیا اُسپر طرہ یہ کہ دوسرون کو بھی
پریشان کیا کہ اُنکے بھی ہوش و حواس جاتے رہے آئی ہوئی عقل گم ہونے لگی کوئی بات بنائے نہین بنتی تھی یہ سنکر
حمود نے کہا کہ اب کوئی بات خوف کی نہین ہو مجھکو اطمینان ہو گیا شداد نے کہا کہ تمکو تو خوشی لازم ہو کہ تمھارا فرزند
خدا کہلائیگا لوگ اُسکو سجدہ کرینگے اور اُسکو اپنا خدا تصور کرینگے نہ کہ غم و الم کرنے کی ضرورت ہو کتنی بڑی شرافت
حاصل ہوتی ہو یون جو شداد نے کہا اب تو حمود کا مارے خوشی کے یہ حال ہوا گویا اپنے مقام پر جم گئی حرکت تک نہ رہی
کہنے لگی کہ اگر مین یہ جانتی تو کبھی نہ اسقدر اپنے کو پریشان کرتی یہ کہکر کہنے لگی کہ تم ایک تخت اس طور کا بنواؤ جو کہ مین
تمکو نقشہ بتائے دیتی ہون کیونکہ مین تو تخت خداوند زمرد کا دیکھ چکی ہون کہ جسپر وہ بیٹھکر خدائی کرتے تھے اور
اب میرا فرزند بھی ویسے ہی تخت پر بیٹھکر خدائی کیا کریگا مگر سب نقرئی ہو اور اُسپر جواہر لگا ہو بہت جلد تیار کرانا کیونکہ
اب وہ بہت جلد آئیگا شداد نے کہا کہ تم مجھکو نقشہ دو مین کل سے انتظام کرونگا پرسون تک تیار ہو جائیگا یہ سنکے
حمود نے ایک نقشہ اپنی راے سے تیار کرکے شداد کو دیا اُسنے اسکو دیکھا اور کہا کہ یہ کیا مشکل ہو کل ہی
اسکا بندوبست کرونگا سب اہل محل چلے گئے یہی دونون اس مقام پر رہ گئے اس خوشی مین اُسنے اپنا منھ
شداد سے کالا کرایا ناظرین یہ جو نقشہ حمود نے شداد کو دیا ہو جب یہ تخت تیار ہو جائیگا اور چترنگ جب اُسپر
بیٹھیگا تو اُسکا حال عرض کیا جائیگا عنقریب وہ بھی وقت آتا ہو کچھ دور نہین ہو شداد تو تھککر اپنی خوابگاہ مین چلا آیا
چونکہ اُسے رونے پیٹنے اور دیکھنے بھالنے مین شام ہو گئی تھی یہ تو آکر سو رہا ادھر حمود نے اپنی صورت کا ایک پتلہ
بنا کر پلنگ پر لٹا دیا اور سحر سے پر پرواز پیدا کرکے طرف ثمود جادو کے باغ کے چلی اسکو تو راہ مین رکھیے

اب کچھ حال ثمود جادو اور چترنگ کا سنیے

ثمود جادو جو چترنگ کو اس صحرا سے اُسی ترکیب سے اُٹھا کر لائی اپنے باغ مین پہونچی اسکو تخت پر سے اُتارا
اور کہا کہ اب تم چین سے یہان رہو میرے ساتھ عیش کرو مین تدبیر کرتی ہون پرسون سے تدارک کرونگی
سات روز مین سب بندوبست کرکے تمکو شہر مین پہونچا دونگی اُسدن سے یہ معمول کرونگی کہ جب سب سو جایا
کرینگے مین تمکو اس باغ مین اُٹھا لایا کرونگی رات بھر عیش سے بسر ہوگی بوقت سحر پہونچا دیا کرونگی تم دربار مین جاکر
جو مین تعلیم کرون اُسکے موافق کام کیا کرنا بعد ایک ماہ کے جب لشکر جمع ہو جائے پھر لشکرکشی کرنا پہلے ارژنگ
پر اُسکو اپنا مطیع کرکے پھر اہل اسلام پر لشکرکشی کرنا کیونکہ ارژنگ کے پاس لشکر بہت ہو یہ سنکے چترنگ بہت خوش
ہوا اور اُسی خوشی مین اُسکو بھی خوش کر دیا کہ جس خوشی کی وہ بھوکی تھی اور جسکے سبب سے اسکی خدائی درست
ہوئی ہو اگر یہ کچھ بھی کمی کریگی اُسی دن سب کارخانہ برباد ہو جائیگا کچھ بھی ہاتھ نہ آئیگا وہ مثل ہوگی کہ جیسے لوگ
کہتے ہین کہ پنجشاخہ ہاتھ مین کھڑے ہوے پوچھ رہے ہین کہ ہاتھی کدھر گئے انکی یہ حالت ہوگی بجنسہ خر تو گمان
ممکن مگر تین شاخہ ہاتھ مین ہوگا اور یہ دریافت کرتے ہونگے کہ خدائی کدھر گئی اگر ذرا بھی اسکے کام مین کمی ہوئی
تو یہ حالت ہوگی اس لالچ مین جان دے دےکر کام کرتا ہو جب وہ کہتی ہو یا ذرا مرضی پاتا ہو فوراً موجود
ہو جاتا ہو کوئی عذر نہین کرتا ہو گویا کاٹھ کا لنگور ہو کہ جب ڈورا پکڑ کے حرکت دی وہ کودنے لگا وہ حالت ہو
کہ انکی خدائی کا رشتہ یہی کام ہو اور یہی اُسکا عوض ہو جو کہ وہ کام کریگی وہ اس سے بہت خوش ہو یہ اُس سے
کیونکہ وہ ایسے ہی کام کی تلاش مین تھی اب اصل حال سماعت فرمائیے کہ یہ تو رہنے لگا وہ دن تمام ہوا رات آئی

رات بھر عیش مین بسر ہوئی صبح ہوئی دونون خلوت خانہ سے نکلے امور ضروریہ سے فراغت کر کے کچھ دیر اُس باغ کی سیر کی اُسکے بعد کھانا زہر مار کیا پھر جا کر سو رہے سہ پہر کو بیدار ہوے باغ مین نہر کے کنارے آکر بیٹھے آج ثمود نے بزم عشرت برپا ہونیکا حکم دیا ہی یہ بھی خوب سنوری ہی آج اسنے اپنی صورت اور حسن کو اور ترقی کی ہی خوب اپنے کو آراستہ کیا ہی اب جو چترنگ نے دیکھا بے چھری کے حلال ہو گیا اُدھر خواصون نے بزم عشرت برپا کی کہ اتنے عرصے مین شام ہو گئی ملکہ مع چترنگ کے آکر بزم مین بیٹھی ناچ رنگ ہونے لگا ایک مطربہ پیشواز پہنکر مع اپنے سازندون کے محفل مین آئی سازندون نے ساز ملایا ایسی گت ناچی کہ دیکھنے والون کی بری گت ہوئی خوب خوب ناچی خوب خوب بتایا اُسکے بعد یہ غزل گانا شروع کی **غزل**

رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ
نہ بھیجے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر کے یارانہ
یہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آباد ویرانہ

مجھے آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ
وہ بے پروا مین سودائی وہ سنگدل مین دیوانہ
گذر یار رگلستان مین ہوا ہو کس شرابی کا

بہار آئی ہو بھر دے بادہ گلگون سے پیمانہ
مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ
غزال دشت بولے دیکھکر مجنون کی میت کو
کہ شاخین جھومتی ہین نالہ بلبل ہو مستانہ

یہ چند شعر اس غزل کے اس طور سے گائے کہ تمام محفل دنگ ہو گئی ہر ایک عالم سکوت مین آگیا جھومنے لگا چترنگ و ثمود کا تو یہ حال ہوا کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوے لبون پر آہ کے نعرے تھے یہ حال دیکھکر وہ خاموش ہو رہی بہت کچھ انعام چترنگ و ثمود نے اُسکو دیا وہ بہت خوش ہوئی کہ اتنے عرصے مین ایک خواص نے آکر دسترخوان لاکر بچھا دیا اور ہر ایک قسم کا کھانا لاکر دسترخوان پر چن دیا ان دونون نے کھانا زہر مار کیا اُسکے بعد دو دو جام شراب کے پیے دوسرے طائفہ کے حاضر ہونیکا حکم دیا دوسرا طائفہ یہ کہنا تھا کہ حاضر ہوا اُسنے پہلے گت ناچی اہل محفل کو بے گت کر دیا اُسکے بعد نہایت ناز و ادا سے یہ شعر اس غزل عاشقانہ کے گائے **غزل**

غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا
جس مین مجنون کا صدا ماتم رہا

دم کے جانیکا نہایت غم رہا
میرے رونے کی حقیقت جسمین تھی

خیمہ لیلی کو سنتے ہین سیاہ
ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا

یہ جو شعر گائے اور رات بھی قریب ڈیڑھ پہر کے آئی تھی تمام محفل اُلٹ گئی ہر ایک کی آنکھ سے آنسو جاری ہوے سب عالم سکوت مین تصویر ہو کر رہ گئے بڑی دیر تک یہی حالت رہی اُسکے بعد سب کے حواس درست ہوے اُس مطربہ کی بہت تعریف کی اور بہت انعام ملا وہ بہت خوش ہوئی کہ ثمود نے ناچ برخاست ہونیکا حکم دیا ناچ برخاست ہوا ان دونون نے شراب پی اتنو نشہ جو ہوا تو دوسری حالت ہوئی اہل محفل یہ رنگ دیکھکر اُٹھنے لگے اُنھون نے جوان دونون کی یہ حالت بے رنگ دیکھی اب کب ٹھہرتے ہین سب چلے گئے یہان جو تخلیہ ہوا تو دوسرا کام ہونے لگا آخر دونون شراب کے نشے مین مست مسہری پر آئے یہ تو یہان اپنے کام مین مصروف ہین اُدھر سب کے سب جا جا کر سو رہے باغ مین سناٹا ہو گیا کہ کوئی نہین جاگتا تھا ادھر جمود جادو جو سحر کر کے چلی تھی تو ایک صحرا مین آکر پہونچی اسنے سحر سے سمت باغ ثمود جادو دریافت کی کہ کدھر کو ہی جسب سمت معلوم ہو گئی تو یہ اُسی جانب کو روانہ ہوئی اور باغ مین ثمود کے آکر پہونچی دیکھا کہ باغ مین روشنی تو خوب ہو رہی ہی کہ تمام باغ روشن ہو رہا ہی مگر سناٹا پڑا ہی کوئی معلوم نہین ہوتا یہ بالاے ہوا سے زمین پر آئی برابر جبوترے کے اُتری جہان کہ صحبت عیش برپا تھی دیکھا کہ ایک مسند بچھی ہوئی ہی اُسکے برابر کشتیان شراب کی و جام بلورین رکھے ہوے ہین کچھ کچھ شراب جام مین باقی ہی اسنے خیال کیا کہ یہان تو کوئی بزم آرا تھا ابھی ابھی اُٹھ گیا ہی مین جانتی ہون کہ مین اور کسی باغ مین چلی آئی یہ باغ شاید ثمود جادو کا نہین ہی اگر اُسکا باغ ہوتا تو کوئی نہ کوئی یہان ضرور ہوتا یہ باغ تو خالی معلوم ہوتا ہی میرے نزدیک تو باغ جس کسی کا ہو وہ صاحب باغ آیا تھا اُسنے بزم آراستہ کی تھی معلوم ہوتا ہی رات جو زیادہ گئی تو وہ اپنے مقام کو روانہ ہو گیا

ناظرین پر واضح ہو کہ گو کہ ثمود نے اپنے باغ کو چشم مردم سے پوشیدہ کیا ہی مگر یہ امر ساحر کے لیے نہین ہی جب تک کوئی سحر قوی نہو جب تک اُسکی نظر سے نہین پوشیدہ ہو سکتا ہی ہان غیر ساحر کے نظر سے پوشیدہ ہوگا بس اسی سبب سے جمود نے اُس باغ کو دیکھ لیا اسنے یہ خیال کیا کہ یہ صاحب باغ کل سامان اُسی طور سے چھوڑ کر چلا گیا ہی بس چلکر ثمود جادو کے باغ کو تلاش کرو پھر خیال کیا کہ شراب تو پی لو بڑی دیر سے شراب نہین پی ہی یہ خیال کر کے چبوترے پر آئی اور مسند پر بیٹھکر کئی جام لبریز کر کے بے اندیشۂ انجام پی گئی تین چار جام متواتر پیے اب اسکو نشہ ہوا نشہ مین جھومنے لگی ایک مرتبہ خیال آیا کہ یہان کی خاک سے تو دریافت کرون کہ یہ باغ کسکا ہی بس یہ خیال کر کے مسند پر سے اُٹھی اور زیر چبوترہ آئی اور وہان کی مٹی اُٹھا کر اسپر کچھ پڑھا اور کہا کہ ای خاک بتا کہ یہ باغ کسکا ہی اور اس باغ کا مالک کون ہی اُس خاک سے صدا آئی کہ ای ملکہ عالم باغ ثمود جادو کا ہی وہی اس باغ کی مالک ہی یہ سنکے جمود نے کہا کہ وہ اسوقت کہان ہی خاک نے کہا کہ اپنے خلوت خانہ مین ہوگی یہ دریافت کر کے اسنے خاک کو پھینک دیا اور مسند پر آکر بیٹھی دو جام اور شراب کے پیے اور زیادہ مست ہوئی نشے مین جھومتی ہوئی اُٹھی اور طرف بارہ دری کے چلی پردہ اُٹھا کر اندر داخل ہوئی دیکھا بارہ دری بھی خوب آراستہ ہی روشنی ہو رہی ہی یہ جھومتی ہوئی آگے بڑھی مارے نشے کے اسکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی جھومتی چلی جاتی ہی کہ یہ قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جس کمرے مین یہ دونون باہم عیش مین مصروف تھے اور راز و نیاز ہو رہا تھا منھ کالا کرنے سے فراغت نہین ہوئی تھی کیونکہ یہان تو رات و دن یہی شغل ہی اور سوا اسکے کیا کام ہی یہ جو اُس مقام پر پہونچی اسکے کان مین چٹاچٹ کی صدا آئی کہ جیسے کوئی کسی کے بوسے لیتا ہی یہ صدا جو آئی تو اسنے کان کھڑے کیے کہ یہ نئی صدا کہان سے آتی ہی یہ تو صدائے شفتالو بلند ہی جیسے کوئی عاشق اپنے معشوق کے ساتھ ہم صحبت ہوتا ہی یہ صدا سنکے اسکو بھی اپنی جوانی یاد آئی گو جوان بنی ہوئی ہی بس اب یہ اُس صدا کی جانب چلی اور اُس کمرے کے قریب آئی کہ جہان وہ دونون ہم صحبت تھے یہ خیال رہے کہ سناٹا ہی اور رات کا وقت ہی دوسرے کسیکا خوف بھی نہین ہی مختلے بالطبع ہین رات کو صدا بسبب سناٹے کے دور تک جاتی ہی اور یہ اسقدر بیباک ہین کہ خوب زور زور سے بوسے لیتے ہین بدین سبب اسنے بھی صدا سُن لی ورنہ کہان ممکن تھا مگر یہ ایسی صدا بلند تھی کہ جیسے کسی پر جوتیان پڑتی ہین چٹاچٹ کا تار بندھا ہوا تھا جب یہ قریب کمرے کے پہونچی اسکو معلوم ہوا کہ اسی کمرے سے صدا آتی ہی بس اسنے جو بڑھ کر دیکھا تو کمرے کے دروازے کو بند پایا اسنے ہاتھ رکھکر جو دیکھا تو وہ بند تھا مگر زنجیر نہین لگی تھی یہ بلا خوف اس اشتیاق مین کہ یہ کون عاشق و معشوق ہین جو ایسی حسرت سے کہ جیسے مدت کے چھوٹے ہون اور ملین اور صحبت راز و نیاز گرم ہو اور دل کی حسرتین نکلتین ہون یہ دروازہ کھول کر اندر چلی دو قدم چلی تھی کہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی وہ ایسے مصروف تھے کہ اُنکو خبر بھی نہوئی کہ کس نے دروازہ کھولا اور کون اندر کمرے کے آیا وہ اپنے کام مین مصروف ہین یہ خیال بھی نہین ہی کہ کوئی آئیگا جب جمود جادو نے ادھر اُدھر دیکھا تو اسکو یہ نظر پڑا کہ ایک طرف ایک مسہری آراستہ ہی اُسپر ایک حسین مہ جبین نازنین کمسن لیٹی ہی اور ایک مرد بیٹھا ہوا مثل لنگور کے کہ جیسے کاٹ کا لنگور اڑے پر کودتا ہی کود رہا ہی اور جھک جھک کر اُسکے لب نازنین کے خوب زور سے بوسے لیتا ہی یہ حال دیکھکر اسکے بھی دل نے خواہش کی اور اب بغور دیکھا چونکہ اُس مرد کی اُسکی طرف پشت تھی ثمود کے بھی منھ کی آڑ تھی یہ ایک گوشے مین کھڑی ہو کر تماشہ دیکھنے لگی اب اسنے خیال جو کیا تو دیکھا کہ یہ مرد چترنگ اور وہ نازنین ثمود ہی کہ اسنے اپنے کو سحر سے آراستہ کیا اور اپنی صورت سحر سے ایک نازنین کی

بنائی ہی بس اسنے اس امر کو سحر سے بھی دریافت کیا کہ اسکو شک تھا سحر نے بھی یہی خبر دی کہ یہ **چترنگ** ہی اور وہ **ثمود جادو**
ہی بس اسکو شک دفعہ ہوگیا اور ایک غیظ طاری ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ یہ خود **چترنگ** اپنے فرزند پر عاشق ہوچکی تھی
اور اسکا قصد تھا کہ موقع پاکر اپنا مطلب ظاہر کرونگی اگر یہ راضی ہوا تو خیر ورنہ بزور سحر اس سے اپنا مدعا حاصل کرونگی کیونکہ
اس قوم مین اسکا لحاظ و پاس نہین ہی مان بیٹے پر اور بیٹا مان پر حلال ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ مان مین اور خالہ مین
کیا فرق ہی گو رشتہ کی ہو بس جب **ثمود** سے اسنے مطلب حاصل کیا تو مان کی کیا حقیقت ہی بدین سبب اسکو غصہ آیا اور
حالت غیظ و غضب مین آکر پکار اُٹھی کچھ خیال اسکا نہ کیا کہ یہ امر بالکل خلاف ہی کہ ایسی حالت مین جو کہ مقام شرم و حیا ہی
کہ وہ تو اپنے کام مین مصروف ہین مین کیون پکارون شرم کا مقام ہی یہ قوم تو بالکل بیحیا ہوتی ہی حیا کا تو نام ہی نہین ہوتا ہی
بس یہ پکار کر کہا کہ او ناشدنی مین تو تیرے فراق مین جلون اور تو اورون کے ہمراہ عیش کرے مین نے تجھکو اس لیے
جنا تھا بلکہ اپنے مطلب کے لیے نو ماہ تک تکلیف اُٹھائی کہ جب تو جوان ہوگا اپنا مطلب نکالونگی تو نے جوان
ہوکر یہ رنگ پیدا کیا مین کب گوارا کرونگی کہ تو اسکے ہمراہ عیش کرے اور مین سوختہ ہون مثل ہیزم خشک کے او
ثمود مین نے تجھکو پہچانا کہ تو ساحرہ ہی اور میرے بچہ و معشوق کو تو نے مکر سے اپنے قابو مین کیا ہی اور میرے اوپر سوتاپا
دیا ہی من گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی ارے مین تو ایک زمانے سے اسپر عاشق ہون گو مان
ہون مگر دل کو کیا کرون مین تو اسکی آتش فراق سے کباب ہون اور تو مزے کرے یہ کب ہوسکتا ہی دیکھ تو تیرا کیا حال
کرتی ہون مین **جمود جادو** اسکی مان ہون مین خود اس فکر مین تھی کہ اس سے اپنا کام لون کیونکہ **شداداب** کمی کرتا ہی
یہ جو کہا اُدھر وہ بھی فراغ کرچکی تھی کہ یہ صدا سنکر **چترنگ** نے پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ **جمود جادو** مادر نامہربان بحالت
غیض و عتاب کھڑی ہی اور بصورت مار سر و دم بریدہ پیچ و تاب کھا رہی ہی یہ حالت دیکھکر ایک خوف سا اُسپر طاری ہوا
اُدھر **ثمود** نے جو **جمود** کو دیکھا یہ بھی اُسکی صورت دیکھکر ٹھٹکی گو اُس سے بدرجہ اولی اور زبردست ہی ساحرہ بے بدل ہی
وہ اسکے روبرو طفل مکتب ہی مگر بڑی بہن ہی دوسرے ایک حرکت نامناسب بھی ہوئی ہی گو جائز ہی مگر دفعتًا اُسکا ایسے
وقت پر آنا اور ایک بار یہ صدا دینا باعث خوف ہوا دوسرے یہ بھی **ثمود** کو نہین معلوم ہی کہ مین زبردست ہون کیونکہ
کبھی سابقہ تو پڑا نہین ہی جو اسکی سحر و ساحری کا حال ظاہر ہوتا اسنے یہ بھی خوف کیا کہ **جمود** بھی ساحرہ ہی اگر مین کچھ
زیادتی کرتی ہون تو برابر مقابلہ ہوگا یہ مجھسے بڑی ہی برسون یہ اسی فن مین مصروف رہی ہی بدرجہ اولی ساحرہ زبردست
ہی ایسی حالت مین اس سے عذر کرنا بہت بجا ہی اور حال سماعت فرمائیے کہ ساری مستی دونون کی کافور ہوگئی سارا
نشہ شراب کا رفو چکر ہوگیا **چترنگ** تو سہمی پر سہم ہوکر رہ گیا ہی **ثمود جادو** بخیال عذر خواہی اپنے مقام پر سے اُٹھی
اور اپنے کو درست کرکے اسکی طرف چلی اتنے عرصے مین **چترنگ** نے بھی اپنی حالت کو درست کیا اور کچھ غصہ بھی جو کہ **جمود** کو دیکھکر
آیا تھا کہ ایسے وقت مین جبکہ ہم خلوت مین تھے چلی آئی اور کچھ خوف بھی تھا برطرف ہوا یہ بھی اُٹھا اُدھر **جمود** نے دیکھا کہ **ثمود** میری
طرف چلی آتی ہی کیونکہ اسکو دریافت ہوچکا تھا کہ یہ ساحرہ زبردست ہی اور مین اس سے کمزور ہون یہ سحر خوب جانتی ہی
بس اسکو بھی خیال ہوا کہ یہ تو نے کیا کیا کہ ایسے وقت مین اسکو ٹوکا اور اپنا دشمن کیا اگر غصہ آیا بھی تھا تو صبر کیا ہوتا
یہ تو اس خیال مین کھڑی تھی کہ **ثمود** قدمون پر آکر گر پڑی اور کہنے لگی کہ آپ میری خطا کو معاف فرمائین دوسرے
جمود کو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ وہ **ثمود** ہی جو کہ میری خالہ **خود کام جادو** کی دختر ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی ایسی
شدت نہ کرتی اُدھر **ثمود** جب اسکے قدمون پر گری اور کہا میری خطا آپ معاف کرین کیونکہ آپ میری ہمیشہ بزرگ ہین
اور مین آپ کی خرد ہون اور ابتو بدرجہ اولی خرد ہوگئی ہون شاید آپ نے مجھکو نہین پہچانا کہ مین کون ہون میرا نام
ثمود جادو ہی مین دختر ہون **خود کام جادو** آپ کی خالہ کی اے باجی صاحب مین نے تو آپ کو ایک مدت سے نہ
دیکھا اگر مین یہ جانتی تو کبھی ایسی حرکت نہ کرتی کہ آپ خود اسپر عاشق ہین یہ حرکت مجھسے نادانستگی مین ہوگئی دوسرے

دل کی بیقراری نے یہ حرکت کرائی یہ سنکے **جمود** کو اور غصہ آیا یہ غصہ صرف دباؤ ڈالنے کے لیے تھا نہ کہ کوئی امر غیرت آجا
کے لیے ہو جب اسنے یہ سنا کہ یہ میری خالہ کی لڑکی ہی بس اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا کہ یہ ضرور مجھ سے زبردست ہی میں اسکا
مقابلہ نہین کر سکتی ہون مگر یہ دیکھا کہ وہ عذر کر رہی ہو اسوقت مین اگر اسپر رعب ہو گیا تو بڑی اچھی بات ہو گی یہ غصہ اس امر
کا تھا صرف رعب ڈالنے کے لیے غصہ مین آکر کہنے لگی کہ او **ثمود** تجھکو غیرت نہ آئی کہ مین بھانجے پر عاشق ہوتی ہون اسکو
اپنا خصم بناتی ہون اگر ایسی خواہش تھی تو تو نے کوئی اور تدبیر کی ہوتی کہ جس سے تمام عمر کے لیے خواہش رفع ہو جاتی
اور اس کام کی نہ رہتی آگ لگے تیری خواہش کو کہ تو نے یہ بے غیرتی پر کمر باندھی ہی کیا کوئی اور مرد دنیا کے پردے
پر نہ تھا سوائے بھانجے کے اور اس مردک کو بھی کوئی اور عورت نہ ممکن تھی سوائے خالہ کے اگر ایسی مردمی نے
شدت کی تھی تو کاٹ کر پھینک دیا ہوتا یہ سنکے **ثمود** نے کہا اگر خطا معاف ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون **جمود** نے
کہا کہ مین ایسے چھنال گھنگٹے خوب جانتی ہون مین تجھ سے بڑی ہون زمانہ دیکھے ہوے ہون سب طریقہ برتنے ہوے
ہون عشق و عاشقی کی راہون سے خوف واقف ہون سیکڑون پر عاشق ہوئی سیکڑون کو دیوانہ بنایا اب بھی **سامری**
وجمشید وزمرد کے کرم سے جسکو چاہون اپنا عاشق بنا لون مگر اب کیا بناؤن کیونکہ جب سے **خداوند زمرد** نے مجھپر
کرم کیا اور دست شفقت رکھا مین نے اس امر کو ترک کر دیا اور پارسا ہو گئی صرف دیکھنے بھالنے کے لیے ایک دو
مرد سے بول لیتی ہون اسی سبب سے تو **شداد** سے عقد کر لیا کہ اب حالت پارسائی مین آوارگی اچھی نہین کیونکہ
توبہ کر چکی ہون مگر اسپر بھی کوئی زمانہ ایسا نہین ہوتا ہی کہ جو مین دو ایک کو عاشق نہ کرتی ہون اور اُنکے قلب ناصبور
کو مسرور نہ کرتی ہون کیونکہ قلب بشر کو مسرور کرنا یہ بھی تو ایک عمل نیک اور ذریعہ پارسائی کا ہی اسکے سبب سے
خواہ مرد ہو خواہ عورت درجہ اعلی پاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ جب قلب بشر خوش ہوگا تو وہ دعائے خیر حق مین خوش کرنیوالے
کے کریگا اُسوقت کی دعا درگاہ مین **سامری وجمشید وزمرد** تعالی و لقا کے قبول ہوگی وہی اُسکی بخشش کا سبب
ہوگی اس خیال سے یہ عمل نیک مین نے جاری رکھا ہی مگر کبھی ایسا نہین کیا جو کہ تو نے کیا اُسپر طرہ یہ کہ پھر میرے روبرو
مقر اپنی خطا کی ہوتی ہو اور عذر کرتی ہو یہ تیرا عذر بدتر از گناہ ہی اری کم بخت تو نے سنا ہوگا کہ ڈائن بھی اپنے ہمسایہ کے
دو ایک مکان چھوڑ کر کھاتی ہی تو تو اس سے بھی بڑھ کر نکلی کہ تو نے تو میرے دل کو کباب کیا تو نے یہ نہ خیال کیا کہ اسکی
جو شادی ابھی تک نہین ہوئی ہی اسکا کیا سبب ہی کوئی تو وجہ ایسی ہی اور تو نے اُسکو جو کہ ابھی کچھ نہین جانتا تھا بالکل
نادان تھا اُسکا کورا بینڈا تھا خراب کیا تو کیا حصول ہوا جو مزا تھا وہ تو تو نے حاصل کر لیا جسنے اسکو مزا حاصل کرنے کو
رکھا تھا وہ اُسی طور سے محروم رہا جیسا تو نے میرے دل کو اس آتش حسد سے کباب کیا ہی **سامری** کرے تیری آگ
ایسی بھڑکے کہ تو جلا کرے اور کسی کے بجھائے سے نہ بجھے تیری تمام عمر یون ہی بسر ہو اور تو عمر بھر اس امر سے محروم
رہے اب تو **ثمود** کو غصہ آیا اور کہا کہ ای ہمشیرہ اپنی زبان کو روکو مین تو یہ خیال کر کے عذر کرتی ہون کہ تم بڑی بہن
ہو کیا فائدہ کہ کوئی فساد کی صورت ہو اُسپر تم ہزارون باتین سناتی ہو اور کوستی ہو تو مین باز آئی عذر سے اب مین بھی
صاف صاف کہتی ہون خیال کرنے کی جگہ ہی کہ جب آپ ضعیف ہو کے ایسی خواہش کرتی ہون کہ کوئی وقت مرد سے
خالی نہ رہتی ہون اور یہ نوبت ہو کہ اپنے فرزند پر فریفتہ ہون جسکو خود جنا ہو اُس سے وصل کی خواہش رکھین گو کہ
یہ امر کوئی خلاف شریعت **سامری وجمشید** نہین ہی اکثر ایسا ہوا ہی کوئی مقام خلاف نہین ہی مگر یہ امر اُس حالت مین ہوا
ہی کہ جب جوانی دونو کی تھی نہ کہ زمانہ بڑھاپے مین اگر مین نے کیا تو کیا برا کیا کوئی مین نے اپنے پیٹ مین نہین رکھا
ہی میرا تو حق ہی اور کوئی خلاف نہین ہی کیونکہ مین بھی جوان ہون اور وہ بھی جوان ہی بس اب آپ اسمین کد نہ کرین جو ہونا
تھا ہو گیا اگر آپ عاشق ہین تو کیا نقصان ہی آپ بھی اپنا مطلب حاصل کرین مجھکو کوئی رشک نہوگا اور یہ بھی خوش ہوگا
یہ کہکر **خیبر تک** سے کہا کہ کیون جان جہان تمکو بھی منظور ہی اُسنے کہا کہ کیا نقصان ہی جیسے تم ویسے وہ میرے

نزدیک دو لوگون برابر ہین اس وقع مین ہر ایک عورت مرد پر حلال ہی چاہے مان ہو خواہ خالہ چچی مومانی ہو ہم بطن ومختلف البطن
سب جائز ہین مین ابھی خدمت کرنے کو موجود ہون اگر یہ راضی ہین کیونکہ مین خود اسیر ایک مدت سے فریفتہ ہون
مگر بسبب اسکے خوف کے کچھ نہ کہہ سکتا تھا **شداد** کا تو کچھ خوف نہ تھا کہ وہ میرا کیا بناتا ایک ضرب تیغ مین اُسکا
کام تمام تھا مین پورے طور سے قابض ہوتا مگر یہ خیال تھا کہ شاید یہ انکار کرین یقین ہی کہ اسوقت کی حالت
دیکھکر انکا بھی دل خواہش کرنے لگا ہی **شداد** مین یہ بات کب ہوگی وہ بھی تو قریب ضعیف ہونے کے ہی اور
مین نوجوان رعنا و نوخاستہ ہون کیون نہ دل قبول کرے یہ سنکے **جمود** مسکرائی اور کہنے لگی کیون بے موے
تو مجھکو بناتا ہی اور میرے سامنے ایسی باتین کرتا ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ تو ان باتون سے کب واقف تھا جو آج
میرے ساتھ تقریر کرتا ہی **چترنگ** نے کہا کہ اگر مین واقف نہ تھا تو مین تمپر عاشق کیونکر تھا یہ سنکے **جمود** ہنسی کہا خیر
دیکھا جائیگا ان باتون سے اُسکا غصہ کم ہوا اسنے دیکھا کہ **ثمود** کو بھی غصہ آیا ہی ایسا نہو کہ خرابی ہو اور یہ اُسکو لیکر
کسی جانب چلی جائے تو مین اسکے آتش فراق مین جلا کرون اور یہ خود اکیلی اسکے ساتھ مزے کرے یہ تو ظاہر ہی
کہ اسکے مقابل مین نہین ہوسکتی ہون یہ ساحرہ زبردست ہی دوسرے **چترنگ** بھی اسکا عاشق ہی بس یہ مقام اور یہ وقت
غصہ کرنے کا نہین ہی ورنہ آبرو برباد ہوگی اور کچھ نہ حاصل ہوگا یہ خیال کرکے کہنے لگی یہ تو نے سچ کہا اگر تو اسکا
اقرار نہ کرتا اور یہ عذر نہ کرتی تو مین ضرور دونون کو اس حرکت کی سزا دیتی یہ سنکے **ثمود** نے کہا کہ سچ کسی نے
کہا ہی کہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا واقعی یہ قول بہت ٹھیک ہی کہ ہم دونون قابل عفو نہ تھے آپ تشریف
لائیے یہ سنکے **جمود** نے کہا کہ بی بی ذرا تم یہان سے چلی جاؤ مین کچھ اس سے باتین کرونگی یہ سنکے **ثمود** کو غصہ
تو آیا اس آتش حسد نے جلایا کہ یہ اسوقت ضرور اس سے مطلب دل حاصل کریگی اور یہ جہان دیدہ ہی کوئی
ایسی تدبیر نہ کرے کہ اسکا دل میری طرف سے پھر جائے اور یہ پھر مجھ سے رغبت نہ کرے اسکی خواہش کم کیونکہ
ابھی بالکل نادان ہی یا یہ کہ میری خواہش نہین کم ہوئی ہی ابھی مین اور یہ مصروف تھے کہ یہ کمبخت آگئی کہین ایسا نہو کہ
اسکا نور طبیعت اسکے ساتھ کم ہوجائے مین یونہین رہ جاؤن مگر کیا کرتی ایک خوف طرف غالب تھا یہ خیال
کرتی تھی کہ **جمود** پرانی ساحرہ ہی یہ مجھ سے زبردست ہی جب ضرورت ہو اس بلا کو ٹالون اور **جمود** کو یقین تھا کہ یہ
زبردست ہی اور اسکا سحر بھی اسکو خبر دیکا ہی اسنے اس سبب سے زیادہ سختی نہین کی بس **ثمود** نے یہ خیال کیا کہ اب
اسوقت جو کچھ ہو دل پر جبر کرو اور اسکے کہنے پر عمل کرو یہ بعد تھوڑی دیر کے چلی جائیگی پھر تو ہم ہین اور یہ جوان ہی رات
دن کی صحبت ہی کب تک نہ دل سیر ہوگا جب تک نہ دل سیر ہو اسکو نہ جانے دینا یہ خیال کرکے کہا کہ مین جاتی ہون
موجود ہون مگر آپ ابھی آئی ہین کچھ شغل شراب وکباب ہو وہ ابھی آپ کے خوف سے بدحواس ہو رہے ہین
اُنکے بھی حواس درست ہولین پھر جو کچھ آپ کو کہنا ہی اُنسے تخلیہ مین فرمائیگا مجھکو کوئی عذر نہین مگر یہ خیال رہے کہ
شاید وہ آپ کی بات کا جواب ٹھیک نہ دین کیونکہ اُنکے حواس ابھی درست نہین ہین اس سے اسکا مطلب یہ تھا
کہ کچھ دیر گذر جائے شاید اسکی طبیعت بدل جائے کیونکہ واقعہ تو اسکے روبرو پیش تھا اُسکو دیکھا اسکی بھی طبیعت
نے زور کیا ہی جب تھوڑی دیر ٹھہریگی تو یہ بات جاتی رہیگی اور نیز ابھی مطلب ہو جائیگا اس امر کا تقرر کرکے کہا
جمود نے جواب دیا کہ مجھکو ٹھہرنے کی مہلت نہین ہی کیونکہ مین بدون کہے چلی آئی ہون شداد کو میرا انتظار رہیگا
اور مجھکو یہ منظور نہین ہی کہ یہ امر سب پر ظاہر ہو کہ مین یہان آئی تھی کیونکہ مین نے کئی روز سے دیکھا نہ تھا اسکے
دیکھنے کو مین اپنے عیش کو ترک کرکے آئی ہون یہ سنکے وہ مجبور ہوئی اور اسی وقت باہر چلی آئی مگر دروازے
سے لگ کر کھڑی ہو رہی کہ دیکھون کیا ہوتا ہی یہ تو اس خیال سے یہان کھڑی ہی اُدھر **جمود** نے مسہری کے
قریب جاکر چترنگ کی بلائین لین اور پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ تیرے فراق نے مجھکو بیتاب کیا کہ مین

یہان چلی آئی ارے یون کوئی بدون اطلاع آتا ہی خوب مجھکو ملکان کیا مین خوب روئی پیٹی اپنی حالت خراب کی جب
سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا ورنہ مین نے یہ خیال کیا تھا کہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا مگر فضل زمرد سے تجھکو زندہ
پایا یہ کہکر چترنگ کے پہلو مین بیٹھ گئی وہ حرامزادہ بکرے کی اولاد یہ سمجھا کہ یہ میری بلائین لیتی ہی اور اسقدر محبت
جتاتی ہی صرف اپنی غرض سے گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا اور اُسکو اسکی کچھ محبت نہ تھی صرف اُسکی خوشی اور غصہ
رفع کرنے کو وہ تقریر کی تھی اور اسوقت بھی اور قصد کا ارادہ کیا اور اُسکی طرف منھ کرکے لپٹ گیا اور قصد
بوسہ لینے اور دست درازی کرنے کا کیا وہ یہ حالت دیکھکر کہنے لگی کہ اپنے ہوش مین آ اگرچہ مین تیرے اوپر
عاشق ہون مگر ابھی یہ نوبت عشق کی نہین پہونچی ہی کہ تجھ سے اپنا کام دل حاصل کرون وہ جو تقریر تھی وہ صرف
حالت غیض مین تھی تو اپنی معشوقہ سے یہ گرمی نکال کیونکہ وہ بھی جوان ہی اور تو بھی جوان ہی ابھی تو شداد زندہ
ہی وہی کیا کم ہی کہ جسپر مین خود عاشق ہوئی ہون اُسکو پسند کیا ہی اُسکی زندگی مین مین تجھسے کسی امر کی طالب نہین
ہون اور تجھکو فقرہ کرکے اپنے اجراے کام کے لیے روک رکھا ہی یہ سنکے چترنگ نے اُسکے دل خوش کرنیکو
کہا کہ امان جان مین تو آپ پر مدت سے مرتا ہون اور اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہ ملیگا پہلے مجھے اپنی
حسرت نکال لینے دیجیے پھر مین آپ سے کل حال کہونگا اُسنے کہا کہ ڈر موے مجھسے ایسی باتین نہ کر یا مین نے
جو اُسوقت وہ تقریر کی تو آپ کو بھی دن لگے وہ مثل ہوئی مثل کہ بی مینڈکی کو بھی چلین مدارون کو یا یہ کہ **شعر**
عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل ٭ چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل ٭ مین نے جو منھ لگا یا تو آپ کو بھی دن
لگے اور آپ بھی کچھ چل نکلے بس اپنی طرف خیال کر اور میری طرف سے الگ ہٹ مین ایسی نہین ہون کہ یون بیتاب
ہو جاؤن ایسی از ارشتہ کی ڈھیلی نہین ہون بس میرے پاس سے ہٹ نہین تو ایک طمانچہ مارونگی کہ دانت حلق
مین جا تے رہینگے ساری مستی نکلجائیگی سارا قصہ بھول جائیگا یہ جو جمود جادو نے برہم ہو کر کہا یہ بھی سوچا کہ نیرجی
خود بھی نہین چاہتا ہی صرف بلا کاٹنے کو یہ کرتا تھا جبکہ اسکی مرضی نہین تو خوب جان بچی کیون زیادہ پریشان کر زیادہ
پریشان کرنے سے اگر یہ رضی ہو جائے تو پھر کوئی بات نہ بن پڑیگی یہ سوچکر کہنے لگا کہ خیر جہان تک جی چاہے
آتش فراق مین جلاؤ اور بیقرار کرو یہ کہکر قصد کیا کہ بوسہ لون اُسنے کہا کہ پھر تو وہی حرکت کرنے لگا کوئی تیرا دماغ
تو نہین بدل گیا ہی شامت تو نہین آئی ہی زمرد میرے شوہر کو زندہ وسلامت رکھین کہ وہ میری آرزو پوری کر دیتا
ہی اگر ایسی تیری خواہش ہی تو اور کسی وقت دیکھا جائیگا جبکہ فرصت کا وقت ہوگا اسوقت مجھکو فرصت نہین ہی مین
بھاگی جاتی ہون نہ تو یہ کہکر کہنے لگی کہ میری بات کا جواب دے کیونکہ مجھکو دیر ہوتی ہی دوسرے تیری معشوقہ
بھی بیقرار ہوگی یہ سنکر چترنگ نے کہا کہ خیر مین صبر کرونگا ہان سچ ہی صبر مین بڑا مزا ہوتا ہی بقول شاعر کہ مصرعہ
کیا خوب کہا ہی **مصرعہ** صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ٭ و دیگر **شعر** جو مزا انتظار مین پایا ٭ وہ نہین وصل یار مین
پایا ٭ اچھا آپ بیان کرین کہ آپ کس امر کو دریافت کرتی ہین جمود نے کہا کہ تیری خدائی کی کوئی تدبیر شمود نے
کی یا نہین چترنگ نے کہا کہ ابھی تو کوئی تدبیر نہین کی ہی اقرار کیا ہی کہ پرسون سے تدارک کرونگی جمود نے کہا کہ
مجھکو تو یہ فقرہ معلوم ہوتا ہی مین خود دریافت کرتی ہون اور بیٹا تم ناامید نہ ہونا تمھاری آرزو بھی پوری کرونگی
اسوقت ایک مصلحت ہی جو مین انکار کرتی ہون گو میرا خود دل یہ گوارا نہین کرتا ہی کہ تو آزردہ ہو مگر مجبوری ہی جمود
کی رگ خواہش نے جو حرکت کی تھی مگر جمود کچھ خیال کر کے خاموش ہو رہی اور صبر کیا مگر اسقدر تو ضرور کیا کہ خوب
اُسکو گلے سے لگایا اور بوسے لیے اور کہا کہ ناخوش نہو مین ضرور تیری امید بر لاؤنگی اور اگر تیری یہی مرضی ہو تو مین یہ
بھی گوارا کر سکتی ہون کہ جو کچھ ہو مگر تو ناخوش نہو جو آفت مجھپر آئیگی گوارا کرونگی یہان کب اسکا دل چاہتا تھا صرف
یہ بھی ایک فقرہ اور خرشتا کو کیا کرے بغیر اسکے مفر نہ تھا کہا اچھا جیسی آپ کی مرضی آپ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین

ہین مجھے منظور ہر آپ کہین جاتی ہین نہ مین اُسنے کہا کہ جان مادر مین تیرے اوپر سے نثار ہون تونے خوب میرے کہنے پر عمل کیا مین بہت خوش ہوئی یہ کہکر اُسنے اُٹھکر کمرے کا دروازہ کھولدیا اور آواز دی کہ بی ثمود آؤ اپنے معشوق سے ملو یہان ثمود یہ سب واقعہ دیکھ رہی تھی اور سن بھی رہی تھی اپنے دل مین کچھ خوش ہوئی تھی کچھ ناخوش یہ صدا سنکے مسکراتی ہوئی یہ دہان سے چلی جمود نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ یہ توجہاندیدہ تھی اسنے خیال کیا کہ اگر مین اسوقت اسکے کہنے پر عمل کرتی ہون اپنی خواہش کو اسکے وصل سے برلاتی ہون اور اپنی آتش شہوت کو اسکے آپ وصال سے فرو کرتی ہون تو اسمین خرابی ہر گو یہ خود بہت بیقرار ہوئی تھی اسکی ان حرکتون سے لپٹنے لپٹنے سے مگر مصلحت کہ شاید ثمود دیکھتی ہو اور اُسکو ناگوار ہو اور وہ اسکے کام مین اس غصہ مین اگر کمی کرے تو خرابی ہوگی پھر جب کام درست ہو جائیگا تو دیکھا جائیگا گو مین اسکو چھوڑونگی نہین مگر اسوقت مصلحت وقت یہی ہو یہ سبب تھا کہ انکار کیا ورنہ کیا مقدور تھا کہ انکار کرتی اُسکی تو خود خواہش تھی اس سے کیا غرض تھی جب ثمود ہنستی ہوئی آئی ادھر چترنگ نے یہ خیال کیا کہ شاید ثمود کھڑی ہوئی سن رہی ہو اور یہ ناراض ہو جیسے ہی اسکی صورت دیکھی جمود کا خیال کیا نہ حیا کو کام مین لایا دوڑکر اسکو گود مین اُٹھالیا اور بوسے لینے لگا کہ اُسنے چپکے سے کہا کہ یہ وقت نہین ہی انکو جا لینے دو پھر اختیار ہی وہ بھی کچھ سوچکر خاموش ہو رہا لاکر برابر جمود کے بٹھا دیا جمود نے ثمود سے کہا کہ تمنے کچھ اسکے کام کی بھی فکر کی ہو کیا انھون نے تمسے کچھ کہا ہی یا نہین تمکو تو انکی ضرور کچھ فکر کرنا چاہیے کہ تمھاری بھی عزت کا سبب ہوگا اور تم ایسا معشوق انکے پاس ہو اور یہ اپنے مقصد کو نہ پہنچین اگر تم یہ کہو کہ آپ کیون نہین فکر کرتی ہین تو مین ضعیف ہوئی مجھسے محنت نہین ہو سکتی ہو اور یہ کام مشقت کا ہی جب تک مشقت نہوگی کوئی امر درست نہوگا لہذا تمکو ضرور انکی فکر کرنا چاہیے کیونکہ یہ اسی فکر مین تمام ہوے جاتے ہین اگر یہ فکر نہوئی تو پھر تم کسکی زوجہ ہوگی اور کس سے اپنا دل بہلاؤگی لہذا میرے نزدیک پہلے اُسکی فکر لازم ہو جسکے سبب سے انکی جان بچتی ہی ثمود نے کہا کہ باجی امان مین غافل نہین ہون اور مین نے اسنے اقرار کیا ہی کہ پرسون سے کام شروع کرونگی مگر مین اس فکر مین ہون کہ کیا تدبیر کرون مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی ساری بات یہ ہی کہ آپ کے ہوتے مین کیا کرسکتی ہون آپ کے روبرو کیا حقیقت ہی مین آپ کے روبرو ہوتھ نہین ہلا سکتی ہون جمود نے کہا مین تمسے پہلے ہی کہ چکی ہون کہ مجھسے کچھ نہین ہو سکتا ہی مین بالکل بیکار رہون کیونکہ ضعیف ہوگئی ہون اب تمھارا زمانہ ہی کہ تم جوان جہان ہو جو کام کروگی خوب محنت کے ساتھ کروگی اُسنے کہا کہ جبتک آپ کی مدد نہوگی کچھ بھی نہوگا جمود نے کہا کہ اگر یہی تمھاری مرضی ہو تو مین وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہونگی جو کام تمھاری سمجھ مین نہ آئیگا تو مین بھی اسمین ضرور غور کرونگی اور تمھاری مدد کرونگی یہ سنکے ثمود نے کہا کہ اب کوئی رائے اسمین آپ دین خوب ہوا کہ آپ تشریف لائین یہ میری خوبی قسمت ہی مین تو خیال کر رہی تھی کہ کس سے رائے لون کیونکہ استاد صاحب نے انتقال کیا جمود نے کہا کہ کیا اُستاد مر گئے ثمود نے کہا کہ جی ہان اُنکو مرے ہوے کئی برس ہوے جمود نے کہا کہ بہت بڑا ساحر زبردست دنیا سے اُٹھ گیا چراغ سحر و ساحری گل ہوگیا آفتاب افسونگری غروب ہوگیا مجھکو خبر نہوئی ورنہ مین اُنکے بیرون کو اپنے قبضے مین کرلیتی کیونکہ وہ بڑے بڑے کامل پیر تھے اور جو کتابین اُنکے پاس اس فن کی تھین سب حاصل کرتی کیونکہ اُنکے کوئی اولاد تو تھی نہین نہ از قسم ذکور نہ اناث وہ کیا کرتے وہ تو پہلو نشین سامری تھے ثمود نے کہا کہ یہ حقیرہ غافل نتھی نہ اُنسے جدا رہتی تھی بلکہ ہر روز خواہ دوسرے روز اُنکی خدمت مین جاتی تھی اور اُنکی خدمت کرتی تھی جو وہ کہتے تھے کبھی عذر نہین کرتی تھی بلکہ ایک امر مین اُنھون نے مجھکو مشتاق کردیا یہ سنکے جمود ہنسی اور کہا کہ کبھی نہ کبھی دست شفقت بھی پھیرا ہوگا کیونکہ اُنکی عادت تھی کہ وہ جہان جوان عورت یا لڑکی جوان کو دیکھتے تھے ضرور دست شفقت پھیرتے تھے بلکہ میرے اوپر کئی مرتبہ مہربانی ہوئی جبکہ مین اُنکی خدمت مین تعلیم کو جاتی تھی وہ بہت مجھسے خوش تھے ایسے اپنے کسی شاگرد سے نہین خوش تھے کیونکہ مین کبھی اُنکی مرضی کے

خلاف نہین کرتی تھی اکثر صحبت تخلیہ بھی ہوئی مین تمسے کیا کہون تمپر خود گذری ہوگی ایسون کی خدمت کرنا فخر ہی یہ اُسی خدمت
کا سبب ہی جو اسوقت ہم سحر کا نام لیتے ہین ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو ہمپر ایسی محنت کرتے یہ صرف ہماری اُس رضامندی
کا سبب تھا جس سے اُنکا دل خوش ہوتا تھا اور ہماری خوشی ہوئی تھی وہی برتاؤ تمھارے ساتھ بھی کیا ہوگا اگر تمنے اُنکی
خوشی کی ہوگی **ثمود** نے مسکرا کر کہا کہ آپ کو تو ایسی باتین نہ کرنا چاہیئن کیونکہ مین آپ کی چھوٹی ہون اور جو امر آپ کو
معلوم ہی اُسکا دریافت کرنا کیا ضرور ہی جبکہ یہ ظاہر ہی کہ ایک شخص کی عادت یہی تھی تو وہ ضرور ہر ایک کے ساتھ اُسی طریقہ
کو برتنے لگا مین کیا عرض کرون کہ جو شفقت اُنکی میرے اوپر تھی بڑی بات یہ ہی کہ دونون ہاتھ سے تالی بجتی ہی ایک سے
نہین بجتی ہی جب مین نے اُنکی خوشی کی اور اُنکے دل کو خدمت کرکے خوش کیا اُنھون نے بھی نظر عنایت میرے حال پر رکھی
جب مین نے اُنکی خدمت کی اور وہ مجھسے خوش ہوے ناراض نہین ہوے بس مین نے یہ طریقہ کر لیا تھا کہ ہر روز
ایک وقت اُنکی خدمت مین جانا اور دوپہر بیٹھنا وہ صحبت ایسی ہوتی تھی کہ اُسوقت اور کوئی نہین ہوتا تھا وہ وہ سحر
خوشی مین آکر تعلیم کرتے تھے کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی اور اُسوقت کی صحبت کا کیا حال عرض کرون جب وہ وقت یاد آتا ہی
دل روتا ہی قلب کو ایک رنج ہوتا ہی مگر مجبوری ہی آپ نے اسوقت اُنکا ذکر کرکے دل کو بےچین کر دیا ایسا اُستاد شفیق
نصیب نہو گا ہم اُستاد ہم یار یہ حالت ہو گئی تھی کہ مجھکو بغیر اُنکے پاس جائے قرار نہ آتا تھا اور وہ بغیر میرے بیتاب رہتے
تھے جہان مین گئی جو کام کرتے ہوے اُٹھا کر رکھدیا یا کوئی بیٹھا ہوا اُسکو رخصت کر دیا اور مجھسے باتین کرنے لگے یہ حالت
تھی اب جب بیمار ہونگے تو ایک ماہ قبل سے مجھسے کہا تھا کہ تو اب میرے پاس سے نہ جا یہین رہا کر مین نے اُسکو
بھی قبول کیا بس جسدن سے مین اُنکے پاس رہنے لگی اُسدن سے اُنھون نے کل سے ملاقات ترک کر دی تھی
دن رات میرے پاس بیٹھے رہتے تھے اور سحر تعلیم کیا کرتے تھے اور جو کچھ کام ہوتا تھا مجھسے لیتے تھے مین بھی اُن کی
خدمت کنیزون کے طور سے کرتی تھی مجھ کم بخت کا جانا اُنکے حق مین مضر ہوا کہ وہ بیمار ہو گئے چونکہ ضعیف تو تھے
ہی کثرت جو سحر و ساحری کی ہوئی اور محنت جو پڑی میری تعلیم مین اور مین نے اُنکی خوشی جو کی تو اس اسے وہ میرے
اوپر شفقت کرنے لگے اسی سبب سے علیل ہو گئے اُس علالت مین بھی مین نے وہ محنت اور خدمت کی کہ اُنھون نے
اُس خوشی مین کل اپنے بیر میرے قابو مین کر دیے اور کل اپنی کتابین مجھے دیدین اور فرمایا کہ تو مثل میرے ہو گئی
کوئی تیرے سحر کا جواب نہین دیگا فرمایا کہ محنت سے عظمت حاصل ہوتی ہی تو نے میرے قلب کو خوب خوب مسرور
کیا یہ اُسکا صلہ ہی اور اب مین رخصت ہوتا ہون یہ یاد رکھنا کہ ایسا شفیق کوئی نہ ملیگا اور اُس حالت مین کئی مرتبہ آپ کو
یاد کیا اور کہا کہ اُسنے بھی ہماری خدمت خوب کی تھی اور جب تک وہ ہمارے پاس سحر کی تعلیم کیا کی کبھی اُسنے ہماری
مرضی کی خلاف کام نہین کیا جو ہمنے کہا بخوشی خاطر قبول کیا انکار نہین کیا نہ معلوم وہ کہان ہی مجھکو پتہ معلوم
ہی مین نے کہا جی نہین مین بالکل نہین واقف ہون جب سے چاہ **الماس** تباہ ہوا اُنکا پتہ ہی نہین لگا کہ کیا ہوئین
بہت افسوس کیا کہ وقت آخری اُسکی صورت بھی نہ دیکھی اگر مین بچ گیا تو اُسکو ضرور تلاش کرونگا کیونکہ وہ بھی میری محبت
عاشق تھی اسی دن اُسی شب کو انتقال کیا کیا کہون جو صدمہ پہونچا مگر سامری کی مرضی مین کیا چارا تھا ناچار
منظور کرنا پڑا جو اُنھون نے ہمپر ڈالا یہ اُنکی جوتیونکا صدقہ اور اپنی محنت اور اُنکی خوشی کرنے کا انجام ہی جو اسوقت ہم
یہ دو ایک منتر کام مین لاتے ہین یہ سنکے **جمود** نے کہا یہ میری کم نصیبی تھی کہ وہ یاد کرین اور مین اُن تک نہ پہونچون
ثمود نے کہا کیا کہون کہ جیسا وہ تمھارے لیے بیقرار تھے خیر وہ تو وقت گیا اب اِسکے کام مین کوئی تدبیر
بتاؤ یہ سنکے **جمود** نے کہا تم بڑی نادان ہو کہ ایسے صاحب کمال کی کل کتابین تمھارے پاس ہین اور کل منتر قبضہ
مین ہین اور تم اُنسے کام نہین لیتی ہو کہ وہ ضرور کام دینگے ایک کتاب اُستاد کے پاس تھی کہ جس سے وہ حال آئندہ دیکھ لیتے
اور جس کام مین اُنکو فکر کرنی ہوتی تھی اور وہ کام فکر سے نہین بنتا تھا تو اس کتاب مین ایک اسم تحریر ہی وہ اُسکو پڑھ کر دریافت

کرتے تھے کہ یہ کام مین کیونکر کرون اُنکو اُسکے ذریعہ سے تدبیر معلوم ہو جاتی تھی جسطور سے وہ کرتے تھے پورا ہوتا تھا اور جو حکم ہوتا تھا اُسکے خلاف نہین کرتے تھے وہ کتاب بھی ضرور ہوگی اُسکو نکال کر دیکھو اور دریافت کرو کہ اس کام کو کیونکر کرون جیسا حکم ہے اُسپر عمل کرو دیکھو کہ کیونکر یہ امر مشکل آسان ہوتا ہی یہ سنکے ثمود کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا اور کہنے لگی کہ خوب تدبیر بتائی اب یہ کام خوب انجام پائیگا اور ہان مجکو بھی یاد آیا گویا اسوقت آپ اسی کام کے لیے آئی تھین وہ کتاب ہر ضرور اور کوئی کتاب نہین رہی ہی یہ کہکر ایک خواص کو آواز دی کہ ادھر آ پھر کچھ خیال کرکے کہا کہ اچھا نہ آ جمود سے کہا کہ مین خود جاکر وہ صندوقچہ لے آؤن جسمین وہ کتاب ہی جمود نے کہا کہ جاؤ وہ اُٹھکر چلی کہ جمود نے کہا کہ مین بھی چلون ثمود نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی آتی ہون یہ کہکر ایک طرف کو باغ کے ایک گوشے مین گئی جمود نے چترنگ سے کہا کہ چلو دیکھین یہ صندوق لینے کہان گئی ہی یہ نہایت عمدہ چیز اسکے ہاتھ لگ گئی ہی چترنگ نے کہا چلو یہ دونون بھی اُسکے عقب مین دبے پاؤن چلے کہ انھون نے دیکھا کہ ثمود ایک گوشے مین پہونچی اور ایک مقام پر کھڑے ہوکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ ایک برق چمکی معاً برق کا چمکنا تھا کہ ان دونون نے سنا کہ ایک تراقہ ہوا ساتھ ہی اُس شاخے کے اُس مقام کی جسقدر خاک تھی غبار ہوکر اُڑگئی اور ایک تختہ نظر پڑا جمود اور چترنگ نے دیکھا کہ اُسمین ایک زنجیر لگی ہی اور قفل پڑا ہی کہ ثمود نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ایک کنجی نکالی اُس قفل کو کھولکر زنجیر کھولی وہ پٹرا اُٹھایا اُس پٹے کا اُٹھنا تھا کہ اُسمین سے ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون نکلا اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ تھی اُس زنگی کی صورت دیکھکر چترنگ کو یہ خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنی آنکھین بند کرلین اور کانپ کر رہگیا اُس زنگی نے نکلتے ہی اسکی پشت کی طرف اشارہ کیا اسنے جو دیکھا کہ زنگی پشت کی طرف اشارہ کرتا ہی کیا سبب ہی کبھی آج تک اسنے یہ حرکت نہین کی ادھر جمود نے بھی اسکا اشارہ دیکھا قصد کیا کہ سحر غائب ہونیکا کرکے غائب ہو جاؤن کہ ادھر ثمود نے پلٹ کر دیکھ لیا تو چترنگ اور جمود کو کھڑے پایا اور یہ بھی دیکھا کہ جمود سحر سے غائب ہونیکا قصد رکھتی ہی اتنی بڑی ساحرہ ہی کہ اُسکے ہونٹھ کی حرکت سے سمجھ گئی یہ دیکھکر ہنسی اور کہا کہ کیون بہن تکلیف کرتی ہوین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ تم ضرور آؤگی اب سحر غائب ہونیکا نکرو میرے پاس آؤ میرے سحر کا تماشا دیکھو مین تو جانتی تھی کہ تم مع چترنگ کے میرے تعاقب مین آؤگی مین اسی سبب سے تمکو چھوڑ آئی تھی کہ تمھارے دل کا حال معلوم ہو جائے یہ کیا سحر ہو اور سحر دکھاؤگی وہ زمانہ تو آئے مین ایسے ویسے کی شاگرد نہین ہون مین نے ایسی محنت کی ہی برسون خدمت کی ہی جب یہ کمال حاصل ہوا ہی دوسری عورت میرے مقام پر ہوتی تو دوسرے دن چلا کے بھاگ جاتی وہ وہ سختیان اُٹھائین کہ میرا دل خوب جانتا ہی بھلا کوئی کیا اُٹھائیگا دو دو پہر صحبت تخلیہ رہی ہی جب یہ علم نصیب ہوا ہی مین تو خیال کرتی ہون کہ دوسری عورت ایک دن مین بھاگ نکلتی یہ ہمارا ہی دل و جگر تھا کہ جو جو محنت کی اور جن جن مشکلون پر صبر کیا اور کوئی کیا کرسکتا ہی ہر روز نئی مصیبت پڑتی تھی چھٹی کا دودھ زبان پر لذت دے جاتا تھا جب ہمنے یہ مشقت سہی اور یہ محنت کی اور ہر مشکل پر صبر کیا اور ہر سختی کو گوارا کیا تو یہ سحر آئے اور چیزین اور باتین جو نایاب ہین وہ سب یاد کرلین یہ سنکے جمود شرمندہ ہوئی اور قصد کیا کہ پلٹ جاؤن مگر ثمود نے کہا آؤ تمکو ہمارے سر کی قسم اور چترنگ کو بھی لیتی آنا یہ کہکر اُس زنگی سے کہا کہ انکو بھی آنے دے یہ سنکے وہ زنگی الگ ہو گیا کہ جمود چترنگ کا ہاتھ پکڑکے اُس تختے کے برابر آئی اب جو دیکھا تو ایک زینہ ہی سنگ مرمر کا پہلی سیڑھی پر ثمود کھڑی ہی جب یہ دونون بھی قریب آگئے ثمود نے کہا کہ اب انتظار کسکا ہی آؤ یہ سنکے جمود اور چترنگ بھی اُس زینے پر آ گئے کوئی دو زینے اُترے ہونگے کہ تراقہ ہوا وہ زنگی بھی اُسی زینے پر آکر کھڑا ہو گیا اب وہ تختہ خود بخود بند ہو گیا اسکا سبب یہ تھا کہ ادھر یہ لوگ زینے پر آئے اُدھر ثمود نے سحر کیا کہ وہ زنگی بھی اندر چلا آیا اسنے پھر سحر کیا کہ تختہ بند ہو گیا اب بالکل تاریکی ہو گئی کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا پردہ ظلمات تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا جب یہ تاریکی ہوئی تو یہ دونون

پریشان ہوے کہ اُدھر ثمود نے کچھ پڑھ کر دم کیا کہ ایک برق چمکی اُسی طور سے تڑاقہ ہوا اور صدا آئی حاضر حاضر
اب انھون نے دیکھا کہ ایک زنگی اُسکے ہاتھ مین فانوس کہ جسکے سبب سے وہ تمام تاریکی دفع ہوگئی اور روشنی پھیل گئی
وہ زنگی سامنے ثمود کے آکر کھڑا ہوا کہا کیا حکم ہوتا ہی ثمود نے کہا کہ آگے چل اور کیا حکم ہوتا ہو اب ان لوگون نے
دیکھا کہ ہم لوگ چوتھے زینے پر چڑھے ہین اور ہمارے برابر ثمود کی کھڑی ہی چترنگ کے ہوش جاتے رہے
اسنے کبھی سحر تو دیکھا نہ تھا اسلئے کیا اصل ہو جو کہ ساحرہ بی جمود تھین اُنکے بھی حواس جاتے رہے کہ انھون نے
بھی یہ سحر اور یہ کارخانے نہین دیکھے تھے خیال کرنے لگی کہ خوب ہوا جو مین نے مقابلہ نہین کیا ورنہ یہ ایک
سحر مین میرا کام تمام کرتی اب تو سب باتین بھول گئی یہان سے اپنے مقام کو واپس جانا فراموش ہوگیا اب رات
کوئی ڈھائی پہر کے قریب آئی ہو ابھی رات باقی ہو کہ وہ زنگی فانوس لیکر آگے بڑھا یہ لوگ اُسکے عقب مین چلے
آگے آگے ثمود اُسکے بعد جمود و چترنگ برابر دو زن تھے وہ زینہ اکیس زینون کا تھا جب وہ راہ تمام ہوئی تو ایک
دیوار نظر آئی کہ اُسپر کچھ نقش و نگار بنے ہوے تھے اُس دیوار کے قریب پہونچکر وہ زنگی کھڑا ہوگیا کہ ثمود نے
اُس دیوار کے قریب پہونچکر اُس دیوار پر کچھ بنایا اور کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور اُسمین ایک دروازہ
پیدا ہوا اُنھون نے دیکھا کہ وہ بھی مقفل ہو بعدہ ثمود نے کچھ دستک دی کہ خود بخود اُسکے سامنے ایک کنجی گری
اُسنے اُٹھا کر وہ کنجی قفل مین لگائی کہ وہ قفل کھلا یہ اُسکے اندر چلی جب چلنے لگی اسنے دستک دی کہ وہ زنگی جو فانوس
لیے تھا غائب ہوگیا اب روشنی بخوبی ہی یہ معلوم ہوتا ہو کہ دن ہی جیسے آفتاب نکلا ہوا ہو اُس دروازے کے برابر
ایک اژدر دہان بیٹھا ہوا تھا کہ وہ اژدر ثمود کی صورت دیکھکر ہٹ گیا ثمود نے جمود و چترنگ کی طرف اشارہ
کر کے کہا کہ انکو بھی آنے دینا یہ لوگ بھی ثمود کے عقب مین گھُسگئے جب یہ لوگ اندر اُسکے داخل ہوے تو وہ اژدر
اپنے مقام پر جا بیٹھا دروازہ بند ہوگیا یہ خیال رہے کہ قفل ہر مقام پر چھوڑتی جاتی ہو اب جمود و چترنگ نے دیکھا
کہ کیا باغ پر بہار ہو کہ نمونہ بہشت معلوم ہوتا ہو ہواے سرد کے جھونکے چلے آتے ہین درخت میوہ دار لگے
ہین طائر چہچہے زنی کر رہے ہین بلبلین بول رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین ثمود مع چترنگ
و جمود کے سیر اُس باغ کی کرتی ہوئی طرف بارہ دری کے چلی اگر باغ و بارہ دری کی تعریف تحریر کی جاے
تو اصل مطلب رہجاے کیونکہ وہ مثل ہو کہ رات کم اور سوانگ بہت بس اسی پر موقوف کیا کہ وہ باغ اور بارہ دری
لایق دید تھی اب ملاحظہ ہو کہ یہ سیر باغ کر کے مع اُن دونون کے بارہ دری مین آئی بارہ دری بھی خوب آراستہ
تھی ایک مسند بچھی ہوئی تھی یہ اُسپر آکر بیٹھی اُن دونون کو بھی اپنے برابر بٹھا لیا کچھ پڑھکر دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی
اُسکے ہاتھ مین ایک ساغر تھا اور ایک صراحی بلورین اسنے اشارہ کیا اُسنے شراب ساغر مین انڈیل کر ایک جام
ثمود کو دیا جب یہ پی چکی تو جمود اور چترنگ کو بھی جام شراب لبریز کر کے دیا اسی طرح کوئی تین تین جام کی نوبت
آئی ہوگی کہ تڑاقہ ہوا وہ پتلی تو غائب ہوگئی اُسکے مقام پر ایک اور پتلی پیدا ہوئی کہ اُسکے سر پر ایک کشتی تھی
اُسنے وہ کشتی لاکر سامنے رکھی تو سر پوش اُٹھایا اُسمین تین قابین کباب کی اور تین قابین میوے اور شیرینی
کی تھین ہر ایک کے روبرو اُسنے وہ قابین اُٹھا کر رکھین سب نے کباب کھائے میوہ وغیرہ بھی کھایا جب
کھاچکے ایک برق چمکی وہ پتلی مع اُس کشتی اور قابون کے غائب ہوگئی اُسکے تھوڑے عرصے کے بعد سنا تھا ہوا
صداے راگ و رنگ ہر در و دیوار سے آنے لگی اور کچھ پتلیان پیدا ہوئین کہ وہ گانے کی صدا پر ناچنے لگین جمود و
چترنگ کی تو یہ حالت ہو کہ ششدر بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین اور عالم سکوت طاری ہو جمود اپنے دل مین کہ رہی
ہی کیا سحر کیا یہ ساحرہ زبردست ہو اسکا کون مقابلہ کر سکتا ہو اُستادون نے خوب تعلیم کیے ہین اسنے اُنکی خدمت بھی خوب
کی ہو اور اُنکو معلوم ہوتا ہو کہ خوب راضی کیا ہی تو مجھسے اُنکی سختی نہ سہی گئی مین تو بھاگ نکلی واقعی یہ بڑی جبر و صبر کی

عورت تھی کہ اتنے زمانے تک اُنکا ساتھ دیا اور اُنکو خوش رکھا کیا اُنکے قلب کو مسرور کیا ہو جو وہ یہ سحر کمال کے بتا گئے
دراصل اسیکا دل و جگر تھا جو اسنے ایسے مرد کی خدمت کی اور اسی کا کام تھا کہ حالت کم سنی مین اسنے نباہ کیا یہ
خیال کرکے ثمود کی طرف منھ کرکے کہا کہ بہن تعریف نہین ہو سکتی ہو کہ کیا کمال تمنے بہم کیا ہو مرحبا سچ ہو کہ بعد
مصیبت کے راحت ہوتی ہو ثمود نے کہا کہ بہن مین نے جو تکلیف اُٹھائی ہو یہ اُسکا ثمرہ ہو خیر کچھ ہوتا نہین یہی اُسکا
ثمرہ ہو کہ تم اسوقت تعریف کر رہی ہو یہ سنکے جمود نے کہا کہ کمال یہ ہو کہ اُس کم سنی مین تمنے یہ تکلیف برداشت
کی اُسکا ثمرہ یہ ہوا کہ جسکو دیکھکر دل خوش ہو گیا یہ سنکے ثمود نے سر جھکا لیا جمود نے کہا کہ تمہارے نزدیک کیا بات
ہو جسکو چاہو خوا بنا دو ثمود نے جواب دیا کہ یہ سب اُستاد و ہمدوست کا صدقہ ہو کہ تم خوش ہو کر تعریف
کر رہی ہو یہ کہکر اُن پتلیون کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا دیکھنا تھا کہ ایک سناٹا ہوا وہ سب پتلیان غائب ہو گئین
اور صداے راگ و رنگ موقوف ہو گئی اب یہ مسند پر سے اُٹھی جمود و چترنگ کو ہمراہ لیکر ایک جانب
بارہ دری کے چلی اور ایک مقام پر آکر اشارہ کیا اُس مقام کا فرش خود بخود ہٹ گیا اب اسنے بڑھ کر دستک دی کہ وہ
زمین شق ہوئی اور اُسکے اندر سے صدا آئی کہ حاضر حاضر اب جو دیکھا تو چار پتلے قوی ہیکل ایک صندوق آہنی کو
سر پر رکھے ہوے کہ وہ صندوق طولاً کوئی چار گز کا ہوگا اور عرضاً دو گز کا اور اونچا کوئی ڈیڑھ گز کا ہوگا اور اُنکے
آگے آگے ایک پتلا بہت قوی تن قوی من ہاتھ باندھے ہوے سر جھکائے ہوے حاضر حاضر کہتا ہوا چلا
آتا ہو کہ وہ پانچون پتلے اُس غار سے نکلے اور وہ پتلا جو آگے بڑھا ہوا چلا آتا ہو وہ پتلا ثمود کے روبرو آکے
کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ کیا ارشاد ہوتا ہو ملکہ یہ آپ کی امانت حاضر ہو ثمود نے اُسکی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا کہ وہ
پتلا خاموش ہو گیا اب ثمود نے اشارہ کیا اُن پتلون کو جو صندوق اُٹھائے ہوے تھے طرف مسند کے
اُن پتلون نے بڑھ کر وہ صندوق مسند کے برابر رکھدیا اور پھر ثمود کے پاس واپس آگئے اسنے اشارہ کیا وہ
پانچون پتلے اُسی شگاف مین چلے گئے اب اسنے اشارہ اُس شگاف کی جانب کیا وہ بھی برابر ہو گیا اسکے بعد
اُسی طور سے فرش بھی برابر بچھ گیا اب ثمود مع چترنگ و جمود کے پلٹ کر آئی اور اُسی مسند پر آکے بیٹھی اب
جمود و چترنگ نے دیکھا کہ ایک قفل اُس صندوق مین لگا ہو جب ثمود اُس مسند پر آکے بیٹھ چکی اُسوقت اسنے
کچھ اسم سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک برق چمکی اور ہوا چلنے لگی مگر بہت تیز اُسکے بعد دیکھا کہ چھت اُس بارہ دری
کی شگافتہ ہوئی اور پتلے بہت خوبصورت حاضر حاضر کہتے ہوے اُس شگاف چھت سے پیدا ہوے اور
اُسکے روبرو آکے کھڑے ہوے اُسکے سر پر ایک صندوقچہ تھا اسنے اشارہ کیا اُسنے صندوقچہ اُسکے روبرو
رکھدیا اور صندوقچہ رکھکر غائب ہو گیا اب ثمود نے چترنگ و جمود سے کہا کہ اب باغ مین چلنے کی کیا
ضرورت ہو تم بھی یہان موجود ہو مین بھی یہین ہون جو کچھ دریافت کرنا ہو مین کتاب نکالتی ہون دریافت کر لو جو
حکم ہو اور جو طریقہ تعلیم ہو اُسپر عمل کیا جائے اگر تم لوگ یہان نہ موجود ہوتے تو مین کتاب باغ مین لیکر آتی
جمود نے کہا کہ ہان وہان چلنے کی کیا ضرورت ہو یہ جو جمود نے کہا ثمود نے طرف صندوقچہ کے دیکھا
اُسکا دیکھنا تھا کہ تڑاق سے پٹرہ صندوقچہ کا اُڑ گیا اور اُسمین سے بالشت بھر کی ایک ناگن کیسی کالی کہ جسکے
کاٹے کا منتر ظہور ہی نہ اُترے جست کرکے اُسکے روبرو آگری اُسکا گرنا تھا کہ وہ پٹرا پھر برابر ہو گیا اب جو دیکھا
تو وہ ناگن نہ تھی بلکہ کنجی تھی جمود و چترنگ نے قصد بھاگنے کا کیا تھا یہ دیکھکر خاموش ہو رہے ثمود نے
کنجی اُٹھا کر اُس صندوق کا قفل کھولا اور اُسکا پٹرا بلند کیا دیکھا کہ ایک افعی اُس صندوق سے نکلا اور ایک
طرف کو ثمود کی صورت دیکھکر لفور چلا گیا مگر ان دونون کو یعنی جمود و چترنگ کو بہ نظر زہر آلود دیکھا کہ ثمود
نے اُسکی طرف بہ نگاہ قہر و غضب دیکھا مطلب یہ تھا کہ اُنسے نہ بولنا وہ افعی سر جھکا کے راہی ہوا اب

ان دونون نے دیکھا کہ وہ تمام صندوق کتابون سے مملو ہی ثمود نے مسند پر بیٹھکر اشارہ کیا کہ خود بخود وہ کتابین اسکے روبرو آکے انبار ہوگئین اُسمین ایک لفافہ بھی تھا وہ بھی نکلا ثمود نے اُس لفافہ کو اُٹھاکر اپنے زانو کے نیچے رکھا اب ہر ایک کتاب کو اُٹھاکر دیکھنے لگی یہان تک کہ وہ کتاب نکلی جسکا اُسکو پتہ جمود نے دیا تھا بس اسنے اُس کتاب کو اُٹھا لیا باقی کتابون کی طرف نگاہ اُٹھاکر دیکھا کہ وہ سب کی سب کتابین پھر اُسی صندوق مین خود بخود چلی گئین سوائے اُس کتاب اور لفافہ کے اب اسنے اُس کتاب کو کھولا اور یہ نیت کرکے دیکھا کہ میری عقل نہایت حیران ہی اور بہت متفکر ہون کہ کیا کرون اور کیونکر خدائی چترنگ کی درست کرون اسکی تدبیر بتائی جائے اور یہ ظاہر کیا جائے کہ اگر مین اس امر مین کوشش کرونگی تو کامیاب ہونگی یا نہین جب سب سے دیکھا تھا تو وہ کتاب سادی تھی اب جو دیکھا تو اُسپر یہ تحریر تھا کہ یہ چترنگ بہت صاحب نصیب ہی اور اسکی خدائی ضرور ترقی کریگی چند روز اگر تو کوشش کریگی تب اسکی خدائی ترقی کریگی تیری کوشش پر منحصر ہی اور اسکی تدبیر نیز اُستاد اس لفافہ مین لکھ گیا ہی اسکو اُٹھاکر دیکھ لے اگر اُسمین نہ ظاہر ہو تو پھر اس کتاب مین دیکھ لینا یہ کتاب بہت کام دیگی یہ تحریر اُسنے اُس کتاب مین دیکھکر اُسنے اُس کتاب کو بند کردیا اور وہ لفافہ زانو کے نیچے سے اُٹھایا اور لفافہ چاک کیا اُسمین سے ایک دو ورقہ نکلا اُسکو اسنے دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ ای ثمود آگاہ ہو کہ تجھکو ایک وقت مین ایسی ضرورت درپیش ہوگی کہ تو خدائی کا بندوبست کرے اُسکے لیے بہت سی چیزون کی ضرورت ہوگی اور وہ چیزین بھی تجھکو مدد سے سامری کے دستیاب ہونگی کوئی شخص چترنگ نامے زمرد کا فرزند ہوگا اور تیری بہن جمود کا لڑکا ہوگا تو اُسپر عاشق ہوکر اُسکو اپنے باغ مین لائیگی وہ تجھسے اس امر کی درخواست کریگا کہ تو میری خدائی کو درست کردے تو ولولۂ عشق مین قبول کریگی اور فکر کریگی تیری بہن میری کتاب کا نشان دیگی تو اُس کتاب مین دیکھے گی وہ کتاب اس لفافہ کا پتہ دیگی اب اسکی تدبیر مین تجھکو لازم ہی کہ تو اس لفافے کو لیکر اپنے باغ مین جانا اور ایک رات اپنے باغ مین بیٹھکر یہ اسم پڑھنا دوسرے دن تو تنہا طرف مشرق کے روانہ ہونا اُسکے بعد جو اس لفافے مین تحریر ہو دیکھ لینا اور اُسی تحریر پر عمل کرنا اور خلاف اُس تحریر کے کوئی کام نکرنا ورنہ سب کام خراب ہوجائیگا پھر انجام نہ پائیگا یہ سب باتین خیال رہین اور بدون ساحر مخروم کے ملے ہوے تیرا کوئی کام نہ بنے گا اور جن جن اشیا کی خدائی کے درست کرنے مین ضرورت ہی وہ اُسکو معلوم ہین اور وہ میری بہن ہی اُسکے مقام کا پتہ اس لفافے مین تحریر ہی مگر وہ تحریر وقت پر ظاہر ہوگی اور جو مشکل پڑیگی وہ اس کاغذ پڑھنے سے ظاہر ہوجایا کریگی اُسکی تدبیر بھی تحریر ہوا کریگی یہ کمال ہی کہ بعد مرنے کے بھی میرا سحر برقرار رہا ورنہ بعد مرجانے ساحر کے سحر برطرف ہوجاتا ہی اور یہ لفافہ تو مین نے تجھکو وقت مرنے کے دیا تھا اور کہدیا تھا کہ ایک وقت اسکو دیکھنا تو بھول گئی خیر کام تو نکلا یہ اسکا اثر ہی جو تو نے میری خدمت کی تھی اور میرے دل کو ہر وقت خوش رکھا تھا یہ اُسکا ثمرہ ہی کہ مین نے محنت کرکے یہ سحر تیار کیا یہ خاص تیرے ہی لیے مین نے کوشش اور مشقت کی تھی اور یہی وجہ میرے سحر کے قایم رہنے کی ہی کہ مین نے اپنے کل پیر تیرے قبضے مین کردیے ہین مین تجھسے بہت خوش ہون کہ تو نے میرے دل کو خوب خوب مسرور کیا اور میرے کہنے کو کسی وقت نہین ٹالا مین سامری سے تیری ترقی عمر کی دعا کرونگا اور جب ملاقات ہوگی تو سفارش کرونگا وہ میرے کہنے کو ضرور خیال کرینگے اور تیری ہر وقت مدد کیا کرینگے اور جس کام کا تو قصد کیا کریگی وہ فوراً حل ہوجائیگا مخروم جادو بہت بڑی ساحر زبردست ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی وہ پہلو نشین سامری ہی اور جمشید کی مصاحب خاص بھی جب سے اب تک وہ زندہ ہی اب آیندہ حال معلوم ہوگا یہ پڑھکے سارا مضمون چترنگ و جمود دیکھ [illegible] تو وہ دونون بہت خوش ہوسے وہ لفافہ لو اپنے اپنے پاس رکھا اور وہ کتاب صندوق مین

رکھی جدھر کو سانپ گیا تھا دیکھا کہ وہ سانپ چلا آیا گو غائب تھا مگر اسکے دیکھنے کے ساتھہی وہ سانپ ظاہر ہوا اور آگر اُس صندوق
مین چلا گیا اسنے پھر صندوق کا بند کر دیا اور قفل لگا یا اُسی طور سے صندوقچہ کی طرف دیکھا اُسکا پٹرہ اُڑگیا اودھر اسنے اس
کنجی کی طرف دیکھا وہ پھر ناگن ہو گئی اور اُسی صندوقچے مین چلی گئی اسنے دستک دی کہ وہ تیلی پیدا ہوئی اسکو اشارہ کیا وُہ
صندوقچہ لیکر اُسی شگاف سقف مین غائب ہو گئی چھت برابر ہو گئی یہ اُٹھی اُسی مقام پر آئی جہان سے وہ صندوق نکلا
تھا اُسی طور سے وہ فرش ہٹ گیا اور زمین شق ہوئی اور وہی زنگی نکلے پانچون اسنے اشارہ کیا وہ چار زنگی اُس صندوق
کو اُٹھا لائے جب قریب اُس غار کے پہونچے اسنے اُس زنگی سے کہا کہ میری امانت سے خبردار وہ زنگی مع اُس صندوق
کے چلا گیا زمین برابر ہو گئی اسنے یہان آکر مسند پر بیٹھ کر کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک چمک ہوئی بعد اُس چمک کے تاریکی
ہو گئی تھوڑے عرصے کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو **جمود و چترنگ** نے دیکھا کہ ایک زنگی اُسکے روبرو
کھڑا ہو اور اسکے ہاتھہ مین قلمدوات ہو اور ایک ہاتھہ مین ایک کتاب ہو اسنے وہ دوات و قلم اُسکے ہاتھہ سے لیا
اور کتاب بیں کھول کر کچھ اُسپر لکھا اور اپنے دستخط بنائے اُس زنگی نے ایک بیاض نکالکر اپنے پاس سے دی اسنے
اُس بیاض کو کھول کر دیکھا **جمود و چترنگ** نے بھی دیکھا کہ اُس بیاض مین کچھ بطور حساب کے مدین بنی ہین اُسکے
نیچے کچھ لکھا ہو کہ **ثمود** نے ایک مد کو کاٹ دیا اور اُسپر اپنے دستخط کر دیے اور وہ دوات و قلم و کتاب وغیرہ اُسی زنگی
کے ہاتھہ مین دیدی اُسی طور سے پھر تاریکی ہوئی برق چمکی جب روشنی ہوئی دیکھا کہ نہ وہ زنگی ہی نہ کوئی اب اسنے
یعنے **ثمود** نے کہا کہ چلو سب چلنے پر آمادہ ہوے کہ ادہر **ثمود** نے کچھ پڑھا ایک صدائے مہیب آئی برق چمکی
تاریکی ہوئی ہوائے تیز چلی اور ایک ایسی برق چمکی انکی آنکھین اُسکی چمک سے خیرگی کرنے لگین جب تھوڑی دیر کے
بعد وہ تاریکی و چمک وغیرہ دفع ہوئی تو **جمود و چترنگ** نے دیکھا کہ ہم اُسی باغ مین چبوترے پر جو کہ برابر بارہ دری
کے ہو کھڑے ہین اور **ثمود** ایک طرف سے ہنستی ہوئی چلی آتی ہو نہ وہ باغ ہو نہ بارہ دری ہو قدیمی باغ مین ہین
جہان سے اُس باغ مین صندوق کتابون کا لینے **ثمود** گئی تھی یعنے **ثمود** اپنے قیام کرنے کے باغ مین لے آئی
اب جو **جمود** نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ صبح قریب ہو اسنے کہا کہ ای بہن اب مین جاتی
ہون اب تو تم خوب بندوبست کر لوگی **ثمود** نے کہا کہ بدون تمھارے مین کوئی کام نہ کرونگی جب تک تم نہ ہوگی
کیونکہ تم سن چکی ہو کہ مجھکو اسم سحر پڑھنے کا حکم ملا ہو مین چاہتی ہون کہ تم بھی ہوتا کہ تمکو بھی معلوم ہو کہ یہ محنت
مین نے کی ہو **جمود** نے کہا کہ تم میرے عیش مین خلل ڈالوگی میرا معشوق میرے لیے بیقرار ہوگا بدون میرے
اُسکو چین نہین آتا ہو **ثمود** نے کہا کہ جو کچھہ ہو اُسکے جواب مین **جمود** نے کہا کہ اسوقت تو مین جاتی ہون کل شام کو
پھر آؤنگی **ثمود** نے جواب دیا بہتر یہ کہکر **ثمود** تو مع **چترنگ** کے بارہ دری مین گئی یہان باغ مین سناٹا پڑا
ہو سب ملازم اسکے سو رہے ہین یہ دونون بارہ دری مین آئے **جمود** سحر کرکے طرف اپنے شہر کے روانہ
ہوئی داخل شہر ہو کر اپنے محل مین جا کر اپنی شبیہ کو رخصت کیا اور خود خلوت خانہ مین **شداد** کے آئی کیونکہ بدون
اُسکے پریشان تھی اُسکو بیدار کیا وہ سو رہا تھا آنکھ جو کھلی **جمود** اپنی زوجہ کو دیکھا بیقرار ہو کر اُٹھا اور کہنے لگا کہ آج
تمنے بہت پریشان کیا رات بھر تڑپتے گذرا تمنے آج ایسا کیا کہ کبھی اسطرح کا اتفاق نہوا تھا کوئی اپنے عاشق کو
اسطرح تڑپاتا ہو رات اس دشواری سے گذری کہ جسکا بیان کرنا غیر ممکن ہو آخر یہ نوبت ہوئی نیند کی وجہ سے نہایت
پریشان تھا ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہوگا کہ مین سویا ہون اور مین جانتا ہون کہ صبح ہونے مین کچھ ہی عرصہ باقی ہوگا
آج تم تھین کہان کیا میرا خیال تمھارے دل سے جاتا رہا مین نے ایسا تو خیال تمھارا دیکھا نہ تھا مگر نہین معلوم
کیا وجہ ہو اور تمھین اکیلے نیند کسطرح آئی ہوگی تم تو آج تک کبھی تنہا سونے کو پسند نہ کرتی تھین سب باتین **شداد**
کی سنکر وہ لگاتہ بولی مجھے کیا معلوم مین تو آج ایسی بیخبر سوئی کہ ہوش نہ رہا نہ تمکو بلایا نہ مین خود تمھارے پاس آئی

ابھی جو آنکھ کھلی تمھارے پاس اُٹھکر چلی آئی ہون رات سے کیا غرض یہ کہکر بیٹھ گئی عیش و عشرت کی باتین ہونے لگین
یہان یہ عیش مین مصروف ہین اُدھر ثمود و چترنگ بھی عیش مین مشغول ہوے کہ وہ رات جسقدر باقی تھی تمام ہوئی
ثمود و چترنگ کو تو عیش مین مصروف رکھیے میان صبح کو شداد اُٹھکر منھ ہاتھ دھوکر دربار مین آیا اُسی وقت فوراً
زرگرون کو طلب کر کے اُنکو وہ نقشہ تخت کا دیا جو کہ جمود نے بنا کر دیا تھا اور کہا کہ اس نقشہ کے موافق ہمکو ایک
تخت بہت جلد تیار کردو اور نہایت عمدگی و خوبصورتی سے بنا دو تمکو علاوہ تمھاری اجرت کے انعام بھی دیا جائیگا
کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا جسقدر چاندی درکار ہو خزانہ شاہی سے لینا کوئی مانع نہوگا مگر اس نقشہ کے مطابق ہو
سرمو فرق نہو اور بہت جلد تیار کرو اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند نعمت ایک ہفتہ کے عرصے مین تیار ہوگا اس سے
پیشتر نہین تیار ہوسکتا ہو وہ بھی ہمکو رات دن کوشش کرنا پڑیگی شداد نے کہا اچھا جہانتک ہوسکے جلدی کرنا
زرگر حکم لیکر اپنے اپنے مکان پر آئے اُسکے بندوبست مین مصروف ہوے کہ انکا ذکر پھر ہوگا یہان شداد نے
دربار برخاست کیا داخل محل ہوا جمود سے کہا کہ مین نے تخت کے بنانے کا حکم دیدیا زرگرون نے ایک ہفتہ کا اقرار
کیا ہو اُسنے کہا کہ بہتر ہو یہ دونون کھانا کھا کے خلوت خانے مین چلے گئے وہ دن تمام ہوا رات آئی جمود نے
خیال کیا کہ اب چلنا چاہیے کیونکہ ثمود میرے انتظار مین ہوگی یہ سوچکر قصد چلنے کا کیا اب کوئی پہر رات کے قریب
وقت آچکا ہو اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا قبل مین یہ بندوبست کیا کہ جسقدر عورتین اُسکے پاس براے پہرہ بیٹھی
تھین کوئی خواص تھی کہ اُسکا یہ خواص تھا کہ وہ پانون دباتی تھی کوئی پیش خدمت تھی یہ کام متعلق تھا کہ وہ آگے کا کام
کرتی تھی کوئی پہرہ دینے والی تھی اُسنے اُن سب کو اسم سحر پڑھکر بیہوش کیا کہ ہواے سرد کا جھونکا آیا کہ وہ سب کی
سب بیخود ہو کر حالت غنودگی مین اپنے مقام پر لیٹ رہین اُسنے بذریعہ سحر کے جسقدر روشنی تھی گل کی صرف دو ایک
شمعین اس خیال سے روشن رہنے دین کہ جب تاریکی ہوگی تو جو کوئی اُٹھیگا تو تاریکی دیکھکر خیال کریگا کہ یہ کیا سبب
کہ ملکہ کی آرامگاہ مین تاریکی ہو بس وہ آئیگا اور میرے تئین یہان نہ پائیگا سب حال میرے جانیکا کھلجائیگا اسنے
خیال کیا کہ شاید کوئی رات کو اُٹھکر آہی جاوے تو احتیاط ضرور ہو یہ بات دل مین سوچکر جھولی سے اُس بجاخ نے
ماش کا آٹا نکالا اور اپنے قماش کا ایک پتلہ بنایا اور اُسے سحر کر کے صرف اپنی صورت کا بنا دیا مگر اُسمین کوئی بیر
اُس بے تدبیر نے نہین ڈالا کہ وہ صاحب روح ہوتا یہ امر تھا کہ جو کوئی دیکھے تو خیال کرے کہ ملکہ پلنگ پر آرام
کر رہی ہو یہ اس خیال سے کہ یہ تو سب بسبب میرے سحر کے بیہوش ہین اگر کوئی پہرہ بدلنے کو آیا اور اُسنے پلنگ کو
خالی پایا تو خرابی ہوگی یا شداد خود چلا آیا تو بھی خرابی ہوگی اس امر سے بہتر یہ ہو کہ یہ تدبیر کرو اُسکے بعد خیال آیا
کہ اگر شداد آیا اور اُسنے اُٹھانیکا قصد کیا تو یہ نہ تو اُٹھیگا اور نہ بات کریگا اُسوقت بھی خرابی ہوگی بس اسنے یہ سحر
کیا کہ جو کوئی اُس مقام پر آئے وہ بیہوش ہوکر گر پڑے یہ بندوبست کر کے اور تخت سحر درست کر کے اُسپر سوار ہوکر بطرف
باغ ثمود کے مثل بلبل قفس آزاد کے کہ جیسے وہ قفس سے چھوٹ کر براے نظارۂ گل جاتی ہو روانہ ہوئی پہلے
ادھر کا جملہ سماعت فرمایئے کہ بعد جانے اُس قحبہ کے کچھ عرصے کے بعد جو میان شداد کی آنکھ کھلی اور کچھ اور ضرورت
جو ہوئی تو اپنے خلوت خانہ سے اپنا کمربند کھولتے ہوے اور بہت بیچین اور یہ خیال کرتے ہوے کہ یہ اچھا طریقہ
ملکہ نے کل سے مقرر کیا ہو کہ نہ تو خود آتی ہو اور نہ مجھکو بلاتی ہو کل بھی ساری رات مین بیچین رہا اور آج بھی اسقدر
رات آئی ہو یا تو وہ بات تھی کہ کوئی وقت جدائی کی خواستگار نہ تھی اب جو مین اسکا عادی ہوگیا تو خود مفارقت
کرنے لگی سچ ہو کہ ان لوگون کی ذات کا کوئی بھروسا نہین بالکل بیوفا ہوتی ہو اور یہ قوم اپنی غرض کی ہوتی ہے
جبتک اپنی غرض ہو ہم سے زیادہ کوئی نہین جہان اپنی غرض نکلی پھر کیا پروا ہو چاہے کوئی مرے چاہے کوئی
زندہ رہے اُنکو کوئی غرض نہین ہو تف ہو ایسی محبت والی ذات پر یہ اپنے دل سے کلام کرتا ہوا بہت جلد اُسکی خلوتگاہ

کے قریب آیا جو عورتین خاص ملازم اسکے پاس موجود تھین اُنھون نے جو اسکو جاتے ہوے دیکھا قصد کیا کہ ہم بھی اسکے ہمراہ چلین
اسنے منع کیا کہ تم نہ آؤ مین ملکہ کے خلوت خانہ مین جاتا ہون وہ سب عورتین وہین ٹھہر گئین سوچین کہ خوب جان بچی آج
ابھی تک ہم لوگون کی سونے کی نوبت نہین آئی ہو جب یہ آویگا تو دیکھا جائیگا اسی مقام پر جو فرش بچھا ہوا تھا وہین لیٹ کر
سو رہین خیال کیا کہ جب بادشاہ تشریف لائینگے ہم لوگ اُٹھا دیے جائینگے یہ سب تو یہین رہین مگر شداد جو گھبرایا ہوا
تھا ایک مرتبہ داخل خلوت خانہ ہوا دیکھا کہ تمام لوگ جو کہ ملکہ کے پاس موجود رہتے ہین یعنی پہرے داریان و باری داریان
سب پڑی بیخبر سو رہی ہین اسنے بھی جگانا اُن سب کا مناسب نہ جانکر طرف مسہری ملکہ کے بہت بیقرار چلا برابر مسہری کے
ایک جوان باری دار اپنی گوری گوری رنگت بڑی بڑی آنکھین پیاری پیاری صورت سن بھی کوئی سولہ سترہ برس کا پڑی
بیخبر ہاتھ پانون پھیلائے جوانی کے عالم مین سو رہی ہو دوپٹہ جو سینے پر سے ہٹ گیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو گیند بلور
کے مین کرکھے ہوے ہین یا دو حباب بحر حسن ہین اسکو اسکی یہ حالت دیکھکر قرار نہ رہا چاہتا ہو کہ مین مسہری پر جاکر ملکہ کو بیدار
کرون کہ جھونکا ہواے سرد کا آیا کہ جسنے اسکو بیخود کر دیا او غش کھا کر برابر اُسی نازنین کے گرا یون گرا کہ اسکے ہاتھ اُسکے
ہاتھ اُسکے سینے پر اور منھ برابر منھ کے جیسے کوئی اپنے معشوق کے پاس اپنی حسرت دل نکالنے کو لیٹتا ہو یہ تو عرض کر چکا
ہون کہ یہ اپنے خلوت خانے سے اور قصد سے چلا ہو کہ کمر بند کو کھولے ہاتھ مین لیے تھا اُس گرنے مین زیر جامہ بھی اسکا
کسی قدر ہٹ گیا ہو گر کروٹ جو لیتا ہو تو اُس سے لپٹ گیا اُسکی ٹانگین اسکی ٹانگون مین آگئین بس یہ حالت تو اسکی ہوئی
جو کہ عرض ہوئی اب جو کچھ کیفیت اسپر گذرے گی وہ اُسوقت زیب گوش سامعان ذیہوش کیجا ویگی جب کہ جمود آئیگی

اب حال ثمود و چترنگ عرض تحریر مین آتا ہو و دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہو جبکہ جمود اپنے مکان کو گئی تھی تو ثمود و چترنگ خلوت خانے مین گئے تھے اُتنی رات عیش و
عشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون باہر آئے منھ ہاتھ دھوکر کچھ زہر مار کیا اُسکے بعد کچھ شراب وغیرہ کا شغل ہوا اسی
اثنا مین ثمود نے کہا کہ اے چترنگ آج رات کو ہم تمسے جدا رہینگے دیکھین یہ رات کیونکر بسر ہوتی ہو چترنگ نے کہا یہ تو
غیر ممکن ہو کہ مین تمسے جدا ہون کیا تم کہین جاؤگی ثمود جادو نے جواب دیا کہ مین جاؤنگی تو نہین بلکہ اسی مقام پر رہونگی
اُسپر جدائی واقع ہوگی یہ سننا تھا کہ چترنگ نے ایک آہ کی اور کہا یہ سبب میری سمجھ مین نہین آتا ہو کہ تم ہوگی اسی مقام
پر اور پھر جدائی ہوگی ثمود نے کہا کہ آج وہ اسم سحر پڑھنے کا دن ہو کہ جسکے سبب سے تمھاری خدائی کا بند و بست ہوگا یقین
ہو کہ مین کل براے تلاش محروم جادو جاؤن کہ جسکے سبب سے تمھاری خدائی کا انصرام ہوگا یہ سبب ہو جدائی کا
چترنگ نے کہا یہ کیا مشکل ہو تم اسم سحر بیٹھکر پڑھنا مین تمھارے روبرو بیٹھا رہونگا اگر قربت نہوگی تو صورت تو دیکھنے
مین آئیگی دلکو تقویت تو رہیگی ثمود نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر دونون خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصے کے دونون اُٹھکر
خلوتخانہ مین آئے وہ اُسقدر دن ساتھ عیش کے بسر کیا خوب راحت سے شام کی کہ رات ہوئی جب روشنی ہوئی تو یہ دونون
خلوت سے باہر آئے اپنے مقام پر بیٹھے خواصون نے کھانا لاکر حاضر کیا دونون نے کھایا شراب پی اُسکے بعد یہ اُٹھی اسنے اُس
مقام پر پہونچکر اپنی خواص کو کہ جسکا نام شبو تھا صدا دی کہ ادھر آ وہ آئی اُس سے کہا کہ تھوڑا پانی لا وہ پانی لینے گئی اسنے
اتنے عرصے مین ساری باندھی وہ پانی لیکر آئی اسنے غسل کیا اُسکے بعد اُس خواص سے کہا کہ وہ جو ہمنے بچہ خوک پرورش کر رکھے
ہین اُنمین سے ایک بچہ لے آ وہ گئی اور بچہ خوک لائی اسنے اُسکو جھٹکا کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لیا قدرے خون پانی
مین ملایا اور چوکا دیا اُسکے بعد اسنے شبو سے کہا کہ وہ چوکی جسپر ہم بیٹھکر اسم سحر پڑھتے ہین اُسکو لا شبو گئی وہ چوکی لائی اسنے
چوکے مین بچھائی اور جھولی اپنے سحر کی اُس چوکی پر رکھی اب اس انتظار مین بیٹھی کہ جمود آئے تو اسم سحر پڑھنا شروع کرون
یہ تو انتظار کھینچ رہی ہو کہ اُدھر جمود جو چلی تھی تو سحر کرتی ہوئی تخت سحر اُڑاتی ہوئی آکر باغ مین پہونچی دیکھا کہ باغ مین سناٹا ہے

رہے ہین کہ یہ چبوترے پر آکر اُتری اسکے آنے سے برق چمکی اُدھر ثمود نے جو برق کی چمک دیکھی شبو سے کہا کہ جا بہن
جمود تشریف لائی ہین اُنکو اور چتر نگ کو لے آ یہ اتنی بڑی لکاتہ ساحرہ ہو کہ برق کی چمک سے پہچان گئی کہ جمود آئی
ہی یہ بھی نہ خیال ہوا کہ شاید یہ برق کسی اور چیز کی ہو یا برق اصلی ہو برق کی چمک سے کہدیا کہ جمود جادو آئی ہے آ
شبو نے بھی نہ دریافت کیا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ بہن جمود آئی ہین خاموش اُس مقام سے چلی ادھر جمود جو
چبوترے پر اُتری تمام اسکی خواصون وغیرہ نے جو جمود کے تخت کو دیکھا اور برق کی چمک دیکھی اپنے اپنے مقام سے چلین
کہ دیکھین کون آیا ہی اُدھر چترنگ بھی برق کی چمک دیکھکر بارہ دری سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا جمود مادر نامہربان
تشریف لائی ہین یہ کچھ پوچھا چاہتا تھا کہ شبو آکر پہونچی اسنے دیکھا کہ ایک ساحرہ مگر نہایت خوبصورت کیونکہ یہ اپنے کو
ہمہ وقت سحر سے خوبصورت بنائے رہتی ہی چبوترے پر کھڑی ہی اُسکے برابر چترنگ بھی کھڑا ہی یہ سمجھ گئی کہ انھین
کو ملکہ نے طلب فرمایا ہی بڑھکر کہا کہ آپ کو ملکہ ہماری یاد فرماتی ہین جمود نے کہا کہ کہان ہین اسنے عرض کیا کہ گوشہ باغ
مین تشریف فرما ہین چترنگ سے کہا کہ آپ بھی تشریف لیچلین جمود و چترنگ دونون چلے جمود کو حیرت ہوئی کہ اسکو کیونکر
خبر ہوئی پھر خیال کیا کہ بیرنے خبر دی ہوگی یہ خیال کرتی ہوئی شبو کے ہمراہ چلی وہ جو عورتین اپنے اپنے مقام سے اس
غرض سے چلی تھین کہ دیکھین کون آیا ہی اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک ساحرہ اور ملکہ کا معشوق ہمراہ شبو کے ایک طرف
کو جا رہے ہین انھون نے خیال کیا کوئی کام ہی جو شبو اپنے ہمراہ لیے جاتی ہی سب اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھ رہین
اُدھر شبو جمود و چترنگ کو لیکر ثمود کے پاس پہونچی اُسنے جو جمود کو دیکھا اور سامنا ہوا تو کہا واہ بہن تمنے بڑی دیر کی
ورنہ مین ابتک اسم پڑھنے بیٹھ بھی گئی ہوتی جمود نے کہا جب فراغت ہوئی تب مین آئی چترنگ وغیرہ نے دیکھا کہ ثمود
انتظام کر چکی ہی چوکا وغیرہ دی چکی ہی اب صرف اگیاری روشن کرنے کی دیر ہی جب یہ لوگ پہونچے ثمود نے شبو
سے کہا کہ دو کرسیان لے آوہ دوڑکر کرسیان اُٹھا لائی ایک دہنی طرف بچھوائی اُسپر چترنگ سے کہا کہ تم بیٹھو اور تماشہ دیکھو
دوسری کرسی بائین جانب بچھوائی جمود سے کہا کہ تم بھی بیٹھ کر دیکھو کیونکہ تمھارا ہونا یہ ضرور ہی شاید کوئی بلا نازل ہو تو
تم اُسکو دفع تو کرسکتی ہو وہ بھی بیٹھ گئی اُسکے بعد ثمود نے جھولی سے ماش کے دانے سرسون رائی کالا دانہ گوگل لونگ
سیندور وغیرہ نکالا اور اُس چوکے مین رکھا اگیاری مین آگ روشن کی اُسپر یہ سب چیزین تھوڑی تھوڑی نکال کے ڈالین
اور کچھ سوزن کے گچھے نکال کر رکھے اس خیال سے کہ اگر مجھکو اس اسم سے جلدی فرصت ہوگی تو کچھا اپنا سحر جگا دُنگی
اسکے بعد شبو سے کہا کہ تھوڑا حلوہ جلدی سے طیار کرکے ایک تھالی مین لا مگر خوب عمدہ ہو وہ حلوہ طیار کرنے
گئی ادھر اسنے اُس بچہ خوک کا دل و جگر نکال کر چوکی پر رکھا اب اسنے تھوڑا سا خون پانی مین ملایا اُس سے
غسل کیا اور دو بوتلین شراب کی منگا کر چوکی پر رکھین اب خود آکر چوکی پر بیٹھی پہلے تو کچھ پڑھکر اُس بدمعاش نے ماش
کے دانون پر دم کیا کہ وہ دانے خود بخود اُڑنے لگے اور اُسپر سے صدقہ ہو ہو کر گرنے لگے اسکے بعد اسنے کچھ
پڑھکر اُنگلی سے چارون طرف اشارہ کیا جیسے کوئی حصار کرتا ہو اب لفافہ جھولی سے نکالا وہ اسم سحر پڑھنے لگی
کہ اتنے عرصے مین شبو حلوہ لیکر آئی اُسکو اشارہ کیا کہ چوکی پہ رکھدے اُسنے چوکی پر رکھدیا وہ حلوا جو رکھا تو یہ ہوا کہ
ایک مرتبہ شبو چرخ کھا کر زمین پر گر پڑی یہ جو اسنے دیکھا جمود سے اشارہ کیا کہ اسکو الگ کردو جمود نے کرسی پر
سے اُٹھکر اسکو اُٹھا کر الگ ڈال دیا وہ بیہوش ہو گئی تھی اُسی حالت سے پڑی رہی کہ جمود کرسی پر آکر بیٹھ گئی یہ اب
اسم بیٹھی ہوئی پڑھ رہی ہو کہ جب اُسکی تعداد ختم ہوئی اور اسم تمام ہوا اب کوئی پہر بھر رات باقی ہو کہ ایک برق چمکی
اور بہت شور و غل ہوا اور تاریکی بھی ہوگئی بعد تھوڑے عرصے کے وہ سب باتین دفع ہوئین اور روشنی ہوئی
کہ دیکھا پھر برق چمکی اُس برق کے چمکنے کے ساتھ ہی ایک دیو کو دیکھا کہ وہ آکر روبرو ثمود کے کھڑا ہوگیا اور کہا کہ لا
میری خوراک اسنے وہ دل و جگر بچہ خوک کا اُسکو دیا کہ وہ لیکر کھا گیا اب اُسنے کہا کہ میرے پینے کو کچھ دے اسنے

ایک بوتل شراب کی اُس خون خوک مین ملا کر اُسکے روبرو کی اور ایک کالسنہ بھی پیش کیا وہ شراب پی گیا اب اسنے ایک خط سر بمہر نکال کر ثمود کو دیا اور کہا کہ یہ خط سربستہ رہنے دینا یہ خط ہی بنام محروم جادو تیرے اُستاد کا اُنھون نے میرے پاس امانت رکھا تھا کہ جب ثمود تجکو طلب کرے تو اسکو یہ خط دینا اور پہلے اُس سے اپنی خوراک طلب کرنا وہ تجھکو دیگی کیونکہ مین اُسکے نام بھی ایک خط لکھکر لفافہ مین بند کیے دیتا ہون جب اُسکو ضرورت ہوگی وہ تجھکو طلب کریگی یہ خط اُسکو دیدینا اور اُس سے کہنا کہ جب تجھسے اور محروم سے ملاقات ہو تو یہ اُسکو پہلے دینا بعد اُسکے اپنا مطلب کہنا لہذا مین حسب طلب تمھاری آیا تمنے میری خوراک دی مین اُنکے حکم کو بجا لایا اُنکی امانت تم تک پہونچا دی اب مین رخصت ہوتا ہون پھر کبھی ضرورت ہو تو یہی اسم پڑھنا مین حاضر ہونگا یہی خوراک میرے لیے رکھ چھوڑنا یہ کہکر کہا میری دوسری خوراک لاؤ ثمود نے بڑھکر وہ خط اُسکے ہاتھ سے لیا اور وہ تھال حلوے کا اُسکے روبرو پیش کیا وہ حلوہ کھا کر فوراً روانہ ہوا پھر ایک برق چمکی اور وہ دیو غائب ہوگیا اُسکے جانے کے بعد تاریکی ہوئی تھوڑے عرصے کے بعد تاریکی دفع ہوگئی اب ثمود نے اپنا سحر جگانا شروع کیا جمود و چترنگ بیٹھے ہوے یہ سب کیفیت دیکھا کیے کہ وہ سحر جگایا کی یہان تک کہ سحر ہوگئی اسنے سحر جگانا موقوف کیا سب اسباب اُٹھا کر جھولی مین رکھا وہ جو ایک بوتل شراب کی بچی تھی اُسکو اُٹھا کر چوکے مین اُنڈیل دی اور بچہ خوک کو اُسی مقام پر ایک گڑھا کھود کے دفن کر دیا آپ چوکی پر سے اُترکر شبو کے پاس آئی اور ایک چلو مین پانی لیکر اُسپر کچھ پڑھکر دم کرکے جو اُسکو چھینٹا دیا تو وہ ہوش مین آئی اب جمود و چترنگ کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر سے بارہ دری مین آئی مسند پر بیٹھی جمود و چترنگ کو بھی اپنے پاس بٹھایا جمود نے کہا کہ بہن یہ کیا بات تھی کہ تمنے خود تو شبو سے کہا کہ تھال تخت پر رکھدے جب اُسنے تھال تخت پر رکھا تو وہ غش کھا کر گر پڑی اسکا کیا سبب تھا ثمود نے کہا یہ سبب تھا چونکہ مین سحر کرنے لگی تھی بس وہ جو آئی تو تاب سحر نہ لا سکی غش کھا کر گر پڑی میرے تو خیال مین یہ بات آئی جب مین سحر ختم کر چکی تو اُسکو ہوشیار کیا یہ سنکے جمود خاموش ہو رہی تھی کہ ثمود نے کہا تمنے دیکھا اُستاد نے صرف یہ تحریر کر دیا تھا کہ یہ اسم سحر پڑھنا مگر یہ نہ کہا تھا کہ دیو آئیگا خط دیگا مگر اُستاد کے بھی کیا سحر ہین کہ مرے پر بھی اُنکا اثر باقی ہی یہ کہکر ثمود تو خاموش ہوئی جمود نے جواب دیا کہ یہ جو تدارک تمنے کیا تھا کہ سب سامان کر رکھا تھا کیا یہ اُستاد نے تحریر کیا تھا ثمود نے کہا کہ یہ بھی تدبیر تحریر کر دی تھی یہ سنکے جمود نے کہا کہ اب تم محروم جادو کی تلاش مین جاؤ یہ سنکے ثمود نے وہ لفافہ پھر دیکھا یہ تحریر تھا کہ جب تمکو دیو تمرک نامہ جو کہ محروم جادو کے نام مین نے تحریر کرکے اُسکے پاس امانت رکھا ہی دیکر چلا جائے تو تمکو لازم ہی کہ تم طرف مشرق کے تخت سحر پر سوار ہوکر جاؤ جب اپنے مقام سے کوئی دس کوس پر جانا تو پھر اس لفافہ کو دیکھنا جو تحریر ہو اُسپر عمل کرنا آیندہ حال پھر تحریر ہوگا اور بغیر دیکھے تحریر کے کوئی کام نہ کرنا ورنہ سب کام خراب ہو جائیگا آیندہ تمکو اختیار ہی اب لازم ہی کہ دیر نہ کرو یہ تحریر اُس لفافہ کی جو پڑھی سر اُٹھا کر ثمود نے جمود و چترنگ سے کہا کہ مین تو اب جاتی ہون کیونکہ اُستاد کا حکم ہی یہ کسی طرح ٹل نہین سکتا ہی اگر اسکے خلاف ہوگا تو سب کام بگڑ جائیگا یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ کب پلٹ کر وہان سے آؤگی ثمود نے کہا کہ جب کام سے فرصت ہو کیونکہ مین تمھارے ہی تو کام کو جاتی ہون کوئی آسان امر تو ہی نہین چترنگ خاموش ہو رہا کہ جمود نے کہا مین بھی جاتی ہون کیونکہ رات تمام ہوگئی ہی میرا راز افشا ہو جائیگا ثمود نے کہا کہ اچھا جاؤ یہ سنکے جمود اپنے تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی اور یہ کہ گئی کہ مین روز آکر خبر لے جایا کرونگی ثمود نے کہا یہ امر تو ضروری ہی اُسکے جانیکے بعد ثمود نے چترنگ سے کہا کہ جانمن مین جاتی ہون تم غم نہ کھاؤ کوئی نقصان کی بات نہین ہی مین تمھارے کام کو جاتی ہون کیونکہ بدون محروم کے آئے تمھارا کام نہ انجام پائیگا یہ سنکے چترنگ نے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے خوب بوسے لیے ثمود اُسکو سمجھا کر تخت سحر پر سوار ہوکر طرف مشرق کے روانہ ہوئی اب یہ حال آیندہ تحریر ہوگا شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن • زجاے دگر داستان گوش کن

اب طرف ارژنگ کے خامہ فرسائی کی جاتی ہے اور اُسکا حال تحریر ہوتا ہے کہ پہونچنا اُن لوگون کا مع
اُس لشکر کے جو کہ طرف طلسم فیروزیہ کے گیا تھا بسرکردگی طوفان کرگدن پیشانی کے اور وہان سے
شکست کھا کر بھاگا تھا اور راہ مین اُن لوگون کو ملا تھا جو کہ شہر آفتاب نما سے بعد آفتاب پرست عوض نے
سیلم کے بھاگے تھے اور خدمت مین ارژنگ کی جاتے تھے کہ یہ لشکر ملا تھا اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تھا اور
پہونچکر جواب نامہ دینا ارژنگ کو ارژنگ کا جواب نامہ پڑھکر بہت غصہ کرنا اور اُسی وقت حکم دینا کہ تمام
لشکر طیار رہو ہم مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرینگے اور جبیس کو اس سخت کلامی کی سزا دیکر بزور
شمشیر اپنی معشوقہ کو حاصل کرینگے اسکے بعد اہل اسلام پر لشکرکشی کرینگے یہ حکم سنکر لشکر کا طیار ہونا اسکا مع
گیارہ لاکھ فوج کے کوچ کرنا راہ مین ملنا سُرخ پوش کج گردن کا و مہران کج گردن کا اور ان
سب کا ہمراہ ارژنگ طرف شہر آفتاب نما کے جانا اور باقی حالات متعلق داستان ھذا

راوی یہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ آٹھ سو سوار جو کہ آفتاب نما سے بھاگے تھے اور راہ مین انکو وہ لشکر ملا جو کہ طلسم فیروزیہ پر گیا
تھا اور شکست کھا کر بھاگا تھا جب باہم ملاقات ہوئی تھی تو ایک دوسرے کے حال سے آگاہ ہوئے تھے یہ باہم ملکر تخاور رکو
روانہ ہوئے تھے ابھی یہ راہ مین تھے کہ نہنگ جو کہ پہلوان قدرت کی اولاد سے تھا اور وہ خود خبر خدائی لقا سکے آیا تھا
اُسکے آنیکا جشن ارژنگ نے کیا تھا اسکے برپا ہونیکا حکم دیا تھا کہ سامان جشن کیا جائے یہ جو حکم دیا تھا اہلکارون نے
جشن کا سامان شروع کیا تھا اب پہلے حال جشن تحریر ہوتا ہے کہ اہلکارون نے سامان شروع کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا آتشبازی
طیار کرائی خوب عمدہ عمدہ کھانے پکوائے گئے کیونکہ پہلوان قدرت لقا کے پوتے کی خداوند کے پوتے کے یہان دعوت ہے خوب
دیوان عام و خاص کو آراستہ کیا طائفہ دور دور سے طلب کیے گئے شام کو تمام شہر مین روشنی ہوئی ہر گلی کوچہ بہتر از روز عید
معلوم ہوتا تھا وہ رات نہ تھی شب برات تھی کہ تمام چراغان تھا اسقدر روشنی تھی کہ اگر نابینا جائے تو باوصف نہونے چشم روشن کے
مگر اُسپر بھی کوئی اُسے مشکل نہو بلاخوف راہ طے کرے دربار خاص و عام کی تو حالت تحریر ہی نہین ہو سکتی ہے کہ کسقدر آراستہ کیا تھا تمام
اہل شہر کی دعوت کی تھی اب لوگ آنے لگے جو جو مقام تجویز ہوئے تھے اُسپر بیٹھنے لگے کہ اتنے مین نہنگ بھی مع اپنے
سردارون کے آیا ارژنگ بھی آکر تخت پر بیٹھا اُسکے بھی سردار مثل سلم و دیلم وغیرہ کے آئے سخنگان بھی اپنے مقام
پر آکر بیٹھا محفل آراستہ ہوئی ارژنگ نے ساقی کو حکم دیا کہ شراب ناب کا دورہ چلے یہ سننا تھا کہ وہ فوراً میخانے مین گیا
اور کئی کشتیان شراب کی طیار کر کے محفل مین آیا اور اُسنے جام لبریز کر کے ارژنگ کو دیا ارژنگ نے اُسکے ہاتھ سے لیکر
لاجرعہ پیلیا ابتو اُسنے دورا بادہ دیا تمام محفل کو شراب پلائی جب خوب سب مست ہوئے تو ارژنگ نے حکم دیا کہ داروغہ ارباب
نشاط سے کہو کہ طائفہ حاضر کرے یہ سننا تھا کہ ایک چوبدار دوڑ گیا اور داروغہ ارباب نشاط سے جا کر حکم ارژنگ
کا سنایا وہ اُسی وقت طائفہ لیکر طرف محفل کے چلا داخل محفل ہو کر مجراگاہ پر سے مجرا کیا حکم ہوا کہ ناچ شروع ہو وہ یہ حکم
پا کر محفل کے باہر آیا اور ایک طائفہ کو حکم دیا کہ طیار ہو کر محفل مین جائے بس مطربہ پیشواز پہنکر اپنی سپرداعیون کو ہمراہ
لیکر محفل مین آئی ارژنگ کو مجرا کیا ارژنگ نے اُسکو حکم ناچنے کا دیا کہ اسکی سپرداعیون نے ساز ملایا ابھی ساز
نہ درست ہوا تھا کہ داروغہ مطبخ نے آکر مجرا کیا اور دست بستہ یون عرض کیا کہ خاصہ حضور طیار ہے یہ سنکے ارژنگ نے

سخنگان سے کہا کہ اسکو منع کرو کہ ابھی نہ ناچے مابدولت خاصہ نوش فرمالین تو اُسکے بعد ناچ دیکھینگے یہ سنتے ہی سخنگان نے اُس مطربہ کی طرف متوجہ ہوکر اور مسکرا کر کہا کہ بی ابھی ٹھہر جاؤ خداوند خاصہ نوش فرمالین تو تمہارا کمال ملاحظہ فرمائین اُدھر ارژنگ نے داروغہ مطبخ کو حکم دیا کہ دسترخوان طیار کرو بس داروغہ مطبخ نے دسترخوان آراستہ کرکے آکر عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہے یہ سنکے ارژنگ و منہنگ مع اپنے رفقا وغیرہ کے اُس مقام پر آئے جہان دسترخوان آراستہ تھا سب نے ملکر کھانا کھایا بعد فراغ طعام وغیرہ کے آتشبازی کا تماشا دیکھا اُسکے بعد سب آکر پھر محفل مین بیٹھے اتنے عرصے مین ادھر مطربہ براے ناچ و گانا درست ہوکر آمادہ تھی جب یہ سب محفل مین آچکے دورہ شراب و کباب کا ہو چکا تب اُسکو حکم ہوا کہ ہان ناچ شروع ہو اُس گائن نے پہلے گت شروع کی کہ اہل محفل کو بے گت کر دیا خوب بتا بتا کے ناچی کہ مطربہ فلک دنگ ہوگئی اہل محفل اسقدر محظوظ ہوے کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہے خوب اُسکو انعام ملا گت ناچکر یہ غزل گائی شعر

چلا ہے دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر
زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر

کمند آسا جبین تا نظر پر ناتوان ہوکر
لب بام آکے تم بیٹھو تماشا تمکو دکھلا دین

یہ دو شعر اس غزل کے اسطرح گائے کہ جس سے محفل کا یہ حال ہوا کہ سب کے سب بیخود ہوگئے اُسکے بعد اُسنے یہ غزل ہدف کی گانا شروع کی

غزل

صدا بلبل کی اے گل ہے ہمن کچھ اور کہتی ہے
ہوے ہین قتل لاکھون تیغ ابرو سے مگر ابھی
طبیعت اپنی سن اے برہمن کچھ اور کہتی ہے
اِسے صیاد تو تیغ جفا و جور سمجھا ہے
مگر اب گردش چرخ کہن کچھ اور کہتی ہے
ہوا فارغ بنا کر جوے شیر اور سر کو بھی پھوڑا
مگر دل سے مرے حب وطن کچھ اور کہتی ہے
کیا ہے مثل مجنون کے گریبان چاک چاک اپنا
ہدف اب الفت چاہ ذقن کچھ اور کہتی ہے

محبت مین تمہاری دوست بھی سب دشمن جان ہین
تری آنکھون کی سرخی گلبدن کچھ اور کہتی ہے
ہزارون کے جلے دل آتش گل کے سبب لیکن
مگر یہ عندلیب پر محن کچھ اور کچھ کہتی ہے
اجہا کہ رہے ہین جی کو بہلاؤ مگر دل سے
طبیعت تیری اب اے کوہکن کچھ اور کہتی ہے
نہ اسکو تو سمجھ مین چہچہے گلشن مین بلبل کے
مگر پھر لیلی گل پیرہن کچھ اور کہتی ہے

فغان عاشقان خستہ تن کچھ اور کہتی ہے
کہ حق مین میرے ساری انجمن کچھ اور کہتی ہے
بتون سے عرض حاجت کرتے کرتے تھک گئے اے بتو
شرارت تیری اے غنچہ دہن کچھ اور کہتی ہے
فراق یار مین تا زیست چھانی خاک در در کی
تری الفت بت پیمان شکن کچھ اور کہتی ہے
تقاضا وحشت دل کا ہے سوے دشت غربت چل
صداے عندلیب خستہ تن کچھ اور کہتی ہے
کنوئین مین بھی گرا کر ہجر مین اپنا دم نکلا

یہ غزل اس پری رو نے خوب خوب گائی ایک ایک شعر کو دو دو مرتبہ تین تین مرتبہ گایا تمام اہل محفل کا یہ حال ہوا کہ دنگ ہوگئے آنکھون سے آنسو جاری ہوے خصوصًا ارژنگ کا تو یہ حال ہوا کہ آہ سرد کے نعرے بھرنے لگا کیونکہ تازہ تازہ عاشق ہوا ہے عشق کا نیا نیا سودا ہے اس درد سے واقف نہین ہے نئی بات کا مزا پڑا ہے یہ جو غزل گائی گئی بہت اچھی معلوم ہوئی بعد تھوڑی دیر کے کہنے لگا کہ اگر کوئی غزل اور ہدف کی یاد ہو تو گاؤ کیونکہ مجھکو انکا کلام نہایت پسند آیا کیا کیا شعر اس غزل مین نظم کیے ہین ایک ایک مصرعہ پر اثر ہے عشق و عاشقی کے الفاظ سے پوری غزل بھری ہے مضمون شایستہ تناسب لفظی سے آراستہ ایک ایک شعر اس غزل کا میرے دل پر نقش کا نجر ہوگیا ہے مگر ہان کیون نہین شاعر بھی تو لاجواب سب شاعرون مین انتخاب ہین بیقراری کو کس حسن سے نظم کیا ہے کہ میرا ہی دل مزے اُٹھا رہا ہے طبیعت سنکر نہایت محظوظ ہوئی وہ مطربہ یہ غزل گاکر خاموش ہو رہی تھی محفل کا رنگ دیکھ رہی تھی غرض جب کہ ارژنگ نے کہا تو اُسنے عرض کیا کہ خداوند پہلے دو شعر ایک غزل کے سماعت فرمالین مین پھر غزل گاؤن کی یہ دو شعر جناب آغا جو صاحب شرف نے خوب نظم فرماے ہین مین اُنکو آپ کے حضور مین گاتی ہون اگر بن پڑا تو سب اہل محفل کے پسند آئینگے اور کیا عجب ہے کہ ہر شخص محظوظ ہو یہ عرض کرکے یہ دو شعر نہایت ناز و ادا سے گانے لگی اشعار

چھٹپٹا ہو گیا بہتا ہوا دریا ٹھہرا
صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا

ہاتھ سینے پہ جو رکھا تو کلیجا ٹھہرا
کیا ہتھیلی پہ دعاے خفقان لکھی تھی

یہ دونون شعر جو بتا بتا کے گانے تمام محفل مثل مرغ بسمل کے ہوگئی ہر ایک تڑپنے لگا اور بیتاب ہوگیا ہر جانب سے صداے واہ واہ آنے لگی جو کہ جوان تھے اور عاشق مزاج تھے ہجر کے صدمے اُٹھائے ہوے بلاے

مفارقت سہہ پر جھیلے ہوئے تھے اُنکا تو یہ حال ہوا کہ اُنکی آنکھون سے سیل اشک جاری تھی اور دیگر اہل محفل کو سکوت تھا
تھوڑے عرصے تک تو یہ نوبت رہی اُسکے بعد وہ حالت برطرف ہوئی سب کے حواس درست ہوئے تب اُس حوروش نے
حسب فرمایش ارژنگ یہ غزل عاشقانہ عجب ناز و کرشمہ دکھا کر نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کی

غزل

تیر مژگان چلے نظر کی طرح
دل مین در آئے نیشتر کی طرح
وقت ہنسنے کے کوندتی ہی برق
دل کو ہی شوق نامہ بر کی طرح
بے نقاب آئے شب کو وہ لب بام
دل ہی جلتا مرا اگر کی طرح
کبھی تربت پہ ہم غریبون کی
ہو دہن بھی نہان کمر کی طرح
میرے پہلو سے جب وہ اُٹھ کے چلے
نگران چشم فتنہ گر کی طرح
اے ہدف ہجر شعلہ رویان مین
دل ہدف ہو گیا جگر کی طرح
میرے نالون نے بھی نہ کی تاثیر
دانتون مین ہو صفا گہر کی طرح
تیرے ابرو کی تیغ کو قاتل
چاندنی کھل گئی قمر کی طرح
میری میت کو دیکھ کر غافل
ابر برسے تو چشم تر کی طرح
دیکھ فصل خزان کو گھبرائے
رنگ فق ہو گیا سحر کی طرح
آہ سوزان کے ساتھ ہجر کی شب
دل سے اُٹھا دھوان اگر کی طرح
تیری مژگان کے تیر او ظالم
یار پر آہ پُر اثر کی طرح
وصل کا لیکے جاؤن خود پیغام
دل پہ ہون روکتا سپر کی طرح
آتش رشک غیر سے سر بزم
پوچھتا ہیگا بے خبر کی طرح
کیسے قاتل کی نازکی تا چند
بال سنبل بے نوحہ گر کی طرح
گل نرگس چمن مین ہے کچھ کچھ
دل مرا جل بجھا شرر کی طرح

یہ غزل نئے طور سے گائی اہل محفل
کا دوسرا رنگ ہوگیا سب نے اس غزل کو پسند کیا سب بہت خوش ہوئے اسکو بہت کچھ انعام ملا کوئی دو پہر کے قریب
گائی اُسکے بعد حکم ارژنگ ہوا کہ دوسرا طائفہ حاضر کیا جائے اور طائفہ حاضر ہوا وہ بھی خوب گایا اور خوب ناچا
یہان تک کہ تا صبح یہی چرچا رہا صبح کو بھی محفل برپا رہی سات دن تک یہی حال رہا آٹھوین دن محفل برخاست ہوئی
سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے ارژنگ بھی محل مین گیا مہنگ اپنے مقام قیام پر گیا اسکا لشکر اُترا ہوا
ہی بیرون شہر سات دن تک یہ لشکر بھی مہمان رہا چونکہ سب لوگ سات دن کے تھکے ہوئے تھے جا جا کے اپنے
اپنے مقام پر پڑ رہے اُسدن ارژنگ نے دربار نہین کیا وہ دن وہ رات آرام مین بسر کی نوین دن دربار مین آیا
دربار دن کا ہوا سب اہل دربار حاضر ہوئے ایک مرتبہ ارژنگ کو خیال آیا کہ ابھی تک سلیم جواب نامہ لیکر نہین
واپس آیا اسکا کیا سبب ہوا اور یاد نے ملکہ غرایائے سمنتن کی بیقرار کردیا سختگان کی جانب دیکھکر کہا کہ کیا سبب ہی
جو ابھی تک سلیم واپس نہین آیا بہت عرصہ ہوگیا ہی سختگان نے عرض کیا کہ ابھی جواب نامہ نہ ملا ہوگا یہ کلام سنکر
ارژنگ نے ایک آہ سرد کھینچی اور یہ شعر پڑھا شعر لیکر جواب نامہ جو آتا نہین ہی تو + کیا راہ کوے یار
مین کی نامہ بر غلط + یہ شعر پڑھ کر سختگان سے کہا کہ اب تو صبر نہین ہو سکتا ہی کیا تدبیر کرون سختگان نے کہا کہ
مین کیا عرض کرون کیونکہ کوئی امر خیال مین نہین آتا ہو سوائے اسکے کہ ابھی جواب نہ ملا ہوگا کیونکہ دربار شاہو نکا ہی یہان
کسکو پروا ہی کیونکہ یہ نامہ طلب مین ملکہ کی گیا ہی اور مضمون نامہ دوسرا ہی اگر جنگ و پیکار کی نسبت ہوتا تو ابتک
جواب آچکا ہوتا یہ دوسرا امر ہی آپس مین صلاحین ہو رہی ہونگی ابھی کوئی صلاح قرار نہ پائی ہوگی کوئی کہتا ہوگا قبول
فرمائیے کوئی کہتا ہوگا نہ قبول فرمائیے کوئی اونچ نیچ دکھا رہا ہوگا کوئی سمجھا تا ہوگا کہ خداوندزادے ہین ایسی آپ کو
کوئی ضرورت نہین ہی کہ آپ اُنسے عقد کرین کیونکہ اُنکے خاندان سے ہم واقف نہین ہین کوئی یہ کہتا ہوگا کہ وہ بھی تو
خداوندزادے ہین ایسا شوہر ملکہ کو نہ ملیگا یہی تقریر باہم ہو رہی ہوگی اسی سبب سے دیر ہوئی آپ کوئی فکر نہ کرین یہان تو
یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ وہ لوگ جو کہ بھاگے تھے مع اُس لشکر کے قطع راہ کرتے ہوئے قریب خاور کے
پہونچے تھے کہ اُنکو دور سے نظر آیا کہ ایک لشکر قریب شہر اُترا ہوا ہی اُنکو یہ خیال ہوا کہ یہ کیا سبب ہی جب ہم نامہ لیکر

گئے تھے تو یہ لشکر یہان پر فروکش تھا بس اُسی وقت اُن سب نے باہم صلاح کرکے کہ اسی مقام پر اُترو اور دریافت
کرو کہ یہ لشکر کسکا ہی تو پھر آگے چلو اور داخل شہر ہو یہ تو ادھر باہم صلاح کرکے اُترے ادھر یہ لوگ جو اترے ہوے تھے
اُنھون نے دیکھا کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی دامن گرد سے ایک لشکر ظاہر ہوا اُسمین کچھ تو ساحر ہین اور کچھ غیر ساحر مگر ساحر
بہت ہین اور وہ لشکر اسی طرف چلا آتا ہی یہ لوگ بھی متفکر ہوے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا تو یہ قصد معلوم ہوتا ہی کہ یہ
داخل شہر ہو اسوقت کیا کرین کیونکر روکین کیونکہ ہمارا افسر تو خداوند کی خدمت مین ہی بدون اُسکے حکم کے ہم
کوئی دست اندازی نہین کرسکتے ہین یہان اسی طور کی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ صلاح کرکے اُدھر اُترے اور چند
سوار اس جانب کو چلے کہ چلکر دریافت کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی بس اتنے عرصے مین وہ سوار داخل لشکر ہوے اور
دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ جو کہ لشکر مین آگئے تھے وہ بھی **زہرہ پرست** تھے اُنھون نے دیکھا کہ اس لشکر
کے جسقدر لوگ ہین وہ سب **زہرہ پرست** ہین نشانون پر بھی تعریف **زہرہ ولقا وارژنگ** تحریر ہی جب
ان لوگون نے **زہرہ پرستی** کی علامت پائی تو دریافت کرنے لگے بہت سے لشکری انکے گرد جمع ہو گئے اور انسے
کہا کہ آپ ہمارے افسر کی خدمت مین تشریف لے چلیے تو اُنسے حال مفصل معلوم ہوگا یہ سنکے وہ اُنکے ہمراہ اُنکے
افسر کے پاس آگئے اُن لوگون سے اُس افسر نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو تمھارے ہمراہ ہین اُنھون نے
عرض کیا کہ یہ لوگ دریافت کر رہے تھے کہ یہ لشکر کسکا ہی ہم انکو آپ کی خدمت مین لیکر حاضر ہوے ہین یہ سنکے افسر نے
تب اُن لوگون سے کہا کہ پہلے آپ لوگ بیان کرین کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ لشکر خداوند کے ہین
اور ہمارے ہمراہ اور بھی لشکر ہی جو کہ آپ کے لشکر کو دیکھکر وہ سامنے صحرا مین اُترا ہی اور وہ لشکر خداوند کا طرف
طلسمات کے گیا تھا وہان سے واپس آیا ہی ہمکو راہ مین ملا تھا اور ہم لوگ نامہ لیکر طرف **شہر آفتاب نما** کے گئے
تھے یہ کہکر کل حال بیان کیا اور کہنے لگے جیسے تو اپنا حال بیان کر دیا اب آپ لوگ اپنا حال ہمپر ظاہر کرین کہ
آپ کون لوگ ہین اُنھون نے یہ سنکر کہا کہ ہم لوگ ہین لشکر پہلوان **نہنگ** کے جو کہ خاندان سے پہلوان **قدرت
لقا** کے ہین ہم لوگ براے مدد خداوند آئے ہین اپنے افسر کے ہمراہ آج آٹھ روز سے برابر ہمارے افسر کی دعوت
ہو رہی ہی خداوند کے یہان ہم لوگ بموجب حکم خداوند بیرون شہر فروکش ہین یہ سنکے اُن سوارون نے کہا کہ ہم
لوگ بیکار اُس مقام پر فروکش ہوے اگر یہ جانتے تو ضرور اسی لشکر مین چلے آتے آج رات یہان بسر کرتے
صبح ہوتے خدمت خداوند مین جاتے یہ سنکے اُن سب نے کہا کہ اب چلے آؤ وہ بولے کہ ہم جاکر اپنے افسر سے
کہتے ہین اگر وہ راضی ہوے تو ہم ابھی آکر شامل ہوتے ہین کیونکہ ہمکو ثابت ہو گیا نشا نہاے لشکر سے کہ آپلوگ بھی مثل
ہمارے **زہرہ پرست** ہین خداوند کو اپنا خدا جانتے ہین اُنھون نے کہا کہ اسمین کیا شک ہی اب اسکے سوا اور کون
خدا ہی اُن سوارون نے کہا کہ جی ہان جہان ہم نامہ لیکر گئے تھے وہ بھی خدائی کا دعوی کرتے ہین کہ **آفتاب** سکا
خدا ہی اور مین اُسکا نائب ہون یہ تو حماقت دیکھیے کہ وہ کہتا ہی کہ اُس شخص کی مان کو خداوند **آفتاب** اپنے تصرف
مین لائے ہین اُنسے مین پیدا ہوا ہون مجکو خداوند نے اپنا نائب کیا ہی اور جیسی ملکہ کی ہمارے خداوند نے خواہش کی
تھی اُسکو بھی کہتے ہین کہ یہ خداوند کی دختر نیک اختر نور خالص ہی جب خداوند کرئی اور معشوقہ پیدا کرینگے اُسکے شکم مین
نور خالص اُتارینگے اُس سے کوئی لڑکا پیدا ہوگا تو اُسکے ساتھ اُسکی شادی کیجائیگی یہ تو اُنکا اعتقاد ہی بڑی خدائی
کو ترقی ہو رہی ہی بڑے بڑے سامان ہین مین نے آپ سے سجدہ کرنیکا طریقہ بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ نامہ بر کو
دربار مین نہین طلب کیا میری تو راے مین یہ آتا ہی کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی کوئی ساحر زبردست ہی اُسنے یہ کرشمہ کیا ہی
اور وہ بھی **بدر سیمتن** پر عاشق ہوگا اُسنے اپنے کو خداوند ظاہر کرکے بدر کو اپنے تصرف مین لایا چونکہ یہ لوگ قبل سے
آفتاب پرست تھے اُسنے یہ ظاہر کیا کہ مین خداوند **آفتاب** ہون اُس افسر نے کہا کہ بدر کون ہی وہ سوار بولے

کہ سنا گیا ہو کہ کوئی شہر آفتاب نما مین قبل برجبیس کے بادشاہ تھا کہ اُسکا نام خورشید شاہ تھا اُسکی ایک لڑکی بہت
خوبصورت تھی اُسکا نام بدر سمتین تھا اُسکے بطن سے یہ برجبیس و ثریا معشوقہ خداوند پیدا ہوے تھے یہ ضرور کسی ساحر
کی اولاد ہو وہ عاشق ہوا اُسنے سحر سے ان سب کو گمراہ کر رکھا ہو میرے خیال مین ہو کہ وہ خود ثریا ے سمتین کو بھی
بتصرف مین لائیگا کسی نہ کسی کی صورت بن کے یہ فعل کریگا یہ سنکے اُس افسر نے کہا یہ کہو کہ اور ایک خدائی ظاہر ہوئی ہو مگر
کیا ہوگا ہمارے خداوند اُسکو باطل کر دینگے مٹا دینگے اور ملکہ معشوقہ اپنی پر قبضہ کر کے تصرف مین لائینگے ان سوارون
نے کہا کہ بڑی مشکل سے ملکہ ہاتھ آئیگی کیونکہ بہت لشکر ہو اُسکے پاس بڑے بڑے پہلوان ہین بڑا کشت وخون ہوگا جب جاکر
یہ فیصلہ ہوگا کیا آج ہوا جاتا ہو اسکو ایک زمانہ چاہیے اس مقابلہ مین طرفین کے لاکھون آدمی کام آئینگے ہزارون کا
کھیت ہوگا کیونکہ مثل رستم وسہراب کے اُس اقلیم مین پہلوان ہین اور وہ سب کے سب شہر آفتاب نما مین جمع ہین
اور وہ برجبیس کے تابع حکم ہین یہ سنکے اُس افسر نے کہا کہ خداوند ہمارے افسر کو یہان سے روانہ فرمائین وہ جاکر
ضرور لڑائی فتح کرینگے اور خداوند کی معشوقہ کو لیکر حاضر ہونگے اُسکی اتنی بھی طاقت ہو کہ وہ ندے اُس سوار نے کہا کہ
ہمارے افسر بڑے زور مین جواب نامہ پڑھکر گئے تھے زیر قلعہ پہونچکر اُسنے جب اپنی صورت دکھائی اُسکو سجدہ کیا اور
اُسکے مطیع ہوگئے جو کوئی جائیگا سواے خداوند اُسکا یہی حال ہوگا خداوند اُسکو اپنی زور خدائی سے زیر کرینگے اور
یہ کرشمہ اُس سے دور کرینگے کیونکہ یہ تمنے سنا ہوگا کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہو جب برابر کی چوٹ ہوتی ہو تو حال کھلتا ہو
یہ جو اُس سوار نے کہا تو وہ افسر خاموش ہوا تھوڑے عرصے کے بعد کہا کہ کچھ اور حال جو تمنے دیکھا اور سنا ہو وہ بھی
ذرا بیان کرو یہ سنکے اُس سوار نے اول سے آخر تک کل حال کہہ سنایا جو کچھ کہ سنا اور دیکھا تھا وہ افسر یہ حالات سنکے
کہنے لگا کہ بیشک یہ کارخانہ تو سحر کا معلوم ہوتا ہو کوئی نہ کوئی ساحر ہو ان سب سوارون نے کہا کہ ہم اب جاتے ہین صبح کو
داخل شہر ہونگے یہ کہکر وہ سوار وہان سے پلٹ کر اپنے لشکر مین آئے اور کل لشکر سے کہا کہ یہ لشکر کوئی نہنگ ہو کہ وہ
خداوند کی مدد کو آیا ہو اُسکا ہو یہ سنکے وہ لوگ بھی خاموش ہو رہے ان لوگون نے کہا کہ اب چلکر اُسی لشکر مین قیام کرو
مگر اُنھون نے نہ منظور کیا وہ رات سب نے اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر آٹھ سو سوار وہ اور اُس لشکر کے وہ افسر جو کہ
قتل ہونے سے بچ رہے تھے وہ سب طرف شہر کے چلے اور داخل شہر ہوے اس لشکر نے روکا نہین چونکہ معلوم ہو چکا تھا
دوسرے نشانی بھی ارژنگ پرستی وغیرہ کی موجود تھی جب یہ لوگ داخل شہر ہوے تو تمام شہر مین غل ہوگیا کہ خداوند
کے نامہ بر واپس آئے ہین وہ لوگ جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے جو کہ سلیم شیر صولت سے علاقہ رکھتے تھے اُنھون نے دریافت
کیا کہ کیا جواب نامہ لائے اور تمھارا افسر کہان ہو اور اُن افسرون کو دریافت کیا کہ یہ کون ہین کیونکہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ
نئے نئے ارژنگ پرست ہوے ہین اور جو لوگ انکو پہچانتے تھے اُنھون نے صرف سلیم کو دریافت کیا اُنھون نے کہا
کہ ہم جاکر خداوند سے حال بیان کرینگے جسکو سننا ہو دربار مین آکر سن لے یہ سنکے وہ لوگ انکے ہمراہ ہوے یہ در دولت
پر آئے چونکہ درگہ سالاران سب سے واقف نہین تھا روکا اُن آٹھ سو مین سے جو کہ افسر تھے وہ نامہ لیکر داخل دربار ہو
یہ وقت وہ ہو کہ اسی نامہ کا ذکر ہو رہا ہو سختگان وارژنگ مین وہی رقومہ بالا تقریر ہو رہی ہو کہ یہ لوگ پہونچے
اور انکے عقب مین وہ لوگ جو کہ ہمراہ لشکر کے براے فتح طلسمات گئے تھے اور جو افسر قتل ہونے سے بچ رہے تھے پہلے
اُن لوگون نے مجرا کیا جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے کہ سختگان نے انکو دیکھکر کہا کہ خیر باشد کیون تم تنہا کیون آئے اور
تمھارے اور افسر کیا ہوے اور تمھارے افسر اعلی میان سلیم شیر صولت کہان ہین کچھ بیان تو کرو اور کیا جواب نامہ لائے
اسنے یہ باتین جو اُنسے خطاب کر کے کہین ارژنگ ملکہ کے خیال مین سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا ایک مرتبہ سر اٹھا کر کہنے لگا کیونکہ
پہچان گیا تھا کہ یہ لوگ وہ نہین ہین جو کہ سلیم کے ہمراہ گئے تھے اور یہ خیال کیا معلوم ہوتا ہو کہ برجبیس نے ملکہ کو میرے خوف سے
سلیم کے ہمراہ کر دیا جب وہ قریب شہر پہونچا تو اُسنے ان لوگونکو میری خدمت مین روانہ کیا کہ یہ جاکر خبر کرین تاکہ کسی سردار کو

برائے استقبال روانہ کرین اور محل کی آراستگی فرمائین یہ خیال کرکے اُنکی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھنا شروع کردیا ؎
ای پیک راستان خبر یار ما بگو ٭ احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو ٭ دیگر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار گیرم ٭ بہ تنگ آمدہ ام
چندہ انتظار کشم ٭ اے میرے قاصدکے ہمراہیو مین تو تمھارے انتظار مین تھا جلد مجھسے حال بیان کرو کیونکہ دل ازحد بیقرار
ہی یہ سُنکے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند پہلے ان دونون ناموں کو ملاحظہ فرمائین اُسکے بعد پھر ہم غلام جان نثار جو کچھ
گذرا ہی عرض کرینگے سخنگان نے کہا تمھارے افسر اعلی کیا ہوے اُنکی توخیریت بیان کرو کہ زندہ ہین یا اُنکو خداوند لقا
و زمرد نے اپنی خدمت مین طلب کرلیا وہ کیون نہین آئے اُنھون نے کہا کہ جی ہان زندہ تو ہین مگر مردے سے بتر
ہین اُنکا زندہ ہونا اور مرنا دونون برابر ہین بلکہ اگر مرگئے ہوتے تو یہ بدنامی تو نہ ہوتی نیک نامی سے تو مرتے وہ
شل ہوکر نکٹا جیا برے حال تو کیا حاصل ہم ایسی زندگی سے تو مرنا اچھا جانتے ہین یہ باتین سنکر سخنگان نے کہا کہ تم
لوگ تو نئی تقریر کرتے ہو جو کہ ہماری سمجھ مین نہین آتی کیا اُنکی ناک کٹ گئی صاف طور سے کہو کیونکر کٹی کسنے کاٹی
کون ایسا زبردست تھا جو کہ اُنکی ناک کا دشمن تھا اُنکی ناک تو ایسی بے موقع بھی نہ تھی جو کہ کاٹ کر برابر کی گئی ہو
اُنکو تو قدرت نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جس چیز کو قدرت بنائین وہ بھلا بری بن سکتی ہو معلوم یہ ہوتا ہو کہ کوئی
نقص قدرت سے صرف ناک مین رہ گیا ہوگا وہ نقص دوسری قدرت نے درست کردیا ہوگا گویا اصلاح دی وہ
قدرت کے اُستاد ٹھہرے کوئی مقام خوف نہین ہی سچ ہی کہ بغیر استاد کی تعلیم کے کوئی کام درست نہین ہوتا ہی وہ جو
سنا ہو کہ جاے استاد خالی سچ ہی کوئی قدرت کا بھی استاد ہونا ضرور تھا کیا مضائقہ ہی ہمارے قدرت آجتک بے اُستاد
کے تھے اب اُنکا بھی اُستاد پیدا ہوا کوئی بہت بڑے ولی ہین جو قدرت کے کامون پر اپنا قلم قدرت کھینچتے ہین
وہ تو لایق قدمبوسی کے ہین ایسا کوئی کاہیکو ملتا ہو کہ جو بغیر شناسائی بغیر شاگردی کے اصلاح دی یہ تقریر اُسنے جو کی
اُسکے خیال مین آیا کہ برجیس نے جواب صاف دیا ہی سلیم کچھ بگڑا ہی اُسنے ناک کٹوا لی یہ خیال کرکے تقریر کی اُسی تقریر
مین کہا کہ معلوم ہوتا ہو سب کی ناکین کٹ گئین مگر مجھے تمھارے منھ پر ناکین تو نظر آتی ہین یہ کیسی ناکین ہین جو پھر
درست ہوگئین کیا تمنے موم کی بنا کر لگا لین ہین کیونکہ جب کہ قدرت کے اُستاد نے قدرت کے بنائے ہوے
پتلے پر اصلاح دی تو اور جسقدر لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ تو فرشتون کے بنائے ہوے ہین ضرور اصلاح دی ہوگی
کوئی شک نہین اچھا کیا کہ تمنے جو موم کی ناکین لگا لین کیونکہ کوئی یہ تو نہ کہیگا کہ فلان لوگ نکٹے ہین اور لونڈے
یہ تو کہکر نہ عاجز کرینگے کہ نکٹے آئے چیز چھپاؤ مگر کوئی بڑا زبردست ہی یہ جو سخنگان نے کہا دربار مین ایک قہقہہ
پڑا اور سب نے اُن لوگون کی طرف دیکھا وہ برہم ہوکر بولے کہ فلک جی آپ تو بیکار کا مذاق کرتے ہین زمرد و
خداوند نہ کرین کہ ہماری ناکین کٹین جو ہمارے دشمن ہون اُنکی ناکین کٹین وہ کون ہی جو ہماری ناک کاٹے گا
ذرا ہم بھی اُسکی صورت دیکھین یہ مذاق اچھا نہین ہی ایک تو ہمپر نہ معلوم کیا مصیبت گذری نہین معلوم ہم کس
عذاب مین مبتلا ہین اُسپر آپ کو مذاق سوجھا ہی ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیا کیجیے کوئی وقت کیسا ہی کوئی وقت کیسا ہی
ہماری کیون ناک کٹنے لگی جو جیسا کام کریگا ویسا اُسکے ساتھ سلوک ہوگا ہم کیا کوئی نادان تھے جو ہماری ناک
کٹتی یہ سنکے سخنگان نے مسکرا کر کہا کہ بھائیو معاف کرنا جب تمنے یہ کہا کہ اُنکی کیا حالت بیان کرین نکٹا جیا ہے
حال تو مجھکو خیال ہوا کہ جب افسر کی ناک کٹی تو پہلے اور سب کی کٹی ہوگی اُسکے بعد اُنکی نوبت آئی ہوگی اس خیال
سے مین نے کہا کوئی مین تمھارا دشمن نہین ہون جو یہ کہتا خیر خوب ہوا جو اُنکی ناک کٹی خداوند نے تم سب کو تو بچا لیا
جاے شکر ہی اور مقام خوشی ہی مین معافی کا امیدوار ہون میرا قصور معاف ہو یہ جو سخنگان نے کہا وہ بولے
کہ پہلے تو ذلیل کرلیا اب معافی کے خواستگار ہین واہ آپ کی بھی کیا باتین ہین اگر در اصل ہوتا تو ہم اس وقت
کیسے ذلیل ہوے سنتے صدقے آپ کی تقریر کے اور دل لگی کے یہ سنکے سخنگان کہنے لگا کہ جو تمھارا جی چاہے سمجھو

کہ لو مین تمھاری کسی بات کا برا نہ مانونگا کیونکہ ابتو نادانستگی مین خطا ہو گئی یہ جو کہا تو اور زیادہ لوگ ہنسے اُدھر ارژنگ
نے سخنگان کی جانب رخ کرکے کہا کہ تجھکو ہروقت دل لگی کی پڑی رہتی ہی بات کرنا دشوار ہی اُنکو کچھ حال نہ بیان کرنیدیا
دوسری جانب متوجہ کرلیا اب ذرا دیر خاموش رہو بس تفریح دل لگی و مذاق کی ہو چکی یہ جو ارژنگ نے کہا تو
سخنگان اُسکی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا اودھر ارژنگ نے اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہان تم
حال بیان کرو کیا کہتے ہو اسکی تو باتین اسی قسم کی رہتی ہین تم ان باتون کا کچھ خیال نہ کرو مجھے تو وہان کے حال
سننے کا اشتیاق ہی انھون نے دونون نامے یعنی ایک جواب نامہ دوسرا وہ نامہ جوکہ ارژنگ نے لکھا تھا اور وہ
بنا ہوا تھا پیش کیا اور کہا کہ پہلے آپ اسکو ملاحظہ فرمالین تو پھر ہم اور حالت عرض کرین جو گذری ہی یہ جو
سخنگان نے دیکھا کہ ایک تو لفافہ ہی دوسرا ایک کاغذ کا کچھ لمبا سا بنا ہوا ہی اُن لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تو
مین سمجھ گیا کہ یہ لفافہ جو ہی اسمین جواب نامہ ہی اور لمبا سا جو یہ بنا ہوا ہی کیا یہ پیمانہ روانہ کیا ہی کہ اگر اسکے برابر وہ چیز
رکھتے ہو تو یہان شادی کرنے آؤ ہمارے خداوند کے پاس اس سے بڑا ہی تبھی خود جواب دیدیا ہوتا اسکے
لانے کی کیا ضرورت تھی یہ جو کہا اور سب ہنسے وہ لوگ برہم ہوکر کہنے لگے کہ ملک جی تم خداوند سے بھی مذاق کرتے
ہو اور سے یہ وہ نامہ ہی جو خداوند نے اُنکو تحریر کیا تھا اُسکو پھر مروڑ کر اور چاک کرکے بتی بناکر اُنھون نے بھیجا ہی اور
لکھدیا ہی کہ یہ خداوند کے وزیر کے کام آویگا اُسکو اسکی بہت خواہش رہتی ہی یہ سنکے سخنگان کہنے لگا یہ تو اُنھون
نے خوب کیا کہ یہ تحفہ میرے لیے روانہ کیا ہی مین بہت خوش ہوا مگر میرے ذہن مین ایک اور بات بھی آئی ہی کہ یہ
اُنھون نے اس لیے بھی روانہ کیا ہی کہ خیال کرلو جو یہان کے مرد ہین اُنکے ہتھیار اتنے بڑے ہین اگر خداوند
یہان آئینگے تو بہت پریشان ہونگے اس لیے کہ برداشت اُنکے ہمراہیون سے نہ ہوگی اگر برداشت کرسکتے ہون
تو ادھر کا قصد کرین تو مین تو باز آیا اُدھر منھ کرکے بھی نہ سوؤن گا مجھے یہ تاب نہین ہی کہ مین برداشت کرسکون
جسکو برداشت ہوگی وہ جائیگا یہ جو سخنگان نے کہا سب لوگ قہقہہ مار کر ہنسنے لگے مگر ارژنگ برہم ہوکر کہنے لگا
کہ تجھسے بغیر بولے رہا نہین جاتا کسی کے اور جگہ بواسیر ہوتی ہی تمھاری زبان مین بواسیر ہی اُسوقت سے زبان
نہین ٹھہری ہی مین جانتا ہون کہ اگر منھ بند کردیا جائے تو کسی اور طرف سے صدا نکلے سخنگان کہنے لگا کہ یہ
تو اچھی بات ہی نئی صفت ہی کوئی بھی ایسا ہی کہ جسکے دو منھ ہون سوائے میرے اگر خداوند نہ کرین کسی سبب سے
میرا منھ بند ہو جائے تو مین خاموش نہ رہون آپ کو آپ کے سوال کا جواب تو دون ارژنگ مسکرا کر خاموش
ہو گیا مگر سخنگان بھی خاموش ہو رہا کہ ارژنگ نے نامہ اُٹھاکر دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے لفافہ چاک کرکے
نامہ بآواز بلند پڑھنا شروع کیا وہ ہی نامہ تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہان اُسکا مضمون تحریر کرنے سے
سوائے طول کے کچھ حاصل نہ تھا اس سبب سے موقوف رکھا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا اور ارژنگ
مضمون نامہ سے بخوبی آگاہ ہوا بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا اُسکی قضا آئی ہی کہ ما بدولت کی شان مین
یہ کلمات ناشایستہ تحریر کیے ہین اگر جاکر بزور شمشیر اُس سے اپنی معشوقہ کو نہ حاصل کیا تو نام اپنا ارژنگ نہ رکھا وہ
سحر کے بھروسے پر بھولا ہی مثل خر کے پھولا ہی کہ ما بدولت کو یہ عبارت تحریر کی ہی جب قضا آتی ہی تو سچ ہی کہ زبان
دراز ہو جاتی ہی مین بالکل رحم نہ کرونگا جاتے ہی اُنپر اپنا غضب نازل کرونگا یہ لوگ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین
برجلیس تو کل کا لونڈا ہی ابھی اُسکو پوری بات بھی تو کرنا نہ آتی ہوگی اُسکے مشیر کیسے ہین کہ اُسنے یہ جواب لکھوایا
اور منع بھی نہ کیا سخنگان نے کہا کہ خداوند کو تو یہ مزا نہ تھا یہ کب سے عادت ہوئی کہ برجلیس کو پسند کیا کیا خوب
ہین ہی اور بھائی ہی ہان دوہری سواری تو اچھی ہوتی ہی جسوقت جی چاہا گھوڑی پر سوار ہوئے اور جسوقت
جی چاہا گھوڑے پہ سوار ہوئے ہان واقعی وہ تو لونڈا ہوگا مگر بڑا زبان آور معلوم ہوتا ہی اور سنیے کہ لکھا ہی

کہ اس نامہ کو مین نے چاک کر کے اسلیے روانہ کیا ہی کہ اسکو اپنے مقام براز مین رکھو کیونکہ بہت حفاظت سے رہیگا واہ کیا
خوب مقام محفوظ تجویز کیا ہی جو جی چاہے کہے معشوقہ کا بجائی ہی اور خود بھی تو معشوق ہی کیونکہ جو معشوق سے
تعلق رکھتا ہو وہ بھی معشوق ہوتا ہی اگر اُسنے اسقدر تحریر کیا تو کوئی بیجا نہین کہا معشوق کے بُرا بھلا کہنے سے کوئی
نقصان نہین ہوتا ہی بقول شاعر شعر اے داغ برا مان نہ تو اُسکے کہے کا ٭ معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی
اگر وہ منھ در منھ گالیان دے تو کوئی قباحت نہین ہی آپ کیون اسقدر برا مانتے ہین یہ جو آپ نے سنا ہو کہ نا ذکر
نا زیبدار سے اور سوداگر خریدار سے یہ نازیبا ہی مگر مین ایک بات کہے دیتا ہون کہ یہ جو اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ یہ
کسی نور خالص کے ہمراہ ہو نہ ہوگی تو وہ نور خالص سواے اہل اسلام کے کوئی نہین ہی یہ حصہ اُنھین کا
ہی میرے اسوقت کے کہنے کو یاد رکھیے گا اگر خلاف ہو تو سو جوتے میرے لگائیگا ارژنگ یہ سُنکے کہنے لگا
کہ مین تجھسے یہ نہین دریافت کرتا ہون آپ خاموش رہین میان طوطے نہ بولین یہ سُنکے سخنگان کہنے لگا کہ مجھکو
کیا ضرورت ہی اب مین نہ کلام کرونگا جب آپ میرے کہنے کو یقین نہین لاتے اور بُرا مانتے ہین یہ کہکر خاموش
ہو رہا ادھر ارژنگ کو رہ رہ کر مضمون نامہ پر تاؤ پیچ آرہا ہی اپنی مونچھون کو تاؤ دے رہا ہی جوش مثل زہار
کلمب کے ہین بڑی دیر تک غصے کے عالم مین جھوما کیا اسکے بعد ان لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ ہان جرجیس کی تو
حالت بیان کرو اور یہ بیان کرو کہ قبل نامہ دینے کے وہ لوگ کیونکر پیش آئے دربار کی کیا حالت ہی لشکر کسقدر
ہی شہر کیسا ہی یہ سُنکر ان لوگون نے عرض کیا شہر بہت آباد ہی رعایا بہت شاد ہی لشکر قریب چالیس لاکھ کے ہوگا
ہر شخص جرجیس کے نام پر جان نثار کرنے کو موجود ہی بڑے بڑے پہلوان اُسکے تابع حکم ہین اُسکا حکم مثل قضا کے
ہی یا حکم نادری کہنا چاہیے کہ ٹلتا ہی نہین ہی جیسے قضا ٹلتی نہین ہی جو حکم صادر ہو اُسکے بموجب کام ہو اُسمین ذرا
فرق نہو آسمان ٹلجائے مگر اسکا حکم نہ ٹلے اور دربار کی جو حالت فرمائی ہمکو نہین معلوم بلکہ ہمارے افسر کو بھی
نہ معلوم ہوتی مگر اب تو وہ بخوبی ماہر ہوگئے ہونگے یہ کہکر تمام حالت اپنے پہونچنے کی خونخوار کے آکر اتروانے کی
باہم گفتگو ہونے کی آخر کو مجبور ہو کر یہ قبول کرنا کہ ہم نامہ دیدینگے دوسرے دن خونخوار کا بڑے جاہ و حشم سے
آنا اور نامہ لیکر جانا اُسکے بعد یہ جواب نامہ آنا سلیم کا برہم ہو کر مع نو ہزار کے براے قتل جرجیس جانا زیر قلعہ
پہونچکر سجدہ کرنا اپنا بھاگنا نامے لیکر جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا کوئی امر فروگذاشت نہین کیا یہانتک کہ اپنا
یہان آنا راہ مین اُس لشکر سے ملاقات ہونا اپنا حال دریافت کرنا اُنکا کیفیت بیان کرنا اپنا اُنکو ہمراہ لیکر ادھر کو آنا عرض کیا
یہ سُنکے ارژنگ نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین اُنھون نے کہا کہ حاضر ہین یہ کہکر اُسنے کہا کہ خداوند یاد فرماتے ہین روبرو خداوند
کے آؤ وہ لوگ بھی سامنے آگئے ارژنگ کو مجرا کیا ارژنگ نے حالت جنگ دریافت کی اُنھون نے بھی کل کیفیت
عرض کی ارژنگ نے سُنکے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور کہا کہ جو تقدیر کرتا ہون وہ اُلٹی ہوتی ہی وہ مثل ہی ع
ہر بلاے کز آسمان آید ٭ خانہ انوری کجا باشد ٭ جو رنج و غم ہی وہ میرے ہی لیے ہی پہلے تو یہ الم کہ نامہ کا وہ جواب
آیا اُسپر طرہ یہ ہوا کہ میرا رفیق قدیم سحر مین مبتلا ہو کر نمکحرام ہو گیا نمکحرامی پر کمر باندھی رفاقت ترک کی اکیلے نہین مع نو ہزار
فوج جرار کے اُسپر یہ الم و غم ہوا کہ لشکر کے شکست کھانے کی خبر آئی افسر لشکر مارا گیا واہ کیا مقدر نے کیفیت دکھائی
الم بالاے الم ہوا میرا تو کلیجہ مثل غربال کے ہو گیا اگر کوئی اور میرے مقام پہ ہوتا تو اب تک مر جاتا خون تھوکنے لگتا
سخنگان نے کہا دلی زبان سے کہ بعض نے سنا اور بعض نے نہین سنا کہ واقعی آپ کی جان تو کتے کی بھی جان سے زیادہ
سخت ہی کسی طور سے نکلتی ہی نہین یہ سُنکے ارژنگ نے بنظر قہر اُسکی طرف دیکھا بعد ازان اُس لشکر کے افسرون سے
کہا کہ تمھارا اور لشکر کہان ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ بیرون شہر فلان صحرا مین فروکش ہی ارژنگ نے کہا کہ تم اُسکو
اُس مقام پر سے لے آؤ اور شامل لشکر نہنگ پہلوان قدرت کے کرو وہ لوگ تو مجرا کرکے گئے اور اپنے

لشکر مین پوچھکر اُس مقام سے سے آئے اور اُس لشکر مین شامل ہوے جو کہ بیرون شہر اُترا ہوا تھا جسکو یہ لوگ دیکھکر اُس صحرا مین اُترے تھے اسکا تو یہ حال ہوا انکے آنے کے بعد ارژنگ نے اُن لوگونکو بھی رخصت کیا کہ تم بھی جاؤ اپنے مقام پر بلکہ اُنکو اس کام کی اجرت مین کہ وہ بھاگ کر چلے آئے اور ارژنگ کو خبر دی انعام دیا جب وہ چلے گئے تو اب ارژنگ متوجہ ہوا طرف اہل دربار کے اور کہا آپ نے جواب نامہ سنا یا نہین اور سلیم صولت کی حالت سنی کہ اُسپر کیا گذری اب کیا کرنا چاہیے یہ سنکے نہنگ نے کہا کہ خداوند مجھکو حکم فرمائین مین جا کر اُس سے مقابلہ کرکے بزور شمشیر آپ کی معشوقہ کو لے آؤن یہ بھی اُسکی مجال ہی کہ وہ نہ دے اور آپ کے اقبال سے مین بغیر لائے واپس آؤنگا اسکو دیتے ہی بنے گا یہ جو نہنگ نے کہا سخنگان کو تاب نہ رہی کہنے لگا کہ واہ کیا خوب آپ تقریر کرتے ہین بھلا آپ سے اُنکے ناز اُٹھینگے پہلے تو وہ ناز کرینگے آپ کیون برداشت کرنے لگے آپ سپاہی آدمی آپ کیا جانیے کہ ناز کیا چیز ہی بس آپ کے وہان جانے سے کام ابتر ہو گا خود خداوند اگر تشریف لے چلین تو بہتر ہو گا کیونکہ وہ ناز کرینگے یہ برداشت کرینگے اور ہر نشیب و فراز کو بخوبی سمجھ لینگے تو سب کام بن آئینگے شاید آپ نے یہ نہین سنا کہ ناز بران کن کہ خریدار تست اس مضمون کو سمجھ لیجیے ارژنگ نے کہا کہ یہ تو مسخرہ ہی اسکی کوئی بات قابل اعتبار نہین ہی میری راے سنو میری راے تو یہ ہی کہ مین خود یہان سے مع لشکر کوچ کرون یہ تو معلوم ہو چکا ہی کہ وہ لوگ چیز ہین ایک مرتبہ یلغار کرکے داخل شہر ہون شہر کو غارت کرنا شروع کر دون یون ہی لڑتا ہوا داخل قلعہ ہون بر جلیس کو گرفتار کرلون جب بر جلیس گرفتار ہو گیا تو پھر کسکی مجال ہی کہ مقابلہ کریگا مین قبضہ کر لونگا ملکہ ہاتھ آجائیگی یہ صورت ہی ورنہ سن چکے ہو کہ وہ صورت دکھا کر بیہوش کر دیتا ہی اُسکے اس سحر سے کیونکر مفر ہو گا جو جائیگا وہ سلیم کی طرح مبتلاے سحر ہو جائیگا سواے اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی مین تو یہ راے دونگا اور مین نے تو یہ تقدیر کی ہی سخنگان نے کہا یہ بھی تقدیر اُلٹی ہو گی مین آپ سے پوچھتا ہون اُسکی تو تدبیر بتایئے کہ جہان زیر قلعہ پہونچے اُسنے دریچے سے سر نکالا اور نقاب اُلٹی صورت دکھائی غش آیا اب جو اُٹھے تو اُسکا دم بھرتے ہوے اُٹھے جب آپ زیر قلعہ مقابلہ کرتے ہوے پہونچے گو کہ داخل شہر ہونا ہی محالات سے ہی مگر فرض کردم کہ داخل شہر ہو گئے مقابلہ بھی ہونے لگا اور تم ہی غالب آئے اور لڑتے ہوے زیر قلعہ پہونچے مگر جب اُسنے صورت دکھائی تو کیا انجام ہو گا میری نظر مین تو وہ حالت پھر رہی ہی کہ سب نے اُسکو سجدہ کیا سواے اسکے اور کیا انجام ہو گا ارژنگ نے کہا میری قدرت کے روبرو اُسکا کچھ سحر کام نہ دے گا جب مین دیکھونگا کہ اُسنے سر دریچہ سے نکالا مین برق غضب اُسکے سر پر گراؤنگا کہ اُسکا سر اُڑ جائیگا جب سر ہی نہو گا تو وہ صورت کسکو دکھائیگا کہ لوگ بیہوش ہونگے یہ سنکے سب اہل دربار کہنے لگے کہ یہ راے آپ کی بہت ٹھیک ہی ہم لوگ پسند کرتے ہین ملک جی بالکل خلاف بیان کرتے ہین آپ ضرور لشکر کشی کرین ہم مقابلہ کرینگے برسون سے نمک سرکار کھاتے ہین اُسکو ادا کرینگے یہ سنکے ارژنگ نے حکم دیا کہ کل لشکر ہمارا تیار رہو کل ہم طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرینگے اور نہنگ کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ مادولت کا لیکر روانہ ہو یہ حکم دیکر ارژنگ نے دربار برخاست کیا یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہو گئی کہ کل ارژنگ یہان سے مع لشکر کوچ کریگا تمام اہل شہر خوش ہوے کہ یہ بلا بیجا ٹلی جان بچی اہل شہر مین تو باہم خوشیان ہونے لگین مگر سخنگان بہت مغموم ہی کہ پورا بندوبست نہونے پایا کہ یہان سے بندوبست سفر کا ہو گیا کیا تدبیر کیجائے یہ تو اس فکر و تردد مین ہی کہ دن بسر ہوا رات ہوئی وہ رات بھی تمام ہوئی صبح کو ارژنگ نے دربار کیا سب لوگ آکر دربار مین حاضر ہوے اُدھر جو اہل شہر کو خبر ہوئی کہ کل ارژنگ مع لشکر یہان سے کوچ ہی صبح کو سب حاضر دربار ہوے اب دربار مین ایک مجمع عام ہی تمام چھاؤنیون مین لشکر تیار ہی سب اپنا اسباب سفر کسے ہوے آمادہ ہین کہ ادھر نقارہ کوچ بجے اور ہم سب روانہ ہون سب اُدا اونٹ پر اسباب لدا ہوا ہی جبکہ سب دربار جمع ہو چکا تو ارژنگ نے عمائد شہر سے کہا کہ آپ لوگ کیون آئے ہین اُنھون نے کہا ہمنے سنا ہی کہ آپ آج سفر کرینگے تو آپکی خدمت

آپکی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرین کیونکہ دیکھیے اب کب یہ قدم اس شہر مین آتے ہین کیونکہ برکت
ہمارے شہر سے جاتی ہی جب سے یہ قدم مبارک آئے تھے اُسوقت سے یہان اور رونق ہوگئی تھی نہ وہ
مفلسی تھی نہ گرانی تمام شہر مین ایک چہل پہل تھی جسقدر بیماریان تھین سب دفع ہوگئی تھین بیماری کا نام نہ تھا
مثل عنقا کالعدم ہوگئی تھی اور کہان تک آپ کے قدمون کی تعریف کیجاے اور کہان تک آپکی مہربانیون کا
شکریہ ادا کیا جاے یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ مین بھی آپ لوگون سے بہت خوش ہون آپ لوگ اس لائق ہین
کہ آپکو شہر کی حکومت دیجاے لہذا مین ایک امر مین آپکی راے لیتا ہون اس سے کوئی میرے اہل دربار کو
غرض نہین ہی وہ یہ ہی کہ مین تو جاتا ہون میری راے مین کوئی شخص ایسا میرے اہل دربار مین نہین ہی کہ جو امور
سلطنت کو سرانجام دے سکے سب لڑنے اور مرنے والے ہین جو کہ ایسے لوگ ہونگے اُنسے کیا امور سلطنت درست
ہونگے لہذا کوئی شخص آپ لوگ ایسا تجویز کرین کہ جو اس کام کو سرانجام دے سکے اور ساتھ عدل و انصاف کے کام
کرے رعایا شاد رہے کوئی کسی قسم کی شکایت نہ کرے کیا کرین کہ کوئی شاہی خاندان سے باقی نہین رہا ہی اور رہی بھی تو
از قسم عورت ہی وہ کیا حکومت کریگی اگر کوئی خاندان شاہی سے ہوتا تو ضرور مین اُسکو یہان کا حاکم کرتا مگر کیا کرون مجبور
ہون یہ جو ارژنگ نے کہی سخنگان نے کہا کہ یہ تو آپکی راے بالکل خلاف ہی کہ کوئی میرے لشکر و دربار مین
ایسا نہین ہی کہ جو سلطنت کر سکے جسکو حاکم فرمائیے وہ حکومت کرے یہ آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ کو توالی خود
سکھا لیتی ہی جب پڑتی ہی تو خود آدمی اُسکی فکر کرتا ہی تھوڑے عرصہ مین اُس کام مین کمال حاصل کر لیتا ہی تو یہ امر
کیا مشکل ہی اور یہ جو آپکی راے تھی کہ اگر کوئی خاندان شاہی سے ہوتا اُسکو یہان کا حاکم کرتا یہ بالکل خلاف تھا
کیونکہ یہ امر ضرور تھا کہ جب آپ اُسکو یہان کا حاکم کرکے جاتے وہ بعد جانے آپکے پھر اپنے مذہب کو جاری کرتا
تمام رعایا کو اپنے سے موافق کرتا جو لشکر کہ آپ براے حفاظت چھوڑ جاتے اُسکو وہ شہر سے نکال دیتا اور لشکر لازم کرتا
خود قبضہ کر بیٹھتا یہ انجام ہوتا میرے نزدیک چاہے کسی کو برا معلوم ہو یہان کی رعایا سے حاکم شہر کرنا یا خاندان شاہی
سے کسی کے ہاتھ مین عنان حکومت دینا بالکل خلاف دانائی ہی گویا اپنے ہاتھ سے اپنے دشمن کی پرورش کرنا ہی
اور اپنے ہاتھ سے خود حکومت اُنکے قبضہ مین دینا ہی یہ تو بالکل خلاف قیاس ہی میرے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ
کسی کو اپنے ملازمون سے یہان کا حاکم مقرر فرمائیے تاکہ وہ یہ تو نہ کریگا اگر کوئی غنیم چڑھ کر آئے گا اطلاع تو دیگا
کہ فلان شخص نے لشکرکشی کی ہی ادھر تو نہ کوئی اعتبار نہین ہی اہل اسلام کا یہ اپنی قوم کی بہت ہمدردی کرینگے
اور دوسری قوم کو جہان تک ممکن ہوگا قتل و غارت کرینگے یہ تو وہ مثل ہوتی ہی کہ افعی را کشتن و بچہ اش را
نگاہداشتن کا معاملہ ہی ان لوگون کو مار آستین تصور فرمائیے جب تک آپ یہان ہین اُسوقت تک یہ لوگ
دبے ہوئے ہین اِدھر آپ تشریف لیگئے اور جسکو حاکم کر گئے اُسنے سب کو اپنے سے موافق کرکے پہلے تو لشکر
زبردست سے شہر کو خالی کیا اُسکے بعد اہل اسلام کو خبر دی بلکہ بہرام کو اطلاع دینگے کہ آپکا شہر خالی ہی تشریف
لائیے وہ اگر قبضہ کرے گا ابکی مرتبہ ہاتھ آنا کوئی منہ کا نوالا نہین ہی نہ معلوم ابکی کیا سبب ہوا کہ قبضہ ہوگیا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ قبضہ ہوتا اُسکے بعد بھی دیکھا تھا کہ کیا کیا بلوے ہوئے تھے اگر یہ لوگ خوش ہوتے تو جو تم کرتے وہ یہ
قبول کرتے کبھی باہم عہد و پیمان نہ ہوتے مقبرہ کھدوانے پر اسقدر فساد نہ ہوتا کیا عقل کے خلاف کام کرتے ہو
سمجھانا ہمارا کام ہی یہ سنکے ارژنگ نے اسکا جواب دیا کہ بقول تمھارے یہ لوگ دشمن ہین اور وقت کے منتظر ہین
ادھر مین شہر سے نکلا امین سے کسی کو حاکم کر گیا ادھر اُسنے قبضہ کر لیا میری سپاہ و لشکر کو جو کہ مین یہان
براے حفاظت چھوڑ جاؤنگا نکالدیا تو تم خیال کرو کہ اگر مین اپنی طرف سے اپنے ملازمون سے حاکم بھی کر گیا
تو کیا انجام ہوگا یہی جو کہ تمھاری عقل مین آتا ہی کہ یہ سب اہل شہر تو باہم جمع کرکے اور ایک ہوکر جسکو مین حاکم

گرجائین وہ گرفتار کرلین اور لشکر کو نکالدین تو کوئی اُنکا کیا کرسکتا ہی یا کسی اہل اسلام کو خبر دین کہ فلان شخص
یہان کا حاکم ہی آپ اگر اس ملک پر پھر قبضہ فرمائیے تو اُسوقت مین کیا کرسکتا ہون اُنکے قبضے مین رہنے سے ایک یہ
فائدہ ہی کہ جب اُنکو حکومت کا مزا ملے گا تو یہ لوگ اس خیال سے کسی کو خبر نہ کرینگے نہ بہرام کو نہ دیگر اہل اسلام کو
کیونکہ اگر ہم خبر کرینگے تو وہ آکر قبضہ کرلینگے ہمارے اختیار سے حکومت جاتی رہیگی بس کبھی نہ آگاہ کرینگے نہ اپنے
عہد و اقرار سے پھرینگے یہ سنکے سختگان نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ گفتگو باہم آہستہ آہستہ ہوئی بادشاہ و وزیر مین
جب یہ سختگان نے کہا تو ارژنگ کو فرض ہوا کہ اور لوگون سے بھی صلاح لے یہ تقریر جو ہوئی تھی تو سوائے ارژنگ
و سختگان کے کوئی نہین واقف تھا جبکہ یہ خیال کیا ارژنگ نے تو اُسیوقت حکم دیا کہ فلان فلان شخص اسلم
و ویلم و بستگان بن سختگان و نہنگ وغیرہ فلان مقام پر مع سختگان کے حاضر ہون ہمین کچھ مشورہ کرنا ہی
یہ کہکر خود اُٹھکر چلا گیا یہ لوگ بھی یکے بعد دیگرے چلے جب سب جمع ہوئے تو ارژنگ نے وہی تقریر جو کہ
سختگان سے کی تھی اُن لوگون کے روبرو زبانی سختگان کے کہہ سنائی اور اُسکے بعد اپنا جواب تب اُن
لوگون سے کہا کہ اس مین آپکی کیا راے ہی اور آپکی کیا صلاح ہی اُن سب نے جواب دیا کہ ملک جی کی تو
تو راے بالکل خلاف ہی بلکہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی اہل شہر سے کسی کو حاکم شہر کرنا زیبا ہی اس مین
بڑے بڑے فائدے ہین جب یہ راے سبکی ہو چکی تو ارژنگ پھر دربار مین تشریف لایا اور عمائد شہر سے
کہا کہ یہ میرا مطلب ہی کہ آپ لوگ کسی کو تجویز کردین کہ جو یہان کی حکومت کرسکے خوب ہوا جو آپ اُسوقت
سب صاحب تشریف لائے ہین بلکہ میری راے یہ ہی کہ آپ لوگ اسیوقت جاکر شہر مین منادی کرادین
کہ سب اہل شہر حاضر ہون ہملوگ کچھ صلاح لینگے جب سب جمع ہون تو اُنسے راے لیجیے جسکی نسبت وہ صلاح دین
اُسکو مین یہان کا حاکم کرون اگر وہ کسی قسم کا جور و ظلم کرے تو یہ تو نہ کہنے کو ہو کہ ایسا حاکم کرگئے تھے کہ جسنے یہ جور و ظلم کیا
اور جبکہ یہ لوگ خود اپنی راے سے حاکم کرینگے تو ضرور ہی کہ کوئی امر شکایت کا نہ ہوگا یہ سنکے عمائد شہر نے کہا
کہ ہم کسکی بابت اُنسے صلاح لین جسکی بابت آپ حکم دین ارژنگ نے کہا کہ آپ لوگ خود تجویز کرلین اور
ہم سے کہین تو ہم اُسکو اپنی جانب سے حاکم شہر کردین آخر مین ایک شخص نہایت ضعیف کہ نام اُسکا
ابرار خاوری تھا واقعی مرد ابرار تھا بڑا پرہیزگار تھا اُسی کو سب نے تجویز کیا اور اُسکو پکڑکر سامنے
ارژنگ کے پیش کیا کہ آپ اِنکو حاکم شہر کرین کیونکہ یہ کسی قدر قرابت بعیدہ خاندان شاہی سے رکھتے ہین
اِنکی حکومت کل اہل شہر پسند کرینگے کوئی نقصان کی بات نہین ہی کوئی ناخوش نہ ہوگا کیونکہ یہ مرد ایسے
نہین ہین بہت لائق ہین بلکہ اگر آپ کسی کو اپنی طرف سے حاکم کرجاتے ضرور اہل شہر کے خلاف ہوتا مگر لوگ
بھی اُسکی اطاعت مین کوتاہی ضرور کرتے اب کوئی امر ایسا نہین ہی اب تو بسر و چشم اطاعت کرینگے کبھی پہلوتہی
نہ کرینگے یہ سنکے ارژنگ نے اُسکو اپنی طرف سے اُس ملک کا حاکم کیا اور کہا کہ جہان تک ممکن ہو نقصان کو
ہاتھ سے نہ دینا اور سب عمائد شہر کو اُسکی اطاعت کا حکم دیکر اور اہل شہر کو بھی کہا کہ آپ لوگ اُنکو بھی میرے
حکم سے آگاہ فرمائین اب مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون یہ کہکر نہنگ کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ لیکر
آگے روانہ ہو وہ رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے اور اپنے خیمہ وغیرہ اور دیگر اسباب کے لیکر بیرون شہر
آیا اُسکا لشکر بھی تیار تھا اُسکو ہمراہ لیکر نقارہ کوچ کا بجایا کوس سفری پر چوب پڑی نہنگ اٹالہ بارگاہ ارژنگی لیکر
طرف اقلیم خورشیدیہ کے روانہ ہوا بستگان بن سختگان سے کہا کہ تم خزانہ مال و دولت کا لیکر روانہ ہو
وہ بھی سلام کرکے دربار سے باہر آیا اور اپنے مرکب پر بیٹھکر اپنے سردارون کو لیکر لشکر مین آیا لشکر تو تیار تھا
پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر اور اپنے خزانے کے لیکر چلا اُسکے بعد جب ارژنگ اِن دونون کو روانہ کرچکا

لاہور بیری بن گیا ہور خون آشام سے کہا کہ تم اور جو کچھ اسباب ہو اُسکو لیکر چلو پھر حکم دیا کہ سپاہیان اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہون یہ حکم دینا تھا کہ ڈنکا دربار کے برخاست ہونے کا ہوا یہان لشکر مین لاہور نے آکر خبر دی
کہ خداوند تشریف لاتے ہین سب تیار رہین یہ کہکر چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر اور جو کچھ خیمہ وغیرہ باقی تھے
اُنکو لیکر روانہ ہوا یہان لشکر تیار ہو گیا اُدھر ارزنگ اُٹھا سب کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آیا کہارون نے
تخت لاکر حاضر کیا ارزنگ تخت پر سوار ہوا سردار مرکبون پر سوار ہوے سواری چلی سخنگان خواصی مین تھا
یہان تک کہ سواری ناف شہر مین پہونچی اُدھر چھاونی مین خبر پہونچی تمام لشکر چھاونی سے نکل کر بیرون شہر پہونچ گیا
ارزنگ نے سخنگان کو حکم دیا کہ ویلم سے کہو کہ قریب بتیس ہزار کے مع چند سردارون کے لشکر برائے حفاظت
شہر چھوڑ دیا جاے وہ لوگ ہون جو نئے ملازم ہوے ہین اور اسی شہر کے باشندے ہین سخنگان نے عرض کیا کہ نہین
بلکہ اپنے لشکر قدیم سے یہان چھوڑیے کہ وہ لوگ نمک خوار ہین اگر یہان کوئی امر خلاف پائینگے تو اطلاع دینگے اگر کوئی
اہل اسلام سے لشکر کشی کریگا تو مقابلہ تو کرینگے ارزنگ نے کہا کہ اُنکے یہان چھوڑنے مین کیا نقصان ہے سخنگان نے
عرض کیا کہ یہ نقصان ہے کہ یہ لوگ ایک ہین اگر کوئی امر ہوگا بھی تو خبر نہ دینگے بلکہ اُنکی شرکت کرینگے دوسرے یہ کہ
اگر لشکر کشی کرکے کوئی اہل اسلام سے آئیگا اُس سے مقابلہ نہ کرینگے وہ بلاخوف وخطر ملک پر قبضہ کرلے گا آپ کو
خبر بھی نہوگی ارزنگ نے کہا کہ مین نئی فوج اس لیے یہان چھوڑے جاتا ہون کہ ان لوگون کا مجکو بالکل اعتبار نہین
ہے کہ یہ اہل اسلام کے مقابلہ مین میرا ساتھ دین بلکہ اُنکی شرکت کرینگے اگر یہ کہو کہ پھر ملازم کیون رکھا یہ لوگ صرف
اتنے زمانہ تک میرے ملازم ہین کہ مین مقابلہ کرکے برجیس سے اپنا مطلب نکال لون اُسکے مقابلہ مین میری
شرکت کرینگے دوسرے تعداد سپاہ بھی بہت ہوگی اِدھر میرے اور برجیس کے فیصلہ ہوا اُدھر مین نے اُنکو نوکری
سے برطرف کیا کیونکہ یہ خوف ہے کہ یہ لوگ بمقابلہ اہل اسلام موقع پاکر مجکو قتل نہ کرین یا گرفتار کرکے اُنکے حوالے نہ کردین
یہ سُنکے سخنگان نے کہا کہ یہ تو بہت ٹھیک ہے مگر یہ ملک جو قبضہ سے جاتا رہے گا جسکو کہ ایک مدت مقابلہ کرکے
اور سیکڑون کی جانین تلف کرکے حاصل کیا ہے ارزنگ نے اُسکے جواب مین کہا کہ اگر یہ جاتا رہے گا تو پھر ہاتھ
آسکتا ہے جب سب ممالک اسلام پر قبضہ ہو گیا تو اسکا ہاتھ آنا کوئی امر دشوار نہین ہے مگر فوج باقاعدہ ملنا غیر ممکن
بلکہ دشوار فرض کردم اگر مین نے بتیس ہزار سپاہ اپنی قدیم ملازم یہان چھوڑ دی تو اُسکا کیا انجام ہوا ایک تو یہ
کہ سپاہ جو کہ لڑنے والی ہے برسون نمک کھایا ہے سیکڑون مقابلہ کیے ہوے ہے قواعد جنگ سے ماہر ہے اُس مین سے
ایک تعداد معقول کم ہوگی اور جو کہ نئی ہے اور اُسکا کوئی اعتبار نہین ہے وہ کثیر ہے دوسرے یہ کہ اگر کوئی اہل اسلام سے
یہ خبر سُنکے کہ خاور بار ارزنگ کا قبضہ ہو گیا ہے اب ارزنگ کچھ سپاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ کر طرف شہر آفتاب نما
واقلیم خورشید یہ گیا ہے تو وہ لوگ لشکر کثیر لیکر آئین یہ قلیل ہون مقابلہ کرین وہ لوگ بسبب ایمان قبول کرنے کو کہین
اُدھر اہل شہر بھی اپنے قول سے پھر جائین اُنکی شرکت کرین دونون طرف سے دباؤ پڑے یا تو یہ لوگ پریشان ہو کر
ایمان اُنکا قبول کرین یا اپنی جانین ضائع کرین دونون طور سے نقصان ہے پس اگر اسی شہر کے لوگ ہونگے تو
کچھ تو اہل اسلام پاس کرینگے جانین تو نہ تلف ہونگی سخنگان خاموش ہو رہا بلکہ ویلم کو طلب کرکے حکم ارزنگ سے
آگاہ کیا اُسنے اسی وقت لشکر مین آکر قریب بتیس ہزار کے سپاہ جو کہ نئی ملازم تھی کچھ باشندے شہر کے تھے کچھ
اطراف جوانب کے کل نئے ملازمین دو لاکھ کے قریب سوار وپیادہ دے تھے انتخاب کرکے جو کہ تعداد تجویز
ہوچکی ہے اُنکو حکم دیا کہ تم چھاونی مین جاؤ تمکو حکم خداوند ہے کہ تم شہر کی حفاظت کرو وہ لوگ خوشی خوشی الگ ہو گئے
پس دو ایک افسر جو کہ معزز تھے مگر اُسی شہر کے باشندے تھے اُنکو اُنکا افسر کیا اُدھر آکر ارزنگ سے راہ
مین عرض کیا کہ بموجب حکم خداوند ہمنے بندوبست کیا چونکہ تمام عمائد شہر مع ابرار خاوری جو کہ حاکم شہر

مقرر ہوا تھا ہمراہ ازرنگ کے تھے اس خیال سے کہ اس گبر کو شہر سے نکال آئین انکو پھر ازرنگ نے اپنے
قریب طلب کیا اور ابرار سے کہا کہ مین اپنا ملک آپکے سپرد کیے جاتا ہون اور آپکی کمک کے لیے بتیس ہزار سپاہ
چھوڑے جاتا ہون اگر کوئی لشکر کشی کر کے آئے ہمکو خبر کیجیے گا ہم اسکے مقابلہ کے لیے کسی سردار زبردست کو روانہ
کرینگے کہ وہ آکر اُس سے مقابلہ کریگا کیونکہ یہ تو ہمارے آپکے عہد ہی کہ ہم اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرینگے نہ انکی
مدد کرینگے ہان اگر کوئی غیر مذہب علاوہ اہل اسلام کے ہوگا اُس سے ضرور مقابلہ کرینگے اسکی شرکت سے آپکی شرکت
کو مقدم جانینگے بس اگر اہل اسلام سے کوئی لشکر کشی کر کے آئے تو ہمکو آگاہ فرمایئے گا اور اگر کوئی غیر مذہب ہو
اُس سے خود مقابلہ کیجیے گا ابرار نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا مگر اسپر بھی اس حرام زادے نے بصلاح سختگان ایک شخص کو
خفیہ طور سے مع چند آدمیون کے مقرر کیا کہ تو بذریعہ اخبار کے ذریعے سے ہمکو بطور خفیہ خبر دینا اور جو واقعہ شہر مین گذرے
ہمکو آگاہ کرنا اُسکا نام اشوطہ تھا وہ اتنا بڑا نطفہ حرام و نطفہ شیطان تھا کہ جسکی کچھ حد نہین پر وہ بھی لشکر مین
شامل ہوکر چلا آیا کیونکہ یہ سب حکم و احکام جاری کرتا ہوا ازرنگ بیرون شہر پہونچ گیا تھا یہان لشکر تیار
کھڑا تھا تمام لشکر نے ازرنگ کو سلام کیا اسنے سلام لیکر کوس سفری کے بجنے کا حکم دیا صدائے جرس نے
آگاہ کیا کہ اب کوچ ہوا ادھر تخت پر ازرنگ آگے آگے سامان و جلوس سواری کئی سو فیلان مست علمہائے
خوک پیکر انکے کالے کالے پھریرے عقب مین انکے مرکبان تیز رفتار با یراق مرصع کار انکے عقب مین سانڈنی سوار
خاص بردار چوبدار اور سامان سواری اسکے بعد تخت ازرنگ کئی فیلان مست پر کسا ہوا اسپر ازرنگ
سوار خواصی مین سختگان نابکار گرد و پیش مرکبون پر افسران سپاہ و سرداران بارگاہ و مرکبان تیز رفتار پر
اسلم و دیلم اپنی فوج کے پرے جمائے ہوئے ایک جانب اسلم ساحران غدار آزمودہ کار آفت کے پرکالے
جھولیان شانون پر ڈالے اپنی اپنی سواریون پر سوار کوئی قاز پر کوئی قرقرے کوئی باز و بط پر کوئی اژدر سحر پر
کہ وہ قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا کسی کے زیر ران خیر زیان اسکے شانے پر دو پر لگے ہوئے کہ وہ پران کوئی
تخت سحر پر کوئی گرم خوئے آتش مزاج دریائے آتش مین نہائے ہوئے اُس سے شعلے نکلتے ہوئے کوئی ابر سحر بنائے
ہوئے پھوار پڑتی ہوئی کوئی برقین چمکاتا ہوا کوئی نیرنگ دکھاتا ہوا کسی کے روبرو چمن سحر سے تیار کیا ہوا
کسی کے سحر سے موتی برستے ہوئے اسلم ان سب کو لیے ہوئے کہ یہ لوگ بھی قریب چار لاکھ کے تھے
چلا جاتا ہی ایک طرف دیلم اپنی فوج کو درست کیے ہوئے جو کہ غیر ساحر تھے کہ ہر ایک سلاح مین سر سے
پانون تک غرق جلتہ پوش چار آئینہ بند مغفر سر وہی تلوارین کمرون مین نیزے کنوتیون پر مرکبون کے
رکھے موزے پانون مین دستانے ہاتھون مین دوش بدوش رکاب برکاب ہمراہ ازرنگ خانہ خراب
اس خوشی مین کہ ہمارا مذہب قدیم جاری ہوا ہی ہم بھی اسی مذہب کو قبول کرینگے چلے جاتے ہین عقب مین
سپاہ کی ازرنگ ہر اس شان سے سواری اس ناری کی طرف شہر افتاب نما کے بسر جیس چلی
سپاہ مین گھنٹ و ناقوس بجتے ہوئے گویا القادیا منزویا ازرنگ کی جے پکارتے ہوئے ازرنگ
کی لعنت کا دم بھرتے ہوئے روانہ تھے یہ طے مراحل کرتا ہوا بصد عجلت جاتا ہی قاعدہ یہ ہی کہ نہنگ
دس کوس پر جاکر بارگاہ برپا کرتا ہی بستگان مع خزانے کے اسی مقام پر پڑاؤ کرتا ہی لاہور بھی مع دیگر اسباب کے
پڑاؤ و براترتا ہی یہ ہی دستور ہی ازرنگ بھی جاکر اسی بارگاہ مین نزول کرتا ہوتا ہی رسمی طور سے کبھی
منزلین طی کی ہونگی اب شہر خاور کئی ہی کوس پر چھوٹ گیا ہی کہ ایک صحرائے بہار دیکھکر نہنگ نے
خیمہ وغیرہ برپا کیا یہ دونون بھی مع اپنے لشکر کے پہونچے کہ صبح کو آمد لشکر ازرنگ شروع ہوگئی تمام لشکر آکر
اترا ازرنگ داخل بارگاہ ہوا وہ صحرا بہت پر بہار تھا بکثرت اُس مرغزار مین شکار تھا ازرنگ نے

حکم دیا کہ ہم یہان شکار کھیلین گے دو ایک روز یہان قیام کرینگے کیونکہ یہان کی آب وہوا بہت ہمکو مرغوب ہی یہ صحرا بھی بہت خوب ہی بڑے شکار چونکہ لشکر بھی کئی روز کا تھکا ہوا ہی وہ بھی آرام پائیگا کہین ایسا نہو کہ پھر دیر پڑے راہ طی کرنے مین لشکر کے سوار و پیادے بسبب تکلیف راہ کے کسلمند ہو جائین لہذا انکو راحت دینا ضرور ہی یہ بھی خداوندی کا اسلوب ہی کہ اپنے بندون کو راحت دین تا کہ وہ اُسکی اطاعت کرین یہ سنکے تمام لشکر خوش ہو گیا کیونکہ راہ چلتے چلتے عاجز ہو گیا تھا وہ اتنا دن تو اُسی مقام پر بسر کیا رات ہوئی رات بھر پہرہ چوکی لشکر مین رہا کیونکہ نیا مقام ہی دوسرے جنگل کا مقدمہ ہی خزانہ ہمراہ ہی کہین چور خواہ ڈاکے زن نہ آپڑین تو خرابی ہو رات اہل لشکر نے جاگ کر بسر کی صبح کو ارژنگ اٹھکر بارگاہ مین آیا سب سردار آکر حاضر ہوئے ارژنگ نے پردے بارگاہ کے بلند کرا دیے تھے کہ تماشاے صحرا دیکھونگا وہ صحرا کوسون تک اشجار سایہ دار سے مملو تھا اسمین میوہ وغیرہ لگا ہوا تھا کوسون گلون کے درخت لگے ہوئے بوے گل سے صحرا بسا ہوا تھا جب ہوا کا جھونکا آتا تھا دماغ معطر ہو جاتا تھا ہر سون سبزہ لگا ہوا تھا جس سے چشم کو ایک نوع کی تازگی ہوتی تھی چونکہ وقت سحر تھا جا بجا اوس کے قطرے پڑے ہوئے مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے آب پاشی شبنم سے اُس صحرا کی گیاہ کو باغبان قدرت نے سینچا تھا جو قطرے شبنم کے برگہاے درخت پر آگئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ لوح زمردین پر گوہر آبدار کسی کاریگر نے جڑے ہین کٹورا ہاے گل آب شبنم سے مملو ہین جب ہوا کا جھونکا آتا ہی درختون کو جو حرکت ہوتی ہی اُنپر سے یون قطرے اوس کے جو کہ اُنپر جمے ہوئے ہین گرتے ہین کہ جیسے ابر بہار سے بوندیان پڑتی ہین کیا بھلا معلوم ہوتا ہی وہ سبزے کی طراوت نظرون مین کھبی جاتی ہی ہنگام سحر جو ہین ہوا طائران خوشنحو بصد الحان اپنے معبود کی درختون پر بیٹھے ہوئے کچھ آشیانون مین بیٹھے صفت و ثنا کر رہے ہین اسکے عشق کا دم بھر رہے ہین طاؤسان صحرائی کی ضیاگری تدروان کوہسار کی جلوہ گری بلبلان خوش گفتار کی چہچہ زنی عالم وجد مین لاتی ہی پرندون کا عالم ہی چرندے مثل آہو چیتے نیل گاؤ وغیرہ کے اپنے اپنے مقام سے نکل کر لب دریا گھانس چرنے مین مصروف ہین چیتے بتلاش قوت لایموت کے انگڑائیان لیتے ہوئے ایک جانب پھر رہے ہین اُدھر چرخ اخضری پر خسرو خاور کی آمد آمد کا غل وہ آفتاب کی کرنون کا صحرا مین پھیلنا اسکے سبب سے اوس کے قطرون کا چمکنا نیا لطف تازہ سماں دکھاتا تھا سرداران ارژنگ نے یہ سماں دیکھکر ارژنگ سے عرض کیا کہ کیا خوشنما صحرا ہی کیا یہ مقام پر بہار ہی لائق صید و شکار ہی ارژنگ نے اسکے جواب مین کہا کہ یہ صحرا میری قدرت کا ادنے نمونہ ہی ایسے لاکھون صحرا پیدا کیے ہین جو کہ ابھی کسی نے نہین دیکھے ہین سختگان نے کہا کہ اسکی کیا اصل ہی ابھی جو آپ تقدیر کرین تو اس سے بہتر صحرا پیدا ہو مگر کیا کرین کہ تقدیر بنانے کا آلا ٹوٹ گیا بدین سبب تقدیر بگڑ جاتی ہی اگر آلا درست ہوتا تو کیا مزا تھا یہ سُنکے ارژنگ مسکرا دیا کہا کہ کسقدر تو بدمعاش ہی یہ کونسا ہنسی کا وقت ہی یہ سُنکے سختگان نے عرض کیا کہ حضور اسوقت کچھ طبیعت کو کلفت ہی اگر شراب خواری ہو تو مزا ہی کہ یہ وقت اس فعل کے لیے بہت اچھا ہی ارژنگ نے کہا کہ واقعی کیا بات کہی ہی کہ میرا بھی دل خوش ہو گیا یہ کہکے کہا کہ بلاؤ ساقی کو کہ ہمارے وزیر اعظم دستور معظم کا شراب خواری کو جی چاہتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کشتیان شراب کی حاضر کی گئین شراب خواری ہونے لگی ساقی پلانے لگے ہر ایک پینے لگا کہ یکایک ارژنگ کو خرپاے سیمتن کا خیال آگیا چہرہ متغیر ہو گیا آنکھون سے سیل اشک جاری دل پر ابر غم چھا گیا وہ صحرا بدتر از ویرانہ نظر آنے لگا اور یہ شعر پڑھنے لگا شعر یاد دلبر مجھے ساون مین رلا جاتی ہی جب گھٹا آتی ہی اک پیچ دلا جاتی ہی ✤ یہ پڑھکر فلک کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور خاموش ہو کر رہ گیا کہ یہ تیر پھر حلق پر لگا ہماری تو یہ نوبت ہی کہ جسم تو یہان ہی روح کوچہ جانان مین پھر رہا ہی بموجب اس شعر کے شعر- چمن مین دفن ہوا کوے یار مین نکلا ✤ زمین مین بھی نہ ٹھہرا وہ بیقرار ہون مین

پایا کہ شعر۔ علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ؛ بلاکشان محبت بکوئے یار روند ؛ میری تو یہ حالت ہی
کہ مجکو تو ہر وقت اُس محبوب جانی یار جاودانی کا تصور بندھا رہتا ہی نہ ہواے سرو اچھی معلوم ہوتی ہی نہ صحراے
خوشگوار کی نضارہ نہ شراب وکباب کا مزا بغیر اُسکے میرے نزدیک سب بیکار ہی صحراے سبزہ زار بدتر از خار ہی شراب
وکباب زہر ہلاہل ولخت جگر معلوم ہوتی ہی ہاے مین کیونکر اُس تک پہونچ جاؤن اپنے جانی کو آغوش مین لیکر
اُسکے لب عارض کے بوسے لون مثل نیشکر کے اُسکو چوسون لعاب دہن میری حیات کا سبب ہی خال رخ مریض عشق
کے لیے بمنزلہ حبوب شفا کے ہی سیب زنخدان ابیار محبت کے واسطے مثل سیب اصلی کے ہی لعاب دہن بجاے لعاب بہدانہ
ہی مریض عشق کے لیے یہی دوا ہی کہ اُسکو وصل یار بہم ہو اکثر اطبا نے عشق کو بھی از قسم جنون تجویز کیا ہی اُسکا علاج وصل یار
مقرر فرمایا ہی پھر مین کیونکر بغیر اُسکے وصل کے اس عارضہ سے اچھا ہو سکتا ہون اتو مابدولت بغیر اُسکا وصل حاصل
کیے قرار نہین لیتے ہین کیونکہ تقدیر یہی کر چکے ہین اب اسکے خلاف نہین تقدیر کر سکتے ہین اور وہ جو تقدیر بدل جاتی ہی
وہ مابدولت کا فعل نہین ہی بلکہ اسی طور سے تقدیر کی نفی اپنے حق مین جو مابدولت تقدیر کرتے ہین وہ ایک
ہوتی ہی بندون کے حق مین دو تقدیرین کرتے ہین ایک تقدیر ظاہری اور ایک باطنی آخر کو وہ ہی تقدیر باطنی رہ جاتی ہی
ظاہری ساتھ باطنی کے بدل جاتی ہی گو عشق مین مبتلا ہی مگر اپنی حرکت سے نہین باز آتا ہی اہل دربار سے کہتا ہی کہ
بالفعل مابدولت کی طرف عشق وعاشقی کے طبیعت آئی ہی کہ کسی سے عقد کرکے ایک نور خالص اُسکے شکم سے پیدا کرون
کہ اُسکو اپنا نائب کرون یہ خیال ایک مدت سے تھا جب سے اس تصویر کو دیکھا اسکے سراپا کو دیکھا کہ یہ نازک نازک
ہاتھ پاؤن اس قابل ہین کہ میری گردن مین یہ ہاتھ حمائل ہون پاؤن سے پاؤن گھسے ہون صدائے شفقتالو بلند ہو
آہی اُوہی کی صدا آتی ہو مین اُسی حالت مین نور قدرت اُتارون اتبو دل اس تصویر کو دیکھکر اور زیادہ تر
اس امر کا مشتاق ہوگیا ہی گو مدت سے اسکی فکر تھی مگر یہ صاحب تصویر اسی امر کے لائق ہی کہ اسکو اگر مین
اپنے تصرف مین لاؤن تو خوب خوبصورت لڑکا ہوگا ایک مرتبہ تو نور خالص سے لڑکا پیدا کرونگا کہ جسکو اپنا نائب
کرونگا دوسری مرتبہ ایک لڑکی جو کہ حسینان جہان کے سر کا تاج ہوگی اس سے نتیجہ یہ ہی کہ جب یہ معشوقہ ضعیف
ہونگی اس عرصے مین وہ جوان ہوگی اُسکو مابدولت تصرف مین لاوینگے یہ نتیجہ نکالا ہی کہ ہمیشہ جوان معشوقہ مابدولت
کے پاس ہوگی سخنگان کو تاب نہ رہی کہنے لگا کہ واقعی تاؤ تو خوب ہی اور بچے بھی اچھے ہونگے مگر وہ عنقاے فلک
حسن وجمال آپکے قبضے مین نہین آئیگی وہ اور لوگون کا حصہ ہی جسکا حق ہی اُسکو پہونچے گا نسیم الفتون کو ازرنگ
نے کہا کہ کسکو وہ کون مجھ سے زیادہ حق دار ہی سخنگان نے مسکراکر کہا کہ خداپرست اُنکا حق سب سے زیادہ
ہی اور بالا ہی اُنکی تو یہ حالت ہوتی ہی کہ ہانڈی پکائی کسی نے محنت کسی نے کی وہ آکر پکی پکائی ہانڈی پر بیٹھے
بڑے بڑے لقمہ کھاکر چلے گئے پکانے والا منھ دیکھ کر رہ گیا کوئی کچھ نہ کر سکا مین کیا کہون کہ کیا صاحب اقبال
ہین کہ کبھی اُنکا داؤن خالی جاتا نہین مجکو تو یہ عجب ہوتا ہی کہ جو محنت کرتا ہی اُسکا تو کچھ بس نہین چلتا ہی وہ
اپنی محنت کرتا ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ محنت کرکے راتون کو جاگ کے اپنے کو دوسرے کو تکلیف دیکر
کوشش کرکے حمل رکھا یا اُسنے نو ماہ تک زحمت گوارا کی اُسکے بعد کس مشکل سے جنا کہ چھٹی کا دودھ زبان پر
لذت دے گیا اور زمانے بھر کی تکلیفین گوارا کین پالا پرورش کیا باپ کا تو ادر قصد ہوا کہ اسکو اپنے
تصرف مین لائیے جورو پرسوت لائے یعنی بیٹی کو اُسکی سوت بنائے کیونکہ جو کوئی درخت بوتا ہی تو
اسی امید پر کہ اسکا پھل کھائینگے ماں کو یہ حسرت کہ اسکی شادی کرون یہ تو اسی حسرت مین رہی
وہ یہ خیال کرتے رہے کہ جب یہ لائق تصرف مین لانے کے ہو لے کہ یہ امور دنیوی کی برداشت کرلے
تو تصرف مین لاؤن وہان وہ دوسرے کے ساتھ بھاگی اور وہ بھی خوشی خوشی یار کے ہمراہ چلی گئی

انھون نے خیال کیا کہ مان کی تو مرضی ہی کہ کسی کے ساتھ شادی ہو مگر باپ خود ڈورے ڈالتے ہین یہ موا
بڈھا اس سے ہو گا کیا یہ جوان جو کہ ابھی تک پورا واقف نہین اسکو کیون نہ کرو کہ جسکے پاس جا کر کل
حسرتین نکلین تو یہ حالت ہوتی ہی خداوند جو خیال کرتے ہین کہ یہ صاحب تصویر میرے تصرف مین آئیگی
اول تو وہ جسکی لڑکی ہی اُسنے خود اپنے لیے رکھا ہو گا کیونکہ حسین بہت ہی اگر شاید اسکا ایسا خیال نہو تو اسکا
بھائی خود جوان ہی اُسی کے سنون ہی کوئی بیس دو برس کا چھٹا یا بڑا یا وہ اپنے تصرف مین لانے کی فکر مین
ہو گا مگر یہ سب فکرین بیکار ہین صرف یہ حصہ اہل اسلام کا ہی اسی سبب سے سب کے ہاتھ سے بچا ہوا ہی ادھر
اُنکو خبر ہوئی وہ آئے اور رہ گئے سب ہاتھ ملکر رہ جائینگے کسی سے نہ آکھڑی ہی نہ اُکھڑے گی اگر فرض کردم
کسی صورت سے اُنکے آنے کے قبل خداوند پہونچ گئے اور کوئی داؤ بڑ گیا اور جیسین نے خداوند کے
حوالہ کر دی تو وہ منظور نہ کریگی آپکی صورت سے ڈرے گی آپ بھلا کو اُسپر قبضہ کرنا چاہینگے وہ اپنے کو بچائیگی
اور آپکو نہ قابض ہونے دیگی آپ ہاتھ ملکر رہ جائینگے اور وہ کسی صورت سے نکل جائیگی جیسی کہ تصویر مین
صورت ہی اگر اسکے خلاف ہوئی تو خداوند کو قبول کریگی خداوند مزے کرینگے اگر تاؤ بن پڑا اور کوئی لڑکی
پیدا ہو گئی تو بڑی عمدہ بات اور کہین صورت دار ہوئی تو وہ بھی حق اہل اسلام کا ہوگی جیسے خداوند لقا
کی دختر ملکہ گیتی افروز و جہان افروز و مہر افروز کو اہل اسلام لے گئے خداوند لقا انکا کچھ نہ کر سکے تو
آپکیا بنا لینگے یہ سنکے ارزنگ نے کہا بلا سے آپکی تم نہ بولا کرو جو ہو گا دیکھا جائے گا یہ کہکر اسکی یاد مین کچھ
شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اب یہ نوبت ہی کہ شل دیوانون کے بک رہا ہی اہل دربار باہم اشارے بازی کرنے لگے
کہ یہ بڑا فریبی ہی کہ کیسی بیہودہ تقریر کرتا ہی ایک عورت کی بیکار عزت لیتا ہی سخنگان سچ کہتا ہی بڑا اچھا آدمی ہی
وہی خوب درست کرتا ہی اُس سے خداوند دبتے ہین کیونکہ وہ کھری کہتا ہی دیکھو تو کیسی باتین خداوند کرتے ہین
کہ بوسہ لیتا آنکھون مین شاید کہین پڑی ہوئی ہوتین مین نور خالص اُتارتا ہوتا صدائے آہ آہ وہ بلند ہوتی کہو یہ
کس کام کی تقریر تھی اُسی امر سے تو جلکر سخنگان نے ایسی تقریر کی دوسرے یہ دیکھو ابھی لڑکی ہوئی نہین
اسکی نسبت خیال فاسد کیا کہ مین اسکو خود اپنے تصرف مین لاتا یہ کونسی تقریر تھی بھلا یہ بھی کوئی بات کہنے
کی تھی ایسے لوگ تو بے غیرت کہلاتے ہین اگر ہم لوگ ایسی تقریر کرتے تو زیبا ہی یہ تو خداوند ہین انکو کب زیبا ہی
کہ یہ بندون کے روبرو بیٹھکر ایسی تقریر کرین اور مثل بندون کے بیقرار ہون جو کہ خدائی کا اختیار رکھتے ہون
ہمکو تو انکی خدائی مین شک معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسی مین بعض لوگ ایسے بھی دربار مین ہین جو کہ لقا کے
اور زمرد کے دربار مین تھے اُنسے اگر دریافت کرو کہ کبھی لقا نے یا زمرد نے بھی ایسی تقریر سر دربار کی یا اپنی
لڑکیون سے خیال فاسد کی امید رکھی ہمکو تو یقین نہین آتا ہی کہ وہ لوگ ایسے بے غیرت ہون ہان وہ خداوند
تھے اگر انکی ایسی حرکتین ہونگی جو کہ بندون کی ہین تو ہم تو انکی اطاعت نہ کرینگے اور کسی مذہب مین اپنے کو
شامل کرینگے یہ تو بالکل اپنی شان کے خلاف تقریر کرتے ہین یہ تو اس طور کے باہم اشارے کر رہے ہین
ارزنگ اُس خیال مین بیٹھا ہی کہ کیونکر مین اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ تو اس فکر مین ہی اور لوگ
باہم وہ گفتگو اشارون مین کر رہے ہین کوئی دو پہر اسی گفتگو مین بسر ہوئی ارزنگ کو نہ اب فکر شکار ہی
نہ فکر آب و طعام ہی اہل دربار بھی کچھ کشیدہ ہین اسکی تقریر سے سب خاموش بیٹھے ہوے ہین بردے اُٹھے
ہوے ہین یکایک ایک گوشہ صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے روے آفتاب پنہان ہو گیا تمام زمانہ
تیرہ و تاریک ہو گیا جو لوگ کہ دربار مین بیٹھے ہوے تھے وہ اُس گرد کو دیکھکر باہم کہنے لگے کہ یہ گرد کیسی بلند
ہوئی ہی دیکھو کیا بڑا بگولہ اُٹھا ہی اگر اس گرد مین کوئی آجائے تو وہ ضرور اُڑ جائے زیادہ تر امر عجیب یہ ہی کہ آجکل اسکی فصل

نہین ہی اُسپر یہ بگولا اور اس صحراے سبزہ زار مین یہ بگولا کہان کہ جہان سواے گھانس کے خاک کا نام نہین ہی
یہ سُنکے ہر ایک طرف صحرا کے دیکھنے لگا سخنگان نے جو دیکھا کہ سب اہل دربار طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین
یہ کیا سبب ہی اسنے بھی نگاہ اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہین مین بھی دیکھون اسکو بھی گرد و غبار بلند نظر آیا
یہ گرد و غبار دیکھکر سخنگان نے خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کثیر کا ہی نہ کہ بگولا یہ دیکھکر اسنے ازرنگ
کی طرف دیکھکر کہا کہ مرگ تو مبارک باشد دیکھیے کوئی لشکر کثیر آتا ہی یہ لشکر جو کہ آتا ہی ضرور اہل اسلام کا ہی
کہ وہ یہ خبر سُنکے کوئی سردار اُنہین کا اس خیال سے چلا ہی کہ ملکہ ازرنگ کو خاور سے نکالدین کہ اُسنے جو قبضہ کرلیا ہی
جب وہ اس صحرا مین پہونچے گا اسکو یہ معلوم ہوگا کہ ازرنگ اس صحرا مین مع لشکر اُترا ہوا ہی تو وہ ضرور مقابلہ
کرے گا یہ جو کہا اب تو میان ازرنگ کا یہ حال ہوا کہ تمام عشق رفوچکر ہوگیا ساری عشق و عاشقی دماغ سے نکل گئی
یہ سُنکے کہ یہ گرد لشکر اسلام کی ہی رنگ رو متغیر ہوگیا اور یہ بھی گرد کی طرف دیکھنے لگا اور سخنگان سے کہا کہ اول تو
یہ لشکر میری مدد کو آتا ہی اور شاید اہل اسلام کا ہوگا تو ما بدولت کو کوئی خوف نہین ہی اگر آئینگے تو مین انکو
ابھی ابھی غارت کردونگا اُنپر عذاب نازل کردونگا کیونکہ آجکل مجکو جلدی ہی کہ مین جاکر اپنی معشوقہ سے وصل
حاصل کرون اور یہ لوگ بیکار کا جھگڑا کرینگے دیر لگائینگے مین کیون وہ امر کرنے لگا کہ جس مین زحمت ہو یہ ازرنگ
کی تقریر سُنکے سخنگان نے کہا کہ ظاہر ہوا جاتا ہی میرے نزدیک تقدیر گریز کیجیے مین تو ابھی سے اپنا سامان کرتا ہون
تاکہ میرا تو مال و اسباب بچے یہ سُنکے ازرنگ نے کہا کہ جاؤ مین تو ضرور مقابلہ کرونگا یہی ذکر ہو رہا
تھا کہ دامن گرد قریب اُس صحرا کے پہونچکر شگافتہ ہوا اُس گرد سے فیلان مست کہ جنکی مستکون پر آئینہ
لگے ہوے اُنکے آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے گرد کو بٹھاتے ہوے ہاتھیون پر علماے خوک پیکر اُنکے
پھریرون پر تعریف لقا؛ زمرد و تحریر قریب دو سو کے اُنکے بعد مرکبیان خاص بازین و لجام مرصع چلے آتے ہین
آمد فوج دیکھکر ازرنگ نے گوجر سے کہا کہ جاکر خبر تو دریافت کر کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کسکی مدد کو جاتا ہی
اور کدھر سے آیا ہی اُدھر وہ لشکر بھی قریب اُس صحرا کے پہونچا صاحب لشکر نے جو اُس صحرا کو بافضا دیکھا حکم دیا
کہ اسی صحرا مین قیام کرو آج ہم یہین فروکش ہونگے یہ حکم سُنکے نشان لشکر قائم ہوے اُسکے لشکر کے ہرکارے
آگے چلے کہ اُسنے حکم دیا تھا کہ جاکر دیکھو کہ یہ صحرا کسقدر وسیع ہی وہ ہرکارے جو آگے چلے اُنھون نے دیکھا کہ
اس صحرا مین ایک لشکر کثیر اُترا ہوا ہی یہ ہرکارے اُس لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُس
لشکر کے لوگون نے کہا کہ یہ لشکر خداوند کا ہی وہ طرف شہر آفتاب نما کے تشریف لیجاتے ہین وہ ہرکارے
یہ حال دریافت کرکے اور لشکر کا انتشار دیکھکر طرف اپنے لشکر کے چلے اِدھر گوجر نے اپنے شاگردون سے
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر جو آیا ہی کسکا ہی اور کہان سے آیا ہی بس فوراً شاگردان گوجر اُدھر کو چلے
ابھی اُس لشکر کے ہرکارے یہ خبر لیکر نہ گئے تھے کہ شاگرد گوجر کے اُس لشکر مین پہونچے دیکھا کہ لشکر
قریب دو لاکھ کے ہوگا خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین دیکھا کہ ایک جوان تخت پر سوار ہی گرد اُسکے
افسران سپاہ مرکبون پر ہین چونکہ ابھی لشکر نہین اُترا ہی نہ خیمہ وغیرہ برپا ہوے ہین تمام لوگ بے سرو سامان
کھڑے ہین کہ ان ہرکارون نے کہ اپنی صورت مسافر کی بناے ہوے تھے اہل لشکر سے پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہی
صاحب لشکر کا کیا نام ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کدھر جائے گا یہ سُنکے اُس لشکری نے کہا کہ تمکو کیا ہی
اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین اگر یہ لشکر جدھر ہم جانے والے ہین جائے تو ہم بھی ہمراہ چلین کیونکہ
ہم اس امر سے محفوظ ہو جائین کہ کوئی لوٹ نہ سکے اُسنے کہا کہ آگاہ ہو یہ لشکر شہر خیوش کج گردن کا ہی
شہر جابہ سے آیا ہی طرف خاور کے جاتا ہی چونکہ ہمارے بادشاہ کو خداوند ازرنگ کا نامہ پہونچا تھا

کہ ہم برائے مقابلہ اہل اسلام جانے کا قصد رکھتے ہین لہذا انکو لازم ہو کہ تم میری شرکت کرو چنانچہ بموجب طلب
خداوند ازرنگ ہمارا بادشاہ مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے جاتا ہو آج ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہو کہ بادشاہ نے
شہر کو چھوڑا ہو یہ سنکے وہ ہرکارے جو کہ نقلی مسافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بات اچھی ہوئی ہمارا بھی ساتھ ہوا کیونکہ ہم بھی
خاور کو جاتے ہین بس ہم بھی اپنے ٹھہرنے کے لیے مقام تجویز کرتے ہین یہ کہکر وہ ہرکارے ایک طرف کو راہی ہوے
اور سبکی نظرون سے پوشیدہ ہو کر لشکر سے نکل کر طرف اپنے لشکر کے چلے ادھر وہ ہرکارے جو کہ سرخپوش
نے صحرا کے دیکھنے کو روانہ کیے تھے وہ خدمت مین اُسکی حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور ہم جو بموجب حکم عالی
برائے دیکھنے صحرا کے گئے تو ہمنے دیکھا کہ صحرا تو بہت وسیع ہو اُس صحرا مین ایک لشکر کثیر فروکش ہو جو کہ کوسون تک
اترا ہوا ہو لاکھون خیمہ وغیرہ برپا ہین یہ جو ہمنے دیکھا تو ہم لشکر مین گئے اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر خداوند ازرنگ کا ہو کہ جنھون نے آپ کو طلب فرمایا ہو اب طرف شہر آفتاب نما کے تشریف لیے جاتے
ہین ہم یہ خبر دریافت کر کے چلے آئے یہ سنکے سرخپوش نے اپنے وزیر سے کہا کہ خوب ہوا کہ مین اس صحرا مین
پہونچ گیا ورنہ مین خاور مین جاتا تو خداوند سے ملاقات نہوتی یہ کہکر حکم دیا کہ تم لوگ خیمے وغیرہ برپا کرو مین
خداوند کی خدمت مین جاتا ہون کیونکہ کوئی مجکو یہ ضرورت نہین ہو کہ جب وہ طلب فرمائین تو مین
جاؤن مین تو اُنکی خدمت مین اُنکی مدد کے لیے جاتا ہون دوسرے وہ خداوند ہین اُنکے سامنے کوئی تزک و
حشم کام نہ آئے گا کوئی ضرورت بھی نہین ہو یہ کہکر چند سردارون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر ازرنگ کے چلا
یہ تو اِدھر سے چلا اُدھر گو جبر کے شاگردون نے گو جبر سے جا کر عرض کیا کہ ای اُستاد یہ لشکر زمرد پرستون
دلقا پرستون وازرنگ پرستون کا ہو کیونکہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ علمہاے لشکر پر تعریف تینون
خداوندون کی تحریر ہو ہمنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس صاحب لشکر کا نام سرخپوش کج گردن
ہو اور شہر سرخابیہ سے آیا ہو خداوند کا نامہ گیا تھا وہ بادشاہ مع دولاکھ سپاہ کے برائے مدد خداوند
خاور کو جاتا ہو ایک ماہ اپنے شہر کو چھوڑے ہوے ہوا ہو یہ سنکے گو جبر اندر بارگاہ کے آیا اور دست بستہ
ہو کر جو ہرکارون نے بیان کیا تھا عرض کیا یہ خبر سُننا تھی کہ ازرنگ کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا
وہ جو مردنی چہرے پہ چھائی تھی مبدل بخوشی ہوئی اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ دیکھی قدرت میری میرا
وزیر تو کہتا تھا کہ اہل اسلام کا لشکر ہو مین نے کہا تھا کہ یہ لشکر میری مدد کو آتا ہو وہی امر نکلا تاکہ
سرخپوش میرا طلب کیا ہوا آیا ہو یون تقدیر کرتے ہین مین نے یہ تقدیر کئی برس پیشتر کی تھی
کہ مجھ سے اور سرخپوش سے اس صحرا مین ملاقات ہو گی چند سردار اُسکے لشکر مین جائین اور اُس سے
کہین کہ خداوند نے تمکو طلب کیا ہو وہ اس صحرا مین فروکش ہین ایسی تقدیر کرتے ہین مین کیا کوئی غافل ہون
ہر وقت تقدیر کیا کرتا ہون اور جو تقدیر کرتا ہون پختہ کرتا ہون کمی نہین کرتا ہون یہ حکم سنکے چند سردار
جو کہ معزز تھے اُنھون نے قصد اُٹھنے کا کیا کہ یہ تقریر سنکے سخنتگان جل گیا کہنے لگا کہ یہ تو وہ مثل ہوئی
کہ ایک نابینا تھا اُسکے ہاتھ کہین سے ایک بٹیر آگیا اب وہ اُسکو نہین چھوڑتا ہو ہر وقت ہاتھوں مین لیے ہو
جو کوئی بٹیر باز آیا اور اُسکو معلوم ہوا کہ یہ بٹیر باز ہو وہ اُس سے کہتا ہو کہ میرے پاس بھی ایک
بٹیر ہو مین تجسے لڑاؤنگا تو یہ تقدیر اندھے کے ہاتھ کی بٹیر ہو کہ بن گئی اسقدر نہ پھولیے اتنا نہ آپ کو
پھولیے یہ کوئی امر خوشی کا نہین ہو ایسی بہت سی باتین بنا کرینگی مگر انجام ان سب کا وہی ذلت ہی
جو کہ ہمیشہ آپ کے باپ دادا کو نصیب ہوئی ہو اور میرے لیے وہی جوتے ہین جو میرے باپ دادا
کے نصیب مین تھے کیونکہ مین نے سا تو آپ ایسے شخص کا دیا کہ جو عقل سے بالکل بے بہرہ ہو کوچۂ انانی

سے بالکل نابلد صحراے حماقت کا سیاح میدان نادانی کا رہرو جسکے ذہن مین یہ سمائی ہوئی کہ مین بڑا عقیل ہون خاک عقل نہین مثل اپنے بزرگون کے نادان مگر انکین یہ ایک بات تھی کہ وہ کہنے پر عمل کرتے تھے تم مین یہ بات اور یہ صفت زائد ہے کہ اپنے روبرو کسی کی نہین سنتے ہو ازرنگ نے سختگان کی طرف دیکھا اور کہا کہ بس خاموش یہ وقت اس تقریر کا نہین ہے اور کسی وقت یہ تقریر کرنا اب اپنی زبان کو روکو سختگان خاموش ہو رہا کہ ازرنگ سردارون کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ کون کون گیا ہے سرخ پوش کے لینے کو یہ سنکے چند سردار اُٹھے کہ ہم جاتے ہین پس وہ بارگاہ سے نکل کر طرف اُس صحرا کے چلے کہ جس مین وہ لشکر اُتر رہا تھا یہ خیال رہے کہ ازرنگ کی بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے ہین یہ لوگ تو اُدھر کو چلے اور سرخ پوش اپنے لشکر سے چل چکا ہے قریب لشکر ازرنگ پہونچ چکا ہے کہ یہ لوگ لشکر سے نکلے انھون نے دیکھا کہ ایک بادشاہ مع چند افسرون کے مرکبون پر سوار ہمارے لشکر کے قریب پہونچ گیا ہے یہ لوگ سمجھ گئے کہ یہی سرخ پوش ہے پس ان سب نے سلام کئے سرخ پوش نے دیکھا کہ چند سردار لشکر خداوند سے آئے ہین انھون نے ہمکو سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر انسے کہا کہ آپ کون لوگ ہین انھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم خداوند کے آپ کے استقبال کو حاضر ہوے ہین کیونکہ خداوند کو خبر ہوگئی ہے کہ یہ لشکر آپکا ہے آپ براے مدد خداوند تشریف لائے ہین یہ سنکے سرخ پوش نے جواب دیا کہ مین خود حاضر ہوتا تھا آپ لوگون کو خداوند نے کیون زحمت دی انھون نے کہا کہ یہ مروت کے خلاف تھا کہ آپ تو اتنی دور سے انکی مدد کو تشریف لائے وہ کسی کو آپ کے استقبال کو بھی نہ روانہ کرتے بالکل خلق خداوندی سے بعید تھا یہ عرض کرکے سرخ پوش کو ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلے داخل لشکر ہوے رخ بارگاہ کا کیا حاضرین بارگاہ نے دیکھا کہ وہ جو سردار گئے تھے اُنکے ہمراہ ایک جوان تاج شاہی سر پر رکھے اور اپنے سردارون کے بیچ مین چلا آتا ہے مگر جوان خوبصورت ہے مرد معقول معلوم ہوتا ہے سختگان نے کہا کہ خداوند یہ کوئی بزرگ بردست بادشاہ معلوم ہوتا ہے اسکے چہرے سے رعب شاہی ظاہر ہے آپ کو اسکی عزت کرنا ضرور ہے ازرنگ نے کہا کہ عزت کرنے کی کیا ضرورت ہے میرا بندہ ہے یہان کوئی ایسا نہین ہے کہ ایک کو دوسرے پر فوق دیا جاے ہمارے روبرو سب کا مرتبہ برابر ہے جیسے یہ بندے ہین اسطرح سے وہ بھی بندہ ہے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ سردار سرخ پوش کو لیکر داخل بارگاہ ہوے سرخ پوش نے ازرنگ کو سجدہ کیا اور اسکے سردارون نے بھی بعد اسکے سرخ پوش نے سر سجدے سے اُٹھا کر مجرا کیا اب جو دیکھا کہ ایک گبر بادہ نخوت سے مست تخت پر بڑے تکبر سے بیٹھا ہے اور اُسکے عقب مین ایک شیطان صورت کھڑا ہوا ہے اور تمام بارگاہ سردارون سے بھری ہوئی ہے دو جوان دونون طرف تخت کے دنگلون پر بیٹھے ہوے ہین کہ جنکے رخ سے حرام زادے پن کی علامت ظاہر ہے مگر بہت قوی ہین اور ایک پہلوان بہت قوی اُس بارگاہ مین ہے کہ اُسکے مثل اُس بارگاہ مین کوئی نہین ہے وہ بھی دنگل پر بیٹھا ہے پس یہ رنگ بارگاہ کا دیکھکر سرخ پوش اپنے دل مین کہنے لگا کہ خداوند کے بندے بہت قوی قوی ہین پس ایک لعل بدخشان اپنے ہاتھون پر رکھکر اور سر جھکائے ہوے طرف تخت ازرنگ کے چلا اور قریب تخت پہونچکر بعد عجز و انکسار کہا کہ یہ بندہ گنہگار آپ کا امیدوار ہے کہ یہ ہدیہ حقیر جو کہ کچھ قدر و منزلت نہین رکھتا ہے قبول ہو اور مین عفو کا خواستگار ہون اور میری عدم حاضری معاف فرمائی جاے مین اس امر کا امیدوار ہون کہ یہ جو میرے آنے مین دیر ہوئی یہ بھی معاف ہو گو مین سزا کا مستحق ہون اور یہ میری خطا ایسی نہین کہ عفو کیجائے مگر رحم خداوند سے امید عفو ہے یہ جو اسنے کہا ازرنگ نے

مسکرا کے کہا کہ تیری سب تقصیرین معاف ہین اور تیرا ہدیہ بھی قبول ہی کیونکہ میری ذات رحیم ہی خطابخش عطاپوش ہی
تیرے سب گناہ عفو کیے تیرا بڑا مرتبہ ہوگا مین نے تقدیر کی کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا یہ کہکر لعل اُسکے ہاتھ سے لے لیا
اور سختگان سے کہا کہ یہ لعل بہت حفاظت سے رکھنا مین اپنی معشوقہ کو بوقت شب عروسی حالت تخلیہ مین
جب مین اور وہ ہونگی اور مین اُسکی صورت دیکھونگا تو دونگا دوسرے یہ ایک میرے بندۂ مقرب کا نذر دیا
ہوا ہی سختگان نے لعل لے لیا اور مسکرا کر کہا کہ وہ دن تو نصیب ہو کہ جسکی آپکو امید ہی ایسا نہو کہ تقدیر
پلٹ جائے ارزنگ مسکرا کر رہ گیا جب مسکراتا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ تو ہنستا ہی اُسکے بعد سرخ پوش کو حکم دیا
کہ بٹھواتے عرصہ مین ایک تخت برابر تخت ارزنگ لا کر بچھا دیا گیا ارزنگ نے سرخ پوش سے کہا کہ اِسپر بیٹھو
اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین خداوند کے روبرو بھلا تخت پر بیٹھ سکتا ہون تخت نشینی آپ کے لائق ہی
مین ایک ادنے بندہ ہون بھلا یہ کب زیبا ہی کہ خداوند کے روبرو تخت پر بیٹھون مجکو ایک گوشۂ بارگاہ مین
ایک جگہ ملجائے کہ مین بوریا بچھا کر مثل غلامون کے بیٹھون اور کوئی خدمت مرحمت ہو کہ مین اُسکو بجا لاؤن
تاکہ میری بخشش کی صورت ہو قسم ہی مجکو آپ کے عزت و جلال کی مین کبھی تخت پر آپ کے روبرو نہ بیٹھونگا
ہان جب یہان سے اپنے ملک کو آپ کی خدمت سے واپس جاؤنگا تو پھر صاحب تخت ہونگا یہ سُنکے ارزنگ
نے کہا کہ اسکے لیے کرسی لاؤ فورًا کرسی مرصع کار حاضر کی گئی گو سرخ پوش کج گردن کرسی پر بھی نہین بیٹھتا تھا
مگر ارزنگ نے مجبور کرکے اُسکو بٹھایا جب وہ سلام کرکے بیٹھ چکا تو وہ اسکے سردار بھی مجرا کرکے علے قدر مراتب
بیٹھ گئے جب سب بیٹھ چکے تو سرخ پوش نے دست ادب جوڑ کر بہت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ
عبد گنہگار کچھ حال دریافت کرے مگر جس امور مین کچھ عقل کام نہین دیتی ہی ارزنگ نے کہا کہ اجازت ہی دریافت
کرو اُسنے عرض کیا اول تو یہ امر ہی کہ یہ راز میرے اوپر ظاہر کیا جاے کہ باوجود کہ مین بندہ ہون خداوند صرصر دلقا کا
و آبا و اجداد بھی بندے تھے اور یہ ساری ثروت و حشمت عطا کی ہوئی خداوندون کی ہی مگر یہ مصائب خداوند پر
گذرے اور اِس بندے کو نہ یاد کیا یہان تک کہ عاجز ہو کر بالاے آسمان چولا بدلکر تشریف لے گئے اس مین کیا
راز تھا کہ میرے آبا و اجداد اسی امید مین رہے مین بھی اِسی امید مین رہا میرے برادر بزرگ کہ جنکی حکومت
بہت بڑی تھی وہ بھی ہمیشہ اسی امید مین رہے اور آخر کو یہ حسرت لیکر خدمت مین خداوند کی چلے گئے
مگر یہ امر اُنکی خوش اعتقادی کا تھا کہ گو اُنکو خدمت مین خداوند کی نہ آنا نصیب ہوا مگر کام مین خداوند کے
جان دی یعنی خداوند کے لشکر کے شریک ہو کر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے مع اپنے وزیر کے دوسرا امر
یہ ہی کہ جبکہ خداوند نے طلب فرمایا تھا تو کیون اسقدر عجلت کرکے خاور سے کوچ فرمایا مین نے سُنا ہی
کہ خداوند کا قصد اب اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کا نہین ہی بلکہ کوئی برجیس ہی پہلے اُسپر لشکر کشی فرمائینگے
گو ہمکو اس سے کوئی بحث نہین ہی کہ کیون نہین اہل اسلام سے مقابلہ کیا جاتا ہی برجیس سے کیون مقابلہ
ہوتا ہی ہمکو تو خداوند کی حرکت سے غرض ہی مگر کچھ تو ہم بھی آگاہ ہون مجکو یہ خیال ہوتا ہی کہ اگر مین اس
صحرا مین اتفاق سے نہ وارد ہوتا اور راہ سے خاور مین جاتا تو خداوند کی زیارت سے محروم رہتا اس
زحمت پر بھی خداوند کی قدم بوسی نہ حاصل ہوتی یہ سُنکے ارزنگ نے جواب دیا کہ یہ تقدیر تو ہو چکی تھی
کہ میرے اور تمھارے اِس صحرا مین ملاقات ہوگی کیونکر نہ ملاقات ہوتی کیونکہ کوئی تقدیر میری خلاف
نہین ہوتی ہی بلکہ ایسی پوری ہوتی ہی کہ جسکی کچھ حد نہین ہی کیونکہ مین خوب سوچ سمجھکر تقدیر کرتا ہون اور
تیرے اُن دونون سوالون کا جواب میرا وزیر سختگان دے گا کیونکہ مین نے کچھ راز خداوندی سے اُسکو بھی
آگاہ کر دیا ہی یہ کہکر سختگان سے کہا کہ ہان اِسکے سوالون کا جواب دو مجکو یہ دماغ کب ہی کہ مین اتنی بڑی تقریر کا

جو ابد ون سختگان نے یہ حکم سُنکے سرخ پوش کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ آپ مجھ سے سُنئیے مین آپ کے سوالون کا جواب
دیتا ہون یہ کہکر اپنے دل مین خیال کیا کہ خوب اپنی بلا میرے سر پر ڈالی کیونکہ خود تو کوئی جواب دیتے بن نہین پڑا میرے
اوپر ڈالا واقعی یہ ہی امر تھا کہ ارزنگ کے کوئی جواب نہ خیال مین آیا اسنے تصور کیا کہ یہ سختگان بہت عقلمند ہے وہ
خوب جواب دیگا یہ ہی سوچکر سختگان کے سر پر ڈالا تھا بس اب سختگان نے خیال کیا کہ کیا جواب دون خوب
ارزنگ نے مبتلاے بلا کیا ہی خیال کرتے کرتے سمجھ مین جواب آگیا کہا کہ ای سرخ پوش یہ جو تمنے سوال کیا کہ مجکو یا
میرے آبا و اجداد کو کسی خداوند نے نہین طلب کیا گو کہ ہم لوگ اُنکے بندے تھے اسکا یہ جواب ہے کہ اُن دونون خداوندون
نے یہ تصور کیا تھا کہ ہمارے زمانے کے بعد ارزنگ خدا ہوگا جو کہ میرا پوتا اور زمرد کا بیٹا ہوگا اگر ہم سب اپنے
بندون کو بلا کر اہل اسلام سے قتل کرا ڈالین یا اُنکا مذہب ہمارے بندے قبول کرلین اور تمام دنیا مین خداپرستون
کی حکومت ہوجاے تو اِنکی کون مدد کرتا اور کون اِنکی خدائی کو مانتا اِنکی پرستش مین اپنی عقبے درست کرتا اِسی
خیال سے چھوڑ دیا تم لوگون کو نہین طلب کیا تاکہ تم لوگ اِنکی شرکت کرکے اِنکی خدائی کو ترقی دو اور یہ جو تمنے
کہا کہ میرے بڑے بھائی نے اپنی جان دی خداوند کے کام مین وہ کون تھے سرخ پوش نے کہا کہ حاکم قلعہ سیتاب
قبران سیہ پوش کج گردن یہ سُنکے ارزنگ نے کہا کہ وہ تمھارے بھائی تھے سرخ پوش نے کہا کہ جی ہان
سختگان نے کہا کہ خیر خوب اُنھون نے خداوند کی مدد کی جیسے خداوند کے لشکر کی مدد کی ویسے اُنکی مدد کی
بس تمھارے آبا و اجداد کو جو خداوند لقا و زمرد نے نہین طلب کیا نہ تمھارے بھائی کو تو یہ مصلحت تھی کہ تم
اُنکے زمانے مین اُنکے شریک ہو ورنہ کون اہل اسلام سے مقابلہ کرتا یہ سبب تھا جو نہ طلب کیا دیکھو تمھارے بھائی
نے اسطور سے شرکت خداوندون نے مقرر کی تھی اور یہ جو تمنے کہا کہ خداوند نے اہل اسلام کا مقابلہ ترک کرکے
برجیس پر جو لشکر کشی کا قصد کیا اسمین دو سبب ہین اول تو یہ کہ اُسنے ایک نئے مذہب کے رواج دینے مین
کوشش کی ہے اور بہت سے لوگون کو گمراہ کر رکھا ہے اور دین آفتاب پرستی کو ترقی دے رہا ہے دوسرے یہ کہ
اُسکی ہمشیر پر خداوند فریفتہ ہوے ہین اُس سے پہلے طلب کیا اُسنے انکار کیا اب خداوند کی حالت اُسکے عشق
مین خراب ہوئی صبر نہ ہوسکا کسی کا انتظار نہ کیا لشکر لیکر اُسکی طرف کوچ فرمایا اسمین یہ بھی امر ہے کہ اِسی
مقابلہ مین دونون کام انجام پذیر ہونگے یعنی خداوند اپنی معشوقہ کو بھی حاصل کرینگے اور اُسکو اِس گمراہی کی
سزا دینگے یہ سبب تھا جلدی کوچ کرنے کا اب مین نے کل تمھاری باتون کا جواب دیا مجکو تو یہ سبب معلوم تھے
آئندہ جو خداوند کو معلوم ہون اُسکا مجکو علم نہین ہے یہ کہکر ارزنگ سے کہا کہ کیون خداوند جو سبب مین نے
عرض کیے اور اِنکے سوالون کا جواب دیا یہ ہے یا اور کچھ اِسکے خلاف ہے ارزنگ نے کہا یہ ہی ہے بلکہ یہ مین نے
تقدیر کی تھی کہ تم لوگون کو نہ طلب کیا جاے تم لوگ میری خدائی کے بندوبست مین شریک ہو ورنہ یہ ممکن تھا
کہ ہزارون شہر تباہ ہوگئے ہر مقام پر خداوند پناہ لینے گئے تمھارے ملکون کی طرف نہ آئے صرف یہ میری تقدیر
کی ہوئی تھی کہ اگر کل بندے خداپرست ہوجاتے یا قتل ہوتے تو اِسوقت کیونکر میری خدائی کو ترقی ہوتی مجکو اور بندے
پیدا کرنے پڑتے یہ سُنکے تمام اہل دربار نے مع سرخ پوش اور اُسکے سردارون کے کہا کہ خداوند سچ ارشاد
کرتے ہین آمنا و صدقنا ارزنگ نے کہا کہ مین نے چند راز خدائی سے سختگان کو بھی آگاہ کردیا ہے ایسے ویسے
جو [illegible] دے لیتا ہے جیسا کہ ابھی اُسنے جواب دیے یہ سُنکے سختگان نے عرض کیا کہ یہ آپکی عنایت ہے ورنہ آپ
کس لائق ہین بندہ سب لائق ہے تو یہ مین بھول گیا آپ سب لائق ہین بندہ کسی لائق نہین ہے یہ سب میری جوتیون کا
صدقہ ہوا تو یہ سب آپکی پاپوشون کا صدقہ ہے کہ میرا یہ مرتبہ ہے سختگان کی ایسی باتون پر تمام اہل دربار بہت ہنسے خصوصاً
سرخ پوش و اُسکے ہمراہی اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ خداوند آپکا وزیر بہت مسخرہ ہے ارزنگ نے کہا کہ اسکا باپ و دادا

میرے باپ دادا کی درگاہ مین عہدۂ شیطانی پر مقرر تھے وہ بھی ایسے مسخرے تھے مگر مین نے یہ عزت کی کہ اسکو عہدۂ وزارت
دیا مگر اب مین بھی اسکو وہی عہدہ دونگا یہ سنکے سخنگان نے کہا کہ وہ عہدہ تو خوب ہی طوق طلائی تو ملتا ہی وزارت
مین کیا ہی سوائے تنخواہ کے اور کیا ملتا ہی اسمین تو بہت کچھ حصول ہو جاتا ہی یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ مین
تقدیر کرتا ہون کہ بعد اپنی شادی کے تجکو عہدۂ شیطانی اپنی درگاہ کی دونگا جبکہ خدا پرستون پر لشکرکشی کرونگا
سخنگان خوش ہوگیا ادھر سرخ پوش نے عرض کیا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اپنے لشکر کو جاتا ہون ارژنگ
نے کہا کہ اپنے لشکر کو بھی میرے لشکر مین شامل کردو سرخ پوش نے کہا بہت خوب اسوقت اپنے سردارون سے کہا کہ مین
تو یہان حاضر ہون تم جاکر میرا کل لشکر لے آؤ جہان بارگاہ خداوندی برپا ہوا کرے گی میری بھی بارگاہ اسی مقام پر
برپا ہوا کریگی جہان لشکر خداوند فروکش ہوگا اسی مقام پر میرا بھی لشکر اترا کرے گا یہ سنکے وہ سردار گئے اور جو کچھ
خیمہ وغیرہ برپا ہوے تھے انکو اکھڑوا کر اور کل لشکر کو لیکر اسیوقت لشکر ارژنگ مین داخل ہوے کیونکہ
ابھی تک کل لشکر اسی طور سے کھڑا ہوا تھا ابتک خیمہ وغیرہ نہین برپا ہوے تھے دوسرے سردار لشکر ابھی اپنے خیمون مین
نہین داخل ہوے تھے لشکر کیونکر پڑاو کرتا یہان سردارون نے لاکر جاے معقول تجویز کرا کے لشکر کو اترنے کا حکم دیا
اب خیمہ وغیرہ برپا ہوے ادھر تھوڑے عرصے کے بعد ارژنگ نے دربار برخاست کیا سب اٹھ اٹھ کر اپنے اپنے
مقام کو گئے سرخ پوش بھی اپنی بارگاہ کی طرف چلا یہان اسکی بھی بارگاہ برپا ہو چکی تھی یہ بھی اپنی بارگاہ مین
داخل ہوا اسکی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے وہ دن اسنا تمام ہوا رات آئی پھر ڈنکا دربار کا ہوا شام کا دربار
آراستہ ہوا سرخ پوش بھی دربار مین آیا کل اہل دربار حاضر ہوے ارژنگ تخت پر متمکن ہوا ادھر ادھر کی
گفتگو ہونے لگی کہ ارژنگ نے کہا کہ پرسون مین یہان سے کوچ کرونگا کل اور یہان کی سیر کرونگا اسوجہ سے کہ
لشکر سرخ پوش بھی آسودہ ہوے کیونکہ یہ لوگ ایک ماہ کے تھکے ہوے ہین یہ بھی راحت پالین سرخ پوش نے
کہا کہ آپکو اختیار ہی مین حاضر ہون جب آپ کوچ کرین مین آپ کے ہمراہ ہون ارژنگ نے کہا کہ کل اور سیر کرلین
اور اپنی قدرت تمکو دکھالین کہ دیکھو یہ ہمنے اپنی قدرت سے صحرا پیدا کیا ہی سرخ پوش نے کہا کہ یہ جو کچھ کارخانہ ہی
سب آپکی قدرت کا نمونہ ہی ارژنگ نے کہا یہ تو بتاؤ کہ تم اپنے ملک مین کسکو حاکم کر آئے ہو کوئی زبردست ہی
یا کوئی کم زور ہی سرخ پوش نے کہا کہ وہ آپکا بندہ ہی میرا فرزند ہی سرخاب بہت زبردست ہی اگر کوئی غنیم لشکرکشی کرکے
آئے گا وہ مقابلہ کرے گا اول تو کوئی ادھر غیر ہی نہین چارون طرف میرے ملک ہین انکے بعد میرے بھائی کے
ملک ہین ارژنگ نے کہا کہ تمھارے قبضے مین کسقدر ملک ہین اور تمھارے بھائی کے قبضے مین کسقدر ملک ہین
سرخ پوش نے عرض کیا کہ آپ انکے ملکون کا کیا حال دریافت کرتے ہین بھائی کے قبضے مین ایسے ایسے ملک
ہین کہ جسقدر میرے کل ملک کی آمدنی ہی اتنی انکے ایک ملک کی چوتھائی حصہ کی آمدنی ہوگی جسقدر میرے کل ملکون کی
وسعت ہوگی اتنا بڑا ایک ملک انکے قبضے مین ہی سولہ بڑے بڑے بادشاہ انکو خراج دیتے ہین اور
چار ملک کے بادشاہ مجکو خراج دیتے ہین مین انکو یعنی اپنے بھائی کو خراج دیتا ہون جو کہ انکا دارالحکومت ہی وہ اتنا بڑا
شہر ہی کہ بعض محلے اسکے ایسے ہین کہ جو کہ بمنزلہ ایک شہر کے ہونگے چالیس پچاس لاکھ آدمی اسمین رہتے ہین مسافر و
تاجر کا کچھ ذکر نہین ہی بہت بڑے بادشاہ ہین اس اطراف وجوانب مین جب کسی پر کوئی غنیم چڑھ کر آتا ہی تو انکی
فوج جاکر مدد کرتی ہی اور وہ لڑائی فتح کرلی ہی انکا فرزند جو کہ اب بادشاہ ہوا ہی انکے قتل ہونے کے بعد اتنا بڑا زبردست
پہلوان ہی کہ اس سرزمین کا رستم کہلاتا ہی بہران کج گردن اسکا نام ہی دو سپہ سالار انکے ملک مین ایسے
زبردست تھے کہ جو اسوقت اپنا مثل ونظیر نہین رکھتے ہین ایک کا نام قہار فیل زور گرگیدان بتخانی
ہی دوسرے کا ببران شیر زور نام ہی جب آپکا پہلوان انکے قلعہ کے قریب پہونچا تھا تو اسنے انسے مدد

جاہی تھی وہ مع ایک اپنے سپہ سالار یعنی بہران شیرزور کے اور اپنے وزیر جو کہ زمانہ سابق مین سپہ سالار تھا اب
بسبب پیرانہ سالی کے بھائی صاحب نے وزیر کیا اُسکے دونون بیٹون کو جو کہ بدرجہ اُس سے قوی تھے اپنا
سپہ سالار مقرر کیا تھا ایک کو دست چپ کا دوسرے کو دست راست کا یہ دونون سپہ سالار اُسی وزیر کے
فرزند تھے خلاصہ یہ کہ مع تین لاکھ سپاہ کے کوچ کیا کوئی قلعہ ہے قمر بخش اُسپر مقابلہ ہوا پہلے اہل اسلام نے شکست
کھائی پھر اُنکی کمین سے مدد آئی ہونے والی بات جب قلعہ پر یورش کرکے اِنکا پہلوان پہونچ گیا اُسوقت اُنکی مدد آئی
کوئی شہریار تھا اُسنے آکر اِنکے پہلوان کو قتل کیا بھائی صاحب کو قتل کیا وزیر کو بہران کا پتہ بھی نہ لگا کہ کیا
ہوا کون اُسکو میدان جنگ سے اُٹھا لے گیا بھائی صاحب کی فوج دو لاشے مع بادشاہ وزیر کے لیکر بھاگی
اُنکی فوج اپنے افسر کی لاش لیکر بھاگی جب یہ خبر مہران کو پہونچی اُسنے اپنی بُری حالت کی مجکو خبر کی مین نے جاکر
اُسکو تخت پر بٹھایا اب اُسنے قصد کیا کہ مین جاکر اپنے باپ کے قاتل کو قتل کردن اُس سے عوض خون لون لہذا وہ بھی
مع تین لاکھ سپاہ اور اپنے سپہ سالار کے جو کہ بہت قوی ہے اور اُستاد بھی ہے بھائی صاحب اُسکو اپنے فرزند کے پاس
چھوڑ گئے تھے کوچ کیا ہے دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے خداوند وہ لڑکا ہمہ صفت موصوف ہے اول تو یہ کہ وہ حسین بہت
ہے دوسرے یہ کہ جری بہت ہے اور خُلق کی تو کوئی حد نہین ہے یہ سُنکے ارژنگ نے کہا کہ ایک نامہ مین نے
اُسکو بھی روانہ کیا ہے اب معلوم ہوا کہ مہران تمہارا عزیز ہے ابھی تک اُسکے پاس سے نامہ بر واپس نہین آیا ہے مین نے
بہت سے نامے روانہ کیے ہین کئی بادشاہون کو طلب کیا ہے اُنہین سے ایک تم آئے ہو دیکھیے اور لوگ
کب آتے ہین اور مہران کے پاس سے کیا جواب آتا ہے سرخ پوش نے عرض کیا کہ اگر آپکا نامہ اُسکو ملگیا
تو وہ ضرور مع لشکر اِدھر آئے گا اَور طرف نہ جائے گا اگر نہ ملا تو وہ مجبور ہے اب جب نامہ بر آئے گا تو
حال معلوم ہوگا ارژنگ نے کہا کہ ہان ایک مرتبہ سختگان بولا کہ اے سرخ پوش اب تم کیا کروگے
اپنے برادر زادے کو خراج دوگے سرخ پوش نے کہا کہ ہان اس مین کوئی کلام بھی ہے سختگان نے کہا کہ تم خود کیون
نہین اُس سے خراج لیتے ہو اُسکے باپ کی حکومت پر کیون نہین قبضہ کرتے ہو کیونکہ یہ حکومت تو موروثی ہے سرخ پوش
نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے جسقدر ملک کہ علاوہ شہر سیہ تاب کے ہین وہ سب برادر صاحب اور اُنکے فرزند
نے بزور شمشیر حاصل کیے ہین شہر سیہ تاب موروثی ہے پھر مین کیونکر قبضہ کرون دوسرے مین اُسکا کسی حالت
مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون نہ میرے پاس اُسقدر لشکر ہے نہ مین اُتنا زور رکھتا ہون کہ مقابلہ کرون اور اس سے
کیا حاصل کہ چھوٹے سے مقابلہ کرکے اپنی آبرو برباد کرون جبکہ بھائی صاحب حیات تھے جب تو مین نے
مقابلہ کیا نہین اب کیا کرون دوسرے بڑے بڑے احسان اس لڑکے اور بھائی صاحب کے میرے اوپر ہین
ہمیشہ اُنھون نے میری مدد کی مین احسان فراموش نہین اور بن باپ کے بچے سے مین کیا مقابلہ کرون
خلق مجکو کیا کہے گی تیسرے جبکہ اُسکے باپ کے مرنے کی خبر آئی وہ خود ترک حکومت کرکے بیٹھا تھا اور مجکو
طلب کیا تھا کہ اگر حکومت پر قبضہ کرو مین تارک سلطنت ہوتا ہون مین نے خود اُسکو تخت پر بٹھایا اور
حکومت پر راضی کیا ایسی حالت مین مین ضرور اُسکی اطاعت کرونگا وہ میرے بھائی کی نشانی ہے اور بہت
بڑی وجہ یہ ہے کہ مین اُس سے کسی صورت نہین لڑسکتا ہون وہ ہر طرح مجھ سے قوی ہے نہ مجکو زر بل ہے نہ بازو بل ہے
اور میرے نزدیک جیسے سرخاب ویسے مہران سختگان نے کہا کہ تمنے بہت بڑی غلطی کی کہ جب
وہ خود تمکو حکومت دیتا تھا تو تمکو ضرور قبضہ کرلینا تھا اُسکو گرفتار کرنا تھا سرخ پوش نے کہا
کہ میرا کہین نشان بھی نہ معلوم ہوتا نہ میرے ملکون کا تمام لشکر اُسکا فوراً ہوجاتا اور مجکو گرفتار کرلیتا
اگر مین مقابلہ کرتا از شہر سیہ تاب تا شہر سرخابیہ جسقدر ملک ہے سب اُسکے شریک ہوتے

میرا کوئی شریک نہوتا خصوصًا جو بادشاہ کہ مجکو خراج دیتے ہین وہ بھی میری شرکت ترک کرتے مہران کی شرکت
کرتے کیونکہ اُسی کے زیر کیے ہوے ہین صرف اُسکے کہنے سے مجکو خراج دیتے ہین تو مین مہران سے دشمنی کرکے ایک
عالم کو اپنا دشمن کرتا سخنگان نے کہا کہ اگر یہ امر تھا تو تمنے بڑی عقلمندی کی اب یہ بتاؤ کہ سب بادشاہ اُسکے
ہمراہ ہینگے اُسنے کہا کہ نہین اُسکا حکم ہی بلکہ یہ ہی حکم بھائی صاحب کا تھا کہ جب تک ہم طلب نہ کرین تم
اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا اگر اِسکے خلاف کروگے تو ہم اُسکی تمکو سزا دینگے تو کوئی بادشاہ ہمراہ نہوگا کیونکہ اُسنے کسی کو
خبر نہین کی ہی صرف اپنے باپ کے مرنے سے تو آگاہ کردیا ہی اور یہ خبر کردی ہی کہ اب مین حاکم ہوا ہون تم سب
مجکو خراج دو وہ کیون ہونے لگے کیونکہ اُسکا یہ قول ہی کہ مرد وہ ہی جو مدد غیر سے انکار کرے اور جہان تک
ممکن ہو اپنے قوت بازو سے کام لے وہ مرد نہین ہی جو دوسرون کے بھروسے پر حکومت کرے خداوند نے
کیا کم مجکو طاقت عطا فرمائی ہی کہ جو مین اورون کی مدد کا خواستگار ہون اپنی بہادری مین یہ دھبا لگاؤن
کہ اگر ہم نہوتے تو کبھی مہران یہ لڑائی نہ فتح کرسکتا بدین وجہ جب کبھی گیا ہمہ تن اپنی فوج لیکر برائے مقابلہ گیا
باپ کو بھی نہ جانے دیا نہ معلوم ایکی کیا تھا جو بھائی صاحب گئے تھے اُسکا انجام یہ ہوا کہ قتل ہوے اگر
مہران جاتا تو ضرور یہ لڑائی بھی فتح ہوتی اُسکی لڑائی کا طریقہ اور ہی پہلے وہ کسی پر زیادتی نہین کرتا ہی جہانتک
ممکن ہوتا ہی صلح سے کام نکالتا ہی جب حریف اُسکے کہنے پر عمل نہین کرتا ہی تو وہ مقابلہ کرتا ہی اُسکا طریقہ یہ ہی
کہ پہلے کسی پر وار نہین کرتا ہی جب اُسکی ضرب سے بچ لیتا ہی تو اپنی ضرب کرتا ہی کسی کے ساتھ مکر و فریب
نہین کرتا ہی اہل اسلام کی بہادری کی بہت تعریف کرتا ہی اکثر اُنکے قواعد جنگ کو پسند کرتا ہی یہ بھی پیروی اُنہین
کی ہی کہ حربہ کرنے مین سبقت نہین کرتا ہی کہتا ہی کہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین اُنسے مقابلہ ہو تو جوہر مردی و مردانگی کھلین
اور سب بودے ہین کوئی قوم بہادر نہین ہی اکثر جنگنامے خداپرستون کے دیکھا کرتا ہی سرخ پوش نے
مہران کی بہت تعریف کی سخنگان نے کہا کہ اگر آپ کے خلاف نہو تو مین ایک بات عرض کرون جو کہ میری
عقل مین آئی ہی سرخ پوش نے کہا کہ بیان کرو سخنگان نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو وہ پوشیدہ
مسلمان ہین کسی مصلحت سے نہین ظاہر کرسکتے ہین اہل اسلام کی تعریف کرنا اُنکے طریقون پر عمل کرنا اِسکی
دلیل ہی یہ سُننا تھا کہ نہایت غیظ سرخ پوش کو آیا مارے غصے کے کانپنے لگا اور تیور بدلکر کہنے لگا
کہ اگر تو خداوند کا ملازم و وزیر نہوتا تو مین تجکو اِسکی سزا دیتا گیا کردن خداوند کا پاس مانع ہی
ناچار ہون مگر یہ تجھے دیتا ہون کہ میرے منھ پر تو تو نے یہ کلمہ کہا مگر مہران کے منھ پر نہ کہنا وہ خداوند کا
پاس نکرے گا زبان تیغ سے تجکو اِسکا جواب دیگا کہ ضرب تلوار سے تیرے دو پرکالے کرے گا وہ بہت
صاحب غیظ ہی ہر وقت اُسکی آنکھون سے خون ٹپکا کرتا ہی وہ اپنے روبرو کسی کو نہین خیال مین
لاتا ہی اور امر بھی اصل مین یہ ہی کہ کوئی ہم پلہ اُسکا نہین اِسوقت خداوند کے دربار مین بڑے بڑے پہلوان
زبردست موجود ہین مگر میری نگاہ مین ایک بھی اُسکے سپہ سالار کے مقابل نہین ہی اُسکا تو اور ہی مرتبہ ہی جو
خداوند کے سپہ سالار ہین اُنکے ایسے تو اُسکے لشکر کے سوار ہین نہ معلوم کیا تجکو عجب پڑا کہ اُس لشکر نے
شکست کھائی کوئی نہ کوئی امر ضرور ہوا ورنہ ممکن نہ تھا کہ شکست کھاتا مگر یہ خیال رہے کہ
شاید وہ آجاے تو اُسکے روبرو ایسی گفتگو نہو وہ ابھی طفل ہی وہ یہ نہ خیال کرے گا کہ یہ سخن ہی
وزیر خداوند ہی فورًا ایک وار مین دو حصہ کرے گا اور اگر کوئی اور بولے گا تو وہ بھی قتل
ہوگا اسی مقام پر کشت و خون ہونے لگے گا یہ سُنکے ارژنگ نے کہا کہ ای سرخ پوش تم
اسکی بات کا برا نہ مانو یہ اِسی طور سے بکا کرتا ہی ہم خداوند ہوکے تو برا مانتے نہین ہین تم کیون برا

مانتے ہو سرخ پوش نے کہا کہ مین تو نہین برا مانتا ہون مگر مہران ضرور برہم ہوگا آئندہ انکو اختیار ہی
ارزنگ نے کہا کہ اسکو تمنے سمجھا دیا ہی یہ خود بھی ایسا بے عقل نہین ہی کہ ایسی حرکت کرے جو کہ
خلاف ہو سرخ پوش سُنکے خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا رہا اُسکے بعد رخصت ہو کر اپنی
بارگاہ کو چلا گیا اُسکے سردار بھی اُسکے ہمراہ چلے گئے جب دربار مین صرف ارزنگ کے اہل دربار رہے تو ارزنگ
نے سختگان سے کہا کہ تو میرے ساتھ مذاق کرتے کرتے ہر ایک کے ساتھ مذاق کرنے لگا یہ اچھی بات نہین ہی
ایک نہ ایک دن ذلیل ہوگا سختگان نے کہا کہ مین کیا کرون مجھ سے نہ سُنا گیا سرخ پوش نے اپنے برادرزادے
کی اسقدر تعریف کی کہ جسکی کوئی حد نہین بعض باتین ایسی بیان کین کہ جو خدا پرستون کی ہین تب مین نے
جلکر کہا کہ وہ پوشیدہ طور سے خدا پرست ہین ای خداوند آپ اسوقت کا میرا کہنا یاد رکھین کہ یا تو یہ خدا پرست
ہی یا ہو جائے گا کام انکی اس تقریر سے یہ امر ثابت ہوتا ہی جو کہ اسوقت سرخ پوش نے کی ہی ارزنگ نے کہا
کہ نہین یہ امر نہین ہی بلکہ یہ لوگ بڑے مذہب کے پختہ معلوم ہوتے ہین سختگان نے کہا کہ جو پختہ ہوتے
ہین وہ ہی تو کچے ہو جاتے ہین ارزنگ نے کہا کہ ہمکو اس سے کیا اور ہمارا کیا ہوگا اسقدر لوگ ہمسے
پھر گئے تو ہمارا کیا بنا لیا جو یہ بنا لینگے یہ گفتگو کرکے ارزنگ نے دربار برخاست کیا جاکر آرام کیا سب
اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر سرخ پوش نے اپنے سردارون سے کہا کہ ایک تو مجکو امید نہین ہی کہ مہران
یہان آئے شاید آ گیا تو ضرور اس سختگان کی ذات سے فساد ہوگا اسوقت مین اُسکی شرکت کرونگا
خداوند کا کچھ پاس نہ کرونگا کیونکہ میرے اُسکے تو عزیز داری ہی میرے فرزند کی جگہ ہی دوسرے
میرا اُسکا ملک ملا ہوا ہی مین کیونکر نہ اُسکی شرکت کرونگا اگر نہ آیا تو میرے اور خداوند کے خود بگڑ جائیگی
ابھی مین نے طرح دی اور کچھ جواب نہین دیا ابھی جو سختگان کچھ کہے گا مین ضرور جواب دونگا اگر وہ سُنکے
خاموش ہو رہا تو خیر ورنہ مین اُسکو قتل کرونگا مین صرف بادشاہ نہین ہون بلکہ سپاہی بھی ہون مین اُنہین کا
نہین ہون مرغ زرین بناکر بٹھا دیا سوائے بیٹھے رہنے کے کوئی کام نہین ہی اگر وقت پڑا تو پیٹھ دکھا کر
بھاگے اور کہا کہ اگر جان ہی تو اور سلطنت ملجائیگی آخر ہم خود نہونگے تو حکومت کو کیا لیکر جائینگے تو یہ میرا
قول نہین ہی مین آبرو کے وقت جان کو جان نہین جانتا ہون میری دولاکھ سپاہ اس ساری سپاہ کو
کافی ہی یہ لوگ جو ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگے ہین تو ایسے ہی بودے تھے وہ لوگ واقعی بہادر ہین
اشجع روزگار ہین شجاع دہر ہین آنسے یہ کیا مقابلہ کرینگے دیکھو تو پہلے مجکو ناتا تھا کہ تمنے کیون نہ قبضہ
کر لیا کوئی دنیا کا خون سفید نہین ہوگیا تھا کہ مین بھتیجے کو محروم کرتا اُسکے باپ کے ملکون پر قبضہ کرتا اور
وہ بھتیجا کہ جسکو مین نے خود پرورش کیا ہی میرے سرخاب سے کچھ بڑا ہی دوسرے مین کبھی نہ اُس سے
سرور ہوتا وہ بڑا بہادر ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم آپ کے سبب سے نہین بولے ورنہ اُسکو
اُسکی سزا دیتے ایک تو وہ نرم گرم کرکے کلام کرتا ہی بڑا وزیر بنا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ ہم کون ہین اور یہ
کون ہین کیا کہین کہ اگر ہم جانتے کہ یہ لوگ ایسے ہین تو ہم آپکو کبھی ادھر نہ آنے دیتے بلکہ ہمارے نزدیک
تو بہتر ہوگا کہ آپ یہان سے اپنے ملک کو کوچ فرمائین سرخ پوش نے کہا کہ یہ امر اب زیبا نہین ہی کہ اگر جاتین
اگر نہ آتے تو وہ اور بات تھی آکر جانا تو بالکل خلاف مردانگی ہی کیونکہ لوگ یہ بھی طعن کرینگے کہ اہل اسلام کے
خوف سے چلے گئے جب سُنا کہ خدا پرستون سے مقابلہ ہی تو انکا یہ خوف غالب ہوا کہ آکر چلے گئے انسے جو کچھ
ہوا سو ہوا اس سے کیا حاصل سردار خاموش ہو رہے یہ لوگ تا در بارگاہ اُسکے ہمراہ آئے کیونکہ
رات زیادہ آ چکی تھی سرخ پوش جاکر اپنی بارگاہ مین سو رہا سب سردار اپنے اپنے مقام پر

چلے گئے جا کر سو رہے یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی ارزنگ نے نکل کر بارگاہ مین آکر دربار کیا سب دربار مین
حاضر ہوئے سرخ پوش بھی مع اپنے سردارون کے آیا اپنے مقام پر بیٹھا کہ ارزنگ نے حکم دیا کہ میرا جی چاہتا ہی
کہ مین صحرا کی سیر کرون لہذا حکم دو کہ در بارگاہ پر سواریان حاضر ہون آج دن بھر تمام صحرا کی سیر کرینگے سنگسختگان
نے حکم دیا فوراً مرکب در بارگاہ پر حاضر ہوئے ارزنگ مع سردارون کے لشکر باہر آیا مرکب پر سوار ہو کر طرف
صحرا کے برائے سیر چلا سرخ پوش بھی مع سردارون کے ہمراہ تھا وہ صحرا دیکھا کہ جو کسی کی نظر سے نہ گذرا تھا سیر کرتے
ہوئے دور نکل گئے ایک مقام پر بہت درخت سایہ دار تھے سبکے سب اُن درختون کے نیچے مرکب روک کر کھڑے ہوگئے
اُس مقام پر ایک بہت بڑا ٹیکرا تھا کہ وہ تمام گیاہ سبز سے زمردگون ہو رہا تھا اُسکے اوپر بہت سے درخت سایہ دار
لگے ہوئے تھے ارزنگ نے کہا کہ اس ٹیکرے پر چلکر کھڑے ہون یہان سے اُس مقام پر بہت سایہ ہی یہ سنکے سبکے سب
بموجب حکم ارزنگ اُس ٹیکرے پر آئے اور کھڑے ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے سنگسختگان کی جو ایک جانب کو نظر جاتی ہی
کیونکہ اُسپر سے بڑی دور تک کا حال معلوم ہوتا تھا تو اُسنے دیکھا کہ ایک غبار عظیم بلند ہی کہ جسنے سپہر دوار کو
گرد پر گرد کر دیا ہی ایک اور زیر آسمان آسمان خاکی بنکر تیار ہوگیا ہی اسقدر غبار بلند ہی کہ روے آفتاب اُس غبار مین
پوشیدہ ہوا جاتا ہی یہ دیکھکر اسکے حواس جاتے رہے اسنے ایک مرتبہ ارزنگ سے کہا کہ اب لشکر کو واپس لے چلیے
کیونکہ بہت زور سے آندھی اُٹھی ہی دیکھیے وہ چلی آتی ہی سرخ پوش برابر ارزنگ کے مرکب پر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ
یہ زمانہ آندھی اُٹھنے کا نہین ہی یہ تو فصل بہار ہی آج کل آندھی و بگولہ کیسا یہ کیا تم کہتے ہو سنگسختگان نے کہا کہ
اگر میرے کہنے کا یقین نہو تو خود ملاحظہ فرمالیجیے کہ وہ سامنے کیسا غبار بلند ہی ارزنگ نے اور سرخ پوش نے
نگاہ اُٹھا کر اُس جانب جو دیکھا تو واقعی غبار بلند نظر آیا تب تو ارزنگ نے کہا کہ ضرور آندھی ہی مگر
سرخ پوش کے مُنھ سے نکل گیا کہ یہ غبار تو آمد سپاہ کا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی لشکر عظیم آتا ہی اب تو
سب اسی طرف دیکھنے لگے اُس غبار کی یہ حالت ہی کہ برابر بلند ہوتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہی اور تیرہ تر کرتا جاتا ہی
اور یہ نوبت ہی کہ تاریکی ہوتی جاتی ہی بموجب اس شعر کے شعر۔ زگرد و غبار کہ شد بر سپہر ٭ رہ رفتن خویش گم کرد مہر
وہ غبار یہ آیا وہ آیا ایک آن واحد مین قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا اُس غبار سے تلوارون کی جھنکار
مرکبون کے سمون کی آواز صداے نقارہ آتی تھی اور نوکین سنانون کی مثل ستارون کے چمکتی تھین یہ حالت
سنگسختگان نے دیکھی سرخ پوش کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ تم سچ کہتے تھے کہ یہ غبار آمد سپاہ کا ہی کوئی لشکر عظیم
آتا ہی سرخ پوش نے یہ سنکر ارزنگ سے کہا کہ ابھی کوئی نہ کوئی سردار خدا پرستون کا تمھارے خروج کی
خبر سنکے اور یہ سنکے کہ خاور پر قبضہ کر لیا ہی تمھارے مقابلہ کو ضرور آتا ہی یا خود بہرام خاوری ہی کہ لشکر جمع کر کے
آتا ہی میرے نزدیک تو مناسب ہوگا کہ لشکر مین چلو ارزنگ نے کہا کہ آتا ہی تو آنے دو ہمارا کیا بنالے گا کوئی ہو
خواہ بہرام ہو خواہ کوئی اور خدا پرست ہو مین اُس سے مقابلہ کرونگا تیرا بیکار دم نکلا جاتا ہی اگر تجھکو
اہل اسلام کا اسقدر خوف ہی تو تو ہمارے ہمراہ کیون آیا خدا پرستون مین رہا ہوتا سنگسختگان نے کہا کہ مجھکو
کچھ خوف نہین ہی صرف یہ خیال ہی کہ یہ لوگ بڑے قوی دست ہوتے ہین جہان انکا ہاتھ لشکر پر لگا
پھر وہ لشکر سلامت نہین بچتا ہی شکست پر شکست کھاتا ہی ارزنگ نے کہا کہ وہ زمانہ گیا اب
اور وقت ہی مین مثل اُنکے نہین ہون کہ تلوار بکمر باندھون سب کو خاک سیاہ کر دونگا جب تم دیکھوگے
مین تقدیر کر چکا ہون کہ خدا پرست سبکے سب میرے ہاتھ سے قتل ہونگے مین انکا قاتل مین ہون
والد بزرگوار و جد نامدار کا یہ خیال تھا کہ مین نے ان بندون کو عالم خواب مین پیدا کیا ہی اور قوت بھی
خوب دی ہی تو مین اپنے ہاتھ سے نہ قتل کرون کوئی اور قتل کرے وہ اسی فکر مین رہے آخر کو عاجز ہو کر چلا بلکہ

چلے گئے ہین مثل اُنکے نکردونگا کوئی ہیرے تو پیدا کیے ہین نہین کہ مجکو رحم آئے ہین خاک سیاہ کردونگا سنجتگان نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہی مگر یہان سے لشکر مین تو تشریف لے چلیے کیونکہ کہین ایسا نہو کہ وہ لوگ تھوڑے سے آدمیون سے
آپ کو دیکھکر اور آپکو نرغہ کرکے گرفتار کرلین تو کیا ہوا ارزنگ نے کہا کہ کیا مجال اُنکی جو وہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر
بھی دیکھ سکین ایک گردش چشم مین سب کو سنگ سیاہ کردونگا اگر اُنھون نے میری طرف کا قصد کیا یہین
اسی مقام پر سے اُنکے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھونگا سنجتگان نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مجکو جو کچھ عرض کرنا تھا عرض کردیا
یہان تو یہ گفتگو ہورہی تھی کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے ہو کر شق ہوئی دامن گرد سے کئی سو سقے لنگیان بادلے کی
باندھے ہوئے مشکون کے منھ پر ہزارے چڑھے ہوئے گلاب کیوڑے کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے آتے ہین
گرد و غبار کو ہٹاتے جاتے ہین کہ وہ سامنے سے ارزنگ کے گذر گئے ارزنگ مع سرخ پوش
اور سب سردارون کے اُس ٹیلے پر کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ سقون کے بعد قریب تین سو ہاتھیون کے کہ جنکے مستکون پر
آئینہ لگے ہوئے خرطوم مین زنجیرین طلائی لپٹی ہوئین آن پر فیلبان بہت عمدہ وردیان پہنے ہوئے پشتون پر
علمدار علم ہاتھون مین لیے ہوئے کہ جنکے پھریرے سیاہ اُسپر تعریف لقاو زمرد تحریر یہ جو ارزنگ نے
دیکھا سنجتگان سے کہا تو نے میری قدرت دیکھی کہ یہ بھی کوئی میرا بندۂ خاص ہی کہ میری تلاش مین اپنے
ملک سے چلا ہی سنجتگان نے کہا کہ تو بیشک خداوند ہی ابھی اسنے کوئی کلام مسخرے پن کا نہین کیا اس
خیال سے کہ اگر مین مسخرہ پن کرونگا لوگ میری طرف متوجہ ہونگے لشکر کی آمد کا تماشا نہ دیکھ سکینگے
بس یہ کہکر ارزنگ پھر اُسی طرف دیکھنے لگا کہ جب وہ ہاتھی نکل گئے تو اُنکے عقب مین سانڈنی سوار
کیسی کیسی سانڈنیان تیز رفتار پر سوار چلے آتے ہین جب یہ بھی جا چکے تو کئی ہزار مرکبان بادرفتار
باسامان مرصع کار چاکر چوریان لیے ہوئے باگ ڈورین پکڑے ہوئے چلے آتے ہین ایسے خوبصورت
ہین کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی نازک ایسے کہ مگس کا بیٹھنا ناگوار ہوتا ہی اُنکے بعد خاص بردار خاصگیان طلائی
ہاتھون مین غول کے غول چلے آتے ہین اُنکے بعد چوبدار غٹ کے غٹ اُسکے بعد ماہی مراتب اور جلوس شاہی
جب یہ سب گذر گیا تو دیکھا کہ ڈنکا ہوتا ہوا نقیب باادب باش کی صدا دیتے ہوئے چلے آتے ہین اب
ارزنگ نے دیکھا کہ ایک جوان کوئی سولہ سترہ برس کا سن و سال چہرہ مثل آفتاب کے تابان
بہت خوبصورت مگر پہلوان قوی اس خوبصورتی پر کوئی اُسکی فربہی بدنما نہین معلوم ہوتی ہی بلکہ اُسکی
خوبصورتی پر دال ہی بازو بھرے بھرے سینہ چوڑا لغفص گردن سر پر تاج رکھے ہوئے گلے مین قبائے قلم کار
کمر مین شمشیر الماس نگار مرکب پری سکر پر سوار برابر اُسکے ایک پہلوان کہ جسکا قد بہت بلند ہاتھ پانون بہت قوی
مثل فیل کے خود فولادی سر پر زرہ جسم مین مگر بہت مجست چار آئنہ بر مین جوشن پوش دستانے فولادی
ہاتھون مین موزے پانون مین سلاح جنگ سے آراستہ و پیراستہ نیزہ افعی کی زبان کنوتی مرکب پر رکھا ہوا
گرز گران دوش پر برابر اُس جوان تاجدار کے رکاب سے رکاب ملائے ہوئے چلا آتا ہی علاوہ اُسکے
کئی ہزار سردار و افسر و پہلوان ہین کہ جو مثل اُسی پہلوان کے ہونگے یا کم مگر سب دریائے آہن مین
غرق ہین اُنکے عقب مین تخت شاہی تو ہاتھیون پر کسا ہوا اُسپر غاشیہ پڑا ہوا اُسکے عقب مین چار
لاکھ کا لشکر ہر ایک چلتہ پوش دوش بدوش اپنے افسرون کے ساتھ پرے جمائے ہوئے باجے
جنگی بجاتے ہوئے بصد شان و شوکت چلے آتے ہین کوئی اُنمین ایسا نہین ہی کہ جسکے چہرے سے دلاوری نہ پیدا ہو اُنکے
عقب مین اٹالا بارگاہ کا و دیگر سامان بازارین چلی آتی ہین جب اُس جوان پر ارزنگ کی نظر پڑی سنجتگان
سے کہا کیا خوبصورت جوان ہی لائق بارگاہ مین بیٹھنے کے ہی زینت بارگاہ ہی مگر اُسکے ہمراہ پہلوان بھی خوب ہین

ای سنگگان تو اسکو پہچانتا ہی یا نہین اُسنے کہا کہ مین نے اس جوان کو کبھی نہین دیکھا کہ یہ کون ہی تب ارزنگ سرخ پوش
کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ برابر اسکے مرکب کے کھڑا تھا کہا کہ کیون سرخ پوش شاہ تم اس جوان سے واقف ہو
اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ میرا برادرزادہ ہی مہران کج گردن اسکا نام ہی اور یہ جو برابر اسکے پہلوان ہی یہ ہی اسکا
سپہ سالار ہی اور وزیر کا فرزند ہی اور مہران کا اُستاد بھی ہی اور یہ مرکبون پر گرد و پیش افسران سپاہ و پہلوان لشکر
و سرداران بارگاہ ہین اور عقب مین جو تخت خالی ہی اسی کا ہی تخت ہمراہ اسکے رہتا ہی کیونکہ جب مین نے اسکو تخت پر
بٹھایا ہی تو اسنے اقرار کیا ہی کہ جب تک مین خداپرستون سے والد کے خون کا عوض نہ لیلونگا اُسوقت تک تخت پر
نہ بیٹھونگا مگر تخت میرے ہمراہ رہیگا آسپر غاشیہ پڑا رہیگا اور یہ لشکر بھی جو کہ عقب مین ہی اسوقت اسکے ہمراہ
کچھ لشکر نہین ہی اسکے ماتحت سات آٹھ لاکھ کا لشکر ہی صرف اسقدر لیکر آیا ہی باقی کو شہر مین چھوڑ آیا ہی
سرخ پوش نے اسیوقت پہچان لیا تھا جب علم فوج دیکھے تھے کیونکہ یہ اپنے سامنے تو روانہ کرکے اپنے ملک کو گیا تھا
یہ اُسیوقت بموجب حکم اپنے چچا کے لشکر کو لیکر برائے مقابلۂ اہل اسلام چلا تھا اپنے باپ کا عوض لینے راہ مین
بیرون شہر ارزنگ کا نامہ پہونچا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہ اُدھر کو روانہ ہوا تھا کہ چلکر خاور زمین
خداوند سے ملاقات کرون اُنکا شریک ہو کر خداپرستون سے مقابلہ کرون اپنے باپ کے خون کا عوض لون
اُنکے قاتلون کو قتل کرون تو یہ خاور کو لشکر لیے ہوے جاتا تھا اُدھر ارزنگ نے جو سرخ پوش سے سنا کہ
یہ مہران ہی تو بہت خوش ہوا اور اُس سے کہا کہ تم اپنے برادرزادے پاس جاؤ اسکو میری خدمت مین لاؤ
اُسنے عرض کیا کہ مین کیونکر جاؤن کیونکہ وہ تو مع لشکر چلا جاتا ہی اگر اس صحرا مین قیام کرتا تو کیا مضائقہ
تھا مین ضرور اسکے پاس جاتا نہ معلوم کدھر کا قصد رکھتا ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر مہران کی
نگاہ ان لوگون پر پڑی اسنے دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر کئی سو آدمی مرکبون پر سوار میری طرف دیکھ رہے ہین
انمین ایک بادشاہ معلوم ہوتا ہی چونکہ یہ ارزنگ کو پہچانتا نہین ہی بدین خیال اسنے یہ خیال کیا کہ کوئی بادشاہ
ہوگا اب جو دیکھتا ہی تو ایک شخص برابر اس بادشاہ کے مشابہ سرخ پوش کے ہی جو کہ مرکب پر سوار ہی اور
میری طرف دیکھ رہا ہی اسنے مرکب کو روک لیا اور قہار اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے کچھ تماشا دیکھا
اُسنے عرض کیا کہ کیا مہران نے کہا کہ وہ جو ٹیلہ ہی اُسپر کوئی بادشاہ کھڑا ہوا ہمارے لشکر کی سیر کر رہا ہی
اُس بادشاہ کے برابر جو شخص کھڑا ہی وہ بالکل میرے چچا کے مشابہ ہی سرمو فرق نہین ہی ایسے بھی بندے
خداوند تعالے نے پیدا کیے ہین کہ جو ایک دوسرے کے مشابہ ہین اگر مین یہ کہون کہ عم بزرگوار ہین تو وہ یہان
کہان اور یہ کون بادشاہ ہی کہ جسکے ہمراہ وہ یون بے سروسامان کھڑے ہون اور ایک امر دیکھو کہ کئی سردار
مثل اُنکے سردارون کے ہین قہار نے سر اٹھا کر اُدھر کو دیکھا بڑی دیر تک دیکھا کیا مہران بھی دیکھنے لگا
اب قہار نے عرض کیا کہ حضور آپکے عم بزرگوار مجکو تو معلوم ہوتے ہین کیونکہ مین اُنکے سردارون کو خوب
پہچانتا ہون کئی سردار اُنکے اس مقام پر ہین اور اُنکو بھی خوب پہچانتا ہون کمسنی سے مین نے اُنکو دیکھا ہی
ضرور آپ کے چچا ہین مہران نے کہا کہ مجکو تو شک ہوتا ہی مین کیونکر یقین کر لون اگر وہ سرحد ہوتی
تو مین یقین کر لیتا کہان شہر سرخابہ کہان یہ سرزمین ہمکو آج ڈیڑھ مہینہ ہوا ہی کہ ہم اُس سرزمین کو چھوڑ کر
اُدھر آئے ہین بھلا وہ یہان کہان سپہ سالار نے عرض کیا کہ مین زیادہ تو نہین کہ سکتا ہون کیونکہ
خلاف ادب ہی مگر کسی کو روانہ فرما کے دریافت فرمالیجیے یہ سنکے مہران نے اپنے عیار سے کہ اسکا نام
مہتر رنگار ہی کہا کہ ای رنگار ذرا تو جا کر اس ٹیلے پر دیکھ تو کہ یہ عم بزرگوار ہین اگر وہ ہون تو انکو میرے
پاس لے آنا مین دریافت تو کرون کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بادشاہ ہی کہ جسکے ہمراہ عم بزرگوار یون

کھڑے ہین زنگار عیار یہ حکم سنکے فوراً اُس ٹیلہ کی طرف چلا اُدھر سرخ پوش نے دیکھا کہ یا تو یہ مہران چلا
جاتا تھا یا اس ٹیلہ کی طرف دیکھکر مرکب روک لیا تمام لشکر بھی رک گیا ارزنگ نے بھی دیکھا سرخ پوش
سے کہا کہ دیکھو تو مہران نے لشکر کو روک لیا اسکا کیا سبب ہی اُسنے کہا کہ مین آپکی خدمت مین ہون مجکو کیا
معلوم کہ کیا سبب ہی مین یہ جانتا ہون کہ اسی مقام پر قیام کریگا ارزنگ یہ سنکے کہنے لگا کہ اگر قیام کرے
تو تم جاکر اُس سے ملاقات کرنا سرخ پوش نے کہا کہ بہت خوب یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ زنگار عیار اُس ٹیلہ پر
آیا اُسنے جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ واقعی یہ بادشاہ سرخ پوش ہی مگر یہ کون ہی جو کہ تاج سر پر رکھے ہوئے اُسکے
برابر مرکب پر سوار ہی کسقدر سیاہ ہی کہ کندۂ آبنوس معلوم ہوتا ہی یہ تاج اسکے اوپر کیا برا معلوم ہوتا ہی جی چاہتا ہی
کہ جوتے مار کر چھین لون ادھر سرخ پوش کی نگاہ زنگار پر پڑی دیکھا کہ مہران کا عیار ٹیلے پر آیا ہی اور میری طرف
چلا آتا ہی بیقرار ہو کر پکارا کہ زنگار کدھر آئے کیون کیا ضرورت ہی اُسنے آگے بڑھکر سرخ پوش کو سلام کیا ارزنگ
کی طرف دیکھکر ہنسا ارزنگ نے دیکھا کہ ایک عیار خبیث وچالاک ہی میری صورت دیکھتا ہی اور ہنستا ہی
یہ اُسکو دیکھنے لگا کہ سرخ پوش نے زنگار کو اشارہ کیا کہ ہنس مت وہ خاموش ہوگیا اور سرخ پوش سے کہا
کہ آپکے بھتیجے نے آپکو طلب کیا ہی وہ بہت پریشان ہین کہ آپ یہان کہان سرخ پوش نے کہا کہ یہ مہران
کہان مع لشکر جاتے ہین اُسنے عرض کیا کہ آپکی رائے سے برائے مقابلہ خدا پرستان جاتے تھے آپ تو اُنکو
رخصت فرما کے اپنے شہر تشریف لے گئے وہ شہر سے باہر نکلے تھے اور ایک مقام پر قیام کیا تھا کچھ لشکر شہر
مین رہ گیا تھا اُسکا انتظار تھا کہ وہ آئے تو کوچ ہو کہ نامہ خداوند ارزنگ کا پہونچا کہ ہم خاور مین ہین
ہمنے اہل اسلام سے مقابلہ کر کے ایک ملک اُنکا کہ جسکا نام خاور ہی قبضے مین لائے ہین لہذا اب ہمارا قصد ہی
کہ ہم اُنسے مقابلہ کرین تو اُنپر لشکر کشی کرنے کا ارادہ ہی بس تم بھی آؤ اور اپنے باپ کے خون کا عوض اُنسے لو
میری شرکت کرو بس ہمارے شاہزادے نے اپنا قصد فسخ کیا اور خدمت مین خداوند کی روانہ ہوئے
اب مع لشکر خاور کو جاتے ہین کہ اس صحرا مین پہونچے آپ کو اس ٹیلے پر دیکھکر حیران ہوئے گو اُنکو آپکا
یقین نہ تھا مگر سپہ سالار نے کہا کہ یہ آپ کے عم بزرگوار ہین اور آپکے سردار ہین اُنھون نے فرمایا کہ یہ کیونکر
مین یقین کرون کہان سرخاب کہان یہ سرزمین یہ کوئی شخص اُنکے ہمشکل ہی سپہ سالار نے عرض کیا کہ
کسی کو روانہ کر کے دریافت فرمالیجیے بس اُنھون نے مجکو برائے دریافت روانہ کیا ہی اور مجھسے فرمایا تھا
کہ اگر عم بزرگوار ہون تو اُنسے عرض کرنا کہ میرے پاس تشریف لائیے کہ مین بہت پریشان ہون یہ سنکے
سرخ پوش نے کہا کہ تونے نہین پہچانا کہ یہ کون ہین ارے کمبخت یہ ہی خداوند ہین کہ جنکی خدمت مین مہران
جاتے ہین اُنکو سجدہ کر زنگار یہ سمجھا کہ بادشاہ مذاق کرتا ہی ہنس کر رہ گیا اور دل مین کہا کہ زمرد
نہ کرے کہ خداوند ایسے ہون مین تو کبھی نہ مانونگا اگر یہ خداوند ہین تو مین کبھی نہ سجدہ کرونگا یہ تو کسی کا
غلام معلوم ہوتا ہی یا زنگی بچہ ہی مین تو کبھی زنگی بچے کو اپنا خدا نہ بناؤنگا یہ تو یہ دل سے تقریر کر رہا تھا
کہ سرخ پوش نے کہا کہ ارے سلام کر اُسنے سرخ پوش کی صورت دیکھی اور ہنسا اشارے سے کہا کہ مین تو سجدہ
ایسے بدصورت کو نہ کرونگا کہ جسکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی یہ تو بندر معلوم ہوتا ہی سرخ پوش نے اشارے
سے کہا کہ توبہ کر دیکھو کہین عذاب نہ نازل ہو اُسنے سرخ پوش کے کہنے سے بکراہت سلام کیا مگر سجدہ
نہ کیا ادھر سرخ پوش نے ارزنگ سے کہا کہ مین اپنے برادر زادے کے پاس جاتا ہون اُسنے بلایا ہی
آپ اسی مقام پر تشریف رکھین ارزنگ نے کہا کہ جاؤ مین تمہارے آنے تک اسی مقام پر ہون
زنگار اُسکی آواز سنکے ڈر گیا دل مین کہا کہ خداوند زمرد جلدی اسے غارت کرین کیا ہولناک صدا ہی کہ جسکے

سُننے سے خوف آتا ہی سرخ پوش ازرنگ سے رخصت ہوکر زنگار کو ہمراہ لیکر چلا اودھر مہران نے کہا کہ ای
اُستاد دیکھیے وہ زنگار اُنکے پاس پہونچا جو کہ سنا ہے ہین عم بزرگوار کے دیکھیے وہ کچھ تقریر کر رہے ہین مگر اُستاد جو
بادشاہ کھڑا ہی کیا بدصورت ہی کہ جسکی صورت دیکھکر قی آتی ہی نہ معلوم یہ بچہ میمون کون ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی
تھی مہران ازرنگ کی صورت دیکھ دیکھکر ہنس رہا تھا اور سب اسکے ہمراہی ہنس رہے تھے جب زنگار سرخ پوش
کو ہمراہ لیکر چلا تو مہران نے کہا کہ اُستاد آپکا قول ٹھیک نکلا کہ عم بزرگوار ہی نکلے اگر وہ نہوتے تو کیون زنگار کے
ہمراہ آتے قہار نے کہا کہ اگر مین یہ کہتا کہ نہین وہ ہی ہین تو آپکو ناگوار ہوتا آپ اپنے دل مین خیال کرتے کہ
یہ ہماری بات کو جھوٹا کہتا ہی اس سے مین خاموش ہو رہا مہران نے کہا کہ مجکو بڑی حیرت ہی یہان کہان اور مجھسے
زیشتر پہونچ گئے آیا یہ کون مقام ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی اور تمام لشکر کھڑا ہوا تھا تمام سامان سواری رکا ہوا تھا
ڈنکے پر چوب پڑ رہی تھی کہ سرخ پوش زنگار کے ہمراہ راہ طی کر کے قریب مہران کے پہونچا جیسے مہران کی
نگاہ پچا پر پڑی فوراً مرکب پر سے کود پڑا اُسکا کودنا تھا کہ سب سردار کود پڑے اودھر سرخ پوش بھی
اپنے مرکب پر سے کود اور دوڑ کر مہران کو گلے سے لگایا اُسنے جھک کر سلام کیا اسنے پیشانی پر بوسہ دیا مہران
نے عرض کیا کہ ای عم بزرگوار آپ یہان کہان سرخ پوش نے کہا کہ مین بیان کرتا ہون مہران نے عرض کیا کہ
جلد بیان فرمایئے مین بہت پریشان ہون اور یہ کون کندۂ ناتراش میمون خصال برادر شغال تاج پہنے
آپکے برابر کھڑا تھا کہ جسکے اوپر جوتیان پڑ رہی ہین تاج کیا پہنے ہی جی چاہتا کہ مارکر تاج چھین لون عجب
بدصورت آدمی ہی زنگار نے کہا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ ہی خداوند ہین مین تو کبھی ایسے خداوند کو
سجدہ نہ کرونگا یہ تو بالکل نامعقول معلوم ہوتا ہی کسی کا غلام ہی زنگی بچہ ہمراہ بھر تو زنگار خاموش آیا
یہان آکر یہ گفتگو کرنے لگا سرخ پوش نے کہا بس خاموش رہو بات کرنے دو زنگار نے عرض کیا کہ مین کیا
کہتا ہون آپ کلام کرین سرخ پوش نے کہا کہ یہ تم بتاؤ کہ تم کہان جاتے ہوا ور ادھر آنے کا کیا اتفاق
ہوا مہران نے عرض کیا کہ جب آپ مجکو رخصت کر کے براے مقابلہ اہل اسلام اپنے شہر کو
تشریف لے گئے مین شہر سے نکل کر بیرون شہر مقیم ہوا دوسرے دن مجکو خداوند کا نامہ پہونچا اُسکا مضمون
جو تھا وہ مہران نے سرخ پوش سے بیان کیا اور کہا کہ مین یہ سوچکر کہ خداوند کی ہی شرکت مین خداپرستون سے
مقابلہ ہوگا اُسی مقام پر عوض خون ہو جائیگا مین ادھر کو روانہ ہوا کہ خداوند خاور زمین ہین مین اُنسے
جلکر اپنے عفو قصور کراؤن زیارت سے مشرف ہون بس مین ادھر کو آیا خداوند کی خدمت مین
جاتا ہون اب آپ اپنی کیفیت بیان فرمایئے کہ یہ کونسا مقام ہی سرخ پوش نے کہا کہ ای مہران آگاہ ہو جبکہ
مین تمہارے پاس سے روانہ ہو کر اپنے شہر مین پہونچا میرے پاس بھی ایک نامہ خداوند کا پہونچا کہ مجکو
بھی خداوند نے طلب کیا تھا کہ اگر میری شرکت کروگے مین خداپرستون سے مقابلہ کرونگا مین مضمون نامہ
سے آگاہ ہو کر مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے روانہ ہوا کہ چلکر خداوند کی زیارت کرون قطع راہ
کر کے اس صحرا مین پہونچا اتفاق سے خداوند ایک ملکہ ہی کہ نام اُسکا ثریا ے سیمتن ہی اسیر فریفتہ ہوے
اسکی خواہش اُسکے وارثون سے کی اُنھون نے انکار کیا جب خداوند کو معلوم ہوا تو بہت غصہ آیا اور
بیقرار ہوے اُسی حالت بیقراری مین مع گیارہ لاکھ سپاہ کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا
کہ اُس شہر مین اُس ملکہ کے بھائی نے مذہب آفتاب پرستی رواج دے رکھا ہی اور اپنے کو ظاہر کیا ہی
کہ فرزند ہون خداوند آفتاب کا اور نائب بھی ہون اور اس ملکہ کو بھی خداوند کی دختر کہتا ہی بس اس خیال سے
کہ اُسکو اس کردار کی سزا بھی دیجاے کہ یہ جو اُسنے مذہب نو جاری کیا ہی اور اپنی معشوقہ کو بھی حاصل کرین تشریف لیے جاتے ہین

اتفاق سے خداوند کا اس صحرا مین گذر ہوا یہان کی فضا اچھی معلوم ہوئی لشکر کا قیام اس صحرا مین کرایا خود بھی
فروکش ہوے محسن اتفاق سے دوسرے دن مین بھی اس صحرا مین پہونچا دریافت کرکے کہ یہ لشکر کس کا ہی جب
معلوم ہوا کہ خداوند کا لشکر ہی تو مین برائے قدمبوسی اپنے لشکر کو ٹھہرا کر روانہ ہوا ادھر خداوند کو میرے حال سے
خبر ہوئی انھون نے چند سردار برائے استقبال روانہ فرمائے مین خداوند کی بارگاہ مین گیا قدمبوسی حاصل کی
بڑے عرصے تک عفو جرائم کا امیدوار رہا انھون نے میرے گناہ بخشے مین نے عرض کیا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون
حکم ہوا کہ میرے لشکر مین شامل کر تو مین نے اپنے لشکر کو طلب کرکے شامل لشکر خداوند کیا میری بھی بارگاہ
برپا ہوئی وہ دن سرہوارات کو مین دربار مین گیا بڑے عرصہ تک حاضر دربار رہا بعد اسکے اپنے مقام پر آیا آج صبح کو
پھر دربار ہوا کہ خداوند نے فرمایا کہ چلو صحرا کی سیر کرین خداوند سب کو ہمراہ لیکر برائے تماشائے صحرا تشریف لے چلے
مین بھی ہمراہ ہوا اتفاق سے اس صحرا مین پہونچے چونکہ وقت تمازت کا آگیا تھا خداوند اس ٹیلے پر زیر اشجار
جا کر کھڑے ہوے صحرا کی سیر کرنے لگے کہ تمھارے لشکر کا غبار بلند ہوا سب کو یہ گمان ہوا کہ کوئی اہل اسلام
سے با فوج کثیر آتا ہی کہ تم پیدا ہوے یہ میرا واقعہ ہی مہران کے منھ سے بیساختہ نکل گیا کہ یہ کیدی کیا خداوند
ہوگا جو کہ بڑا بدصورت ہی یہ کیا خدائی کرے گا یہ تیل بیچنا جانے یا خدائی کرنا کوئی تیلی یا کوے والا معلوم
ہوتا ہی آپ کسکو خداوند کہتے ہین کیونکر آپ نے جانا کہ یہ خداوند ہین کہین فریب نہو کوئی قزاق وغیرہ نہو یا کوئی
غول صحرائی نہو کہ اسنے آپ کو دھوکا دیا ہو میری رائے مین تو کسی صورت سے یہ خداوند نہین ہی یہ جو
مہران نے کہا سرخ پوش نے دانت کے نیچے انگلی رکھی اور کہا کہ توبہ کرو کوئی ایسا کلام کرتا ہی خداوند کی
شان مین وہ عالم الغیب ہین اگر خبر ہوگئی تو فوراً عذاب نازل کرینگے ای فرزند بڑی خرابی ہوگی مین کیا کرسکونگا
اور مین نے تو انکو بخوبی پہچان لیا ہی جب تو مین نے شرکت کی ہی انکی تصویر میرے پاس تھی مین نے
تصویر سے بالکل مطابق پایا کسی بات کا فرق نہ تھا یہ سنکے مہران نے کہا کہ اگر آپ کو یقین ہوگیا ہی تو
خیر مین بھی آپکی پیروی کرونگا مگر خوب طور سے یقین کرلیجیے بعد کو دھوکا نہو کہ پھر یہ امر ہو کہ جیسے بڑا دھوکا
کھایا مکر مین مبتلا ہوے سرخ پوش نے کہا کہ مین نے بالکل اطمینان کرلیا ہی اور تمکو خداوند نے طلب
فرمایا ہی یہ سنکے مہران نے جواب دیا کہ گو اسکی اطاعت و شرکت کرنے کو جی نہین چاہتا ہی اور سجدہ کرنے سے
کراہت معلوم ہوتی ہی مگر کیا کرون کہ اب یہ ہی ایک خدا ہی اگر کوئی اور بھی ہوتا تو مین ضرور اُسکی
بندگی کرتا اور انکی اطاعت ترک کرتا انکے منھ پر تو ابھی سے نامردی برس رہی ہی مجھکو تو یہ ظاہر ہی ایسے
نامرد کی شرکت مین ذلت ہی سرخ پوش نے کہا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو کہ نامردی تو اسکے چہرے سے ہویدا ہی
اور مین ضرور خیال کرتا ہون کہ یہ نامرد ہی کہ جب اسکے وزیر نے کہا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا آتا ہی
تو یہ حال ہوا کہ منھ پر ہوائیان اڑنے لگین رنگ کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے مہتاب چھوٹ جاتی ہی
باوجود اس سیاہ ہونے کے اسقدر زرد ہوگیا تمام اندام مین رعشہ پڑگیا مگر سبکے دکھانے کو غصہ
کی حالت بنائی اور کہا کہ آتے ہین تو آئین مین خاک سیاہ کردونگا اسوقت تک یہ حالت رہی جبتک
نشان نہ ظاہر ہوے جب نشان ظاہر ہوے اور اسپر علامت زمرد پرستون کی تھی یعنی حمد و تعریف
لقا و زمرد و شجر پر تھی دیکھی تب حواس درست ہوے اور پھر کلام کیا ورنہ خاموش کھڑے تھے اس امر سے
تو ظاہر ہوا کہ ضرور نامرد ہی مہران نے کہا کہ پھر ایسے خداوند کی شرکت بیکار ہی سرخ پوش نے کہا
کہ ایک امر مین اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ تم کیون لقا و زمرد کی بندگی کرتے ہو کیونکہ وہ دونون خداوند بھی
تو ہمیشہ بھاگا کیے ہین شہرون شہرون پناہ لیتے پھرے ہین آخر کو عاجز ہوکر بالائے آسمان چلے گئے اگر یہ خوف نہ

کرتے ہین تو کوئی نقصان کی بات نہین ہی کیونکہ یہ امر تو انکے خاندان مین ہی اگر تم انکی بندگی اس امر پر ترک کرتے کہ وہ نامردون سے بھاگ گئے تھے تو انکی بھی شرکت سے انکار کرنا لازم تھا جب انکی بندگی کی اب انکی شرکت سے انکار ریا نہین ہی مہران نے کہا کہ مین نے نہ انکی شرکت کی نہ انکی کرنا مگر جب طلب کیا گیا تو مجبور ہو گیا آنا پڑا مین ایسے بھگوڑون سے پرہیز رکھتا ہون کہ کہین انکی صحبت کا نہ اثر ہو کیونکہ آپنے سُنا ہوگا کہ تخم تاثیر صحبت کا اثر زمرہ صحبت بد مین بٹھائے کیسا ہی لائق ہو مگر صحبت ضرور اثر کرتی ہی یہ سُنکے سرخ پوش نے کہا کہ اب اس تقریر کو جانے دو چلو خداوند کی خدمت مین اچھا جب وہ بھاگینگے تب تم انکا ساتھ نہ دینا تم میدان مین قائم رہنا انکو جانے دینا مہران نے کہا کہ یہ تو ہونا ہی ہی کیا مین بھی اُنکے مثل بھاگونگا گو میرا جی نہین جاہتا ہی مگر آپکے حکم کی سرتابی نہین کرسکتا ہون چلتا ہون مگر ایک امر ہی کہ مین سجدہ نہ کرونگا مین خداوند سابق کی تصویر کو سجدہ کرونگا اور باقی اطاعت سے باہر نہونگا سرخ پوش نے کہا کہ اسوقت تو چلکر سجدہ ضرور کرنا اُسکے بعد اختیار ہی مہران نے کہا کہ آپ تو ہر امر مین کد کرتے ہین اگر مین یہ جانتا تو آپ سے نہ ملتا خیر سجدہ بھی کرونگا او صفہار نے بھی سمجھایا کہ آپکے چچا فرماتے ہین آپکے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جب ہمارے بزرگ نے سجدہ کیا تو ہم کیون عذر کرین مگر زنگار خاموش کھڑا اشارے سے منع کرتا ہی کہ سجدہ نہ کیجیے گا یہ لائق سجدہ نہین ہی اور ان سبکی تقریر سنتا ہی جب یہ تقریر ہو چکی تو مہران لشکر کو اُسی مقام پر ٹھہرا کر اپنے سپہ سالار کو ہمراہ لیکر اور چند سردارون کو بھی لیکر ساتھ سرخ پوش کے چلا زنگار عیار نے جو مہران کو جاتے دیکھا عرض کیا کہ مین اسی مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کراتا ہون تاکہ آپ آکر آرام سے فروکش ہون مہران نے کہا کہ مین اس صحرا مین نہین اُترونگا بلکہ دوسرے صحرا مین اور کیا تم نہ چلوگے اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مجکو اسی مقام پر رہنے دیجیے کیونکہ مجکو اُسکی صورت دیکھکر ہنسی آئے گی آپکے عم بزرگوار اور دیگر لوگون کے خلاف ہوگا دوسرے مین تو سجدہ نہ کرونگا مہران نے کہا کہ کیا ایسی مضحک صورت ہی زنگار نے عرض کیا کہ جب قریب سے ملاحظہ فرمایئے گا تو معلوم ہوگا پیشانی پر برص کا داغ ہی دانت بڑے بڑے ہین دو دانت مثل خوک کے ہین لب مثل دو گردون کے ہین بینی دراز ہی دونون سوراخ دونا بدان معلوم ہوتے ہین بدتمیز ایسا ہی کہ ناک کے بال اسقدر دراز ہوے ہین کہ بروت مین ملگئے ہین اسی طورسے اور مقام کے بھی بال ہونگے یقین ہی کہ وہ ریش مین آکر لجائین یہ سُنکے مہران نے کہا کہ کیا شکل مبارک ہی خداوند کی کیا خوب قربان ایسی شکل کے نہ معلوم جس ملکہ پر خداوند عاشق ہوے ہین اُسکی بھی ایسی صورت ہی زنگار نے عرض کیا کہ کیا اس شکل وشمائل پر آپ کسی پر فریفتہ بھی ہوے ہین مہران نے کہا کہ تمنے سُنا نہین کہ شہر آفتاب نما کی شاہزادی کی تصویر دیکھکر فریفتہ ہوے ہین نام تو اُس ملکہ کا نازک بدن ہی ثریا سے سیمتن نہ معلوم صورت کیسی ہی یہ سُنکے سرخ پوش نے کہا کہ چلو دیر نہ کرو مہران نے اشارے سے زنگار سے کہا کہ چلو دیگی تو ہی یہ سُنکے زنگار بھی ہمراہ چلا ادھر سنیے یہ چلے آدھر کا حال سُنیے جب سرخ پوش اپنے بھتیجے مہران کی طرف ہمراہ زنگار کے مع اپنے سردارون کے چلا گیا تھا تو اسوقت ارژنگ نے کہا کہ مہران جوان وجیہ معلوم ہوتا ہی اور قوی بھی ہی لشکر مین جو اسکے ہی وہ بہت قوی ہی سپہ سالار اُسکا نہایت زبردست ہی سختگان نے کہا کہ ای خداوند یہ لوگ مغرور بہت معلوم ہوتے ہین آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ عیار جو آیا تھا اُسنے سوائے سرخ پوش شاہ کے کسی کو سلام نہین کیا جب سرخ پوش نے کہا کہ سلام کر اور سجدہ کر تو خاموش کھڑا ہنسا کیا کچھ جواب نہ دیا جب اُسنے بہت کہا تو سلام کیا وہ بھی اس طور سے کہ جیسے کوئی گستاخ آزاد دیتا ہی مگر سجدہ نہ کیا دیکھیے وہ لوگ آپکی طرف دیکھ دیکھ کے ہنس رہے ہین قہقہہ لگا رہے ہین ضرور یہ لوگ بنے ہوئے زمرد پرست ہین انکے

مذہب کا کوئی اعتبار نہین ہی ارزنگ نے کہا کہ ای سخنتگان دیکھو ایسی تقریر اُسکے روبرو نہ کرنا کیونکہ وہ
بدمزاج معلوم ہوتا ہی کیون دوست کو دشمن بناؤ ارزنگ نے یہ جو کہا سخنتگان نے کہا کہ کیا مین دیوانہ
ہون جو ایسی تقریر اُسکی روبرو کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سرخ پوش مع مہران اور اُسکے سپہ سالار
اور دیگر سردارون کے اُس ٹیلے پر پہونچا مہران کی جیسے نگاہ ارزنگ کے منھہ پر پڑی بیساختہ ہنسی آئی
مگر صاحب تہذیب تھا کیونکہ شاہزادہ ہی آداب شاہی سے واقف ہی ہنسی کو ضبط کیا مگر زنگار سے ضبط
نہوسکا ہنس دیا اور دیگر سردار مُسکرائے ادھر مہران نے مجبوری سجدہ کیا مگر قہار نے تو بخوشی سجدہ کیا جب
سب نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سب نے سلام کیا سرخ پوش نے عرض کیا کہ خداوند مہران بموجب حکم
خداوند حاضر ہی یہ آپکی خدمت مین خاور جاتا تھا اپنے قصور سے توبہ کرتا ہی امیدوار عفو ہی یہ سُنکے ارزنگ
نے کہا کہ مین نے عفو کیا اسکو سب گناہون کے عذاب سے بچایا یہ سُنکے سرخ پوش نے مہران سے کہا کہ
تمھارے سب گناہ بخشے گئے پھر سلام کرو اُسنے سلام کیا اب سرخ پوش نے مہران سے کہا کہ تم خداوند
سے کہو کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون مہران نے کہا ای خداوند مین اپنے لشکر کو جاتا ہون کیونکہ بڑے عرصے
سے یہان ٹھہرا ہوا ہی ابھی تک کوئی مقام پڑاؤ تجویز نہین ہوا ہی ارزنگ نے کہا کہ ای بندۂ مقرب و خاص
اپنے لشکر کو بھی مثل اپنے چچا کے میرے لشکر مین شامل کر مین ادھر سے اپنے لشکر کو جاتا ہون تم لشکر کو لیکر
آؤ یہ سُنکے مہران نے کہا کہ بہت خوب بس مہران رخصت ہوکر طرف اپنے لشکر کے ٹیلے پر سے اُتر کر چلا
ادھر ارزنگ بھی مع اپنے سردارون کے طرف لشکر کے مرکب اُٹھا کر چلا سرخ پوش مہران کے ہمراہ
گیا کیونکہ ارزنگ نے کہا کہ تم بھی جاؤ کیونکہ مہران کو لشکر نہین معلوم ہی کسی اور طرف لشکر لیکر نہ چلا جائے
بس ارزنگ تو تھوڑے عرصہ مین اپنے لشکر مین پہونچ گیا اور بارگاہ مین جا کر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے
دربار آراستہ ہوا گو کہ تھکا ہوا تھا مگر مہران کے خیال مین بیٹھا ادھر مہران مع سرخ پوش کے اپنے لشکر مین پہونچا
اور اپنے مقام پر آکر لشکر کو چلنے کا حکم دیا لشکر روانہ ہوا یہان تک کہ سرخ پوش مہران کو لیکر اُس مقام پر آیا جہان
ارزنگ کا لشکر اُترا ہوا تھا اور اسکا بھی لشکر تھا مہران نے دیکھا کہ کوسون تک خیمے برپا ہین لشکر کئی کوس
کے فاصلے مین اُترا ہوا ہی لشکر کی آمد دیکھکر ہرکارون نے ارزنگ سے عرض کی کہ ایک لشکر آتا ہی اسکا رخ ادھر ہی کا ہی
ارزنگ نے کہا کہ آنے دو وہ میرے دوست و بندۂ خاص کا لشکر ہی بلکہ مین نے اس لشکر کے لینے کو سرخ پوش
اپنے بندۂ خاص کو روانہ کیا ہی کہ تو جا کر لے آ کوئی نہ روکے لشکر کو آنے دو یہ سُنکے ہرکارے بارگاہ سے چلے آئے
ادھر وہ لشکر ارزنگ کی سرحد مین داخل ہوا سب نے دیکھا کہ واقعی سرخ پوش ہمراہ ہی جب لشکر مہران کا
ارزنگ کے لشکر مین داخل ہوا اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ خیمے وغیرہ برپا کرو جائے معقول دیکھکر لشکر کو اُتار دین
آتا ہون یہ کہکر سردارون کو ہمراہ لیکر مع سپہ سالار کے ہمراہ سرخ پوش اپنے چچا کے بارگاہ مین آیا ارزنگ نے اسکو بھی
کرسی عنایت کی برابر اپنے تخت کے اسنے دیکھا کہ بارگاہ سردارون سے آراستہ ہی اچھے اچھے سردار ہین مگر اسکی نگاہ مین کوئی
نہ سمایا سب کو اسنے نظر حقارت سے دیکھا اسکے سردارون کو بھی مقام علے قدر مرتبہ ملے ہر ایک اُس مقام پر بیٹھا جو اُسکے لیے مقرر ہوا تھا
جب یہ سب بیٹھ لیے تو ارزنگ نے کہا کہ ہان میرے بندۂ خاص کے لیے شراب لاؤ ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا
پہلے ارزنگ کو ساغر لبریز کرکے دیا اُسنے پیا تو ساقی نے دورہ باندھ دیا تمام اہل دربار کو شراب پلائی کوئی نہین
باقی رہا یہ رنگ دیکھکر کہ سب مست ہوکر جھوم رہے ہین ارزنگ نے حکم کیا کہ پھر ایک دورہ ہو ابکی جو دورہ ہوا تو
سب شعر عاشقانہ مست و مدہوش ہوکر پڑھنے لگے مگر مہران و سرخ پوش وران دونون کے سردار خاموش
بیٹھے ہین کوئی چون نہین کرتا ہی مست تو ہین مگر جھومنے تک نہین ہین عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے بیٹھے ہوئے ہین

غرض ارزنگ کے سرداروں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے سے مذاق کر رہا ہے کوئی تو یہ شعر پڑھتا ہے شعر۔ گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ۔ زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین ۔ کوئی کسی کو دیکھکر منھ چڑھاتا ہے کوئی کسی کے سر پر ایک دھپ لگاتا ہے اور یہ شعر پڑھتا ہے شعر۔ زاہد کے سر پر ایک لگائی چٹاخ سے ۔ اور ہاتھ مل رہے ہین کہ اچھی پڑی نہین ۔ کوئی کسی کی پگڑی اچھالکر یہ کہتا ہے شعر۔ قدم رکھنا سمجھکر صحبت رندان مین لالہ جی ۔ یہان پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین ۔ انہین بھی جو صاحب تہذیب ہین وہ خاموش بیٹھے ہین بعض کچھ اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہین بعض بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین اور جو بدتہذیب ہین انکی تو حالت عرض کر چکا ہون گالم گلوج ہو رہی ہے اور بدرنگ نوبت پہونچی ہے دربار کاہے کو جوے خانہ یا بدک خانہ یا منڈی یا دھوبیون کی بنجائت ہے بیان ارزنگ کا یہ حال ہے کہ اُس نشہ مین جو معشوق کا خیال آیا بہت جلد جیب سے تصویر نکالی اور یہ شعر پڑھا شعر۔ ایک تصویر یار جانی ہے ۔ دوسرا داغ دل نشانی ہے ۔ اور تصویر کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ ملکہ ہم تو سب دنیوی امور چھوڑکر تمھارے اشتیاق مین آتے ہین دیکھیے کب منزل مقصود پر یہ نامراد پہونچے یہ کہا اور آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے یہ نوبت پہونچی کہ دیوانون کے طور سے تقریر کرنے لگا نہایت بیخود ہے نشہ مین چور ہے ادھر مہران کا اور سرخ پوش کا جو نشہ کم ہوا انھون نے جو دربار کی یہ حالت دیکھی مہران نے سرخ پوش سے کہا کہ آپ نے حالت دیکھی کہ یہ دربار خداوندی ہے یہان باہم خوب جوتی پیزار ہوتی ہے واہ کیا دربار ہے قصائیون کی بازار معلوم ہوتی ہے کیسے یہ لوگ کم ظرف ہین کہ ذراسی شراب زیادہ ہونے سے یہ نوبت پہونچی ہے اور کیا خوب خداوند ہین کہ جنکے روبرو یہ حرکت ہوئے اور وہ خاموش ہون ان سب کو دربار سے نکال کیون نہ دیا تب اُسکے عیار نے عرض کیا کہ خود خداوند کی تو حالت ملاحظہ ہو کہ کیا کر رہے ہین چونکہ یہ دونون قریب تخت کے تو بیٹھے تھے اب جو پلٹ کے دیکھتے ہین کہ خداوند کے ہاتھ مین ایک چھوٹا سا پرچہ ہے اُسکو دیکھ رہے ہین روتے جاتے ہین کچھ بڑھتے جاتے ہین نشہ طاری ہے مگر از حد بیقراری ہے کہ مہران نے بھر کر اور ذرا جھک کر جو اُس کاغذ کو دیکھا تو اُسپر ایک تصویر پائی کہ جو آج تک کبھی نگاہ سے نگذری تھی مگر اسکو کچھ محبت نہوئی بلکہ افسوس کیا کہ یہ نازنین اس زاغ سیاہ کے قابل ہے اگر خداوند ہین تو ہون مین نہین دیکھ سکتا ہون یہ کہکر زنگار سے اشارہ کیا وہ قریب آیا جب قریب پہونچا تو کہا کہ تمنے دیکھا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہین کیا شان لقا ہے کہ یہ نازنین اور یہ خرس صورت یہ اسیر عاشق ہون وہ انکو قبول کریگی یہ جو مہران نے کہا عیار نے دیکھا سکتہ ہو گیا ششدر ہوکر رہ گیا طرف آسمان کے دیکھا تھا اور سرخ پوش نے بھی وہ تصویر دیکھی چونکہ اب نشہ ہرن ہوا اور وہ حالت برطرف ہوئی ارزنگ کو ہوش آیا اُدھر سب اہل دربار کو بھی ہوش آیا ارزنگ نے دیکھا کہ سب لوگ جو کہ تازہ وارد ہین میری طرف دیکھ رہے ہین مگر خاموش ہین اسنے جلدی سے وہ تصویر جیب مین رکھ لی اور آنسو رومال سے پاک کیے مہران کی طرف دیکھکر کہا کہ آج آپ آرام کرین کل لشکر کا کوچ ہوگا مہران نے عرض کیا بہت خوب مگر اسکی حالت یہ ہے کہ رہ رہ کر اسکو غصہ آتا ہے مگر کیا کرے سواے خاموشی کے کوئی چارا نہین ہے اسنے بیٹھے بیٹھے خیال کیا کہ ہر روز دربار مین آنا اچھا نہین ہے گو مین آج ہی آیا ہون بدین سبب پہلے سے اسکا بندوبست کر لینا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو کوئی دربار مین جاتا ہے خواہ ملازم ہو خواہ غیر ملازم ہر روز دربار مین ضرور حاضر ہوگا بس اسنے اس خیال سے جب دیکھا کہ سب ہوشیار ہو گئے اور خود خداوند نے وہ گفتگو کی تو اسنے کہا کہ مین ایک امر عرض کرتا ہون اسکو آپ قبول فرمائین ارزنگ نے کہا کہ جو تم کہوگے وہ مین عرض تمھاری قبول کرونگا مہران نے عرض کیا کہ مین ہر روز کے دربار کی حاضری سے معاف فرمایا جاؤن کیونکہ مجھکو اسقدر ضرورت درپیش رہتی ہے کہ مین عرض نہین کر سکتا ہون جس زمانے مین پدر بزرگوار حیات تھے تو وہ کل کاغذ دربار کے دیکھتے تھے مین نیابت کا کام کرتا تھا جب سے انھون نے انتقال

کیا تمام کاروبار ملکی میرے سر پڑے ہین ایکدم کی مہلت نہین ہی ارزنگ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی اسنے اس غرض سے یہ عذر کیا کہ یہ دربار لائق آنے کے نہین ہی یہان تو غیر مہذب صحبت ہوتی ہی کون یہان آکر اپنی عزت دے جب یہ ارزنجنگ نے کہا یہ رخصت ہوکر اپنی قیام گاہ کی طرف چلا ارزنگ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر اسکا لشکر بھی اُترا اسنے اپنے لشکر کو برابر لشکر سرخ پوش کے اُتارا غرض وہ دن وہ رات بسر ہوئی صبح ظاہر ہوئی کہ ارزنگ بیدار ہوا اسنے اُٹھکر حکم دیا کہ اثاثہ بارگاہ کا بار ہو اور بارگاہ روانہ ہو حکم دینا تھا کہ تینون لشکرون مین بند و بست ہونے لگا تھوڑے عرصے مین بارگاہین بار ہوگئین سب خیمے اُکھڑ گئے لشکر مین تیاری ہونے لگی کہ بارگاہ ارزنگ لیکر نہنگ صحرانشین اور خزانہ لیکر بستگان و دیگر اسباب لیکر لاہور روانہ ہوے مہران کی بارگاہ لیکر اُسکا ہراول لشکر اور سرخ پوش کا ہراول لشکر اسکی بارگاہ لیکر راہی ہوے اسکے بعد بموجب حکم ارزنگ سرخ پوش مع اپنی دو لاکھ سپاہ کے اُسکے عقب مین مہران مع تین لاکھ سپاہ کے اسکے بعد خود ارزنگ مع نو لاکھ سپاہ کے اُس صحرا سے طرف شہر آفتاب نما کے راہی ہوے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا کہ وہ عجب لطف کی داستان ہی اب کچھ حال شہر خاور کا تحریر ہوتا ہی

تتمہ حال شہر خاور سماعت فرمائیے

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ ارزنگ ابرار خاوری کو حاکم شہر کرکے اور بیس ہزار لشکر برائے حفاظت چھوڑ کر چلا گیا اہل شہر بہت خوش ہوے کہ یہ بلا سر سے ٹلی گھر گھر صحبت ناچ ورنگ برپا ہوئی یہ خبر ملکہ خورشید خاوری کو پہونچی وہ بھی بہت خوش ہوئی کہ خداوند کریم نے یہ بلا سر سے ٹالی ملکہ تو دعائین کرنے لگی یہان تو شہر مین خوشی ہی یہ جو حال خواجہ حسین نے سُنا تو بہت اپنے دل مین خوش ہوے اور کہا کہ خوب مین نے ہڈی ڈالکر دو کتون کو باہم لڑوا دیا یہ جب تک باہم جنگ و جدل کرینگے اتنے عرصے مین کوئی نہ کوئی اہل اسلام سے آجائیگا یا رستم ثانی یا بدیع الملک وہ ان دونون کا فیصلہ کر دینگے اتنے عرصے تک تو اہل اسلام ان دونون کے شر سے محفوظ رہے یہ خیال کرکے اُسی دن اپنا اسباب بار کرا کے طرف کوچک باختر کے روانہ ہوے تصویرین ملکہ کی اُنکے پاس ہین انکو یہ خیال ہی کہ کسی شاہزادے کو اولاد صاحبقران مین سے دونگا وہ اسکے اشتیاق مین جا کر یہ ملک بھی فتح کرے گا وہ اقلیم بھی آباد ہوگی مسلمانون سے اور ملکہ سے عقد بھی کرے گا اور مجھ سے بہت خوش ہوگا اور مجکو بھی ثواب ہوگا کہ وہ گبر جو لوگون کو گمراہ کر رہا ہی وہ اسکی گمراہی سے بچینگے یہ ایسے ایسے خیال کرکے طرف باختر کے روانہ ہوا راہ بہ تیزی طی کرکے بعد قطع منازل و طئے مراحل شہر سنجان مین پہونچا آجکل شہر سنجان مین رستم خان بن گنجاب حاکم سنجان تھا خواجہ حسین کاروان سرا مین آئے بار اُتروا یا کمرہ کرایہ لیا اُسمین اُترے شہر مین غل مچ گیا کہ سوداگر ظلمات سے آئے ہین چونکہ قاعدہ ہی کہ جب تاجر آتا ہی تو پہلے دربار مین بادشاہ کے جاتا ہی اسکے بعد اہل شہر کے ہاتھ فروخت کرتا ہی بس اسنے وہ دن تو اُترنے مین بسر کیا بار سے مال نکالا بوقت سحر درباری لباس پہنکر چند کشتیان برائے نذر لیکر چلا در دولت پر پہونچا درگاہ سالار سے کہا کہ بادشاہ کو خبر کرو کہ خواجہ حسین ظلمات سے واپس آئے ہین حاضر دربار ہونا چاہتے ہین درگاہ سالار نے جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ بھیجدو اسنے آکر خواجہ سے کہا کہ چلئیے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی خواجہ حسین جلوخانہ طی کرکے پہونچے دربار مین بجا اگاہ پر سے مجرا کیا آداب بجالاے حکم بیٹھنے کا ملا سلام کرکے پہلے نذر دی اسکے بعد کرسی پر بیٹھے دربار کو دیکھا خوب آراستہ ہی ہر ایک سردار اپنے دنگل و کرسی پر متمکن ہی کہ خواجہ سے رستم خان نے پوچھا کہان سے آتے ہو خواجہ نے کہا کہ ظلمات سے آتا ہون اُنھون نے کہا کہ کچھ بدیع الملک و رستم ثانی کا حال معلوم ہی کہ یہ دونون صاحب کہان تشریف فرما ہین اور صاحبقران ثانی کا کہان نزول اجلال و ورود و اقبال ہی لشکر اسلام کی کیا خبر ہی یہ سُنکے خواجہ حسین

نے عرض کیا کہ کیا آپکو بذریعہ پرچہ اخبار کے نہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران ثانی بعد قتل کرنے زہرہ ثانی نیز تورج
کے سردارون کو ملک تقسیم کرکے خانہ کعبہ کو مع ایک سو چالیس سردارون کے تشریف لیگئے تھے اور اسا تہ صاحبقرانی
بدیع الملک نوجوان کو عنایت فرماگئے تھے اور انکو لقب صاحبقران ثالث کا عطا کیا تھا اور حکم دیا تھا
کہ تم ایوان نہ طاق مین جاکر آئینہ اندام جادو کو قتل کرو اور جو جو کافر باقی ہین انکو قتل کرو اور جو ملک کہ
کفرستان ہین انکو اسلام آباد کرنا یہ حکم فرماکے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور رستم ثانی مع اپنے لشکر کے
سامنے صاحبقران کے برائے شکار تشریف لیگئے تھے انکا کچھ حال ابھی تک نہین معلوم ہوا نہ صاحبقران ثانی
کا کچھ حال ظاہر ہوا کہ وہ خانہ کعبہ پہونچے نہ بدیع الملک کی کیفیت ظاہر ہوئی کہ انھون نے نہ طاق فتح
کیا کیونکہ جب یہ سب انتظام ہوے تھے تو مین لشکر ظفر اثر مین تھا جب یہ سب لوگ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے
تو مین ظلمات کو راہی ہوا پھر مجکو حال نہ معلوم ہوا آپکو تو سب پرچہ اخبار سے معلوم رہتا ہے آپ بادشاہ مین کیا عرض
کرون جو کچھ حال تھا جبکہ صاحبقران سب کو رخصت کرکے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین ایک کہرام تھا
لشکر فیروزی اثر مین ہر ایک زمین پر مثل زن پسر مردہ کے خاک پر پچھاڑین کھاتا تھا کسی کو ہوش نہ تھا سب تڑپ رہے تھے
کیا عرض کرون جو حال تھا نہین فراموش ہوتا ہے مجکو بدیع الملک کا صاحبقران سے گلے لگ کر رونا جب وہ وقت
یاد آتا ہے تو آنکھون سے آنسو جاری ہوتے ہین قلب بیقرار ہوجاتا ہے رستم خان نے کہا کہ یہ تو خبر مجکو
معلوم ہوئی تھی بلکہ یہان تک کی خبر معلوم ہوئی تھی کہ صاحبقران ثانی بیابان کاج لاج مین پہونچے تھے
اسکے بعد پھر کوئی خبر پرچہ اخبار سے نہین معلوم ہوئی اسدن سے فکر ہے اور صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک
کی یہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ وہ دشت بہار افزا مین مع لشکر فروکش ہوے تھے اور جشن کیا تھا تخت نشینی
دارا بن جمشید کا کہ انکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا تھا اور خود دریاے سبز رنگ کے کنارے فروکش
تھے جب سے انکی خبر نہ معلوم ہوئی کہ انپر کیا گذری رستم ثانی کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی تھی نہ کچھ خبر ہے سنکے
خواجہ حسین نے کہا کہ ان لوگون کے متفرق ہوجانے سے بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین کہ مین کیا عرض
کرون رستم خان نے کہا کہ کچھ اور ممالک کا حال بیان کرو کیا حالت ہے خواجہ حسین نے کہا کہ کیا عرض
کرون ایک واقعہ نیا روبکار ہوا ہے مین جو ظلمات سے واپس آیا تو ایک اقلیم خورشید پر مجر جو کہ کبھی مین نے
نہ دیکھی تھی اسمین میرا گذر ہوا وہان ایک عجیب غوغا دیکھا کہ تمام لوگ آفتاب پرست ہو رہے ہین کوئی شہر
آفتاب نما ہے وہان یہ مذہب رواج پایا ہے مین بھی اُس شہر مین گیا اُسکو خوب آباد پایا یہان تک کل حال
خواجہ حسین نے از ابتدا تا انتہا شہر آفتاب نما مین جانا اور دکان لیکر آتر نا دربار مین طلب ہونا
خانہ عیش و خانہ زرق کا ظاہر ہونا سب کا دعوت مین طلب ہونا اپنا بھی جانا قلعہ کی اور گنبد کی
حالت اور جو کچھ حال کہ خواجہ حسین کے روبرو گذرا تھا اہل شہر کا درخواست کرنا اسکے مذہب مین
مذمت کل مذہبون کی درخواست پر تحریر ہونا برجیس کا سب کو جمع کرکے کل مذہبون کی مذمت کرنا اپنا
مذہب اسلام کی برائی سنکے وہان سے فرار ہونا کہ یہ ملک قابل بود و باش نہین ہے اپنا اُس مقام سے سفر
کرنا راہ مین صحراے پر بہار کا ملنا وہان ملکہ ثریاے سیمتن کا آنا اپنا تصویر کھینچنا اور وہان سے روانہ ہونا
خاور مین پہونچنا وہان غوغا مقبرے کے کھدنے کا سنکے افسوس کرنا اہل شہر کا بلوہ کرنا اپنا بھی اُس مقام پر
جانا وہان پر سامان کشت و خون پانا اہل شہر کو آمادہ فساد دیکھنا ازرنگ کا مجکو طلب کرنا
اپنا جاکر کل حال بیان کرنا اسکو تصویر دینا اسکا اُس تصویر پر عاشق ہونا اس سبب سے
مقبرے کا کھدنے سے بچنا اور اسکا عشق مین مبتلا ہوکر اُس مقام سے شعر عاشقانہ پڑھتے ہوا اپنے مقام پر آنا

اسی دن نامہ تحریر کرنا برجیس کے نام اور ایک پہلوان کے ہاتھ روانہ کرنا مسکانتہ آفتاب نما مین جانا اور
وہان سے جواب صاف آنا بیان کیا پھر خواجہ حسین نے یہ بھی کہا کہ وہ اُس جواب کو پڑھکر بہت رنجیدہ ہوا
اور مع گیارہ لاکھ سپاہ کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کر گیا ہے مین نے لوئی ڈالکے دو کتون کو باہم لڑا دیا
ہر ایک کا سر دوسرے کے دندان دو دونون آپ ہی لپٹینگے جاتے کہان ہین کیونکہ ازرنگ نے تو بڑا غضب کیا کہ
خورشید نگار سے خروج کیا اور آپ لوگون کو خبر بھی نہوئی اُسنے خاور پر قبضہ کر لیا بہرام خاوری بھاگ گیا
یہ کچھ واقعہ ہوا کسی اہل اسلام نے خبر تک نہ لی یہ تو بڑی خرابی کی بات ہے افسوس دونین دم کے نہونے سے
یہ تفرقہ پڑ گیا کہ ایک دوسرے کی خبر نہین لیتا ہے جمعیت اسلام جاتی رہی صاحبقران کا خانہ کعبہ کیا جانا ہوا
کہ جمعیت اسلام بالکل تشریف لیگئی ایک ستم مین مبتلا ہوا دوسرے نے خبر نہ لی نہ معلوم بیچارہ بہرام کدھر بھاگ
گیا اُسپر کیا گذری ہے مین نے یہ خیال کیا کہ یہ تصویر دیکھو شاید یہ افسون چل جائے اور یہ دونون باہم مقابلہ
کرین کیونکہ بڑی خرابی ہوتی کہ ایک طرف سے ازرنگ اور ایک جانب سے برجیس اہل اسلام پر
لشکرکشی کرتے اور بیچارے مسلمان قتل ہوتے ایک دوسرے کی خبر نہ لیتا اس سے یہ تو ہوا کہ کچھ دنون یہ
فتنہ برطرف ہوا اس عرصے مین کوئی نہ کوئی اولاد صاحبقران سے ظاہر ہوگا خواہ بدیع الملک خواہ
رستم ثانی وہ ان دونون کی خوب سرکوبی کرینگے یہ سنکے رستم خان نے کہا کہ ای خواجہ حسین یہ تدبیر تو تمنے
خوب کی خوب باہم فساد کرا دیا اور کافرون کو لڑوا دیا خوب انکا زور کم کیا مگر یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی
کہ یہ اخبار نویس بالکل بے خبر ہین کہ اتنا بڑا واقعہ گذر گیا اور کسی نے خبر نہ دی ورنہ یہ ممکن تھا کہ مین خاور
کے تباہ ہونے کی خبر سنتا اور خاموش رہتا ضرور انکی مدد کرتا ای خواجہ حسین اب کون خاور مین حاکم ہی
خواجہ حسین نے کہا کہ ایسے مین بالا خالی ہے برابر خاوری کو ازرنگ اپنی طرف سے حاکم کر گیا ہے کل
بیس ہزار کا لشکر ہی تم جاکر خاور پر قبضہ کرو اسکو پھر اسلام آباد کرو رستم خان نے کہا کہ رائے تمھاری بہت
خوب ہی مین مع لشکر جاتا ہون مگر یہ کتنی بڑی غفلت کی بات ہی کہ ازرنگ نے خروج کیا لشکر جمع کیا اور
خاور پر پہونچا اور خبر نہوئی یہ اہل اخبار کی غفلت ہے اسی غفلت سے انکی نہ رستم ثانی کا حال معلوم
ہوتا ہے نہ بدیع الملک کا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ ای رستم خان یہ تصویر موجود
ہی کیونکہ مین تو پیر ہوا اگر تمہارے پسند آئے تو بسم اللہ رستم خان نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ اگر
تم پیر ہو تو کیا مین جوان ہون ای بھائی خواجہ حسین طاقت جواب دے چکی ضعف نے ترقی کی بصارت مین
کمی ہوگئی مردے کی بو آنے لگی مین خود اس فکر مین تھا کہ اگر صاحبقران تشریف لائین تو اُنسے عرض کرون کہ آپ
یہان کا حاکم کسی اور کو کرین مین خانہ کعبہ مین جاکر اپنی باقی عمر بسر کرونگا کیونکہ گنہگار بہت ہون عبادت
کرون شاید یہی ذریعہ میری بخشش کا ہو مگر وہ تشریف نہین لائے مجبور ہون مین اپنی رائے سے
کسی کو یہان کا حاکم نہین کرسکتا ہون ایسی حالت مین جبکہ پیرانہ سالی کا وقت ہے تو عشق وعاشقی مین
کرکے کیا کرونگا ای بھائی میرا تو وہ حال ہے کہ گور مین پاؤن لٹکائے ہوے بیٹھا ہون مین تو لاکھ عاشقی کرون مگر
دل بھی چاہیے دل تو روز بروز پژمردہ ہوتا جاتا ہے قوت کم ہوتی جاتی ہی ہم تو اب بھی موجود ہین مگر کوئی ہمکو
کیون پسند کرنے لگا ہم تو بیکار ہوگئے بموجب ۔ شعر ۔ جبکہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزار دن گلے ۔ اب جب سے ہم
خار ہوے سب سے کنارے ہی بھلے ۔ ای بھائی اب تو یہ حالت ہی کہ کوئی ہماری طرف رغبت سے دیکھے گا بھی نہین
ہم لوگ تو بیکار ہین وہ جو تمنے سنا ہوگا کہ شعر ۔ بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد ۔ صراحی چون شود خالی صدا
پیمانہ میگردد ۔ کا نقشہ ہے جو محبت کرتے تھے اب وہ بھی نفرت کرنے لگے ایسی نوبت پہونچی ریش سفید ہوگئی

صدائے کوس رحیل بلند ہوئی آواز آچکی ہے کہ زاد آخرت مہیا کر تیرا زمانہ سفر قریب ہے ای بھائی کوئی توشہ نہین ہے کہ جو سبب
نجات ہو دوسرے زمانہ توبہ کرنے کا قریب ہے نہ کہ یہ زمانہ کہ دلکو کسی کی طرف رجوع کرین بلکہ یاد خالق مین رجوع
کرنے کا ہنگام ہے نہ کہ خلائق کی یاد مین خواجہ حسین نے عرض کیا کہ یہ ہی ابھی بھی نوبت ہے اچھا صرف ایک نظر
ملاحظہ فرمالیجیے کہ خداوند کریم نے ایسے بھی خوبصورت لوگ خلق کیے ہین کہ جنکو بلقیس وقت کہنا زیبا ہے
یہ تو یقین کامل ہے کہ یہ حصہ اولاد صاحبقران کا ہے کہ خدا نے اُنکو بھی ایسا ہی حسن وجمال عطا فرمایا ہے مین نے
اسی خیال سے یہ تصویر کھینچی تھی ورنہ کیا ضرورت تھی کیونکہ اب ہمکو کوئی ہوس نہین ہے ہم کیا عاشقی
کرینگے یہ جوانون کا کام ہے کہ وہ عشق وعاشقی کرین ہمارا تو بقول آپ کے یہ کام ہے کہ کسی گوشہ عافیت
مین بیٹھ کر زندگی جو کچھ باقی ہے بسر کرین اُسکی عاشقی کا دم بھرین کہ جسکے سبب سے صورت نجات کی ہو
رستم خان نے کہا کہ لاؤ دیکھون بس خواجہ حسین نے وہ تصویر نکال کر رستم خان کے روبرو
پیش کی جیسے ہی نظر رستم خان کی تصویر پہ پڑی ایک آہ کی رنگ رو متغیر ہو گیا باوجود پیر ہونے کے
کچھ ولولہ پیدا ہوا عالم سکوت طاری ہوا اُس صاحب تصویر کی صورت کو خیال کرکے ساکتہ ہو گیا بصورت
زلف پریشان ہوا مانند آئینہ حیران ہوا تھوڑے عرصے تک یہ نوبت رہی دلکو اپنے قابو مین کیا اور اُسکی
طرف خطاب کرکے کہا کہ ارے نادان یہ تیرا وقت بیقرار ہونے کا نہین ہے تو تو اب مثل گل پژمردہ
کے ہے کون تیری خواہش کرے گا اب تو طرف اُسکے راغب ہو جو کہ تیرا خالق ہے اُسکی یاد مین بیقرار رہو
تاکہ بخشش کی سبیل ہو دنیا کے امور سے پرہیز کر راہ نیک کی جانب رغبت کر کہ وہ ہی سبب نجات کا ہے
زمانہ حیات کا گذرا وقت موت قریب پہونچا ہے اب کیون کسی کو دیکھکر بیقرار ہوتا ہے بس اب ایسے
خیالات سے درگذر یہ جوانون کا پیشہ ہے اب تجھ سے ہجر کی سختیان نہ گوارا ہوسکینگی ایسی راہ مین قدم زنی
کرنا جوانون کا کام ہے یہ بہت بڑی راہ سخت ہے اسمین ہر گھڑی بلا کا سامنا ہے مجنون نے جو قدم رکھا تو
کیا انجام ہوا برسون خاک تلاش لیلیٰ مین چھانی آخر انجام یہ ہوا کہ حسرت لیکر دنیا سے گیا فرہاد نے
مصیبت گوارا کرکے کس سختی سے قلب پر سنگ صبر رکھکر اشتیاق مین شیرین کے سنگ تراشی کرکے
ستون بنایا بڑی بڑی سختیان پیش آئین بڑی بڑی کرخت منزلین طے کین آخر یہ نتیجہ ہوا کہ تیشہ مار کر
مر گیا یہ شعر اُسکی زبان پر تھا شعر۔ فرہاد نہ بیشہ بر سنگ زدے تیشہ ؎ میگفت باندیشہ سنگ آمد سخت آمدہ
حسرت وصل شیرین لیگیا مگر جان شیرین اپنی دیگیا نخل عشق سے کوئی ثمر شیرین نہ پایا سوائے ثمر مفارقت کے
کہ وہ کسقدر تلخ وناگوار ہے جبکہ ایسے ایسے لوگ یون حسرتین لیکر گئے تو تیری کیا اصل ہے ایک گردش مین عمر تمام
ہے کیونکہ اب قریب موت کا ہنگام ہے صرف کوچۂ جانان کی طرف قدم رکھا کہ عمر نے جواب دیا وہان تک
پہونچے نہین کہ خواب مرگ نے سُلا دیا یہ جو تقریر کی چونکہ کوئی مادہ عشق وعاشقی دل مین اب باقی تو
تھا نہین صرف وقتی جوش تھا جو کہ کبھی ہو جاتا ہے ایسے خیال کرنے سے برطرف ہو گیا دل قابو مین آگیا
بس تصویر خواجہ حسین کے ہاتھ مین دیکر کہا کہ واقعی یہ صاحب تصویر بڑی حسین ہو گی کہ جسکی تصویر سے
یہ شان حسن وعالم نزاکت ظاہر ہوتا ہے کہ باوجودیکہ اب زمانہ میرا اس امر کا مقتضی نہین ہے کہ مین دلکو
کسی جانب مائل کرون مگر اسپر بھی دل سے بیساختہ آہ نکل گئی قلب کی حالت خراب ہو چلی تھی
مگر اب کیا ہوتا ہے وہ مادہ ہی نہین ہے کہ جو مادہ جنون کو برانگیختہ کرے اگر ایسا ہوتا تو بھلا اب نصیحت
سے یہ آتش عشق کہین فرو ہوتی مگر غضب کی یہ نازنین صاحب تصویر حسین ہے کہ جس کے تیر ناز نے
میرے دل کو نشانہ کیا تھا مگر کیا ہوتا ہے اگر عالم شباب ہوتا تو مین ضرور اُسکے خدنگ ناز کا

مجروح ہوتا خواجہ حسین نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ جب مین نے صورت دیکھی تھی تو دل کی
کیا نوبت ہوئی تھی کہ جو مین عرض نہین کرسکتا ہون رستم خان نے کہا کہ جو کچھ کہو بہت بجا ہی جبکہ
میری حالت تصویر دیکھکر خراب ہو چلی تھی تو معاذ اللہ اصلی صورت دیکھکر اگر تمھارے قلب کی
حالت خراب ہوئی تو کیا عجب تھا بلکہ تم بڑے صابر ہو کہ ایسے وقت مین تمنے صبر کیا دل کو قابو مین رکھا
خواجہ حسین نے عرض کیا کہ یہ کوئی اختیاری فعل نتھا بلکہ یہ خیال فرمائیے کہ وہ مادہ ہی نہین باقی رہا ہی
جو کہ ایسی حالت پیدا کرتا ہی یہ جو اچھی صورت دیکھکر ایسی حالت ہو جاتی ہی یہ صرف اُس وقت کا اثر ہی
کہ جو کسی وقت مین ہمارے دل مین مادۂ عشق تھا اب وہ بسبب پیر ہونے کے جاتا رہا ہی رستم خان
نے کہا کہ یہ قول تمھارا بہت درست ہی خیر اب اس کو جانے دو مجکو یہ تعجب ہوتا ہی کہ ایسی نازنین پر ازرنگ
ایسا دیو بچہ عاشق ہوا ہی گو مین نے ازرنگ کی صورت نہین دیکھی ہی مگر جیسی صورت اُسکے باپ اور دادا
کی تھی ویسی اسکی بھی ہوگی خواجہ حسین نے ازرنگ کا سراپا بیان کیا رستم خان ہنس پڑے اور
اہل دربار بھی قہقہہ لگا کر ہنسے خواجہ حسین نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اب آپ جلدی فرمائیے
اور خاور کی خبر لیجیے اور مین یہ بھی عرض کیے دیتا ہون کہ مین تمام ممالک اسلام مین خبر کردونگا
اور جہان بدیع الملک یا رستم ثانی تشریف فرما ہونگے اُنکو بھی آگاہ کرونگا رستم خان نے فرمایا کہ مین ابھی
بندوبست کرتا ہون اور کل یہان سے طرف خاور کے روانہ ہوتا ہون یہان کسی کو اپنی طرف سے
حاکم کرونگا یہ ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پرچۂ اخبار آیا رستم خان نے اُسکو اُٹھا کر دیکھا تو اُسمین یہ کل
حالت تحریر تھی کہ ازرنگ نے خروج کیا خاور کو فتح کر لیا بہرام خاوری قید ہوا تھا اُسکے بعد اُنکا
عیار اُنکو رہا کرے گیا بلکہ ازرنگ کو بھی اسیر کیا تھا مگر اُسکا عیار رہا کرا لایا جو عہد و اقرار باہم اہل شہر اور
ازرنگ کے ہوا تھا وہ بھی تحریر تھا اُس اخبار مین اُسکے بعد اُسکا مقبرہ کھودنے کا قصد کرنا اہل شہر کا
بلوہ کرنا تحریر تھا اور جو کچھ کہ واقعہ خواجہ حسین نے بیان کیا وہ سب تحریر تھا سوا اسکے کہ یہ خواجہ حسین
کو نہ معلوم تھا کہ تومان پسر بہرام طرف خاور کے مع خزانہ و ناموس گیا ہی اور بہرام رہا ہو گیا ہی ازرنگ
قید ہو گیا تھا یہ اخبار پڑھکر رستم خان نے کہا کہ اب ہوش آیا کہ جب تمام واقعے گذر چکے وہ مردود
وہان سے چلا گیا اگر قبل سے یہ خبر ہوتی تو مین ضرور جا کر مقابلہ کرتا اُسکو اُسکے اعمال کی سزا دیتا خیر اب جا کر
ابرار کو قتل کرتا ہون اور خاور کو پھر اسلام آباد کرتا ہون مگر اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل خاور نے
کوئی عہد نامہ اُس سے تحریر کرایا ہی اُسنے تحریر کر دیا ہی اخبار مین وہ تحریر بھی ہی مگر اہل خاور نے اُسکے مذہب
کو کیون قبول کیا جب جاؤنگا تو حال معلوم ہوگا یہ اخبار پڑھکر رستم خان نے حکم دیا کہ ایک لاکھ
کے قریب لشکر یہان رہے باقی سب تیار رہو مین کل یہان سے طرف خاور کے کوچ کرونگا یہ حکم
دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سامان سفر کرنے لگے یہان رستم خان نے
بھی سامان سفر کیا رستم خان کا ایک پوتا ہی برس پندرہ ایک کا بہت بہادر اور جری ہی اُسکو
طلب کر کے کہا کہ ای فرزند مین تو مع لشکر طرف خاور کے جاتا ہون سُنا گیا ہی کہ اُسپر ازرنگ
کوئی مرتد ہی اُسنے قبضہ کر لیا ہی گو وہ اسوقت خاور مین نہین ہی اور جانب کوچ کر کے گیا ہی مگر اپنی جانب
سے خاور مین کسی کو حاکم کر گیا ہی مین جا کر اُسکو قتل کرون خاور پر قبضہ کرون مین تمکو یہان کا
حاکم کرتا ہون خوب ہوشیاری کے ساتھ حکومت کرنا انصاف سے کام لینا اگر کوئی ادھر لشکر کشی کر کے
آئے تو ہمکو خبر کرنا ہم فوراً تمھاری مدد کرینگے مین بہت جلد خاور پر قبضہ کر کے آتا ہون افسوس یہ کہ

کوئی خبر نہ بدیع الملک کی معلوم ہوئی کہ وہ کہان تشریف رکھتے ہین نہ رستم ثانی کی کہ اُن صاحبون کو
اسکی خبر کیجاتی انکا نبیرہ کہ جسکا نام طوس خان ہی یون عرض کرنے لگا کہ یا ارژنگ کون مرتد ہی رستم خان
نے فرمایا کہ ای فرزند یہ ارژنگ مرتد اپنے کو زمرد ثانی کا فرزند مشہور کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خداوند ہون
کیونکہ مین فرزند ہون معاذ اللہ خداوند کا اور نبیرہ ہون مین ہی وارث ہون خدائی کا بس یہ مرتد شہر
خورشید نگار مین ظاہر ہوا ہی وہ لوگ جو کہ ابھی تک دائرۂ اسلام مین نہین آئے تھے اور بہت سے ملک ایسے
تھے کہ جو اسلام آباد نہوے تھے اور وہ لشکر جو کہ کافر تھا در جنگ مغلوبہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے
بچکر کوہ و صحرا مین پنہان ہوگیا تھا سب اُسکے پاس جمع ہوگیا اُسنے ان سبکی تسلی کی اور کہا کہ بلاتشبیہ
مین خدا ہون اور خدائی میرے حصے مین ہی تم لوگ اطاعت کرو اُسکے ہمراہ سختگان ساحرامی موجود ہی
جو کہ نطفہ ہی بختگان ولد الحرام کا دو فرزند تورج بدرگ حرامی کے شریک ہوے ہین جو کہ بلقیس دختر
فرعون کے بطن سے پیدا ہوے تھے اُن مین ایک ساحر زبردست ہی ایک پہلوان قوی ہیکل جب یہ
سب لوگ جمع ہوگئے اور قریب سات آٹھ لاکھ کے لشکر جمع ہوا اُسنے خروج کیا اور ظاہر کیا کہ مین
خدا ہون اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا ای نور نظر وہ مرتد پہلے خاور پر ہو نچا چونکہ بہرام خاوری
کو خبر نہ تھی دوسرے وہ مرد جری ہی خاندان سے خاور سیاہ کے ہی بھلا وہ کب ایسے مرتد کی اطاعت کرتا
ہی چونکہ ستارہ ہم لوگون کا خراب تھا بہرام نے شکست کھائی اور گرفتار ہوگیا اُسنے ملک پر قبضہ کیا رستم خان
نے کل واقعہ جو کہ اخبار مین دیکھا تھا اور خواجہ حسیبین سے سُنا تھا اپنے نبیرے کے روبرو بیان کیا وہ سُنکے
عرض کرنے لگا کہ آپ تشریف رکھین مین جا کر خاور پر قبضہ حاصل کرتا ہون رستم خان نے کہا کہ نہین
بلکہ تم یہان رہو کیونکہ جوان ہو بلکہ ابھی پورے جوان بھی نہین ہوے ہو لڑکے ہو تمھارے مزاج مین تیزی ہی
حدت جوانی کے سبب سے خاور پر تمھارا کام نہین ہی وہان مرد جہان دیدہ کی ضرورت ہی کہ وہ جا کر
بصلاح کام نکالے کیونکہ وہ لوگ اہل اسلام سے تھے اگر بصلاح انشاء اللہ کام نکلے تو کیون قتل کیے جائین
کیون بندگان خدا کا خون ہو اور تم جاتے ہی برس پڑوگے یہ خیال نہ کروگے کہ کس طور سے مقابلہ کرنا چاہیے
اُسمین جو کام بننے والا بھی ہی وہ بھی خراب ہو جائے گا طوس نے کہا کہ جو آپکی مرضی مین نے اس سبب سے
عرض کیا تھا کہ آپ پیر ہین رستم خان نے کہا کہ مین نے اسی سبب سے تم سے پہلے ہی کہا کہ وہان مرد جہان دیدہ
کا کام ہی بس مین کل یہان سے کوچ کرونگا تمکو حاکم کرکے تمکو لازم ہی کہ خوب خلق سے پیش آنا جو کوئی ادھر کفار
سے لشکر کشی کرکے آئے اُسکو جو مناسب وقت دیکھنا جواب دینا اور ہمکو اور دیگر شاہان اسلام کو آگاہ
کرنا کہ وہ سب بھی خبردار رہون مجکو اسقدر فرصت نہین ورنہ مین خود سب کو اس واقعے سے خبردار کرتا
کیونکہ مین نے خواجہ حسیبین کی زبانی یہ بھی سُنا ہی کہ کوئی برجیس ہی اُسنے اپنے کو خداوند آفتاب کا کہ جو اُسکا
مذہب تھا وہ لوگ آفتاب پرست تھے فرزند ظاہر کیا ہی اور نائب آفتاب کہتا ہی اور تمام کارخانہ
سحر و ساحری کا ہی اور اُسکے شریک بہت سے بادشاہ ہوے ہین اُسکو سجدہ کرتے ہین یہ نیا مذہب ایجاد ہوا ہی
لہذا تمکو اُس سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ اُس مرتد کا بھی قصد ہی کہ وہ بھی لشکر کشی کرے اور مذہب آفتاب پرستی
کو رواج دے اب یہ دو دشمن تازہ اہل اسلام کے پیدا ہوے ہین مین تمسے بیان کرچکا ہون کہ خواجہ حسیبین
نے اپنی حکمت عملی سے ان دونون مرتدون کو باہم لڑوا دیا ہی تاکہ اہل اسلام اس حال سے واقف ہون اور اس عرصے
مین اپنا بند و بست کرین ایسا نہو کہ وہ غافل ہون اور کسی قسم کی زک اُٹھائین طوس نے کہا کہ یہ تدبیر خوب
کی ہی خواجہ حسیبین نے کوئی دو پہر رات تک دادا پوتون مین یہ تقریر رہی اُسکے بعد جا کر دونون اپنی اپنی آرامگاہ مین

سورہے بوقت سحر دونو بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کرکے رستم خان دربار مین آیا یہان سب اہل دربار
حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا رستم خان تخت پر آکر متمکن ہوا اپنے پوتے طوس کو اپنے برابر تخت پر جگہ دی
جب سب دربار جمع ہوچکا تو رستم خان نے اہل دربار سے کہا کہ مین تو آج لشکر لیکر طرف خاور کے جاتا ہون جو
لوگ کہ میرے ہمراہ جائینگے انسے تو نہین میرا سوال ہی بلکہ جو یہان قیام کرینگے انسے مین کہتا ہون کہ مین اپنی جگہ
پر تا آنے اپنی طرف سے اپنے نور نظر پارہ جگر قوت بصر طاقت قلب مانوس شاہزادہ طوس کو کہ یہ میرا
فرزند زادہ ہی اور میری آنکھ کا تارا ہی حاکم کیے جاتا ہون اور خدا کے حفظ و امان مین اسکو دیتا ہون اور اُسکے
بعد آپکے سپرد کرتا ہون اور یہ میرا حکم ہی کہ آپ سب صاحب اسکی اطاعت سے مُنھ نہ موڑین بجاے میرے تصور
کرین گویا مین ہی ہون اور یہ فرزند بھی آپکی خوشنودی کا جویا رہے گا عدل و انصاف سے حکومت کرے گا رعایا کو
خوش و خرم آپکو شاد و آباد رکھے گا ظلم و جور نہ کرے گا اور اگر کوئی امر خلاف داب حکومت سرزد ہو تو اسکو آپ اسکے
سن کی طرف خیال کرکے اُس سے درگذر کرین اور مجکو اُس امر سے خبر دین کہ مین اُسکا تدارک کرون کیونکہ یہ ابھی
بالکل نادان ہی یہ تقریر اہل دربار سے کرکے طوس سے کہا کہ ای فرزند تم سواے عدل و انصاف کے کوئی امر خلاف
داب سلطنت نہ کرنا جو امر کرنا بغیر مشورے اہل دربار کے نہ کرنا کیونکہ خداوند عالم نے بھی فرمایا ہی کہ ۔ شاورہم
فی الامور یعنی مشورہ کرو تم اپنے کامون مین مشورے سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین بڑی بڑی مشکلین حل ہوتی
ہین بغیر مشورہ اہل دربار کوئی کام نہ کرنا طوس نے عرض کیا کہ جسقدر آپ نے ارشاد کیا ہی اُسکے خلاف نہوگا
اگر خلاف اسکے ہو تو جو سزا آپ تجویز فرمائینگے اُسکو مین قبول کرونگا رستم خان نے پوتے کو گلے سے لگایا اور
کہا کہ خدا تیری عمر مین ترقی دے ادھر اہل دربار نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا ہم سب نے منظور کیا یہ
ہمارے مرشد زادے ہین ہمارے سر کے تاج ہین ہم انکو ضرور آپکی جگہ خیال کرینگے بلکہ انکی اطاعت آپکی اطاعت
سے زیادہ کرینگے خدا نے یہ روز سعید ہمکو نصیب کیا کہ ہمنے اپنے شاہزادے کو آپکی زندگی مین تخت حکومت پر
بیٹھے دیکھا خداوند کریم انکی عمر مین ترقی دے ہملوگون کے سرون پر سلامت رکھے یون جو اہل دربار نے عرض کیا
رستم خان نے یہ تقریر سنکے سب کے حق مین دعا کی اور کہا کہ شاباش و مرحبا جو نمک حلال ہوتے ہین انکی یہی تقریر
ہوتی ہی اور وہ اپنے مالک کے خیر خواہ ہوتے ہین یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا طوس کو اپنے مقام پر بٹھایا اور چند سردارون کو
دربار مین چھوڑا کہ جنکو نہ لیجانا منظور تھا باقی سب کو لیکر بیرون دربار آیا بموجب حکم ایک لاکھ سوار تو اُسی شہر
سیستان مین رہے باقی تین لاکھ سامان سفر سے تیار رہے اُنکو خبر پہونچی کہ بادشاہ تیار ہوکر تشریف لاتے ہین سب
اُٹھ کھڑے ہوے مرکبون پر سوار ہوے تا آنے رستم خان کے لشکر چلنے پر تیار ہوگیا رستم خان جلوخانہ سے باہر تشریف
لاے تمام مرکب سردارون کے در دولت پر موجود تھے کہ رستم خان نے بیرون جلوخانہ آکر مرکب سواری
طلب کیا رستم خان نے سردارون کو حکم دیا کہ مرکبون پر سوار ہو ادھر جاکر نے مرکب خاص حاضر کیا
رستم خان نے طوس سے کہا کہ ای فرزند اب تم جاؤ مین سوار ہوتا ہون طوس سلام کرکے مع اُن سردارون
کے دربار مین گیا اور تخت پر آکر بیٹھا ادھر رستم خان سوار ہوے اور سب سردار بھی سوار ہوے
گرد و پیش اپنے افسر کے آکر موجود ہوے ڈنکا بجا جلوس سواری آگے بڑھا نقیب صدا لگانے لگے سواری
کوچہ سلامت کو طی کرکے شہر مین آئی اُدھر افسر لشکر کو لیکر آئے یہان تک کہ رستم خان مع تین لاکھ
سپاہ کے بیرون شہر آیا اور طرف خاور کے روانہ ہوا و منزل بہ منزلہ کرتا ہوا چلا یہان تک کہ
قطع منازل اور طی مراحل کرتے ہوے عرصہ پندرہ روز مین قریب خاور پہونچے چونکہ خاور باختر
سے ڈیڑھ ماہ کی راہ تھا مگر رستم خان نے پندرہ دن مین طی کی اور قریب خاور پہونچکر ایک میدان

وسیع دیکھکر لشکر کے پڑاؤ کا حکم دیا فوراً خیمہ وغیرہ برپا ہوے لشکر اُترا بارگاہ رستم خان کی برپا ہوئی رستم خان
داخل بارگاہ ہوا جو سردار کہ دربار مین حاضر ہوتے تھے آکر حاضر بارگاہ ہوے رستم خان نے اپنے عیار کو طلب
کرکے حکم فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرو کہ شہر خاور کی خبر لادین کہ کیا کیفیت ہی یہ حکم سُنکے عیار نے اپنے چند
شاگردون کو حکم دیا کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ جاکر شہر کی خبر لاؤ کہ حال کیا ہی وہ شاگرد اُسی وقت طرف
شہر خاور کے سلام کرکے روانہ ہوے یہ ادھر کو روانہ ہوا یہان رستم خان نے دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ
بنام ابرار خاوری جو کہ حاکم فی الحال ہی شہر خاور کا طرف سے اُس مرتد ازلی و ابدی ارزنگ بن زمرد
کے تحریر کرو دبیر نے عرض کیا کہ مضمون اُسکا کیا ہوگا رستم خان نے اپنی زبان سے مضمون نامہ بیان کیا دبیر نے
نامہ تحریر کرکے پیش کیا رستم خان نے اُسکو ملاحظہ کرکے دبیر سے کہا کہ اسے ملفوف کرو اور ہمارے پاس لاؤ
دبیر نے ملفوف کرکے اور مہر رستم خان اُسپر ثبت کرکے دوسری مرتبہ حاضر کیا رستم خان نے نامہ لیکر
اپنے عیار کو دیا کہ یہ نامہ لیکر تم کل بوقت سحر شہر خاور مین جانا اور ابرار کے دربار مین جاکر یہ نامہ اُسکو دینا
اور اُس سے جواب نامہ لیکر میرے پاس آنا بعد جواب آنے کے تدبیر کیجائیگی دیکھین جواب کیا آتا ہی عیار نے سلام
کرکے نامہ لے لیا اور پھر آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا ادھر کا حال ملاحظہ ہو یہان تو رستم خان دربار مین بیٹھا ہوا ہی
قاعدہ یہ ہی کہ تخت شاہی ہمراہ لشکر رہتا ہی مگر اُسپر غاشیہ پڑا رہتا ہی برابر اُسکے نیم تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہی جو کہ
طرف سے اہل اسلام کے بادشاہ ہین یہ سب نائب ہین بادشاہ اسلام کے جو کہ لشکر امیر کے بادشاہ ہین کیونکہ سکہ
خطبہ بادشاہ اسلام کا تمام مملکت اسلام مین جاری ہی ہر دربار کا یہ طریقہ ہی کہ تخت شاہی پر غاشیہ پڑا رہتا ہی
اور نیم تخت پر اُس ملک کا حاکم حکم و احکام جاری کرتا ہی یہ ادب کرتے ہین کہ ہم مقام پر اپنے مالک و آقا کے
بیٹھین یہ بالکل خلاف ہی بلکہ یہ قاعدہ ہی کہ جب دربار مین آتے ہین اُس تخت کو باادب ہوکر سلام کرتے ہین گویا کہ
اُسپر بادشاہ اسلام جلوہ گر ہین یہ ادب مانتے ہین اور تمام قواعد شاہی بجا لاتے ہین یہی طریقہ و قاعدہ ہر ایک
ملک و شہر مین جاری ہی بلکہ یہ طریقہ ہی کہ وہ تخت شاہی ہمراہ لشکر کے رہتا ہی غاشیہ پوش اُسکو قلب لشکر مین
قائم کرتے ہین اور اُسکا بہت ادب کرتے ہین یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب یہان دربار جمع ہی
اُدھر ہرکارے طرف شہر خاور کے روانہ ہوے ہین چونکہ وقت سہ پہر کا ہی چند ہرکارے شہر خاور سے برائے
بالادوی کے نکلے تھے بیرون شہر سے دیہات و قریہ کی خبر لیتے ہوے اب شہر کو جاتے تھے کہ اپنے افسر اعلیٰ
کو خبر دین کہ یہ حالات ہین بس یہ جو پھرتے ہوے ادھر آ نکلے دیکھا انھون نے کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہی خیمہ وغیرہ
برپا ہین نشان جو لشکر کے ہین اُنپر تعریف خداوند کریم بخط جلی و نعت رسول اکرم تحریر ہی اور ایک بارگاہ وسط
مین لشکر کی برپا ہی کہ جو اپنی بلندی کے روبرو بلندی چرخ دوار کو پست کیے دیتی ہی اور شمسہ اُسکا شمسہ خورشید پر
چشمک زن ہوتا ہی یہ ہرکارے پہلے ہی سمجھ گئے کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور یہ لوگ خداپرست ہین بس وہ ہرکارے داخل لشکر ہوے
اور ادھر اُدھر کی سیر کرنے لگے لشکر کو بہت دیکھا ایک مقام پر جو پہونچے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوے ہین چوسر بچھی ہوئی ہی کھیل
ہو رہا ہی یہ ہرکارے بھی جاکر کھڑے ہوے کہ اُنمین سے ایک نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ چند آدمی بشکل جاسوس ہمارے
جلسہ کے قریب کھڑے ہین مگر وضع سے خاوری معلوم ہوتے ہین اُسنے کہا کہ آؤ بھائیو بیٹھو کیون تھا کدھر سے
آنا ہوا کیا خاور مین رہتے ہو اور یہ جو شناخت کر لیا تھا کہ یہ جاسوس ہین اسکا سبب یہ تھا کہ انھون نے صورت
نہین تبدیل کی تھی اس سبب سے کہ یہ لشکر تو خداپرستون کا ہی کیا خوف ہی بس جب اُسنے یہ کہا آؤ بیٹھو
وہ ہرکارے آکر بیٹھ گئے صاحب سلامت کرکے جب بیٹھ چکے تو دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین اور یہ لشکر کسکا ہی اور کہان
جاتا ہی یہ تو بخوبی ثابت ہی کہ آپ لوگ مسلمان ہین بابت مذہب کے تو کوئی ضرورت دریافت کرنے کی نہین ہی یہ جو انھون کہا یا تو سب

کھیل رہے تھے یا انکی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ شہر سنجان کے رہنے والے ہین یہ جو لشکر کہ تم دیکھتے ہو یہ
رستم خان بن گنجاب کا ہی جو کہ حاکم ہی سنجان کا اور ہم اُسکے ملازم ہین رستم خان یہ خبر سُنکے کہ ارژنگ بن زمرد
نے شہر خورشید نگار سے خروج کیا اور لشکر کشی کر کے شہر خاور پر قبضہ کیا بہرام شاہ خاوری شکست
کھا کر طرف ترکستان کے فرار کر گیا اب فی الحال ارژنگ اپنی طرف سے ابرار خاوری کو حاکم شہر
کر کے طرف شہر آفتاب نما کے برائے مقابلہ برجیس آفتاب پرست کے گیا ہی بس ہمارے آقا نے خیال
کیا کہ جلد کر ابرار سے مقابلہ کر کے شہر خاور پر قبضہ کرین اُسکو پھر اسلام آباد کرین گو انکو یہ خبر اُسوقت پہونچی
کہ جب ارژنگ ولد الزنا یہان سے کوچ کر گیا ہی ورنہ اُس سے ہی مقابلہ ہوتا اب تم بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو
اور کہان کے رہنے والے ہو انھون نے کہا کہ ہم ملازم ہین حاکم خاور کے بعہدہ جاسوسی آج ہم ارادے بالا دی شہر
سے نکلے تھے صبح سے اِدھر اُدھر پھرا کیے جو جو خبرین دریافت کرنا تھین دریافت کین اب شہر کو واپس جاتے تھے کہ
صبح کو جا کر دربار مین حاکم کے عرض کرین یہان جو پہونچے تو یہ لشکر دیکھا خیال آیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کون
بادشاہ ہی کدھر کو جاتا ہی کس پر لشکر کشی کی ہی کیونکہ یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا تھا نشان لشکر سے کہ خدا پرستون کا
ہی مگر یہ نہین معلوم تھا کہ اس لشکر کا عزم خاور پر لشکر کشی کا ہی افسوس کا مقام ہی اب یہ نوبت پہونچی خاور کی
کہ ہر ایک لشکر کشی کرنے لگا پہلے ارژنگ نے آکر تباہ کیا مگر فطرت سے اہل شہر کی بالکل تباہ نہین ہوا کچھ آباد رہا
مگر اب امید نہین ہی کیونکہ جو حاکم شہر ہی وہ طرف سے ارژنگ کی ہی کبھی وہ اطاعت نہ کرے گا یہ لوگ چاہین گے
اطاعت کرے بس مقابلہ ہو گا اہل اسلام وہ لوگ ہین کہ جس ملک پر گئے اُسپر اپنا قبضہ کیا اور دراصل واجبی بات ہی
کہ کیون نہ قبضہ کرین کیونکہ یہ ملک بھی تو اسلام آباد تھا اور اس ملک مین اُس شخص کا مقبرہ واقع ہوا ہی کہ جسنے عالم کو
اپنی شمشیر سے خدا پرست کیا اور کیسے کیسے بہادرون کو نہ شمشیر کیا راہ خدا مین برسون جہاد کیا کافر کشی پر کمر باندھی اور
اپنی جان راہ حق مین فدا کی کیونکر ہو سکتا ہی کہ یہ فکر نہ کیجائے کہ یہ ملک اسلام آباد رہے یہ تقریر جو کی تو انھون نے کہا کہ
یہ ملک کیا کفر آباد ہو گیا ہی ہرکارون نے کہا کہ تمام ملک تو نہین کفر آباد ہوا ہی مگر بعض بعض مقام کفر آباد ہوئے ہین اُنکے
خوف سے تمام شہر نے تقیہ کیا ہی چونکہ حاکم شہر ابھی تک تو کافر معلوم ہوتا ہی مگر یہ وہ شخص تھا کہ رات دن عبادت مین
خداوند کریم کی مصروف رہتا تھا بلکہ اسکو کسی قدر قرابت بھی ہی حاکم اول یعنی خسرو خاور سے اسی خیال سے تمام اہل شہر
نے انکو حاکم قرار دیا ہی کیونکہ ارژنگ نے کہا تھا کہ اہل شہر تجویز کر لین کہ فلان شخص حاکم ہو بس اہل شہر نے انکو تجویز کیا
ارژنگ نے اپنی طرف سے انکو حاکم کیا اُسی عبادت کے سبب سے یہ ابرار ہوئے اور انکو سب ابرار کہنے لگے ان لوگون نے کہا
کہ تمھارا کیا طریقہ ہی انھون نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین مگر حالت تقیہ مین ہین یہ سُنکے انھون نے کہا کہ اب تم نہ جاؤ کہا کہ یہ تو
ہو نہین سکتا ہی کہ ہم نہ جائین اور حاکم شہر کو خبر نہ کرین کیونکہ یہ ہمارے طریقہ کے خلاف ہی اور نمک حرامی ہی اور ہمارے مشرب
مین نمک حرامی حرام ہی مگر ہان ہم خبر کر کے ضرور اس لشکر مین چلے آئینگے کیونکہ یہ ہی ذریعہ ہی نجات کا وہ لوگ یہ سُنکے خاموش
ہو رہے جب رات ہونے لگی انھون نے کہا کہ اب ہم جاتے ہین کل اگر خدا نے چاہا تو ضرور آئینگے انھون نے کہا کہ ہمارے افسر
کے پاس چلو جواب دیا کہ جب کل آئینگے تو تمھارے افسر کے پاس چلینگے آج کوئی ضرورت نہین وہ لوگ خاموش ہو رہے
یہ لوگ یعنی ہرکارے سلام کر کے اپنے شہر کی طرف چلے اِدھر یہ لوگ اُس مقام سے اُٹھکر اپنے افسر کے پاس آئے وہ دربار سے
آچکا تھا کیونکہ قریب شام رستم خان نے دربار برخاست کیا تھا کیونکہ اُسی روز تو اس صحرا مین پہونچا تھا راہ کا تھکا ہوا
بھی تھا جا کر اپنے مقام پر راحت پذیر ہوا تھا بس ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا تھا یہ افسر بھی دربار سے اپنے مقام پر آیا تھا کہ
ان سب نے وہ تقریر آکر جو کہ اُن ہرکارون سے سُنی تھی بیان کی اُس افسر نے کہا کہ مین کل ضرور بادشاہ سے
بیان کرونگا کہ یہ حالت ہی شہر کی انکو تو اب راحت و آرام مین رکھا جاتا ہی اور کچھ حال اُن ہرکارون کا تحریر ہوتا ہی

جوکہ بحکم رستم خان شہر کو گئے تھے راہ طی کرکے داخل شہر ہوئے شہر کو اُسی طور سے آباد دیکھا بلکہ یہ دیکھا کہ مساجد وغیرہ تو اُسی طور سے ہین مگر جابجا مندر وغیرہ تو نیا ہین کہ جن پر لقا و زمرد کی تصویرین بنی ہوئی ہین اُنکے دروازون پر مہنت وغیرہ بیٹھے ہوئے ہین ناقوس بج رہے ہین جریکاری جارہی ہی یہ ہرکارے لاحول پڑھتے ہوئے اور طرف روانہ ہوئے چونکہ یہ کئی مرتبہ آچکے تھے بدین سبب انھین سب مقامات معلوم تھے ناظرین والاتمکین عالی فہم دقیقہ سنج نکتہ بین پر واضح ہو کہ راوی نے یہ بیان کیا ہی بسند معتبرہ کہ جب ارزنگ تمام امور سے فارغ ہوا تھا اور عشق مین مبتلا ہوا تھا تو اسنے بعض بعض مقام پر مندر بنوائے تھے اُنکو خوب آراستہ کیا تھا مہنت وغیرہ نوکر رکھے تھے اور چند محلے نئے آباد کیے تھے کہ جن مین سب زمرد پرست وارزنگ پرست رہتے ہین یہ بندوبست کرکے اور لشکر لیکر چلا گیا انھین لوگون مین جو کہ دراصل زمرد پرست وارزنگ پرست تھے ایک ایسا شخص تھا کہ جسکو یہ عہدہ دے گیا تھا کہ جو حال یہان گذرے اُسنے خفیہ طور سے ہمکو خبر دینا ہم اُسکا تدارک کرینگے تو یہ مرتد روز روز کا حال تحریر کرتا ہی ابھی تک تو کوئی نئی بات نہین ہوئی ہی کہ وہ تحریر کرے اُسنے یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ دربار مین بھی جاتا ہی حالت دربار بھی دیکھتا ہی جو کچھ ہوتا ہی اُسکو بذریعہ پرچہ اخبار کے ارزنگ کو خبر کرتا ہی یہ ہی روزمرہ کی کیفیت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ گوابرار خاوری جو کہ حاکم شہر ہی مرد باخدا ہی مگر حالت تقیہ مین ہی اس خوف سے کہ شاید اہل شہر نے عمائد شہر کے دکھانے کو تقیہ کیا ہو اور بہ باطن ارزنگ پرست ہوگئے ہون اگر مین اپنے کو ظاہر کرون اور یہ لوگ مجکو گرفتار کرلین تو خرابی ہو اور جو امر کہ مین نے اپنے مقام پر تجویز کیا ہی وہ رہ جائے ہان دو ایک روز رہ کر اور اہل دربار سے صلاح کرکے اُنکا عندیہ لیکر دیکھون وہ لوگ کیا طریقہ رکھتے ہین یا ارزنگ پرست ہین اگر ارزنگ پرست ہین تو اُنکو سمجھا کر مذہب اصلی کی رغبت دلاؤن جب سب اہل دربار میرے قبضے مین ہوجائین تو فوج کی فکر کرون تاکہ وہ بھی میرے قبضے مین آجائے جب سب بتدبیرین بن پڑجائین تو اپنے کو ظاہر کرون اور چند نامے ممالک اہل اسلام کے نام لکھون کہ یہان یہ آفت ہو رہی ہی اگر یہ لوگ میرے کہنے پر نہ عمل کرینگے تو مین اپنے کو پوشیدہ رکھونگا اور اگر میرے کہنے پر عمل کرلیا تو کچھ پروا نہین بس اسی خیال سے ابھی تک کوئی دست اندازی نہین کی تھی اُسی طور سے ابھی تمام شہر ہی اُسی طور سے مندر وغیرہ تیار ہین جسطور سے ارزنگ چھوڑ گیا تھا اہل شہر اس خوف سے اپنے مذہب اصلی کو نہین ظاہر کرتے ہین کہ شاید حاکم شہر ارزنگ پرست ہو گو ہمنے اپنے خیال کے بموجب کہ یہ نسل ہمارے ہونگے یعنی انھون نے بھی تقیہ کیا ہوگا جب یہ حاکم ہونگے تو ضرور تدارک کرینگے ہمارا خیال غلط نکلا کہ ابھی تک انھون نے کوئی بندوبست نہین کیا جسطور سے ارزنگ چھوڑ گیا تھا اُسی طور سے ہی اہل شہر اس فکر مین ہین کہ ہم کسی طور سے انکو مسند حکومت سے اُٹھا دین اور یہ تدبیر کرین کہ کسی کو حاکم کرین اور اپنے حاکم اور بادشاہ کو خبر کرین یہ تو ثابت ہوگیا ہی کہ وہ ترکستان گئے ہین یہ خیال اہل شہر کے تھے مگر وہ کچھ ظاہر نہین کرتے ہین ابرار کو تو اہل شہر کا خوف تھا اور اہل شہر کو ابرار و لشکر کا خوف تھا اسی سبب سے ابھی تک کوئی انتظام نہین ہوا تھا راوی نے کہا ہی کہ وہ ہرکارے سیر کرتے ہوئے تمام شہر کو دیکھتے ہوئے دن بھر سے قریب شام اس خیال سے کہ چلکر خبر کرین کہ یہ کیفیت ہی بیرون شہر چلے آئے اور اپنے لشکر کا راستہ لیا چونکہ شام ہوگئی تھی وہ ہرکارے اپنے لشکر مین آئے اپنے اُستاد کے پاس یعنی مہتر ہما کمند زن کے پاس گئے اور جو کچھ حال دیکھا بیان کیا اُسنے کہا کہ مین بوقت سحر بیان کرونگا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی رستم خان بارگاہ مین آکر بیٹھا سب اہل دربار حاضر ہوئے جب دربار جمع ہوچکا تو اُس افسر نے جو کہ اپنے ماتحت کے لوگون سے سنا تھا بیان کیا کہ کل ہرکارے شہر خاور کے آئے تھے فلان فلان سے یہ بیان کرتے تھے رستم خان نے سنکے کہا کہ مین نے نامہ تو تحریر کیا ہی میرا پہلے ہی سے یہ گمان تھا کہ ضرور حالت شہر کی خراب ہوگی مقابلہ کرنا ہوگا کیونکہ ابرار ضرور نمک کا پاس کرے گا اور اسکا بھی

پاس کرے گا کہ مجلوار زنگ حاکم کرگیا ہی یہ جو تقریر ختم ہوئی مہتر بیما نے وہ خبر جو کہ ہرکارے دریافت کرکے آئے تھے بیان کی
رستم خان نے فرمایا کہ تم نامہ لیکر جاؤ اور اُسکا جواب لاؤ تاکہ بندوبست کیا جائے مہتر بیما اُسیوقت بصد تیزی
سلام کرکے طرف شہر کے روانہ ہوا ساعت بھر مین سبکی نظرون سے پنہان ہوگیا سایہ بھی نہ نظر آیا یہ تو ادھر سے
نامہ لیکر چلا ادھر کا حال سماعت ہو کہ بوقت سحر ابرار نے دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا ابرار
اسی فکر مین رات دن غرق رہتا ہی کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ یہ امر ظاہر ہوا آج اسنے دربار مین آکر یہ حکم دیا کہ جو بدارکو
یہ حکم دیا جائے کہ تمام عمائد شہر کو خبر کرے کہ حاکم وقت نے کل بوقت سہ پہر طلب کیا ہی جبھی حکم دینا ہی یہ حکم دیکر خاموش
ہوا کہ وہ ہرکارے پہونچے اُنھون نے مجراگاہ پر سے مجرا کیا دست ادب باندھکر کھڑے ہوے ابرار نے کہا کہ
کیا خبر لائے اُنھون نے پہلے تو تمام شہر کی خبرین عرض کین اُسکے بعد عرض کیا کہ غلام جو بالادری کو گئے تھے تو کل بوقت سہ پہر
شہر کو واپس آتے تھے کہ ہمنے قریب شہر ایک لشکر کثیر کو دیکھا کہ اُترا ہوا ہی کہ سونے تک پڑاؤ ہی خیمہ وغیرہ برپا ہین مگر علمہاے
لشکر پر حمد خدا و نعت رسالت پناہ مرقوم ہی ہم اس خیال سے اُس لشکر مین گئے کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی دریافت کرنا
چاہیے کہ کہان سے آیا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اور کون حاکم لشکر ہی ہمنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حاکم لشکر تو رستم خان
بن گنجاب ہین سنجان سے ادھر آئے ہین خاور کا قصد ہی خرابی خاور کی خبر پاکر لشکر لیکر آئے ہین کہ مقابلہ کرین
اور شہر پر قبضہ کرین حضور یہ خبر تازہ ہی جو کہ غلامون نے عرض کی یہ سنکے ابرار بظاہر تو کہنے لگا کہ اگر آیا ہی تو کیا کرے گا
مگر دل مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ خوب ہوا جو رستم خان آگیا ہی اب خوب بندوبست ہو جائے گا مین تو
مقابلہ کبھی نہ کرونگا بلکہ یہ ظاہر کرونگا کہ مین حالت تقیہ مین تھا یہ ملک موجود ہی جو چاہو کر دیہ ہی خیال
کر رہا تھا اور ہرکارے روبرو کھڑے تھے کہ ادھر مہتر بیما جو راہ طی کرکے داخل شہر ہوا شہر کو دیکھتا بھالتا
طرف دربار کے چلا یہ اکثر اوقات زمانے مین بہرام شاہ کے آچکا ہی جو لوگ کہ ملازم بہرام تھے وہ پہچانتے
تھے مگر اب وہ کہان ہین یہ دربار وغیرہ سے واقف ہی در دولت پر پہونچا وہ ہی حال شہر کا دیکھا جو کہ ہرکارون نے
بیان کیا تھا در ایوان پر درگاہ سالار تھا اُس سے کہا کہ تم جاکر خبر کرو کہ ایک نامہ دار پاس سے رستم خان
کی نامہ لیکر آیا ہی جو کہ آپکے نام ہی وہ باریابی چاہتا ہی یہ تقریر اُسنے قبل سے بیان کر دی درگاہ سالار کچھ دریافت
بھی نہ کرنے پایا بس درگاہ سالار فوراً اُٹھا اور پردہ اُٹھا کر جلوخانہ طی کرکے دربار مین پہونچا مجراگاہ سے
مجرا عرض کیا اور یہ یون عرض کرنے لگا کہ ایک عیار بوضع نامہ دار حاضر در دولت ہی باریابی کا خواستگار ہی
اُسکا یہ بیان ہی جو کچھ مہتر بیما نے عرض کیا تھا عرض کیا ابرار خاوری نے حکم دیا کہ طلب کرو درگاہ سالار
مجرا کرکے بیرون دربار آیا کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی بس مہتر بیما اجازت پاکر طرف دربار کے چلا اور داخل
دربار ہو کر مجرا کیا اور دربار کو دیکھنے لگا دربار کو آراستہ پایا مگر وہ ہی معمولی طور سے وہ دربار نہ تھا
جو بہرام خاوری کے وقت مین تھا بلکہ اُس تخت پر ابرار خاوری کو بیٹھے دیکھا جو کہ ہمیشہ غاشیہ پوش
رہتا تھا کہ ابرار خاوری نے اُسکو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ یہ ابھی دربار کو دیکھ رہا تھا اور افسوس
کر رہا تھا کہ یہ وہ ہی دربار ہی کہ جہان بہرام شاہ ایسا بادشاہ بیٹھتا تھا گو کہ اُسکے وقت مین بھی
کوئی دربار نہ تھا مگر ہان اس سے بہت اچھا تھا وہ دربار کہان جو کہ خسرو کے وقت مین تھا گو
دیکھا نہین مگر سنا جاتا ہی یہ تو افسوس کر رہا تھا کہ ابرار خاوری نے حکم بیٹھنے کا دیا تھا جو کہ کرسی
بچھا دی گئی تھی یہ سلام کرکے بیٹھ گیا ابرار خاوری نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کیا ضرورت رکھتے ہو
اُسنے عرض کیا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون رستم خان حاکم شہر سنجان کا اُنھون نے آپکے نام ایک نامہ لکھا ہی اور
وہ لشکر لیکر آئے ہین قریب شہر فلان مقام پر اُترے ہین ابرار نے کہا کہ نامہ لاؤ مہتر بیما نے نامہ پگڑی

سے کھولکر دیا ابرار نے لیکر دبیر کو دیا اور حکم کیا کہ اسکو پڑھو دبیر نے نامہ لیکر لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا اُسکا
مضمون یہ تھا کہ ای ابرار یہ کیا فعل ہی کہ وہ مرتد تو آکر یہ قیامت برپا کر گیا کہ ملک پر قبضہ کر لیا خیر یہ تو مقابلہ جنگ و
پیکار کا ہی کوئی مضائقہ نہین تھا مگر جبکہ وہ تمکو حاکم کر گیا تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم پھر اپنے مذہب کی طرف رجوع کرتے
اور اہل شہر کو بھی ترغیب دیتے اور جو لوگ کہ زرد پرست تھے اُنکو قتل کرتے مندر وغیرہ منہدم کراتے ڈنکا
دین اسلام کا بجاتے ہمکو اور دیگر شاہان اسلام کو خبر کرتے کہ وہ خوش ہوتے نہ یہ کہ تم خود تو بادشاہ ہو بیٹھے
کوئی تمنے اپنی راے سے کام نہین کیا بالکل اُسی طور سے رہنے دیا تمکو لازم تھا کہ بادشاہ سابق بہرام شاہ کو
تلاش کرکے اُنکو تخت پر بٹھاتے گو یہ امر ثابت ہی کہ تم بھی رشتہ قرابت رکھتے ہو خاندان شاہی سے مگر یہ امر کیونکر
ہو سکتا ہی کہ جسکو صاحبقران بادشاہ کر جائین اگر وہ کسی سبب سے بیکار کر دیا جائے اور اُسکے مقام پر
کوئی شخص غیر اپنی راے سے حاکم کرے تو وہ ملکیت اُسکی کسی طور سے نہین ہو سکتی ہی نہ وہ حاکم سابق
بے حق تصور ہو سکتا ہی بس یہ حق اُسی کا ہی اور اُسکی جانب عود کرتا ہی ارزنگ کوئی ہمارا یا تمھارا حاکم نہ تھا
کہ ہم اُسکے کہنے پر عمل کرین اور جو وہ کہہ گیا ہی اُس سے انحراف نہ کرین بلکہ ہمکو زیبا ہی ہم بالکل اُسکے حکم کے
خلاف کرین پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم بفور دیکھنے اس نامہ کے میری اطاعت کرو اور اپنے مذہب
قدیم کو قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا اس ملک مین کفر رواج نہین پا سکتا کیونکہ
یہ ملک بڑے باخدا کا ہی کہ جسنے راہ خدا مین اپنی جان دی پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ یہ ملک کفر آباد ہو
افسوس کا مقام ہی کہ تام تو ابرار ہو مگر خوف سے ایک مرتد و مشرک کے اپنے کو عذاب خدا مین مبتلا
رکھو اور اُسکے مشرک ہونے مین شرکت کرو یہ تو تمھاری عقل سے بالکل بعید ہی دنیا تو میرے کہنے پر
عمل کرو یا آمادہ جنگ ہو مین نامے کو تمام کرتا ہون کیون اسقدر لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی بروز قیامت
یہ سب تمھارے ہمراہ ہونگے اور اُنکے گناہ بھی تمھارے سر پر ہونگے کیون اپنے سر پر اسقدر بار عصیان
لیتے ہو کیون اُس اپنی عبادت کو جو کہ تمنے تمام عمر کی ہی برباد کرتے ہو اگر یہ حرکتین صاحبقران اول یا ثانی
یا بدیع الملک سُنینگے تو وہ لوگ بہت ناراض ہونگے اور کسی ایسے کو روانہ کرینگے کہ جو گھڑی سواری
اس ملک پر قبضہ کرے اگر کہین رستم ثانی یا ملک ایرج کو خبر ہو گئی تو وہ دونون صاحب آتش خو
شعلہ مزاج ہین کسی کی نہ سُنینگے تمام اہل شہر کو مع زن و مرد قتل کرینگے اُنکا یہ قول ہی کہ جان دے دے
مگر مذہب نہ ترک کرے اگر وہ مرتد لشکر کشی کرکے آیا تھا تو کیون نہ ہمکو خبر کی اگر خبر نہ کی تھی اور بہرام نے
مقابلہ کیا تھا اور شکست کھائی تھی اور اُسکا قبضہ شہر پر ہو گیا تھا تو اہل شہر کو لازم تھا کہ سب نے مقابلہ
کیا ہوتا یا شہر کو بالکل خالی کر دیا ہوتا وہ مرتد خود ہی عاجز ہو کر چلا جاتا نہ یہ کہ اُسکا مذہب قبول کر لیا
بس اسی جرم پر وہ ضرور سب کو تہ تیغ بیدریغ کرینگے یہ خیال کرلو کہ مثل لقا و زمرد کے اسکی بھی قضا ہی جب تک
اسکی زندگی ہی یہ ظلم و جور کیے جہان ان صاحبون سے کسی کو اسکے خروج کی خبر ہو گئی سب ایک مرتبہ اس پر
لشکر کشی کرینگے اور مثل سگ و خوک کے قتل کرینگے جسقدر یہ چاہے لوگون کو اتنے زمانے مین گمراہ کرے انجام
اسکا وہی ہی جو کہ اُن دونون مشرکون کا ہوا ہی بموجب شعر وہی حال ہوگا شعر۔ بیک گردش چرخ نیلوفری ✦
نہ نادر بجا ماند نے نادری ✦ دوسرے شاعر نے بھی اسی مضمون و دوسرے طور سے نظم کیا ہی وہ بھی تحریر ہی اسکو
ملاحظہ کرو اور اپنی عقبے نہ خراب کرو شعر۔ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا ✦ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا
اب آئندہ تمکو اختیار ہی بس اسقدر زمانہ سخت تھا اہل خاور پر جو کہ گذر گیا اب روز سعید اُسکے لیے پھر آگیا ہی اگر زمانہ
سخت نہوتا تو کبھی یہ امر نہوتا کسی نہ کسی کو اُسکے خروج کی خبر ہوتی وہ آکر اُسکی سرکوبی کرتا یہ نہوتا کہ جب وہ یہان سے

چلا جاتا تب مجکو خبر ہوتی ہین قسم خدا کی کھا کر کہتا ہون اگر مجکو جب وہ یہان ہو جو تھا خبر ہوتی تو مین ضرور آکر
اُس سے مقابلہ کرتا اُسکو شکست دیکر اس ملک پر قبضہ کرتا مگر افسوس یہ ہی کہ اب خبر ہوئی مگر اُسپر بھی مین فوراً
ادھر کو روانہ ہوا مقام تاسف ہی کہ اُس آرام گاہ خلد مکان کے نہونے سے جو کہ اسوقت براحت و آرام بہشت عنبر سرشت
مین تشریف فرما ہین یعنی ملک قاسم اگر وہ ہوتے تو کبھی یہ خرابی نہوتی جو کہ اسوقت پیش نظر ہی وہ خلد آشیان
اپنے ملک کا بہت خیال رکھتے تھے معلوم ہوتا ہی کہ یہان کے اخبار نویس اُس مرتد سے ساز کر گئے تھے کہ انھون نے
اس خبر وحشت اثر کو پرچہ اخبار مین نہ لکھا ورنہ یہ ممکن تھا کہ اہل اسلام کو اس خرابی کی خبر ہوتی اور ہر ایک اپنے اپنے
مقام خاموش بیٹھا رہتا ہر ایک مثل میرے لشکر کشی کرتا بس اب مین کہان تک اپنے نامے کو طول دون اس شعر کے مضمون پر
نامے کو ختم کرتا ہون شعر۔ بیک گردش چرخ بیداد گر ✤ نہ نوذر رہا و رنہ وہ کر و فر ✤ بس جب نامہ تمام ہوا ابرار خاوری نے
جو مضمون نامہ سُنا بظاہر تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ بس اس نامے کا یہ ہی جواب ہی کہ اسکی پشت پر لکھ دو
کہ ہمکو جنگ منظور ہی ہم آتے ہین تم پریشان نہونا ہم ضرور مقابلہ کرینگے بس اُسکی پشت پر جواب جنگ لکھوا دیا
اور اُس عیار کو دیا کہ اپنے آقا کو دینا اور زبانی کہنا کہ مین نے جواب اس لیے نہین تحریر کیا کہ بیکار کا
طول ہوگا مجکو تو صرف جنگ منظور ہی بیکار کی تقریر و تحریر سے کیا حاصل اب مین آپکا نہ تمھارے آسکی کا تابعدار
نہین ہون مین خود بادشاہ ہون اگر تابعدار ہون تو زر جنگ کا ہون کہ وہ مجکو حاکم شہر کر گئے ہین مین بدون
مقابلہ یہ شہر نہ دونگا کیونکہ اب یہ شہر پھر اپنے طریقے پر آگیا ہی چنانچہ سابق مین بھی یہ ہی طریقہ رکھتا تھا یہان کے
لوگ لات پرست تھے اب زہرہ پرست ہین گو زمانے نے گردش کر کے پھر اصلی حالت پر اسکو
پہونچا دیا آپ کیون اسقدر کوشش کر کے آئے ہین یہ سب بیکار ہی مین ایسی دھمکیون سے نہین ڈرتا ہون
یہ زبانی کہدینا جواب نامہ تو جنگ ہی عیار یہ سُنکے رخصت ہو کر چلا گیا اہل دربار کو یہ تقریر ابرار خاوری کی
بہت ناگوار گذری مگر بپاس و لحاظ کچھ نہ کہا اپنے اپنے دل مین یہ امر مقرر کر لیا کہ جب ابرار خاوری ہمکو لیکر
برائے مقابلہ شہر سے نکلے گا اور صف آرائی ہوگی تو ہم اُسسے علیحدہ ہو جائینگے اُسوقت ساتھ چھوڑ دینگے پھر
دیکھین کہ کسکے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین یہ امر ہر ایک نے اپنے نزدیک ٹھہرا لیا اور ابرار خاوری نے
اہل دربار کے سبب سے یہ تقریر کی تھی اور جواب جنگ دیا تھا جب وہ عیار جا چکا تو ابرار خاوری نے
حکم دیا کہ لشکر تیار رہو ہم جا کر رستم خان سے مقابلہ کرینگے یہ امرا اور اہل دربار کو گران گذرا اور
کہا کہ بڑی خرابی کا سامنا ہی ہمارے خیالات بالکل خلاف ہوئے ہم یہ سمجھے تھے کہ یہ ضرور مذہب کا پاس کرینگے
یہ بھی حالت تقیہ مین ہونگے مگر یہ تو ہمہ تن اُسی کے شریک ہوئے اور اسقدر برخلاف ہوئے کہ وہ عہد نامہ
بھی فراموش کیا کیونکہ اُسکا یہ مضمون ہی کہ ہم اہل اسلام سے نہ مقابلہ کرینگے خلاف اہل اسلام کے اور
سب سے مقابلہ کرینگے یہ تو اُسکے بالکل خلاف کرتے ہین خود مقابلہ کو جاتے ہین ہم تو نہ مقابلہ کرینگے اہل دربار
تو یہ اپنے اپنے دل مین منصوبے کر رہے ہین ابرار خاوری نے دربار برخاست کیا بعد برخاست ہونے
دربار کے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا ابرار خاوری تو جا کر فکر کرنے لگا کیا کرون کیونکر رستم خان
کو خبر کرون یہ تو اسی فکر مین ہی ادھر لشکر مین خبر پہونچی کہ رستم خان بن گنجاب لشکر لیکر آیا ہی اُسکا قصد
ہی کہ اس شہر پر قبضہ کرے اُسنے نامہ لکھا تھا حاکم شہر نے جواب جنگ دیا ہی اور حکم لشکر کی تیاری کا ہی
آج ہی برائے مقابلہ جائے گا کل مقابلہ ہوگا اہل لشکر باہم جمع ہوئے اُنھون نے باہم صلاح کی کہ یہ تو
بڑی خرابی ہوئی کہ ہم لوگ تو خدا پرست ہین بظاہر زہرہ پرست بنے تھے اور رستم خان بھی
خدا پرست ہین پھر ہم اُنسے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین اپنے عہد کے خلاف ہوگا دوسرے ہم ہم مذہب اُسکے کیونکر

مقابلہ کرسکتے ہین یہ کیا کیا اہل شہر نے جو ابرار کی حکومت کو قبول کرلیا کہ جسکے سبب سے یہ روز بد ہمکو نصیب ہوا کیا تدبیر کیجائے ہر ایک اپنی اپنی رائے بیان کرنے لگا کہ یکایک ایک نے کہا کہ جو سب کا افسر تھا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ یہان سے تو ہمراہ ابرار کے چلو جب صف آرائی ہو تو ابرار کو گرفتار کرکے رستم خان کے حوالے کردو اور اُسکا ملک بر قبضہ کرا دو بس جو اُسنے کہا سب نے اُسکی رائے کو پسند کیا بیس ہزار ایک رائے ہوئے یہان تو یہ رائے قائم ہو گئی علاوہ ان بیس ہزار کے قریب دس ہزار سپاہ کے جو ارزنگ بطور نگہبانی چھوڑ گیا تھا پہلے انہین یہ خبر پہونچی وہ شخص کہ جسکو ارزنگ پرچہ اخبار پر بطور خفیہ نویسی مقرر کرگیا تھا اُسنے اُن دس ہزار سے جا کر کہا کہ یہ واقعہ گذرا تم لوگ بھی تیار رہو کوئی دم مین خبر آتی ہوگی کہ تیار ہو کر ہم برائے مقابلہ روانہ ہونگے یہ وہ لوگ ہین کہ جو وہ ایک محلہ مین آباد ہین نئے محلے ہین جو کہ ارزنگ نے آباد کیے ہین یہ لوگ بھی خبر پاکے تیار ہونے لگے اُدھر ابرار کا حکم چھاؤنی مین پہونچا کہ تیار رہو بادشاہ برائے مقابلہ تشریف لے جائیگا بس بیس ہزار سپاہ تیار رہی کہ یہان ابرار فکر کرتے کرتے پریشان ہوا جب کوئی تدبیر بن نہ پڑی تو عاجز ہو کر بیرون محل آیا یہان سب سردار در دولت پر حاضر تھے جو کہ رہ گئے تھے یہ وہ ہی لوگ ہین جو کہ عمائد شہر کہلاتے تھے انکے آگے یعنی ارزنگ و اہل شہر کے باہم صلح کے یہ ہی لوگ سبب ہوئے تھے ورنہ بڑا کشت وخون ہوتا یا اہل شہر مین سے کوئی نہ رہتا یا تمام فوج ارزنگ کی کام آتی اور ارزنگ بھی قتل ہوتا مگر ان لوگون نے عقلمندی کرکے ان سب کو بچا لیا اور باہم کشت وخون نہونے دیا جب ابرار خاوری حاکم ہوا تو ان سب کو ملازم کیا اور چند وہ افسر تھے اور اہل دربار جنکو ارزنگ چھوڑ گیا تھا اور اُس دس ہزار سپاہ کے افسر بھی دربار مین آتے تھے جو کہ رعایا کے طور سے یہان مقیم رہتے تھے اور چند محلے بنا لیے تھے بس یہ سب افسر وغیرہ در دولت پر حاضر تھے اُدھر اُس نطفہ حرام نے یہ کل خبرین بذریعہ اخبار ارزنگ کو روانہ کین کہ یہان یہ حال ہی بس ابرار خاوری محل سے نکل کر مرکب پر سوار ہو سب کو ہمراہ لیکر چلا اُدھر چھاونی سے سپاہ آئی اُدھر دس ہزار وہ لوگ تھے جو کہ پوشیدہ طور سے تھے مگر اہل لشکر ارزنگ تھے ابرار خاوری کے ہمراہ ہوئے ابرار خاوری تیس ہزار سپاہ سے برائے مقابلہ روانہ ہوا جب اہل شہر کو خبر ہوئی کہ رستم خان بن گنجاب لشکر لیکر برائے مقابلہ تشریف لائے ہین اور شہر پر قبضہ چاہتے ہین یہ ابرار خاوری اُنکے مقابلے کو لشکر لیکر جاتے ہین تمام اہل شہر یہ حال سُنکے حیران ہوئے کہ ابرار خاوری نے یہ کیا حرکت کی یہ تو بڑے خدا پرست تھے ہمکو انسے ایسی امید نہ تھی بڑا دھوکا کھایا خیر اگر برائے مقابلہ جاتے ہین تو جانے دو اگر مقابلہ ہوا اور ابرار خاوری نے شکست کھائی اور طرف شہر کے آئے تو ہم اہل شہر سب ایک مرتبہ اُنپر حملہ کرینگے ادھر سے ہم اُدھر سے رستم خان کا لشکر انکو بیچ مین رکھکر قتل کرینگے یہ صلاحین اہل شہر مین ہو رہی تھین یہان ابرار شہر سے نکل کر طرف لشکر رستم خان کے چلے عقب مین خیمہ وغیرہ تھا اُدھر عیار جواب نامہ لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان بارگاہ مین رستم خان بیٹھا ہوا تھا سب اہل دربار جمع تھے کہ عیار نے جاکے نامہ دیا اور زبانی ابرار نے جو کہا تھا بیان کیا رستم خان سُنکے بہت برہم ہوا کہا کہ ابرار کو بڑا غرور ہو گیا ہی یہ اب مرتد ہو گیا اسکا قتل لازم ہوا کہ یہ خداوند کریم کی وحدانیت مین شرک لاتا ہی مشرک ہو گیا ہی جواب نامہ جو دیکھا تو جواب جنگ تھا رستم خان نے فرمایا کہ مین آج دکل اور انتظار کرونگا پرسون لشکر لیکر شہر پر حملہ کرونگا گھری سواری شہر کو لے لونگا تمام اہل شہر کو پھر مسلمان کرونگا جو دیر وبتکدے ہین اُنکو منہدم کرونگا اُس اُس مقام پر بنائے مساجد کرونگا اہل دربار نے کہا کہ انتظار کی کیا ضرورت ہی کل ہی یورش فرمائیے کہا کہ نہین اُسنے لکھا ہی

اور زبانی بھی کہلا بھیجا ہی کہ مین برائے مقابلہ آتا ہون پھر مین کیون پیش قدمی کرون اور اہل اسلام کے طریقے
کے خلاف کرون رستم خان کی یہ تقریر سُنکے اہل دربار نے کہا کہ آپکو اختیار ہی ہم موجود ہین جو آپ کا حکم ہو
رستم خان نے بیان کیا کہ یہی میری راے ہی جو کہ مین نے بیان کی بس سب خاموش ہو رہے
تھوڑی دیر کے بعد رستم خان نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے کو گئے تھوڑے عرصہ کے بعد
رستم خان نے دربار پھر کیا سب آکر موجود ہوے دربار آراستہ ہوا رستم خان نے پردے بارگاہ کے
اٹھادیے سیر صحرا کرنے لگے تو یہ سیر کر رہے تھے کہ شہر کی جانب سے گرد اڑی اور آمد لشکر کی علامت
پیدا ہوئی کہ لشکر آتا ہی مگر قلیل اُس دامن گرد سے تیس ہزار کا لشکر ظاہر ہوا ابرار خاوری مرکب پر
سوار گرد و پیش سردار عقب مین سامان ضروری ابرار نے لشکر اسلام کو دیکھکر میدان جنگ کو درمیان مین
چھوڑ کر پڑاؤ کا حکم دیا خیمہ وغیرہ جو کہ ہمراہ تھے برپا ہونے لگے سامان جنگ بھی ہونے لگا جب خیمہ وغیرہ
برپا ہو چکے ابرار مرکب سے اُتر کر اپنے خیمہ مین گیا اور سردار اپنے خیمہ مین گئے چونکہ آمد شام ہوگئی تھی ابرار
نے دربار نہ کیا ادھر رستم خان نے لشکر ابرار کو دیکھکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ اسی سپاہ کے بھروسے پر
ابرار مقابلہ کرنے آیا ہی ایک حملہ مین تباہ ہوگا کیونکہ میرے ہمراہ تین لاکھ سپاہ ہی مین تو خیال کرتا تھا کہ
بڑا لشکر ہوگا یہان تو کچھ بھی لشکر نہ نکلا اہل دربار نے کہا کہ بھلا یہ لوگ کیا مقابلہ کر سکتے ہین بہرام شاہ تو اپنا
کل لشکر لیکر فرار کر گیا تو اب لشکر کہان سے آئے سُنا گیا ہی کہ یہ لشکر ارزنگ سے نیا نوکر رکھا ہی اُسکو
یہان چھوڑ گیا ہی اپنا کل لشکر ہمراہ لے گیا ہی یہ کیا مقابلہ کرے گا یہ گفتگو سُنکے رستم خان نے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان تو یہ لوگ آرام پذیر ہین تلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش
و ناظر باش بلند ہی اُدھر جب ابرار اپنے خیمہ مین داخل ہوا اپنے عیار مہتر اسرار کو طلب کیا اور
اُس سے یہ کہا کہ تو جاکر خیمہ رستم خان کا دریافت کر آ کہ کس مقام پر ہی تو پھر مین تیرے ہمراہ اُسکے
خیمہ مین چلونگا مجھے اُس سے کچھ خفیہ طور پر تقریر کرنا ہی مہتر اسرار نے عرض کیا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو مین
رستم خان کو گرفتار کر لاؤن ابرار نے کہا کہ نہین اسکی کوئی ضرورت نہین ہی مہتر اسرار اپنے مالک کے
بموجب حکم اپنے لشکر سے نکل کر اپنی صورت بدل کر لشکر سنجان مین آیا اور خیمۂ رستم خان دریافت کرکے واپس گیا
اور اپنے مالک سے کہا کہ مین خیمہ معلوم کر آیا ابرار نے کہا کہ ذرا رات گذرنے تو مین چلون عیار پاس ابرار کے موجود رہا جب نصف رات
کے قریب پہونچی تمام لشکر سو گیا تلایہ کے لوگ بیدار رہے ابرار خاوری نے لباس شب روی تن پر آراستہ
کیا اور اپنے ہمراہ اپنے عیار کو لیکر چلا کیونکہ مہتر اسرار پر یہ اسرار ظاہر تھا کہ بادشاہ خدا پرست ہی
کسی مصلحت سے نہین ظاہر کرتے ہین پس یہ اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر رستم خان کے چلا تمام راہ سے
بچتا ہوا تلایہ کی گشت سے اپنے کو پوشیدہ کرتا ہوا داخل لشکر رستم خان ہوا دیکھا کہ تمام لشکر سو رہا
ہی یہ عقب خیمہ رستم خان آیا اور سراپچہ چاک کیا اُسکے اندر جھانک کر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام
پہرے والے اور جو جو جس کام پر مقرر تھے سب سو رہے ہین صرف ایک خادم بیٹھا ہوا چپتی
کر رہا ہی اور روشنی خوب ہو رہی ہی انکو کچھ اب تو خوف تھا نہین اپنے لشکر سے نکل آئے تھے رستم خان
کے بھی لشکر سے پوشیدہ یہان تک پہونچے تھے اُسی سراپچے کے ذریعہ سے مع اپنے عیار کے داخل
خیمہ ہوے در خیمہ سے اس لیے نہین آئے کہ کوئی دیکھ لے اور شور کرے تو راز افشا ہو جائے اپنا مطلب
رہ جائے یا میرے لشکر کو خبر ہو جائے تو خرابی ہو اس خیال سے عقب خیمہ سے گئے تھے اُس خدمتگار نے
دیکھا کہ دو سیاہ پوش سراپچہ چاک کرکے داخل خیمہ ہوے ہین اور اسطرف چلے آتے ہین یہ انکو دیکھکر ایسا

خوف زدہ ہوا کہ کچھ کلام نہ کرسکا آواز تک نہ دے سکا خاموش بیٹھ رہا کہ وہ دونون قریب مسہری کے پہونچے ابرار
نے اُس خادم سے کہا کہ اپنے آقا کو بیدار کردے اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش صورت دیکھا کیا کہ خود ابرار نے
منھ پر سے دوشالہ اُٹھایا اور صدا دی کہ ای رستم خان بیدار ہو مین تمھارے پاس آیا ہون مجھے تمسے کچھ کہنا ہی
یہ صدا اُسکے رستم خان کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ دو سیاہ پوش برابر مسہری کے کھڑے ہین اور میرا خادم
خاموش بیٹھا ہی رستم خان نے آواز دی کہ تم کون ہو جو یون میرے خیمہ مین چلے آئے ہو ابرار نے کہا کہ
آپ پریشان نہون مین ابرار خاوری ہون آپ سے کچھ عرض کرنا ہی یہ سنکے رستم خان اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ
کیون اسوقت اِس صورت سے تشریف لائے ہو ابرار نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے آیا
ہون اور اگر آپکو یقین نہو تو آپ جسکی فرمائین مین قسم کھاؤن یہ دوسرا میرا عیار ہی رستم خان نے
کہا کہ مجکو کسی قسم کا خوف نہین ہی نہ مین قسم لیتا ہون یہ کہکر مسہری پر سے اُتر کر مسند پر آکر بیٹھے برابر اپنے
ابرار کو بٹھایا مزاج پرسی کی اُسکے بعد کہا کہ فرمائیے کیا آپکو فرمانا ہی ابرار نے کہا کہ مین اسوقت اس لئیے
حاضر ہوا ہون کہ آپ سے اپنی کیفیت عرض کردن وہ کیفیت یہ ہی کہ آپکا نامہ میرے پاس پہونچا مین
اُسکے مضمون سے آگاہ ہوا مجکو کوئی عذر نہین ہی یہ ملک خاور حاضر ہی آپ قبضہ فرمائین مین دراصل
حالت تقیہ مین ہون اور یہ میرا عیار بھی مگر اور لوگون کا حال مجکو نہین معلوم ہی کہ اُنکی کیا حالت
ہی اور اُنکے دلون کی کیا کیفیت ہی مگر مین تو خدا پرست ہون مین نے تو کسی وقت مین خدا پرستی
سے انکار نہین کیا جب ارژنگ تھا تو بھی مین حالت تقیہ مین تھا مگر یہ جو جواب مین نے
آپ کو تحریر کیا تھا اُسکا سبب یہ تھا کہ مصلحت وقت یہ ہی تھی کیونکہ مجکو اہل دربار اور اہل لشکر پر
اپنے اعتبار نہ تھا کہ اُنکی کیا کیفیت ہی آیا وہ بھی خدا پرست ہین یا نہین مجکو یہ خوف ہوا کہ مین اگر
اپنی اصلی حالت ظاہر کرون اور کسی قسم کی بے عنوانی کرون اور یہ لوگ میری اس بے عنوانی
سے ناراض ہون اور مجکو گرفتار کرلین اور کسی کو بادشاہ کردین تو خرابی ہو مین اس فکر مین تھا
کہ کسی طور سے مین کسی اہل اسلام کو خبر کرون وہ لوگ لشکر کشی کرکے آئین اور شہر پر قبضہ کرین یہ
فکر میری تھی اور اسی فکر مین غرق رہتا تھا بظاہر تو وہ جواب تحریر کیا اور اُسی روز لشکر کو لیکر آپکے
مقابلہ کو آیا مین کیا آپ سے مقابلہ کرسکتا ہون کیونکہ مین بھی خدا پرست آپ بھی خدا پرست اب مین
ارژنگ کا کیا پاس کرونگا جب تک یہان ارژنگ تھا تو کل اہل شہر جو کہ اسوقت میرے ملازم
ہین سب برخلاف تھے بات بات پر آمادہ فساد تھے وعہد و اقرار کیا کہ جو کسی نے نہ کیا ہوگا خوب شہر کو
تباہی سے محفوظ رکھا دوسری مرتبہ مقبرہ کھدنے سے بچایا مگر نہ معلوم اب اُنکی کیا کیفیت ہی مین اسی
خوف سے آپکے پاس آیا ہون کہ مجکو خلائق یہ نہ کہے کہ ابرار خاوری مرتد ہوگیا اپنے ہم مذہبون سے
مقابلہ کرتا ہی دوسرے مین اس حکومت سے عاجز ہون خدا آبرو رکھے میری رائے یہ ہی کہ مین صبح کو
طبل جنگ بجوا کر آپکے مقابلے کو نکلون کسیکو نہ بھیجون خود مقابلہ کرون آپ بھی اپنے لشکر سے نکل کر میرا
مقابلہ کرین میرے آپ کے جنگ و پیکار ہو مین آپ کا کسی حالت مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون
آپ مجکو ضرور گرفتار کرلینگے بس مین آپ سے کہونگا کہ مین نے اپنا مذہب قدیم قبول کیا اُسکے
بعد لشکر کا بھی حال معلوم ہوجائے گا رستم خان نے ابرار خاوری کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ
مین خود حیران تھا کہ یہ کیا سبب ہی کہ ابرار خاوری نے مذہب خدا پرستی ترک کیا اور کفر
اختیار کیا اور اُسی صورت سے شہر کو کفر آباد رہنے دیا اور میرے نامے کا جواب جنگ لکھا مجکو

یہ امید تھی کہ ادھر مین لشکر لیکر گیا ادھر ابرار میرے استقبال کو نکلے گا کیونکہ مرد خدا پرست ہے اور کوئی
ضرورت حکومت کی اسکو نہین ہے صرف اسنے اسوقت اس خیال سے قبول کر لیا ہوگا کہ یہ مرتد کسی اور کو
نہ حاکم کر جائے کہ جو اہل اسلام کو تکلیف دے اور اُنپر ظلم کرے میرا تو یہ خیال تھا مگر جب مین نے
جواب نامہ دیکھا تو غصہ بہت آیا اب مین نے قصد کر لیا تھا کہ کھڑے کھڑے شہر کو خالی کرا لونگا
مگر اب معلوم ہو گیا تم کوئی فکر نہ کرو ایک آن مین فیصلہ ہو جائے گا تم یہ کیون کرو کل صبح کو تمام لشکر کو ایک
مقام پر جمع کرو اور صف آرا ہو ادھر مین میدان مین آکر صف آرائی کرون تم باعلان یہ کلام کرو کہ
مین دراصل خدا پرست ہون اور حالت تقیہ مین تھا مگر چند وجہون سے مین نے اپنے کو نہین ظاہر کیا تھا
اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو آوے کیونکہ مین رستم خان کے لشکر مین جاتا ہون اور اُنکو
لیکر شہر مین جاؤنگا شہر پر اُنکا قبضہ کرا دونگا پس جب تم یہ تقریر کر دوگے جو جو خدا پرست ہونگے وہ تمھارے
ہمراہ چلنے پر آمادہ ہونگے پس تم اُنکو لیکر وہ جو لشکر باقی رہے اُسپر جا پڑنا ادھر مین بھی تمھاری مدد کرونگا
سب کو قتل خواہ گرفتار کر لینا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا اور اُسی طور سے شہر کی طرف لڑتے ہوئے چلنا اور
شہر پر بھی قبضہ کر لینا یقین ہے کہ کوئی اہل شہر سے نہ بولے بخوبی اطاعت کرے ابرار خاوری نے
کہا کہ یہ تدبیر خوب ہے رستم خان نے کہا کہ اس مین تمھاری دولت تھی ابرار خاوری نے کہا کہ مین جاتا ہون
یہ کہکر اور رخصت ہو کر اُسی طور سے اپنے لشکر مین آیا اپنے خیمہ مین جا کر سو رہا ادھر رستم خان بھی
اپنے خیمہ مین سو رہا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی ادھر رستم خان بیدار ہوئے امور ضروری سے
فراغت کر کے بارگاہ مین آئے اُدھر ابرار خاوری بھی اپنے لشکر مین بیدار ہوا اور بارگاہ مین آکر جب
سب سردار آچکے تو حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے مین میدان جنگ مین جا کر ابھی مقابلہ کرونگا تاکہ جلد
فیصلہ ہو جائے ہر ایک سردار اپنے دل مین بُرا کہنے لگا علاوہ اُن لوگون کے جو کہ دراصل ارژنگ پرست
تھے اور اس شہر کے باشندے نہ تھے اُنکو ارژنگ محلہ آباد کر کے چھوڑ گیا تھا تاکہ یہان کی حالت معلوم ہوتی رہے
یہ حکم دینا تھا کہ طبل جنگ بجے فوراً طبل پر چوب پڑی یہ خبر رستم خان کو معلوم ہوئی رستم خان نے
بھی اپنے لشکر مین کوس رزمی بجوایا دونون لشکر تیار ہونے لگے ابرار کے لشکر کے بیس ہزار سوارون
نے یہ قصد کر لیا کہ جب لڑائی شروع ہوگی تو ہم فوراً ایک مرتبہ نرغہ کر کے ابرار خاوری کو گرفتار
کر لینگے یہ دس ہزار جو کہ اُنکے ہمراہ ہین یہ کیا کرینگے اُنکی تو ہمکو خبر نہ تھی یہ کہان سے نکل آئے اُدھر سوارون
نے بھی یہ ہی قصد کیا تھا پس ابرار خاوری اپنے خیمہ سے آلات جنگ سے درست ہو کر نکلا اتنے عرصے مین
لشکر بھی تیار ہو چکا تھا یہ کل لشکر و سردارون کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلا ادھر سے رستم خان اپنی
تین لاکھ سپاہ کو لیکر میدان جنگ مین آیا دونون لشکر باہم مقابل ہوئے صف بندی ہونے لگی دونون
جانب جب صف بندی ہو چکی ابھی نقیب کسی جانب سے نہین نکلے تھے کہ ابرار نے بصدائے بلند کہا کہ
اے اہل لشکر آگاہ ہو کہ مین خدا پرست ہون اور حالت تقیہ مین تھا مگر چند وجہون سے ظاہر نہین کر سکتا تھا
وقت کا منتظر تھا خداوند کریم نے میری دعا سن لی رستم خان کو یہان بھیجدیا پس مین خدا پرست اپنے ہم مذہب
سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون مین تو اُسکا شریک ہون جسکو میری شرکت منظور ہو وہ میرے ہمراہ ہووے
مین نے یہ امر اس سبب سے آج تک نہین ظاہر کیا کہ شاید کوئی در انداز اسکی خبر ارژنگ مرتد ملعون کو کرے
یا وہ خود ایسے کسی شخص کو مقرر کر گیا ہو کہ جو خبر کرے دوسرے یہ کہ اہل دربار میرے برخلاف ہون یا شہر و اہل لشکر
میرے اس امر کے ظاہر کرنے سے وہ میرے دشمن ہون اور مجکو گرفتار کر کے کسی اور کو یہان کا بادشاہ کرین

کہ وہ ظلم و جور کرے اُسکے سبب سے بندگان خدا کو تکلیف ہو تو اس تکلیف کا باعث مین ہونگا اور جو
کچھ لوگ اُسکے ہاتھ سے قتل ہونگے اُنکے قتل کا باعث مین ہونگا اُنکا خون ناحق میری گردن پر ہوگا میں
خیال مین نے اپنے کو ظاہر نہین کیا اور فکر کرتا رہا کہ یہ دن نصیب ہوا اور اب مین نے اپنے کو ظاہر کیا اب
مین جاتا ہون یہ جواب ابرار نے کہا بس اُسیوقت بیس ہزار سوار ایک مرتبہ یہ کہکر الگ ہوگئے کہ ہم لوگ خود
حالت تقیہ مین تھے اور اس فکر مین تھے کہ یہ کیا ہوا ہے تو اس خیال سے آپکو بادشاہ کیا تھا کہ یہ اپنے مذہب کو
پھر ظاہر کرینگے دیر و بتکدے جو کہ اُس مرتد نے بنوائے ہین اُنکو منہدم کرینگے اُسکے خلاف ہوا مگر بخوف
آپکے نہ کلام کر سکتے تھے نہ ظاہر کر سکتے تھے کہ ہم خداپرست ہین جب آپ نے اپنے کو ظاہر کیا تو ہمنے بھی ظاہر کیا اسی طور
سے وہ جو سردار تھے انھون نے بھی کہا اسوقت ابرار نے کہا کہ یہ تو نئی بات تھی مین تمہارے خوف سے اور
تم میرے خوف سے اظہار مذہب نہ کر سکتے تھے ایک خوف دونون طرف غالب تھا یہ امر یونہی پوشیدہ رہتا خوب ہوا اب جو مین نے تم پر
ظاہر کیا کہ تم سبکے مذہب کا حال بھی ظاہر ہوگیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی جو جو لوگ دربار مین آتے تھے سبکے سب یہ تقریر کرنے لگے جو کہ
اُنکو رہوئی مگر وہ دس ہزار جو کہ دراصل ارژنگ پرست تھے اُنکے افسر یہ رنگ دیکھکر دنگ ہوگئے اور پریشان
ہوے کہ یہ کیا حالت گذری یہ تو ورق کا ورق اُلٹ گیا دفتر ہی گاؤ خورد ہوگیا یہ تو بڑی خرابی ہوئی
بڑی دغا کی اگر ہم لوگ شہر مین ہوتے اور یہ امر ہم پر ظاہر ہوتا تو ہم ایک مرتبہ شہر مین تہلکہ ڈالدیتے شہر کو
غارت کرنے لگتے ہزار دو ہزار کو قتل کرتے مگر کیا کرین مجبور ہین افسوس بڑی دغا کی مگر ہم انکو زندہ
کب جانے دیتے ہین یہ باہم صلاح کر لی کیونکہ جب یہ تقریر ابرار نے شروع کی تھی جتنے خداپرست تھے سب
الگ ہوگئے تھے سوار و سردار سب کے سب یہ لوگ اُنسے الگ تھے بس ایک مرتبہ دس ہزار تلوارین مع
اپنے افسرون کے علم کرکے ابرار کی طرف چلے اور وہ جو خفیہ نویسی کے عہدے پر مقرر تھا وہ بھی ہمراہ تھا
اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی فوراً سب سے الگ ہوکر طرف شہر کے چلا اور داخل شہر ہوکر اُن محلون مین آیا جہان
یہ لوگ جو کہ ارژنگ پرست رہتے تھے اور یہ بھی رہتا تھا چونکہ اُنھین دس ہزار لشکری تھے وہ ابرار کے ہمراہ
گئے تھے اور قریب دو ہزار کے اُس مقام پر اپنے اپنے مکانون مین موجود تھے کہ اسنے وہان پہونچکر پکار کر
کہنا شروع کیا کہ بڑا غضب ہوگیا ابرار جسکو خداوند اپنی طرف سے حاکم کر گئے تھے وہ مسلمان تھا اُسنے
تقیہ کر لیا تھا اور حالت تقیہ مین تھا اور تمام لشکر بھی یہی حالت رکھتا تھا ابھی ابھی میدان جنگ مین
پہونچکر اُسنے اپنے کو ظاہر کیا ارے بھائیو اُنسے اور ہمارے مذہب کے دس ہزار سے مقابلہ ہوتا ہی
خیال کرو دس ہزار کیا مقابلہ کرینگے ایک حملہ مین کام آوینگے لہذا جسکو اپنی جان بچانا ہو وہ اس شہر سے
بھاگ نکلے ورنہ خرابی ہوگی اگر وہ لوگ آگئے تو کسی کو زندہ نہ رکھینگے یہ جو پکار کر کہا جسقدر لوگ اُن
مقامات پر تھے یہ صدا سُنکے اپنے اپنے گھرون سے نکلے اور اُس سے حالت دریافت کی اُسنے کل حالت
بیان کی یہ سننا تھا کہ ہلچل پڑ گئی ہر ایک اپنے اپنے اسباب کی گھر مین جا کر فکر کرنے لگا بلکہ اُن دس ہزار کا
بھی اسباب لے لیا اور اُسی وقت شہر سے نکل جانے کی تدبیر کی دو دو چار چار چلے چونکہ قریب اس پھاٹک
کے یہ محلے آباد تھے جو کہ صحرا کی طرف تھا اُدھر آبادی بھی کم تھی یہ دو ہزار رفتہ رفتہ نکل گئے تمام تک
ایک تنکا نہ کوئی چیز چھوڑی یہ سبکے سب آ کے ایک مقام پر جمع ہوے وہ جو خفیہ نویسی کے عہدے پر
تھا اُسنے آکر خبر دی تھی وہ بھی اُنکے ہمراہ تھا ان سب نے اُسکو اپنا افسر مقرر کیا اُسکے ماتحت ہوکر اور
تاجرون کی صورت بنکر طرف شہر آفتاب نما کے پاس ارژنگ کے چلے کہ اُنکا ذکر پھر ہوگا اب میدان جنگ
کا حال سُنیے کہ جب یہ سب پر ظاہر ہوا اور تلوارین لیکر چلے تو یہ کلام اُنکی زبان پر تھے کہ ہم سے

بڑی دغا کی اور ہمنے بڑا دھوکا کھایا اور ہماری کیا اصل ہے خدا وند سے دغا کی اگر ہمکو یہ حال قبل سے معلوم
ہوتا تو ہم ضرور آج شب کو ابرار کو قتل کرتے اور لشکر کو تباہ و برباد کرتے مگر کیا کرین اب کب
چھوڑتے ہین یہ جو ابرار نے دیکھا تلوار اپنے میان سے لی برابر اُن افسرون اور سردارون و اہل لشکر
نے بھی تلوارین علم کین جو کہ ابرار کے پاس موجود تھے وہ دس ہزار یہ بتیس ہزار ایک فرقہ بخوف و خطر ملگئے
اور تلوار چلنے لگی یہ حال دیکھکر ایک افسر کو رستم خان نے مع دس ہزار سوارون کے انکی مدد کو روانہ کیا
خیال کیا کہ کیا دس ہزار پر تین لاکھ کو لیکر جاؤن بالکل خلاف مردی ہے اول یہ کہ دس ہزار سے بتیس ہزار
مقابلہ کرین نہ کہ تین لاکھ کیونکہ کفار کی جمعیت قلیل معلوم ہوتی ہے اور ابرار کی جمعیت کثیر ہے مگر
خیر مین نے اقرار کیا تھا کہ مدد کرونگا بنا بر اپنے اقرار کے اسقدر لشکر کافی ہے جو کہ مین نے روانہ کیا ہے
یہان کفار جان دیے ہوے لڑ رہے تھے مگر کیا کر سکتے ہین اول تو خود قلیل مسلمان کثیر دوسرے بے افسر
تیسرے ہمیشہ کے بودے ایک ہی حملے مین جی ہار دیے لڑائی کا رنگ بدل گیا کیونکہ پہلے تو لشکر اسلام انکے
حملے روکا کیا اور جب یہ لوگ زور پر آگئے اور انکو بیچ مین اپنے لے لیا پھر جو حملہ کیا حواس باختہ کر دیے
قدم نہ جم سکے نوبت یہ پہونچی کہ فرار پر آمادہ ہوے مگر جائین کیونکر چارون طرف سے خدا پرست حلقہ
کیے ہوے ہین کوئی راہ نہین ملتی ہے کہ نکل کر جائین آخر مجبور ہو کر پھر لڑنے لگے جہان تک اینتے قتل کیے گئے
قتل کیے اسکے بعد سب کو گرفتار کر لیا تھوڑے عرصے مین کوئی کافر اُس میدان مین نرہا سوا اسکے لاشون
کے جو کہ زندہ تھے وہ اسیر ہو گئے تھے رستم خان نے اُسیوقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ خیمہ وغیرہ اکھڑوا ؤ
بار کر کے طرف شہر کے آؤ اور بیرون شہر پا کرو ہم شہر مین جاتے ہین چند اپنے افسرون کو ہمراہ لیکر
چلے ادھر ابرار نے اُن سب کو قتل و اسیر کر کے قصد کیا تھا کہ طرف رستم خان کے چلون کہ دیکھا خود
رستم خان آتے ہین یہ خود مع سردارون کے استقبال کو چلا راہ مین صاحب سلامت ہوئی طرح طرح کی
ہوئی رستم خان نے ابرار سے کہا کہ اب آپ مع اپنے لشکر کے شہر مین چلیے تاکہ اہل شہر کا بھی حال
معلوم ہو جائے یہ جو رستم خان نے کہا ابرار نے اُسیوقت اپنے لشکر سے کہا کہ چلو اندر شہر کے خیمہ وغیرہ
بعد کو آئینگے یہ لوگ سب کے سب مع ابرار و رستم خان کے اور سردارون و افسرون کے طرف شہر کے
چلے وہان مخبرون نے اہل شہر کو خبر دی کیونکہ اُنھون نے مخبر مقرر کر رکھے تھے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دیتے رہنا جبکہ
ابرار نے وہ تفریق کی تھی جاسوسون نے یہ بھی خبر اہل شہر سے کی تھی جب سب لشکر ابرار کا شریک ہوا تھا
یہ بھی خبر بیان کی تھی جب جنگ مغلوبہ ہوئی یہ بھی بیان کی اب یہ خبر کہی کہ وہ رستم خان کو لیکر لاتے ہین
تمام اہل شہر خوش ہو گئے کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ پھر اہل اسلام کا سکہ جاری ہو گا دین کا ڈنکا بجے گا
تمام شہر یہ خبر پاکے ہر گلی کوچہ سے سو سو دو دو سو دس دس بیس بیس چلے کہ چلکر رستم خان کو دیکھین
ہر مکان کے کوٹھے پر جو کہ سر راہ تھے آنپر لوگ جمع تھے انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ابرار خاوری مع
رستم خان کے داخل شہر ہوے اور طرف در دولت کے چلے ہر طرف سے صدائے مبارکباد بلند تھی
رستم خان و ابرار سب کا سلام لیتے ہوے چلے جاتے تھے یہان تک کہ قریب ایوان شاہی کے پہونچے
ابرار نے لشکر کو رخصت کیا لشکر تو چھاؤنی کو گیا ادھر یہ داخل محل ہوا رستم خان کے لیے محل خالی کیے گئے
یہ لوگ سب اُترے بڑی دھوم سے دعوت ہوئی اب ہر گلی کوچہ مین صدائے اذان بلند ہوئی تمام شہر مین
خوشی ہو رہی ہے مبارکباد کی نوبتین بج رہی ہین ادھر لوگ ابرار کا خیمہ وغیرہ لیکر داخل شہر ہوے رستم خان
کا لشکر قریب شہر آکر اُترا یہان وہ رات بسر ہوئی صبح کو ابرار نے دربار کیا رستم خان بھی مع اپنے سوارون

کے تشریف لائے ابرار نے بزبردستی رستم خان کو تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا دربار جمع ہوا رستم خان نے
تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ جسقدر دیر و بتکدے ہون سب منہدم کیے جائین اور اُس مقام پر مساجد کی بنا ڈالی جائے
یہ حکم جو صادر ہوا اُسیوقت بتکدے کھدنے لگے اب رستم خان نے فکر کی کہ کسکو یہان کا حاکم کرون کہ اُسیدن
پرچۂ اخبار آگرا رستم خان نے جو اُسکو دیکھا اُس مین یہ تحریر تھا کہ بدیع الملک یعنی صاحبقران
ثالث دشت بہار افزا مین فروکش ہوے تھے مع لشکر کے وہان جشن کیا تھا دارا بن جمشید
کو بادشاہ کیا اُسی زمانے مین صنوبر شاہ سے ملاقات ہوئی کنارے دریاے سبز رنگ کے وہان
اُنھون نے دیوانہ مبہوت کو زیر کیا وہ مسلمان ہوا صنوبر شاہ بھی مسلمان ہوا دریاے سبز رنگ
سے شیر نکلا اُسکو صاحبقران نے قتل کیا خرس کو جو کہ سہراب جادو تھا گرفتار کیا خضران
بن عمرو ثانی نے اُس سے کل حال دریاے سبز رنگ کا معلوم کیا صاحبقران نے قصد اُسکے فتح
کرنے کا کیا تھا کہ شہر صنوبریہ سے لوگ آئے کہ سمندر جادو نے ساحرون کو روانہ کرکے صنوبر شاہ
کو اسیر کیا مع اُسکے ناموس و سردارون کے اور تمام شہر کو شجر بنوا دیا صاحبقران کا اُدھر جانا اور
سب کو حالت اصلی پر لانا اور واپس آنا یہان جنگ ہونا اور خواجہ کا براے فتح دریاے سبز رنگ
جانا اور اُسکو برباد کرنا کل خبرین مرقوم تھین اور یہ مرقوم تھا کہ اب صاحبقران طرف شہر
یقینیہ کوچ کرکے مع لشکر تشریف لیگئے ہین یہ خبر دیکھکر رستم خان کے دل کو خوشی ہوئی کہ یہان
بدیع الملک کی تو خبر معلوم ہوئی جو کہ ایک مدت سے نہ سُنی تھی اب رستم خان نے
فکر کی کہ تمام ممالک اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہیے کہ سب ہوشیار ہون اور لشکر
لیکر براے مدد صاحبقران روانہ ہون یہ تو اسی فکر مین تھا اور دیبان کرتا کہ اُسی زمانے مین
اتفاق سے خواجہ حشام بازرگان وارد شہر خاور ہوا یہ وہ تاجر ہے جسنے رستم ثانی کو صاحبقران
بدیع الملک کی خبر دی تھی اور پھر لشکر صاحبقران یعنی بدیع الملک مین چلا آیا تھا جبکہ
بدیع الملک طرف شہر یقینیہ کے مع لشکر کوچ کرکے تشریف لیگئے یہ اُس لشکر سے نکلکر ادھر کو
چلا اتفاق سے خاور مین پہونچا اُسکے روبرو کل حال گذرا تھا جب یہ خاور مین پہونچا اُسنے کل کیفیت
خاور کی سُنی جب اسکو معلوم ہوا کہ رستم خان یہان کے حاکم فی الحال ہین یہ اُنکے دربار مین آیا
سلام کیا کرسی ملی کہ بیٹھو یہ کرسی پر بیٹھ گیا رستم خان نے دریافت کیا کہ تم کہان سے آتے ہو کچھ
لشکر اسلام کی بھی حالت معلوم ہے اور رستم ثانی کی بھی کیفیت سے ماہر ہو اور صاحبقران ثانی
کی حالت ظاہر کرو کہ خانہ کعبہ کوچ کر گئے یا نہین اُسنے عرض کیا کہ جو کچھ مجکو معلوم ہے مین عرض کرتا ہون
یہ کہکر اُسنے ابتداے بیان کرنا شروع کیا صاحبقران ثانی کا بدیع الملک کو صاحبقران کرنا رستم ثانی کا
قبل سے شکار کو جانا صاحبقران ثانی کا مع ایک سو چالیس سردارون و عزیزون کے خانہ کعبہ کو
تشریف لیجانا اور عرض کیا کہ اسکے بعد صاحبقران کا حال تو مجکو معلوم نہین ہے مگر ہان حال عرض
کرتا ہون بدیع الملک کا مع لشکر طرف نہ طاق کے کوچ کرنا دشت بہار افزا مین پہونچکر جشن کرنا
دارا کو بادشاہ کرنا اپنا بعد جشن کے براے تجارت جانا رستم ثانی سے ملاقات ہونا انکو اس حال سے آگاہ کرنا اُنکا
برہم ہونا پھر اپنا لشکر صاحبقران مین واپس آنا اسکے بعد جو کچھ کیفیت لڑائی و فتح دریاے سبز رنگ کی
تحریر ہوئی تھی سب بیان اور عرض کیا کہ سواے اسقدر حال رستم ثانی کے کہ فلان صحرا مین فروکش تھے اور کچھ
حال مجکو نہین معلوم ہان جب مین لشکر فیروزی اثر صاحبقران سے چلا تھا تو صاحبقران کا قصد تھا کہ مین

طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرون جو ملک راہ مین ملین اُنکو فتح کرتا ہوا چلا جاؤنگا بعد فراغت جشن فتح دریاے
سبز رنگ صاحبقران ثالث کا پیش خیمہ روانہ کرنا اُسکے بعد ہر سردار کا اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہونا اُسکے
بعد خود صاحبقران کا مع بادشاہ کے کوچ کرنا عرض کیا اور اپنا ادھر کو آنا رستم خان یہ فتح سنکے بہت خوش
ہوا کہ اس تاجر سے سب حال معلوم ہوا خواجہ حشام کو انعام دیا وہ رخصت ہو کر دربار سے اپنے مقام پر
آیا رستم خان نے دربار برخاست کیا اپنے مقام پر آیا وہ رات آسنا دن بسر کیا بوقت صبح پھر دربار
کیا رات کو تدبیر رستم خان نے سونچ لی تھی پس جب صبح کو دربار کیا دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ تو
تحریر کرو دبیر نے کہا کہ کسکے نام کہا کہ سمندر شاہ کے نام پس دبیر نے اُسی وقت نامہ تحریر کرنا شروع کیا
پہلے تو حمد خدا و نعت رسالت پناہ تحریر کی اُسکے بعد تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو کہ ارزنگ بن زمرد نے
خروج کیا ہی اور کئی لاکھ کا لشکر اُسکے پاس جمع ہو گیا ہی اسلم و دیلم پسران تورج و سختگان بسر سختگان
اُسکے ہمراہ ہین اور بہت سے بادشاہ اُسکے شریک ہوے ہین اگر ایک نیا مذہب اور ایجاد ہوا ہی کہ کوئی
برجیس ہی کہ وہ اپنے کو خداوند کا نائب کہتا ہی جو کہ اُسکے نزدیک خداوند ہین معاذ اللہ وہ لوگ آفتاب کو
اپنا خدا کہتے ہین جیسے کہ زمانہ صاحبقران اول مین ایرج نوجوان آفتاب پرستی کا دعوی کرکے آیا تھا
اور بعد زیر ہونے کے وہ مذہب برطرف ہو گیا اُسی مذہب کے وہ لوگ پیرو ہین اور برجیس کہتا ہی
کہ مین آفتاب کا فرزند و نائب ہون کوئی ساحر اُسکا مربی ہوا ہی اُسکا بڑا سامان کیا ہی مین اُسکا سامان
کیا تحریر کرون جو لوگ دیکھ آئے ہین وہ بہت یہ بیان کرتے ہین کہتے ہین کہ واقعی خدائی کرتا ہی کوئی زبردست
ساحر اُسکا شریک ہی قلعہ سحر تیار کیا ہی گنبد سحر آفتاب سحر سب لوگ جو کہ اُس شہر مین رہتے ہین برجیس کو
سجدہ کرتے ہین کیونکہ اُسکا یہ قول ہی کہ میرے والد نے اپنا سجدہ تم پر سے موقوف کیا میرے سجدے کا حکم دیا ہی
دوسرے نہ معلوم سنا جاتا ہی کہ جہان اُسنے منھ پر سے نقاب اُٹھائی اور اُسکے چہرے پر نظر پڑی وہ شخص کہ
جسکی نظر پڑی ہی وہ خود بخود سجدے کو جھک جاتا ہی اگر ہزار دن ہون تو ایک مرتبہ سجدہ کرتے ہین
خدا جانے کیا اسرار ہی وہ بھی اہل اسلام کا دشمن ہی خدا اُسکے شر سے ہم سب کو بچاے اور ہمارے اوپر
رحم کرے وہ شہر آفتاب نما سے لشکر کشی کرنے والا ہی لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ خبردار ہو جاؤ اور
اُسکے آنے کی خبر رکھو جب وہ آئے تو اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکے روبرو کبھی نہ جانا اور ارزنگ نے
تو یہان تک زور پکڑا کہ شہر خاور پر قبضہ کر لیا تھا مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ وہ بلا یہان سے دفع ہوئی
وہ مرتد بھی اُسی جانب کو گیا ہی یقین ہی کہ وہ ضرور اُسکو ورغلا کر لائیگا کیونکہ اُسکے ہمراہ بہت بڑا
مفسد و دشمن اہل اسلام کا سختگان موجود ہی اُسکی بھی حرکتین مثل بختک و بختیارک و سختگان
کے سُنی جاتی ہین یہ لکھکر کل حال اپنی خبر پانے کا خاور کی کیفیت کا اور مع لشکر اپنا خاور پر
آنا اور بعد ظاہر کرنے کے اسرار حالت تقیہ مین تھا داخل شہر ہونا تحریر کرایا اور اُسکے بعد بدیع الملک کی کیفیت
تحریر کرائی اور یہ تحریر کرایا کہ تمکو لازم ہی کہ اپنے ملک مین کسی کو جو کہ بہادر ہو جری ہو عادل و منصف ہو ظالم نہو
حاکم کرکے مع لشکر طرف شہر سمندریہ کے براے مدد صاحبقران ثالث روانہ ہو کیونکہ اُنپر برا وقت
ہی اور بڑے بڑے ساحرون وغیر ساحرون سے مقابلہ ہی یہ وقت اُنکی شرکت کا ضرور ہی اور ہم سب
لوگ تو اُنکے غلام ہین اُنکے سبب سے یہ مرتبے ہمکو حاصل ہین ورنہ ہم کہان اور یہ حکومت کہان یہ
سب خدا کا فضل اور اُنکا احسان ہی کہ اُنکے باپ دادا نے ہمکو دین اسلام بتایا دوزخ سے
بچایا راہ ضلالت سے نکالا راہ نیک پر پہونچا دیا اُسکے بعد یہ مرتبہ دیا کہ ہمکو بادشاہ کیا جو کہ ہم کبھی

اس منصب جلیل کے قابل نہ تھے یہ صرف اُنکی بندہ پروری و غلام نوازی ہے بس ہمکو بھی لازم ہے کہ ہم بھی
اپنی جانین اُنکے قدمون پر فدا کرین بس یہی وقت ہے کہ اُنکی مدد کرو وہ لوگ کبھی تمکو اپنی مدد کے لیے
نہین طلب کرینگے کیونکہ وہ لوگ غیور ہین سوائے خدا کے اور کسی کی مدد کے خواستگار نہین ہین وہ اپنے
خدا پر بھروسا رکھتے ہین گو یہ امر ضرور ہے کہ جو اُسکی مصلحت مین ہوگا وہ ضرور ہوگا ہماری شرکت
کرنے سے کیا ہوگا مگر ہمکو لازم ہے کہ ہم اپنا حق غلامی ادا کرین لہذا مین تو یہان کسی کو جو کہ میرے نزدیک
لائق حکومت ہوگا حاکم کر کے مع دو لاکھ کے لشکر کے طرف شہر سمندریہ کے جاتا ہون میرے ہمراہ
تین لاکھ سپاہ ہے ایک لاکھ یہان چھوڑ دونگا کہ یہان لشکر بالکل نہین ہے شاید کوئی غنیم آئے تو مقابلہ
تو کر لیا جائے یہ تو نہو کہ بدون جنگ و پیکار یہ ملک اُسکے قبضے مین آجائے اب تمکو بھی لازم ہے کہ کچھ
لشکر چھوڑ کر اپنے ملک مین طرف شہر سمندریہ کے آؤ والسلام خیر ختام یہ نامہ لکھا گیا جب نامہ تیار
ہو چکا تو رستم خان نے کہا کہ اسکی نقلین کرو قریب چار ساڑھے چار سے کے اور سب کے نام بتا دیے
اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ جنکے نام مین فراموش کر گیا ہون یا جو ملک تمھارے ملکون کے قریب ہون انکو بھی
آگاہ کر دینا اور تاکید تحریر کرنا کہ سب برائے مدد صاحبقران روانہ ہون ناظرین پر واضح ہو کہ جنکے
نام رستم خان نے نامے تحریر کرائے ہین اُنمین سے چند نام اس مقام پہ تحریر کیے جاتے ہین باقی اور
نام وقتاً فوقتاً تحریر ہونگے وہ اسمایہ ہین منذر شاہ و ابرنگ حبشی و طوق حیران گرد و
قلایچینی و کیابہ چینی و اسفانوش پیل و قدح نوش پیل و مینوش پیل و آذر نوش پیل و
عبد الجبار و عبد القادر وغیرہ کے نام کہ یہ سب چار سو یا ساڑھے چار سو ہونگے تحریر کرائے
اور انکو ملفوف کر کے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ کل مین ان نامون کو روانہ کرونگا اسکے بعد خود مع دو لاکھ
سپاہ کے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرونگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو
گئے وہ دن و رات تمام ہوئی صبح کو پھر رستم خان نے دربار کیا جب سب حاضر دربار ہو چکے تو وقت
ابرار نے عرض کیا کہ اے رستم خان وہ لوگ جو کہ اُسدن گرفتار ہوے ہین اُنکی بابت کیا حکم ہوتا ہے رستم خان
نے کہا کہ انکو طلب کرو انکا دربار سمجھا جائے بس اُسوقت ابرار نے حکم دیا کہ زندان خانے سے وہ لوگ
طلب کیے جائین چوبدار نے یہ حکم داروغہ زندان کو پہونچایا اُسوقت داروغہ زندان اُن قیدیون کو
لیکر چلا جو کہ قریب چھ سات ہزار کے تھے یہان تک کہ دردولت پر حاضر ہوا خبر کرائی کہ قیدی حاضر ہین بس طلب
کیے گئے یہ سب کو لیکر دربار مین آیا رستم خان کو سلام کیا اسکے بعد ابرار کو بس رستم خان نے اُن قیدیون
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین جو کہتا ہون اُسکو بگوش ہوش سنو اگر اُسکے خلاف جواب دوگے یا میرے
کہنے پر عمل نہ کروگے تو مین تمکو قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تمھارے عہدے بڑے کرونگا
تنخواہین زیادہ ہونگے اور سب سے بڑا کام یہ ہے کہ نار دوزخ سے نجات پاؤگے سیر بہشت
کروگے اگر قتل ہوے کفار کے ہاتھ سے تو شہادت پائی اور لڑائی سر کی تو غازی کہلائے مرتبے
بڑھ جائینگے بس میری رائے یہ ہے کہ دین اسلام قبول کرو اس مذہب ذلیل کو ترک کرو
دیکھو کہین ایسا خدا ہوتا ہے جو مثل تمھارے ہمارے حاجتین رکھتا ہو یعنی سوتا ہو جاگتا ہو
کھاتا ہو پیتا ہو بول و براز کی ضرورت ہو مثل ہم بندون کے خواہش نفسی ہو کوئی اچھی صورت
دیکھی فریفتہ ہوگئے اور پھر یہ قدرت نہین کہ اُسکو اپنے پاس طلب کرلین بلکہ یہ کہ مثل بندون
کے اُسکی جدائی مین بیقرار ہون اور بندون سے بعجز طلب کرین اُسکا جواب صاف ملے اور

پھر اُنکا کچھ نہ کر سکے یہ کوئی بھی قبول کریگا کہ یہ خدا ہی یہ تو بندہ ہی بندہ بھی وہ بندہ جو کہ عقل سے بالکل
بے بہرہ جسکی عقل کے روبرو ہم لوگ عاقل ہین جبکہ یہ خدا ہی تو اسکو سب قدرت ہی جو چاہے کرے جسکو
چاہے اپنی قدرت سے طلب کرے جس طور سے خدائے برحق جو کہ ہمارا خدا ہی کہ جب اُسکو منظور ہوا
کہ یہ بندہ دنیا پر سے چلا آئے تو کیونکر طلب کر لیتا ہی کہ بندون کو جائے چارہ نہین ہی کوئی
روک نہین سکتا ہی تمنے قصہ حضرت سلیمان جو کہ ہمارے نبی تھے سُنا ہوگا وہ اس طور سے ہی کہ
جبکہ خداوند کریم نے اُنکو بادشاہ عظیم فرمایا وہ جن وانس و وحش طیر و ہوا و آب و گیاہ و زمین و خاک پر
قابض ہوئے تمام لشکر اُنکا جو کہ لاکھون سے زیادہ تھا اُسمین دیو و پری بھی تھے ہوا بھی آپکے تابع تھی
بحکم خدا اُنکا حکم چرند و پرند مانتے تھے ایک روز آنحضرت نے اپنے وزیر آصف بن برخیا سے
ارشاد فرمایا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مین اپنی تمام فوج کا معائنہ کرون لہٰذا ایک قصر عالیشان تیار
کیا جائے کسی میدان وسیع مین کہ جسکے بالاخانہ پر سے مین اپنی کل فوج کا معائنہ کرون پس بموجب
حکم والا کہ یہ حکم نبی خدا و بادشاہ وقت کا تھا وزیرون نے فوراً قصر کی تیاری کا بند و بست کرنا شروع
کیا تھوڑے عرصے مین وہ قصر تیار ہوگیا وزیرون نے عرض کیا کہ یا نبی خدا وہ قصر تیار ہوگیا
ہی فرمایا کہ اچھا بس آپ نے حکم فرمایا کہ میرے تمام لشکر کو آگاہ کر دو کہ فلان صحرا مین آکر جمع ہون کوئی
باقی نہ رہے انسان سے لیکر حیوان تک بنی جان دیو و پری یہ حکم حضرت سلیمان کا ہوا نے سب کے
کان تک پہونچا دیا جو دن کہ آپ نے مقرر فرمایا تھا سب اُسدن آکر جمع ہونے لگے یہان تک کہ کوئی
ہزار کوسون تک صحرا ہر ایک قسم کی مخلوقات خدا سے مملو ہوگیا جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سوائے
سپاہ کے کچھ نظر نہ آتا تھا جب سب جمع ہوگئے وزیرون نے عرض کیا کہ بالائے قصر تشریف لیچلیے
کیونکہ سب حاضر ہین جناب سلیمان وزیرون کے ہمراہ قریب اُس قصر کے تشریف لائے
اور وزیرون سے حکم فرمایا کہ مین اس قصر مین جاتا ہون کوئی ذی روح بدون میرے حکم کے
اس قصر مین نہ آئے انسان کی تو کیا اصل تھی جن و پری بھی نہ جا سکتے تھے آپ یہ فرما کر داخل قصر
ہوئے وزیرون نے تمام دروازے قصر کے بند کرکے مقفل کر دیے اُسپر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ کوئی
نہ جا سکے حضرت سلیمان بالائے قصر تشریف لائے اور اپنے عصا کو جو کہ اُنکے دست مبارک
مین تھا زیر زنخدان رکھکر گویا اُسپر تکیہ کرکے اپنی فوج کو مشاہدہ فرمانا شروع کیا ہزارون کوس تک
لشکر پڑا ہوا تھا آپ نے یہ سپاہ کثیر ملاحظہ فرما کر شکر خداوند کریم کا کیا اور خیال فرمایا کہ مجھ کو ضعیف
کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا اور اسقدر اپنی مخلوق کو میرے تابع حکم فرمایا آپ ابھی یہ ہی تصور فرما رہے تھے
کہ ایک مرد اعرابی جوان ایک گوشۂ قصر سے ظاہر ہوا اور انکی طرف چلا اور سلام کیا آپ اُسکو دیکھکر
متحیر ہوئے اور خیال فرمایا کہ مین جب اندرون قصر آنے لگا تھا تو وزیرون کو حکم دے آیا تھا
کہ کوئی نہ آنے پائے یہ شخص کیونکر آیا کیا میرے حکم کو وزیرون نے فراموش کرکے اسکو آنے دیا وہ
جب آپکے قریب پہونچا آپ نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ او مرد اعرابی مین تو حکم کر آیا تھا کہ کوئی
اندرون قصر بدون میرے حکم کے نہ آئے تو نے میرا خوف بھی نہ کیا اور نہ وزیرون نے میرے
حکم سے تجکو آگاہ کیا کہ تو یہان بلا خوف چلا آیا یہان آنے کی کسی کو بدون حکم اجازت
نہین ہی وہ جوان ہنسا اور کہا کہ اے سلیمان مجکو سب جگہ جانے کی اجازت ہی مجکو کوئی نہین
منع کر سکتا ہی مین اُسکے حکم سے آیا ہون کہ جسکا حکم ٹل نہین سکتا ہی اور وہ سب کا مالک ہی

میرا نام ملک الموت ہی مین ہر مقام پر بلا اجازت جا سکتا ہون مجکو حکم ہی جہان جاہون چلا جاؤن
کوئی مجکو روک نہین سکتا ہی نہ منع کر سکتا ہی مجکو حکم ہوا کہ ہمارے دوست سلیمان کو ہمارے پاس لے آؤ
مین آپکی روح قبض کرنے کو بحکم خداوند جلیل آیا ہون آنحضرت نے یہ سنکے ملک الموت سے فرمایا
کہ اتنی مہلت دو کہ مین اپنی کل سپاہ کا معائنہ کرون ملک الموت نے عرض کیا کہ حکم نہین ہی انھون نے
فرمایا کہ بسم اللہ کرو کوئی مجکو عذر نہین ہی مین موجود ہون بس ملک الموت نے حضرت سلیمان کی روح قبض کی
یہ خدائی کے معنی ہین یہ خداے حقیقی و رب تحقیقی ہی کہ اُسکا حکم ٹل نہ سکا اور جسکو اُسنے طلب کیا وہ بلا عذر
چلا گیا یہ کیسا خدا کہ اپنے بندون سے خواہش کرے اور وہ انکار کرین یہ تو صفت خدا کی نہین ہی اے نادانون
نہ خدا کی آنکھ ہی مگر دیکھتا سب کچھ ہی ہر ایک کی رگ گلو سے قریب ہی قلب مومن خانہ خدا کہلاتا ہی منھ نہین ہی
مگر کلام کرتا ہی کوئی اعضا مثل اعضاے بشری کے نہین رکھتا ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی نہ اُس سے کوئی پیدا
ہوا ہی صرف اُسکے حکم سے یہ تمام دنیا زمین و آسمان جن و بشر شجر و حجر دیو و پری بہشت و دوزخ خلق ہوے
ہین اُسنے ہم گمراہون کی ہدایت کے لیے نبی برحق خلق فرمائے تاکہ ہمکو راہ نیک کی ہدایت کرین اُسکو
بھجوائین تاکہ ہم راہ ضلالت کو ترک کرکے راہ ہدایت اختیار کرین یہ صرف اُسکی ہمارے حال پر عنایت
تھی اگر وہ مرسل نہ خلق فرماتا تو ہم لوگ ہمیشہ گمراہ رہتے ہر ایک شی کو اپنا خدا تصور کرتے جو چیز ہماری
سبب حیات ہوتی وہی ہماری خدا تھی یہ اُسکی عین قدرت ہی کہ اُسنے کیا کیا اشیا ہمارے لیے جو کہ زندگی
کا سبب ہین پیدا کین خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیونکر نو ماہ تک شکم مادر مین بچہ کو رزق پہونچاتا ہی اور نو ماہ
تک پرورش کرتا ہی جب زمانہ ولادت کا عنقریب ہوتا ہی تو تین دن قبل پستان مادر مین شیر پیدا کرتا ہی
اس قسم کا خدا ہی یہ خدا کیسا کہ بندون سے بھاگا بھاگا پھرے اسی ارزنگ کے باپ دادا اسقدر
پریشان ہوے کہ ہر ایک ملک و دیار مین پوشیدہ ہوتے پھرے دامن کوہ مین پناہ لیتے پھرے مگر ایسے
منحوس قدم تھے کہ جہان گئے اُس ملک کو ویران کیا اور اُس ملک کے بادشاہ کو قتل کرایا آخر کو
خود بھی قتل ہوے یہ ہی شان خدائی ہی یہ ہی قدرت نمائی ہی کہ ایک عمرو عیار نے کیا کیا گت کی ایسا
بے خبر خدا کہ اُسکی ریش پر عمرو نے پیشاب کرکے کند اُسترے سے مونڈا اور اُسکو خبر تک نہوئی یا مثل
اسکے بہت سی ذلیل باتین کین جو کہ بیان کرتے ہوے حجاب آتا ہی تو یہ امر بالکل خدائی کے خلاف ہی
جو ستہ ضروری کہ بشر کو ہوتی ہین وہ خدا مین نہین ہین اول تو وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا نہ اُسکی
مان ہی نہ باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ جورو وہ ایک بقعۂ نور ہی ایسا نور ہی کہ کوئی اُسکے جمال کی تاب نہین لا سکتا
ہی اُسکو کون دیکھ سکتا ہی زمانہ سابق مین حضرت موسیٰ کی امت نے اسکی خواہش کی تھی کہ ہم خدا کو
دیکھینگے ایسا شعلہ پیدا ہوا کہ کسی کو تاب نرہی سب بیہوش ہو کر گر پڑے کوہ طور جل گیا نہ یہ کہ خدا اسکے
سامنے موجود ہی سب اُسکو دیکھتے ہین وہ مثل ہمارے کھاتا ہی بول و براز کرتا ہی یہ صفت خدا کی نہین ہی
وہ وحدہ لاشریک ہی وہ اکیلا ہی تمام دنیا سے قبل ہی اور سب فنا ہونگے وہ باقی رہے گا بموجب این آیہ
کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اُسکے سوا کوئی باقی نرہے گا سواے
اُسکی ذات کے سب کو فنا ہی بس اے بھائیون تمکو لازم ہی کہ تم اس گمراہی کو دور کرو اور راہ نیک کو
اختیار کرو دیکھو تو اس راہ کے اختیار کرنے سے تمکو کیا مرتبہ ملتا ہی بہشت تمھارا مسکن ہوگا
بعد وفات زمانہ حیات مین مومن کہلاوگے ہر ایک عزت کرے گا وہ لقا کیا مرتد تھا وہ زمرد کیا
سنگ خارشتی ارزنگ تو نطفہ حرام در حرام بلکہ ولد الزنا ہی یہ کیا کر سکتا ہی اسکی بھی تدبیر ہو جائیگی

دیکھنا تم ایسی جو تیان کھائیگا کہ تمام عمر یاد کرے گا کوئی خدا پرستون پر منحصر نہیں ہی یہ جہان لشکر کشی کرکے بڑے
زورون مین اپنی شادی کرنے اور خدائی جتانے گئے ہین برجیس انکو درست کردے گا ساری خدائی فراموش
ہو جائیگی عشق رفو چکر ہو گا سواے فرار کرنے کے کوئی تدبیر نہ بن پڑے گی تیر ظاہر ہو جائیگا کچھ دور نہین ہی
سُن لینا یہ جو تقریر رستم خان نے کی آنکے دون پر اسکی تقریر نے اثر کیا زنگ کفر آئینۂ دل پر سے دور ہوا
اور کہا کہ جو کوئی مذہب اسلام قبول کرے تو کیا کرے رستم خان نے اپنی زبان پر یہ کلمہ جاری کیا کہ
کلمہ پڑھے اور کلمہ طیبہ اُنکو بتایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے رستم خان نے حکم دیا کہ
انکو قید سے رہا کردو فوراً اُنکی قید دور کردی گئی وہ رہا ہوے بہت سی تعریف رستم خان کی کی اور
کہا کہ آپ بہت درست فرماتے ہین ہمنے آج تک کوئی کرامت ایسی نہین دیکھی کہ جس سے ہم یہ تصور کرتے کہ
ضرور ارزنگ خدا ہی ہم خود اس فکر مین تھے کہ کوئی تو سبب ایسا پیدا ہو کہ ہم اس راہ کفر سے نکلین یا کوئی
ہمکو راہ نیک دکھانے والا ہو کہ جسکی ہدایت سے ہم سرچشمۂ ہدایت پر پہونچین تو آج ہماری مراد دلی برآئی ہمنے
راہ نیک پائی یہ جو تقریر اُن سب نے کی رستم خان نے اُنکو اُسیوقت انعام دیا ملازم اپنا کیا تنخواہ زیادہ
کی عہدے جلیل دیے اُنکو اپنے دربار مین جگہ دی یہ جو عہدے پائے وہ لوگ بہت خوش ہوے جو جو مقام
اُنکے لیے مقرر کیے گئے تھے وہ اُسپر بیٹھے اُسوقت رستم خان نے حکم دیا کہ چار سو سانڈنی سوار حاضر دربار ہون
تاکہ مین نامے بنام حاکمان اسلام روانہ کرون اُنکو خروج ارزنگ و برجیس سے آگاہ کرون و حالات
صاحبقران نامدار سے مطلع کرون تاکہ وہ لوگ اپنا بند و بست کرکے طرف شہر سمندریہ کے براے
مدد صاحبقران مع لشکر روانہ ہون یہ حکم سُننا تھا کہ اُسیوقت سانڈنی سوار حاضر ہوے رستم خان نے
ایک سانڈنی سوار کو دو نامے دیے ایک اُسمین تھا بنام مندر شاہ و ارزنگ حبشی کے دوسرا
نامہ صرف ارزنگ حبشی کے نام تھا اُس سانڈنی سوار سے کہا کہ یہ نامے سرزمین مغرب مین لے جا اور
مندر شاہ کو ایک دوسرا ارزنگ حبشی کو دینا وہ سانڈنی سوار وہ نامے لیکر طرف مغرب کے روانہ ہوا
کہ اسکا ذکر پھر ہو گا اُسکے بعد ایک نامہ بنام طوق حران گرد دوسرا بنام کبابہ چینی تیسرا بنام قلابہ چینی
کے ایک سانڈنی سوار کو دیکر کہا کہ یہ تینون نامے تم دربند علانیہ مین ان تینون بادشاہون کو پہونچا دو
اُسکے بعد چند سانڈنی سوار جانب یونان روانہ کیے ہر ایک کو ایک ایک نامہ دیا جو کہ اسفانوش ییل
و قدح نوش ییل و مینوش ییل و آزر نوش ییل کے نام تھے اُنسے کہا کہ یہ نامے ان بادشاہون کو پہونچا دو
یہ لوگ جہان ہون اُسی مقام پر یہ نامے دینا خواہ یہ سب ایک مقام پر ہون خواہ اپنے اپنے ملک مین ہون
وہ سانڈنی سوار بھی مجرا کرکے طرف یونان کے روانہ ہوے کہ وقت پر انکا ذکر ہو گا اور دو نامے دو
سانڈنی سوار کو دیکر جانب حلب طرف عبد الجبار و عبد القادر کے روانہ کیا اور کہا کہ یہ دونون بھی
اپنے اپنے ملک مین ہونگے انکو نامے پہونچا دو وہ سانڈنی سوار بھی جانب حلب روانہ ہوا ایک نامہ طرف مصر
بنام لقمان بن عقیل روانہ کیا تین نامے طرف ہندوستان کے روانہ کیے ایک اُنمین بنام فرسنگ بن
لندھور اور ایک بنام قرشی و ترشی کے تھا اور کہا کہ انکو یہ نامے دینا تم سب طرف ہندوستان کے جاؤ
اور انکو دینا کپتیان فرنگ و ابرہہ فرنگ کے نام دو نامے روانہ کیے یہ تینون سانڈنی سوار رخصت ہو کر روانہ
ہوے ایک طرف ہندوستان کے دو طرف قرشی و ترشی کے دو طرف فرنگ کے ایک نامہ برکو
جانب فرنگ اُن ملکون کے جو کہ پریساے فرنگی کے قبضے مین ہین اور شہر یار عالیوقار آنبر قابض ہین بنام
شہر یار و پریساے فرنگی روانہ کیا ایک نامہ طرف قلعہ قمر بخش کے بنام فیروز بخت کے روانہ کیا

ایک نامہ طرف سبائل کے ایک نامہ طرف زرائل کے ایک نامہ طرف غربیہ باختر کے ایک نامہ زرجد نگار کو ایک نامہ چاہ الماس کو ایک نامہ فرنگوشیہ کو ایک ختن کو ایک ترکستان کو ایک چین کو ایک ایران کو ایک عمائن کو ایک جانب روم ایک طرف زرباد فرنگ کے ایک سمت زرابل کے اور کئی بیج نامے طرف تمام طلسمات کے اور باقی شاہان اسلام کے جو جو ملک کہ صاحبقران اول و ثانی اولاد صاحبقران و سرداران صاحبقران نے فتح کیے ہین روانہ کیے اسکے بعد ایک نامہ بنام اولاد بیر فرخاری طرف آب اکہ کے ایک نامہ طرف طرطوس کے بنام اولاد جمہور ایک نامہ طرف حوالی مغرب کے بنام اولاد فرامرز مغربی ایک نامہ طرف مازندران کے روانہ کرکے یہ چند نامے طرف منزل ازرلہ کے ملکون کی طرف بنام ان حاکمون کے روانہ کیے ملک فرخ و داراب و عسگاویہ و بہلول و ملک خورشید و عنقائے عنقویل گردن و کاکات زنگی انکے بعد چند نامے طرف زنگبار کے اور طرف عنظل آباد و کشمیر و کاشغر کے روانہ کیے اسکے بعد ایک نامہ بیشہ کلنگان کو بنام اولاد طہماس و عنقویل روانہ کیا اسکے بعد چند نامے طرف اقلیم فتان کے روانہ کیے پھر چند نامے طرف اصفہان بنام مہلیل وغیرہ روانہ کیے ایک نامہ سمت سیستان بنام محراب شاہ کرسی نشین روانہ کیا چند نامے جانب نیشاپور بنام نوح و سہراب فقان و دیوانہ سر برہنہ کے روانہ کیے ایک نامہ جانب بصرہ بنام اولاد خواجہ بزرجمہر ایک نامہ بنام اولاد آلاگرد و مالاگرد و کبھی زلزال و کبھی زلزلان نہنگ بچہ دریائی و مسروق دیوانہ روانہ کیا یہ چار ساڑھے چار سو نامے جب رستم خان روانہ کرچکا یہ سب سانڈنی سواران ملکون کی طرف روانہ ہو چکے اسکے بعد رستم خان نے دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو گیا اب اس داستان کو اس مقام پر چھوڑا جاتا ہی کہ بعد نامے روانہ کرنے کے رستم خان اس فکر مین ہی کہ کسی کو طرف سے اپنے یہان کا حاکم کرون اور خود طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہون چھوڑا جاتا ہی اور حال چترنگ و ثمود جادو و جمود جادو کا تحریر ہوتا ہی اسکے بعد داستان بہرام شاہ خاوری کی تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی کہ وہ بھی عجب دلچسپ داستان ہی بوقت ملاحظہ لطف ہوگا اب حال چترنگ تحریر ہوتا ہی

شمہ حال ثمود جادو و جمود جادو و چترنگ ملاحظہ فرمایئے کہ آنا ثمود جادو کا محروم جادو کو لیکر اسکا انتظام خدائی کرنا اور چترنگ کا خدا بننا اور اپنے کو ظاہر کرنا لوگون کو اسکی پرستش کرنا لشکر کا جمع ہونا چترنگ کا بصلاح محروم سیاہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہونے کا قصد کرنا کہ خبر پہونچنا کہ ایک شخص ازرنگ ہی اسنے اپنے کو ظاہر کیا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا اور زمرد نے مجکو خدا کیا ہی اسنے خورشید نگار سے برائے مقابلہ اہل اسلام کوچ کیا ہی بلکہ ایک ملک اہل اسلام کا جسکو خاور کہتے ہین لے بھی لیا ہی اب وہ اسپر قابض ہی لوگون کو اپنی طرف طلب کرتا ہی کہ مین تمہارا خدا ہون بہت سے بادشاہ جو کہ زمرد پرست و لقا پرست ہین اسکی پرستش کرنے لگے اسکو سجدہ کرتے ہین اسکے شریک ہوے اب اسکے پاس کئی لاکھ کا لشکر جمع ہوگیا ہی یہ خبر سنکے چترنگ کا برہم ہونا و بصلاح محروم جادو اسکے مقابلہ کو جانا راہ مین کئی ملکون کو اپنے قبضے مین لانا جو کہ لقا پرست تھے اور خاور کے قریب ہوتے ہی یہ خبر پانا کہ ازرنگ طرف شہر آفتاب نما کے گیا ہی اپنی شادی کرنے کو اسکا بھی ادھر کو روانہ ہونا اس سبب سے کہ پہلے ازرنگ سے مقابلہ کرون میرے اسکے فیصلہ ہو جائے یا وہ خدا قائم ہو یا مین اسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور یہ بھی خبر پائی تھی کوئی برجیس ہی اسنے بھی مذہب نو کے رواج دینے

کی کوشش کی ہی کہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اُسکی ایک بہن ہی بہت ہی خوبصورت ہی
اسکو بھی اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی اسنے بھی قصد کیا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام مقابلہ کرونگا اُسپر
قبضہ کرونگا بس یہ بھی طرف آفتاب نما کے روانہ ہوگا و دیگر حالات باقی داستان ہذا غزل بجاے

ساقی نامہ غزل

گرتا نہیں نشانے کو تیر نظر غلط
جو غیر کہہ رہے ہین وہ ہی اے قمر غلط
اسکو سنایا جب کبھی فرقت کا حال
ہنسکے یہ بولا مجھ سے وہ بیداد گر غلط
آئینگے وہ جگر کو سنبھالے ہوے ضرور
فقرہ ہی اسکا اور ہی درد جگر غلط
کہتا ہی پڑھکے نامہ کوئی شوخ بدگمان
نزدیک ہین یہ سارا سر خبر غلط

تو ہی بتا ہی راست کہ بیداد گر غلط
جس سے ملی نگاہ وہ مجروح ہوگیا
ہنسکر کہا یاسنے کہ ہی سر بسر غلط
درد جدائی کا جو مین کہتا ہون ماجرا
ہرگز نہیں ہی آہ کا اپنی اثر غلط
سُنتے ہی ہنسکے ٹال دیا اعتنا نہ کی
لکھا ہی جو کچھ اسمین وہ ہی سر بسر غلط
بیت۔ نگارندہ معنی خوش بیان

مشرق ہی داغ عشق سے دل مہربان مرا
پڑتا نہیں کبھی ترا تیر نظر غلط
جسدم کہا کہ مرتا ہون درد فراق مین
کہتا ہی مسکرا کے کوئی سیمبر غلط
سینے پہ ہاتھ رکھکے وہ شوخی سے کہتے ہین
سمجھے وہ میرے مرنے کی شاید خبر غلط
مرنے کا میری سُنکے وہ افواہ اے ہدف
چنین کرد این داستان را بیان +

راویان سحر نگار و حاکیان نیرنج ساز و ناقلان افسون طراز اس داستان عجائب بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ
ناظرین کو یاد ہوگا کہ جمود جادو سحر کرکے اور سب کو بیہوش کرکے اپنے محل سے باغ مین ثمود جادو اپنی بہن کے
آئی تھی اتفاق سے شداد اُسکا معشوق اُسکی خوابگاہ مین آیا تھا وہ بھی ایک خواص کے پہلو مین اُسکے سحر کے
سبب سے بیہوش ہوکر گر پڑا تھا اور عجب حالت تھی کہ اُسکی ٹانگین اسکی ٹانگون مین شداد کے ہاتھ اُسکے سینے پر جو کہ
دل معشوق سے بھی سخت تھا رکھے ہوے تھے منھ برابر منھ کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بوسہ لینے کا قصد ہی اسی طور سے ہر اعضا
ہر اعضا سے مس تھا بلکہ یہ نئی بات تھی کہ کمر بند شداد کا کھلا ہوا تھا کیونکہ یہ اپنی خوابگاہ سے بیقرار ہوکر بقصد فاسد چلا
تھا جبکہ جمود اُسکے پاس نہ گئی تھی اور یہ انتظار کرکے پریشان ہوگیا تھا اسنے یہ قصد کیا تھا کہ مین جاتے ہی اپنی خواہش کو
رفع کرونگا اُسکے بعد اور کچھ کلام کرونگا کمر بند کے وا ہونے کا یہ سبب تھا یہ داستان یہان تک تحریر ہوچکی ہی کہ جب صبح ہوگئی
اور جمود ثمود سے رخصت ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی اور ثمود طرف مشرق براے تلاش مخروم جادو حیرتنگ
سے رخصت ہوکر حیرتنگ کو باغ مین چھوڑ کر چلی پہلے حال جمود کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ تخت سحر کو اُڑاتی ہوئی اپنے بالاے محل
پہونچی دیکھا کہ بخوبی صبح ہوچکی ہی تمام اہل محل بیدار ہین اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین یہ دیکھکر اسنے خیال کیا کہ اگر
یون جاتی ہون تو سب مجکو دیکھ لینگے میرا راز ظاہر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ سبکی نگاہون سے پوشیدہ جاؤن یہ سوچکر
اور اسم سحر پڑھکر اپنے کو پوشیدہ کرکے پہلے خوابگاہ مین شداد کے آئی اُسکو خالی پایا خیال کیا کہ شاید دربار مین گیا ہی
اگر میری خوابگاہ مین بھی گیا ہوگا تو بیہوش ہوگیا ہوگا یہ خیال کرکے اپنی خوابگاہ مین آئی سب کو بیہوش پایا
اُسی طور کیونکہ یہ تو سحر کر گئی تھی جب تک یہ قتل نہوتی یا کوئی ساحر سحر دور نہ کرتا یا یہ خود سحر دفع نہ کرتی اسوقت تک وہ لوگ
ہوش مین نہ آتے سب بیہوش تھے اب یہ آگے کو بڑھی جب قریب مسہری پہونچی تو عجب تماشہ دیکھا کہ میان شداد
ایک خواص کے پہلو مین اُسی حالت سے لیٹے ہوے ہین اور کچھ اُنکا قصد اور ہی کہتا ہی کمر بند کھلا ہوا ہی اور وہ چت
پڑی ہوئی ہی ہر ایک عضو اُسکا صاف ظاہر ہوتا ہی ٹانگین باہم ملی ہوئی ہین دست گستاخ دراز ہی بوسہ بازی کا موقع ہی
یہ دیکھکر آگ ہوگئی آتش رشک و حسد نے جلا دیا اُس مقام کو ملنے لگی اپنے دل کو بہت برا بھلا کہنے لگی ایسی آگ بھڑکی

کر تلوون سے جو لگی تو دماغ مین جاکر گرمی دماغ سے شعلے نکلنے لگے دنیا آنکھون مین تاریک ہوگئی یہ بھول گئی کہ مین سحر
کر گئی تھی کہ جو کوئی مسہری پاس آئے بیہوش ہوکر گرے اور یہ خواص اسکے سامنے اسی مقام پر بیہوش ہوئی تھی مگر یہ حالت
دیکھکر اسکا یہ خیال ہوا کہ شداد جو یہان آیا اسکو جوان دیکھا اسپر اسکا دل آگیا اسکے پاس اس قصد سے لیٹا
اسنے کچھ انکار کیا ہوگا بس اسی تکرار مین یہ اس سے لپٹکر اور اپنا مطلب دل پورا کرنے کا قصد رکھتا ہوگا کہ سوگیا
اسوقت سے بیدار نہین ہوا ہے یہ خیال کر رہی تھی کہ اسکو خیال آیا کہ یہ خواص تو میرے سامنے بیہوش ہوگئی
تھی اسکی کچھ خطا نہین ہے بلکہ یہ ساری شرارت شداد کی ہے یہ آیا ہے اسکو جوان پاکر اس سے لپٹا ہے کہ کام دل
حاصل کرون کہ بیہوش ہوگیا مگر یہ خیال نہین آتا ہے کہ یہ میرا سحر ہے کہ اسکے سبب سے بیہوش ہوا ہے بس یہ اسکو
خیال آیا کہ اسکو ہوشیار کرو کہ کیا ارادہ ہے اسکا بس یہ اسکے قریب آئی اور شانہ پکڑکر ہوشیار کرنا چاہا وہ
تو سحر سے بیہوش ہوا تھا جب تک سحر نہ دفع ہو کیونکر ہوشیار ہو یہ ہوشیار کرتے کرتے عاجز ہوگئی یہ خیال کرنے لگی
کہ کیا یہ مرگیا ہے سینے پر جو ہاتھ رکھا تو سانس کو پایا وہ گمان اسکا جاتا رہا کہ مرگیا ہے مگر حیران ہے کہ یہ کیا
سبب ہے جو ہوشیار نہین ہوتا پھر خیال آیا کہ یہ تیرے سحر کا اثر ہے یہ تیرے سحر سے بیہوش ہوا ہے گو اسکا قصد تھا کہ
مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون مگر بسبب سحر کے بیہوش ہوگیا اب مین اسپر سے سحر دفع کرون دیکھون کہ
کیا اسکی کیفیت ہے بس اسنے اپنا سحر شداد پر سے دفع کیا اسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجب حالت سے دیکھا
کہ مین ایک خواص کے پہلو مین لیٹا ہون میری ٹانگین اور اسکی ٹانگین باہم ملی ہوئی ہین اور ایک ہاتھ
میرا اسکے پستان پر ہے ایک اسکے کمربند کے پاس میرا منہ اور اسکا منہ برابر ہے یہ حالت دیکھکر شداد بدحواس
ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے کیا مین کوئی خواب دیکھ رہا ہون اپنی آنکھین ملکر جو دیکھا کہ دراصل یہی حال ہے یا خواب
وخیال ہے اب جو دیکھا تو دراصل اسی حالت کو پایا بس بہت جلد اس سے جدا ہوگیا اور طرف مسہری
کے دیکھا کہ ملکہ سو رہی ہے یا جاگتی ہے کہین اسنے تو یہ حالت نہین دیکھی اگر دیکھی ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی کیا
تدبیر کرون مگر ملکہ سے کیا کہونگا جو وہ دریافت کریگی بس یہ خیال کرکے ملکہ کے خوف سے اسکے پہلو سے
اٹھکر عرق شرم مین ڈوبا ہوا ایک طرف سر جھکا کر بیٹھ گیا ملکہ نے جو اسکو شرمندہ پایا تو معلوم ہوا کہ ضرور
یہ اپنی حالت سے نہین اس سے لپٹا تھا یہ میرے سحر مین مبتلا ہوکر اسکے برابر گر پڑا اسکی خطا نہ تھی نہ اسکی خطا ہے
یہ سحر سے تو پوشیدہ تھی اسی حالت مین مسہری پر آئی اس پتلے کو سحر سے غائب کردیا آپ پلنگ پر لیٹ رہی اب
اپنے کو ظاہر کیا چونکہ جاگ رہی تھی ایک انگڑائی لی اور دوپٹہ منہ پر سے اٹھایا منہ کھولکر دیکھا کہ یہ میری
صورت دیکھکر کیا کرتا ہے جب شداد نے دیکھا کہ ملکہ بیدار ہوئی یہ اور شرمندہ ہوا اور زانوے فکر پر سر کو
جھکا لیا اور دریاے فکر مین غوطہ زنی کرنا شروع کی کہ کیا تدبیر کرون ملکہ اتنے مین اٹھ بیٹھی گو یہ سب
باتین جمود کی صرف بنانے اور اس سبب سے تھین کہ کوئی یہ نہ جانے کہ ملکہ یہان نہ تھی جب بیٹھی
تو شداد کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ کیون تم وہان کیون بیٹھے ہو مسہری پر کیون نہ آئے مجھکو جگا
کیون نہ لیا مگر شداد نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ کیون جواب نہین
دیتے ہو کیا کچھ خفا ہو شداد نے کہا کہ مین کیا جواب دون تم سے شرمندہ ہون آج ایک نئی
بات ہوئی کہ جو کبھی آج تک نہوئی تھی مجھکو بڑی حیرت ہے کہ یہ کیا امر تھا جمود نے کہا کہ کیا ہوا
شداد نے کہا کہ جب مین نے تمھارا انتظار کیا اور تم میری خوابگاہ مین نہ آئین تو مین تمھاری
خوابگاہ مین آیا تمکو دیکھا کہ تم مسہری پر لیٹی ہو مین مسہری کے قریب آیا یہ خواص جو مسہری
پاس دیکھو لیٹی ہے اسی حالت سے پڑی ہوئی تھی مین جیسے ہی مسہری پاس پہونچا نہ معلوم

کیا خواص تھا کہ ایک ہوائے سرد آئی میری آنکھ بند ہو گئی پھر مجکو خبر نہین کہ مجھپر کیا گذری کیا نیا خواص تھا
اس ہوا کا کہ جس نے یہ حالت پیدا کی ابھی ابھی میری آنکھ کھلی اپنے کو اس خواص کے پہلو مین لیٹے ہوے
پایا اور عجب صورت سے وہ حالت بیان کی جس سے میری یہ حالت ہوئی مین شرمندہ ہون
میری آنکھ چار نہین ہو سکتی ہی کہ تم اپنے دل مین کیا کہتی ہو گی کہ عجب اسکی خراب طبیعت ہی خواص پر یہ فریفتہ
ہو گیا اسکو میرا بھی خوف نہوا ملکہ ہنسی اور کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو نئی بات ہی خوب فقرہ کیا قسم تمھارے
سر کی مین نے اس حالت کو نہین دیکھا تم شرمندہ نہو کوئی عارضہ تمکو لاحق ہوا ہو گا کہ جسکے سبب سے تم
گر پڑے ہین سوتی تھی ورنہ اسکی تدبیر کرتی یہ نہوتا کہ تم بیہوش پڑے رہتے خیر جو کچھ گذرا اسکو گذرا
اسکو جانے دو آؤ یہ خواصین کسقدر بیباک ہو گئی ہین اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہی کہ اب تک سو رہی ہین
بڑی ستمگر ہو گئی ہین کوئی کام کا خیال نہین ہی مستانیان ہو گئی ہین یہ کہکر کچھ پڑھا کہ کسی کو نہ معلوم
ہوا سب پر سے سحر دفع ہو گیا بس اسنے ایک مرتبہ پکار کر اور غصہ کر کے کہا کہ تم بہت بے ادب ہو گئی ہو کہ
ابھی تک سو رہی ہو کوئی خیال نہین ہی کہ مالک اٹھے ہونگے تمھاری نیند تو ہماری بھی نیند سے زیادہ ہی تم
سبکی سب لائق سزا کے ہو یہ جو کہا سحر تو دفع ہو چکا تھا سبکی سب گھبرا کر اٹھین خصوصاً وہ خواص جو کہ
اس حالت سے پڑی ہوئی تھی اب جو اٹھی اپنے کو درست کرنے لگی کیونکہ دیکھا کہ بادشاہ بیٹھے ہوے ہین
جمود سب پر بہت خفا ہوئی شداد کی بھی شرمندگی کم ہوئی خواصون نے عذر کیا کہ ملکہ خطا ہوئی اب
ایسی خطا نہو گی معاف فرمائیے ملکہ نے کہا کہ اب ایسی خطا ہو گی تو سزا دونگی یہ کہکر مسہری پر سے
اٹھی اور شداد کو ہمراہ لیکر بیرون خوابگاہ خفا ہوتی ہوئی آئی کہ آج سبکی سب مر گئین تھین کسی نے
نہ بیدار کیا سب اس لائق ہین کہ بطرف کیجائین کسی کو خیال نہین سب مارے مستی کے بلبلاتی ہین
مرد کی تلاش ہی کسی کو مستی کے سبب سے ہوش نہین ہی کہ ملکہ و بادشاہ ابھی تک بیدار نہین
ہوے ہین چلکر بیدار کرین وہ سبکی سب عذر کرنے لگین کہ ہم سے خطا ہوئی ہمنے اس سبب سے
نہین بیدار کیا کہ شاید آپ خفا ہون جمود نے کہا کہ تمکو یہ بھی خیال نہ آیا کہ یہ وقت دربار کا ہی
بادشاہ کو دربار مین جانے کی دیر ہوتی ہی اہل دربار منتظر ہونگے جمود بہت خفا ہوئی سب نے
عذر کیا اتنے عرصہ مین شداد نے سب امورون سے فرصت کر کے طرف دربار کے راہ لی
یہان جمود سب پر غصہ کیا کی شداد دربار مین گیا اہل دربار نے مجرا کیا کہا کہ پرچہ اخبار آیا اسمین
یہ تحریر تھا کہ گلزار شاہ پر گلاب شاہ بادشاہ گلابستان نے لشکر کشی کی ہی اور باہم دونون
لشکر مقابلہ کر رہے ہین شداد نے طرف وزرا کے دیکھکر کہا کہ ہمکو گلزار شاہ نے خبر نہ کی ہم
ضرور اسکی مدد کرتے وزرا نے عرض کیا کہ مہلت نہ ملی ہو گی جو آپ کو خبر کرتے خیر اب جو حال
گذرے گا وہ پرچہ اخبار سے معلوم ہو گا شداد نے کہا کہ تمھاری رائے کیا ہی کہ مین مدد کرون اور
لشکر لیکر جاؤن یا نہ وزرا نے کہا کہ آپ کو کیا ضرورت ہی جب اسنے خبر نہ کی تو بے سبب
ایک بادشاہ کو اپنا دشمن کرنا کیا ضرور ہی گلاب شاہ بہت بڑا بادشاہ ہی اسکے پاس لشکر کثیر ہی
ایسے شخص کو دشمن کرنا کسی صورت مین زیبا نہین ہی ہان اگر گلزار شاہ کمک کا خواستگار ہوتا تو
ضرور اسکی مدد کرنا واجب تھی شداد نے کہا کہ تمھاری رائے خوب ہی اب شداد نے بعد
تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا محل مین گیا وہ دن تمام ہوارات ساتھ جمود جادو
کے آرام سے بسر کی صبح کو پھر دربار مین آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ ازرنگ بن زمرد

سنے دو پہلوان روانہ کیے تھے کہ تم تمام عالم عالم مین میرا مذہب جاری کرو لوگون کو میری بندگی پر راضی کرو ایک خط منشور دیا کہ تم جس ملک مین جانا یہ خط منشور اُس ملک کے حاکم کے روبرو پیش کرنا اور کہنا کہ یا تو اس خط منشور پر مہر کرو کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان نہین ہی جو پہلوان قدرت ارزنگ سے مقابلہ کرے اور مذہب ارزنگ پرستی قبول کرو یا کسی پہلوان کو حکم دو کہ وہ میرا مقابلہ کرے اگر مین اُسکو زیر کرلون تو اُسوقت مین بھی تمکو مہر کرنا ہوگی اور مذہب ارزنگ پرستی قبول کرنا ہوگا اور اگر مین مغلوب ہونگا تو تمھاری اطاعت کرونگا یہ تقریر دونون کو بصلاح سخنگان تعلیم کی تھی چنانچہ وہ دونون مرتد اسی قصد سے روانہ ہوے تھے اُنمین سے ایک تو شہر زرین حصار مین ہاتھ سے رستم ثانی کے قتل ہوا کہ جسکا ذکر جلد اول مین ہوچکا ہی اسکا نام صیقل کشتی گیر تھا جبکہ رستم ثانی حالت فقیری مین تھے اور فقیر ہوکر نکل گئے تھے یہ داستان تو ناظرین کی نظر اشرف سے گذر چکی ہوگی دوسرا کہ نام اُسکا صدید تیغ زن تھا وہ خط منشور لیکر جو چلا تھا تو پہلے اس شہر مین پہونچا اسکے ہمراہ پانچ ہزار اسکے شاگرد اور ملازم تھے جب یہ اس شہر مین پہونچا ایک شہر مختصر پایا مگر بہت آباد کاروان سرائین بہت رعایا شاد ملک آباد ہر جگہ کشور ابچ رہا ہی یہ شہر کو دیکھتا ہوا مع اپنے ہمراہیون کے ایک سرا مین پہونچا اور کئی کمرے لیکر اُترا تمام شاگرد و ملازم اُترے ایک بھٹیاری سے پوچھا کہ اس ملک کا کیا نام ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور کیا مذہب ہی اُسنے اسکی صورت دیکھی اور بہت جوان قوی پایا صورت دیکھکر حیران ہوکر کہنے لگی کیون پہلوان صاحب آپ یہ فرمایے کہ سواے زمرد پرستی کے کوئی اور مذہب ہی جو آپ دریافت فرماتے ہین کہ کیا مذہب رکھتا ہی ہمکو ایک زمانہ ہوگیا اس شہر مین رہتے ہوے اور دنیا پر آئے ہوے ہمنے تو سواے لقا پرستی اور زمرد پرستی کے دوسرا مذہب نہین سُنا ہی دو خدا ہین لقا پہلے خدا تھے وہ جب چولا بدلکر بالاے آسمان تشریف لے جانے لگے تو خدائی اپنے فرزند زمرد کو دے گئے اُنکی لوگ بندگی کرنے لگے اب سُنا ہی کہ وہ بھی چولا بدلکر بالاے آسمان تشریف لیگئے ہین مگر ہم لوگ اُنھین کو خدا جانتے ہین اس ملک مین یہی مذہب جاری ہی یہان کے بادشاہ کا بھی یہی مذہب ہی ہمنے سوا اسکے اور کوئی مذہب سُنا نہین نہ کوئی خدا ہی کہ جسکا مذہب ہو صدید تیغزن نے کہا کہ لو ایک مذہب اور ایک عرصہ سے رواج پاچکا ہی اور اُنکے قبضے مین بہت سے ملک ہین وہ مذہب یہ ہی کہ وہ لوگ خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین اُسکو اپنا خدا جانتے ہین وہ خدا پرست کہلاتے ہین اُنھون نے بہت زور باندھے ہین اُنھین کی باتون سے دونون خدا ... عاجز ہوکر بالاے آسمان تشریف لیگئے ہین اسی سبب سے مین نے دریافت کیا کہ یہان کے لوگ کیا مذہب رکھتے ہین کیونکہ جدھر جاتا ہون سواے خدا پرست کے کوئی ملک ایسا نہین ملتا ہی جو لقا پرست ہو یا زمرد پرست ہو مین تو عاجز ہوگیا کیونکہ یہ لوگ ہمارے نزدیک پلچ ہین اگر انکی ہوا بھی لگ جائے تو ہم ناپاک ہوگئے ہمکو ضرور ہی کہ ہم اشنان کرین تو مین پریشان ہوتا ہوا تب وہ اس ملک مین آ نکلا مین سمجھا تھا کہ یہ ملک بھی انھین پلچون سے آباد ہوگا خیر میرے مذہب کے لوگ اس ملک مین آباد نکلے ہان بتاؤ کہ اس ملک کا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ اسکو ملک نیرنگ کہتے ہین یہان کے حاکم کا نام شداد شاہ ہی یہ سُنکے اُسنے اُسکو خرچ دیا کہ ہم پانچ ہزار آدمی ہین ہمارے لیے کھانا تیار کرو وہ بھٹیاری بہت خوش ہوئی انتظام کرنے لگی اُسنے وہ دن تو اُس سرا مین بسر کیا بھٹیاری نے کھانا وغیرہ پکا کر لاکر کھلایا وہ رات بھی بسر ہوئی چونکہ یہ راہ کا تھکا ہوا تھا اُس دن تو

اسنے سرا مین قیام کیا دوسرے دن چند اپنے شاگردون کو لیکر اور خط منشور لیکر طرف دربار کے چلا راہ طے کرکے
دردولت پر پہونچا درگاہ سالار سے کہا کہ جا کر عرض کرو کہ ایک پہلوان پاس سے خداوندا زرنگ بن
زمرد کے آیا ہی اسکو کچھ عرض کرنا ہی باریابی چاہتا ہی درگاہ سالار یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجراگاہ پر سے
مجرا کیا عرض کیا کہ حضور مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون شداد نے کہا کہ کیا عرض کرنا ہی درگاہ سالار نے
عرض کیا کہ ایک پہلوان دردولت پر حاضر ہی باریابی چاہتا ہی کچھ عرض کرنا ہی شداد نے یہ سنکے کہا کہ اسکو
بھیجدو کہ وہ کیا عرض رکھتا ہی یہ سنکے درگاہ سالار اسیوقت باہر دربار کے آیا اور اس سے کہا کہ
آپکو طلب کیا ہی یہ سنکے وہ پہلوان مع اپنے شاگردون کے داخل دربار ہوا مجراگاہ سے قواعد شاہی
بجالایا دربار کو دیکھا کہ خوب آراستہ ہی چند پہلوان کرسیون پر دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے یہ
سردار جو کرسیون پر بیٹھے تھے وہ اسکو دیکھکر دنگ ہوگئے کہ یہ پہلوان زبردست ہی ایسا کوئی جوان اس دربار
مین نہ تھا سب سے زیادہ زبردست تھا قد اسکا کوئی پچاس گز کا ہاتھ پانون قوی سینہ تختہ کوہ سر
گنبد دوار کے مقابل آلات جنگ سے درست سر پر خود آہنی رکھے ہوے سامنے آکر کھڑا ہوا شداد
دیکھکر حیران ہوگیا تمام اہل دربار پر اسکا رعب طاری ہوا شداد نے جو اسکو دیکھا تو اس سے کہا آیئے
تشریف لایئے یہ سنکے وہ پہلوان ایک دنگل پر جو کہ برابر تخت شاہی کے بچھا ہوا تھا بیٹھ گیا وہ دنگل
دراصل جیرنگ کا تھا جب سے وہ گیا ہی اسپر غاشیہ پڑا رہتا تھا یہ غاشیہ اٹھا کر اسپر بیٹھ گیا یہ حرکت
دیکھکر اہل دربار دنگ ہوگئے یہ اسنے حرکت بہت بیجا کی کہ اس دنگل پر بیٹھ گیا جو کہ بہت بڑے
شخص کا ہی اگر وہ ہوتا تو بہت بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ بہت بڑا بدمزاج تھا ضرور کشت وخون
ہوتا یہ باہم اشارے کرکے سب خاموش ہورہے مگر شداد نے کہا کہ ای پہلوان تو نے بڑا
غضب کیا کہ اس شخص کے دنگل پر بیٹھ گیا کہ جو کہ خداوندزادہ ہی یعنی زمرد بن لقا کے فرزند
ہین وہ آجکل بالاے آسمان پاس اپنے پدر بزرگوار کے گئے ہوے ہین کیونکہ انکو انکے والد بزرگوار
نے براے سیر دکرنے خدائی کے طلب کیا ہی وہ وہان گئے ہین اگر وہ ہوتے تو اسوقت بڑا
غضب ہوتا وہ بہت بڑے بدمزاج ہین وہ پہلوان یہ سنکے کہنے لگا کہ یہ کون فرزند ہی زمرد کا
زمرد ثانی کے ایک فرزندا زرنگ ہین جو کہ خداوند ہین یہ سنکے شداد نے کہا کہ کیا کوئی ازرنگ
خداوندزمرد کے فرزند ہین اسنے کہا کہ ہان مین جنکا روانہ کیا ہوا آیا ہون بعد انکے وہ ہی خداوند
ہوے ہین مین انھین کا روانہ کیا ہوا آیا ہون انھونے خط منشور میرے ہاتھ روانہ کیا ہی کہ یا تو
مجھ سے کوئی مقابلہ کرے یا یہ امر ظاہر کرے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان نہین ہی کہ جو آپکے
پہلوان قدرت سے مقابلہ کرے بس مہر کردے خط منشور پر اور اطاعت کرے خداوند ازرنگ
کی شداد نے کہا کہ یہ تو مین نے سنا کہ آپ خط منشور لیکر آئے ہین میرے ملک مین بہت سے
ایسے پہلوان ہین کہ جو تمہارا مقابلہ کرسکتے ہین مگر جب تک وہ نہ آئینگے جنکو ہم فرزند خداوند کہتے
ہین اور وہ بالاے آسمان تشریف لے گئے ہین کیونکہ اب ہم انکے تابع ہین آپ جب تک قیام
فرمائین کہ وہ آلین اس پہلوان نے کہا کہ گو مین قیام نہین کرسکتا ہون مگر آپ فرماتے ہین تو مین ضرور
قیام کرونگا تاکہ فیصلہ ہوجاے یا آپ مہر فرمائین یا آپکا پہلوان مجکو زیر کرے یہ سنکے شداد نے کہا
کہ بہت اچھا اور حکم دیا کہ انکے قیام کرنے کے لیے کوئی مقام تجویز کیا جاے تاکہ آپ اس مقام پر قیام
فرمائین یہ حکم دیکر شداد نے کہا کہ آپ کہان تشریف رکھتے ہین اسنے جواب دیا کہ مین سرا مین اترا ہون شداد نے

کہا کہ آپ اپنا اسباب وغیرہ منگالین اُسنے اُسیوقت اپنے ملازم کو حکم دیا کہ میرا اسباب لے آؤ یہان اُسکے
قیام کرنے کے لیے مقام تجویز ہوا وہ اُسوقت تک دربار مین رہا جب تک دربار آراستہ رہا جو کہ حکم ازنگ
نے اُسکو دیا تھا اور اوپر ذکر ہو چکا ہی بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ کوئی اور فرزند نہ تھا خداوند زمرد کا
جو کوئی یہ دعوی کرتا ہی محض غلط دعوی کرتا ہی یہ سُنکے گو شداد اور اہل دربار کو بُرا معلوم ہوا تھا
مگر اُسکو زبردست پایا تھا باہم یہ اشارے کرکے خاموش ہو رہے کہ یہ بڑا مغرور ہی کہ ایسے کلام
کرتا ہی اول تو یہ بے ادبی کی کہ آنکے ڈنگل پر بیٹھ گیا ہمنے کچھ خبر نہ لی کہ خیر بیٹھ گیا تھا تو بیٹھ گیا وہ اُسوقت
دربار مین بھی نہین ہین بالاے آسمان گئے ہوے ہین اُسپر یہ تقریر کرتا ہی مگر کیا کرین کہ بادشاہ کا حکم
نہین ہی ورنہ اس سخت زبانی کی سزا دینا ضرور تھی بادشاہ نے آنکے تشریف لانے پر جو موقوف رکھا ہی
تو ضرور جب وہ تشریف لائینگے تو فساد ہوگا کیونکہ جب یہ اُنکو معلوم ہوگا کہ یہ میرے مقام پر بیٹھ گیا ہی
تو وہ ضرور سزا دینگے یہ تو باہم مشورے کر رہے تھے کہ شداد نے دربار برخاست کیا اور داخل محل
ہوا جمود جادو سے تمام ماجرا بیان کیا وہ سُنکے کہنے لگی کہ تمنے خوب بلا ٹالی اُسکو میرے فرزند کے
آنے تک رہنے دو وہ اگر ایسی تقدیر کریگا کہ یہ زیر ہو جائیگا شداد نے کہا کہ اسی سبب سے
تو مین نے یہ بہانہ کیا کیونکہ یہان کوئی پہلوان اُسکا ہم مقابل نہ تھا جو اُس سے مقابلہ کرتا سوائے
اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہ تھی شاید اُنکے آنے تک کوئی پہلوان زبردست بہم ہو جائے
جو کہ اُسکا مقابلہ کرے اور اُسکو زیر کرے جمود جادو نے کہا کہ ہان تم خوف نہ کرو بس شداد اُسیوقت
باہر آیا اور اپنے وزرا کو طلب کیا اور کہا کہ کیون مین نے جو یہ تدبیر کی اچھی تدبیر کی یا بُری اُنلوگون
نے عرض کیا کہ آپ نے تدبیر تو خوب کی مگر یہ ہمکو بڑا مغرور و متکبر معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے وہ
حرکت کی ہی جو کہ ہم سبکے خلاف ہوئی اگر شاہزادہ ہوتا تو ضرور فساد ہوتا شداد نے کہا کہ وہ تو
جو کچھ ہونا تھا ہو گیا اب بتاؤ کہ کون اس سے مقابلہ کریگا وزرا نے عرض کیا کہ خداوند اس
شہر کے قریب ایک صحرا ہی اُس مین ایک قلعہ ہی کہ اُس قلعہ کو نمرودیہ کہتے ہین اُس قلعے کا حاکم نمرود
فیل پیکر ہی بہت قوی ہی زبردستان روزگار سے ہے آج تک اُسکا کسی نے مقابلہ نہین کیا ہمنے
اکثر سنا ہی اور دیکھا بھی ہی کہ وہ صحرا مین تن تنہا جاکر شیر ببر کو پکڑ لاتا ہی اور اُسکے کلون مین
ہاتھ ڈالکر مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالتا ہی فیل مست کو ایک ضرب مشت سے پست کر دیتا ہی
اگر آپ اُسکو نامہ تحریر فرمائین اور اُسکو طلب کرین اور اُسکا امیدوار کرین کہ مین تجھکو اپنا
سپہ سالار کرونگا تو یقین ہی کہ وہ آپکی مدد کرے کیونکہ مرد صحرائی ہی اُسکو کسی کا خوف نہین ہی
یہ سُنکے شداد نے کہا کہ یہ تدبیر تمنے خوب بتائی مین نامہ تحریر کرتا ہون تم مین سے کوئی لیکر
جائے بس اُسیوقت شداد نے اُسکو نامہ تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے پہلوان جہان گرشاسپ
زمان رستم دوران نمرود فیل پیکر تمکو بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تم ایک
زمانہ سے اس صحرا مین مسکن گزین ہو مگر ہمکو اسکی بالکل خبر نہ تھی ایک عرصے سے ہم اس فکر مین
تھے کہ کوئی پہلوان قوی ہمکو دستیاب ہو تو ہم اپنا سپہ سالار کرین کیونکہ ہمارا لشکر بدون
سپہ سالار کے بیکار ہی کوئی بند و بست لشکر کا کرنے والا نہین ہی کہ جو لشکر کو درست کرے
مگر کوئی میری نظر مین نہ آتا تھا قدرت سے خداوند زمرد کی تم اس اقلیم کے قریب آکر مقیم ہوے ہو
تمنے یہ قلعہ آباد کیا ہی اُسکو اپنے نام سے نامزد کیا ہی مگر تمنے آج تک ہمکو خبر نہ کی کہ ہم یہان آکر

مقیم ہوے ہین یہ صحرا ہماری قلمرو مین ہی لہذا ہم یہ امید رکھتے ہین کہ تم اس نامے کو دیکھکر ضرور ہمارے
پاس آؤگے کیونکہ آجکل ہمپر ایک بلاے عظیم نازل ہوئی ہی وہ یہ ہی کہ ایک پہلوان زبردست کوئی
ارزنگ ہی اُسکی طرف سے آیا ہی اور وہ یہ چاہتا ہی کہ کوئی مجھسے مقابلہ کرے اگر مین زیر کرلون
تو وہ میری اطاعت کرے اور جو مذہب مین کہون اُسکو قبول کرے اور بادشاہ اُس ملک کا یہ عبارت
لکھکر مہر کردے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی کہ جو اس سے مقابلہ کرے لہذا ہمنے مہر
کردی ایک پہلوان تھا وہ زیر ہوگیا یا اگر کوئی نہو تو مہر کردے لہذا پہلا ملک اُسکو میرا املا میرے لشکر
و شہر مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی جو اُسکا مقابلہ کرے بس مین بہت پریشان ہون میری آبرو جاتی ہی
ذلت حاصل ہوگی تمام شہر کی ناک کٹجائیگی لہذا مین یہ امید کرتا ہون کہ تم ضرور اُسکو مقابلہ کرکے
زیر کروگے تم بھی تو اِسی سرزمین کے رہنے والے ہو پس اگر ہماری آبرو ریزی ہوئی تو تمہاری بھی آبرو ریزی
ہوئی کیونکہ لوگ یہ کہینگے اُس سرزمین پر اتنا بڑا پہلوان موجود تھا اُسنے نہ مقابلہ کیا اور مہر خط منشور پر
کردی یہ بدنامی تمہارے لیے بھی ہی لہذا تم آکر اُسکا مقابلہ کرو اُسکا حلقۂ اطاعت یہان کسی کو نہ پہننے دو
بلکہ اپنا حلقۂ اطاعت اُسکی گردن مین ڈالو تمہارے سبب سے تمام شہر کی آبرو بچتی ہی دوسرا مذہب
نہین رواج پاتا ہی گو مذہب اُسکا بھی زہرہ پرست ہی مگر اب وہ یہ کہتا ہی کہ ارزنگ بن زہرہ خداوند
ہین اُنکو سجدہ کرو تو کتنی بڑی خرابی کی بات ہی یہ احسان بہت بڑا اُٹھا اہل شہر پر ہوگا اور اِسکے عوض مین
مین تمکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا بہت بڑا عہدہ جلیل دونگا لہذا تم ہم سبکی آبرو رکھو اور بہت
سے کلمات خوشامد تحریر کیے یہ نامہ تحریر کرکے اپنے وزیر کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ لیکر تم آج ہی روانہ ہو
وزیر نے کہا کہ ایک امر کا خیال رہے کہ کل وہ جو دربار مین آئے تو اُسکے لیے دنگل الگ بچھوائیگا جس دنگل پر
شاہزادہ متمکن ہوتا تھا اُسپر اُسکو جگہ نہ دیجیے گا اور ایک دنگل جب آپ سنیئے گا کہ ثمرود آتا ہی تو برابر اپنے
تخت کے اُسکے لیے بچھائیگا اور اُسکا بہت اعزاز فرمائیگا سردارون کو اُسکے استقبال کے لیے روانہ فرمائیگا
شدادنے کہا کہ جو تمنے کہا ہی اُسکے موافق ہوگا تم اطمینان رکھو بس وزیر بادشاہ سے رخصت ہوکر
طرف قلعہ ثمرودیہ کے روانہ ہوا اُس نامے کو لیکر کہ اُسکا ذکر آئندہ ہوگا شداد وزیر کو رخصت کرکے
محل مین آیا اب حال شداد پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی یہ قصہ اسی مقام پر موقوف
کیا جاتا ہی آئندہ تحریر ہوگا

اب حال ثمود مین قلم فرسائی کیجاتی ہی

کہ یہ جو تخت سحر پر سوار ہو کر طرف مشرق کے روانہ ہوئی تھی یہ تخت سحر اُڑاتی ہوئی چلی جاتی ہی کہین پر
دم نہین لیتی ہی برابر چلی جاتی ہی جب دو پہر دن اسکو راہ روی مین گذرا اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ مارے
گرمی کے از سر تا پا غرق ہوگئی پیاس شدت سے لگی گرسنگی نے غلبہ کیا اسنے ایک سایہ دار درخت دیکھکر
اپنا تخت سحر بالاے ہوا سے زمین پر نیچے اُس درخت کے اُتارا کیونکہ وہ صحرا بہت شاداب تھا
تمام صحرا مین گھانس لگی ہوئی تھی اُس درخت کے نیچے ایک چاہ بھی تھا یہ تخت سے اُترکر اُس
چاہ پر آئی اور جگت پر بیٹھکر ادھر اُدھر دیکھنے لگی اور تصور کرنے لگی کہ کوئی پانی بھرنے آئے
تو اُس سے ڈول لیکر مین بھی پانی بھرون اور اپنی پیاس کو بجھاؤن بڑی دیر تک انتظار کیا
کوئی نہ آیا اب تو یہ مارے پیاس کے بیتاب ہوئی اتنے عرصے مین وہ وقت آگیا کہ وہ تمازت

آفتاب کم ہوگئی اتنے عرصے تک یہ مارے پیاس کے بیتاب رہی جب سہ پہر کا وقت قریب آیا تو
اٹھی کہ جاکر تلاش آب کرون تھوڑی راہ طی کی ہوگی کہ دیکھا چند عورتین باہم باتین کرتی ہوئین
ادھر کو چلی آتی ہین مگر جوان ہین خوبصورت ہین یہ انکو دیکھکر اسی جانب چلی ادھر انھون نے
دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت سر سے پاؤن تک لباس فاخرہ پہنے ہوے زیور جسم پر
آراستہ ہماری طرف آتی ہی انھون نے خیال کیا کہ ہمکو برسون ہوے اس صحرا مین آتے ہوے
مگر کبھی ہمنے کسی کو یہان غیر سے نہین دیکھا یہ کیا سبب ہی کہ آج ایک غیر عورت جو کسی ملک کی
شاہزادی معلوم ہوتی ہی نظر آتی ہی اسکے پاس جاکر دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کہان کی شاہزادی
ہی یہان کیونکر آئی یہ باہم تقریر کرتی ہوئی قدم اٹھائے ہوے چلی آتی تھین جب ثمود جادو کے قریب
ہوگئین تو اُسکو جھک کر سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا آپکا کدھر سے تشریف لانا ہوا کیونکہ اس
صحرا مین کوئی نہین آتا ہی جب تک حکم خداوند حجر کا یہ سرزمین کوہ پرستون کے قبضے مین ہی آج تک
کوئی ہماری قوم کے خلاف اس صحرا مین نہین آتا ہی یہان اکثر ظہور ہوتا ہی ہمارے خداوند کا
کہ جسکی ہم بندگی کرتے ہین یہان سے قریب ایک پہاڑ ہی کہ وہ بہت پُر فضا ہی اُسپر درخت میوہ دار
لگے ہین اُسی پہاڑ سے ہمیشہ صدا آتی ہی کبھی ہنسی کی کبھی راگ ورنگ کی اور ہمکو یہ حکم ہی کہ تم
اس پہاڑ کو سجدہ کرو کہ یہ تمھارا خدا ہی ہم اُسکو سجدہ کرتے ہین اس سرزمین مین تمام عورتین
بستی ہین مرد کا نام نہین ہی یہان کی بادشاہ ایک ملکہ ہی کہ جسکو ملکہ انصرام کوہ پرست کہتے ہین
بڑی بہادر ہی کوئی آج تک اس سرزمین پر لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی سوائے آپ کے آج ہمنے
آپکو دیکھا بڑا عجب ہوا کہ آپ کیونکر یہان تشریف لائین یہ کیا سبب ہی ثمود جادو نے کہا کہ مین
ادھر سے جاتی تھی پیاس نے غلبہ کیا مین نے اس صحرا کو پُر فضا دیکھا اس صحرا مین آئی
پانی کی تلاش کرنے لگی کہ تم سے ملاقات ہوئی یہ تو بتاؤ تمنے یہ جو بیان کیا کہ یہان سوائے عورتون کے مرد کا
نام نہین ہی تو اولاد کیونکر پیدا ہوتی ہوگی انھون نے کہا کہ ہم آپ سے اس امر کو کیا بیان کرین یہ بہت بڑا
قصہ ہی آپ تشریف رکھین ہماری ملکہ تھوڑی دیر مین تشریف لاتی ہین آپ اُنسے ملاقات کرین اور جو
آپکو دریافت کرنا ہو اُنسے دریافت فرمائین وہ بیان کردیگی وہ خوب ماہر ہین ثمود جادو نے
کہا کہ تمھاری ملکہ یہان کیون تشریف لانے لگین انھون نے عرض کیا کہ یہان آٹھوین دن ظہور خداوند
ہوتا ہی اور جو کچھ انکو حکم و احکام جاری کرنا ہوتے ہین وہ ملکہ سے بیان کرتے ہین ملکہ اُسپر عمل
کرتی ہین تو آج وہی دن ہی آج خداوند اُس کوہ سے نکلکر یہان تشریف لائینگے ثمود جادو نے
کہا کہ ای بہنون تمھارا بڑا احسان ہوگا جو تھوڑا پانی ہمکو پلادو وہ یہ سُنکے صورت دیکھنے لگین اور
کہنے لگین کہ تم پیاسی ہو اور تمنے ابھی تک پانی نہین پیا ثمود جادو نے کہا کہ پانی کہان تھا جو مین
پیتی انھون نے کہا کہ وہ سامنے چاہ قدرت ہی اور تم کہتی ہو کہ پانی کہان تھا جو مین پیتی ثمود جادو نے
کہا کہ یہ تو مین نے بھی دیکھا کہ کنوان ہی مگر رسی ڈول ہو تو پانی کنوئین سے نکلے وہ یہ سُنکے اور حیران ہوئین
کہ یہ کہتی کیا ہی کہا ہمین ڈول رسی کسے کہتے ہین کس چیز کا نام ہی ہمنے تو یہ نام آج تک نہین سُنا ہمکو جب
پیاس لگی ہم کنوئین پر چلے آئے ہمنے کہا کہ ای چاہ قدرت ہم پیاسے ہین بس پانی بلند ہوا آیا ہمنے پی لیا ڈول رسی
کی کیا ضرورت ہی جو لوگ اس کنوئین سے دور ہین اور شہر مین رہتے ہین ہر ایک کے گھر مین چاہ قدرت ہی اسی
طور سے سب پانی پیتے ہین سب اپنے مصارف مین لاتے ہین یہان سے ایک کوس بھر کے فاصلے پر ایک شہر آباد ہی

کہ جسمین ملکہ انصرام حکومت کرتی ہین اُنکے تابع کئی ملک ہین جہان تمام عورتین حاکم ہین ثمود نے
کہا کہ تم لوگ کیونکر کہاتے پیتے ہو انھون نے کہا ہماری خوراک تو ثمر صحرائی ہین اُس کنوئین کا پانی پیتے
ہین اور جو شہر مین رہتے ہین وہ کہانا دغیرہ کہاتے ہونگے مگر پانی اسی طور سے پیتے ہین کیونکہ ہر محلہ اور
ہر مکان مین چاہ قدرت ہی یہ خداوند کی رحمت ہی ہم لوگ صحرائی ہین یہان اس سبب سے رہتے ہین کہ ملکہ آتی
ہین اُنکے آنے کا بندوبست کرتے ہین ثمود نے کہا کہ یہ خوب بات ہی یہان نیا طریقہ ہی خیر مجکو کیا مطلب ہی
مین آج اس صحرا مین رہونگی کل یہان سے جس کام کو جاتی تھی روانہ ہونگی ای بہن چلو مین تھوڑا پانی تو
پی لون پھر اُس کوہ کے پاس چلونگی جس سے صدا آتی ہی یہ سُنکے وہ عورتین اسکو لیکر اُس پہاڑ کے پاس
آئین اسنے کہا مین پانی تو پی لون پھر ادھر چلینا انھون نے کہا ایک چاہ قدرت اس مقام پر بھی ہی یہ کہکر
کنوئین پر لائین اسنے دیکھا کہ اُس چاہ کی جگت یاقوت سرخ کی ہی وہ اُس چاہ پر آکر ٹھہری اُن عورتون نے
کہا اس کنوئین سے پانی پی لو اسنے کہا کیونکر عورتون نے کہا کنوئین کی جگت پر جاکر یہ کہو کہ ای چاہ
قدرت مین پیاسی ہون پانی اوپر کو آجائیگا بس تم پی لینا ثمود نے اُس کنوئین پر آکر کہا کہ ای چاہ قدرت
مین پیاسی ہون یہ کلمہ زبان سے نکلنا تھا کہ ایک مرتبہ کچھ شور سا ہوا اب جو اسنے دیکھا تو پانی جگت سے
ملا ہوا ہی ایک ساغر بلوری آب پر تیر رہا ہی اسنے وہ ساغر مملو کرکے خوب سیر ہو کر پانی پیا ساغر اُسی
پانی پر چھوڑ دیا ساغر کا رکھنا تھا کہ وہ پانی پھر کنوئین مین چلا گیا جب اسکی پیاس بجھ چکی اب اسنے کہا
کہ چلو مین پہاڑ کی سیر کرون چونکہ کوہ کے قریب آچکی تھی تھوڑی سی جو راہ طی کی اسنے دیکھا کہ ایک
پہاڑ سر بفلک کشیدہ ہی از قلۂ کوہ تا پائین ہزارون اقسام کے گل لگے ہوے ہین گویا دلہن شب اول
معلوم ہوتا ہی بالاے کوہ ہزارون قسم کے درخت لگے ہوے ہین گیاہ سبز روئیدہ ہی آبشار جاری ہی
ہواے سرد چلی آتی ہی خوشبو ہر قسم کی پہیلی ہوئی ہی کبھی اگر کی خوشبو آتی ہی کبھی مشک و عنبر کی کبھی گلہاے
نو دمیدہ کی خوشبو سے دماغ معطر ہوتا ہی کیوڑے کی مہک سے صحرا بسا ہوا ہی گلاب کی اسقدر خوشبو ہی
کہ دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی گویا چھڑکاؤ کیا ہوا ہی ایک ابر تنک اُس کوہ پر سایہ فگن ہی اُس سے موتی
برس رہے ہین کبھی بوندیان پڑتی ہین کہ جسکے سبب سے وہ سبزہ تر و تازہ ہی نوک خار بعد آرزو
گلون کو اپنے دامن مین لیے ہوے ہی کہ میرے سبب سے کسی گل کو تکلیف نہو یہ صفت ہی کہ جسقدر گل
اُس صحرا مین ہین سب اس قسم کے ہین کہ سب مونث ہین مذکر کوئی گل نہین ہی مگر خوشبو اُسکی بھی آتی ہی
یعنی بیلے کی بھی خوشبو ہی گلاب و کیوڑا بھی معلوم ہوتا ہی کہ لگا ہوا ہی مگر دکھائی نہین دیتا ہی جو گل کہ مثل
یاسمن و نسترن کے ہین وہ نظر آتے ہین طائران خوش الحان بلبلان خوش بیان درختون پر بیٹھے ہوے
چہچہ زنی کر رہے ہین مگر مقام عجب یہ ہی کہ کوئی طائر سرخ رنگ ہی کوئی سبز رنگ کوئی اخضر کوئی اودہ
ہی کوئی فیروزی ہی کوئی زعفرانی ہی کوئی نارنجی ہی کوئی گلنار کوئی نیلم کے رنگ کا ہی کسی کے پر سرخ
شکم و گردن و پیر سبز ہین کوئی شکم و پیر و گردن سرخ رکھتا ہی تو پر سبز ہین کوئی ہفت رنگ کا ہی
کوئی تین رنگ رکھتا ہی کوئی بالکل سفید ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب طائر جواہرات کے ترشے ہوے
ہین طلائی قفسون مین کچھ ہوا مین بالاے کوہ وہ قفس درختون پر آویزان ہین ہزارون شاخہاے
درخت پر بیٹھے ہوے نغمہ سنجی کر رہے ہین وہ صحرا نہ تھا نمونہ بہشت شدادی تھا وہ کوہ اُس صحرا
مین ایک عروس شب اول تھا کہ گلون سے لدا ہوا زیر کوہ بہت سے عورتین بصورت مہیب بیٹھی ہوئی
پوجا پاٹ کر رہی تھین گھنٹ و ناقوس بج رہے تھے جو خداوند کوہ کی پکاری جا رہی تھی ثمع والی

بصورت حسین از قسم اناث خوش پوشاک زیور نفیس پہنے ہوئے جوڑے ترچھے باندھے ہوئے دوپٹے آڑھے پڑے ہوئے ہار پھول لیے ہوئے بیٹھی ہین جو کوئی مراد مند آتا ہی وہ اُسکو ہار پھول شمع دیتی ہین ایک جانب حلوائنین حسین جمیل برنجی تھالون مین ہر قسم کی شرینی لیے ہوئے بیٹھی ہین جو کوئی آئے اُسکے ہاتھ فروخت کرتی ہین جب ثمود اُن عورتون کے ہمراہ اُس کوہ کے قریب پہونچی جو وہان عورتین تھین وہ اسکو دیکھکر حیران ہوئین کہ یہ غیر ملک عورت کون ہی مگر بسبب اسکے کہ وہ عورتین ہمراہ تھین جو اُس مقام کی رہنے والی تھین گویا بطور مجاور کے تھین کسی نے کچھ سوال ثمود سے نہ کیا کہ تم کون ہو سب اپنے مقام پر بیٹھی رہین اُن عورتون نے ثمود سے کہا کہ ہین کچھ ہار وغیرہ خرید کرو کچھ شرینی لو نذر خداوندگی دو یہ ایسی بھوت ہوئی ہی اُس صحرا کی بہار کو دیکھکر کہ اب اسکو کچھ اپنے کام کی بھی فکر نہین ہی کہ مین کس ضرورت سے چلی تھی اور کس کام کو آئی تھی اور کدھر کا قصد رکھتی ہون جب انھون نے اس سے یہ کہا اسنے ہار خریدے تھمعین مول لین شرینی خرید کی اور کہا کہ کیا طریقہ ہی نذر کا انھون نے کہا کہ ہمارے ہمراہ آؤ وہ سبکی سب ایک طرف کو چلین یہ بھی اُنکے عقب مین ہو لی وہ اسکو لیکر اُسی پہاڑ کے ایک درے کے قریب آئین کہ اُس درے پر دو عورتین بہت حسین سرخ پوشاک پہنے ہوئے موجود تھین اُنکے ہاتھون مین طلائی مجمرین تھین وہ عود و عنبر جلا رہی تھین ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو کہ کارچوبی تھا اُن دونون نے ان سب کو سلام کیا اور پردہ اُٹھا دیا وہ عورتین اُس پردے کے اندر گئین ثمود ٹھہری تھی کہ اُن دونون نے کہا کہ آپ بھی تشریف لیجائین کوئی منع نہین کریگا ثمود بھی اندر پردے کے آئی تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی اُسکے بعد روشنی نظر آئی اسنے دیکھا کہ وہ عورتین کھڑی ہوئی ہین جب یہ قریب پہونچی چونکہ اتنا وقفہ ہوا تھا کہ یہ ٹھہر گئی تھی وہ اور آگے چلی گئی تھین جب اُس درے مین پہونچی تھین تو پلٹ کر دیکھا تو اسکو نہ پایا تھا یہ بھی ٹھہر گئی تھین کہ وہ آئین تو چلین اتنے مین ثمود پہونچی انھون نے کہا تم کہان رہ گئی تھین اسنے کہا کہ جب تم اندر پردے کے آئین تو مین ٹھہر گئی کہ شاید مین اندر جاؤن کوئی منع کرے مگر اُن عورتون نے کہا آپ جائین کوئی منع نہ کریگا بس مین اندر آئی اتنی دیر ہوئی انھون نے جواب دیا یہان کسی کی مناہی نہین ہی جسکو ہم لیکر آئینگے اُسکو کوئی منع نہین کر سکتا ہی اگر ہان کوئی خود آئیگا خواہ غیر قوم کا ہو خواہ ہماری قوم کا اُسکو جانا نہ ملیگا جب تک کہ ہم آکر اُسکو پہچان نہ لینگے اور اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے کیونکہ ہم اسی کام پر مقرر ہین کہ جو کوئی آئے اُس سے نذر دلوائین اُسکے بعد زیارت سے خداوندگی مشرف کرائین اب تم نذر دے لو تو تمکو خداوندگی زیارت نصیب ہو یہ نہ خیال کرنا کہ خداوندگی صورت نظر آئے گی صرف صدا آئیگی اسکے سوا اور کچھ نہ معلوم ہوگا مگر ہان اُسوقت صورت نظر آئیگی جب ملکہ تشریف لائینگی اور خداوندگا ظہور ہوگا وہ بھی وقت آتا ہی جلدی کرو یہ سُنکے ثمود نے کہا جو تم فرماؤ مین بجا لاؤن انھون نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلی آؤ جب وہ مقام آئے گا جہان نذر دیجاتی ہی ہم بتا دینگے اُسکا طریقہ تعلیم کر دینگے تم اُسی طور سے کرنا ثمود جوبات دریافت کرتی ہی وہ یہ کہتی ہین کہ تمھارے ان سب سوالون کا ملکہ انصرام جواب دینگی ہمکو حکم یہ ہی جو کوئی آئے اُسکو زیارت کرا دو قسم ہی خداوندگی ہمکو کچھ حال معلوم ہی نہین ہی ورنہ ہم ضرور بیان کرتے ثمود خاموش ہو جاتی ہی ثمود نے اس مقام کو اُس صحرا سے زیادہ سرسبز پایا اور بہت شاداب تھا یہان اُس سے زیادہ بہار تھی عجب مقام پر بہار تھا یہان اور قسم کے جانور تھے ثمود یہ مقام دیکھکر اور زیادہ حیران ہوئی اور اُنکے ہمراہ چلی گئی

تھوڑی دور پر جاکر ایک حوض ملا کہ وہ خالی تھا مگر اُسمین ہر قسم کی مچھلیان بدون پانی کے زندہ تھین جب یہ
عورتین پہونچین وہ حوض خود بخود پانی سے مملو ہوگیا اور ایک نہنگ اُس حوض سے پیدا ہوا وہ بالاے
آب آیا اور اُسنے منھ کھولا اُسکے منھ سے شعلہ نکلا کہ تمام صحرا اُس شعلہ سے جلنے لگا اُس نہنگ نے شعلہ
چھوڑ کر اپنا سر پانی مین کر لیا کہ اُس حوض سے ایک گنبد ظاہر ہوا اُسکے دروازے پر ایک عورت خوبصورت
سر پر تاج رکھے ہوے بیٹھی تھی ایک کرسی جواہر نگار پر اُسکے ہاتھ مین ایک طبق تھا طلائی کہ اُسمین حلوا تھا اور
ایک تھال برنجی اُسکے دوسرے ہاتھ مین تھا وہ خالی تھا اُسنے صدا دی کہ کون نذر لیکر آیا ہے پس اُن
عورتون نے ثمود سے کہا کہ تم بڑھکر یہ ہار اور شمع اور شیرینی اس تھال برنجی مین رکھدو اور جو کچھ
تمھارے پاس نقد ہو پس ثمود نے وہ ہار اور شمع اور مٹھائی ایک مالا موتیون کا جو کہ اُسکے گلے مین
تھا اُتار کر اُس تھال برنجی مین رکھدیا جب یہ رکھنے چلی تھی تو اُسنے اپنا ہاتھ اسکی طرف دراز کیا تھا کیونکہ
وہ گنبد وسط حوض مین تھا جب یہ رکھ چکی تو اُسنے اپنے دوسرے ہاتھ کو اسکی طرف دراز کیا کہ جسمین حلوے کا
طبق تھا اور کہا کہ لے تبرک یہ تیرے لیے موجود ہے تھوڑا سا لیلے پس ثمود نے تھوڑا حلوا لے لیا اور اُسنے
حلوا لیا ایک برق چمکی اور وہ گنبد غائب ہوگیا حوض کا پانی خشک ہوگیا وہ عورتین اس سے کہنے لگین
کہ تیری نذر قبول ہوگئی ہے اب چلو خداوند کی زیارت کرو ثمود اُنکے ہمراہ بیرون درہ آئی مگر اسنے وہ
حلوا لے تو لیا کھایا نہین اُن عورتون نے کہا کہ اسکو کھا لو تمھاری عمر زیادہ ہو جائیگی یہ سُنکے اُسنے کھا لیا جب
بیرون درہ آئی تو اُس مقام پر پہونچی جہان گھنٹ و ناقوس بج رہے تھے اسکا پہونچنا تھا کہ ایک برق چمکی
تمام صحرا روشن ہوگیا وہ جو عورتین گھنٹ وغیرہ بجا رہی تھین اور زیادہ بجانے لگین اور کچھ گانے لگین
کہ اتنے مین صدا آئی کہ سب خاموش ہون کچھ خداوند کلام کرینگے یہ سُننا تھا کہ سب خاموش ہو رہے
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ برق چمکی تھی اور گھنٹ و ناقوس بجنے لگے تھے تو وہ طائر بھی اور زیادہ
خوش ہوکر چہچہے زنی کرنے لگے تھے اور ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر اُڑنے لگے تھے اُنکے پرون سے جو
ہوا آتی تھی وہ دماغ کو معطر کیے دیتی تھی اور کچھ بوندیان بھی اُنکے پرون سے گرتی تھین کہ جو گلاب
وکیوڑے کی خوشبو دیتی تھین جب یہ صدا آئی تو یہ سب امر موقوف ہوگئے جب سب خاموش ہوے
تو صدا آئی کہ کیون اے ثمود تم یہان کہان یہ صدا آنی تھی کہ جسقدر عورتین اُس مقام پر تھین وہ
سب سجدے کو خم ہوگئین ثمود نے بھی سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو یہ صدا آئی کہ بیان کرو
تم یہان کہان آئین کیونکہ تم تو ایک ضرورت سے جاتی تھین وہ ضرورت بھی بھول گئین اس صحرا مین
پہونچکر مبہوت ہوگئین بس لے بس دیکھ لیا تم بڑی عقلمند تھین ارے اے ثمود تم راہ فراموش
کرکے دوسری اقلیم مین چلی آئین یہ اقلیم تمام عورتون سے آباد ہے یہان کی حاکم عورتین ہین آگاہ ہو
کہ مین خداے برحق ہون یہ سب میری بندی ہین مین انکا خالق ہون مین نے اپنا مقام یہ صحرا اور یہ کوہ
مقرر کیا ہے یہ وہ مقام ہے کہ جہان کوئی نہین آسکتا ہے نہ معلوم تیرا کیونکر ادھر آنا ہوا اے ثمود آگاہ ہو
کہ اس صحرا کو صحراے جلوۂ خداوندی کہتے ہین یہان مین آٹھوین دن ظہور کرتا ہون تجکو لازم ہے
کہ تو اُس ملکہ کے پاس جا جسکا نام انصرام ہے وہ تجکو یہان کے حالات سے بالکل آگاہ کردیگی
اور تیرا کام بھی اسی صحرا مین نکلیگا تیرے پاس کاغذ تو موجود ہے اسکو دیکھ لے جو اُسمین تحریر ہو اُسپر
عمل کر بس اب اس صحرا کی عمر تمام ہوئی اب ہم یہان سے اور طرف کو جائینگے کیونکہ یہ لوگ بہت مغرور
ہوگئے ہین یہ ملک بالکل تباہ ہوگا یہ جو صدا آئی ثمود نے کہا کہ مین ضرور اپنے کام کو جاتی تھی

مگر اتفاق سے اس مقام پر پہونچی جب یہان آئی تو پیاس نے غلبہ کیا دوپہر کا وقت تھا اس صحرا کو
پُر بہار دیکھا پانی کی تلاش مین آئی ان عورتون سے ملاقات ہوئی انھون نے یہان کی زیارت کرائی
اب مین ملکہ سے ملکر اپنے کام کو جاؤنگی صدا آئی کہ جہان تو جاتی اور کاغذ جو تیرے اُستاد کا تیرے
پاس تھا اُسکو دیکھتی تجکو اسی صحرا مین آنے کی ہدایت کرتا کیونکہ تیرا کام اسی مقام پر سر انجام پائیگا اور یہ
سب تیری مطیع ہونگی یہ ملک تباہ ہونگے گو اسکی راہ نابود تھی مگر تجکو بزور علم خدائی ثابت ہوگیا تھا
کہ تو آتی ہر مین نے راہ ظاہر کردی تاکہ تو چلی آئے تجکو کسی قسم کی دقت نہو کیونکہ تجکو کاغذ اسی صحرا کی
ہدایت کرتا کیونکہ یہ سمت مشرق ہی جہان کی تجکو ہدایت ہوئی تھی ای ثمود جب تجھ سے اور انصرام سے
ملاقات ہوا ور سب حالت یہان کی معلوم ہولے تو تو اُسکے ساتھ نہ جانا اسی صحرا مین رہنا کیونکہ
تجکو لازم ہی کہ بہت جلد اپنے کام سے فراغت کر کیونکہ دیر اچھی نہین ہی اور رات کو کاغذ دیکھنا جو طریقہ
اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا ثمود نے کہا کہ بہت خوب پھر صدا آئی کہ اب جاؤ اُس مقام پر جہان
ملکہ انصرام آنے والی ہی جب وہ آلے گی تو مین بھی اپنا جلوہ دکھاؤنگا ثمود یہ سُنکے حیران ہوئی اور
اُسکے حواس جاتے رہے کہ یہ تو بالکل میرے حال سے واقف ہین ضرور خداوند ہین صدا آنی موقوف
ہوئی ثمود نے کہا کہ اب چلو وہ عورتین ثمود کو لیکر ایک مقام پر آئین کہ جہان پر بہت سے درخت
لگے ہوے تھے اور ایک چالیس گز کا چبوترہ تھا جیسے ثمود آکر پہونچی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ دیکھا ایک
طرف سے چند عورتین کچھ سامان فرش وغیرہ لیکر آتی ہین انھون نے لاکر وہ فرش اُس چبوترے پر
بچھا دیا ایک مسند بچھائی اور سب سامان شاہی مہیا کیا تھوڑے عرصے مین صدائے نقارہ آئی
اب جو دیکھا ایک طرف سے جلوس سواری نمودار ہوا بعد جلوس سواری آنے کے دیکھا کہ ایک تخت پر
ایک جوان عورت سر پر تاج شاہی رکھے ہوے ایک عورت بعہدہ وزارت پایہ تخت کو پکڑے ہوے چلی آتی
ہی مگر اس مقام پر بھی جو ہی وہ عورت ہی مرد کا نام نہین سب ملازم وغیرہ از قسم اناث ہین کہ وہ جلوس آکر
ایک طرف اُس صحرا مین ٹھہرا تخت برابر چبوترے کے آیا انصرام کی نظر ثمود پر پڑی اسنے دیکھا
کہ ایک عورت بہت خوبصورت ہی مگر میرے ملازمون کے ہمراہ جو مجاورہ ہین درگاہ خداوندی کی
کھڑی ہی یہ دیکھکر وہ حیران ہوئی کہ یہ کون عورت ہی یہ تخت پر سے نہ اُتری اسنے اشارے سے اپنے
وزیر سے کہا کہ مجاور درگاہ خداوندی کو میرے پاس طلب کرو مین کچھ دریافت کرونگی یہ کہکر انکی طرف
دیکھا سب نے مع ثمود کے انصرام کو سلام کیا کہ اُسکی وزیر نے کہا کہ تم مین سے ایک ملکہ پاس آئے
ملکہ کچھ کلام کرینگی یہ سُننا تھا کہ ایک عورت ہاتھ باندھے ہوے ملکہ کے روبرو آئی ملکہ نے پوچھا
کہ یہ کون عورت ہی اُسنے عرض کیا کہ ای ملکہ یہ آج نئی عورت وارد ہوئی ہی ہم اسکو نہین جانتے ہین
مگر اسنے جو ہمنے کہا وہ کیا اسنے نذر بھی دی تمام حالت بیان کی اور کہا کہ اسکو حکم خداوند ہی کہ ملکہ
انصرام کے پاس جاؤ اُس سے ملاقات کرو وہ تمام حالت بیان کرینگی یہ بموجب حکم خداوند
آپکے پاس آئی ہین یہ سُننا تھا کہ انصرام نے کہا کہ اُنکو میرے پاس لے آؤ وہ عورت جا کر ثمود کو اُسکے
پاس لائی جب ثمود قریب تخت پہونچی تو وہ مہ نے تخت پر سے اُتری اور ثمود کو اپنے ہمراہ لیکر مسند پر آکر
بیٹھی نام پوچھا ثمود نے کہا مجکو ثمود کہتے ہین رہنے والی ہون شہر نیرنگ کی مین ایک ضرورت سے
جاتی تھی کہ اس مقام پر پہونچی ثمود نے سب حالت اپنی بیان کی مگر یہ نہ کہا کہ مین مخروم جادو کی
تلاش مین آئی ہون مگر یہ دیکھا کہ انصرام بھی ساحرہ معلوم ہوتی ہی اور جسقدر اُسکے ہمراہ عورتین ہین

سب ساحرہ ہین انصرام ایک عورت حسین اور خوبصورت اور جمیلہ ہی کہ اسکے حُسن کے روبرو آفتاب شرماتا تھا
جب ثمود اپنی حالت بیان کرچکی تو عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین یہ کون مقام ہی اور یہان عورتون کی کیون حکومت ہی
اور اس ملک کا کیا نام ہی یہ ہی ایک ملک ہی یا اور بھی کوئی ملک ہی اور یہان عورتین کہان سے آئی ہین انصرام
نے کہا کہ آگاہ ہو مین دختر ہون خداوند کی یہان عورتون کی حکومت ہونے کی یہ وجہ ہی کہ مین مردکے نام
سے نفرت رکھتی ہون اور جو ملک اس سرزمین پر ہین سب میرے قبضے مین ہین مین نے انمین بھی سب
عورتین مقرر کی ہین تمام باشندے ہر شہر کے عورات کی قسم سے ہین آگاہ ہو کہ مرد کا یہان نام نہین ہی ثمود
نے کہا کہ بتایئے یہ عورتین کہان سے آتی ہین انصرام نے کہا کہ یہان پیدا ہوتی ہین ثمود نے کہا کہ مرد تو
ہی نہین پھر پیدا کیونکر ہوتی ہین انصرام نے کہا کہ جب زمانہ بہار کا آتا ہی سال بھر کے بعد خداوند کا
حکم ہوتا ہی کہ چارسو عورتین اس صحرا مین آکر رات کو مقیم ہون بس بموجب حکم خداوند چارسو عورتین آکر شب کو
مقیم ہوتی ہین صبح کو سب حاملہ ہوتی ہین انکے بطن سے جو لڑکے پیدا ہوتے ہین وہ تو اسیوقت قتل کیے جاتے
ہین جو لڑکیان پیدا ہوتی ہین انکی پرورش ہوتی ہی میرے حکم سے جب وہ جوان ہوتی ہین تو ملکون مین
روانہ کیجاتی ہین انسے یہ ملک آباد ہوتے ہین یہ طریقہ پانسو برس سے جاری ہی یہان کی آب و ہوا ایسی ہی
کہ سب جوان رہتی ہین بڑھاپے کا نام نہین ہی جو بیس برس سے زیادہ نہین ہی یہ سُنکے ثمود نے
کہا کہ یہ سبب ہی انصرام نے کہا یہان کی خاصیت یہ ہی کہ ایک ماہ کے بعد لڑکی خواہ لڑکا پیدا ہوتا ہی
اور ایک برس مین اس قابل ہوتا ہی یعنی بیس برس کا ہو جاتا ہی لڑکا تو اسیوقت میرے حکم سے قتل ہوتا ہی
لڑکی کی پرورش کیجاتی ہی وہ سال بھر مین تیار ہو جاتی ہین یہ ہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی کہ مین نے ابھی
شادی نہین کی اسی سبب سے کہ مرد بیوفا ہوتے ہین ثمود یہ سُنکے خاموش ہو رہی مگر خیال کرنے لگی یہ کیا
اسرار ہی انصرام از روے سحر کے اسکے خیال سے واقف ہوگئی کہنے لگی کہ ای ثمود آگاہ ہو یہ سال بھر کے
بعد چارسو عورتین طلب کیجاتی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ چارسو فرشتے بحکم خداوند آتے ہین اس صحرا مین
وہ ان عورتون کے ساتھ ہم بستر ہوتے ہین مگر انکو دکھائی نہین دیتے ہین مگر وہ عورتین حاملہ ہوجاتی ہین
چونکہ فرشتون کا نطفہ ہوتا ہی قدرت سے خداوند کی ایک ماہ مین بچہ قابل پیدا ہونے کے ہوجاتا ہی پیدا
ہوتا ہی چونکہ اولاد انسان کی تو ہی نہین کہ اسکو زمانہ چاہیے ایک سال مین بقدرت خداوند بیس برس کی
ہو جاتی ہی یہ سبب ہی ثمود نے کہا کہ ان ملکون کا کیا نام ہی انصرام نے کہا جہان مین حکومت کرتی ہون
اسکو انصرامیہ کہتے ہین اور جو ملک ہین ان سب کے ایک نام ہین سب کو محرومیہ کہتے ہین اور اس
صحرا کو جلوہ گاہ خداوندی کہتے ہین اب تمکو حال معلوم ہوا ثمود نے کہا کہ بخوبی معلوم ہوا انصرام
نے کہا کہ یہ سرزمین نئی ہی اب جو ثمود یاد کرتی ہی تو سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف نہ یاد تھا وہ جو حلوا کھایا
تھا وہ سحر کو فراموش کرنے والا تھا اسکا حال ناظرین پر ظاہر ہوگا اب تو ثمود کو بالکل اعتقاد ہو گیا کہ یہ ضرور
خداوند برحق و مطلق ہی آج تک مین گمراہ رہی یہان یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک برق چمکی تمام صحرا مین روشنی
ہوگئی یہ وہ وقت ہی کہ قریب شام ہی جب روشنی ہوئی تو انصرام کھڑی ہوگئی اور ثمود سے کہا کہ خداوند شریف
لاتے ہین یہ بھی کھڑی ہوگئی کہ پھر برق چمکی ایسی کہ آنکھین بند ہوگئین تھوڑے عرصہ کے بعد صدا آئی کہ آنکھین
کھولو ثمود نے کھولا کو چاہا تھا جبکہ اسکی آنکھین چمک کے سبب سے بند ہوئی تھین کہ کھولون مگر نہ کھل سکین
جب صدا آئی اب جو کھولا کھل گئین اسکو اور حیرت ہوئی اسنے جو سر اٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک گنبد بالاے
ہوا قائم ہی اور اس گنبد کے چارون طرف چار چار اژدہے ہین کہ وہ اپنے مُنھ سے شعلے چھوڑ رہے ہین وہ شعلے بالاے

ہوا جاکے قندیل ہو جلتے ہین اور گرد اُس گنبد کے وہ قندیلین گردش کرتی ہین یہ ہی متواتر ہو رہا ہی کہ یکایک
صدا آئی ہم باہر تشریف لائے ہین سب ہوشیار ہون یہ صدا آنی تھی کہ انصرام وغیرہ جو اُس مقام پر تھے سب برائے
سجدہ خم ہوئے اُدھر زیر کوہ گھنٹ و ناقوس بجنے لگے کیونکہ وہ کوہ روبرو تھا سب یہ حال معلوم ہوتا تھا
ثمود بھی سجدے کو جھکی ابھی کسی نے سجدہ نہین کیا تھا کہ ثمود نے دیکھا اُس گنبد سے ایک مرد پیر پیدا ہوا اسکے
سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا کہ جس سے ضو پیدا ہوتی تھی اُسنے گنبد سے نکلکر طرف آسمان کے اشارہ کیا ایک
تخت پیدا ہوا وہ اُس تخت پر بیٹھا صدائے راگ و رنگ خود بخود پیدا ہوئی اور وہ سب طائر جو بالائے
کوہ درختون پر بیٹھے ہوئے تھے اور قفسون مین بند تھے اُڑ اُڑ کر اُس مرد پیر کے سر پر سایہ فگن ہوئے جو قفس
مین بند تھے خود بخود قفس کھل گئے وہ نکلکر آئے اور سایہ کیا وہ ابر جو کہ کوہ پر سایہ فگن تھا اس مرد پیر
کے سر پر سایہ فگن ہوا اور موتی برسنے لگے تمام عورتین سجدے کو جھکی تھین مگر جلدی جلدی سجدہ کرنے لگین
ثمود نے بھی سجدہ کیا اب جو سر اُٹھایا تو اُس تخت کے ایک گوشہ پر اُسی عورت کو جو اُس درہ کوہ مین اُس حوض
مین جسکا پانی پیدا ہوا تھا اور ایک گنبد اور یہ در گنبد پر بیٹھی ہوئی تھی جسنے نذر لی تھی دیکھا کہ کھڑی ہی اور
تین گوشون پر اُس تخت کے تین گلدستے رکھے ہوئے ہین کہ جو ہر مرتبہ رنگ بدلتے ہین اور اُنسے ہر قسم کے پھول
گرتے ہین یہ عورتین اُٹھا کر اُن پھولون کو کھا لیتے ہین بعد تھوڑے عرصے کے اُنکے منھ سے ایک طائر نکلکر نکلتا ہی
اور اُڑ جاتا ہی ثمود نے جو پھول کھایا اُسکے منھ سے کوئی جانور نہ نکلا نہ انصرام کے منھ سے جب یہ سب تدارک
ہو چکے اسوقت صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو اب زمانہ خدائی میرا تمام ہوا کیونکہ مین پیر ہو گیا ہون دوسر
امر یہ ہی کہ مین نے لقا کو اپنا نائب کر کے اور ملکون کی طرف روانہ کیا اُسنے سبائل مین جا کر قیطوان بنائے
خدائی کرنے لگا مین نے اُسکو اُدھر کا کل اختیار دیدیا تھا مین نے صرف اپنے ملکون پر اپنا دار و مدار
کر لیا تھا کہ مین یہان خدائی کرونگا اور میری دختر کو حکومت ان چند ملکون کی جو اسوقت عورتون
سے آباد ہین کافی ہی لقا کو بہت بڑا اختیار دیا تھا کہ وہ مثل میرے خدا تھا پیدا کرنے اور مارنے کا
اُسکو اختیار تھا اُسنے عالم غفلت مین ایسے بندے پیدا کیے کہ جنکی موت خلق کرنا بھول گیا اور اُنکو ازحد
قوی پیدا کیا جنکی قوت کے روبرو کوئی چیز کی اصل نہین ہی وہ بندے اُس سے منحرف ہو گئے اُسکا
سبب یہ تھا کہ لقا اُن بندون کو پیدا کر کے مغرور بھی ہو گیا تھا اُسکو اپنی خدائی پر دعویٰ تھا بس وہ بندے
جو منحرف ہوئے اُنھون نے اور مذہب خلق کیا یعنی خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے لگے پہلے اُنھون نے
نوشیروان ایسے بادشاہ کو زیروزبر کیا کیونکہ اُنہین سب کا جو افسر تھا اُسکو نوشیروان نے اپنے وزیر
بزرجمہر کی رائے سے پرورش کیا تھا جب وہ جوان ہوا تو اُس نے پہلا حربہ نوشیروان پر کیا کہ
اُسکے تمام ملک چھین لیے اُسکو تباہ کیا اب اولاد اُس خداپرست کی زیادہ ہو گئی اُسکا حمزہ نام
تھا اُسکی اولاد جو ہوئی وہ بھی مثل اُسکے ہوئے اُسی حمزہ نے لقا کی بھی خدائی کو برباد کیا کہ وہ دربدر
ہر ایک کے دامن مین پناہ لیتا پھرا لقا کی دختر و ن بہنون کو اُسکی اولاد و سردار لیگئے وہ اُنکے
ہمراہ نکل گئین کوئی پاس خداوندی نہین کیا تمام قصہ حمزہ صاحبقران کا از ابتدا تا انتہا
اُس مرد پیر نے جو کہ اپنے کو معاذ اللہ خدا کہتا ہی بیان کیا اُسکے بعد تمام حال زمرد ثانی
و صاحبقران ثانی کا بیان کیا اور کہا کہ اُسکا فرزند جرنگ ثمود کے بطن سے ہوا ہی
اور زمرد کا اصلی فرزند ہی گو ارزنگ اپنے کو بھی فرزند زمرد کہلاتا ہی اور دعویٰ خدائی کا
کیا ہی لوگ اُسکی طرف رجوع ہوئے ہین یہ دعویٰ اُسنے بالکل باطل کیا ہی کیونکہ وہ زمرد کا

فرزند نہین ہی ہان ایک شخص جیتر نگ نامے شہر نیرنگ مین ہی وہ ضرور زمرد کا فرزند ہی اب میرا قصد ہی کہ
مین بالاے آسمان جاؤن اور مثل اُسکے باپ دادا کے اُسکو اپنی طرف سے خدا کردون کیونکہ اب میرا
یہان بہت دم گھبراتا ہی ذرا بہشت مین جاکر ہمراہ حورون کے اپنا دل بہلاؤن بس اب یہ سب ملک تباہ
و برباد ہونگے کیونکہ انکا بندوبست میرے ذمہ تھا القصرام کو لازم ہی کہ جو مین حکم دون اُسپر عمل کرے اب مین
جاتا ہون ایکی ہفتہ کو مین آکر جو حکم دون اُسی پر عمل کیا جاے کوئی اُسمین خلاف امر نہو ورنہ میرے غذاب
مین مبتلا ہوگی یہ کہکر کہا کہ سجدہ کرو بس سب سجدے کو خم ہوئین ادھر برق چمکی اور غبار بلند ہوا صدا آئی
کہ سر اُٹھاؤ اب سر اُٹھا کر دیکھا نہ وہ گنبد تھا نہ وہ پیر مرد جو کہ کلام کرتا تھا صرف میدان صاف تھا ثمود یہ
دیکھکر بہت حیران ہوئی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ یہ سب امورون سے واقف ہی ضرور یہ خدا ہی اسکے بنانے
تھا زمرد خدا تھے کیونکہ جو کچھ حال زمانہ آئندہ مین ہونے والا ہی وہ بھی بیان کیا اور زمانہ ماضی مین
گذرا وہ بھی بیان کیا گویا موجود تھا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی کہ خدا ہونے مین کوئی شک نہین ہی ضرور یہ
سب کا خدا ہی کہ ادھر القصرام نے کہا اب مین جاتی ہون بہن ثمود تم بھی چلو ہم تمہاری دعوت کرینگے ثمود نے
کہا کہ مجکو خداوند کا حکم نہین ہی مین اسی صحرا مین رہونگی تمہارے ساتھ نہ جاؤنگی کیونکہ مجکو اس صحرا مین
ضرورت ہی القصرام نے کہا کہ وہ کیا ضرورت ہی ثمود نے کہا مین بیان نہین کرسکتی ہون کیونکہ مجکو حکم نہین ہی
دوسرے یہ امر ہی کہ مین جس کام کے لیے اپنے مکان سے نکلی ہون اُسمین تاخیر ہوگئی ہان جب اُس سے فراغت
کرکے آؤنگی تو تم سے ملاقات کرونگی اور دعوت کھاؤنگی القصرام نے کہا نہ معلوم تم کب آؤ اور یہان تو خاتمہ
ہوا جاتا ہی کیونکہ اُسنا ہوگا تمنے کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ ایکی ہفتہ کو مین آکر حکم دونگا اُسپر عمل کرنا اس ہفتے بھر
تمہاری اور عمر ہی زندگی ہی بس ادھر حکم صادر ہوا اُدھر ہم لوگ تمام ہوے پھر کس سے آکر ملاقات
کروگی ثمود نے کہا یہ تو سچ ہی مگر مین اسی ہفتہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے آتی ہون کیونکہ مجکو بھی تو جلدی
منظور ہی کیونکہ لوگ میرا انتظار کرتے ہونگے بس مین کل پرسون مین واپس آؤنگی اور تا زمانہ ظہور
خداوند اسی مقام پر قیام کرونگی اُسی عرصہ مین تمہاری دعوت بھی قبول کرونگی القصرام خاموش ہو رہی اور
جس طور سے آئی تھی اُسی بندوبست اور جلوس سے اپنے مقام کو چلی گئی مگر کچھ فرش وغیرہ براے
ثمود چھوڑ گئی جب جانے لگی تو ثمود نے کہا کہ ہمشیرہ یہ جو تم چھوڑے جاتی ہو تو اسکی نگہبانی کون
کریگا کیونکہ میرا کوئی ٹھیک نہین ہی مین ابھی اپنے کام کو روانہ ہون یا سحر کو القصرام نے کہا کہ
تم اسکو اسی مقام پر چھوڑ جانا کوئی نگہبانی کی ضرورت نہین ہی یہ ہم تک پہونچ جائیگا فرشتہ
خداوند پہونچا دینگے یہ سُنکے ثمود خاموش ہو رہی جب القصرام جا چکی اب بالکل تنہائی ہوئی اور رات بھی
کوئی پہر بھر کے قریب گذری چونکہ تاریکی تھی تاریخین آخر کی تھین وہ تاریکی وہ جنگل کا سائین سائین
کرنا جابجا وحشیون کا اٹھنا وحشیاطین کا اُس صحرا مین پھرنا کیونکہ وہ مسکن تھا اُنکا وہ لوگ
جو کہ زیر کوہ مقیم تھے سب سو رہے دوسرے اس سے دور بھی تھے یہ اس مقام پر اکیلی تھی وہ وقت عجب
وقت تھا گو ساحرہ تھی مگر یہ حالت تھی کہ خوف کے مارے دم نکلا جاتا تھا دن کو تو وہ صحرا
نمونہ جنت معلوم ہوتا تھا مگر رات کو صحراے قیامت کا ہم پلہ تھا مگر یہ تو حالت تھی کہ خوف طاری
تھا دم بخود ہوئی تھی کیا کرتی کیونکہ اُس کوہ سے صدا آئی تھی کہ اسی صحرا مین قیام کرنا ورنہ جو رقعہ تیرے
پاس ہی اُسکو ملاحظہ کرنا اُسپر جو تحریر ہو اُسپر عمل کرنا کیونکہ وہ تیرے کام کا ہی اور بہت بڑے شخص کا ہی اُسکے ذریعہ
سے تیرا کام نکلے گا یا اسی سبب سے القصرام کے ہمراہ نہین گئی کہ مین آج شب کو رقعہ دیکھکر اپنے کام سے تو فراغت کرون

اب جو اکیلی ہوئی اور خوف معلوم ہوا مگر مرتا کیا نہ کرتا اسی حالت خوف مین اُسنے اُس لفافہ کو جھولی سے نکالا
اور قصد کیا کہ پڑھون مگر تاریکی تھی کچھ حرف نہ دکھائی دیے یہ اَبتو پریشان ہوئی کہ کیا کرون کیونکر پڑھون
یہ اسی فکر مین تھی کہ اسنے دیکھا ایک طرف روشنی ہو رہی ہی سنا ہوگا آپ نے کہ اَلغَرضُ مجنُونٌ کا معاملہ برا ہوتا ہی
اسنے اپنی غرض جو تھی تو کچھ خوف جان بھی نہ کیا گو مارے خوف کے جان پر بنی ہوئی تھی کانپتی ہوئی اُس روشنی کی جانب چلی
مگر اسکو یہ خوف اور زیادہ ہوا کہ یہ روشنی کیسی ہی کوئی بلا تو نہین ہی مگر ڈرتی ہوئی طرف روشنی کے دو تین قدم
چلی تھی کہ اسکو خیال آیا کہ اپنے سحر سے تو کیون نہ مشعل سحر کو روشن کرے اور اُسکی روشنی مین پڑھ لے اب جو
سحر کو یاد کرتی ہی تو سحر یاد نہین آتا ہی کیونکہ وہان تو پہلے ہی بند و بست ہو چکا تھا سحر کیونکر یاد آتا اب تو بہ اور مجبور
ہوئی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ یہ کون مقام ہی جہان سحر تک فراموش ہو گیا ہی یہ تو بڑی خرابی ہوئی آخر کو عاجز ہوکر
اُسی روشنی کی طرف چلی مگر بہت جلد جب قریب اُس روشنی کے پہونچی تو دیکھا کہ ایک جوگی بیٹھا ہوا ہی اسکے آگے
روشنی ہی وہ روشنی یہ ہی کہ نہ تو شمع ہی نہ چراغ ہی نہ کوئی فانوس ہی ایک اژدر ہی کہ وہ زمین پر بیٹھا ہی اُس جوگی
کے روبرو اُسکے منھ سے جو شعلہ نکلتا ہی وہ اُس اژدر کے سر پر قائم ہو جاتا ہی اُسکی لو بند ہو جاتی ہی گویا چراغ
روشن ہو جاتا ہی برابر شعلے نکل رہے ہین اُسی لو مین ملتے جاتے ہین جوگی کے روبرو کچھ اگیاری سلگ رہی ہی
گوگل رائی سرسون کے جلنے کی بو آ رہی ہی جو کہ دیا ہوا ہی اُس جوگی کی یہ صورت ہی کہ زمین پر دو زانو بیٹھا ہوا ہی
گلے مین کالے کوڑیالے پڑے ہوے ہین پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا ہی بھبوت ملے ہوے ہی گیروی تہمت
باندھے ہوے بجاے ابرو دو عقرب سیاہ بیٹھے ہوے نیش زنی کر رہے ہین یہ حالت تھی کہ منھ سے برابر شعلے نکل رہے
ہین دونون آنکھین مثل دو مشعل کے روشن ہین کانون سے شعلے نکل رہے ہین دسون انگلیان ہاتھون کی روشن
ہین وہ وضعی بیٹھا ہوا ہی ہمہ تن آگ کا پتلہ بنا ہوا ہی اُسکی ایسی صورت دیکھکر ثمود ڈر گئی باوجودیکہ خود بھی ساحرہ
زبردست ہی اور اپنے اُستاد کی صحبت مین رہ چکی ہی مگر ایسی صورت نہ دیکھی تھی جو اسوقت نظر سے گذری تھی وہ
جوگی بیٹھا ہوا کچھ سحر پڑھتا جاتا ہی اُسکے آگے ایک چرخا رکھا ہوا ہی اُسکو گردش دیتا جاتا ہی اُس چرخے سے کچھ غبار
نکلتا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو تار نکلتا تھا گو کہ وہ مثل غبار کے معلوم ہوتا تھا اور ایک مقام پر جمع ہوتا جاتا
ہی اور اُسکے روبرو ایک ظرف لگی رکھا ہی کہ اُسمین خون تازہ بھرا ہوا ہی جب وہ سوت جو چرخے سے نکلکر جمع ہوتا ہی اور
زمین پر گرکے سُوت کی صورت پیدا کرتا ہی اُسکو وہ اُٹھا کر اُس ظرف مین ڈالدیتا ہی وہ سرخ ہو جاتا ہی یہ نکالکر اُسے
زمین پر رکھ دیتا ہی اور کچھ پڑھکر دم کرتا ہی زمین شق ہوتی ہی اور دو پتلے پیدا ہوتے ہین وہ اُسکو اُٹھا لیجاتے
ہین بعد تھوڑے عرصے کے نکلتے ہین اُنکے ہاتھون مین اُس سوت کے چھوٹے چھوٹے بنے ہوے پتلے ہوتے ہین
وہ اسکے روبرو رکھکر چلے جاتے ہین یہ آنبر کچھ پڑھکر دم کرتا ہی کہ اُنمین گوشت پیدا ہوتا ہی اور وہ
صورت انسان کی پیدا کرتے ہین جب وہ سب ہیئت انسانی پیدا کر چکتے ہین تو وہ یہ کرتا ہی کہ
آنبر کچھ پڑھکر دم کرتا ہی زمین شق ہوتی ہی اُس زمین سے دو پتلے پیدا ہوتے ہین اُنسے اُن پتلون
کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ یہ تیار ہین انکو لیجاؤ وہ پتلے ان چھوٹے چھوٹے بچون کو جو کہ دراصل سوت
کے بنے ہوے پتلے تھے جیسے چھوٹی چھوٹی لڑکیان اپنے کھیلنے کے لیے سوت کو خواہ کپڑے کو بٹ کر
گڑیان بناتی ہین وہ ویسے تھے یا اب یہ حالت ہوئی کہ بچے انسان کے معلوم ہونے لگے تھے
اُٹھا کرلے گئے ثمود یہ حالت دیکھا کی بڑے عرصے تک حیران کھڑی رہی وہ اُسی طور سے اپنے
کام مین مصروف رہا اسکی جانب اُسنے نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اب تو اسکو خیال آیا کہ تو جس
کام کو آئی تھی وہ اپنا کام کر تو کیون بیکار کھڑی ہوئی تماشا دیکھ رہی ہی یہ کوئی تماشا گاہ ہی تماشا

کر رہا ہی یہ خیال کر کے لفافے کو نکالا اور اُسکو دیکھنا شروع کیا مگر مارے خوف کے ہاتھ پاؤن
کانپ رہے ہین جب سے اُس جوگی کی صورت دیکھی ہی اور خوف کی زیادتی ہو گئی ہی کچھ کہہ نہین
سکتی ہی بس کھڑی ہوئی کاغذ دیکھ رہی ہی اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای ثمود جب تو جانب مشرق
روانہ ہو گی اور بہت دُور نکل جائیگی تو تجکو ایک صحرا ملے گا جو کہ بڑا پُر فضا ہو گا تجکو لازم ہی کہ اُس صحرا
مین ضرور قیام کرنا کیونکہ تیرا مقصد اُس صحرا سے حاصل ہو گا کیونکہ وہ ہی قیام گاہ ہی محروم جادو کا
اور تمام حالت اُس صحرا کی تحریر تھی وہ حالت اور کیفیت وہ ہی تھی جو کہ بیان ہو چکی اسی صحرا کی کیفیت تحریر
کی تھی جس صحرا مین یہ موجود ہی اُسکے بعد تحریر تھا کہ تجکو پیاس بشدت معلوم ہو گی تو تلاش آب مین ایک
جانب روانہ ہو گی چند عورتین ملینگی اُنسے اُس صحرا کی حالت معلوم ہو گی وہ تجکو ایک درہ کوہ مین
لیجائینگی وہان نذر دلوائینگی تیرا سحر فراموش ہو گا اُسکے بعد انصرام جادو سے ملاقات ہو گی وہان
کے خداوند اُس صحرا مین ظہور کرینگے اور تجھ سے بھی کلام کرینگے قبل ظہور کرنے کے کوہ جس سے صدا
آئے گی اور جو کچھ ثمود پر گذرا سب تحریر تھا اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ تجکو لازم ہی تو اُس پہاڑ کے دہنی طرف کو
روانہ ہو جب ان سب امرون سے تجکو فراغ ہوئے پھر جب تو چالیس قدم راہ طی کرے گی تجکو ایک درہ ملے گا
تو اُس درے مین چلی جانا تو اُس مقام پر پہونچے گی جہان وہ حوض ہی بس تو یہ اسم سحر پڑھکر اُس حوض پر
دم کرنا اُسمین ایک دریچہ نمودار ہو گا تو اُس دریچہ مین چلی جانا وہان ایک صحرا ملیگا تو اُس صحرا مین تلاش کرنا
ایک صندل کا درخت ہو گا اُس درخت کے قریب جا کر تو یہ کہنا کہ ای محروم جادو باہر تشریف لائیے
مین آپکی ملاقات کی بہت مشتاق ہون کچھ صدا نہ آئیگی تو پھر یہ ہی کہنا پھر صدا نہ آئیگی جب تو تیسری مرتبہ کہیگی
تو صدا آئیگی کہ تو کون ہی اور کیا کام ہی تو کہنا مین ثمود جادو آپکے بھائی کی شاگرد ہون یہ جو تو کہے گی تو صدا
آئیگی کہ کیا ثبوت ہی کہ تو ثمود ہی تو کہنا آپ تشریف لائین تو مین اُنکا رقعہ آپکو دون بس جب یہ تو کہے گی تو
ایک ہاتھ اُس درخت سے نکلے گا اور یہ صدا آئیگی کہ وہ رقعہ ہمکو دو پہلے ہم دیکھ لین پھر باہر آئینگے تو رقعہ
دیدینا اُسکے بعد جو وہ ارشاد کرین اُسپر عمل کرنا اب یہ کاغذ بیکار ہی اس سے کوئی امر نہ ظاہر ہو گا اور وہ صدا
کوہ سے آئی تھی کہ تو کاغذ کو دیکھ جو وہ حکم کرے اُسپر عمل کر اگر تو اور کسی مقام پر جاتی پھر تجکو اسی مقام پر
آنا ہوتا وہ سچ امر تھا اب تو تجکو بخوبی ظاہر ہو گیا ہو گا بس اب تاخیر نہ کر اپنے کام مین مصروف ہو یہان
کی کل حالت تجکو محروم جادو سے معلوم ہو گی تو محروم نہ رہے گی تیرا مطلب خوب پورا ہو گا وہ
بھی مثل میرے تیری خدمت کرے گی کہ تو رضامند ہو گی یہ جو تحریر پائی ثمود فوراً اُس مقام سے
چلی اور اُس کوہ کے پاس آئی جہان سے صدا آئی تھی اور دہنی طرف روانہ ہوئی درہ ملا اُس
درے مین گئی ایک صحرا ملا اُس صحرا کو طی کر کے اُس مقام پر پہونچی جہان وہ حوض تھا مگر اُسی طور سے
خشک اسنے وہ اسم سحر جو کہ اُس کاغذ مین تحریر تھا یاد کر لیا تھا اُسکو پڑھکر حوض پر دم کیا دریچہ
ظاہر ہوا یہ اُس دریچہ مین گئی وہان ایک صحرا ملا یہ اُس صحرا مین پھرنے لگی یہ صفت تھی کہ باہر
اُس صحرا کے یعنی جہان وہ کوہ تھا اور جہان حوض تھا بالکل تاریکی تھی کچھ دکھائی نہین دیتا تھا
یہ صرف قدم کے شمار سے اُس درے مین گئی تھی کیونکہ چالیس قدم کی قید تھی جب یہ درے سے
باہر نکلی تھی تو یہ صرف اپنے خیال کے موافق گو ایک مرتبہ یہ اُس حوض پر گئی تھی مگر اسکو اُس حوض کی صورت
یاد تھی اور اُس صحرا کی کیفیت جب یہ درے سے نکلی تھی تو اسنے اُسی صحرا کی حالت پائی جو اُن عورتون کے
ہمراہ دیکھ چکی تھی صرف اندازے سے اور وہان نسبت اس صحرا کے کسی قدر روشنی بھی تھی ایسی تاریکی بھی نہ تھی

کہ جیسے اُس صحرا مین تھی جہان سے یہ دریے مین آئی تھی تاریکی تھی مگر اسقدر روشنی تھی کہ چیزین دکھائی دیتی تھین
یہ اُسی روشنی مین اُس حوض کو تلاش کرکے آئی تھی حوض کو بخوبی پہچانتی تھی یہ بھی ایک طلسم تھا کہ یہ حوض کو
ایک مرتبہ دیکھکر بھولی نہین بس ہر درجہ سے اُس صحرا مین پہونچی یہان بخوبی روشنی تھی مثل روز روشن
کے یہ خیال رہے کہ ابھی رات باقی ہی کوئی دوپہر رات اس کام مین گذری ہوگی مگر وہان بہت روشنی تھی
اسکو ادر عجب ہوا کہ جہان مین پہلے تھی یعنی اُس صحرا مین جہان انصرام سے ملاقات ہوئی تھی تو ایسی تاریکی
تھی کہ کچھ معلوم نہوتا تھا جب دریے مین آئی اُس صحرا مین پہونچی جہان حوض تھا تو اُتنی تاریکی نہ تھی
یہان تو بالکل تاریکی نہین ہی یہ طرفہ ماجرا ہی مگر یہ درخت صندل تلاش کرنے لگی یہان تک کہ درخت
صندل اِسکو ملا اُسنے اُسکے قریب جاکر اُسی طور سے صدا دی صدا نہ آئی دو مرتبہ ایسا واقعہ ہوا تیسری مرتبہ
وہی صدا آئی اسنے کہا کہ مین ہون ثمود جادو آپکے بھائی کی شاگرد وہی سوال ہوا اسنے کہا مین اُنکا
رقعہ لائی ہون یہ سُنکے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور کہا کہ رقعہ مجکو دے اُسنے رقعہ دیدیا وہ ہاتھ پھر غائب ہوگیا
آواز آئی کہ گھڑی رہ ہم رقعہ دیکھو بین اسمین کیا تحریر ہی یہ رقعہ وہ تھا جبکہ اسنے اپنے باغ مین بیٹھکر
وہ اسم سحر پڑھا تھا اور ایک پتلا دے گیا تھا کہ یہ رقعہ مخدوم کے نام ہی اُسنے اُس رقعہ کو اپنے پاس
رکھا تھا جب کاغذ دیکھا تھا تو اُسنے اُسی کا پتہ دیا تھا کہ رقعہ دینا اسنے بموجب حکم اپنے اُستاد کی تحریر
کے کیا وہان اُس رقعہ کو اُس ساحر نے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ ای بھائی تمکو معلوم ہو کہ مین نے علم سحر
سے دریافت کیا تھا کہ تم فلان مقام پر فلان وقت مین تشریف رکھتے ہوگے کیونکہ پہلو نشین سامری
وجمشید ہو جو سحر کہ تمکو معلوم ہین وہ کسی کو نہین معلوم ہین اور یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ایک زمانہ
ایسا آئیگا کہ تمام دنیا مین دین خدا پرستی ہوگا لقا و زمرد قتل ہونگے اُنکی بندگی کرنے والون کو پناہ
نہ ملے گی یہ دریافت ہوا تھا کہ اُس عہد مین چترنگ نامے زمرد کا فرزند یہ خواہش کرے گا کہ مین دعوہ
خدائی کرون اُسی عہد مین کئی مذہب ہونگے ایک ارزنگ ہوگا کہ وہ یہ دعوی کرے گا کہ مین زمرد
کا فرزند ہون اور خدا ہون ایک طرف برجیس نامے ایک آفتاب پرست ہوگا وہ یہ دعوی کرے گا کہ مین
فرزند آفتاب ہون میرا مذہب درست ہی ایک طرف ایوان نہ طاق والے خدائی کا دعوی کرینگے ایک سمت
طلسم نور آگین والے اپنا یہ دعوی کرینگے کہ ہم خدا ہین اور ان سبکے پاس لشکر کثیر اور حجم غفیر ہونگے مگر
چترنگ کے پاس کچھ نہوگا صرف تھوڑا سا لشکر ہوگا اُسکا کوئی مددگار نہوگا اتفاق سے ایک میری شاگرد
ثمود نامے چترنگ کی مان کی بہن وہ اُسپر عاشق ہوگی اُس سے اقرار کرے گی کہ مین تیری خدائی کو ترقی
دونگی اور کوشش کرونگی ای بھائی مین نے ثمود کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا ہی اُسنے میری خدمت
بھی خوب کی ہی مین اُس سے بہت خوش تھا مین نے اُسکو مثل اپنے اُسکو کردیا ہی مگر یہ طاقت نہین
ہی کہ وہ خدائی کو درست کرسکے تو لہذا مین تو ہونگا نہین ورنہ مین خود اُسکی مدد کرتا اور بڑی
کوشش کرتا مگر کیا کرون کہ اسوقت مین مجھ سے زمانہ خالی ہوگا اور کوئی اس کام کا نہین ہی کہ
وہ یہ کام کرے بس تم مجھپر احسان کرنا اور اُسکی مدد کرنا اور اپنے مقام کو ترک کرکے اُسکے ہمراہ
جاکر سب بندوبست کرنا اُسکے معشوق کی خدائی کو درست کردینا اور تمام دنیا مین اُسکا عمل کرا دینا اُسکے
بعد تمکو اختیار ہی گو مجکو یہ معلوم ہی کہ تم ترک دنیا کرکے بیٹھے ہو مگر کیا کیا جاے اور تمھارے مثل کوئی ساحر
نہین ہی جہان تک ممکن ہو خدا پرستون کو مٹانا یہ احسان سامری وجمشید کی روح پر ہوگا مین کیا خبر ہون دوسرا
امر یہ ہی کہ یہ لوگ جو دعوۂ خدائی کرنے ہین ان سبکے مددگار ساحر ہین انھین کے سبب سے انکی خدائی کو زور رہی

صرف ارزنگ کے تو پاس کوئی ساحر ایسا نہو گا کہ جو اُسکی خدائی مین شریک ہو وہ اپنے باپ دادا کی خدائی
کے بھروسے پر خدا بن بیٹھے گا یہ دیل ہوگی کہ میرے باپ دادا خدا تھے اُنکا وارث مین ہون مجکو یہ حق پہونچتا ہی
مگر لشکر مین اُسکے بھی ساحر ہونگے یہ بھی خیال رہے کہ نہ طاق و نور آگین کو خدا پرست برباد کرینگے اور یہ
دونون مقام اُسکے قبضے مین آئینگے پر جبیس کی خدائی کو بھی تباہ کرینگے مگر تم ایسا بند و بست کرنا کہ تم اُنکو تباہ
کرنا آئندہ تم خود مرد عاقل و جہاندیدہ ہو جہان جسطور کا موقع ہو اُسپر عمل کرنا یہ احسان تمھارا بہت بڑا ہوگا آئندہ
تمکو اختیار ہی مین نے اپنا سمجھکر قبل اپنے مرنے کے یہ رقعہ لکھکر ایک مقام پر ایک پتلا سحر کا بناکر اُسکے پاس رکھ دیا تھا
اُسکو سحر بند کر دیا تھا اور ایک خط بطور امانت کے اپنی کتابون مین رکھ دیا تھا اُسمین اس رقعہ کے ملنے
کی ترکیب صرف اس قدر لکھدی تھی کہ یہ اسم سحرات پھر پڑھنا اور تمام حالت تمھارے مقام کی لکھی تھی
اور جو کچھ مجکو معلوم تھا وہ لکھا تھا اُسکو سحر بند کیا تھا کہ جہان پر جس امر کی ضرورت ہو اُتنی تحریر ظاہر ہو
لہذا اُسی طور سے ہو گا بس جب ثمود تمھارے پاس آئے تو پہلو تہی نہ کرنا ضرور مدد کرنا اُسکو اپنے فرزند کے
مقابل تصور کرنا جیسے الضرام ویسے ثمود مجکو یقین ہی کہ ثمود ضرور تمھارے پاس حسب ہدایت میرے آئے گی
جب میری کتاب مین دیکھے گی کتاب اُسکو اُس لفافہ کا نشان دے گی کہ تیرا مطلب اس لفافہ سے ظاہر ہو گا
لفافہ اُسی صندوق مین ہو گا جسمین کتابین ہین وہ اُسکو دیکھکر پہلے رقعہ حاصل کرے گی اُسکے بعد تمھارے
پاس آئے گی ورنہ اُسکو تمھارے مقام کا نشان کیا معلوم اُسپر کیا منحصر ہی کسی کو نہین معلوم ہی مین نے بھی
سحر کے ذریعہ سے دریافت کیا ہی تمکو لازم ہی کہ میرے کہنے پر عمل کرو کیونکہ مین تمھارا بڑا بھائی ہون بزرگ
ہون مین اور تم دونون ایک مدت تک سامری و جمشید کی صحبت مین رہے ہین کچھ پاس عزیزداری
کرنا کچھ دوستی کا مین مثل اپنے تمکو خیال کرتا ہون کیا کرون موت نے مہلت نہ دی نہین تو اُسکی ملنے
مین آکر تمکو سمجھا دیتا اس تحریر کو مثل میرے تصور کرنا زیادہ کیا لکھون شعر۔ سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را + یہ رقعہ پڑھکر اُسنے اپنی موچھون پر تاؤ دیا اور سر ہلایا یہ حالت ثمود کو
کیا معلوم کیونکہ اُسکے روبرو تو درخت صندل کھڑا ہی اُس سے ہاتھ پیدا ہوا اور رقعہ لے گیا یہ اُس مقام کا ذکر ہی کہ
جہان محروم جادو ہی جب رقعہ پڑھ چکا تو اُسنے کچھ پڑھکر دستک دی یہ حال کچھ ثمود کو نہین معلوم کہ درخت
کے اندر کیا ہو رہا ہی یہ یہان خاموش کھڑی ہی اسکا حال پھر تحریر ہو گا جب اُس نابکار نے دستک دی
تو ایک ہاتھ پیدا ہوا اُسمین ایک صندوقچہ تھا اُسنے وہ صندوقچہ لیا اور ایک طرف دیکھا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا
اُسکے ہاتھ مین کلید تھی اُسنے وہ کلید لیکر صندوقچہ کھولا اُسمین سے چند ورق کاغذ کے نکالے اور اُنکو بہ نیت کرکے دیکھا
کہ مین جاکر ثمود کی مدد کرون اُسمین یہ نکلا کہ ضرور ہی کیونکہ اگر خدا پرست قتل ہوے تو بڑا ثواب ہوگا اور روح
خداوندون پر احسان ہوگا اور سواے تمھارے اس کام کو کوئی سر انجام نہین دے سکتا ہی اب
تم اس تمام کارخانہ کو برباد کرو اب اور انتظام کرو بس تمھارے طلسم کی عمر ختم ہوئی اب زمانہ تمھارے
ظاہر ہونے کا آیا یہی سبب تھا کہ سامری و جمشید تم سے کہہ گئے تھے کہ تم اپنے کو پوشیدہ کرنا ایک وقت
مین تمھاری ضرورت ہوگی ہمارے بندون کو جو تمھارے بھائی نے تحریر کیا ہی اُسپر عمل کرو اب کچھ تاخیر نکرو
یہ کام کرنا تمکو ضرور ہی جو اُسنے حکم پایا وہ صندوقچہ بند کرکے کلید جس سے لی تھی اُسکو دی اور صندوقچہ جس سے
لیا تھا اُسکو دیا وہ دونون ہاتھ غائب ہوگئے اب اُسنے کیا کیا کہ طرف زمین کے دیکھا چونکہ جو ساحر زبردست
ہوتے ہین اُنکے پاس جھولی وغیرہ نہین ہوتی ہی صرف اشارون سے کام لیتے ہین اُسنے زمین کی جانب دیکھا زمین
شق ہوئی اُسمین سے دوات و قلم و کاغذ پیدا ہوا اُسنے کاغذ اُٹھا کر قلم سے اُسپر کچھ لکھا اور لکھکر پھر اُن اشیاء

کو اُسی طور سے دفن زمین کیا یعنی اُسی طور سے وہ زمین مین چلی گئین بعد اُسکے اُسنے ہاتھ نکالکر صدا دی کہ ثمود
یہ کاغذ لے اور جو اسمین تحریر ہو اُسپر عمل کر جو اس کاغذ مین تحریر ہی جب ان سب اشیا کو بہم کر لے گی اور جنکو
مین نے طلب کیا ہی اُنکو لے آئے گی تو مین باہر آؤنگا کیونکہ اُئین ایک شخص ایسا ہی کہ جسکے آنے پر میرا نکلنا منحصر ہی
یہ جو کہکر اُسنے ہاتھ نکالا یہ سنتے ہی ثمود نے وہ کاغذ نکالا ہوا لے لیا اور اُسکو دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای
ثمود تجکو لازم ہی کہ تو اُسی حوض مین اُسی دریچہ سے جا اور جو اسم سحر اس کاغذ مین تحریر ہی پڑھنا ایک تخت
پیدا ہوگا اُسپر سوار ہو کر جانا وہ تجکو اُس صحرا مین پہونچا دے گا کہ جہان وہ جوگی ہی جہان تو نے لفافہ
پڑھا تھا اُسکے روبرو جاکے کہنا کہ ای مجرود جادو تمکو تمہارے اُستاد محروم جادو نے طلب
کیا ہی تم جاؤ مین آتی ہون اور جو جو لوگ اُنھون نے طلب کیے ہین اُنکو لیکر آتی ہون یہ کہکر تو اُسی
تخت پر سوار ہونا وہ تجکو کچھ جواب نہ دے گا تو وہان سے اُس کوہ پر آنا جہان سے تجکو وہ صدا آئی تھی کہ
جسکو وہ لوگ خداوند کہتے ہین یہ تخت جب اُس کوہ پر پہونچے تو تو اُس تخت پر سے اُتر نا ور سیر کرتی ہوئی ایک
طرف کو جانا بعد چند قدم کے تجکو ایک قبر ملے گی اُسپر سنگ مرمر رکھا ہوگا اُس پتھر کو اُٹھانا ایک
نقب کا دہانہ ظاہر ہوگا تو اُس نقب مین چلی جانا تو اتفاق سے ایک گنبد مین پہونچے گی جب اُس گنبد
مین پہونچنا تو ایک حجرہ گنبد مین ایک نوجوان آدمی تجکو ملے گا کہ وہ بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہوگا اُس سے کہنا کہ
محروم جادو نے بلایا ہی یہ اُس سے کہکر اُس حجرے سے نکلکر پھر اُسی گنبد مین آنا وسط گنبد مین ایک
صندوق نظر آئے گا اُس صندوق کو تو کھولنا اُسمین سے ایک کنجی نکلے گی اُسکو لینا اور اُس صندوق کو ہٹانا
اُسکے نیچے ایک تختہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل پڑا ہوگا اُس قفل کو اس کلید سے وا کرنا اور تختہ اُٹھانا ایک نقب ظاہر ہوگی
بلاخوف اُس نقب مین چلی جانا یہان تک کہ ایک باغ مین پہونچے گی اُسمین بارہ دری ہوگی اُس بارہ دری
مین وہ ہی ساحر جو کہ بوقت سہ پہر بصورت بزرگ یعنی اپنے کو خداوند کہلاتا ہی تجکو ملے گا اُسکو میرا
یہ پیغام دینا کہ ای حمروت جادو تمہارے اُستاد نے تمکو طلب کیا ہی اور کہا ہی کہ اب تمام کارخانہ
مین اپنا مٹا دونگا تم میرے پاس چلے آؤ اور اُس جوان کا نام یہ ہی نا شاد جادو حمروت
جادو تجھ سے یہ کہے گا کہ اور کسی کو بھی طلب کیا ہی کہنا کہ ہان تمام اپنے شاگردون کو طلب
کیا ہی اُنکو بھی لیتے آنا اپنے ہمراہ مین جاتی ہون تاکہ اُن اشیاء کو بہم کرون جو اُنھون نے طلب فرمائی
ہین یہ کہکر اُس نقب کے ذریعہ سے گنبد مین اور پھر اُسی کوہ پر آنا اور تخت پر سوار ہو کر اُس صحرا مین پہونچنا
جہان انضرام جادو نے جلسہ کیا تھا جس چبوترے پر جلسہ ہوا تھا اُسپر کھڑے ہو کر یہ اسم سحر پڑھنا
جب اسم تمام ہوگا ایک سیاہ آندھی آئے گی اور وہ چبوترہ تمام اُڑ جائے گا ایک دروازہ ظاہر
ہوگا اُس دروازے کو کھولکر اندر اُسکے جانا ایک مکان مین پہونچے گی اُس مکان مین ایک کمرہ ہی اُسکو کھولنا
اُس کمرے مین ایک صندوق رکھا ہی اُسکو اُٹھا کے لے آنا بس یہ کام بہت جلد کرنا کہ مین اس درخت سے
نکلون اور تیرا کام کرون حمروت جادو آکے مجکو نکالے گا بغیر اُسکے آئے مین نہین نکل سکتا ہون
اور ایک امر یہ ہی کہ جہان سے وہ صندوق لاؤ گی اُسی مکان مین ایک الماری ہی اُسمین دو شیشے
رکھے ہین اُنکو بھی لانا کیونکہ اُنکی بہت ضرورت ہی یہ مضمون پڑھکر ثمود اُسی وقت اُس حوض پر آئی اسم
پڑھا تخت پیدا ہوا اُسپر سوار ہو کر چلی وہ تخت اُسکو اُس جوگی کے پاس لایا ثمود نے جوگی سے کہا اُسنے جواب
تو دیا نہین مگر کچھ پڑھکر غرق زمین ہوگیا اُسکا غرق ہونا تھا کہ اُس چرخے اور تمام پیالے مین آگ لگ گئی وہ کل
سامان جو اُسکے پاس رکھا تھا جلکر خاک ہوگیا یہ تخت پر سوار رہی تخت نے اُسی کوہ پر پہونچا دیا کہ جہان سے

صدا آئی تھی یہ سنگ اُٹھا کر گنبد مین گئی ناشاد کو پیام دیا وہ بھی سنتے ہی غرق زمین ہوا یہ اُس صندوق
کے پاس آئی صندوق کو کھولا کُنجی نکالی صندوق کو اُٹھا کر اُس نقب سے باغ مین گئی دیکھا ایک طرف
وہ گنبد رکھا ہی جو کہ ظاہر ہوا تھا جسکے چارون طرف اژدر آتش فشان لگے ہوے تھے اور اُنکے مُنھ سے
شعلے نکلتے تھے اور بصورت قندیل پیدا ہو کر قائم ہو جاتے تھے وہی گنبد ہی یہ اُس باغ کی سیر کرتی ہوئی بارہ دری
مین آئی اُسنے بارہ دری مین اُس مرد کو دیکھا کہ جسکو اُس گنبد کے دروازے پر تخت پر سوار دیکھا تھا
اور سب نے سجدہ کیا تھا اور وہ تقریر کی تھی جسکو سب خداوند کہتے ہین یہ اُسکو دیکھکر وہی پیام کہنے لگی
اُسنے کہا کہ کسی اور کو بھی طلب کیا ہی ثمود نے کہا شاگردون کو وہ یہ سُنکے اُٹھا اور ایک طرف کو روانہ
ہوا یہ گنبد سے نکلکر تخت پر سوار ہوئی اُس چبوترے پر پہونچی اسم سحر پڑھا وہ چبوترہ غائب ہو گیا
دروازہ ظاہر ہوا یہ مکان مین گئی وہ صندوق لیا اور شیشے لیے اور باہر نکلکر تخت پر سوار ہو کر چلی وہ تخت
اُسکو اُسی مقام پر لایا جب یہ حوض پر پہونچی تخت پر سے اُتر کر اُسی دریچہ کی راہ سے اُسی صحرا مین زیر درخت
صندل پہونچی اُسنے دیکھا کہ اُس مقام پر وہ جوگی موجود ہی اور ناشاد بھی مگر ابھی حمروت نہین آیا ہی
یہ جب قریب درخت کے پہونچی درخت سے صدا آئی کہ سب کو خبر کر آئی اور وہ صندوق اور شیشہ بھی
لائی ثمود نے کہا جی ہان حاضر ہی پھر یہ صدا آئی کہ مجرود و ناشاد تو آگئے مگر حمروت ابھی تک نہین
آیا وہ آئے تو میرے باہر آنے کی تدبیر کرے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ گرد اُڑی اور برق چمکی اب جو دیکھا
تو حمروت اُسکے ہمراہ کوئی تین چار سو ساحر اُنکو لیے ہوے چلا آتا ہی اُسکو مجرود و ناشاد نے
دیکھا جھک کر سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا جب قریب درخت پہونچا تو اُسنے پکار کر کہا کہ اُستاد میر ابھی
پہونچے صدا آئی کہ جیتے رہو خوب پہونچاتے ہوے آئے اب آپ بڑے ظریف ہو گئے ہین یہی زیبا ہی
کہ اُستاد کو اپنا پہونچائیے بڑی زبان درازی اختیار کی ہی خیر آئیے آپکو مین ابھی ابھی یاد کر رہا
تھا یہ سُنکے حمروت نے کہا کہ غلام حاضر ہی جو حکم ہو بجا لاؤن آواز آئی کہ اے حمروت اب وہ زمانہ
آیا ہی کہ مین اس درخت سے نکلا چاہتا ہون بلکہ تجکو اسی امر کے لیے طلب کیا ہی کہ جب تم کوشش
کروگے تو مین نکلونگا اب میرے طلسم کی عمر تمام ہوئی یہ کارخانہ تو مین نے صرف اپنے دل بہلانے کے
لیے بنایا تھا اب تجکو لازم ہی کہ تو ایکی ہفتہ کو یہ کہنا کہ اب خداوند طرف آسمان کے جاتے ہین اور
اپنی طرف سے جتر تنگ کو دنیا کا خداوند کرونگا اور یہ سب کارخانہ برباد ہوتا ہی اب مین ظہور نہ کرونگا
یہ کہکے چلے آنا اسکے بعد سب کارخانہ برباد ہو جائیگا صرف جو لوگ اصلی ہین وہ رہجائینگے یہ سُنکے
حمروت نے کہا بہت خوب مین کوشش کرتا ہون یہ کہکر اُسنے سامنے درخت کے چوکا دیا اور اُس چوکے
مین بیٹھکر کچھ اشارہ کیا کہ خود بخود کشتی پیدا ہوئی اُسمین اسباب سحر رکھا ہوا تھا وہ کشتی اسکے روبرو
آئی اور ایک بچہ خوک بھی پیدا ہوا اُسنے اُسکو پکڑ کر ذبح کیا اور اُسکا خون لیکر اپنی پیشانی پر
ٹیکا دیا اور انگیاری روشن کر کے بخور جلانے لگا اور کچھ رائی کالے دانہ پر پڑھکر ادھر اُدھر پھینکنے لگا
ایک مرتبہ اُسنے کیا کیا کہ اپنی ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا اُس
خون کو اُس درخت صندل پر کھینچکر مارا کہ ایک تڑاقہ ہوا برق چمکی غبار بلند ہوا وہ درخت
جڑ سے اُکھڑ گیا اور اُسمین آگ لگ گئی درخت کی جڑ سے ایک غار ظاہر ہوا حمروت یہ دیکھکر اُسیوقت اُس
غار مین کود پڑا اور بہت جلد کچھ خاک لیکر باہر آیا اُس خاک پر کچھ پڑھکر دم کیا اُس غار مین
ڈالی کہ پھر برق چمکی اب جو دیکھا تو وہ غار نہین بلکہ ایک دریچہ ہی یہ چوکے مین سے اُٹھا اور سب کو

اشارہ کیا کہ میرے ساتھ آؤ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس دریچہ مین آیا اب جو باہر دریچہ کے ہوا تو دیکھا
ثمود و دیگر ساحرون نے کہ ایک باغ بہت پُر فضا ہی کہین لالہ کے درخت لگے ہین کسی مقام پر بیلا کھلا ہوا
ہی کسی جگہ جوہی و یاسمن ہی کسی طرف نسرین و نسترن کی بہار ہی کسی سمت کوڑیالے کی قطار ہی سرو شمشاد
کے ہزارون اشجار ہین اُنپر فاختہ و قمریان بیٹھی ہوئی یاد الٰہی کر رہی ہین طاؤسان باغ خنیاگری مین مصروف ہین
عنادل چہچہے زنی کر رہے ہین و دیگر طائران خوش بیان چہک رہے ہین نہرین جاری ہین روش پٹری
درست ہی گل حنا کی ایک جانب عجب خوشبو ہی گلاب و کیوڑا کھلا ہوا ہی لالہ سے چمن دہک رہا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ آگ لگی ہوئی ہی فوارے چھوٹ رہے ہین اُنسے اس طور سے پانی گرتا ہی جیسے ساون بھادون
کی جھڑی روبرو نہر کے ایک بارہ دری سنگ موسیٰ کی ہی اُسپر کالے پردے پڑے ہوئے ہین مینا کاری
کی ہوئی ہی اُسکے روبرو ایک چبوترہ ہی وہ بھی سنگ اسود کا اُسپر ایک شامیانہ سیاہ مخمل کا کارچوبی
آراستہ ہی زیر شامیانہ ایک قبر ہی اُسپر چادر سیاہ پڑی ہوئی ہی اُسپر کچھ بخور سُلگ رہا ہی حمروت
جادو مع اُن سب ساحرون و ثمود کے پردہ اُٹھا کر اندر بارہ دری کے آیا یہان تمام بارہ دری
کو ثمود نے سیاہ فرش سے آراستہ پایا شیشہ آلات نفیس نفیس لگا ہوا چھت پردون سے بارہ دری
آراستہ گلدستے ہر قسم کے پھولون کے لگے ہوئے اُنسے خوشبو چلی آتی ہی تمام بارہ دری مہکی ہوئی ہی
سحر ہو چکی ہی کہ یہ سبکے سب وسط بارہ دری مین پہونچے ثمود نے دیکھا کہ ایک مسند زرنگار نہایت
نادر کار آراستہ ہی اُسکے روبرو کل سامان میخواری رکھا ہوا ہی طاقون پر گلابیان شراب کی ساغر
بلورین رکھے ہوئے ہین مگر کوئی نظر نہین آتا ہی کہ حمروت نے اس مقام پر پہونچکر ان سب کو طریقے سے
بٹھایا اور اشارہ کیا کہ تمام پردے بارہ دری کے بند ہو گئے وہ چبوترہ و قبر سب کے روبرو تھی کہ ثمود
نے دیکھا حمروت نے کچھ پڑھکر اُس قبر کی جانب اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ اُس قبر پر سے وہ چادر ہٹ گئی
اور قبر شق ہوئی اُس قبر سے ایک ساحر کہ کوئی اُسکا سن پندرہ سو برس کا ہوگا پیدا ہوا جسکے ہر بن مو سے
شعلے آتش کے نکلتے ہوئے تمام کالے کوڑیالے گلے مین مثل ہار کے پڑے ہوئے دسون انگلیان
مثل شمع کے جلتی ہوئین آنکھین دو کاسۂ خون عقرب سیاہ اُسکے ابرو پر بیٹھے ہوئے پیشانی پر سیندور کا ٹیکا
صورت سیاہ قد مثل درخت تاڑ کے نکلا اور ایکمرتبہ بھبھاکے مہیب پکارا کہ مین آتا ہون سب
ہوشیار ہو جائین وہ مردود لونا چماری کا بھائی یا تاریک شکل کش کا شوہر معلوم ہوتا تھا یہ جو صدا
دی فوراً حمروت اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اُستاد تشریف لائیے ہم لوگ تو آپکے منتظر تھے یہ سُننا تھا کہ وہ
جست کر کے اُس مسند پر آیا اور بیٹھ گیا اب جو اشارہ کیا تو اُس قبر سے ساحر نکلنے لگے کوئی قریب بائیس ۲۲
ساحرون کے نکلے جو کہ بظاہر ملازم پیشہ تھے جب وہ نکل چکے تو قبر بند ہو گئی نشان قبر باقی بھی نرہا زمین برابر ہو گئی
وہ چادر بھی نابود ہو گئی صرف نگیرہ باقی رہ گیا ادھر وہ ساحر اپنے اپنے عہدے پر آکر قائم ہوئے اُسنے
تمام اپنے شاگردون کی طرف دیکھا حمروت سے کہا سب آ گئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان اُستاد تو یہ
متوجہ ہوا طرف ثمود کے ثمود اُسکی صورت دیکھکر ڈر گئی تھی مارے خوف کے مری جاتی تھی کلام کرنے کی تاب نہ تھی مگر کیا
کرتی اپنی غرض سے آئی تھی مگر دل مین ہزار ہزار نفرین کر رہی تھی کہ بُرا ہو اس دل خانہ خراب کا کہ جسنے یہ نوبت
کی اگر یہ دل چترنگ پر نہ آتا اور رضا مین اقرار کرتی تو کیون ایسی صورت نظر آتی مگر اب تو حالت ناچاری ہی خود کردہ را
درمان چیست بموجب مصرعہ مصرعہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + اگر مین جانتی کہ یہ زحمتین گوارہ کرنی ہونگی
تو مین کبھی نہ اقرار کرتی یہ ہوا تو مجکو عجب تیور سے دیکھ رہا ہی اسکا قصد فاسد معلوم ہوتا ہی اگر اور کسی امر کو کہے گا تو

مین معاف انکار کرونگی یہ تو اس خیال مین ہی اُدھر مخروم نے جو ثمود کو دیکھا تو ایک حسین عورت پایا خیال
کیا کہ اگر یہ راضی ہو تو خوب مزا حاصل ہو ایک مدت ہوئی تو اس لطف سے واقف بھی نہین ہوا ہی جب سے
اپنی دختر نیک اختر انصرام سے ہم بستر ہوا ہی وہ بھی کبھی کبھی آکر تیرے دل کو خوش کرتی تھی مگر جو مزا اس سے
حاصل ہوگا وہ اُسمین کب تھا اور اب کب ہوگا وہ اور چیز ہی یہ اور چیز ہی یہ تمام اُسکے امرون سے واقف ہی
وہ ابھی بچہ ہی وہ کیا جانے یہ ایسے خیال کرکے اُسکی طرف دیکھنے لگا بڑے عرصے تک دیکھا کیا تھوڑے عرصے
کے بعد کہنے لگا کہ ای ثمود تم خیریت سے رہین ذرا میرے قریب آکر بیٹھو کیونکہ مجھے تم سے کچھ کلام کرنا ہی یہ سنتے ہی
ثمود کا دم نکل گیا گو خود بھی ساحرہ تھی اور اسکا بھی سن کوئی سات آٹھ سو برس سے کم نہوگا یہ اپنے کو
سحر سے جوان بنائے ہوئے ہی صرف چتر رنگ کے عشق مین یہ جب اُسنے کہا یہ ڈرتی ہوئی اُسکے قریب جاکر
بیٹھی مگر یہ خیال ہی کہ یہ تو مولے بے غیرت ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی حرکت کر بیٹھے تو خرابی ہو گو کوئی ہرج نہوگا
اُستاد کا بھائی ہی جیسے وہ ویسے یہ مگر صورت سے خوف معلوم ہوتا ہی صرف صورت کے سبب سے انکار ہی
اور کوئی سبب نہین ہی یہ تو یہ خیال کرتی ہوئی قریب آئی اُسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ
تم ہماری مہمان ہو ہمکو تمھاری خاطر کرنا زیبا ہی ہم تمھاری عزت کرین یہ مجبور ہو کر برابر بیٹھ گئی خرابی یہ ہی کہ
سحر بھی تو فراموش ہی صورت بھی تو تبدیل نہین کر سکتی ہی کیا کرے مجبوری سب کچھ کراتی ہی اسنے کہا کہ ای
ثمود تمھاری تعریف بھائی صاحب نے بہت لکھی ہی افسوس کا مقام ہی کہ بھائی صاحب نہوے ورنہ
مین اُنسے تمکو مانگ لیتا کیا کرون کہ وہ دنیا سے چلے گئے مگر واقعی بہت بڑے ساحر زبردست تھے مین اُنکو
ایسا نہ جانتا تھا کہ وہ ایسے ساحر ہین مین اُنکو مثل اور ساحرون کے تصور کرتا تھا اگر مین اُنکو ایسا جانتا
ہوتا تو کبھی اُنکے پاس سے جدا نہوتا جو کچھ اُنکی مایہ بساط تھی سب پر قبضہ کرتا خیر وہ تو تیرے مقدر کا تھا وہ
تحریر فرما گئے ہین کہ ثمود کو مین نے مثل اپنے کر دیا ہی کوئی اُسکے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہی اور تحریر
فرمایا ہی کہ اسنے میری خدمت بھی بہت کی ہی اُسکے عوض مین مین نے اسکو ہر فن مین کامل کر دیا ہی اور مجکو
تاکید کرکے تحریر فرمایا ہی کہ تم ضرور اسکی مدد کرنا ورنہ مین کبھی نہ نکلتا صرف اُنکے فرمانے سے نکلتا ہون تو ہی خیال
کر کہ یہ کتنے بڑے عجب کا مقام ہی کہ آج بھائی صاحب کو دنیا کو ترک کیے ہوے کوئی سو برس کے قریب
ہوے ہین مگر انھون نے اسوقت کی پوری حالت دریافت کرکے اُسکا یون بندوبست کیا اور یون
مجکو مجبور کیا کہ مین سوائے اُنکی تحریر پر عمل کرنے کے کوئی ادرام نہین کر سکتا ہون بس مین ضرور تیری
مدد کرونگا اور تیرے ہمراہ چلونگا کیونکہ تو مجکو اپنے اُستاد کی جگہ تصور کرتی ہی اور مین تجکو اسوقت
سے اپنی دختر کی جگہ تصور کرونگا جیسے میری لڑکی ویسے تو اب مین تجھ سے اپنی حالت بیان کرتا ہون
مین اصل مین پہلو نشین سامری و جمشید ہون تیرے اُستاد کا برادر خورد ہون جب سامری و
جمشید یہان سے جانے لگے تو ارشاد کر گئے تھے کہ تو اپنے کو پوشیدہ رکھنا تیری ایک وقت مین ایک ساحرہ کو
ضرورت ہوگی بس جب وہ تشریف لیگئے تو مین مع اپنی دختر اور شاگردون کے جو کہ تیرے روبرو موجود ہین
وہان سے چلا اور اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجکو بہت پسند آیا مین نے یہان یہ طلسم بنایا یہ وہ طلسم ہی
کہ کسی کو نہ معلوم تھا سبکی نظرون سے پوشیدہ تھا اور یہ جو کچھ تو نے سامان دیکھا یہ سب سحر کا ہی جو ملک
کہ تونے دیکھا عورتون سے آباد یہ بھی سحر کے ہین مین نے اپنی دختر انصرام کو جو کہ مثل میرے ساحرہ ہی ان سبکا حاکم
مقرر کیا اور یہ طریقہ جاری کیا کہ کوئی مرد یہان نہو اپنے شاگردون کے ذمہ کام کر دیے یہ جوگی کی صورت
ہین انکا یہ کام تھا کہ صورتین بنا بنا کر ایک مقام پر روانہ کرتے تھے وہ صورتین جب جمع ہوتی تھین تو سال بھر کے بعد

چار سو عورتون کو طلب کرکے اُنکے شکم مین وہ پتلے سحر کے ڈالے جاتے ہین بعد ایک ماہ کے پیدا ہوتے ہین جسطور سے لڑکے پیدا ہوتے ہین اُنکو یہی تعلیم کیا جاتا ہی کہ یہ جو صدا کوہ سے آتی ہی یہ تمھارے خداوند کی ہی اور آٹھوین دن خداوند ظہور کرتے ہین یہ جو حمروت جادو ہی اسکو مین نے خداوند مقرر کیا ہی یہ ناشاد اسکا مددگار تھا وہ جو تونے گنبد کل دیکھا تھا کہ جب انصرام آچکی تھی تو ظاہر ہوا تھا اُسکے چارون گوشون پر چار اژدر تھے اور ایک مرد بزرگ اُس گنبد سے ظاہر ہوا تھا اُسکے سر پر تاج تھا اُسنے اشارہ کیا تھا تخت ظاہر ہوا تھا وہ یہ حمروت تھا وہ گنبد میرا سحر ہی اور وہ اژدر حمروت کا سحر ہی وہ تخت ناشاد کا سحر ہی چونکہ یہ آٹھوین دن ظاہر ہوتا ہی تو طریقے مذہب کے تعلیم کرتا ہی یہ تمام ملک پتلہاے سحر سے آباد ہین انمین سواے انصرام و چند خواصون کے کوئی اصلی نہین ہی اب مین تیرے ہمراہ چلتا ہون یہ سب کارخانہ مٹا دونگا مین نے یہ طریقہ رکھا تھا کہ پتلے سحر کے بنا بنا کے سال بھر کے بعد چار سو عورتون کے جو کہ خود سحر کے بنے ہوے ہین پیدا کرتا ہون اُنکے شکم سے اور یہ پتلے جو مرد کی صورت کے ہوتے ہین وہ مٹا دیے جاتے ہین جو عورت کی صورت کے ہوتے ہین وہ پرورش کیے جاتے ہین چونکہ سحر کے پتلے ہین سال بھر مین جو مقدار کہ اُنکے قد کی منظور ہوتی ہی پہونچ جاتے ہین بس اس سے یہ طریقہ ہی تو خود دیکھ چکی ہی اب سن جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ تو ادھر کو آتی ہی کیونکہ مین بھی تو ہر روز اس مقام پر بیٹھا ہوا خیال کرتا رہتا تھا کہ دنیا مین کیا ہوتا ہی مجکو سب حالات معلوم ہین جو ابتدا سے خدا پرستون نے ظلم کیے ہین دراصل کوئی خدائی باقی نرہی سواے نہ طاق دنور آگین کے یا ارزنگ نے خروج کیا ہی یا برجیس کی خدائی کی ترقی ہی چیترنگ کی خدائی اب تیرے سبب سے درست ہوگی مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ کچھ نہوگا خدا پرست سب پر غالب ہونگے مگر کیا کرون کہ بھائی کی تحریر پہونچی اور وہ تحریر جو کہ اُنھون نے وقت مرگ لکھی تھی دوسرے میری خود کتاب سحر نے اجازت دی بدین سبب مین نے اپنے کو ظاہر کیا ورنہ مین کبھی نہ ظاہر کرتا نہ خدا پرست ادھر کو آتے مین نے کوئی طلسم اس طور کا بنایا تھا کہ کوئی ادھر آکر گرفتار ہوتا کہ جسکے سبب سے یہ طلسم ظاہر ہوتا کوئی بھی اس راز سے ماہر ہوتا مین نے اپنے قیام کا یہ مقام مقرر کیا تھا یہ باغ سحر سے تیار کیا تھا اُسپر بھی اکتفا نہ کی ایک تہ خانہ تیار کیا اُسمین رہنا اختیار کیا مگر یہ طریقہ مقرر کیا کہ شاید کوئی شاگرد میری تلاش مین آئے تو کیونکر پائے تو یہ درخت صندل مقرر کیا کہ اسکے قریب آکر صدا دے اسمین یہ تاثیر مقرر کی کہ وہ مجکو آگاہ کردے گا یہ بھی خیال رہے کہ یہ دراصل درخت صندل نہ تھا بلکہ صندل جادو میرا شاگرد تھا کہ وہ درخت بنا تھا جب حمروت نے اُسکو سحر سے آگاہ کیا کہ اب تم اصلی صورت پر آؤ اور مین نے اُسکو درخت بنایا تھا مگر اپنے نکلنے کا طریقہ حمروت کو تعلیم کردیا تھا اور یہ بھی تعلیم کردیا تھا کہ اس طریقے سے یہ انسان ہوگا اُسی طور سے حمروت نے مجکو نکالا اور اسکو انسان کیا تونے دیکھا ہوگا یہ سب صحرا و کوہ و باغ وغیرہ سحر کا کارخانہ ہی کوئی اصلی نہین ہی تیرے سامنے برباد ہوگا تو دیکھ لے گی بس سن لے کہ جب تمام حالات دنیا کے دیکھتا رہتا تھا تب تو تیرے اُستاد کا خط لکھنا نام میرے اور اُسپر سحر کرنا اور تیرے نام لفافہ لکھنا اُسپر سحر کرنا اُنکا پڑھنا تیرا اُس صحرا مین جاکر رہنا اور جمو تیری بہن کا زمرد پر عاشق ہونا اُسکا حاملہ ہونا زمرد کا قتل ہونا جمو کا تباہ ہوکر حوالی مین شہر خیزرنگ کی پہونچنا سحر سے باغ تیار کرنا اُسمین قیام کرنا شداد پر عاشق ہونا اُسکو اُٹھا لانا پھر اُسکے ہمراہ اُسکے شہر مین جانا اور چیترنگ کا پیدا ہونا تیرا عاشق ہونا اور اُسکو اُٹھا لانا شکارگاہ سے ہرن بنکے اور جو کچھ حالت گذری سب معلوم ہی تیرا اقرار کرنا جمو کا آنا یہ خبر اُسکے سحر سے دریافت کرکے خیزرنگ کی تلاش مین تیرا صندوق کتابون کا کھولنا لفافہ کا نکلنا تیرا بموجب لفافہ اسم سحر پڑھکر میرے نام کا رقعہ حاصل کرنا اور ادھر کو روانہ ہونا سب ظاہر ہوتا جاتا تھا اور ظاہر تھا جب تو چلی تھی تو مین نے اُس مقام کو

ظاہر کردیا اس خیال سے کہ یہ ضرور ادھر آئیگی بھائی کی تحریر اسکے پاس ہی انھون نے ضرور اس مقام کے ظاہر ہونے کی تدبیر تحریر کی ہوگی اگر تم نہ ظاہر کروگے تو یہ اسکے ذریعہ سے ظاہر کرلے گی اور یہان آئے گی اور تمکو اسکی مدد کرنا ضرور ہوگی کیونکہ اسکے دو تین روز قبل خداوند جمشید و سامری تشریف لائے تھے اور فرما گئے تھے کہ ای محروم اب تیری گوشہ نشینی کا زمانہ تمام ہوا تو اپنے کو ظاہر کر تمود جادو تیرے پاس آنے والی ہی تیرے بھائی کی تحریر اسکو مل گئی ہی اسکی مدد کرنا ضرور ہی وہ ہماری نیک بندی ہی ہم اسپر بہت مہربان ہین بس تو اسکی خوشی کرنا یہ تو مجھپر ظاہر ہوچکا تھا اور یون بھی معلوم ہوا بس مین نے اس صحرا کو ظاہر کردیا مگر مین نے بذریعہ حمروت کے یہ حکم جاری کردیا تھا کہ کچھ عورتین یعنی سحر کے پتلے اس صحرا مین مقرر کیے جائین کہ جو کوئی اس صحرا مین آئے وہ ہماری زیارت اسکو کرائین یعنی اُس درے مین لیجائین جہان پردہ پڑا ہی اور وہ عورتین بطور پاسبان کے ہین بس اُس سے یہ طریقہ جاری تھا کہ وہ پتلے آتے تھے کیونکہ وہ تو خیال کرتے ہین کہ ہم انسان ہین اور الضرام بھی یہی تصور کرتی ہی وہ کیا جانے گو ساحرۂ زبردست ہی مگر مین نے اسکو اس کام مین نہین شریک کیا جب میرا جی اسکے دیکھنے کو چاہتا ہی یا اور کسی امر کو تو مین اسکو طلب کرلیتا ہون دیکھ بھی لیتا ہون اور اپنی ضرورت بھی نکال لیتا ہون مگر اسپر یہ نہین ظاہر ہی وہ اپنے کو تا کتخدا تصور کرتی ہی مگر دراصل وہ میرے مصرف مین آچکی ہی تسے کوئی پردہ نہین ہی یہ امر اس لیے تھا کہ جب تم یہان آؤگی تو یہ عورتین جو کہ سحر کی ہین تمکو بھی اسی مقام پر لیجائینگی تم ضرور انکے ہمراہ آؤگی اس سے یہ غرض تھی کہ کسی طور سے تمکو سحر فراموش ہوتا کہ تم سحر سے یہان کی حالت دریافت کرسکو بس وہ ہی جو مین نے خیال کیا تھا اور تدبیر کی تھی جب مین نے اس صحرا کو ظاہر کیا تم آئین تمکو عورتین لیکر اُس مقام پر آئین کہ جس حوض سے تم یہان آئی ہو اور وہ گنبد ظاہر ہوا اور تمنے نذر دی اور حلوا لیا اور کھایا وہ حلوا نہ تھا سحر کے فراموش کرنے کا عمل تھا تم اُسے کھا کر ایسی بیخود ہوئین کہ تمکو سحر فراموش ہوگیا یہ ہی سبب تھا جو تمکو سحر فراموش ہی اب تو تم پر سب حال ظاہر ہوگیا اب تمکو لازم ہی کہ تم یہ صندوق اور یہ شیشہ لیکر اپنے باغ مین جاؤ مین یہ سب کارخانہ برباد کرکے آتا ہون آنے کے بعد سب کام درست کردونگا مگر اسمین شرط ہی کہ اگر تم اسکو قبول کرو وہ شرط یہ ہی کہ تم مجکو اپنے وصل سے شاد کرو میرے دل کو اس غم سے آزاد کرو یہ تقریر سُنکے تمود نے کہا کہ یہ تو سب مین نے سُنا اور شرط سے بھی آگاہ ہوئی مین بھی آپ سے صاف صاف کہے دیتی ہون کہ یہ امر نہوگا خواہ آپ میری مدد کرین خواہ نہ کرین کیونکہ مین چترنگ کے عشق مین مبتلا ہون اسکی زندگی مین مین دوسرے مرد سے نہ بولونگی کیونکہ میرا یہ ہی طریقہ ہی دوسرے میرا سن بھی آپکے قابل نہین ہی کیونکہ مین ابھی بچہ ہون آپ پیر ہین محروم نے کہا کہ میرا کیا سن ہی مین خود ابھی بچہ ہون صرف دو ہزار برس کا سن ہوگا تمود نے یہ سُنکے کہا کہ مین تو خیال کرتی تھی کہ پندرہ سو برس کے ہونگے یہ تو اور زیادہ نکلے خداوند سامری محفوظ رکھے کس آفت مین مبتلا ہوئی ہون یہ تو اسنے دل مین خیال کیا اسکی تقریر کا وہ جواب دیا جو کہ تحریر ہوا اُسنے کہا کہ خیر مجکو کوئی اس سے غرض نہین ہی جب تیری خوشی ہوگی تو خود راضی ہوگی کیونکہ تیری صورت مجکو اس وقت بھلی معلوم ہوئی دوسرے مین نے یہ خیال کیا کہ اسکو آزماؤن تو کہ یہ کس طور سے چترنگ پر عاشق ہی کہین ایسا نہو کہ مین تو کوشش کرون اُسکی خدائی کو درست کرون اسکا دل کسی اور پر آجائے اور یہ چترنگ کو چھوڑ کر اُسکی طرف متوجہ ہو تو میری کوشش بیکار ہو مگر مین نے تجکو ثابت قدم پایا اب میرا بھی دل لگے گا اور کام خوب انجام پائیگا لہذا اب تو جا کل سے پرسون تک مین بھی آتا ہون یہ سُنکے تمود خاموش ہو رہی اُسنے حمروت سے کہا کہ تو کل اپنے کو

ظاہر کرنا اور جو تقریر مین نے تعلیم کی ہو بیان کرنا اور سب کو آگاہ کرنا کہ یہ دنیا تمام ہوتی ہو اسکی عمر آخر ہوئی اب ہم آسمان پر جاتے ہین کہکر یہ ناریج جو کہ مین تجکو دیتا ہون اسکو طرف اسمان کے اچھال دینا اسکے بعد تماشا دیکھنا کہ کیا ہوتا ہو کیونکہ یہ سب مین نے اس سبب سے تیار کیا تھا کہ مین ظاہر تو ہونگا نہین بیکار ہون کیا کرون سحر کو تازہ کرتا رہون اور تمکو اپنے سحر کی قوت دکھاتا رہون تم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکے کام کو مین درست نہ کرتا ہون سب نے کہا کہ یہ امر تو ضرور تھا ہم شاگرد ہین آپ اُستاد ہین مگر اب ہمارے نزدیک آپکے مثل کوئی ساحر نہین ہو کہ جو آپکا جواب دے سکے مخروم نے کہا کہ نہین ایسا نہ کہو برجیس کے پاس جو ساحر ہو وہ مجھسے بھی زبردست ہو مین یہ کہے دیتا ہون اگر اُس سے مقابلہ ہوا تو باہم صلح کرنی ہوگی انجام یہ ہوگا کہ ہم وہ باہم شریک ہونگے اور دونون خدائیان ایک ہونگی یہ مین اسوقت کہے دیتا ہون مگر جہان تک ممکن ہوگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا مگر سر بر ہونا ممکن نہین ہو ضرور باہم صلح کرنی ہوگی تمود نے یہ سُنکے کہا کہ ہم اُسکو قتل کرینگے مخروم نے کہا یہ خیال خام ہو خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر وہ ناریج حمروت کو دیا اُسنے اپنے پاس رکھا اب مخروم نے شراب خواری شروع کی نشہ شراب مین جو ایک طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا اُدھر سے صدا آئی حاضر حاضر اب جو دیکھا تو چار دیو حاضر ہوئے اسنے کہا کہ انصرام کو اُٹھالاؤ وہ یہ سُنکے فوراً روانہ ہوئے یہان انصرام اپنے شہر مین جو کہ سحر سے مخروم کے تیار تھا بیٹھی ہوئی حکومت کر رہی تھی تمام عورتین دربار مین حاضر تھین اور ملکون کے کاغذات آئے ہوئے تھے اُسکو دیکھ رہی تھی کہ وہ دیو اُٹھا کر اُسکو لیگئے تمام عورتین جو کہ دربار مین حاضر تھین دنگ ہوکر رہ گئین سب ساحرہ تھین کہ یہ کیا واقعہ ہوا شاہزادی کہان دفعتاً غائب ہوگئی کبھی ایسا واقعہ نہوا تھا جو آج ہوا آخر کو سب اہل دربار عاجز ہوکر اپنے اپنے مقام کو چلے گئے دربار برخاست ہوگیا مگر ہر ایک عورت حیران ہو محل مین بھی یہی گفتگو ہو رہی ہو کہ ملکہ کو کون اُٹھالے گیا خداوند خیر کرین یہان تو سب اس فکر مین ہین وہان انصرام کو اُن دیوون نے مخروم کے پاس پہونچا دیا یہان مخروم بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا کہ انصرام پہونچی آج تو انصرام جادو نے بڑا سامان دیکھا کہ تمام شاگرد موجود ہین تمود جادو بھی ہو یہ سامان دیکھکر خیال کرنے لگی کہ یہ کیا صورت ہو آج کیا ضرورت ہو جو یہ سب جمع ہین کہ مخروم نے جو انصرام کو دیکھا اُٹھکر اُسکو گلے سے لگایا پیار کیا رخسار کے بوسے لیے اور لاکر اپنے برابر بٹھایا اور اُسکو کل حال سے آگاہ کیا اپنی بھی کارروائی سے ماہر کیا اور کہا کہ اب مین یہ سب کارخانہ برباد کرتا ہون اور یہان سے چلکر جنتر نگ کی خدائی کو درست کرتا ہون یہ تمود جادو اسی غرض سے یہان آئی ہین جب انصرام کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا تھا بہت حیران ہوئی اپنے دل مین کہا کہ بڑا دھوکا کھایا کبھی سحر سے نہ دریافت کیا والد بزرگوار بڑے ساحر زبردست ہین یہ خیال کرکے کہا کہ آپ کو اختیار ہو مین تو آپکی تابع حکم ہون بس مخروم نے کہا کہ کل جو تم دربار مین آنا تو یہ حکم دینا کہ آج ہم میدان جلوہ گاہ مین جائینگے کیونکہ کل پھر خداوند ظہور فرمائینگے اور کل جو مین دربار سے غائب ہوگئی تھی خداوند نے طلب کیا تھا یہ خبر دینے کو اور اُسیوقت جے ملک مین ہین اُن سبکے نام نامے تحریر کرنا کہ سب آج سہ پہر کو میدان جلوہ گاہ مین حاضر ہون وہ سب وہ نامے اُنکو اُسیوقت پہونچ جائینگے تم لکھکر اپنے تخت پر اپنے زانو کے نیچے رکھو لینا وہ لوگ حاضر ہونگے اور تمام شہر مین منادی کرا دینا کہ سب اہل شہر میدان جلوہ گاہ مین حاضر ہون خداوند اپنی قدرت دکھائینگے بس یہ منادی کرا دینا اور سہ پہر کو تم اُس میدان مین آنا جب سب

جمع ہونگے تو حمروت اپنے کو اُسی طور سے ظاہر کریگا اور جو مین نے اُسے تعلیم کیا ہی اُس سے ہر ایک کو
ماہر کریگا بعد اُسکے تاریخ سحر سے سب کو جلا دیگا سوا ے تمھارے اور تمھارے چند ملازمون کے جو کہ
اصلی ہین کوئی باقی نرہے گا یہ باغ و صحرا و کوہ اور تمام ملک سب برباد ہونگے سواے صحرا ے اصلی
کے کچھ باقی نرہے گا مین بھی تمھارے پاس ہونگا یہ جو میرے تمھارے تفاوت ہی صرف سحر کا ہی ورنہ
مین اور تم ایک مقام پر ہونگے یہ سُنکے انصرام خاموش ہو رہی کہ اتنے عرصے مین ثمود جادو نے کہا کہ مین
رخصت ہوتی ہون یہ جو مخروم نے سُنا تو کہا کہ اچھا یہ کہکر ایک شیشہ اپنی بغل سے نکالکر دیا کہ اسکو میرے
روبرو پی لو تاکہ تمکو تمھارا سحر یاد آجائے بس یہ سُنکے ثمود نے وہ شیشہ لیکر پی لیا اب جو خیال کرتی ہی
تو سب سحر یاد تھا بس اُسیوقت اُٹھکر مخروم کو سلام کیا اور باہر بارہ دری کے آئی وہ صندوق
اور شیشہ بھی ہمراہ لائی تخت سحر بناکر اور اُسپر صندوق و شیشہ رکھکر خود بھی بیٹھی اور سحر سے اُسکو
اُڑا کر چلی ادھر مخروم نے اپنا سحر برطرف کیا اُسکو راہ ملی یہ اُس صحرا مین آئی کہ جہان کنوئین پر اُتری
تھی پانی پینے کو اور صحرا کی سیر کرنے کو جہان وہ عورتین ملی تھین اسنے ابھی تک اُسی طور سے سب کارخانہ
پایا یہان جو پہونچی تو دیکھا کہ سہ پہر کا وقت ہی وہان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی صبح ہوئی ہی وہ وقت ہی کہ آفتاب
نہین نکلا ہی اسنے اپنے دل مین کہا کہ اسنے اچھا کارخانہ تیار کیا ہی تخت سحر کو اُڑا کر اُسی سمت کو روانہ ہوئی جدھر سے یہ
آئی تھی یہ تو اُدھر جاتی ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر انصرام جادو بھی مخروم جادو سے رخصت ہوکر
اپنے مقام کو چلی اُنھین دیوون کے ذریعہ سے حمروت جادو سب ساحرون کو مخروم کے
پاس چھوڑ کر ناشاد جادو کو ہمراہ لیکر اپنے مقام پر آیا مجرود جادو مخروم کے پاس رہا یہان
مخروم نے بعد جانے ثمود جادو و انصرام جادو و حمروت جادو و ناشاد جادو
کے سحر جو کیا نہ وہ باغ تھا نہ وہ بارہ دری صرف ایک صحرا تھا یہ سبکے سب اُس صحرا مین بیٹھے ہوے
تھے کہ مخروم نے سحر کرکے کچھ خیمے وغیرہ برپا کیے انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی وہان حمروت اپنے مقام پر
پہونچا اور اپنے کام مین مصروف ہوا کیونکہ ابھی اسکو کل پھر جانا اور سحر مخروم کو مٹانا ہی ناشاد اپنے
مقام پر آکر اپنے کام مین مصروف ہوا کیونکہ یہ حمروت کا مددگار ہی یہان محل طلسمی مین تمام عورات
سحر براے انصرام گریہ وزاری کر رہی تھین کوئی ایسی نہ تھی کہ روتی نہو کہ انصرام پہونچی سب نے دیکھا
کہ ملکہ خود بخود ظاہر ہوئی یہ سب دوڑین کہ ملکہ آپ کہان تشریف لے گئین تھین انصرام نے
کہا کہ خداوند نے طلب فرمایا تھا وہ سب خاموش ہو رہین یہان تک کہ صبح ہوئی انصرام نے دربار کیا
سب ارکین سلطنت حاضر ہوے انصرام نے وہ ہی حکم جاری کیا شہر مین ندا کرائی نامے لکھکر زیر زانو
رکھے کہ خود بخود غائب ہوگئے یہان تک کہ دربار برخاست کیا بوقت سہ پہر مع سامان و جلوس سواری
کے طرف میدان جلوہ گاہ کے روانہ ہوئی یہان جو آکر پہونچی تو دیکھا کہ تمام شہر کی عورتین جمع ہین اور
چلی آتی ہین اُدھر وہ نامے جو غائب ہوے ہر ایک عورت جو کہ جس ملک کی حاکم تھی اُسکی گود مین جا کر گرے
اُسنے اُسکو دیکھا مضمون سے آگاہ ہوئی شہر مین منادی کرائی اور خود مع سامان طرف جلوہ گاہ کے
روانہ ہوئی کیونکہ یہ کارخانہ سحر ہی ایک آن مین سب آکر پہونچے شام تک سب ملکون کے باشندے
اور حاکم آگئے وہ صحرا سب عورتون سے مملو ہوگیا بوقت شام قریب مغرب برق چمکی گنبد ظاہر ہوا سب
اُسی طور سے سجدے کو خم ہوے کہ وہ ہی مرد پیر یعنی حمروت جادو گنبد سے نکلا تخت طلب کیا
اُسپر بیٹھا سب نے سجدہ کیا اسنے باواز بلند کہا کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ آج کا دن میرے ظہور

کرنے کا نہ تھا مگر ایک ضرورت تھی اور اپنی قدرت دکھانی منظور تھی اور سبب یہ تھا کہ دنیا یہ تمام ہونے کو ہے
ہم بالائے آسمان تشریف لیجائینگے اور اپنی طرف سے جبر تنگ بن زمرد ثانی کو خدا کرینگے کیونکہ اب
ہمارا دل برائے سیر بہشت بیقرار ہے اب ہم کچھ دنون جنت کی سیر کرینگے اب تم لوگ ہمکو آخری سجدہ کرو اور
ہماری قدرت دیکھو یہ جو اُس مرد پیر نے کہا ایک مرتبہ سبکے سب برائے سجدہ خم ہوئے اور سجدہ کیا
ادھر اُس مرد نے جب دیکھا کہ یہ سب سجدے کو خم ہوئی ہین اُسنے وہ نارنج جو کہ محروم نے دیا تھا جھولی
سے نکالا اتنے عرصے مین یہ سبکی سب سجدے سے اُٹھین کہ اُدھر حمروت نے اُٹھا کر وہ نارنج طرف آسمان
پھینکا اُسکا طرف آسمان کے جانا تھا اور اونچا ہونا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور نارنج ٹوٹا اُس سے شعلے نکلے
اور پرکالے اُڑے اور تمام میدان مین پھیل گئے ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر اُس مقام پر عورتین
جمع تھین جو کہ اصلی تھین اُنکو تو نہین جو کہ سحر کی تھین اُن سب مین آگ لگ گئی وہ کوہ بھی جلنے لگا
وہ صحرا بھی جلنے لگا ہر شجر شجر آتش تھا ہر پھول پھول آتشبازی تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون انار
چھوٹ رہے ہین اور جو ملک کہ سحر سے بنائے تھے اُن سب مین آگ لگ گئی کیونکہ یہ نارنج جو تھا
یہی سب کا مٹانے والا تھا محروم نے یہی ترکیب رکھی تھی کہ جو کوئی اس نارنج کو اُٹھا کر طرف
آسمان کے پھینکے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر یہ طلسم تمام برباد ہوجائے گویا یہ نارنج جان تھی اُس
طلسم کی یہان کوئی مقام اصلی نہ تھا سوائے اُس صحرا کے اور چند عورتون اور چار پانچ سو ساحرون
کے اور سب سحر کا کارخانہ تھا بس جب نارنج پھٹا اور شعلے نکلے جہان جہان جو جو چیز طلسمی تھی
سب مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک سیاہ ہوگئی ایک آندھی سیاہ اُٹھی بڑا شور و غل ہوا
تاریکی ہوگئی اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ نہ وہ کوہ ہے نہ وہ لوگ ہین نہ وہ گنبد ہے نہ وہ صحرا ہے
نہ کہین اُن ملکون کا نام و نشان ہے نہ وہ عورتین انصرام نے دیکھا کہ مین ہون اور میری چند
خواصین جو کہ اصلی تھین وہ ہین ایک مقام پر حمروت کھڑا ہوا ہے ناشاد ایک طرف بیٹھا ہوا ہے
چند خیمے ایک جانب استادہ ہین اُنمین سے آواز آدمیون کی آتی ہے انصرام اُس طرف کو چلی
چونکہ اسکو محروم اس حال سے آگاہ کر چکا تھا یہ سمجھ گئی کہ وہی ہوا جو کہ والد بزرگوار نے فرمایا
تھا جو اصلی عورتین تھین وہ باقی رہین اور سحر کی تمام جلکر خاک سیاہ ہوگئین اب نہ وہ ملک ہونگے
نہ وہ لوگ ہونگے حیران خیمون مین دیکھین کہ کیا ہے یہ اپنے ملازمون کو ہمراہ لیکر چلی کہ اُدھر سے
محروم نکلا کہ تمام کارخانہ مٹ گیا اب چلو انصرام کو اپنے ہمراہ لے آؤن آج کا دن اس
مقام پر بسر کرون کل یہان سے طرف باغ ثمود کے چلینگے یہ تصور کر کے خیمے سے نکلا تھا کہ انصرام
پہونچی اُسنے باپ کو جھک کر سلام کیا محروم نے دوڑ کر اُسکو گلے لگایا بوسے لیے اور خیمے مین لیگیا
کہ اتنے عرصے مین حمروت جادو و ناشاد جادو اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر آئے اور محروم
سے عرض کیا کہ اب آپکی کیا رائے ہے محروم نے کہا کہ کل یہان سے طرف باغ ثمود جادو
کے روانہ ہونگے پرسون تک پہونچ جائینگے وہان پہونچکر جو امر کہ ہمکو منظور ہے اُسکا بند و بست
کرینگے یہ کلام سُنکے وہ دونون خاموش ہو رہے اسنے شراب طلب کی ہمراہ اپنی دختر نیک اختر
کے شرابخواری کرنے لگا جب نشہ خوب ہوا اور ضبط نہو سکا تو انصرام جادو کو لیکر خلوت مین
گیا باپ نے بیٹی کے ساتھ منھ کالا کیا بیٹی نے باپ کو راضی کیا بعد اسکے دونون اپنے اپنے
مقام پر جا کر سو رہے چونکہ کوئی دو پہر رات اسی بند و بست مین بسر ہو چکی تھی باقی رات بھی

تمام ہوئی ہر ایک ساحر اُٹھا اور اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے سامان سفر کرنے لگا کیونکہ محروم
نے کہا تھا کہ ہم کل طرف باغ ثمود کے روانہ ہونگا ادھر محروم بھی خواب مرگ سے مع اپنی دختر
بد اختر انضرام جادو کے بیدار ہوا تھا سب کامون سے فراغت کرکے بیرون خیمہ آیا اور حمروت کو
طلب کرکے کہا کہ ای حمروت بند وبست چلنے کا کرو حمروت نے اُسیوقت سب ساحرون
سے کہا کہ اپنا انتظام کرو اُستاد روانہ ہوتے ہین یہ سُنکے سب ساحر اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا
کہ ہم سب تیار ہین آپ سفر کرین یہ سُنکے حمروت جادو نے کہا کہ مین اُستاد سے عرض کرتا ہون
اور جاکر محروم سے کہا کہ اُستاد تشریف لیچلین یہ سُنتے ہی محروم اُٹھا اور بیرون خیمہ آکر
تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوا ادھر انضرام جادو نے طاؤس سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئی
حمروت جادو و ناشاد جادو و مجرود جادو ہر ایک اژدر سحر تیار کرکے سوار ہوے
پھر تو تمام ساحر اپنے اپنے لیے سواریان تیار کرنے لگے تھوڑے عرصے مین سب تیار ہوگئے خیمہ وغیرہ
اژدر سحر پر بار کیے گئے یہ سب سامان لیکر طرف ثمود جادو کے روانہ ہوے انکو روانہ رکھا
جاتا ہی در

اب حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی

یہ جو محروم جادو سے رخصت ہوکر طرف اپنے باغ کے مع اُس صندوق و شبنہ کے چلی تھی
تخت سحر اُڑاے ہوے چلی آتی ہی کسی مقام پر دم نہین لیتی ہی کیونکہ اسکو فراق چترنگ کا
بہت ناگوار ہی بدون اُسکے اسکو قرار نہین آتا ہی یہ تخت سحر پر سوار تصور مین چترنگ کے چلی
آتی ہی یہان چترنگ کا اُسکے فراق مین یہ حال ہی کہ ہر وقت آنکھون سے آنسو روان ہین لب پر
آہ سوزان ہی اُسکی مصاحبین خواصین آکر کہتی ہین کہ خداوندا اسقدر بیقرار نہون ملکہ تشریف لاتی ہونگی
آپ کیون اپنے کو پریشان کرتے ہین وہ کہتا ہی کہ مین کیا کرون میرے دل کو قرار نہین آتا ہی وہ
سبکی سب خاموش ہو جاتی ہین آج چوتھا دن ہی کہ اسنے ایک نوالہ نہین کھایا ہی سواے رونے
کے کوئی کام نہین ہی آج یہ بہت بیقرار ہی گھڑی گھڑی باغ مین آتا ہی پھر بارہ دری مین جاتا ہی اسکی
تو یہ نوبت ہی کہ یہ کسی پہلو قرار نہین لیتا ہی خواصین وغیرہ تسلی دے رہی ہین کہ ملکہ آپکے کام کو
تشریف لیگئی ہین آپ کیون بیقرار ہوتے ہین وہ فرصت کرکے تشریف لاتی ہونگی یہ خاموش نہین ہوتا
ہی یہ تو اسی حالت مین بیقرار ہی اور اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی اُدھر وہ اسکے فراق مین بیقرار
بصد تیزی چلی آتی ہی چونکہ قریب شام چلی تھی اُسقدر دن اور رات اسنے راہ مین بسر کی صبح ہوتے ہوتے
یہ قریب اپنے باغ کے پہونچی ابھی آفتاب نہ نکلنے پایا تھا کہ یہ داخل باغ ہوئی اُدھر چترنگ بھی
بوقت سحر رات بھر کا جاگا ہوا اسکو چار دن ہوے ہین کہ یہ بالکل نہین سویا ہی باغ کی سیر کرنیکو
نکلا تصور مین ثمود کے اُسکو ہر ایک گل خار معلوم ہوتا تھا بیٹھا ہوا کنارے نہر کے اُسکے فراق مین
رو رہا تھا کہ دفعتہً سناٹا ہوا اور برق چمکی کہ اسنے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک تخت
آسمان سے زمین کی طرف آتا ہی یہ گھبرا کے دیکھنے لگا جب وہ تخت بالکل نیچا ہوا تو اسنے دیکھا کہ اُسپر
ثمود میری معشوقہ بیٹھی ہوئی ہی ایک صندوق اُسکے پاس ہی اور دو شیشے ہین اُدھر ثمود نے
دیکھا کہ میرا معشوق چترنگ نہر کے کنارے بیٹھا ہوا ہی کسی کو یاد کرکے رو رہا ہی یہ جو اسنے دیکھا

فوراً تخت کو نیچے اتار لائی قریب چترنگ کے تخت اُترا جیسے تخت اُترا چترنگ دوڑ کر ثمود کے قریب
پہونچا اُدھر ثمود بھی تخت سے بہت جلد اُتری دونوں باہم خوب گلے ملے اور روئے چترنگ نے
کہا کہ واہ ملکہ تمنے خوب اپنے فراق مین بیقرار کیا کہ آج کئی دن ہوے ہین کہ کچھ نہ کھایا ہی نہ پیا ہی نہ سویا
ہون سوائے رونے کے دوسرا کام نہ تھا کوئی یون بیخبر ہو جاتا ہی ثمود نے کہا کہ کیون فقرے کرتا ہی مجکو
دھوکا دیتا ہی کسی اور کو فقرہ دے جو تیرے فقرے مین آئے مین کوئی بچہ نہین ہون کہ تیرے فقرے مین
آؤن یہ سُنکے چترنگ نے کہا کہ ای ملکہ اپنی خواصون سے دریافت کرو میرے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہو جائیگا یہ
جو چترنگ نے کہا ثمود نے کہا کہ مین تیرے ستانے کو کہتی تھی کہ تو فقرہ کرتا ہی تیرے چہرے سے ظاہر ہی مجھپر تیری
حالت بخوبی روشن ہی تیرا چہرہ کہتا ہی کہ تو میرے فراق مین بیقرار تھا مین کس سے اپنا حال کہون کہ میرے دل پر کیا گذری
میرے دل کی خبر میرے خداوند پر روشن ہی مین بہت جلد آئی ورنہ ابھی فرصت نہوتی مین کوئی اپنی ضرورت کو
نہین گئی تھی بلکہ تمھارے کام کو گئی تھی خیر جو ہونے والا تھا وہ ہوا آؤ چلو بارہ دری مین یہ کہکر چترنگ سے
کہا کہ شیشے اٹھالو اُسنے شیشے اُٹھائے نو صندوق کو سحر کے ذریعے سے اُٹھایا اور بارہ دری مین لائی کیونکہ
ابھی تک تمام خواصین و مصاحبین سو رہی ہین کوئی کہانتک جاگے اور چترنگ کا ساتھ دے جس سے جسقدر
جاگا گیا جاگی پھر اپنے مقام پر جاکر سو رہی یہ سبب تھا جو خود اُٹھا کر لائی دوسرے یہ ابھی ظاہر نہین کرنا تھا
کہ ملکہ صندوق و شیشے لائی ہی جب بارہ دری مین آکر وہ صندوق و شیشے حفاظت سے رکھ لیے اب دونون
باہم ملکر بیٹھے اور اپنی ثمود نے ساری حالت بیان کی اپنا اُس صحرا مین پہونچنا اور صحرا کی بہار دیکھکر تخت کا اُتارنا اور
ایک درخت سایہ دار کے نیچے اپنا ٹھہرنا پیاس کا بشدت معلوم ہونا تلاش آب مین ایک سمت کو جانا عورتون
سے ملاقات ہونا اُنسے کل حالت کا معلوم ہونا جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب مخروم نے
آنے کا اقرار کیا ہی کیونکہ اُسنے اپنا مسکن ترک کیا ہی مین اُس سے رخصت ہو کر پہلے چلی آئی ہون وہ بھی کل تک
تشریف لائینگے اب سب کام ہو جائیگا ورتمھارے فراق نے بہت بیقرار کیا تھا چترنگ نے کہا یہی حالت
میری تھی کہ مین بھی بہت بیقرار تھا کسی پہلو قرار نہ آتا تھا جب سے مین نے تمکو دیکھا ہی دل کو قرار آیا ہی ثمود نے کہا
کہ سچ ہی کسی شاعر کا شعر ہی شعر۔ دل را بدل رہ ایست درین گنبد سپہر + از سوے کینہ کینہ واز سوے مہر مہر +
وہان مین بیقرار تھی یہان تم بیتاب تھے خیر ان باتون کو جانے دو اور کچھ باتین کرو یہ سُنکے چترنگ نے ثمود کو
گلے سے لگایا اُسکے لب و عارض کے خوب بوسے لیے دوسرے امر کا قصد کیا یہان کب انکار تھا راضی تھی
اودھر یہ تو اس امر مین مصروف ہین اُدھر خواصین اُٹھین مُنھ ہاتھ دھو کر طرف بارہ دری کے چلین
یہان آکر پردے پڑے ہوے پائے خیال کیا کہ اسوقت چترنگ آرام کر رہا ہی خاموش پلٹ گئین کہ یہ
دونون فراغت کر کے باہر آئے دیکھا کہ تمام خواصین بیدار ہین ملکہ کو دیکھکر سب کی سب دوڑ پڑین اور عرض کرنے لگین کہ
آپنے تو بڑا عرصہ کیا یہان خداوند بیقرار تھے بغیر آپکے ثمود نے کہا کہ عرصہ تو نہین ہوا مین تو بہت جلد آئی ہون کوئی پانچ
دن ہوے ہونگے خیر اب تم اپنے اپنے کام مین مصروف ہو وہ سلام کر کے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئین جب وقت
کھانے کا آیا کھانا کھایا دن بھر عیش سے بسر کی رات کو جلسہ نشاط برپا کیا خوب گانا ہوا قریب دو پہر رات کے
جلسہ برپا رہا جب رات زیادہ آئی یہ دونون جا کر اپنے اپنے مقام پر سو رہے کہ صبح ہوئی سب اُٹھے حسب معمول اپنے اپنے
کام مین مصروف ہوے وہ دن تمام ہوا قریب شام ثمود و چترنگ دونون کنارے نہر کے بیٹھے ہوے باہم باتین
کر رہے تھے کہ یکایک مشرق کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اُسمین برق کی چمک تھی کہ وہ ابر آکر اُس باغ پر قائم
ہوا ثمود نے جو اُس ابر کو دیکھا تو سمجھ گئی کہ کسی ساحر کی آمد ہی مگر چترنگ نے ثمود سے کہا کہ ملکہ

بارہ دری مین چلو کیونکہ ابر بہت گھر آیا ہی کہین برسنے نہ لگے ثمود مسکرائی اور کہا کہ پریشان نہو یہ ابر برسنے والا
نہین ہی بلکہ جو امر اس ابر ظاہر ہوگا وہ بعد تھوڑی دیر کے تمپر روشن ہو جائیگا تم بیٹھے رہو یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک
ایک تڑاقہ ہوا اور اس ابر سے ایک تخت اور ایک طاؤس پیدا ہوا تخت پر تو محروم اور طاؤس پر انصرام
تھے جب محروم چلنے لگا تھا تو اُسنے ابر سحر بنا کر اُسمین اپنے کو پوشیدہ کیا تھا تا کہ کوئی میرے حال سے واقف
نہو یہ وہ ہی ابر تھا جو کہ یہان آکر قائم ہوا تھا بس اُس ابر سے محروم و انصرام پیدا ہوے
ثمود نے جو اُنکو دیکھا چترنگ سے کہا کہ خوش ہو محروم جادو تشریف لائے ہین یہ ابر اُنکی آمد کا ہی
دیکھو وہ تخت پر سوار ابر سے ظاہر ہوے ہین یہ سُنکے چترنگ نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو ایک ساحر کو دیکھا
کہ بہت پیر ایک تخت پر سوار اُسکے برابر ایک ساحرہ طاؤس پر سوار بالائے ہوا سے طرف زمین کے چلے آتے ہین
یہ دیکھکر چترنگ محروم کی صورت سے ڈر گیا اور مارے خوف کے آنکھین بند کر لین کہ ایسی صورت کون دیکھے
ادھر وہ دونون زمین پر آئے ثمود نے اُٹھکر تعظیم کی چترنگ بھی اُٹھ کھڑا ہوا تو ساحر آنے لگے حمروت و ناشاد
ومجرود وغیرہ و دیگر محروم کے شاگرد ادھر ثمود محروم و انصرام و حمروت و ناشاد و مجرود کو لیکر بڑی
عزت سے بارہ دری مین لائی جسنے محروم کی صورت دیکھی وہ ڈر گیا ہر ایک عورت ثمود کی ملازم مارے
خوف کے کانپنے لگی ثمود نے محروم کو لا کر مسند پر بٹھایا برابر اُسکے انصرام اُسکی دختر بیٹھی سامنے خود بیٹھی اور
چترنگ کو ایک پہلو مین محروم کے جگہ دی حمروت وغیرہ روبرو بیٹھے اُدھر تمام باغ ساحرون
سے مملو ہو گیا کہ اتنے عرصے مین رات ہو گئی محروم نے کہا کہ ای ثمود تیرے باغ مین کیا شراب
نہین ہی ثمود جادو نے جواب دیا کہ سب چیزین حاضر ہوتی ہین یہ کہکر اپنی خواصون کو حکم دیا
کہ شراب وغیرہ حاضر کرو اُسیوقت کشتیان شراب کی حاضر کی گئین دور شراب ہونے لگا
جام بے اندیشہ انجام گردش مین آیا جب خوب نشہ ہو لیا تو ثمود نے کہا کہ ای اُستاد یہ ہی ہین زمرد ثانی
کے فرزند جو آپکے پہلو مین بیٹھے ہین انھین کا نام چترنگ ہی انھین کے لیے سامان خدائی درکار ہی یہ جو
ثمود نے کہا محروم نے چترنگ کی طرف دیکھا اور انصرام نے بھی دیکھا محروم نے کہا کہ ضرور انکو
لازم ہی کہ یہ دعوہٰ خدائی کرین کیونکہ انکے تو باپ و دادا خدا ہوتے آئے ہین مین انتظام کرتا ہون کل سے بندوبست
کرونگا آج تو تھکا ہوا راہ کا ہون ثمود نے کہا کہ بہت خوب اتو سوائے آپکے اور کون ہی جو اس کام کو
سرانجام دیگا بعد اس تقریر کے اور گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ ہر ایک کو خوب نشہ ہوا اور مست
ہو کے جھومنے لگا اُدھر ثمود کے نوکرون نے اُن سب ساحرون کو مقام قیام کرنے کی خاطر دیے ہر ایک بستر
لگا کر آرام سے بیٹھا ادھر برائے انصرام و محروم و حمروت و ناشاد و مجرود بھی مقام آراستہ کیے گئے تھے
جب خوب نشہ ہو لیا تو ہر ایک اُٹھ اُٹھکر جو مقام جسکے لیے آراستہ ہوا تھا ہمراہ ثمود کی خواصون کے
اُس مقام پر گیا وہ خواص پہونچا کر چلی آئی یہ سو رہا نصف رات تو شرابخواری مین گذری تھی اور
نصف ہر ایک کو خواب مرگ مین بسر ہوئی کہ سحر ہوئی ہر ایک اُٹھا ثمود و چترنگ بھی اُٹھکر بارہ دری
مین آئے محروم بھی آیا حمروت و ناشاد و انصرام بھی آئے جب سب جمع ہوے اب رائے ہونے لگی
کہ کیا تدبیر کیجائے کیا کیا بندوبست کیا جائے کن کن اشیاء کی ضرورت ہی ثمود اور ہر ایک نے
کہا کہ ای اُستاد یہ تو آپ ہی کو معلوم ہوگا اور جو کچھ بندوبست ہوگا وہ آپ سے ہوگا ہم کیا عرض کرین
جو کام آپ ہم سبکے سپرد کرینگے اُسکو ہم بجا لائینگے اُسمین کوشش کرینگے قصور نہ کرینگے یہ سُنکے محروم نے
کہا کہ مین قبل سے واقف تھا ای ثمود وہ شیشے کہان ہین وہ صندوق جلد لاؤ جو مین نے تمکو دیا تھا کہ اسکو

لیجاؤ اپنے باغ مین وہ تمہارے آئین تھین لہذا اسکو جلد لاؤ کیونکہ انمین چند چیزین ایسی ہین کہ مین اُس سے کام لونگا یہ جو کہا ثمود وہ صندوق اور شیشے اُٹھا لائی محروم نے چترنگ سے کہا کہ اب آپ ان دیگرین گلاب شیشون کے پانی سے غسل کرین یہ سنکے چترنگ نے وہ شیشے اُٹھا لیے اور بیرون بارہ دری آکر اُس سے غسل کیا اُس سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تمام چہرہ اُسکا روشن ہوگیا اور بدن مثل نقرۂ خالص کے چمکنے لگا اور ایک نور ایسا ظاہر ہوا کہ نگاہ نہ کام کرتی تھی غسل کرکے بارہ دری مین آیا جو کوئی دیکھتا ہے کہ یہ وہی چترنگ ہے کیونکہ وہ پانی دمیدہ سحر تھا اُسکا اثر یہی تھا کہ جو کوئی غسل کرے اُسکی یہی حالت پیدا ہو اتنے عرصے مین یہان محروم نے وہ صندوق کھولا اُسمین سے ایک تاج نکالا اور ایک دست بقچہ پوشاک کا اور گلدستہ پھولون کا اور ایک چیز وہ پوشاک چترنگ کو پہنائی اور تاج سر پر رکھا اور گلدستہ روبرو رکھا اور کہا کہ جب تک یہ تاج سر پر رہیگا اور یہ پوشاک جسم مین ہر ایک آپکو سجدہ کریگا مگر آپکو لازم یہی ہے کہ آپ یہ حکم فرمائین کہ مین اُسوقت تک سجدہ نہ لونگا جب تک تمام خدا پرستون سے دنیا کو نہ پاک کرلونگا مین ایک مرتبہ تمام اہل دنیا سے سجدہ کراؤنگا اگر تم لوگون نے کیا تو کیا کیونکہ تم تو میرے تابع حکم ہوا اور مجھکو خداوند اپنا خیال کرتے ہو جو کوئی آئے اُس سے یہی فرمائیگا اور یہ فرمائیگا کہ تم لوگ اُسوقت تک زمرد میرے پدر بزرگوار کی تصویر کو سجدہ کرو جب تک مین اپنے سجدے کا حکم دون ثمود نے کہا کہ اُستاد اسمین کیا امر ہے جبکہ آپنے ایسی پوشاک اور تاج پہنایا کہ جو کوئی دیکھے سجدہ کرے پھر کیون سجدے کو منع کیا جاے محروم نے کہا کہ تم اس امر کو نہین سمجھتین کہ اسمین کیا بھید ہے وہ یہ امر ہے کہ جو کوئی خدا اپنا اُسنے سجدہ کرنے کا حکم دیا مثل لقا و زمرد کے اور زربرجد شاہ و فرعون شاہ کے فی زمانہ ازرنگ و برجیس کہ یہ سب سجدے کا حکم دیتے ہین لوگ انکو سجدہ کرتے ہین زبرجد شاہ کے تاج مین لعل تھا کہ جسکے سبب سے لوگ سجدہ کرتے تھے اسی طور سے کوئی سحر کی چیز فرعون کے پاس بھی تھی کہ جس چیز سے مسحور ہو کر لوگ سجدہ کرتے تھے لقا و زمرد کو لوگ اپنی طبیعت سے سجدہ کرتے تھے لہذا مین نے اس سبب سے منع کیا ہے کہ لوگ آپکو بھی مثل ازرنگ و برجیس کے تصور کرینگے ازرنگ کو جو سجدہ کیا جاتا ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ لوگ اُسکو زمرد کا فرزند خیال کرے ہین اور یہ تصور کرتے ہین کہ جب انکے باپ خدا تھے تو یہ ضرور خدا ہونگے کیونکہ خاندان مین انکے خدائی آئی ہے اور برجیس کو جو لوگ سجدہ کرتے ہین اُسکے پاس بھی کوئی چیز ایسی ہے کہ مسحور ہو کر سجدہ کرتے ہین میرے نزدیک یہ نئی بات ہے کہ چترنگ اپنے سجدہ کو منع کرین اور یہ جو گلدستہ ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ جہان اسکو کسی نے دیکھا فوراً مسحور ہوگیا پھر اطاعت سے سر نہ پھیریگا دوسرا امر یہ ہے کہ جہان اسکے تاج پر نظر پڑی وہ سجدے کو خم ہوا ادھر گلدستہ پر نگاہ پڑی مطیع تو ہوا مگر سجدے سے باز رہا اس سبب سے یہ مین نے حکم دیا کہ یہ ہر ایک کو سجدے سے منع کرین تاکہ سب پر ظاہر ہو رہے کہ انکو خود منظور نہین ہے کہ کوئی ہمکو سجدہ کرے بلکہ یہ مدنظر ہے کہ ابھی سجدہ نہ کرین ثمود نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت ٹھیک ہے چترنگ سے کہا کہ یہ گلدستہ اُسوقت تک آپکے روبرو رہے جب تک آپ دربار مین تشریف رکھتے ہون خواہ کہین سوار ہو کر گئے اور جب محل مین تشریف لائیے کہین حفاظت سے رکھو دیا جایا کرے پھر کہا کہ یہ پوشاک بھی اُسوقت کے لیے ہے جب دربار مین جائیے یا سوار ہوجیے اُسکے بعد دوسری پوشاک زیب تن فرمائیے یہ پوشاک بھی حفاظت سے رکھی جائے ثمود نے کہا کہ اسکی تدبیر بتائیے کہان رکھی جاے محروم نے کہا کہ مین اسکا بھی بندوبست کرلونگا اُسکے بعد کہا کہ اب آپ یہ فرمائین کہ کچھ لشکر بھی آپکے پاس ہے چترنگ نے کہا میرے پاس تو لشکر نہین ہے مگر ہان جو میرا مددگار ہے اور جسنے مجکو پرورش کیا ہے وہ بادشاہ

ہی اُسکے پاس لشکر ہی مخروم نے کہا کہ یہ تو مجھکو بھی معلوم ہی مگر آپکے پاس بھی کچھ سپاہ ہی چیز تنگ نے کہا میرے
پاس نہین ہی تب مخروم نے کہا کہ ای ثمود یہ کیونکر تیرے باغ مین آئے ہین ثمود نے کہا کہ اُسدن تو
آپنے ساری حالت مجھ سے بیان فرمائی تھی آپ کیا فراموش کرگئے ہین مخروم نے کہا ہان یاد آگئی ای چیز تنگ
اب کل ہم آپکو شداد کے دربار مین بہونچا دینگے آپکو لازم یہ ہی کہ آپ یہ ظاہر کرین مین خداوند ہون دیکھو مجھکو
میرے پدر بزرگوار نے آسمان پر طلب فرمایا تھا یہ جامۂ خدائی اور تاج خدائی مرحمت کیا اور فرمایا کہ تو خدا ہی اور
سب تیرے بندے ہین بس آج سے لوگ میری پرستش کرین مذہب چیز تنگی اختیار کرین مگر ابھی مجھکو سجدہ نہ کرین
جب تک مین خداپرستون کو غارت نہ کرونگا اُسوقت تک کسی سے سجدہ نہ لونگا بس میرا یہی سجدہ ہی کہ میری اطاعت
کرو مجھکو اپنا خدا تصور کرو کوئی سجدہ نہ کرنے سے خدائی نہین جاتی رہتی ہی بس جب آپ یہ فرمائینگے تو لوگ آپکی خدائی
کو مان لینگے اور اطاعت کرینگے اپنے نام کا آپ سکہ جاری فرمائین تمام شہر پر اپنا حکم جاری کرین شداد کو اپنا
نائب کرین وہ بطور نائب کے کام کرے فوج ملازم رکھین ایک تخت اُس قسم کا تیار کرائین یہ جو مین
نقشہ دیتا ہون یہ کہکر ایک نقشہ نکالکر دیا ثمود نے کہا کہ اسی قسم کا ایک نقشہ اور نکلا تھا یقین ہی
کہ تخت تیار ہوگا کیونکہ مین نے انکی مان سے کہدیا تھا مخروم نے کہا کہ آپ یہ بھی دربار مین تخت پر بیٹھکر
فرمائیے گا کہ آسمان پر سے میری مدد کے لیے فرشتے آئینگے آج سے پہر کو اُنکی سپاہ آئیگی اُنکے افسر
کا نام ناشاد فرشتہ ہی یہ مین پتلہاے سحر تیار کرکے اُنکو سحر سے صورت انسان بناکر تمام سامان جنگ
سے آراستہ کرونگا ای ثمود تم انکے ہمراہ ضرور جانا مین ایک ابر سحر بناکر اُسکو انکے محل پر قائم کرکے مین تمھین
قیام کرونگا انکو لازم ہی کہ یہ اہل دربار سے کہین کہ جسکو شک ہو میری خدائی مین وہ میری قدرت دیکھے
کچھ مجھ سے طلب کرے دیکھو مین اُسکو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے دیتا ہون یا نہین بس جو شخص ان سے جو چیز طلب کرے
یہ یہ کہکر ہاتھ کو اپنے بلند کرین کہ ای فرشتۂ قدرت فلان چیز فلان شخص طلب کرتا ہی بہشت سے لے آ
ادھر انکا ہاتھ بلند ہوگا اُدھر وہ چیز انکے ہاتھ مین آجائیگی اسی طور سے یہ جس کام کو چاہینگے وہ ہوجائیگا
کیونکہ ہم تو مع حمروت و الضرام و مجرود کے ہر وقت انکی خبر لیا کرینگے اور سبکی نظرون سے پوشیدہ
ہونگے جب یہ کہین سوار ہوکر جایا کرینگے وہ ابر انکے سر پر سایہ فگن ہوگا اُس سے ہزارون جانور پیدا
ہوا کرینگے وہ ابر سایہ کرینگے ایک گنبد اُس طور کا جیسا کہ تو نے میدان جلوہ گاہ مین دیکھا تھا انکی سواری
کے لیے تیار کیا جائیگا وہ گنبد اُسی ساحرون کے لشکر کے ہمراہ آئیگا تم جب سوار ہونا اُسی گنبد مین سوار
ہونا دربار مین جب تخت پر بیٹھنا تو اس گلدستے کو روبرو رکھ لینا اور جب سوار ہونا تو گنبد کے در پر
رکھنا مگر روبرو اپنے رکھنا بلکہ تمکو رکھنا بھی نہ پڑا کریگا اسکا مین خود بندوبست کرونگا یہ کہکر مخروم نے
خود چیز تنگ کو نذر دی اور کہا کہ خدائی مبارک اُسکے بعد الضرام سے نذر دلوائی پھر تو حمروت و ناشاد
و مجرود نے نذر دی اب تو چیز تنگ کو سب خداوند کہنے لگے یہان تو یہ کارروائی ہوئی اُسکے بعد مخروم
اپنا سحر درست کرنے لگا ثمود کو جو کچھ سحر سے تیار کرنا تھا وہ اُسکا بندوبست کرنے لگی حمروت
اپنا سحر کرنے لگا کیونکہ مخروم نے اُس سے کہا تھا کہ تو میرا شریک رہنا الضرام بھی اپنے باپ کی شریک
ہوئی مخروم نے ابر سحر تیار کیا الضرام نے اُسکے اوپر سحر کیا کہ اُس سے موتی برسنے لگے اور جانور پیدا ہونے لگے
حمروت نے گنبد سحر تیار کیا مجرود نے پتلہاے سحر تیار کیے وہ قریب ایک لاکھ کے تھے اسنے کیا کیا کہ کاغذ کے
پتلے مقراض سے کاٹ کر اور جھاڑو کے تنکون کے تیر کمانین تیار کین کاغذ کی تلوارین کاٹین اور سپرین ان سب کو زمین پر
رکھا اور سحر کرکے کالا دانہ و ماش جو مارے وہ سبکے سب صورت انسانی پر ہوگئے انکو اسنے وہ ہتھیار

دیے کہ تم انکو لگا دُان سب نے وہ ہتھیار لگائے قریب ایک لاکھ کے یہ لشکر تیار کیا ان سب کو اسی تدبیر مین
وہ دن تمام ہوا ثمود نے ایک تختی تیار کی وہ گلے مین چترنگ کے ڈالی اسی تدبیر مین رات ہو گئی سب
اپنا اپنا بندوبست کرکے بارہ دری مین آئے یہان جلسہ آراستہ ہوا چترنگ کو مسند پر بٹھایا اور سب گرد پیش بیٹھے
جام شراب گردش مین آیا ارباب نشاط حاضر ہوے گانا ہونے لگا یہان تو جلسہ آراستہ ہوا ادھر کا حال سنیے
کہ شداد کے دربار مین زرگر تخت بنا کر لائے یہ وہ دن ہی کہ اسنے بنام نمرود فیل پیکر نامہ روانہ کیا ہی
اور خود دربار کیا ہی مرید تیغ زن بھی دربار مین آیا ہی کہ زرگر تخت لیکر آئے وہ تخت اسطور کا تھا کہ
پہلے ایک تخت تھا اُسپر سات زینے اُس تخت پر بنے ہوے تھے بعد اُنکے ایک نقرئی سہ دری تھی اُسکے اوپر
ایک چتر لگا ہوا تھا اُس سہ دری مین ایک تخت آراستہ تھا برابر اُس تخت کے چار کرسیان آراستہ تھین
اور ایک کرسی روبرو تخت کے تھی اور اُس تخت پر جسپر یہ سہ دری واقع ہوئی تھی اُسپر آٹھ ڈنگل آراستہ
تھے وہ تخت اس طریقے کا تھا اور یہی نقشہ بنا کر جمود نے دیا تھا اور ثمود کو اسی طرح نقشہ محروم نے
دیا تھا جب یہان یہ تخت آچکا تو شداد نے اُس تخت کو وسط ایوان مین آراستہ کیا اور اپنا تخت اُسکے برابر
بچھالیا اب دربار کا اور ہی رنگ ہو گیا ادھر تو دربار مین یہ حالت تھی اُدھر وہ وزیر نامہ لیکر جو
طرف قلعہ نمرودیہ کے روانہ ہوا تھا قریب قلعہ کے پہونچا وہان نمرود فیل پیکر اپنے قلعے مین بیٹھا ہوا ہی
اُسنے قریب ایک لاکھ کے لشکر جمع کیا ہی اُسکے افسر اُسکے پاس موجود ہین اُسکا قصد یہ ہی کہ اب میرے پاس
سپاہ ہو گئی ہی اب مین طرف شہر گلریز کے لشکر کشی کرکے چلون اور اُس شہر کو اپنے قبضے مین کرون
یہ اس فکر مین ہی کہ وزیر شداد اُسکے قلعے مین داخل ہوا قلعہ کی سیر کرتا ہوا در ایوان پر پہونچا ایک
چوبدار در دولت پر کھڑا تھا اُسنے اُس چوبدار سے کہا کہ ای چوبدار خبر کردو کہ وزیر شداد
حاکم شہر نیرنگ نامہ لیکر آیا ہی باریابی چاہتا ہی یہ سُنکے وہ چوبدار گیا اور جاکر نمرود فیل پیکر
سے جاکر عرض کیا کہ وزیر شداد نامہ لیکر آپکے در دولت پر آیا ہی باریابی چاہتا ہی
یہ سُنکے اُسنے حکم دیا کہ اُس سے کہو تمکو طلب کیا ہی یہ سُنکے وہ چوبدار باہر آیا اور وزیر
سے کہا کہ آپ کو طلب کیا ہی وزیر یہ سُنکے اُسیوقت اندر چلا مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا
نمرود نے مجرا لیکر حکم دیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وزیر نے دیکھا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے
آراستہ ہی یہ اُس کرسی پر بیٹھ گیا اب جو دربار کو دیکھا تو تمام دربار کو پہلوانون سے مملو
پایا ہر ایک اُنمین رستم وقت سہراب زمانہ معلوم ہوتا تھا اور نمرود ایک ڈنگل مرصع پر
بصد شوکت متمکن تھا اُسکے چہرے سے شان و شوکت پیدا تھی وزیر یہ دیکھکر دنگ ہو گیا
کہ نمرود نے وزیر سے کہا کہ آپ کسکا نامہ لیکر تشریف لائے ہین وزیر نے جواب دیا کہ
مین نامہ شداد حاکم شہر نیرنگ کا لیکر آیا ہون نمرود نے کہا کہ کون شداد مین نے
تو آج تک یہ نام بھی نہ سُنا تھا یہ مجکو معلوم تھا کہ اس قلعہ کے قریب و جوار مین کئی ملک
ہین ایک کا نام گلریز ہی وہان کا حاکم گلریز شاہ ہی ایک ملک کا نام گلزاریہ وہان کا حاکم
گلزار شاہ ایک ملک نام احرامیہ وہان کا حاکم احرام شاہ ہی ایک کا نام احترامیہ ہی
وہان کا حاکم احترام شاہ ہی یہ سب ملک میرے سُنے ہوے ہین یہ نیا ملک کیونکر ظاہر ہوا کہ
جسکا نام آج تک مین نے نہین سُنا ورنہ کوئی اُس سمت کو آیا سوائے تمہارے خیر
یہ بیان کرو کہ اس نامے مین کیا تحریر ہی وزیر نے کہا اے پہلوان جہان یہان سے قریب

کوئی چار پانچ کوس پر ایک شہر واقع ہوا ہی یہ صحرا اُسی شہر کے قلمرو مین ہی اور تم اُسی بادشاہ کی رعایا ہو جو کہ
نیرنگ مشہور ہی یہ سُنکے نمرود نے کہا کہ اب معلوم ہوا بھلا یہ تو بیان کرو اُس بادشاہ نے مجکو کیون نامہ
تحریر کیا ہی وزیر نے کہا کہ اس نامے کے تحریر کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک پہلوان ارزنگ کا خط منشور لیکر
آیا ہی اُس خط منشور پر یہ چاہتا ہی کہ مہر کیجائے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی کہ جو تم سے
مقابلہ کرے اور مذہب ارزنگ قبول کرو زمرد کی تصویر کو سجدہ نہ کرو بلکہ ارزنگ کی تصویر کو سجدہ کرو
کیونکہ یہ اُنکے فرزند ہین اور اب یہ خداوند ہین اور اگر ایسا نہ کروگے تو مین مقابلہ کرونگا اور خداوند سے
فریاد کرونگا وہ تمپر اپنا عذاب نازل کرینگے اگر کوئی پہلوان ہو تو وہ مجھ سے مقابلہ کرے اور اگر وہ مجکو
زیر کرے تو مین اُسکی اطاعت کرون اگر مین زیر کرلون تو وہ میری اطاعت کرے حاکم شہر اُس خط منشور پر
یہ مضمون تحریر کردے کہ ہمارے پہلوان نے پہلوان قدرت سے مقابلہ کیا تھا اُسکو پہلوان قدرت
نے زیر کیا اب کوئی نہین ہی جو مقابلہ کرے بس ہمنے اطاعت کی اور مذہب ارزنگی قبول کیا یہ خط منشور
اُسکے پاس ہی وہ مہر کراتا پھرتا ہی لہذا یہ بھلا ملک اُسکو نیرنگ ملا ہی اگر یہان کسی نے اُس سے مقابلہ
نہ کیا اور خط منشور پر مہر کردی گئی تو تمام ملکون کی ناک کٹجائیگی کیونکہ یہ امر کہنے کو ہوگا کہ کوئی ایسا نہین
تھا کہ مقابلہ کرتا اس سبب سے بادشاہ نے نامہ تحریر کیا ہی آپکو کیونکہ اُنکے ملک مین کوئی ایسا پہلوان نہین
ہی کہ اُس سے مقابلہ کرے وہ بہت زبردست پہلوان ہی آپکی جوانمردی اور دلاوری کی شہرت سُنی
گئی ہی بس بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ اگر مہر کردی گئی تو بڑی خرابی ہوئی لہذا اگر آپ مدد کرین تو
سبکی ناک رہجاے یہ سُنکے نمرود فیل پیکر نے کہا کہ یہ سبب ہی آج تک کبھی شداد نے ہماری
خبر نہ لی اب جو ضرورت پڑی ہی تو نامہ لکھا ہی لاؤ مین نامہ تو دیکھون یہ سُنکے وزیر نے نامہ نکالکر
نمرود کے ہاتھ مین دیا نمرود نے نامہ لیکر لفافہ چاک کرکے پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ
قبل مین تحریر ہوچکا ہی مضمون نامہ پڑھکر نمرود مسکرایا اور اپنے حاضرین سے کہا کہ کیا خوب
شداد ہمکو تحریر کرتے ہین کہ ہم سپہ سالاری دینگے لو اور سنو ہمکو لالچ دیتے ہین ہم لالچ مین آکر اُنکی
اطاعت کرین گو اُنکا یہ تحریر کرنا کہ تمھارے سبب سے تمام ملکون کی ناک رہجائیگی بہت ٹھیک ہی
مگر یہ جو اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ مین سپہ سالاری دونگا اگر یہ نہ تحریر کرتے تو مین ضرور اُنکی مدد کرتا اب
جو مدد کرونگا تو لوگ یہ کہینگے کہ لالچ مین آکر مدد کی مگر یہ امر ضرور ہی کہ یہ اُنکا تحریر کرنا کہ سبکی
ناک کٹجائیگی تو مین کیا کرون میرا خود قصد ہی کہ مین ملک گیری کرون مین نے یہ قصد کیا تھا کہ بادشاہ
گلزریہ کو اپنا شریک کرکے اُسکو لشکر کا بادشاہ کرونگا خود سپہ سالار ہونگا اور تمام ملکون مین
اُسکی حکومت قرار دونگا پہلے اُس سے مقابلہ کرونگا گلزر شاہ کو زیر کرکے اُسکے ملک پر قبضہ کرکے
یہ تدبیر کرتا اور کرونگا یہ سُنکے وزیر نے کہا کہ ای پہلوان جہان میری آپ دو باتین سماعت
فرمالین مین جو کچھ عرض کرون اُسکو سماعت کرین قبول کرنے نہ کرنے کا آپکو اختیار ہی نمرود نے
کہا کہ بیان کرو وزیر نے کہا کہ یہ جو آپنے ارشاد کیا کہ اگر وہ یہ نہ تحریر کرتے کہ مین سپہ سالاری
دونگا تو مین ضرور مدد کرتا اُنکو بالکل اِس امر سے آگاہی نہ تھی کہ آپ خود حاکم ہین اور
خزانہ وغیرہ رکھتے ہین ورنہ وہ کبھی نہ تحریر کرتے اور یہ کوئی امر غصہ کرنے اور اس امر کو نہین
منع کرتا ہی کہ آپ اُنکی مدد نہ کرین آپنے اکثر اخبار مین دیکھا ہوگا کہ لندھور و مالک و دیگر سردار جو کہ حمزہ کی
اطاعت کرتے تھے خود صاحب ملک و مال تھے سیکڑون ملک اُنکے قبضے مین تھے مگر سپہ سالاری لشکر حمزہ

کی قبول کی اس امر سے انکی اور عزت افزائی ہوئی یہ امر تو آپکی رضامندی پر موقوف ہی اگر آپ راضی ہونگے
تو خیر ورنہ آپ اسکو زیر کے اپنے قلعے کی جانب چلے آئیے گا دوسرا یہ امر ہی کہ جب آپکو یہ منظور تھا کہ مین
گلریز شاہ کو اپنا بادشاہ کردن اور خود سپہ سالار ہون تو وہ ہی امر تو یہان بھی ہی بلکہ اُس سے بہتر ہی کیونکہ
وہ ملک آپکے قلعے سے بہت دور ہی اور کوئی آپ سے تعلق نہین ہی بہ نسبت شہر نیرنگ کے اس بادشاہ کی آپکو
زیادہ خاطر کرنا زیبا ہی نہ کہ اُسکی کہ جسکے قلمرو سے آپکو کچھ تعلق نہین ہی جو حق شداد کا آپ پر ہی وہ گلریز شاہ
کا نہین ہی تیسرا یہ امر ہی کہ شہر نیرنگ مین اب یہ امر ہونے والا ہی کہ خاص زمرد ثانی کا فرزند خداوند ہوگا
وہ آج کل بالاے آسمان اپنے باپ کے پاس براے طلب خدائی گیا ہی اُسکو خود خداوندلقا و زمرد نے
طلب کیا ہی اب اُنکی خدائی ہوگی یہ کتنا بڑا شرف شہر نیرنگ کو ہونے والا ہی ایسے ملک کے بادشاہ کی مدد کرنا
لازم ہی یہ جو وزیر نے کہا تو نمرود نے کہا کہ یہ کیا جملہ تمنے بیان کیا پھر صاف طور سے کہو وزیر نے ابتدا سے
آنا جمود زوجۂ زمرد کا اور عاشق ہونا شداد پر اور اپنے باغ مین لیجانا شداد کا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آنا اور
جیت نگ کا پیدا ہونا اُسکا پرورش ہونا یہانتک کہ جوان ہونا اُسکا پھر یہ سُنکے کہ مین فرزند ہون زمرد ثانی کا
جو کہ خداوند تھے اور خدائی کا اُنکو دعویٰ تھا اور وہ خدا تھے اُسوقت سے اُنکو یہ فکر ہوئی کہ مین خدائی
کرون کیونکہ فرزند خدا ہون خدائی مجکو پہونچتی ہی بس اسی فکر و تردد مین تھے کہ ایک دن جو شکار
کو گئے بوقت سحر جو براے شکار نکلے تو وہ چلے جاتے تھے کہ اُنکو کوئی مرکب پر سے اُٹھالے گیا اور یہ صدا
آئی کہ تم لوگ جاؤ اپنے شہر کو ہم اپنے فرزند کو لیے جاتے ہین اسکو علم خدائی جا بہ خدائی دینگے چنانچہ
وہ خواب بھی اسی قسم کا دیکھ چکے تھے اُنکے والد نے کہا تھا خواب مین آکر کہ مین کل صبح کو تمکو اپنے
پاس آسمان پر براے تعلیم علم خدائی طلب کرونگا تم اپنے ہمراہیون سے کہنا کہ وہ چلے جائیں
فکر نہ کرین چنانچہ وہ جب سے آسمان پر گئے ہوے ہین اب جب وہ تشریف لائینگے تو خدا ہوکر آئینگے اُنکی
خدائی ہوگی اُنکی لوگ بندگی کرینگے یہ سُنکے نمرود نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ امر ہی اگر یہ بات ہی تو
مین چلتا ہون تم قیام کرو پرسون مین ضرور روانہ ہونگا تمنے یہ بات طرفے کی کہی کہ گلریز شاہ سے یہ بہتر
ہین اُنکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا قبضہ تمام ملکون پر کرادونگا مین یہ قصد کرچکا تھا کہ خداپرستون سے
بھی مقابلہ کرونگا بس اب میری راے اس امر پر جم گئی کہ مین ضرور شداد کی مدد کرون گو یہ امر بہت
ناگوار گذرا تھا کہ مین تمکو اپنے لشکر کی سپہ سالاری دونگا کس سبب سے گذرا تھا کہ مین خود ثروت
رکھتا تھا اور رکھتا ہون یہ ہی سبب ناگواری کا تھا کہ مجکو فقیر تصور کیا ہی مگر تمنے خوب تقریر کرکے میرے دل کو
اس امر سے پھیر دیا یہ سُنکے وزیر نے کہا کہ خداوند زمرد آپکی عمر مین ترقی دین کہ آپنے میرے کہنے پر عمل کیا
مین نے کوئی امر خلاف نہین عرض کیا مزور اُنکا حق آپ پر ہی اور آپکا حق اُنپر ہی آپ اُنکے ملک کے قریب
رہتے ہین اور وہ آپکے قلعہ کے سایہ مین اگر آپ یہان نہ رہتے ہوتے تو وہ کیون آپکو یہ امر تحریر کرتے
اور اپنی مدد کو طلب کرتے اسکا یہ سبب تھا کہ اُنھون نے آپکو اپنا تصور کیا تو یہ آپکو تحریر کیا ورنہ اور
بادشاہ بھی تو ہین جنکے آپنے نام لیے جسکو چاہتے براے مدد طلب کرتے یہ امر خوش ہونے کا ہی
نہ کہ ناراض ہونے کا ہی نمرود نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو مین ضرور چلونگا ایسی چاپلوسی کی کہ
نمرود راضی ہوگیا اُسنے حکم دیا کہ انکو لیجا کر ایک مقام نفیس پر اُتارو اور اُنکی دعوت کرو اور سامان
سفر درست کرو پرسون ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ جو حکم دیا کہ سب سامان درست کرو
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سے سامان درست ہونے لگا وزیر کو لا کر ایک مکان مین اُتارا

اسکی دعوت کرنے کا سامان کیا بڑے سامان سے دعوت کی دوسرے دن پھر نمرود نے دربار کیا وزیر
آیا بڑی دیر تک دربار آراستہ رہا جب دربار کے برخاست کا وقت آیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو
جانے لگے اسوقت نمرود نے حکم دیا کہ کل ہم کوچ کرینگے تم لوگ سب صبح سے تیار رہنا یہ سنکے
ہر ایک نے عرض کیا بہت خوب یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی رات کٹی صبح کو تمام افسر مسلح
و مکمل ہو کر آئے لشکر تیار رہوا خیمے وغیرہ نکالے گئے اراون پر بار ہوئے سب سامان سفر درست ہو گیا
وزیر بھی تیار ہو کر آیا اس عرصے مین نمرود بھی محل سے برآمد ہوا مگر مسلح اسیوقت نکل کر اپنے فرزند
تمرود کو حاکم قلعہ کیا اور مع ایک لاکھ لشکر کے ہمراہ وزیر کے طرف شہر نیرنگ کے روانہ ہوا کہ انکا ذکر
آئندہ ہوگا اب حال پھر شہر نیرنگ کا تحریر کیا جاتا ہی

کچھ حال شہر نیرنگ و جمود کا سماعت فرمایئے

کہ جب تخت تیار ہو کر آیا اور وہ دربار مین بچھایا گیا یہانتک کہ شداد نے دربار برخاست کیا محل
مین آیا جمود سے بیان کیا کہ تخت آ گیا ہی مگر ابھی تک آپکے فرزند نہین تشریف لائے آسمان پر سے
انکو بہت زمانہ گذرا ہی یہ سنکے جمود نے کہا کہ ای شداد کیا کہون مین خود اس فکر مین ہون کہ
کیا سبب ہی وہ دن تمام ہوا رات آئی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر جا کر سو رہا شداد اپنی خوابگاہ
مین گیا جمود اپنی خوابگاہ مین گئی کہ بیٹھے بیٹھے اسکا دل گھبرایا اور بہت پریشان ہوئی خیال آیا کہ نہ
معلوم کیا سبب ہی جو ابھی تک جتر تنگ نہین آیا ہی چلو آج چلکر دیکھین کہ کیا بندوبست ہوا یہ
خیال کر کے جمود نے تمام اپنے کو اسباب سحر سے درست کیا اور کچھ پڑھا کہ تمام خواصین سو گئین یہ کمرے سے
باہر آئی پر پرواز پیدا کر کے اڑکر طرف باغ ثمود کے روانہ ہوئی یہ وہ دن ہی کہ وہان جلسہ آراستہ ہی
اور ہر ایک اپنا اپنا سحر تیار کر چکا ہی ثمود نے تخت سحر تیار کر کے جتر تنگ کے گلے مین ڈالدی ہی جلسہ آراستہ ہی
سب خوش خوش بیٹھے ہین شرابخواری ہو رہی ہی کہ جمود آ کر پہونچی اب جو باغ مین آئی ہی کیا دیکھتی ہی
کہ تمام باغ ساحرون سے بھرا ہوا ہی ایک ایک انمین اپنے وقت کا زبردست ہی سامری و جمشید معلوم ہوتا ہی
یہ جو اسنے دیکھا تو اپنے کو پوشیدہ کیا اور بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ جتر تنگ تو تاج سر پر رکھے
ہوئے بیٹھا ہی بہت نفیس پوشاک تن مین ہی ثمود اسکے برابر بیٹھی ہی اور کئی ساحر ہین مگر ایک ساحر
بہت زبردست ہی کہ سب کا افسر معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر جمود نے اپنے کو ظاہر کیا کہ نگاہ ثمود کی جمود پر پڑی
آواز دی کہ آؤ ہمشیرہ تمھارا تو انتظار تھا تمنے تو اسدن سے خوب خبر لی ہمنے یہان سب بندوبست کر لیا مگر تمنے
خبر تک نہ لی یہ جو جمود نے سنا تو اسیوقت اس جلسہ مین آئی ثمود نے کہا کہ تمنے نہین پہچانا استاد کے بھائی منا
کو یہ چھوٹے استاد ہین یہ سنکے جمود نے محروم کو سلام کیا کیونکہ ثمود نے اشارہ کر دیا تھا کہ وہ جو سامنے
جتر تنگ کے بیٹھے ہوئے ہین استاد ہین محروم نے دعا دی یہ بھی بیٹھ گئی ساقی نے اسکو بھی جام شراب لبریز
کر کے دیا اسنے لیکر پی لیا انکو خوب شراب چلنے لگی بے پر کی اڑنے لگی ہر ایک مست ہوا اپنے اپنے طور کی
کہنے لگا اسی نشہ شراب مین جمود نے کہا کہ ای ثمود تمنے کیا تدبیر کی ثمود نے جو کچھ کہ کام کیا تھا بیان
کیا جمود نے کہا کہ خوب بندوبست کیا ای بہن مین نے بھی تخت تیار کرا لیا ہی یہ کہکر وہ نقشہ پیش کیا جو کہ
برائے درستی تخت دیا تھا اب جو ثمود نے دیکھا کہ یہ نقشہ تو بعینہ وہی نقشہ ہی جو کہ محروم نے
دیا تھا کہ ایسا تخت بنواؤ ثمود نے وہ نقشہ محروم کو دیا اور کہا کہ چھوٹے استاد تخت بھی تیار ہی

یہ سنکے محروم نے کہا کہ کل صبح کو یہ دربار مین جائین اور جو مین نے تعلیم کیا ہو بیان کرین کوئی بات فروگذاشت نکرین
دیکھو اسکا خیال بہت رہے کہ کوئی سجدہ نہ کرنے پائے ورنہ تم بھی مثل ازرنگ وغیرہ کے تصور کیے جاؤگے یہ ہی
اسمین بھید ہر ع نکتہ ہا ست بے محرم اسرار کجا یہ سنکے چترنگ نے کہا کہ کوئی فروگذاشت نہوسے پائیگی آپ اطمینان
رکھین اور کوئی سجدہ نہ کرے پائیگا محروم نے کہا کہ ہان یہ تدبیر کرنا کہ تمام دیرون مین اپنی تصویرین آویزان
کرا دینا اور یہ حکم دینا کہ لوگ اسکی پرستش کرین اور تصویر زمرد کی بھی پرستش کرین یہ سنکے چترنگ نے کہا
کہ بہت خوب ایسا ہی ہوگا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کیا کہین تشریف لیجائینگے محروم نے جواب دیا کہ نہین مین جاونگا
تو نہین نہ تمھارے پاس ہر وقت موجود رہونگا جب ضرورت ہوگی تو تم سے پوشیدہ مل لیا کرونگا نہ کوئی میرا
شاگرد جو کہ مثل میرے ہو تمھارے پاس رہے گا ہان تمھو دضر در تمھارے پاس رہے گی چترنگ نے کہا کہ یہ بات بہ
آپ پوشیدہ رہیے گا محروم نے کہا کہ ہر وقت مین تمھارے پاس رہونگا جہان تم سفر کروگے اسوقت بھی ہمراہ
ہونگا اور میرا ایک شاگرد ہمراہ رہے گا اور یہ جو چار پانچ سو شاگرد میرے ہین وہ جو لشکر آئیگا اسکے افسر
ہونگے اس لشکر کے ہمراہ ایک گنبد ہوگا اور ایک خیمہ جسکو کہ بارگاہ کہینگے اسکا نام بارگاہ چترنگی ہوگا
اور اسکو شیرنگی بھی کہینگے جو اسمین عجائبات ہونگے وہ اسوقت ظاہر ہونگے جبکہ وہ برپا ہوگی اور وہ
گنبد اس امر کے لیے ہوگا کہ تم اسمین سوار ہونا اسوقت جب لشکر کسی طرف کوچ کرے یا میدان جنگ
مین جاے اور جب تم دربار سے آیا کروگے اور یہ پوشاک اُتارا کروگے تو ایک ہاتھ پیدا ہوا کریگا
وہ لے جایا کرے گا اور وہ گلدستہ بھی اور جب تم کہین سوار ہوکر جایا کروگے یا دربار مین آیا
کروگے تو وہ پوشاک بھی آجایا کرے گی اور گلدستہ بھی چترنگ نے کہا کہ بہت خوب یہ تقریر کرکے
پھر شرابخواری کرنے لگا کہ رات کوئی قریب تین پہر کے آئی ہوگی اسوقت محروم نے کہا کہ مین تو جاکر
سوتا ہون جسکا جی چاہے سوے جسکا جی چاہے جاگے یہ سنکے سب نے کہا کہ ہم سب کو نیند آئی ہی ہم
آپکے سبب سے جاگ رہے تھے جب یہ تقریر محروم نے کی تو جمود نے کہا کہ مین رخصت ہوتی ہون مین
کسی پر ظاہر کرکے نہین آئی ہون کہ مین فلان مقام پر جاتی ہون نہ مجکو ظاہر کرنا ہی اسوقت محروم نے
کہا کہ ای جمود اگر تو جاتی ہی تو یہ تدبیر کرنا کہ شداد سے کہنا کہ ای شداد مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ زمرد
ولقا فرماتے ہین کہ کل بوقت سحر میرا فرزند آسمان پر سے آئے گا دربار مین بیچ اُسکو خدا کردیا ہی اور
تمام علم خدائی اُسکو تعلیم کردیا ہی اور تاج خدائی اور لباس خدائی اُسکے جسم پر آراستہ کیا ہی مگر یہ حکم دیا
ہی کہ تو اپنے کو سجدہ نہ کرانا اُسوقت تک جب تک تمام عالم مین تیری خدائی نہو جائے اور خدا پرست
نہ غارت ہو جائین یہ سنکے مین نے کہا کہ پھر کیا ہوگا کیونکر معلوم ہوگا کہ یہ خدا ہی جبکہ لوگ سجدہ نہ کرینگے
اُسکا جواب یہ فرمایا کہ یہ تدبیر کیجائے کہ جہان جہان میری اور میرے والد لقا کی تصویرین ہین وہان
وہان انکی بھی تصویر لگادی جائے کوئی مقام باقی نرہے جو لوگ میری بندگی کرین انکی بھی بندگی کرینگے دوسرا
امر یہ ہی کہ ایک لشکر قریب ایک لاکھ کے بوقت سہ پہر آئیگا اُسکے ساتھ بارگاہ ہوگی ایک گنبد سات
زرجون کا ہوگا وسط کے درجہ مین تخت ہوگا اور درجۂ بالا مین کچھ سامان گھنٹے وناقوس وغیرہ ہوگا
کہ وہ خود بخود بجتے ہونگے اُسکے نیچے جو درجے ہونگے اُنمین سپلے ہونگے اور دھیلے صداے جی چترنگ کی
بلند کرینگے اور صدا دینگے اور نیچے کے جو تین درجے ہونگے اُنمین سب خدمت پیشہ ہونگے ایک مین شرابخانہ ہوگا
یہ لشکر فرشتون کا ہوگا یہ لشکر ہمیشہ چترنگ کے ساتھ رہے گا تو یہ شداد سے خواب بیان کرنا اور کہنا کہ
دربار کو خوب آراستہ کرو اور ایک ابر ہر وقت بالاے قصر قائم رہا کرے گا اور چترنگ اپنی قدرت دکھایا کرے گا

جو کوئی جو چیز اُس سے طلب یا جو حاجت ہوگی مین اُسکو پورا کرونگا یہ کہنا کہ چتر نگ برلائیگا اپنی قدرت سے
نہ کہ مین یہ جو فوج آئے گی نہ کھائیگی نہ بےگی یہ بڑی صفت ہو کہ وہ ہی گنبد کو اُٹھائے ہوے ہونگے کہ اُس گنبد
کو کوئی نہین اُٹھا سکتا ہو نہ اُنکے مرکب کچھ کھائینگے یہ کہنا کہ یہ امر مجھسے فرما گئے ہین جمود نے کہا کہ بہت خوب مین
یہ ہی کہونگی مجروم نے کہا کہ جاؤ بس اُسیوقت جمود اپنے محل کی طرف روانہ ہوئی اور بہت جلد اُس مقام سے
اپنی خوابگاہ مین آئی یہان بعد جانے جمود کے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان جو جمود پہونچی
دیکھا کہ سب بیخبر سو رہے ہین یہ بھی اپنی مسہری پر لیٹ رہی اور چونکہ رات بھر کی جاگی ہوئی تھی سو رہی یہانتک
کہ سحر ہوگئی شداد بیدار ہوا ادھر جمود بیدار ہوئی اُسکی خواصین وغیرہ اُٹھین چونکہ اُسنے اگر اپنا سحر دفع
کر دیا تھا جب یہ سب اُٹھین تو اُسنے کہا کہ کوئی جاکر بادشاہ سے میری طرف سے عرض کرے کہ بہت دن ہم سے
ملاقات کئی ہوے دربار مین نہ تشریف لیجائیگا کیونکہ کچھ عرض کرنا ہی ایک خواص دوڑی ہوئی شداد
کی خوابگاہ مین گئی یہان شداد درباری کپڑے پہن رہا تھا کہ اس خواص نے جاکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ ملکہ
نے فرمایا ہی بہت دن میرے پاس آئے ہوے اور مجھ سے ملے ہوے دربار مین نہ تشریف لیجائیگا مجھے
کچھ عرض کرنا ہی اور وہ ضروری امر ہی یہ جو اُسنے کہا شداد نے کہا کہ مین آتا ہون وہ خواص یہ
جواب پاکر جمود کے پاس آئی اور جو شداد نے کہا تھا بیان کیا جمود یہ سُنکے خاموش ہو رہی کہ
اتنے عرصے مین شداد آیا اور کہا کہ ملکہ بیان کرو کیا عرض کرنا ہی جمود نے جو کہ مجروم نے تعلیم کیا تھا
سب شداد سے کہا اور کہا کہ یہ خواب دیکھا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ تم دربار کو آراستہ کرو شداد نے
کہا کہ مین دربار کو آراستہ کرتا ہون یہ کہکر دربار مین آیا تخت پر بیٹھا حکم دیا کہ سب دربار آراستہ
کیا جاے آج خداوند چترنگ تشریف لائینگے بالاے آسمان سے کیونکہ اُنکو جامۂ خدائی و تاج خدائی
خداوند زمرد ولقا نے عنایت کیا اور علم خدائی تعلیم کر دیا ہی اور آج شام کو یعنی بوقت سہ پہر
قریب شام کے لشکر فرشتگان آئیگا جو کہ گنبد اور بارگاہ رکھتا ہوگا گنبد مین خداوند سوار ہونگے
جب کہین سفر کو جایا کرینگے اور بارگاہ برپا ہوا کرے گی یا جب میدان جنگ مین جایا کرینگے تو اُسی
گنبد مین سوار ہوا کرینگے اور ایک ابر ہر وقت ایوان اور قصر پر قائم رہا کرے گا جو کوئی حاجت
یا چیز طلب کرے گا اُسکو خداوند اپنی قدرت سے اُسکی حاجت برلائینگے یہ جو شداد نے کہا تمام اہل دربار
دنگ ہوگئے خصوصاً مرید تیغزن کہ وہ ارژنگ پرست ہی شداد کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ کیا خداوند
ارژنگ تشریف فرما ہونگے اہل دربار نے کہا کہ نہین ہمارے خداوند چترنگ بن زمرد مرید تیغزن
یہ سُنکے اپنے دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا مین بھی ذرا اُسکے خداوند کو دیکھون اچھے زمانے مین آیا اور
خوب ہوا جو مین نے جلدی نہین کی ورنہ اُنکی زیارت سے محروم رہتا یہ تو اپنے دل مین یہ تقریر کر رہا ہی ادھر
دربار آراستہ ہونے لگا تمام فرش تبدیل کیا گیا اور درستی ہوئی کرسی و دنگل وغیرہ آراستہ ہوے بعد
اس بند و بست کے ہر ایک سردار و افسر اپنے قرینے اور قاعدے سے کرسی و دنگل پر متمکن ہوا یہان تو
سب بند و بست ہو رہا ہی ادھر جب مجروم خواب مرگ اور ہر ایک ساحر خواب غفلت سے اُٹھا تو چترنگ
نے کہا کہ اب آپ لوگ میرے جانے کی تدبیر فرمائین بس یہ سُنکے مجروم نے الضرام سے کہا کہ تمھارے
سپرد یہ کام کیا جاتا ہی کہ تم اس کام پر مقرر ہوتی ہو کہ جب یہ پوشاک و تاج اُتار کر رکھین تو تم
اُسکو اُٹھا لیا کرنا اور گلدستہ بھی اُٹھا لینا اور جب یہ دربار مین جائین خواہ کہین سوار ہون تو پہونچا
دیا کرنا مگر سبکی نگاہون سے پوشیدہ رہنا اور جہان یہ جائین اُنکے ہمراہ رہنا اور جمروت سے کہا کہ تم اس

کام پر مقرر کیے جاتے ہو کہ تم یہ کیا کرنا کہ جو کوئی دربار مین آئے خواہ راہ مین خواہ کسی مقام پر اپنے کوئی چیز
طلب کرے اور یہ جب ہاتھ اُٹھا کر طرف ابر یہ کہین کہ ای فرشتہ قدرت فلان شخص یہ چیز طلب کرتا ہے ذرا
بہشت سے لا دو دے بس تم فوراً پہونچا دیا کرو اور مین نے اپنے سپرد یہ کام کیا ہے کہ جو کوئی جو
حاجت طلب کریگا مین اُسکو بذریعہ سحر کے برلاؤنگا اور مجبر ود کے متعلق یہ کام کیا جاتا ہے کہ وہ بیٹھا ہوا
میرے پاس میری خبر رکھے جو چیز مین طلب کرون از قسم بخورات وہ بہم کر دیا کرے اور بارگاہ کی خبر
رکھا کرے اور جب جتر تنگ سوار ہو تو گنبد مین جو گھنٹے و ناقوس ہین انکو سحر سے بجائے اور یہ سحر
کرے کہ وہ تیلیاے سحر صدا حق کی بلند کرین اور ناشاد کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ آج ان پانچ سو ساحرون
کو لیکر اور وہ جو لشکر سحر ہے اُسکو لیکر اور جو بارگاہ سحر سے تیار کی گئی ہے اور خیمہ وغیرہ اور گنبد شہر نیر نگ
مین پہونچے اور اپنے سحر سے اُن تیلیاے سحر کو زور دیتا رہے اور مرکب سحر سے تیار کرے ان سب کا
بند و بست اُسکے متعلق ہے اور یہ مین کہتا ہون کہ کوئی اپنے کو ظاہر نہ کرے سوائے ناشاد و ثمود کے
یہ تو ہمراہ جتر تنگ کے تخت پر بیٹھکر روانہ ہوگی اسکو جتر تنگ یہ کہے کہ یہ حور بہشتی ہے میرے ہمراہ آئی ہے اور
مین نے اسکو اپنی زوجہ بنایا ہے اور ناشاد لشکر لیکر جائیگا باقی جو کہ ہین وہ پوشیدہ رہین جب جتر تنگ
سوار ہو یا کرے سب میرے پاس اس ابر سحر مین چلے آیا کرین سب نے کہا کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہے اُسمین کمی نہوگی محروم
نے کہا کہ پھر سب جاؤ بس الضرام اسیوقت سحر کرکے غائب ہوگئی حمروت بھی پوشیدہ ہو کر چلا گیا اور
محروم نے دو پری پیدا کیے اور مجبر ود کو ہمراہ لیکر طرف اُس ابر کے روانہ ہوا ناشاد سے کہا کہ تم سنہ پھر کو
آنا ناشاد نے کہا کہ بہت خوب ثمود نے کہا کہ اب مین طرف دربار کے انکو لیکر جاتی ہون محروم نے کہا کہ جاؤ
بس اُسیوقت ثمود نے ایک تخت سحر تیار کیا اُسپر جتر تنگ کو بٹھایا گلدستہ سامنے رکھا جتر تنگ وہی تاج سر پر
رکھے ہوئے تھا اور وہی جامہ پہنے ہوئے تھا اور جسقدر خواصین مصاحبین ثمود کی تھین وہ بھی سحر کرکے برابر
تخت کے ہوگئین کوئی کسی سواری پر نہ سوار تھی بظاہر مگر باطن مین ہر ایک سواری سحر پر سوار تھی بس ثمود
تخت پر بیٹھی اور سحر کیا کہ تخت بلند ہوا اور وہ خواصین اور مصاحبین بھی چلین وہ ابر سحر کرکے سر پر جتر تنگ کے
قائم ہوا اُس سے گوہر برسنے لگے یاقوت سُرخ کی بوچھار ہونے لگی اُس تخت پر یہ سامان تھا کہ بخورات جل رہے
تھے عود و عنبر سلگ رہا تھا اُسکی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اس جاہ و حشم سے جتر تنگ طرف شہر نیر نگ کے
روانہ ہوا کیونکہ ثمود نے سحر سے شہر کو دریافت کر لیا تھا بس اُسی کے ہمراہ حمروت و الضرام بھی چلے اور
ابر مین محروم جادو تھا اور مجبر و دیہانتک کہ وہ ابر جاکر قصر پر قائم ہوا جس قصر مین شداد دربار کر رہا تھا
شداد و اہل دربار سب انتظار کر رہے تھے کہ خداوند تشریف لاتے ہونگے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین
خیرگی کرنے لگین اور ایک نور پیدا ہوا اور صدا آئی کہ ای اہل دربار ہوشیار ہو خداوند تشریف لاتے ہین اور
موتی و یاقوت برسنے لگے اور عود و عنبر کی خوشبو آنے لگی اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک تخت ہوا پر سے اُترا چلا
آتا ہے اور اُس تخت پر ایک نوجوان تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہے اُسکے برابر ایک عورت حسین مہ جبین بیٹھی ہے اور برابر اُسکے
بہت سی عورتین ہین جو کہ ملازم معلوم ہوتی ہین نہ اُس تخت کو کوئی اُٹھائے ہے خود بخود چلا آتا ہے نہ وہ عورتین
کسی چیز پر سوار ہوا پر اُڑتی چلی آتی ہین یہ حالت دیکھکر سب اہل دربار مع مرید تیغزن کے دنگ ہوگئے
یہ جو شداد نے دیکھا کہ جتر تنگ اس شان و شوکت سے آئے ہین تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب
اہل دربار کھڑے ہوگئے شداد طرف صحن کے چلا اُدھر تخت اسکا ہوا پر سے صحن مین اُترا اور زمین پر قائم ہوا وہ عورتین
بھی قرینے سے کھڑی ہوگئین یہ خیال رہے کہ اس قوم مین کوئی پردے وغیرہ کا خیال نہین ہے خواہ ملکہ خواہ کوئی ہو

ہر ایک کے سامنے ہوتی ہو اسی سبب سے ثمود جیتر نگ کے ہمراہ تھی اور تمام خواصین بھی بلا پردہ موجود تھین
کہ جب شداد قریب تخت پہونچا اور اسکی نظر جیتر نگ کے چہرے پر پڑی فوراً قصد کیا کہ سجدے کو خم ہون کہ صدا
آئی ای اہل دربار ابھی سجدہ نہ کرو کیونکہ انھون نے ابھی اپنا سجدہ موقوف کیا ہو صرف انکی اطاعت کرو اور انکو
اپنا خدا تصور کرو یہ صدا جو آئی ادھر جیتر نگ نے بھی یہی کہا اور شداد کو بھی خیال آیا کہ خداوند جمود سے بھی خود ہی
یہی منع کر گئے ہین اور شداد کی نگاہ بھی اُس گلدستے پر پڑ گئی کیونکہ اسکا اثر یہ تھا کہ وہ سجدے سے منع کرتا تھا یہ چند
سبب ہوے شداد نے سجدہ تو نہ کیا مگر مسحور ہو گیا اور اطاعت پر کمر باندھی یہی حال کل اہل دربار کا ہوا
مرید تیغزن بھی مسحور ہو گیا وہ سب امر فراموش ہو گیا کہنے لگا دل مین کہ ضرور یہ خداوند ہین اور یہی فرزند ہین
خداوند زمرد کے اور سچے ہین لقا کمار زنگ بالکل جھوٹا اور کاذب ہو وہ خدائے باطل ہو یہ خیال کرکے خاموش
ہو رہا ادھر شداد نے پھر کر جیتر نگ کو مجرا کیا اور کہا کہ دربار مین تشریف لیچلیے کیونکہ اب تو ہمکو آپکی اطاعت لازم ہو
جیتر نگ نے کہا کہ پہلے تم یہ بندوبست کرو کہ اس حور بہشتی کو اور یہ جو حورین اسکی ملازم ہین انکو محل مین پہونچا دو
اُسکے بعد مین دربار مین چلونگا یہ سُنکے شداد نے ثمود سے کہا کہ آپ تشریف لیچلین ثمود اُسیوقت ہمراہ
شداد کے مع اپنی خواصون و مصاحبون کے داخل محل ہوئی شداد نے جمود سے جا کر کہا کہ ای جمود یہ خداوند
کی زوجہ ہین انکو خداوند اپنے ہمراہ آسمان پر سے لائے ہین یہ سب اُنکی ملازم ہین چونکہ خداوند ہو کر آئے ہین یعنے
آپکے فرزند کی زوجہ کے چونکہ آپکو خداوند خواب مین آکر اُنکے تشریف لانے کی خبر دے گئے تھے تو وہ تشریف لائے
ہین انکو محل مین بھیجا ہو یہ جو جمود نے سُنا بڑی عزت کی اور ثمود کو اپنے ہمراہ ایوان مین لیگئی شداد واپس آیا
بیرون محل آکر عرض کیا کہ اب آپ تشریف لیچلین مین آنکو پہونچا آیا یہ سُنکے جیتر نگ تخت پر سے اُترا جیسے
زمین پر پانون رکھا تخت خالی ہوا اب جو اہل دربار نے دیکھا تو تخت غائب تھا جیتر نگ کو اہل دربار و
شداد بڑی عزت و توقیر سے ایوان مین لائے اور اُس تخت پر بٹھایا جیتر نگ اُس نئے طور کے تخت کو
دیکھکر دنگ ہو گیا مگر خاموش اُس تخت پر بیٹھ گیا کہ سب نے دیکھا کہ وہ گلدستہ جو کہ اُس تخت پر روبرو خداوند
کے رکھا ہوا تھا وہ یہان بھی موجود ہو جب جیتر نگ تخت پر بیٹھ چکا اُسوقت جیتر نگ کے کان مین کسی نے کہا
کہ تم یہ حکم دو شداد میرے تخت کے برابر جو کرسی آراستہ ہو اس پر قیام کرے آج سے یہ جگہ اسکی ہو اور جو بادشاہ
تمھاری اطاعت کریگا اُسکو بھی جگہ ایسے مقام پر دیجائیگی اور یہ حکم دینا کہ جو سردار مقرر ہونگے وہ اس تخت پر جو کہ
دنگل مین یہ جگہ اُنکے لیے مقرر کی گئی ہو یہ سُنکے جیتر نگ نے کہا کہ ای شداد شاہ تم میرے پاس آؤ جب شداد لعین
آیا تو جو کرسی روبرو آراستہ تھی شداد کو جیتر نگ نے اُس کرسی پر جگہ دی اور کہا کہ آج سے تم اس کرسی پر
بیٹھا کرنا اور جو بادشاہ میری اطاعت کرینگے یہ کرسیان اُنکے لیے مقرر کی گئی ہین شداد یہ سُنکے اُس
کرسی پر متمکن ہوا تب جیتر نگ نے کہا کہ ای شداد آج شہر مین منادی ندا کر دے کہ سب
خداوند جیتر نگ کی اطاعت قبول کرین آج سے مذہب جیتر نگی جاری کیا گیا ہو یہ سُنکے شداد
نے اُسیوقت جارچی کو طلب کرکے حکم دیا کہ شہر مین ندا کردو کہ مذہب زمردی منسوخ کیا گیا
مذہب جیتر نگی جاری کیا گیا اب خداوند جیتر نگ بن زمرد ہین اُنکی خدائی ہو یہ جاگتی جوت کے
خداوند ہین انہین بڑی بڑی کرامتین ہین انکا یہ حکم ہو کہ مین اپنے کو ابھی سجدہ نہ کراؤنگا جب سب عالم
میرے قبضے مین آجائے گا اُسوقت تک اور جب سب خدا پرست غارت ہو لینگے صرف تصویر
خداوند معبدون مین ہم لوگون کے رکھی جائیگی دوسرے جو احکام مذہب زمردی اور مذہب
لقا کے تھے سب وہی ہین صرف نام خداوند تبدیل ہو گیا ہو ورنہ کوئی فرق نہین ہو

صرف اسقدر کہ انکو سجدہ کیا جاتا تھا انکو ابھی سجدہ نہ کیا جائیگا یہ حکم سُنکے جارچی اُسیوقت روانہ ہوا اور
موافق حکم کے اسنے جارج دیا تمام شہر مین سب اہل شہر کو معلوم ہو گیا کہ چترنگ بن زمرد آسمان پر سے
تشریف لائے ہین کیونکہ یہ خبر تمام شہر مین پھیل گئی تھی کہ چترنگ بالائے آسمان تشریف لے گئے ہین
جب یہ جارج دیا گیا تو اب یہ سب کو معلوم ہوا کہ آسمان پر سے تشریف لے آئے اور انکی خدائی مقرر ہوئی
انکو زمرد ثانی وخداوند لقانے خدا مقرر کیا اب اچھا ہو گیا ہر ایک مقام پر یہی چرچا ہونے لگا لوگ آمین
تقریر کرنے لگے شہر مین تو یہ حالت ہی ادھر چترنگ نے شداد سے کہا کہ تمام دیرون مین میری تصویر اسیوقت
درست کرا کے روانہ کرو میرے نام کا سکہ جاری کرو میرے نام سے نوبت بجا کرے میرے نام کی چوبکاری
جاے اور آج سے میرکو میرا خاص لشکر جو کہ والد بزرگوار وجد نامدار نے مقرر کیا ہی مع بارگاہ وگنبد سواری کے آئیگا
اُسکو استقبال کر کے لانا یہ حکم سُنکے شداد نے اُسیوقت مصور کو طلب کر کے کئی سو تصویرین چترنگ کی بنوائین
اور اُسیوقت تمام شہر کے دیرون مین چوبدار سرکاری ہمراہ کر کے روانہ کین اور حکم دیا کہ آج سے خداوند
چترنگ کی چوبکاری جاے نوبت خانون مین حکم بھیجدیا کہ اب خداوند چترنگ کی تعریف مین نوبت بجائی
جایا کرے اور زرگرون کو بلا کر کہا کہ اب آج سے سکہ بنام خداوند چترنگ جاری کیا جاے یہ زرگر
ہین جو کہ سرکاری ملازم ہین روپیہ درست کرتے ہین انکو یہ حکم دیا گیا بس شداد نے حکم دیا کہ سکہ جاری
کیا جاے اُسیدن سے سکہ چترنگ کے نام کا جاری کیا گیا اب یہ حکم دیکر چترنگ نے تمام اہل دربار کی
طرف نظر کی تو دیکھا کہ ایک پہلوان غیر اس دربار مین ہی جسکو کہ کبھی مین نے نہین دیکھا تھا شداد کی طرف
متوجہ ہو کر کہا کہ گو مین بخوبی علم خدائی سے واقف ہون اور اسکا نام بھی جانتا ہون مگر یہ بتاؤ کہ یہ نیا پہلوان
کون ہی تب شداد نے تمام بدیغزان کا اور خط منشور پر مہر کی خواستگاری کرنا اور اپنا اقرار کرنا کہ ہمارے
خداوند آسمان پر سے آئین تو تمسے ہمارے پہلوان مقابلہ کرینگے اور اپنا خفیہ طور سے ثمرود کو نامہ لکھنا وزیر کا
نامہ لیکر جانا اور ثمرود کے حال سے واقف ہونا کہ وہ پہلوان فلان مقام پر اسکا قلعہ ہی سب بیان کیا یہ سُنکے
چترنگ نے جوابدیا کہ یہ حال سب مجھپر روشن ہی اور مین جانتا ہون صرف مین نے اس سبب سے پوچھا
کہ دیکھون تم کیا بیان کرتے ہو دوسرے یہ امر ہی کہ مین اکثر اپنے کام تم سے متعلق کرادونگا جو تمھاری شانے
ہی کیونکہ مین خدا ہون اور مین نے تمکو اپنا نائب کیا ہی شداد یہ بات سُنکے خوش ہو گیا یہ جو سب تقریر
مرید نے سُنی مسحور تو ہو چکا تھا ایک مرتبہ یہ خیال کر کے اپنی کرسی پر سے اُٹھا کہ بیشک یہ خداے اصلی ہی اور
ارزنگ باطل ہی لہذا اس سے کوئی سوال کرو یعنی کوئی چیز طلب کرو اگر یہ تمھاری خواہش کے موافق اُسکو
بہم کر دے تو اسکی قدرت نمائی بھی ہو گئی اور یہ بھی بخوبی ظاہر ہو گیا کہ یہ خداے اصلی ہی اور خداے برحق ہی
ارزنگ خداے کاذب ہی بس اسنے روبرو تخت کے آکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے خداوند مین آپکی اطاعت
کرتا ہون مگر ایک شرط سے کہ جو چیز مین طلب کرون وہ میری خواہش کے موافق آپ اپنی قدرت سے بہم
کر دیجیے یہ سُنکے چترنگ نے کہا کہ طلب کر اور میری قدرت کا تماشا دیکھ مرید نے کہا کہ اگر آپنے اپنی قدرت سے
میری خواہش پوری کر دین تو مین ابھی یہ خط منشور چاک کر ڈالونگا اور ارزنگ پر لعنت کرونگا مع پانچ ہزار کے آپکا مطیع
ہونگا چترنگ نے کہا کہ طلب کیون نہین کرتا ہی دیر کیون کرتا ہی مرید نے یہ سُنکے کہا کہ میری خواہش یہ ہی کہ ایک طبق حلوے کا
جو کہ ابھی تیار کیا گیا ہو مجکو آپ بہشت سے منگا دین دیر نہو یہ سُنکے چترنگ نے اُس ابر کی طرف ہاتھ بڑھایا جو کہ صحن قصر
پر قائم تھا اور کہا کہ اے فرشتہ قدرت ایک بندہ میرا جو کہ ابھی تک حالت کفر مین ہی اور ارزنگ کوئی خداے باطل ہی
اُسکی بندگی کرتا ہی جو کہ ہمارے خاندان کا غلام تھا اُسنے دعوٰہ خدائی کیا ہی اُسکا ماننے والا ہی وہ حلوہ بہشتی طلب کرتا ہی

اسکی خواہش کے موافق بہشت سے لادو یہ جملہ جیسے ہی ختم ہوا فوراً ایک ہاتھ ابر سے پیدا ہوا اسمین ایک طبق طلائی
کہ اسپر نقرئی چھابہ رکھا ہوا تھا وہ ہاتھ قریب ہاتھ چترنگ کے آیا گو اُس ابر سے اور چترنگ سے ذرا فاصلہ
تھا اول تو وہ ابر صحن قصر پر سایہ فگن تھا یہ وسط ایوان مین بیٹھا ہوا تھا وہ ہاتھ ابر سے نکلکر اسکے ہاتھ
کے قریب آیا اسقدر دراز ہوا اور صدا آئی کہ خداوند یہ حاضر ہی چترنگ نے لیکر مرید کو دیا کہ تو دیکھو اور میری
قدرت کا تماشا کرو اب جو مرید نے چھابہ اُٹھایا تو اُسکے اندر سے ایسی خوشبو نکلی کہ تمام دربار مہک گیا اسمین سے
گرما گرم بھاپ نکل رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی چولھے پر سے اُترا ہی مرید اور اہل دربار نے جو یہ رنگ دیکھا
سب نے کہا کہ بلاشک آپ خدا ہین یہ قدرت ہمنے یا آپ مین دیکھی یا لقا مین دیکھی تھی مگر ایسی ترقی جیسی آپ مین
ہی آپ برحق خدا ہین وہ حلوا تو مرید نے کھا لیا اور عرض کیا کہ مینے آپکی اطاعت کی یہ کہکر وہ خط منشور نکالکر چاک کر ڈالا
یہ رنگ دیکھکر چترنگ نے حکم دیا کہ اسکو خلعت دیا جائے اور کہا کہ اسکی جگہ اس تخت پر جو نکل ہو اوس نکل یہ
مقرر کی یہ بندۂ خاص ہی یہ سُنکے مرید نے سلام کیا خلعت ملا ڈنگلو ان پر آکر بیٹھا اور اہل دربار بھی اسکو نذرین
دینے لگے جو معزز سردار تھے انکو اُس تخت کے ڈنگلون پر جگہ ملی اور باقی برابر تخت کے کرسیون و ڈنگلون پر متمکن ہوئے
دربار آراستہ ہوا اہل دربار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ شداد نے دریافت کیا کہ خداوند یہ عورات کون ہین جو کہ
آپکے ہمراہ آئی ہین چترنگ نے کہا کہ جو میرے برابر تخت پر بیٹھی تھی وہ تو میری زوجہ ایک حور بہشتی ہی کہ وہ
میرے اوپر مائل ہوئی اور خداوند سے اجازت لیکر بصورت انسانی میرے ہمراہ آئی اور باقی عورتین جو ہین
یہ سب حورین ہین اور اسکی ملازم ہین مگر سب نے عورتون کی شکل بنائی ہی اس سبب سے کہ ہم انسانون مین
جاتے ہین کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ انسان نہین ہین بلکہ اور قوم مین کیا کرین کہ ہماری مالکہ دنیا پر جاتی ہین اب انکو بخوبی
ظاہر ہوا شداد خاموش ہو رہا کہ ادھر چترنگ کے کان مین صدا آئی کہ اے چترنگ ہمنے جو دریافت کیا
سحر سے تو معلوم ہوا کہ اس قرب و جوار مین کئی ملک ہین بس تمکو لازم ہی کہ تم اُن حاکمون کے نام نامے
تحریر کردو تم و جسکا شداد نے ذکر کیا ہی کل آکر اس شہر مین پہونچے گا لہذا تم حکم دو کہ کل صبح کو سب سردار
برائے استقبال روانہ ہون کیونکہ میرا پہلوان قدرت عُمرو و فنیل لیکر ہمراہ وزیر کے آتا ہی کل داخل شہر ہوگا
اُسکا استقبال کرکے لاؤ بڑی عزت سے اور آج سہ پہر کو فرشتگان قدرت کے لشکر کا استقبال کرنا اور وہ
جو حاکم ہین اُنکے نام یہ ہین گلریز شاہ حاکم گلریزیہ گلزار شاہ حاکم گلزاریہ یہ وہ بادشاہ ہین کہ انسے
ہمیشہ شداد شکست کھاتا تھا مگر جب تم پیدا ہوئے ہو یہ اُسوقت مین بھی لشکر کشی کرکے آیا تھا تمہاری مان
نے بذریعہ سحر کے اسکو شکست دی تھی یہ جب سے فرمانبردار ہی احرام شاہ حاکم احرامیہ احترام شاہ حاکم
احترامیہ غفار شاہ حاکم غفاریہ زنار شاہ حاکم زناریہ گلاب شاہ حاکم گلابستان انکے نام نامے تحریر
کرو اور انکو طلب کرو جو بادشاہ آکے اطاعت کرے تو خیر ورنہ پہلے اُسپر لشکر کشی کرو اُسکے بعد پھر اور طرف کا رُخ کرو
اگر یہ لوگ اطاعت قبول کرلین تو بس ارژنگ کی طرف ان سب کو لیکر چلو پہلے اُسکو اس امر کی سزا دو کہ جیسے
اُسنے اپنے کو خدا مشہور کر رہا ہی اُسکی خدائی کو درہم و برہم کرو اُسکے بعد پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرو انکو تہ تیغ کرو
یہ جو صدا آئی سوائے چترنگ کے کسی نے نہ سُنی بس چترنگ نے حکم دیا کہ دبیر کو طلب کرو کہ مین چند نامے
تحریر کراؤنگا شداد نے حکم دیا کہ دبیر حاضر ہو بس دبیر حاضر ہوا چترنگ نے کہا کہ پہلے تعریف لقا و زمرد کی تحریر کر
اُسکے بعد میری تعریف اور میری خدائی کی حالت اور جسطور سے مجکو خدائی پہونچی ہی اُسکے بعد یہ تحریر کر اے شاہان متفرقہ تمکو
معلوم ہو کہ مین فرزند ہون اُسکا جو کہ خداوند تھا اور پوتا ہون اُسکا جو کہ خدا تھا اور اب مین خدا ہون میرے باپ اور دادا نے
مجکو آسمان پر طلب کرکے مختار خلقت خدائی کیا اور کل خدائی کا مختار کیا اور میرے نام پر خدائی کو ختم کیا اب جب تک

مین ہون دنیا بھی ہے ادھر مین آسمان پر گیا ادھر دنیا بھی تمام ہوئی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم بفور دیکھتے اس نامہ کے غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہوا ور میری اطاعت کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ خیال کرو کہ مین
اپنا عذاب تمپر نازل کرونگا اور لشکر قدرت کو روانہ کرونگا کہ وہ تمکو گرفتار کر لائیگا اور تمھارے ملک کو تباہ و برباد کریگا
آئندہ تمکو اختیار ہے ہمنے دونون امرون سے تمکو آگاہ کردیا یہ جو چتر نگ نے کہا دبیر نے فوراً نامہ تحریر کیا اور عرض کیا کہ خداوند نامہ
تیار ہے چتر نگ نے کہا کہ اسکی نقل ایک بنام گلاب شاہ اور ایک بنام گلزار شاہ اور ایک بنام احرام شاہ و ایک بنام
گلریز شاہ و ایک بنام احترام شاہ کرکے روانہ کرو اور اصلی نامہ کو داخل دفتر شاہی و خداوندی کرو کہ وقت پر کام آئیگا
دبیر نے اسیوقت یہ نامے تیار کیے اور اسپر مہر چتر نگ کی چتر نگ نے اپنے ہاتھ سے انگشتری اُتار کردی جو کہ سحر بند تھی جب نامے
تیار ہوچکے جو نامے تھے اسیقدر ساندنی سوار بھی طلب کیے گئے اور انکو وہ دیے گئے کہ تم یہ نامے لیکر طرف گلزاریہ و گلریزیہ
و احرامیہ و احترامیہ کے جاؤ اور دو نامے جو کہ غفار شاہ و زنار شاہ کے نام تھے اور ساندنی سوار کو دیے گئے انسے علاوہ کہا
کہ تم یہ نامے لیکر زناریہ و غفاریہ کو جاؤ اور ان حاکمون کو یہ نامے دو ساندنی سوار نامے لیکر روانہ ہوے جب
ساندنی سوار جاچکے اسوقت چتر نگ نے حکم دیا کہ ای اہل دربار آگاہ ہو کہ کل ہمارا پہلوان قدرت ثمود فیل پیکر
ہمراہ وزیر شداد شاہ کے آئیگا اور داخل شہر ہوگا لہذا جسقدر سردار ہین سب اُسکے استقبال کو جائین اور بڑی
آبرو سے دربار مین لائین او آج سہ پہر کو لشکر قدرت کا استقبال کرکے چھاؤنی مین آئے وائین گنبد و بارگاہ توشک خانہ
خداوندی مین داخل کرین یہ سنکے سب اہل دربار عرض کرنے لگے بہت خوب چتر نگ نے کہا کہ ابھی ابھی علم خدائی
سے ثابت ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ جو آہستہ سے کان مین چتر نگ کی کہتا ہے یہ الصرام جادو ہے یہ ابر سحر مین
جاتی ہے اور جو محروم سحر سے دریافت کرتا ہے وہ آکر کہتی ہے اور گلدستہ بھی اسنے اُس تخت پر سے اُٹھاکر یہان رکھدیا تھا
اور تخت بھی اسی نے غائب کردیا تھا اور وہ جو ہاتھ ابر سے پیدا ہوا تھا وہ حمرو دت کا تھا کہ یہ کام اُسکے سپرد تھا
جیسے چتر نگ نے یہ کہا اُسنے سحر سے حلوا تیار کیا اور اپنا ہاتھ سحر سے دراز کرکے چتر نگ کو دیا تھا چتر نگ نے
مرید کو دیا تھا جسکے سبب سے وہ او رمرید ہوا بلکہ پلید ہوا آدم برسر قصہ یہ حکم دیکر چتر نگ نے کہا کہ اب دربار
برخاست کیا جائے یہ اسکا حکم دینا تھا اور تخت پر سے اُٹھنا فوراً سب اہل دربار اُٹھے ادھر اُس ابر سے صدا آنے لگی
جو خداوند چتر نگ کی چتر نگ شداد کو ہمراہ لیکر طرف محل کے چلا اب اہل دربار نے دیکھا تو تخت پر گلدستہ ندارد ہے
انکو او رعجب ہوا کیونکہ ادھر چتر نگ تخت پر سے اُترا الصرام نے گلدستہ اُٹھا لیا اور ابر مین پہونچا آئی اور ہمراہ
ہوگئی ادھر تو چتر نگ و شداد دونون کافر محل کی طرف چلے محل کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سے ثمود پہونچی ہے جمود
بڑی خاطر کرتی ہے اہل محل آآکر زیارت کرتی ہین کہ یہ زوجہ ہین خداوند کی ثمود و جمود دونون انعام تقسیم کررہی ہین
مگر ثمود بہت بڑی ساحرہ ہے اسنے یہ تدبیر کی ہے کہ ایک سحر ایسا تیار کیا ہے جو تمام دربار کی خبرین دے رہا ہے جو جو وہان گذرتی ہے
کاسکو معلوم ہوا چتر نگ آتا ہے اسنے کہا کہ ای ملکۂ عالم آپکے فرزند تشریف لاتے ہین جو کہ خداوند ہین اول ڈیوڑھی پر پہونچے
ہین اُنکے ہمراہ شداد بھی ہین جمود یہ سنکے خوش ہوئی اور کہا کہ بی بی تمکو کیونکر معلوم ہوا اُس قحبہ نے جواب دیا کہ مین
زوجہ ہون خداوند کی دوسرے حور بہشتی ہون اسی سے ثابت ہوا سب کے سامنے تو یہ کہا اور اشارے سے
کہا کہ سحر نے خبر دی جمود پر تو بخوبی ظاہر ہے کہ یہ ثمود ہے مگر اسنے بڑی کوشش کی ہے اس امر مین اس نے کیا ہے جو کچھ کیا ہے
بس جمود و ثمود دے یہ سنکے اُٹھی اور اپنے سب ملازمون کو لیکر یعنی خواصون انیسون جلیسون مصاحبون کو
طرف صحن کے چلی ثمود بھی مع ملازمین کے ہمراہ تھی کہ دیکھا آگے آگے مجلدار کوڑا ہاتھ مین سب کو ہٹاتی ہوئی
اور یہ کہتی ہوئی کہ خداوند تشریف لاتے ہین اُسکے عقب مین چتر نگ بڑی شان و شوکت سے تاج الماس نگار
و یاقوت نگار سر پر قبائے قلمکار زیب تن چلا آتا ہے اُسکے عقب مین شداد شداد کی جو نگاہ پڑی جمود

کو دیکھا مع اپنی خواصون کے اور اُسکے ہمراہ وہ بھی عورت ہی جو کہ دراصل حور ہی اور اُسکی بھی خواصین صحن مین کھڑی ہوئی انتظار کر رہی ہین یہ جو شداد نے دیکھا پکار کر کہا کہ ملکہ خداوند تمھارے فرزند تشریف لاتے ہین مجرا کرو جمود نے مسکرا کر چترنگ کو مجرا کیا اور دوڑ کر گلے سے لگ گئی اور بڑے اعزاز سے اپنے مقام پر لا کر مسند پر بٹھایا برابر اُسکے جمود کو بٹھایا سب اہل محل نے آکر نذرین گذرانین انعام ملا کہ مالا مال ہوگئے بڑے عیش سے چترنگ اس مقام پر رہا اُسکے بعد جو محل اُسکے قیام کرنے کا تھا وہ سب درست اور خوب آراستہ تھا اُسمین گیا جمود بھی گئی اُسکو خوب آراستہ پایا چترنگ نے وہ پوشاک اُتاری دوسری پوشاک پہنی اب جو دیکھا تو وہ پوشاک غائب ہوگئی وہ انصرام ہیکلی کیونکہ وہ تو اس کام پر مقرر ہی اب یہ دونون باہم بیٹھے خاصہ آیا خاصہ کھایا جا کر خوابگاہ مین آرام کیا بڑی خوشی جمود کو ہوئی کہ میرا فرزند خدا ہوا معاذ اللہ یہ تو یہان آرام کر رہے ہین جب وقت سہ پہر کا آیا تو سب سردار مسلح و مکمل ہو کر ایک مقام پر جمع ہوے اور طرف شہر پناہ کے روانہ ہوے یہ ادھر سے چلے ادھر ناشاد نے دن بھر یہ کام کیا کہ مرکب کاغذ کے کاٹے اور اُنکو سحر سے اصلی مرکب بنایا اُسپر وہ پتلہاے سحر سوار ہوے اور پانچ سو ساحرون کو اُنکا افسر کیا اور خود افسر اعلی یعنی سپہ سالار بنا اور بارگاہ سحر اثر در سحر پر لادی اور وہ گنبد چار بہت بڑے پتلے بنائے اُنپر سحر کر کے صورت انسان کیا وہ اُس گنبد کو اپنی دوش پر لیے ہوے تھے اس ترک چشم سے وہ سبکے سب طرف شہر نیرنگ کے چلے یہ جو ساحر تھے انھون نے اپنی سواری کے بھی مرکب سحر سے تیار کیے تھے اُنپر سوار تھے یہ سحر سے شہر کو دریافت کر کے اس باغ سے چلے چونکہ وہ باغ شہر سے بہت قریب تھا مگر بظاہر دور رکھا قریب شام پہونچے ادھر سے یہ شہر مین داخل ہوا چاہتے ہین اُدھر سے وہ لوگ انکے استقبال کو آتے ہین کہ راہ مین ملاقات ہوئی ان سب نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر چلا آتا ہی ایک جوان ہی کہ بعہدہ سپہ سالاری آگے آگے ہی اور اُسکے عقب مین کئی سحر افسر اعلی ہین علمون اور نشانون کے پھریرے کھولے ہوے ہین اُنپر تعریف چترنگ کی تحریر ہی اور باجے جنگی بجتے ہین اور ایک گنبد ہی کہ وسط لشکر مین چلا آتا ہی کہ وہ طلائی ہی اور جب وہ چمکتا ہی تو اُسکی ضو دور تک جاتی ہی عقب مین اُس لشکر کے بارگاہ اثر در سحر پر لدی ہوئی ہی یہ لوگ یہ دیکھکر اُسی مقام پر کھڑے ہوگئے وہ افسر جو کہ سبکے آگے آگے تھا اور بڑے ترک چشم سے تھا انکے قریب پہونچا انمین سے ایک افسر جو کہ بہت معزز تھا وہ آگے بڑھا اور عرض کیا کہ آپکا کیا اسم مبارک ہی اور یہ لشکر کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ناشاد فرشتہ ہون اور لشکر ہی خداوند چترنگ کا جو کہ قدرتی لشکر ہی سپہ سالار ہون اُنکا لشکر قدرت لیکر آیا ہون یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہمکو آپکے استقبال کا خداوند نے حکم دیا تھا ہم اُسی کے لیے آئے ہین آپ ہمارے ہمراہ تشریف لیچلین یہ سُنکے ناشاد جادو والنسے بڑے تپاک سے ملا اور کہا کہ آپ لوگ بڑے لائق ہین ہمکو جب ہی خداوند نے حکم دیا تھا کہ تم لوگ بصورت انسانی آنا اپنی اصلی صورت پر نہ آنا ورنہ کوئی تمھاری خاطر نہ کرے گا نہ کوئی تمسے ملاقات کرے گا واقعی امر یہ ہی کہ انسان بڑے تعلیق ہوتے ہین باوصفیکہ نفس رکھتے ہین اُسپر یہ خلق ہوتا ہی انھون نے عرض کیا کہ ہم خداوند کے بندے ہین جو ہمکو حکم ملا ہم اُسکو بجالائے ناشاد نے کہا کہ جو ہمکو حکم ملا ہم اُسکو بجالائے یہ کہکر اور لشکر کو لیکر انکے ہمراہ داخل شہر ہوا ادھر ان لوگون نے لا کر ان سب کو چھاونی مین مقام معقول پر اُتارا اور وہ گنبد اور بارگاہ بموجب حکم چترنگ نے اصل توشک خانہ کی گئی وہ گنبد تو توشک خانہ مین نہ آیا تو اُسکو چھاونی مین اُسی افسر کے سپرد کر دیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام کو چلے گئے سوائے اُن پانسو کے جو کہ اصلی ساحر تھے بظاہر لشکری بنے ہوے تھے کھاتے پیتے تھے باقی تمام پتلے سحر کے تھے نہ وہ کھاتے تھے نہ وہ پیتے تھے اور نہ مرکب انکے مگر یہ لوگ بھی اس طور سے کھاتے تھے کہ کسی پر ظاہر نہ ہوتا تھا جب یہ لشکر اُتر چکا چھاونی آباد ہوگئی اس لشکر کے آنے اور اُترنے مین رات ہوگئی تھی وہ رات بھی تمام ہوئی بوقت سحر وہی افسر جو کہ اس لشکر کو لینے گئے تھے طرف شہر پناہ کے آنے کو درست کر کے روانہ ہوسکے

کہ پہلوان قدرت تشریف لاتے ہونگے انکے استقبال کو چلیں یہ خیال کرکے ہر ایک چلا اور جو اُس سے کم معزز تھے
وہ دربار کی طرف روانہ ہوئے اور جو لشکر سحر کا تھا اوسمین جو افسر اعلی تھے مثل ناشاد - ادو وغیرہ کے وہ اپنے
اپنے مقام سے انکی طرف دربار کے روانہ ہوئے اودھر محل مین چیترنگ بیدار ہوا اور امور ضروری سے
فراغت کرکے تیار تھا کہ پوشاک خود بخود کسی نے چیترنگ کے روبرو رکھدی چیترنگ نے وہ پوشاک
پہنی اور تاج سر پر رکھا اودھر شداد بھی تیار ہوکر آیا چیترنگ شداد کو ہمراہ لیکر دربار مین آیا یہان آکر
دیکھا کہ اہل دربار جمع ہین یہ تخت پر جاکر بیٹھا پہلے سب کا مجرا ہوا جیسے اسنے تخت پر قدم رکھا شداد نے
دیکھا کہ کسینے گلدستہ رکھدیا مگر گلدستہ رکھنے والا نظر نہ آیا چیترنگ سب کا مجرا و سلام لیکر تخت پر بیٹھا شداد
اپنی کرسی پر متمکن ہوا جو سردار نہ آئے تھے اونکے ڈنگل خالی تھے کہ ناشاد مع اُن سب ساحرون کے جو
کہ بظاہر افسر سپاہ قدرت بنے ہوئے تھے پہونچا مگر در ایوان سے نہین گیا بلکہ بالاے ہوا آیا بذریعہ سحر کے جو صحن
بارگاہ پر قائم تھا یہ پہلے مخروم کے پاس گیا اور سب حالت بیان کی اُسکے بعد دربار مین آیا یکایک
پانسو آدمی ہوا پر سے صحن مین اُترے سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور حیران ہو ہوکر دیکھنے لگے شداد
نے جو دیکھا تو ایک مرتبہ یہ کہنے لگا کہ خداوند یہ کون لوگ ہین چونکہ شداد تو بخوبی پہچانتا تھا پہلی نگاہ مین پہچان
گیا کہ یہ ناشاد جادو ہے اور یہ سب ساحر ہین اسنے کہا کہ یہ لشکر قدرت کے افسر اعلے ہین جو کہ افسر معزز
تھے مین نے انکو حکم دیا تھا کہ تم دربار مین آیا کرنا اور جو معزز نہین تھے مین نے اُنسے کہا کہ تمھارے آنے کی
کوئی ضرورت نہین ہے تو یہ وہی افسر ہین ای شداد اِنکے واسطے ڈنگل و کرسیان طلب کرو اسنے عرصہ مین
وہ سب کے سب ایوان مین پہونچے کہ اہلکارون نے ڈنگل و کرسیان لاکر طریقہ سے بچھادین ناشاد کو نزدیک
تخت کے ایک ڈنگل پر بیٹھنے کا حکم ملا وہ تو اودھر بیٹھ گیا مجرا کرکے اُن لوگون کے پہلے ہی آنے سے مجرا کیا تھا
اور عرض کیا تھا کہ خداوند کی جو ہے اُسکے بعد اور سب اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بیٹھے جب یہ سب بیٹھ چکے
تو چیترنگ نے کہا کہ ای فرشتہ قدرت لشکر میرا آگیا ناشاد نے کہا کہ جی ہان تمام لشکر قدرت کا آگیا
چھاونی مین اُترا ہے جو افسر کہ کم مرتبہ تھے اُنکو مین لشکر مین چھوڑ آیا ہون اور دیگر افسران اعلے کو لے آیا
ہون اور ہر روز دربار مین یہی لوگ آیا کرینگے چیترنگ نے کہا کہ اچھا اور اہل دربار کی طرف دیکھکر پوچھا کہ کوئی
ہمارے پہلوان قدرت کو بھی لینے گیا ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ افسران معزز گئے ہین چیترنگ خاموش
ہو رہا یہان تو دربار جمع ہے اور حکم و احکام جاری ہو رہے ہین اودھر سرداران چیترنگ جمع ہوکر طرف
صحرا کے شہر سے چلے یہ تو اودھر سے چلے اودھر شداد و نمرود کا حال سماعت ہو یہ جو اپنے قلعہ سے مع لشکر
روانہ ہوا تھا تو راہ طے کرتا چلا آتا ہے بعد طے منازل و قطع مراحل کے قریب شہر نیرنگ کے پہونچا
چونکہ کوئی پہر رات سے پہونچا تھا اسنے خیمے وغیرہ برپا ہونے کا حکم دیا اسکی بارگاہ بپا ہوئی یہ وہ دن ہے کہ جس دن
چیترنگ آیا ہے اور سہ پہر کو لشکر سحر آیا ہے لشکر نمرود کے آنے کے بعد یہ آیا تھا رات کو تمام لشکر اُترا چونکہ شہر
بالکل قریب تھا اسنے اس سبب سے اور لشکر کے اُترنے کا حکم دیا کہ اب صبح کو مع وزیر کے اور چند افسرون کو
ہمراہ لیکر داخل شہر ہونگا اور دربار مین شداد شاہ کے جاؤنگا یہ رائے قائم کرکے اسنے لشکر کو اُتارا تھا اب
وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر سوار ہوکر اور سب اسباب سے آراستہ ہوکر چند سرداران معزز کو ہمراہ لیکر اور وزیر کو
طرف شہر کے چلا یہ سب کے سب مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین اودھر سے شداد کے سردار کہ راہ مین لاملاقی
ہوئی افسران شداد نے دیکھا کہ آگے آگے وزیر اور عقب مین اُسکے ایک پہلوان قوی ہیکل کوہ پیکر آلات
حرب و ضرب سے آراستہ اُسکے عقب مین اور چند سردار ہین وزیر نے اودھر سے دیکھا کہ میرے بادشاہ کے

سردار چلے آتے ہین یہ دیکھکر نمرود سے کہا کہ ای پہلوان جہان ہمارے بادشاہ کے لشکر کے سردار آتے
ہین اگر حکم ہو تو مین اُنسے ملاقات کرون اور آنے کا سبب دریافت کرون نمرود نے کہا کہ جاؤ کیا حرج ہے مین
بھی تو اُسطرف چلتا ہون وزیر آگے بڑھکر آیا اور سردارون سے ملا سردارون نے خود وزیر کو دیکھا کہ وزیر صاحب
آتے ہین وہ بھی اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے اور وزیر کو سلام کیا وزیر نے کہا کہ تم لوگ کیون آگے ہو کدھر
جاتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپکے استقبال کو آئے ہین کیونکہ ہمکو حکم ملا تھا کہ وزیر و پہلوان قدرت
آج داخل شہر ہونگے وزیر نے کہا کہ کیونکر خبر ہوئی کہا ہرکارون نے اطلاع کی یہ سنکے جواب دیا کہ جی نہین بلکہ کل
خداوند آسمان پر سے تشریف لائے ہین اُنہون دربار اور ہی رنگ پر بڑے بڑے سامان ہین اونکو اپنی قدرت سے ظاہر ہو گیا ہے
کہ آپ تشریف لاتے ہین انکے ہمراہ پہلوان قدرت ہین یہ سنکے حکم دیا کہ استقبال کرکے بڑے تزک حشم
سے لاؤ یہ جو وزیر نے سُنا کہا کہ کیا چترنگ آسمان پر سے تشریف لائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہان بلکہ
لشکر قدرت بھی آگیا ہے کل سہ پہر کو ہم اُسکا استقبال کرکے چھاؤنی مین لیگئے تھے آج آپکے استقبال کو آئے
ہین وزیر نے یہ سنکے کہا کہ ابھی ٹھہری رہو دیکھو کہ پہلوان قدرت چلے آتے ہین ہمکو دیکھکر آگے چلا آیا وہ لوگ خاموش
ہو رہے وزیر نے دریافت کیا کہ مرید بیغرن ہو یا چلا گیا اُنھون نے عرض کیا کہ وہ موجود ہے بلکہ اُس نے
خداوند کی اطاعت کی اور خط فلشو کو چاک کرڈالا اور از رنگ بر لعنت کی یہ سنکے وزیر خوش ہوا کہ اسنے
عرصہ مین نمرود مع اپنے سردارون کے پہونچا اُن سبنے نمرود کو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا کہ اتنے عرصہ مین وزیر سے دریافت
کیا کہ یہ لوگ کیون آئے ہین وزیر نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ آپکے استقبال کو آئے ہین بحکم خداوند کیونکہ
خداوند آسمان پر سے تشریف لائے ہین اور آپکو پہلوان قدرت خطاب عنایت کیا ہے نمرود نے کہا کہ کیا
زہرہ تشریف لائے ہین وزیر نے کہا کہ جی نہین بلکہ انکے فرزند جنکا مین نے آپ سے حال عرض کیا تھا کہ وہ ان
بالاے آسمان گئے ہین اپنے والد کے پاس یہ سنکے نمرود خاموش ہو رہا اور کہا کہ چلو دیر نہ کرو بس وہ سردار
سب کو لیکر اور نمرود کے لشکر کو اُس مقام پر چھوڑ کر روانہ ہوئے داخل شہر ہو کر دربار مین آئے یہان دربار
آراستہ تھا کہ وزیر اور نمرود اور اُسکے ہمراہیون نے جو دربار کو دیکھا خوب آراستہ پایا تھوڑی دیر تک دیکھا کیے
کیونکہ وہ پانچ سو ساحر مع ناشاد جادو کے بڑے بڑے قوی ہیکل افسر و سردار بنے ہوئے بیٹھے تھے
ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار تھا یہ حالت جو دربار کی دیکھی اتو نمرود کے ہوش جاتے رہے دل مین
کہنے لگا کہ واقعی بہت بڑا دربار ہے وزیر نے اب جو دربار کو دیکھا تو اُسکی اور حالت پائی جو کہ کبھی نہ دیکھی تھی نئے
نئے سردار ہین جنکی صورت سے مین کبھی واقف نہ تھا وہ سردار ہین کہ جنکے نام سے مین نہین واقف ہون حیران
ہو کر دیکھنے لگا کہ اتنے عرصہ مین نمرود نے شداد و چترنگ کو سلام کیا اور اُسکے سردارون نے کیونکہ اُسنے
طریقے سے پہچانا کہ یہ جو تخت پر بیٹھے ہین یہ خداوند ہین اور جو کرسی پر بیٹھے ہین یہ شداد ہین اب جو نمرود
کی نگاہ چترنگ پر پڑی تو اُسکا مع افسرون کے یہ حال ہوا کہ مسحور ہو گیا اور قصد کیا کہ سجدہ کرون کہ شداد
نے جو یہ قصد دیکھا تو منع کیا کہ ای پہلوان جہان سجدہ نہ کرو کیونکہ ابھی حکم خداوند نہین ہے کہ کوئی ہمکو سجدہ کرے
جب ہماری تمام دنیا مین حکومت ہو جائیگی تو ہم سب سے سجدہ لینگے خدا پرست جب غارت ہو لینگے
یہ سنکے نمرود سیدھا ہوا کہ اُسکی نگاہ اُس گلدستہ پر پڑی اتو یہ بالکل مسحور ہو گیا اور عرض کرنے لگا کہ مین اب
بندہ ہون مین نے آپکی اطاعت کی آپکا مذہب قبول کیا اور میرے کل لشکر و سردارون نے بھی کیونکہ جو سردار
نمرود کے ہمراہ تھے وہ بھی مسحور ہو گئے تھے وزیر نے بھی قصد سجدہ کرنے کا کیا تھا کہ وزیر کو بھی منع کیا وہ بھی مطلع ہوا
چترنگ نے نمرود سے کہا کہ اُسی طرف جو دنگل آراستہ ہے اُسپر بیٹھو نمرود بیٹھ گیا اُسکے سردارون کے واسطے

بھی کرسیان لائی گئین وہ علے قدر مراتب کرسیون پر بیٹھے وزیر کو حکم ہوا کہ تم اگر میرے عقب مین کھڑے ہو
وہ آکر عقب چترنگ کے کھڑا ہوا اور مگس رانی کرنے لگا وزیر تو اپنے عہدے پر قائم ہوا اب دربار جب
آراستہ ہوا یہان تو دربار ہر روز آراستہ رہتا ہی انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کہ اسی طور سے دربار برخاست
کیا گلدستہ تو پہلے غائب ہوا جب محل مین داخل ہوا اور اپنے مقام پر ہو نچکر پوشاک اتاری تو پوشاک بھی
غائب ہو گئی ادھر وزیر نے بہت عمدہ محل براے نمرود خالی کیا اور اسکے سردارون کو علے قدر مراتب جگہ دی
بڑی عزت سے اتارا اسکے لشکر کو بیرون شہر جاکر جاے معقول پر فروکش کیا بڑی دھوم سے نمرود کی عزت
کی یہان تک کہ وہ دن رات تمام ہوئی دوسرے دن پھر دربار ہوا نمرود اور اسکے سردار تاشاد و دیگر ساحر
بھی آئے اور ھرپد بھی مع اپنے ہمراہیون کے آیا ناظرین پر ظاہر ہو کہ ھرپد نے اسیدن جاکر سب
سردارونکو اور اپنے ہمراہیون کو جو کہ اسکے ہمراہ پانچ ہزار آدمی تھے سب کو چترنگ پرست کیا تھا دوسرے
دن خدمت مین چترنگ کے حاضر کیا تھا انکو چترنگ نے بڑے بڑے مرتبون پر سرفراز کیا تھا اب وہ بھی
دربار مین آنے لگے ادھر نمرود نے اپنے سردارون کو روانہ کرکے اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم بھی آج سے
سب چترنگ کی بندگی کرو اور کسی سے تصویرین لیکر لشکر مین بھیجین تھین اور کہا کہ چند تصویرین قلعہ نمرود
پر بھی روانہ کردینا اور میرے فرزند قمرود کو تحریر کردینا کہ مین نے یہان آکر یہ مذہب قبول کیا لہذا تم بھی یہ مذہب
اپنے شہر مین رواج دو کہ یہ مذہب برحق ہی نمرود کے سردارون نے ایسا ہی کیا تھا کہ لشکر مین آکر تمام لشکر
کے دیرون مین وہ تصویرین آویزان کین تھین اور ایک سانڈنی سوار کے ہمراہ اس مضمون کا نامہ اور
تصویرین قلعہ نمرود کو روانہ کردین تھین یہ کام کرکے آئے تھے لشکر مین اسوقت سے یہی مذہب جاری ہوگیا
تھا اور ہر ایک چترنگ کی بندگی کرنے لگے اب حال سماعت ہو کہ جب چترنگ نے دربار کیا تھا تو سب حاضر دربار
ہوگئے تھے انبو دربار کا اور رنگ تھا ایک لاکھ کا لشکر سحر کا تھا اسکے سردار بھی خود شداد کے سردار تھے
کیونکہ اسکے پاس بھی ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب لشکر تھا اسکے سردار تھے اب جو نمرود آیا ہی اسکے بھی
ہمراہ ڈیڑھ لاکھ کا لشکر ہے اسکے بھی سردار ہین یہ سب سردار دربار مین آتے ہین آج جو دربار جمع ہوا تو نمرود
نے شداد کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ وہ پہلوان کہان ہی جو کہ خط منشور لیکر آیا تھا مین اس سے مقابلہ کرونگا
شداد نے کہا کہ ای پہلوان قدرت وہ پہلوان یہ ہین جو کہ دست چپ کے دنگل پر بیٹھے ہین مگر وہ بھی
مطیع ہو گئے ہین انھون نے اطاعت کی ہی خط منشور چاک کر ڈالا ہی ارزنگ کی اطاعت سے مونھ پھیر لیا
نمرود یہ سنکے خاموش ہو گیا یہان تو دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہی چترنگ کو انتظار ان نامونکا ہی جو کہ روانہ کئے
ہین یہ قصہ بیان موقوف کیا جاتا ہی اور نامہ برونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ نامہ برنامے لیکر ہر ایک بادشاہ کے
شہر مین گئے اور داخل دربار ہو کر قواعد شاہی بجالائے اسکے بعد نامے دیے ہر ایک ملک کے بادشاہ نے نامہ
پڑھکر اسکا یہ جواب تحریر کیا کہ ہم آتے ہین آپکی اطاعت کرینگے مگر اسوقت جبکہ ہم جو شرط کرین آپ اسکو پورا کردین
یہ مضمون ہر ایک نے تحریر کیا گویا سبکی ایک راے تھی اور نامہ برونکو رخصت کیا بعد جانے نامہ برون کے گلزار
شاہ اپنے ملک سے مع دو لاکھ سپاہ کے اپنی طرفسے اپنے وزیر کو حاکم کرکے اور پچاس ہزار کا لشکر براے حفاظت
شہر چھوڑ کر چلا گلاب شاہ اپنے ملک سے تین لاکھ کا لشکر لیکر وزیر کو اپنی طرفسے حاکم شہر کرکے اور قریب سات ہزار
کے لشکر چھوڑ کر وہ بھی روانہ ہوا بہرام شاہ مع چار لاکھ کے وزیر کو حاکم کرکے ایک لاکھ لشکر شہر مین چھوڑ کر روانہ ہوا احترام شاہ تین
لاکھ کا لشکر لیکر وزیر کو حاکم شہر کرکے چلا احترام شاہ اپنے ہمراہ چار لاکھ کا لشکر لیکر اپنے فرزند محترم کو حاکم شہر کرکے
اور کچھ سپاہ چھوڑ کر روانہ ہوا اعفار شاہ ایک لاکھ سے فرزند کو شہر مین چھوڑ کر اور کچھ سپاہ دیکر روانہ ہوا آثار شاہ اسی ہزار لشکر لیکر

اور اپنے بھانجے کو حاکم شہر کرکے روانہ ہوئے یہان تک کہ سب بادشاہ اتفاق سے ایک مقام پر آکر اُترے بعد دریافت
حال سب شریک ہوئے جبکہ یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک بادشاہ طرف شہر زنگ کے براے اطاعت خداوند چترنگ جاتا ہی سبب
ملکر طرف شہر زنگ کے روانہ ہوئے وہان وہ نامہ بر جوکہ جواب نامہ لیکر چلے تھے شہر زنگ مین پہونچکر داخل
دربار ہوئے مجرا کرکے ہر ایک نے نامہ کا جواب دیا چترنگ نے دبیر سے پڑھوایا جواب نامہ سنکے چترنگ بہت
خوش ہوا کہ اب میرے پاس بھی لشکر جمع ہو جائیگا یہان تو یہ حالت تھی کہ چترنگ خوشی خدائی کر رہا ہے اُدھر
وہ سب بادشاہ مع لشکر جو کہ قریب اٹھارہ لاکھ کے تھا طے منازل و قطع مراحل کرتے ہوئے قریب شہر زنگ پہونچے
یہان بیرون شہر نمرود کا لشکر اُترا ہوا تھا ان سبھون نے جو دیکھا کہ ایک لشکر قریب شہر فروکش ہے انھون نے میدان وسیع دیکھکر
قیام کیا کیونکہ لشکر کثیر تھا جہان اُترا تھا اُس صحرا مین اشجار تک کا نام نہ رہتا تھا کیونکہ یہ لشکر تمام صحرا کو برباد کر ڈالتا
تھا کوسون سواے خیمہ و خرگاہ کے کچھ نظر نہ آتا تھا لشکر کا پڑاو کئی کوس کے حلقہ مین ہوتا تھا جب یہ لشکر اُترا
انھون نے باہم صلاح کی کہ کسی قاصد کو اندرون شہر روانہ کرین کہ وہ ہمارے آنے کی خبر کرے چونکہ یہ سب
بادشاہ ایک مقام پر جمع تھے باہم دریافت کیا کہ تمہارے پاس جو نامہ آیا تھا تمنے اُسکا کیا جواب تحریر کیا تھا
سبنے اپنے اپنے جواب کو بیان کیا ہمنے یہ جواب دیا تھا اُسوقت سبنے کہا کہ گویا باہم صلاح ہو گئی تھی کہ ہم یہ
جواب دینگے کیونکہ سب کا جواب ایک ہی ہے بس اب راے قرار دو کہ کیا سوال کیا جاے جس سے قدرت
ظاہر ہو باہم راے ہونے لگی گلزار شاہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہے کہ ایک راے کی جاے اور سب اُس
راے پر قائم ہون اگر وہ سوال پورا ہو تو سب اطاعت کرین ورنہ نہ کرین سبنے یہ راے پسند کی اُسکے گلزار
شاہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہے کہ میرا فرزند تو انتقال کر گیا ہے تو یہ سوال کرونگا کہ اُسکی صورت مجکو دکھادو اور اُسکو
زندہ کر دو اگر اُنھون نے صورت دکھا دی اور اسکا اقرار کیا کہ مین زندہ کر دونگا تو مین ضرور اطاعت کرونگا ہر ایک
نے کہا کہ اگر انھون نے یہ سوال پورا کر دیا تو ہم بھی اطاعت کرینگے مگر ایک امر ہے اگر زندہ نہ کیا تو اطاعت
نہ کی جاےگی گلزار شاہ نے کہا کہ اگر زندہ نہ کرین تو اقرار کرین کہ ہم زندہ کر دینگے مگر جب تک اُسکی صورت
نہ دکھا دینگے ہم اطاعت نہ کرینگے سبنے اس راے کو پسند کیا اور ایک قاصد کو روانہ کیا کہ وہ جاکر خبر کرے اِدھر
جب یہ لشکر یہان آکر اُترا تھا تو وہ لشکر جو کہ نمرود کا فروکش تھا اُسنے جو اُس لشکر کو دیکھا تھا تو اُسوقت خود ہرکارے
روانہ کیے تھے کہ دریافت کرکے خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے اور کون اسکا حاکم ہے کیونکہ اس لشکر مین سات بادشاہ
ہین وہ ہرکارے گئے تھے اور خبر لاے تھے کہ یہ لشکر سات بادشاہون کا ہے ہر ایک کا نام بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ سب
حسب طلب خداوند آئے ہین پس اُسیوقت اُنھون نے ایک سردار کو یہ خبر دریافت کرکے طرف دربار کے
روانہ کیا تھا چونکہ وہ وقت دربار کا تھا دربار دن بھر آراستہ رہتا ہے قریب شام برخاست ہوتا ہے یا کچھ دیر کے لیے دوپہر کو
چونکہ چترنگ نے حکم دیا ہے کہ مین خداوند ہون مجکو دن بھر دربار مین موجود رہنا ضرور ہے تاکہ فریادیون کی دادرسی
کرون اس سبب سے دربار آراستہ رہتا ہے بس وہ سردار آکر پہونچا اُدھر محروم نے جو سحر سے دریافت کیا
کیونکہ اُسکو خبر انصرام نے دی تھی کہ اُن بادشاہون نے یہ جواب تحریر کیا ہے کس سبب سے کہ یہ ہر وقت قریب
چترنگ کے موجود رہتا ہے مگر پوشیدہ جو حال گذرتا ہے سب محروم سے بیان کر دیتا ہے دوسرے خود محروم
کو جلدی تھی کہ کسی طور سے وہ سب بادشاہ آجائین اور اطاعت کرین تو مین چترنگ کو حکم دون کہ لشکر
لیکر طرف ارزنگ کے کوچ کرے پہلے اُس سے مقابلہ کرو اُسکے بعد پھر خداپرستون سے مقابلہ ہوگا اس سبب
سے یہ ہر وقت سحر سے دریافت کرتا رہتا تھا کہ اسکو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ سب آکر قریب شہر فروکش ہوئے
ہین اور یہ صلاح ہوئی اور ایک قاصد براے خبر دہی روانہ کیا ہے اور یہ شرط بیان کی جائیگی اور ایک افسر

لشکر نمرود کا بھی یہی خبر لیکر آتا ہو پس یہ سحر سے دریافت کرکے ایک کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ ای انصرام میرے پاس بہت
جلد آ کیونکہ انصرام چترنگ کے دربار مین تھی وہ کاغذ پوشیدہ انصرام کے پاس بھیجا وہ کاغذ دیکھکر محروم
کے پاس لیگئی محروم نے انصرام سے کہا کہ تو چترنگ سے جا کر کہہ کہ ای چترنگ ہوشیار ہو دس بادشاہ
آگئے ہین اور قریب شہر اُترے ہین سات بادشاہ ہین چار کرسیان تو تیرے تخت کے برابر ہین کرسیان
اور طلب کرکے بچھا دو اور قبل آنے اُس قاصد اور اُس سردار کے جو نمرود کے لشکر سے آتا ہی اور ہمارے پہلوان
قدرت کے لشکر سے ایک سردار یہ خبر دریافت کرکے آتا ہی لہذا کرسیان بچھائین جائین تمام دربار مین اور
دنگل دربار خوب آراستہ کیا جائے اور سردار اُن سبکے استقبال کو جائین بلکہ شداد اور پہلوان قدرت اُنکا
استقبال کرکے لائین بڑی عزت سے جب وہ آلین تو اُن سے یہ شرط ہی کہ اگر ہمارے فرزند کی صورت دکھادین اور
زندہ کردین تو ہم سب آپکی اطاعت کرتے ہین اُنمین ع شخص گلزار شاہ ہی اُسکا فرزند مرگیا ہی قبل اُن سبکے سوال
کرنے کے تم کہنا کہ مجکو تمھارے دلکا حال سب معلوم ہی لہذا تم اپنے فرزند کی تصویر ہمکو دو ہم بہشت مین وا
کردین تاکہ تمھارا فرزند یہان آجائے کیونکہ ایک صورت کے بہت سے بندے پیدا ہوگئے ہونگے مگر کچھ فرق
ہوگا بغیر اس تصویر سے مقابل کیے ہوئے اب کیونکر تمھارے فرزند کی شناخت ہوسکتی ہے اُسکے
فرزند کی تصویر اُسکے پاس موجود رہتی ہی وہ تمکو دیگا تم ہاتھ بلند کرکے ابر سحر کی طرف کہنا کہ ای فرشتہ قدرت
یہ تصویر لیجاکر اس صورت کا جو انسان ہو بہشت مین سے اُسکو ہمارے پاس پہونچا جب تصویر دیکھینگے تو یہ بھی سوال کرینگے
کہ خداوند اُسکو زندہ کردین تم اُسکا یہ جواب دینا کہ جب ہم کاروبار دنیوی سے فرصت حاصل کرینگے اور خداپرستونکا
خاتمہ کردینگے اُسکے بعد جو جو مرگئے ہین ہمارے وقت مین یا ہمارے پدر بزرگوار کے وقت یا جہ نامدار کے
زمانے مین یا جب کہ ہم تخت نشین ہونگے سبکو زندہ کرینگے اور اپنی قدرت دکھاوینگے ابھی ہمکو خداپرستون سے مہلت نہین ہی
دوسرے ہمین ارژنگ کی الگ فکر ہی کہ وہ دعوے خدائی کر رہا ہی اور ہمارے خاندان سے اپنے کو بیان کرتا
ہی اور ہمارے پدر بزرگوار کا فرزند بنتا ہی اُنکا کوئی فرزند نہین ہی سوائے میرے ہان وہ غلام تھا جب اُسنے
دیکھا کہ اب کوئی خدا نہین ہی وہ خود دعوے خدائی کر بیٹھا تو مجکو اُسکی بھی فکر ہی یا بدولت ان فکرون سے فراغت
کرلین تو اُس طرف متوجہ ہون جب تم یہ کہوگے تو ہر ایک قبول کرلیگا اور تمھارا اعتقاد کامل طور سے ہوگا اُس
عرصہ مین مین سحر سے پتلا بناکر ابر سے باہر کرونگا اور صدا دونگا یہ فرزند گلزار حاضر ہی اگر وہ نام دریافت کرے
تو کہنا کہ شمشاد شاہ تیرے فرزند کا نام ہی اور یہ بھی کہنا کہ وہ ابھی گفتگو نہین کریگا جب تک پھر زندہ نہوگا کیونکہ
اب اسمین اس قسم کی خاصیت دی گئی ہی کہ وہ سوائے جنت کے اور کہین کلام نہ کرے جب وہ دیکھ چکین تم
اُسکی طرف اشارہ کرنا کہ ای شمشاد شاہ اب تم پھر جنت کو جاؤ پس فوراً ہاتھ پیدا ہوگا اُس پتلے کو اُٹھا لیجائیگا
اور جب وہ قاصد اور سردار خبر لیکر آئے تو اُس سردار سے کہنا کہ تم تو جاؤ اپنے لشکر مین کیونکہ یہ لشکر میرے
دوستونکا ہی اور خاص بندونکا ہی کوئی مقام خوف نہین ہی اور اُس قاصد سے کہنا کہ ہمکو اپنے علم سے آگاہی ہوگئی
ہی تم بھی جاؤ اپنے لشکرون مین اپنے بادشاہون سے کہو کہ ہمارے سردار اور شداد شاہ تمھارے استقبال
آتے ہین اور ہمکو تمھاری شرطون سے خبر ہی تمھاری شرطیں ہم پوری کردینگے پس اب تم جاؤ اور یہ تقریر تمام و کمال
چترنگ کو تعلیم کردو انصرام اُسی وقت چترنگ کے پاس آئی اور تمام حال جو کہ محروم نے بیان کیا
تھا سب چترنگ سے بیان کیا چترنگ خاموش ہوکر یہ سنا کیا سوائے اُسکے کسی نے نہ سنا جب وہ تقریر بیان
کرچکی اور سب امرون سے آگاہ کرچکی تو ایک مرتبہ چترنگ طرف اہل دربار کے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے
دربار آگاہ ہو کہ وہ جو نامے لکھے تھے اور اُنکے جواب آنے ابھی اپنے مجکو علم خدائی سے ظاہر ہوا کہ وہ بادشاہ مع

لشکر ونکے آئے ہین اور قریب شہر اُترے ہین کئی کوس کے گردے مین اُنکا لشکر فروکش ہی قریب اٹھارہ
لاکھ کے لشکر ہی کیونکہ یہ بھی محروم نے دریافت کرلیا تھا اور انصرام سے کہدیا تھا لہذا اُنکے واسطے
تین کرسیان اور اس تخت پر لاکر آراستہ کرو کہ یہ سب بادشاہ اسی تخت کے برابر میرے تخت کے اس
سہ دری مین بیٹھا کرینگے اور تمام دربار کو آراستہ کرو کئی ہزار کرسیان و دنگل دربار مین اور آراستہ
کیے جایئن کیونکہ اُنکے سردار کرسیون اور دنگلون پر حسب قدر مراتب متمکن ہونگے اور وہ ایک شرط
رکھتے ہین مین تم سبکے روبرو اُسے بیان کرونگا اور اُسکو پورا کردونگا بلکہ تم پر یہ امر تھوڑے عرصہ مین ظاہر
ہوا جاتا ہی گو کہ تم لوگ سب میرے معتقد ہو مگر ابھی ہر ایک کو شک واقع ہوا ہی وہ کیونکر ظاہر ہوگا کہ اُن لشکرون
سے تو قاصد براے اطلاع روانہ ہوچکا ہی اور میرے پہلوان قدرت کے لشکر سے ایک سردار یہ حال
دریافت کرکے آتا ہی کہ اسقدر لشکر آیا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی تم لوگون کو لازم ہی کہ تم سب
براے استقبال جاؤ بلکہ تمھارے ہمراہ شداد شاہ و پہلوان قدرت و سپہ سالار لشکر قدرت
مرید تیغ زن بھی ہونگے ان سبکی بڑی عزت کرنا چاہیے کیونکہ یہ میرے بندے خاص ہین جو تمھاری
محبت رکھتا ہوگا وہ انکے استقبال کو روانہ ہوگا یہ جو تقریر چترنگ سنے کی سب اہل دربار نے خیال
کیا کہ ضرور خداوند حقیقی ہین جو کچھ کہ انھون نے بیان کیا ہی اگر پورا ہو مگر ہم کو تو نہین معلوم ہوتا ہی کہ پورا
ہو تو اہل دربار خیال کر رہے ہین ادھر بموجب حکم چترنگ تین کرسیان لاکر اُس سہ دری مین برابر
اُن کرسیون کے آراستہ کی گیئن وہ مرصع نگار تھین اور تمام دربار کو خوب آراستہ کیا کئی ہزار اور
دنگل و کرسیان آراستہ کی گیئن اور دربار خوب آراستہ نہ ہوچکا تھا کہ وہ سردار جو کہ لشکر نمرود سے
براے خبر دہی روانہ ہوا تھا داخل دربار ہوا اُسکو درگہ سالار نے منع نہین کیا کہ یہ لوگ تو ہر وقت کے
آنے والے ہین اُسنے جو آکر دیکھا کہ دربار کی درستی ہورہی ہی ہر روز تو چار کرسیان برابر تخت خداوند
کے ہوتی تھین آج سات کرسیان خالی ہین اور ہزارون کرسیان و دنگل اور دربار مین خالی آراستہ کیے
گئے ہین یہ دیکھکر حیران ہوا مگر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ مین کچھ خبر لایا ہون
چترنگ نے کہا کہ بیان کرو مجھکو آگاہی ہی مگر تم بھی بیان کرو یہ دربار جو آراستہ کیا گیا ہی تو انھین لوگون کے لیے
تب یہ سنکے اُسنے تمام حال بیان کیا جو کہ عرض ہوچکا ہی یعنے اُن شاہونکا لشکر لیکر آنا اور فروکشی اپنے
لشکر کی ہرکارونکا خبر کو جانا اور معلوم کرنا کہ حسب طلب خداوند آئے ہین اپنا ادھر کو براے خبر آنا اور
عرض کرنا کہ اُنکی بابت کیا حکم ہوتا ہی چترنگ نے کہا کہ تم اپنے لشکر کو جاو وہ ہمارے دوست ہین اور بندے
خاص ہین اُنکی بابت ہم حکم جاری کرچکے ہین ہمکو علم خدائی سے خبر تھی وہ سردار مجرا کرکے بیرون دربار آیا
اور اپنے لشکر کو روانہ ہوا اتنے اہل دربار کا وہ شک دور ہوگیا اب سماعت ہو کہ وہ قاصد جو
براے اطلاع چلا تھا وہ داخل شہر ہوا تمام شہر کو خوب آباد پایا رعایا کو دلشاد دیکھا ہر جگہ کٹورا بجتا پایا راہ
گلی و کوچہ مثل گلزار کے آراستہ دیکھا چوک تو نمونہ جنت تھا کیسے کیسے جوہری و صراف و پان والے
ساقنین طرح دار ہزارہا پھول والے کنجڑون پٹوائیان شہر بناو سنگار کرکے ہوئے بیٹھی ہین تماش بین ٹہل
رہے ہین آوازے کس رہے ہین اہل شہر خرید و فروخت کر رہے ہین دلال اپنی بولیون مین بول رہے
ہین یہ سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا اُسنے قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے منع کیا کہ بغیر خبر کیے جانیکی
اجازت نہین ہی یہ بتاؤ کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ خبر کر دیجیے کہ مین شاہان کے پاس سے شاہان ہفت ملک
سے آیا ہون مجھکو کچھ عرض کرنا ہی درگہ سالار اندر آیا مجرا کرکے عرض کیا کہ ایک قاصد شاہان ہفت ملک کا کچھ پیام لیکر

در دولت پر حاضر ہوا ہی اُسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہی چترنگ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے آکر اُس سے
کہا کہ اب جاؤ کوئی مانع نہین کر سکتا ہی وہ قاصد جو اندر آیا اُسنے بہت بڑا جلوخانہ پایا اُسکو طی کر کے جو گیا اور
صحن مین جو پہونچا تو دیکھا کہ کرسیون پر غلامان زرین کمر دو طرفہ استادہ ہین اور دربار خوب آراستہ ہی ہزارون امرا
وافسر دنگلون پر اور کرسیون پر متمکن ہین اور ہزارون کرسیان و دنگل خالی ہین یہ مجرا گاہ پر آیا مجرا کیا اسکے ہوش
دربار کو دیکھکر جاتے رہے تھے مگر حواس درست کر کے عرض کیا کہ مین ایک پیام لیکر حاضر ہوا ہون اگر اجازت
ہو تو بیان کرون چترنگ نے شداد سے کہا کہ ای شداد اس سے کہو کہ ہمپر ظاہر ہی جو تو پیام لایا ہی اور براے
خبر آیا ہی کہ شاہان ہفت ملک آئے ہین اُنھون نے خبر کرائی ہی اپنے آنے کی تیس اسکا جواب یہ ہی کہ تم جاؤ اُنسے
کہو کہ ہم اپنے سردارون کو روانہ کرتے ہین تم سب اپنے اپنے لشکر کو اسی مقام پر فروکش کرکے اور اپنے افسرون
اور پہلوانون و سردارون کو لیکر آؤ ہم تمہاری شرط سے بھی واقف ہین ما بدولت تمہاری شرط کو بھی پورا کرینگے
تم سب لوگ اطمینان رکھو بس تیرے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی اور اُسکو خلعت دیکر رخصت کرو اور تم کل صبکو
لیکر جانا اور اُنکا استقبال کر کے لانا یہ سنکے شداد نے اُس سے کہا کہ خداوند یہ فرماتے ہین کہ تمہارے بیان
کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی سب امرون سے بعلم خدائی واقف ہین ہمپر کوئی بات پوشیدہ نہین ہی تم اپنے لشکر بجا
اور یہ پیغام اپنے حاکمون کو دینا یہ کہکر وہی تقریر جو کہ چترنگ کی تھی اُس قاصد سے کہی اور اُسکو خلعت دیکر رخصت
کیا وہ قاصد تعریف کرتا ہوا طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا ناظرین نکتہ بین پر یہ امر ظاہر ہو کہ یہ کیا سبب تھا جو
چترنگ کی صورت دیکھکر یہ قاصد براے سجدہ کیون نہ جھکا اور کیون نہ مسحور ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ محروم نے
ایک اسم اُسوقت افصر ام کو ایسا تعلیم کر دیا تھا کہ جب قاصد آئے تو تو یہ اسم سحر اُسکے اوپر دم کر دینا کہ وہ مسحور نہ ہو اور
نہ سجدہ کرے اسکا سبب یہ تھا کہ محروم کو منظور یہ تھا کہ اگر قاصد مسحور ہو گیا تو کیا ہوگا اسلیے کہ جب وہ بادشاہ اطاعت
کرینگے تو یہ مطیع ہوگا اس خیال سے تدارک کیا تھا جب وہ قاصد جا چکا تو شداد نے چترنگ سے کہا کہ خداوند یہ
کیا سبب ہی کہ قاعدہ تو یہ ہی کہ جو کوئی نیا آدمی دربار مین آتا ہی وہ ضرور خداوند کو دیکھکر براے سجدہ خم ہوتا ہی یہ
قاصد کیون نہ خم ہوا جب ہم اُسکو منع کرتے ہین تو وہ سجدہ نہین کرتا ہی بس اُسوقت افصر ام نے یہ جواب
اُسکو تعلیم کیا کیونکہ ہم جسکے دل مین کچھ شک دیکھتے ہین اُسکو اس امر کی طرف رغبت نہین دیتے ہین کیونکہ ابھی
اُس کے بادشاہون کے دل مین ہماری طرف سے شک ہی لہذا ہمنے بھی اسکے دل مین ابھی یہ امر
نہین قرار دیا کہ یہ ہمکو سجدہ کرنے کو خم ہو ورنہ کیا قدرت تھی جو نہ خم ہوتا یہ تقریر سنکے یہی جواب شداد کو دیا شداد
نے کہا کہ بیشک آپ خداوند ہین ایکمرتبہ تمام اہل دربار پکار اُٹھے کہ خداوند چترنگ کی جے رہے اسکے بعد
کہا کہ اب کل تم سبکے سب استقبال کو جانا شداد نے کہا کہ کل اہل دربار چترنگ نے کہا کہ نہین مین نام بتائے
دیتا ہون تم اور پہلوان قدرت سپہ سالار لشکر قدرت فرید تیغ زن تمہارے ساتھ جائین خیلفر پہلوان
قدرت مغز افسر سپہ سالار قدرت کے معز سردار مرید تیغ زن کی صاحب تیغ وار باقی سب اہل دربار دربار
مین ائین اگر سب چلے جائینگے تو مین کیا اکیلا دربار مین رہونگا شداد نے عرض کیا بہت خوب ایسا ہی
ہوگا چترنگ نے کہا کہ ہمارے مطبخ مین حکم دو کہ کل طعام ہاے لذیذ تیار ہون ہم ان سبکی
دعوت کرینگے بس اُسی وقت شداد نے یہ حکم جاری کیا چترنگ نے کہا کہ اب دربار برخاست ہو یہ
کہکر اُٹھ کھڑا ہوا شداد کو ہمراہ لیکر داخل محل نکہت اثر ہوا یہان اُسی طور سے گلدستہ نابود ہو گیا
سب اہل دربار باہم تعریفین کرتے ہوے اپنے اپنے مسکن کو روانہ ہوئے یہان محل مین آکر چترنگ نے
لباس تبدیل کیا وہ لباس و تاج بھی نابود ہوا یہ تو یہان چین سے اپنی آرامگاہ مین بیٹھا ہی اُدھر وہ مرا

جو کہ خبر لیکر آیا تھا لشکر نمرود سے وہ اپنے لشکر مین گیا اور اہل لشکر سے کہا کہ ضرور یہ خداوند برحق ہی کہ اسکو میرے
جانے سے قبل بعلم خداوندی معلوم ہوگیا مجھے فرمایا کہ جاؤ یہ لشکر میرے دوستونکا اور بندگان خاص کا ہی
کوئی مقام خوف نہین ہی سب اہل لشکر تعریف کرنے لگے اور خاموش ہو رہے مگر وہ قاصد جو خلعت پہنے ہوئے
اور تعریفین کرتا ہوا راہ طی کرکے اپنے لشکر مین گیا اب جو اہل لشکر نے اسکو مخلع دیکھا اُس سے دریافت
کرنے لگے کہ کہان گئے تھے جو ایسا گران قیمت خلعت زیب تن کرکے آئے ہو اُسنے سب حالت
بیان کی اور کہا کہ ضرور یہ خداوند برحق اور مطلق ہین ضرور یہ زمرد ثانی کے فرزند اور ہمارے خداوند ہین یہی
خبر سب لشکرون مین منتشر ہوگئی اسطور سے ایک نے دوسرے سے دوسرے نے تیسرے سے تیسرے
نے چوتھے سے غرض کہ سبھون سے دور تسلسل جاری ہوگیا ادھر قاصد لشکر مین یہ خبر کرتا ہوا اُس
بارگاہ مین آیا جہان تمام بادشاہ بیٹھے ہوئے تھے اب جو قاصد پہونچا سبنے کہا کہ خبر کر آئے اور کیا جواب لائے
اُسنے عرض کیا کہ مجکو بیان کرنے کی فرصت نہین دی اُنھون نے خود سب حالت بیان فرمائی اور جو کچھ کہ جسنے
نے کہا تھا اُس قاصد نے سب بیان کیا اور کہا کہ یہ خلعت مجکو عنایت فرمایا وہ سب بادشاہ یہ حال سنکے
دنگ ہوگئے اور کہنے لگے کہ ضرور یہ خداوند ہین اچھے کا دامن ہاتھ مین آیا ہی ای قاصد تجھ دربار کا حال بیان کر
جو قاصد نے دیکھا تھا سب بیان کیا وہ بادشاہ اُسکی زبانی حال سنکے خاموش ہو رہے کہ وہ دن تمام ہوا رات
آئی ہر ایک نے اپنے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ تم لوگ بوقت سحر تیار رہنا کیونکہ ہمارے ہمراہ چلنا ہوگا
ہر ایک سردار نے یہ سنکے عرض کیا کہ بہت خوب ہم تیار رہینگے یہ بادشاہ اپنے اپنے آرام کے مقام پر گئے
سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر گئے کہ وہ رات تمام بسر ہوئی اور صبح ہوئی سپیدی صبح کی پھیلنے لگی یہان لشکرون
مین وردی بجنے لگی جو نقاری جانے لگی شہر مین گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے جو چترنگ کی پکاری جانے لگی
سب کافر اندرون شہر و بیرون نجات خواب راحت سے بیدار ہوئے پوجا پاٹ کرنے لگے جب سب کامون سے
فراغت ہو چکی سردار ساتون بادشاہون کے آراستہ ہو ہو کر بارگاہ مین آئے کہ وہ بادشاہ اپنے اپنے
خیمون سے نکلکر بارگاہ مین آئے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین دربار آراستہ ہوا باہم صلاح کی کہ
جب وہ لوگ ہمکو لینے آئینگے تو ہم چلین گے ورنہ آج تو نہین جائینگے دیکھین ہماری کیا عزت ہوتی ہی دوسرے
یہ پیام بھی دیا ہی کہ ہمارے سردار لینے کو کل آئینگے یہ تو یہان انتظار مین ہین اُدھر شداد محل مین بیدار
ہوا چترنگ بھی سب کامون سے فراغت کرکے پوشاک پہنکر دربار مین آیا اتنے عرصہ مین سب سردار
آچلے تھے کوئی باقی نہ تھا کہ چترنگ محل سے برامد ہوا خداوند کی جو بولی گئی یہ تخت پر آکر بیٹھا آج دربار خوب
آراستہ ہی کہ کسی وقت مین نوشیروان کا دربار ایسا آراستہ نہوگا جیسا چترنگ کا آج دربار ہی ادھر جب
چترنگ تخت پر بیٹھ چکا شداد نے عرض کیا کہ اب مین اُن سبکے استقبال کو جاتا ہون چترنگ نے
کہا کہ ہان جاؤ بہت جلد اُنکو لے آؤ چترنگ سے یہ سنکے شداد اُسیوقت نمرود و ناشاد و مرید کو اور
ہر ایک کے معزز سردارون کو جو کہ ذی لیاقت و معزز تھے لیکر دربار سے باہر آیا اور مرکبون پر سوار ہو ہو کر بیرون
شہر کی طرف روانہ ہوئے شہر کو طی کرکے نمرود کے لشکر مین پہونچے نمرود نے سبکو اپنا لشکر دکھایا اور
کہا کہ یہ لشکر اس احقر کا ہی شداد نے لشکر کو بہت پسند کیا اُس لشکر سے نکلکر طرف اُس لشکر کے روانہ ہوئے
جو کہ باہم ملا ہوا اُترا تھا اُدھر ان سب بادشاہون نے اُس قاصد کو طلب کرکے دربار مین بٹھا لیا تھا کہ وہ دربار
ہو آیا ہی پہچانتا ہی جو کوئی آئیگا اُسکو وہ ہمین بتا دیگا اور بارگاہ کے پردے اُٹھا دیے ہین کہ یہ سبکے سب
لشکر مین پہونچے لشکر کی سیر کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے گو کہ سات بارگاہین تھین مگر باہم جو اتفاق تھا

تو ایک بارگاہ برپا تھی دور سے نظر آتی تھی یہ اُسطرف کو چلے اہل لشکر نے جو نئے آدمی دیکھے اور سبکو معزز پایا تو باہم جمع ہوکر آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم پر یہ ظاہر کر دیجیے کہ آپ کون لوگ ہین شداد نے جواب دیا کہ ہم لوگ بندے خداوند جیرنگ کے ہین ہم حکم سے خداوندکے آئے ہین اُنمین ایک سردار نے کہا کہ یہ بادشاہ ہین شہر بیرنگ کے اور نائب قدرت اُنکا لقب ہی اور یہ جو اُنکے برابر ہین یہ دیوان قدرت ہین اور یہ جو اُنکے دہنے ہاتھ پر بیٹھے ہین یہ سپہ سالار قدرت ہین اور یہ جو اُنکے عقب مین ہین یہ پہلوان قدرت ہین اور ہم سب ملازم و سردار اُنکے ہین یہ سُنکے وہ لشکری خاموش ہو رہا مگر اسقدر دریافت کیا کہ آپ لشکر مین کسلیے تشریف لائے ہین کہا کہ ہم تمہارے بادشاہون کے استقبال کو آئے ہین اُنکے خیمے کو جاتے ہین اتنے وہ لوگ اپنی اپنی طرف کو چلے گئے یہ لوگ طرف بارگاہ کے چلے اتنے تمام لشکر مین یہ معلوم ہوگیا ہی کہ یہ لوگ ملک نیرنگ سے استقبال کے لیے آئے ہین اب کوئی نہین دریافت کرتا ہی کہ یہ سامنے بارگاہ کے پہونچے چونکہ پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے گلزار شاہ کی نظر شداد پر پڑی کہا کہ ای بھائیو شداد برائے استقبال آیا ہی اُسکے ساتھ اور بھی لوگ ہین کیونکہ یہ شداد کو بخوبی پہچانتا ہی اور اُس قاصد نے بھی دیکھکر کہا کہ انمین سب معزز سردار ہین کوئی غیر معزز نہین ہی کیونکہ مین دیکھ چکا ہون کہ دربار مین ان سبکی بڑی عزت ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ سب کے سب در بارگاہ پر پہونچے کہ اِدھر سے اُن سبنے قبل سے درگہ سالار سے کہلا بھیجا تھا کہ یہ جو لوگ آئے ہین انکو منع نہ کرنا آنے دینا انکی اجازت ہی بس یہ سب جب در بارگاہ پر پہونچے درگہ سالار نے منع نہ کیا یہ لوگ بارگاہ کے اندر مرکبون پر سے اُترکر داخل ہوئے چاکرون نے مرکبون کو ٹہلانا شروع کیا جب یہ صحن بارگاہ مین پہونچے وہ سب بادشاہ مع اپنے سردارون کے اُٹھکر آئے اور اُنکا استقبال کر کے جا جا صدر پر لاکر بٹھلایا ہر ایک کو جائے معقول دی ہر ایک سردار اپنے مرتبہ سے بیٹھے اُنکے سردار بھی بیٹھے صاحب سلامت ہوئی جب بیٹھ چکے تو مزاج پرسی ہوئی اُنھون نے انکا مزاج پوچھا اُنھون نے انکا مزاج شداد سے کہا کہ ای شاہان ہفت ملک مجکو اور پہلوان قدرت و سپہ سالار لشکر قدرت دوسرے پہلوان قدرت کو خداوند نے آپ کے استقبال کو روانہ کیا ہی ہم سبکے سب آپکے لینے کو آئے ہین آپ تشریف لے چلین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم موجود ہین چلیے مگر کچھ دیر یہان توقف تو فرمائیے شداد نے کہا کہ ہمکو حکم ہی کہ بہت جلد اُنکو لیکر حاضر ہونا ہمکو اُن سب کا نہایت اشتیاق ہی بس یہ جو شداد نے کہا ہر ایک بادشاہ اپنے مقام سے اُٹھا اُنھون نے شداد سے دریافت کیا کہ لشکر کی بابت کیا حکم فرمایا ہی شداد نے جواب دیا کہ لشکر کی بابت یہ حکم ہی کہ وہ اسی مقام پر قیام کرے کیونکہ شہر مین اسقدر لشکر کی جگہ نہین ہی دیکھو کہ پہلوان قدرت کا لشکر بیرون شہر مقیم ہی یہ سُنکے اُن سب نے تھوڑے تھوڑے سردار معزز اپنے اپنے ہمراہ لیے اور حکم دیا کہ تم لوگ اسی مقام پر فروکش رہو مع لشکر کے ہم دربار مین خداوند کے جاتے ہین وہ سردار خاموش ہو رہے یہ ساتون بادشاہ مع شداد وغیرہ اور اپنے سردارون کے بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہوکر ہمراہ شداد کی طرف شہر نیرنگ کے چلے شداد ان سب کو لیے ہوئے بڑے جاہ و حشم سے داخل شہر ہوا اور سب کو شہر کی سیر کراتا ہوا دولت سرا پر لایا اور سبکو لیکر داخل دربار ہوا اب جو سب بادشاہ داخل دربار ہوئے اُنھون نے دربار کو خوب آراستہ دیکھا کبھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا ہر ایک شاہ و سردار دربار کی حالت دیکھکر دنگ ہوگیا جب یہ لوگ ایوان مین پہونچے ہر ایک کی نگاہ جیرنگ پر پڑی اور قصد کیا کہ سجدہ کرین یہی حالت اُنکے سردارون کی ہوئی تب شداد نے سبکو منع کیا اُن لوگون نے پھر اُسطرف کو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہوا ہی اُسکے روبرو گلدستہ رکھا ہوا ہی انکی نگاہ جو گلدستہ پر پڑی تو وہ سبکے سب متحیر ہوگئے مع سردارون کے یہ حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ مسحور نہو جب یہ مجرا کر چکے اور سجدے سے سب بیٹھے

شداد کے باز رہے اور گلدستہ کو دیکھکر مسحور ہوئے اُسوقت چترنگ نے شداد سے کہا کہ ان
سب کو میرے پاس لے آؤ اُسکے سرداروں کو علی قدر مراتب کرسیان اور دنگل وومین ان سبکی عزت کرونگا
کیونکہ یہ بندے خاص ہمارے ہین پس شداد نے ان سبکے سرداروں کو جگہ دی اُسکے بعد ان ساتون بادشاہونکو
لیکر اُس تخت پر آیا چترنگ نے ہرایک بادشاہ کی عزت کرکے کرسی پر بٹھایا اور بڑی عزت کی جب یہ سب
بیٹھ چکے اُسوقت چترنگ نے طرف اُن سبکے متوجہ ہوکر کہا کہ وہ جو سوال تمھارا ہی اور جو تمھاری شرط ہی مجکو
معلوم ہی اور ہمیں بموجب علم خدائی ظاہر ہی لہذا اُسکی بابت یہ امر ہی کہ تم اپنے فرزند کی تصویر ہمکو دو اُسکو بھی بہشت سے
طلب کرکے اُسکی صورت دکھادین اور تصویر طلب کرنے کی ضرورت یہ ہی کہ بہشت مین ایک صورت کے
ہزاروں بندے ہین اور انمین جو فرق ہین وہ مجکو معلوم ہین مگر فرشتگان قدرت کو نہین معلوم ہین یا اُنکے ہان بھی
معلوم مین بظاہر ایک صورت ہی لہذا اُسکی تصویر دو کہ اُسکے موافق طلب کرلیا جاے ہان اگر مین بہشت مین ہوتا
تو کوئی ضرورت تصویر کی نہ تھی یہ سنکے وہ سبکے سب اور دنگ ہوگئے مثل آئینہ ششدر و حیرت زدہ
ہوکر رہگئے گلزار شاہ نے عرض کیا کہ واقعی تو خداے برحق ہی تیرے خدا ہونے مین کوئی شک نہین ہے
کیونکہ ہمنے یہ صلاح اس طور سے کی تھی کہ سواے ہم سات آدمیون کے اُس مقام پر کوئی نہ تھا مگر تجکو
ثابت ہوگیا کہ تو ضرور خدا ہی کہ تجکو ہمارے دل کا حال معلوم ہوگیا اور تو ہمارے ہرایک فعل سے ماہر ہوگیا
یہ تصویر حاضر ہی مگر ایک سوال ہی چترنگ نے کہا کہ مجکو وہ سوال بھی معلوم ہی وہ سوال یہ ہی کہ تم یہ عرض کرو
کہ اُسکو زندہ کردیجیے صورت دیکھنے سے کیا حاصل ہوگا اور یہی دو شرطین ہین کہ پوری ہون تو تم
لوگ اطاعت کروگے اگر نہ پوری ہونگی تو نہ اطاعت کروگے ہرایک نے متفق ہوکر کہا جی نہین اگر نہ بھی
پوری ہونگی تو بھی ہم اطاعت کرینگے کیونکہ اسقدر قدرت نمائی کیا کم ہی کہ آپ ہمارے دلون کے حال سے
ماہر ہین تب چترنگ نے کہا کہ تمھاری دوسری شرط ابھی نہین پوری ہوگی اُسکے بر آنے مین زمانہ باقی
ہی یہ کہ گروہ جو تقریر اُنصرام نے تعلیم کی تھی بیان کی یعنی جب ہم خدا بہشتون سے فراغت کرلینگے اور ارزنگ
اُسوقت جو جو لوگ مرگئے ہین لقا کے زمانہ سے آجتک سبکو زندہ کرینگے اُسی زمانہ مین تیرے فرزند کو بھی
زندہ کرینگے مگر ہان صورت اسوقت دکھادینگے اور ایک امر کا خیال رہے کہ وہ کلام نہ کریگا تمھارے
سامنے خاموش بیٹھا رہیگا بلکہ اُسکو یہان کی ہوا ناپسند اور ناگوار ہوگی گلزار شاہ نے کہا کہ خیر صورت ہی
دیکھ لونگا اگر آپ صورت بھی نہ دکھاتے تو بھی ہم لوگ اطاعت سے سرتابی نہین کرسکتے ہین یہ سنکے
چترنگ نے کہا کہ نہین صورت دیکھ لو وہ تصویر لاؤ گلزار شاہ کے پاس ہر وقت تصویر اُسکے فرزند
شمشاد شاہ کی موجود رہتی تھی جیب سے نکالکر دی چترنگ نے کہا کہ اسکا نام شمشاد شاہ تھا
گلزار شاہ نے عرض کیا کہ جی ہان بس وہ تصویر گلزار شاہ سے لیکر اور اُس ابر کی طرف کو ہاتھ اُٹھاکر کہا
کہ اے فرشتہ قدرت یہ تصویر لیکر بہشت مین جا اور وہان سے اس صورت کا جو آدمی ہو اُسکو لے آ یہ
جو چترنگ نے کہا اُس ابر سے فوراً ہاتھ نکلا اور تصویر کو چترنگ کے ہاتھ سے لیلیا اور غائب ہوگیا
جب تصویر پہونچی مخدوم نے اُسی تصویر کے بموجب سحر سے بتلا بناکر اُسکو بصورت انسان تشکیل کیا مگر
گویائی نہ دی جان وغیرہ تھی صرف اسقدر فرق تھا کہ کلام نہ کرسکتا تھا یہ اُسنے عمداً کیا تھا جب تیار ہوچکا
تو اُسکو ایک تخت پر بٹھاکر سحر کیا کہ اُس ابر مین ایک در ظاہر ہوا اب جو سحر کیا تو وہ تخت خود بخود اوس ابر
سے باہر آیا اور صحن مین سہولیت کے ساتھ بارگاہ کے اترا اور صدا آئی کہ اے خداوند یہ شمشاد شاہ حاضر ہی
ہم اُسکو بہشت سے لاے ہین یہ یہان آنے سے انکار کرتا تھا جب ہمنے بہت سمجھایا تو آیا ہی مگر جلدی

اسکو فرصت دیجیگا کیونکہ یہ اقرار کرکے آیا ہی یہ جو صدا آئی سب اہل دربار نے سُنی اتنے مین سبنے سر اُٹھا اُٹھا کر دیکھا کہ صحن بارگاہ مین ایک تخت پر ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی مگر خاموش حیران ادھر ادھر دیکھ رہا ہی چترنگ نے کہا کہ ای گلزار شاہ اپنے فرزند کو پہچان سکے یہی ہی کہ کوئی اور ہی اب جو گلزار شاہ صحن کی طرف دیکھا تو اپنے فرزند جگر پیوند کو تخت پر موجود پایا چترنگ سے عرض کیا کہ خداوندا ہان یہ میرا فرزند ہی بس چترنگ نے اشارہ کیا کہ ای شمشاد شاہ تو میرے پاس آ تا کہ تیرا باپ اور سب لوگ تجکو دیکھ لین یہ جو اشارہ کیا اُدھر محروم نے سحر کو زور دیا وہ نیلا تخت پر سے اُتر کر اندر ایوان کے آیا اور اُس تخت پر آ کر بیٹھ گیا اتنے مین سب نے دیکھا گلزار شاہ نے گلے سے لگایا اور اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا تھوڑے عرصہ تک وہ اُس مقام پر رہا سب اہل دربار دیکھکر حیران رہے کہ اتنے عرصہ مین چترنگ نے کہا کہ اب تم جاو یہ کہکر اور طرف متوجہ کرکے کہا کہ فرشتہ قدرت یہ شمشاد موجود ہی اسکو لیجاو یہ سنکے وہ نیلا سحر کا اسی تخت پر جا کر بیٹھا اور وہ تخت خود بخود بلند ہوا اُس ابر کے قریب پہونچا ابر مین شگاف ظاہر ہوا وہ تخت اُس شگاف مین چلا گیا گلزار شاہ دیکھکر رہگیا اُسکے جانے کے بعد ایک ہاتھ ابر سے پیدا ہوا اور صدا آئی کہ یہ تصویر موجود ہی وہ تصویر چترنگ کے قریب پہونچی چترنگ نے تصویر لیکر گلزار شاہ کو دی اتنے مین گلزار شاہ مع سب بادشاہ مطیع ہوکے مع اپنے سردارون کے اُسوقت چترنگ سے عرض کیا کہ ہمکو تصویرین عنایت ہون ہم اپنے لشکر مین اور شہرون مین روانہ کرین تا کہ سب آپکی بندگی کرین لیں اُسوقت ہزار تصویرین اُن سب کو ملین اُنھون نے اپنے سردارون کے ہاتھ اپنے لشکر مین روانہ کین اور کہدیا کہ ایک تصویر ہر ایک شہر مین روانہ کردینا اور ہمارے بھائیون کو تحریر کرنا کہ ہمنے یہ مذہب قبول کیا لہذا ہمارے شہر مین یہ مذہب رواج دو وہ سردار تصویرین لیکر لشکر مین آئے اور اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا وہ سبکے سب مطیع مذہب چترنگ ہوئے اسکے بعد اُنھون نے ایک ایک تصویر اور نامہ ہر ایک بادشاہ کے ملک کی طرف روانہ کیا اور وہی مضمون جو کہ اُنھون نے تعلیم کیا تھا تحریر کردیا خلاصہ یہ کہ وہ نامے ہر ایک ملک مین گئے اور ہر ایک بادشاہ کو نامہ و تصویر دی اُسنے بموجب مضمون نامہ کے کام کیا تمام شہر مین منادی کردی کہ سب چترنگ پرستی اختیار کرین اُن ساتون ملکون مین چترنگ پرستی ہونے لگی چترنگ کے نام کی جے پکاری جانے لگی یہ تو اُن شہرون کی حالت ہوئی اسی طور سے قلعہ نمرودیہ مین بھی نمرود کا نامہ پہونچا قمرودین نمرود نے بموجب اپنے باپ کی تحریر کے دین چترنگی کو رواج دیا یہان چترنگ نے ان بادشاہون کی دعوت کی بڑی دھوم سے ایک جلسہ قرار دیا اطراف و جوانب سے طائفے طلب کیے کھانے لذیذ لذیذ تیار کرائے تھے اُنکو کھلایا کیونکہ پہلے سے حکم دیچکا تھا کہ ہم دعوت کرینگے دعوت کے دن بڑا جلسہ رات کو ہوا پہر رات گئے آتشبازی چھوٹی سب لوگ جلسہ مین بیٹھے اُس روز چترنگ نے دربار برخاست نہین کیا محل مین بھی نہین گیا باہر دربار مین رہا رات کو جلسہ مین آ کر بیٹھا ساغر گلفام گردش مین آیا محفل کے لوگ مست ہوئے حکم ناچ کا ہوا طائفے طلب کیا گیا ایک مطربہ نہایت ہی بہت حسین خوبصورت محفل مین آئی کہ سبکی نگاہ اُسپر پڑی جو سردار کہ اپنے لشکرون مین رہ گئے تھے وہ بھی جلسہ مین طلب کیے تھے اب کوئی پچاس ہزار کے قریب لوگ جلسہ مین ہین کہ اُس مطربہ کے ساتھ سازندون نے ساز درست کیے وہ حسینہ خوب گت ناچی کہ اہل محفل کو بے گت کردیا اُسکے بعد بہت خوش آواز سے یہ غزل گائی غزل

دلمین ہی روح کی صورت سے محبت انکی ایک کا نقشا ہی مرے لیئے عنایت انکی کہین معشوق بھی دنیا مین فا کرتے ہین	بیٹھتے جی جا نکلی کسطرح سے الفت انکی شب فرقت جو کیا انکا تصور مین نے کسلیئے کرتا ہی ایدل تو شکایت انکی	چین لینے نہین دیتی ہی جو محبت انکی پھر گئی آنکھون مین وہ چاندسی صورت انکی دیدیا تیرے مریض کو طبیبون نے جواب

اسقدر غیر ہوئی ہجر مین حالت اُنکی
مرے ارمان نہ افسوس نکلنے پائے
مجکو بدنام کریگی یہ محبت اُنکی
گرد سان دامن دلدار سے لپٹی مری خاک
مین ہون اور شام و سحر دل سے حکایت اُنکی
کیون یہ بلبل کو زر گل پہ چمن مین ہو غرور
سُن لے جو بلبل خوش لہجہ فصاحت اُنکی
کسی گلشن مین نہین گل کوئی آنکھون سا
باتین ہنس ہنس کے وہ کرنا دم رخصت اُنکی
دیکھنے والے تری ہجر کے بیمارون کے
ای نسیم سحری دیکھ نزاکت اُنکی

نبضین ملتی نہین غش آتے ہین بیمارونکو
کٹ گئی چشم زدن مین شب وصلت اُنکی
غیر کو جام دیا مجکو دکھا کر سر بزم
ہوگئی جسوقت سواری سر تربت اُنکی
غیر نے عارض گلرنگ پہ بنوانا نہ خال
سب نے دو روز مین لُٹ جائیگی دولت اُنکی
جب سُنا طالب وصل اُسنے ہمین فرمایا
ہی فقط نرگس شہلا مین شباہت اُنکی
عوض جور و جفا ظلم ہین جان بازونپر
خود بھی دل تھامے ہین یہ غیر ہی حالت اُنکی
جنکو صیاد نے اک تیر ادا سے مارا

ہجر نے تیرے بگاڑی ہی یہ حالت اُنکی
سنکے حالت مری وہ کہتے ہین ہمرازون سے
دیکھ لی ای دل ناشاد مروت اُنکی
ہجر مین ہی کوئی ہمدم نہ رفیق اور نہ دوست
بھونکے دیتی ہی مرے دلکو حرارت اُنکی
بھول جاتے ہین اکھی وہ زمزمہ سنجی ساری
فصدین کھلوائین کہ آئی ہی شامت اُنکی
یاد دلوا کے دل زار بھی دیتا ہی مجھے
ابتو کچھ راہ پہ آئی ہی طبیعت اُنکی
باغ کی سیر سے رخسار ہوئے جاتے ہین لال
اسکا کیا رشک نہ ہو خوبی قسمت اُنکی

یہ غزل جو گائی تمام اہل محفل محو ہوگئے ہر ایک شعر کو خوب بتا بتا کے گایا اسقدر انعام پایا کہ اٹھا نہ سکتا تھا وہ انعام لیکر واپس گئی دوسرا طایفہ طلب ہوا وہ بھی خوب گا اور ناچ کر انعام کثیر لیکر چلا گیا اسی طور سے تمام شب جلسہ ناچ و رنگ کا برپا رہا بوقت سحر قریب صبح کے ایک طایفہ اور آیا اُسنے ایسی گت ناچی کہ سب اہل جلسہ دنگ ہوگئے پھر اُسنے غزل شروع کی وہ غزل یہ ہے

غزل

مرے مرنے کی وہ سنکر خبر کو
یہ جوبن اُنکا کہتا ہے اُبھر کے
وہ پہلو سے چلے اُٹھکر ہمارے
کیا افسوس رسوا تو نے مر کے
کہین اُس بت سے کیا احوال اپنا
نقاب زلف رخ پر سے جو سرکے
کسیکے ہوئے ہوتے مُنہ کے آگے
صدا رہتے ہین جو عازم سفر کے

ملا ہم بسملون کو چین مر کے
بہت غمگین ہوئے اک آہ بھر کے
الٰہی خیر کر نامہ کہ آج
ہوئے آثار جب ظاہر سحر کے
تری ترچھی نظر نے ہائے ظالم
نہین دلبر اثر جس سے خبر کے
جواب نامہ لایا حسب دلخواہ
غضب کرتے ہین وہ گیسو سنور کے
ہدف ہوتی نہ جسنے جیتے جی بات

تصدق مین تری بانکی نظر کے
دل مشتاق پر نشتر چلین گے
چلا ہون در پہ اُس بیداد گر کے
مری میت پہ یہ کہتے وہ آئے
کیے ٹکڑے مرے قلب و جگر کے
غش آئے عاشقونکو شکل مہ کے
نہ کیونکر ہون مین صدقے نامہ بر کے
سرائے دہر مین غافل وہی ہین
موا ہون ہجر مین اُس بیخبر کے

یہ غزل جو بھیرون کی دھن مین گائی محفل کا اور رنگ ہوگیا سب اپنا سر دھننے لگے جو عاشق تن تھے وہ تو مست ہوکر جھومنے لگے لب پر صدائے آہ تھی آنکھون سے آنسو جاری تھے قلب و جگر بیقرار تھا اہل محفل کا یہ حال زار تھا ہر ایک شراب الفت کا سرشار تھا یہی جی خواہش کرتا تھا کہ کسی طرف کو نکل جائیے دامن صحرا مین منہ چھپائیے یا مثل قیس کسی جنگل مین جا کر بیٹھیے اور اُسکے مقام کو آباد فرمائیے تاکہ اُسکی روح شاد ہو غم و فکر سے آزاد ہو یہ تو عاشق مزاجونکا حال تھا کہ اپنے اپنے معشوق کی تصویر سامنے تھی اُسکی طرف اشارہ کرکے یہ کلام کرتے تھے ایسے بیخود تھے کہ سر و پا کا ہوش نتھا اور یہ کلام لب پر تھا کہ ای جان جہان تمھارے ہجر نے ہمکو بیقرار کیا ہی تمنے خبر تک نلی یہ کونسی بے پروائی ہی کہ عاشق تو مرے اور معشوق خبر نہ لے از برائے خدا وند اپنے لب رنگین کا بوسہ دو تاکہ دل کو آرام ملے کوئی زلف کے بوسہ کا طالب تھا یہ جو رنگ محفل کا اُس مطرب نے دیکھا گانا موقوف کیا خاموش ہو کر دیکھنے لگی کوئی اُس دم بیہوشی مین یہ کہتا تھا کہ ای آفت جہان تم اپنے اس مار سیاہ کو حکم دو کہ مجکو ڈس لے تاکہ قصہ تمام ہو اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن ایک عجیب سما بندھا ہوا تھا ہر ایک یہی

ایسی گا رہا تھا کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ یہ دربار خداوندی ہی خداوند بھی موجود ہین یہ ہم کیا تقریر کرتے ہین جیسا وہ خدا
تھا ویسے ہی بے ادب بندے تھے اسکی کچھ پرواہ نہ تھی اسی طور سے تھوڑے عرصہ تک یہ حال رہا کہ کسیکو
خبر نہ تھی جب اسنے گانا موقوف کیا تو سبکی حالت درست ہوئی اپنے ہوش مین آ کے ایک شرمندگی سی
حاصل ہوئی کہ ہم کیا تقریر کر رہے تھے کہ جسکی وجہ سے ہمکو یہ شرمندگی ہوئی یہ خیال کرکے سب خاموش
سر جھکا کر بیٹھ رہے ادھر وہ مطربہ انعام لیکر اپنے مقام پر گئی ادھر مطربہ فلک نشاط خانہ مغرب کو مع اپنے
سازندون و ہمراہیون کے روانہ ہوا اور رامد آمد رقاصہ زہرہ کی طرفسے خانہ مشرق کے شروع ہوئی ستے تھے
صبح ہوگئی آفتاب عالمتاب نے ظہور کیا ماہتاب اسکی آمد کے خوف سے راہی ہوا اعلام نور ظہور کرنے لگے
تیرگی شب دور ہونے لگی طائر زمزمہ سرائی مین مشغول ہوئے بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھکر خوش فعلیان کر
گئین باغبان تھالون مین پانی دینے لگے خوشبوے گلہاے رنگا رنگ سے تمام باغ مہکا ہوا تھا نسیم
سحری چال مستانہ چل رہی تھی سبزہ نوخیز اپنی بہار جدا دکھا رہا تھا وہ آفتاب کا نکلنا اور باغون مین اسکی
کرن کا پھیلنا نیا جوبن دکھاتا تھا درختون پر جو دھوپ پڑتی تھی اُنکے برگ نو دمیدہ یون چمکتے تھے جیسے زمرد
کی لوح چمکتی ہو اور وہ جو دھوپ چھن چھنکر زمین پر آتی تھی اور کہین پر سایہ کہین پر دھوپ تو یہ معلوم ہوتا
تھا کہ فرش شطرنج کیا ہوا ہی بموجب مصرعہ + زمین پہ سایہ تھا فرش تھا شطرنج کا + یہ تو عالم باغون کا تھا صحرا پر
اور طور کی بہار تھی کاشت کار کھیتون مین پانی دے رہے تھے گیاہ نو دمیدہ کو غزالان خوش چشم چر رہے تھے
اور جست و خیز مین معروف تھے طاؤسان باغ و صحرا خنیاگری مین مصروف تھے طائران صحرائی درختون پر بیٹھے
ہوئے چہچہے کر رہے تھے کسی طرف فاختہ کی صدا تھی کسی جانب قمریون کی نغمہ سنجی صبح کا وقت تھا ہر ایک
اپنے خالق کی یاد مین سرگرم تھا یہان جب سحر ہوگئی اُسوقت چترنگ نے حکم دیا کہ دربار برخاست کرو اب
جلسہ ہوچکا یہ کہکر اٹھکر طرف محل کے چلا وہ گلدستہ اسکے روبرو یہان بھی موجود تھا جب یہ اُٹھا تو وہ
گلدستہ اُٹھ گیا اور غائب ہوگیا اسکے اُٹھنے کے بعد اور سب اُٹھکر اپنے مقام کی طرف روانہ ہوئے وہ ساتون
بادشاہ اُس مقام کی طرف جو اُنکے واسطے مقرر ہوا تھا گئے بڑے اعزاز سے اُتارے گئے ہر ایک سردار
اُنکا بھی اپنے مقام پر اُترا ادھر یہ سوار جا جا کر آرام پذیر ہوئے اُدھر چترنگ محل مین جا کر سو رہا اُسدن
دربار نہ کیا کیونکہ رات بھر کا تھکا ہوا تھا اسدن تمام روز و شب آرام کیا بوقت شب پھر دربار مین آیا ہر ایک آ کر
حاضر ہوا ساتون بادشاہ و شداد آکر اپنی کرسیون پر بیٹھے چترنگ تخت پر متمکن ہوا سب سردار جمع
ہوئے پھر دربار ضلالت کا آثار آراستہ ہوا ابھی کوئی حکم چترنگ نے نہین دیا تھا کہ ادھر محروم نے
الصرام سے کہا کہ تو چترنگ سے کہہ کہ اب یہ حکم دے کہ سب لشکر تیار ہین ہم طرف خاور کے کوچ کرینگے کیونکہ
ارژنگ جو کہ دعوے خدائی کرتا ہی اور وہ اس خاندان کا غلام ہے پہلے اُس سے مقابلہ کرین اور اُسکو
زیر کرکے پھر خداپرستون سے مقابلہ کرینگے اُنکو اُنکے کردار کی سزا دینگے اسکے بعد تمام دنیا پر اپنا قبضہ
کرینگے اور جو [illegible] ن ہمارے داداکے خداپرستون نے غارت کردیے ہین اُنکو درست کرکے گنبد جہان نما
مین بیٹھکر سب سے سجدہ کرائینگے اور ہیجدہ ہزار ملک پھر آباد کرینگے کیونکہ وہ بھی خدائی کرنے کا مقام
ہر اُس گنبد مین بیٹھکر اپنے بندونکو جو کہ خداپرستون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین یا جو کہ خود مرگئے ہین زندہ کرینگے
بعد ایک سال کے بروز اپنی ولادت کے ایک جشن کیا کرینگے کہ جس مین ہم سبکی روحین زیادہ کیا کرینگے اور عمر کی ترقی
دینگے یہ سنکے الصرام اسی طور سے دربار مین آئی اور پوشیدہ ہوکر ہمیشہ سے یہ حال جو کہ محروم نے تعلیم کیا تھا
چترنگ سے کہا بس یہ تقریر سنکے چترنگ نے سر اُٹھاکر طرف اہل دربار کے دیکھا اور کہا کہ اے اہل دربار

آگاہ ہو کہ مین حکم دیتا ہون کہ سب لشکر تیار رہین پرسون سفر کرونگا اور پہلے ارزنگ کو اُسکے بے ادبی کی سزا دونگا اُسکے بعد خداپرستون پر لشکر کشی کر کے سب کو غارت کرونگا جب تمام دنیا مین میری حکومت ہو جائیگی تو سبائل مین جا کر فیلقوسون کو درست کرونگا وہان خدائی کو ترقی ہوگی کیونکہ وہ مقام بہت عمدہ ہے سجدہ ہزار ملک باختر کو آباد کرونگا گنبد جہان نما مین بیٹھکر سب سے سجدہ لونگا اور سجدہ کراؤنگا اور اپنی ولادت کے دن جشن خوشی کا کیا کرونگا عمرون مین ترقی دیا کرونگا جو جو کہ قتل ہوئے ہین یا مر گئے ہین سب کو زندہ کرونگا اب مین ان خداپرستون پر ہرگز ہرگز رحم نہ کرونگا اور اُنپر ایسا عذاب نازل کرونگا اب میرے دل مین یہ بات سما گئی ہے یہ جو تقریر چیرتنگ نے کی سب اہل دربار کانپ گئے اس تیور سے یہ کہا تھا کہ سب بہم بخود ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سبنے عرض کیا کہ سب لشکر تیار ہین آپ جسوقت چاہین سفر کرین پس چیرتنگ نے حکم دیا کہ ہماری بارگاہ و گنبد و سامان ہمراہ نکلے ہم کل یہان سے کوچ کرینگے کیونکہ ہمکو اب تاب نہین ہے ہم نے صبر کیا جاتا ہے ناشاد سے کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کو تیار کرو شداد سے کہا کہ تم بھی تیاری کا حکم دو نمرود سے جو کہا اُسنے عرض کیا کہ اے خداوند میرا لشکر تیار ہے اور بیرون شہر موجود ہے کوئی تیار کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ عرض اُن ساتون بادشاہون نے بھی کی یہ سنکے چیرتنگ خاموش ہو رہا اُسدن دربار برخاست کیا نہین تو دن بھر دربار آراستہ رہتا تھا اور محل مین آیا ثمود نے کہا سے کہ مجکو حکم سفر ہوا ہے اُسنے کہا کہ مین بھی چلونگی چیرتنگ نے کہا کہ اجازت ہوے تو بہتر ہے یہ کہ رہا تھا کہ ایک پرچہ گرا اسمین یہ تحریر تھا کہ ثمود کو ضرور ہمراہ لینا پس اُسوقت چیرتنگ نے شداد کو طلب کر کے کہا ایک خیمہ بہت عمدہ براے ناموس بھی ہمراہ لے لینا اُسنے عرض کیا بہت بہتر ثمود کو بلا کر کہا کہ آپ بھی تشریف لے چلین اُسنے کہا کہ مین تو ضرور چلونگی پس یہ بندوبست کر کے چیرتنگ خاموش ہو رہا یہان محل مین سب اپنا اسباب بار کرنے لگے ضروری اسباب لیلیا گیا اور باقی کو تھکون مین بند کر کے قفل لگا دیئے گئے دن بھر مین تمام اسباب بندھ گیا محل اُداس نظر آنے لگے یہی حال مقام چیرتنگ کا تھا اندرون محل تو یہ حال تھا بیرون محل شداد نے سردارون کو طلب کر کے حکم دیا کہ لشکر کو تیار کرو خزانہ بار کرو خیمہ وغیرہ ارابون پر بار کیے جاتین سب سامان سفر درست ہو کل خداوند کوچ کرینگے اور کیے خیمے معقول براے ناموس ضرور ہمراہ ہون یہ حکم سنکے اہلکارون نے سب سامان درست کرنا بندوبست کیا بہت خزانہ بار کیا گیا خیمے وغیرہ توشک خانہ سے نکالے گئے ارابون پر بار ہونے لشکر مین جو یہ خبر ہوئی وہان بھی بندوبست ہونے لگا ہر لشکری نے اپنا اسباب باندھا سردارون نے بھی سامان سفر درست کیا اپنے اپنے سب احباب سے ملے اور رخصت ہوئے تمام شہر مین خبر منتشر ہوگئی کہ کل خداوند سفر کرینگے اہل شہر براے تماشاے سواری سرشام سے مقامات تجویز کر کے بیٹھنے لگے اُدھر وہ بارگاہ اژدہون پر بار ہوئی وہ اژدر جو کہ اس بارگاہ کو لیکر آئے تھے ناشاد نے بھی لشکر سحر کو درست کیا گنبد نکالا گیا وہ بھی چار تیلے اُسکو لیکر سرشام سے در دولت پر لا کر موجود ہوئے نمرود و گلزار شاہ وغیرہ نے خبر لشکرون مین کردی کہ کل تیار رہنا کیونکہ ہمراہ خداوند کے سفر کرنا ہوگا وہ لشکر بھی تیار ہوگیا آخر جلد سامان درست ہوا کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر ہر ایک سردار و افسر رخصت اپنے اہل و عیال سے حاصل کر کے آیا یہان جو ہو پہنچا تو دیکھا کہ تمام سردار جمع ہین اور گنبد در دولت پر رکھا ہے اُس گنبد کو دیکھکر سب دنگ ہو گئے کہ ناشاد بھی آیا اور اُسکے افسر بھی وہ ساتون بادشاہ بھی آئے نمرود مرید بھی حاضر ہوئے در دولت سراپان براے ناموس آکر موجود ہوگئین کہ ناموس بحکم چیرتنگ سوار ہونے لگے جب سب ناموس سوار ہو چلے محل شاہی مین سناٹا ہو گیا اسوقت چیرتنگ باہر آیا دربار مین

سب جمع تھے مگر دربار ویران تھا کوئی رونق نہ تھی اسنے آتے ہی وہ تخت اٹھوا دیا وہ بھی اڑا لیے بر بار کیا گیا
اسپر حاشیہ بڑھ گیا کہ بارگاہ مین بھیجو گا اسنے حکم دیا کہ مرید تیغزن مع پچاس ہزار کے بارگاہ لیکر آگے روانہ ہو بنیش بوقت
مرید تیغزن پچاس ہزار کا لشکر لیکر اور بارگاہ کو لیکر روانہ ہوا اسکے ہمراہ وہ پتلے جو کہ بارگاہ برپا کرنے
مین سے گئے اور چند ساحر اسکے بعد جترنگ سب کو لیکر بیرون دربار آیا تخت بھی ہمراہ بارگاہ کے گیا
کیونکہ یہ اسنے بارگاہ کی رونق کے لیے بار کرایا تھا جسقدر دنگل اور کرسیان تھین سب باہر گئین وہ تخت
جس پر شداد بیٹھکر حکمرانی کرتا تھا رکھا گیا جترنگ نے صداد نیرنگی کو جو کہ شداد کا بھائی ہوتا ہے اپنی طرف سے
حاکم شہر کیا اور کہدیا کہ جب کوئی وقت تجھ پر پڑے تو ہمکو آگاہ کرنا اور ہمارے مذہب کے رواج دینے
مین بہت کوشش کرنا اور بیس ہزار کا لشکر برائے حفاظت شہر چھوڑے جاتا ہون یہ حکم دیکر خود اس گنبد
مین بذریعہ زینے کے گیا جسقدر درجہ وسط مین جاکر بیٹھ چکا گلدستہ اسکے روبرو آگیا وہ ابر آکر اس گنبد پر
قائم ہوا اس گنبد کی بارہ دری کے دروازے ایک مرتبہ کھل گئے کچھ درجہ بالا پر منحصر نہین ہے تمام درجون
کے دروازے کھل گئے درجہ بالا سے آواز نوبت کی آنے لگی درجہ دوم مین گھنٹہ و ناقوس لگے ہوئے
تھے خود بخود بجنے لگے درجہ سوم مین جو پتلے اور پتلیان تھین وہ صدائے جے جترنگ کی بلند کرنے لگین اور
رقص مین مصروف ہوئین درجہ چہارم مین تو خود جترنگ ہے یہ سب نے دیکھا کہ اسکے سر پر مگس رانی
ہو رہی ہے کوئی مگس ران نظر نہین آتا ہے درجہ پنجم مین کچھ لوگ ہین کہ وہ کاروبار کر رہے ہین خم
کے خم شراب کے رکھے ہوئے ہین درجہ ششم مین ارباب نشاط ہین کہ وہ بیٹھے ہوئے ہین درجہ ہفتم خالی
ہے کہ جترنگ نے تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ جو ہمارے خدمتگار ہین اور ہمارا وزیر ہے وہ اس درجہ مین آکر بیٹھے
اور شداد و دیگر شاہون کو حکم دیا کہ تم مرکبون پر سوار ہو کر گرد اس گنبد کے مع اپنے سردارون افسرون
کے رہو یہی حکم دیا ماناشاد کو اور نمرود کو یہ حکم دیا کہ تم بعہدہ سپہ سالاری آگے گنبد کے مرکب پر سوار
ہو کر چلو جس طور سے جترنگ نے کہا اسی طور سے سب بجا لائے اب حکم دیا کہ جلوس سواری بڑھے
آگے آگے ماہی مراتب سقے آبپاشی کرتے ہوئے اسکے عقب مین مرکبان تازی و عراقی انکے بعد سانڈنی سوار
بعد انکے خاص بردار چوبدار عصاہائے طلائی ہاتھون مین لیے انکے بعد نقیبان خوش گو صدائے ادب
باش و ہوشیار باش کی دیتے ہوئے انکے عقب مین دس ہزار سواران زرہ پوش یہ کہتے ہوئے کہ جے
رہے خداوندی انکے بعد سب لشکرون کے سردار انکے بعد اونچا بنا ہوا نمرود فیل پیکر سپہ سالار
اب تمام شاہان اور وہ گنبد پتلے سحر کے اٹھائے ہوئے گنبد کے عقب مین وہ لشکر سحر اسکے پیچھے بعد ایک
لاکھ تیس ہزار سپاہ شداد کی اس سپاہ کے پیچھے خزانہ و ماہی کی سواریان اس تزک و حشم سے
سواری اس مردود ازلی کی شہر سے چلی اہل شہر دیکھکر دنگ ہو گئے اس ابر سے بوچھار موتیون اور
لعل و یاقوت کی ہوتی ہوئی نوبت نقارے بجتے ہوئے کوس سفری پر چوب پڑتی ہوئی ڈنکا بجتا ہوا
وہ سواری نہ تھی یہ ثابت ہوتا تھا کہ بنائے کفر و عناد نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہے جو انہین تھا خدا پرستونکا تشنہ خون
تھا کارخانہ سحر کا تھا یہان تک کہ سواری جترنگ کی بیرون شہر پہونچی اہل شہر تماشا سواری کا دیکھکر اپنے اپنے
مکانون کو واپس گئے یہان لشکر نمرود کا تیار کھڑا تھا کیونکہ اسکو معلوم ہو چکا تھا کہ جب مرید تیغزن پیش خیمہ
لیکر نکلا تھا تو سب تیار تھے سواری کا جلوس نکلا سب نے اپنے مرکب جھکا کر صدا دی کہ خداوندی کی جے رہے جب
جلوس سواری کا نکل گیا اور گنبد سامنے آیا انھون نے اپنے سردار کو بڑی عزت سے دیکھا ان لوگون نے
پہلے جترنگ کو سلام کیا اسکے بعد نمرود کو یہ خیال رہے کہ اس گنبد پر پردے ایسے پڑے ہوئے ہین کہ صاف طور سے

صورت چترنگ کی ظاہر نہین ہوتی تھی چونکہ یہ سن چکے تھے کہ خداوند گنبد مین سوار ہین اور وہ گنبد اسطور کا
ہی اس سبب سے اُنھون نے پہلے گنبد کی طرف سلام کیا اُسکے بعد اپنے سردار نمرود کو اُسنے اشارہ کیا کہ
عقب مین ہمراہ لشکر خداوندیکے آو جب سب لشکر نکل گیا یہ بھی ہمراہ ہو لیے اُسکے عقب مین اُنکے خیمہ وغیرہ
ارابون پر بار تھے یہان تک کہ یہ لشکر بھی جو کہ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے تھا شریک لشکر چترنگ ہو کر چلا
اُس لشکر کا بھی جلوس ہمراہ جلوس سواری چترنگ کے ہو گیا اب یہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان کئی ساتون
بادشاہ ہونگا لشکر طیار کھڑا تھا جو کہ قریب اٹھارہ لاکھ کے تھا یہ خبر آمد لشکر خداوند اور اُنکی خداوندی کی بزبانی
مرید تیغزن سنکے منتظر آمد تھے کہ ڈنکے کی صدا آئی یہ سب سوار ہو کر کھڑے ہو گئے ہر ایک بادشاہ کے
لشکر نے الگ اپنی صف بندی کی کہ سامان سواری آنے لگا ہر ایک بادشاہ کے لشکر سے سامان سواری جدا
ہو کر اُس سامان کے ہمراہ روانہ ہونے لگا یہان تک کہ گنبد کے قریب پہونچا اُسی طور سے سب نے پہلے چترنگ
کو سلام کیا اُسکے بعد اپنے بادشاہون کو اور مثل لشکر نمرود شامل ہو کر چلا اے ناظرین اب چترنگ کو طرف
خاور کے روانہ کیا گیا ہی جب کہ یہ ایک منزل طی کر کے ایک صحرا مین پہونچا وہ صحرا بہت پر فضا تھا اُسنے حکم دیا
کہ اسی صحرا مین قیام کرو خیمے وغیرہ برپا ہون مگر وہ بارگاہ نہ برپا ہوا اُسکو جب تم حکم دین جب برپا کیجائے یہ حکم دیا تھا
کہ لشکر نے اُسی صحرا مین قیام کیا مگر مرید تیغزن اُس بارگاہ کو لیکر دو کوس آگے اُترا یہان اُس صحرا مین لشکر
اُترا تمام خیمے وغیرہ برپا ہوئے ایک رات اور ایک دن اُس صحرا مین قیام کیا اُسکے بعد پھر روانہ ہوا یہان تک
کئی منزلین طی کین تھین کیونکہ اُسکو یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ شہر نیرنگ مین تھا پہلے تو یہ قصد تھا کہ مین
اہل اسلام سے مقابلہ کرون مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ارژنگ نے دعوے خدائی کیا ہی اُدھر محروم نے سحر سے
پہلے اُسکو دریافت کر کے آگاہ کر دیا تھا تو اُسنے اہل اسلام کے مقابلہ کا قصد فسخ کر دیا تھا اور ارژنگ کے مقابلہ
کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اُسی زمانے مین اُسکو پرچہ اخبار سے یہ ثابت ہوا تھا ارژنگ نے شہر خورشید نگار سے
کوچ کیا ہی اور بہت بادشاہ اُسکے شریک ہین اُسنے اہل اسلام کے ایک ملک پر قبضہ بھی کر لیا ہی جو کہ خاور مشہور ہی
یہ بہت برہم ہوا تھا اسی سبب سے محروم نے پہلے اُسکو طرف خاور کے کوچ کرنے کا حکم دیا تھا یہ اُسی طرف کو
روانہ ہوا ہی یہ سب سبب وہان پر بسبب طول کے نہین تحریر کیا گیا اور یہ کوئی ایسی بات نہ تھی کیونکہ پرچہ اخبار
سے اکثر خبرین معلوم ہوتی رہتی تھین جب یہ کئی منزلین طی کر کے ایک صحرا مین اُترا اُسنے اُس صحرا مین دو روز
قیام کرنے کا حکم دیا لشکر اُترے خیمے وغیرہ برپا ہوئے لشکر اُترے وہ دن تمام ہوا اور رات آئی رات بھی گذری
بوقت سحر چترنگ ایک بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا جو کہ گلاب شاہ کی تھی پردے اُٹھے ہوئے تھے صحرا کی سیر
کر رہا تھا کہ سامنے سے گرد پیدا ہوئی جب وہ گرد فتح ہوئی اُس سے ایک قافلہ سوداگرون کا ظاہر ہوا اُن تاجرون
نے جو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اُترا ہوا ہی یہ اس خیال سے اُس لشکر مین آئے کہ شاید کچھ مال فروخت ہو جائے
اور ایک جانب لشکر کے قیام کیا ادھر جو چترنگ نے دیکھا کہ تاجر لوگ آئے ہین تو اُسنے چوبدار کو حکم دیا
بصلاح سشدا دوغیرہ کہ ان تاجرون کو طلب کر کے دریافت فرمایئے کہ یہ کہان سے آتے ہین یہ حکم چوبدار کو دیا
کہ اس قافلے کا جو سردار ہو اُسکو بلا لاؤ وہ چوبدار اُسی وقت طرف قافلے کے چلا چونکہ وہ قافلہ اس لشکر مین آچکا تھا
اُس چوبدار نے جا کر دریافت کیا کہ سردار قافلہ کون ہی تو لوگون نے کہا کہ خواجہ طاہر اُسنے کہا کون سے ہین اُنھون
کہا کہ وہ جو مرکب پر سوار ہین اور اُنکے گرد غلام کھڑے ہین جو کہ زرین پوش ہین جبکہ یہ قافلہ لشکر مین آنے لگا
تھا تو اہل لشکر نے روکا تھا اُنھون نے جواب دیا تھا کہ آپکا کیا حرج ہی ہم کوئی بادشاہ نہین نہ قزاق ہین کہ خونریزی
دوسرے ہمارے ہمراہ بہت لوگ ہونگے تو دس پانچ ہزار آدمی ہونگے اور آپ لوگ لاکھون ہین ہم آپکا کیا کر

یہ جو تقریر کی تھی اُنکے بھی خیال مین آگیا تھا کہ یہ سچ کہتے ہین پس انھون نے آسنے دیا تھا یہ چوبدار خواجہ طاہر کے
پاس پہونچا اور سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ہمارے خداوند طلب کرتے ہین چونکہ یہ اس لشکر مین پہونچکر سن چکا
تھا کہ یہ لشکر چیرنگ کا ہی اور وہ خدائی کا دعوے کرتا ہی اسوجہ سے اسنے اہل اسلام کی طرف جانے کا قصد کیا
تھا مگر جب اسنے ارژنگ کے خروج کا حال سُنا تو اُسنے اہل سلام کے مقابلہ کا قصد فسخ کیا اب یہ خاور کی طرف
جاتا ہی پس وہ سوداگر چوبدار سے یہ سنکے کہ طلب کیا ہی اہل قافلہ کو اُسی مقام پر چھوڑکر طرف بارگاہ کے
چلا اُدھر مخدوم نے شہر کیا کہ یہ مسرور نہو کیا حاصل ہی کہ یہ مسرور ہو کیونکہ تاجرونکا کوئی مذہب نہین ہوتا ہی خواجہ
طاہر چیرنگ کی بارگاہ مین آکے چیرنگ کو سلام کیا کرسی چوبی بیٹھنے کو ملی یہ سلام کرکے بیٹھ گیا کوئی
دربار کا طریقہ نہین ہی بہت سے سردار نہین ہین چیرنگ نے خواجہ سے پوچھا کہ تم کدھر سے آئے ہو خواجہ
نے کہا پھرتا ہوا ایمان آیا ہون اور بعد اسکے خواجہ نے نذر بھی دی وہ قبول کی خواجہ نے کہا کہ فی الحال غلام
شہر خورشید نگار سے آتا ہی چیرنگ نے کہا کہ وہان کی خبر بیان کرو اُسنے کہا کہ ارژنگ ین زمردشانی
نے خروج کیا ہی بہت سے لوگ اُسکے شریک ہوگئے ہین اُسکو سجدہ کرتے ہین وہ لشکر کشی کرکے اہل اسلام
پر گیا تھا مین نے راہ مین سنا ہی کہ اُسنے ملک خاور پر قبضہ کرلیا ہی اب وہین ہے یہ سنکے چیرنگ بہت
برہم ہوا کہ وہ غلام ہو کے دعوے خدائی کا کرنے لگا یہ خبر تو مین پہلے سے سُن چکا ہون بلکہ مجکو علم خدائی
سے ثابت ہو چکا ہی گو میرا قصد تھا کہ مین خداپرستون سے مقابلہ کرون مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ارژنگ نے
دعوے خدائی کیا ہی تو وہ قصد فسخ کیا اور اُسکی طرف لشکر کو لیکر چلا ہون کہ پہلے اُس سے فیصلہ کرلون تو
اسکے بعد خداپرستون سے مقابلہ کرونگا خواجہ نے کہا کہ خداوند کی تو بڑی قدرت ہی کہ سب حال بزور
خدائی ثابت ہو جاتا ہی چیرنگ نے کہا کہ خدا مین یہی صفت ہونا چاہیے ای خواجہ ارژنگ مین یہ بات
کیا نہین ہی سوداگر نے کہا کہ یہ بات کب ہی بلکہ وہ اپنے عجب کی حالت کو بیان نہین کرسکتا ہی چیرنگ
نے کہا پھر وہ کیا دعوے کرتا ہی اب بتاؤ کہ لوگ اسکو سجدہ کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ ہان سجدہ کیون نہین
کرتے چیرنگ نے کہا کہ مین اپنے کو سجدہ نہین کراتا ہون جب تک مین تمام دنیا پر قبضہ نہ کرلونگا اور خداپرست
نہ قتل ہونگے اُسوقت تک مین سجدے کا حکم نہ دونگا میری خدائی اور قسم کی ہی جوکہ کبھی کسی کی نہین ہوئی
مین خدائے برحق ہون خواجہ طاہر نے کہا یہ بہت بجا ہی چیرنگ انکا نام دریافت کرچکا تھا اُسکے بعد خلعت
دیا خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند یہان سے کب کوچ کرینگے چیرنگ نے کہا کہ بادولت یہان سے کل
کوچ کرینگے یہ سنکے خواجہ طاہر نے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی چیرنگ نے کہا جاؤ گے اُسنے کہا
جی ہان ابھی قافلے کے لوگ اُترے ہونگے چیرنگ نے کہا کہ اچھا جاؤ تم بہت مرد معقول معلوم ہوتے ہو
خواجہ نے کہا کہ یہ سب آپ کی عنایت و بندہ پروری ہی یہ کہکر سلام کرکے اُٹھا مگر دل مین یہ کہتا تھا
کہ یہ جلدی غارت ہو بڑا کافر ہی اسکے سایہ سے خدا بچائے اگر تاجر مسلمان ہوتے ہین یہ ایسی تین
اور توبہ کرتا ہوا اُس بارگاہ سے اپنے قافلے مین آیا اور اہل قافلے سے کہا کہ یہان نہ قیام کرو کہ یہ مرتد
بڑا ملحد معلوم ہوتا ہی ایسے کے لشکر مین قیام کرنا کسی صورت زیبا نہین ہی یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ
آپ کے تابع ہین اگر یہ ملحد ہی تو یہان قیام نہ فرمائیے پس اُسیوقت خواجہ طاہر اپنے قافلے کو لیکر اُس
لشکر سے نکل گیا اُسدن تو اُسی صحرا مین قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا اور ایک صحرا مین پہونچا
وہان قیام کیا اُس صحرا مین ایک بادشاہ برائے شکار آیا ہوا تھا اُسنے جو لشکر کثیر کو اُترے ہوئے دیکھا
تو ہرکارون کو روانہ کرکے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے دریافت کرکے آئے عرض کیا کہ یہ لشکر

خداوند خرزنگ بن زمرد ثانی کا ہی چونکہ یہ بادشاہ بھی زمرد پرست تھا اسنے اپنے وزیر سے کہا کہ چونکہ
خداوند زمرد تو آسمان پر تشریف لیگئے ہین اور کوئی جاگتی جوت کا خداوند نہین ہی لہذا اُنکی بندگی کرنا ضرور ہی
اور یہ سنا ہی کہ اُسی خاندان سے ہین وزیر نے عرض کیا کہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی پس وہ بادشاہ بصلاح
وزیر کے چند افسرون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلا اور اپنے لشکر اُسی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا
یہ تو ادھر سے چلا اُدھر مخدوم نے سحر سے اس صحرا کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس صحرا کے حوالی مین چند
شہر ہین اور سب لقا پرست ہین مع حاکمون کے اور اس صحرا مین ایک بادشاہ کہ نام اُسکا اربان شاہ ہی شہر اربانیہ کا
بادشاہ ہی شکار کھیلنے آیا تھا اُسنے جو اس لشکر کے آنے کی خبر سُنی تو دریافت کرکے براے اطاعت آتا ہے
ناظرین پر ظاہر ہو کہ کوچ اور مقام سب مخدوم کی راے سے ہوتا ہی جو وہ کہلا بھیجتی ہی وہی ہوتا ہی جہان جتنی
دیر قیام کرنے کو کہتی ہی اُتنی دیر خرزنگ قیام کرتا ہی یہ مرلکاتہ ہر مقام کی حالت سحر سے دریافت کرلی پھرتی ہے
مگر اُسے نہین دریافت کرتی ہی کہ ارزنگ کہان ہی کیونکہ یہ تو اُسکو یقین ہی کہ ارزنگ، خاور زمین ہی اور برجیس کا
حال اس سبب سے اُسکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو اُدھر کی کوئی خبر نہین معلوم ہوئی ہے کہ تمام عالم کی حالت
کو سحر سے دریافت کرے گو کہ ممنود کے اُستاد نے رقعہ مین تحریر کردیا تھا کہ برجیس بھی دعوی خدائی کرتا ہوگا اُسکا
مذہب آفتاب پرستی ہوگا اُسنے اُسطرف توجہ اس سبب سے نہین کی کہ ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو درد سر
مول لین جب خدا پرستون سے فراغت ہوے گی تو اُس سے بھی سمجھ لیا جائیگا گو بیچ مین ارزنگ کا قصہ درپیش
ہوگیا اُسکی بھی خبر ممنود کا اُستاد رقعہ مین تحریر کرگیا تھا گو اُسکا قصد نہ تھا مگر جب متواتر خبرین سُنتین اور مخدوم
نے بھی سحر سے دریافت کرلیا تو یہ لشکر کشی کرکے چلا ورنہ پہلے خدا پرستون سے مقابلہ کا قصد تھا لہذا اُدھر
بر سر مطلب یہ حرامزادی ہر مقام کی حالت سحر سے معلوم کرلیتی تھی جب لشکر کے اُترنے کا حکم خرزنگ سے دلاتا تھا
مگر یہ امر کوئی نہین جانتا ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی سب اُسکو ابر قدرت تصویر کرتے ہین پس جب اُسکو یہ حالت سحر سے
معلوم ہوئی تو اُسنے القرام سے کہا کہ تو جاکر خرزنگ سے کہہ کہ اربان شاہ حاکم اربانیہ تیرے یہان اُترنے کی
خبر سُنکے براے اطاعت آتا ہی اُسکے پاس قریب اسی ہزار کے لشکر ہی اُسکی پیشوائی کے لیے سردار روانہ کرو
دوسرے کئی ملک اس حوالی مین ہین جو کہ لقا پرست ہین اُن سبکے نام نامے لکھ کہ وہ آکر تیری اطاعت کرین القرام
نے اکر خرزنگ کے کان مین آہستہ سے کہا کہ القرام کو کسی نے نہ دیکھا نہ کسی نے سُنا پس اُسیوقت خرزنگ
نے چند سردارون کو حکم دیا کہ ایک بادشاہ اربان شاہ نامی اس صحرا مین شکار کھیلنے آیا ہوا تھا اُسنے جو میرے
لشکر کے آنے کی خبر سُنی چونکہ وہ دادا اور باپ کا ماننے والا ہی اب جو اُسنے سُنا کہ مین خدا ہون اور اُنکا فرزند
ہون تو میری اطاعت کرنے آتا ہی لہذا تم لوگ اُسکا استقبال کرکے لے آو یہ سنکے چند سردار روانہ ہوکے اُدھر
اربان شاہ قریب لشکر پہونچ چکا ہی ادھر خرزنگ نے اُسی بارگاہ کو آراستہ کیا اور سب بادشاہون کو
طلب کرکے اور سب افسرون کو طلب کرکے بارگاہ مین بٹھایا اور خود بھی بڑے تزک و حشم سے بیٹھا یہان تو یہ
بندوبست ہو رہا ہی اُدھر وہ سردار جو لشکر سے نکلے تو انھون نے دیکھا کہ واقعی ایک بادشاہ کثیر السن مع چند
سردارون کے ادھر کو آتا ہی یہ لوگ تیز قدم کرکے اُنکے قریب پہونچے اُدھر انھون نے بھی دیکھا کہ چند سردار
اُس لشکر کے ادھر کو آتے ہین وہ بھی براے دریافت حال چلے کہ وزیر نے اربان شاہ سے قریب آکر کہا کہ آپ
کون لوگ ہین جو ادھر کو آتے ہین اور کیا غرض ہی انھون نے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین کہ آپ کون لوگ ہین اور اس
شہر کی طرف کیون جاتے ہین اور کیا غرض ہی وزیر نے کہا کہ یہ شہر ہمارے قبضہ مین ہی بلکہ سب بادشاہون کے قبضہ
ہی اور آبا و اجداد سے برابر قبضہ اقتدار مین ہماری بادشاہ کے چلا آتا ہی اور کسی نے آجتک اس ملک کی نسبت کچھ نہین کہا

جو کہ اسکے گرد رہتے ہین اور اُنکے شہر قریب ہین کسواسطے کہ یہ سب کا شکار گاہ ہے ہر ایک بادشاہ یہان آکر
شکار کا شغل کرتا ہے چونکہ ہمارا بادشاہ یہان شکار کو آیا ہوا تھا جو کہ آپکے روبرو تشریف رکھتے ہین انھون نے
سنا کہ کوئی خداوند چترنگ کا لشکر اُترا ہے انھون نے خیال کیا کہ جلکر دریافت کرین کہ اگر یہ خداوند خداوند لقا کے
خاندان سے ہون تو اطاعت کرین ورنہ اُنسے کہینگے کہ آپ یہان سے تشریف لیجائیے اس قصد سے ہم اس لشکر
کی طرف جاتے ہین اُن سردارون نے کہا کہ ہم آپکے استقبال کو آئے ہین کیونکہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم
ہوا کہ بادشاہ ارمان شاہ ہمارے لشکر کی طرف آتے ہین تو انھون نے ہمکو روانہ کیا کہ استقبال کرکے لے آؤ
چنانچہ ہم برائے استقبال حاضر ہوئے ہین یہ جو اُن سردارون نے کہا تبو ارمان شاہ کو یقین کامل ہوگیا کہ وہ
خدا ہے کہ میرے نام اور میرے آنے سے آگاہ ہوگئے یہ معنے ہین خدائی کے ارمان شاہ ہمراہ اُن سردارون
کے لشکر مین آیا اور بارگاہ مین پہونچا چترنگ کو دیکھا اسطور سے سجدہ کو خم ہوا انے منع کیا گلدستہ کے سحر مین مبتلا ہوا مع سردارون کے
اُسنے اطاعت کی اسکے بعد بیٹھنے کو کرسی ملی یہ کرسی پر بیٹھا اور سب سردار بھی بیٹھے دربار کو خوب آراستہ پایا چترنگ نے حالت
پوچھی کو معلوم تھی مگر یہ زمرد کا فرزند ہے کیونکہ سرکار سے دریافت کرچکے تھے مگر وہی تقریر چترنگ کے روبرو بیان کی جو کہ وزیر نے
سردارون سے بیان کی تھی چترنگ نے کہا کہ مین فرزند ہون زمرد ثانی کا اور پوتا ہون لقا کا بس اتبو ارمان شاہ زیادہ مطیع
ہوا اُدھر انکا سبب دریافت کیا چترنگ نے انکا حال بیان کیا یہ سنکے کہنے لگا کہ میری خوبی تقدیر ہے کہ آپ ادھر تشریف لائے چترنگ
نے کہا کہ مجکو علم خدائی سے معلوم ہوا ہے کہ چند شہر اور اسکے قریب ہین اور وہ سب میرے دادا کی بندگی قبول کرتے ہین لہذا مین تمکو بھی
اپنی طرف سے طلب کرتا ہون کہ میری اطاعت اگر کرین ارمان شاہ نے کہا کہ جی ہان چند شہر یہان ہین چار شہر ہین ایک شہر کا نام فراق آباد
ہے فراق شاہ وہانکا حاکم ہے اسی ہزار کا لشکر رکھتا ہے دوسرے شہر کا نام برطانیہ ہے طاحون شاہ بن فرعون شاہ حاکم ہے ستر ہزار
سپاہ رکھتا ہے تیسرے شہر کا نام ام اضیہ ہے ام اضی شاہ وہانکا حاکم ہے وہ اسی ہزار لشکر رکھتا ہے چوتھا ملک ملاکیہ ہے املاک شاہ
وہانکا حاکم ہے نوے ہزار کا لشکر اسکے پاس ہے چترنگ نے کہا کہ نام بھی ہمکو معلوم ہین اور یہ سبب بھی معلوم ہے کہ جس سبب سے ان
چار ملکون کے نام بادشاہ کے نام پر ہین ایک تمھارا ملک تین اور ملک مگر اہل دربار نہین جانتے ہین اور بابدولت کا اسقدر
دماغ کہان کہ بیان کرین اگر تمکو معلوم ہو تو بیان کردو کیونکہ یہ لوگ بہت حیران ہین ارمان شاہ نے عرض کیا کہ حضور ان سبکو
معلوم ہو کہ ملک برطانیہ کا جو نام برطانیہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ برطان شاہ اس ملک کا حاکم تھا اُسنے یہ ملک آباد کیا تھا
اپنے نام پر نام رکھا مگر یہ قاعدہ اُسکے خاندان مین نہ تھا کہ اب جو اس ملک مین بادشاہ ہو برطان شاہ کے نام سے مشہور ہو بلکہ جو
جسکا جی چاہے نام رکھے ہمارے اور تینون بادشاہ کے آبا و اجداد کے یہی نام تھے جو ہمارے نام ہین کیونکہ قاعدہ
ان چارون خاندانون کا یہ ہے جو باپ کا نام ہوگا وہی فرزند کا ہوگا چونکہ جس بادشاہ نے اس شہر کو
آباد کیا تھا جس کا مین حاکم ہون اُسکا نام ارمان شاہ تھا پس اُنکے بعد جو اُنکا فرزند ہوا اسکا
بھی نام ارمان شاہ رکھا گیا اور انھون نے اپنے نام پر اس ملک کا نام رکھا اُسی قاعدہ پر ہر ایک جو کہ یہانکا
بادشاہ ہوا اُسکا نام ارمان شاہ رکھا گیا پشتہا پشت تو اسی طرح سے گذرین ہین اور گذرینگی اور جو نام
مین نے بیان کیے ہین وہی جد اعلی کے اُنکے نام تھے یہی سبب ہے کہ بادشاہ کے نام پر ملک کا نام
ہے چترنگ نے کہا کہ یہی طریقہ اُن لوگون کے بھی خاندان کا ہے جو کہ تمھارے روبرو ہمارے دربار مین حاضر
ہین سوائے شداد شاہ کے کہ اُنکے خاندان مین تو یہ قاعدہ نہین ہے مگر ہان گلزار شاہ
و گلاب شاہ وغیرہ کے کیونکہ جو اُنکے نام ہین وہی اُنکے ملک کے بھی ہین انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بس یہ سنکے چترنگ خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصہ کے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ چار نامے اس مضمون
سے تحریر کرو کہ چونکہ ہم تمھارے ملکون کے قرب وجوار مین تشریف لائے ہین اور تم لوگ ہمارے دادا کی

بندگی کرنے والے ہو لہذا تم کو لازم ہی کہ مین اُنکا نبیرہ ہون پس میری اگر اطاعت کرو مثل ارمان شاہ کے
ورنہ میرے عذاب مین مبتلا ہوگے آئندہ تمکو اختیار ہی پھر یہ کہنا کہ خداوند نے ہمکو آگاہ نہ کیا ورنہ ہم اطاعت
کرتے جو امر تمکو منظور ہو وہ کرو اور اس نامے کا جواب بدست نامہ بر روانہ کرو اگر اطاعت کرنا ہو تو مین اس
صحرا مین فروکش ہون جو کہ تمھارا شکارگاہ ہی آکر میری مع لشکر اطاعت کرو کیونکہ مین خدا پرستون آذر
ارزنگ سے مقابلہ کرنے جاتا ہون جو کہ میرے خاندان کا غلام ہی اور اُسنے دعوے خدائی کا کیا
ہی پہلے اُسکو اس کردار کی سزا دونگا اُسکے بعد خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا یہ مضمون جو بنا بچہ اُس پہ سرنے
پہلے تو تعریف لقا و زمرد و چترنگ کی لکھی اُسکے بعد وہ بھی مضمون جو چترنگ نے کہا تھا تحریر کیا چترنگ
نے کہا کہ نامے تیار ہوئے اُسنے وہ نامہ تیار کرکے دئے چترنگ نے نامہ لیکر ارمان شاہ کو دئے اور
کہا کہ میرے لشکر کے سوار اُن ملکون سے نہین واقف ہین لہذا تم اپنے سوارون کے ہاتھ یہ نامے روانہ کرو
ارمان شاہ نے وہ نامے لیکر وزیر کو دیے اور کہا کہ ابھی نامے روانہ کردو دیر نہ کرو وزیر نے نامہ لیکر اور
باہر آکر وہ جو سوار ہمراہ تھے اُنمین سے چار سوارون کو نامے دیے اور کہا کہ یہ نامے اُن چارون ملکو نمین
پہونچا دو جن ملکون کے نام اُن نامون پر تحریر ہین وہ سوار وہ نامے لیکر اور نام لفافون پر دیکھکر جس لفافہ پر
جس ملک کا نام تھا اُدھر کو روانہ ہوئے یہان ارمان شاہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے شہر مین جاکر آپکے
دین کو رواج دون اور اپنا لشکر لے آؤن چترنگ نے کہا کہ جاؤ کوئی نقصان کی بات نہین ہے پس
ارمان شاہ رخصت ہوا اور لشکر سے نکلکر شکارگاہ مین آیا اور جو کچھ لوگ شکارگاہ مین تھے اُنکو لیکر طرف اپنے شہر کے چلا جب ارمان شاہ
رخصت ہوکر جانے لگا تھا تو اُسوقت اُسکو تصویرین دی گئین تھین کہ اُنکو لیجا کر تمام شہر مین رکھنا اور اُنکی پرستش کرنا پس ارمان شاہ
نے شہر مین آکر دوسرے روز دربار کیا سب اہل شہر حاضر ہوئے اُسنے حکم کیا کہ مین نے دین چترنگی جو کہ اُسوقت جاگتی جوت کا خدا ہی قبول کیا او
تم سب سے کہتا ہون کہ تم لوگ بھی قبول کرو سبنے عرض کیا کہ جب آپنے بھی قبول کیا اُسی وقت تمام شہر مین منادی کرادی کہ
آج سے دین چترنگی نے یہان رواج پایا ہی لہذا سکہ بنام خداوند چترنگ جاری کیا جاے اور تصویرین
جو کہ لایا تھا اُنکو تمام دیرون مین بھجوا دین کہ اُنکی پرستش ہو بعد اس تدبیر کے حکم دیا کہ کل لشکر تیار ہو مین کل
ہمراہ خداوند کے براے مقابلہ خدا پرستون کے کوچ کرونگا کیونکہ جو اس لڑائی مین شریک ہوگا اُسکو بڑا ثواب
حاصل ہوگا سبنے عرض کیا کہ ہم موجود ہین یہ سنکے ارمان شاہ نے دربار برخاست کیا اور ادھر سردارون
نے سامان سفر درست کیا دوسرے دن ارمان شاہ نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کرکے
دس ہزار سپاہ چھوڑ کر ہشتاد ہزار کا لشکر لیکر آکر شریک لشکر چترنگ ہوا یہان شہر ارمانیہ مین مذہب چترنگی کا
رواج ہوگیا جب یہ شریک لشکر ہوا تو اسکی بڑی عزت کی گئی برابر غفار شاہ کی جگہ ملی لشکر اسکا اعتبار کیا
یہان تو ارمان شاہ شریک ہوا اُدھر وہ نامہ جو کہ روانہ ہوئے تھے ایک دربار مین طاعون شاہ کے
دوسرا دربار مین املاک شاہ کے تیسرا دربار مین قزاق شاہ کے چوتھا دربار مین امراض شاہ
کے پہونچا چونکہ نامون کا مضمون ایک تھا ہر ایک کو نامہ دیا ہر ایک بادشاہ نے نامہ کو دیکھکے
پڑھوایا اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوا پس اسیوقت جواب تحریر کیا کہ آپکا نامہ پہونچا ہمکو معلوم ہوا لہذا آپکی
اطاعت قبول کی اور مع لشکر حاضر ہوتے ہین یہی ہر ایک کے نامہ کا جواب تھا وہ سوار نامہ کا جواب لیکر
ہر ایک کے ملک سے چلے اِدھر بعد جانے اُن نامہ برون کے اپنے اپنے ملک مین ہر ایک بادشاہ نے اپنے
وزیر کو اپنی طرف سے حاکم کیا اور دس دس ہزار سپاہ براے حفاظت شہر چھوڑ کر طرف چترنگ کے کوچ کیا
چونکہ یہان چترنگ اسکے انتظار مین تھا کہ اُن چارون نامہ برون نے جواب نامہ دیکر عرض کیا کہ ہم آج مع

لشکر حاضر خدمت ہوتے ہین ادھر دبیر نے ہر ایک نامے کا جواب پڑھا اسمین یہی تحریر تھا جو کہ نامہ بردن نے
بیان کیا تھا حیرتنگ نے کہا کہ وہ لوگ آلین تو مین یہان سے کوچ کرون ادھر محروم نے سحر سے
دریافت کیا کہ ان بادشاہون کا کیا قصد ہی معلوم ہوا کہ ہر ایک اپنے شہر سے مع لشکر کوچ کر چکا ہی لیس سوقت مینے
انصرام سے کہا کہ تو جا کر حیرتنگ سے کہ کر کل وہ چارون بادشاہ اس صحرا مین وارد ہونگے لہذا انکا استقبال
کرکے اپنے لشکر مین انکو شامل کرنا اور پرسون یہان سے کوچ کرنا انصرام نے یہ امر آکر حیرتنگ سے کہا حیرتنگ
نے حکم دیا کہ کل وہ چارون بادشاہ یہان وارد ہونگے لہذا انکا استقبال کیا جاے اور پرسون ہم یہان سے
کوچ کرینگے چنانچہ جب وہ دن گذرا اور دوسرا دن ہوا تو گرد اڑی اور اس گرد سے وہ چارون بادشاہ جو کہ اپنے
اپنے ملکون سے چلے تھے اور اتفاق سے ایک مقام پر باہم ملاقات ہو گئی تھی چارون لشکر ایک ہو گئے
تھے ظاہر ہوئے ارمان شاہ نے جو دیکھا عرض کیا کہ ملاحظہ ہو لشکر لیکر چارون بادشاہ آگئے ادھر سے
سردار براے استقبال بحکم حیرتنگ روانہ ہوئے اور استقبال کرکے انکو لائے قصہ مختصر ہر ایک گئے
ان بادشاہون سے ملے اور کہا کہ تمکو خداوند نے براے استقبال روانہ کیا ہی وہ بادشاہ اپنے اپنے لشکر
ٹھہرا کر ان سردارون کے ہمراہ لشکر حیرتنگ مین آئے اور داخل بارگاہ حیرتنگی ہوئے ہر ایک نے
حیرتنگ کو سلام کیا اور اسی طور سے قصد سجدہ کرنے کا کیا کہ سب نے منع کیا یہان تک کہ وہ مسجود ہوئے
اور حیرتنگ کی اطاعت ہر ایک نے کی اور اپنے لشکر کو شریک لشکر کیا اور تصویرین لیکر اپنے اپنے ملکونکو
روانہ کین وہان بھی یہی مذہب جاری ہوا یہ ملک بھی قبضہ مین حیرتنگ کے ہوئے اور حیرتنگ کے نام کا
سکہ ان ملکون مین جاری ہوا حیرتنگ کو بڑی خوشی ہوئی اسدن اسی صحرا مین ان سب کی دعوت کی دوسرے
دن وہان سے کوچ کیا یہان تک کہ قریب خاور کے پہونچا اب کوئی دس منزل خاور ہوگا کہ ایک صحرا مین
پڑاو ہوا کہ اس صحرا مین ایک تاجر اترا ہوا تھا جو کہ خاور سے آتا تھا اسنے جو یہ لشکر دیکھا تو حیران ہوا
کہ یہ لشکر کس کا ہی چونکہ درۂ کوہ مین اترا تھا اسکو کسینے نہ دیکھا تھا اسنے تمام لشکر کو دیکھا اسکا نام
خواجہ اسلام تھا جب اسنے لشکر کو دیکھا تو حیران ہوا کہ یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اسنے اپنے لشکر
کے ہرکارے روانہ کیے کیونکہ ہر ایک تاجر کے ہمراہ کچھ لشکر بھی ہوتا ہی یہی قاعدہ ہی بس وہ ہرکارے
اس لشکر مین آئے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی معلوم ہوا کہ حیرتنگ کا ہی اور سب حالت
بھی دریافت ہوئی ہرکارے جا کر یہ خبر جو لائے تو سب حال خواجہ اسلام سے بیان کیا کہ کوئی
نئے خداوند پیدا ہوئے ہین ایک تو ارزنگ تھے اب یہ حیرتنگ پیدا ہوئے ہین انکا لشکر
ہی یہ حیرتنگ زمرد کا لڑکا ہی بائیس تئیس ۲۳ لاکھ کا لشکر لیکر براے مقابلۂ اہل اسلام چلا تھا جب اسکو
یہ معلوم ہوا کہ ارزنگ نے دعوے خدائی کیا ہی تو اسنے اس قصد کو فسخ کیا اور یہ ارادہ کیا کہ
پہلے ارزنگ سے مقابلہ کرکے اسکو اس کردار کی سزا دے لون کیونکہ وہ اپنے کو زمرد کا فرزند
قرار دیتا ہی بلکہ یہ غلام ہی پھر خداپرستون سے مقابلہ کرونگا یہ اس قصد سے خاور کو جاتا ہی کیونکہ اسکو
معلوم ہوا ہی کہ وہ خاور مین ہی بس یہ خاور کی طرف جاتا ہی یہ سنکے خواجہ اسلام نے خیال کیا کہ اتنے
نئے خدا پیدا ہوتے ہین اور جو ہی خداپرستون کا دشمن ہی جو بلا آتی ہی وہ براے خداپرستان ہی بموجب
شعر جیسا کہ شاعر کہتا ہی کیا خوب مضمون کہا ہی اور اجکل خداپرستون کا وہی حال ہی گویا وہ اسی مضمون
کی مصداق ہین وہ شعر یہ ہی شعر

ہر بلاے کز آسمان آید ÷		خانۂ انوری کجا باشد

جو اٹھتا ہی یہ تصور کرکے اپنے مقام سے حرکت کرتا ہی کہ چلو خداپرستون سے مقابلہ کرین خداپرستونکو

بلقیہ نرم تصور کرلیا ہی میاں ارژنگ نے جو خروج کیا پہلے خدا پرستون سے مقابلہ کیا مگر قدرت خدا سے
وہ بلا تو یون دفع ہوئی کہ وہ عاشق ہو کر اور لشکر لیکر شہر آفتاب نما کی طرف سیدھا چلا گیا اب جو کچھ ہوگا دیکھا
جائیگا کچھ دنون تو خدا پرست اُسکے قہر سے محفوظ رہے برجیس نے جو دعوے کیا اُسکا بھی قصد خدا پرستون سے
مقابلہ کرنے کا تھا مگر ارژنگ کے سبب سے وہ بھی کچھ دنون رکا رہا پھر یہ جو اُٹھے یہ بھی خدا پرستون کے
دشمن نکلے اور اُنکے مقابلہ کو چلے مگر خدا نے یہ سبب پیدا کیا کہ پہلے یہ ارژنگ سے فیصلہ کرلین اُسکے بعد
خدا پرستون سے مقابلہ کرین اسکا سبب یہ ہی کہ آجکل کوئی سرپرست ان خدا پرستونکا نہین ہی یہی سبب ہی کہ
کہ خدا ہر ایک بلا کو دفع کردیتا ہی اُسکو دوسری طرف ٹال دیتا ہی کیونکہ کوئی ایسا نہین ہی کہ اُسکے حملون کو روکے بس
خدا اُنکا حافظ ہی اور حفاظت کرتا ہی اور بلا کو ٹال دیتا ہی بس اب مین اُسکے دربار مین جاتا ہون تاکہ اُسکو آگاہ
کرون کہ ارژنگ خاور مین نہین ہی بلکہ شہر آفتاب نما مین براے مقابلہ برجیس گیا ہی کیونکہ ارژنگ اُسکی
بہن پر عاشق ہوا تھا اور وہ بہت خوبصورت تھی اُسکی طلب مین نامہ تحریر کیا تھا کہ اُسکا برجیس نے جواب
صاف تحریر کیا بس ارژنگ اُس جواب کو دیکھکر بہت برہم ہوا اُسیوقت لشکر لیکر اُسطرف کو روانہ ہوا اجر
اور اُسکا قصد یہ ہی کہ مین مقابلہ کرکے برجیس کو زیر کرون اور اپنی شادی کرون اگر وہ راضی ہو تو بلا معت
میرے ساتھ شادی کردے اگر چترنگ یہ سنکے طرف ارژنگ کے چلا جاے تو کیا مضائقہ ہی کہین ایسا نہو
کہ یہ خاور پر پہونچے اور جب اُسکو معلوم ہوا اُسوقت اُسکو لالچ آئے کہ اس شہر کو تو اپنے قبضہ مین کرو پھر کشت
خون ہو اگر یہ اُدھر کو چلا جاے تو اہل اسلام کی جانین بچین یہ صلاح کرکے اپنے ہمراہیون سے اور کچھ تحفہ
وغیرہ لیکر طرف لشکر چترنگ کے اُس درہ سے نکلکر چلا چند غلام ہمراہ تھے جب لشکر مین پہونچا اہل لشکر
نے روکا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ مین تاجر ہون خداوند کے لشکر کے آنے کی خبر سنکے یہان آیا ہون کہ
خداوند سے ملاقات کرون زیارت سے مشرف ہون اُنھون نے کہا کہ تمھارا مذہب کیا ہی خواجہ اسلام نے
کہا کہ ہم لوگونکا کیا مذہب ہی ہملوگ تاجر ہین ہمکو مذہب اور غیر مذہب سے کیا کام ہی جو جسکا مذہب ہو ہم
مسلمانون مین مسلمان دیگر مذہب والون مین وہ ہی مذہب رکھتے ہین کبھی ہم خدا پرست ہین کبھی زردپرست ہین
اب ہملوگ چترنگ پرست ہین ہمارے یہ خداوند ہین وہ لشکری یہ سنکے خاموش ہو رہے یہ تاجر طرف بارگاہ کے
آیا ادھر محروم نے انصرام کے ذریعہ سے چترنگ کو آگاہ کیا کہ خواجہ اسلام آتا ہی یہ لوگ کوئی مذہب نہین رکھتے
ہین لہذا یہ تیرے سجدہ کو ختم نہوگا یہ کوئی امر نقصان کا نہین ہی دوسرے یہ امر ہی کہ وہ اگر خبر دیگا کہ ارژنگ طرف
شہر آفتاب نما کے اسکی شادی کرنے گیا ہی اگر برجیس آفتاب پرست جو کہ تابع خدا بنا ہی اور یہ
خدا اپنے کو کہتا ہی گو اُسکا مذہب بالکل باطل ہی مگر لاکھون آدمی دس کروڑ بادشاہون نے اُسکا مذہب قبول
کیا ہی اور بڑی ترقی کی ہی پس امر ہی کہ تم بھی اُسطرف کو روانہ ہو پہلے ارژنگ سے فیصلہ کرلو اُسکے بعد خدا
پرستون سے مقابلہ کرنا اُسکے بعد برجیس سے مقابلہ کیا جائیگا دراصل برجیس کی بہن بہت خوبصورت ہی کہ اُسکی
خوبصورتی کی تعریف نہین ہو سکتی ہی اب تم یہ ظاہر کرنا کہ مین شہر آفتاب نما مین دو امرون سے جاتا ہون اول تو براے مقابلہ
ارژنگ دوسرے برجیس کی بہن کے دیکھنے کو کہ مین نے کیسی صورت پیدا کی ہی یہ جو انصرام نے کہا چترنگ سنکے خاموش
ہو رہا پس خواجہ اسلام نے دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ جاکر خداوند کو خبر کرو کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر ہی باریاب
ہونا چاہتا ہی یہ درگہ سالار نے جب یہ عرض کیا چترنگ نے کہا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے آکے بعد اُسکو اندر جانے کی اجازت
دی یہ اندر گیا اُدھر محروم نے یہ تحریر کیا کہ یہ مسحور نہوا اپنے مجرا گاہ سے مجرا کیا قبل اُسکے آئینہ دہی تقریر جو کہ انصرام نے
چترنگ سے کی تھی اور کہا تھا کہ تاجر لوگ اطاعت نہین کرتے ہین تاجر یہ خبر بیان کریگا بس

خواجہ نے مجرا گاہ سے مجرا کیا دربار کو خوب آراستہ پایا کرسی بیٹھنے کو ملی کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا جو تحفہ لایا تھا نذر دیا خلعت
سے سرفراز ہوا جب بیٹھ چکا اسوقت جبر تنگ نے پوچھا کہ ای تاجر تمہارا آنا کدھر سے ہوا اُسنے عرض کیا کہ مین خاور سے
آتا ہون جبر تنگ نے کہا کہ خاور کی کیا حالت ہے گو کہ مجرخ وفم آگاہ کرچکا تھا مگر اپنی صداقت اہل دربار پر ظاہر ہوا سلیے دریافت
کرہا ہی اور پوچھتا ہی کہ آیا خاور مین ارزنگ ہی یا نہین خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند یہ فرمائیں کہ آپکا لشکر کس جانب کو جاتا ہی جبر تنگ نے
جواب دیا کہ بایدو لعنتبرای مقابلہ اہل اسلام چلے تھے مگر جب بامبولت پر یہ ظاہر ہوا کہ ارزنگ نے جھوٹا دعوی کیا ہی تو مقابلہ اہل
اسلام سے دست بردار ہوئے اور ارزنگ کے مقابلہ کو طرف خاور کے روانہ ہوئے یہ ظاہر کیا کہ مین شہر سے اسی مقصد سے
چلا تھا خواجہ اسلام نے عرض کیا کہ خداوند پھر تو ارزنگ کا حال معلوم ہوگا جبر تنگ نے کہا کہ سب ہم پر ظاہر ہو نہ کہ سب اہل
دربار پر بس تم اسکے روبرو بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ اب آپ خاور بیکار تشریف لیے جاتے ہین کیونکہ ارزنگ خاور مین
نہین ہی بلکہ شہر آفتاب نما کو لشکر لیکر گیا ہی یہ کہکر کل حال عشق و عاشقی و نامہ بری و حالات خدائی برجیس بیان کیا اور اسکی حسن
کی بہت تعریف کی کہ جسکے سبب سے جبر تنگ کے دل مین بھی اُسکے دید کا اشتیاق ہوا اُدھر مجرخ وفم بھی حکم دے چکا تھا کہ ہم طرف
شہر آفتاب نما کے کوچ کرا اسی مقام پر ارزنگ سے مقابلہ کر دینگے زبانی خواجہ کے سنکے جبر تنگ نے اہل دربار سے کہا
کہ مین کل یہان سے طرف خاور کے کوچ نکرونگا بلکہ طرف شہر آفتاب نما کی کہ ارزنگ سے پہلے فیصلہ کرلون اُسکے بعد خدا پرستون
سے مقابلہ کرونگا جب اُنسے بھی فیصلہ ہو جائیگا تو مین برجیس سے مقابلہ کرونگا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ مین [illegible]
عرصہ تک وہ خوب خدائی کرلے جہان تک اُسکا جی چاہے لوگون کو گمراہ کرے اور اسی مقابلے مین جو ارزنگ سے
ہوگا برجیس کی بہن کو دیکھ لینگے کہ یہ تصویر مین نے بنائی ہی اور میری بندی ہی کہ مین نے عجب سے اُسے دنیا مین پیدا کیا ہی
نہین دیکھا ہی کہ کیسی صورت ہی بس مین اُسے بھی دیکھ لونگا مین یہ چاہتا ہون کہ میرے ارزنگ کے یہ فیصلہ ہو یا تو
وہ یہ اقرار کرے کہ آپ ضرور خدا ہین یا مین یہ اقرار کرون کہ تو خدا ہی یہ قصہ طے ہو جائے اُسکے بعد جو خدا قرار پائے وہ
خدائی کرے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرے بلکہ میرے نزدیک مین خدائے برحق ہون مین ہی خدا قرار پاؤنگا وہ میری اطاعت
کریگا جب مین اُس سے فرصت حاصل کرونگا تو خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اُنکے غارت کرنیکے بعد برجیس سے سمجھونگا
جبر تنگ نے کہا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ جو رائے خداوندی ہی بہت ٹھیک ہی خواجہ اسلام تو یہ سنکے
اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ بلا اہل اسلام کے سر پر سے ٹلی خدا نے اسکے شر سے اُنکو محفوظ کیا کیا اُسکی قدرت ہی
جب اپنے بندون کو بچاتا ہی تو اُسکے نئے نئے طریقے پیدا کرتا ہی یہ خیال کرکے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی جبر تنگ نے
اسکو خلعت دیا وہ خلعت لیکر خوش ہوتا ہوا جبر تنگ کی بارگاہ سے چلا اور جبر تنگ پر بہت سی لعنت کی یہ وہان سے اپنے
مقام پر آیا ہمراہیون نے پوچھا کہ کہیے کیسی گزری اُسنے کل حالت بیان کی اور کہا کہ خوب ہوا کہ یہ مرتد اُدھر کو روانہ ہوا اب یہ دونون
سگ ناپاک باہم سمجھ لینگے خوب ہو دندان سگ گوشت خر کا نقشہ ہوگا سگ زرد برادر شغال اُسکے ہمراہی بہت
خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ آج یہان اور قیام کرو کل یہان سے کوچ کرینگے جب یہ لشکر یہان سے کوچ کرجائیگا تو دیکھین
کہ کدھر کو جاتا ہی کہیں رائے تو بدل نہین جاتی ہی بس ان سبھی نے اُس درہ مین قیام کیا اُدھر جبر تنگ نے حکم دیا کہ پیش خیمہ لیکر آج
ہی طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہو وہ اُسیوقت مع پچاس ہزار سوار و پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا کیونکہ پیش خیمہ بار تو رہتا ہی
وہ بارگاہ برپا نہین ہوتی بلکہ دوسری بارگاہ برپا ہوتی ہی غرضکہ دن اور رات جبر تنگ نے اُس صحرا مین بسر کی دوسرے روز مع لشکر یہ مرتد
طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوا اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا جو کچھ گذریگا خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ اسکے شر سے خدا پرستونکو
محفوظ رکھا مقام شکر ہی ادھر خواجہ اسلام سجدہ شکر بجا لایا جب یہ مرتد ادھر طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کر گیا یہ بھی اُس مقام
سے کوچ کرکے اور طرف کو روانہ ہوا اب جبر تنگ کی داستان ختم کیجیے کہان بیان ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی اسکا مقابلہ جو ارزنگ سے
ہوا ہی وہ تحریر ہوگا اور سماہ مین جو اسپر نفتین آئی ہین وہ پیش کش ناظرین ہونگی جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو معلوم ہوگا اب مین کچھ

حال بدیع الملک کا تحریر کرتا ہون کہ اُس دہستان کو چھوڑے ہوئے زمانہ ہوا اُنکا کچھ حال تحریر نہین ہوا ہے اب سامعین اُسکی داستان سماعت فرمائین شعر

زجای دگر داستان گوش کن		ازین قصہ یکدم فراموش کن

ناظرین پر ظاہر ہو کہ یہ دہستان اس مقام پر چھوڑی ہے کہ صاحبقران ثالث نے اقرار کیا ہے کہ مین آگ مین جاؤنگا اور اپنے خدا کی قدرت دکھاؤنگا تو یقین خود پرست نے بندوبست کیا ہے اور وہ دن آیا ہے رات درمیان مین ہے اہل اسلام دعا مین معروف ہین اب مین اسی قصہ کو بیان کرتا ہون ناظرین ملاحظہ کرین + + +

اب حال بدیع الملک نوجوان اعنی صاحبقران ثالث مین قلم فرسائی کیجاتی ہے یعنی بدیع الملک کا آتش افروختہ مین تشریف لیجانا قدرت خدا سے محفوظ رہنا اور آگ سے نکلنا یقین خود پرست کا دین اسلام قبول کرنا تمام ملک کا اسلام آباد ہونا اُسکے بعد صاحبقران کا پیش خیمہ طرف سمندریہ کے روانہ کرنا راہ مین ایک ملک کا ملنا اُسکے حاکم کو اُسکی خبر ہونا اور اُسکو اپنے سردار کو روانہ کرنا کہ بارگاہ چھین لو اُسکا اگر بارگاہ پر قبضہ کرنا لقادار کا ظاہر ہونا اُسکو قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرنا دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ غزل

کرکے تیغ نگہ سے بسمل آج
اپنے کشتون مین کر تو شامل آج
سہل سمجھے تھے عاشقی لیکن
آگئے لیلے جو تیرا محمل آج
نکلے آتے ہین وہ عروس کا عطر
چہچہے ہین یہ آسکے بسمل آج
بے ترے آکے باغ مین ساقی
پاکے اُس بیخبر کو غافل آج
تیرے تیر مژہ نے او بیرحم
مثل ماہی کیا ہے بسمل آج
ایک لیلے ادا پہ مفتون ہون
مہر گردون تو ہو مقابل آج
ترچھی چتون نے تیرے دلکو مرے

نیم جان چھوڑے جانے قاتل آج
داغ لاکھون اُٹھائے ہین دلپہ
کیسی ہمپر پڑی ہے مشکل آج
اک پری وش کی کرکے دیوانہ
مہکی جاتی ہے ساری محفل آج
وار تیغ ادا کا کھاکے ہین +
لطف سے کچھ ہوا نہ حاصل آج
میرا گلرو جو آتا ہے سنئیے غسل
دل مرا کردیا ہے گھایل آج
بے نقاب آگئے ہین وہ کو مجھے
یاد مین اُسکی دل ہے محمل آج
ہجر مین یاس وحسرت وحرمان
کیا کیا کیا ہے گھایل آج

تیغ ابرو سے کرکے گھایل آج
ہوکے اک لالہ رو پہ مایل آج
قیس کہتا تھا گرد رہ ہو جان
کرہ صحرا کو لے چلا دل آج
وار اک اور بھی لگاتا جا
ہوگیا بسملون مین شامل آج
خوب بہتے لیے ہین سینے مین
عرق گل سے ہے آب ساحل آج
تیری بیچین اداون نے مجکو
چرخ پر نکلے ماہ کامل آج
گرمی داغ قلب سوزان سے
ان غریبون کی دل ہے منزل آج

بیت

محرران اخبار وناقلان آثار این دہستان بلاغت عنوان کو قلم تیز رقم سخن بزم سخن طوطی خوش نوا ہوئی زمزمہ سنج ترنم سرا

آتش بہار دودہ دل سے تحریر وتسطیر کرتے ہین کہ جبکہ یہ دہستان تحریر کی گئی تھی تو اس مقام پر چھوڑی گئی تھی ناظرین یاد ہوگی کہ صاحبقران سے یقین خود پرست نے یہ شرط بیان کی تھی کہ اگر آپ آتش سوزان سے صحیح وسلامت نکل آئے اور کوئی بال آپکے جسم کا نہ جلے مین اور تمام اہل لشکر آپکا دین قبول کرینگے صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نے اسکا اقرار کیا تھا یہ بیان ہوچکا ہے کہ اسکو قید سے رہا کردیا تھا وہ مع اپنے سردارون کے جو جو کہ گرفتار ہوئے تھے اپنے ملک مین گیا تھا اور اپنے ملک مین جاکر کل بندوبست کیا تھا اور صاحبقران کو خبر دی تھی کہ پرسون کے روز امتحان مقرر کیا گیا ہے بس سبنے صاحبقران کو سمجھایا تھا مگر صاحبقران نے ایک کی نہ سنی اور اپنے قول پر ثابت قدم رہے یہ بیان ہوچکا تھا کہ لاکھ سبنے کوشش کی مگر صاحبقران نے ایک سماعت نہ کی یہانتک کے دو روز گذر گئے تھے صاحبقران ثالث بھی لشکر مین اُسی شب کو آئے تھے کہ جس شب کی صبح کو صاحبقران برای امتحان آگ مین جانیوالے تھے اور تمام لشکر مین ہر طرف سے صدائے استغاثہ بلند تھی ہر ایک صاحبقران کے لیے دعا کررہا تھا اور ایک خیمہ بہت بڑا اُس میدان بحکم

صاحبقران برپا کیا گیا تھا اسلیے کہ بادشاہ اسلام اُس خیمہ مین بیٹھکر تماشا کرین اُدھر لقیین کے حکم سے انبار ہیزم خشک صحرا
مین مجتمع ہوا تھا کہ جو آسمان سے باتین کر رہا تھا اور ہزارون پیپے روغن نفت کے اور رال ہزارون من لاکر جمع کی گئی تھی اور
شہر مین منادی کردی گئی کہ کل حضور امتحان ہو اہل اسلام کے لشکر کا افسر اے علے الشخ سوزان مین جلیگا اور اپنے دین کی
بزرگی دکھائیگا یہ بھی بیان ہوچکا ہی کہ ایک خیمہ برای ناموس اُس صحرا مین جو کہ برائے امتحان مقرر ہوا ہی برپا کیا گیا ہی اور
بہت سے خیمہ برای سرداران لقیین خود پرست یہ بھی تحریر ہوچکا ہی کہ ناموس لقیین خود پرست اول شام سے آپ
خیمہ مین آگیا ہی اور خود بادشاہ و تمام سردار بس یہ داستان اسی مقام پر چھوڑی ہی کہ لشکر صاحبقران مین سب دعا مین مصروف
ہین اب حال عرض کیا جاتا ہی کہ جب یہ خبر اہل شہر کو معلوم ہوئی تو دوکاندار اپنی اپنی دوکانین لیکر اس مقام پر آئے اس خیال سے
کہ تمام خلقت جمع ہوگی دوسرے لشکر اسلام کے لوگ ہونگے ہر ایک چیز کی ضرورت ہوگی یہ خیال کرکے دوکانین آراستہ کین ادھر
افسران شہر نے اپنے لیے پہلے سے مقام تجویز کرکے خیمہ اور چھولداریان ایک خوبی کے ساتھ برپا کراوین تاکہ خوب
اچھے طور سے تماشا دیکھین طوائفان شہر نے اور لوگون نے اپنے معشوقون و عاشقون سے کہکر پہلے سے مقام تجویز
کرالیے تھے اور جو لوگ غریب تھے وہ اس تصور مین تھے کہ صبح کو جگہ نہ ملیگی سر شام سے آآکر جمع ہونے لگے سیکڑون رنڈیان نیز
آآکر مقیم ہوگئے سیکڑون ٹیلو نیر وبان چاندنیان بچھا کر بیٹھ رہے اس خیال سے کہ ہمین جگہ اچھی ملی کہین ایسا نہو کہ کل جگہ نہ ملنے
اور تماشا دیکھنا نہ ملے تو کیا غضب ہو بیس ہزارون اہل شہر جو غریب تھے آآکر سر شام سے بیٹھ رہے بہت سے اس خیال سے آئے
کہ کیا ضرور ہی کہ ایک بندہ خداوند طبیعت مجردہ جلے اور ہم جاکر تماشا دیکھین بہت سے اس تدبیر مین ہین کہ جب صبح قریب ہوگی
تو ہم جاکر دیکھ لینگے یہ سب اپنی اپنی تدبیرین کر رہے ہین صاحبقران ایک جانب اپنے لشکر مین دعا مین مصروف ہین اور تک
اہل اسلام بھی دعا مین مصروف ہی اور گریہ و زاری کر رہا ہی اُدھر سودے والے کوئی پہر بھر رات سے آآکر دوکانین لگانے لگے
الطرف حلوائی والے تھے ایک سمت میوے والے تھے مہاجنون نے بھی اپنے خیمہ روانہ کیے تھے وہ آکر ان خیمون مین
مقیم ہوئے پہر رات سے جنکو چلنا تھا وہ چلے آئے ایک رسد لگی ہوئی ہی امیران شہر اپنے خیمون مین آکر مقیم ہوگئے کچھ میلہ معلوم
ہوتا تھا یہانتک کہ ہر قسم کے دوکاندار ساقی و نان بائی ساقیون کے تخت آراستہ ہوگئے نشہ باز تماش مین کہنے لگے کسی صورت
سے رات کٹے کہین جو سر ہو رہی ہی کوئی بد معاش بادشاہ جنگ کھیل رہا تھا کہین ستار بج رہا تھا کہین طبلے پر تھاپ پڑ رہی
تھی کوئی بیٹھا ہوا اشعار عاشقانہ پڑھ رہا تھا یہانتک کہ عابد تسبیح ندہ دار طرف عبادت خانہ مغرب کے میدان سے گیا مع اپنے
متعلقین کے یعنی ماہتاب نے طرف مغرب کے راہ لی اور رسبب اہدروز کے اپنی سجدہ گاہ عبادت کو اٹھایا اور سجادہ عبادت
زاہد روز کا آراستہ ہوا آمد آمد آفتاب عالمتاب کی عبادت خانہ مشرق سے شروع ہوئی شعاع نور پھیلنے لگی سپیدی سحر نے
ظہور کیا صدائے اللہ اکبر لشکر اسلام مین بلند ہوئی کوئی لشکری اس خوف سے رات بھر نہین سویا تھا بلکہ پلک تک نہ جھپکنے پائی
تھی کہ کل بوقت سحر ہمارا سردار دوا قا برائے امتحان آگ مین تشریف لیجائیگا یہ رات سونے کی نہین ہی بلکہ یہ ہی عبادت و
دعا ہی جہانتک ہوسکے دعا کر دیں وہ رات سبنے جاگ کر بسر کی جب اذان کی صدا آئی تو ہر ایک نے تجدید وضو کی اور سجادے
بچھا کر نماز سحر مین مصروف ہوئے ادھر صاحبقران و بادشاہ اسلام بھی نماز سحر پڑھنے لگے ادھر کفار بھی موافق اپنے مذہب
کے پرستش کرنے لگے اور سب آکر جمع ہونے لگے اب جو سحر ہوئی تو جدھر نگاہ جاتی تھی سوائے انسان کے کچھ نظر نہ آتا تھا درختون پر
جو انسان چڑھے ہوئے تھے اور انکے سر معلوم ہوتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ درخت صحرائی نہین ہین بلکہ درخت مردم ہین یہ مجمع
تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا ہوا کا بھی گذر اُس صحرا مین محال تھا اگر کسی صورت سے چلی جائے تو پھر نکلنا دشوار ہو گویا قید
ہوگئی یک نظر تو جا ہی نہ سکتی تھی قریب اس مجمع کے پہونچکر پھلکر رہ جاتی تھی کوسون سوائے انسان کے کچھ نظر نہ آتا تھا
ہر قسم کی دوکاندار دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے تھے اہل مجمع خرید و فروخت کر رہے تھے ایک طرف کو خیمہ مین
رئیسان شہر تھے ایک طرف مولیون کے خیمہ برپا تھے ایک طرف خیمہائے زرنگار برپا تھے جسمین لقیین خود پرست اور

اُسکے سردار تھے ایک جانب اُس صحرا کے خیمہ اہل اسلام کا برپا تھا بڑا بند و بست تھا ہر ایک کو انتظار تھا کہ صاحبقران
و بادشاہ تشریف لائیں اُدھر بموجب حکم یقین خود پرست بہرات سے اُس انبار ہیزم میں آگ دی گئی تھی رال و
روغن نفت ڈالا جاتا تھا آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی ایک میل تک اُسکی حدت اپنا اثر دکھاتی تھی شعلے ہوا سے بلند ہوکر
آسمان پر جاتے تھے پرندوں نے اُسطرف اڑکر جانا چھوڑ دیا تھا اور جسکی قضا آئی وہ جلکر گرا اُس آگ میں اور یہ بھی لگا
کر کیا ہوا یہ حالت تھی اب یہ انتظار ہو کہ صاحبقران آئیں تو امتحان کیا جاے یقین خود پرست اپنے سرداروں سے
کہہ رہا ہو کہ وہ مسلمان رات کو فرار کرگیا ہوگا اگر موجود ہوتا تو ضرور آتا یہی سبب ہو جو نہیں آیا ہو سُن لینا کہ کوئی دم میں خبر
آتی ہو کہ وہ خدا پرست بندہ خداے نادیدہ شب کو فرار کرگیا اُسکے سب لوگ فرار جائینگے تم لوگ یہ خیال کرو کہ کیا خوب
تدبیر میں نے کی ہو خوب میں نے اپنے مذہب کو بچایا وہ لوگ تعریف کرنے لگے ادھر یقین نے ہرکاروں کو طلب کیا کہ جاکر
خبر لاؤ کہ لشکر اسلام میں کیا ہورہا ہو کیونکہ اُسکو یقین تھا کہ صاحبقران فرار کرگئے ہونگے اس خیال سے اُسنے ہرکارے
روانہ کیے ادھر سے ہرکارے چلے اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب صاحبقران و بادشاہ اسلام نماز سحر سے فراغ حاصل
کرچکے اور کل سردار اپنے اپنے خیموں سے نکلکر دربارگاہ پر آئے کل لشکر بھی تیار ہوکر طرف میدان امتحان کے روانہ
ہوا کیونکہ رات کو کل لشکر میں راے قرار پاگئی تھی کہ اگر حق بوقت سحر صاحبقران آگ میں تشریف لیجائینگے اور فضل خدا سے
سلامت نکلے تو خیر اگر خدا نخواستہ اُنکے دشمن جلگئے تو ہم لوگ ایک مرتبہ ملکر کفار پر حملہ کرینگے یقین کو بھی قتل کرینگے اور جو
لوگ اس مقام پر ہونگے اُنکو بھی اور اپنی جانیں دینگے سرداروں کو اپنے فعل کا اختیار ہو چاہے وہ مقابلہ کریں چاہے نہ کریں
ہم تو بغیر صاحبقران کی اپنی زندگی کو ہیچ جانتے ہیں یہ سُنکے ہر ایک نے اس راے کو پسند کیا تھا یہ راے قرار پاگئی تھی یہ لشکر
اُس میدان میں آکر پہونچا یقین نے خود دیکھا کہ لشکر اسلام آکر صف آرا ہوا ہی تو اُسنے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونیکا حکم
کہ تم لوگ بھی مسلح ہوکر صف بندی کرو لشکر یقین خود پرست بھی جو کہ اُس مقام پر تھا صف آرا ہوا بلکہ جو لشکر شہر
میں تھا وہ بھی اُسوقت صف بستہ ہوا بیرون شہر آکر ایک جانب تو یقین کا لشکر تھا ایک طرف لشکر اسلام ایک طرف تمام اہل شہر کا
مجمع تھا جدھر لشکر اسلام صف آرا تھا اُسیطرف خیمہ اسلام برپا تھا کہ جسمیں بادشاہ قیام کرینگے اور جدھر خیمہ یقین کے تھے اُسطرف یقین کا
لشکر شہر سے آکر صف آرا ہوا تھا یہاں سرداران اسلام نے بھی یہ قصد کرلیا تھا کہ اگر خدا نخواستہ صاحبقران جلکر تمام ہوگئے
تو ہم انھیں اس میدان سے زندہ نہ جانیں دینگے یہی قصد عزیزان صاحبقران و بادشاہ کا تھا خواجہ خضر ان نے
بھی اپنے شاگردوں کو جمع کرکے یہی حکم سنایا تھا سب عیاران لشکر اسی قصد سے موجود تھے کہ خواجہ اپنے خیمہ سے باہر
عیاری سے آراستہ ہوکر خیمہ صاحبقران میں آئے یہاں صاحبقران نماز سے فراغت کرچکے تھے دعا کررہے تھے
کہ خواجہ آکر کھڑے ہوگئے تھے اور جسقدر عیار تھے سب طرف میدان کے چلے گئے اور جن جن کے سردار تھے وہ اپنے آقا کے
پاس آکر کھڑے ہوگئے تھے اور جو افسر تھے وہ بھی دربارگاہ پر موجود تھے کہ صاحبقران نے دعا کو ختم کیا سجدہ شکر بجا لاکے
اب جو منہ پھیر کر دیکھا تو خواجہ کھڑے ہوئے ہیں فرمایا کہ کہو خواجہ کیا کہتے ہو خواجہ نے کہا کہ ای صاحبقران میں یہ عرض کرتا ہوں
کہ کیوں اپنی جان دیتے ہو دیکھو میں تدبیر کرسکتا ہوں صاحبقران نے برہم ہوکر کہا کہ قول مردان جان دارد میں اسکے بعد
پھر آگ میں جاتا ہوں میرے آگ میں جانے سے ہزاروں بندگان ایمان لائینگے اگر یہ اسی پہلے سے میری موت آئی ہو تو کوئی چارہ نہیں ہو
اب اسمیں کلام نہ کرنا خواجہ نے کہا کہ ہم لوگ سخن ناشنوا ہو کب کسی کی سنتے ہو جو ذہن میں آگیا میں اپنا حق غلامی
ادا کرچکا ہوں یہ سُنکے صاحبقران نے جواب دیا کہ جی ہاں میں کب کہتا ہوں بس صاحبقران یہ فرماکے سجادہ پر سے اُٹھے
اور پوشاک پہنی خیمہ سے برآمد ہوکر خیمۂ بادشاہ میں تشریف لائے یہاں شہنشاہ کیوان بارگاہ بھی پوشاک وغیرہ سے آراستہ ہوچکے تھے
کہ صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا ایکمرتبہ ہاتھ اٹھاکر حق سے یوں دعا کی کہ ای رب کریم تو یہ صورت میری آنکھوں سے نہ پوشیدہ کرنا
اس دم کو تا صد دس سال اس دنیا پر برقرار رکھنا ساری رونق اس لشکر میں اسی کے دم سے ہو ورنہ کوئی لطف زندگی نہیں ہو

یہ داغ نہ دکھانا اگر تمکو قضا آئی ہو تو پہلے ملک الموت کو حکم دے کہ میری روح قبض کرے اُسکے بعد مین مجاہد راہ خدا کو اے خداوند کریم
تو طلب کرنا کیونکہ میری جان انکی جان کے ہمراہ بستہ ہے مین ضرور انکے بعد اپنی جان دونگا یہ دعا کرکے صاحبقران کی طرف
دیکھا کہ صاحبقران نے سلام کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ تمھاری جگہ میرے دل مین ہے یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے
اور صاحبقران کو اپنے گلے سے لگایا صاحبقران نے عرض کیا تشریف لیچلیے کیونکہ بہت دن چڑھ آیا ہے کہین ایسا نہو
کہ یقین خیال کرے کہ صاحبقران اپنے قول سے منحرف ہو گئے کہ ابھی تک نہین آئے ہین بادشاہ نے یہ سنکے
فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لیچلیے جو خدا ہمکو دکھائیگا وہ ضرور دیکھین گے اور جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا
اے صاحبقران جو کاتب تقدیر نے خط پیشانی مین تحریر کیا ہے ضرور پیش آئیگا مگر جو میری دعا ہے وہ خدا قبول کرتے
صاحبقران نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور ہے کہ جو کاتب ازل نے بروز ولادت پیشانی پر تحریر کیا ہے اُسکو کوئی مٹا نہین سکتا ہے وہ
ضرور پیش آتا ہے یہ امر ہر ایک کے لیے ہے ایک روز سبکو فنا ہے جیسا کہ اُسنے فرمایا ہے بموجب اس آیہ کل نفس ذائقۃ الموت
آیہ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام سوائے اُسکی ذات کی کوئی نہین باقی رہیگا سب ... موت
کا مزا چکھینگے یہ دنیا سرا ہے جس طور سے سرا مین مسافر آکر فروکش ہوتے ہین اور جو دن جسنے اپنی منزل کی طرف جانیکا
قرار دیا ہے وہ روانہ ہوتا ہے اسی طور سے کارخانہ دنیا کا ہے کہ ہر روز مقام و کوچ لگا ہے کوئی آج جائیگا کوئی کل کوئی بعد دو چار دن کے
اسمین کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہے اس دنیا کو سب سرای فانی کہتے ہین مقام اصلی تو وہ ہے بس لازم یہ ہے کہ اعمال نیک
رکھتا ہو اور مین تو اسکی راہ مین اپنی جان دیتا ہون وہ ضرور ہمپر اپنا فضل کریگا اور مثل خلیل کے آگ کو گلزار کر دیگا کیونکہ مین
بھی تو اُسی خاندان عالی سے ہون بشر کو چاہیے کہ ہر مشکل پر صبر کرے خدا صبر کا بڑا نتیجہ عنایت فرماتا ہے حضور خیال کرین
کہ انبیاے ما سلف نے کیسا کیسا مصیبتون پر صبر کیا اسکا کیا انجام ہوا کہ انکو درجہ اعلے عنایت ہوے کوئی فرشتہ نہ تھے وہ قوم
جن سے تھے بھی بشر تھے حضور صبر کا بڑا اچھا نتیجہ ہے گو کہ اسوقت تو بہت گران ہوتا ہے جیسے کہ کسی شاعر نے اسی مضمون کا
ایک مصرعہ نظم کیا ہے واہ کیا خوب مضمون کہا ہے اور سچا مضمون ہے مصرعہ صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد + واقعی اُسوقت تو
بہت تلخ معلوم ہوتا ہے جب اُسکا صلہ ملتا ہے تو معلوم ہوتا ہے خیال تو فرمایئے کہ حضرت ایوب نے کن کن مصیبتون پر صبر کیا اسکا
صلہ خداوند کریم نے کیا خوب انکو عنایت فرمایا بس آپ صبر فرمایئے یہ خیال فرمایئے کہ صاحبقران اول نے کیا کیا مصائب اس
راہ خدا مین اُٹھائے کہ جہاد سے نہ باز آئے عقابین پہ کھینچے گئے دانت باندھ دئے مگر کچھ اُف تک نکی اُسی طور سے صاحبقران
ثانی نے کس کس مشکل و بلا مین صبر کیا اسکا کیا انجام ہوا کہ مرتبہ صاحبقرانی ملا اب مین اُسی جگہ پر ہون گو اُنکی برابری نہین کر سکتا
ہون مگر ہان اگر کچھ صبر کرون تو شاید انجام اچھا ہو اور خدا بھی کچھ رضامند ہوا اور میرے گناہ بخشے بس آپ بھی صبر فرمایئے
اور مجکو سپرد خدا فرمایئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو بادشاہ نے فرمایا کہ اور کیا چارہ ہے یہ کہکر طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے یہان
تک کہ دونون آفتاب و ماہتاب لشکر اسلام برج شرف سے برآمد ہوئے عقب مین خواجہ تھے پہلے سب سرداروں نے
صاحبقران کو مجرا کیا اور بادشاہ کو ان دونون صاحبون نے سبکا سلام و مجرا لیکر اشارا کیا کہ تخت حاضر کیا جاے
بس فوراً تخت حاضر کیا گیا بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا صاحبقران مرکب پر سوار ہوکے انکے بعد سب سردار مرکبون پر
سوار ہوئے سواری بادشاہ کی طرف میدان استقبال کے روانہ ہوئی برابر تخت کے مرکب پر صاحبقران تھے اور خواجہ کا
ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور تمام سردار و عیار عقب مین بادشاہ کے ہر ایک ہمراہ اپنے آقا کے تھا اس سامان سے سواری ظل اللہ
کی اُس میدان مین پہونچی ادھر ان ہرکارون نے جو کہ خبر کو برای دریافت حال روانہ ہوئے تھے بحکم لقین جو پرست انھون نے
آکر خبر دی کہ خداوندہ خدا پرست آتا ہے سب سرداران بادشاہ انکے ہمراہ ہین یہ باتین سنکے لقین اپنے خیمہ سے نکل آیا
تھا سردار بھی اسکے ہمراہ تھے کہ اسنے دیکھا کہ بادشاہ اسلام و صاحبقران عالیمقام و سرداران ذو الاحترام چلے آتے
ہین یہان تک کہ بادشاہ اُس خیمے مین داخل ہوئے جو کہ سامنے اُس میدان کے ایستادہ تھا کہ جہان آگ روشن تھی صاحبقران

وبادشاہ وسرداروں نے جو آگ کو مشتعل کو دیکھا تو ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ خداوند کریم اس آتش سے بچائے
اور نار دوزخ سے نجات دے جب صاحبقران ہونچے تھے تو تمام مجمع مین ایک ہلچل پڑگئی تھی کہ وہ خدا پرست
آیا اور بادشاہ اسلام آگے اب امتحان ہوگا یہان بادشاہ تخت پر آکر متمکن ہوئے اور سب سردار اگر اپنے اپنے
مقام پہنچے جب یہ بیٹھ چکے تو صاحبقران نے ایک چوبدار سے کہا کہ جاکر نقیین سے کہو کہ مین آگیا ہون اب کس امر کی
دیر ہے اب دیر کرنے سے کیا فائدہ بس سردارون کو لیکر خیمہ سے باہر آؤ مین آتش افروختہ مین جاؤن اپنے خدا کی قدرت
کا تماشا دکھاؤن جو میرے مقدر مین ہو وہ پیش آئے وہ چوبدار تو اسطرف روانہ ہوا ادھر صاحبقران نے سب اہل دربار
سے کہا کہ مین آپ لوگون سے باربار عرض کرتا ہون اگر مین جلجاؤن تو آپ لوگ لشکر لیکر طرف رستم ثانی کے تشریف لیجائین
اگر انکے پاس جانے سے انکار ہو تو صاحبقران کی خدمت مین جائین اور وہ جن صاحب کو آپ پر حاکم کرین انکی اطاعت
فرمائین ہرگز ہرگز اس مقام پر جان اپنی نہ دین کیونکہ یہ لشکر پھر نہ بہم ہوگا بادشاہ سے کہا کہ آپ کو قسم ہے سر صاحبقران کی جو
مین نے عرض کیا ہے اسی پر عمل فرمائیگا ورنہ میری روح بیچین ہوگی ایک تو مین اس آگ سے زندہ وسلامت نکلونگا
مجکو اپنے کریم کی ذات سے بڑی امید ہے وہ سب کا خدا ہے اپنے بندو نکو ناامید نہ کریگا مین اسکی راہ مین جہاد کرتا ہون
یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے آمین کہی اور عرض کیا کہ ہم تو آپکے تابع حکم ہین جو فرمائیگا بجا لائینگے اور بعد آپکے
جو حکم ہمکو بادشاہ فرمائینگے اسپر عمل کرینگے کیونکہ انکی اطاعت ہمپر فرض ہے صاحبقران نے فرمایا کہ میری موجودگی مین بھی
انکی اطاعت واجب ہے کیونکہ ظل اللہ ہین انکی اطاعت میرے اوپر بھی واجب ہے یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ بلند آپکا
ہے ورنہ مین کیا چیز ہون ایک ادنی بندہ اس خدا کا ہون جسنے یہ روح واسمان وزمین شجر وحجر جن وپری دیو ودد
آفتاب وماہتاب ہوا ودریا کوہ وصحرا ثوابت وسیارگان خلق فرمائے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا انبیا ومرسلین واولیا
پیدا کیے کہ جنکے سبب سے ہم لوگ راہ ضلالت سے نکلے اور سرچشمہ ہدایت پر ہونچے اسنے بہشت ودوزخ پیدا کیا اور اسنے
ہمکو چشم بصیرت وعقل کامل عطا فرمائی اور دونون راہون سے بذریعہ انبیا ومرسلین کے آگاہ فرمایا کہ اگر یہ راہ اختیار
کروگے تو یہ مرتبہ پاؤگے اگر یہ راہ نہ اختیار کروگے یہ جزا پاؤگے مین اسکی عنایت سے اس مرتبہ پر سرفراز ہوا جو
سب کا پیدا کرنیوالا ہے اسنے یہ مرتبہ دیا مین تو آپکے دم سے زندہ ہون خیر جو خدا ڈالے گا اسکو اٹھائینگے آپکے حکم سے سرتابی
نہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سچ ارشاد ہوا اسکے اوپر بھروسہ کرنا بہت ٹھیک ہے یہی ذکر ہو رہا ہے ادھر وہ چوبدار خیمہ
مین نقیین خود پرست کے ہونچا نقیین کو سلام کیا اور عرض کیا کہ صاحبقران تشریف لائے ہین اور فرمایا ہے کہ مین آگیا ہون
اب دیر نہ کرو جلدی آؤ تاکہ مین تمکو اپنے خدا کی قدرت دکھاؤن یہ سنکے نقیین نے اپنے سردارون کی طرف دیکھا اور اس
چوبدار سے کہا کہ جاکر میری طرف سے عرض کرنا کہ مین حاضر ہوتا ہون آپ تشریف رکھین چوبدار یہ سنکے خیمے سے باہر آیا اور
طرف بارگاہ صاحبقران کے ہونچا اور بارگاہ مین داخل ہو کر عرض کیا کہ نقیین خود پرست آتا ہے جب چوبدار چلا گیا
تو نقیین نے اپنے سردارون سے کہا کہ مجکو تو یقین تھا کہ وہ خداپرست فرار کر گیا ہوگا مگر یہ لوگ بہت سخت ہین اور
اپنے قول کے پابند ہین دیکھو چلے آئے کہین نہ گئے مین اب جاکر عرض کرونگا کہ مین آپکا قبول کرتا ہون آپ آگ مین
تشریف نہ لیجائین جیسا مین نے آپ لوگونکو سنا تھا ویسا ہی پایا واقعی آپ لوگ اپنے قول کے پابند ہین اور آپکا مذہب بہت
سچا ہے لیکن نہین یہ چاہتا ہون کہ ایسا جوان رعنا یون ہاتھ سے کیون جانے دون اور کیون اسکو گنواؤن ایسے جری بہادر
ممکن نہین ہوتے ہین اس لشکر مین جسقدر ہین سب جری اور بہادر ہین بڑے دل وجگر کے لوگ ہین انمین ایک
ایک اپنے وقت کا رستم واسفندیار ہے اگر انکا افسر اعلے قتل ہوگیا تو یہ لوگ اپنی جانین برباد کرینگے اور ضرور کشت وخون عظیم
ہوگا بلکہ عجب نہین ہے کہ یہ لشکر اسی سبب سے آراستہ ہو کر آیا ہے ہزارون بلکہ لاکھون کی جانین برباد ہونگی اور میرا لشکر
سپاہ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے مجھ مین یہ قدرت نہین ہے کہ مین ایسے لشکر کثیر سے مقابلہ کرون بس مین باز آیا کہ امتحان

ضرور دین خدا پرستی برحق اور سچا ہے اب مین جانتا ہون اور اُس خدا پرست کو اس امر سے باز رکھتا ہون اور اُسکے مذہب کو
قبول کرونگا یہ کہکر اور چند سرداروں و وزیر کو ہمراہ لیکر بارگاہ سے باہر نکلا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف صاحبقران کے چلا
یہ خبر صاحبقران نے سنکر چند سردار برائے استقبال روانہ کیے کہ اُسکو باعزت و آبرو میرے پاس لاؤ وہ سردار خیمہ سے
نکلکر چلے راہ مین یقین سے ملاقات ہوئی پہلے صاحب سلامت کی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اور اُنکو ہمراہ لیکر پاس
صاحبقران کے آئے یقین نے صاحبقران کو سلام کیا اور بادشاہ کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لایا کرسی زرنگار
عنایت ہوئی یقین سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا اور سب سردار بیٹھ چکے تب صاحبقران نے فرمایا کہ اے
یقین خود پرست کیا قصد ہے اور کیا ارادہ ہے کیون دیر کرتے ہو تب یقین نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین باز آیا
اِس امر سے بس اب آپ اس امر کو موقوف کرین مجھکو یقین ہو گیا کہ آپکا مذہب بہت سچا ہے اور آپکا خدا برحق ہے اور
آپکا دین سچا ہے اور آپ حق پر ہین جیسے آپ آگ مین گئے ویسے اپنی زبان سے کہا مین عرض کرتا ہون کہ اب آپ اِس
قصد کو فسخ کرین اور آگ مین تشریف نلیجائین اور مین آگ کو گل کرائے دیتا ہون اور آپکا مذہب قبول کرتا ہون اور
مسلمان ہوتا ہون بلکہ تمام شہر میرا آپکا دین قبول کریگا اور سب سردار و لشکر و عزیز بھی مذہب اسلام قبول کر لینگے کسی کو
عذر و انکار نہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ سا بہادر اور دلاور یون ضائع ہو جسکا مثل کوئی پردہ دنیا پر نہو
صاحبقران نے یہ کلام سنکر کہا کہ اے یقین یہ تم کیا تقریر کرتے ہو میری سمجھ مین نہین آئی اگر تمکو یہ منظور تھا تو
پہلے کیون شرط کی اب تو غیر ممکن کہ مین اپنے قول سے پھرون اور اُسکو پورا نہ کرون مین وہ ہون اور میرے خاندان کا یہ طریقہ
ہے کہ جو زبان سے کہتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین اب تو مین اقرار کر چکا ہون کہ مین آگ مین جاؤنگا اور اپنے خدا کی قدرت
تمکو دکھاؤنگا اور تمنے شرط کی تھی کہ جب آپ آگ مین جائینگے اور آگ سے زندہ نکلین گے تو مین مذہب خدا پرستی قبول
کرونگا اور مین نے اقرار کیا تھا کہ مین ضرور جاؤنگا اب مین اپنے قول سے نہ پھرونگا اور آگ مین جاؤنگا اب تم منع کرو مین باز آؤنگا یہ میرا قاعدہ نہ
طریقہ ہے کہ جو زبان سے کہتے ہین پھر اُس سے نہین پھرتے ہین چاہے جان جاتی رہے اگر معاذ اللہ حضرت جبرئیل آسمان
سے آکر منع کرین تو مین نہ مانونگا ضرور آگ مین جاؤنگا جو میرا خدا کریگا وہ ہوگا یہ سنکے یقین نے کہا کہ آپ میرے کہنے پر عمل
کرین اور میرے حال پر اور اہل لشکر پر آپ رحم فرماوین کہ یہ لوگ تباہ ہونگے اُنکی تباہی پر خیال کیجیے اور جس سبب سے
آپ یہ امر گوارا کرتے ہین اُسکو تو مین قبول کرتا ہون مع اپنے اہل شہر و عزیزون و لشکر کے پھر کیا ضرورت ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ اے یقین تم یہ خیال کرو کہ ایک عالم کو معلوم ہوا ہے کہ صاحبقران آگ مین جائینگے جب یہ معلوم ہوگا
کہ اب نہ جا سکے تو جو لوگ کہ عقلمند ہین وہ خیال کرینگے کہ کیا سمجھکر صاحبقران نے اس امر کا
اقرار کیا تھا صرف دکھلانے کے لیے اِس امر کا اقرار کیا تھا ذرا سی مصیبت پڑی اور یہ خیال ہوا
کہ جان پر بنے اور جان کا خوف ہوا تو سمجھانے سے انکار کیا اور سکو اپنے قول کی پابندی نہ کھائی اور اپنی زبان پر
نہ قائم ہوئے یہ کیسے بہادر اور دلاور تھے تو اُنکے خاندان کا قاعدہ نہ تھا بلکہ یہ قاعدہ تھا کہ جو کہتے تھے اُسی پر عمل
کرتے تھے چاہے جان جاتی رہے جب میرے ہمچشم اس امر کو سنینگے تو چشمک کرینگے کہ یہ کیسے صاحبقران تھے
کہ اُنھون نے ایک قول کا اقرار کیا اور پھر اُسپر نہ عمل کیا یہ امر بالکل خلاف شجاعت اور خاندان کے خلاف ہے دوسرے یا مروت
قدمی سے بالکل بعید ہے مین اِسکو کبھی نہ گوارا کرونگا تم یہ خیال کرلو کہ کل سے بادشاہ مجھکو سمجھا رہے ہین اور کل سردار بھی
مگر مین منظور نہین کرتا ہون تو بھلا یہ کیا بات ہے کہ تمھارے کہنے سے منظور کرلون اور تمام عمر اپنے سر پر بدنامی لون اور
ہمچشمون سے شرمندہ ہون اور بہادرون و ثابت قدمون کی نگاہون مین حقیر قرار پاؤن یہ تو نہوگا بس اب زیادہ اس امر کی
تکرار نکرو اب دیر ہوتی ہے خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو جب یہ تقریر یقین نے کی تھی تو خواجہ نے بھی کہا تھا کہ یقین سچ تو
کہتا ہے آپ کیون نہین منظور کرتے ہین جو امر آپکو مد نظر تھا وہ تو ہوتا ہے تو صاحبقران نے بنظر قہر خواجہ کی طرف دیکھا

پھر کسی سردار کو جرأت نہوئی بلکہ ہر ایک اپنے مقام پر یہ خیال کرکے خاموش رہا کہ یہ اولاد صاحبقران میں ہے کسی کے کہنے کو منظور
نہ کرینگے انسے کہنا بار بار بیکار ہے پھر بھی لقیین نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے ایک نہ سُنی آخر کو لقیین نے کہا کہ مجھکو
یہ امر منظور ہے کہ آپ آگ میں کسی صورت سے نہ جائیں کیونکہ مجھکو منظور نہیں ہے کہ میں آپکی جان لوں کیونکہ یہ تو یقین ہے کہ آگ جلا دیگی
اسکا کام جلانا ہے اور میں نے جو یہ شرط کی تھی تو اس خیال سے کہ آپ منظور نہ کرینگے جو ذی عقل ہوگا وہ کبھی قبول نہ کریگا جب آپنے قبول
کر لیا تھا تو میں نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ امر یون ہوگا کہ جب وہ دن آئیگا تو مع لشکریان سے کوچ کر جائیگا نہ کہ یہ یقین تھا
کہ آپ اپنے قول پر مضبوط رہینگے اور میری شرط کو بجا لائینگے اگر میں جانتا تو کبھی ایسی شرط نہ کرتا کیونکہ آپ کی جان میرے سبب سے
تلف ہوتی ہے اب تو میں آپکا مذہب بھی قبول کرتا ہوں میری عرض کرنے پر عمل فرمائیے صاحبقران نے یہ تقریر سنکے
فرمایا کہ اے لقیین بھاگ جانا بد قومونکا کام ہے جنکے نطفہ میں فرق ہوتا ہے نہ میں بد قوم ہوں نہ میرے نطفہ میں فرق
ہے میں خاندان شریف سے ہوں اور قسم کھاتا ہوں اُسی خدا کی کہ جسنے مجھکو پیدا کیا ہے کہ میں بدون آگ میں جائے نہ مانونگا
ہر بہ عہد ضرور آگ میں جاؤنگا اگر اب کوئی منع کریگا تو اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا اسمین خواہ میرا عزیز ہو خواہ سردار ہو یا کوئی
غیر ہو کیونکہ میں مرنے سے نہیں ڈرتا ہوں اگر میری قضا آج آئی ہے تو میں کسی صورت سے نہیں بچ سکتا ہوں اگر قلعہ
فولادی میں بھی جا کر پوشیدہ ہونگا تو ملک الموت نہ چھوڑیگا قضا سے کیا خوف ہے بموجب شعر روز یکہ قضا باشد
روز یکہ قضا نیست ✤ روز یکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ✤ اگر میری قضا نہیں ہے تو میں مثل حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے آگ سے زندہ نکلونگا گو وہ مرتبہ نہیں رکھتا ہوں مگر اُسکی ذات سے امید قوی ہے یہ اُسکی قدرت ہے
کہ وہ مجھکو زندہ اور سلامت نکالے میں اس امر کو گوارا نہ کرونگا کہ لوگ یہ خیال کریں کہ بدیع الملک جان کے
خوف سے آگ میں نہیں گیا جان ایسی عزیز ہوئی یہ کیا صاحبقرانی کریگا اور یہ خیال کرنیکا مقام ہے کہ موت سے کسکو
چارا ہے بڑے بڑے شاہان ہفت کشور جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے مثل شداد و بخت النصر و نمرود کے کہ بادشاہ تھے بلکہ
دعوے خدائی کرتے تھے جب قضا آئی ایک دن خدائی نے کام نہ دیا خاموش چلے گئے کچھ نہ کر سکے آخر کیا نتیجہ ہے یہ بادشاہ جو کہ موجود
تھے اور ہفت اقلیم اُنکے قبضہ میں تھی اور جن و پری پر حکمران تھے مثل فریدون وغیرہ کے کوئی حکومت کام نہ آئی موت سے
نہ چھوڑا اس دنیا سے خالی ہاتھ گئے پھر یہ تو بادشاہ تھے جب وہ لوگ جو کہ نبی تھے اور وصی یا ولی خدا تھے اُنکو اس موت سے
پناہ نہ ملی تو ہم کیا چیز ہیں یہ دنیا مقام سیرگاہ ہے جو دم گذرتا ہے وہ غنیمت گذرتا ہے بس انسان کو لازم ہے کہ وہ کام کرے
تا قیامت نام باقی رہتے خیال کرو کہ نوشیروان گو کافر تھا مگر عدل ایسا کر گیا کہ سب اُسکے عدل کی تعریف کرتے ہیں اور
نام اُسکا تا زمانہ قیامت اس صفحہ ہستی پر قائم رہیگا جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ✤ آن پرلاشہ راکہ سپردند زیر خاک ✤ خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند
جبکہ یہ دنیا بے ثبات ہے تو موت سے خوف کرنا بالکل بیکار اُسکی راہ میں مرنا حیات ابدی ہے جب کسی سے ذکر ہوگا تو
لوگ یہ کہینگے کہ بدیع الملک نے بڑا کام کیا جو کہ مردان عالم کرتے ہیں یہ فسانہ تا قیامت ہر ایک کی زبان پر
رہیگا اور سب ساتھ نیکی کے یاد کرینگے اور نام نیک باقی رہیگا ایسے امر کو میں ترک کرکے اور اپنے کو
ساتھ بدی کے مشہور کروں کہ لوگ میرا نام ساتھ بدی کے زبان پر لائیں یہ آپ لوگوں کی مرضی ہے پر تو مجھسے نہ ہوگا جو کچھ مجھکو کہنا
تھا میں کہہ چکا اگر اے لقیین اب تم کچھ کہوگے تو میں زبان تیغ سے جواب دونگا اب مجھکو جوش آگیا ہے صاحبقران کی
یہ حالت ہوئی کہ تمام ریش کے بال کھڑے ہوگئے آنکھیں وچہرہ لعل ہوگیا منہ سے کف جاری تھا ایسا غیظ طاری ہوا
کہ کانپنے لگے یہ جو کیفیت اہل دربار نے دیکھی اب تو یقین ہر ایک کو ہوگیا کہ صاحبقران ضرور آگ میں تشریف
لیجائینگے ہر ایک کو صاحبقران کیجانب سے یاس ہوگئی اور آہستہ آہستہ دعا کرنے لگے اب لقیین کو بھی یقین ہوگیا
کہ یہ نہ مانینگے کیونکہ یہ خیال کرکے آیا تھا کہ شاید منع کرنے سے مان جائیں اور جو امر کہ اس شرط پر منحصر ہے اسکو میں

منظور کرتا ہون تو کیون نہ قبول کرینگے مگر اب بالکل یقین ہو گیا کہ نہ مانینگے اسنے عرض کیا کہ آپ تشریف لائیے مین
اپنے خیمہ مین جاکر سبکو آگاہ کرتا ہون اور مین بھی اُس میدان مین آتا ہون یہ کہکر اسنے کہا کہ ای اہل دربار سب صاحب
یہ امر سماعت فرمائین مین اپنی شرط سے باز آیا اور مذہب اسلام بھی قبول کرتا ہون مع لشکر و اہل شہر و عزیز
و اقارب کے اور صاحبقران کو منع کرتا ہون کہ آپ آگ مین تشریف نہ لیجائین میرے سر اُنکا خون ہوگا
نہ میری گردن پر مین سبک روش ہون مگر یہ نہین مانتے ہین کوئی صاحب یہ نفرمائین کہ یقین خود پرست دشمن
تھا اُسنے صاحبقران کی جان لی تو مین کسی کی جانکا خواستگار نہین ہون مین بری ہون اب مین یہ شرط نہین
کرتا ہون صاحبقران اپنی خوشی سے آگ مین تشریف لیے جاتے ہین مین مسلمان ہوا یہ کہکر کلمہ طیبہ اگر
کتابون مین دیکھ چکا تھا کہ یہ کلمہ ہی جو کہ خدا پرست پڑھتے ہین اور یہ اول رکن ہی اُنکے مذہب کا اسی کے پڑھنے
سے کافر مسلمان ہوتا ہی اور نہ پڑھنے سے حالت کفر مین رہتا ہی از سر صدق پڑھا اور کہا کہ سب شاہد ہین یہ کہکر اپنی
زبان پر جاری کیا کہ یہ امر سب پر ظاہر ہو گیا کہ یقین نے مذہب اسلام قبول کر لیا اُسکے ہمراہ جو سردار تھے وہ بھی
کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے جب کلمہ پڑھ چکا تو صاحبقران سے رخصت حاصل کر کے بارگاہ سے باہر آیا اور
اپنے خیمے مین ہو نکر جہان سب سردار اُسکے بیٹھے ہوے تھے اور باہم باتین کر رہے تھے کہ معلوم ہوتا ہی اُس خدا پرست
نے منظور کر لیا ہے آگ مین چلا جانا کوئی نہ گوارا کریگا اُسنے صرف اس سبب سے گوارا کر لیا تھا کہ کوئی
نکوئی ضرور منع کریگا اور روک لیگا مین اگر آمادہ ہونگا تو کیا ہوگا وہی امر ظہور مین آیا کہ خود بادشاہ نے جاکر منع
کیا بس اُسنے منظور کر لیا جان بہت عمدہ چیز ہی ہر ایک کو عزیز ہوتی ہی اسکی کوئی قیمت نہین کوئی دیدہ و دانستہ
اپنی جان اپنے ہاتھ سے نہین دیتا ہی یہ صرف کہنے کی بات ہی کہ ہمکو جان اپنی عزیز نہین ہی اگر کوئی سو برس کا بھی آدمی ہی
تو اُسکو بھی جان عزیز ہی گو کہ وہ پلنگ پر پڑا ہی ہل نہین سکتا ہی مگر پھر بھی یہ نہین گوارا کرتا ہی کہ مین مرجاؤن کبھی گوارا
کریگا اُسکو اسی طور سے زندگی بسر کرنا اچھی معلوم ہوتی ہی نہ کہ جوان آدمی اور جسکی حکومت مین لاکھون بلکہ کرورون
آدمی ہون چین سے زندگی بسر کرتا ہو لاکھون کی جان اُسکے ساتھ وابستہ ہو یہ خیال کرتا ہو کہ اگر مین اپنی جان دونگا تو اُنکی
جانین میرے ساتھ برباد ہونگی وہ کیونکر گوارا کریگا یہ بھی ایک پیچ تھا کہ منظور کر لیا جب وہ وقت آتا اپنے اہل لشکر کو
حکم دیتا کہ اس آگ کو گل کردو اور ان سبکو گرفتار کر لو کوئی زندہ بچنے نہ پائے یا جو اسیر ہو اُسکو زندہ اسیر کر لو اور ملک کے
اوپر قبضہ کر لیا اور ہم سبکو قتل کرنا ایک کو بھی زندہ رکھنا مگر بغیر کشت و خون یہ ملک اُسکے قبضے مین آگیا اب کیون
نہ قبول کر لیا ہوگا یہی سبب ہی جو بادشاہ اسوقت تک تشریف نہین لائے ہین باتین ہو رہی ہونگی ہم تو جو انمرد
اُسکو تصور کرتے ہین جو اپنے قول پر قایم رہے اور اُس سے نہ پھرے یہ کام مردونکا نہین ہی کہ اُسوقت کچھ کہا
اور وقت پر کچھ کہا زبان نہوئی کوئی اور مقام ہوا سرداران یقین خیمہ مین بیٹھے ہوئے یہ باتین کر رہے تھے
کہ یقین خود پرست مع اُن سوارونکے اداس عالم یاس چہرے پر اُداسی برستی ہوئی کچھ مغموم آیا جب سردار برای تعظیم کھڑے ہوئے
اور صورت جو دیکھی رنجیدہ پائی یہ خیال کرنے لگے کہ کیا سبب ہی جو بادشاہ غمگین ہی بس جب یقین اپنے مقام پر بیٹھ چکا تو اُنھون
عرض کیا کہ نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی کیونکہ اسوقت کچھ گرد ملال چہرۂ مبارک پر ہم جان نثار پاتے ہین کیونکہ جب
آپ تشریف لیگئے تھے تو حضور رنجیدہ نہ تھے نہ یہ ملال تھا اس ملال کا کیا سبب ہوا بیان فرمائیے تا کہ ہم غلام بھی آگاہ
ہون اور کیا تقریر باہم ہوئی اور جو لوگ آپکے ہمراہ تھے وہ بھی رنجیدہ ہین یقین نے یہ سنکے اُنکی طرف دیکھا کہا کہ کیا بیان کرون
کوئی امر نہین پڑتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کیا وہ خدا پرست راضی ہو گیا یقین نے کہا کہ اسی کا تو ملال ہی کہ وہ راضی
نہین ہوتا ہی لاکھ طور سے سمجھایا مگر ایک نہ مانی بڑے دل و گردے کا آدمی ہی ہمنے تو آجتک ایسا آدمی نہین دیکھا
یہ کہکر تمام تقریر اُنکے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین تو خدا پرست ہو گیا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرا ساتھ دے ورنہ اپنی

راہ سے یہ جو یقین نے کہا سب لوگ دنگ ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ ہمکو کیا کیا خیال تھے اور یہان کیا ہو گیا
واقعی یہ مرد جری اور بہادر ہی اور اپنے قول کا پابند ہی یہ کہکر جو باہم باتین ہو رہین تھین وہ یقین سے بیان
کین یقین نے کہا کہ اسکا تو وہان کچھ ذکر بھی نہین ہی وہ لوگ اپنے قول کے پابند ہین جو کہتے ہین اُس پر قائم
رہتے ہین جان جانا گوارا کرتے ہین مگر یہ نہین گوارا کرتے ہین کہ ہماری بات جاسے بات کو سر کے ساتھ سمجھتے
ہین اب معلوم ہوا کہ یہ لوگ قول کے دھنی ہین اُنکا یہ قول ہی کہ آدمی کے جسم بھر مین ایک زبان ہی اگر یہ بھی ٹھیک نہین
تو کیا ادمی ہم ہین اور باجی مین کیا فرق ہی جو اعضا ہمارے ہین وہ اسکے ہین جو عقل خدا نے ہمکو دی وہ اسکو بھی دی ہے
اسی زبان سے شریف و باجی ثابت ہوتا ہی جو انکا قول ہی بہت درست ہی یہ سُنکے اُن سردارون نے عرض کیا کہ اب یہ
ثابت ہو گیا کہ ضرور انکا مذہب درست ہی اور برحق ہی ہمنے بھی دین اسلام قبول کیا یہ کہکر یقین سے پھر کلمہ سنا اور سب اُنکے
سر صدق مسلمان ہوئے یقین نے کہا کہ مجکو جو ملال ہی تو اسی امر کا ہی کہ مفت ایک بندہ خدا کی جان گئی اب مین غور
کرتا ہون کہ کیون مینے یہ شرط کی کوئی اور شرط کرتا افسوس مل سکتا ہی اگر مادر زمانہ ہزار بار جنے گی اور یہ فلک لاکھ مرتبہ
گردش کریگا مگر ایسا جوانمرد کہ ثابت قدم دوسرا نہ پیدا ہوگا مگر کیا کرون کہ اب کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی اگر مین یہ
جانتا کبھی نہ ایسے امر کا سوال کرتا یہ خیال کے بالکل خلاف ہوا بڑا دھوکا کھایا سردارون نے عرض کیا کہ کیا
تعریف کرین مگر اب بڑا افسوس ہوتا ہی یقین نے کہا کہ اگر وہ جل گیا تو یہ خیال کرلو کہ مین اپنی جان دونگا اپنے کو اپنے
ہاتھ سے قتل کرونگا مجھسے یہ نگوارا کیا جائیگا کہ ایسا جوانمرد نہو اور مین بروئے دنیا پر ہون سردارون نے عرض کیا کہ کوئی آپکو
پھر وسا ہوگا جو وہ ایسی جرات کرتے ہین بس خدا ہی انکے شاکر ہین جو اسکو منظور ہوگا وہ ظاہر ہوگا اب آپ یہان کیون
تشریف لائے ہین یقین نے کہا کہ تم سبکو آگاہ کرنے اور اہل مجمع کو آگاہ کرنے انھون نے کہا کہ ہمکو اپنے اسی
مقام پر طلب کر لیا ہوتا یقین نے کہا کہ مین اس سبب سے اور آیا ہون کہ اہل شہر کو آگاہ کردون یہ کہکر حکم دیا
کہ منادی ندا کردے کہ سب ہوشیار ہو جائین کہ صاحبقران برائے امتحان آگ مین تشریف لیے جاتے ہین
منادی نے یہ حکم پاکر تمام مجمع مین ندا دی اب جو اہل مجمع کو معلوم ہوا تو وہ ہلچل جو بڑی ہوئی تھی موقوف ہوئی سب
آگ کی طرف دیکھنے لگے اُنکو یہ حالت ہی ایک کے اوپر ایک گر رہا ہی لوگ کچلے جاتے ہین ہزارون درختون
کے ڈالے پھٹ گئے ہین سیکڑون کے منہ ہاتھ ٹوٹ گئے ہین مگر اُس مقام سے نہین ہٹتے ہین سبکی نظر
آگ کی طرف ہے آگ کے شعلہ بلند ہین یہ جب منادی ندا کر چکا تو یقین خود رست سب سردارون کو
لیکر طرف خیمہ صاحبقران کے چلا یہ خبر ناموس مین بھی یقین کے ہو گئی وہ بھی طرف اُس میدان کے دیکھنے
لگے ادھر بعد جانے یقین کے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ رنج نہ کرین خداوند کریم
مجکو ضرور بچائیگا وہ میرا حافظ ہی مجکو اُسکی ذات پر تکیہ ہی اب آپ یہان تشریف رکھین مین جاتا ہون اور
اپنے خدا کی قدرت دکھاتا ہون یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ آپکو اختیار ہی مگر مین بھی آپکے ہمراہ آگ مین
چلونگا صاحبقران نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اس امر مین آپ کد نہ کرین میری طبیعت کو ناگوار ہوتا ہی جب
بادشاہ کو صاحبقران نے یہ جواب دیا تو اور کسی کی جرات نہوئی بلکہ یہ بھی صاحبقران نے کہا کہ
آپ کیونکر جا سکتے ہین کیونکہ آپ تو پشت و پناہ لشکر ہین آپ کے سبب سے لشکر کی کمر مضبوط ہی اگر آپ بھی
تشریف لے چلے تو لشکر کا دیکھنے والا کون ہی لشکر تباہ ہوگا یہ کام تو ہم ایسے خادمون کا ہی آپ کے سبب
سے لشکر کی کمر ٹوٹی ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین آپکو لے چلون یہ آگ کا مقدمہ ہی نہ معلوم کیا ہو بادشاہ
نے فرمایا کہ جو آپکے لیے ہوگا وہی میرے لیے ہوگا جس خاندان سے آپ ہین اُسی خاندان سے تو مین
بھی ہون جو حالت آپکی ہوگی وہی میری بھی حالت ہوگی صاحبقران نے جواب دیا کہ آپ بھی ضرور

اُسی خاندان سے ہین مگر اصل امر یہ ہی کہ کوئی تو لشکر کا پشت و پناہ ہو یہ امر ضرور ہی کہ اگر آپ بھی میرے ہمراہ
آگ مین تشریف لیجاینگے تو یہ امر ہوگا کہ لشکر تباہ ہوگا اُسکی تو پشت پناہ ہونا مقدم ہی ورنہ کون انسبکو
سنبھالیگا یہ لوگ تو تباہ ہو جائینگے یہ سنکے بادشاہ نے کہا کہ یہ تو آپ سچ عرض کرتے ہین مگر میرا دل نہین مانتا
ہی صاحبقران نے جواب مین کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر آپکو میرے سر کی قسم اور صاحبقران کے سر کی قسم ہی
کہ آپ اسمین گریز کرین اور جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرین یہ سنکے بادشاہ نے جواب دیا کہ مین آپکے قسم
دینے سے مجبور ہوگیا ورنہ کبھی نہ مانتا اچھا تاحد آتش تو ضرور چلونگا یہ سنکے صاحبقران نے جواب دیا کہ
اس امر مین کوئی مضایقہ نہین ہی پس بعد اس گفتگو کے صاحبقران مع بادشاہ و سردارون کے خیمے
سے نکل کر طرف اُس میدان کے چلے اُدھر سے یقین خود پرست اپنے سردارون کو لیکر طرف صاحبقران
کے جو چلا تھا وہ بھی قریب صاحبقران کے پہونچا دیکھا کہ صاحبقران مع بادشاہ و سرداران اسلام چلے
آتے ہین یہ جو دیکھا تو سب نے ملکر صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر کہا کہ اب
دیر نہ کرو طرف اُس میدان کے چلو کہ جہان آگ مشتعل ہی مین اپنے خدا کی قدرت دکھاؤن مین نہین چاہتا
ہون کہ دیر ہو یہ کلام سنکے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ ای صاحبقران مین پھر عرض کرتا ہون کہ آپ آگ مین
تشریف نہ لیجایئن اور نہ اپنی جان تباہ کرین مین نے مذہب اسلام قبول کرلیا ہی اور میرے سردارون نے
بھی جب مین نے اور سردارون نے قبول کرلیا تو لشکر اور اہل شہر کی کیا اصل ہی وہ ضرور قبول کرینگے یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ قول مردان جاندارد و سخن مردان اعتبار یہ تمنے سنا ہوگا کہ نامرد مرتا ہی نان پر
اور مرد مرتا ہی نام پر تو مین مرد ہون اپنے قول سے کبھی نہ پھرونگا پس اب اسمین حجت کرنا بیکار ہی یہ سنکے
یقین نے کہا کہ مین مجبور ہون معلوم ہوگیا کہ آپ نہ مانینگے ایک سردار یقین کے سردارون مین تھا کہ اُسکا
قلب سیاہ تھا اور وہ بڑا سنگدل تھا اُسنے جو یہ تقریر سُنی کہنے لگا کہ معلوم ہوا کہ آپکو کسی امر پر بھروسہ
ہی اور وہ امر میری رائے مین سوائے سحر کے کوئی امر نہین ہی کہ آپ یہ سحر فرمائینگے کہ سب کو معلوم ہوگا کہ آپ
آگ مین گئے اصل مین یہ ہوگا کہ آپ اپنی صورت کا پتلہ بناکر آگ مین ڈال دیجیگا بعد تھوڑے عرصہ کے
آپ اپنے کو ظاہر فرمائینگا یہ سنکے صاحبقران کو غصہ آگیا کہ تمام بدن مثل بید کے کانپنے لگا چہرہ
لال ہوگیا منہ سے کف جاری ہوا اور حالت غیظ مین اُس سے فرمایا کہ او مرتد مین کافر نہین ہون یہ کام
کافرون کا ہی مین سحر و ساحری پر لعنت کرتا ہون ساحر کو کافر اور سحر کو کفر تصور کرتا ہون اپنے خدا پر نظر رکھتا
ہون کہ جو بچانے والا ہی اور وہی سبکو بچائیگا اور وہی سبکا حامی اور مددگار ہی ارے نالایق یہ مکر و زور اہل کفار
مین ہوتا ہی اہل اسلام اُسکو کبھی نہین منظور کرتے ہین جو کافر ہین وہ مکر کرتے ہین جو مرد مسلم ہین وہ مکر کو کبھی نہین
گوارا کرتے ہین مکر کرنا اہل کفر کا کام ہی جو نامرد ہوتا ہی وہ یہ مکر کرتا ہی اور جو مرد ہی وہ کبھی اس امر کو گوارا نہ کریگا یہ کیا بیہودہ کلام
کرتا ہی مین کبھی نہین گوارا کرونگا اب جو ایسی تقریر کریگا تو مین تجھکو جواب تیغ سے دونگا مردان عالم کی شان
مین ایسے کلام مین کیا ہون ایک ادنے اُسکا بندہ ہون وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے ہزارون انبیا پیدا کیے اور
ہزارون بلاؤن مین میری اور میرے بزرگون کی مدد کی یہ کیا بلا ہی اسکو بھی رد کریگا وہ ایسا کریم و رحیم ہی کہ جو بندہ
ناچیز کو مرتبہ سلیمان عطا کرتا ہی معلوم ہوا تو بڑا سیاہ قلب ہی گو میرا قصد تنہا جانے کا تھا مگر اب تجھکو بھی ہمراہ
لیتا جاونگا تا کہ تجھکو معلوم ہو کہ مین سحر سے گیا یا در اصل گیا یا مین نے اپنا پتلہ آگ مین جلایا یا اپنے کو بچایا یہ سنکے
تو اُسکے ہوش جاتے رہے کہ یہ تو بڑا غضب ہی اگر یہ خدا پرست مجھکو آگ مین لیجائیگا یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ ای صاحبقران
مجھکو اپنی جان دو بھر نہین ہی کہ آگ مین جاؤن آپ تو سحر سے اپنے کو بچا لینگے مین کیونکر بچونگا مرا بچنا دشوار ہوگا تا آپ

خود سحر نہ جانتے ہونگے تو آپنے کسی ساحر کو خفیہ طور سے مقرر کیا ہوگا کہ جب آپ آگ مین جلنے کا قصد کرین تو
وہ سحر کر کے آپ کو تو پوشیدہ کر دے اور آپکی صورت کا پتلہ سحر سے آگ مین ڈالدے بھلا وہ مجکو کیون بچانے لگا
مین جلجاؤنگا یہ سنکے صاحبقران نے بنگاہ قہر آلود اُسکی طرف دیکھا اور جھکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اس خیال
سے کہ یہ کہین بھاگ نہ جاوے اُسنے لاکھ لاکھ زور کیا مگر نہ چھوٹ سکا مجبور ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ میری
جان کے پیچھے پڑے ہین اگر یہی مد نظر ہی کہ مین تمام ہون تو مجکو قتل فرمائیے اس موت سے تو یہ بہتر ہوگا کہ میرا
سر قلم ہو یہ جل جل کر مرنا تو کسی طور سے اچھا نہین ہی صاحبقران نے اُس سے فرمایا کہ تو خوف نکر میرا خدا
ایسا نہین ہی کہ مین اُسکے اوپر بھروسا کر کے جاون اور وہ مجکو جلا دے اور یہ جو تیرا گمان ہی کہ مین ساحر ہون یا
کسی ساحر کو مین نے مقرر کیا ہی بس یہ بھی تجھپر تجھی ظاہر ہو جائیگا اگر ایسا تھا تو مین کسی طور سے تجکو چھوڑونگا
بغیر اپنے ہمراہ لیکے ہوئے آخر کو وہ بھی لاچار ہوا اور خاموش ہو رہا مگر اپنے دل مین برا بھلا اپنے کو کہنے لگا
اور نفرین کرتا تھا کہ تو کیون اس کی جان کے پیچھے پڑا تو نے جانکر اپنی جان دی خیر اب کیا ہوتا ہی ادھر
صاحبقران اُن سبکو ہمراہ لیے ہوئے اُس میدان مین پہونچے بہت سے لوگ تو اُس مقام پر رہ گئے کہ جہان
سے کسیقدر گرمی آگ کی محسوس ہوئی مگر وہ لوگ جو کہ سردار تھے یقین کے سرداران اسلام و بادشاہ و شاہزادہ صاحبقران
و خواجہ خضر ان وہ سردار کہ جسکا ہاتھ صاحبقران نے پکڑ لیا تھا اور یقین خود پرست ہمراہ تھے ادھر
اہل مجمع مین یہ شور ہو رہا تھا کہ وہ خدا پرست آگ مین جاتا ہی اب یہ نوبت ہوئی کہ ایک ایک پر گرنے لگا کوئی
کسی کی بغل مین منہ ڈالے ہوئے دیکھ رہا ہی کوئی کسیکی پشت پر سوار ہی کوئی لوگون کی ٹانگون مین سر ڈالے ہوئے
دیکھ رہا ہی بہت سے لوگ جو کہ ذرا تیز تھے مجمع کو ہٹا ہٹا کے آگے آکر کھڑے ہوگئے ہین درختون کے ڈالے ٹوٹے
جاتے رئیسان شہر اپنے خیمون سے باہر نکل آئے ہین دوکاندار دوکانین چھوڑ چھوڑ کر دیکھنے کو کھڑے ہوگئے
ہین دونون لشکر ہمہ تن چشم سے ہوئے ہین کہ اب صاحبقران قریب اُس میدان کے پہونچے کہ اب
آگ سے کوئی سو قدم کا فاصلہ رہگیا ہی مگر حدت سے سبکا حال یہ ہی کہ جلے جاتے ہین منہ لال ہین کہ جب یہ سب
لوگ قریب پہونچے تو صاحبقران نے سبکی طرف دیکھکر کہا کہ خدا حافظ مین اب آگ مین جاتا ہون اور اپنے خدا
کی قدرت سب اہل جلسہ و مجمع کو دکھاتا ہون بس یہ کہکر قصد کیا تھا کہ قدم آگے بڑھائین کہ بادشاہ گلے
سے لپٹ گئے اور رونے لگے صاحبقران نے آہستہ سے یہ کہا کہ آپ کیون بیقرار ہوتے ہین یہ سب یہ تصور کر
کہ انکو اپنے خدا پر بھروسا نہین ہی جو یہ لوگ یون بیقرار ہوتے ہین کیون آپ دامن صبر کو ہاتھ سے دیتے ہین ذرا
خدا کرا کیے صبر کو کام مین لائیے یہ سنکے بادشاہ علیحدہ ہوگئے اور فرمایا کہ سپرد خدا کیا اُسکے بعد صاحبقران
اپنے سب عزیزون سے ملے سب سے کلام تسکین فرمائے پھر سردارون سے ملے اُنسے بھی کلام تسلی کیا اور کہا
کہ ابھی اس آگ سے سلامت باہر آتا ہون بس یہ امر ضروری ہی کہ دعا کرین اور اس بیقراری سے تو کچھ نہوگا دشمن
شماتت کرینگے یہ جو صاحبقران نے سب سے فرمایا سب خاموش ہو رہے صاحبقران اپنے سردارون سے طلعر
یقین کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اب مین آگ مین جاتا ہون اور اپنے خدا کی قدرت دکھاتا ہون تیری شرط کو پورا
کرتا ہون اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین تو بار بار عرض کیے جاونگا کہ آپ نہ تشریف لیجائیے مین مسلمان ہوگیا ہون
مین اپنی شرط سے باز آیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہی جو مین نے زبان سے اقرار کیا وہ ضرور پورا ہوگا
اپنے قول سے نہ پھرونگا یہ فرما کے صاحبقران نے اُس سردار کا ہاتھ مضبوط پکڑ کر دس قدم طرف اُس آگ کے بڑھایا
اور ہر قدم چلتے زبان پر یہ کلمہ جاری تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس آیت کو تلاوت کرتے جاتے تھے یا نار کونی برداً و سلاماً
علیٰ ابراہیم اور کبھی یہ فرماتے تھے شعر گلستان کند آتش بر خلیل + گروہی بر آتش برد ز آب نیل + یہ وہ عاشق کہ مین تیرا

ایک بندہ ناچیز و ذلیل ہون از سر تا پا گناہون مین غرق ہون تو رب جلیل ہی بڑا آمرزگار و غفار ہی تیری راہ مین مین اس مرگ کو گوارا
کرتا ہون تو میرے اوپر رحم فرما میرے گناہون کو بخشدے اے خالق برحق تیری ذات سے بڑی امید ہی مین موت سے
خوف نہین کرتا ہون اگر میری قضا آگئی ہی تو کچھ خوف نہین ہی بموجب شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب * ہرچہ آید بر سر من یا نصیب
ادھر صاحبقران تو یہ کہتے ہوئے قدم اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین یہ جو دعا خدا سے صاحبقران نے کی ادھر
بادشاہ اور سردارون نے جو خداوند کریم سے برائے صاحبقران دعا فرمائی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریائے
رحمت الٰہی جوش زن ہوا آگ کو حکم ہوا کہ گلزار ہو جا اور ان سبکو میری قدرت دکھا دے کیونکہ میرا بندہ خاص میری
قدرت نمائی کے لیے میرے اوپر بھروسا کرکے آگ مین جاتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اُسکو جلادون بس گلزار ہو جا یہ جو
حکم خداوند کریم کا آگ کو پہونچا فوراً گلزار ہوگئی ہوائے سرد چلنے لگی یہ جو قدرت خدا ظاہر ہوئی تو فرشتگان مقرب بارگاہ خدا
آسمان پر سے طرف زمین کو دیکھنے لگے کہ خدا نے ایسے ایسے بندے بھی خلق فرمائے ہین کہ جو اسکی راہ مین یون قدم رکھتے
ہین اور ثابت قدمی دکھاتے ہین یہ بالائے آسمان حال تھا یہان دنیا پر اب اہل مجمع مین باہم یہ تقریر ہونے لگی
ہر ایک صاحبقران کی صورت و جرأت دیکھکر افسوس کرنے لگا کہ مقام تاسف ہی کہ ایسا جوان بیٹھا یون آگ مین جلے
کیا جا رہا ہی جو کہ صاحب اولاد تھے وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھکر کہنے لگے کہ جب اُسکے مان و باپ کو خبر ہوگی تو اُنکے دل کا
کیا حال ہوگا نہ معلوم کن کن زحمت سے پرورش کیا ہوگا یہ شخص تو بڑی ناز کا ہی دیکھو کیا حسین ہی اسکے نور جبین کے روبرو روی آفتاب زرد
ہی دھوپ بلکہ معلوم ہوتی ہی کیا صورت پائی ہی معلوم ہوتا ہی خداوند طبیعت مجرد نے اپنے ہاتھ سے یہ تصویر بنائی ہی بھی
سن کیا ہی کوئی بیس یا بائیس برس کا ہوگا خداوندا اس عمر کا تو کوئی درخت بھی نہ قلم کرین یہی حال تمام اہل مجمع کا
تھا ہر ایک افسوس کر رہا تھا کسی کی آنکھ سے اشک حسرت جاری تھے کوئی آہ سرد دل پر درد سے بھر رہا تھا جو لوگ
دل پر چوٹ کھائے تھے وہ دلکو پکڑے کھڑے تھے جو کہ اختلاجی حالت مین مبتلا تھے اُنسے یہ حالت نہ دیکھی گئی طرف صحرا کے
چلے گئے ایک تو یہ بات تھی کہ دھوپ کی حدت دوسرے آگ کی گرمی تیسرے صاحبقران کی جوانی کا جو خیال کیا تو اور
اختلاج کی شدت ہوئی نامور یقین خود بھی سب مین کہرام تھا جب سے صاحبقران کی جوانی دیکھی تھی جو
طوائفان شہر برائے تماشا آئی تھین نوجوانی صاحبقران پر رو رہی تھین آنسوؤن سے رومال تر ہو رہے تھے
اُسوقت کی حالت اہل مجمع کی کیا تحریر ہو اگر تحریر کیجیے تو ایک دفتر اور تیار ہو مجھے طول سے از حد نفرت ہی اور یہ
طول بیجا ہی فقط اصل مطالب سے غرض ہی اہل جلسہ کو تو افسوس مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب مین اصل حال تحریر کرتا ہون
ناظرین پر ظاہر ہو کہ جبکہ صاحبقران طرف آگ کے تشریف لیچلے تھے بڑے شعلے بلند تھے تمام صحرا کرہ نار ہو رہا تھا
ہوا سے گرم چل رہی تھی جسم جلے جاتے تھے جسقدر لوگ اس مقام پر تھے از سر تا ناخن پسینے مین غرق تھے پسینہ کے شرشرے
چل رہے تھے رومال پر رومال تر ہوتے تھے مگر کھڑے ہوئے دعا کر رہے تھے یہی حالت بادشاہ کی تھی ہونٹھ خشک تھے
زبانین کانٹے پڑے ہوئے تھے پیاس کی شدت تھی خادم گلاس پر گلاس پانی کا دے رہا تھا مگر شدت پیاس کی نہ کم ہوتی تھی
کیونکر کم ہوتی پانی بھی تو حدت ہوا سے گرم ہو جاتا تھا یہ نوبت ہوئی تھی کیونکر تسکین ہوتی یقین کی تو اس سے بدتر حالت
تھی اب قدرت خدا کا تماشا ملاحظہ ہو کہ کیا ہوا کہ ادھر تو صاحبقران قریب آگ پہونچے اور حکم ہوا خدا کا کہ آگ گلزار ہو جا
ایک ہوائے سرد کا ایسا جھونکا آیا کہ دفعتاً اس صحرا کی بالکل برطرف ہو گئی اور یہ حالت ہوئی کہ سردی معلوم ہونے لگی پر جن
آگ تو ان لوگون کی یہ حالت ہوئی ادھر صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور بسم اللہ کہکر آگ مین قدم رکھا قدم رکھنا
تھا کہ وہ آگ مثل برف کے سرد ہو گئی اب جو صاحبقران نے دیکھا کہ ایک گلزار ہی کیا شاداب ہر قسم کے گلون سے مملو ہو رہا
ہوا ہی نہرین جاری ہین طائران خوش الحان چہچہے زنی کر رہے ہین بلبل ہزار داستان شاخ درخت پر بول رہی ہین ہوائے
سرد کے جھونکے آہستہ آہستہ آرہے ہین ایک کرسی بھی پڑی ہی یہ جو حالت صاحبقران نے دیکھی خیال کیا کہ مین آگ مین

جل گیا ہون اُسکی راہ مین جو جہاد کیا ہی تو اُسنے مرنے پر بھی مجکو باغ خلد عنایت فرمایا مگر اب جو خیال کیا تو اپنے جسم کو
پایا پھر خیال ہوا کہ اگر مین مرجاتا تو یہ جسم خاکی کیونکر میرے پاس ہوتا صرف روح کو خلد عنایت ہوتا کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہی کہ جب قیامت
ہو گی تو پھر روح کو جسم ملیگا ابھی قیامت نہین ہوئی ہی پھر جسم اصلی کہان اب جو خیال کر کے دیکھا تو وہ سردار بھی جو
ہی خیال کیا یہ کافر تھا اسکو کیون خلد ملا بس اُسیوقت یہ خیال ہوا کہ خدا نے تیرے اوپر رحم کیا اور آگ کو گلزار کر دیا
یہ وہی گلزار ہی اُسیوقت اُسی مقام پر سجدہ شکر کیا اور اُسکی عنایت کا شکریہ ادا کیا اور یہ کلام زبان پر جاری کیا کہ اے
کریم و رحیم و قدیر مین تیری عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا کرون مجھ ایسے بندہ ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت کیا یون میرے
اوپر پرورش فرمائی میرے گناہ بخشدئے کیا عنایت ہی بموجب **اشعار** اے کریمے کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ
خور داری + دوستانرا کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ اشعار پڑھکر اُس کرسی پر بیٹھ گئے اُس سردار کو
اپنے برابر بٹھا لیا اور یہ فرمایا کہ تو نے میرے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھا کہ اُسنے کیونکر آگ سے حفاظت کی اور کیونکر بچایا
یہ اُسکی قدرت کاملہ ہی اُسنے جواب دیا کہ یا **صاحبقران** آپکا مذہب بہت برحق ہی اور آپکا خدا سچا ہی آپ حق پر ہین مجکو
کلمہ تعلیم ہو مین مسلمان ہوتا ہون **صاحبقران** نے اُسے کلمہ تعلیم کیا وہ اُسیوقت مسلمان ہوا جب **صاحبقران**
نے اسکو مسلمان کیا تو اُسنے بھی سجدہ کیا ناظرین پر یہ امر ظاہر ہو کہ اسکو جو آگ نے تکلیف ندی اسکا سبب یہ تھا کہ
صاحبقران اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے انکی برکت سے یہ بھی محفوظ رہا یہان **صاحبقران** مع اُس سردار کے اُس
گلزار مین تشریف فرما ہین یہانکا حال ملاحظہ ہو بیرون آتش جو لوگ تھے ایسی ہوا سے سرد چلی کہ بسبب برودت ہوا کے
سبکے ہاتھ پانون کانپنے لگے یہ جو ہوا چلی تمام مجمع کی حالت بسبب سردی کے دوسری ہو گئی انھون نے کہا کہ یہ کیا سبب
ہی کہ یا تو وہ گرمی تھی یا یہ سردی ہو گئی جو لوگ کہ غریب تھے وہ تو کانپنے لگے رئیسون نے دوشالے طلب کر کے اوڑھ لیے
ادھر بادشاہ و سردارون کے لیے دوشالے آئے **لقین** نے بھی دوشالہ اوڑھنے کو طلب کیا **لقین** کے لیے خادم
دوشالہ لیکر آئے اُسنے بھی اوڑھ لیا اب جو سبنے دیکھا مع بادشاہ کے تو یہ نظر پڑا کہ وہ آگ بالکل گل ہی اور اُس کے
مقام پر ایک باغ لگا ہوا ہی اُس سے ہوائے سرد چلی آتی ہی ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے ہین وہ ہوا ایسی سرد ہی کہ
جسکے سبب سے یہ برودت اور ایسی خوشبو آتی ہی کہ دماغ معطر ہوئے جاتے ہین اور ہر قسم کے طائران خوش الحان درختون پر
بیٹھے ہوئے زمزمہ سنجی کر رہے ہین بلبلین چہک رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین وسط باغ مین
ایک چبوترہ ہی کہ اُسپر کرسی بچھی ہوئی ہی اُسپر **صاحبقران** تشریف فرما ہین اور وہ سردار برابر اُنکے کھڑا ہی اُس سے ہنس
ہنس کے باتین کر رہے ہین یہ دیکھکر بادشاہ کو تاب نرہی فوراً اُسی مقام پر سجدہ کیا اور کہا کہ اے پروردگار عزت اور آبرو تونے
خوب رکھ لی کیون نہ آبرو رکھتا تیری راہ مین اس امر پر کمر باندھی ہی تو بڑا کارساز ہی رحیم ہی آمرزگار ہی تو نے اپنے کرم سے آگ کو
گلزار کر دیا اپنی قدرت دکھا دی تیرے کرم کا کوئی کیا شکریہ ادا کر سکتا ہی کہ اپنے بندون پر ایسے ایسے وقت مین ایسی ایسی
عنایتین فرماتا ہی تیری قدرت کی کوئی کہانتک تعریف کرے **شعر** اگر ہر موی تن گردد زبانے + نیاید شکر تو ہرگز بیانے
تو بلاشک ب اکرم ہی تیرا کرم ہمپر ہی تو خالق ہی رازق ہی تو مالک ہی بموجب اس آیت کے بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر
تو ہر شے پر قادر ہی تیری قدرت بہت بڑی ہی میری زبان مین اسقدر گویائی کہان کہ تیری تعریف کر سکون اگر تمام عمر بھی
تعریف کرون تو بھی ایک حرف تیری تعریف کا ادا نہوگا اگر تمام دریا سیاہی ہون تمام اشجار قلم ہون تمام برگ
درخت بمنزلہ کاغذ کے ہون اور سب جن و انس لکھین تو بھی تیری واحدانیت و قدرت نہین بیان ہو سکتی ہی بڑے بڑے
حکیم تیری ذات کے دریافت کرنے مین عاجز رہے انکی عقل رسا نے رسائی نہ کی تیرے بام قدرت تک نہ پہونچ
سکے تھک کر رہ گئے تو وہ حکیم مطلق و خدائے برحق ہی کہ تیری حکمت کاملہ کو کوئی نہین جان سکتا ہی مین کیا ہون جو تیری
قدرت کی تعریف کر سکون جو کہ نبی اور وصی سمجھے وہ تو تعریف کر نہ سکے عاجز رہے تو نے بڑا احسان اس بندہ ناچیز پر کیا کہ

صاحبقران تو تیرا ایک ادنی بندہ ہی تیری راہ مین قدم فرسائی کی ہی اسنے تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی اگر تو نہ نجات
کرتا تو کون کرتا خوب تو نے اُسکی جان بچائی اپنی قدرت دکھائی کہ آگ کو گلزار کر دیا اسقدر بندگان خدا پر رحم کیا کہ وہ
اس اور ضلالت سے نکلے اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچ گئے کہ سب مسلمان ہونگے یہ دعا درگاہ باری مین کرکے سر سجدہ سے بلند
کیا اور کہا کہ اے اہل مجمع دیکھو نہ کیا قدرت خدا ظاہر ہوئی ہی کہ تمام آگ گلزار ہو گئی یہ اُسکی قدرت ہی جسکو یقین نہو وہ
قریب سے آکر دیکھے کہ صاحبقران زندہ و سلامت اس گلزار خلیلی مین تشریف فرما ہین یہ قدرت خدا کی ہی ہمارا
دین برحق ہی یا جو دین کہ تم لوگ رکھتے ہو وہ برحق ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا جو لوگ کہ اُس مجمع مین موجود تھے اُنھون نے
جو آگ کیطرف دیکھا تو تمام آگ گلزار پایا جہان پر آگ تھی وہان ایک باغ پر بہار لگا ہوا تھا یہ لوگ تو اس باغ کو دیکھکر
دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کہ واقعی آپکا خدا برحق ہی اور یہ مذہب سچا ہی سنتے آجتک کہین نہین سنا کہ آگ گلزار ہو مگر ہمکو
سے دیکھا کیا اُنکی قدرت ہی جو کہ آپکا خدا ہی ہمکو لازم ہوا کہ ہم آپکے خدا کی بندگی کرین آجتک ہم گمراہی مین تھے اب تو یہی حجت
ہر مقام پر ہونے لگے ہر ادنی و اعلی کی زبان پر یہی کلام تھا ادھر یقین نے جو اس آگ کو گلزار پایا ایک تو پہلے ہی سے
وہ ایمان لا چکا تھا اب تو ایسا اعتقاد ہوا کہ جسکی حد نہین اپنے جو صاحبقران کو اس گلزار مین بیٹھے ہوئے پایا ادھر صاحبقران
نے بھی یقین کو کھڑے ہوئے دیکھا ارشاد فرمایا کہ اے یقین اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی مع اپنے سرداران کے
میرے پاس آکر قدرت خدا کا تماشا دیکھو یہ سنتے یقین مع سرداروں کے اُس گلزار مین چلا صاحبقران نے بادشاہ
و سرداروں و خواجہ سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی تشریف لائین اب تو بادشاہ مع سرداروں کے اور یقین کے اُس گلزار مین تشریف
لائے اُس گلزار کو خوب پُر بہار پایا ایسی ہوائے سرد جیسی نفس مسیح دم چل رہی تھی کہ قلب کو فرحت روح کو تازگی حاصل ہوتی تھی دماغ
جان معطر ہو رہا تھا وہ اب کو فرحت ہوئی اُس باغ کی کیفیت دیکھکر ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ وجد کرنے لگا مست ہو کر
جھومنے لگا یہ جو کیفیت دیکھی صاحبقران نے فرمایا کہ صاحبو سیر ہوچکی چلو اب مین نے جو اقرار کیا تھا اُسے پورا کیا مین نے
اپنے خدا کی قدرت دکھائی یہ سنتے ہر ایک نے دوڑ کر صاحبقران کے ہاتھ چومے بادہ محبت کے مست ہوچکے ہوئے یہ قدرت
خدا تھی کہ آگ مثل گلزار کے ہر ایک پر تھی یہ امر آجتک کسی کے لیے نہوا تھا کہ آگ ہر ایک پر گلزار ہو مگر خدا وند کریم نے
اُنکی دعا اسقدر قبول فرمائی کہ آگ کو سب پر گلزار کر دیا یہ اپنی قدرت کا تماشا ظاہر کیا پس بعد از گفتگو وہ دست بوسی
کے صاحبقران کو سب ہمراہ لیکر باہر اُس گلزار کے آئے جب سب نکل آئے تو اُس مقام پر راکھ کا انبار تھا نہ گلزار
تھا نہ وہ آتش افروختہ تھی حیرت جب تک قدم صاحبقران اُسکے اندر رہتے تو گلزار تھا اب جو صاحبقران باہر نکل
آئے کل اہل مجمع دیکھکر دنگ ہو گئے لشکر اسلام و سرداران اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا ایسا غلغلہ ہوا کہ صحرا گونج گیا
ہر طرف نعرہ صلوات بلند تھا گویا وہ روز عید تھا ایک دوسرے کے گلے مل رہا تھا اور خوشیان ہو رہی تھین لوگ گلے مل رہے
تھے اور یہ کہتے تھے کہ خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صاحبقران کو آگ سے زندہ و سلامت نکالا اور پھر ہمکو اُنکے قدم
دکھائے نسیم خوشی و مسرت سے گلزار لشکر کو شاداب کیا اُنکے قدم کی برکت سے پھر لشکر آباد ہوا ورنہ ہم تو تصور کرتے تھے
کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی مگر خدا نے ہماری فریاد کو سن لیا لشکر کو آباد کیا پھر وہی گہما گہمی ہو گئی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ
لشکر آباد ہوا اہل لشکر تو یہ کلام کر رہے تھے ادھر صاحبقران مع بادشاہ و یقین و سرداروں کے اُس آتش سے نکلے
طرف اُس خیمہ کے چلے جو کہ برائے بادشاہ برپا ہوا تھا ادھر تو یہ روانہ ہوئے ادھر مجمع مین یہ شور ہوا کہ دراصل آپکا خدا برحق ہے
اور آپکا مذہب سچا ہی یہ کلام کرکے وہ لوگ اپنے اپنے مقام کی طرف چلے رئیس سوار ہو کر اپنے مقام پر چلے گئے چونکہ بہت
سے پریشان تھے یقین نے لشکر کو حکم دیا کہ شہر مین جائے لشکر اسیوقت طرف شہر کے چلا گیا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ
کشتیان زر و جواہر کی لائی جائین تاکہ ہم سر صاحبقران پر نثار کرین کا حکم دینا تھا کہ سیکڑون کشتیان حاضر کی گئین
اور صاحبقران پر سے نثار ہونے لگین خواجہ بھی لوگ نے لگے کئی ہزار کشتیان جواہر کی نثار کی گئین یہانتک صاحبقران

اُس خیمہ مین تشریف لائے بادشاہ تخت پر آکر جلوہ گر ہوئے صاحبقران سنے اپنے مقام کو رونق بخشی سب سردار بیٹھے یقین کیلیے
کرسی لائی گئی اُسپر وہ بیٹھا اُسکے سردار بھی حسب قدر مراتب بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران ثانی نے یقین سے
فرمایا کہ اب تو کوئی بحث نہین باقی ہی اگر باقی ہو تو بیان کرو یقین سنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ مین تو پہلے ہی آپکی خدمت مین
عرض کر چکا ہون کہ مینے آپکا مذہب مع سردارون کے قبول کیا اہل شہر کا مسلمان ہونا باقی ہی اگر اجازت ہو تو
مین جا کر اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون اور اپنے ناموس کو صاحبقران سنے فرمایا کہ دیر نہ کرو جلد جاو مگر ایک امر کا
خیال رکھنا کہ برسون سے میرے لشکر مین جشن ہوگا مین اس خوشی کا جشن کرونگا تو تم مع سردارون کے آنا تمھاری دعوت
ہی اور ہمنے تمکو آج سے یقین یزدان پرست خطاب دیا یہ سنکے یقین سنے سلام کیا اور صاحبقران سے رخصت
ہو کر مع سردارون کے طرف اپنے خیمہ کے روانہ ہوا صاحبقران بھی اُسوقت مع بادشاہ کے اُس خیمہ سے اٹھکر
طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لیچلے راہ مین اہل لشکر آتے تھے اور صاحبقران و بادشاہ کو مبارکباد دیتے تھے
بادشاہ و صاحبقران بخندہ پیشانی یہ فرماتے کہ خدا تمکو بھی مبارک کرے ہم سبکی خدا نے سن لی اُنھون سنے عرض کیا
کہ خدا نے آپکو ہم سبکے سر پر سلامت رکھا اور پھر بہار تازہ آئی پھر لشکر آپکے قدم سے آباد ہوا صاحبقران سنے فرمایا کہ یہ
اُسکی عنایت ہی اور کرم ہی کہ اُسنے میرے حال پر مبذول فرمائی اُنھون سنے عرض کیا کہ خدا اسی طور سے ہم سبکی امید بر لایا کرے
اور ہمکو خوش و خرم رکھے اُس مقام پر سے تا فرودگاہ ہزارون صدقے اُترے لاکھون روپیہ نثار ہوا یہانتک کہ صاحبقران
اپنے لشکر مین آئے لشکر نے گویا پھر وہی گہما گہمی ہوگئی ہر ایک نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہمنے تو یہ قصد کرکے
گئے تھے کہ اگر آپکے دشمن خدانخواستہ آگ مین جل گئے تو ہم لوگ بھی اپنی جان دینگے گو آپنے منع کیا تھا مگر قصد یہی تھا
مگر خدا نے اُسوقت کو بھی نہ آنے دیا آپکی پھر صورت مبارک اور قدم اقدس دکھائے صاحبقران سنے فرمایا کہ وہ رحیم ہی
اپنے بندون پر ہروقت نظر لطف و کرم رکھتا ہی وہ کبھی یہ گوارا کرتا کیون تم لوگ برباد ہو یہ کلام صاحبقران سے سنکے سب
سردار خداوند کریم کی تعریف کرنے لگے تھوڑے عرصہ تک صاحبقران دربار مین رہے چونکہ رات بھر کے جاگے ہوئے
تھے بادشاہ سے فرمایا کہ اب دربار برخاست فرمائیے کیونکہ سب سردار رات بھر کے جاگے ہوئے ہین اور حضور بھی بیدار رہے
ہین کہین ایسا نہو کہ کسی طور سے کچھ مزاج ناساز ہوجائے بادشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ مین خود ہی عرض کرنیوالا تھا کہ رات بھر
تو سب بیدار رہے ہین اور صبح سے یہ وقت آیا ہی کہ کھانا کھایا ہی نہ پانی پیا ہی سب بیقرار تھے سوائے دعا اور گریہ و زاری کے
کوئی کام نہ تھا سب رو رہے تھے اور دعا مین مصروف تھے یہ فرما کے اٹھکھڑے ہوئے ادھر بادشاہ اُٹھے
صاحبقران بھی اُٹھے یہ دونون صاحب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے پھر تو سب سردار اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے خیمہ کو روانہ
ہوئے خواجہ نے اُسدن اسقدر روپیہ حاصل کیا کہ مالامال ہوگئے جو روپیہ برائے تصدق لایا خواجہ نے کہا کہ مجکو دیدو مین خانہ
کعبہ روانہ کردونگا وہان مسکین و محتاج بہت ہین اکثر لوگ میرے پاس آتے ہین اور عرضیان بھی آتی ہین غرض یہ کہکے
ہر ایک سے روپیہ لیلیا جب سب اُٹھ کر چلے گئے خواجہ بھی اپنے خیمہ مین آئے جو آیا خیمہ مین کچھ نوش کیا اور آرام
مین مصروف ہوا ادھر صاحبقران اور بادشاہ بھی جا کر خیمہ مین سو رہے یہان تو یہ واقعہ گذرا اہل لشکر بھی سب چین سے
بیٹھے کھانے پکانے لگے عیار اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھے یہان امن ہوا ادھر خیمے وغیرہ جو اُس میدان مین استادہ ہوئے
تھے سب اُٹھکر چلے آئے یہان تو یہ بندوبست ہی ادھر یقین یزدان پرست جو اپنے مقام پر پہونچا اُسنے وزیر سے
حکم کیا کہ مین تو شہر مین جاتا ہون تم ناموس کو سوار کرکے شہر مین بھیجدو اور جو کچھ یہان سامان ہی سب روانہ کردو وزیر
نے یہ سنکے عرض کیا بہت خوب یقین تو سوار ہو کر طرف شہر کے چلا گیا وزیر نے پہلے ناموس کو سوار کرا کے روانہ کیا
اُسکے بعد سب اسباب کے بار ہونے کا حکم دیکر خود بھی چلا گیا تھوڑے عرصہ مین اُس میدان مین سناٹا ہو گیا جہان
لاکھون آدمی تھے اب جو دیکھا تو ایک متنفس نہ تھا وہ مقام ہو مارنے لگا ویران ہوگیا دوکاندار بھی دوکانین اپنے

اپنے اپنے مقام کو چلے گئے ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ یقین جو شہر میں آیا سرداروں کو رخصت کرکے داخل محل ہوا کہ
اتنے عرصہ میں ناموس بھی آگئی ترسے یقین نے سبکو جمع کیا اور کہا کہ ہمنے دیکھی خدائی نادیدہ کی قدرت کہ کیونکر
اُسنے اُس خداپرست کو بچایا کہ جسکی امید نہ تھی میں نے تو مع سرداروں کے اُسکا مذہب قبول کیا اب تم لوگ بھی قبول
کرو سب اہل محل نے قبول کیا چونکہ یقین بھی تھکا ہوا تھا جا کر اپنی آرامگاہ میں سو رہا اُسدن دربار نہ کیا یہانتک کہ رات گذری صبح
ہوئی یقین نے دربار کیا سب سردار و افسر آکر حاضر ہوئے جو کہ کل یقین کے ہمراہ نہ گئے تھے وہ بھی حاضر ہوئے جب دربار
آراستہ ہو چکا یقین نے حکم دیا کہ اے حاضرین دربار ہمنے خدا کی قدرت دیکھی لہذا میں نے تو اُسکا مذہب قبول کیا اور جو
سردار ساتھ تھے میں انھوں نے بھی قبول کیا اب آپ لوگوں کو لازم ہے کہ قبول فرمائیں یہ جو یقین نے کہا جسقدر لوگ اُس
دربار میں حاضر تھے سبنے قبول کیا اور کلمہ پڑھا از سر صدق مسلمان ہوئے کفر کی حالت نہ باقی رہی وہ سردار بھی
مسلمان ہوئے جو کہ سمندر یہ سے برائے مدد یقین آئے تھے اب یقین نے حکم دیا کہ شہر میں منادی کیجائے کہ آج
سب شہر کو سب اہل شہر ادائے واسطے فلان مقام پر جمع ہوں اور اہل لشکر بھی فراہم ہوں کچھ حکم فرمائینگے اُسوقت جارچی
نے جارچ دیا اہل شہر کو آگاہی ہوئی ناظرین پر یہ ظاہر ہو کہ جب صاحبقران نے یقین کو رہا کیا تھا تو بہت سرداروں کو
بھی اُسکے ساتھ رہا کر دیا تھا انمیں وہ بھی سردار تھے جو کہ سمندر یہ سے مدد کو آئے تھے یقین کے ساتھ وہ بھی مسلمان
ہوئے تھے اور بہت سردار اسیر رہے تھے انھوں نے رہائی اپنی نہیں گوارا کی تھی اور یہ شرط کی تھی کہ جب آپ آگ سے
سلامت باہر تشریف لائینگے تو ہم آپکا مذہب قبول کرینگے کوئی ہمکو رہائی کی ضرورت نہیں ہے ہم اُسوقت رہا ہونگے
جب آپکا مذہب قبول کرینگے وہ قید رہے تھے پہلے یقین کا حال ملاحظہ ہو یہ حکم دیکر اپنے دربار برخاست کیا
سب اپنے مقام پر گئے یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اور وہ وقت آیا کہ جس وقت تمام اہل شہر و لشکر کو طلب کیا تھا سب
اہل شہر و لشکر اُس مقام جمع ہوا اور عزیز یقین بھی کہ یقین جنے محل سے برآمد ہو کر سرداروں کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر آکر اور بلندی
پر تخت رکھوا کر بیٹھے بہت کچھ تعریف اہل شہر و لشکر کی کی اسکے بعد صاحبقران و بادشاہ اسلام کی تعریف کی اسکے بعد تعریف
مذہب اسلام کی بیان کی اور کہا کہ میں نے اور میرے عزیزوں نے مذہب اسلام قبول کیا لہذا جن صاحب کو منظور ہو مذہب
خود پرستی پر لعنت کریں اور مذہب اسلام قبول کریں یہ جو تقریر یقین نے کی اور وحدانیت خدا میں جو کلمہ یقین نے
صاحبقران سے سنے تھے بیان کیں جب یہ تقریر سن چکے تو سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہمنے مذہب اسلام
قبول کیا الناس علے دین ملوکہم بس سب اہل شہر و اہل لشکر مسلمان ہوئے چند سیاہ قلب جو کہ لشکر سمندر یہ
سے آئے تھے وہ بھی اُسوقت اس مصلحت سے مسلمان ہوئے کہ اگر ہم اُسوقت انکار کرتے ہیں تو یہ سب ہمکو ملکر
قتل کرینگے بس انھوں نے مکر سے اسلام قبول کیا تھا جب یہ تقریر یقین نے سنی حکم دیا کہ جسقدر دیر اور بتکدے
ہوں منہدم کیے جائیں اور اُنکے مقام پر مساجد تعمیر ہوں اور جو نقشہ صاحبقران دینگے اُسکے موافق تعمیر ہونگے
یہ حکم دیکر یقین نے مجمع کو متفرق ہونے کا حکم دیا تمام مجمع متفرق ہوگیا لشکر چھاونی کو چلا گیا یقین اُس مقام پر
سے اپنے محل میں آیا اور اُسوقت سے وزیر نے یہ بندوبست کیا کہ دیر و بتکدے کھدنے لگے اب یہان تو یہ بندوبست
ہے اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جبکہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا صاحبقران اور سب اہل دربار حاضر ہوئے بادشاہ
تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران اپنے دنگل شوکت پر بیٹھے تب صاحبقران نے حکم فرمایا کہ سامان جشن کیا جائے
ہم جشن کرینگے اس خوشی کا کہ ہمنے اس بلا سے بفضل خدا نجات پائی اور کئی لاکھ کفار مسلمان ہوئے اور ایک ملک
اور اسلام آباد ہوا یہان تو صاحبقران نے یہ حکم دیا اُدھر اُن سرداروں نے جو سنا جو کہ قید تھے کہ صاحبقران نے
آگ میں جا کر قدرت خدا سے صحت و سلامتی کے ساتھ ثابت قدمی دکھائی اور زندہ نکلے انھوں نے یہ سنکے داروغہ زندان سے
کہا کہ ہماری طرف سے خدمت بادشاہ و صاحبقران میں جا کر عرض کرو کہ ہم لوگ ابھی امیدوار ہیں کہ آپ ہمکو

اپنے روبرو طلب کریں کہ جو کچھ ہمکو عرض کرنا ہی ہم عرض کریں کیونکہ ہم جس امر کے امیدوار تھے وہ ہمارے حسب
دلخواہ ہوا یہ سنکے داروغہ زندان اُسوقت دربار مین آیا اور جو کچھ اُن سب نے کہا تھا عرض کیا صاحبقران
نے حکم دیا کہ اُنکو حاضر کرو پس داروغہ زندان نے اُن سے جاکر کہا کہ چلو تمہین طلب کیا ہی پس اُن سبکو لیکر داروغہ
زندان حاضر دربار ہوا وہ کئی سو سردار تھے کہ صاحبقران نے اُنکو دیکھکر حکم دیا کہ انکی قید کاٹ دیجائے اُسیوقت
حدادون نے قید کاٹ دی انکو کرسیان صاحبقران نے مرحمت فرمائین وہ سلام کرکے کرسیون پر بیٹھے
صاحبقران نے اُنسے پوچھا کہ تمکو کیا عرض کرنا ہی انھون نے کہا کہ اب یہ فرمائیے کہ جو مذہب اسلام قبول کرے تو کیا کہے
صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے تو صاحبقران نے انکو خلعت عنایت
فرمائے اور اُنکے مرتبے بلند کیے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ یقین نے کل اہل دربار کو مسلمان کیا اور حکم دیا ہی کہ سب اہل شہر
بوقت سہ پہر آکر فلان مقام پر جمع ہون ہم اُنسے کچھ کہینگے یہ خبر سنکر شہر یقینیہ کی خواجہ نے کہا کہ تم اُسی شہر مین جاؤ اور دیکھو کہ
یقین اہل شہر سے کیا کہتا ہی وہ مجرا کرکے روانہ ہوئے بادشاہ نے دربار برخاست کیا یہان سامان جشن ہونے لگا
اب دوسرا حال سماعت ہو کہ جب رات ہوئی تو وہ سیاہ قلب جو کہ مسلمان نہوئے تھے رات کو غنیمت جانکر اپنے منہ
پوشیدہ کرکے شہر یقینیہ سے طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا جب رات گذری صبح کو یقین
دربار مین آیا سب حاضرین دربار حاضر ہوئے تو یقین نے کچھ دیر دربار کیا اُسکے بعد حکم دیا کہ سواری حاضر کیجائے مین خدمت
مین صاحبقران کے جاتا ہون اور میرے شہر مین بھی سامان جشن کیا جائے مین صاحبقران و بادشاہ اور کل سرداران اسلام
کی دعوت کرونگا کہ جنکے سبب سے یہ نعمت عظیم مجکو حاصل ہوئی اور میرے عقاید درست ہوئے پس اُسوقت یہ حکم دیکر اور چند
سردارونکو لیکر طرف صاحبقران کے روانہ ہوا یہان بوقت سحر بادشاہ نے دربار کیا تخت کو اپنے قدوم مبارک سے
منور کیا صاحبقران دنگل شوکت پر جلوہ گر ہوئے سردارونکا مجرا ہوا اور دربار خوب آراستہ ہوا کہ ہرکارون
نے شہر یقینیہ آکر خبر گذرانی کہ کل سب کو جمع کرکے یقین نے یہ حکم سنایا تمام شہر و لشکر مسلمان ہوا بتکدے منہدم
ہونے لگے صاحبقران یہ سنکے بہت خوش ہوئے خواجہ بھی آئے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ انکو کچھ انعام دیا جائے
اور مجکو بھی کہ مین انکا افسر ہون صاحبقران نے ہرکارونکو انعام دیا خواجہ نے بھی انعام لیا کہ پھر ہرکارون نے خبر دی کہ
یقین مع چند سردارون کے آتا ہی صاحبقران نے چند سردارونکو حکم دیا کہ یقین کا استقبال کرکے لاؤ سردار گئے اور
استقبال کرکے اُسکو بارگاہ مین لائے اُسکو صاحبقران نے کرسی مرحمت فرمائی برابر تخت بادشاہ کے اُسکے [illegible]
علی قدر مراتب جگہ ملی سب بیٹھے کہ اہل کارون نے آکر عرض کیا کہ سامان جشن مہیا ہی جب سے حکم ہو محفل آراستہ ہو یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ کل محفل نشاط مرتب ہو یہ جشن ساتھ دن تک برپا رہے بعد ساتھ دن کے ہم اس جشن
سے فراغت کرکے طرف سمندریہ کے کوچ کرینگے یہ سنکے یقین نے عرض کیا کہ خداوند نعمت بعد آپکے جشن
کے اس غلام نے آپکی و بادشاہ کی مع سردارون کے دعوت کی ہی آپکو قبول کرنا ہوگی اُسکے بعد پھر حضور
کو اختیار ہی کہ جس طرف چاہین کوچ فرمائیں صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا مین نے منظور کیا اور بادشاہ
نے بھی اور سردارون نے بھی مگر میرے جشن مین تم اور تمہارے کل سردار کل سے آئین یقین نے عرض کیا کہ حاضر
ہونگے بعد اس گفتگو کے تھوڑے عرصہ تک یقین دربار مین رہا اُسکے بعد رخصت حاصل کرکے اور مجرا کرکے
بادشاہ و صاحبقران کو اپنے شہر مین آیا یہان دربار جمع تھا تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ کل سے آپ لوگونکی سات
روز تک دعوت ہی صاحبقران کے یہان سب حاضر محفل نشاط صاحبقرانی ہون سب نے عرض
کیا کہ بسر و چشم اُسکے بعد حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی جشن کا سامان کیا جائے یہی حکم دے رہا تھا کہ چند افسرون
نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ ایک ہزار آدمی جو کہ شہر سمندریہ سے لشکر آیا تھا انمین سے فرار ہوگئے اور باقی سبنے

مذہب اسلام قبول کیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سینے نہیں قبول کیا تھا اگر فرار کر گئے ہین تو کیا نقصان ہی کوئی پروا کی بات
نہین ہی اگر سمندر جادو کو خبر ہوگی تو کیا کریگا ابتو ہمنے مذہب اسلام قبول کیا کیونکہ اُسکی بزرگی ظاہر ہو گئی ہی سنکے ان
افیرون نے عرض کیا کہ ہمنے خبر کردی تا کہ یہ الزام ہم پر نہ آئے کہ تمنے خبر کی تھی اسکا کیا سبب تھا ہمکو آگاہ نکیا دھوکے مین رکھا
یقین نے کہا کہ یہ تمھاری نمک حلالی و خیر خواہی پر دال ہی اُسکے بعد حکم دیا کہ یہ نقشہ لیجاؤ اُسکے مطابق تعمیر مساجد ہو کیونکہ
مین جب صاحبقران کی خدمت مین گیا تھا تو نقشہ مساجد کا لایا تھا اور یہی حکم دیا تھا کہ آج سے سکہ و خطبہ با نام
اسلام جاری ہو یہ حکم و احکام جاری کر کے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مکان کو گئے یقین داخل
محل ہوا اُنے بندوبست صاحبقران کی محفل مین جانے کا کرنا شروع کیا ادھر دربار شاہی آراستہ تھا کہ خواجہ
نے عرض کیا کہ مین الگ ایک عرض کرنے والا ہون وہ عرض یہ ہی کہ قران ثالث نے وہ کام کیا ہی کہ جسکی مین
تعریف نہین کر سکتا ہون وہ بلا ایسی ہی کہ جسکے سبب سے تمام لشکر تباہ ہوتا اگر وہ آکر غفلت مین اپنا کام کرتی یہ
کہکر تمام قصہ غزالان آہو چشم کا بیان کیا کہ وہ برائے مدد یقین سمندر سے مع دو ہزار ساحرون کے روانہ
ہوئی تھی جب قریب لشکر پہونچی تو ایک صحرا مین اُتری وہان قران موجود تھے اُنھون نے یہ عیاری کی
جو عیاری کی تھی بیان کی اور عرض کیا کہ جب ثابت ہو گیا کہ یہ اس غرض سے آئی تھی جو اُسکو گرفتار کر لیا اور دختر
کافر کو اُسکی صورت بنا کے قتل کر ڈالا اُسکو لیکر میرے پاس آئے اُسدن ہو چکے کہ جسدن آپ صبح کو آگے مین
تشریف لے جانے والے تھے مین نے اسکو لیکر اپنے پاس رکھا اور خیال کیا کہ جب اس امر سے فراغ حاصل ہوگا
تو مین اُسکو ظاہر کرونگا اول تو یہ امر ہی کہ قران کو بھی انعام ملے اور مجکو بھی دوسرے یہ امر ہے کہ وہ ساحرہ حسینہ بھی ہی
مین اسکو فروخت کرتا ہون جسکے پسند آئے وہ اُسکی قیمت پانچ ہزار روپیے ہین مجکو دے مین اُسکے حوالے کرون یہ
تقریر سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ انعام کی بابت تو یہ جواب ہی کہ جو کچھ کام کیا ہی قران نے کیا ہی اگر انعام دیا جائے
تو اُسکو تم کون ہو جو انعام لوگے کیونکہ اُسنے بڑا کام کیا بہت بڑی کارروائی تمنے صرف اسقدر کام کیا کہ اُسکو اپنے پاس رکھا
تو اسکا کیا انعام ہوا اور بابت فروخت کرنے کے یہ امر ہی کہ تم کب سے بردہ فروشی کرتے ہو اگر بیچے نہ بیچے قران بیچے
آپ کون اُسکے مالک ہین اور کوئی کیونکر پانچ ہزار روپیے دے کہ اگر وہ ساحرہ مسلمان نہو تو قتل کیجائیگی تو کسی کے پاس بیکار
روپیہ نہین ہی کہ تمکو دے یہ سنکے خواجہ نے تیور بدل کے کہا کہ مین نے کوئی آپسے نہین کہا ہی مین نے بادشاہ سے
عرض کیا ہی کیونکہ مجکو معلوم ہی کہ جو صفتین صاحبقران اول و ثانی مین تھین وہ بالکل آپ مین بھی آگئی ہین آپ
سے ایک حبہ ملنا دشوار ہی جو لوگ سخی ہین وہ انعام دینگے اور یہ جو آپنے کہا کہ قران کو انعام دیا جائے تمکو کیون
دیا جائے اسکا جواب یہ ہی کہ وہ میرے شاگرد ہین جیسے اُنھون نے کام کیا ویسے ہی مین نے کیا اُنکا مال میرا مال ہی اور میرا مال تو میرا ہی اسکا کیا کہنا
اُنھون نے لاکر مجکو دیا اگر میرا مال نہوتا تو وہ کیون مجکو دیتے کیونکہ جب سے مین خواجہ عمر ثانی کے مقام پر مقرر ہوا وہ مرتبہ پایا
جو اُنکے شاگرد تھے پھر میرے شاگرد ہوئے کیونکہ طریقہ یہی ہی کہ جو خواجہ ثانی کے بعد آنکے جانے کے ہوئے اُسی طور سے
جو اُنکے شاگرد تھے وہ میرے ہوگئے تو پھر شاگردی کل چیز اُستاد کی ہی جب شاگرد کو انعام ملے تو پہلے اُستاد کو ملے
کیونکہ اُسکے سبب سے یہ مرتبہ اُسکو ملا بس آپکا کیا نقصان ہی مین اپنے شاگرد کے مال کو فروخت کرتا ہون اُسنے
مجکو لاکر دی مجکو اختیار ہی چاہے مین فروخت کرون چاہے رہنے دون آپکو کیا ہاں یہ جو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ
مسلمان نہوگی تو قتل ہوگی یہ امر واجبی ہی اسمین کوئی عذر نہین ہی صاحبقران یہ تقریر خواجہ کی سنکے ہنسنے لگے
بادشاہ نے اسیوقت ایک ہزار روپیہ طلب کر کے خواجہ کو دیا اور قران کو بہت انعام ملا خواجہ نے وہ
انعام قران سے لیکر اپنے پاس رکھا کہا کہ بیٹا جب تمکو ضرورت ہو مجھسے لینا اگر تمھارے پاس ہوگا تو بیکار صرف
کروگے قران ثالث نے بلا عذر دیدیا خواجہ نے تنزنبیل کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ اُس ساحرہ کو نکالو تاکہ اُسکی

بابت مذہب اسلام قبول کرنے کے دریافت کیا جائے خواجہ نے کہا کہ ایک شرط سے نکالتا ہون کہ اگر کسی کے پسند آئے تو وہ
مجکو روپیہ اُسکی قیمت کا دے اگر وہ مسلمان ہو اگر مسلمان نہو تو مین خود اُسکو قتل کرونگا اگر مسلمان ہو تو کوئی جبر سے
مجھسے نہ لے کیونکہ وہ میری ملکیت ہے یہ سنکے اہل دربار نے کہا کہ جو شرط آپ نے کی ہے سبکو منظور ہے خواجہ نے کہا کہ پھر
اُسکی رونمائی کا تو روپیہ جمع ہو اور جو صاحب روپیہ نہ جمع کرین وہ تھوڑے عرصہ کے لیے دربار سے تشریف لیجائین
کیونکہ یہ وہ ساحرہ ہے جو کہ سمندر ہے سے آپ لوگون کے گرفتار کرنے کو آئی تھی ضرور اسکی رونمائی چاہیے ہے یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ کیا خوب یہ تو خوب بات ہے کہ جو ہمارا دشمن ہو ہم اُسکی رونمائی دین سزا دینے سے نہ بچے روپیہ دیکر
صورت دیکھیں یہ نئی رسم ہے خواجہ نے کہا کہ مین آپ سے نہین کہتا ہون جسکو غرض ہوگی وہ دیگا جسکو غرض نہوگی وہ دربار
سے چلا جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی بھی نہین جائیگا صاحبقران و خواجہ سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ
نے دو ہزار روپیہ منگاکر رکھدیا اور کہا کہ یہ سب اہل دربار کی طرف سے رونمائی ہے خواجہ نے اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور
غزالان کو زنبیل سے نکالا کس غضب کی بیہوشی دی تھی کہ کئی دن ہوگئے تھے کہ ہوش نہ آیا تھا بیہوش پڑی تھی
کہ خواجہ نے زبان نکالکر سوزن دی اور ستون بارگاہ سے خوب جکڑ کر باندھ دیا گو کہ یہ معلوم تھا کہ اس بارگاہ مین ساحر کو
سحر فراموش ہوجاتا ہے مگر اُسپر بھی یہ تقدم کیا کہ سوزن دی خیر اب فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ ہوش آیا اب جو آنکھ
کھولی تو دیکھا کہ ایک بارگاہ برپا ہے اُسمین ہزارون سردار بیٹھے ہین ایک سے ایک بہادر معلوم ہوتا ہے اور ایک سے
ایک حسین و خوبصورت ہے کہ اُنکے حسن کے روبرو ستارہائے فلک ماند ہین اور ایک بادشاہ ہے کہ وہ تخت پر جلوہ گر
ہے چہرہ اُسکا مثل آفتاب درخشان ہے اُسکے برابر دنگل پر ایک جوان بیٹھا ہے اُسکا چہرہ مثل مہتابان کے چمک رہا ہے یہ بات
ہوتا ہے مگر گرد ماہ کے ستارے ہین یا گرد آفتاب کے کرن ہے اور اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اسنے خیال کیا کہ مین خواب
دیکھ رہی ہون یہ تصور کرکے آنکھین بند کرلین یہ جو تماشا خواجہ نے دیکھا تو پکار کر کہا کہ اے ساحرہ تو کیون آنکھ بند کرتی
ہے یہ خواب نہین ہے بلکہ عین بیداری ہے تو ہوشیاری مین یہ واقعہ دیکھ رہی ہے آنکھ کھولکر دیکھ کہ تیری کیا حالت ہے مجکو میرا شاگرد گرفتار
کرلایا ہے یہ جو خواجہ نے کہا تو غزالان نے تصور کیا کہ یہ تو میرے کان مین صدا آدمیون کی بولنے کی آئی تو نے تو خیال کیا تھا
کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یہ تو بیداری ہے ارے مین تو اپنے ہمراہیون کے ہمراہ برائے مدد لقین خود پرست جاتی تھی
راہ مین ایک مقام پر اُتری تھی اور لشکر کو بھی اُتارا تھا کہ کچھ دیر ٹھیر کر طرف شہر لقیہ کے چلونگی سیر کرتی ہوئی اُس درہ
مین گئی تھی وہان ایک جوگی سے ملاقات ہوئی تھی اُنمین بڑی کرامات تھی اُنھون نے مجکو پھول دیے تھے اب مجکو
خبر نہین کہ مین یہان کیونکر پہونچی واقعی یہ خواب نہین ہے بیداری ہے یہ تصور کرکے آنکھ کھولی کہ ذرا دریافت تو کرون کہ مین
کہان ہون اور یہ کون مقام ہے مین کیونکر آئی ہون بس آنکھ کھولکر قصد کیا کہ کلام کرون چونکہ سوزن دی ہوئی تھی یہ جرأت
نہوئی کہ کلام کرے اتنے مین دیکھتی ہے کہ ایک عجیب الخلقت آدمی کوٹا کمر جھکے ہوئے میرے برابر کھڑا ہے راوی نے بیان کیا
ہے خواجہ عمر ثانی بالکل ہمشکل تھے خواجہ عمر بن اُمیہ ضمری کے اور خضران بن عمر بالکل مشابہ اپنے باپ سے گویا
خواجہ اول کی صورت ہین کوئی فرق نہین ہے بس جسنے خواجہ عمر کو نہ دیکھا ہو خضران کو دیکھلے یہ جو سنے
دیکھا اور ملک الموت کی بھی صورت دیکھی جان نکل گئی گویائی کی طاقت نہ پائی اشارا کیا کہ مین بات نہین کرسکتی
ہون زبان سے سوزن نکال لو تو مین کلام کرون کیونکہ اُسکو ثابت ہوگیا تھا کہ زبان مین سوزن دئے ہوئے ہین اُس
سبب سے مین کلام نہین کرسکتی ہون کیونکہ خواجہ کو یقین ہوگیا تھا کہ اس بارگاہ مین اسکو سحر یاد نہ آئیگا
بس فوراً سوزن زبان سے نکال لیے جب اُسکی زبان قابو مین آئی تو پہلے اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون اب
جو سحر کو یاد کرتی ہے تو بالکل فراموش ہے سخت حیران ہوئی آخر کو مجبور ہوکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ اے
شخص تو کون ہے خواجہ نے کہا کہ ذرا زبان درست کرکے کلام کرنا مین تیرا باپ ہون ارے مین شاہزادہ

ولایت اول کا پوتا ہون خواجہ عمر بن اُمیہ ضمیری قاتل ساحران شہنشاہ عیاران کا میری شان مین یہ کلام کیے تو کون ہے
ابھی جو یون کلام کریگی تو تیری زبان گُدی سے نکال لونگا اری سن مین وہ ہون کہ جسنے آفتاب جادو و سحران
سیہ پوش کو دریا کے اندر جاکر عیاری کرکے قتل کیا ہے مین وہ ہون کہ مین نے ماہیان طوفان کشن کو قتل کیا ہے
میرے سبب سے دریاے سبز رنگ فتح ہوا ہے دریاے سبز رنگ کا فاتح ہون مثل اپنے باپ دادا کے ساحرونکا دشمن ہون
کافرونکا قاتل ہون میرا نام حضران بن عمر ثانی ہے اور لقب میرا سر برندہ کافران و ساحران ہے اور دوسرا لقب
خواجہ ثالث ہے جسطور سے صاحبقران الثلث بدیع الملک نوجوان ہین مین انکا عیار ہون یہ بارگاہ ہے
صاحبقران کی دیکھ وہ سامنے تخت پر شہنشاہ لشکر اسلام دارا ابن جمشید تشریف فرما ہین وہ نکل پر
صاحبقران جلوہ گر ہین اور یہ سب سرداران لشکر اسلام ہین یہ خشت ہاے زرین پر عیاران نکنام مین جنکا
مین افسر ہون یہ یاد رکھنا کہ شہر سمندریہ جہان سے تو براے مدد لقین خود پرست آئی تھی اور یہ اقرار کرکے آئی
تھی کہ مین لشکر اسلام کو گرفتار کرکے قتل کرونگی بعوض خون سحران و ماہیان تیرے ہمراہ دو ہزار ساحر سخے میری شاگرد
و خلیفہ و مستہ جو کہ رو برو تیرے وہ خشت زرین پر بیٹھے ہین تجکو عیاری جوگی کی کرکے گرفتار کرکے لے ہوئے ہین اب
تیری رہائی غیر ممکن ہے اور شہر سمندریہ بھی اسیطور سے فتح ہوگا جس طور سے دریاے سبز رنگ و شہر یقینیہ فتح
کرلیا ہے سمندر جادو کو مین ضرور قتل کرونگا کہان جاتا ہے میرے ہاتھ سے یہان بھی ڈنکا اسلام کا بجیگا ملک
بھی اسلام آباد ہوگا از دریای سبز رنگ تا شہر سمندریہ جسقدر ملک ہونگے سب فتح ہوجاینگے اور جنکی تم مدد کرنے کو
آئی تھین وہ لوگ بھی تو مسلمان ہوگئے اور وہ جو سمندریہ سے سردار آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے دیکھ لو کہ
کسقدر سردار لشکر لقین کے دربار مین حاضر ہین لقین خود پرست سے لقین یزدان پرست خطاب ملا درجہ
اعلی اُسکا مل گیا اگر اپنی جان کی امان چاہتی ہے تو دین اسلام قبول کر ورنہ قتل ہوگی دین اسلام کے قبول کرنے
مین بڑا مرتبہ ہے اور بہشت کی سیر نصیب ہوتی ہے وہ سامری و جمشید کیا گیدی ہین جو اُنکو کوئی خدا کہے وہ
دونون کتے دوزخ کے ہین یہ کہکر خواجہ نے چند کلمہ مذمت سامری و جمشید و مذہب تصویر پرستی مین بیان کیے
اور چند کلمہ وحدانیت خدا مین کہے اور کہا کہ تمنے قدرت ہمارے خدا کی دیکھی کہ تمکو کیونکر گرفتار کردیا ورنہ کسی کو
بھی معلوم تھا کہ تم براے مقابلہ آئی ہو اُسنے اس طور سے ہم سبکی حفاظت کی کہ لوین تمکو گرفتار کرادیا
یہ قدرت نمائی کی ہم سبکو تمھارے شر سے محفوظ رکھا اور یہان جو واقعہ گذرا ہے اُسکو بھی سن لو کہ لقین نے شرط
کی تھی کہ مین اُسوقت دین اسلام قبول کرونگا کہ جب آپ آگ مین تشریف لیجا سکیے مین آگ افروختہ کرتا ہون صاحبقران
نے منظور کیا تھا چنانچہ کل ایسا ہی ہوا صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تمام آگ گلزار ہوگئی وہ اس آگ سے
زندہ و سلامت نکل آئے تمام شہر یقینیہ و اہل شہر مسلمان ہوئے اور جو پہلوان سمندریہ سے مدد کو آئے تھے وہ بھی
مسلمان ہوئے لہذا تمکو بھی لازم ہے کہ دین اسلام قبول کر یہ تقریر جو خواجہ نے کی غزالان بہت حیران ہوئی کہ اتنی سی
بات کہکر مین گنہگار ہوگئی یہ جو کہتا ہے کہ ای ساحرہ تو دین اسلام قبول کر لقین بھی مسلمان ہوا ہے ورنہ قتل ہوگی اور
شہر سمندریہ فتح ہوگا سمندر جادو قتل ہوگا مین جو دیکھتی ہون تو ان لوگونکا بڑا اقبال ہے کہ جو کام کرتے ہین وہ درست
ہوجاتا ہے سحران ماری گئی ماہیان قتل ہوئی اور یہ لوگ گرفتار ہوئے انکا کون مقابلہ کرسکتا ہے دیکھو کسی دلیری سے
کہ رہا ہے کہ مین نے آفتاب جادو کو قتل کیا ایسے لوگون سے کون ملاقات کرسکتا ہے ضرور انکا دین سچا ہے اور کل مذہب باطل
ہین یہ سامری و جمشید و خداوند تصویر کوئی چیز نہین ہین اگر کچھ قدرت رکھتے ہوتے تو ضرور اپنے بندون کی مدد کرتے جیسا کہ
لوگ کہتے ہین کہ وہ بندے تھے ساحر بہت بڑے تھے انھون نے اپنے سحر کے ذریعہ سے سبکو گمراہ کر رکھا تھا مین کیونکر خیال
نکرون کہ انکا خدا اثر زبردست ہے کہ مین یہان تک پہونچی راہ مین گرفتار ہوگئی اگر یہان آتی اور گرفتار ہوتی تو یہ کہنے کو ہوتا کہ

عیاروں نے پہچان لیا تھا اس سبب سے عیاری کی کوئی پہچانتا ہی نہ تھا اور گرفتار کر لیا یہ انکا اقبال ہے مجکو لازم ہے کہ
تو انکی اطاعت کرے ایسے خیال کیوں نہ کرتی کیونکہ خواجہ نے ایسی تقریر کی تھی اگر سنگ بھی ہوتا تو وہ موم ہوکر بہجاتا
دوسرے یہ بھی کہا تھا کہ صاحبقران آگ میں تشریف لیگئے تھے آگ سے زندہ نکلے اسنے خیال کیا کہ اگر تو انکار کریگی
تو قتل ہوگی اقرار کرنے میں رہائی پائے گی جب رہا ہو لینگے تو اختیار ہے اس امر کو خورد برد یا فسخ کرنا اگر یہ امر سچ ہے تو ضرور
اطاعت کرنا ورنہ اسوقت تو مکر سے جان بچا گو یہ قصد مصمم کر لیا ہے کہ میں اطاعت کرونگی مگر اس شرط سے کہ جیسا میں خوب دریافت
کرونگی کہ آگ سے یہ شخص زندہ نکلا ہے یہ تصور کرکے اب جو بغور اہل دربار کی طرف دیکھا تو ایک سردار کہ نام اسکا گرگین تھا
اسپر اسکا دل آیا ادھر صاحبقران و بادشاہ اہل دربار نے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک حسینہ و جمیلہ روبرو کھڑی ہے بڑی بڑی
آنکھیں چڑھی بھوین غنچہ دہن نازک بدن گلے پر صراحی وار گردن عارض مثل گلاب کے سینہ پر جوبن کا ابھار جوانی کی
بہار گرگین نے تو اسکی صورت دیکھکر پسند کیا اور دل پر ہاتھ رکھ لیا گو وہ صورت سبکو اچھی معلوم ہوئی مگر اسکا دل نہیں
آیا سوائے گرگین کے کیونکہ وہ بھی تو گرگین پر فریفتہ ہو چکی تھی اب جو اسکا دل گرگین پر آیا تو اسنے اپنے دل میں یہ
تصور کیا کہ اب مجکو چاہیے اس امر کو ظاہر کروں یہ تو دوسری حالت ہوئی ہائے یہ کیا دل کی کیفیت ہوئی یہ خیال کرکے اور
دل کو قابو میں کرکے گو پہلے پہل کی چوٹ تھی مگر عورت صابرہ تھی اور خدا کو بھی منظور تھا کہ مسلمان ہو کر یہ صورت
پیدا کی کہ اسکو سرداران اسلام سے ایک پر عاشق کرا دیا ورنہ یہ کبھی نہ مسلمان ہوتی اسکے ہزاروں کرشمے ہیں وہ خالق
برحق ہے کوہ کو کاہ و کاہ کو کوہ کرتا ہے یہ فعل اسیکا ہے کہ کبھی کسیکو کسی پر دیوانہ کردیا کبھی کسیکو کسی کی محبت میں ایسا بیقرار
کیا کہ وہ کوہ و صحرا میں پھرنے لگا وہ ہر امر پر قادر ہے بس یہ تصور کرکے کہ اب بغیر اسکے چارہ نہیں ہے کہ اپنی رہائی کی درخواست
کرو خواجہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مجکو رہا کردو میں تمہارا مذہب قبول کرونگی یہ کلام سنتا تھا کہ صاحبقران نے
حکم دیا کہ خواجہ اسکو چھوڑ دو خواجہ نے فوراً کمند کو کاٹ دیا یہ رہا ہوئی جب رہا ہوئی تو اسنے خواجہ سے کہا کہ اے
خواجہ تجھے میرے اتنے سخن کہنے پر کہ میں تمہارا مذہب قبول کرونگی مجکو چھوڑ دیا اگر میں پھر جاؤں تو کیا ہو کیونکہ اب تو میں اپنے
قابو میں ہوں اور تمہارے اور تمہارے کسی شاگرد کے فریب میں بھی نہ آونگی کیونکہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم لوگ بڑے مکار ہو
یہ کلام اسکا تمام بھی نہوا تھا کہ خواجہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ پیچ کستی ہو ہاتھ کا اٹھانا تھا کہ پانچوں گھائیوں سے
حباب چھوٹے اور اسکے دماغ پڑے کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گری ادھر یہ گری ادھر گرگین نے اپنے قلب پر ہاتھ
رکھ لیا خواجہ نے اسکو اٹھا کر پھر ستون سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا جب اسکو ہوش آیا تو اپنے کو بندھا ہوا پایا خواجہ
نے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ بدی کروگی تو میں یوں ہی گرفتار کرونگا اور یوں ہی تم گرفتار ہوگی یہ کتنی بری بات
ہے ایسی ایسی بہت سی عیاران میں نے کمین میں دوسرے یہ امر تھا کہ مجکو معلوم تھا کہ اس بارگاہ میں مجکو سحر یاد نہ رہیگا
تیسرے صاحبقران صاحب اسم اعظم ہیں جو کہ باطل السحر ہے پھر مجکو کیا خوف تھا میں اپنے سامان سے ہوشیار تھا
اب بتا کہ تو اپنے کو کس حالت میں پاتی ہے اسنے جو اپنے کو بندھا ہوا پایا اور یہ تقریر سنی تو خیال کیا کہ در اصل ان کو کوئی
نہیں مقابلہ کرسکتا ہے یہ لوگ بڑے زبردست ہیں اور انکا کوئی کچھ نہیں سکتا ہے یہ تصور کرکے خواجہ سے کہا کہ میں صرف
امتحان کرتی تھی واقعی جیسا آپکو سنا تھا ویسا ہی پایا اور یہ جو آپنے فرمایا کہ اس بارگاہ میں ساحر کو سحر فراموش ہوتا ہے تو یہ
بھی بہت درست ہے میں خیال کر رہی تھی کہ کیا سبب ہے کہ سحر فراموش ہے مگر کوئی سبب ذہن میں نہیں آتا تھا سوائے اس امر
کے کہ یہاں کوئی ساحر زبردست ہے کہ جسنے یہ تدبیر کی ہے کہ میں سحر فراموش کر گئی ہوں خواجہ نے کہا کہ یہاں کوئی ساحر نہیں ہے
سوائے تمہارے ہم لوگ سحر کو کفر اور اسکے کرنیوالے کو کافر جانتے ہیں گو ممکن ہے کہ سحر کو ہم یاد کریں کیونکہ بڑے بڑے ساحر ہیں جو
کہ ہمارے مطیع ہیں مگر ہم حرام تصور کرتے ہیں ہاں یہ بارگاہ متبرک ہے اسمیں ساحر کا سحر فراموش ہوتا ہے دوسرے صاحبقران
کے روبرو کیسا ہی بڑا زبردست ساحر آئے اسکا سحر کچھ کام نہ کریگا کتے کی موت مارا جائیگا یہ سنکر اسنے کہا کہ آپ سچ ارشاد

ارشاد فرماتے ہین مین نے بھی ایسا ہی سنا تھا اُسکے مطابق پایا اب آپ مجکو چھوڑ دین مین بدی نکرونگی خواجہ نے کمند سے اُسکو کھولدیا
اُسنے رہا ہوکر پہلے بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد صاحبقران کو بادشاہ و صاحبقران کے ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے پھر خواجہ
کے قدم چومے دست بوسی کی صاحبقران نے اُسکے لیے کرسی جواہر نگار طلب کی وہ کرسی پر بیٹھی مگر بار بار گرگین کی طرف
دیکھتی جاتی تھی ناظرین پر یہ امر ہویدا رہے یہ گرگین درشت چنگال نہین ہے بلکہ دوسرا گرگین ہے مگر سرداران معزز سے ہے
اور بہت حسین ہے جوان رعنا ہے یہی حال گرگین کا ہے کہ وہ بھی اُسکو بار بار دیکھتا ہے مگر پاس صاحبقران خاموش بیٹھا
ہے جب یہ کرسی پر بیٹھ چکی تو اُسنے صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر عرض کیا جو آپکا مذہب قبول کرے تو کیا کرے صاحبقران
نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ پڑھ اُسنے عرض کیا کہ مین نے سنا ہے کہ جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو وہ پھر سحر نہین کر سکتا ہے اور میرے قیاس مین
یہ امر ضرور ہے کہ آپ یہان سے طرف سمندر رسہ کے ضرور تشریف لیجائینگے اور وہان سحر و ساحری کی لڑائی ہوگی ساحرون سے مقابلہ
ہوگا کیونکہ سمندر جادو بہت بڑا ساحر ہے آجکل اُسکا اُستاد بھی آیا ہوا ہے جو کہ اُستاد تھا سحران و ماہیان کا عشاق
حجرہ نشین اُسکا نام ہے وہ بھی بہت زبردست ساحر ہے وہ میرا بھائی گلاب جادو جو کہ کئی برسون سے طرف چاہ بابل کے گیا
ہوا تھا وہ بھی سحر سیکھکر آفتاب جادو جو کہ ہاتھ سے خواجہ کے قتل ہوئے ہین اور سپہ سالار تھے وہ میرے والد تھے اُنکے
مرنے کی خبر سنکے آیا ہے چونکہ سمندر جادو مجھے محبت رکھتا ہے اور اُسکا قصد اور کچھ ہے اُسنے یہ قصد کیا تھا کہ مجکو سپہ سالار
لشکر کرے مگر مین نے نہین قبول کیا کیونکہ مجکو اُسکے دربار مین بیٹھتے ہوئے کراہت معلوم ہوتی ہے مین نے اپنے بھائی کو یہ
عہدہ دلوادیا ہے وہ سپہ سالار ہے اور ساحر زبردست ہے کیونکہ ابھی تعلیم سحر سے فراغت کرکے آیا ہے اُسکی سحر بہت زبردست ہے مین
ایسی حالتمین مین کیونکر ترک سحر کرون اگر وہان ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو مین ضرور ترک سحر کرتی سمندر رسہ پر ضرور ساحرون
کی ضرورت ہوگی دوسرے مین سمندر رسہ کے حالات سے بخوبی واقف ہون بس میری راے یہ ہے کہ کوئی ایسی تدبیر فرمائیے کہ مین
مطیع اسلام بھی ہوجاؤن اور سحر سے بھی بیکار نہون صاحبقران نے کہا کہ تم اطاعت کرو دین اسلام کی اور خدا کو برحق جانو سامری
و جمشید پر لعنت کرو مذہب تصویر پرستی ترک کرو یہ جو تصویر تمہارے گلے مین ہے اُسکو اُتار کر چاک کرڈالو خدا کو واحد تصور کرو اُسمین شرک
کو دخل نہ دو نار جنت کو مقدم جانو اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچانو کہ کس نے ہمکو پیدا کیا ہے وہ خالق ہے کہ جسنے زمین و آسمان پیدا کیا
ہے یہ شرایط ہین اچھا ابھی کلمہ نہ پڑھو مگر ان سب باتون پر عمل کرو اُسکی راہ مین جہاد کرو یہ تصور کرلو کہ ہم مرگئے ہین اگر جہاد مین
قتل ہوئے تو مرتبہ اعلے ملا اگر فتح پائی تو دنیا مین بہادر مشہور ہوگے دیکھو کسقدر لوگ ہین کہ جو اسوقت دربار مین موجود ہین
یہ سب خدا پرست ہین اُنکے بڑے مرتبے ہین جسطور سے سہراب جادو نے اسلام قبول کیا ہے کہ ہمہ تن سرگرم ہے آپنے بھی تو
ابھی کلمہ نہین پڑھا ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا غزالان نے عرض کیا کہ لعنت کرنے سے تو سحر نہین فراموش ہوگا
صاحبقران نے فرمایا نہین اُسنے اسیوقت سامری و جمشید پر لعنت کی از صدق مطیع اسلام ہوئی تصویر جو گلے مین پڑی تھی
اُسکو اُتار کر چاک کرکے پھینکدیا اُسکے بعد عرض کیا کہ مین سہراب کو دربار مین نہین پاتی ہون صاحبقران نے فرمایا کہ بہت رنج
وہ کچھ علیل تھا بلکہ جبکہ سرے اور یقین کے مقابلہ ہوا ہے وہ اُس مقابلہ مین بھی تھا صرف میرا پیش خیمہ لیکر دریای معز تک
سے آگے آیا تھا کہ راہ مین علیل ہوگیا اُسکو اس واقعہ کی بالکل خبر نہ تھی کہ مین آگ مین بھی گیا مگر وہ ایسا علیل تھا
کہ مجھے نہ مل سکا یہ سبب ہے جو وہ دربار مین نہین ہے جب صحت پائیگا تو ضرور آئیگا یہ کرسی اُسیکی موجود ہے یہ فرماکے صاحبقران
نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ سہراب کی کہ اب وہ کیسے ہین ہماری طرف سے سلام کہنا اور دعا کہنا اور کہنا کہ
صاحبقران و بادشاہ و سردارون نے تمہارے مزاج کی حالت دریافت فرمائی ہے چوبدار یہ سنکے سہراب کے خیمے مین آیا
یہان سہراب نے صحت پائی تھی صرف غسل صحت کرنا باقی تھا جسدن صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تھے اُسدن
اُسپر بہت شدت مرض تھی ادھر صاحبقران آگ سے باہر تشریف لائے ادھر اُسکا مرض زائل ہونے لگا ایسا زائل ہوا کہ مرض کا
نام نہ رہا بلکہ جب ہنگامہ لشکر مین تھا وہ بیہوش تھا اُسکو بالکل خبر نہ تھی جب ہوش آیا ہے تو معلوم ہوا تھا ابتو یہ حالت تھی کہ

قوت بھی عود کر آئی تھی اُسکو اسکی ایسی خوشی ہوئی کہ بالکل مرض دفع ہو گیا گو اُسکے دوسرے دن اُسنے قصد کیا تھا کہ میں دربار میں جاؤں
مگر حکیم صاحب نے منع کیا تھا مجبور ہو گیا تھا صاحبقران کو اس ہنگامہ سے مہلت نہ تھی کہ خبر دریافت کرتے آج یہ اپنے خیمہ میں
بیٹھا ہوا قصد کر رہا تھا کہ میں دربار میں جاؤں کہ چوبدار پہونچا اُسنے سہراب کو بیٹھے ہوئے پایا سلام کیا اور جو کچھ صاحبقران
نے فرمایا تھا عرض کیا سہراب نے جواب دیا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ اب غلام بالکل اچھا ہے بلکہ قوت بھی عود کر
آئی ہے سابق سے زیادہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں میں نے قصد کیا تھا کہ حاضر دربار ہو کر مبارکباد دون مگر حکیم صاحب نے
منع کیا مجبور ہو گیا مگر میں اسوقت حاضر ہونیوالا تھا کہ حضور کا چوبدار آیا تھا خدا آپکو ہم سبکے سر پر سلامت رکھے کہ غریبوں پر
یون لطف فرماتے ہیں میں آپکی عنایتوں کا کہانتک شکریہ ادا کرون اگر ہر موی تن میرا زبان ہوتا تو بھی نہیں ادا ہو سکتا ہے
لطف و کرم والدین بھی اپنے فرزند پر نہیں کرتے ہیں جو آپ لوگ فرماتے ہیں میں خود حاضر ہوتا ہون اور قدم بوسی حاصل کرتا
ہون کیونکہ آنکھیں آپکے دیدار کی زیارت کو ترستی ہیں کہ کتنا عرصہ ہوا ہے کہ میں نے آپکی زیارت نہیں کی ہے یہ دل بہت زیارت
حضور ذظل اسعد و دیگر سرداران ذیجاہ کا مشتاق ہے تم جاؤ میں حاضر ہوتا ہون چوبدار سلام کر کے طرف بارگاہ کے گیا تھا
سہراب نے کپڑے پہنے اور سواری طلب کر کے طرف دربار کے چلا کہ چوبدار نے جاکر جو کچھ سہراب نے عرض کیا تھا
بیان کیا صاحبقران نے سنکے فرمایا کہ الحمد للہ ایک ہمارے دوست صادق نے شفا پائی میری طرف سے جاکر کہدو کہ تم
ابھی تکلیف نکرو آج میں خود آؤنگا کہیں ایسا نہو کہ پھر مرض خدانخواستہ عود کر آئے ابھی طاقت اتنی تم میں اچھی طرح آئی
ہوگی یہ کلام سنکے صاحبقران فرما رہے تھے کہ سہراب جادو سامنے سے نمودار ہوا بادشاہ نے صاحبقران سے
فرمایا کہ ملاحظہ فرمائیے سہراب جادو آئے ہیں صاحبقران نے جو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ سہراب مسکراتا ہوا چلا آتا ہے
آواز دی کہ اے سہراب تمنے کیون ابھی تکلیف کی میں خود آتا بھائی کیا کرون جسدن سے اس زمین پر آیا ہون اسقدر
مہلت نملی کہ میں تم تک آتا پہلے جنگ و پیکار میں مبتلا رہا اُسکے بعد یہ کرشمہ ہوا کہ آگ میں جانا پڑا خدا نے سب مرض
کر دیے ورنہ میں ضرور تمھاری عیادت کو آتا بھائی معاف کرنا مجبور تھا یہ سنکے سہراب نے عرض کیا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا
بہت بجا ارشاد فرمایا ہم سب غلام ہیں ہمکو اس سے زیادہ امید ہے آپ کیون اسقدر محجوب فرماتے ہیں میں خود نادم ہون کہ
ایسے ایسے لڑائی کے دن اسقدر گذرے میں مرض میں مبتلا تھا کہ شرکت نکر سکا بلکہ آپ معاف فرمائیں میں اُس خدا کے نثار ہون کہ جسنے
یہ قدم مبارک مجکو دکھائے ورنہ مجکو امید کب تھی کہ میں اس مرض سے صحت پاؤنگا روز بروز ترقی کرتا تھا یا دفعتہ ایسا آرام
ہوا کہ نام تک نہ رہا یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ میں ایسا علیل تھا یہ سب آپکی دعا کا اثر ہے اور اُسکا فضل و کرم ہے کہ ایسے
مریض کو یون شفا بخشے یہ کہتا ہوا قریب تخت کے آیا بادشاہ کے قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے اُسکے بعد
صاحبقران کے قریب آیا قدم بوسی کی ہاتھ آنکھون سے لگائے صاحبقران نے اُسے گلے سے لگایا بادشاہ نے
پشت پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے فرمایا کہ اپنی کرسی پر بیٹھو سہراب سب سرداروں سے ملا شہنشاہ کو جھک کر سلام
کیا سب سے ملکر اب جو بیٹھا آکر اپنی کرسی پر اسکی نگاہ غزالان پر پڑی یہ پہچان گیا کہ یہ تو خود ہی آفتاب جادو کی بہت
بڑی ساحرہ ہے اسکو آفتاب نے وہ سحر دیے ہیں کہ جو کہ سمندر کو نہیں معلوم ہیں یہ یہاں کیونکر آئی اسکا کیا سبب ہوا غزالان
نے تو پہلے ہی دیکھا تھا کہ سہراب آیا اب جو اسنے دیکھا تو سہراب کے چہرہ پر اور رونق پائی کہ جو کبھی نہ دیکھی تھی نور اسلام
اسکی پیشانی سے ظاہر تھا جب صاحبقران نے اُسکو گلے سے لگایا تھا تو اُسنے خیال کیا کہ در اصل یہ لوگ بڑی عزت
کرنے میں بڑے قدردان ہیں ایسے آقا کی غلامی افتخار ہے جو مرتبہ یہاں سہراب کو حاصل ہے یہ مرتبہ تو دربار میں سمندر جادو کے
نہ تھا باوجودیکہ سپہ سالار تھا بلکہ یہ مرتبہ میرے باپ کا بھی نہ تھا گو کہ سمندر اُنکو اپنی جان تصور کرتا تھا اُنکے مرنے کی خبر سنکے
بڑا صدمہ کیا تھا ایسے قدردان کی اطاعت میں بڑا مرتبہ ملتا ہے سچ ہے یہ لوگ جو جان دیتے ہیں اسی قدردانی پر یہ تو یہ خیال کر رہی
تھی کہ اُدھر سہراب نے غزالان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے ملکہ تم یہاں کہاں آئیں کیا تمنے بھی سمندر کی اطاعت ترک کی

اور یہ تو بتاؤ کہ میری معشوقہ ملکہ دختر سمندر جادو تو اچھی طرح ہے غزالان نے جواب دیا کہ بھائی سہراب وہ تو بہت اچھی طرح ہین مگر اُنکو حکم ہی
کہ تم محل سے نہ نکلو مین اکثر اُنکی خدمت مین جایا کرتی تھی اور یہ جو تمنے کہا کہ تم یہان کہان یہ بھی گردش فلکی ہے سنو مین کیونکر اپنے پدر
کی اطاعت کرتی کہ جو اُسکی بیٹی کے برابر ہو اس خیال فاسد کا قصد رکھے یہ بھی نہین ہوا ہے مین اسی سبب سے اُسکے دربار مین
نہین جاتی تھی جب سے والد نے قضا کی جانے کا اتفاق ہوا مین نے جو رنگ دیکھا تو خراب پایا مین نے خیال کیا کہ ہوگا مگر
بھائی میرے نزدیک اُسکی دولت پر ادبار آیا ہے کہ جب تو اُسنے یہ حرکتین کرنا شروع کین ہین تمھارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ تم
رفاقت ترک کی ایک بازو تو تمنے اُسکا توڑا اگر میرے والد نے رفاقت نہین ترک کی مگر اُنکو سمندر نے یون ضائع کیا کہ وہ یون
قتل ہوئے میری طرف ایسے خیالات پیدا کیے کہ جسکے سبب سے مین نے بھی ترک رفاقت پر کمر باندھی جب بادشاہ ایسے
خیالات کریگا تو اُسکا انجام یہی ہوگا دوست دشمن ہو جاتے ہین جب ادبار آتا ہے تو ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین اور میرا تو قصہ
عجیب طرح کا ہے مین بیان کرتی ہون جبکہ والد کے مرنے کی خبر سنی تو مین نے بہت غم کیا اور خیال کیا کہ ترک دنیا کرون مگر پھر کچھ سمجھ کر
اُس قصد سے پھری اور اُسی غم مین طرف ایک صحرا کے نکل گئی بتلاش قاتلان پدر جو کہ مرے اور جو مصیبت گذری اُسے مین کیا
بیان کرون جب کوئی نہ ملا تو مین پھر واپس آئی یہ وہ زمانہ ہے کہ دریاے سبز رنگ فتح ہوگیا ہے سحرانگ وماہیان قتل ہوگئے ہین
اور یہ سب خبرین سمندر کو پہونچ چکی ہین وہ اُنکے غم مین مبتلا ہے اور ترک حکومت کر چکا ہے اسی زمانے مین میرا بھائی
گلاب جادو چاہ بابل سے والد کے مرنے کی خبر سنکے آیا تھا کہ اُنھی زمانے مین عشاق اُستاد سمندر آیا اُسنے اُسکو سمجھا
بجھا کے حکومت پر راضی کیا اور خود بندوبست حکومت کیا اور شہر کا انتظام کیا اور کہا کہ جب صاحبقران یہان
آجائینگے تو اُنکو معلوم ہوگا مین بھی دربار مین گئی سمندر نے چاہا کہ مین باپ کے عہدے کو منظور کرون چونکہ میرا بھائی آچکا تھا
مین نے اُسکی سفارش کی اُسکو باپکا عہدہ دلوایا اُسکو بڑی خوشی ہوئی اُسی زمانے مین خبر پہونچی کہ صاحبقران نے مع
لشکر طرف سمندر کے کوچ فرمایا سمندر نے جو جو ملک کہ گرد و نواح مین سمندر کے ساحرون کے وغیر ساحرون کے تھے اُنھین نامے تحریر کیے
اور سبکو طلب کیا اور جدھر سے صاحبقران کوچ فرماکے آئے تھے اُدھر کے حاکمون کو تحریر کیا کہ تم ادھر کو صاحبقران کو آنے دینا
راہ مین روکنا اگر مدد کی ضرورت ہو تو مین ساحر وغیر ساحر سے مدد کرونگا جہانتک تم لوگ مدد طلب کروگے انمین جملہ ایک سہ تقین کو
بھی لکھا کہ پہلے اُسکا ملک پڑتا تھا اور بہت کچھ خوشامد کی تحریر تھی بعد نامہ تحریر کرنے کے دو سردار دونکو مع کئی ہزار سپاہ کے روانہ کیا
اور مجھسے کہا کہ تم دو ہزار ساحر لشکر جاؤ اور نفتین کی مدد کرو اور جو کمک کی ضرورت ہوگی تو مین روانہ کرونگا مجکو خبر کرنا ادھر تو وہ سردار روانہ
ہوئے ادھر مین اپنے بھائی اور بان سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوئی میرے آنے کی ایک وجہ اور یہ بھی ہوئی کہ مجکو یہ خیال تھا
مین جا کر اپنے باپ کے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض لونگی اس سبب سے مین نے اور بھی آنا ادھر کا قبول کیا تھا کئی روز تک
ساحرون کے راہ طے کرکے چلی آئی ایک مقام پر صحرا مین اُتری کہ کچھ دیر دم لیلون تو روانہ ہون میرے ساحر بھی اُترے کوئی کھانا کھانے
لگا کوئی سیر کرنے لگا مین ایک طرف سیر کرتی ہوئی ایک درہ کوہ مین گئی وہ درہ بہت شاداب تھا مین اُسمین سیر کرنے لگی
اتفاق سے ایک جوگی سے ملاقات ہوئی اُسنے مجھسے کل حال پوچھا مین نے بیان کیا اور جو حالت اُسپر گذری تھی اور قران نے دریافت
کی تھی سب اُسنے بیان کی جو گفتگو باہم ہوئی تھی اُسکے بعد پھول کا دینا اپنا بے خود ہونا بیان کیا اور کہا کہ پھر مجکو خبر نہوئی
کہ میرے اوپر کیا گذری اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس بارگاہ مین قید پایا سوزن زبان مین پاے اشارے سے سوزن نکلوائے سحر
یاد کیا کہ سحر یاد ہو تو مین اپنی جان بچاؤن سحر یاد نہ آیا اُسکے بعد جو کچھ خواجہ سے تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اور اپنا مسلمان ہونا
بیان کیا یہ حالت سُنکے سہراب بہت خوش ہوا اور کہا میری طبیعت بہت شاد ہوئی کہ میرا جاننے والا ایک دربار مین موجود
ہوا اب خوب دل لگیگا یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ خداوند یہ وہ ساحر ہے کہ جس سے کوئی سر بر نہین ہوسکتا ہے اسکو بڑے
بڑے سحر یاد ہین یہ تمام کائنات آفتاب جادو کی تھی آفتاب اسکو بہت دوست رکھتا تھا اُسکو اپنے سے بہتر کردیا ہے آفتاب تو جیسا تھا
کہ جسکا مین مقابلہ نہین کرسکتا تھا اور سمندر کی تو کیا اصل تھی بس یہ سبب تھا کہ وہ بادشاہ ہے اور سحر مند ہے اور چند بچے

پاس نہ طاق کے ہین کہ جسکے سبب سے وہ ہم سب پے حاکم ہے ورنہ سمندر کی اسکے روبرو کوئی حقیقت نہین ہے جب مین اُسکی
اصل نہین جانتا ہون تو اسکا تو ذکر ہی ہے مقام شکر ہے کہ اتنی بڑی ساحرہ آپکی مطیع ہوئی عشاق سے بھی کیا یہ مقابلہ کریگی گو عشاق
بہت بڑا ساحر ہے اور آپسے آگے بند و لست کیا ہے یہ ملک کی زبانی معلوم ہوا ہے تو کیا ہوتا ہے خدا کی شان شامل حال ہو تو سب آسان
ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کم ہے کہ اتنی بڑی ساحرہ ہمارے شریک ہوئی مگر جسکی تم تعریف کرتی ہو وہ سب یہ کیا اُسکا
فضل کم تھا کہ جسنے ہمکو آگ سے سلامت نکالا اور اتنے بڑے ملک پر فتح یاب کیا اور لقین کو مسلمان کیا اسی طور سے
کل ملک اسلام آباد ہونگے نظر اُسکے اوپر رکھنا چاہیے سہراب نے عرض کیا کہ بہت بجا ہے یہ تو فرمایے کہ لقین کہان
ہین صاحبقران نے فرمایا کہ وہ اپنے ملک کو گئے ہین سب اہل شہر کو مسلمان کرنے کل بیان جشن ہوگا اس فتح کا وہ مع
سرداروں کے آئینگے بعد اس جشن کے لقین نے میری دعوت کی ہے مین اسکی دعوت مین جاؤنگا اور شرکت کرونگا اسکے بعد
مشورہ کرکے پیش خیمہ طرف سمندر کے روانہ کرونگا سہراب نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہے اس گفتگو کے بعد سب خاموش
ہوگئے بادشاہ نے دربار برخاست کیا بادشاہ اور صاحبقران اُٹھکر اپنے اپنے مقام کو گئے سب سردار جانے لگے یہان
تک گرگین اُٹھکر اپنے خیمہ مین گیا خواجہ اپنے خیمہ مین غزالان کو سہراب اپنے ہمراہ اپنے خیمہ مین لیگیا کہ مجھے تمسے کچھ
حال دریافت کرنا ہے گرگین جو اپنے خیمہ مین گیا تو چوبدار کو طلب کرکے کہا کہ تو خواجہ سلامت کے پاس جا اور میری طرف سے
عرض کر کہ آپکو گرگین بلاتا ہے کہتا ہے کہ اگر اسوقت سرفراز فرمایے تو مین بندہ نوازی ہوگی مجھے آپ سے از حد ضرورت ہے چوبدار
اُدھر روانہ ہوا یہان خواجہ اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوئے یہ فکر کر رہے تھے کہ غزالان ایسی حسین عورت کو کسی سردار نے نہین
پسند کیا اسکا کیا سبب ہے اسکا دل کسی پر مائل ہوا خیر وہ تو عورت ہے اور نا کتخدا معلوم ہوتی ہے اگر اسکی طبیعت آئی بھی ہو
کیونکر ظاہر کر سکتی تھی کوئی بھیجا تو ہی نہین مگر سردار تو مرد تھے انکو تو ضرور پسند کرنا تھا اگر کوئی بھی پسند کرتا تو ضرور پانچہزار
روپیہ مجھکو دیتا معلوم ہوتا ہے کہ اب انکے دلون سے بوے محبت جاتی رہی بالکل دل محبت سے خالی ہوگئے خیر جو کہ
ضعیف ہین انکی نسبت تو یہ گمان ہوتا ہے کہ انکے دلمین اب کہان سے قوت آئی جو وہ یہ صدمہ اُٹھاتے کہ آج جدائی
ہے کل فراق ہے برسون رنج مفارقت مین مبتلا ہین انکا تو حق بجانب ہے مگر یہان جو جوان ہین انکی تو یہ حالت نہین ہے بلکہ
انکے تو قالب زہ مین قوت صدمہ اُٹھانے کی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ کچھ آجکل کے جوان نہین وہ مردی کم ہے کہ انکو عورت سے
نفرت ہوگئی ہے ورنہ ایسی عورت آئے اور کوئی عاشق نہو بڑا تعجب ہے افسوس مفت پانچہزار روپیہ گیا اگر مین جانتا
تو اور کسی کے ہاتھ فروخت کر لیتا کسی تاجر کو دیتا وہ بخوشی لیتا اور کسی سلطنت مین جاکر فروخت کرتا اب تو مشکل ہوا
کیونکہ وہ تو مطیع اسلام ہوئی ہے اُسکا فروخت کرنا حرام ہے اگر حرام نہوتا تو مین اب بھی یہی حرکت کرتا خواجہ بیٹھے ہوئے
یہ خیال کر رہے تھے کہ چوبدار گرگین کا پہونچا اُسنے پیام گرگین کا بیان کیا خواجہ اسوقت رنج مین بیٹھے تھے برہم ہوکر
بولے کہ مجکو فرصت نہین ہے کہ مین آؤن مین اسکی ہو گیا کہ اسوقت فلان سردار نے طلب کیا ہے اسوقت فلان نے بلایا
ہے لشکر مین سیکڑون سردار ہین کہانتک ہر ایک کی خاطر داری کرون نہ کچھ کہین ملنا نہ جلنا پھر یہی امر ہو کہ کبھی کبھی کچھ بیجا کرے
تو کچھ دل بھی لگے ہم خود دو گز کر جاتین ہمیشہ سبکو یہ خیال ہے کہ خواجہ سے مفت کام لو ان سبکی عادت دادا جان واجان نے بگاڑ دیے
کام کرکے خراب کر دی بڑی عادت ہے کوئی ضرورت ہوگی یا یونہین بلایا ہوگا بس یہ خیال کر لیا اور تصور کر لیا کہ خواجہ کو بلایا تھا
تو کچھ خواجہ کو بھیجا یا ہوتا کہ خواجہ خوش ہو جاتے ارے ملتا ہوتا تو مین خود ہر ایک کے پاس دوڑ جاتا ایکمرتبہ ہوا آیا کرنا مجبور
مصرعہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش یہ مجکو تو کسی سے ایکمرتبہ نہین ملا ہے سیکڑون مرتبہ کام لیلیا وعدہ کیا کہ ہم دینگے جب
کام نکل گیا پھر آنکھ بھی نہ ملائی یہ بھی نہ خیال کیا کہ ہمنے خواجہ سے کام لیا تھا اور وعدہ کیا تھا اُسکو ایفا نہین کیا ہے پھر بھی
ضرورت ہوگی اسوقت مشکل ہوگی مگر اسکا کون خیال کرتا ہے مین اسوقت نہین جاؤنگا چوبدار نے یہ سنکے عرض کیا کہ مین جاکر
یہ کہے دیتا ہون کہ انکو فرصت نہین ہے کہ وہ آئین جب فرصت ہوگی تو تشریف لائینگے یہ کہکر چوبدار نے قصد کیا کہ جاؤن کہ اُنکو خیر

خیال آیا کہ معلوم گرگین نے کیون طلب کیا ہو شاید کوئی ضرورت ہو ایک دو کوڑی کا نفع ہو جاے گو ان لوگون سے یہ امید نہین
ہو کہ کچھ حاصل ہو مگر شاید کچھ مقدر یاری دے کہا کہ اے چوبدار تیرے آقا اکیلے ہین کہ کوئی اور بھی ہو اُسنے کہا کہ جی اکیلے ہین خواجہ نے
کہا کہ تم ٹھہرو مین چلتا ہون یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے اُس چوبدار کے ہمراہ گرگین کے خیمہ مین آئے گرگین کو دیکھا کہ مسند پر تنہا
بیٹھا ہو اُسنے جیسے خواجہ کو دیکھا مسند سے اُٹھکر تھوڑی دور سے لینے کو آیا اور استقبال کرکے لیگیا بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا
پان الایچی حاضر کیے بڑی خاطر سے پیش آیا وہ چوبدار خواجہ کو پہونچا کر چلا گیا جب بالکل تنہائی ہوئی خواجہ نے کہا کہ کیون آپنے طلب
کیا فرمایئے گو مین اِسوقت بڑی ضرورت مین تھا اور یہان آنے سے میرا نقصان بھی ہوا مگر مین نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت
ہو جو آپنے طلب کیا ہو مین تو آپ سبکا خادم ہون کسیکے کام سے سرتابی نہین کرتا ہون اور آپ لوگ بھی میری قدر کرتے ہین میرے نام
اُٹھاتے ہین جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرتے ہین آپ اپنا مطلب فرمائین گرگین نے کہا کہ ہم خود آپکے خادم و غلام ہین آپکے اور آپکے
جد امجد و آپکے والد کے ہمپر بڑے بڑے احسان ہین ہمارے بزرگ آپ لوگون کے احسانون سے سرتابی نہین کر سکتے تھے ہمیشہ یاد
احسان سے سبکدوش نہوئے یہ سب آپکی بندہ پروری و نوازش ہو کہ آپ ایسا تصور فرماتے ہین ورنہ ہماری کیا حقیقت ہو مین ایک
ذلیل و خوار ہون خواجہ نے کہا کہ آپ ہم سبکے سرتاج ہین آپکی خدمت کرنا ہمارا افتخار ہو یا تو خواجہ نے اپنے خیمے مین وہ تقریر کی تھی
یا یہان آکر ایسے نرم ہوگئے کہ جسکی حد نہین یہ کہکر کہا کہ بس آپ اپنا مطلب بیان کرین گرگین نے کہا کہ مین اپنا مطلب بیان
کرونگا پہلے آپ یہ نذر تو میری قبول فرمائین یہ کہکر ایک نگ یاقوت کا خواجہ کے روبرو پیش کش کیا خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت
ہو پہلے مطلب تو فرمایئے گو دیکھکر مُنہ مین پانی بھر آیا اور خیر کے یہ لفظ بھی ایکمرتبہ سے زیادہ نہین کہی کہ شاید ایسی کہون یہ کہلے
تو بڑا غضب ہو آئی ہوئی چیز ہاتھ سے جاے جب یہ خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہو مطلب تو بیان کرو اُسنے کہا کہ یہ تو آپ لین ہین
اور بھی نذر کرونگا گو یہ کوئی اصلیت نہین رکھتا ہو اس سے زیادہ اور بیش قیمت آپکے پاس ہونگے جہان وہ ہین وہان
یہ بھی ایک سنگ پڑا رہیگا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہو جو کچھ تھا سب قرضہ مین چلا جاتا ہو مین یہ مرتبہ لیکر بہت پریشان ہوا جتنے
دادا اور باوا کے قرضدار ہین وہ مہاجن میری جان کھاتے ہین کہ انکا قرضہ ادا کرو کیونکہ تم انکے مرتبہ پر ہو مین انکار نہین کر سکتا ہون قرضہ
دیتا ہون کیا کرون اگر نہ دون مین تو پریشان ہوتا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی یہ مرتبہ نہ لیتا میری تو جان مصیبت مین پڑ گئی خیر جو
کچھ گذری وہ اچھا ہو مین ایک اسکا بندہ ہون ہر مشکل پر صبر کرونگا بھائی ورنہ پانے سے تو گیا اور اپنے گھر سے دینا پڑا وہ لوگ ایسے
فضول خرچ تھے کہ ایک حبہ نہ چھوڑ گئے خود تو کعبہ مین جا کر بیٹھ رہے مصیبت جسپر پڑی اُسپر پڑی آپ تو چین سے سیر کرتے ہین اگر ایسے
ہی لوگ مجھکو عاجز کرینگے تو مین خود اس مرتبہ کو چھوڑ کر خانہ کعبہ چلا جاؤنگا مین باز آیا ایسی نوکری اور سرداری سے اول تو ہزارون
دشمن ہون جو کچھ ملے بھی تو یون برباد ہو اور دن کے بدلے دینا پڑے آپ فاقہ کرکے مرین یہ تو ہمسے نہوگا مرے تو ہم مرے مثل
ہوئی کہ مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والون نے سواد نہ پایا بس اس سے بہتر ہو کہ مین مُنہ کالا کرکے کسی طرف نکل جاؤن گرگین
نے کہا کہ خواجہ یہ زینت لشکر کی تمہارے سبب سے ہو ورنہ یہ لشکر مین کہان ترقی ہوتی خواجہ نے کہا کہ خیر یہ سب تو باتین
ہین مین کیا چیز ہون بس یہ کہکر وہ یاقوت کا نگ لیلیا اور کہا کہ مطلب بیان کرو گرگین نے اپنا عاشق ہونا غزالان
پر بیان کیا اور کہا کہ اگر آپ کوشش کرینگے تو یہ امر سرانجام پائیگا آپکی بڑی عنایت ہوگی خواجہ نے یہ سنکر کہا کہ اے گرگین
یہ کتنی بڑی بات ہو تمنے اتنے سے امر کے لیے مجھکو تکلیف دی بذریعہ رقعہ کے مجھکو خبر کی ہوتی یہ سنکے گرگین نے کہا کہ
اے خواجہ آپکی پرورش ہوگی خواجہ نے کہا کہ مین اُسکا مالک ہون اگر وہ قبول کریگی تو تمکو خبر کرونگا وہ پانچ ہزار
روپے مجھکو دو جو کہ مین نے کہا تھا کہ جو کوئی اسکی خواستگاری کرے وہ پانچ ہزار روپے دے بس روپے میرے حوالے
کرو گرگین نے اُسی وقت روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ نے نذر تحصیل کیا اور کہا کہ مین راضی کر دونگا اُس سے رخصت
ہو کر طرف اپنے خیمے کے چلا گئے گرگین کو اطمینان ہوا اب یہ اطمینان سے بیٹھا اور کچھ صبر ہوا خواجہ اپنے خیمے مین آکر فکر
کرنے لگے انکو تو فکر مین رکھا جاتا ہو اُدھر سہراب جو غزالان کو لیکر اپنے خیمے مین آیا اور جو جو حالات اُسکو دریافت

کرتا تھے دریافت کیے کہ اتنے عرصہ مین ایک چوبدار تلاش کرتا ہوا خیمے مین سہراب کے آیا اور کہا کہ ملکہ غزالان
یہان تشریف رکھتی ہین کیونکہ یہ قاعدہ ہو کہ جو کوئی شریک لشکر اسلام ہوتا ہو اُسکے واسطے خیمہ وغیرہ سرکار شاہی
سے عنایت ہوتا ہو اور چند ملازم بھی مقرر ہوتے ہین یہ وہی چوبدار تھا جو کہ تلاش کرتا پھرتا تھا پہلے بارگاہ مین گیا جب
نہ پایا تو سردارون کے خیمے مین گیا یہانتک کہ اُس خیمہ مین گیا جہان سہراب و غزالان بیٹھے ہوئے تھے اور
باتین کر رہے تھے کہ چوبدار نے جو دریافت کیا سہراب نے کہا کہ ملکہ یہان تشریف رکھتی ہین اُسنے آکر عرض
کیا کہ آپ اپنے خیمے مین تشریف لیجلیے سب سامان درست ہو غزالان نے کہا کہ میرا خیمہ ہو نہ بارگاہ میرا خیمہ
کہان سے آیا اُس چوبدار نے عرض کیا کہ ہمکو حکم ہوا ہو کہ تم ملازم ہو ملکہ غزالان کے اور یہ خیمہ ملکہ کا ہو سہراب
نے ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ یہانکا طریقہ ہو کہ جو کوئی شریک ہوتا ہو اور اُسکے پاس سامان نہین ہوتا ہو تو سرکار شاہی سے
اُسکے لیے بندوبست کیا جاتا ہو چنانچہ اسی طور سے میرے لیے بھی ہوا تھا غزالان یہ سُنکے اپنے دل مین
کہنے لگی کہ فی الحقیقت یہ لوگ بڑے قدردان ہین یہ تصور کرکے سہراب سے کہا کہ اب مین جاتی ہون اپنے خیمہ
مین پھر ملاقات ہوگی اور رخصت ہوکر غزالان اپنے خیمے مین جو کہ اُسکے واسطے لشکر اسلام سے مقرر
ہوا تھا اُس چوبدار کے ہمراہ آئی یہان آکر کل سامان درست پایا مسند پر آکر بیٹھی کہ ایک مرتبہ سرگین کا خیال
آیا اور اُسکی محبت نے جوش مارا چونکہ فریفتہ تو ہوچکی تھی اب جو تنہائی ہوئی تو تصور یار سنبھالا اُسکی یاد آئی اور
سامنے صورت سرگین کی پھرنے لگی دل سے کہا کہ ای دل یہ کیا امر ہو کہ اسقدر بیقرار ہوتا ہو اور یون اپنے کو بیتاب
کرتا ہو ارے کمبخت یہ کیا غضب ہو کہ پرائی بارگاہ مین تو ایک بر آگیا جس سے مین واقف نہ تھی ارے نادان
اُس سے تو کوئی صورت وصل کی ممکن نہین ہو کیا تدبیر کرون کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون جو جو دل کو سمجھاتی
ہو وہ اور بیتاب ہوتا ہو کسی پہلو اُسکو قرار نہین آتا ہو یہ تو اُسے سمجھاتی ہو وہ یہ کہتا ہو کہ جس طور سے ہو وصل
کی صورت نکالو غزالان اس فکر و تشویش مین ہو کہ اُدھر خواجہ کو خیال آیا کہ چلکر غزالان کا تو مزاج لو کہ
اسکی کیا صورت ہو وہ کس حال مین ہو یہ سوچ کے خواجہ اپنے خیمہ سے باہر آئے اور یہ دریافت کیا کہ غزالان
کے واسطے کونسا خیمہ مقرر ہوا ہو چونکہ اہل لشکر کو معلوم تھا اور خواجہ کی راے سے خیمے وغیرہ برپا ہوتے ہین
مگر اسوقت متفکر ہین کہ کسی امر کا خیال نہین ہو کہ فلان مقام پر خیمہ کا مین نے خود حکم دیا ہو اب جو دریافت کیا
تو معلوم ہوا اب خیمہ غزالان کی طرف چلے اور قریب خیمہ پہونچکر در کان لگا کر سننے لگے کہ سنو تو کہ غزالان
کس فکر و تردد مین ہو کہ آپنے غزالان کو کچھ شعر پڑھتے ہوئے سنا آپ پردہ اُٹھا کر اندر خیمے کے آئے غزالان
کو دیکھا کہ مسند پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی غزالان خواجہ کو دیکھکر ڈر گئی اور اُٹھ کھڑی ہوئی اور چند قدم استقبال
کرکے مسند پر لائی بڑی عزت اور توقیر سے خواجہ کو مسند پر بٹھایا جب خواجہ بیٹھ چکے تو غزالان نے عرض کیا کہ
آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین تو آپ کی خادمہ ہون کوئی سامان میرے پاس نہین ہو جو مین آپ کی خاطر
کر سکون بے سر و سامان ہون مین تو ایک حالت مسافرت مین ہون آپنے تشریف لاکر مجکو شرمندہ کیا ایسی
شیرین زبان تھی کہ شہر سمندر ریہ مین لوگ اُسکے کلام کے مشتاق ہوکر آتے تھے اور پہرون سُنا کرتے تھے خواجہ بھی
خوش بیانی سُنکے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ملکہ تم بہت خوش بیان ہو غزالان نے عرض کیا کہ آپ کی عنایت
ہو مین تو ایک ادنے کنیز ہون خواجہ نے کہا کہ تم ہماری مالک ہو غزالان نے کہا کہ ای خواجہ مین یہ حیران
ہون کہ آپ کیون اسوقت تکلیف فرماکے آئے ہین اِس کنیز کو سرفراز کیا ہو خواجہ نے کہا کہ مین ایک ضرورت
سے آیا ہون وہ ضرورت یہ ہو کہ میرا ایک کام تمسے متعلق ہو وہ کام یہ ہو کہ مین نے سنا ہو کہ تمھاری شادی نہین
ہوئی ہو بس میری یہ مرضی ہو کہ تم اپنے راز دل سے آگاہ کرو کیونکہ مین ابھی سن رہا تھا کہ تم کچھ شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھین

اور تمھارے چہرہ سے آثار عشق ظاہر ہین اور یہ بھی مین نے دیکھا تھا کہ جب تم دربار مین بیٹھی ہوئی تھین تو ایک سردار
کی طرف کہ نام اسکا گرگین ہی اسکی طرف دیکھ کر آہ سرد دل پر درد سے بھرتی تھین گو مین نے کسی سے عشق نہین کیا ہی مگر بہت
سے عاشقون کو دیکھا ہی یہ عشق وہ بلا ہی کہ کسی طور سے پوشیدہ نہین ہو سکتا ہی چونکہ تم نئی وارد ہو لہذا مین نے خیال
کیا کہ تمھارے درد کا شریک حال ہونا زیبا ہی اور تمسے دریافت کرنا لائق ہی کہ اگر تم عشق مین مبتلا ہو تو تمھارے مرض
کی دوا کیجائے غزالان یہ امر سنکے خاموش ہو رہی اور سر جھکا کر کہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین مین کیا جانون کہ عشق کسے
کہتے ہین اور محبت کس چیز کا نام ہی مین تو ایک آزاد طبیعت کی عورت ہون خواجہ نے کہا کہ مین نہ مانونگا تم ظاہر عاشق
ہو کیون پوشیدہ کرتی ہو مین اسکی تدبیر کرونگا خواجہ نے اسقدر اسکو پریشان کیا کہ وہ آخر کو قبول کر چکی ہان کچھ میری
طبیعت کا میلان اسطرف ہی خواجہ نے کہا کہ ای غزالان اگر کچھ دینے کو کہو تو مین اس امر کو طی کر دون غزالان نے کہا
کہ میرے پاس کیا ہی جو مین دونگی خود موجود ہون خواجہ نے کہا کہ یہ بالا مروارید کا ہی یہ کوئی رقم نہین ہی یہی دو دیکھو تو مین
کیونکر اس امر کو طی کیے دیتا ہون غزالان نے وہ بالا اتار کر نذر کیا خواجہ نے زنبیل مین رکھا اسکے بعد کہا کہ ای ملکہ
مبارک ہو کہ وہ سردار خود تم پر فریفتہ ہی اور تمھارے عشق مین مبتلا ہی تم پر جان دیتا ہی پس مین اسکا فرستادہ آیا تھا کل اس
تقریب کو صاحبقران سے عرض کر کے تمھارا اور اسکا عقد کرا دونگا یہ کہکر خواجہ غزالان کے خیمہ سے اٹھکر چلا آئے
اور اپنے خیمہ مین آکر بیٹھے چونکہ رات ہو گئی تھی اب غزالان یہ فکر کرنے لگی کہ کیا تدبیر کرون کہ جو یہ امر جلد ظاہر ہو جبکہ
کہ یہ صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تھے اب اسکی نیت مین فساد آیا یہ اپنے خیمہ سے یہ ایک تدبیر سوچکر نکلی اور سب
اہل لشکر سے اپنے کو پوشیدہ کر کے طرف شہر لقینہ کے روانہ ہوئی اسنے یہ تدبیر سوچی کہ مین لقین کے پاس جا کر اس سے
دریافت کرون کہ یہ کیا امر ہی اگر وہ اسکو بیان کرے تو خیر ورنہ مین اسوقت اپنے سحر سے ان سبکو قتل کرون کیونکہ یہ لوگ
غافل تو ہو نگے گو کہ وہ صدق دل سے مسلمان ہوئی تھی مگر شیطان نے اغوا کیا کہ یہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ اگرچہ
خیال کیا کہ اگر دراصل صاحبقران آگ سے زندہ نکل آئے ہین تو مین ضرور اسی طریقہ پر جو کہ مین نے اختیار کیا
ہی رہونگی اگر یہ امر دروغ ہی تو مین ان سبکو حالت غفلت مین قتل کرونگی اور اپنے معشوق کو لیکر اپنے مقام پر چلی جاؤنگی
گو وہ مسلمان ہی مین اسکو اپنے طریقہ پر لے آؤنگی یہ خیال اور تصور کر کے یہ طرف شہر لقینہ کے روانہ ہوئی مگر سحر سے
اپنے اپنے کو پوشیدہ کیا کسیکو نظر نہ آئی شہر مین پہونچی کہ دیکھا کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین ایک دو آدمی راستہ
چل رہے ہین پہرہ چوکی پھر رہا ہی کوتوال روندیے ہوئے گھوم رہا ہے صداے حاضر باش و ناظر باش کی
بلند ہو رہی ہی یہ سبکی نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے محل شاہی کے قریب پہونچی پر پرواز پیدا کر کے
بالاے بام محل آئی یہ دریافت کیا کہ کس مقام پر لقین ہی جب معلوم ہو گیا اپنے محل مین جانا مناسب نہ دیکھا کیونکہ
کچھ لوگ جاگتے اور کچھ سو رہے تھے پہرہ چوکی خوب تھا پس اسنے ایک سحر کیا یکایک ہوا سے سرد چلی جو عورتین
کہ کنیزین حبشنین پہرے پر تھین وہ ہوا کھا کر سو گئین اسنے پنجہ اٹھا کر سحر سے اسی مقام پر سے پھینکا اور کہا کہ
ای پنجہ تو لقین کو اٹھا لا وہ پنجہ اسیر پہونچا جہان لقین تھا لقین کی کمر مین پڑا اور اسکو اٹھا کر بالاے آسمان
لیگیا یہان لقین کی جو آنکھ کھلی تو یہ دیکھا کہ مین بالاے ہوا چلا جاتا ہون پس یہ خوف ہوا کہ یہ کیا امر ہی یہ تو نیا
واقعہ ہی پس یہ خیال کر کے آنکھ بند کر لی ادھر غزالان نے بعد روانہ کرنے پنجہ کے سحر سے ایک مسند طیار
کی تھی اسکو فرش پر بچھا کر اور کل سامان مہیا کیا کہ وہ پنجہ لقین کو لیکر پہونچا چونکہ اسکی آنکھ تو کھل چکی تھی اور
کوئی زیادہ بلندی پر جاتا نہ تھا کہ یہ مشوش ہو جاتا مگر صرف خوف سے آنکھین بند کیے ہوئے تھا جب پنجہ نے
لا کر سامنے غزالان کے رکھا اور اسکو ثابت ہوا کہ کسی مقام پر پہونچا پس اسنے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مین
ایک مقام پر لیٹا ہون اور سامنے ایک عورت بہت حسین و خوبصورت بیٹھی ہی چونکہ یہ جاگ رہا تھا یہ دیکھکر

اُٹھ بیٹھا اور حیران ہوکر چارون طرف دیکھنے لگا اب جو اُسنے بغور دیکھا تو ثابت ہوا کہ میرے محل کا کوٹھا نہین ہی اتنو
یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر اپنے حواس درست کرکے اُس عورت یعنے غزالان سے کہا کہ ای عورت تو کون ہی اور
یہ تو میرے محل کا کوٹھا نہین ہی مین تو اپنی مسہری پر سو رہا تھا یہان کیونکر آیا یہ کیا امر ہی غزالان نے کہا کہ ای
یقین مین غزالان جادو ہون اور دختر ہون آفتاب جادو کی جو کہ سپہ سالار سمند رجادو کا تھا اور ہاتھ سے
عیاران لشکر اسلام کے کنارے دریاے سبز رنگ کے قتل ہوا مجکو سمند رجادو حاکم شہر سمندریہ نے تمھارے
کو روانہ کیا تھا چونکہ راہ مین میرے اوپر یہ افتاد پڑی یہ کیفیت جو کہ واقعہ گذرا تھا اور جو عیاری ہوئی تھی بیان
کی اور کہا کہ مین لشکر مین آئی تو سب مسلمان ہوئی مین نے یہ خبر لشکر مین سنی کہ تمنے شرط کی تھی کہ اگر صاحبقران
آگ مین تشریف لیجائین اور زندہ نکلین تو مین انکا دین قبول کرونگا چنانچہ تمنے بھی انکا مذہب قبول کیا مین
سنا ہی اور وہ آگ مین گئے اور زندہ نکلے یہ امر صحیح ہی یا غلط کیونکہ مجکو تو درست نہین معلوم ہوتا ہی تمنے بھی میرے
مثل مکر سے اسلام قبول کیا اور اس امر کی امیدوار ہے کہ کوئی موقع ملے تو مین اپنا حربہ کرون جیسے کہ مین نے مکر
سے قبول کرکے اور موقع پاکر تمھارے پاس آئی مین نے خیال کیا کہ یقین سے دریافت کرون اگر وہ اس امر کا
اقرار کرے تو خیر ورنہ اگر [illegible] مین سمجھ کر [illegible] اگر [illegible] ہوں [illegible] اور اسکو قتل کرے
کیونکہ کہین سحر سے بیکار کردو ملی یہ سنکے یقین نے کہا کہ ای ملکہ مین یہ تو بتاؤ کہ مین یہان کیونکر آیا اُسنے کہا کہ جب
مین نے یہ خیال کیا تو لشکر سے چلی شہر مین آئی اور قریب محل پہونچی اور بالاے قصر آئی قصر مین جاگ پائی مین نے
پہلے سحر سے سب کو بیہوش کردیا اُسکے بعد پنجہ بھیجکے تمکو اٹھا منگایا اسطرح تم یہان پہونچے ہو لہذا مین تجسے کہتی ہون
کہ جو امر اصل ہو وہ بیان کرو اور جو بد نظر ہو وہ کہو یقین نے یہ سنکے کہا کہ ای ملکہ غزالان اگر سچ سچ پوچھتی ہو تو یہ بیشک
ضرور یہ شرط کی تھی اور صاحبقران نے میری شرط قبول کی جبکہ میرا لشکر تمام گرفتار ہوگیا اور مین بھی اسیر ہوا تو مینے
یہ شرط کی تھی اسکو اُنھون نے قبول کیا مجکو رہا کردیا اور کل سردارونکو کچھ سردار گرفتار رہے یہان تک کہ دن مقرر
ہوا المختصر کہ صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے واقعی ان لوگونکا مذہب بہت حق ہی اور خدا بھی انکا برحق ہی مثل
ہمارے خداؤن کے نہین ہی گو مین خود پرست ہون مگر یہ مذہب ایسا ہی کہ اُسکے روبرو سب مذہب گرد ہین یہ لوگ
بڑے مذہب کے پورے ہین جب مین نے یہ دیکھا تو مین نے بھی یہ خیال کیا کہ یہ مذہب ضرور سچا ہی اور قبول کرلیا مین
نے بڑی بڑی کرامتین پائین اور اس مذہب کو غلط اور مذہب اسلام کو سچا پایا مین ضرور مسلمان
ہوا ہون اور میرا تمام شہر اور میرا لشکر اور میرے سب عزیز مسلمان ہوئے ہین اور جو سردار سمندریہ سے بدر کو
آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے ہین مگر ہان کئی ہزار آدمی جو کہ مکر سے مسلمان ہوئے تھے اُس لشکر تھے رات کو فرار کرگئے
ہین وہ جاکر خبر دینگے تو سمندر میرا کیا کریگا ای ملکہ میرے نزدیک یہ امر ضرور ہی کہ تم بھی ضرور مذہب اسلام کو قبول کرو کیونکہ
تم بھی اس مذہب کی برکت اور بزرگی دیکھ چکی ہو کہ کسقدر یہ مذہب پختہ اور برحق ہی اسکی بزرگی بیان نہین ہوسکتی ہی
غزالان نے کہا کہ ای یقین مجکو تو سحر کا کارخانہ معلوم ہوتا ہی مین خیال کرتی ہون جو کہ صاحبقران مشہور ہی وہ بہت بڑا
ساحر ہی اُسنے سحر سے اُس آگ کو گل کردیا ہوگا اُسکے مقام پر گلزار سحر تیار کیا ہوگا یقین نے کہا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ
میرے ایک سردار نے یہی اعتراض کیا تھا اُسکا انجام یہ ہوا اُسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لیگئے سحر کو بالکل دخل
نہین ہی یہ سنکے غزالان نے کہا کہ معلوم ہوا کہ یہ امر بہت درست ہی اور جو کچھ سنا گیا ہی ٹھیک ہی مین نے بھی مذہب
اسلام قبول کیا چونکہ قبول تو کر چکی تھی صرف وسوسہ شیطانی تھا کہ یہ اس مین مبتلا ہوگئی تھی بس اُسنے اُسی وقت
لاحول پڑھی اور یقین کو اُسکے مقام پر بذریعہ اُسی پنجہ کے پہونچا دیا اور خود اُسی طور سے سبکی نظرون سے پوشیدہ
ہوئی شہر سے نکل کر لشکر مین آئی اور اپنے خیمے مین آکر سو رہی چونکہ اسکو اسی تدارک مین دو پہر رات کے قریب گذر گئی تھی

آتے ہی سو رہی یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی یہان بادشاہ نے برآمد ہو کر دربار فرمایا صاحبقران تشریف لائے کل سردار
حاضر دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سہراب جادو بھی آکر بیٹھا ادھر خواجہ نے آکر ایک رقعہ صاحبقران کے ہاتھ
مین دیا اسکا مضمون یہ تھا کہ گرگین غزالان پر عاشق ہوئے ہین اور وہ بھی انکی طرف کسیقدر مائل ہوئی ہو لہذا
مین امیدوار ہون کہ ان دونکا عقد کرا دیا جائے یہ کار ثواب ہی یہ رقعہ صاحبقران پڑھا مسکرائے اور بادشاہ کو دیا بادشاہ
نے بھی رقعہ پڑھا ادھر صاحبقران نے خواجہ سے مسکرا کر کہا کہ کچھ تمکو بھی ضرور ملا ہوگا جو تم کوشش کر رہے ہو اوئی
تو سنئے گرگین سے پانچہزار لیے ہونگے اسکے بعد اور بھی جو نکالکر کے لیا ہوگا کچھ غزالان سے لیا ہوگا خواجہ نے کہا کہ اے
صاحبقران مجکو کچھ نہین ملا صرف بسبب کار نیک کے ثواب ہوگا اسوجہ سے کوشش کرتا ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی یہ
صرف آپکا گمان ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین نہ مانونگا جبتک تم انکار کرو یہ ممکن ہی نہین کہ تمکو نہ ملا ہو تم اور بیدون لیے
کوشش کرو خواجہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ بہت ٹھیک ہی جی ہان ہمکو ہزارون روپیہ ملے تو آپکا کیا حرف ہو کوئی آپکے
خزانہ سے ملے بس جہان کوئی کام مین نے کیا اس عرب زادے نے کہنا شروع کیا کہ روپیہ ملا روپیہ ملا صاحبقران
یہ سنکے فرمانے لگے کہ تم اسقدر برہم کیون ہوتے ہو اگر ملا بھی تو مین تمسے لے نہ لونگا بلکہ اور خوش ہونگا خواجہ نے کہا کہ جی
ہان آپ ایسے ہی تو خوش ہونے والے ہین ابھی تو رشک سے جل جائیگا نہین ملا ہی تو یہ حسد ہی کہ ملا ہی اگر ملتا اور معلوم
ہو جاتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ مین جلتا ہون اس سبب سے تم مجھسے پوشیدہ کرتے ہو
خیر معلوم ہو جائیگا یہ کہکر فرمایا کہ ای خواجہ مین نے جو جشن کہا ہی اسی جشن مین ان دونونکا عقد بھی کر دونگا کیونکہ
یہ موقع بہت اچھا ہی یہ سنکے خواجہ نے طرف گرگین کے دیکھکر کہا کہ تو مبارک ہو تمہارا کام ہو گیا یہان غزالان بیدار
ہو کر اپنے خیمے سے اسوقت دربار مین آئی جبکہ یہ گفتگو ہو چکی تھی اور یہ رائے قرار پا چکی تھی ادھر لقیس بھی جو صبح کو بیدار
ہوا اور دربار مین آیا سرداروں کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ صاحبقران کے چلکے داخل بارگاہ ہوا بادشاہ و صاحبقران
کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لایا کرسی مرحمت ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تمام اسکے سردار علے قدر مراتب بیٹھے چونکہ صاحبقران
نے وہ دن مقرر کیا تھا کہ آج سے سامان جشن کیا جائے حکم دے چکے تھے بس سامان جشن ہو چکا تھا اہلکارون نے آکر
عرض کیا کہ سامان جشن سب تیار ہی محفل نشاط ترتیب دے چکے ہین آج شام سے جشن شروع ہوگا صاحبقران نے فرمایا
کہ اچھا یہانتک کہ دربار برخاست ہوا برائے لقیس سرداران لقیس خیمہ برپا کیے گئے لقیس اُن خیمون مین گیا اور لوگ
اپنے اپنے مقام پر گئے غزالان اپنے خیمہ مین جاتی کہ صاحبقران نے اپنے مقام پر پہونچکر غزالان کو طلب کیا چوبدار
نے آکر غزالان سے کہا کہ صاحبقران نے طلب فرمایا ہی غزالان اُسی وقت طرف خیمہ صاحبقران کے چلی ادھر
صاحبقران نے چند عورتین اہل لشکر کی ناموس سے طلب کین اور انسے کہا کہ مین نے غزالان کو طلب کیا ہی اسکا مزاج
دیکھو وہ بھی راضی ہی اگر گرگین کے عقد کرنیکے لیے خواجہ نے صرف مجکو دھوکا دیا ہی یہ سمجھا کے ان عورتون کو صاحبقران نے حکم دیا
کہ ٹھہری رہو کہ غزالان آتی ہوگی مین نے اسکو طلب کیا ہی کہ غزالان آکر پہونچی صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اس کمرے مین جاؤ وہان جو وہ پہونچی تو دیکھا کہ چند عورتین بیٹھی ہوئی ہین اسنے انکو سلام کیا انھون نے جواب
سلام دیا باہم گلے ملین خوب تپاک بڑھایا کیونکہ انکا قاعدہ ہی کہ یہ لوگ ایک آن مین تپاک بڑھاتے ہین اور ایک آن مین کچھ بھی
کوئی بات نہین ہی جب خوب میل ہو گیا اسوقت جو کچھ انکو صاحبقران نے تعلیم کیا تھا غزالان سے دریافت کیا پہلے تو اسنے
سر جھکا لیا شرم سے جب انھون نے بہت پریشان کیا تو کہا کہ صاحبقران کو اختیار ہی دوسرے خواجہ صاحب کی مجکو انکے کہنے
سے کوئی عذر نہین ہی اس طور سے کہا کہ ثابت ہو گیا کہ رضامندی ہی یہ سنکے وہ عورتین اور باتین کرنے لگین کہ غزالان نے انسے کہا
کہ مین باہر جاتی ہون یہ تو معلوم ہو کہ صاحبقران نے کس دن طلب فرمایا ہی یہ کہکر انسے ملکر باہر آئی یہان جو پہونچی تو معلوم ہوا کہ
صاحبقران آرام فرماتے ہین اسنے خیال کیا کہ اسی امر کے لیے طلب فرمایا تھا خیر یہ خیال کر کے اپنے خیمہ مین آئی اور خاموش

ہوکر بیٹھ رہی کہ دن تمام ہوا رات آئی تمام لشکر مین روشنی ہوئی اہل لشکر کو دریان نئی نئی تقسیم ہوئین ہر مقام پر چراغان
روشن تھے بازارین آراستہ آئینہ بندی کی ہوئی دو طرف روشنی کی ٹٹیان لگین ہوئین ہر سردار کے خیمہ مین ایسی روشنی
تھی کہ وہ رات مقابلہ کرتی تھی شب قدر سے اس جشن کی خوشی مین فراش فلک نے بھی فرش نورانی از سپہر تا زمین کیا تھا
یعنی تمام عالم چاندنی سے نورانی ہو رہا تھا چاندنی پھیلی ہوئی تھی ایک تو شب ماہ کی روشنی دوسرے لشکر مین اسقدر
روشنی کی تھی کہ جسکی حد نہین اگر کور مادر زاد بھی اُس روشنی مین چلے تو راہ نہ گم کرے ستارے فلک کے نہ تھے بلکہ فرشتگان فلک نے
روزن کیے تھے برائے تماشائے جشن اور آنکھ لگائے دیکھ رہے تھے بارگاہ جو کہ خاص مقام محفل نشاط کے لیے مقرر کیا گیا
تھا اُسکی کیا حالت عرض ہو کہ وہ مقام تو بہتر از بارگاہ جمشید تھا اگر اُسکی تعریف کیجائے تو ایک دفتر ہو جائے لہذا
بسبب طول کے موقوف کیا یہانتک کہ صاحبقران و بادشاہ و لقیس مع کل سرداران لشکر خوب سیر کرتے ہوئے
اُس بارگاہ مین پہونچے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران برابر تخت کے جو دنگل
مرصع کار آراستہ تھا اُسپر رونق افروز ہوئے اور سردار قرینہ سے بیٹھے لقیس کو کرسی برابر تخت کے زمرد نگار بادشاہ کو
مین مرحمت ہوئی سب سردار لقیس کے میٹھے تھے کہ ملکہ غزالان بھی آکر شریک جشن ہوئی راوی نے بیان کیا
ہو کہ پہلے آتشبازی بہت عمدہ اور نفیس جو کہ تیار ہو کر آئی تھی اُسکے چھوڑنے کا حکم ہوا وہ چھوڑی گئی اُسکے بعد دستر خوان
آراستہ کیا گیا سبنے کھانا نوش فرمایا اُسکے بعد پھر محفل مین آکر بیٹھے اب اچھی طرح سے محفل آراستہ ہوئی صاحبقران نے
داروغہ میخانہ سے فرمایا کہ ساقی وغیرہ حاضر کیے جائین فوراً ساقی حاضر ہوئے چونکہ یہان شراب کا تو دستور نہین تھا عرق بطور
شراب کے تیار کیا جاتا ہی کہ اُسکو صاحبقران و بادشاہ و دیگر سرداران معزز پیتے ہین اُسمین بھی کیفیت شراب
ہوتی ہی قلب کو سرور روح کو تازگی ہوتی ہی دماغ معطر ہو جاتا ہی بس اُسکا دور ہوا جو کہ شراب کے عادی ہین اُنکو
شراب نفیس ملی جب سرور ہو چکا کیونکہ اُس وقت تک ناچ نہین شروع ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس زمانہ
تک شراب حرام نہین ہوئی تھی صرف معزز اہل اسلام اپنی طبیعت سے پرہیز کرتے تھے یہ طریقہ صاحبقران اول
جاری فرما گئے ہین کہ اُنکے حکم سے بزرجمہر نے نسخہ تیار کیا تھا جو کہ شراب کا لطف دیتا تھا صاحبقران وہ ہی
شراب جسکو مار الجم کہتے ہین نوش فرماتے ہین مگر اکثر مقام پر اولاد صاحبقران و سرداران نے شراب کا شغل
کیا ہی بلکہ راوی نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ خود صاحبقران شغل کرتے تھے جہان پر مار الجم ممکن نہین ہوتا تھا کیونکہ اکثر
لشکر سے نکل گئے ہین اور کسی پری پر عاشق ہوئے ہین وہان صحبت شراب ہوئی ہی تو نوش فرمائی ہے بھلا اُس مقام
پر مار الجم کہان یہی طریقہ صاحبقران ثانی کا تھا وہی نسخہ تیار کیا جاتا تھا اور اب بھی وہی نسخہ تیار کیا جاتا ہی اس زمانہ
سے کہ شراب کا بھی رواج ہی بس جب سرور ہوا ارباب نشاط کو حکم ہو طائفہ حاضر ہوا ناچ شروع کیا گیا ایک مطربہ حسینہ
جمیلہ نے محفل مین آکر گت ناچی بعد گت ناچنے کے یہ غزل شروع کی

غزل

کہ جالان فلک بھی جگر سنبھالے ہین
نقاب اُلٹی جو دیکھا ہی اُس ستمگر کو
کہ ہم جفائین فلک کی اُٹھانیوالے ہین
بہار آئی ہی گلشن مین چھوڑ دو صیاد
اُسیطرح مرے تلوونمین کچھ چھالے ہین
وہ توڑتے ہوئے دم مجکو دیکھکر بولے
بھرے ہوے ہین رختونکے جتنے تھالے ہین
نہال باغ جو پھولون نہین سماتے ہین +

ہماری آنکھونمین آنسو ہین لب پہ نالے ہین
تمام عاشق ناشاد دل سنبھالے ہین
وہ آئے تھام کے قلب و جگر یہ کہتے ہوئے
قفس مین بلبل ناشاد کے یہ نالے ہین
مین اپنی بیخودی شوق کیا کہون اے دوست
یہ سب بیچ سب کر دیکھے بھالے ہین
تو اب ہوگا جو دکھلا دو آخری دیدار
بہار دیکھئے شاید وہ آنیوالے ہین

پابند ہجر مین آنکھے یہ پیرے نالے ہین
زدل بہلنے کے سامان یہ نکالے ہین
بتون کے جور سے ہرگز نہین ہی خوف و خطر
یہ تیرے نالہ دل دوز ہین کہ بھالے ہین
کبھی جو تیرے کف پا کا رنگ تھا اے قیس
جب اُسنے ناز سے گردن پہ ہاتھ ڈالے ہین
خزان مین وہ ئی بلبل کہ شکل شبنم سے
کہ دم تمہارا ہمین اب جلانیکے بھی کلا ہین
جلا جلا کے ہمین مارے ہین شعلہ فراق

ہے عذاب پئے عاشقان نگاہ ہین
لگا نہ تیر جفا اے حسین شعلہ مزاج

یہ حال زار مریضان درد وغم ہے مسیح
ہر ایک کے قلب مین سوز درون چھپے ہین

کہ کوئی دم مین علم کو وہ جانیوالے ہین

یہ غزل جو اُس مطربہ نے بصد اے خوش گائی تو تمام محفل بیتاب ہوگئی ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ سکوت کا عالم ہوگیا عاشق مزاجون کی آنکھون سے آنسو گرنے لگے قلب مین سوزش سی ہونے لگی دل بیچین ہوگئے لبون پر صدائے آہ تھی یہ جو حالت ہوئی اُسنے غزل کو موقوف کیا کہ محفل کا رنگ بدلا ہر ایک نے انعام دیا طائفہ بدلا گیا تمام رات اسی طور سے صحبت ناچ رنگ وقت سحر تک رہی جب صبح ہوگئی لوگون نے اٹھ اٹھکر وضو کیا نماز سحر کو بجماعت ادا کیا اسکے بعد وظیفہ وغیرہ سے فرصت کرکے پھر محفل مین آکر بیٹھے دن بھر ناچ رنگ ہا جو وقت خاصہ کھانے کا اُس وقت خاصہ کھایا وقت نماز پڑھی پھر محفل مین آکر بیٹھے اسی طور سے یہ محفل نشاط سات روز تک برپا رہی ساتوین دن ایک مطربہ نئی جو کہ بہت حسین تھی اور وارد ہوئی تھی یہ غزل گائی غزل

دل سا عزیز کھوکے جو ہین سینے پہ داغ
باقی نہین ہے اب دل سوزان مین جا کو داغ
گلشن بنا ہے صورت طاؤس کے دیکھ
اس آگ نے تو جا بجا تن مین لگائے داغ
ہنسکر کہا کہ لالہ سے کچھ تو نشان نہین
قطرے مری لہو کے ستمگر تجھے ہی داغ
پہلو مین جسکے دل بھی نہو اسکو ہے بتا

بلبل نے جب سے کھینچی ہے میری تصویر نقشہ داغ
پہلو سے آرہی ہین صدائین فدائے داغ
آتش فشان پہاڑ اگر سینے اٹھا لیا
تن بھر مین اسقدر تیرے چھالونکے کھائے داغ
فرقت کی شب مین شمع دکھا مرے رفیق
اس گلبدن کے بیچ مین جو لگے دکھائے داغ
مشتاق خال لالہ رخان ہو لگا ہے رفیق
کسکو فراق یار کا پھر یہ دکھائے داغ

لالہ کسطرح چمن مین ہو اسکے ہوائے داغ
یہ گل کھلایا شعلہ فراق کے سحر نے
دل پر تمہارے ہجر کے جسنے اٹھائے داغ
سوز درون سے خون جلا آبلہ بھرا
کوئی نہین ہے اے گل عذار سوائے داغ
چمکینگے اسکی تیغ مین جوہر کسطرح سے
کسطرح عقد لبیک یہان ہو فدائے داغ

یہ غزل اُسنے اس طرز سے گائی کہ ہر اک کی زبان سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی واہ واہ کی صدا محفل مین بلند تھی یہ سب طرح سے خرسند ہوئی انعام کثیر ملا کہ اٹھا نہ سکا ابھی محفل برخاست نہوئی تھی کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آؤ عقد سے بھی گرگین کے فراغت کرلین نہ معلوم کیا پیش آئے کیا نہ آئے یہ عاشق و معشوق بھی ہم ہوجائین اس کار خیر سے بھی فراغت ہو خواجہ نے عرض کیا میں خود عرض کرنیوالا تھا بس اسوقت ناچ وغیرہ موقوف فرمایا اور خواجہ حشام جو کہ اولادین مین خواجہ بزرجمہر کے انکو طلب فرمایا ایک طرف وہ ہوئی ایک جانب خواجہ خضران ہوئے عقد پڑھا گیا کوئی نزاع حشم نہ تھا صرف واجبی طریقہ ادا کرنا تھا بلکہ غزالان کا عقد ہمراہ گرگین کے کیا تھا کیونکہ گرگین غزالان پر و غزالان گرگین پر فریفتہ تھے دونون عاشق و معشوق باہم ہوئے غزالان کو عورات لشکر نے عروس بنایا اور خیمہ گرگین مین پہونچا دیا ادھر محفل برخاست سب اٹھکر اپنے مقام گئے سات شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے سب جا کر آرام پذیر ہوئے صاحبقران و ظل اسد بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے یقین مع اپنے سردارون کے رخصت ہوا اور عرض کیا کہ کل سے میرے یہان آپکی و ظل اسد کی و سردارونکی دعوت ہے صاحبقران نے فرمایا بہتر ہے کہ مین دعوت سے فراغت ہولون مین طرف سمندریہ کے لشکر روانہ کرون یہ فرماکر یقین کو رخصت کیا تھا یقین ہر ایک سردار سے عمدہ دعوت مین آنیکا لیکر اپنے شہر مین آیا تھا کارندونکو سامان دعوت کا حکم دیکر کہ کل سامان درست ہو صاحبقران تشریف لائینگے یہ کہکے داخل محل ہوا اور جاکر آرام کیا ادھر اہلکارون نے سب سامان کرنا شروع کیا قصہ مختصر وہ دن تمام ہوا رات آئی رات بھی گذری صبح ہوئی ادھر بادشاہ نے دربار فرمایا سب سردار دربار مین حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا یہان شہر مین یقین بھی بیدار ہوا سردارونکو لیکر طرف بارگاہ و صاحبقران کے چلا یہان سب انتظام دعوت ہو چکا تھا تاکہ طول دیا جائے یقین و صاحبقران و بادشاہ کو لیکر اپنے ہمراہ شہر مین آیا صاحبقران و بادشاہ پر زر نثار کرتا ہوا جاتا تھا سب اہل شہر برائے تماشا کوٹھون پر اور منبر پر کھڑے ہوئے سامان سواری دیکھ رہے تھے یہانتک کہ صاحبقران اور بادشاہ نے شہر کو خوب آباد پایا اور طریقہ کا شہر کا دیکھا رعایا کو دل شاد دیکھا یہانتک کہ دربار مین تشریف لائے بادشاہ تخت پر

جلوہ گر ہوئے صاحبقران و یقین کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے محفل نشاط برپا ہوئی پہلے خاصہ نوش فرمایا پھر شغل شراب
ہوا اسکے بعد ناچ شروع ہوا طایفے پر طایفے آنے لگے انعام لیکر جانے لگے یہانتک کہ ساعت شبانہ روز یہ محفل عیش و نشاط
منعقد رہی آٹھوین دن برخاست ہوئی صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے خوابگاہ مین جاکر آرام فرمایا ہر سردار
اپنے اپنے خیمے مین جاکر چین سے آرام پذیر ہوئے نوین دن صاحبقران نے دربار کیا ظل اللہ تخت پر متمکن ہوئے
صاحبقران تشریف لائے بادشاہ کو مجرا کرکے اپنے دنگل پر رونق افروز سب سردار حاضر دربار معلّے ہوکے تھے اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یقین خود پرست جو کہ اب یزدان پرست کے نام سے مشہور ہے حاضر دربار ہوا اسکو
کرسی ملی اور اسکے سردارون کو جگہ دربار مین مرحمت ہوئی چونکہ وقت صبح کا تھا سرداران آئے ہوئے تھے سب مجرا
کر رہے تھے کہ صاحبقران نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ سب دربار مین جمع ہین یقین بھی ہین غزالان بھی سہراب
جادو بھی صنوبر شاہ جو کہ اس ممالک کے حالات سے بالکل واقف ہین بس آنسے اب یہ رائے لیجائے کہ سمندریہ کو
لشکر روانہ کیا جائے یا ابھی نہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر دیر کس امر کی ہے مشورہ فرمایئے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ
کہ مین اب لوگون سے مشورہ کرتا ہون کہ آپ لوگون کی کیا رائے ہے سب نے عرض کیا کہ اسوقت بہت بڑی جاننے والی
اُس شہر کے حالات کی ملکہ غزالان آپکے دربار مین موجود ہین آنسے رائے لیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین سب کی رائے لیتا ہون
جو مناسب معلوم ہو وہ رائے دے کسی پر منحصر نہین ہے یہ سنکے صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو دریائے سبز رنگ
کے اُسطرف کی حالت سے واقف تھا اُدھر کی حالت سے بالکل واقف نہین ہون کیونکہ مین ادھر آیا نہین ہون سوائے
ایکمرتبہ کے کیونکہ دریا حائل تھا کوئی اس پار نہین آسکتا تھا ہان یقین سے دریافت فرمایئے پہلے راہ کی حالت اور شہر
کی حالت کے جاننے والے صرف دو صاحب ہین ایک سہراب جادو دوسرے ملکہ غزالان جو کہ نئی وارد ہوئی
ہین اُنسے بڑھکر کوئی واقف کار نہوگا مین تو بالکل بیکار ہون صاحبقران نے یہ سنکے اُنکی طرف دیکھا سہراب نے کہا
کہ میری رائے تو یہ ہے کہ لشکر روانہ کیا جائے اُسنے غزالان نے کہا کہ کس راہ سے کیونکہ سمندریہ کے تین راستے ہین ایک
طرف تو کل ممالک جو راہ مین پڑتے ہین اُسکے حاکم ساحر ہین انکو نامے سمندر جادو نے تحریر کرچکا ہے کہ تم اپنے ملکونکا بندوبست
کرکے شہر سمندریہ مین آؤ کہ یہان خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا کوئی صاحبقران نامی ہے جسکا لشکر دریائے سبز رنگ
کے پار اُترا ہوا تھا اُسکے عیارون نے اس پار آکر پہلے آفتاب جادو کو قتل کیا کہ وہ میرا سپہ سالار تھا مین نے اُنکی
گرفتاری کو روانہ کیا تھا اُسکے بعد سحران یہان اُور دریا کو برباد کیا اب ادھر کا قصد کیا ہے پس میری مدد کرو وہ سب
ساحر اپنا اپنا لشکر لیکر سمندریہ کو گئے ہونگے مگر اس راہ سے لشکر اگر سیدھا مستقیم جائے تو ایک برس مین ہوسکیگا
اگر ان شہرون مین مقابلہ ہوا تو اور زیادہ عرصہ ہوگا پس اسطرح سے تو ادھر سے جانا مناسب نہین ہے دوسری راہ کوہستان سے
ہے اُس راہ سے اتنا بڑا لشکر جا نہین سکتا ہے وہ راہ ساحرونکے لیے ہے تیسری راہ جو ہے وہ یہی ہے جس راہ سے کہ صاحبقران
تشریف لیے جاتے ہین ادھر جو ملک ملینگے سب ملکونکے حاکم غیر ساحر ہین تصویر پرست ہین اور یہ راہ بھی قریب ہے شہر یقین
کے بعد جو ملک ملیگا اُسکا نام محرابیہ ہے محراب شاہ اُسکا حاکم تین لاکھ کا لشکر رکھتا ہے اُس ملک کے بعد شالبیہ ہے امتثال شاہ
حاکم ہے اُسکے بعد اقبالیہ ہے اقبال شاہ حاکم ہے اُسکے مرادیہ ہے مراد شاہ حاکم ہے اُسکے بعد شہر جستریہ ہے جستر شاہ حاکم ہے
انمین کوئی چار لاکھ کا لشکر رکھتا ہے کوئی پانچ لاکھ کا مگر سب حکم مین سمندر جادو کے اور سمندر جادو کو خراج دیتے ہین اور
ان سبکو سمندر نے نامے تحریر کیے ہین کہ ہوشیار رہنا کہ خدا پرستونکا لشکر سمندریہ کو آتا ہے جو انکو قتل یا گرفتار کریگا ہین
اُس سے بہت خوش ہونگا اُسکا رتبہ میری بارگاہ مین بہت بڑا ہوگا یہ نامے انکو پہونچ چکے ہین سمندر جادو کو یقین بہت
بھروسا تھا اور یقین کامل تھا کہ لشکر اسلام کو یقینی شکست دیگے پس اُسکے یقین کے خلاف ہوا یقین خود مسلمان
ہوئے بھلا کوئی ہے ایسے لشکر سے مقابلہ کرسکتا ہے اگر ان بادشاہون سے مقابلہ ہوگا تو لشکر صاحبقرانی سبکو شکست دیکر عرصہ چار ماہ

مین سرحد سمندر پر پہونچ جائیگا یہ تو میری راے ہے اگر کوچ فرمایا جائے تو اس راہ سے اور جو تھی راہ کہ جسکا مین نے ذکر
نہین کیا کیونکہ وہ دریا کی طرف سے ہے صاحبقران و لشکر صاحبقران کو اس راہ مین تکلیف ہوگی اور یہ راہ سب راہون سے
دور ہے اسی سبب سے مین نے اسکا ذکر نہین کیا یہ تقریر غزالان کی سنکے یقین نے کہا کہ ملکہ تم خوب واقف ہو میری بھی
راے ہے اور مین بھی یہی راے دیتا ہون صاحبقران نے یہ سنکے بادشاہ سے فرمایا کہ آپکی کیا راے ہے آپنے سب حالت
سنی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ بخوبی واقف ہین انکے مثل کوئی نہین واقف لہذا انکی راے پر عمل کرنا
بہت مناسب ہے پیش خیمہ طرف محرابیہ کے روانہ فرمایا جاے یہ سنکے یقین نے عرض کیا کہ میری ایک راے ہے کہ آپ اس امر کو
بھی خیال فرمائین کہ محراب شاہ کے پاس گو لشکر قلیل ہے مگر دو سپہ سالار اسکے ایسے زبردست اور قوی تن ہین جو کہ
تنہا لاکھون سے مقابلہ کرتے ہین محراب شاہ انھین کے بھروسے پر حکومت کرتا ہے انکے سبب سے کوئی محراب شاہ
پر چڑھائی نہین کر سکتا ہے خود سمندر جادو باوجودیکہ ساحر ہے مگر حملہ نہین کرتا ہے پس جب اسکو خبر ہوگی تو وہ ضرور مقابلہ کریگا
انھین کے بھروسے پر اگر محراب شریک حضور ہو گیا تو پھر کسکو حوصلہ ہوگا محرابیہ پر جو کچھ مقابلہ ہوگا اور کسی مین اتنی قوت نہین
ہے سہراب نے کہا کہ یہ تم بیکار کہتے ہو جب سمندر جادو کمک کا اقرار کریگا تو ہر ایک جان دیکر مقابلہ کریگا مگر ہان محرابیہ
خوب مقابلہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے کچھ خوف نہین ہے خدا اپنی بزرگ است بموجب مصرعہ چہ دشمن اگر قوی است
نگہبان قوی تر ست پس اب مین پیش خیمہ روانہ کرتا ہون یہ فرما کر اب خیال کرنے لگے کہ کسکو پیش خیمہ لیکر روانہ کرون کیونکہ
جو کہ سپہ سالار اسکے ہین انکو سنا ہے کہ وہ بہت قوی ہین ایسے شخص کو پیش خیمہ لیکر روانہ کرون جو کہ زبردست ہو اور مقابلہ کے
کیلیے کہ جو دو سپہ سالار ہے اور داروغہ بارگاہ ہے وہ ایسا زبردست نہین ہے یہ خیال کر رہے تھے ابھی کوئی خیال مین نہین آیا تھا
کہ یکایک صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام میدان تاریک ہو گیا کہ وہ گرد اگرد قریب لشکر اسلام شق ہو گئی دامن
گرد سے شاہ نشان سرخ کہ جسکے پھریرے پر تعریف خداوند کریم و نعت مرسلان برحق تحریر تھی نمودار ہوئی انکے عقب مین اور سامان
سواری و جلوس سواری اسکے بعد ایک پہلوان مرکب قوی پر سوار ہاتھ پاؤن بھی بہت قوی قد و توش مین مثل عادی کے
عقب مین ساٹھ ہزار سوار قوم عاد سے چلے آتے ہین انکے عقب مین اثاث بارگاہ وغیرہ کا یہ دیکھکر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا
کہ یہ لشکر تو خدا پرستون کا معلوم ہوتا ہے مگر نہ معلوم سردار لشکر کون ہے ہمنے آجتک اسکو نہین دیکھا کہ یہ کون سردار ہے ہرکارہ بھیجکر دریافت
کیا جاے کہ خبر لائین بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ کو حکم دیجئے پس صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خبر منگاؤ پس
صاحبقران سے خواجہ نے ہرکارے روانہ کیے ادھر سے ہرکارے پہونچے ادھر سے سردار لشکر نے جو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہے اسکے
نشانون پر تعریف خدا مرقوم ہے اسنے بھی ہرکارے برائے خبر روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے اس لشکر اسلام مین
آکر دریافت کر گئے اور خوشی خوشی جاکر اپنے سردار سے عرض کیا کہ خداوند آج ہماری منزل تمام ہوئی آپ جسکے جویا تھے یہ وہی لشکر ہے کہ
لشکر صاحبقرانی ہے یہ سنکے اس سردار نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر ٹھہر دین خدمت صاحبقران مین جاتا ہون اور
قدم بوسی حاصل کرتا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لشکر ہے جبرئیل بن عادی کا ایک جزیرہ ہے کہ اسکو جرائیل کہتے ہین یہ بنیاد
جزیرہ ہے ایک مرتبہ عادی لشکر صاحبقران اول سے زخمی ہو کر نکل گئے تھے تو اس جزیرے مین پہونچے تھے اتفاق سے اس
جزیرہ کا حاکم صحرا مین شکار کو آیا تھا یہ جو زخمی شدہ اس مین پہونچے کسی سبب سے مرکب پر سے گرے مرکب چرنے لگا یہ زمین پر
پڑے ہوئے تھے وہ حاکم کہ نام اسکا قیصر تھا مگر بت پرست تھا شکار کرتا ہوا اس مقام پر پہونچا عادی کو دیکھکر اسکو انکے حال پر
رحم آیا انکو اٹھا کر اپنے خیمے مین لایا جراح کو طلب کیا انکے ٹانکے دلوائے زخم دوزی کرائی انکو ہوش آیا اپنے کو ایک خیمے مین پایا اور
ایک بادشاہ کو بالین پر بیٹھے ہوئے دیکھا مگر عادی نے بمصلحت کچھ دریافت نہ کیا خاموش پڑا رہا صرف اتنا پوچھا کہ یہ کون
مقام ہے اس بادشاہ نے کہا کہ یہ جرائیل ہے اسنے کہا کہ آپ کون ہین انھون نے جواب دیا کہ مین اچھا ہو لون تو بیان کرونگا [illegible]
وہ بادشاہ انکو لیکر اپنے جزیرے مین آیا انکا علاج کرنے لگا انکو پندرہ دن مین صحت ہوئی کھانے کو ملا غسل صحت کیا اسنے جس کیلیے

انکی صحت پانے کا اب اُسنے اُنسے اُنکی حالت پوچھی اُنھون نے کہا کہ یہ بخوبی و رضائی ہون حمزہ صاحبقران کا لشکر کفار سے مقابلہ ہوا تھا مین
زخمی ہو کر ادھر چلا آیا ہون میرا مرکب مجھے نکالکے اس صحرا مین پہنچا تھا مین کسی سبب سے پشت مرکب سے زمین پر گرا کر آپکے ہاتھ آئے
یہ میرا واقعہ ہے اب آپ اپنا حال بیان کرین کہ آپ کون ہین اُسنے کہا کہ مین اس جزیرہ کا حاکم ہون عادی نے دریافت کیا تھا کہ کیونکر
کیا ہے اُسنے کہا کہ لقا پرست ہین مین نے کہا کہ مذہب لقا پرستی ترک کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اُسنے یہ جو سنا تو بہت برہم ہوا
اور اپنے اہل دربار کو حکم دیا کہ اس خدا پرست کو گرفتار کر لو خواہ قتل کر دو مجھکو غضب ہوا کہ یہ شخص خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان
کیا بس سب اہل دربار ٹوٹ پڑے تھے انھون نے سو دو سو کو قتل کیا اور دربار کو درہم برہم کر دیا تھا اور قریب تھا قیصر بھی گر
اُسکو تخت سے اُٹھا لیا تھا اُسنے کہا تھا کہ امان انھون نے جوابدیا تھا کہ بشرط ایمان اُسنے جوابدیا کہ مین قبول کرتا ہون مگر
ایک شرط سے عادی نے کہا تھا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ مجھکو آپ رہا کر دین عادی نے کہا تھا کہ اگر تو مکر کرے اُسنے
کہا کہ جو مرد ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہ پورا کرتے ہین بس عادی نے اُسکے کہنے پر اُسکو رہا کر دیا تھا وہ اُٹھکے قدمون پر گرا تھا
اور عرض کیا تھا کہ وہ شرط یہ ہے کہ اس جزیرے سے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک غار ہے اُس غار مین ایک دیو رہتا ہے
وہ دیو اگر میری دختر کو اُٹھا لے گیا ہے اُس سے وصل کا خواستگار ہے بس وہ انکار کرتی ہے وہ اگر مجھکو پریشان کرتا ہے اگر آپ اُسکو قتل کرین
تو مین اس دختر کا آپکے ساتھ عقد کرون آپکی کنیزی مین دون اور ایمان قبول کرون یہ عورت سے تو ترسے ہوئے
تھے کیونکہ کوئی عورت انکے موافق کی تاب نہین لا سکتی تھی مرجاتی تھی سوائے تین چار عورتون کے مثل عادیہ بانو وغیرہ کے
وہ انسے قوی تھین بس انھون نے عورت کا نام اور عقد کا ذکر سنتے ہی قبول کر لیا تھا بس انھون نے اس غار پر جا کر
اُس دیو کو پکارا تھا وہ اُسکے ساتھ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا اُسکے لب عارض کے بوسے لے رہا تھا عادی نے
صدا دی تھی وہ صدائے عادی سنکے اُس عورت کو بغل مین دبا کر باہر غار کے آیا تھا کہ قیصر نے کہا تھا کہ جو اسکی بغل مین
ہے یہی میری دختر ہے عادی اُسکو دیکھکر مائل ہوئے تھے کیونکہ وہ حسین بہت تھی اور آپکے قابل بھی تھی جب وہ دیو باہر نکلا تھا
اُسنے جو قیصر کو دیکھا تو اُسکے ستانے کے لیے خوب دبوچ کر اُس نازنین کو جسکا نام جمیلہ بانو تھا گلے سے لگایا عارض کے
بوسے لیے یہ امر عادی کو بہت ناگوار معلوم ہوا تھا مگر کیا کرتے کیونکہ اُسکے قبضہ مین تھی جب بوسے لے چکا تو قیصر سے
کہا کہ ای قیصر تو اسوقت کیون آیا ہے قیصر نے جواب دیا تھا کہ مین نہین آیا ہون بلکہ یہ پہلوان جو کہ تیرے روبرو کھڑا ہے
تجھسے مقابلہ کرنے آیا ہے اور اِسنے تجھکو پکارا ہے یہ سنکے وہ دیو بہت ہنسا تھا اور کہنے لگا تھا کہ تو اسکو اپنا حمایتی بنا کے
لایا ہے خیر یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے اسکے بعد تجھکو بھی قتل کرونگا یہ کہکے اُسنے اُس نازنین کو زمین پر کھڑا کر دیا تھا اور کہا
تھا کہ ای جان جہان تم یہان ذرا ٹھہرو جاتا ہون مین تمسے بوس و کنار کرونگا پہلے اِس آدمزاد سے مقابلہ کر لون اسکے
گوشت کے کباب بناؤنگا جب شراب خواری کرونگا اور یہ کباب کھاؤنگا اور تمھارے عارض کے بوسے لونگا یہ
کہکر عادی سے مقابلہ کیا تھا بیان کا یہ ہے کہ عادی نے اسکو قتل کیا تھا قیصر نے مذہب اسلام قبول کیا تھا اور اپنی
دختر جمیلہ کا عقد ہمراہ عادی کے کیا تھا یہ تو اس امر کے عادی بھی عروس کو اُٹھا حجلہ عروسی مین لیگئے چونکہ جمیلہ بھی
انپر عاشق ہو چکی تھی مگر دل مین کہنے لگی کہ ایک دیو سے جان بچی دوسرے کے قبضہ مین آئی ادھر تمام جزیرہ کو قیصر نے مسلمان
کیا تھا یہ اُس سے ہمبستر ہوئے تھے وہ انکے قابل تھی خوب مزے ہوئے تھے اُسی شب کو حاملہ ہوئی تھی دو چار دن رہکر انکو
اُسی جزیرہ مین چھوڑ کر چلے آئے تھے چونکہ حاملہ تھی اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہے کہ جب صاحبقران کی صاحبقرانی کا زمانہ
تھا اور اس واقعہ کے کوئی برس بیتے بعد صاحبقران خانہ کعبہ مین تشریف لیگئے اور صاحبقران ثانی صاحبقران ہوئے
تھے چونکہ ان لوگونکو اسکی کچھ فکر تو تھی نہین کہ تمنے کہان عقد کیا اور کہان نہین یہانتک کہ عادی نے بھی شہادت پائی تھی
وہان لڑکا پیدا ہوا تھا اُس قصہ کو تو موقوف کیا گیا کہ صرف مطلب یہ تھا کہ یہ لڑکا عادی کا ہے جو کہ لشکر لیکر آیا ہے
یہ داستان کاتب سے ان جلدون مین رہگئی تھی اگر بیان ہوگئی ہوتی تو یہان کوئی اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مگر

خیر بطور یاد وہی بیان کردی گئی تا کہ یہ کوئی نہ خیال کرے کہ یہ داستان تو ہمنے کسی جلد مین نہین دیکھی اور یہ لڑکا کہانسے عادی
کا پیدا ہوا بس ناظرین پر ظاہر ہوگیا کہ یہ اس طور سے پیدا ہوا تھا بس جب پیدا ہوا قیصر نے جزیل بن عادی نام
رکھا تھا بالکل مشابہ تھا عادی اپنے باپ سے بس قیصر نے بڑی دہوم سے چھٹی کی تھی بسم اللہ کی تھی یہانتک کہ سن تمیز
کو پہونچا مثل اپنے باپ کے تن و توش بھی پیدا کیا قیصر نے بڑے بڑے صاحب فن نوکر رکھکر ہر فن کی تعلیم کرائی تھی بیگانہ
کل فنون سے ماہر ہوا اپنی مان سے اپنے باپ کا نام دریافت کیا تھا اسوقت اسنے کل حال بیان کیا کہ تمھارے باپ
برادر رضاعی ہین حمزہ صاحبقران کے عادی بن معدی کرب انکا نام ہے قلعہ تنگ رواحل کے شاہزادے ہین
لشکر اسلام مین بڑی عزت رکھتے ہین داروغہ بارگاہ صاحبقران مین اسنے عرض کیا تھا کہ مین اپنے باپ کے پاس
جاؤنگا لشکر اسلام مین رہونگا اپنے نام اور آبرو کو ترقی دونگا اہل اسلام کی مدد کرونگا مان نے کہا تھا کہ پہلے ویسی آبرو
تو بہم کرے اتنی قوت تو بہم پہونچاے کہ بارگاہ صاحبقرانی مین عزت ہو وہان تیرے باپ سے زیادہ زیادہ زبردست سردار
موجود ہین مثل لندھور اور بہرام و مالک کے دوسرے تیرا بھائی کرب غازی اور اولاد صاحبقران مثل علمشاہ
و بدیع الزمان کے انکے روبرو تیری کیا وقعت ہوگی ہان کچھ لشکر بہم کر سکے جزیل نے مان کو کچھ جواب نہ دیا تھا
اسیدن اپنے ہمسنون کو جمع کرکے اسنے مشورہ کیا تھا کہ ہمارا قصد ہے کہ ہم یہان سے نکل جائین بس انھون نے اسکی
راے کو پسند کیا تھا اسنے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا یہ قصد ہے کہ مین لشکر جمع کرکے خدمت مین صاحبقران کے جاؤن اور
اس بارگاہ مین عزت پاؤن تمھارے بھی بڑے مرتبے ہونگے ان لوگون نے اسی سبب سے پسند کیا تھا بس یہ اسی شب کو
محل سے نکلکے انکو ہمراہ لیکر ایکطرف کو روانہ ہوا تھا جب صبح ہوئی تھی تو نانا اور مان نے اپنی حالت بہت تباہ کی تھی آخر
کو صبر کرکے بیٹھ رہے تھے اگر انکی حالت کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ داستان چھوٹ گئی ہے اسکا ذکر قبل کی جلدون مین مثل
لعل نامہ وغیرہ کے ہوتا تو بہتر تھا یہان تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے صرف پتہ کے لیے اسقدر کافی ہے جو کہ تحریر ہوگا
ورنہ انکے رنج و غم کی بہت بڑی داستان ہے جزیل کے ملک حاصل کرنے کی یہ تو یہان صبر کرکے بیٹھ رہی تھی ادھر جزیل
مع اپنے ہمراہیون کے ایک صحرا مین پہونچا تھا وہان ایک قزاق رہتا تھا کہ نام اسکا طالب زرد تھا اسکے ہمراہ دس
ہزار کا لشکر تھا اسنے اسکو آکر گھیرا تھا اور مقابلہ ہوا تھا جزیل نے اسکو زیر کیا تھا اسنے اطاعت کی اور قزاقی ترک کی
یہ اسکو ہمراہ لیکر اور طرف روانہ ہوئے تھے ایک ملک عادیونکا ملا تھا وہان مقابلہ ہوا اس ملک کے بادشاہ کو نام اسکا
عمود عاد تھا زیر کیا تھا وہ بھی مسلمان ہوا تھا دس ہزار سے وہ بھی ہمراہ ہوا اور کل شہر کو اسلام آباد کیا تھا اسیطرح
سے انھون نے دس برس کے عرصہ مین چھ ملک فتح کیے تھے تین ملک تو تین بھائیون کے کہ نام انکے حلیم و سلیم و جسیم عاد
ہاین یہ تینون دس دس ہزار سے مسلمان ہوکر شریک ہوئے تھے اور ایک ملک سلطان کوہ نشین کا کہ اسکا ملک کوہ پر واقع ہوا تھا یہ بھی دس ہزار
سے شریک ہوا تھا جب جزیل کے پاس ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگیا تو اپنے نانا کے ملک مین پھر آیا قیصر کو خبر ہوئی کہ تمھارا
نواسا مع لشکر آتا ہے اور بڑی شوکت حاصل کی ہے اسنے یہ سنکے بڑی خوشی کی اور استقبال کرکے لیگیا تھا مان سے ملا تھا
اسکے بعد مان سے کہا کہ اب مین لشکر مین صاحبقران کے جاؤن مان نے کہا تھا کہ اب جاؤ مگر سنا گیا ہے کہ صاحبقران
اول تو خانہ کعبہ مین تشریف لیگئے صاحبقران ثانی لشکر کے افسر اعلے ہین تمھارے باپ نے بھی انتقال کیا خیر جاؤ مگر اب
کوئی لطف نہین ہے یہ سنکے اسنے باپ کا تعزیہ کیا تھا اب یہ کوئی دس برس تک خانہ نشین رہا یعنے اپنے نانا کے ملک مین رہا
اب اسکو خیال آیا تھا کہ چلو یہان کے رہنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ تو ثابت ہوگیا کہ والد انتقال کرچکے ہین چلو لشکر اسلام کے
شریک ہوکر جہاد کرو تاکہ خدا خوش ہو اور معلوم ہو کہ عادی کا یہ لڑکا ہے اب اسکا سن کوئی تیس برس کا ہوگا وہ یہ لشکر
ساٹھ ہزار کا لیکر چلا تھا تاجرون اور مسافرون سے دریافت کرتا جاتا تھا یہانتک اسکو خبر ملی تھی کہ لشکر اسلام طرف نہطاق
کے جاتا ہے اور بدیع الملک لشکر کے صاحبقران مین صاحبقران ثانی بھی خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے ہین یہ وہی لشکر

جو کہ لشکر اسلام کی تلاش مین چلا ہی جزیل بن عادی ہی تلاش کرتا ہوا اور راہ مین خبرین سنتا ہوا اسی مقام پر پہونچا
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت زبردست ہی پس جب اسکو معلوم ہوا کہ یہ لشکر صاحبقرانی ہی تو اسنے اپنا لشکر چھوڑ کر
قصد کیا کہ لشکر مین جا کر صاحبقران سے لون قدمبوسی حاصل کرون اپنے حسب نسب سے آگاہ کرون کہ مرتبہ اعلےٰ پاؤن
اُدھر ہرکارے سے جو کہ بحکم صاحبقران خواجہ نے روانہ کیے تھے لشکر جزیل مین پہونچے اُنھون نے دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر خزیل بن عادی کا ہی تلاش مین لشکر صاحبقران کے آیا ہی وہ ہرکارے یہ خبر لیکر بارگاہ مین آئے مجرا کر کے
صاحبقران سے عرض کیا کہ خداوند یہ لشکر خزیل بن عادی کا ہی آپکی قدمبوسی کے لیے آیا ہی بدیع الملک
سنکے حیران ہوئے کہ یہ ہمکو نہین معلوم تھا کہ عادی کا کوئی لڑکا اور بھی ہی علاوہ اُن لڑکون کے جو کہ ہمارے لشکر مین ہین
بادشاہ نے فرمایا کہ ہوگا جب لشکر مین آئیگا معلوم ہوگا ادھر جزیل داخل لشکر ہوا لشکر کی سیر کرتا ہوا اور دیکھتا ہوا کہ لشکر کا یہ کو
ہی دریا ہی موجزن ہی کوسون تک خیمے و بارگاہ مین برپا ہین کوسون تک لشکر فروکش ہی بازارین آراستہ ہین ایک چہل
پہل ہی سوار و پیادے پھر رہے ہین یہ لشکر کی سیر کرتا ہوا در بارگاہ پر پہونچا چونکہ اب وقت گرم ہوگیا ہی تو صاحبقران کے
پردے گروا دیے ہین کہ حدت دھوپ سے تکلیف ہوئی تھی پس اسنے درگہ سالار سے جو کہ اولاد مین عادی کے
تھا آکر عرض کیا جا کر صاحبقران سے عرض کرو کہ ایک غلام تازہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا
ہی درگہ سالار نے جو صورت دیکھی تو بالکل عادی کی صورت سے مشابہ پایا کوئی فرق نہ تھا جسم کی فربہی مین صرف فرق
تھا گو یہ بھی بہت قوی الجثہ تھا مگر وہ فربہی کہان جو کہ عادی کی تھی اُسکے صورت دیکھکر کہا کہ کیا آپ خاندان پہلوان
عادی سے ہین اُسنے کہا کہ تم جا کر عرض کرو جو ہون وہ ظاہر ہو جائیگا مین ابھی نہین بیان کر سکتا ہون درگہ سالار
یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک پہلوان جو کہ بالکل مشابہ عادی سے ہے اور معزز معلوم
ہوتا ہی در بارگاہ پر آیا ہی اور کہتا ہی کہ مین غلام تازہ ہون قدمبوسی کا خواستگار ہون صاحبقران و بادشاہ نے فرمایا کہ کیو
اُسکو اندر بارگاہ کے نہ لاؤ اور حکم دیا کہ کرسی اُسکے واسطے لائی جاوے درگہ سالار سے دریافت کیا کہ اسکے ہمراہ کوئی
اور بھی ہی یا اکیلا ہی عرض کہ ایک چاکر ہمراہ ہی پس یہ سنکے صاحبقران نے کرسی طلب فرمائی درگہ سالار بیرون بارگاہ
آیا اور اُسکو ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے گیا اُسنے جو بارگاہ کو دیکھا تو بشبیہ تیسران پایا تمام بارگاہ سردارون سے بھری ہوئی تھی
کہ جنمین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہی یہ اُن سردارون کو دیکھکر اپنی پہلوانی کو بھول گیا بالکل
اسنے اپنے دل مین کہا کہ میری کیا اصل ہی ان سبکے روبرو واقعی والدہ یہ سچ فرماتی تھین کہ اُس بارگاہ مین بڑے بڑے
پہلوان ہین اور سردار عزیزان صاحبقران کو جو دیکھا کو پہچانا نہ تھا مگر طریقہ اور مرتبہ سے پہچان گیا کہ یہ عزیز ہین کیونکہ
آنکے دنگل سب سے بالا دست بیٹھے ہوئے تھے پس اسنے اُس بارگاہ کو دیکھکر اپنے دل مین بہت تعریف کی مجرا گاہ
پر سے پہلے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران کو جو دیکھا تو اور خوش ہوا بادشاہ کا تو حلقہ بگوش ہو گیا
ایسی محبت پیدا ہوئی کہ جسکی حد نہین ہی بادشاہ و صاحبقران نے مجرا لیکر حکم کرسی پر بیٹھنے کا دیا یہ سلام کر کے
کرسی پر بیٹھ گیا سب سردارون سے صاحب سلامت کی اب جو سردارون نے اور عزیزون نے صاحبقران کے اور
خود صاحبقران و بادشاہ نے اسکو دیکھا تو سامنے تصویر پہلوان عادی کی پھر گئی سبکو پہلوان عادی یاد آگئے کیونکہ یہ عادی ثانی تھا جب
بیٹھ چکا تو صاحبقران نے فرمایا کہ تم کس خاندان سے ہو جزیل نے اپنی کل حالت بیان کی اور ایک انگیہ جو کہ عادی نے
اپنی زوجہ جمیلہ کو دیا تھا کہ جب تمہارے یہان اولاد پیدا ہو تو اسکے بازو پر باندھ دینا تاکہ اُس سے اُسکی پہچان ہو جمیلہ
نے ایسا ہی کیا تھا جب چلنے لگا تھا تو اسنے کہدیا تھا کہ جب تم خدمت صاحبقران مین پہونچنا اور قدمبوسی حاصل
کرنا تو یہ انگیہ پیش کش کرنا اور عرض کرنا کہ یہ نشانی رکھتا ہون آنکے اولاد ہونے کی راوی نے بیان کیا ہی کہ جزیل نے
سب حالت عرض کر کے وہ انگیہ نذر شاہی سے گذرانا اور عرض کیا کہ یہ نشانی ہی چند سردار و عزیز صاحبقران اسکو پہچانتے تھے جو باندھا

نے وہ یکہ انکو دیا کہ آپ لوگ اس یکہ کو پہچانتے ہین کہ یہ یکہ کسکا ہی انکے کہنے پر عمل نہ فرمائینگا ہر ایک نے وہ یکہ دیکھا اور تقسیم خدمت
بادشاہ مین عرض کیا کہ یہ یکہ ضرور پہلوان عادی کا ہی اور ایک لفافہ بھی جزیل نے پیش کیا جو کہ اُس یکہ کے ہمراہ تھا
یعنی وہ یکہ اور لفافہ ایک ہی پارچہ مین تھا مگر وہ کاغذ موم جامہ کیا ہوا تھا جزیل نے عرض کیا کہ میکاغذ بھی حاضر ہی گو
اسکو تعویذ تصور کرتا ہون مگر ہمراہ اس یکہ کے ہی اور میرے بازو پر بندھا ہوا ہی اور جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہی مین انکو
اسکے ہمراہ دیکھتا ہون گو میری مان نے صرف یکہ پیش کرنے کو مجھسے کہا تھا اس تعویذ کو نہین کہا تھا مگر مین پیش کرتا ہون آپ
اسکو کھولکر ملاحظہ کرین اگر تعویذ ہی تو مین اسکو پھر درست کر لونگا اگر تعویذ نہین ہی کوئی اور کاغذ ہی تو پھر کیا ضرورت ہی اس
یکہ کے ہمراہ ہوتا تو دلیل ہی کہ یہ بھی کوئی سند ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ عادی نے ایک کاغذ کل اپنی حالت کا تحریر کرکے
اور جو کچھ یہان کام کیا تھا اور جو امر کہ گذرے تھے اپنے خط سے تحریر کیا تھا اور یہ بھی تحریر کیا تھا کہ جو کوئی اس کاغذ کو دیکھے اور
میرے خط کو پہچانتا ہو تو یقین کرے کہ میرے ہاتھ کا ہی اگر یہ خط اور یکہ کوئی میری اولاد سے لیکر لشکر صاحبقران مین پہونچے
چونکہ مین اس جزیرے مین زخمی ہوکر آیا تھا یہان مین نے قیصر کو مسلمان کیا تھا اسنے اپنی دختر سے میرا عقد کیا تھا وہ حاملہ
ہوئی تھی اُس سے اگر اولاد ہو وہ کاغذ لیکر جاے اور اہل اسلام یا صاحبقران کو شک ہو اور مین لشکر مین موجود نہون
تو اسی مضمون کا ایک کاغذ اور ایک اسکے ساتھ کا یکہ مین یہان سے جاکر خزانہ شاہی مین بحفاظت رکھوا دونگا اور
مہر اپنی کر دونگا لہذا اُسکو خزانچی سے طلب کرکے دیکھ لیا جاے تاکہ رفع شک ہو یہی اپنی زوجہ کو موم جامہ کرکے دیا تھا کہ
مولود کے بازو پر باندھ دینا ہمراہ اس یکہ کے اور اس سے کہدینا کہ تم جب لشکر صاحبقران مین جانا اگر تمھارے باپ ہون
تو انکو یہ یکہ اور کاغذ دینا اگر وہ نہون تو جو کوئی بادشاہ ہو اسکو دینا چونکہ جمیلہ یہ کہنا بھول گئی تھی صرف بابت یکہ کے کہا تھا مگر جزیل نے
وہ کاغذ بھی پیش کیا بادشاہ نے موم جامہ اُسکا علیحدہ کرکے اب جو ملاحظہ کیا تو وہ مضمون مرقومہ بالا پایا صاحبقران کو
دکھایا پس صاحبقران نے ملاحظہ کرکے خزانچی سے فرمایا کہ دیکھو خزانے مین کوئی اس قسم کا یکہ ہے اور موم جامہ کیا
ہوا کاغذ رکھا ہی چونکہ وہ خزانچی تو مر چکا تھا یہ اُسکی اولاد مین تھا اُسنے تلاش کیا تو ایک صندوقچہ اسمین رکھا تھا کہ اسپر خط
جلی یہ تحریر تھا کہ یہ امانت پہلوان عادی کی ہی اور صندوقچہ پر پہلوان عادی کی مہر لگی تھی یہ دیکھکر وہ خزانچی اُس صندوقچہ کو
اُٹھا لایا اور عرض کیا کہ یکہ تو نہین ملا مگر یہ صندوقچہ موجود ہی اُسپر یہ تحریر ہی کہ این امانت پہلوان عادی اسکو خداوند
ملاحظہ فرمائین صاحبقران نے صندوقچہ لیکر اُسکو کلید سے کھولا گو اُسکی کلید نہ تھی مگر خزانچی کنجیان لیتا آیا
تھا اُنہین سے ایک کلید سے وا کیا اب جو دیکھا تو اُسکے اندر سے ایک یکہ اُسکے ساتھ کا اور ایک کاغذ موم جامہ کیا ہوا رکھا تھا اسکو
جو کھولکر دیکھا تو اسمین بھی وہی مضمون تھا جو کہ اُس کاغذ مین تھا بلکہ اسقدر اور زیادہ تھا کہ فلان تاریخ مین اُس جزیرہ مین پہونچا
اتنے عرصہ تک میرا علاج کیا گیا فلان تاریخ غسل صحت کیا اسکے بعد فلان تاریخ مین نے دیو کو قتل کیا اور قیصر کو مسلمان
کیا اور کل اہل جزیرہ کو فلان وقت مین میرا عقد ہوا اور مین اُس سے ہم بستر ہوا وہ مجھسے حاملہ ہوئی تھی یقین ہی کہ لڑکا یا لڑکی
ہو مین اُسکے ساتھ کا ایک کاغذ لکھکر اپنی زوجہ کو دے آیا ہون تاکہ نشان رہے جب وہ آسکے تو کوئی دقت اُسکی شناخت
مین نہ واقع ہو اسی سبب سے مین نے ایک یکہ اور اُسی مضمون کا کاغذ لکھکر خزانہ شاہی مین رکھا ہی جو کہ مین لکھکر اپنی
زوجہ کو دے آیا ہون پس لازم ہی کہ جو کوئی اُسوقت مین صاحبقران یا بادشاہ ہو خواہ مین ہون خواہ نہون جو یکہ
اور کاغذ لاے اور اس کاغذ اور یکہ کے مطابق ہو خواہ وہ قسم ذکور سے ہو خواہ اناث سے مگر مسلمان ہی تو میرا فرزند خواہ دختر
تصور کیا جاے اگر کافر ہو تو اُسکو زیر کرکے مسلمان کیا جاے اگر وہ مذہب اسلام قبول کرے تو بہتر اور اگر قتل کرنے کی
ضرورت ہو اور مذہب اسلام نہ قبول کرے تو قتل کیا جاے مگر حالت کفر مین زندہ نچھوڑا جاے پس جب یہ مضمون صاحبقران
و بادشاہ پر ظاہر ہوا تو صاحبقران اور بادشاہ نے فرمایا کہ اے اہل دربار یہ لڑکا عادی کا ہی یہ سنکے جزیل اپنے دلمین
بہت خوش ہوا اور شکر اپنے باریتعالی کا کیا کہ بادشاہ نے بخوبی پہچان لیا پھر جزیل نے کرسی پر سے

اُٹھکر بادشاہ کی قدمبوسی کی بادشاہ نے دست شفقت پشت پر رکھا اُسکے بعد صاحبقران کی قدمبوسی کو جھکا صاحبقران نے سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا پھر ہر ایک سردار سے ملا سینے سے لگایا شفقت سے ہر ایک پیش آیا خواجہ بہت خوش ہوئے جو کہ عزیز تھے اور اولاد عادی سے تھے بیٹے پوتے پروتے اُنسے کہا کہ کچھ انعام دو تمھارے خاندان کا ایک شخص آیا ہے مقام خوشی ہے ہر ایک شخص نے خوش ہو کر خواجہ کو انعام دیا ادھر خواجہ نے صاحبقران و بادشاہ سے لیا بادشاہ و صاحبقران نے جزیل کو خلعت دیا وہ بہت خوش ہوا عرض کیا کہ مین اپنا لشکر جو کہ لشکر حضور سے الگ ٹھہرا ہوا ہے لے آؤن تو حاضر ہون صاحبقران نے فرمایا شوق سے جاؤ یہ رخصت ہو کر بارگاہ سے نکلکر اپنے لشکر مین آیا صاحبقران و بادشاہ و سردارون کی بہت تعریف کی اور بارگاہ کی آراستگی کی اور حکم دیا کہ لشکر چلے یہ لشکر کو لیکر لشکر صاحبقرانی مین آیا ادھر خواجہ کو حکم صاحبقرانی ہوا کہ جزیل کے لشکر کو جائے مناسب پر اُتارو خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اتنے عرصہ مین جزیل کا لشکر آچکا تھا کہ خواجہ نے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے جزیل لشکر کو اُتار کر پھر بارگاہ مین آیا یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور کیا اچھی بات ہوئی کہ مین اثاثہ بارگاہ کا دیکر جزیل کو روانہ کرونگا جب جزیل آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ ای جزیل تمھارے باپ بھی داروغہ بارگاہ تھے تمھین بھی داروغہ بارگاہ کیا اور جو کہ درگہ سالار تھے وہ بھی تمھارے خاندان سے تھے لیس پیشہ اُسکو تمھارے ماتحت کیا یہ فرما کر خلعت داروغگی بارگاہ کا دیا سب سردار بھی جزیل کے ہمراہ بارگاہ مین آگئے تھے جسمین طالب وزیر دلاور عمود عاد تھا اور جو سردار تھے جب خلعت ملا تو خواجہ نے جزیل سے کہا کہ مبارک ہو کچھ خوشی مین روپیہ تقسیم کرنا چاہیے جزیل نے خواجہ کو انعام دیا صاحبقران نے درگہ سالار کو طلب فرمایا کہ مین نے آپ کو داروغہ بارگاہ کیا تمکو انکا ماتحت کیا افسوس ہے کہ رب غازی نہین ہین ورنہ وہ بارگاہ کے داروغہ تھے یہ منصب اُنکا تھا مگر وہ ہمراہ صاحبقران کے خانہ کعبہ تشریف لیگئے ہین وہ بیارت گاہ لشکر تھے کیونکہ وہ نظر کردہ تھے انکے سبب سے برکت تھی لشکر کی برکت جاتی رہی مگر خراب آپکو مین نے وہی مرتبہ عنایت کیا ہے یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ شکر خدا ہے کہ یہ منصب اُسی خاندان مین رہا گو ابھی تک اُسی خاندان مین تھا مگر اب اُس مرتبہ کا آدمی آگیا جو کہ عادی کا مرتبہ تھا یہ تقریب جب ہو چکی اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ لشکر مین منادی کرا دو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا ناظرین پر واضح ہو کہ صنوبر شاہ خبر جشن سنکر آیا تھا جب جشن ہو چکا اور یہ قرار پا چکی تو اسنے عرض کیا مین رخصت ہوتا ہون کیونکہ شہر کو آباد کر چکا ہون مگر لشکر وغیرہ کو لے آؤن صاحبقران نے اسکو رخصت کیا وہ اُسیدن رخصت ہو کر طرف صنوبر کے چلا گیا یہان منادی نے لشکر مین ندا دی کہ کل یہان سے لشکر کا کوچ ہوگا کوس سفری پر چوب پڑی نقارہ کوچ بجا یہ خبر لشکر مین منتشر ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تو سب اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے اسباب بار کرنے لگے ادھر بارگاہ کا اثاثہ بار کیا گیا ہر سوار و پیادے نے اپنا اسباب باندھکر درست اور تیار کیا سب لشکر مین بندوبست ہو گیا وہ رات گذری سحر ہوئی صاحبقران و بادشاہ بیدار ہو کر باہر تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے جزیل بھی حاضر ہوا جو بارگاہین اور خیمہ وغیرہ بار ہونے سے رہے تھے وہ بار ہوئے اُدھر یقین بھی رخصت ہو کر گیا تھا وہ بھی وقت سحر مع لشکر خیمہ وغیرہ کر اپنے وزیر کو حاکم شہر کر کے تھوڑا سا لشکر چھوڑ کر طرف لشکر صاحبقران کے چلا تھا وہ دونون سردار بھی مع اُس لشکر کے ہمراہ یقین کے تھے اسنے کل ہی جا کر تیاری لشکر کا حکم دیا تھا اور بارگاہ وغیرہ کل ہی سے نکلکر بار ہو چلی تھی یہ بھی آکر پہونچا صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا جب سب لشکر تیار ہو چکا تو صاحبقران نے جزیل کو حکم دیا کہ تم آگے مع بارگاہ کے روانہ ہو پس اُسوقت جزیل اپنا لشکر لیکر اور اثاثہ بارگاہ ہمراہ لیکر روانہ ہوا وہ درگہ سالار بھی مع چالیس ہزار کے ہمراہ جزیل ہوا اتنو قریب ایک لاکھ کے سوار و پیادے ہین ہمراہ اثاثہ بارگاہ کے اُسکے بعد صاحبقران نے

مع کل لشکر کے کوچ فرمایا تھوڑے سے خیمہ وغیرہ اور بارگاہین ہمراہ لشکر ہین یہ پیش خیمہ بھی جو کہ آگے روانہ ہوا ہی طریقہ یہ تھا کہ ایک کوس کے فاصلہ سے پیش خیمہ آگے روانہ ہوتا تھا مگر صاحبقران نے آج ہی پیش خیمہ روانہ کیا اور خود بھی مع لشکر و بادشاہ کے کوچ فرمایا عجب سامان تھا کہ سرخ و سبز نشان کھلے ہوئے باجے جنگی بجتے ہوئے پرے کے پرے سوارون کے غول کے غول پیدلون کے چلے جاتے تھے لشکر تھا کہ سمندر کی موج تھی قریب ایک کروڑ کے سپاہ تھی جرنیل کو یہ حکم تھا کہ ایک منزل کے فاصلہ پر جاکر قیام کرنا وہ بہت جلد بارگاہ کو لیکر چلا گیا صاحبقران لشکر کو لیکر خوشی خوشی طرف سمندر یہ کے کوچ فرماتے ہین راہ طے کرتے ہوئے جاتے ہین انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اور جرنیل کو بھی اب کچھ حال ہمراہیان غزالان اور اُن فراریون کا لکھا جاتا ہی جو کہ شہر یقینیہ سے فرار کر گئے تھے اسکے بعد انشاءاللہ پھر یہی داستان تحریر ہو گی +

شمہ حال ہمراہیان غزالان کہ اُنکا جاکر سمندر جادو کو غزالان کے حال کی خبر کرنا سمندر و گلاب کا اُسکا غم کرنا اُسکے امور تعزیت سے فراغت کرکے پھر نامہ تحریر کرنا اور تاکید کرنا کہ بہت جلد آؤ کہ اُن لوگونکا یہ حال تھا کہ جو برای مدد کے طرف یقینیہ کے گئے تھے اور بیان کرنا کہ یقین نے مذہب اسلام قبول کر لیا تمام شہر خدا پرست ہوا بلکہ وہ سردار بھی مع لشکر خدا پرست ہوئے جو کہ حضور نے برائے مدد یقین روانہ کیے تھے صرف ہملوگ نہین مسلمان ہوئے اور موقع پاکر آپکی خدمت مین حاضر ہوئے کہ آپ کو خبر کرین یہ سنکے سمندر کا عشاق سے کہنا کہ اوستاد کیا جائے اُسکا دریافت کرکے سمندر سے کہنا کہ وہ طرف سے اُن ملکون کے ادھر کو آتا ہی کہ جدھر ساحرون کی عملداری ہی لہذا ان سب کو بتاکید تحریر کرو کہ جہان تک ممکن ہو روکین سمندر کا نامے تحریر کرنا و دیگر حالات داستان نما

راویان اخبار خبر رنج و غم یون صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان جلد اول مین بتفصیل بیان ہوئی تھی کہ جب مہتر قران ثالث غزالان کو عیاری کرکے اُس درہ ہی لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے تھے اور اسکی شکل ایک کسان کی بناکر قتل کرکے چھوڑ گئے تھے یہ تو ادھر روانہ ہوئے تھے ادھر اُسکے ہمراہی تلاش کرتے ہوئے اُس درہ مین آگئے تھے لاش نقلی کو دیکھکر بہت پریشان ہوئے اور اُسی لاش کو لیکر طرف سمندر کے روانہ ہوئے تھے یہ بیان ہو چکا ہی اب وہی داستان بیان ہوتی ہی کہ یہ لوگ روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتے ہوئے راہ طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو ادھر کو جاتے ہین دربار سمندر کا حال ملاحظہ ہو یہ بعد روانہ کرنے سرداروں و غزالان کے خوش بیٹھا ہی کہ لشکر اسلام مین کوئی ساحر نہین ہی جو مقابلہ کریگا غزالان ساحرہ زبردست و ہوشیار ہی جاتے ہی پہلے اسم اعظم بند کر لیگی پھر سحر کرکے سبکو بیکار کر دیگی کہ یہ سردار و یقین دونون باہم ملکر شبخون کرینگے خواہ دن کو خواہ رات کو غرض سب کو قتل کر ڈالینگے معلوم ہوا کہ اس مقام پر خدا پرستوں کی تباہی تھی اُسکے اقبال کا ادبار تھا بلکہ یہی یقین کی قسمت کی تھی خبر کوئی ہمکو تو اُنکی بربادی سے غرض ہی یہی ہر روز اہل دربار سے گفتگو کرتا ہی عشاق اپنا بندوبست کرتا ہی اور کر چکا ہی جب سمندر یہ گفتگو کرتا ہی تو عشاق یہ کہتا ہی کہ اگر حمزہ بھی یہان بھی آجاینگے تو جانبر ہو کر نہ جا سکینگے اگر کردرون ہونگے تو ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہی تقریر بروز دربار مین ہوا کرتی ہے گلاب جادو اپنے باپ کی جگہ پر متمکن ہی سنا کرتا ہی مگر یہی خیال ہر وقت رہتا ہی کہ دیکھیے کب آتی ہین بڑی

خرابی یہ ہے کہ عیارون سے سامنا ہے وہ لوگ بلا کے ہین جب والد ایسے زبردست ساحر کو قتل کیا سحران دمامہ ایسے
ساحران نامی کو مارا دریاے سبز رنگ برباد ہوا تو یہ کیا ہے خداوند تصویر اسکی جان بچائیں لاکر ہمسے ملائیں تو ہم جانین
اسکو یہ فکر ہے جب مکان پر دربار سے جاتا ہے تو وہان سے یہ گفتگو کرتا ہے کوئی دس دن کا عرصہ گذرا ہوگا کہ یہ دربار
مین بیٹھا ہوا ہے سمندر اپنے تخت پر عشاق اُسکے برابر کرسی پر بیٹھا ہے اور ساحرون سے کچھ ذکر اہل اسلام کا
ہو رہا ہے عشاق کہہ رہا ہے کہ جو ساحر قتل ہوئے وہ اپنی نادانی سے قتل ہوئے کسیکو عقل نہ تھی اگر عیار ہین
تو کیا کر لینگے دیکھنا کہ جب وہ یہان آئینگے تو کیا بلائین نازل ہوتی ہین اور کیونکر قتل ہوتے ہین اور عیاری کیا کام
دیتی ہے کہ وہ لوگ روتے پیٹتے جو کہ مصنوعی لاش غزالان کی لیکر چلے تھے شہر مین پہونچے راہ طے کرکے در دولت پر
آئے اور اندر چلے انکے رونے کی صدا جو گلاب سمندر کے کان مین پہونچی تو سمندر نے کان کھڑے
کیے اور عشاق سے کہا کہ اُستاد ذرا توقف فرمائے اور سُنیے کہ رونے کی صدا در دولت کی طرف سے کسی کی
آتی ہے دراصل صداے گریہ ہے کہ کچھ اور شور وغل ہے یہ سُنکے عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے اہل دربار سے
کہا کہ ذرا تم بھی سنو کہ گلاب نے عرض کیا کہ آپ بجا فرماتے ہین میرے بھی کان مین آرہی ہے بلکہ مین کیا عرض کرون
کہ اس صدا کے سُننے سے میرے قلب کی کیا حالت ہے بہت بیقرار ہے خداوند تصویر خیر کرین کوئی خبر بد سنا چاہتے ہین
یہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ لوگ سامنے سے ارتھی لیے ہوئے نمودار ہوئے اب جو سمندر و عشاق و گلاب و
دیگر اہل دربار نے دیکھا تو یہ پایا اور پہچانا کہ یہ تو وہ لوگ ہین جو کہ ہمراہ ملکہ غزالان کے براے مدد لقین خودپرست
شہر یقین کو گئے تھے آخر کیا آفت آئی کہ یہ اس حالت سے آتے ہین اور یہ ارتھی کسکی ہے گلاب نے جو انکو دیکھا
تو سمندر سے کہا کہ خداوند اس ارتھی کو دیکھکر میرا قلب بیٹھا جاتا ہے اور کلیجہ مونھ کو آتا ہے مجکو غزالان کی خیر نہین
معلوم ہوتی ہے سمندر نے کہا کہ ایسی بدشگونی نہ نکالو خداوند اسکو زندہ رکھیں یہ اور کسیکی ارتھی ہوگی گو یہ لوگ
اُسکے ہمراہیون سے ہین اس سے یہ نہین یقین ہوسکتا ہے کہ کوئی آفت اُسپر آئی ہو کوئی اور مرگیا ہوگا ملکہ نے روانہ
کردیا ہوگا کوئی پریشان ہونے کی بات نہین ہے پریشان نہو دوسرون کو اپنے ہمراہ پریشان نہ کرو کیا دیر ہے وہ
لوگ آگئے ہین کوئی دم کی دیر ہے کہ ثابت ہوا جاتا ہے کہ وہ سبکے سب قریب ایوان کے آگئے اُسمین سے چند ساحر
ارتھی لیکر دربار مین آئے ارتھی قریب تخت سمندر جادو کے رکھدی اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوند ہم لٹ گئے
ہم کو قزاق اجل نے صحراے لق و دق مین لوٹ لیا ہم کیا تدبیر کرین یہ کہکر رونے لگے اور اپنی جان کھونے لگے انکے
رونے سے سمندر و گلاب و عشاق و کل اہل دربار کی آنکھون سے آنسو روان ہوئے کہ سمندر نے اُنسے
کہا کہ کچھ حال تو صاف طور سے بیان کرو کہ کیونکر لٹ گئے یہ ارتھی کسکی ہے کون مرگیا ہے انھون نے کچھ جواب بھی دیا
اُسی طور سے رویا کیے تب تو سمندر نے برہم ہو کر کہا کہ اے حرامزادون روئے جاتے ہو کچھ بیان نہین کرتے جب
سمندر نے برہم ہوکر کہا تو اُنکی رقت کم ہوئی اب وہ لوگ اپنے حواس درست کرکے کھڑے ہوئے کہ گلاب نے
کہا کہ پہلے ملکہ غزالان کی خبر بیان کرو کہ وہ خیریت سے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کہکر اُنھون نے
یہ بیان کیا کہ ہم ملکہ غزالان کے ہمراہ روانہ ہوئے تین شبانہ روز برابر چلے گئے چوتھے روز بوقت قریب دوپہر ملکہ اک
صحرا مین اُترین چونکہ وہ صحرا بہت پرفضا تھا ہمکو بھی اُترنے کا حکم فرمایا اب سب خاموش بیٹھے ہوئے سن رہے ہین
اُنھون نے کہا کہ چونکہ تین دن کے تھکے ہوئے تھے اور ملکہ بھی پریشان تھین تخت خیمہ سے اُترکر ٹہلنے لگین ہم سبکو حکم
فرمایا کہ تم لوگ بھی راحت سے لو کچھ کھا پی لو ابھی جو کوچ کرینگے تو لقین مین جاکر دم لینگے کیونکہ اب لقین کوئی ایک دن
کی راہ پر ہوگا ہم لوگ بھی اُترے کھانے پکانے لگے جب کھانا پکا چکے تو گانے بجانے لگے ملکہ سیر صحرا کرتی ہوئین
ایک طرف کو چلین گئین لیکن ہم لوگ اپنے کام مین مصروف رہے جب بہت عرصہ گذرا اور وقت کوچ کرنے کا آیا ہمنے خیال کیا کہ ملکہ

کرنے تشریف لیگئی ہین ابھی تک واپس نہین آئین اسکا کیا سبب ہی ہم چند آدمی تلاش کرتے ہوئے چلے اُس صحرا مین
ایک درہ تھا کہ اُسکے اندر گئے کہ **گلاب** نے یہانتک سنکے کہا کہ تم اپنی حالت بیان کرنا پہلے یہ بتاؤ کہ ملکہ خیریت سے
ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم وہی حالت بیان کرتے ہین آپ سماعت فرمائے جائین یہ سنکے **گلاب** خاموش ہو رہا
کہ اُنھون نے کہا کہ ہم جو اُس درہ مین پہونچے اور سیر کرتے ہوئے اور تلاش کرتے ہوئے ایک مقام پر جو پہونچے
تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہی سر الگ ہی تن الگ ہی اُسکے برابر ایک کاغذ پڑا ہی ہمنے وہ کاغذ اُٹھا کر دیکھا اسمین یہ تحریر تھا
کہ یہ لاش **غزالان جادو** کی ہی مین نے اُسکو عیاری کرکے قتل کیا ہی کیونکہ یہ جاتی تھی مدد کو لقین جو درست
کے اور جاکر خداپرستون کو پریشان کرتی اس سے مین نے راہ مین عیاری کرکے قتل کیا میرا نام ہی مہتر قران ابن اثنث
اسی طور سے مین **سمندر جادو** کو قتل کرونگا یا جو کوئی ادھر آئیگا اور یہی اُنھون نے مضمون بیان کیا کہا اب جو ہمنے غور
کرکے دیکھا تو دراصل ملکہ کی لاش تھی اب ہمارے ہوش و حواس جاتے رہے رونے لگے اپنی جان کھونے لگے جسقدر
لوگ اُس درہ مین گئے تھے وہ سب جمع ہوئے لاش کو اُٹھا کر باہر درہ کے لائے باہم صلاح کی اب کیون شہر لقینیہ کو
جائین آپکو خبر کرین یہ تجویز کرکے لاش لیکر آپکی خدمت مین آئے اس ارتھی مین ملکہ کی لاش ہی اور وہ کاغذ ہی ناظرین
پر واضح ہو کہ **قران** ایک پرچہ لکھکر ڈال گئے تھے یہ جو حال **سمندر و عشاق و گلاب** و اہل دربار نے سنا ایک ایسا
صدمہ پہونچا کہ بہت سے لوگونکو تو سکتہ ہو گیا بہت سے چیخین مارکر رونے لگے بہت اپنا سر و سینہ پیٹنے لگے **سمندر** کے
تو قلب پر ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ تو بیخود ہوکر رہگیا اور نعرے مارکر رونے لگا **گلاب** نے ہائے ہمشیرہ کہکر اپنے کو دنگل
پر سے گرا دیا تمام دربار ماتمکدہ ہو گیا **عشاق** بھی رویا مگر مرد جہاندیدہ ہی ساحر زبردست ہی عقل سے کام لیا کچھ دیر
گریہ کرکے خاموش ہو رہا مگر اہل دربار مین کہرام ہی اسنے سبکو منع کیا اسکے منع کرنے سے سب خاموش ہوئے مگر
گلاب و سمندر کی رقت کم نہین ہوتی ہے **گلاب** کی تو زبان پر یہ بین ہین کہ بہن میری کمر توڑ گئین مجھکو اکیلا چھوڑ گئین
افسوس تمنے باغ جوانی کا کوئی پھل نہ پایا تمہارے باغ جوانی مین کوئی شجر امید نہ اُگا کیسی پر ارمان دنیا سے گئین
کوئی اس عمر مین مرے ابھی کیا عمر تھی صرف سولہ یا پندرہ برس کا سن تھا کہ سفر کر گئین ہائے کیسی خزان آئی کہ پوری
جوان بھی نہونے پائین کہ گلچین اجل نے باغ جوانی مین آکر گل روح کو چن لیا یا باغبان اجل نے نخل جوانی کو قلم کیا ہائے کوئی
شاخ تمنا پھولی نہ پھلی ہمکو رونے کو چھوڑ گئین والدہ نے یون انتقال کیا یہ گھر تو برباد ہو گیا اب مین کسکو **غزالان** کہکر پکارونگا ارے
میری امید قطع ہو گئی ایسی صاحب الفت بہن مجھکو کہان ملیگی کہ آپ باپ کی جگہ نہ قبول کی مجھکو دی ہائے جسدن آئی تھی تو
کس شان و شوکت سے آئی تھی تیری تصویر آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی مین کیا خبر لیکر والدہ کے پاس جاؤن اُسکی پیری کا
سہارا تھین والدہ کو جب خبر ہوگی تو اپنے کو ہلاک کرینگی یقین ہی کہ اس غم مین مرجائینگی ہائے کیسی تباہی اس گھر پر آئی
یہ بین کرتے کرتے تڑپ جاتی کبھی کہتا تھا اور ہائے کا نعرہ مارکر گرا اور بیہوش ہو گیا **سمندر** کی زبان پر یہ بین تھے کہ ای ملکہ **غزالان**
ہماری آس کو توڑ گئین ہمکو حسرت چھوڑ گئین افسوس جو دل مین تھی وہ نکلنے نہ پائی کیسی مصیبت ہی اوپر آئی ہی کہ
سوائے رنج و غم کے کوئی خبر اچھی نہین آتی ہی جو کوئی ادھر جاتا ہی قتل ہو کر آتا ہی یہ کیا آفت ہی یہ بیان کرتا ہی اور روتا ہی اسکو
بڑا صدمہ یہ تھا کہ یہ **غزالان** پر عاشق تھا اگر اسنے قصد کیا تھا کہ **آفتاب** سے طلب کرون مگر موقع نہ پایا تھا کہ اسی
عرصہ مین **آفتاب** قتل ہوا اب اسنے قصد کیا تھا کہ خود اُس سے درخواست کرون اسکو باپ کے غم سے فراغت ہو جائے
تو کہا جائے کہ **سحران و ماہیان** کے مرنے کی خبر آئی یہ اُس آفت مین مبتلا تھے اب کیا موقع تھا کہ ایسی تقریر کرے
تب اور فکر ہو گئی کہ **صاحبقران** کی خبر آئی اسنے اب یہ خیال کیا کہ جب ہم خداپرستون سے فراغت ہو گی تو مین درخواست
کرونگا یہ اس امید پر تھا کہ دیکھا اسکا دل ٹوٹ گیا امید جاتی رہی دوسرے ساحرہ زبردست تھی علاوہ اس امر کے
بہت خوبصورت تھی لیسا ایسے خیال کرکے روتا تھا اور جان کھوتا تھا **عشاق** نے دیکھا کہ **سمندر** روتے روتے اپنے کو

ہلاک کریگا سمندر کے قریب آکر کہا کہ کیا تو دیوانہ ہوا ہی جو اپنی جان دیتا ہی کوئی بھی ملازم کے لیے اسقدر بیقرار ہوتا
ہی بس جو اس درست کر یہ کیا کہ عورتون کی طرح رونے لگے ارے پھر کیون جامہ مردی پہنکر تخت پر بیٹھا ہی اب جو تو رویا
تو یاد رکھ مین چلا جاونگا عشاق نے جو یہ تقریر کی تو کچھ خیال سمندر کو آیا خیال کیا تو کیون روتا ہی صرف محبت
تھی اور تیرا قصد تھا کوئی تیری وہ معشوقہ نہ تھی اگر نہ قبول کرتی تو کیا ہوتا یہ خیال کر کے عشاق سے کہنے لگا
کہ اوستاد مین اس امر پر روتا ہون کہ کیسی جوان تھی بموجب مصرع این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد ورنہ
مجکو کیا تھا صرف اسکی جوانی پر رحم آتا ہی اور ترس کہ مفت مین جان گئی کیون اوستاد یہ لوگ کیسے بیرحم ہین انکو
جوانی پر رحم نہ آیا نہ صورت پر کیسی بھولی بھولی صورت تھی بڑے سخت قلب کے آدمی ہین انسے خداوند ہی بچائے
اور بڑے سفاک ہین کہ کوئی انکے ہاتھ سے بچتا ہی نہین ہی جس طور سے چاہا قتل کر ڈالا ہمکو مجکو اپنی جانکا بہت خوف
ہی خداوند ایسا کرین کہ لقین نے قتل کیا ہو عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو یہان آکر زندہ رہنا دشوار ہی دیکھ
لینا یہ کہکر سمندر کے آنسو پونچھے اور کہا کہ ای سمندر غم نہ کہا مین نے تیری محبت مین اپنے مقام کو ترک کیا
پھر دنیا پر آیا ورنہ مین نے تو گوشہ نشینی اختیار کی تھی مگر تیری الفت نے ناچار کردیا مین تو تیری الفت مین
چاہا کہ اگر مصیبت پڑے اور تو یہ رنگ پیدا کرے کہ کوئی مرگیا اپنی جان دیے دیتے ہین یہ کونسا طریقہ ہی بس
اب ایسی حرکت نہ کرنا یہ سنکے سمندر خاموش ہوا اب جو دیکھا تو گلاب کو ارجھی کے قریب بیہوش پایا حکم دیا
کہ اسکو ہوشیار کرو اور کہو کہ لاش کو لیکر اپنے مکان پر جائے اسکی اول منزل کرے یہ سنکے لوگون نے گلاب
کو ہوشیار کیا بڑی مشکل سے ہوش آیا گلاب جو ہوش آیا تو پھر وہی رونا اور پیٹنا سمندر نے کہا کہ ہمارے
پاس لاؤ لوگ اسکو اٹھا کر سمندر کے پاس لیگئے سمندر نے گلے سے لگایا اور کہا کہ بھائی گلاب اب رونے
سے کیا حاصل جو ہونا تھا وہ ہوگیا کوئی رونے سے واپس تو آئیگی نہین وہ خدمت خداوند سامری مین پہونچی ہین
بس اب صبر کرو انکی اول منزل کی تدبیر کرو یہ خبر انسے بیان کردو یہ سنکے گلاب نے کہا اگر آپکی رائے ہو تو مین
اس لاش کو لیکر مکان پر جاؤن ماںکو بھی آخری دیدار دکھادون یہ سنکے سمندر نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بس گلاب
سمندر سے رخصت ہوکر اور ارجھی کو اٹھوا کر دربار سے باہر آیا اپنے ملازمون کو اور غزالان کے ملازمون کو
ہمراہ لیکر سر و پا برہنہ روتا خاک اڑاتا چاک گریبان مکان کے چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب گلاب لاش
کو لیکر چلا گیا تو وہ حالت کم ہوئی سمندر نے ان ساحرون کو روبرو طلب کیا اور پھر حال دریافت کیا وہ پرچہ جو پڑھا
صفحہ ربط پر وہ حال تحریر تھا جو کہ بیان کیا گیا ہی یہ بھی تحریر تھا کہ سمندر یاد رکھنا جب لشکر اسلام آکر پہنچیگا تو جان
بچانا دشوار ہوگا مین آگاہ کیے دیتا ہون اسی طور سے تیرا بھی ایک روز خاتمہ ہی ورنہ تصویر پرستی سے توبہ کر سحر کو
ترک کرو اور خدمت صاحبقران مین حاضر ہو آیندہ اختیار ہی یہ تحریر دیکھکر یقین کرگیا کہ یہ لوگ بڑے غضب کے
ہین عشاق سے کہا اوستاد اپنے تحریر دیکھی عشاق نے کہا کہ جب آئینگے تو معلوم ہوگا ابھی تو کچھ جا ہین تحریرین
عشاق نے ان لوگون سے پوچھا کہ تمنے یہ بیان کیا کہ ہم لوگ تلاش کرنے گئے مگر کوئی علامت سحر سے تمکو معلوم ہوا کہ
تلاش کرنے چلے تھے انھون نے جواب دیا کہ خداوند ہمکو کوئی علامت سحر نہین معلوم ہوئی نہ سیاہ آندھی آئی نہ تاریکی
ہوئی نہ برق چمکی نہ برف باری ہوئی نہ سنگ باری نہ رعد کی صدا آئی نہ اور کوئی علامت سحر ظاہر ہوئی کہ جس سے
ہمکو خبر ہوتی ہم تو صرف خود تلاش کرنے لگے تھے کیونکہ جو وقت انھون نے وہان سے کوچ کرنے کا مقرر کیا تھا تب ہمکو خیال
ہوا اور تلاش کیا ہم خود پریشان تھے کہ یہ کیا سبب ہے کہ کوئی علامت سحر کی ظاہر نہوئی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ فلان شخص قتل ہوا اسکا کیا سبب ہی یہ تصور کرلیا تھا اور دراصل یہ امر تھا کہ وہ درہ کوہ اس مقام سے بہت
دور تھا اور وہ پہاڑ بھی بہت بلند تھا اس سبب سے نہ ظاہر ہوا عشاق نے یہ سنکے کہا کہ جا ہے دور ہو جا ہے قریب علامات

۱۷۷

مرنے کی ساحر کے ضرور ظاہر ہوتی ہے یہ کوئی بات نہین ہو کیون تمھارے دربار مین اے سمندر اُسکے ہاتھ کے سحر
تیار کی ہوئی کوئی چیز ہی یا نہین سمندر نے جواب دیا کہ جی میرے دربار مین کوئی چیز نہین ہی ہان شاید اُسنے اپنے رہنے
کے مکان مین خواہ باغ مین کوئی علامت رکھی ہو اُسکی ہان یا بھائی کو معلوم ہو اُنسے دریافت کیا جائیگا عشاق نے
کہا کہ ضرور ہی کیونکہ یہ تو بخوبی ظاہر ہی کہ جب کوئی ساحر سحر سے کوئی چیز بناتا ہی اور وہ قتل ہوتا ہی خواہ مرتا ہی تو وہ بعد
اُسکے مرنے کے برباد ہوجاتا ہی جیسے کہ دریاے منبر رنگ دیگر عمارات جو کہ تعمیر کی ہوئی سحران و ماہیان کی تھی اونکو
لازم ہی کہ جسقدر ساحر زبردست تیرے ملک مین ہون اُنسے ایک ایک چیز ایسی سحر سے طیار ہو کر وہ بروقت تیرے موجود رہے
جب کہ وہ کسی مہم یا کام پر جائین تاکہ وہ اگر قتل یا اپنی قضاے مرین تو اُس سے ثابت ہو جائے اسقدر پریشانی حاصل نہو
سُنکے سمندر نے جواب دیا کہ آپ نے تدبیر تو خوب فرمائی ہی اب مین یہی حکم دونگا اور جو ساحر دیگر ممالک سے آئینگے اُنسے
بھی یہی فرمایش کرونگا اب اسوقت تو موقع نہین ہی کہ دریافت کیا جاے وہ خود اپنے حواس مین نہین ہین جب اُنکے حواس
درست ہونگے تو دیکھا جائیگا عشاق نے کہا کہ اچھا کوئی مضائقہ نہین ہی پس بعد تھوڑے عرصہ کے سمندر نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے عشاق اپنے مقام پر گیا سمندر نے محل مین جاکر اپنی دختر سے کہا کہ اے بیٹا
تمھاری پھوپی اور ہمسن غزالان آہو چشم کو بھی عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ملکہ نے جو یہ باتین زبانی سُنا تو دریافت
کیا کہ کیونکر کیا وہ لوگ یہان آگئے سمندر نے تمام قصہ بیان کیا ملکہ نے کہا کہ بابا جان اُسکی جان آپنے لی نہ آپ
روانہ کرتے نہ وہ جاتی نہ قتل ہوتی سمندر یہ سُنکے خاموش ہو رہا ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا اُسدن کھانا نہین کھایا سمندر وغیرہ
کو تو اسی فکر مین رکھا جاتا ہی کہ وہ محل مین ہی مگر اب اُسکو بڑی فکر ہی کہ دیکھئے ان عیارون سے کیونکر جان بچتی ہی بڑے
بلاکے ہین انھون نے جب دریا مین جاکر سحران و ماہیان کو قتل کیا تو میری کیا اصل ہی مین تو صاف میدان مین
بیٹھا ہون آتے ہی لقمۂ اجل ہونگا یہ تو اس فکر مین تھے ادھر گلاب جو لاش لیکر طرف مکان کے چلا تھا تو اُسکی یہ حالت تھی
کہ قدم قدم پر بیٹھ جاتا تھا اور روتا تھا ہاے کے نعرے مارتا تھا لوگ بغلون مین ہاتھ دیے ہوئے تھے ارتھی کے قریب تھا اسی
صورت سے چلا جاتا تھا یہ تو مکان کی طرف روان ہی ادھر اُسکی مان بھی روتی ہوئی اپنے مصاحبون سے گفتگو کر رہی
تھی کہ آج کئی دن ہوگئے مین نے اپنی پیاری دختر غزالان کو نہین دیکھا کہ وہ کیسی ہی کیا کہون اس نوکری نے لڑکیکو
مجبور کر دیا انکا نمک کھاتی ہون اگر انکے حکم کی تعمیل نہ کرین تو نمکحرام قرار پائین تعمیل کرنے مین یہ نقصان ہی کہ کیسی
بیٹی کے واسطے بیقرار ہین بیٹی کے واسطے اسکی نمکحرامی کے خوف سے میرے شوہر کی جان گئی دیکھو سہراب نے
نمک حرامی کی ابتک زندہ ہی جو نمک حلالی کریگا اُسکا انجام یہی ہوگا خداوند تصویر میری لڑکی کی خیر خبر سنادیجئو
مصاحبون نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون اُنکی خیر خیریت آئیگی یہی ذکر ہو رہے تھے کہ گلاب اُسکی لاش
لیکر پہونچا کہ اُسکے کان مین صداے گریہ پہونچی کہ ملکہ کی مان یہ صدا سُنکے پریشان ہوئی کہ یہ رونے کی صدا کیسی
آتی ہی مصاحبون نے عرض کیا کہ اے ملکہ یہ رونے کی صدا کہین سے آتی ہوگی آپ باتین کرین یہ سُنکے ملکہ نے پھر تقریر
کرنا شروع کی کہ وہ صدا قریب سے آنے لگی یہانتک کہ یہ معلوم ہوا کہ یہ صدا میرے گھر کے دروازے پر سے آتی
ہی اسوقت ملکہ گھبرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی کہنے لگی کہ یہ صدا تو میرے مکان کے دروازے پر سے آتی ہی یہ کیا واقعہ ہی ابھی
یہی گفتگو کر رہی تھی کہ دیکھا کہ گلاب جادو سر برہنہ خاک سر پر ڈالے ہوئے نظر آئے ملکہ نے جو بیٹے کی یہ
حالت دیکھی گھبرا کر دوڑی اور پوچھنے لگی کہ کیون اے فرزند یہ کیا حالت ہی کچھ بیان تو کرو گلاب نے ایک نعرہ مارا
اور اپنی مان کے قریب آکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا کہ ملکہ نے دوڑ کر اسکا سر زانو پر رکھا گلاب کیوڑا منگا کر چھڑکا
کہ اسکو ہوش آیا مان نے پوچھا کہ اے فرزند بیان کرو گلاب نے کہا کہ ہاے غزالان آہو چشم تمکو مین کہان تلاش
کرون کہانسے ڈھونڈھکر لاؤن تم ہمکو تباہ کر گئین ہماری کمر توڑ گئین یہ جو کہا اسوقت مان غزالان کی پریشان ہوئی اور

اُسکامونھہ دیکھنے لگی اور کہا کہ یہ کیا کہتے ہو کیون کیا ہوا غزالان کو کیا اُسکی خبر آئی میری بچی تو خیریت سے ہی گلاب نے
کہا کہ ای امان جان مین کیا کہون اور کیا بیان کرون کہ جو مصیبت مجھ اور آپ پر نازل ہوئی فلک کا رنج و غم ٹوٹ پڑا ایسا
پہاڑ کسی پر نہ گرے نہ کوئی ایسا بلامین گرفتار ہو باپ نے یون قضا کی بہن نے یون انتقال کیا تب تو ملکہ نے
کہا کہ صاف طور سے بیان کرو کہ کیا واقعہ گذرا اتبو گلاب نے رو رو کر تمام حال بیان کیا تھا جو کہ سنا تھا اور کہا کہ ارجھی
پر اُسکی لاش آئی ہی مین لاش لیکر آیا ہون دروازے پر رکھی ہی یہ سُننا تھا کہ اتبو اُسکی اور حالت ہو گئی بیقرار ہو ہو کر
رونے لگی پچھاڑین کھانے لگین خاک اُٹھا کر سر پر ڈالی کپڑے پھاڑ ڈالے دیوانہ وار سر گرانے لگی اتبو تمام عورتین رونے
لگین ایک کہرام مچ گیا کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی اُسی حالت گریہ مین گلاب سے کہا کہ ذرا ارجھی اندر لے آؤ
مین اُسکی صورت دیکھ لون پھر تو وہ صورت نظرون سے پوشیدہ ہو جائیگی یہ جو گلاب سے کہا گلاب چند عزیزون کو
لیکر دروازے پر آیا اور ارجھی اُٹھوا کر اندر لایا مان نے جیسے ارجھی دیکھی پیٹنا شروع کیا تمام عورتون کا گرد اس
لاش کے ہجوم ہو گیا مان نے اُسکی خوب بین کیے اگر انکو تحریر کیا جاے تو طول بیجا ہوگا مطلب فوت ہو جائیگا اس
سے مناسب یہ جانا کہ اسی پر اکتفا کرو کہ بعد اس حالت کے گلاب کو خیال آیا کہ مان ہلاک ہو جائیگی ارجھی اٹھوا کر
باہر لایا اور اُسکو لیکر طرف مرگھٹ کے چلا مان یہان روتی رہگئی اسنے مرگھٹ پر لاکر لاش کو جلایا جو طریقہ انکے مذہب
کا تھا اُسکو پر بعد اُسکے مکان کی طرف روانہ ہوا لوگون نے راہ مین سمجھایا کہ اس سے کیا حاصل رونے سے اور
حال تباہ کرنے سے وہ زندہ نہو جائیگی حریف اپنا کام کر چکے چونکہ یہ خبر مشہور ہو گئی تھی سب عزیز آکر جمع ہو گئے تھے
مرد تو لاش کے ہمراہ گئے تھے وہ گلاب کو سمجھاتے ہوے لائے اسنے بھی خیال کیا کہ اس گریہ وزاری سے کچھ حاصل
نہین ہی جو ہونا تھا وہ ہو گیا چلکر ان کی حالت دیکھو یہ اس خیال سے چلا راہ مین اسکو خیال آیا کہ ای گلاب ایک بات سمجھ مین
نہین آئی ہی اسکا کیا سبب ہی کہ چند اشیاے سحر اُسکے سحر سے تیار کیے ہوئے مکان و باغ مین موجود ہین یہ کیا سبب ہی
کہ وہ نہ مٹین کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ جب ساحر مرتا ہی تو اُسکے سحر کی جو چیزین ہوتین ہین وہ بعد مرنے اُس ساحر کے مٹجاتی
ہین اسکی پھر آکر خبر دیتے ہین کہ جسکے قبضہ مین ہم تھے اُسنے قضا کی ہم آزاد ہوے اب جاتے ہین یہان تو یہ نہین ہوا نہ وہ
چیزین مٹین نہ پریون نے آکر خبر دی یہ نئی بات ہی یہ تو خیال کرتا ہوا غزالان مصنوعی کی لاش کو جلا کر مکان کو آتا ہی
یہان جو عورتین عزیزون کی یہ خبر سنکے آئین تو اُسکی مان کی حالت تباہ پائی سبنے سمجھانا شروع کیا کہ ای بہن جو ہونا تھا وہ
ہو گیا رونے اور حال تباہ کرنے سے مردہ زندہ نہین ہو جاتا ہی اب تم کیون اسقدر بیقرار ہوتی ہو اپنے کو سنبھالو
کہین گلاب کی حالت نہ خراب ہو جاے اُسی کا دم غنیمت جانو اُسی کے جان کی خیر مناؤ کہ وہ زندہ رہے کیونکہ
اُس سے تمہارا نام روشن ہی اور تمہارے شوہر کا وہ اسیقدر عمر لیکر آئی تھی کیونکہ یہ امر تو ضرور ہی کہ جسقدر
چراغ مین تیل ہوتا ہی اُسیقدر جلتا ہی خداوند تعالی نے اسیقدر عمر اُسکی تحریر کی تھی اپنی کوئی مرنے کے
ساتھ مر نہین جاتا ہی تم جو ایسی حالت اپنی خراب کروگی گلاب بھی تمسے زیادہ اپنے کو پریشان کریگا
اُسپر رحم کرو اور صبر کرو یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ ہاے مین کیا کرون میرا کلیجہ کوئی ملے ڈالتا ہی اُسکی صورت میری
نگاہون مین پھر رہی ہی کوئی دم قرار نہین آتا ہی مین تو لاکھ چاہتی ہون کہ صبر کرون مگر دل نہین مانتا ہی اُسکو
کیونکر سمجھاؤن اُنھون نے کہا کہ صبر کرو صبر کرو اپنے طبیعت کو روکو دل کو اور طرف متوجہ کرو آپ ہی مان جائیگا
اپنے کلیجے سے گلاب کو لگا کر ٹھنڈا کرو ای بہن یہ بد شگونی ہی خداوند سے اب یہ دعا کرو کہ دشمن سے
گلاب کو محفوظ رکھین اُسکی خیر مناؤ کیونکہ وہ لوگ تمہارے گھر کے دشمن ہو گئے ہین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
ہی کہ پہلے آتے ہی تمہارے شوہر کو قتل کیا اُسکے بعد سحران و ماہیان کو مارا پھر تمہاری دختر کو قتل کیا
ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم گلاب کو لیکر ملی جاؤ یہ جو اُن سے کہا تو جواب دیا کہ تم سچ کہتی ہو در اصل

جان ہی تو جان ہی ایسی نوکری سے باز آئی اور جب ملازم ہوئے تو جو مالک حکم دیگا اُسکو ضرور بجا لانا پڑیگا کیونکہ نمک کھاتے ہین
اگر خلاف حکم کرینگے تو نمک حرام مشہور ہونگے اُنھون نے جو اُسکو سمجھایا تھا تو فی الجملہ اُسکو تسکین ہوئی کہ اتنے عرصہ مین گلاب
پہونچا مان نے دوڑ کر گلے سے لگایا خوب روئی کہا کہ میرے چاند کو تم کہان چھوڑ آئے گلاب بھی رویا لوگون نے
مان بیٹون کو جدا کیا دونون کی رقت کم ہوئی کہ گلاب اپنے کمرے مین آیا کسی نے اُسدن کھانا نہین کھایا کہ پھر گلاب
کو اسی امر کا خیال آیا مان کو طلب کیا اور مان سے کہا کہ اما جان مجھکو ایک امر مین بڑا عجب ہی اب اُس مقام پر
مان بیٹے ہین اور کوئی نہین ہے مان نے کہا کہ کس امر مین گلاب نے کہا کہ مجھکو اس امر مین تعجب ہی کہ کئی چیزین
غزالان کے سحر کی ابتک قائم ہین اور بلکہ وہ جو بارہ دری ہی وہ اسیکے سحر کی ہی اسکا کیا سبب ہی کہ اُسکے مرنے کے بعد
وہ کیون نہ گری یا اور جو چیزین ہین وہ کیون نہ برباد ہوئین اُسکے پیرون نے کیون نہ اگر خبر دی اسکا کیا سبب ہی اگر
کچھ آپ کو معلوم ہو تو بیان فرمایئے مان نے کہا کہ ای فرزند یہ امر ضرور ہی کہ جب ساحر مرتا ہی تو اُسکی بنائی ہوئی چیز ضرور
مٹجاتی ہی اب تمہارے کہنے سے مجھکو بھی خیال آیا مین کیا بیان کرون گلاب نے کہا کہ مین سحر سے دریافت کرتا ہون
اگر معلوم ہوا تو جو اشیا اُسکے سحر سے بنی ہوئی ہین اُنسے اُسکی حالت دریافت کرونگا مجھکو تو اب شک ہوتا ہی مان
نے کہا کہ شک کیا گلاب نے کہا کہ یہ شک کہ وہ مری نہین ہی یا یہ چیزین اُسکے سحر کی بنی نہین ہین مان نے کہا کہ یہ تو
ضرور ہی کہ یہ اشیا اُسکے سحر کی ضرور ہین ہان رہا اب اس امر مین شک کہ وہ مری یا نہین یہ تمکو بخوبی معلوم ہوگا کیونکہ تمہارے سامنے
لاش جلائی گئی تھی گلاب نے کہا کہ مین نے لاش دیکھی بھی نہین اور عزیزون نے جلائی مجھکو ہوش کب تھا اُسنے کہا کہ
ارتھی پر تو دیکھی ہوگی جب لوگ لیکر آئے تھے دربار مین بادشاہ کے جواب دیا کہ ہیچ وہان بھی نہین دیکھی صرف
ان لوگون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا مان نے کہا کہ وہ لوگ کیون جھوٹ بولتے اُنکو کیا دشمنی تھی گلاب نے
کہا کہ اُنکا تو یہ بیان ہی کہ ہمنے لاش رہ کوہ مین پائی کوئی ہمکو روبرو تو قتل کیا نہین اور ایک کاغذ ملا اُسکا یہ مضمون تھا وہ کیا
جائین یہ سنکے مان نے کہا کہ وہ پہچانتے تو ہین گلاب نے کہا کہ ضرور یہی تو سبب یقین کرنے کا ہی صرف اسقدر شک
واقع ہوتا ہی اسکو مین رفع کیے لیتا ہون مان نے کہا کہ کیا مضایقہ ہی بس اُسیوقت گلاب نے اپنی جھولی اٹھائی اور چوکی پر
بیٹھکر کچھ پڑھنا شروع کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اُسکو خوک کے خون سے غسل دیا اب جو سحر پڑھکر
دم کرتا ہی اور چند دانہ ماش کے اُس بدمعاش نے مارے تو اُس پتلے کا قماش بدلا اُسنے صورت انسان پیدا کی
اُسنے اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے لیے اور اُس پتلے کے اوپر سحر پڑھکر مارے کہ وہ گویا ہوا بصدائے
مہیب اور کہا کہ کیون اسوقت مجھکو طلب کیا ہی اسکا کیا سبب ہی گلاب نے کہا کہ مین نے آپ کو کچھ حال دریافت
کرنے کو طلب کیا ہی آپ کی خوراک حاضر ہی آپ میرا مطلب بیان فرمایئن تو مین حاضر کرون یہ سنکے اُسنے کہا کہ جو
دریافت کرنا ہو جلد دریافت کرو کہ مجھکو مہلت نہین ہی گلاب نے کہا کہ پہلے آپ یہ فرمایئن کہ کوئی قاعدہ ایسا بھی ہی کہ ساحر
مرجاے اور اُسکے سحر سے جو اشیا تیار ہون وہ نہ مٹین صدا آئی کہ یہ ممکن نہین ہی کہ ساحر مرے اور اُسکا سحر نہ برباد ہو جو کوئی
یہ کہتا ہی وہ بالکل کاذب ہی کبھی ایسا نہین ہوا ہی بس یہی دریافت کرنا تھا گلاب نے کہا کہ دریافت یہ کرنا ہی کہ میری
بہن غزالان برائے مدد لقین فودرست بحکم سمندر جادو بمقابلہ خداپرستان گئی تھی اُسکے مرنے کی خبر آئی ہی
بلکہ لاش بھی اُسکے ہمراہی لائے معلوم نہین کہ اُسکو عیارون نے قتل کیا مگر اُسکے سحر سے جو چیزین تیار ہین وہ اسوقت
موجود ہین مٹی نہین ہین اسکا کیا سبب ہی یہ سنکے وہ پتلہ بہت زور سے ہنسا اور کہا کہ تم اُسکے غم مین سیاہ پوش ہو
کیونکہ گلاب نے اور اُسکی مان نے اُسیوقت سے سیاہ پوشی اختیار کی تھی گلاب نے کہا کہ ہان مان بھی
گلاب کی اُس مقام پر موجود تھی اور تیسرا آدمی نہین تھا پتلے نے کہا کہ لباس سیاہ اتارو اور غم نہ کرو غزالان
زندہ ہی مگر تمھارے کام کی نہین ہی کیونکہ مرتد ہو گئی اُسنے اپنا مذہب ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا وہ خداپرستون کے

شریک ہو گئی ہی یہ کہکر کل عیاری قران کی بیان کی اور جو کچھ کہ بارگاہ مین صاحبقران کے گذرا تھا وہ سب کہا
کہ وہ لاش جو کہ تمنے جلائی تھی وہ ایک کسائی تھی کہ جسکو قران نے اُسکی صورت بناکے قتل کیا تھا یہ بھی مین خبر دیتا
ہون کہ لشکر اسلام اُس مقام پر سے کوچ کر چکا ہی یقین اور سارا شہر مسلمان ہو گیا ہی بلکہ وہ لوگ بھی جو کہ
سمندریہ سے مع لشکر کثیر یقین کی کمک کو گئے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے ہین انمین سے چند لوگ بھاگ کے
سمندریہ کو آتے ہین وہ چند روز مین یہان پہونچینگے یہ بھی خبر دیتا ہون کہ سمندریہ فتح ہوگا سمندر جادو
قتل ہوگا سمندریہ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ملکون پر خدا پرستونکا قبضہ ہوگا یہان کے ساحر مارے مارے
پھرینگے جو مذہب اسلام قبول کرینگے وہ زندہ رہینگے انکا گھر بار برباد نہوگا مگر یہ کون کرے کہ اپنا مذہب ترک کرے
اگر تجکو یقین نہو کہ غزالان زندہ ہی تو تو اسکے سحر سے دریافت کر لے میرے کہنے کا حال تجپر ظاہر ہو جائے مگر ایک امر کا
خیال رہے کہ یہ امر سمندر سے نہ کہنا ورنہ تیرے لیے خرابی ہی بلکہ وہ کل حال تجھے دریافت کریگا جبکہ تو دربار مین جائیگا
کہ غزالان کے سحر کی کوئی چیز تھی تو کہنا کہ ہان ہی ایک درخت سرو کا تھا ایک مکان تھا وہ سب برباد ہو گیا
ہی کیونکہ تیرے ارتھی لیکر آنے کے بعد ہی سمندر نے اُن لوگون سے دریافت کیا تھا اُنھون نے کل حال کہا تھا
اُسپر اُسکو بھی شک گذرا اور سکے اُستاد کو بھی تو باہم یہ صلاح ہوئی کہ اُسکے بھائی سے دریافت کیا جائے کہ اُسکے
سحر کی کوئی چیز تو نہ تھی کہ اُسکے مرنے کے بعد برباد ہوئی ہو اگر تو یہ کہیگا کہ نہین برباد ہوئی تو عشاق اُسیوقت سحر سے
دریافت کریگا اُسپر سب حال ظاہر ہوگا وہ تیرا بھی دشمن ہو جائیگا اس سے کیا حاصل کہ دوست کو دشمن کرین
گلاب نے یہ سنکے زانو پر ہاتھ مارا اور پتلے سے کہا کہ ای پتلے ساحری یہ تو بڑا غضب ہوا اسکا کیا علاج کیا
جائے پتلے نے کہا کہ علاج اسکا کیا ہی جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون میری خوراک دیجیے گلاب نے اپنی ران مین
نشتر مارکر چلو مین خون لیکر اُس پتلے پر مارا اور گلے مین اُسکے ڈالا کہ وہ مثل انسان کے اُسکو پی گیا اب جو دیکھا
تو وہی ماش کے آٹے کا پتلہ تھا اب گلاب آکر مسند پر بیٹھا وہ غم کم ہوا ما سے کہا کہ آپنے سنا یہ حالت گذری
کیا نالائق حرکت اُس گیسو بریدہ نے کی ہی تمام خاندان کی ناک کاٹ ڈالی ارے غضب کیا کہ اپنا مذہب ترک کیا اگر ایسا
ہی تھا تو مکر کرکے چلی آئی ہوتی پتلے نے یہ نہین بیان کیا تھا کہ اُسکا عقد ہو گیا ہی یہ بیان کیا تھا کہ یقین کیونکر
مسلمان ہوا اور غزالان کیونکر اور اہل دربار کیونکر یہ تم گلاب نے یہ دریافت کیا تھا جو وہ بیان کرتا اس سبب سے
نہ معلوم تھا گلاب نے ماسے کہا کہ اب بڑی خرابی ہوئی کہ یون غزالان مسلمان ہو گئی اگر یہ معلوم ہوتا تو قتل کر ڈالتے
تو بہتر تھا کاش مر جاتی تو یہ بدنامی نہ ہوتی یہ تو نہوتا کہ آفتاب جادو کی لڑکی گلاب کی بہن مسلمان ہو گئی
یہ خاندان بھی بدنام ہوا جب سمندر کو معلوم ہوگا تو اُسکے نزدیک کوئی وقعت ہماری نہوگی نظرون سے
گر جائینگے جس طور سے سہراب کی عزیز ہین اور ہم اُنپر طعنہ کرتے ہین اُسی طور سے وہ ہمپر طعنہ کرینگے اب
مین کیا منہ سمندر کو دکھاؤنگا یہ امر تو پوشیدہ نہین رہنے کا ہی آج نہ ظاہر ہوا کل ظاہر ہوگا کیا ہو گیا اُسکو
جو اسنے ایسی حرکت کی جو کہ کبھی کسی نے ہمارے خاندان سے نہ کی تھی کیا ایسا دباؤ پڑا کہ یہ اُسکے سبب سے مجبور
ہو گئی ما نے کہا کہ مین کیا بیان کرون میرے خود یہ امر سنکے حواس جاتے رہے گو غم اور رنج ہوتا اس سے
اگر مر جاتی تو بہتر ہوتا رو کر بیٹھ رہتی جیسے کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا یہ تو مرنے سے بدتر ہوا کہ ہر وقت کی کاہش ہوئی
جو سنیگا طعن کریگا مثل ہلال شب اول کے انگشت نما ہوئی جس جلسے مین جائینگے لوگ یہی تو کہینگے کہ انکی لڑکی
مسلمان ہو گئی اُسوقت کیسی شرمندگی حاصل ہوگی پس بہتر یہ ہی کہ اپنی جان دیدیں گلاب نے کہا کہ جان دینے
سے کیا حاصل جو مقدر کا لکھا تھا وہ ہوا سوائے صبر کے کیا چارہ ہی مگر یہ خداوند کیسے ہین کہ ہمکو اس امر سے
آگاہ نہین کرتے ہین ای اماجان ایک بات اور تو سنیے کہ وہ پتلا کہ گیا ہی کہ سمندریہ فتح ہوگا سمندر جادو مع اپنے

اوستاد کے مارا جائیگا جو مذہب اسلام قبول کریگا اُسکا گھر و بار بچیگا ورنہ سب برباد ہوگا یہ دوسرے افسوس کا
مقام ہی کہ جسکے سبب سے پرورش پاتے ہین وہ یون برباد ہوگا ماں نے کہا کہ کوئی ہمارا فعل نہین ہی کہ ہمکو
اسکا خوف و خطر ہو گلاب نے عرض کیا کہ یہ امر تو سچ ہی مگر افسوس کا مقام تو ہی کیونکہ ہمنے نمک کھایا ہی اگر اپنی
جان بچا کر بھاگتے ہین تو نمک حرام مشہور ہونگے اگر مقابلہ کرتے ہین تو جان کا ضرر ہی ماں نے کہا کہ بیٹا یاد رکھنا
جب لشکر اسلام یہان آئیگا مین تجھکو لیکر یہان سے نکلجاؤنگی مین مقابلہ نہ کرنے دونگی کیونکہ تجھکو مجھکو خداوند نے اسقدر نہین دیا
دیا ہی کہ برسون بیٹھا کھاؤن تو بھی کم نہو دوسرے ہم ساحر ہین ہماری لوگ خواہش کرینگے گلاب نے کہا کہ جب وہ
وقت آئیگا دیکھا جائیگا جو تدبیرین پڑینگی وہ کرینگے اب مین سحر سے غزالان کی جاکر خبر دریافت کرتا ہون
اپنا بالکل اطمینان کر لون ماں نے کہا کہ بہتر ہی مگر اب وہ رنج و غم جاتا رہا صرف یہ رنج ہی کہ مسلمان ہوگئی ہی
اسکا تو یقین ہوگیا کہ زندہ ہی ہان تو اپنے مقام پر چلی آئی یہان جو عورتین مہمان آئین تھین اُنسے باتین کرنے
لگی کسی پر یہ امر ظاہر نہین کیا اُسی طور سے صفت ماتم آراستہ رہنے دی کہ یہ نہ معلوم ہو بلکہ یہ امر اسی طور
سے مخفی رہے اور سمندر کو نہ معلوم ہو اگر معلوم ہوگا تو وہ ضرور آفت برپا کریگا ادھر گلاب نے آکر ایک
مقام پر کھڑے ہوکر ایک درخت پر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُس درخت مین سے صدا آئی کہ کیا ہی اسنے کہا کہ تو
کسکا سحر ہی اسنے کہا کہ مین سحر ہون ملکہ غزالان کا اسنے کہا کہ اُسکی کیا حالت ہی بیان کر اسنے کہا کہ وہ لشکر
اسلام مین موجود ہی اور مسلمان ہوگئی ہی تیرے کیا اہل اسلام ہوئی اب وہ تمھارے کام کی نہین ہی بلکہ تمھاری دشمن
ہی گلاب نے کہا کہ اور کچھ حال بیان کر صدا آئی کہ جو امر ہونے والا ہی وہ خود تمپر ظاہر ہوجائیگا مین بیان نہین کر سکتا
ہون دوسرے کا سحر ہون مین نے اسقدر بھی بیان کیا تو بہت کیا تمنے اُسکی حالت دریافت کی کہ جسکا مین سحر
ہون اس وجہ سے مین نے کلام بھی کیا ورنہ مین کبھی نہ کلام کرتا یہ صدا آکے پھر صدا نہ آئی گلاب اپنے مقام پر
آیا اور خاموش ہوکر بیٹھ رہا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی سحر ہوگئی گلاب درباری کپڑے پہنکر دربار
کی طرف چلا اس خیال سے کہ سمندر یہان پر دریافت کرنے کو کسی کو روانہ کرے تو خرابی ہو چلو دربار مین چلین اس
سبب سے دربار مین آیا تھا یہان بھی سمندر جادو بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی سب حاضرین دربار جمع ہین کہ گلاب
بھی دربار مین آیا اپنی دنگل پر بیٹھا کہ سمندر نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ گلاب تم کیون آئے کیونکہ ابھی تو تمکو فرصت
اپنی بہن کے کاروبار سے نہوئی ہوگی کیونکہ کل کا واقعہ ہی گلاب نے کہا کہ یہ دنیوی امور ہین کوئی ایسی ضرورت
نہین ہی کیونکہ مین ملازمت کو اپنی ضرورت سے مقدم جانتا ہون کیونکہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی نئی نئی خبرین
آتی ہین نہ معلوم سرکار کو کیا ضرورت ہو اور کسوقت ضرورت ہو سمندر نے کہا کہ یہ تیری خیر خواہی و نمک حلالی ہی
گلاب نے جواب دیا کہ یہ آپکی بندہ پروری و غلام نوازی ہی یہ سنکر خاموش ہو رہا کہ سمندر نے کہا کہ ابھی
گلاب تمھارے جانے کے بعد جو مین نے اُن لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکو کوئی علامت سحر
سے نہین ثابت ہوا کہ تمھاری بہن کو عیارون نے قتل کیا بلکہ جب یہ تلاش کرتے ہوئے گئے تو لاش
پائی تو مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہ ساحرہ زبردست تھی مثل تمھارے باپ کے تھی اگر وہ قتل ہوئی تو
اُسکے سحرون نے کیون نہین غل مچایا اندھی کیون نہ آئی سنگ باری وغیرہ کیون نہوئی یہ بتاؤ کہ کوئی چیز
اُسکے سحر سے تیار کی ہوئی کسی مقام پر تھی کہ وہ اُسکے مرنے کے بعد مٹ گئی ہو گلاب نے کہا کہ جی ہان ایک
درخت سرو تھا اور ایک مکان اب جو دیکھا تو نہ وہ درخت سرو ہی نہ وہ مکان ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ
سحر تھا ملکہ غزالان کا اس سے تو یقین ہوگیا ورنہ مجھکو خود یہ شک پیدا ہوا تھا سمندر نے کہا کہ یہ صرف
شک تھا ورنہ کبھی ایسا نہین ہوا تو عشاق نے کہا کہ مین نے عرض کیا تھا کہ ضرور ایسا ہوا ہوگا یہی

گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ ایک ابر آکر صحن بارگاہ پر حائل ہوا اُس ابر سے برق چمکی رعد کی گرج پیدا
تھی اور سنگ باری ہو رہی تھی کہ سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک
تخت پیدا ہوا اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا تھا گلے مین سانپ و عقرب لٹکے ہوئے تھے شعلے مُنہ سے
نکل رہے تھے کہ وہ تخت صحن مین آکر اترا سمندر رخ نے جو دیکھا تو عشاق سے کہا کہ آتشبار جادو آیا ہے
خداوند خیر کرین کیونکہ یہ کبھی اپنے مقام سے نہین آیا مین نے بلوایا تاجدار نے اکثر طلب کیا اُسنے انکار
کیا کہ مین نہین آسکتا ہون آج یہ کیون آیا ہے یہ بہت بڑا خود سر ساحر ہے آجتک کسی سے نہین دبا اسیکو
کوہ آتش نما کا خراج دیا اسی سبب سے اُسکو نامہ نہین لکھا نہ اپنی کمک کے لیے طلب کیا نہ معلوم کیون آج آیا
کیا ہے عشاق نے کہا کہ آنے دو اُسکے لیے کرسی طلب کرو کرسی سمندر رخ نے طلب کی کہ اتنے عرصہ مین وہ
تخت پر سے اُتر کر طرف دربار کے چلا اور دربار مین آیا حالت یہ تھی کہ جو اسکی صورت دیکھتا تھا وہ ڈر جاتا تھا گو ساحر تھے
مگر اُسکا خوف طاری تھا کہ جب وہ سامنے سمندر رخ کے پہونچا سمندر رخ کو سلام کیا سمندر رخ نے جواب
سلام دیا مگر تعظیم نہ کی یہ امر اُسکو سخت ناگوار ہوا اُسنے جو دیکھا تو عشاق کو بھی برابر سمندر رخ کے تخت کے
بیٹھا ہوا پایا اُسنے عشاق کو بھی سلام کیا عشاق نے جواب سلام دیا اور کہا کہ آئیے کرسی موجود ہے
سب اہل دربار سے صاحب سلامت کرکے کرسی پر بیٹھ گیا کرسی پر بیٹھکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا سب اہل دربار
کو دیکھا دیکھکر کہا کہ آفتاب جادو جو کہ آپکا سپہ سالار ہے وہ کہان ہے کیونکہ وہ میرا بھائی ہے مین اسکی تلاش مین
آیا ہون سمندر رخ نے کہا کہ اُسنے تو انتقال کیا یہ اُسکے فرزند گلاب جادو اُسکے مقام پر بیٹھے ہین آتشبار نے
کہا کہ یہ کیا کہا کیونکر انتقال کیا کہا کچھ علیل ہوئے تھے اُنھون نے اپنے علالت کی مجکو خبر کی رہ نہین عیادت کو آتا
سمندر رخ نے کہا کہ علیل نہین ہوئے بلکہ ایک لڑائی پر مارے گئے یہ سنکے اُسنے کہا کہ وہ تو ایسے ساحر تھے
کہ کسیکے مقابلہ مین جاکر قتل ہوتے کیونکہ مین اُنکے کمالات سے بخوبی واقف تھا اُنمین ایسے ایسے کمالات
تھے کہ جنکی کوئی حد نہین ہے اُنکا ایک سحر آفتاب ایسا تھا کہ جس مقام کو جاتا تباہ کر دیتا اگر کرورون کا لشکر
ہوتا تو بھی نہ بچتا یہ کیا کہا جاتا ہے سمندر رخ نے کہا کہ یہ جو تم کہتے ہو سب درست ہے مگر خداوندی امور مین کسیکو
دخل ہے آتشبار نے کہا کہ صاف طور سے بیان فرمائیے میرے خیال مین نہین آتا ہے یہ کہکر گلاب کی طرف دیکھکر
کہا کہ اے صاحبزادے تم بیان کرو سمندر رخ تو اسوقت کچھ بدحواس معلوم ہوتے ہین گلاب نے جواب دیا
کہ مین تو اُنکی زندگی سے طرف چاہ بابل کی برائے تعلیم سحر گیا ہوا تھا کہ مجکو وہان خبر پہونچی چونکہ تعلیم سحر سے
فراغت کر چکا تھا فوراً اُستاد سے رخصت لیکر چلا آیا مین اس واقعہ سے بالکل واقف نہین ہون تب
سمندر رخ سے کہا کہ آپ بیان کرین سمندر رخ نے از ابتدا تا انتہا سب حال بیان کیا کہ یون لشکر اسلام کنارے
دریاے سبز رنگ کے آکر اترا جشن کیا صنوبر کو خبر ہوئی اُسنے ملاقات کی دیوانہ بھبوت و بھبوت کو معلوم ہوا وہ
لشکر لیکر آئے لشکر اسلام کا جو افسر اعلے تھا وہ صنوبر شاہ کے خیمے مین تھا اُس سے اور دیوانون سے مقابلہ ہوا
اُسنے دیوانون کو زیر کیا وہ دیوانے اور صنوبر شاہ دونون خدا پرست ہو گئے یہ خبر سحر آن کو معلوم
ہوئی اُسنے حباب جادو و سہراب جادو میرے سپہ سالار کو صنوبر شاہ و صاحبقران کی گرفتاری کو
روانہ کیا آخر کو حباب جادو قتل ہوا سہراب گرفتار ہوا سہراب نے اُسکا مذہب قبول کیا یہ خبر مجکو پہونچی
مین نے سیماب جادو و سنجر جادو کو صنوبر شاہ کے ملک پر روانہ کیا کہ صنوبر کو گرفتار کر لاؤ اور تمام شہر کو
شجر بنا دو اُنھون نے ایسا ہی کیا صنوبر کو مع اُسکے وزیر و ارکین سلطنت کے گرفتار کر لائے اور اہل شہر کو
شجر بنا دیا جب قیدی آئے تو مین نے پاس ماہیان کے روانہ کیے کہ انکو دریاے سبز رنگ مین قید کرو کیونکہ

اُسکا اختیار مین نے ماہیان کو دیا تھا اُسنے اپنی بہن کے سپرد کیا سہراب کرسے اگر سحران کا شریک ہوا
سحران نے خدا پرستون سے مقابلہ کیا بہت سے سردار گرفتار کرلیے ماہیان نے اسم اعظم صاحبقران
کو بند کیا مین نے آفتاب کو روانہ کیا کہ تم جاکر سحران کی مدد کرو وہ گئے اُنھون نے اپنا سحر آفتاب تیار کیا
سہراب نے اسکی خبر خدا پرستون کو دی اُنمین سے چند عیار آگئے نہ معلوم کیونکر اُس پار پہونچے اُنھون نے
عیاری کرکے پہلے آفتاب کو قتل کیا پھر سہراب کی شرکت سے سحران کو دریا کے اندر جاکر مارا اُسکے بعد
ماہیان کو عیاری کرکے قتل کیا کہ جسکے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی دریاے سبز رنگ مٹ گیا راستہ سمندر
کا کھل گیا وہ لوگ ادھر کو روانہ ہوئے مجکو خبر ہوئی مین نے سب طرف نامے لکھے سب ساحرون کو برا
کمک طلب کیا کیونکہ اُستاد کی یہی راے تھی گو میرا قصد ہوا کہ آپکو بھی اطلاع دون مگر اس خیال سے
نہین دی کہ اکثر خداوند نہ طاق نے آپکو طلب فرمایا آپنے انکار کیا مین نے خیال کیا کہ اسوقت بھی
انکار ہوگا مین نے نامہ نہین لکھا چونکہ لشکر طرف ممالک غیر ساحرون کے آتا ہے جو حاکم اُن ملکون کے ہین کو
نامے تحریر کیے کہ تمھاری طرف لشکر اسلام آتا ہے لہذا اُنکو آنے نہ دینا چنانچہ پہلا ملک یقین خود پرست
کا ہے اُسکو بھی تاکید کردی تھی اور کچھ کمک بھی روانہ کی تھی اور ایک ساحرہ جو کہ اسوقت علم سحر مین فرد تھی
اور دختر بھی آفتاب جادو کی گلاب کی بہن کو مع دو ہزار ساحرون کے برلے کمک یقین روانہ کیا تھا کہ
کل خبر آئی ہے کہ اُسکو راہ مین عیارون نے قتل کیا اُسکی لاش آئی تھی کل یہان ٹرا کہرام تھام ابھی تو گلاب
اُسکے کار و بار سے فرصت کرکے دربار مین آئے ہین یہ واقعہ گذرا آتشبار یہ سنکے بہت مغموم ہوا اور کہنے لگا کہ مجکو آفتاب
کا ٹرا صدمہ ہوا اور یہ حالت سنکے نہایت رنج ہوا کہ دریاے سبز رنگ برباد ہوا اور مجکو خبر نہوئی یہ تو ٹری خرابی
ہوئی کہ یہان خدا پرستونکا قدم ہونچا یہ لوگ ٹرے صاحب اقبال ہین دیکھیے کیا ہوتا ہے سحران و ماہیان کے
مرنے سے خرابی ہوئی کیونکہ وہ ٹری زبردست ساحرہ تھین ایسا تو کوئی ساحر اس قلمرو مین نہین ہے یہان عشاق جادو
ہین کیونکہ یہ پہلو نشین سامری ہین عشاق کی بہت تعریف کی عشاق نے کہا کہ مین ہیچ ہوگیا ہون جو اس جا نہین ہین
اب دن آپ لوگون کے کمال کے ہین کہ ہر طرح کی قوت رکھتے ہین یہ نہ فرمایئے کہ کوئی ساحر نہین ہے اب بھی ایسے
بہت سے ساحر ہین جو کہ ماہیان و سحران سے بدرجہا اچھے ہین جب مقابلہ ہوگا تو معلوم ہوگا آپ کیا کم ہین یہ جو عشاق نے
کہا اُسنے تیور بدل کر کہا کہ مین آپکی بات کو دروغ نہین کرسکتا ہون مگر میرے نزدیک سب طفل مکتب ہین عشاق
نے جواب دیا کہ یہ بجا ہے کہ آپکی برابری کوئی نہین کرسکتا ہے کیونکہ آپ ایسے کامل ہین کہ آپ نے خداوند کو خراج نہین دیا
لاکھ لاکھ اُنھون نے طلب کیا آپ گے نہین وہ آپکا کچھ نکرسکے سواے خاموشی کے آتشبار نے کہا کہ مین کیون
خراج دون کوئی پایہ کمی کا رکھتا ہون تو اطاعت کرون خیر اس سے تو کوئی بحث نہین ہے مین اسوقت آفتاب کی
ملاقات کے لیے آیا تھا کیونکہ عرصہ سے ملاقات نہین ہوئی تھی مین نے خیال کیا کہ خود جاکر ملاقات کرون اور دریافت
کرون کیا سبب ہے جو وہ نہین آئے یہان اگر یہ معلوم ہوا خیر مین آنکے قاتلون سے سمجھ لونگا اور بہت لاف وگزاف
بکا جو کہ عشاق و سمندر و گلاب کل اہل دربار کو گران گذرا مگر سبب یہ تھا کو وہ اپنے مکان پر آیا تھا جواب دینا
مناسب نجانا خاموش بیٹھے سنا کیے آخر کو اُسنے یہ کلمہ کہا کہ اگر ایسا ہی ہو کہ غلامون سے امور سلطنت سرانجام
پائین تو لوگ کیون عالی خاندان کو بادشاہ کرین بموجب مثل اگر گدھون سے ہل چلے تو کوئی کیون بیل خریدے
بھلا غلامون کو یہ دماغ کہان کہ وہ امور حکومت کو دیکھ سکین یہ عالی دماغونکا کام ہے اگر کوئی عالی دماغ سمندر یہ کا حاکم
تو یہ بد عنوانیان نہ ہوتین وہ کبھی ایسا نہ کرتا کہ دریاے سبز رنگ کا اختیار چند عورتون کے سپرد کرتا بلکہ اپنے قبضے
مین رکھتا کیونکہ اصل مین سارا انشا اور مقام روک دہی تھا کہ جبتک وہ نہ برباد ہوتا کوئی نہ آسکتا یہ سارا عقل کا

فتور ہے مگر اب کیا ہوتا ہے جو ہونا تھا وہ ہوگیا دشمن آگیا اب اس شہر کا بچنا دشوار ہے کسی کے بنائے کچھ نہ بنے گا یہ وہ لوگ
ہین کہ جنھون نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا کہ جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید تھے مثل دامہ جادو و ساحر
مشمش نے تو ان ملکون کی کیا اصل ہے ہم تو آج سے سمجھ گئے کہ یہ ملک بھی اہل اسلام کے قبضہ مین گیا اب
جو کچھ ہوگا نہ طاق پر ہوگا کیونکہ وہان ساحر زبردست ہین یہ کہکر خاموش ہو رہا یہ کلمہ سمندر کو بہت برا معلوم
ہوا اور جواب دیا کہ ای آتشبار اب ہم دیکھتے ہین کہ اب تم جا کر خدا پرستون کو قتل کرو گے کیونکہ تم عالی خاندان
ہو اور ساحر زبردست ہو اور عقلمند بھی ہو اور مین تو غلام ہون سچ ہے کہ مجکو یہ عقل کہان کہ مین امور حکومت کو انجام
دون مگر کیا ہوتا ہے اب تو مین حاکم ہون میری حکومت ہے اور بہت سے میرے تابع حکم ہین چاہے غلام ہون چاہے
بادشاہ ہون مگر مین بھی کسیکو اپنے نزدیک کامل نہین جانتا ہون سب کو طفل مکتب خیال کرتا ہون اور پاس کرتا ہون
کیا کسی سے بولون اگر مین اپنا سحر دکھاؤن تو زمین کے طبقے لا دون مجکو کوئی کم نہ تصور کرے آتشبار نے
جواب دیا کہ ہر ایک یہی تصور کرتا ہے اپنے مقام پر اور یہی خیال کرتا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست مگر مین نے کسیکا کمال
آجتک دیکھا نہین یہ جو سمندر نے سُنا غصہ آگیا اور برہم ہو کر اپنی جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ میرا کمال دیکھو گے
آتشبار نے کہا کہ کیا نقصان ہے جو کوئی دکھائیگا ضرور دیکھینگے یہ جو سُنے کہا سمندر نے اپنی جوڑی سے ایک گولا فولاد
نکالا اور کہا کہ یہ میرا استاد دی ہے اگر اسکو کوئی مٹا دے تو مین اُسکا شاگرد ہوتا ہون آتشبار نے کہا کہ مین کوئی برائے
مقابلہ نہین آیا ہون کہ مقابلہ کرون ہان اگر تم اپنا کمال دکھاؤ گے تو مین بھی اپنا کمال ظاہر کرون کا بس سنکے
سمندر نے اُس گولے کو طرف آسمان کے پھینکا وہ گولا آسمان پر جا کر پھٹا ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین
جھپک گئین اب جو دیکھا تو ایک ابر بنکے تیار ہوا اُس سے بارش ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین تمام صحن مین پانی
پانی ہو گیا اُس پانی سے شعلے نکلنے لگے وہ پانی طغیانی کر کے طرف ایوان کے چلا کہ سمندر نے کہا کہ کوئی ایسا
ہے کہ اس پانی کو روکے اور اندر نہ آنے دے سب ساحرون نے سر جھکا لیا مگر آتشبار نے ایک مرتبہ پلٹکر اور
ایک نارنج جھولی سے نکالکر سحر دم کر کے سمندر سے کہا کہ مین روکتا ہون یہ تمھارے امتحان ہے کوئی دشمن کا تو مقابلہ
ہی نہین کیونکہ ہم اور تم ایک ہی خداوند کے بندے ہین سمندر نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے روکو بس آتشبار نے
وہ نارنج اٹھا کر اُس پانی کی طرف پھینکا جیسے نارنج قریب پانی کے پہونچا یہ ریاض سمندر کا برسون کا ہے ایسے ویسے
سحر سے نہین رکتا ہے ہان جب تک کوئی کمال کا سحر نہو ادھر نارنج چلا ادھر سمندر نے زور دیا کہ اُس پانی
سے ایک نہنگ نے منہ نکالا جیسے نارنج قریب پانی کے پہونچا گردش ہوا ویسے ہی اُس نہنگ نے اُسکو منہ مین لیا
اور پانی مین چلا گیا وہ پانی ایوان مین آگیا اب تو لوگ پریشان ہوئے کہ ہم سب غرق ہو جائینگے لوگ حیران ہو کر
ادھر اُدھر دیکھنے لگے گو سب ساحر زبردست تھے عشاق بھی اُس مقام پر تھا مگر سب پریشان ہوئے
عشاق ایسا ساحر تھا وہ چاہتا تو پانی ایک بالشت نہ بڑھ سکتا اُسنے عمداً کوتاہی کی اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا
صرف یہ تدبیر کرلی کہ وہ غرق نہوگا جب سمندر نے اہل دربار کو پریشان دیکھا تو کہا کہ آپ لوگ پریشان نہون یہ پانی
کسیکو غرق نہ کریگا جب تک مین حکم نہ دونگا یہ دشمنون کے لیے ہے ذکر دوستون کے لیے صرف آتشبار کے اور میرے
پانی بھی مجکو اُنکا کمال دیکھنا ہے یہ کہکر کہا کہ ای سمندر تو کسیکو غرق نہ کرنا سبکی کرسیون کے نیچے قیام کرنا اب
جو کہا تو پانی نے ہالہ باندھ لیا کرسیون و تخت و دنگلون کے نیچے ٹھیر گیا بڑھنا موقوف ہو گیا اب سمندر
ای آتشبار اب اس دریا کے سحر کو مٹا دو مین نے اجازت دی تاکہ کچھ تو کمال تمھارا ظاہر ہو آتشبار نے جو سحر
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سحر اسکے کمال کا ہے کیون اپنی اوقات برباد کرتا ہے کیون باہم نزاع کرتا ہے گو تو قادر ہے کہ اسکو برباد
کر دے مگر کیا ضرورت ہے یہ جو دریافت ہوا تو آتشبار نے کہا کہ ای سمندر معلوم ہوا کہ تو صاحب کمال ہے برگزیدہ

سحر دنہین کرسکتا ہی بس معلوم ہوگیا مین صرف امتحان کرتا تھا یہ جو آتشبار نے کہا تو سمندر نے کہا کہ نہین تم رد
کرو مین اجازت دیتا ہون کیا نقصان ہی آتشبار نے کہا کہ کیون مین تمھارے برسونکے ریاض کو جو کہ تمنے تیار کیا ہی
برباد کرون یہ دشمنون کے مقابلے کے لیے رہنے دو مین کوئی دشمن تو ہون نہین یہ جو اسنے کہا سمندر کو یقین ہوا
کہ یہ عاجز ہی کہا کہ اچھا پھر کوئی تکرار نکی ایک اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ پانی برسنا موقوف ہوگیا پھر برق چمکی اب
دیکھا نہ وہ ابر تھا نہ وہ پانی تھا زمین خشک پڑی تھی دیکھا کہ بجلی رہی گولہ سی لیے کھڑی ہی سمندر نے وہ گولا
لیکر اپنی جوڑے مین رکھ لیا یہ جو آتشبار نے دیکھا اور خیال کیا کہ سمندر اپنے دل مین کہیگا اور سب اہل دربار کہ
صرف آتشبار کی زبانی زبان تھی کوئی کمال اسمین نہین ہی ایسا ویسا ساحر ہی تو بھی اپنا کچھ کمال دکھایا تصور
کرکے اسنے نکچھ کہا نہ سنا سبکی آنکھ بچاکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ناریل نکالکر اُسپر کچھ پڑھکر اب جو طرف آسمان
کے پھینکا وہ جاکر شق ہوا ایک صدا تڑاقے کی پیدا ہوئی ہوا سے گرم چلنے لگی ایسی ہوا سے گرم چلی کہ سبکے
جسم جلنے لگے ہونٹ خشک ہوگئے پیاس کی شدت ہوئی یہ نوبت ہی کہ خادم پانی پر پانی دیے جاتے ہین
مگر تشنگی کم نہین ہوتی ہی جو جو ہوا چلتی ہی وہ وہ در و دیوار سے شعلے نکلتے ہین گرمی بڑھتی جاتی ہی ساحر سحر کرکے
برودت چاہتے ہین مگر اصلا برودت نہین محسوس ہوتی ہی آتشبار خاموش بیٹھا ہی نہ اسکو گرمی معلوم ہوتی ہی نہ پیاس
معلوم ہوتی ہی مگر اور سبکی حالت دگرگون ہی عشاق کی بھی یہی نوبت تھی مگر عشاق ساحر زبردست ہی اسنے سحر سے
ایک سیب بنایا ہی کہ جب زیادہ شدت ہو اور پانی نہ ممکن ہو یا پانی سے سیری نہو تو اسکو کھائے تو تسکین ہوتی ہی
اسنے اُس سیب کو نکالکر ایک قاش کھائی اسکی تو پیاس کم ہوئی اب جو اسنے خیال کیا اور حواس درست ہوئے کہ کیا
سبب ہی کیسی گرمی ہی اسکو معلوم ہوا کہ یہ سحر آتشبار کا ہی آتشبار کی طرف دیکھکر ہنسا وہ سمجھ گیا کہ عشاق کو معلوم ہوگیا اسنے
اپنی کرسی پر سے اُٹھکر او قریب عشاق کے جاکر آہستہ سے کہا کہ اُستاد مین آپ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون نہ کیا
سحر ہی یہ آپکے اشارون مین برباد ہوگا آپ پہلو نشین سامری ہین میری آبرو جاتی ہی سب کہتے ہین کہ آتشبار کچھ
کمال نہین رکھتا صرف یاوہ گو ہی اسلیے مین نے یہ سحر کیا ہی کہ دیکھون کون اسکو دفع کرتا ہی جیسے سمندر نے سحر کیا
تھا کہ مین دفع نہ کرسکا آپ خاموش رہین کسیکا کچھ ضرر نہوگا کوئی ہلاک نہوگا یہ جو آتشبار نے کہا کہ آپ خاموش رہین
جیسے سمندر کے سحر کے وقت آپ خاموش رہے تھے عشاق نے کہا کہ تم جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو مین نہ بولونگا ہان
اگر تم مجھے یہ کہتے تو مین ضرور اسکو رد کرتا دیکھو اسکا خیال رہے کہ کوئی ہلاک نہو آتشبار نے کہا کہ کیا مجال ہی اگر کسیکا
ایک موے تن بھی کم ہو تو آپ مجھکو قتل کرین یہ کہکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا اتنے عرصہ مین ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے
آگ برسنے لگی اب تو ساحرون نے اُٹھ اُٹھکر اُس ابر پر سحر کیا مگر کسیکے سحر نے اثر نہ کیا کیونکہ یہ سحر اسکا بھی کمال کا تھا بڑی
مشقت سے تیار ہوا تھا اور جو سحر اسکا ہی وہ ایسا ہی ہی کیونکہ بڑا ریاض کیا ہی یہ ایک دم مین سمندر کے سحر کو برباد کرتا مگر
اسکے سحر نے اسکو منع کیا اور اسنے بھی خیال کیا کہ بیکار کی عداوت ہوگی اس سے کیا حاصل پس بدین سبب یہ خاموش
ہو رہا تھا یہ بیٹھا ہوا ہنس رہا ہی ساحر اُس ابر پر اپنا سحر کر رہے ہین سمندر نے بھی سحر کیا کچھ نہ ہوسکا وہ ابر نہ برباد
ہوا نہ آگ برسنا موقوف ہوئی نہ گرمی کم ہوئی نہ ہوا سے گرم کم ہوئی تو سمندر نے عشاق سے کہا کہ اُستاد یہ
کیا بات ہی کسکا سحر ہی عشاق نے کہا کہ ای سمندر مین کیا جانون تم لوگ ابھی جوان ہو تمھاری ریاضت و مشقت
تازہ ہی دریافت کرو کہ کسکا سحر ہی مین پیر ہوگیا ہون نہ اب وہ مشقت ہی کہ مین دریافت کرسکون سمندر نے کہا
کہ اُستاد مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر کوئی کام نہین دیتی ہی کیا کرون عشاق نے کہا کہ بس پھر جانے دو جسکا سحر
ہوگا معلوم ہوجائیگا یہ سنکے سمندر نے آتشبار کی طرف دیکھا تو وہ ہنس رہا ہی سمندر کو یقین ہوگیا کہ یہ اسی کا سحر
ہی کہا کیون بھائی کوئی ایسا سحر کرتا ہی کہ یون پریشان کرتا ہی معلوم ہوگیا کہ تم بھی بڑے کامل ہو بس دیجیے

سحر کو دفع کرو ہم تم برابر ہو گئے آتشبار نے کہا کہ یہ میرا سحر نہین ہو سکتا ہو گا مین کیونکر رد کرون وہ ناخوش نہ ہو گا
سمندر نے کہا کہ باتین نہ بناؤ معلوم ہو گیا مجکو اور سب اہل دربار کو اور تمہارا کمال ظاہر ہو گیا کیون نہو برا نے
ساحر ہو آتشبار نام ہی یون جو سمندر نے کہا تو آتشبار نے کہا کہ جو تم کہو خیر مین رد کرتا ہون یہ کہکر کچھ پڑھکر
دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا اُسکو حکم دیا کہ اس ابر کو کوہ آتش فشان پر لیجا اور ہٹ کر ابر سے کہا کہ تو اپنے
مقام پر جا یہ کہنا تھا کہ وہ طائر پھر اڑا اور قریب اُس ابر کے آیا اور اپنے پنجہ کو اُس ابر مین گڑو کر ایک طرف کو
لیچلا جدھر سے وہ ابر آیا تھا اُدھر کو وہ ابر چلا ادھر وہ گرمی وہ آتشباری کم ہونے لگی ہواے گرم کے جھونکے
ہر طرف ہو گئے چشم زدن مین وہ ابر غائب ہو گیا اُسی طور سے مطلع صاف ہو گیا نہ وہ آگ ہی نہ وہ گرمی ہی نہ ہواے
گرم ہی اب سبکے حواس درست ہوئے آتشبار کی سب تعریف کرنے لگے اُسنے کہا کہ اگر مین یہ نہ کرتا تو اب سبکی نظرون مین حقیر
ہوتا سمندر نے کہا کہ بھائی تم بڑے صاحب کمال ہو مین تمہارا مقابلہ نہین کرسکتا ہون اور ہم تم تو ایک ہین مجکو تو اتنی
سی بات پر غصہ آ گیا تمنے ہمکو سر دربار کیا کہا کیونکر غصہ نہ آیا آتشبار نے کہا کہ مجکو کب غصہ آیا تمنے اپنا کمال دکھایا
مین نے اپنا مجھسے تمہارا سحر نہ دفع ہو سکا تمسے میرا مین تم برابر ہو گیا یہ تقریر سنکے عشاق اپنی کرسی پر سے
اُٹھا اور دونون کا ہاتھ پکڑ لیا کہ اب تم گلے ملجاؤ کوئی خیال نہ کرو آتشبار نے کہا کہ مجکو کوئی عذر نہین ہی نہ میرے
آپ کے کسی طرح کا فساد ہی صرف یہ امر مین نے اپنی آبرو بچانے کے لیے کیا تھا اگر انکی یہ خوشی ہی تو مین موجود ہون
عشاق نے کہا کہ تم اپنے سحر مین کامل ہو یہ اپنے سحر مین بس دونون باہم گلے ملے اور بعد اسکے آتشبار اپنی کرسی
پر آکر بیٹھ گیا سمندر نے کہا کہ بھائی مین نے تمہاری دعوت کی ہی تم اُسکو قبول کرو آتشبار نے کہا کہ مجکو کوئی
عذر نہین یہ سنکے سمندر نے حکم دیا کہ سامان دعوت کیا جاے یہ حکم دیکر کہا کہ بھائی مین یہ چاہتا ہون کہ تم
میری مدد کرو کیونکہ خدا پرستون سے مقابلہ ہی وہ لوگ بڑے زبردست ہین آتشبار نے کہا کہ یہ امر کوئی تمہارے
کہنے پر منحصر نہ تھا بلکہ میرا خود قصد ہی دو سبب سے ایک تو یہ سبب ہی کہ یہ ملک بھی انکے قبضہ مین آجائیگا اگر
ہم لوگ کوشش نہ کرینگے دوسرا امر یہ ہی کہ میرے پیر بھائی کے قاتل ہین مین ضرور اُنسے عوض اُنکے خونکا لونگا اور
ملکہ غزالان کے بھی خونکا عوض لینا ہی کیونکہ اُس سے مجھے بہت محبت تھی وہ اکثر آفتاب کے ہمراہ میرے
مکان پر گئی تھی عجب اُسکی بھولی بھولی صورت تھی جب سے مین نے سنا ہی میرا خون جوش کھا رہا ہی اُسکی
تصویر میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی میری آنکھون مین خون اتر آیا ہی مگر کیا کرون کہ وہ لوگ یہان موجود
نہین ہین نہ مین اس قصد سے اپنے مقام سے چلا تھا کہ مین انتظام کرکے چلتا اب مین دعوت سے فراغت
کرکے اپنے مقام پر جاؤنگا وہان سے لشکر وغیرہ لیکر آؤنگا اگر اس عرصہ مین کسینے انکو قتل کیا اور یہ لڑائی فتح ہو گئی
تو خیر ورنہ مین خود اُسطرف جاؤنگا جہان اُسکا لشکر ہو گا اُسی مقام پر جا کر مقابلہ کرونگا سمندر نے کہا کہ اچھا
تمکو اختیار ہی آتشبار خاموش ہو کر بیٹھ رہا کہ سمندر نے دربار برخاست کیا اور گلاب سے کہا کہ تم اپنے چچا کو
اپنے مکان پر لیجاؤ شام کو لے آنا کیونکہ مین نے جلسہ انکی دعوت کا مقرر کیا ہی بس آتشبار ہمراہ گلاب کے
اُسکے مکان پر آیا اُسنے خوب جاے معقول پر اُتارا ان سے جا کر کہا کہ چچا تشریف لائے ہین اُسنے کہا کہ کون چچا
اُسنے نام بتایا ماں نے کہا کہ وہ اکثر انکا ذکر کرتے تھے اور جا کر آپکے یہان رہتے تھے بڑی محبت تھی اور بڑا
ارتباط تھا بیٹا اُنکو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے بہت خاطر کرنا گلاب نے کہا کہ جہانتک ممکن ہو گا خاطر
کرونگا ناخوش نہونگے انکی دعوت آج بادشاہ نے کی ہی ماں نے کہا کہ کل تم کرنا گلاب نے کہا کہ بہت خوب
یہ کہکر باہر آیا ہر ایک طرح کی خاطر کرنے لگا آتشبار بہت خوش ہوا ہر مرتبہ آفتاب کو یاد کرکے افسوس کرتا ہی اور
کہتا ہی کہ ای فرزند تم دیکھنا کہ مین کیونکر ان خدا پرستون کو قتل کرتا ہون ان عیارون کے خون کا پیاسا ہون

ذرا مین اپنے مقام پر ہو آؤن تو پھر ایک کو زندہ نہ رکھونگا مجکو ان لوگون نے بڑا صدمہ دیا ہے میرا بازو توڑ ڈالا ہے مجکو آفتاب سے بڑی امید تھی گلاب کہتا ہے کہ کیون نہو گی وہ اور آپ ہم مکتب ہین دوسرے ہم سن بھی تھے اور ساتھ بھی کھیلے ہین والدہ آپکی بہت تعریف فرماتی ہین آتشبار نے کہا کہ آپ جو جاتا تو میرا بہت بہت سلام اپنی والدہ سے کہنا اور یہ کہنا کہ صدمہ نہ کرین جس امر کی ضرورت ہو مین موجود ہون مجھے فرمائین مین بجا لاؤن آپ کے شوہر کے قاتلون کو جہان تک ممکن ہو گا قتل کرونگا گلاب نے کہا کہ خداوند کی عنایت سے ہر چیز موجود ہے کوئی ضرورت نہین ہے صرف آپکی عنایت کافی ہے کیونکہ اب کوئی بزرگ ہمارے سر پر سوائے والدہ کے نہین ہے اب آپسے بڑی امید ہو گئی کہ جو کوئی مصیبت پڑیگی تو آپ سے عرض کرینگے اب آپ اسکو رد فرمائینگے ایک محبت کرنے والا تو ہوا اگر مجکو پہلے سے خبر ہوتی تو مین ضرور آپکو اطلاع دیتا یہ کیون نہین کا واقعہ ہوتا اگر آپ کی مرضی ہوتی تو وہ برائے مقابلہ جاتی خیر جو ہونے والی بات تھی وہ ہوئی اسکا بھی صدمہ بقدر نہین تھا آتشبار نے کہا کہ تم غم نہ کھاؤ مین ان دونون کے خون کے عوض مین ایک کو زندہ نہ رکھونگا یہ جو مین سمندر کی مدد کرنے پر راضی ہوا ہون صرف تمھارے باپ اور بہن کے قاتلون کے قتل کرنے کے سبب سے ورنہ مین سمندر کی مدد نہ کرتا سمندر کی کیا حقیقت تھی وہ میرا سحر رد نہ کرسکا مین نے اسکا سحر عمداً نہین رد کیا تھا کیونکہ اگر مین رد کرتا تو میرے اسکے مقابلہ ہوتا پھر باہم مقابلہ ہونے لگتا یہ نوبت ہوتی ہزارون ساحر طرفین کے مارے جاتے باہم کے فساد سے اسکا بھی زور کم ہوتا میرا بھی دشمنون سے کون مقابلہ کرتا آگی بن پڑتی دوسرے الوان تاجدار کو ناگوار ہوتا گو وہ بھی میرا کچھ کر سکتا گو وہ بادشاہ ہے اور ایک طلسم کا مالک ہے اور ساحر زبردست ہے اس سبب سے مین نے طرح دی اور لوگ بھی طعنہ زنی کرتے اور یہ گمان کرتے کہ آتشبار شریک خدا پرستو نکا تھا اسنے دھوکے سے مقابلہ کیا یہ الزام میرے ذمہ عاید ہوتا بس مینے اس خیال سے اس امر کو ٹال دیا اور اپنا سحر نکیا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اگر وہ لاکھ زور کرتا اور جو کچھ اسکو معلوم تھا سب کرشمے کرتا کچھ نہوتا آخر کو پریشان ہو کر رہ جاتا یہ جو آتشبار نے کہا اسکے جواب مین گلاب نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین کیونکہ سمندر کے تیور سے ثابت ہوتا تھا آتشبار نے کہا کہ تمنے دیکھا کہ کل ساحرون نے تو کوشش کی ایک سے بنائے کچھ نہ بنا ہان اگر عشاق چاہتا تو البتہ ان مین رد کرتا کیونکہ وہ بہت بڑا ساحر ہے بلکہ پہلوان سامری ہے اسکے سحر کی پناہ نہین ہے تمنے دیکھا ہو گا کہ سبکا مارے گرمی کے برا حال تھا مگر اسکی پیشانی پر میل نہ تھا اسکی وہی حالت تھی جو کہ قبل مین تھی وہ پہچان گیا تھا جو مین نے اس سے جا کر عذر کیا اگر مین عذر نہ کرتا تو وہ ضرور رد کرتا مگر میرے عذر کرنے سے وہ خاموش ہو رہا یہ سنکے گلاب نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہان لوگون نے سمندر سے عرض کرا بھیجا کہ سامان تیار ہے سمندر نے حکم دیا کہ چوبدار جا کر گلاب و آتشبار کو لے آئے چوبدار یہ حکم پا کر طرف مکان گلاب کے روانہ ہوا یہان آتشبار اور گلاب بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے کہ چوبدار پہونچا پہلے آداب اور تسلیمات کو سر جھکایا بعدہ عرض کیا کہ آپکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے یہ سنکے گلاب نے کہا کہ اے عمو جان چلیے بس آتشبار کو لیکر گلاب پھر در دولت پر آیا سمندر کو خبر ہوئی محل سے برامد ہوا بزم عشرت مین آکر بیٹھا ساقی کو حکم دیا کہ مئے ناب گردش مین آئے ساقی نے جام جہان نما کو گردش دی تمام محفل کو ساقی نے شراب پلائی پہلے جام بھر کر سمندر کو دیا اسکے بعد عشاق کو پھر آتشبار کو اور گلاب کو دیا اب اسنے دورہ باندھ دیا سب اہل بزم مست ہوئے کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہے سبھون نے جا کر دسترخوان پر خاصہ کھایا پھر آکر محفل مین بیٹھے پھر جام شراب گردش مین آیا ارباب نشاط کو حکم ملا وہ حاضر ہوئے ساز و سامان کو خوب ملایا ایک مطربہ خوب ناچی پھر یہ غزل گائی

غزل		آوارہ و سرگشتہ نسیم سحری ہے		بے طور کسی زلف معنبر مین اٹکری ہے

باتون مین نہ ٹالو مرے ارمان نکالو
وان نیند سر شام سے آنکھون مین بھری ہی
ہی نیند جدائی کی ذرا دیکھو تو مسرور

صاحب یہ شب وصل چراغ سحری ہی
کچھ سو گئے ایسے کہ نہین جاگتے ہین وہ
سینے سے ڈوپٹا یہ ہٹا بکھری ہی ہے

وصلت کی جو شب آئی ذرا غور سے دیکھو
کیون ملک عدم سے انہین نہ بے خبری ہی

جب غزل گا چکی بہت انعام پاکر رخصت ہوئی غرض کہ وہ رات اسی طور سے گذری یہان تک کہ سحر ہوئی سمندر جادو دربار مین جا کر دربار آراستہ ہوا سمندر نے دبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ نامے بنام تمام ساحرون کے تحریر کرو اور انکا مضمون یہ ہو کہ تم لوگ ابھی تک نہین آئے باوجودیکہ تمکو تاکید کر کے لکھا تھا لہذا بہت جلد ان نامون کو دیکھکر مع لشکر کے حاضر ہو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگے دبیر نے اسی مضمون سے نامے تحریر کیے سمندر نے جسقدر ہرکارے تھے اُسیوقت ہی ساحرون کو طلب کر کے کہا کہ یہ نامے اُن ساحرون کو پہونچا دو کہ جو حاکم ممالک متفرقہ مین اور ہمارے قلمرو مین ہین اور ہمکو خراج دیتے ہین یہ نامے انہین ساحرون کے نام ہین کہ جنکے نام قبل مین نامے تحریر ہو گئے تھے جلد اول مین اُنکے نام تحریر ہین یہان تحریر کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہی کہ تحریر کیے جائین سمندر جب نامے تحریر کرا کے روانہ کر چکا تو حکم دیا کہ اور کاغذ انکی پیش کیے جائین وہ کاغذات پیش ہوئے تھے کہ آتشبار نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون مع لشکر حاضر ہونگا سمندر نے کہا کہ بہت جلد آنا آتشبار نے کہا کہ جبکہ مین نے اقرار کر لیا ہی تو مین ضرور آؤنگا یہ کہکر اُٹھا اُسیوقت گلاب نے عرض کیا کہ مجکو بھی اجازت دیجیے تاکہ مین اپنے چچا کی دعوت کر کے رخصت کردون سمندر نے کہا کہ تمنے ابھی مین کے امور راجداری سے فرصت پائی گلاب نے عرض کیا کہ جی ہان مین نے تو فرصت کر لی کیونکہ جو واجبی امور تھے انکو مین نے کیا مگر ابھی عورات کو فرصت نہین ہوئی ہی اُنکے تو اور طریقے ہین وہ انکو کیا کرینگی مین کہانتک انکا انتظار کرون سمندر نے کہا مین نے بھی فراغت کر لی ہی کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ جو کوئی میرا ملازم مرتا ہی مین اُسکا غم بہت کرتا ہون ناظرین کو یاد ہوگا کہ حقیر بیان کر چکا ہی کہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو کوئی مرتا ہی تو اُسکے وارثون کو خزانہ شاہی سے خلعت ماتم پہونچایا جاتا ہی اسی طور سے سمندر نے جب آفتاب مرا تھا تو خلعت ماتم روانہ کیا تھا کہ جسکے سبب سے اُسکی دختر کو معلوم ہوا جب غزالان کی خبر آئی تھی جب بھی روانہ کیا تھا اور خود بھی ایک روز لباس سیاہ پہنا تھا اور تمام اہل محل کو حکم سیاہ پوشی کا دیا تھا دوسرے دن تبدیل کر ڈالا تھا یہ طریقہ ہی جو کہ عرض کیا گیا جب اس سے فراغت ہوئی تھی تو دربار کیا تھا اُسیدن آتشبار آیا تھا بس سمندر نے گلاب کو اجازت دی گلاب آتشبار کو اپنے ہمراہ مکان پر لایا جب یہ چلنے لگا تھا تو سمندر نے کہا تھا کہ اب تو تم گلاب کے مہمان ہو دیکھئے کب فراغت ہوتی ہی اور تم کب جاتے ہو اور کب مع لشکر آتے ہو آتشبار نے کہا تھا کہ مین ایک دن سے زیادہ قیام نہ کرونگا کل ضرور روانہ ہونگا کیونکہ مجکو خود جلدی ہی یہ اقرار کر کے گلاب کے ہمراہ آیا تھا گلاب نے بڑے سامان دعوت کیے ایک رات اُسنے قیام کیا دوسرے روز ابر سحر بنا کر روانہ ہوا جب وہ روانہ ہو چکا تو گلاب دربار مین سمندر کے آیا یہان سمندر نے اُسدن بعد جانے آتشبار کے دربار برخاست کیا تھا کاغذات نہین دیکھے تھے آج پھر دربار کیا پرچہ اخبار دیکھ رہا تھا اُسمین حال شہر یقینیہ کا تحریر تھا کہ مقابلہ ہوا پہلے جنگ مفردہ ہوئی بہت سے سردار گرفتار ہوئے اور مارے گئے کہ یقین نے مغلوبہ کا حکم دیا جنگ مغلوبہ ہوئی عین مغلوبہ مین آپکے سردار ہو گئے وہ بھی سب اسیر ہو گئے یقین بھی اسیر ہوا لشکر نے شکست کھائی اُسدن لشکر شکست کھا کر داخل شہر ہوا اہل اسلام انکو گرفتار کر کے لیگئے اب باقی حالات پرچہ آیندہ مین تحریر ہونگے یہ دیکھکر سمندر نے زانو پر ہاتھ دے مارا کف افسوس ملکر کہا کہ ہمکو یقین ہو گیا کہ ادبار ہمارا قریب آگیا کیونکہ یقین نے شکست کھائی اور گرفتار ہو گیا

یہ خبر اس پرچہ سے معلوم ہوئی ایسا رنج ہوا کہ سمندر کا چہرہ زرد ہو گیا مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین اہل
دربار بھی دنگ ہو گئے کہ اتنے بڑے زبردست بادشاہ نے یون شکست کھائی کہ خود گرفتار ہو گیا
کیا اقبال ہے عشاق نے جو یہ حالت سمندر کی دیکھی سمندر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سمندر
اگر تم ایسی حرکت کرو گے اور ذرا ذرا سے ملکون کے نکلجانے پر اسقدر صدمہ کرو گے تو مین چلا جاؤنگا تم
غم نہ کھاؤ وہ لوگ یہان آکر تباہ ہونگے میرے سحر کی تاب نہ لا سکینگے تم صدمہ نکرو سمندر یہ کلام سنکے
کہنے لگا کہ اُستاد میری جو زندگی ہے تو صرف آپکے بھروسے پر ہے ورنہ مین ابتک تمام ہو چکا ہوتا کیونکہ ایسے
ایسے صدمے مین نے اُٹھائے ہین کہ میرا ہی قلب تھا کہ مین برداشت کر رہا ہون دوسرا میرے مقام پر ہوتا تو
ابتک اُسکا قلب بسبب صدمات کے پھٹ جاتا اور مرجاتا عشاق نے کہا کہ سچ کہتے ہو مگر تم صدمہ
نہ کرو جہان تک اُنکا اقبال ترقی پر ہے دیکھو ایک مرتبہ یہان آکر ایسا ملیگا کہ ایک خدا پرست نور دے
زمین پر باقی نہ رہیگا ابھی اُنکے ستارہ اقبال کو اوج ہے کبھی تو پست ہوگا اسی زمین پر اُنکی موت ہے سمندر
نے کہا کہ خداوند آپ کو ہمارے سر پر زندہ رکھیں کہ آپ میرے دل کو قوی کرتے رہتے ہین ورنہ مین ابتک
دیوانہ ہو جاتا تو کچھ عجب نہین تھا عشاق نے کہا کہ اور کاغذات دیکھو اس ذکر کو جانے دو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ گلاب
آکر ہو بجا اُسنے جو رنگ دربار کا دیکھا تو ہر رنگ پایا سبکی یہ حالت تھی کہ عالم سکوت مین بیٹھے ہین سمندر کا چہرہ
زرد ہے عشاق کچھ نصیحت کر رہا ہے یہ اپنی کرسی سپہ سالاری پر جا کر بیٹھ گیا جب عشاق کلام کر چکا تو گلاب
نے سمندر کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ نصیب دشمنان مزاج کیسا ہے سمندر نے کہا کہ اچھا ہون گلاب
نے کہا کہ کچھ چہرہ عالی پر گرد کدورت پاتا ہون اور اہل دربار کو بھی مکدر پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے سمندر نے
پرچہ اخبار کی حالت بیان کی گلاب کو اپنے سحر کا خبر دینا یاد آیا کہ اُسنے خبر دی تھی کہ لقین مسلمان ہو گیا اور کل اہل
شہر اور جو لوگ اُسکی مدد کو گئے تھے وہ بھی اُنمین سے چند لوگ لیکے قریب اکہزار کے بھاگ کر آتے ہین
اس مضمون کو خیال کر کے خاموش ہو رہا اسکو بھی صدمہ ہوا سمندر نے اُس سے پوچھا کہ آپ تشریف لے گئے
گلاب نے کہا کہ جی ہان مین اُنکو رخصت کر کے حاضر دربار ہوا ہون سمندر نے کہا کہ کب آنے کا اقرار
کر گئے ہین گلاب نے عرض کیا کہ بہت جلد تشریف لائینگے یہ سُنکے سمندر خاموش ہو رہا اور یہ کاغذات
دیکھنے لگا کہ یکایک دربارگاہ پر غل و شور ہونے لگا اور یہ صدا آئی کہ ہم فریادی ہین بادشاہ کی خدمت مین
جائینگے اب جو لوگون نے دیکھا کہ وہ لوگ ہین کہ جو ہمراہ سردارون کے برائے کمک لقین خود پرست طرف
شہر لقینیہ کے گئے تھے انکو کسی نے نہ روکا جانے دیا وہ لوگ قریب دو ڈھائی سو کے تھے اندر دربار کے
چلے ناظرین پر واضح ہو کہ یہ جو وہان سے بھاگے تھے راہ مین کہین دم نہ لیا بھاگے چلے آئے کہ منزل رود کی
راہ کو آٹھ دن مین طے کیا صرف سمندریہ پر آکر دم لیا کہ حواس درست ہو لین تو جا کر عرض کرین انکو کسی
ملک راہ مین ملے کہین نہین گئے اُسکے باہر باہر آئے کسی کو خبر نہ کی کہ وہ لوگ اپنا بندوبست کر لے کہ سمندر
کے نامون سے جو کہ قبل مین تحریر کیے تھے سب ہوشیار ہین مگر اب اور خبردار ہو گئے القصہ یہ داخل دربار ہوئے
یہ جو شور و غل سمندر نے سنا تو کاغذات اُٹھا کر رکھدیے دربارگاہ کی طرف دیکھنے لگا کہ جب وہ سامنے صحن
مین آئے تو اُسنے دیکھا کہ ایک طوفان بے تمیزی ہے کہ چلا آتا ہے یہ گھبرا گیا مگر خاموش ہو کر بیٹھا دیکھا کیا کہ یہ کون
لوگ ہین اہل دربار بھی حیران ہوئے کہ وہ قریب ایوان کے آئے جب تو سب نے پہچانا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ
ہمراہ سردارون کے برائے کمک لقین گئے تھے انکو سمندر اور بھی پریشان ہوا اور تنگ کہا کہ اُنسے کہو کہ جلد
قریب آکر حال بیان کرین کیا ہوا جو تم لوگ اسقدر بدحواس ہو نہ قواعد شاہی بجا لائے نہ طریقہ صاحب سلامت

کو ہر تا کچھ بیان تو کرد سمندر یہی کہہ رہا تھا کہ اسمین سے چند آدمی روبرو تخت کے آئے ہاتھ جوڑ کر یون عرض کرنے لگے
ای بادشاہ ہم وہ لوگ ہین جو کہ شہر یقینیہ کو بحکم حضور براے مدد یقین مع افسرون کے گئے تھے ہملوگ اُسوقت
پہونچے کہ جب جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی ہم بھی شریک جنگ ہوئے چونکہ کل سردار یقین کے قتل و گرفتار
ہو چکے تھے ہمارے افسرون نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوئے قصہ مختصر لشکر نے شکست کھائی اور
ہم لوگ نوک دُم بھاگے اور بڑا لوٹ گیا بہت سے لوگ گرفتار ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا ہملوگ
کوہ و صحرا مین منتشر ہوئے سب لشکر لٹ گیا ہزارون کام آئے لاکھون زخمی ہوئے ہزارون اسیر تھے قضا
ہوئے اہل اسلام نے دیکھا کہ یہ سب منتشر ہوگئے تعاقب سے باز آئے اپنی فرودگاہ پر واپس گئے ہملوگ
جمع ہونے لگے بھاگ کر شہر مین گئے وہان اہل اسلام نے اپنے لاشے دفن کئے بعد ازان دوسرے دن دربار
کیا سنا گیا کہ یقین کو اور اُسکے افسرون کو اور ہمارے سردارون کو طلب کیا کیونکہ ہرکارے لشکر کے دربار
مین موجود تھے بہت کچھ نصیحت کی اور اپنے خدا کی تعریف کی اُسکے بعد مذہب خود پرستی و دیگر شرعیت کی
مذمت کی ان سب باتونکا یقین نے جواب دیا کہ اگر آپ یہ قبول کرین کہ مین آگ مشتعل کرون آپ اسمین تشریف
لیجائین اور زندہ نکلین تو مع اہل شہر کے مین آپکا مذہب قبول کرتا ہون جو کہ صاحبقران لشکر اسلام ہو اُسنے
منظور کیا پھر ہر ایک سے سوال کیا ہر ایک نے یہی جواب دیا جو کہ یقین نے دیا تھا اور کہا کہ جب یقین مذہب
قبول کرینگے تو ہم بھی قبول کرینگے چنانچہ اُسنے سبکو قید سے رہا کر دیا بعض نے یہ عذر کیا کہ آپ ہمکو قید سے
نہ رہا کرین بلکہ قید رہنے دین جب آپ آگ سے سلامت نکلینگے تو ہم سب اُسوقت آپکا مذہب قبول
کرینگے اور قید سے رہا ہونگے صاحبقران نے انکو قید رہنے دیا گو بہت اُسنے کہا مگر انھون نے منظور نکیا
انمین کچھ لوگ یقین کے لشکر کے تھے اور کچھ لوگ ہمارے لشکر کے چنانچہ ہمارے افسر نے بھی اقرار کیا تھا الغرض یقین نے شہر
مین آکر دربار کیا سب لشکر کو جمع کیا ایک دن آگ مین جانے کا مقرر کیا تمام شہر مین منادی کرائی وہ دن آیا
سب اُس میدان مین جا کر جمع ہوئے اُسدن کے مجمع کا غلام کیا حال عرض کرے کل شہر اُس میدان مین تھا وہ
خدا پرست آگ مین گیا بلکہ ایک سردار نے اعتراض کیا تھا کہ آپ بذریعہ سحر کے جاتے ہین وہ خدا پرست اُسکو بھی
اپنے ہمراہ لیگیا تمام آگ گلزار ہوگئی یہ ماجرا ہمنے دیکھا ہو سنا ہو نہین ہو انھون نے روبرو سمندر کے سب حالت
بیان کی اور سردی کی نقل کی اور کہا کہ وہ خدا پرست آگ سے سلامت نکلا اہل مجمع سرخرو ہوئے کہ غل ہوا
اور یقین تو اُسیوقت خدا پرست ہوا اپنے مذہب پر لعنت کی اُنکے سردار بھی خدا پرست ہوئے انھون خدا پرست پر جواہر
نثار کرتے ہوئے اُسکے مقام پر لیگئے یقین بھی گیا اُسکے بعد رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آیا سب اہل دربار
کو خدا پرست کیا بعدہ شہر مین آیا دوسرے دن تمام عزیزون اور اہل لشکر و اہل شہر کو جمع کیا اُسنے کہا کہ مین نے
مذہب اسلام قبول کیا جسکو قبول کرنا ہو وہ قبول کرے ورنہ میرے شہر سے نکلجاے چنانچہ تمام شہر و لشکر و عزیز
و یقین سب مسلمان ہوئے ہمارا لشکر بھی مسلمان ہوا کیونکہ دونون افسر مسلمان ہو چکے تھے ہملوگ اُسوقت
مکر سے مسلمان ہوئے تھے رات کو موقع پا کر چھاونی سے بھاگے ایسے بھاگے کہ کہین دم نلیا اس خیال
سے کہ آپکو جاکر خبر کرین چنانچہ پندرہ دن کی راہ تو آٹھ یوم مین طے کی شہر پناہ کے پھاٹک پر آکر دم لیا ایک رات
وہان قرار لیا اسوقت شہر مین داخل ہوئے اور آپکے دربار مین حاضر ہوکر آپ سے سب حال عرض کیا اب
ہمکو نہین معلوم کہ وہان کیا گذرا ہم تو اُسیدن چلے آئے تھے کہ جسدن وہان سب مسلمان ہوئے تھے اثناے راہ مین
سنا تھا کہ خدا پرست نے جشن خوشی کیا ہے اُسکے بعد یقین نے سبکی دعوت کا بندوبست کیا ہے یہ ماجرا گذرا
جو ہمنے دیکھا وہ عرض کیا سمندر نے انکی بہت تعریف کی اور دریافت کیا کہ تم کتنے آدمی بھاگ آئے ہو انھون نے

عرض کیا کہ قریب اکیس ہزار کے سمندر رسے نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جاے کیونکہ یہ لوگ نمک حلال ہین ہم نے ایک ماہ کی نوکری انکی معاف کی تنخواہ انکو ملیگی یہ لوگ اپنے اپنے مکانون پر راحت سے بسر کرین کیونکہ انھون نے بڑی خیرخواہی کی ہے وہ سب کے سب خوش ہوے انعام پا کر دعائین دیتے ہوئے اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے اور اپنے اپنے بال بچون سے جا کر ملے وہ خوش ہوئے جب وہ لوگ چلے گئے تو سمندر رسے نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپنے شاہ شمیان یقین کا کیا حال ہوا کہ وہ بھی خداپرست ہوئے مع اہل شہر و لشکر و عزیزون کے انکے ہمراہ ہمارا لشکر اور ہمارے سردار بھی خداپرست ہوے اور خداپرستون کا ستارہ بڑا ترقی پر ہے دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے ظاہرا انکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند کیا عرض کرین ابھی پرچہ اخبار سے وہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ اتنے مین یہ لوگ آ پہونچے انھون نے یہ بیان کیا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے عشاق نے جواب دیا کہ مجکو یہ لوگ کاذب معلوم ہوتے ہین کیونکہ ایسا ہو نہین سکتا ہے کہ اخبار والا یون تحریر کرے اور یہ لوگ یہ بیان کرین مین یہ خیال کرتا ہون کہ جب لشکر نے شکست کھائی یہ لوگ بھاگے انھون نے ادھر کی راہ لی راہ مین یہ فقرہ تیار کیا کہ چلکر بیان کرین شاید انعام ملجاے اور خیرخواہ مشہور ہون انکے خیال کے موافق ہوا جو انھون نے خیال کیا پرچہ اخبار والے نے جو کچھ تحریر کیا تھا سمندر رسے نے کہا کہ بہر طور جو کچھ ہو خراب حالت ہے آج نہین کل یہ بھی خبر آئیگی عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہ ہو مین ابھی دریافت کرتا ہون کہ وہ لوگ کہان ہین اور کیا قصد رکھتے ہین اور یقین کی کیا حالت ہے اور تمھارے افسرون و اہل لشکر کی کیا حالت ہے ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کل حال آئینہ ہو جائیگا یہ جو عشاق نے کہا گلاب کا تو دم نکلگیا اس سبب سے کہ یہ تو پہلے ہی دریافت کر چکا تھا اور اسکا سحر اسکو ان سب مرون کی خبر دیچکا تھا اسکو معلوم تھا کہ یہ یہ ہوگا وہ سب پیش آیا سر مو فرق نہوا اسکو خیال ہوا کہ جب عشاق دریافت کریگا تو اسکو سحر سے معلوم ہوگا کہ غزالان زندہ ہے اور مسلمان ہو گئی ہے یہ سمندر رسے کہیگا سب اہل دربار کو معلوم ہوگا مین لوگون کی نظرون مین حقیر ہونگا خصوصا نزدیک سمندر رسے کے تو بالکل بدنام ہو جاؤنگا کوئی میرا فعل نہین ہے مجکو دوسرے پر اختیار نہین ہے مگر خاندان تو ایک ہے مثل مشہور ہے کہ دیگ مین ایک چانول دیکھتے ہین جس سے تمام دیگ کی حالت معلوم ہو جاتی ہے یا یہ کہ ایک مچھلی سارے تالاب کی مچھلیون کو گندہ کرتی ہے جیسے بہن ویسے مین بڑی خرابی ہوئی مفت مین اسنے بدنام کیا کاش مرجاتی یہ بدنامی تو نہ ہوتی کیا کرون دربار سے چلا جاؤن اور اب منہ نہ دکھاؤن یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ سمندر رسے اجازت حاصل کرے مگر موقع نہ پایا کیونکہ سمندر ر عشاق سے کلام کر رہا تھا اسنے خیال کیا ابھی چپ بیٹھے رہو جب سب حال معلوم ہوگا سمندر رسے مجھسے کہیگا اسوقت یہ عذر کرونگا کہ مین نہین واقف ہون مین آپ کی خدمت مین تھا جو ان لوگون نے آکر بیان کیا مین نے بھی سنا اور آپنے بھی مین نے لاش تک نہین دیکھی یون ہی جلادی ہان بیشک آپکے سحر کا امکان و درخت ضرور برباد ہوا ہے مین یہ جانتا ہون کہ آپنے خود سحر کرکے برباد کیا ہوگا تاکہ سب پر ظاہر ہو کیونکہ عیار نے بیان کیا ہوگا کہ مین نے یہ عیاری کی تھی یہ سوچکر اسنے خیال کر لیا کہ اب جو تو دربار سے جاتا تو نامعلوم کسطرف لیکر نکل جاتا ان لوگونکو منہ نہ دکھانا یہ تو یہ خیال کر رہا ہے اور متفکر و متردد سر جھکائے بیٹھا تھا کہ ادھر عشاق نے مقراض نکالی اور ایک تختہ کاغذ سفید کا نکالا اسپر کچھ لکھا اور مقراض سے ایک پتلا کاٹا اسکو اپنے روبرو رکھا اسپر سپند درکے جھلکے دیے سینے پر اور سر پر اور منہ پر آنکھون کے مقام پر سیاہ نشان بنائے اسکے بعد کچھ منتر پڑھا کہ وہ پتلا خود بخود اٹھ کھڑا ہوا اس مرتد نے اپنی ران چاک کرکے اسپر خون کا چھینٹا دیا اسم سحر دم کرکے مارا کہ اسنے صورت انسان پیدا کی یعنی بصورت انسان ہو گیا اور روبرو عشاق کے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا عشاق نے ملازمون سے کہا کہ چار خم شراب اور ایک من حلوا سہت جلد تیار کر لاؤ کہ یہ اسکی خوراک ہے اگر دیر ہوگی تو یہ سب اہل دربار کو کھا جائیگا فورا

یہ حکم شراب خانے مین گیا وہان سے چار خم بہت بڑے شراب کے آ گئے باورچیون نے فوراً حلوا تیار کر کے
حاضر کیا کسی چیز کی کمی نہین ہوئی کہ دیر ہوتی ادھر جب سب اشیا آ چکے تو عشاق نے اُس حلوے کے
چار حصے کیے اور اپنے برابر رکھے اب اپنی زبان مین نشتر دیا ابھی تک وہ پتلا گویا نہین ہوا ہے صرف صورت
انسان پر ہے کہ جب عشاق نے زبان مین نشتر دیکر اُسکا خون لیا اور اُسکے منہ مین ڈالا تو وہ پتلا بڑے
زور سے ہنسا اور کہا کہ آج بہت مدت ہمارے اُستاد نے ہمکو طلب کیا ہے شاید ہماری خوراک مہیا کی ہے
عشاق نے کہا کہ جی ہان موجود ہے نوش فرمایئے یہ کہکر ایک حصہ حلوے کا اور ایک خم شراب کا اُسکو دیا وہ حلوا
اُسنے کھا لیا اور خم اُٹھا کر پی گیا اہل دربار دل تو اُسکی صورت دیکھکر خوف زدہ ہوئے تھے دوسرے اُسکی حد سے
کانپنے لگے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ خم پی گیا اور حلوا کھا گیا بیچارے ہوش پرواز کر گئے دل مین کہنے لگے کہ عشاق بڑا
زبردست ساحر ہے خداوند اِس سے بچائے جسکے قبضہ مین ایسے ایسے لوگ ہین القصہ ادھر عشاق نے اُس
پتلے سے کہا کہ مین نے آپکو اس امر کے لیے تکلیف دی ہے کہ مجکو کچھ حال شہر یقینیہ و یقین خود پرست و لشکر اسلام و
اُنکے قصد کا دریافت کرنا ہے یہ جو عشاق نے کہا تو وہ پتلا ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ یکبارگی گویا ہوا کہ بس اسی
کام کے لیے مجکو تکلیف دی کاغذ اُٹھاؤ مین بیان کرتا ہون لکھو اسکے خلاف نہو گا یہ جو پتلے نے کہا تو اہل
دربار خوف زدہ بیٹھے ہوئے تھے یا ہر ایک اُسکی طرف متوجہ ہوئے گلاب بھی دیکھنے لگا کہ سنون کیا بیان
کرتا ہے اور کیا خبر دیتا ہے سمندر تو ہمہ تن متوجہ تھا عشاق نے کاغذ ہاتھ مین لیا قلم اُٹھایا پتلے سے کہا
کہ ہان ارشاد ہو پتلے نے کہا کہ قلم سحر سے لکھو یہ قلم کام نہ دیگا مین وہی حال لکھوا دونگا جو کہ آئندہ گذریگا
کیونکہ مجکو معلوم ہے کہ تم پھر مجکو تکلیف دوگے عشاق نے کہا کہ آپ وہ حال نہ تحریر کرایئے بلکہ جسقدر مین نے
آپ سے دریافت کیا ہے اُسکو بیان فرمایئے مجکو جب ضرورت ہوگی مین آپکی دعوت کرونگا اُسوقت پھر دریافت
کرونگا پتلے نے جواب دیا کہ میرا کیا نقصان ہے لکھو کہ یقین نے مقابلہ کیا سب پہلوان گرفتار ہو گئے
اور کچھ قتل ہوئے جنگ مغلوبہ کی نوبت آئی جو سردار یہان سے گئے تھے وہ عین وقت پر پہونچے اُنسے
مقابلہ ہوا وہ بھی اسیر ہوئے تا آنکہ اُس پتلے نے تمام کیفیت بیان کی کہان تک مکرر تحریر کیجائے یہانتک
بیان کیا کہ اب اُنکا قصد اُن ملکون کی طرف آنے کا ہے جو کہ شمال کی طرف واقع ہین اُنکے حاکم غیر ساحر
ہین یہ رائے سہراب نے اور ایک واقف کار نے دی ہے کہ اُسکا نام لینا مناسب نہین ہے یقین کی
بھی یہی رائے ہے اب جشن جو کہ خدا پرست نے کیا تھا اُس سے فراغت ہوئی ہے یقین نے دعوت کی
ہے اُسکے بعد روانہ ہونگے گویا مین نے وہ حال بیان کر دیا کہ جو پیش آنے والا ہے مین نے یہ بھی بیان کیا
کہ اُنکو رائے دی ہے بس یہی ہوگا کیونکہ کوئی اور راہ ایسی نہین ہے کہ جس راہ سے وہ آئینگے جب سب حال
گذشتہ اور حال کا بیان کر چکا تب کہا لاؤ میری خوراک عشاق نے دوسرا خم اور دوسرا حصہ حلوے کا دیا
وہ کھا گیا اُسکے بعد کہا کہ کچھ لوگ تمہارے بھی شریک ہو گئے ہین جو پرچہ اخبار سے معلوم ہوا تھا وہ بیان
کیا اور جو اُن لوگون نے بیان کیا تھا وہ بیان کیا پھر یہ کہا کہ ایک عورت تمہارے ملک کی شریک ہوئی ہے
ابتو گلاب نے کان کھڑے کیے پہلے تو سر جھکائے سُنا کیا جب اُسنے عورت کا نام لیا تو اُسنے سر اُٹھایا
اور اُس پتلے کی طرف دیکھا وہ پتلا اُسکی صورت دیکھکر ہنسا اور کہا کہ تم پریشان نہو مین نام نہ لونگا مجھے
کیا ضرورت ہے کہ مین کسیکو شرمندہ کرون یہ سنکے گلاب نے سر جھکا لیا کہ یہ تو بڑے غضب کا پتلا ہے مین نے لیکن
اُسکی طرف دیکھا کہ عشاق نے سر اُٹھا کر دیکھا اور سمندر نے اور اہل دربار کہ یہ کس سے کلام کرتا ہے کسیکو نہ پایا
سب حیران ہوئے کہ یہ کس سے خطاب تھا کہ تم پریشان نہو مین نام نہ لونگا کہ عشاق نے کہا کہ ہان آپ بیان

کر وہ عورت کون ہی اُسنے کہا مین نام نہین بتاؤن گا ہان اُسکی حالت بیان کرتا ہون جو کہ دربار مین ہی کیونکہ
تمنے دربار کی حالت دریافت کی ہی خداپرستون کی اُس عورت کی حالت نہین دریافت کی ہی اور میرا قاعدہ
ہی کہ جو میرا جی چاہتا ہی وہ بات تو مین بیان کرتا ہون بدون دریافت کیے ہوئے ورنہ نہین بیان کرتا ہون
ہان وہ حالت بیان کرتا ہون جو دریافت کرنے والا پہلے دریافت کرلیتا ہی قبل میرے بیان کرنے کے اگر دریافت
کرتا ہی مجھسے تو مین نہین بیان کرتا ہون تس تمنے اُس عورت کی بابت نہین دریافت کیا تھا
جو نام بتاؤن ہان اسقدر بیان کیے دیتا ہون کہ تمھارے شہر کی رہنے والی ہی تمھارے رازون سے
واقف ہی وہ بھی مسلمان ہوئی ہی اُسکا عقد ہوا ہی ایک خداپرست کے ساتھ وہ بہت بڑی کمک دیگی لاؤ
میری خوراک عشاق نے تیسرا حصہ اور خم زیادہ کھاگیا اور خم پی گیا اُسکے بعد کہا کہ ای عشاق یہ مین اپنی
طرف سے بیان کرتا ہون کہ سمندر نے نادانی کرکے یہ بلا اپنے سر پر مول لی نہ سہراب کو تکلیف دیتا نہ یہ بلا
سر پر آتی کیونکہ اُسنے سہراب کے دلکو تکلیف دی کیا سچ تھا کہ یہ اپنی دختر کے ساتھ عقد کردیتا وہ کوئی غیر
نہ تھا بلکہ عالی خاندان تھا بہت بڑا ساحر تھا اُسنے بیان سے جاکر بڑی تکلیف اٹھائی اُسکے بعد سحران نے
خداپرستون کی گرفتاری کو روانہ کیا وہ گرفتار ہو گیا خداپرستون نے اُس سے اقرار کیا کہ اگر تم دریاے
سبز رنگ فتح کرادو تو ہم سمندر پر لشکرکشی کرین تمھاری معشوقہ سمندر کو قتل کرکے دلادین وہ وہان سے
سحران کے پاس آیا اُسکا دوست بنا سب حال دریافت کرکے خداپرستون کو آگاہ کیا اُسی کے سبب
سے آفتاب قتل ہوا عیار ادھر آئے سحران کو اُسنے قتل کرایا ماہیان ہارگئی دریا مٹا اب یاد رکھو
کہ وہ لوگ سمندر پر ضرور آئینگے اور سہراب اپنی معشوقہ کو پائیگا لاؤ میری خوراک عشاق نے کہا
کچھ اور بیان فرمایئے اُسنے کہا کہ اب مین نہین بیان کرونگا اتنا حال مین نے اپنی طرف سے بیان کردیا جلد
خوراک لاؤ کہ میرا دم نکلتا ہی ورنہ تمکو کھا جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا عشاق نے جلدی سے باقی خم و طرار اُسکو
دیا وہ کھاکر اور شراب پیکر دھم سے زمین پر گر پڑا اور کہا کہ اب ہم جاتے ہین اور یہ کہے جاتے ہین کہ
دو ماہ تک تم ہمکو نہ طلب کرنا ہم نہ آئینگے تمھاری محنت بیکار ہوگی آئندہ تمکو اختیار ہی یہ کہا اور اب جو
دیکھا کہ نہ وہ پتلا ہی نہ کچھ ہی صرف کاغذ کا پتلا پڑا ہوا ہی عشاق نے سر پر ہاتھ مارا اور کہا کہ آجتک یہ بات نہین
ہوئی کہ یون چلے گئے ہون جب مین نے کہا جبتک کچھ خفا ہوگئے ہین خیر دیکھا جائیگا ای سمندر اتنا تو معلوم
ہوگیا سمندر نے کہا کہ اُستاد انھون نے اُس عورت کا نام نہ بتایا وہ کون عورت ہی عشاق نے کہا کہ اُسکی
بابت دریافت نہین کیا تھا انھون نے خود بیان کیا جو جی چاہا جسکی بابت دریافت کیا تھا وہ پورا حال بتا
کیا کوئی عورت ہوگی ادھر گلاب کی جان مین جان آئی کہ صرف اسی پر خیر گذری کہ نام نہ لیا ورنہ خرابی
ہوتی اور بڑی شرمندگی حاصل ہوتی مین نے تو خیال کیا تھا کہ بیان کردیا مگر خیر گذری گلاب یہ خیال کرکے خاموش
ہوا کچھ بات نہ کی عشاق نے سمندر سے کہا کہ میری راے ہی کہ پھر اُن ملکون مین نامے لکھو جو کہ شمال
کی طرف ہین سمندر نے کہا کہ کیا مضمون ہو عشاق نے کہا کہ یہ مضمون ہو کہ ہمنے سنا ہی کہ یقین
مسلمان ہوگیا مع اپنے لشکر و اہل لشکر کے بلکہ جو لشکر اُسکی کمک کو گیا تھا وہ بھی مسلمان ہوا لہذا تمکو
لکھا جاتا ہی کہ خداپرست مع لشکر تمھارے ملکون کی طرف سے ادھر آتے ہین جہانتک ممکن ہو اُنسے
مقابلہ کرو اُس مقابلے مین خواہ وہ قتل ہون خواہ اسیر ہون اگر تم یہ لڑائی فتح کروگے تو ہم بہت خوش
ہونگے اور خراج لینا موقوف کردینگے اور تمھاری تعریف تحریر کرکے خدمت خداوند مین روانہ کرینگے
آئندہ تمکو اختیار ہی اگر کمک کی ضرورت ہو تو ہمکو تحریر کرو خواہ ساحر خواہ غیر ساحر جسکو طلب کرو ہم بھیجین

روانہ کردینگے یہ مضمون ہو سمندر نے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ اس مضمون کے نامے بنام محراب
شاہ و امثال شاہ حیرت شاہ اقبال شاہ مراد شاہ کے تحریر کرو دبیر نے اُسیوقت نامے تحریر کیے
اُسپر مہر شاہی ثبت کرکے پیش کیے سمندر نے پانچ ساحرون کو طلب کرکے حکم دیا کہ یہ پانچون نامے تم
پانچون بادشاہون کو پہونچا دو وہ ساحر نامے لیکر سلام رخصت کرکے طرف شمال کے روانہ ہوئے یہان
سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف گئے سمندر داخل محل ہوا اِسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی پھر حال تحریر ہوگا
اب اُن بادشاہونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس فکرون مین اور یہ نامہ پہونچے اُنھون نے کیا
بندوبست کیا اُسکے بعد سمندر کا حال تحریر ہوگا پھر حال صاحبقران و دیگر حالات
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سابق مین شاہون کو نامے پہونچے تھے تو اُنھون نے یہ جواب تحریر کیے تھے
کہ جب وہ یہان آئینگے تو دیکھا جائیگا ابھی کوئی مدد کی ضرورت نہین ہی سمندر نے جواب نامہ پڑھکر کچھ جواب نہ دیا
تھا بلکہ اُنھون نے یہ تحریر کیا تھا کہ جب تک ہم زندہ ہین کوئی ادھر نہ آنے پائیگا ہان جب ہم نہونگے تو اُسکو اختیار
ہی چنانچہ اُس تحریر کے بموجب یقین نے مقابلہ کیا تھا اُسکا جو کچھ انجام ہوا وہ ناظرین پر ظاہر ہی سب خبرین
بذریعہ پرچہ اخبار کے اِن بادشاہون پاس پہونچین کہ یہ ہوا یہ ہوا جب یہ خبر پہونچی کہ یقین نے یہ شرط کی تھی
اُسنے پوری کی کہ یقین مسلمان ہوگیا مع کل شہر و لشکر کے اور جو لشکر کمک کو آیا تھا وہ بھی مسلمان ہوگیا
تو اُنکو بڑا صدمہ ہوا اسلیے تو سب کو یہ فکر تھی کہ یقین ایسا نہین ہی کہ کوئی اُسکو قتل کرکے یا گرفتار کرکے اُسکے
ملک پر قبضہ کرے بلکہ یقین ابھی برسون مقابلہ کریگا یہ بڑا زبردست ہی ایسا ہی کہ سمندر نے اُس سے مقابلہ
نہین کیا محراب شاہ کی دھاک ہی وہ بھی کبھی سرسبز مقابلہ نہین ہوا جب یہ معلوم ہوا تو ہر ایک کے جی
چھوٹ گئے اور خیال کیا کہ جب یقین کچھ نہ کرسکا تو ہماری کیا حقیقت ہی مگر ساتھ اسکے یہ بھی خیال ہوا
کہ جنگ دو سردار کا مقابلہ ہی یہ خیال کرلینا کہ ایک نے شکست کھائی تو ہم بھی شکست کھائینگے بالکل
خلاف عقل و دانش ہی بلکہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ فتح ہمارے نام ہو بس تصور کرکے ہر ایک نے اپنے ملک کا بندوبست
کرنا شروع اور فوجکو آراستہ کرنے لگے نئی بھرتی جاری کردی اور یہ بھی خیال کیا کہ پہلے تو مقابلہ محراب شاہ سے
ہوگا اسیطرح درجہ بدرجہ مقابلہ ہوتا رہیگا ہر ایک نے یہ تصور کرکے اپنے دلمین کہا کہ اُسوقت تک ہماری فوج بھی تیار
ہوجائیگی اسقدر بندوبست کیا مگر ہر ایک بہت ہوشیاری کے ساتھ رہتا ہی ہر وقت ایک لاکھ فوج کو حکم ہی کہ تم تیار
رہو یہ تو اقبال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ کا حال ہی محراب شاہ کا حال ملاحظہ ہو کہ جب اُسکو خبر پہونچی تو اُسنے
اپنے اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ یقین کا کیا حال ہوا مجھکو یقین سے ایسی امید نہ تھی مجھکو یہ یقین تھا کہ
یقین میدان جنگ مین اپنی جان دیگا اور مقابلہ سے نہ ہٹے گا اگر گرفتار بھی ہوجائیگا تو مرنا قبول کریگا مگر اپنا مذہب
ہرگز نہ چھوڑیگا دوسرا مذہب اختیار نہ کریگا مگر میرا خیال سراسر غلط ہوا ایک بات بھی میرے خیال کے مطابق نہوئی یہ کیا ہوا یقین نے
تو سراسر شجاعت کے خلاف کیا ہمکو یقین کی ذات سے بڑی امید تھی اسی بھروسے پر ہمنے اپنا بندوبست نہین کیا
تھا ہمکو یہ یقین تھا کہ شہر یقینیہ پر برسون مقابلہ ہوگا اگر میدان داری مین شکست ہوگی تو یقین قلعہ بند ہوکر مقابلہ
کریگا کیونکہ اُسکا قلعہ بہت پائدار اور مستحکم بنا ہوا ہی جب تک برسون کوشش نکیجاے اُسکا فتح ہونا غیر ممکن ہی مگر
یہ کیا ہوا کہ یقین نے یون مقابلہ کیا اُسکی عقل کو کیا ہوگیا اس جنگ سے یقین کی جرات ظاہر ہوگئی صرف دھاک
تھی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین خود یقین سے مقابلہ کرتا اُسکے ملک پر قبضہ کرتا مین تو ہمیشہ اس خیال مین رہا کہ برابر کا بادشاہ
ہی نہ معلوم اُسکا انجام کیا ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ اسیقدر ملک پر اکتفا کرو یہان تو اُسکے خلاف ہوا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ
دور سے ڈھول سہانے پاس سے پھوٹن کان یا یہ کہ رستم کی صرف دھاک تھی یہ شعر حسب حال ہوا شعر بہت شور

سنتے تھے پہلو مین دل کا + جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا + ہان سچ ہو کہ انسان کی ہر وقت ایک حالت نہین رہتی ہو دل کسیکا اختیار نہین
ہی خیر ہمکو اس سے کچھ کام نہین ہو اپنے کام سے کام ہو اب نئی تدبیر کرنا رہا ہو ایک سپہ سالار نے دست بستہ عرض کیا کہ خداوند سنتے
ہین کہ لقیین نے شرط کی تھی اس خدا پرست نے وہ شرط پوری کی تب لقیین نے اسلام قبول کیا ورنہ نہ قبول کرتا محراب شاہ نے
کہا کہ ہان وہ شرط یہ تھی کہ آگ مین جاکر سلامت نکل آوے ہم اُسوقت تمھارا مذہب قبول کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ کیونکر نکل آئے
کیونکہ اُنکے پاس بھی ساحر ہین کسی ساحر سے کہدیا ہوگا کہ تم سحر کے ذریعہ سے آگ گل کر دینا اُس مقام مانع سحر لگا دینا جب مین آگ
مین جاؤن تو اُس سحر کو دفع کر دینا کہ جو آگ تھی ویسی ہی معلوم ہو پھر سحر کے زور سے آگ گلزار ہو جاے بس ایسا ہی ہوا یہ سمجھے گئے کہ آگ جلی
آگ مین گئے وہان یہ کرشمہ تھا دھوکا کھایا فریب مین آکر اپنا مذہب برباد کیا اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا الغرض میری یہ راے ہو کہ فوج کی درستی
کیجاے اور روز قواعد ہو کیونکہ مجکو یقین ہو کہ لقیین اُنکو راہ دیگا کہ اسطرف سے چلے آؤ ادھر سب ملک غیر ساحرون کے ہین اُنسے مقابلہ
کرتے اور سپاہ کو ترقی دیتے ہوے چلے آئینگے کیونکہ ملک بہت بڑے ہین اگر اُنپر قبضہ ہو گیا تو نصف سمندریہ پر قبضہ ہو گیا بس اس سے بہتر یہی
ہو کہ اپنا بندوبست کیا جاے وزرا نے عرض کیا کہ بہت مناسب نسبت جبکا جو سپہ سالار ہو اُسکا نام ہاران مارخوار بہت
مغرور و متکبر ہو زبردستان روزگار سے ہو اکثر اکیلا لاکھون سے لڑا ہو اُسنے کہا کہ اگر وہ لوگ آتے ہین تو آنے دیجیے ہملوگ مقابلہ
کرینگے حکم ہو تو لقیینہ پر جاکر مقابلہ کرین تمام لشکر اسلام کو تہ تیغ بیدریغ کرین اگر ایک بھی زندہ رہے تو اُس روز سے
تلوار کا باندھنا ترک کرین پھر نام بہادری کا نہ لین یہ کیا معنے کیا حضور وہ کوئی چار ہاتھ پانون کے آدمی ہین اُنکے دو سر ہین جو دو
ہاتھ اُنکے ہین وہی ہمارے ہین جو دل اُنکا ہو وہی ہمارا ہو جو طاقت اُنکی ہو وہی ہماری ہو پھر کیون ہمکو خوف ہو ہم کوئی نامرد نہین
ہین مرد تلوار باندھتے ہین اگر ایسے خوف زدہ تھے تو تلوار کیون باندھی جو فنون سپہ گری اُنکو آتے ہین وہ ہمکو بھی آتے ہین اب
رہی یہ بات کہ لشکر اُنکے پاس زیادہ ہو ہمارے پاس فوج کم ہو حضور یہ خیال رہے کہ لشکر کو افسر لڑاتا ہو جب تک افسر کے قدم استوار
رہتے ہین لشکر بھی جان دیکر مقابلہ کرتا ہو ادھر سردار لشکر کے قدم ہٹے لشکر نے بھی فرار برقرار لیا اگر کروڑون کا لشکر ہو تو ہوا کرے
حریف کی سپاہ کم ہو اُسوقت یہ خیال ہوگا کہ ہم زیادہ ہین اور حریف کم ہو یہ خیال ہوگا کہ کوئی تو ایسا سبب ہو کہ ہمارا افسر جنگ
ہم لخت مین وہ بھاگا ہم کیون تسلیم کرین قاعدہ ہو جہان ایک بھاگا پھر سبکے قدم اُٹھ گئے بس یہ کوئی مقام خوف نہین ہو
جب ہم اُنکے افسر کو قتل کرکے گرفتار کرینگے تو لشکر ضرور فرار کر جائیگا میری تو یہ راے ہو کہ مجکو حکم دیا جاے کہ مین لشکر
لیکر اُنکے مقابلہ کو لقیینہ پر جاؤن مقابلہ کرون یہان کیون آنے دون محراب شاہ نے کہا کہ اے ہاران یہ تو تمنے
سچ کہا کہ مین جاکر لقیینہ پر مقابلہ کرون تمھاری ٹھیک راے ہو مگر اسمین چند سبب ہین وہ یہ ہین اول تو یہ ہمکو کیا ضرور ہو کہ
ہم دوسرے کے ملک پر چڑھکر جائین اُسکو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنائین دوسرے یہ سبب ہو اگر اُسکا ادھر آنے کا قصد
نہو اور ہم اُسکو ادھر کی راہ دکھائین اپنے ہمراہ دوسرونکو بھی زحمت دین شاید اور راہ سے سمندریہ کو جاے کیونکہ ابھی تین
راستے اور ہین ایک پہاڑون کی طرف سے دوسرا اُن ملکون کی طرف سے جو کہ ساحرون کے قبضہ مین ہین تیسرا اُوتر
کی جانب سے یعنے دریا کی طرف سے کیونکر یہ یقین کر لیا جاے کہ وہ اسی طرف سے آئیگا ہم جاکر روکین اُسکے مقام پر
مقابلہ کرین یہ بالکل خلاف قیاس ہو ہان جب وہ ادھر کا قصد کریگا اور ہمکو خبر ہوگی اور اُسکا لشکر اس شہر کے حوالی مین
آئیگا اُسوقت اُس سے مقابلہ کیا جائیگا پھر خداوند تصویر کو اختیار ہو کہ جسکو چاہین فتح دین یہ سنکے سب اہل دربار
نے کہا کہ آپکی راے بہت مناسب ہو سبکو پسند ہو بلکہ سپہ سالار دست راست سیلان اشترخوار نے بہت
پسند کی چونکہ اُسکے مزاج مین کسیقدر صلاحیت و آدمیت تھی اور یہ اُس سپہ سالار سے بدرجہ قوی و بہادر ہو اُسنے
محراب شاہ سے کہا کہ میری راے یہ ہو کہ سامان جنگ مہیا رہے ہرکارے مقرر کیے جائین وہ خبرین آکر دیا کرین جسوقت
معلوم ہو کہ اُسنے ادھر رخ کیا تو آپ لشکر کو لیکر بیرون شہر تشریف لیجائین اور پانچ کوس کا شہر سے فاصلہ دیکر قیام فرمائین
قبل آنے اُسکے لشکر کے کیونکہ یہ تو بخوبی ظاہر ہو چکا ہو کہ پیش خیمہ سے پہلے صاحبقران روانہ کرتے ہین بس جدھر کا

ہوگا اُدھر کو پیش خیمہ روانہ کرینگے محراب شاہ نے کہا کہ تمنے بہت مناسب رائے دی ہاں ایسا ہی کرنا
چاہیے **ماران** نے کہا کہ ایک رائے میری بھی قبول فرمائیے وہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچاس ہزار لشکر کو حکم دیجیے
کہ وہ ہر وقت تیار رہے کیونکہ میرا قصد ہے کہ جب اُسکا پیش خیمہ حوالی شہر مین پہونچے مین اُسکے لشکر پر جا کر گرون اور
بارگاہ و پیش خیمہ پر اپنا قبضہ کرون اور وہ ہی بارگاہ برائے حضور برپا کرون آپکو خبر دون آپ خبر سنکے مع لشکر
تشریف لائیے اُسی بارگاہ مین قیام فرمائیے محراب شاہ نے کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت ٹھیک ہے سیلان
نے بھی پسند کی اور کہا اِس امر سے آپکو معلوم بھی ہوگا کہ اِس مقام پر بہادر ہین اگر تم کہو تو مین بھی تمھارا ساتھ
دون ماران نے تیوری پر بل ڈال کے کہا کہ مین کم نہین ہون کہ آپکی کمک ڈھونڈھون وہ وقت تو آنے دیجیے میری جرأت کا
حال معلوم ہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین بند ہو گئین اب جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ ایک ساحر
صحن بارگاہ مین کھڑا ہے محراب شاہ نے وزیر سے کہا کہ کوئی ساحر سمندریہ سے آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر جادو نے نامہ
بھیجا ہے وہ ساحر دربار مین آیا اور محراب شاہ کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ نامہ شاہ جادوان یعنی سمندر شاہ کا لیکر
آیا ہون بنام حضور ہے محراب شاہ نے کرسی دی کہ بیٹھ جاؤ ہم نامہ دیکھکر اُسکا جواب تحریر کرینگے وہ ساحر کرسی
سلام کرکے بیٹھ گیا نامہ جھولی سے نکالکر پیش کیا محراب شاہ نے وہ نامہ دبیر کو طلب کرکے اُسکو دیا کہ اسکو پڑھو دبیر
نے بآواز بلند نامہ پڑھا محراب شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کرو کہ ہمکو
خبر ہے قبل آنے آپکے نامے کے ہم بند و بست کر چکے ہین جب تک ہمارے دم مین دم ہے اور ہاتھ مین تلوار ہے تو کوئی سمندریہ
کی طرف رخ نہین کر سکتا ہے اور بابت کمک جو آپنے تحریر فرمایا ہے اُسکی نسبت یہ عرض ہے کہ فدوی کو کمک کی کوئی ضرورت نہین
ہے میرے پاس لشکر کثیر ہے اور مجھکو جنگ ساحران سے عار ہے کہ مین حضور سے ساحر طلب کرون اور آپ کے ذریعہ سے
خداپرستون پر فتح حاصل کرون یہ بدنامی کبھی فدوی گوارا نہ کریگا کیونکہ یہ حقیر غیرت دار ہے مقابلہ کرکے مرجائیگا یہ نیکنامی
بہت بڑی ہے کہ محراب شاہ نے خداپرستون سے مقابلہ کیا یہ تو کوئی نہ کہیگا کہ محراب شاہ نے ساحرون کے بھروسے
پر مقابلہ کیا یا یہ کہیگا کہ جب سمندر نے لشکر روانہ کیا اُسکی کمک کے بھروسے پر مقابلہ کیا یہ بھی گوارا نہین ہے
لہذا آپ میری طرف سے اطمینان رکھین کہ مین مثل لعین کے اُسکی شرکت نہ کرونگا جب تک میری جان مین جان ہے
مین مقابلہ کیے جاؤنگا اگر ایک آدمی بھی میرے لشکر کا باقی رہیگا اُسکو ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا یہ نہ کرونگا کہ آپ سے کمک طلب
کرون یا کسی دوسرے ملک مین جا کر پناہ لون یہ بالکل میری غیرت کے خلاف ہے سر میدان جان دونگا دوسرے مین
کیونکر یہ یقین کرون کہ میری شکست ہوگی اور مین مر ہی جاؤنگا مجھکو یقین ہے کہ خداپرست اس مقام پر آکر ضرور
ضرور شکست کھاینگے اُنکا لشکر تباہ ہوگا یہ ویسے ملک نہین ہین کہ جہان وہ گئے اُنھون نے قبضہ کر لیا اگر لعین
نے ایسا کیا تو آپکو یقین ہوا کہ سب اسی طور سے کرینگے وہ دوسرا مذہب رکھتا تھا ہم اور آپ تو ایک مذہب مین
دوسرے آپکے خراج گذار ہین آپ اطمینان رکھین جب تک ممکن ہوگا روکین گے ورنہ جان دینگے ہم تدبیر کر چکے
ہین زیادہ حد ادب یہ جواب لکھوا کر اور لفافہ پر مہر کرکے اُس ساحر کو دیا اور خلعت سے سرفراز کیا وہ رخصت
ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہان بعد جانے نامہ بر کے محراب شاہ نے **ماران** سے کہا کہ تم اپنے لشکر سے
ایک لاکھ پچاس ہزار سوار انتخاب کرکے اُنکو تیار رہنے کا حکم دو اور جس وقت یہ سُننا کہ خداپرستونکا
پیش خیمہ اِس طرف کو روانہ ہوا ہے بدون ہماری اطلاع کے اُس لشکر کو لیکر روانہ ہونا پہلے ہراول لشکر کو
قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرنا اور اُسکو جائے مناسب دیکھکر برپا کرنا اور ہمکو اطلاع دینا مگر یہ ضرور کرنا کہ
جب جانے لگنا تو یہ اطلاع کر دینا کہ مین برائے مقابلہ جاتا ہون آپ تیار رہین مین بارگاہ چھینکر آپ کو اطلاع
دونگا آپ فوراً تشریف لائین اس سے منشا یہ ہے کہ تم اُدھر جاؤ مین اِدھر تیاری لشکر کا حکم دون جسوقت

خبر آئے کہ تمنے بارگاہ چھین لی اور فلان مقام پر برپا کی یہان تو لشکر تیار ہی ہوگا مین فوراً کوچ کرکے
پہونچ جاؤنگا کیونکہ پھر لشکر اسلام کی آمد شروع ہو جائیگی لیکن ایسا نہو کہ تمام لشکر مین یہ خبر برپا ہو کہ
تم سے مقابلہ ہونے لگے اور بارگاہ قبضے سے نکل جای تو تمام محنت برباد ہو جائے اگر مین تیار ہونگا تو
فوراً یہان سے روانہ ہونگا اور عین وقت پر پہونچونگا پھر اگر وہ لوگ آکر مقابلہ بھی کرینگے تو دیکھا جائیگا
برابر کا مقابلہ ہوگا ماران نے عرض کیا بہت خوب اسکے بعد محراب شاہ نے اپنے عیار مہتر خاکزن
کو طلب کیا اور حکم دیا کہ کئی سو ہرکارے مقرر کیے جائین یہان سے تقیفہ تک کہ وہ ہمکو خبر دین کہ
خداپرستون کا یہ قصد ہو اور کدھر کو کوچ کیا ہو کس طرف پیش خیمہ روانہ کیا ہو یہ حکم سنکے مہتر خاکزن
نے سلام کیا اور بیرون بارگاہ آکر حکم دیا سو سو اسو ہرکارے اسیوقت روانہ ہوسکے یہ داستان یہانپر
موقوف ہوئی اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب اور بادشاہونکا حال تحریر ہوتا ہو کہ ہر ایک نے خبرین
پاکر حکم دیا کہ ایک ایک لاکھ کا لشکر تیار رہے بموجب حکم ہر ایک شہر مین ایک لاکھ سپاہ ہر وقت
مسلح و مکمل موجود رہتی تھی اور بھرتی جاری تھی قواعد ہوتی تھی بادشاہ بلا خوف وخطر دربار کرتے
تھے پہلے امثال شاہ کا حال ملاحظہ ہو اسنے جو دربار کیا ایک دن کا ذکر ہو کہ یہ دربار مین بیٹھا ہو کہ
یکایک ابر پیدا ہوا وہ بارگاہ پر آکر قائم ہوا یکایک برق چمکی وہ ابر شگافتہ ہوا اس سے ساحر پیدا
ہوا یہ وہ ساحر ہو جو کہ اسکی طرف نامہ لیکر سمندر یہ سے چلا تھا یہ واقعہ دیکھکر پریشان ہوا اہل دربار
سے کہنے لگا کہ کچھ غضب خداوندی نازل ہونے والا ہو کہ ابر شق ہوگیا اور یہ صورت پیدا ہوئی کوئی
نکوئی امر کی شکایت سمندر نے خداوند سے کہی ہوگی کیونکہ سمندر شاہ تو غلام خداوند مین پہلے
تو وہ پاس خداوند کے رہتے تھے جب سے عتاب نازل ہوا تو اس مقام پر بھیجے گئے یہان انھون
نے یہ شہر آباد کیے ساحرون کو ملک دیے ہم لوگون سے مقابلہ کرکے اپنا تابع فرمان کیا سواے
محراب شاہ و یقین شاہ کے سب انکے زیر کردہ ہین ہم لوگ باج گذار ہین نامہ و پیام خداوند سے
رہتا ہو کچھ شکایت میری تحریر کی ہوگی خداوند نے فرشتہ غضب کو حکم دیا ہوگا کہ امثال شاہ پر
ہمارا عتاب ہو اسنے ہمارے غلام کی عدول حکمی کی ہو اسپر یہ عذاب نازل کر یہ وہی فرشتہ غضب ہو
اسکا سبب یہ تھا کہ کبھی اس ملک مین کوئی ساحر نہین آیا تھا یہ لوگ ساحر سے بالکل واقف نہ تھے
یہ بھی نہ جانتے تھے کہ سحر کون چیز ہو پس اس سبب سے امثال شاہ کو یہ گمان ہوا آخر جو مرضی خداوند کی
مین نے تو کوئی خطا سمندر شاہ کی نہین کی ہو کہ اسنے شکایت کی ہو یہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر ابر
سے نکل کر زمین پر آیا اور دربار مین آکر سامنے کھڑا ہوا سلام کیا امثال شاہ نے اسکی صورت دیکھکر جواب
سلام دیا کیونکہ اسکو مثل اپنے پایا تب کچھ خوف کم ہوا اہل دربار بھی اس تقریر سے امثال شاہ کے خوف زدہ ہونے
سے کہ دیکھئے کیا غضب نازل ہوتا ہو جب اسکو اپنی ہمصورت پایا تو انکا بھی خوف کم ہوا ادھر امثال شاہ
نے اسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہانسے تشریف
لائے ہین اور کیا ضرورت ہو اسنے کہا کہ مین نامہ بر ہون اور سمندر یہ سے آیا ہون سمندر شاہ کا آپکے نام
نامہ لایا ہون یہ سنکے امثال شاہ کا وہ خوف کم ہوا اسنے خیال کیا کہ سمندر شاہ نے نامہ اپنی اطاعت
کے مقابلہ کی بابت تحریر کیا ہوگا یہ ڈر دل سے جاتا رہا کہ عذاب خداوندی نازل ہوا ہو فرشتہ عذاب آیا
ہو بس پھر امثال شاہ نے کہا کہ نامہ لاؤ اسنے جھولی سے نامہ نکالکر دیا امثال شاہ نے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا
چوما بوسہ دیا اسکے بعد چاک کرکے پڑھا جب مضمون سے آگاہ ہوا دبیر کو طلب کرکے یہ جواب تحریر کرایا کہ سرفراز نامہ عالی نے

شرف صدور پایا یہ حقیر بہت ممنون و مشکور ہوا جو آپنے تحریر فرمایا ہی اُسی پر عمل کیا جائیگا قبل آپکے فتحنامہ کے اس عاجز نے اپنا بندوبست کرلیا ہی کیونکہ پرچہ اخبار سے خبر ملتی رہتی تھی یہ خاکسار بہت ہوشیار ہی اپنے امکان بھر قصور کوتاہی نہوگی اور جس طور کی کمک کی ضرورت ہوگی یہ بندہ طلب کرلیگا خداوند اطمینان رکھیں یہ جواب لکھا اور اُس نامہ بر کو دیا اور بہت بڑا گران قیمت خلعت سے سرفراز کیا وہ جواب نامہ لیکر روانہ ہوا اسی طور سے تیسرا ساحر دربار میں اقبال شاہ کے پہونچا گو کہ وہ بھی اپنا بندوبست کرچکا تھا کہ اسنے جا کر نامہ دیا اقبال شاہ اس انتظار میں تھا کہ یہ خبر آئی کہ وہ محرابیہ پر پہونچا محراب شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی تو مین اپنا لشکر لیکر بیرون شہر فروکش ہون کیونکہ محرابیہ کے بعد میرے ملک کی باری ہی یہ تو اس انتظار مین تھا کہ نامہ بر نامہ لیکر پہونچا اقبال شاہ کو دیا اقبال شاہ نے نامہ پڑھکر یہ جواب تحریر کیا کہ اب اطمینان رکھیں جب تک مین زندہ ہون اُنکو روکونگا اگر کمک کی ضرورت ہوگی تو طلب کرونگا یہ جواب تحریر کرکے اُسکو دیا خلعت سے مخلع کیا وہ رخصت ہو کر طرف سمندریہ کے چلا ایک ساحر نامہ لیکر مراد شاہ کے دربار مین پہونچا وہ بھی اپنا بندوبست کرکے اطمینان سے بیٹھا تھا کہ اسنے جا کر نامہ دیا اُسنے بھی وہی جواب تحریر کیا جو اقبال شاہ نے تحریر کیا تھا یہ ساحر بھی جواب نامہ و خلعت سے سرفراز ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا پانچوان ساحر حیرت شاہ کی دربار مین پہونچا یہ بھی انتظام کرکے اپنی دلجمعی سے شہر مین حکومت کرتا تھا خیال یہ تھا کہ جب سب ملکون کے بادشاہ شکست کھا کر بھاگینگے تو میری نوبت آئیگی اُسکے ملک کے بعد سمندریہ کا ڈانڈا ہی اسنے بہت بندوبست کیا ہی بڑا انتظام ہی کہ اسنے نامہ دیا اسنے نامہ پڑھکر جواب تحریر کیا کہ خداوند دلجمعی فرمائین اس غلام نے بہت بندوبست کیا ہی یہان اگر بڑا مقابلہ ہوگا فدوی نے لشکر بکثرت ملازم کیا ہی چارون طرف کے راستے بند کردیے ہین قلعہ خوب مستحکم و مناسب طور سے آراستہ کیا ہی کیونکہ فدوی کے ملک کے بعد تو حضور کا ملک ہی ایک دو ہی چارون بادشاہ مہلت نہ دینگے اسمین سے کسی نہ کسی ملک پر خاتمہ لشکر اسلام کا ہوگا میرے نزدیک محراب شاہ ہی نہ آنے دیگا خاتمہ کردیگا کسی اور ملک کی نوبت نہ آئیگی فرض کردم اگر ایسا ہوا بھی کہ سب نے شکست کھائی تو فدوی ایسا مقابلہ کریگا کہ اُنکو بھی معلوم ہوگا فدوی قلعہ بند ہو کر لڑیگا پہلے تو میدانداری کریگا اگر دیکھیگا کہ اُنکی فتح رہی تو فدوی قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا یہ قلعہ برسون مین فتح ہوگا ہان جب قلعہ فتح کرلینگے تو پھر ادھر کا قصد کرینگے کیا آسان ہی سمندریہ پر آنا فدوی نے کئی سو برس کا غلہ بھر لیا ہی حضور باطمینان حکومت کرین ہم خاکسار کس دن کے لیے ہین اگر کمک کی ضرورت ہوگی ساحر خواہ غیر ساحر کی فدوی طلب کرلیگا یہ جواب تحریر کرا نامہ بر کو خلعت دیکر رخصت کیا بعد جانے نامہ بر کے خوب بندوبست کیا اور باطمینان بیٹھا اسکا حال پھر تحریر ہوگا جہان موقع ہوگا اب حال نامہ برونکا تحریر ہوتا ہی کہ پانچون پانچون ملکون سے جواب لیکر اور خلعت سے سرفراز ہو کر چلے تھے یہان سمندریہ مین سمندر جادو دربار کرتا ہی سب ساحر حاضر دربار ہوتے ہین مگر سمندر کو اسقدر فکر و تشویش تھی کہ راتون کا سونا ترک ہوگیا ہی رات دن اسی تردد مین رہتا ہی کہ دیکھیے خداوند تصور کیا کرتے ہین بڑے زبردست لوگون سے مقابلہ آکر پڑا ہی لاکھ لاکھ عشاق و دیگر اہل دربار سمجھاتے ہین مگر اُسکو اطمینان کسی طرح سے نہین ہوتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اور اسی فکر مین شبانہ روز رہتا ہی آج دربار مین حاضر تھا کہ سمندر نے عشاق سے کہا کہ استاد ابھی تک وہ نامہ بر واپس نہین آئے جو کہ غیر ساحرون کے ملکون کی طرف گئے تھے عشاق نے کہا کہ آتے ہونگے بعدی کیا ہی ابھی اُنکو گئے ہوئے کے دن ہوئے ہین یہی کلام ہو رہا تھا کہ اتنے مین وہ نامہ بر پانچون آکر پہونچے پہلے محراب شاہ کا جواب سمندر نے دیکھا اُسکو پڑھکر بہت خوش ہوا عشاق سے کہا کہ دیکھیے

محراب شاہ یہ تحریر کرتا ہی عشاق نے کہا اور کیا تحریر کرے اُسکے بعد سمندر رُنے کل نامون کا جواب دیکھا ہر ایک کے جواب سے خوش ہوا اُسکے بعد عشاق سے کہا کہ اُستاد ابھی تک وہ نامہ بر نہین آئے جو کہ طرف اُن ملکون کے گئے ہین جو کہ ساحرون کے ملک ہین عشاق نے کہا کہ ہم نے ان ملکون کی طرف ساحر روانہ کیے تھے وہ بزور سحر فوراً آگئے اور جواب لیکر آئے اُسطرف سانڈنی سوار روانہ کیے ہین وہ جب راہ طے کرکے جاوینگے جواب حاصل کرینگے پھر راہ کو طے کرینگے اُسکے بعد آوینگے سمندر رُنے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین اب سمندر رکوان ملکون کی طرف سے ہر ایک کا جواب دیکھکر اطمینان ہوا اور وہ تردد اُسکا کم ہوا اپنے اُستاد سے کہا کہ اب مجکو اطمینان ہوگیا کیونکہ برسون مین ابھی خدا پرست یہان آوینگے کچھ آج نہین آئے جاتے ہین جب یہ پانچون ملک فتح کرلین تو بین مین کیون استقدر پریشان ہوتا ہون اطمینان سے حکومت کرون عیش سے بسر کرون عشاق نے کہا مین تمکو ہمیشہ سمجھاتا ہون مگر تمھاری سمجھ مین نہین آتا ہی تو مین کیا کرون تم عیش سے بسر کرو مین نے بندوبست کرلیا ہی اور اسقدر عرصہ مین کرونگا یہ سنکے سمندر رُنے جواب دیا کہ ہان اُستاد جہان تک ممکن ہو خوب انتظام فرمایئے گا یہ کہکر سمندر رُنے ناچ ورنگ کا حکم دیا اب سمندر رکو ناچ ورنگ مین و عشاق کو بندوبست مین مصروف رکھا جاتا ہی انشاءاللہ تعالے یہ داستان آیندہ بیان ہوگی اب پھر طرف حال محراب شاہ و صاحبقران کے قلم کو روان کیا جاتا ہی

شمہ حال محراب شاہ کا کہ اُسکو ہرکارون کا آکر خبر دینا کہ صاحبقران نے ادھر کو کوچ فرمایا ہے اُنکا پیش خیمہ مع ایک لاکھ سپاہ بہ سپردگی دو جوانان جرار کے ادھر آتا ہی اُسکے سپہ سالار ماران زنگی کا یہ خبر سنکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کے روانہ ہونا کہ مین جاکر خیمہ و بارگاہ پر قبضہ کرتا ہون اور سب کو مارکر بھگا دونگا اُسکے جانے کی خبر سُنکے محراب شاہ کا اپنی فوج کو طیار کرنا اور منتظر اس خبر کا رہنا کہ خبر آئے تو مین یہان سے کوچ کرون اُدھر صاحبقران کا قریب حوالی صحرا پہونچنا اُس کا پیش خیمہ لیکر آگے روانہ ہونا ماران سے مقابلہ ہونا جزیل کا زخمی ہونا لشکر پر وقت تنگ پڑنا صاحبقران کو خبر ہونا شہنشاہ گوہر کلاہ کا صاحبقران سے اجازت لیکر جزیل کی مدد کو روانہ ہونا و نقابدار کا آکر اُسکو قتل کرنا بارگاہ پر اپنا قبضہ کرنا اسد ثانی کا بارگاہ کو ملا دینا نقابدار سے چھین لینا نقابدار سے و شہنشاہ سے ملاقات ہونا باہم دعوت کھانا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا تحریر ہونگے و صاحبقران کا محراب شاہ سے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کرنا طرف اقبالیہ کے روانہ ہونا سیاقتنا

پلا ساقیا بادہ جنگ جو
کہ شمشیر بران ہو جیسین کی لہر
نہ کس طرح میخانہ آباد ہو

کہ اس معرکے مین بڑھے آبرو
جوان بخت کیون ہو نہ پیر مغان
کرنا شاد دل پی کے مرشد ہو

وہی جام دے جو ہو اعلاے دہر
کہ بادہ کا ہی قدردان اک جہان
مجھے بھی کوئی جام لبریز دے

کوئی دم مے فرحت انگیز دے
اُسی مے سے چھلکا دے جام بلور
ہون چکر مین خم خانہائے فلک
میرے رونے کی حقیقت جسمین تھی
جس مین مجنون کا صدا ماتم رہا

ہوئی ویراب تشنہ کا ہے اُتار
طبیعت کو فرحت ہو دل کو سرور
غزل غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا
ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا
صبح گذری شام ہونے آئی میر

لبالب پلا بادہ مشکبار
سحر سحر کہ سر ہو وہ یک بیک
دم کے جانے کا نہایت غم رہا
خیمۂ لیلی کو سنتے ہین سیاہ
تو نہ چونکا دن بہت کم رہا

راویان اخبار و ناقلان شیرین گفتار بیان مین اس داستان شوکت نشان کے اشہب تیز قلم کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین کہ جب یہ حکم محراب شاہ نے دیا کہ ہرکارے براے خبر مقرر کیے جائین اور یہ حکم دیا تھا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار ہر وقت طیار رہین بموجب حکم محراب شاہ مہتر خاکزن نے ہرکارون کو براے خبر روانہ کیا اُسیوقت سے ایک لاکھ پچاس ہزار سوار چھاونی مین بسر کردگی ماران مار خوار سپہ سالار دست چپ کے طیار رہنے لگے محرابیہ مین تو یہ بندوبست ہوا اُدھر صاحبقران نے بسلسلے ہراول لشکر کے جزیل بن عادی کو مع پیش خیمہ روانہ فرمایا تھا اُسکے ہمراہ ایک لاکھ سپاہ تھی اسکے بعد اب کوچ فرمایا تھا جزیل بن عادی پیش خیمہ لیے ہوے اٹالہ بارگاہ کا ہمراہ کوچ درکوچ منزل بمنزل چلے آتے ہین پانچ یا چھ کوس آگے صاحبقران سے مقام کرتے ہین اُدھر صاحبقران کا یہ طریقہ ہے منزل بمنزل کوچ و مقام فرماتے ہوے سیر صحرا و مرغزار کرتے ہوئے تشریف لاتے ہین جو صحرا پُر بہار لا اُسمین قیام فرمایا دو اِک روز سیر صحرا مین مصروف رہے تمام سردار وغیرہ ہمراہ رکاب ہین ہر ایک کا لشکر ہمراہ ہے یقین جو کہ نیا مسلمان ہے وہ بھی مع تین لاکھ سپاہ کے ہمراہ ہے اسی طور سے کئی منزلین طے فرمائین ہین کچھ جیسے وغیرہ ہمراہ ہین وہ برپا ہوئے ہین اُسی مین دربار ہوتا ہے بارگاہ تو ہمراہ جزیل کے تھی وہ ہر مقام پر قیام کرتا ہے دن بھر راہ طے کرتا ہے قریب شام اس خیال سے مقام مناسب دیکھکر آرام کرتا ہے کہ میرا لشکر صاحبقران سے فاصلہ پر رہے تو جزیل ایک منزل سے چھ سات کوس زیادہ راہ طے کرتا ہے یہان تک کہ جزیل حوالی محرابیہ مین پہونچا جب یہ لشکر حوالی مین پہونچا تو ہرکارے جو کہ براے خبر مقرر ہوئے تھے وہ جو قریب اُس صحرا کے ہو سکے جہان یہ لشکر اُترا ہوا تھا لشکر مین جاکر خبر دریافت کی یہ لشکر کسکا ہے معلوم ہوا کہ لشکر جزیل کا ہے جو کہ ہراول لشکر صاحبقرانی ہے صاحبقران کے پیش خیمے لیکر اس طرف کو آیا ہے اسکے عقب مین لشکر صاحبقران ہے یہ جو ہرکارون کو معلوم ہوا فوراً وہان سے طرف شہر کے روانہ ہوئے اِدھر شہر مین محراب شاہ دربار مین موجود ہے سب سردار حاضر دربار ہین کہ ہرکارے خاک بسر منہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین آکر حاضر ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور دعا دے کر یون عرض کیا کہ حضور ہمکو جو حکم دیا گیا تھا کہ تم جاکر خبر دریافت کرکے آؤ کہ لشکر صاحبقران کدھر کو آتا ہے تو حضور ہم براے خبر روانہ ہوئے تھے کوئی تین منزل گئے ہونگے کہ ہمنے ایک لشکر کو فروکش پایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ہراول لشکر صاحبقران ہے پیش خیمہ لے کر طرف محرابیہ کے جاتا ہے اسکے عقب مین صاحبقران مع لشکر تشریف لاتے ہین یہ جو ثابت ہوا تو ہمنے ادھر ہرکارے اُس مقام پر چھوڑے خود واسطے خبر دینے کے اُس طرف کو چلے آئے کہ حاضر خدمت ہو کر اطلاع دین یہ حال ہے جو کہ عرض کیا یہ جو خبر محراب شاہ نے سُنی چونکہ وہ وقت دربار کا تھا سب سردار دربار مین حاضر تھے اُن مین ماران بھی تھا اُسی کی طرف دیکھا وہ فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور طرف محراب شاہ کے آیا عرض کیا کہ غلام جاتا ہے لشکر لیکر اور روکتا ہے اور اُسکو قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرتا ہے محراب شاہ

نے کہا کہ مین پیشتر حکم دے چکا ہون اب اجازت کی کیا ضرورت ہے یہ سنکے ماران وہان سے باہر
آیا مرکب پر سوار ہو کر چھاؤنی مین آیا یہان لشکر تو طیار تھا ہی آتے ہی اُسنے حکم دیا کہ سب میرے
ہمراہ آئین یہ حکم دینا تھا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار مرکبون پر بیٹھکر طیار ہو گئے یہ اُن سب کو ہمراہ
لے کر چلا جدھر جزیل مع بارگاہ اُترا ہوا تھا یہ تو اُدھر کو اس قصد سے روانہ ہوا کہ چلکر بارگاہ چھین لاؤن
اُسپر قبضہ کر لون ادھر محراب شاہ نے پیلان کو حکم دیا کہ تم یہ تدبیر کرو کہ چھاؤنی مین جا کر حکم دو کہ کل
لشکر طیار رہے جسوقت ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ چلے کیونکہ جب خبر آئیگی کہ قبضہ بارگاہ پر ہو گیا اور
قریب شہر بارگاہ برپا کی ہے تو مین فوراً یہان سے روانہ ہونگا یہ سنکے پیلان نے عرض کیا کہ بہت
خوب مین ضرور حکم عالی بجا لاؤنگا یہ سنکر اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور سلام کر کے طرف چھاؤنی کے
روانہ ہوا یہان آ کر لشکر کو حکم دیا کہ حکم شاہی ہے کہ سب لشکر طیار رہے بر وقت جب حکم صادر ہو اسیوقت
ہمارے ہمراہ چلے یہ جو حکم پیلان نے دیا لشکر مین اُسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا اُدھر
محراب شاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا یہان کا تو یہ حال ہے اُدھر ماران چلا جاتا ہے اب لشکر
جزیل کا حال ملاحظہ ہو کہ جزیل نے ایک رات اس صحرا مین قیام کیا بوقت سحر وہان سے کوچ کیا وہ
جو ہرکارے اُس مقام پر برائے خبر مقرر تھے وہ یہ خبر لیکر چلے کہ لشکر آتا ہے ادھر تو اُدھر سے صاحبقران
بھی تشریف لاتے ہین یہ تو عرض کر چکا ہون کہ جو مقام عمدہ ہوتا ہے اُس مقام پر تشریف فرما ہوتے ہین لشکر
جزیل سے چھ سات کوس کے فاصلہ پر قیام فرماتے ہین القصہ جزیل بارگاہ لیے ہوے مع ایک لاکھ لشکر کے
چلے آتے ہین کہ اب بالکل سرحد محرابیہ مین پہونچ گئے ہین کوئی اُس صحرا سے ایک منزل کوچ کیا ہوگا
کہ شام ہو گئی جزیل نے اُس صحرا مین قیام کیا اب ہرکارے جو کہ خبر لیکر گئے تھے وہ جا کر ایک صحرا مین
پہونچے جو کہ شہر سے ایک منزل پر تھا دیکھا کہ لشکر اُترا ہوا ہے یہ جو لشکر مین گئے دیکھا تو یہ لشکر شاہی ہے
معلوم ہوا کہ ماران مارخوار سپہ سالار برائے مقابلہ مع لشکر شہر سے بحکم بادشاہ روانہ ہوا ہے طرف لشکر
جزیل کے جاتا ہے جو کہ پیش خیمہ ہے کر آتا ہے یہ اُسیوقت اُسکے خیمہ مین آئے ماران کو مجرا کیا اسکے بعد عرض
کیا کہ ہم یہ خبر لے کر آئے ہین کہ وہ خدا پرست جو بارگاہ لیکر آتا تھا اُسنے اُس صحرا سے کوچ کیا تھا جو کہ
حوالی محرابیہ مین تھا ہم لوگ اُس مقام پر برائے خبر رہ گئے تھے اور ہرکارے شہر کو برائے اطلاع
روانہ ہوے تھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خبر سنکے حضور مع لشکر تشریف لائے ہین وہ خدا پرست اُسدن تو اُس
جنگل مین رہا بوقت سحر وہان سے کوچ کر کے ادھر کو روانہ ہوا آج دن بھر مین اُسنے ایک منزل راہ طے
کی ہے فلان مقام پر اُسنے قیام کیا ہے یقین ہے کہ کل صبح کو پھر کوچ کرے پرسون تک حضور کے لشکر سے مقابلہ
ہو جائے گا ماران نے کہا کوئی مقام خوف نہین ہے مین بارگاہ چھین لونگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جائے گا اس ملک کو بھی کیا یقینہ تصور کیا ہے یہ تمام صحرا بیشہ شیران ہے یہان شیر دن کا مقام ہے ہمکو بھی
دیکھنا ہے کہ وہ یہان آ کر کیونکر زندہ واپس جاتے ہین مین وہ نہین ہون کہ اُنکی آمد سنکے ڈر جاؤن
ہان یہ تو بیان کرو کہ یہ جو لشکر آتا ہے یہ تو بارگاہ کے ہمراہ ہے اصل لشکر صاحبقرانی اس لشکر سے
کس قدر فاصلہ پر رہتا ہے اُنھون نے عرض کیا کہ چھ سات کوس کے فاصلہ پر رہتا ہے جہان یہ آج قیام
کرتا ہے وہان وہ لشکر دوسرے دن قیام کرتا ہے لشکر اسقدر کثیر ہے کہ چھ سات کوس کے فاصلہ مین اُترتا ہے
ماران نے کہا کہ بہت جلد اُس لشکر سے بھی مقابلہ ہوگا خیر دیکھا جائے گا چونکہ یہ خبر ہرکارون نے
بوقت شام آ کر دی تھی اُسنے قصد کیا تھا کہ اسیوقت روانہ ہون مگر کچھ سوچ کر اپنے قصد کو فسخ کیا کہ

رات تھی ادھر اسنے اودھر جزیل نے وہ رات بسر کی بوقت سحر اُدھر سے جزیل ادھر سے ماران
مع لشکر روانہ ہوئے اُسدن بھی ان دونون نے ایک ایک منزل راہ طے کی کہ رات ہوگئی ہرکارہ نکی
ڈانک بیٹھی ہوئی ہی لشکر ماران سے وہ دم بدم کی خبر دے رہے ہین کہ فلان مقام پر قیام کیا ہی کل
بوقت سحر جو کوچ کرے گا تو آپ کے لشکر سے مقابلہ ہوجائے گا ماران نے لشکر کو حکم دیا کہ ای بھائیو
کل حریف سے مقابلہ ہوگا جانین لڑا کر بارگاہ کو چھین لینا اُسپر قبضہ کرلینا میری آبرو کا خیال رہے
یہی حرف تمھارے ہی بھروسے پر یہ قصد کرکے بادشاہ سے اسکا اقرار کرکے چلا ہون اہل دربار
کے روبرو شرمندہ نہ کرنا خصوصاً پیلان جہان پہلوان جو کہ میرا ہم چشم و ہم پلہ ہی اور اپنے نزدیک بہادران
جہان سے بہتر اور قوی تصور کرتا ہی اُس سے خجالت نہو اُسکے روبرو نہین سرنگون ہون وہ
جھنک نہ کرے اگر اُسنے طعن کیا تو مقام مرجانے کا ہی سرداران لشکر نے عرض کیا کہ جب مقابلہ
ہوگا ملاحظہ فرمایئے گا کہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین ایسے حملے کرین گے کہ دشمنون کو سوائے بارگاہ چھوڑ کر چلے
جانے کے کوئی امر نہ بن پڑیگا کیا ہم کوئی نرم ہین مثل لقیین اور اسکے اہل لشکر کے ہم لوگ ویسے نہین
ہین یہی تقریر کل لشکر نے کی کل ہم بارگاہ چھین لین گے اگر خداوند تصیبر کی مدد شامل حال ہوئی
اور انھون نے تفضل کیا ماران اہل لشکر کی یہ تقریر سنکے خاموش ہو رہا اور اپنے خیمہ مین جاکر آرام سے
سو رہا ادھر ہرکارے دم بدم کی خبر محراب شاہ کو دے رہے ہین محراب شاہ نے یہ حکم محلدار کو دیا ہی
کہ اگر ہم محل مین ہون اور ہرکارے ہمکو خبر دینے آئین خواہ ہم بیدار ہون خواہ ہم آرام مین ہون ہم کو
فوراً اطلاع دینا کہ ہرکارے دردولت پر حاضر ہین یہ رات رات بھر جاگتا ہی اور کل افسران فوج و سرداران
دربار کو حکم ہی کہ جسوقت مین طلب کرون فوراً حاضر ہونا سب کا ناک مین دم ہی راتون کی نیند حرام ہے اسی
خوف مین کہ نہ معلوم بادشاہ کسوقت طلب فرمائین پیلان تو ہر وقت طیار رہتا ہی ہر سردار ہمہ وقت مسلح
و مکمل اپنے مقام پر رہتا ہی لشکر مین یہ بندوبست ہی کہ لوگ ہتھیار لگائے ہوئے سوتے ہین اور مسلح کھانا کھاتے
ہین وہ مثل ہی کہ جہان کھٹکا ہوا چونک اُٹھتے یہ مثل جوسی نے کہی ہی انپر صادق ہی کہ تہہ کمر کا بند وہ دھڑ کا
نینداس خوف مین حرام ہی شہر مین تو یہ حال ہی کہ ہرکارون نے دردولت پر آکر محلدار سے کہا کہ خبر
کردو کہ ہرکارے حاضر ہین محراب شاہ سے محلدار نے عرض کیا کہ ہرکارے حاضر ہین محراب شاہ
فوراً چلا آیا اُسنے حال دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ اب حضور کے لشکر سے اور جزیل کے لشکر سے
ایک منزل کا فاصلہ رہ گیا ہی یقین ہی کہ کل مقابلہ ہو بی طرہ یہ کہ جب ہرکارے خبر لیکر آئے اگر
محراب شاہ محل مین ہو فوراً اُنکے آنے کی خبر سنکے باہر چلا آیا گو ممکن ہی کہ محلدار سے دریافت کرالے
مگر خود سننے کا مشتاق ہی جب دربار مین رہتا ہی تو کوئی ضرورت نہین ہوتی ہی بلکہ یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ دن
بھر دربار مین رہتا ہی دربار آراستہ رہتا ہی بلکہ کھانا وغیرہ بھی باہر کھاتا ہی اور دوپہر رات تک وہین رہتا ہی کسی دن رات کو بھی
دربار مین رہا رات کا کھانا بھی باہر ہی کھایا شہر مین تو یہ حال ہی کہ کل اہل شہر نے یہ خبر سنی کہ لشکر اسلام آتا
ہی انکو بھی خوف ہوا اپنا مال و اسباب اس خوف سے زمین مین دفن کر دیا کہ شائد بادشاہ نے شکست
کھائی اہل اسلام کا اس ملک پر قبضہ ہوا انھون نے لوٹ کا حکم دیا تو ہمارا مال لٹ جائے گا اس خیال
سے پہلے ہی سے دفن کر دیا ہی یہان تو یہ بندوبست ہی اب اُدھر کا حال سماعت ہو کہ اُدھر جب رات
تمام ہوئی تو جزیل نے لشکر کو حکم کوچ دیا لشکر چلا اُدھر سے ماران لشکر کو لیکر چلا وہ دن بھی ان دونون کو
طے منازل مین تمام ہوا اب اسقدر فاصلہ ہی کہ ان دونون لشکرون مین کوئی دو کوس کا فاصلہ ہے

اگر رات نہو جاتی تو اُسی وقت مقابلہ ہو جاتا حرمل تو بلا خوف و خطر چلے آتے تھے انکو کچھ حال معلوم نتھا انکو یہ خبر
تھی کہ کل مقابلہ ہو جائے گا اُدھر ماران کو ہرکارون سنے خبر دی کہ کل ساتھ خبرداری کے کوچ فرمایئے گا
پہلے ہی مقابلہ ہوگا ماران سنے وہ رات جاگ کر بسر کی جیسے سحر ہوئی لشکر کو برائے مقابلہ طیار کرکے روانہ
ہوا اس طور سے کہ صف بندی کیے ہوئے جن جن سردارون و افسرون کو داہل فوج کو سنبھلا اور ثابت قدم
سمجھ لیا ہی انکو پیش لشکر و قلب لشکر و جناح لشکر پر مقرر کیا ہی آپ اپنے مرکب پر سوار از سرتا پا دریائے
آہن مین غرق اس طور سے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا اور اہل لشکر سے انعام کثیر کا اقرار کیا ہی کہ مین
بادشاہ سے انعام کثیر دلواؤنگا حتے کہ تمھاری بیرمن زر و جواہر سے مملو ہو جاینگی برسون کا سرانجام ہوگا
ایسا انعام تمکو کبھی نملا ہوگا اگر میری آبرو رکھ لوگے وہ لوگ بھی اپنی جانون پر کھیلے ہوئے ہمراہ ہین یہ
تو اس بند و بست سے چلا ہی اُدھر ہرکارون سنے محراب شاہ کو یہ خبر دی کہ آج مقابلہ ہوگا محراب
نے سب سردارون و افسرون سے کہا ہی کہ تم لوگ طیار ہو کر حاضر دربار ہو لشکر کو حکم دیا ہی کہ لشکر طیار رہے
اہل لشکر مسلح و مکمل و سردار و افسر سب کے سب مرکبون پر کاٹھیان رکھی ہوئین صرف سوار ہونے کی دیر پیلان
کو بھی بنا ہوا حاضر دربار بیرون دربار سب سردارون کی سواریان موجود بلکہ تخت شاہی بھی
جملہ سردار و افسر مسلح و مکمل دربار مین حاضر اس خبر کے منتظر کہ خبر آئی کہ بارگاہ پر قبضہ ہوگیا مین یہان سے کوچ
کرون انکا تو یہ حال ہی اُدھر جرنیل جو سحر کو بیدار ہوا تو لشکر کو لیکر چلا چونکہ انکو حکم تھا کہ جب شہر ڈیڑھ
منزل رہجائے تو تم بارگاہ برپا کرنا اگر کوئی مانع ہو تو ہمکو خبر کرنا ہم تمھاری مدد کو کسی نہ کسی سردار کو فوراً
روانہ کرین گے حرمل اسی خیال سے مع لشکر چلے آتے ہین کہ جب شہر کوئی ڈیڑھ منزل رہیگا تو مین بارگاہ
برپا کرونگا وہ درگہ سالار بھی ہمراہ ہی اس سے بھی یہی صلاح ہوتی ہی جہان اُسکی صلاح ہوتی ہی اُس
مقام پر قیام کرتا ہی آج بھی اُسکی رائے سے کوچ کیا ہی تمام لشکر ہمراہ ہی بارگاہ درمیان لشکر مین ہے
گرد بارگاہ تمام لشکر ہی آگے آگے جرنیل مرکب پر سوار پہلو مین عادل بن عدنگ بن عادی جو کہ سابق کا درگہ سالار
ہی مرد جوان ہی عقب مین چالیس سردار چالیس ہزار سپاہ کے جو کہ لشکر صاحبقرانی سے جرنیل کے ہمراہ ہوئے
تھے ایک طرف ساٹھ سردار ملازمان جرنیل کے ساٹھ ہزار لشکر کے مثل طالب قزاق و جسیم عادی و سلیم
عادی و حلیم عادی و عمود عادی و سلطان کے پیچھے آتے ہین عقب مین ایک لاکھ سپاہ ہی خوشی خوشی صحرا
کی فضا دیکھتے ہوئے چلے آتے ہین چونکہ صبح کا وقت ہی نسیم سحری چل رہی ہی طائران خوش الحان درختون پر
بیٹھے ہوئے یاد الٰہی کر رہے ہین بلبلین گلہاے صحرا کے بوسے لے رہی ہین سبزہ کوسون روئیدہ ہے
مرکبان خوش رفتار کس خوشی سے چرتے ہوئے چلے جاتے ہین سوارون سنے باگین ڈھیلی کر دی ہین اپنی
زرہون کے بند کھول دیے ہین ہوا کھا رہے ہین دماغ خوشبوے گلہاے خودرو سے معطر ہین گیاہ پر قطرہ ہاے
شبنم جو پڑے ہین تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گوہر آبدار غلطان ہین گلون مین جو شبنم کے قطرے ہین تو یہ معلوم ہوتا
ہی کہ پھول اپنے کٹورون مین برائے بلبل خوش کردار شراب تازہ لیے ہوئے موجود ہین آفتاب عالمتاب
دریچہ مشرق سے نکلا ہی اُسکی آمد کا ایک طرف شور ہی کسی قدر جا بجا صحرا مین دھوپ پھیلی ہوئی ہی برگہاے
سبز پر جو اُسکی شعاع پڑتی ہی وہ مثل زمرد کے رخشان ہین اوس جو اُس پر پڑی اور وہ جو چمکتی ہی تو یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جوہر چمک رہے ہین اُنکی سبزی آنکھون مین کھبی جاتی ہی بار اثمار سے شاخین زمین سے بوسے لے
رہی ہین آہو اپنے مقامات سے نکل نکل کر گیاہ تازہ کو کس خوشی سے چر رہے ہین اور آپس مین خوش فعلیان
کر رہے ہین جست و خیز مین مصروف ہین سہاے مرکبون کی صدا سنکے رم کرتے ہین شیر و پلنگ وغیرہ اپنے اپنے

مقام سے نکلے ہین انگرہ ایمان لیکر آہستہ آہستہ طرف دریا کے چلے جاتے ہین نیل گاو وغیرہ بھر رہے ہین صبح کا
وقت ہی تو چرند و پرند سب خوش ہین دریا موجزن ہی لہرین آرہی ہین اُسپر جو عکس آفتاب پڑتا ہی تو طلائی
معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام آب دریا طلائی ہی کسان کھیتون مین پانی دے رہے ہین پانی کس جاہ
سے زمین پر روان ہی اُسپر جو عکس پڑتا ہی تو وہ بھی سنہری معلوم ہوتا ہی عجیب وقت فرحت افزا و مسرت خیز ہی
یہ لشکر اُس صحرا سے ہوا کھاتا ہوا نکلا کوئی کوس بھر آیا ہوگا کہ جرجیل نے کہا سب باگین اٹھا لین بند قبا
درست کرین دن بھی کسیقدر چڑھ آیا ہی اس صحرا کی فرحت کے سبب سے آج دیر ہوگی کہین ایسا نہو
کہ منزل پر نہ ہونچین خلاف مقام منزل شام ہو اس سے اب مناسب یہ ہی کہ باگین اٹھا دو یہ حکم دیکر
اپنے قبا کے بند درست کیے پھر تو تمام لشکر نے اپنے کو درست کیا مرکب بھی خوب اپنا پیٹ بھر چکے
تھے باگین مرکبون کی لین ایک مرتبہ تمام لشکر کے مرکب کنوتیان بدل کر گردنون کو اٹھا قدمون کو جنور کرکے
چلے انکے تگاپو سے خاک بلند ہوئی تمام صحرا گرد و غبار سے تاریک ہوا ان سب نے مرکبون کو ڈال دیا
کہ سرپٹ روانہ ہوگئے اسی طور سے کوئی ایک کوس راہ طے کی ہوگی کہ سامنے سے گرد و غبار بلند ہوا کہ اُس
گرد و غبار سے صحرا تاریک ہوگیا اُس گرد سے صداے ٹھاپ مرکب آتی تھی سنان نیزہ جھلکتی ہوئی نظر
آتی تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون آئینے چمک رہے ہین کہ جرجیل نے عادل کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی
یہ تو کسی لشکر کی آمد معلوم ہوتی ہی یقین کرلو کہ کوئی لشکر ضرور آتا ہی اپنے لشکر کو حکم دو کہ وہ ٹھہر جاے
معلوم ہووے کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کسکا ہی کدھر سے آتا ہی ہم سے تو کچھ مطلب نہین ہی جب یہ لشکر نکل جائیگا
تو روانہ ہونگے بھائی عادل یہ تو صحرا ایسا ہی کہ یہان کوئی مقام قیام کرنے کا نہین ہی نہ کوئی پہاڑ ہی نہ آڑ ہی
کہ اُسکو پشت پر لیکر قیام کرین اگر یہ لشکر ہم سے مقابلہ کرے تو بڑی خرابی ہو بارگاہ کو کسی مقام پر برپا
کرین کیونکہ تمام ریگستان ہی کوئی دریا بھی نہین ہی بڑے خراب مقام پر اس لشکر سے سامنا ہوگا اگر لشکر صاحبقران
آگیا تو بڑی تکلیف ہوگی پانی کی زحمت ہوگی یہ سنکے عادل نے کہا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی اگر براے مقابلہ
ہی تو ہم مقابلہ کرینگے انکی کیا اصل ہی جو ہم سے مقابلہ کرسکین ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے خوف سے شیرون کو تپ
آتی ہی جرجیل نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ مقابلہ نہ کرونگا بلکہ میرا یہ کلام یہ ہی کہ صاحبقران کو تکلیف ہوگی
عادل نے کہا کہ کوئی تکلیف نہوگی وہ صحرا قریب ہی کہ ابھی جس سے ہم نکلے ہین بلکہ یہ خیال کرلو کہ لشکر
صاحبقرانی اُسی صحرا مین فروکش ہوگا کوئی لشکر تھوڑا نہین ہی کہ یہان تک پہونچ جاے گا یہ تو بخوبی ظاہر
ہی کہ جب لشکر اُترتا ہی تو چھ سات کوس کے گرد مین فروکش ہوتا ہی یہان تک ایک سر لشکر کا ہوگا بلکہ یہ
مقام براے مقابلہ خوب ہی کہ کوئی طرح کی آڑ نہین ہی جرجیل نے کہا کہ پھر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دو کہ وہ ٹھہرے
اور ہرکارون کو براے خبر روانہ کرے جو جرجیل نے کہا عادل نے افسران سپاہ سے کہا کہ اسی مقام پے
صف بندی کرو بارگاہ کو بیچ مین رکھو کوئی لشکر آتا ہی نہ معلوم کسکا لشکر ہی یہ لشکر نکل جاے تو روانہ ہونگے
یہ جو حکم دیا لشکر مین صف بندی ہونے لگی ادھر عادل نے چند ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ گرد کیسی
بلند ہوتی ہی کون آتا ہی ہمکو تو لشکر کی آمد معلوم ہوتی ہی کیا کوئی بادشاہ براے شکار آتا ہی یا ہمارے
آنے کی خبر پاکر ہمکو روکنے کو آتا ہی ہمکو اُسکے قصد سے آگاہ کرو وہ ہرکارے یہ حکم پاکر طرف اُس
گرد کے روانہ ہوئے ناظرین پر واضح ہو کہ اُس لشکر کے ہمراہ صحرائیہ کے بھی ہرکارے ہین انھون نے
جو غبار کو بلند دیکھا سب کی نگاہون سے بچکر اُس غبار کی طرف روانہ ہوئے یہان تو صف بندی ہوگئی اپنا
بندوبست کرلیا جرجیل و عادل دونون مرکبون پر سوار از سرتا پا دریاے آہن مین غرق نیزون کو

زمین مین گاڑ دیا ہی اسکے پھریرے اڑ رہے ہین اُسکی ہوا مین کھڑے ہین ادھر لشکر مین بھی صف بندی کی
ہی کسی قسم کی خرابی نہین ہی وہ ہرکارے جو کہ محراب کے اس لشکر مین تھے اور سب سے اپنے کو
پوشیدہ کرکے اُس غبار کی طرف گئے تھے ان ہرکارون سے پہونچنے کے قبل جب قریب غبار کے
پہونچے تو دیکھا آگے آگے سپہ سالار دست چپ یعنی ماران خونخوار اونچی بنا ہوا مرکب پر سوار ہی
عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی سب مرکبون کی باگین اُٹھائے ہوئے ہین کہ اُنھون نے سامنے
جاکر سلام کیا اور دعا دی کہ ماران نے جو ہرکارون کو دیکھا تو مرکب کو روک لیا اُسکا مرکب کو روکنا
تھا کہ تمام لشکر رک گیا اُسنے ہرکارون سے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو جلد بیان کرو اُنھون نے
عرض کیا کہ آپ اس تیزی سے کہان تشریف لیے جاتے ہین اپنے حواس درست فرمایئے لشکر کا
دم راست کیجیے سامنے سے لشکر حریف مع بارگاہ کے آتا ہی اُسکے ہمراہ بھی ایک لاکھ سپاہ ہی سب
مرد میدان پہلوان جہان ہین بڑے بڑے قد کے آدمی ہین قالب انسان مین دیو ہین عادی بہت
ہین قوم عاد سے ہزارون آدمی ہین اگر آپ اس طور سے مقابلہ فرمایئے گا تو وہ لوگ غالب آئینگے کیونکہ وہ
لوگ بہت راحت کے ساتھ راہ طے کرتے ہین کہ اُنکو کسل راہ بالکل نہین معلوم ہوتا ہی ہم نے جو یہ
غبار بلند دیکھا اور آمد لشکر کا گمان ہوا تو ہم برائے خبر ادھر کو آئے کہ اگر آپ تشریف لائے ہون تو
خبر کر دین دوسرا امر یہ ہی کہ وہ لوگ بھی اس غبار کو دیکھکر بر سر حساب ہوئے ہین یقین ہی کہ اسی
مقام پر قیام کیا ہو کیونکہ وہ لوگ بڑے جہاندیدہ و کار آزمودہ معلوم ہوتے ہین کیون نہ ہو لاکھون
معرکے برپا کیے ہین کرورون مقابلے کئے ہین طرز جنگ سے ماہر ہین فنون سپہ گری اُنپر ظاہر ہین بڑی
ہوشیاری کے ساتھ آتے ہین مقام مناسب جنگ دیکھکر قیام کرتے ہین آپ کو لازم ہی کہ اب آپ
آہستہ روانہ ہون بس تھوڑی راہ درمیان مین ہی کہ وہ لشکر ملے ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا یہ جو ہرکارون
نے خبر دی ماران نے افسرون کی طرف دیکھکر کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ لشکر حریف آ پہونچا ہی وہ جو غبار بلند
ہی اُسی لشکر کا ہی یہی خبر لے کر ہرکارے آئے ہین بس تمکو لازم یہ ہی کہ اسوقت جا نہین لڑا دو بارگاہ پر قبضہ
کرلو پھر موقع آبرو کا ہی پہلے تو مین آشتی بارگاہ طلب کرونگا اور کہونگا کہ بارگاہ ہمکو دے دو اور تم لوگ
واپس جاؤ اور اپنے صاحبقران سے عرض کرو کہ یہ وہ مقام نہین ہی کہ جہان آپ کا قبضہ ہو اگر آپ
سمندریہ کو جاتے ہین تو اور طرف سے تشریف لیجایئے ادھر آپ کو جانا نہین ملیگا کیونکہ یہ بیشہ ہی
شیرون کا یہان شیر رہتے ہین یہ مقام مثل نقینہ کے نہین ہی کہ آپ قبضہ کر لین یہان کا حاکم محراب شاہ
ہی جو کہ شیرون کا بادشاہ ہی اس طرف شیرون کو آتے ہوئے تپ لرزہ آتا ہی اُنکی بوٹی بوٹی یہان کے
پہلوانون کا نام سنکے کانپتی ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان سمندر شاہ بھی لشکر کشی کرکے کبھی نہین آیا ہی مریخ فلک
ادھر منھ کرکے نہین سوتا ہی دیو یہان کا نام سنکے بسبب خوف کے آنکھین بند کر لیتے ہین منھ چھپا کر بھاگتے
ہین جن کی کیا اصل ہی ہم وہ لوگ ہین کہ پری کو شیشہ مین بند کرتے ہین فیل کو ایک سخت ضرب سے
ہلاک کرتے ہین شیر کا کلہ چیر ڈالتے ہین انسان کی کوئی حقیقت نہین ہی ہمنے گو آپ کا بہت کچھ نام سنا ہی
مگر یہان کچھ کام نہ آئے گا آپ اور جانب سے سمندریہ کو تشریف لیجایئن اگر یہ سنکر اُنے بارگاہ دیدی
اور وہ واپس چلا گیا تو خیر ورنہ مقابلہ کرکے بارگاہ پر قبضہ کرینگے یہ سنکے افسرون نے عرض کیا کہ آپ
تشریف لے چلین ہمارے حواس درست ہین ہم مقابلہ کرنے کو موجود ہین کوئی مقام خوف نہین ہی یہ سنکے
ماران نے آپ لشکر کو لیے کر باہستہ قدمی اوس مقام سے کوچ کیا ادھر جو ہرکارے عادل نے

بحکم حرمل روانہ کیے گئے قریب گرد یہو پہنچے دیکھا کہ ایک لشکر کوئی ڈیڑھ لاکھ کے قریب صف بستہ بڑے کر و فر سے چلا آتا ہی سب کے سب دریلے آہن مین غرق تلوارین علم کیے ہوئے ووش بدوش آگے آگے ایک پہلوان زبردست مثل فیل مست کے ایک مرکب پر سوار نیزہ دراز ہاتھو مین تیغہ برق تاب کمر سے لگا ہوا گرزہ ہیر لشت پر پڑا ہوا ترکش ہزار تیرون کا کمر مین کمان دوش پر زرہ بر مین مورے بالو ؤن مین اونچی بنا ہوا مرکب قوی ہیکل پر سوار بڑا مکار و غدار آثار کفر و ضلالت رخ سے نمودار شیطان ثانی معلوم ہوتا ہی اسقدر سیاہ چہرہ ہی کہ شب دیجور کا گمان ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ روز روشن کے چھپانے کو شب تار آتی ہی لشکر مین جس قدر لوگ ہین سب سیاہ رو تیرہ درون ہین جنکے دل مین نہ خوف خدا ہے نہ رحم ظلم و ستم کے پتلے ہین بڑے مکار ستم پیشہ حد سے زیادہ لالچی ایک خرمہرہ کے لیے انسان کو قتل کرین شاعر نے یہ شعر انھین کی شان مین کہا ہی کیا خوب نظم کیا ہی حد کی طمع ظاہر کی ہر سو جائین جو آسمان پہ زمین خراب ہے + سونا اُتار لیں ورق آفتاب سے + جسقدر برائیان ہین سب اُنہین جمع ہین یہ جو صورتین ہرکارون نے دیکھین اُن کے ہوش برداز کر گئے کہ یہ لوگ بڑے ظالم ہین انکے رخون سے ظلم و ستم اُشکار ہی جسمون سے بوے کفر آتی ہی انکے قلب سیاہ ہین ہرکارے خدا کی طرف پناہ لے گئے اور صورتین تبدیل کر کے اُس لشکر مین داخل ہوئے چونکہ وہ لشکر اپنے اُسی مقام پر قائم تھا انھون نے دیکھا کہ چند سوار ایک مقام پر کھڑے ہوئے باتین کر رہے ہین یہ بھی اُس مقام پر آ گئے انھون نے کسی سے کچھ کلام نہ کیا وہ باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ اسوقت بڑا معرکہ پڑے گا وہ لوگ بھی کوئی بودے اور کچے دل کے نہین ہین ہزارون کا خون ہوگا جب بارگاہ پر قبضہ ہوگا ہم بھی اپنی جانین لڑا دینگے مگر بارگاہ پر قبضہ کر لین گے تاکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہم کسی ملک پر لشکر کشی کر کے گئے تھے وہان کے لشکر سے مقابلہ ہوا تھا ساری اپنی بہادری فراموش کر جائین گے یہ ہر ایک ملک پر چڑھ کر جانا بھول جائین گے آج تک کسی سے اِنکو سامنا نہین ہوا ہے جو وہ اسطور سے بلا خوف و خطر ہر ایک ملک پر چڑھ جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ جہان مقابلہ ہوا وہ لوگ بزدل تھے کہ انکا قبضہ ہو گیا جیسے یقینیہ یہ ہم لوگ ویسے نہین ہین جب مقابلہ ہوگا ہمارے جوہر اُنپر ظاہر ہونگے اُنکے جوہر ہم پر یہ وہ ملک ہی کہ آج تک کوئی لشکر کشی کر کے ادہر نہین آیا ہان ہم سے اُنکو لطف مقابلہ حاصل ہوگا آج تو ہم ضرور بارگاہ پر قبضہ کرینگے اپنے جوہر دکھائین گے یہ پہلا مقابلہ ہی اگر ہم انہین غالب آ گئے تو ضرور اُنکے جی چھوٹ جائین گے یقین ہی کہ پھر اِدھر کا رخ نہ کرین اور طرف سے سمندر یہ پر جائین ہم اُسکے ماتحت ہین جو کہ شیرون کا شیر ہی جسکے باپ دادا کے قدم میدان جنگ سے کبھی ہٹے نہین ہین ہمیشہ جیت رہے ہین یہ مثل سچ ہی کہ جب تک سردار عمدہ نہو لشکر لڑ نہین سکتا ہی بھائی بات یہ ہی کہ لشکر مقابلہ کرے اور جنگ کو سر کرے نام سردار کا ہو کاٹے ہاتھ نام تلوار کا ہو بس اس سے تو کوئی غرض نہین ہے سردار جیدار ہو فنون جنگ سے ماہر ہو منچلا ہو ثابت قدم ہو لشکر کے مقابلہ کرانے سے ماہر ہو تو سپاہ بھی جان دے کر مقابلہ کرتی ہی بفضل خداوند تصویر سے ہمارا افسر ایسا ہی ہی اور ویسا ہی بادشاہ قدردان ہے اور ناقدرون سے تو کچھ بس نہین ہی اگر اس جنگ کو سر کر گئے تو بہت کچھ انعام ملیگا کہ مالامال ہو جائین گے بہت خوش ہونگے یہ تقریر سنکے ہرکارون نے جو کہ صورت بدلے ہوئے اُنہین کے لشکر کے لوگون کی صورت تھے یہ کہا کہ یہ امور تو سب درست ہین مگر سنا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ

ہین کہ جنکی تلوار کے سکے بیٹھے ہوے ہین بڑے بڑے شجاعون کو جنکا نام سنکے بخار آتا ہو انکے نام
سُن کے شیر صحرا مین دامن کوہ سے مُنہ چھپاتے ہین مریخ فلک کو انکے نام سے تپ لرزہ آتا
ہے انھین لوگون کے بزرگون نے قاف مین جاکر تباہ کیا وہ شمشیر زنی کی ہو کہ آج تک دیو اُنکے
نام سے خوف کھاتے ہین اور اُنکے تابع ہین قاف کا کیا ذکر ہو یہ دنیا پر ایک ایک نے لاکھون
سے تن تنہا مقابلہ کیا ہو انکی بہادری کے ذکر سے ہزارون کتابین مملو ہین جو کہ بطور داستان کے
ہر محفل اور جلسہ مین پڑھی جاتی ہین لوگ بصد اشتیاق زر کثیر صرف کر کے سنتے ہین کوئی یہ لوگ بھی
حلوا نہین ہین بڑے غضب کی جنگ ہوگی پھر جو کچھ ہو کچھ تو انکو بھروسا ہو جو وہ ادھر کو آتے ہین
خیال کرنے کا مقام ہو کہ ایسے دریاے سبز رنگ کو جو سحر کا تھا اُسکو کیونکر فتح کیا سحران دنیا بیان و آفتاب
جنکے سحر کے سکے بیٹھے ہوے تھے وہ کیونکر قتل ہو یہی انکی کیا اصل ہو بڑے بڑے طلسم فتح کیے جو کہ
کوئی نہین فتح کر سکتا ہو یقینہ بھی کوئی ایسا دلیا شہر نہین تھا کہ یون فتح ہو جاتا ایک ماہ تک مقابلہ رہا
بڑے بڑے معرکے بڑے سنا گیا ہو گو ہم اُس معلم پر نہین تھے کان گنہگار ہین کہ مین شبانہ روز جنگ
مغلوبہ رہی دو سردار سپاہ کثیر سے سمندر شاہ نے یقین کی مدد کو روانہ کیے تھے وہ عین وقت پر پہونچے
انجام کیا ہوا کہ شکست کھائی انکا قبضہ ہوا یقین ایسا شخص کہ جیتے آج تک مذہب تصویر پرستی نہ قبول
کیا تھا خود پرست رہا باوجودیکہ سمندر شاہ ساحر ہین مگر کچھ نہ کرسکے یہ نہ کہنا کہ دشمنون کی تعریف کرتے
ہو ہم کلمہ حق کہتے ہین انصاف کی یہ بات ہو کہ اگر ہم سے کوئی آکر سحر سے مقابلہ کرے تو ہم تو اُسکی اطاعت قبول
کرین گے یہ انھین لوگون کا دل ہو کہ مقابلہ کرنے مین خوف نہین کرتے ہین کہ ایک دانہ ماش مین فتح
بدل جاتا ہو ہمنے بھی سنا ہو کہ بڑے بہادر ہین ہان جب مقابلہ ہو تو معلوم ہو ہم تو واجبی بات کہتے ہین
چاہے کوئی ناراض ہو جاے خوش اُنھون نے کہا کہ یہ کلام تمھارا سچ ہو مگر یہ سب سنا ہو آپ
یہ بیان کرو کہ کوئی امر انہین دیدہ ہو اور یہ جو ساحرون سے مقابلہ کیا طلسم فتح کیے یہ عیارون کے بھروسے
پر جہان تم نے یہ سنا ہو گا کہ دریاے سبز رنگ تھا ساحر قتل ہوئے یہ بھی ضرور سنا ہو گا کہ عیارون نے قتل
کیے یا جو طلسم فتح ہوئے وہ عیارون کی ذات سے خیر اس سے کچھ غرض نہین سُنی ہوئی بات کا
اعتبار کرنا مردون کا کام نہین سماعی بات کا اعتبار نہین بموجب مصرعہ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ہان
جب ہم دیکھین تو اعتبار کرین یہ تمنے سنا ہو گا کہ اند ھا جب تپیا سے جب آنکھین پائے ہم اُسکو یقین نہین
کرتے ہین جو کچھ وہ ہین انکا حال ظاہر ہو جاے گا ہمارے نزدیک تو وہ روباہ سے بدتر ہین چاہے
وہ شیر نر ہون ہان جب ہمارے روبرو اُنکے قدم جمے رہین اور وہ لوگ ثابت قدم رہین تو ہم جانین یہ سنکے
اُن عیارون نے کہا کہ معلوم ہو جاے گا یہ مثل ضرور سُنی ہوگی کہ کسی حجام سے کسی نے کہا کہ اوجی بال کتنے ہین اُس
نے جواب دیا کہ میان جی آگے آتے ہین جس طور سے تم خیال کرتے ہو کہ ہم بہادر ہین وہ بھی اپنے مقام پر
یہی تصور کرتے ہونگے سچ کسی نے کہا ہو کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہے بہت شور کرتا ہو اور
خیال کرتا ہو کہ ہمچو من دیگرے نیست جہان پہاڑ کے نیچے آیا سارا کس بل نکلجاتا ہو سب شور کرنا فراموش
ہو جاتا ہو اور خیال کرتا ہو کہ ہان مجھ سے بڑا ہو ہمارے نزدیک تو یہ نقشہ ہو جو کچھ ہونے والا ہے تھوڑے
عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا سب ماہر ہو جاے گا کہ کون بہادر ہو اور کون بزدل ہو یہ سنکے اُن سوارون نے قصد
کیا تھا کہ کچھ جواب دین کہ دیکھا لشکر روانہ ہوا وہ اُس مقام سے اپنی صف مین آئے مگر باہم یہ تقریر
کرنے لگے کہ یہ لوگ رسالہ کے تھے جو یون تقریر کرتے تھے ہمکو تو اپنے لشکر کے نہین معلوم ہوتے پیران کو کچھ

کہا کہ ہونگے ہمکو کیا یہ کہکر اپنی صف مین آکر ہمراہ لشکر کے چلے اُدھر وہ ہرکارے سب کی نگاہین بچا کر بعد
تیز رفتاری اپنے لشکر کی طرف چلے قبل ظاہر ہونے لشکر کے لشکر مین پہونچے اور روبرو جنرل و
عادل کے یون عرض کرنے لگے کہ خداوند آگاہ ہون اور خبردار یہ خاکسار خبر تازہ لیکر حاضر ہوئے ہین
وہ یہ ہی کہ جو گرد و غبار بلند تھا انجمن فریب ڈیڑھ لاکھ کے سیاہ ہی دشمن خدا ہر ایک روسیاہ ہی ایسے سیاہ
قلب ہین کہ سیاہی قلب اسقدر ترقی پذیر ہوئی ہی کہ چہرے سیاہ ہوگئے ہین بغض و عناد کے پتلے ہین کفر و نفاق
اُنکے آب و گل مین ملا ہی آثار شرارت نمودار ہین ہر ایک بڑا مکار ہی اپنے خیال ناقص مین شیر ہین تجربے
دلیر ہین مگر ہم اُنکو روباہ سے بدتر خیال کرتے ہین ان سب کا جو افسر ہی وہ بڑا کفر و ضلالت کا بشر ہی اسکے
چہرے سے فساد و بغض کے آثار ظاہر ہین حضور ہم جو لشکر مین گئے تو صورت بدل کر ایک مقام پر
چند سوار کھڑے ہوئے یہ تقریر کر رہے تھے حضور ہمنے یہ سنا کہ وہ یہ کہتے تھے اور معلوم ہوا کہ یہ لشکر
اس قصد سے آیا ہی کہ حضور کے غلامون سے بارگاہ چھین لین حضور کو زک دین یہ کہکر وہ کل تقریر
جو کہ سوارون سے سنی تھی اور جو خود جواب دیا تھا بیان کی یہ سنکے جنرل نے عادل کی طرف دیکھا
اور کہا کہ ای بھائی تم نے سنا کہ ہرکارے کیا خبر لائے ہین مین نے جو کہا تھا کہ یہ لشکر ہمارے مقابلہ کو
آتا ہی وہی ظاہر ہوا اگر مجکو ان روباہ خصالون سے کوئی خوف نہین ہی اگر آیا ہی تو آنے کی سزا پاے گا ہم
لوگ غلامان صاحبقران ہین مریخ فلک کو خیال مین نہین لاتے ہین یہ کیا گیدی ہین عادل نے کہا
کہ ہم مقابلہ کرینگے آپ نے دیکھیے یہ جو عادل نے کہا جنرل نے ہرکارون سے کہا کہ تم جاؤ اپنے مقام پر
ہرکارے تو چلے گئے جنرل نے اپنے سردارون کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سرداران لشکر تم لوگ
آگاہ و خبردار ہو کہ لشکر حریف ہمسے بارگاہ چھیننے کو آیا ہی لہذا وہ آج تلوار کرنا کہ پیر فلک دیکھکر دنگ
ہو یہ صحرا خون سے لالہ رنگ ہو کوسون خون کا دریا روان ہو سر د بازو کا انبار ہو لاشون سے
صحرا مملو ہو جاے میری آبرو تم سب کے ہاتھ ہی یہ پہلا معرکہ ہی ایسا نہو کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو جا
جس منہہ سے بارگاہ مین لیکر ادھر کو آیا ہون یہ سرخرو رہے سیاہ رو نہون کیونکہ پہلے پہل مین
اسی کام پر مامور ہوا ہون اس بارگاہ کی بڑی عزت ہی اگر یہ چھین گئی تو کفار کو بڑے حوصلے
ہونگے یہ اول معرکہ ہی بعد خدا کے میری عزت رآبرو تم سب کے ہاتھ ہی یہ بارگاہ میرے سر کے ساتھ
ہی مین یہ کہتا ہون کہ جب تم مین سے ایک نہوا اُسوقت اس بارگاہ پر کفار قبضہ کرین میری اور تمہاری
زندگی مین یہ بارگاہ تک نہ آسکین یہ جو جنرل نے کہا تو سردارون دلاور لشکر نے جواب دیا کہ وہ
آئے ہین تو آئین کیا تاب و طاقت جو بارگاہ کو نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکین جب تک ہمارے دم مین دم
ہی اور تلوار مین خم ہی اگر ادھر کا رخ کرین تو ہم اُنکے پاؤن قلم کرین ہم لوگ تلوار کے دھنی
ہین وہ ثابت قدمی دکھا دینگے کہ کفار کے حوصلے پست ہو جائینگے وہ سب روباہ ہین ہم شیر
شرزہ ہین جنرل نے کہا کہ ہان بھائیو یہی نام نیک باقی رہے گا یہ معرکہ بھی یادگار ہوگا جو کوئی سنیگا
تعریف تو کرے گا کہ فلان زمانہ مین ایک لشکر اس طور سے لڑا یہی نام نیک صفحۂ روزگار پر رہیگا زیر
فلک یہ ایک فسانہ ہوگا اسکو سنکے محفوظ ہر ایک فرزانہ ہوگا اگر کوئی یاد کرے تو ساتھ نیکی کے بدی
سے نہ یاد کرے یہ جو جنرل نے کہا ہر ایک تلوار لیکر مرکب پر جوش شجاعت سے جھوم پڑا اسکے
چہرے گلنار ہو گئے رحیق شجاعت نے اپنا رنگ دکھایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ تختۂ لالہ زار کھلا ہی شراب
خراب نے مست کر دیا یہان تو لشکر کا یہ رنگ ہوا اُدھر ہرکارون نے جو کہ خبر کو گئے تھے خیال کیا

کہ جرمل کے ہمراہ لشکر کم ہے سپاہ حریف زیادہ ہے لہذا یہ خبر لشکر صاحبقرانی مین کرنا ضرور ہے کہین ایسا نہو
کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو جائے تو بڑی خرابی ہو اگر خبر لشکر مین ہو جائے گی تو کوئی نہ کوئی بحکم
صاحبقران مدد کو ضرور آئیگا یہ تصور کرکے لشکر سے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکا حال
پھر تحریر ہوگا یہان کا حال ملاحظہ ہو کہ جب جرمل یہ تقریر کرچکا لشکر و سردارون کو جوش دلا چکا
اہل لشکر نے کہا کیا کہ بارگاہ کو بیچ مین کیا اور خود اسکے گرد تلوارین پکڑ کر صف باندھکر استادہ
ہوگئے کہ یکایک وہ دامن گرد شگافتہ ہوا اُسمین سے لشکر کفار بصد تیزی پیدا ہوا اور اُسی طور سے
باگین اُٹھائے ہوئے چلے آتے ہین آگے آگے ماران ہے عقب مین لشکر جب قریب لشکر پہونچے
تو ادھر سے چند سردار بحکم جرمل آگے بڑھے انھون نے بڑھ کر کہا کہ اے لشکر کفار تم کدھر کو آتے ہو
اور طرف نے جاؤ کیونکہ ادھر لشکر اسلام کا ہراول مع لشکر کھڑا ہوا ہے یہ اُسکا لشکر ہے کہ وہ طرف محرابیہ
کے پیش خیمہ شاہی لے کر جاتا ہے اگر تم لوگ ادھر کو آوگے تو بیکار کو مقابلہ ہوگا کیونکہ ہم ادھر سے جانے
نہ دینگے تم اپنے لشکر کو دوسری طرف سے لیجاؤ بیکار کی جنگ سے کچھ حاصل نہین ہے ہمارا
یہ معمول ہے کہ ہم لوگ جدھر کا قصد کرتے ہین اُسیطرف کو جاتے ہین ہم اپنے ارادے سے باز
نہین آتے ہین ہمارا لشکر جدھر کو جاتا ہے اُسطرف سے پھر کر اور طرف سے نہین جاتا ہے ہم لوگ
کبھی پلٹتے نہین ہین آسمان ٹل جائے مگر ہم اپنے مقام سے نہین ہٹتے ہین تم لوگ اور طرف کے
چلے جاؤ یہ سُنکے لشکر کفار سے چند سردارون نے کہا کہ تم جاکر اپنے افسر اعلے سے کہو کہ ہم کو بارگاہ
دیدین اور خود طرف اپنے لشکر کے چلے جائین کیونکہ یہان انکا گذر نہین ہوگا یہ بیشہ شیران ہے یہان
اُنکا آنا بیکار ہے یہان آکر وہ زک اُٹھائینگے لشکر تباہ ہوگا یہ ملک مثل اور ملکون کے نہین ہے کہ
انھون نے قبضہ کرلیا یہان ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہے ہم لوگ جدھر کا قصد کرتے
ہین اُسیطرف سے جاتے ہین ہم لوگ تو تمھاری تلاش مین آئے ہین کہین جانے کو نہین آئے ہین
صرف بارگاہ پر قبضہ کرنے کو آئے ہین یہ بارگاہ ہمارے شاہ کے لایق ہے آج تک کوئی اس
ملک پر جرات کر نہین آیا ہے ہین لوگ لشکر کشی کرکے مفت کیون ادھر کو آئے ہو مفت مین جان برباد
ہوگی بس ہم لوگ تمکو اور تمھارے افسر کو نصیحت کرتے ہین کہ بارگاہ کو چھوڑ کر چلے جائین ورنہ
ہم مقابلہ کرکے بارگاہ چھین لینگے تمھارے ان کلامون سے نہین ڈرینگے آیندہ تمکو اختیار ہے
بلکہ یہ پیام صاحبقران کو دینا کہ ماران مارخوار جو کہ سپہ سالار ہے محراب شاہ کا اُسنے بارگاہ لیلی
ہے اور آپ سے عرض کیا ہے کہ آپ ادھر نہ آئین اور طرف سے سمندریہ کو جائین کیونکہ ہم لوگ
ضرور مقابلہ کرینگے اور لشکر کو تباہ کرینگے ادھر سے جانا غیر ممکن ہے آیندہ آپ جانین اور آپکا
کام یہان ہر ایک بیشہ جنگ کا شیر ہے اور دریائے شجاعت کا نہنگ ہے ہماری ضرب کی تاب نہین
ہے یہان آکر آپ کو پریشانی ہوگی لشکر کو حیرانی ہوگی ایک خداپرست کا نشان نہوگا مذہب خدا
پرستی صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیگا ہر ایک یہان آکر سزا پائیگا یہ جو ان مکارون
نے کہا تو ان سردارون نے جواب دیا کہ کیا بکتے ہو تمھاری بھی یہ لیاقت ہے کہ تم بارگاہ
کی طرف دیکھ سکو اگر اسکی طرف نگاہ کج سے دیکھو تو آنکھین نکال لین صاحبقران کیا ایسے گیدیون
سے مقابلہ کرینگے مریخ فلک سے تو وہ خوف کرتے نہین ہین دیوان قاف مطیع حکم ہین وہ
صاحبقران کی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہین نام سے کانپتے ہین دم بند ہوتے ہین تم اُن سے

کیا مقابلہ کروگے تم کیا ہو اور تمھارا افسر ماران مارخوار کیا ہے وہ تو حرام کے لقمہ کھا کھا کر زبردست بنا
ہے اگر بہت بل کی لیگا تو موذی کا سر کچلا جاے گا سارا زہر اُگلنا بھول جائیگا یہ ساری اُسکی مارخواری
باہر نکل جاے گی اگر وہ مارخوار ہے تو ہم خوب زہر بزدر تلوار اُتارتے ہین وہ موذی ہمسے کیا مقابلہ کریگا
خوددل کھا کر مریگا یہ لشکر وہ لشکر ہے کہ جہان جاتا ہے بدون اُس ملک کو اسلام آباد کیے واپس نہین ہوتا ہے
ایسے ایسے مارخوار بہت سے مارے گئے اور کسی کا زہر ہم پر نہین چلا بس اسی مین خیر ہے
کہ واپس جاؤ ورنہ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو یہ جواب سردارون نے کہا ماران کو بہت
غصہ آیا اور کہا کہ یہ لوگ بڑے چرب زبان ہین یہ یون نہ مانینگے بدون سزا پائے ہان سب لشکر ایک
مرتبہ انکے لشکر پر جا پڑے ہم دیکھین کہ یہ کیسے بہادر ہین کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ
ایک مرتبہ تمام لشکر ہلہ کرکے چلا کہ لینا پکڑ لینا ان خدا پرستون کو جانے نہ دینا دیکھین کیونکر یہ بارگاہ ہمکو
نہین دیتے ہین انکی بھی یہ لیاقت وطاقت ہے کہ ہم سے مقابلہ کرین یہ سنکے وہ سردار بیٹھے انھون نے
دیکھا کہ سب لشکر ادھر کو ایک مرتبہ حملہ آور ہوا ہے وہ سب سردار اپنی صف مین آئے جنزیل نے
جو یہ معرکہ دیکھا اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ہان غازیو نام کرو داد مردی و مردانگی دو یہ سب
تمھارے شکار ہین یہ بچکر نہ جا سکین آج انکو اپنی جوانمردی دکھا دو انکو اپنی بہادری پر بڑا
غرہ ہے یہ جو جنزیل نے کہا ادھر سے ایک بار لاکھ تلوارون پر ہاتھ پڑے میان سے کھینچکر اور میانون
توڑکر پھینکدیا اور ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر اپنے گریبانون مین ڈالی اور کہا کہ اے خاک تو تحد
ہو جاوے لباس تو کفن ہونا آج ہم خون سے غسل کرینگے یہ کہا اور داڑھیان دانتون مین دبا مین آمادہ
مرگ ہوئے مگر سبقت انکے طریق مین ناجائز ہے اس سبب سے اپنے مقام سے حرکت نہ کی اُسی مقام پر
کھڑے رہے دوسرے بارگاہ کی حفاظت مدنظر تھی وہ لوگ ایک مرتبہ باگین اُٹھا کر آ پڑے سبکے
آگے ماران تھا اُسکے عقب مین لشکر تھا کہ عادل نے بڑھکر ماران کو روکا کہا او بیحیا کدھر چلا آتا ہے
باادب باش اگر آگے قدم رکھا تو تن بے سر ہوگا یہ تو یہ صدا سنکے رکا مگر پلٹ کر لشکر سے کہا کہ مارلو ان سب کو
مین اس خدا پرست سے سمجھ لیتا ہون یہ کیا میرا مقابلہ کرے گا ایک ضرب تیغ مین سر ٹکڑے کرین کھاتا پھریگا
تن کا پتہ بھی نہوگا کہ کہان تھا کدھر گیا یہ سنکے لشکر تو ایکبار لشکر پر حملہ آور ہوا اُدھر سے اہل اسلام
بھی تلوارین پکڑ پکڑ کر آ پڑے تلوار چلنے لگی تلوارون کی جھنکار بلند ہوئی صداے نعرہ تکبیر سے میدان
گونجنے لگا صداے گیر و بزن بلند تھی بازار ملک الموت گرم ہوا خریدار جان آنے لگے ہر طرف جانون
کی خرید و فروخت ہونے لگی بازار مرگ گرم تھا دلال اجل پکار رہا ایک کی جان کا طلبگار روحین کالنہ
سفالی کے مول تھین کہین جاے امن ممکن نہ تھی کوئی گوشہ سواے گوشہ کمان کے نہ تھا کہ اسمین
جاکر گوشہ گیر ہوتے ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے کالنہ سر مٹی کے مول تھے مینہ سرونکا
برستا تھا خون کا دریا روان تھا ہاتھ جوانون کے مثل ماہیان بے آب کے تیرتے پھرتے تھے
لاش پر لاش پڑی تھی یون وہ کفار باہم اہل اسلام سے مل گئے تھے جیسے شب دیجور روز روشن سے
ملتی ہے یا نور سے ظلمت یہ ثابت ہوتا تھا کہ شام سحر سے گلے مل رہی ہے یون مومن دیگر باہم ملتے تھے
جیسے شیر و شکر ملجاتے ہین کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی اسمین برق شمشیر کوندرہی تھی مثل ساون
بھادون کے سرون کا مینہ برستا تھا صداے ہوی دلیران مثل صداے رعد کے بلند تھی ہر طرف
ندی خون کی روانی تھی کشتی حیات کی طوفانی تھی زورق عمر گرداب موت مین آگئی تھی ضربہ

شمشیر کی موجین بلند ہین ہر جانب خون کی طغیانی ہی سر و تن ڈوبتے پھرتے ہین علم مثل جنازہ کفن دادہ کے زمین پر پڑے سوتے ہین کمانین ایک جانب پڑی ہین نیزے مثل افعی دراز کے اُس جوے خون مین پیرتے پھرتے ہین تمام خاک لالہ رنگ ہے مگابو سے مرکبون کے جو غبار بلند ہوتا ہی تو اُسکے سبب سے روے آسمان رنگین ہوجاتا ہی کیونکہ وہ غبار بھی سرخ رنگ ہے اِسی خون کی چھینٹین جو آسمان پر گئی ہین وہ شفق بنکر ہر شام و سحر ظاہر ہوتی ہین بڑے غضب کی جنگ ہو رہی تھی روحین مثل طائران آشیان آوارہ گی اوس صحرا مین پریشان تھین کیونکہ حال یہ تھا کہ ملک الموت نے ایک کی روح قبض نہ کی تھی کہ دو سو مرگرے ملک الموت بھی عاجز ہین بازار موت بشدت گرم ہی جانون کے خریدار آرہے ہین نرخ جان ارزان ہے دلال اجل کی بن ائی ہی ہر طرف پریشان دوڑتا پھرتا ہی جس طرف دیکھو مجروحون کو تڑپتے دیکھو کوئی سینہ پر زخم کھاے ہوے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہا ہی کوئی دست بریدہ زمین پر ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کے تن پر سر نہین ہی کوئی گھائل ہچکیان لے رہا ہی کوئی حالت نزع مین مبتلا ہی کوئی مرکب دوڑتا ہوا آیا اوسکو پامال کرکے چلا گیا یہ مثل ہوئی کہ مرے پر سو دُرّے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئین گوکہ مرغ قفس جسم سے نکل رہا تھا مگر اب گھٹ کر رہ گیا مثل طائر پر بریدہ کے پھڑکنے لگا کیونکہ وہ قفس جس سے نکلنا چاہتا تھا بالکل مسمار ہوگیا کیونکر نکلے آخر راہ تلاش کرکے نکلگیا ادھر اہل اسلام کی یون قبض روح ہوتی ہی جیسے گل سے بو نکل جاتی ہے اور وہ پژمردہ ہوکر گر پڑتا ہی اسی طور سے یہ گل تازہ بھی بسبب نکل جانے روح کے پژمردہ پڑے ہین باغ لشکر پر ہواے خزان نے اپنا اثر ڈالا ہی ہر طرف چل رہی تھی علم مثل اشجار بے برگ و ہار کے کہ جیسے وہ موسم خزان مین گر پڑتا ہی پڑے ہین ڈھالین مثل برگ خزان دیدہ کے سرنگون ہین وہ جو اُسکے قلب مین مثل لالہ کے چار داغ ہوتے ہین اور سب انکو گل سپر کہتے ہین وہ بھی مرجھاے ہوے ہین بلکہ سپرین بھی داغ بر دل زمین پر پڑی ہین ہر روش بٹری کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا درست تھی یعنے فصیلین بندہ گئی تھین ہواے اجل سے اونپر خاک اوڑنے لگی ہی روحین اُس گلشن سے یون گریزان ہین کہ جس طور سے طائر جب زمانہ خزان کا آتا ہے باد خزان چلتی ہی تو گریزان ہوتے ہین یہ حال ہی لشکر کا برابر تلوار چل رہی ہی صداے ہاو ہو بلند ہے مرکب اُن سوارون کے جو کہ مر کر گرے ہیں کوتل پھر رہے ہیں لاشونکو روندتے پھرتے ہین لشکر مین تو جنگ ہو رہی تھی دو نون لشکر باہم ملے ہوے تھے تلوار سے مقابلہ تھا کبھی نیزہ بازی ہوتی تھی کبھی تیر اندازی ہوتی کبھی باہم خنجر چلتا تھا یہ نوبت تھی سب باہم لپٹے ہوئے ہر ایک پہلوان کے جسم سے فوارے خون کے جاری تھے زمین پر گل لالہ کھلا ہوا تھا عجب حیرت کا عالم تھا بموجب نظم

گئے مومن و گبر باہم لپٹ
ہوا عرصہ حشر میدان جنگ
لگی ہونے میدان مین کارزار
ہزارونکے سرتھے پڑے ڈھیر تھی
تھا اک شانہ بھی اوسکے کلہ کو سنا
اسیر کمند بلا تھا کوئی
تڑپتے تھے اکثر پڑے کھیت مین
تھی اک رزم سے بزم شادی نمو
ہزارون تھے وان شمع سان سر قلم

پیادون کے ہر سمت ٹولے ہوئے
لڑائی کی جی مین تھی جسکے اُمنگ
ہزارون کے نیزے تھے سینونکے پار
ہزارونکے دھڑ پر سے سر اُڑ گئے
کوئی ہنکٹی سے قلم ہاتھ تھا
پڑا خاک پر لوٹتا تھا کوئی
ہزارون تھے گھوڑے بھرے منہ مین کف
بچھا فرش لاشون کا تھا چار سو
پڑے دل جلے کتنے پروانہ وار

ملے غول کے غول اور غٹ کے غٹ
سوار اُسنے گلے ملے ہوئے
لگے لڑنے باہم وہ سب ایکبار
گرے تیر کھاکر ہزارون سوار
لگا تھا کسی کے طمانچہ کا ہاتھ
کسیکا تھا پھندا رہ سب کھل گیا
تھے دو اک پڑے سسکتے زیست مین
پڑے دوڑتے پھرتے تھے ہر طرف
ہوئی مثل گلگیر تیغ دودم
دھوان شمع کا تھا مگر خون کی دھار

کہیں نقلیں کرتے تھے سُر و تال سے
کھڑے تیر کمان بچہ اسیر کمند
تماشا کوئی لیتی جوڑا کھسرا
پڑی گماو کی بڈھی جسمون پہ تھی
دکھائی تھی آئینۂ تیغ مین
شہادت طلب شاہد جان تحجیل
شکست و ظفر دولہن اور دولہا مین
کھڑے جو تھے سب تھے چھوٹے بڑے
طنبورے و طبلے سے بجتے ہوئے
کہین خندہ زن شاہدان قضا
تھی سینہ زنی تالیون کی صدا
بجاتی تھی ہر سو اجل تالیان
پھریرے کھلے تھے علم سب نشان
ہوئے عاشق عزت و آبرو

نقیب اور کڑکیت نقال سے
ہوئی بوق بندوق سے جان فگار
کسی منھ پہ تھا خون کا سہرا بندھا
لہو سے حنائی ہر اک پاؤن ہاتھ
دکھاتا بس عمر دسی کا جلوا انھین
شہادت کے شربت کا دورہ عیان
جوانون کی نظر دیتے ہر سو چھپین
حمیت ہوس کبر و غیظ و حیا
ہزارون پڑے ہر طرف سر کٹے
تبسم کنان تھے لب زخم تن
دم نزع لہرا اٹھا سارنگی کا
ہر اک جا تھا جنگ آوردن کا ہجوم
ہر اک سمت بجتے تھے جنگی دمان
بہت شکل مشتاق زخمون سے چور

تھا صدا دائرہ فوج سے تھی بلند
تو اسنے سنے تیر بھی دلکے پار
لگے مین حمائل گل زخم کی
تھی مشاطہ تقدیر دان سبکے ساتھ
ہر اک سمت قاضی و مفتی تھے دل
تھی شربت بلائی وہان نقد جان
تھے تشنۂ شجاعت سکے پر دسے پڑے
ہوئے میہمان سب بھر جمع آ
کہین بولتے ترک لنبہ سما
جدا غرغرۂ دل سے جہانک نکن
مغنی کی آواز تھین ہچکیان
پڑی رقص بسمل کی ہر سو تھی دھوم
فقط نام پر سب کڑوان خنک جو
کھلی آنکھیں تھین رہ گئے گھور گھور

اِس طور سے باہم دونون لشکرون مین جنگ ہو رہی تھی جوان و پہلوان مرمر کر زمین پر گر رہے تھے زخمون کی صدا بلند تھی اجل بھی آکر دردمند تھی یہ اسکو خوف تھا کہ کسی بہادر کی تلوار مجھپر نہ پڑجاے کہ مین بھی زخمی ہون دلیرون کو وہ دن روز عید سے بہتر تھا کہ خوشی خوشی اجل سے گلے مل رہے تھے عروس مرگ کے اشتیاق مین نوشاہ بنے ہوے تھے تن پر گل زخم کھلے ہوے تھے بدھیان بڑی ہوئین خون کا سہرا منھ پر پڑا ہوا کس اشتیاق سے عروس مرگ کے بیاہنے کو جانے کے لیے طیار میدان مین کھڑے وہ باجہ جنگ نہ تھے بلکہ باجہ ہاے مبارکباد تھے نشان لشکر نہ تھے بلکہ جلوس بارات تھا براتی جو تھے وہ طالب فتح و ظفر تھے شربت بلائی مین نقد جان دے رہے تھے خلاصہ یہ کہ قیامت کی جنگ مغلوبہ تھی کفار یہ چاہتے تھے کہ ہم بارگاہ پر قبضہ کر لین اہل اسلام اس امر پر ثابت قدمی دکھا رہے تھے کہ انکا قبضہ نہو یہ ہی معرکہ تھا اور فوج سے فوج لڑ رہی تھی ادھر عادل اور ماران سے مقابلہ ہو گیا جبکہ عادل نے اسکو روکا تھا تو اُسنے لشکر کو مغلوب کا حکم دیا خود مرکب روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اضرب بہادری عادل نے کہا کہ یہ اپنا دستور نہین ہے جب خدا تیری ضرب سے بچاے گا تو مین اپنی ضرب لگاؤنگا یہ سُنکے اسنے جواب دیا کہ مجکو تعجیل ہے اور حریون کو تو اسوقت بیکار جانتا ہون اسی سے مقابلہ کرتا ہون کہ جو دم بھر مین فیصلہ کر دیتی ہے جسکی ضرب سے تسمہ باقی نہین رہتا ہے برسون کا قصہ دم مین فیصل ہوتا ہے جسکے سبب سے برسون کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے روح و تن سے جدائی ہوتی ہے یہ کہکر میان سے تیغ آبدار لی اور کہا کہ خبردار ہو مین وار کرتا ہون یہ کہکر وار کیا عادل نے اُسکی ضرب کو سپر پہ روکا وار چلنے لگے زور ہونے لگے عادل بھی بہت جنگ آزمودہ تھا صاحبقران کی صحبت اُٹھاے ہوے ہے کوئی ایسا ویسا سردار نہین ہے کب چوٹ کھاتا ہے اوسکی ضربون کو روک رہا ہے اور اپنی بھی ضرب کرتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دو پہر کامل اُسکے اور اُسکے مقابلہ رہا نہ انکو کوئی ضرر پہونچا نہ اُسکو کوئی خطر پس جب اُسنے دیکھا کہ یہ خدا پرست چوٹ نہین کھاتا ہے ابتک کوئی اسقدر مجھسے نہین اُلجھا ہے جس قدر یہ خدا پرست بس یہ تصور کر کے

اُسنے صدا دی کہ یہ ضرب میری آخری ہے اس سے اگر بچ جاؤ تو مین جانون یہ کہکر تلوار کو علم کیا اُنھون نے
سپر کو بلند کرکے مرکب کو مہمیز کیا اور یہ قصد کیا کہ مرکب کو ملا کر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لون یہ گبر پڑا
گبر کرتا ہے جیسے مرکب کو مہمیز کیا اُس مقام پر موش خانہ تھا مرکب کا پاؤن اُس موش خانہ مین جا رہا اُسنے
سکندری کھائی یہ اُسکو سنبھالنے مین مصروف ہوئے ادھر تو سپر کا ہاتھ سر پر سے ہٹ گیا دوسرے بسبب
نکان کے خود بھی گرا تھا اور وہ ضرب رہا کر چکا تھا بھرپور آکر تلوار سپر پہونچی کہ تا دو ابرو اُتر آئی اُنھون نے
جھلا کر دانا نہ مارا کہ تلوار تو سر سے نکل گئی کلائیان مجروح داستانے قلم ایک چادر خون تھی کہ سر سے نکلی اُنکو غش
آنے لگا مگر واہ ری جرأت کہ اُسی حالت مین اپنے حواس درست کرکے اُنگے غدہ تحت الحنک سے خوب مضبوط
زخم کو باندھا کہ جسکے سبب سے خون بند ہوا اُدھر اُسنے ضرب لگا کر جب اُسکی تلوار سر سے نکلی تھی تو قصد کیا
تھا کہ دوسرا وار کرے اتنے عرصہ مین انھون نے یہ تدبیر کی اور اپنا وار کیا کہ ایک اوچھا سا زخم اُسکے بھی آیا اُسنے
غصہ مین آکر جو پھر وار کیا انکا زخم سر جو بار با ہے اب جو خون نکلتا ہے تو مرکب پر انکو سنبھلنا دشوار ہوا اُس
مردار نے قصد کیا کہ قتل کردن یہ جو جزیل نے دیکھا گو جنگ مین مصروف تھا مگر بہت ہوشیاری سے ہر طرف کی خبر
رکھتا ہے ادھر جو نگاہ پڑی یہ واقعہ نظر مین آیا فوراً چند سرداروں سے کہا کہ جا کر عادل کی خبر لو اُنکو سردار لشکر
کفار قتل کیے ڈالتا ہے یہ کہکر اپنے مرکب کو بھی اُسطرف تیز کیا مگر چند سردار بہت جلد پہونچے اور بیچ مین آگئے
اُسنے ماران لڑنے لگا اور چند سردار عادل کو ایک طرف لیکر نکل گئے اب ماران بھی تلوار لیکر لشکر اسلام
سے لڑنے لگا اور ایک طرف قتل کرتا ہوا چلا ایک طرف لشکر کفار کو سرداران اسلام نے تیغ کے نیچے رکھ لیا
ہے برابر قتل کر رہے ہین جزیل کی تو یہ نوبت ہے کہ اپنے پرے کے پرے صاف کر دیے ہین جب ہاتھ پڑتا ہے
تسمہ نہین باقی رہتا ہے لشکر کفار قتل ہو رہا ہے مگر جان پر کھیلے ہوئے مقابلہ کر رہا ہے لشکر اسلام نے گو اسکے بھی
چھوڑا دیے ہین مگر اسقدر آمادہ ہین کہ کم نہین ہوتے ہین ہلہ کیے چلے جاتے ہین لشکر خدا پرست اُنکے حملے کو
روک رہا ہے جب خود حملہ کرتا ہے تو کفار پسپا ہو جاتے ہین پھر سردار جرأت دلا کر لاتے ہین نقیب دونون
لشکرون مین یہ صدا لگا رہے ہین کہ جوانون آج دن نام کا ہے وہ کام کرو کہ صفحۂ روزگار پر تم سب کا نام باقی
رہے مثل نام رستم و اسفندیار کے سہراب کی طرح لشکر کفار کو تہ تیغ کرو لشکر کفار کے کوملکیت کہہ رہے ہین
کہ وہ جنگ کرو کہ یہ لوگ بھی جان لین کہ ہان کہین مقابلہ ہوا تھا تم زیادہ ہو یہ کم ہین بارگاہ پر قبضہ کر لو ابھی جو حملہ
کیا تو قبضہ کر لیا ایک سردار کو جو کہ اسکے تھا تمھارے افسر اعلے نے زخمی کیا ہے صرف ایک سردار باقی ہے وہ بھی
زخمی ہوا تو لڑائی ختم ہے میدان ابھی تک تمھارے ہاتھ ہے کیا تمھاری بات ہے وہ کام کر رہے ہو کہ جو کسی بہادر
نے نہین کیا کیا کہنا کس بادشاہ کے ملازم ہو مہراب شاہ تمھاری بڑی قدر کرے گا کرملکیت جو یہ کہتے ہین
لشکر اور بھی توڑ توڑ کر حملہ کرتا ہے ہر مرتبہ یہ قصد کرکے حملہ آور ہوتا ہے کہ ابکی بارگاہ پر قبضہ کر لیا مگر لشکر اسلام
بھی ایسی جنگ مردانہ مقابلہ شیرانہ کر رہے ہین کہ پیر فلک بھی جھکا ہوا چشمۂ آفتاب کو لگائے ہوئے دیکھ رہا تھا
اور تعریف کر رہا تھا نقیبان لشکر اسلام یہ صدا دیتے تھے کہ اے غازیان دیندار و اے دلیران تہور شعار یہ اور
جنگ ہے اسمین کوشش نام و ننگ ہے دیکھو کفار بارگاہ پر قبضہ نہ کر لین تو خدا ہی ہو نام بہادری مٹ جائے
ہر ایک بچشم حقارت دیکھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

دلیران لشکر شکن تیز پا
بزرگون کا تم نام روشن کرو
فقط نام ہی نام رہ جائے گا

گرو کام ہنگام ہے کام کا
کہ دشمن سے میدان زری بھرو
رہے گی نہ دولت نہ حشمت مدام

جوانان ذی ہوش جنگ آزما
کرو صفدری وقت ہے نام کا
لڑائی مین کوئی نہ کام آئے گا
جہان مین بڑا ہے شجاعت کا نام

ہوا نامور رستم پہلوان
ہوا جن کا دنیا مین عز و وقار
نہ منہ موڑے جرار پیکار سے

لڑائی مین جرأت کا گاڑا نشان
اُنھون نے بڑے معرکے سر کیے
سپاہی جو کھیلے تو تلوار سے

وہ ہین کون سہراب و اسفندیار
تہ تیغ میدان مین لشکر سے کیے

یہ اشعار جو نقیبون نے بعد اسے بلند بڑھے تمام جوانان لشکر اسلام کو جوش شجاعت زیادہ ہوا اور جوانمردی سے حملہ کیا قریب تھا کہ کفار کے قدم اُکھڑ جائین مگر ماران نے جو یہ رنگ دیکھا خود لشکر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا اقرار کرکے آئے ہو مثل سپاہ یقین خود پرست کے اپنے کو بھی بزدل مشہور کروگے آج وہ نام کرو کہ سب تمھاری تعریف کرین یہ خدا پرست ساری بہادری بھول جائین مین تمھارے ساتھ موجود ہون پہلے میرا سر قلم ہوگا اسکے بعد تم لوگون کو اختیار ہے میری زندگی مین تو جی نہ ہارو اول تم زیادہ ہو وہ کم ہین دوسرے مجھ ایسا دلاور تمھارے ہمراہ ہے پھر تمکو کس امر کا خوف ہے یہ جو ماران نے کہا لشکر پھر لڑنے لگا مقابلہ ہونے لگا یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے کوئی لشکر غالب نہین آتا ہے دونون باہم ملے ہوے لڑ رہے ہین انکو تو یہان باہم مقابلہ مین چھوڑا جاتا ہے کچھ حال ہرکارون کا بیان ہوتا ہے اور بارگاہ صاحبقران کا - وہ جو ہرکارے جرنیل کو خبر دے کر یہ خیال کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوے تھے کہ صاحبقران کو یہ خبر کرین کہ یہ معرکہ درپیش ہوا ہون مقابلہ ہونے والا ہے شاید وہ کمک روانہ فرمائین یہ تو ادھر چلے تھے یہان مقابلہ ہونے لگا یہ تو راہ طے کیے چلے جاتے ہین ادھر کل لشکر صاحبقران ایک صحرائے پر فضا مین اترا ہوا ہے خیمہ وغیرہ برپا ہین یہ صحرا اس مقام سے ایک منزل ہے چونکہ فاصلہ تو صرف سات آٹھ کوس کا تھا مگر صاحبقران نے آج کوچ نہین فرمایا تھا بلکہ یہ حکم دیا تھا کہ ہم یہان سے کل کوچ کرینگے اور جرنیل کوچ کر گیا تھا اس سبب سے ایک منزل کا فاصلہ ہو گیا یہان صاحبقران و بادشاہ دربار مین جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر دربار ہین خواجہ عمرو اپنی کرسی پر متمکن ہین کل عیار خشت ہاے طلائی پر بیٹھے ہوے ہین صاحبقران بادشاہ سے صحرا کی فضا کی حالت عرض فرما رہے ہین کہ اس سرزمین مین جسقدر جنگل ہین سب پر بہار ہین دریاے سبز رنگ سے اس مقام تک کوئی ایسا صحرا نہین ملا کہ جو پر بہار نہو کیا خداوند کریم نے اس سرزمین کو رتبہ دیا ہے یہ اُسکی قدرت ہے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ جوڑی ہرکارون کی دربار مین حاضر ہوئی مجرا گاہ پر سے مجرا عرض کیا دعا و ثناے شاہی بجا لائے

ع الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا +

حضور کے دشمن پایمال ہون دوست شاد ہون یہ خاکسار ایک خبر تازہ لیکر حاضر خدمت ہوے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم ہمراہ لشکر جرنیل گئے تھے وہ برابر منزلین طے کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اب صحرا یہ کوئی دو منزل رہگیا ہوگا کہ گرد پیدا ہوئی ہم جو قریب گئے تو معلوم ہوا کہ محراب شاہ نے حضور کے آنے کی خبر سنکے اُسنے اپنے ایک سپہ سالار کو مع لشکر کثیر کے روانہ کیا کہ جہان پر ہراول لشکر اسلام ملے اُس سے مقابلہ کرکے بارگاہ صاحبقرانی کو چھین لو اور لشکر کو قتل کر دو جب ہمکو معلوم ہوا ہم نے جرنیل کو اس امر سے آگاہ کیا اُسکے بعد ہمنے یہ خیال کیا کہ ہم جاکر صاحبقران کو خبر کرین کہ یہ واقعہ ہوا ہے لہذا ہم خبر کرنے آئے ہین بس یہ خبر تازہ ہے۔ جو خبر صاحبقران نے سنی اسی وقت حکم دیا کہ چوکی اور جام شربت و بیڑا و سپر و تلوار حاضر کرو فوراً سب اشیاء حاضر کیے گئے جب سب چیزین مہیا ہو چکین اور خوب اچھی طرح سے جانچ کر لیگئی اور معلوم ہوا کہ اب کسی چیز کی ضرورت نہین ہے اسوقت صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک سردار ایسا چاہتا ہون کہ وہ جاکر جرنیل کی مدد کرے اور وہ تدبیر عمل مین لائے کہ جس کی وجہ سے اُسکی رہائی کی صورت پیدا ہو جائے اور بارگاہ کو اپنے قبضہ سے بچانے دے یہ صدا دینا تھا

کہ ایک مرتبہ اپنے دنگل بیر سے شہنشاہ گوہر کلاہ پسر بدیع الملک کو دو پڑے اور عرض کیا کہ یہ جان نثار
جاکر جبرئیل کی مدد کرے گا اور کفار کو قتل کر کے بھگا دیگا اور بحفاظت بارگاہ کو قریب شہر صحرا بیمہ بر پا کرادیگا
یہ جو شہنشاہ نے عرض کیا صاحبقران نے شہنشاہ کی صورت دیکھی اور سر جھکالیا اور فرمایا کہ جاؤ شہنشاہ نے جام
شربت پی لیا بیڑا اُٹھا کر کھا لیا سپر و تلوار کمر سے لگائی خلعت زیب تن فرمایا بادشاہ و صاحبقران کو مجرا
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ذرا ہوشیاری سے مقابلہ کرنا شہنشاہ نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھیں یہ غلام
جاکر وہ کام کرے گا کہ کفار بھی یاد کریں گے بس یہ کہکر اور مجرا کر کے باہر آئے اور اپنے مرکب پر سوار ہوئے جو
سردار کہ شہنشاہ کے ساتھ تھے وہ بھی انکے ہمراہ بارگاہ سے باہر آئے ادھر شہنشاہ نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر طیار
ہو یہ حکم دینا تھا کہ شہنشاہ کی سپاہ میں کوس حربی پر چوب پڑی فوراً ایک لاکھ پچاس ہزار سوار طیار ہو گئے ادھر
شہنشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ زیادہ لشکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے صرف لاکھ کے قریب ہمراہ لے لو باقی کو
حکم دو کہ وہ یہین قیام کریں سرداروں نے یہ حکم جاکر لشکر میں دیا انھوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ قریب ایک لاکھ
پچاس ہزار کے طیار ہیں سرداروں نے کہا کہ بس کافی ہیں اور کوئی ضرورت نہیں ہے اب جو طیار ہو رہے
تھے اُنھوں نے کمرین کھول ڈالین سرداروں نے آکر عرض کیا کہ لشکر طیار ہے چونکہ جب یہاں سے شہنشاہ نے
مع لشکر کوچ کیا تھا تو شام قریب ہو گئی تھی مگر اُسی وقت لشکر کو لیکر کوچ کیا شہنشاہ مع ایک لاکھ پچاس ہزار
سپاہ کے بصد تیز گامی اُن ہرکاروں کو لیکر طرف لشکر جبرئیل کے برائے کمک جبرئیل روانہ ہوتے انکو
راہ میں رکھا جاتا ہے اب پھر حال جنگ کا بیان ہوتا ہے کہ وہ دن تمام ہوا آفتاب کاشانہ مشرق
سے بخوف جنگ دلیران لرزان و ترسان چلا گیا دھوپ کا رنگ زرد ہو گیا کہ آفتاب غروب ہوا آمد سلطان
شب کی شروع ہوئی ماہتاب بصد آب و تاب مع سپاہ ثوابت و سیارگان کے نیزہ نور ہاتھ میں لے کر میدان
جنگ فلکی پر کلاہ روز روشن نے شب تاریک سے شکست کھائی تمام عالم میں عمل ظلمت بیٹھ گیا روشنی روز
شکست کھا کر طرف مغرب کے گئی ظلمت نے تمام دنیا کو گھیر لیا ماہ نے نیزہ نور سے اپنے عالم کی ظلمت کو
برطرف کیا میدان میں آکر جنگ دلیران دیکھنے لگا رات ہو گئی وہ تارے نہ تھے فرشتوں نے برائے مشاہدہ
جنگ روزن بنائے تھے یا یہ کہ دیدہ ہائے فلک تھے تارے نہ تھے مگر یہاں دلیروں نے یہ بھی خیال نہ کیا
کہ رات ہو گئی ہے دن برائے جنگ ہے رات برائے آرام مقابلہ موقوف کریں یہ کسی کو خیال نہ تھا برابر لڑا کیے
تلوار چلا کی وہ رات بھی نہیب شمشیر دلیران سے بہت جلد کٹی اور سلطان شب نے خسرو روز سے شکست
کھائی اسکی آمد دیکھکر مع اپنی سپاہ کے طرف مغرب کے کوچ کرنا شروع کیا ظلمت شب پر روشنی روز کا گذر
ہونے لگا ستارہ سحری آسمان پر چمکا سپیدۂ سحری نے اپنا جلوہ دکھایا اعلام نور پھیلنے لگی ظلمت شکست
کھا کر طرف ظلمات کے جانے لگی ستارے مارے خوف کے میدان فلک سے گریزان ہوئے ماہتاب کا رنگ
آمد خسرو خاور دیکھکر فق ہو گیا بصد تیز گامی طرف قلعہ مغرب کے چلا یعنی خسرو انجم حصار مغرب میں جاکر محصور ہوا
شہنشاہ گیتی افروز بصد نور و شعاع مہری میدان فلکی پر جلوہ آرا ہوا یعنی دن ہو گیا رات تمام ہو لی مگر دونوں
لشکر اسی طور سے لڑ رہے ہیں ابھی تک کسی لشکر میں آثار شکست ظاہر نہیں ہوئے ہیں اُدھر ہرکارے
دم بدم کی خبر محراب شاہ کو دے رہے ہیں وہ بھی رات بھر دربار میں رہا ہے دربار برخاست نہیں کیا ہے
شہنشاہ جو چلے تھے چونکہ رات ہو گئی تھی اُنھوں نے بھی ایک مقام پر قیام کیا تھا جیسے دن ہوا فوراً کوچ
کر دیا یہ چلے آتے ہیں کہ وہان کا حال پھر تحریر ہوگا اب یہان حال میدان جنگ کا تحریر ہوتا ہے کہ برابر
تلوار چل رہی ہے لاشوں سے میدان جنگ پٹ گیا ہے سوائے لاشوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے دریائے خون

روان ہی سروتن کا انبار ہی اسلحہ کا ایک ڈھیر ہی اتفاق سے ماران لشکر اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہی اور جرنیل
لشکر کفار کا سہوا کرتا چلا آتا ہی کوئی دن پہر بھر آیا ہوگا کہ اسکا اور جرنیل کا سامنا ہو گیا ماران نے جرنیل
کو جو دیکھا کہ جسکے ہاتھ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوئے اس جوان نے ہزاروں سوار میرے لشکر کے آن واحد مین
مار کر گرا دیے تلوار خطا ہی نہین کرتی ہی پکار کر کہا کہ ای جوان ان بیچارون نے تیرا کیا قصور کیا ہی مین تیرا ہم پلہ
ہون مجھسے مقابلہ کر کچھ تو جوہر مردی کھلین مین یہ جانتا ہون کہ تو لشکر اسلام کا افسر اعلے ہی تیری بہادری مین
یہ لشکر ہی میرے تیرے مقابلہ ہو جائے تاکہ حوصلہ باقی نرہے یہ جو صدا اسنے دی جرنیل نے پلٹ کر
دیکھا کہ یہ کون بے ادب ہی دیکھا کہ ماران تقریر کر رہا ہی صدا دی کہ مین تو تیری تلاش مین کل سے ہون جبسے
تو نے عادل کو زخمی کیا ہی میرے خوف سے تو اس لشکر مین الیسار روپوش ہوا کہ صورت ند کھائی دی اب تو
نظر آیا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے اب آگے قدم نہ بڑھانا مین آتا ہون یہ کہکر مرکب کو ڈپٹ کر
اسکے قریب پہونچے یہ خیال رہے کہ ہر مقام پر سروتن کا انبار ہی ایک رات دن مقابلہ کرتے ہوئے گذر چکا ہی
بازو بھی تھک گئے ہین جیسے اسکے قریب پہونچے کہ اسنے کہا لا ضرب بہادری جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور
نہین ہی جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی حملہ کرینگے یہ سننا تھا اسنے کہا کہ تم لوگ بڑے مغرور ہو کل
کا ذکر ہی کہ مین ایک سردار کو اسی تلوار سے قتل کر چکا ہون اُسنے بھی پہلے یہی تقریر کی تھی اپنی بہادری پر بڑا
غرہ تھا یہ تلوار کل سے آج تک ہزارون خدا پرستون کا خون کر چکی ہی مین اسی سے تجکو قتل کرتا ہون سارا
غرور کھا دیتا ہون جرنیل نے جواب دیا کہ تیری کیا اصل ہی اگر میری زندگی ہی تو تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا ورنہ اُسکے حکم سے کوئی چارہ نہین ہی یہ جو تو کہتا ہی کہ تم لوگ بڑے مغرور ہو ہم لوگ بالکل
مغرور نہین ہین کیونکہ جو غرور کرتا ہی وہی ٹھوکر کھاتا ہی غرور سوائے اُسکے جسنے سب کو خلق کیا ہی کسی کو زیبا
نہین ہی تو نے سنا ہوگا کہ ابلیس نے غرور کرکے کیا پایا سوائے طوق لعنت کے جو اُسکے پیروہین مثل تیرے
وہ غرور کرتے ہین بھلا ہم کیا غرور کرینگے خدا نے فروتنی سے ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا وہی درخت فرد
ہوتا ہی جو باثمر ہوتا ہی جو بے ثمر ہوگا وہ کیا فرد ہوگا بس جو تیرا جی چاہے ضرب کر یہ میدان رزم ہی نہ جائے بزم
بیلد بخہ داری زمردی نشان + کمان کیانی دگرز گران + یہ تقریر سنکے وہ ادبرہم ہوا کہ مجکو پیرو شیطان کا بنایا
بس وہی تیغہ جو کہ کل سے ہاتھ مین جما ہوا ہی مقابلہ کر رہا ہی علم کیا اور کہا کہ لے خبردار ہو اسکا بھی یہ حال ہی کہ
کہنیون سے خون بہ رہا ہی آستین مرفق اُلٹی ہوئی ہی تلوار کا قبضہ کھ بیٹھا ہی یہ اُسکے سپر کا ہاتھ بلند کر دیا اُسنے
یا خداوند تصویر کہکر ضرب لگائی انھون نے آسیب سپر پر روکی کہ اُسنے پھر ضرب لگائی انھون نے پھر روکی اتنو
وہ برس پڑا انھون نے انکی ضربین روکنا شروع کین جب وہ کئی ضربین لگا چکا تب انھون نے کہا کہ کوئی
ضرب دوران عالم کے ہاتھ کی بھی روکر یہ کیا کہ شغل تماشہ گر کے تماشا کرتا ہی دیکھ مین نے کئی تیری ضربین روکین
اب تو میری ایک ضرب روکر سے تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ جو
انھون نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین تو اسکا امیدوار ہون کہ آپ ضرب لگایئے بس انھون نے شمشیر بران
علم کرکے کہا کہ لے روک اُسنے سپر اُٹھائی انکی تلوار سپر پر آئی اُسنے انکی ضرب کو رد کیا اب تو ردوبدل
ہونے لگی کوئی اکیس۲۱ بائیس۲۲ کی رد و قدح کی نوبت پہونچی تھی کہ اُسنے ہاتھ روک کر کہا کہ مین یہ آخری
ضرب لگاتا ہون میری اس ضرب سے کوئی نہین بچا ہی بھلا دیکھون کہ تو کیونکر بچتا ہی اسی ضرب سے تیرے
ہمراہی کو بھی مین نے قتل کیا ہی جرنیل نے کہا کہ مین ہوشیار ہون بس اُسنے تلوار علم کرکے اپنے مرکب کو
تیز کیا انھون نے بدخیال کیا کہ اسکی تلوار کو اسکے ہاتھ سے چھین لو قبضہ پہ ہاتھ ڈال کر قبضہ پر قبضہ کر دبس

انھون نے بھی مرکب کا دے پڑا اس قصد سے کہ مرکب سے مرکب کو ملا کر قبضہ پر ہاتھ ڈال دو پھر دیکھا جائیگا
سارا غرور اسکا نکالدو چونکہ ستارا انکا گردش مین تھا اور اسکی قضا جبرئیل کے ہاتھ سے نہ تھی اسکا قاتل
دوسرا شخص تھا پس انکے مرکب کا پانون ایک سر پر پڑا کہ اُسنے سکندری کھائی یہ مرکب کی طرف متوجہ ہوے
اُدھر جھکا جو یہ بچا تو خود بھی سر سے سرک گیا سر برہنہ ہوگیا وہ تو ضرب کر چکا تھا اور اسوقت کو بھی غنیمت سمجھا
اور ضرب اُسنے پھر روکی بچتی کھچ سے آن کر تلوار سر پر پہنچی تا دابرو اُتر گئی انھون نے جو دیکھا کہ اسکی
ضرب نے کام کیا بس باگ چھوڑ کر اور غصہ مین آکر داستانے مارے کہ تلوار تو جھنا کر نکل گئی مگر دونون کلائیان
زخمی داستانے قلم مگر واہ ری جرأت زخم سر کو خوب چپکے سے پکڑ کر اور اپنا دار کیا اُسنے اپنے کو اس
طور سے بچایا کہ رو برو سے پہلو پر آگیا جب تک یہ پھرین پھرین اُسنے پہلو سے دوسرا دار کیا کہ زخم سر چو
پارا ہو گیا چادر خون سر سے جاری ہوئی غشی طاری ہوئی اُسنے یہ قصد کیا کہ بڑھکر سر کاٹ لون یہ حال
جو سواران لشکر نے دیکھا اور ان سردارون نے جو کہ اسکے پسینہ پر خون گرانے کو موجود تھے ایک مرتبہ سب
کے سب اسطرف متوجہ ہوے اور اپنے کو اُس شمع شبستان پہلوانان عادی پر مثل پروانون کے نثار کرنے لگے
اور چند سوار جبرئیل کو لیکر ایک طرف کو روانہ ہوئے ماران قتل کرنے لگا جب یہ سردار زخمی ہوا ماران
نے اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ ہار وان خدا پرستون کو مین نے سردار لشکر کو زخمی کیا جو لوگ اسکو اُٹھا کر
میدان سے لے گئے ہین اب یہ لشکر بے سردار کا ہے اسکا بھگا دینا کیا مشکل ہے بڑا فضل کیا خداوند تصویر نے
کہ مین نے ہر بہادر کو زخمی کیا یہ جو کہا بس اسکا لشکر اب تو سینہ سپر ہو کے لڑنے لگا اور لشکر اسلام پر وقت
تنگ ہونے لگا اور اصل یہ امر ہے کہ بے سردار کا لشکر نہین لڑ سکتا ہے انھین لوگون کا جگر اتھا کہ کلہ بکلہ مقابلہ
کر رہے تھے جب یہ سنا کہ سردار لشکر زخمی ہوا دل چھوٹ گئے امید قطع ہو گئی مگر یہ خیال کیا کہ میدان سے زندہ
جانا بیکار ہے جان دے دو کہ یہ معرکہ یادگار رہے یہ تصور کر کے لڑنے لگے مگر اب انکو زور ہو گیا ہے انکے
دل ٹوٹ گئے ہین وہ بڑھنے لگے یہ پسپا ہونے لگے مگر مقابلہ سے منہ نہین پھیرتے ہین ہر مقام پر جم کر
لڑتے ہین جس مقام پر اڑ گئے ہزارون سر کٹ گئے نوبت بانجا رسید کہ یہ بارگاہ کے قریب سے ہٹ گئے
اُس مقام پر اسقدر تلوار چلی اور اسقدر کفار و خدا پرست قتل ہوے کہ ایک بحر خون جاری ہو گیا لاشون کا انبار
ہوا سرون کا ڈھیر مگر حالت یہ ہوئی کہ لشکر کے پانون اُکھڑ گئے مگر مقابلہ سے نہین باز آتے ہین جب بارگاہ
چھوٹ گئی کفار نے آکر اسپر قبضہ کیا اور ماران لشکر لیکر چلا کہ انکو جہان تک یہ بھاگ کر جائین قتل کرون
چند سردارون سے کہا کہ تم بارگاہ لیکر طرف شہر کے چلو مین انکو قتل و غارت کر کے آتا ہون اُنھون نے
قصد کیا کہ ہم بارگاہ اُٹھائین یعنے ارابون کو بڑھائین کہ اہل اسلام نے پھر حملہ کیا اور پھر لڑنے لگے مگر کیا
ہوتا ہے کہین پانون اُکھڑے ہوے جمتے ہین یہ پھر بھاگے وہ لوگ بارگاہ کے ارابے لیکر چلے ماران اُنکے
عقب مین اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا اہل اسلام نے جو دیکھا کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو گیا وہ لیے جاتے
ہین پس انکو خیال آیا کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے کہ ہمارے ہاتھ سے بارگاہ نکل جاے اور ہم جا کر
صاحبقران کو یہ خبر دین کہ خداوند بارگاہ چھین گئی تف ہے ایسی زندگی پر بس اسی مقام پر لڑ کر مر جاؤ یہ تصور ہر ایک
نے کر کے اور قدم استوار کر کے مقابلہ کرنا شروع کیا ماران لڑنے لگا مگر دل مین کہتا ہے کہ بڑے غضب کے
لوگ ہین کسی طور سے بھاگتے ہی نہین ہین ہر مقام پر جم کر لڑتے ہین اب تو انکا کوئی سردار بھی نہین ہے اگر سردار ہوتا تو
یہ کبھی نہ شکست کھاتے بارگاہ پر کبھی نہ قبضہ ہوتا اُدھر وہ لوگ بارگاہ لیکر چند قدم گئے ہونگے کہ یہ
لوگ مقابلہ کرنے لگے وہ لوگ تھم گئے کہ ادھر اہل اسلام نے مقابلہ بھی کیا اور بلک کر اپنے خدا سے دعا کی

کہ اے کریم کوئی ایسی صورت پیدا کر کہ یہ بارگاہ اہل کفار نہ لیجائین ہماری آبرو رکھ لے چونکہ رجوع قلب سے
دعا کی تھی در اجابت وا تھا ہدف مراد نشانہ دعا پر پہونچا کہ از بیابان گردے برخاست گرد تیرہ تیرہ سر گرد باسمان
رسیدہ دریاے گرد زمین دو دیدہ شعر زگرد و غبارے کہ بر شد بمہر + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + از دامن دشت
عاج اور رنگ + گردے برخاست طوتیار رنگ + اُس گرد و غبار نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تمام
میدان تاریک ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ آندھی طرف سے مشرق کے اٹھی ہے بس اہل اسلام نے اُس
گرد کو سیاہ آندھی تصور کر کے صداے اللہ اکبر بلند کی یہ گرد و غبار دیکھکر دونون لشکر مقابلہ سے باز
رہے سب طرف اُس غبار کے دیکھنے لگے روز روشن سے شب تیرہ و تار ہو گئی طائر ہنگامہ زوال آفتاب
خیال کر کے طرف اپنے اشیانون کے روانہ ہونے لگے یا انکو آندھی کا خیال ہوا ہوگا جسر ندبھی صحرا سے
طرف اپنے مسکن کے چلے شیر دُم دبائے بھاگے جاتے ہین ایک طرف ہرن ہین شیر اُن سے خبر بھی نہین
ہوتے ہین چیتے و نیل گاے باہم ملے ہوے چلے جاتے ہین یہ حالت ہے وہ غبار بلند ہوتا ہوا چلا آتا ہے
کہ قریب اُس میدان جنگ کے آکر شق ہوا دامن گرد سے ایک گرد سبز رنگ پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے
تمام صحرا زمردی ہو گیا ہر ایک درخت پر یہ عالم ہوا کہ بہار تازہ آگئی یا تو اُس گرد سے سب پژمردہ ہو گئے
تھے یا ہرے ہو گئے از زمین تا آسمان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک چادر سبز ہے کہ وہ بلند ہے وہ گرد بھی قریب اُس میدان
کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے صداے نقارہ جنگی کی آرہی تھی سنان نیزہ مثل زمرد کے بسبب گرد کے زمردی
ستون کے چمکتی ہوئی معلوم ہوتی تھین صداے نقارہ سے زمین ہلی جاتی تھی اب تو ماران نے کان کھڑے
کیے کہ یہ کوس حربی کی صدا کہان سے آتی ہے کیا اس گرد مین کوئی لشکر ہے اس گرد کو دیکھکر اُسکا دل
پریشان ہوا قلب کانپنے لگا مگر اہل اسلام کے دل بشاش ہو گئے یہ لوگ گرد سبز رنگ کو دیکھکر خود سبز
ہونے کی امید کرنے لگے ایک مرتبہ لشکر ماران سے لڑنے لگے ماران مقابلہ کرنے لگا اس خیال سے کہ
اگر لشکر ہوگا تو ظاہر ہوگا جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائے گا تم کیون اپنے کام مین تاخیر کرو یہان مقابلہ ہونے لگا
کہ دامن گرد سے ایک نقابدار سبز پوش بصد جوش و خروش یہ نعرہ کرتا ہوا پیدا ہوا کہ منم شیر بیشہ شجاعت
منم نہنگ دریاے جرأت منم غازی وصف شکن منم دلاور و تیغ زن منم صاحبقران منم مالک شمشیر بران
منم غازی منم جانباز و صفدر و غازی منم قاتل کفار منم تباہ کنندہ قوم اشرار منم ملک الموت جان کفار منم
رہزن لشکر اہل نار منم برباد کنندہ راہ کفر و ضلالت منم رہنماے چشمہ ہدایت اے اہل کفار مین تمہاری
جان کا ملک الموت آ پہونچا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہو یہ بھی ممکن ہے کہ تم بارگاہ لیجا سکو ہر کہ داند
داند و ہر کہ نداند بشناسد کہ منم نقابدار سبز پوش یہ نعرہ جو کیا اس نعرے کی صدا کان مین ماران اور
اسکے لشکر کے پہونچی اور اہل اسلام نے یا تو مقابلہ کر رہے تھے یا اب سنے اُس صدا کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا
کہ ایک نقابدار جوان رعنا مرکب پری پیکر پر سوار نیزہ خطی اژدر آلنوی ہمرکب پر رکھا ہوا کمان کیانی دوش پر تیغہ
برق تاب کاندھے پر سپر فراخ دامن پشت پر ترکش کمر مین موزے پاؤن مین دستانے ہاتھون مین خود سر پر
زرہ زر نگار جسم مین منھ پر نقاب سبز رنگ سر پر نیزے کا پھریرہ اُڑتا ہوا گر چہ حسن چھپ کر نقاب سے چھن کر نکل
رہا ہے یہ رعب ہے کہ کوئی آنکھ نہین ملا سکتا ہے وہ نعرے کرتا ہوا مرکب کو سرپٹ ڈالے ہوے اُس گرد زمرد رنگ
سے پیدا ہوا اُسکے عقب مین ساٹھ ہزار سوار زمرد پوش دوش بدوش جلتہ پوش آئینہ بند جوشن پوش مرکبان تیز رفتار
کیے سوار نیزے اُٹھائے ہوے کمانین دوش پر سپرین پشت پر خود فولادی سر پر تلوارین کمر دن مین زرہین جسم مین
موزے پاؤن مین رکاب بر کاب مگر سب سوار نقابدار کے عقب مین مرکب اُٹھائے ہوے چلے آتے ہین

وہ نقابدار جب قریب لشکر ماران مارخوار کے پہونچا اُسنے مرکب کو روک کر اور پیٹھ پر ہاتھ رکھکر ورا سر
بلند کرکے تمام لشکر کفار کو دیکھا اور ایک مرتبہ نعرہ اللّٰہ اکبر جگر سے کھینچا اور مرکب کو اُٹھا کر اُس مقام
پر آیا جہان کفار بارگاہ کو لیے کھڑے تھے آمد نقابدار دیکھکر تھم گئے تھے اور ہر ایک مرکب کی رکابون
پیر زور دے دیکھ دیکھ رہا تھا ماران یہ واقعہ دیکھکر لشکر اسلام سے لڑنا بھول گیا نقابدار کا
رعب دیکھکر اُسکا دم بھول گیا ادھر نقابدار اُن سوارون پر آگرا جو بارگاہ کے گرد حلقہ کیے کھڑے
تھے انکے قریب پہونچا تھا کہ تیغہ الماس کو نیام انتقام سے لیا ایک برق تھی کہ کوندگئی نیام سے نوکلتے
سب نے دیکھا مگر پھر کسی کو نظر نہ آیا کہ کیا ہوا اور کس پر جلگیا اب جو دیکھا تو کئی سو کے تنون پر سر نہ تھے
دھڑ زمین پر پڑے ہوے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہے تھے کہ دوسرا ہاتھ مارا پھر وہی حالت ہوئی
وہ ساٹھ ہزار ایک مرتبہ آگرے یہ کہتے ہوے کہ لینا ان کفارون کو یہ ہمارے شکار ہین ہمکو خداوندکریم
نے انکے قتل کرنے کو روانہ فرمایا تھا کہان جاتے ہین ایک مرتبہ ساٹھ ہزار تلوارین علم ہوئین ساٹھ ہزار
برقین کوندگئین ہزارون سوار بیدم ہوکر گرے گھوڑے کوتل پھرنے لگے اپنے راکبون کی لاشون
کو کچلنے لگے یہ نوبت پہونچی کہ مارے تلوارونکے نقابدار اور ہمراہیان نقابدار نے سنتھراو کر دیا تمام لشکر کو ایک آن واحد
مین مسمار کر دیا ورق دفتر اُلٹ گیا منشی لشکر کے حواس باختہ ہوگئے کوس حربی جو بج رہا تھا وہ خاموش
ہوگیا جلاجل کف افسوس ملنے لگے قرنا بھک کر رہ گئی زیر و بم کی صدا نہ تھی صدا سے ماتم تھی تاشے
بھی صدا سے افسوس دیتے تھے آواز کوس بیٹھ گئی نقارہ نواز چوب پر چوب لگاتے تھے مگر نقابدار کا
ایسا خوف تھا کہ صدا نہ آتی تھی تُرہی کا دم بند تھا دفتر لشکر ابتر تھا شیرازہ لشکر سے ہر ورق جدا تھا
قلم کی روانی کم تھی روشنائی مارے خوف کے نہ چلتی تھی کہان تک حال شکست منشی لشکر تحریر کرے قلم کو دانتون
مین دبا کر صورت آئینہ حیران ہوکر رہ گیا تھا یہ حال تھا کہ ہر شخص برگ خزان دیدہ کے جیسے موسم خزان مین
پتے اشجار سے گرتے ہین گر رہے تھے یا مثل اولے کے برس رہے تھے سب کے حواس جاتے رہے ایک باد سموم
تھی کہ ایک مرتبہ چل گئی کسی کو اب دم لینے کی مہلت نہ تھی جہان ہاتھ اٹھا سر تن پر نہ تھا پیدل جو مرکب کے کوتل
پھر رہے تھے اُنپر سوار ہو ہو کر بھاگے سوار مرکب چھوڑ کر پیدلون مین جا ملے یہ جو معرکہ بڑا ہزارون سے قائم
ہوئے جو سپاہ گرد بارگاہ تھی ایک مرتبہ سب کے پاؤن اُٹھ گئے بارگاہ کو چھوڑ کر سب طرف ماران کے بھاگے
نقابدار نے مار کر سب کو فرش کر دیا لاشون سے میدان جنگ بھر دیا کفار انکی جوانمردی سے دنگ ہوگئے
اُنکے حواس خمسہ دہشت سے چو رنگ ہوگئے یہ جو حال ماران نے دیکھا کہ یہ نقابدار بلاے روزگار ہے
آتے ہی اپنی بنی بنائی لڑائی کو بگاڑ دیا میرے لشکر کا سنتھراو کر دیا ایک حملہ سے سب کے پاؤن اُٹھ گئے
کوئی اُسکی ضرب کی تاب نہ لاسکا بڑا بہادر ہے اور بارگاہ پر قبضہ کر لیا جسکو کہ مین نے دو دن کی مشقت
سے ہزارون کو قتل کرکے اور ہزارون کو اپنے لشکر سے کھو کر حاصل کیا تھا اُسنے ایک آن مین آکر
لے لیا میرے لشکر کو یون تباہ کیا کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ دکھ بھرین بی فاختہ اور کوے جھوٹے کھائین
محنت تو ہمنے کی اور بارگاہ اسنے لی خیر کہان جاتا ہے میرے ہاتھ سے مین اسکو جاکر قتل کرونگا اور [illegible]
اہل اسلام نے جو دیکھا کہ نقابدار نے آکر لشکر کفار کے ایک ہی حملہ مین جی چھوڑ دیے بارگاہ پر قبضہ
اپنا کر لیا خیال کیا کہ یہ ضرور کوئی نکوئی اولاد صاحبقران سے ہے کہ یہ بہادری و جرأت خدا نے اُسی
خاندان کو عطا فرمائی ہے کیا کہ نمایان کیا ہے بس تم بھی اسوقت جا نہین لڑو اور اپنی جرأت اُس نقابدار
کو دکھاؤ یہ تصور کرکے لشکر کفار پر گرے یا تو تماشہ نقابدار کی جنگ کا دیکھ رہے تھے یا لڑنے لگے

یہ جو ماران نے دیکھا اسنے بھی لشکر کو لڑنے کا حکم دیا گو مقابلہ باہم ہو رہا تھا مگر نقابدار کے آنے سے
رک گیا تھا کہ پھر جنگ ہونے لگی ادھر نقابدار نے بارگاہ پر قبضہ کر کے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ چند لوگ اس
بارگاہ کو لیکر فلان کوہ کے دامنہ مین جاکر برپا کرین مین ان سب کو قتل و غارت کر کے آتا ہون آج اسی
بارگاہ مین دربار کرونگا کیونکہ یہ تو اب میرا مال ہو چکا مین نے اسے بزور شمشیر چھینا ہی کوئی اہل اسلام سے
نہین بلکہ کفار سے وہ تو اہل اسلام کو قتل کرنے سے چلے تھے کہ مین آ پہونچا یہ سنکے پانچہزار سوار اُس
بارگاہ کو لے کر بموجب حکم اپنے آقا کے چلے ایک کی بھی جرأت نہوئی کہ انکو روکے نہ کفار کی انکا تو کیا ذکر
ہی نہ اہل اسلام کی سب منہ دیکھکر رہ گئے ادھر نقابدار انکو روانہ کر کے طرف ماران کے متوجہ ہوا
نقابدار کا ایسا خوف کفار و اہل اسلام پر غالب ہوا کہ کسی نے بارگاہ کے لیجانے والون سے یہ بھی نہ
پوچھا کہ تم بارگاہ کدھر لیے جاتے ہو وہ بیچکے لیے ہوئے چلے گئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر نقابدار
تیغ خونچکان ہاتھ مین لیے اُس سے خون کی بوندین ٹپکتی ہوئی مرکب کو تیز کر کے مع لشکر اُس لشکر پر آگرا
جو کہ ماران کے ہمراہ اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا یہان تلوار چلنے لگی نقابدار کی یہ نوبت تھی
کہ سوار کو مرکب پر سے اُٹھایا اور سوار پر مارا کہ دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے دونون کی روحین
داخل قصر دوزخ ہوئین دونون مرکر مرکب پر سے گرے یا یہ کہ سوار کو اُٹھایا اور ہاتھ پر تول کر بالاے
آسمان پھینکا جب وہ طرف زمین کے آنے لگا راہ مین چورنگ کیا یہ بنا رنگ کھلا استرداد کر دیا اب تو
اہل اسلام بھی جم کر لڑنے لگے پھر اُس سطور کی جنگ مغلوبہ ہوئی پھر ملک الموت کی بن آئی پھر طائران
روح قفس تن سے پریشان ہو کر نکلنے لگے پھر ملک الموت روح قبض کرنے لگا پھر بازار موت گرم ہوا
سرون کا مینہ برسنے لگا دریاے خون سے طغیانی کی کشتی حباب سواران طوفان مین آکر دریاے خون
مین غرق ہونے لگی زورق عمر دلیران گرداب موت مین آکر چرخ مارنے لگی بازار مرگ گرم ہو گیا
نقابدار کا یہ حال ہی کہ شمشیر زنی کرتا ہوا سوارون کو چورنگ کرتا چلا آتا ہی یہ حال ہی کہ جسکے ہاتھ مارا گویا
قضا کا طبانچہ تھا کہ سر جیسے گردن سے جدا ہو کر دور جا کر گرا تن خاک پر گر کر تڑپنے لگا اسقدر خون روان
ہوا کہ شاعر نے اسی مضمون مین ایک شعر کہا ہی ؎ چقاچاق خنجر بہ گردن رسید + زمین خون شد و خون
بہ جیحون رسید + نقابدار برابر کفار کو قتل کر رہا ہی یہ حالت ہی کہ شعر ؎ کہ زخمش بزد بر تن پہلوان +
کہ زان زخمش لرزید پیر و جوان + نقابدار اسقدر چالاک ہی کہ سوار کو اُٹھایا زمین پر دے مارا اور مرکب
پر سے جست کی اُسکے سینہ پر تھا اگر اُسنے کہا کہ تو کون ہی تو ایک مرشیائش سے کہا کہ شناخت مین پروردگار
عالم کی کیا کہتا ہی اگر اُسنے کہدیا کہ مین نے آپ کا دین قبول کیا تو اُسکو باندھ کر اپنے لشکر کے لوگون کے
حوالے کیا اگر اُسنے تامل کیا فوراً اُٹھا اُسکا سر پکڑ کر چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ زمین
ہل گئی اور جست کر کے اپنے مرکب پر تھا اسی حال مین شاعر کہتا ہی کہ نقابدار کا یہ حال تھا کہ مثل شیر
زیان کے جست کرتا ہے وہ شعر شاعر کا یہ ہی ؎ شعر چو شیرے کہ گیرد بر آہو کمین + بجست از زمین و برآمد بزین +
اہل کفار کی یہ نوبت تھی کہ جیسے روباہ یا گوسفند شیر زیان کو دیکھکر رم کرتے ہین اس طور سے جدھر
نقابدار نے رخ کیا بھاگے یہ کہتے ہوئے کہ اس اژدر دمان و شیر غران سے کون سامنا کر کے اپنی جان
عزیز رایگان کرے ہم اسکا مقابلہ نہین کر سکتے بین راوی کہتا ہے اس طور سے جو نقابدار نے جنگ
رستمانہ و قتال شیرانہ کیا اہل اسلام نے بھی اُسکو مقابلہ کرتے دیکھکر کفار پر دباو ڈالا اب تو دو طرف سے
دباؤ پڑنے لگا یہان یہ جنگ ہو رہی ہی انکو تو جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہی ادھر کا حال تحریر ہوتا ہے

کہ شہنشاہ صاحبقران سے رخصت ہو کر چلے تھے ابھی راہ مین تھے کہ چند ہرکارے لشکر جبریل سے
یہ خبر لے کر نکلے تھے کہ بارگاہ پہ کفار کا قبضہ ہو گیا اور عادل وجبریل زخمی ہوے انکو لوگ لیکر نکل گئے
لشکر نے شکست کھائی یہ بصد عجلت بڑھے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک لشکر آتا ہے انھون نے
قصد کیا کہ راہ کو چھوڑ کر دوسری طرف کو متوجہ ہون کہ شہنشاہ کی نگاہ انپر پڑ گئی چند سوارون سے کہا کہ وہ
جو ہرکارے جاتے ہین یہ طرف سے لشکر جبریل کے آتے ہین آمد لشکر دیکھا ادھر کی راہ چھوڑ کر دوسری
طرف کو جاتے ہین انکو میرے پاس لے آؤ وہ سوار مرکب دوڑا کر ہرکارون کے قریب پہونچے سوارون نے
دیکھا کہ ہرکارے تو ہمارے لشکر کے ہین جو کہ ہمراہ جبریل کے گئے تھے ہرکارون نے پہچانا کہ یہ سوار لشکر شہنشاہ
کے ہین کہ ان سوارون نے کہا کہ چلو تمکو ہمارے سردار شہنشاہ گوہر کلاہ طلب فرماتے ہین ہرکارون نے
کہا کہ یہ جو لشکر آتا ہے انھین کا ہے سوارون نے کہا کہ ہان وہ شاہزادہ براے مدد جبریل جاتا ہے یہ سننا
تھا کہ ہرکارے بہت جلد لشکر مین آئے اور شہنشاہ کو مجرا کر کے عرض کیا کہ حضور بہت جلد تشریف لے چلین
قیامت ہو گئی بارگاہ قبضہ سے جاتی رہی عادل وجبریل زخمی ہوے انکو لشکر سے لوگ نکال لے گئے ہین
لشکر نے شکست کھائی بے سردار کا لشکر کہان تک لڑے گا ہم ابھی ہم لڑتا ہوا چھوڑ کر آے ہین اب نہ معلوم
کیا گذری یہ سننا تھا کہ ایک درد و غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار ہو گیا اہل لشکر سے کہا کہ بہت جلد آؤ
مین تو جاتا ہون جس مرکب پر کبھی بھول کی چھڑی نہ پڑی تھی اُسپر اس عجلت مین اُٹھا کر تازیانہ کا وار کیا
کہ وہ تڑپ کر مثل برق کے چلا اہل لشکر نے بھی مرکب سرپٹ ڈالدیئے برابر چلے جاتے ہین یہ ادھر
سے جاتے ہین اُدھر سے لوگ جبریل وعادل کو لیے ہوے چلے آتے ہین انکو ہوش نہین ہے انھون نے
آمد لشکر کی گرد بلند دیکھی ایک درہ کوہ تھا اُسمین جا کر پوشیدہ ہو رہے اس خیال سے کہ نہ معلوم یہ لشکر کسکا
ہے اور کون سردار لشکر ہے یہ لشکر کفار ہے یا خداپرست یہ لوگ تو اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لشکر
کفار ہو وہ لوگ ہمکو بے دست و پا خیال کر کے مقابلہ کرین یہ سردار چونکہ زخمی ہین بسبب زخمہاے کاری
کے بیہوش ہین یہ قتل ہون تو ہم کیونکر صورت صاحبقران کو دکھائینگے اور کیا منھ لیکر روبرو صاحبقران
کے جائینگے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اور پوشیدہ تھے انھون نے دیکھا کہ آگے آگے مرکب پر شہنشاہ
گوہر کلاہ سوار ہین اور عقب مین لشکر ہے یہ دیکھا اُن لوگون کو اطمینان ہوا مگر درے سے باہر نہ آئے اس
خیال سے کہ یہ لوگ تو کسی ضرورت سے جاتے ہین اسوقت ہماری نہ سنینگے یہان تک کہ وہ لشکر نکل گیا
یہ درہ سے نکل کر طرف اُردوے صاحبقران کے چلے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر شہنشاہ مرکب کو
ڈالے چلے آتے ہین یہان میدان جنگ مین نقابدار نے قیامت کر دی ہے برابر لشکر کفار کا سر اُدھر رہا
ہے سرکٹ کٹ کر گر رہے ہین لاشین خاک و خون مین غلطان ہین ملک الموت کی بن آئی ہے روحین تباہ
پھر رہی ہین سوار ہر طرف آوارہ ہین بیدل بے سر و پا ہین زمین پر اسلحہ کا انبار ہے دریاے خون روان ہے
سبزہ بھی جو اُس صحرا مین لگا ہوا تھا وہ بھی بسبب خوف جنگ کے پژمردہ ہو گیا ہے طائر و چرند سب اپنے
آشیانون مین پریشان بیٹھے ہوے ہین نہ دانہ کے نہ پانی کے ہین برابر سرکٹ رہے ہین برق تہا نے
شمشیر چمک رہی ہے ابر سپر بلند ہے اُس ابر سے خون کا مینہ برس رہا ہے سر یا تندا ولہ کے گر رہے ہین یہان تو
یہ نوبت ہے کہ ایک مرتبہ گرد و غبار بلند ہوا مگر لشکر جنگ مین ایسے مصروف تھے کہ کسی نے نہ دیکھا کہ اُس غبار سے
صداے نعرۂ شیر آئی یہ صدا تھی کہ منم صاحبقران ابن صاحبقران اے کفار مکار و قوم اشرار آگاہ
و خبردار باش کہ مین تمھاری جان کا ملک الموت آپہونچا کے گذا اہم کہ از دست من زندہ بسلامت

جو دروی ہم شبرزبان ہم صفدر وصف شکن یہ صدا جو نعرے کی کان مین کفار و اہل اسلام و نقابدار کے پہونچی ایک
مرتبہ سب نے سر اٹھا کر اس صدا کی طرف دیکھا اہل اسلام نے تو پہچان لیا کہ شاہزادہ کیوان بارگاہ قوت
قلب و جگر صاحبقران تشریف لاتے ہین اُنکے عقب مین لشکر ہے مگر کفار نے و نقابدار نے دیکھا کہ
ایک جوان رعنا مرکب تیز رفتار پر سوار نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا شمشیر برہنہ ہاتھ مین کمان دوش پر
خود سر پر زرہ زمردی کڑیون کی بر مین مرکب کو جولان کیے چلا آتا ہے نعرے کرتا ہوا لشکر اسلام نے
جو شہنشاہ کو دیکھا اُنکے قلب و جگر قوی ہو گئے حوصلے زیادہ ہوے کفار کے دم سوکھ گئے مردنی رخون پر
چھا گئی خون خشک ہو گیا یہ خیال کرنے لگے کہ نقابدار نے آکر آفت برپا کر رکھی ہے نقابدار کیا کم تھا کہ یہ دوسرا عذاب
نازل ہوا یہ غضب ہوا کہ اسکے ہمراہ لشکر کثیر معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت سمہائے مرکب کی صدا بلند ہے نقابدار
یہ خیال کر رہا ہے کہ بڑی خرابی ہوئی کہ یہ خدا پرست آ گیا اپنے لشکر کی مدد کو مین نے چاہا تھا کہ کفار کو قتل
کرکے بارگاہ پر قبضہ تو کر چکا تھا ان سے مقابلہ کرکے اور سب کو قتل کرکے اپنے مقام کو چلا جاتا مگر اب
کیا ہوتا ہے کہ لشکر اسلام سے سردار اعلے آ گیا ہے ضرور اس سے مقابلہ کرنا ہوگا مگر جب سے شہنشاہ کو نقابدار
نے دیکھا ہے ایک انس قلبی پیدا ہوا ہے الفت دلی ہو گئی ہے مگر یہ خیال کرتا ہے کہ یہ الفت کیسی کیونکہ تو یہ
قصد رکھتا ہے کہ صاحبقران سے مقابلہ کرکے بانئ صاحبقرانی کو لون جو انکا افسر ہے اسکا تو دشمن ہے یہ کیا
ہوگا۔ تو یہ خیال کر رہے ہین مگر ہاتھ برابر چلے جاتا ہے کہ شہنشاہ بھی لغزہ کرکے کفار پر آگرے شعر ہر جا کہ
شمشیر او کار کرد + یکے سا دو کر دو دو را چار کرد + بازار مرگ پھر گرم ہو گیا ملک الموت نے اپنا خیمہ وسط لشکر مین
برپا کیا بیٹھے ہوے روحین قبض کر رہے ہین ہزارون مر مر کر گر رہے ہین کہان تک قبض روح کرین ہر
پرا و صف بر مار ہے سر ہائے سواران مثل برگ خزان دیدہ کے گر رہے ہین پھر اُسی طور سے جنگ ہونے
لگی ہر طرف سے صدائے بزن دلکش آنے لگی رن بولنے لگا صدائے دلیران سے زمین معرکہ ہلنے لگی منہم
منہم کے نعرے بلند تھے تلوار بڑے غضب سے چل رہی تھی ایسا رن کبھی نہ پڑا تھا پیر فلک ششدر تھا شہنشاہ
کی تیغ از حد تیز رفتاری بخوف سرداران لشکر اسلام راہ طے کر رہا تھا روز روشن ضرب شمشیر بہادران سے کٹا
جاتا تھا گر اہل اسلام و نقابدار کفار کشی مین اسقدر مصروف تھے کہ سر و پا کا ہوش نہ تھا ایک طرف نقابدار شرارہ
کر رہا تھا ایک سمت شہنشاہ لاش پر لاش گرا رہے تھے لشکر تازہ دم آیا تھا اُسنے تمام لشکر کفار کو حلقہ
مین لے لیا تھا کفار کو نکلنا دشوار تھا ہوا بخوف اس امر کے اُس مقام سے چلی گئی تھی کہ کہین مین نہ قتل ہون
سوائے مرغ تیر کے کوئی طائر نہ نظر آتا تھا آگے بھی پر تیغ کے ہوے بڑے تھے یا صدائے پر تیر
سن سن آ رہی تھی یا جھنکار تلوارون کی بلند تھی ضرب عمود ان سے گوش گرد دن کر ہوے جاتے تھے دم
میدان نہ تھا دکان آہنگران تھا چقا چاق خنجر بلند تھے کمانین گوشہ گیر ہو مین تھین تیر چلا کر پرواز کرتے تھے
کمندون کے حلقے جا بجا پھیلے ہوے تھے مگر کفار کو کوئی مقام گوشہ نہ ملتا تھا کہ جا کر پوشیدہ ہون جان پر
کھیلے ہوے مقابلہ کر رہے تھے اور مر رہے تھے ماران کا یہ حال تھا کہ لشکر اسلام مین شمشیر زنی کر رہا تھا
مگر حواس باختہ تھے کہ ہن کر لڑائی بگڑ گئی یہ کیسی ہوا گلشن فوج پر چل گئی کہ تمام سپاہ تباہ و برباد
ہو گئی یہ کون سی آفت نازل ہوئی یہ خیال کرتا جاتا ہے اور لڑ رہا ہے ایک طرف سے نقابدار کفار کو قتل
کرتے ہوے لشکر کو دباتے ہوے چلے آتے ہین ایک طرف سے شہنشاہ اسی طور سے چلے آتے ہین۔
ماران مار خوار اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا کہ نقابدار سے اور ماران سے اتفاق سے سامنا
ہو گیا نقابدار نے دیکھا کہ یہ گبر خدا پرستون کو قتل کر رہا ہے غیظ مین آکر صدا دی کہ اے گبر ناہنجار یہ کیا

جوانمردی ہے مردان عالم سے مقابلہ کر جو ہر مردی و مردانگی دکھا ان بیچارون تین روپیہ کے پیادون پر کیا صفائی
دست دکھاتا ہے ہمکو دکھا کہ ہم اُسکا جواب دین تو نے بڑا ظلم و ستم کیا تھا کہ بارگاہ پر قبضہ کر لیا تھا خداوند کریم
نے مجکو عین وقت پر پہونچایا ورنہ تو اپنا کام کر چکا تھا مین تو تیری تلاش مین تھا کہ تجھ سے مقابلہ کرون مینے
تیری جوانمردی و بہادری کی بہت تعریف سُنی ہے سنا ہے کہ تو بڑا مرد دلیر ہے آ ادھر آ میرا مقابلہ کر مین تیری جان کا
ملک الموت ہون یہ جو صدا ماران نے سُنی پیٹھ کر دیکھا کہ یہ کون دہن دریدہ ہے جو یون ابدولت کی
طرف خطاب کر کے کلام کرتا ہے اب جو نظر پڑی ملک الموت کو سر پر پایا یعنے نقابدار کو دیکھا کہ پیچھے
برابر کھڑا ہے دم نکلگیا کیونکہ صفائی دست دیکھ چکا ہے کہ جس پر اس بہادر نے وار کیا اُسکے دو پرکالے ہو گئے
مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے تلوار کسی مقام پر خطا نہین کرتی ہے جب سے یہ آیا ہے میرے لشکر کا ستراؤ ہو گیا ہے
ہزارون لشکری صرف اسنے قتل کیے ہین ایک حملہ مین اسی نے بارگاہ پر قبضہ کر لیا ہے جسکو مینے بڑی دقت سے حاصل کیا تھا کون
اس سے مقابلہ کر سکتا ہے مگر اب اُسکے روبرو سے فرار کرنا جنگ سے انکار کرنا خلاف شجاعت ہے جو ہو گوارا کرو تیمور کر کے اور لیطف
کے جواب دیا کہ اگر تو مرد ہوتا تو مردان عالم سے روپوشی نکرتا یہ صاف دلیل تیرے بزدل ہونے کی ہے کہ تو بہادر ہو بیچ آنکھ چار کر کے مقابلہ
نہین کر سکتا ہے مثل عورتون کے حجاب نقاب مین پوشیدہ رہتا ہے مین ایسے نامردون سے مقابلہ نہین کرتا ہون اگر تجھے قتل کیا تو یہ
کیا جائیگا کہ ایک نقابدار مفلوک روزگار کو اگر قتل کیا تو کیا نیکنامی کی ہان اگر کسی بہادر سے مقابلہ کر کے اُسکو قتل کرتا تو البتہ
نام آوری تھا وہ تو خود اہل دنیا سے روپوش تھا مین وہ بہادر ہون کہ ہمیشہ اکیلے تنہا لڑا ہون تو شکست دی ہے
کبھی مین بدون ظفر حاصل کیے میدان سے واپس نہین گیا ہون مین وہ دلیر ہون کہ میری تلوار کے خوف سے کوہ لرزتے
ہین شیر و پلنگ میرا نام سنکر سب لرزہ آتا ہے ایک لاکھ کو ایک کے برابر خیال کرتا ہون بھلا تو کیا میرا مقابلہ کریگا ایک برقعہ پوش کا منہہ
ڈال لیا اور چند سوارون کو جو قتل کیا تو اسقدر غرور ہوا کہ مردان عالم کے مقابلہ کی ہوس ہوئی اور ہمکو ٹوکنے لگا تو کہان جاتا ہے میرے
ہاتھ سے ہرگز زندہ نہ بچیگا بس اپنی زبان کو روک اپنی جان کا خیال کر کے مجکو نہ ٹوک یہ جو تقریر اُسنے
کی نقابدار نے برہم ہو کر جواب دیا کہ تو کیا ایک لاکھ کو ایک کے برابر خیال کریگا کبھی کسی بہادر کا سامنا
نہوا ہو گا جو حال کھلتا ہمیشہ بزدلون سے سامنا ہوا ہو گا اور تو کیا میدان سے بدون ظفر حاصل کیے
واپس جاتا ہو گا یہ صرف تیرا خیال خام ہے کسی لشکر جرار سے سابقہ نہوا ہو گا ورنہ ایک ہی دم ہوتا تیری
بھی یہ حماقت ہے کہ تو مردان عالم کے منہہ پر نگاہ کر سکے یہ کب تیری آنکھون مین قوت ہے تو کیا مجکو قتل
کریگا اپنی خیر منا کہ دم مین تیرا جسم کو تیر اسفر ہو گا تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہو گا اسقدر
زبان درازی تیرے حق مین اچھی نہین ہے ورنہ گدی سے زبان نکال لیجائیگی بس یہ جا سے
رزم ہی نہ جا سے بزم زبان بند کر بازو دکھا اپنے جوانمردی کے ہنر دکھا یہ سنکے اُسنے کہا کیا تیرا ابھی مستعمل
خدا پرستون کے پہلے ضرب کرنے کا طریقہ نہین ہے مین ہی ضرب کرون نقابدار نے کہا کہ بیشک ادھر
تو نقابدار و ماران مارخوار سے یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر لشکر کفار و نقابدار و لشکر اسلام سے
مقابلہ ہو رہا ہے شہنشاہ بھی قریب اُس مقام کے مقابلہ کرتے ہوئے ہو نکلے ہین دیکھا کہ نقابدار سے
اور ایک پہلوان سے مقابلہ ہونے کو ہے وہ انسان نہین ہے بلکہ قالب انسانی مین دیو ہے کہ شہنشاہ
نے پلٹ کر ایک سوار سے دریافت کیا کہ جو اُنکے قریب کھڑا تھا لشکر جبرئیل کا تھا کہ یہ کون پہلوان
ہے اسنے عرض کیا کہ یہی سپہ سالار محراب شاہ ماران مارخوار ہے اسی کو بارگاہ کے لینے کو محراب شاہ
نے روانہ کیا تھا اسی نے ہمارے دونون افسرون کو زخمی کیا ہے یہ سنکے شہنشاہ مرکب کو بڑھا کر
قریب آگئے لڑنا موقوف کر دیا جس مقام پر یہ لڑتے تھے وہان بالکل لشکر نہ تھا ادہر تینون لشکر

لڑ رہے تھے نقابدار و ماران سے ایسے مقام پر مقابلہ ہوا تھا کہ جہان پر لشکر نہ تھا کیونکہ یہ لشکر سے لڑتا ہوا
نکل آیا تھا دم لینے کو کہ نقابدار نے دیکھا تھا کہ یہ لشکر کو قتل کرتا ہوا ایک طرف کو جاتا ہے یہ بھی اُسکے عقب
مین چلے تھے گو لشکر کہین دور نہ تھا اُسی مقام پر مقابلہ ہو رہا تھا مگر اُس مقام پر فراخی ہو گئی تھی کہ اُنسے
مقابلہ ہونے لگا لضعف لشکر یہ حال دیکھکر اسطرف سمٹ آیا باقی کفار سے مقابلہ مین مصروف ہوا جب
یہ تقریر نقابدار کی ماران نے سنی برہم ہو کر کہا کہ معلوم ہوا قضا آئی یہ تلوار ہزارون خدا پرستون کا خون
کر چکی ہے اور اسکو خون خدا پرست سے ایک انس ہے اور بڑی خوشی سے چاٹتی ہے یہ تیرا بھی خون چاٹیگی
لے ضرب میری رد کر نقابدار نے کہا کہ لا مین خبردار ہون یہ سنتا تھا کہ اُسنے اس زور سے وار کیا کہ اگر
کوہ پر کرتا تو اُسکے بھی دو پرکالے ہوتے نقابدار نے آسیب سپر پر رد کیا اور فرمایا کہ پھر وار کر اُسنے ایکی
مرتبہ اور برہم ہو کر وار کیا انھون نے پھر رد کیا تیسری مرتبہ جو وار کیا نقابدار کی نگاہ بازو تلوار سے لڑائی رہی
جیسے تلوار قریب سر کے آئی بجلی جوری تو پٹ پڑی پھرتی سے در انکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور خوب
زور سے پکڑ لیا اور زور جو کیا اگر تلوار چھوڑ نہ سے تو جس مقام پر سے ہاتھ بیکار ہو جاسے اُف کر کے تلوار
چھوڑ دی اُنھون نے قبضہ پر قبضہ کیا اُسنے چاہا تھا کہ مین دوسرا حربہ کرون اب یہ کب مہلت دیتے ہین
اللہ رے حواس کہ اس حالت مغلوبیہ مین یہ حواس اور نہ یہ قوت و نہ طاقت کہ تلوار چھین کر اور کمر
بند مین ہاتھ ڈال کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ جو زور کیا تو نعش زمین سے اُٹھا لیا رکابین اُنھی تھیں جھٹکا
جو دیا تسمہ ٹوٹ گیا سر سے بلند کر کے گرد سر چرخ دیا اور اس قوت سے طرف آسمان کے اُچھالا کہ
سب کی نظرون سے پنہان ہو گیا اتنے بڑے دیو پیکر کو یون قتل کرنے پر آمادہ ہوا کہ جیسے کوئی
کسی طفل کی تنبیہ پر آمادہ ہوتا ہے اور یون اُٹھا کر پھینکا کہ جیسے کوئی پھول کو اُٹھا کر پھینکتا ہے اور ذرا
گران نہین گذرتا ہے جب نعرہ اللہ اکبر بلند کیا تھا سب لشکرون کے قالب ہل گئے تھے سب کے بند بند کانپ
گئے تھے جو لڑ رہے تھے وہ سہم کر رہ گئے تھے اور طرف صدائے نعرہ کے دیکھنے لگے سب نے دیکھا تھا کہ
نقابدار نے ماران کو اُٹھا کر سر سے بلند کر کے طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ نظرون سے پنہان ہو گیا اب جو دیکھا
تو وہ تھوڑے عرصہ کے بعد غلطان و پیچان چلا آتا ہے ادھر دونون لشکر یہ تماشا دیکھنے لگے لڑائی سے باز رہے
یہان نقابدار مرکب پر سنبھل کر بیٹھا اور تیغہ برق تاب کو علم کیا جیسے وہ قریب پہونچا ایک ہاتھ جو دوال کمر
پر مارا کہ مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے تلوار اسکی کمر سے یون نکلی جیسے صابون سے تار اللہ رے دست
کی چالاکی کہ فوراً دوسرا ہاتھ مارا کہ اُن دو ٹکڑون کے چار ٹکڑے ہوئے زمین پر گرتے گرتے ایک ماران
کے چار ماران ہوئے ساری مارخواری بھول گیا موذی کا سحر کیا گیا سب جل گیا بہت تاؤ پیچ کھاتا تھا
کچھ کام نہ آیا بہت زہر اُگلا کرتا تھا یہان زہر نہ اگل سکا تریاق شمشیر کے رو برو دیکھو اُسکے زہر کا اثر نہ چلا خود
بھسم ہو کر رہ گیا چارون ٹکڑے نقابدار کے سر پر سے نثار ہو کر زمین پر گرے ادھر نقابدار نے مرکب کو
اُٹھا کر اسکی لاش پر مارا کہ وہ بھی پیوند زمین ہو گیا راکب و مرکب ایک جسم ہو گئے یہ معرکہ دیکھکر لشکر اسلام
پناہ نقابدار سے نعرہ تحسین و آفرین بلند ہوا شہنشاہ نے صدا دی کہ واہ نقابدار عالی مقدار کیا کہنا
کیا کام کیا ہے جو کہ مردان عالم کرتے ہین شہنشاہ کو راہ مین ہرکارون سے معلوم ہو چکا تھا کہ نقابدار نے
آ کر لشکر کفار کو شکست دی اور بارگاہ پر خود قبضہ کیا اپنے نوکرون کے ہاتھ کسیطرف روانہ کر دی ہے
خود کفار سے مقابلہ کر رہا ہے جب سے نقابدار کا نام سنا تھا اسوقت سے محبت قلبی پیدا ہوئی تھی
جب سے دیکھا ہے یہی دل چاہتا ہے کہ گلے سے لگا لیے لیکن موت آ گئی ہے بازو مین طاقت زیادہ ہو گئی ہے

دل قوی ہو گیا ہی یہ خیال کرتے ہین کہ یہ کیا سبب ہی جب سے نقابدار کو دیکھا ہی دل کی نئی حالت ہی ایسی محبت پیدا ہوئی ہی کہ جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی اُس محبت اور زور و طاقت کو دیکھکر جوش الفت مین زبان سے نکلگیا کہ ماشاء اللہ بھائی ماشاء اللہ کیا خوب اس گبر ناہنجار کو قتل کیا ہی یہ سنکے نقابدار نے جھک کر سلام کیا شہنشاہ نے جواب سلام دیا اُدھر لشکر ماران نے اپنے سردار کی جو یہ حالت دیکھی کہ مارا گیا سب کو بہت بڑا صدمہ ہوا خیال کیا کہ ڈٹکر مر جانے کے سوا کوئی اور تدبیر نہین ہی جہان تک ممکن ہو اس نقابدار مغلوک روزگار کو قتل کرین یا اپنی جانین دین اسنے بڑا غضب کیا کہ یون ہمارے افسر کو بان واحد مثل کودک خوردسال کے قتل کیا یہ اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی یہ وقت نام کا ہے کہ بے سردار کی فوج خوب لڑی کفار کو یہ بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ اہل اسلام کی مدد آگئی ہی یہ نقابدار اہل اسلام کی طرف سے نہین آیا ہی ہان یہ شہنشاہ گوہر کلاہ مع ایک لاکھ پچاس ہزار کے آئے ہین تو انھون نے یہ بھی خیال کیا ہی کہ یہان سے بچکر جانا غیر ممکن ہی کیونکہ اب لشکر اسلام کثیر ہو گیا ہے یہ لوگ بڑے تلوار کے دھنی ہین گھیر گھیر کر قتل کرینگے مفر دینگے اُنکے ہاتھ سے رہائی مشکل ہے جس طرح سے ہو لڑ کر جان دو اپنا نام کر دیہ مقابلہ بھی یادگار رہے ہم تو کل سے اس وقت تک لڑ رہے ہین کوئی پروا نہین ہی صفحہ روزگار پر یہ تو ذکر ہووے کہ لشکر صحرائیہ خوب لڑا اگرچہ اُسکا سردار اُسکے روبرو قتل ہو چکا تھا بس یہ تصور کر کے ایک مرتبہ پھر لشکر کفار نے حملہ کیا ادھر لشکر اسلام نے اُنکو چارون طرف سے محاصرہ کر کے قتل کرنا شروع کیا شہنشاہ و نقابدار نے کاٹو مین گھیر کر مارنا شروع کیا کوئی ایک گھنٹہ بعد قتل ہونے ماران کے لشکر نے مقابلہ کیا تھا کہ سپاہ کے قدم اُٹھ گئے فوج نے جھرمٹ کھایا لشکر گھونگھٹ کھا کر چلا نقابدار نے جو یہ واقعہ دیکھا لشکر سے کہا کہ ایک طرف سے راہ کر دو کہ یہ نکلجائین لشکر اسلام نے تین طرف سے فوراً راہ روک لی ایک طرف کی راہ کھولدی یہ تو بارہا عرض ہو چکا ہی کہ لشکر بے افسر کے بیکار ہوتا ہی گو کہ تمام لشکر کام آچکا ہی جو کہ باقی تھا اسکے قدم اُکھڑ گئے میدان مین نہ جم سکے یہ برا وقت تھا کہ پاؤن کے نیچے سے زمین نکلی جاتی تھی ایسے بدحواس تھے کہ راہ نہ معلوم ہوتی تھی ٹھوکرین کھا کھا کر گر رہے تھے سوار پیدلون مین اور سوارون مین پیدل جا کر ون مین پیدل ملگئے تھے جان ایسی بری شئے ہوتی ہی کہ یہ گوارا کر لیا کہ کوئی ہجو جا کر کہیگا کہ مگر جان تو بچے گی ایسی بھاگڑ کبھی نہ ہوئی تھی جیسی اُس میدان مین ہوئی کفار جان بچا کر یون فراری ہوئے جیسے قیدی زندان سے یا قفس سے طائر نکل کر گریزان ہوتا ہے اور پھر پلٹ کر اسطرف نہین نظر کرتا ہی اب جو منہ مقابلہ سے موڑا اور فرار بر قرار لیا تو سیدھے طرف شہر صحرائیہ کے بھاگے لشکر کفار کو جو اہل اسلام نے فرار کرتے ہوئے دیکھا اُنکو قتل کرتے ہوئے اُنکے عقب مین پیچھے تھوڑی دور وہ جا کر متفرق ہو گئے کوہ و صحرا مین منتشر ہوئے یہ جو حال نقابدار نے دیکھا تو اپنے لشکر سے کہا کہ اب انکا تعاقب کرنا بیکار ہی جو انسے بھاگے اُسکو کیا فکر رہی ہی کہ پریشان کرو یہ جدھر جاتے ہین جانے دو اپنی سزائے اعمال کو پہونچگئے اب کبھی یہ مقابلہ نہ کرینگے یہ ہی تقریر شہنشاہ نے اپنے لشکر سے کی بس دونون لشکر تھم گئے وہ لوگ بھاگے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا کہ انھون نے شہر مین جا کر کیا کیا ادھر نقابدار اُنکے تعاقب سے باز آیا اپنے لشکر کو جمع کیا اور حکم دیا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہون اُنکو دفن کرو اب جو دیکھا تو کل ایک سو آدمی لشکر نقابدار کے اس جنگ مین کام آئے تھے اُنکو جمع کر کے نقابدار نے نماز خود بنفس نفیس پڑھی ادھر شہنشاہ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تم اپنے لشکر کے کشتون کو جمع کر کے دفن کرو اب جو کشتے جمع کیے گئے اور شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب بیس ہزار کے اہل اسلام و دو ہزار و

یک شب کی جنگ مین درجۂ شہادت پر فائز ہوئے جس مین ہمراہیان شہنشاہ قریب دوسو کے ہونگے باقی سب لشکر جنرل کے لوگ تھے شہنشاہ نے جمع کرکے نماز جنازہ ادا فرمائی بعدہٗ اُنکو اُسی مقام پر دفن کیا اب حکم دیا کہ کفار کی لاشون کا تو شمار کرو اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسّی ہزار کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین اور قریب پانچ ہزار کے زخمی پڑے ہوئے ہین کہ اُنکی حالت بھی خراب ہو رہی ہے پانچ ہزار لشکر نقابدار و لشکر اسلام نے اسیر کرلیے ہین نوے ہزار کفار اس معرکہ مین کام آئے اُس میدان مین کئی برس تک بوے بد آیا کی خوب زاغ و زغن کا پیٹ بھرا اُس زمین پر برسون دانہ نہ اُگا جب غبار بلند ہوا تو لالہ رنگ ہوا اسقدر خونریزی ہوئی تھی کہ تمام خاک خون سے لال ہوگئی تھی جب گیاہ روئیدہ ہوتی تھی تو سُرخ رنگ ہان اُس زمین پر ایک چیز کی کثرت تھی کہ لالہ کے درخت بہت روئیدہ ہوتے تھے ادھر شہنشاہ نے اپنے کشتون کے دفن سے فرصت پائی اُدھر نقابدار نے بھی فراغت حاصل کی جب دونون آدمی فرصت پاچکے تو شہنشاہ کو گوہر کارون سے معلوم ہوچکا تھا کہ بارگاہ نقابدار کے قبضہ مین گئی نقابدار نے کفار سے مقابلہ کرکے انکا خون بہاکر بارگاہ پر قبضہ کرلیا ہے اور اپنے ملازمون کے ہمراہ اپنے مقام فرودگاہ پر روانہ کردی ہے مگر جنرل کے اہل لشکر سے شہنشاہ نے دریافت فرمایا کہ بارگاہ کیا ہوئی کیا کفار بارگاہ کو لیکر بھاگ گئے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ پہلے کفار نے بارگاہ پر قبضہ کیا تھا اور ہمارے قبضہ سے اُنکے قبضہ مین گئی تھی وہ لیکر روانہ ہوئے تھے کہ نقابدار نے آکر اُنکو قتل کرکے بارگاہ چھین لی اور اپنے ملازمون کو ہمراہ کرکے کسی طرف روانہ کردی یہ سُنکے شہنشاہ نے کہا کہ نقابدار تو مرد خدا پرست و صاحب مروت معلوم ہوتا ہے مین اُس سے بارگاہ طلب کرتا ہون دیکھون کیا جواب دیتا ہے گو جواب اسکا ہوگا کہ مین نے بارگاہ آپکے ملازمون سے نہین لی تھی نہ آپکے لشکر سے لیکر حاصل کی تھی بلکہ ایک غیر لشکر سے لیکر حاصل کی تھی جو کہ آپکے ملازمون سے مقابلہ کرکے اور بھگاکر لیچلا تھا مین نے آکر اُنکو قتل کیا اُنسے بارگاہ حاصل کی آپکا کوئی دعوے اسپر نہین ہے تو مین کیا جواب دونگا خیر جب وہ یہ سوال کریگا تو دیکھا جائیگا بس یہ اپنے سردارون سے نفر کی خود طرف لشکر نقابدار کے چلے اُدھر نقابدار نے لشکر کو حکم دیا تھا کہ یہان سے اپنے مقام پر چلو جب کوئی تم سے بارگاہ کا دعوے کریگا تو دیکھا جائیگا کہ اتنے مین نقابدار نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ پسر بدیع الملک میرے لشکر کیطرف تشریف لاتے ہین یہ دیکھکر چند سردارون سے کہا کہ استقبال کرکے لاؤ کہ یہ بہت بڑا معزز و ممتاز لشکر اسلام کا افسر اور سردار ہے بلکہ بعد صاحبقران کے اسکی بھی تعظیم واجب ہے کیونکہ یہ فرزند جگر بند صاحبقران ہے نقابدار کو یہ ہرکارون سے معلوم ہوچکا تھا وہ سردار اپنے مرکب بڑھاکر قریب شہنشاہ پہونچے مرکبون پر سے کود پڑے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ ہمکو ہمارے آقا نے آپکے استقبال کے لیے روانہ فرمایا ہے اور آپکی خدمت مین عرض کیا ہے کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین خود آپکی خدمت مین حاضر ہوتا مجکو آپ نے بہت شرمندہ کیا میرا افتخار تھا کہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوتا اگر آپ تشریف لائے ہین اور غلام کو سرفراز فرمایا ہے تو میری عین خوشی اور آپکی بندہ پروری ہے یہ سُنکے شہنشاہ ہمراہ اُن سردارون کے طرف نقابدار کے چلے اُسکے لشکر مین پہونچے تا حد لشکر نقابدار بھی برائے استقبال آیا اور استقبال کرکے قلب لشکر مین لایا اور عذر کیا کہ مین بہت شرمندہ ہوا ہون کہ نہ کوئی مقام ہے جہان آپکو بٹھاؤن مین آپکی خاطر نہین کرسکتا ہون حالت سفر مین ہون نہ یہان میرے خیمے وغیرہ ہین کہ مین آپکی دعوت کرون ہان اسقدر مین امیدوار ہون کہ اگر آپ

سرفراز فرمائین اور میرے مقام فرودگاہ پر تشریف لیچلین تو جو نان و نمک حاضر ہی نوش فرمائین بندہ بہت ممنون
و مشکور ہوگا شہنشاہ نے جو خیال کیا تو نقابدار کی تقریر سے بوے محبت آتی ہی یہ اس تقریر کو سنکے
خوش ہوے اور جواب مین کہا کہ مین خود آپ سے شرمندہ ہون کہ آپنے آکر صرف پاس مذہبی سے
اتنی بڑی زحمت گوارا فرمائی اور یہ تکلیف اُٹھائی کہ کسقدر کشت و خون ہوا اگر آپ تشریف نہ لاتے تو کفار
بارگاہ کو لیجاتے لشکر اسلام تو شکست کھا چکا تھا آپ نے اسکی آبرو رکھ لی بڑا احسان ہم سب پر کیا ہم
آپ کے اس احسان سے تمام عمر سبکدوش نہونگے ہان اگر آپ ایک امر قبول کرین اور یہ اقرار فرمائین کہ پہلے
پیچھے یا بعد تمھارے ہمراہ تمھارے لشکر مین چلونگا اور تمھاری دعوت قبول کرونگا تو کیا مضائقہ ہی اور دوسری
عرض میری آپ کی خدمت مین یہ ہی کہ اگر آپکے خلاف طبع نہو تو مین عرض کرون نقابدار نے جواب دیا کہ آپ
فرمائین میرے کوئی امر خلاف طبع نہوگا شہنشاہ نے فرمایا کہ وہ امر یہ ہی کہ جو بارگاہ آپ نے کفار سے
لی ہی اور اسکو بزور تلوار حاصل کیا ہی مگر یہ بارگاہ صاحبقرانی ہی اگر اسکو اب مجکو عنایت فرمایئے اور
میرے ہمراہ بارگاہ صاحبقرانی مین تشریف لے چلیے صاحبقران آپ کی بڑی عزت فرمائینگے مین آپکی
بہت تعریف کرونگا صاحبقران بہادر دوست ہین جوانمردون کی عزت فرماتے ہین نقابدار نے جواب
مین کہا کہ یہان تو کوئی موقع اس گفتگو کا نہین ہی کہ مین بھی بارکاب ہون آپ بھی اگر آپ میری فرودگاہ پر قدم
رنجہ فرمائین تو مین آپ کو ان سب باتون کا جواب دون اور بابت بارگاہ کے جو آپنے فرمایا اسکی نسبت یہ جواب
ہی کہ اگر مین آپ کے ملازمون سے لیتا تو مین ضرور اُسکے دینے کا مستحق تھا جبکہ مین نے ایک غیر لشکر سے
بزور شمشیر لی ہی تو وہ بارگاہ میری ہو چکی مین اُسکو کسی طور سے نہ دونگا ہان جس طور سے مین نے حاصل کی ہی
کوئی اُسیطور سے مجھ سے لیجاے تو مین جانون اب آپکا کسی قسم کا آپکا قبضہ نہین ہے آپ اُسکے مالک نہین
شہنشاہ نے فرمایا کہ یہ آپنے بجا ارشاد کیا مین اسکا مقر ہون مین اس امر کو قبول کرتا ہون مگر میری راے
ہی کہ کیون باہم کشت و خون ہو ہم بھی مسلمان آپ بھی خداپرست اگر باہم مقابلہ کرین تو اہل کفار کو غرور ہو کہ
یہ باہم نفاق کرتے ہین انکی تو مین کم ہو گئی ہین اب انپر دباؤ ڈالو اور انکو زیر کرو نقابدار نے کہا کہ بارگاہ
تو یون نہ ملیگی بدون مقابلہ کیے شہنشاہ نے جواب مین فرمایا کہ پھر میرا آپکے ہمراہ جانا آپ کی فرودگاہ پر
اور دعوت مین شریک ہونا بیکار ہی کیونکہ اسوقت مین آپ کا مہمان ہون کل آپ سے مقابلہ پر آمادہ ہون
اور سر میدان آپ سے مقابلہ کرون اور کوئی پاس اس دعوت کا نہ کرون یہ بالکل خلاف مروت ہی
ہم لوگ جسکا نمک کھاتے ہین پھر اس سے نفاق کے ساتھ نہین پیش آتے ہین نقابدار نے کہا کہ آپ
تشریف لے چلین صرف دو تین گھنٹہ بیٹھکر چلے آیئے گا جو جو امر مجکو عرض کرنا ہین مین آپ سے عرض
کرون آپ اُنکو صاحبقران کی خدمت مین عرض کر دیجیے گا اور وہ امر ضروری ہین اور مین آپکو بدون
اپنے مقام فرودگاہ پر لیجاے ہوے نہ مانونگا شہنشاہ نے کہا کہ آپ اس امر مین ضد نہ کرین نقابدار
نے کہا کہ مجکو قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے کے عزت و جلال کی کہ جو مین اس امر سے باز آؤن اور
آپکو قسم ہی اسی خداے عزوجل کی کہ جسنے مجکو اور آپکو اور تمام دنیا کو خلق کیا ہی کہ آپ عذر نہ فرمائین
میرے ہمراہ میرے فرودگاہ پر تشریف لے چلین یہ جو قسم نقابدار نے شہنشاہ کو دی اب شہنشاہ
مجبور ہو گئے فرمایا کہ آپنے قسم دے کر مجبور کر دیا خیر جو آپ کی مرضی مین موجود ہون مین اپنے لشکر
کو رخصت کر دون تو آپکے ہمراہ چلون یہ سنکر لشکر نقابدار سے اپنے لشکر مین آے اور تمام لشکر
سے کہا کہ جاؤ مین بھی آتا ہون ذرا ہمراہ نقابدار کے اُنکے فرودگاہ پر جاتا ہون صاحبقران سے

میری طرف سے عرض کرنا کہ مین ایک ضرورت سے نقابدار کی بارگاہ مین گیا ہون انھون نے قسم دی تھی
اس سے مجبور ہو گیا آپ تشویش نہ فرمائین مین اُلٹے ملک بہت جلد حاضر ہوتا ہون اور جو کچھ مجکو عرض کرنا
ہے عرض کرونگا یہ کہکر لشکر کو رخصت کیا چند سردارون کو ہمراہ لیا اور لشکر نقابدار مین آئے ادھر
لشکر شہنشاہ و لشکر جبرئیل طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا نقابدار شہنشاہ کو اپنے ہمراہ لیکر
طرف اپنے مقام فرودگاہ کے مع لشکر کے چلا راہ مین بہت خلق سے کلام کرتا تھا شہنشاہ اُسکے
خلق کو دیکھکر بہت محظوظ ہوتے تھے اور اپنے دل مین کہتے تھے کہ اس نقابدار سے بوے محبت
آتی ہے ہمہ تن خلق و مروت ہے ہم نے آج تک کوئی ایسا شخص خلیق نہین دیکھا اسکی کیا تعریف ہو یہ ایسے
ایسے خیال دل مین کرتے ہوئے نقابدار کے ہمراہ جاتے ہین ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال
کچھ بارگاہ صاحبقرانی کا تحریر ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جن ہرکارون نے شہنشاہ کو یہ خبر
دی تھی راہ مین کہ بارگاہ کفار نے چھین لی لشکر نے شکست کھائی وہ شہنشاہ سے یہ کہکر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوئے یہان بارگاہ مین صاحبقران تشریف فرما ہین ظل اللہ تخت جہانبانی پر
متمکن ہین اور سب سردار حاضر ہین کہ جوڑی ہرکارے کی پہونچی خواجہ ثالث اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے
ہین سب عیار اپنے اپنے مقام پر موجود ہین کہ ہرکارون نے حاضر ہو کر مجرا کیا ثناے شاہی بجا لائے اُسکے
بعد عرض کیا کہ غلام خبر لیکر حاضر ہوئے ہین وہ یہ خبر ہے کہ کفار سے حضور کے غلامون نے شکست کھائی
یاران مارخوار کے ہاتھ سے جبریل و عادل زخمی ہوئے بارگاہ پر قبضہ کفار کا ہو گیا جب وہ بارگاہ سے کر
چلے تو ہم براے خبر روانہ ہوئے کہ راہ مین ہمکو شاہزادہ عالم ملے ہم نے اُن سے یہ خبر عرض کی وہ
اُسی وقت بقصد عجلت روانہ ہوئے یقین ہے کہ پہونچ گئے ہونگے اور اُنھون نے بارگاہ اپنے قبضہ
مین کر لی ہوگی ہرکارے یہ عرض کر چکے تھے ابھی کوئی حکم اُنکو نہ ملا تھا کہ وہ لوگ جو جبریل و عادل کو لیکر
چلے تھے آ کر پہونچے داخل دربار ہوئے مجرا کیا دونون صاحبون کو اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم جبریل و عادل
کو لے کر جبکہ وہ زخمی ہوے اور شدت زخم سے بیہوش ہو گئے اِدھر چلے آئے یہ دونون صاحب حاضر ہین
صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا تو زخم کاری لگے تھے اُسی وقت اُنکی حالت دیکھکر جراح سرکاری طلب فرمایا
اپنے روبرو بارگاہ مین اُنکے زخمون پر بخیہ کرائی پٹی مرہم کی چڑھائی گئی اسکے بعد حکم ہوا کہ انکو شفاخانہ
شاہی مین لیجاؤ تاکہ انکے زخمون کا علاج خوب اچھے طور سے کیا جاوے جراح کو حکم ملا کہ تم دو وقت
انکے زخم جا کر دیکھ آیا کرنا اسمین کوتاہی نہو انکو اُنکے ملازم اُٹھا کر لے گئے اُنکے جو خیمے تھے وہ برپا کر لئے
اُسمین رکھا انکا حال تحریر ہوگا جب یہ لوگ جا چکے تو صاحبقران نے فکر کرنا شروع کی کہ کیا تدبیر
کیجاے کسی اور سردار کو براے مدد روانہ کرون ابھی کچھ حکم نہ فرمایا تھا اور وہ ہرکارے روبرو کھڑے
تھے کہ دوسری جوڑی ہرکارون کی گرد مین آلودہ سر دن پر راہ کی خاک حاضر دربار ہوئے مجرا کیا
دعا و ثناے شاہی بجا لاے اور عرض کیا کہ خبر لیکر آئے ہین یہ خبر ہے کہ جب لشکر نے جبریل کے شکست
کھائی اور بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو گیا ابھی لشکر دربار ہا تھا گو قدم اُٹھ چکے تھے اور وہ لوگ بارگاہ لیکر تھوڑی دور گئے
تھے کہ صحرا سے گرد و غبار بلند ہوا کہ جسکے سبب سے روز روشن مثل شب تاریک ہو گیا سب کو سیاہ آندھی کا
گمان ہوا کہ لڑائی موقوف ہو گئی کہ وہ گرد شق ہوئی دامن گرد سے ایک گرد زمردی رنگ کی پیدا ہوئی کہ جس سے
تمام صحرا زمردگون ہو گئی اس گرد زمرد رنگ سے ایک نقابدار زمرد پوش پیدا ہوا حضور ہم اسکی شوکت
و صولت کو کیا عرض کرین جس وقت اُسکی صولت کا خیال کرتے ہین تو تمام جسم کے بال فرط خوف سے شب

ہو جاتے ہین اُسکے ہمراہ ساٹھ ہزار سواران زمرد پوش سکے غضنفر البا بہادر دیری ہم جان نثار ہون
نے آج تک نہین دیکھا جرأت تو اُسکے گھر کی کنیز زر خرید معلوم ہوتی ہی آتے ہی اُسنے وہ شمشیر زنی کی
کہ کفار کے جی چھوٹ گئے ایک آن واحد مین کفارون کو قتل کرکے اُسنے بارگاہ پر قبضہ کر لیا بارگاہ کو
چھین لیا اور اپنے ملازمون کے ہمراہ کرکے اپنے مقام فرودگاہ کو روانہ کر دی جب ہمنے یہ رنگ دیکھا تو
ہم وہان سے چلے کہ آپ کو آگاہ کرین خداوند وہ نقابدار مع فوج کے کفار سے لڑنے لگا یہ معرکہ دیکھکر
لشکر سرکاری بھی پھر جسم کر لڑنے لگا اُن ہرکارون نے اسقدر تعریف نقابدار کی کی کہ صاحبقران
کے دل مین الفت پیدا ہوئی جیسے باپ کو فرزند کے ساتھ ہوتی ہی اور بادشاہ کو بھی ایک اُنس ہو گیا
اُسکی جرأت و شوکت سنکے پس اُسی وقت ہرکارون سے فرمایا کہ ہان اور کچھ بیان کرو اُنھون نے عرض
کیا کہ ہم یہ حال دیکھکر ادھر کو روانہ ہوے قریب لشکر کے تھے ہمارے آقا زادے سلطے ہم سے انکو اس حال
سے آگاہ کیا وہ اسی وقت لشکر کو لیکر لشکر حریف پر جا پڑھے اب ہمکو حال نہین معلوم کہ کیا گذرا صاحبقران
نے خیال کیا کہ کہین ایسا ہو کہ شہنشاہ سے اور نقابدار سے بابت بارگاہ کے فساد ہو تو بڑی خرابی ہو اُن
ہرکارون سے کہا کہ تم اسیوقت اُس مقام پر جاؤ ہماری طرف سے شہنشاہ کو دوڑانا اور کہنا کہ صاحبقران نے
کہا ہے کہ اے فرزند اگر نقابدار بارگاہ بخوشی دے تو لے لینا ورنہ فساد کرنا کیونکہ ہم منصف ہین اور یہ مقام
انصاف ہی اُسنے ہمارے لشکر سے بارگاہ نہین چھینی ہی بلکہ لشکر کفار سے لی ہی اب ہمارا کوئی حق اُسپر نہین ہی
کیونکہ اُسکی ملک ہو گئی ہان اگر ہمارے لشکر سے لڑکر چھین لیتا تو ہمکو اُسسے فساد کرنا زیبا تھا وہ تو ہمارے
ہاتھ سے جا چکی تھی اگر دوسرے نے لی تو چارا کیا اور جہان تک ممکن ہو نقابدار کو سمجھا کر ہماری بارگاہ
مین لاؤ ہم اُس بہادر کے بہت مشتاق ہین اور نقابدار سے کہنا کہ صاحبقران نے کہا ہی کہ اگر آپ
میری بارگاہ مین تشریف لائین تو آپ کی عنایت ہوگی اور مین اور میرے تمام سردار آپکے ممنون ہونگے
آپ کی ملاقات کا مجکو بہت اشتیاق ہی مین خود آپکی زیارت کو آتا مگر مجبور ہون کہ مین بدون بادشاہ کے
نہین آسکتا ہون اور یہ بھی شہنشاہ سے کہنا کہ اگر اُسکے خلاف کروگے اور کسی قسم کا فساد ہو گا تو مین تمسے
بہت ناراض ہونگا پس یہی تمکو لازم ہی کہ نقابدار کو میرے پاس جس طور سے ہو سکے لے آؤ کیونکہ مین
و نیز جہان پناہ و دیگر سرداران بہت مشتاق ہین یہ سنکے وہ ہرکارے مجرا بجا لاکے اور دربار سے نکلکر طرف
اُس صحرا کے چلے جہان مقابلہ ہو رہا تھا یہ تو اور راہ سے گئے اور لشکر اسلام دوسری راہ سے ادھر کو آیا
ہرکارون کا حال پھر تحریر ہو گا لشکر اسلام جو شہنشاہ سے رخصت ہو کر چلا تو داخل لشکر ہوا سرداران معزز
اُسی صورت سے حاضر دربار ہوے لشکر نے بڑاؤ پر جا کر کھولی صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کرکے اپنے
مقام پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا کہ شہنشاہ کہان ہین وہ کیون نہین آئے اور نقابدار سے کیا گذری
اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہمارے آقا ہم سے یہ کہکر لشکر نقابدار مین تشریف لے گئے تھے کہ مین جا کر
اُن سے بارگاہ طلب کرتا ہون ہمکو چھوڑ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد تشریف لائے نہ معلوم کیا باہم تقریر
ہوئی ہم سے کہا کہ تم لشکر مین جاؤ لشکر کو لیکر ہم ہمراہ نقابدار کے اُنکے خیمہ مین جاتے ہین تھوڑی دیر
بیٹھکر آتے ہین اگر جناب صاحبقران دریافت فرمائین تو یہی عرض کر دینا اور عرض کرنا کہ کوئی مقام
تشویش نہین ہی حضور خاطر جمع فرمائین بس یہ فرما کر چند سرداران کو لیکر چلے گئے ہم نے لاکھ لاکھ عذر کیا
کہ ہم بھی ہمراہ ملین مگر نہ قبول کیا آخر ہم مجبور ہو کر ادھر چلے آئے صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی عناد کی
تو نوبت نہین آئی یا کوئی طرز فساد ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند خیال فرمائین کہ اگر فساد ہوتا یہ

یہ ہم دیکھتے کہ فساد ہوگا تو ہم اپنے آقا کو چھوڑ کر چلے آتے جب ہم نے اُنکو خوش پایا بلکہ اُنھون نے یہ فرمایا
کہ مین تو نہ جاتا مگر قسم سے ناچار ہوگیا اب نہ جاؤن تو گنہگار ہوتا ہون دوسرے مروت کے خلاف ہر سبب
میرے جانے کا ہے یہ سنکے صاحبقران نے دوات و قلم و قرطاس طلب فرمایا اور اپنے دست حق پرست
سے ایک رقعہ بنام شہنشاہ گوہر کلاہ اس مضمون کا تحریر فرمایا کہ اے نور نظر قوت قلب و جگر طال اللہ عمرہ
بعد دعاے ترقی جاہ و درجات کے معلوم کرو کہ ہمکو قسم ہے ہمارے سر عزیز کی نقابدار سے کسی قسم
سے فساد نہ کرنا اگر وہ بارگاہ بخوشی خاطر دے تو کچھ مضائقہ نہین ہے ورنہ اُسکو ناراض کرکے بارگاہ نہ لینا
وہ بارگاہ اُسی کو مبارک رہے ہم اور بارگاہ مین دربار کرین گے کیونکہ اب وہ بارگاہ اُسکی ہوگئی اُسنے مقابلہ
کرکے کفار سے لی کوئی تمھارے لشکر سے نہین لی ہے بلکہ اگر وہ ہمارے لشکر سے بھی لیجاتا تو ہم بزور نہ
لیتے کیونکہ وہ بھی مرد مسلمان ہے ہماری مروت اس قسم کی نہین ہے کہ ہم خداپرست سے مقابلہ کرین کیونکہ ہم وہ
ایک طریق رکھتے ہین اے فرزند جبکہ مال قبضہ سے نکلگیا اور دوسرے کے قبضہ مین چلا گیا اُس سے کسی
اور نے چھین لیا تو اُسپر پھر ہمارا قبضہ کیونکر رہا الغرض یہ لکھتا ہے کہ اب اُس مال کی طرف نگاہ بھی اُٹھاکر
نہ دیکھنا چاہیے پس وہ بارگاہ اب نقابدار کی ملکیت ہے اے فرزند جہان تک ممکن ہو نقابدار کو راضی کرکے
میرے پاس لاؤ بلکہ نقابدار سے میری طرف سے کہنا کہ بدیع الملک تمھاری ملاقات کا بہت مشتاق ہے
مین خود آتا مگر سبب یہ ہے کہ جہان پناہ بھی تمھاری ملاقات کا شوق رکھتے ہین اور جملہ سرداران بادشاہ
نے بھی فرمایا تھا کہ اے صاحبقران نقابدار کو یہان طلب فرمایئے اس سبب سے صاحبقران نے یہ
تحریر فرمایا اور یہ کہنا کہ آپ کے آنے سے میری بارگاہ کی زینت ہوگی آپ نے بڑا احسان کیا کہ کفار سے
بارگاہ لے لی جیسے تمھارے پاس رہی ویسے میرے پاس کیونکہ ہم تم ایک ہی ہین یہ لکھکر صاحبقران نے
رقعہ کو ختم کیا اُسپر اپنی مہر کی اُسکے بعد خواجہ سے کہا کہ خواجہ یہ رقعہ تم لے کر شہنشاہ پاس جاؤ اور شہنشاہ
سے زبانی بھی کہدینا یہ لکھکر وہ تقریر بیان فرمائی اور فرمایا کہ تم جاکر خود اپنی آنکھ سے دیکھو آؤ کہ شہنشاہ سے
و نقابدار کس طور سے پیش آیا اور کچھ باہم فساد کی تو تقریر نہین ہوئی ہے اگر ہو تو تم خود مرد دانا ہو شہنشاہ کو
منع کرنا اگر وہ تمھارا کہنا نہ سنے تو یہ کہنا کہ صاحبقران تم سے بہت ناخوش ہون گے آیندہ تمکو اختیار ہے
اور خواجہ تم نقابدار کو بھی دیکھنا کہ کس رتبہ کا آدمی ہے خواجہ نے عرض کیا کہ مین خود اپنی فکر مین
مبتلا ہون جان چورائے یہان بیٹھا ہون باہر تمام قرضدار کھڑے ہوئے ہین باہر نکلا اور انھون نے مجکو
پریشان کیا مین نہین جاسکتا ہون اور نہ میرے پاس اس وقت روپیہ ہے کہ اُنکو دون نہ کہین سے ملنے کی
امید ہے کہ وعدہ کرون مین کیون اپنی جان کو عذاب مین مبتلا کرون آپ کی تو ایسی ہی باتین ہین کہ خواجہ
تم جاؤ خواجہ ہوئے خدمتگار ہوے کہ چلے جاتے ہین ہان اگر کوئی ضرورت شدید ہوتی تو کیا مضائقہ
تھا نقابدار کی بارگاہ مین نہ جاؤنگا مجکو نقابدار سے خوف معلوم ہوتا ہے دوسرے تم لوگ اولاد
صاحبقران سے ہو جس امر پر نیت کرتے ہو اُس سے پھر نہین پھرتے ہو لڑکے جو ہین وہ کسی کا کہنا
نہین سنتے ہین مین نے جاکر منع کیا اُنھون نے نہ مانا تو مجکو رنج ہوگا میری بات رائگان ہوگی مجکو
غصہ آجائیگا مین سختی کرونگا وہ مجکو کلام درشت مین جواب دین تو اور زیادہ مجکو ملال ہوگا کس لیے کہ
یہ لڑکے کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین خود سر ہین بزرگ کی بزرگی خورد کی خوردی کا اُنکو بالکل لحاظ
پاس نہین ہین بلکہ خودبین ہین جو دل مین ہے وہ کرتے ہین آج کل کے لڑکے بے لحاظ اور بدتمیز ہوتے ہین تو مین
کیونکر جاکر اور اُنکے درمیان مین بول کر اپنی عزت دون آبرو مٹاؤن جو کچھ اُنکو میرا پاس ہے

وہ بھی جاتا رہے آپ نے اچھی تدبیر نکالی ہے اور کسی کو روانہ فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ یہ کام سوا تمھارے کسی سے نہ نکلیگا تم بہت اچھی طرح سے اسکو کروگے یہ فرماکر کہا کہ مین ایک ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ آپ بیکار لالچ دیتے ہین اسوقت کام نکالنا منظور ہے صرف زبانی جمع خرچ ہے اگر دیتا ہے تو منگا کر رکھیے اُسوقت مین اپنے دل کو آزماؤن اگر وہ اجازت دے تو مین جاؤن گو مین یہ تو جانتا ہون کہ مین آج ذلیل تو ضرور ہونگا مگر تمھارا کام کر لاؤنگا صاحبقران نے اُسی وقت ایک توڑا منگا کر رکھا خواجہ نے وہ توڑا اُٹھا لیا اور رقعہ صاحبقران سے لے کر جیب مین رکھا اور سلام کر کے بارگاہ سے باہر آئے اور طرف اس میدان کے روانہ ہوئے انکو بھی راہ مین رکھا جاتا ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے بادشاہ نے جاکر آرام کیا چونکہ ساعت ہو گئی تھی باسی مکر و تدبیر مین اب دربار کا حال جب کل آراستہ ہوگا تحریر کیا جائیگا اب راوی دوسرا حال بیان کرتا ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ لوگ نقابدار کے جو کہ بارگاہ لے کر حسب الحکم نقابدار اُس طرف روانہ ہوئے تھے کہ جہان نقابدار کے خیمے وغیرہ برپا تھے وہ پانچہزار سوار بارگاہ خوشی خوشی چلے جاتے ہین انکو تو جانے دیجیے دوسرا واقعہ راوی نے جو بیان کیا ہے اُسکو سماعت فرمائیے وہ یہ ہے کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ داستان جلد اول مین جہان تک بیان ہوئی تھی کہ جب ارژنگ شاہ کے لشکر پر اسد ثانی نے آکر کئی شب خون مارے اور وہ عاجز ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ شہر زرین حصار کو کہ جہان کا بادشاہ زردمان تھا رستم ثانی نے آکر حالت فقیری مین مسلمان کیا تھا پہلوان ارژنگ کو قتل کر کے تمام شہر اسلام آباد ہوا تھا اسکی خبر زرنگار بہادر زردمان کو پہونچی وہ لشکر لیکر آیا تھا رستم ثانی طرف بردہ قاف کے جا چکے تھے یہ داستان بھی معرض بیان مین آ چکی ہے اسکی تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین یہان یہ حال جو کہ تحریر ہو رہا ہے برائے یاددہی ناظرین تحریر ہوتا ہے گو اسکی بھی ضرورت نہ تھی مگر اس سبب سے تحریر کیا کہ ناظرین کو یاد آ جائے پس خلاصہ یہ کہ زردمان نے مقابلہ کیا تھا لشکر نے شکست کھائی تھی زردمان تو قلعہ بند ہوا تھا زرنگار نے یورش کیا تھا اسد ثانی بدیع الملک کو تلاش کرتے ہوئے اُدھر بھی جا نکلے تھے چونکہ زردمان مسلمان تھا اور زرنگار کافر انھون نے بہ تعصب مذہب زرنگار کے لشکر پر شبخون مارے تھے اور پریشان کر دیا تھا اُسنے عاجز ہو کر عیار کے ذریعہ سے اُنکو چرہ منگوایا تھا اور قفس مین بند کر کے صبح کو یورش قلعہ پر کیا تھا کہ پہلوان اسکا قریب قلعہ ہو چکا تھا اہل قلعہ نے دعا کی تھی الفاق سے شہریار عالی وقار فرزند ایرج نامدار بصورت قلندر اُدھر جا نکلے تھے اُنکے قلندر ہونے کی داستان جلد اول مین تحریر ہو چکی ہے یہ رستم ثانی کی تلاش مین فقیر ہوئے تھے انھون نے مقابلہ کر کے زرنگار وغیرہ کو شکست دی تھی اسد کو رہا کیا تھا زرنگار مسلمان ہوا تھا زردمان اسد و شہریار کو شہر مین لے گیا تھا بڑی دھوم سے دعوت کی تھی رات بھر اسد و شہریار سے باتین رہین تھین اسد نے فقیر ہونے کا سبب دریافت کیا تھا شہریار نے کل حال کہا تھا بوقت سحر شہریار تو اُسی تکیہ پر آ کر قلندر بن کر بیٹھے تھے جہان رستم ثانی مقیم ہوئے تھے شہریار عالی وقار کی داستان تحریر ہو چکی ہے جلد اول مین اور اسد ثانی مع اپنے لشکر کے تلاش بدیع الملک روانہ ہوئے تھے کوہ و صحرا مین تلاش کرتے ہوئے ہر جا کوچ و مقام کرتے ہوئے منزل بہ منزل چلے آتے ہین یہ لوگ تو اس طور سے بسر کرتے ہین کہ نہ انکے پاس خیمے ہین نہ بارگاہ صرف ایک مختصر سا خیمہ ہے کہ وہ برائے اسد ثانی برپا کیا جاتا ہے یہ اسمین آرام کرتے ہین باقی جو لوگ ہین وہ کمل وغیرہ بالین ڈالکر بسر کرتے ہین رات کو صحرا مین اترے سحر کو سب اپنا سامان اوٹھا لیا چل کھڑے ہوئے اتفاق سے اسد ثانی بھی اسی صحرا مین آگر

جو کہ اس میدان جنگ سے قریب تھا ہو پہنچے تھے یہ آج صبح کو جو اس صحرا میں پہونچے چونکہ وہ جنگل بہت
پرفضا اور پربہار تھا اور شکار بھی بیشمار تھا اُنھوں نے اپنے رفیقوں سے کہا کہ آج دن بھر اس صحرا میں
شکار کھیلو اور رات بھی یہیں بسر کرو بوقت سحر یہاں سے روانہ ہونگے کئی ماہ کا زمانہ ہوا ہے کہ ہم صحرانوردی
کر رہے ہیں مگر اُس شہریار کا نشان نہیں ملا باوجودیکہ لشکر کثیر ہے اور وہ صاحبقران لشکروں میں سنا گیا ہے
کہ اُنھوں نے اپنے لشکر کا بادشاہ دارین جمشید کو کیا ہے اور وہ طرف ملاقی کے مع لشکر کے روانہ
ہوئے ہیں یہ بھی سنا گیا ہے کہ کوئی دشت بہار افزا ہے اسمیں دریاے سبز رنگ ہے اُسکے کنارے لشکر
فیروزی اثر مقیم ہے یہ حال بزبانی شہریار کے معلوم ہوا تھا کیونکہ اُس سے سنا تھا کہ جب رستم ثانی کو خبر
ہوئی کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو لشکر کا صاحبقران کیا بانی و اثاثہ صاحبقرانی اُنکو
مرحمت کیا اور آپ طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے اُنکو ملال ہوا وہ لشکر کو چھوڑ کر فقیر ہوکر نکل گئے جب یہ
خبر شہریار کو معلوم ہوئی وہ بھی بھائی کے غم میں فقیر ہوئے اور اُنکی تلاش میں روانہ ہوئے یہ خبر مجھکو کہ
لشکر صاحبقرانی فلان مقام پر فروکش ہے زبانی شہریار کے معلوم ہوئی تھی مگر ہم تلاش کرتے پھرتے ہیں
کہیں نہ دشت بہار افزا کا نشان ہے نہ کسی مقام پر دریاے سبز رنگ ملا کہ جسکے سبب سے لشکر کا پتہ چلتا ہاں
ایک امر ہے کہ اس سفر میں صحرا تو بہار افزا بہت ملے مگر دریاے سبز رنگ کوئی نہ ملا کہ نشانہ ملتا یا امید
ہوتی کہ اب ہم قریب لشکر پہونچے تم خیال کرو یہ بھی صحرا بہار افزا معلوم ہوتا ہے اگر ہمارے مقدر
میں صاحبقران ثالث سے ملاقات بدی ہے تو ضرور ہوگی ورنہ اسی صحرانوردی میں بسر ہوگی میری آرزو
بر آئیگی میں یہ ہی حسرت دل میں لیکر اس دنیا سے طرف عالم بقا کے راہگیر ہونگا یا تو میں نے صاحبقران
کے لشکر کو تلاش کیا یا اس صحرانوردی میں اپنی جان دی افسوس ہے کہ فلک ناہنجار کے ہاتھوں کسی طور سے قرار
نہیں ہے ایک صورت پر یہ گردش نہیں کرتا ہے خیال کرنے کا مقام ہے یا تو وہ زمانہ تھا کہ صاحبقران اول
لشکر میں موجود تھے کیسے کیسے سردار و افسر بارگاہ میں متمکن ہوتے تھے سنتے ہیں اٹھارہ فرزند صاحبقران
تھے جن میں بعض تو ایسے بہادر تھے کہ خلق جرأت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں تلوار کفار کش
کے کفور دل پر سکہ بیٹھے ہوئے ہیں مثل عمرو بن حمزہ یونانی علمشاہ بدیع الزمان و دیگر پسران عالیوقار
اور پوتے پرپوتے مثل نور الدہر ملک قاسم ایرج نوجوان کے بارگاہ صاحبقران میں پانچہزار پانچ سو تختیں
سردار باقی دنگل و کرسیوں پر بیٹھتے تھے لندھور و مالک و بہرام فرامرز عاد مغربی وغیرہ کے اُسوقت کا دربار
لائق دید تھا اسد دلاور تو ایسے تھے صاحبقران کا لشکر کثیر ہر ایک سردار و فرزند و نبیرہ صاحبقران
کے ہمراہ تھا کل لشکر تین یا چار کروڑ سے کم نہوگا کیسے کیسے معرکے سر ہوئے کیسی بہار تھی گلشن لشکر پر
ایک چشم زدن میں وہ طریقہ نہ رہا صاحبقران اول اپنی طرف سے صاحبقران ثانی کو صاحبقران کرکے
طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے گو وہی لشکر تھا وہی لوگ تھے مگر وہ رونق و زینت نہ تھی باوجودیکہ
سردار زیادہ ہو گئے تھے مثل بدیع الملک و رستم ثانی کے کہ ان لوگوں نے سیکڑوں طلسم
فتح کیے ہزاروں ملک مگر وہ بات نہ تھی وہ بات صاحبقران اول کے ہمراہ گئی کہ ایک زمانہ گذرا تھا کہ اولاد
صاحبقران و سرداران صاحبقران پر تباہی آئی طہماس ایسا دلاور قتل ہوا لندھور مارے گئے بہرام
کی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی اور اسی طور سے بہت سے سردار قتل ہوئے دربار سرداروں سے خالی ہو گیا اُنکے
جانشین اُنکی اولاد ہوئی اولاد صاحبقران سے علمشاہ قتل ہوئے عمرو بن حمزہ درجہ شہادت پر فائز
ہوئے قاسم نے انتقال کیا مگر پھر بھی بہت سے لوگ تھے اب جو فلک گردش کرتا ہے تو یہ تباہی آئی۔

کہ صاحبقران ثانی بھی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے بدیع الملک کو صاحبقران کیا گو لشکر اُسی طور سے
رہا مگر سیکڑون سردار رخصت ہو ہو کر طرف ملکون کے چلے گئے یہ خبر سنکے رستم ثانی نفر ہوے شہریار نے
بھی درویشی اختیار کی اب فلک نے یہ رفتار کی ہم جو صاحبقران کے ہمراہ خانہ کعبہ کو چلے تھے راہ مین
یہ آفت آئی کہ صحرا مین آگ لگی تمام اشجار جلنے لگے تمکو معلوم ہی کہ مین اُس صحرا سے نکلا تم چند لوگ میرے
ہمراہ تھے کوئی لشکر نہ تھا بجز یہ لشکر کیونکر بہم ہوا اُسکے بعد مین اس آفت مین مبتلا ہوا کہ عیار گرفتار
کرکے لے گیا کوئی درجہ میرے قتل ہونے و قلعہ کے فتح ہونے مین باقی نرہا تھا مگر کیونکر آسان ہوا اور کیا
سبب ظاہر ہوا اُس سے تو تم لوگ بھی ماہر ہو خیر اب خداوند کریم نے اس صحرا مین پہونچایا ہی کوئی نہ کوئی
صورت ملاقات بدیع الملک کی پیدا کرے گا گو فلک در پے آزار ہی مگر خدا کے فضل سے امید قوی ہی
اہل لشکر نے کہا کہ جیسا حکم ہو اسد ثانی نے فرمایا کہ اسی صحرا مین آج تمام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے ہمکو اس
صحرا مین شکار بکثرت معلوم ہوتا ہی لہذا تم لوگ یہان پڑاؤ کا سامان کرو مین ذرا شکار کھیل لون تو آتا ہون یہ فرماکے
چند سردارون کو لیکر ایک جانب چلے یہان اہل لشکر نے مقام سایہ دار تجویز کرکے پڑاؤ کرنے کا سامان کیا
تھا ابھی کمرین وغیرہ نہین کھولی تھین صرف اپنے کمل وغیرہ تاننے کی فکر کر رہے تھے یہان تو یہ لوگ اس
فکر مین تھے اور یہ وہ وقت اور وہ دن ہی کہ جہان میدان مین اُسی صحرا کے قریب مقابلہ ہوا تھا اور بارگاہ نقابدار
نے کفار سے چھین کر روانہ کی تھی طرف اپنی فرودگاہ کے وہ لوگ بارگاہ لیے ہوے چلے آتے ہین
اسد شکار مین مصروف تھے سامنے انکا لشکر اُتر رہا تھا کہ اسد نے دیکھا کہ ایک طرف سے گرد پیدا ہوئی یہ طرف
گرد و غبار کے دیکھنے لگے اور مرکب کو بڑھا کر اُدھر کو چلے جب قریب گرد پہونچے وہ گرد شگافتہ ہوئی اُنھون
نے دیکھا کہ اُس دامن گرد سے لشکر پیدا ہوا مگر قلیل یہ لشکر کو دیکھکر اُسی مقام پر ٹھہرے اب جو غور کرکے
دیکھتے ہین تو اس لشکر کے ہمراہ بارگاہ ہی اور بہت سے زخمی ہین مگر لشکر صاحبقرانی کے یہ وہ لوگ ہین جو کہ
ہمراہ بدیع الملک کے رہ گئے تھے یہ دیکھکر اُنھون نے بوق کو اپنی بجایا اُسکی صدا جو بلند ہوئی اُن کے
لشکر مین پہونچی اہل لشکر نے جو سُنی یا تو وہ لوگ اس بند و بست مین تھے کہ کمرین کھولین یا ایک مرتبہ ہوشیار ہوے قریب
اپنے مرکبون کے آئے اس خیال سے کہ یہ آقاے نامدار کے بوق کی صدا تھی کیا سبب ہی اور کیا ضرورت ہی کہ
آقا نے بوق بجایا کہ ادھر اسد نے دوسری مرتبہ بوق کو دم دیا یہ لوگ اُس صدا کو سنتے مرکبون کی پشت پر
سوار ہونے تیسری مرتبہ جو صدا آئی تو یہ لوگ مرکبون کو اُٹھا لائے اُس صداے بوق کی جانب روانہ ہوے یہ تو ادھر
چلے ادھر اسد بوق کو دم دے کر اُس لشکر کی طرف متوجہ ہوے اب جو دیکھا تو بارگاہ صاحبقرانی کا اٹالہ ہی
کہ اُسکو یہ لشکر لیے ہوے چلا آتا ہی اور ہمراہی اُس بارگاہ کے زخمی ہین یہ دیکھنا تھا کہ بس ایک دود غلیظ تھا کہ
کاخ دماغ کو توڑ کر بار گذر گیا اور آتش غیظ و غضب کا لون سینے مین مشتعل ہوئی مگر اُنھون نے اُس لشکر کو بھی
اہل اسلام سے پایا گو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ خداپرست ہین یہ بارگاہ کیون چھین کر لائے ہین اسکو پہلے دریافت
کر لو پھر جو منظور ہی وہ کرنا یہ تصور دل مین کرکے آگے آکر کھڑے ہوے اور راہ روک لی اور کہا کہ تم کون لوگ ہو
کیونکہ وہ لشکر قریب آچکا تھا اُنمین سے ایک سردار بڑھا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو کہ جو راہ روکے کھڑے ہو
ہمکو آگاہ کرو اور راہ سے ہٹ جاؤ کہ بارگاہ ہم لیے جاتے ہین یہ بارگاہ بڑی مشقت سے حاصل ہوئی ہی ہمارے
آقا نے ہمکو حکم دیا ہی کہ بارگاہ کو لیجا کر میری فرودگاہ پر برپا کرو ہمکو عجلت ہی کہ ہم یہان جو تم سے گفتگو کرینگے
تو دیر ہوگی یہ سنکے اسد نے کہا کہ جب تک تم یہ نہ بتادوگے کہ یہ بارگاہ فلان شخص کا ہی اور ہم فلان کے ملازم ہین
اُسوقت تک مین راہ سے نہ ہٹونگا نہ تمکو جانے دونگا بلکہ بارگاہ تم سے چھین لونگا اُنھون نے دیکھا کہ اس سے

اگر حجت کرتے ہین تو مقابلہ ہوگا اور دیر ہوگی وہان آقا بہونچ جاوینگے اور بارگاہ کو پاوینگے تو ناراض ہونگے لہذا
اُسنے پورا حال کہدین تاکہ یہ بلا ٹل جاے یہ لوگ قزاق پیشہ معلوم ہوتے ہین یہ سوچ کے اُن لوگون کا جو افسر
تھا وہ آگے آیا اور اس سردار سے کہا کہ ہٹ جاؤ مین تقریر کیے لیتا ہون وہ ہٹ گیا اُسنے کہا کہ ہم لوگ ملازم
ہین نقابدار سبزپوش کے وہ فلان صحرا مین مقیم تھا کہ اسکو خبر پہونچی کہ بارگاہ صاحبقرانی کو کفار لیے جاتے ہین
چونکہ اُنکو بھی دعوے صاحبقرانی ہے بدین سبب وہ مع لشکر اسطرف کو روانہ ہوے اور وہان جاکر اُنھون
نے کفار کو قتل کیا اور بارگاہ پر قبضہ کرکے اپنی فرودگاہ پر روانہ کی ہے ہم وہی بارگاہ لیے جاتے ہین
یہ بارگاہ صاحبقران ثالث بدیع الملک کی ہے اُنھون نے مع اپنے درگہ سالار کے طرف محرابیہ کے روانہ
کی تھی کہ محراب شاہ کے سپہ سالار نے آکر مقابلہ کرکے خدا پرستون سے لی ہمارے آقا نے جاکر اُن سے چھین
لی یہ جو اسد کو معلوم ہوا تو یقین ہو گیا کہ یہ بارگاہ صاحبقرانی ہے بس یہ سنکے کہا کہ یہ بارگاہ مجکو دو کہ مین اسکو
لیجاؤن اُنھون نے کہا کہ کیا خوب آپ اچھے آئے کہ ہم تمکو بارگاہ دیدین کیونکہ ہمکو ہمارے آقا نے دی
ہے ہم تمکو دین جو کہ آقا نے بڑی محنت سے حاصل کی تھی اسد نے کہا کہ ضرور دینا ہوگی یون نہ دوگے
تو زبردستی دوگے اپنے بس نہ دوگے بزور شمشیر دوگے اُسنے کہا کہ تم ہو کون اسد نے کہا کہ ہم کوئی
ہین تمکو اس سے کیا غرض تمکو آم کھانے سے غرض یا پیڑ گننے سے تم ہمکو بارگاہ دو جدھر سے آئے
ہو اُسی طرف چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے پریشان ہوگے مین بارگاہ ضرور لونگا تمکو نہین خیال تھا کہ یہ
بغیر میرے قبضہ مین ہے یہان کا مالک مختار مین ہون تم کیون ادھر سے بارگاہ لیکر آئے اب آئے ہو تو
بارگاہ میرے ہاتھ سے بچکر نہین جا سکتی ہے جس طور سے دوگے مین لونگا یہ جو اسد نے کہا وہ افسر بہت
برہم ہوا کہ اب تو رستم کی بھی طاقت نہین ہے کہ بارگاہ پر قبضہ کر سکے اصل مین جسکی بارگاہ ہے اگر وہ بھی آئیگا
تو سزا پائیگا بارگاہ نہ پائیگا تمھاری کیا اصل ہے یہ جو کہا بس غضب آگیا اسد نے کہا کہ تمھاری قضا
آئی ہے سچ ہے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین بس معلوم ہو گیا کہ تم لوگ
یون یہ بارگاہ نہ دوگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ان لوگون نے دیکھا کہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اُس
گرد سے قریب چالیس ہزار کے لشکر قزاق وضع سب کے ہاتھون مین تلوار مثل اُس جوان کے جو کھڑا ہوا
گفتگو کر رہا ہے بوق بین وہ لشکر آکر عقب مین اُس جوان کے استادہ ہوا بس اُدھر اُس جوان نے یہ کہا کہ معلوم
ہو گیا کہ تم لوگ یون بارگاہ نہ دوگے یہ کہکر اسد نے بوق اُٹھا کر اسمین صدا دی کہ این را بزنید و بہ بند بدید
کہنا تھا کہ وہ قزاق وضع ایک مرتبہ چلے وہ چالیس ہزار یہ پانچ ہزار کہان مقابلہ ہو سکتا ہے ناظرین پر یہ امر
ظاہر ہوا کہ اس بارگاہ کے ہمراہ جو لوگ ہین وہ لشکر حنظل کے ہین لشکر صاحبقرانی کے نہین ہین جو کہ
اسد کو پہچانتے اول تو کل لوگ اُسی وقت بارگاہ کو چھوڑ کر بھاگے تھے یہ چند آدمی اسی سبب سے رہ گئے
تھے کہ زخمی تھے گو انکا بھی قصد فرار کرنے کا تھا مگر فرار نہ کرنے پاے تھے کہ نقابدار نے آکر گرا اور بارگاہ پر
قبضہ کر لیا اب یہ لوگ یہ سوچے کہ یہ لوگ مسلمان ہین اسی سبب سے ہمراہ تھے کیس اسد دو چار کو مار کر بارگاہ پر
مگر ادھر لشکر نے اُن پانچ ہزار کو ایک حملہ مین متفرق کر دیا قتل نہین کیا کیونکہ اسد نے بوق مین یہی کہا
تھا کہ یہ لوگ خدا پرست ہین جو لوگ مرکبون کی جھپٹ مین آگئے وہ تو مرگئے ورنہ ایک کو بھی نہین مارا
ہان گرفتار ضرور کر لیا اور حملہ جو کیا تو سب متفرق ہو گئے اُدھر اسد نے جاکر بارگاہ پر قبضہ کیا
ہان کچھ لوگ اسد کے لشکر کے کام آئے جب اسد کا قبضہ بارگاہ پر ہو گیا اسد کے ہاتھ سے دو ایک
سوار مارے گئے جو کہ بہت منچلے تھے یہ لوگ اس سبب سے اور بھاگے کہ ہم قتل ہون گے کیونکہ ہم قلیل

ہین یہ لوگ کثیر ہین ایک ہی مرتبہ ہمکو قتل کر ڈالین گے دوسرے یہ امر ہی کہ یہ بارگاہ کوئی ہمارے آقا کی نہین ہے
بلکہ چھینی ہوئی ہی پس اسلیے لڑنا کیا ضرور ہی چلکر خبر کرین اسیر بھی قریب دو سو کے کام آے جب اسد بارگاہ
لے کر چلے تو یوق مین یہ کہا کہ ای قزاقان بدر رو بیدوا این پسران را رہا کنید ہیچ کہا پس سب چھوڑکر ایک طرف کو
راہی ہوئے وہ لوگ اپنی رہائی کو مقدم خیال کرکے خاموش ہو رہے کیونکہ یہ لوگ تو بلاے ناگہانی کی
طرح سے آکر گرے تھے اور سب کو پکڑ لیا تھا مگر وہ افسر جو کہ گفتگو کرنے آیا تھا مرد جہاندیدہ اور گرم و سرد
عالم چشیدہ تھا اُسنے جو لشکر کو آتے ہوے دیکھا تھا گو تقریر دلیرانہ کر رہا تھا اسکو خیال ہوا کہ اگر مقابلہ ہوا
سب مارے گئے جب اسد اسکی طرف جھپٹے تھے کہ کہان جاتا ہی یہ ایک طرف کو چل کھڑا ہوا تھا کیونکہ انکو تو
مطلب بارگاہ سے تھا اسکا قتل کرنا مد نظر نہ تھا اس سے اُسکا تعاقب نہ کیا تھا اپنے مطلب سے مطلب
رکھا بارگاہ کو لیکر چلے جب اسد نے یہ کہا کہ بدر رو بیدب چھوڑکر اور مرکب اُٹھا کر چلے آگے آگے اسد بارگاہ
لیے جاتے ہین عقب مین انکا لشکر ہی جب وہ لوگ چلے گئے یہ لوگ ہاتھ ملکر رہ گئے اور وہ لاشین اٹھا کر طرف
نقابدار کے چلے کہ جاکر اُسکو خبر کرین کہ بارگاہ کو قزاق چھین لیگئے یہ ادہر چلے ادہر نقابدار شہنشاہ کو ہمراہ
لیے ہوئے چلے آتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ صاحبقران نے روانہ فرماے تھے انکی
زبانی شہنشاہ کو پیغام دیا تھا وہ اُس لشکر مین آئے اور قریب شہنشاہ و نقابدار پہونچکر مجرا کیا اور عرض کیا
کہ ہمکو آپسے کچھ عرض کرنا ہی ذرا آپ علیحدہ تشریف لیچلین کچھ پیغام صاحبقران نے آپ کو دیا ہی یہ جو
شہنشاہ نے سنا کہ کچھ پیغام صاحبقران نے انکی زبانی دیا ہی نقابدار سے کہا کہ آپ چلین مین انسے
پیغام سن لون تو آتا ہون آپ آگے تشریف آہستہ آہستہ لے چلین کیونکہ آپ کے ہمراہ لشکر ہی مین ابھی
آتا ہون نقابدار نے کہا کہ آپ پیغام سن لین مین اسی مقام پر قیام کرتا ہون جب آپ تشریف لائینگے مین
آپ کے ہمراہ چلونگا شہنشاہ یہ سنکے انکی ہرکارون کے ہمراہ ایک طرف چلے اور لشکر سے نکل کر باہر
آئے یہ تو ادہر آئے اُدہر نقابدار انکے انتظار مین مع لشکر کھڑا ہوا تھا کہ گرد اُڑی اور اس
گرد سے وہ لوگ پیدا ہوئے جو کہ بارگاہ لیکر گئے تھے اور اسد نے چھین لی تھی فریاد کنان خاک
بر سر افشان چاک گریبان آکر پہونچے اُنھون نے جو اپنے لشکر کو دیکھا وہ اپنے لشکر مین آے وہ لاشین
بھی ہمراہ تھین اہل لشکر نے کہا کہ کیا گذرا یہ کیا حال ہی کچھ بیان کرو اُنھون نے جواب دیا کہ آقا کہان
ہین ہم اُنسے بیان کرینگے اُنھون نے جواب دیا کہ وہ سامنے تشریف فرما ہین یہ سنتا تھا کہ وہ لوگ
اُسی صورت سے نقابدار کی طرف آئے کہ ہرکارون نے نقابدار کو خبر دی کہ حضور جن کو آپ نے
کفار سے بارگاہ چھین کر دی تھی اور فرمایا تھا کہ بڑا اُوپر بیجاکر برپا کرو وہ لوگ عجیب حال سے داخل لشکر ہوئے
ہین چند لاشین ہمراہ ہین سرون پر خاک فریاد کنان آپکی طرف آتے ہین ہرکارے یہ عرض کر رہے
تھے کہ وہ لوگ آکر پہونچے نقابدار کو مجرا کیا نقابدار نے فرمایا کہ کیون یہ کیا حال ہی کیا آفت نازل
ہوئی کس بلا مین مبتلا ہوے کچھ بیان تو کرو مین نے تو تمکو ہمراہ بارگاہ کے روانہ کیا تھا کہ بارگاہ
لیجا کر برپا کرو بارگاہ کیا ہوئی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلام بارگاہ لیے چلے جاتے تھے کہ اسکے
آگے جو صحرا ہی اس مین جو پہونچے تو قزاق آکر گرے اور بارگاہ کو چھین کر ہم لوگون کو زخمی و قتل کرکے
لے گئے و یہ جو یہ لاشین ہین جو لوگ کہ قزاقون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین اب جو نقابدار سبز پوش
نے دیکھا کہ قریب سو ڈیڑھ سو کے لاشین ہین اور بہت سے لوگ زخمی ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسکے
ہمراہیان اسد نے بسبب خدا پرست ہونے کے انکو قتل نہین کیا بلکہ اسیر و مجروح کیا اور

جنکی قضا تھی وہ قتل بھی ہوے جان کر ایسا نہین کیا یہ جو نقابدار سبز پوش نے دیکھا ایک دو غلیظ تھا کہ کانون سے
سے نکل گیا اُسنے دریافت کیا کہ وہ نقابدار کدھر گیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ اسی صحرا مین
ایک طرف کو مع بارگاہ و اپنے لشکر کے روانہ ہو گیا ہم لوگ ادھر چلے آئے کہ آپ کو آگاہ کرین آپ کی
خدمت مین عرض کرین یہ سنکے نقابدار نے کہا کہ تم مین سے ایک دو سوار میرے ہمراہ آئین اور مجھکو
اس مقام کا نشان دین کہ جس مقام پر سے وہ بارگاہ تم سے چھین لے گیا اور جدھر کو گیا ہی بس یہ حکم
دیا اور اپنے مرکب کی باگ لی بس یہ حکم سنکے چند سوار عقب مین نقابدار سبز پوش کے چلے نقابدار
کا یہ عالم ہی کہ بسبب غیظ کے دونون آنکھین لال ہو رہی ہین منہ سے کف جاری ہی غصہ طاری ہے
بند بند کانپ رہا ہی مرکب کو جولان کیے ہوے چلا جاتا ہی برابر مرکب پر تازیانہ پڑ رہا ہی وہ مرکب جسپر
کبھی پھول کی چھڑی نہ پڑی ہو اُسپر تازیانہ پڑے اُسکا کیا حال ہوگا ایک آن واحد مین اُس صحرا مین
پہونچ گیا بعد جانے نقابدار کے کل لشکر چلا چونکہ نقابدار یہ حکم فرمایا گیا تھا کہ کوئی میرے عقب
مین نہ آئے سواے چند سوارون کے اُنکو بھی مین اسلیے ہمراہ لیتا ہون کہ مجھے یہ نہین معلوم کہ وہ بارگاہ
کس مقام پر سے لے گیا ہی اور کدھر کو گیا ہے اُنکی نشاندہی سے مین ادھر کو جاؤنگا اُسکو بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ
میرے ملازمون سے بارگاہ لیجائے قزاق ہو کر گو اُسکے ہمراہ لشکر بھی ہوتا جاکر اور اُسکو قتل کر کے
بارگاہ پر قبضہ کرونگا یہ حکم فرما کے روانہ ہوے تھے امیران لشکر نے باہم یہ صلاح کی کہ گو آقاے
نامدار منع فرما گئے ہین مگر ہمکو کب لائق ہی کہ ہم اسی مقام پر قیام کرین اور اُنکے عقب مین نہ روانہ ہون
چاہے وہ خفا ہون ہم تو فرزند جلیلین سگے یہ صلاح کر کے لشکر چلا تھا مگر آہستہ آہستہ اُدھر جب نقابدار
اس صحرا مین پہونچا تو ان سوارون نے عرض کیا کہ ہم لوگ اس مقام پر جو پہونچے تھے اور اس طرف سے وہ
قزاق ظاہر ہوے پہلے چند سوار آئے بعد جو انکا افسر صاحب اُسنے ہمکو مع بارگاہ کے دیکھا کسی قسم
کا باجا اُسکے ہمراہ تھا اُسنے تین مرتبہ اسکو بجایا بجانے کے تھوڑے عرصہ کے بعد اُسکے ہمراہی
آگئے پس اُسنے ہمکو زخمی کیا گرفتار کیا کچھ مارے گئے بارگاہ کو لیکر اسطرف کو چلا گیا یعنے جانب مشرق
اُسکا لشکر چونکہ اُسی افسر نے کچھ اسی باجہ مین کہا جب بارگاہ لیکر نکل جا چکا تھا بس اُن لوگون نے ہم
سب اسیرون کو رہا کر دیا اُسی کے عقب مین چلے گئے یہ جو نقابدار نے سنا اور نشان ملا کہ وہ اسطرف
گئے ہین پس مرکب کو اُسی طرف مہمیز کیا گرم تاز کر کے چلا وہ سوار بھی پیچھے چلے تھے کہ انکو منع کیا کہ تم نہ آؤ
اُنھون نے عرض کیا کہ یہ غلام آپ کو اُس قزاق کی شناخت کرا دینگے یہ جو اُنھون نے کہا نقابدار
خاموش ہو رہا اب اُس جانب نقابدار چلا ہی جس طرف اسد ثانی بارگاہ لیکر مع لشکر کے گئے ہین
وہ راہ طے کرتے ہوے چلے جاتے ہین تھوڑی دور تک تو تیز گئے جب خوف حریف جاتا رہا تو
آہستہ آہستہ راہ طے کرنے لگے اور کوئی مقام امن تلاش کرنے لگے انکو اسی فکر مین اور
نقابدار سبز پوش کو انکے عقب مین انکی تلاش مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال شہنشاہ کا تحریر ہوتا ہی
کہ وہ جوہر کارون کے ہمراہ علیحدہ مقام پر تشریف لائے ہرکارون نے کل پیغام صاحبقران کا
شہنشاہ سے عرض کیا اور کہا کہ یہ پیام صاحبقران نے نقابدار کو بھی دیا ہی اور آپ سے فرمایا ہی
کہ بارگاہ کسی اُس سے نہ طلب کرنا ہم کسی کا احسان نہین چاہتے ہین بارگاہ کے جانے سے کوئی نقصان
ہمارا نہین ہے جہان تک ممکن ہو نقابدار کو ہمراہ لے آؤ شہنشاہ نے فرمایا کہ مین چل کر کہتا ہون تم بھی
پیام صاحبقرانی کہنا انھون نے عرض کہ ضرور یہ عرض کر کے ہرکارے خاموش ہوے

شہنشاہ انکو ہمراہ لے کر نقابدار کے لشکر کی طرف آئے دیکھا کہ لشکر چلا جاتا ہی یہ مرکب کو مہمیز کر کے داخل لشکر
ہوے اور اُس مقام پر آئے کہ جو مقام نقابدار کا تھا اپنے دل مین خیال کرتے جاتے تھے کہ مین نے
نقابدار سے کہا تھا کہ تم چلو مین آتا ہون تو انکار کیا اور خود روانہ ہوئے انکے بھی قول کا اعتبار نہین ہی
جب قلب لشکر مین پہونچے اپنے سردارون کو دیکھا نقابدار کے سردارون کو دیکھا نقابدار کو نہ پایا
اور حیران ہوے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ نقابدار نامدار کہان ہین کیا وہ قبل سے چلے گئے
نقابدار کے سردارون نے عرض کیا کہ ابھی نہین وہ قبل سے نہین تشریف لے گئے ہین بلکہ وہ ایک ضرورت
سے تشریف لیگئے ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ ضرورت کیسی تب انھون نے عرض کی کہ آپ کے تشریف
لیجانے کے بعد وہ لوگ آئے کہ جو کہ بارگاہ لیکر گئے تھے کہ انھون نے عرض کیا کہ قزاقون نے آکر
بارگاہ ہم سے چھین لی ہمکو قتل بھی کیا اور زخمی بھی یہ سنتا تھا کہ آقائے نامدار چند سوارون کو ہمراہ
لیکر اُن قزاقون کی تہدید کو تشریف لے گئے ہین بلکہ ہم نے عرض بھی کیا کہ ہمراہ چلین فرمایا کہ مین
ابھی جاکر قزاقون کو سزا دونگا چنانچہ اُنکے جانے کے بعد ہم بھی اُسی طرف کو جاتے ہین یہ سنا تھا کہ
شہنشاہ نے فرمایا کہ مین بھی جاتا ہون یہ فرماکے اور چند اپنے سردارون کو ہمراہ لے کر اور چند سوار اُن
سوارون مین سے جو کہ بارگاہ کے ہمراہ تھے اُسی طرف روانہ ہوئے یہ بھی اُس صحرا مین پہونچے اُن سوارون
نے نشان دیا کہ اسی مقام پر ہم سے بارگاہ قزاقون نے چھین لی اور طرف مشرق کے چلے گئے شہنشاہ بھی چلے
شہنشاہ لشکر کو حکم فرماتے آئے تھے کہ تم لوگ بھی آؤ اب لشکر بھی تیز چلنے لگا مگر شہنشاہ لشکر سے قبل روانہ
ہوے تھے انکو راہ مین رکھے اب حال نقابدار ملاحظہ ہو کہ یہ جو مرکب کو تیز کیے ہوے چلے جاتے
تھے تو انکے کان مین سُمہائے مرکب کی صدا آئی یہ مرکب کو لیکر اُسی جانب کو متوجہ ہوے جب اور قریب
پہونچے تو آدمیون کے کلام کرنے کی صدا آئی انکو یقین ہوا کہ ادھر لوگ ضرور ہین یہ اُسطرف کو چلے
اُدھر اسد ثانی بارگاہ کو لیے ہوے مع لشکر کے مقام برائے فرودگاہ تلاش کر رہے تھے یہ جو صدا آدمیون
کی آرہی تھی وہ ہی لوگ تھے ادھر اسد ثانی کے کان مین سم مرکب کی صدا آئی کہ انھون نے پلٹ کر
دیکھا کہ یہ صدا کیسی آتی ہی کیونکہ میرے لشکر کے مرکب تو آہستہ آہستہ آرہے ہین یہ صدا تو بڑی زور سے
جو گھوڑا آتا ہو اُسکے سم کی ہی یہی خیال کر رہے تھے کہ ایک گولہ گرد کا ظاہر ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا
تھا کہ کوئی سوار آتا ہی کہ وہ بگولہ قریب آکر شق ہوا اُس سے ایک نقابدار سبز پوش پیدا ہوا اسد نے
دیکھا کہ ایک نقابدار مرکب پری پیکر پر سوار خنجر کنوتی مرکب پہ سہ گانہ شمشیر برق تیز ڈاب مین پڑی
ہوئی کمان کیانی دوش پر ترکش کمر مین گردہ سپر پشت پر نقاب رخ پر کہ جس سے حسن پیدا ہی رعب
وداب ہویدا ہی وہ چلا آتا ہی ادھر نقابدار نے دیکھا کہ ایک لشکر چلا جاتا ہی مگر وہ لوگ قزاق وضع
ہین انکو یقین ہوگیا کہ یہی لوگ بارگاہ کو چھین لائے ہین نقابدار یہ ہی خیال دل مین کر رہے تھے کہ
وہ سوار آکر پہونچے اُنھون نے عرض کیا کہ ای آقائے نامدار یہ ہی قزاق ہین جو کہ بارگاہ لیکر
بھاگے ہین اور ہم سب کو زخمی کیا ہی یہ جو اُن سوارون نے عرض کیا پس اُسی وقت نقابدار نے
صدا دی کہ ای قزاقان بدرگ وای مکاران بیحیا کی گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر
روید کہان میرے ہاتھ سے بچ کر جاؤگے یہ بارگاہ بھی تم نے کوئی مال تاجرون کا تصور کیا ہی
کہ انکو زخمی یا قتل کیا اور مال پر قبضہ کر لیا کیا تم لوگ اس بارگاہ کو بھی اسی طور کا مال تصور
کرتے ہو یہ مال شیرون کا ہی یہ کسی طور سے تمکو ہضم نہین ہوگا اسکے لیے تمھاری جان جائے گی

اور تم لوگ مفت مین میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے بس اسی مین خیر ہی کہ بارگاہ سے دست بردار ہو اور
چلے جاؤ مین اپنی بارگاہ لے لونگا یہ فرما کے مرکب کو تیز کر کے چلے اُدھر یہ جو صدا اسد نے سُنی اور نقابدار
کو دیکھا لشکر کو حکم دیا کہ ٹھہر جاؤ یہ نقابدار مفلوک روزگار ہی جو یون تقریر بیہودہ کرتا چلا آتا ہی یہ میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اپنی بہادری پر بڑا بھروسا ہی کبھی اسے مردان عالم سے
سابقہ نہین ہوا ہی ایک برقعہ بیجیائی کا منھ پر ڈال لیا اور ہر ایک سے گفتگو سخت کرنے لگے یہ کیا بارگاہ
لیگا یہ جو حکم دیا لشکر تھم گیا اب خود اسد لشکر سے چند قدم آگے بڑھ کر کھڑے ہوے اور انتظار
کرنے لگے اب جو نقابدار نے دیکھا کہ وہ لشکر تھم گیا اُنھون نے دل مین خیال کیا کہ یہ لوگ عجیب
طریقہ کے قزاق ہین کہ کچھ خوف نہین کرتے ہین یا تو جاتے تھے یا میری صدا سنکے تھم گئے معلوم ہوتا
ہی کہ مجکو تنہا دیکھکر تھم گئے کہ اِس جوان کو بھی قتل کر کے اسکا مال و اسباب لے لین تو آگے جائین یہ انکا
خیال خام تصور ناتمام ہی یہ خیال کرتے ہوے قریب آئے اب جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک جوان آفتاب
صورت ایک مرکب پر سوار آگے اُس لشکر کے کھڑا ہی مگر اُسکی حالت یہ ہی کہ خود سر پر ہی اُس سے
تھوڑے تھوڑے بال باہر ہین وہ ہوا سے اُڑ رہے ہین وحشت کے ڈورے آنکھون مین لال لال
پڑے ہوے ہین گریبان چاک ہی مگر بہت چالاک ہی دیوانہ بن ظاہر ہی اسی طور سے تمام لشکر اُسکا
دیوانہ معلوم ہوتا ہی یہ جو مرکب کو اڑا کر اسد کے قریب پہونچے تو اسد نے پکار کر کہا کہ او نقابدار
مفلوک روزگار کدھر آتا ہی ذرا سنبھل کر آنا دیکھ مین سامنے کھڑا ہون یہ کلام سنکے نقابدار نے اپنے مرکب
کو اسد کے روبرو ہو کر روکا اور فرمایا کہ کیا کلام لاطائل کرتا ہی بھلا مردان عالم کہین ایسے کلامون سے
ڈرتے ہین تو قزاق ہو کے تو جوانمردی کرے اور جسکا خاندان بہادر ہو وہ تجھ ایسے قزاق سے خوف کرے
کیونکہ تیرا پیشہ تو یہی ہی کہ قافلہ پر بوقت شب شبخون کرے اُنکو قتل کیا مال و اسباب لوٹ لیا مکاری
پر کمر باندھی لقمۂ حرام کھایا مگر قسم ہی کہ ہم کبھی مین کوئی لقمہ حرام نہین کھاتا ہون یہ زبردستی تیری تاجرون
سے چلے گی مردان عالم سے نچلیگی یہ گھمنڈ کرتا کہ میرے پاس لشکر ہی اور یہ تنہا ہی مین اکیلا اِس لشکر کو کافی
ہون تم لوگون کا دل کیا جہان ذرا دباؤ پڑا بھاگ نکلے بس اسی مین خیریت ہی کہ بارگاہ مجکو دو اور اپنی
راہ لو ورنہ یاد رکھو تم مین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا سبکو اسی دم قتل کر دونگا یہ جو نقابدار نے
کہا اسد نے برہم ہو کے کہا کہ کیا بیہودہ کلام کرتا ہی بن کوئی تجھ سے کمزور نہین ہون بارگاہ بقوت بازو
چھین لایا ہون اور دوسرے پہلے تو تو نے قزاقی پر کمر باندھی کہ بارگاہ پر جا کر قبضہ کیا کیونکہ
اسکو تو دوسرے لوگ لیے جاتے تھے اب مین قزاق ہون یا تو جب تو نے قزاقی کی تو مین نے بھی
قزاقی کی ورنہ مجھ تک یہ بارگاہ پہونچتی یہ بتا کہ مین قزاق ہون یا تو نقابدار نے فرمایا کہ مین نے کفار
سے بارگاہ لی ہی اور تو میرے ملازمون سے زبردستی چھین لایا ہے اور تو نے قزاقی کر کے لی ہی
کہ پانچہزار سے چالیس ہزار نے لڑکر لی اور مین نے کوئی اسطور سے نہین لی ہی بلکہ بزور بازو لی ہی اسد
نے کہا کہ خیر کسی طور سے تو نے لی مگر قزاقی کر کے لی اسکا غم نہ کر جس طرح تیرے ہاتھ آئی
اسی طور سے میرے ہاتھ آئی بس خیر اسی مین ہی کہ اپنے مقام کو چلا جا کیون جان عزیز اپنی
برباد کرتا ہی کیون مقابلہ کرتا ہی اب بارگاہ نہ ملے گی بارگاہ سے ہاتھ اُٹھا بن کوئی مثل اُن
لوگون کے نہین ہون کہ تیری باتون سے ڈر جاؤن اور بارگاہ دیدون نقابدار سبز پوش
نے کہا کہ اپنے بس نہ دیگا بزور شمشیر تو دیگا مین کوئی تجھ سے اور تیرے لشکر سے نہین ڈرتا ہون

مین لاکھ اور ایک کو یکسان تصور کرتا ہون اسد نے جواب دیا کہ یہ برقعہ بیحیائی کا منھ پر ڈال لیا اور مردان عالم سے مقابلہ کرنے لگے جاؤ خیر اسی مین ہے ورنہ ایک ضرب شمشیر مین سر تن پر سے اُڑ جائیگا اور دور جا کر گرے گا اپنے حال پر رحم کھاؤ مین رحم کرتا ہون ورنہ کبھی میرے ہاتھ سے زندہ نجاتے نقابدار نے جواب دیا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرے حال پر رحم کھانے لگا ارے اپنی قزاقی کو بھول گیا رحم تو کسی تاجر پر کھا کہ اسکا مال چھینے مین تو بارگاہ لیلونگا یہ سنکے اسد نے جواب دیا کہ معلوم ہوا کہ تو بغیر سزا پائے یہان سے نجائیگا تیری قضا آگئی ہے مین اسکو کیا کرون یہ جو اسد نے کہا نقابدار نے جواب دیا کہ یا میری قضا آئی ہے یا تیری اور تیرے لشکر کی مین ابھی تو ایک دم مین سب کو مار کر ڈال دونگا یہ صحرا ایک آن واحد مین لالہ رنگ ہوگا یہان خون کا دریا روان ہوگا تن خاک معرکہ پر مانند مرغ بسمل لوٹتے نظر آئینگے سر دنکا انبار ہوگا کوئی بھی نہ ٹھہر سکیگا سب فرار کر جائینگے مین بدون بارگاہ لیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا بموجب شعر ؎ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید ؎ دست از طلب ندارم تا کار من بر آید ؎ دیگر ؎ سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ؎ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب ؎ اسد نے جواب دیا کہ یہی حال تیرا ہوگا کیون اپنی قضا کو بلاتا ہے دیکھ مین پھر تجھکو نصیحت کرتا ہون کہ اپنی راہ لے نقابدار نے فرمایا کہ آپ نصیحت نہ کرین جو آپ سے ہوسکے وہ کرین یہ میدان رزم ہے نہ جائے نصیحت و پند سب آپکی نصیحت و پند بیکار ہے اور کسیکو یہ نصیحت کرنا مین ایسی نصیحت کو خیال مین بھی نہین لاتا ہون کہ کیا چیز ہے مین نے ایسے لڑکے بہت سے بنائے ہین انکو تعلیم کیا ہے مین خود ایسے فقرے کیا کرتا ہون بس دیر ہوتی ہے جو تیرے دل مین ارمان ہو اُسکو نکال لے مین تجھکو طفل مکتب سے بھی کم تصور کرتا ہون برسون تجھکو مین فن سپہ گری کی تعلیم دون یہ کلام نقابدار کے اسد کے قلب پر مانند نشتر تیز کے معلوم ہوئے نہایت غصہ آیا چہرہ فرط غیظ سے لال ہوگیا تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے مُنھ سے کف جاری ہوا حالت غیظ مین کہا کہ او نقابدار لا کیا حربہ رکھتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ اپنا یہ دستور نہین ہے کہ پہلے حربہ کرون چونکہ یہ تو نہایت درجہ غصہ مین تھے کچھ خیال نہ کیا جواب دیا کہ اگر تیرا یہ طریقہ نہین ہے تو ہمارا تو یہ طریقہ ہے لے خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا نقابدار سبز پوش نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون یہ سننا تھا کہ نیزہ کنوتی مرکب پر سے اُٹھا کر سینۂ بے کینہ نقابدار کو تاک کر مارا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر روکا سنان سے سنان بنان لڑنے لگی دو بلبلین تھین کہ باہم گتھ گئین یا دو مار تھے کہ باہم لڑنے لگے یا دو افعی دراز تھے کہ باہم ملکر مقابلہ کرنے لگے دونون مرکب مانند گل کے پھرنے لگے طعن پر طعن بنان پر بنان چلنے لگی شرارے سنانون سے نکل کر بالائے آسمان جانے لگے مرکبون کی گشت سے گرد و غبار کا تتق بلند تھا سواران لشکر اسد گھوڑون کے پٹھون پر ہاتھ رکھ رکھ کر اور بلند ہو ہو کر تماشا مقابلہ کا دیکھ رہے تھے کیونکہ بسبب گرد و غبار کے نہ معلوم ہوتا تھا جب تک باہم تقریر رہی سنا کیے جب مقابلہ ہونے لگا اُدھر متوجہ ہوگئے ہمہ تن سب چشم بنے ہوے تھے یہان نیزہ بازی ہو رہی تھی کہ کوئی بیجا سس یا ساٹھ طعن کی نوبت پہونچی ہوگی کہ ایک مقام پر نقابدار سبز پوش نے نیزے کو گانٹھ کر جو مرکب کو مہمیز کرتا ہے نیزہ صاف اسد کے ہاتھ سے نکل گیا اور مثل تیر شہاب کے بالائے آسمان گیا اور وہان سے طرف زمین کے چلا اسد نیزے کے نکل جانے سے نہایت شرمندہ ہوا نیزہ پھر آب خجالت

مین غرق ہوگیا تمام جہان نظر مین تیرہ وتار ہوگیا فوراً عمود پر ہاتھ ڈالا اور اسکو بلند کرکے صدا دی کہ معلوم ہوا تجکو فن نیزہ بازی مین بڑی مہارت ہی کہ تو نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلجانے سے کوئی مین تجھ سے مغلوب نہین ہوا میرے کمال مین فرق آیا لے یہ ضرب عمود ہی اسکو اگر روک لے تو مین جانون اسکی ضرب سے کوہ کی کمر ٹوٹ جاتی ہی یہ کہکر اور گرز اٹھاکر چیلا ادھر اہل لشکر مین باہم یہ گفتگو ہونے لگی کہ آج تک آقا کے ہاتھ سے کسی نے نیزہ نہین نکالا یہ جوان نقاب پوش بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی کہ اسنے نیزہ نکالدیا مگر اس ضرب عمود سے بچنا دشوار ہی ادھر نقابدار نے گرز کو گرز پر روکا سب اہل لشکر اسد کو دیکھ رہے ہین کہ ایک تراقہ ہوا شعر ــ تراقی عمود دران جہان خاستہ ✦ کہ بگذشت ازین طاق آراستہ ✦ صدا سے تراقہ کے گوش گردون کر ہوگئے قلب گاوزمین دہل گیا غبار بلند ہوا نقابدار اس غبار مین پنہان ہوگیا مگر دونون ہاتھ مثل ستون کے قایم رہے اسد نے ادھر صدا دی کہ زدم وپست کردم کچھ یونہی سی غنودگی نقابدار کو آئی تھی کہ یہ صدا کان مین پہونچی اپنے کو ہوشیار کیا مرکب کو جو ایڑ کی وہ طبقہ زمین کا لیکر نکلا یہ رومال سے مجھود ی کے چہرے کی گرد پونچھتے ہوے نکلے اور کہا کہ کہ ازدمی وکرا پست کردی مین تیرا حریف سو جودہون یہ جو اسد نے دیکھا بس دوڑ کر دوسری ضرب لگائی نقابدار نے وہ بھی گرز پر روکی کہ اس نے تیسری ضرب لگائی وہ بھی نقابدار نے روکی اور کہا کہ اب میری نوبت ہی اسد نے جواب دیا کہ کیا مضایقہ ہے مین موجود ہون نقابدار نے کہا کہ خبردار ہوجاؤ اب اہل لشکر اسد دیکھنے لگے کہ نقابدار نے تین ضرب عمود کو رد کیا اب اسکی باری ہی سب مرکبون کو بڑھا بڑھاکر اور قریب آگئے رکابون پر زور دے کر کھڑے ہوگئے دیکھنے لگے اور کچھ لشکر براے حفاظت بارگاہ اُسی مقام پر رہا کہ ادھر نقابدار نے گرز کو گرد سر چرخ دے کر مارا اسد نے گرز کو گرز پر روکا ایک تراقہ ہوا کہ زمین اور آسمان ہل کر رہ گیا زمین معرکہ کو لرزہ سا ہوا مرکب چراغ پا ہونے لگے مگر سوارون نے روکا ادہر غبار بلند ہوا اسد اُس غبار مین پوشیدہ ہوگیا غش طاری ہوا عرق ہر بن مو سے جاری ہوا مگر ہاتھ اُسی طور سے بلند رہے اسکا عیار چھاگل پانی کی لے کر اندر گرد کے آیا دیکھا کہ بسبب غش کے مرکب پر جھوم رہے ہین مرکب تا بہ شکم زمین مین غرق ہوگیا مگر ہاتھ بلند ہین ادھر نقابدار نے صدا دی کہ اسے ضرب کہتے ہین زدم وپست کردم افسوس اسکا ہی کہ جوان منچلا تھا مگر کیا کیا جاے اُسنے نہ مانا اُدھر عیار نے اسد کے منھ پر چھینٹا دیا کہ اسد کو ہوش آیا عیار نے عرض کیا کہو کیا حال ہی اسد نے فرمایا کہ بلا کی ضرب لگائی بھائی چھٹی کا دودھ زبان پر لذت دے گیا مگر بچایا خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے عیار نے عرض کیا کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی تشریف لے چلیے بس یہ سنکے اسد نے جو مرکب کو ایڑ کی چونکہ مرکب بہت اچھا تھا طبقہ زمین کا لیکر نکلا یہ چہرے کی گرد رومال سے پاک کرتے ہوے باہر آے کہا مین تیرا حریف موجود ہون انکو جو یہان عرصہ ہوا تھا تو لشکر مین انتشار پڑ گیا تھا کہ کیا سبب ہی کہ آقا ابھی تک نہ نکلے نہ عیار کہ اسد نے نکل کر یہ کہا اور گرز اُٹھاکر وار کیا اہل لشکر کو اطمینان ہوا نقابدار نے گرز پر وار کو روکا گی گرز بازی ہونے یہان تک کہ گرزون مین بل پڑ گئے اسد نے گرز اُٹھاکر زمین پر دے مارا اور کہا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی یہ جلال شکلات ہی برسون کا قصہ ایک دم مین پاک کرتی ہی میرے نیزے اس سے مقابلہ ہوجاے یہ سنکے نقابدار نے بھی گرز ہاتھ سے رکھدیا ادھر سب سوار وافسر دیکھنے لگے کہ یہ موقع دیکھنے کا ہی اب لڑائی

ہو وہ کیا مقابلہ تھا اسمین فن سپہ گری کے ہنر کھولین گے اور حال معلوم ہوگا سب اسطرف متوجہ ہو گئے
دونون طرف تلوارین کھنچ گئین یہ معلوم ہوا کہ دونا گین کینچلی سے نکل آئین یا دو برقین برابر ابر سیاہ کو
چھوڑ کر چمکین یا دو پریان قاف سے پردۂ دنیا پر آئین ادھر تلوارین میان سے نکلین ادھر دونون
طرف ابر سپر اُٹھ گئے وار چلنے لگے مرکب پھرنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل لگی ہوئی ہو کبھی یہ بائین طرف
کبھی وہ کبھی یہ دھنی طرف کبھی وہ کبھی اسد کی تلوار برابر سر کے آکر سن سے نکل گئی کبھی انکی تلوار
قریب گردن جاکر نکل آئی کبھی اسد نے پالٹ کا ہاتھ لگایا کبھی نقابدار نے سر کا ہاتھ لگایا کبھی باہم
طمانچے کے ہاتھ چلتے تھے کبھی کمر کی پکڑ یہ دونون صاحب کس پھرتی وچالاکی سے رد کرتے تھے کہ دیکھنے
والون کو لطف حاصل ہوتا تھا صدائے جھنکار تیغ سے صحرا گونج رہا تھا مریخ فلک کو لرزہ تھا ادھر
لشکر اسد ہمہ تن چشم بنا ہوا دیکھ رہا تھا اپنے آقا کی تعریف کرتا تھا مردم چشم بخوف جان پردہ ہائے مژگان
مین پوشیدہ تھے مگر اسی جانب نگران تھے تھوڑے سے عرصہ تک رد و بدل رہی ایک مقام پر اسد نے
کہا کہ ای نقابدار خبردار ہو جاؤ مین ضرب کرتا ہون اس ضرب سے بچنا دشوار ہی اسد سے کہا کہ مین
خبردار ہون تم ضرب لگاؤ یہان تو مقابلہ ہو رہا ہو ادھر شہنشاہ مرکب کو اُڑاتے ہوئے چلے آتے ہین
قریب اُس مقام کے پہونچ چکے ہین انکے عقب مین انکے سردار ہین کہ گرد بلند ہوئی ادھر اسد نے
نقابدار پر ضرب لگائی سب اسی لڑائی کی طرف متوجہ ہین کہ کسی نے وہ گرد جو کہ آمد شہنشاہ سے بلند
ہوئی تھی نہ دیکھی اسکا کیا ذکر یہ تو مقابلہ ہی کر رہے ہین جب اسد نے ضرب لگائی نقابدار نے جو
جھٹکا دیا علی بند سپر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا سپر پشت پر جاکر جھولی ادھر انھون نے تلوار کو زیر ران رکھا
اور تلوار اسد سے نظر لڑائی جیسے تلوار قریب سر آئی نگاہ تو لڑی ہوئی تھی باڑھ کو بچا کر جو تھپکی ماری
تلوار بیٹھ گئی پنجہ طلب دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا قبضہ پر اپنا قبضہ کیا اور قصد کیا کہ کلائی مروڑ کر
تلوار چھین لون مگر یہ ممکن نہ تھا گو اسد نقابدار سے قوت مین کم تھا مگر تلوار کا ہاتھ سے نکلنا بہت دشوار
تھا خوب زور چھٹنے لگا نقابدار نے خیال کیا کہ تلوار کو یہ نہین چھوڑتا ہی دوسرا ہاتھ بڑھا کر کمر زنجیر مین ڈالدیا
اور زور جو کیا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے بلند کیا اسد کو قاش زین سے اُٹھا لیا ادھر خیال جو اسد کا
ادھر بٹا اور زور بھی کم ہوا تلوار ہاتھ سے نکل گئی نقابدار نے تلوار تو پھینکدی اور زور کرکے اسد
کو اُٹھا لیا لاکھ لاکھ اسد نے لنگر مارا کچھ نہوا کجا اسد کجا نقابدار گویہ طفل ہو مگر وہ بھی اس سے کم نہین ہی
لیکن نقابدار کی قوت خداداد ہی ایسا قوی ہو کہ وہ صاحقران ثالث سے مقابلہ کا قصد رکھتا ہو پس سر
سے بلند کیا اور گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ لشکر مین غل ہوا کہ نقابدار نے
آقا کو اٹھا لیا ان سب نے قصد کیا تھا کہ ہم تلوارین علم کرکے نقابدار پر جا پڑین اور سب کے سب
ملکر اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین ایک تن واحد کہان تک مقابلہ کرے گا اور آقا کو اُسکے ہاتھ سے
چھین لین بس یہ لوگ قصد کرکے تلوارین میان سے لیا چاہتے تھے کہ ادھر جو شہنشاہ نے
نعرہ تکبیر نقابدار سے سنے مرکب کی ڈپٹ اُس غبار سے پیدا ہوئی اب جو اسد کی نگاہ پڑی کہ
غبار بلند ہو اُنھون نے خیال کیا کہ نقابدار کی کمک کو اُسکا لشکر آگیا باہم کہا کہ اگر آگیا تو
کیا ہوتا ہو کہ اُس غبار سے شہنشاہ ظاہر ہوئے شہنشاہ نے جو دیکھا کہ نقابدار ایک جوان
کو ہاتھون پر بلند کیے ہوئے گرد سر چرخ دے رہا ہو اور قصد ہو کہ زمین پر مارون شہنشاہ
نے یہ قصد دیکھکر صدا دی کہ بھائی نقابدار ذرا ٹھہر جاؤ مین آلون تو اس جوان کو زمین پر

مارنا یہ کہکر مرکب کو دوڑا کر قریب نقابدار کے چلے یہ جو صدا لشکر اسد نے سُنی اُس طرف دیکھا جو سردار کہ اسد کے ہمراہ تھے اُنمین بعض ایسے تھے جو شہنشاہ سے واقف تھے شہنشاہ کو دیکھکر خوش ہوئے ادھر نقابدار نے یہ صدا سُنکے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ شہنشاہ مرکب کو دوڑائے ہوئے چلے آتے ہین اسد کی بھی نگاہ شہنشاہ پر پڑی اُسنے جو شہنشاہ کو دیکھا تو ایسی شرمندگی ہوئی کہ پسینہ مین غرق ہوگیا مُنھ پھیر لیا اب جو شہنشاہ اسکے قریب ہوپہنچے تو اُنھون نے دیکھا کہ اسد ثانی ہاتھون نقابدار کے بلند ہین یہ دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تھے یہان کیونکر یہ واقعہ ہوا یہ کوئی شخص اُنکی صورت کا ہی شہنشاہ نے لشکر کو بھی استادہ دیکھا اب جو دیکھا تو اُنمین چند سردار اسد کے ہین اب تو اُنکو یقین ہوگیا نقابدار سبزپوش سے کہا کہ ای بھائی اس جوان کو آہستہ زمین پر رکھدو مین اسکا حال تجسے کہونگا یہ جو شہنشاہ نے کہا نقابدار نے اسد کو زمین پر آہستہ رکھدیا پس شہنشاہ مرکب پر سے کود پڑے اور آکر قریب اسد اسکو گلے سے لگالیا اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ اپنے کو ہلاک کرڈالے یہ واقعہ دیکھکر نقابدار بھی مرکب پر سے کود پڑا اور قریب شہنشاہ کھڑا ہوگیا اتنے عرصہ مین جو سردار ہمراہ شہنشاہ کے چلے تھے وہ بھی آگئے اُنھون نے یہان آکر دیکھا کہ ایک لشکر کھڑا ہوا ہی اور نقابدار اور آقا مرکبون سے اُترے ہوئے کھڑے ہین اور آقا ایک جوان کو گلے سے لگائے ہوئے ہین یہ لوگ جو قریب آئے تو کیا دیکھا کہ جس جوان کو آقا گلے سے لگائے ہوئے ہین وہ اسد ثانی ہین یہ لوگ بھی حیران ہو کہ یہ کیا واقعہ ہی اسد ثانی کجا یہ مقام کجا اسد ثانی تو ہمراہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ تشریف لے گئے تھے یہ سردار حیران کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ ادھر شہنشاہ نے اسد ثانی کو گلے سے لگا کر کہا کہ ای اسد تم کہان یہ کیا واقعہ ہی کچھ بیان تو کرو اسد ثانی سر جھکائے ہوئے خاموش کھڑا ہی کچھ جواب نہین دیتا ہی شہنشاہ بار بار گلے سے لگاتے ہین اسد یہ خیال کررہا ہی کہ یہ کیا ہوا افسوس ہی مین اس نقابدار سے زیر ہوگیا بڑے شرم کی بات ہی شہنشاہ نے آکر رہا کیا کاش شہنشاہ نہ آتے یہ مجکو قتل کرڈالتا اس زندگی سے تو مرجانا بہتر ہی یہ ایسے ایسے خیال دل مین کررہے ہین ادھر نقابدار نے کہا کہ کیون بھائی یہ کون جوان ہی جو آپ اسکو گلے سے لگائے ہوئے ہین اور شفقت فرماتے ہین مین بہت حیران ہون کہ اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ یہ جوان آپ کا عزیز دیگانہ ہی تو کبھی مقابلہ نکرتا مین تو قزاق تصور کرتا تھا بڑی شرمندگی آپ سے حاصل ہوئی یہ جو نقابدار سبزپوش نے کہا کہ مین تو قزاق تصور کرتا تھا یہ جو اسد نے سنا بنگاہ قہرآلود طرف نقابدار کے دیکھا اور کہا کہ تو خود قزاق ہوگا بس اب تو کہا اگر ایکبار کہا تو مین زبان تیغ سے جواب دونگا یہ نہ خیال کرنا کہ تو نے مجکو اُٹھالیا ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا میرا خیال دوسری طرف تھا ورنہ تیری بھی یہ مجال تھی کہ تو مجکو اُٹھالیتا میرا خیال جو اور جانب ہوا لنگر نہ قایم ہوسکا بس اب کوئی کلام میری شان کے خلاف نہ کہنا ورنہ بہت بری طرح پیش آؤنگا یہ خوش قزاقی تو آپ کرین اور دوسرے کو اس امر مین متہم کرین نقاب منھ پر ڈالکر یہ غرور ہوگیا ضرور تو قزاق ہی یہ کہکر اور ایک تلوار جو کہ انھین کی نقابدار نے اُنکے ہاتھ سے لیکر زمین پر ڈالدی تھی اُٹھاکر نقابدار کی طرف چلے کہ اگر میری طرف دیکھا یا دیکھنا کہ سرتن پر نہ ہوگا کہ شہنشاہ نے دوڑکر ہاتھ پکڑلیا اور کہا کہ کیون اسد تمکو کیا ہوگیا کچھ ہمارا بھی خیال نہین ہی اسد نے جواب دیا کہ اب آپ نہ روکین ملاحظہ فرمائیے کہ کیا بیہودہ تقریر کررہا ہی مجکو قزاق

سے لیکر زمین پر ڈال دی تھی اُٹھا کر نقابدار کی طرف چلے کہا کہ اگر میری طرف دیکھا یاد رکھنا کہ تن بے
سر ہوگا کہ شہنشاہ نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیون اسد تمکو کیا ہو گیا کچھ ہمارا بھی خیال نہین ہے اسد
نے جواب دیا کہ اب آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ کیا بیہودہ تقریر کر رہا ہے مجکو قزاق خیال کرتا
ہے جیسا آپ ہوتا ہو ویسا دوسرے کو بھی تصور کرتا ہے نقابدار اُسکی ان حرکتون پر کھڑا ہوا
ہنس رہا ہے اور کچھ جواب نہین دیتا ہے جب بہت کچھ شہنشاہ نے سمجھایا تو کہا کہ آپ منع کرین کہ اب
کوئی کلام اسطور کا میری شان مین نہ کہے اور نہ میری طرف دیکھے ورنہ مین آنکھین نکال لونگا ساری
نقابداری بھلا دونگا اگر آپ نہ ہوتے تو اسوقت یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوتا شہنشاہ نے کہا کہ آپ
خود تو اسیر تھے کیونکر قتل کر سکتے وہ خود آپ کو قتل کرتا یہ خیال فرمائیے کہ مین جو پہونچ گیا تو آپ
بچ گئے اسد نے کہا کہ اُسکی کیا یہ لیاقت تھی کہ مجکو قتل کرتا واہ کیا آپ کی بھی بات ہے اجی حضرت
جب تک قضا نہ آئی کوئی میرا ایک موے تن نہ کم کر سکتا کوئی نہ کوئی سبب پیدا ہوتا بقول شاعر کے
اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے + نہ برد رگے تا نہ خواہد خدائے + دیگر روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست
روزیکہ قضا نیست در مرگ روا نیست + اگر قضا ہوتی لاکھ آپ آگئے تھے نہ ملتی مین ضرور قتل ہوتا یہ کوئی
آپ کا احسان میرے اوپر نہین ہوا ہے میرے خدا نے مجکو بچایا شہنشاہ نے فرمایا کہ آپ بجا ارشاد
کرتے ہین خیر اب غصہ کو جانے دیجیے میری طرف دیکھئے اب کوئی موقع غصہ کا نہین ہے نقابدار
بھی مرد خدا پرست اور آپ کا ہم مشرب ہے کوئی اپنے ہم قوم سے مقابلہ کرتا ہے اگر اُسنے قزاق تصور
کیا تو کیا قصور کیا آپ بارگاہ لے کر اُنکے سوارون کو زخمی و قتل کر کے بھاگے تھے یہ کام کسکا ہے
قزاقون کا نہین ہے تو کیا شاہون کا ہے اسد نے کہا کہ آپ بھی اُسی طرف ہو گئے اور نقابدار نے جو جاکر
صاحبقران کی فوج سے بارگاہ لی تھی اور ادھر کو روانہ کی تھی تو وہ کام شاہون کا تھا نہ کہ قزاقون کا
شہنشاہ نے جواب دیا کہ نقابدار نے لشکر صاحبقران سے بارگاہ نہین لی تھی بلکہ لشکر کفار نے لشکر
صاحبقران کو زخمی کرکے بارگاہ چھین لی تھی اور اپنا قبضہ کرکے اپنے ملک کو لیے جاتے تھے کہ نقابدار
نے جاکر انکو قتل کیا لشکر کو شکست دی بارگاہ پر قبضہ کیا اور ادھر کو روانہ کی کوئی چوری سے نہین لی
خیر اب برے شاہ مین آپ اپنی طرف دیکھیے اور غصہ کو فرو فرمائیے قصور ہوا یہ فرما کر نقابدار سے کہا کہ بھائی
تم اُنکے گلے ملو اور اسد سے فرمایا کہ آپ قصور معاف فرمائین اسد نے کہا کہ مین مجبور ہون کہ آپ منع
فرماتے ہین خیر مین ٹلا جاتا ہون ورنہ مین انکو اس سخت کلامی کی ضرور بالضرور سزا دیتا شہنشاہ نے فرمایا کہ
خیر یہ آپ کا احسان میرے اوپر ہوا آپ آپ ملین یہ فرما کر اسد کا ہاتھ پکڑ کر طرف نقابدار کے لے چلے اُدھر سے
نقابدار چلا شہنشاہ نے دونون کو گلے سے ملوا دیا باہم صفائی کرا دی نقابدار نے اسد کو جب گلے
سے لگایا تو اسد نے آہستہ نقابدار کے کان کے پاس کہا کہ کیا کرون بھائی صاحب کا پاس ہے ورنہ ایک
ضرب تیغ مین تیرا کام تمام تھا مگر مجبور ہون نقابدار یہ سنکے ہنس دیا اور دل مین کہا کہ یہ بڑا چالاک ہے
اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہے یہ دل مین تصور کرکے کہا کہ اے بھائی شہنشاہ آپنے کچھ انکی تعریف نفرمائی کہ یہ کون
بزرگوار ہین شہنشاہ نے جواب دیا کہ جب ہم اور آپ اطمینان سے بیٹھین گے تو سب حال بیان ہوگا یہ مقام
حال بیان کرنے کا نہین ہے نقابدار یہ سنکے کہنے لگا کہ آپ تشریف لے چلین اور انکو بھی اپنے ہمراہ لین کیونکہ میرے اُنکے
ابتو صفائی ہو گئی اسد نے جواب دیا کہ جی مین کہین نجاؤنگا سوائے اپنے لشکر کے یہ بارگاہ لیکر خدمت صاحبقران
مین جاتا ہون اُنکی قدمبوسی حاصل کرتا ہون کیونکہ ابتو اس بارگاہ پر کسی کا دعوے نہین ہے نہ کسی کا احسان ہے

ہین نے بزور تلوار حاصل کی ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ بھائی اسد میری دو باتین سُن لو پھر تمکو اختیار ہے اپنے فعل کا
اسد نے کہا کہ فرمائیے شہنشاہ نے فرمایا کہ اسوقت ہمارے ہمراہ مع بارگاہ لشکر نقابدار کی فرودگاہ پر چلو
وہان آج شب بھر قیام کرو کیونکہ مین آپ کی قسم سے مجبور ہو گیا ہون صبح کو ہم اور تم دونون ملکر مع بارگاہ خدمت
مین صاحبقران کی چلین لگے اسد نے جواب دیا کہ آپ قسم سے ناچار ہو گئے ہین مین تو نہین ہوا ہون پھر مین کیون
جاؤن کسی کی دعوت کیون کھاؤن بندہ ایسا لالچی بندہ نہین ہے کوئی اپنے دوشالے مین مست ہے بندہ اپنی کملی
مین مست ہے شہنشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ تمکو ہمارے سر کی قسم اگر انکار کرو یہ جو شہنشاہ نے فرمایا اور سر کی قسم دی اسد
نے کہا کہ آپ تو مجکو مجبور کرتے مین خیر مین چلتا ہون مگر ایک شرط ہے کہ میرا لشکر انکے لشکر سے الگ اتریگا میرا پڑاو
الگ ہوگا شہنشاہ نے فرمایا بہتر جو آپ کی مرضی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصہ مین نقابدار کا لشکر
بھی آگیا اور وہ ہرکارے جو پیام شہنشاہ پاس لیکر صاحبقران کا آئے تھے اور نقابدار سے بھی آ کہا تھا جو
انھون نے اسد کو جو دیکھا اسد کو سلام کیا اسکے بعد نقابدار سے عرض کیا کہ صاحبقران نے آپسے فرمایا
ہے کہ مین آپکی ملاقات کا بہت مشتاق ہون نہایت احسان ہوگا جو آپ میری بارگاہ مین تشریف لائین و ظل اللہ
بھی مشتاق ہین اور کل سردار مین خود آپ کی ملاقات کیواسطے آتا مگر مجبور ہون کہ جہان پناہ کو بھی آپ کا اشتیاق
از حد ہے جب سے آپ کی جرأت و جوانمردی کی تعریف سنی ہے بہت مشتاق ہین لہذا میرے خیمہ تک نہ گو
اپنے نور قدم سے منور فرمایئے اور بارگاہ کو آپنے کفار سے لڑکر حاصل کیا ہے وہ آپکا حق ہے اس امر سے تو
بہتر ہوا کہ کفار لیجاتے کوئی آپ سے نہین لے سکتا ہے آپ شوق سے اسکو لیجائین یہ تقریر کرکے ہرکارے خاموش
ہوئے اسد نے جو بارگاہ کا نام سنا اور یہ سُنا کہ اسکی بابت یہ کہلا بھیجا ہے تو بس ہنسکر کہا کہ بارگاہ ان کے
قبضہ مین کب ہے اسکا تو مالک یہ بندہ ہے جہان غلامان صاحبقران ہین وہان سے بارگاہ کو کوئی دوسرا بھی لیجا سکتا
ہے یہ بھی کوئی بات ہے دیکھو وہ بارہ میرے لشکر مین موجود ہے مین خدمت مین صاحبقران کی لیکر حاضر ہونگا یہی
تحفہ نذر کرونگا مین حیران تھا کہ کیا چیز براے نذر صاحبقران لیجاؤن یہ خوب عمدہ تحفہ ہاتھ آیا ہرکارے یہ
تقریر سنکے اسد کی طرف دیکھنے لگے اسد نے فرمایا کہ میری طرف سے صاحبقران سے عرض کرنا کہ اس
بندہ کمترین اسد ثانی نے بارگاہ پر قبضہ کر لیا اور وہ بارگاہ لیکر حاضر ہوتا ہے ہرکارون نے عرض کیا
کہ بہت خوب اسکے بعد نقابدار نے ہرکارون سے فرمایا کہ میری طرف سے خدمت ظل اللہ و صاحبقران
مین عرض کرنا کہ مین ابھی بالفعل حاضر ہونے سے قاصر ہون ہان جب وہ وقت آئیگا تو حاضر ہونگا شرف قدمبوسی
حاصل کرونگا نور جمال سے اپنے دیدۂ دل کو روشن کرونگا اور جو کچھ مجکو عرض کرنا ہے مین شہنشاہ سے
عرض کر دونگا وہ آپکی خدمت مین میری جانب سے گذارش فرمائینگے اور بہت بہت دونون صاحبونکی خدمت مین
تسلیم عرض کرنا نقابدار سے یہ کلام سنکے ہرکارے رخصت ہوے یہ تو طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوے
نقابدار شہنشاہ و اسد ثانی کو لیکر طرف اپنی فرودگاہ کے چلا دونون لشکر ہمراہ ہوے اثنا بارگاہ کا لشکر اسد
مین تھا یہانتک کہ نقابدار قریب اپنی فرودگاہ کے پہونچا دور سے خیمہ زرنگاری نظر آنے لگا کہ جسکے رنگ کے
روبرو فلک اطلسی دنگ تھا رفعت اسکی رفعت گردون سے کم نہ تھی شمسہ اُسکا شمسہ خورشید پر چشمک زن تھا
وہ خیمہ تمام کارچوبی تھا اسپر ہر قسم کا کام کیا ہوا تھا اور کئی ایک خیمہ اُسکے گرد برپا تھے مگر جو اسکی رونق و زینت تھی
کسی کی نہ تھی لشکر کے علم جابجا گڑے ہوے تھے انکے پھریرے اُڑ رہے تھے گنجیات کے جھنڈے بازار کے جھنڈے
آراستہ تھے یہ سیر کرتے ہوے داخل لشکر ہوئے اسد نے اپنے لشکر کو بیرون لشکر کفار فرودکش ہونے کا حکم دیا لشکر
اسد قریب لشکر نقابدار ٹھہر گیا مقام فرودگاہ تجویز کرنے لگا بارگاہ کو اپنے قبضہ مین رکھا بڑی خبرداری کے ساتھ

وسط لشکر میں اپنے پہنچکر ٹان کر گرد بارگاہ کے اُترے ادھر نقابدار و شہنشاہ و اسد مع چند سرداروں کے
سیر لشکر کی کرتے ہوے لشکر نقابدار میں آئے لشکر نقابدار جو کہ نقابدار کے ہمراہ تھا اپنے مقام پر آکر کمر کھولنے لگا
نقابداران سب کو ہمراہ لیے ہوے بارگاہ میں آیا شہنشاہ و اسد و دیگر سرداروں نے بارگاہ نقابدار کو خوب
آراستہ پایا دنگل و کرسی سے وسط بارگاہ میں فرش زرنگار کیا ہوا تھا اُسپر مسند زرنگار آراستہ تھی نقابدار نے
لاکر شہنشاہ و اسد کو اُس مسند پر بٹھایا اور سرداران دونوں صاحبوں کے اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے افسر نقابدار
بھی قرینہ سے بیٹھے نقابدار انکو بٹھا کر خود روبرو بیٹھنے لگا کہ شہنشاہ نے ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا اب صحبت
گرم ہوئی نقابدار نے حکم دیا کہ ہم نے ان دونوں صاحبوں کی دعوت کی ہو ارباب نشاط کو حکم دیا جاے
کہ وہ طیار رہیں داروغہ میخانہ اپنے سامان سے طیار رہے اور مطبخ میں حکم دیا جاے کہ طعام لطیف طیار کیا جاے
جب ہم حکم جس چیز کا صادر کریں وہ اُسیوقت حاضر ہو یہ حکم جو نقابدار نے دیا فوراً ہر ایک کارخانہ میں
حکم پہونچا دیا گیا کہ وہ لوگ یہ حکم پاکر اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہوئے ادھر نقابدار نے چنگیر دان
پاندان وغیرہ حاضر ہونے کا حکم دیا کاربردازوں نے سب اشیا حاضر کیں گلدستے آگے لاکر چن دیے خوشبو کی
مجمریں لگا دیں عود و عنبر اَبر پڑنے لگا عطر دان حاضر کیے عطر لگایا گیا سب نے پان کھانے اب نقابدار
نے فرمایا کہ آپ فرمائیں یہ کون صاحب ہیں آپ کے اسم مبارک سے تو میں آگاہ ہوا شہنشاہ نے جواب میں
فرمایا کہ یہ اسد ثانی پسر اسد اول ہیں جو کہ نواسے تھے صاحبقران اول کے جو کہ نظر کردہ تھے زیارتگاہ لشکر
تھے جنہوں نے طلسم ہوش ربا ایسا طلسم فتح کر کے اپنے ماموں جان بدیع الزمان پسر رشید صاحبقران
جد امجد بدیع الملک نوجوان جو کہ اب صاحبقران لشکر ہیں اور میرے پدر بزرگوار ہیں رہا کیا تھا یہ اُن
اسد کے فرزند ارجمند ہیں یہ ہمراہ صاحبقران ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تھے معلوم ہوتا ہے
راہ میں کچھ وحشت ہوئی اُن سے جدا ہوگئے یہ لشکر ہم کیا ادھر آنکلے یہ سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ اب
معلوم ہوا کہ یہ عزیز صاحبقران ہیں مگر کچھ انکو وحشت ہی ادھر اسد کا یہ حال ہے کہ گو باہم صفائی ہو گئی
ہی مگر بار بار نقابدار کی طرف دیکھتے ہیں اور مونچھوں پر تاؤ دیتے ہیں اور قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھتے ہیں جب
یہ نقابدار نے کہا کہ آپ کو کچھ وحشت ہی اسد نے کہا کہ وحشت آپ کو ہو گی میں اسی لیے نہ آتا تھا کہ
مجھ سے آپ کے کلام کی برداشت نہو گی میں جواب ضرور دونگا بھائی صاحب کو ناگوار ہوگا یہ کیا
کلام ہی کہ آپ کو وحشت ہی آپ مجکو دیوانہ تصور کرتے ہیں جو ہمکو دیوانہ تصور کرے وہ خود دیوانہ ہی
شہنشاہ نے فرمایا کہ آپ کو کوئی دیوانہ نہیں تصور کرتا ہی آپ برہم نہوں میں نے جو کہا کہ آپ کو وحشت
ہوئی ہوگی وجہ یہ پہلے آنے اسد نے کہا کہ جی ہاں آپ تو ضرور بات کو بنا کر فرمائینگے مجکو آپ کا بڑا پاس
ہے خیر جو آپ کا جی چاہے کہہ لیں اگر آپ کے مقام پر اور کوئی ہوتا ضرور سنا دیتا یہ کہکر خاموش ہو رہا
اُدھر شہنشاہ نے فرمایا نقابدار سے آپ میری طرف متوجہ ہوں میری جانب منہ فرمائیے انکی بات کا
کچھ خیال نہ فرمائیے ان باپ بیٹوں کی بات کا کوئی بارگاہ صاحبقرانی میں بھی جواب نہیں دیتا ہی پہلے
انکے باپ کی بھی یہی حالت تھی جو انکی ہی اور اب کیا ہی یہ سنکے نقابدار نے فرمایا کہ میں کچھ برا نہیں مانتا
ہوں جو انکا جی چاہے فرمائیں میں جواب بھی نہ دونگا یہ سنکے اسد نے بنظر غضب آلودہ نقابدار
کی طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ ہمکو ایسا لغو تصور کرتا ہی کہ بات کا جواب بھی نہ دیگا یہ ضرور میرے
ہاتھ سے ذلیل ہوگا جیسے والد بزرگوار کے ہاتھ سے ایرج نوجوان ذلیل ہوا تھا اور پریشان
وہ حالت کفر میں تھا اُسکو اور قسم کی ذلت دی گئی تھی یہ خدا پرست ہیں انکو اور قسم کی

ذلت دی جائیگی بدون اسکے یہ نہ مانینگے یہ تو یہ تصور کر رہے ہین ادھر شہنشاہ نے نقابدار سے
فرمایا کہ سنا آپنے کہ انھون نے میری نسبت کیا فرمایا یہ بڑے زباندراز ہین انکی اس زباندرازی کے
سبب سے صاحبقران بھی انکی کسی بات کا جواب نہین فرماتے تھے سنکے خاموش ہو جاتے تھے انکی بڑی
عزت ہی کیونکہ انکے پدر بزرگوار زیار بگاہ لشکر تھے اُنکے سبب سے سب انکی عزت و توقیر کرتے ہین
انکی کسی بات کا برا نہین مانتے ہین آپ بھی نہ خیال فرمائین دوسرے یہ خورد ہین ابھی مزاج مین لڑکپن ہی یہ تقریر
شہنشاہ کی سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ اب مین انکی کسی بات کا
خیال نہ کرونگا خاموش سنا کرونگا یہ کلمہ سنکے اسد ثانی نے تیور پر بل ڈالا اور اپنے سردارون کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا کہ جو کوئی ہماری بات کا جواب نہ دیگا اور یہ تصور کرے گا کہ بکا کرے ہم خود اسکو نامعقول تصور کرتے
ہین جو ہم کو ایسا تصور کرے شہنشاہ نے بنگاہ قہر آلود طرف اسد کے دیکھا سر جھکا کر اسد رہ گیا اور آنکھ
بچا کر شہنشاہ کی نقابدار کی طرف دیکھکر قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا بلکہ ایک وجب تلوار کھینچ لی اور کہا کہ
جو کوئی ہماری طرف دیکھے گا اُسکا منھ بنا دونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ تم نہ خاموش ہو گئے لو تم تمھاری طرف جنا
دیکھے ہین ہمارا منھ بنا دو اسد نے سر جھکا کر کہا کہ آپ کو مینے نہین کہا آپ کیون برہم ہوتے ہین آپ تو
میرے بزرگ ہین یہ اور لوگونکی طرف خطاب ہی مین کسی سے دبتا نہین ہون یہ کوئی نہ خیال کرے کہ مین
کسی کے گھر پر آیا ہون اگر ہم دباؤ ڈالینگے یہ اُٹھا ئینگے ہم وہ شیر ہین جو گھر پر جا کر مقابلہ کرتے ہین ہمارے
بزرگ ہمیشہ لشکر کشی کرکے آگئے ہین اُنپر کوئی لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی پھر ہم کیون کسی سے خوف
کرنے لگے کیا ہمکو ضرورت ہی کہ ہم کسی کا دباو مانین یہ جواب اسد نے کہا شہنشاہ نے جواب دیا کہ بجا ارشاد
ہوا بس اب آپ اپنی زبان کو بند فرمائین خاموش تشریف رکھین بات کرنے دین اسد نے عرض کیا کہ مین
کیا آپ کو بات کرنے سے منع کرتا ہون ہان جو کوئی میری بات ہوگی مین ضرور بولونگا ورنہ مین جاتا
ہون کیونکہ مجھ سے خاموش نہ بیٹھا جائے گا یہ کہکر قصد کیا کہ تلوار ٹیک کر اٹھون کہ شہنشاہ نے دامن
پکڑ لیا اور فرمایا کہ تشریف رکھیے ہان اگر کوئی تمھاری بات ہو تو ضرور کلام کرنا ورنہ خاموش بیٹھے رہنا
یہ سنکے اسد بیٹھ گیا اب شہنشاہ نے نقابدار سے فرمایا کہ یہ تو کلام ہوا کرینگے ہین جس امر کے لیے یہان
حاضر ہوا ہون اُسمین اب تقریر فرمائی جاوے نقابدار نے جواب دیا کہ ارشاد ہو شہنشاہ
نے فرمایا کہ وہ امر یہ ہی کہ مین نے راہ مین عرض کیا تھا کہ آپ میرے ہمراہ بارگاہ صاحبقرانی
مین تشریف لے چلیے آپ نے فرمایا تھا کہ مین نہین جاسکتا ہون آپ میرے ہمراہ چلیں اور مین
آپ کی دعوت کرون مین سنے انکار کیا تھا آپ نے قسم دی تھی مین مجبور ہو گیا تھا بس مین
آپ کے ہمراہ آیا ہون اب وہ امر ارشاد ہو نقابدار نے جواب دیا کہ ہان مین عرض
کرتا ہون پہلے یہ امر خیال فرما لیجیے کہ جو مین عرض کرون اُسکو آپ قبول فرمائین شہنشاہ
نے جواب دیا کہ ضرور مین منظور کرونگا نقابدار نے جواب دیا کہ جی ہان مین عرض کرتا ہون
اصل امر یہ ہی کہ مین ابھی بارگاہ صاحبقرانی مین نہین جاسکتا ہون کیونکہ مجھکو ابھی دعوے
صاحبقرانی ہی بدون مقابلہ کیے ہوے مین بارگاہ مین نجاؤنگا ضرور اپنے مقدر کو آزماؤنگا
جسکو خدا دے جبکہ میرا یہ قصد ہی تو مین کیونکر جاؤنگا آپ تصور تو فرمائین دوسرے یہ
امر ہی کہ میری طرف سے صاحبقران سے یہ عرض کیجیے گا کہ نقابدار نے عرض کیا ہی ہان
اگر حضور یہ امر کرین کہ بدون امتحان زور و طاقت اثاثہ صاحبقرانی مرحمت فرمائین اور

خود طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجائین کیونکہ ضعیف ہو گئے ہین تو مین حاضر ہونگا مگر مین یہ جانتا
ہون کہ ابھی میری ملاقات کا وقت نہین آیا ہی یہ تو مین ضرور عرض کرونگا کہ اثناء صاحبقرانی
مین صاحبقران سے لونگا خواہ بجنگی خواہ بمقابلہ اگر مین زیر ہوگیا تو انکا غلام ہون جس طور سے
اور سردار اگر مینے زیر کر لیا تو اثناء لے لیا اسی سبب سے تو مین نے بارگاہ پر جا کر قبضہ کیا تھا
کہ مین صاحبقران ہون یہ بارگاہ میری ہی مگر وہ بھی چھن گئی خیر جاتی کہان ہی جب سب اثناء ملیگا تو
بارگاہ کیا چیز ہی وہ پہلے ملے گی اب تو مین جاتا ہون ہان اگر ابھی کہین مقابلہ ہوا تو اسکا ضرور بندوبست
ہوگا مین تو اب کی مرتبہ فیصلہ کر کے جاتا مگر ایک ضرورت ایسی ہی کہ مین ٹھہر نہین سکتا ہون مجبور ہون
آپ بھی معاف فرمائین اور صاحبقران بھی مین ضرور بارگاہ مین چلتا اور قدمبوسی صاحبقران کی
حاصل کرتا مگر لاچار ہون یہ تقریر جو نقابدار نے اسد ثانی کی سنی بہت غصہ آیا اور تیور بدل کر کہا
کہ کیا خوب چھوٹا منہ بڑی بات بیجاین گل ومگر شگفت یہ صاحبقران سے اثناء صاحبقرانی طلب
کرتے ہین یہ اپنی عقل ناقص مین صاحبقران بنے ہین ارے میان پہلے وہ مرتبہ تو ہم کر لو یہ وہ شخص
ہی جس نے ہزارون طلسم فتح کیے لاکھون ملکون پر قبضہ کیا سیکڑون مرتبہ لشکرون کو شکست دی ہزارون
پہلوانون کو قتل کیا جو کہ رستم ثانی انکے ہم پلہ تھے اور در اصل انھون نے بھی وہ کار نمایان کیے
ہین کہ دوسرا نہین کر سکتا ہی وہ تو انکا مقابلہ نہ کر سکے انکو تو صاحبقران نے صاحبقران کیا نہین
جس امر پہ وہ لشکر نکل گئے اور یہ خبر سنکے کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا تو موگئے
ابھی کیا اصل ہی جو آپ انسے مقابلہ کرین گے انکا ایک سردار آپکو کافی ہی یہ سمجھو اُٹھا کر بہت مغرور ہو گئے
ہین بڑے بڑے خیال ہو گئے ہین اللہ اللہ کیا حوصلہ ہی یہ بھی ایک وقت تھا کہ مین نے دھوکا کھایا
ورنہ مین زیر ہوتا مین کیا زیر ہوا کہ یہ تصور کرتے ہین کہ مین صاحبقران ہون صاحبقرانی کب امر سہل
آسان اللہ ہی بس اب ایسی تقریر نکرنا ورنہ مین جواب آپ کو تلوار سے دونگا آپ کو ہو کیا گیا ہی
کہ آپ یہ کہتے ہین کہ صاحبقران اثناء صاحبقرانی مجکو دین چہ خوش ہان اگر آپکے لشکر مین کوئی ہو
تو وہ آپ ایسے کمزور سے مقابلہ کرین اور جبکہ انکے غلام مجھ ایسے آپ کے مقابلہ کو موجود ہین تو انکی
بادشاہ کو کیا ضرورت ہی بہت سے غلام ہین جو کہ ایک آن واحد مین آپ کو زیر کر لینگے آپ
کیون اسقدر غرور و تکبر کرتے ہین اب تو ایسی تقریر مین نے صرف اس خیال سے کی کہ بجائے صاحب
موجود مین ورنہ مین وہ سزا دیتا کہ پھر یہ جرأت کسی کو ہوتی اور کوئی یہ کلام نہ کرتا مگر مین کیا کرون مجبور
ہون سوائے خون جگر پینے کے اور کیا ہی اسی سبب سے کہا ہی کہ آپ کبھی کسی کم مرتبہ کو منہ چڑھائیگے
جہان اسکی عزت کی اسکو برابر جگہ دی اُسنے خیال کیا کہ ہم بھی کوئی چیز ہین جو یون ہماری عزت کیجاتی ہی
وہ بڑھکر کلام کرنے لگا اور بزرگون کی برابری پہ آمادہ ہوا کیا کہون اگر میرا بس ہوتا تو اس
زبان درازی کی ضرور سزا دیتا جو کہ کم ظرف ہین وہ بہت جلد آپے سے باہر ہو جاتے ہین
جیسے کہ سبا غر لبریز ہوا وہ چھلکنے لگا وہ ان کم مرتبہ والے لوگون کا حال ہوتا ہی کہ وہ یہ
تصور کرتے ہین کہ ہم بھی کوئی نہ کوئی فوقیت ایسی ہی جو کہ عالی مرتبہ ہین وہ ہم سے جھک کر
ملتے ہین انکی اس وقت کی تقریر پر مجکو ایک شعر کسی شاعر کا یاد آیا ہی کہ اُسنے گو مضمون تو
مہمل نظم کیا ہی مگر اس وقت کے موافق نظم کیا ہی وہ شعر یہ ہی ~ عجب تیری قدرت عجب
تیرے کھیل + چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل + یہ مضمون ہی بھلا یہ کیا امر ہی کہ یہ ایسی تقریر

کررہے ہین بھائی صاحب آپ خاموش بیٹھے ہوے کیا سُن رہے ہین یہ جو اسد ثانی نے کہا شہنشاہ نے اسدکی طرف دیکھکر فرمایا کہ نہ خاموش نہین بیٹھے ہو اگر یہی امر ہی تو اب ہم کہان تک تمھارا پاس کرینگے فرور صاحبقران سے شکایت کرین گے تم کون ہو بولنے والے ہم جواب دیئے جو مناسب ہوتا بس اب کلام نہ کرنا یہ جو ڈانٹ کر شہنشاہ نے فرمایا اسد نے جواب دیا کہ اب مین نہ کلام کرونگا چاہے کوئی دشنام بھی دے انکی تقریر ناگوار معلوم ہوئی بدین سبب مین نے یہ تقریر کی شہنشاہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ آپ نہ کلام کرین ہم جواب دینے کو موجود ہین یہ اسد سے فرماکر نقابدار کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ جو آپ نے فرمایا ہی کہ صاحبقران سے میری طرف سے عرض کرنا کہ اثاثۂ صاحبقرانی مجکو مرحمت فرمائے کیونکہ مین صاحبقران ہون اور آپ خانہ کعبہ کو تشریف لیجائیے اسکا یہ جواب ہی کہ ابھی کوئی صاحبقران پیر نہین ہوے ہین جو خانۂ کعبہ کو تشریف لیجائین اور اثاثۂ صاحبقرانی آپ کو دین یہ ممکن نہین ہی کیونکہ صاحبقران ثانی کو انکو انہی طرف سے صاحبقران فرما گئے ہین اور حکم فرما گئے ہین کہ تم نہ طاق فتح کرکے اور جو ملک کفرآباد ہون انکو اسلام آباد کرنا اور جو ساحر ہون انکو قتل کرکے خانہ کعبہ کو تشریف لانا لہذا صاحبقران بموجب حکم صاحبقران ثانی طرف نہ طاق کے تشریف فرما ہوئے راہ مین دریا سبز رنگ ملا جسمین نلے ساحران کو قتل کرکے اُسکو فتح کیا اُسکے بعد لقینیہ ملا اُسکو فتح کیا اب طرف محرابیہ کے تشریف لیے جاتے ہین کہ راہ مین یہ واقعہ گذرا کہ صاحبقرانی جنبیل بن عادی کو اطلاع بارگاہ کا دیکر طرف محرابیہ کے روانہ کیا تھا کہ کفار نے آکر بارگاہ پر قبضہ کر اُسکے بعد آپ نے آکر اپنا قبضہ کیا ابھی تو ہم نہ طاق باقی ہی کیونکر صاحبقران آپ کو اثاثۂ صاحبقرانی مرحمت فرمائینگے دوسرے بدون مقابلہ تو ملنا غیر ممکن ہی نقابدار نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین یہ کہتا ہون کہ ایک شہر سمندریہ کی طرف جاتے جاتے انکو کسقدر زمانہ گذرا کہ جسکی حد نہین ہی دریائے سبز رنگ پر ایک عرصہ ہوا پس معلوم ہوا کہ اُنسے یہ مہم نہ سر ہوگی مین ایک آن مین سمندریہ و محرابیہ وغیرہ کو فتح کرکے نہ طاق کی طرف روانہ ہو لونگا کیونکر عرصہ نہو کہ اُنکا زمانہ ضعیفی ہی عقل مین فتور ہو گیا اُنسے یہ مہم نہ سر ہوگی یہ جو آپنے کہا کہ بدون مقابلہ نہ دینگے تو مین مقابلہ سے کب باہر ہون مقابلہ کو بھی موجود ہون بلکہ یہ تو میری مین خوشی ہی کہ امتحان صاحبقرانی ہو جائے مجکو بھی معلوم ہو جائے کہ مین حق پر ہون اور در اصل صاحبقران ہون یا صرف اپنے خیال کے موافق ہون اور شاید یہ ہی اصلی صاحبقران ہون مین ضرور مقابلہ کرونگا مگر اسوقت مجبور ہون ہان ابھی جو کسی مقام پر مقابلہ ہوگا تو ضرور امتحان صاحبقرانی ہو جائیگا پس آپ معاف فرمائین مین بارگاہ صاحبقرانی مین نہین جا سکتا ہون ہان جب یہ فیصلہ یکسو ہو جائیگا اُسوقت کوئی مضائقہ نہین ہی پھر تو ہم اور آپ ایک ہو جائینگے اُسوقت دیکھا جائیگا اب آپ اس امر مین کد نہ کرین مین نہین جا سکتا ہون بدون فیصلہ آپ اب اس امر مین کوشش نہ فرمائین بلکہ اور قسم کی باتین فرمائین ورنہ آپکا سخن رائیگان ہوگا کیونکہ میرے جانے کا ہنگام خدمت صاحبقران مین ابھی نہین آیا ہی جب وہ وقت آئیگا اُسکا سبب پیدا ہوگا یہ تو آپنے ضرور سنا ہوگا کل امر مرہون باوقاتہا کل امر وقت پر منحصر رہتے ہین جب اُنکا وقت آتا ہی تو وہ ہوتے ہین ورنہ نہین الکہ انسان چاہے کچھ نہین ہوتا ہی جو خدا چاہتا ہی وہ ہوتا ہی بموجب شعر ے من درچہ خیالیم فلک درچہ خیال + کار یکہ خدا کند فلک را چہ مجال + بدون اُسکے حکم کے ایک پتہ بھی نہین ہلتا ہی بموجب اس مضمون کے لاتتحرک ذرۃ الا باذن القدیس آپ اس امر مین کوئی بحث نکرین مین آج نہین کل ضرور آؤنگا اور مقابلہ کرونگا شریک لشکر ہونگا یا کل لشکر کا افسر علی و صاحبقران ہونگا

یہ ہونا ضرور ہی بخداے لایزال مین ایک ضرورت سے جاتا ہون ورنہ نہ جاتا بدون فیصلہ کیے یہ سنکے شہنشاہ
نے فرمایا کہ مین مجبور ہون خیر دیکھا جاے گا مین صاحبقران سے عرض کردونگا کہ نقابدار فرما گئے ہین
کہ اگر اثناے صاحبقرانی آپ سے ضرور لونگا خواہ آپ بخوشی عنایت فرمائین خواہ بمقابلہ اور آمنے سے
اسوقت بسبب چند در چند وجھون کے انکار کیا نقابدار نے جواب دیا کہ جی ہان میری طرف سے بہت
بہت آداب و تسلیمات خدمت صاحبقرانی مین عرض فرمایئے گا اور جو مین نے عرض کیا ہے فرماد یجیے گا
یہ کہکر حکم دیا کہ ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لے کر حاضر ہون تاکہ یہ باہمی کلفت و کسل جنگ و جدل کی ادر
ہو ادھر شہنشاہ نے فرمایا کہ مین مرخص ہوتا ہون تکلیف تو بہت ہوئی نقابدار نے جواب دیا کہ مین نہ
جانے دونگا آج شب بھر ہم اور آپ باہم جلسہ عیش برپا کرین اور ناچ و رنگ دیکھین بوقت سحر آپ
اپنے لشکر کو تشریف لیجائیے اور بندہ اپنے کام کو رخصت ہو یہ تقریر اس طور سے نقابدار نے کی کہ شہنشاہ
کو انکار کرتے بن نہ پڑا خاموش ہو کر رہ گئے جواب دیا کہ خیر جو آپ کی خوشی رنج اسکا ہے کہ آپ میرے
ہمراہ لشکر مین تشریف نہ لیچلے نقابدار نے جواب دیا کہ مین قسم کھاتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ
اب کی جو حاضر ہونگا تو ضرور آپ کے ارشاد کو بجالاؤنگا شہنشاہ نے فرمایا کہ دیکھیے کب تشریف لاتے
ہین جواب دیا کہ بہت جلد حاضر ہونگا آپ تشویش نہ فرمائین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ساقیان گلفام شیشہ
مئے مشکفام و جام زرنگار لے کر حاضر ہوئے اور سب اہل جلسہ کو مجرا کرکے اور جام کو لبریز کرکے اور چند
قطرے بنام جمشید و کیقباد کے زمین پر چھڑکے اور جام کو لیکر روبرو نقابدار کے پیش کیا نقابدار
نے اشارہ کیا کہ شہنشاہ کو پہلے دو کیونکہ مہمان ہین مین تو صاحب خانہ ہون پس ساقی نے وہ جام
شہنشاہ کے روبرو پیش کیا شہنشاہ نے انکار کیا کہ پہلے آپ نوش کرین نقابدار نے ایک نہ سنی پس شہنشاہ
نے ساقی کے ہاتھ سے جام لیکر لا جرعہ نوش فرمایا دوسرا جام ساقی نے بھر لبریز کیا اسد کو دیا اسد نے بھی
نوش کیا پھر نقابدار کے روبرو لایا نقابدار نے بھی نوش کیا اب تو دور بندھ گیا ساقی نے تمام جلسہ کو شراب
پلائی دو دو جام کی نوبت آئی سبکے دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوے مست ہو کر جھومنے لگے کہ نقابدار نے حکم
دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ ایک طائفہ حاضر جلسہ ہوا سپردائیون نے ساز درست کیے وہ مطربہ
ناچنے لگی اہل محفل اسکی طرف متوجہ ہوے یہان تو صحبت ناچ و رنگ برپا ہے انکو تو اسی شغل مین رکھا جاتا ہے

اب حال خواجہ عمرو ثالث یعنے خضران بن عمرو ثانی کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو رقعہ
صاحبقران سے لے کر پاس شہنشاہ کے چلے تھے کیونکر پہونچے عیاری خواجہ عمرو

بس جب خواجہ ثالث رقعہ لے کر چلے تو پاے شاطری مارتے ہوے چلے جاتے ہین کہ انکو خیال آیا کہ بہت
عرصہ ہوا کہ کوئی جہ نہین ملا بہت تنگدست ہون پہلے کچھ فکر کر لون تو پھر شہنشاہ کے پاس جاؤن چونکہ یہ
جو بارگاہ سے چلے تھے تو کچھ دن باقی تھا یہ ایک جنگل مین پہونچے تو انھون نے دیکھا بہت سے گھسیارے
بیٹھے ہوے گھاس کھود رہے ہین یہ بھی اپنی صورت ضعیف گھسیارے کی بنا کر انکے قریب آکر گھاس کھودنے لگا
ان گھسیارون نے جو ایک نئے شخص کو دیکھا سب ملکر کہنے لگے کہ اے بڑے میان یہ مقام ہمارے ٹھیکے مین ہے تم
یہان نہ گھاس کھودو اس گھسیارے نے جواب دیا کہ اے بھائی تمھارا کیا حرج ہے اگر مین ایک گٹھا گھاس کا لیجاؤنگا تو تمھارا
کیا نقصان ہوگا بھائی مین نیا آیا ہون ہان مین بھی کوئی صحرا ٹھیکہ مین لونگا تو پھر کوئی ضرورت نہوگی ان سب نے
جو یہ تقریر سنی تو باہم یہ کہا کہ خیر آج اسکو لیجانے دو کل جو آئیگا دیکھا جاے گا کل نہ لیجانے دینگے یہ صلاح کرکے
اب سب خاموش ہو رہے اُسنے ایک پورانی سی کھرپی نکالی اور ایک جالی کہ کھانسی اٹھی کھانسنے لگا گھاس کھودتا جاتا

اور کھا لیتا جاتا ہے تھوڑی سی گھاس کھودی تھی کہ ایک مرتبہ ایک بٹوا نکالا اسمین سے تمباکو نکال کر اور مل کر کھایا اور
اور ایک چلم نکالی اُس پر تمباکو جمایا اور جنگل سے لکڑی جمع کرکے اسمین آگ لگادی جب کوئلہ ہو گیا تو چلم پر رکھکر دم لگایا
کہ اُن گھسیارون نے جو دیکھا تو کہا کہ بھائی یہ تو تم نے خوب کیا بڑی دیر سے تمباکو نہین پیا تھا تمنے تو آکر دم
رکھو لیا بس ہر ایک اُس گھسیارے کے پاس آکر یہ کہکر بیٹھا کہ بھائی ہم روز آیا کرینگے بس بیٹھ گئے ہر ایک کے ہاتھون
مین طلائی کڑے تھے بازؤن پر تعویذ تھے گلون مین جنیؤ تھے کمر مین کردھنی تھی مرزیان بھی یانانی پہنے
ہوئے تھے خواجہ یعنی لقی گھسیارے نے دریافت کیا کہ کیا تم لوگ کہین نوکر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم
سب کے سب ملازم ہین محراب شاہ کے مرکبان خاص کو گھاس پہونچاتے ہین یہ جو کچھ ہمارے پاس ہے سرکاری
ہے سرکار سے ملا ہے گھسیارا یہ سنکے کہنے لگا کہ بھائی ہم مسافر ہین یہان آئے ہین کہ کہین ملازمت ہو جاے
آج تو یہ گھاس لیجاکر بازار مین فروخت کرونگا اسی مین اپنی بسر کرونگا جو کچھ ملے کل اور کسی جنگل سے
لے آؤنگا کیونکہ تم منع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ نہین تم روز آیا کرو ہمارا کیا نقصان ہے
جب تک تمھاری نوکری کہین ہو بلکہ آج ہم اپنے جمعدار سے کہین گے خواہ سرکاری اصطبل مین
خواہ لشکر مین اگر کسی گھسیارے کی ضرورت ہوگی تو ہم لاکر موجود کردینگے کیونکہ ایک گھسیارہ
آیا ہوا ہے یہ جو اُنھون نے کہا تو خواجہ نے کہا کہ بھگوان تمھاری عمر مین ترقی دے اور رتبہ کو
بڑا مرتبہ دے ہان بھائی مین مسافر ہون تمکو میری خبر لینا لازم ہے وہ کہنے لگے ضرور ایسا کرینگے
کہ خواجہ لقی نے چلم اُنکو دی اب ہر ایک چلم پر دم لگانے لگا جسنے دم لگایا اُسکو چکر آیا دوسرے
کو دی اسی طور سے دورہ باندھ دیا ہر ایک چلم پی کر اور چکر کھاکر گرا اور بیہوش ہو گیا جب سب بیہوش
ہو گئے خواجہ نے پہلے تو اپنی کھرپی اور جال نذر زنبیل کیا پھر ہر ایک کے ہاتھون سے کڑے اُتارے
اور تعویذ اور جنیو اور کردھنی لی اور مرزیان دھوتیان سب لیکر نذر زنبیل کین اُنکی جالی کھرپی سب
لے لی اور ایک ایک لنگوٹی باندھ دی اور خود وہان سے صورت بدل کر یہ کہتے ہوئے چلے کہ خیر خدا نے کچھ
دلا تو دیا مگر کیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوئے کہ اب مین پاس شہنشاہ کے جاؤن چونکہ دن تو تمام ہو چکا تھا اُس
صحرا مین پہونچے جہان کشت و خون ہوا تھا کیا دیکھتے ہین کہ ہزارون لاشین کافرون کی پڑی ہوئی ہین
یہ دیکھکر اُنکو لالچ آیا کہ اُنکی کمرون مین کچھ ضرور ہوگا یہ لوگ بڑے دور اندیش ہوتے ہین اپنے پاس ضرور
کچھ نہ کچھ رکھتے ہین یہ دل مین تصور کرکے میدان مین آئے یہان آکر جو دیکھا تو ہزارون تلوارین خود
زرہین سپرین سنانین عمود پڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر اُن سب کو ایک مقام پر جمع کیا اور اُٹھاکر
نذر زنبیل کیا کہ جب لشکر مین پہونچونگا تو اُنکو فروخت کرلونگا بعد اسکے ہر ایک کی کمر دیکھنے لگے
کردھنی وغیرہ جو کچھ ملا نکال لیا نقد جو نکلا وہ لیا کپڑے تک اُتار لیے اس خیال سے کہ دھلواکر وہ بھی
فروخت کر لیے جائینگے اور اگر کسی کے پاس کچھ نہ نکلا اسکو بالکل برہنہ کر دیا اور کہا کہ او مرتد تو نے ہمارا
نہ خیال کیا کہ اگر ہم مرے اور خواجہ آئے تو کیا لینگے تیری یہ سزا ہے کہ تو برہنہ رہ تیری لاش کو کتے
کھائین تو اسی قابل تھا یہ کہا اور ٹھوکر ماری دوسری لاش کے پاس گئے اسی طور سے سب لاشون کو
دیکھ بھال لیا اب بالکل رات ہو گئی ہے جب سبکو دیکھ لیا تو آپ وہان سے روانہ ہوئے ادھر جو اُس صحرا مین گھسیارے
تھے ہوا جو سرد چلی سب کو ہوش آیا ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اسنے کہا کہ جو تیری حالت
ہے وہ ہی میری حالت ہے اب جو دیکھا سب ایک حال مین مبتلا ہین اب باہم کہنے لگے کہ یہ کون تھا جو ایسی
حرکت کر گیا ہمکو بیہوش کرکے لوٹ لے گیا چلو بادشاہ سے فریاد کرین ایک نے ان مین سے کہا کہ وہ جو نیا گھسیارا آیا تھا

اُسکا کہین نشان تک نہین ہی اب جو ہم نے تلاش کیا تو کچھ پتہ نہ چلا باہم کہاکہ یہ کام اُسی کا ہی وہ ہمکو بیہوش کرکے سب مال لے گیا پس سب ملکر نالان وگریان روانہ ہوئے طرف محراب شاہ کے اور داخل شہر ہوکر اپنے جمعدار سے آکر کل واقعہ بیان کیا اُسنے کہاکہ کل مین جاکر دربار مین عرض کرونگا یہان تک کہ وہ اپنے مکان پر آئے دوسرے پڑ رہے اِدھر وہ رات تمام ہوئی صبح طالع ہوئی محراب شاہ نے دربار کیا جمعدار نے آکر کل حال جو کہ اُن سب سے سنا تھا بیان کیا محراب شاہ نے اُنکو بلاکر اُنکی زبان سے سنا پس اُنکو پھر اُسی قدر دیا مگر حیران ہی کہ یہ کیا واقعہ ہوا کون تھا اسکو تو اس فکر مین رہنے دیجیے اِدھر خواجہ جو میدان جنگ سے سب کو لوٹ لاٹ کر روانہ ہوئے اس صحرا مین پہونچے کہ جہان لشکر نقابدار کا اُترا تھا یہ لشکر مین روشنی دیکھکر داخل لشکر ہوئے چونکہ انکو تلاش کرنا منظور تھا کہ لشکر نقابدار کا کہان ہی یہ صرف اسقدر رہگذارون سے دریافت کرکے چلے تھے کہ کس طرف مقابلہ ہوا تھا اور کس سمت اُس صحرا کے بعد جنگ وپیکار نقابدار شہنشاہ کو لے کر روانہ ہوئے ہین انھون نے اس سمت کا نشان دیا اُس صحرا کا پتہ دیا تھا اور اس جانب کا نشان کہ جدھر کو نقابدار شہنشاہ کو لیکر روانہ ہوا تھا پس خواجہ اُسی سمت اُسی نشان پر روانہ ہوئے تھے راہ مین عیاری کرتے ہوئے لشکر نقابدار مین پہونچے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ لشکر نقابدار ہی یہ بہت خوش ہوئے رات کا وقت تھا لشکر کی سیر کرنے لگے سیر کرتے کرتے اُس مقام پر پہونچے جہان بارگاہ برپا تھی اندرون بارگاہ نقابدار وشہنشاہ تشریف فرما تھے سب حاضر تھے ناچ ہو رہا تھا یہ بھی خادمون مین ملکر اندر بارگاہ کے آئے بارگاہ کو آراستہ وپیراستہ پایا سب کو بارگاہ مین بیٹھا دیکھکر خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرون پھر یہ خیال کیا کہ دو ایک پیسے تو حاصل کرون اُنھون نے دیکھا کہ مسند پر شہنشاہ بیٹھے ہوئے ہین ایک پہلو مین نقابدار ہی ایک پہلو مین اسد ثانی اسد ثانی کو دیکھکر حیران ہوے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ گئے تھے یہان کیونکر پہونچے خیر معلوم ہو جائیگا یہ حال بھی کھلجائے گا تم اپنی فکر کرو دیکھا کہ بہت سے سردار حاضر دربار ہین اور ایک مطربہ یہ غزل گا رہی تھی غزل عدم سے جانب ہستی تلاش یار مین آئے جسکا یہ ایک مصرعہ تحریر ہوا ہے گا رہی تھی بدین سبب غزل نہین تحریر کی گئی کہ منظور یہ ہی کہ خواجہ جو غزل گا مین وہ تحریر ہو صرف ایک مصرعہ پر اکتفا کی اور وہ مطربہ اسی مصرعہ کو بنا بنا کر گا رہی تھی کہ نقابدار نے حکم دیا کہ دوسرا طائفہ حاضر کیا جائے چوبدار روانہ ہوا خواجہ بھی اُسکے عقب مین بارگاہ سے نکل کر چلے گر وہ چوبدار اس مقام پر پہونچا جہان طایفے اُترے ہوئے تھے ایک مطربہ کہ نام اُسکا سیمی تھا اسکو حکم دیا کہ چلو تمھاری طلبی ہی اُسکی مان نے جو یہ سنا اُس سے کہا کہ چلیا رہو اُسنے کہا کہ مین پیشاب کرآؤن کیونکہ پیشاب کی حاجت معلوم ہوتی ہی اگر بدون پیشاب کیے ہوئے جاؤنگی تو یہ ہوگا کہ پریشان ہونگی دوسرے یہ امر ہی کہ وہان دیر ہوگی میری طبیعت کسلمند ہوگی اُسکے سبب سے نہ گایا جائے گا نہ ناچا جائے گا اہل جلسہ بدخط ہونگے نائکہ نے کہا کہ تیری تو یہ مثل ہی کہ گونے آئی برات دولہن کو لگی ہگاس یا یہ کہ شکار کے وقت کتیا ہگاسی اُسوقت سے بیٹھی ہوئی ہی پیشاب نہ لگا جیسے وہان سے آدمی بلانے کو آیا پیشاب لگ آیا جلد پیشاب کرکے آیہ سنتے ہی یہ کہتی ہوئی وہ اُٹھی کہ اماجان آپ بیکار خفا ہوتی ہین اسمین بھی کوئی اختیار ہی اور لوٹا اُٹھاکر ایک طرف کو چلی مان نے قصد کیا کہ مین بھی چلون اُسنے کہا کہ آپ نہ تشریف لیجیے مین ابھی آتی ہون وہ ٹھہر گئی وہ عجیب ناز وانداز سے لوٹا لیے ہوئے ایک سمت کو چلی یہ خوبصورت بھی بہت ہی اور جوان بھی ہی کوئی برس پندرہ یا سولہ کا سن ہوگا یہ ایک مقام پر سب کی نگاہون سے پوشیدہ ہوکر چند درختون کی

آڑ مین پیشاب کرنے کو بیٹھ گئی کمر بند کھولکر پیشاب کرنے لگی خواجہ بھی اسکے عقب مین آے تھے پہدار تو یہ
کہکر چلا گیا تھا اُسی مقام پر ٹھہر گئے تھے کیونکہ انکو اُسکی صورت پسند آئی تھی اور خیال کیا تھا کہ اسکی صورت بنکر
محفل مین جاؤ اور کچھ حاصل کرو اسکے بعد یہان آکر سب کا مال واسباب لوادر پھر اپنی صورت اصلی
سے بارگاہ مین آو شہنشاہ سے ملو غرضکہ وہ یہ تصور کرکے اُسکے عقب مین چلے تھے جب وہ پیشاب کرنے
لگی اُنھون نے عقب سے حلقہ کمند کے مارے کہ وہ گلے مین پڑے وہ ادھی کمر جھکی اور پلٹی تھی کہ انھون نے
جاب مارا وہ بیہوش ہوکر گری جاب اُسکے منھ پر پڑا تھا اور ٹوٹا تھا بیہوش ہوگئی اُنھون نے اُٹھاکر نذر زنبیل
کیا اُسکے کپڑے اُتار لیے اپنی صورت اسکی صورت سے مشابہ کی اور لوٹا لیکر اُسکے کپڑے پہن کر وہان سے
ناز و انداز سے چلی ادھر اسکی مان نے جو دیکھا کہ دیر ہوئی اپنے ساتھیون سے کہنے لگی کہ یہ چھوکری ابھی تک نہ آئی
پیشاب کرنے گئی تھی پیشاب ہوا بلاے جان ہوا کوئی جاکر خبر لاے کہ یہ جو پیشاب کرنے گئی تھی تو کیا
کسی سے کلام کرنے لگی ایک سازندہ کہ نام اُسکا کالے خان تھا اور سن رسیدہ تھا اُسنے سیوتی کو پرورش
کیا تھا یہ سنکے اُٹھا اور چلا تھوڑی دور گیا ہوگا دیکھا کہ وہ لوٹا لیے ہوے چلی آتی ہے اُسنے کہا کہ بیٹا سیوتی
کیا کرنے لگی تھی اُسنے جواب دیا کہ پیشاب کو گئی تھی خواجہ نے خیال کیا کہ اسکا نام سیوتی تھا یہ خیال
کرکے اُسکے ہمراہ ہولیے وہ آکر پہونچا سیوتی اپنے بستر پر آئی شانہ سر مین کیا مجلس حیران لگائی سُرمہ
آنکھون مین دیا یہ عالم ہوا دوہرہ اک تو نینان رس بھرے دوجے انجن سار + اے بوری کوئی دیت ہے متوارن
ہتھیار + سرمہ لگاکر افشان لگائی یہ معلوم ہوا کہ آسمان حسن مین ستارے نکلے ہین درمیان دونون ابرو ؤن
کے سیندور کا ٹیکہ دیا جیسے شاعر کہتا ہے ؎ نہین سیندور کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین + چراغ اس شمع رونے
ہے کعبہ مین جلایا ہے وہ چست چست محرم پہنی کہ دیکھنے والون کے دل بس گئے دو تیر قلب دوز تھے کہ سینون کے
پار ہو گئے بعد اُسکے زرد اطلس کا پاجامہ جسمین مین نبت و لچکہ و کرن لگی ہوئی گلنار ڈوپٹہ تمام زیور سے
اپنے کو آراستہ کیا وہ گوری گوری کلائیان انمین وہ سیاہ سیاہ چوڑیان ؎ سیہ چوڑی بدست آن نگارے +
بشاخ صندلین پیچیدہ مارے + یہ معلوم ہوتا تھا کہ مار سیاہ درخت صندل کی شاخ مین لپٹے ہوے ہین +
ایک یہ غضب کیا کہ کسی کی نظر نہ لگ جاے دونون رخسارون پر دو تل بنائے آراستہ ہوکر پیشواز پہن کر
سازندون کو ساتھ لے کر طرف محفل عیش کے چلی یہان وہ مطربہ گا رہی تھی کہ یہ پہونچی ایسے ناز سے اِسنے
قدم محفل مین رکھا کہ سب دنگ ہوگئے ادھر اُسکو حکم ملا کہ ابہ تم جاؤ اب دوسرا طائفہ اپنا کمال دکھاے گا
سنکے اُسنے گانا موقوف کیا کیونکہ بیٹھی ہوئی گا رہی تھی بہت کچھ انعام علاوہ تو اپنے بستر کی طرف روانہ
ہوئی اسکو حکم ملا پیرداعیون نے ساز ملایا طبلہ پر تھاپ پڑی زور نہ سا رنگی کا کھینچا مجیرے
بجنے لگے وہ کھڑی ہوکر گت ناچنے لگی ایسی حسین تھی کہ سب اہل محفل اُسکی صورت دیکھکر دنگ تھے
وہ جوانی کا عالم ایک ایک کی طرف دیکھکر آنچل دوپٹہ کا سر پر ڈالنا ہر جوان سے اشارے کرنا کبھی سینہ
ابھار کر جوبن کا ابھار دکھانا کبھی کسی کو حالت گت مین ناز کرکے پامال کرنا ہر ایک کی زبان پر صداے
واہ واہ بلند تھی ہر ایک اُسی جانب دیکھ رہا تھا ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ کیا خوب یہ گت ناچی ہے
کیا بتایا ہے اور ہر طرف سے انعام مل رہا تھا یہ اُٹھا اُٹھا کر سازندون کو دیتی جاتی تھی مگر نگاہ مین
جانچ لیتی تھی کہ اسقدر روپیہ ہے اسقدر اشرفیان آنا جا رہا ہے کہ ایک مرتبہ نقابدار نے طرف اپنے
خدمتگار کے دیکھا اُسنے لاکر فوراً چند کشتیان حاضر کین نقابدار نے ایک کشتی پر سے تورے
پوش اُٹھاکر اُس مطربہ کو ایک دوشالہ انعام مین دیا اور ایک مالا موتیون کا یہ امر اسد ثانی کو

بہت ناگوار ہوا اُسنے فوراً اپنے خدمتگار کی طرف دیکھکر اشارہ کیا وہ قریب آیا کہا کہ میرے لشکر میں
جا اور چند دوشالے اور مروارید کے مالے زر وجواہر کی کشتیاں فوراً لیکر حاضر ہو وہ خدمتگار
فوراً لشکر میں گیا اور جو جو اشیاء اسد ثانی نے فرمائی تھیں لیکر حاضر ہوا اور روبرو اسد
کے رکھدیں اسد نے دو دو شالے اسکو انعام دیئے اور بہت سا زر وجواہر اور مالے مروارید
کے اور کہا کہ ہم سے بڑھکر کوئی کیا سخاوت کریگا ایسے لوگوں کو کیا حوصلہ ہوگا ایک دوشالہ دے کر
بہت خوش ہوئے ہیں اگر سخاوت کرنا ہو تو ہمارے برابر کرو یہ کہکر خاموش ہو رہے کیونکہ شہنشاہ نے
نظر قہر اسد کی طرف دیکھا تھا اور نقابدار سے کہا کہ آپ برا نہ مانیں اسکی ایسی بہت سی حرکتیں ہوتی ہیں
کوئی جواب نہیں دیتا ہو آپ میری طرف خیال فرمائیں اسکے کسی امر کا خیال نہ کریں یہ سنکے نقابدار نے
کچھ جواب نہ دیا گو یہ امر اسکو بہت ناگوار گذرا تھا مگر بمصلحت خاموش ہو رہا کہ ادھر سیوتی نقابی نے گت
ناچکر بیٹھکر یہ غزل کسی شاعر کی شروع کی غزل - رندوں کو شوق دید بہت ہے شراب کا
ساقی ادھر کو پھیر دے منھ آفتاب کا

بکھری ہے زلف کیا رخ پر نور یار پر
ہو جلد دور یہ کہیں پردہ نقاب کا
للہ لکھے جلد جواب آئے نامہ بر
پردہ اُٹھا نہ یار کے رخ سے نقاب کا
جب نور رخ سے تیری زمیں کو ملا فروغ
اُٹھا جنازہ کس تیرے خانہ خراب کا
فصل بہار آگئی اب صبر تا کجے
کرلے مقابلہ مری چشم پر آب کا
اُس بت کے ہجر میں مجھے سودائی کردیا
وصلت کی شب محل نہیں شرم وحجاب کا
دم میں بنا بھی اور بگڑ بھی گیا غریب
جب بند کھل گیا ترے رخ کے نقاب کا
جسکی نگاہ اُس رخ رخشندہ پر پڑی
اُٹھنا یہ جھوم جھوم کے ہر سو سحاب کا

ہے جو دھوئیں سے چاند پہ دامن سحاب کا
ہے سوز غم سے عشق میں یہ دل کا حال
ہوں منتظر میں دیر سے خط کے جواب کا
ہر جوہر آئینہ کا دکھائے چراغ طور
گردوں کی سمت پھر گیا منھ آفتاب کا
پتھرائی آنکھیں کہتی ہیں یہ مرتے دم [illegible]
ساقی ہمیں بھی دے کوئی ساغر شراب کا
فرقت کو سنکے تیرے تصور میں آپڑی
یارب برا ہو اس دل خانہ خراب کا
باغ جہاں میں غور سے بلبل نگاہ کر
کچھ رنگ تونے بحر میں دیکھا حباب کا
نرگس میں جبکہ قطرۂ شبنم نظر پڑا
جھکی نظر گمان ہوا آفتاب کا
جب ہے قسیم نار وجنان آل مصطفیٰ

ہے شوق وجد دید رخ لاجواب کا
ہو جس جگر سے آگ یہ عالم کباب کا
امید ہی امید میں محشر بھی ہو چکا
پر تو پڑے جو آئینہ میں رخ لاجواب کا
تیری گلی کی خاک میں سب ملکے رہ گئے
اب تک ہوں منتظر ترے خط کے جواب کا
اے یار ابر تر سے یہ برسات میں ہے بحث
پایا نہیں اثر ہی میں آنکھوں میں خواب کا
تکلیف کی ہے تو کوئی بوسہ بھی دیجیے
آنسو بھری ہے آنکھ کٹورا گلاب کا
غش آئے سیکڑوں کو جلا طور سا پہاڑ
اُنکو گمان ہوا مری چشم پر آب کا
ساقی بہار آنے کی ہے دے تو رہا خبر
کیا خوف ہے ہدف مجھے روز حساب کا

یہ غزل جو مغنیہ مطربہ نے گائی ہر شعر کو بتا بتا کے خوب گایا اہل محفل دنگ ہوئے سب کے عجیب رنگ ہوئے
یہ عالم ہوا کہ نشہ شراب سے جیسے کوئی جھومتا ہے اور شراب کے سرور میں جیسے مست ہوتا ہے عالم محویت
ہو گیا سب جلسہ صورت آئینہ حیران دشکل گیسو پریشان ہوا جو رنگین مزاج اور عاشق تن تھے انکی تو یہ
نوبت تھی کہ شکل یار روبرو تھی پھر بنگلی کوئی اسکے ناز وادا کا بسمل تھا کوئی اسکے تیر نگاہ کا گھائل تھا سب کو
محو کردیا تھا انسان کا کیا ذکر ہے جانوران صحرائی وپرندے اپنے اپنے آشیانوں سے گو رات کا وقت
تھا سب بیرا کرچکے تھے مگر یہ اثر تھا کہ سب آکر قریب بارگاہ سر جھکا کر کھڑے ہوئے چرندے تو پشت
بارگاہ پر تھے پرندے بارگاہ پر سایہ کیے ہوئے تھے کیونکہ خواجہ لحن داؤدی گا رہے تھے شہنشاہ نے
جو یہ بد حواسی دیکھی خیال کیا کہ یہ تو لحن داؤدی ہے جو کہ خاندان خواجہ میں تھی کیا خوش گلو یہ عورت ہے
اگر خواجہ ہوتے تو انکو مزا ملتا لائق خواجہ کے ہے یہ ہی خیال کر رہے تھے مگر خاموش تھے ادھر

مطربہ نقلی نے اپنے گانے کو موقوف کیا اسقدر نقابدار واسد وشہنشاہ و دیگر اہل جلسہ نے انعام دیا کہ وہ مالا مال
ہو گئے اب نقابدار نے حکم دیا کہ تم جاؤ بہت تھک گئی ہو اُسنے تسلیم کی ادھر بکاول نے آکر عرض کیا
دسترخوان آراستہ ہے یہ سن کے نقابدار نے شہنشاہ و اسد سے عرض کیا کہ کچھ ادنش فرمایئے کیونکہ
اب وقت آگیا پہلے تو انکار کیا جب بہت اصرار ہوا تو مجبور ہو کر اٹھے نقابدار سب کو لے کر نعمت خانہ
مین تشریف لایا سب نے بیٹھکر دسترخوان پر خاصہ نوش فرمایا ہر قسم کا طعام لذیذ موجود تھا کوئی اسکے
تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ کس کس قسم کا طعام تھا طول بیجا ہوگا اس سے کیا حاصل ادھر وہ
مطربہ نقلی اپنے مقام پر آئی جہان پر جو پہونچی تو وہان وہ مال و متاع دیکھکر بہت خوش ہوئی سازندون
نے قصد کیا تھا کہ کچھ اُڑا لین مگر یہان تو خواجہ کی آنکھ ہے جسکو دیکھا پہچان لیا اب کب کوئی سرقہ
کر سکتا ہے گو ناچتے اور گاتے جاتے تھے ہر طرف نگاہ تھی کہ کیا اشیا ہے اور کون کون دیتا ہے کہین ایسا
نہو کہ یہ لوگ نکال لین چنانچہ بموجب خیال کے پیش آیا یعنی جب سب مال دبا اور روپیہ بھی دیا تو جو چیزین بعین کل
ملاحظہ کین جو نہ پائین کہا کہ فلان سردار نے فلان چیز دی تھی وہ کہان ہے آخر کو کسی کے پاس ایک
جبہ نہ چھوڑا بلکہ جو خود اُسکا مال تھا وہ بھی لے لیا ماں کہ تو اُٹھکر صدقے قربان ہونے لگی اور گلے سے لگایا
پیار کیا اور لا کر بستر پر بٹھایا کہا کہ بیٹا آج تو تو اسقدر لائی ہے کہ تمام عمر کفایت کرے گا کوئی ضرورت نہوگی
سیوتی نے عرض کیا کہ کیا کہون مین مجبور ہو گئی کچھ مجکو نزلہ کی تحریک ہو گئی تھی آواز گرفتہ تھی اُسکے
سبب سے کسی قدر حرارت بھی ہو آئی وہان جو گائی ناچی اور زیادہ بخار ہو گیا مین آپ سے
عرض نہ کر سکی کہ مین سمجھی اس خیال سے کہ آپ خفا ہونگی چلی گئی اگر حرارت و نزلہ نہوتا تو مین وہ
کمال دکھاتی کہ سب لوگ دنگ ہو جاتے خیر اگر زندگی ہے تو پھر دیکھا جاے گا موجب مطربہ زندہ ہے اگر
بار توصحبت باقی ہے یہ سنکے ماں نے جو ہاتھ ماتھے پر رکھا تو واقعی بخار پایا کہا کہ بھی تو لیٹ رہ مین تیرا
سر دباتی ہون سیوتی نے کہا کہ آپ کو زحمت ہوگی گو تکلیف تو ہے اور درد سر بھی ہو رہا ہے مگر میرے
صندوقچہ مین ایک پوڑیہ لوبان کی رکھی ہوئی ہے اُسکو نکال لایئے مین جبکہ رسالدار کی ملازم تھی تو اُنکے
مکان پر ایک شاہ صاحب تشریف لاے تھے اُنھون نے سب کو لوبان دیا تھا کہ جب کبھی درد سر
ہو تو اسکو سونگھانا ادھر اسکی بو دماغ مین گئی فوراً درد سر جاتا رہے گا اور جو اسکی بو سونگھیگا اسکو پھر
عمر بھر درد سر نہوگا اس عارضہ مین وہ کبھی نہ مبتلا ہوگا بس وہ لے آیئے تاکہ مین اچھی ہو جاؤن نیچے
کے خانہ مین رکھی ہے اور تھوڑی سی آگ بھی لیتی آیئے گا اور سب سے کہدیجیے کہ وہ بھی لوگ آکر میرے
پاس بیٹھین تاکہ انکو بھی اس خوشبو سے فائدہ حاصل ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے ہاتھ پاؤن ہین اگر ان مین سے
کوئی ماندہ ہو گیا تو بہت خرابی ہوگی ماں نے کہا کہ تو نے آج تک مجھ سے ذکر ہی نہ کیا مین کئی مرتبہ
اس عارضہ مین مبتلا ہوئی سیوتی نے عرض کیا کہ مجکو قسم آپ کے سر کی بالکل یاد نہ تھا ورنہ مین
عزیز کرتی یہ سنکے اسکی ماں اُٹھی یہان خواجہ پہلے ہی یہ تدبیر کر چکے تھے جبکہ جانے لگے تھے کہ لوبان
بیہوشی آمیز کی پڑیہ بنا کر نیچے کے خانہ مین رکھدی تھی اُسکا پتہ دیا تھا بس وہ آئی اور صندوقچہ
کھولا اور وہ پڑیہ نکالی اور سب سازندون و ملازمون کو مع گاڑی والون کے لیکر اُس مقام پر
آئی اور تھوڑی سی آگ بھی لائی یہ سب کے سب آکر گرد اُس پلنگ کے بیٹھے جہان سیوتی
نقلی پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی اسکی ماں نے سب سے کہدیا تھا کہ مین اسلیے تم سب کو لیے جاتی
ہون کہ لڑکی کو کسی فقیر نے لوبان دیا ہے کہ جس کے درد سر ہو اُس کے پاس جلایا جاے ادھر

اسکی خوشبو دماغ مین پہونچی ادہر در دجاتا رہا جو کوئی اُس خوشبو کو سونگھے گا اسکو کبھی یہ عارضہ نہو گا وہ لوگ بھی خوشی خوشی آکر گرد بیٹھے تھے ادہر اتنے عرصہ مین خواجہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا کہ اُنکے دماغ مین بیہوشی نہ اثر کرے بس اُسنے لاکر بھی کے برابر اس لوبان نقلی کی پوڑیہ کھولکر آگ پر ڈالی سیوتی نے کہا کہ اماں سب ڈالدو تاکہ خوب خوشبو پھیلے بس اُسنے سب ڈالدی دھواں بلند ہوا خوشبو پھیلی ہر ایک بہنی بھولا بھولا کر سونگھنے لگے ماں اُسکی تو فریب ہی تھی جیسے اُسکے دماغ مین خوشبو پہونچی اُسنے اپنا اثر کیا وہ تو بیہوش ہو کر گری پھر تو سب کرنے لگے ہر ایک کے دماغ مین بیہوشی اثر کرنے لگی تھی تھوڑے عرصہ مین سب بیہوش ہو گئے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہو گئے کوئی باقی نہین ہے پلنگ پر سے اُٹھے تاڑن کو خیال رہے کہ اسکی چھولداری سب سے الگ مقام پر ہے کوئی اُسکی چھولداری کے برابر نہین ہے بالکل مقام تنہائی اور سنانے کا ہے بس خواجہ نے اُٹھکر تمام مال واسباب جو انعام مین ملا تھا وہ لیا اور ہر ایک کا مال لیا ایک تنکا نہ چھوڑا یہانتک کہ لوٹا تھیلی پاندان کپڑے صندوقچہ زیور کا روپیہ پیسہ ہر ایک کی کمر کھولی جو کچھ نکلا نے لیا سب کو مفلس کر دیا بس سیوتی کو نکال کر اور جو کپڑے کہ اس نے محفل سے آکر پہنے تھے پہنا کر اُسے پلنگ پر لٹا دیا اور خود سب مال نذر زنبیل کر کے اور اپنی صورت بدل کر وہان سے روانہ ہوئے گویہ اب اپنی اصلی صورت پر حسب دستور سابق روانہ ہوئے ہین طرف بارگاہ کے راوی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ خواجہ نے بخیال اہل اسلام ہونے کے کسی کو برہنہ نہین کیا اسکا سبب یہ تھا کہ یہ سب لوگ خدا پرست تھے مگر افسوس بہت کیا اور دل مین کہا کہ انکے کپڑے جو نہ لیے تو نقصان ہے مگر خدا پرست ہین انکے ساتھ یہ حرکت لازم نہین ہے اسکے عوض خدا اور دے گا یہ لوگ تو یہان بیہوش پڑے ہین اُدھر خواجہ طرف بارگاہ کے چلے ادھر شہنشاہ و نقابدار و اسد دیگر سردار خاصہ سے فراغت کر کے پھر محفل مین آئے ساقی طلب ہوا اُسنے شراب پلائی طائفہ طلب ہوا ناچ ہونے لگا یہان تو ناچ ہو رہا ہے کہ خواجہ دربارگاہ پر پہونچے درگہ سالار سے کہا کہ جا کر شہنشاہ سے خبر کر دو کہ آپ کے والد کے پاس سے خواجہ تشریف لائے ہین صاحبقران نے کچھ فرمایا ہے وہ کہنا ہے اور ایک رقعہ بھی لائے ہین درگہ سالار یہ سنکے اندر گیا یہان ناچ ہو رہا تھا اُسنے مجراگاہ سے مجرا کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ کیا ضرورت ہے اُسنے عرض کیا کہ کچھ عرض کرنا ہے نقابدار نے مطربہ کو اشارہ سے منع کیا کہ ٹھہر جاؤ مین سُن لون کہ یہ کیا خبر لایا ہے وہ خاموش ہو رہی درگاہ سالار نے عرض کیا کہ شہنشاہ کی بارگاہ سے تشریف لائے ہین خواجہ بالت کچھ صاحبقران نے فرمایا ہے وہ عرض کرنا ہے اور ایک رقعہ بھی لائے ہین یہ جو نقابدار نے سنا شہنشاہ سے کہا شہنشاہ نے فرمایا کہ بھیجدو درگہ سالار مجراگہ کے اندر سے باہر آیا آپ یہان اس قصد سے کھڑے ہوے ہین کہ درگہ سالار نے بڑا عرصہ کیا اگر اب نہ آئیگا تو مین بلا اجازت خود اندر چلا جاؤنگا کون مجکو منع کر سکتا ہے یہی تجویز کر رہے تھے کہ درگہ سالار نے آکر کہا کہ تشریف لیجائیے آپ یہ سنکے اندر پردہ اٹھا کر چلے ادھر تو نقابدار نے خواجہ کی تعریف شہنشاہ سے پوچھی کہ کون صاحب ہین جو تشریف لائے ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہین کہ جنکی صاحبقران بڑی عزت و آبرو کرتے ہین انکا بڑا مرتبہ ہے لشکر مین یہ پوتے ہین خواجہ اول یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کے اور فرزند ہین عمرو ثانی کے جو اوصاف اُن دونون بزرگوارون مین تھے وہ سب ان مین

ہین جو انکا مرتبہ تھا وہ انکا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ ثالث آکر پہونچے شہنشاہ نے سلام کیا خواجہ
نے دعا دی پھر نقابدار نے سلام کیا اسکے بعد اسد نے سلام کیا اور ہر ایک نے تعظیم کی خواجہ
بھی آکر مسند پر روبرو شہنشاہ کے بیٹھے مگر تیور بہت بگڑا ہوا تھا کہ شہنشاہ نے عرض کیا کہ مزاج کیسا ہے خواجہ
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیون صاحبزادے آپ اسقدر خودسر ہوگئے ہین کہ جدھر جی چاہا بدون اجازت
چلے آئے کیون نہ اجازت لیکر آئے اور ہمکو تکلیف دی آپ کے والد تو بڑے پریشان تھے آخر
تو مجکو بھیجا مین جو آیا تو یہان خبر نہ ہوئی بڑے عرصہ کے بعد اجازت ہوئی یہ ہماری عزت کی گئی ہان جب
ایسے خودسر ہوگئے تو کیون کسی کی عزت و آبرو کا خیال ہوگا مین تو اسی سبب سے نہ آتا تھا مگر صاحبقران
سے مجبور ہوگیا کہ انھون نے نہ سنا آخر اسکا یہ انجام ہوا کہ بڑی دیر تک دروازے پر ٹہلا کیا کوئی جواب
نہ آیا تو مین نے قصد کیا تھا کہ مین خود اندر بارگاہ کے جاؤن کہ اتنے مین ورگہ سالار پہونچا مین نے
اپنے آنے کی سزا پائی شہنشاہ نے جواب دیا کہ مین کیا عرض کرون مین خود سے یہان آیا مجبور ہوگیا کہ نقابدار
نے اجازت ندی قسم جو دی تو مین چلا آیا اسی سبب سے مین نے لشکر کو اپنے والد کی خدمت مین روانہ
کردیا تھا کہ وہ پریشان نہون مگر انکی محبت نے نہ مانا آپکو انھون نے تکلیف دی معاف فرمایئے اور یہ
جو آپنے فرمایا کہ بڑے عرصہ تک دربارگاہ پر کھڑا رہا ہمکو نہ معلوم تھا جھوٹ ورگہ سالار نے آکر کہا
فوراً اسکو اجازت دی خواجہ نے کہا کہ کیا مین جھوٹ بولتا ہون شہنشاہ نے جواب دیا کہ معاذاللہ
آپ کو کون دروغگو کہ سکتا ہے ورگہ سالار کی یہ حرامزادگی ہے کہ اسنے دیر لگائی اسکو بھی معاف فرمایئے
خواجہ نے کہا کہ آپ ایسی حرکتین کرین مین معاف کیا کرون سچ ہے کہ آجکل کے لڑکے بزرگون کی بزرگی
کا نہین خیال کرتے ہین جو انکے مزاج مین آتا ہے کرتے ہین اگر خفا ہوے تو کہا کہ معاف فرمایئے اب
ایسی خطا نہو گی یہ سنکے خواجہ کے جواب مین نقابدار نے کہا کہ آپ میری خاطر سے معاف کرین اور مین
اس ورگہ سالار کو سزا دونگا یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ خیر اب مین نے معاف کیا یہ کہکر اسد کی طرف
دیکھکر کہا کہ صاحبزادے آپ یہان کہان آپ تو صاحبقران کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے کیا راہ سے
واپس آئے اسد نے عرض کیا کہ مین عرض کرونگا جب خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہونگا یہان
موقع نہین ہے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب کوئی نہ کوئی فقرہ تجویز کرکے آئے ہوگی ہم لوگ بہت چالاک
ہوگئے ہو یہ کہکر نقابدار سے کہا کہ مین آپ سے نہین واقف ہون میرے روبرو آپنے تعریف فرمایئے نقابدار
نے جواب دیا کہ مین ایک اس رب جلیل کا عبد ذلیل ہون جس نے تمام عالم کو پیدا کیا اور باقی حال
میرا جب میری ملاقات صاحبقران سے ہوگی عرض کرونگا خواجہ نے کہا کہ آپ کوئی بڑے مرد
خدارسیدہ معلوم ہوتے ہین کہ ہر وقت خدا کا نام زبان پر جاری رہتا ہے نقابدار نے عرض
کیا کہ مین کیا کہون آپ جو کچھ فرمائین یہ آپ کی بزرگی ہے خواجہ نے کہا کہ میری بزرگی ہے تو آپ کی
خوردی ہے خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہے جس ضرورت سے آیا ہون وہ بیان کرتا ہون شہنشاہ
نے نقابدار سے آہستہ سے کہا کہ یہ بڑے لالچی آدمی ہین انکو کچھ دیجیے تو یہ بہت خوش
ہونگے اسد تو انکے حال سے بخوبی واقف تھے اُنھنے تو اپنے لشکر سے کچھ نقد و جنس منگا کر دیا
نقابدار نے بھی بہت کچھ دیا خواجہ بہت خوش ہوے اور کہا کہ یہ لوگ بہت سخی ہین خواجہ
یہ کہکر طرف شہنشاہ کے متوجہ ہوے اور رقعہ نکال کر دیا کہ یہ صاحبقران نے تمھارے
نام تحریر کیا ہے اسکو دیکھو اسمین کیا لکھا ہے اور زبانی بھی کچھ کہا ہے وہ بھی مین بیان کرونگا

شہنشاہ نے وہ رقعہ لیکر سر پر رکھا بوسہ دیا اُسکے بعد کھول کر پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی اب جب رقعہ پڑھ چکے تو خواجہ سے کہا کہ کیا فرمایا ہی بیان فرمائیے خواجہ قریب آ گئے اور کہا کہ فرمایا ہی کہ بارگاہ کی بابت کوئی فساد نہ کرنا اور جہان تک ممکن ہو نقابدار کو اپنے ہمراہ لانا کیونکہ مین وظل اللہ و تمام بارگاہ نقابدار کی بہت مشتاق ہی شہنشاہ نے یہ سن کے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون اور کیا ضرورت ہی کہ مین بارگاہ کو کہون وہ تو اسد ثانی سے چکا ہی جب نقابدار کا لشکر لے کر چلا تھا تو راہ مین ملا نے انکو اسیر و زخمی کر کے بارگاہ پر قبضہ کر لیا بارگاہ اسد کے لشکر مین ہی مین کیون نقابدار سے طلب کر دنگا اگر نقابدار کے پاس بھی ہوتی تو نہ طلب کرتا کیا کوئی مین نادان ہون یہ کہکر کل واقعہ مقابلہ اسد و نقابدار کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مین نہ پہونچتا تو نقابدار اسد کو قتل کر ڈالتا مین عین وقت پر پہونچگیا یہ کہکر کل حال کہا اور کہا کہ مین نے خود پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ بارگاہ مین تشریف لیجائیں اُنھون نے انکار کیا اور جو کچھ تقریر نقابدار سے ہوئی تھی بیان کی خواجہ یہ سنکے طرف نقابدار کے متوجہ ہوے اور کہا کہ آپ کو صاحبقران وظل اللہ نے سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ مین خود حاضر ہوتا مگر مجبور رہون کہ جہان پناہ کو بھی آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق ہی لہذا مین حاضری سے معذول فرمایا جاؤن اور اگر آپ میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائین اور اپنے قدم انور سے میرے کاشانہ کو منور فرمائین تو عین عنایت ہوگی نقابدار نے خواجہ کی تقریر سن کے وہی جواب دیا جو کہ شہنشاہ کو دیا تھا خواجہ نے کہا کہ یہ تو آپ کا خیال خام ہی صاحبقران کوئی مرد ضعیف نہین ہین کہ آپ سے زیر ہو جائینگے یا خوف کھا کر آپ کو اثاثہ صاحبقرانی دیدین گے بدون مقابلہ اور مقابلہ مین بڑی دقت ہوگی کیا حصول کہ بیکار کوکشت و خون ہو اور بندگان خدا کی جانین برباد ہون آپ بھی مرد خدا پرست ہین نقابدار نے جواب دیا کہ یہ کلام تو آپ کا بہت ٹھیک ہی مگر مجکو بھی تو دعوے صاحبقرانی ہی ہر دو صاحبقران ایک مقام پر کیونکر حکومت کر سکتے ہین اور ایک بڑی مثل ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین رہ سکتی ہین اور بقول سعدی۔ دہ درویش در گلیمی بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی جب تک یکسو نہو جاے خواجہ نے کہا یہ قول آپ کا ٹھیک ہی مین نے اسکو مان لیا مگر میری راے مین تو کسی طرح نہین آتا ہی کہ صاحبقران بدون مقابلہ آپ کو اثاثہ صاحبقرانی دین ہان ایک جنگ عظیم ہوگی ہزارون آدمی ادھر کے ہزارون اُدھر کے قتل ہونگے باہم نفاق ہو گا کفار نہین گے انکو ضرر ہوگا خدا پرستون کا خون ہو گا نقابدار نے کہا کہ اسکی پروا نہین ہی بلکہ میرے نزدیک بھی نہ آئینگے مین خود نکل کر مقابلہ کر دنگا بدین خیال کہ کیون خدا پرست قتل ہون خواجہ نے کہا خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جاے گا اب تو آپ کو لازم ہی کہ صاحبقران کی خدمت مین تشریف لیچلیے نقابدار نے کہا کہ یہ تو ہوگا مین آجکل بہت مجبور رہون ایک ضرورت سے جاتا ہون اتفاق سے ادھر آنکلا تھا اس صحرا کی کیفیت ابھی معلوم ہوئی مین نے یہان قیام کیا آج دوسرا دن تھا کہ بوقت صبح مین تھوڑا سا لشکر لیکر شکار کو گیا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ یہان سے تھوڑی دور پر چند کفارون سے اور اہل اسلام سے ایک بارگاہ پر مقابلہ ہو رہا ہی اور اہل اسلام نے شکست کھائی ہی کفار بارگاہ لیے جاتے ہین مین نے ان سے پوچھا کہ وہ کفار کون ہین اور اہل اسلام کون ہین اونھون نے بیان کیا کہ ایک تو صحرا بیہ سے آئے ہین اُنکے ہمراہ محراب شاہ کا سپہ سالار آیا ہی

اُسنے سب کو زخمی کیا ہے اور یہ لشکر اہل اسلام اور صاحبقران کے ہراول ہین بارگاہ صاحبقرانی و نشین خیمہ
شاہی لے کر طرف صحرا ایہ کے جاتے ہین عقب مین لشکر صاحبقرانی کوچ بکوچ منزل بمنزل چلا آتا ہے
مین نے جو یہ سنا چونکہ مجکو خود دعوے صاحبقرانی تھا اور یہ خیال کیا کہ بارگاہ ابھی دور دوسر
لی جاتی ہے باقی اثاثہ وہ بھی ملجائے گا اسکو تو چلکر لو یہ تصور کرکے مع ساٹھ ہزار سوار کے جو اُسوقت
میرے ہمراہ تھے روانہ ہوا جاکر کفار کو قتل کیا بارگاہ پر قبضہ کیا اپنے ملازمون کے ہمراہ کرکے
طرف پڑاؤ کے روانہ کی اُسکے بعد کفار سے مقابلہ کیا مقابلہ کر رہا تھا کہ شہنشاہ پہونچے یہ بھی شریک
جنگ ہوے مین نے کفار کے لشکر کے افسر کو قتل کیا وہ لوگ بھاگے جب میدان صاف ہوگیا مین نے
اپنے لشکر کے لاشے دفن کیے شہنشاہ نے اپنے لشکر کے لاشے دفن کیے میرے انکے ملاقات ہوئی
اُنھون نے سوال کیا کہ بارگاہ مین صاحبقران کی جلو مین نے انکار کیا انکو قسم دے کر اپنے پڑاؤ
کی طرف چلا اُنھون نے اپنے لشکر کو طرف لشکر کے روانہ کیا چند سردارون کو لے کر میرے ہمراہ
چلے راہ مین چند ہرکارے آئے وہ انکو طرف گوشہ کے لیکر چلے یہ تو اُدھر گئے مین انکے انتظار مین
مع لشکر کھڑا ہوا تھا کہ وہ لوگ آئے جو کہ بارگاہ لیکر طرف پڑاؤ کے روانہ ہوئے تھے اُن کی
حالت خراب تھی مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قزاق بارگاہ پر آکر گرے بارگاہ کو لیگئے
یہ جو مین نے سنا بہت برہم ہوا اُسوقت اُن سے پوچھکر اُسی مقام پر پہونچا کہ جہان انکا لشکر یعنی
اسد کا پڑاؤ کی فکر مین تھا مین نے جاکر ٹوکا میرے اسد کے مقابلہ ہوا مین نے اسد کو مرکب
پر سے اُٹھا لیا کہ اسینے عرصہ مین شہنشاہ پہونچے اُنھون نے منع کیا مین نے زمین پر رکھدیا
اب معلوم ہوا کہ اسد ثانی ہین مین ان سب کو لے کر اپنے لشکر مین آیا اتنے عرصہ مین میرا لشکر
بھی آگیا تھا اسد نے اپنا لشکر میرے لشکر سے الگ فرودکش کیا مین ان سب کو لے کر بارگاہ
مین آیا یہان جلسہ آراستہ کیا شہنشاہ برپاست بارگاہ مین چلے گئے فرمایا یہی عرض کیا جو کہ
آپ سے عرض کیا اور عرض کیا کہ مین عنقریب آکر اس امر کا فیصلہ کیے دیتا ہون اور یہ میری
طرف سے آپ بھی اور آپ بھی صاحبقران سے عرض کردین کہ مین مجبور ہون کہ چند امر ایسے
درپیش ہین کہ مین انکو موقوف نہین کرسکتا ہون کہ یہان قیام کرکے آپ سے فیصلہ کرلون انشاء اللہ
اُنسے فراغت کرکے جو حاضر ہونگا تو بدون فیصلہ نجاونگا مجکو خود بار بار انکار کرنا گوارا معلوم
ہوتا ہے کیونکہ بزرگ تو اصرار کرے اور ہم انکار کرین یہ بالکل خلاف مرضی و مروت کے ہے
مگر ضرورت سے مجبور ہون اب آپ بار بار اصرار فرما کر مجکو محجوب نہ فرمائین اور کوئی ذکر
کرین خواجہ نے فرمایا کہ مین عرض کردونگا کہ انکو فی الحال آنے سے انکار ہے اور آپکے ہمراہ
قصد بیکار ہے نقابدار نے کہا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین بھلا مین کس سے مقابلہ کرسکتا ہون صرف اپنے
دل کا حوصلہ نکال لونگا مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + مین اصلی اصلی حالت عرض کرچکا ہون
کل بوقت سحر یہان سے کوچ کرونگا گو یہان کی آب و ہوا مجکو بہت پسند آئی دوسرے قدمبوسی صاحبقران و
جہان پناہ کا بہت اشتیاق ہے گر کیا کرون یہان ایک روز جو قیام کیا سیکڑون کام ہرج ہوگئے
گر کیا جارا ہے اسی طور سے ملاقات ہونی مقدر تھی اگر مین نہوتا تو کفار بارگاہ لیجاتے اگر یہان قیام
نہوتا تو آپ کی قدمبوسی کیونکر حاصل ہوتی یہ سبب تھا یہان کے قیام ہونے کا یہ کل امر رہ جاتے
جو اُسکو منظور ہوتا ہے وہ بندے کے حق مین کرتا ہے آیندہ اُسکا مقدر ہے بندہ تو ہر وقت مجبور ہوا جاتا ہے

اسکا کیا اختیار ہے کسی وقت اُسکے حکم کے خلاف نہین ہوسکتا ہے یہی ہوتا ہے یہ جو نقابدار نے کہا کہ مین نہین ٹھہر سکتا ہون خواجہ نے سنکے جواب دیا کہ اب کب آنے کا اتفاق ہوگا نقابدار نے جواب دیا کہ جب منظور خدا ہوگا خواجہ نے کہا کہ پھر یہی جواب جو کہ آپنے فرمایا صاحبقران کی خدمت مین عرض کر دیا جائے نقابدار نے کہا کہ جی ہان ایکی مرتبہ جو مین آؤنگا تو ضرور اسکا فیصلہ ہوجائے گا یہ کہکر نقابدار نے اُس مطربہ کی طرف دیکھا وہ گانے لگی اُسنے یہ غزل شروع کی

غزل

یہ غذا ملتی ہے لیلی تیرے دیوانہ کو
شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کردی
آیا ہے یک دیل اب اُسے بہجانے کو

منع کرتا ہی مجھے یار کے گھر جانے کو
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو
ناصحا آگ لگے اس تیرے سمجھانے کو
آہ کچھ تجھکو خبر عاشق بیدل کی نہین

یہ چار پانچ شعر اس غزل کے جو گانے محفل کا اور رنگ ہوا مگر وہ طور نہوا جو کہ سیونی لقلی کے وقت مین ہوا تھا جب وہ غزل گا چکی خواجہ خاموش بیٹھے سنا کیے جب گانا موقوف ہوا تو خواجہ نے شہنشاہ سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اور جو نقابدار نے فرمایا ہے مین بوقت سحر صاحبقران سے گذارش کر دونگا یہ جو خواجہ نے کہا شہنشاہ پھر متوجہ ہوئے طرف نقابدار کے اور کہا کہ یہ رقعہ ملاحظہ ہو جو والد بزرگوار نے بنام اس خاکسار کے تحریر فرمایا ہے اور مین پھر عرض کرتا ہون کہ بارگاہ مین تشریف لیچلیے چونکہ صاحبقران و جہان پناہ کو آپ کا بہت اشتیاق ہے اُسکے بعد آپ کو اختیار ہے صرف ملکر چلے آیئے گا لشکر کو اسی مقام پر رہنے دیجیے کل بوقت سحر میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اور ملاقات کر کے چلے آیے اور سہ پہر کو یہان سے کوچ فرمایئے نقابدار نے جواب دیا کہ مین آپ سے عرض کر چکا ہون آپ بار بار ارشاد کرتے ہین مین نہایت درجہ محجوب ہوتا ہون کیا کرون سخت مجبور ہون ورنہ کبھی نہ انکار کرتا میرے قصور کو معاف فرمایئے اور مین نے رقعہ بھی دیکھا کیا عرض کرون کہ جو مشکل درپیش ہوئی ہے میری تو وہ حالت ہے اگر گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل اگر مین خلاف آپ کے فرمانے کے کرتا ہون تو آپ ناخوش ہوتے ہین اگر آپکے ارشاد پر عمل کرتا ہون تو کل کام ملتوی رہے جاتے ہین بس مین یہ عرض کرتا ہون کہ ابکی جو مین حاضر ہونگا تو ضرور قدمبوسی سے مشرف ہونگا بس میری یہی عرض ہے اسکو آپ قبول فرمایئن شہنشاہ نے جواب دیا کہ جو مرضی مولے از ہمہ اولے مین یہی صاحبقران سے عرض کر دونگا خواجہ نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون شہنشاہ نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ آپ بھی یہان تشریف رکھین بوقت سحر یہان سے ہم اور آپ سب کے سب روانہ ہونگے خواجہ نے کہا کہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ مان نہ مان مین تیرا مہمان آپ تو صاحب خانہ ہوگئے ہین کہ ہر ایک کو روکتے ہین مجکو کیا ضرورت ہے کہ مین کسی کا مہمان ہون یہ مہمانی آپ کو مبارک رہے خواجہ نے جو یہ کہا نقابدار نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ خانہ بے تکلف ہے اور مین نے آپ کو بنا بزرگ تصور کیا ہے آپ کو اختیار ہے جسکو چاہین مہمان کرین جسکو چاہین نہ کرین مین ہر طرح خوش ہون کیونکہ آپ میرے مہمان ہین مہمان کی خاطر ہر طرح منظور کرنا لازم ہے اور مین بھی آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آج میرے غریبخانہ کو اپنے قدم کے نور سے منور فرمایئے آپکے ہونے سے برکت ہوگی محفل کا اور رنگ ہوگا کیونکہ آپ بزرگ ہین اور بزرگون کا محفل مین ہونا ایک موجب برکت ہوتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو بہت بجا ارشاد ہوا اگر مین کیونکر قیام کرون اگر آپ قبل سے یہ ارشاد کرتے کوئی مجکو عذر نہ تھا جب شہنشاہ نے فرمایا تو آپ نے بھی بطور دنیا سازی کے صلاح کی نقابدار نے کہا کہ مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ مین خود عرض کرنے والا تھا کہ انھون نے آپ سے فرمایا خیر میری خطا کو معاف فرمایئے اور آپ کو قسم ہے اُسی پیدا کرنے والے کی کہ جس نے مجکو اور آپ کو

اور تمام دنیا کو خلق کیا اور قسم ہے آپکو سر صاحبقران کی کہ آپ اسوقت تشریف نہ لیجائیں یہاں تشریف
رکھیں جو مجھ سے آپکی خدمت ہو سکے گی مین بجا لاؤنگا یہ جو نقابدار نے کہا اور قسم دی خواجہ مجبور
ہو گئے اور کہا کہ خیر آپ قسم دیتے ہیں مین ٹھہر جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہو رہے کہ وہ مطرب الگ ناچنے لگی
اب کوئی رات قریب نصف پہر کے آئی ہے کہ نقابدار نے فرمایا اور طائفہ طلب کیا جائے اسکو گاتے ہوئے
بڑا عرصہ ہوا اور ساقی سے اشارہ فرمایا کہ سب کو مئے ناب پلا ساقی نے جام لبریز کر کے دینا شروع کیا
ساغر گردش مین آیا سب نے شراب پی کہ اتنے عرصہ مین دوسرا طائفہ آیا وہ طائفہ جو کہ گا رہا تھا چلا گیا
اسکی نوبت آئی تا سحر یہی جشن جاری رہا کہ ادھر سپیدۂ سحری افق مشرق سے ظہور کرنے لگا مطربہ فلک
طرف نشاط خانہ مغرب کے روانہ ہوئی مع اپنے سازندوں کے اور عابد سحری عبادت خانہ مشرق
سے آمد شروع ہوئی تمام عالم نور سے پُر نور ہو گیا ظلمت شب دیجور مبدل بروشنی نور ہوئی
موذنوں نے مساجد مین جا کر اذان شروع کی صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی وہ نسیم سحری کا جھونکا چلنا
وہ گلہائے رنگا رنگ کا کھلکھلا کے مہک دینا باغوں سے بادصبا کا معطر ہو کر آنا ہر ایک کے دماغ کو
بسانا روح کو تازہ کرنا بلبلوں کا گلوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونا گلوں کے رخسار سے بوسے لینا طائران باغ
کا شاخ اشجار پر بیٹھکر حمد الٰہی کرنا وہ آب نہر کا بسبب رنگ دھوپ کے طلائی رنگ ہونا باغوں کا
تو یہ عالم تھا حالت صحرا یہ تھی کہ کوسوں سبزے سے صحرا زمردگوں معلوم ہوتا تھا گلہائے خودرو کھلے ہوئے
تھے انکی خوشبو سے تمام جنگل مہک رہے تھے کسی طرف لالہ کی بہار کسی جانب اشجار میوہ دار کی قطار
کسی سمت کو طرح طرح کے اشجار نوع بنوع کے پھول کھلے ہوئے طائران صحرائی درختوں پر
بیٹھے ہوئے بہزار بے زبانی حمد باری کر رہے ہین صحرا کے ہر طرف ایک طرفہ بہار ہے اشجار بسبب کثرت
اثمار کسی زمین کے بوسے لیتے تھے گویا دوگانہ سحری ادا کر رہے تھے ہر مرتبہ سجدۂ شکر کرتے تھے نسیم
سحری جو چلتی تھی ہر برگ درخت سے حمد خالق کی صدا آتی تھی غنچے بسبب خنکی سحر کے مسکراتے تھے
ہر طرف ایک عالم بہار تھا چمن صحرا پر ابھار تھا یہ عالم تھا بموجب شعر ہر گیاہے کہ از زمین روئید
وحدہ لا شریک لہ گوید + دیگر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار +
ہر جز سے اپنے اپنے مقام پر سے مثل آہوان صحرائی و نیل گائے کے نکل کر چرا مین مصروف تھے
یہ تو صحرا کی حالت ہے ادھر محفل نقابدار مین شمعہائے مومی و کافوری کا رنگ بدلا یا بزردی
ہوئین کہ شمعین جھلملانے لگین صدائے اذان آئی نقابدار نے محفل کے برخاست ہونے کا حکم دیا اور
پانی برائے وضو طلب کیا طائفے رخصت ہو کر چلے گئے خادموں نے پانی لا کر حاضر کیا سجادے
بچھا دیئے سب نے وضو کیا نماز سحر بصدر جوع قلب ادا کی ہر ایک وظیفہ مین مصروف ہوا بعد
فراغ وظیفہ سجادے پر سے اٹھے ادھر نقابدار نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر طیار ہو اب ہم طرف اپنے
منزل مقصد کے کوچ کرین گے یہ حکم دیتا تھا کہ اسی وقت لشکر مین کمر بندی ہونے لگی اسد نے
اپنے لشکر کو طیار ہونے کا حکم زبانی ایک سردار کے دیا وہ لشکر بھی طیار ہونے لگا یہان نقابدار
نے شہنشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون انشاء اللہ پھر حاضر ہونگا جو کچھ خطا ہوئی ہو وہ
معاف فرمایئے کوئی اختیار حیات مستعار نہین ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ مین خود اس امر کا امیدوار
ہون کہ میرے کہنے سننے کو آپ خود معاف فرمائین واقعی کوئی بھروسا حیات مستعار کا نہین خصوصاً ہم
لوگون کی کہ ہمہ وقت جنگ و پیکار مین بسر ہوتی ہے حریف سے مقابلہ رہتا ہے یہ جو شہنشاہ نے کہا

تو نقابدار نے جواب دیا کہ یہی ارشاد ہوا یہی میرا خیال ہے یہ کہکر باہم ملے اُسکے بعد نقابدار اسد
سے ملا اور کہا کہ آپ بھی میرے کہنے سننے کو معاف فرمایئے اسد ثانی نے جواب دیا کہ آپ خود معاف
کریں نقابدار نے جواب دیا کہ مین نے تو معاف کیا ایکے تو آپ نے میری نسبت کچھ کہا نہین ہے
کہ ہان مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوا ہے اسکو معاف فرمایئے اسد نے جواب دیا کہ معاف کیا اسکے بعد خواجہ
سے کہا کہ مین آپ سے رخصت ہوتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کے رخصت ہونے سے صدمہ
ہوتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ مین بہت جلد حاضر ہونگا میری طرف سے صاحبقران کی خدمت مین و
بادشاہ کی حضور مین آداب عرض فرمایئے گا اور فرمایئے گا کہ میری گستاخی کو معاف فرمایئے کہ مین نے
آپ کے ارشاد کے خلاف کیا مگر مجبور تھا جب نقابدار سب سے مل چکا خادم سے فرمایا کہ ایک کشتی
ایک خلعت کی حاضر کرو وہ کشتی لے کر حاضر ہوا خواجہ کو نقابدار نے خلعت دیا اور دو ہزار روپیہ
دیا خواجہ اسکو لیکر بہت خوش ہوے پس سب نقابدار سے رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوے
راہ مین شہنشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ یہ نقابدار بہت بردبار مروت و خلیق ہے اسد ثانی نے
کہا کہ مین نے کیا کیا کہا اُسنے کچھ برا مانا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مرد صاحب خاندان معلوم ہوتا ہے شہنشاہ نے
فرمایا کہ مجکو تو محبت ہو گئی ہے ایسی الفت ہے جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے جو صدمہ نقابدار کے
جانے کا مجکو ہوا ہے وہ کسی کو نہو گا خواجہ نے جواب دیا کہ سچ کہتے ہو مجکو بڑا رنج ہوا نقابدار نے
مجکو بہت کچھ دیا اسکی سخاوت کی کیا تعریف کرون یہ سخاوت تو کسی مین نہین ہے شہنشاہ نے جواب دیا
کہ واقعی اسمین بہت سیر چشمی ہے ایسی ایسی باتین کرتے ہوے لشکر اسد مین آئے اسد لشکر مین جو آیا لشکر
تیار تھا اسد و شہنشاہ و خواجہ لشکر کو لیکر مع بارگاہ طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوے یہ تو ادھر
جاتے ہین ادھر نقابدار اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہو گا جہان پر موقع ہو گا نقابدار تو اپنی
منزل مقصود کو جاتا ہے اسکو راہ مین رکھا جاتا ہے ادھر لشکر مین صاحبقران و دیگر سردار و بادشاہ آکر
بیٹھے دربار آراستہ ہوا کہ وہ ہرکارے آکر حاضر دربار ہوئے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم غلامون نے
خدمت مین شاہزادے کی حاضر ہو کر جو کچھ حضور نے ارشاد کیا تھا عرض کیا اور نقابدار سے بھی کہا نقابدار
نے جواب دیا کہ میری طرف سے آداب دونون صاحبون کی خدمت مین عرض کرنا اور عرض کرنا کہ مین
مجبور ہون ورنہ مین ضرور حاضر ہوتا جو کچھ مجکو عرض کرنا ہے مین شہنشاہ سے عرض کر دونگا وہ آپ سے
کہدینگے مجکو معاف فرمایئے صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے مگر صدمہ ہوا اہل دربار سے فرمایا کہ
خواجہ کل سے گئے ہین تو ابھی تک نہین آئے ہین نہ معلوم کیا گذری اُن ہرکارون کو خلعت دے کر
رخصت کیا اور فرمایا کہ جاؤ خبر لاؤ کہ کیا گذری اُن ہرکارون نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب نقابدار
نے بارگاہ دے کر اپنے لشکر کے حوالے کر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ کی تھی راہ مین اسد ثانی نے
آکر اُن سب کو زخمی کر کے بارگاہ لے لی اور اُن کو شکست دے کر بھگا دیا ہم سب لوگ اُسوقت
لشکر مین تھے شاہزادے سے حضور کا نام عرض کر رہے تھے چنانچہ جب نقابدار کو خبر ہوئی تھی وہ
اُسی وقت روانہ ہوا اُس مقام پر پہونچکر اسد ثانی سے مقابلہ کیا اسد ثانی کو زیر کر لیا
تھا کہ شاہزادے ہمارے اُس مقام پر پہونچے اُنھون نے پہچانا نقابدار کو منع کیا آخر
کو ملاقات ہوئی اسد ثانی سے حال دریافت کیا اُنھون نے فرمایا کہ مین خدمت
صاحبقران مین کل حال عرض کر دونگا اب وہ سب کے سب لشکر نقابدار مین گئے ہین

وہان دعوت ہوگی یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا تھا کہ خبر لاؤ یہان دربار جمع ہی نقابدار کی تعریف
ہورہی ہی ہرکارے ادھر کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ گرد اُڑی اور وہ گرد شق ہوئی
اُس گرد سے لشکر اسد داسد ثانی مع شہنشاہ دخواجہ چلے آتے ہین بارگاہ بھی ہمراہ ہی یہ خبر
لے کر ہرکارے روانہ ہوئے حاضر دربار ہوکر عرض کیا کہ خداوندا اسد ثانی وشہنشاہ وخواجہ مع
بارگاہ کے تشریف لاتے ہین قریب لشکر آپکے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار بھی ہمراہ ہین انھون
نے عرض کیا کہ جی نہین وہ تو نہین ہین یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ چند سردار برائے استقبال
تشریف لیجائین اور استقبال کرکے لائین بس اُسی وقت چند سردار روانہ ہوئے اور راہ مین آکر
ملاقات کی سب ہمراہ لیکر داخل لشکر ہوئے لشکر اسد ثانی ایک طرف اُترا بارگاہ کا اُمالہ ایک طرف
رکھا گیا شہنشاہ اسد کو لے کر داخل بارگاہ ہوئے شہنشاہ نے بڑے ادب سے صاحبقران وبادشاہ
کو سلام کیا ودیگر عزیزون کو اُسکے بعد اپنے مقام پر آکر بیٹھے اسد ثانی نے بھی سب کو سلام کیا اسد کو
وہی جگہ ملی جہان ہمیشہ اسد اول تشریف رکھتے تھے اسد کے قایم مقام ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے
دربار آراستہ ہوا کہ شہنشاہ کی طرف صاحبقران متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا واقعہ گذرا شہنشاہ نے اول سے
آخر تک کل حال بیان کیا اور جو کچھ نقابدار نے پیام دیا تھا وہ بھی بیان کیا صاحبقران یہ سُنکے بہت
ہنسے کہ کیا خوب جو کوئی آئیگا یہی سوال کرے گا کہ اثاثہ صاحبقرانی دیا جاے ہم صاحبقران ہین مین
کہان تک ہر ایک کو دونگا خراب کی جو نقابدار آئیگا تو مین ضرور مقابلہ کرونگا اور صاحبقرانی کا امتحان
ہوجائیگا خیر معلوم ہوجاے گا جو خدا کو منظور ہوگا اور معلوم ہوا کہ یہ انکا قصد ہی یہ فرما کر اسد کی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای اسد ثانی تم اپنی حالت بیان کرو تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کیونکہ تم تو
صاحبقران کے ہمراہ گئے تھے راہ سے کیون چلے آئے یہ جو صاحبقران نے سوال کیا تو اسد
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور کہا کہ کیا عرض کرون کہ کیا واقعہ گذرا گرمین عرض کرتا ہون جو وقت
اسکا حال یاد آتا ہی تو قلب کو صدمہ ہوتا ہی خداوند کریم نے اپنا فضل کیا ورنہ مثل میرے سب زندہ ہون
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا کہا کچھ بیان تو کرو اسد نے کہا کل حال یہ ہی کہ جب صاحبقران سب کو
ہمراہ لے کر طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تو ایک صحرا مین پہونچا وہان ہم سب نے بحکم صاحبقران
قیام کیا کیونکہ وہ صحرا بہت پرفضا تھا رات کو ہر ایک نے خواب دیکھا بوقت سحر سب نے صاحبقران کے
روبرو بیان کیا اب جو دیکھا تو ایک ہی خواب تھا اسد نے وہ خواب بیان کیا صاحبقران سن کے بہت
متفکر ہوگئے ای صاحبقران جب صاحبقران ثانی نے وہ خواب سنا اور ہر ایک نے اپنا اپنا خواب بیان
کیا تو صاحبقران نے بھی اپنا خواب بیان کیا انکا بھی خواب مثل ہم سب کے خواب کے تھا بس اُسکے
بعد یہ تصور کر کے کہ خواب خیال ہی کوئی اسکا اثر نہوگا وہان سے کوچ کیا اور ایک صحرا مین پہونچے وہ صحرا
پُرفضا تھا وہان قیام کیا رات کو تمام صحرا مین آگ لگ گئی تمام صحرا جلنے لگا سب لوگ متفرق ہوگئے مین
بھی ایک طرف کو مع چند سردارون کے روانہ ہوا ایسی آگ مشتعل تھی کہ ایک کو دوسرے کے حال کی خبر
نہ تھی کہ کیا ہوا تمام سردار پریشان ہوگئے انکا تو حال مجھے معلوم نہین کہ کیا اُنپر گذری آیا زندہ رہے یا
انتقال کیا جب مین آگ سے نکلا اور ایک طرف کو روانہ ہوا مین نے قصد کیا کہ دوسری سمت کو جا کر
سب کی خبر لون مگر جرأت نہوئی جدھر گیا آگ کو افروختہ پایا آخر کو سب کو سپرد خدا کرکے ایک طرف
روانہ ہوا راہ مین کئی قلعہ فتح کرکے یہ لشکر جمع کیا مگر بڑا صدمہ تھا اس صدمہ کے سبب سے کئی دن تک

غذا نہ کھائی آخر کو صبر کرکے اور دل پر جبر کیا اور یہ خیال کیا کہ جس طور سے خدا نے ہمکو بچایا ہی اسی طور سے
ان سب کی بھی حفاظت کی ہوگی کوئی نکوئی سبب اُنکی بھی حفاظت کا مقرر فرمایا ہوگا وہ لوگ بھی زندہ نکلے ہونگے
یہ تصور کرکے مین نے یہ خیال کیا کہ اب آپ کی خدمت مین چلون چنانچہ وہان سے جو کچھ لشکر مین نے
بہم کیا تھا اُسکو ہمراہ لیکر ادھر کو روانہ ہوا راہ مین بہت سے واقعے گذرے مین کہان تک عرض کر دن
چنانچہ ایک بڑا واقعہ یہ ہی کہ ایک مقام پر پہونچا وہان ایک لشکر اُترا ہوا تھا ایک قلعہ کو محاصرہ کیے ہوے تھا
دریافت جو کیا معلوم ہوا کہ یہ لشکر کفار کا ہی یہ لوگ تصویر پرست ہین اہل قلعہ خدا پرست ہین کفار نے
قلعہ پر یورش کیا مجکو اُنپر رحم آیا مین نے روز خون مارا بس اسد نے اپنا روز خون و شبخون لشکر زرنگار شاہ
پر مارا اور اُنکا یورش قلعہ سے عاجز ہونا اور لشکر کا تباہ ہونا عیار کا عیاری کرکے گرفتار کر لیجانا اسکا قفس مین
بند کرکے قلعہ مین یورش کرنا شہریار کا بصورت فقیر آکر اہل قلعہ کی مدد کرنا اور سب کو قتل کرکے خدا پرست
کرنا اہل قلعہ کا آکر مدد کرنا شہریار کا رہا کرنا اور اپنا بدست شہریار رہا ہونا اور سب کا مسلمان ہونا اہل قلعہ
کا سب کو اندر قلعہ کے لیجانا شہریار کی بڑی تعظیم تکریم کرنا شہریار کا اپنا فقیر ہونا بیان کرنا زبانی شہریار کے
معلوم ہونا کہ رستم ثانی یہ خبر سنکے کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی صاحبقران لشکر کرگئے ہین اس غصہ
ورنج مین فقیر ہوکر کسی سمت نکلجانا اپنا یہ خبر سنکے فقیر ہوکر اُنکی تلاش مین نکلنا اتفاق سے اُس مقام پر پہونچنا
اسد کا یہ حال بیان کرکے کہنا کہ مین رات بھر اُنکے پاس رہا بوقت سحر شہریار تو اُس تکیہ پر گئے جہان
کہ قبل شہریار کے جانے کے ایک فقیر آکر بیٹھا تھا جو کہ سنتے ہین بالکل مشابہ تھا شہریار سے اُسی نے اُس
ملک کو اسلام آباد کیا میرے خیال مین تو وہ رستم ثانی تھے کسی سبب سے کسی اور طرف چلے گئے ہونگے
چونکہ یہ اُنکی ہمصورت تھے بدین سبب اُنھون نے انکو انھین کے شبہہ مین اپنے ملک مین جگہ دی دوسرے
اُنھون نے میری مدد بھی کی ہی اس سبب سے اور خاطر کی تھی جب شہریار تکیہ پر گئے مین سب سے رخصت
ہوکر مع اپنے لشکر کے اُنکی تلاش مین روانہ ہوا اس صحرا مین پہونچا شکار کو چلا تھا کہ یہ لوگ ملے جو کہ بارگاہ
لیے جاتے تھے مین نے بارگاہ کو پہچان لیا انکو قتل و اسیر کرکے بارگاہ پر قبضہ کیا نقابدار سے مقابلہ ہوا
مین نے دھوکا کیا اُسنے مجکو اُٹھا لیا ورنہ مین ضرور قتل کرتا یا اسیر کہ اتنے عرصہ مین بھائی صاحب پہونچ
گئے اُنھون نے پہچان کر نقابدار کو منع کیا اُس نے مجکو چھوڑ دیا گو میرا قصد ہوا کہ مین اسپر حربہ کرون مگر چونکہ
بھائی صاحب مین خاموش ہو رہا اُسنے دعوت کی میرا جی نہ چاہتا تھا مگر بھائی صاحب نے مجبور کیا چلا گیا
گو رات مین نے بڑے رنج مین بسر کی اُسوقت مجکو بڑا غصہ آیا تھا جب اُسنے آپ کی نسبت کلام
لاطایل کے تھے مگر مجبور تھا اگر بھائی صاحب نہوتے تو مزا معلوم ہوتا زبان کو اسکی قلم کرتا لہذا رات بھر
مین نے بڑے غصہ مین بسر کی بوقت سحر وہ تو اپنے کسی طرف روانہ ہوا مین ادھر کو ہمراہ بھائی صاحب کے
آیا جب مین لشکر لیکر آپکی خدمت مین آنے کے لیے اُس آگ سے بچ نکلا تھا تو یہ خیال کیا تھا کہ کیا تحفہ برائے نذر
لیجاؤن چنانچہ خداوند کریم نے یہ سبب پیدا کر دیا کہ بارگاہ ہاتھ آگئی یہ بارگاہ نذر ہی صاحبقران کے
یہ کل حال سنکے اول تو صاحبقران و دیگر سرداروں کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ نہ معلوم صاحبقران و
باقی لوگون پر کیا گذری اُس آگ سے زندہ نکلے یا نہین اور نکلے تو کون کون سلامت رہا پھر یہ خیال
ہوا کہ وہ خالق ہی جسکی آئی ہوگی وہ جل گیا اور جسکی قضا نہوگی وہ مثل اسد سلامت نکلا ہوگا مدت
عرصہ تک سب اہل دربار خاموش ہو رہے عالم رنج و غم طاری ہوا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ
مین نے سب کو سپرد خدا کیا اگر زندگی ہوگی تو سب سے ملین گے اب مجکو لازم ہی کہ بہت جلد بہم

نہ طاق سے فرصت کرکے اور جو ملک کفرستان ہوں انکو اسلام آباد کروں اور جب فرصت ہوجائے تو
میں بھی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجاؤں اور دونوں صاحبقرانوں سے شرف ملازمت وقدمبوسی حاصل
کروں کیونکہ یہ واقعہ سنکے میرا دل بہت پریشان ہوا کیونکہ یہ خبر ایسی ویسی نہیں ہے کہ میں سنکے خاموش
ہو رہوں گو مجکو لازم ہے کہ میں اسکا بہت بڑا صدمہ کروں مگر مجبور ہوں کہ اگر میں اس خبر کے دریافت
کرنے کے واسطے ہرکارے روانہ کروں اور جب تک خبر نہ آئے تو میں اسی مقام پر رہوں مگر کیا
کروں کہ ایسی مہم میں مبتلا ہوں خیر عالم مجبوری ہے یہ لکھکر صاحبقران خاموش ہو رہے کہ جب اسد نے یہ
بیان کیا کہ رستم ثانی وشہریار فقیر ہوکر نکل گئے رستم ثانی کا تو پتہ نہیں ہے اور شہریار فقیر بنے
ہوئے شہر زریں حصار میں ہیں یہ سنکے بہت بڑا صدمہ ہوا اور اہل دربار سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ
اب ہم لوگوں پر ادبار آیا ہے کیونکہ صاحبقران کی یہ خبر آئی خدا انکو بچائے رستم ثانی وشہریار کی یہ کیفیت
سننے میں آئی کہ نہ معلوم وہ کہاں چلے گئے ہیں اب صدمہ پر صدمہ ہو رہا ہے کہ بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ زادوں
کو طلب فرماکے ان سب کی خبر دریافت فرمائیے کہ کیا گذری اور وہاں سب سے ملاقات ہوگی یا نہیں
یہ جو بادشاہ نے فرمایا بس اسی وقت خواجہ زادے طلب ہوئے انکی صاحبقران نے تعظیم فرمائی صاحبقران
و بادشاہ کو انھوں نے مجرا کیا انکے واسطے چوکی حاضر کی گئی وہ چوکی پر آکر بیٹھے صاحبقران سے عرض
کیا کہ کیوں حضور نے طلب کیا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ ذرا دریافت تو فرمائیے کہ صاحبقران کا
مزاج کیسا ہے اور کس طرح ہیں انھوں نے عرض کیا کہ یہ تو معلوم ہوسکتا ہے کہ مزاج کیسا ہے مگر یہ نہیں ثابت
ہوسکتا ہے کس طور سے ہیں ہاں حیات وغیر حیات کی خبر دریافت ہوسکتی ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو معلوم
ہوسکتا ہے کہ ملاقات ہوگی یا نہیں انھوں نے جواب دیا کہ یہ معلوم ہوسکتا ہے بس صاحبقران نے فرمایا
کہ ملاحظہ فرمائیے انھوں نے قرعہ پھینک کر اور رمالوں اور ستاروں کا شمار کرکے حکم نکالے اور بعد
بہت غور و فکر کے سر اٹھا کر کہا کہ صاحبقران ثانی بہت اچھی طرح ہیں کسی قسم کا ضرر انکو نہیں پہونچا ہے
وہ اپنی منزل مقصود پر پہونچ گئے ہیں ملاقات ہوگی مگر ہم لوگ یہ نہیں مقرر کرسکتے ہیں کہ کب ملاقات
ہوگی یہ امر خدا پر منحصر ہے جب اسکو منظور ہوگا آپ اطمینان رکھیں کچھ فکر نہ فرمائیں صاحبقران نے
خواجہ زادوں سے ہنسکے فرمایا کہ یہ واقعہ صاحبقران پر گذرا ہے انھوں نے عرض کیا کہ جی ہمارے
طریقے سے کسی قسم کا انکو ضرر نہیں محسوس ہوتا ہے خانہ جات برقرار ہیں اور ملاقات بھی آپ سے
ضرور ہوگی اسکے بعد صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ فرمائیے کہ رستم ثانی وشہریار سے بھی ملاقات ہوگی
کیونکہ وہ دونوں صاحب فقیر ہوکر نکل گئے ہیں خواجہ زادوں نے احکام نکال کر عرض کیا کہ انسے
بھی ملاقات ہوگی اور بہت اچھی طرح ہوگی وہ لوگ بڑے جاہ وحشم سے آکر ملیں گے انکے ہمراہ بہت سے
لوگ نئے ہونگے آپ فکر نہ فرمائیں اس سے زیادہ ہم کچھ عرض نہیں کرسکتے ہیں بموجب مصرعہ حال جنینی
کسے نمیداند بجز پروردگار وہ عالم الغیب ہے اسکو معلوم ہوگا جو اسکی مصلحت میں ہوگا وہ پیش آئیگا
یہ طریقہ ہے جو نکلا وہ ہمنے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا درحقیقت یہی امر ہے فرماکے
انکو خلعت دیا وہ رخصت ہوکر اپنے مقام پر گئے اسد ثانی کو صاحبقران و دیگر عزیزوں نے گلے
سے لگایا اور اسکا شکریہ ادا کیا کہ وہ بارگاہ لایا اور یہ صاحبقران نے فرمایا کہ میں نے سب کو سپرد خدا
کیا جب اسکو منظور ہوگا انسے ملاقات ہوگی اسکی مصلحت میں کیا چارہ ہے اگر ہم مرجاتے تو کیا ہوتا مگر صاحبقران
کو ان دونوں امروں سے بہت بڑا صدمہ ہوا تھا مگر بمصلحت وقت اسکو رفع کیا اس خیال سے کہ

اگر مین ظاہر کر دونگا تو یہ ہوگا کہ تمام لشکر بیدل ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اپنے دل پر جبر کرو اور خدا پر نظر رکھو
وہ مسبب الاسباب ہی ہر امر کا کوئی سبب پیدا کرتا ہی جو اسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا یہ خیال فرماکے حکم دیا
کہ کوئی جاکر خبر لائے کہ خزیل بن عمادی و عادل کیسے ہین کیونکہ کل سے کوئی اُنکی خبر نہین معلوم ہوئی
کہ اُنکے زخم کیسے ہین کوئی خبر تو لائے کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین کسی کو پھر بارگاہ دیکر طرف صحرا بیہ
کے روانہ کرون کیونکہ اب مجھکو تعجیل ہی یہ جو حکم دیا فوراً ایک چوبدار طرف اُنکے خیمہ کے روانہ ہوا یہان
کا حال سنیے کہ جب یہ لوگ یعنے عماد مین جب خزیل و عادل اُنکو لیکر بارگاہ صاحبقران مین آئے تھے
صاحبقران نے اپنے روبرو مرہم لگائے اور حکم دیا تھا کہ اِنکو شفا خانہ شاہی مین لے جاؤ اِنکے خیمون
مین جراح سرکاری آکر دیکھ لیا کریگا چنانچہ وہ لوگ اُنکے خیمون مین لائے تھے یہان آکر اُن کو ہوش آئے
ملازمون سے حال پوچھا اُنھون نے کل حال بیان کیا بڑا افسوس کیا جراح نے یخنی بتائی تھی وہ دی
گئی گو زخم کاری لگے تھے مگر جرأت کرکے اُٹھ بیٹھے کہ پھر جراح نے آکر زخم دیکھا پٹی چڑھائی
اُسکے بعد چلا گیا ان دونون نے ایک ہی خیمہ مین وہ رات بسر کی صبح ہوئی آج اُنکا زخم بہت اچھا ہے
امید یہ ہی کہ دو ایک دن مین غسل صحت کرینگے کیونکہ جو مرہم ہین وہ اکسیر کا خواص رکھتے ہین دوسرے یہان
تک یہ نوبت ہوئی کہ امید زخم کے اچھے ہونے کی ہوئی جراح آیا تھا زخم دیکھ رہا تھا کہ چوبدار آکر پہنچا
اور کہا کہ صاحبقران نے آپکے مزاج کی حالت دریافت فرمائی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ عرض کر دینا
کہ غلام بہت اچھے ہین کوئی امر خرابی کا نہین ہی کل یا پرسون تک ہم حاضر خدمت ہونگے یقین ہی کل تک
اور زخم اچھے ہو جائین چوبدار یہ سنکے دربار مین آیا جو اُنھون نے عرض کیا تھا وہ کہا صاحبقران نے
یہ سنکے فرمایا کہ خیر مین کب تک انتظار کرون جام شربت و خلعت و تلوار حاضر کرو مین کسی کو بارگاہ دیکر
طرف صحرا بیہ کے روانہ کرونگا جب تک وہ لوگ بھی اچھے ہو جائینگے مجکو دیر کرنا منظور نہین ہی اگر مین
یہ خیال کرون کہ جب ان دونون صاحبون کے زخم اچھے ہولین تو مین یہان سے روانہ ہون تو بڑا
عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کسی اور کے ہمراہ بارگاہ روانہ کرون بطور اُنکے نائب کے جب وہ اچھے
ہون پھر اپنے کام پر آئین یہ عہدہ اُنسے لیا نہین جاتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا اُسی وقت کل اشیاء
حاضر کی گئین صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک بہادر چاہتا ہون کہ بارگاہ کو لیکر
طرف صحرا بیہ کے جائے اور مین بھی اُسکے عقب مین مع لشکر آتا ہون پوری بات منھ سے نہ نکلی تھی کہ اسد
ثانی اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جام پی لیا خلعت اٹھا کر پہن لیا تلوار کمر سے لگائی اور عرض کیا
کہ یہ غلام بارگاہ لیکر جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم آج ہی آئے ہو تمکو کیا ضرورت تھی کہ تم اپنے
مقام پر سے اُٹھتے جبر کوئی اور چلا جائیگا تم اپنے مقام پر بیٹھو اسد ثانی نے عرض کیا کہ یہ غلام ضرور
جائیگا کیونکہ یہ طریقہ ہی لشکر صاحبقران کا کہ جسنے جو قصد کیا پھر اُس سے کوئی نہین پھر سکتا ہی نہ اُسکو
صاحبقران منع کرتے ہین جس امر کا جسنے قصد کر لیا وہ اُسکے ذریعہ سے نکلا کیا کوئی نیا طریقہ آپ نے
ایجاد کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ تم جاکر اپنے مقام پر بیٹھو کوئی اور بارگاہ لیجائیگا یہ تو نیا طریقہ معلوم ہوتا
ہی کہ مین نے تو جو قصد کر لیا وہ تو ضرور کرونگا دوسرا امر یہ ہی کہ بارگاہ بھی مین ہی چھین کر لایا ہون
یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ مین نے قصد کیا اور پھر مین اپنے قصد سے باز آؤن اور دوسرا کوئی جائے مین
اپنی جان دیدونگا یہ جو اسد نے تقریر کی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ مین منع نہین کرتا ہون مینے
اس خیال سے کہا کہ تم تھکے ہوئے ہوگے کیونکہ صحرا بیہ سے پھر رہے ہو راحت سے نہین بسر ہوئی ہی

دو ایک دن تو آرام کر لو نہ کہ اس خیال سے کہ تم کمزور ہو یا اسکی لیاقت نہین رکھتے ہو مین نے کوئی نیا
طریقہ ایجاد کیا ہے نہ کوئی نیا قانون وہ ہی طریقہ ہے وہ ہی قانون ہے جو کہ قبل سے تھا مین منع نہین کرتا ہون
یہ جو صاحبقران نے فرمایا اسد نے سلام کیا اور بادشاہ کو مجرا کر کے بیرون بارگاہ آیا اسی وقت
بوق کو دم دیا تیسری مرتبہ کی صدا مین تمام لشکر طیار ہو گیا گو ابھی لشکر نے کمر نہ کھولی تھی کہ پھر کمر بندی
ہو گئی جب لشکر طیار ہو گیا یہ لشکر مین اٹالہ بارگاہ کا لیکر ہے اپنے لشکر کے طرف صحرابیہ کے روانہ ہوئے
انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے بعد انکے جانے کے صاحبقران نے حکم دیا کہ کل ہم یہان سے کوچ
کرین گے کل لشکر طیار رہے بموجب حکم صاحبقران نے دیا منادی نے ندا کی تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پہلے سے
سفر ہو گا اسباب تو ہر ایک کا بندھا ہوا تھا کیونکہ یہ تو معلوم تھا کہ یہان سے کوچ ہو گا یہ کوئی مقام قیام نہین
ہے یہان تو بند و بست سفر ہونے لگا اول تو سب حالت سفر مین ہین ادھر بادشاہ نے دربار برخاست
کیا صاحبقران شہنشاہ کو لیکر اپنے خیمہ مین تشریف لائے تمام حال نقابدار کا دریافت کیا شہنشاہ
نے نقابدار کی بہت تعریف کی جرأت کی مروت کی خلق کی حسن کی اور کہا کہ بڑا مرد جری ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ ہم سے ملاقات نہوئی شہنشاہ نے عرض کیا کہ مین نے بہت کوشش کی مگر ایک
کر دن اُنھون نے انکار کے سوا اقرار نکیا مین لاچار ہو گیا خواجہ سے آپ دریافت فرمالین صاحبقران
نے فرمایا کہ مجکو یقین ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خواجہ آ کر پہونچے صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو کیا
بیان کرتا ہے پہلے خواجہ نے نقابدار کی بہت تعریف کی اور سخاوت کی تو حد سے زیادہ اُسکے بعد کہا کہ
مین تم سے یہ کہتا ہون کہ نقابدار وہ مرد ہے کہ جسکے بشرے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تم سے مقابلہ کرکے
اثاثہ صاحبقرانی لے لیگا لہذا میری راے مین یہ ہے کہ اب کی مرتبہ جو آئے تو تم خود اسکو اثاثہ دے دو
کیا حاصل کہ بیکار کا مقابلہ ہو صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار نے تمکو کچھ رشوت دی ہے کہ جو تم تعریف
کرتے ہو یہ تو کبھی نہو گا تمہاری نصیحت بیکار ہے صاحبقران نے جو یہ جواب دیا تو خواجہ نے کہا کہ یہ
کہا ہے جو کچھ نقابدار نے کہا تھا صاحبقران سے سب بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو سب
شہنشاہ تمہارے آنے کے قبل بیان کر چکے ہین خیر دیکھا جائے گا جب نقابدار آئے گا ابھی تو وہ موجود
نہین ہے کہ اُسکی بابت فکر کیجائے اب تو یہ فکر ہے کہ کسی صورت سے صحرابیہ فتح ہو تو سمندریہ کی طرف
کوچ کیا جائے خواجہ نے کہا کہ آپ نے پیش خیمہ کو روانہ کیا ہے کل خود بھی تو کوچ فرمایئے گا خدا کو
اگر منظور ہو گا جلد فتح ہو گا کیون اسقدر فکر فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم نے صاحبقران
ثانی کا حال سُنا اُنکی طرف سے دل بہت پریشان ہے گو خواجہ زادون کے کہنے سے فوری تسکین ہوئی
ہے مگر کوئی اُنکا قول یا یقین کو نہین پہونچ سکتا ہے مگر مقدر و مصلحت خدا مین کیا چارا ہے جو لکھا ہوا ہے وہ
پیش آئیگا وہ ضرور ملاقات کرائیگا اگر اُسکی مصلحت مین ہے مجکو اسقدر صاحبقران کے حال پر افسوس نہین
ہے جسقدر رستم ثانی کا حال سُن سکے افسوس ہوا کیونکہ وہ بڑا مرد جری اور بہادر تھا اُسنے بھی کسی مقام پر کمی
نہین کی اگر انصاف سے دیکھا جاے تو میرا ہم پلہ رہا میری کمر اُسکے سبب سے بہت استوار تھی اُس کے
مانند بہادر لشکر مین کوئی نہین ہے ہان جو اُسکے مقابل تھا تو مین تھا مین اُس سے مقابلہ کر سکتا تھا اگر
مین نے طلسم فتح کیا تو اُسنے بھی فتح کیا اگر مین نے کوئی ملک اسلام آباد کیا تو اُسنے بھی اور اس جنگ
مین یہ ہوتا تھا کہ عالم اسلام آباد ہوا جاتا تھا اب اگر مین صاحبقران ہون تو کیا وہ میرا ہمچشم نہین ہے اگر وہ
ہوتا تو مین ضرور اُسکو سمندریہ پر روانہ کرتا اور خود طرف نہ طاق کے جاتا کیا کرون دوسرے سفر بارہ

فقیر ہو جانے سے اور زیادہ صدمہ ہوا کیونکہ شہریار **رستم ثانی** سے زیادہ جری اور بہادر تھا مثل ایرج نامدار کے تھا اسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی اسوقت کوئی نہین ہی مین صاف کہتا ہون کہ اگر شہریار سے اور مجھ سے مقابلہ ہوتا تو مین اسکو زیر نہین کر سکتا ہون نہ معلوم ان دونون صاحبون کے دل پر کیا گذری جو انھون نے یہ طرز اختیار کیا مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ اگر یہ دونون صاحب میرے لشکر مین آتے تو مین اُن سے بطور حکومت نہ برتاؤ کرتا بلکہ جو کام کرتا اُن سے صلاح کرکے کیونکہ وہ دونون صاحب میرے ہم پلہ تھے نہ معلوم لشکر تباہ ہوکر کدھر گئے بہت بڑا انقلاب پڑا ہی خدا ہی خیر کرے اور سب کو باہم جمع کرے خواجہ نے جواب دیا کہ دست غیب تو ہمیشہ جلتے ہی آئے ہین اسی جلن مین یہ لوگ فقیر ہو کر نکل گئے ہین کوئی مقام تشویش نہین ہی سیر کرکے آئینگے اور پھر لوگ آملینگے مگر بہت کچھ لشکر لیکر کیونکہ زمانہ اول سے یہ طریقہ جاری ہی کہ جب کوئی اولاد **صاحبقران** سے نکل جاتا ہی پھر جو آتا ہی لشکر لیکر آتا ہی خدا ان سب کا حافظ ہی یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ ہان اسکی ذات سے بہت بڑی امید ہی یہ فرماکے خاموش ہو رہے کہ خواجہ نے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ خیال رہے کل یہان سے کوچ ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ خیال ہی خواجہ رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آئے اور شہنشاہ بھی رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین آئے **صاحبقران** نے آرام فرمایا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوگیا رات ختم ہوئی رات بھی بسر کی اُسدن صاحبقران بادشاہ نے دربار نہین کیا اس خیال سے کہ کل یہان سے کوچ ہوگا آج سردار آرام سے رات بسر کرلین یہانتک کہ صبح ہوگئی بعد فراغ نماز لشکر مین کمر بندی ہوئی ادھر صاحبقران و بادشاہ نماز سحر سے فراغت کی برآمد ہوئے خیمے وغیرہ بار ہوئے سب سردار دن کا مجرا ہوا لشکر کے پرے جمے ہر ایک سردار روانہ ہوا عزیز اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہوا جنرل بھی زخم سر پر پٹی بندھی ہوئی اپنا لشکر لیے ہوئے ہمراہ تھا اسی طرح سے عادل بھی برابر لشکر جنرل کے مع اپنے لشکر کے تھا صاحبقران اپنے مرکب پر سوار بادشاہ تخت پر جلوہ گر بڑے جاہ و حشم سے لشکر روانہ ہوا نشان لہراتے ہوئے باجے بجتے ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی انکا حال وقت پر تحریر ہوگا

اب حال محراب شاہ مین خامہ فرسائی ہوتی ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ محراب شاہ نے یہ طریقہ مقرر کیا تھا جب اُسکا سپہ سالار مارانِ مارخوار برائے مقابلہ گیا تھا کہ کل لشکر کو حکم دیا تھا کہ ہمہ تن طیار رہے اور ہرکارے مقرر کیے تھے کہ دم بدم کی خبر دیتے رہین کہ کیا گذری چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا کہ ہر وقت لشکر طیار رہتا تھا اور ہرکارے دم بدم کی خبر دیتے تھے کہ اسوقت لشکر یہان پہونچا اور یہ واقعہ گذرا اسوقت لشکر وہان پہونچا یہ حال ہوا یہ نوبت تھی کہ رات بھر سوتا نہ تھا مجلدار کو حکم تھا کہ جب ہرکارے خبر لے کر آئین ہمکو خبر کرو اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم سزا دینگے خلاصہ یہ کہ جس دن مقابلہ ہوا تھا ہرکارون نے خبر دی تھی کہ آج دونون لشکر باہم ملین گے اور مقابلہ ہوگا بعد ان کشت و خون بارگاہ ہاتھ نہ آئے گی چنانچہ اُس دن محراب شاہ دربار مین مع کل سردارون کے بیٹھا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ مقابلہ ہوگیا یہ بہت خوش ہوا اسنے خیال کیا کہ خداوند تصویر خیر کرین کہ دوسرے ہرکارے نے آکر عرض کیا کہ ایک افسر لشکر اسلام کو آپ کے سپہ سالار نے زخمی کیا اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ہماری ظفر معلوم ہوتی ہی کہ قریب دوپہر ہرکارے نے آکر خبر دی کہ دوسرا افسر بھی ہاتھ سے سپہ سالار کے زخمی ہوا لوگ اُسکو بھی لے کر نکل گئے ہین اب صرف لشکر لڑ رہا ہی کوئی دم مین شکست کھاتا ہی **محراب شاہ** بہت خوش ہوا کہ ہرکارے نے آکے خبر دی کہ لشکر اسلام نے شکست کھائی بارگاہ پر قبضہ ہوگیا اور سپہ سالار نے بارگاہ طرف شہر کے روانہ کی ہی اب محراب شاہ نے خیال کیا کہ جب یہ خبر آئے گی کہ لشکر اسلام فرار کر لیا اور بیرون شہر بارگاہ برپا ہی تو مین کل لشکر لے کر یہان سے کوچ کرونگا مگر دربار نہ برخاست کیا تھا کہ اتنے عرصہ مین ایک ہرکارے نے

آکر خبر دی کہ لشکر اسلام شکست کھا کر اور فرار پر کمر باندھ چکا تھا کہ ایک نقابدار سبز پوش آکر گرا پہلے اُسنے
بارگاہ پر قبضہ کیا جو لوگ کہ بارگاہ کو سے آئے تھے انکو قتل کرکے اپنے ملازموں کے ہمراہ بارگاہ کرکے
کسی سمت کو روانہ کردی اور خود لشکر حضور سے مقابلہ کرنے لگا بڑا اچھا دری اُسکے ہمراہ لشکر کوئی ساٹھ ہزار
سے زیادہ نہوگا مگر جسپر ہاتھ مارتا ہی اُسکے دو ٹکڑے ہوتے ہین لشکر کا مار تستر اُڑ کر دیا ہی ایسی جنگ ہو رہی
ہی کہ کبھی ایسی جنگ نہوئی ہوگی یہ حال دیکھکر لشکر اسلام بھی پلٹ پڑا ہی اب تو تینون لشکر لڑ رہے ہین یہ خبر سُنکے
محراب شاہ کا رنگ فق ہوگیا اور اہل دربار سے کہنے لگا کہ یہ نقابدار کون منافق ہی جو یون آکر
لڑنے لگا اور بارگاہ لے گیا میرے سپہ سالار کی ساری محنت برباد ہوئی خداوندا اسکی ظفر کرین میرا
سپہ سالار فتحیاب ہو اہل دربار نے عرض کیا آپ کی ظفر ہوگی آپ پریشان نہون وہ ہرکارے یہ خبر
دیکر چلے گئے کہ اور ہرکارے آئے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند بڑا غضب ہوگیا لشکر اسلام سے
کمک آگئی اب لڑائی کا درست ہونا اور ظفر کا حاصل ہونا غیر ممکن ہی چار لشکر ایک ہوگئے ہین نقابدار
نے آکر قیامت برپا کر رکھی تھی اور جب یہ کمک آئی ہی اُسکے افسر نے قیامت برپا کر رکھی ہی اب محراب
شاہ بہت پریشان ہوا اور قصد کیا کہ کسی کو مع اسباب خبر روانہ کرون اور مدد بھیجون کہ اہل دربار نے کہا کہ
حضور کیون پریشان ہوتے ہین اگر لشکر حضور شکست کھا کر آئیگا تو کیا نقصان ہی جس امر کیلیے فساد
ہوا تھا وہ تو دوسرے کے قبضہ مین ہی اب یہان سے کمک کا روانہ کرنا بیکار ہی کیونکہ بارگاہ تو لے گئے ہین اگر
کمک روانہ کی اپنا لشکر کم ہوگا حریف کو زور ہوگا اُسی لشکر کو لڑنے دیجیے اب کمک نہ روانہ فرمایے ہان
جب حریف یہان آکر پہونچے تو مقابلہ فرمائیے خوب جم کر کہ حریف کو بھی معلوم ہو یہ جو اہل دربار نے
راے دی محراب شاہ نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اب اسی انتظار مین رہا کہ دیکھیے کیا خبر
آتی ہی تھوڑے عرصہ کے بعد خبر آئی کہ آپ کا سپہ سالار ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا اب لشکر لڑ رہا ہے
یہ سُنکے محراب شاہ کو بڑا صدمہ ہوا سب اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ رنگ اُڑ گیا سب نے بڑا افسوس
کیا محراب شاہ نے کہا کہ میرا بازو ٹوٹ گیا یہ سپہ سالار نہین قتل ہوا ہی میرے لشکر کی کمر ٹوٹ گئی بہت بڑا
بہادر مارا گیا اب مین کیا کرون اہل دربار نے کہا کہ ہم لوگون کی تو یہ راے ہی کہ کل یہان سے کوچ کرکے
بیرون شہر قیام کرین جب لشکر حریف آئے تو مقابلہ ہو محراب شاہ نے کہا کہ جو تم سب کی راے ہی مین اسوقت
بدحواس ہون یہ کہکر دربار برخاست کیا اور حکم دیا گیا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرینگے اُدھر کا تو حال
تحریر ہوچکا ہی کہ لشکر شکست کھا کر فرار پر قرار لے چکا ہی اب ہرکارے بھی یہ خبر لیکر نہ آئے ان خیال سے کہ
کیا خبر دین جاکر پہلی خبر دینے مین تو بہت کچھ انعام ملا تھا اس خبر مین کیا ملیگا سواے رنج و افسوس کے جب لشکر
جائیگا خود معلوم ہوجائیگا اس سبب سے ہرکارے بھی نہ آئے تھے محراب شاہ محل مین جاکر منہ لپیٹ کر مسہری پر
سو رہا سب سردار بھی اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے لشکر مین خبر کردی گئی کہ کل کوچ ہوگا طیاری سفر ہونے
لگی کہ وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی محراب شاہ سب سے رخصت ہوکر باہر برآمد ہوا ادھر سب سردار و افسری
اپنے اپنے عزیزون سے ملکر حاضر ہوچکے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوا سب کا مجرا ہوا سپہ سالار دست راست
نے مجرا کیا جسکا نام بیلان شتر خوار ایک شتر کی نہاری کھاتا ہی بس بادشاہ تخت پر سوار ہوا وزیر کو
اپنی طرف سے حاکم شہر کیا آپ مع لشکر شہر سے روانہ ہوا گرد و پیش تمام سردار و افسر تھے سپہ سالار بعہدہ
سپہ سالاری پیشا پیش لشکر چلا آتا تھا کہ لشکر بیرون شہر پہونچا شہر سے پانچ کوس پر جاکر خیمہ وغیرہ
برپا ہوئے لشکر اُترا [illegible] ہوا محراب شاہ کے ہمراہ قریب پانچ یا ساڑھے چار لاکھ کے

لشکر ہو بازارین آراستہ ہو گئین لشکر اترنے لگا بارگاہ محرابیہ برپا کی گئی محراب شاہ بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار
آکر جمع ہوئے دربار آراستہ ہوا کہ محراب شاہ نے کہا کہ کچھ خبر نہ آئی کہ لشکر پر کیا گذری اہل دربار نے
عرض کیا کہ جی نہین کیا گذری ہوگی لشکر نے شکست کھائی ہوگی کہ سپاہ بے افسر کیونکر مقابلہ کر سکتی ہے
معلوم ہو جائے گا حضور کیون فکر کرین محراب شاہ نے حکم دیا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دو میرا دل
گھبراتا ہے مین صحرا کی سیر کرونگا یہ جو حکم دیا تو فوراً پردے بارگاہ کے اٹھ گئے یہ تو صحرا کی سیر کر رہا ہے ادھر
وہ جو لشکر شکست کھا کر مقابلہ سے لقابدار دشمنشاہ کے اپنے افسر کی لاش لیکر بھاگا تھا راہ طے کرتا ہوا
چلا آتا تھا کہ رات ہو گئی تھی ایک صحرا مین بسر کی بوقت سحر روانہ ہوے یہ لوگ اسوقت پہونچے جبکہ محراب شاہ
بیرون شہر آکر قیام کر چکا تھا بارگاہ کے پردے اٹھے ہوے تھے کہ گرد پیدا ہوئی ان سب کو گمان ہوا
کہ لشکر حریف آتا ہے یہ لوگ اسطرف دیکھنے لگے کہ اس گرد سے لشکر پیدا ہوا محراب شاہ نے اپنے لشکر
کے ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے براے خبر گئے انھون نے جو جا کر دیکھا
تو اپنا لشکر پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا شکست کھا کر آیا ہے یہ سپہ سالار کی لاش ہے یہ خبر دریافت
کرکے ہرکارے لشکر مین آئے محراب شاہ کو خبر دی کہ یہ لشکر آپ کا ہے جو کہ ماران کے ہمراہ گیا تھا
ماران مارا گیا لشکر نے شکست کھائی آپ کی خدمت مین آتا ہے محراب شاہ نے کہا کہ ان سے کہدو
کہ بادشاہ خود بیرون شہر آکر فروکش ہوا ہے چند عزیز ماران کے ماران کی لاش کو لے کر شہر مین جائین
اسکا کریہ کرم کرین باقی کل لشکر شامل لشکر ہو جو مجروح ہون انکا علاج کیا جاے جو غیر مجروح ہون وہ
اپنے مقام پر پڑاؤ کرین انکے افسر حاضر دربار ہون یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا ہرکارون نے جا کر
اس لشکر مین یہ حکم پہونچا دیا وہ لشکر خود پریشان تھا کہ یہ لشکر کسکا ہے جو شہر کے قریب اترا ہوا ہے کیا کسی
اور طرف سے حریف نے آکر شہر کو گھیر لیا یہ لوگ اسی فکر مین تھے کہ ہرکارون نے جا کر یہ کہا وہ لوگ
یہ سنکے خوش ہوئے اسی وقت لشکر مین آئے چند لوگ ماران کی لاش لے کر شہر کو روانہ ہوئے باقی
لشکر شامل لشکر ہوا جو زخمی تھے اسی وقت سے انکا علاج ہونے لگا باقی جو افسر رہ گئے تھے وہ دربار
مین آئے محراب شاہ کو مجرا کیا اپنے مقام پر بیٹھے محراب شاہ نے حال جنگ دریافت کیا انھون
نے کل حال بیان کیا محراب شاہ سنکے فق ہو گیا کہ عجیب واقعہ ہے یہ لقابدار کون تھا کہ جس نے
آکر یہ قیامت برپا کر دی خیر دیکھا جائے گا یہی خداوند تصویر نے تقدیر کی تھی ہم مجبور ہین اب
محراب شاہ تو یہان اترا ہوا ہے ادھر وہ گھسیارے اپنے امیر کے پاس روانہ ہوے آئے جن کا
مال و اسباب خواجہ نے عیاری کر کے لے لیا تھا اور کل حال عرض کیا اسنے یہ سنکے محراب شاہ
کی بارگاہ مین آکر بیان کیا محراب شاہ نے حکم دیا کہ انکو اور اسباب دیا جاے کوئی قزاق ہوگا جو
یون لے گیا اسکی تدبیر کیجاے گی پہلے اس مہم سے تو فراغت ہولے تو پھر دیکھا جائے گا یہ حکم دیکر
محراب شاہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمہ آرام مین جا کر آرام پذیر ہوا ہر سردار و افسر
اپنے اپنے مقام پر گیا ادھر وہ لوگ لاش ماران کی لے کر داخل شہر ہوے مرگھٹ پر لاکر جلائی اسکے
عزیزون کو خبر ہوئی وہ آئے اسکے بیٹے نے اسکا کریہ کرم کیا بعد اسکے جو لوگ لاش لے کر
گئے تھے وہ ایک دن رہ کر دوسرے دن طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان وہ دن گذرا رات ہوئی رات
بسر ہوئی صبح کو محراب شاہ نے دربار کیا سب لوگ حاضر دربار ہوئے آج پھر بارگاہ کے پردے
اٹھا دیئے گئے محراب شاہ کو اپنے سپہ سالار و لشکر کے شکست کھا کر مرار کرنے و ماران کے

قتل ہونے کا بڑا صدمہ ہی کچھ اسکوا اچھا نہین معلوم ہوتا ہی مگر کیا کرے مجبور ہی یہ خبر پرچہ نویسون نے
لکھکر اُن چارون ملکون کی طرف روانہ کی ہر ایک بادشاہ دیکھکر بہت پریشان ہوا کہ یہ تو بڑا غضب
ہوا خدا ابر ستون کی خوب کمک آجاتی ہی ان لوگون سے سربر ہونا غیر ممکن ہی ہر ایک بادشاہ کو اس
وقت سے فکر پیدا ہو گئی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ انھون نے کیا کیا اب حال اسد تحریر
ہوتا ہی کہ یہ جو پیش خیمہ لیکر چلے تھے چونکہ شہر محرابیہ قریب ہی تھا دوسرے انکا یہ طریقہ ہی کہ تین دن
کی راہ کو ایک روز مین تمام کرتے ہین اُسی دن انھون نے قریب شام پہونچکر جب انکو یہ ثابت ہو گیا
کہ تین منزلین طے کر چکا ہون ایک صحرا مین قیام کیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اب یہان سے محرابیہ
دو منزل ہی رات تو انھون نے اُس صحرا مین بسر کی بوقت سحر لشکر کو لے کر روانہ ہوئے اسقدر جلد
راہ طے کی کہ قریب دوپہر یہ اُس مقام پر پہونچے جہان لشکر محراب شاہ فروکش تھا محراب شاہ
بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا کہ گرد بلند ہوئی بادشاہ نے حکم دیا کہ کوئی خبر لائے کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی
بظاہر تو آمد لشکر معلوم ہوتی ہی ہرکارے روانہ ہوئے کہ وہ گرد دشق ہوئی اُس سے لشکر پیدا ہوا
یہ جو محراب شاہ نے دیکھا تو تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سواری طلب کرکے سرداروں کو
ہمراہ لے کر اپنے لشکر کے کنارے پر آکر کھڑا ہوا اس خیال سے کہ دیکھون یہ لشکر کسکا ہی اور کس قدر
ہی اس خیال سے یہان کھڑا ہوا ہی لشکر کی طرف دیکھ رہا ہی اُدھر اسد ثانی نے جو لشکر کو دیکھا کہ
ایک لشکر اترا ہوا ہی اور ایک بادشاہ لشکر کے کنارے پر چتر زرین لگائے ہوئے مع اپنے سرداروں کے
کھڑا ہی انھون نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے ادھر سے خبر کو روانہ ہوئے داخل
لشکر محراب شاہ ہوئے اور دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر محراب شاہ کا ہی اور خود محراب شاہ
کنارے پر لشکر کے کھڑا ہوا ہی اور آمد لشکر کا تماشہ دیکھ رہا ہی یہ خبر دریافت کرکے وہ ہرکارے اپنے
لشکر کی طرف چلے گئے محراب شاہ کے ہرکارے لشکر اسد مین پہونچے تھے اُنھون نے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسد ثانی کا ہی پیش خیمہ لے کر آئے ہین اُنکے عقب مین لشکر صاحبقرانی بھی
آتا ہی یہ خبر دریافت کرکے ہرکارے اپنے لشکر کی طرف آئے اسد کے ہرکارون نے اسد کو خبر دی کہ
یہ لشکر محراب شاہ کا ہی برائے مقابلہ صاحبقران بیرون شہر آکر فروکش ہوا ہی اور یہ جو چتر لگائے
ہوئے کھڑا ہی خود محراب شاہ ہی آپ کے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھ رہا ہی یہ سن کے اسد نے حکم
دیا کہ میدان جنگ کا فاصلہ دیکر بارگاہ صاحبقرانی برپا کیجائے دیگر بارگاہین برپا ہون یہ جو
حکم اسد نے دیا اہلکارون نے میدان جنگ کا فاصلہ دیکر بارگاہین برپا کیجانے لگین لشکر اسد
بھی اُترنے لگا وہ اپنے پڑاؤ کا سامان کرنے لگا لشکر کی بازارین کھل گئین محراب شاہ نے اسد کو
جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک جوان رعنا بہت خوبصورت چہرہ مثل آفتاب کے درخشان بھورے بھورے
بال خود سے باہر اُڑ رہے ہین وحشت چہرے سے ہویدا ہی یہ دیکھکر محراب شاہ کو اسد کی صورت
بہت پسند آئی اور سردارون سے کہا کہ یہ جوان بہت خوبصورت ہی اور کمسن ہی انھون نے عرض کیا
کہ سنا گیا ہی کہ لشکر صاحبقران مین جو ہی وہ خوبصورت ہی ابرکیا منحصر ہی وہ ہرکارے جو کہ ہمراہ
لشکر ماران کے گئے تھے اُس مقام پر موجود تھے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ کیا خوبصورت ہی وہ جو
سردار برائے کمک لشکر اسلام آیا تھا بہت حسین تھا اُسکے منھ پر نگاہ نہ کام کر تی تھی اُسکے حسن کا یہ
حال تھا کہ آفتاب اُسکے روبرو اُونکے روبرو گرد تھا محراب شاہ نے کہا کہ خداوند تصویر نے

ہر چیز کا خاتمہ ان لوگون پر کر دیا ہی جرأت بہادری مروت خلق حسن سیرت یہ لوگ سنا جاتا ہی بہت
سخی ہین بہادری کا تو حال روشن اظہر من الشمس ہی کیا بیان ہو سرداروں نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے
یہ کلام کرتا ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ادھر اسد اپنی بارگاہ مین داخل ہوے تمام لشکر اُترا بارگاہین
برپا ہوگئین اب صرف آمد صاحبقران کا انتظار ہی یہان بارگاہ مین محراب شاہ آکر بیٹھا تھوڑے
عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے اسدن محراب شاہ نے سیر
کا دربار نہین کیا ایک انجمن مشاورت برپا کی شمع رائے کو روشن کیا اور اپنے چند سرداروں سے سوال
کیا کہ میری تو یہ راے ہی کہ مین ایک سردار کو حکم دون کہ تھوڑا سا لشکر لیکر جائے اور اس جوان کو قتل
کر کے بارگاہ لے آئے تم لوگ اس امر مین کیا راے دیتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ گو یہ راے بہت
ٹھیک ہی مگر اب وہ وقت نہین ہی کیونکہ آپ سماعت فرما چکے ہین کہ اس لشکر کے عقب مین لشکر صاحبقران
چلا آتا ہی کہین ایسا نہو کہ یہ خبر سنکے وہ کل لشکر ایک مرتبہ آگرے اور جنگ مغلوبہ ہو جاے وہ لوگ تو
طیار ہونگے ہمارا لشکر نہ طیار ہوگا خرابی ہوگی حضور کو کیون فکر ہی آنے دیجیے دیکھین تو کیا کرتے ہین وہ
لوگ کوئی دو سری نہین باندھے ہین جو اُنکے دو ہاتھ بازون ہین وہ ہی ہمارے ہین جو انکا دل و جگر ہی
وہ ہی ہمارا ہی اگر خیال کرین کہ تھوڑا لشکر ادھر روانہ کرین باقی لشکر کو حکم دین کہ وہ ہر وقت طیار رہے
تو یہ خیال فرمایئے کہ ایک بارگاہ پر اسقدر لشکر کٹوانا بالکل اسوقت خلاف ہی وہ وقت اور تھا جو
سب کی یہ راے ہوئی تھی مگر کیا کیا جاے نقابدار نے آکر تمام کارخانہ درہم برہم کر دیا بس
اس سے یہی بہتر ہی کہ لشکر کو آنے دیجیے مقابلہ فرمایئے اپنے غلامون کی جانبازی کو ملاحظہ فرمایئے
کہ کیونکر حضور پر جانین نثار کرتے ہین اور دشمن کشی مین سرگرمی کرتے ہین محراب شاہ نے کہا کہ جو تم لوگوں کی
راے ہی مین نے ایک امر بیان کیا اگر تم لوگ پسند کرتے تو کیا مضائقہ تھا یہ کہکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تمھاری
کیا راے ہی اُسنے جواب دیا کہ جو سب کی راے وہ میری راے یہ لوگ سچ کہتے ہین محراب شاہ نے
یہ سنکے جواب دیا کہ بس یہی امر خوب ہی کہ جو تم سب کی راے ہی اُسکے بعد محراب شاہ نے اس
جلسہ کو برخاست کیا جب جلسہ برخاست ہوا تو اُسکے سپہ سالار نے کہا کہ مجکو کچھ عرض کرنا ہی آپ لوگ تھوڑی
دیر اور ٹھہر جائین وہ سب بیٹھ گئے پیلان نے کہا کہ مین نے اس سبب سے اور اس امر کو نہین منظور کیا
کہ یہ بھی تو خیال ہی کہ کہین پھر نقابدار نہ آگرے اور اُس سے مقابلہ ہو تو اور خرابی ہو اور ہمارے
لشکر کی عزت کم ہو مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ بارگاہ پھر اسکے پاس کیونکر آئی یہ وہی بارگاہ ہی یا دوسری
ہرکارون کو طلب فرمایئے تو ان سے دریافت کیا جاے محراب شاہ نے ہرکارون کو طلب کیا وہ حاضر
ہوے یہ وہ ہرکارے ہین جو کہ لشکر ماران کے ہمراہ تھے محراب شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ یہ بیان
کرو کہ یہ جو بارگاہ آئی ہی وہی بارگاہ ہی یا دوسری اور دریافت کرو کہ وہ ہی ہی تو انکو پھر کیونکر ملی ہرکارون
نے عرض کیا کہ یہ تو غلام بخوبی پہچانتے ہین کہ یہ بارگاہ تو وہی ہی دوسری نہین ہی مگر یہ نہین معلوم کہ کیونکر ملی
اسکو تو نقابدار لے گیا تھا کیا وہ نقابدار یہی جوان تھا محراب شاہ نے کہا کہ پھر جلاؤ وہ ہرکارے
سلام کر کے روانہ ہوئے اُسکے بعد محراب شاہ نے وہ جلسہ برخاست کیا اور کہا کہ جب کل دربار ہوگا
تو خیر معلوم ہوگی وہ لوگ اپنے مقام پر آئے ہرکارے اُدھر اپنی صورتین بدل کر طرف لشکر اسد ثانی کے
روانہ ہوے داخل لشکر ہو کر یہ دریافت کرنے لگے کہ یہ کون لوگ ہین چونکہ جانتے تھے مگر دیدہ و دانستہ اجنبی
بنے اور صورت مسافر کی بنائی اُن لوگون نے کہا کہ تمکو کیا ہم کوئی ہین اور کسیکا لشکر ہی اُنھون نے

جواب دیا کہ ہم مسافر ہین اس سبب سے دریافت کرتے ہین چونکہ یہ لوگ تو مسافر دوست ہین جواب دیا کہ
اگر تم لوگ مسافر ہو اور تمہاری منزل دور ہو اور کوئی مقام قیام کرنے کا نہین ہی تو آج تم لوگ ہمارے
مہمان ہو ہم تمہاری دعوت کرینگے اُنھون نے خیال کیا کہ یہان قیام کرکے سب حالت دریافت کرلینا ضرور
ہی بس دل مین یہ خیال کرکے جواب دیا کہ آپ کی بڑی عنایت ہوگی دراصل منزل تو ہماری یہان سے
بہت دور ہی ہم اسی فکر مین یہان آئے تھے کہ اگر مقام سکونت مل جاے تو قیام کرین آپ نے اسقدر
سہارا دیا ہماری جان مین جان آئی ورنہ کسی صحرا مین کسی درخت پر رات بھر بسر کرتے بوقت سحر وہان سے اپنی منزل
کی طرف روانہ ہوتے یہ کہکر خاموش ہوئے اُن لوگون نے کہا کہ کیون یہان قیام کرو یہ کہکر اُنکو ہمراہ لیکر
اپنے مقام پر آئے اُنکو جگہ دی اُنکی دعوت کا سامان کیا جو کچھ ہوسکا وہ کیا چونکہ عالم سفر مین تھے جب
کھانے وغیرہ سے فراغت ہوگئی وہ سب ملکر بیٹھے اُن لوگون نے کہا کہ آپ کدھر سے آتے ہین اور کدھر کا
قصد ہی جواب دیا کہ ہم اقبالیہ سے آتے ہین اور امثالیہ کو جاتے ہین ہم لوگ خدا پرست ہین یہ امر ہمنے
آپ پر اس سبب سے ظاہر کیا کہ آپ کے بھی چہرون سے نور اسلام ظاہر ہی بلکہ ہم قبل مین تصویر پرست
تھے جب ہمنے یہ سنا کہ لشکر خدا پرستون کا آیا اُسنے دریاے سبز رنگ برباد کیا شہر یقینیہ پر اپنا قبضہ
کرلیا اُسکے بعد محرابیہ پر لشکر کشی کی محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار کو براے مقابلہ روانہ کیا ہی کہ لشکر
اسلام کے پہلوان سے بارگاہ چھین لو چنانچہ ایسا ہی ہوا اُسنے جاکر بارگاہ پر قبضہ کرلیا تھا ہم لوگ یہ خبر سنکے
اپنے دل مین کہنے لگے کہ چلکر محراب شاہ کے شہر مین قیام کرین چنانچہ اسی قصد سے چلے تھے اور ہم تصویر پرست
تھے راہ مین یہ خبر پائی کہ یہ واقعہ ہوا ہم نے اپنے قصد کو فسخ کیا امثالیہ کا قصد کیا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ بارگاہ
لشکر محراب شاہ سے کوئی نقابدار سبز پوش چھین کرلے گیا ہم نے خیال کیا کہ مذہب اسلام بہت اچھا
مذہب ہی ہم نے اُسیوقت سے تصویر پرستی ترک کی چونکہ اکثر کتابون مین ارکان اسلام دیکھ چکے تھے اُسی طریقہ
سے ہم نے اسلام قبول کیا اب ہم امثالیہ کو جاتے ہین کیونکہ جبتک مذہب اسلام کا قبضہ ہو ہم لوگ اُسی
طور سے بسر کرین اگر یہ ان شہرون کے باشندون کو معلوم ہوجاے گا تو ہم کو قتل کرڈالین گے اب اس سبب سے
امثالیہ کو جاتے ہین جلاوطنی کرتے ہین یہ جو انھون نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہ تو ہمارا گمان بہت
ٹھیک ہی اگر یہی خیال ہی تو تم اسی لشکر مین رہو کیونکہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی ہمارا سردار پیش خیمہ شاہی
لے کر آیا ہی وہ جو لشکر سامنے اُترا ہوا ہی محراب شاہ کا ہی یہ لشکر اسلام ہی جسمین تم بیٹھے ہو وہ بارگاہ
جو برپا ہی یہ وہی بارگاہ ہی جو کفار نے چھین لی تھی اور نقابدار لے گیا تھا نقابدار سے ہمارے افسر
اسد ثانی نے چھین لی اور لاکر صاحبقران کی نذر گذرانی یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ مکار سُنکے
خاموش ہورہے اور خیال کیا کہ یہ جوان نقابدار سے بھی بہادر ہی کہ نقابدار سے بارگاہ چھین لی اس سے
کون مقابلہ کرسکتا ہی یہ خیال کرکے خاموش ہورہے اس امر کا یہ جواب دیا کہ اب تو ہم امثالیہ کو جاتے ہین وہان سے
جو واپس آوینگے تو اس لشکر مین قیام کرین گے یہ جو کہا تو لشکر اسد کے لوگ کہنے لگے کہ تمکو اختیار ہی
وہ رات تو اُسی مقام پر بسر ہوئی بوقت سحر وہ لوگ لشکر سے نکل کر لشکر محراب شاہ مین آئے یہان
محراب شاہ نے دربار کیا تھا سب سردار حاضر دربار تھے کہ وہ ہرکارے آکر پہونچے پہلے سلام
کیا اور عرض کیا کہ غلام دریافت کر آئے یہ جوان جو کہ سب کا افسر ہی اسکا نام اسد ثانی
ہی اس نے بارگاہ نقابدار سے چھین لی تھی اور صاحبقران کو نذر دی تھی اب وہی بارگاہ
لے کر بحکم صاحبقران اِدھر آیا ہی یہ وہی بارگاہ ہی جو کہ قبل مین آئی تھی اور آپ کے سپہ سالار نے اُنسے

چھین لی تھی کل لشکر صاحبقران کے آنے کی خبر گئی ہوئی ہی کل لشکر صاحبقران داخل ہوگا یہ خبر سنکے محراب شاہ
نے اہل دربار سے کہا کہ یہ جوان ایسا بہادر ہی کہ اسنے اُس شخص سے بارگاہ چھین لی جس نے ماران
ایسے بہادر کو قتل کیا خوب ہوا کہ تمھاری رائے ہوئی ورنہ بڑی خرابی ہوتی اب کل لشکر صاحبقران کا
آئیگا تو جوا مر قرار پائے گا اور یوم مقابلہ مقرر ہو گا اُس دن مقابلہ کیا جائے گا کیا ضرور ہی کہ ہم
اپنی طرف سے شرکریں یہ جو محراب شاہ نے کہا اہل دربار نے جواب دیا کہ اسی سبب سے ہماری رائے
ہوئی کہ بیکار کو اپنی قوت سپاہ کم کرنا ہی یون مقابلہ کرکے بس یہ سنکے محراب شاہ نے حکم دیا کہ کل ہم آمد
لشکر صاحبقران ملاحظہ کرینگے لہذا کنارے پر لشکر کے کسی بلندی پر ہمارے قیام کے لیے بندوبست
کیا جائے یہ جو حکم دیا کارپردازون نے کنارے لشکر کے روبرو لشکر اسلام کے اس طرف کو جدھر سے
لشکر اسلام آئیگا ایک بلندی پر بنگرہ کارچوبی بہت وسیع استادہ کیا اُسکے نیچے فرش کیا تخت
آراستہ کیا گرد تخت کے کرسیان سردارون کی آراستہ کین یہ بندوبست کرکے سب نے آکر محراب شاہ
سے عرض کیا کہ ہم نے بموجب حکم سرکار سب انتظام کر لیا ہی کل صبح کو سرکار اُسی طرف تشریف لائین اُسی
مقام پر دربار فرمائین کیونکہ کل صبح سے آمد لشکر اسلام شروع ہوگی محراب شاہ نے کہا اچھا یہ کہکر
دربار برخاست کیا سب اپنے مقام کو گئے یہان لشکر اسد مین خبر آئی کہ کل آمد لشکر اسلام ہی اسد نے
حکم دیا کہ کل صبح کو لشکر طیار ہو اور آمد صاحبقرانی کا بندوبست کرے یہ حکم دے کر اسد نے کل
بارگاہین وغیرہ درست کرائین آپ اُنکو آراستہ کیا اب کوسون بارگاہین و خیمہ وغیرہ برپا ہین سوائے
خیمون و بارگاہون کے دوسری چیز اُس صحرا مین نظر نہین آتی ہی یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی
رات گذری سحر ہوئی ادھر تو لشکر اسد ثانی آراستہ ہوا ادھر محراب شاہ اپنے سردارون کو
لیکر اُس بلندی پر زیر بنگرہ آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے کہ محراب شاہ نے دیکھا کہ اس جوان
نے اپنے لشکر کو آراستہ کرکے صفین درست کرکے کھڑا ہوا ہی محراب شاہ نے کہا کہ دیکھو اسوقت
کیا شان ہی اس لشکر پر کیونکر مسلح و مکمل کھڑا ہی جو شوکت لشکر اسلام کی ہم نے دیکھی ہی آج تک کسی لشکر کی
نہین دیکھی بھلا کسی لشکر کا یہ رعب ہی جو اُس لشکر کا ہی سردارون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین یہان
یہی باتین ہو رہی تھین اس مقام پر وہی سردار ہین جو کہ ہمراہ ماران کے گئے تھے اور جنگ مین شریک
تھے وہ بھی تھے اور وہ ہرکارے بھی تھے جو کہ دم بدم کی خبر دیتے تھے اور چند ہرکارے
محراب شاہ نے مقرر کیے تھے کہ جو لشکر آئے اُسکے افسر کا نام دریافت کرکے خدمت مین عرض کرنا
وہ ہرکارے اس امر کے لیے گئے ہوئے تھے کہ یکایک صحرا سے گرد اُڑی محراب شاہ اسطرف
دیکھنے لگا کہ وہ گرد شق ہوئی دیکھا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُسکے عقب مین ہاتھیون پر نشان
اُنکے پھریرے کارچوبی چوبین نقرئی فیلبان مخملی وردیان پہنے ہوئے پگڑیان باندھے ہوئے
منکو پیر آئینے لگے ہوئے چلے آتے ہین انکے بعد اشترون کی قطار مرکبون کی بہار سانڈنی سوار اور جلوس
سواری خاص سردار چوبدار ان سب کے بعد دو جوان سر دن پر مرہم کے پھاہے لگے ہوئے آلات حرب و ضرب سے
آراستہ مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار چلے آتے ہین یہ دیکھکر محراب شاہ نے کہا کہ کیا یہی صاحبقران
ہین اُن سردارون نے عرض کیا کہ وہ سردار ہین جو کہ قبل مین بارگاہ لیکر آئے تھے اور آپکے سپہ سالار سے
زخمی ہوئے تھے وہ لوگ اُنکو لیکر نکل گئے تھے وہ ہی افسر ہین محراب شاہ نے کہا کہ یہی افسر آئے
تھے جوان خوبصورت ہین کیا یہ انکا لشکر ہی انھون نے عرض کیا کہ ہان لشکر انکا ہی وہ لشکر بھی آکر اُسی

مقام پر ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا کیونکہ دریافت کر چکے تھے کہ وہ لشکر جو کہ سامنے اُترا
ہوا ہی محراب شاہ کا ہی اور یہ لشکر جو کہ اُترا ہوا ہی یہ آپ کا ہی اسد بارگاہ لیکر آیا ہی خرجیل
دعادل بھی اپنا نشان لیکر ایک طرف کھڑے ہوئے کہ پھر گرد اٹھی اور ایک سردار مع لشکر آیا اب تو
رسد بندھ گئی پے در پے گرد اڑنے لگی متواتر لشکر آنے لگا پہلے تو چھوٹے چھوٹے سردار آئے
اسکے بعد بڑے بڑے سرداروں کی آمد شروع ہوئی تا شام لشکر صاحبقران آیا ہرکارے
محراب شاہ کو خبر دیتے رہے کہ یہ لشکر مغرب ہی یہ لشکر ترکستان کا ہی یہ لشکر طرطوس ہی یہ لشکر ہندوستان
آیا یہ فلان مقام کا لشکر ہی یہ فلان سردار ہی یہ کئی لاکھ سے آیا ہی القصہ جس قدر سردار و افسر تھے
سب آئے کوئی نہین باقی رہا قریب شام یقین خداپرست مع اپنے لشکر کے وصنوبر شاہ آئے
کہ آمد لشکر موقوف ہو گئی اب سرداروں مین کون رہ گیا ہی گرگین درشت چنگال قیصر صاف
باطن مملوک بن مالک فرزند لندھور وغیرہ اور کوئی سردار نہ تھا کہ محراب شاہ نے حکم دیا
کہ جبر لاؤ اب تو لشکر نہ آئیگا ہرکاروں نے عرض کیا کہ کل پھر آئیگا محراب شاہ یہ سنکے خاموش ہو رہا
مگر یقین کو دیکھکے جل گیا کہ اسنے یہ برا کیا کہ خدا پرستوں سے مل گیا چونکہ شام ہو گئی تھی اُس
مقام پر سے مع لشکر داخل بارگاہ ہوا خاصہ وغیرہ کھا کر آرام کیا یہان جو سردار آئے تھے اپنے اپنے
خیمہ مین آئے لشکر اترا اب کوسوں تک تمہارے لشکر کھڑے ہوئے ہین بازارین آراستہ ہو گئی ہین
چار بازارین آراستہ ہین بازار عجم بازار مصر بازار چین بازار ترکستان یہ چارون بازارین خوب
آراستہ ہین گنجون کے جھنڈے اُڑ رہے ہین کوسون تک لشکر اُترا ہوا ہی ابھی نصف لشکر آیا ہی
کہ رات کو لشکر مین طلایہ پھرنے لگا رات تمام ہوئی صبح کو سب مسلح و مکمل ہو کر صف باندھ کر کھڑے
ہوئے ہر سردار اپنے اپنے لشکر کو لے کر استادہ ہوا محراب شاہ آکر اُس مقام پر بیٹھا کہ آمد لشکر شروع
ہوئی پہلے وہ سردار جو کہ باقی رہ گئے تھے اُسکے بعد عزیزان صاحبقران کی آمد شروع ہوئی مثل
عین الزمان ولونالزمان کے ہرکاروں نے سب کے نام محراب شاہ کو بتائے کہ پہلے جو آرہے تھے
یہ سب سردار تھے اب عزیز صاحبقران مع اپنے لشکر کے آرہے ہین شام تک کل عزیز آئے آخر
مین شہنشاہ گوہر کلاہ مع کئی لاکھ لشکر کے آئے اب ہرکاروں نے محراب شاہ کو خبر دی کہ سب
عزیز و سردار آ چکے کل خود صاحبقران و بادشاہ آئینگے آج زیادہ لشکر مین چل پہل ہو رہی ہی اب تو
سات آٹھ کوس کے گردے مین لشکر اترا ہوا ہی اسپر ابھی تک بہت سے سردار و عزیز نہین آئے
ہین اپنے اپنے ملکون مین ہین خبر ہو جائیگی تو صحرا مین جگہ نہ ملیگی جب وہ لوگ آئینگے یہ سنکے محراب شاہ
نے کہا کہ خداوند تصویر مالک ہین یہ کہکر چونکہ شام ہو گئی تھی محراب شاہ اُٹھکر اپنے خیمہ مین آیا ادھر
سب سرداران اپنے خیمون مین اُترے لشکر نے کمر کھولی آج پھر طلایہ پھرا رات تمام ہوئی کہ سب
عزیز و سردار اپنا اپنا لشکر آراستہ کر کے طرف دست چپ و راست کے کھڑے ہوئے کہ ادھر
محراب شاہ بھی آکر بیٹھا کہ تھوڑے عرصہ مین ادھر سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے روے
آفتاب دامن گرد مین پوشیدہ ہو گیا روز روشن مبدل بشب تاریک ہو گیا تاریکی چھا گئی پرندے
سیاہ آندھی کا خیال کر کے اپنے اپنے آشیانون کی طرف گریزان ہوئے چرندے مثل
آہوان صحرائی و شیر ژیان و پلنگ نیل گاے یا تو چر رہے تھے یا تاریکی دیکھکر بھاگے ایسے
بدحواس تھے کہ شیر نیل گاے کے غول مین چلا جاتا تھا اور نہ بولتا تھا نیل گاو شیرون مین گھسن

جبتل و بلنگ ایک مقام پر چلے جاتے تھے کوئی کسی کو تکلیف نہ دیتا تھا یہ خیال تھا کہ جلدی اپنے مقام پر پہونچ جائیں کہیں ایسا نہو کہ زیادہ تاریکی ہو جاے اہل لشکر محراب شاہ بہت پریشان ہوے یہ خیال کرنے لگے کہ کوئی نہ کوئی غضب خداوندی نازل ہوا ہے اس عذاب سے نجات غیر ممکن ہے محراب شاہ خود اس گرد و غبار کو دیکھکر پریشان ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی ہے ایسی تاریکی تو کبھی نہوئی تھی ایسی سیاہ آندھی کبھی نہ اٹھی تھی یہ لوگ تو بہت پریشان تھے گو لشکر اسلام کو معلوم تھا کہ یہ آمد لشکر اسلام ہے مگر وہ لوگ بھی پریشان ہوئے اور خیال کرنے لگے کہ کیا سیاہ آندھی اٹھی ان لوگوں نے قصد کیا تھا کہ اذان دین گرد کا یہ عالم تھا کہ بڑھتی چلی آتی تھی ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا بموجب شعر ؎ از دامن دشت عاج اورنگ • گردے برخاست طوطیان رنگ • دیگر زگرد و غبارے کہ برشد بچھر • رہ زمین خویش گم کرد مہر • گرد تیرہ سرگرد بآسمان رسیدہ وپاے گرد بزمین دوزیدہ اُس گرد سے سمہاے مرکب کی صدا آتی تھی اور جنگی باجون کی صدا بلند تھی خود محراب شاہ نے کہا کہ یہ نہ آندھی ہے نہ غبار ہے کسی لشکر کثیر کی آمد کا سامان ہے کیونکہ مرکبون کے ٹاپون کی صدا آرہی ہے اور کوس زرمی کی اور غور کرکے دیکھو وہ نشان لشکر نظر آتے ہین سنانین مثل ستارون کے چمک رہی ہین خود کی کلغیان چمک رہی ہین سردارون نے عرض کیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا ہمکو بھی یہی معلوم ہوتا ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر بادنے مار اگرد کو گرد نے مار اباد کو دامن گرد شگافتہ ہوا اُس سے کئی ہزار سقے آبپاشی کرتے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے مشکون کے دہانون پر ہزارے طلائی چڑھے ہوے ان مین گلاب کیوڑا پڑا ہوا تھا وہ چھڑکاو کرتے ہوے کوس پچیس آگے آگے چھڑتا ہوا سڑک بنی ہوئی اُسکے عقب مین کئی ہزار ہاتھی اُنکے خرطومون مین طلائی زنجیرین پڑی ہوئین مشکون پر آئینے لگے ہوے کارچوبی جھولین پڑی ہوئین فیلبان زر دوزی وردیان پہنے ہوے سرون پر گوشوارے بگڑیان ہاتھون مین طلائی آنکس مستک پر بیٹھے ہوے پشتون پر علمدار عمدہ عمدہ وردیان پہنے ہوے طلائی چھڑون کے علم لیے ہوے چلے آتے ہین محراب شاہ نے یہ دیکھکر سردارون سے کہا کہ کیون ہمارا کہنا ہوا نہ کہ کوئی لشکر آتا ہے انھون نے عرض کیا کہ ہمنے بھی تو عرض کیا تھا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے یہ کوئی بہت بڑا بادشاہ ہے کہ اتنے عرصہ مین وہ تاریکی سب طرف ہو گئی ہرکارے اس گرد و غبار کو دیکھکر اُس طرف کو روانہ ہوے تھے وہان سے یہ دریافت کرکے واپس آئے کہ یہ آمد لشکر صاحبقران ہے محراب شاہ سے آکر عرض کیا کہ لشکر صاحبقران آتا ہے اور خود صاحبقران بھی اس لشکر کے ہمراہ تشریف لاتے ہین یہ لشکر کثیر ہے ادھر ہاتی دستے ایک طرف آکر کھڑے ہو گئے سانڈنی سوار مرکب سوار ماہی مراتب چوبدار عصاے طلائی ہاتھون مین خاصبردار خاصبان کاندھون پر لیے ول مردے غول کے غول آکر صف باندھکر کھڑے ہوے اُسکے بعد کئی ہزار مرلیان برق بجام دو دو جاکر گذر گئے وہ بھی ایک طرف کھڑے ہوے اور جلوس سواری اب نقارہ سکندری کی صدا آنے لگی دیکھا کہ غول کے غول غنٹ کے غنٹ سوارون کے چلے آتے ہین بیچ مین اُنکے چتر زرین لگا ہوا دارا بن جمشید تخت پر جلوہ گر گرد سات سو شاہان جلیل القدر مرکبون پر سوار سر پر تاج شاہی جسم مین قباے جہان پناہی بازوون الماس نگار اُنکے بال ہما کا مورچھل ہوتا ہوا سر پر چتر گردش کھاتا ہوا تیغ آبدار روبرو کھنچی صاحبقران مرکب برق مثال پر سوار از سر تا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ برتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے نقیبان خوش گلو صداے باادب باش دیتے ہوئے چلے آتے ہین سواری مثل بادبہاری کے رواں تھی عقب مین قریب اسی نوے لاکھ کے لشکر سواران جلتہ پوش چار آئینہ در بر دوش بدوش رکاب برکاب

چلے آتے ہین جیسے ہی سواری بادشاہ کی اُس صحرا مین پہونچی جو کہ لشکر آئے ہوے تھے اور قبل سے آے ہوے
تھے سب نے سلام و مجرا کیا مرکبون سے اُتر کر سب تھوڑی دور پیادہ آکر ساتھ ہو لیے یہ حال دیکھکر محراب شاہ
دنگ ہو گیا تخت شاہی قریب بارگاہ پہونچا بادشاہ تخت پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوئے صاحبقران
بھی بارگاہ مین تشریف لیگئے کہ دربار کا ڈنکا ہوا سب سردارانے اپنے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دے کر
حاضر دربار ہوئے ادھر لشکر نے کمر کھولی وہ لشکر جو کہ آے ہوے تھے اور جو اسوقت آیا تھا سب آسودہ
ہوا بڑا ادبڑا انسان کھل گئے مرکب ٹہلاے جانے لگے اب جو محراب شاہ نے نگاہ کی سواے
لشکر کے کوئی مقام خالی نہ معلوم ہوتا تھا جدھر نگاہ کام کرتی تھی خیمے و بارگاہین و علم نظر آتے جہان تک
بیک نگاہ جاتا تھا لشکر ہی لشکر نظر آتا تھا حلقہ لشکر مین جاکر اسیر ہو جاتا تھا مرغ وہم کے اُس لشکر کے اُس
پار جانے سے پر رہ جاتے تھے اسقدر لشکر تھا کہ کثرت سپاہ دیکھکر محراب شاہ کے حواس جاتے
رہے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ بھلا اس لشکر سے کون مقابلہ کرسکتا ہے یہ لشکر ہے کہ مجمع مور و ملخ بھی کم ہو گا لشکر
کی صفین ہین کہ سمندر کی موجین ہین اس لشکر سے کوئی نہ سر بر ہو گا بڑا سخت امر ہے اس لشکر سے مقابلہ کرنا سرداران
نے جواب دیا کہ آپ پریشان ہون سب آسان ہو گا یہ لوگ کیا ہین ایک حملہ مین تہ و بالا ہو نگے محراب شاہ
وہان سے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا اور آراستہ کر دربار کیا ادھر ہرکارے برائے خبر دربار صاحبقران مین آئے
یہان دربار کو خوب آراستہ پایا وہ دربار دیکھا جو کہ کبھی نہ دیکھا تھا ہر ایک کو ایک شیر درندہ پایا اپنے اپنے ونگل
وکرسی پر متمکن تھے اسد ثانی روبرو صاحبقران کے بیٹھے ہین خواجہ اپنی کرسی پر دیگر عیار خنجہاے
زرین پر کھڑے ہوے ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ کیون اسد دلاور تمہارے آنے کے بعد
محراب شاہ لشکر لیکر آیا تھا یا قبل اسد نے عرض کیا کہ محراب شاہ کا لشکر اُترا ہوا تھا اگر نہ اُترا ہوا
ہوتا تو مین قریب شہر جاکر بارگاہ برپا کرتا چونکہ صاحبقران کو ہرکارے خبر دے چکے تھے کہ اسد
نے بمقابلہ محراب شاہ بارگاہ برپا کی ہے بدین سبب یہ سوال صاحبقران نے اسد سے کیا اُسکے بعد
صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ معلوم ہے کہ محراب شاہ کے پاس کسقدر لشکر ہے اسد دریافت کر چکے تھے
عرض کیا کہ چار پانچ لاکھ کا لشکر ہے صاحبقران نے فرمایا کہ کل ایک نامہ بنام محراب شاہ تحریر کیا جاے
پہلے اسکو پند و نصیحت سے سمجھایا جاے اگر مان لے تو خیر ورنہ پھر مقابلہ کیا جاے آج تو ہم سب تھکے ہوے
ہین کل ضرور نامہ تحریر کیا جاے گا یہ فرماکے صاحبقران خاموش ہو رہے کہ اُن ہرکارون نے یہ کل حال سنا
تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو اُٹھ اُٹھ کر گئے وہ ہرکارے
اُس لشکر سے نکل کر اپنے لشکر مین آئے یہان محراب شاہ دربار مین تھا آکر عرض کیا یہ غلام دربار مین
گئے تھے ایسا دربار تو آج تک نظر سے نہین گذرا اُن مین جو ہے وہ شیر زیان و اژدہاے دمان ہے تمام بارگاہ
ونگلون و کرسیون سے مملو ہے ہر ایک پر سردار متمکن ہین ہم حاضر دربار تھے کہ صاحبقران نے آپ کے
لشکر کی حالت دریافت فرمائی اُسکے بعد حکم دیا کہ ایک نامہ بنام محراب شاہ کل تحریر کیا جاے اگر وہ
اُسپر عمل کرے تو خیر ورنہ مقابلہ کیا جاے محراب شاہ یہ سنکے اہل دربار سے کہنے لگا کہ دیکھئے کل نامہ
مین کیا تحریر ہو گا اُنھون نے عرض کیا کہ پیام صلح و آشتی تحریر ہو گا ہمکو تو صلح کسی طور سے منظور نہین ہے
محراب شاہ نے کہا کہ نامہ آنے دو اُسکا مضمون تو دیکھو کہ کس شرط سے صلح ہوتی ہے آیا لایق قبول
کرنے کے ہے یا نہین یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارا دربار خوب آراستہ ہو ذرا نامہ بر بھی دیکھکر دنگ ہو جاے
ایک سردار بہت معزز ہے بعد سپہ سالار کے اسکا مرتبہ ہے اور وہ زیادہ تر محراب شاہ کا منہ بھی لگا ہوا ہے

اور وہ خدا پرستون سے از حد عداوت رکھتا ہی اُسنے جو سنا کہ کل نامہ بر نامہ لیکر آئیگا محراب شاہ
سے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ کل کوئی ونگل خواہ کرسی دربار مین ایسی نہو کہ اُس پر سردار ہو اور جو خالی
ہو اسکو دربار سے اُٹھا دیا جاے تاکہ کچھ دیر نامہ بر آکر کھڑا رہے اور ذلیل ہو اُسوقت تک تو
ضرور کھڑا رہیگا جب تک کرسی آئیگی اس سے یہ غرض ہی کہ یہ معلوم ہو کہ انکے روبرو کوئی ہماری قدر
نہین ہی انھون نے تو یون ہمکو ذلیل کیا کہ ہم دربار مین کھڑے رہے ہمارے لیے کوئی مقام خالی
نہ رکھا دوسرے دربار کی بھی حالت اُسپر ظاہر ہوگی کہ اتنا بڑا دربار ہی کہ کوئی مقام خالی نہین ہی
کہ کوئی آکر بیٹھ سکے محراب شاہ نے یہ امر قبول کیا بلکہ یہ راے کل اہل دربار وسپہ سالار کو ناگوار
معلوم ہوئی ہر چند وجہون سے نہ کہ سکے اول تو یہ کہ بادشاہ نے راے نہ لی دوسرے اُسکے روبرو
کسی کی سماعت نہوگی تیسرے یہ خیال کیا کہ جو جیسا کریگا ویسی سزا پائیگا اہل دربار نے خیال کیا کہ جو سپہ سالار
ہین انھون نے تو اس امر مین کچھ نہ کہا لہذا ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو دخل دین ہان یہ امر بالکل خلاف
ہوگا آج تک کسی نے نامہ بر کو ذلت نہین دی ہی بہت عزت سے پیش آیا ہی بڑے بڑے بادشاہون
نے عزت کی ہی یہ کیا ہین ہمارے خیال مین خود انکی ذلت ہوگی اگر کوئی نامہ بر چرب زبان چالاک ہوا وہ
خود انکو سر دربار ذلیل کریگا اُسوقت حال کھلیگا ہم کیون بول کر برے ہون اور ہر ایک
سے دشمنی لین یہ باہم اشارون مین باتین ہوئین محراب شاہ نے کسی سے اس امر خاص مین راے
بھی نہ لی نہ کسی نے کچھ کہا دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راہ مین اسی امر کی باتین
باہم رہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ دن گذرا رات ہوئی دونون لشکرون مین طلایہ پھرنے لگا
صداے حاضر باش وناظر باش بلند ہوئی لوگ اپنے اپنے خیمون مین جاکر آرام پذیر ہوئے وہ رات
اسی طور سے کٹی چرخ اخضری پر روشنی سحر ہوئی پیک شب پیام جنگ لے کر طرف مغرب کے روانہ
ہوا قاصد روز لشکرگاہ مشرق سے قرطاس نور کہ جسپر پیام نصیحت آمیز تحریر تھا لے کر میدان فلکی پر
راہ رو ہوا یعنے آفتاب نکل آیا دربار آراستہ ہوا بادشاہ برآمد ہوے صاحبقران اپنے ونگل پر متمکن
ہوئے جب سب حاضر دربار ہو چکے صاحبقران نے دبیر سے فرمایا کہ تم ایک نامہ کا مسودہ کر کے
ہماری نظر سے گذرالو جسمین کلام تہدید آمیز بھی ہون اور صلح آمیز بھی مگر اسکا خیال رہے کہ مرتبہ مین
کمی نہونے پاے نہ اسلام کی وقعت کم ہو ہر مرتبہ اپنا پلہ زبردست رہے کوئی لفظ ایسی نہو کہ جس سے
اسلام کی حقارت ہو نہ کوئی لفظ ایسی کہ جو اُسکی شان کے خلاف ہو ان سب باتون سے نامہ پاک
ہو دبیر نے عرض کیا کہ بہت خوب اور اُسی وقت ایک مسودہ طیار کر کے روبرو صاحبقران کے پیش
کیا صاحبقران نے اُسکو ملاحظہ فرمایا جو کوئی لفظ خلاف تھی اسکو قلم کش کیا اُسکے مقام پر اور لفظ
لکھدی اُسکو درست کر کے صاحبقران نے دبیر کو دیا اور فرمایا کہ اسکو دوسرے قرطاس پر صاف
کرو دبیر نے اُس نامہ کو دوسرے کاغذ پر صاف کیا اور لفافہ مین بند کر کے مہر صاحبقران کر کے پیش
کیا صاحبقران نے اُسی وقت خلعت سپر و تلوار جام شربت و بیڑا طلب کیا ایک چوکی پر رکھا اور
فرمایا کہ مین ایک شخص کا خواستگار ہون کہ جو یہ نامہ لیکر جاے اور نامہ کی عزت بچاے اُسکا جواب لاے
یہ بات پوری ابھی منھ سے نکلی تھی کہ اپنے ونگل پر سے شہنشاہ گوہر کلاہ اُٹھ کھڑے ہوے اور آکر
آکر وہ جام شربت پی لیا بیڑا اُٹھا لیا سپر و تلوار اُٹھا کر کمر سے لگائی خلعت زیب جسم کیا اور نامہ سر سے
باندھا اور مجرا کیا صاحبقران شہنشاہ کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہے صرف اسقدر تو فرمایا کہ تم قواعد

نامہ بری سے واقف ہو جو ایسی جرات کی ہی شہنشاہ نے عرض کیا کہ اگر خدا نے چاہا تو کوئی طریقہ باقی
نہ رہے گا یہ سنکے صاحبقران خاموش ہو رہے شہنشاہ نے بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد صاحبقران
کو پھر تمام اہل دربار سے ملے بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ سپرد خداوند کریم کیا شہنشاہ سب سے
رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آے اپنے مرکب پر سوار ہو کر پانچہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر
محراب شاہ کے چلے یہان صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بھی جاؤ کہ تمھارے سپرد خدمت
خفیہ نویسی ہی خواجہ نے کہا کہ آب یہ عہدہ مجھسے لے لین مجھسے نہین ہو سکتا ہی کہ جو کوئی جاے
مین اُسکے ہمراہ جاؤن مین اس کار سے دست بردار ہوتا ہون یہ سنکے صاحبقران نے ایک پرچہ
کاغذ کا لکھکر بارگاہ مین ہاتھ بلند کرکے چھوڑا کہ خواجہ تو خدمت خفیہ نویسی سے دست بردار ہوے
یہ چار ہزار کا رقعہ ہی جو کوئی اس خدمت کو قبول کرے اور حال ایلچی گری شہنشاہ سے ہمکو آگاہ
کرے ہم اسکو یہ چار ہزار روپیہ دینگے یہ فرما کر جو رقعہ چھوڑا اور عیارون نے قصد کیا کہ ہم اس
رقعہ کو لین اور یہ خدمت بجا لائین کہ خواجہ نے اپنی کرسی پر سے جست کی اور کہا کہ خراب کی تو مین یہ
خدمت بجا لاتا ہون آیندہ آپ کو اختیار ہی جسکو منظور ہو سپرد فرمایئے گا مین یہ کام آج کیے دیتا ہون
یہ کہکر رقعہ لے لیا اور عرض کیا کہ روپیہ منگا دیجیے صاحبقران نے اسیوقت روپیہ منگا دیا خواجہ نے
اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور سب سے رخصت ہو کر بارگاہ سے باہر آے اور صورت بدل کر روانہ ہوے
عقب مین شہنشاہ کے یہان محراب شاہ دربار مین آیا آج اسکا بھی دربار خوب آراستہ ہی سب سردار
حاضر دربار ہین جو نہ آتے تھے وہ بھی آے ہین سیکڑون کرسیان و دنگل آراستہ ہین کوئی دنگل و کرسی خالی
نہین ہی ہر ایک سردار کی پشت پر اُسکا ملازم کھڑا ہوا ہی ہر ایک مسلح و مکمل ہی کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ صاحبقران کے فرزند نامہ لے کر آتے ہین جنھون نے آکر نقابدار و اپنے لشکر کی گمک کی تھی جبکہ
بارگاہ پر فساد ہوا تھا یہ خبر سنکے محراب شاہ نے اُس سردار کے کہنے سے یہ حکم درگہ سالار کو دیا کہ
جبتک ہمکو خبر نہ کر لینا اُسوقت تک کسی کو اندر نہ آنے دینا یہان تو یہ بندوبست ہوا ہی اُدھر شہنشاہ اپنے
لشکر کو طی کرکے اور میدان جنگ کو داخل لشکر ہوے لشکر کو بہت آراستہ پایا جو جو مقام کہ آراستہ ہوتے
کے تھے اُنکی سیر کرتے ہوے مرکب کو تیز گام کیے ہوے چلے جاتے ہین یہ بالکل خیال نہین ہی کہ کوئی
مرجاے گا یا کچل جائیگا اگر کوئی خیمہ راہ مین ملا اُسکے سبب سے راستہ بند ہوا اُسکی طناب کاٹ دی
کہ وہ گر پڑا یا جو کوئی روبرو آ گیا کچھ خیال نہ کیا اُسی طور سے وہ چلے خواہ وہ کچل کر مر گیا خواہ اسکی جھپٹ
آکر گر پڑا یا جو کوئی درخت ملا ایک ہاتھ اُسکے تنہ پر مارا کہ وہ قلم ہو گیا نشان لنگر گرا دیے اس طور سے
چلے آتے ہین لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی کہ نامہ بر نے بڑی بدعت کی ہی اور ستم کرتا ہوا چلا آتا ہی کسی کو
خیال مین نہین لاتا ہی جس مقام پر کھڑے ہو گئے اُسکی دکان لٹوا دی اپنی خود سری دکھاتے ہوے چلے
آتے ہین یہ خبرین محراب شاہ کو پہونچ رہی ہین وہ کہتا ہی کہ آنے تو دو یہان آکر سب غرور نکل جائیگا
یہ اسی طور سے قریب بارگاہ پہونچے اپنے ہمراہی سوارون کو اُسی مقام پر ٹھہرایا آپ تنہا دہلگاہ پر
آئے اور قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے مع مرکب جاؤن کہ درگہ سالار نے اُٹھکر کہا کہ تم کون ہو
جو یون بے ادبی سے اندر جانے کا قصد رکھتے ہو کیا کبھی کسی دربار مین نہین گئے ہو قواعد شاہی سے نہین
واقف ہو کیسے بے ادب ہو کوئی یون دربار شاہی مین جاتا ہی جب تک اجازت نہ ہوے گی اندر نہ
جانا ملیگا شہنشاہ نے فرمایا کہ ہمکو کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم نامہ بر ہین نامہ لے کر آے ہین

نامہ بر کو کسی کی اجازت کی حاجت نہین ہی ہم بدون اطلاع اندر جائینگے ورگہ سالار نے کہا کہ ہمارے
بادشاہ نے دربار کا یہ طریقہ نہین ہی کہ کوئی بدون اجازت جاسکے آپ یہان قیام کرین مین جاکر
اطلاع کرتا ہون اگر اجازت ملے تو خیر ورنہ واپس جائیگا اور آپ کیا نامہ لائے ہین یہ تو بیان
فرمائیے شہنشاہ نے فرمایا کہ مین نامہ لایا ہون صاحبقران دوران کا اور ہم کوئی تیرے یا تیرے
بادشاہ کے ملازم نہین ہین کہ اگر اجازت ہے تو نامہ لے کر جائین ورنہ واپس جائین ہم تو ضرور نامہ
لیکر اندر بارگاہ کے جائینگے ہم کو کوئی نہین منع کرسکتا ہی تیری کیا اصل ہی کیا ہمکو بھی ایسا ویسا خیال کیا
ہی تو کیا ہی اور تیرا بادشاہ کیا ہی یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو تیز کرون کہ اُسنے باگ پر ہاتھ ڈال دیا اور کہا
کہ تم نہین سنتے ہو جبتک ہم خبر نہ کرلین گے اندر بارگاہ کے نہ جانا ملیگا کیا تمنے کوئی ایسی ویسی بارگاہ
خیال کی ہی کہ ہمہ ہمی کرتے ہو شہنشاہ نے فرمایا کہ کیون قضا آئی ہی ہمکو فرشتہ بھی نہین منع کرسکتا ہی
تو کیا اصل ہی بس اسی مین خیر ہی کہ روبرو سے ہٹ جا ورنہ ایک طمانچہ مین سر ٹکڑے کھانے لگے گا یہ
جو شہنشاہ نے فرمایا اُسنے کہا کہ ہمنے دیکھا نہین ہی کہ کوئی چلا جاے ہمتو اتنی قدرت کسی مین نہین پاتے ہین
اگر آپ کی مرکب کا قدم آگے بڑھے تو آپ سمجھے مرکب کے ہوتا ہی کیا خوب یہ نئی بات ہی اور اچھی
زبردستی ہی یہ جو اُسنے کہا انکو غصہ آگیا اور فرمایا کہ لے روک لے تو ہم جانین یہ فرماکر مرکب کو ایڑ
لگائی مرکب چلا اُسنے باگ کو جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بھل چلا انکو غیظ آگیا خم ہوکر جو طمانچہ مارا
تو طمانچہ بیٹھا صدا اسے تڑاقہ بلند ہوئی یہ صدا اندر بارگاہ کے بھی پہونچی کہ لوگون کے کان کھڑے
ہوئے ادھر سر اسکا جنبر گردن سے اُڑ گیا تن زمین پر گر کر تڑپنے لگا اُسکے ملازم یہ حال دیکھکر با شمشیر برہنہ
دوڑے کہ مارلینا اس مفسد کو اسنے ورگہ سالار کو قتل کیا ہی زندہ بچنے نہ پائے دنیا یہ اب سلامت اندر بارگاہ
کے نہ جانے پائے یہ جو غل دربارگاہ پر ہوا اندر بھی خبر آئی کہ دربارگاہ پر کسی سے تلوار چل گئی محراب شاہ
نے اپنے عیار سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کس سے تلوار چل گئی یہ کیا خرابی ہی ایلچی آتا ہی وہ جو یہ حال دیکھے گا
تو کیا اپنے جی مین کہیگا کہ یہ لوگ تو باہم کٹے مرتے ہین جاکر منع کرو ابھی عیار یہ حکم پاکر چلا نہ تھا صرف قصد
کیا کہ ایک سر صحن بارگاہ مین آکر گرا یہ حال دیکھکر محراب شاہ حیران ہوا کہ یہ سر کسکا ہی ملازم سے کہا کہ
اُٹھا لا وہ چلا ادھر شہنشاہ نے جو یہ غوغا دیکھا تو خیال کیا کہ اگر تم انسے لڑنے لگے تو اور لوگ انکی کمک
کو آئینگے بیکار کا فساد ہوگا اس سے بہتر ہی کہ تم اندر بارگاہ کے چلو یہ دل مین خیال کرکے مرکب کو جو مہمیز
کی تو وہ مرکب اُڑکر چلا سراپچہ پھرا گیا دو چار ادر اُسکی ڈپٹ مین آگئے اور گرکر مرگئے مثل برق چمک کر
صحن بارگاہ مین اُترا ادھر تو یہ اندر بارگاہ کے گئے اُدھر وہ لوگ یہ کہتے ہوے کہ لینا جانے نہ دینا
یہ ہمارے افسر کو قتل کرکے اندر بارگاہ کے آیا ہی یہ اُدھر سے پہونچے شہنشاہ مع مرکب صحن مین اُترے
اتفاق سے اُسی سر کے برابر اُترے اُدھر سے وہ جو بدار چلا تھا کہ یکایک یہ جو پہونچے تو سب دنگ
ہوئے کہ یہ کون ہی جو یون دلیرانہ مع مرکب بارگاہ مین چلا آیا اور ورگہ سالار نے منع بھی نہ کیا
کہ وہ لوگ آئے اور کہنے لگے تو ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا ہم اپنے افسر کے خون کا عوض
ضرور لینگے تو نے صرف اتنے ہی جرم پر اُسکو قتل کیا کہ انھون نے منع کیا کہ بدون اجازت ہم نہ جانے
دینگے تو نے ٹکرا کی اُنکو قتل کیا اور مع مرکب اندر بارگاہ کے چلا آیا ہو یہ کیا بے ادبی ہی اول
تو خون کیا دوسرے عدول حکمی کی یہ حال دیکھکر محراب شاہ کے حواس جاتے رہے
کہ یہ کیا واقعہ ہی اُن لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ اتنے عرصے مین

وہ ہرکارے بھی اندر بارگاہ کے آئے کہ جو خبر کو گئے ہوئے تھے اُنھون نے جو آکر دیکھا کہ اول تو اُنکو دو تین
لاشین دربارگاہ پڑی تھین اُنمین لاش درگہ سالار کی بھی تھی اُنھون نے جو دریافت کیا تھا تو معلوم
ہوا تھا کہ نامہ بر سے تکرار ہوئی اُسکے ہاتھ سے درگہ سالار مارے گئے اور یہ لوگ اب وہ مع مرکب
اندر گیا ہی ملازم درگہ سالار کے اُسکے تعقب مین گئے ہین پھر ہرکارے اُسوقت ہو پہنچے کہ دیکھا شہنشاہ
تو مرکب پر کھڑے ہوئے ہین اور ایک سر پڑا ہوا ہی اور چند آدمی با شمشیر برہنہ کچھ تکرار کر رہے ہین بادشاہ
خاموش بیٹھا ہی ہر ایک کو حیرت کا جوش ہی سب اسی طرف نگران ہین بادشاہ و اہل دربار کو یہ حیرت ہی کہ
اسکا کیا سبب ہی کہ یہ سب لوگ یون گفتگو کر رہے ہین اور یہ غیر شخص کون ہی جو یون مع مرکب اندر
بارگاہ کے چلا آیا ہی اور یہ سر کسکا ہی اُسی سبب سے تو بادشاہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا
ہی کیونکہ یہ تو پہچان لیا ہی کہ یہ ملازم ہین درگہ سالار کے جیسے بادشاہ نے اُنسے کہا کہ بیان کرو یہ کیا
ماجرا ہی تو ہرکارون نے بڑھکر عرض کیا غلام عرض کرتے ہین آپ ان لوگون کو منع فرمایئے کہ خاموش
ہون ابتو جو ہونا تھا وہ ہو گیا اگر یہ منظور ہی کہ یہ بارگاہ خون سے لعل ہو تو نہ منع فرمایئے ہرکارون سے یہ
سنکے محراب شاہ نے اُنسے کہا کہ خاموش ہو ہمکو سننے دو کہ یہ کیا ماجرا ہی نہ تو تم بیان کرتے ہو نہ دوسرے
کو کہنے دیتے ہو جاؤ باہر جاؤ ہم صورت حال سے آگاہ ہو کر تمکو طلب کرلینگے یہ جو محراب شاہ نے
کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور الگ کھڑے ہو گئے ادھر شہنشاہ نے اُس چوبدار سے فرمایا کہ جو سر
اُٹھانے کو آیا تھا وہ قریب سر پہونچ چکا تھا کہ انکا مرکب اُترا تھا وہ سہم کر اُسی مقام پر رہ گیا تھا فرمایا
کہ تو میرے مرکب کی باگ لے مین بادشاہ سے دو دو باتین کر لون تو پھر سوار ہو کر چلا جاؤنگا وہ انکے
تیور دیکھکر ڈر گیا اور بہت خوب کہکر قریب مرکب آیا ادھر ہرکارون نے عرض کیا کہ خداوند صورت
حال یہ ہی کہ ایلچی تمام لشکر کو طی کرکے دربارگاہ پر پہونچا قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے جاے درگہ سالار
نے منع کیا اُسنے نہ مانا اور کہا کہ ہم ضرور بدون اجازت جائینگے تکرار ہوئی درگہ سالار نے مرکب کی باگ
پر ہاتھ ڈالا اُسنے طمانچہ مارا کہ سر تن سے اوڑ گیا وہ سر یہان آکر گرا اُسکے ملازم ایلچی پر دوڑے ایلچی مع مرکب
بارگاہ مین چلا آیا یہ لوگ بھی اُسکو قتل کرنے کو آئے ہین اب محراب شاہ کو معلوم ہوا کہ یہ ماجرا ہوا ہی
یہ شہسوار عرصہ جرأت دہی ایلچی ہی یہ جرأت و طاقت سنکے محراب شاہ و اہل دربار کے ہوش جاتے رہے اور
خیال کیا کہ اگر ہم کچھ حکم دیتے ہین تو واقعی یہ تمام بارگاہ تاراج کر دے گا اُن لوگون سے کہا کہ تم جاؤ
ہم اسکی بابت پھر حکم دینگے اسوقت موقع نہین ہی یہ سنکے وہ لوگ اپنا سا منھ لے کر باہر آئے محراب شاہ
کو بڑا کہتے ہوئے ادھر شہنشاہ مرکب پر سے اُتر کر اُس مقام پر آئے جہان دربار آراستہ تھا اور آکر کہا
کہ سلام ہو میرا اُس شخص پر جو کہ خدا کو واحد جانتا ہو یہ جو کہا تمام اہل دربار مین ایک شور ہوا کہ ہان
ہان اے ایلچی یہ کیا کلام کرتا ہی ہمارے روبرو خداے آسمانی کا نام لیتا ہی اپنی زبان کو بند کر
شہنشاہ نے جواب دیا کہ تم لوگ خود اپنی زبان بند کرو مین تو نامہ لے کر آیا ہون جو میرا جی چاہیگا
وہ مین بیان کرونگا سنتے مثل مار سر دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور خاموش ہو رہے انھون نے آکر جو
دیکھا تو تمام دنگلون و کرسیون پر سردار بیٹھے ہوئے ہین کوئی دنگل نہ کوئی کرسی خالی ہے مین کس پر
بیٹھون اب یہ نظر دوڑانے لگے کہ اگر کوئی کرسی خالی ہوگی یا کوئی دنگل دیکھا کہ کوئی خالی نہین ہے
اب انھون نے یہ خیال کیا کہ اس دنگل پر بیٹھنا چاہیے جو کہ قریب تخت شاہی کے ہو یہ تصور کر کے
جو دیکھا اُدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ نامہ بر کے لیے کرسی لاؤ چوبدار کرسی لینے گیا ادھر انھون نے

دیکھا کہ ایک سردار قریب تخت شاہی بیٹھا ہے پس اُنھون نے خیال کیا کہ یہ معزز ہے اسی کو اُٹھا کر اسکے دنگل
پر بیٹھ جاؤن اور نامہ دیگر جواب نامہ حاصل کرون پس اُسکے قریب آئے اور کہا کہ اے بھائی ذرا تھوڑی
دیر کے واسطے تم اِس دنگل پر سے ہٹ جاؤ مین بیٹھ کر بادشاہ سے دو دو باتین کر لون نامہ کا
جواب لے لون مین تمھارا مہمان ہون مہمان کی خاطر واجب ہے اور کوئی تمھارا حرج بھی نہین ہے اُسنے
جو یہ کلام سنا اپنے دل مین خیال کیا کہ اسنے مجھکو اہل دربار مین سب سے زیادہ تر ذلیل دیکھا کہ مجھکو
اُٹھاتا ہے اور کسی کو نہین مین تو نہ اُٹھونگا چاہے کچھ ہو جاے یہ تصور کر کے دل مین جواب دیا کہ اے
نامہ بر تو نے کیا مجھکو کوئی بد قوم خیال کیا جو تو مجھکو اُٹھاتا ہے اتنے لوگ دربار مین موجود ہین اُن کو
اُٹھا کر کسی کے دنگل پر بیٹھ جا نہین ذرا دیر توقف کر کہ تیرے لیے کرسی آتی ہے اُسپر بیٹھ کر باتین کرنا مین
تو نہ اُٹھونگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو نہ ہوگا کہ مین کھڑا رہون تیرے ہی دنگل پر بیٹھونگا کیونکہ یہ
قریب تخت شاہی ہے اور دنگل و کرسی دور ہین اِس تکرار سے کچھ حاصل نہین ہے تم ذرا دیر کیلیے
اُٹھ کھڑے ہو وہ کرسی آئیگی اُسپر بیٹھ جانا مین ٹھہر نہین سکتا ہون مجھے جلدی ہے تیرا کیا نقصان ہے
اُس سردار نے کہا کہ یہ تو نہ ہوگا مین تو اپنے مقام پر سے نہ اُٹھونگا اور کسی سردار کو اٹھا کر اُسکی کرسی
پر بیٹھ جا اور کیا تیرے پانوٴ اتنے عرصہ مین تھک نہ جاینگے کہ کرسی آئے شہنشاہ نے جواب دیا کہ کیون
جہالت کرتا ہے ورگہ سالار کا حال سنا ہوگا کہ وہ کیونکر میرے ہاتھ سے مارا گیا وہی تیرا حال ہوگا
آیندہ تجکو اختیار ہے اب تو ہم اسی دنگل پر تجکو اُٹھا کر بیٹھینگے اُسنے جواب دیا کہ کیا طاقت وہ بیوقوف
تھا کہ مارا گیا دوسرے وہ کیا مقابلہ کر سکتا تھا یہان ہر ایک رستم وقت ہے خصوصاً میری طرف تو کوئی
نگاہ اُٹھا کر نہین دیکھ سکتا ہے قتل کرنا تو امر دیگر ہے یہ جو اُسنے کہا شہنشاہ نے جواب دیا کہ بس خیر اسی
مین ہے کہ ہٹ جاؤ ورنہ خرابی ہوگی اُسنے جواب دیا کہ مریخ فلک تو مجکو اُٹھا سکتا نہین ہے یہ جو کہا ا
نکو غصہ آگیا اور قریب آکر اُس سے کہا کہ بس ہٹ جا زیادہ تقریر نہ کر نہین مین اُٹھا دونگا اُس نے
جواب دیا کہ کیون قضا آئی ہے تیرے تم کیون لگتا ہے اپنی خیر منا پس اِسی مین خیریت ہے کہ تیری جان بچی ہے
کہ تو نے اتنا بڑا جرم کیا اور کچھ نہ کیا گیا اور نہ سزا دی گئی ورنہ اسکی بہت بڑی سزا تھی شہنشاہ نے
جواب دیا کہ کیون نہ دی کیا کوئی مانع ہوا تھا مین تو موجود ہون کہین چلا نہین گیا ہون اگر منظور
ہو تو سب ایک مرتبہ ملکر مقابلہ کر لین یا فرداً فرداً مین کسی طور سے بند نہین ہون اور مین تجکو ضرور اُٹھا دونگا
یہ فرما کے اور ہاتھ دراز کر کے اُسکی کمر زنجیر مین ڈالا اور کہا کہ ہٹ جا اُسنے قصد کیا کہ لنگر
قائم کردن شہنشاہ نے جھٹکا دیا اُسکو اُٹھا لیا اور الگ کھڑا کر دیا اور خود دنگل پر بیٹھ گئے یہ
واقعہ اور یہ زبردستی دیکھکر اہل دربار محراب شاہ کے تو ہوش جاتے رہے اور سب نے خیال کیا
کہ یہ لوگ بڑے زبردست ہین یہ کہین نہ رکین گے ادھر اُس سردار نے جو کہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اسنے
بڑی ذلت دی میرا ہاتھ پکڑ کر دنگل پر سے اُٹھا دیا خود بیٹھ گیا یہ وہی سردار ہے جس نے یہ راے
دی تھی کہ سب کرسیان اور دنگل اُٹھا دیے جائین جو کہ خالی ہون تاکہ ایلچی کو ذلت حاصل ہو اسی
کی راے سے یہ بھی حکم دیا تھا کہ کوئی بدون اجازت اندر نہ آنے پاوے اِس حکم سے ایک شخص کی
جان گئی وہ جو مثل سنی ہوگی کہ جا اور کے لیے کنوان کھووے وہ خود گرے اسنے قصد کیا تھا کہ
ایلچی کو ذلت ہو خود ذلت اُٹھائی یہ جو ذلت اُٹھائی بڑا غصہ آیا اور تلوار میان سے لے کر
شہنشاہ پر چلا اُدھر شہنشاہ نے جو تلوار کی چمک دیکھی فوراً سنبھل بیٹھے جب تلوار قریب سر آئی

تھپکی دی کہ تلوار پٹ پڑی قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور بند دست پکڑ کر جو جھٹکا دیا
وہ منھ کے بھل آیا ایک گھونسا مارا کہ اسکا مغز سر پریشان ہو گیا تیورا کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا اہل دربار
بھکار دنگ ہو گئے کہ کیا جرات ہے یہ لوگ بڑے بیخوف ہین کسی کا خوف نہین ہے یہ خیال نہین کہ کسی
کے دربار مین ہین یہ مقام غیر ہے یہان سب غیر لوگ ہین ہم تنہا ہین یہان سیکڑون ہین مگر کیا بے خوف ہین
وہ سردار جو کہ بیہوش ہو کر گرا تھا خاموش پڑا رہا کہ اتنے عرصہ مین خادم کرسی لے کر آیا اسنے آنکھ بھی نکھولی
مردہ کی طرح بیہوش ہی پڑا رہا ایسا خوف غالب ہوا ادھر شہنشاہ سے محراب شاہ نے کہا کہ آپ کیون تشریف
لائے ہین جواب دیا کہ نامہ لے کر آیا ہون محراب شاہ نے کہا کہ لائیے نامہ بر نے جواب دیا کہ چند
شرطین ہین نامہ کے ساتھ محراب شاہ نے کہا کہ کیا شرطین ہین جواب دیا کہ نامہ کو گیارہ سلام کروادو
مجھکو سات سلام گیارہ قدم نامہ کی تعظیم کروادو سات قدم میری اور گیارہ کشتیان جواہر کی نامہ پر سے
نثار کروادو سات میرے اوپر سے اور یہ شرط ہے کہ نامہ بر کے ساتھ کوئی بدعنوانی نہ کرنا ورنہ تمھاری
جان نہو گی اس نامہ کے ساتھ میرا اسرا ہے بس جو کچھ تمکو جواب دینا منظور ہو وہ نامہ کی پشت پر تحریر کر دینا
کیونکہ یہ نامہ ہے اس مین بہت سے کلمے سخت ہین نسبت سے نرم ہین یہ جو شہنشاہ نے کہا محراب شاہ
نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی شرط نہین منظور ہے آپ اپنا نامہ لے جائین شہنشاہ نے فرمایا کہ اب تو تمکو نامہ لینا ہوگا
ورنہ تمام بارگاہ تہ وبالا کر دونگا ادھر اس سردار نے آنکھ کھولکر دیکھا کہ وہ پہلوان ہے جو کہ نامہ لے کر آیا تھا
پایا گیا دیکھا کہ میرے دنگل پر بیٹھا ہوا ہے پھر آنکھین بند کر لین کہ شہنشاہ کی نگاہ اسپر پڑی اسکی یہ حرکت دیکھکر
ہنس دیے اور فرمایا کہ جا اب مین تجھ سے نہ بولونگا مین نے تیری خطا معاف کی وہ یہ سنکے مارے
خوف کے کانپ گیا اور آہستہ سے اٹھا اور آنکھین بند کیے ہوے اس مقام پر سے چلا اور ایک اور
سردار کے برابر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہا کہ اس سردار سے اور شہنشاہ سے بہت فاصلہ تھا ادھر محراب شاہ
سے شہنشاہ نے فرمایا کہ جو مین نے کہا ہے وہ شرطین بجالاؤ مجھکو دیر ہوتی ہے اسنے اپنے سپہ سالار کی طرف دیکھا
اسنے جواب دیا کہ جو نامہ بر کہتا ہے وہ ادا فرمایئے کیونکہ یہی طریقہ ہے اگر نہ ادا فرمایئے گا تو فساد ہوگا لفظ
فساد آہستہ سے کہی محراب شاہ مجبور ہو گیا تھا اسنے سپہ سالار سے اس سبب سے کہا تھا کہ شاید یہ کمر
ہمت باندھے اور اس سے مقابلہ کرے جب یہ سنا اور اہل دربار کو بدحواس پایا خیال کیا کہ اسنے کچھ نہوگا
یہ لوگ زبانی جمع خرچ جانتے ہین جو نامہ بر کہتا ہے وہ قبول کر دن بس اسی وقت سات سلام شہنشاہ کو
گیارہ نامہ کو اسی طور سے سات قدم شہنشاہ کی تعظیم و گیارہ قدم نامہ کی سات کشتیان جواہر کی شہنشاہ پر
نثار کین گیارہ نامہ پر جب کشتیان نثار کی گئین جسقدر لوگ علاوہ سردار کے اس بارگاہ مین ملازم
و غیر ملازم تھے سب اس قصد سے چلے کہ لوٹین مگر ایک کے بھی ہاتھ کچھ آیا سب مایوس ہو کر رہ گئے
باہم لڑنے لگے کوئی کہنے لگا کہ سب تمنے لے لیا اسنے جواب دیا کہ بھائی میرے ہاتھ کچھ نہ آیا تم بیکار
تہمت لگاتے ہو کیون طوفان لیتے ہو اسنے جواب دیا کہ مین نہ مانونگا آخر جواہر اکیا زمین کھا گئی یا
آسمان اسنے جواب دیا کہ جس طور سے تیرا گمان میرے اوپر ہے اسی طور سے مین تمھارے اوپر گمان کرتا
ہون کہ تم نے سب لے لیا اور مین محروم رہ گیا یہ باہم تکرار ہونے لگی یہان خواجہ موجود تھے جیسے کشتیان
نثار کی گئین خدمتگارون کے مجمع مین کھڑے تھے انھون نے سب سے آگے بڑھ کر جال مارا اور
سب مال نذر زنبیل کیا اور دوسری صورت بدل کر اور مقام پر جاکر کھڑے ہوے کس طور سے
ان لوگون کے ہاتھ آتا جہان یہ ذات بابرکات ہون وہان کچھ مال کسی کو ملے خواجہ الگ

کھڑے ہوے تماشہ دیکھ رہے ہین یہ جو حال محراب شاہ نے دیکھا کہ سب لوگ باہم تکرار کر رہے ہین اور نوبت
مارپیٹ کی ہی برہم ہو کر حکم دیا کہ ان سب کو نکال دو یہ کیا کوئی بازار مقرر کی ہی کہ باہم لڑ رہے ہو یہ دربار
نہین ہی کوا منڈی ہی یہ جو محراب شاہ نے حکم دیا چوبدار چلے کہ کیون باہم تکرار کرتے ہو بادشاہ خفا
ہوتے ہین یہ جو چوبدارون نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے سبب یہ تھا کہ یہ چوبدار جو منع کر رہے تھے
خود بھی شریک تھے جب کچھ ہاتھ نہ لگا تو الگ جاکر اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے انھین مین خواجہ بھی تھے
جب وہ خاموش ہوئے اس سبب سے کہ بادشاہ برہم ہوتے ہین وہ غل و شور موقوف ہوا اب شہنشاہ نے
محراب شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم نے کل شرائط تو ادا کین اب یہ نامہ لو مگر یہ خیال رہے کہ نامہ
کے ہمراہ کوئی بے ادبی نہو ورنہ خرابی ہو گی آئندہ تمکو اختیار ہی محراب شاہ نے جواب دیا کہ آپ
اطمینان رکھین کبھی بے ادبی نہوگی جو کچھ جواب دینا ہو گا پشت نامہ پر تحریر کر دینگے بلکہ مین ابھی سے
جواب دیتا ہون کہ مجھکو کسی طور سے صلح نہین منظور ہی بلکہ مقابلہ منظور ہی شہنشاہ نے فرمایا کہ یہی جواب
تحریر کر دینا کوئی بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی یہ فرما کر نامہ نکال کر دیا محراب شاہ نے اٹھکر سروقد
کھڑے ہو کر نامہ دونون ہاتھون پر لیا اور سر پر رکھا بوسہ دیا بعدہ دبیر کو دیا کہ اسکو پڑھو دبیر نے
لیکر لفافہ چاک کیا شہنشاہ دنگل پر مثل شیر ببر کے تشریف فرما ہین کسی کی جرائت نہین پڑتی ہی کہ کچھ کلام
کر سکے سب خاموش سر جھکائے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے ہین کہ دبیر نے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے
اسمین حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی تحریر تھی اسکے بعد کل واقعات صاحبقران اول و ثانی مجملاً تحریر تھے
اور انکی تعریف بھی بعد اسکے اپنی حالت تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ مین وہ ہون کہ جسکے قدم کی برکت سے
دریاے سبز رنگ کہ جہان وہم انسانی بھی نہین جا سکتا تھا فتح کیا جہان سحر و ساحری کا مقام تھا کیونکر
باسانی فتح ہوا ایک ساحر بھی نہ باقی رہا اسکے بعد شہر یقینیہ کو کیونکر فتح کیا آگ مین گیا وہان سے زندہ نکلا یقین
نے میرا مذہب قبول کیا وہ میرے ہمراہ ہی اگر یقین نہو تو یقین سے دریافت کرکے میرے
کہنے کو یقین کرو پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اس کفر و کافری سے باز آؤ تصویر پرستی ترک کرو مذہب اسلام
و ملت بیضا قبول کرو غاشیہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت والا ہو یہان آکر مذہب اسلام کی پیروی
کرو ورنہ یہ یاد رکھو کہ مثل دریاے سبز رنگ و شہر یقینیہ کے یہ ملک بھی تباہ ہو گا اور تم لوگ بھی مثل
یقین کے اسلام قبول کرو گے اگر ذلت اٹھاکر اسلام قبول کیا تو کیا مرد عاقل و دانا وہی ہی کہ جو عاقبت اندیشی
کرے یہ یاد رکھنا اور اسپر غرور نہ کرنا کہ میرے پاس لشکر ہی یہ سپاہ و لشکر کچھ کام نہ آئیگا سب ایک حملہ
مین تباہ ہو گا بڑے بڑے بادشاہ تباہ ہوے ہین تمہاری کیا اصل ہی میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کیون بندگان
خدا کا خون ہو بیکار کو کشت و خون ہو پھر دو امر ہو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ایسا بادشاہ صاحب اختیار
میرے ہاتھ سے ذلت پاے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جسنے تمکو اور تمام عالم کو خلق کیا اسکو نہ پہچانو بلکہ ایک
تصویر جو کہ بالکل بے حس و حرکت ہو اسکی بندگی کرو اپنے خالق برحق کو تو سجدہ نہ کرو تصویر کو سجدہ کرو یہ جو
شجر و حجر کوہ و صحرا باغ و دریا جن و بشر دیو پری ارض و سما چاند و آفتاب ثوابت و سیارے خلق فرماے
ہین سب اسکے خالق ہونے کے شاہد ہین اسنے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے پیدا کیے ہین ہم کو
راہ نیک و بد کا اختیار دیا ہی یہ نفس امارہ ہمارا جدھر کو چاہے لیجاے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی انبیا
و اوصیا ہماری ہدایت کے لیے خلق فرماے انھون نے ہمکو ایسی راہ نیک بتائی کہ جسکے سبب سے ہم
شاہراہ ہدایت پر پہونچے چشمہ ضلالت سے نکلے یہ خیال کرلو کہ وہ وحدہ لاشریک ہی اسکا کوئی شریک

نہین ہی کہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ وہ ہاتھ رکھتا ہی نہ پانون نہ شکم و پشت و کمر نہ چشم نہ گوش
نہ صدر و سران سب باتون سے وہ بری ہی ایک بقۂ نور ہی وہ ہر وقت ہر مقام پر موجود ہی جو اُس سے
دعا کرتا ہی خواہ کافر ہو خواہ غیر کافر جو بات سچے طلب کرتا ہی دینے والا ہی کریم ہی یہ جو تمنے دو سو
جو کہ خداوند مشہور ہین بالکل باطل تھے کوئی ایسین بچا نہ تھا خیال کرو کہ انمین سے کوئی بھی باقی ہی
نہ سامری ہی نہ جمشید نہ لقا ہی نہ زرد نہ فرعون ہی نہ نمرود سب قتل ہوئے وہ سب کے سب قعر دوزخ
مین پڑے ہوئے جل رہے ہین لاکھون لاکھ اُنکو ہدایت کی اُنھون نے دینی وہ عالم کے گمراہ کرنے والے
تھے جب وہ بروز قیامت بلائے جاینگے اُنکے ہمراہ اُنکے ماننے والون کا ایک مجمع کثیر ہوگا اُنسے سوال
کیا جاے گا کہ تم نے دنیا پر جاکر اسقدر عالم کو گمراہ کیا اور ہماری خدائی مین شریک ہوے کیا خوب
خدائی کی اب بتاؤ کہ تم خدا ہو یا نہین وہ جواب دینگے کہ ہم سے قصور ہوا ضرور ہم گمراہی پر تھے یہ ہماری عقل کا
قصور تھا یہ جو وہ جواب دینگے جسکے لیے سزا مقرر ہوئی ہی وہ اُسکو مع اُسکے ماننے والون کے دیجاےگی
کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا رکھتے ہو دیکھو خواب غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنے انجام کی خبر لو کہ یہ بالکل
باطل پرستی ہی تصویر بھی کوئی چیز ہے کہ جس کو تم خدا جانتے ہو اور یہ تصویر جسکی ہی وہ بھی خدا سے
باطل ہی شل اُنکے مارا جاے گا یہ یاد رکھنا کہ شہر سمندریہ و نہ طاق دونون مثل اور ملکون کے برباد ہونگے
آیندہ تمکو اختیار ہی جہان تک ہمکو نصیحت کرنا تھا نصیحت کی اب تمکو ہم یہ بات بتاتے ہین کہ تم اس کفر سے
باز آؤ اور ہماری اطاعت کرو ورنہ یاد رکھو کہ ہم اس امر سے باز آئینگے کہ تمسے مقابلہ نہ کرین بلکہ جہان تک ہوگا تمسے
صلح کرینگے اگر تم نہ مانوگے تو بحالت مجبوری آمادہ جنگ ہونگے لہذا جو تمکو مد نظر ہو وہ جواب تحریر کرو ان سب
امرون کا خیال ضرور رہے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جدھر گئے اُس ملک کو اسلام آباد کیا ہماری ہیبت شمشیر سے مریخ
فلک کو غش آتا ہی ہمارے نام سے دیوان قاف تھرآتے ہین ہماری تلوار کی بیلچے اور وہ دنیا تا پردہ کوہ
قاف بیٹھے ہوئے ہین دیو نام سنکے کانپ جاتے ہین انسان کی تو کیا اصل ہی ہمارے قدم جدھر گئے وہ سرزمین
نور اسلام سے منور ہوئی ہم جدھر کو گئے ہم نے نشان دین اسلام وہان بر پا کیا ممکن نہین ہی کہ یہ ملک اسلام آباد
نہو اور یہان دین اسلام کا نشان سر بلند نہو ہمارے ہاتھ سے بڑے بڑے زبردست زیر ہوئے ہین ہمنے بڑے بڑے
مغرورون کو سرنگون کیا ہی وہ سر کہ جنپر ہمیشہ تاج زرین پہنتے تھے وہ ہمارے روبرو خاک مذلت پر ٹھوکرین کھانے
لگے وہ شاہان اولو العزم کہ جنکے روبرو لوگ جاتے ہوے خوف کھاتے تھے اُنھون نے ہماری اطاعت و
بندگی کی اور حلقہ غلامی کا کان مین ڈالا مثل خادمان خاص کے ہر وقت حاضر رہتے ہین اُن لوگون کے بڑے
رتبے ہین جنھون نے جہاد پر کمر باندھی ہی اور جہاد کرتے ہین اُنکے واسطے باغ بہشت ہی دریچہ قصر خلد ہمہ
وقت کھلے رہتے ہین لہذا یہ غرور نہ کرو کہ سپاہ رکھتے ہین تمنے سنا ہوگا کہ تکبر کے سبب سے عزازیل کی کیا
حالت ہوئی اسقدر سر نہ اُٹھاؤ جو سر اُٹھاتا ہی وہی سرنگون ہوتا ہی خاک مذلت پر نخل باروار کو زیبا ہی
کہ وہ سرنگون رہے یہ طریقہ سرکشی کا نہال نوخاستہ کو زیبا ہی کہ اُسنے ابھی تک زمانہ کا رنگ نہین
دیکھا ہی وہ ابھی تو پیدا ہوا ہی خاکساری عجیب چیز ہی بقول شاعر کے خاکساری کو نہ چھوڑے دے خدا جسکو
عروج + آسمان پر ماہتاب ہے زمین پر چاندنی + یہ جو مرتبہ ہم سب کو بہم ہوا ہی اسی فروتنی اور خاکساری
کا نتیجہ ہی لہذا تمکو قلق ہوتا ہی کہ جنگ سے صلح بہتر ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے عاجز ہوکر یا کسی خوف
سے یہ تحریر کیا ہی میرا طریقہ یہی ہی کہ پہلے نامہ روانہ کرکے جہان تک ہو سکتا ہی نصیحت کرتا ہون اگر
ماننے والا مانے تو خیر ورنہ بزور شمشیر اُسکو نصیحت کرتا ہون مین نے اپنے نامہ کو اس شعر پر ختم کیا

شعر ع اگر جنگجوئی ندارم درنگ + دگر صلح خواہی نخواہیم جنگ + جو تمکو منظور ہو وہ جواب نامہ کی پشت پر
تحریر کرو اس نامہ مین واحدانیت خدا کے بہت سے الفاظ تھے اور ہر مذہب کی مذمت تھی خصوصاً مذہب
تصویر پرستی کی زیادہ تر تھی مضمون نامہ سنکے محراب شاہ واہل دربار کو بہت غصہ آیا مگر کیا کرین خاموش
بیٹھے ہوئے سنا کیے جب نامہ ختم ہوچکا تو محراب شاہ نے دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے پشت پر نامہ کے یہ
تحریر کرو کہ ہمکو اسقدر دماغ نہین ہے کہ ہم اس نامۂ مہمل کا جواب تحریر کرین صرف اس عبارت طویل کا یہ جواب
ہے کہ ہمکو کچھ منظور نہین ہے سوائے جنگ کے نہ ہم شل یقین کے ہین کہ خواہ مخواہ اپنا مذہب آبائی ترک کرکے
اسپیاب دادا کو چھوڑکر دوسرے کو اپنا باپ دادا بنائین اور مذہب غیر قبول کرین یہ تو بہتر ہوگا
ہمکو جنگ قبول ہے ہم صلح سے جنگ بہتر جانتے ہین یہ جواب تحریر کردو دبیر نے جواب جو کہ محراب شاہ نے
کہا تھا تحریر کردیا محراب شاہ نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا اور کہا کہ لیجائیے مین نے جواب جنگ تحریر کردیا ہے
یہ نامہ حاضر ہے شہنشاہ نے وہ نامہ لے کر کمر مین رکھا اور تلوار کو ٹیک کر کھڑے ہوئے اور تمام اہل دربار
کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین موجود ہون جن صاحب کو مجھ سے اس امر کا عوض لینا منظور ہو کہ مین نے
درگہ سالار کو قتل کیا ایک سردار معزز کو سر دربار ذلیل کیا تو لے لے بعد کو یہ نہ کہے کہ ایلچی چلا گیا ورنہ
ہم سزا دیتے مین آگاہ کرکے جاتا ہون کسی وقت مین عاجز نہین ہون یہ جو شہنشاہ نے کہا سب اہل دربار
نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین کوئی منع نہین کرتا ہے ہم آپ سے اور آپ کے لشکر سے مقابلہ میدان
جنگ مین کرین گے یہان کیا بولین یہ سنکے شہنشاہ جھومتے ہوئے اپنے مرکب کے قریب آئے اور اسپر
سوار ہوکر روانہ ہوئے اور بیرون دربار آکر اپنے لشکر کی طرف چلے وہ جو کہ ہمراہی تھے انکو ہمراہ
لیا خواجہ پہلے سے وہان سے روانہ ہوئے یہان دربار مین سب سردار و صاحبقران مع بادشاہ
کے موجود ہین دربار آراستہ ہے یہی ذکر ہو رہا ہے کہ ابھی تک جواب نامہ لیکر شہنشاہ نہین آئے
ہین نہ خواجہ کچھ خبر لے کر آئے ہین کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے انھون نے مجراگاہ مین آکر مجرا کیا اور عرض
کیا کہ ہم راستے خبر روانہ ہوئے تھے یہ خبر لائے ہین کہ شہزادہ عالم نے بڑی شوکت سے نامہ بری کی پہلے
تو تمام لشکر کا تھرا دیا کسی کو نہ کچھا جو کوئی سامنے آیا وہ جھپٹ مین مرکب کی آگیا نشان لشکر قلم کر ڈالے
خیمے گرا دیے اسی طور سے قریب بارگاہ پہونچے درگہ سالار نے اندر جانے سے منع کیا اسکو قتل کرکے
اندر گئے بڑا شور و غل ہوا سب لوگ براے مقابلہ چلے کسی کا ہوا نہ پڑا کہ کلام کرے مقابلہ کرنا تو
نرگ دیگر ہے آخر سب اپنا سا منھ لیکر رہ گئے آپ مرکب پر سے اوتر کر دربار مین گئے بطور اہل اسلام سلام کیا
گو اہل دربار کو گران گذرا مگر کیا کرین دربار مین نہ کوئی کرسی خالی تھی نہ دنگل قریب تخت کے ایک پہلوان
بیٹھا ہوا تھا اس سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ ہم اس دنگل پر بیٹھکر کچھ کلام بادشاہ سے کرینگے اسنے جواب دیا
کہ مین نہ اٹھونگا اس امر پر باہم تکرار ہوئی آخرکو شہزادے نے اسکو زبردستی اٹھا دیا وہ ذلیل ہوا اسکے
دنگل پر بیٹھکر جو شرائط نامہ تھے سب اس سے پہلے اسکے بعد نامہ دیا اسنے جواب نامہ تحریر کرا دیا اب
شہنشاہ عالم نامہ کا جواب لیکر آتے ہین اور جو کچھ گذرا تھا وہ سب بیان کیا ہرکارے یہ عرض کرکے
خاموش ہوئے انکو خلعت ملا وہ رخصت ہوکر بیرون بارگاہ آئے صاحبقران نے بادشاہ سے
فرمایا کہ دیکھا اصل خوب نامہ بری کی مجکو ایسی امید نہ تھی بادشاہ نے جواب مین فرمایا خیال تو فرمایئے
کہ وہ فرزند کسکے ہین جرأت و دلاوری تو انکا حصہ ہے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ خواجہ آکر پہنچے
اور اپنی کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گئے صاحبقران ملا شان نے فرمایا کہ کیا خبر لائے کیسی نامہ برنی کی

شہنشاہ سے خواجہ نے کہا کہ نامہ بری تو خوب کی مگر میرا نقصان ہوا مین باز آیا اس عہدہ سے کہ نفع تو درکنار
اور نقصان ہوا پہ تو وہ مثل ہوئی گئے تھے روزے کو نماز گلے پڑی کچھ پیدا کرنے گئے تھے وہان جاکر
کچھ اپنا کھو آئے یہ تو جیسے نوکر آدمی نوکری جو کرتا ہی تو نفع کے لیے نہ کہ نقصان کے لیے مین تو کبھی اس
مرتبہ کو نہ قبول کرونگا یہ عہدہ اور کسی کو دیا جاے مین کہان سے لاؤنگا کہ ہر مرتبہ نقصان ہو اسکی
برداشت کرون مین تو اسی طور سے تباہ ہو جاؤنگا ایک قرضدار ہون دوسرے اور قرضدار ہو جاؤنگا
لوگ تو مجکو صاحب امانت جانتے ہین اپنا مال میرے پاس امانت رکھتے ہین اگر اسی طور سے مین کرتا
کہ ہر ایک کا مال کھو دیتا تو کوئی کیون امانت رکھواتا اگر اسی طور سے نقصان ہوتا تو مین کون صاحب امانت
ہوتا میرا تو یہ طریقہ ہی کہ جسکا مال ضایع گیا مین نے اپنے پاس سے دیا اسی سبب سے قرضدار ہو گیا ہون اور
یہ قرضہ جو کچھ ہوا اسی صورت سے ہوا کہ آپ لوگون کے کام مین صرف کیا یا نقصان جو ہوا وہ بھی آپ ہی
کے کام مین ہوا جیسے اسوقت اور کسی نے وہ نقصان نہ بھرا اگر دیا بھی تو ہزار روپے سو کی جگہ دس دیے اور بہت
بڑا احسان کیا ایک والد بزرگوار قرضہ چھوڑ گئے تھے کہ ادا کرو دوسرے خود اپنا قرضہ تیسرے آپ لوگونکی
طرف کا قرضہ ایک میری جان ہی اور اسقدر آلام ہین بادشاہ نے فرمایا کہ بیان تو فرمایئے کہ کیا نقصان ہوا اسکی
فکر کیجیے خواجہ نے کہا میرے پاس پانچہزار روپیہ کی انگشتری ایک تاجر کی تھی کہ اسنے فروخت کرنے
کو دی تھی کہ اسکو کسی سردار کے ہاتھ فروخت کردینا مین نے لیکر اسکو پہن لیا تھا میری انگلی مین تھی اس خیال سے
پہنے ہوے تھا کہ جوقت دربار کسی سردار کے ہاتھ فروخت کرونگا جسکو پسند آئیگی یہان جو آیا تو یہ جھگڑا نکلا کہ
نامہ بر کے ہمراہ جانا پڑا چنانچہ مین اسطرف روانہ ہو گیا کہ جبرلاد کن دہان جو پہونچا اسوقت پہونچا جبکہ شہنشاہ سے اور
درگہ سالار سے مقابلہ ہو رہا تھا وہ اسکو منع کر رہا تھا یہ تکرار کر رہے تھے کہ مین ضرور جاؤنگا چنانچہ یہ اسکو
قتل کرکے اندر گئے لوگ جو اسکے ملازم تھے وہ حملہ کرکے اندر چلے مین جو انکے ہمراہ چلا جھپٹ کر اور
ہاتھ میرا ایک آدمی کی پشت پر پڑا اسمین جھٹکا کھایا مجکو کچھ خیال نہ رہا مین اس گھبراہٹ مین اندر چلا گیا
وہان بھی جاکر خیال نہ آیا انگشتری اسی گھبراہٹ مین انگلی سے نکل گئی کیونکہ ڈھیلی تھی اب جو میری
نگاہ انگشت پر پڑی تو انگشتری نہ تھی دم تن سے نکل گیا جان پر بن گئی چونکہ مجکو اسوقت معلوم ہوا تھا کہ
جبکہ جواب نامہ مل چکا شہنشاہ دربار سے چل چکے تھے مین نے بہت تلاش کیا کہین نہ ملی مین مجبور ہوکر
رہ گیا عاجز ہوا آخر کو صبر کرکے چلا آیا کہ اسکا قرضہ ادا کر دیا جاے گا معلوم ہوتا ہی کسی نے اٹھالی اس
مجمع مین سے میرا تو نقصان ہو گیا یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تمکو اس انگشتری
کی قیمت دینگے تم کل حال تو ایلچی گری کا بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ خدا آپ کو سلامت رکھے
آپ کے سبب سے لشکر قائم ہے غل آپ کے کوئی سخی نہین ہی بہت سی تعریف کرکے کہا کہ روپیہ طلب
فرمایئے بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ طلب کرکے خواجہ کو دیا خواجہ نے کل حال ایلچی گری کا
بیان کیا بادشاہ و صاحبقران و اہل دربار سب سنا کیے اور بہت خوش ہوئے کہ اتنے مین صرصر میں
شہنشاہ آکر پہونچے سب کو سلام کیا اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گئے جواب نامہ صاحبقران زمان کو
دیا صاحبقران نے دبیر کو نامہ دیا کہ اسے پڑھو اسنے نامہ پڑھکر سنایا صاحبقران نے جواب
نامہ سنکے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ ان لوگون کو بہت غرور ہی اب دیکھیے کب مقابلہ ہوتا ہی یہ
فرما کے صاحبقران خاموش ہو رہے یہان دربار آراستہ ہوا ادھر بعد جانے شہنشاہ کے سہراب شاہ
نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ نامہ بر آکر بہت زبردستی کر گیا اور تم مین سے ایک بھی نہ بولا اسکا

کیا سبب تھا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپنے ملاحظہ کیا تھا کہ اُس سے جو درگہ سالار سے تکرار ہوئی
اسکا انجام کیا ہوا اور اُنھون نے جو کہ اُنکے بڑے مقرب تھے اور اپنے کو زبردستان روزگار سے تصور
کرتے تھے آپ نے اُنکی راے کے موافق کوئی دنگل وکرسی خالی بارگاہ مین رکھا تھا تو کیا ہوا اُنھین کو
ذلت حاصل ہوئی اُنھین کو اُسنے دنگل پر سے اُٹھا دیا وہ کچھ نہ بنا سکے ایک گوشہ مین بیہوش ہو گئے
جو کوئی اُسوقت ہوتا وہ یون ہی ذلیل وخوار ہوتا اسکا سبب یہ ہر کہ نامہ بر ہمیشہ بے گناہ ہوتا ہر
نامہ بر کی عزت کیجاتی ہر نہ کہ ذلت یہان تو اُسکے لیے ذلت کا سامان کیا گیا تھا مگر کیونکر ذلت ہوتی
کیونکہ وہ نامہ بر تھا بدین خیال کسی نے کچھ اُسکو جواب نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے یہ سبب
تھا ہان اب میدان مین جاکر اُسکو برسر مقابلہ طلب کرین گے اس بے آدبی کی سزا دینگے آپ پریشان
نہون میری راے یہ ہر کہ طبل جنگ بجوائیے کل میدان جنگ مین نکل کر مقابلہ فرمائیے کیونکہ کیا ضرورت
ہر کہ عرصہ ہو یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے اُس پہلوان کی طرف دیکھا جو کہ ہاتھ سے شہنشاہ
کے ذلیل ہوا تھا بعد جانے شہنشاہ کے وہ پھر آکر اپنے دنگل پر بیٹھ گیا اتنی بڑی ذلت اُٹھائی
تھی مگر یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کسکو ذلت ہوئی تھی بالکل اسکے چہرے سے آثار شرمندگی نہ ظاہر تھے بیٹھا ہوا
ہنس رہا تھا کہ جب محراب شاہ نے اُسکی طرف دیکھا تو وہ یہ کہنے لگا کہ سپہ سالار سچ فرماتے ہین اب
طبل جنگی بجوائیے پہلے مین جاکر مقابلہ کرونگا اور اُس سردار کو جو کہ نامہ لیکر آیا تھا میدان مین طلب کرونگا
آپ ملاحظہ فرمائین کہ مین کیونکر سر میدان قتل کرتا ہون یہان تو مین نے جان کر طرح دی یہ جو اُسنے کہا
محراب شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا اُسی وقت نقارہ رزمی پر
چوب پڑی صداے نقارہ لشکر مین پھیلی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر حریف سے جب
نقارہ پر چوب پڑی صداے نقارہ لشکر مین ہر چہار طرف منتشر ہوئی یہان لشکر مین اندر بارگاہ کے
صاحبقران وبادشاہ بیٹھے ہوے ہین کل اہالیان دربار جمع ہین خواجہ بھی موجود ہین شہنشاہ
کی نامہ بری کا ذکر ہو رہا ہر کہ صداے نقارہ کانون مین پہونچی اہل دربار سے فرمایا کہ یہ کیسی صدا
آرہی ہر یہ نقارہ کیسا بجا ہر کوئی جاکر خبر تو لاے کہ یہ نقارہ کہان بجا ہر یہی ذکر ہو رہا تھا کہ جوڑی ہرکارہ
کی یہ خبر لیکر حاضر دربار ہوئی یہ ہرکارے ہمہ وقت لشکر حریف مین موجود رہتے ہین اسلیے کہ جو واقعہ
گذرے اسکو بخوبی دریافت کر کے صاحبقران والاشان سے عرض کرین آکر پہونچے مجراگاہ سے
مجرا بجا لائے دعا وثناے شاہی ادا کی اور عرض کیا کہ یہ غلامان جان نثار حاضر لشکر حریف تھے کہ بعد
آنے نامہ بر کے باہم صلاح ہوئی کہ کیا کیا جاے صلاح ہوئی کہ نقارۂ جنگ بجایا جاے چنانچہ
کوس حربی بجا ہر حضور سے مقابلہ کرنے کا ارادہ ہر اور باقی خیریت ہر یہ خبر سن کے صاحبقران
نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجایا جاے کل ہم لشکر حریف سے مقابلہ کرین گے
یہ جو حکم ملا فوراً خواجہ بارگاہ سے اُٹھکر نقار خانہ مین آے یہان نقارچیون نے نقارے
سینک سانک کر درست کر رکھے تھے کہ خواجہ پہونچے اُنھون نے پانچ اشرفیان نذر
کین خواجہ نے نذر قبول کر کے نقارے پر چوب لگائی کہ صداے نقارہ گونجی صداے
نقارہ سے گوش گردون کر ہوگئے شعر نقارہ آواز آمد برون ۲ کہ دون ستو دمن ست گردون دون
دیگر دل زن دہل زن بہ تحسین او ۔ بہ بین دین اودین او دین او ۔ صداے کوس رزمی سے صحرا
گونج گیا اُدھر نقارچیون نے نوبت بجائی شروع کی یہ جو خبر لشکر مین پھیلی کہ کل مقابلہ ہوگا

وہ لوگ یہ خبر سُن کے کہ لشکر مین کوس حربی بجا ہی حریف سے مقابلہ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا
سامان جنگ درست کرنے لگے آلات حرب وضرب آراستہ ہونے لگے اُدھر لشکر حریف مین بھی
سامان جنگ ہونے لگا تمام دن اُسی طور سے نقارے بجا کیئے وہ دن تمام ہوا شب آئی دونون
لشکرون مین نقارے بجتے رہے سب سامان جنگ مین مصروف ہوے کوئی زرہ کو درست کرنے لگا
کوئی تلوار پر صیقل کرنے لگا کوئی نیزون کو درست کرنے لگا کوئی آئینے خود کو درست کرکے سر پر
رکھنے لگا کسی نے کمان کو جو کہ خانہ کر گئی تھی اُسکو سینک سانک کر درست کیا جو کہ بہادر تھے
وہ دو دو چار چار باہم ملے ہوے بیٹھے ہین اور باہم تذکرہ جنگ و پیکار کر رہے ہین یہ ذکر ہی
کہ کل تلوار سر حریف پر مثل برق کے چمکے گی یہ تیر میرا قلب دشمن کو شگافتہ کرکے پشت سے نکلجائیگا
یہ نیزہ میرا قلب کوہ مین در آئیگا کسی نے باواز بلند کہا کہ میرے گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹتی ہی
ایک گرز مین حریف پیوند زمین ہوجاتا ہی استخوان تک ریزہ ریزہ ہوجاتے ہین کوئی ہم سے مقابلہ نہین
کر سکتا ہی ایسے ایسے کلام باہم کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ کل یہ ہاتھ خون کی حنا سے رنگین ہونگے
دیکھین کل کون عروس مرگ سے ہمکنار ہوتا ہی کل کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوتا ہی جام زندگانی چھلکتا
ہی کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کسکا قدم کمیت سے باہر ہوتا ہی کون جھکر سینہ پر تلوارین کھاتا ہی
کون نیزہ دشمن کو سینہ پر روکتا ہی کون تیرون کو اپنی چھاتی پر لیتا ہی جو کہ بہادر ہوگا وہ یہ کام کریگا
بزدل کب اسکی برداشت کریگا دیکھین کل کون قدم بڑھا کر دشمن کی ضرب کو رد کرتا ہی یہ جو بہادر
ہوگا وہ کریگا بہادرون مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی باہم گلے مل رہے ہین جو کہ بزدل ہین وہ گریز
کی تدبیر کر رہے ہین اپنا اپنا اسباب باندھ رہے ہین اور اس فکر مین ہین کہ رات زیادہ آئے
تو یہان سے فرار کرین اگر جان ہی تو جہان ہم زندہ ہین تو ہزارون نوکریان ملینگی اگر ہم نہون گے
تو کون نوکری کریگا ہمارے بال بچے مارے فاقون کے مرجائینگے بعض یہ فکر کر رہے ہین کہ ابھی صرف
برس دن شادی کو ہوا ہی جس دن سے شادی ہوئی ایک دن بھی بی بی کے ہمراہ نہ رہے صرف
چالون تک تو ہمراہی رہی کہ یہان سے طلب کا خط پہونچا اگر ہم قتل ہوگئے تو جورو رانڈ ہوجائیگی
اسکی جوانی کیونکر بسر ہوگی کیونکر رنڈاپا کٹیگا ابھی تو کوئی اولاد بھی نہین ہوئی ہی کہ نشانی ہوتی ہم کیونکر
اپنی جان دین یہ خیال کرکے اپنے چاکر کو صدا دی کہ میان فتاح یہان آؤ وہ حاضر ہوا کہا کہ ہماری سواری کا
مرکب و پرتل کا ٹٹو طیار رکھنا ہم کسی ضرورت سے جائینگے اُسنے کہا کہ میان کل صبح کو تو مقابلہ ہی آپ
یہ فرماتے ہین کہین ضرورت سے جاؤنگا یہ کونسا امر ہی جو کہ خلاف بہادری ہی یہ کلام چاکر سے
سنکے برہم ہوکر جواب دیا کہ تجکو کیا ہمارے امر مین دخل ہی ہم مالک ہین اور تو نوکر تجکو کیا دخل
اُسنے جواب دیا کہ مین نے اس سبب سے عرض کیا کہ کل مقابلہ ہی اور نمک شاہی کھایا ہی اُس کا
کچھ تو حق ادا فرمایئے گا یا نہین اُنھون نے جواب دیا کہ تو بڑا نمک حلال ہی اور بہت نمک کا پاس ہے
تو تو رہ ہمکو اپنی جان بھاری نہین ہی ابھی تو شادی ہوے ہی کوئی برس دن ہوا ہی پورے طور سے جورو
کی صورت تک نہین دیکھی ہی اگر مر گئے تو کون اُسکی جوانی کاٹیگا اس سے اگر ہم زندہ ہونگے تو دوسرے
مقام پر نوکری ملجائیگی آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم کا نقشہ ہی بس ہم جتنا تجھ سے
کہتے ہین اُتنا کر سر مو فرق نہو وہ ملازم برا بھلا کہتا ہوا اپنے مقام فرودگاہ پر آیا جس طور سے آج
سنے کہا تھا اُسی طور سے سب سامان درست کر دیا یہ تو اسوقت کے منتظر تھے مرکب پر سوار ہوکر مال اسباب

دوسرے مرکب پر لاد کر روانہ ہوئے اسی طور سے سیکڑون لشکر سے نکل گئے کوہ وصحرا مین جاکر
پوشیدہ ہوگئے سیکڑون تو نکل گئے سیکڑون نے یہ تدبیر کی کہ جمال گوٹے کھا لیے ہزارون دست
آنے لگے برابر چوکی لگ گئی سیکڑون نے مارے خوف جنگ کے لحاف اوڑھ لیے تن کر پڑ رہے کہ تپ لرزہ
آگئی ہی سیکڑون کو در اصل خوف جنگ سے بخار نے آکر گھیر لیا یہ حال بزدلون کا تھا جو کہ بہادر تھے
وہ بیٹھے ہوے باہم ذکر جنگ کر رہے تھے یون گفتگو ہو رہی تھی کہ گویا تلوار چل رہی ہی ہر ایک فقرہ تلوار
تھا ہر ایک کلام نیزے کی انی تھا وہ بزم نہ تھی گویا میدان رزم تھا باتین ایسی ہو رہی تھین کہ تلوار چلتی معلوم
ہوتی تھی کچھ لوگون کو جو خیال آیا تو کہا کہ چلو بھائی موخان کی خبر لین کہ وہ بہت بہادری کا دم بھرتے
ہین بات بات پر تلوار برساتے ہین خون کا دریا بہاتے ہین ہر مرتبہ مونچھون کو بل دیتے ہین دوسرے نے
کہا کہ ہان چلو یہ بات تو تم نے اسوقت خوب بتائی یہ صلاح کر کے باہم پانچ چار آدمی ملکر چلے موخان
کے خیمہ مین آئے دیکھا کہ موخان پلنگ پر لیٹے ہوے ہین ملازم برابر پلنگ کے بیٹھا ہوا ہی دوائی بنا
رہا ہی اُس سے پوچھا کہ بھائی کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ غش مین پڑے ہوے ہین سہ پہر سے انکو
دست آرہے ہین تخمہ کیا ہی اسقدر دست آئے ہین کہ پلنگ پر سے اُٹھ نہین سکتے ہین یہ جو ملازم نے
کہا وہ لوگ پلنگ کے پاس آکر بیٹھے آواز دی کہ بھائی موخان کیون مزاج کیسا ہی موخان نے
کچھ جواب ندیا پھر آواز دی اب کی مرتبہ باہستہ کہا کہ اچھا ہون کیا کہون بھائی آج ہزارون دست
آگئے ہین تخمہ ہوا ہی بات تک نہین کہی جاتی ہی یہ سُن کے اُنھون نے جواب دیا کہ بڑا مقام افسوس ہی
کہ کل صبح کو مقابلہ ہی اور تمھارا یہ حال ہمکو تمھاری جنگ کا بڑا اشتیاق تھا کیا کہین کہ یہ حسرت دل مین رہی
موخان نے جواب دیا کہ بھائی خود مجکو افسوس ہی کہ مدت کے بعد جو مقابلہ کا دن آیا تو میری یہ حالت ہوئی
کیا کہون خداوند کریم جلد شفا دے یہ سنکے وہ لوگ یہ کہکر اُٹھے کہ خدا کے سپرد کیا اور باہر خیمہ سے
آئے اور باہم صلاح کی چلو وھنے خان کے پاس چلین اُنکی خبر لین کہ اُنپر کیا گذری یا تو وہ روز
ہمارے پاس آتے تھے اور باہم بیٹھکر باتین کرتے تھے آج جو یہ شب مقابلہ ہی کل سحر کو مقابلہ ہوگا
نہ معلوم کون زندہ رہے کون نہ رہے یہ دم بھر کی صحبت غنیمت ہی ؎ غنیمت شمر صحبت دوستان ✤
کہ گل پنج روز است در بوستان ✤ جو دم گذرتا ہی وہ غنیمت ہی پھر ہم کہان اور یہ جلسہ کہان نہ معلوم
کون گوشہ گیر قبر ہوگا کسکو آغوش اجل نصیب ہوگا کون پھل تلوار کا کھا کر بسمل ہوگا جس سے
ملنا ہو مل لو یہ باتین باہم کرتے ہوے اُس مقام پر آئے جہان وھنے خان کا خیمہ تھا اندر خیمہ
کے آئے دیکھا وھنے خان تو پلنگ پر لیٹے ہوے ہین خادم پانؤن دبا رہا ہی کئی لحاف پڑے ہوے
ہین خادم سے پوچھا کہ کیون تمھارے میان کا مزاج کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ سردی سے بڑی
شدت کا بخار آیا ہی غش مین پڑے ہوے ہین ہوش نہین ہی یہ جو زبانی خادم کے سنا وہان سے
چلے آئے غرضکہ اسی طور سے جس خیمہ مین گئے وہان کسی کو بخار مین پایا کسی کو دستون مین سر دست
مبتلا دیکھا آخر کو عاجز ہوکر اپنے خیمون مین سب چلے آئے اشتیاق عروس مرگ مین جاگنے لگے
وہ رات بعیش وعشرت بسر کرنے لگے جو کہ بہادر تھے وہ دم بدم خیمہ سے نکل کر طرف آسمان کے
سر اٹھا کر دیکھتے تھے کہ کسقدر رات باقی ہی آثار سحر فلک پر ظاہر ہوئے یا نہین نسیم سحری کے
جھونکے چلنے لگے کہ نہین کوئی اپنے دامن قبا سے ہوا احساس کرتا تھا کوئی نشان لشکر کے پھر پھر دیکھ
دیکھتا تھا کوئی فرط مسرت سے اُچھلتا تھا کوئی ہوا کے رُخ کھڑے ہوکر شبد قبا

کھولے ہوے ہوا کے احساس مین مصروف ہوتا تھا پھر خیمہ مین چلا جاتا تھا اور پھر گھبرا کر نکل آتا تھا
کوئی مرغ سحر کی صدا کا منتظر تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ آجکی رات کسقدر دراز ہو گئی ہی کہ نہین بسر ہوتی ہی
کاش رات نہوئی ہوتی ای خداوند کریم جلد سحر ہو بہادرون کو تو سحر ہونے کی خوشی تھی جو کہ بزدل تھے
وہ یہ دعا کر رہے تھے کہ شب دراز ہو جائے دس راتون کی ایک رات ہو جائے کہ جس قدر یہ رات
دراز ہوگی اُسی قدر جنگ مین تاخیر ہوگی مقابلہ نہوگا جتنے عرصہ تک دنیا کی ہوا کھاتے ہین کھاتے ہین
پھر تو سحر کو ہم ہین اور نوک نیزہ و بھل شمشیر ہی رات کی درازی زندگی کی تدبیر ہی اُدھر طلایہ پھر رہا ہی
صدائے حاضر باش ناظر باش بلند ہی ہر ایک بزدل دردمند ہی اُسکو رات کی درازی پسند ہی
جو کہ بہادر ہین وہ درازی شب سے پریشان ہین گھڑی گھڑی خیمون کے باہر آکر رخ آسمان دیکھ
رہے ہین کہ سحر ہوئی یا نہین اہل اسلام کے لشکر کی تو یہ حالت ہی جو کہ سردار معزز ہین وہ اپنے اپنے
خیمون مین بیٹھے ہوے ہین دوست آشنا جمع ہین باہم کلام کر رہے ہین بعض عبادت خدا مین مصروف
ہین بعض عیش و عشرت مین مشغول ہین بادشاہ یاد الٰہی کر رہے ہین صاحبقران اپنے عبادت خانہ مین
مشغول نماز شب ہین یہان تو ہر ادنے واعلے اپنے اپنے کام مین مصروف ہی اُدھر لشکر حریف مین نقارہ
زنی بج رہا ہی سامان جنگ ہو رہا ہی کوئی تلوار صاف کرتا ہی کسی نے زرہ کو صاف کیا ہی اُسکا زنگ
برطرف کیا ہی کسی نے خنجر کو چرخ پر چڑھایا ہی کہ جسکے سبب سے عقل چرخ پیر کی چکر مین آئی ہی کوئی
نیزون کو زہر مین بجھا رہا ہی کوئی سنان نیزہ صاف کر رہا ہی کسی نے اپنی سپر کے پھول درست
کیے ہین کوئی کمان کو درست کر رہا ہی کوئی گرز کو ہتولس کر اُسکی ضرب کو آزماتا ہی اور کہتا ہی کہ کل سر حریف
پر تو لگا دونگا کہ خدا پرست کا نشان بھی صفحۂ ہستی پر نہوگا یہ باہم کلام کر رہے ہین کہ خدا پرست اپنے
اپنے خیال مین اپنے کو بہت زبردست تصور کرتے ہین اور اُنکے تصور کرنے کا سبب یہی ہی کہ وہ
لاکھون ہین گو ہمارا لشکر بھی بہت کم نہین مگر اُنکے لشکر کے روبرو کیا حقیقت رکھتا ہی اسی لشکر کا دل جگر
ہی کہ جو اتنے بڑے لشکر سے مقابلہ کرتا ہی ہماری اُنکے روبرو یہ حقیقت ہی کہ جیسے سمندر اور ایک
نہر بھلا ہم کیا اصل رکھتے ہین اگر وہ خاک کی چٹکی ہم پر مارینگے تو ہم دب جائینگے ہمارا نشان
بھی نہ ہوگا ہمارے اُنکے کیا مقابلہ مگر کیا کرین کہ برسون نمک کھایا ہی اگر حق نمک نہ ادا کرین تو
نمک حرام مشہور ہون یہ تو ہمسے ہرگز نہوگا چاہے کچھ ہو کل ہم ضرور اپنی جان دینگے خدا پرستون کو
بھی معلوم ہوگا کہ کسی لشکر سے مقابلہ ہوا تھا اور وہ لشکر ہم سے زیادہ بڑا بہادر تھا کل ان لوگون کو
ہماری بہادری کا حال معلوم ہو جائے گا اگر اُنکے قدم نہ اکھڑ گئے تو ہم نے اپنا نام بدل ڈالا اُنکو
اپنی کثرت پر غرور ہی وہ بہت مغرور ہین بہت سے لشکری تو یہ کلام کر رہے ہین بہت سے مارے خوف
کے لشکر سے نکل گئے ہین ہزارون نے اپنے کو علالت مین مبتلا کر لیا ہی بہت سے فکر گریز مین ہین جو کہ
معزز سردار ہین کچھ تو آرام کر رہے ہین کسی مقام پر چوسر بچھی ہوئی بازی ہو رہی ہی کوئی بدمعاش
بدقماش بادشاہ جنگ مین مصروف ہی کہین سوختہ ہو رہا ہی کسی مقام پر تختۂ نرد بچھا ہوا ہی
کہین سیپر پڑھ رہی ہی کہین سولہی پھک رہی ہی کسی مقام پر بیچی آراستہ ہی کسی خیمہ مین ناچ ہو رہا ہی
کوئی خوش گلو تان لگا رہا ہے طبلہ پر تھاپ پڑ رہی ہی کسی خیمہ مین ستار بج رہا ہی ڈھولک بج
رہی ہی کوئی خود بیٹھا ہوا گا رہا ہی دو دوست بیٹھے ہوے ہین خاصدان رکھے ہوے ہین
دور شراب کا بندھا ہوا ہی جام گردش مین ہی ایک ماہرو پہلو مین بیٹھی ہوئی ہی بوسہ بازی ہو رہی ہی

کوئی اپنی معشوقہ کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف ہی شراب ناز سے مست ہی مسہری کے پردے پڑے ہوے ہین اس خیال سے کہ کل روز جنگ ہی نہ معلوم کیا ہو اس سے حسرت دل تو نکال لو تا کہ پھر ارمان جہان سے بجا اور یہ اپنے خدا سے دعا ہی کہ یہ شب دراز ہو جاے تا کہ جو جو ارمان دل مین بھرے ہین وہ سب بر آئین کوئی بیٹھا ہوا اپنے مذہب کے طریقہ سے عبادت کر رہا ہی مہراب شاہ خود ساتھ حسینان جہان کے عیش و عشرت اور بوس و کنار مین مشغول ہی راز و نیاز ہو رہا ہی شب دیگر کا وعدہ ہو رہا ہی یہ عالم لشکر حریف مین ہی غرضکہ دونون طرف خوشی و غم ہی دونون لشکرون مین طبل جنگ بج رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش بلند ہی ہر ایک کے دل مین یہ فکر ہی کسی طور سے یہ رات بسر ہو تا کہ سحر ہو میدان جنگ مین چلکر ہنر مردی دکھائین داد مردانگی لین حریف کو قتل کرین اُسکے خون سے اپنے ہاتھ بھرین یا خود دریاے خون مین غوطہ زن ہون اپنے خون سے آپ غسل کرین جو خدا پرست ہین وہ یہ خیال کرتے ہین کہ مرتبہ شہادت کا پائین جو کہ خدا پرست نہین ہین وہ یہ خیال کرتے ہین کہ سرخرو ہم خدمت مین اپنے خداوند کی جائینگے اپنے عزیزون سے ملین گے اُدھر تو یہ عالم ہی آسمان پر ماہ تاباں نکلا ہوا ہی وہ مردان عالم کی کارسازی کے تماشہ مین مصروف ہی یہ ستارے نہین ہین بلکہ فرشتون نے براے دید تماشاے درستی سامان جنگ روزن بناے ہین کہ ہم اہل اسلام و کفار کے سامان جنگ کا مشاہدہ کرین ماہ عالم افروز نے چادر نور کو فرش کیا تھا تمام جہان از زمین تا آسمان روشن تھا ایک عالم نور تھا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے نور موجزن ہی ماہتاب بھی اُسی طرف بچشم حیرت نگران تھا سامان جنگ دیکھ دیکھ اُسکا رنگ فق ہوا جاتا تھا جیون جیون رات بسر ہوتی تھی وہ وہ راوے قمر زرد ہوتا تھا چادر نور میلی ہوتی جاتی تھی دنیا پر تو یہ عالم تھا اُدھر خلد مین خدا پرستون کی روح کی آمد کا غل تھا حورین ان شہدا کی مشتاق تھین در خلد پر کھڑی ہوئی انتظار کر رہی تھین در دوزخ پر مالک کو کفار کی روح کا انتظار تھا تمام ارواح کفار براے استقبال دونون طرف استادہ تھین کوئی یہ کہتا تھا کہ ہمارا بھائی آتا ہی کسی کا یہ قول تھا کہ باپ کی آمد کا غل ہی کوئی بیٹے کے لیے کھڑا ہوا تھا کہ وہ ضرور آئیگا اُسنے خوب اپنے آبائی طریقہ کو ابھی تک نباہا کسی کے بہکانے پر نہین لگا بڑا اپنے مذہب کا پختہ تھا یہ تو عالم دوزخ تھا خلاصہ یہ کہ اِدھر دنیا پر بہادر خیمہ سے نکل نکل آثار سحر کو دیکھ رہے تھے بہت سے صداے اذان پر گوش لگاے ہوے تھے کہ یکایک مرغ سحر نے صدا دی صداے اذان بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے روشنی شمع بایل بزردی ہوئی چراغ جھلملانے لگے بہادران ہر دو لشکر آثار سحر دیکھکر اپنے دوست و آشنا سے باہم ہم بغل ہوتے تھے اور یہ کلام کرتے تھے یاردن یہ شب حاملہ ہی دیکھیے فردا چہ زاید اور یہ اشعار پڑھتے تھے

اشعار

کہ داند کہ فردا چہ خواہد رسید
کرا تخت تابوت در بر کشد

بہ بینم کہ تا گردگار جہان
ز دیدہ کہ خواہد شدن ناپدید

درین آشکارا چہ دارد نہان
کرا تاج اقبال بر سر نہند

القصہ جوانان شمشیر زن و دلاوران تیغ زن اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کی درستی کر چلے تھے اور آثار سحر کے منتظر تھے حاصل یہ کہ طرفین کے لشکرون مین جب درستی حرب و ضرب ہو چکی تھی تو ہر ایک عیش و عشرت مین مصروف ہوا تھا اسی عیش و عشرت مین وہ رات تمام ہوئی دونون لشکرون مین طلایہ رات بھر پھرا کیا صداے ہوشیار باش و بیدار باش بلند ہوئی کہ آثار سحر ظاہر ہوئے سفیدہ صبح نے منہ نکالا آفتاب کی کرن نکلنے لگی

اشعار

دم صبح لین ترک عالی مقام
برآورد رخشندہ تیغ از نیام

عساکر بنا در درگاہ آمدند

که از ہمد گر کینہ خواہ آمدند
چھپا نور مین جادۂ کہکشان
رخ شمع مایل بزردی ہوا
اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

آثار سحر نمایان ہو چلے تھے بموجب اشعار
مؤذن اذان سے ہوئے بہرہ مند
لباس فلک لاجوردی ہوا
ہژبران جنگی بآئین جنگ

لگے ہونے نظروں سے تارے نہان
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند
مسیحا نفس تھی نسیم وزان
کشیدند بر مرکبان تنگ تنگ

جب آثار سحر نمایان ہوئے اُدھر لشکر کفار مین جہان جہان صحبت عیش و عشرت تھی وہ موقوف ہوئی سب کے سب اپنے بسترون سے اُٹھے جہان ناچ رنگ کے جلسے تھے وہ برخاست ہوئے جہان جہان کھیل ہو رہے تھے وہ اُٹھا ڈالے گئے خادمون سے پانی طلب کیا منھ ہاتھ دھویا لباس رزم سے آراستہ ہوئے اُدھر لشکر مین کمربندی ہونے لگی لشکری کمر جنگ پر کسکر میدان جنگ کو جانے پر طیار ہو گئے ابھی کسی قدر تاریکی تھی بالکل صبح نہوئی تھی کہ محراب شاہ بھی بیدار ہو کر خیمۂ آرام سے باہر آیا اور قصد میدان جنگ کا کیا سردارون کا مجرا ہوا یہ اپنے لشکر کے پرے جما کر طرف میدان کے چلا وہ نسیم سحری کا چلنا گلون کی خوشبو کا آنا دماغ جان کو معطر کیے دیتا تھا اُدھر جب آثار سحر ظاہر ہوئے تو خداپرستون نے خادمون سے پانی وضو کرنے کے لیئے طلب کیا اُنھون نے پانی حاضر کیا لشکر مین صدائے اذان بلند ہوئی صبح کی وردی بجی سردار و لشکری نماز سحر مین مصروف ہوئے نماز سے فراغت کر کے آلات حرب و ضرب جسم پر آراستہ کیئے لشکر مین کمربندی ہو گئی کل لشکر مسلح و مکمل ہو کر پرے جما کر کھڑا ہو گیا اُدھر چاکرون نے خیمون کے درون پر لا کر مرکب حاضر کیے کہ سردار مسلح و مکمل ہو کر برآمد ہوئے اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر طرف در دولت کے چلے وہ نور سحر کا ظاہر ہونا وہ نسیم سحری کا چلنا جسمون کو تازہ کیے دیتا تھا غرضکہ ماہتاب تو مع اپنی سپاہ کے طرف شہر مغرب کے شہنشاہ گیتی افروز سے شکست کھا کر گریزان ہوا آمد آمد شاہ خاور کی دریچۂ مشرق سے میدان فلکی پر شروع ہوئی کہ دیکھا سب نے شہنشاہ عالم افروز تخت فلکی پر سوار تاج زرین بر سر قبائے زرین در بر چار رب شاہنشاہی در بر نیزۂ شعاعی ہاتھ مین لیئے ہوئے دریچۂ مشرق سے برآمد ہوا ۔ مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے + پھولا گل خورشید نسیم سحری سے + تمام میدان مین آفتاب کی کرن پھیل گئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے پھول کھلنے لگے یہان سردار تو در دولت پر حاضر ہو چکے تھے اُدھر جا کر خواجہ نے دیکھا کہ **صاحبقران** عبادت مین مصروف ہین وظیفہ سے فراغت کر چکے ہین سجدۂ شکر ادا کر رہے ہین اور اپنے معبود سے اپنے ظفر کی دعا طلب کر رہے ہین **خواجہ** عقب اندیشت جا کر خاموش کھڑے ہو گئے کہ **صاحبقران** نے سجدہ سے سر اٹھایا اور پلٹ کر طرف پشت کے دیکھا خواجہ نے مجرا کیا خواجہ کا مجرا لیکر **صاحبقران** نے فرمایا کہ کیون **خواجہ** کیا خبر ہے **خواجہ** نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہے میدان جنگ کو جانے کے لیے صرف حضور جہان پناہ کی دیر ہے سب سردار در دولت پر حاضر ہین یہ جو خواجہ نے عرض کیا **صاحبقران** نے اپنے اسلحہ کا صندوق طلب کیا صندوق اسلحہ طلب کیا گیا **صاحبقران** نے اپنے کو آلات حرب و ضرب و تبرکات سے آراستہ کیا یہان خادم در مسجد پر مرکب لیے ہوئے حاضر تھا آمد **صاحبقران** زمان کا منتظر تھا کہ جب **صاحبقران** آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہو چکے تو خواجہ کو ہمراہ لیکر مسجد سے برآمد ہوئے خادم نے مرکب حاضر کیا **صاحبقران** نے انگشت شہادت سے گردن مرکب پر ایک طرف یا علی اور ایک طرف یا فتاح تحریر کیا اور نام خالق اکبر لے کر اپنے قدم منور سے رکابون کو روشن کیا اس شیر بیشۂ شجاعت نے خانۂ زین کو رونق بخشی

باگ لیتے ہی مرکب کے تیور بدل گئے گویا پری تخت سلیمان لیکر چلی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران
مرکب کو لے کر آہستہ آہستہ طرف دردولت کے تشریف لے چلے یہان سب سردار جمع تھے کچھ تو زین پوش
بچھائے ہوے اُسپر بیٹھے تھے خادم مرکب ٹہلا رہے تھے کچھ خود مرکب پر سوار ہوا کھا رہے تھے بند قبا
کھولے ہوئے تھے کچھ تیراندازی کر رہے تھے نشانہ تاک رہے تھے کچھ سیف کے ہاتھ نکال رہے تھے کچھ
وظیفہ پڑھ رہے تھے بعض میدان جنگ کے تصور مین کھڑے تھے اُنکے پیش نگاہ میدان جنگ تھا اور
لشکر مین جنگی باجے بج رہے تھے ایک تو صبح کا وقت تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی گلون کی خوشبو
آ رہی تھی جوانان لشکر مست تھے صداے باجہاے جنگی سے اور مست ہوے جاتے تھے اکثر ناظرین نے
مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب چھاؤنی مین بوقت سحر باجے بجتے ہین تو کسقدر لوگ مست ہو جاتے ہین یہ ان باجون کا
اثر ہے کہ پہلوانون کو مست کر دیتے ہین کہ صاحبقران آکر پہونچے سب نے مجرا کیا صاحبقران سبکا
مجرا لیکر انمین شامل ہو گئے سردارون سے باتین کرنے لگے اب صرف آمد شہنشاہ گیتی پناہ سلیمان بارگاہ
خدیو جہان کا انتظار ہے کہ وہ تشریف لائین تو لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہو کہین ایسا نہو کہ لشکر
کفار آجاے یہان تو یہ انتظار ہے اندر بارگاہ کے بادشاہ نے نماز سے فراغت کر کے رختی پوشاک کی طلب فرمائی
خادمہ نے حاضر کی تبدیل پوشاک فرمائی اُسکے بعد کشتی اسلحہ حاضر کی گئی بادشاہ نے ہتھیار لگائے
تخت حاضر کیا گیا اُسپر سوار ہوئے کہارون نے تخت اُٹھایا سر پر چتر لگایا گیا آگے آگے زنانہ جلوس
سواری روان ہوا طفلان مہ جبین لوٹے لخلخہ کے لیے ہوئے دو طرف کنول الماس نگار مہریون کے
ہاتھ مین خواجہ سرا کوڑا ہاتھو مین لیے ہوے سب کے سب باقاعدہ اور صداے باادب باملاحظہ بلند سواری
چلی آتی ہے کہ ایک مرتبہ پردہ گراری پر پہنچا محلدار نے صدا دی کہ سب ہوشیار ہو جائین کہ ظل اللہ جہان پناہ
تشریف لاتے ہین سب باادب ہو جائین یہان سب سردار مع صاحبقران کے قرینہ سے ہو گئے کہ کہارون
نے تخت بدلوایا زنانہ جلوس سواری واپس گیا کہار تخت شاہی لے کر جلو خانہ سے باہر آئے
سب کا مجرا ہونے لگا اول مجرا صاحبقران کا ہوا بادشاہ نے سینہ پر ہاتھ رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے
دل مین ہے اُسکے بعد اور سردارون کا مجرا ہوا تخت شاہی بڑھا طرف میدان جنگ کے چلا اور
صاحبقران برتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے آگے قلب مین تخت شاہی گرد تمام سردار اس
شان و شوکت سے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے عقب مین سپاہ کے پرے جوق جوق گروہ گروہ
چلے آتے ہین جس سردار کا لشکر آیا اور جس رنگ کی پوشاک ہوئی اُسی رنگ کا صحرا کا رنگ ہو گیا یہ عالم
ہے کہ صحرا دم بدم رنگ بدلتا ہے کبھی فیروزئی ہو گیا کبھی زنگاری کبھی گلنار کبھی طلائی کبھی نقرئی گویا آسمان
رنگ بدل رہا ہے علمون کے پھریرے کھولے ہوے پرچم چمکتے ہوے نشان لہراتے ہوئے سنانین
کلغیان خود کی چمکتی ہوئین تلوارون کی جھنکار رکیبون کی ٹاپون کی آواز سے گوش گردون دون کر
ہوے جاتے تھے اسقدر خاک بلند تھی کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان بنکر طیار ہو گیا تھا جیسا کہ فردوسی
فرماتے ہین ؎ ز سم ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * اس
جاہ و حشم سے لشکر اسلام میدان جنگ مین پہونچا صف آرا صفین آراستہ کرنے لگے کہ آمد لشکر کفار
کی شہرت ہوئی کالے کالے علم کھولے ہوے مہیب صورتین بادۂ نخوت سے مست
محراب شاہ تخت پر سوار گرد تخت سردار عقب مین لشکر بیشمار مقابلہ مین لشکر اسلام کے
آکر صف آرا ہوا اشعار

رسیدند لشکر بجاے مصاف	دو پرکار بستند چون کوہ قاف

یزک بر یزک سو لبسو در شتاب نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب خنک بر گذرگاہ کین ریختند
نقیبان خروشیدن انگیختند ز لیباری لشکر ہر دو جاے فرو بست کوشندہ را دست و پاے
دو رویہ نشاندند در جاے جنگ نمودند در پیشدستی درنگ

جب دونون لشکر میدان جنگ مین ہو بیٹھے دونون طرف سے صف آرائنکے صفین درست ہونے لگین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ درست کیا تبرداروں نے نکلکر جھاڑی جھنڈی کو کاٹا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کی گرد و غبار کو ہٹایا جب یہ سب بند و بست ہو چکا تو دونون طرف نقیباے بلند آواز نکلے اُنھون نے یہ صدا دی کہ اے جوانان شیرافگن واے دلاوران تیغزن واے پہلوانان تہور شعار واے نامداران نیک کردار واے شیران بیشۂ شجاعت واے نہنگان دریاے جرأت بمانید و آگاہ باشید کہ یہ روز جنگ ہی آج وہ دن ہی کہ نام کرو دشمن کی شمع حیات کو ہواے تیغ سے گل کرو آج دریاے تیغ مین وہ شناوری کرو کہ یہ ثابت ہو کہ یہ لوگ آب تیغ کے بہت بڑے شناور ہین آج نام کو دشمن کے صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹا دو اپنے باپ و دادا کے نام کو روشن کرو کیونکہ تم اُن شیرون کے بچے ہو جو کہ ہمیشہ میدان جنگ کو محفل عیش تصور کرتے تھے اور کبھی کہیت سے اُنکے قدم باہر ہوئے ہمیشہ کہیت رہے وہ ثابت قدمی دکھائی جو کہ یادگار زمانہ ہی مثل رستم و اسفندیار کے نام کر گئے بدین خیال کہ یہ دنیا چند روزہ ہی اسکا کیا اعتبار ہی یہ زوال دنیا وہ چیز ہی کہ جس سے انسے محبت کی اُسکی مٹی خراب ہوئی یہ مقام قیام کرنے کا نہین ہی بلکہ گذرگاہ ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان ہم لوگ اسیلئے آتے ہین کہ توشۂ آخرت بہم کرین تاکہ نام نیک دنیا مین پیدا کرین مثل رستم و سہراب کے جوانمرد مشہور ہون خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو کہ سلطان ہفت اقلیم تھے جنکو سدا سامان عیش و نشاط مہیا تھے ہمہ وقت پریرویون کا مجمع اُنکے گرد رہتا تھا جملہ سامان عیش موجود تھے وہ طاق و ایوان کہ جسکی دید سے انسان کی بھوک و پیاس جاتی تھی جو کہ ہمہ وقت جملہ سامان سے آراستہ رہتے تھے جہان وہ مسند آرا مقام سکونت رکھتے تھے۔ جہان ہمہ وقت چنگ و رباب بجتا تھا جہان پریزادونکے قہقہے و چہچہے رہتے تھے اب وہی مقام ہو ما رہے ہین نہ وہان وہ حسینان جہان ہین نہ وہ شاہان ہفت ملک ہین سب زیر خاک جا کر مقیم ہوے اسقدر عرصہ ہوا کہ خاک اُنکی استخوان تک کھا گئی کاسۂ سر کا پتا بھی نہین ملتا ہی کوئی اُنکے نام پر سورۂ فاتحہ تک نہین پڑھتا ہی یہ بھی نہین معلوم کہ اُنکی لحد کہان ہی کہ انپر دو پھول چڑھا دیے جائین جو کہ ہمہ وقت خوشبوے گل سے لیسے رہتے تھے اب وہ دو پھول کو محتاج ہین مقام افسوس و حسرت ہی کہ جنکی یہ حالت ہی کہ لوگ جنکے روبرو جاتے ہوے خوف کھائین وہی لوگ یون زیر خاک بے سر و سامان پڑے ہون جنھون نے سیکڑون کو قتل کرکے سامان عیش بہم کیا اُس سامان سے اُنکو سواے دو گز کفن کے اور کچھ نہ ملا ہو جملہ سامان صرف دنیا بھر کے لیے ہی اتنے کے لیے انسان کیون اپنی عمر کو برباد کرے۔ جو نیکی کرنا ہو کر لے اپنا نام صفحۂ ہستی پر روشن کرے داد مردی و مردانگی دے کہ یہی کام آئیگی ورنہ نہ دنیا کام آے گی نہ دولت نہ مان نہ باپ نہ اولاد صرف یہ سب سامان دنیوی ہین جب مر گئے تو کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی ہان جو نیکی کرجاتا ہی اُس سے نام روشن رہتا ہی جیسے کہ نوشیروان کا نام آج تک ساتھ عدل کے مشہور ہی یا جو کہ بادشاہ مثل فریدون و منوچہر و کیکاؤس وغیرہ کے

گذرے کہ ان سب کا نام ساتھ نیکی کے مشہور ہے یا ضحاک مار ان کو تصور کیا جاوے کہ جو کوئی اُسکا نام لیتا ہے سواے بدی کے نیکی کے ساتھ نہین لیتا ہے پھر وہ کام کیون نہ کرے کہ نام نیک باقی رہے جو کہ بادشاہ ہے اُسکو عدل وداد سے کام لینا چاہیے جو کہ پہلوان ہے اُسکو یہ لازم ہے کہ وہ وہ ثابت قدمی میدان جنگ مین دکھاوے کہ تا قیام قیامت نام روے زمین پہ باقی رہے بس اے جوانمرد آج دن نام کا ہے وہ نام کرو کہ سب کو معلوم ہو جاوے وہ تلوار کرو کہ حریف کے دانت کھٹے ہو جاوین دریاے آب تیغ مین شناوری کرو آتش جنگ وغبار کو دوبالا کرو بڑھ کر سینہ پر سنانین کھاؤ پھل تیغ کا جھوجھو پھول ڈھال کا سونگھو عروس مرگ کے مشتاق زندگی سے ہاتھ اُٹھاؤ مرکب مہمیز کرکے صف دشمن پر جا پڑو صفون کو درہم وبرہم کرو وہ خون کے دریا بہہ جاوین سر خاک پر لوٹتے نظر آوین یہ دن نام کا ہے اگر آج جانبازی نہ دکھائی تو کچھ کام نہ کیا اسی سے تمھارے باپ دادا کا نام روشن ہوتا ہے یہ امر نام روشن کرنے کا ہے خیال کرو کہ یہ دنیا مقام گذرگاہ ہے یہان قیام غیر ممکن ہے بڑے بڑے اولوالعزم جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے ایک چشم زدن مین ناپید ہو گئے نہ وہ خدائی رہی نہ وہ کروفر آنکھین بند کیے چلے گئے نظم

اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے
کونسی گور مین گیا بہرام
کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
صبح کو طائران خوش الحان
مورد مرگ ناگہانی ہے

تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر
آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
ہے نہ شیرین نہ کوہکن کا پتا
آج اُس جا ہے آشیانۂ بوم
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
کوئی لیتا نہین ہے قیس کا نام
نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتا
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
جاے عبرت سراے فانی ہے

پس اے بہادرو خیال کرو کہ یہ مقام سرا ہے بلکہ سرا سے بھی بدتر ہے کیونکہ سرا مین جسقدر قیام کرنے کا قصد کرکے جاتے ہین اُتنے عرصہ تک ضرور قیام کرتے ہین یہان یہ بھی ممکن نہین ہے جب اُسنے حکم دیا کہ چلے آؤ پھر یہان قیام نہین ہو سکتا جو کہ نبی تھے وہ عدول حکمی نہ کر سکے پھر ہماری کیا اصل ہے ایسے ایسے نبی جو کہ اُسکے پیارے تھے وہ تو ادھر اُسکا حکم آیا چلے گئے لمحہ بھر بھی نہ ٹھہر سکے پس اے شجاعان روزگار وہ کام کرو کہ ثبات قدم بجاے صداے تحسین وآفرین ہر سمت سے آوے یہ جو نقیبون نے صدا لگائی کڑکیتون نے کڑکا کہا لشکرون مین سناٹا ہو گیا ہر صف مثل صف مژگان کے ہو گئی سب عالم حیرت مین کھڑے ہوے سن رہے تھے شجاعت کا جوش تھا چہرے لال ہو گئے تھے مست کھڑے ہوے جھوم رہے تھے یہی ولولہ تھا کہ مرکبون کو بڑھا کر صف دشمن پہ جا پڑین مار کر دشمن کو مرین دراصل یہ دنیا مقام عبرت ہے او رجاے حسرت درحقیقت کیسے کیسے شاہان جلیل جا جا کر زیر خاک پنہان ہو گئے بس یہی آج کی کارزار یادگار رہجائیگی یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ مرکبون کو پرے سے نکالین کہ پھر نقیبون نے صدا دی کہ اے جوانان بکوشید تا جاے زنان نپوشید ؎ اے نامورو وہ نام کرنا ٭ رستم سے نہو وہ کام کرنا ٭ لشکر مین ہر طرف سناٹا ہے سب جوش شجاعت مین جھوم رہے ہین قبضۂ شمشیر چوم رہے ہین جو کہ افسر ہین اُنکے ادب سے سوار رکے ہوے ہین افسر پاس صاحبقرانی دم بخود ہین زیادہ جرأت نہین کر سکتے ہین خلاف داب شاہی ہے لشکر اسلام کی تو عجیب حالت ہے کہ جسکا کچھ حال تحریر نہین ہو سکتا ہے اُنکے روبرو تلوار چل رہی ہے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ اب کوئی دم مین ہم فنا ہوے آمادہ مرگ ہین تلوارین نیام سے لے لین ہین طرف لشکر کفار کے جھوم جھوم کے دیکھتے ہین

اور کبھی تن کے شمشیر آبدار لشکر کفار کو دکھاتے ہین لشکر کفار کا یہ عالم ہی کہ ابھی لوگ جھوم رہے ہین
قبضہ شمشیر چوم رہے ہین ہر صف پر سناٹا ہو رہا ہے مقام ہو معلوم ہوتا ہی گو کہ اس صحرا مین درندگان کثیر
اُترے ہوئے تھے اور میدان جنگ مین برائے مقابلہ آئے ہوئے تھے مگر سناٹا تھا ایسی صدا
نقیبون نے لگائی تھی کہ سب خاموش ہو رہے تھے لشکر کفار مین تھوڑے عرصہ تک تو یہی حال
رہا بعد تھوڑے عرصہ کے پھر وہی چہل پہل ہونے لگی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو لشکر
کفار سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا سموم تصویر پرست تھا بڑا زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست
تھا ایک مرتبہ جھوم کر اپنے پرے سے نکلا اور روبرو محراب شاہ کے آکر عرض کیا کہ غلام اجازت
میدان کا امیدوار ہی محراب شاہ نے جواب دیا کہ سپرد خداوند کیا جاؤ وہ خودپرست جھومتا ہوا مرکب
کو مہمیز کرکے میدان جنگ مین آیا خوب سراپا دکھایا بڑے عرصہ تک تماشا بازی کیا کیا جب خود بھی
عرق مین غرق و مرکب بھی پسینہ مین غرق ہو گیا تو ایک مقام پر مرکب کو روک لیا اور نیزہ زمین مین گاڑ کر
اور اسکو پشت درشت سے استوار پکڑ کر ایک رکاب کو خالی کرکے اپنا دم استوار کرنے لگا ہوا کے رخ
کھڑا ہو کر پسینہ خشک کرنے لگا نگاہ تیز و تند طرف لشکر اسلام کے دیکھنے لگا جب دم اُسکا درست
ہو گیا پسینہ خشک ہو گیا وہ سنبھلکر مرکب پر بیٹھا اور صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے
یہ جو کہا پس دست چپ سے مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کا پودا لیا اور مرکب کو صف سے نکالکر
اپنے بادشاہ کے روبرو آئے اور عرض کیا کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی لہذا یہ خادم مقابلہ کو جاتا
ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے کیون قصد کیا کوئی اور مقابلہ کو جاتا یہ تو دیکھا ہوتا کہ ان لوگون کا طرز مقابلہ
کیا ہی یون بغیر سمجھے بوجھے نکل آنا کیا ضرور تھا مملوک نے عرض کیا کہ خدا کا فضل اور آپ کا
اقبال شامل حال ہی مین جا کر اس گبر کو ابھی مارے لیتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی
جیسا کہ یہ غرور کر رہا ہی ویسے اس غرور کی اسکو سزا دیجاتی ہی بادشاہ نے کہا کہ جاؤ سپرد خدا
کیا مملوک نے سلام رخصت کرکے مرکب کے تنگ کو درست کیا اور سوار ہو کر خدمت مین
صاحبقران کی آئے عرض کیا کہ مین اس گبر کے مقابلہ کو جاتا ہون اجازت مرحمت ہو ظل اللہ
سے تو رخصت حاصل کرلی ہی یہ جو مملوک نے کہا صاحبقران نے بھی اجازت دی مملوک
پودا باگ کا لیکر صاحبقران کو سلام کرکے طرف میدان کے چلے گا اتنے عرصہ مین اُسنے دوسری
صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا دی ہی تھی کہ مملوک مرکب کو تیز کرکے
اُسکے قریب پہونچے اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان کو بند کر یہ مقام رزم ہی نہ جائے
بزم کیون اسقدر اجل کا خواستگار ہی جتنی دیر کہ میرے آنے مین ہوئی ہی اُسی قدر تیری زندگی
باقی ہی تو خود اپنے پاؤن سے دہن اجل مین آیا ہی کسی اور کو نکلنے دیا ہوتا تو کیون آیا ہی
یہ جو مملوک نے کہا اور اُسنے اپنے روبرو ایک سردار زبردست کو استادہ دیکھا کہا کہ تو دیوانہ
آیا ہی میری ضرب شمشیر سے دو پرکالے ہونگے یہ وہ گرز ہی کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی
میرا نام سموم ہی مثل باد سموم کے شمع حیات حریف کو گل کر دیتا ہون اور گلشن جسم پر خزان
آتی ہی ہر اعضا میری ضرب سے مثل باد سموم کے کہ جسکے سبب سے برگہائے درخت خشک
ہو کر گر جاتے ہین اُسی طور سے میری ضرب تیغ خواہ گرز سے اعضائے انسانی ریزہ ریزہ ہو جاتے
ہین جیسے باد سموم سے گلشن مین ویرانہ ہو جاتا ہی اُسی طور سے گلشن جسم مین میری ضربت کے بعد ویرانہ

ہوتا ہی ہر بوے گل کی طرح روح جسم سے نکلجاتی ہی مین اسم بامسمی ہون میرا سموم نام ہی مین بہت
اپنی گرمی سے ہر ایک کو محفوظ رکھنے کی تدبیر کرتا ہون کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئے جہان آیا پھر
حریف کا سلامت جانا غیر ممکن ہوتا ہی پس اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے روبرو سے چلا جا
ورنہ تیری بھی وہی حالت ہوگی جو کہ اکثر مقامات پر جو میرے مقابلہ کو آیا ہی اور میرے ہاتھ سے قتل
ہوا ہی اُسی طور سے تو بھی قتل ہوگا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کہ تجھ ایسا جوان رعنا حسین یون
میرے ہاتھ سے قتل ہو مین وہ شخص ہون کہ لاکھون سے تنہا لڑا ہون پرے کے پرے
صفین کی صفین درہم وبرہم کردین ہین مثل بادسموم کے لشکر پر چل گیا ہون تمام لشکر ابتر ہوگیا
ہی مین تیرے مقابلہ سے خوف نہین کرتا ہون صرف جوانی کا خیال ہی یہ جو اُس ملعون نے تقریر
کی مملوک بہت برہم ہوئے جواب دیا کہ کیون اسقدر اپنی تعریف کرتا ہی اور تیزی دکھاتا ہی یہ
شدت تیری کچھ کام نہ دے گی بہت گرمی اچھی نہین ہوتی ہی اگر تو بادسموم کی خاصیت رکھتا ہی
تو مین اُسکو بند کرنے والا ہون اسکی ساری گرمی نکال دونگا تو کیا لاکھون سے مقابلہ کریگا ایک ضرب
تیغ مین سرزمین پر ٹھوکرین کھاتا پھرے گا چہرہ پہچان نہ پڑیگا کبھی خواب مین بھی تونے نہ لاکھون سے
مقابلہ کیا ہوگا اور تیری شمشیر کیا قتل کرے گی تیر اگر زکیا کمر توڑے گا تو کیا کسی سے مقابلہ کرے گا
تو بہت مغرور معلوم ہوتا ہی دیکھ یہ تیرا غرور کچھ کام نہ آئیگا جو غرور کرتا ہی وہ ہی سر ٹھوکرین کھاتا
ہی صدا تکبر کرنے والا سرنگون ہوتا ہی ارے کمال اسقدر سر اُٹھا کر چلنا اچھا نہین ہی ارے ستمگر
اسقدر بل کھانا مثل افعی دراز کے بُرا ہے حق مین بہت بُرا ہی سر کچلا جائیگا سارا اکڑنا بھول جائیگا
مین تیری سرکوبی کو موجود ہون یہ تیرا زہر اُگلنا بہت خرابی لائیگا بس اپنی زبان بند کر و باز و دیکھا
کہ یہ مقام گفتگو نہین ہی بلکہ مقام جنگ و پیکار ہی ۔ بیارا آنچہ داری زمردی نشان + کمان کیانی
و گرز گران ؀ یہ جو جواب ملا اُسنے برہم ہوکر کہا کہ مین کیا تیری اس تقریر کا جواب دون صرف یہی
جواب ہی کہ لا جو حربہ رکھتا ہو تا کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر ہم ضرب کرتے تو حریف کو قتل کرتے کیونکہ تو
میری ضرب سے نہ بچیگا مملوک نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی کہ ہم پیشدستی کرین جب خدا
ہمکو حریف کی ضرب سے محفوظ رکھتا ہی تو ہم اپنا حربہ کرتے ہین جب خدا تیری ضرب سے بچا یگا تو ہم بھی
اپنا حربہ کرین گے یہ سنکے اُسنے کہا کہ اگر تیرا طریقہ نہین ہی تو ہمارا تو طریقہ ہی یہ کہکر اور نیزہ اٹھا کر سینہ پکین
مملوک کو تاک کر وار کیا مملوک نے نیزے کو نیزے پر رد کا نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن پڑنے
لگے دو بلبلین تھین کہ باہم گتھ گئین یا دو افعی دراز تھے کہ باہم لپٹ گئے شرارے سنانون سے نکلکر
ہوا پر جانے لگے نیزہ بازی ہونے لگی ایک مقام پر مملوک نے نیزے کو گانٹھ کر صدا دی کہ خبردار رہنا
نیزہ تیرے ہاتھ سے نکلا جاتا ہی پھر نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اُسنے جواب دیا کہ کیا مجال بڑے بڑے تو
میرے ہاتھ سے نیزہ نکال نہین سکتے ہین تیری کیا اصل ہی یہ جو کہا مملوک نے مرکب کو دھنے پر ڈالا
اور برچھے کو سیدھا جو کیا تو صاف اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اگر وہ نیزہ چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ
کلائی پر سے بیکار ہو جائے نیزہ اسقدر بلند ہوا کہ نظر مردم سے پنہان ہو گیا ایک صداے تحسین و
آفرین دونون لشکر والے بلند ہوئی شجاعت کے معنی یہ ہی ہین کہ وہ کام کرے کہ دوست تو دوست دشمن
بھی تعریف کرے وہ ملعون نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہوگیا بڑی ندامت ہوئی سر جھکا کر رہ گیا اور
کہنے لگا معلوم ہوا کہ تم لوگ نیزہ بازی مین بڑی مہارت رکھتے ہو اس فن مین کامل ہو تم سے

نیزہ بازی کوئی نہین کرسکتا ہی یہ کہکر اور قربوس زین سے تبر لیا اور خبردار کہکر وار کیا اُنھون نے تبر کو آتے
ہوے دیکھکر نیام سے تیغ لی جیسے تبر برابر آیا آڑا جو ہاتھ لگاتے ہین تبر بیچ مین سے مثل خیار تر کے کٹکر
گر پڑا نصف ہاتھ مین رہ گیا نصف زمین پر پڑا ہوا تھا اُسنے غصہ مین آکر وہ نصف اُبر کھینچ مارا اُنھون
نے خالی دیا اُسنے جھک کر اپنے پر سے گرز گران سر لیا اور کہا کہ اب تبر بچنا بہت دشوار ہی وہ نیزہ تھا
اور تبر تھا یہ ضرب گرز ہی اس سے کوئی نہین بچ سکتا ہی فیل مست پر پڑے تو وہ چیخ مار کر بیٹھ جاے
اگر پہاڑ پر بقوت تمام لگاؤن تو از بیخ تا قلۂ کوہ زمین مین در آے اور نشان نہ ملے ضرب گرز سے کمر کوہ ٹوٹ
جاے مملوک نے کہا کہ تو کیون اسقدر لاف وگزاف کرتا ہی لا ضرب گرز مین ہوشیار ہون اور دیکھون
کہ کیونکر کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی یہ سُنکے وہ خبردار خبردار کہتا ہوا اور گرز کو گردش دیتا ہوا برابر آیا اُدھر مملوک
نے یہ دعا کرکے سپر اُٹھائی کہ ای کریم پناہ تو دارم پناہ سپر ندارم چہرہ من نازک تر از گل ست تو ہی بچانیوالا
ہی تیرا ہی بھروسا ہی ورنہ مین کیا ہون یہ دعا کرکے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسنے گرز مارا اُنھون نے
نگاہ مین رکھا گو سپر کی آڑ تھی مگر نگاہ لڑی ہوئی تھی جیسے ہی گرز قریب سپر آیا اُنھون نے جھٹکا دیا کہ علی بند
سپر کا پشت کی طرف جا کر جھولا اور دونون ہاتھ بڑھا کر کلۂ عمود پر ڈالدیے اور استوار پکڑ کر جھٹکا دیا
کہ وہ منھ کے بل آرہا اگر چھوڑ نہ دے تو دونون ہاتھ شانون پر سے اکھڑ جائین گھبرا کر چھوڑ دیا اُنھون
نے گرز پر بھی قبضہ کیا اور کہا کہ دیکھا تو نے ہماری جرات و دلاوری کو یون ضرب گرز سے بچتے ہین
جب خدا ہمارا ہمکو بچاتا ہی تو یون بچاتا ہی یہ وہی گرز ہی کہ جس سے کمر کوہ ٹوٹتی تھی اب اسی گرز سے تیری
کمر ٹوٹے گی یہ کہکر کہا کہ ع تو ضرب بے زدی ضرب من نوش کن * ہمہ شادی از دل فراموش کن * ہوشیار
ہو جا اور خبردار رہ یہ نہ کہنا کہ مین اپنے رنج مین تھا اس حالت مین مجھپر ضرب کی اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار
ہون تم ضرب کرو یہ سُنکے اُنھون نے وہ گرز لیکر اُسپر وار کیا وہ مثل ہوئی میان کی جوتی میان کا سر
وہی گرز اُسکے اوپر لگایا اُسنے بھی سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور زیر سپر تلوار لگائی کہ گرز تا کر سپر پر پڑا کہ صدا
پیدا ہوئی یہ گرز لگا کر الگ ہوے غبار بلند ہوا اُنھون نے صدا دی کہ زدم و شکست کردم ادھر اُسکا یہ حال
ہوا کہ جب گرز سپر پر چڑا تو سپر کہان اور ضرب گرز کہان سپر کے تو ریزے ریزے ہوگئے گرز اُسکے سر پر
آیا سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم کولون مین کمر و کو نے مرکب مین مرکب تھلتھلا خون کا
ہو کر رہ گیا روح اُسکی طرف دار اسفل کے راہی ہوئی مالک نے بڑھ کر اُسکے کان لیے اور کہا
کہ خوش آمدی و صفا آوردی یہ صدا دے کر جھومنے لگے اُدھر تھوڑے عرصہ تک محراب شاہ
نے اسکا انتظار کیا کہ وہ نکلے مگر نہ نکلا عیار سے کہا کہ جا کر ذرا خبر تو لاؤ کہ کیا گذری عیار دوڑ کر
قریب اُس غبار کے آیا اور چھینٹا پانی کا دے کر غبار کو بٹھلایا اور خود اندر غبار کے آیا
یہان اُسکا کہین نشان نہ پایا حیران و مضطر ادھر اُدھر یک نگاہ کو دوڑانے لگا خیال کیا کہ
مین اندر غبار کے جو آیا ہون اس سبب سے کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بڑے عرصہ تک تلاش کرتا
رہا ایک مقام پر اُسکا سر کیچڑ مین اُسنے پڑا پایا اُسنے جلدی سے وہ سر اُٹھایا اتنے عرصہ مین وہ
غبار بھی بیٹھ چکا تھا اب جو خوب غور سے دیکھا تو تمام سر خون مین بھرا ہی وہ حیران ہوا اسکا تو کہین پتہ
نہ تھا ہان مگر ایک جوہڑ خون کا بھرا ہوا تھا مع راکب و مرکب ایک جسم تھا استخوان ریزہ ریزہ ہوگئی تھین
یہ حال دیکھکر عیار پکارا کہ مین کسکو تلاش کرون اُسکا تو خاتمہ ہوگیا نہ وہ ہین نہ انکا مرکب وہ مع مرکب
اپنے مقام کو گئے یہ کہکر طرف لشکر کے چلا یہ ٹہلنے لگے اس انتظار مین کہ کوئی اور براے مقابلہ آئے

جب یہ معلوم ہوا کہ سموم مثل باد سموم کے چل کر رہ گئے اور کوئی اُنکی تیزی وحدت نے اثر نکیا لشکر مین تہلکہ پڑ گیا اور ایک پہلوان کہ نام اُسکا سرخوش تیغزن تھا محراب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ ای جوان تو بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی کہ سموم کو ایک ضرب گرز مین خاک مین ملا دیا مملوک نے کہا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے نہ قتل ہو مگر مین کیا کرون اُسکو اُسکی قضا نے مہلت ندی مین مجبور ہو گیا مین نے کیون اُسکو خاک مین ملایا اُسکے غرور نے اُسکو خاک مین ملایا نہ وہ غرور کرتا نہ خاک مین ملتا کیونکہ غرور تو کسی کو زیبا نہیں ہر سواے ذات باریتعالے کے وہ غرور کرے تو زیبا ہی کیونکہ وہ سب کا خالق ہی اُسنے سب کو خلق کیا ہی نہ وہ کسی سے بنا ہی نہ اُس سے کوئی بنا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا جیسا کہ یہ آیہ شاہد ہی آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اُسکی ذات کو فنا نہیں ہر بقا ہی اور سب کو فنا ہی بقا نہیں ہی پھر کون غرور کرسکتا ہی تو کیون آیا ہی اگر اپنی جان عزیز ہی تو مذہب اسلام قبول کرو ورنہ اپنے مقام پر چلا جا کیونکہ تو کیون میرے ہاتھ سے مارا جاے تو دیکھ چکا ہی کہ میری ایک ضرب سے کیسا زبردست پہلوان مارا گیا جو کہ اپنے کو مخر رستم و سام تصور کرتا تھا اُسنے جواب دیا یہ تو سچ ہی کہ غرور کسی کو نہین اچھا معلوم ہوتا ہی تمھارے مذہب مین اور طریقہ سے اسکو کہتے ہین ہمارے مذہب مین اور طریقہ ہی خیر غرور تو مین نہین کرتا ہون جو مجھکو خوف ہو پس مین یہ کہتا ہون کہ تو خود میرے روبرو سے چلا جا مین سموم نہین ہون کہ تیرے ہاتھ سے قتل ہو جاؤن مجھکو سموم نہ تصور کرنا وہ تو باد سموم کی خاصیت رکھتا تھا کہ ایک جھونکا سا آکر رہ گیا معلوم ہوتا ہی کہ تجھ سے مردان عالم سے کبھی مقابلہ نہین ہوا ایک ادنے پہلوان کو قتل کرکے یہ دماغ ہوا ہی کہ بڑے بڑے پہلوانون سے آمادہ نبرد ہی آگاہ ہو کہ میرا نام سرخوش تیغزن ہی میرا کام تیغزنی و دشمن کشی ہی اسی تیغ سے مین نے ہزارون کے سر اُتار لیے ہین سیکڑون کو زخمی کیا لاکھون سے مقابلہ کیا کبھی قدم پیچھے نہ ہٹے ہمیشہ لشکر کے آگے رہے یہ وہ تلوار ہی کہ جسکے خوف سے لشکر گریزان ہوتے ہین مین نے ایسی شمشیر زنی کی ہی کہ مین شمشیر زن مشہور ہو گیا ہون میری شمشیر زنی کے اس اقلیم مین سکہ بڑے ہوے ہین یہان پر کیا موقوف ہی بڑی بڑی دور میری تلوار کی دھاک ہی میری تلوار سے اور موت سے لاگ ہی یہ ذبح کرتی ہی وہ جان لیتی ہی یہ خون پیتی ہی وہ قبض روح کرتی ہی مین یہ خوف کرتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے قتل نہ ہو تو اپنے خیال مین مجکو بھی مثل سموم کے سمجھے ہوے ہی پس اسی مین خیریت ہی کہ چلا جا اور کسی کو میرے مقابلہ کو روانہ کر جو کہ جہاندیدہ و کارآزمودہ ہو تو ابھی جوان ہی تو کیا مقابلہ کرے گا اور سموم ایک ادنے پہلوان تھا مملوک نے ان سب باتون کا یہ جواب دیا کہ مین اُسکو مرد میدان و پہلوان جہان تصور کرون وہ یہ کہتا تھا کہ مین پہلوان ہون میرے مقابل اس لشکر مین کوئی پہلوان نہین ہی تو یہ کہتا ہی کہ وہ ادنی پہلوان تھا تو مین کسکو سچا اور کسکو دروغگو تصور کرون میرے نزدیک دونون جھوٹے ہین کیونکہ تم دونون بہت مغرور ہو گئے ہو ایک تو غرور کا پھل پاکر اپنے مقام اصلی کو روانہ ہوا اب تو باقی ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر نصیحت و پند کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ مقام جنگ ہی نہ جاے نصیحت و پند یہ جو کہا اُسنے کہا کہ پھر جو حربہ کرنا منظور ہو حربہ کر دیکھ مین ضرب کرونگا مملوک نے کہا کہ یہ اپنا دستور نہین ہی ہم خدا پرست ہین ضرب مین جلدی نہین کرتے ہین اُسنے کہا کہ مین کیا کرون تیری قضا ہی آئی ہی لے یہ ضرب تیغ موجود ہی کیونکہ یہ تو بیکار ہی کہ نیزہ بازی عمود بازی اور اس فن مین تم لوگ کامل معلوم ہوتے ہو تم سے کبھی

نہ نیزہ بازی کرنے نہ عمود بازی تلوار سے مقابلہ کرے تلوار ہلال مشکلات ہی وہ دم بھر مین برسون کا فیصلہ
کر دیتی ہی یہ کہکر تلوار نیلم سے لی یہ معلوم ہوا کہ افعی دراز غار سے نکلا ادھر انھون نے اپنی ولایتی کے قبضہ پر
ہاتھ ڈالا اور سپر پشت پر سے لی وہ اسطور سے نکلی کہ جیسے ابر سے برق یا بانبی سے ناگن یا سنگ سے شرارہ
اس طور سے وہ چمکی کہ اُسکی نگاہ جھپک گئی یون آئینہ جوہر چمک رہے تھے جیسے ہیرے جگمگاتے ہین یہ حال
تھا کہ نگاہ اُسپر نہ کام کرتی تھی اُسنے بھی سپر لی دونون طرف سپرین اُٹھ گئین ابر سپر بلند ہوا اسمین برق شمشیر
کوندنے لگی برابر کے وار ہونے لگے جو وہ وار کرتا ہی سب کو یقین ہوتا ہی کہ اس وار سے مملوک نہ بچیگا
جب یہ وار اسکا رد کرتے ہین زبان دوست و دشمن سے صداے تحسین و آفرین نکلجاتی ہی جب یہ وار
کرتے ہین اُسکے لشکر کے لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ نہ بچیگا مگر وہ بھی بہت ہوشیار ہی ہر مرتبہ یون
نکل جاتا ہی کہ حیرت ہوتی ہی یہ تو اُسکی ضرب کے نیچے سے یون نکلتے ہین جیسے عینک سے نگاہ و کمان سے
تیر سنگ سے شرار اب تو برابر کے وار ہورہے ہین یہ گھس گھس کر وار کرتے ہین دم لینے کی مہلت نہین دیتے
ہین وہ وار پہ وار کر رہا ہی مگر دب جاتا ہی ہر مرتبہ یہ تصور کرتا ہی کہ اب کی ضرب مین میرا کام تمام ہی یہ ابھی اسکو
کھلا رہے ہین اسقدر اسپر قابض ہین کہ جہان پر چاہین مارلین مگر خیال کرتے ہین کہ یہ بھاگ کر کہان جائیگا
جب چاہونگا قتل کر ڈالونگا مین اسپر قابض ہون شیر کے پنجہ سے نکلکر کہان جائیگا جب شکار ہاتھ آگیا
تو پھر نہین نکل سکتا ہی یہ تو یہ تصور کرکے اُسکے وار رد کر رہے ہین وہ جان دے دے کر وار کرتا ہی
یہ اسکو یون رد کرتے ہین کہ جیسے طفل خوردسال سے کوئی کھیلتا ہی اور اسکی ضرب کو رد کرتا ہی یا کوئی
جس طور سے پھول کو روکتا ہی وہ وہ وار کرتا ہی جو کہ اُسکے سیکھے ہوے ہین اپنا کمال دکھا رہا ہے
یہ کچھ خیال بھی نہین کرتے ہین اب انھون نے یہ کرنا شروع کیا جہان وار کیا اُسنے رد کیا اور یہ وار
نہ ہوا انھون نے اُس مقام پہ چرکا دیا جہان پہ وار کیا تھا اور کہا کہ دیکھو یون حریف پہ وار کرکے چھوڑ
دیتے ہین یون قابو پاکر وار نہین کرتے ہین تو ہر مرتبہ میری تلوار کے تلے ہی وہ تیری تیغ زنی کہان
گئی تو نے تیغ زنی کرکے لشکر بھگا رکھے ہین مین نہ قتل ہوسکا واہ یہی شمشیر زن مشہور ہی اسی تلوار کے
سیکھے ہوے ہین اسی شمشیر زنی پہ تجکو ناز ہی ارے تو نے تو وہ ضربین کی ہین جو کہ طفل مکتب بھی
نہ کریگا اور میری اُن ضربون سے مجروح ہوا جو کہ طفل مکتب ہو وہ بھی نہ زخمی ہوگا کیا خوب فن شمشیرزنی
تجکو آتا ہی سچ ہی تجکو اسی پہ ناز ہی ہان تیرے مثل ایسا شمشیر زن تو کوئی نہوگا تیرا یہ دعوے تو بہت
درست ہی وہ ملعون ان فقرات سے کٹا جاتا ہی زبان تیغ سے الگ گھائل ہو رہا ہی رہ رہ کر چرکے
کھاتا ہی دل مین کہتا ہی کہ بڑی بلا سے سامنا ہوا ہی عجیب کشمکش مین پھنسا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی
مقابلہ کو نہ آتا یہ عجب بلاے بد ہی کسی مقام پر چوٹ نہین کھاتا ہی کیا بلا کا بنا ہوا ہی یہ خیال کرکے پھر وار کرتا
ہی کہ شاید اس وار سے زخمی ہو مگر کچھ نہین ہوتا ہی وہ بھی خالی جاتا ہی یہ مقابلہ مین مصروف رہے
اتنی بات ہی کہ وہ بھی چوٹ نہین کھاتا ہی گو یہ وار کمال کے متعلق کر رہے ہین انکے بھی وار وہ ہین جو کہ
اکثر لوگ کرتے ہین مگر یہ حال ہی کہ شدت دھوپ سے عرق عرق ہوگئے ہین کیونکہ وہ وقت دوپہر کا
تھا جب مقابلہ ہو رہا تھا ایک تو گردش مرکبان سے گرد بلند تھی دوسرے وار چل رہے تھے اُسکی
کچھ تو گرانی ہوگئی تیسرے دھوپ کی شدت پیاس بھی لگ آئی تھی زبان مین کانٹے پڑے جاتے
تھے اُسکی اور انکی زبان تالو سے چمٹی جاتی تھی اُسوقت اُسنے کہا کہ اگر تھوڑی دیر کے لیے مقابلہ
موقوف ہو تو مین لشکر سے پانی طلب کرکے پی لون کیونکہ مین بہت پیاسا ہون مملوک نے کہا ہی میرا بھی حال ہی

خوب تم نے یاد دلایا خیر ٹھہر جاؤ تم اپنے لشکر سے پانی منگاؤ مین اپنے لشکر سے یہ کہکر دونون نے ہاتھ روک
لیے مملوک نے اپنے لشکر سے پانی طلب کیا خادم پانی لیکر حاضر ہوا خوب آب سرد سے قلب کو
سکون دیا اُدھر اُسنے بھی پانی منگا کر پیا جب پانی پی چکے پھر باہم مقابلہ کرنے لگے کہ ایک مرتبہ اُسنے
وار کیا انھون نے خالی دیا انھون نے وار کیا اُسنے خالی دیا پھر تازہ دم ہو کر مقابلہ کرنے لگے
یہ عالم ہی کہ نہ اورا خطر نہ این را ظفر نہ اورا ظفر نہ این را خطر غالب و مغلوب مین تمیز نہوتی تھی دیکھنے والے
دیکھ رہے تھے کہ دونون برابر ہین جب وہ وار کرتا ہی یہ سب کے سب رد کرتے ہین اور جب یہ وار
کرتے تھے اسکو رد کرنے مین زحمت ہوتی تھی اب وہ تھک گیا ہی ہر مرتبہ رہ جاتا ہی ہاتھ بھی
رُک کر چلتا ہی یہ برابر وار کر رہے ہین سپرون دونون غربال ہوگئی ہین کہ ایک مرتبہ اسکو
خیال آیا کہ بڑی دیر ہوئی اور یہ جوان زخمی تک نہوا اور مین کئی چرکے کھا چکا ہون میرے لشکر
کے لوگ کیا کہتے ہونگے کہ یہ تو بڑا شمشیر زن تھا اور ابھی تک اس جوان کا کچھ نہ بنا سکا اب
اس معرکے کو فیصل کرنا چاہیے یہ تصور کر کے اُسنے کہا کہ مین وار کرتا ہون یہ آخری وار ہی اگر
اس ضرب سے بچ گئے تو خیر ورنہ یہ ممکن نہین ہے کہ بچو یہ وہ وار ہی کہ اسکو بڑے بڑے نہ رد
کر سکے ہین تمھاری کیا اصل ہی مملوک نے جواب دیا کہ تم وار کرو میرا خدا مجھکو بچاوے گا تو بچونگا
اُسنے کہا کہ تمکو اپنے خدا پر بڑا بھروسا ہی دیکھون کیونکر بچتے ہو یہ کہکر تلوار علم کر کے سر کو بتا کر
کمر پر وار کیا انھون نے یون خالی دیا کہ دیکھنے والون کے ہوش اڑ گئے اور اپنے اپنے دل مین
کہنے لگے کیا چالاکی سے بچے ہین یون تو کوئی نہین بچ سکتا ہی یہ تو یون بچے اُسنے پھر تلوار علم
کر کے سر پر وار کیا انھون نے سپر تو چھوڑ دی اور اپنی تلوار زیر ران رکھکر تلوار سے نگاہ لڑائی جیسے
قریب سر آئی باڑھ کو بچا کر تھپکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی انھون نے بجلی دراز کر کے قبضہ
پر ہاتھ ڈال دیا اور کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور وہی تلوار لیکر کہا کہ اب میرا وار رد
کر تو نے بہت سے وار کیے ہین مین نے سب رد کیے اب میری باری آئی یہ کہکر اُسکی تلوار تو زمین
پر پھینکدی اور اپنی تلوار لی اور وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار سپر پر پڑی اُسکو مثل قرص نان
کے قلم کر کے خود پر آئی خود و دو مغزہ و عرق چین کو کاٹتی ہوئی کاسہ سر مین در آئی برابر کلہ جبڑے کی
خبر لیتی ہوئی صراحی گردن مین آئی وہان سے گذر کر صندوق سینہ مین آئی صندوق سینہ سے گذر کر
شکم کی خبر لیتی ہوئی کمر مین پہونچی کمر کو قلم کرتی ہوئی زین پر پڑی زین سے پشت مرکب پشت مرکب
سے گذر کر شکم مرکب مین آئی اُسکو دو کر کے زمین کو بوسہ دیا بلکہ ایک وجب زمین مین بھی در آئی یا تو قبضہ
سپر پر جھکی تھی یا زمین کو بوسہ دے کر شفق خون مین آلودہ اٹھی اور وہ جو قطرے خون کے گرتے
تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت جڑے ہوئے ہین انھون نے تلوار کو علم کر کے صدا دی کہ جسکو
اور تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اُدھر اُس سردار کے مع راکب دو ٹکڑے پڑے کانپتے
ہوئے وہ خاک و خون مین ملکر رہ گیا یہ ضرب دست دیکھکر سب کے ہوش اڑ گئے مہراسپ شاہ کو
اُس سردار کے قتل ہونے کا اسقدر صدمہ ہوا کہ اُسی وقت طبل بازگشت بجوا دیا صدائے طبل بازگشت
جو بلند ہوئی لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس
ہونے کی فکر کرنے لگے کہ مملوک جنگ گاہ سے پھر کر روبرو صاحبقران زمان کے آئے صاحبقران
کو سلام کیا اُسکے بعد اپنے پردے مین آئے اُدھر لشکر کفار اپنی فرودگاہ کی طرف واپس آیا جب

لشکر واپس چلا گیا تو صاحبقران بھی اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی دونون لشکر
آسودہ ہوئے بادشاہ نے لباس رزم اُتار اپوشاک بزم پہنکر دربار مین تشریف لائے اسی طور سے ہر سردار
حاضر دربار ہوا صاحبقران آکر اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ تخت شاہی پر رونق افروز
ہوئے تھوڑے عرصہ تک سب خاموش بیٹھے رہے اسکے بعد مملوک کی بہادری کی تعریف ہونے لگی
ہر ایک نے تعریف کی کہ کیا جوانمردی کی ہی دو ہی سردارون کے مرنے سے کفار کے جی چھوٹ گئے طبل
بازگشت بجوا کر واپس گئے دیکھیے اب طبل بجتا ہی یا نہین یہی کلام ہو رہے تھے کہ یکایک صدائے کوس
حربی کان مین آئی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب محراب شاہ طبل بازگشت بجوا کر حربگاہ سے واپس گیا تو
لباس رزم تبدیل کرکے دربار مین آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے بڑی دیر تک تو خاموش بیٹھا
رہا اہل دربار کو بھی سکوت رہا محراب شاہ پر ایک رنج طاری رہا بعد کتنی دیر کے محراب شاہ نے
سر اُٹھا کر اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آج تو میدان حریف کے ہاتھ رہا وہ دو پہلوانون کو قتل کر گیا
اگر مین طبل بازگشت نہ بجواتا تو ضرور ایک دو اور قتل ہوتے کیونکہ تلوار اُسکے ہاتھون مین جم گئی تھی گرز کیا ضرب
دست ہی ایسی ضرب دست ہمنے نہین دیکھی کہ ایک ضرب گرز مین اتنے بڑے پہلوان کو یون خاک
مین ملا دیا کہ استخوان تک باقی نہ رہے دوسرے پہلوانون کو ایک ضرب تلوار سے قلم کیا کہ تسمہ نہ لگا رہنے
دیا یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی جو کوئی اُسکے مقابلہ کو جاتا مارا جاتا کیونکہ اسکا خوف ہر ایک کے دل پر
چھا گیا تھا ہر ایک کو یہ خیال ہوتا کہ اسنے اس طرح سے دو پہلوانون کو قتل کیا ہی یہ خیال آتا اور ہاتھ پاؤن
بھول جاتے حواس جاتے رہتے موت کا سامنا ہوتا اس سے مین نے طبل بازگشت بجوانا مناسب
جانا کل دیکھا جائیگا اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک تھی ضرور ایسا ہوتا محراب شاہ
نے کہا کہ مین لشکر کا حال دیکھکر پریشان ہوا تھا کہ سب بدحواس ہین بدین سبب مین نے یہ کاروائی
کی ورنہ ابھی بخوبی مقابلہ کا وقت تھا اگر کیا کرتا یہ امر مصلحت وقت تھا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا جو
آپ کی راے تھی وہ بہت ٹھیک تھی مجکو بھی پسند آئی پہلے تو ہم حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ابھی سے
بادشاہ نے طبل باز بجوا دیا کیونکہ ابھی تو وقت مقابلہ باقی ہی مگر ہم نے خیال کیا کہ امور مملکت خویش
خسروان دانند ؎ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ٭ دربار مین چلکر دریافت کرلینگے اب معلوم
ہوا اس مصلحت سے یہ کام سرکار نے کیا کہ جس مین ہماری عقل پریشان تھی محراب شاہ نے
کہا کہ حکم دو کہ کوس حربی پر چوب پڑے کل ہم میدان جنگ مین جا کر حریف سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم
دیا اسیوقت نقارے پر چوب پڑی یہی صدا تھی جو کہ کان مین صاحبقران کے آئی تھی صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ہرکارے تو پہلے
خبر گئے ہوے ہین وہ آکر خبر دینگے یہ سخن ہو رہا تھا کہ جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی مجراگاہ
پر مجرا بجا لاے بعد دعا و ثناے شاہی کے یون عرض کرنے لگے کہ لشکر کفار مین نقارہ حربی بجا ہی
اسکا قصد ہی کہ براے مقابلہ میدان جنگ مین آوے اور آتش کینہ و فساد دوبالا کرے یہ جو ہرکارون
نے عرض کیا بادشاہ اسلام و صاحبقران نیک نام نے حکم نواخت طبل جنگ دیا یہ حکم سنکے خواجہ
اُسی وقت نقار خانہ مین آئے نقارہ رزمی پر چوب لگائی صداے نقارہ پھیلی لشکر کو معلوم ہوا کہ
کل پھر مقابلہ ہوگا یہ حکم دے کر بادشاہ نے اس خیال سے کہ اہل لشکر دن بھر کے تھکے ہوئے
ہین اور کل پھر مقابلہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ دربار برخاست کیا جاے سب سردار اپنے اپنے

مقام کو روانہ ہوئے اور جا جا کر آرام پذیر ہوئے ادھر کفار کے لشکر مین صداے طبل پھیلی انکو معلوم ہوا
کہ کل مقابلہ ہوگا وہان بھی سامان جنگ ہونے لگا محراب شاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوئے اور اپنے خیمون مین آکر آلات حرب وضرب درست کرنے لگے
وہ رات دونون لشکرون کو کارسازی حرب مین بسر ہوئی طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا
صداے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش بلند ہوئی کہ جوانان لشکر و افسران سپاہ ہر دو لشکر درستی
آلات حرب وضرب مین مصروف رہے کہ یکایک چرخ پر آثار سحر نمایان ہوئے طائران خوش الحان
حمد الٰہی مین مصروف ہوئے صداے اذان بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے سردارون کا یہ
عالم تھا کہ خیمون سے نکل نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ سحر ہوگئی یا نہین کوئی ہوا کے رخ
کھڑے ہو کر دیکھتا تھا کہ نسیم سحری چلنے لگی کرن آفتاب نکلنے لگی کہ سردار آنکلے اپنے اپنے
خیمون سے آلات حرب وضرب سے آراستہ ہو کر در دولت پر حاضر ہوئے لشکر طیار ہوگیا کہ صاحبقران
نماز وغیرہ سے فراغت کرکے تشریف لائے آمد بادشاہ کی خبر آئی سب اپنے اپنے قرینہ سے
مودب کھڑے ہوے بادشاہ تشریف لائے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا اُسکے بعد اور سردارون
کا مجرا ہوا اُسکے بعد لشکر کو لے کر بادشاہ مع صاحبقران طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
اور میدان مین پہونچکر صف آرائی کا حکم دیا صف بندی ہونے لگی ابھی صف بندی نہو چکی تھی
کہ ادھر سے لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی جب شب گذری سحر ہوئی تو محراب شاہ بھی بیدار
ہو کر باہر آیا اُسکو سردار بھی آچکے تھے لشکر طیار تھا وہ اپنے سردارون اور لشکر کو لے کر
طرف میدان جنگ کے چلا اور داخل میدان ہوا ع رسید ند لشکر بجاے مصاف + دو بر کار
بستند چون کوہ قاف + دونون لشکر نکل کر باہم مقابل ہوے سقون نے نکل کر آبپاشی کی جو
گرد و غبار کہ آمد لشکر سے بلند ہوا تھا اُسکو بٹھایا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت
کرکے چلے گئے دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا ہوگیا ہر بہادر جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرے سرخ ہو گئے ابروؤن پر بل پڑ گئے رحیق شجاعت نے اپنا رنگ دکھایا بادہ جرأت
کا نشہ ہوا تھوڑے عرصہ تک یہی عالم رہا اُسکے بعد لشکر کفار سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا ہزبر
دیو کش تھا محراب شاہ سے اجازت میدان لیکر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار کہ وہ بہت منچلا تھا مرکب کو مہمیز کرکے روبرو تخت شاہی کے
آیا اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے اجازت دی وہ میدان مین آیا ہم نگاہ ہوا دونون مرکب برابر
رہے اُس ملعون نے نیزہ مارا اُنھون نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے بڑے
عرصہ تک نیزہ بازی رہی آخر کو دونون نیزے مثل خلال کے ہوگئے ہاتھون سے پھینکدیے
گرز لیکر باہم ہم نبرد ہوے متواتر ضربین لگانے لگے آخر کو گرز بھی پھینکدیے دوال کمر پکڑ کر زور
ہونے لگے جب اس سے بھی عاجز ہوے تلوارین نیام سے لین باہم ضربین چلنے لگین رد و بدل
ہونے لگی ایک مقام پر تلوار بلند کرکے اُسنے صدا دی کہ اے خدا پرست خبردار ہو جا یہ میری ضرب
آخری ہے خدا پرست نے کہا لگا ضرب بے جواب دیگر اور سپر کو سر پر لا کر مرکب کو سیدھا کر بہ قصد کیا
کہ تلوار چھین لون جیسے مرکب کو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی سپر سر پر سے ہٹ گئی جھٹکا جو پہونچا
خود بھی سر پر سے گرا تلوار آکر سر پر پوری بیٹھی کھچاکے کی صدا آئی تلوار تا دو ابرو اُتر آئی اُسنے جھٹکا

وے کر جو کھینچی اور آ ترآئی صراحی گردن کو قلم کرتی ہوئی صاف نکل گئی یہ مرد دیندار شہید ہوا اُس کافر نے
ہجوم کر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آ ئے یہ اسکا صدا دینا تھا کہ ایک اور سپاہی
لشکر کا اجازت لیکر میدان مین آیا چونکہ یہ کافر بہت زبردست ہے لشکر اسلام کا یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی اپنے
پرے سے نکلا پھر اُسکے سوا کوئی مقابلہ کو نہین جاتا ہی اس سبب سے جو نکلا وہ ہی آیا خواہ ہم مقابل
ہو خواہ غیر مقابل پس اسی سبب سے وہ ہی سردار آیا گو اُسکا مقابل نہ تھا خلاف قاعدہ کیونکر ہوتا جب
یہ اُسکے مقابل ہو پہنچے اُسنے تلوار کو اٹھا کر کہا کہ نہ مین ہم نگا در ہونگا نہ نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز
سے یہ تلوار مشتاق ہی خون خدا پرست کی ایک کا خون کر چکی ہی تیرے خون کی مشتاق ہی لے کہان جاتا ہی
یہ کہکر اُسنے تلوار کا وار کیا تلوار سر پر چلی گردن اُس مرد مومن کی قلعہ تن پر سے اڑ گئی جسم مرکب پر سے
تڑپ کر زمین پر گرا اسنے پھر صدا دی دو خدا پرست جو قتل ہوے آ سنے مبارز طلب کیا فوراً لشکر اسلام
سے جزیل بن عادی اپنے مرکب کو چھیڑ کر روبرو تخت شاہی کے آیا اسکا زخم سر اچھا ہو چکا ہی بادشاہ
کو سلام کیا اجازت چاہی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا یہ سنکے جزیل اُنے تنگ مرکب کو
اپنی مرضی کے موافق درست کیا سلام کر کے مرکب پر سوار ہوا اور دا باگ کا لیا برچھا ہلاتا طرف میدان کے
چلا اُسنے صدا دی کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیگا کیا مین خود آؤن کیونکہ کہانتک انتظار کرون دو
سردارون کے قتل ہونے سے پرا نبدہ ہو گیا یہ جو صدا دی جزیل نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی مین تیرے
مقابلہ کو آتا ہون تجھ ایسے نامردون کے آنے سے کیا پرا ہند ہوگا دو اد نے سردارون کو قتل کرکے بڑا مغرور
ہو گیا اُنکی قضا تیرے ہاتھ سے تھی ورنہ اگر قضا نہوتی تیرے لیے وہ کافی تھے اور کسی کی کیا ضرورت تھی بس
اپنی زبان کو بند کر مین آیا یہ صدا دے کر اُسکے قریب ہو پہنچے اُسنے جو دیکھا کہ ایک جوان بہت قوی ہیکل
قوی تن قد آور دور کا نپے مرکب پر سوار میرے مقابلہ کو آیا ہی بس یہ بھی سپر لے کر بڑھا ہمتگادر ہوے
دونون سپرین باہم لڑین اوجھڑ سپر کی بڑی ابر سپر سے شرارے نکلے گل سپر شل گل آتش بازی کے
چھوٹے اب جو دیکھا تو چھ قدم مرکب ہزبر کا اور دو قدم مرکب جزیل کا پس پا ہوا ہزبر مرکب کو رانون
مین مسلکر باہم مقابل ہوا جزیل نے کہا کہ تو بہت مغرور ہی دو پہلوانون کو قتل کرکے گویا لشکر پر
جاے گا اور تیری کیا اصل ہی جو کوئی تیرے مقابلہ کو نہ آیگا تیری یہ حقیقت ہوئی کہ تیرے سبب سے
پرا نبدہ ہو جاے مین تیرے مقابلہ کو آیا ہون دیکھ مین نے تجکو پسپا کر دیا اب جو تیرے پاس حربہ ہو وہ کر
مین تیرے حربہ کو رد کرکے اپنا دار کر دنگا اُسنے جواب دیا کہ مین اسی تلوار سے مقابلہ کرونگا کیونکہ نیزہ بازی
و عمود بازی تو بیکار ہی ان فنون مین تم لوگ بہت خبردار ہو یہ تلوار دو خدا پرستون کا خون بھی کر چکی ہی اسکی
زبان پر اُسکا مزا ہی یہ ہی تیرا خون کریگی یہ جواب سنکے کہا جزیل نے کہا کہ تیرا جس حربہ سے جی چاہے مقابل
کر مین موجود ہون تو کیون اسقدر زبان درازی کرتا ہی تو کیا ہی میرے ہاتھ سے کہان بچکر جاے گا مین تیری
جان کا ملک الموت ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ جو جزیل نے کہا اُسکو غصہ آگیا اُسنے کہا کہ خبردار
ہو جا مین وار کرتا ہون یہ کہکر اور تلوار علم کرکے مرکب کو بڑھایا انھون نے اپنے مرکب کو کاوے پر ڈالا
سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار نیام سے لی اُسکا وار رد کیا اب اُسنے وار کرنا شروع کیے وار ہونے لگے مرکب
مثل کل کے پھرنے لگے مرکبون کی گشت سے غبار بلند ہوا روے آفتاب پنہان ہو گیا ہر مرتبہ جب جزیل
ضرب کرتا تھا تو صداے نعرہ تکبیر بلند کرتا تھا وہ ہر مرتبہ یہ صدا دیتا تھا کہ ابھی مین نے قتل کر لیا ای خدا پرست
تو میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی مین تجکو مثل ان دونون کے قتل کرونگا جزیل اُسکے جواب مین کہتے ہین

کہ تیری کیا اصل ہی تو کیا مجھکو قتل کر سکتا ہی مین تیرا اسم بنردہ ہون یہ جو جبریل نے کہا وہ اور غصہ کرتا ہی
اور جان دے کر وار کرتا ہی بہت سی ضربین رد کرکے جبریل نے کہا کہ مین اپنی ضرب کرتا ہون خبردار رہنا
یہ جو کہا اُسنے کہا کہ وار کرو مین خبردار ہون پس جبریل سنے تلوار اُٹھا کر جو وار کیا یا تو تلوار قبہ سپر پر
چمکی بجلی یا بازیہ تنگ مرکب جا کر چمکی زمین پر بوسہ دے کر شفق آلود اکٹھی لاکو اُسنے سپر کی پناہ مین اپنے
کو چھپایا مگر قضا نے نہ چھوڑا بیچ ہی کہ جب قضا آتی ہی اگر انسان قلعہ آہن مین پوشیدہ ہو تو بھی نہین بچ
سکتا ہی سپر کی کیا اصل ہی وہ تو ایک پارچہ آہن ہی یہ جب اُسکو قتل کر چکے صدا اے تکبیر بلند کی اب جو
نگاہ کرکے دیکھا تو مع راکب و مرکب چار ٹکڑے پڑے ہوے ہین سارا ہنر بر پنا بھول گیا یہ دیکھکر
ایک پہلوان کہ پیران سنر لوغی اُسکا نام تھا محراب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہمنگادر
ہوا نیزہ بازی ہونے لگی جبریل سنے نیزہ ہوائی کیا گرز بازی ہوئی گرز چھین لیا تلوار چلنے لگی آخر کو
ہاتھ سے جبریل کے زخمی ہوا جبریل سنے صدا دی کہ اسکو لیجاؤ اور کسیکو میرے مقابلہ مین بھیجو کیونکہ یہ
زخمی ہوگیا ہی سواران لشکر آکر اُسکو لے گئے اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی ہاتھ سے جبریل کے قتل ہوا
پھر ایک سردار نکلا اُسکو جبریل نے اسیر کرکے اپنے لشکر کو روانہ کیا اسی طور سے شام تک
پانچ پہلوان تو ہاتھ سے جبریل کے مارے گئے دو اسیر ہوے چھ زخمی ہوے کہ شام ہوگئی دونون
لشکرون مین طبل باز بجا اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس گئے یہ طریقہ ہی لشکر اسلام کا کہ میدان جنگ مین
لشکر حریف سے پہلے آتے ہین اور جب لشکر حریف طبل باز بجا کر چلا جاتا ہی تو یہ واپس جاتے ہین
قبل مین نہین جاتے ہین یہ ہمیشہ سے طریقہ جاری ہی جب دونون لشکر اپنے فرودگاہ پر پہونچے کمرین کھولین
سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے لباس بدل کر طرف دربار کے روانہ ہوے بادشاہ بھی تخت پر آکر
بیٹھے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوے خواجہ اپنی کرسی پر اُدھر لشکر کفار مین محراب شاہ آکر تخت پر
بیٹھا سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا محراب شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ خداپرست بڑے
خوش نصیب ہین کہ اُنکے لشکر کے دو سردار قتل ہوے اُسکے عوض اُنکے لشکر کے سردار نے نکل کر اُسکو
قتل کیا اور علاوہ اُسکے چار کو اور قتل کیا چھ کو زخمی اور دو کو اسیر کرکے لے گئے آج پھر میدان اُنکے
ہاتھ رہا دیکھئے انجام کیا ہوتا ہی ہمکو تو اس مقابلہ کا انجام اچھا نہین نظر آتا ہی ہم تو یہ تصور کرتے ہین کہ
ہماری شکست ہوگی اور خداپرستون کی ظفر اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین
ابھی بہت سے غلامان جانباز و جان نثاران سرکار موجود ہین کوئی نہ کوئی ضرور ایسا مقابلہ کرے گا کہ لشکر
اسلام شکست کھائیگا گو یہ لوگ بہت ہین اس امر کو ایک زمانہ چاہیے مگر آپنے سنا ہوگا کہ دیر آید
درست آید کا فقرہ ہی پریشان نہوجیے خداوند تصویر مالک ہین آپ طبل جنگ بجوائیے اور ہماری
جانبازی کا تماشا مشاہدہ فرمائیے یہ جو اہل دربار نے کہا محراب شاہ نے طرف اپنے سپہ سالار
پیلان کے دیکھا اُسنے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون مین مقابلہ کو موجود ہون اگر حکم ہو تو مین اپنے
نام پر طبل بجواؤن بادشاہ نے کہا کہ جیسی تمہاری راے کہ اہل دربار باہم متفق ہو کر کہنے لگے
کہ اکو پہلوان جہان و گرشاسپ دوران آپ ابھی اپنے نام پر طبل جنگ نہ بجوائیے ہمارے مقابلہ
کا تماشا ملاحظہ فرمائین جب ہم سب جانباز نہون اُسوقت آپ کو اختیار ہی پیلان نے کہا کہ جو
تمہاری راے مین موجود ہون یہ نہ کہنے کو ہو کہ سپہ سالار اپنی جان بچاتے ہین آپ مقابلہ کو نہین
جاتے ہین ہمکو قتل کراتے ہین جس طور سے تم لوگ نمک خوار ہو اُسی طور سے مین بھی نمک خوار ہون

یہ تقریر سنکے اُن سب نے جواب دیا کہ آپ یہ خیال نفرمائین کوئی آپ کی نسبت ایسا گمان نہین کرسکتا
ہی یہ لشکر آپ دو صاحبون کے سبب سے قائم ہی اول تو بادشاہ کے قدم مبارک سے دوسرے
آپ کے دم سے جب آپ نہونگے تو یہ لشکر کیونکر قائم رہ سکتا ہی سپہ سالار نے کہا کہ صرف تم
لوگون کا خیال ہی مین کیا ہون ہان یہ قدم ہم سب کے سر پر سلامت رہین کہ جنکی یہ روشنی ہی ایسا قدردان
تو کوئی نہوگا کہ برسون سنبھلا کر کھلایا اب جو وقت آیا ہی ہم پہلو تہی کرین یہ تو نہوگا خیر آج تو نہین کل مین
اپنے نام پر طبل جنگ ضرور بجواؤنگا کل کا بھی معرکہ دیکھ لون یہ جو کہا وہ پہلوان جو کہ ہاتھ سے شہنشاہ
کے برزنامہ ہی سر دربار ذلیل ہوا تھا اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا ایک مرتبہ بول اٹھا کہ ہان
سپہ سالار صاحب آپ کل میرے مقابلہ کا تماشا مشاہدہ کرین کہ مین کسقدر سردارون کو زخمی کرتا ہون
اور کتنون کو اسیر اور کتنون کو قتل کل ہی اگر لشکر اسلام میرے ہاتھ سے پریشان نہوجاے تو اپنا نام بدل ڈالون
کبھی اپنا یہ نام رکھون اگر اس نام سے کوئی مجھکو پکارے تو اسکو بھی قتل کردون یہ سنکے بادشاہ نے کہا کہ
مرجان مارخوار اسکی کیا خطا ہوگی جو اسکو قتل کروگے اُسنے جواب دیا کہ جب ہم نے اپنا نام بدلا تو پھر کیا ضرور ہی
کہ کوئی وہی نام لے بادشاہ نے کہا کہ کیا نام بدل کر رکھوگے اُسنے جواب دیا کہ جو اسوقت طبیعت اجازت
دے ایک سردار کے منہ سے نکل گیا کہ جب یہ زندہ واپس آئینگے تو نام بدلین گے ورنہ انکو نام بدلنے کی کیا
ضرورت ہوگی یہ خود بدل جائینگے کسی کے گلے کا ہار ہونگے کوئی ہار بنا کر پہن لیگا ساری مارخواری فراموش ہوگی
اُسدن آپ نے دیکھا تھا کہ ایک گھونسہ مین آپ کا کیا حال ہوا تھا بڑے عرصہ تک ہوش نہ آیا تھا جب وہ
جواب نامہ لے کر چلا گیا تو آپکے حواس درست ہوے یہ بھلا کیا مقابلہ کرینگے انکا یہ تن و توش صرف دیکھنے کا ہی
بیکار اپنے کو خواہ مخواہ پہلوان بنا رکھا ہی دیکھیے گا کہ لشکر کو بدنام کرینگے ایک ادنی پہلوان انکو قتل کریگا یہ ابکی بہت غنیمت
ہی کہ اپنے اُن کو یہ مرتبہ دیا ہی دو نانکی یہ لیاقت نہ تھی کہ یہ لقب سپہ سالار کے ملتے مگر کیا کرین کہ زمانہ موافق ہی ہمکو ایسی
چاپلوسی نہین آتی ہی ہم تو سپاہی ہین ہمیشہ کرتے آئے ہین سے پیشہ پیدا کرتے ہین چاہے یہ اسوقت میرا کہنا انکو
ناگوار ہو مگر مین صاف کہونگا اُسنے تیور بدل کر جواب دیا کہ آپ بہت چرب زبان ہوے ہین شاہون کے
دربار مین ایسی چرب زبانی اچھی نہین ہوتی ہی ایسی چرب زبانی منہ کی کھلاتی ہی ساری عزت خاک
مین ملجاتی ہی مین تو بزدل و نامرد تھا آپ ہی نے نامہ بر کو روک لیا ہوتا تو کیا ہوتا آپ تو اپنے کو بہت
زبردست تصور کرتے اور سپاہی جانتے ہین اتنے سردار تھے کسی کا بھی تو یہ حوصلہ نہ پڑا کہ وہ اُسکو ٹوکتا
یہ میرا ہی دل تھا مین نے تو مار لیا تھا مگر کیا کرون کہ مجھکو چکر آگیا مین گر پڑا اُسنے گھونسہ مارا ورنہ اُسکی بھی یہ
حقیقت تھی دبو چکر جو بیٹھ جاتا تو اُسکا اٹھنا مشکل تھا اگر مین اُسپر گر پڑتا تو وہ دب جاتا دم اُسکا نکل جاتا یہ اُسکی
خوش قسمتی تھی کہ مین چکر کھا کر گر پڑا اُسکی بن آئی یہ امر آپکو کہنے کو ہو گیا خیر کل دیکھ لیجیے گا کہ کون کون میرے ہاتھ سے
مارا گیا اور کون کون زخمی ہوا کتنے سر لوٹنے لگے کتنے تن بے سر ہوگئے یہ جو کہا سپہ سالار نے جواب دیا کہ یہ لوگ نادان
ہین کیا جانین بلاشک آپ ایسے ہی پہلوان ہین آپکی پہلوانی کا مزا کوئی میرے دل سے پوچھے کہ آپ جس مرتبہ کے
پہلوان ہین بلکہ بادشاہ نے آپکی کچھ قدر نہ کی بعد ماران کے اسکا مرتبہ آپ کو دینا تھا آپ کو سپہ سالار دست چپ مقرر
کرنا تھا آپکے سبب سے لشکر کو رونق ہوتی خیر یہ لڑائی فتح ہوے تو یہ مرتبہ آپ کو ضرور ملیگا یہ کہکر اور منہ پھیر کر
مسکرانے لگا سپہ سالار کی اس تقریر سے محراب شاہ کو بھی ہنسی آگئی ہر ایک اہل دربار بپاس بادشاہ منہ پر رومال
رکھکر ہنسنے لگا وہ یہ تقریر سپہ سالار کی سنکے اور پھول گیا اور کہنے لگا کہ بلاشک آپ میرے قدردان ہین مین اُن
شیرون کا شیر ہون کہ جنہون نے اکثر لشکر بھگائے ہین بزرگون کے نام سے ابتک لشکرون مین تلاطم پڑجاتا ہی

جوانون کے ہاتھ سے تلوارین گر پڑتی ہین یہ خوف طاری ہوتا ہی کہ چہرے زرد ہو جاتے ہین جو کہ اگلے زمانہ کے
لوگ ہین وہ بخوبی واقف ہین میری سات پشتین اسی فن مین گذری ہین مین کیونکر نہ بہادر ہونگا آجکل کی بہادری
میری نگاہ مین کچھ سماتی نہین ہی مین ان پہلوانون کو طفل مکتب تصور کرتا ہون نہ معلوم یہ لوگ کیا خیال
کرتے ہین کیا کہون کہ یہان موجود نہین ہین اگر موجود ہوتے تو مین کہتا کہ ذرا میرے دادا کی کمان تو اٹھا لیجیے
کسی سے نہ اُٹھتی بیکار کو کری ہوئی پڑا کر رہجاتے کوئی گوشہ تلاش کرنے لگتے آ تنے جو یون کہا تو اُسکی
نادانی پر اہل دربار کو اور ہنسی آئی مگر خاموش بیٹھے رہے آہستہ آہستہ ہنسا کیے سپہ سالار نے ہنسی کو ضبط
کرکے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی مین نے بھی سنا تھا کہ ایک کمان کسی پہلوان کی ایسی گران ہی کہ وہ ایک
بار خر ہی بدون خر کے وہ میدان مین نہین آسکتی ہی اب معلوم ہوا کہ وہ آپ کے دادا کی کمان تھی مین تو یہ
خیال کرتا ہون کہ اسکو آپ اُٹھاتے ہونگے ہان کون اُٹھا سکتا ہی جو کہ اسقدر وزنی ہو ایک خر کا بار ہو مرجان
نے کہا کہ یہ لوگون نے حاشیہ لگایا ہی کہ بار ایک خر کا ہی مگر ہان ارابہ پر لوجاتی تھی ایک ارابہ پر بار ہوتا تھا
ایک پر کمان اسکے تیر بھی تو دس دس گز کے ہوتے تھے پیلان یہ کلام سنکے کہنے لگا کہ بھلا کون اُنسے مقابلہ
کرسکتا ہی یا کرسکتا تھا مگر مین نے سنا ہی کہ جوانمرد تو ایسے تھے مگر میدان سے بھاگ کر مارے گئے اسکا کیا
سبب تھا پشت پر سے حریف نے تلوار ماری کہ سر اُڑ گیا وہ بھی جنگ مغلوبہ مین یہ امر میری سمجھ مین نہ آیا
کہ ایسے تو بہادر اور اسقدر وزنی حربہ باندھتے تھے اور یون قتل ہوئے جیسے کہ ادنے پہلوان بھی قتل نہین
ہوتا ہی مرجان نے کہا کہ یہ جسنے تم سے کہا ہی بالکل غلط ہی وہ جھوٹا اور مکار تھا وہ اپنی قضا سے مرے یہ بات
سنکے بادشاہ نے کہا کہ اس تقریر سے کیا حاصل بس معلوم ہوا کہ کل آپ مقابلہ کرنے کے لیے ضرور میدان مین
جائیے گا خیر کل آپ کی بھی جنگ کا تماشا دیکھین گے یہ کہکر سپہ سالار سے کہا کہ کل آپکے مقابلہ کا تماشا
دیکھو سپہ سالار نے کہا کہ جو آپ کی مرضی بس اُسیوقت محراب شاہ نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا
نقارہ پر چوب پڑی کوئی پہر رات آئی ہوگی کل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی اُسی وقت سے سامان
جنگ درست کرنے لگے آلات حرب و ضرب کی طیاری ہونے لگی بعض اپنے پلنگون پر جاکر سو رہے کہ کل
پھر میدان مین براے مقابلہ جانا ہی یہان تو بعد اس حکم کے محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے بادشاہ اپنے خیمہ مین آیا مرجان نے اپنے خیمہ مین آکر اپنی تلوار کو زہر مین بجھایا
خنجر کو سان پر چڑھایا نیزون کو درست کیا سنان نیزہ درست کی لباس رزمی کو خوب صاف کیا بعد اس
فراغ ہونے جاکر بستر پر لیٹ رہا یہان تو نقارہ بج رہا ہی طلایہ پھرنے لگا ہی لشکری سامان جنگ کر رہے
ہین اُدھر لشکر اسلام مین دربار آراستہ ہی ہرکارے خبر نواخت طبل لے کر طرف لشکر اسلام کے چلے ہین دربار
مین سب سردار موجود ہین بادشاہ تخت پر متمکن ہین صاحبقران دلگل شوکت پناہ اور سب سردار اپنے اپنے دنگل
و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین خواجہ اپنی کرسی پر ہین اور تمام عیار خنجہاے طلائی پر کھڑے ہوے ہین ایک طرف
کو سیراب جادو بجا اور ایک سمت ملکہ غزالان بھی نقاب ڈالے ہوے بیٹھی ہی کہ بادشاہ نے صاحبقران
سے فرمایا کہ آج جزیل نے بہت سے سردار زخمی کیے اور کئی کو جان سے مارا اور کچھ اسیر بھی کیے کیا
بہادری سے مقابلہ کیا ہی کہ ہم نے آج تک جزیل کا مقابلہ نہین دیکھا تھا کیونکہ یہ تازہ وارد ہین اور ایک مقابلہ بات
بارگاہ کے ہوا تھا اُسمین زخمی ہوکر آئے تھے مگر معلوم ہوا کہ طرز مقابلہ بہت ٹھیک اور بالکل ہمارے خاندان کا طریقہ ہی یہ
کسی نہ کسی بزرگ کے تعلیم کردہ ہین ہر ایک سردار جزیل کی تعریف کر رہا ہی جزیل سب کو سلام کر رہا ہی کہ جوہری پرکار دنگی
حاضر دربار ہوئی مجرا کرکے عرض کرنے لگی کہ آج دربار کفار مین یہ تقریر ہوئی اسکے بعد محراب شاہ نے طبل جنگ بجوادیا

ہی کل اُسکا پھر ارادہ ہی کہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ خبر ہی جو کہ غلامون نے عرض کی صاحبقران
وہ تقریر سنکے جو کہ مرجان وپیلان بن ہوئی تھی ہنسے اور کہا کہ عجب گدھا ہی اچھا ہمارے لشکر مین حکم دو کہ بجے
طبل رزمی ذرا ہم بھی تو دیکھین کہ وہ مرجان کیسا بہادر ہی کسقدر ہمارے لشکر کے سردارون کو زخمی کرتا
ہی لشکر اسلام مین بھی نقارہ پہ چوب پڑی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے دونون
لشکرون مین طلایہ پھرنے لگا صدائے ہوشیار باش ہر سو بلند ہوئی طبل جنگ بجا کیا کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا
خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی آفتاب عالمتاب دریچہ مشرق سے برآمد ہوا دونون لشکرون مین سلمان جنگ
ہونے لگا سب سردار آراستہ ہوکر در دولت پر حاضر ہوے دونون لشکرون مین کمر بندی ہوئی کہ ادھر
بادشاہ اسلام اُدھر محراب شاہ اپنے لشکر لیکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے
نکلکر نقابت کی نقابت کرکے نقیب چلے گئے تو لشکر کفار سے مرجان مارخوار اپنے مرکب کو مہمیز کرکے
محراب شاہ کے روبرو آیا اور اجازت لیکر میدان مین آیا اور خوب سلحشوری دکھائی بعد اسکے مبارز طلب کیا
اور کہا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے بلکہ مین تو اُسکا خواستگار ہون جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اور
بہت زبردستی اپنی ظاہر کی تھی مین نے اُسدن اس سبب سے طرح دی تھی کہ نامہ لے کر آیا ہی ورنہ میرے
ہاتھ سے زندہ نہ بچتا آج اُسکا عوض لونگا وہی آنے کوئی دوسرا نہ آسے ادھر صاحبقران سے خواجہ نے
کہا کہ یہ وہی پہلوان ہی جسکو شہنشاہ نے دنگل پر سے سر دربار اُٹھا دیا تھا اور خود اُسکے دنگل پر بیٹھکر نام
دیا تھا آج وہ میدان مین آیا ہی اور شہنشاہ کا نام لے کر پکارتا ہی صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھا اور خواجہ
سے کہا کہ یہ شہنشاہ سے مقابلہ کرے گا اور شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ میرا نام لے کر پکارتا ہی اپنے مرکب کی
باگ لی تمام علم دست راست کے جلوہ گری مین آئے شہنشاہ روبروے تخت شاہی آئے مرکب
پر سے اُترکر سلام کیا اور اجازت چاہی بادشاہ نے اسیقدر رحمت پیشتر جھاڑی جام کلاء عفریت عنایت کیا شہنشاہ
نے نوش فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا شہنشاہ نے اپنے مرکب کے تنگ کو چست کیا کہ طرف
ہر عرصہ جنگ کا تنگ ہوا اور سوار ہوکر خدمت مین صاحبقران کی آئے اُنسے بھی اجازت لیکر مرکب کو
گرم تاز کرکے طرف میدان کے چلے اُدھر جو شہنشاہ کو آتے ہوے سب نے دیکھا پیلان نے محراب شاہ
سے عرض کیا کہ لو غضب ہوگیا وہی سردار برائے مقابلہ آتا ہی جو کہ اُسدن نامہ لیکر آیا تھا اور یہ اسکے
ہاتھ سے ذلیل ہوا تھا ایک سردار جو کہ پیلان کے قریب مرکب پر سوار کھڑا ہوا تھا اُسنے کہا کہ آپنے
نہین سنا انھون نے خود اسکو طلب کیا ہی وہ کیون نہ برائے مقابلہ آے وہ تو آپکی طاقت کو ایک بار
دیکھ چکا ہی انکو کیا ضرورت تھی کہ یہ اُسکو طلب کرتے یون ہی مبارز طلب کرتے جو مقابلہ کو آتا اُس سے مقابلہ کر
یہ تو خود دیدہ و دانستہ کام اژدر مین گرے ہین اپنے ہاتھ سے اپنی قضا بلوائی ہی پیلان نے کہا کہ انکو اپنی سپہ گری پر
غرہ ہی اپنے خاندان کی بہادری پر غرور ہی بیغیرت ہی کہ ذلت اُٹھا چکا ہی مگر شرم نہین آتی ہی رات کو مین نے دیکھا کہ بیٹھے
کیا کیا نہین کہا مگر اسکو کچھ بھی معلوم ہوا وہ اسکو اپنی تعریف سمجھا محراب شاہ نے اُن دونون کی تقریر سنکے
جواب دیا کہ گو پہلوان زبردست ہی مگر اپنی نادانی سے بیغیرت بنگیا ہی اگر بیغیرت ہوتا تو مین ضرور اسکو ماران
کا عہدہ دیتا یہ بھی تمکو معلوم ہی کہ یہ کس خاندان سے ہی ہمارے اُسی خاندان سے ہی جس سے ماران تھا ماران کا کوئی
نہ کوئی عزیز ہی مارخوار (ی) سوائے اس خاندان کے اور کسی خاندان مین نہین ہی مین بھول گیا رات کو تمکو سنوا دیا تھا
کہ جو قرابت اس سے اور ماران سے تھی جب ماران قتل ہوا ہی تو اسنے بہت غم کیا تھا مگر مجبور تھا کہ میرے ہمراہ یہان
آچکا تھا ورنہ کریہ کرم کرتا اگر زندہ واپس آیا تو سنوا دونگا مگر اُسکا زندہ واپس آنا محال ہی کیونکہ اُسنے بہت بڑی

نادانی کی کہ ایسے پہلوان زبردست سے مقابلہ کی خواہش کی کہ جسکے ہاتھ سے ایک مرتبہ زک پا چکا ہے یہ
نادانی نہین ہے تو عقلمندی ہے پیلان نے جواب دیا کہ یہ تو ارشاد حضور کا بہت بجا ہے اور آپکے اور اس غلام کے نزدیک
نادانی ہے اُنکے نزدیک تو عقلمندی ہے وہ اپنے کو زبردستان روزگار سے تصور کرتے ہین اور حضور کو بھی اُسکے
بہادر ہونیکا یقین ہے مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ حضور کے ایک ادنی پہلوان لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے اعلے اعلے
تو مرتبہ اور ہے مین آپکو کیونکر دغدغہ عرض کرون میرے تجربہ مین جہان تک آیا ہے مین نے عرض کیا بہادرونکے
تیور اور ہوتے ہین اسکے سر مین خودی آگئی ہے یہ تصور کرتا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست جہان خودی آئی
پھر اسکا دماغ درست نہین رہتا ہے بادشاہ نے یہ سنکے کہا کہ ہوگا اچھا مقابلہ کا تماشا دیکھو کہ کیا ہوتا ہے
پیل مست سے اور شیر سے مقابلہ ہے یہ کہکر اس طرف سب دیکھنے لگے یہان شہنشاہ جو اسکے قریب پہونچے
وہ نگاہ دزدان ہونے کے قصد سے سپر کو لے کر چلا انکو بھی اسکا مقصد معلوم ہو گیا انھون نے بھی سپر پشت
پر سے لی اور شتاب کر مرکب کو یہ تھپتھپانے لگا ور جولان کیا دونون مرکب باہم ملے سپرین لڑین سپرون سے شرار
نکلے گل سپر خنگاری ہو کر اوڑ گئے اب جو لشکر کے صفون نے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ شہنشاہ کا مرکب کوئی ایک
قدم پچھلا ہٹ کر رہ گیا ہے مرجان کا مرکب کوئی آٹھ نو قدم پسپا ہوا ہے پیلان نے محراب شاہ سے کہا
کہ آپ نے فتح و شکست کا حال ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ اسمین اسکا کیا قصور ہے مرکب کا
قصور ہے مرکب پر کیا اختیار ہے اُس سے نہ برداشت ہو سکی اس امر مین کوئی اسکا چارہ نہین ہے نہ اس سے
زبردست ذیردست معلوم ہو سکتا ہے پیلان نے جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا مین اسکا کیا جواب دون ہان
اگر کوئی برابر والا کہتا تو جواب دیتا خداوند نعمت اسی لگاؤ مین تو جسم کی طاقت کا حال و تیزی کا حال کھلتا
ہے جیسا قوی پہلوان و صاحب قوت ہوگا ویسا اسکا لنگر ہوگا ویسی اسکی تیزی ہوگی بادشاہ نے کہا مقابلہ کا
تماشا دیکھو یہ تقریر پھر کرنا پیلان پھر اسطرف متوجہ ہوا دیکھا کہ وہ مرکب کو مسلکہ شہنشاہ کے ہم مقابل ہوا اور کہا
لائی روز تو میرے ہاتھ سے بچ گیا مجکو چکر آگیا ورنہ مین تجکو ضرور قتل کرتا تیرا قابو چل گیا ہین جو چکر کھا کر گرا
تونے گھونسہ مار دیا تیری ضرب پوری تھی مین بیہوش ہو گیا جب میرے حواس درست ہوئے میرا دماغ صحیح
ہو گیا تو تو جوابنامہ لے کر چلا آیا تھا آج میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا شہنشاہ نے جواب دیا
کہ کیون اسقدر اپنی زبان کو دراز کرتا ہے پہلے اپنا نام تو بتا کہ تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ تجکو میرے نام سے کیا
کام ہے بلکہ تو اپنا نام بتا کہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ قتل ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ میرا ابھی یہی مطلب ہے میرا
جو نام دریافت کرتا ہے میرا اصلی نام تو ملک الموت جان کفار اور تیری روح کا قابض ہے اور سب مجکو شہنشاہ
گوہر کلاہ کہتے ہین میرا نام تو نے سُن لیا اب تو اپنا نام بتا کہ کیا ہے اُسنے کہا کہ مجکو گرشاسپ جہان پہلوان
دوران رستم زمان اسفندیار روزگار مرجان مارخوار کہتے ہین شہنشاہ نے کہا کہ کیا تو مارخوار ہے تیرا خاندان
کنجر ہے مارخواری تو انکا کام ہے معلوم ہوا کہ تیرا تمام جسم زہر سے بنا ہے اُسنے کہا کہ میرا خاندان کنجر تو نہین ہے بلکہ مارخواری
اس سبب سے کی گئی تھی کہ اکثر سنا گیا ہے کہ آلات حرب و ضرب کو زہر مین بجھاتے ہین بدین سبب ہم سب مارخوار
ہوئے تا کہ زہر اثر نہ کرے زہر کے ضرر سے محفوظ رہین شہنشاہ نے کہا کہ ساری مارخواری بھولا دونگا یہ جو تو مار
کھا کھا کر خود افعی دراز ہو گیا ہے کیون اسقدر بل کھاتا ہے کیون زہر اُگلتا ہے مین تیرا سر مثل موذی کے کچلونگا یہ سارا
بل کھانا بھولا دونگا مین وہ ہون کہ میرے روبرو کسیکا کچھ بس نہین چلتا ہے مین اژدر دمان کے کلے چیر ڈالتا ہون
افعی دراز کو چٹکی سے مل ڈالتا ہون تو کیون بار بار مارخوار کہکر مجکو ڈراتا ہے بلکہ اسدن مین نے تیرے اوپر رحم
کیا کہ زندہ چھوڑ دیا بڑا بے غیرت ہے کہ آج پھر میرے مقابلہ کو آیا معلوم ہوا کہ تیری قضا آگئی ہے اب میرے ہاتھ سے تو زندہ

نجاے گا آج تیری قضا آگئی ہی تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہی اب چھلکا چاہتا ہی اور سچ کہا ہی کسی نے کہ جب
چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین جب قضا آتی ہی تو خود اپنے پانون سے
آدمی دہان اژدر مین جاتا ہی معلوم ہوا کہ قضا تیرا دامن پکڑے ہوے ہی جو تو میری طرف آیا ہی اور تو نے
مجکو برا سے مقابلہ طلب کیا ہی اُسنے کہا کہ مین تو خود تیرے مقابلہ کی آرزو رکھتا تھا اُسدن سے جس دن سے
تو نامہ بر ہوکر میرے بادشاہ کے دربار مین آیا تھا اور مجکو ذلیل کیا آج اُس ذلت کا حال معلوم ہوگا شہنشاہ نے
کہا کہ تیرے تو کے دیتے ہین مین موجود ہون جو تیرے دل مین آرزو ہو نکال لے اُسنے کہا کہ تو پہلے حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا شہنشاہ نے کہا کہ ہم لوگون کا طریقہ نہین ہی کہ پیشقدمی کرین جب خدا تیری ضرب سے بچا ئیگا
تو مین مقابلہ کرونگا اور اپنا حربہ کرونگا مرجان نے کہا کہ درحقیقت قضا آگئی ہی خیر لے یہ کہا کہ خبردار
دکیا تھا یہ کہکر نیزہ مارا انھون نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے طعن پر طعن چلنے لگے
شہنشاہ نے اسکا نیزہ ہوائی کیا اُسکو غصہ آیا تیر اُٹھا کر مارا اُنھون نے تلوار سے قلم کیا اُسنے گرز کا وار
کیا اُنھون نے گرز کو بھی تلوار سے قلم کیا اسکو بڑی خفت ہوئی تلوار میان سے لی دونون طرف سپرین
اُٹھ گیئن ہاتھ تلوار کے چلنے لگے مرکب گشت کرنے لگے غبار بلند ہوا تلوارون کی جھنکار فلک پر جانے لگی
اُس غبار مین یون تلوارین چمکتی تھین جیسے ابر تیرہ مین بجلی چمکتی ہی یا برق جندہ یون چمک کر رہجاتی تھین
شہنشاہ نے کئی وار اُسکے روکے اور اپنے وار کیے اُسنے روکے اب جو اُسنے دیکھا کہ عرصہ ہوا مقابلہ
کرتے ہوے لوگ کیا کہتے ہونگے اُسنے تلوار علم کرکے کہا کہ یہ وار آخری ہی اس وار سے بچ جاؤ تو مین
جانون شہنشاہ نے کہا کہ میرا خدا اس سے بھی بچا ئیگا اور مین اپنی تلوار تیرے خون سے رنگین نہ کرونگا
کیونکہ تیرا خون ناپاک ہی اور مین تو ہوشیار ہون یہ جو اُسنے سنا تلوار کو علم کیا اور بقوت تمام وار کیا انھون
نے اپنی تلوار کو تو ران کے نیچے رکھا بلکہ نیام مین کرلیا اور سپر کو اُٹھا لیا جیسے تلوار قریب سر آئی ادھر
سپر کی دی کہ تلوار پٹ پڑی بجلی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار کو مروڑ کر چھین لیا اور جھپٹ
بڑھ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کرکے اب جو زور کیا فاش زین سے اُٹھا لیا
اور گرد سر چرخ دے کر زمین پر مارا گردش دینے مین یہ حالت ہوئی کہ داستانے کہین موزے
کہین ترکش کا منھ جو کھل گیا اور تیر جو زمین پر گرے تو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے بال کھڑے ہو گئے ایسا
خوف اُس جوان مرد کا طاری ہوا کہ زمین بھی مارے خوف کے لرز گئی اور بال کھڑے ہو گیے وہ ملعون
ایسا پریشان ہوا کہ حواس جاتے رہے گرد سر چرخ دے کر زمین پر مارا دھماکے کی صدا سے میدان
ہل گیا یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا یا درخت تناور جڑ سے اُکھڑ گیا ادھر یہ زمین پر گرا کیا چالاکی تھی کہ یہ
اُسکے سینہ پر بیٹھے اور سینہ پر سوار ہوکر کہا کہ حالا ورشناختن پروردگار چہ میگوئی یہ جو کہا اُسنے کچھ
کلام سخت کیا انکو غصہ آگیا فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوے دونون ہاتھون سے ایک پانون اور دونون
پانون سے دوسرا پیر پکڑ کر جو زور کیا پہلے زور مین تا بناف دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے زور
مین مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک ٹکڑا اس طرف دوسرا ٹکڑا اُسطرف میدان کے پھینکدیا
اور جست کرکے اپنے مرکب پر سوار ہوے یہ طاقت و قوت و چالاکی دیکھکر لشکر کفار دنگ ہوگیا
سیلان نے کہا کہ آپ نے مشاہدہ کیا کہ کیا چالاکی سے کام کیا ہی جب مرجان نے اسکا نام لے کر
انکو طلب کیا تھا مجکو اسیوقت ناامیدی ہوگئی ہان اگر کوئی اور مقابلہ کو آتا تو کچھ امید بڑتی کیونکہ اُسکا
خوف مرجان کو نہوتا جیسا کہ انکا خوف تھا کہ اسکے ہاتھ سے زک پاچکا تھا یہ اُسی خوف کا سبب تھا جو کہ

پیش آیا شہنشاہ تو اُسکو اُسی وقت قتل کر چکے تھے یہ صرف اُنکا کھیل تھا جو وہ اسکو کھلا رہے تھے محراب شاہ
نے کہا کہ دراصل یہ لوگ بڑے بہادر ہین ان سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی دیکھا تمنے جرجسان کو
کیونکر قتل کیا چیر کر پھینکدیا ادھر مرکب پر سوار ہو کر شہنشاہ نے مبارز طلب کیا لشکر حریف سے مہران
مارخوار برائے مقابلہ نکلا اُسکو بھی شہنشاہ نے قتل کیا اسی طرح سے شام تک شہنشاہ کے ہاتھ سے دس
جوان مارے گئے اور بارہ جوان زخمی ہوئے اور چھ جوان اسیر کیے جب شام ہوئی محراب شاہ نے طبل
بازگشت بجوادیا دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس گئے کرین ہر دو لشکر کے سپاہیون نے کھولین دربار
آراستہ ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے سب سردار جمع ہوئے لشکر کفار مین جو بادشاہ کفار نے دربار کیا
تو اپنے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہی مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین یا کچھ دنون ٹھہر جاؤن
اہل دربار نے کہا کہ آپ طبل جنگ بجوایئے کوئی مقام خوف نہین ہی ابھی ہم لوگ برائے مقابلہ موجود ہین
محراب شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دینا تھا اُسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی ہرکارے
خبر لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار گئے
یہان لشکر مین طبل جنگ بجنے لگا سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا ادھر لشکر اسلام مین بادشاہ
اسلام دربار مین جلوہ گر ہین سب حاضر دربار ہین ذکر شجاعت شہنشاہ ہو رہا ہی کہ ہرکارے آکر بحضور
خبر طبل جنگ بجنے کی عرض کی بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی
طبل رزمی بجے فوراً کوس رزمی پر دوال پڑی یہان بھی رات طیاری جنگ مین بسر ہوئی بادشاہ تو یہ
حکم فرما کے دربار برخاست کر کے اپنے آرام گاہ کو تشریف لے گئے ادھر بھی طلایہ پھرنے لگا
سامان جنگ ہونے لگا رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا طبل جنگی بجا کیا دونون لشکرون مین سامان
جنگ ہوا کیا کہ سحر ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے صف آرائی ہونے لگی نقیب نقابت کر کے
چلے گئے لشکر کفار سے ایک سردار نکلا مبارز طلب کیا ادھر سے عادل برائے مقابلہ نکلے شام تک کئی پہلوانونکو
جان سے مارا کئی کو زخمی کیا کئی اسیر کیے شام ہو گئی طبل بازبجا دونون لشکر قیام گاہ پہ آئے پھر طبل
جنگ بجا پھر صبح کو مقابلہ ہوا اسی طور سے پندرہ دن تک متواتر مقابلے ہوئے اس پندرہ دن کی میدانداری
مین جسقدر پہلوان وسردار محراب شاہ کے لشکر مین تھے وہ سب زخمی وقتل واسیر ہوئے اب صرف
ایک سپہ سالار اور دو ایک پہلوان وسردار ہین کہ آج جو محراب شاہ میدان جنگ سے واپس آیا تو اُسنے
جو دربار کیا تو اہل دربار سے کہا کہ آج پندرہ دن ہوئے مقابلہ ہوتے ہوئے کوئی دن میری فتح نہوئی
لہذا لشکر بھی پندرہ دن کا تھکا ہوا ہی اگر تمھاری راے ہو تو مین صاحبقران سے چند دن کی
مہلت طلب کرون اور اقبال شاہ وغیرہ کو اپنے حال پر ملال سے آگاہ کرون سپہ سالار نے کہا کہ جو
آپ کی راے مین مقابلہ کرنے کو موجود ہون محراب شاہ نے کہا کہ مین کب یہ کہتا ہون کہ تم مقابلہ
کرنے کو نہین موجود ہو بلکہ میری خود یہ راے ہی کہ چند دن کے لیے مقابلہ موقوف ہو جاے سپہ سالار
نے کہا جو آپ کی راے اُسی وقت محراب شاہ نے دبیر کو طلب کر کے کہا کہ ایک نامہ بنام صاحبقران
تحریر کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ چونکہ آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہی کہ برابر لشکر مقابلہ کر رہے ہین لہذا مین چاہتا ہون
کہ ایک ہفتہ کی مہلت دیجیے کہ اس عرصہ مین لشکر آسودہ ہو جاے اور آرام پاے گو مین مقابلہ سے عاجز نہین
ہون صرف پہلوانون اور اہل لشکر کی پریشانی کا خیال ہی کہ وہ لوگ پریشان ہونگے لازم یہ ہی کہ انکو بھی مہلت
دیجاے آیندہ آپکو اختیار ہی مین اسوقت بھی موجود ہون اور صبح کو بھی اور پرسون بھی جب آپکا جی چاہے

مقابلہ فرمایئے اگر مرضی ہو مہلت عنایت فرمایئے یہ مضمون ہو دبیر نے وہ ہی عبارت تحریر کر کے پیش کیا
محراب شاہ نے دیکھکر اسکو لفافہ مین بند کر کے اپنے عیار کو کہ جسکا نام مہتر خاک زن ہے دیا اور کہا کہ
اسکو صاحبقران کی خدمت مین پہونچا دے اور اسکا جواب لے آ وہ نامہ لیکر طرف لشکر صاحبقران
کے روانہ ہوا یہان لشکر اسلام مین دربار جمع ہے بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہین یہ ذکر ہو رہا ہے کہ آج
پندرہ دن ہوے کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہے ہمکو اسقدر زمانہ گذرنے کی امید نہتھی ہم یہ جانتے تھے کہ ایک
ہفتہ عشرہ مین فیصلہ ہو جائیگا یہان تو بڑا عرصہ ہوا پندرہ دن ہوے ہین کہ نہ لشکر کو دن کو چین ملا نہ
رات کو راحت ملی دیکھیے کب فیصلہ ہوتا ہے کہ لقین نے کہا کہ محراب شاہ کے پہلوان سب زخمی ہوے
یا قتل یا اسیر اب چند پہلوان باقی ہین وہ بھی ایک دو دن مین قتل ہونگے یا اسیر یا زخمی اُسکے بعد خاتمہ
ہے یا محراب شاہ اطاعت کریگا یا اسیر ہوگا اسکو بہت بڑا بھروسہ اپنے سپہ سالار پر ہے کیونکہ وہ ابھی تک
میدان مین برائے مقابلہ نہین آیا ہے محراب شاہ کے لشکر مین دو سپہ سالار تھے ایک کا نام ماہران ماخوا
تھا یہ بہت زبردست تھا جو کہ ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا اور ایک کا نام پیلان ہے یہ اُس سے بھی زبردست
ہے اسکی قوت کا یہ حال ہے کہ ایک مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہے اُسی کا بڑا بھروسہ ہے محراب شاہ
کو اُسکو ابھی تک میدان مین نہین جانے دیا ہے اُسکو بچا رکھا ہے وہ جب مارا جاے گا تو محراب شاہ کی قوت کم
ہو جائیگی یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کل کے مقابلہ مین ضرور وہ نکلیگا لقین نے عرض کیا کچھ عجب
نہین ہے کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ یا صاحبقران ابھی تک لشکر کفار مین طبل جنگ نہین
بجا اسکا کیا سبب ہے نہ ہرکارے خبر لیکر آئے نہ صداے طبل آئی کیا مقابلہ کرنے کا کل اُسکا قصد نہین ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہو جائیگا ہرکارے تو وہان موجود ہین جو کچھ صلاح ہوگی ہوگی وہ آکر بیان کرینگے
یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہے کہ مہتر خاک زن وہ نامہ لیے ہوے داخل لشکر اسلام ہوا لشکر اسلام مین بڑی گہما گہمی
پائی یہ سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا اور گہ سالار سے کہا کہ خبر کر دو کہ مہتر خاک زن محراب شاہ کے پاس
سے نامہ لیکر آیا ہے بار چاہتا ہے یہان دربارگاہ پر عادل تھے اُنھون نے کہا کہ ٹھہر جاؤ خبر کی جاتی ہے
تو وہ یہ کہکر اُٹھے اندر بارگاہ کے آئے مجرا کیا جو اُسنے کہا تھا عرض کیا حکم دیا گیا کہ اُسکو بھیجدو دیکھین کیا
نامہ لایا ہے عادل نے آکر کہا کہ جاؤ طلب کیا ہے وہ اندر بارگاہ کے پہ وہ اُٹھا کر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک عرضی لایا ہون محراب شاہ کی صاحبقران نے حکم دیا کہ لاؤ اُسنے ایسی بارگاہ
دیکھی کہ جو کبھی نہ دیکھی تھی اُسکے حواس اس بارگاہ کو دیکھکر جاتے رہے اُس سے پوری بات تو کیجاتی نہتھی
مگر اُسنے اپنے کو سنبھال کر وہ نامہ نکال کر پیش کیا صاحبقران نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا کہ پڑھو دبیر نے
وہ نامہ لیکر پڑھا وہ ہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا جب نامہ پڑھا جا چکا تو صاحبقران نے فرمایا
کہ ہماری طرف سے اسکی پشت پر تحریر کر دو کہ جس طرح تمکو جنگ سے عجز نہین ہے اور تم موجود ہو تو ہم بھی عاجز
نہین ہین بلکہ تم سے جنگ کرنے پر موجود ہین جسوقت تمھارا جی چاہے مقابلہ کرو پس موافق تمھاری تحریر
کے اور تمھارے خیال کے کہ پندرہ دن ہو گئے ہین لشکر کو مقابلہ کرتے ہوے لشکر پریشان ہے پس
ہم نے تمھاری صلاح اور خواہش کے بموجب تمکو مہلت دی گو ہمکو منظور نہ تھا کہ تمکو مہلت دیجاتی مگر مجبوری
سب کچھ کراتی ہے اگر مہلت نہ دیتے تو سب کہتے کہ محراب شاہ نے مہلت طلب کی اور صاحبقران
نے مہلت نہ دی بدین سبب مین نے تمکو مہلت دی اور تمھاری خواہش بھی تھی تُنے ایک ہفتہ کی مہلت
جو طلب کی تھی وہ تمکو دی گئی یہ جواب ہے تمھارے نامہ کا بلکہ ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم مہلت طلب کرتے

تو تم کبھی نہ دیتے یہ ہمارا ہی طریقہ ہی کہ حریف نے مہلت طلب کی فوراً دی جاوے یہ نامہ لیجاؤ یہ مضمون جب نامہ
مین تحریر ہو چکا اس عیار کو صاحبقران نے جواب نامہ دیا وہ سلام کرکے اپنے لشکر کو چلا بعد جانے نامہ بر کے
صاحبقران نے بادشاہ سے کہا کہ یہ سبب تھا کہ انکو مہلت طلب کرنا تھی جو وہان طبل جنگ نہین بجا بس
اب ایک ہفتہ تک تو اطمینان ہی اُسکے بعد مقابلہ ہوگا اب کی ضرور فیصلہ ہوگا کہان تک لشکر پڑا رہے گا یہ جو
صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ مہلت نہ دینا تھی کیونکہ انکو قوت ہو جاوے گی وہ دم لے لینگے
یقین نے عرض کیا کہ وہ ضرور اور ملکون سے اس زمانہ مہلت مین مدد طلب کرین گے عرصہ مہلت مین
کمک آجائیگی پھر مقابلہ ہوگا کیونکہ اُنکا دم تازہ ہوجائیگا یہ سبب ہی مہلت کے طلب کرنے کا صاحبقران
نے فرمایا کہ آنے دو کوئی پروا کی بات نہین ہی بموجب مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست +
دیگر سر کی بہجم زشمشیر حبیبا + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + چاہے کمک آوے چاہے وہ خود مقابلہ کرین کچھ خوف
نہین ہی یہ فرما کے صاحبقران خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے
آج راحت سے بستروں پر لیٹے اہل لشکر بھی آسودہ ہوے کہ آج طبل جنگ نہین بجا ہی کل مقابلہ نہین ہوگا
پریشان ہو گئے تھے کہ پندرہ دن ہوے آرام سے سونے نہ پاتے تھے صبح ہوئی میدان مین پہنچے
دن بھر میدان مین رہے شام کو واپس آئے پھر سامان جنگ کرنے لگے رات اسی سامان سے بسر ہو گئی
کوئی وقت راحت کا نہ تھا کہ راحت سے رات سامان جنگ مین بسر ہوتی تھی اور تمام دن میدان جنگ
مین گزرتا تھا آج تو خدا نے اس امر سے اطمینان دیا کہ اب ایک ہفتہ تک مقابلہ نہوگا اتنے عرصہ تک آرام
سے گذرے گی لشکری تو باہم یہ تقریر کرتے ہین کہ راحت سے بسر کرین گے یہ لوگ تو اس خیال مین ہین سب
سردارانے اپنے خیمون مین راحت سے آرام پذیر ہین صاحبقران اپنے خیمہ مین بادشاہ اپنی آرامگاہ مین لشکر اسلام
مین تو یہ حالت ہی اُدھر مقتر خاک زن جواب نامہ لے کر چلا ہی وہان بارگاہ مین محراب شاہ بیٹھا ہوا ہی
سب اہل دربار جمع ہین جسقدر ہین حالت یہ ہی کہ دلگل کرسیان خالی پڑی ہین چند کرسیون پر لوگ
بیٹھے ہوے ہین کہ محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ صاحبقران مہلت
دینگے مہلت کا طلب کرنا بیکار رہا کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہی کہ اب لشکر محراب شاہ کا کم رہ گیا ہی کیون مہلت
دین فیصلہ کیون نہ کرلین سپہ سالار نے کہا کہ آپ کی راے غلطی پر ہی میرے نزدیک ضرور صاحبقران
مہلت دین گے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ عیار جواب نامہ لے کر پہونچا اور محراب شاہ کو نامہ دیا اور کہا کہ
اسکی پشت پر جواب تحریر ہی محراب شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے نامہ لے کر پڑھا جو جواب
کہ اول تحریر ہو چکا تھا پڑھا گیا جب سب جواب پڑھا جا چکا تو سپہ سالار نے محراب شاہ سے کہا کہ آپ
تو فرماتے تھے کہ صاحبقران مہلت نہ دینگے ملاحظہ فرمایئے کہ کیون مہلت دی وہ لوگ بڑے بامروت
اور صاحب خلق معلوم ہوتے ہین یہ جو اُنھون نے تحریر فرمایا ہی کہ ہم مہلت طلب کرتے تو کبھی تم ہمکو
مہلت نہ دیتے یہ امر ضرور تھا ہم تو ایسی حالت مین کبھی مہلت نہ دیتے یہ اُنھین لوگون کا کام تھا بڑے
بیخوف ہین یہ نہ خیال کیا کہ اس زمانہ مہلت مین اگر کمک آجاوے تو کیا ہو جنگ کو طول ہو سکتا ہی
کچھ خوف نہ کیا ہماری خواہش پر مہلت دی اہل اسلام کے بہت سے طریقے اچھے ہین جو وہ کام
کرتے ہین طریقہ اور قاعدہ سے کرتے ہین یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے کہا کہ یہ تو تمہارا قول بہت
ٹھیک ہی ہم تو کبھی مہلت نہ دیتے یہ خوف ہوتا کہ یہ جو مہلت طلب کرتے ہین اُنھون نے ضرور
کمک طلب کی ہی جب کمک آلیگی تو وہ لوگ مقابلہ کرین گے اس سے ہم کیون مہلت دین یہ خیال کرکے

ابھی نہ مہلت دیجیے ضرور ایسا کرتے سپہ سالار نے کہا کہ آپ کیون یہ کہتے ہین ہمکو خود بھی منظور ہوتا کہ ہم مہلت
دیتے محراب شاہ نے کہا کہ دراصل یہ لوگ بہت بامروت و صاحب خلق ہین عمدہ طریقے ہین کہ
جو کہ نہ اورون کے طرز ہین وہ اہل اسلام کے طرز ہین ہمکو انکے سب طریقے پسند آے ہین اگر خلاف
مذہب نہوتے تو مین ضرور انکی اطاعت کرتا کیونکہ ان لوگون کی اطاعت مین بڑے مرتبہ ہین یہ لوگ
بڑے صاحب خلوص ہین اور عالی خاندان معلوم ہوتے ہین دیکھو جو لوگ کہ اُنکے مطیع ہین انکی کیسی قدر کرتے
ہین یہ لوگ ضرور قدردان ہین سپاہی جو جان دیتا ہی تو قدردان پر دیتا ہی سپہ سالار نے یہ سنکے
کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین پس یہی سبب ہی کہ مذہب اسلام رکھتے ہین ورنہ مین تو آپ سے قبل
انکی اطاعت کرتا اور یہ بھی کہے دیتا ہون کہ اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور انکی اطاعت کرونگا چاہے مذہب
اسلام رکھتے ہون مین انکا مذہب بھی قبول کر دونگا یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے
کہا کہ خداوند وہ دن نہ کرین کہ تم زیر ہو جاؤ یہ کہکر محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام پر گئے لشکر آسودہ ہوا ایک ہفتہ تک تو راحت سے بسر ہوگی لشکر تو یہ فکر کرنے لگا
سب آسودہ ہوے وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی لشکر اسلام مین بادشاہ نے دربار کیا ادھر محراب شاہ
نے بعد ازان دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام اقبال شاہ امثال شاہ و حیرت شاہ و مراد شاہ کے تحریر
کرو اُن مین حالات جنگ و پیکار تحریر کرو اور لکھو کہ یہ وہ وقت ہی کہ تم کو لازم ہی کہ ہماری مدد کرو گو
مین چاہون تو مدد طلب کرون مگر مین سمندر شاہ کو تحریر کر چکا ہون کہ مجکو مدد کی ضرورت نہین ہی
اب طلب کرونگا تو دروغگو و لغو قرار پاؤنگا لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم لوگ میری مدد کرو یہ وقت
مدد ہی یہ نامہ لکھکر مجکو دو مین روانہ کرون جب یہ مضمون محراب شاہ نے کہا تو دبیر نے تحریر کیا
محراب شاہ نے کہا یہ بھی تحریر کرنا کہ مین نے ایک ہفتہ کی مہلت لی ہی اسی عرصہ مین تمکو لازم ہی کہ میری
مدد کرنے آؤ یہ جو لکھوا کر نامے طرف اُن ملکون کے اپنے عیار کے ہاتھ روانہ کیے وہ عیار نامے لیکر
روانہ ہوا اسقدر تیز رفتار تھا کہ ایک دن مین شہر اقبالیہ مین پہونچا رات تو اس ملک مین سرا مین بسر کی
صبح کو دربار مین آیا اقبال شاہ کو نامہ دیا اقبال شاہ نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھا جب
مضمون نامہ سن چکا تو اُس عیار سے کہا کہ تم جاؤ مین اسکا جواب روانہ کر دونگا وہ عیار سلام کر کے
طرف امثالیہ کے روانہ ہوا ایک رات و ایک دن راہ طے کی بوقت صبح شہر امثالیہ مین پہونچا چونکہ
صبح کا وقت تھا داخل دربار ہوا امثال شاہ کو سلام کیا اور نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھا وہی جواب
امثال شاہ نے بھی دیا عیار وہان سے طرف مرادیہ کے روانہ ہوا دوسرے دن مرادیہ مین پہونچا
داخل دربار مراد شاہ ہوا نامہ دیا مراد شاہ نے نامہ پڑھوا کر سنا جب سن چکا مراد شاہ
نے عیار سے کہا کہ میری طرف سے کہدینا کہ مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین کمک کرنے کو آؤن
مجکو خود اپنے ملک کی فکر پڑی ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ میرا ملک بچے اگر مین تمھاری کمک کو آؤن تو
میرے ملک کے بچنے کی کیا تدبیر ہوگی یہ تو زبانی کہدینا اور مین اُن کے نامہ کا جواب بھی
عقب سے روانہ کر دونگا عیار مرادیہ سے شہر حیرتیہ کی طرف روانہ ہوا دوسرے دن
حیرتیہ مین پہونچا داخل دربار حیرت شاہ ہوا مجرا کر کے نامہ دیا حیرت شاہ نے مضمون
نامہ سن کے کہا کہ محراب شاہ سے کہدینا کہ جب تم ایسے بادشاہ نے شکست کھائی تو میری
کیا اصل ہی مین کیا کرونگا آکر میرا ملک کیونکر بچیگا اس سبب سے مین نہین آسکتا ہون

مین اپنے ملک کی حفاظت کی خود فکر مین ہون نہ کہ دوسرے کی فکر کرون اور مین جواب بھی روانہ کرونگا اور اگر جواب نہ آے تو یہ جواب ہی جو کہ مین نے تم سے زبانی کہا ہے یہ جواب سنکے عیار وہان سے رخصت ہو کر طرف اپنے ملک کے آیا اور تیسرے دن داخل شہر محرابیہ ہوا یہان اُسدن پہونچا کہ ہفتہ تمام ہو چکا تھا جب زمانہ مہلت کا تمام ہونے لگا تھا تو محراب شاہ نے بہ صلاح سپہ سالار ایک نامہ اور روانہ کیا تھا کہ ہمکو اور ایک ہفتہ کی مہلت دو کیونکہ جو سردار میرے زخمی ہو گئے ہین اُنکے زخم اچھے ہو جائین جب یہ نامہ صاحبقران کے پاس پہونچا تو صاحبقران نے پھر ایک ہفتہ کی مہلت دی تھی اور تحریر فرمایا تھا کہ تم جہان تک مہلت طلب کیے جاؤگے ہم دیے جائینگے جہان جہان سے تمکو مدد طلب کرنا ہو طلب کر لو ہم عاجز نہین ہین جب یہ نامہ پہونچا تھا تو محراب شاہ خوش ہو گیا تھا کہ اتنے عرصہ مین میرے نامون کا جواب آجائیگا جسکو جسکو بلانے کا لکھا ہو وہ آئیگا کہ بعد آٹھ یوم کے عیار پہونچا داخل دربار ہو کر محراب شاہ کو سلام کیا محراب شاہ نے دریافت کیا کہ نامے دے آے اُن لوگون نے کیا جواب دیے عیار نے کہا کہ اقبال شاہ نے تو کہا کہ مین جواب سوچکر تحریر کرونگا یہی جواب امثال شاہ نے بھی دیا مراد شاہ نے کہا کہ مین خود اپنے ملک کی فکر مین ہون دوسرے کی کیونکر کمک کو جاؤن اور مین جواب بھی روانہ کرونگا اور حیرت شاہ نے زبانی پیام یہ دیا ہے کہ جب آپ ایسا بادشاہ خدا پرستون سے نہ مقابلہ کر سکا اور شکست کھا کر ایک ایک سے کمک طلب کرنے لگا تو مین کیونکر آؤن میرا بھی تو ملک ہے اسکی حفاظت کون کریگا میرا تو آنا نہ ہوگا اور بعد کو جواب روانہ کرنے کا اقرار کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر مین جواب نہ روانہ کرون تو یہی جواب ہے جو کہ زبانی دیا ہے محراب شاہ یہ جواب ہر ایک کا سنکے کہنے لگا کہ یہ لوگ ہمکو آتے ہوے نہین معلوم ہوتے ہین اے مہتر خاکزن یہ تو بیان کر کہ اُن لوگون کا آنے کا قصد ہے یا نہین کچھ تمکو اُن کے طرز کلام سے بھی معلوم ہوتا تھا عیار نے جواب دیا کہ مجکو تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ کمک کو نہ آئینگے محراب شاہ نے یہ سنکے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ برے وقت کا کوئی کسی کا شریک نہین ہوتا ہے اور سچ ہے کہ ہر ایک کو اپنی فکر ہے اگر وہ لوگ ادھر کمک کو چلے آئین تو اُنکے ملک کی کون حفاظت کریگا جسو جو کچھ ہم پر گذرے گی وہ تو گذریگی مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ یہ ملک بھی ضرور تباہ ہونگے مثل میرے ملک کے اب کیا ندبیر کیجاے مراد شاہ و حیرت شاہ کا جواب معلوم ہو گیا اب اقبال شاہ و امثال شاہ کے جواب کا انتظار ہے اور پانچ چھ دن ابھی مہلت مین بھی باقی ہین اس عرصہ مین اُنکے بھی جواب آجائینگے لیکن دربار برخاست کیا کہ انکو تو یہان اس فکر مین رکھا جاتا ہے اور حال اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ تحریر ہوتا ہے کہ جب اقبال شاہ کو نامہ پہونچا اُسنے مضمون نامہ سنا تو عیار کو تو یہ کہکر ٹال دیا کہ مین عقب سے نامہ روانہ کرونگا جب وہ عیار چلا گیا اقبال شاہ نے دربار برخاست کیا اسیوقت ایک محفل مشورت گرم کی شمع راے روشن ہوئی جو کہ معزز سردار تھے وہ سب آئے اقبال شاہ نے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ اس نامہ کا جواب تحریر کرون آپ لوگون نے مضمون نامہ تو سنا ہے اب راے فرمایئے کہ کیا کیا جاے آیا مدد کو روانہ ہون یا کچھ جواب نہ تحریر کرون نامہ لکھدون کہ مین کمک کو نہ آؤنگا سب نے یہ سنکے کہا کہ جو آپکی راے ہو وہ ہی ہماری راے ہے پہلے یہ آپ فرمائین کہ آپ کو مدد کرنا منظور ہے یا نہین اقبال شاہ نے کہا اصل امر تو یہ ہے کہ میرے ہوش اُڑ گئے ہین اور میرے جی چھوٹ گئے ہین کہ جب محراب شاہ ایسا بادشاہ یون تحریر کرے کہ خدا پرستون سے مین عاجز ہون اور پرچہ اخبار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ

بہت زبردست ہین پندرہ دن تک محراب شاہ سے مقابلہ کیا ایک دن بھی ظفر نہوئی ہر روز انکی ظفر ہوئی آخر
کو عاجز ہوکر مہلت لی یہ ہی پرچہ نویس لکھتا ہی یہ ہی محراب شاہ نے لکھا مین یہ خیال کرتا ہون جب
محراب شاہ کچھ نہ کرسکا تو میری اُنکے روبرو کیا اصل ہی مین کیون ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرون جو کہ
اژدہاے دمان کی خاصیت رکھتا ہو جس سے بڑے بڑے ملک فتح کرلیے ہون تو کون مقابلہ کرے
مین تو ضرور اطاعت کرونگا اگر محراب شاہ نے اُنکے ہاتھ سے شکست کھائی اور خداپرستون کا شہر
محرابیہ پر قبضہ ہوگیا تو مین ضرور اُنکی اطاعت کرونگا اور اُنکا مذہب قبول کرونگا سمندر شاہ سے
طلب کمک بیکار ہی کوئی فائدہ نہین ہی کیونکہ لقین کی کمک کو جو لوگ گئے تھے وہ کس کام آے آخر
کو زیر ہوگئے اور اُنکے شریک ہوے یہان بھی یہ ہی حال ہوگا ایک تو احسان ہوا دوسرے وہ ہی
انجام ہوا جو کہ اب ہونیوالا ہی ہمکو یقین ہی کہ ہم بھی مثل محراب شاہ و لقین شاہ کے شکست کھاینگے
آخر کو اُنکی اطاعت کرینگے یہ مثل ہوگی کہ مصرعہ کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد یا بموجب
شعر ع آنچہ دانا کند کند نادان + لیک بعد از خرابی بسیار + یہ خلاف عقل ہی کہ مقابلہ کرکے اطاعت
کرین ہزارون بندگان خدا کا خون ہو اور پھر وہ ہی نتیجہ ہو کہ ملک ہاتھ سے جاے آبرو مین فرق
آے اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ محراب شاہ وغیرہ نے شکست کھائی تو کیا ضرور تھا کہ ہم بھی شکست
کھائین پہلے یہ کوئی ہمکو دکھادے کہ جس ملک پر خداپرست لشکرکشی کرکے گئے ہون اُس ملک کو فتح نہ کیا
ہو بلکہ اس ملک کے بادشاہ نے شکست دی ہو یہ تو ہم نے آج تک نہ سنا نہ کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی پرچہ
اخبار سے ثابت ہوا مین کیونکر یقین کرلون کہ مین ظفر پاؤنگا اس امید پر مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی مین
تو ضرور اطاعت کرونگا مین نے اطاعت سمندر شاہ ترک کی اور نہ کوئی نامہ محراب شاہ کو تحریر کرونگا
نہ نامہ کا جواب دونگا جبکہ یہ سن لونگا تو ایک عرضی بنام صاحبقران روانہ کرونگا اُسمین اپنی اطاعت کرنے
کی حالت تحریر کرونگا اور اپنے ملک مین طلب کرکے مہمانی کرونگا اُنکے ہمراہ طرف سمندریہ کے روانہ
ہونگا یہ جو اقبال شاہ نے کہا اسکی راے کو سب اہل جلسہ نے پسند کیا اور کہا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی
مقابلہ کرنے مین بڑی خرابیان ہین بلکہ یہ راے بہت ٹھیک ہی کہ خاموش بیٹھے رہین جو انجام کہ محرابیہ کا ہو
اُسکو دیکھ لین اگر محراب شاہ ظفریاب ہوا تو خیر اگر نہوا تو یہ ہی راے ہی کہ اسکی اطاعت کرو اور سمندریہ پر چلو
اب اسکا فیصلہ سمندریہ پر ہوجاے گا اگر سمندر شاہ کی فتح ہوئی اور خداپرست قتل ہوے تو ہمنے پھر اپنا
مذہب قدیم قبول کرلیا اگر ایسا نہوا اور خداپرست ظفرمند ہوے تو ہم تو یہ مذہب قبول کرچکے ہین پھر کوئی ضرورت
نہین ہی کہ ہم اطاعت سے انحراف کرین دراصل مقابلہ کرنے مین بڑی خرابی ہی یہ ہی راے خوب ہی جب سب
یہ راے دی اور اقبال شاہ کی راے کو پسند کیا پس اقبال شاہ نے اُسی وقت سے یہ عہد کرلیا کہ اگر
مذہب اسلام حق ہی تو خداپرست ضرور فتح پائینگے اور محراب شاہ کی شکست ہوگی مین ضرور مذہب
اسلام قبول کرلونگا یہ کہکر کہا کہ اب مین سمندریہ سے کمک بھی نہ طلب کرونگا بلکہ اگر کوئی نامہ اس مضمون کا آئیگا کہ ہم
کمک روانہ کرتے ہین تم مقابلہ کرو تو مین اُسکے جواب مین یہ تحریر کردونگا کہ مجھکو کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود مقابلہ
کرلونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی اور اب کل سے نگہداشت فوج موقوف کیجاے کوئی ضرورت نہین ہی جبکہ مقابلہ
کرنا منظور نہین ہی پہلے تو گو میرا قصد مصمم تھا کہ مین مقابلہ کرون مگر اب میرے ہوش اُڑگئے کہ جب محراب شاہ کچھ نہ کر
سکا تو مین کیا کرلونگا دیدہ و دانستہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی اور خود اپنے کو چاہ مین گراتا ہی اور یہ دوام
ہی کہ اگر بن پڑی تو سب یہ کہین گے کہ یہ ہی مقدر مین تھا اور اُنکا اقبال تھا اور خداپرستونکا ادبار تھا اور بگڑ گئی

تو کوئی یہ نہ کہیگا کہ مقدور نہ تھا بلکہ ہر ایک یہی کہے گا کہ نادانی تھی جبکہ اتنے بڑے بادشاہ نہ سر بر ہوے
تو یہ کس شمار و قطار مین سمجھے جو انھون نے مقابلہ کیا آخر کو زک اُٹھائی بس اس الزام سے تو بری ہو سکتے
ہین اور زحمت سے تو بچتے ہین بس مین تو نہ مقابلہ کرونگا نہ سمندر شاہ کو اس امر سے آگاہ کرونگا بلکہ
جو اپنے دل ہین مین نے تصور کر لیا ہے وہ کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرا ساتھ دے سب نے کہا
کہ ہم سب ساتھ دینگے یہ سنکے اقبال شاہ نے کہا کہ اب خاموش رہو اور محراب شاہ کی خبر کو آنے
دو اور نہ مین کسی امر کا جواب دونگا سب نے کہا کہ جو آپ کی راے ہے بہت ٹھیک ہے پس ہم سب نے
بھی منظور کر لیا جب یہ راے قرار پا چکی اُسکے بعد وہ جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر
گئے اقبال شاہ نے کوئی جواب محراب شاہ کو نہ تحریر کیا خاموش ہو کر بیٹھ رہا یہ تو حال اقبال شاہ
کا ہے جو کہ تحریر ہوا امثال شاہ کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب اُسکو نامہ محراب شاہ کا پہونچا تو اُسنے
بھی محفل تخلیہ برپا کی اور راے پیش ہوئی وہی تقریر امثال شاہ نے بھی کی جو کہ اقبال شاہ
نے کی تھی گویا دونون مین باہم صلاح ہو چکی تھی کہ دونون کی ایک تقریر تھی بلکہ امثال شاہ نے کہا کہ
مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور خود سر ہو گیا اگر محراب شاہ نے شکست کھائی تو مین
صاحبقران کی اطاعت کرونگا اُنکی دعوت کرونگا جب یہ تقریر سب اُسکے سردارون نے سنی جواب دیا
کہ ہم نے آپ کی راے کو قبول کیا ہمکو بھی پسند آئی مثل اقبال شاہ کے امثال شاہ نے بھی عہد کیا اور
کوئی جواب محراب شاہ کو نہ روانہ کیا خاموش ہو کر بیٹھ رہا نگہداشت سپاہ موقوف کر دی یہ بھی اسی فکر
مین بیٹھا تھا کہ دیکھیے محرابیہ کا کیا انجام ہوتا ہے امثال شاہ کو اسی فکر مین رکھا جاتا ہے اور مراد شاہ
کی حالت تحریر ہوتی ہے کہ جبکہ نامہ پہونچا اور مراد شاہ نے زبانی وہ جواب دیا جب نامہ بر چلا گیا تو ایک
جلسہ برپا کیا اسمین راے پیش کی ہر ایک نے اپنی راے بیان کی کسی نے کہا کہ ضرور براے کمک
جانا چاہیے کسی نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ اپنے ملک کی حفاظت فرمائیے کوئی بولا سمندر
شاہ سے کمک طلب فرمائیے سب کی راے سنکے مراد شاہ نے کہا کہ آپ سب راے دے چکے
میری راے اسکے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ نہ مین سمندر شاہ سے کمک طلب کرون نہ مین سپاہ کو نوکر رکھون نہ
مین محراب شاہ کی کمک کو جاؤن نہ کوئی نامہ اُسکے نامہ کے جواب مین تحریر کرون بلکہ خاموش اپنے ملک مین اس
خیال سے بیٹھا رہون کہ دیکھون بعد محرابیہ کے اقبال شاہ و امثال شاہ کیا کرتے ہین اگر اُن ملکون کو
بھی خدا پرستون نے فتح کر لیا تو ہم اطاعت کر لینگے اگر ان سب نے بھی اطاعت کی تو اس حالت مین ہم بھی اطاعت
کرینگے خلاصہ یہ کہ جب محراب شاہ نہ مقابلہ کرے گا تو ہماری کیا حقیقت ہے ہم اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہین
رکھتے ہین ہماری اور اسکی یہ مثال ہے کہ جیسے شمع و پروانہ ہم نہ لشکر اسقدر رکھتے ہین نہ قوت جبکہ محراب شاہ
جو کہ لشکر کثیر رکھتا تھا وہ کچھ نہ بنا سکا تو ہم لوگون کی کچھ اصل نہین ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ کام کرین کہ عزت بھی
رہے اور کام بھی ہو جاے اب اس امر پر لگے رہی تو ہم اطاعت کر لین اور اپنی آبرو و جان و مال و لشکر کی حفاظت
کرین جب سمندر یہ پر جا کر وہ سمندر شاہ سے مقابلہ کرین اگر سمندر شاہ غالب آئین تو خیر ہم پھر اپنے مذہب قدیم
کو اختیار کر لین ورنہ اطاعت تو کر چکے ہین یہ جو مراد شاہ نے کہا سب نے متفق ہو کر کہا کہ یہ راے بہت
خوب ہے ہم سب کو مرغوب ہے پس اُسیوقت سے اس راے پر قول و قرار ہو گیا وہ جلسہ برخاست ہوا فوج کی
بھرتی معطل کر دی گئی پرچہ اخبار ہر روز دیکھا جانے لگا اس خیال سے کہ دیکھین محراب شاہ و اقبال شاہ و
امثال شاہ کا کیا انجام ہوتا ہے انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہے حال حیرت شاہ کا تحریر ہوتا ہے کہ ملک حیرتیہ

کے بعد سمندریہ ہی کوئی چار پانچ منزلین درمیان مین ہونگی یہ ملک سب ملکون سے چھوٹا ہی یہان کا
بادشاہ حیرت شاہ ہی جب اسکے پاس نامہ محراب شاہ کا پہونچا چونکہ یہ مرد عاقل ہی اسنے وہ پیام تو
زبانی کہلا بھیجا اور اپنے دربار کو برخاست کر کے اپنے خلوت خانہ مین آیا عقل کو دوڑانے لگا کہ کیا
کرنا چاہیے آیا محراب شاہ کی کمک کرون یا اپنے ملک مین رہون اُسکی حفاظت کرون پھر یہ خیال کیا کہ اگر
مین اپنے ملک مین رہا اور حفاظت کی تو ضرور خداپرست اُدھر کے ملکون کو فتح کرتے ہوئے اور اُنپر
قبضہ کرتے ہوئے آئینگے تو وہی حال میرا بھی ہوگا جو کہ محراب شاہ کا ہوا اور ہوگا اور ذلت حاصل
ہوگی لہذا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین نہ کمک کرون محراب شاہ کی نہ سمندریہ سے کمک طلب کرون بلکہ خاموش
بیٹھا ہون جبکہ خداپرست یہان آئین تو اُنکی اطاعت کرون اور اُنکے ہمراہ سمندریہ پر لشکرکشی کرون ایسی ذلت
اُٹھانے سے کیا حاصل یہ اپنے مقام پر رائے کر کے دوسرے دن ارکین سلطنت کو تخلیہ مین طلب کیا اور
اپنی رائے بیان کی وہ کہنے لگے کہ آپکی رائے بہت عمدہ ہی ضرور اس امر مین خرابی نظر آتی ہی اگر کوئی امر کیا اور
بعد خرابی کے کیا تو کیا حاصل عاقل وہ ہی جو انجام کو سوچ کر کام کرے وہ عاقل نہین ہی جو انجام نہ خیال
کرے اور ایک کام کر گذرے ہم لوگ اس رائے کو پسند کرتے ہین جبکہ آپ کی رائے ہی اور ہم لوگ
بہت خوش ہوئے کیونکہ ہمکو اہل اسلام کی قوت و طاقت کی ہر پرچہ اخبار سے حالت معلوم ہوتی رہتی ہی
ہم لوگ اسی فکر مین تھے جبکہ وہ لوگ ایسے ہین تو کیونکر اُنسے مقابلہ کیا جائیگا سوائے شکست کھانے کے
اور ذلت اُٹھانے کے ہم لوگ اُنکے خوف سے کچھ عرض نہ کرتے تھے رات بھر اسی فکر مین رہتے تھے جو کہ
آپ نے خود آج ظاہر کی حیرت شاہ نے کہا جبکہ تمھاری بھی یہی رائے ہی تو بس خاموش بیٹھے رہو در قلعہ
کھول دو فوج کی بھرتی نہ کرو اگر سمندریہ سے کمک آئے تو اسکو واپس کردو یہ کہکر کہ کمک کی کوئی ضرورت
نہین ہی پس جب محراب شاہ کے شکست کھانے کی خبر سمندریہ مین پہونچی گی تو ضرور سمندر شاہ کے پاس سے
نامہ آئیگا اُسکا کیا جواب ہی میرے نزدیک یہ جواب ہی کہ مجکو مدد کی کوئی ضرورت نہین ہی جب وہ لوگ ادھر
کو آئینگے تو ہم اُنکو مقابلہ کر کے نکالدین گے کیونکہ یہ شہر مثل لقینیہ و محرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ و مرادیہ کے نہین
ہی یہان بڑی مشکل پڑیگی اُنکو تو اس سہارے مین رکھو اور خود اُنکی یعنی خداپرستون کی اطاعت کرو سب نے کہا
کہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے کہ جو آپ کی رائے ہی وہ ہی ہماری بھی رائے ہی جب سب نے ایک رائے بیان کی
حیرت شاہ اُن سب سے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ جو نمک حلال لوگ ہوتے ہین وہ مالک کے خیرخواہ
ہوتے ہین اور وہ رائے دیتے ہین جس امر مین مالک کی بہتری ہو خرابی سے محفوظ رہے اور جو نمک حرام ہوتے
ہین وہ خیرخواہی پر نظر نہین کرتے ہین بلکہ وہ رائے مالک کو دیتے ہین جو کہ بربادی کا سبب ہو تم لوگ بڑے خیرخواہ
ہو کہ آبادی کو چاہتے ہو بربادی کے خواستگار نہین ہو یہ کہکر حیرت شاہ نے ہر ایک کو انعام کثیر دے کر
رخصت کیا وہ اپنے مقام پر آئے حیرت شاہ بھی اس فکر مین رہا کہ جبکہ صاحبقران ہر ملک پر قبضہ کر کے
آئینگے تو مین اطاعت کرونگا اُن سب کو تو اس فکر و تشویش و انتظار مین رکھا جاتا ہی ایک حال اور تحریر
ہوتا ہی کہ اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ نے ایک ہی رات کو خواب دیکھا کہ ایک بہت
بڑا میدان ہی اسمین بہت سے آدمی ہین اور ہزارون آدمی ایسے ہین کہ جنکی کئی قسم کی صورتین ہین اور ایکطرف بہت
سی آگ روشن ہی وہ جو بد صورت لوگ ہین اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہین وہ ہر ایک کو مارتے ہوئے چلے آتے
ہین اور کچھ لوگ اُنکو پکڑ کر طرف آگ کے لیجاتے ہین اور آگ مین ڈالدیا یہ دیکھکر اقبال شاہ وغیرہ ڈر گئے اور ایک طرف
اُس میدان کے بھاگے اور نکلے ہوئے چلے گئے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ اُدھر سے چلے آتے ہین اُنسے اُنھون نے پوچھا

کہا ای حضرت ادھر راستہ ہی یا نہین انھون نے فرمایا کہ ای اقبال شاہ و مجیرہ کدھر سے آتے ہو کیونکہ تمھارے
حواس جاتے رہے ہین نہایت بدحواس ہو کدھر سے آتے ہو اقبال شاہ نے جواب دیا کہ یا حضرت ہمارے حواس
کیونکر بجا ہون ہمنے یہ واقعہ دیکھا ہی ہمکو اپنی جان کا خوف ہی اس سبب سے بھگے جاتے ہین تا کہ کوئی مقام امن
ملجاے پوشیدہ ہو رہین اُن بزرگ نے جواب دیا کہ ای اقبال شاہ تم جدھر جاؤگے وہی لوگ تمکو نظر
آئینگے اور یہی آتش قہر و غضب نازل رہیگی اور تم کو گھیرے رہیگی کیونکہ تم لوگ لامذہب ہو اور یہ لوگ
جو کہ آگ مین ڈالے جاتے ہین سب لامذہب ہین یہ اُن خداؤن کے ماننے والے ہین جو کہ باطل خدا تھے
اور جب تم مروگے تمھارا بھی یہی حال ہوگا ہان اگر مذہب اسلام قبول کرو تو کیا مضایقہ ہی یہ عذاب تمپر نہ نازل
ہوگا ورنہ اسی عذاب مین ہمیشہ مبتلا رہوگے آتش قہر و غضب مین جلاے جاؤگے اور یون ہی آگ مین
ڈالے جاؤگے یہ فرشتگان عذاب ہین جو گرز آتشین مار رہے ہین ورنہ دین اسلام قبول کرو اقبال شاہ
نے جو سُنا اُسکے حواس جاتے رہے اور زیادہ اُس عالم خواب مین بدحواس ہوا اُنکے قدم پر گر پڑا اور کہا
کہ آپ مسلمان کرین مین نے تصویر پرستی پر لعنت کی یہ جو اقبال شاہ نے عرض کیا اُن بزرگ نے کلمہ
طیبہ تعلیم کیا اقبال شاہ نے پڑھا اور کلمہ پڑھکر خوف خدا سے اسقدر رویا کہ اُسکی آنکھ کھل گئی اپنے
تکیہ کو آنسوؤن سے تر پایا اور وہ حال اُسکے دل مین سمائی ہوئی ایسا خوف غالب ہوا کہ اُسیوقت سے
مسلمان ہو گیا وہ کلمہ طیبہ یاد تھا مگر اسنے اپنا مذہب ترک کرنا کسی پر ظاہر نہین کیا بطور خفیہ مسلمان رہا اور
وقت کا منتظر رہا یہی خواب اقبال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ نے دیکھا یہ بھی سب کے سب
مسلمان ہوگئے اور وقت کے منتظر رہے اب انکو تو حالت اسلام مین مگر پوشیدہ رکھا جاتا ہی اور یہ
منتظر ہین آمد صاحبقران کے اب حال محراب شاہ و صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ محراب شاہ نے
اپنے عیار کو تخلیہ مین طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تجھ سے ہو سکتا ہی کہ تو صاحبقران کو کسی تدبیر سے
گرفتار کر لا تو مین تجھکو زر کثیر انعام مین دونگا مگر یہ حال کسی پر ظاہر نہو اسنے کہا کہ آپکے اقبال سے
جا کر ضرور اسیر کر لاؤنگا محراب شاہ نے کہا کہ اگر تو اسیر کر لا تو مین بوقت سحر قتل ہی کر ڈالون جب صاحبقران
قتل ہوے تو پھر کسی کی یہ جرأت نہوگی کہ وہ مقابلہ کرے سب عاجز ہو کر چلے جائینگے عیار نے
کہا کہ گرفتار تو مین کیے لاتا ہون قتل کرنے نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہی یہ کہکر وہ عیار ایک گنوار کی
صورت بنکر لشکر امیر کی طرف چلا ناظرین پر واضح رہے کہ پہلے یہ محراب شاہ کے پاس سے ایک
صحرا مین گیا تھا وہان کوئی تدبیر کرکے اور اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر صاحبقران مین آیا یہان
دربار جمع ہی صاحبقران دنگل پر متمکن ہین اور سب حاضر دربار ہین صاحبقران یہ ذکر فرما رہے ہین
کہ اب کو دن مہلت کے باقی ہین کہین یہ زمانہ بھی تمام ہو تو مقابلہ ہو یہ جھگڑا ابھی فیصل ہو جاے
بادشاہ نے فرمایا کہ وہ پھر مہلت طلب کرینگے اور آپ مہلت دیدینگے صاحبقران نے فرمایا کہ مین
قسم کھاتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ مہلت نہ دونگا چاہے تمام زمانہ مجکو برا کہے یہ ذکر فرما رہے
تھے اُدھر اپنی بارگاہ مین محراب شاہ بیٹھا ہوا اپنے سپہ سالار اور اُن سردارون سے جو کہ
زخمی ہو گئے تھے اور اس مہلت کے زمانہ مین اُنکے زخم اچھے ہو گئے تھے اب وہ دربار مین
آنے لگے تھے کہ رہا تھا کہ زمانہ مہلت گزر گیا دو دن باقی ہین اور ابھی تک نہ اقبال شاہ
نے کوئی جواب دیا نہ خود آیا نہ اقبال شاہ نے مراد شاہ و حیرت شاہ تو پہلے ہی جواب
دے بیٹھے ہین پھر ہم مقابلہ تو ضرور کرینگے جو ہمارے خداوندون کو منظور ہوگا وہ ہوگا اہل دربار نے

کہا کہ آپ کیون کسی کی کمک کے خواستگار ہون وہ لوگ کیا ہین جو آپ کی مدد کرینگے محراب شاہ نے جواب
دیا کہ مجکو صرف اُن شاہون کا حال دریافت کرنا تھا کہ کس طور سے پیش آتے ہین اگر اسوقت میری کمک
کی توکل اُنپر کوئی وقت پڑے گا تو ہم ساتھ دینگے اور ہم کو اس مہم سے مہلت ہوجاے تو ان سبکو
اس عدم حاضری اور کمک نہ کرنے کی سزا دینگے یہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین اہل دربار
نے کہا کہ ضرور بالضرور ان کو سزا دینا لازم ہی کہ انھون نے بڑی بڑی خرابیان کین ایسے وقت
مین کمک نہ کی محراب شاہ نے کہا کہ دیکھا جاے گا یہ کہکر خاموش ہورہا بلکہ دربار برخاست
کیا اور اپنے محل مین آیا اس فکر مین ہی کہ میرا عیار صاحبقران کو اسیر کر کے لاے گا اقرار تو کر گیا
ہی یہ تو اس فکر مین ہی ادھر وہ گنوار لشکر کو طی کر کے قریب بارگاہ پہونچا اور ودرگہ سالار کی
آنکھ بچاکر داخل بارگاہ ہوا اور دوڑکر صاحبقران والاشان کے قدم پر گر پڑا اور رونے لگا
چوبدار دوڑے کہ اسکو مار کر نکال دین صاحبقران نے منع کیا اور کہا کہ نہ معلوم اسپر کیا بلا نازل
ہوئی ہی جو یہ یون بے اختیار اپنی جان پر کھیل کر آیا ہی اور اسنے یہ بھی خوف نہ کیا کہ لوگ مجھکو
گرفتار کر لین گے مارین گے یون بلاتحاشا میرے قدمون پر آکر گرا ہی مجھکو اسکا حال پر ملال
دریافت کرنے دو صاحبقران کے منع کرنے سے سب چوبدار وغیرہ خاموش ہورہے اور
اپنے اپنے مقام پر جاکر کھڑے ہوگئے کہ صاحبقران والاشان نے اُس گنوار سے کہا کہ تیرے
اوپر کیا بلا نازل ہوئی تو اسقدر کیون بیقرار ہی اسکا کیا سبب ہی کچھ بیان تو کرو اُس گنوار نے
سر قدمون پر سے صاحبقران کے اُٹھا کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے خداوند فیاج جہان
میرے اوپر وہ آفت نازل ہوئی ہی کہ بیان سے باہر ہی یہان سے قریب ایک موضع ہی اُس موضع مین
آپ کا غلام رہتا ہی چند لڑکے ہین اور بہت سے مکان اُس موضع مین ہین تین برس سے ایک باگھ
آتا ہی اور تمام موضع کو برباد کر جاتا ہی ایک ایک منئی کو اُٹھا لیجاتا ہی ہمنے اکثر اس امر کی شکایت محراب
شاہ سے کی اُنھون نے سپاہ وغیرہ روانہ کی مگر وہ شیر کسی کے ہاتھ نہ آیا وہ لوگ واپس آئے اے خداوند
وہ موضع بہت آباد تھا اب برباد ہوگیا ہی ہر روز ایک منئی کو باگھ لیجاتا ہی کل میرے جوان فرزند کو
اُٹھا لے گیا ہی مین اُسکے غم مین روتا ہوا جو اِدھر آنکلا تو معلوم ہوا کہ آپ یہان تشریف رکھتے ہین
مین نے سنا تھا کہ آپ باگھ کو مار ڈالتے ہین تو مین حاضر ہوا ہون کہ آپ یہ بلا اہل موضع کے سر پر سے
دفع کرین اور ہمکو اس بلاے جانکاہ سے نجات دین آپ کا بڑا احسان ہوگا ہم سب
آپ کے غلام ہو جائین گے گویا آپ کے سبب سے ہم لوگ زندگی پائینگے یہ سنکے صاحبقران
نے فرمایا کہ وہ شیر کہان ہی اُسنے کہا کہ اسکے رہنے کا ایک مقام ہی وہ مجکو معلوم ہی مین آپ کو
چلکر بتا دونگا آپ اُسے قتل فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا کہ اس گنوار کو لیجاؤ
اور اسکی خاطرداری کرو جبکہ دربار برخاست ہوگا تو مین اُسکے ہمراہ جاکر اس شیر کو قتل
کرونگا اور اسکو اور اہل موضع کو اس بلا سے نجات دونگا کیونکہ میری ذات حلال مشکلات
ہی مجکو خداے برحق نے اسی امر کے لیے پیدا کیا ہی کہ جو بیکس ہون اُنکی مدد کرین یہ جو
صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ اسکو لیجاؤ وہ پھر صاحبقران کے قدم پر گر کر رونے لگا
اور کہنے لگا کہ میرا دل چلا جاتا ہی جب سے مورے بیٹے کو لے گیا ہی اب وہ تھوڑی دیر مین
موضع مین پھر آئیگا اور آفت برپا کرے گا اور کسی نہ کسی کو اُٹھا لیجاے گا ایک اور منئی کی جان

یہ کہکر تڑپنے لگا یہ وہ وقت ہی کہ سہ پہر کا وقت دربار بھی برخاست ہونے کا آگیا تھا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو چلے گئے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ مین اجازت چاہتا ہون کہ مین جاکر اس گنوار کے ہمراہ شیر کو قتل کردن اُسکے بعد واپس آؤن آپ پریشان نہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ سردارون کو ہمراہ لیے جائیے صاحبقران نے جواب دیا کہ جہان پناہ سردار جو ہمراہ ہون گے مرکبون کی ٹاپون کی صدا سے شیر بھاگ جائے گا یہ بیچارہ رہ جائے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین تنہا جاؤن آپ اطمینان رکھین مین اُسکو قتل کرکے بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ گو طبیعت نہین گوارا کرتی ہی کہ آپ تنہا جائین مگر مجبوری ہی ذرا ہوشیاری کے ساتھ کام کیجئے گا جائیے سپرد خدائے ذوالجلال کیا صاحبقران والاشان بادشاہ سے اجازت لیکر اُس گنوار کے ہمراہ چلے صرف ایک جاکر کو ہمراہ لے لیا اور کسی کو مطلق خبر نہ کی خواجہ تک کو خبر نہ کی وہ گنوار آگے آگے دوڑتا ہوا صاحبقران کو دعائین دیتا ہوا چلا جاتا ہی اُسکے عقب مین صاحبقران مرکب پر سوار مسلح و مکمل چلے جاتے ہین وہ گنوار مڑ مڑکے دیکھتا جاتا ہی کہ وہ قریب ایک درے کے پہونچ گیا ہی گنوار درہ کوہ پر جاکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس درہ مین وہ باگھ رہتا ہی بڑا ہی زبردست ہی صاحبقران نے فرمایا کہ تو اسی مقام پر ٹھہر جا مین اُسے قتل کرکے آتا ہون اُس گنوار نے کہا کہ جی نہین مین بھی ہمراہ چلونگا وہ اس مقام پر نہین رہتا ہی اُسکے رہنے کا اس درہ کوہ کے اندر ایک اور مقام ہی مین اُس سے واقف ہون صاحبقران والاشان نے کہا کہ اُدھر جاکر کو اسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا اُسنے عرض کیا کہ مین بھی چلون صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ تمھارے چلنے کی کوئی ضرورت چندان نہین ہی تو اسی مقام پر کھڑا رہ وہ بیچارہ مجبور و ناچار اسی مقام پر کھڑا ہو گیا صاحبقران والاشان اُس گنوار کے ہمراہ اُس درہ مین آئے اُس درہ کو گل و ریاحین سے خوب شاداب پایا سبزہ خوب لگا ہوا تھا آبشارین جاری تھین ہوائے سرد چلی آتی تھی نسیم سحری کے جھونکے چل رہے تھے دماغ جان معطر ہوا جاتا تھا صاحبقران والاشان اس مقام کی سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہان وہ جاکر بیرون درہ کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہی رات ہو گئی ہی کوئی دو گھنٹہ رات آگئی ہی اب وہ گھبرانے لگا ادھر صاحبقران والاشان ایسے محو ہوے ہین اُس مقام کی سیر مین یہ بھی خیال نہین ہی کہ مین کس کام کو آیا ہون اور کیا وقت ہی یہ بھی خیال نہین ہی کہ رات ہو گئی ہی وہ گنوار بھی ہمراہ ہی کہ ایک مرتبہ وہ گنوار بیساختہ چلا اُٹھا اور لرزنے لگا اور کہنے لگا کہ اے خداوند وہ باگھ وہ باگھ اس طور سے کہا کہ صاحبقران والاشان کی سمجھ مین مطلق نہ آیا اُسکی آواز گو پیچیدہ تھی ایسا خوف زدہ تھا کہ صاحبقران اُسکے تو قریب ہی تھے فرمانے لگے کہ کیون خیر تو ہی کیا ہوا اپنے حواس خمسہ درست کر تب اُسنے کہا کہ وہ باگھ وہ باگھ اب صاحبقران والاشان کے بخوبی سمجھ مین آیا کہ یہ کہہ رہا ہی کہ وہ باگھ وہ باگھ شیر کو دیکھکر ڈر گیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کہان ہی اُس درہ کی فضا دیکھکر ایسے از خود رفتہ ہوے ہین کہ کچھ ہوش نہین ہی یہ بھی خیال نہین ہی کہ رات ہو گئی ہی اُس گنوار نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ ہی اور پھر اپنا ہاتھ ہٹا لیا کہ صاحبقران نے ملاحظہ کیا کہ ایک مقام پر ایک شیر ببر کھڑا ہوا ہی ادھر اُسکی دُم ہی اُدھر منھ ہی یہ دیکھکر صاحبقران والاشان نے آہستہ آہستہ اپنے مرکب کو اُسکی طرف بڑھایا اور اُسکے منھ کی طرف آئے وہ گنوار اُسی مقام پہ کھڑا ہوا ہی نہ کچھ منھ سے بولتا ہی نہ چالتا ہی صرف مارے خوف کے کانپ رہا ہی ادھر جب صاحبقران اُس شیر کے مقابل پہونچے

ڈانٹ کر کہا کہ ای شیر صحرائی کیا کھڑا ہوا ہی میرے مقابل آ وہ شیر خاموش کھڑا رہا صاحبقران نے خیال
فرمایا کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ شیر خاموش کھڑا ہی نہ حرکت کرتا ہے نہ بولتا ہی اسکا کیا سبب ہی کیا یہ
مردہ ہی یہ خیال فرما کے بالکل قریب آئے اور تلوار نیام سے نکال کر اُسکو دکھائی اور فرمایا کہ تو کیون
نہین حرکت کرتا ہی یہ کہکر تلوار کا وار کیا جیسے تلوار اُسکی گردن پر ماری سر تن پر سے الگ جا کر گرا اُس سے
غبار نکلا کہ وہ دماغ پر صاحبقران کے پہونچا کہ صاحبقران کو چھینک آئی بیہوشی تاثیر کر گئی صاحبقران
مرکب پر سے بیہوش ہو کر گرے ادھر صاحبقران گرے اُدھر اُسنے صدا دی کہ منم مہتر خاک زن
عیار محراب شاہ یہ صدا دے کر قریب صاحبقران آیا اور ایک حباب اور صاحبقران کے منھ پر
مارا احتیاطاً کہ شائد بے ہوش نہوئے ہون حباب مار کر بے ہوش کر لیا چادر عیاری مین باندھ کر
اور پائے شاطری مارتا ہوا پشتارہ دوش پر لگا لیا اور بصد تیز روی روانہ ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ
جب مہتر خاک زن محراب شاہ سے یہ اقرار کر کے چلا تھا اس درہ مین آیا اسنے اس درہ کو بہت
پُر فضا پایا اسنے تمام گلون پر بیہوشی چھڑکی اور ایک طرف بیٹھ کر خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون
بس یہ عیاری خیال مین آئی اسنے ایک شیر بھوسے کا بنایا اُسمین بیہوشی بھر دی اُسکو گھاس پر کھڑا کر کے اور
ہر طرف بیہوشی چھڑک کے گلون پر بیہوشی ڈال کر اور گنوار کی صورت بنکر صاحبقران کی خدمت مین
روانہ ہوا یہ تصور کر لیا تھا کہ جا کر صاحبقران سے بیان کرونگا اگر بن پڑا تو لے آیا اور یہان لا کر
بیہوش کیا وہ جو نقرہ سوچا تھا بن پڑا صاحبقران کو لے کر اُس مقام پر آیا تھا وہان جو بیہوشی
چھڑکی ہوئی تھی وہ جو گلون مین ملی اور اُن گلون کی خوشبو کے ساتھ ملکر صاحبقران کے دماغ
مین پہونچی صاحبقران جو محو ہو گئے تھے وہ یہی سبب تھا کہ ہر ایک بات صاحبقران کے ذہن
سے اُتر گئی تھی کوئی خبر نہ رہی تھی اُسی بیہوشی کے سبب سے کسی امر کا خیال نہ تھا اسی عالم
محویت مین یہ بھی خیال نہ تھا کہ مین کہان آیا ہون اور یہ کیا امر ہی کہ نہ یہ شیر بولتا ہی نہ حرکت کرتا ہی صرف
اسقدر خیال تھا مگر بیہوشی اثر کر چکی تھی اگر نہ بھی تلوار شیر پر لگاتے تو بھی بیہوش ہو کر گر پڑتے مگر سبب
بیہوشی کے کسی امر کا خیال نہ کیا تلوار لگائی تھی کہ گردن کٹ گئی تھی اُس سے بیہوشی اُڑی تھی اور
اُسنے اثر کیا تھا ایک تو وہ بیہوشی اثر کر چکی تھی دوسرے اس بیہوشی نے تاثیر کی تھی کہ گر پڑے
تھے وہ عیار اُٹھا کر لے گیا وہ تو ادھر کو چلا گیا تھا بہت خوشی خوشی ادھر کو روانہ ہوا یہان محراب
شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار جو کہ باقی رہے ہین اور جو کہ زخمی تھے انکے زخم اچھے ہو گئے
ہین وہ بھی بیٹھے ہوئے ہین کہ محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ کل کا اور پرسون کا دن اور مہلت
ہین باقی ہی اسکے بعد مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام اسکا کیا ہوگا کیونکہ اتو بڑی خرابی ہو گئی ہی اب وہ لوگ مہلت نہ دینگے
کیونکہ دو مرتبہ مہلت دے چکے ہین اب کہان تک مہلت دین گے دوسرے ہمکو بھی غیرت آتی ہی
کہ گھڑی گھڑی مہلت طلب کرین سپہ سالار نے جواب دیا کہ اب مہلت طلب کرنے کا موقع بھی
نہین ہی یہ جو سپہ سالار نے کہا تو محراب شاہ نے کہا کہ پھر کیا ہوگا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپ
کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین ہم ضرور مقابلہ کرینگے ہم لوگ تو ابھی مقابلہ کرنے کو موجود ہین وہ لوگ
کہان تک مقابلہ کرین گے ایک نہ ایک دن ضرور شکست اُنکو حاصل ہوگی محراب شاہ نے کہا کہ
جو مرضی تم لوگون کی مین تو تمھارے بھروسے پہ مقابلہ کرتا ہون ورنہ مین کبھی اب مقابلہ نہ کرتا
یہ کہکر بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا چونکہ جب صبح کو دربار

برخاست کیا تھا تو دن بھر انتظار کیا کیا بعد اُسکے شام کا دربار کیا بعد دربار برخاست کرنے کے محل مین
جو آیا تو پیا اپنے لوگون سے کہا کہ اگر میرا عیار آے تو مجکو خبر دینا اور محلدار سے حکم دیا کہ جب آئے تو ہمکو خبر
کر دینا کسی وقت مین ایسا نکرنا کہ خبر نہ کیجاے ورنہ خرابی ہوگی بہت بڑی ضرورت ہی اگر خبر نہوگی تو کام ہرج
ہوجائیگا مین اپنی آرامگاہ مین بیدار ہون یہ کہکر محلدار نے عرض کیا کہ مین جسوقت عیار آئیگا اُسی وقت خبر کردونگی
یہ کہکر اپنے پہرے پر آکر بیٹھی یہان بادشاہ محل مین بیدار ہی کہ وہ عیار جو پشتارہ صاحبقران کا لیکر اُس
درہ سے روانہ ہوا تھا قریب دو پہر رات کے در محل پر پہونچا معلوم ہوا کہ بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین
تشریف لیجا چکے ہین اُسنے پشتارہ تو ایک گوشہ مین رکھا در محل پر آیا محلدار سے کہا کہ بادشاہ کو خبر کردو اگر
بیدار ہون محلدار نے جاکر کہا کہ مہتر خاک زن آئے ہین بادشاہ نے جو مہتر خاکزن کا نام سنا کہ وہ آیا
فوراً اُٹھ کھڑے ہوے اور طرف در محل کے چلے بیرون محل آے مہتر سے پوچھا کہ کیون کیا خبر ہی خیر یا بہتر
مہتر نے جواب دیا کہ ہم لوگ حضور کے اقبال سے ہمیشہ بخیر رہتے ہین یہ سنکے بادشاہ خلوتخانہ مین آیا اور کل حالت
دریافت کی عیار نے کل کیفیت بیان کی محراب شاہ نے کہا کہ کل صبح کو جب مین دربار مین ہون تو انکو لیکر
آنا اور کہنا کہ مین صاحبقران کو گرفتار کرلایا ہون مین بہت خفا ہونگا تم عرض کرنا کہ اب تو مجھ سے قصور ہوگیا
ہی میری محنت کو بیکار نہ فرمایئے اب تو اسکو جو آپ کو سزا دینا ہو سزا دیجیے مین اُسیوقت قتل کا حکم دونگا بس قتل
ہوجائے گا عیار نے کہا کہ بہت خوب مگر آپ اسوقت دیکھ تو لیجیے محراب شاہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی مجکو
یقین ہی عیار نے کہا کہ جو آپنے اقرار فرمایا ہی وہ پورا فرمایئے محراب شاہ نے ایک مالا مروارید کہ جو کہ ملک محرابیہ
کا خراج ایک سال کی قیمت رکھتا تھا اُسکو اُتار کر گلے سے دیا اور پانچہزار روپیہ زر نقد دیا اور ایک خلعت
گران قیمت دیا اور وہان سے اُٹھکر محل مین آیا عیار پشتارہ لیکر اپنے مکان پر آیا اُس پشتارہ کو ایک کوٹھری مین
رکھا اور جاکر سو رہا یہان بادشاہ بھی آکر با آرام تمام سو رہا اُنکو تو اس خیال مین سکھا جاتا تھا کہ صبح کو جب دربار
آراستہ ہوگا تو صاحبقران قتل ہونگے اب اُس جاکر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ دو پہر رات تک اس درہ پر کھڑا
رہا جب دو پہر رات آئی اسکو خیال آیا کہ بڑی دیر ہوئی صاحبقران فرما گئے تھے کہ تو یہان ٹھہرا رہ مین ابھی آتا
ہون کیا سبب ہوا کہ اتنا عرصہ ہوا ابھی تک نہین آے ذرا چلکر دیکھنا چاہیئے کہ کیا گذری ہی جو نہین آئے ہین یہ
تصور کرکے داخل درہ ہوا اور تلاش کرنے لگا تمام درے کو تلاش کیا کہین سراغ نہ ملا اُسکے دماغ مین بھی
اُن گلون کی خوشبو نے اثر کیا کہ وہ بھی بیہوش ہوکر گرا اور بیخود ہوکر رہ گیا اب جو ہوا چلی تھوڑے عرصہ کے بعد
اُسکو ہوش آیا پھر تلاش کرنے لگا ایک مقام پر پہونچا دیکھا کہ مرکب صاحبقران کوتل کھڑا ہی اور ایک شیر پڑا ہوا ہی
صاحبقران نا دارد ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے یہ قریب مرکب آیا اب جو اس شیر کو غور کرکے دیکھا
تو وہ شیر مرا ہوا پڑا ہی اور مرکب خالی ہی یہ جو پہونچا اُسنے غور کیا تو دیکھا کہ شیر کا سر نہین ہی اور وہ شیر کاغذ کا معلوم
ہوتا ہی یہ اور حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی چونکہ شب ماہ تھی اس سبب سے کل حالات معلوم ہوتے تھے ایسی چاندنی کھلی ہوئی
تھی کہ اگر دانہ زمین پر ڈالدو تو چن لو ایسی چادر نور پھیلی ہوئی تھی اُسنے سب حال دیکھا بہت پریشان ہوا اُسنے
وہ شیر اُٹھا لیا اور مرکب کی باگ ہاتھ مین لے لی اور اُس مقام پر سے طرف لشکر کے چلا اسقدر دور چلے آئے
تھے کہ وہ اسقدر راہ اُسی رہروی مین گذری اور قریب صبح لشکر مین پہونچا یہان تک کہ لشکر مین داخل ہوا یہان جب
صبح ہوئی تو بادشاہ نے دربار آراستہ کیا تخت پر آکر جلوہ گر ہوے سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا دفعتاً
صاحبقران پر غاشیہ پڑا ہوا مگر خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے بادشاہ نے خواجہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اتنا عرصہ ہوا کہ
ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لاے ہین اسکا کیا سبب ہی دوسرے یہ کہ کل صاحبقران اس گنوار کے ہمراہ

اُس شیر کو قتل کرنے تشریف لے گئے تھے کسی کو ہمراہ بھی نہ لیا تھا نہ معلوم واپس آئے یا نہین ذرا خیمہ مین
جا کر دریافت تو کرو کہ مزاج کیسا ہی جو دربار مین تشریف نہین لائے ہین یہ سنکے خواجہ نے چالاک
ثانی سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ وہ چلا اور دربار سے نکلکر باہر آیا طرف خیمہ صاحبقران کے چلا تھا
کہ دیکھا صاحبقران کے مرکب کو چاکر لیے ہوے چلا آتا ہی اور ایک شیر اُسکے کندھے پر ہی یہ دیکھکر چالاک
اُسکے قریب آیا دیکھا کہ وہ شیر تو کاغذ کا ہی مگر چاکر بہت پریشان ہے چالاک نے اُس سے کہا کہ تو تو ٹینیا
تماشہ بنائے مرکب کو لیے ہوے ٹہل رہا ہو وہان صاحبقران تیرا انتظار کر رہے ہونگے ابھی تک دربار مین
نہین آئے ہین معلوم ہوا کہ یہی سبب تھا کہ صاحبقران جو دربار مین تشریف نہین لائے ہین جا جلد مرکب لیکر
کیونکہ بادشاہ بہت پریشان ہین اُسنے کہا کہ کیا صاحبقران تشریف لائے ہین چالاک نے کہا کہ یہ کیا تو نے دریافت
کیا کہ صاحبقران تشریف لائے ہین کیا کہین تشریف لیگئے ہین اُسنے کہا کہ مجکو نہین معلوم ہی وہ اُس گنوار کے
ہمراہ کل سہ پہر کو تشریف لے گئے تھے مین بھی ہمراہ تھا کہ وہ گنوار صاحبقران کو لے کر درہ کوہ پر آیا صاحبقران
مجکو اس درہ پہ ٹھہرا کر خود اُس گنوار کے ہمراہ گئے بڑی دیر کے بعد رات ہو گئی مین ٹھہرا رہا جب صاحبقران
نہ آئے تو قریب دو پہر رات کے مجکو خیال آیا کہ بڑا عرصہ ہوا کہ صاحبقران نہ آئے مین صاحبقران کی تلاش
مین اندر درہ کے آیا وہ درہ بہت پر فضا تھا مین نے تمام درہ مین تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا ایک مقام پر مین خود
گر پڑا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوش آیا مین پھر تلاش کرنے لگا ایک مقام پر یہ شیر ملا مین نے خیال کیا کہ یہ شیر اصلی ہی
جب قریب پہونچا تو مرکب خالی پایا اور یہ کاغذ کا شیر پڑا ہوا تھا مین اُسکو اٹھا کر اور مرکب کو لیکر چلا اسی طرف سے
چلا آتا ہون یہ جو چالاک نے سنا وہ بہت پریشان ہوا اور کہا کہ بڑا غضب ہو گیا تو نے بڑی کوتاہی کی کہ صاحبقران
کو جانے دیا یہ کہکر اسکو ہمراہ لیکر دربار مین آیا اور جو کچھ کہ اس سے حال سنا تھا وہ بیان کیا بادشاہ نے جو سنا تو
دم بخود ہو کر رہگئے اور سب اہل دربار حیران ہو کر رہ گئے خواجہ کے تو حواس جاتے رہے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ بہت
سخن ناشنو ہین کسی کے کہنے کو نہین سنتے ہین ایک تو جانے کی کیا ضرورت تھی اگر گئے تھے تو کسی کو ہمراہ
لیجاتے تو ایک سے دو بھلے نہ معلوم کیا بلا نازل ہوئی کہ وہ غائب ہو گئے اے برق اُس چاکر کو ہمراہ لیکر جاؤ اور اس
مقام کو دیکھو تو کہ وہان کیا ہی آیا کوئی طلسم تو نہین ہی یہ سنکے برق ثانی اس چاکر کو ہمراہ لے کر اسی وقت باہر بارگاہ
کے آئے اور طرف اُس درہ کے چلے یہان خواجہ نے جو اُس شیر کو دیکھا تو کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کوئی عیار
صاحبقران کو عیاری کر کے لے گیا یہ شیر عیار ہی کا بنایا ہوا تھا کسی عیار کو کسی نے روانہ کیا تھا کہ صاحبقران
کو جا کر لے آؤ وہ عیاری کر کے لے گیا نہ معلوم کہان لے گیا اور کیا گذری یہ جو خواجہ نے کہا تو اب اور سب کو فکر
ہوئی کہ یہ تو بڑا غضب ہو گیا اہل دربار کہنے لگے کہ کیا تدبیر ہو خواجہ نے کہا کہ کوئی جا کر لشکر حریف سے
خبر لائے اور مین بھی جاتا ہون یہ کہکر خواجہ اُٹھے تھے اور قصد کیا تھا کہ روانہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ اے خواجہ
اتنے عرصہ تک ٹھہر جاؤ کہ جب تک برق ثانی اُس درہ سے دیکھکر واپس آئین خواجہ نے کہا کہ بہت خوب
یہ کہکر خواجہ بیٹھ گئے اُدھر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے روانہ ہوے اُدھر برق ثانی ہمراہ اس چاکر کے
اس درہ مین پہونچا جہان صاحبقران غائب ہوے تھے اُسنے اُس مقام کا پتہ دیا جہان پر کوتل مرکب
ملا تھا اور وہ شیر نقلی پڑا ہوا تھا اب جو برق ثانی نے دیکھا تو پیترا عیار کا پایا اس پیترے کو وہان سے
دیکھکر واپس آیا اور پاسے شاطری مار کر داخل لشکر ہوا اور بارگاہ مین پہونچکر خواجہ سے کہا کہ عیار کا پیترہ
ہی وہ عیار جسکے پیترے کو ہمنے نہین دیکھا ہی خواجہ نے یہ سنکے کہا کہ ہان مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون تم
اپنے مقام پر جاؤ مین تلاش مین صاحبقران کی جاتا ہون یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اور ذوذی

طرف لشکر کفار کے روانہ ہوئے یہ تو ادھر سے جاتے تھے مین اُدھر کا حال سنو کہ جب سحر ہوئی وہان بارگاہ مین
محراب شاہ آکر تخت پر بیٹھا سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار خوب آراستہ تھا کہ مہتر خاک زن دربارگاہ سے پشتارہ
بردوش پیدا ہوا اور روبرو محراب شاہ کے لاکر رکھدیا اور کہا مین ایک تحفہ حضور کے لیے لایا ہون انعام کا
خواستگار ہون محراب شاہ نے کہا کہ بیان تو کرو اُسنے وہی تقریر جو کہ محراب شاہ نے کہی تھی یون بیان
کرنے لگا کہ مبارک ہو آپ کو آپ کے دشمن کو مین گرفتار کر لایا ہون اس پشتارہ مین آپ کا دشمن ہے مین امیدوار
ہون کہ مجکو انعام ملے تو مین اُسکو پشتارہ سے نکال کر دکھاؤن محراب شاہ نے کہا کہ جبتک تو دکھا نہ دیگا یا نام نہ لیگا
مین انعام نہ دونگا ناظرین پر واضح رہے کہ وہ ہرکارہ جو کہ خواجہ نے خبر کو لشکر کفار مین روانہ کئے تھے وہ بھی یہان
دربار مین موجود تھے وہ بھی دیکھ رہے ہین کہ یہ پشتارہ کیسا آیا ہے ذرا دیکھنا چاہیے وہ بھی اُسی طرف دیکھنے لگے اُس
عیار کی تقریر سنی جب محراب شاہ نے کہا کہ نام بیان کرو اُسنے کہا کہ مین لشکر اسلام کے افسر اعلے یعنے صاحبقران
کو گرفتار کرکے لایا ہون اس پشتارہ مین صاحبقران ہین یہ جو کہا تو سوائے محراب شاہ و سپہ سالار کے
اور سب اہل دربار خوش ہو گئے مگر بظاہر تو محراب شاہ ناخوش ہوا مگر باطن مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ
کیون تو کس کے حکم سے صاحبقران کو گرفتار کرکے لایا ہے تو نے بڑا غضب کیا مجکو مفت بدنام کیا بلکہ بالکل
خلاف طریقہ کیا یہ جو حرکت تو نے کی ہے بالکل مردمی کے خلاف کیا مجکو تمام عالم مین رسوا کیا لوگ یہ کہین گے کہ
محراب شاہ نے خلاف قاعدہ شجاعت کیا کہ صاحبقران کو گرفتار کرا لیا جبکہ زبردست دیکھا اسیر کرالیا تیرے
سبب سے مین تمام دنیا مین رسوا ہوا تو نے کسکے حکم سے یہ کام کیا بس ابھی میرے روبرو سے دور ہو یہ جو
محراب شاہ نے کہا تو سپہ سالار اُسکا کہنے لگا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین ضرور بدنامی کا سبب ہے ضرور
آپ بدنام ہون گے اہل دنیا یہ ضرور کہین گے کہ جب محراب شاہ نے دیکھا کہ صاحبقران غالب آئے
اُسنے عیار کو بھیجکر گرفتار کرا لیا جو کہ بہادر ہین وہ ضرور طعنہ زن ہونگے پس اس سے بہتر ہے کہ انکو فوراً رہا کر دیجیے
جبکہ یہ سپہ سالار نے کہا تو محراب شاہ نے کہا ہان مجکو بھی خیال ہے اسی بدنامی کا ملال ہے اسے کسی طرف کا نہ رکھا ہر ایک بادشاہ کی
روبرو ذلیل کیا بہادرون کی نظرون مین تو حقیر ہو گیا ضرور سب مجکو بنظر حقارت دیکھین گے کوئی حاضر ہے اسکو
گرفتار کر لو اور اس پشتارہ کو کھول دو یہ جو محراب شاہ نے کہا وہ عیار دوڑکر محراب شاہ کے
قدم پر گر پڑا اور کہا کہ مین تو جان دے کر لایا ہون بڑی محنت اور جانفشانی کی ہے میری محنت کو رایگان
نہ فرمایئے اب تو مجھ سے بیشک خطا ہوئی مین اس امر کا خطاوار ہون مگر یہ نہ کیجیے گا کہ رہا کر دیجیے بس قتل
کرا ڈالیے محراب شاہ نے کہا کہ لو اور سنیے ہمکو نصائش کرتے ہین کہ قتل کر ڈالیے رہا نہ فرمایئے دوسری بدنامی
اپنے سر پر لون این گل دیگر شگفت عیار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ جو بدنامی آپ کے لیے ہونی تھی
وہ تو ہو چکی اسکا افسوس بیکار ہے اب مین اُسکو ہوشیار کرتا ہون آپ اس سے کلام کرین اگر مطیع ہو جاے
تو خیر کیا مضائقہ ہے ورنہ اسی جرم مین اسکو قتل فرمایئے سپہ سالار نے کہا کہ ایسا ہرگز ہرگز کبھی نہ کیجیے گا
اور یہ خیال بھی اپنے دل مین نہ لایئے گا کہ صاحبقران کو قتل فرمایئے اور مفت کی بدنامی اور الزام
اپنے سر لیجیے میری تو یہ راے ہے کہ رہا کر دیجیے اگر رہا نہ فرمایئے تو قید فرمایئے اور سر میدان لشکر پر
جا کر مقابلہ فرمایئے گو یہ امر برخلاف جرأت و شجاعت ہے مگر کیا کیا جاے بلکہ جہان تک ممکن ہو بہت
جلد اس امر کے واسطے فرمایئے کہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام مین خبر ہو جاے تو بڑی خرابی ہو اور وہان سے
لوگ دوڑے ہوے آئین مقابلہ ہونے لگے اور یہ امر سب پر ظاہر ہو جاے گا بڑی بدنامی ہو گی
اس سے بہتر اور مناسب وقت یہ بات ہے کہ ابھی کسیکو کانون کان خبر بھی نہین ہوئی ہے یون ہی آپ

انکو قید فرمائیے محراب شاہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہو کہ آپ انکو قید فرمائیے یہ جو سپہ سالار نے کہا کہ میری رائے اب یہ ہوئی ہو کہ ابھی تک کسی کو خبر مطلق نہین ہوئی ہو اس سے تو یہی امر بہتر ہوگا کہ قتل کرڈالون بلکہ گرفتار کرنے مین یہ ہوگا کہ شاید معلوم ہوجائے اور اُس لشکر کے عیار آکر اسکو رہا کرکے لیجائین تو ضرور بدنامی کا سبب ہوگا اور وہ جاکر سب کو اس امر سے آگاہ کریگا اور وہ ہی امر بدنامی کا موجب ہوگا لوگ یہ اپنے دل مین خیال کرینگے کہ ضرور محراب شاہ نے گرفتار کرالیا تھا اور یہ امر بطور بدگمانی ہوگا کوئی اسکو دراصل نہ خیال کریگا اسی وجہ سے محراب شاہ بظاہر اپنے عیار پر خفا ہوا کہ یہ معلوم ہوجائے اگر یہ محراب شاہ کا کردہ ہوتا تو ضرور رہا کردیتا قید نرکھتا بس قتل کرڈالنے سے اس بدنامی سے بچتا ہون یہ کہکر عیار سے کہا کہ بہت جلد آہنگرون کو بلاؤ اور پشتارہ کو کھولو یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا سپہ سالار نے کہا کہ جب آپ حکم قتل فرمائیے گا تو مین یہان سے چلا جاؤنگا کیونکہ مین تو اس بدنامی مین نہ شریک ہون یہ کہکر محراب شاہ سے کہا کہ آپ بڑی غلطی کہاتے ہین پھر پیچھے کو پچھتائیے گا آیندہ آپکو اختیار ہی محراب شاہ نے کہا کہ تم سے کیا مطلب ہو تم خاموش بیٹھے رہو کوئی دربار مین تو مین قتل کراؤنگا نہین ہان مرف حکم قتل دونگا ہان تم بھی تو وہ کلام سنو جو کرتا ہی سپہ سالار نے کہا کہ خیر جب وہ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ادھر چوبدار جاکر حداد کو بلا لایا حداد نے آکر عرض کیا کہ کیا حکم ہو تا ہی محراب شاہ نے حکم دیا کہ ایک دشمن میرا ہی وہ بہت مشکل سے گرفتار ہو کر آیا ہی اسکو قید کرنا منظور ہی محراب شاہ نے جو یہ کہا اُسنے عرض کیا کہ مین حاضر ہون جب حکم ہوگا مین قید کرلونگا یہان تو یہ تدبیرین ہورہی ہین وہ جوہرکارے اس مقام پر موجود تھے وہ یہ واقعہ سُنکے اور یہ خوب اچھی طرح معلوم کرکے کہ صاحبقران والاشان یہان اسیر ہو کر آئے ہین وہان چند نے ہمراہیون کو چھوڑکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے جب وہ ہرکارے قریب لشکر اسلام پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ خواجہ چلے آتے ہین خواجہ نے جو ہرکارون کو دیکھا تو باواز بلند پکار کر پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اور کیا خبر لائے ہو کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہوا یا نہین وہ ہرکارے دوڑ کر خواجہ کے قریب آئے اور کہا کہ خواجہ غضب ہوگیا کہ صاحبقران والاشان کو لشکر کفار کا ایک عیار گرفتار کرکے لیگیا ابھی ابھی ہمارے روبرو وہ پشتارہ لاکر اُسنے پیش کیا اور یہ تقریر کی وہ سب تقریر جوکہ بادشاہ اور عیار اور سپہ سالار مین ہوئی تھی اول سے آخر تک بیان کی اور کہا کہ جب ہم چلے تھے تو حداد آچکا تھا محراب شاہ نے حکم دیا تھا کہ پشتارہ کھولو انکو قید کردین یا قتل کردونگا چنانچہ جب ہم نے یہ حال دیکھا تو ہم وہان سے اسلئے چلے کہ جاکر صاحبقران کے دربار مین خبر کرین تاکہ وہ لوگ آکر صاحبقران والاشان کو جس طرح سے ممکن ہو رہا کر لیجائین یہ خبر ہی جو کہ عرض کی خواجہ نے جو یہ سنا فوراً وہان سے طرف لشکر کفار کے بعجلت تیز گامی روانہ ہوئے اور ہرکارون سے کہا کہ تم جاکر یہ خبر لشکر مین کردو وہ ہرکارے طرف لشکر کے راہی ہوئے بارگاہ مین پہونچے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت بڑا غضب ہوگیا کہ صاحبقران گرفتار ہو کر لشکر محراب شاہ مین آئے ہین تدبیر قتل ہورہی ہی ہم خبر کرنے آئے ہین یہ جو ہرکارون نے کہا بادشاہ نے کہا کہ غضب ہوگیا بس یہ کہکر بادشاہ اٹھ کھڑے ہوئے اور حکم دیا اسواری لاؤ بس سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ بادشاہ کے چلے بادشاہ نے فرمایا کہ مین جاکر صاحبقران والاشان کو رہا کرونگا سب سے پہلے جو طرف بارگاہ کفار کے روانہ ہوئے وہ شہنشاہ تھے انکے بعد قیصر صاف باطن و عین الزمان و فخر الزمان و گرگین و رستم جنگال اور باقی سرداران مثل سکندر فرخ لقا و سلیمان اعظم ثانی و رستم ماہ طلعت وغیرہ کے یکے بعد دیگرے

ہوئے یہان بادشاہ نے جو سواری طلب کی ہر ایک سردار اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اب تو
تانتا بندھ گیا اسنے عرصہ مین بادشاہ کی بھی سواری آئی بادشاہ سوار ہوئے اور سب سردار بھی سوار ہوئے
لشکر مین خبر ہو گئی کہ صاحبقران لشکر کفار مین قید ہین انکے قتل کی تدبیر ہو رہی ہے بادشاہ مع سردارون کے
طرف لشکر کفار کے تشریف لیے جاتے ہین یہ جو خبر پھیلی سپاہ مین کمر بندی ہونے لگی ہر ایک [illegible] بیٹھنے لگا
ان سبکو مع بادشاہ کی طرف لشکر کفار کے روان رکھتا جاتا ہو ادھر بارگاہ مین کفار کے عیار نے پشتارہ کھولا اسنے
دیکھا کہ ایک شیر پڑا ہوا ہے باوجودیکہ یہ معلوم تھا کہ صاحبقران بیہوش ہین مگر یہ رعب تھا کہ سبکے بند بند کانپ
رہے تھے سب پر رعب صاحبقران کا طاری تھا یہ جو حال دربار کا محراب شاہ نے دیکھا اور صاحبقران
کو بیہوش پایا جلاد کو حکم دیا کہ انکو قید سلاسل مین گرفتار کرو بس صاحبقران کے گلے مین طوق ہاتھون مین
ہتھکڑیان پانون مین بیڑیان بغلون مین خاردار لٹھ بازوؤن اور رانون پر جوڑے فولاد کے کئی سو من کی زنجیر خوب
قیدگران مین قید کیا کہ ہل نہ سکین جب قید تن پر آراستہ ہو چکی اب سبکو اطمینان ہوا اسوقت محراب شاہ نے
عیار سے کہا کہ ہوشیار کرو اسنے فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ صاحبقران کو چھینک آئی اب جو آنکھ کھول کر دیکھا
تو یہ دیکھا کہ مین قید مین گرفتار ہون اور یہ کفار کا دربار ہے پہلے یہ خیال کیا کہ شاید خواب دیکھ رہا ہون لاحول
پڑھی اب جو حواس درست کر کے دیکھا تو اصل مین گرفتار پایا اسوقت تو اس اثر سے اٹھے کہ خانہ زنجیر مین خلل
ہوا اسکو یہ یقین ہوا کہ صاحبقران نے قید توڑ ڈالی ہر ایک نے سپر و تلوار کی طرف دیکھا اور ارادہ کیا کہ
آمادہ لڑائی ہو جاوین یہی خیال دل مین تھا کہ ادھر صاحبقران نے صدا دی کہ سلام من درین مجلس و زمین
ماوا برکس باد کہ بہ اندر خدائے کریم بر حق ست و دین اسلام بر حق ست یہ جو صاحبقران نے فرمایا ایک
دو حرف غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا ہر ایک نگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھتا تھا خصوصاً محراب شاہ
نے و دیگر سردارون نے اور سپہ سالار نے بھی دیکھا اگر سر جھکا لیا ادھر عیار نے صاحبقران کے سر پر آ کر کہا کہ
اے مرد نادیدہ خدا کی بندگی کرنے والے کیون قضا نے گھیرا ہے موت آئی ہے قضا دامن گیر ہوئی ہے دربار
مین خیر مذہب کے خدائے نادیدہ کا نام لیتا ہے تم لوگون کی یہ حالت ہے رسی جل گئی مگر ابھی بل نہین گیا کیون
شامت آئی ہے یہ نہین جانتا ہے کہ محراب شاہ کی یہ بارگاہ ہے اور تو گرفتار ہو کر یہان آیا ہے اٹھ اور بادشاہ کو سلام کر
اور عذر کر کہ مجھے خطا ہوئی ہے مین اب مقابلہ نہ کرونگا بلکہ جو سردار اسیر کر کے لیگیا ہون انکو حاضر خدمت کرونگا
اور یہان کی طرف اپنے ملک کے چلا جاؤنگا کبھی ادھر کا قصد نہ کرونگا مین نے بہت بڑی سزا پائی مین اپنی خطا سے
نادم ہوا مجکو یہ نہ معلوم تھا کہ یون آپ اسیر کرا لیگا در حقیقت مین آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون ہاتھ جوڑ
اور یون عذر خواہی کر تو تیرا قصور معاف کر دیا جاوے بلکہ مذہب تصویر پرستی قبول کر اور مذہب اسلام کو ترک
کر مذہب تصویر پرستی ہی مذہب حق ہے اگر نہ قبول کریگا اور نہ عذر کریگا یاد رکھنا کہ یون بادشاہ تجکو قتل کریگا
کہ تیرے حال پر یہان دریا و مرغان ہوا ترس کھا جائینگے اور بادشاہ کو رحم نہ آئیگا اور ہم سب بطور ثواب
ایک ایک ضرب لگا جائینگے اور تیری بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو دینگے اور کوئی تیری مدد نہ کریگا تیرے لشکر
مین یہ حال معلوم بھی نہوگا یہان ہم تجکو قتل کر ڈالینگے پھر لشکر بے سر تیرا کیا کر سکتا ہے آخر کار شکست کھا کر
بھاگے گا سوا تیرے لشکر مین کوئی ایسا نہین ہے کہ وہ مقابلہ کر سکے یہ لشکر مین رونق تیرے دم سے ہے یہ سب
سردار تیرے سبب سے ہین اور مقابلہ کرتے ہین بس اسمین خیریت ہے کہ مذہب اسلام کو ترک کرو اور مذہب
تصویر پرستی قبول کرو اور محراب شاہ کی اطاعت کرو اور جو جو قصور کہ تمسے سرزد ہوئے ہین مین معاف کرا دونگا جب
تمنے اطاعت کر لی تو اور لوگ اور تمھارا لشکر سب اطاعت کرینگے اگر جان عزیز ہے تو ہمارے کہنے پر عمل کرو ورنہ

اب جان کا بچنا محال ہی ہر ایک کو مع محراب شاہ کے تیری جوانی کا ملال ہی چو اُسنے کہا بس صاحبقران کو اُسی
حالت قید مین غیض آگیا دونون آنکھین فرط غیض سے لال ہو گئین مزاج برہم ہو گیا منہ سے کف جاری ہوا غصہ
طاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے اور کانپنے لگے یہ حال تھا کہ جیسے شیر زیان جال مین پھنسکر تڑپتا ہی
اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہین آتی ہی اور مجبور ہوتا ہی بس صاحبقران نے نگاہ قہر اور غضب سے طرف شاہ
کے دیکھا یہ عالم ہوا اہل دربار کا کہ سب مارے خوف کے لرزنے لگے اور ہر ایک کا بند بند کانپنے لگا وہ نگاہ
قہر آلود وہ تھی کہ اگر رستم بھی دیکھ لیتا تو وہ بھی خوف کے مارے قریب ہلاکت پہونچتا مریخ فلک بھی دیکھکر کانپ
جاتا اور جب اِس نظر قہر سے صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھا وہ مارے خوف کے روبرو سے ہٹ گیا
یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ قیدی قید کو توڑ ڈالے یہی گمان ہر ایک کو ہوا کہ صاحبقران نے حالت غیض مین
اگر قید توڑ ڈالی سبکو اپنی اپنی جان کی فکر ہوئی ادھر صاحبقران نے اسکی طرف دیکھکر قصد کیا تھا کہ
کچھ کلام کرین کہ وہ سامنے سے ہٹ گیا اور زیادہ غصہ آگیا محراب شاہ کی طرف متوجہ ہوکر بحالت غیض یہ فرمایا کہ او
محراب شاہ تو زمانے بھر کا بزدل ہی بڑا نامرد ہی وہ تو نے حرکت کی ہی جو نامرد اصلی ہوگا وہ بھی نہ کریگا جبکہ تو نے
دیکھا کہ میرا لشکر نہ غالب آئیگا تو تو نے مہلت طلب کی اُس زمانہ مہلت مین تو نے اپنے عیار کو یہ حکم دیا کہ
صاحبقران کو اسیر کرے جبکہ وہ قید ہو کر آئیگا تو لشکر بے سردار کا ہو جائیگا پھر کوئی نہ مقابلہ کریگا یہ تو
تیرا خیال خام اور تصور ناتمام ہی میرے لشکر مین ایک ایک صاحبقران ہی تیرے مقابلہ سے کوئی نہ ہٹ
آئیگا تیرے قتل کرنے کو سب موجود ہین تیرا لشکر کیا اصل رکھتا ہی ایک حملہ مین تباہ ہوگا یہ جو تو نے حرکت
کی ہی بالکل خلاف جرأت و مردی کے ہی کوئی صاحب غیرت ایسی حرکت نہ کریگا جو تو نے کی ہی بھلا کسی شجاع سے تو
پوچھ تیرے دربار مین جسقدر ہین سب نامرد ہین کسیکو غیرت نہین ہی اگر غیرت اور جرأت ہوتی تو تجکو اس حرکت سے منع کر
اور کبھی نہ کرنے دیتے بلکہ غیرت دلاتے وہ کیا کرین آنکی اصل بزدلی ہی بلکہ انھوننے ہان مین ہان ملائی ہوگی اور
یہ کہا ہوگا کہ یہ رائے تمھاری بہت ٹھیک ہی جسقدر یہ سردار ہین تیرے دربار مین کوئی انمین جری نہین ہی سب
نامرد و بیغیرت ہین مین یہ کہتا ہون کہ اگر غیرت ہوتی تو یون بیٹھے رہتے جبکہ مین گرفتار ہوکر آیا تھا تو تجکو منع
کرتے کہ یہ بالکل مردی مردانگی کے خلاف ہی صاحبقران کو رہا کرو ہم میدان مین جا کر بڑے زور و شور سے
مقابلہ کرکے گرفتار کر لائینگے اُسوقت سوال اطاعت و ترک مذہب کہینگے کیونکہ ہم بزور بازو اسیر کرینگے
یہ وقت اِس سوال کا نہین ہی اگر یہ لوگ یہ صلاح دیتے تو کبھی اُس ناعیار کی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ اِس
طور کے کلام کرتا جو کہ اُسنے کیے ہین اور تم لوگ خاموش سُنا کیے مین مجبور تھا ورنہ اُسکو اِس سخت کلامی کی سزا
دیتا کہ وہ تمام عمر اپنی یاد کرتا ایک ضرب طمانچہ مین سر اُسکا نظر نہ آتا مگر کیا کرون مجبور ہون دوسرے وہ سامنے سے
چلا گیا ہی اتنے بیٹھے ہوئے ہین جنکو دعوی سپاہ گری و زور و طاقت کا ہو وہ میرا امتحان کرلے ایک ہاتھ کی بیڑی
میری اُتار کر پھر پہنادین تو مین جانون یہ کیا کہ فریب سے اسیر کر لیا اور پھر اِس طور کے کلام کیے جو کہ خلاف
شان ہین بہادر تو کبھی اِس امر کو روا نہ رکھیگا اور یہ جو کہا گیا کہ مذہب اسلام ترک کرو اور تصویر پرستی قبول
کرو تو اسکا یہ جواب ہی کہ تم مین سے کوئی مجکو بزور بازو گرفتار لایا ہی جو یہ تقریر کی جاتی ہی مین کبھی یہ نہ قبول
کرونگا اور شرم نہین آتی کہ ہم یہ کیا کلام کرتے ہین اور کس منہ سے یہ بات کہتے ہین اول تو تمنے دغا سے مجکو اسیر کیا
ہی اور اسپر یہ تقریر ہی بالکل خلاف ہی اور یہ جو خوف دلایا جاتا ہی کہ اگر ایسا نہ کروگے تو تمھاری جان جائیگی ہم تمکو
قتل کرینگے تو مین قتل ہونے سے نہین خوف کرتا ہون جب تک کہ قضا نہ آئیگی اُسوقت تک کوئی نہین قتل
کر سکتا ہی اگر تمام عالم ایک مقام پر بھی جمع ہو جائے بموجب شعر اگر تیغ عالم بہ جنبد ز جای + نہ برد رگے تا نخواہد

خدای + تیری بھی لیاقت ہو کہ تو یا تیرا لشکر یا تیرے سردار مجکو اسیر یا قتل کر سکین جب تک کہ اُسکی طرف سے میری قضا نہ آئیگی کچھ میرا بال بانکا نہین جائیگا مین نے ایسی ایسی بہت دقتین اُٹھائی ہین اس سے زیادہ زیادہ سخت بلاؤن مین مبتلا ہوا ہون اور میرے بزرگ بھی مبتلا ہوئے ہین مگر اُسکے فضل و کرم سے ایک بال بھی نہ کم ہوا اور وہی لوگ شرمندہ ہوئے ابھی میرے لشکر مین خبر ہو جائے تو تمام سردار آجائین اس بارگاہ مین جگہ نہ ملے ابھی یہ بارگاہ خون سے رنگین ہو جائے ایک آن مین سب لشکر یہان پہونچ جائے مین کسی وقت خوف نہین کرتا ہون سوائے اپنے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون کیونکہ وہ سبکا مالک و مختار ہو اُسکے قبضہ مین سبکی موت و حیات ہو کوئی کسیکو بدون اُسکے حکم کے قتل نہین کر سکتا ہو تمھاری کیا لیاقت و طاقت و قوت ہو اگر میری موت آئی ہو تو مین بچ نہین سکتا ہون اگر نہین آئی ہو تو قتل نہین ہو سکتا ہون اور اس خوف سے مین مذہب اسلام ترک کرون اور تصویر پرستی قبول کرون یہ تو کبھی نہوگا اور نہ ہوا ہو ہماری قوم کے لوگون نے اپنا مذہب دیدہ و دانستہ نہین ترک کیا ہو یا تو مسحور ہو گئے ہین یا کسیکے عشق مین مگر وہ بھی چندے پھر اپنے مذہب اصلی کے طرف رجوع کیا ہو مین اس سے خوف نہین کرتا ہون جو تمھارے بنائے بن سکے میرا ابا لو مین موجود ہون

شعر سر نپیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سرِ من یا نصیب + یہ جو صاحبقران نے دلیرانہ تقریر کی اُسکے جواب مین محراب شاہ نے کہا کیون اسقدر برہم ہوتے ہو اپنی حالت تو دیکھو کس بلا مین مبتلا ہو کہ میرے روبرو قید ہو جو چاہون تمھارا حال کرون کوئی میرا کچھ نہین کر سکتا ہو یہ جو تمنے کہا کہ بالکل خلاف شجاعت و جرأت کیا ہو یہ فعل نامردانہ کا ہو کہ کسیکو اسیر کرا کے یون ذلیل کرین ہمنے تمکو اسیر نہین کرایا ہو میرا عیار تمکو اپنی رای سے اسیر کر لایا ہو جب ہمنے یہ دیکھا کہ وہ گرفتار کر لایا ہو تو مین بہت اسپر خفا ہوا اور میرا سپہ سالار بھی ناراض ہوا اُسنے عذر کیا مین نے اُسکو منظور کیا اُسوقت یہ خیال مین آیا کہ اب تو یہ گرفتار کر لایا ہو بس اب اگر رہا کرتا ہون تو میری بدنامی ہو کہ محراب شاہ نے اسیر کرا کے جب دباو پڑا تو رہا کر دیا اس سے بہتر یہ ہو کہ قتل کرون مین نے ہوشیار تمکو اسیلئے کیا ہو کہ شاید تم میرا مذہب قبول کر لو اور میری اطاعت کرو ورنہ مین ضرور قتل کرونگا دوسرے یہ امر ہو کہ دشمن کو جس طور سے ہو سکے قتل کرے اسکو زندہ چھوڑنا دشمن کو سر پر بٹھانا ہو قتل کرنا زیبا ہو یہ کوئی نامردی نہین ہے نہ خلاف شجاعت ہو عین عقلمندی و دانائی ہو کہ جس طور سے ہو حریف کو قتل کرے بلکہ میرا سپہ سالار اس امر سے بہت ناراض ہو مگر مین نے نہ قبول کیا اُسکی یہ رائے تھی کہ اُنکو رہا کر دو مین گرفتار کر لاؤنگا مینے نہین قبول کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ میرے ہاتھ سے ہتکڑی اُتار کر کوئی پہنا دے تو مین جانو یہ ضرور ہے کہ میرے لشکر مین مین گیا اور کسی کے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہو کہ وہ تمھارا یا تمھارے لشکر کا مقابلہ کر سکے کیونکہ کوئی اسقدر طاقت اور قوت نہین رکھتا ہو جو مقابلہ کر سکے مین کیون نہ ایسی حرکت کرتا اور کیونکر نہ اپنی جان بچاتا میری جان پر کیا منحصر ہو ہزارون و لاکھون کی جان بچی گئی ملک تباہ ہونے سے محفوظ رہے ایک صرف تمھارے قتل سے گو تمھارے لشکر مین جو ہو وہ اپنے وقت کا رستم و سہراب ہو مگر دراصل امر یہ ہو کہ اُنکا علاج ہو سکتا ہو وہ بھی یونہی گرفتار ہو کر آ سکتے ہین یہ ساری آفت بربادی ہوئی تمھاری ہو جب تم نہ ہوگے تو کسی کی جرأت نہین ہو کہ وہ یہ امر گوارا کرین بلکہ سبب یہ ہو کہ ہر ایک کو تمنے زیر کیا ہو اسی وجہ سے سب تمسے دبنے ہوئے ہین اگر تم نہ ہوگے تو ہر ایک خود سر ہو جائیگا اپنی اپنی راہ لیگا یہ لشکر تباہ ہو جائیگا ہر ایک ہر طرف چلا جائیگا پھر کون مقابلہ کریگا جو کہ لشکر باقی رہ جائیگا اُسکو مین قتل کرونگا کوئی ایسا نہ رہیگا جو کہ مقابلہ کر سکے اور اگر ہوگا بھی تو میرا عیار گرفتار کر لائیگا مین اُسکو مثل تمھارے قتل کرونگا یونہی تمام قصہ پاک ہوگا معلوم ہو گیا کہ تمھارا اقبال یہان آ کر گم ہو گیا یہان تمھارا ادبار تمھارے بڑے بڑے ملک تباہ کیے بڑے بڑے طلسم برباد کیے یہ اُن سبکا صبر ہے

کہ جو یہان آگر نکلا اب تمھارا زندہ رہنا بہت محال ہی بدون اس امر کے یا تو میری اطاعت کرو اور مذہب سلیمانی قبول کرو یا اس امر کا اقرار کرو کہ مین اپنا لشکر لیکر یہانسے چلا جاؤنگا اور کبھی اس مقام پر قیام نہ کرونگا اگر ان مین سے جو تم قبول کرلوگے تمھاری جان بچے گی ورنہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ جو محراب شاہ نے کہا تو صاحبقران نے جواب دیا کہ تیری کیا لیاقت ہی جو تو میرا ایک بال بھی کم کرسکے بس اسیمین خیریت ہی کہ اپنی زبان کو بند کر مین اس حالت پر بھی مجبور نہین مجھ ہان ایسی سزای سخت دونگا کہ تو تمام عمر یاد رکھیگا یہ تقریر جب ہو رہی تھی اسوقت خواجہ بھی آگئے تھے اور اپنی صورت بدلے ہوئے کھڑے تھے ایک مقام پر اور یہ تقریر سن رہے تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ کیا ابھی تک لشکر مین خبر نہین ہوئی جو کوئی نہین آیا ادھر تو یہ اس خیال مین تھے یہ جو صاحبقران نے کہا تو محراب شاہ نے کہا کہ بقول تیرے عیار کے رسی جل گئی اسکا بل نہین جلا ہی ابھی تک آپ کو زور ہی جب جلاد آگر سر پر کھڑا ہوگا اسوقت معلوم ہوگا ساری سزا دینا بھول جائیگا ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر تم نہین مرتے ہو یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ یہ حکم سنتے ہی چوبدار فوراً روانہ ہوا ادھر محراب شاہ نے حکم دیا کہ ساقی کو طلب کرو کہ وہ آکر شراب پلائے آج بہت بڑا دن خوشی کا ہی کہ ہمنے اس شخص کے قتل کرنے کی تدبیر کی ہو کہ جو کہ دشمن ہی خداوندونکا جسکے بزرگون نے ہزارون خدائیان برباد کی ہین اور خداوندونکو زحمت دی ہی اور ہمارے خداوند کو بھی زحمت دینے آئے ہین جو کہ خداوند کا دشمن ہی وہ ہمارا بھی دشمن ہی اسکا قتل کرنا بہت درست اور جائز ہی جس طور سے ہوسکے مین نے آج وہ دن مقرر کیا ہی جو کہ پیدایش خداوند کا دن ہی اور جو اسدن خوشی کیجاتی ہی وہ آج خوشی کرونگا بہت جلد ساقی حاضر ہو یہ حکم دینا تھا کہ ساقی جام وصراحی لیکر حاضر ہوا جام مے گلفام گردش مین آیا صاحبقران روبرو تخت محراب شاہ کے مسلسل ومطوق بیٹھے ہوئے ہین سپہ سالار محراب شاہ خاموش سر جھکائے بیٹھا ہوا ہی اور اپنے دل مین خیال کر رہا ہی کہ آج تونے بہت بڑی ذلت پائی اگر تو دربار مین نہوتا تو بہتر تھا یا چلا جاتا جبکہ صاحبقران گرفتار ہوکر آگئے تھے اور جو تقریر انھون نے کی تھی وہ بہت ٹھیک تھی اور محراب شاہ بالکل خلاف جرأت وشجاعت کرتا ہی اور نا منصفی یہ طریقہ حریف کے قتل کرنے کا نہین ہی اگر مین کچھ کہتا ہون تو سب خیال کرینگے کہ یہ مل گیا ہی اور بظاہر ہمارا دوست ہی مگر باطن مین دشمن ہی کیونکہ ہمارے حریف کی سفارش کرتا ہی خصوصاً بادشاہ کو ایسا خیال ہوگا گو مین نہ بادشاہ سے خوف رکھتا ہون نہ اہل دربار سے کوئی میرا مقابلہ نہین کر سکتا ہی صرف پاس نمک ہی ورنہ یہ بھی لیاقت ہی کسیکی کہ میرا مقابلہ کرسکے بس یہ سبب ہی کہ نمک کھایا ہی اور پاس نمک ہی اگر مین نمک حرامی پر کمر باندھون گو انکے حق مین بہتر ہوگا وہ اس امر سے بچینگے کہ انگشت نما ہون با ہون مگر مین مطعون ہوجاؤنگا اور یہ سب لوگ مجکو نمک حرام مشہور کرینگے اور جو کوئی کہیگا وہ اگر عقلمند ہوگا تو کہیگا بڑی دانائی کی اور جو کہ مثل انکے ہوگا وہ بھی انکے ہمراہ شریک ہوجائیگا اور کہیگا کہ ضرور نمک حرامی کی اور بظاہر اسوقت نمک حرامی ہی ہی کیونکہ مین بگڑ کر اسکو رہا کردونگا بس سب پر یہ ظاہر ہوگا کہ یہ بادشاہ واہل شہر کا دشمن تھا جو کہ اسنے اتنے بڑے حریف کو یون رہا کرادیا اور نمک کا پاس نہ کیا خیر اس امر سے تو یہ بہتر ہی کہ مین خاموش بیٹھا رہون اور دیکھون کہ کیا ظاہر ہوتا ہی مین اسوقت یہ عہد کرتا ہون اگر خدائے نادیدہ برحق ہی تو ضرور اسکی مدد کریگا اگر یہ بچ گیا تو مین نے بھی اسکی اطاعت کی اور اسکا مذہب قبول کیا چاہے کوئی نمکحرام مشہور کرے چاہے اور کسی قسم سے بدنام کرے مین تو حق کی طرف شریک ہون ضرور یہ بیگناہ قتل ہوتا ہی عیار نے بڑا غضب کیا ہی میرے خیال مین تو یہ امر ہی کہ یہ کارروائی محراب شاہ کی ہی انھون نے اجازت دی ہوگی ورنہ عیار کی اتنی بڑی جرأت نہین ہی کہ وہ ایسی حرکت کرسکے انھون نے انکو

حکم دیا ہوگا اور یہ تقریر تعلیم کردی ہوگی کہ دربار مین آکر اہل دربار کے روبرو یہ تقریر کرنا مین یون کہونگا تم یہ جواب دینا
اصل مین یا مرہی یہ تقریر سپہ سالار نے تو ہمدل مین خیال کی تھی اُسکے بعد ایک سردار اُسکے برابر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا
اُسنے کہا کہ یہ راے آپکی بہت ٹھیک ہی ضرور ایسا ہوا ہی مگر کیا کرین طعنہ خلق کا خیال ہی ورنہ ابھی بگڑ جاتے اور
صاحبقران کو رہا کرتے دوسرا سبب یہ ہی کہ غیر مذہب ہی پس اس سبب سے تو مجبور ہین ورنہ بہادر ضرور ہی
اور بہادر دوست ہی اور محراب شاہ ضرور نامرد ہی اُسکو بہادرون کی قدر نہین ہی مگر سبب یہ ہی کہ عمرتین گذر گئی
ہین اسکا نمک کھاتے ہوئے بس اسکا پاس ہی ورنہ تم تو آج ہی نوکری سے دست بردار ہو جاتے یہ جو باہم
گفتگو ہوئی ایک نے دوسرے کی راے کی تصدیق کی مگر بسبب نمکخواری کے خاموش ہو رہے ادہر اتنے
عرصہ مین جلاد آگیا اُسکو محراب شاہ نے حکم دیا کہ اس خداپرست کی گردن میرے روبرو مارو اُسنے یہ حکم سُنکے
صحن بارگاہ مین ریگ کا چبوترہ بنایا اُسپر بوریہ ہلاکت ڈالا اُس جلاد کی صورت یہ تھی کہ ناک وکان کے گلے
مین ہار پہنے تھا ایک رومال کندھے پر پڑا ہوا تھا اسمین خون بھرا ہوا تھا اُس سے خون کی بو آتی تھی اور
تمام کپڑون پر خون کی چھینٹین پڑی ہوئی تھین ہاتھ مین ایک چوڑا سا تیغہ تھا اُسکی باڑھ مثل برق کے چمک رہی
تھی وہ ہر مرتبہ اُسکی باڑھ کو دیکھتا تھا جب پورا بجا چکا اُسکے بعد صاحبقران کے قریب آیا اسوقت محراب
شاہ نے حکم دیا کہ اس جوان خداپرست کو قتل کر یہ حکم سُنکے اُس جلاد نے عرض کیا کہ قتل کرنا میرا کام ہی اور زندہ
کرنا خداوند کا کام ہی ذرا سمجھ بوجھکر حکم دینا شعر سلطنت سلطان کند بس طعنہ بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد
طعنہ بر صیاد چیست + کسکا رشتہ حیات قطع ہوا ہی کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوا ہی کسکا جام حیات چھلکنے والا ہی
کون مرنے والا ہی مین موجود ہون ایک ہاتھ مین کام تمام کرتا ہون دست قوی مین وہ تیغہ باڑھ دار رکھتا ہون کہ ایک
ہاتھ مین تسمہ نہین باقی رہتا ہی میرا کوئی قصور نہین ہی حکم شاہی سے مین قتل کرتا ہون یہ جو جلاد نے کہا محراب شاہ
نے طرف صاحبقران کے اشارہ کیا اور صاحبقران سے کہا کہ کیون اپنی جان عزیز کو مفت رائگان
کرتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی رہا کر دونگا ورنہ پھر زندہ نہوگے صاحبقران نے
جواب دیا کہ تو تو یہ کہہ چکا ہی کہ رسی جل گئی ابھی بل نہین جلا ہی تو کیسی رسی اور کیسا جلنا جو بہادر ہین وہ
کبھی جان کو جان نہین جانتے ہین ایسے مرنے کو حیات ابدی تصور کرتے ہین جو کہ نامرد ہین وہ جان پر مرتے
ہین اے او محراب شاہ نامرد مرے نان پر اور مرد مرے نام پر مین کبھی اپنا مذہب نہ ترک کرونگا تیرا
جو جی چاہے وہ حکم دے مین قتل ہونے کو موجود ہون کوئی خوف مجھکو مرنے کا نہین ہی مگر تمام عالم مین تو
نامرد مشہور ہوگا لوگ تجھکو نامرد تصور کرینگے یہ کہکر ہزارون دشنام محراب شاہ اور خداوند تصویر دیگر اہل
دربار کو دئے ادہر جلاد نے قصد کیا کہ زنجیر کا پکڑنے جاؤن کہ محراب شاہ نے حکم دیا کہ کوئی ضرورت
چبوترے پر لیجانے کی نہین ہی اسی مقام پر اسکا کام تمام کر جب یہ حکم دیا ادہر جلاد نے تیغہ ابدار اُٹھایا ادہر
صاحبقران نے دل کو اپنے خالق کی طرف رجوع کیا اور دعا کی کہ اے خالق برحق واے رزاق مطلق
تو بڑا رحیم ہی بڑا اکرم ہی تیری ذات بڑی غفور ہی تو اسکا حافظ ہی اور مالک ہی تو ہی بچانیوالا ہی اگر میری قضا
آئی ہی تو میرے عزیزون مین کوئی نہین ہے یہان سواے دشمنون کے میرا کوئی دوست نہین ہی میری لاش
بھی خراب ہوگی گو میرا لشکر قریب ہی مگر یہ زمانے کی گردش ہی کہ مین یہان یون قتل ہوتا ہون اور انکو خبر نہین
اے کریم میری دلی حسرت بر نہ آئی جو کہ آرزو میرے دل مین تھی کہ مین شطاق کو فتح کرکے و دیگر ممالک کفار کو اسلام آباد کرکے
خانہ کعبہ مین جاکر بیٹھون اور تیری عبادت کیا کرون اور ہمدم صاحبقران کی خدمت بجالاؤن یہ آرزو میری
بر نہ آئی معلوم ہوا کہ میری قضا یہان مجھکو لیکر آئی تھی جو مین یہان آکر اس بلا مین مبتلا ہوا آخر جو تیری مصلحت ہے

اسمین بھی راضی ہون تیرا ایک بندہ ہون گنہگار میرے گناہ عفو کر یا یہ جو صاحبقران نے دعا مانگی تیر دعا ہدف
اجابت پر پہونچا اُدھر شہنشاہ وغیرہ تو چل چکے تھے اسوقت دربارگاہ پر پہونچے جبکہ محراب شاہ حکم دیچکا
ہو اور ہرکارہ نے لشکر اسلام کے یہ حال دیکھکر اور بیقرار ہو کر بارگاہ محراب شاہ سے نکلے ہین اور چلے ہین کہ شہنشاہ
سے ملے تمام حال بیان کیا شہنشاہ وغیرہ یہ حال سنکے بیقرار ہو گئے تھے اور پہلے دربارگاہ پر پہونچے
تھے اُدھر محراب شاہ نے درگہ سالار کو حکم دیا تھا کہ کوئی بدون اجازت اندر بارگاہ کے نہ آسکے یہ تو بارگاہ
پر پہونچے ہین کہ ادھر محراب شاہ نے پھر صاحبقران سے کہا کہ مذہب اسلام ترک کرو اور میری اطاعت
کرو تو تمھاری جان بچیگی ورنہ محال ہے جب یہ تقریر صاحبقران نے سنی جواب دیا کہ او محراب شاہ اب ایسی تقریر نہ کر
ورنہ تیری خرابی ہوگی یہ کہکر لاکھون گالیان خداوند تصویر کو صاحبقران نے دین پس جب گالیان صاحبقران
نے خداوند تصویر کو دین چونکہ محراب شاہ کو یہ خیال تھا کہ یہ تو قید ہے بڑا غصہ آیا برہم ہو کر وہ گیلاس جو کہ اُسکے
ہاتھ مین تھا اُسمین شراب بھی صاحبقران پر کھینچ مارا وہ صاحبقران کے سینے پر آ کر گرا پس غضب
ہو گیا گیلاس تو ٹوٹ گیا رگ شجاعت نے جوش مارا چہرہ مارے غصہ کے لال ہو گیا دونون آنکھین خون کبوتر
ہو گئین کف مونہہ سے جاری ہونے لگا اور کہا کہ او محراب شاہ تیری قضا آئی ہے تو بڑا نامرد ہے رہ تو جا دیکھ تیرا
کیا حال کرتا ہون یہ جو محراب شاہ نے سنا دوسرا جام اُسکے برابر رکھا ہوا تھا وہ خالی تھا مگر اسمین اسقدر
شراب کی دُرد تھی وہ پھینککر صاحبقران پر مارا کہ تو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے مرنے کا وقت تیرا قریب آگیا
ہے اسیر ہے زبان درازی ہے بس او جلاد اسکو جلد قتل کرو دیر نہ کرو دیکھتا ہے کہ یہ زبان درازی کر رہا ہے یہ جو محراب
شاہ نے جلاد سے کہا اُسنے زنجیر پکڑ کر گردن کو جھکا دیا چونکہ پہلے ہی جلاد صاحبقران سے کہہ چکا تھا کہ جو
لکھا ہے ہوگا تو جو بنتا ہے پی لو صاحبقران نے فرمایا تھا کہ مجکو لکھا ہے نہ بنتا ہے اُسنے کہا کہ مین تیری آنکھون پر
پٹی باندھونگا صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے تو اپنا کام کر یہ سنکے جلاد نے پٹی نہ باندھی تھی جب
جلاد نے زنجیر پکڑ کر گردن جھکا دی گلے مین صاحبقران کے طوق کا خار لگا ایک تو محراب شاہ کے گیلاس
مارنے پر غصہ آچکا تھا دوسرے اُس دُرد کے پھینکنے پر غصہ تھا تیسرے یہ حرکت جو جلاد نے کی نہایت غصہ
آیا اُسی حالت غیظ مین جھٹکا جو دیا تو جلاد تو مونہہ کے بھل آ رہا ادھر صاحبقران نے غیظ مین آ کر جو زور کیا
اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچا فوراً قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالا ہاتھون کی ہتکڑیان پانوں کی بیڑیان گلے کا
طوق سبکو پرزے پرزے کر ڈالا اور اُٹھکر ایک گھونسہ سر جلاد پر مارا کہ اُسکا مغز سر نکل آیا اور وہ تڑپکر
مر گیا اُسکا تیغہ اُٹھا لیا اور کہا کہ او محراب شاہ تو نے دیکھا کہ کیونکر میری جان بچی اور میرے خدا نے مجکو
بچایا اب حکم دے کسیکو کہ وہ مجکو قید کرے مین کھڑا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ جب جلاد آیا تھا تو ہرکارے
چلے گئے تھے یہان خواجہ موجود تھے اپنی صورت بدلے ہوئے اُنھون نے جو دیکھا کہ جلاد آگیا ہے وہ اس امر پر
آمادہ کھڑے تھے کہ ادھر جلاد نے سر قلم کرنے کو تیغہ اُٹھایا مین نے یہان سے تیر مارا کہ جلاد کا کام تمام ہو گیا یہان
دوسرا واقعہ ہوا خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران نے قید کو توڑ ڈالا اور تنہا بارگاہ مین کھڑے ہین گو ابھی اس
بارگاہ مین اسقدر سردار نہین ہین مگر پھر بھی سیکڑون ہین ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم صاحبقران کو پہونچے
لہٰذا اس امر سے تو اطمینان ہو گیا ہے کہ اب کوئی اسیر نہین کر سکتا ہے بہت امر دشوار ہے اور نہ قتل کر سکتا ہے مین
جا کر لشکر مین خبر کرون یہ دلمین خیال کر کے باہر بارگاہ کے آئے تھے اور قصد کیا تھا کہ روانہ ہون کہ دیکھا تھا
کہ شہنشاہ آ کر پہونچے شہنشاہ نے خواجہ کو تو پہچانا نہین مگر قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے جاوین کہ درگہ سالار نے
روکا کہ ایک چوبدار نے بڑھکر کہا کہ اے شہریار بہت جلد کام کیجئے وہان صاحبقران نے قید توڑ ڈالی ہے تنہا بارگاہ مین ہین

اور سیکڑون کفار ہین یہ جواس چوبدار نے کہا اور شہنشاہ نے جو سُنا تو اور غصہ آیا اِدھر درگ سالار نے روکا بس
نیام سے فوراً تلوار لی اور ایک ہاتھ مارا کہ اُسکا سر تن پر سے اُڑ گیا وہ خاک پر گر کے تڑپنے لگا اُدھر چوبدار نے
پھر کر سردار کو بتا دیا یہ مع مرکب اندر بارگاہ کے چلے اُدھر صاحبقران کو جو قید سے رہا پایا محراب شاہ
نے دیکھا تو اہل دربار سے کہا کہ مارو قیدی نے قید توڑ ڈالی ہر ایک تلوار لیکر اٹھا اور طرف صاحبقران
کے چلا اِدھر محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم کیا بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو جب قیدی مجکو
قتل کر ڈالیگا تو تم آنکھوں سے دیکھوگے پیلان بھی مجبور ہو کر اپنے دنگل پر سے اٹھا تلوار نیام سے لی یہ سنتے سب تلوارین
لیکر صاحبقران کی طرف چلے یہ مجمع جو صاحبقران نے آتے ہوئے دیکھا وہ بھی تیغہ علم کر کے نعرہ مارا
اور جو قریب آیا ایک وار مین اُسکو فنا کیا اِدھر تو صاحبقران نے نعرہ مارا اُدھر شہنشاہ نے نعرے
کی صدا سُنکے نعرہ کیا شہنشاہ کا نعرہ کرنا تھا اسوقت منم منم کی صدا بلند ہونے لگی نورالزمان کا نعرہ ہوا
عین الزمان اسپشتانی ممکوک بن مالک جزیل بن عادی عادل قیقر صاف باطن گرگین درشت جنگال
کے نعرون کی صدا آنے لگی منم منم کی صدا سے بارگاہ ہل رہی تھی جو آیا سیدھا بارگاہ مین آیا اتنے
عرصہ مین شہنشاہ جب تک آئین الکین صاحبقران نے کئی سردارونکو قتل کر ڈالا یہ صدائین جو محراب
شاہ نے سُنی اُسوقت حکم دیا کہ لشکر مین حکم کردو کہ تیار ہو جائے کہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام آگیرے تو بڑی
خرابی ہوگی کون مقابلہ کریگا یہ حکم دیکر خود بھی تلوار اٹھا کر تخت پر سے اٹھا کہ مین ہی مقابلہ کرون کہ
شہنشاہ بھی قریب صاحبقران کے پہونچ گئے اور قتل کرنے لگے جو سردار بارگاہ مین آیا وہ لڑنے
لگا اسوقت محراب شاہ کے ہوش جاتے رہے حکم دیا کہ سراچہ اُٹھا دو تا کہ کچھ تو میدان ہو جائے فوراً سراچے
اُٹھا دیے گئے محراب شاہ اپنی جان بچا کر سردارون کے مجمع سے نکلکر باہر آیا اور فوراً تخت طلب کیا اور سوار
ہوا یہان لشکر مین محراب شاہ کے کمربندی ہونے لگی کہ پھر صدائے نعرہائے دلیرانہ آنے لگی اُس صدا مین شہنشاہ
کے بھی نعرے کی صدا تھی نعرہ کہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم بہار گلستان کاؤس دم اسوقت یہ حال
ہوا کہ جوق جوق گروہ گروہ بیرق بیرق سنجق سنجق اہل اسلام آنے لگے جو آیا بڑا ادھر ہی تلوار چلنے لگی محراب شاہ کا
بھی لشکر تیار ہو ہو کر لڑنے لگا سردار بارگاہ سے زخمی ہو ہو کر نکلنے لگے بارگاہ کا یہ حال ہے کہ تمام فرش
خون سے شرابور ہو رہا ہے لاشین پڑی ہوئی ہین صاحبقران بھی شمشیر زنی کرتے ہوئے بیرون بارگاہ آئے
اُنکے عقب مین اور سردار اسلام بھی میدان سے نکلے اسوقت میدان ملا خوب جم کر تلوار چلنے لگی اتنے عرصہ مین
تمام لشکر صاحبقران آگیا اور لشکر محراب شاہ بھی جلد تیار ہو گیا یہ حال ہے کہ لشکر محراب شاہ مین کوئی اِدھر
اور کوئی اُدھر سے بدحواس بھاگا جاتا ہے کوئی تلوار کے عوض نیزہ کمر سے نکالتا ہے کوئی زیر جامہ ہاتھون مین پہنے
لیتا ہے گو دن ہے روز روشن ہے اگر رات ہوتی تو یہ خیال ہوتا کہ بسبب تاریکی کے یہ حال ہے مگر سبب یہ تھا کہ وہ
لوگ بدحواس ہو گئے تھے خیر جس طور سے ہو سکا تیار ہو کر آمادہ پیکار ہوئے محراب شاہ کے لشکر سے
لیکر لشکر اسلام تک لشکر تھا یہان تلوار چل رہی تھی تمام لشکر اسلام چلا آتا تھا ہر ایک کفار کی جانکا خواہان
تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ آج انکو جانے نہ دینا یہ کہان جائینگے انکو گھیر کر مارو کوئی یہ کہتا تھا کہ کفار نے بہت سر اٹھایا ہے
کمر پر کمر باندھی ہے ہمارے صاحبقران کو عیار سے گرفتار کرایا ہے اس مکاری کی سزا دو سر تن سے اتار لو یہ فرقہ
بڑا فریب باز معلوم ہوتا ہے کہ دیکھو تو کس فریب سے اپنا کام کیا ہے پہلے تو مہلت لی اسکے بعد یہ مکر کی اچھا کہان جاتے
ہین ہم ایک کو زندہ نہ رکھینگے سبکو قتل کرینگے یہ تو لشکری باہم تقریر کرتے ہوئے طرف لشکر کفار کے چلے آتے
تھے اُدھر تلوار چل رہی تھی نقیب صدائین لگا رہے تھے دونون لشکر ملگئے تھے بڑی گھمسان کی تلوار چل رہی تھی

پہلوان لشکر نعرے کر رہے تھے رع پیکان اُڑ رہے تھے سنانین چمک رہین تھین کوس حربی بجنے لگے صدائے
نعرۂ شیران سے میدان ہل رہا تھا باجے جنگی بج رہے تھے ایک ایک سے مقابلہ ہو رہا تھا سردار بسردار
مقابلہ کر رہے تھے ایک مرتبہ جو حملہ کیا تمام لشکر اسلام نے خون کے دریا بہنے لگے زمین لالہ رنگ ہوگئی
سرداروں نے طنابین خیمون کی کاٹ دین تاکہ میدان ہو جائے وہ خیمے گرے اُسکے نیچے بہت سے کفار
دب گئے وہ تلوار چل رہی ہے کہ پناہ بذات خدا ہر طرف سے نعرے کی صدا آرہی ہے تلوارون کی جھنکار بلند ہے
کوس رزمی سے گوش گردون کر ہوئے جاتے ہین سنانونکی نوکین چمک رہی ہین جیسے دھوپ مین ذرے
چمکتے ہین گھٹا سے سیاہ اُمڈی ہوئی ہے برق شمشیر چمک رہی ہے سرہائے دلیران مثل اولونکے گر رہے ہین خون کی
چھینٹین اُڑ رہی ہین بازار ملک الموت گرم ہے ملک الموت ہر طرف نقد جان لے رہے ہین کاسۂ سر مٹی
کے تول بکسمہے ہین خون کا دریا روان ہے کشتی حیات طوفانی ہے زورق عمر گرداب ہلاکت مین آگئی ہے
جسکا جسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہے وہ چھلک رہا ہے علم ہر رنگ کے کھل گئے ہین برچھین اُڑ رہی ہین چارون طرف خون
برس رہا ہے کوئی پڑا ہوا خاک پر سسک رہا ہے کوئی ایڑیان رگڑ رہا ہے کسیکے لب پر دم ہے کسیکی حالت بہت
خراب ہے کوئی سینے پر تلوار کھا کے پڑا ہے کسیکا شانہ ندارد کسیکا پانون قلم ہوگیا کوئی مرکبونکی ٹاپون سے پامال ہوگیا
ہے کوئی نیم بسمل ہے کوئی گھائل ہے کوئی بسبب زخم کے پیاس سے مرا جاتا ہے کسیکا ہونٹون پر دم آگیا ہے کوئی پڑا ہوا
یہ کہ رہا ہے کہ افسوس حسرت دل کی نہ نکلنے پائی کہ موت آگئی ابھی تو شادی کو کچھ زمانہ نہوا تھا عروس مرگ سے
ہمکنار ہوئے بڑی آفت مین مبتلا ہوگئے یہ تو حال انسانونکا ہے مرکب کوتل پھر رہے ہین لاشون کو روند رہے
ہین اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے ہین سوار پیدلون مین ملے جاتے ہین پیدل مرکب پر سوار ہو کر
بھاگنے کی تدبیر کر رہے ہین بازار مرگ گرم ہے ملک الموت پھر رہے ہین دلال اجل پکار نرخ جان انسان
روحین مثل طائران پرندے ہر طرف اُڑ رہی ہین آشیانہ جسم سے نکل نکلکر قفس خاکی کو چھوڑ رہا ہے مثل بوئے گل
کے پریشان ہین ہزارون خیمے گرے پڑے ہوئے ہین سر جو کٹ کٹ کر گرے ہین دریائے خون مین تو یہ
معلوم ہوتا ہے کہ حباب تیر رہے ہین نیزے جو پہلوانون کے ہاتھ سے گرے ہین اور خون مین تیر رہے ہین تو
معلوم ہوتا ہے کہ افعی شناوری کر رہے ہین بازو مثل ماہیان کے معلوم ہوتے ہین لاشین مثل گھڑیال اور
مگر کے اُس دریائے خون مین ہین سپرین جو گری ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگ پشت ہین کہ شناوری کر رہے
ہین ہر طرف روان ہین سر تن پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین ابر سیاہ دھوئن کا اُٹھا ہوا ہے اُسمین برق تلوار چمک
رہی ہے خون برس رہا ہے سرون کے اولے پڑے ہین ہر طرف سرونکا انبار ہے لاشونکا ڈھیر بازوونکا ہر طرف انبار
ملک الموت اسقدر پریشان ہین کہ کسکی کسکی روح قبض کرین اگر ایک کی روح قبض کی ابھی ہنوز نہ کی کہ دس اور مر کر
گرے اپنے کارندونکو حکم کر رہے ہین وسط لشکر مین خیمہ برپا کر لیا ہے ہر طرف نگاہ ہے چارون طرف سے روحین
قبض ہو رہی ہین صدائے بزن دبکش بلند تھی ہر ایک اپنی جان لڑا رہے ہوئے تھا برابر تلوار چل رہی
تھی اسی جنگ مین وہ دن تمام ہوا رات ہوگئی دونون لشکرون مین رن مہتابین روشن ہوئین چارونطرف
روشنی ہوگئی فتح شانئے روشن ہوئے رات کا دن ہو گیا تھا اسقدر روشنی تھی کہ زمین کا ذرہ تک نظر آتا
تھا اسی طور سے رات بھر تلوار چلا کی بازار مرگ گرم رہا ملک الموت کو مہلت نہ ملتی تھی کہ روحین قبض کرین
مالک جہنم کا یہ حال تھا کہ وہ جلاتے جلاتے پریشان ہوگیا تھا ہر مرتبہ سیکڑون کا مجمع جاتا تھا ہزارونکا غول
ہوتا تھا یہ کثرت تھی کہ دم زدن کی مہلت نہ تھی اُدھر ملک الموت روح قبض کرنے آئے کہ اُدھر سو قتل ہو کر
پڑے یہ اُدھر متوجہ ہوئے تیسری طرف دو سو مر کر گرے یہ عالم ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ ایسی ہوئی

کہ برسون جانوران صحرائی نے اُس صحرا مین آکر گوشت کھایا ہے اور وہ رن بولا کیا خواجہ کا تو یہ عالم ہے کہ کیسی کیسی توپون
سے نکل گئے کیسے کیسے شانون پر سوار ہو کمر مین ٹٹول رہے ہین جو ملا اُسکو لیلیا فرو دو ہزار چار ہزار لاشین
جمع کین اُنپر جھنڈی لگادی کہ اپنی آن خواجہ خفقران بن عمر خواجہ ثالث جو جسکی کمر مین نکلا اُسکو لیلیا ہزارون کو
برہنہ کردیا جو جو تلوارین و نیزے و خود و سپرین و زرہین وغیرہ گری ہین اُنکو اُٹھا کر اندر زنبیل کر لیا ہے کہ فروخت
کرونگا جب اِن کامون سے مہلت ہوئی تھی تو پھر جرأت کرنے لگتے تھے سیکڑون کے سر اُڑا دیے سیکڑون
کے پانون ہزارون کے شکم چاک کر ڈالے جسکے شانے پر گئے اُسنے جو ہاتھ بڑھایا شانے پر مارا حیران ہو کر
ہاتھ مارا کہ اُنھون نے نیمچہ مارا اُسکا سر اُڑ گیا وہ جو گرنے لگا اُسکے شانے پر سے اُچک کر دوسرے کے
شانے پر تھے وہ جب تک خبردار ہو ہوا اُسکے سر کو قلم کرکے تیسرے کے شانے پر پہونچے یونہی قتل کیے
پھرتے ہین اسی طرح عیار بھی لڑ رہے ہین کہین جھتھاے آتش بازی مار دیا کہ دھوان دھار ہوگیا
اُسی تاریکی مین سیکڑون کو مار ڈالا لشکر کفار پر ایک بلا آئی ہوئی تھی ہر طرف سے آفت نازل تھی محراب
شاہ تخت پر سوار لشکر کو آمادہ کارزار کر رہا ہے سردار لڑ رہے ہین ایک طرف بادشاہ اسلام مرکب پر
سوار تلوار کر رہے ہین قبضہ تلوار ہاتھ مین گھر بیٹھا ہے مرفق تک آستینین چڑھی ہوئی ہین خون ٹپک رہا ہے
زرہ پر خون کے لختے جمے ہوئے ہین یہی حال ہر سردار کا ہے تین شبانہ روز ہوئے ہین کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی
ہے صاحبقران و سب سردار اُسی طور سے لڑ رہے ہین حقیقت یہ ہے کہ صاحبقران کے جسم مین لباس
رزم نہین ہے بلکہ درباری پوشاک ہے کیونکہ دربار مین پہنے ہوئے تھے اُسی طور سے اُس گنوار کے پیدل
چلے آئے تھے کہ عیار اسیر کر لیگیا تھا اُسی لباس درباری سے لڑ رہے تھے عیار نے یہ تدبیر کی تھی کہ
ہتھیار لے لیے تھے اسی سبب سے صاحبقران نے جلاد کا تیغہ اُٹھا لیا تھا وہی تیغہ ہاتھ مین تھا اُسی سے
مقابلہ کر رہے تھے جب روز چہارم شروع ہوا اتفاق سے صاحبقران اور پہلوان سے مقابلہ کی
اُسنے صدا دی کہ اے صاحبقران مین آپکو چار روز سے تلاش کر رہا ہون اگرچہ مردان عالم سے مقابلہ
کر لیا تمین روپیہ کے پیادے و نیز ہاتھ صاف کر رہے ہو اُنسے مقابلہ کرو جو کہ تلوار کے دھنی ہین تو کچھ لطف
مقابلہ بھی حاصل ہو وہ بیچارے کیا جانین کہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ جو صدا اُسنے دی صاحبقران نے
نگاہ اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہ سردار ہے جو کہ برابر تخت محراب شاہ کے مرتبہ سپہ سالاری
بیٹھا ہوا تھا یہ کیا کہتا ہے خیر اس سے بھی مقابلہ کرو یہ بھی کیا نہ کہیگا یہ خیال فرما کے مرکب کو ڈپٹ کر ناظرین پر
ظاہر ہو کہ جب صاحبقران بیرون بارگاہ آئے تھے تو پیدل تھے کیونکہ سوار ہو کر نہین آئے تھے مگر خواجہ نے
ایک سوار کو قتل کرکے صاحبقران کو مرکب دیا تھا صاحبقران اُسی مرکب پر سوار تھے بس مرکب کو ڈپٹ کے
اُسکی طرف چلے خواجہ کا یہ قاعدہ ہے کہ برائے مقابلہ چلے جاتے ہین دو چار کو قتل کرکے پھر صاحبقران کے
پاس چلے آتے ہین یہان لڑنے لگتے ہین صاحبقران کے ہر ایک امر کی نگرانی کرتے ہین جب صاحبقران
اُسکی طرف چلے خواجہ رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ صاحبقران اُسکے قریب پہونچے اُسکے ہاتھ مین تلوار
خون آلودہ تھی اُسنے کہا کہ یہ موقع نہ لگاوٹ زنی کا ہے نہ ہم سختی کا کس یہ موقع تلوار زنی کا ہے یہ وار موجود ہے
صاحبقران نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تم وار کرو اُسنے تلوار علم کرکے صاحبقران کے سر پر
وار کیا صاحبقران نے تلوار کو تلوار پر روکا سپر بھی نہ اُٹھائی تلوار چلنے لگی مرکب جو جھپٹے اور تلوارین جو چمکین
تو میدان ہوگیا لوگ اور طرف مقابلہ کرنے لگے دائرہ اسقدر میدان ہوا کہ بخوبی مقابلہ ہوجائے اتنے مین صاحبقران
اُسکے وار رد کرنے لگے اور وہ بے در پے وار کرنے لگا کوئی ستر وار کے رد و بدل کی نوبت آئی تھی کہ اُسنے کہا

کہ یا صاحبقران میرے اس وار سے بچئے تو مین جانون صاحبقران نے یہ خیال کیا کہ یہ مرد بہادر جوانمرد
معلوم ہوتا ہی یقین ہی کہ یہ خداپرست ہوجائے کیونکہ اسکے رخ سے آثار اسلام ظاہر ہوتے ہین اسکو قتل کرنا بیکار
ہی اسکو گرفتار کرو صاحبقران نے یہ دل مین خیال کرکے اسکی تلوار سے نگاہ لڑائی جب تلوار قریب سر
آئی بارجہ بچاکر جو بجلی دی تلوار اچٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اسنے بھی زور کیا زور ہونے لگے انھون نے
کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اسنے غصہ مین آکر انکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا انھون نے بھی اسکا دوال کمر
پکڑ لیا اب زور ہونے لگا اسنے لاکھ چاہا کہ مین صاحبقران کو مرکب پر سے اٹھالون مگر اس کوہ وقار کے لنگر نے
جنبش تک نہ کھائی اسی طور سے صاحبقران مرکب پر قایم رہے اور حرکت تک نہ ہوئی جب وہ زور
کرچکا تو صاحبقران نے اسکا دوال پکڑ کر جو زور کیا تو اسکے لنگر نے حرکت کھائی صاحبقران نے
نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور اسکو قاش زین سے اٹھایا اور سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر
دے مارا خواجہ نو برابر تھے انسے کہا کہ باندھو خواجہ نے دوڑ کر اسکی مشکین باندھ لین اور بہت جلد نذر
زنبیل کیا صاحبقران اسکو زیر کرکے مرکب کو مہمیز کرکے لشکر پر جا گرے مقابلہ کرنے لگے اسی طور سے سرداران
اسلام سے اور پہلوانان کفار سے مقابلہ ہوا ہر ایک نے زیر کرلیا یا قتل شہنشاہ سے ہزبر تیغزن سے
مقابلہ ہوا وہ ہاتھ سے شہنشاہ کے مارا گیا سگند رفرخ لقا سے اور بہرام مار خوار سے مقابلہ ہوا وہ
بھی مارا گیا نور الزمان سے طوس زرین کمر ایک پہلوان قوی ہیکل تھا مقابلہ ہوا وہ بھی قتل ہوا
عین الزمان سے اور برپلنگ پوش سے سامنا ہوگیا وہ بھی مارا گیا اسی طور سے خیال کرلینا چاہیے
ایسی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ سوائے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی کوسون علم کھلے ہوئے ہین تلوارین
علم ہین نیزے بلند ہین ابر سیاہ اٹھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کیسی کالی گھٹا اٹھی ہوئی ہی اسمین برق شمشیر
کوندرہی ہی پہلوان جو نعرے کرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ رعد کی صدا ہی ہر طرف رعد گرج رہا ہی
باجے جو جنگی بج رہے ہین وہ یہ ثابت کرتے کہ ہزارون پہاڑ باہم ٹکرا رہے ہین ایسی جنگ مغلوبہ تھی
کہ بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو قتل کرتا تھا ایک دوسرے کو نہ پہچانتا تھا برابر شمشیر زنی کر رہے
تھے خون برس رہا تھا ہر طرف جوی خون روان تھی کشتی حیات گرداب فنا مین پڑی ہوئی تھی ہزارون
سر کٹے ہوئے پڑے تھے تین شبانہ روز ہوئے ہین کہ برابر تلوار چل رہی تھی قریب تھا کہ لشکر کفار شکست کھا کر بھاگے
راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر محرابیہ کے حوالی مین ایک قلعہ ہی کہ اسے شہر درہ کہتے ہین مشرود اژدر خوار ایک
پہلوان زبردست ہی کہ اسکے مثل اس اقلیم مین کوئی نہین ہی وہ ایسا پہلوان ہی کہ بارہا محراب شاہ نے
لشکر اسکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا وہ لشکر شکست کھا کر بھاگ آیا اسنے محراب شاہ کی کبھی اطاعت
نہین کی بلکہ اکثر شاہون کا خزانہ لوٹ لیا ہی اسکے ہمراہ پچاس ہزار قزاق ہین جو کہ ہر وقت ہمراہ
رہتے ہین اسکا پیشہ قزاقی کا ہی یہ اکثر تاجرون کو لوٹ لیتا ہی اتفاق سے اسکو بھی خبر ہوئی کہ خداپرست
لشکر لیکر آئے ہین محراب شاہ سے مقابلہ ہونے والا ہی بابت مذہب کے چونکہ یہ بھی تصویر پرست تھا
اسنے خیال کیا کہ مذہبی امور نہ ہوتے تو مین کبھی مقابلہ کو نہ جاتا اور نہ کمک کرتا اگر مالی و ملکی فساد ہوتا تو مین کیون
زحمت گوارا کرتا مگر کیا کرون کہ مذہبی امر کا فساد ہی وہان جانا اور شریک ہونا واجب ہی یہ اپنے ہمراہیون سے
صلاح کی اور یہ بھی کہا کہ ایک احسان بھی ہوگا محراب شاہ پر بس اسیوقت اپنے لشکر کو لیکر طرف محرابیہ
کے چلا اسکو جب خبر ہوئی کہ جب محراب شاہ نے مہلت طلب کی تھی پہلے مقابلہ کی یہ خبر ہوئی تھی
آکر پہونچا کہ جبکہ باہم جنگ مغلوبہ ہورہی تھی اور تلوار برس رہی تھی خون کی ندی جاری تھی اور لشکر کفار قریب تھا

کے تھا کہ میدان سے گرد اُڑی کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا دونون لشکر کے ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے
مگر مقابلہ برابر ہوا کیا تلوار برابر چلا کی یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی ہان کچھ لشکر کفار کو خیال
ہوا تھا محراب شاہ نے اُس گرد کو دیکھکر اپنے اہل لشکر سے کہا تھا کہ پریشان نہو تمھاری کمک آگئی ہی کوئی
نکوئی تمھاری مدد کو مع لشکر آیا ہی یہ جو محراب شاہ نے پکار کر کہا یا تو لشکر فرار ہونے کو تھا یا ایک مرتبہ
یہ صدا سنکے تھم گیا اور لڑنے لگا کہ وہ گرد قریب اُس میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے مشرود
اژدر خوار مع پچاس ہزار سوار کے پیدا ہوا اُسنے جو جنگ مغلوبہ دیکھی ہرکارے روانہ کیے کہ خبر تو لاؤ کہ
یہ کس سے مقابلہ ہو رہا ہی کسکا لشکر ہی وہ ہرکارے ادھر کو روانہ ہوے کے چند سوار لشکر محراب شاہ کے بھاگے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ وہ ہرکارے ملے اُنھون نے جوان سوارون کو دیکھا تو پکار کر کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ ہمکو تمسے
کچھ دریافت کرنا ہی ہمکو بتاؤ کہ لشکر محراب شاہ کس مقام پر فروکش ہی اور یہ کونسا لشکر ہی جس سے مقابلہ ہو رہا
ہی اُنھون نے جو یہ صدا سنی اور یہ سُنا کہ یہ لوگ لشکر محراب شاہ کی تلاش مین ہین وہ سوار ایک مقام پر
ٹھیر گئے کہ وہ ہرکارے اُنکے قریب آئے اُن ہرکارون نے کہا کہ بیان کرو کہ تم کس لشکر کے ہو کچھ
محراب شاہ کے بھی لشکر کا حال معلوم ہی اُنھون نے کہا کہ تمکو محراب شاہ کے لشکر سے کیا غرض ہی تم کیون محراب شاہ کے لشکر کو تلاش
کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ہرکارے ہین لشکر مشرود کے وہ براے کمک محراب شاہ پچاس ہزار
لیکر آئے ہین سُنا ہی کہ محراب شاہ اور خدا پرستون سے مقابلہ ہو رہا ہی براے ترک مذہب چونکہ
دینی امور مین اِس سبب سے ہمارا آقا بھی کمک کو آیا ہی اُسنے جو یہ جنگ مغلوبہ دیکھی تو ہمکو روانہ
کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ جنگ کس سے ہو رہی ہی اور یہ کون لشکر ہین اور لشکر محراب شاہ کہان ہی یہ
تو لشکر نہین ہی اُن سوارون نے کہا کہ آگاہ ہو ہم لشکر محراب شاہ کے سوار ہین قریب ہی کہ
لشکر محراب شاہ شکست کھائے جلد جا کر اپنے آقا کو خبر کرو کہ وہ آکر کمک کرین ایسا نہو کہ لشکر
فرار ہو جاے یہی وقت کمک ہی یہ جو اُن سوارون نے کہا وہ ہرکارے فوراً اپنے لشکر کی طرف
چلے یہان مشرود اِس انتظار مین تھا کہ یہ خبر آئے اور یہ دریافت ہو جائے کہ یہ فلان لشکر ہی اور
لشکر محراب شاہ نہین ہی اور سبب مقابلہ معلوم ہو جائے تو مین اپنی راہ لون کہ وہ ہرکارے
پہونچے اُنھون نے اُن سوارون سے جو سنا تھا وہ بیان کیا مشرود یہ سنکے اپنے اہل لشکر
سے کہنے لگا کہ بھائیو جلد روانہ ہو کہین ایسا نہو کہ لشکر محراب شاہ شکست کھائے یہ جو جنگ
مغلوبہ ہو رہی ہی یہ لشکر محراب شاہ اور خدا پرستون سے ہو رہی ہی یہ سُننا تھا کہ لشکر نے
اُسی مقام پر سے تلوارین نیام سے کھینچ لین اور مرکب اُٹھا دیے اور حملہ کر کے چلے اِدھر وہ ہرکارے
جو کہ لشکر اسلام سے اور کفار سے براے خبر آئے تھے وہ دریافت کر کے اپنے اپنے لشکر کی طرف چلے
عین جنگ مغلوبہ مین محراب شاہ کے ہرکارون نے محراب شاہ کو خبر دی کہ اے بادشاہ مبارک ہو
کہ یہ جو گرد اُڑی تھی اور اُس گرد سے لشکر پیدا ہوا ہی یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہی انکا افسر مشرود حاکم قلعہ
مشرودیہ ہی وہ لشکر لیکر آپکی کمک کو آیا ہی یہ جو محراب شاہ نے سُنا خوش ہو گیا گو پہلا کن کے اسیر
ہو جانے سے اُسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور شکستہ دل ہو رہا تھا مگر اِس خبر کو سُنکے خوش ہو گیا اور پکار کر
اپنے لشکر کو صدا دی کہ اے جوانان لشکر آگاہ و خبردار باشید کہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ تمھاری کمک کو آیا ہی جان
لڑا دو یہ وقت جان لڑانے کا ہی اور تمھاری کمک کے لیے لشکر تازہ دم آیا ہی وہ لوگ آج تین شبانہ روز سے برابر
لڑ رہے ہین اِسی وقت مار لینا چاہیے لشکر تازہ دم اور تم ملکر مار لو یہ جو محراب شاہ نے کہا محراب شاہ نے

لشکر کے دل قوی ہوگئے پھر جم کر لڑنے لگے اُدھر یہ خبر صاحبقران کو اور بادشاہ کو ہرکارون نے دی کہ
کفار کی کمک آئی ہی مشرود اژدر خوار ہی وہ لشکر لیکر آیا ہی یہ جو صاحبقران و بادشاہ نے سنا فرمایا کہ خدا
بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست ۭ اگر ہماری موت آئی ہی تو کوئی خوف نہین
ہی ہر ایک کو مرنا ہی اور اس طور سے مرنا عین خوشی ہی کہ تا ابد نام رہیگا اور بیمار ہو کر مرنے سے مرد سپاہی
کے لیے تلوار سے مرنا حیات ہی اور بیمار ہو کر مرنا بدنامی کا مرنا ہی اور اگر موت نہین آئی ہی تو کوئی ہمکو قتل
نہین کر سکتا ہی ایک نہین ہزار لشکر آئین اور سیکڑون کمک آئے تو کیا ہوتا ہی یہ فرما کر پھر لڑنے لگے کہ اتنے
عرصہ مین مشرود مع لشکر کے آپہونچا اور خدا پرستون سے مقابلہ کرنے لگا یہ تازہ دم آیا تھا وہ لوگ
تین شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے مگر کیا اُنکے حواس تھے برابر مقابلہ کر رہے تھے تلوار چل رہی تھی کسی
مقام پر ہاتھ کمی نہ کرتا تھا تلوار کاٹ مین کوتاہی نہ کرتی تھی جب ہاتھ مارا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے
ہوئے اُنکا کچھ خوف نہ تھا کہ یہ لوگ تازہ دم آگئے ہین چاوشان لشکر اسلام پکار رہے تھے کہ اے جوانان
جان لڑادو لشکر کفار کی کمک آئی ہی وہ لوگ تازہ دم ہین ایسی شمشیر زنی کرو کہ اُنکے جی چھوٹ جائین وہ
جنگ سے باز آئین وہ کام کرو کہ رستم و اسفندیار کو لوگ فراموش کردین اُنکی کارزار مثل حرف غلط
کے صفحہ روزگار سے مٹجائے تمھارا افسانہ باقی رہے اسطور سے صدا لگا کر اپنے لشکر کے دل کو
قوی کر رہے تھے وہ روباہ خصال تھے بھلا ان شیران دشت وغا کا مقابلہ کر سکتے تھے یہ لوگ جان
دیکر مقابلہ کرنے لگے ایک شبانہ روز اُسی طور سے مقابلہ رہا سر پر سر گر رہے تھے تن پر تن گرکے تڑپ
رہے تھے خون کا دریا جاری تھا سر مثل اولہ کے برستے تھے برق شمشیر ہر طرف چمک رہی تھی گھٹا سے
گھُٹی جاتی تھی ہزارون زخمی پڑے ہوئے تھے لاکھون سسکتے تھے سیکڑون خواب مرگ مین مبتلا تھے
کسی طرف سے صدائے آہ آرہی تھی کوئی گھبرا رہا تھا کوئی پانی کا طلبگار تھا کسیکا دم واپسین تھا کوئی
حالت نزع مین آنکھین بند کیے ہوئے پڑا تھا کسیکا سینے پر دم آگیا تھا کہ مرکب پامال کرکے چلا گیا
وہ آہ بھر کر مر گیا استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے کوس حربی کی یہ حالت تھی کہ اُس سے صدا نہ آتی تھی اُسکی
آواز بیٹھی ہوئی تھی قرنا دم بخود تھی تُرہی کی صدا بلند تھی جلاجل صدائے افسوس دیتی تھی حال پر کفار
کے حیران تھی ایسا خوف غالب تھا کہ صدائے جلاجل نہ آتی تھی اور اگر تاشا بھی صدا دیتا تھا تو افسوس کی
آواز نکلتی تھی نقارے کا شکم پھول گیا تاشے کو یہ افسوس تھا کہ لشکر اسلام کی ظفر ہوئی ہر باجا اپنی صدا مین
افسوس کی صدا دے رہا تھا جو کوئی کوس کو بجاتا تھا ایسی اُسکی آواز پڑی تھی بسبب خوف کے کچھ صدا نہ آتی
تھی زیر و بم سب خاموش تھے رباب و دف سب دم بخود تھے باجا بجانے والون کے ہوش بجا نہ تھے
یہ خیال کر رہے تھے کہ ہم کیا بجاتے ہین کوئی اپنے سر پر اُٹھا کر چوب مارتا تھا کوئی جلاجل کو معکوس بجاتا تھا
کوئی قرنا کو معکوس دم دیتا تھا ایسے لشکریان کفار کے حواس باختہ ہوگئے تھے کہ بیان نہین ہو سکتا ہی سوا
شتر سوارون مین بھاگنے لگے تھے اپنے مرکب چھوڑ دیے تھے پیدل مرکبون پر سوار ہو کر راہ فرار تلاش کر رہے
تھے مگر راہ نہ ملتی تھی پیدل سوارون مین سوار پیدلون مین بہت سے سوارون نے ہتیار کھولکر پھینکدیے
اور ادھر اُدھر پوشیدہ ہوگئے بھچرنے لگے مگر لشکر کفار بھی جان لڑائے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی اب کسی
مقام پر کمی نہین کرتا ہی جب مشرود آیا ہی ایک طرف صاحبقران شمشیر زنی کر رہے ہین ہزارون
کفار مر مرکر گر رہے ہین ایک سمت سرداران معزز لشکر اسلام کے نعرے ہین برابر کفارون کو مار کے
گرا رہے ہین بادشاہ اسلام مرکب پر سوار تلوار ہاتھ مین کفار کشی پر مستعد ہین ایکطرف لقین خود پرست

جو کہ تازہ مسلمان ہوا ہی اپنی جان پر کھیلے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی ایک وہ سردار جو لقین کی کمک کو سمندر سے آیا تھا سوا اپنے لشکر کے کفار
سے مقابلہ کر رہا ہی چونکہ یہ بھی خدا پرست ہو گیا ہی وہ بھی کفار سے لڑ رہا ہی غرض معرکہ پڑا ہوا ہی کہ پناہ بذات خدا مریخ فلک جنگ دیکھکر فلک
پنجم پر لرز رہا ہی فلک سر جھکائے ہوئے دیکھ رہا ہی ہر طرف صدائے بزن و بکش بلند تھی زمین اُس معرکے کانپ رہی تھی یہان
تو یہ معرکہ پڑا ہوا تھا اور لشکر کفار جما ہوا لڑ رہا تھا جب سے مشرو دآیا ہی لشکر کفار کو بڑی قوت ہو گئی
ہی کیونکہ اُسکے ہمراہ جو لشکر آیا ہی وہ لشکر تازہ دم ہی ابھی اُسے ایک دن گذرا تھا کہ یہ لشکر لڑ رہا ہی
اور ان دونون لشکرون کو چار شبانہ روز گذرے ہین کہ برابر مقابلہ کر رہے ہین دوپہر کا وقت ہوگا کہ صحرا سے
گرد اُڑی کہ جس گرد سے تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا کہ وہ گرد شق ہوئی اُس گرد کے اندر سے ایک ابر گرد پیدا
ہوئی کہ جسکا رنگ گلنار تھا کہ جسکے سبب سے تمام صحرا لالہ رنگ ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ لالے کا تختہ کھل
گیا کہ وہ گرد قریب اُس میدان کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے ایک نقابدار یاقوت پوش بصد جوش و خروش
آ پہنچا اسکے اسی ہزار عقب مین چلتہ پوش دوش بدوش رکاب برکاب خود فولادی سرون پر موزے پاؤن مین دستانے
ہاتھون مین کمانین دوش پر تلوارین کمر مین سپرین پشت پر مرکب دورکابہ زیر ران باگین اُٹھائے ہوئے
برابر چلے آتے ہین وہ نقابدار سرخپوش آگے آگے مرکب تیز رفتار پر سوار کنوتی مرکب پر نیزہ رکھا ہوا شمشیر یاقوت نگار
طلائی ڈاب کمر مین پڑی ہوئی کمان کیانی دوش پر سپر پشت پر خود یاقوت نگار سر پر دستانین ہاتھ مین موزے پاؤن مین
یاقوت کی کڑیون کی زرہ پہنے ہوئے مونہہ پر نقاب یاقوت گون ڈالے ہوئے مرکب اُڑاتے ہوئے چلا آتا
ہی اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا اپنے عیار سے کہا کہ خبر تو لا کہ یہ کیسی جنگ ہو رہی ہی اُدھر صاحبقران و بادشاہ
کی اسپر جو نگاہ پڑی اپنے لشکر کے ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے چلے مہر افشاہ
نے بھی اپنے لشکر کے ہرکارون سے کہا کہ تم بھی خبر لاؤ شاید ہماری کمک کو کوئی آیا ہو یہ ہرکارے ادھر
سے چلے راہ مین لشکر اسلام کے ہرکارون سے اور نقابدار کے ہرکارون سے سامنا ہوا انھون نے
اُنسے پوچھا کہ تم کدھر جاتے ہو انھون نے کہا کہ اس لشکر مین جاتے ہین اس خبر کے لیے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور
کدھر سے آیا ہی انھون نے پوچھا تم کدھر جاتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم اُس لشکر مین جاتے ہین جو ابھی
مقابلہ آیا ہی اس امر کے دریافت کرنے کو کہ یہ کس سے جنگ ہو رہی ہی ہمارے آقا نقابدار نے خبر منگائی ہی
چونکہ نقابدار نے اپنے عیار کو حکم دیا تھا اُسنے ہرکارے روانہ کیے تھے اسلیے کہ وہ یہ خبر سنکے آئے تھے کہ
کسی نواح مین لشکر اسلام فروکش ہی اور کفار سے مقابلہ ہی وہ بھی برائے مقابلہ کفار آئے ہین اُن ہرکارون
نے کہا کہ ان نقابدار کا کیا نام ہی انھون نے جواب دیا کہ نقابدار یاقوت پوش کہتے ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی
تھی اُدھر نقابدار کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ مرکب اُٹھا کر طرف جنگ مغلوبہ کے چلا اسی ہزار مرکب نے ایک
مرتبہ قدم اُٹھائے باگین لین اور ہمراہ نقابدار کے طرف لشکر کے چلے نقابدار نے تلوار نیام سے لے لی تھی
نقابدار کا تلوار لینا تھا کہ اسی ہزار تلوارین ایک مرتبہ نیام سے نکلین اور سب طرف لشکر کے روانہ ہوئے
نقابدار نے نعرہ کیا کہ منم نقابدار سرخپوش ای کافران پر دغا و ای ناہنجاران بیحیا کہان جاتے ہو میرے ہاتھ
سے بچکر اور پھر ایک مرتبہ اس امر کو دریافت کیا کہ کون لشکر کفار ہی اور لشکر کفار کی بہت بڑی پہچان یہ تھی
کہ انکے لشکر کے علم سیاہ ہوتے ہین انکی پیشانی پر سیندور کے ٹیکے دئے ہوئے تھے اور گلون مین تصویرین
پڑی ہوئین تھین اس سبب سے نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ کفار ہین اور یہ پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہی کیونکہ
لشکر اسلام کے سبز رنگ کے علم تھے علاوہ سیاہ علمون کے کہ یہ تمیز لشکر کفار کا ہی بس یہ دیکھکر نقابدار
نے یہ نعرہ مارا کہ منم نقابدار یاقوت پوش یہ جو نعرہ مارا او تلوارین علم کرکے ایک مرتبہ اسی ہزار تلوارین برابر

پڑین اسی ہزار سرکٹ کر زمین پر گرے اور اسی ہزار مرکب قتل ہوگئے اور اُدھر نقابدار کے ہرکارے
بھی یہ دریافت کرکے آگئے تھے اور نقابدار سے آکر عرض کیا تھا کہ لشکر کفار اور لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا
ہی اور یہ لشکر صاحبقران ہی اور یہ لشکر فحراب شاہ ہی جو کہ تصویر پرست ہے یہ سنا تھا کہ نقابدار نے
قتل کرنا شروع کیا تھوڑے ہی عرصے مین لڑ بھڑکر تمام لشکر کو تہ و بالا کردیا لشکر کا ستھراو کردیا ایسی جنگ
واقع ہوئی کہ تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی میدان کشادہ ہوگیا نقابدار کی جو جرأت و شوکت صاحبقران نے
دیکھی حواس جاتے رہے یہ حال تھا کہ ایک سوار اُٹھا کر دوسرے سوار پر مارا کہ مع راکب و مرکب چور چور
ہوگیا دونون سوارون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے یا یہ کیا کہ سوار کو مع مرکب اُٹھا کر زمین پر مارا
کہ راکب و مرکب ایک ہوگئے اور استخوان سُرما ہوگئے ہر مرتبہ دو دو چار چار کو اُٹھا کر دے مارتا تھا
کہ وہ پیوند خاک ہو جاتے تھے ایسی چالاکی سے مقابلہ کر رہا تھا کہ لشکر کفار کے ہوش اُڑے جاتے تھے
صاحبقران نے جو یہ جرأت نقابدار کی دیکھی اور یہ سن و سال دیکھا کہ ایک جوان سولہ سترہ برس کا
سن ہی اور چہرے سے شوکت و شان پیدا ہی کہ دیکھکر رعب و دبدبہ کو حواس اُڑے جاتے ہین تمام لشکر کفار
پر رعب چھایا ہوا ہی لشکر کے سوار اُسکی صورت دیکھکر بھاگے جاتے ہین صاحبقران اپنے دلمین فرماتے ہین
کہ کیا جوان ہی اور کیا شوکت ہی اس شان و شوکت کا ہمنے جوان آج تک نہین دیکھا اس سن و سال مین
یہ جرأت اور یہ چالاکی اسی کا کام ہی اُدھر نقابدار شمشیر زنی کرتا ہوا چلا جاتا ہی اور صاحبقران بھی کفار کشی
مین مصروف ہین کفار سے بھی مقابلہ کر رہے ہین اور نقابدار کی جنگ کو بھی دیکھتے ہین اور نقابدار کی تعریف
کرتے ہین ہر وار پر اُسکے زبان سے صدائے واہ نکلجاتی ہی نقابدار کفار کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا
ہی کہ اُدھر سے مشرود بھی لڑتا ہوا آتا ہی کہ نقابدار سے مقابلہ ہوگیا کہ اُسنے نقابدار کو دیکھکر صدا
دی کہ ای نقابدار تو کدھر چلا آتا ہی تو نے لشکر مین تہلکہ ڈالدیا ہی تیری ہر ضرب سے سیکڑون کفار
قتل ہوکر گرتے ہین تیغ نے ہر مرتبہ میرے کلیجہ کو خون کردیا ہی اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی بر تقدیر
بیحیائی کا مونہہ پر ڈال لیا اور لشکر ہمراہ لے لیا اور مقابلہ کرنے لگے بس آپ آگے قدم نہ رکھتے ہین
تیرا حریف آگیا ہون یہ کیا تیری حرکت ہی کہ ان تین روپیہ کے پیادہ و نیز ہاتھ صاف کر رہا ہی مردان عالم
سے مقابلہ کر یہ جو مشرود نے پکار کر کہا نقابدار نے صدا دی کہ کیون تیری قضا آئی ہی مین تیری جان کا ملک الموت
ہون میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا ایک ضرب تیغ مین تیرا کام تمام ہوگا یہ جو نقابدار نے کہا بس
ایک مرتبہ مشرود مرکب کو تیز کرکے نقابدار کے روبرو آگیا آتے ہی تگاور زن ہوا کہ مرکب نقابدار کا
اُسی مقام رہا اور مرکب مشرود کا چھ قدم پیچھا ہوا یہ مرکب کے پیچھے پر آرہا تھا اگر نہ سنبھل جاتا تو زمین
پر آرہتا نقابدار نے صدا دی کہ واہ ری شہ سواری و جوانمردی پڑی تک پوری نہین قائم ہوتی ہی
اور اپنے کو شہسوار کہتا ہی اور طاقت دکھلاتا ہی ایک ہی تگاور زنی مین تیرا حال کھل گیا یہ تقریر اُسکی
نقابدار کی مشرود نے یہ جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی اپنا وار کر نقابدار نے کہا کہ طریقہ ہمارا نہین
ہی کہ ہم پہلے ضرب کرین جب تیری ضرب سے خدا بچا لیگا تو مین اپنا وار کرونگا یہ نقابدار کی تقریر سنکے
مشرود نے نیزہ اُٹھا کر سینے نے کینہ نقابدار پر مارا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر روک لیا اور نیزہ بازی ہونے لگی یا تو
صاحبقران و دیگر سردار مقابلہ کر رہے تھے یا نقابدار کے مقابلہ کا تماشا دیکھنے لگے اور کوئی امر کا
خوف نکیا ادھر نقابدار نے پانچوین طعن مین اُسکا نیزہ ہوائی کیا کیونکہ اُسکو جلدی منظور تھی مشرود نے
جو نیزے کو ہوائی دیکھا نیزہ مرکب خجالت مین غرق ہوگیا برہم ہوکر وہ گرز جو کہ تیرہ سو من کا تھا ارابے پر سے اُٹھایا

اور گرد سر چرخ دیکر بارہا اور کہا کہ نقابدار خبردار ہو جاؤ نقابدار نے صدا دی کہ مین ہوشیار ہون تو وار کر جیسے ہی مطرود نے عمود کا وار کیا نقابدار نے خالی ندیا بلکہ دونون ہاتھ بلند کر دیئے جیسے عمود قریب سر آیا کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور خوب استوار پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ مرکب پر سے منھ کے بھل آرہا لگا پس اسنے عمود کو چھوڑ دیا نقابدار نے عمود کو لیکر اپنے نقابدار عیار کی طرف پھینکدیا اور کہا کہ گرز اٹھالو یہ گرز کام آئیگا یہ جو نقابدار نے کہا اسکے عیار نے وہ گرز اٹھا لیا اور لیکر اپنے حاکم کو دیا جو کہ برابر اس عیار کے کھڑا تھا پس مطرود نے ایک مرتبہ تیغہ پانچسو من کا نیام سے لیا ایک تختہ کا تختہ تھا اور سر نقابدار پر مارا نقابدار نے سپر کو سر کے پناہ کیا ادھر اسنے وار کیا نقابدار کی نگاہ تلوار سے لڑی تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی نقابدار نے سر جھکا دیا کر علی بند سپر کا پشت پر جا جھولا بس جیسے تلوار قریب سر آئی نقابدار نے تھپکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی پھر اسنے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور مروڑ کر ہاتھ تلوار چھین لی اور وہی تلوار لیکر کہا کہ شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر وہی تلوار لیکر اب جو وار کرتا ہے یا تو وہ تلوار قبہ سر پر چمکی تھی یا زیر مرکب آکر بوسہ دیا مع راکب اور مرکب چار ٹکڑے ہوئے ادھر نقابدار نے صدا دی کہ یون صید کو جلیغم شکار کرتے ہین یہ میرا شکار تھا اسکے قتل کرنے کو مین بڑی دور سے آیا ہون مجکو اسکی قضا لائی تھی مین اسکی جا ملک الموت تھا اسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا جام زندگانی چھلک چکا تھا جو بہادر ہوتے ہین وہ یون قتل کرتے ہین اسنے اگر سنا گیا ہے کہ بڑا تہلکہ ڈالدیا تھا بڑے بڑے لوگ دعوے کرتے ہین کہ ہم صاحبقران ہین یہ لڑائی نہ فتح ہو سکے کئی دن اسکو گذر گئے ہین کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہے مین نے سنا ہے کہ آج چار شبانہ روز ہو چکے ہین کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہے اب مین آیا ہون یہ معرکہ سر ہوا جاتا ہے یہ کہکر اور نعرہ کرکے لشکر کفار پر جا پڑا اور جاتے ہی علم فوج کو قلم کیا کوس پر تلوار ماری کہ وہ چاک ہو گیا نقارچی کے دو ٹکڑے ہوئے یہ جو شجاعت نقابدار کی اہل اسلام نے دیکھی سبکو جوش جرأت آگیا اور ایک مرتبہ جو حملہ کیا اور اہل کفار کو تلوار کے تلے رکھ لیا اور برابر قتل کرنا شروع کیا وہ جنگ مغلوبہ ہوئی کہ پناہ بخدا پھر سر برسنے لگے پھر خون کا دریا بہنے لگا پھر سر مثل دے کے خاک پر گرنے لگے پھر تن خاک پر تڑپنے لگے پھر بازار ملک الموت گرم ہوا پھر ملک الموت روحین قبض کرنے لگے پھر آثار قیامت و رستخیز برپا ہوئے پھر علم لشکر اسلام لہرانے لگے پھر خون کی طغیانی ہوئی پھر کشتی حیات طوفانی ہوئی پھر زورق عمر کفار گرداب بلا مین آگئی اہل اسلام دریائے آہن مین شناوری کرنے لگے اور پھر پھر کر کفار کو قتل کرنے لگے خون کی چھینٹین آسمان پر جانے لگین خون سے تمام زمین لالہ رنگ ہو گئی کوسون تک خون کا دریا روان تھا لاشین اسمین پیر کر جانے لگین نشان لشکر جو گرے ہوئے پڑے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مردے کفنائے ہوئے پڑے ہین یہ حال تھا کہ دفتر لشکر پریشان دواتین معکوس قلم شکستہ اوراق دفتر منتشر چہرے کٹے پڑے ہین لشکر تہ و بالا ہے کوئی نہین خبر لینے والا ہے عجب قسم کی ابتری پڑی ہے تمام خیمے گر گئے ہین بڑا و لشکر کا لوٹ لیا گیا ہے اسپر جو گھڑی پڑی تو ساری سپہ گری بھول گئے اب تو ہر ایک کو جان کے لالے پڑے ہین ادھر نقابدار نے جسقدر نشان لشکر کے تھے سب قلم کر ڈالے کوس رزمی توڑ ڈالے قرنا بھک کر رہگئے کوس کا شکم پھول کر نقارہ ہو گیا تاشے کی صدا مارے خوف کے بند ہو گئی کتاب لشکر مین تیرے پڑ گئے ہر ورق جدا ہو گیا شیرازہ اوراق لشکر تتر بتر ہو گیا ہر طرف سے اوراق لشکر اڑنے لگے گلشن لشکر مین خزان آگئی برگ خزان دیدہ کی طرح سر تڑپ رہے تھے ہر صف مین خاک اڑ رہی تھی

جیسے روش اور پٹری پر خاک اُڑتی ہی نہالان قد جو تھے وہ قلم کر ڈالے گئے تھے ہر طرف عالم خزان تھا ایک ایک ادھر اُدھر پھر رہے تھے افسرون کے خیمے مین جا کر پوشیدہ ہو رہتے تھے تاکہ دست دشمن سے محفوظ رہین یہ سواران لشکر کا حال تھا ہر قطار وصف پریشان ہو گئی تھی رسالے کے رسالے پلٹنین کی پلٹنین خاک مذلت پر سرنگون تھین کا نسۂ سر مٹی کے مول تھے بازار مرگ گرم تنون پر بہادرون کے خون کی پوشاک تھی جسم پر زخمون کی دھجیان پڑی ہوئین تھین گل زخم نخل قد پر کھلے ہوئے تھے سر و نیزہ خونکا سہرہ بندھا ہوا تھا دولہا بنے ہوئے عروس مرگ سے ہمکنار ہوتے تھے عروس مرگ کو بیاہ کر لاتے تھے سوائے کوچۂ زخم کے کوئی کوچہ نتھا کہ قرار کرین سوائے گوشہ کمان کے گوشہ امان نہ ممکن تھا ہر ایک چلا کے بھاگ رہا تھا مرغ تیر اڑکر سن سے اُدھر سن سے اِدھر جاتے تھے آنکھ بھی پر قلم ہو جاتے تھے بالائے آسمان زاغ و زغن کا مجمع تھا کہ وہان اتنا انبار گشت وخون ہوا تھا وہ لوگ برائے تلاش گوشت آئے تھے کہ اپنا پیٹ بھرلین مگر تلوار ایسی چمک تھی کہ کوئی قصد نیچے آنے کا نہ کرتا تھا سب بالائے ہوا منڈلا رہے تھے سب خوش ہو رہے تھے کہ برسون شکم سیر ہو کر کھائینگے وہ معرکہ پڑا تھا کہ فلک پیر دنگ بہادرونکی لڑائی سے حیران صورت تصویر پریشان فلک پر بھی سناٹا تھا ایسا رن پڑا تھا کہ تین سبب فلک پیر سر جھکائے دیکھ رہا تھا بموجب

نظم

نہ دیکھا نہ ایسا سنا معرکہ | قیامت کی اسدن لڑائی ہوئی
کوئی تھا جو بیدست نے سر کٹی | نہ سالم رہا لڑکے افسر کوئی
نمودار تھا فوج کا رو کشا | کسکا جو دیکھا تو نیچہ نہیں
کوئی دو تھا اور کوئی چور نگ تھا | کسکو تھی حسرت کوئی ڈنگ تھا
غضب برق شمشیر کی تھی چمک | سمایا تھا مریخ کو ایسا ڈر
ہدف گھنگرج وہ لڑائی ہوئی | کہ دم مین صفون کی صفائی ہوئی

غضب کا تیر چرخ تھا معرکہ
ہزارون کے سر کی جدائی ہوئی
زبردست ہر اک تھا بازو کشا
کسی چشم بد کا شکنجہ نہین
لرزتا تھا دہشت سے چرخ فلک
کہ بھولا تھا جلادی کا سب ہنر

چارون طرف نقیب ہنکار رہے تھے ای جوانان بلوشید ناجامہ زنان نہ پوشید جنگ مغلوبہ ہونے لگی تھی تلوار چل رہی تھی ہر طرف کفار پر ہجوم تھا لشکر اسلام بصد کر و فر لڑ رہا تھا ذوالفقار دار نے تو قیامت برپا کر دی تھی صاحبقران کی تلوار تو کمی نہ کرتی تھی ذوالفقار دار تیغہ خارہ شگاف علم کیے ہوئے مقابلہ کر رہا تھا دم شجاعت و جرأت بھر رہا تھا ادھر سرداران لشکر اسلام اپنی صفائی اور قوت دست دکھا رہے تھے کہ بایدوشاید یہ وار کی صفائی تھی کہ ہر مرتبہ سوار کے مع مرکب دو ٹکڑے ہوتے تھے جسکے ٹرھکر ہاتھ مارا وہ جہنم واصل ہوا کشتون کے جابجا انبار ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے سر کفار کے خون کے تھالے بھرے ہوئے تھے لاشے خاک و خون مین غلطان پڑے ہوئے تھے کشتی حیات کفار دریائے فنا مین غرق موجہ شمشیر آبدار لشکر اسلام کی یہ کثرت تھی کہ از غرب تا شرق جنکی تلوار سے کفار کے سر جدا ہو رہے تھے کفار کے لشکر سے قیامت کی تلوار چل رہی تھی کہ آسمان بھی تھرا رہا تھا زمین کانپ رہی تھی خون جنگل مین ایسا بہا کہ نمونہ دریا جنگل ہو گیا آسمان مثل حباب نظر آنے لگا سیلاب خون نے صدہا قصر تن ڈبو دیے ایسی بحر خون کی طغیانی ہوئی کہ کشتی عمر طوفانی ہوئی اب دو شعر نظم کے سنیے

نظم

بسمل تھے جسم ماہی نے آب کے تمال | سر تیرتے تھے خون مین ہین یا حباب اور
تھا حال ایسا لشکر کفر امتیاز کا | طوفان مین جیسے ہو ماہی عالم جہاز کا

طوفان رزمگاہ مین کشتونکا تھا یہ حال
میدان رزمگہ مین تلاطم تھا آتش کا
صاحبقران کشور کو دیکر جزا

باتمیز ذوالفقار دار سر خویش کا یہ حال کہ تلوارین ہاتھون مین تھی ہوئین خسپیر جا پڑے اور ہاتھ لگائے وہ ٹھنڈا ہوا

سیدھا خدمت مین مالک کے گیا اُسنے داخل جہنم کیا کسی کو قاش زین سے اُٹھا کر زمین پر مارا وہ پیوند خاک
ہوا جسپر تیغ نقابدار کوہ شگاف پڑا اُسکے دو حصے ہوئے یا جسنے یہ دیکھ لیا کہ میری طرف نقابدار آتا ہی مثل
روباہ کے بھاگ گیا خواجہ ثالث نے قیامت برپا کی اُسکو اُچک کے مارا اُسکو لپیٹ کے دو کیا کسیکو
حقہ آتشبازی سے جلا دیا کسیکو آب شمشیر پلا دیا ہر سردار سے ہر طرح مقابلہ ہو رہا تھا سیکڑون مغزونکا
کھیت ہو رہا تھا سرون کے انبار میان کارزار خون کے ڈھیر دام اجل کا پھیلا ہوا غازیان لشکر اسلام
بھی اس جنگ مین جان بحق تسلیم ہوئے فلک کج رفتار کو انکا قلق ہوا سیکڑون مجروح ہوئے اکثر غازی
گلہائے زخم کی بدھیان پہنے جھوم رہے ہین قبضہ شمشیر آبدار چوم رہے ہین عندلیب شجاعت یہ نغمہ سرا
ہوا ای باغبان دیکھ وہ بچھ رہا ہی اجل طائران جان کا شکار کر رہا ہی قفس جسم کی تیلیان شکست ہین نخل
مراد لشکر اسلام بارور ہی مزرعہ حیات کفار خشک زیادہ تر ہی معرکہ کارزار مین عجب تزلزل ہی زمین کارزار
تمھارے مرکب سے ہل رہی ہی مرکیان کفار کو تل بھر رہے ہین چہار طرف یہ غل ہی کہ جانین زادو
کفار کو اس معرکے سے بچانے دو فوج کفار بھاگنے کی تدبیر کر رہی ہی کچھ بے سر و پا بھاگی جاتی ہی غل ہی کہ بھاگو
بھاگو موت پیچھے لگی چلی اتی ہی ہمکو تو کوئی گوشہ امان کا سوائے گوشہ کمان نظر نہین آتا ہی اور نہ کوئی کوچہ
بھاگنے کا بجز کوچہ زخم کے ملتا ہی یہ عالم ہی جدھر جسنے مونہہ اُٹھایا بھاگا پھر پیچھے مُڑکر نہ دیکھا کہ ہمارے ساتھیو
کیا گذری مگر دام اجل نے اُسکو نہ چھوڑا کسی نہ کسی نے لشکر اسلام کے سردار کا شکار ہوا بعضون کی آنکھون
کے نیچے اندھیرا آگیا خود ٹھوکر کھا کے گر پڑا اُوپر سے ہاتھ تلوار کا پڑا دو ٹکڑے ہوا باپ کو بیٹا نہ سجھائی دیا
بیٹے کو باپ بھائی کو بھائی نہ دکھائی دیا دوست کو دوست نے نہ پہچانا یہ بھی نہ جانا کہ کون ہی لشکر اسلام ایسا
غالب آیا ہی اہل کفار کے دلون پر ایسا خوف چھایا ہی کہ سب بدحواس ہین سامان ہراس ہین دل قابو مین نہین
ہین زور بازون مین نہین ترکش سے تلوارین ڈھونڈھتے ہین میان سے تیر نکالتے ہین اُلٹے ہوئے دمچی کے
تسمے کو باگ سمجھ کے کھینچتے ہین تنگ گھوڑون کے ڈھیلے ہوگئے ہین بجائے رکاب کے بدحواسی مین
انیر بانون رکھکر گھوڑے پر سوار ہوتے ہین الغرض اسی طرح فوج کفار قطار در قطار تتر بتر آگے پیچھے
بھاگی گھوڑے چھوٹ گئے دل بڑے بڑے پہلوانون کے ٹوٹ ٹوٹ گئے ہتھیار پہلوانون
کے بہکے سپاہیون نے تلوارین پھینکدین سیف الدین ایک چشم زدن مین میدان کارزار یہان سے
وہان تک صاف ہوگیا کفار بھاگ کر ادھر اُدھر پوشیدہ ہونے لگے اب صاحبقران اور
محراب شاہ سے مقابلہ ہوگیا صاحبقران نے محراب شاہ کو ڈانٹا کہ او گبر ناہنجار کہان جاتا ہی مین
تیری جان کا ملک الموت آن پہونچا اُسنے پلٹ کے تلوار کا ہاتھ صاحبقران کے مارا صاحبقران نے
سپر پر کانجھ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور پہلے ہی زور مین قاش زین سے
اُٹھا کے بلند کیا کفار نے دیکھا ہمارا بادشاہ گرفتار ہوگیا جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے
ادھر صاحبقران نے اُسے گرد پیچ دیکر زمین مارا خواجہ نے دوڑ کر کمند سے اُسکی مشکین باندھ لین اور
نظر بند کیا اب صاحبقران تلوار علم کرکے لشکر کفار پر جا پڑے چارون طرف سے لشکر اسلام نے
راہین بھاگنے کی بند کردین لشکر کفار کو قتل کرنا شروع کیا ایک طرف سے نقابدار یاقوت پوش مع اپنے
اسی ہزار سوارون کے شمشیر زنی کرتا ہوا اُن روباہ خصلتون کا مثل شیر ژیان شکار کرتا ہوا چلا آتا ہی ایک
جانب سے لشکر اسلام و سرداران لشکر اسلام اپنی جرأت دکھلا رہے ہین علمہائے لشکر کفار سرنگون ہین
کوئی گوشہ کفار کو پناہ کا نظر نہین آتا ہی جبکہ چارون طرف سے لشکر کفار پر دباو پڑا آخر کو اُنھون نے

عاجز ہو کر صدا دی کہ ہم خواستگار امان ہین ادھر سے اہل اسلام نے جواب انکو دیا کہ امان بشرط ایمان ہم اگر بُت
تصویر پرستی ترک کرو تو تمکو امان دیجاے اُنھون نے عرض کیا کہ تا زندہ ہم بندہ ہم ہم آپکی اطاعت اور
فرمانبرداری سے باہر نہین ہین آپ ہمارے حال پر رحم فرمائیے بقول کسی کے آپ زندم جہان زندم
جان ہے تو جہان ہے یہ کہکر جو سردار قتل ہونے سے بچ گئے تھے وہ تلوارین پھینککر اپنے ہاتھونکو
رومال سے باندھکر مثل گنہگارون کے سرکو جھکا کر خاموش کھڑے ہو رہے یہ جو حال لشکر کفار
کے سوارون اور پیدلون نے اپنے افسرونکا دیکھا اُنھون نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا پھر تو یہ حال
صاحبقران لشکر کفار کا دیکھکر بہت خوش ہوئے اور حکم فرمایا کہ اب انکو کوئی قتل نکرے کیونکہ یہ
جنگ سے عاجز آگئے ہین اور انھون نے امان طلب کی ہم رحیم ہین اور اُسی کریم کے بندے ہین کہ جو
اپنے بندون کا صریح گناہ دیکھتا ہے اور معاف کردیتا ہے اور بخش دیتا ہے ہمارے خاندان کا یہ طریقہ
نہین ہے کہ جو امان طلب کرے اُسپر ہم زیادتی کرین یہ سُنکے لشکر اسلام نے و غازیان اسلام نے ہاتھ
روک لیا اور بڑاد کو اہل کفار کے لوٹ لیا نقابدار یاقوت پوش نے جب یہ معرکہ دیکھا کہ کفار نے
امان طلب کی اور صاحبقران نے انکو امان دی اپنے عیار سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے کا موقع
نہین ہے اپنے قیام گاہ کی طرف چلو یہ کہکر اور صاحبقران کی طرف دیکھکر بعد اسے بلند یون کہا
کہ بہادر جو ہین وہ یون جنگ سر کرتے ہین اور یہ وہی کفار تھے جو چار شبانہ روز سے مقابلہ کر رہے
تھے یہ ہمارے قدم کی برکت تھی کہ دو پہر کے عرصہ مین لڑائی فتح ہو گئی اور ہمنے اُس سردار کو
قتل کیا جو کہ اپنے وقت کا رستم تھا پس تمکو لازم ہے کہ اثاثہ صاحبقرانی ہمکو دو کہ ہم صاحبقران ہین
اسی قوت اور طاقت پر دعوے صاحبقرانی کا کرتے ہو خیر اسوقت تو مین جاتا ہون کہ مجکو
ضرورت ہے ایکی مرتبہ اگر اگر تمنے بخوشی خاطر مجکو اثاثہ صاحبقرانی کا دیدیا تو خیر ورنہ بقوت بازو
تمسے لیلونگا کیونکہ صاحبقرانی میرا حق ہے یہ بالکل صاحبقرانی نا انصافی کی ہے اب جب کبھی معرکہ
پڑیگا تو میرے زور و طاقت کا تمکو حال معلوم ہوجائیگا مین اُس شخص کا فرزند ہون کہ جسنے برسون
کفار کشی مین اپنی عمر عزیز صرف کی اور لاکھون پہلوانان زبردست تہ تیغ بیدریغ کر دیے اور
مین اُس خاندان سے ہون کہ جس خاندان کے بزرگون نے بڑے بڑے معرکہ سر کیے ہین اور
ہمیشہ اپنے ہمچشمون سے زیادہ رہے ہین یہ صدا دیکر اور اپنے مرکب تیز رفتار کو اُٹھا کر جسطرف سے
آیا تھا مع اپنے لشکر جرار کے روانہ ہوا اور اسقدر تیز گیا کہ گرد لشکر بھی نظر نہ آئی ادھر صاحبقران
نے یہ تقریر سُنکے خواجہ سے کہا کہ یہ نقابدار ہمارے خاندان سے معلوم ہوتا ہے ای خواجہ بڑا جری
اور بہادر ہے اسکی جرأت کی کیا تعریف کرون کوئی میرے دل سے پوچھے جبسے مین نے
اسکو دیکھا ہے ایک محبت سی پیدا ہوگئی ہے خواجہ نے کہا کہ اچھا تو یہ حال ہے کہ جہان کسی جوان مرد کو پایا یا
کو دیکھا اُس سے محبت ہوگئی ہوگا وہ تو اثاثہ صاحبقرانی طلب کرتے ہین اور آپکو اُس سے محبت
ہے ابھی چند دنون کا ذکر ہے کہ نقابدار سبز پوش کو دیکھا تھا اسکی بھی محبت آپکو ہوئی تھی اور کسقدر
بیقرار ہوئے تھے کہ اُسکے اشتیاق ملاقات مین اُسکو نامہ تحریر کیا تھا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کیا کہتے
ہو وہ بھی اثاثہ صاحبقرانی طلب کرکے اور وعدہ کرکے چلا گیا کہ مین ایکی مرتبہ آکر آپکی صاحبقرانی
کا امتحان کرونگا ای صاحبقران نقابدارون سے خوف کرنا چاہیے اور اُنکے منہ نہ چڑھنا
چاہیے کیونکہ یہ وہ لوگ ہین کہ اُنھون نے برقع بیحیائی کا اپنے منہ پر ڈال لیا اور جو چاہا وہ کیا اور

چلے گئے پس لازم یہ ہی کہ ان لوگون کو اُنکے حال پر رہنے دیجیے اور انکی ملاقات کی فکر نہ کیجیے ورنہ انکے
ہاتھ سے سوائے رنج کے کچھ حاصل نہوگا صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ مین کیا کرون مجکو دیکھکر
محبت ہو گئی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر محبت ہو گئی ہی تو پھر اثاثہ صاحبقرانی انمین سے ایک کے
حوالے کیجیے اور یہ کہیے کہ تم دونون آپس مین مقابلہ کرو مین خانہ کعبہ جاتا ہون صاحبقران نے
کہا کہ یہ تو نہوگا کہ بدون مقابلہ مین انکو اثاثہ صاحبقرانی دون اس حالت مین جو انمین سے
مجھپر غالب آئے یہ حال اُسکا ہی فرما کے بادشاہ کو ہمراہ لیکر مع اپنے لشکر کے طرف اپنی فرودگاہ کے
تشریف لے چلے اور کفارون سے کہا کہ تم لوگ جاؤ کل بوقت سحر حاضر خدمت عالی ہونا اور
چند خیمے انکو برائے قیام عنایت فرمائے اور ایک سردار کو حکم دیا کہ تم جو کشتگان اہل اسلام مین
اُنکے لاشونکو جمع کرکے نماز میت پڑھوا دو دفن کرکے داخل لشکر ہو اور محاسبان لشکر کو طلب
کرکے فرمایا کہ حساب کرو کہ کسقدر اہل اسلام آج بدرجہ شہادت فائز ہوئے اور کتنے کفار اہل اسلام
کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے یہ حکم محکم دیکر صاحبقران مع لشکر فیروزی اثر کی طرف اپنی قیام گاہ کے
تشریف لائے اور داخل بارگاہ فلک جاہ مع بادشاہ جمجاہ اور سرداران نامی کے ہوئے اُسوقت
زخمیون کے زخمون مین ٹانکے دیئے گئے زخم کے بچانے پڑھائے گئے صاحبقران نے سجدہ شکر
ادا کیا اور حمد پروردگار بیشمار کی بعد اسکے سب سردارون کو رخصت کیا اور خود اپنے خیمہ خاص
مین جاکر لباس تبدیل کیا اسی طور سے بادشاہ نے اور دیگر سردارون نے اپنی اپنی بارگاہون مین
جاکر تبدیل لباس کیا چونکہ چار شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے ہر ایک نے آرام کیا خواجہ بھی بعد
برخاست ہونے دربار کے پھر میدان قتل گاہ مین آئے اور جو لاشے کفار کے پڑے ہوئے تھے ان
سبکے لباس اتار لیے اور جو کچھ انکی کمرون مین نکلا وہ لے لیا اور سپرین و تلوارین جو کہ مقتولون کی
تھین و دیگر آلات حرب و ضرب جو کہ میدان مین پڑے ہوئے تھے اُنکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور
وہان سے آن کے اپنے خیمہ خاص مین سو رہے ادھر لشکر اسلام نے کمرین کھولین سب آسودہ ہو گئے
مال غنیمت بہت کچھ ہاتھ آیا تھا اُسکا حصہ ہونے لگا وہ جو سردار بحکم صاحبقران برائے دفن کشتگان
اسلام اس میدان جنگ مین گیا تھا اُسنے سب لاشون کو اہل اسلام کی جمع کیا اور ایک مقام
نماز پڑھکر دفن کیا اسکے بعد اپنے لشکر مین آیا اپنے خیمے مین آرام پذیر ہوا اور حساب ہر دو لشکر کے
کشتونکا کر لیا یہان تک کہ اسقدر دن رات مین مارے گئے بعد اپنے خیمے مین آرام کیا اور بوقت سحر
ہر ایک بیدار ہوا وضو کرکے دوگانہ ادا کیا بعد الفراغ نماز و وظیفہ درباری لباس پہنکر حاضر بارگاہ
فلک جاہ ہوئے اور اپنے اپنے دنگل و کرسی پر متمکن ہوئے کہ اتنے عرصہ مین صاحبقران بھی نماز
وغیرہ سے فراغ حاصل کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے ہوئے مجرا کیا
صاحبقران سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے اپنے دنگل شوکت پر آنکے رونق افروز ہوئے کہ اس
عرصہ مین آمد آمد بادشاہ کا غل ہوا سرخ پردے چرخی پر کھینچے ظل الہ جہان پناہ رونق بارگاہ
فلک جاہ مالک تخت ملک سلیمان برآمد ہوئے صاحبقران کا پہلے مجرا ہوا بادشاہ نے سینہ پر ہاتھ رکھا
کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی پھر اُسکے بعد اور سردارونکا مجرا ہونے لگا بادشاہ سب کا مجرا
لیتے ہوئے قریب تخت تشریف لائے اور تخت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشی کہ اس عرصہ
مین محاسب نے حساب لاکر پیش کیا ملاحظہ جو فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس جنگ مغلوبہ مین اسی ہزار

اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار قریب دو لاکھ کے واصل دوزخ
ہوئے یہ دیکھکر بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ بڑی جنگ مغلوبہ ہوئی اور بڑا کھیت پڑا
ایسا معرکہ کم پڑتا ہی کفار بھی خوب لڑے اہل اسلام نے انکو خوب قتل کیا چار شبانہ روز معرکہ رہا برق تیغ سے
جمکا کی خون کے دریا بہا کیے در اصل امر یہ ہی کہ کفار بھی خوب جم گئے تھے کسی صورت سے مقابلہ سے دست بردار
نہوتے تھے یہ جو پہلوان آیا تھا بڑا زبردست تھا مگر اُس نقابدار یاقوت پوش نے آکر اُسکو قتل
کیا وہ نقابدار بھی بہت بڑا زبردست اور بہادر تھا ایک ضرب مین اُسکے دو پرکالے کیے خوب
مقابلہ کیا آپنے ملاحظ فرمایا تھا کہ کیا اُسکا سن وسال تھا ابھی تو وہ بہت کم سن ہی مگر غضب کی چالاکی
اور چستی جسم مین ہی اور قیامت کی جرأت و دلاوری طبیعت مین تھی آتے ہی لشکر کفار کا ستراو کر دیا
تمام لشکر کو درہم و برہم کر دیا ورنہ یہ مقابلہ کل نہ سر ہوتا ہان سر تو ضرور ہوتا اور ظفر بھی ہماری ہوتی
مگر عرصہ لگتا کیونکہ کفار کی کمک کو لشکر تازہ دم آگیا تھا اُسنے آکر یہ معرکہ روکا تھا اسی لشکر کے
سبب سے ایک شبانہ روز اور مقابلہ رہا جو بادشاہ نے فرمایا صاحبقران نے اُسکا جواب دیا
کہ مین کیا کہون کہ جو جرأت و شوکت نقابدار دکھا گیا آج تک تو ہمنے کسی مین نہین دیکھی جو
کہ نقابدار مین پائی گئی اس کم سنی کے زمانہ مین کیون شہنشاہ ایسی ہی جرأت نقابدار سبز پوش
مین بھی شہنشاہ نے عرض کیا کہ اُسنے بھی وہ جرأت دکھائی تھی کہ باید و شاید مین یہ خیال کرتا تھا کہ
اس سے بڑھکر کوئی بہادر نہ ہوگا مگر یہ نقابدار تو اُس سے بھی زیادہ نکلا اُس سے کم سن معلوم ہوتا ہی
اور بہادر بھی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم کس طرف چلا گیا اور کدھر سے آیا تھا اور کس خاندان
سے ہی مگر دار سے تو ثابت ہوتا ہی کہ اسی خاندان سے ہی ابھی جو آئیگا تو ثابت ہو جائیگا ای خواجہ ان
ہرکارون کو طلب کرو کہ جو برائے خبر طرف لشکر نقابدار کے گئے تھے جبکہ لشکر آچکا تھا وہ لشکر کو دیکھکر
چلے آئے تھے خواجہ نے صاحبقران سے کہا کہ کیا عادت سخت آپکی ہی کہ جہان کسیکو دیکھا اور بہادر پایا
پھر اُسکی تلاش ہونے لگی کہ یہ کون ہی اور کہان سے آیا ہی اجی جناب کوئی ہوگا ہمکو کیا سنا جاتا ہی
کہ یہی طریقہ صاحبقران اول و ثانی کا بھی تھا کہ اُنکے ذہن مین جو بات آگئی اور جس امر کی فکر ہوئی
وہ کرنے لگے بدون اُسکی اصلیت دریافت کیے ہوئے نہ باز آئے آپ بھی تو اُسی بازو کے
گل ہین اور اُسی شجر کے ثمر ہین کیون نہو آپنے بھی وہی طریقہ اختیار کیا اچھا مین انھین ہرکارون کو
طلب کرتا ہون یہ کہکر خواجہ نے بیرون بارگاہ آکر حکم دیا کہ وہ ہرکارے حاضر دربار ہون جو کہ لشکر نقابدار
کی خبر کو گئے تھے یہ جو حکم دیا وہ جوڑی ہرکارے کی حاضر ہوئی خواجہ نے اُنکو دربار مین طلب
کرکے روبرو صاحبقران کے پیش کیا اُنھون نے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران
نے فرمایا کہ جب گرد بلند ہوئی تھی اور تم برائے خبر روانہ ہوئے تھے اور اُس گرد سے نقابدار مع لشکر جرار
ظاہر ہوا تھا اور تمنے دریافت کیا تھا تو کیا معلوم ہوا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین نہ پہنچنے
پائے تھے کہ اُس لشکر کے ہرکارے خود ادھر کو آتے تھے اُنھون نے ہمسے راہ مین دریافت کیا کہ
یہ غنیم لشکر سے جنگ ہو رہی ہی ہمنے آپکا اسم مبارک اور محراب شاہ کا نام لیا بعد اُسکے ہمنے اُنسے
دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کدھر جاتے ہو تو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لشکر نقابدار کے ہرکارے
ہین اسی خبر کو اُس لشکر کی جاتے ہین ہمنے دریافت کیا تھا کہ نقابدار کا اسم نامی و گرامی کیا ہے
اُنھون نے جواب دیا کہ نقابدار یاقوت پوش ہم اور کچھ دریافت کیا چاہتے تھے کہ لشکر نقابدار آگیا ہم

تلوارین لیکر لشکر کفار پر آپڑے اور مقابلہ کرنے لگے ہم اور کچھ نہ دریافت کرنے پائے پھر اسقدر موقع نہ ملا کہ دریافت کرتے ہان ان غلامون نے اُسوقت پھر قصد کیا تھا جبکہ نقابدار مقابلہ کرکے بعد فرار ہونے کفار کے واسیر ہونے محراب شاہ کے اور بعد امان دینے حضور کے لشکر کفار کو نقابدار وہ تقریر کرکے مع اپنے لشکر کے طرف صحرا کے روانہ ہوا تھا ہم لوگ اُسکے عقب مین چلے تھے کہ جہان یہ لشکر فروکش ہو وہان دریافت کرین تھوڑی دور گئے تھے کہ وہ لشکر ایسا تیز روان ہوا کہ جسکے عقب مین جانے سے ہم عاجز رہے اور یک خیال کے بھی پانون بھول گئے وہر کارے نگاہ سے تھک کر رہگئے ہم مایوس ہوکر واپس آئے خداوند گرد لشکر بھی تو نہ ملی یہ جو ہر کارون نے عرض کیا صاحبقران نے انکو انعام دیکر رخصت کیا اور خواجہ سے فرمایا کہ اگر تم کوشش کرتے تو ضرور حال معلوم ہوجاتا پس تمنے کوتاہی کی خواجہ نے جواب دیا کہ مین کوئی دیوانہ نہ تھا کہ خواہ مخواہ اپنے کو زحمت مین ڈالتا نہ کارے نہ مشغلے دوسرے مین نقابدار کے نام سے خوف کرتا ہون کیونکہ جس شخص نے برقع بیحیائی کا مونہہ پر ڈال لیا تو اسکو کیا ضرورت ہے کہ وہ کسیکی مروت کرے ایسے لوگ نہایت کج خلق و بیمروت ہوتے ہین مین لشکر مین جاکر نقابدار کے اپنی آبرو دیتا یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے جواب دیا کہ بہت ٹھیک بات کہی مین بھول گیا تھا خیر جو کوئی ہوگا معلوم ہوجائیگا اب اس ذکر کو جانے دو جب وقت اُسکے ظاہر ہونے کا آئیگا ظاہر ہوجائیگا یہ فرماکے حکم دیا کہ قیدیونکو لاؤ کہ انکا دربار کیا جاے اور محراب شاہ کو بھی حاضر کرو اور یہ شمار کرو کہ کسقدر لوگ ہمارے لشکر کے زخمی ہوئے ہین اُنکے علاج کی فکر کی جاے یہ جو حکم دیا اُسیوقت یہ خبر داروغہ زندان کو پہونچی وہ محراب شاہ و پیلان و دیگر سردارون کو لیکر طرف دربار شاہی و بارگاہ جہان پناہی کے مع محراب شاہ کے سب قیدی قریب پانچہزار کے تھے زنجیرین کھڑکھڑاتے ہوئے چلے آتے تھے چونکہ قاعدہ یہ تھا کہ جب لڑائی فتح ہوئی ہر سردار کے عیار نے اپنے اپنے مالک کے قیدیون کو حوالہ داروغہ کیا تھا اسی طور سے خواجہ نے بھی پیلان و محراب شاہ و دیگر سردار جو کہ صاحبقران نے اسیر کیے تھے اور خواجہ نے تذرزنبیل کیے تھے میدان جنگ سے آکر داروغہ زندان کے سپرد کیے تھے تاکہ جب وقت سحر دربار کیا جاے تو یہ لوگ حاضر کیے جائین چنانچہ ایسا ہی ہوا جبکہ حکم داروغہ کو پہونچا تو وہ سب قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ یہ قیدی حاضر ہین پس صاحبقران نے حکم دیا کہ کرسیان حاضر کیجائین پس اُسیوقت کرسیان حاضر کی گئین صاحبقران نے ایک کرسی روبرو اپنے دنگل کے بچھوائی وہ کرسی مرصع کار تھی اُسیر محراب شاہ سے کہا کہ آپ تشریف رکھین یہ سنکے محراب شاہ کرسی پر بیٹھ گیا اسی طور سے پیلان کو کرسی مرحمت ہوئی پھر تو ہر اسیر کو اُسکی لیاقت کے موافق جگہ دی گئی یہ طریقہ تھا دربار صاحبقرانی کا کہ جو قیدی وہان آتے تھے خواہ معزز ہون خواہ غیر معزز وہ کھڑے نہین کیے جاتے تھے اُنکو حکم بیٹھنے کا ملتا تھا یہ صاحبقران کے خلق کے خلاف ہے اور خلاف مروت ہے اس سبب سے سب اسیران کفار کو حکم بیٹھنے کا ملا جب سب سرداران مقامات پر بیٹھ گئے مگر حالت یہ ہے کہ سب طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اُسی طور سے بیٹھ گئے صاحبقران نے محراب شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون محراب شاہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا آیا مین نے اپنے عیار کو بھیجکر گرفتار کرالیا یا بزور قوت بازو اسیر کیا محراب شاہ نے سر جھکا کر کہا کہ جی مین کیا عرض کرون بس یہ خلاصہ ہے کہ جس طور سے بہادر زیر کرتے ہین آپ نے اُسی طور سے مجکو زیر کیا ہے کوئی مکر و فن

نہین کیا یہ کلام سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر میری اطاعت کرنے مین کیا گفتگو ہو اور دین اسلام
کی شرکت کرنے مین اور اپنے مذہب کے ترک کرنے مین جو عذر ہو وہ بیان کرو یہ جو صاحبقران نے
فرمایا کہ اے محراب شاہ مذہب اسلام کے شریک ہو اور اپنا مذہب ترک کرو محراب شاہ یہ کلام سُنکے
خاموش ہو رہا کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے بیٹھا رہا پھر صاحبقران نے وہی تقریر فرمائی جو کہ پہلے کی تھی
محراب شاہ نے پھر کچھ جواب اب کا جواب نہ دیا اُسی طور سے خاموش بیٹھا رہا تیسری مرتبہ صاحبقران
نے برہم ہو کر نگاہ قہر آلودہ دیکھکر محراب شاہ سے فرمایا کہ مین تجھسے کلام کرتا ہون اور تم میری
بات کا کچھ جواب نہین دیتے ہو پس اب مین صاف صاف کہتا ہون اگر مذہب اسلام نہ قبول کروگے
اور میرے کلام کا کچھ جواب نہ دوگے یاد رکھو کہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ فرما کے چند کلمے حمد الٰہی مین زبان
سے فرمائے کہ جنکی سبب سے زنگ کفر آمیز دل سے محراب شاہ کے دھو گیا اور قلب اُسکا مثل
آئینہ کے صاف ہو گیا گو اُسکا یہ قصد قبل سے تھا کہ مین اپنے مذہب کو ترک کرون جبکہ اسیر ہوا تھا مگر خوف
سے حرف صاحبقران کی بات کا اس سبب سے جواب نہ دیا تھا کہ وہ اس فکر مین ایسا محو تھا کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے
صاحبقران کے کلام کو نہ سنا تھا جب تیسری مرتبہ صاحبقران نے اُس کلام کو برہم ہو کر فرمایا تو اُسکو ہوش
آیا اور صاحبقران کی طرف متوجہ ہوا اور صاحبقران کی تقریر سنی کہ جسکے سبب سے اُسکا قلب سیاہ
روشن ہوا وہ سیاہی کفر برطرف ہوئی شمع نور اسلام روشن ہوئی صاحبقران سے عرض کیا کہ [illegible]
ضرور آپ نے مجکو بزور بازو اسیر کیا ہے مین نے آپکی غلامی کی اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا جو آپ کا
مذہب ہے اُسکو مین نے قبول کیا یہ جو محراب شاہ نے کہا صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکی قید کاٹ دو
دربار مین جلاد حاضر رہتا ہے ہر قسم کے لوگ حاضر رہتے ہین کہ نہ معلوم کس کام کی ضرورت ہو جیسے ہی یہ حکم دیا
کہ قید کاٹ دیجائے جلاد نے دوڑ کر محراب شاہ کی قید کاٹ دی محراب شاہ قید سے رہا ہوئے
پس صاحبقران نے حکم دیا کہ کرسی محراب شاہ کی ہمارے قریب لاکر بچھا دو کرسی محراب شاہ
کی برابر دنگل صاحبقران کے بچھائی گئی صاحبقران نے محراب شاہ کو کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از
سرصدق مسلمان ہوا محراب شاہ نے پہلے قدم بادشاہ کے چومے دست بوسی حاصل کی بادشاہ
نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر رکھا اُسکے بعد صاحبقران کے قدمون پر گرا کہ انکی توجہ کے
سبب سے مین راہ ضلالت سے نکلا اور سرچشمۂ ہدایت پر پہونچا صاحبقران نے گلے سے لگایا
اور فرمایا کہ تمہارے مقدر مین یہی تھا جو کہ پیش آیا اور کہا کہ جاؤ کرسی پر بیٹھو محراب شاہ مجرا کرکے
اپنی کرسی پر بیٹھ گیا پھر سپایان سے یہی سوال صاحبقران نے کیا وہ بھی از سرصدق مسلمان ہوا
وہ بادشاہ اور صاحبقران کے قدمون پر گرا اُسکو بھی صاحبقران نے گلے سے لگایا مہربانی فرمائی بڑی
عزت سے پیش آئے پھر ہر ایک سردار از سرصدق مسلمان ہوا اُن اسیرون مین وہی لوگ تھے
جو کہ مشرودیہ سے مشرود کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی مسلمان ہو لے کیونکہ اُنکا افسر ہاتھ سے نقابدار
کے قتل ہو گیا تھا کوئی اُنکا افسر نہ تھا سب از سرصدق مسلمان ہوئے راوی نے بیان کیا کہ وہ پانچ ہزار
جو کہ قیدی تھے سب دائرۂ اسلام مین آ گئے قید سے رہا کیے گئے اور اُنکو علی قدر مرتبہ مقام بیٹھنے کو
ملے محراب شاہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ تمہارا لشکر بھی امان طلب ہوا تھا مین نے اُسکو امان دی
یقین ہے کہ وہ لوگ بھی آتے ہونگے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ لشکر محراب شاہ
کے افسر و لشکر مشرود کے افسر حاضر دولت ہین اور باریاب ہونا چاہتے ہین صاحبقران نے

فرمایا کہ انکو بھجدو وہ حاضر دربار ہون یہ جو صاحبقران نے حکم دیا درگہ سالار بیرون بارگاہ گیا اور
انکو ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آیا سبنے مجرا کیا انکو بھی کرسی بیٹھنے کو ملی انھون نے جو دیکھا کہ ہمارا بادشاہ
وسپہ سالار ودیگر سرداران سب بڑی عزت وتوقیر سے حاضر دربار ہین یہی حال مشرود کے لشکر کے افسرون
نے دیکھا کہ ہمارے لشکر کے سردار بڑی آبرو سے حاضر دربار ہین جب اُن سبنے یہ دیکھا خوش ہوئے
ادھر صاحبقران نے اُنسے کہا کہ تم سبکو معلوم ہو کہ تمھارے بادشاہ اور تمھارے سردارون اور
افسرون نے میری اطاعت کی اور مذہب اسلام قبول کیا اب تمکو بھی لازم ہو کہ مذہب اسلام قبول
کرو انھون نے دست بستہ عرض کیا کہ ہم لوگون نے تو کل ہی سے آپکا مذہب قبول کیا تھا جب تو امان پائی ورنہ
ہم امان نہ پاتے یہی صورت ہماری زندگی کی ہوئی ہم پر کیا منحصر ہو بلکہ کل لشکر جو کہ اس معرکہ مین
قتل ہونے سے بچا ہو ای حضور لشکر ہمارے بادشاہ کا قریب پانچ لاکھ کے تھا انمین سے دو لاکھ تو قتل ہوئے
اور پچاس ہزار زخمی ہوئے اور کوئی قریب بیس ہزار کے فرار کر گئے پس ہم سبنے جو کہ یہان موجود ہین آپکا
مذہب قبول کیا اور کل لشکر نے پس جو آپکے مذہب مین طریقہ تعلیم ہوتا ہو بیان فرمائیے صاحبقران نے
کلمہ تعلیم کیا اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہم جاکر لشکر کو یہی تعلیم کرتے ہین اسکے بعد مشرود کے لشکر کے
سردارون نے بھی یہی تقریر کی اور کہا کہ ہمارا سردار اسی ہزار کا لشکر لیکر آیا تھا انمین پانچ ہزار مارے
گئے اور پانچ ہزار فرار کر گئے جو کہ باقی ہین وہ آپکا مذہب اسلام قبول کرنے کو مستعد ہین صاحبقران نے
انکو بھی کلمہ طیبہ تعلیم کیا سبکے سب رخصت ہو کر صاحبقران سے باہر آئے اور لشکر مین آکر سب نے
لشکر کو مسلمان کیا اور کہا کہ تمھارا بادشاہ بھی مسلمان ہو گیا ہو تمام لشکر خوش ہوا زخمیون کے
علاج کی تدبیر ہونے لگی یہان بڑے عرصہ تک صاحبقران نے دربار کیا اُسی دربار مین محراب شاہ
نے بادشاہ سے عرض کیا اور صاحبقران سے کہ اب مین رخصت ہو کر اپنے شہر کی طرف جاتا ہون
تا کہ اہل شہر کو مسلمان کرون صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ کیا مضایقہ ہو محراب شاہ نے عرض کیا
کہ مین امیدوار ہون کہ ایک عرض میری قبول فرمائیے وہ یہ ہو کہ مین نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین نے
لڑائی فتح کی تو جشن کرونگا اور شکست ہوئی اور شریک لشکر اسلام ہوا تو صاحب قران کی دعوت کرونگا
لہذا میری دعوت قبول فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے قبول کی بادشاہ کی خدمت مین عرض
کیا بادشاہ نے بھی منظور کیا سب اہل دربار سے دعوت کا وعدہ لیا جب سب سے وعدہ لے چکا
اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ای محراب شاہ یہ مشرود کون تھا اُسنے عرض کیا کہ ای صاحبقران
میرے شہر کے حوالی مین ایک قلعہ ہو کہ اُسکو مشرودیہ کہتے ہین اُسکا یہ حاکم تھا اُسکا یہ پیشہ تھا کہ وہ قزاقی
کرتا تھا اکثر میرا خزانہ لوٹ لیا مین نے لشکر کو اُسکے مقابلہ کو روانہ کیا وہ لشکر شکست کھا کر بھاگا یہ بہت
زبردست تھا اسنے کسی کی اطاعت نہ کی ہمیشہ خودسر رہا نہ معلوم کیا سبب تھا جو یہ اسوقت میری کمک
کو آیا یہ جو محراب شاہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ قلعہ مشرودیہ کا بھی مین نے تمکو حاکم کیا تمھارے
قبضہ مین یہ قلعہ دیا اور اُس لشکر کو بھی تمھارے زیر حکم کیا محراب شاہ نے اُٹھکر سلام کیا ایک فرمان
بنام سرداران مشرودیہ صاحبقران نے تحریر فرمایا کہ ہمنے تمکو زیر حکم محراب شاہ کیا ہے اور اُسکو قلعہ کا
بھی حاکم کیا ہے تم اُسکی نافرمانی نہ کرنا یہ فرمان لکھکر محراب شاہ کو دیا محراب شاہ وہ فرمان لیکر اور کل
سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر بیرون بارگاہ آیا سرداران مشرودیہ نے بھی محراب شاہ کی بجگہ صاحبقران
اطاعت کی پیلان سے جو محراب شاہ نے کہا کہ تم بھی چلو اُسنے جواب دیا کہ مین خدمت صاحبقران سے

نہ جاؤنگا اسی دربار مین حاضر رہونگا جب یہ کلام محراب شاہ نے سنا تو خاموش ہو رہا ادھر صاحبقران نے یہ عرض میلان کی منظور کی اور اُسکو جرگہ سرداران مین کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس کرسی پر بیٹھا محراب شاہ بیرون بارگاہ آیا اور سب سردارون کو اپنے لشکر مین لایا اور لشکر کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہ خبر ہرکارون نے اہل شہر و وزیر محراب شاہ کو پہونچائی تھی جو کہ اُسکی طرف سے حاکم شہر کا تھا کہ پندرہ دن تک مفرد مقابلہ ہوا اُسکے بعد مہلت محراب شاہ نے طلب کی صاحبقران نے مہلت دی اُس عرصہ مین محراب شاہ کا عیار صاحبقران کو اسیر کر لایا صاحبقران سے دربار مین گفتگو کی انھون نے قید توڑ ڈالی اور جنگ مغلوبہ ہوئی اُسکا لشکر بھی اُنکی کمک کو آگیا تھا مشرود اپنے قلعہ سے باہر آیا محراب شاہ کی کمک کے لیے مع اسّی ہزار سپاہ کے آخر کو مشرود بھی قتل ہوا محراب شاہ نے شکست کھائی خود اسیر ہوئے جو لشکر کہ اُس جنگ مغلوبہ سے بھاگا تھا وہ بھی خدمت مین وزیر کے آیا تھا کل حال سے آگاہ کیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا ہرکارون نے بھی یہ خبر دی تھی کہ سب قید ہو گئے لشکر نے امان طلب کی اُسکو امان ملی یہ خبر سنکے وزیر بہت پریشان ہوا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ رات تو اُسکو فکر و تشویش مین گذری جبکہ صبح ہوئی تو اسنے سب اہل شہر کو جمع کیا تھا اور کل لشکر کو اور جو لشکر فرار کرکے آیا تھا اُسکو بھی جمع کیا اور کہا کہ کیا تدبیر کیجائے انھون نے عرض کی اے وزیر اعظم ہم کیا عرض کرین جو آپکی رائے ہو اُسی پر عمل کرین یہ جو اہل شہر و اہل لشکر نے کہا وزیر نے ہرکارون کو تاکید حکم دیا کہ جاکر دربار صاحبقرانی کی خبر لاؤ کہ کیا گذری کیونکہ آج دربار ضرور کیا جائیگا جیسا کچھ معلوم ہوگا وہ ہم کرینگے ہرکارے بموجب حکم وزیر دربار مین صاحبقران کے آئے انھون نے جو بیان واقعہ گذرا تھا وہ بیان کیا وزیر نے جو یہ سنا کہ بادشاہ مسلمان ہو گیا اور کل لشکر بھی مسلمان ہوا ہے اور قلعہ مشرود یہ کہ بھی لشکر نے دین اسلام قبول کیا اور وہ قلعہ بھی محراب شاہ کے زیر حکم ہوا ہے صاحبقران نے اُسکو زیر حکومت دیا ہے اور کل قلعہ مطیع ہوا ہے یہ جو خبر وزیر نے سنی اُسیوقت تمام اہل شہر و لشکر سے کہا کہ تم لوگونکو معلوم ہو کہ بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا صاحبقران کی اطاعت کی پس تمکو بھی لازم ہے کہ تم بھی اپنے بادشاہ کی پیروی کرو جیسا کہ اہل اسلام کہتے ہین کہ الناس علی دین ملوکہم پس اسی امر مین تمھاری زندگی ہے پس سبنے منظور کیا کہ اتنے مین خبر آئی کہ محراب شاہ مع لشکر کے تشریف لاتے ہین یہ سنکے وزیر اراکین سلطنت کو لیکر برائے استقبال گیا کہ اتنے عرصہ مین محراب شاہ داخل شہر ہو چکا تھا راہ مین وزیر سے ملاقات ہوئی وزیر نے سلام کیا بادشاہ کو لیکر دربار مین آیا محراب شاہ تخت پر بیٹھا اور حکم دیا کہ سب اہل شہر حاضر دربار ہون اُسیوقت یہ حکم صادر ہوا کل لشکر جو کہ بھاگ کر آیا تھا اور جو کہ لشکر محراب شاہ یہان چھوڑ گیا تھا سب حاضر ہوا اہل شہر بھی حاضر ہوئے محراب شاہ نے بعد اس حکم دینے کے تمام اہل دربار کے روبرو حمد خدا بیان کی جو سردار کہ ہمراہ محراب شاہ کے تھے وہ تو مسلمان ہو کر آئے تھے اُنکے علاوہ اور سب اہل شہر نے دین اسلام قبول کیا وزیر بھی مسلمان ہوا وہ لشکر جو کہ برائے مقابلہ گیا تھا وہ بھی مسلمان ہو گیا تھا وہ چھاونی مین آیا اور اُسی مقام پر فروکش ہوا اور محراب شاہ اہل دربار کو مسلمان کرکے بیرون بارگاہ آیا سب اہل شہر اور لشکر کو مسلمان کیا پھر بصدق دل محراب شاہ نے حکم دیا کہ تمام بتکدے منہدم ہون اور اُس مقام پر مسجدون کی بنا ڈالی جائے اور مدرسے تیار ہون یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا اُسیوقت تمام بتکدے منہدم ہوگئے

مساجد کی بنا ڈالی گئی مدرسے تیار ہونے لگے محراب شاہ نے حکم دیا کہ دعوت کا سامان
کیا جاے مین صاحبقران کی دعوت کرونگا یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان دعوت ہونے لگا محراب
شاہ یہ حکم دیکر دربار برخاست کرکے محل مین گیا محراب شاہ نے اُسیدن اپنے ایک سردار کو
حاکم قلعہ مترودیہ کرکے مع اُس لشکر کے روانہ کیا جوکہ مترودیہ سے آیا تھا وہ اُسیدن مع اُس
لشکر کے گیا اور داخل قلعہ ہوکر اہل شہر کو آگاہ کیا کہ تمہارا حاکم و سردار مارا گیا اور سب اہل
لشکر مسلمان ہوئے یہ قلعہ بھی زیر حکم محراب شاہ کے صاحبقران نے کردیا ہی پس سب اہل
قلعہ جمع ہوئے اُس سردار نے سب اہل قلعہ کو مسلمان کیا وہان بھی مساجد کی بنا ڈالی گئی اور
مدرسے بھی تیار ہوئے وہ سردار حکومت کرنے لگا یہان محراب شاہ نے محل مین جاکر سب
اہل محل کو مسلمان کیا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ کئی دن تک محراب شاہ نے سامان دعوت
کیا اُسکے بعد طرف خدمت صاحبقران کے چلا یہان لشکر مین صاحبقران کے جو جو مجروح تھے
وہ اچھے ہوگئے یہان دربار آراستہ تھا کہ محراب شاہ آکر پہونچا محراب شاہ نے بادشاہ اور صاحبقران کو
مجرا کیا محراب شاہ کو کرسی مرحمت ہوئی صاحبقران کو مجرا کرکے کرسی پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے عرض کیا
کہ مین نے سامان دعوت کرلیا ہی آپ تشریف لیچلین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا مین چلتا ہون
محراب شاہ نے اپنے وزیر سے کہلا بھیجا کہ سب سامان تیار رکھ صاحبقران مع جہان پناہ
شہر مین تشریف لاتے ہین پس وزیر نے تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی و کوچہ صاف و شفاف ہو کر
چہل پہل ہونے لگی کہ یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا صاحبقران و بادشاہ و کل
اہل دربار و لشکر کو ہمراہ لیکر مع محراب شاہ کے اُسکے شہر کی طرف روانہ ہوئے یہان تک کہ
داخل شہر ہوئے کل اہل شہر براے دید صاحبقران جمع ہوئے صاحبقران کل اہل شہر کو
دیکھتے ہوئے داخل دربار ہوئے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا اور دربار آراستہ ہوا ناچ و
رنگ کی صحبت برپا ہوئی شراب و کباب کا جلسہ آراستہ ہوا خلاصہ یہ کہ سات دن تک محراب
شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی ساتوین روز صاحبقران شہر محرابیہ سے اپنے لشکر مین
آئے محراب شاہ سے کہا کہ تم لشکر لیکر آنا ہم پرسون یہان سے طرف آقبالیہ کے کوچ کرینگے
محراب شاہ نے عرض کیا بہت خوب جب صاحبقران داخل لشکر ہوئے اور دو روز وہان
قیام کیا تیسرے دن حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم سنتے ہی لشکر تیار ہو گیا
جب کل لشکر تیار ہو گیا اُسوقت محراب شاہ بھی شریک لشکر ہوا اور اپنے وزیر کو حاکم شہر کا کیا
دوسرے روز صاحبقران نے پہلے اپنی بارگاہ ہمراہ جمیل بن عادی روانہ فرمائی اُسکے
بعد خود کوچ فرمایا محراب شاہ بھی ہمراہ ہوا الیقین خود پرست بھی ہمراہ تھا پہلے سب سردار
یکے بعد دیگرے روانہ ہوئے اُسکے بعد صاحبقران انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اب پھر حال
اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ اُنھون نے پرچہ نویسو نکو حکم
دیا تھا کہ تم ہر ایک واقعہ کی ہمکو خبر کرنا چنانچہ پرچہ اخبار سے ہر ایک بادشاہ کو معلوم ہوا کہ پہلے
بارگاہ پر فساد ہوا اُسکے بعد لشکر آیا پندرہ دن تک مقابلہ ہوا محراب شاہ نے مہلت طلب
کی اُنکو مہلت ملی اُس زمانہ مہلت مین عیار صاحبقران کو اسیر کر لایا اور اُس عرصہ مین محراب شاہ
نے نامے تحریر کیے تھے کہ آکر کمک کرو چنانچہ آپ لوگ براے کمک نہ گئے کہ عیار صاحبقران کو

گرفتار کرلایا یہ گفتگو ہوئی جو کہ یہان دربار مین محراب شاہ سے اور صاحبقران سے بحث ہوئی صاحبقران نے قید توڑ ڈالی اسی حالت مین جنگ مغلوبہ ہوئی محراب شاہ نے شکست کھائی حاکم قلعہ مشرو وبہ برائے کمک آیا تھا وہ ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا نقابدار صاحبقران کی مدد کو آیا تھا اب محراب شاہ مسلمان ہوا ہے مع کل اپنے لشکر اور اہل شہر کے بلکہ مشرو وبہ بھی زیر حکم محراب شاہ ہوا ہے اور کل لشکر کے لوگ مع صاحبقران کے دعوت محراب شاہ نے کی ہے آجکل صاحبقران شہر محرابیہ مین مہمان ہین یہ خبر جو اقبال شاہ وغیرہ کو پہونچی یہ چارون بادشاہ قبل سے مسلمان ہو چکے تھے خواب دیکھکر مگر اپنی ذات سے جب یہ خبر پہونچی کہ محراب شاہ مسلمان ہو گیا ہر ایک بادشاہ نے اپنے شہر مین صحبت جلسہ برپا کی شمع رائے روشن کی آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ دین اسلام قبول کر لیا جائے اور جب صاحبقران ادھر آئین تو انکی دعوت کیجائے کی اور وہ مہمان کئے جائینگے پس ہر ایک بادشاہ نے اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کر کے یہی تقریر کی کہ محراب شاہ ایسا زبردست بادشاہ اہل اسلام سے سر بر نہ ہو سکا تو ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم سر بر ہونگے سوائے ذلت اٹھانے کے کچھ حاصل نہ ہوگا اور آسکے بعد پھر مذہب اسلام قبول کرنا ہوگا اگر جان عزیز ہو تو مذہب اسلام قبول کرو ورنہ بڑی ذلت و خواری ہوگی اگر ایسا نکرینگے تو جان سے مارے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ مذہب اسلام اختیار کرین اس ذلت و خواری سے تو یہ امر اچھا ہوگا کہ صاحبقران کی اطاعت کرین انکی بندگی مین جان بھی بچتی ہے اور آبرو بھی اور ننگ و ناموس سے بھی بچینگے یہ جو ہر ایک بادشاہ نے تقریر کی سب اہل شہر نے کہا کہ ہم لوگ آپکے تابع حکم ہین جو آپکا مذہب وہ ہمارا مذہب پس ان چارون بادشاہون نے اپنے اہل شہر کو مسلمان کیا یہ لوگ تو قبل سے مسلمان ہو چکے تھے خواب مین انکو کلمہ طیبہ دکھا وہ کلمہ ہر ایک نے اپنے اہل شہر و عزیز و اقارب و اہل لشکر کو یاد کرا کے مسلمان کیا اسیدن سے بنا مسجدون کی پڑ گئی یہ لوگ اکثر کتابون مین اہل اسلام کا طریقہ دیکھ چکے تھے اسی طریقے سب نے بندوبست کیا اقبال شاہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب صاحبقران ہمارے ملک کے قریب آئین توہمکو اطلاع دینا مین استقبال کر کے لاؤنگا اسیدن سے سامان دعوت کرنے لگا کہ چند عرصہ کے بعد ہرکارون نے یہ خبر آکر دی کہ صاحبقران نے محرابیہ سے کوچ فرمایا ہے یہ خبر پرچہ اخبار سے بھی معلوم ہوئی کہ اقبال شاہ نے سب بندوبست کیا کہ خبر آئی پیش خیمہ شاہی آگیا اقبال شاہ برائے استقبال شہر سے باہر آیا اسکے آنے کے بعد لشکر اسلام کی آمد شروع ہوگئی یہان تک کہ صاحبقران مع بادشاہ تشریف لائے بارگاہین برپا ہوئین محراب شاہ کی بارگاہ برپا ہوئی لشکر آترا اقبال شاہ کے یہ لشکر کثیر دیکھکر ہوش جانے رہے کئی منزل تک لشکر اترا کوسون بارگاہین برپا ہوئین جب لشکر آچکا اسیدن تو صاحبقران نے تامل فرمایا بادشاہ نے دربار نہ کیا کیونکہ لشکر تھکا ہوا تھا دوسرے دن بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر ہوئے محراب شاہ بھی دربار مین آیا ایک طرف تخت شاہی کے یقین کا نیم تخت تھا اور اسکے سردار اور دوسری طرف محراب شاہ کا نیم تخت تھا اور اسکے سردار جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک نامہ بنام اقبال شاہ تحریر کیا جائے تاکہ وہ اگر اطاعت کرے یا آمادہ کارزار ہو دبیر حاضر ہوا محراب شاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ میری خطا معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو اسنے عرض کیا کہ اقبال شاہ کی یہ حقیقت نہین ہے کہ اسکو نامہ تحریر کیا جائے پس آپ مجھکو حکم فرمائین مین اپنا لشکر لیکر جاؤن اور گھڑی بھر مین اسکے شہر کو فتح کرون چہ

ایسا ہوگا اسکے لیے نامہ و پیغام کی کوئی ضرورت نہین ہے محراب شاہ کے اس کہنے پر صاحبقران نے یہ جواب دیا کہ ہمارا
یہ طریقہ ہے کہ ہم پہلے حریف کو نامہ بھیجکر آگاہ کر دیتے ہین تاکہ اُسکو عذر نہ کسی قسم کا ہو نامہ تو ضرور
بھیجا جائیگا اب رہا یہ امر کہ مین خود مقابلہ کرون پس تمکو حکم دیا جائیگا تم مقابلہ کرنا محراب شاہ یہ جواب
سنکے خاموش ہو رہا یہان تو نامے کی تدبیر ہو رہی تھی اُدھر اقبال شاہ جو بیدار ہوا اپنے وزیر و
افسران سپاہ و اراکین حکومت کو لیکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ کیا اور کئی سو کشتیان زر و جواہر
کی برائے نذر صاحبقران و بادشاہ کے اپنے ہمراہ لیکر آئے اور داخل لشکر اسلام ہوا
تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ پہونچکر در دولت پر پہونچا وہان عادل دربارگاہ پر بیٹھا ہوا
تھا اقبال شاہ نے عادل سے کہا کہ ہماری خبر کر دو کہ اقبال شاہ بادشاہ اقبالیہ
برائے قدمبوسی حاضر ہے عادل نے جاکر عرض کیا یہان وہ وقت ہے کہ دبیر کو حکم نامہ تحریر کرنے کا
ملا ہے کہ عادل نے عرض کیا کہ اقبال شاہ برائے قدمبوسی حاضر ہے پس صاحبقران نے حکم دیا کہ
لے آؤ عادل بیرون بارگاہ آیا محراب شاہ نے اُدھر صاحبقران سے عرض کیا کہ مین نے یہ عرض
کیا تھا کہ اقبال شاہ کچھ حقیقت نہین رکھتا ہے وہ میرا عرض کرنا ظاہر ہوا کہ مارے خوف کے
اقبال شاہ خود حاضر ہوا اسیطور سے ملاحظہ فرمائیگا کہ امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ
آپ کی بندگی کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم کس غرض سے اقبال شاہ آیا ہے یہان تو
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اقبال شاہ حاضر دربار ہوا اور بادشاہ کو مجرا کیا اور بادشاہ کے
قدم چومے صاحبقران کی دست بوسی کی اقبال شاہ کو کرسی مرحمت ہوئی اقبال شاہ
نے کشتیان نذر کی گذرانین اقبال شاہ نے دیکھا کہ ایک طرف محراب شاہ و ایک طرف
یقین خود پرست جو کہ اب یزدان پرست کے لقب سے مشہور ہے جب سے مسلمان ہوا ہے بیٹھا ہوا ہے یہ دیکھکر
اقبال شاہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مرتبہ ہے جو کہ انکی اطاعت کرے مین نافرمانی کرکے اپنی عزت
دیتا ہے یہ خیال کرکے جو کرسی مرحمت ہوئی تھی اُسپر بیٹھا اور جو سردار اُسکے ہمراہ آئے تھے
وہ بھی مجرا بجا لائے اور انکو بھی مقام بیٹھنے کو مرحمت ہوا سب مجرا کرکے بیٹھے اقبال شاہ
اور بادشاہ اور محراب شاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین امیدوار ہون کہ میرا ان کو
قبول فرمائیے میرے سر افتخار کو بالائے فلک ہفتم پر پہونچائیے مین آپکا ایک بندۂ ذلیل ہون آپکے
قدم کی برکت سے یہ سعادت مجھکو نصیب ہوئی اور یہ کہکر اقبال شاہ نے اول سے آخر تک
جو واقعہ گذرا تھا خواب مین مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور محراب شاہ کے مسلمان
ہونے کی خبر سنکے اپنے سب اہل لشکر کو مسلمان کرنا اور سامان دعوت کا کرنا عرض کیا یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ ہمکو تمہارے کہنے سے کسی وقت مین انکار نہین ہے پس سب نے اقبال
شاہ کی دعوت قبول کی اقبال شاہ سب کو لیکر اپنے شہر مین آیا یہان وزیر نے سب سامان درست
کر رکھا تھا صاحبقران و بادشاہ وغیرہ شہر کی سیر کرتے ہوئے ایوان شاہی مین داخل ہوگئے
اقبال شاہ نے بادشاہ کو تخت پر بٹھلایا بڑی دھوم سے دعوت کی سات روز تک صاحبقران
اقبال شاہ کے مہمان رہے آٹھوین روز شہر اقبالیہ سے اپنے لشکر مین آگئے بعد دو دن کے حکم
لشکر کو دیا اقبال شاہ بھی مع اپنے لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے ہوا صاحبقران نے پیش خیمہ
طرف امثالیہ کے روانہ کیا اُسکے بعد خود کوچ کیا یہ خبر امثال شاہ کو پہونچی کہ محراب شاہ نے

دعوت کی اسکے بعد صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا اور شہر اقبالیہ مین آکے اقبال شاہ نے بھی
اطاعت کی اپنا مذہب ترک کیا اور دین اسلام اختیار کیا انھون نے بھی صاحبقران کی دعوت کی سات دن
صاحبقران مہمان رہے اب وہان سے کوچ کرکے امثال شاہ کی طرف آئے امثال شاہ نے
یہ خبر سنکے حکم دیا کہ سامان دعوت کیا جائے اسیوقت سے سامان دعوت ہونے لگا کہ اتنے عرصہ
مین خبر آئی کہ صاحبقران کا لشکر آگیا امثال شاہ بھی اسیطور سے شہر کے باہر گیا اور آمد لشکر
صاحبقران کی سیر کی جس طور سے اقبال شاہ نے جاکر نذر گذرانی تھی اسنے بھی گذرانی صاحبقران
کو اپنے شہر مین لایا دعوت کی بڑی دھوم سے سات دن تک بادشاہ و صاحبقران مع کل
اہل دربار کے امثال شاہ کے مہمان رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دسوین روز وہان سے بھی
صاحبقران نے کوچ کیا اور طرف مرادیہ کے گئے مراد شاہ کو بھی اس واقعہ کی خبر پہونچی
اسنے بھی سامان دعوت کیا خلاصہ یہ کہ اسی طور سے مراد شاہ نے بھی دعوت کی سات دن
صاحبقران مراد شاہ کے بھی مہمان رہے اسکے بعد دسوین روز مراد شاہ کو ہمراہ لیکر طرف
شہر حیرتیہ کے روانہ ہوئے حیرت شاہ کو بھی خبر معلوم ہوئی بذریعہ پرچہ اخبار کے کہ اقبال شاہ
نے بھی اطاعت کی اور دعوت کی بعد دعوت کے صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا اقبال
شاہ بھی مع اپنے لشکر کے ہمراہ ہوا اور امثالیہ پر آئے امثال شاہ نے بھی اطاعت کی اور دین
اسلام قبول کیا امثال شاہ نے بھی دعوت کی جب صاحبقران وہانسے چلے امثال شاہ
بھی ہمراہ ہوا اقبال شاہ و امثال شاہ قبل سے مسلمان تھے مع اپنے اہل شہر و اہل لشکر کے اسی طور
سے مراد شاہ بھی پیش آیا اب مع مراد شاہ کے صاحبقران ادھر کو تشریف لاتے ہین مراد
شاہ و امثال شاہ کا کل حال جو کہ انپر گذرا تھا اور بقیہ جو حال کہ اقبال شاہ کا تھا وہ ان دونو
نے بیان کیا تھا پس صاحبقران جب قریب حیرتیہ کے پہونچے بیان حیرت شاہ نے یہ سنکے سامان
دعوت کیا صاحبقران کو استقبال کرکے لیگیا جو اسپر گذرا سب حال روبرو صاحبقران کے بیان
کیا اور نذر گذرانی دعوت کی صاحبقران آٹھ روز تک حیرت شاہ کے مہمان رہے بڑی دھوم
سے دعوت کھائی خوب ناچ و رنگ کے جلسہ رہے نوین دن شہر حیرتیہ مین بادشاہ آئے اور دربار کیا
سب جمع ہوئے صاحبقران نے حیرت شاہ سے دریافت کیا کہ اسکے بعد اب کون ملک ہے
حیرت شاہ و مراد شاہ و امثال شاہ و اقبال شاہ نے عرض کیا کہ اسکے بعد شہر سمندریہ اور
وہانکا حاکم سمندر شاہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ شکر ہے آسکا کہ مین سمندریہ کے قریب پہونچ گیا
بڑی ہم سر ہوئی بڑی سخت منزل ہماری خداوند کریم نے آسان فرمائی یہ فرماکے حکم دیا کہ لشکر
مین سامان سفر ہوا اور اسیدن جزیل بن عادی کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ شاہی لیکر روانہ ہوا اور سہراب
جادو و غزالان آہو چشم کو جزیل کے ہمراہ کیا کہ اب کارخانہ سحر و ساحر یکا ہے کہین ایسا نہو کہ یہ
کسی آفت مین گرفتار ہو جائین چنانچہ اسیدن جزیل مع بارگاہ و سہراب جادو و غزالان آہو چشم
کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا اسکے دوسرے دن صاحبقران نے اپنے
سردارون کو روانہ کرنا شروع کیا یکے بعد دیگرے غرضکہ سات دن مین اپنا تمام لشکر روانہ کیا آٹھوین روز
خود مع بادشاہ کے کئی لاکھ کا لشکر لیکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا
اب کچھ حال سمندر جادو کا تحریر ہوتا ہے۔

اب حال مین سمندر جادو کے خامہ فرسائی کیجاتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر جادو جب سب طرف نامے روانہ کر چکا تو اب پھر عیش و عشرت مین مصروف ہوا کہ اسکو اطمینان ہو گیا تھا کہ پانچ ملک درمیان مین ہین جب اِن سب ملکون سے گذر لیگا تو یہان آئیگا انہین سے جسکو کمک کی ضرورت ہوگی وہ مجھسے کمک طلب کریگا چنانچہ یہ تو اس خواب خرگوش مین مبتلا تھا یہان دوسرا واقعہ پیش ہوا اور تمام ملک فتح ہو گئے جیساکہ تحریر ہو چکا ہی یہ اسی غفلت مین ہی کہ جب صاحبقران اس طرف آئینگے تو ضرور کوئی نکوئی بادشاہ سے کمک کا خواستگار ہوگا مین یہان سے کمک روانہ کرونگا ساحر و غیر ساحر کی یہ تو اس فکر مین تھا اور رات دن صحبت ناچ و رنگ بر پا رہتی تھی رات دن ماہرویان پری پیکر سے صحبت تھی شراب و کباب کا شغل تھا ہم وصل ماہرویان تھا کوئی لحظہ اسکو انکی صحبت سے مہلت نہین تھی رات دن بوس و کنار ہی اور وصل یار ہی صبح سے دو پہر تک دربار مین رہتا ہی دو پہر سے صبح تک ناچ و رنگ عیش عشرت مین بسر کرتا ہی کیونکہ اسکے استاد نے کہدیا تھا کہ تم بیخوف رہو دو پہر کے عرصہ مین جو کچھ کا غذات آتے ہین وہ دیکھتا ہی پھر اسکے بعد کچھ خبر نہین رہتی ہی اسی زمانہ مین یہ سب حالات گذر گئے محرابیہ بھی فتح ہو گیا اسکو خبر نہ ہوئی گو پرچہ نویسون نے حال تحریر کیے کیا مگر سمندر کو عیش و عشرت سے کب مہلت تھی جو پرچہ دیکھتا یہانتک کہ صاحبقران مع لشکر مرادیہ پر سے کوچ کر کے حیرتیہ روانہ ہوا اور یہ سب واقعات پرچہ نویسون نے سمندر جادو کو تحریر کر کے آگاہ کیا مگر اسکو کچھ خبر نہ ہوئی کہ کیا پرچہ اخبار سے خبر آئی ہی یہ عیش و عشرت مین مصروف تھا اور صاحبقران بادشاہ حیرت شاہ کے مہمان تھے ایک ایک حسین اور خوبصورت سے صحبت تھی انکے حسن کیطرف غیبت تھی ایک دن جو دربار مین آکر بیٹھا تو خیال آیا کہ عرصہ سے کچھ خبر لشکر اہل اسلام کی نہ معلوم ہوئی کہ محرابیہ پر پہونچا یا نہین اور محراب شاہ سے مقابلہ ہوا یا نہین آیا محراب شاہ غالب آیا یا اہل اسلام یہ تصور کر کے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اب ہماری ایسی عدول حکمی ہونے لگی کہ بھیجے اخبار نویسون کو حکم دیا تھا کہ ہمکو روز روز کی خبر ملتی رہے کہ لشکر اسلام کس فکر مین ہی اور محراب شاہ سے مقابلہ ہوا تو کیا انجام ہوا اُنھون نے کچھ پروا نہ کی اور ہمارے حکم کی تعمیل نہ کی اور مثل گوز شتر کے اُڑا دیا اور کوئی خبر ہمکو نہ دی کہ جس سے ہم آگاہ ہوتے یہ جو سمندر جادو نے برہم ہو کر کہا عشاق نے عرض کیا کہ اے سمندر اخبار نویس کی کوئی خطا نہین ہی آپنے بموجب تمہارے حکم کے ہر روز کی خبر دریافت کر کے پرچہ روانہ کیا ہی وہ پرچے برابر آئے ہین یہان تک کہ آج تک پرچہ آیا ہوا ہی یہ جو سمندر شاہ نے سنا فوراً حکم دیا کہ جو پرچہ اخبار آئے ہین حاضر خدمت کیے جائین تاکہ ہم حالات سے لشکر اسلام کے آگاہ ہون یہ جو حکم دیا سب نے وہ پرچہ اخبار حاضر کیے سمندر جادو نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ نے بھی مجکو نہ آگاہ کیا کہ پرچہ اخبار کے آئے ہین معلوم نہین کہ کیا گذرا ایکبار پرچہ اخبار جو کہ پہلا پرچہ تھا اُٹھا کر دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اے بادشاہ آگاہ ہو اور لشکر اسلام کا یقین سفر کر کے محرابیہ پر آنا اور محراب شاہ کے سپہ سالار کا جا کر بارگاہ پر لشکر اسلام سے لڑکر اور سردار کو زخمی کر کے قبضہ کرنا اور نقابدار سبز پوش کا آکر محراب شاہ کے لشکر کو شکست دیکر بارگاہ لیجانا اور سپہ سالار کو قتل کرنا دوسرے پرچہ مین یہ تحریر تھا کہ اُسکے بعد پھر صاحبقران کو بارگاہ کا حاصل ہونا جو کہ حال سعد وغیرہ کا گذرا تھا اور تحریر ہو چکا ہی سب تحریر تھا اور صاحبقران کا محرابیہ کی طرف جانا اور محراب شاہ کا اپنے سپہ سالار کی خبر قتل کی سنکے بیرون شہر مع لشکر کے آنا اور انتظار

صاحبقران مین فروکش ہونا تحریر تھا تیسرے پرچہ اخبار مین یہ حال تھا کہ صاحبقران کا لشکر اس طرح سے
آیا وہ طریقہ تحریر تھا اُسکے بعد صاحبقران کا نامہ روانہ کرنا اور نامے کا دربار مین جانا اور جو حالات
کہ دربار مین گذرے تھے وہ سب بیان کیے اُس پرچہ مین جو حال تحریر تھا وہ دیکھکر سمندر جادو کا
رنگ متغیر ہوگیا اور اپنے اُستاد سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوگیا کہ تماہیہ پر لشکر اسلام کے آنے کی خبر
اس پرچہ اخبار سے ثابت ہوئی اُس زمانہ مین مین نے یہ پرچہ نہ دیکھا تھا کو میرے اوپر یہ امر فرض نہ تھا
مگر مین ضرور کمک محراب شاہ کی کرتا گو وہ کہہ چکا تھا کہ مجھکو مدد کی ضرورت نہین ہے مگر مجھکو ابھی حفاظت
ضرور ہے خیر وہ وقت گذر گیا اب دیکھون کہ کیا حال تحریر ہوتا ہے اور کس مقام پر لشکر اسلام ہے یہ کہکر تیسرا
پرچہ اُٹھایا اُسمین باہم محراب شاہ سے اور لشکر اسلام سے مقابلہ ہونا تحریر تھا سارا پرچہ جنگ سے
مملو تھا آخر مین شکست محراب شاہ کی تھی اسی طرح پندرہ پرچہ مقابلہ کے نکلے جنمین سوائے مقابلہ کے
دوسرا حال نہ تحریر تھا اور سب مین محراب شاہ کی شکست اور لشکر اسلام کی فتح تحریر تھی سولہوین
پرچہ پہ تحریر تھا کہ محراب شاہ نے مہلت طلب کی ہے اور اقبال شاہ وغیرہ کو براے کمک نامے
تحریر کیے ہین اور اُسکے جواب مین یہ تحریر تھا کہ صاحبقران نے مہلت دی ہے یہ حال دیکھکر سمندر جادو
نے اہل دربار سے کہا کہ بڑا مقام تعجب ہے کہ پندرہ مقابلہ اہل اسلام اور محراب شاہ سے ہوئے ہر
مقابلہ مین لشکر اسلام فتحیاب رہا آخر کو محراب شاہ نے عاجز ہوکر مہلت طلب کی اور اُنھون نے
مہلت دی مگر افسوس یہ ہے کہ محراب شاہ نے اور شاہون سے کمک طلب کی اور مجھسے نہ طلب
کی اسکا سبب معلوم نہین کہ کیا ہوا خیر دیکھیے کہ انجام کیا ہوتا ہے پھر پرچہ اخبار اُٹھا کر دیکھا اسمین عیار
کی عیاری کرکے صاحبقران کو گرفتار کر لانا اور دربار مین محراب شاہ کے لاکر حاضر کرنا اور
محراب شاہ سے اور صاحبقران سے تقریر ہونا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ خوش ہوگیا اور اہل
دربار سے کہنے لگا کہ محراب شاہ نے بڑی عقلمندی کی اور اُسکے عیار نے بڑی چالاکی کی کہ وہ عیاری
کرکے صاحبقران افسر اعلاے لشکر اسلام کو گرفتار کر لایا ہے مین یقین کرتا ہون کہ آگے تحریر ہوگا کہ صاحبقران
کو محراب شاہ نے قتل کر ڈالا یہ کہکر جو پرچہ دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ صاحبقران سے اور محراب شاہ
سے یہ تقریر ہوئی اور صاحبقران نے قید توڑ ڈالی اور جنگ مغلوبہ کا ہونا تین شبانہ روز اُسدن
قریب بھاگنے کے لشکر کفار تھا اور آنا مسرود کا مع اسّی ہزار سپاہ کے اور محراب شاہ کی کمک کرنا
نقابدار سبز پوش کا آنا اور اُسکا مسرود کو قتل کرنا اور محراب شاہ اور اُسکے سپہ سالار کا گرفتار ہونا
اور اُسکے سب سردارونکا اسیر اور زخمی ہونا اور لشکر کا شکست کھا کر بھاگنا اور امان کا طلب کرنا
اور صاحبقران کا امان دینا اور صبح کو صاحبقران کا دربار کرنا اور سبکو دربار مین طلب کرنا
اور سبکا مسلمان ہونا اور صاحبقران کا قلعہ مسرود کا قبضہ مین کرنا اور محراب شاہ کو جاکر مسلمان
کرنا اور محراب شاہ کا اپنے شہر مین آکر تمام شہر کو مسلمان کرنا اور پھر صاحبقران کی دعوت کرنا اور
بعد فراغ دعوت طرف اقبالیہ کے کوچ کرنا اب جو پرچہ دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اقبال شاہ وغیرہ
قبل آنے صاحبقران کے یہ خبر سنکے کہ محراب شاہ نے اطاعت کی جو دل سے مسلمان ہوئے تھے
اور اہل لشکر کو بھی مسلمان کیا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ نے زانو پر ہاتھ مارا اور بہت افسوس کیا
اور کہا کہ افسوس میری غفلت مین تمام کام خراب ہوگیا محراب شاہ بھی لشکر اسلام کا شریک ہوگیا
اقبال شاہ وغیرہ بھی مسلمان ہوئے مین یقین کرتا ہون کہ وہ اُسکی اطاعت کرینگے بڑی غفلت کا

سامنا ہوا یہ جو سمندر شاہ نے کہا تمام اہل دربار دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کہ بڑی غفلت ہوئی
خیر یہ فرمائیے کہ پھر کیا ہوا سمندر شاہ نے جو یہ پرچہ دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اقبال شاہ نے بڑی
دہوم سے دعوت کی وہان سے صاحبقران اشتالیہ پر آئے اشتال شاہ نے دعوت کی اور
جو حالات گذرے تھے سب تحریر تھے اور مراد شاہ کی دعوت کا حال تحریر تھا کہ مراد شاہ نے دعوت کی اسکے بعد
حیرت شاہ نے دعوت کی دونوں کی دعوت کا حال مرقوم تھا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ نے سر پیٹ لیا اور
کہا کہ لو دشمن سر پر آگیا محرابیہ سے اقبالیہ تک اور آقبالیہ سے حیرتیہ تک ایک مذہب ہو گیا دین
اسلام کا ڈنکا بجے نشان لشکر اسلام برپا ہو گئے دین اسلام کے جھنڈے گڑ گئے سکہ و خطبہ بنام
بادشاہ لشکر اسلام کے جاری ہوا یہ غضب ہماری غفلت کرنے مین ہو گیا اگر یہ حال مجکو معلوم ہوتا
تو مین ان سبکو خاک سیاہ کر دیتا اور انکے مقام پر دوسرا حاکم مقرر کرتا کہ وہ انکو روکتا اور اہل
اسلام سے مقابلہ کرتا یہ میرے عیش و عشرت مین مصروف رہنے کا انجام ہے اب کیا ہوتا ہے
اگر مجکو معلوم ہوتا کہ یہ ہوگا تو مین پہلے سے بندوبست کرتا ان سب بادشاہون نے مجکو بڑی دغا دی
اور مجکو تو اس امید پر رکھا تھا کہ ہم مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے اگر ضرورت ہوگی تو کمک طلب کرینگے انھون
نے بالکل خلاف کیا موافق اپنی تحریر اور اقرار کے اور ہمنے دہوکھا کھایا اب کیا ہوتا ہے وہ مثل ہوئی مشتے
کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد کا نقشہ ہوا خیر اس سے کیا ہوتا ہے ای استاد اب کیا ہوگا
عشاق نے کہا کہ پرچہ اخبار کا دیکھو اسمین کیا تحریر ہے کیا صاحبقران حیرتیہ پر ہین یا وہان سے
کوچ کر کے ادہر کو روانہ ہوئے ہین اب جو سمندر نے پرچہ اخبار کا دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ بعد دس روز
کے صاحبقران نے صلاح کی اور اپنا پیش خیمہ مع سہراب جادو و ملکہ غزالان آہو چشم کے ادہر
روانہ کیا یہ ملکہ گو ساحرہ ہے مگر بہت بڑی رفیق لشکر اسلام کی ہے اسکے حالات سے مین بخوبی واقف ہون
یہ ہمراہ لشکر اسلام کے تقیتیہ پر سے چلی آئی تھی ہمنے اسکو تقیتیہ پر دیکھا ہے اور سہراب جادو کو دریائے
سبز رنگ کے کنارے پر دیکھا مین سہراب جادو سے تو واقف ہون خلاصہ یہ کہ بعد روانہ کرنے پیش خیمہ
کے صاحبقران نے اپنا لشکر سات روز مین اس طرف کو روانہ کیا آٹھوین دن مع ان سب کے ہون نے
کوچ کیا ہے یہ حالات تھے جو کہ تحریر کیے گئے اب جو حال ہوگا وہ تحریر کیا جائیگا مین برابر بموجب حکم سرکار
کو آگاہ کر رہا ہون مگر سرکار نے کوئی تدبیر نہ فرمائی اسکا کیا سبب ہے اور دشمن سر پر آگیا اور کوئی تدارک
نہوا مین مورد الزام نہ فرمایا جاؤن یہ حال تحریر دیکھکر سمندر شاہ نے زانو پر ہاتھ مارا کہ افسوس غفلت
ہی غفلت مین دشمن اپنا کام کر گیا ہمکو خبر نہ ہوئی یہ کیا بلا نازل ہوئی خداوند سامری کو خبر کرین عشاق
سے کہا کہ ای استاد وہ حیرتیہ سے کوچ کر چکا ہے اور ادہر کو آتا ہے یہ جو سمندر جادو نے کہا عشاق
نے جواب دیا کہ اگر آتا ہے تو آنے دو یہان آکر وہ بہت بڑی زک پائیگا تمام صاحبقرانی بھول جائیگا یہ بھی طاقت
ہے کہ یہان سے زندہ نکلجا سکین تمام انکا لشکر یہان تباہ ہوگا ایک اہل اسلام سے زندہ نہ بچیگا یہان
انکو انکا ادبار لایا ہے اس سرزمین انکا خون روان ہوگا یہان صاحبقران کی صاحبقرانی کا خاتمہ
ہے ان لوگون نے بڑے بڑے ملک فتح کیے وہ دن گذر گئے انکا اقبال اب جاتا رہا یہان سے انکا
بامراد جانا غیر ممکن ہے یہ مقام انکے ادبار کا ہے وہ مقام نہین ہے کہ جہان وہ گئے اور انھون نے فتح کر لیا ہے
بڑے بڑے طلسم فتح کیے یہ لوگ کو فتاح طلسم ہین مگر یہان انکی فتاحی کوئی کام نہ دیگی گو کہ اس لشکر صاحبقرانی
باطل السحر ہے لیکن مین پہلے اسکی تدبیر کرونگا اسکے بعد اور سب بندوبست کرونگا لہذا مین تو اپنا

بندوبست کرتا ہون اور کر چکا ہون اب تم اپنی تدبیر سے غافل نہو کیونکہ اب مقام غفلت نہین
ہی یہ کلام عشاق کا سنکے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین کب غافل ہون آپ بر ظاہر ہی کہ جب
آپ نے فرمایا مین نے تدبیر کی جدھر جدھر آپ نے فرمایا مین نے نامے تحریر فرماتے آتشبار جادو آپکے
روبرو آیا تھا اور اقرار کر گیا ہی کہ مین اپنی فوج لیکر آتا ہون وہ بھی سپاہ لیکر آئیگا یہ خیال کرنے کا مقام ہی
کہ یہ وہ شخص تھا جسنے کبھی نہ اطاعت کی نہ کبھی خراج دیا وہ خود بخود آیا اور اس امر کا اقرار کیا سمندر
جادو نے کہا یہ تو عشاق نے جواب دیا کہ یہ تو سچ ہی مگر مجبوری یہ ہی کہ تمنے اسقدر غفلت کرکے نامے
روانہ کیے اور پھر ایسے غافل ہوئے کہ کبھی کچھ فکر نہ کی باوجودیکہ محراب شاہ وغیرہ نے جواب تحریر کیے
مگر تمنے اسپر بھی کچھ خیال نکیا ان لوگون کی تمکو خبر لینا ضرور تھی انکی کمک کو لوگ روانہ کرنے ضرور تھے
اور لشکر انکی کمک کو جانا بر ضرور تھا تمنے جو یہ سن لیا کہ محراب شاہ نے تحریر کیا ہی کہ ہمکو کمک کی ضرورت
نہین ہی مین مقابلہ کرونگا بس تمنے خیال کیا کہ محراب شاہ نے سچ کہا اسکا انجام یہ ہوا کہ وہ سب لوگ لڑ کے
ہارے گئے اب نوبت یہ پہونچی کہ محراب شاہ سے لیکر حیرت شاہ تک سب شریک اہل اسلام ہوگئے
گو روز پرچہ اخبار آتا تھا مگر تم ایسے غافل تھے کہ اسکو دیکھتے کبھی نہ تھے آج جو ہوش آیا تو یہ حال کھلا کہ
جسکی تدبیر احاطۂ امکان سے باہر ہی اگر روز روز پرچۂ اخبار دیکھتے رہتے تو یہ انجام کیون ہوتا جب محراب
شاہ کے شکست کی خبر آئی تم یہانسے کمک روانہ کرتے اسی مین برسون گذر جاتے وہ شکست کھاتا جاتا تم
یہان سے لشکر براے کمک روانہ کیے جاتے ایک ملک برا نکی جب برسون گذرتے وہ خود عاجز ہوکر
پلٹ جاتے ادھر کا پھر قصد نہ کرتے فرض کردم اگر محراب شاہ بھی اقبال شاہ وغیرہ کے شریک
ہوجاتا ادھر تم کمک کرتے اور انکو امید دلاتے کہ ہم تمھاری کمک کو تیار ہین سپاہ سے بھی اور روپیہ سے اور فوج
ساحران بھی روانہ کرینگے اور سپاہ غیر ساحر بھی اور ہر قسم کی کمک کرتے رہینگے تو وہ لوگ ضرور جان لڑا
دیتے اور ہر ایک ملک پر برا کشت وخون واقع ہوتا تدبیر یہ بھی کہ جو سپاہ یہان سے غیر ساحر کی جاتی
اسکو یہ تعلیم کیا جاتا کہ جب دیکھنا کہ سپاہ نے شکست کھائی تم وہان سے فرار کرنا جہان تک ممکن
ہو اس سپاہ کو لڑنے دینا خود نہ مقابلہ کرنا اور ہوشیار رہنا تمکو صرف وہان کثرت کے لیے روانہ کیا گیا
ہی بس وہ سپاہ یہی تدبیر کرتی کہ اپنی جان تو بچاتی اور جس بادشاہ کے کمک کو گئی تھی اسکو کٹوا دیتی
اور جب وہ بادشاہ قتل ہوتا یا مسلمان ہوتا یہ جو لوگ کہ اس لشکر کے مسلمان ہونے اور قتل ہونے
سے اور کافر ہونے سے بچے انکو لیکر یہ دوسرے بادشاہ کے ملک مین جاتے اسوقت تم یہان سے یہ خبر سنکے
اور لشکر روانہ کرتے یہان سے یہی تدبیر کیجاتی چنانچہ ان تدبیرون مین ایک زمانہ گذر جاتا اور جو لشکر ساحر و
جاتا وہ یہ تدبیر کرتا کہ پوشیدہ ہوکر اٹھتا اور جہان تک ممکن ہوتا خدا پرستون کے قتل کرنے کی تدبیر کیجاتی بس اس
مقام تک آتے آتے نصف مسلمان رہجاتے تم یہان ایسی جنگ کرتے کہ انکا نام و نشان تک باقی
نہ رہتا بذریعہ سحر کے ہولوگ انکو عاجز کرتے اور لشکر غیر ساحران انکو قتل کرتا بس وہ لوگ تمام و کمال نیست و نابود
ہوجاتے اس غفلت مین یہ حال ہوا کہ سب شریک خدا پرستون کے ہوگئے لشکر انکا بہت ہوگیا خیر اب
یہ تدبیر کرو کہ انکو راہ مین روکا جاوے اور اس عرصہ مین ہم سب اپنی تدبیر کرلین اور نامے لکھکر لکھا سبکو
براے کمک طلب فرمائیے یہ جو عشاق نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اب تک آپنے تدبیر یہان
کیون نہ کی جو کہ اب آپ مجھے فرماتے ہین جب مین نے آپسے کہا آپ نے جواب دیا کہ مین اپنی تدبیر کر چکا ہون
اور سب شہر کے گرد حصار سحر کر چکا ہون مین اس وجہ سے اور بھی غافل رہا دوسری وجہ یہ ہوئی کہ [illegible]

تحریر کیا تھا کہ مجکو کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی اور اقبال شاہ وغیرہ نے تحریر کیا تھا کہ جب ہمکو ضرورت
ہوگی تو ہم ضرور کمک طلب کرینگے بلکہ حیرت شاہ نے تو بڑا اقرار کیا تھا مین اس سبب سے اور بھی
غافل ہوگیا تھا یہی دو تین سبب تھے کہ مین نے خیال نہ کیا ان سبھون میرے ساتھ دغا کی مجکو انسے امید
بہت بڑی تھی اب وہ مسلمان ہوگئے مین تو اس خیال مین تھا کہ جب ان لوگون کے ملک پر خدا پرست
آئینگے تو یہ لوگ مجکو خبر کرینگے مین یہان سے انکو کمک روانہ کرونگا انھون نے خبر کرنا کیسی وہ خود خدا
پرست ہوگئے یہ سبب میری غفلت اور ان لوگون کے خرابی کا ہوا اچھا اب جو کچھ ہوا وہ ہوگیا اب مین
یہ چاہتا ہون کہ اب آپ اپنی تدبیر فرمایئے مین اپنی تدبیر کرتا ہون پھر نامے روانہ کرتا ہون اور بہت
جلد انکو طلب کرتا ہون اور یہ جو آپنے فرمایا کہ آپ تدبیر کیجیے کہ انکو راہ مین روکیے تو مین بھی تدبیر کرونگا
مگر آپکی موجودگی مین کیا کر سکتا ہون کیونکہ آپ اُستاد ہین مین شاگرد ہون مین سحر سے آپکے روبرو
عاجز ہون عشاق نے جواب دیا کہ ای سمندر شاہ یہ تو کہنا تمھارا بالکل خلاف ہی تم بادشاہ ہو تمھارے
پاس اکثر تحفہ جات ہین مجھمین تم مین زمین آسمان کا فرق ہی کیونکہ اگر تم ایسے نہ ہوتے تو تمکو حکومت کیون
ملتی تم اسوقت بادشاہ ہو مین کوئی بادشاہ نہین ہون سیکڑون ملک ساحرون کے وغیر ساحرون کے
تمھارے زیر حکم ہین تمکو خراج دیتے ہین تم انپر حکومت کرتے ہو مین بھی ان سب مین ایک ادنے تمھارا
خراج گذار ہون ایسے ایسے زبردست ساحر تمھاری اطاعت کرتے ہین جو کہ اسوقت اپنے وقت کے
سامری وجمشید ہین بلکہ انکی کیا اصل ہی وہ بھی ہوتے تو انکے روبرو عاجز ہوتے اور انکی اطاعت کرتے
اتنا بڑا طلسم تمھاری کمک پر ہی کہ جہان تمام عالم کے ساحر آکر مثل طفل مکتب کے معلوم ہوتے ہین کہ
جن ساحرون کے روبرو بیرون طلسم کے ساحر سحر بھول جاتے ہین اس مقام پر جاکر سب ساحر ان ساحرون
کے روبرو کوئی اصلیت نہین رکھتے ہین تمنے سنا ہوگا کہ آئینہ اندام جادو کہ طلسم آئینہ کا خداوند تھا جبکہ
وہ طلسم صاحبقران ثانی نے فتح کیا اور اشراق جادو قتل ہوا اور آئینہ اندام نے یہان آکر پناہ لی
تو اسکو بالکل سحر فراموش تھا اول تو اسکو اس مقام پر بار نہ ملتا تھا بمشکل داخل طلسم ہوا جب
اسکا امتحان لیا گیا تو سحر بالکل فراموش تھا سنتے ہین کہ خداوند سے عرض کیا گیا حکم ملا کہ انکو تعلیم سحر
کراکے ایک مرحلہ بیرون طلسم مقرر کرو اور اسکا حاکم انکو کرو اور ایک برس تک تعلیم دیجاے
بعد اسکے پھر امتحان لیاجاے اگر امتحان مین پاس ہو تو خیر ورنہ طلسم سے باہر نکال دیا جاے چنانچہ ایسا ہی
کیا گیا یہ خیال کرنے کا مقام ہی جو کہ خداوند ہو اور خود بھی مالک طلسم کیو اور صاحب طلسم کسی سبب سے
مقام پر جاے اور اس مقام کے ادنے ساحرون کے روبرو وہ طفل مکتب خیال کیا جاے جبکہ ایسا
ایسا طلسم تمھاری کمک پر ہو تو مین تمھاری کیا برابری کر سکتا ہون یہ صرف تمھاری لیاقت وقدردانی
ہی کہ تم اپنا اُستاد مجکو تصور کرتے ہو اور میری عزت افزائی کرتے ہو ورنہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ
مین تمھاری اُستادی کا دعوے کرون بس دوسرے یہ امر ہی کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اور جو کچھ
علم وعمل معلوم تھا مین نے تمکو تعلیم کردیا تھا پھر اب کیا ضرورت ہی کہ مین اپنے کو تمھارا مقابل تصور
کرون بلکہ جو امر تم کر جاؤگے وہ کبھی مجھسے نہ ہوگا اب تمھارے علم وعمل کو ترقی ہی اور تمھارا کمال اوج
ہی تم تو مثل ہلال کے ہوگئے ہو گو کسی وقت مین بھی صاحب کمال تھا اب بسبب ضعف کے ہمسے
محنت نہین ہوسکتی ہی جب تمھارے کمال کا زمانہ آیا تو ہم پیر ہوگئے اب ہمارے ہاتھ پانون نے جواب دیا
اب تمکو لازم ہی کہ تم کوشش کرو کیونکہ تم بادشاہ ہو مین گوشہ نشین ہون اسی سبب سے برسون مین

گوشہ نشین رہا مگر سحران و ماہیان کے مرنے سے ایسا پریشان ہوا اور مین نے خیال کیا کہ اب سمندر شاہ
مارا گیا جو کہ اسوقت تمام بیرون طلسم کے ملکونکا پشت پناہ ہے وہ بے یار و مددگار ہوگیا کیونکہ مین تو
یہ خیال کرتا تھا کہ مین تو گوشہ نشین ہوا ہون گو میری کیا اصل تھی اور کیا اصل ہے سمندر شاہ کے روبرو
مگر یہ تو ہے کہ گو مین کچھ نہین ہون میرے دو شاگرد بہت بڑے جو کہ مثل میرے ہین اور آنکی خدمت مین
موجود ہین مجکو بہت بڑی قوی امید تھی اور مین جانتا تھا کہ مین نہو نگا تو وہ آنکی کمک کرینگے اور میری
پشت قوی تھی اور وہ دونون میرے قوت بازو ہین یہ تصور کرتا تھا کہ گویا مین ہی ہون تمھارے
پاس جبکہ وہ قتل ہوئے تو میری امید جاتی رہی مین نے یہ خیال کیا کہ اب گوشۂ عافیت کو ترک کرو اور
چلکر اپنے بادشاہ سمندر شاہ کی خدمت مین حاضر ہو شاید کوئی ضرورت ہو کیونکہ جو کہ میری عوض مین وہ انکی
خدمت مین حاضر رہتے تھے وہ تو دنیا سے چلے گئے اب کس سے کام لونگا اور کون آنکی خدمت کریگا
یہ تصور کرکے مین نے اپنے مقام کو ترک کیا اور تمھارے پاس آیا ہون کیونکہ یہ خیال ہوا کہ اب میرے شاگردون سے کوئی نہین باقی
رہا ہے سوائے بادشاہ کے کہ یہ بھی میرے شاگرد تھے مین جاکر اونکی کمک کرون کیونکہ وہ ان دونون کو
بہت دوست رکھتے تھے اور محبت کرتے تھے اور بہت بڑا انکو آنکی خدمت مین اختیار تھا ایسی بڑی
حکومت تھی کہ بادشاہ نے ایک مرحلہ کا حاکم کر دیا تھا اور وہ مرحلہ جو کہ اس اقلیم کی سرحد ہے اور اسی سرحد
سے کوئی آئیگا تو روکین گے کیونکہ یہی تو دروازہ ہے اس اقلیم کے آنے کا ایسا صاحب اعتبار تصور کیا
تھا جب تو اتنی بڑی حکومت دی تھی مگر دشمنون نے میرے بادشاہ کو بے یار و مددگار کر دیا اور وہ دریائے
سبز رنگ جو کہ راستہ روکے ہوئے تھا وہ بھی مٹ گیا اب دشمن یہان تک آجائیگے اور بادشاہ سے مقابلہ ہوگا
میرے شاگرد تو کام آئے انھون نے اپنی جانین بادشاہ پر نثار کین ہین کہان تک گوشہ نشین رہون مین
بھی چلکر اپنی جان نثار کرون کیونکہ اس زندگی سے تو مرجانا بہتر ہے کہ اپنے روبرو کیسے کیسے لائق و صاحب
کمال گذر گئے ہین جنکو مین نے بڑی محنت و مشقت سے علم سحر کی تعلیم کی تھی وہ یون بے بس اور بے چارہ
ہوکر خدا پرستون کے عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے بس زندگی کا کیا اعتبار اس سے تو موت بہتر ہے کہ
وہ گل رعنا تو نہ ہون اور ضعیف اور پیر جو کہ ہل نہین سکتا ہے زندہ رہے بس یہ خیال کرکے آیا ہون
جو کچھ مجھسے ہوسکیگا وہ کرونگا اور ہو سکا وہ کیا بس تمکو لازم ہے کہ تم راہ مین آنکو روکو اور مین یہ تدبیر
کرون سمندر شاہ نے جواب دیا کہ استاد یہ آپ کیا فرماتے ہین اور مجکو سر دربار خفیف فرماتے ہین یہ ساری
آنکی تعلیم کا سبب ہے آپ ہی نے مجکو اس مرتبے کو پہونچایا نہ آپ مجکو تعلیم کرتے اور علم سحر نہ سکھلاتے تو مین
اس مرتبہ کو نہ پہونچتا آنکی تعلیم کے نتیجہ سے مین بادشاہ ہوا ہون اور اسقدر لوگ اور ملک اور ایسے ایسے
زبردست ساحر میرے زیر حکومت ہین اور مین آنپر حکومت کرتا ہون یہ سب آپکی عنایت اور پرورش کا انجام ہے
اور آپکی جوتیونکا صدقہ ہے کہ مین اسوقت بادشاہ بنا ہوا ہون ایسی حالت مین مین آپکے روبرو زبان ہلا سکتا ہون
اور اصل تو یہ ہے کہ سحران و ماہیان و آفتاب ذرغام کے مرنے سے تو میری نصف قوت رہگئی ہے اور جو جو امید آن
لوگون سے تھی وہ سب جاتی رہی اور مین بالکل نا امید ہوگیا تھا اور میری کمر شکست ہوگئی تھی کیونکہ آنسے
مجکو بہت بڑی امید تھی کہ یہ لوگ میری جان پر اپنی جان نثار کرینگے جیسا کہ میرا خیال تھا وہی ہوا کہ انھون نے
بقول آپکے کس سنے لسبی سے اپنی جانین دین کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہے مگر آپکے آنے سے جو عالم
سنے لسبی تھا وہ جاتا رہا اور پھر امید قوی ہوگئی اور قوت بھی ہوگئی اور مین پھر خوش ہوگیا مین نے خیال کیا
کہ اب وہ شخص آیا ہے کہ جو میرا اور انکا سبکا پشت پناہ ہے اور سبکا استاد ہے کہ جسکے تعلیم کردہ سب تھے

اور مین بھی ہون جو وہ چاہینگے وہ ہو جائیگا اب عثمان حکومت اُنکے دست زبردست مین دو ویسا ہی مین نے کیا اور اُنکے اختیار مین دی باوصفیکہ مین بعد مرنے تہمران ماہیان کے ترک حکومت کرچکا تھا اور گوشہ نشین ہوا تھا مگر آپکے سمجھانے اور فرمانے سے مین نے پھر حکومت کی اور آپکے سبب سے پھر مین بادشاہ ہوا اب مین آپ سے یہ کہتا ہون کہ جواب فرمائین اُسپر مین عمل کرون اور اُس روز سے جو کچھ آپنے فرمایا ہی اُس سے مین نے سرتابی نہین کی اور آپکے فرمانے پر عمل کیا جو آپنے فرمایا وہی کیا اور جو فرمائیگا اُسپر عمل کرونگا آپ میرے اوپر عنایت بزرگانہ فرمائین مین اُس سے کبھی باہر نہین ہون اگر آپ اجازت دیتے ہین کہ مین اُن سبکو راہ مین روکون بہت خوب اور جو تدبیر آپ اب فرمائین مین وہی کرونگا اور اب اسمین غفلت نہ کرونگا اور ہر وقت ہوشیاری اور خبرداری سے کام لونگا قسم ہی مجکو خداوند تعویر کی میرا دل چاہتا ہی کہ مین ایک عرضی خدمت مین خداوند کے تحریر کرون اور جو کچھ مجھپر مصائب گذرے ہین اور جو کچھ واقعات یہان گذرے ہین وہ تحریر کرون اور کمک طلب کرون گو خداوند مجھسے ناراض ہین مین امید کرتا ہون کہ میرے عرضی کے تحریر کرنے سے وہ خوش ہو جائینگے اور ضرور میری کمک کرینگے گو کہ جب سے مین یہان آیا ہون اور حکومت کرنے لگا ہون اُسدن سے آجتک مین خدمت مین خداوند کے نہین گیا ہون نہ کوئی عرضی تحریر کی ہی اِس سبب سے خداوند اور بھی ناخوش ہونگے اور یہ فرمائینگے کہ اب جو ضرورت ہوئی تو پھر میری خوشامد کرنے لگا اور میری خدمت مین عرضی روانہ کی خیر میرا بندہ ہی مین اُسکی کمک کرونگا یہ تصور فرماکے ضرور کمک کرینگے عشاق نے کہا کہ جب خداوند ناخوش ہین تو کیا ضرورت ہی کہ عرضی تحریر کیجیے کیونکہ جب خداوند ناخوش ہین تو کوئی نہ سیگا بلکہ یہ جو آفت آئی ہوئی ہی خداوند کے ناخوش ہونے سے آئی ہی گو یہ امر ضرور ہی بس کوئی ضرورت عرضی کے تحریر کرنے کی معلوم نہین ہوتی ہی شاید وہ اور اس امر سے زیادہ ناخوش ہون اور کوئی عذاب نازل کرین پھر بڑی مشکل ہوگی اگر وہ زیادہ ناخوش ہوئے تو اور بھی خرابی واقع ہوگی کیونکہ جو اپنا پیدا کرنے والا ہی جب وہی ناراض ہو گیا تو کون خوش ہوگا عرضی بھیجنے سے تو کچھ نہوگا جب تک تم خود بجا نہ جاؤ گے اور عذر نہ کروگے اور اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر معذرت کرو اور اپنی خطا معاف کراؤ تو شاید راضی ہون ورنہ عرضی کے جانے سے بہت ناخوش ہونگے اور تمکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ تم جاؤ اور وہان سے کمک لاؤ اِس عرصہ مین یہان خاتمہ ہو جائیگا خدا پرست آجائینگے اور وہ حکومت کرنے لگینگے تو بڑی خرابی ہوگی اُسوقت جو تمکو معلوم ہوگا اور تم خداوند سے عرض کروگے تو اُسوقت خداوند یہ فرمائینگے کہ وہ بھی تو میرے بندے ہین تمنے میری نافرمانی کی مین نے تمہین اُنکو روانہ کیا کہ جاکر سمندر کو قتل کرو اور اُسکی حکومت پر اپنا قبضہ کرو جبکہ وہ لوگ آگئے تو تمکو خبر ہوئی اور تم میرے پاس یہ خواہش کرکے آئے ہو کہ مین اُنکو مٹا دون اب یہ نہین ہو سکتا ہی جو مین تقدیر کر چکا ہون اب اُسکے خلاف نہوگا آیندہ کو خیال کیا تھا تم دوسرا ملک آباد کرو مینے تمہاری خطا معاف کی مگر اِس شرط کے ساتھ بس اس سے کیا حاصل مجکو یقین ہی کہ خداوند کبھی خطا معاف نہ کرینگے مفت مین یہ ملک ہاتھ سے جائیگا بس میری رائے یہ ہی کہ نہ تم جاؤ نہ عرضی روانہ کرو خاموش بیٹھے رہو دیکھو کہ کیا ہوتا ہی جب اُنکو اِس حال کی خبر ہوگی تو وہ خود کوئی تدبیر کرینگے اور تمکو کمک بھی روانہ کرینگے اور یہ فرمائینگے کہ تمنے کیون نہ اِس حال سے مجھے آگاہ کیا اُسوقت تم یہ کہنا کہ آپ ہی نے یہ بلا نازل فرمائی تھی اور آپ ناخوش تھے اِس سبب سے مین نے آپکو اپنے حال سے آگاہ نہ کیا اور مین اس امر پر راضی تھا جو خداوند نے کہ میرے لیے تعقدیر فرمایا ہوگا وہ پیش آئیگا کیونکہ جبکہ خداوند ایسے ناخوش تھے جب تو خداوند نے یہ بلا نازل فرمائی وہی دفع بھی کرینگے اس خیال سے مین نے نہین عرض کیا سمندر شاہ نے

جواب دیا کہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی اور مجھکو بھی پسند آئی اب مین نہ عرضی تحریر کرونگا نہ خود جاؤنگا اگر مین جاتا تب بھی عرضی تحریر کرتا نہ اب تحریر کرونگا آپ سچ فرماتے ہین دو امر ونکا مجھکو بھی خیال آیا کہ اگر مین نے عرضی تحریر کی اور آپکی خدمت مین نہ پہونچی راہ مین کسی نہ کسی مقام پر رُک کر رہگئی یا کسی فرشتہ نے روک لی تو اور بھی خرابی ہوئی کیونکہ سب ہی تو میرے دشمن ہو رہے ہین جو ہی میری دشمنی کا دم بھرتا ہی اور مین جو خدمت خداوند سے نکالا گیا تو انھین سبکے سبب سے اِن لوگون نے دراندازی کی خداوند ناخوش ہوئے اور کچھ میری خطا بھی تھی بس خداوند نے اپنی خدمت سے نکالدیا ایک تو یہ امر ہی دوسرا یہ امر ہی اگر عرضی خدمت خداوند مین پہونچی بھی تو کیا ہوا کچھ خداوند نے نہ خیال کیا اُسکو اُسی طور سے داخل دفتر ہونیکا حکم دیا کیونکہ سواے اکوان تاجدار کے کوئی خداوند کی خدمت مین نہین جاسکتا ہی نہ کسینے خداوند کی صورت دیکھی ہی باوصفیکہ کسی زمانے مین مین بہت معزز تھا مگر مجھسے کوئی قسم دیکر دریافت کرے کہ خداوند کی صورت کیسی ہی تو مین بیان نہین کرسکتا ہون باوجود اس قرب و منزلت کے مین نے آجتک آپکی شکل نہین دیکھی کہ کیا صورت و شکل رکھتے ہین ہان اکوان تاجدار بخوبی واقف ہین جو مجھکو خواہ اور کسیکو خداوند کی خدمت مین عرض کرنا ہوتا ہی وہ آپکی خدمت مین بذریعہ اکوان تاجدار کے عرض کرتا ہی مین تو خود اکوان تاجدار کی خدمت مین عرض کرسکتا تھا مگر اور لوگ اُنکے اہلکار کے ذریعہ سے عرض کرتے تھے کوئی خداوند تک اُنکے سوا نہین جاسکتا ہی یہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی ایسی حالت مین میری عرض خدمت مین خداوند کے نہین جاسکتی ہی اور اگر مین جاؤن تو میری بھی پہونچ نہین ہوسکتی ہی مین بھی جاکر خدمت اکوان تاجدار مین عرض کرتا وہ بہت بڑے میرے دشمن ہین وہ کبھی عرض نہ کرتے برسون پڑا رہتا جب آپکی ازحد خوشامد کرتا تو شاید کچھ رحم آتا اور وہ عرض کرتے جو اُسوقت خداوند تقدیر فرماتے اگر میرے حق مین بد ہوتی تو کبھی نہ کچھ کلام کرتے اگر اچھی ہوتی تو ضرور پہلے نہ کچھ دراندازی کرتے اول تو تیری خود پہونچ اُن تک نہ ہوتی پہلے اکوان تاجدار تک کیونکہ مین نے سنا ہی کہ بالکل ممانعت ہی کہ طاق بھر مین کوئی سمندر کا نام نہ لے جو نام لیگا اُسپر بہت سخت عذاب نازل ہوگا بدین سبب میری کوئی خبر نہ کریگا بلکہ میرا نہ طاق مین جانا بھی مشکل ہی اس سبب سے آپکی راے بہت عمدہ ہی کیا بیان کرون بدحواسی کی حالت اور عالم یاس مین میری زبان سے یہ نکل گیا کہ مین عرضی روانہ کرون ان امور کا کچھ خیال نہ تھا کیجیے اس تقریر کرنے سے خیال ہوا اور سب امر یاد آئے خیر اس تقریر سے تو کچھ حصول نہین اب وہ تدبیر فرمائیے کہ جس سے کوئی نتیجہ نکلے کہ جسکا انجام اچھا ہو عشاق نے جواب دیا کہ مین تدبیرین کرتا ہون جو میرے کرنے سے ہوتی ہین اور تم پھر نامے روانہ کرو اور راہ ہین روکو یہ جو عشاق نے کہا سمندر جادو نے اُسوقت دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ نامے تحریر کرو اس مضمون کے کہ اے حاکمان دربند و اے ناظمان شہر و اے ساحران سامری فن و اے مددگاران ما بدولت تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو قبل اسکے مین دو دفعہ نامے روانہ کرچکا ہون اور تمکو براے کمک طلب کرچکا ہون مگر تمنے کچھ خیال نکیا اور نہ براے کمک روانہ ہوئے نہ خود آئے نہ سپاہ روانہ کی یہ کیا حالت ہی کیا تم سب نے میری حکومت سے سرتابی اختیار کی اور نافرمانی پر کمر باندھی ہی کہ نہ تو جواب نامہ تحریر کیا نہ کمک کو آئے بس مین تمکو خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون بفور دیکھنے اس نامے کے میری خدمت مین حاضر ہو اور جہانتک ہو اپنا لشکر لیے آؤ اور بہت جلد آؤ ورنہ کردیا ہان یہ حالت ہی کہ اب سب پریشان ہین تمام شاہان شرق خدا پرستون سے ملگئے ہین مثل لقیس خود پرست و مہراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ وغیرہ کے ان سبنے میری اطاعت سے انحراف کیا اور نافرمانی پر کمر باندھی اور شریک خدا پرستان ہوگئے اب لشکر اسلام حیرتیہ سے

کوچ کر کے طرف سمندریہ کے آتا ہی اب وقت مدد ہی اور ہنگام کمک ہی جلد آؤ یہ مضمون ہو جو کہ مین نے تحریر
کیا بس دبیر نے اسی مضمون کے کئی نامے تحریر کیے مثل جسیم سیاہ پوش و سلیم سیاہ پوش و حلیم سیاہ پوش کے
یہ بہت بڑے پہلوان زبردست و ساحران نامی ہین اور انکے ہمراہ ایک ایک لاکھ کا لشکر ہی اور بنام پہلوانان
نامی و شاہان گرامی کے کہ جنکے نام یہ ہین ماران ببر پوش ہاران پلنگ پوش قہران اژدر سوار
مہران شیر صورت نہنگان خوک پیکر تمنگان فیل پیشانی ترکیب دیو پیکر تیز تک نہنگ پیشانی
چرنگ عقرب چشم غوکان مار صورت وغیرہ کے تحریر کیے انمین ہر ایک سپاہ کثیر رکھتا ہی اور چند نامے
بنام مواج شاہ و گرداب شاہ و حباب شاہ و زورق شاہ و سیلاب شاہ وغیرہ کے تحریر کیے گئے
انکے بعد اب نامے بنام ساحران نامی کے تحریر ہونے لگے انکے یہ نام ہین مثل زورق جادو و مواج جادو
و موج جادو و سیلاب جادو و گرداب جادو و حباب جادو و سراب جادو و طوفان جادو و ملکہ طغیان
جادو و ملکہ گوہران جادو و ملکہ صدف جادو و ملکہ سحاب جادو و ملکہ ابران جادو و ملکہ دریا ساز جادو و
برقان برق پوش جادو و رعدان رعد آواز جادو و ژالہ جادو و ملکہ کوکبہ روشن تن ملکہ رضیہ جمال آرا
ملکہ گلنار زعفران پوش ملکہ نیلان نیلم پوش ملکہ بنفشہ پوش جادو و ملکہ نیلوفر جادو و ملکہ گل فرمان
جادو و ملکہ زعفران جادو و ملکہ غبار انگیز جادو و ملکہ طوفان خیز جادو و ملکہ یاسمن جادو و ملکہ یاسمین
جادو و ملکہ نسترن جادو و ملکہ نسترین جادو و ملکہ آتش خار جادو و ملکہ موج خیز جادو و ملکہ بحر ساز جادو و
ملکہ دریا بار جادو و اور اسی طور سے مثل طومار جادو و سمار جادو و سرشار جادو و خون ریز جادو و
بدمست جادو و فیل سوار سرمست کرگدن سوار قلزم جادو و قہار پلنگ سوار سوفا شیر سوار
کے تحریر کیے اور ایک نامہ بنام آتش بار کے اس مضمون کا لکھا کہ ای آتش بار تمکو معلوم ہو کہ بعد
تمھارے جانے کے یہ خبر آئی کہ تمام ملک جو کہ دریاے سبز رنگ سے اور سمندریہ تک پڑتے ہین وہ سب لوگ
شریک خداپرستان ہو گئے ہین اور اب خیریت سے سمندریہ کیطرف آتے ہین لہذا بہت جلد اپنا لشکر لیکر آؤ یہ جو مین نے
تحریر کیا ہی اسپر عمل کرنا اور لشکر لیکر جلد آنا اب دیر نہ کرو آئندہ تمکو اختیار ہی یہ مضمون لکھوا کر اور طائران سحر کے
ذریعہ سے نامے روانہ کیے اسکے پہلے جو نامے روانہ کیے تھے وہ بھی طائران سحر کے ذریعہ
سے روانہ کیے تھے جو کہ نامے اور روانہ کیے وہ بذریعہ سانڈنی سواروں کے روانہ
لیے تھے بعد ان نامجات روانہ کرنے کے سمندر جادو نے عشاق سے کہا کہ اُستاد نامے تو مین روانہ
کر چکا اب آپ انتظام فرمائیے عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو اب مین صاف صاف تمسے کہتا ہون
کہ ان لوگونکی کیا اصل ہی میرے سحر کے روبرو اگر انکے ہمراہ ساحر بھی ہونگے تو کوئی مقام خوف نہین ہی
مین پہلوئے مین سامری ہون میرے سحر کی پناہ نہین ہی ایک چشم زدن مین مین طبقہ زمین کا ہلا دونگا اور زمین
الٹ دونگا آسمان اور زمین کے قلابے ملا دونگا ایک جنبش لب مین تمام عالم مین آگ لگا دونگا ستارہ
ابرو سے برق گرا دونگا دیکھنا کہ مین کس قسم کے سحر کرتا ہون اور کیا عجائبات دکھاتا ہون تمام گرد شہر کے
حصار سحر کا کر دونگا اور کچھ کر بھی چکا ہون مین سب بند و بست کر چکا ہون اور جو کچھ باقی رہگیا ہی وہ اب کر دونگا
اب تم ان سبکو راہ مین روکنے کی تدبیر کرو نکلنے سمندر نے کہا کہ جو آپ فرماتے ہین نہایت بجا فرماتے ہین آپکے
فرمانے کی کیا بات ہی آپ جو امر کرینگے خالی از تیر بخات نہوگا آپکے سحر کا کوئی جواب ندے سکیگا اب مین
بھی آپکی اجازت سے اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سمندر نے دیوار کیطرف دیکھا اور آواز دی کہ ای زورق
دریا نشین جلد حاضر ہو یہ صدا دینی تھی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کے پشت سر کی دیوار شق ہوئی اور

ایک برق چمکی سب اہل دربار نے دیکھا کہ بلوری نہر اُس شگاف سے پیدا ہوئی اُس نہر مین کسقدر آب
شفاف تھا اُس پانی سے وہ نہر بھری ہوئی تھی وہ نہر روبرو سمندر کے آکر قائم ہوئی سبنے دیکھا اُس نہر مین
ایک کشتی خرد کہ جسکا چہرہ بالکل انسانی تھا پڑی ہوئی تھی اور اُسپر ایک نگیرہ استادہ تھا اُس نگیرہ کے نیچے
ایک کرسی بچھی ہوئی تھی اُسپر کوئی نظر نہ آتا تھا اور اُس کشتی مین ہزارون تصویرین آویزان تھین اور
ہر ایک تصویر ایسی ہولناک تھی کہ جسکو دیکھکر جان قالب تن مین پریشان ہوتی تھی بس جب وہ نہر
اور وہ زورق روبرو سمندر کے آکر قائم ہوئی اور وہ زورق اُس نہر مین گردش کرنے لگی کہ سمندر نے
آواز دی کہ ای زورق جلد حاضر ہو مین کہانتک انتظار کرون یہ کہنا تھا کہ وہ کشتی ایک مرتبہ چرخ مار کر
اُس نہر بلوری مین غرق ہو گئی اور اُس نہر مین ایک تلاطم پیدا ہوا اور اُس پانی سے شعلے نکلنے لگے کہ ایک
مرتبہ اُس نہر مین تڑاقا ہوا سبنے دیکھا کہ وہ کشتی ابھر کر بالاے آب آئی اور اُسمین تڑاقا ہوا اور کشتی کا ہر جزو جدا
ہوا اُس سے ایک ساحر پیدا ہوا اور جست کرکے اُسپر سے باہر آیا سمندر جادو کو سلام کیا سمندر نے
حکم دیا کہ زورق کے لیے کرسی لاو یہ حکم دیا فوراً کرسی حاضر کی گئی سمندر نے اشارا کیا زورق سلام کر
بیٹھ گیا وہ نہر بلوری اُسکے سر پر قائم ہو گئی جب زورق کرسی پر بیٹھ چکا تو سمندر نے خیال کیا ہوگا کہ فقط زورق نے
کیا ہوگا اور بند و بست کرنا ضرور ہے عشاق بھی دربار مین حاضر ہے اور سب اہل دربار بھی موجود ہین راوی بیان کرتا
ہے کہ جب سمندر شاہ دربار مین تخت پر آکر بیٹھتا ہے تو ملازم اُسکے روبرو ایک کرسی لاکر بچھا دیتے ہین اور ایک
مختصر سی میز رکھدیتے ہین اور اُسکے چارون کونون پر چار گلدستے رکھے ہوئے تھے اور وسط مین اُن گلدستون
کے ایک آئینہ لگا ہوا تھا اُسپر غلاف زربفتی پڑا ہوا تھا اور ایک صندوقچہ اُسی میز پر رکھا ہوا تھا اور ایک
سنگ مرمر کا ٹکڑا برابر اُس صندوقچے کے رکھا تھا یہ ہمیشہ کا طریقہ ہے کہ جب سمندر دربار مین آتا ہے یا محل مین جاتا
ہے یہ میز اُسکے ہمراہ ضرور رہتی ہے بس یہ خیال کرکے سمندر نے طرف اُس صندوقچے کے دیکھا اور کچھ اسم تسخیر
پڑھکر اُس صندوقچے پر دم کیا کہ فوراً ڈھکنا اُس صندوقچے کا کھل گیا اُسمین دس گیارہ خانے تھے ہر خانے
مین فولادی تپلیان تھین ہر تپلی کی پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا تھا جبکہ صندوقچہ کھلا سمندر نے اشارہ
کیا ایک تپلی تڑپکر باہر صندوقچے سے آئی باہر آکر وہ درازی پیدا کرنے لگی یہانتک کہ اُس تپلی نے
اسقدر قد پیدا کیا کہ جیسے سات آٹھ برس کے لڑکے کا قد ہوتا ہے اور وہ تپلی ہاتھ باندھکر روبرو سمندر کے آئی اور
عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے سمندر نے کہا کہ ای کنیز ساحری جاکر دربار آسمان نشین کو آگاہ کر کہ تمکو سمندر شاہ
نے یاد فرمایا ہے یہ سننا تھا کہ وہ تپلی مثل شرارے کے تڑپکر وہان سے چلی اور سبکی نظرون سے غائب ہو گئی
یون جیسے عینک سے نگاہ سنگ سے شرارہ یا کمان سے تیر وہ نکلے تو اُدھر روانہ ہوئی ادھر سمندر
نے آئینہ کی طرف دیکھا کہ وہ جو غلاف آئینہ پر تھا خود بخود غائب ہو گیا آئینہ کھل گیا سبنے دیکھا کہ ایک
صورت اُس آئینہ مین نظر آئی اُسنے سمندر کو سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیکر کہا کہ ای آئینہ اندام
آئینہ نشین اپنی بہن حیران آئینہ نشین کو میرے پاس بھیجدے مجکو اُس سے ایک کام ہے اُس آئینہ سے صدا آئی کہ
کہ وہ حاضر ہوتی ہے اگر حکم ہو تو یہ کنیز بھی حاضر ہو سمندر نے کہا کہ تمھاری کوئی ضرورت نہین ہے جب
ضرورت ہوگی تو تمکو بھی طلب کرونگا اُسنے عرض کیا کہ مین ہر وقت حاضر خدمت ہونے کو موجود ہون یہ
جو اُسنے کہا سمندر نے جواب دیا اچھا یہ جو سمندر نے کہا اور پھر پڑھکر اُس آئینہ کی طرف اشارہ کیا فوراً وہ غلاف
اُس آئینہ پر آگیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آئینہ پر سے غلاف اُٹھ جاتا ہے تو ایک روشنی علاوہ روشنی
دن کے ہوجاتی ہے جب غلاف اُسپر پڑگیا وہ روشنی برطرف ہو گئی اِسکے بعد سمندر نے طرف اُس سنگ کے

دیکھا اور کہا کہ سنگسار سنگ نشین بہت جلد اپنے برادر کو روانہ کردے کہ اُس سے ایک ضرورت ہی
اُس پارچہ سنگ سے صدا آئی کہ بہت خوب بندہ اُسے حاضر کرتا ہی یہ صدا آکے موقوف ہوگئی جب یہ
کہہ چکا اور اب سمندر خاموش ہوکر بیٹھ رہا اور طرف زورق کے دیکھکر کہا کہ تمھارا مزاج تو اچھا ہی اُسنے
عرض کیا کہ آپکے غلامون کو دعا کرتا ہون ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ وہ زورق اور دریا بار و آئینہ اندام نہین
ہی جسکو قبل مین سمندر نے نامے روانہ کیے ہین بلکہ یہ دوسرا زورق ہی جب زورق نے یہ عرض کیا کہ حضور
نے کیون اس خاکسار کو طلب فرمایا ہی سمندر نے جواب دیا کہ ذرا صبر کرین بیان کرتا ہون دریا بار
ویران وسراقہ سنگ بار آجاے تو مین تم سب سے ایک مرتبہ بیان کرون کیونکہ بادولت کا یہ
دماغ نہین ہی کہ ہر ایک سے بار بار بیان کرین اور سب سے ایک ہی کام لینا ہی یہ کہکر خاموش
ہو رہا اُسوقت عشاق نے سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ چند نامے اور تحریر کرو جنکے نام مین بتاؤن
کیونکہ ان لوگون کو بھی آگاہ کرنا بہت ضروری ہی آج یہ بندوبست کرو اب غفلت نہ کرو سمندر نے کہا کہ آپ
بیان فرمائین دبیر موجود ہی یہ سنکے عشاق نے دبیر کی طرف دیکھکر کہا کہ ای دبیر جن جنکے نام مین بیان کرون
اُنکے نام نامے تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ بیان فرمائیے عشاق نے کہا کہ ایک نامہ بنام مقطم جادو
ایک نامہ بنام صنادیق جادو اور بنام ملکہ بیرم جادو و محفل جادو و ورزم جادو و ملکہ عشان جادو
و ملکہ لالہ روی جادو و ملکہ ماہرو ملکہ سورخ جنیدر جادو و ماہ تن جادو و بنام رفیع سحر ساز
و بنام وسیع سحر ساز جادو کے اس مضمون کے تحریر کرو کہ ای ساحران نامی و گرامی تمکو معلوم ہو کہ یہ
وہ وقت ہی کہ خداوند تصویر و سامری و جمشید دشمن پر نڈرا لے گو کہ یہ بلا جو کہ اسوقت سمندر شاہ
حاکم سمندریہ جبکے تم سبکے سب تابع ہو اور باج دیتے ہو پڑی ہی وہ بلا یہ ہی کہ خداوند کسی زمانے مین
جبکہ سمندر شاہ نہ طاق مین تشریف رکھتے تھے کچھ ناراض ہوگئے تھے اور حکم فرمایا تھا کہ نہ طاق
سے نکلجاؤ اُسی زمانے مین سمندر شاہ نے یہان اکر یہ شہر سمندریہ آباد کیا تھا اور تم سب پر
حاکم ہوئے تھے چنانچہ اُسی زمانے مین تم لوگون نے سرکشی پر کمر باندھی تھی مگر سمندر شاہ نے بندوبست
کیا تھا کہ تم سب لوگ سرنگون ہوگئے تھے اور فرمانبرداری پر شکر کسی اُسکا انجام یہ ہوا کہ اُسدن تلک
سے اطاعت کر رہے ہو اُسی سمندر شاہ پر آج یہ وقت پڑا ہی کہ تمام اُسکے دوست دشمن ہوگئے
ہین یہ خیال کرو کہ تم کو خبر ہوئی ہوگی کہ سحر آن و ماہیان جو کہ حاکم و مالک دریا سے سبز رنگ تھین و
بالکل سمندر شاہ نے اُنکو مالک و مختار دریا کا کیا تھا جبکہ خداوند تصویر سمندر شاہ پر ناخوش ہوئے اُنھون
نے یہ عذاب نازل کیا کہ خدا پرستون کو اس طرف روانہ کیا کہ وہ لشکر لیکر ادھر کو آئے اور کنارے دریا کے
فروکش ہوئے تھے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عیارون نے سحر آن و ماہیان و آفتاب سپہ سالار سمندر شاہ
کو عیاری کرکے قتل کیا اُنکے مرنے سے دریا سٹ گیا اور راستہ سمندریہ کا کھل گیا دشت بہار قرا
کا جو کہ مالک تھا اپنے بہارستان جادو وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے جو کہ افسر لشکر اسلام ہی
مارا گیا رونق دشت مٹ گئی اُسکے بعد لشکر اسلام کو لیکر طرف سمندریہ کے کوچ لیکر راہ مین جو شہر
اور ملک ملے وہ بھی سب شریک خدا پرستان ہوگئے صرف دو ملکون پر جنگ ہوئی ایک یقینہ
دوسرے محرابیہ پر جب یہ دونون بادشاہ شریک اہل اسلام ہوگئے چونکہ یہ بہت بڑے بادشاہ
تھے اور لشکر کثیر و پہلوانان نامی رکھتے تھے اور سیکڑون ملک اُنکے قبضے مین تھے وہ شریک
ہوگئے پھر کیا تھا جو کہ اُنسے کم قوت رکھتے تھے تو کیا اُنکی اصل تھی وہ بھی شریک ہوگئے دشت بہار ازدا

سے لیکر شہر چرتیہ تک دین اسلام جاری ہوگیا ہی سب سے پہلے صنوبر شاہ نے دین اسلام
قبول کیا تھا اب وہ لشکر لیکر مع صاحبقران سمندریہ پر آتے ہین لہذا تم سبکو لازم و واجب ہی
کہ بادشاہ کی کمک کرو اُسکا حق تمھارے اوپر ہی دوسرے یہ امر ہی کہ یہ لڑائی مذہب کی ہی کیونکہ
اُن سب کا یہ قول ہی کہ سوائے خدائے آسمانی کے کوئی اور خدا نہین ہی اور یہ سب خدا باطل
تھے جو کہ مارے گئے اور جو باقی ہین وہ بھی باطل ہین اور اُنھون نے عیارون کی کمک سے ان
سب خدائیون کو پریشان کر سکے یہ کیا کہ جب وہ لوگ یعنے خداوند عاجز ہوئے تو چولے بدل بدل کر
آسمان کی طرف تشریف لیگئے اور جا کر بہشت مین مقیم ہوئے اُنھون نے وہ جسم جو کہ یہان چھوڑ
گئے تھے اپنے خیال کے بموجب قتل کیے اور مشہور کیا کہ ہمنے خدائیان برباد کردین چنانچہ ابھی
فکر مین ادھر بھی آئے ہین اول تو وہ لوگ ایسے ہین کہ جس خدا نے اُنکو پیدا کیا اُسی بُرا کہتے
ہین ایسے خودسر بندے ہین کہ اپنے پیدا کرنے والے کو ساتھ بدی کے یاد کرتے ہین اس
قصد سے ادھر آئے ہین کہ سمندریہ کو فتح کرکے نہ طاق پر جائین اور خداوند تصویر کو پریشان
کرکے طرف آسمان کے روانہ کرین اور ہم سبکو بے خدا کا کردین بس ایسے وقت یقین
ضرور سمندر شاہ کی مدد کرنا ہی کیونکہ وہ بابت خدائی کے مقابلہ کرتے ہین بس کمک
کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو خدائی برباد ہوجائے گی اور سمندریہ تباہ اور برباد ہو جائیگا پھر کوئی
خداوند تصویر کا نام بھی نہ لیگا اور کوئی اہل تصویر پرست سے دنیا مین باقی نہ رہیگا آیندہ تمکو
اختیار ہی بس بغور دیکھنے اِن نامون کے آکر مدد کرو اگر عرصہ کروگے تو خرابی زیادہ ہوگی
والسلام یہ نامے تحریر کراکے اور ملفوف کرکے طائران سحر سحر سے بنائے اور اُنکے گلون مین
نامے باندھکر روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ تم نامے فلان فلان مقام پر فلان فلان کو پہونچادو
یہ حکم دیکر روانہ کیا وہ طائر نامے لیکر پرواز پیدا کرکے روانہ ہوئے بعد جانے ان
طائرون کے سمندر شاہ نے کہا کہ مین کسقدر بدحواس ہورہا ہون کہ اپنے دوستون کو
فراموش کردیا ہی عشاق نے کہا کہ وہ کون لوگ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ ای اُستاد
سحاب جادو و شجر جادو و ثمر جادو و نونہال جادو و سنبل جادو و کاکل جادو و
گلنار جادو ہین اُنکو بھی خبر کرنا ضرور ہی یہ سُنکے عشاق نے کہا کہ ان سب کو بھی خبر کرو
سمندر شاہ نے کہا کہ جی ہان مین اُنکو بھی خبر کرتا ہون اور دوسرے انار جادو کو بھی آگاہ
کرونگا یہ جو سمندر شاہ نے کہا بس اُسیوقت چند نامے اور روانہ کیے طائران سحر کے ذریعہ
سے وہ طائر نامے لیکر چلے جب یہ بھی نامے روانہ ہوچکے راقم ان سب نامون کا حال
آیندہ تحریر کریگا اور جب یہ سب ساحر و غیر ساحر برائے کمک سمندر شاہ آجائینگے تو اُنکے
سحر کی حالت بیان ہوگی اب راوی حالت دربار سمندر شاہ کی تحریر کرتا ہی کہ ابھی نامے
سمندر شاہ روانہ نکرچکا تھا اور اس انتظار مین تھا کہ جن ساحرون کو مین نے طلب کیا
ہی وہ آلین تو مین اُنکو روانہ کرون کہ جس ضرورت کے لیے مین نے بلایا ہی یہی فکر اُس طرف کو کررہا
تھا کہ یکایک آسمان پر ایک برق چمکی اور سنگ باری ہوئی اور ایک آندھی سیاہ اُٹھی تھوڑی
عرصہ کے بعد اُس آندھی سے اِکبارگی سنگ مربع پیدا ہوا اور وہ پارچہ سنگ آکر صحن بارگاہ
سمندر شاہ مین گرا وہ آندھی اور تاریکی برطرف ہوگئی وہ سنگ برابر تخت سمندر شاہ جادو

سے آیا ایک تڑاقہ پیدا ہوا اور اُس سنگ کے دو ٹکڑے ہوگئے اُسکے اندر سے ایک ساحر
پیدا ہوا جسکی یہ صورت تھی کہ آنکھ و ناک کانون سے دھوئین نکل رہے تھے بڑے بڑے
عقرب اُسکی پیشانی پر چمٹے ہوئے تھے کالی کوڑیالی گلے مین پڑی ہوئے تھے ایک گیروی تہمت
باندھے ہوئے تھا اور ایک کرتہ شنجرفی رنگ کا پہنے ہوئے تھا اور اُسکی آنکھون سے اور نتھنون سے
شعلے نکل رہے تھے بندہ سامری تھا جو سامری کی پکار رہا تھا نکلتے ہی اُس پارچہ سنگ سے
اُسنے پلٹ کر سحر کیا کہ وہ سنگ برابر ہوگیا اور سنسناہٹ کر کے بلند ہوگیا وہ جھوم کر روبرو سمندر
کے آیا اور سلام کیا اب اُسکی صورت دیکھکر سب اہل دربار دنگ ہوگئے کہ یہ کون ساحر ہے کسکو
ہمنے آجتک نہین دیکھا تھا یہ کہان سے آیا اور اِسکا کیا نام ہے مگر آج معلوم ہوا کہ سمندر شاہ
بہت صاحب اختیار اور بہت بڑا ساحر زبردست ہے جب ہی تو شہر سمندریہ کی حکومت ملی ہے اور
اسقدر ملک اُسکے زیر حکم ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون اتنا بڑا بادشاہ ہوتا ہر ایک تو یہ خیال کر رہا
تھا اپنے دل مین اُدھر سمندر شاہ نے اُس ساحر کو سلام کا جواب دیکر کہا کہ اے مرمر جادو
کیسے رہے اُسنے جواب دیا کہ آپکی جان ومال کو دعا کرتا ہون اور آپکا شکریہ ادا کر کے بسر کرتا ہون
اور اپنے پہاڑ پر رہتا ہون اسوقت بھائی صاحب تشریف لائے تھے اُنھون نے فرمایا کہ تمکو
بادشاہ نے اسوقت طلب کیا ہے اُنکو بہت بڑی ضرورت ہے تم ابھی جاؤ مین اُسیوقت وہان سے
روانہ ہوکر حاضر خدمت ہوا کیا ارشاد ہوتا ہے سمندر شاہ نے کہا کہ مرمر کے لیے کرسی لاؤ خادم
نے کرسی حاضر کی اور زورق کے برابر بچھا دی مرمر جادو سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا یہ ابھی بیٹھا
تھا کہ یکایک ایک روشنی ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ دوسرا آفتاب نکل آیا ہے وہ روشنی قریب
آئی اب سبنے دیکھا کہ ایک بلوری گنبد ہے اُسکے روبرو ایک آئینہ لگا ہے یہ روشنی اُسی آئینہ
کی ہے وہ گنبد آکر صحن مین اُس ایوان کے قائم ہوا اور ایک تڑاقہ ہوا اور دروازہ اُس گنبد کا
کھلا سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ کریہ منظر بڑے بڑے دانت مونہہ کے باہر نکلے کوئی ہزار
برس کا سن آنکھین پر طاس خون تمام جسم مین سانپ وغیرہ لپٹے ہوئے بڑے بڑے بال جھوٹی سنگی
بائین شانے پر پڑی ہوئی کالی کالی صورت وہ لکاتہ کالی کی مورت بنی ہوئی لمبے لمبے ہونٹ
اُسپر پان کھائے ہوئے ناریل کا تیل بالون مین ڈالے ہوئے نیلی چادر سر پر ایک کرتی
نیلی گلے مین دونون چھاتیان اُسکی باہر نکلی ہوئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو تھلیاں ہین نیلا لہنگا
پانون مین گھٹنے سے اونچا پہاڑ کی لیان بجائے زیور کے کانون مین پہنے ہوئے اور ایک
نتھ پیتل کے تار کی اُسمین کالے موتی پڑے ہوئے ہنستی ہوئی اُس گنبد سے باہر نکلی اور
نکلکر باہر کھڑی ہوئی اور کچھ پڑھکر اُس گنبد پر دم کیا کہ اُس گنبد کا دروازہ بند ہوگیا اور وہ
گنبد بلند ہوا وہ اُس گنبد کو روانہ کر کے طرف ایوان کے چلی جسنے اُسکی صورت دیکھی لاحول
پڑھی وہ ایسی بد شکل تھی کہ اُسکو دیکھکر اہل دربار نے آنکھین بند کر لین اور ہر ایک ڈر گیا اور
ایسا خوف زدہ ہوا کہ کانپنے لگا مگر سمندر شاہ نے ذرا بھی خوف نہ کیا خاموش بیٹھے رہے کہ
اُسنے آکر سلام کیا سمندر شاہ نے کہا کہ اے ملکہ حیران اچھی رہین اُسنے عرض کیا کہ آپکی جان ومال کو
دعا کرتی ہون سمندر شاہ نے کہا کہ تمھاری بہن ملکہ آئینہ اندام آئینہ نشین تو اچھی ہین اُسنے جواب دیا
کہ وہ بھی دعا گو ہین انھون نے آپکا حکم مجکو پہونچایا کہ تمکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہے اسیوقت یہ عاجزہ خدمت مین

روانہ ہوئی اور اب حاضر خدمت ہوئی ہون سمندر شاہ نے اُسکے واسطے بھی کرسی منگائی وہ کرسی پر
سلام کرکے بیٹھ گئی یہ بیٹھی تھی کہ وہ تپلی آکر روبرو تخت سمندر شاہ کے گری سمندر شاہ نے کہا کہ خبر کرکے
آواز آئی کہ وہ آتی ہین بس سمندر شاہ نے اشارہ کیا کہ وہ تپلی کم ہونے لگی اپنی حالت پر آگئی
اُسی طور سے جست کرکے اُسی صندوقچے مین اپنے خانہ کے اندر جا کر بیٹھ رہی اِدھر وہ تپلی اندر
گئی اُدھر فوراً ابر آ بند ہوگیا اب سمندر شاہ نے یہ خیال کیا کہ دریا بار آئے تو مین ان سبکو واپس
روانہ کرکے دربار برخاست کرونگا یہی خیال کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ابر آیا اُس سے پانی برسنے
لگا تھوڑے عرصہ مین ایک چھوٹا سا دریا صحن مین بن گیا ایک مرتبہ اُس دریا مین تلاطم ہوا اور
ایک مگر نے موہنہ نکالا اُس مگر کے موہنہ سے ایک شعلہ نکلا وہ شعلہ بیرون دریا آکر زمین پر گرا اور
ایک برق چمکی اُس شعلہ سے ایک تپلی پیدا ہوئی اُس تپلی نے اُس دریا کے کنارے پر آکر کچھ پڑھکر
دریا پر دم کیا کہ پھر تلاطم ہوا اور ایک تخت پیدا ہوا اُسپر دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا ہے بہت بدصورت
اور بدشکل تمام کان اور ناک سے پانی نکلتا ہوا اور اُسی دریا مین لیٹا ہے وہ تخت بڑھا کر کنارے اس
دریا کے آیا اور تخت پر سے اُتر کر طرف دربار کے چلا وہ تپلی اُسکے عقب مین تھی اُسنے بھی آکر سمندر شاہ
کو سلام کیا سمندر شاہ نے جواب دیکر کہا کہ آؤ ای دریا بار جادو تمنے بڑی دیر لگائی دیکھو یہ سب تمہارے سبب سے مجبور بیٹھے
ہوئے ہین اُسنے جواب دیا کہ حاضر ہوا ایکبارگی وہ روبرو تخت کے آیا وہ جو پانی روان تھا اُسکی حالت یہ تھی کہ دو چشمہ اِدھر اُدھر کو اُسکے
جاری تھے وہ جا کر اُس دریا مین ملجاتے تھے اُسکو بھی کرسی ملی یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے سمندر شاہ
کہا کہ ای دریا بار دمہرو زورق و حیران آگاہ ہو کہ مین نے تمکو ایک کام کے لیے طلب کیا ہے اور وہ کام یہ ہے کہ ہندوستان سے
اِسطرف لشکر لیکی کی ہے یہ کل حال جو گذرا تھا یعنے لشکر کا صاحبقران کے کنارے دریا کے آکر اُترنا اور صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا
اُسکی میان خبر ہونا اور اپنا شجر جادو و سحاب جادو کو روانہ کرکے سب کو اسیر کر لینا اور آفتاب کو برائے
کمک ساحران روانہ کرنا آفتاب و سحران و ناہیان کا عیارون کے ہاتھ سے قتل ہونا اور دریا کا سمجھانا
اور صاحبقران کا سب ملکون سے مقابلہ کرتے ہوئے آنا اور سبکا صاحبقران کے ہمراہ اُدھر کو آنا اور دین
اسلام قبول کرنا اور اپنا نامہ تحریر کرنا بیان کیا اور کہا مین نے تمکو اسلیے طلب کیا ہے کہ شہر خیرہ سے لشکر
اسلام کوچ کرکے ادھر کو آتا ہے خبیل و عادل پیش خیمہ لیکر آتے ہین اُنکے ہمراہ دو ساحر ہین ایک تو
ہمارا سپہ سالار سہراب جادو وہ اُنکا شریک ہوگیا ہے اور ایک عورت ہے غزالان وہ بھی شریک ہے سوائے
اُنکے لشکر اسلام مین کوئی ساحر و ساحرہ نہین ہے گو یہ سحر سے ثابت ہوتا ہے کہ جبکہ لشکر اسلام اسطرف
آیا اور دشت بہار افزا مین فروکش ہوا تھا تو لشکر ساحران بھی ہمراہ تھا اُسی زمانے مین ایک عرضی
صاحبقران کے پاس سے آئی تھی طلسم فروز نے کہ اِدھر کو ایک لشکر ساحرون کا آتا ہے میری کمک ضرور بھیجے
اور سبکو میری کمک کے لیے روانہ فرمائیے چنانچہ صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کے ہمراہ تمام
لشکر ساحران کرکے روانہ فرمایا یہ سبب ہے جو لشکر ساحران ہمراہ نہین ہے سب اُدھر کو گئے ہوئے ہین لشکر ساحرونکا
نہین ہے غیر ساحرون سے مقابلہ کرنا کوئی امر مشکل نہین ہے ایک جنبش لب مین اُنکا کام تمام ہوتا ہے اور یہ جو
دو ساحر ہین ایک سہراب دوسری غزالان انمین سے ایک بھی تمہارا مقابلہ نہین کر سکتے ہین تم انکو اسیر کر لو
ہان ایک امر کا خیال رہے کہ لشکر کا جو افسر ہے اُسکے پاس وہ اشیا موجود ہین جو کہ باطل سحر ہین اور اسم اعظم اُسکے
قابو مین ہے اس اسم کے سبب سے وہ سحر کو رد کر دیتا ہے اور اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہے بلکہ جب وہ جاتا ہے جہان
جہان سحر ہوتا ہے رد ہوجاتا ہے اس سبب سے کوئی اُسکے مقابلہ مین نہین آسکتا ہے اسی سبب سے ساحرون کا

سحر اثر نہین کرتا ہی اور سحر باطل ہو جاتا ہی ہین بس اسکا خیال رہے کہ جہان تک ممکن ہو اُسکا مقابلہ نہ کرنا
اول تو وہ اس لشکر کے ہمراہ نہین ہی کیونکہ یہ بیش خیمہ ہی لیکر آتا ہی اور اسی طور سے لشکر آئیگا اُسکے
بعد لشکر صاحبقران کا آئیگا تم اس عرصہ مین جو لشکر آنے والا ہی اور بیش خیمہ لیکر آتا ہی اُسکو روکو اور اُسکا
خاتمہ کرو ادھر نہ آنے دو جب تک تم اُنسے مقابلہ کروگے اور اُسمین زمانہ گذریگا یہان سب سردار
ہین جنکو مین نے نامے تحریر کیے ہین اور مین نے کمک کو طلب کیا ہی آجائینگے مین بھی لشکر لیکر آونگا اس
عرصہ مین وہ بھی جائیگا تب جب مقابلہ ہوگا مین اسم اعظم کی بھی تدبیر کرونگا تم سے صرف اسقدر کام کی
ضرورت ہی کہ تم پیش خیمے کو روک لو جہان پر ہو گو یہ امر لائق اعتراض ہی کہ جب پیش خیمہ رک جائیگا اُسکے
بعد جو لشکر ہی جب وہ اُس مقام پر پہونچیگا اور وہ بھی اُسی مقام پر قیام کریگا اسی طور سے جسقدر لشکر ادھر کو
روانہ ہوا ہی جمع ہو جائیگا یہانتک کہ صاحبقران بھی مع اپنے لشکر کے پہونچ جائیگا اُسکا یہ جواب ہی کہ جہانتک
روکو تو اپنے کو اول ظاہر نہ کرنا دوسرے جب وہ لوگ قیام کرین تو یہ تدبیر کرنا کہ سحر سے اُنکو غائب کردینا
یہ نہ معلوم ہو کہ یہان لشکر ٹھہرا ہوا ہی جب دوسرا افسر لشکر لیکر آئے اُسکے ہمراہ بھی یہی سلوک کرنا بس جو
آئے اُسکو گرفتار سحر کرنا اس عرصہ مین مین بھی لشکر لیکر آجاونگا اسوقت سبکو ظاہر کرنا جو اس امر سے تمام
ہوگئے ہونگے تو ضرور ہین مقابلہ کرکے سبکو تنگ کرونگا میری مرضی یہ ہی کہ جب تک میرا بندوبست ہو
اسوقت تک وہ ادھر کو نہ آئین اور جہان تک ممکن ہو قریب شہر کے مقابلہ نہ ہو اس سبب سے مین نے
تمکو طلب کیا ہی کہ تمکو ادھر کو روانہ کرکے اپنا بندوبست کرون تاکہ تم جاکر اُنکی راہ روکو اور یہ کام سوائے
تمھارے دوسرے نہین کرسکتے ہین بس میری اتنی کمک تم سبکو کرنا پر ضرور ہی اور یہی حق دوستی
ہی اور مین اسی امر کا تمسے امیدوار ہون اور کوئی میری خواہش نہین ہی اور یہ آخری میری کمک
ہی یہ جو تقریر سمندر شاہ نے کی سب اہل دربار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوکے صرف اس فقرے
کہ یہ آخری کمک ہی اُن چارون نے کہا کہ ہماری تو یہ خواہش ہی کہ ہم آپکے حق نمک سے ادا ہون
اور آپ کے قدمون پر سر نثار کرین جہان آپکا قطرۂ عرق گرے اُس مقام پر ہم اپنا خون گرائین
ہم کو اپنی جانین عزیز نہین ہین یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم سے جہان تک ممکن ہوگا اُنکو روکین گے
وہ تو کیا ہین اگر سامری و جمشید بھی آئین تو غلامان حضور اُنسے بھی نہ ڈرین اُنکا بھی مقابلہ کرین گو
سر پر مالک نہ ہون مگر جان نثاری سے ہم نہ باز آئینگے اور یہ لوگ تو غیر ساحر ہین اُنسے کیا خوف ہی اگر
سہراب و غزالان بھی ہون تو کیا پروا ہی وہ آپکے خادمون سے کیا مقابلہ کرسکتے ہین ایک
اشارہ ابرو مین تو اُنکا خاتمہ ہو جائیگا اور جن ساحرون کا حضور نے نام لیا ہی کہ وہ لشکر مین نہین ہین
اگر وہ لشکر بھی ہوتا تو کیا امر تھا وہ لوگ اس طرف کے ساحرون سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین ہمکو گنج
سحر غضب سے ہین وہ سحر ہین کہ جنکا سامری و جمشید جواب نہین دیسکتے اگر وہ لوگ بھی ہوتے گو خداوند
کہلاتے تھے مگر ہملوگون کی شاگردی کرتے اور ہماری اطاعت کا دم بھرتے بس آپ اطمینان فرمائین
ہم کو جس مقام پر وہ لشکر ملیگا ہم اُسی مقام پر روکین گے آگے نہ آنے دینگے اور ایسا سحر کرینگے کہ تمام عمر
ادھر کی راہ نہ پائینگے اُسی صحرا مین پریشان پھرینگے اور یہ تدارک کرینگے کہ ہر ایک لشکر کو جدا جدا صحرا
مین سرگردان کرینگے ایک کو راہ نہ ملیگی جب وہ یعنی صاحبقران خود لشکر لیکر اُس مقام پر آئیگا آپنے
آگاہ کردیا ہی کہ وہ صاحب اسم اعظم ہی ہم اُسکی بھی تدبیر کرینگے ایک کو راہ نہ ملیگی سمندر شاہ نے کہا
کہ اگر تم لشکر کو پریشان کرکے چھوڑ دوگے اور لشکر اسلام یہانتک آئیگا اور اُسی صحرا مین سرگردان کے

مع اپنے افسران اعلیٰ کے تمام ہو جائیگا تو ہم تمہاری عزت و آبرو کرینگے کہ آج تک خداوند تصویر
نے کسی بندے کی نہ کی ہوگی اور وہ مرتبہ تمہارا کرونگا کہ تمام دنیا کو تمہارے مرتبے پر رشک اور
حسد ہوگا بس اب تم ہوگ جاؤ دیر نکرو وہ لشکر روانہ ہو چکا ہے یہ جو سمندر شاہ نے کہا وہ چاروں اپنی
اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سب غلام برائے کار سرکار جاتے ہیں اور
سلام کیا سمندر شاہ نے کہا جاؤ تم کو سپرد خداوند تصویر کیا یہ سنتا تھا کہ زورق نے طرف اپنی
نہر کے اشارہ کیا وہ نہر بھر زمین پر آئی اسنے سحر کیا اور زمین پر گرا اب سبنے دیکھا کہ اسی طور کی
ایک کشتی خود بخود پیدا ہو گئی اور زورق غائب ہو گیا جب وہ کشتی ظاہر ہوئی خود بخود ایک مرتبہ
اچھلکر اس نہر میں جا پڑی پھر اسی طور سے تلاطم ہوا شعلے نکلے اسکے بعد وہ کشتی اسی طور سے بالائے
آب شناوری کرنے لگی اور وہ نہر ایک طرف کو روانہ ہوئی اسی طور سے مرمر جادو نے اپنے سنگ کی
طرف اشارہ کیا وہ زمین پر آیا اور دو مرتبہ اسنے کچھ پڑھکر دم کیا کہ تڑاقہ ہوا اس پتھر کے دو ٹکڑے ہوئے
یہ اسکے درمیان میں چلا گیا پھر وہ پتھر برابر ہو گیا برق چمکی وہ پتھر ایک مرتبہ ایک طرف کو جس طور سے
آیا تھا روانہ ہوا اسی طور سے سنگ باری ہوتی ہوئی حیران جادو اپنے گنبد بلوری میں بیٹھکر روانہ
ہوئی دریا بار جادو اپنے دریا کو لیکر روانہ ہوا اسکی پتلی اسکے ہمراہ گئی اور ہر ایک نے کہا کہ جو کوئی
جاے اور جو کام کرے ایک ہی مقام پر رہے اور جو کام کرنا باہم صلاح کرکے کرنا اور باہم ملکر مخالفت نہ کرنا
ورنہ بڑی خرابی ہوگی اور جو کام اتفاق سے ہوگا اسکا انجام اچھا ہوگا لیس یہ تو صلاح سمندر شاہ
کے روبرو ہو چکی تھی اور سمندر شاہ نے بھی کہا تھا کہ تم چاروں ملکر کام کرنا ساتھ اتفاق کے اسی
سبب سے میں نے تم چاروں شخصوں کو ایک کام پر روانہ کیا ہے کہ وہ کام خوب سرانجام پاتا ہے جو کہ
باہم صلاح ہو کر ہوتا ہے اور اسمیں نفاق نہیں ہوتا ہے بس جدھر کو زورق روانہ ہوا تھا اسیطرف
یہ تینوں ساحر بھی روانہ ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا بعد جانے اسکے سمندر شاہ نے دربار برخاست
کیا سمندر شاہ داخل محل ہوا عشاق اپنے مقام پر آیا اور تدبیر کرنے لگا ان سبکو اس فکر و تردد میں
رکھا جاتا ہے اور حال نقابدار سبز پوش کا تحریر ہوتا ہے

اب شمہ حال نقابدار سبز پوش میں خامہ فرسائی کیجاتی ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ جبکہ نقابدار سبز پوش شہنشاہ سے رخصت ہو کر اور یہ عذر کرکے کہ مجکو
ایک ضرورت ہے اور کئی کام میرے لیے ہیں کہ جنکے سبب سے میں یہاں قیام نہیں کر سکتا ہوں میری
طرف سے صاحبقران کی خدمت میں عذر فرمائیگا ابکی مرتبہ جو آؤنگا تو حاضر خدمت ہونگا چنانچہ شہنشاہ
مع خواجہ اسد ثانی و لشکر اسد ثانی مع بارگاہ کے طرف صاحبقران کی روانہ ہوئے تھے اور جو حال
کہ صاحبقران پر گذرا تھا اور مقابلہ وغیرہ ہوا تھا وہ سب تحریر ہو چکا ہے اب نقابدار کا حال
تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو اس صحرا سے اپنا لشکر لیکر چلے یہ ایک ملک ہے کہ اسکا نام آشوبیہ ہے وہاں کی
حاکم وہاں کی آشوبہ جادو ایک ساحرہ ہے اسکی ایک لڑکی ہے بہت حسین و خوبصورت وہ ساحرہ
نہیں ہے وہ نقابدار پر عاشق ہوئی تھی ایک مرتبہ وہ نقابدار کو دایہ کے ذریعہ سے اپنے مقام پر
لے گئی تھی نقابدار بھی اسکی صورت پر فریفتہ ہو گیا تھا چونکہ یہ مرد خدا پرست ہیں اور یہ کافر تھی بغیر
ماں باپ کی اجازت کے کب رضامند ہوتی ہے خدا پرست نے اسسے کہا تھا کہ تو دین اسلام قبول کر
اسنے جواب دیا تھا کہ جب تم میری ماں کو قتل خواہ اسیر کروگے تو میں دین اسلام قبول کرونگی گو تمہارے

عشق مین میری غیر حالت ہوگئی ہی بغیر اس امر کے یہ امر ممکن نہین ہی نقابدار نے اقرار کیا تھا اُسنے
انکو اپنے باغ سے باہر کر دیا تھا اُسکی دایہ کو انپر رحم آیا تھا اور ایک تعویذ دیا تھا اور کہا تھا
کہ آپ اسکو اپنے پاس رکھیے آپ پر سحر تاثیر نکریگا اُسکا اثر تھوڑے زمانے تک رہیگا اس عرصہ مین
آپ آشوب جادو کو مقابلہ کرکے اُسیر فرمائینگے یا قتل کرینگے اُسکے بعد تدبیر کیجائیگی نقابدار
وہ تعویذ لیکر شہر آشوبیہ کو روانہ ہوتے تھے اور ملک آشوبیہ کو جاتے تھے کہ راہ مین یہ واقعہ پیش آیا
اب اُس سے فراغت کرکے طرف اُسی ملک کے پھر روانہ ہوئے یہانتک کہ قریب شہر آشوبیہ کے
پہونچے اور ایک صحرا مین اُترے اُنھون نے دیکھا کہ ایک شہر پناہ نظر آتی ہی بس اُسی صحرا مین اُترپڑے
خیمے وغیرہ برپا ہوئے نقابدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ خبر
لاؤ کہ کون ملک ہی جسکا سواد شہر دکھائی دیتا ہی ہرکارے بموجب حکم نقابدار بارگاہ سے
نکلکر طرف اُس شہر کے روانہ ہوئے یہان تک کہ داخل شہر ہوئے اہل شہر کو دیکھا کہ نئی نئی
صورتین اور شکلین رکھتے ہین سب صاحب ثروت معلوم ہوتے ہین مگر حال یہ ہی کہ ہر ایک کے
گلے مین تصویر پڑی ہی اور ساحر وضع شہر بہت آباد ہی رعایا کا دل شاد ہر جگہ کٹورا بج رہا ہی دوکانین
آراستہ ہین ہر گلی و کوچہ خوب صاف ہی تمام شہر آئینہ بند ہی سردارون کے مکانون پر پہرہ چوکی
مقرر ہی جوہری بازار آراستہ ہی دوکانون پر کیسے کیسے جوہری اور اُنکے لڑکے بیٹھے ہوئے ہین لال
دوکاندار سے اپنے حق پر لڑ رہے ہین کسی طرف میوہ فروشون کی دوکانین آراستہ ہین سیب مثل
سیب ذقن کے کہ اسکو اگر بیمار محبت کھالے تو پھر آسیب سے محفوظ رہے کوئی شخص ناشپاتی
ایک چھبڑی مین رکھی ہوئی ہین رنگترے نارنگیان اور ہر قسم کے فواکہات سے دوکان آراستہ
اُسپر کیسی کیسی حسین مہ جبین کنجڑنین بیٹھی ہوئی ہین شامی کے لہنگے پانون مین ململ کے دوپٹے سر پر
زیور پہنے ہوئے بیٹھی ہین اور یہ صدا دے رہی ہین کہ ای عاشقان جانباز ادھر آؤ ہر قسم کی بہار
دیکھتے جاؤ ایک سمت ٹوکرون مین بادام پستہ اخروٹ کی گری چرونجی انگور کی پٹاریان ولایتی انار
مثل پستان یار کے رکھے ہوئے ہین مغل دوکانین آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین ایک طرف حلوائی
کیسی کیسی نفیس مٹھائی اور کیا کیا عمدہ پکوان مثل پوری و کچوری کے اُنکی دوکانون پر خریدارونکا
ہجوم ہی کوئی مٹھائی خرید رہا ہی کوئی پکوان اور ایک جانب مالی اپنی بہار دکھا رہے ہین ہاتھون پر
ہار پڑے ہوئے ہین اور صدا دے رہے ہین کہ کیا خوشبودار بیلا ہی ہار ہین بیلے اور چنبیلی کے
کنگن بیلے کے طوق جوہی کے گجرے موتیے کے اور ساقنین الگ اپنا جوبن دکھا رہی ہین اُنکے تخت
آراستہ کیا کیا خوشنما حقے رکھے ہوئے ہین اُنپر ہار لپٹے ہین چلمین خادم جما رہے ہین نشہ باز
کرسی مونڈھے پر بیٹھے ہوئے ہین بعض ٹہل رہے ہین چرس پر دم لڑا رہے ہین کوئی کہتا ہی
بی بی ساقن سے کہ دم کی خیر رہے ہمین محروم دم بغیر رہے جو کہ اُنکا عاشق ہی اُنسے مذاق ہوتا
ہی وہ یہ کہہ رہا ہی کہ آج تو وہ جوبن ہی کہ جان جاتی ہی بعض رئیسون کے ملازم کھڑے ہوئے ہین اور
کہہ رہے ہین کہ ہمارے مالک نے ایک اشرفی کی چلم طلب فرمائی ہی ساقن کے روبرو اشرفیونکا
انبار ہی یہ ہرکارے صورتین بدلے ہوئے شہر کی سیر کرتے ہوئے چلے آتے ہین ایک مقام پر دیکھا کہ
پان والے پان لگائے ہوئے کیسے عمدہ طور سے دوکان آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین ہر ایک
پان خرید رہا ہی بزازہ آراستہ ہی صرافہ پیراستہ ہی طوائفان شہر بناؤ سنگار کیے ہوئے اپنے اپنے کمرونپر

بیٹھی ہین اُنکے آشنا اُسکے پاس بیٹھے ہین جو کہ مفلس ہین اور عالم جوانی سے مجبور ہین وہ بیچے
گھر سے نکل رہے ہین اور سیکڑون تماشے بین آوازے کس رہے ہین کسی گھر سے پر ستار
بج رہا ہی کہین طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہی کہین بادشاہ جنگ ہو رہا ہی زیر کمرہ آواز آرہی ہی کہ
یہ ہمارا چور ہی دیکھنا بھائی کیا خوب مین نے اسوقت اپنا تماشے کا چور لیا ہی کسی گھر سے یہ صدا آرہی
ہی کہ جو سر نیچی ہی اور کہ رہے کہ پوبارہ پڑے ہین یہ نقشہ اُس شہر کا ہی کہ ہر ایک کا دل شاد بے رنج و غم
سے آزاد ہی بڑی گہما گہمی ہی ہر طرف ایک میلا سا معلوم ہوتا ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان
مجمع اہل شہر کا نہو لوگ پھر رہے ہین مگر سب لوگ خوش پوشاک ہین یہ ہر کار سے شہر کی سیر
کرتے ہوئے عمارت شاہی کے قریب آ سکے کیسی بلند عمارت دیکھی کہ جو فلک سے باتین
کرتی تھی بڑی خوشنما عمارت تھی تمام کلس عمارت کے طلائی تھے وہ وقت یہ تھا کہ آفتاب
قریب غروب تھا اُسکا جو عکس پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کئی آفتاب نکلے ہوئے ہین قریب
اُس عمارت کے افسران سپاہ و رئیسان شہر کے بھی مکانات تھے جہان عمارت شاہی تھی اُسکے
متصل باغات شاہی تھے جو کہ بہت پر بہار اور شاداب تھے سبزہ زار اُنکے روبرو خجلت
سے زرد ہوا جاتا تھا یہ سیر کرتے ہوئے سرا مین آکے یہان آکر دیکھا کہ ہزارون مسافر بیٹھے
ہوئے ہین پلنگ اُنکے باہر بچھے ہوئے ہین ایک جانب سرا کی بھٹیاریان خوب اپنے کو آراستہ
کیے ہوئے بیٹھی ہین جو کہ سرا کا چودھری ہی اُسکی جورو بڑے تزک اور حشم سے بیٹھی ہی
چار پانچ آدمی اُسکی خدمت کر رہے ہین اُنکو دیکھکر ہر ایک نے صدا دینی شروع کی کہ میان
مسافر ادھر آؤ ہماری طرف تم کو بہت آرام ملیگا ہر کارے بھی جوان سی بھٹیاری دیکھکر اُسی
طرف کو چلے جب یہ قریب پہونچے اُسنے دو پلنگ نکالکر بچھا دیے اور اپنے ہاتھ سے بستر لیکر اوپر
لگا دیے اُنھون نے کمر کھولی اُسنے پانی لاکر دیا اُنھون نے ہاتھ مونھ دھویا اُسنے پوچھا کہ میان
مسافر کچھ پکے گا اُنھون نے جیب سے نکالکر خرچ دیا اور جس چیز کی فرمایش کی وہ اُسکا بند و بست
کرنے لگی پان بنا کر لادیے یہ بیٹھے تھے اِنکے پلنگ کے برابر اور ایک جوان کا پلنگ بچھا تھا اُسنے
حقہ بھرا تھا کہ اُنھون نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی ہم بھی پیتے ہین اُسنے جو دیکھا کہ یہ لوگ میری
طرف مخاطب ہوئے ہین اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کس شہر کے رہنے والے ہین اور کہان جانے کا
قصد ہی اِن دونون نے جواب دیا کہ ہم شہر محرآبیہ کے رہنے والے ہین اور سمندریہ کو جاتے
ہین راہ فراموش کر گئے ادھر نکل آئے آج کئی دن سے تباہ پھرتے ہین یہ شہر ملا تو یہ بھی نصیب
ہوا کہ روٹی تو کھانے کو ملی ورنہ اختیار بر لبہ ہوتی تھی خداوند جزا کرین ایک درویش کا کہ جسنے ہمکو
گمراہ کیا راہ بھلادی ہم سیکڑون مرتبہ محرآبیہ سے سمندریہ تک گئے کبھی راہ فراموش نہ کی ایکی جو
ہم چلے تو ہمنے دیکھا کہ ایک فقیر بھی چلا جاتا ہی جب ہم اُسکے قریب پہونچے اُسنے سوال کیا ہمکو جو نصیب
تھا ہمنے اُسکو دیا اُسنے دریافت کیا کہ بابا کدھر جاتے ہو کہان کا عزم ہی ہمنے کہا کہ سمندریہ کو جاتے
ہین اسنے کہا کہ کہین پہونچو گے ہمنے کہا کہ پندرہ دن مین اُسنے کہا کہ بڑی دور ہی ہمنے کہا کہ ہم دو منزلہ و سہ منزلہ کر کے جاتے
ہین تو پندرہ دن مین پہونچتے ہین اُسنے کہا کہ ہان وہ شہر تو یہان سے بہت دور ہی مگر تم نہایت
دور کی راہ سے جاتے ہو ہمنے کہا کہ کوئی اور راہ قریب کی ہی اُسنے جواب دیا کہ ہان مین تو جب
جاتا ہون اُسی راہ سے جاتا ہون ہمنے کہا کہ ہمکو بھی بتا دیجیے اُسنے کہا کہ جب تم یہان سے کوئی

چالیس قدم پر جاؤ گے تو ایک دوراہا ملیگا ایک تو وہ راہ ہی کہ جس راہ سے تم جاتے ہو اور ایک
سڑک بائین طرف ہی وہ بھی راہ قریب کی ہی ہمنے کہا کہ شاہ صاحب آپنے بڑی عنایت کی
اُس فقیر نے یہ کہا کہ میرا کیا نقصان ہی کہ مین تم کو آگاہ نہ کرتا یہ کہکر وہ ایک طرف کو چلا گیا ہمنے اُسکے
کہنے پر وہی راہ اختیار کی ہم بہت پریشان ہوئے دس دن سے تباہ ہین سمندریہ کا پتا نہین ہی
نہ کوئی شہر ملتا ہی کہ جو دریافت کرین کہ سمندریہ یہان سے کسقدر دور ہی اُس جوان نے کہا کہ اب تو تم قریب
سمندریہ کے پہونچ گئے ہو کوئی چار دن کی راہ ہی اگر تباہ نہوتے تو اب تک سمندریہ مین بیٹھے ہوتے
ان ہرکارون نے کہا کہ آپ کہان سے آتے ہین اُسنے کہا کہ ہم خبرتیہ کے رہنے والے ہین تمنے سنا
ہی کہ بھائی لشکر اسلام نے محرابیہ پر قبضہ کر لیا ہی اور محراب شاہ مسلمان ہو گیا ہی اور بھائی جب یہ
خبر خبرتیہ مین آئی تو حیرت شاہ پر ایسا خوف غالب ہوا کہ اُسنے بدون مقابلہ کیے ہوئے اور
لشکر اسلام کے آئے ہوئے اپنا مذہب تبدیل کر دیا اور سب اہل شہر کو طلب کر کے حکم دیا کہ
تم لوگ بھی دین اسلام قبول کرو چنانچہ سب اہل شہر نے دین اسلام قبول کیا مگر چند اہل شہر نے
بظاہر قبول کیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام پر آکر باہم مشورہ کر کے کہا کہ یہان سے نکل چلو چنانچہ
کچھ لوگ سمندریہ کو روانہ ہوئے کچھ ادھر کو آئے چونکہ مین نے اس شہر کی تعریف سنی تھی کہ یہ شہر
آشوبیہ بہت آباد ہی اور وہان کی رعایا دل شاد ہی بہت حسین و خوبصورت زن و مرد ہین عمارتین
نہایت پاکیزہ ہین باغات نہایت پرفضا ہین ہمہ وقت اُس شہر مین جلسہ رہتا ہی چنگ و رباب
بجا کرتا ہی وہان کی جو حاکمہ ہی وہ بہت صاحب عدل و انصاف ہی بلکہ آشوب جادو اُسکا نام ہی
اُسکے سبب سے کسی قسم کا ظلم اور ستم نہین ہوتا ہی چنانچہ مجکو اس شہر کے دید کا اشتیاق تھا
مین بھی ادھر چلا آیا یہان آکر جیسا سنا تھا اُس سے زیادہ پایا در اصل یہ شہر بہت آباد ہی یہان کے
زن و مرد سب حسین ہین حسینان جہان کے سر کا تاج ہین میرا یہان دل لگ گیا ہی دو مرتبہ دربار
مین بھی گیا ملکہ کو دیکھا در اصل بڑی صاحب خلق و ذی مروت ہین دربار بھی بہت آراستہ رہتا ہی
سیکڑون افسر ہین ہزارون سرداران لشکر ہین اراکین سلطنت بھی بہت ہین دربار مین کوئی مقام
ایسا نہین کہ جو سردارون سے خالی ہو مین تو اُس دربار مین جا کر بہت خوش ہوا گو حیرت شاہ کا
بھی خوب دربار ہوتا ہی اور وہ بھی بہت با مروت بادشاہ ہی مگر یہ بات نہین ہی جو اس ملکہ مین ہی
اور اس ملکہ کی ایک دختر نیک اختر ہے جو کہ حسینان جہان کی فخر ہی ایسی حسین ہی کہ حسن یوسفی
اُسکے روبرو کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی آفتاب اُسکے عارض گل کو دیکھکر شرمندہ ہو جاتا ہی ایسی
شیرین کلام ہی کہ شیرینی اُسکے کلام شیرین کے روبرو کچھ اصل نہین رکھتی ہی اگر سو فرہاد ہوتے تو وہ بھی
محبت شیرین سے دست بردار ہوتے اور اُسکے در پر آکر بیٹھ جاتے اگر ہزار مجنون ہوتے تو الفت
لیلے سے باز آتے اور اُسکے سودائے عشق مین آوارہ ہو کر دشت نجد کو آباد کرتے سنتے ہین کہ
وہ گل باغ حکومت ہمیشہ باغ مین مع چند خواصون کے مقیم رہتی ہی اے بھائی مین نے لاکھ لاکھ تدبیر
کی کہ اُس شگوفہ نونہال ریاست کو دیکھون مگر ممکن نہوا کہ باغ مین جا سکون جس باغ مین وہ گل عذار
رہتی ہی اُس باغ مین ہوا کا بھی گذر نا محال ہی یہ بھی ہوا کی مجال ہی کہ اندر باغ کے قدم رکھ سکے انسان
کی کیا اصل ہی اے بھائی اس سبب سے نہ دیکھ سکے آج کتنی دن ہوئے کہ یہی فکر کر رہے ہین اور اسی
فکر مین شبانہ روز رہتے ہین مگر افسوس صد افسوس کہ کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اس

امید ہے محروم رہینگے ایسی صاحب عصمت وعفت ہی کہ سنا جاتا ہی کہ آجتک کسی نے اُس اختر برج
شاہی کی صدا تک نہین سُنی ہی صورت دیکھنا تو شی دیگر ہی اِن ہرکارون نے پوچھا کہ اُس ملکہ کا
اسم مبارک کیا ہی اُس جوان نے کہا کہ ملکہ کا اسم مبارک ملکہ چیندر بدن ہی اُنکو بھائی اُسنے
حسن کی بہت شہرت ہی ہرکارون نے کہا کہ ہمنے بھی سنا ہی کہ ایک شہر ہی اُسکی شاہزادی بہت
خوبصورت ہی اب معلوم ہوا کہ اِسی ملک کی شاہزادی کا یہ ذکر ہر طرف مشہور ہی اور اُنکے حسن
کی شہرت ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ بھٹیاری کھانا طیار کر کے لائی اُنھون نے کھانا کھایا
بعد اُسکے حقہ پیا اور اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ رہے چونکہ قریب شام تو آئے تھے اس گفتگو
مین اور کھانا طیار ہونے مین کوئی سوا پہر رات بھی آگئی تھی نیند کا غلبہ ہوا سب اہل سرا ئے
سو رہے یہان تک کہ سحر ہو گئی سب بیدار ہوئے اُنھون نے بھی اُٹھکر اپنی اپنی کمرین باندھین
اور بستر باندھکر کندھے پر رکھے کہ اُس جوان نے کہا کہ کیا قصد ہی انھون نے جواب دیا کہ اب ہم
جاتے ہین تمسے سب حال اِس شہر کا معلوم ہو گیا اُسنے کہا کہ بہتر جاؤ مین بھی جاونگا انھون نے
جواب دیا کہ کب اُسنے کہا کہ پرسون یہ بولے کہ ہم اسقدر توقف نہین کر سکتے ہین کیونکہ ہمکو
اشد ضرورت ہی کام ہرج ہو جائیگا دوسرے یہ بھی تمھاری زبانی معلوم ہوا ہی کہ محراب شاہ نے
اطاعت اسلام اختیار کی جب ہم وہان سے چلے تھے تو مقابلہ ہو رہا تھا اب مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر
اور اُس بھٹیاری کو اُسکی کوٹھری کی جمع دیکر اپنا اسباب اُٹھا کر سرا سے باہر آئے اور راستہ
بیرون شہر کا لیا جس راہ سے آئے تھے اُسی راہ سے باہر شہر کے آئے اہل شہر سے بھی یہ
دریافت ہو گیا تھا کہ یہ شہر آشوبیہ ہی اور یہان کی حاکم ملکہ آشوب ہی شہر کے باہر اُترکر اپنے لشکر کا راستہ
لیا یہان نقابدار نے دربار آراستہ کیا ہی سب سردار حاضر دربار ہین کہ نقابدار نے فرمایا کہ مین نے
کل ہرکارے برائے خبر روانہ کیے تھے وہ خود دریافت کر کے نہین آئے اِسکا کیا سبب ہی سردارون
نے عرض کیا کہ نہ دریافت ہوا ہوگا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے داخل بارگاہ ہوئے
مجرا بجا لائے دعا دیکر جو کچھ دیکھا تھا وہ سب عرض کیا اور جو کہ دریافت کیا تھا اُس جوان سوار
سے و نیز اہل شہر سے معلوم ہوا تھا سب عرض کیا نقابدار نے جو سُنا کہ یہ شہر آشوبیہ ہی بہت
خوش ہوا اُسوقت دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام آشوب جادو تحریر کرایا اُسکا مضمون
یہ تھا کہ ای ملکہ آشوب جادو تمکو معلوم ہو کہ تم جو مذہب تصویر پرستی اور سامری پرستی خواہ جمشید پرستی
کا رکھتی ہو یہ سب اُسی خدا کے بنے تھے اور ہین انھون نے وہ عمل اختیار کیا کہ جو کفر ہی اور
اُسکا کرنے والا کافر ہی بسبب سحر کے صاحب اختیار ہوئے چونکہ اُسوقت مین کوئی اِس عمل سے
واقف نہ تھا انھون نے وہ نیرنجات اور عجائبات دکھائے کہ جسکے سبب سے سب لوگونکو یہ یقین
ہوا کہ یہ خداوند ہین اُنھون نے دعوی خدائی کیا اور اُنکی خدائی نے ایسی ترقی کی کہ آجتک
اُنکے گمراہ کیے ہوئے لوگ موجود ہین باوجودیکہ صاحبقران اول و ثانی نے سیکڑون ہزارون
و لاکھون قتل کیے مگر پھر بھی موجود ہین پھر تو جسنے علم سحر کی تعلیم پائی اور اُسمین اُسنے کمال
حاصل کیا اُسی نے دعوے خدائی کا کیا مگر موجد اِس فعل زشت و زبون کے سامری و جمشید
ہین یہ دونون ملعون اِسکے بانی ہین دونون صاحبقرانون نے بہت سی خدائیان برباد کین
اب جو چند خدائیان باقی ہین اُنکو مین برباد کرونگا اور بدیع الملک جو کہ اسوقت اپنے کو

صاحبقران کہتے ہین اور یہ جو تصویر پرستی کا رواج ہو اور تم لوگ خداوند تصویر ایک ساحر کو کہتے ہو وہ بھی یقین کر لو کہ وہ ساحر
گمراہ کرنے والا ہو اور گمراہ کر رکھا ہو وہ بھی مثل تمھارے ساحر ہو اگر تمکو اُسقدر کمال ہو جو کہ اُس مرتد کو ہو تم بھی
دعوے کر سکتے ہو پس تمکو لازم ہو کہ اپنے خدا کو پہچانو اور اُسکو مانو تم سب کا خدا وہی ایک خدا ہو جو کہ میرا
خدا ہو جسنے زمین اور آسمان و تمام دنیا کو خلق کیا ستارون سے آسمان کی زینت کی تمکو عقل کامل عطا فرمائی بہشت
دوزخ خلق فرمائی تم کو یہ عقل دی کہ تم نیک و بد کی تمیز کر سکتے ہو اسنے دو راہین خلق کی ہین ایک راہ
طرف بہشت کے ہو ایک طرف دوزخ کے یہ اہل دنیا کو اختیار ہو کہ جس راہ کو قبول کرین اگر نیک اختیار کرینگے
تو بہشت ملیگا اگر بد اختیار کرینگے تو دوزخ اسی لیے انبیا و اوصیا و اولیا خلق فرمائے کہ اُنھون نے ہمکو راہ ہدایت پر
پہونچایا اور کوچہ ضلالت سے نکالا چونکہ ہم عقل سلیم رکھتے تھے ہمنے وہ راہ اختیار کی جو کہ بالکل گمراہ تھے وہ راہ
نیک پر نہ آئے اُسی ضلالت مین مبتلا رہے جسکا انجام یہ ہوا کہ مثل سگ و خوک کے اُنکی قضا آئی پس
اس آشوب ضلالت سے نکل اور میرے کہنے پر عمل کر خدا وحدہ لاشریک ہو اُسکا کوئی شریک نہین ہو
یہ سب اُسکے بندے تھے جو دعوے خدائی کرتے تھے چونکہ خدا کے ہاتھ نہ پانون ہین نہ وہ جسم رکھتا ہو
نہ کان نہ ناک نہ وہ کسی سے بنا ہو نہ اُس سے کوئی بنا ہو وہ ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ تک رہیگا نہ اُسکا
کوئی بیٹا ہو نہ بیٹی نہ وہ کسی کا فرزند ہو نہ کوئی اُسکا مقام سکونت ہو وہ ہر جگہ موجود ہو وہ ایک نقطہ نور ہو کوئی
مقام اُسکی موجودگی سے خالی نہین ہو ہم جو فعل نیک خواہ بد کرتے ہین وہ سب کو دیکھتا ہو اور سب پر قادر ہو
مگر اس قدرت کے ہونے سے ایسا رحیم اور کریم ہو کہ کسیکو سزا نہین دیتا ہو اُسنے جو روز جزا مقرر کیا ہو اُسدن
سب کو سزا و جزا ملیگی جب یوم قیامت برپا ہوگا اور سب لوگ میدان حشر مین جمع ہونگے اُس زمانے مین زمین
آہنی ہوگی آسمان سے سوا نیزہ پر آفتاب ہوگا سر سے جو عرق نکلتا ہوگا تو پانون تک عرق مین ڈوبے ہونگے
اُسوقت وہ خدائے کریم تخت عدالت پر متمکن ہوگا ہر ایک کا نامۂ اعمال در میزان عدل مین رکھا جائیگا اور جسکا نامہ
اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا اور جسکے افعال نیک ہونگے وہ بیدون پرسش حساب و کتاب داخل بہشت کیا جائیگا
یا جنھون نے انبیا و اوصیا کے کہنے پر عمل کیا راہ ضلالت کو ترک کیا اور اُس خدا کو خدا جانا اور اسکے قہر و
غضب سے خوف کیا اور توبہ کی وہ لوگ اور جو کہ متقی و پرہیزگار ہونگے وہ داخل بہشت ہونگے یہ تو
نیک و پارسا لوگون کا ذکر ہو یا جن لوگون نے اُسکی راہ مین ہمیشہ جہاد کیا اور اس فکر مین رہے کہ اُسکا
دین تمام عالم مین ہو اور شہید ہوئے وہ بھی داخل فردوس ہونگے یا جن لوگون نے اپنی جان شیرین کفار
کُشی مین بسر کی اور دین اسلام کو رواج دیا اُنکا بھی یہی حال ہوگا اب اُن لوگون کا ذکر ہو کہ جنکے اعمال بد ہین
اور منکر اہل اسلام سے ہین اُنکا پلہ اعمال گران ہو اُنکو سزا ملیگی اُسکے بعد داخل فردوس کیے جائینگے ہان وہ
لوگ جو کہ حالت کفر مین قتل ہوئے ہین یا مرے ہین یا قتل ہونگے یا مرینگے اونکے اعمال کسی صورت سے
نہ بخشے جائینگے کیونکہ اُنھون نے اُسکی راہ مین کوئی نیک کام نہین کیا بلکہ اُسکے ساتھ دوسرے کو شریک
کیا خدا کی نافرمانی کی اور اُسکے بندے کو اپنا خدا جانا کہ جسمین سب عیب موجود تھے اور سب افعال مثل
ہمارے اور تمھارے تھے اور موجود ہین اُسکے بندے اُنکو خدا جانکے اُنکو سجدہ کیا اگر انبیا و اوصیا نے ہدایت
کی اُنکی نافرمانی پر کمر باندھی اور جن لوگون نے اُنپر لشکر کشی کی اور چاہا کہ راہ ہدایت پر آئین اُنسے مقابلہ
کیا اور سرکشی پر کمر کسی وہ مجاہدان راہ خدا کے ہاتھ سے مارے گئے وہ لوگ داخل دوزخ کیے جائینگے
اُنکی بخشش کبھی ہوگی پس کیون اپنی عاقبت کو خراب کرو کیون دیدہ و دانستہ راہ نیک ترک کرکے راہ بد
اختیار کرو پس مین تمکو تحریر کرتا ہون اور ہدایت کرتا ہون کہ خدا کو بخدائی مانو اور اپنے کو پہچانو اور اس فعل بد سے

باز آ خداوند تصویر کوئی چیز نہین ہی صرف گمراہ کرنے والا ہی اے آشوب دیکھ مین نصیحت کرتا ہون اور فہمائش بھی کرتا ہون
اگر میرے کہنے پر عمل نکریگی تو یاد رکھ میرے ہاتھ سے تیرا زندہ رہنا محال ہی گو تجکو یہ خیال ہو اور ہوگا کہ مین ساحرہ ہون
اور یہ غیر ساحر ہین میرا کیا مقابلہ کرینگے ایک جنبش لب مین انکا کام تمام کرونگی تمام لشکر کو خاک سیاہ کر دونگی تو یہ تیری
مجال نہین ہی میرا کریم میرا حافظ ہی تیری حفاظت کریگا میرا ایک موی تن تو نہ کم کر سکیگی اگر میری قضا نہین ہی
اور اگر اسی مقام پر آئی ہی تو کوئی چارہ نہین ہی مین موجود ہون مگر یہ یاد رکھ کہ اگر قضا نہین ہی تو ایک پل مین مین
ملک آشوبیہ کو غارت کر دونگا کسی کو اہل شہر سے زندہ نرکھونگا ہان جو کہ مذہب اسلام قبول کرینگے وہ تو میری
ضرب شمشیر سے مفر پائینگے ورنہ سب طعمۂ اجل ہو جائینگے آیندہ تمکو اختیار ہی تم کو لازم اور واجب یہ ہی کہ غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو کر اطاعت کرو ورنہ یہ خیال کر لو کہ مین نقابدار سبز پوش
ہون جسنے ملک کے ملک کافرون اور ساحرون کے غارت کر دیے ہین میرے ہاتھ سے کوئی بدون قتل
ہوئے یا مذہب اسلام قبول کیے نہین بچا ہی اور دوسرے اپنی دختر نیک اختر ملکہ چندر بدن کی میرے
ساتھ شادی کر دو اس گوہر درج عفت و عصمت و لولوے حکومت کو میرے ساتھ پیوند کرو اور میرے رشتۂ
زوجیت مین دو آیندہ تمکو اسی فعل کا اختیار ہی جو مجکو تحریر کرنا تھا تحریر کیا۔ باقی والسلام خیر اختتام یہ تحریر کر کے
اس نامے پر اپنی مہر ثبت کر کے ایک عیار لشکر کے ہاتھ پاس آشوب کے روانہ کیا وہ عیار نامہ لیکر روانہ
ہوا اور یہ بھی اس نامے مین تحریر کر دیا تھا کہ اگر یہ امر منظور نہین ہی تو آمادہ جنگ ہو اور لشکر لیکر بیرون شہر آؤ اگر
آنے مین عرصہ کروگی تو مین خود داخل شہر ہونگا اور خاک شہر کو سم بادپا سے اڑا دونگا ایک اہل شہر کو زندہ
نرکھونگا جو تمکو منظور ہو وہ جواب تحریر کرنا غرضکہ عیار نامہ لیکر چلا یہان نقابدار نے دربار برخاست کیا دوسری
بارگاہ مین تشریف لیگیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے انکو تو اس حال مین رکھو اب حال اس عیار
کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ نامہ لیکر اور راہ کو طی کر کے جو کہ لشکر قریب شہر فروکش تھا تھوڑے عرصہ مین داخل شہر
ہوا تمام شہر کی کیفیت و حالت دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے آیا اور در دولت پر پہونچا درگہ سالار
سے کہا کہ ملکہ کو آگاہ کر دو کہ ایک نامہ دار نقابدار سبز پوش کے پاس سے نامہ لیکر آپکی خدمت مین آیا
ہی اور باریاب ہونا چاہتا ہی یہ تقریر سنکے درگہ سالار اٹھکر اندر آیا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کر کے عرض کیا کہ ایک
نامہ بر نقابدار سبز پوش کے پاس سے نامہ لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہی نقابدار نے آپکو نامہ تحریر
کیا ہی اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی یہ کلام سنکے آشوب نے اہل دربار سے کہا کہ یہ نیا نام سنا ہی ہمنے آجتک
کبھی نہین سنا تھا کہ کوئی نقابدار ہی اور مین یہ خیال کرتی ہون کہ نقابدار کو مجسے کیا ضرورت ہی جو مجکو نامہ
تحریر کیا میرے اور سمندر کے تو نامہ و پیام نہین ہوتا گو کہ مین اسکے ملک کے قریب رہتی ہون اور حقیقت
ملک سمندریہ سے قریب ہین یا دور ہین سب سمندر شاہ کے تابع ہین سواے میرے آپ لوگون کو معلوم
ہی کہ جب مین میلے جاتی تھی اور سمندر شاہ سے ملاقات ہوتی تھی تو وہ سواے ہمشیر کے دوسرے
طور سے کلام نہ کرتے تھے نہ مین نے کبھی اونکو باج دیا نہ انھون نے مجسے خراج لیا ہان بہت دن
سے مین میلے نہین گئی ہون اسکے جو میلے کا زمانہ آئیگا تو مین ضرور جاؤنگی جب سے لڑکی جوان ہوئی
وہ جانے لگی مین نے ترک کر دیا جو کہ یہان کا شہنشاہ ہی جب اس سے نامہ و پیام نہین ہے تو مین حیران
ہون کہ یہ کون نقابدار ہی جسنے یون بیباکی سے مجکو نامہ تحریر کیا کسی امر کا خیال نہ کیا معلوم کس ملک کا حاکم
ہی اہل دربار نے کہا کہ نامہ بر کو طلب کر کے نامہ کو اس سے لیکر ملاحظہ فرمائیے معلوم ہو جائیگا کوئی
مقام فکر تردد کا نہین ہی ملکہ نے حکم دیا کہ اس نامہ بر کو دربار مین بھیجدو درگہ سالار یہ حکم پاکر بیرون دربار آیا

اور اُس عیار سے کہا کہ جاؤ ملکہ عالم نے طلب فرمایا ہی وہ عیار نامہ لیکر بردہ اُٹھا کر داخل دربار ہوا دربار کو
خوب آراستہ پایا پہلے مقام مجرا گاہ پر آیا ملکہ کو سلام کیا دعا دی ملکہ نے کرسی طلب کی اور بہت
خلق سے پیش آئی خادم نے کرسی حاضر کی ملکہ نے اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ عیار کرسی پر بیٹھ گیا
ملکہ نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کسکا نامہ لائے ہو عیار نے کہا کہ مین اسی مقام پر سے
آیا ہون اور اُسنے نقابدار کا نامہ لایا ہون اُس شیر بیشۂ جرات و نہنگ دریاے شجاعت نے آپکے
نام ایک نامہ تحریر کیا ہی اگر اجازت ہو مین نامہ پیش کرون مگر ایک امر کا ملکہ عالم خیال رکھین اگر مضمون
نامہ خلاف مزاج عالی ہو تو نامہ بر پر کسی طور کا غصہ نہ فرمائین اُسکا جواب جس طور کا مناسب
جانین تحریر فرمائین مین جاکر اپنے آقا کو دیدونگا اگر نامہ بر غصہ فرمائیگا یہ کا عذر اُسکی کیا بساط ہی مگر
میرا سر اُسکے ساتھ ہوگا مین اپنی جان نثار کرونگا ملکہ نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی جو ہم نامے پر غصہ
کرین جو کچھ ہمکو جواب دینا ہوگا ہم تحریر کردینگے تم شوق سے نامہ لاؤ ہم اول تو اس امر سے حیران
اور پریشان ہین کہ یہ کون نقابدار ہین اور کس ملک کے حاکم ہین ہمنے تو آجتک کبھی انکا نام بھی نہین
سُنا جو کہ اس اقلیم کے قرب وجوار مین ملک ہین اُنکے حاکمون کے نام کی فہرست ہمارے پاس
موجود ہی اسمین نقابدار کا کہین نام نہین ہی یہ کہان سے آئے ہین عیار نے عرض کیا کہ آپ
پریشان نہون وہ اس اقلیم کے رہنے والے نہین ہین بلکہ اتفاق سے ادھر انکا گذر ہوا انھون
نے آپکی تعریف سُنکے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی آپ مضمون نامہ سے آگاہ ہوجائینگی کہ وہ کون ہین اور
کہان کے رہنے والے ہین اور کس غرض سے نامہ تحریر کیا ہی ملکہ نے کہا کہ نامہ لاؤ کیونکہ
مین بہت حیران ہون میری عقل مین نہین آتا ہی یہ سُنکے اُس عیار نے وہ نامہ نکالکر پیش کیا
ادھر ملکہ نے حکم دیا تھا کہ چند کشتیان خلعت کی لاؤ مین نامہ بر کو خلعت دونگی تاکہ اپنے مالک سے
میری تعریف کرے وہ کشتیان حاضر کی گئین ادھر ملکہ نے نامہ عیار کے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور
کہا کہ پڑھو اسمین کیا تحریر ہی دبیر نے لفافہ کھولکر نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامے مین تعریف خدا
تحریر تھی اُسکے بعد مذمت تھی خداوند تصویر کی اُسکے بعد وحدانیت خدا کو ثابت کیا تھا اور وہ
ہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہوچکا ہی ملکہ اور اہل دربار خاموش بیٹھے ہوئے سناکیے جب سب نامہ
تمام ہوچکا دبیر نے عرض کیا کہ نامہ ختم ہوگیا اُسوقت ملکہ نے سر اُٹھا کر اہل دربار سے کہا کہ اب
معلوم ہوا کہ یہ نقابدار خدا پرستون مین سے ہین جنکے ہم شہرے سُنتے چلے آتے ہین انھون نے
ادھر بھی قصد کر دیا ہی اور یہان بھی آکر اپنا قبضہ کرینگے ان لوگون نے اس اطراف کو بھی مثل انھین
ملکون کے تصور کیا ہی جو کہ انھون نے فتح کیے ہین یہان کے ملک ایسے نہین ہین کہ کوئی فتح
کرلے بڑے معرکے پڑینگے انھون نے بیکار ہمکو خوف دلایا ہی اُنکے خوف دلانے سے ہم ڈرتے
نہین ہین یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اپنا مذہب آبائی ترک کرین اور وہ مذہب اختیار کرین کہ جسکو ہمارے آبا
واجداد نے کبھی نہ قبول کیا لاکھ لاکھ ظلم وستم ہوا وہ اپنے مذہب اصلی مین مرے اور ہمارے خداوند اس
مذہب کی ہمیشہ مذمت کرتے ہین اور جو جو خداوند گذرے ہین وہ سب بھی مذمت کرتے تھے ساعری
وجمشید اپنی کتابون مین یہانتک تحریر کر گئے ہین کہ جہان خدای نادیدہ کی ماننے والو نکا خون گریگا
اُس مقام پر غلہ نہ روئیدہ ہوگا بلکہ کوئی درخت نہوگا ایسی حالت مین ہین کیونکر اپنا مذہب ترک کرون یہ تو نہوگا
وہ نقابدار کیا مجکو قتل کریگا مین ایک پل مین اُسکے کل لشکر کو خاک سیاہ کردونگی دوسرے ملکہ نے

ہمراہ شادی کو جو تحریر کیا ہی جبکہ ہمکو اُسکی اطاعت نہین منظور ہی تو مین شادی کیون کرنے لگی ہان اگر اطاعت
بھی کر لی تو اُسوقت مین ہمکو اپنے فعل کا اختیار تھا کہ چاہے شادی کرنے چاہے نہ کرنے کوئی ہمپر جبر نہین
کرسکتا ہی بس صاف صاف امر یہ ہی کہ ہمکو کوئی امر اُنکی تحریر کے موافق منظور نہین ہی بس نامے کا جواب جنگ
ہی یہی عبارت میری جانب سے تحریر کردو اور لکھدو کہ آپ ہوشیار رہین مین سپاہ لیکر آتی ہون آپ سے
مقابلہ کرونگی جب مین آپ کے مقابلے سے عاجز ہونگی تو دیکھا جائیگا مین وہ ہون کہ میرے مقابلے مین کبھی
کوئی لشکر لیکر نہین آیا اتنا بڑا اسمندر شاہ جو کہ کئی سو ملکو نکا حاکم ہی اُسنے تو کبھی ادھر کا قصد نہین کیا پھر
کیا حقیقت ہی اُسکے روبرو نہ مین اُسکا مقابلہ سحر مین کرسکتی ہون نہ سپاہ مین مگر کچھ ایسا زبر گو نکا خوف
غالب ہی کہ وہ ہمیشہ ادھر سے خائف رہتا ہی تو تمھاری کیا اصل ہی تم تو غیر ساحر ہو بس اگر اپنی زندگی کے خواستگار
ہو تو جدھر سے آئے ہو اُسی طرف کو بفور دیکھنے اِس نامے کے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک کو
زندہ نہ رکھونگی سبکو ایک دم مین خاک سیاہ کردونگی آیندہ اختیار ہی مین طول کو زیادہ پسند نہین کرتی ہون
تمھارے نامے کا جواب جنگ ہی مین لشکر لیکر آتی ہون یہ تحریر کرا کے اور لفافے مین بند کرکے اُسپر مُہر اپنی
کردی اور اُس عیار کو دیا اور وہ خلعت دیا اور کہا ہماری طرف سے زبانی کہنا کہ یہ وہ ملک نہین ہی کہ جسکو
خدا پرستون نے فتح کرلیا یہان خدائی خداوند تصویر کی ہی کہ جو کہ سبکا خدا ہی اور جسنے سب خداؤن کو
پیدا کیا تھا اور وہ سب خداوند تصویر کے بندے تھے اور خدائے نادیدہ کی مین اطاعت نہ کرونگی اور پھر
تمسے مقابلہ کرونگی یہ کہکر وہ خلعت اُس عیار کو دیا عیار نے سلام کرکے وہ خلعت لے لیا اور ملکہ آشوب سے
رخصت ہوکر بیرون دربار آیا اور وہان سے راہ طے کرکے اپنے لشکر مین آیا یہان نقابدار تو دربار برخاست
کرچکا تھا یہ پہلی بارگاہ مین آیا جب دربار کو برخاست پایا تو اپنے مقام پر آیا اور خیال کیا کہ جب کل دربار آراستہ
ہوگا تو مین جواب نامہ پیش کرونگا یہ تصور کرکے اپنے مقام پر آکر آرام سے بیٹھ رہا یہان شہر مین بعد جانے
عیار کے ملکہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ آراستہ ہو کل ہم یہان سے کوچ کرکے بیرون
شہر جاکر مقابل لشکر اسلام و نقابدار فروکش ہونگے اور نقابدار سے مقابلہ کرینگے نہ معلوم نقابدار نے اپنی
کیا خیال کیا ہی جو ادھر کا قصد کیا ہی اُسکی مجال ہی کہ بادولت سے مقابلہ کرسکے ایک پل مین تمام نقابدار
و خدا پرستی فراموش کردونگی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین آئی پھر خیال مین آیا کہ چندر بدن کی دا
کو طلب کرون اُسکو بھی اس حال سے آگاہ کرون قاعدہ یہ ہی کہ چندر بدن پندرہ دن تو شہر مین رہتی ہی
اور پندرہ دن برباد کے اُسنے ایک باغ تیار کرایا ہی جو کہ شہر سے پندرہ میل پر ہی اُسمین رہتی ہی ملکہ جب دایہ
کے ذریعے سے نقابدار کو لیگئی تھی تو اُس باغ مین تھی ورنہ یہان شہر مین موجود رہتی ہی اب کوئی تین چار دن ہوگئے
ہین کہ شہر سے گئی ہی بس جب یہ خیال کیا آشوب نے ایک پرچہ کاغذ کا اٹھا کر اُسپر یہ تحریر کیا کہ اے دایہ تمکو معلوم
ہو کہ بادولت کو تمسے ایک ضرورت ہی تھوڑی دیر کے واسطے میرے پاس آؤ کیونکہ مجکو ایک ضرورت تمسے ہی ابھی
چلی جانا اگر آج نہ آؤگی اور کل آؤگی تو مجکو شہر مین نہ پاؤگی مین ایک ضرورت سے کسیکو یہان حاکم کرکے چلی جاؤنگی
پھر کسی امر کی کوئی مجھسے شکایت نہ کرے یہ لکھکر اور ایک طائر سحر تیار کرکے اُسکے گلے مین باندھکر اُسکو
روانہ کیا یہان باغ مین ملکہ چندر بدن چبوترے پر زیر نمگیرہ کارچوبی بیٹھی ہوئی تھی اور سب خواصین
حاضر تھین دایہ بھی روبرو بیٹھی ہوئی تھی ملکہ نقابدار کا ذکر کررہی تھی کہ دیکھیے کب وہ آتے ہین اور
میری مان سے کیا ہوتا ہی آیا باہم فیصلہ ہوتا ہی یا مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یہی گفتگو ہورہی تھی
کہ وہ طائر آکر روبرو دایہ کے بیٹھ گیا اور جست کرکے دایہ کے زانو پر بیٹھ گیا دایہ نے جو دیکھا کہ گلے مین اُس طائر کے

نامہ بندھا ہوا ہی دایہ نے کھولکر اُسکے گلے سے نامہ پڑھا جب پڑھ چکی تو ملکہ چندر بدن سے کہا کہ ای
فرزند تیری ماں نے مجکو طلب کیا ہی بہت جلدی اس نامے مین تحریر کیا ہی معلوم نہین ایسی کیا ضرورت
پیش ہی تو کچھ خوف نہ کرنا مین اُنکے پاس سے ہوکر ابھی چلی آونگی یہ کہکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے اپنے
بازوؤن پر دو پر پیدا کیے اور اوڑکر طرف شہر کے روانہ ہوئی یہ بہت بڑی ساحرہ ہی اور بڑا فی ساحرہ
ہی اسکا مثل نہین ہی یہ پرواز کرتی ہوئی شہر مین آئی یہان آشوب بیٹھی ہوئی تھی اور دایہ کا انتظار
کر رہی تھی ان ساحرون کو اسقدر قدرت ہی کہ ایک ماہ کی راہ کو ایک گھنٹہ مین طی کرتے ہین دو گھنٹہ
کے عرصہ مین وہ طائر اور دایہ آگئے اور آکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ دایہ تم آگئین دایہ نے جواب دیا کہ اپنے
طلب فرمایا تھا مین کیونکر حاضر نہوتی ارشاد فرمائیے کہ کیون طلب فرمایا ہی اس کنیز کو اسوقت میری بچی
باغ مین تنہا بیٹھی ہی ملکہ نے کہا کہ ایک ضرورت ہی ذرا ٹھہر جاو اُسکے پاس اور خواصین وغیرہ تو ہونگی کیا
کوئی نہین ہی دایہ نے جواب دیا کہ جی ہان سب ہین اُسکو بدون میرے چین نہین آتا ہی اور مجکو بدون
اُسکے ایک پل آرام نہین ہی آشوب نے کہا کہ ذرا صبر کرو مین بیان کرتی ہون یہ کہکے ملکہ کے روبرو
دایہ بیٹھ گئی آشوب نے دایہ سے کہا کہ دایہ غضب ہو گیا خدا پرستونکا یہان قدم آگیا یہ کہکر
کل حال ملکہ نے نامے کا آنا اور مضمون نامہ اور اپنا جواب تحریر کرکے جوکہ جواب دیا تھا روانہ کرنا بعد
جانے نامہ بر کے تیاری لشکر کا حکم دینا پھر دربار برخاست کرکے محل مین آکر خیال کرنا کہ دایہ کو
طلب کرکے اُس سے تو رائے اس امر مین لون دیکھون کیا رائے دیتی ہی بس اسواسطے تمکو طلب
کیا ہی اور کہا کہ کل میرا قصد ہی کہ لشکر لیجاؤن اور اُسکا مقابلہ کرون وہ میرا کیا مقابلہ کریگا کیونکہ
وہ غیر ساحر ہی ساحر تو میرے مقابلے سے ذرا پرہیز کرتے ہین نہ کہ غیر ساحر تم آگئی کیا اصل ہی یہ سُنکے
دایہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ جو آپنے ارشاد فرمایا یہ تو بجا ارشاد کیا مین آپ سے سچ عرض کرتی ہون
اور یہ آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ نہ مین آپکی دشمن ہون نہ آپکی صاحبزادی کی نہ مین اسکی خواہان ہون
کہ آپکی حکومت برباد ہو جو مین نہ ظاہر کرون اور یہ بھی آپ کو معلوم ہی کہ مین علم کہانت مین بھی
دخل رکھتی ہون مین نے ایک دن دیکھا تھا کہ جب کہ مین نے یہ سنا تھا کسی کی زبانی کہ دریاے
سبز رنگ کے کنارے لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اُس زمانے مین مین نے جو خیال کیا تو معلوم
ہوا کہ اس اس اطراف وجوانب مین اور شہر سمندریہ مین دین اسلام رواج پائیگا اور نہ طاق
بھی فتح ہوگا یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضہ مین ہونگے جو کوئی اُنسے مقابلہ کریگا وہ اُنکے ہاتھ سے
مارا جائیگا جو اُنکا شریک ہوگا وہ بڑا مرتبہ پائیگا نہ اُسکا مال تباہ ہوگا نہ ملک نہ کسی قسم کی ذلت اُسے ہوگی
نہ اُسکی جان پر بنیگی بس مین نے یہ جو دیکھا تو بڑی فکر ہوئی ایک مرتبہ پھر دیکھا تو وہی مضمون نکلا اُسکا انجام اوج
ظاہر ہوا ناظرین پر واضح ہو دایہ نے جو تعویذ نقابدار کو دیا ہی تو اسی سبب سے کہ وہ دریافت کر چکی تھی کہ یہان
خدا پرستونکا زمانہ ہوگا دین اسلام کا ڈنکا بجیگا مذہب خدا پرستی کا رواج ہوگا اور جو خدا پرستون کا
شریک ہوگا اُسکا بہت بڑا مرتبہ ہوگا یہ جو اُسنے دیکھا تھا تو اُسنے خیال کیا کہ اُس امر سے کیا حاصل کہ دشمن
سے قتل ہون اور پھر یہ ہو کہ انجام اچھا نہو اس سے بہتر یہ ہی کہ اس نقابدار کے شریک ہو اور یہ بھی
اُسنے دریافت کرلیا کہ یہ ملک کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا تو معلوم ہوا تھا کہ اس ملک کا فاتح یہی نقابدار
ہی اسی سبب سے اُسنے نقابدار کو تعویذ دیا تھا اور اُسکو یقین ہوگیا کہ ضرور اہل اسلام کا دورا ہوگا
یہ تو دریافت کر چکی تھی جب آشوب نے کہا کہ یہ واقعہ ہوا ہی تو اُسنے جو دریافت کیا تھا سب بیان کیا

اور کہا کہ آپ بھی دریافت کرلین یہ لوگ بڑے صاحب اقبال اور عالی ہمت ہین انکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے
یہ نقابدار بھی اُسی فرقہ اہل اسلام سے ہو بڑا زبردست ہو اسی کے ہاتھ سے یہ ملک فتح ہوگا جو اُسکی
یا اہل اسلام کی شرکت کریگا وہ بڑی عزت پائیگا آئندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہو ای ملکہ جب سے مین نے
یہ واقعہ دیکھا تو میرے حواس جاتے رہے جبکہ مین نے سُنا کہ دریاے سبز رنگ مٹ گیا سحر ان دو
ماہیان ماری گئین تو پھر مین نے دیکھا یہ ظاہر ہوا کہ یہی نشان ہو اہل اسلام کے اس طرف ترقی ہونیکا
پھر تو متواتر خبرین آنے لگین کہ یہ ہوا اور یہ ہوا آپ پرچہ اخبار طلب فرما کے ملاحظہ فرمائیے سواے
ظفر اہل اسلام کے دوسرا حال پرچہ اخبار مین نہ ہوگا یہ کسی پرچہ مین نہ تحریر ہوگا کہ فلان وقت اور فلان دن
اور فلان مقام پر ہماری ظفر ہوئی یہی تحریر ہوگا کہ اہل اسلام غالب آگے اور فلان فلان لوگ شریک
اہل اسلام ہوئے یہ جو صاحبقران انکے لشکر کا ہوتا ہو وہ بڑا صاحب اقبال ہوتا ہو آئندہ جو ہونے والا
ہو وہ بھی اپنے سحر سے دریافت فرمالیجے میرے عمل سے تو یہ ظاہر ہوتا ہو کہ سمندریہ فتح ہوگا اور
نہ طاق اور جو ملک ہین سب اسلام آباد ہونگے کوئی خداوند تصویر کا ماننے والا نظر نہ آئیگا اور جو
دین اسلام قبول کریگا خواہ عورت ہو خواہ مرد وہ مرتبہ جلیل پائیگا خداپرست اُسکی بڑی خاطر کرینگے
آشوب نے جو یہ تقریر سُنی تو دایہ سے کہا کہ تم نے تو وہ تقریر بیان کی کہ جسکے سبب سے مجکو ایک
قسم کا خیال پیدا ہوا کہ جسکا مین کچھ حال بیان نہین کرسکتی ہون اب یہ مجکو ضرور ہوا کہ مین بھی دریافت
کرون کو تمھارے بیان پر مجکو اعتبار ہو اور مین تمکو صادق جانتی ہون اور یہ بھی جانتی ہون کہ جسقدر
تمکو علم کہانت مین دخل اور عبور ہو اُس سے زیادہ اس شہر مین کسی کو نہین ہو اکثر اوقات مین نے تمھارا
امتحان کیا تو بہت ٹھیک اور درست پایا جسقدر تمنے بیان کیا اُسمین کچھ فرق نہوا پھر مین کیونکر یہ امر دروغ
جانون پہلے یہ بیان کرو کہ مین کیا کرون کوئی امر میرے خیال مین نہین آتا ہو اور تمھارے بیان سے
اس امر کی صداقت ہوتی ہو کہ یہان تک قدم خداپرستون کے آگئے آج صبح کو مین نے پرچہ اخبار
دیکھا تو اُسمین یہ تحریر تھا کہ ملک یقینہ فتح ہوگیا یقین بھی شریک اہل اسلام ہوا بڑی دھوم دھام
سے تمام لشکر اسلام کی دعوت کی اور بعد دعوت صاحبقران نے اپنا پیش خیمہ طرف محرابیہ کے روانہ کیا
چنانچہ جب محراب شاہ کو خبر ہوئی محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار دست چپ کو روانہ کیا کہ جا
پیش خیمہ چھین تو چنانچہ ایسا ہی ہوا محراب شاہ کے سپہ سالار نے پیش خیمہ چھین لیا کوئی نقابدار
آیا اسے وہ بارگاہ اپنے قبضے مین کی اور سپہ سالار کو قتل کیا پھر وہ بارگاہ اہل اسلام کو ملی اہل اسلام
صاحبقران کا فرزند براے کمک اپنے لشکر کے آیا تھا یہ خبر سُنکے کہ بارگاہ پر لشکر محراب شاہ نے
قبضہ کرلیا ہو کیونکہ بعد بارگاہ روانہ کرنے کے خود بھی صاحبقران نے کوچ کیا تھا چھ یا سات
کوس ہر اول لشکر سے الگ فروکش ہوتے تھے چنانچہ اُس خداپرست سے اور نقابدار سے
بڑی دوستی ہوئی نقابدار اُس خداپرست کو اپنے لشکر مین لیگیا بڑی عزت سے پیش آیا
اُس نقابدار کا بھی مذہب اسلام تھا اُس نقابدار کو بھی برپوش [illegible] کیا ہو کیا یہ
نقابدار وہی نقابدار تو نہین ہو کہ اُدھر سے ادھر روانہ ہوا ہو اور یہان آگیا ہو پرچہ اخبار
ای دایہ تحریر کرتا ہو کہ بہت عرصہ سے یہ نقابدار یہان آیا ہوا ہو اب اُسنے تحریر کیا ہو کہ جب فرزند
صاحبقران نقابدار سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کو گیا تو صاحبقران نے اُس مقام سے کوچ
کیا اور محرابیہ پر پہونچے اور محراب شاہ نے خبر قتل سپہ سالار کی سُنکے مع لشکر بیرون شہر

فردکیش ہوا تھا تحریر کرتا ہی کہ بعد نامہ وپیام کے مقابلہ ہو رہا ہی مگر ہر مقابلے مین اہل اسلام ظفر یاب
ہوتے ہین پس اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ جو تمنے دیکھا ہی وہ سب درست اور بجا ہی ضرور
اس مقام پر بھی دین اسلام رواج پائیگا مگر یہ بتاؤ کہ مین کیا کرون جو تدبیر بتاؤ وہ کرون اگر یہ
کرتی ہون کہ دین اسلام قبول کرتی ہون تو اپنے عزیزون مین بدنام ہونگی کوئی میرا قرابتدار
نہ ملیگا سب مجکو چھوڑ دینگے دوسرے جب سمندر شاہ کو خبر ہوگی گو وہ مجھسے کسی قسم کا تعلق نہین رکھتا
ہی مگر جب یہ معلوم ہوگا تو ضرور لشکر کشی کریگا بڑی خرابی ہوگی اگر مقابلہ کرتی ہون تو یہ امر
ضرور ہی کہ مین اُس سے شکست کھاؤنگی کیونکہ یہ اب مجکو تمھاری تقریر سے یقین ہوگیا اور
بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین انسے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی یہ جس ملک پر لشکر لیکر
جائینگے اور اسکو ضرور فتح کرینگے نقابدار بخواہ جیقون بر دین اسلام رکھتا ہو پس ایسی حالت مین کیا کرون اسوقت
تو مین نے نامے کا جواب جنگ دیا اور تیاری لشکر کا حکم دیا اب کیا کرنا چاہیے مجکو بڑی حیرت ہی کہ
کیا کرون کیا نکرون دایہ نے کہا کہ یہ حال آپ ہی جانین کیونکہ اگر عزیزون مین بدنامی ہوئی تو کوئی مقام
خوف نہین ہی جو امر اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا جسمین اپنی عزت وجان ومال واولاد بچے وہ امر کرنا چاہیے
اور جسمین ان امرون کی بربادی ہو اُسکو ترک کرنا چاہیے اب یہ فرمائیے کہ یقین نے جو دین اسلام
قبول کر لیا تو اسکا سمندر شاہ نے کیا کر لیا اور اُسکے عزیزون نے کیا اُسکے ساتھ سلوک بد کیا بلکہ برعکس
اخبار سے صاف ظاہر ہی کہ سب اُسکے عزیزون نے اُسکی پیروی کی اور مذہب اسلام قبول کیا پس
جو کہ عقلمند تھے انھون نے بخوشی اعتراض نہ کیا اور جو کہ بیوقوف تھے وہ اُسی ضلالت مین پڑے
رہے اور یقین کو بُرا کہتے ہین اسیطرح جو کہ آپ کے عقلمند عزیز ہونگے وہ آپ کو بھی اچھا اور عقلمند
خیال کرینگے جو کہ نادان ہونگے وہ آپ کو بدنام کرینگے تو اس سے کیا ہوتا ہی اور سمندر شاہ کیا
کر لیگا پس میری رائے یہ ہی کہ ضرور نقابدار کی اطاعت کرنا آپ کو واجب اور لازم ہی کسواسطے
کہ ضرور اس ملک مین دین اسلام جاری ہوگا یہ جو دایہ نے کہا اور یہ بھی کہا کہ ای ملکہ یہ تو مین بخوبی
جانتی ہون کہ آپ میری رائے سے ضرور انحراف فرمائینگی اور جو ارکین سلطنت کہینگے وہ آپ کرینگی
کیونکہ انکا کہنا اور انکی رائے تو بہت ٹھیک ہی بدین سبب عورتین ناقص العقل مشہور ہین مین دایہ
ہون لڑکے کھلانا جانون یا امور سلطنت مین رائے دینا کیا جانون پس جو میری رائے مین آیا وہ مین نے
عرض کیا مین یہ ضرور عرض کرونگی کہ یہ امر فرض ہی کہ آپ نقابدار کی اطاعت فرمائیے اور جو آپنے
لکھا ہی اُسپر عمل فرمائیے میرے نزدیک اس امر مین کوئی خرابی نہین ہی بلکہ اچھا ہی ہی ہر طرح کی
عزت وآبرو ہی یہ جو دایہ نے کہا تو آشوب نے اُسکے جواب مین کہا کہ مین تو بدون دریافت
کیے ابھی کچھ نہین کہہ سکتی ہون یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ مین اسلام قبول کر لون ہان جو امر
تو نے لکھے ہین اور بعض امر اور اُسمین درست نکلے ہین انکی صداقت بھی مجکو ظاہر ہو جائیگی گو ظاہر
ہوئی ہین یہ کہکر آشوب نے اسیوقت اپنا سامان سحر طلب کیا خادمون نے سب سامان
لاکر حاضر کیا پس آشوب اُٹھی اُسنے خون خوک سے غسل کیا تہمت باندھکر چوکی پر بیٹھی اکیاری
اُدری ماش کا آٹا نکالکر ایک پتلا تیار کیا جب یہ سامان کرنے لگی تو دایہ نے عرض کیا کہ مین رخصت
ہوتی ہون آشوب نے کہا کہ ابھی قیام کرو مین دریافت کرلون تو پھر جو میری مرضی ہوگی مین ظاہر
کرونگی دایہ سنکے خاموش ہو کر بیٹھی رہی کہ اتنے عرصہ مین آشوب نے وہ پتلا تیار کر لیا اور کچھ

اسم پڑھکر دم کیا لونگ وکافور روشن کیا اور اگیاری مین شراب جلائی ایک خادمہ نے سامنے
بیٹھکر حلوا تیار کیا کر آشوب نے اپنی ران مین نشتر دیا بعدہ اپنی زبان مین بھی نشتر دیکر اُس پتلے
کی پیشانی پر خون ٹپکایا اور تھوڑا سا خون اُسکے دہن مین ڈالا کہ وہ پتلا گویا ہوا اور کہا کیا کام
ہے آشوب نے کہا کہ ای مخبر سامری جو حال مین دریافت کرون اُسکی خبر مجکو دو پس اُسنے
صدا دی کہ ای ملکہ آپ دریافت کرین مین بیان کرونگا حال گذشتہ وآئندہ پس آشوب نے
کہا کہ حال اہل اسلام از ابتدا تا ایندم بیان کرو جو حال گذرا ہی وہ اور جو آئندہ گذریگا وہ یہ جو
آشوب نے کہا اُس پتلے نے کہا کہ ای ملکہ تمنے وہ سوال کیا ہی کہ جسکے بیان کرنے سے
مین عاجز ہون مگر جو کچھ ہی بیان کرونگا اور تمکو خبردار کرونگا اول تو یہ امر ہی اور تجلی خیال کرلیا جاے
کہ سمندر شاہ ودیگر بادشاہ بہت غفلت کر رہے ہین کہ انکے سبب سے اور سب بھی غافل
ہین یہ امر ضرور ہی کہ خدا پرست بڑے اقبالمند ہین یہ لوگ جہان جائینگے اوس ملک کو ضرور فتح
کرینگے یہ مین خبر دیتا ہون کہ سمندریہ ودیگر ملک ضرور فتح ہونگے اور سب خدا پرست ہوجائینگے
جو کہ مذہب اسلام اختیار کرینگے اُنکی بہت بڑی عزت ہوگی اور بڑے بڑے عہدے پر سرفراز کیے
جاینگے اور جو مقابلہ کرینگے اُنکا تمام گھربار تباہ وبرباد ہوگا اور ایسا ادبار آئیگا کہ سخت پریشانی
اُن لوگونکو ہوگی اور ایک زمانہ آئیگا کہ سب خدا پرست ہونگے کہین ساحرونکا نام بھی نہوگا ہان
وہ ساحر ہونگے جو کہ شریک مذہب اسلام ہونگے اور مذہب اسلام رکھتے ہونگے تصویر پرستی کا
کہین نام ونشان بھی نہوگا کوئی تصویر پرست نظر نہ آئیگا اور یہ جو لقادار آیا ہی اسکا قبضہ ضرور
اس ملک پر ہوگا اور جو کہ شرکت اُسکی کریگا وہ اچھا رہیگا ورنہ خرابی ہوگی کیونکہ یہ بھی خدا پرست
ہی تمام عالم مین خدا پرستی کا رواج ہوگا اور جو کل حال ابتدا سے گذرا تھا وہ سب بیان کیا اور
آئندہ یہ گذریگا سمندریہ فتح ہوگا اُسکے بعد نہ طاق ودیگر ممالک اور سب شریک اہل اسلام ہونگے
خداوند تصویر وسمندر شاہ ہر ایک تباہ وبرباد مارا مارا پھریگا کوئی پرسان حال نہوگا اور یہ بھی
خبر دیتا ہون جو جو کہ طلسم باقی ہین وہ سب فتح ہونگے اُنکے فاتح بھی اہل اسلام ہین یہ کہکر وہ پتلا
خاموش ہو رہا پھر آشوب نے کہا کہ جو سمندر شاہ کی کمک کریگا اُسکا کیا حال ہوگا اُسنے
جواب دیا کہ وہ ایسا برباد اور پریشان ہوگا کہ کہین اُسکو بیٹھنے کی جگہ نہ ملیگی اور قتل بھی کیا جائیگا
زور جو مال اور اسباب ہوگا وہ لوٹ لیا جائیگا اُسکا انجام کسیطرح سے اچھا نہوگا پس جب یہ
آشوب پر ظاہر ہوا تو پھر آشوب نے اُس پتلے سے دریافت کیا کہ یہ تو کہو کہ جو اس لقادار
کی شرکت کریگا اُسکا کیا انجام ہوگا پتلے نے جواب دیا کہ سب طرح اچھا رہیگا کسیطرح کی اُسکو
مضرت نہ ہوویگی اور اُسکی ترقی جاہ وجلال ہوگی وہ ہمیشہ حکومت کریگا گو یہ امر ہمارے مذہب
کے خلاف اور میرے بیان کرنے کا نہین ہی اور نہ کوئی اس حال سے واقف ہی اسمین بڑی بڑی خرابی
ہی ای ملکہ یہ حال بیان کرنا بالکل مذہب سامری وجمشید وتصویر پرستی کے خلاف ہی کیا کرون جب
تمنے دریافت کیا تو مجبور وناچار ہوکر مجکو بیان کرنا پڑا اب مین کچھ حال اور نہین بیان کرسکتا ہون
نہ اب مجسے کوئی دریافت کرنا کیونکہ ہردو خداوند کا غضب نازل ہوگا کیونکہ خداوند اس مذہب کی
مذمت فرماگئے ہین پس یہ تقریر کرکے وہ پتلا خاموش ہوا آشوب نے وہ تھال حلوے کا جو کہ خادمہ
نے تیار کیا تھا اُسکے آگے رکھدیا اور ایک شراب کی بوتل بہت اچھی اُس پتلے نے وہ حلوا کھالیا اور

شراب اٹھا کر پی گیا پس شراب کا پینا تھا کہ اُس بتلے نے چیخ ماری اور اُسمین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا اور
جلکر خاک ہوگیا آشوب یہ کہتی ہوئی اُس مقام پر سے اُٹھی کہا کہ افسوس ہو اس پر بڑا غضب نازل ہوا جو
وہ کہتا تھا کہ مین نے اصلی واقعہ بیان کیا مجھپر عذاب نازل ہوگا وہی ہوا مگر مجھپر کل حال کھل گیا اور معلوم
ہوگیا ای دایہ اب بیکار ہی اس امر مین کوشش کرنا کیونکہ یہ امر تو اب بالکل ثابت ہوگیا کہ یہ سب مین
منجانب ہین جو کوئی اس مذہب کو قبول کریگا وہ اچھا رہیگا اور جو خلاف کریگا اور مقابلہ کریگا وہ از حد خراب
اور تباہ و برباد ہوگا بس مین یہ کہتی ہون کہ مین کیون وہ کام کرون جو کہ خرابی کا سبب ہو مگر مین یہ بون اہل کا
امتحان ہکیے ہوئے نہ اُسکا مذہب قبول کرونگی یہ کہکر آشوب نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہی کہ کل مین شہر
سے لشکر لیکر باہر جاؤنگی اور اُس سے مقابلہ کرونگی اگر میری فتح حاصل ہوئی تو خیر ورنہ بوقت شکست
مین طبل امان بجوا دونگی اور جا کر نقابدار کی شرکت کرونگی اسمین دو امر ہین اول تو مین یہ جواب لکھونگی
ہون کہ مین لشکر لیکر آئی ہون مقابلہ کرنیکو آمادہ بیکار رہیے دوسرے جو کہ میرے عزیز و اقربا و اہل
شہر و اہل لشکر ہین سب یہ خیال کرینگے کہ آشوب ڈرگئی یہ پہلے سے خدا پرست تھی مگر اپنے کو پوشیدہ
رکھتی تھی جب موقع ملا تب اُسنے اپنے کو ظاہر کیا کہین ایسا نہ ہو کہ مجکو گرفتار کرکے سمندر شاہ کے
پاس روانہ کردین تو بڑی خرابی ہو مقابلہ کرنے مین یہ امر ہی کہ جب خدا پرست کی فتح ہوگی تو مین یہ ظاہر
کرونگی کہ مین نے اس نقابدار کی شرکت قبول کی دین اسلام اختیار کیا جو میری ہمراہی کریگا وہ
بہت اچھا رہیگا اور جو نہ کریگا وہ تباہ اور برباد ہوگا ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو جسکے دل مین
آئے وہ کرے مین کسی پر جبر نہین کرتی ہون نہ کسیکو اپنے سے جدا کرتی ہون پس اُسوقت جسکو
بن پڑیگا وہ کریگا جو کہ میرے ہمراہ ہونگے وہ سب دین اسلام قبول کرینگے جنکو منظور نہوگا وہ نکل جاینگے
اسمین کوئی میرے اوپر الزام نہوگا اور نہ کوئی مجکو بُرا کہیگا نہ کوئی اعتراض کریگا جو کوئی مجھے کہیگا تو
اُسکا جواب میرے پاس ہی جو کہ عاقل ہوگا وہ خود اعتراض نہ کریگا یہ جو آشوب نے دایہ سے کہا
دایہ نے عرض کیا کہ آپکی رائے بہت درست اور ٹھیک ہی اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکر اور
اپنے اوپر سحر دم کیا اور اُڑ کر طرف باغ کے چلی آشوب نے کہا کہ ای دایہ ذرا خیال رکھنا ہمیں
جو وقت پڑے تو اُسوقت میری شرکت کرنا اور اس امر کا بھی خیال رہے کہ اُس چھوکری کو
اس حال سے خبر نہ ہو کیونکہ اگر اُسکو معلوم ہوگیا تو وہ اسیوقت اپنی جان دیدے گی اور یہ خیال
کرنگی کہ نہ معلوم اسکا کیا انجام ہوگا دایہ نے عرض کیا کہ کیا ضرورت ہی مین کیون عرض کرنے لگی یہ کہکر
چلی گئی یہان آشوب آکر اپنے آرام گاہ کے کمرے مین سدھی اب اسکا حال پھر تحریر ہوگا دایہ
وہان سے اُس باغ مین آئی یہان ملکہ چندر بدن دایہ کے انتظار مین بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی خواصون
سے کہہ رہی تھی کہ دایہ نے بڑی دیر لگائی نہ معلوم امان جان نے کیون طلب کیا تھا اور کیا ایسی ضرورت
شدید تھی اور کس کام کو بھیجا کہ اتنے عرصہ مین دایہ آکر پہونچی ملکہ اُسکو دیکھکر خوش ہوگئی اور کہنے لگی
کہ دایہ امان تمکو بڑا عرصہ ہوا مین یہان پریشان ہو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ایسی کیا ضرورت تھی
جو امان جان نے تمکو طلب کیا تھا دایہ نے کہا کہ ایک ضرورت تھی اُسنے کہا کہ میری اچھی دایہ وہ
کیا ضرورت تھی امی نے جو تمکو اتنے عرصہ تک نہ آنے دیا کیا کسی مقام پر روانہ کیا تھا اُسنے
کہا کہ ای بچی تیرے سننے کی وہ ضرورت نہین ہی تم ابھی بچہ ہو تمسے کیا کہون اور وہ امر دو چار دن کے
عرصے مین پر ظاہر ہو جایگا دایہ نے اسطور سے کہا کہ ملکہ چندر بدن خاموش ہو رہی پھر کلام

غرض کی تھوڑے عرصہ تک ملکہ اور دایہ دونون خاموش بیٹھی رہین ملکہ عورت عاقلہ تھی جب دایہ نے
یہ کہا کہ تمپر خود ظاہر ہو جائیگا تو ملکہ جیندر بدن سمجھ گئی کہ کوئی ایسی ہی راز کی بات ہی سوجہ سے جلسہ
عام مین دایہ نے نہین کہی تخلیہ مین دایہ مجھسے بیان کریگی اسی سبب سے پھر دایہ سے ملکہ نے
نہ دریافت کیا اور نہ ضد کی جب دایہ نے دیکھا کہ کوئی تین پہر رات کے قریب آئی ہی سب سے کہا
کہ ای صاحبو اپنے اپنے مقام پر جاؤ اور ای لڑکی کہان تک جاگے گی ایسا نہو کہ کچھ طبیعت
تیری بے لطف ہو جائے کچھ نیند کا کسل ہو جائے یہ جو دایہ نے کہا ملکہ اٹھی اور اپنی خوابگاہ مین آئی سب
خواصین اور ہمرازین اپنے اپنے مقام پر آکر سو رہین دایہ جو ہمیشہ ملکہ کے پاس سوتی تھی یہ بھی
ملکہ کی خوابگاہ مین آئی اب جو تخلیہ ہوگیا تو ملکہ نے کہا کہ ای دایہ مین تمھارے قربان گئی جو امر
کہ امی نے تمسے ملا کر کہا ہی اُس سے مجھکو آگاہ کرو اب فرمائیے کہ کیا ضرورت تھی جو تمکو اتنا غور
لگا دایہ نے کہا کہ بچی تیری بڑی زبان ہو گئی ہی مین بات چھپانے والی نہ قربان ہون تیرے اوپر سے
مین خود بیان کیے دیتی ہون اب کبھی ایسی بات نہ کرنا ورنہ مین ناراض ہونگی تیری امان سے کہدونگی
مجھکو اُنسے کہنے کی کیا ضرورت ہی مین خود تمکو سزا نہین دیسکتی ہون یہ کہکر کہا کہ ای بیٹیا وہ یہ امر تھا
کہ تجھکو مبارک ہو کہ نقابدار لشکر لیکر تیرے مان کے ملک پر چڑھ آیا ہی اور نامہ بھی تحریر کیا تھا
اسمین بہت کچھ تقریر تھی تیری مان نے جواب جنگ دیا تھا اُسی مین میری راے لینے کو بلایا تھا
یہ کہکر جو کچھ تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اور جو امر کہ پیش آیا تھا سب ظاہر کیا اور کہا کہ ملکہ کو بھی
ثابت ہوگیا کہ مذہب اسلام کا ڈنکا بجیگا اور یہ لوگ سب صاحب اقبال ہین انکا کوئی مقابلہ
نہین کر سکتا ہی جو شریک اہل اسلام ہوگا وہ سب مین بہت بڑا ذی عزت ہوگا اور بہت بڑا مرتبہ ہوگا
جب یہ دریافت ہوگیا تو ملکہ نے یہ راے کی جو کہ اس مقام پر دایہ اور ملکہ مین ہوئی تھی جب
یہ سن چکی تو دایہ سے جیندر بدن نے کہا کہ ای دایہ یہ تو بڑی خرابی کی بات ہوئی کہ مقابلے کی
نوبت آئی نہ معلوم اسکا انجام کیا ہوگا دایہ نے کہا کہ ای فرزند انجام اسکا یہ ہوگا کہ ملکہ کو شکست ہوگی
تم کچھ خوف نہ کرو اور اخیر مین سب لوگ دین اسلام قبول کرینگے اور جو جو ملکہ کے ہمراہ ہونگے اور
شریک ہوجائینگے اُن لوگون کے بہت بڑے مرتبے ہونگے اور بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیے جاوینگے
ای فرزند مین صاف کہتی ہون کہ تیرا تو بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور بڑی عزت ہوگی اور بہت چین و آرام
ملیگی یہ جو دایہ نے ملکہ جیندر بدن سے کہا یہ سنکے ملکہ خاموش ہو رہی اور پلنگ پر جاکر سو رہی
ان سبکو اُسی فکر مین رکھا جاتا ہی اُدھر جب رات تمام ہوئی اور سحر ہوئی نقابدار کل امور
ضروری سے فراغت کرکے بارگاہ مین تشریف لایا سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا
نقابدار نے کہا کہ ابھی تک عیار جواب نامہ لیکر نہین آیا اسکا کیا سبب ہی معلوم نہین کہ اسپر
کیا گذری اور کس آفت مین مبتلا ہو گیا کیا اُسکو جواب نامہ نہین ملا جو ابھی تک نہین واپس آیا یہ
ذکر ہو ہی رہا تھا کہ وہ عیار حاضر دربار ہوا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور جواب نامہ پیش کیا نقابدار نے
جواب نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے جواب نامہ پڑھکر سُنایا جب نقابدار مضمون جواب سے آگاہ
ہوا اہل دربار سے فرمایا کہ معلوم ہوا یہ لوگ اپنے سحر پر بہت ناز کرتے ہین مین ایک دم مین سبکا
خاتمہ کر دونگا انکو لب ہلانے کی مہلت نہ دونگا وہ کس امر پر بھولی ہی آنے دو میرا کیا کر سکتی ہی یہ فرماکے حکم
دیا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے جائین شاید اسکا لشکر ہمارے مقابلہ کو آتا ہی ہم اسکا تماشا ملاحظہ

کرینگے یہ حکم سنتے ہی ملازمون نے پردے بارگاہ کے اٹھادیے راوی نے بیان کیا ہے کہ آشوب
تو حکم دیچکی تھی کہ کل لشکر تیار ہو ہم برائے مقابلہ نقابدار جائینگی پس جیسے ہی سحر ہوئی سب لشکر
تیار ہو گیا یہان آشوب محل مین اٹھی لباس رزم پہنکر باہر آئی سب ارکین سلطنت و سرداران
لشکر حاضر تھے سب کا مجرا ہوا اور تخت سحر پر سوار ہوئی اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کیا اور سب
سرداروں کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آئی یہان بھی سب سردار موجود تھے انکا مجرا ہوا تخت اژدر
سحر پھر آراستہ کیا گیا سب سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے سواری چلی عقب مین لشکر
روانہ ہوا سب اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ملکہ آشوب برائے مقابلہ نقابدار تشریف لیے جاتی ہین
تا در شہر پناہ سب پہونچانے آئے آشوب لشکر لیکر بیرون شہر آئی یہ لشکر ساحران ہر ایک دم مین
ایک ماہ کی راہ طے کرتا ہے تھوڑے سے عرصہ مین راہ طے کرکے مع لشکر و جملہ سرداروں وغیرہ کے
اُس مقام پر پہونچی کہ جہان نقابدار تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک ابر پیدا ہوا وہ قریب اُس صحرا
کے آیا اہل دربار نے نقابدار سے عرض کیا کہ ذرا حضور بلاحظہ فرماوین کہ کسقدر ابر غلیظ اٹھا ہے اگر
یہ نہ معلوم ہوتا کہ حریف برائے مقابلہ لشکر آنے والا ہے تو ہم آپ سے گزارش کرتے کہ برائے شکار تشریف
لیچلیے مگر عالم مجبوری ہے نقابدار نے جواب مین فرمایا کہ مین خود چلتا کیونکہ بہت عرصہ سے واسطے شکار
کھیلنے کے نہین گیا ہون ضرور چلتا مگر کیا کرون مجبور اس وجہ سے ہون کہ حریف کی آمد ہے اور وہ ساحرہ
ہے اور مقابلہ پر آمادہ ہے اگر وہ ساحرہ نہوتی کوئی غیر ساحر ہوتا تو کوئی نقصان نہ تھا بلکہ یہ امر تھا کہ مین
یہ خیال کرتا کہ جب لشکر آکر اترےگا تب مقابلہ ہوگا ایک دو دن مین شکار کھیلکر دل بہلا لیتے نقابدار
یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلے آتش کے نکلنے لگے اہالیان لشکر سب اُسی ابر کی طرف
دیکھ رہے تھے یہ جو واقعہ سنے دیکھا اُن لوگون نے نقابدار سے عرض کیا کہ کیا امر ہے نقابدار
نے کہا کہ لشکر ساحران آتا ہے یہ اُسی کی علامت ہے خوب ہوا کہ جو حکم سامان شکار درست ہونے کا
نہ دیا تھا اب جو دیکھا اُس ابر سے اژدر آتش فشان پیدا ہوئے انکی پشتون پر علم نصب تھے انکے
کالے کالے پھریرے اُسپر تعریف خداوند تصویر سحر بنی تھی وہ اژدر آکر بالائے ہوا سے زمین پر قائم ہوگئے
اب اور سامان جلوس سواری ہوا پر سے اُترنے لگا یہان تک کہ دیکھا کہ ایک تخت چار اژدر زیر
ہوا سے نیچے زمین پر اُتر رہا ہے اُسپر ایک ساحرہ تاج زرین سر پر رکھے ہوئے بیٹھی ہوئی ہے مگر ضعیف
ہے اُسکے برابر سرداران لشکر کوئی ہنس سحر پر سوار کوئی اژدر پر سوار کوئی مرکب سحر پر کوئی قاز پر کوئی
قرقرے پر کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاؤس پر کوئی ماہی پر سوار تھے اسی طرح ہر سردار اپنی اپنی پسند
کی سواری پر سوار اور اُسکے عقب مین لشکر بیشمار وہی سواریان سحر پر سوار باہم سحر آزمائی کرتے
ہوئے کوئی سنگ دل سنگ بازی کرتا چلا آتا ہے کوئی اپنی دریا دلی دکھا رہا ہے کسی کے سر پر ابر سیاہ
سایہ فگن ہے اور اُس ابر سے مروارید و گلاب برس رہے ہین کوئی ابر آتش بار بنائے چلا آتا ہے کسی کے سر پر
سایہ فگن باز ہے کوئی برقین چمکا رہا ہے کوئی اپنے روبرو سحر سے باغ تیار کیے ہوئے ہے اس طور سے لشکر ساحران
آگے بڑھا وہ عیار جو کہ نامہ لیکر گیا تھا وہ بھی نقابدار کے دربار مین اپنے مقام پر موجود تھا کہ اُسنے
اس لشکر کو دیکھکر عرض کیا کہ خداوند یہ جو تخت اژدر پر سوار ہے یہی آشوب جادو ہے اور یہی سب سردار
اسکے ہین جو کہ دربار مین حاضر تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ آشوب اپنے ہمراہ تین لاکھ ساحر لیکر
برائے مقابلہ نقابدار آئی ہے اسکے پاس کل تین لاکھ سپاہ تھی یہ کچھ بھی شہر مین چھوڑ آئی تھی سب

اپنے ہمراہ لائی تھی پس وہ لشکر آکر اُترا اُسکے عقب میں ہزارہا اژدرِ دمان بیابان بارگاہ وغیرہ آراستہ بھا
اور بار تھا اُسکے ہمراہ بھی چند ساحر تھے اور وہ اژدر بھی آکر اسی میدان مین اُترے پس اُس ساحرہ
نے جو اُسکے ہمراہ تھی اور چند ساحر بھی تھے وہ اُنکے افسر تھے اُسنے آتے ہی اب جو سحر کیا ایک مرتبہ وہ
بارگاہین خود بخود برپا ہوگئین ملکہ آشوب تخت پر سے داخل بارگاہ ہوئی اور سب سردار بھی اپنے
اپنے خیمون مین جانے لگے لشکر اُترنے لگا اپنے اپنے لیے خیمے سحر سے تیار کیے اُسمین جا کر بیٹھے یہ
حال دیکھکر نقابدار نے حکم دیا کہ منادی لشکر مین ندا دی کہ اب کوئی لشکر سے باہر نہ نکلے کیونکہ لشکر
کفار آگیا ہے اور وہ لوگ ساحر ہین ایسا نہو کہ کوئی گرفتار سحر ہوجاے تو بڑی خرابی پیش آئیگی پس جب تک
اُنکے مقابلے کا طرز نہ معلوم ہوجاے اُسوقت تک کوئی لشکر سے نہ نکلے یہ لوگ بہت بڑے ساحر ہین اور
ہم لوگ غیر ساحر ہین یہ جو حکم نقابدار نے دیا اسیوقت منادی نے ندا دی کہ یہ حکم نقابدار عالی مقدار کا ہے یہ
یہ جو حکم لشکر مین منتشر ہوا سب کو معلوم ہوا کہ یہ حکم نقابدار ہے اُسیوقت سے لشکر مین بندوبست ہونے لگا
جو لوگ بیرون لشکر گئے ہوئے تھے سب داخل لشکر ہوئے اُسیوقت سے پھر کوئی باہر نہ نکلا یہان وہ لشکر
ساحران اُترا بازارین برپا ہوئین ساحر لوگ ادہر اُدہر بازار مین پھرنے لگے سودا سلف خریدنے لگے
بہت عمدہ طور سے بازار آراستہ تھا کہ لائق دید تھا ہر ساحر اپنے سحر کو آزما رہا تھا اور کہ رہا تھا کہ
جس وقت نقابدار سے مقابلہ ہوگا اُسکو ہم اپنے سحر سے زیر کرکے گرفتار کر لینگے اور اُسکے لشکر کو تباہ
اور برباد کر دینگے غرض کہ وہ دن اسی بندوبست اور تدبیر مین گذرا نقابدار کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ساحر
بہت زبردست ہے تو فکر پیدا ہوئی کہ کیا تدارک کیا جاے یہ تو فکر مین دربار مین بیٹھے ہوئے ہین ادہر
ملکہ چندر بدن جو خواب سے بیدار ہوئی بعد فراغت ضروریہ کے دایہ سے کہنے لگی کہ کیون دایہ یقین ہے
کہ امی جان لشکر لیکر براے مقابلہ نقابدار گئی ہونگی دایہ نے کہا کہ ہان ضرور گئی ہونگی ملکہ نے کہا کہ دایہ
کوئی تدبیر ایسی ہوتی کہ مین بھی یہ مقابلہ دیکھتی کیونکہ یہ مقابلہ لائق دید ہے مین نے اکثر لوگون کی زبانی
سُنا ہے کہ ساحر سے غیر ساحر مقابلہ نہین کرسکتے ہین مین اِسکے خلاف پاتی ہون کہ جو لوگ خدا پرست
ہین وہ غیر ساحر ہین اور والدہ کے ہمراہ جتنے ہین وہ بہت زبردست ساحر ہین پھر یہ لوگ کیونکر
مقابلہ کرینگے مین نے اکثر کتابون مین بھی دیکھا ہے کہ انھون نے بہت سے ساحرون کے ملک فتح
اور برباد کیے ہین کیا یہ امر غلط ہے کیا کوئی نیا طرہ بقرائی جنگ وجدل کا ہے دایہ نے کہا
کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے اگر مین تجکو لیجاتی ہون تو بڑی خرابی ہے کیونکہ تیری مان نے منع کیا تھا کہ لڑکی
سے نہ کہنا ورنہ وہ بہت پریشان ہوگی مین نے اُنکے کہنے کا خلاف کیا پس جب تم اُس مقام پر
جاؤگی اور وہ دیکھینگی تو مجھپر بہت ناراض اور ناخوش ہونگی اور کہینگی کہ نافرمانی کی دوسرے یہ امر
ہے کہ تو نے آج تک لڑائی دیکھی نہین ہے اور دیدہ تیرا کو ... ہے اور وہان خون کے دریا بہینگے مبادا
ایسا نہو کہ خون دیکھکر تجکو غش آجاے تو خرابی ہوگی یا کچھ دشمنون کی طبیعت ناساز ہوجاے
ملکہ چندر بدن نے کہا کہ او میری اچھی دایہ تجکو میرے سر کی قسم ہے تو انکار نہ کر مین یہ مقابلہ ضرور
دیکھونگی ای دایہ تجکو میری جان کی قسم ہے مجھے ضرور لیچل اگر انکار کریگی تو ہمین کو روئے یہ جو ملکہ چندر بدن
نے دایہ سے کہا دایہ اُسکو بہت چاہتی تھی اور اُسکی محبت مین نقابدار کو اُٹھا لیگئی تھی اسکا یہ خیال
ہے کہ لڑکی کا دل کسی طرح سے نہ میلا ہو اگر یہ کہے کہ دایہ تو مجکو آسمان پر سے تارے توڑ کر لا دے
تو جہانتک مجھسے ممکن ہوگا مین لا دونگی جب اُسنے اسطور سے قسمین دین اور یہ کہا کہ مین رونگی

ہو انکار کرے تو دایہ نے کہا کہ چھوکری تیری زبان بہت تیز اور طرار ہوتی جاتی ہو نوبت اب چل نکلی ہی اور بہت
شوخ ہوئی ہو کیا اچھی بات مجھے کہتی ہو جو تیرا برا چاہتے ہین مین اُنکو گور ولواؤن تیری دشمن نہ ہون جو ایسی ہوا کو
میری روح تیرے سامنے نکلے اب تو بہت ضد کرنے لگی ہے مین نے لاکھ مرتبہ تجھے کہا کہ ایسی بات
بار بار زبان پر نہ لایا کر مگر تو ہر بار ضرور وہی بات کریگی کہ جس سے مجکو غصہ آہی جاتا ہی ملکہ چندر بدن نے
کہا کہ ای دایہ تم چاہے خفا ہو جاہے ناراض ہو جاہے مارو مگر مجکو اس جنگ کا تماشا دکھلاؤ جب دایہ نے
یہ دیکھا کہ یہ لڑکی کسی طرح سے نہ مانیگی اور بہت عاجز کریگی اُسوقت یہ دل مین خیال کرکے ملکہ چندر بدن سے
کہا کہ ظاہر مین تو بے جلنا تیرا اچھا نہین ہی مین یہ تدبیر کرتی ہون کہ تجکو پوشیدہ لیے جاتی ہون اور ایک مقام پر سب
سے الگ مخفی تجکو رکھونگی اور خود بھی پوشیدہ رہونگی مگر اپنے ہمراہ کسیکو نہ لے چلنا حرف مین آونگی اور تم
ہونگی اور ایسے مقام پر تیرے لیے جگہ تجویز کرونگی کہ دونون لشکر تیرے پیش نظر رہینگے راوی نے بیان کیا
کہ یہ جو دایہ نے ملکہ سے کہا ملکہ بہت خوش ہو گئی دایہ کے گلے سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای دایہ تم بہت اچھی
آدمی ہو مین تمکو اپنی امی جان سے زیادہ جانتی ہون اور اُنسے زیادہ محبت رکھتی ہون دایہ نے ملکہ سے
کہا کہ تم محبت کرنے والی زندہ اور سلامت رہو کہ جسکے سبب سے مجکو ہر قسم کی راحت ہی جب یہ باتین
ہو چلین اور قرار پا چکا ملکہ نے اُٹھکر مونہہ ہاتھ دھویا کھانا کھایا ادھر دایہ نے بھی کل کامون سے فرصت
کرلی کہ چندر بدن نے کہا کہ دایہ چلو دایہ نے کہا کہ اچھا پس اُسیوقت دایہ نے تخت سحر تیار کیا اور وہ سحر کیا کہ
جسکے سبب سے کوئی دایہ کو نہ دیکھے نہ چندر بدن کو سحر غائب کرکے تخت سحر کو اُڑا کر اُس میدان مین آئی
وہان ایک مختصر سا پہاڑ تھا اُس پہاڑ پر سے دونون لشکر پیش نگاہ تھے اور جو معرکہ کہ پیش نگاہ آنے والا تھا
وہ روبرو ہوگا یہ اُس پہاڑ پر آئی اُسنے خیمہ برپا کیا مگر اُسی طور سے کہ کوئی نہ دیکھ سکے اُسمین دایہ اور ملکہ جاکر
بیٹھی یہ وہ وقت ہو کہ آشوب آچکی ہے اور سب لشکر اُتر چکا ہے نقابدار اپنی بارگاہ مین بیٹھے
ہوئے ہین کہ یہ آکر بیٹھی تھی اپنے جو نقابدار کو دیکھا یہ تو عاشق تھی دیکھتے ہی غش کھا کر گری دایہ نے گلاب وغیرہ چھڑکا
اُسکو ہوش آیا اُسنے دایہ سے کہا کہ ای دایہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ لوگ غالب آئین دایہ نے کہا کہ میرے تدبیر
کرنے سے کیا ہوگا وہ خود ہی غالب آئینگے ملکہ نے کہا کہ مجکو ایک امر کا خیال ہو کہ کہین ایسا نہو کیونکہ امی جان تو
برسر فساد ہین ایسا نکرین کہ جب یہ لوگ غافل ہون اور امی جان سحر کرکے اُنکو عاجز و پریشان کرین اُسوقت یہ لوگ تباہ ہوا چاہے
خرابی ہو دایہ نے کہا کہ ای فرزند اسکی مین تدبیر کیے دیتی ہون یہ کہکر دایہ نے کہا کہ بیٹا تم اسی مقام پر ٹھہری رہو لیس دایہ
سبکی نظرون سے پوشیدہ ہو کر لشکر نقابدار مین آئی اور تھوڑا سا پانی اپنے ہمراہ لائی تھی اُسپر اسم سحر پڑھ کر دم کر دیا
اور اس پانی کا حصار گرد لشکر نقابدار کیا اور ایک اسم پڑھکر گرد نقابدار کی سپاہ کے دم کر دیا کہ ایک دیوار آہنی بنکر
تیار ہو گئی یہ سحر اُسنے اسطور کا کیا تھا کہ رات بھر رہے اور یہ کیا تھا کہ جو کوئی لشکر نقابدار کا نکلے تو نکل جاسکے اور پھر چلا
آئے اگر لشکر حریف کا کوئی نہ آسکے اور سحر نہ اثر کرے کیسا ہی ساحر زبردست ہو یہ دایہ بڑی زبردست ساحرہ ہو سوائے آشوب
کے کوئی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہو اسی سبب سے آشوب اسکی خاطر کرتی ہو کہ ایسا نہو کہ یہ بگڑ جاے تو خرابی ہو پس
دایہ یہ تدبیر کرکے اپنے مقام پر آئی اور ملکہ سے کہا کہ بیٹا مین تدبیر کر آئی ہون اب کوئی آسیب نہ پہونچیگا اگر کوئی لاکھ
تدبیر کریگا ہان اگر تیری امان کوشش کرے تو کچھ بند و بست ہو سکتا ہو مگر اسکی کوشش بھی جیسی کہ ہونی ہوگی اُسوقت یہ دایہ
نے کہا ملکہ خوش ہو گئی دایہ نے جو اسقدر کوشش کی اسکا سبب یہ تھا کہ یہ خفیہ طور سے مطیع اسلام تھی اور اُسنے اپنے کو
سحر کیا تھا جو کہ برسون کی محنت مین تیار ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہو جبکہ رات ہوئی آشوب نے اپنے لشکر مین طبل جنگ
بجوایا اور حکم دیا کہ طبل جنگ بجے سحر کو ہم مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر آشوب مین طبل بجا یہ خبر لشکر نقابدار مین آئی

یہان نقابدار اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے اپنے اہل دربار سے فرما رہے تھے کہ ساحرون سے مقابلہ ہے جب میدان جنگ مین
صف آرائی ہو اُسوقت بدون اجازت کوئی شخص کسیکے مقابلے کو نہ جاے کیونکہ تم لوگ غیر ساحر ہو اور وہ ساحر ہین اہل دربار
نے عرض کیا کہ آپکے اقبال سے ہم سبکو قتل کرینگے کچھ مقام خوف نہین ہے ہم غازی ہین اور جہاد کو ہم فرض جانتے
ہین اور مرگ کو حیات اور حیات کو موت تصور کرتے ہین نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو مجکو یقین ہے کہ آپ لوگ اگر دریاے
آتش ہو تو اسمین بھی کود پڑینگے کچھ خوف جانکا نکرینگے یہ کیا امر ہے یہ تو ساحر ہین انھون نے عرض کیا کہ خداوند امر یہ ہے
کہ جب ہم حملہ کرینگے ایکمرتبہ اُنکا سحر اثر کریگا جب ہم جا پڑینگے تو اُنکے حواس جاتے رہینگے وہ بھی تلوار سے مقابلہ
کرنے لگین گے ساحر بکار خشیہ جا رہیگا نقابدار نے فرمایا کہ یہ نہ خیال نکرو اُنکے ایک سحر مین سب بیکار
ہو جاینگے انھون نے عرض کیا اگر قتل ہوئے تو مرتبہ شہادت پایا کیونکہ کفار کے ہاتھ سے نے لس ہو کر قتل ہوتے
نقابدار نے فرمایا کہ جزاک اللہ صرف نقابدار اُن سبکے قصد کو دریافت فرماتے ہین اس سبب سے کہ دیکھین
یہ لوگ کس قسم کا دل رکھتے ہین اور یہ جنگ ساحران سے تو خوف نہین کرتے ہین اُنکے دلون کا حال معلوم ہو جاتے
جبکہ یہ کلام اہل دربار سے سنے تو یقین ہو گیا کہ ضرور یہ لوگ اپنی جانمین نہ عزیز کرینگے اور کفار سے مقابلہ کرینگے پس یہ
اُسوقت نقابدار نے خیال کیا کہ کوئی تدارک ایسا ہو کہ یہ ساحر زیر ہون اور ہماری فتح حاصل ہو یہ اس فکر مین بیٹھے
ہوئے تھے کہ یکایک طبل جنگ کی صدا آئی دریافت ہوا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا نقابدار نے بھی طبل جنگ
بجنے کا حکم دیا یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا سب اہل ان
جنگ کرنے لگے نقابدار نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب و ضرب
درست کرنے لگے باہم اہل لشکر یہ تقریر کرنے لگے کہ بڑے غضب کا سامنا ہے کیونکہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر ہین
وہ بدمعاش ایک دانہ پاش مین ہمارا قیاس بگاڑ دینگے ہم بیکار ہو جاینگے وہ قتل کرنے لگین گے ایک نے
کہا کہ پھر کیا ہوگا مرتبہ شہادت کا پائینگے حق نمک سے ادا ہونگے ہم بہادر ہین ہم کو اس امر سے کیا خوف
ہے جو ہمارے حق مین ہوگا یہان لشکر نقابدار مین تو اہل لشکر باہم یہ تقریر کر رہے مین اور سامان جنگ
مین مصروف ہین اُدھر لشکر حریف مین ساحر اپنا اپنا سحر جگا رہے ہین دونون لشکرون مین جنگ کی تیاری ہو رہی
ہے طلایہ پھر رہا ہے صداے خبردار باش بلند ہے جب کوئی نصف شب آئی تو آشوب نے یہ خیال کیا کہ لشکر
نقابدار پر سحر کرنا چاہیے کہ یہ لوگ بیکار ہو جائین صبحکو ہم بیجا کر اُنکو قتل کرین بدون مکر و دغا کے
انسے سر بر ہونا محال ہے یہ خیال کرکے اپنے خیمہ مین آئی اور سامان سحر طلب کرکے سحر کیا کہ ایک لکہ ابر لشکر نقابدار پر
آکر قایم ہوا اور اس سے پانی برسنے لگا مگر گرد لشکر نقابدار برستا تھا اندر لشکر کے ایک قطرہ نہ پڑتا تھا یہ سحر کرکے
باہر آئی اس خیال سے کہ لشکر مین تلاطم مچا ہوگا چلکر تماشا دیکھین جب اپنے لشکر سے باہر آئی دیکھا کہ گرد لشکر پانی برس رہا
ہے اندر اُس لشکر کے ایک قطرہ نہین پڑتا ہے اسنے جو دیکھا پھر یہ اپنے لشکر مین آئی اُس سحر کو اپنے واپس کیا اور
دریافت کیا کہ تیرا اپنا کام کر آیا اُسنے جواب دیا کہ اے ملکہ اُس لشکر پر کوئی سحر نہ اثر کریگا وہ لوگ بڑے ساحر ہین کہ
انھون نے قبل سے تدارک کیا ہے آشوب نے جو یہ سحر سے سُنا اسنے خیال کیا کہ یہ لوگ تو ساحر نہین ہین سحر کو برا جانتے
ہین اور برا کہتے ہین پھر اسکا کیا سبب کہ میرا سحر کام نہین کرتا اسنے غصہ مین آکر ایک اور سحر بہت زبردست کیا
اگر وہ یہ تدارک نہ کر جاتی تو اُسنے لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا وہ سحر بھی اُسکا واپس آیا اور وہی کلام کیا اسی تدبیر و تدارک
مین آنی رات تمام ہوئی اُدھر سے نقابدار ادھر سے آشوب نکلی اپنے لشکر کو لیکر میدان جنگ مین صفین آراستہ
ہوئین نقابدار کی طرف سے نیزہ دار نکلے انھون نے جو درخت حائل نگاہ تھے انکو قلم کیا پست و
بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا لشکر آشوب سے ایک ساحر نے بڑھکر سحر کیا

جو درخت حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا پست و بلند زمین ہموار کی ایک نے سحر کرکے پانی برسایا گرد و غبار کو بٹھایا
دونون طرف سے نقیب نکلے نقابت کی دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا ہو گیا سب کو جوش شجاعت آیا
بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا اُسکے بعد لشکر آشوب سے ایک ساحر نکلا اُسنے مبارز طلب کیا نقابدار کے
لشکر سے ایک سردار نقابدار سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا پہلے ہمکلام ہوا اُسکے بعد اُسنے کہا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر ساحر نے یہ سنکے کچھ پڑھنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ دایہ نے رات بھر مین یہ بندوبست کیا تھا کہ جب ساحر
وغیر ساحر سے مقابلہ ہوگا اُسوقت بڑی خرابی ہوگی کیونکہ یہ لوگ تو بالکل سحر سے ناواقف ہین یہ سحر کرکے اُنکو گرفتار کر لیجائینگے
اس سے بہتر یہ ہے کہ تو اسی مقام پر سے ایسی تدبیر کر کہ آخر تو یہ ظاہر ہو کہ اُسنے قتل کیا اور قتل سحر سے ہو پس اسنے سحر
تیار کیا تھا اُسی مقام پر سے بیٹھی بیٹھی سحر کرتی ایک برق چمک کر گرے گی اُسکا خاتمہ ہو جائیگا پس جب اسنے دیکھا کہ
دونون لشکر باہم ملے اور مقابلہ ہونے لگا ایک سردار لشکر نقابدار سے نکلا ہے ساحر کے مقابلہ پر اور اُس ساحر نے
قصد کیا ہے کہ سحر کرکے گرفتار کر لیجائے پس دایہ نے اُس پہاڑ پر سے سحر کیا کہ برق چمک کر گری اُس ساحر کے دو ٹکڑے
ہوگئے یہ جو حال آشوب نے دیکھا پریشان ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ برق سے یہ ساحر قتل ہوا اور خدا پرست زندہ رہا یہ تو
اسی فکر مین تھی کہ دوسرا ساحر اس سے اجازت لیکر میدان مین آیا اُس سے اس خدا پرست سے مقابلہ ہوا جب
اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون یا اُسی طور سے برق چمک کر گری اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوگئے اسی طور سے کئی ساحر لشکر آشوب
کے مارے گئے اُسوقت آشوب کو غصہ آیا چونکہ لشکر اُس حصار سے باہر آگیا تھا دوسرے وہ حصار صرف رات بھر کے لیے تھا
اُسنے غصہ مین آکر اہل لشکر سے کہا کہ اب کوئی مقابلے کو نہ جائے مین خود جاکر مقابلہ کرتی ہون کیونکہ اس سے کیا حصول کہ بیکار
میرے اہل لشکر کا خاتمہ ہو جائے مین نقابدار کو طلب کرکے مقابلہ کیے لیتی ہون یہ کہکر اور تخت سحر کو صف سے
نکالکر میدان مین آئی وہ سردار اُس مقام پر کھڑا ہوا حریف کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ آکر موجود ہوئی اُسنے کہا کہ اے خدا پرست
تو واپس جا اور بھیج افسر اور امام نقابدار کو یہ مقابلہ کے لیے بھیجدے کیونکہ مین بھی اپنے لشکر کی بادشاہ ہون اور وہ
بھی اپنے لشکر کے افسر ہین باہم مقابلہ ہو جائیگا جو ہونا ہو وہ ہو جائے جسکی فتح ہو یہ سنکے وہ سردار کہنے لگا کہ مین تیرے
مقابلے کو موجود ہون اُسنے جواب دیا کہ میری یہ لیاقت نہین ہے کہ مین تجھسے مقابلہ کرون یہ کہکر صدا دی کہ اے نقابدار
اگر تم کو اپنی جان عزیز ہے تو اپنا لشکر لیکر چلے جاؤ ورنہ میرے مقابلہ کو آؤ یہ جو صدا دی پس نقابدار مرکب کو چھیڑ کر آشوب کے جانب روانہ ہوئے
عرض کیا کہ جب تک ہم لوگ موجود ہین حضور کیون مقابلہ کو تشریف لیجاتے ہین ہم جان نثار ہو حاضر ہین نقابدار نے جواب مین فرمایا کہ وہ
مجھکو برائے مقابلہ طلب کر رہی ہے مین کیونکر مقابلہ کو نہ جاؤن اور تمکو اجازت میدان دون اپنے طریقہ کے خلاف کرون اور
قاعدہ اسلام سے پھرون یہ کہکر فرمایا کہ اگر خداوند کریم چاہتا ہے تو مین اس سے مقابلہ کرکے زیر کرتا ہون اُسکا سحر مجھپر کچھ اثر
نہ کریگا آپ سب کو اُس مقام پر روکا اور خود مرکب کو مہمیز کرکے اُسکے مقابل آئے اور سردار کو بھی واپس کر دیا ناظرین پر واضح رہے
کہ ایک تعویذ دایہ نے دیا ہے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اُسکا اثر یہ ہے کہ جسکے پاس وہ تعویذ ہو اُسپر سحر اثر نہین کر سکتا ہے کیسا ہی زبردست
ساحر ہو مگر اُسکا سحر اثر نہ کریگا یہ تعویذ دایہ نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا کیونکہ اُسپر بزور کہانت ظاہر تھا اُسنے وہ تعویذ اُنکو دیا
تھا اُنکے بازو پر بندھا تھا پس جب یہ اُسکے سامنے آئے اور مقابل ہوئے اُسنے پہلے بہت کچھ کلام کیے اور نصیحت کی اور
کہا کہ کیون اپنی جوانی کے پیچھے پڑے ہو مین ساحرہ ہون ایک سحر مین تم بیکار ہو جاؤگے دوسرے یہ امر ہے کہ مجھکو تمھارے
اوپر رحم آتا ہے ہان یہ بیان کرو کہ تم خدا پرستون کا یہ قول ہے کہ سحر کو بُرا اور کفر جانتے ہو اور ساحر کو بھی ویسا کہتے ہو اُسپر یہ حال
ہے کہ بظاہر تو بُرا کہتے ہو اور باطن مین بہت بڑے ساحر ہو کیسے کیسے ساحر میرے لشکر کے تمھارے سردار لشکر کے
مقابل آئے مگر اُسکے ہاتھ سے نہ مارے گئے ذرا دم لینے کی مہلت نہ ملی کہ برق چمکی اور گری وہ قتل ہوا اسکا کیا سبب ہے
اور یہ کیا بات ہے اور کونسا طریقہ جنگ کا ہے کہ بظاہر سحر سے نہین مقابلہ کرتے ایک مقابلہ کرنے آتا ہے دوسرا اُسکی

لگا سکتا ہے کہ وہ تو مقابلہ کرنے لگا اور یہ اسکی طرف متوجہ ہوا اور حریف بھی دوسرے نے سحر کیا حریف تو غافل ہے اسکی طرف
متوجہ ہے کہ اتنے عرصہ مین اُسکا وار چل گیا یہ تو اپنا وار اسیر کرتا رہا یہان تو خاتمہ ہوگیا یہ کوئی طریقہ جنگ ہے اب مجبر ظاہر ہوا کہ تم لوگ
مکر سے مقابلہ کرتے ہو یہ جو تقریر آشوب نے کی نقابدار کو غصہ آیا اور جواب دیا کہ ای لکاتہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہے ہم لوگ سحر و
ساحری کو حرام جانتے ہین اور جاننے والے کو کافر سمجھتے ہیں کیونکر فعل حرام کے مرتکب ہونگے اور مکر سے مقابلہ کرنے کو بُرا جانتے ہین
اور دغا سے لڑنے کو بالکل خلاف شجاعت و مردانگی تصور کرتے ہین جو کہ نامرد ہین وہ مکر اور دغا سے لڑتے ہین یہ ہمارے
طریقے اور قاعدے کے خلاف ہے یہ بات کبھی نہ خیال کرنا ہم لوگ کبھی ایسا نہ کرینگے یہ ہمارے خدا کی قدرت ہے اور تملوگون پر
غضب خدا نازل ہوا ہے خدا کی طرف سے برق چمک کر گرتی ہے اور تمکو قتل کرتی ہے یہ جو نقابدار نے فرمایا اُسنے جواب دیا کہ
اب مین دیکھتی ہون کہ اُنکا خدا آپ کو میرے ہاتھ سے کیونکر بچاتا ہے اور کیونکر آپ میرے سحر سے محفوظ رہتے ہین اور آپکا لشکر
اسی سبب سے مین خود آپکے مقابلہ کو آئی یہ خیال کیا کہ کیا ضرورت ہے کہ اہل لشکر دونون طرف کے قتل ہون خصوصًا میری
طرف کے بس مین خود جاکر نقابدار کو طلب کرکے ایک سوا اس قصہ کو کرون اب کیا ضرورت ہے کہ باہم تقریر ہو جو آپ
حربہ رکھتے ہون وہ کیجیے تاکہ آپ کے دل مین حسرت نہ رہے کہ مین نے مقابلہ کیا اور حربہ کرنے کی نوبت نہ آئی نقابدار
نے کہا کہ تو اپنا سحر کر اور جو حربہ تیرا جی چاہے وہ کر جب مین تیرے حربے سے بچونگا اور میرا خدا بچا لیگا تو مین تیرے اوپر حربہ کرونگا
یہ جو نقابدار نے کہا اُسنے کہا کہ مین ابھی تیرے اوپر حربہ نہین کرتی ہون بلکہ تیرے کل لشکر پر حربہ کرتی ہون اور اسکو
بیکار کیے دیتی ہون اس خیال سے کہ اگر تو میرے ہاتھ سے مین مارا جائے تو تیرے اہل لشکر میرے لشکر پر حملہ کرین اور مقابلہ
کرین بعد تیرے سب کا خاتمہ ہو جائے نقابدار نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ کہکر خود خاموش
ہو بیٹھے کہ اُسنے یہ کلام سنکے ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولا اور فولادی نکالا اور اسپر کچھ پڑھکر طرف لشکر نقابدار
کے پھینکا وہ گولا بالائے آسمان جاکر شق ہوگیا اُس سے دود غلیظ پیدا ہوا اور تمام لشکر کو گھیر لیا جسکی آنکھ مین وہ دھوان لگا
اسکو رمد چشم عارض ہوا اور درد چشم سے زمین پر تڑپنے لگا انجام یہ ہوا کہ کل لشکر کو رمد چشم ایک دم مین عارض ہوگیا ہر ایک
اپنے مقام پر تڑپنے لگا اور شدت درد سے چلانے لگا ایک شور اور غل لشکر مین ہوا یہ صدا جو کان مین نقابدار کے آئی
انھون نے پلٹکر طرف لشکر کے دیکھا دیکھا تو لشکر سے صدا آرہی ہے انھون نے قصد کیا تھا کہ دریافت کرون کہ کیا وجہ
ہے آشوب ہنسی اور کہا کہ دیکھا تمنے میرے سحر کو تمھارا لشکر بیکار ہوگیا درد چشم سبکو عارض ہوا ہر ایک بیٹھا ہوگیا یونہی تڑپ تڑپ
کر مرجائینگے اسکا کچھ علاج نہین ہے اسی عالم مین مبتلا رہینگے نقابدار نے کہا کہ تو نے بڑی بلا یہ کی کہ میرے لشکر کو تو نے پریشان کیا
اب تجھکو فرض ہوا کہ مین تجھکو قتل کرون تاکہ میرا لشکر اس بلا سے نجات پائے یہ سنکے وہ قہقہہ لگاکر ہنسی اور کہا کہ یہ خیال مین
خبردار ہو جاؤ اب مین تم پر حملہ کرتی ہون ناظرین پر واضح رہے کہ آشوب نے اس سحر مین نقابدار پر بھی سحر کیا تھا مگر اس سبب سے
اُس پر اثر نہ کیا کہ تعویذ تھا جو کہ رد سحر تھا اور اہل لشکر کے پاس کوئی دافع سحر کا تعویذ نہ تھا کہ وہ اُسکی وجہ سے بچتے وہ لوگ
مبتلائے بلا ہوئے رمد چشم عارض ہوا آشوب چشم مین مبتلا ہوگئے جو کہ اُسکا سحر تھا کہ جہان اُسنے سحر کیا آشوب
چشم ہوا اسی سبب سے آشوب اسکا نام پڑا جسپر وہ سحر کرتی ہے وہ اسی بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور تڑپ تڑپ کر مرجاتا
ہے یہ اسکا سحر کمال کا ہے اسیر سارا اسکا بھروسا ہے اور دارومدار رہتا ہے سحر اُسنے کیا مگر جب نقابدار پر اس سحر نے اثر نکیا تو یہ
پریشان ہوئی اور یہ خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہے کہ لشکر پر تو میرے سحر نے اثر کیا مگر اس جوان نقابدار پر اثر نہین کیا پہلے تو یہ خیال کیا
تھا کہ اسی سحر مین یہ بھی مبتلا ہو جائیگا مگر کچھ نہوا اب اسنے خبردار کرکے سحر کیا ایک اژدہا ن بنکر طرف نقابدار کے چلی نقابدار اسی
طور سے اپنے مرکب پر سوار کھڑے رہے اُسنے آکر قریب دم کھینچا شعلے مونھ سے نکلے قریب نقابدار آکر فرو ہوگئے اپنے لاکھ
لاکھ کوشش کی کہ مین نقابدار پر غالب آؤن لاکھ لاکھ دم کھینچے مگر ہر ایک شعلہ قریب نقابدار آکر فرو ہوا اور نقابدار کو بالکل
حرکت تک نہوئی یہ عاجز ہوکر پھر اپنی اصلی صورت پر آئی اور تخت پر بیٹھ کر سحر کیا کہ ہزارون برقین چمک کر نقابدار پر آئین اور

قریب نقابدار ہو کر نیست و نابود ہو گئین تب اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ماجرا ہے کہ اسپر کوئی میرا سحر اثر نہین
کرتا ہے پھر جھنجھلا کر تھوڑے ماش لیکر اسپر کچھ پڑھکر اور دم کر کے نقابدار پر مارے نقابدار کے اوپر سے وہ بھی
نچھاور ہو کے زمین پر گر پڑے کچھ بھی اثر نہوا پھر ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالا اور کچھ اسپر دم کیا اور طرف
نقابدار کے پھینکا وہ بھی قریب نقابدار کے آکر شق ہو کر گر پڑا اُسکا بھی اثر نہوا اب یہ سحر کرکے عاجز
ہو گئی اب اسکے پاس کوئی سحر نرہا کہ جسکو کرتی نہایت شرمندہ اور نادم ہوئی چونکہ ایک سحر اسکے پاس اور بھی تھا
مگر اُسوقت اُسکو یاد نہ آیا تھوڑی دیر کے بعد یاد آیا بس ایک پنجہ سحر لیکر اور ایک مرکب سحر بنا کر نقابدار کے قریب
آپہونچی اور مقابلہ کرنے پر نقابدار سے آمادہ ہوئی پس نقابدار نے اُسکے حملہ کو رد کرکے اُسکے قبضے
پر ہاتھ ڈال دیا اور پنجہ چھین کر اور اُسکا لنگر توڑ کر مرکب سحر پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کرکے گرد
سر چرخ دیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت واہ واہ اور سبحان اللہ کی چارون طرف سے صدا آنے لگی
اور پھر عیار کی طرف نقابدار نے دیکھا وہ بھی رد چشم مین از حد مبتلا تھا وہ کیونکر آتا یہ جو حال نقابدار
نے دیکھا خود مرکب پر سے کودا اور اُسکے قریب آکر پھر اُسکو زمین پر سے اُٹھا لیا کیونکہ جب زمین پر
مارا تھا تو یہ خیال کیا تھا کہ عیار باندھ لیگا وہان عیار خود ہی اس بلا مین مبتلا تھا وہ کیونکر باندھ لیتا
اتنے عرصہ مین آشوب اُٹھ کھڑی ہوئی کہ نقابدار نے مرکب پر سے کود کر اور اُسکو زیر کرکے
کہا کہ تو شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتی ہے اب بھی اگر تو میرا دین قبول کریگی تو بہت
اچھی طرح سے رہیگی اور تیری جان بھی بچیگی ورنہ ایک مرتبہ تجھکو اس زور سے دے مارونگا کہ تو نقش
زمین ہو جائیگی تیرا نشان تک نہ باقی رہیگا اور استخوان تک ریزہ ریزہ ہو جاوینگے اُدھر اُسکے اہل
لشکر نے جو یہ حال دیکھا پہلے تو باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ ملکہ نے تمام لشکر نقابدار بیکار کر دیا ہے
یہ لوگ اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مرجاوینگے اور اس جوان کو بھی مار لیگی ہمکو زحمت کرنا نپڑیگی
وہ جو دو چار سردار قتل ہوئے انھون نے تعجیل کی ورنہ وہ کبھی قتل نہوتے پہلے ہی ملکہ آشوب
جاکر خاتمہ کر دیتین بھلا ہماری ملکہ سے کون مقابلہ کر سکتا ہے یہی تقریر سب آپسمین کر رہے تھے ادھر
جو سحر ملکہ آشوب نے نقابدار پر کیے تھے سب رد ہوئے اور کسی نے کچھ اثر نکیا اور نقابدار
نے آشوب کو اُٹھا لیا تھا پھر تو یہ حال دیکھکر اہل لشکر نے اور سب سردارون نے سحر کیا
کسی نے نارنج مارا کسی نے ناریل کسی نے گولہ فولادی کسی نے برتین گرائین کسی نے ایسا
سحر کیا کہ زمین برابر شق ہو گئی کسی نے یہ سحر کیا تھا کہ جہان پر نقابدار ہو اُس مقام پر کی زمین شق
ہو اور نقابدار زمین مین سما جاوے اُس سحر نے کچھ اثر نہ کیا کسی نے یہ سحر کیا تھا کہ ملکہ نقابدار
کے ہاتھ سے چھٹ جائین کسی نے سنگ برسائے کسی نے آگ برسائی مگر کسی کے سحر نے نقابدار
پر اثر نکیا تمام لشکر سحر کرتے کرتے عاجز ہو گیا ادھر نقابدار نے جو آشوب سے کہا کہ اگر تجھکو اپنی
جان سلامت رکھنا منظور ہو تو اسیوقت کلمہ پڑھ اور دین اسلام قبول کر ورنہ تجھکو قتل کرتا ہون
آشوب نے اُس حالتمین بھی کئی سحر کیے مگر کسی سحر نے کچھ اثر نکیا اب آشوب کو یقین کامل ہو گیا
ضرور اسکا مذہب برحق ہے کہا کہ ای نقابدار مین نے آپ کی اطاعت قبول کی اور آج سے آپکے
دین کا طریقہ اختیار کیا اب جو حکم آپکا ہو گا اُسکو بجا لاؤنگی یہ نخیال فرمائیگا کہ مین مکر و فریب سے آپ کی
اطاعت کرتی ہون بلکہ نہ دل سے یہ سنکے نقابدار نے اُسکو زمین پر رکھدیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑ کر
نقابدار کے قدمون پر گر پڑی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ میرا قصور معاف فرمائیے نقابدار نے

فرمایا کہ پہلے میرے لشکر کو اس بلا سے نجات دے اُسنے عرض کیا کہ ابھی کُل لشکر کو نجات دیے
دیتی ہون یہ کہکر ایک سلائی آہنی اپنی جھولی سے نکالی اور اُسپر کچھ پڑھا اور لوبان وغیرہ کی دھونی دی اور
عرض کیا کہ ابھی یہ سب اچھے ہوئے جاتے ہین یہ کہکر ایک شخص کے پاس آئی اور اُسکی آنکھ مین وہ
سلائی پھیری یہ حال ہوا کہ اُسنے ایک چیخ ماری کہ تمام جسم اُسکا لرز گیا اور چند قطرے آب گندیدہ کے
اُسکی آنکھ سے گرے اب نہ وہ درد تھا نہ وہ سرخی تھی نہ وہ تڑپ تھی نہ وہ کھٹک تھی آنکھ مثل تارے
کے روشن اور صاف ہوگئی پس ملکہ آشوب نے ایک سلائی اُسی آدمی کو دی کہ تو اس سلائی کو سب کی
آنکھون مین پھیر دے سب کی آنکھین اسی طرح سے صاف اور روشن ہوجائینگی وہ شخص اُس سلائی
کو لیکر لشکر مین آیا اور سب کی آنکھون مین سلائی پھیرنے مین مشغول ہوا اب ملکہ آشوب نقابدار کی
خدمت مین آئی اور کہنے لگی کہ جو حکم آپکا ہو بجا لاؤن نقابدار نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کر اُسنے
دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ کی بجا آوری ارشاد سے ہرگز ہرگز انکار نہین ہو جو آپ فرمائین نقابدار
نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ پڑھ اُسنے کہا کہ کلمہ پڑھنے سے ایک بات ہوگی کہ پھر مین سحر نہین کرسکونگی اور حضور کو
اگر مقام پر سحر ساحری و ساحرون سے مقابلہ کرنا پڑیگا کیونکہ اس اقلیم مین ملک ہین اُنمین بڑے بڑے
ساحر زبردست ہین جب اُنکو آپ کے آنے کی خبر ہوگی کہ نقابدار اس طرف آتے ہین تو وہ ضرور
برائے مقابلہ آپ سے آئینگے اور وہ سحر سے مقابلہ کرینگے اُسوقت آپ کو ضرورت ہوگی تو بڑی مشکل
ہوگی ہان جب ان سب ملکون پر آپکا قبضہ ہوجائے اور آپ کے زیر حکومت ہوجائین اور دین اسلام
کا ڈنکا بجے اُسوقت مین ترک سحر کرونگی اور جو آپ کا حکم ہوگا بجا لاؤنگی ابھی کلمہ پڑھنے سے مجکو معاف
فرمایئے یہ جو نقابدار نے سنا تو فرمایا کہ اچھا اب تو مطیع اسلام ہوا اور جو امور کہ دین اسلام مین حرام ہین اور مذہبون
مین حلال ہین اُنکو ترک کر اور جو چیزین دین اسلام مین حلال ہین اُنکو عمل مین لاؤ اور بتکدون مین جانا ترک
کردیا ملکہ منہدم کراکے مساجد کی بنا ڈالو دین اسلام کا ڈنکا بجے تمام اہل شہر کو مسلمان کرو ملکہ آشوب نے
عرض کیا کہ یہ سب مجکو منظور ہی یہ حال جو آشوب کے لشکر نے دیکھا باہم کہنے لگے کہ ملکہ آشوب نے
اگر اُسکی اطاعت قبول کی تو ہم لوگ بھی اطاعت ضرور کرینگے کیونکہ ہم سب بھی تو اپنا اپنا سحر
آزما چکے ہمارے سحر نے اس جوان پر کچھ بھی اثر نہ کیا نہین معلوم کہ اُسکے پاس کون چیز ہو کہ جسکی وجہ سے
ہمارے سحر سب بیکار ہوئے پس یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ بڑا صاحب اقبال ہو اس سے کوئی مقابلہ نہین
کرسکتا ہو اگر کسی نے مقابلہ کیا تو بُرا ہوگا پس جو ہماری ملکہ کی رائے ہو وہی ہم سبکی رائے ہو اور ملکہ نے
کچھ اسمین بہتری سمجھی ہوگی اہل لشکر تو باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ ادھر ملکہ نے اُس مقام پر کہ جہان پر اُسنے
مقابلہ کیا تھا آئی اُدھر نقابدار ملکہ کو رخصت کر کے اپنے لشکر مین آیا یہان اُس شخص نے سب کی
آنکھون مین سلائی پھیر پھیر کر سب کو اچھا کرنا شروع کیا سرداروں کی جو آنکھین کھلین تو اُنکی تکلیف
کم ہوئی اہل لشکر نے نقابدار کو دیکھا کہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہین پہلے آداب و تسلیمات بجا لائے
بعد اُسکے عرض کیا کہ خداوند کیا واقعہ گذرا ہم سب تو آشوب چشم مین ایسے مبتلا ہوگئے تھے اور اس غضب کا
درد تھا اور شدت تھی کہ ہم سے صبر نہ ہوسکا مارے درد کے ہر شخص چیختا تھا اور چلاتا تھا اور تڑپتے تھے جو جو عرصہ
ہوتا جاتا تھا اُسی قدر درد کی تکلیف زیادہ ہوتی جاتی تھی کچھ نہ دکھائی دیتا تھا بالکل نابینا ہوگئے تھے اب
یہ فرمایئے کہ انجام مقابلے کا کیا ہوا کیونکہ ہمارے روبرو تو یہ ہوا تھا کہ آپ سے کے اور آسکے یہ تقریر ہو رہی
تھی اُسنے اُسی حالت تقریر مین کچھ سحر کیا تھا کہ دھوان پیدا ہوا تھا وہ جو ہماری آنکھون مین لگا یہ حالت

ہو گئی پھر ہمکو خبر نہوئی کہ کیا واقعہ گذرا گو ہمکو آپ کے اُسکے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا کہ کیا ہوئے
نقابدار نے کل حال گذرا ہوا بیان کیا اور یہ فرمایا کہ بفضل خداوہ مطیع اسلام ہوئی ہو اب اپنے
لشکر کو گئی ہو اور یہ کہ گئی ہو کہ لشکر مین ہونچکر سب کو مسلمان کرونگی یہ سنکے نقابدار سے سب سردار
بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مبارک ہو آپ کو اس جنگ کا فتح ہونا عرض کہ نقابدار
نے بہت بڑا جلسہ کیا اور لوگون کو انعام واکرام سے سرفراز کیا اکثر لوگ کہتے تھے کہ کسیکو اس جنگ
کے فتح ہونے کا یقین نہ تھا نقابدار نے فرمایا جبکہ فضل خدا شامل تھا تو کیا ضرورت تھی کہ یقین
نہ ہوتا وہ بڑا حکیم اور ہر امر مین اپنے بندہ کی آبرو رکھتا ہو جو کام اُسکی ذات پر بھروسہ کرکے
کیا جائیگا اسمین ضرور وہ اپنے بندے کی کمک کریگا وہ بڑا رحیم وکریم اور عادل ہو ہر مقام پر عزت
رکھ لیتا ہو بس مین اُسکی ذات پر بھروسا کرکے مقابلہ کیا تھا وہ کیونکر نہ میری کمک کرتا اُسنے یون اس
بلا کو رد کیا اور اس طور سے یہ جنگ ختم ہوئی یہ فقط اُسکی کبریائی تھی یہ کلام نقابدار سے سنکے سب سردار
خاموش ہو رہے خداوند کریم کی حمد وثنا کرنے لگے یہان تو نقابدار اپنے لشکر کو لیے ہوئے میدان
جنگ مین تشریف فرما ہین اُدھر آشوب نے اپنے لشکر مین آکر آواز بلند پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر
وای سرداران لشکر آگاہ باشید وبدانید کہ مین نے دین اسلام برضا ورغبت اپنی قبول کیا اور
اس جوان نقابدار عالی مرتبت کی اطاعت کی اور کنیزی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ میرے
لشکر مین رہے اور جسکو ساتھ نہ دینا منظور ہو وہ اسیوقت اپنا بوریا بندھنا اٹھا کر لشکر سے نکلجائے
اور پھر کبھی با دولت واقبال کے پاس آنیکا قصد نکرے مین بخوشی کہتی ہون کسی پر جبر نہین کرتی ہون کہ
شاید کوئی یہ سمجھے کہ جبر سے دین اسلام قبول کرانی ہون یہ خیال کوئی نہ کرے یہ جو کلمات سب اہل لشکر نے
آشوب کی زبان مبارک سے سنے کل اہل لشکر ازادنی تا اعلے سبنے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر
آپنے اطاعت بدل منظور اور قبول کی ہو تو ہم سبنے بھی اطاعت قبول کی ہم لوگ آپ کے نمکخوار قدیم ہین بلکہ
ہمارے آبا واجداد بھی ہم سب کو آپکی جدائی منظور نہین ہو ای ملکہ آپنے کوئی امر تو ایسا دیکھا اور آپ پر
ظاہر ہوا کہ جسکی وجہ سے آپ نے مذہب قدیم اپنا جو کہ ہمارے مدت سے چلا آتا تھا اُسکو آپنے ترک
کیا اور اطاعت کی پھر ہمکو کیا ضرورت ہو کہ ہم سب آپکی پیروی نہ کرین اور اپنے مذہب قدیم پر قایم رہین
بس ہم سبنے بھی اطاعت قبول کی اب یہ فرمائیے کہ نقابدار نے آپ کو کیا تعلیم کیا کہ اُسکے سبب سے
کفر جاتا رہا آشوب نے کہا کہ ابھی مین مطیع اسلام ہوئی ہون اور جو جو اشیا مذہب اسلام مین حرام
ہین اُن سبکو مین نے ترک کیا تصویر پرستی وسامری وجمشید پر لعنت کی ابھی کلمہ اس سبب سے
نہین پڑھا کہ سحر فراموش ہو جائیگا اور ابھی ساحرون سے مقابلہ کرنا ہو یہ جو مین نے عذر کیا بس
انھون نے بھی میرے کہنے کو منظور فرمایا مین اُنسے رخصت ہو کر اسلیے آئی ہون کہ تم سب کو مسلمان
کرون اور اہل شہر کو بس جسکو دین اسلام کی اطاعت کرنا منظور ہو وہ ادیان باطلہ پر اور دونو
خداوندون پر لعنت کرے اور اس نقابدار کی غلامی وکنیزی قبول کرے اور جب سب ملک فتح
ہو جائینگے اُسوقت ہم لوگ کلمہ پڑھینگے یہ جو آشوب نے کہا سب اہل لشکر نے اُسکے کہنے کو قبول
کیا جو طریقہ نقابدار نے آشوب کو تعلیم کیا تھا وہ اُسنے اُن سب کو تعلیم کیا بس آشوب چند سردار کو
لیکر خدمت مین نقابدار کے آئی یہان نقابدار اپنے لشکر مین سردارون سے باتین کر رہے تھے
کہ آشوب آکر پہونچی اور عرض کیا کہ سب میرے اہل لشکر نے حضور کی اطاعت کی اور دین اسلام

قبول کیا اب مین امیدوار ہون کہ آپ میرے شہر مین تشریف لیچلین اور میری دعوت قبول فرمائین
اور جس امر کے لیے حضور نے نامے مین تحریر کیا تھا یہ کنیز اُسکا بھی سامان کرتے اور فراغ حاصل کرے نقابدار
نے یہ کلام سنکے جواب مین فرمایا کہ تم جاکر تمام شہر کو اسلام آباد کرو مین بھی آتا ہون یقین ہے کہ پرسون تک
مین شہر مین آؤنگا ناظرین کو معلوم ہو کہ آشوب کو یہ امر منظور تھا جسکا کہ قبل مین حال تحریر ہوچکا ہے کہ دایہ
نے جو بیان کیا تھا اور خود آشوب نے اپنے سحر سے دریافت کیا تھا اور اُسکے بعد رائے کی تھی اور یہ
رائے قرار پائی تھی کہ مقابلہ کرکے اطاعت کی جائے صرف اہل لشکر اور اہل شہر کے دکھانے کو وہی آشوب
نے کیا جس روز مقابل مین آکر فردکش ہوئی اور اُسی روز شب کو سحر کیا اور امتحان کیا کہ دیکھون جس کو
دایہ کہتی تھی وہ یہی امر ہے جبکہ سحر نے اثر نکیا تو اور زیادہ اُسکو صداقت ہوئی پس جس صبح کو مقابلہ
ہوا دو چار سردار بلکہ آشوب کے مارے گئے چونکہ اسکو دوسرا منظور تھا اس سبب سے اُسنے
خود جاکر مقابلہ کیا تھا آخر کو زیر ہوئی اور کوئی تدبیر اُسنے اپنے بچنے اور نقابدار کے قتل کرنے
مین باقی نرکھی پھر اُسنے غصے مین آکر لشکر نقابدار کو اُس بلا مین مبتلا کیا تھا چونکہ اُسکو اطاعت
منظور تھی بدین سبب نقابدار نے جو وہ تقریر کی تھی پس اطاعت کی جب نقابدار نے یہ امر
دیکھا پس آشوب مع سردارون کے رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آئی اور لشکر کو لیکر اُسوقت
طرف شہر کے روانہ ہوئی پیچھے اُسی طور سے ابر سحر بنا کر لشکر روانہ ہوا جب لشکر چلا گیا نقابدار
بھی اپنا لشکر لیکر پڑاو پر آیا اور فردکش ہوا اور نقابدار اپنی بارگاہ مین گیا اور دوگانہ بخالق اکبر
اور بہت عجز و انکسار سے اُس خالق برحق و رازق مطلق کا شکریہ ادا کیا اور سجدہ کیا اور کہا کہ
تو بڑا کریم و رحیم ہے تیری حکمت کاملہ کا انسان اور حیوان اور جن اور ملایک نے بھید نہین پایا پھر اپنے
خیمہ مین جاکر آرام کیا یہان آشوب جو لشکر لیکر داخل شہر ہوئی اہل شہر مین یہ چرچا ہونے لگا کہ ملکہ
پرسون برائے مقابلہ تشریف لے گئین تھین اور آج تشریف لے آئین اسکا کیا سبب ہے یہان ملکہ
داخل محل ہوئی لشکر چھاونی مین مع اپنے ساز و سامان کے گیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے مکانون کو
گئے تمام رات بھر اہل شہر کو یہی فکر رہی کہ اسکا کیا سبب ہے کہ ملکہ چلین آئین اہل شہر تو اسی فکر مین
رہین اور ملکہ اپنے محل مین باطمینان بیٹھی ہوئی ہین اور اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے خوابگاہ
مین جاکر سو رہی اب انکو تو اسی فکر و تردد مین رکھا جاتا ہے اب حال ملکہ و دایہ کا بیان ہوتا ہے کہ جبکہ دایہ نے
اُسی مقام پر سے بیٹھے بیٹھے چند ساحرون کو جو کہ نقابدار کے سردارون کے مقابلہ کو آئے تھے قتل
کیا اور اُسکے بعد خود آشوب نکلی تو دایہ چندر بدن سے کہنے لگی کہ اب بڑا غضب ہوا کہ یہ
سردار تمہاری والدہ کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا اور بڑی خرابی ہوگی اب یہ اپنے سحر مین کل
لشکر کو گرفتار کریگی یہ جو دایہ نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ ای دایہ مین اب کیا کرون اور کدھر چلی جاؤن
اور کیونکر امان کو منع کرون دایہ نے چندر بدن سے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ اسقدر بیتاب نہ ہو ای بچہ
دیکھو تو کیا ہوتا ہے ای لڑکی یہ بلا اور آفت تیری لگائی ہوئی ہے اب تو یہ کہتی ہے کہ جب تک میری ماں
مسلمان نہ ہوگی مین مسلمان نہونگی پس وہ لوگ تو جو کہتے ہین وہ پورا کرتے ہین پس انھون نے
اقرار کرلیا تھا تو وہ ضرور اس امر کو پورا کرینگے کیونکہ انکو کیے ہوئے کا لحاظ رہتا ہے اور دیکھو برائے مقابلہ
آئے پس اب انکا خدا اُسکو اس بلا سے نجات دیگا یہان نقابدار اور آشوب سے جو تقریر ہوئی
وہ دایہ نے سب سنی نہ تھی ہان یہ دیکھا تھا کہ اُسنے سحر کرکے لشکر کو مبتلائے بلائے رد حکیم کیا یہ

یہ حال دیکھکر دایہ نے ملکہ سے کہا کہ اے فرزند تیری مان نے بڑے غضب کا سحر کیا کہ جسکا رد کرنا سوائے
تیری مان کے اور کسی سے ممکن نہین ہے یا وہ قتل ہو تو یہ بلا دفع ہو جائے ورنہ اگر تمام دنیا کے
ساحر جمع ہون اور دفع کرنا چاہین تو غیر ممکن ہے جب تک یہ ایک حیلہ کوشش نکرین وہان اتنا زمانہ کب ہے کہ یہ لوگ
زندہ رہین صرف دس روز تک اُن سبکو یہ عارضہ عارض رہیگا بعد دس یوم کے ایک درد ایسا سخت
پیدا ہوگا اور اُس سے ان سب کی یہ حالت ہوگی کہ کل اہل لشکر کی پیشانیان شق ہو جائینگی اور مغز سر
سے باہر نکل آئینگے اور سب راہی ملک عدم ہونگے اُسوقت ملکہ نے کہا کہ اے دایہ یہ تو بڑی خرابی ہوگی کہ
میرے سبب سے اسقدر بندگان خداوندی کی جانین برباد ہوئین مجپر بڑا عذاب ہوگا کوئی تدبیر ایسی کرو
کہ ان لوگو کی جانین سلامت رہین اور اس بلا سے نجات پاوین دایہ نے چندربدن سے کہا کہ بیٹا یہ سحر ساحری
کا بنایا ہوا ہے میرے بنائے کچھ نہین بن سکتا ہے کیا تدارک کرون سوائے اُس تدارک کے کوئی تدبیر نہین ہے کہ مین تو دین
اسلام قبول کرتی ہون اور اُسکے خدا سے دعا کرتی ہون جو کہ نقابدار کا خدا ہے اُس سے دعا کرو ملکہ نے
کہا کہ مین بھی اُسی خدا سے دعا کرتی ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ملکہ اور دایہ دعا کر رہین تھین کہ اُدھر
نقابدار نے اُسکو زیر کرلیا تھا دایہ کی نگاہ تو اُسطرف لگی ہوئی تھی اُسنے کہا کہ چندربدن مبارک ہو
کہ نقابدار نے تمھاری مان کو زیر کرلیا پس راوی نے بیان کیا کہ ملکہ نے سجدہ کیا اور سب کیفیت دیکھی
جب نقابدار اپنے پڑاو پر چلا گیا اور آشوب لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلی گئی تو دایہ بھی وہانکا
سب اسباب اور خیمہ پہلے روانہ کیا بعدہ چندربدن کو لیکر اُسی باغ مین آئی اور کہنے لگی کہ ملکہ تمھاری
والدہ نے نقابدار کی اطاعت کی اب کوئی مقام خوف نہین ہے ملکہ نے وہ رات تو اُس باغ مین بسر
کی صبحکو دایہ اور کنیزون اور خواصون کو اپنے ہمراہ لیکر محل مین آئی یہان بوقت سحر ملکہ آشوب نے دربار کیا
اور حکم دیا کہ منادی ندا کردے کہ کل اہل شہر از غریب تا امیر جمع ہون ما بدولت کچھ کہینگی پس
اُسی وقت سب اہل شہر کو منادی نے ندا کرکے آگاہ کیا دوسرے روز جو کہ مقام آنکے جمع ہونے
کے لیے مقرر کیا تھا وہان آکر کل اہل جمع ہوگئے ملکہ آشوب کو خبر ہوئی کہ سب لوگ اُسی مقام پر حاضر
ہین یہ خبر سنکے ملکہ سوار ہوکر آئین سب سردار بھی ہمراہ تھے ملکہ نے وہی تقریر فرمائی جو کہ اہل لشکر
سے کی تھی وہی جواب سب اہل شہر نے آشوب کو دیا اور عرض کیا کہ ہملوگونکو کیطرح کا عذر نہین ہے اور نہ
ہوگا یہ کہکر سب مطیع اسلام ہوئے جو کہ ساحر تھے اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئے
پس ملکہ دربار مین آئی اور حکم دیا کہ جسقدر بتکدے اس شہر مین ہین سب اسیوقت منہدم کیجائین اور اُس
مقام پر مساجد بنائی جائین پس یہ حکم سنتے ہی مزدورون اور بیلدارون کو بلاکر بتکدے منہدم ہونے
کا حکم دیا اب وہ بتکدے منہدم ہونے لگے اور مساجدون کی بنا ڈالی گئی اور اُسکے بعد ملکہ نے حکم
دیا کہ شہر کی آرایش کی جائے کیونکہ مین نقابدار کی دعوت کرونگی سامان دعوت کیا جائے یہ جو
حکم دیا اُسیوقت سے سامان دعوت کی تیاری ہونے لگی جو جو کہ سامان لایق شاہون کے ہوتا ہے
وہ تیار ہونے لگا ملکہ حکم دیکر دربار کو برخاست کرکے محل مین آئی دیکھا کہ دایہ اور لڑکی دونون موجود
ہین ملکہ آشوب نے جو اپنی دختر یعنی چندربدن کو دیکھا بیتاب ہوگئی اور دوڑکر گلے سے لگا لیا
اور بہت پیار کیا اور کچھ جواہرات وغیرہ اُسپر سے نثار کرکے تقسیم کیا اور دایہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے
دایہ تم کب آئین اُسنے جواب دیا کہ ابھی تو آئی ہون صاحبزادی کا دم گھبرایا انھون نے کہا کہ دایہ
چلو مین نے اپنی امی جان بہت دنون سے نہین دیکھا مین اُسیوقت انکو لیکر چلی آئی ملکہ نے

کہ آپ کا گھر ہی مین کیا منع کرتی ہون یہ صاحبزادی یہان خود ہی رہنے سے انکار کرتی ہی اسکا
دل یہان نہین لگتا ہی سواے باغ کے دایہ نے کہا کہ ای ملکہ اسکا سبب یہ ہی کہ خدا کے فضل
سے یہ رنگین مزاج ہی گل وغیرہ دیکھکر اسکا دل خوش ہو جاتا ہی اسوجہ سے اسکا دل یہان
نہین لگتا ہی سواے باغ کے کہ اسنے اپنے باغ کو بہت آراستہ کیا ہی ہر چمن کی چمنبندی دیکھا
کرتی ہی ہر پٹری اور روش کو اپنی خواصون اور کنیزون سے بنوایا اور درست کیا کرتی ہی تمام
دن اسکو یہی شغل رہتا ہی اسوجہ سے اسکا دل آنے کو نہین چاہتا ہی اور طبیعت بشاش اور خوش
رہتی ہی پھر ملکہ نے کہا کہ ہان اسی سبب سے تو مین بھی منع نہین کرتی ہون جہان رہین خوش
رہین مین انکی سلامتی جان چاہتی ہون اور ہر وقت درگاہ الٰہی مین انکی تندرستی کے دست بدعا
رہتی ہون یہ کہکر دایہ سے کہا کہ خوب ہوا کہ جو تم اسوقت یہان آگئین مین تمکو طلب کرنے والی
تھی اور صاحبزادی کو بھی دایہ نے کہا کہ فرمایئے کیا ضرورت ہی پس آشوب نے اول سے آخر
تک کل حالات جنگ و پیکار کے بیان کیے اور کہا کہ مین نے اسکی اطاعت قبول کی اور
کل اہل لشکر و اہل شہر مین آج سے دین اسلام کا ڈنکا بجا کریگا اگر تمکو اور صاحبزادی کو میرا
ساتھ دینا منظور ہو تو اطاعت اسکی کرو ورنہ مین نے تو اولاد کی محبت سے بھی ہاتھ اٹھایا
اور صاحبزادی کو بھی چھوڑا تمہارا اور انکا جدھر جی چاہے چلی جاؤ پھر مجکو تمسے اور صاحبزادی سے
کوئی سروکار اور واسطہ نرہیگا جب دایہ نے یہ گفتگو ملکہ کی سنی تو دایہ اپنے دلمین کہنے لگی کہ اسکے دل مین
دین اسلام کا اثر بخوبی ہو گیا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین دین اسلام قبول کرلون اسوقت دایہ نے
ملکہ سے عرض کیا کہ اگر آپنے مذہب اسلام قبول کیا تو مجکو کیا عذر ہی اور یہ آپکی اولاد ہین انکو
آپ کے کہنے سے کبھی عذر نہوگا یہ تو امر ظاہر ہی کہ یہ دونون تھے دایہ اور چندر بدن پہلے سے
مسلمان ہو چکین تھین انکو کیا عذر تھا بس اسوقت یہ دونون بھی بکشادہ پیشانی مسلمان
ہو گئین دایہ تو مطیع اسلام ہوئی ملکہ نے کلمہ پڑھا آشوب نے کہا کہ ای دایہ مین نے نقابدار
کی دعوت کی ہی کل دعوت ہوگی ملکہ نے کہا کہ اماں جان کیا دعوت شہر مین ہوگی آشوب نے
جواب دیا کہ ہان شہر مین نہوگی تو کیا صحرا مین ہوگی ابھی تک تیرے مزاج مین لڑکپن باقی ہی کیا
تیری عقل ہی اسنے جواب دیا کہ مین نے خیال کیا کہ شاید لشکر مین ہو ملکہ نے کہا کہ ہان یہی تو
عقلمندی ہی کہ لشکر مین ہو بھلا لشکر مین کیون ہونے لگی ای دختر یہان دعوت بھی بہت بڑا جلسہ ہوگا
رقص و سرود کا بھی چرچا رہیگا یہ جلسہ لائق دید ہوگا ملکہ چندر بدن یہ سنکے خاموش ہو رہی
ہان سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی یہان جو کہ اسکے ملازم تھے سبکو مسلمان کیا ملکہ نے
دایہ سے کہا کہ ای دایہ میری راے یہ ہی کہ مین لڑکی کا عقد نقابدار کے ساتھ کردون دایہ نے
کہا کہ اس کیا بہتر ہو کیونکہ یہ بہت بڑا عالی خاندان ہی بہت مناسب آپکی راے ہی دایہ نے جو یہ کہا
ملکہ خوش ہو گئی دایہ کو انعام دیکر رخصت کیا گو چندر بدن اسکی دختر تھی مگر دایہ کا بہت اختیار تھا اس
سبب سے دایہ سے بھی دریافت کیا اسکے اقرار کرنے سے یہ خوش ہوئی دایہ تو ملکہ کے پاس سے
چندر بدن کے پاس آئی اور جو ملکہ آشوب اور دایہ سے گفتگو ہوئی تھی سب بیان کی چندر بدن
بھی خوش ہوئی یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا اور رات بسر ہوئی صبح کو ملکہ نے دربار کیا اور حکم دیا کہ سب
سردار بھی حاضر دربار ہون فوراً کل سردار حاضر ہوے پھر ملکہ نے داروغہ داخل کارون سے دریافت کیا کہ

سامان

سب سامان درست ہوگیا اُنھون نے عرض کیا کہ سب سامان درست ہے ملکہ نے وزیر سے
کہا کہ سامان عقد بھی کرو مین چند روز بعد ان گے عقد سے بھی فراغت کرونگی وزیر نے عرض کیا کہ
بہت خوب بس سامان عقد تیار ہونے لگا ملکہ آشوب نے پھر حکم دیا کہ سب سردار تیار ہون سواری
حاضر کیجائے مین نقابدار کو لینے جاؤنگی یہ جو حکم دیا اُسیوقت سواری حاضر کی گئی ملکہ تخت پر سے
اٹھی اور پوشاک شاہانہ زیب بدن کی اور بیرون دربار آئی تخت پر سوار ہوئی اور سب سردار بھی اپنی
اپنی سواریون پر سوار ہوئے اب ملکہ اپنے شہر سے نکلکر نقابدار کے لشکر کیطرف چلی یہان نقابدار اپنی
بارگاہ مین مع سردارون کے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور اہل دربار سے باہم گفتگو کر رہا تھا کہ پرسون
سے جو آشوب گئی ہے آج تک کچھ خبر نہ لی معلوم ہوتا ہے کہ دغا سے مطیع اسلام ہوئی تھی اور آج اُس سے
مین نے اقرار کیا تھا کہ مین تمھارے شہر مین آؤنگا کوئی جاکہ خبر لائے کہ کیا سبب ہے جو وہ نہ آئی اور نہ خبر
لی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ آشوب جادو حاضر ہوتی ہے نقابدار
نے درگہ سالار کو حکم دیا کہ ملکہ آشوب جسوقت آئے تم اُسکو منع نکرنا اور نہ روکنا فوراً آنے دینا
اُسکے لیے اجازت ہے اتنے مین آشوب مع اپنے سردارون کے دربارگاہ پر پہونچی اور درگہ سالار
سے کہا کہ ہماری خبر کردو اُسنے کہا کہ آپ کی خبر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو پہلے ہی حکم ہوچکا
ہے کہ جسوقت آشوب آوے ہرگز اُسکو نہ روکنا آپ بلاتکلف تشریف لیجائین یہ سُنکے آشوب
مع اپنے سردارون کے داخل بارگاہ ہوئی یہان پہلے ہی سے کرسیان برائے آشوب و سرداران آشوب
آراستہ ہوچکین تھین بحکم نقابدار آشوب نے آکر نقابدار کو مجرا کیا نقابدار نے بڑی تعظیم و تکریم کی
اور بڑے اعزاز سے پیش آئے برابر اپنے ڈنگل کے کرسی مرحمت فرمائی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھی
اور سردار بھی کرسیون پر علےٰ قدر مراتب بیٹھے نقابدار نے آشوب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ملکہ
اچھی تو رہین تم جو اُسدن گئین تو خبر بھی نلی کہ کیا کرنا چاہیے آشوب نے عرض کیا کہ کنیز جو آپ سے
رخصت ہوکر گئی کل لشکر کو مسلمان کیا اور شہر مین جاکر کل اہل شہر کو مسلمان کیا اور بموجب حکم
عالی بنائے مساجد ڈالی اور آپ کی دعوت کا سامان مہیا کیا اب حضور کو لینے آئی ہون اب خداوند
تشریف لیچلین نقابدار نے فرمایا کہ مین نے جو تمسے اقرار کیا ہے مین ضرور اُسکا ایفا کرونگا ہمارا
یہ طریقہ نہین ہے کہ کہین کچھ اور کرین کچھ اول تو جو بات کرتے ہین وہ بہت سمجھ کے کرتے ہین اور اگر
انکار کیا تو چاہے جو کچھ ہوجائے انکار ہی رہیگا ای ملکہ آشوب مین ابھی تمھارے ساتھ چلتا ہون
یہ کہکر ڈنگل سے اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اُٹھے آشوب بھی اُٹھی اور اُسکے
سردار بھی نقابدار توشکخانہ مین تشریف لیگئے پوشاک تبدیل کی وہان سے برآمد ہوکر ہمراہ آشوب کے
شہر مین آئے اہل شہر برائے تماشا کمرون پر کوٹھون پر جمع تھے اور کہتے تھے کہ نقابدار کی
سواری کا تماشا دیکھینگے کہ کس تزک و احتشام سے سواری آتی ہے اور کس شان اور شوکت کا جوان
ہے یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ نقابدار تمام شہر کی سیر کرتے ہوے داخل ایوان شاہی ہوئے ملکہ آشوب
نے قصد کیا کہ نقابدار کو تخت پر بٹھائے نقابدار نے انکار کیا اور آشوب کو تخت پر بٹھایا آپ ڈنگل
شوکت پر تشریف فرما ہوئے سردار بیٹھے محفل عیش آراستہ ہوئی ساقی جام و صراحی لیکر حاضر
دربار ہوا ساقی نے سب کو شراب پلائی بحکم آشوب رقاصہ حاضر محفل ہوئین رقص سرود
ہونے لگا طائفے پر طائفے آنے لگے اور اپنے اپنے مجرے کرکے جانے لگے انعام کثیر پاکر سب

ایک مطربہ نے یہ غزل گائی غزل

دوستی کا ہو زمانے مین بھروسا کس پر — تو مجھے چھوڑ چلا او دل شیدا کس پر
تو ہی عادل تو ہی منصف تو ہی شاہد میرا — اقربا میرے کرین خون کا دعوی کس پر
فتنہ پرداز فسون ساز ستمگر عیار — ہاے کمبخت دل آیا ہے تو آیا کس پر
دے دیا تیرے مریضون کو خدا نے بھی جواب — آپ بھولے ہوئے بیٹھے ہین مسیحا کس پر

یہ چند شعر اس غزل کے سنکے تمام محفل کا حال دگرگون ہوا ہر ایک نشۂ محبت مین اگر مست ہوا اور جھومنے لگا تصویر خیالی معشوق کی سامنے پھرنے لگی دریاے الفت موجزن ہوا تمام جلسہ بیخود ہو گیا اس مطربہ کو بہت انعام ملا تھوڑے عرصہ تک محفل مین عالم سکوت رہا کوئی ہمکلام نہوا جب وہ حالت کم ہوئی دوسرا طائفہ اور آیا پہلے آسنے مجرا کیا بعدہ یہ غزل گائی

بیوفاؤن کو آشنا نہ کرے
یار کا شکوہ و گلا نہ کرے
ہم اسی کو وفا سمجھتے ہین
وصل کی شب اگر حیا نہ کرے
شرط ایفاے وعدگی ہے یہی
دل مرا آہ کی صدا نہ کرے

ایسے لوگون کو دل دیا نہ کرے
ضبط درد فراق جسکو نہین
رحم کے بدلے وہ جفا نہ کرے
خوب سوؤن لپٹ کے وصل کی شب
وعدہ کرے مگر وفا نہ کرے
عشق صادق وہی ہے اے شاداں

درد دل کی کوئی دوا نہ کرے
کشور عشق مین رہا نہ کرے
دل کے ارمان سب نکلجاتین
جو کبھی مجھسے وہ حیا نہ کرے
مین وہ عاشق ہون بعد مردن بھی
درد کی اپنے جو دوا نہ کرے

اس غزل کے سننے سے تمام اہل محفل بیحد خوش ہوئے اور اس کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا بکاول نے عرض کیا دسترخوان تیار ہے آشوب سے عرض کیا کہ خاصہ نوش فرمائیے نقابدار نے فرمایا اچھا گانا موقوف کیا گیا نقابدار ہمراہ آشوب کے اس ایوان مین آیا جہان دسترخوان آراستہ تھا نقابدار نے مع سب سردارون اور آشوب کے خاصہ نوش فرمایا پھر آکر محفل مین بیٹھے ناچ و رنگ ہونے لگا وہ دن اسی حالت مین بسر ہوا شام کو آتشبازی طرح طرح کی چھوٹنے لگی نقابدار آتشبازی کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور آتشبازون کو انعام دیا غرض کہ رات بھر جلسہ رہا ایسی ہی سات دن تک محفل عیش برپا رہی اسی زمانے مین عقد بھی ملکہ چندر بدن کا آشوب سے ہمراہ نقابدار کے کر دیا عاشق و معشوق باہم ملے عیش سے بسر ہونے لگی جب سات دن ختم ہوے جلسہ بھی موقوف کیا گیا آشوب حسب معمول دربار کرنے لگی ایک ماہ تک نقابدار اس شہر مین تشریف فرما رہے ایک روز نقابدار نے آشوب سے کہا مین اپنے کام کو جاتا ہون جب مجکو ضرورت ہوگی تمکو آگاہ کرونگا تم مع لشکر میرے پاس چلی آنا آشوب نے عرض کیا کہ گو جی نہین چاہتا ہے مگر آپ کے حکم سے مجبور ہون جہان حضور ایک ماہ تک تشریف فرما رہے ہین ایک ہفتہ اور تشریف فرما ہون اسکے بعد آپ کو اختیار ہے نقابدار نے منظور کیا آشوب نے اس سبب سے روکا تھا کہ اسنے قصد کیا تھا کہ ایک ایسی چیز تیار کرون کہ جسپر کسیطرح اثر نہ کرے اسی کی تدبیر کر رہی تھی یہ سبب تھا یہان تک اس سات روز کے عرصہ مین آشوب نے ایک تختی تیار کی کہ وہ تختی جسکے پاس ہو اسپر سحر نہ اثر کریگا ایک دن کا ذکر ہے کہ نقابدار و آشوب دربار مین رونق افروز تھے اور سب اہل دربار حاضر تھے دربار آراستہ تھا کہ ایک ساحر نامہ لیکر آیا آشوب کو سلام کیا

اور عرض کیا کہ مین نامہ لایا ہون قسیم جادو کا اُنھون نے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی آشوب نے کہا کہ لاؤ
اُسنے نامہ دیا آشوب نے دبیر کو نامہ دیا کہ پڑھو اُسنے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ خداپرستون نے
سمندر شاہ پر لشکرکشی کی ہو لہذا تمکو لازم ہی کہ سمندر شاہ کی کمک کرو اگر اسکے خلاف کروگی
تو یہ خیال کرو کہ آجتک تو سمندر شاہ نے تمہاری جانب کچھ نہ خیال کیا تمہاری ہمیشہ عزت کیا کیے اُس
امر کا خیال نہ ہوگا اور اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بعد انفصال مقدمہ خداپرستان تمپر لشکرکشی کیجائیگی یہ تحریر و
تقریر سمندر شاہ کی جانب سے نہین ہی بلکہ مین نے اپنی جانب سے تمکو تحریر کیا ہی اسوقت
تک کوئی نامہ و پیام میرے پاس سمندر شاہ کا نہین آیا ہی چاہیے آئے چاہیے نہ آئے تمکو اُنکی
کمک کرنی ضرور چاہیے اس سبب سے کہ ہم اُنکے زیر حکم ہین اور باج اُنکو دیتے ہین اسوجہ سے
ہم اُنکے خیرخواہ ہین بلکہ فرمان بردار ہین اور اس وقت وہ اس سرزمین کے بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہین
جسقدر لشکر و ثروت اُنکو خداوند تصویر نے دی ہی کسیکو نہین دی ہی اُنکا کون مقابلہ کر سکتا ہی اُنھون نے
تو آجتک کسی پر لشکرکشی نہین کی ہی اور نہ اُنکی نیت ہی کہ مین کسی پر جبر کرون اور اُسکا ملک لے لون اُنکے
مزاج مین رحم ہی اُنکو از حد مروت ہی اور وہ یہ نہین چاہتے ہین کہ بلا وجہ و قصور کے لشکرکشی کرنا کیا ضرور
ہی جو کہ ایسا بادشاہ منصف اور عادل ہو اور اُسپر کسی طرح کی بلا نازل ہو تو اُسکی کمک کرنا ضرور ہی تمکو
جب یہ حال پرچہ اخبار سے معلوم ہوا کہ ملک حیرتیہ تک خداپرستونکا دخل ہوگیا حیرت شاہ نے
بھی خداپرستونکی اطاعت قبول کی اب خداپرست لشکر لیکر سمندر شاہ پر آتے ہین اُسوقت
مین نے خیال کیا کہ مین خود اُنکی کمک کرنے کو جاؤن اور تمکو بھی آگاہ کردون کہ تم بھی سامان جنگ تیار
رکھو اسواسطے کہ وقت پر کوئی حجت پیش نہ آئے لہذا سامان کرکے میرے ملک مین آؤ اور ہم تم دونون
ملکر سمندریہ کو کوچ کرین والسلام یہ جو مضمون نامہ آشوب نے سنا دبیر سے کہا کہ جواب لکھدو کہ
ہمکو کوئی ضرورت نہین ہی کہ ہم جنگار کو دردسر مول لین ہم کو کیا غرض ہی کہ جو سمندر شاہ کی اطاعت
کرون اور اُسکی کمک کو جاؤن جو کہ باج گذار ہین وہ اُسکی کمک کرین مین کوئی اُنکی باج گذار نہین ہون
جو کمک کرون مجھے کیا ضرورت ہی کہ بیٹھے بٹھائے اپنے کو آفت اور بلا مین ڈالون اور خداپرستون کا
خون اپنے ذمہ لون اور اُنکو اپنا دشمن کرون ہان جب وہ ادھر کو آئینگے تو دیکھا جائیگا اور جو کچھ بن
مین آئیگا کیا جائیگا مین تمہارے ہمراہ کیون جاؤن نہ سمندر شاہ نے طلب کیا ہی نہ اُنھون نے کوئی
نامہ مجکو تحریر کیا ہی خواہ مخواہ اپنے تئین خیرخواہ بنانے کے لیے بدون طلب چلی جاؤن ہان یہ امر تمکو لازم ہی
مین اُسکی مستحق نہین ہون ہان جس وقت سمندر شاہ تحریر کرینگا اور جو مناسب وقت ہوگا وہ
کیا جائیگا یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ سمندر شاہ اس امر کے خلاف مین تم پر لشکرکشی کرینگا تو مین اس
امر سے ڈرتی نہین ہون مین نے آجتک حکومت بزور تلوار کی ہی نہ کسی کی دی ہوئی کی ہی مین خود
یہ دعوی رکھتی ہون کہ لشکرکشی کرکے سمندریہ پر جاؤن اور اس ملک پر بھی اپنا قبضہ کرکے زیر
حکومت کرون اگر اُس ملک پر قبضہ میرا ہوگیا تو سب میری بندگی کرینگے اور سب ملکون پر میرا قبضہ ہوجائیگا
مین خود بعد مقدمہ خداپرستان اُدھر کا قصد کرونگی اگر خداپرست ظفریاب ہوئے تو خیر ورنہ مین
اگر قبضہ کرونگی ہان تم لوگ اس امر کا خوف کرو کہ اگر تم لوگ برائے کمک نہ جائینگے تو سمندر شاہ
ناراض ہونگے اور اُنکا عتاب ہم لوگون پر نازل ہوگا تم لوگ اُنکے باج گذار ہو مجکو کوئی خوف اُنکا نہین
ہی بس مین کسی طور سے اُنکی کمک نہ کرونگی خلاصہ خلاصہ تحریر کرتی ہون کہ جس کو جس امر مین دعوی ہو

وہ آئے اور مجھسے مقابلہ کرے چاہے سحر مین چاہے سپاہ مین مین کسی امر مین بند نہین ہون مین تمکو
آگاہ کرتی ہون کہ اب سمندر شاہ کی زوال حکومت کا زمانہ آگیا ہی اور خدا پرستونکا یہان بھی
حکم جاری ہوگا اور یہ سرزمین سب اہل اسلام سے آباد ہوگی کیونکہ اب سمندر شاہ کو بہت غرور
ہوگیا ہی اور مین تو ابھی نہ سمندر شاہ کی کمک کرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی جب
سمندر شاہ کا مقدمہ اِک سو ہو جائیگا اور خدا پرست میری طرف کا قصد کرینگے اُسوقت جو
مناسب وقت ہوگا وہ کیا جائیگا اور سمندر شاہ سے مین ضرور مقابلہ کرونگی جب وہ خدا پرستون پر
غالب آئیگا اور اُسکی حکومت رہیگی اُسوقت مین ورنہ کیا ضرورت ہی یہ جواب تحریر کرا کے لفافے
مین بند کرکے اور اُسپر اپنی مہر اور دستخط ثبت کرکے اُس کو دیا وہ ساحر جواب نامہ لیکر طرف اپنے
ملک کے روانہ ہوا بعد جانے اُس ساحر کے نقابدار نے آشوب سے کہا کہ میرا قصد ہی کہ
مین سمندر شاہ پر لشکر کشی کرون قبل آنے صاحبقران کے کیونکہ وہ دعوے صاحبقرانی کرتے
ہین اور مجکو بھی یہی دعوے ہی پس اس امر سے ظاہر ہو جائیگا کہ جو صاحبقران ہوگا وہی سمندر شاہ
پر لشکر لیکر پہونچے گا لہذا مین کل یہان سے طرف سمندریہ کے کوچ کرونگا آشوب نے
عرض کیا کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی اپنا لشکر لیکر نقابدار نے کہا کہ اے آشوب ابھی موقع
نہین ہی کیونکہ صاحبقران کے ہمراہ بھی ساحرونکا لشکر نہین ہی یہ بدنامی کی بات ہی کہ وہ لوگ
یہ نہ کہین کہ نقابدار ساحرون کے بھروسے صاحبقرانی کرتے ہین پس جب صاحبقران کے
پاس ساحرون کا لشکر آجائیگا اُسوقت مین تمکو آگاہ کرونگا تم بھی لشکر لیکر آنا آشوب نے جواب دیا
کہ صاحبقران تو صاحب اسم اعظم ہین اِس بھروسے پر وہ ساحرون سے مقابلہ کرتے ہین تم
کیا رکھتے ہو نقابدار نے جواب دیا کہ اپنے خدا کی ذات پر بھروسا رکھتا ہون جسنے تم پر مجکو ظفریاب
کیا وہی سمندر شاہ پر بھی فتحمند کریگا لاکھ لاکھ آشوب نے چاہا اور بہت کچھ سمجھایا کہ مین بھی
ہمراہ رہون مگر نقابدار نے نہ منظور کیا آخر آشوب عاجز ہوئی اور کہنے لگی کہ مجکو ضرور آگاہ
فرمائیگا جب مقابلہ ہو نقابدار نے کہا کہ ضرور آگاہ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہم یہان سے
کوچ کرینگے آشوب نے دربار برخاست کیا لشکر نقابدار بیرون شہر فروکش تھا یہ خبر
لشکر نقابدار مین پہونچی کہ کل نقابدار کوچ کرینگے اُسوقت سے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا
اور اپنا اپنا اسباب چھکڑون پر باندھ باندھکر بار کرنے لگے یہان محل مین نقابدار نے اپنا سامان
کیا وہ رات اسی سامان مین گذری جب صبح ہوئی نقابدار امور ضروری سے فراغت کرکے
لباس سفری زیب تن فرماکے چندربدن سے رخصت ہوکر اور ملکر بیرون محل آیا یہان
آشوب دربار مین آئی سب سردار نقابدار کے اور آشوب کے حاضر دربار ہوئے کہ نقابدار
تشریف لائے اور اپنے دنگل پر بیٹھے تھوڑے عرصے کے بعد نقابدار نے آشوب سے فرمایا
کہ اب مین جاتا ہون کیونکہ اگر عرصہ ہوگا تو دن زیادہ چڑھ آئیگا تمازت آفتاب سے تکلیف ہوگی
آشوب نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجائیے جو آپ نے ارشاد کیا بہت درست فرمایا تمازت بھلنے
لگی یہ سنکے نقابدار اُٹھکھڑے ہوئے سب سردار بھی اُٹھے آشوب بھی اُٹھی اور ہمراہ نقابدار
بیرون دربار آئی نقابدار و سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے آشوب بھی سوار ہوئی
اور اُسکے سردار بھی نقابدار نے فرمایا کہ اے آشوب تم کیون تکلیف کرتی ہو واپس جاؤ مین بیرون

شہر جاکر لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ کرونگا آشوب نے کہا کہ مین تا بہ لشکر ضرور ہمراہ جاؤن گی نقابدار خاموش ہو رہے یہان تک شہر سے باہر آئے یہان لشکر تیار تھا سرداروں نے استقبال کیا نقابدار کو لشکر مین لائے آشوب بھی آئی نقابدار نے کوس سفری بجنے کا حکم دیا نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارۂ سفری لشکر مین پھیلی سامان سواری و جلوس ہونے لگا نقابدار نے آشوب سے کہا کہ خدا حافظ اُسوقت آشوب نے ٹھکر نقابدار کے گلے مین تختی جو کہ اپنے سحر سے تیار کی تھی ڈال دی وہ تختی یاقوت نگار تھی اور عرض کیا اسکو اپنے سے کسی وقت نہ جدا کیجے گا جب تک یہ تختی آپ کے پاس رہیگی آپ پر سحر اثر نہ کریگا تحفہ برا آپ کے پاس رہے یہ میری نشانی ہے اب نہ معلوم ملاقات آپسے نصیب ہو یا نہ ہو یہ کہکر آشوب نے سلام کیا نقابدار آشوب سے رخصت ہو کر ایک طرف لشکر لیکر روانہ ہوئے آشوب مع اپنے سرداروں کے شہر مین واپس آئی مگر شہر کی یہ حالت تھی کہ جیسے کوئی لوٹ لیجاتا ہے نقابدار کے جانے کا ہر ایک کو رنج تھا سب کے دل پریشان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جتنے زمانے تک نقابدار اس شہر مین رہے اس زمانے مین سب بندوبست کر لیا تھا مساجد وغیرہ تیار ہو گئین مدرسہ بھی تیار ہو گئے طالب علم درس پانے لگے کتب دین اسلام پڑھائی جانے لگین مسجدون مین اذانین ہونے لگین دین اسلام کا سکہ جاری ہوا سب کلمہ گو ہو گئے تھے ہر طرف دین اسلام کا چرچا تھا پس نقابدار کے جانے سے سب کو بہت بڑا صدمہ ہوا اور یہ نئی بات ہوئی تھی کہ جب سے اس ملک مین دین اسلام جاری ہوا اُسدن سے برکت شہر مین ہوئی اور ہر قسم کی برکت تھی آبادی کی ترقی مال کی زیادتی ہر ایک صاحب دولت و ثروت ہو گیا گدا کا اُس شہر مین نام نہ تھا خیر اب اس داستان کو اس مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور نقابدار کو طرف سمندر یہ کے روانہ کیا جاتا ہے اور اب حال اُن ساحرون وغیر ساحرون کا تحریر ہوتا ہے کہ جنکے نام سمندر شاہ نے نامے تحریر کیے تھے کہ انکو نامے پہونچے اور وہ کمک کے لیے لشکر لیکر روانہ ہوئے آیندہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوگا

اب حال نامہ برونکا تحریر ہوتا ہے کہ وہ جو خدمت مین اُن سبکے پہونچے اور نامے دئے اور وہ لوگ روانہ ہوئے اُن سبکے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ پہلے جو نامے سمندر شاہ نے عشاق کی رائے سے تحریر کیے تھے اور طایران سحر کے ذریعہ سے روانہ کیے وہ طایر نامے لیکر روانہ ہوئے تھے اور ہر ایک ساحر جو کہ حاکم وغیر حاکم یا ساحر یا غیر ساحر تھا انکو نامے دیئے ہر ایک نے نامے پڑھے اور مضمون نامے سے آگاہ ہوئے اور جواب نامہ یہ تحریر کیا کہ ہملوگ مع لشکر اور سامان جنگ لیکر حاضر ہوتے ہین آپ سب طرح سے اطمینان فرمائین یہ جواب لکھ لکھکر طائران سحر کو اُسے وہ جواب نامہ لیکر طرف سمندر یہ کے چلے تھے ناظرین کو معلوم ہو کہ مجملاً ان نامہ برونکا حال تحریر کیا ہے اگر دفع دفع تحریر کیا جاتا تو طول ہو جاتا اسوجہ سے یہان پر تحریر کرنا مناسب جانا اب بعد جانے ان طائران سحر کے ہر ایک نے اپنے اپنے سرداران کو سامان جنگ کرنے کا حکم دیا کہ بہت جلد سامان تیار کرو اور ہر ایک اپنے سحر کو جگائے اور جو کہ بجز انکا ہو اپنے ساتھ رکھے کہ ہر وقت کسیطرح کی دقت نہو کیونکہ خدا پرستون سے مقابلہ ہے پس ہر ایک فوج جمع کر رہے تھے اور اپنے اپنے سحر درست کر رہے تھے کہ وہ سامان

نامے لیکر پہونچے یہ نامے تاکیدی تھے ہر ایک نے نامہ پڑھا اور خوش ہوا اور اُسیوقت جواب
نامہ تحریر کیا کہ ہملوگ بندوبست کر چکے ہین تھوڑا سا سامان باقی ہی وہ امروز فردا مین ہم کرلین تو
حاضر ہون آپ ہملوگون کی جانب سے اطمینان اور دلجمعی رکھین ہملوگ جتنا کہتے ہین وہ کرتے
ہین اور اُسمین فرق نہین ہوتا یہ جواب لکھکر روانہ کئے راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر ایک ساحر وغیر
ساحر اپنے کارندون کو تاکید کرنے لگا کہ جلد سامان کرو کیونکہ بادشاہ کے دو نامے پے در پے
آچکے ہین کہین ایسا نہو کہ خداپرستون سے مقابلہ ہوجائے اور ہم سب وقت پر نہ پہونچ سکین
اہلکار سامان کرنے لگے ابھی سامان درست نہین ہوا تھا کہ تیسری مرتبہ نامے پھر آئے راوی
نے بیان کیا ہی کہ قسیم جادو نے جو آشوب کو نامہ تحریر کیا تھا ہنوز اُن نامون کا جواب نہ
آیا تھا اور جواب کا منتظر تھا کہ پھر نامہ آیا یہ سامان جنگ درست کرنے مین مصروف تھا کہ آشوب
کی طرف سے نامہ پہونچا جواب اپنے نامہ کا دیکھکر بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے مین آشوب
کو اس جواب کی سزا دے لون تو سمندر شاہ کی کمک کو جاؤنگا اور کہنے لگا کہ آشوب
کس امر پر بھولی ہوئی ہی سمندر شاہ نے جو خود سہ کر دیا تو وہ جانتی ہی کہ ہم بھی کوئی چیز
ہین وہ اپنے حال بھول گئی ضرور اسکو سزا دونگا اب مجکو لازم ہوا کہ مین اسکو سزا دیتا ہوا تو
آشوبیہ پر قبضہ کرتا ہوا سمندریہ پر چلا جاؤنگا سمندر شاہ پر جب یہ ظاہر ہوگا تو وہ مجسے بہت
خوش ہونگے اور میری عزت اور آبرو بڑھائینگے یہ خیال کر رہا تھا کہ تیسرا نامہ سمندر شاہ کا پہونچا
اُسمین بہت تاکید سے تحریر تھا کہ فوراً نامے کو دیکھتے ہی اپنے کو میرے پاس پہونچاؤ جب
نامہ پڑھا اور اُسمین حال دیکھا تو اُسنے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اپنے اہل دربار سے کہا
کہ مین مجبور اور لاچار ہون کہ تاکید پر تاکید برابر چلی آتی ہی اب مین طرف سمندریہ کے جاؤنگا کل
یہان سے کوچ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ کل کل لشکر تیار ہو ہم طرف سمندریہ کے کوچ کرینگے
یہان تک کہ قسیم نے دوسرے دن چالیس ہزار ساحران زبردست سے طرف سمندریہ کے
کوچ کیا جب جسیم کو نامہ پہونچا اُسنے بھی تیس ہزار سپاہ سے طرف سمندر شاہ کے کوچ کیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ جس ساحر وغیر ساحر کے پاس تیسرا نامہ پہونچا اُسنے اُس نامے کا
جواب کچھ نہ تحریر کیا اُسکے جواب مین لشکر لیکر ہر ایک اپنے ملک سے روانہ ہوا کوئی تیس
ہزار سے کوئی چالیس ہزار کوئی پچاس ہزار کوئی ساٹھ کوئی ستر کوئی اسی کوئی نوے کوئی
لاکھ کوئی ڈیڑھ لاکھ کوئی دو لاکھ سے روانہ ہوئے جو ساحر ہین وہ بالاے آسمان لشکر لیے
جاتے ہین جو غیر ساحر ہین وہ منزل بمنزل جاتے ہین اب انکا حال وقت پر تحریر ہوگا اختیار
جادو جب اپنے مقام پر پہونچا لشکر جمع کرکے قصد کیا تھا کہ کوچ کرون کہ اتنے مین نامہ
پہونچا اُس نامے کو دیکھکر روانہ ہوا اسی طور سے شجر جادو سحاب جادو انار جادو
وغیرہ جب یہ سب ساحر وغیر ساحر سمندریہ پر آئینگے تو پھر نام تحریر ہونگے بوقت نامہ نگاری
تو تحریر ہوچکے ہین ناظرین کو یاد ہونگے جہان اور جس موقع پر ہوگا اُسکا نام تحریر ہوگا اب
اِن ساحرون وغیر ساحرون کو جن جن کو سمندر نے نامے تحریر کیے ہین اور وہ نامہ دیکھکر مع
لشکر روانہ ہوگئے ہین اُنکو طرف سمندر کے روان رکھا جاتا ہی اب تھوڑا حال

خبرلی و عادل و اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو راہ روکنے بحکم سمندر شاہ

سے گئے ہین اور آنا لشکر صاحبقران کا سمندریہ پر اور آنا نقابدار کا اور پہونچنا سمندیہ پر قسیم جادو و جسیم جادو کا سب سے پہلے اور انکو ہمراہ لیکر سمندر شاہ کا براے دید لشکر صاحبقران آنا اور لشکر کو دیکھکر چلا جانا قسیم و جسیم کا اُسی مقام پر قیام کرنا اس قصد سے کہ جب تک آپ لشکر لیکر آئین ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے آنکو باقبال حضور شکست دینگے دوسرے دن مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے اور چند سردارون کا لشکر اسلام کے زخمی ہونا اُنکے ہاتھ سے اور اسیر ہونا نقابدار سبز پوش کا آکر انکو قتل کرنا اور شریک ہونا صاحبقران سے نقابدار کا حال ظاہر ہونا اور سب کو معلوم ہونا کہ یہ نقابدار فرزند ہین صاحبقران کے و دیگر حالات و لشکر کشی سمندر شاہ کی و عیاریان خواجہ کی بطرز جدید اور آمد حاکمان دربند کی و باقی حالات متعلق داستان ہذا

باغبانان چمن خیال و گلچینان حدیقہ مقال و مبارزان میدان سخنگوئی و دلیران عرصہ سخندانی و دلاوران جنگاہ سخن گستری و عساکرکشان میدان نکتہ پروری و نگارندگان وقائع نادر بیان و منشی طرازان عجائب و غرائب داستان حال نیرنگ سازی ساحران و مکاری و عیاری عیاران و لشکر کشی دلاوران کو یون صفحہ قرطاس پر رقیم فرماتے ہین کہ جب زورق جادو و مرمر جادو و دریاباز و حیران جادو یہ چارون ساحر بحکم سمندر شاہ واسطے راہ روکنے کے روانہ ہوئے دربار سے تو ایک ایک وقت ہوا تھا یہان بیرون شہر آکے ایک مقام پر جمع ہوئے زورق اپنی کشتی سے دریاباز اپنے سحر سے حیران گنبد سے مرمر سنگ سے باہر نکلے اور باہم صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے اب [illegible] ہونے لگے دریاباز نے کہا کہ مین تو جاکر راہ مین دریاے سحر تیار کرونگا اور جو کوئی اُدھر آئیگا اُسی دریا مین غرق کر دونگا اگر ہزارون لاکھون کرورون ہونگے تو بھی نشان نہ ملیگا زورق نے کہا کہ مین کشتی بناتا ہون یا مین رہونگا جب کنارے دریا کے آنکلینگے اُسوقت کشتی وغیرہ کی ضرورت ہوگی ہم مین سے ایک ملاح بنے وہ انکو کشتی پر سوار کرے اور اس پار لاکر بذریعہ سحر کے انکو اسیر کرے اسی طور سے سب کو جب سب اسیر ہو جائین ایک سحر ایسا کیا جائے کہ وہ سب غائب ہو جائین اور نیست و نابود ہو جائین اسی طور سے دریا کے بیچ جو لشکر آئے اُسکے ساتھ یہی سلوک کیا جائے پھر سب لوگون نے کہا کہ یہ راے ٹھیک اور درست نہین ہے بلکہ چار مرحلہ قرار دو پہلے دریاباز اپنا مرحلہ قرار دین اور وہ سب لشکر اور سردارون وغیرہ کو غرق دریا کرین شاید انکو عیار قتل کرین اور راہ کو کھول لین تو ہم اُن سبکو روکین اسکے بعد مرمر جادو اپنا مرحلہ بنائین جس طور سے چاہین اُنکو قتل کرین اگر یہ بھی قتل ہون پھر ہم تو مقابلہ کرنے کو موجود ہین مرمر جادو کے بعد مین اپنا مرحلہ بناؤنگا جہانتک ممکن ہوگا مین انکو تباہ کرونگا

کوشش کرونگا اور راہ مین اُن سبکو قتل کرونگا جس تدبیر سے ہوسکے گا اگر مین نے اس کام کو کرلیا
تو خیر ورنہ زورق اپنا کام کرین اور اپنے سحر کو ترقی دین ایک مقام پینے مین بہت خرابی ہوگی
اول تو شاید عیار آئے اور وہ عیاری کرکے ہم چارون کو اپنے قبضے مین کرلے اور بعد اُسکے سبکو
قتل کرے تو دل مین ایک حسرت باقی رہجائیگی اور سب بیوقوف اور بےعقل اور بےتمیز بنائینگے
اور کہینگے کہ ایک مقام پر رہنے کی کیا ضرورت تھی اب جان بھی گئی اور اگر یہ کہو کہ عیار
ہمارا کیا کرلینگے اُنکا آنا ہم تک بہت محال ہو اُنکی اتنی مجال نہین ہو تو یہ خیال خام ہو پھر یہ سمجھ لو
کہ سحران کو دریا کے اندر پہونچکر قتل کیا اور آفتاب کو اس بار آکر مارا اور کتنا بڑا دریا بڑا خیال
تھا کہ جبکے اس پار یا اُس پار ساحر جاتے ہوئے خوف کھاتے تھے دریا مین ساحر نہین
جاسکتے تھے بدون اجازت ساحران و ماہیان کے اور ماہیان ایسی ساحرہ کو کیونکر عیارنے
کرکے قتل کیا کہ جسنے یہ تک معلوم کرلیا تھا کہ تین دن میرے اوپر بہت سخت ہین اُنھین دنونکو
بسر کرنے کو اُس مقام پر گئی تھی کہ جہان کوئی نہ جاسکتا تھا اور کسی کو نہ معلوم تھا کہ بخوف
عیارون کے اپنا مقام خالی کردیا اور جس مقام پر تھی وہانکا بھی خوب بندوبست کیا تھا مگر اُسپر بھی عیارون
نے عاجز کرکے قتل کیا تو اُنسے بچنا محال ہو اس سبب سے الگ الگ رہو شاید کسی نہ کسی کا کام
کرجائے اور لشکر تباہ اور برباد ہوجائے جب پیش خیمہ پر قبضہ کرلیا تو پھر کیا بات باقی رہی پھر تو
خوب کام چلے گا وہ تدبیر یہ ہو کہ اُس لشکر کو اسیر کرلینگے اورون سے پہلے سحر تیار کرینگے اور
ایک مقام پر بارگاہ برپا کرینگے اور عرض کرینگے کہ سمندریہ قریب ہو اس سبب سے ہمنے
یہان بارگاہ برپا کی ہو اُسوقت وہ لوگ مع اپنے لشکر اور کل اور سردار نگے اسی مقام پر فروکش
ہونگے پھر شب کو موقع پاکے حالت خواب مین سحر کرکے اسیر کرلینگے اسی سبب سے ہمنے ان
سے محنت اور مشقت کرکے سحر تیار کیا ہو کہ وقت پر خطا نکرے اور جب صبح ہوگی تو اُنکے لشکر کی
صورت کے پتلے تیار کرینگے کہ کوئی پہچان نہ سکیگا کہ یہ وہی لشکر ہو یا اور ہی یہانتک کہ جسطرح
ممکن ہوگا اور جہانتک قابو چلیگا کل کو گرفتار کرلینگے اور جب صاحبقران یہان آوینگے
اور پہچان بھی لینگے تو ہمارا کیا کرلینگے اُسوقت ہم بزور سحر پوشیدہ ہوجائینگے یا جیسا موقع
اور محل ہوگا ویسا کیا جائیگا ہم لوگ ایک جنبش اب مین تمام لشکر کو جلا کے خاک سیاہ کردینگے خدا جنکو
ہمنے اسیر کیا ہوگا اور جب لشکر نہوگا اور قلیل باقی رہیگا تو ہمارا کیا کرسکتا ہو خود ہی عاجز ہوکر
خداپرست فرار کرجائینگے یا ہمارے بادشاہ کی اطاعت کرینگے سوائے اس تدبیر کے دوسری
تدبیر ذہن مین نہین آتی ہو اور جب تم سب کو گرفتار کرنا جو تمھارے بعد ہون اُنکو بھی
آگاہ کرنا مثل اس امر کے اگر مین اسیر کرونگا تو مرمر کو اور حیران اور زورق کو خبر
کرونگا تم لوگ اُسوقت چلے آنا تنابل اور کابلی کو دخل ندینا فورًا اپنے کو پہونچانا کہ اتفاق
کرکے اور صلاح کرکے کام کرین اگر کوئی ہم لوگون سے قتل بھی ہوجائیگا تو دوسرا بھی یہ
تدارک کرے یہ جو رائے دریا بار نے سب لوگون سے بیان کی سبنے بہت پسند کی
اور کہا کہ اس سے بہتر کوئی رائے نہین ہو اُسیوقت ہر ایک نے اپنے اپنے چلنے کا قصد کیا اور
بعد سامان کے تیار ہوکر چلا زورق نے شہر سمندریہ سے بیس کوس پرے جاکر اپنا انتظام
کیا کہ وقت پر ظاہر ہوگا اور اُس سے کوئی دس کوس کے فاصلے پر جاکر حیران نے اپنا

ہندو لیسب گیا اُس سے آگے بڑھکے دس کوس پر مرمر نے اپنا تدارک کیا اب دریا بار سے
جاکر عین اُس مقام پر کہ جدھر سے لشکر اسلام کا آئیگا نہر کیا اور ایک دریاے ذخار
ناپیدا کنار بہت جلد بناکر تیار کیا جس شخص کی جدھر نگاہ جاتی تھی سواے پانی کے اور کوئی
دوسری چیز نظر نہین آتی تھی اُس دریا کا کنارہ کنارۂ عدم سے ملا ہوا تھا ہمہ وقت اُس
دریا مین تلاطم رہتا تھا اور پانی کا اسقدر زور و شور کہ دیکھنے والون کے رنگ چھوٹے جاتے
تھے اور کہتے تھے کہ یہ دریا ایسا کبھی کسینے نہین دیکھا اور اُسمین ہر وقت طوفان آتا تھا گرداب پیچ
کھاتے تھے مینڈھے اُچھل رہے تھے کوئی مقام اُس دریا مین ایسا نہ تھا کہ جہان چادر آب نہ گرتی
ہو موجین یہ معلوم ہوتی تھین کہ جیسے تلوارون مین ناہین اور اسقدر گرم تھا کہ ناگوار ہوتا تھا اُسی
دریا مین اِس ملعون نے ایک بنگلہ بہت عمدہ بنایا کہ جسکے دیکھنے سے ہر ایک کی طبیعت خوش
ہوجاتی تھی اور اسمین خود مقیم تھا سب حال دریا اُسکے پیش نظر تھا سحر سے جانور ان دریا کی
بنا کے تھے وہ بہت بڑے بڑے تھے اب اُن جانورون کا حال تحریر ہوتا ہے کہ نہنگ موہنہ پانی سے
نکال رہے ہین گھڑیال کسی مقام پر موہنہ نکالے ہوئے بیٹھے ہین سوس کسی مقام پر ہین ہزار
ہزار گز کی ماہی اُس دریا مین ہین سنگ پشت بڑے بڑے ہین کبھی اُس دریا سے نکل
نکلتے ہین اور جب نہنگ اور سوس موہنہ نکالکر سانس لیتے ہین تو تمام درخت صحرا کے جل جاتے
ہین اور اژدر اُگر آگے موہنہ مین چلے جاتے ہین یہ انتظام کرکے اور راہ مین برپا کرکے یہ بد
بیٹھا ہے اور انتظار لشکر اسلام کا کر رہا ہے اُدھر جبریل جو پیش خیمہ لیکر چلے تھے انکے ہمراہ دو لاکھ سپاہ بھی
عادل بھی ہمراہ تھے سہراب جادو و غزالان واہو چشم بھی ہمراہ تھے یہ دونون خوب
راہ سے واقف ہین برابر لیے ہوئے کل لشکر چلے آتے ہین دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے دن بھر راہ
طے کرتے ہین رات کو صحراے سبزہ زار مین قیام کرتے ہین اور بخوبی عیش و آرام سے بسر کرتے
ہین کہ جبریل نے سہراب و غزالان سے دریافت کیا کہ اب سمندریہ کو منزل ہے اُسنے
عرض کیا کہ اب سات روز کی راہ اور ہے آٹھوین دن نواحی سمندریہ مین آپکا گذر ہوگا جس مقام پر
آپکا جی چاہے بارگاہ سلطانی برپا فرمائیگا سمندریہ سے بیس کوس پر ایک صحرا لق و دق کہ نہایت
پر بہار اور شاداب ہے وہ صحرا لائق لشکر صاحبقران کے فروکش ہونے کے ہے اُس صحرا مین نہرین
بہی ہین پانی انکا نہایت صاف اور شیرین اور ٹھنڈا ہے چشمہ جابجا جاری ہین درخت سایہ دار بھی ہین
اور یہ ضرور ہوگا کہ کچھ فاصلہ دیکر لشکر اُتریگا کیونکہ لشکر حریف بھی تو اُتریگا اور میدان جنگ کا بھی تو
فاصلہ رہے جبریل نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے بس سہراب نے کہا کہ آپ اُسی مقام پر فروکش ہون
جبریل نے کہا کہ یہ تو شہر سے بہت فاصلہ ہوا سہراب نے جواب دیا کہ وہ صحرا پانچ کوس کے
فاصلے مین ہے جب اُس صحرا مین قیام کرینگے تو پندرہ کوس کا فاصلہ شہر سے رہیگا وہ صحرا بہت
آبادی مین ہے اور بہت پر فضا ہے ادھر لشکر آنکا پہونچا اُدھر سمندر شاہ کو خبر ہوگی کہ لشکر اسلام آتا
ہے پیش خیمہ آگیا جبریل نے کہا کہ ہان اسقدر فاصلہ کا کچھ مضایقہ نہین ہے اُسدن تو اُسی مقام
قیام کیا صبح کو بارگاہ لیکر اُس صحرا سے کوچ کیا دوپہر راہ طے کی تھی تمازت آفتاب بہت تھی تشنگی
سے گرمی معلوم ہو رہی تھی بڑے عرصے سے پانی بھی لشکر نے نہین پیا تھا پانی کی تلاش کر رہے تھے
لشکر بعجلت چلا آتا تھا سہراب نے جبریل سے عرض کیا کہ اِس صحرا مین پانی نہین ہے یہان سے

قریب ایک صحرا ہی اُسمین بہت صاف و شفاف آب سرد کے چشمے ہین وہ صحرا آپ کو تھوڑے ہی عرصے
مین ملیگا آج اُسی صحرا مین قیام فرمائیگا کل صبح کو کوچ کیجیگا جرنیل نے جواب دیا کہ لشکر تو مارے پیاس
کی شدت سے مرا جاتا ہی تمنے پہلے سے ہمکو خبر نہ کی ورنہ ہم اُسی منزل سے پانی کا بندوبست کر لیتے
یہ تکلیف سخت کیون اُٹھاتے کہ جسکی وجہ سے تمام لشکر پریشان ہو رہا ہی سخت تردد ہی کہ کیا تدبیر کیجائے
سہراب نے کہا کہ مجھے بڑی غلطی ہوئی مجکو خیال نہ رہا ورنہ مین ضرور آگاہ کر دیتا جرنیل نے اہل لشکر سے
کہا کہ جسطرح ہو سکے بہت جلد راہ طے کرو تاکہ یہ صحرا تمام ہو اور صحراے سبزہ زار ملے اہل لشکر نے
مرکب اُٹھا دئے اب مرکبون کا یہ حال تھا کہ مارے پیاس کے زبانین نکالے دیتے تھے راہ نہین چلی
جاتی تھی قدم اِدھر اُدھر پڑتا تھا گر گر پڑتے تھے راکب مہمیز پر مہمیز کر رہے ہین یہان تک کہ تھوڑی دور
اور راہ چلے ہونگے کہ سامنے دیکھا کہ ایک دریاے ذخار ناپیدا کنار تلاطم سنج و موجزن ہی یہ حال دیکھکر
سبکو تسکین ہوئی اور جان مین جان آئی پانی کو دیکھکر آنکھون مین خنکی معلوم ہونے لگی مرکبون نے
جو اُس پانی کو دیکھا ہین ہنانے لگے جلد جلد چلنے لگے لاکھ راکب روکتے تھے وہ مرکب نہین رکتے تھے
بے تحاشہ دوڑے ہوئے چلے جاتے تھے جرنیل اور عادل نے اُس دریا کو دیکھکر اہل لشکر سے
کہا کہ خداوند کریم نے ہم سب پر بڑا رحم کیا کہ یہ دریا دیکھنے کو ملا ورنہ ہمکو تو یہ یقین تھا کہ شدت
عطش سے جان جائیگی اور کچھ نہوگا اُسی صحرا مین ہماری قضا تھی وہ قضا ہمکو یہان لے آئی ہی ہنوز اہل
دریا کے پاس نہین پہونچے تھے اور پانی بھی نہین پیا تھا کہ دل مین خیال ہوا کہ یہ مقام سحر و ساحرون کا ہی
اور یہان سب ساحر رہتے ہین کہین ایسا نہو کہ یہ دریا بھی مثل دریاے سبز رنگ کے سحر کا ہی
کیونکہ سمندر جادو سے مقابلہ ہی اُسکا نام سمندر ہی شاید اُسنے یہی سحر کیا ہو کہ اُسی کا یہ دریا
بھی ایک موجزن ہو دوسرے یہ امر ہی کہ سہراب نے یہ بیان کیا تھا کہ آگے چل کر ایک صحرا
ملیگا وہ بہت پر بہار ہو گا مگر یہ نہین کہا تھا کہ دریا ملیگا اور اُسکا پانی خوش مزہ ہوگا اور خنک
بھی ہوگا اس امر کو اُنسے بھی دریافت کرلین کیونکہ وہ واقف ہین یہان کے حالات سے شاید
وہ ذکر کرنا بھول گئے ہون یہ جو جرنیل و عادل نے کہا اُنہین جو کہ ذرا صاحب وقوف و با تمیز
تھے وہ تو تھم گئے اب یہ حال سنئے کہ دریا سے کوئی کوس بھر پر یہ لشکر ہی آگے آگے جو لوگ
کم مرتبہ تھے مثل گھسیارے وغیرہ کے وہ ایسے پیاسے تھے اور اُن تک یہ خبر نہ پہونچی تھی کہ
ہمارے افسر نے منع کیا وہ لوگ جسقدر تھے قریب دریا کے پہونچ گئے تھے بس ایک مرتبہ بیتاب
ہو کر کنارے دریا کے بیٹھ گئے اور ہاتھ ڈالکر قصد کیا کہ پانی پی لین اِدھر اُنھون نے ہاتھ ڈالا
کہ ایک شعلہ دریا سے نکلا اور اسقدر پانی گرم معلوم ہوا کہ اُنھون ہاتھ کھینچ لیا ہاتھ کا کھینچنا
تھا کہ ایک نہنگ نے مونہہ نکالکر جو دم کھینچا جسقدر لوگ کنارے دریا کے پہونچ گئے تھے اُن
سبکو نگل گیا اور پھر مونہہ پانی کے اندر کر لیا اور چند لوگ آئے اُنھون نے جو ہاتھ پانی مین
ڈالا تو اُنکو بھی گرم معلوم ہوا اُسی وقت پھر ایک شعلہ نکلا اور نہنگ نے مونہہ نکالا اِن لوگون کو
اسقدر گرمی پانی کی معلوم ہوئی کہ خود بخود بیقرار ہو کے دریا مین گر پڑے اور نیست و نابود
ہوگئے بعضون کے پاس لوٹہ ڈور تھا اُنھون یہ حال دیکھکر ہاتھ نہ ڈالا لوٹے کے ذریعے سے پانی
نکالا اس سبب سے وہ اِس امر سے محفوظ رہے نہ تو دریا مین گرے نہ اُنکو نہنگ نے نگلا پس
اُنھون نے پانی اُس لوٹے مین لیکر پیا تو گرم تھا جیسے جوش کیا ہوا پیاسے کیا کرتے جان پر

بنی ہوئی تھی اگر نہ پیتے تو کیا کرتے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مرجاتے اس خیال سے پی لیا اُس پانی نے
یہ اثر کیا کہ جیسے کوئی نشہ پیکر بیہوش ہوکر گر پڑے وہ لوگ جنھون جنھون نے پانی پیا تھا وہ گر پڑے
یہان تو یہ حال ہوا اُدھر جبرئیل نے جو منع کیا یا تو اہل لشکر نے قصد کیا تھا کہ جلکر پانی خود بھی پی لین
اور مرکبون کو بھی سیراب کردین اور جو بار برداری کے جانور ہین اُنکو بھی پانی پلادین مگر حاکم اور افسر
سپاہ کے منع کرنے سے تھم گئے وہ لوگ جو کہ اس عذاب مین مبتلا ہوگئے تھے اول تو وہ آگے آگے
سپاہ کے تھے دوسرے یہ امر تھا کہ اُنکو اس حکم کی خبر نہین ہوئی تھی تیسرے یہ امر تھا کہ وہ دریا کو
دیکھکر بیتاب ہوکر بے تحاشہ دوڑتے ہوئے افتان و خیزان آگے چلے آئے تھے اُس سبب سے
وہ لوگ اس بلا مین مبتلا ہوئے پس یہ حکم دیکر جبرئیل و عادل نے کہا کہ سہراب و غزالان سے
کہو کہ آپکو درگہ سالار طلب کرتے ہین راوی نے بیان کیا ہی چونکہ دریا بیچ مین حائل ہوگیا ہی
پس اس سبب سے لشکر اُس مقام پر ٹھہر گیا تھا اور یہ انتظار کر رہے تھے کہ اگر کوئی جہاز یا کشتی
نظر آجاوے تو ہملوگ اُس پار اُتر جائین جب سہراب کو جبرئیل نے طلب کیا تو لوگ لینے کو چلے
یہان ایک مقام پر سہراب و غزالان باہم یہ کلام کر رہے تھے کہ ہم ہزار مرتبہ اسی راہ سے گئے ہین
ہمنے یہ دریا کبھی نہین دیکھا یہ دریا کہان سے آگیا ہی کہ اسکا اول اور آخر کچھ نہین معلوم ہوتا ہی اسنے
عرصے مین یہ دریا جاری ہوا ہی کہ مین کوئی ایک سال سے ادھر نہین آیا ہون جب سے لشکر اسلام مین
گیا ہون یہان یہ دریا جاری ہوگیا ہی غزالان نے کہا کہ تمکو تو ایک برس کا عرصہ ہوا مجکو تو چند مہینے گذرے
ہین کہ مین ادھر سے گئی ہون کہین اس دریا کا نام و نشان بھی نہ تھا دریا کیسا ایک چھپر بھی نہ تھا یہ کہان
سے جاری ہوگیا بڑی خرابی ہوئی دوسرے خرابی کی بات یہ ہی کہ اس دریا مین نہ کوئی کشتی نظر آتی ہی نہ
کوئی جہاز نظر آتا ہی یہ لشکر کیونکر اُس پار اُتریگا اور جبرئیل جو مجھسے سوال کرینگے کہ تمنے ہمکو آگاہ نہ کیا
کہ آگے دریا ہی تو ہم اسکا بندوبست کرتے یا دوسری راہ سے جاتے جو کہ خشکی کی راہ ہوتی ادھر
سے کیون آتے تو کیا جواب دیا جائیگا یہ گفتگو باہم کر رہے تھے اور حیران کھڑے ہوئے تھے کہ ایک
سوار نے آکر کہا کہ آپ دونون صاحبون کو جبرئیل و عادل یاد فرماتے ہین یہ سُنتا تھا کہ سہراب و
غزالان اُس مقام پر سے روبرو جبرئیل کے آئے لشکر کا مارے پیاس کے یہ حال ہی کہ لبون پہ
دم آرہا ہی مگر اپنے افسر کے اسقدر تابع حکم ہین کہ منع جو کردیا ہی تو جان دینا گوارا ہی مگر عدول حکمی
گوارا نہین ہی سب خاموش مرکبون کو روکے ہوئے کھڑے ہین نظر یاس سے دریا کی طرف
دیکھ رہے ہین پیدل بھی مایوس کھڑے ہین نگاہ سبکی طرف دریا کے تھی کوئی اُدھر سے موںھ
نہین پھیرتا ہی یہ حالت ہی کہ جب سہراب جبرئیل کے قریب آیا جبرئیل نے کہا کہ اے سہراب
تمہاری عقل سے بعید تھا کہ تم اس راہ سے ہمکو لیکر آئے ہو کہ جدھر دریا حائل ہی تمنے ہمسے یہ
بھی نہ کہا کہ دریا ملیگا بلکہ یہ کہا کہ اسکے آگے ایک صحرا سبزہ زار نہایت پر فضا ملیگا اور اُسکے خلاف اُنھین
صحرائے ریگستان ملا کہ جسمین ہمارا لشکر بسبب نہ ملنے پانی کے شدت پیاس سے تڑپ رہا ہی اور بیقرار
ہورہا ہی دریا بھی ملا تو یہ خیال ہی کہ کہین دریائے سحر نہو جسنے ایسا دریا لق و دق آجتک نہین دیکھا
کہ جسمین نہ کوئی کشتی نظر آتی ہی نہ کوئی جہاز معلوم ہوتا ہی اور قیاس مین آتا ہی کہ یہ دریائے سحر
ہی اے سہراب لشکر کی یہ حالت دیکھ شدت عطش سے کیا ہورہی ہی اب جلد بیان کرو کہ یہ دریا اصلی
ہی یا دریائے سحر ہی یا یہ بھی کوئی تازہ سحر سمندر کا بنایا ہوا ہے کیونکہ اُسکا نام سمندر سحر ہی

اگر اصلی ہو تو مین حکم دون اہل لشکر پانی پیکر اپنی پیاس بجھائین مرکب مرے جاتے ہین تم دونون
صاحب یہان کے حالات سے بخوبی واقف ہو صاف صاف حال بیان کرو تو فکر کشتی وغیرہ کی
کیجاے کیونکہ لشکر صاحبقران کا آتا ہوگا کیونکر اُس پار جانا ہوگا بڑی خرابی ہوئی یہ
جو کلام خرپل سے کہا تو سہراب نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین خود حیران اور پریشان
ہو رہا ہون کہ دریا کیونکر جاری ہوا کیونکہ ہزار مرتبہ مین ادھر سے گیا ہون یہ دریا مین نے
کبھی نہین دیکھا تھا شاید اِس عرصہ مین یہ دریا کسی پہاڑ سے نکلا ہوگا مین تو آپ کو قریب کی آر
سے لیکر آیا تھا اور اسی راہ سے صاحبقران بھی مع لشکر کے تشریف لاینگے وہ کیسے ناخوش
ہونگے اور فرماینگے کہ سہراب نے دھوکا دیا معلوم ہوتا ہے یہ مکر سے شریک ہوا ہے مین حیران
ہون کہ سمندریہ کا کوئی راستہ ایسا نہین ہے کہ جسمین دریا ہو سواے سبزہ زار کے یہانتک
کہ شہر سمندریہ تک مین دریا نہین ہے مین کیونکر عرض کرتا کہ دریا ملیگا جہاز اور کشتی کی فکر فرمایے مین
کیونکر عرض کرون کہ یہ اصلی دریا ہے آپ نے خوب کیا کہ جو اہل لشکر کو منع کیا کہ کوئی پانی نہ پیے
جبتک یہ نہ معلوم ہو لے کہ دریا سحر کا ہے یا کہ اصلی ہے یہ کہکر غزالان سے کہا کہ کیون غزالان تم تو
مجھسے زیادہ واقف ہو ہمیشہ شہر و بیرون شہر گشت کیا کرتی ہو اور تمھارے والد کے اکثر باغات
بھی بیرون شہر تھے اور تم اکثر اپنے باپ کے ہمراہ سمندریہ سے جزیرہ کو کو آیا کرتی تھین کیونکہ اکثر عزیز تمھارے
اُس شہر مین ہین وہان اکثر تم جایا کرتی کبھی تمنے یہ دریا دیکھا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے تو کبھی نہین
دیکھا مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہے سہراب نے کہا کہ مین تو یہ جانتا ہون کہ جب سمندر
شاہ کو خبر ہوئی کہ لشکر اسلام ادھر آتا ہے اُسنے راہ بند کرنے کے لیے یہ دریا پیدا کیا ہے اور سمندریہ
کی راہ روکی ہے اسلیے کہ لشکر اسلام نہ آسکے یہ سُنکے غزالان نے کہا کہ تمھاری راے
بہت ٹھیک اور درست ہے چلو اس دریا کا حال دریافت کرین کنارے دریا کے سب حال معلوم
ہو جایگا یہ کہکر خود طرف دریا کے چلی اور پکار کر کہا کہ ای لشکر اسلام جب تک یہ دریافت نہ ہو لے
کوئی اِس دریا کے کنارے نہ آئے اور نہ پانی پیے اگر ہلاک بھی ہو جائے جب سہراب نے دیکھا
کہ غزالان جاتی ہین تو یہ بھی اُسکے ہمراہ چلا جب کنارے دریا کے پہونچا غزالان و سہراب نے
دیکھا کہ کئی آدمی کنارے دریا کے بیہوش پڑے ہوئے ہین اُنکو تن بدن کا کچھ ہوش باقی نہین ہے انھون نے
اُسوقت یہ خیال اپنے دل مین کیا کہ یہ لوگ شدت پیاس اور تمازت آفتاب سے گر گیے
ہین اور بیہوش ہو گئے ہین بس یہ دونون کنارے دریا کے آکے اور ہاتھ دریا مین ڈالا
ہاتھ کا ڈالنا تھا کہ دریا سے ایک شعلہ آگ کا پیدا ہوا کہ اُسکے سبب سے پانی دریا کا کھولنے لگا
شعلے کے نکلتے ہی سہراب نے طرف غزالان کے دیکھا کہ ایک مگر نے مونہ نکالکر شعلہ
چھوڑا اور دم کشتی کی چونکہ یہ دونون ساحر زبردست تھے ایسے ایسے بہت شعبدہ انھون نے دیکھے
تھے اور پھر اپنے بند و بست سے کنارے دریا کے گئے تھے ان پر کچھ اثر نہ کیا لاکھ لاکھ مگر نے
دم کشتی کی مگر کچھ ان دونو پر اثر نہوا جب سہراب نے طرف غزالان کے دیکھا غزالان نے کہا کہ اب تو یقین
ہوتا ہے کہ ضرور یہ دریاے سحر ہے یہ کہکر غزالان نے کچھ اسم پڑھکر کنارے کی خاک اٹھائی
اور کچھ اُسپر پڑھا اور کہا کہ ای خاک بتادے کہ یہ دریا اصلی ہے یا سحر کا ہے اگر سحر کا ہے تو کسکا سحر
ہے یہ جو کہا اُس خاک سے صدا آئی کہ ای غزالان یہ دریا اصلی نہین ہے بلکہ سحر کا ہے اور یہ سحر ہے

دریا بار جادو گا اسکو سمندر نے طلب کرکے اسلیے روانہ کیا ہی کہ جا کر لشکر اسلام کی راہ کو روکو
اور کسیکو نہ آنے دو اور اُسنے آکر یہ دریا بنا یا ہی اُس دریا کے اندر مقیم ہوا ہی اور چند آدمی تمھارے
لشکر کے اُسنے گرفتار کرلیے ہین وہ لوگ شدت پیاس سے بیقرار ہو کر آئے تھے اُنھین سے چند
آدمیون نے جو قصد کیا کہ پانی پیین اور ہاتھ جو پانی مین ڈالا تو شعلہ پیدا ہوا اور مگر نے موںھ نکالکر دم کشی
کی اور انکو نگل گیا اور چند آدمی بسبب شعلے آتش کے غش کھاکر دریا مین گر پڑے اور جو بیہوش ہو کر
پڑے ہین یہ سب آدمی پانی پیکر بیہوش ہوگئے ہین جب تک دریا بار نہ مارا جائیگا اُسوقت تک یہ بیہوش
نہ اُٹھینگے اور جو شخص پانی پیتا اُسکا یہی حال ہوتا کل لشکر اسی صورت سے تباہ ہوتا یہی اُس کا سحر ہی اور
یہی اُسنے سحر بہت بڑا کمال کا کیا تھا جب اس لشکر مین تلاطم ہوگا اور یہ سحر کیا ہی کہ جب اس صحرا مین لشکر
ہو پہنچیگا تو اُن سبکی یہ حالت ہوگی کہ مارے شدت عطش کے سب لوگ بیقرار ہونگے اور گرمی بہت ہوگی
اور جب شدت عطش ہوگی بیقرار ہو ہو کر ضرور پانی پر گرینگے اور بیہوش ہو کر مر جائینگے اُسوقت
مین اُن سبکو گرفتار کرلونگا اسلیے اُسنے اس صحرا کو بھی گرم کر دیا ہی یہ جو گرمی ہی یہ سحر کی ہی معمولی گرمی
نہین ہی یہان تو سبزہ زار تھا یہ جو اُس خاک نے بیان کیا غزالان سے غزالان نے سہراب سے
کہا کہ آپنے سُنا سہراب نے کہا کہ مین پہلے ہی سے جانتا تھا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی سبب ہی کیونکہ اس
مقام پر کبھی بیابان تھا اب کیونکر ہیدا ہوا خیر اب معلوم ہوا ای غزالان یہ دریا بار جادو کون ہی ہمنے تو کبھی
اسکا نام بھی نہین سُنا تھا غزالان نے کہا کہ سمندر جادو کے بہت ملازم ایسے ہین کہ جنکے ہمنے کبھی
نام تک نہین سنے ہین بس یہ بھی کوئی انھین کا ملازم ہوگا اس تقریر سے کیا مطلب ہی خیر کوئی ہو میرے
ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا آپ لوگون کی دعا سے مجکو بھی وہ وہ سحر زبردست معلوم ہین کوئی میرا
مقابلہ نہین کرسکتا ہی جسوقت مین اپنا سحر کرونگی سب کے گرخ چھوٹ جائینگے بھاگتے راہ نہ ملیگی مجھسے کیا
کوئی مقابلہ کرسکتا ہی مین اس دریا کو ابھی مٹائے دیتی ہون اور بالکل نیست و نابود کیے دیتی ہون سہراب
نے کہا کہ آپ کیون اسقدر تکلیف فرمائین مین خود ہی چشم زدن مین اس دریا کو مٹا سکتا ہون اور دریا بار
کی کیا اصل ہی مین ایک اسم سحر مین اُسکو دیوانہ کیے دیتا ہون کہ تمام صحرا مین مارا مارا پھریگا تم میرے
سحر کا تماشا دیکھو مین یہ دعوے نہین کرسکتا ہون کہ تمھاری برابری کرون یا تمھارے والد ماجد کی برابری
کرتا ہان اسقدر ضرور ہی کہ کچھ تو سمندر شاہ نے سمجھ لیا تھا کہ مجکو سپہ سالار کیا تھا تمھاری دعا سے
اسقدر ضرور آتا ہی کہ وقت پر کسی امر سے رکونگا نہین اور فتحیاب ہونگا اور یہ امر ضرور تھا کہ بعد
سمندر شاہ و تمھارے والد کے کوئی میرا ہمسر نہ تھا سحران وغیرہ کی مین کوئی حقیقت نہ جانتا تھا
اور نہ کبھی انکو کچھ سمجھا صرف اس سبب مین نے آجتک طرح دی کہ کیا انسے مقابلہ کرون اور کیا انپر
سحر کرون یہ تو ایک ہی سحر کرنے مین بھاگ جائینگے اور یہ بھی خیال تھا کہ صاحب دریا ہین اور ایک ملک
کے مالک ہین اور معزز سمجھے جاتے ہین دوسرے چند تحفہ جات آنکے پاس تھے نہ معلوم اب وہ تحفے
کہ وہ کیا ہوگئے اور کسکے قبضے مین ہین سمندر سے جو مین مقابلہ کرنے مین ذرا خوف کرتا ہون تو
یہی سبب ہی کہ اُسکے پاس بھی تحفہ ہین غزالان نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا بہت ٹھیک اور درست
کہا مگر خیر اب دیکھ لیا جائیگا نہ کچھ تحفونکا خیال کیا جائیگا نہ کسی امر کا اگر خدا نے چاہا تو سر تکیہ ہو کر
مقابلہ کیا جائیگا اچھا مین اور تم دونون ملکر مقابلہ کرینگے سہراب نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی پہلے
جنرل کو اور کل لشکر کو تو اس امر سے آگاہ کر دینا چاہیے ایسا نہو کہ کوئی بیقرار ہو کر پانی نہ پی سے

تو بڑی خرابی ہوجائیگی غزالان نے کہا کہ چلو یہ کہکر غزالان اور سہراب کنارے سے دریا کے قریب جزیل کے آئے اور کہا کہ ای جزیل جو مین نے خیال کیا تھا وہی امر نکلا آپ نے خوب کیا کہ جو اہل لشکر کو منع کردیا تھا دراصل یہ دریا سحر کا ہی یہ کہکر جو معلوم ہوا تھا وہ حال از اول تا آخر بیان کیا اور کہا کہ ہم اسکی تدبیر کرتے ہین اور یہ کہکر باواز بلند کہا کہ کوئی اس دریا کا پانی نہ پیے یہ دریا سحر کا ہی بلکہ کوئی اسکے کنارے پر بھی نہ جاے ورنہ گرفتار ہوجائیگا آئیندہ اُسکو اختیار ہی اور جزیل سے کہا کہ لشکر کو اسی مقام پر فروکش فرمایئے اُسوقت تک کہ ہین اور غزالان اس دریا کا بندوبست کرین جزیل نے یہ سُنکے کہا کہ اسکی کیا تدبیر کیجاے کہ لشکر تو شدت عطش سے مرا جاتا ہی اور گرمی بہت ہی اگر یون ہلاک نہوا تو مارے پیاس کے ہلاک ہوگا سہراب نے کہا کہ مین کیا عرض کرون اس مرنے سے تو یہ مرنا بہتر ہی کہ اسیر کفار ہوکر قتل ہون جزیل نے یہ سُنکے اُسوقت یہ حکم دیا کہ اسی صحرا مین لشکر اُترے سہراب و غزالان تدبیر کرتے ہین اُسوقت تک کہ جب تک دریا مٹے اور اس دریا کا بنانے والا قتل ہو یہ حکم دیتا تھا کہ اُسی مقام پر خیمے برپا ہونے لگے لشکر اُترا ادھر اندر دریا کے جو دریابار نے دیکھا کہ لشکر اُترنے لگا صرف چند آدمیون نے بیقرار اور بیتاب ہوکر پانی پینے کا قصد کیا وہ آفت مین مبتلا ہوئے اور اسیر سحر ہوکر بیہوش ہوگئے اور گرپڑے اب کوئی نہین آتا ہی اور دو شخص ایک عورت و ایک مرد آئے تھے اُنھون نے قصد پانی پینے کا کیا تھا اسی طور سے شعلے میرے سحر کے نکلے اور گرنے بھی دم کشتی کی مگر اُنکا کچھ نکر سکا آخر گر کے رہگیا یہ جو اُسنے دیکھا بس اُسوقت اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کہ گرمی کی شدت اور زیادہ ہوگئی اور اہل لشکر کی پیاس نے ترقی کی اب یہ حالت ہوئی کہ لوگ بیقرار ہو ہو کر گرنے لگے اور بیہوش ہوگئے ہر ایک جگہ کرہ نار معلوم ہوتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا زمین سے آگ نکل رہی ہی پیرون اور قناتون سے شعلے نکل رہے تھے تمام اہل لشکر عرق عرق تھا اسقدر شدت گرمی کی تھی کہ احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہی دہنون مین لعاب دہن تک خشک ہوگیا تھا سواے عرق جسم کے ایک قطرہ آب ناممکن تھا مقام عجیب یہ تھا کہ روبرو دریا روان تھا مگر پی نسکتے تھے حسرت کی نگاہ سے باربار اس دریا کو دیکھتے تھے اور رہ جاتے تھے ہر شخص کف افسوس ملتا تھا کہ کیا کرین اور کیونکر پانی پیین ہمارے سامنے دریا یون روان ہو اور ہم پیاسے کو مرین خیر یہ بھی وقت نرہیگا آب جو اُسنے سحر کیا تھا تو اسکی وجہ سے گرمی کی شدت ہوتی جاتی تھی سب اہل لشکر پریشان اور مارے پیاس کے بیتاب ہو رہے تھے خیمون مین جا جا کر پوشیدہ ہوتے تھے وہان بھی انکو قرار نہین آتا تھا پھر پریشان ہوکر باہر نکل آتے تھے اور پھر خیمے مین چلے جاتے تھے ہر شخص دعا مانگ رہا تھا کہ کسیطرح پانی پینے کو ملے جزیل و عادل و دیگر سرداران و اہل لشکر کا تو یہ حال ہی جو کہ تحریر ہوچکا ہم اب جزیل نے سہراب کو طلب کیا اور کہا بھائی سہراب بہت جلد اسکا تدارک کرو سب لوگ لشکر کے ہلاک ہوئے جاتے ہین اُسنے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین مین تدبیر کرتا ہون جزیل نے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ گرمی تو کسیطرح سے کم ہوجاے گرمی تو ہلاک کیے دیتی ہی سہراب نے کہا بہت اچھا مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر باہر خیمے کے آیا غزالان سے کہا کہ ای غزالان تم یہ تدبیر کرو کہ یہ جو شدت گرمی کی ہی یہ کم ہوجاے تاکہ اہل لشکر کسیقدر تو آسودہ ہون اُسنے کہا کہ یہی سحر ہی دریابار کا مین ابھی اسکی تدبیر کرتی ہون

تم جاؤ اور اپنی تدبیر کرو یہ کہکر غزالان نے ایک ٹکڑا ابر مردہ کا اپنی جھولی سے نکالا اور اُسپر اسم سحر
پڑھکر دم کیا کہ وہ بلند ہوکر آسمان پر گیا اور تمام صحرا پر وہ ابر محیط ہوگیا اب یہ حال ہوا کہ شدت گرمی
کم ہوئی اور کسیقدر دھوپ بھی کم ہوئی اور کچھ ترشح بھی ہونے لگا یہ اب سحر تھا زمین پر گرکے جذب
ہوجاتا تھا کوئی پی نہ سکتا تھا وہ شدت عطش بھی کم ہوئی اِسنے اپنے سحر کو زور دیا غزالان کا سحر
اُسکے سحر پر غالب آیا وہ بھی بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا مگر کچھ اثر نکرتا تھا یہان کنارے
دریا کے آکے سہراب نے ایک اپنی جھولی سے ناریل نکالا اور اُسپر دھونی لوبان وغیرہ کی دیکر
کچھ پڑھکر اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے اُس ناریل پر ٹپکا دیے اور اُس ناریل کو
اُس دریا پر مارا وہ ناریل پانی پر پڑکر شق ہوا اور ایک شعلہ پیدا ہوا اور پانی مین تلاطم ہونے لگا
تمام جانوران آبی جو کہ سحر کے بنے ہوئے تھے وہ بیقرار ہو ہوکر اوپر پانی کے آگئے اور اُنمین آگ
لگ گئی تمام دریا آتشبار ہوگیا دریا بار جادو اپنے بنگلے مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو خوب زور دے رہا
تھا اب اُسنے دیکھا میرے دریا مین آگ لگ گئی سب جانور جلنے لگے یا تو دریاے آب تھا یا وہ دریا
آتش ہوگیا اِسکا کیا سبب ہے یہ گھبراکر اُٹھا کہ دیکھون کیا آفت آئی اُدھر سہراب نے پھر سحر کو زور دیا
ایک مرتبہ خون لیکر اور اسم سحر پڑھکر دم کیا اور دریا پر مارا اور کہا کہ اے دریاے سحر اُڑ جا یہ کہنا تھا کہ
وہ دریا دھوان ہوکر اُڑنے لگا تھوڑے عرصہ مین نہ وہ دریا تھا نہ وہ پانی تھا خشک مین ریگ ہوئی تھی یہ
گھبراکر ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا اور خیال کررہا تھا کہ یہ کون ایسا شخص آیا کہ اُسنے یہ آفت برپا کردی
کہ جسکے سبب سے میرا بنا بنایا ہوا دریا مٹ گیا یہ بہت زبردست ساحر معلوم ہوتا ہے یہ خیال دل مین کرکے
باہر بنگلے کے آیا اب صرف اُسکا بنگلہ باقی رہگیا تھا یہ اپنے بنگلے سے باہر آیا اب سہراب نے دیکھا
کہ دریا تو مٹ گیا صرف دریا کے مقام پر ریگ پڑی ہوئی ہے اور اُس ریگ پر ایک بنگلہ آراستہ
ہے اُس سے کچھ شعلے نکل رہے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ دریا بار یہ سحر کر رہا تھا کہ دریا کو سحر
سے بنادیا تھا اُسکے بعد اس فکر مین تھا کہ کسی صورت سے زیادتی گرمی کی ہو اور یہ لوگ پریشان
ہوکر اور پیاس کے سبب سے تڑپ تڑپ کے اپنے کو دریا مین گرادین اور پھر مبتلاے سحر ہوجاوین
یہان دوسرا کارخانہ ہوگیا یعنے اُسکے سحر کو غزالان نے دفع کردیا تھا یعنے ابر سحر قائم کرکے
اُس گرمی کو کم کیا بلکہ اب کسیقدر خنکی ہوگئی تھی وہ شدت عطش بھی کم ہونے لگی پسینہ بھی خشک
ہونے لگا ہے اِدھر سہراب نے دریاے سحر دریا بار کو مٹا دیا اب سواے اُسکے بنگلے کے
اور کوئی چیز اُس صحرا مین باقی نہین ہے یا وہ حالت تھی کہ اُس صحراے سبزہ زار کو اپنے سحر کے زور سے
مبدل بہ خارستان کردیا تھا دراصل وہ صحرا تو نہایت سبزہ زار تھا اور از حد پر فضا اور خوشگوار
تھا مگر سحر کی وجہ سے ویران اور دشت سان معلوم ہوتا تھا پس جب اُسکا دریا سحر سے مٹ گیا اب
یہ بہت پریشان ہوا اور لاکھ لاکھ اپنے سحر کو زور دیتا تھا مگر کچھ اثر نہوتا تھا بلکہ اور کمزور ہوتا جاتا تھا
اب یہ اپنے بنگلے سے یکبارگی گھبراکر نکلا اور اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر کھڑا ہوا کچھ پڑھ رہا ہے اب
یقین کامل ہوگیا کہ میرا سحر اِسی نے رد کردیا ہے اُسوقت اُسی مقام سے زور سے آواز دی کہ اے نابکار
نطفہ شیطان مین نے دیکھا کہ تو نے میرے سحر کو دفع کیا اِسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اسوقت تک مین حالت
غفلت مین تھا اور میرا خیال اور طرف تھا ورنہ تیری بھی یہ مجال تھی اور تو بھی یہ لیاقت رکھتا تھا کہ تو
میرے سحر کو دفع اور برباد کردیتا اگر تو اپنے تئین ساحر زبردست سمجھتا ہے تو میدان مین آ اور مجھسے مقابلہ کرکے

یہ کہکر اور جھمک کر باہر اپنے بنگلے کے آیا اوھر غزالان نے اپنے سحر کو زور دیا اب دریا بارنے
دیکھا کہ تو بنیا واقعہ ہی اور میرا سحر بھی کمی کرتا ہی یعنے گرمی کی شدت کم ہوتی جاتی ہی اور وہ شعلے جو کہ
میرے سحر سے بھڑک جاتے تھے وہ گل ہوتے جاتے ہین اب اسنے خیال کیا کہ اسی کے سحر سے میرا
سحر کمزور ہوگیا اب یہ تدبیر ذہن مین آئی کہ اس سے مقابلہ کرو بس یہ خیال کرکے طرف سہراب
کے چلا سہراب نے جو یہ سنا کہ اسنے کہا کہ او نابکار کیون تونے میرے سحر کو دفع کیا مین کب
تجھے چھوڑتا ہون تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ تو میرے سحر کو دفع کرسکے یہ کلام سہراب کو بہت
ناگوار گذرا کیونکہ سہراب نے یہ کلام نہ حالت کفر مین کسی کی زبان سے سنے تھے نہ جب سے
یہ مسلمان ہوا ہی ایسے کلام ناشائستہ کسی کی زبان سے نہین سنے تھے اسکو ایسے کلام سننے کی کب تاب
آتی اسنے صدا دی کہ تو نابکار اور تیرا باپ دادا نابکار کون طرز کلام ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو قوم کا پاجی ہی
بس اپنی زبان کو روک اور ایسے کلام زبان سے کبھی نہ نکالنا ورنہ تیری زبان گدی سے کھینچ لیجائیگی
تو بڑا نامعقول اور نالایق ہی ارے او نابکار تو کیا ہی اور تیرا سحر کیا ہی تیری بھی یہ حقیقت ہی کہ
تو ہمارے روبرو دعوے ساحری کرے یہ جو تونے سحر کیا یہ میرے خاندان کے لونڈے شعبدہ کرتے ہین
بس اب تو ہوشیار ہو جو تیرا جی چاہے میرا بناے مین تو تجکو طفل مکتب سے بھی کم تصور کرتا ہون
وہ جو تیرا احماقی ہے یعنے سمندر شاہ جادو اسکو اپنی کمک کے لیے طلب کر وہ آکر تیری
کمک کرے جسنے تجکو روانہ کیا تھا کہ تو جا کر راہ روک اور خود نہ آیا اور وہ تنکو تیل ماش کرتا ہی وہ
بڑا ہوشیار ہی کہ آپ تو شہر مین مونہ چھپائے ہوئے پوشیدہ بیٹھا ہی اور کافرون کی جان لے رہا ہی
خیر وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جائیگا ایک نہ ایک دن ضرور سامنا میرا اسکا ہوگا وہ بڑا مکار ہی اور
دغاباز ہی اسنے میرے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی مرد اور صاحب غیرت نکریگا جب مجھے رنج
ہوا اور خیال کیا کہ مین اسکو ملازمت سے علیحدہ کرتا ہون اور اس الزام کی سزا دیتا ہون تو
بڑی خرابی کی بات ہوگی کیونکہ ساحر زبردست ہی اور سب سپاہ اسکے قبضے مین ہی مقابلہ ہوگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ مکر کرو بس مجکو فقرہ دیکر ناہیان کے پاس بھیجا اور اسکو خفیہ
طور سے تحریر کردیا کہ اسکو غافل کرکے قید کرلینا چنانچہ اسنے ایسا ہی کیا یہ صاحب عزت
و مرد کا کام ہی کہ دھوکا اور مکر کرکے گرفتار کرے بالکل نامردی ہی یہ ایسا آدمی ہی کہ جسکو دیکھتا ہی
کہ یہ نرم اور کم حوصلہ اور کمزور ہی اسکو تو دبا لیتا ہی اور جسکو زبردست پاتا ہی اسکے ساتھ پردہ
دوستی مین دغا کرتا ہی یہ اسکا قصور نہین ہی بلکہ اسکی اصل کا قصور ہی شاعر نے یہ شعر اسکے حال
کے موافق کہا ہی شعر پرستار زادہ نہ آید بکار + اگرچہ بود زادی شہریار + دیگر اگر شاد بنشاہ
بانو بدی + مرا سیم و زرتا بزانو بدی + وہ کہا کرے اگر ایسے آدمی لاکھ ثروت اور حکومت
ہوجاے مگر اپنی اصل کی طرف ضرور جاتا ہی اسکا اثر کم نہین ہوتا ہی یہ سبب اسکی اصل کا ہی اسمین
کچھ فرق نہین ہی بموجب اس عبارت کے کل شئی یرجع الی اصلہ کیونکہ کل شے رجوع کرتی
ہی طرف اپنی اصل کے جسکی اصل خراب ہوتی ہی اسمین ضرور اسکا اثر ہوتا ہی کبھی نہ کبھی
وہ اپنی اصل کی طرف آجاتا ہی کیونکہ یہ اسکی خلقی بات ہی کوئی بناوٹ نہین ہی اب مین اسکو کہتا
ہون جب کبھی میرا اسکا سامنا ہوگا مین اسکے مونہ پر بھی یونہی کہونگا میرے ہاتھ سے کہان جائیگا
تو اسکا فرستادہ ہی تو بھی بڑا بیغیرت ہی تو میرا کیا کریگا آ ہمین میدان میں گوے اب میرے تیرے

مقابلہ ہو جاوے معلوم ہوتا ہی کہ تیری بھی اصل خراب ہی جو تونے اصل سے ملا ہی اور اُسکی تربیت
کی ہی یہ جو سہراب نے کہا اور اسقدر سہراب کو غصہ آیا کہ تمام چہرہ لال ہو گیا اور تمام بدن
مارے غصے کے کانپنے لگا اور مونہہ سے کف جاری ہوا دریا بار یہ کلام سہراب کے سنکے بہت
برہم ہوا اور جامے سے باہر ہو گیا اور کہنے لگا کہ او سہراب اب مین نے پہچانا تو وہی ہی کہ جسکو
سمندر شاہ نے اپنا سپہ سالار کیا تھا اور تو نے اپنے ولی نعمت کو نگاہ بد سے دیکھا تھا
اور اُس جرم مین تو قید کیا گیا تھا اب تو کسی تدبیر سے رہا ہو گیا ہی اور نمکحرامی پر کمر باندھی ہی
اپنے ولی نعمت سے مقابلہ کرنے آیا ہی اب تجھے بڑھ کے نمکحرام تمام روے زمین مین نہوگا وہ
نمک تیرے بدن مین پھوٹ نکلیگا تو اصل کا بد ہو یا مین ارے سچ بیان کر کہ جسنے اسقدر
دولت تیرے اوپر صرف کی اور تجکو پرورش کیا جب تو نے اُسکے ساتھ یہ حرکت نالائق کی اور
نمکحرامی پر کمر باندھی تو تو اور کے ساتھ کیا کریگا اور کو تجھے کیا امید ہوگی سہراب نے جواب دیا
کہ ہم اصیل تلوار کی خاصیت رکھتے ہین کہ جسکے ہاتھ مین ہین اسی کے ہوئیگے جب ہم سہراب کے
ملازم تھے اُسکی خیر خواہی اور نمک کا پاس کرتے تھے اُسنے جب ہمارے ساتھ سلوک بد کیا
اور صاحبقران نے ہمکو ہدایت فرمائی اور راہ نیک دکھائی گمراہی سے نکالا راہ راست
پر لائے اب ہم اُنکے شریک ہین جو اُنکے دشمن ہین اُنکے ہم بھی دشمن ہین سمندر میرے ساتھ
کیا سلوک کریگا جب بیٹے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا تب اُسنے بھی ہمارے ساتھ سلوک کیا اب سلوک
کرے ذرا سے امر مین ہمارا دشمن جانی ہو گیا کوئی مین بد قوم نہ تھا یا محتاج نہ تھا جو اُسنے اس
امر سے انکار کیا بلکہ اُسکا ہر طرح سے افتخار تھا کہ مجھ ایسا عالی خاندان اُسکی دامادی قبول کرتا تھا بلکہ
میری بیعزتی اور بے آبروئی کی تھی گردل سے ناچار اور مجبور تھا اچھا اس گفتگو اور تقریر سے کیا مطلب
اور کیا فائدہ جب مقابلہ ہمارے اور اُسکے ہوگا اُسوقت مین سب حال ظاہر ہو جاینگے کہ کون عالی
خاندان ہی اور کون بد قوم اور بد حقیقت ہی اسوقت ان باتون کی کوئی ضرورت نہین ہی تو ہمارا
حال کیا جانے بیفائدہ تو ہمسے تقریر اور بحث کر رہا ہی اب جو تیرا جی چاہے وہ میرے ساتھ کر اتنے
عرصے مین وہ بھی قریب آگیا تھا یہ جو تقریر ہوئی اور گرمی کی شدت بہت کم ہوئی سب سردار
اور جرنیل اپنے اپنے خیمون سے باہر نکل آئے ضروریات ضروریہ سے فراغت کی نماز پڑھی
سجدہ کیا اور دعائین مانگین کہ خداوند تعالے اس آفت سے ہمکو بچائیے اب جو اُس میدان مین
دیکھا تو یہ دیکھا کہ دریا کا نام و نشان بھی نہین ہی صاف میدان پڑا ہی جیسا ہمیشہ سے تھا مگر ایک
ساحرے اور سہراب سے مقابلہ ہو رہا ہی گفتگو سخت ہو رہی ہی نیتے وہ اُسکے مقابل مین
کھڑا ہی اور وسط لشکر مین غزالان کھڑی ہوئی اپنے سحر کو زور دے رہی ہی مگر کچھ اثر نہین ہوتا
بلکہ شدت گرمی کی بہت کم ہوتی جاتی ہی غزالان اپنے دل مین کہتی تھی کہ کیا سبب ہی کہ میرا سحر
کچھ اثر نہین کرتا یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی اُسپر بھی کچھ بڑھ چڑھکر طرف اُس مرتد کے دم کر رہی
ہی یہ دیکھکر سب سردار قریب آگئے کہ دیکھین یہ کیا واقعہ ہی مقابلے کا تماشا دیکھین یہ لوگ
سب قریب آئے کہ اتنے عرصے مین سہراب کے وہ قریب آیا اور کہا کہ او سہراب تو اپنا وار
میرے اوپر کر سہراب نے جواب دیا کہ پہلے تو حربہ کر جب مین تیرے حربے سے بچونگا تو مین
بھی تیرے اوپر اپنا حملہ کرونگا یہ سنکے اُسنے اپنی جھولی سے ایک نارنج نکالا اور اُسپر اسم سحر

دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا سہراب نے جب دیکھا کہ نارنج قریب آیا اُس ناریل کیطرف
سہراب نے اشارہ کیا کہ وہ شق ہوگیا اور سرد ہوکر زمین پر گرا تب سہراب نے باواز
بلند کہا کہ اسی سحر پر تو دعوے کرتا ہی مین اُسوقت غافل تھا اور میرا خیال اور جانب تھا ورنہ
یہ تیری مجال اور طاقت تھی کہ تو اِس مقام پر دریا بنا سکتا اب تو نے بڑی ہماہمی کیہ جو یہ کیا تھا
دیکھ کیا ہوا دیکھ تیرا نارنج زمین پر پھٹا ہوا پڑا ہی اب اور کوئی حربہ کر ارے کوئی کمال کا سحر کر
کہ دل لگے ایسے ایسے تو ذرا ذرا سے بچے کیا کرتے ہین یہ جو سہراب نے کہا اُسنے سر جھکا لیا
اور کہا کہ ہوشیار رہ مین ایک حربے مین تیرا کام تمام کرتا ہون صرف دیکھتا تھا کہ تیرا سحر کس قسم کا
ہی اب معلوم ہوا کہ تو ساحر زبردست ہی ہان اب مقابلے کا لطف ہوگا سہراب نے کہا کہ اللہ اللہ
تو ہمارا امتحان کرتا ہے ابھی بھی یہ لیاقت ہوئی مینڈ کی کو بھی دن لگے تو اپنا وصلہ ہر طرح سے
نکال لے کوئی حوصلہ تیرے دل مین باقی نرہ جاے اُسکے بعد مین سحر کرونگا تو جسقدر سحر کریگا مین
سب دفع کردونگا پھر تو میرے سحر کو دفع کرنا یہ سنکے اُسنے ایک سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر پیدا
پیدا ہوا اُسمین سے آگ برسنے لگی سہراب نے کہا کہ شعلہ مزاجی و آتش باری تیری میرے ساتھ
نہ چلیگی یہ کہکر کچھ پڑھکر طرف اُس ابر کے دم کیا وہ ابر دھوان ہوکر غائب ہوگیا اب اُسکو بہت
غصہ آیا اور طیش کھا کر زمین پر دوہتڑ مارا اور کہا کہ ای زمین شق ہوجا اور سہراب کو نگل جا
یہ اسنے کہا اُدھر سہراب نے یہ کیا کہ ایک قطرہ خون کا اپنی زبان سے نکالکر زمین پر ٹپکا یا اور کہا کہ مثل
پتھر کے سخت ہوجا یہ کہنا تھا کہ زمین مثل سنگ کے سخت اور کرخت ہوگئی اب یہ بھی سحر اُسکا رد
ہوگیا پھر اسنے اپنے سر کا ایک بال توڑ کر اور سحر پڑھکر کہا کہ ای بال تو اژدر ہوجا اور حریف کو نگل لے
یہ کہتے ہی وہ بال اژدر بنگیا اور قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا سہراب کی طرف چلا سہراب نے ایک دانہ آتشکا
اُس اژدر پر مارا اور کہا کہ ابھی تو جل جا اُسیوقت اژدر مین آگ لگ گئی اور جلنے لگا ایک چشم زدن
مین جلکر خاک سیاہ ہوگیا جب یہ بھی سحر اُسکا دفع ہوگیا وہ زمین پر گر پڑا پھر شیر ژیان بنکر طرف
سہراب کے چلا سہراب نے کہا کہ یہان سے تو چلا جا تیرے رہنے کا مقام جنگل مین ہی تو یہان
کیون آیا ہی یہان تیرا کیا کام ہی اور اپنی اصلی صورت پر آجا یہ کہنا تھا کہ وہ اپنی صورت پر
ہوگیا پھر یہ بھی حملہ اُسکا دفع ہوگیا اُسنے سنبھل کر اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک
گولا فولادی نکال کر اور اپنی زبان مین نشتر دیکر اور خون ایک پیالے مین لیکر اُس گولے پر
چھینٹے دیے اور سحر کرکے اُس گولے پر سہراب سے کہا کہ جب مین جانون کہ تو بڑا زبردست ساحر
ہی اور خوب سحر جانتا ہی میرے اِس حربے کو تو رد کردے اب اِس حربے سے تیرا بچنا بہت محال
ہی سہراب نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جس طور سے مین نے تیرے سب حملے رد
کیے یہ بھی رد کردونگا اسقدر غرور نکر شعر غرور و تمکین و جاہ و حشمت یہ چند انفاس کے ہین
جھگڑے + اجل ہی استادہ دست لبستہ تو بدیر خصت ابھی ہم ہی + اور پھر دوسرا شعر پڑھا
شعر تکبر عزازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد + بس یہ سنکے اُسنے گولہ طرف سہراب کے
پھینکا جب وہ گولا قریب سہراب کے آیا سہراب نے اُنگلی سے اشارہ کیا کہ وہ گولا شق ہوگیا
اُسمین سے ایک لعل نکلا وہ لعل پرواز کرکے سہراب کے سر پر آیا اور ذفیر دی اُسکا ذفیر دینا تھا
کہ سہراب اُسکے سحر مین مبتلا ہوا اور جھوم کر چلا اور حالت غشی کی ہوئی اِدھر سے یہ تلوار لیکر چلا کہ

سر کاٹ لون ادھر لعل نے پھر ذفیردی سہراب اور زیادہ جھومنے لگا اور یہ قریب
پہونچ گیا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی برابر سے سہراب کے اور اُس سے ایک پتلا
پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے نکلتے ہی وہ پچکاری سہراب کے مونھ
پر ماری اور کہا کہ ہوشیار ہو بچے اب حریف قریب آگیا ہو پچکاری کا پڑنا تھا کہ سہراب
کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے کوئی سوتے سے جگا دیتا ہو دفعتہ ہوشیار ہو گیا اور وہ حالت
غشی جاتی رہی اور سنبھل کر سہراب نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ایک چھوٹی
ڈبیا نکالی اور اُسکو کھولا اُسمین سے ایک پتلا نکلا راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ پتلا جو
پچکاری لیکر نکلا تھا اور سہراب کو ہوشیار کر کے غائب ہو گیا تھا پس سہراب نے
اُس پتلے سے کہا جو کہ اُس ڈبیا سے نکلا تھا کہ اِس لعل کو حلال کر ڈال یہ سہراب کا کہنا تھا
کہ اُس پتلے کے پر پیدا ہوئے اور وہ اُڑا اور قریب اُس لعل کے پہونچا اُس پتلے کے شانے
پر ایک چھوٹا سا جال تھا اور ایک ہاتھ مین کارد تھی پس اُس پتلے نے وہ جال اُس لعل کے
مارا وہ لعل اُس جال مین پھنس گیا اور تڑپنے لگا لاکھ لاکھ کوشش کی کہ مین رہا ہو جاؤن
مگر کچھ بس نہ چلا ادھر دریا بار نے اپنے سحر کو زور دیا مگر کچھ نہوا اُس پتلے نے پکڑ کر اُس
لعل کو حلال کر ڈالا اور اُسی وقت اُسکا خون لیکر سہراب کے پاس آیا اور کہا کہ خون لعل کا
حاضر ہی سہراب نے وہ خون لیکر اپنے پاس رکھا ادھر اُس مُردے لعل مین آگ لگ گئی
اور جلکے خاک سیاہ ہو گیا اِدھر سہراب نے صدا دی کہ او ملعون تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جاتا ہی مین تیرے بہت سے حربے رد کر چکا ہون اب میرے حربے کی نوبت آئی ہی **شعر**
تو حربے زدی حرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر اور جوڑے
سے ایک گولا نکالا اُسپر اُس لعل کا خون لگا دیا اور کہا اب تو میرے حربے کو رد کر تو
مین جانون کہ بہت بڑا زبردست ساحر ہی اور کمال رکھتا ہی اُسنے جواب دیا کہ حربہ کرو مین
تمھارے حربے کو رد کر دونگا پس سہراب نے وہ گولا دریا بار پر مارا اُسنے بھی چند سحر اُسکے دفع کرنے
کے لیے کیے مگر کچھ نہو سکا وہ گولا پیشانی پر اُسکے آکر پڑا پچاس ٹکڑے ہو کے ہوئے تاریکی تمام میدان مین
چھا گئی صدائے گیرو دار بلند ہوئی سنگ باری ہونے لگی بہر غل مچانے لگے آواز آئی کہ مارا مجکو
کہ من جوان بودیم افسوس مردیم وجان دادیم نرمطلب خود نرسیدیم مرا گشتی کہ نام من دریا بار جادو
بود تھوڑے عرصے تک تو تاریکی رہی اور سنگ باری رہی بعدہٗ وہ تاریکی دفع ہو گئی اور روشنی
ہوئی دیکھا کہ ایک لاش ساحر کی اُس میدان مین پڑی ہوئی ہو پھر ایک بگولا پیدا ہوا اور اُس لاش کو
اُٹھا کر طرف سمندریہ کے لیکر چلا اب اُسکے مرنے کی خبر مرمر جادو و حیران جادو و رورق جادو
کو ہوئی یہ تینون یہ خبر سنکے بہت متفکر ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کیجائے
یہ تو بڑا غضب ہوا کہ ایک ساتھی ہمارا مارا گیا اب انھون نے دریافت کیا کہ اِسکو کسنے قتل کیا
معلوم ہوا کہ سہراب جادو نے جو کہ قبل مین سمندر شاہ کا سپہ سالار تھا اب وہ اہل اسلام کا
شریک ہو گیا ہی اب اُنھون نے خیال کیا کہ یہ تو بہت بڑا ساحر زبردست ہی کہ جسنے اتنے بڑے
ساحر کو یون قتل کیا کہ جسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اب یہ معلوم ہوا کہ لشکر اسلام کے ساتھ بڑے
بڑے ساحر زبردست ہین یہ خیال کر کے مرمر اپنے مقام پر سے حیران کے پاس آیا حیران نے

مقام پر بیٹھا ہوا تھا اور یہی فکر کر رہا تھا کہ مرمر آکر پہونچا حیران جادو نے کہا کہ کیون مرمر اسوقت
تم کدھر آئے اور کس فکر مین ہو اور اپنے مقام کو تنہا چھوڑ آئے ہو اگر حریف تمہارے مقام پر جاے
تو کیا ہوگا تمکو تو معلوم ہوگا کہ دریا بار تو مارے گئے مرمر نے کہا کہ یہی خبر سنکے تو جلدی مین آیا ہون
کہ کیا تدبیر کرون اور کیونکر حفاظت کیجاے اب معلوم ہوا کہ اہل اسلام کے بھی بڑے بڑے ساحر شریک ہین
یہ تو معلوم ہوا ہوگا کہ دریا بار کو سہراب جادو نے قتل کیا جو کہ سپہ سالار سمندر شاہ تھا اب کسی
سبب سے اہل اسلام کا شریک ہوگیا ہے اُسنے دریا بار کو قتل کیا سہراب ساحر زبردست ہے مین
اس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون اب کوئی راے ایسی بتلاؤ کہ جس سے یہ فتنہ دفع ہوجاے حیران
نے کہا کہ میری عقل خود دنگ ہے چلو زورق کے پاس اُس سے بھی صلاح کرین جو وہ تدبیر بتلاوے
اور مناسب سمجھے اوسکو کرنا چاہیے مرمر نے کہا کہ چلو یہ سنکے حیران اٹھا اور مرمر کو ہمراہ لیکر
زورق کے مقام پر آیا زورق بھی اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ یہ دونون زورق کے پاس
پہونچے اور زورق سے صاحب سلامت ہوئی یہ دونون بیٹھے زورق نے کہا کہ اسوقت تم دونون
صاحب کہانسے آتے ہو مرمر اور حیران نے کہا کہ تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ دریا بار کو سہراب نے
قتل کیا اب کیا تدبیر کیجاے ہم پہلے سے غافل تھے بچنے عیارون کا فقط بندوبست کرلیا تھا اور
انھین کا خیال تھا زورق نے کہا کہ ہمکو سننے اسکی تدبیر کی تھی مین تو تدبیر کرچکا ہون کیونکہ مجھے سمندر شاہ
نے کہا تھا کہ لشکر کے ہمراہ دو ساحر بڑے زبردست ہین ایک سہراب اور ایک نعرالان کیا تمکو
اسکا خیال نہ تھا ان دونون نے کہا کہ ہمکو بالکل خیال نہ تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ دریا بار بھی اسی
دھوکے مین مارے گئے یہ سنکے زورق نے کہا کہ وہ تو مارے گئے اب آپ لوگ اپنی تدبیر کیجیے
ان دونون نے کہا کہ جو آپ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے مین تدبیر کیا بتلاؤن
یہ سنکے حیران اور مرمر کہنے لگے کہ آپ تو تدبیر کرچکے ہین اُسنے کہا کہ ساحر کی کیا تدبیر ہو اپنا اپنا
سحر درست کیجیے اور بخور وغیرہ دیگر انکو تیار کیجیے کہ وقت پر دغا نہ کرین اور اُنسے مقابلہ کرین سواے
اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر میرے ذہن مین نہین آتی ہے اور جو سحر کہ کمال کے ہون انکو تیار کرو
اسکے سوا اور کیا تدبیر ہے یہ جو زورق نے کہا یہ سنکے حیران اور مرمر نے کہا کہ ہم دونون جاتے ہین صرف آپ کو آگاہ
کرنے آئے تھے زورق نے کہا کہ مجھکو تو پہلے ہی سے معلوم ہوگیا تھا کیونکہ مین نے اسکا بندوبست
کرلیا تھا اور کرلیا ہے جو تیر یا اُسپر گذری تھی اور جو اب گذریگی سب کی خبر ہوجایگی یہ سنکے یہ دونون
زورق کے پاس سے اٹھکر اپنے مقام پر آئے اور اپنے اپنے سحر کو درست کرنے لگے اور
زور دینے لگے اور جو جو کہ سحر کمال کے تھے انکو برتنے لگے یہ تو اس فکر مین ہین اب اُس میدان کا
حال تحریر کیا جاتا ہے کہ بعد مرنے دریا بار کے وہ سب حالت دفع ہوگئی وہ دریا اور وہ سنگ مٹ گیا وہ
گرمی بھی جاتی رہی اور تاریکی بھی دفع ہوگئی اب جو دیکھا گیا تو وہ صحرا سرسبز ہے تمام گلون سے
مملو ہے ہر طرف سبزہ لگا ہے جسکو دیکھکر ایک قسم کی فرحت حاصل ہوتی تھی روح کو راحت اور قلب کو
ترو تازگی اور مسرت ہوتی تھی ہواے سرد و خوشگوار چل رہی تھی باد سموم موقوف ہوگئی تھی ہر طرف
چشمے پانی کے لبریز تھے یہ بہار دیکھکر اہل لشکر بہت خوش ہوگئے جزمل نے سہراب سے آکر عرض
کیا کہ اقبال صاحبقران سے مین نے اس ساحر کو قتل کیا کہ جسکے سبب سے یہ صحرا دوزخ بنا ہوا
تھا گرمی کی شدت تھی اور اہل لشکر کو شدت سے پیاس لگی ہوئی تھی کہ مارے عطش کے انکی حالت

خراب تھی اب حکم فرمایئے کہ پانی پئین کیونکہ وہ ساحر تو مارا گیا اُسکے مرتے ہی جتنی آفتین تھین
سب دفع ہوئین جو مین نے عرض کیا تھا کہ صحرا پُر بہار ہے حضور ملاحظہ فرمایئے کہ کیسا یہ باقصد جنگل
ہے اب بیابانسے لیکر اور سمندر یہ تک اسی قسم کی جنگل کی راہین ملینگی کوئی مقام سبزہ زار سے خالی
نہین ہے ایک سے ایک مقام پُر فضا ہے اور پُر بہار ہے جزیل نے کہا کہ دراصل جو تمنے کہا تھا اُسمین
فرق نہوا یہ سب حالت اُسی نابکار کے سحر کی تھی تمنے بہت بڑا کام کیا اور بڑی جوانمردی کا کام
کیا کیا کہنا تمھارے سحر کی تعریف نہین ہو سکتی ہے اب یہ معلوم ہوا کہ تم ساحر زبردست ہو آج تمھارا
کمال ہم سبکو ظاہر ہوا صاحبقران کی خدمت مین تمھاری جان فشانی کی تعریف کی جائیگی سہراب
نے عرض کیا کہ یہ کیا امر مشکل تھا مین نے کیا ایک ساحر کو قتل کیا اُسکا حربہ مجھپر نہ کارگر ہوا
میرے وار نہ روک سکا آخر کو قتل ہوا جزیل نے کہا کہ یہ امر تو سچ ہے مگر کچھ جرأت اور کمال
کی بھی تو ضرورت ہے اگر تم کمال نہ رکھتے ہوتے تو کیون اُسکے حربون کو رد کرتے اور اُسکو
کیونکر قتل کرتے سہراب خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین غزالان بھی آئی اُسنے بھی سہراب
جادو کی بہت تعریف کی کہ ایسا ساحر زبردست کم ہوگا سہراب نے کہا کہ اے ملکہ تمنے بھی اُسکے
سحر کو خوب دفع کیا اور خوب شدت گرمی کو دفع کیا ورنہ اہل لشکر تڑپ تڑپ کے ہلاک
ہو جاتے غزالان نے کہا کہ یہ سحر کیا تھا اور یہان کیا ضرورت تھی کہ جو کمال دکھایا جاتا
اس سحر کی کیا اصل وحقیقت تھی اور ایسا ساحر تھا کہ جو کمال دکھایا جاتا یہ بھی ایک شعبدہ
تھا سہراب نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو تمھارے سحر کا کون مقابلہ کر سکتا ہے کس کو قدرت ہے
تم آفتاب جادو کی تعلیم کردہ ہو جو کہ اپنے وقت کے سامری اور جمشید تھے غزالان
نے کہا کہ یہ آپ کی صرف بزرگی ہے کہ جو آپ ایسا فرما رہے ہین ورنہ میری کیا اصل ہے ہیچ
آپ کے روبرو آپ خود اپنے وقت کے سامری ہین آپ بڑے بڑے ساحرون سے عظیم
بامنہ ہین جو کہ اپنا مشق اور نظیر نہین رکھتے تھے کتنے ساحرون کے کمال آپ مین ہین سبقت
گو مین اپنے کام مین مصروف ومشغول تھی اور اپنے سحر کو زور دے رہی تھی اُسپر بھی آپ
کے مقابلے کا تماشا دیکھ رہی تھی کس کس بے پروائی سے آپنے اُسکے حربے رد کیے ہین
آپ پر ایک حربہ بھی اُسکا کارگر نہوا لاکھ لاکھ اُسنے اپنے سحر کو زور دیا مگر کچھ نہو سکا مثل
مشہور ہے کہ کالے کے آگے نہین چراغ جل سکتا ہے بجز آپکے جو ادنی سحر کیا وہ نہ روک سکا
آخر کو قتل ہوا سہراب جادو نے کہا کہ میری کیا مجال تھی کہ مین اُسکو قتل کرتا فقط صاحبقران
کے اقبال نے اُسکو قتل کیا یہ سنکر جزیل سے کہا کہ اب آپ یہان قیام فرمایئن کوئی
خطر نہین ہے جزیل نے اسیوقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اب جسکا جی چاہے پانی پیے پیاس تب
اصلی ہے وہان کسیکو اب پانی کی خواہش بھی نہ تھی بلکہ کوئی پانی کا نام بھی نہین لیتا تھا نہ جانور
نہ انسان وہ تو اُسکے سحر کا اثر تھا کہ سب بسبب پیاس کے بیقرار تھے اب کون پانی پیتا سب
اپنے اپنے خیمون مین بآرام تمام بیٹھے تھے مگر کوئی باہر نہ نکلا ہان فقط جزیل چند سردارون کو
لیکر برائے سیر صحرا نکلا تمام صحرا کے جنگل کو ہر ایک قسم کے گلون سے مملو دیکھا وہ صحرا تھا
بلکہ نمونہ تھا باغ شداد کا یہان تک وہ دن تمام ہوا رات ہمرہی لشکر طلایہ پھرنے لگا ہر ایک اپنے مقام
راحت سے آرام پذیر ہوا وہ رات گذری صبح کو جزیل نے لشکر کے کوچ کرنے کا حکم دیا اُسیوقت

لشکر مین بندوبست ہونے لگا اور سب لشکر تیار ہو گیا اُسوقت جزیل نے کوچ کیا آگے
آگے لشکر کے غزالان تخت سحر پر سوار تھی فقط اس خیال سے کہ شاید کوئی اور ساحر
سمندر نے برائے راہ روکنے کے روانہ کیا ہو اور وہ راہ مین مقیم ہو اور کوئی مقام اُسنے
سحر سے درست کیا ہو بس لشکر اسطور سے چلا جاتا تھا وہ دن تو لشکر براحت منزل پر پہونچا
رات بسر ہوئی سحر کو پھر لشکر طرف منزل کے روانہ ہوا کوئی نصف راہ طے کی ہوگی کہ غزالان
نے دیکھا کہ جدھر کو ہم جاتے ہین اُس طرف ایک پہاڑ ہے اور اُس پہاڑ سے شعلے آگ کے
نکل رہے ہین اور اسقدر وہ پہاڑ بلند ہے کہ آسمان سے ملا ہوا ہے قلہ کوہ نہین معلوم ہوتا ہے اور مثل برف
کے سفید ہے اور بڑی دور تک ہے غزالان اُسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ یہ پہاڑ کیسا ہے اس طرف
تو کوئی پہاڑ نہ تھا اور عین اُس راہ پر جو کہ سمندریہ کو گئی ہے ضرور کوئی نمود یہ امر ہے اور کسی نہ کسی ساحر نے
آگے راہ روکی ہے خیر دیکھا جائیگا یہ خیال کرتی ہوئی آگے آگے لشکر کے چلی آتی ہے اب تو سب لشکر نے
بھی اُس پہاڑ کو دیکھا کہ جدھر کو ہم جاتے ہین اُس طرف ایک کوہ حائل ہے اور اُس پہاڑ سے شعلے نکل
رہے ہین یہ حال دیکھکر سب اہل لشکر اُسی مقام پر ٹھہر گئے جب آگے کے لوگ ٹھہر گئے تو عقب
کے بھی لوگ ٹھہر گئے جزیل نے جو دیکھا کہ لشکر تھم گیا تو دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہے جو لشکر
تھم گیا اہل لشکر نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین ہم لوگ کیونکر آگے بڑھنے کا قصد کرین ایک پہاڑ
سد راہ ہے جدھر جانے کا قصد کرتے ہین وہی پہاڑ حائل نظر آتا ہے یہ خبر سنکے جزیل نے دیکھا تو واقعی
کوہ بلند حائل ہے اُسوقت اپنے خیال کیا کہ یہ بھی کسی ساحر کا ہے چونکہ وہ مقام نزہت فضا تھا حکم
دیا کہ اسی مقام پر سب لشکر اُترے جب کوئی تدبیر کیجائے گی تو آگے کو لشکر روانہ کیا جائیگا اور
کوئی اہل لشکر مین سے نیچے اس پہاڑ کے نہ جاوے آئندہ اُسکو اختیار ہے یہ جو حکم دیا تو لشکر اُسی مقام پر
اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے سہراب عقب لشکر مین تھا اُسنے جو یہ حال دیکھا کہ لشکر غیر منزل پر اُترنے
لگا اسکا کیا سبب ہے سہراب نے جو نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو واقعی مین ایک پہاڑ بہت بڑا کہ جسکا
اول و آخر کچھ نہین معلوم ہوتا ہے اور بلندی مین آسمان سے ملا ہوا ہے حائل راہ ہے یہ دیکھکر اپنے خیال
کیا معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے لشکر نے قیام کیا ہے یہ پہاڑ بھی کسی نہ کسی ساحر کا ہے ضرور کسی ساحر
نے اپنے سحر سے بنایا ہے ذرا چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون ذات شریف یہان پر تشریف لائے ہین
جو راہ روک کر کھڑے ہوئے ہین اور ہماری راہ روکی ہے کیا انکو قتل دریا بار کی خبر نہین ہوئی جو
اسنے آکے راہ روکی یہ دل مین خیال کرتا ہوا جزیل کے پاس آیا اور کہا کہ آپنے لشکر کو بدون پہنچے
ہوئے منزل پر کیون اُترنے کا حکم دیا جزیل نے جواب دیا کہ لشکر آگے کیونکر روانہ کیا جاتا ذرا نظر
تو کیجیے کہ راہ تو ہے ہی نہین بہت بڑا پہاڑ سد راہ ہے سہراب نے کہا کہ یہی سبب ہوا ای جزیل یہ
سحر ہے کسی ساحر کا اگر خدا چاہتا ہے تو اسکو بھی ایک چشم زدن مین دفع کیے دیتا ہون یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُس
پہاڑ پر سے ایک لکہ ابر کا اُٹھا اور آسمان پر جا کر پھیلنے لگا یہان تک کہ تمام لشکر اور صحرا پر چھا گیا اور
اُس ابر مین رعد کی گرج اور برق کی چمک بشدت تھی اور ہوا اسقدر سرد چل رہی تھی کہ جسکی حد نہین
اہل لشکر کا مارے برودت کے یہ حال ہے کہ کانپ رہے ہین دانت سے دانت بج رہے ہین کوئی
لحاف اوڑھے ہے کوئی آگ کو جلا کر تاپ رہا ہے کوئی دری اوڑھے ہے جو کہ افسر دیس ہین وہ دوشالہ پر دوشالہ
اوڑھے ہوئے ہین اُسپر بھی شدت سردی سے کانپ رہے ہین آتشخانہ بنائے ہین اُسمین بیٹھے ہوئے ہین

آگ گل ہوئی جاتی ہے یا تو ہوا چل رہی تھی اور ابر محیط تھا کہ ایک مرتبہ پانی برسنے لگا اور بڑی شدت
سے برف گرنے لگی اب تو اور سردی زیادہ ہوئی ہر چہار طرف برف کا انبار لگا ہوا ہے سب خیمے
برف کے اندر دب گئے ہیں اُسمیں جو سردار ہیں وہ سب مارے سردی کے کانپ رہے ہیں یہ
حالت تھی سہراب نے جو یہ حالت سردی کی دیکھی اور برف باری کی اُسوقت اسنے خیال کیا کہ
یہ کیا سبب ہے اور یہ ابر سحر کا ہے اور بارش آب سحر کی سحر ہو رہی ہے یا اصلی بارش ہے اسنے اپنی جھولی سے
ایک پرچہ کاغذ کا نکالا اُسپر چند لکیریں بنی ہوئیں تھیں سہراب نے اُس کاغذ پر کچھ سحر پڑھا اور کہا
کہ ای کاغذ یہ بیان کر کہ یہ ابر اصلی اور برف باری اصلی ہے یا سحر کی ہے یہ جو سہراب نے دریافت
کیا تو اُس کاغذ پر تحریر پایا کہ یہ برف باری اور بارش سحر کی ہے اور یہ سحر مرمر جادو کا ہے جو کہ وہ
کوہ مرمر بنائے ہوئے اور راہ روکے بیٹھا ہے اور راستہ سمندر یہ کا بند کیا ہے یہ جو سہراب کو
ظاہر ہوا پس سہراب نے کچھ اسم سحر ایک ناریخ پر پڑھا اور اُس ناریخ کو طرف اُس ابر کے پھینکا وہ ناریخ اُس
ابر پر جا کر پڑا اور ایک برق چمکی وہ برف باری اور بارش آب سب موقوف ہو گئی اور وہ ابر ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا وہ برودت اور سردی سب جاتی رہی ابر کا نام و نشان بھی باقی نرہا معلوم بھی نہوا
کہ کدھر غائب ہو گیا اور وہ رعد کی گرج و برق کی چمک یکلخت موقوف ہو گئی وہ جو ابر اور
برف کے پہاڑ بنکر تیار ہو گئے تھے اور سب نیچے برف میں پوشیدہ ہو گئے تھے وہ سردی کم ہوئی
یہ جو مرمر نے دیکھا کہ میرے ابر سحر کو کسی نے برطرف کیا میرا سحر رد کیا بڑا غصہ آیا اور بہت برہم
ہوا چونکہ اُس پہاڑ کے اندر بجوف عیاران بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ حال دیکھا اور اپنے سحر کو
برطرف پایا ایک مرتبہ پہاڑ سے نکل آیا اور کہنے لگا کہ کسنے میرے سحر کو رد کیا وہ کون اجل رسیدہ
تھا کہ جسنے یہ حرکت ناشایستہ کی بادولت اقبال کا ذرا بھی خوف نکیا اور یہ بھی خیال نکیا کہ
کوئی اسکا بانی ہے جسنے یہ حرکت کی ہے وہ میرے سامنے تو آئے ذرا میں بھی تو اسکو دیکھوں کہ
وہ کون ہے اور کیسا ساحر ہے جسکو اپنے کمال کا بڑا غرہ ہے میرے روبرو آکے مقابلہ کرے یہ کہتا
ہوا باہر پہاڑ کے آیا ایک درہ اُس پہاڑ میں بنگیا تھا یہاں غزالان آگے لشکر کے کھڑی
ہوئی تھی جب جبریل نے لشکر کے اُترنے کا حکم دیا تھا اور یہ تخت سحر کو بڑھا کر طرف اُس
پہاڑ کے چلی تھی اُسوقت پہونچی تھی کہ جب وہ ابر محیط ہوا تھا اور بارش ہونے لگی تھی یہ حیران
کھڑی تھی اور اپنے دلمیں خیال کر رہی تھی کہ یہ کیسا ابر ہے کہ فقط لشکر پر برستا ہے اور برف بھی لشکر
ہی پر گرتی ہے یہاں نتو بارش ہوتی ہے نہ برف گرتی ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور سحر کا کارخانہ
ہے اور یہ قصد کر رہی تھی کہ میں کچھ سحر کروں اور اس ابر سحر کو دفع کروں کہ اُدھر سہراب نے
اُسکو دفع کر دیا تھا اب اسنے خیال کیا کہ یہ ابر اصلی تھا سحر کا ابر نہیں تھا اگر سحر کا ہوتا تو یکبارگی
نہ موقوف ہو جاتا اسی طور سے محیط رہتا اور بارش بھی اُسی طور سے رہتی اور برف بھی
گرا کرتی خود بخود برطرف ابر نہو جاتا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی کہ ایک مرتبہ اُس کوہ سے ایک
گراں ڈیل قوی تن نہایت بد شکل ساحر نکلا اور کچھ منہ سے کہتا ہوا نکلا یہ جو کلام غزالان
نے سنے غزالان پلٹ کر دیکھا کہ ایک ساحر پہاڑ سے نکلا ہوا جذبے میں بھرا ہوا چلا
آتا ہے اسنے جو اُسکو دیکھا اور وہ تقریر سنی جواب دیا کہ ہمنے تیرے سحر کو دفع کیا ہے جو تیرا
جی چاہے وہ ہمارا بنالے ہم تیرے سامنے موجود ہیں جب اُسنے یہ تقریر غزالان کی سنی

تو دل مین خیال کیا کہ اسکے سحر کو سہراب جادو نے دفع کردیا ہی یہ انھین کی سب کارروائی
ہی معلوم ہوتا ہی کہ انکو معلوم ہوگیا کہ یہ ابر سحر ہی اور سحر کی بارش اور برف کی ہی بس دفع کردیا اس
ساحر سے مین مقابلہ کرون یہ خیال کرکے یا تو تخت بزور سحر بلند کیے ہوے تھی یہ کہتی ہوئی
نیچے آئی کہ دیکھون تو یہ میرا کیا کرلیتا ہی ہمنے تیرا سحر دفع کیا ہی اب تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ
ہمارے روبرو سحر کرسکے اور ہمارے آگے دعوے ساحری کا کرے یہ علم سحر خاص ہمارے
لیے ہی نہ کہ تجھ ایسے نامردون کے لیے ذرا چھو کردیا سب سحر خاک مین ملگیا پتہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کہان
چلدیا یہ کہتی ہوئی زمین پر آئی مرمر نے جو دیکھا کہ ایک آفتاب آسمان پر سے تخت پر بیٹھا
ہوا چلا آتا ہی چونکہ غزالان بہت حسین تھی اور ابھی اسکا سن بھی کم ہی یعنی چودہ یا پندرہ برس کا
تھا جوان ہی مرمر نے جو دیکھا کہ تخت پر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین دھانی جوڑا پہنے ہوے
بیٹھی ہوئی ہنستی ہی اور بائین شانے پر جھولی سحر کی پڑی ہوئی ہی وہ یہ تقریر کرتی ہوئی چلی آتی
ہی بس مرمر نے صدا دی او چھوکری کیا بیہودہ تقریر اور گفتگو کرتی ہی تو نے کبھی ساحر کو
نہین دیکھا اور نہ کبھی کسی ساحر سے مقابلہ ہوا ہی جب کسی ساحر سے مقابلہ ہوگا تو اسوقت
حال معلوم ہوگا آج سامنا ہوا ہی دم بھر مین ساری قدر و عافیت معلوم ہوئی جاتی ہی آج تو میرے
ہاتھ سے ماری جاتی ہی دریا بار مین نہین ہون کہ تجھ ایسی ساحرہ مجکو قتل کرے مگر مقام عجب ہی کہ اسکو
سہراب نے قتل کیا سہراب تو نہ نکلا اسکے عوض مین تو نکلی خیر کسے باشد یہ جو غزالان نے سنا
چونکہ وہ قریب آگئی تھی کہا کہ او نامرد بیغیرت سہراب تیرے مقابلے کو کیون آتا کیا اسے غرض تھی
کہ تجھ ایسے نامرد سے مقابلہ کرتا مین تیرے قتل کو کافی ہون تو پہلے میرے سحر کو رد کردے اور
مجکو تو زخمی کردے دیکھون تو تیرا سحر کس کمال کا ہی اور تو کیسا ساحر ہی تو مین جانون تو میرا مقابلہ
بھی کرسکیگا تو کیا سہراب سے مقابلہ کریگا اول تو تیری یہی نامردی ہی کہ تو نے پوشیدہ ہوکر سحر کیا
جب ہمنے تیرے سحر کو دفع کیا تو عاجز ہوکر اور گھبرا کر نکل آیا بڑا تو نامرد اور سخت بیغیرت ہی کہ مجھے
چار آنکھین کرکے کلام کرتا ہی تجکو تو زمین مین گڑجانا تھا اول تو اپنے نام سے مجکو آگاہ کر اسکے
بعد مجسے مقابلہ کرنا کیا فائدہ ہوگا کہ بے نام و نشان تو مارا جاے اسنے جواب دیا کہ تو نے سنا ہوگا کہ
ساحر ہم عصر سامری مرمر جادو وہ مین ہی ہون اور میرا ہی نام مرمر جادو ہی غزالان نے
اسکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مرمر تو پہلے ہی سے تیرا نام ہی تو میرے ہاتھ سے ضرور مارا جائیگا تو
بیکار تیری اولاد اور تیرے عزیزون کو تیرے مرنے کا افسوس ہوگا کہ ایک نشانی تھی اگر کوئی
سنگ تراش دیکھ لیگا تو کیا عجب ہی کہ تیری بڑی قدر و منزلت کرے اور کوئی چیز بہت عمدہ
و نادر روزگار تیار کرکے بقیمت گران فروخت کریگا اور اس سے بہت فائدہ اٹھائیگا کیونکہ
مرمر بڑے کام آتا ہی اگر تو مجھے مقابلہ کریگا تو ساری شیخی بھول جائیگا مین تیرے ٹکڑے ٹکڑے
کرکے زاغ و زغن کو کھلا دونگی تیشہ سحر سے تو جانتا ہی کہ فرہاد نے کیونکر کوہ سخت کو تراشا ہی مین
تیری سب کرختگی نکالدونگی تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین ساحر زبردست ہون اور میرا نام مرمر جادو
ہی مجھے کون مقابلہ کرسکتا ہی تو کس بھروسے پر بھولا ہی پہلے ہی بسم اللہ غلط ہی کہ لفظ مرمر تیرے
نام مین ہے جسنے تیرا نام یہ رکھا ہی بہت مناسب سمجھ کے رکھا ہی اب تجھے کہانتک تقریر کرون
اور اپنے دماغ کو خالی کرون کیونکہ تو مرنے والا ہی یہ سنکے مرمر جادو نے کہا کہ اے لاکی غزالان

میرے تیرے تو مقابلہ اگر رات کو ہوتا تو خوب لطف اور مزہ ہوتا اور مجکو بھی تیری وجہ سے مزہ حاصل
ہوتا اور تجکو بھی میری سختی اور کرختگی کا حال رات کو پلنگ پر ظاہر ہوتا کہ مین مرد ہون یا نامرد مجھ
دن کو کیا مقابلہ کرون عورت مرد کا پلنگ خوب مقابلہ ہوتا ہی اسوقت تو جا میرے تیرے مقابلہ رات
ہوگا یہ مقابلہ کا میرے تیرے وقت نہین ہی آج رات کو امتحان میری مردی اور نامردی کا کر لینا
یہ جو کلام نامعقول غزالان نے سنے بہت غصہ آیا کہ اپنے جامے سے باہر ہوگئی مارے غصے
کے مونھ سرخ ہوگیا کیونکہ کبھی ایسے کلام غزالان نے نہ سنے تھے پس برہم ہوکر کہا کہ یہ کلام کیسے
بیہودہ کر رہا ہی اپنی زبان کو روک معلوم ہوتا ہی کہ تو پاجیون کی صحبت رکھتا ہی اگر اچھی صحبت ہوتی تو
ایسے کلام ناشائستہ نکرتا اب مین تجھے اس تقریر کی سزا دیتی ہون اور سب لطف اور مزہ بتائے
دیتی ہون یہ کہکر قصد کیا کہ برق سحر چمکا کر اُسکے دو پرکالے کردون پھر خیال دل مین کیا کہ طریقہ اسلام
مین حریف پر پیشدستی کرنی جائز نہین بالکل خلاف شجاعت و مردانگی ہی اور اہل اسلام کے طریقے کے خلاف
ہی پس رُک گئی اور کہنے لگی کہ تو اپنا حربہ کر اُسنے کہا کہ جانی تیرے اوپر ہاتھ نہین اُٹھتا ہی کیا عورت
پر ہاتھ اُٹھاؤن خصوصاً تجھ ایسی عورت پر جو کہ حسین اور شکیل اور جوان لائق پیار کرنے کے ہو
اور جسکی صحبت سے مزہ ملے دل کو راحت حاصل ہو اب تو بڑا ظلم کرتی ہی جو مجھے مقابلہ کرتی ہی
لے میرا سر حاضر ہی تو اپنے ہاتھ سے کاٹ لے تیری تیغ آبرو کا مین گھائل ہون تیری نظر نے مجکو
بسمل کر دیا ہی غزالان نے کہا کہ در اصل تیری قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی اور تیرے سر پر قضا کھیل
رہی ہی پس اپنی زبان کو بند کر اسمین خیریت ہی ورنہ گدی کی طرف سے کھینچ لی جائیگی اگر تو مقابلہ
کرتا ہی تو مقابلہ کر اس بیہودہ گفتگو کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ورنہ تو میرے سامنے سے چلا جا مرمر
نے کہا کہ تو یون نہ مانے گی مین تجھے قتل تو کیا کرون ہان اسیر کرکے لیجاونگا اور تیرے ساتھ عیش
عشرت کرونگا یہ کہکر اور کمند سحر تیار کرکے طرف غزالان کے رہا کی غزالان نے اُف جو کی
کمند جل کے خاک سیاہ ہوگئی یہ دیکھکر مرمر نے کہا کہ اسنے میرے ایسے سحر کو اپنے سحر سے
جلا دیا غصہ ہوکر کہا لے یہ حربہ رد کر یہ کہکر اور نارنج سحر جو کہ اُسنے بڑی محنت اور مشقت سے
تیار کیا تھا غزالان کے مارا پس وہ نارنج سحر آکر پیشانی پر غزالان کی پڑا اگر اُسکے مقام پر
دوسرا ساحر ہوتا فوراً اُسکا کام تمام ہوجاتا قدرت خدا سے اُسکے جرنے سے بچی اور اس نارنج
سحر کو اپنے ہاتھ مین لیا اور طرف مرمر کے اسم سحر پڑھکر مارا مرمر نے جو دیکھا کہ میرا سحر خود
میری طرف واپس آتا ہی فوراً کچھ سحر پڑھکر اشارہ کیا کہ وہ شق ہوگیا اور سرد ہوکر زمین پر
گر پڑا اب تو مرمر بہت ہی برہم ہوا اور کہنے لگا کہ میرے دونون سحر کو اسنے رد کر دیا پس ایک گولا جیب
سے نکالا اور سیر خون کے کچلے دیکر غزالان پر مارا غزالان نے سحر کیا اور اشارہ کیا وہ
گولا شق ہوا اُسمین سے برق چمک کر گری غزالان نے سپر سحر سر پر قایم کی وہ برق جو گری
سپر کو قلم کرکے سر پر آئی اور دو انگل سر مین در آئی اسنے جو سحر کیا وہ برق سرد ہو گئی لیکن اسنے
اُسکو دفع کیا مگر خون غزالان کے سر سے جاری ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق مین ماہ تابان آگیا
ہی پس اسکو غصہ آگیا اور کہا کہ او مرمر تو نے بڑا غضب کیا اور مجکو زخمی کیا اب میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جاتا ہی ایک ضرب مین تیرا کام تمام کرتی ہون مین گئی تیرے حربے رد کرچکی ہون اب
تو میرے حربے سے بچ اور ہوشیار ہو یہ کہکر اور جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک ڈبیا جوڑے سے نکالی

اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ خود بخود کھلی اُسمین سے ایک پھول نکلا بس غزالان نے وہ پھول
لیکر اور اُسکو گردش دیکر مرمر کے مارا اُسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مین اِس حربے سے بچون
مگر بچ نہ سکا وہ پھول سینہ پر مرمر کے گرا اور پشت کو توڑ کر نکل گیا اور پھر غزالان کے ہاتھ
مین آگیا اُدھر سینے کے گذرا تھا کہ یکبارگی مرمر چرخ کھاکر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا تھوڑے
عرصے مین تمام ہوگیا اُسکے مرتے ہی ایک تاریکی ہوئی اور شور عظیم برپا ہوا سنگ باری
ہونے لگی وہ پہاڑ جو کہ حائل راہ تھا غبار ہوکر اُڑ گیا معلوم بھی نہوا کہ پہاڑ تھا یا نہین اور
جو کہ ابر تھا سب برطرف ہوگیا مطلع بالکل صاف ہوگیا سردی جاتی رہی اصلی حالت ہوگئی صحرا
کی جو اصلی حالت تھی وہی رہی سینچنے پر بہار صحرا تھا یہ جو جزیل نے دیکھا اور پہاڑ کو غائب پایا
اور تاریکی دیکھی حیران ہوا کہ اِس ساحر کو جسکا یہ سحر تھا کسنے قتل کیا کہ ایک مرتبہ آواز آئی کشتی مرا
کہ نام من مرمر جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی وہ تاریکی دفع
ہوئی اب دیکھا تو نہ پہاڑ ہی نہ وہ ابر ہی نہ وہ سردی ہی ادھر سہراب نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ مین نے تو صرف اُسکا سحر دفع کیا تھا اور میرے اُسکے مقابلہ بھی نہوا تھا جو مین قتل کرتا معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو
غزالان نے قتل کیا کیونکہ وہ آگے آگے لشکر کے تھی یہ معرکہ اُسنے سر کیا ہی کیا خوب کام کیا ہے
کہ اگر اُسکی تعریف تحریر کیجائے تو بہت بڑا طول ہوجائیگا اسواسطے مختصر طور پر لکھدیا یہ خیال کرکے
جزیل کے پاس سہراب آیا جزیل نے کہا کہ اے سہراب کیا تمنے اِس ساحر کو قتل کیا سہراب
نے جواب دیا کہ نہ مجھکو اُسکے قتل کی خبر تھی نہ مین نے اُسکو قتل کیا مین نے سنا ہی کہ ملکہ غزالان نے اِس
ساحر کو قتل کیا ہی یہ کام اُسی نے کیا ہی یہ جرأت اور جوانمردی اُسی کی ہی مین اِس غرض سے
آپ کے پاس آیا ہون کہ اب آپکا جی چاہے اِس مقام پر قیام فرمایئے دو چار روز اِس صحرا کی
سیر کیجیے اور چاہے آگے روانہ ہوجیے جزیل نے کہا کہ اب لشکر اُتر چکا ہی اِس سبب سے کل
کوچ کرینگے سہراب نے کہا آپکو اختیار ہی آپ اِس مقام پر کوئی خوف وخطر نہین ہی یہی باتین
ہورہی تھین کہ غزالان اُس ساحر کو قتل کرکے اور اپنے زخم سر کو درست کرتی ہوئی اور خون کو
کپڑے سے پونچھتی ہوئی اور ہنستی ہوئی چلی آتی ہی سہراب نے دیکھکر کہا کہ ملکہ تمھارا کیا کہنا خوب
تمنے حریف کو قتل کیا ہم اسی فکر مین رہے کہ اِس کے سحر کو دفع کرین مگر تمنے بہت جلد اپنا کام کرلیا ہمکو خبر
بھی نہوئی غزالان نے کہا کہ یہ کیا کام تھا مین اپنے نزدیک کچھ اصل نہین سمجھتی ہون وہ موا پہلے ہی
سے مرا ہوا تھا مرمر جادو اُسکا نام تھا اصل امر یہ ہی کہ وہ آپکا شکار تھا میرا صید تھا مگر کیا کہون کہ
کس غضب کے اُسنے سحر کیے ہین کہ جس سے مین زخمی ہوئی دوسرے سمندر شاہ نے بڑے بڑے
ساحرون کو راہ بند کرنے کے لیے روانہ کیا ہی ضرور اور کوئی نکوئی ساحر راہ مین آپ کو ملیگا سہراب
نے کہا کہ اب تو ہم ہوشیار ہوگئے ہین اب دھوکھا نہ کھاینگے اگر مل بھی جائیگا تو ہمارا کیا کریگا غزالان
نے کہا کہ خوف تو کسی امر کا نہین ہی مگر تدبیر اُن لوگون نے خوب کی ہی یہ کہکر پھر کہا کہ اب جزیل کا
کیا قصد ہی آیا اِسی مقام پر قیام کرینگے یا کوچ کرینگے سہراب نے کہا کہ نہین اِسی مقام پر قیام
کرینگے کل یہان سے سب لشکر کو لیکر کوچ کرینگے یہ سنکے غزالان اپنے خیمے مین گئی اور سہراب
بھی اپنے خیمے مین اور جزیل اپنے خیمے مین آئے اور آرام پذیر ہوئے اُدھر جب مرمر قتل ہوا
اور اُسکی لاش طرف سمندر ریہ کے برسینگے یہ خبر حیران وزورق کو ہوئی کہ مرمر بھی قتل ہوا اُسکا

بھی مرحلہ تمام ہوا اب تمھاری باری ہے یہ سنکے خیال کیا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے اُسوقت حیران
زورق کے پاس آیا اور کہا کہ ای زورق جوکہ ساحر لشکر اسلام کے ساتھ ہین وہ بڑے زبردست
معلوم ہوتے ہین کیونکہ جو سحر ادھر سے ہوا اُسکو اُنھون نے دفع کیا اور بلکہ ہلاک کر ڈالا اسوجہ
سے ہم اُن لوگون سے مقابلہ نہین کرسکتے اگر مقابلہ کیا تو سر بر نہونگے لہذا میری یہ راے ہی کہ
اس مقام کو ترک کرکے سمندریہ کو چلو کیونکہ یہان ٹھیرنیکا موقع نہین ہی اب یہ حال سمندر شاہ
سے کہنا چاہیے شاید وہ کوئی صورت نکالین اور اپنی راے بھی اُنسے ظاہر کر دینا چاہیے کہ اُنکو آنے
دیجیے ہم اُنسے یہان مقابلہ کرینگے کیونکہ ہم تو راہ کے بندوبست مین رہتے ہین حریف اپنا کام
کرتا جاتا ہی اسی وجہ سے دریابار اور مرمر قتل ہوئے ہم تو یکہ و تنہا ہوتے ہین وہ کئی ایک
ہوتے ہین اس سے بہتر یہ ہی کہ جب وہ لشکر لیکر آئینگے اُسوقت ہم اُنسے مقابلہ کرلینگے اس سے
کیا حاصل کہ راہ روکین بیکار کی زحمت اُٹھائین خلاصہ کہ ہم اِن ساحرون سے مقابلہ نہین
کرسکتے ہین اگر ہمکو پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا تو ہم کبھی نہ آتے ہم تو یہ جانتے تھے کہ غیر ساحر
ہین اور یہ جو دو ساحر ہین اُنکی کیا اصل ہی کوئی ایسے ویسے ساحر ہونگے یہان پر ایک اپنے
وقت کا سامری و جمشید نکلا کیسے کیسے زبردست ساحر مارے گئے اس کیا حاصل کسی نے نہ کچھ کیا
نہ بھلا نہ ہمارے جوہر مردی و کمال سحر کے کسی پر ظاہر ہوئے اُنھون نے بزور سحر اُنکو مارا
اور قتل بھی کیا تو سنیے یہ کہا کہ مکر سے قتل کیا کیونکہ ہم راہ روکنے گئے تھے یہ سبب ہی پس
بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلے چلو جا ہے سمندر شاہ خوش ہون یا ناخوش ہوجاین ہم اُنسے
مقابلہ نہ کرسکینگے اور نہ راہ روکین گے یہ جو حیران نے کہا زورق نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو اور
بڑے عقلمند ہو چلو مین بھی تمھاری راے کو پسند کرتا ہون پس حیران نے کہا کہ کیون دیر
لگائی ہی چلو اُسیوقت حیران اور زورق اپنا اپنا سحر برطرف کرکے طرف سمندریہ کے
روانہ ہوئے اور راہ صاف کر دی یہ تو اُدھر کو چلے گئے اور تھوڑے عرصے مین داخل شہر
سمندریہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی جب کہ دریابار جادو قتل ہوا اور اُسکی لاش طرف
سمندریہ کے پھر اُٹھا کر لیگئے اُسوقت سمندر شاہ اپنے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار بہت
خوب آراستہ تھا کہ یکایک دریابار کی لاش آکر پہونچی اور روبرو سمندر شاہ کے گری یہ حال
دیکھکر سمندر شاہ حیران ہوا اور بہت گھبرایا اور کہا کہ یہ کیا آفت آئی اُسوقت بیرون نے
کہا کہ ای بادشاہ آگاہ ہو کہ دریابار کو سہراب نے قتل کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا سب
بیان کیا اور آگ لگ گئی لاش دریابار کی جل گئی پھر ایک آندھی بڑے زور و شور سے
چلی کہ وہ خاک بھی اُڑ گئی سمندر شاہ کو یہ حال دیکھکے بہت غم ہوا اور اہل دربار و عشاق
سے کہا کہ ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اہل اسلام بہت بااقبال ہین آپنے سُنا کہ دریابار نے
بندوبست کرلیا تھا اگر ساحر لشکر کے ہمراہ نہوتے تو سب لشکر گرفتار ہوجاتا مگر کیا کیا جاے خیر
مرمر خواہ حیران کوئی نہ کوئی ضرور گرفتار کرینگے اور ان دونون ساحرون کو بھی قتل کرینگے
عشاق نے کہا کہ ضرور اب تم اپنے بندوبست مین رہو مگر یہ خیال کرلو کہ لشکر اسلام آگیا
یہ لوگ رُکنے والے نہین ہین اسی طور سے مقابلہ کرتے ہوگے چلے آئینگے سمندر شاہ نے کہا کہ
مین کیا بندوبست کرون سب طرف نامہ لکھ چکا ہون وہ لوگ آتے ہونگے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر آکر

اگر پہونچے جو کہ پہلے نامہ لیکر گئے تھے اور جو جواب اُن سب نے تحریر کیے تھے وہ دیے سمندر شاہ
نے دبیر سے جواب پڑھوائے مضمون سے آگاہ ہوئے اہل دربار اور عشاق سے کہا کہ
لوگون نے سنا جو اُن سب نے جواب لکھا ہے اسکے بعد جو مین نے نامے روانہ کیے ہین سانڈنی
سوارون کے ہاتھ اُنکا دیکھیے کیا جواب آتا ہے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوا
وہ دن تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی صبح ہوئی سمندر شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوئے کہ وہ سانڈنی سوار آکر پہونچے کہ جو کہ بعد کو نامے لیکر گئے تھے اور وہ جواب دیے جو کہ
لیکر آئے تھے سمندر شاہ اُس مضمون سے بھی آگاہ ہوا اور کہا کہ اے اہل دربار یہ جو انھون
نے تحریر کیا ہے کہ ہم لشکر لیکر آتے ہین اپنا بندوبست لشکر کا کر لیا ہے پس اب معلوم ہوتا ہے کہ
ابکی مرتبہ جو نامے ان سبکے پاس پہونچینگے یقین ہے کہ وہ لشکر لیکر روانہ ہون کیونکہ بہت تاکید سے
اُنکو نامے لکھے گئے ہین اس تحریر پر ضرور لشکر لیکر آئینگے اہل دربار نے کہا کہ جبکہ آپ نے
ان سبکو برائے کمک طلب کیا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ اہل اسلام کی راہ روکی جائے اُنکو آنے
دیجیے اور مقابلہ کیجیے یہ کیا امر ہے کہ راہین روکی جاہین سمندر شاہ نے کہا کہ مین نے اس سبب سے
راہین روکنے کا بندوبست کیا کہ ابھی تک میرے نامون کا جواب نہین آیا ہے نہ اُن لوگون کا حال معلوم ہوا
ہے کہ جنکو مین نے برائے کمک طلب کیا ہے اگر یہ لوگ نہ آئے اور لشکر اسلام آگیا تو کیونکر مقابلہ ہوگا
اس سبب سے اُنکو راہ مین روکیے تاکہ یہان تک نہ آسکین اہل دربار نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت
عمدہ تھی مگر اسمین یہ نقص تھا کہ اگر اُنکے ساتھ ساحر ہوتے تو وہ لوگ ضرور گرفتار ہوتے مگر جب
صاحبقران اُس مقام پر آتے وہ اسم اعظم کے ذریعہ سے سبکو قتل کرکے رہا کرتے اور اس طرف آتے
تو وہ ساحر صاحبقران کے ہاتھ سے مارے جاتے ہمارے لشکر مین کم ہوجاتے جیسے کہ ابھی ہوا
کہ ایک ساحر زبردست مارا گیا اگر وہ ہوتا تو ایک دن مقابلہ کرتا ابتو آپکو یہ لازم ہے کہ لشکر بڑھائیے
نہ کم کیجیے لوگون کو ادھر اُدھر روانہ فرمائیے لشکر کثیر فراہم کرکے حریف کے مقابل جائیے تاکہ حریف کو معلوم
ہو کہ لشکر کثیر ہے اُسکو بھی تو یہ بات ثابت ہوجائے کہ برسون مقابلہ ہوگا اور اگر لشکر کم ہوگا تو حریف کی
نگاہ مین کچھ نہ معلوم ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ اُسوقت یہ رائے نہ بیان کی اُنھون نے عرض
کیا کہ اُسوقت آپکی اور آپکے استاد کی یہ رائے تھی ہمنے خیال کیا کہ اگر ہم کچھ رائے دینگے تو خلاف
مزاج عالی ہوگا بموجب شعر ؎ خلاف رائے سلطان رائے جستن + بخونِ خویش باید دست شستن +
اس شعر پر ہمنے عمل کیا اور کچھ حضور کی خدمت مین نہ عرض کیا سمندر شاہ نے کہا کہ اچھا ہوتا ہے وہ
لوگ تو چلے گئے اُنھون نے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے کیا حاصل ہوا اُنکے لشکر کے ہمراہ ساحر تھے
آخر یہ حال ظاہر ہوا کہ راہ کسی ساحر نے روکی ہے آخر کو مقابلہ کرکے قتل کیا اور یہ بھی کوئی امر ہے کہ آگے
زمانہ مین تو یہ راہ صاف تھی یا اب ایک دریا حائل ہوگیا جو کہ درمیان مین حائل ہے سہراب ایسا شخص کہ
اُنکے ہمراہ موجود ہے وہ یہان کی کل راہون سے واقف ہے بھلا کیونکر وہ یقین کرلیتا کہ یہ دریا اصلی ہے
ضرور اُسنے خیال کیا ہوگا کہ یہ دریائے سحر ہے اُسنے دریا بار کو قتل کیا ہوگا اور جو کوئی راہ مین خلاف
بندوبست ہوا ہوگا اُس سے بھی وہ آگاہ ہوجائیگا کیونکہ ابتو ایک امر اسپر ظاہر ہوگیا کہ راہ روکتے ساحر
آئے ہین اب وہ ساتھ ہوشیاری کے اور اپنے بندوبست کے ساتھ لشکر لیکر آئیگا اب وہ دھوکا نہ کھائیگا
سمندر شاہ نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے اب کوئی بندوبست نہین ہوسکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہوا یہ سنکے اہل دربار

نے کہا کہ اب آپ یہ تدبیر فرمایئے کہ لشکر کا بندوبست کیجیے جو جو ساحر حضور کے ملازم ہین اُنکو طلب فرمایئے سمندر شاہ نے کہا کہ مین اُسکا بندوبست کر چکا ہون یقین ہی کہ وہ لوگ آتے ہونگے کل یا پرسون سے آمد لشکر شروع ہو جائیگی یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا دوسرے دن پھر دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے اسکے دربار مین ساحر و غیر ساحر دونون قسم کے سردار ہین دست راست کی طرف تو ساحر ہین اور دست چپ کی طرف غیر ساحر ہین بہت بڑا دربار ہی اسکے تخت مین چار شیر لگے ہوئے ہین وہ طلائی ہین مگر سحر کے ہین کیسے کیسے زبردست ساحر ہین جو سامری و جمشید کو طفل مکتب جانتے ہین ہر ایک اپنے زمانہ کا سامری ہی اور جو پہلوان ہین وہ اپنے وقت کے رستم و اسفندیار ہین اور بڑے زبردست ہین دربار خوب آراستہ ہی کہ مرمر جادو کی لاش آکر پہونچی اُسی طور سے اُسکے بھی بروج آگاہ کیا سمندر شاہ کو بہت بڑا افسوس ہوا اور بہت رنج ہوا اور اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم لوگ سچ کہتے تھے دراصل اب بیکار ہی مناسب یہ ہوگا کہ حیران اور زورق چلے آئین اہل دربار نے کہا کہ مناسب تو یہی ہی تقریر ہو رہی تھی کہ حیران و زورق دونون آکر پہونچے نہ حیران اُس گنبد مین آیا نہ زورق اپنی منشر سحر مین آیا یونہی باعلان آئے سمندر شاہ کو آکر سلام کیا اور عرض کیا کہ ہملوگ اہل اسلام کی راہ نہین روک سکتے ہین وہ لوگ بڑے زبردست ہین کیسے کیسے زبردست ساحر اُنکے ہاتھ سے مارے گئے جنکا مثل و نظیر نہ تھا ہمکو یہ معلوم نہ تھا کہ اُنکے ہمراہ بھی ساحر زبردست ہین سمندر شاہ نے کہا کہ مین نے تو تم سے کہدیا تھا کہ اُنکے ہمراہ ساحر ہین ایک سہراب ہی جو کہ میرا سپہ سالار تھا ایک کوئی اور ساحر ہی اُسپر تم لوگ غافل رہے انھون نے جواب دیا کہ ہم غافل نہین رہے بلکہ بہت ہوشیار رہے مرمر حالت خبرداری مین مارا گیا دریا بار بان حالت غفلت مین مارا گیا جب وہ قتل ہوا تو ہمکو بھی ہوش آیا ورنہ ہم بھول گئے تھے کہ آپنے فرمایا تھا خیر یہ تو گذر گیا اب ہم اِس سبب سے چلے آئے ہین کہ راہ روکنے سے کیا حاصل ہی اُنکو یہان آنے دیجیے مقابلہ کرینگے وہان ہمارے جوہر اور کمال دیکھنے والا کون تھا جو ہم اپنے کمال اُسکو دکھاتے ہم چلے آئے سمندر شاہ نے کہا کہ تمنے اچھا کیا اور بہت خوب کیا آنے دو ہم اُن سے مقابلہ کرینگے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ ہمکو معلوم ہی کہ لشکر اسلام کسقدر دور ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جہان پر ہم تھے اُس سے دس کوس لشکر کل انکا اگر مقیم ہوگا جہان ہم راہ روکے ہوئے اُنکی بیٹھے تھے اور مجھ سے دس کوس کے فاصلے پر زورق تھے بس اب بیس کوس کے فاصلے پر اُنکا لشکر ہی اور زورق شہر سے بیس کوس کے فاصلے پر تھے لہذا یہ امر ہمکو ثابت ہوا اور بخوبی یقین آگیا کہ شہر سے چالیس کوس پر اُنکا لشکر ہی پرسون لشکر اُنکا قریب شہر کے پہونچ جائیگا سمندر شاہ نے کہا کہ آپ صاحبان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ کسقدر لشکر ہی اور کون کون ساحر اُنکے لشکر کے ہمراہ ہین یہ امر ضرور دریافت کرنا چاہیے اُنھون نے جواب دیا کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ تو اُنکے لشکر کا پیش خیمہ لشکر آتا ہی نہ کہ کل لشکر ہی اسکے بعد لشکر کی آمد شروع ہوگی سمندر شاہ نے یہ سنکے چند ہرکارے برائے خبر آمد لشکر روانہ کیے مگر وہ ہرکارے جو کہ سحر سے واقف تھے اُنکو حکم دیا کہ تم جاکر بہت جلد خبر لاؤ کہ لشکر اسلام کا پیش خیمہ کب تک آئیگا پس وہ ہرکارے حکم پاکر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوئے اِدھر سمندر شاہ نے طائران سحر کو اِس خبر کے لیے روانہ کیا راوی

بیان کرتا ہی کہ سمندر یہ تدبیر کرکے اور دربار برخاست کرکے اندر محل کے گیا اور سب اپنے
اپنے مقام کو راہی ہوئے چونکہ سمندر نے یہ تدارک اسلیے کیا تھا کہ جب پیش خیمہ انکا اس جنگل
مین جاکر دیکھونگا اور حشت کریگا تو اسکی آمد کو دیکھونگا یہ بھی اسکی ایک موج تھی جو ذہن مین
آگیا تھا راوی نے بیان کیا کہ سمندر شاہ کا ایک قدیم ہی کہ وہ بہت حرامزادہ ہی اور از حد
مسخرہ بھی ہی اسکی حرامزدگی کا یہ حال تھا کہ اسکو ہمہ وقت اور ہر ساعت یہ فکر رہتی تھی کہ کوئی تدبیر
ایسی ہو کہ اہل اسلام کو ذک ہو مگر ابھی تک اسنے کوئی بات ایسی نہین کی کہ جسکے سبب سے
ذک ہو نہ کوئی رائے دی خاموش بیٹھا سنا کیا گو کئی مرتبہ قصد ہوا کہ کچھ رائے دون مگر کچھ
خیال کرکے خاموش ہو رہا اسی فکر مین کہ کیا تدارک کرون جب یہ خیال کرتا ہی کوئی تدبیر ذہن مین
نہین آتی ہی اسی فکر مین تھا جب یہ دونون ساحر واپس آئے اور دوبارہ گئے گو یہ رائے اسکو
بہت پسند آئی تھی کہ یہ جاکر راہ روکین جب یہ امر ظہور مین آیا تو اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا مگر ابھی
کوئی رائے اسکے ذہن مین نہین آئی ہی کہ بیان کرے خاموش اپنے مکان پر دربار
برخاست ہونے کے بعد چلا آیا اور فکر کرنے لگا کہ کون سی تدبیر کیجائے کہ لشکر اسلام ذک
اٹھائے اسکو ابھی اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اسکی حرامزدگی کا آئندہ حال تحریر ہوگا یہ خاص نطفہ شیطان
ہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ دن تمام ہوا اور غروب آفتاب سے تمام صحرا تاریک ہوگیا
لشکر اسلام نے اسی صحرا مین خیمے برپا کئے اور بہ اطمینان تمام بسر کی صبح کو جبرئیل پیش خیمہ لیکر طرف
سمندر یہ کے روانہ ہوئے اس طور سے کہ آگے آگے لشکر کے غزالان تخت سحر پر سوار سر پر
ابر سحر سایہ کیے ہوئے جھولی بائین شانے پر پڑی ہوئی جو راج بندھا ہوا تخت سحر چلا آتا ہی
عقب مین اسکے تمام لشکر جبرئیل سلاح جنگ سے آراستہ دورکابے مرکب پر سوار خود سر پر
تلوار کمر سے لگی ہوئی کنوتی مرکب پر رکھا ہوا برابر جبرئیل کے عادل وہ بھی خوب آراستہ
اور دیگر سردار وسط لشکر مین اثالہ بارگاہ کا عقب لشکر کے لیے ہوئے چلے آتے ہین یہانتک
کہ اسدن جو منزل کی تو اس مقام پر جہان مرحلہ حیران نے بنایا تھا اور بخوف لشکر اسلام فرار ہو کر
چلے گئے تھے جبرئیل نے اسدن اسی مقام پر اپنا خیمہ برپا کیا اور سب لشکر نے بہ اطمینان تمام وہان
بسر کی دوسرے دن پہلے تو پیش خیمہ روانہ کیا بعدہ مع لشکر کے کوچ کیا یہ تو ادھر سے جاتے ہین
ادھر طائران سحر آئے اور سمندر شاہ کو خبر دی کہ اے بادشاہ کل لشکر اسلام کے ہراول کا لشکر فلان
مقام پر پہونچیگا اور پرسون کے روز اس صحرا مین داخل ہوگا جو کہ ہمارے شہر سے پندرہ کوس پر ہی
اور وہ صحرا نہیت پر فضا ہی جا بجا چشمے جاری ہین اور ہزارہا درخت پھولون کے اس زمین مین طرح
طرح کے پھول پھولے ہوئے ہین واقعی وہ صحرا قابل دید ہی یہ سنکے سمندر شاہ نے حکم دیا کہ کل
ہمارے سردار تیار رہین ہم بھی جاکر آمد لشکر اسلام دیکھینگے یہ حکم دیکر سمندر شاہ نے دربار
برخاست کیا یہ واضح رہے کہ اب سمندر روز دربار کرتا ہی پہلے یہ امر تھا کہ کسی دن دربار مین آیا کسی دن
نہ آیا کوئی پرواہ نہ تھی سوائے عیش و عشرت کے دوسرا کام اسکو نہ تھا مگر جب سے اسکو یہ معلوم ہوا
کہ خدا پرستون نے بہت سے ملک بزور تلوار و بزور سحر لے لیے ہین اور بہت سے بادشاہ اسکے شریک
ہوگئے ہین ملکہ غزالان ادھر کو لشکر لیکر چلی آئی ہین اسدن سے روز دربار کرنے لگا ہی اب کوئی
دن ناغہ نہین کرتا ہی اب جو خبرین آتی ہین دربار مین آتی ہین جب یہ دربار برخاست کرکے گیا اسیدن

انتظام کرنے لگے کہ کل ہمراہ بادشاہ کے چلنا ہوگا اُسنے عام حکم دیا تھا اور کسیکا نام نہین لیا تھا سب
سردار ساحر وغیر ساحر اپنا اپنا بند وبست کرنے لگے یہان دوسرے دن جزیل نے بھر کوچ کیا اور
اُس مقام پر آکر قیام کیا کہ جہان زورق نے آکر اپنا مرحلہ تیار کیا تھا جب اُسنے یہ خبر سُنی کہ مرمر
قتل ہوگیا اُسیوقت وہان سے چلا گیا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ اب کوئی ایک منزل وہ مقام
رہگیا ہی کہ جسکی تعریف سہراب نے کی ہی کہ وہ مقام نہایت خوشنما اور پرفضا ہی غزالان کا یہ طریقہ
ہی کہ وہ سب پیش خیمہ لشکر کا اور سب سامان اپنے سحر کا لیے ہوئے چلی جاتی ہی اُسکو کوئی خوف
نہین ہی اسوجہ سے آگے لشکر کے جاتی ہی کہ اگر میرے شراکت کی خبر سمندر شاہ کو ہوگی تو وہ میرے
بھائی سے بہت ناخوش اور ناراض ہوگا بلکہ غزالان کو یہ خیال ہی کہ اگر مقابلہ ہو تو پہلے مین ہی سمندر
شاہ سے مقابلہ کرون کیونکہ اسنے چندمرتبہ میری طرف گمان بد کیا اور اکثر مجھکو نظر بد سے
دیکھا اور خیال فاسد میرے ساتھ رکھتا تھا اور یہ خیال کرتا ہو کہ مین اسکو اپنے عقد مین لاؤن اس
سبب سے دربار مین کم جاتی تھی اور اپنے کو ہمیشہ بچایا کرتی تھی بلکہ غزالان اس سبب سے اُسکو
نہین قبول کرتی تھی کہ وہ مرد ضعیف اور بدصورت از حد تھا اور نہایت بدشکل تھا رنگ اُسکا سیاہ
جیسے کندہ آبنوس لب موٹے موٹے دانت بڑے بڑے ہاتھ اور پیر مین جھریان پڑی ہوئی تھین
مونھ پر چیچک کے داغ غرضکہ یہ معلوم ہوتا تھا کسی نے پنجہ چھرے بھر کر مارا ہو اور یہ ایک حسین
مہ جبین عورت از حد خوبصورت جوان نازنین تھی کہ جسکی خوبصورتی کا شہرہ تھا اور ابھی کم سن تھی
کیونکر یہ منظر کو قبول کرتی جب اُسنے ایسے خیالات اپنے دل مین کیے تو اُسنے دربار کا جانا ترک
کردیا تھا آٹھوین ساتوین جایا کرتی تھی یا کوئی ضرورت پیش آجاتی تھی اُسوقت جاتی مگر بکراہیت
گھڑی آدھ گھڑی کو چلی جاتی اور تھوڑے عرصہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے اپنے مقام پر
چلی آتی تھی اِسی سبب سے اُسنے سپہ سالاری اُسکی نہین کی ہرچند وہ کہتا تھا کہ تم میری سپہ سالاری
قبول کرو یہ عہدہ بہت بڑا ہی مگر اسکو انکار رہا اپنے بھائی کو عہدہ سپہ سالاری دلوا دیا کیونکہ اُسکو
تو دربار سے انکار تھا یہ کیون سپہ سالاری قبول کرتی دوسرا امر یہ تھا کہ ہمیشہ سے سمندر
شاہ کی اطاعت سے کراہیت رکھتی تھی بس یہ سبب تھا کہ جو اُسکو خوف کسی طرح کا
نہ تھا باعلان ہمراہ لشکر صاحبقران تھی اور اسی نے مرمر جادو کو قتل کیا تھا یہ بھی ایک
باعث تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن جزیل نے خیمے برپا کرکے اُسی صحرای پرفضا مین
بسر کیا دوسرے روز بوقت صبح لشکر کو خوب آراستہ کرکے نئی وردیان سبکو پہنا کر اور خود بھی سلاح
جنگ صاف کرکے آراستہ ہوکر طرف سمندریہ کے چلے کیونکہ سہراب نے کہا تھا کہ اب
جو قیام ہوگا تو اُسی صحرا مین ہوگا جو کہ شہر سے متصل ہی اِس سبب سے جزیل نے لشکر کا بندوبست
بہت اچھی طرح سے کیا تھا یہ لشکر کو لیکر جب اُدھر چلے تو عجیب کیفیت نظر آتی تھی کہ ہزارہا آدمی
واسطے دیکھنے لشکر کی آمد کے کھڑے ہوئے کوئی اپنے کوٹھون پر کوئی درختون پر چڑھ گئے تھے
جب لشکر آ پہونچا تو دیکھا کہ کیسے کیسے نئے نئے نشان ہمراہ لشکر تھے آگے سنہرے پھریرے
نئی نئی وردیان کل فوج پہنے ہوئے زرق برق اور اہل لشکر کی پوشاکین نہایت عمدہ اور
سردارون کے لباس کیسے کیسے مرکب خوش رفتار زیر ران خود چمکتے ہوئے سنانین
چمکتی ہوئین سپرین پشت پر سنانین بلند دوش بدوش رکاب بر کاب چلے آتے ہین ان

سمندر شاہ نے جب صبح ہوئی دربار کیا جو کہ سردار ساحر تھے علاوہ عشاق جادو کے
سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین مین آمد لشکر اسلام کا تماشا دیکھنے جاتا ہون
عشاق سے کہا کہ اُستاد آپ یہان تشریف رکھین آپ کیون زحمت فرماوین ابھی تو لشکر
پیش خیمہ لیکر آتا ہی ہان جب لشکر آئیگا اُسوقت آپ براے تماشہ تشریف لیجلیے گا یہ
سُنکے عشاق نے کہا اچھا کیا مضایقہ ہی یہ کہکر یہ مصرعہ پڑھا مصرع راضی ہین ہم اُسیمین جسمین تیری
رضا ہی + اُسوقت سمندر شاہ عشاق کو اور چند سردارون کو دربار مین چھوڑکر اور چند سردارونکو
اپنے ہمراہ لیکر جو کہ ساحر تھے مثل گلاب جادو و سرخاب جادو و بط جادو و سوسمار جادو
وغیرہ کے تخت سحر پر سوار ہوکر چلا یہ سب سردار کوئی طاؤس پر کوئی باز پر کوئی ہنس پر
کوئی قرقرے پر کوئی بط کوئی مرکب سحر پر قریب دو تین سو کے تھے ہمراہ ہوئے تخت سحر اُوڑتا
ہوا ابر سحر سر پر سایہ فگن اُس سے بارش مروارید ہوتی ہوئی سرخ لباس پہنے ہوئے الماس نگار
تکیے بازو پر بندھے ہوئے تمام جواہرات سے آراستہ گلدستہ نہایت خوشنما روبرو تخت پر
رکھے ہوئے گرد سردار اپنی اپنی سواری پر سوار بڑے جاہ و حشم سے چلا چونکہ یہ ساحر تھا
تھوڑے ہی عرصہ مین اُس مقام پر آکر پہونچا کہ جدھر سے لشکر اسلام آتا تھا ایک مقام پر فضا
دیکھکر اُسنے خیمہ سحر آراستہ کیا اُسکے اندر تخت سحر پر بیٹھا اور سب سردار گرد کرسیون پر اور دنگلون پر
متمکن ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ کو اُس مقام پر پہر بھر گذرا تھا کہ ایک طرف
سے غبار بلند ہوا کہ یکایک سمندر شاہ کی نگاہ اُس غبار پر پڑی اُسنے سردارون سے کہا
کہ معلوم ہوتا ہی کہ لشکر اسلام آتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ کس شان و شوکت کا لشکر ہی وہ غبار کہ قریب
اُس صحرا کے شق ہوا سمندر شاہ اور اُسکے سردار سبکے سب لشکر کی آمد کو دیکھنے لگے ناظرین
کو معلوم ہو کہ سمندر شاہ جو بادشاہ ہوکر خود براے دید لشکر اسلام آیا ہی اسکا کیا سبب ہی
چونکہ یہ لشکر اسلام کی بہت تعریف سنتا تھا اور اکثر کتابون مین بھی اپنی نظر سے دیکھ چکا تھا کہ ایسا نامی
ہی اور یہ شوکت ہی اس طرح سے لشکر اسلام آتا ہی اسکو بہت اشتیاق تھا کہ لشکر اسلام دیکھون جب
اسنے سُنا تو اُسی اشتیاق مین براے دید آیا ہی پس جب وہ گرد و غبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ
وہ گرد شق ہوئی اُس سے کئی سو سقے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے گلبدن کے پاجامے
اُسمین نبت گوکھرو ٹکے ہوئے پہنے ہوئے تھے مخمل کی کُرتیان سرون پر سرخ پگڑیان سر دمین
باندھے ہوئے مشکین پشتون پر اُنکے منہ پر بزارے چڑھے ہوئے تھے اور وہ سقے برابر
چھڑکاؤ کرتے ہوئے سامنے سے آگئے اور مزدور وغیرہ زمین کا نشیب و فراز درست کرتے
ہوئے چلے آتے ہین غرض کہ از حد صفائی راستے کی ہو رہی تھی کہ وہ بھی قابل دید تھی جب صفائی
کر چکے تو ایک طرف کو سب سقے اور مزدور وغیرہ دست بستہ کھڑے ہو گئے چونکہ سہ پہر کا وقت
تھا اور منزل بھی تمام ہو چکی تھی اس سبب سے یہ سب کے سب ایک طرف مودب کھڑے ہوئے
اتنے عرصے مین کئی سو فیل کہ جھنجر زرنگار اور جھولین زربفت کی پڑی ہوئین اُنپر علمہاے
تعریف خدا و نعت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مرقوم تھی وہ بھی آہستہ آہستہ آئے اور ایک
مقام پر ٹھہر گئے اور اُنکے عقب سانڈنی سوار بہت عمدہ وردیان پہنے ہوئے کہ جنکا شمار نہین کیا جا
سکتا تھا وہ آئے اُنکے بعد خاص بردار رسیادل چوبدار مرکبان خوش رفتار دو دو سائیس ہمراہ چوریان

ہاتھ میں اُنکے عقب میں اور جلوس میں زرق برق آیا یہ سب سمندر شاہ و سرداران سمندر شاہ نے دیکھا
کہ ایک تخت سحر چلا آتا ہے اُس پر ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہوئی ہے اور سر پر ابر سایہ فگن ہے اُس ابر سے
بارش مروارید ہو رہی تھی سمندر شاہ نے اپنے سرداروں سے کہا کہ دیکھنا یہ کون تخت سحر پر سوار
ہے کہ اتنے عرصہ میں وہ تخت بھی آکر ایک سمت قائم ہوا اب جو غور کر کے سمندر نے دیکھا تو پہچانا اور
سرداروں سے کہا کہ یہ نازنین بالکل ہمشکل ہے اور مشابہ ہے ملکہ غزالان دختر آفتاب جادو سے یہ
کہکر گلاب جادو سے کہا کہ دیکھو یہ عورت جو کہ تخت سحر پر سوار ہے اور آگے لشکر کے آئی ہے بالکل تمہاری
بہن کی صورت ہے میں جانتا ہوں کہ وہی ہے گلاب نے کہا کہ یہ قدرت خداوند تعالے ہے کہ ایک صورت
کے بھی انسان ہوتے ہیں اُسکو مرے ہوئے ایک زمانہ ہوا لاش بھی اُسکی آگئی تھی وہ بھی جلا دی گئی اب
وہ کہاں یہ اُسکی صورت کی کوئی اور ساحرہ ہے اگر وہ زندہ ہوتی تو شریک حضور ہوتی نہ کہ اہل اسلام کے سمندر شاہ
نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے مگر میں نے اسی جسے کہ ایسے ہمصورت انسان کم ہوتے ہیں سمندر کے یہ کلام سنکے سب
سردار کہنے لگے کہ حضور ہمکو تو وہی معلوم ہوتی ہے چاہے وہ ہو گلاب نے کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ
زندہ ہوتی اور یوں آپکے گون سے جدا ہوتی اور اگر وہی ہے تو کوئی مقام عجب نہیں اگر ہم صورت ہوتے ہیں
مگر دل میں یہی خیال ہر وقت تھا کہ دراصل وہی ہے چونکہ یہ مسلمان ہوگئی تھی اُسوقت تو اسنے یہ کہکر
دفع کیا چونکہ دراصل امر یہ تھا لاش آگئی تھی اور جلائی بھی جا چکی تھی اِس سے یقین ہوسکتا تھا کہ وہ نہیں ہے سمندر
شاہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے کہ یہ وہ نہیں ہے بلکہ اُسی کی ہم صورت ہے گلاب نے کہا کہ ہاں یہاں تو یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایک جوان سر سے پانوں تک سلاح جنگ سے آراستہ مرکب
پر سوار اُسکے برابر دوسرا جوان عقب میں لشکر دیکھا کہ سہراب جادو بندوبست لشکر کرتا ہوا بڑی
شان و شوکت سے چلا آتا ہے اُٹھالا بارگاہ کا وسط لشکر میں ہے کہ وہ جوان آکر اُس صحرا میں مرکب کو
روک کر کھڑا ہوگیا اور اُس جوان نے ادھر اُدھر دیکھا کہ اتنے عرصہ میں سہراب اُسکے قریب آیا جرئیل
نے کہا کہ کیوں سہراب یہ وہی صحرا ہے جو کہ قریب شہر کے تھا سہراب نے کہا کہ جی ہاں اب
جو کوچ فرمائیگا تو شہر میں منزل ہوگی یہ کہکر سہراب نے ادھر اُدھر دیکھا اور عرض کیا کہ جہاں
حکم ہو وہاں پر خیمہ شاہی اور بارگاہ برپا کرائی جاے یکایک سہراب کی نگاہ سمندر شاہ
پر پڑی دیکھا تو ایک طرف صحرا میں جانب شہر کے ایک خیمہ مختصر مگر بہت عمدہ اور پُر تکلف برپا
کیے ہوئے فروکش ہے اور چند سردار ہمراہ ہیں یہ دیکھکر سہراب نے جرئیل سے کہا کہ آپنے
دیکھا وہ جو سامنے خیمہ برپا ہے اُسمیں سمندر شاہ مع چند سرداروں کے بیٹھا ہوا ہے معلوم
نہیں کہ یہاں کس غرض سے آیا ہے اور کیا نیت ہے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شکار کھیلنے کو آیا ہے
اگر براے مقابلہ آیا ہوتا تو لشکر مع سامان جنگ آتا یہ ضرور شکار وغیرہ کو آیا ہے جرئیل نے کہا
اگر شکار کو آیا ہے تو کیا پرواہ ہے باہر آئے مقابلہ کرے ہمکو کوئی خوف نہیں ہے یہ کہکر حکم دیا کہ
کہ لشکر اُترے مناسب جگہ دیکھکر اور بارگاہ سلطانی وخیمہ شاہی برپا کیا جاے مگر یہ خیال
ضرور کر لینا چاہیے کہ ہمراہ صاحبقران کے لشکر کثیر ہے ہزاروں خیمے وغیرہ سرداروں کے
برپا ہونگے کوسوں کے گردے میں لشکر اُتریگا یہ صحرا تمام لشکر سے مملو ہو جائیگا مگر اسکا خیال
رہے کہ پانی کی تکلیف نہو چشمہ آب وغیرہ وسط لشکر میں ہوں کیونکہ یہ صحرا بہت پُر فضا اور بہت
پُر بہار ہے اِس صحرا کو صاحبقران بہت پسند فرمائینگے یہ جو حکم دیا لشکر اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے بارگاہ سلطانی برپا

کی گئی کوسون تک صحرا بارگاہون اور خیمون مین مملو ہوگیا لشکر اُترا چھاونی ہوگئی بازار بن
آراستہ ہوئین سب لشکر اُترا سہراب لشکر کا بندوبست کرکے اپنے خیمے مین گیا جرجیل
وعادل اپنے اپنے خیمون مین گئے غزالان بھی اپنے خیمے مین گئی یہ دیکھکر سمندر شاہ نے
اپنے سردارون سے کہا کہ یہ بہت بڑا لشکر آیا نہ معلوم انمین کون صاحبقران ہین سمندر
شاہ سہراب کو دیکھکر جل گیا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ انبو سہراب بڑے شان و
شوکت سے ہوگئے ہین اُسنے بہت بڑی شوکت پیدا کی ہی کل لشکر کا مختار معلوم ہوتا ہی سردارون
نے کہا کہ یہ بہت بڑا صاحب اختیار معلوم ہوتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ ہان مگر کیا ہوگا یہان
اگر سب حال کھل جائیگا یہ لشکر سب یہان تباہ اور برباد ہوجائیگا یہ کہکر کہا کہ چلو اب یہان
ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہی جب لشکر آئیگا تو دیکھا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی کہ اب ہم یہان قیام
کرین جب لشکر آئیگا تو ہم بھی برائے مقابلہ آئینگے اور اپنا لشکر بھی ہمراہ لائینگے اتنے عرصے
مین ہمنے جن جن لوگون کو نامے تحریر کیے ہین وہ بھی آجائینگے ہمارے پاس بھی لشکر جمع ہوجائیگا
یہ کہ رہے تھے کہ ہرکارون نے خبر دی کہ اے بادشاہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ لشکر اسلام کا ہراول
ہی اسکے ہمراہ ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر ہی اور بارگاہ لیکر آیا ہی اس لشکر کے ہمراہ اسکا
سپہ سالار سہراب جادو بھی ہی اور ایک ساحرہ ہی کہ جو کہ بالکل مشابہ ہی ملکہ غزالان سے
ہمکو تو شک ہوتا ہی کہ غزالان یہی ہی سمندر شاہ نے کہا کہ وہ تو مرگئی ہی وہ کہان ہی یہ اُسکی
صورت ہی یہ کہکر سمندر شاہ نے کہا کہ مین تو اب جاتا ہون تم یہ دریافت کرو کہ کب سے آمد لشکر
کی شروع ہوگی اُنھون نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر ہرکارے تو اُدھر کو روانہ ہوئے سمندر شاہ
اپنے شہر کو مع سردارون کے چلا گیا چونکہ رات ہوگئی تھی یہ داخل شہر ہوکر محل مین چلا گیا سب سردار اپنے
اپنے مقام کو گئے مگر سمندر شاہ جو محل مین گیا تو اُسکو فکر ہوئی کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ جو تم نے ہی یہ صورت
ہی ملکہ غزالان کی اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ غزالان ہی جب یہ برائے کمک یقین گئی تھی اور
عیار اُسکو قتل کرکے چلا گیا تھا تو یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو اسیر کرلیگیا اور اُسکی صورت کا پتلہ
بناکر یا کسی انسان کو اُسکی صورت بناکر قتل کر ڈالا یا ہمکو دھوکا ہوا اور یہ ضرور وہی ہی خیر دیکھا جائیگا
معلوم ہوجائیگا یہ خیال کرکے سمندر شاہ اپنے مقام آرامگاہ مین چلا گیا اور جاکر سو رہا گلاب جو محل
مین آیا اپنی مان سے کہنے لگا کہ والدہ صاحبہ بڑا غضب ہوگیا اب دربار مین کسکو منہ دکھانے کے
قابل نہین رہے اس گیسو بریدہ نے ہماری آبرو سب لی سب اہل دربار یہ کہینگے کہ آفتاب کی
دختر گلاب کی ہمشیرہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اپنے مذہب اصلی کو ترک کردیا جب یہ ذکر ہوگا تو
کیونکر ہماری آبرو رہیگی سوائے سر جھکانے کے کوئی امر نہ بن پڑیگا مان نے کہا کہ اے فرزند اب کیا ہوتا
ہی جو ہونا تھا وہ ہوا گلاب نے کہا کہ اے والدہ آج ہی کا ذکر ہی کہ بادشاہ نے خبر آمد لشکر اسلام سنی چند
سردارونکو لیکر برای دید لشکر اسلام گئے تھے تو مین بھی ہمراہ گیا تھا وہ گیسو بریدہ آگے آگے لشکر اسلام کے
تخت پر سوار چلی آتی ہی سمندر شاہ نے دیکھکر کہا کہ اے گلاب یہ نازنین کسقدر مشابہ ہی غزالان تمھاری ہمشیرہ کے
بلکہ مجکو شک ہوتا ہی کہ یہ وہی ہی مین نے گو اُسوقت تو یہ کہکر اس امر کو بادشاہ کے دل سے نکالدیا کہ ایک
صورت کے بہت انسان ہوتے ہین یہ تو عجیب معلوم ہوگیا کہ غزالان مرگئی اُسکی لاش بھی جلادی گئی اب وہ کہان سے
آئی گو سرداران نے کہا مگر مین نے اسی امر سے اُنکو قائل کیا مین تو جانتا تھا کہ یہی گیسو بریدہ ہی مگر اُسوقت تو ٹالدیا مگر یہ امر

پوشیدہ نرہیگا ضرور ظاہر ہوگا اُسکی مان نے کہا ای فرزند جب یہ امر ظاہر ہوگا تو دیکھا جائیگا ہم جواب دے لینگے کیا کرین
اُسنے تو کسی طرف کا نرکھا اسکو کیا کرین ہم کسی کے دل مین نہین بیٹھے ہین کسی پر ہمارا قابو نہین ہو جب تک اولاد نا سمجھ
رہتی ہو اور کمسن ہوتی ہو اُسوقت تک مان باپ کا اختیار رہتا ہو جب وہ صاحب سمجھ ہوجاتا ہو تو پھر اُسپر اختیار نہین
رہتا ہو اُسکو اپنے فعل کا اختیار رہی کہ جو چاہے کرے اگر سعادت مند ہو تو اپنے باپ دادا کے نام کو بدنام نہین کرتا ہو
اور اگر بد افعال ہو تو اُسکو اس امر کا بالکل خیال نہین رہتا ہو باپ دادے کے نام کو بدنام کرتا ہو مگر کیا کیا جائے
کوئی کسیکا ساتھ نہین دیسکتا ہو ہر ایک اپنے فعل کا صاحب اختیار رہی گلاب نے کہا کہ یہ سب باتین ہارے کی ہین خیر
کیا کیا جائے جو ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ کہکر اپنی مان کے پاس سے چلنے کا قصد کیا کہ مان نے کہا ای فرزند تم خیال نہ کرو کوئی
امر تمھاری نسبت نہوگا ہان اگر مین یا تم شریک ہوجاؤ تو امر شرمندگی اور خجالت کا ہوگا اس امر مین بھی شرمندگی ہو مگر
کیا کرین گلاب نے کہا کہ یہ سب باتین اپنے مقام پر دل کے سمجھانے کی ہین نہ کہ اورون کے کہنے والون کا کوئی
منھ نہین بند کرسکتا ہو ہان مارنے والون کا ہاتھ پکڑ سکتا ہو کہان تک کوئی کسی کے منھ مین ہاتھ دیسکتا ہو زبان
کو خلق کی کوئی نہین روک سکتا ہو مان نے کہا ہان یہ سچ ہو مگر تم کوئی فکر نہ کرو یہ جو مان نے کہا گلاب خاموش
ہوگیا اور اُٹھکر اپنے مقام پر چلا آیا اور فکر کرنے لگا کہ اسنے کسی طرف کا نہ رکھا اب کیا تدبیر کیجائے جو یہ بدنامی
مٹجائے یہ تو اس فکر مین ہی انکو تو اسی فکر مین رکھا جاتا ہو اُدھر ہرکارے جو لشکر مین پہونچے کسی نہ کسی سے دریافت کیا
کہ یہی لشکر اسلام ہو اب تو اور لشکر نہ آئیگا چونکہ معلوم ہوچکا تھا کہ یہ لشکر صرف بارگاہ لیکر آیا ہو مگر نادان بنکر دریافت
کیا اُنھون نے کہا کہ ابھی تو یہ پیش خیمہ آیا ہو کل سے لشکر آئیگا ابھی تو آٹھوان حصہ بھی لشکر کا نہین آیا ہو ہان لشکر آئیگا
اُنھون نے کہا کہ اُس لشکر کا کون سردار ہو اُسنے کہا کہ اُس لشکر کے سردار اعلی تو جبرئیل عادل ہین اور سہراب جادو و ملکہ
غزالان یہ دونون ساحر سمندریہ کے ہین انہین سے ایک تو سپہ سالار سمندر شاہ ہو وہ سمندر شاہ سے ناخوش ہوکر شریک
اہل اسلام ہوا ہی اور ملکہ غزالان جو کہ ساحرہ ہو وہ بھی کوئی سپہ سالار آفتاب تھا وہ اُسکی لڑکی ہو وہ بھی شریک
اہل اسلام ہوئی ہو یہ دریافت کرکے وہ ہرکارے داخل شہر سمندریہ ہوے اور چونکہ رات ہوگئی تھی اُسوقت تو
نہ خبر کی جب صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا سب لوگ حاضر دربار ہوے اور سمندر شاہ بھی دربار مین آیا تخت پر بیٹھا
سمندر نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای استاد کل جو مین لشکر کو دیکھنے گیا تھا تو مین نے دیکھا کہ لشکر تو بہت ہو مگر
ایک امر عجیب کا یہ ہو کہ ہمراہ اُس لشکر کے ایک ساحرہ ہو جو کہ بالکل مشابہ ہو غزالان کے مجھکو تو یہ شک ہوتا ہو
کہ غزالان ہو مگر یہ امر پھر اس امر کو دفع کردیتا ہو کہ اُسکو تو عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا تھا اُسکی لاش بھی
جلا دی گئی تھی وہ پاس خداوندون کے چولا بدل کر چلی گئی تھی اور اسکی خبر بھی سب جگہ مشہور تھی کہ غزالان کو عیاران
لشکر اسلام نے نیست و نابود کردیا اُسکے چراغ ہستی کو بجھا دیا وہ دنیا مین ہو کہان مگر اُستاد مین نے ایسی صورت
مشابہ ہوتی نہین دیکھی جیسے یہ مشابہ ہو قد و قامت سیرت و صورت ہاتھ پاؤن طریقہ چال وغیرہ کسی بات کا فرق
نہین ہو ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا بات ہو یہ باتین سنکر عشاق نے کہا کہ ہان ایسا ہوتا ہو اکثر لوگ بعضون
سے نہایت مشابہ ہوا کرتے ہین کہ جنکی شناخت مین آدمی کو غور و فکر ہوتی ہو کوئی امر تعجب نہین ہو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ
ہرکارے آکے حاضر خدمت ہوے اور اُنھون نے بعد مجرا کرنے کے عرض کیا کہ آج سے لشکر اسلام کی آمد شروع
ہوگئی اور یہ جو لشکر اُترا ہوا ہو یہ صرف پیش خیمہ لیکر آیا ہو اس لشکر کے افسر کا نام جبرئیل ہو جو کہ افسر اعلی ہو اُسکے
ماتحت بہت سے افسر ہین اُنکے یہ نام ہین عادل اور سہراب جادو جو آپکے سپہ سالار تھے اور کسی جرم پر
آپ نے اُنکو نکال دیا تھا وہ جاکر شریک اہل اسلام ہوے ہین وہ بھی ہمراہ ہین مگر حضور ایک امر ہمنے سنا ہو کہ
جسکے سننے سے ہمکو بڑا تعجب ہوا وہ یہ امر ہو ہمنے جو دریافت کیا کہ یہ ساحرہ کون ہو تو معلوم ہوا کہ ملکہ غزالان دختر

آفتاب جادو ہمنے خیال کیا کہ انکو تو عیاران اسلام نے قتل کر ڈالا تھا کوئی امر ہوگا ہماری سمجھ مین نہین آیا ہم دریافت کرکے چلے آئے یہ امر ہی یہ کلام ہرکارون کا سنکے گلاب نے تو سر جھکا لیا اور کچھ شرمندہ ہوکر رہگیا سمندر نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای اُستاد سنا آپ نے کہ ہرکارے کیا کہتے ہین جو میرا گمان تھا وہ سچ نکلا مگر یہ بھید سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا فعل ہی عشاق نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ عیار نے یہ تدبیر کی اُسکی صورت کا کوئی اور انسان بناکر قتل کیا اُسکو گرفتار کرکے لیگیا اور لیجاکر اُسکو اپنا شریک کیا کیونکہ عورت تھی اُنکے کہنے مین آگئی ہوگی جبکہ سہراب نے مرد ہوکر شراکت کی وہ تو عورت ذات تھی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر اُسکی ذات سے مجھکو بڑا تعجب ہی اُسنے نمک حرامی پہ کمر باندھی سہراب نے جو یہ حرکت کی اُسکا یہ سبب تھا کہ مین نے اُسکے ساتھ یہ بدسلوکی کی تھی کہ اسکو قید کرایا تھا اُسنے اُسی غصہ مین یہ کیا اُسکے ساتھ کیا بدسلوکی ہوئی جو اُسنے یہ کیا اپنے خاندان بھر کو بدنام کیا عشاق نے کہا کہ اس سے کیا ہوتا ہی ایک کے خراب ہوجانے سے کوئی خاندان بھر ویسا نہین ہوجاتا ہی عورت کی ذات سے سدا بیوفائی ثابت ہوتی ہی اسکی ذات بیوفا ہی سمندر نے کہا اس سے کوئی غرض نہین ہی یہ کہکر گلاب سے کہا کہ ای گلاب تم کچھ اپنے دل مین خیال نہ کرنا کوئی تمکو الزام نہ دیگا یہ کوئی تمھارا فعل نہ تھا جو جیسا کریگا ویسا ہوگا ہر ایک اپنے فعل کا مختار ہی گلاب یہ سنکر خاموش بیٹھا رہا کچھ جواب نہ دیا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصے مین سمندر شاہ نے کہا کہ ہرکارے خبر لائے ہین کہ آج سے لشکر اسلام کی آمد شروع ہوگئی تو مین چلکر ضرور دیکھونگا کہ لشکر اسلام کس قدر ہی اور کس طریقے سے آئیگا اور کون کون لوگ ہمراہ ہونگے یہ کہکر حکم دیا کہ اُس صحرا مین قریب شہر ہمارا خیمہ برپا کیا جائے ہم اُسی مین جاکر قیام کرینگے اور آمد لشکر اسلام کی سیر دیکھینگے اور شام کو وہان سے اپنے مکان پر چلے آئینگے یہ جو حکم اسنے دیا اُسی وقت اہلکار خیمہ وغیرہ لیکر بیرون شہر آئے خیمے برپا کیے ادھر سمندر شاہ چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اور عشاق کو بھی ساتھ لیکر اپنی موج مین چلا اور آکر اُن خیمون مین اُترا پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے اور سمندر انتظار مین ہی کہ اب لشکر آئیگا یہان صحرا مین لشکر اسلام اُترا ہوا ہی جو بیش خیمہ لیکر آیا ہی بازار مین آراستہ ہین جھنڈے کھلے ہوئے اُڑ رہے ہین لشکری پھر رہے ہین خیمے و بارگاہین کوسون تک برپا ہین بڑا بند و بست ہی بارگاہون کا شمار ہی صد و شصت ہی سمندر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا سب کیفیت دیکھا کیا کہ قریب دوپہر گرد بلند ہوئی اُس گرد سے صدائے سم اسپان و جھنکار تلواران آتی تھی کہ وہ گرد تیرہ تیرہ وخیرہ خیرہ قریب اُس جنگل کے آکر شق ہوئی اُس سے کوس سفری کی صدا آتی تھی جنگی باجے بج رہے تھے جب گردش ہوئی اُس گرد سے سقے آبپاشی کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور اُسکے بعد علم و نشان نظر آئے سمندر شاہ نے ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی ہی اور کسکا لشکر آتا ہی وہ ہرکارے گئے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صنوبر شاہ آتا ہی یہ بھی شریک لشکر اسلام ہی یہ اُسی کے لشکر کی آمد ہی ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے واپس آئے اور حاضر خدمت سمندر ہوکر عرض کیا کہ بادشاہ صنوبر شاہ آتا ہی یہ سنکے سمندر جلگیا تاؤ پیچ کھا کر رہ گیا خلاصہ یہ کہ صنوبر شاہ مع لشکر آکر پہونچا خیمے و بارگاہین استادہ ہونے لگین اُسکے آنے کے بعد پھر گرد اُڑی اور جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو اُس گرد سے یقین خود پرست مع اپنے لشکر کے ظاہر ہوا وہ بھی لشکر اسلام مین چلا گیا ہرکارون نے سمندر کو آکے خبر دی کہ یقین خود پرست مع لشکر کے آیا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ پھر گرد بلند ہوئی ایکی محراب شاہ مع تین لاکھ لشکر کے آکر پہونچا اُسکے بعد پھر گرد بلند ہوئی اقبال شاہ مع لشکر جرار آکر پہونچا اور شامل لشکر اسلام ہوا کہ پھر گرد بلند ہوئی امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ جو کہ نئے شریک اسلام ہوے تھے وہ آئے کہ شام ہوگئی سب لشکر اُترے اور چہل پہل ہونے لگی تمام جنگل کئی کوس تک لشکر سے معمور ہوگیا سمندر شاہ کو ہرکارون نے متواتر خبرین دین کہ یہ محراب شاہ آیا اور اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ یہ سن سُن کر جلا کیا مگر کیا کیسے کئی مرتبہ قصد کیا کہ سحر کرون کہ سب لشکر تباہ ہو جائے مگر عشاق سنے

منع کیا کہ اس سے حاصل کیا ہو سب کو آنے دو ایک ہی مرتبہ سب کو قتل کرینگے سمندر خاموش ہو رہا ورنہ کئی مرتبہ اُسکی موج مین آیا تھا اور یہ قصد تھا کہ طلاطم برپا کر دے اور لشکر کو سحر کرکے تہ و بالا کر دے لیکن اوستاد کے منع کرنیسے خاموش رہا اور اُٹھکر طرف شہر کے چلا گیا رات جاکر اپنے مکان پر بسر کی صبح ہوتے ہی پھر سرداروں کو اپنے ساتھ لیکر اُسی خیمے مین آیا اور بیٹھکر انتظار آمد لشکر اسلام کرنے لگا اسکے وہان جانے کے تھوڑی دیر کے بعد گرد بلند ہوئی اور آمد لشکر اسلام شروع ہو گئی راوی نے بیان کیا ہو کہ آج سرداران لشکر اسلام کی آمد شروع ہوئی اولاً ان اول جو کہ سردار آیا وہ اولاد بہرام سے تھا اُسکا نام حسام بن بہرام اسکے ہمراہ لشکر جہان تھا اُسکے بعد اور سردار آئے مثل خواجہ حسام و اولاد **سیف ذوالیدین** سے قلاچینی و کبا چینی وغیرہ کے دس سردار آئے کہ شام ہو گئی سمندر شاہ شام کو پھر شہر مین چلا گیا اور رات وہین بسر کی اور صبح کے وقت پھر آکر اُسی خیمے مین بیٹھکر انتظار کرنیلگا کہ گرد اُڑی اور آمد شروع ہو گئی مثل اولاد فرامرز عاد مغربی کے اور دیگر سردار جمہور کی اولاد سے آج بھی دس سردار آئے کہ شام ہو گئی چار دن تک متفرق سردار آئے پانچوین دن مملوک بن **مالک** بڑے کر و فر سے اپنی سپاہ کو لیے ہوئے اسّی ہزار نیزہ باز ہمراہ مادیان عربی پر سوار عقب مین لشکر بینیا ریزونسے تمام صحرا نیستان معلوم ہوتا تھا کہ ہرکارون نے سمندر شاہ سے کہا کہ یہ **صاحبقران اول** کے سپہ سالار دست چپ کا فرزند ہو اسکا نام **مملوک** بن مالک ہو آج **گرگین درشت چنگال** مع اپنی سپاہ کے آیا آمد لشکر مین شام ہو گئی آج اسقدر لشکر آیا ہو کہ سمندر شاہ کے ہوش جاتے رہے جسقدر لشکر چار روز مین آیا تھا اُسی قدر آج آیا ہو تمام صحرا چھ سات کوس کے گرد سے مین لشکر سے بھر گیا ہو سوائے خیمے و بارگاہ و علمہائے لشکر کے دوسری چیز نظر نہین آتی ہو جدھر کو نگاہ اُٹھ جاتی ہو بجز کس بارگاہ یا نشان لشکر کے کچھ نظر نہین آتا ہو کوسون تک لشکر اُترا ہوا ہو سمندر شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ لشکر آچکا اُنھون نے عرض کی کہ ہمنے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا کہ ابھی نصف لشکر بھی نہین آیا ہو صرف ابھی سردار آرہے ہین دیکھیے کس دن تک سردار آتے ہین سمندر شاہ یہ سنکے خاموش ہو رہا اور اُٹھکر تخت سحر پر سوار ہوا اور شہر کی جانب روانہ ہوا کیونکہ آج مملوک و گرگین وغیرہ کی آمد مین شام ہو گئی تھی اب اسکو بڑی فکر ہو کہ بڑا لشکر مسلمانون کا ہو کہ پانچ روز ہوئے ہین اور آمد لشکر کی تمام نہین ہوتی یہی باتین دل سے کرتا ہوا اپنے مقام پر گیا اور بعد فراغ طعام وغیرہ اپنی خوابگاہ مین آیا رات بھر اسکو اسی فکر مین نیند نہ آئی کہ دیکھیے کب تک لشکر آئیگا اور کسقدر لشکر ہو جب ستارہ سحری آسمان پر چمکا سمندر شاہ اپنی خوابگاہ سے برآمد ہوا اور بعد فراغت ضروریات پھر سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی خیمے مین آیا تھوڑا دن چڑھا تھا کہ گرد اُڑی اور اُس گرد سے علم لشکر پیدا ہوئے جاماس پسر طہماس مع ایک لاکھ پچاس ہزار فوج کے آیا آلاگرد فرنگی کے فرزند و مالاگرد فرنگی کے مع فوج فرنگیان انگریزی باجے بجتے ہوئے طنبور گڑگڑاتا ہوا سب انگریزی لباس پہنے ہوئے کرچین لگائے ہوئے بڑی شان و شوکت سے آئے وہ بھی اُترتے ہرکارون نے دریافت کیا کہ یہ کون ہین معلوم ہوا کہ یہ جو دو نوجوان ہمراہ لشکر ہین یہ افسر ہین اور فرزند ہین آلاگرد کے اور مالاگرد کے جو کہ رفیق تھے طلمشاہ رومی کے جو کہ فرزند رشید تھے **صاحبقران اول** کے جنھون نے تنہا جاکر کل فرنگستان کو مسخر کیا تھا انکے ہمراہ ہمیشہ فوج فرنگ رہتی ہو گو کہ جو فوج فرنگ وہ تو شہریار جو کہ فرزند ہین ایرج نوجوان کے اُنکے ہمراہ ہو مگر یہ دو سردار حکم سے **صاحبقران ثانی** کے تھوڑی سی فوج سے لشکر اسلام کے ہمراہ رہتے ہین اس سے غرض یہ ہو کہ تا کہ حریف کو معلوم ہو کہ ہفت اقلیم کی فوج لشکر اسلام مین ہو یہی خبر ہرکارون نے سمندر شاہ سے بیان کی اسکے آنے کے بعد **قیصر صاف باطن** مع اپنی کل سپاہ کے آیا اور آکر شامل لشکر اسلام ہوا بارگاہین وغیرہ استادہ ہونے لگین سب سپاہ اُترنے لگی آج بھی آمد سپاہ مین دن تمام ہوا رات کو سمندر واپس گیا صبح کو پھر آکے بیٹھا

آج ساتوان دن تھا کہ پھر لشکر آنے لگا آج بھی بہت سے سردار آئے اسکے بعد قریب شام بہزاد خان بن لندھور
نولاکھ ہندیون سے آگے پہونچا کہ شام ہوگئی سات دن تک سرداران اسلام آئے سمندر شاہ نے شان و
شوکت جو بہزاد خان کی دیکھی تو ہرکارون سے پوچھا کہ کیا یہی صاحبقران ہین ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ
دوسرے سپہ سالار کا فرزند ہی صاحبقران اول کے جو کہ بادشاہ تھا ملک ہند کا لندھور اُسکا نام تھا یہ
جو سمندر کو معلوم ہوا اور حیرت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب کوئی سردار بڑے کروفر سے آتا تھا تو
سمندر شاہ یقین کرتا تھا کہ یہی صاحبقران ہی شل ملوک بن مالک وغیرہ کے مگر ہرکارے اُسکو آگاہ
کردیتے تھے کہ یہ فلان سردار ہی اور یہ فلان افسر ہی گو اسکو سحر سے اسقدر قوت تھی کہ دریافت کرلیتا مگر اسنے
اس سبب سے سحر سے اسوقت تک کام نہین لیا کہ کیا ضرورت ہی جب مقابلہ ہوگا سحر و ساحری سے اُسوقت
کام لیا جائیگا جبکہ ہرکارے موجود ہین تو کیا ضرورت ہی ہان اگر لشکر ساحران آتا تو البتہ سحر کا کام تھا پس جب
دن تمام ہوا شام کو سمندر شاہ شہر مین چلا گیا صبح کو آکر پھر اُسی خیمہ مین بیٹھا اور دیکھنے لگا آج بہت گرد عظیم بلند ہوئی
جب قریب آکر دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو اُسمین سے سقے آبپاشی کرتے ہوئے ظاہر ہوے اُنکے بعد فیلان قوی
ہیکل اُنکے خرطوم مین زنجیرہای طلائی بندھی ہوئی مستکون پر آئینے لگے ہوے اُنپر علمدار بیٹھے ہوے علمون کے
پھریرے زرنگار آگے آگے وہ آئے اُنکے بعد شتر سوار سانڈنی سوار خاص بردار چوبدار یسائل مرکبان خوش رفتار
کی قطار کیسے کیسے قوی اور خوش وضع زیورات جواہر سے آراستہ اُنکے بعد اور جلوس سواری نقارے بجتے
ہوے کوس سفری صدا دیتا ہوا ایک جوان خوبصورت مرکب پری پیکر پر سوار مسلح و مکمل عقب مین کئی لاکھ سیاہ
سب دوش بدوش چلتہ پوش چار آئینہ بند چلے آتے ہین سرون پر خودجبون مین طلائی زرمین موزے پانون
مین چلے آتے ہین یہ لشکر بھی شامل لشکر اہل اسلام ہوا اور بارگاہین وغیرہ استادہ ہونے لگین ہرکارون نے جو
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عزیز صاحبقران ہین صاحبقران اول کے فرزند ہین سکندر فرخ لقا انکا نام
ہی انکے آنے سے تمام صحرا طلائی ہوگیا تھا کیونکہ اُنکے لشکر کی پوشاک طلائی تھی یہ آکر پہونچے تھے کہ پھر گرد
بلند ہوئی اس گرد کا رنگ زعفرانی تھا کہ وہ بھی گرد اگر قریب صحرا شق ہوئی اس لشکر کے ہمراہ بھی وہی سب
سامان تھا جو کہ تحریر ہوچکا ہی ہرکارون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی عزیز صاحبقران ہین انکا نام
اسفندیار گیلانی ہی یہ بھی فرزند ہین صاحبقران اول کے اسکے بعد پھر گرد اُڑی اُس گرد سے ایک لشکر
پیدا ہوا کہ جسکے علمون پر ستارے بنے ہوے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون تارے نکل آئے ہین وہی سامان
سواری تھا اُسی قدر لشکر تھا اب جو پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ خورشید ہین ایک زمانے ہین یہ ستارہ پرست تھے
مگر یہ عزیز ہین صاحبقران کے پوتے ہین صاحبقران اول کے اُنکے بعد پھر گرد بلند ہوئی اُس گرد سے بھی لشکر کثیر
ظاہر ہوا اُس لشکر کے علمون پر تصویر ماہتاب بنی ہوئی تھی اور تعریف خدا ہر ایک لشکر کے نشان پر تحریر تھی معلوم
ہوا ہرکارون کو کہ یہ نورج ہین یہ بھی پوتے ہین صاحبقران اول کے ان چارون شاہزادون کے آتے
مین شام ہوگئی سمندر شاہ نے ہرکارون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج آمد عزیزان صاحبقران شروع
ہوئی ہی انمین جو کہ اول آئے تھے کہ جنکے لشکر کا لباس زعفرانی و طلائی تھا یہ فرزند ہین صاحبقران اول کے
اور جنکے لشکر کے نشانون پر ستارے و چاند بنے ہوے تھے یہ دونون پوتے ہین صاحبقران اول کے چونکہ
شام ہوگئی تھی سمندر شاہ شہر مین آیا صبح کو پھر اُسی خیمے مین آکر بیٹھا کہ آمد لشکر شروع ہوئی کہ ایک مرتبہ گرد
فیروزی بلند ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی اُس گرد سے علم فیروزی پیدا ہوے وہی سامان سواری طول بیجا
سے کیا حاصل یہ انجم ماہ طلعت تھے اُنکے بعد سلیمان اعظم مع اپنے لشکر کے آئے اُنکے لشکر کا لباس نفشی تھا

سلطان سعد کے فرزند مع لشکر یونان کے کہ اُنکا نام فرامرز بن سلطان سعد تھا آئے آج ان تین شاہزادون کی آمد مین دن تمام ہوا شام ہو گئی سمندر شاہ اُٹھکر جانب شہر چلا گیا اپنے محل مین رات بسر کی صبح کو آکر پھر اُسی بارگاہ مین بیٹھا کہ گرد اُڑی اور آمد شروع ہو گئی آصف شاہ مع لشکر کثیر کے آئے اسد ثانی اپنے قزاقون کو لیے ہوے بوق ترکی بجاتے ہوے آکر پہونچے راوی بیان کرتا ہی کہ جو لشکر آتا ہی وہ شامل ہو جاتا ہی لشکر اسلام سے ایک دریاے فوج ہی کہ موجزن ہی دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی اب اُس جنگل مین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی جب لشکر آتا ہی خیمے برپا ہوتے ہین سمندر شاہ کثرت سپاہ دیکھکر حیران ہوتا جاتا ہی یہ ہر مرتبہ اُسکی موج ہوتی ہی کہ سحر کر کے طلاطم ڈالدون مگر عشاق منع کرتا ہی کہ سب کو آلینے دو یہ لوگ جاتے کہان ہین انکی کثرت دیکھ لو ایک جنبش لب مین تو انکا کام تمام ہی ساحرون کے آگے غیر ساحرون کی کیا اصل ہی ایک ماش کے دانے مین تو قماش بدل جاتا ہی انسان ساری بدمعاشی بھول جاتا ہی یہ کیا مقابلہ کرینگے مثل برگ خزان دیدہ کے یہ سب لشکر تباہ ہوگا جب باد خزان چلے گی تم دیکھ لینا یہ باتین سنکر سمندر کا جوش کم ہو جاتا تھا وہ خاموش ہو جاتا تھا وہ جو ایک طوفان سحر اسکے دل مین پیدا ہوتا تھا وہ برطرف ہو جاتا تھا آج بھی آمد لشکر مین دن تمام ہوا دوسرے دن پھر سمندر شاہ آکے پہونچا اور بارگاہ مین بیٹھا آمد لشکر شروع ہوئی آج آمد جو شروع ہوئی تو صحرا کا رنگ کاہی ہو گیا عین الزمان مع اپنے لشکر کاہی پوش کے پہونچے اُنکے بعد نور الزمان مع اپنے لشکر سبز پوش کے پہونچے کسی لشکر کی آمد سے صحرا کا رنگ نارنجی ہو گیا کسی کی آمد سے گلنار ہو گیا کسی کی آمد سے فلسائی جو آتا ہی کوئی نیلم کی کڑیون کی زرہ پہنے ہوے کوئی پکھراج کی کوئی فیروزے کی کوئی یاقوت کی کوئی زمرد کی کوئی زبرجد کی کوئی لیشب کی ساتدن تک لشکر آیا کیا ساتوین دن شہنشاہ گوہر کلاہ مروارید کی کڑیون کی زرہ پہنے ہوے سواران مروارید پوش ہمراہ رکاب آکر پہونچے اُنکے بعد جمشید بن دارا بن داراب سیمین زرہ نقرئی پوشاک پہنے ہوے بڑی شان وشوکت سے آکر پہونچے ہرکارون نے سمندر شاہ سے کہا کہ یہ فرزند ہین صاحبقران کے جو کہ اب لشکر اسلام کے صاحبقران ہین انکا نام ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اور یہ پوتے ہین صاحبقران ثانی کے انکا نام جمشید ہی اور وہ جو کل آئے تھے دونون بھائی تھے اور چچا تھے انکے جو کہ اب صاحبقران ہین اُنکے نام نور الزمان اور عین الزمان ہین اب ہمنے سنا کہ لشکر آچکا کل صاحبقران تشریف لائینگے مع شاہ کے سمندر شاہ نے کہا کہ ابھی صاحبقران نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جی نہین اب جو سمندر شاہ نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ چودہ روز مین لشکر آیا سمندر شاہ شام کے وقت وہان سے اُٹھکر شہر مین آیا مگر فکر مین ہی کہ لشکر اسلام تو آگیا مگر میرے مددگار ابھی تک نہین آئے باوجودیکہ ہر ایک نے جواب مین تحریر کیا تھا کہ ہم آتے ہین کیا سبب ہی کہ جو اب تک نہین آئے یہ تو اس فکر مین اپنی خوابگاہ مین آکر سو رہا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام کو چلے گئے صبح کو پھر آکر جمع ہوے سمندر شاہ اُن سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی خیمے مین آکے بیٹھا یہان آکر یہ سامان دیکھا کہ جسقدر لشکر اس چودہ روز کے عرصے مین آیا تھا سب سردار اپنی اپنی سپاہ کو لیے ہوے آراستہ کیے ہوے مسلح و مکمل پرے باندھے ہوے صف بستہ دو طرفہ کھڑے ہین اور طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین یہ حال ہی کہ ہر ایک مرکب کی پشت پر ہاتھ رکھکر اور بلند ہو کر طرف صحرا کے دیکھتا ہی اسطور سے کہ جیسے کوئی کسی کی آمد کا منتظر ہوتا ہی صف آرا پھر رہے ہین کوئی مرکب صف سے آگے نہین بڑھ سکتا ہی ہرکارون کی ڈاک بندھی ہوئی برابر خبرین دے رہے ہین سانڈنی سوار الگ چلے آتے ہین جو جو خبر آتی ہی وہ وہ لشکر قاعدے سے درست ہوتا جاتا ہی سمندر شاہ حیران ہی کہ یہ کیا امر ہی کسکا اس لشکر کو اسقدر انتظار رہا اسکے ہرکارے لشکر مین موجود ہین وہ بھی جو خبر آتی ہی دریافت کر لیتے ہین ہرکارے و سانڈنی سوار یہ آکر خبرین دیتے ہین کہ ابھی تو خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی مع اپنے

عیارون کے آتے ہین لشکر صاحبقران کا ابھی تک نشان نہین ہی یہی خبرین گذرتی ہین کہ ایک مرتبہ گرد اُڑی جب وہ
گرد شق ہوئی ادھر لشکر اسلام نے اُدھر سمندر شاہ نے دیکھا کہ گرد سے ہزارون عیار بادمہرے باندھے ہوے
بانہاے عیاری سے آراستہ ظاہر ہوے تخت پر ایک عیار عجیب الخلقت سوار راوی نے بیان کیا ہی کہ صورت
خضران کی بالکل صورت خواجہ اول سے مشابہ تھی کوئی امر کا فرق نہ تھا ایک سر ایسے ہمصورت تھے کہ اگر
کوئی اُنکو دیکھے تو یہ نہ کہے کہ یہ وہ نہین ہین یا اُنکو دیکھے تو خواجہ اول جانے یہ صورت دیکھکر سمندر شاہ کے
ہوش جاتے رہے بدحواس ہوگیا کہ خواجہ خضران بھی مع اپنے عیارون کے آکر ایک طرف اُس صحرا کے
کھڑے ہوے سب عیارون نے صف باندھی کہ ہرکارون نے سمندر شاہ سے آکر کہا کہ اے بادشاہ جو تخت
پر سوار آیا ہی اسکا نام خضران بن عمر ثانی ملقب خواجہ ثالث ہی اسنے آفتاب جادو وبحران وماہیان
کو قتل کیا یہ عیار ہی اور یہ سب عیار ہین جو کہ اسکے ہمراہ ہین یہ کلام سنکے سمندر شاہ کا دل کانپ گیا بدن مین تھرتھری
پڑگئی تمام جسم مثل بید کے لرزنے لگا یہی حال عشاق کا ہوا مگر اسنے اپنے کو سنبھال لیا کہ اتنے مین وہ ہرکارے
یہ خبر دیکر پھر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوگئے راوی نے بیان کیا ہی کہ جو سردار یا عزیز صاحبقران آتا تھا
وہ سمندر شاہ کو دیکھکر اپنے لشکر سے جو کہ اُس مقام پر مقیم ہوتا تھا دریافت کرلیتا تھا کہ یہ کون ہی جو لشکر خیمہ بپا
کیے اُترا ہوا ہی وہ بیان کردیتا تھا کہ یہی سمندر شاہ ہی حاکم شہر سمندریہ یہی ہی وہ سردار خاموش ہوجاتا تھا
جب خواجہ خضران آئے انھون نے دریافت کیا کہ یہ کون ہی جو سامنے اُترا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہی سمندر شاہ
ہی جیسے ہی خواجہ نے سنا کہ یہی سمندر شاہ ہی بنگاہ تند طرف سمندر شاہ کے دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسدن
سمندر شاہ بہت گران قیمت لباس پہنے ہوے تھا اُسکے سر پہ تاج زرنگار تھا جو کہ ایک سالہ خراج سمندریہ
مین تیار ہوا تھا اُسکے تمام جسم مین جواہرات تھے یہ دیکھکر خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا کہ یہ لباس ملجا ئے تو
کچھ قرضہ ادا ہوجائے یہ تو ادھر دیکھ رہے ہین کہ سمندر شاہ نے جو دیکھا کہ جب سے یہ عیار آیا ہی میری ہی
طرف دیکھ رہا ہی عشاق سے کہا اے اُستاد مین یہ دیکھتا ہون کہ یہ عیار جب سے آیا ہی میری طرف دیکھے جاتا
ہی خواجہ خضران کی یہ حالت ہی کہ اُسکی طرف دیکھتے ہین اور نیمچہ اُٹھا کر اُسکو دکھاتے ہین چونکہ فاصلہ ہے کچھ
کلام تو کر نہین سکتے ہین کہ اتنے عرصے مین یہان تو یہ حرکت ہو رہی ہی اُدھر سانڈنی سوارون نے آکر خبر دی کہ لشکر
صاحبقران آتا ہی سب خبردار ہوجائین یہ خبر دینا تھی کہ ایک مرتبہ نقیبون نے صدا لگائی کہ اے سرداران اہل
اسلام ولشکریان لشکر اسلام باادب باش صاحبقران تشریف لاتے ہین یہ صدا دیتے ہی لشکر مین ہلچل پڑگئی
سب صفین درست ہونے لگین سب باادب ہوگئے سب سردار اپنے اپنے طریقے سے لشکر لیکر کھڑے ہوگئے سلامی
کے باجے لشکر مین بجنے لگے علمہاے لشکر جلوہ گری مین آگئے صداے باجون سے کان پڑی آواز نہ سنائی
دیتی تھی کوسون زمین ہل رہی تھی کہ ایک مرتبہ گرد عظیم بلند ہوئی کہ جس سے سپہر دوار تیرہ وتار ہوگیا روے
خورشید خاور گرد مین پوشیدہ ہوگیا دن کی رات ہوگئی لشکر اسلام مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا ایسی گرد
بلند ہوئی کہ زمانہ تاریک ہوگیا دھوپ پنہان ہوگئی شعر از دامن دشت عاج اورنگ + گردے برخاست
تو تیارنگ + دیگر زگرد وغبار یکہ پر شد سپہر + نہ رفتن خویش گم کرد مہر + گرد تیرہ تیرہ وخیرہ خیز سر گرد باسمان
رسید وپاے گرد بر زمین دوزید ایسی گرد بلند ہوئی اور تاریکی ہوئی کہ اندھیرا ہوگیا دکھائی دینا ہر شی کا مشکل ہوا
لوگون کو یہ گمان ہوا کہ سیاہ آندھی اُٹھی ہی اسی سبب سے لشکر اسلام مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا
اذانین دی جانے لگین درندے یہ تاریکی دیکھکر یا تو چر رہے تھے یا ایک مرتبہ منھ اُٹھا کر بلاتحاشہ طرف اپنے
اپنے آشیانون کے بھاگے یہ عالم تھا کہ شیر وہرن برابر چلے جاتے تھے شیر ہرن سے بولتا تک نہ تھا ایسی تاریکی تھی

یہی عالم فیل گائے و پلنگ کا تھا سب طرف اپنے مقام کے منہ اُٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے کوئی کسی سے خبر بھی نہوتا تھا کہ تو کون چیز ہی درندون و چرندون کا تو یہ عالم تھا پرندے بھی طرف اپنے آشیانون کے چلے مگر ایسے بیخبر تھے کہ باز و شاہین و بہری کبوتر و تیتر و تدرو کے برابر سے نکل جاتے تھے اور نہ شکار کرتے تھے ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی کہ کسیطرح سے ہم اپنے مقام سکونت پر پہونچ جائین یہ وقت شکار کرنیکا نہین ہی اژدر سر جھکائے طرف کوہستان کے چلے جاتے تھے باوجودیکہ اسقدر آدمی اُس صحرا مین موجود تھے مگر دم کشی نہین کرتے تھے اور اس فکر مین تھے کہ اپنے مقام پر پہونچ جائین قبل اس سے کہ یہ آفت آئے اِدھر لشکر اسلام مین اذان ہونے لگی اُدھر سمندر شاہ نے جو یہ تاریکی دیکھی پریشان ہوگیا عشاق سے کہنے لگا کہ ای اُستاد کیا سیاہ آندھی اُٹھی ہی نہ معلوم یہ کسی ساحر کی آمد ہی یا سیاہ اندھی ہی ای اُستاد ایسی آندھی تو آج تک ہمنے نہین دیکھی کہ اس قیامت کی سیاہ اندھی اُٹھی ہو اس آندھی مین کوئی نہ کوئی بلا ضرور ہی ہم یہ جانتے ہین کہ غضب خداوندی نادیدہ خدا کے پرستارون پر نازل ہوا ہی عشاق نے جواب دیا کہ معلوم ہوا جاتا ہی زاغ و زغن کا یہ حال ہی کہ اُڑے ہوئے چلے جاتے ہین اپنے آشیانین بھول گئے ہین تباہ پھر رہے ہین یہ عالم جو ہوا سپہر دوار بسبب گرد کے تیرہ و تاریک ہوگیا چرخ اخضری پر تارے نظر آنے لگی دن کی رات ہوگئی باوجودیکہ وقت دوپہر تھا اُسپر یہ عالم ہوا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا یہ تاریکی کا حال تھا اب تو سب پریشان ہوئے اُدھر اُس گرد و غبار سے صدائے طبل اسکندری جو آرہی تھی جب چوب پڑتی تھی زمین کانپ جاتی تھی سب یہ تصور کرتے تھے کہ عقب مین اس آندھی کے ابر ہی کہ جس سے یہ صدائے رعد آرہی ہی وہ جو سنانین چمک رہی ہین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون برقین چمک رہی ہین صدائے سم اسپان کان کے پردے اُڑائے دیتی تھی جھنکار تلوارون کی الگ تھی ایک قیامت صغرا برپا تھی زمانہ رستخیز بھا مردے زمین کے اندر کانپے جاتے تھے ہر ایک کا دل دہل رہا تھا کہ وہ گرد آ کے اُس صحرا کے قریب شق ہوئی ہوا کو مار ا گرد نے گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا اُس گرد سے کئی ہزار سقے ظاہر ہوئے آگے آگے اُنکے کوس بھیہ پھرتا ہو جنکی پاش سے سڑک سرخی کی بنی ہوئی اُسپر وہ چھڑکاؤ گلاب کیوڑا کا کرتے ہوئے جب گرد شق ہوئی تھی تو وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی ہر ایک کی جان مین جان آگئی وہ خوف برطرف ہوا اتنے مین ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر فیروزی اثر کی آمد کی یہ گرد تھی اُدھر سمندر شاہ کو بھی جو ہرکارے اُسکی طرف کے مقرر تھے اُنھون نے خبر دی کہ یہ صاحبقران کے لشکر کی آمد سے گرد بلند ہوئی تھی اب صاحبقران آتے ہین یہ سنکے سمندر شاہ خیمے کے باہر نکل آیا تھا یہان جو یہ خبر اہل لشکر کو ہرکارون نے دی تو سب طریقے سے کھڑے ہوئے علمہائے لشکر کو جلوہ دیا سلامی ہونے لگی یہ بھی دیکھا کہ سقے آبپاشی کرتے ہوئے آتے ہین وہ سقے اپنا لشکر دیکھکر اُسطرف کو متوجہ ہوئے اور ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے ایک مرتبہ کئی سو فیلان مست قطار در قطار نظر آئے باہم زنجیرہائے طلائی سے بندھے ہوئے اُنکے خرطوم مین زنجیرین پڑی ہوئی پیشانیون پر آئینے لگے ہوئے فیلبان بیٹھے ہوئے ہاتھون مین طلائی گجگ لیے ہوئے گولیدار پگڑیان سرون پر اُنپر طلائی فیتے لپیٹے ہوئے مخملی کار چوبی کرتیان گلون مین گلبدن کے پائجامہ پہنے ہوئے پشتون پر علم لیے ہوئے بیٹھے ہین علمون کے پھریرے رنگ برنگی اُڑ رہے ہین ہر مرتبہ صحرا کا رنگ دگرگون ہوجاتا ہی ہاتھیون پر ڈنکے رکھے ہوئے ماہی مراتب اور سامان سواری سانڈنی سوار شتر سوار بیاول چوبدار خاص بردار خاصگیان لیے ہوئے اُنکے بعد ہزارون مرکبان تیز رفتار با ساز و یراق مرصع کار

دو دو سائیس ہمراہ چلے آتے ہین تا مدان ہوادار ہزارون ہمراہ جب سب سامان سواری گذر گیا اور ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا کہ دیکھا نقارے بر چوب پڑتی ہوئی ہر مرتبہ زمین ہلجاتی ہی نقار خانے کے گذر جانے کے بعد دیکھا ایک مرد ضعیف باریش سفید علم اژدہا پیکر کو لیے ہوے اُسکے شُقّے کھلے ہوے اُس سے صداے یا صاحبقران یا صاحبقران چلی آتی ہی اور خوشبو جو اُس سے مشک و عنبر کی نکلتی ہی تو تمام صحرا مہک جاتا جب صداے طبل سکندری بلند ہوتی ہی تو شیران صحرائی کان دبا کر طرف جنگل کے بھاگتے ہین اب دیکھا سمندر شاہ نے کہ اُس علم کے بعد ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار سر سے پا تک آلات حرب و ضرب سے آراستہ خود سر پر موزے پاؤن مین داستانین ہاتھ مین تھے زرہ داؤدی بر مین کنوتی مرکب پر نیزہ رکھا ہوا گردہ سپر گرشاسب پشت پر شمشیر الماس نگار زیب کمر بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے آگے اُس جوان کے عقب مین ایک جوان تخت پر سوار تاج شاہی بر سر وقباے شہریاری در بر موتیون کے مالے گلے مین الماس نگار اکثے بازؤن پر شمشیر جواہر نگار روبرو رکھی ہوئی سر پر چتر طلائی گردش کرتا ہوا گرد و پیش تخت سات سو شاہان ملک مرکبون پر سوار بلباس زرنگار نقیبان خوش آواز صدائین لگانے ہوے کہ جوانو ہوشیار و خبردار ہو سواری آتی ہی جہان پناہ فلک بارگاہ مالک سریر سلیمانی ظل رحمانی خدیو جہان خلیفۃ الرحمان کی سب باادب ہو جاؤ روشن چوکی بجتی ہوئی نقیبون کی زبان پر یہ شعر جاری شعر الٰہی بخت تو بیدار باد ✤ ترا دولت ہمیشہ یار باد ✤ گل اقبال تو دائم شگفتہ ✤ بچشم دشمنانت خار باد ✤ آگے آگے نقیب یہ اشعار پڑھتے ہوے عقب مین اُس شاہ کے لشکر بے شمار گروہ گروہ غٹ کے غٹ غول کے غول برق برق سجق سجق رکاب در رکاب دوش بدوش سواران چلتہ پوش چار آئینہ بند چلے آتے ہین ہر رنگ کی وردیان ہین کبھی صحرا سبز ہو گیا کبھی گلنار کبھی زعفرانی کبھی نیلگون یہ حالت ہی ہرکارے خبر دریافت کر کے سمندر شاہ کے پاس پہونچے عرض کیا کہ وہ جوان جو کہ مرکب پر سوار تھا اور زیر علم چلا آتا تھا وہی صاحبقران ہی اور یہ جو تخت پر سوار ہی بادشاہ ہی یہ سنکے سمندر شاہ کے حواس جاتے رہے اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ بہت لشکر ہی اس لشکر کا کون مقابلہ کر سکتا ہی در اصل ان بادشاہون نے جو اطاعت کی بیجا نہ کی بلکہ جا سے کی کیونکہ کون اس لشکر کثیر و جم غفیر سے لڑ سکتا تھا انکے ایک حملہ مین لاکھون کا لشکر اگر ہو تو بھاگ جائے کچھ عجب کی بات نہین ہی ہرکارون نے عرض کیا سنا گیا ہی کہ ابھی کیا لشکر آیا ہی ہزارون سردار و بادشاہ اپنے اپنے ملک کو گئے ہوے ہین اور بہت سے عزیزان صاحبقران کو خبر نہین ہی ورنہ لشکر سے اس صحرا مین جگہ نہ ملتی اور جب خبر ہوگی تو جگہ نہ ملیگی اس لشکر کو غلہ پہونچنا غیر ممکن ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ یہ نصف لشکر آیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ نصف نہین بلکہ ایک حصہ لشکر آیا ہی اور تین حصہ لشکر باقی ہی سمندر شاہ نے کہا کہ کیا وہ لشکر بھی آئیگا اُنھون نے عرض کیا کہ اگر خبر ہوگی تو ورنہ کیا ضرورت ہی یہ سنا گیا ہی کہ خدا پرستون کا طریقہ ہی کہ جہان ایک سردار گیا اور جس کو خبر ہوئی وہ لشکر لیکر براے کمک چلا ان لوگون کا نشل اور لوگون کے طریقہ نہین ہی ایک کے لیے سب اپنی جان پر کھیل جاتے ہین سب جا کر کمک کرتے ہین پس جب سب کو معلوم ہوگا تو ایک مرتبہ لشکر لیکر آئینگے سمندر شاہ نے کہا کہ کیا پرواہ ہی جو آئیگا وہ غیر ساحر ہوگا ایک جنبش لب مین کام تمام کرونگا جو آئیگا اُسے دیکھ لونگا یہ کہکر اُسطرف دیکھنے لگا دیکھا کہ وہ جو کل لشکر آئے ہوے تھے سب کے سردار مرکبون پر سے اُتر اُتر کر تا حد لشکر براے استقبال آئے اور استقبال کر کے لے چلے یہان تک کہ لشکر مین صاحبقران و بادشاہ داخل ہوے لشکر اُترنے لگا بادشاہ داخل بارگاہ ہوے سب سردار اپنے اپنے لشکر کو چھوڑ کر دربار مین آئے دربار آراستہ ہونے کا سامان ہوا تھوڑی

عرصے مین دربار آراستہ ہوا بادشاہ و صاحبقران نے پوچھا کہ یہ سامنے خیمے مین کون ہی سب نے عرض کیا کہ سمندر جادو حاکم شہر سمندریہ براے دیکھنے تماشاے لشکر کے آیا ہی بادشاہ نے کہا کیا براے مقابلہ نہین آیا ہی سب نے عرض کیا کہ جی نہین اتنے عرصے مین سب سردار آگئے لشکر اُترا لشکر نے کمر کھولی جو کہ سپاہ براے استقبال صاحبقران و بادشاہ آراستہ ہوئی تھی اُسنے بھی کمر کھولی اپنے اپنے مقام پر آئے سب اُترے وسط لشکر مین لشکر صاحبقران و بادشاہ اُترا جو کہ ہمراہ انکے آیا تھا یہان دربار آراستہ ہوا تھوڑے عرصے تک بادشاہ نے دربار فرمایا بعد اسکے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے خیمون مین آئے خواجہ بھی اپنے مقام پر آئے اب لشکر کا بندوبست ہونے لگا جب لشکر آچکا تو سمندر شاہ نے کہا کہ ای اُستاد چلیے کیونکہ لشکر آچکا ہی اب لشکر نہ آئیگا اور شام بھی قریب ہی عشاق نے کہا اچھا چلو سمندر نے کہا ای اُستاد ابھی تک کوئی میرے مددگارون مین سے نہین آیا اسکا کیا سبب ہی گو کہ سب نے تحریر کیا تھا کہ نامہ آپ کا پہونچا حال مرقومہ سے آگاہ ہوے حسب الحکم ہم بہت جلد آتے ہین اور اگر شرف قدم بوسی حاصل کرتے ہین ہم کو تو خود بھی عرصے سے لشکر اسلام سے مقابلہ کا اشتیاق ہی خوب آپ نے اطلاع دی خداپرستون نے نہایت بے ادبی کی کہ آپ کے ملک پر لشکر کشی کی ہم آکر آپ کے اقبال سے اُسکو پسپا کرینگے نامہ دیکھتے ہی ہم لوگون نے سامان سفر کر دیا ہی بہت جلد آتے ہین ایسی مستعدی پر نہین معلوم کیون عرصہ ہوا کہ ابھی تک کوئی نہ آیا یہ سنکر عشاق نے کہا آتے ہونگے کوئی مقام تشویش نہین ہی ابھی تو لشکر اسلام آیا ہی جب اُدھر سے کوئی تحریک ہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا اب لازم ہی کہ تم بھی اپنا لشکر لیکر براے مقابلہ آؤ اور مقابل مین لشکر اُتارو سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھا جائیگا مین یہ حیران ہون کہ میرے پاس تو اسقدر لشکر نہین ہی جو مقابلہ کرے عشاق نے کہا کہ یہ لوگ غیر ساحر ہین انسے کیا ضرورت ہی کہ لشکر کثیر لیکر مقابلہ کیا جاے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر ان مین جو صاحبقران ہی وہ باطل اسم سحر یاد رکھتا ہی جب سحر کیا جائیگا وہ باطل سحر پڑھ دے گا سحر برطرف ہو جائیگا عشاق نے جواب دیا کہ اسکا بھی بندوبست کر لیا جائیگا مین اُسکا اسم اعظم بند کر دونگا سمندر نے کہا یہ امر تو ضرور ہی مگر عیار بڑے غضب کے ہین انکی عیاری سے خداوند محفوظ رکھین یہ کہکر کہا کہ اب چلیے بس یہ سنکر سب اُٹھے اور چلنے پر تیار ہوے ابھی سمندر شاہ نہ چلا تھا اور نہ رات ہوئی تھی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مرتبہ ایک ابر سیاہ طرف سے شمال کے اُٹھا اُس ابر مین برق کی چمک رعد کی گرج تھی اُس ابر سے بارش سنگ ہو رہی تھی کہ وہ ابر آکر قریب اُس صحرا کے شق ہوا اُس ابر سے تخت ہاے سحر پیدا ہوے اُنپر ساحران غدار سوار تھے اب جو سمندر شاہ نے دیکھا تو پہچانا کہ قسیم سیاہ پوش و جسیم سیاہ پوش وغیرہ چارون بھائی ہین یہ دیکھکر سمندر شاہ نے کہا کہ ای اُستاد یہ تو میرے مددگار ہین میری کمک کو آئے ہین یہ کہکر سمندر شاہ بیرون خیمہ آیا اُدھر قسیم نے دیکھا کہ بادشاہ کھڑے ہوے ہین یہ دیکھکر تخت سحر کو زمین پر لایا چارون بھائی تخت پر سے اُتر کر طرف سمندر شاہ کے چلے انکا لشکر بھی ہوا پر سے اُترنے لگا چار لاکھ کا لشکر تھا سب ساحر تھے اور پہلوان بھی تھے عقب مین ساحران غدار کافران نابکار جھولیان سنجھولیان شانون پر ڈالے ہوے کالی کالی صورتین بڑے بڑے دانت منھ سے باہر نکلے ہوے کالے کالے علم لیے ہوے اژدرون کی پشتون پر سوار تھے یہ لشکر آکر اُترا ساحرون نے جو سحر کیا خیمے برپا ہو گئے ایک بارگاہ برپا ہوئی لشکر اُترنے لگا بازارین آراستہ ہوئین اُدھر چارون بھائی خدمت مین سمندر شاہ کی پہونچے مجرا کیا سمندر شاہ نے سلام لیکر اور اُنکی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ ای قسیم و جسیم و سلیم و حلیم تم لوگون نے بڑا عرصہ کیا یہان لشکر اسلام آگیا اب تم لوگ آئے ہو اُنھون نے

عرض کیا کہ جب آپ کا نامہ تیرا ہمکو ملا ہم فوراً روانہ ہوے راہ مین عرصہ ہوا یہ سنکے سمندر شاہ نے کہا کہ
چلو جب سب لشکر آ لیگا تو ہم کل لشکر کو ہمراہ لیکر براے مقابلہ آئینگے کیونکہ مین نے بہت سے نامے تحریر کیے
ہین وہ لوگ بھی آتے ہونگے جب تمکو نامہ روانہ کیا تھا اُن سب کو بھی نامے تحریر کیے تھے قسیم نے کہا
کہ اے بادشاہ ہماری راے تو یہ ہے کہ آپ شہر مین تشریف لیجائیے ہم یہین مقیم ہونگے اور خدا پرستون سے
مقابلہ کرینگے جب تک اور سب آئینگے ہمین چارون بھائی کافی ہین اور جو جو سرفاریا بادشاہ آتے جائین
وہ بھی لشکر مین آئین آپ کی کوئی ضرورت نہوگی سمندر شاہ نے کہا کہ ابھی کیا ضرورت ہے اُنھون نے عرض
کیا کہ اب تو ہم اس مقام پر آگئے ہین اگر لشکر مین پہونچ جاتے تو جو آپ ارشاد فرماتے وہ ہم قبول کرتے اب ہمکو
مقابلہ کر لینے دیجیے یہ جو قسیم نے کہا جسیم وغیرہ نے بھی اُسکے کلام کی تائید کی اور کہا جو بھائی صاحب کہتے
ہین اُسکو قبول فرمائیے یہ سنکے سمندر شاہ نے کہا اچھا مین تو جاتا ہون اور طائران سحر مقرر کیے جاتا ہون
جب تم لوگ مقابلہ کروگے ہم لوگ بھی براے دید جنگ آئینگے یہ سنکے قسیم وغیرہ بہت بہتر کہکر خاموش ہو رہے
سمندر شاہ طائران سحر کو مقرر کر کے اپنے سردارون کو ہمراہ لیکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر چلا گیا یہان
قسیم وغیرہ اپنے لشکر مین آئے سمندر شاہ بہت خوش ہوا راہ مین عشاق سے کہا کہ اے اُستاد یہ تو خوب
ہوا کہ اُن لوگون نے مقابلے پر کمر باندھی جو آئیگا اُسکو انکی کمک کو روانہ کر دونگا اور مین ابھی مقابلہ کو نہ آؤنگا
مین یہ خیال کرتا ہون کہ میرے مقابلے کی نوبت نہ آئیگی یہی لوگ خاتمہ کر دینگے عشاق نے کہا اے سمندر
مین جو تمسے کہتا تھا وہی ہوا مین یہ کہتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ تمھارے مقابلہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئیگی بلکہ خیال
کرلو کہ یہ حالت ہوگی کہ یہی قسیم وجسیم وغیرہ کافی ہین کیونکہ یہ لوگ ساحر بھی ہین اور پہلوان بھی ہین ہر طرح سے
مقابلہ کر سکتے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ یہی میرا بھی خیال ہے یہ سنکے عشاق خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین
اندر شہر کے آگئے سمندر شاہ داخل محل ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے عشاق اپنے مقام پر آیا یہ لوگ
تو اسی مقام پر ہین اُدھر بعد آنے سمندر شاہ کے قسیم وغیرہ اپنے مقام پر آئے یہ لوگ اُسطرف لشکر کو اُترے
تھے جدھر کو شہر تھا شہر کو روک کر لشکر اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہوے لشکر اُترا جب یہ ابر اُٹھا تھا تو ہرکارے لشکر
اسلام کے براے خبر روانہ ہوے تھے وہ قریب خیمہ سمندر شاہ جو آئے تو دیکھا کہ ایک لشکر اس ابر سے
ساحرون کا پیدا ہوا اُنھون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لشکر ساحران براے کمک سمندر شاہ آیا ہے بعد
ازان سمندر شاہ تو شہر کو چلا گیا یہ ساحران غدار براے مقابلہ لشکر فردکش ہوے ہین یہ مقابلہ کرینگے یہ حال
دریافت کر کے وہ ہرکارے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے یہان دربار برخاست ہو چکا تھا ہرکارے
خواجہ کے پاس آئے عرض کیا کہ اے اُستاد یہ جو ابر اُٹھا تھا اُس ابر سے لشکر کفار براے کمک سمندر شاہ
آیا تھا اُسکے آنے کا یہ ابر تھا وہ سب ساحر ہین سمندر شاہ اُنکو آپ کے مقابلے مین چھوڑ کر شہر کو چلا گیا یہ لوگ
آپ سے مقابلہ کرینگے خواجہ نے کہا کیا پروا ہے سب ہمارے ہاتھ سے مارے جائینگے کہان جائینگے ہم
لوگ تو ساحرون کے دشمن ہین ہم لوگ تو قاتل ساحران مشہور ہین اب تم لوگ اُسی لشکر مین جاؤ اور جو واقعہ
گذرے اُسکی خبر لاؤ وہ ہرکارے پھر لشکر قسیم مین آئے اور اپنی صورت تبدیل کر کے لشکر مین پھرنے لگے یہان لشکر کا
بندوبست کیا گیا رات ہوگئی دونون لشکر دین تلاپھرنے لگا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو اُدھر
قسیم وجسیم وغیرہ نے دربار کیا اُدھر صاحبقران نے دربار فرمایا بادشاہ آکر تخت پر جلوہ فرما ہوے سب
سردار حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا خواجہ بھی آکر اپنی کرسی پر بیٹھے سب عیار اپنے اپنے مقام پر اور اپنے
اپنے سردارون کی پشت پر کھڑے ہوے کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اے صاحبقران

مین نے چند ہرکارے برائے خبر روانہ کیے تھے جب آپ کل تشریف لا چکے ہین تو ایک ابر سیاہ اُٹھا تھا دوسرے
یہ خبر دریافت کرنا تھی کہ سمندر شاہ کیا صلاح کرتا ہی وہ ہرکارے جو گئے تھے تو اُنکے روبرو قریب چار لاکھ
کے لشکر ساحران آیا ہی چونکہ سمندر اس مقام پر تھا وہ لوگ بھی اُترے سمندر شاہ سے ملاقات کی سمندر نے
صلاح دی کہ تم میرے ہمراہ شہر مین چلو جب سب لوگ جنگجو جنکو مین نے نامے تحریر کیے ہین وہ آلین گے تو
پھر برائے مقابلہ آئینگے اُنھون نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین ہم مقابلہ کرینگے جب ہم نہ مرے ہون
اُسوقت آپ کو اختیار ہی جو چاہیے گا وہ بندوبست فرمائیے گا سمندر یہ کہکے اور طائران سحر مقرر کرکے اور
یہ کہکر کہ جو لشکر لیکر میری کمک کو آئیگا مین تمھاری کمک کو روانہ کرونگا یہ کہکر چلا گیا جب جانے لگا تو آپکے
لشکر کا نشان دیکھا ہی کہ وہ لشکر فروکش ہی کوئی نشان دینے کی بھی ضرورت نہ تھی صاف ظاہر تھا کہ یہ
لشکر خدا پرستون کا ہی سبب یہ ہوا کہ اُنھون نے کہا کہ جو لشکر سامنے فروکش ہی یہی لشکر اسلام ہی اور یہ بھی
اُن ہرکارون نے بیان کیا ہی کہ یہ جو ساحر آئے ہین ہم ساحر ہین و ہم پہلوان ہین صاحبقران نے فرمایا
کہ آئے ہین تو آنے دو اب تو ہم سمندر پر آ گئے ہین جبھی نہ جبھی سمندر شاہ سے بھی مقابلہ ہوگا وہ لاکھوا سپنے کو
بچائیگا تو کیا ہوگا جسقدر لشکر ہمارے مقابلے کو آئیگا بفضل خدا قتل ہوگا اگر قضا ہماری یہان لائی ہی تو کیا پروا
ہی مرنا تو ایک دن ضرور ہی اس موت سے بہتر کون سی موت ہوگی کہ کفار کے ہاتھ سے قتل ہون مرتبہ شہادت
پائین خواجہ نے کہا کہ اب وہ کام فرمائیے کہ اس جنگ کا فیصلہ بہت جلد ہو صاحبقران نے فرمایا کہ جب خدا
کو منظور ہوگا اُسی کے حکم سے سب کام انجام پاتے ہین بغیر اُسکے حکم کے کوئی پتہ بھی نہین جنبش کرسکتا ہی میرا
کیا اختیار ہی اُسی کی ذات پر سب بھروسہ ہی یہ فرماکر ارشاد کیا کہ میرا قصد ہی کہ ایک نامہ بنام سمندر شاہ
تحریر کرون اور ایک نامہ بنام قسیم و جسیم وغیرہ تحریر کیا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ راے آپ کی بہت
ٹھیک ہی بس صاحبقران نے دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ دو نامے تحریر کرو ایک بنام قسیم و جسیم اور ایک
نامہ بنام سمندر شاہ دبیر تو نامے تحریر کرنے لگا یہان تو یہ فکر ہو رہی ہی اُدھر قسیم و جسیم وغیرہ نے بھی دربار
کیا سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ تھا کہ قسیم نے جسیم سے کہا کہ بھائی میری راے یہ ہی کہ پہلے ایک
نامہ روانہ کرکے بادشاہ اسلام کو آگاہ کرون اگر میرے نامہ پر وہ عمل کرکے اطاعت سمندر شاہ کی قبول
کرین تو خیر ورنہ مقابلہ کیا جائے گا جسیم نے جواب دیا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی بس اُسی وقت قسیم
نے دبیر کو طلب کرکے نامہ تحریر کرایا مضمون نامہ یہ تھا کہ بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران کو معلوم ہو کہ ابھی کوئی
خرابی نہین ہوئی ہی بلکہ تمکو مناسب یہ ہی کہ دین تصویر پرستی قبول کرو یہ ثروت و دولت و حشمت و شوکت و کثرت
سپاہ وازدیاد ممالک جو تم لوگون کو بہم ہوا ہی یہ سب عطیہ ہی خداوند تصویر و سامری و جمشید کا اُنھون نے
تم لوگون کو خلق کیا اول تم مین سے جو کہ تمھارا جد اعلیٰ ہی جسکو تم صاحبقران اول کہتے ہو جسنے یہ بناے
اسلام جو کہ تمھارا مذہب ہی دنیا پر جاری کی اُسکو یہ قوت یہ طاقت کب تھی صرف ایک خانہ کعبہ مین اُسکے
بزرگ جو کہ تم لوگون کا معبد گاہ ہی مجاور تھے تم لوگ مجاورزادے ہو اُسی ملک مین یہ دین جاری تھا
جبکہ حمزہ پیدا ہوا اُسکی پرورش و پرداخت نوشیروان ملک عادل کسرانے کی اسکا سبب یہ تھا کہ ایک
وزیر نوشیروان خدا پرست تھا اُسکی مرضی یہ تھی کہ کسی صورت سے دین اسلام کی ترقی ہو اس خیال سے اُسنے
یہ تدبیر کی کہ نوشیروان کو اسطرف متوجہ کیا اُسنے ہزارون روپیہ صرف کرکے پرورش کی جب وہ جوان ہوا
چونکہ خداوند تصویر نے وہ طاقت و زور عطا کیا تھا کہ کوئی اُسکا ہمسر نہ تھا ایک عیار بھی اُسکو خداوند نے ایسا
کامل دیا کہ جسکا مثل و نظیر نہ تھا اُسی عیار کے بھروسے پر حمزہ نے ہزارون ملک فتح کرلیے لاکھون ساحرون کو قتل کیا اُسے

اُن اُن ساحرون کو قتل کیا کہ جنکے مانند کوئی نہ تھا چنانچہ نوشیروان سے بگڑی نمکحرامی پر کمر کسی جسنے پرورش کیا جسکے
روپیہ سے پرورش پائی اُسپر لشکر کشی کی اُسی سے خصومت پیدا کی اُسکی دشمنی پر کمر باندھی اُسکی دختر پر عاشق ہوئے
چونکہ خداوند زور و طاقت مرتبہ صاحبقرانی دے چکے تھے بدین سبب وہ نوشیروان پر غالب آئے یہ
مرتبہ خداوند نے دیا کہ اٹھارہ برس پردۂ قاف مین رہے مرتبہ صاحبقرانی وہان بھی پایا دیوون کو قتل
کیا بادشاہ قاف کی دختر سے عقد ہوا جو خداوندون کو بُرا کہتے گئے اُسیقدر خداوند مہربان ہوتے گئے
اسکا سبب یہ تھا کہ خداوند یہ جانتے تھے کہ جب ہم اسکو دولت و ثروت و طاقت اپنے سب بندون سے
زیادہ دینگے یہ ہماری خدائی کا قائل ہوگا دوسرا سبب یہ تھا کہ چند خدائیان اور تھین کہ جنکا خداوند کو برباد کرانا
مدنظر تھا اس سبب سے ترقی دیتے گئے یہان تک کہ نوشیروان تباہ ہوا اور آخر کو شہر بشہر دیار بدیار پھر نیلگا
حمزہ بھی اُسکے عقب مین جاتا تھا اور ملک فتح کرتا تھا چنانچہ اُسی سلسلہ مین جو جو مذہب باطل ایجاد تھے سب
حمزہ نے برباد کیے یہانتک کہ خدائی لقا و خدائی ثمرات و خدائی زبرجد و خدائی فرعون وغیرہ یہ سب
خدائیان بعد نوشیروان کے مرنے کے برباد ہوئین جبکہ فرزندان نوشیروان لقا کے پاس پناہ کے لیے
گئے اُسنے اُنکی کمک کی اب صاحبقران یعنے حمزہ سے اور لقا سے مقابلہ کی نوبت آئی وہ بھی مثل نوشیروان کے
بھاگتا پھرا آخر کو قتل ہوا اُسکے بعد حمزہ تو خانہ کعبہ چلا گیا اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا چونکہ یہ سب امر
خداوند کی طرف سے ہوئے تھے خداوند نے اُسکو بھی اسی قدر قوت عطا کی تھی جسقدر حمزہ کو اُسنے بھی
بہت سے ملک آباد کیے اُبتنے زمرد شاہ کو قتل کیا بہت سے طلسم زمانہ حمزہ مین فتح ہوئے اور بہت سے
زمانے مین اُسکے فرزند کے فتح ہوئے چنانچہ وہ اب تمکو صاحبقران کر گیا ہی خلاصہ اس تحریر کا یہ ہی کہ یہ سب
عطیہ خداوند لقا و تصویر کا ہی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اپنے خداوند کو پہچانو اور اس سرکشی سے باز آؤ ورنہ
خراب ہوگے ابھی تک خداوند تمسے راضی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ تمنے اُنکے خاص بندون پر ظلم نہین کیا
اُنکو پریشان نہین کیا بلکہ اُنکو برباد کیا جو کہ خداوند سے منحرف تھے اب تمنے یہ قصد کیا ہی جو کہ خداوند
کے خاص بندے ہین جنکو خداوند اپنی اولاد کے مثل تصور کرتے ہین اور خداوند نے اپنے ہاتھ سے
خلق کیا ہی اُنپر ظلم و ستم کرو چنانچہ تمنے کئی بندون کو خداوند کے قتل بھی کیا اسپر بھی خداوند نے کچھ خیال نکیا
یہ تصور کیا کہ شاید یہ لوگ اب بھی راہ پر آئین مگر تم لوگ کب راہ پر آتے ہو ایسی سرکشی پر کمر کسی کہ لشکر
لیکر چڑھ آئے اور سمندر شاہ ایسے خاص بندے کو خداوند کے عاجز کیا غضب خداوندی سے خوف
کرو ابھی تک دریاے قہر خداوندی کو جوش نہین آیا ہی تمھارے حال پر نظر عنایت ہی ورنہ جب دریاے
قہر موجزن ہوگا تو تم لوگون کا نشان بھی نہ معلوم ہوگا سمندر شاہ کو حکم ہوگا وہ اپنے گرداب سحر سے
تم سب کو پریشان کر دیگا اور طوفان سحر مین لاکر غرق کر دیگا یہ سمندر شاہ ایک چھوٹی سی لہر ہے
دریاے قہر خداوندی کی ابھی سمندر شاہ کے اسقدر غلام ہین کہ تم اُنسے برسون مقابلہ کروگے تو بھی کم
نہونگے ہان جب سمندر شاہ کی نوبت آئیگی اُسوقت خداوند کو بھی خیال ہوگا ایک ہم چار بھائی ہین پہلے
ہمسے مقابلہ کر لو اور ہمپر غالب آلو تو پھر اور لوگون سے مقابلہ کرنا ہمارے ہی ہاتھ سے تمھارا بچنا ذرا دشوار ہے
کیونکہ ہم وہ لوگ نہین ہین کہ تمھارے لشکر کثیر سے خوف کرین یہ کیا لشکر ہی ایک ساعت مین تو سب
تباہ ہوگا ہمارا کوئی کیا مقابلہ کر سکتا ہی آیندہ تمکو اختیار ہی خلاصہ طور سے تحریر کیا جاتا ہی کہ خداوند کو پہچانو
اطاعت کرو خدا سے نادیدہ کی بندگی ترک کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی دوسرا امر یہ ہی کہ جب کہ ہمکو یہ ثابت ہوگیا
ہو کتنا بون سے اور پرچہ اخبار سے کہ تم لوگ مجاور زادے ہو گو کہ شاہزادیان تم سب کی پاس ہین

مگر نسل تو تمھاری وہی ہو بدین سبب یہ لیاقت سمندر شاہ کی نہ تھی کہ تمسے مقابلہ کرتا کیونکہ وہ اسوقت شہنشاہ ہی سیکڑون بادشاہ اُسکے زیر حکم ہین ہزارون ملکون سے خراج آتا ہو ایسا صاحب مرتبہ ہو کہ زیر سکان خداوندی اُسکا ملک آباد ہو اور مثل ہمارے ہزارون بادشاہ اُسکو خراج دیتے ہین بادشاہ سمندر شاہ کا وہ مرتبہ ہو کہ اسوقت عالم مین کسیکا نہو گا سمندر شاہ وہ قدرت رکھتا ہو کہ کوئی نہ رکھتا ہوگا بعد خداوند کے سمندر شاہ کا مرتبہ ہو سمندر شاہ نے آج تک کسی پر ظلم وستم نہین کیا خود سب نے باج دینا قبول کیا اُسکی شان وشوکت دیکھکر اُسسے خود اگر خداوند کی خدمت سے ہزارون ملک آباد دیکھے خداوندنے اس لیے اُنکو پردۂ دنیا پر روانہ کیا کہ تم جاکر ہمارے دین کو اب رواج دو کیونکہ سب مذہب جو کہ دنیا پر تھے باطل تھے جاتے رہے پس بموجب حکم خداوندی سمندر شاہ ایک ماہ بعد ایک میلہ کرتے تھے جو کہ عرس سامری کے نام سے مشہور رکھا اُنھین دریا ے سبز رنگ سے جو کہ سمندر شاہ نے بنایا تھا ایک باز سبز رنگ پیدا ہوتا تھا قدرت خداوند سے وہ ارکان دین لقو پرستی سب کو تعلیم کرتا تھا ان سب نے وہی حالت جو کہ صنوبر شاہ نے میلے کی بیان کی تھی نامے مین تحریر کی اُسکے بعد تحریر کیا کہ تم لوگ ایسے نحس قدم آئے کہ وہ میلہ بھی موقوف ہوگیا دریا بھی مٹ گیا وہ باز جو کہ دریا سے برآمد ہوتا تھا طائر خداوندی کی بعد ایک ماہ کے زیارت ہوتی تھی نہ آیا یہ غضب خداوندی نازل ہوا کہ ہم لوگ اس سعادت سے محروم رہے لہذا ابھی کچھ نہین گیا ہو اپنا مذہب ترک کرو اور دین لقو پرستی قبول کرو اگر یہ نہین منظور ہی تو جدھر سے آئے ہو اُسی طرف مع لشکر چلے جاؤ یہ تمپر رعایت کی جاتی ہو اس سبب سے کہ تم بھی بندے ہو خداوند کے اور خداوند تمسے ابھی خوش ہین اور یہ ثروت دی ہو اگر ہمارے کہنے پر عمل نہ کرو گے اور ہمکو عاجز کرو گے تو ہم سب ملکر خداوند سے تمھاری فریاد کرینگے بس خداوند تمپر اپنا غضب نازل کرینگے ہم لوگ اُسوقت فریاد کرینگے جب کہ تمسے عاجز ہو نگے اول تو ہم ہی تمھارے قتل کرنے کو کافی ہین شاید ہم کسی سبب سے غالب نہ آئینگے تو فریاد کرینگے ضرور خداوند ہمارا پاس کرینگے اور تمکو غارت کرینگے کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو اب بھی راہ راست پر آؤ اس سرکشی سے ہاتھ اٹھاؤ خداوند کی عنایتون کا شکریہ ادا کرو یہ وہ خداوند ہین کہ جنھون نے سب کو خلق کیا ہو انھین کے خلق کیے ہوے سب ہین کیا سامری کیا جمشید کیا لقا کیا فرعون و دیگر خداوند یہ سب اُنکے نائب ہین اُنھون نے سب کو دنیا پر اس غرض سے بھیجا تھا کہ ہمارے دین کو رواج دین جیساکہ حمزہ کو یہ سب ایسے مغرور ہوے کہ خود خدائی کرنے لگے چونکہ انکو خداوندنے بڑے بڑے اختیار دیے تھے اسی سبب سے خدا بن بیٹھے اُنکے برباد کرنیکو حمزہ کو خلق کیا وہ بھی مغرور ہوگیا وہ خداے نادیدہ کی پرستش کرنے لگا مگر خداوندنے کچھ خیال نہ کیا یہ ترقی دی کہ آج تمکو یہ دن نصیب ہوا کہ خاص بندگان خداوند پر لشکر کشی کرکے آئے ہو اب خداوند کسی امر کی رعایت نہ فرمائینگے ضرور اگر تم اطاعت نہ کرو گے تو تم پر عذاب نازل کرینگے اب اسقدر غرور نہ کرو اب تمھارا زمانہ غرور جاتا رہا اب یہ سرکشی اچھی نہین ہو آیندہ تمکو اختیار رہی ہم کہان تک تحریر کرین بس یہ امر کافی ہو کہ تم غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر ہوا ور سمندر شاہ سے اپنی خطا معاف کراؤ اگر وہ معاف کردیگا تو ضرور خداوند بھی معاف کردینگے اور ابھی تک خداوند خوش ہین ہماری تھوڑی تحریر کو بہت جانو اور کیا تحریر کرین یہی تمھارے حق مین بہتر ہوگا ہمنے اپنے اس نامے کو اس شعر پہ ختم کیا شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام ❊ تو دانی دگر بعد ازان والسلام ❊ اس نامہ مین اپنا آنا اور سمندر شاہ سے اجازت جنگ لیکر اس مقام پر قیام کرنا تحریر کردیا تھا راوی نے بیان کیا ہی

کہ یہ لوگ پہلے شہر سمندریہ مین گئے تھے وہان یہ سنا تھا کہ سمندر شاہ براے دید آمد لشکر اسلام گئے ہین
یہ لوگ بھی اپنا لشکر لیکر یہین چلے آئے چونکہ یہ تحریر ہوچکا ہی کہ سمندر شاہ اپنے ہمراہ انکو لیکر آئیگا
ضرور انکو ہمراہ لیکر آتا مگر اسکو راہ مین عرصہ ہوگیا اس سبب سے یہ لوگ ہمراہ سمندر شاہ کے نہ آسکے
اور نہ انھون نے تماشاے آمد لشکر اسلام دیکھا مگر یہ لوگ بعد کو آئے خلاصہ یہ کہ جب نامہ تیار ہوچکا
یہان ہرکارے لشکر اسلام کے موجود تھے وہ یہ سب حال دیکھ رہے تھے جب نامہ ختم ہوا اور
لفافہ کرکے دبیر نے قسیم کے پاس حاضر کیا اُسنے کہا کہ ایک ساحر یہ نامہ لیکر لشکر اسلام مین جائے
اور بادشاہ لشکر اسلام کو نامہ دیکر جواب لائے یہ سنکے ایک ساحر کہ نام اُسکا ظلمان سیہ پوش تھا
اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ مین جاکر جواب نامہ لاؤن گا اور دربار کا بھی حال دیکھ آؤن گا قسیم
نے کہا اچھا لو نامہ اور جاکر یہ نامہ دینا اور جواب لیکر آنا اور بہت ہوشیاری سے کام کرنا اور دیکھنا کہ دربار
کی کیا حالت ہو بس اب جلد جاؤ دیر نہ کرو کیونکہ جلد حال جواب نامہ معلوم ہو اگر وہ لوگ اطاعت قبول
کرین تو فبہا ورنہ اُنسے مقابلہ کیا جائے اور بہت جلد لڑائی کا خاتمہ ہو جائے اور لوگ آنے نہ پائین
ہمین چارون بھائی لڑائی سر کرلین ہمارے ہی یہ فتح نام لکھی جائے کیونکہ ہم سب سے پہلے آئے ہین یہ سنکر وہ
ساحر یعنی ظلمان سیہ پوش آگے بڑھا اور نامہ لیکر سر سے باندھا اور چلا یہ حال ہرکارے لشکر اسلام کے
جو موجود تھے دیکھکر فوراً طرف اپنے لشکر کے بارگاہ قسیم سے نکلکر روانہ ہوے قبل پہونچنے اُس ساحر
نامہ بر کے بارگاہ بادشاہ مین پہونچے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور دست ادب جوڑکر یون عرض کرنے لگے
کہ شہریار جہان پناہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اقبال ہو یہ غلامان جان باز ایک خبر تازہ لیکر حاضر ہوے
ہین اگر حکم عالی ہو تو عرض کرین صاحبقران نے فرمایا بیان کرو کیا خبر لائے ہو انھون نے عرض کیا ہم
لشکر کفار مین بموجب حکم خواجہ صاحب موجود تھے آج اُن کافرون نے دربار کیا ہم دربار مین بھی موجود
تھے باہم صلاح کرکے اُنھون نے ایک نامہ بنام جہان پناہ وحضور کے تحریر کیا ہو وہ نامہ ایک ساحر
لیکر آتا ہو باقی خیریت ہی ہم جان نثارون نے خیال کیا کہ اُس نامہ بر کے آنے سے پہلے حضور کو آگاہ
کردین یہان وہ وقت ہو کہ صاحبقران نے دبیر کو طلب کیا ہوا اور حکم نامہ تحریر کرنے کا دیا تھا کہ ہرکارے
آکے پہونچے اُنھون نے یہ خبر بیان کی صاحبقران نے دبیر سے کہا کہ ابھی نامہ نہ تحریر کرو اُس نامے کا
مضمون دیکھ لین تو تحریر کیا جائے گا اور خواجہ کو حکم دیا کہ دربار کو درست کرو اور آراستہ کرو جو سردار
کہ دربار مین کسی سبب سے نہ آئے تھے اُنکو بھی خواجہ نے حکم سے صاحبقران کے آگاہ کیا وہ بھی سب
آئے خواجہ نے دربار کو آراستہ کیا کوئی مقام ایسا نتھا کہ خالی ہو ایک طرف سہراب جادو ایک طرف
ملکہ غزالان کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی سواے ان دو کے کوئی ساحر ہمراہ نتھا گو کہ ہمراہ لشکر صاحبقران
لاکھون ساحر تھے مگر سب بموجب حکم صاحبقران ہمراہ مریخ آفتاب علم کے طرف طلسم فیروزیہ کے براے
کمک تہمتن جادو گئے ہین وہ ابھی تک واپس نہین آئے ہین اتنے عرصے مین صاحبقران سمندریہ پر
پہونچ گئے اُنکا انتظار بھی نہ کیا ساحر کہان سے ہوتے اور صاحبقران کو کوئی پروا نتھی کہ ساحر ہون تو
مقابلہ کو جائین یہ لوگ ہمیشہ کے بے پروا ہین نہ ساحر سے خوف کرتے ہین نہ غیر ساحر سے سواے
خداے کریم کے کیونکہ اُسکو تو اپنا مالک جانتے ہین یہ کیون اس خیال مین رہتے کہ مریخ آئے تو
ہم سمندریہ پر جائین اس عرصے مین کئی مقابلے سحران سے ہوے جبکہ دریاے سبز رنگ نہ ملا تھا
بہت سے سردار قید بھی ہوے صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہوا مگر کچھ خوف نہ کیا یہ سمندر شاہ

کیا ہی جو اسکے خوف سے نہ آئے اپنے خدا پر بھروسا رکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اتنے عرصے مین سب
دربار آراستہ ہوگیا ہر ایک اپنے طریقے اور قاعدے سے اپنے مقام پر بیٹھا خواجہ بھی اپنی کرسی پر اور عیار
خشتہاے زرین پر کھڑے ہوے کہ اتنے عرصے مین وہ جو ساحر نامہ دار نامہ لیکر چلا تھا تخت سحر پر سوار
تھا آکر قریب بارگاہ کے اُترا اور در بارگاہ پر آکر پہونچا یہان در بارگاہ پر عادل طرف سے جرنیل
کے دنگل درگہ سالاری پر بیٹھے ہوے تھے اس ساحر نے قصد کیا کہ بدون اجازت داخل بارگاہ
ہون کہ عادل نے کہا ای شخص کہان جاتا ہی یہ دربار شاہان خدیو جہان ہی یہان کوئی بدون
اجازت نہین جا سکتا ہی جو کام ہو ہمسے کہو ہم جاکر عرض کرین اگر اجازت ہو تو اندر جاؤ ورنہ واپس جاؤ
یہ جو ظلمان نے سنا پہلے تو غصہ آیا اور قصد کیا کہ جواب سخت دون پھر خیال کیا کہ اس سے کیا فساد
کرون ہان اگر دربار مین کوئی سخت کلامی کریگا اُس سے سمجھ لیا جائیگا اسکا کیا قصور ہی یہ تو ملازم ہی جو
اسکو حکم دیا گیا اُسکا پابند ہی جوان سب کا افسر ہی اُس سے اسکا عوض لیا جائیگا اگر یہ خلاف حکم کرے
تو نمک حرام کہلائے نوکری پر نے بس کیا ہرج ہی اس سے کہدو کہ مین نامہ لیکر آیا ہون میری خبر کردو وہان
جب اجازت نہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا مجکو کون منع کرسکتا ہی مین سحر کرکے داخل بارگاہ ہون گا یہ دل مین
خیال کرکے عادل سے کہا کہ جاکر خبر کردو کہ ظلمان سیہ پوش نامہ لیکر قسیم سیہ پوش بادشاہ کوہ شمالیہ
کا آیا ہوا اجازت کا خواستگار ہی یہ سنکے اُسی وقت عادل اندر بارگاہ کے آئے مجرا کیا اور جو اُسنے کہا تھا عرض
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اُسکو اندر بارگاہ کے بھیجدو عادل نے باہر آکر کہا کہ جاؤ کوئی اب نہ منع کریگا
یہ پردہ اُٹھا کر اندر آیا اُسنے دیکھا کہ ایک جلوخانہ ہی اُسمین دوطرف غلامان سیاہ پوش باشمشیر الماس نگار
صف بستہ کھڑے ہین یہ اُنکو دیکھتا ہوا دوسرے دروازے پر آیا اور پردہ اُٹھا کر اندر گیا یہان بھی دیکھا
کہ اُسی طور سے غلامان زرد پوش دوطرف کھڑے ہوے ہین یہ تیسرے جلوخانہ مین آیا یہان غلامان نیلم
پوش کو دیکھا چوتھے جلوخانے مین غلامان نارنجی پوش کو دیکھا پانچوین مین زمرد پوش کو چھٹے مین یاقوت پوش
کو ساتوین مین فیروزہ پوش کو آٹھوین مین سب نقرئی پوش تھے نوین طلائی پوش تھے دسوین مروارید
پوش تھے گیارھوین الماس پوش ہر جلوخانے مین پانچہزار سے کم غلام نہ تھے بارھوان پردہ جو اُٹھا تو
اسکی آنکھین کھل گئین ہوش جاتے رہے وہ بارگاہ دیکھی کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی شعر عجب بارگاہ ہے
عجب گیر و دار * تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار * یہ ہر جلوخانے کی آراستگی دیکھکر حیران تھا کہ جس لباس
کے غلام تھے اُسی رنگ کا فرش مخملی بچھا ہوا تھا کارچوبی اُسی رنگ کے شیشہ آلات سے بارگاہ کا جلوخانہ
آراستہ تھا وہ غلامان ترکی تھے کہ جنکی صورت دیکھکر انسان کا زہرہ آب ہوجائے مگر باادب کھڑے
ہوے تھے جب یہ بارگاہ کے اندر پہونچا اُسنے اُس بارگاہ کو سب سے زیادہ آراستہ پایا یہان بھی تمام
غلامان زرین کمر کو دیکھا کہ دربارگاہ سے تا ایوان بارگاہ دوطرفہ کھڑے ہوے ہین وہ رعب وداب ہی
کہ اگر فرشتہ بھی دیکھلے تو مودب ہوجائے رستم و اسفندیار بھی اگر اُس بارگاہ مین آئین تو فرط خوف سے
انکا تمام جسم لرزنے لگے دل کانپ جائے ظلمان یہ رعب وداب شان وشوکت بارگاہ کی دیکھکر حواس باختہ
ہوگیا ساری سحر و ساحری بھول گیا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا طرف دربار کے چلا جب قریب ایوان پہونچا
ایک چوبدار نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ مقام مجراگاہ ہی پہلے یہان آکر مجرا کرو پھر دربار مین آؤ یہ ایسا بے حواس
تھا کہ کچھ نہ سمجھا بس وہ قریب آیا اور مقام مجراگاہ پر لایا اور آہستہ سے کہا کہ مجرا کرو صاحبقران و جہان پناہ کو
پھر دربار مین چلو کیا تم قواعد شاہی وارکان دربار سے واقف نہین ہو کیا کسی دربار مین کبھی جانے کا اتفاق نہین ہوا

یہ چوبدار نے کہا اب اسکو ہوش آیا راوی نے بیان کیا ہو کہ حاجب وچوبدار وپیادل کا ذکر اس سبب سے
نہین کیا کہ یہ توسب پر ظاہر ہو کہ یہ لوگ ہر بارگاہ وہر دربار مین ہوتے ہین اُنکے ذکر کی کیا ضرورت تھی بس جب
چوبدار نے اُسکو ہوشیار کیا اُسکو ہوش آیا اُسنے مجراگاہ پر سے مجرا کیا مگر ہر طرف حیران ہو ہو کر دیکھ رہا تھا جب
مجرا کر چکا اب وہ چوبدار اُسکو لیکر دربار مین آیا اُسنے دیکھا کہ تمام بارگاہ سردارون سے مملو ہو ایک تخت
وسط بارگاہ مین جواہر نگار سات زینون کا آراستہ ہو اُسپر ایک جوان رعنا تاج اکیس کنگرون کا الماس نگار
سر پر رکھے ہوے قبای قلم کار جسمین مروارید بیضۂ کنجشک کے برابر لگے ہوے ہین پہنے ہو الماس وزمرد
ویاقوت کے اِکتے بازوون پر بندھے ہوے ہین گلے مین مروارید کے مالے پڑے ہوے ہین اُن مین
الماس وغیرہ کی لوحین پڑی ہین سر پر ایک چتر لگا ہوا ہو جو کہ بالکل الماس نگار ہو عقب پشت دو غلام
زرین کمر کھڑے ہوے ہین اُنکے ہاتھ مین بال ہما کے مورچھل ہین اُس سے مگس پرانی کر رہے ہین روبرو بادشاہ
کے تخت پر سپر وشمشیر رکھی ہو جو کہ بالکل الماس نگار ہو تختے کے لوٹے رکھے ہوے ہین اُنمین عود و
عنبر سلگ رہا ہو تمام بارگاہ مہکی ہوئی ہو گلدستے گلون کے رکھے ہوے ہین اُنکی الگ خوشبو تھی نامہ بر
یہ دیکھا اُسنے دیکھا کہ چار وزیر کھڑے ہوے ہین مندیل وزارت سرون پر اور بہت سے بادشاہ گرد و
پیش تخت کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین برابر تخت کے ایک دنگل پر دیکھا کہ ایک جوان ہمرتبۂ صاحبقرانی
متمکن ہو دونون طرف تخت کے ہزارون سردار دنگلون وکرسیون پر علی قدر مراتب بیٹھے ہوے ہین
کوئی مقام خالی نہین ہو سب کرسیان ودنگل مملو ہین یہ حیران دیکھ رہا ہو کہ کس مقام پر بیٹھون کہ
بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک کرسی برای نامہ بر حاضر کرو بس اُسوقت کرسی حاضر کی گئی روبرو تخت شاہی
ودنگل صاحبقرانی کے آراستہ کی گئی ساری ساحری وہ اس دربار کو دیکھکر فراموش کر گیا تھا جو ارادہ خیال
کرکے آیا تھا سب فراموش تھے اشارا ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ بس وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھا کہ اشارہ
ہوا ساقی کو کہ جام شراب نامہ بر کو دے ساقی نے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ بدانجام اُس جام کو
ساقی کے ہاتھ سے لیکر پیگیا ساقی نے متواتر بحکم بادشاہ تین جام دیے اُسنے سب پی لیے اب جو دماغ
بادۂ ناب سے اُسکا گرم ہوا ایک مرتبہ پکار اُٹھا کہ منم نامہ دار ومنم نامہ دار خواجہ نے کہا کہ اسقدر بدمست
نہو کسکا نامہ لائے ہو بیان کرو اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون ساحران جہان سامری وقت جمشید عصر
قیصم سیہ پوش کا اُنھون نے نامہ بنام بادشاہ اسلام وصاحبقران نیک انجام کے تحریر کیا ہو وہ نامہ
لیکر آیا ہون بس خواجہ نے کہا کہ وہ نامہ خدمت بادشاہ مین پیش کرو دیر نہ کرو یہ سنکے اُسنے نامے کو
سر سے کھولا اور دونون ہاتھون پر رکھکر خدمت بادشاہ مین پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا کہ
پڑھو دبیر نے جو یہ حکم پایا نامے کو لیکر لفافہ کو چاک کیا نامہ نکال کر پڑھنا شروع کیا اُسمین پہلے تو
تعریف خداوند لقصویر وسامری وجمشید تحریر تھی اُسکے بعد تعریف سمندر شاہ کی تحریر تھی اُسکے بعد وہی
مضمون تھا جو کہ مذکور ہو چکا ہو جب دبیر نے نامہ پڑھ کر ختم کیا سب اہل دربار وبادشاہ وصاحبقران
مضمون نامے سے آگاہ ہوے صاحبقران کو اُسکی اس تحریر پر غصہ آیا اور برہم ہو کر فرمایا کہ جواب نامہ
تحریر کرو اُسنے تحریر بہت خلاف طبع لکھی ہو جو کہ بالکل ہماری شان کے خلاف ہو اسکا جواب تحریر کرو دبیر
نے کہا کہ جو مضمون ارشاد ہو وہ تحریر کر دیا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مضمون تحریر کرو کہ یہ جو تمنے
تحریر کیا ہو کہ تم مجاورزادے ہو بالکل خلاف ہو اور وہ کیا تمھارا خداوند تصویر ہو کہ وہ ہمکو یہ شان و
شوکت دیگا اُسکو اپنی پشت کا تو حال معلوم نہین ہو وہ گمراہ کرنے والا ہو تمام عالم کا جبطور سے

لقا وغیرہ خداے باطل تھے اُسی طور سے یہ بھی ہوگا بالکل خلاف ہی وہ ہمکو کیا پیدا کرے گا اور کسی پر کیا
عذاب نازل کریگا پہلے اپنی تو خبر لے اُسکا قیامت مین یہ حال ہوگا کہ وہ ہر طرف پناہ لیتا پھریگا اور
کوئی پناہ نہ دیگا ہر اعضا اُسکا اور تمھارا گواہی دیگا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم خود غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش
پر رکھکر ہماری اطاعت کرو اور خدمت مابدولت مین حاضر ہو اور اس گمراہی سے نکلو راہ ضلالت کو ترک
کرو سر چشمۂ ہدایت پر پہونچو یہ کیا گمراہی ہی کہ ایک بندے کو جو کہ مثل ہمارے اور تمھارے آنکھ منھ رکھتا ہی
ستہ ضروریہ رکھتا ہی یہ فسل خدا کے نہین ہین کوئی شیطان ہی یا ساحر ہی اُسپر لعنت کرو ہم ہزار ہزار لعن کرتے
ہین وہ ہمپر کیا رعایت کریگا وہ کوئی بچہ شیطان ہی بس لعن کرو ورنہ آمادۂ قضا رہو مین تمکو مع سمندر شاہ کے
قتل کرون گا یہی جواب نامہ ہی اور کیا تحریر کیا جائے صاحبقران نے بہت کلمات وحدانیت خدا مین تحریر کیے
ہزارون دشنام بنام سامری و جمشید و دیگر ساحران نابکار و لقا و تصویر جادو و دیوان جادو کے تحریر کیے اور بہت
مذمت سمندر وغیرہ کی کی اور آخر مین لکھدیا کہ جواب جاہلان باشد خموشی یہ تحریر کر کے اُسکو دیا او ظلمان
سے کہا زبانی کہدینا کہ کیون قضا آئی ہی ہم وہ لوگ ہین کہ ایک ساعت مین تمام لشکر کو تباہ کر دیتے ہین ساحرون
کی جان کے قاتل ہین کفارون کے ملک الموت ہین کیون اپنی قضا بلاتے ہو ایک پل مین تمام لشکر کو
غارت کردون گا ہزارون طلسم غارت کیے ہین اس ملک کی کیا حقیقت ہی تم اپنی ساحری پر بھولے ہو
ہم سحر و ساحری کو کچھ نہین جانتے ہین یہ کلام سنکے ظلمان نے کہا کہ اے صاحبقران آپ کے حق مین یہ بہتر
ہوگا کہ آپ سمندر شاہ کی اطاعت قبول فرمائیے اور دین اسلام ترک فرمائیے یہ جو ظلمان نے کہا تو
صاحبقران نے برہم ہو کر فرمایا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہمکو نصیحت کرتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ تو جواب
نامہ لیکر جا تجکو کیا ہی اگر تو نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو اس سخت کلامی کی سزا دیجاتی تو یہان سے زندہ واپس
نہ جاتا یہ سنکے ظلمان بہت برہم ہوا اور قصد کیا کہ سحر کرون اب جو خیال کرتا ہی تو سحر بالکل فراموش ہی
آئینہ حیرت کا جوش ہی لاکھ لاکھ سحر یاد کرتا ہی کچھ یاد نہین آتا ہی عاجز ہو کر اپنے دل مین تاؤ پیچ کھا کر رہ گیا
اور یہ جواب دیا کہ مین خود یہ خیال کر کے جواب نامہ لیکر جاتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون اور
یہ خیال ہی کہ جسکے مکان پر آؤ اُس سے فساد نہ کرو ورنہ مین خود اس سخت کلامی کی سزا دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ تو کیا سزا دیتا اُسنے کہا کہ اُسوقت بتا دیتا یہ جو کہا سہراب کو بہت غصہ آیا اور اپنے مقام
پر سے بصداے بلند پکارا کہ کیا زبان لڑاتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنی آبرو لیکر چلا جا اور اپنی
جان سلامت لے جا اگر اب کی مرتبہ تو نے کچھ جواب دیا تو یاد رکھ مین تجکو زبان تیغ سے جواب دون گا
تیری یہ لیاقت نہین ہی کہ تو صاحبقران سے کلام کرے اُنکے غلام استقدر ہین کہ تجھکو سزا دین یہ جو سہراب
نے کہا اُسنے سہراب کی طرف دیکھکر جواب دیا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی یہ لیاقت اسی دربار مین ہے
ورنہ وہ اپنے دن بھول گیا جب کہ مارا مارا پھرتا تھا اور کوئی نہ پوچھتا تھا خداوند لقا و تصویر و سمندر شاہ
کو سلامت رکھے کہ اُنھون نے تیری پرورش کی اور مرتبہ سپہ سالاری دیا اور خاک سے پاک کیا اُسپر
تو نے یہ نمک حرامی کی کہ اُسکے ناموس کو نگاہ بد سے دیکھا جسکی سزا مین نکال دیا اور اسیر کیا نہ معلوم
کیونکر رہا ہو گیا دوسری نمک حرامی یہ کی کہ اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور شریک اہل اسلام ہوا اُسپر یہ کلام
کرتا ہی شرم بھی نہین آتی یہ جو اُسنے کہا سہراب نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ کلام کرتا ہی سمندر کی
بھی یہ لیاقت ہوئی کہ وہ کسی کو کیا پرورش کریگا وہ خود تو اپنی پرورش کر لے وہ کسی کو کیا مرتبہ دے گا
یہ بھی ہماری لیاقت تھی کہ اُسکی ہم اطاعت کرتے تھے ورنہ وہ کیا لیاقت رکھتا تھا وہ خود غلام ہی وہان سے

نکالا گیا چونکہ مقدر کا اچھا تھا یہان آکر دولت بہم ہوئی عشاق جو کہ اول درجہ کا کافر ہی اُسنے سحر تعلیم کیا اُس
سحر کے سبب سے یہ مرتبہ ہوا دوسرا یہ سبب ہوا کہ سب نے خیال کیا کہ یہ غلام ہی ایوان تاجدار کا جو کہ
حاکم ہی نہ طاق کا اس سبب سے سب مطیع ہوے کہ **ایوان** کے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی
اس خوف سے سب نے اطاعت کی ورنہ کیا حقیقت تھی وہ اپنی لیاقت کو فراموش کر گیا مین نہین اپنی
لیاقت کو بھولا ہون بلکہ سمندر بھول گیا ہی مین کسی کا غلام نہ تھا بلکہ عالی خاندان ہون میرے آباو
اجداد ہمیشہ مرتبۂ اعلیٰ پر سرفراز رہے ہمیشہ اہل ثروت رہے گردش فلکی سے یہ ہوا کہ مین نے اُسکی
ملازمت کی اور وہ ملازمت جو کہ مرتبۂ اعلیٰ تھا سمندر بھولا ہوا ہی مین کسیکا خانہ زاد نہ تھا جیسے کہ
سمندر ہی جسکی تو تعریف کر رہا ہی بس اب اپنی زبان کو بند کر کیون اسقدر مجمع مین سمندر کے اوصاف
بیان کراتا ہی مین نے کب نمک حرامی کی بلکہ سمندر نے نمک حرامی کی جو کہ ملک **ایوان** کے قبضے مین
تھے اُنپر قبضہ کر لیا اور خود مالک ہو گیا یہ نمک حرامی ہی یا نمک حلالی ہی ایک تو نمک حلال ہی ایک سمندر نے کیا بُرا
کیا کہ اُسکی دختر کی خواہش کی اگر میرے ساتھ منظور کر لیتا تو اسکی عزت ہو جاتی اُسکے گھر مین بھی عالی خاندانی
آجاتی وہ بڑا بے غیرت تھا کہ اُسنے میرے ساتھ یہ سلوک کیا بس اب زبان روک ورنہ بہت خرابی
ہوگی اور بہت سے سخت کلام شان مین سمندر کی **سہراب** نے کہے اور کہا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ جسکا
نمک کھایا اُسکی اسقدر مجمع مین آبروریزی کرے یہ صرف اُسکی حرکت بیجا کی سزا ہی اور ہم لوگ تو عالی خاندان
ہین جسکے شریک ہوے اُسکے ہوے جب تک ہم سمندر شاہ کے ملازم تھے اُسکو ہمارے روبرو کوئی
بُرا نہ کہہ سکتا تھا باوصفیکہ ہم اُسکے حالات سے واقف تھے اُسپر اپنے سر کا تاج جانتے تھے اور جب
الگ ہوے اور یہ سن لیا کہ سمندر خود اور اُسکے ملازم ہمکو بُرا کہتے ہین تو ہمنے بھی اُسکی بُرائی پر کمر باندھی
اور اُسکے حالات بیان کرنا شروع کیے نہ وہ یہ کہتا نہ اُسکے حالات سب پر ظاہر ہوتے بس مین نے
کوئی امر بیجا نہ کیا **ظلمان** نے کہا کہ کیا اسکا جواب دون کیونکہ تمھارے مقام پر ہون ہان اگر تمھارے
مقام پر نہوتا تو اسکا جواب دیتا **سہراب** نے کہا کہ سچی بات کا جواب کیا ہی مین خود اس سبب سے
خاموش ہون کہ تو میرے مقام پر آیا ہی یہ نہ کہنے کو ہو کہ ہم جو دربار مین گئے تو ہمکو ذلیل کیا یہ جو تقریر کی
تو اس سبب سے کی کہ جب تمنے میرے حالات کو بحقارت بیان کیا تو مین نے تمھاری ذلت کی کوئی بات
نہین کہی بلکہ سمندر کو کہا اسکا سبب یہ تھا کہ جسکے تم شریک ہو اُسکی یہ لیاقت ہی بس جیسے تم ہو ویسا
تمھارا مالک ہی کیونکہ زمانے کا طریقہ ہی کہ جیسا جو ہوتا ہی ویسے کے ساتھ اُسکی بسر ہوتی ہی ؎
کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ❊ کبوتر با کبوتر باز با باز ❊ اسی سبب سے تم اُسکو اچھا کہتے ہو یہ جو **سہراب** نے کہا
اُسنے جوابدیا کہ اسکی حقیقت اُسوقت ظاہر ہوگی کہ جب میدان مین مقابلہ ہوگا اور سمندر شاہ بھی موجود
ہوگا **سہراب** نے کہا مجھکو کسی قسم کا خوف نہین ہی مین اُسکے روبرو بھی اسی طور سے بیان کر دونگا
سچ کہنے والے کو کسی وقت و کسی حالت مین خوف نہین ہوتا ہی **ظلمان** نے کہا کہ معلوم ہوگا اُسوقت
سچائی و جھٹائی کا حال بس مین تو اب جاتا ہون بیکار کی تقریر سے کیا حاصل معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا آئی ہی **سہراب** نے کہا تیری قضا آئی ہی اور تیرے سرداروں کی اور اُس سمندر کی کہ جسکے
بھروسے پر تم لوگ بھولے ہو اس کلام پر گو اُسکو غصہ آیا مگر کیا کرے سحر تو بالکل فراموش تھا مجبور
ہو کر اُٹھا اور بادشاہ و صاحبقران کو سلام کر کے جواب نامہ لیکر چلا بادشاہ نے خلعت دیا اُسنے
انکار کیا مگر اُسکا انکار مانتا ہی کون ہی کہا یہ نامہ بر کا حق ہی آخر اُسکو وہ خلعت لینا ہی پڑا اُس خلعت کو

لیکر باہر بارگاہ کے آیا اُسی طور سے سب جلو خانے طے کیے وہی سامان پایا جب بارگاہ سے نکلکر باہر آیا
اور کچھ دور بارگاہ سے ہوا اُسوقت جو سحر یاد کیا سب یاد تھا بہت حیران ہوا کہ یہ کیا سبب تھا کہ
اندر بارگاہ کے مجھکو سحر نہ یاد آیا کہ مین کچھ اپنا کام کرتا معلوم یہ ہوتا ہی کہ سہراب نے کوئی تدبیر کی تھی
کہ مجکو سحر فراموش ہوگیا تھا چونکہ مین غافل تھا اُسکے سحر نے تاثیر کرلی مین اُسکے سحر مین مبتلا ہوگیا اس سبب
سے سحر فراموش ہوگیا اگر یہ معلوم ہوتا ضرور اسکا بھی بند وبست کرتا یہ خیال کرتا ہوا لشکر سے نکلکر اور
تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ دیکھکر کہ نامہ بر واپس جاتا ہے
طرف لشکر قسیم کے روانہ ہوے اس فکر مین کہ اب چلکر خبر دریافت کرنا چاہیے کہ نامہ بر جو جواب لیکر آیا ہی
اب ان لوگون کو کیا منظور ہی اور کیا ارادہ ہی جو خبر ہو دریافت کرکے بادشاہ وصاحبقران سے اطلاع
کرین اس فکر مین قبل پہونچنے نامہ بر کے داخل بارگاہ قسیم وجسیم ہوے یہان بعد جانے نامہ بر کے
صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور مقابلہ ہوگا معلوم یہ ہوتا ہی کہ سمندر پہلے ان سب کو لڑوائیگا جب دیکھیگا
کہ کسی طور سے لڑائی فتح نہین ہوتی ہی پھر خود برائے مقابلہ آئیگا سہراب نے کہا یہ آپ کا ارشاد
بہت بجا ہی سمندر بڑا ہوشیار اور آزمودہ کار ہی جہان تک ممکن ہوگا خود مقابلے کو نہ آئیگا اُسکو
انھین سب کا بھروسہ ہی گو خود بھی ساحر زبردست ہی مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ خوف ہی کیونکہ اکثر کتابون مین
دیکھ چکا ہی کہ بڑے بڑے ساحر مثل سگ وخوک کے آپ لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے سحران
وماہیان وآفتاب پر بڑا بھروسہ تھا وہ یون مارے گئے کہ اُنکی حسرت دل نہ نکلی ہان اگر وہ ہوتے
تو اور اسکو بڑا زور ہوتا اُنکے مرنے سے اسکا زور کم ہوگیا اب صرف چند بادشاہون پر اسکا دار ومدار
ہی دوسرے عشاق پر جو اسکا اُستاد ہی اور وہ اُسکے ہمراہ تھا کیونکہ پرانا ساحر ہی سامری وجمشید
کے وقت کا ہی اُسکے سحر بڑے بڑے غضب کے ہین مگر غلامان حضور کو اُسکا بھی خوف نہین ہی ای
خداوند یہ جو ساحر آئے ہین یہ چار بھائی ہین جنھون نے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی یہ بڑے خیر خواہ ہین
سمندر شاہ کے یہ ساحر بھی زبردست ہین اور پہلوان بھی ہین انکا بڑا زور ہی اور اسی طور سے بہت
سے ساحر ہین وہ سب آئینگے اور مقابلے ہونگے اُنکے سحر کا حال معلوم ہوگا غلام سب سے مقابلہ
کریگا یہان پہلوانی ودلاوری کا کام نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا یہان تو یہ گفتگو
ہو رہی ہی اُدھر وہ ساحر جواب نامہ لیکر بارگاہ مین اپنے سردارون کی یعنی بارگاہ قسیم وجسیم وغیرہ مین پہونچا
جواب نامہ دیا قسیم نے پوچھا کیون دربار کی حالت دیکھی کیسا دربار ہی اُسنے تمام حالات دربار
کی بیان کی اور کہا کہ ہمنے آج تک ایسا دربار نہین دیکھا مین خیال کرتا ہون کہ سمندر شاہ جو کہ
اسوقت شہنشاہ ہی اور مثل آپ کے ہزارون بادشاہ اُسکے خراج گذار ہین اُسکا بھی ایسا دربار
نہوگا سمندر شاہ کا کیا ذکر ہی مین یہ تصور کرتا ہون کہ یہ ثروت وحشمت ورعب وداب وشان وشوکت
خداوند کے بھی دربار کی نہوگی جو اس خدا پرست کے دربار کی ہی ہزارون بلکہ لاکھون سردار ہین
مین تو جاکر حیران ہوگیا اسقدر کرسیان وذنگل تھے کہ جسکی انتہا نہین مگر سب مملو از سرداران تھے
میرے لیے اور کرسی آئی جب مین اُسپر بیٹھا جب نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھوایا اور اُسکا مضمون سنا بہت
سخت جواب دیا اور زبانی بھی یہ کہا ہی یہ کہکر جو صاحبقران نے کہا تھا سب تقریر بیان کی جو تقریر کہ
سہراب سے ہوئی تھی وہ بھی بیان کی اور کہا ای بادشاہ یہ نئی بات تھی کہ اندر بارگاہ کے سحر فراموش
ہوگیا تھا جب باہر بارگاہ کے آیا تو سحر یاد آیا مین نے یہ خیال کیا کہ یہ کارروائی سہراب کی تھی

اگر سحر فراموش نہوتا تو ضرور بارگاہ مین ایک نہ ایک کو قتل کرتا یہ نہ معلوم تھا کہ سہراب اُس بارگاہ مین ہوور نہ
اُسکا بندوبست کرلیتا اس سبب سے مین نے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا یہ کہکے اُن چارون بھائیون کو بہت غصہ
آیا برہم ہوکر اُس نامے کو دبیر کو دیا کہ اس نامہ کو پڑھے اُسنے جو نامہ پڑھا اور اُسکا مضمون جو سنا تو اور
غصہ آیا بس دبیر سے نامہ لیکر فوراً چاک کرڈالا اُسی حالت غصہ مین حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے یہ لوگ یون
نہ مانینگے بدون سزا پائے ہوے یہ لوگ اس مقام کو بھی مثل چاہ الماس وغیرہ کے تصور کرتے ہین خیر
اب کہان جاتے ہین وہ اور مقام تھے یہ اور مقام ہی یہ لوگ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین ہم لوگون سے
کیا مقابلہ کرسکتے مین ایک سحر مین سب کا خاتمہ ہوجائیگا وہ جو صاحبقران ہین جنکو وہ سحر لینے اسم اعظم یاد ہو
اور اسپر اُنکو بڑا ناز ہی ایک دم بھر مین اسم اعظم بند کرلونگا سب بھول جائینگے بے سروسامان ہوکر میرے
ہاتھ سے مارے جائینگے اور مین نے سنا ہی کہ حمزہ بڑا کشتی گیر ہی جب ہم لوگون سے مقابلہ ہوگا اُسوقت
حال معلوم ہوگا بس حکم طبل جنگ دینا تھا کہ طبل سحر پر چوب پڑی لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل حریفون سے مقابلہ
ہوگا طبل جنگ کا حکم دیکے قسیم و جسیم وغیرہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے مقام راحت کو تشریف لے گئے
یہان لشکر مین خبر جنگ پھیل گئی لشکر اسلام کے ہرکارے جو با مرجاسوسی مقرر تھے اور قبل آنے نامہ برکے
لشکر قسیم مین موجود تھے یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے بعجلت روانہ ہوے جب لشکر مین پہونچے یہ حالت تھی
کہ پسینے مین غرق خاک مین آلودہ سانس پھولی ہوئی چھپٹے ہوے بارگاہ مین آئے مجرا گاہ پر کھڑے ہوکے
مجرا کیا دعاو ثناے بادشاہی بجالائے اور عرض کیا جہان پناہ کی عمر دراز ہو دوست شاد دشمن پامال ہون یہ غلام
خبر تازہ لیکر آئے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ یہ غلام دربار مین کفار کے موجود تھے
کہ جواب نامہ پہونچا اُس نامہ برنے جو بیان تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اُسپر وہ لوگ بہت برہم ہوے
اُسکے بعد نامہ کا جواب سنا اور زیادہ غصہ آیا اُسی حالت غیظ مین نامہ کو چاک کرڈالا اور حکم طبل
جنگ دیا بس لشکر کفار و ساحران غدار کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہی یہ خبر ہی باقی سب خیریت ہی بادشاہ نے
ہرکارون کو انعام دیا وہ تو سلام کرکے رخصت ہوے اُدھر صاحبقران نے بادشاہ کی طرف
دیکھا بادشاہ نے خواجہ کو حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین حکم دو کہ بفضل ایزدی وبتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی
طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور طرف نقارخانہ کے چلے اُدھر نقارچیون
کو خبر ہوئی کہ خواجہ آتے ہین حکم طبل جنگ بجنے کا ہوا ہی بس اُنھون نے نقارون کو سینگ سانگ سے
درست کیا داروغہ نقارخانہ نذر لیکر انتظار مین خواجہ کے کھڑے ہوے کہ خواجہ پہونچے اُنھون نے
نذر دی خواجہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی کیونکہ یہان تو یون ہی طبل جنگ بجا کریگا ہر روز تم کہان تک
نذر دیا کروگے کہان سے لاؤ گے کیونکہ تم خود ملازم ہو اُنھون نے کہا کہ آپ کی عنایت سے سب کچھ
ہمارے پاس موجود ہی یہ آپ کا حق ہی خواجہ نے کہا کہ خیر تم مجبور کرتے ہو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ناخوش
ہو اگر تمھاری خوشی اسی مین ہی تو لاؤ یہ نہ کہنا کہ ہمکو خواجہ نے اس قابل نہ جانا جتنے نذر دی اُنھون نے
نہ لی خیر ابکی تو مین لیے لیتا ہون مگر اب نہ ایسی حرکت کرنا یہ کہکر نذر قبول کرلی اُنھون نے چوب خواجہ کے
ہاتھ مین دی اور غاشیہ طبل پر سے اُٹھایا خواجہ نے چوب اُٹھا کر نقارے پر لگائی صداے نقارہ بلند
ہوئی صداے نقارہ سے تمام زمین ہل گئی درندے صحرا سے بھاگنے لگے شیر کان کھڑے کرکے بھاگے صداے
نقارہ سے گوش گردون دون کر ہو گئے شعر زنقارہ آواز آمد برون ✦ کہ دون است و دون است
گردون دون ✦ صداے نقارہ سے تمام صحرا ہل گیا طائر آشیانون سے پرواز کرگئے اُدھر نقارچی نقارے

بجانے لگے شنا کو دم دیا نوبت بجنے لگی خواجہ نقارہ بجا کر چلے آئے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار نے مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا بادشاہ نے جب حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُسکے بعد دربار برخاست ہونا تھا سب سردار اپنے اپنے مقامہ کی طرف روانہ ہوے لشکر مین بندوبست ہونے لگا ادھر وہ طائران سحر جو کہ سمندر شاہ نے مقرر کیے تھے وہ یہ خبر لیکر طرف شہر سمندریہ کے چلے یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا سے دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر دربار ہین عشاق بھی بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر ہین کہ وہ طائران سحر دربار مین آئے یہان ہی ذکر ہو رہا تھا کہ دیکھیے قسیم و جسیم کب مقابلہ کرتے ہین سمندر نے کہا کہ جب طبل جنگ بجے گا مجکو طائران سحر خبر دینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر آکر پہونچے اُنھون نے زبان انسانی یون تقریر کی کہ اے سمندر شاہ آگاہ و خبردار ہو آج آپ کے ہوا خواہون نے طبل جنگ بجوایا ہے کل خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ خبر ہے ہم اسی امر پر مقرر تھے اب ہماری خدمت تمام ہوئی بس آگ لگ گئی اور وہ طائر جلکر خاک ہو گئے یہ سنکے اُن ہوا خواہون سے سمندر شاہ نے حکم دیا کہ سب تیار رہین اور سواریان حاضر رہین ہم کل جا کر تماشہ جنگ کا دیکھینگے کہ کیونکر خدا پرست مقابلہ کرتے ہین ساحرون اور غیر ساحرون سے کیونکر مقابلہ ہوگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا یہان سب اپنا بندوبست کرنے لگے ادھر کا حال ساعت فرماےیے کہ جب دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا اور دربار برخاست ہوے سب اپنا بندوبست کرنے لگے لشکر ساحران مین سب ساحر اپنا سحر جگانے لگے ہر طرف گوگل اور لونگون کی خوشبو پھیلی ہر خیمے سے صداے خوک آنے لگی اگیاری ہر ایک نے روشن کی کسی نے خوک کے بچہ کو جھٹکا کیا اُسکے خون سے غسل کیا اپنے سحر کو تازہ کیا ہر خیمے سے دھوان بلند تھا کوئی لونا چماری کو پکار رہا تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ کالی کلکتہ والی کو ئی زبان بنگالہ مین الفاظ سحر ادا کر رہے تھے ہر ایک اپنے سحر کو جگا رہا تھا نارنج و ناریل و پیکان و سوئیان ہر ایک سحر کی تیار کر رہا تھا ماش سرسون رائی وغیرہ سب سامان درست کر لیا تھا کسی نے چوکا دیا کوئی گلدستہ سحر تیار کرنے لگا لشکر کفار مین تو ساحران غدار سحر کو درست کر رہے تھے لشکر اسلام مین جب دربار برخاست ہوا سب سرداران نیک نام و افسران خوش انجام و غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے ہر مقام پر یہ چرچے ہو رہے ہین کہ کل بڑا غضب ہے کہ ہم لوگ تو سحر سے واقف نہین ہین اور ساحرون سے مقابلہ ہے خدا ہماری آبرو رکھیگا تو رہیگی ورنہ کیا رہ سکتی ہے وہی حامی و مددگار وہی عزت رکھنے والا ہے وہی سب کا مالک ہے وہی مختار ہے جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ ہوگا ہم اُسکے بندے ہین اُسکے حکم سے باہر نہین ہو سکتے ہین اگر اسی طور سے ہماری قضا آئی تو کیا چارہ ہے یہ تو نہوگا کہ ہم کفار کے خوف سے فرار کر جائین اگر اِن بدمعاشون کے ماش چلینگے تو ہمارے بھی ہاتھ جہان تک کام دینگے چلینگے اگر ہاتھ بیکار ہو جائینگے تو دانتون سے بوٹیان کاٹینگے کھبت سے باہر نہونگے اپنے سردار کے پسینے پر خون گرائینگے یہ تقریر باہم کرتے تھے ہر ایک کے خیمے مین دس دس پانچ پانچ سردار جمع تھے اور میدان جنگ کے ذکر ہو رہے تھے ایک کہتا تھا کہ یہ کیا معرکہ ہے خدا نے تو اُس مقام پر آبرو رکھی تھی کہ جہان بالکل آبرو جانے کا موقع تھا کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا کس کسطرح سحر سے بچے یہ کیا جنگ ہے وہ ضرور مدد کریگا یہ بھی بلا رد کرے گا ابھی تھوڑے دن کا ذکر ہو کہ کنارے دریاے نیرنگ کے کسقدر سردار جمع ہوے تھے اور کوئی موقع جان کے بچنے کا نہ تھا اور جس سے مقابلہ تھا وہ وسط دریا مین تھی جب تک وہ نہ قتل ہوتی اُسوقت تک اُسکا سحر نہ دفع ہوتا پھر کیونکر خدا نے وہ بلا رد کی کیسی مدد کی یہان تک نوبت آئی تھی کہ صاحبقران کا

اسم اعظم بند ہوگیا تھا مگر اسپر بھی کسی کو ہراس نہ تھا نظر بخدا تھی اُسنے وہ مشکل کیونکر حل کی یہ بھی اُسی طرح سے حل کریگا کوئی مقام تشویش نہین ہی اُسکی ذات پر نظر رکھنا چاہیے ہر خیمے مین یہ چرچے ہو رہے ہین سب سردار اپنے آلات حرب و ضرب درست کر رہے ہین کوئی نیزے کی سنان کو زہر مین بجھاتا ہی کوئی تیر اچھے اپنے ترکش مین رکھتا ہی کوئی زرہ صاف کر رہا ہی کوئی خود کو درست کر رہا ہی کوئی تلوار کو چرخ چڑھا رہا ہی کہ عقل چرخ پیر کی گردش مین ہے کوئی نیمچون کو صیقل کر رہا ہی یہی سامان جنگ درست ہو رہا ہی چونکہ رات ہی تمام صحرا مین چاندنی پھیلی ہوئی ہی دونون لشکرون مین طلایہ پھر رہا ہی صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی طبل جنگ بج رہا ہی سہراب و مغزالان اپنے خیمون مین بیٹھے ہوئے سحر کو جگا رہے ہین سردار جو جو کہ منچلے ہین اور اُنکو شوق جنگ ہی اشتیاق سحر مین جاگ رہے ہین یہ خیال ہی کہ سحر ہو تو میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین کفار کشی مین مصروف ہون اس اشتیاق مین خیمون سے نکل نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے ہین کہ ستارہ سحری آسمان پر نکلا یا نہین سفیدہ سحری ظاہر ہوا نسیم سحری کے جھونکے آئے یا نہین بیرون خیمہ آآکر دیکھتے ہین اور پھر چلے جاتے ہین پھر گھبرا کے نکلتے ہین اسی شغل مین اپنی شب بسر کر رہے ہین بہت سے باہم گلے مل رہے ہین کہ کل عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے اُنکے نزدیک وہ رات شب عید سے زیادہ تھی ہر ایک باہم مل رہا ہی اور کہتا ہی کہ بھائی باہم مل لو آج شب عید ہی وہ خوش ہو ہو کر گلے ملتے ہین اور خوش ہوتے ہین اس خوشی و سامان جنگ مین رات بسر ہوگئی اور ستارہ سحری آسمان پر چمکا شمعین جھلانے لگین روشنی پر سفیدی چھاگئی روے ماہتاب فق ہوگیا پروانے جل جل کر جو لگن مین گرے تھے وہ نظر آنیلگے اور جو باقی تھے وہ شمع پر صدقہ ہونے لگے کیونکہ اُنپر ثابت ہوا کہ اب شمع کا کوچ ہی یکایک ظلمت شب پر نور عالم افروز کا قبضہ ہوا سپاہ ظلمت نے لشکر نور سے شکست کھائی ماہتاب مع ستارون کے طرف ہوم خانۂ مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد ساحر روز کی ہوم خانہ مشرق سے شروع ہوئی ساحر شب نے شکست کھائی اُسکا سحر رد ہوا ساحر شب بخوف ساحر روز طرف اپنے مقام کے مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوا یعنے ماہتاب نے کوچ کیا خورشید خاوری افق مشرق سے بصد کر و فر برآمد ہوا آفتاب عالمتاب کا وہ دریچہ مشرق سے برآمد ہونا یعنی آفتاب کی آمد ہوئی آثار سحر آسمان پر ظاہر ہوئے یہ جو حال سب نے دیکھا خادمون سے پانی برائے وضو طلب کیا لشکر مین اذان ہونے لگی لشکر کفار مین دردی بجنے لگی ساحر مشرق میدان فلکی پر جھولی سحر شانے پر ڈالے ہوے ہوم خانہ مشرق سے برآمد ہوا یعنی آفتاب نکلا ظلمت شب برطرف ہوئی نور سحر سے عالم کو روشن کیا باغون سے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے گل کھلے تمام باغ مہک گئے خوشبوے گل سے ہر ایک کے دماغ معطر ہوے اشجار بار اثمار سے زمین کے بوسے لیتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمد خدا مین سربسجود ہین حب ہوا کا جھونکا آتا تھا شاخین جھک جاتی تھین یہ معلوم ہوتا ہی کہ سجدۂ شکر کر رہی ہین طائران خوش الحان شاخہاے اشجار پر بیٹھے ہوے بزبان بے زبانی حمد باری کر رہے ہین کوئی کہہ رہا ہی کہ ؎ ہر گیا ہے کہ از زمین روید ✤ وحدہ لاشریک لہ گوید ✤ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✤ فاختہ قلندر مشرب کسوت قلندری پہنے ہوے شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی صداے کو کو دے رہی ہی قمری حق سرہ کے دم بھر رہی ہی بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھکر خوش ہو رہی ہین یہ حالت وجد تھی کہ کبھی اس شاخ پر گلون کے برابر بیٹھی ہوئی گلون کے بوسے لے رہی ہی کبھی اُس شاخ پر ہر رنگ کے گل کھلے ہوے ہین سرخ و زرد کوئی اودا ہی کوئی نارنجی یہ معلوم ہوتا تھا کہ معشوقان طناز لباسہاے گوناگون پہنے ہوے کھڑے ہین کسی طرف سنبل کھلی ہوئی ہی یہ

ثابت ہوتا ہی کہ کوئی معشوق اپنے گیسو سنوار رہا ہی کسی جانب نرگس ہی یہ عالم ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی معشوق دیدہ بازی مین مصروف ہی ایک طرف نسترن کی بہار یاسمین کے درختون کی قطار وہ کھلے ہوئے اُنکی مہک ایک جانب یاسمن و نسرین کسی طرف گل داؤدی کسی طرف اشجار لالہ قطار در قطار چونکہ وقت سحر تھا ہر رنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے بیلا چنبیلی موگرا کوڑیالہ انکی الگ خوشبو تھی کیوڑہ گلاب الگ اپنی خوشبو دے رہا تھا ہر باغ پر عجب عالم ہر ایک اشجار گلون سے لدا ہوا تھا باغبان اپنے باغ کی بہار دیکھکر شاد ہو رہے تھے ہر طرف تھالون مین پانی دیتے پھرتے تھے بلبلون کو گلچین کا خوف تھا ہر مقام پر گلون کا انبار تھا نہر مین پانی چھلک رہا تھا فوارے جاری تھے ہر اشجار زمردین معلوم ہوتا تھا برگ ہای درخت لوح زمردین کا نمونہ تھی باغون کا تو یہ عالم تھا صفت پروردگار عالم کا نمونہ تھا ہوا جو اسطرف سے ہوکر آتی تھی دماغ معطر ہو جاتے تھے صحرا کا یہ عالم تھا کہ گھاس خودرو مہکے ہوئے ہر طرف سبزہ رو کیدہ وہ سبزہ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے بال کھڑے ہو گئے ہین سبزے پر جو قطرہ ہاے اوس پڑے تھے وہ گوہر غلطان کا لطف دکھاتے تھے طائران خوش رنگ شجر پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے اور عالم وجد مین جھوم رہے تھے گلون کا منھ چوم رہے تھے کاشتکار کھیتون مین پانی دے رہے تھے ہر طرف زمین پر جو پانی روان تھا اسپر جو عکس آفتاب پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر آفتاب نکلے ہوئے ہین یہ ثابت ہوتا تھا آب مروارید روان ہو عجب طوفان تھا زیر آسمان صبح کا وقت تو عجب عمدہ وقت ہوتا ہی ہر ایک دل خوش و بشاش ہوتا ہی صحرا کا یہ عالم تھا باغون کا یہ حال تھا یہان لشکر مین سب سردار صدائے اذان سنکر اُٹھے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر لشکر کفار مین گھنٹے و ناقوس بجنے لگے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا تمام عالم روشن و منور ہو گیا ہر طرف آمد سحر کی دھوم ہوئی خلاصہ یہ کہ سب نے نماز سے فراغت کرکے جنگ پر کمر کسی اپنے اپنے خیمے سے نکلے یہان لشکر کفار مین بھی کمر بندی ہو چکی تھی سب لشکر تیار تھا یہان لشکر اسلام مین سب سردارون کو بادشاہ و صاحبقران کا انتظار تھا کہ بادشاہ برآمد ہون تو ہم لوگ بھی طرف میدان جنگ کے چلین آخر کو اُنھون نے لشکر طرف وعدہ گاہ مصاف کے روانہ کیا خود طرف دردولت کے چلے جلوخانہ مین آکر بادشاہ و صاحبقران کا انتظار کرنے لگے اُدھر صاحبقران کو خادم نے بیدار کیا صاحبقران خواب راحت سے بیدار ہو کر مسجد کرپاس مین امور ضروری سے فراغت کرکے تشریف لائے وضو کرکے نماز ادا کی وظیفہ شروع کیا بصد خشوع و خضوع دعا کی اپنی ظفر کی درگاہ باری مین عرض کیا کہ ای کریم میری آبرو تیرے ہاتھ ہی تو ہی میرا حامی و مددگار ہی کیونکہ مین علم سحر و ساحری سے واقف نہین ہون اور ساحرون سے مقابلہ ہی تو اگر مدد کریگا تو یہ بلا رد ہوگی تیری ذات پہ میرا تکیہ ہی مین تیرے بھروسے پر ساحرون سے مقابلہ کرتا ہون تو اگر مدد کریگا تو یہ جنگ بھی سر ہوگی مین تیرا ایک عبد گنہگار ہون بخشش کا امیدوار ہون یہ کہکر اور دونون ہاتھ بلند کرکے کہنے لگے اور یہ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرنے لگے **نظم**

شش چیز عطا بکن ز ہستی
یارب تو جہان کن کہ پریشان نشوم
تا از ورِ تو بر در ایشان نروم
نہین کوئی ایسا جو ناکام ہی
برآئی مراد اسکا مطلب ہوا

ایمان و امان و تندرستی
محتاج برادران و خویشان نشوم
الٰہی تری سلطنت ہے رفیع
زمانے پہ بخشش تری عام ہے
سیہ رو جو آیا ہوا رو سپید

اے خالق ہر بلند و پستی
علم و عمل و فراخ دستی
بے منت مخلوق مرا روزی دہ
الٰہی تری منزلت ہی وسیع
گدا جو ترے در کا اے رب ہوا
کب اس درسے سائل پھرا نا امید

برابر نظر دشمن و دوست پر
عقوبت کرے جو سزاوار ہون
مین عاصی ہون ای طرف دھیانکر
کوئی اور معبود ہے یا الٰہ

نہین منحصر مغز پر پوست پر
ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر
تراب جلد مشکل یہ آسان کر
مین بندہ ہون تیرا مرا تو خدا

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون
ترے عبد احقر کا ہون مین پسر
سوا تیرے کس سے مین چاہون پناہ
نہین کوئی بندے کا تیرے سوا

یہ مناجات جب ختم کی تو یہ رباعی بہ دل جوئی پڑھنا شروع کی رباعی

در دامن شب صبح نماینده توئی
کار من بیچاره قوی بسته شده
ای آنکه بملک خویش پاینده توئی
بگشا خدایا که گشاینده توئی

یہ کہ رہے تھے کہ خواجہ اپنے خیمے سے بیدار ہوکر مسجد کر پاس مین آئے دیکھا کہ صاحبقران مناجات کر رہے ہین آکر کہا کہ صاحبقران تمکو بھی اپنے باپ و دادا کی طرح التجا کرنے کی عادت ہوگئی ہی بس مناجات کر چکے اب اٹھو میدان جنگ کے چلنے کا وقت آگیا ہو سب لشکر تیار ہی اور میدان جنگ کو جاچکا ہو سب سردار جلو خانے مین حاضر ہین لشکر میدان جنگ کو جانے لگا ہو یہ سنکے صاحبقران نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ خواجہ تم بڑے شیطان ہو کسی وقت اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو یہ کون سا وقت مذاق کا تھا تمنے پوری دعا بھی نہ کرنے دی کہا بہو مجھے اچھا اسلحہ کا صندوق حاضر کیا جائے بس یہ حکم دینا تھا کہ خادم نے اسلحہ کا صندوق حاضر کیا بس صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے آلات حرب و ضرب سے اپنے کو آراستہ کیا خادم مرکب لیکر در مسجد پر حاضر ہوا کہ صاحبقران آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوے خواجہ عقب مین تھے صاحبقران آکر مرکب پر سوار ہوے خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران طرف جلو خانے کے چلے یہان سب سردار حاضر جلو خانہ تھے کوئی سیف ہلا رہا تھا کوئی تودہ بنائے ہوے تیراندازی کر رہا تھا کوئی گرز ہتوا نسے ہوے ضرب آزما رہا تھا کہ صاحبقران پہونچے کوئی زین بچھائے ہوے بیٹھا تھا کوئی ٹہل رہا تھا کوئی مرکب پر سوار مرکب کو کاوے پر لگائے تھا کوئی مرکب کو پھیر رہا تھا صاحبقران کو جو سب نے دیکھا سب طریقے سے کھڑے ہوگئے جو مرکب پر سوار تھے وہ بھی اُتر پڑے سب نے جھک کر صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اور مرکب پر سے اُتر پڑے کہ خواجہ نے زین پوش بچھا دیا صاحبقران بھی سرداروں کے ہمراہ تیرافگنی کرنے لگے انتظار آمد شاہ کرنے لگے کہ اتنے عرصے مین نقیب کی صدا آئی راوی نے بیان کیا ہو کہ اُدھر خادمہ نے بادشاہ کو بیدار کیا بادشاہ نے نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کی بعد اسکے لباس زیب تن کرکے تخت پر سوار ہوکر حکم دیا کہ تخت اُٹھایا جائے کہاریان تخت لیکر طرف جلو خانہ کے روانہ ہوئین آگے آگے نقیب صدا دیتے بڑھے طفلان ماہ پیکر کے ہاتھون مین عود عنبر کے تھے کہ جسمین عود سلگ رہا تھا کہاریان وہ جسمین کنول الماس نگار و زمرد نگار رہا تھون مین لیے ہوے اُسمین مومی و کافوری شمعین روشن چلی آتی تھین کہ سرخ پردہ چرخی پر بلند ہوا اُسکی صدا سے سب ہوشیار ہوے مودب کھڑے ہوگئے کہ نقیبون نے صدا دی کہ سب خبردار ہو جائین کہ جہان پناہ خدیو بارگاہ کیوان کلاہ مالک تخت سلیمانی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی تشریف لاتے ہین اس صدا سے سب ہوشیار ہوے قاعدے سے کھڑے ہوے کہ پہلے طفلان ماہ پیکر آئے اُسکے بعد کہاریان جو کہ کنول لیے ہوے تھین کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا اب سواری چلی چتر سر پہ گردش کھانیلگا بال ہما کے مرچھل ہونے لگے نقیب صدا دے رہے تھے اور یہ کہ رہے تھے کہ جاہ و اقبال کی ترقی ہو

دمبدم ستارۂ اقبال چمکتا جائے ادب سے قاعدے سے طریقے سے جوانو کھڑے ہو کہ سواری آتی ہی جیسے سواری جلوخانے مین آئی صاحبقران نے بڑھ کر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کیا کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے سینے پر رکھا پھر تو تمام عزیزون کے سلام ہونے لگے عرض بیگی ہر ایک کا نام لیکر عرض کرتا کہ فلان نے مجرا کیا فلان نے سلام کیا بادشاہ ہر ایک کا مجرا و سلام لیتے ہوے بیرون جلوخانہ آئے یہان سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہو کر گرد تخت کے چلے چونکہ صبح کا وقت تھا شہنا نواز جو شہنا کو دم رہے تھے نیچے نیچے سرون مین یہ غزل گا رہے تھے

غزل

حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا
بستے ہین ترے سایہ مین سب شیخ و برہمن
اور دل مین بھروسا ہی تو تیری ہی کرم کا
اس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
آباد ہی تجھسے ہی تو گھر دیر و حرم کا
مانند حباب آنکھ تو اے درد کھلی تھی
مقدور ہمین کب ترے وصفون کے رقم کا
کیا تاب کہ گذر ہوئے تعقل کے قدم کا
ہی خوف اگرچہ مین تو ہے تیرے غضب سے
گذرا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا

یہ غزل اس دھن مین گا رہے تھے کہ صدا آسمان کے پار ہوئی جاتی تھی اودھر نقیبان خوشگلو الگ صدا دے رہے تھے انکی صدا سے الگ دل بسمل ہوے جاتے تھے اس طور سے تو سواری مثل بادبہاری کے بادشاہ طرف میدان جنگ کے چلے اودھر صحرا کا یہ عالم تھا کہ جو لشکر اسلام پہونچا کبھی اسکا رنگ زمرد گون ہو گیا کیونکہ لشکر اسلام مین ہر قسم کے لباس ہین جس سردار یا عزیز نے طلسم فتح کیا اور جس رنگ کا لباس اسکو اس طلسم سے ملا اس نے اپنے لشکر کو تقسیم کیا بدین سبب ہر ایک کے رنگ جدا ہین اور انکا لباس جدا ہی بس جب لشکر آتا ہی اور غبار بلند ہوتا ہی اسی رنگ کا رنگ صحرا بھی ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ کبھی یاقوت لگا صحرا ہو گیا کبھی زنگارگون ہو گیا یہانتک کہ کل لشکر آکر پہونچا ہر ایک کے علم کھل گئے پھریرے اڑنے لگے باجے بجنے لگے پہلوان گرجنے لگے کہ اتنے مین صدا نقارے کی آئی تمام لشکر طرف پڑاؤ کے دیکھنے لگا کہ سواری بادشاہ کی آئی کیونکہ یہ عرض ہو چکا ہی کہ سردار اپنے اپنے لشکر روانہ کر کے جلوخانے کی طرف روانہ ہوے تھے یہان لشکر قبل سے آگیا تھا بس سواری بادشاہ کی بھی آکر پہونچی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صبح کا وقت نسیم سحری کے جھونکے کا چلنا گلون کا کھلکر خوشبو دینا وہ اسکے قطرون کا عکس آفتاب سے مثل در غلطان کے چمکنا ہواے سرد کے جو جھونکے آئے سردارون نے بند قبا کھول دیے ہوا کھاتے ہوے ہمراہ بادشاہ کے چلے آتے ہین جو کہ عاشق مزاج ہین وہ تو ہواے سرد کے جھونکے کھا کر مست ہو گئے جھومنے لگے یہ معلوم ہوا کہ نشۂ شراب محبت سے مست ہوے ہین اسی طور سے سواری بادشاہ کی جنگگاہ مین پہونچی ہر ایک سردار اپنے لشکر مین آیا تخت شاہی قلب لشکر مین قایم ہوا صف آرا نکلے انھون نے صفین درست کرنا شروع کین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ابھی صفین نہ آراستہ ہو چکین تھین کہ اودھر سے آمد آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی کالے کالے علم کے پھریرے اڑتے ہوے اژدرون کی پشت پر علم نصب کیے ہوے اسکے عقب مین تختہا سحر پر چارون بھائی قسیم و جسیم وغیرہ سوار عقب مین لشکر کفار و ساحران غدار جھولیان مجھولیان شانون پر ڈالے آفت کے پرکالے ترسول ہاتھون مین لیے ہوے طایران سحر پر سوار مثل باز و بط و طاؤس وغیرہ کے کوئی اژدر آتش فشان پر سوار منھ سے اسکے شعلے نکلتے ہوے کسی ساحر کا یہ عالم کہ تمام جسم سے آگ کے شعلے نکلتے ہوے کسی کے گلے مین ماران سیاہ لپٹے ہوے کسی کی پیشانی پر عقرب بیٹھے ہوے وہ نیش زنی کر رہے تھے کسی کے دونون ہاتھون کی انگلیان مثل شمع کے روشن تھین کسی کے منھ سے مثل تنور کے دھوان نکل رہا تھا کسی کے سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اس سے مار و عقرب برس رہے تھے لشکر کفار اس شان و شوکت سے آکر پہونچا ہر ایک آمد لشکر کفار کو دیکھکر دنگ ہو گیا وہ انکی کالی کالی صورتین یا کالی کی مورتین بڑی بڑی

واتت سیاہ لباس پہنے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب تاریک روز روشن پر غلبہ کرنے کو آئی ہے یا سیاہ آندھی ہے
کہ چلی آتی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سحر ہوئی سب کفار بیدار ہوئے قسیم وجسیم لشکر کو لیکر میدان مین
جب لشکر کفار بھی میدان جنگ مین پہونچا یہان بھی صفین درست ہونے لگین میمنہ ومیسرہ وغیرہ آراستہ ہوا جو وہ
صفین دونون طرف آراستہ ہوئین کہ لشکر اسلام کی طرف سے تبردار نکلے اُنھون نے پست وبلند زمین کو
ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر لشکر اسلام تھے اُنکو قلم کیا اُسکے بعد سقون نے نکلکر آبپاشی کی گرد وغبار کو بٹھایا
اُدھر کفار نے بھی اپنا بندوبست کیا ایک ساحر نے جو سحر کیا تمام زمین ہموار ہو گئی اشجار خود بخود قلم ہو کر
گر پڑے ایک ہوا جو چلی تمام میدان خس وخاشاک سے صاف ہو گیا ایک نے بڑھکر سحر کیا کہ ابر سحر پیدا
ہوا اُس سے بارش ہوئی کہ سب گرد وغبار بیٹھ گیا جب یہ سب بندوبست ہو چکا اور سب صفین آراستہ
ہو چکین لشکرون سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی کرکیتون نے کڑکا کہا نقیبون نے صدا لگائی
دل لشکر کے بڑھائے آواز دی کہ ای جوانو بکوشید تا جامہ زنان نپوشید ای جوانو یہ دن نام کا ہے وہ کام
کرو کہ صفحہ ہستی سے پرسے نام رستم وسہراب کا مثل حرف غلط کے مٹ جائے اور تمھارا نام روشن ہو اپنے
باپ دادا کے نام کو روشن کرو وہ ثابت قدمی دکھاؤ اپنے نام کو بلند کرو اور دشمن کو مٹادو آج وہ تلوار
کرو کہ دشمن کے بھی چھوٹ جائین وہ بھی یاد کرین کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا کہ کھیت سے باہر قدم نہون
آج عروس مرگ سے ہمکنار ہو گے وہ کام کرو کہ سب پر یہ ثابت ہو کہ اہل اسلام نے وہ تلوار کی ہے کہ جو
کبھی کسی مذہب کے لوگون نے نہ کی ہو گی کیونکہ ساحرون سے مقابلہ کیا آپ غیر ساحر تھے اسطور سے
مقابلہ کرو کہ سب پر روشن ہو جائے کہ یون لڑتے ہین کیونکہ یہ دنیا بالکل ناپائدار ہے اسکا کیا اعتبار ہے جو جو
کہ بڑے بڑے بادشاہ تھے وہ زیر خاک مقیم ہوئے اب اُنکا کوئی نام نہین لیتا ہے اُنکی لحد کے نشان
تک نہین باقی ہین کوئی فاتحہ پڑھنے والا تک نہین ہے خیال تو کرو کہ دارا وجمشید وکیقباد کیا ہوئے یہ سب
وہ حشمت وشوکت رکھتے تھے مگر کچھ کام نہ آیا ایک پل مین سب نکل گیا سوائے لحد کے اُنکو مال دنیا سے
کچھ نہ نصیب ہوا ہان نام نیکی ابھی تک باقی ہے وہ خود نہ رہے صرف اتنی سی زندگی کے لیے یہ ثروت و
حشمت بیکار ہے وہ کام کیجیے کہ نام نیک رہے ہر ایک ساتھ نیکی کے یاد کرے نہ یہ کہ ساتھ بدی کے
ضحاک ماران کو دیکھیے کہ ایک ہزار برس زندہ رہا اور کسقدر ظلم کیا انجام اُسکا کیا ہوا کہ فریدون نے
آکر کس عذاب سے قتل کیا اب سوائے بدی کے اُسکو نہین یاد کرتا کوئی اگر نیکی کرتا سب نیکی کے ساتھ یاد
کرتے جیسے کہ نوشیروان کو جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎ زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل + گرچہ بسے
گذشت کہ نوشیروان نماند + آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند +
مگر اسکا نام اب تک باقی ہے بس انسان کو لازم ہے کہ وہ کام کرے کہ جس سے نام باقی رہے آج اگر
تم لوگ مقابلہ کرو گے حریف کو بھاگنے کی راہ نہ دو گے تو تمھارا نام صفحہ روزگار پر تا قیام قیامت قائم
رہیگا اور سب اس طور سے یاد کرینگے کہ فلان زمانے مین فلان لشکر خوب لڑے بڑے معرکہ پڑے
ہزارون کے کھیت ہوئے لاکھون زخمی ہوئے گو یہ وقت نام کرنے کا ہے کہ جس سے تم مقابل ہو وہ
ساحر ہین کیا نام ہو گا کہ غیر ساحرون نے ساحرون کو بھگا دیا بس اپنے نام روشن کیجیو اور دنیا کو
بے ثبات سمجھو ایسا مرنا تو حیات ابدی ہے کہ اگر قتل ہوئے تو فرد شہیدان مین نام لکھے گئے اور اگر
کفار کو مارا تو غازی کہلائے اُسکی ذات سے یہ امید رکھنا چاہیے کہ ہم فتحیاب ہونگے نا امید نہ ہونا چاہیے
اُسکے نزدیک کیا بات ہے ایک پل مین وہ کوہ کو کاہ اور کاہ کو کوہ کر دیتا ہے وہ ہر مقام پر تمھارا حافظ ہے

اور تمھارے باپ دادا ہمیشہ میدان جنگ مین کھیت نہ چھوڑتے وہ ثابت قدمی دکھائی کہ اگر رستم واسفندیار ہوتے
تو انکی غلامی قبول کرتے ہر ایک اُنمین اپنے وقت کا رستم وسہراب تھا وہ شمشیر زنی کی ہو کہ آج تک اُنکے
نام کے سکّے بیٹھے ہوے ہین بڑے بڑے بہادر انکا نام سنکے کانپ جاتے ہین بڑے بڑے
دلاورون کو زیر کیا اپنے نام کے نشان بلند کیے ہر ایک معرکے اُنکے ہاتھ آئے ای جوانو تم اُن شیرون
کے شیر ہو کہ جو شیر صحرائی کو مثل روباہ کے تصور کرتے تھے اور تم اُس بیشے کے شیر ہو کہ جو بیشۂ شجاعت
مشہور ہی اور اُس دریاے دلاوری کے نہنگ ہو کہ جسکا ہر ایک نہنگ نہنگ دریائی کے کلّے کو مثل
کرپاس کہنہ کے چیر ڈالتا تھا دلاوری اور جوانمردی تو تمھارا حصہ ہی تمسے کون مقابلہ کرسکتا ہی تمھارے
آبا واجداد نے بڑے بڑے سرکشان دہر کو ایک پل مین سرنگون کیا ہی تلوار کے سکّے بڑے ہوے
ہین ہر ایک بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتا ہی کتابین تمھارے آبا واجداد کی شجاعت کے ذکر سے بھری
ہوئی ہین کوئی مقام ایسا نہوگا کہ اُنکی شجاعت کا ذکر نہو بس اپنے آبا واجداد کے نام کو نہ مٹانا اپنی
آبرو رکھنا یہی نام نیکی کام آئیگا ورنہ دنیا مین کوئی کسیکا نہین ہی اجل سے ایک نہ ایک روز دوچار ہونا
ضرور ہی ناحق کا غرور ہی چاہے اسوقت چاہے ہزار برس کے بعد مگر اُس مرنے سے یہ مرنا بہتر ہی کہ
علیل ہو کر مرے تمھارے آبا واجداد سے کوئی اپنی موت سے نہین مرا بجز تلوار کے کہ اُسنے میدان
جنگ مین شہادت پائی مرتبہ شہدا ملا ای نامورو خیال تو کرو کہ اس مقام پر مرنا اچھا ہی کیونکہ چار اپنے
ہمچشم وہم مذہب ہین اُس مقام پر سے کہ جہان کوئی نہو خیال کرو کہ بہت ایسے ہونگے کہ اُنکو کفن تک
نہ ملا ہوگا عالم مسافرت مین مرے کوئی اُنکا پرسان حال نہوا زاغ وزغن اُنکے گوشت وپوست کو کھا
گئے اُنکے شکم اُنکے لحد ہوے کوئی اُنپر رونا بھی نہین اس سے وہ مرنا بالکل خراب ہی یہان اگر مرجاؤگے
تو اچھا ہی ہم جنس نماز جنازہ پڑھینگے شریک میت ہونگے لحد مین گے کفن دیا جائیگا چار اپنے عزیز اپنی
لاش پر گریان ہونگے اس سے یہ امر ہوگا کہ یہ سب یاد کرکے روئینگے کہ بڑا بہادر تھا کہ دشمن کے
روبرو سے نہ بھاگا اپنی جان دی مقام افسوس ہی حال پر اُن لوگون کے کہ جو عالم غربت مین سفر
آخرت کر گئے ہین اُنکا نہ کوئی عزیز اُنکے پاس تھا نہ کوئی دوست نہ معلوم اُنکی قبرین کہان ہین کوئی
یہ بھی تو نہین دریافت کرنے والا ہی یہ عالم اسباب ہی ہمین جو جس سے ہوسکے قصور و کوتاہی نکرے
بس آج تم اپنے آبا واجداد کے نام کو روشن کرو اس دنیا کو طلاق دو اور لشکر کفار کے قتل کرنے
پر کمر ہمت باندھو شعر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو ✤ دو طلاق اس زندگی کی سوت کو ✤ اپنے جسم
نازنین پر زخمون کی بدھیان پہنکر عروس مرگ سے ہمکنار ہو یا لشکر کفار کو درہم وبرہم کر دو بس ان چند
اشعار پر خیال کرو

نظم

کل جہان پر شگوفہ و گل سے تھے
آج اُس جا ہی آشیانۂ بوم
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
نہ کسی جا ہی ل دمن کا پتہ
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
صبح دم طائران خوش الحان

اونچے اونچے مکان تھے جنکے کھڑے
آج دیکھا تو خار بالکل تھے
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر
کون سی گور مین گیا بہرام
عزت حور مہ جبین نہ رہے
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
جائے عبرت سرائے فانی ہے
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

دیگر

آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ
ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
مورد مرگ ناگہانی ہے
کسبکا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہی

کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہی	عجب سرا ہی یہ دنیا کہ جسمین شام و سحر	کسیکا کوچ کسیکا مقام ہوتا ہی

اور چند فقرے مزمت دنیا مین بیان کیے اسی طور سے کفار کی طرف کے نقیبون نے بھی بیان کیے
اپنے طریقے سے خوب جوش جنگ دلایا خوب خوب آمادہ جنگ کیا ایسی ایسی مزمت دنیا ثابت کی کہ
جس سے یہ ہوا کہ سب کی نگاہون مین تصویر موت بھرنے لگی شکل اجل چار آئینے مین نظر آنے لگی
جوانون کی نگاہ مین یہ ثابت ہونے لگا کہ گویا تلوار چل رہی ہی ہر ایک آمادہ جنگ ہوا تلوارین پکڑ
پکڑ کر قصد کیا کہ لشکر حریف پر جا پڑین جوش شجاعت مین جھومنے لگے قبضۂ شمشیر چومنے لگے دونون
طرف صفون پر سناٹا چھا گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی لشکر کو لوٹ لے گیا ہر ایک عالم سکوت مین کھڑا
تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کے سرون پر طائر بیٹھے ہوے ہین کہ اُنکے خوف سے حرکت نہین کرسکتے
ہین سب پر عالم سکوت تھا ابھی دونون لشکرون مین یہ عالم تھا کوئی نہین نکلا تھا دونون طرف سناٹا
تھا نقیب یہ صدا لگا کر لشکر مین چلے گئے جوانون کو جنگ پر آمادہ کر گئے یہی عالم تھوڑے عرصہ تک
لشکرون مین رہا کہ کوئی نہ نکلا اب اسقدر ہوا ہی کہ ہوش آنے لگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُدھر
شہر بین سمندر شاہ صبح کو بیدار ہوا اور باہر آیا سب سردار حاضر ہوے پس سب سردار جب حاضر
ہو چکے اُسوقت سمندر شاہ نے کہا کہ چلو میدان جنگ مین قسیم و اسلام کا مقابلہ دیکھین کہ کیونکر
مقابلہ اسلام ساحرون سے کرتے ہین یہ کہکر سمندر اپنے تخت پر سے اُٹھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار
وغیرہ اُٹھے بیرون دربار آئے سمندر اپنے تخت سحر پر سوار ہوا اُسکے برابر عشاق بیٹھا اور سردار
اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوے سمندر نے ابر سحر اپنے سر پر قایم کیا وہ ابر گلنار تھا اُس سے
بارش گوہر یا قوت ہوتی جاتی تھی اسی طور سے ہر سردار نے اپنے مرتبہ کے موافق اپنا سحر کیا
سمندر بڑی شان و شوکت سے طرف میدان جنگ کے براے دید مقابلہ چلا یہ عالم تھا کہ گھنٹ و
ناقوس خود بخود بجتے تھے صداے نوبت آتی تھی ہر قسم کے باجے کی صدا اُس ابر سے آرہی تھی اسی طرح
سمندر اُس مقام پر پہونچا ابھی کسی طرف سے کوئی براے مقابلہ نہ نکلا تھا کہ وہ ابر پیدا ہوا اُس سے
صداے باجاے جنگی و صداے نوبت آنے لگی یہ ابر جو اُٹھا دونون لشکرون کے سردار اُس ابر کی طرف
دیکھنے لگے کہ یہ ابر کیسا اُٹھا ہی کون آتا ہی کہ یکایک اُس ابر سے سمندر شاہ پیدا ہوا تخت ہاے سحر پر سوار
بڑی شان و شوکت سے آیا یہ دیکھکر قسیم وغیرہ نے جھک کر سلام کیا سمندر ایک طرف میدان جنگ کے
سب سے الگ اپنے سردارون کو لیکر کھڑا ہوا دیکھا اسنے ایک طرف لشکر اسلام بڑی شان و شوکت سے
صف آرا ہی نشانہاے رنگا رنگ کھلے ہوے ہین صفین آراستہ ہین صاحبقران کو دیکھا کہ وہ بمرتبہ
صاحبقرانی زیر علم چالیس قدم آگے لشکر کے کھڑے ہین تخت شاہی وسط لشکر مین ہی سر پر چتر لگا ہوا ہی
کئی سو بادشاہ گرد تخت کے ہین اور سب سردار اپنی اپنی سپاہ کو لیے ہوے کھڑے ہین ایک طرف
سہراب تخت سحر پر سوار اپنے سحر کو درست کیے ہوے ایک جانب غزالان طاؤس سحر پر سوار کھڑی ہی
سمندر یہ شان و شوکت لشکر اسلام کی دیکھکر و سہراب و غزالان کو دیکھکر جلگیا مگر کیا کرے دیکھا کہ
ایک طرف قسیم اپنے لشکر کو لیے ہوے صفین آراستہ کیے کھڑا ہی کوئی ابھی براے مقابلہ نہین نکلا
ہی یہ جو سمندر نے دیکھا عشاق سے کہنے لگا کہ ای استاد ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر لشکر کثیر ہی خدا پرستون
کا جہان تک نگاہ جاتی ہی سواے لشکر اسلام کے دوسری کوئی چیز نہین دکھائی دیتی ہی یہ کثرت
ہی کہ زمین تک نظر نہین آتی ہی پیک نگاہ جا کر قید ہو جاتا ہی اُسکا نکلنا ایسے لشکر سے دشوار ہی

ہوا کا بھی گذر نا محال ہی ملاحظہ تو فرمایے کہ تل رکھنے کی جا نہین ہی یہ بارگاہ زمین سے کیونکر اُٹھتا ہی اُسکی کمر
خم ہوئی جاتی ہوگی عشاق نے کہا کہ یہ کیا لشکر ہی اس سے زیادہ زیادہ لشکر دیکھے ہین سمندر نے کہا کہ
نہ معلوم کیا سبب ہی جو ابھی تک مقابلہ نہین شروع ہوا ہی ادھر **صاحبقران** نے **خواجہ** سے فرمایا کہ تمنے
دیکھا وہ نابکار بھی آیا ہی نہ معلوم کس قصد سے آیا ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ براے دید تماشاے جنگ
آیا ہی **خواجہ** نے کہا کہ معلوم ہوا سمندر کے آنے سے انکو خوف ہوا **صاحبقران** نے فرمایا کہ وہ کیا نابکار
ہی مین سواے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون اسکی کیا اصل ہی جو مین خوف کرون ادھر جب **قسیم** وغیرہ
سمندر کو سلام کر چکے اور **سمندر** بھی ایک طرف الگ میدان جنگ سے کھڑا ہو چکا تو لشکر کفار سے
ایک مرتبہ **ظلمان سیہ پوش** اپنے اژدر سحر کو بڑھا کر خدمت مین **قسیم** کی آیا یہ وہی **ظلمان** ہی جسنے
نامہ بری کی تھی **قسیم** سے کہا کہ مجھکو اجازت جنگ مرحمت ہو کیونکہ مین مشتاق ہون کہ سہراب سے مقابلہ
کرون ذرا اسکے سحر کا زور دیکھون **قسیم** نے کہا کہ جا تجھکو سپرد خداوند تصویر کے کیا وہ سلام کرکے طرف
سمندر کے متوجہ ہوا اُسکو جھک کر سلام کیا اور اژدر کو بڑھا کر میدان جنگ مین آیا اسطور سے سراپا
میدان کا دکھایا کہ سحر کیا ہزارون برقین چمکین رعد گرجا اولے پڑے کئی مقام سے زمین شق ہوگئی اژدر
پیدا کیے آگ برسائی سنگ باری کی خوب اپنے سحر کو آزمایا اُسکے بعد اژدر کو روک کر صدا دی کہ مین
امیدوار ہون کہ میرے مقابلے کو سواے **سہراب** کے کوئی نہ نکلے کیونکہ مین اُسکے سحر کا امتحان کرونگا
وہ اپنے کو بڑا ساحر زبردست تصور کرتا ہی حالت غفلت مین اُسنے میرے اوپر سحر کیا کہ جس سحر مین
مین مبتلا ہوگیا تھا مجھکو سحر کل دربار مین فراموش ہوگیا تھا کیونکہ مین نے جو خیال کیا تھا کہ مین سحر کرکے
کوئی کار نمایان کرون اُس سخت کلامی کی جو کل تم لوگون نے دربار مین کی تھی سزا دون مگر تم
لوگ بہت ہوشیار اور عاقل تھے پہلے ہی یہ تدبیر کی کہ **سہراب** نے مجھکو غافل پاکر وہ سحر کیا کہ مین سحر
فراموش کر گیا اب مین دیکھتا ہون کہ آج کیونکر میرے مقابلے سے بچکر **سہراب** جاتا ہی یہ کہتا تھا کہ
سہراب اپنے تخت سحر کو بڑھا کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیدوار ہون کہ اجازت
جنگ مرحمت ہو کیونکہ حریف مجھکو اپنے مقابلے کے لیے طلب کر رہا ہی مین جاکر اُس سے مقابلہ کرون
بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو خداوند کریم کے سپرد کیا یہ فرما کر جام شربت عنایت فرمایا **سہراب** نے سلام
کرکے وہ جام پی لیا اور اُسکے بعد سلام رخصت کرکے خدمت مین **صاحبقران** کی آیا اسنے اجازت
طلب کی **صاحبقران** نے بھی اجازت دی **صاحبقران** کو بھی سلام کرکے تخت سحر کو اُڑا کر میدان مین
آیا اور اُسکے روبرو کھڑے ہوکر تخت سحر کو روک کر کہا کہ او نابکار کیا لاف وگزاف کرتا ہی اسی منھ پر
دعوی کرکے آیا ہی اور مجھکو طلب کیا ہی تیرا سب اسباب سحر زمین پر پڑا ہی ایسا بے حواس ہوگیا ہی کہ تجھکو
کچھ خبر نہین ہی میرے آنے سے تیرے ہوش جاتے رہے یہ میرا رعب تیرے اوپر غالب ہوا کہ تیرا
تمام جسم کانپنے لگا تو کیا مقابلہ کریگا تیرے ہاتھ پانون تو تیرے قابو مین ہین نہین تیرے اعضا خود
تجھ سے جدائی چاہتے ہین جبکہ تیرے اعضا تیرے قابو مین نہونگے تو تو کیا مقابلہ کریگا یہ اسطور
سے کہا کہ اُسنے جو خیال کیا دیکھا کہ دراصل تمام اسباب سحر زمین پر پڑا ہی اور میرے ہاتھ پانون بھی
درحقیقت قابو مین نہین ہین اور تمام جسم میرا مثل بید کے کانپ رہا ہی یہ اپنی حالت دیکھکر وہ خیال
کرنے لگا کہ یہ کیا حالت ہی کہ مین کیون کانپنے لگا اب جو خیال کرتا ہی تو پورے طور سے زبان سے
الفاظ سحر نہین ادا ہوتے ہین زبان بھی لکنت کرتی ہی یہ اپنا عالم دیکھکر بہت حیران ہوا کہ اب کیا

کرون یہ صرف سہراب نے اُسکو عاجز کرنے کو اور براے امتحان سحر کیا تھا کہ دیکھون یہ کیا کرتا ہی
اسکو بھی رد کرسکتا ہی یا نہین جب سہراب نے دیکھا کہ وہ کچھ حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی اور کچھ
نہین کرسکتا ہی یہ عالم دیکھکر کہا کہ بس اسی منھ پر یہ دعوی کرتا تھا کہ مین سہراب سے مقابلہ کرونگا
ایک آدمی سے میرے سحر کا جواب نہ دیسکا بس تیرا سحر اور دعوی دیکھ لیا سچ کسی نے کہا ہی بعض قول
شاعرون کا بھی درست ہوتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر چلتے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین
کبھی * گرجتے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی * دیگر نہ ہر جا ے مرکب توان تاختن * کہ جاہا سپر
باید انداختن * تیری ساری زبان درازی و یاوہ گوئی کا حال کھلگیا بس معلوم ہوگیا پہلے اپنے
حواس درست کرلے تو پھر مقابلہ ہو جو کہا اب ظلمان نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پاؤن قابو مین ہین
اور وہ لرزہ کم ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سحر سہراب نے کیا تھا جو اسکی یہ حالت ہوگئی تھی جب
یہ کلام سہراب نے اور اپنا سحر اُسپر سے اُتار لیا پھر وہ اپنی اصلی حالت پر آگیا اُسنے اژدر سحر پر سے اُترکر
اپنا سب اسباب سحر اُٹھا لیا مگر از حد شرمندہ ہوا اور خیال کرنے لگا کہ یہ کیا حالت ہوگئی تھی بہت بڑی
خفت حاصل ہوئی مگر ایسے کب شرمندہ ہوتے ہین تھوڑے عرصے مین وہ حالت برطرف ہوگئی پھر
اسی طور سے لاف وگزاف کرنے لگا اژدر سحر پر سوار ہو کر کہا کہ ای سہراب جو حربہ رکھتے ہو میرے
اوپر حربہ کرو کیونکہ یہ حسرت تمھاری دل مین نہ رہے کہ اگر مین پہلے حربہ کرتا تو ضرور قتل کرتا کیونکہ تمھاری
قضا تمکو میرے مقابلے مین لائی ہی سہراب نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی ہان مین اگر تیرے
حربے سے بچونگا تو اپنا بھی حربہ کرونگا تم اپنا حربہ کرو یہ جو سہراب نے کہا ظلمان نے اپنی جھولی پر
ہاتھ ڈالا اور ایک ناریل جٹا دھاری نکال کر اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا سہراب
نے دیکھا کہ وہ ناریل آتا ہی فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسکو روکا کچھ اسم سحر جو پڑھ کر دم کیا وہ پھر واپس اُسنے
دیکھا کہ ظلمان نے میرا سحر میری ہی طرف رد کیا اُسنے ایک کارد نکال کر اُس ناریل کی طرف اشارہ
کیا کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا اور آگ لگ گئی جلکر گرا بس ظلمان نے وہی کارد طرف سہراب کے پھینکی
بس سہراب نے جو سحر کیا وہ کارد زمین مین گر گئی یہ بھی سحر ظلمان کا رد ہوا اب ظلمان نے نارنج سحر
کا وار کیا ظلمان نے جو اشارہ کیا وہ نارنج قریب سہراب کے آکر شق ہوا اُس سے ایک برق پیدا
ہوئی سہراب نے اُس برق کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جا اپنے بنانے والے کو قتل کر یہ کہتا تھا
وہ برق طرف ظلمان کے چلی ظلمان نے دیکھا کہ اس سے میرا زندہ بچنا محال ہی بس فوراً اژدر سے
کود پڑا وہ برق آکر اژدر پر تڑپ گری کہ اژدر مین آگ لگ گئی اگر ظلمان اژدر پر ہوتا تو اسکے بھی
دو پرکالے ہوتے اور وہ جلکر خاک ہو جاتا یہ جو ظلمان نے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا سہراب نے
اشارون سے اُسے رد کر دیا یہ ایسے ویسے سحر سے نہ عاجز ہوگا اسپر کمال کا سحر کرنا ضرور لازم ہی
یہ تصور کرکے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور بیضۂ فولادی نکالا اپنی ران پر نشتر دیا اُس سے خون لیکر
اُسپر چھینٹا دیا اور اُس بیضہ فولادی کو طرف آسمان کے پھینکا وہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک
برق پیدا ہوئی اور وہ چمک کر طرف سہراب کے چلی اُدھر ظلمان نے صدا دی کہ میان سہراب
اس سے بچو تو جانون کہ تم بڑے ساحر ہو یہ سنکے سہراب نے سپر سحر سر پر قائم کی وہ برق اُس سپر پر
گری اُسکو قلم کرکے طرف سہراب کے چلی سہراب نے فوراً تخت کو خالی کیا زمین پر کود کر اور پیر مار کر
غرق زمین ہوگیا وہ برق اُس تخت کو قلم کرکے زمین پر آئی اور غرق زمین ہوگئی اُدھر سہراب برابر

ظلمان کے زمین کا طبقہ توڑ کر نکلا اور صدا دی کہ ای ظلمان خبردار ہو اور ہوشیار ہو مین تیرا حریف
آپہونچا تو نے کئی حربے کیے مین نے سب رد کے تو میرا حربہ تو روک مین کوئی سحر نہین کرونگا بلکہ نیچہ سحر
سے مقابلہ کرونگا مین تجھ ایسے نالائق کو کیا سحر سے قتل کرون اپنی زبان بھی تکلیف دون ہان اگر
سمندر سے مقابلہ ہوتا تو کچھ سحر کا مزا ہوتا تو مین سحر بھی کرتا تجھپر کیا سحر کرون تجھ ایسے میرے شاگرد ہین یہ
جو تو نے سحر کیے ہین یہ سحر تو طفل مکتب کرتے ہین مین تجھ سے مقابلہ کرتا عار جانتا ہون مگر اس امر سے
مجبور ہوگیا کہ جو تو میری طرف مخاطب ہوکر مبارز طلب کیا چونکہ لشکر اسلام کا طریقہ ہو کہ جسکا نام
لیکر حریف پکارے وہی مقابلے کو نکلے اس سبب سے مین آیا ورنہ کوئی اور آکر تجھ قتل کرتا یہ جو
صدا اُسکے برابر سے آئی اُدھر ظلمان نے یہ خیال کیا تھا کہ برق سحر نے کام سہراب کا تمام کیا
اس حربے سے میرے کوئی نہین بچا ہو یہ سحر مین نے بڑی محنت سے تیار کیا ہو چنانچہ یہ تو اسی فکر
مین کھڑا تھا اور قصد کر رہا تھا کہ اب کسی اور کو براے مقابلہ طلب کرون کہ پہلو سے صدا آئی آپ
جو پلٹا تو دیکھا کہ سہراب نیچہ سحر لیے ہوے زمین سے نکلا ہو اسکی جان نکل گئی اور خیال کیا کہ اب
اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار ہو یہ تو جرأت کر کے اسنے کہا کہ خوب تو نے غرق زمین ہوکر اپنی جان بچائی
بڑا مکر کیا ورنہ تیرا اس ضرب سے اور میرے اس سحر سے بچنا دشوار تھا کیونکہ یہ سحر میرا بڑی مشقت سے
تیار ہوا تھا اور میرے کمال کا سحر ہو یہ کہکر اور نیچہ سحر لیکر سہراب پر جا پڑا سب دیکھ رہے ہین
جیسے یہ قریب سہراب کے پہونچا اور نیچے کا وار کیا سہراب نے جھک کر نیچے کا وار تو اسکا خالی
دیا اور اپنا جو وار کیا اور نیچہ دوال کمر پر جو مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے اُسکے مرنے سے
آندھی سیاہ اُٹھی اور تاریکی ہوگئی آواز آئی کشتی مرا نام ظلمان سیہ پوش جادو بود کچھ سنگباری و برفباری
ہوئی یہان تک کہ وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی اُسکے بیر غل مچاتے ہوے بھاگے جب
ظلمان قتل ہوا اب سہراب اپنے مقام پر آیا اور تخت سحر تیار کر کے اور اُسپر خود بیٹھا اور صدا دی
کہ ای قسیم و جسیم کسی کو میرے مقابلے کو بھیج یا خود آ یہ جو کہا لشکر سے ابطال جادو وا سپنے اژدر سحر دیو
کہ قلایہ آتشین چھوڑ رہا تھا بڑھا کر میدان مین آیا اور کہا کہ سہراب آ میرا مقابلہ کر مین تیرا حریف ہون
یہ جو ابطال نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ لا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے ایک مرتبہ جھوم کر اور جھولی پر
ہاتھ ڈالکر ایک ڈبیہ نکالی اور کہا کہ مین ایک ہی سحر کرتا ہون اس سے کیا حاصل کہ مین بھی جتنے سحر کرون
اور تم رد کرو بس اسی سحر مین خاتمہ ہو سہراب نے کہا کہ کیا مضایقہ ہو مین بھی چاہتا ہون کہ جلدی
فیصلہ ہوجائے بس ابطال نے وہ ڈبیہ کھولی اسمین ایک جانور مثل باز کے نکلا اور پرواز کر کے
آسمان پر گیا اور جا کر صدا دی کہ ای سہراب میری طرف دیکھ کیا کھڑا ہوا ہو یہ صدا دیکر گرد سر
سہراب گردش کی اُسکا گردش کرنا تھا کہ ایک مرتبہ سہراب جھومنے لگا اور تا بہ کمر پتھر کا ہوگیا یہ جو
حال سہراب نے اپنا دیکھا اسنے خیال کیا کہ اس گبرنے بہت زبردست سحر کیا ہو اسکا توڑ کرنا ضرور
ہو یہ خیال کر کے دل مین تصور کیا کہ اس طائر نے ابھی ایک صدا دی اگر یہ تین مرتبہ صدا دے لیگا
تو مین تمام پتھر کا ہوجاؤنگا پس اسکی تدبیر کرنا ضرور ہو ابھی ایک مرتبہ صدا دے چکا دو مرتبہ صدا دینے کو
باقی ہو یہ خیال کر کے اسنے طرف آسمان کے دیکھا اور صدا دی کہ ای طائر سحر آکر جانور سحر ابطال کو
شکار کر یہ کہنا تھا کہ طرف سے مشرق کے ایک جانور مثل بجری کے پیدا ہوا اس جانور کو دیکھکر کندے
جوڑ کر آگرا وہ اپنی جان بچانے لگا اور اُس سے لڑنے لگا لاکھ لاکھ ابطال کے جانور نے

تدبیر کی اور اپنی جان بچائی مگر نہ بچی سہراب کے طائر نے اُسکو پنجے مین پکڑا اور سر پر سہراب کے
لاکر اُسکا گوشت کھانے لگا نوچ نوچ کر اُسکے بعد قطرے خون کے جو سہراب کے سر پڑے
وہ حالت اصلی پر ہو گیا ابطال نے لاکھ لاکھ اسم سحر پڑھ کر اُس جانور پر دم کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ جانور
اُسی طور سے اُسکو کھایا کیا جب کھا چکا بس سہراب نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ مین نے تیری خوارک
تجکو دی اب تو میرا کام کر یہ کہکر اُسکی طرف اشارہ کیا کہ جو یہ اژدر سحر پر سوار کھڑا ہی اسکو قتل کر وہ جانور
منقار کھول کر طرف ابطال کے چلا ابطال نے جو دیکھا کہ وہ طائر میری طرف آتا ہی اُسکے ہاتھ مین
ایک رول تھا اُسنے یا خداوند تصویر کہکر سر پر اُس اژدر کے مارا کہ اژدر کا سر شق ہوا اُس سے ایک
شعلہ نکلا اور طرف اُس طائر کے چلا جب سہراب نے دیکھا کہ اُسنے دوسرا سحر کیا اور میرے ساحر کے
جانور کے جلانے کی فکر کی سہراب نے فوراً ایک اسم سحر دم کیا کہ وہ شعلہ گل ہو کر رہ گیا یہ دیکھکر اسکو
بہت غصہ آیا اور اژدر پر سے برہم ہو کر کود پڑا اور زمین پر دو پتھر مارا اور کہا کہ ای تپلہ سامری
جلد آ یہ کہنا تھا کہ ایک تپلہ زمین سے پیدا ہوا بس اُسنے اشارہ کیا کہ اس جانور کو پکڑ لے وہ طرف
اُس جانور کے چلا اب حال یہ ہی کہ وہ جانور سر پر ابطال جادو کے پہونچ چکا ہی یہ جو دیکھا
سہراب نے کہ اُسنے تپلہ پیدا کیا ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک بجلی نکالی اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا
اور اُنگلی پر گردش دیکر طرف آسمان کے پھینکی کہ وہ برق بنکر چلی اُسنے پہنچنے سہراب نے زور دیا
بس وہ برق تڑپ کر جو گرتی ہی مع اُس تپلے کے جلاتی ہوئی سر پر ابطال کے آئی اُسنے لاکھ
سپر سحر سر پر قایم کی مگر کچھ نہوا صاف اُسکی ٹانگون سے نکل گئی لاش اُسکی جلنے لگی آواز آئی مارا مجھکو کہ نام
میرا ابطال جادو تھا اُسکے مرنے کی بھی علامت بلند ہوئی تاریکی ہو گی تھوڑے عرصے کے بعد
روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ صرف سہراب کھڑا ہوا ہی اور کوئی نہین ہی اور راکھ کا انبار ہی یہ
حال دیکھکر سمندر نے کہا کہ ای اُستاد سہراب سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی یہ بہت بڑا ساحر
ہی ایک مرتبہ میرے بھی سحر کو رد کر دیگا ملاحظہ کیا آپ نے کہ کیونکر اسنے ان دونون ساحرون کو ایک
آن مین قتل کیا عشاق نے کہا کیون نہو تمھارا تعلیم کیا ہوا ہی سمندر نے کہا جی نہین مین نے اسکو
نہین تعلیم کیا ہی بلکہ یہ چاہ بابل سے تعلیم لیکر آیا ہی اور بہت سے کاملین سے اسنے حاصل کیا ہی شہر
سمندریہ مین یہی تو چار پانچ ساحر زبردست تھے جنمین سحران و ماہیان تو بڑی ساحرہ تھین کہ
جنکی تعریف ہو نہین سکتی ہی اُنکے سہراب و آفتاب دغاالان دختر آفتاب اور چند ساحر ہین کہ
سہراب دغاالان تو شریک اہل اسلام ہوے آفتاب و سحران و ماہیان قتل ہوئین اب
صرف چند ساحر باقی ہین ان سب کا یہ حال ہی کہ مجھ سے مقابلہ کر سکتے تھے اور کر سکتے ہین ابھی آپنے
سہراب کے سحر دیکھے عشاق نے کہا یہ کیا کمال ہی ان سب کو اپنے دل کی حسرت نکال لینے دو
جب اُنکے قتل ہونے کی نوبت آئیگی تو یہ لوگ پناہ ڈھونڈھتے پھرینگے اور مقام امن نہ ملیگا جب
میرے سحر کی نوبت آئیگی تم دیکھ لینا سمندر نے کہا آپ کی نوبت کیون آنے لگی یہی لوگ کافی ہین
بس یہان اُستاد و شاگرد مین یہ تقریر ہو رہی ہی لشکر اسلام سہراب کی تعریف کر رہا ہی قسیم نے جو
ابطال کو بھی کشتہ پایا خیال کیا یہ ساحر زبردست ہی کوئی زبردست ہی اسکے مقابلہ مین جا کے قسیم
خیال اپنے دل مین کر رہا تھا کہ ادھر تجسیم جادو مقابلہ کو سہراب کے آیا اُسکو بھی قتل کیا چند ساحر اور
سہراب نے قتل کیے اب قسیم اس فکر مین رہا کہ کسی کو سہراب کے مقابلہ کو بھیجون کہ شام ہو گئی پندرہ ساحر مارے

سے سہراب کی ماری گئی جبکہ شام ہوگئی تو قسیم نے دیکھا کہ اب بیکار ہی کل دیکھا جائیگا حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے
بس طبل باز پر چوب پڑی جب طبل بازگشت بجا ادھر لشکر اسلام مین بھی طبل آسائش پر چوب پڑی دونون لشکر
اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس آئے پہلے لشکر کفار واپس گیا اسکے بعد لشکر اسلام اپنی آرامگاہ مین آیا اب
سمندر رنا بکار اپنے سردارون کو لیکر طرف سمندریہ کے چلا گیا یہان قسیم اپنی بارگاہ مین آیا سب سردار
حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی سہراب نے وہ مقابلہ کیا تھا کہ قسیم کے دل پر داغ پڑ گئے تھے بڑا صدمہ
تھا کہ افسوس آج سہراب نے وہ معرکہ سر کیا کہ جسکے سبب سے میری کمر ٹوٹ گئی یہ قسیم نے اپنے اہل دربار سے
کلام کیے اور کہا کہ کل دیکھا جائیگا کل اس ساحر کو مین برائے مقابلہ روانہ کرونگا کہ جو کہ سہراب کو جا کر قتل
کرے گا اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوندا آپکے لشکر مین ایسے ایسے ساحر ہین کہ ایک پل مین سہراب کو قتل کرینگے
آپ فکر نہ فرمائین بس قسیم نے یہ سن کے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا طبل جنگ بجا ہرکارے یہ خبر لیکر طرف
لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان بارگاہ مین صاحبقران و بادشاہ جلوہ فرما ہین سہراب کی تعریف ہو رہی
ہی ہر ایک شخص سہراب کی تعریف کر رہا ہی سہراب سب کو سلام کر رہا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تک
طبل جنگ نہین بجا اہل دربار نے عرض کیا کہ یقین ہی کہ طبل جنگ نہ بجے کیونکہ آج وہ سر جنگ پا چکی ہی کہ جی
چھوٹ گئے ہونگے کیونکہ پہلے ہی روز شکست ہوئی غزالان نے عرض کیا کہ نہین ضرور طبل جنگ بجے گا
بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ عجب نہین ہی جو طبل جنگ نہ بجے خیر دیکھا جائیگا اور باتین ہونے لگین لشکر کمر کھول کر آسودہ
ہوا کہ اتنے مین ہرکارے خبر لیکر حاضر دربار ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ لشکر کفار مین نقارہ رزمی
بجا ہی باقی خیریت ہی یہ جو بادشاہ نے سنا حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہ حکم جو بادشاہ نے دیا فوراً
نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اسی وقت سے سامان جنگ ہونے لگا یہان
لشکر کفار مین بھی سامان جنگ ہونے لگا ادھر بادشاہ نے اپنا دربار برخاست کیا ادھر قسیم نے بھی دربار
برخاست کیا دونون لشکرون مین رات بھر طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھر اکیا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش
بلند ہوئی وہ رات اسی طور سے بسر ہوئی ادھر سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے شہر سمندریہ مین آیا رات تو
ہوگئی تھی سب کو رخصت کر کے داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ رات بسر ہوئی یہان صبح کو دونون
لشکر میدان کارزار مین آئے صف آرا ہوئے سمندر شاہ بھی اسی طور سے آکر ایک جانب میدان کے آکر
کھڑا ہوا نقیب نکلے نقابت کر کے لشکر مین چلے گئے اسی طور سے لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا جب وہ وقت
برطرف ہوا اور وہ حالت کم ہوئی ایک مرتبہ لشکر کفار سے مجسم جادو نکلا اسنے میدان مین آکر صدا دی کہ جسکو
تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو نکلے یہ جو سننا تھا بس غزالان طاؤس سحر کو اڑا کر روبرو تخت شاہی کے
آئی اور اجازت میدان طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند عالم کیا یہ جو بادشاہ نے کہا وہ سلام
کر کے خدمت مین صاحبقران کے آئی اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان کی ملے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ
بس غزالان صاحبقران سے بھی رخصت ہوکر میدان مین آئی مجسم سے کہا کہ کیا لاف و گزاف بکتا ہی بس
اپنی زبان کو بند کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ جو غزالان نے کہا مجسم یہ سنکر کہنے لگا کہ تو عورت ہی مین کیا تجھ سے
مقابلہ کرون ہان کوئی مرد ہو تو مقابلے کا لطف ہی اور میرے تیرے مقابلہ تو شب کو ہوگا بڑی بیغیرت ہی کہ
دن کو مقابلہ کرنے آئی ہی مین ایسا بیحیا نہین ہون کہ سب کے روبرو مقابلہ کرون عورت و مرد کی لڑائی پلنگ
کی خوب ہوتی ہی یہ جو مجسم نے کہا غزالان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان کو بند کر ورنہ
اسکی سزا دی جائیگی اب جو کہا تو تیری زبان گدی سے کھینچ لیجائیگی مجسم نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تو بڑی زبان دراز ہی

خیر معلوم ہوا کہ تو بدون سزا پائے اپنی حرکت سے باز نہ آئیگی غزالان نے کہا کہ پھر مقابلہ کر کیون بیکار کی
تقریر کرتا ہی یہ جو غزالان نے کہا فوراً مجسم نے گولہ سحر جھولی سے نکالا اور اُسکو طرف غزالان کے پھینکا اور
کہا کہ اس حربہ سے میرے بچ یہ جو مجسم نے کہا بس غزالان نے اپنے طاؤس سحر کو بڑھایا اور گولے پر سحر کیا
وہ گولہ پلٹ کر طرف مجسم کے چلا مجسم نے دیکھا کہ اسنے میرے سحر کو میری طرف واپس کیا اُسنے سحر کو اپنے زور
دیا غزالان نے اپنے سحر کو زور دیا اب الجھ جلنے لگے نوبت یہ پہونچی کہ غزالان نے ایک سحر جو کیا وہ گولا ایک
مرتبہ درمیان سے شق ہوا اُس سے ایک برق چمک کر سر پر غزالان کے گری غزالان نے سپر سحر سر پر قائم کی
جب وہ برق سپر پر آئی اب جو غزالان نے اسم سحر دم کیا وہ برق سرد ہو کر زمین پر گری مجسم نے دوسرا سحر
کیا کہ کمند اپنے بال کی بنا کر طرف غزالان کے پھینکی غزالان نے اُسکو بھی جلا دیا جو سحر مجسم کرتا ہی غزالان
اُسکو رد کر دیتی ہی آخر کو عاجز ہو کر مجسم نے دو تھڑ مارا کہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک اژدر نکلا اُسنے قلابہ آتشین
غزالان کی طرف منھ کر کے چھوڑا وہ شعلہ چلا اُسنے قریب غزالان پہونچکر گنبد کی صورت پیدا کی اور
غزالان کو چارون طرف سے گھیر لیا بس غزالان نے کچھ اسم سحر پڑھکر جو دم کیا اُس گنبد مین تڑاقہ ہوا
اور پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی وہ تلوار لے کر چلا اُدھر سے مجسم نے صدا دی کہ ای غلام من لینا
اسکو جانے نہ دینا بس وہ تلوار لے کر طرف غزالان کے بڑی تیزی سے چلا غزالان نے خیال کیا کہ اسنے
بڑے کمال کا سحر کیا بس اسنے دستک دی ایک پتلی اسکی پشت پر سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک گلدستہ
تھا غزالان نے اُس گلدستہ سے ایک پھول لے کر طرف اُس پتلہ کے پھینکا اور کہا کہ پہلے اسکو سونگھ لے
پھر میرے قتل کے لیے آنا اُس پتلے نے اُس پھول کو لے کر سونگھا بس سونگھنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ پتلہ پکار
اُٹھا کہ ملکہ مین غلام تمھارا ہون کیا حکم ہوتا ہی جو فرمایئے مین بجا لاؤن غزالان نے مجسم کی طرف اشارہ کیا
کہ اسکا سر کاٹ لاؤ ادھر وہ پتلی وہ گلدستہ لے کر غائب ہو گئی اُدھر مجسم نے سحر کو اپنے زور دیا جب غزالان
نے اُس پتلے سے یہ کہا وہ ہٹا اور یہ کہتا ہوا طرف مجسم کے چلا کہ تیری جان لونگا میری ملکہ سے مقابلہ کرنے
آیا ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی اسی تلوار سے تیرا سر کاٹونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ پتلہ
پیدا ہوا تھا وہ گنبد غائب ہو گیا تھا مگر اژدر اُسی طور سے نکلا ہوا کھڑا تھا قلابہ چھوڑ رہا تھا یہ جو پتلے نے مجسم
سے کہا مجسم نے جواب دیا کہ اے غلام من وہ حریف میری ہی مین نے تجکو اُسکے قتل کرنے کو طلب کیا ہی
کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی دیکھ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اُس پتلہ نے کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے تلوار
لیے ہوئے چلا آتا ہی غزالان کہہ رہی ہی کہ یہی میرا دشمن ہی اگر تو اسکو قتل کر کے آئیگا تو بڑا مرتبہ پائیگا وہ اور تیزی
سے چلا مجسم نے دیکھا کہ اسنے بڑا غضب کیا کہ میرے سحر کو میری طرف واپس کیا یہ پتلہ ضرور قتل کریگا بس یہ
خیال کر کے اُسنے جھک کر زمین مین سے خاک اُٹھائی اسپر کچھ پڑھکر دم کیا جب وہ پتلہ قریب آیا اُس پر وہ
خاک ماری بس خاک کا پڑنا تھا کہ جیسے تودہ بارود مین آگ لگا دی بس وہ پتلہ جلنے لگا اُسکے سر سے جو
آگ لگی تو مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا بس جب پتلہ مین آگ لگی تو وہ اژدر ایک مرتبہ بل کھا کر طرف اُس
پتلہ کے آیا اور قلابہ چھوڑنے لگا ایک مرتبہ دم کشی جو کی اُس جلتے ہوئے پتلے کو نگل گیا اُسکو نگل کر طرف غزالان
کے چلا غزالان نے دیکھا کہ اژدر میری طرف آتا ہی بس اُسنے جو سحر کیا وہ اژدر اپنا دہن کھول کر پلٹ پڑا
اور طرف مجسم کے چلا مجسم نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا اُس پتلہ سے تو مین یون بچا کہ اسکو جلا دیا اب یہ اژدر
میری طرف چلا اسنے میرے سحر کو خود میرے ہاتھ سے برباد کرایا اب اس اژدر کو بھی برباد کر دون بس مجسم نے
ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک دانہ یاقوت کا نکالا اُسپر کچھ دم کر کے اُس اژدر پر کھینچ مارا وہ دانہ یاقوت

جو اُسکی پیشانی پر پڑا اُسپار نکل گیا وہ اژدر چرخ کر کے زمین پر گرا اور تڑپنے لگا اُسکے جسم سے شعلہ پیدا ہوا اُسمین
آگ لگ گئی جلنے لگا یہ حرکت تو کی مگر بڑا افسوس کیا کہ مین نے اپنے سحر کو اپنے ہاتھ سے برباد کیا اسنے جان
تو اپنی بچائی مگر کمال کا سحر ہاتھ سے جاتا رہا جسپر اسکو بھروسا تھا اور کئی برس کی محنت سے تیار کیا تھا وہ یون
برباد ہوا جب وہ اژدر جل گیا اور راکھ ہو گیا ایک مرتبہ اُس راکھ سے ایک باز پیدا ہوا اور وہ پرواز کر کے
طرف غزالان کے چلا اُسکے سر پر آکر اُسنے ذفیر دی بس ذفیر کا دینا تھا کہ ایک مرتبہ غزالان کو کچھ غنودگی
سی ہوئی اور جھومنے لگی مست ہو گئی اُسنے دوسری ذفیر دی اور زیادہ اُسکی حالت خراب ہوئی اب یہ امر
باقی ہی کہ تیسری ذفیر دی کہ یہ مست ہو کر گرے اور بیہوش ہو جائے راوی نے بیان کیا ہی کہ مجسم نے یہ چار سحر
طیار کیے تھے اور ایک مرتبہ اسپر محنت کی تھی اور ایک کو دوسرے کے بعد رکھا تھا پہلا سحر وہ تھا کہ اژدر
پیدا ہوا اور اُسکے مُنھ سے شعلے نکلے اُسکا گنبد طیار رہا اگر ساحر زبردست ہی تو اُس گنبد پر سحر کریگا وہ گنبد برطرف
ہوگا اُسکے برطرف ہونے کے بعد یہ دوسرا سحر ظاہر ہوگا اگر حریف نے اُس سحر کو بھی دفع کیا تو اژدر نکل جائیگا
اور اژدر کو بھی جلا دیا تو یہ سحر جو کہ سب سے زیادہ زبردست ہی اُس سے نہ بچیگا یعنے باز نکل کر حریف کے
سر پر ذفیر دیگا حریف غش کھا کر تیسری صدا مین زمین پر گریگا مین جا کر قتل کرونگا وہی ہوا کہ دو سحر غزالان
نے مجسم کے ہاتھ سے برباد کرائے پہلا سحر جو اُسکا رد کیا چو تھا اُسکا سحر تھا یعنے باز کا خاک سے پیدا ہونا ذفیر
دینا اُس سحر مین اب غزالان مبتلا ہی اسپر جو اسنے اثر کیا تو اسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے کوئی تدارک نہین
کیا تھا یہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی کہ تین سحر رد کیے ورنہ کوئی دوسرا ساحر ہوتا تو وہ پہلے ہی سحر مین
مر جاتا اسکی نوبت بھی نہ آتی بس وہ باز دو مرتبہ آواز دے چکا ہی اور غزالان حالت غش مین مبتلا ہو چکی
ہی ادھر اُسنے تیسری صدا دی یہ زمین پر گری مجسم نے آکر قتل کیا حالت غفلت مین یہ حالت ہوئی تھی اسکو یہ
نہ معلوم تھا کہ سحر سے سحر پیدا ہوگا ایک برباد ہوگا دوسرا اُس سے ظاہر ہوگا یہی تدبیر اس نابکار نے کی تھی کہ
جب حریف دفع کریگا وہ یہ خیال کریگا کہ مین سحر تو دفع کر چکا ہون کہ وہ دھوکے مین اسیطور سے کسی نہ کسی مین مبتلا
ہوگا کیونکہ وہ تو اس سے ناواقف ہی وہی ہوا جیسا کہ اسکا خیال تھا غزالان جھوم رہی ہی کفار مجسم کی تعریف
کر رہے ہین سمندر جادو عشاق سے کہہ رہا ہی کہ اس ساحر نے بڑے کمال کے سحر کیے ہین کیا عمدہ سحر کر کے
برابری کی ہی اب غزالان کسی صورت سے نہین بچتی ہی ضرور مجسم کے ہاتھ سے قتل ہوگی عشاق نے کہا کہ
یہ لوگ ساحر ہین کہ وہ ظلمان کے انکے سحر بہت زبردست ہین ملاحظہ فرمایئے کہ ایک سحر سے کہ سحر ظاہر
ہوئے حریف کو دفع کرتے کرتے ایک زمانہ چاہیے جب ایک سحر کو دفع کرے گا اُتنے عرصے مین دوسرا
سحر اپنا کام کرے گا مجکو غزالان کی جوانی پر افسوس آتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ مجکو خود رنج ہی گلاب برادر
غزالان بھی ہمراہ سمندر کے تھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی خون عزیزی نے جوش مارا خیال ہوا کہ گو یہ تجھ سے
جدا ہو گئی ہی دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہی مگر بہن ہی میرے سامنے ایک ساحر جو کہ غیر مقام کا ہی وہ اسے قتل
کرے اور مین دیکھا کرون یہ تو مجھ سے ہرگز نہوگا اور دوسرے یہ کہ غزالان حالت غفلت مین قتل ہوتی ہی
ورنہ اسکی یہ بھی مجال تھی کہ یہ غزالان کو قتل کر سکتا تھا یہ اپنے دل مین خیال کر کے اسنے قصد کیا تھا کہ سحر
کرے بہن کو بچائے ابھی اسنے سحر نہ کیا تھا کہ اُدھر برابر سے غزالان کے زمین شق ہوئی اور وہ پتلی جو
کہ گلدستہ لے کر آئی تھی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک شیشہ تھا اُسمین کچھ بھرا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی
نے اُس شیشہ سے پانی لے کر غزالان کے مُنھ پر چھینٹا دیا بس قطرون کا اُسکے مُنھ پر پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ
اُسکو ہوش آیا اُس پتلی نے کچھ غزالان کو سونگھایا کہ جس سے بالکل ہوشیار ہوئی اُس پتلی نے کہا کہ ملکہ کوئی

ایسا غافل ہوتا ہی کہ حریف نے اپنا کام کر لیا تھا بس اب تدارک فرمایئے یہ جو اُس چیلی نے کہا غزالان نے
طرف اُس باز کے دیکھا بس اسکا دیکھنا تھا کہ ایک برق چمک کر اُس باز پہ گری کہ جس سے وہ جلنے لگا
بس اب غزالان کو غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ ای مجسم مین نے کئی سحر تیرے رد کیے اور خود تیرے ہاتھ سے
برباد کرائے اب تو میرا ایک سحر رد کر مین ایک ہی سحر کرونگی بہت سے سحر نہ کرونگی کیونکہ اب بہت عرصہ
ہو چکا ہی غزالان نے جب اُس باز کو برق سحر سے جلا دیا یہ حال دیکھکر مجسم کے ہوش جاتے رہے کیونکہ اب
اُسکا کوئی سحر کمال کا نہ رہا سب ختم ہو گئے اُدھر سمندر نے کہا کہ غزالان نے بہت بڑا سحر رد کیا اور خوب
بچی اُدھر اسکا برادر گلاب یہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوا عشاق نے سمندر کو جواب دیا کہ مین نے تو جانا تھا
کہ غزالان آج قتل ہوئی مگر معلوم ہوا کہ ساحرہ زبردست ہی کسی اچھے اُستاد کی تعلیم دی ہوئی ہی اُسنے سب
تدبیرین کر لی ہین کہ کوئی اسکو مار نہین سکتا ہی کیا وقت سے چیلی پیدا ہوئی اور خوب خبردار کیا وہ حالت غشی
کس طور سے برطرف ہوئی اب مجسم کی خیر نہین ہی غزالان ضرور اسکو قتل کریگی سمندر نے کہا کہ یہ بات
ضرور ہی اُدھر اہل اسلام کو بھی یہ حالت دیکھکر ناامیدی ہو گئی تھی کہ ضرور غزالان قتل ہوئی سہراب جادو
اپنے دل مین کہ رہا تھا کہ افسوس غزالان ایسی ساحرہ یون قتل ہوئی جب غزالان نے اُس سحر کو اُسکے
دفع کیا خود بچی اور باز کو جلا دیا سب اہل اسلام خوش ہوئے اُدھر غزالان نے سنبھل کر اور ایک مرتبہ
اپنے گلے سے جو کہ مالہ پڑا ہوا تھا اُس سے ایک موتی نکالکر اُسپر کچھ دم کر کے طرف آسمان کے پھینکا وہ جا کر
آسمان پر شق ہوا اُس سے ایک برق پیدا ہوئی وہ کڑک کر چلی مجسم نے دیکھا کہ اگر یہ برق آپڑی تو دو پرکالے
ہو ئے ایک مرتبہ اپنے گینڈے پر سے اپنے کو زمین پر گرا دیا اور پیر مار کر غرق زمین ہو گیا وہ برق جو گینڈے
پر گری گینڈے کو قتل کر کے زمین مین در آئی ایک غار عظیم ہو گیا اُدھر غزالان نے دیکھا کہ مجسم نے اپنے
کو گینڈے پر سے گرا دیا اور اپنے کو غرق زمین ہو کر بچا یا بس اُسنے سحر کیا کہ زمین مثل سنگ کے سخت ہو گئی
جب مجسم نے قصد نکلنے کا کیا دیکھا کہ زمین سخت ہی بس اسنے سحر کیا کہ جہان پر یہ تھا اُتنا طبقہ زمین کا اُڑ گیا یہ
نکلا اسنے نکلکر کہا کہ لے میرا یہ ایک حربہ اور روک لے غزالان نے کہا کہ مین اسے بھی رد کرونگی یہ سننا تھا
کہ مجسم نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈال کر ایک بیضہ اسنے نکالا اور اُس بیضہ کو طرف غزالان کے پھینکا
وہ چلا کہ غزالان نے دیکھا کہ اسنے سحر کیا ہی یہ سحر بڑے غضب کا معلوم ہوتا ہی بس یہ تدبیر کرنے لگی وہ
بیضہ آسمان پر جا کر شق ہوا اُس سے پھول برسنے لگے ایک ہوا جو چلی یا تو وہ صحرا تھا یا دفعتہً گلزار ہو گیا
ہر طرف چمن بن کر طیار ہوا ہوائے سرد کے جھونکے آنے لگے بلبلین چہکنے لگین یہ حال دیکھکر یا تو
غزالان اپنے سحر کو درست کر رہی تھی اور اِس فکر مین تھی کہ کسی طور سے اس گولا آہنی کو رد کر دون
کہ باغ طیار ہو گیا تھا اسنے جو اس باغ کو دیکھا فوراً طاؤس سحر پر سے کود کر اُس باغ کی سیر کرنے لگی
پھول اُٹھا کر سونگھنے لگی اور اشعار عاشقانہ پڑھنے لگی جب مجسم نے دیکھا کہ غزالان بیہوش ہو گئی ہے
اُسنے ایک سحر کیا کہ ایک زنگی اُس باغ مین سے ایک تنہٗ درخت مین سے پیدا ہوا یعنے تنہ درخت کا
شق ہوا اور زمین سے ایک زنگی پیدا ہوا اُس زنگی کے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا وہ گلدستہ لے کر طرف
غزالان کے چلا غزالان گلچینی کرتی چلی آتی ہی کہ اُس زنگی نے وہ گلدستہ غزالان کو دیا کہ اسکو
سونگھ غزالان نے وہ گلدستہ لے کر جو سونگھا اور زیادہ خود رفتہ ہوئی جھومنے لگی یہ حال دیکھکر پھر سب
لشکر اسلام مین افسوس کرنے لگے اُدھر سمندر نے عشاق سے کہا کہ یہ دوسرا سحر تھا اب غزالان
بالکل سحر مین مبتلا ہو گئی ہی وہ عورت تھی یہ مرد ہی عورت اور مرد کا کیا مقابلہ ہی بڑا فرق ہی آخر کو مجسم نے

قتل کیا یہ تقریر بیان ہو رہی تھی کہ اُدھر ایک مرتبہ غزالان جھوم کر زمین پر بیٹھ گئی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی وہ
زنگی بھی سامنے بیٹھا ہوا ہی اُدھر مجسم نے اپنے سحر کو زور دیا اور اُسکی بیخودی نے ترقی کی یا تو بیٹھی ہوئی تھی
ایک مرتبہ جھوم کر اُٹھی اور طرف مجسم کے یہ شعر پڑھتی ہوئی چلی اشعار

لائق پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا
کوئی جا سکتا نہین عصمت سرائے یار تک
یہ سراپا شوخی وزد حنا تھی مین نہ تھا

مین تڑپتا رہگیا اور مر گئے فرہاد و قیس
پردہ در جسنے اُٹھا وہ ہوا تھی مین نہ تھا

یار تھا گلزار تھا مین تھی فضا تھی مین نہ تھا
کیا اُنھین دونون کے حصہ مین قضا تھی مین نہ تھا
ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا

یہ غزل گاتی ہوئی چلی اب سب کو یقین کلی ہو گیا کہ یہ قریب مجسم کے پہونچی
اُسنے قتل کیا یہ لوگ تو سب یہ افسوس کر رہے ہین غزالان ابھی اُس باغ سحر مین ہی کہ ایک مرتبہ ایک طرف
سے سناٹے کی صدا آئی سب نے دیکھا کہ اُس باغ کے ایک طرف سے ایک طاؤس اُڑتا ہوا آیا اُس طاؤس نے
گرد سر غزالان کے چرخ مارا اور ایک مرتبہ چرخ مار کر ایک آواز دی کہ جس سے تمام باغ مین لرزہ پڑ گیا اُسکا
صدا دینا تھا کہ ایک مقام پر سے زمین شق ہوئی ایک چشمہ پیدا ہوا اُس طاؤس نے اُس چشمے مین غوطا مارا اور غوطا
مار کر سر بلند ہوا اور اُس پانی کے قطرے غزالان پر ڈالے جیسے ہی چند قطرے غزالان پر پڑے بس غزالان
ایک مرتبہ چرخ مار کر زمین پر گری اُسکا گرنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور دو ہاتھ پیدا ہوئے وہ غزالان کو اندر زمین
کے لے گئے جب غزالان کو وہ ہاتھ لیگئے بس اُس طاؤس نے بڑے زور سے چیخ ماری اُسکی منقار سے مثل موسیقار
کے ایک شعلہ نکلا اور تمام باغ مین اُس شعلے نے آگ لگا دی ہر شجر مثل درخت آتشبازی کے جلنے لگا ہر گوشۂ باغ
سے شعلے نکلنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سحر تھا غزالان کا یہ بہت بڑی ساحرہ ہی اُسنے اپنے محفوظ رہنے کے
بہت سے تدارک کیے ہین اپنی حفاظت کے لیے بہت سے سحر تیار رکیے ہین یہ بھی ایک سحر تھا کہ جسنے آکر غزالان
کو بچایا اُدھر غزالان کو اندر زمین کے اُسکے بیرون نے ہوشیار کیا جیسے وہ ہوشیار ہوئی فوراً زمین سے نکلی
یہان آکر دیکھا کہ وہ باغ جل رہا ہی جب یہ زمین سے نکلی تھی تو اُسکے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا باہر آتے ہی
اُس گلدستہ کو طرف مجسم کے پھینکا ہر گل اُسکا خود بخود اُس گلدستہ سے جدا ہوا اور آسمان پر گیا ہر برگ گل سے شرارے
نکلے تمام صحرا مین آگ لگ گئی تھوڑے عرصہ کے بعد جو دیکھا کیسا نفیس پر بہار باغ تیار ہی جسکی روش پر بجائے
سرخی کے ریزے یاقوت کے بچھے ہوئے ہین تمام اشجار بادلے سے منڈھے ہوئے ہین طائران خوش الحان کے قفس
درختون مین آویزان ہین ایک نہر وسط باغ مین جاری ہی ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مربع کنارے نہر کے ہی
اُسپر فرش کیا ہوا ہی ایک شمگیرہ کارچوبی کہ جسکے ستون طلائی ہین اُسپر استادہ ہی زیر شمگیرہ ایک مسند زرنگار آراستہ
ہی اُسپر سب سامان عیش رکھا ہوا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی یہ سب سامان سب اہل لشکر اسلام و کفار دیکھ رہے
ہین سمندر بھی دیکھ رہا ہی اور مجسم بھی کہ جو وہ برق چمکی اب جو دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین گلنار جوڑا پہنے ہوئے اُس
مسند پر غرور سے بیٹھی ہوئی ہی اور طرف مجسم کے دیکھ رہی ہی کہ مجسم کی نگاہ جو اُس نازنین پر پڑی ایک مرتبہ
عاشق ہو گیا اور فریفتہ ہو کر اُس نازنین کی طرف دیکھکر اشارے سے کہنے لگا کہ مین تیرے اوپر مرتا ہون جان
جاتی ہی اگر اجازت دے تو مین تیرے پاس آؤن اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ آؤ کیا مضایقہ ہی بس یہ اشعار
عاشقانہ پڑھتا ہوا سب سحر ساحری فراموش کر گیا ایسا اُسکا عشق اُسکو ہوا کہ جس سے کہ اُسکو اپنے حال کی خبر
نہ رہی یہ بھی نہ خیال رہا کہ مین نے سحر کیا تھا کسنے اُسکو رد کیا اور میدان جنگ مین برائے مقابلہ آیا ہون یہ کیا
حرکت ہی کہ کسی پر عاشق ہو کر جاتا ہون یا اُسکو خبر نہ تھی ایسا مبتلائے عشق تھا بس اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا اُس باغ
مین داخل ہوا جیسے اندر باغ کے پہونچا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک نازنین پیدا ہوئی اُسنے ایک ہار
پھولون کا گلے مین مجسم کے ڈالا اُس ہار کا پڑنا تھا کہ وہ اور مبہوت ہو گیا بیقرار ہو کر طرف اُس نازنین کے چلا اور

قریب چبوترہ پہونچا اُدھر غزالان نے سحر کو زور دیا اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ جلد آؤ بس یہ ایک مرتبہ
بیتاب ہو کر چبوترے پر چڑھا جیسے قدم چبوترے پر رکھا ویسے ایک برق چمکی اب جو دیکھا نہ وہ نازنین ہی نہ کچھ ہو
صرف باغ ہی بس اُدھر غزالان نے اپنے گلے سے اپنا طوق اُتارا اُسپر اسم سحر دم کر کے اُسکو طرف مجسم کے
پھینکا وہ برق بنکر جو سر پر آکر مجسم کے گری سر پر سے گذر کر اندر زمین کے چلی گئی مجسم کے دو پر کالے ہو گئے
ایک جسم کے دو جسم ہوئے ایک شور دار و گیر بلند ہوا آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من مجسم جادو بود افسوس مردیم
و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اِدھر غزالان اُسکو قتل کر کے جھومی اب جو دیکھا طوق اُسکے ہاتھ مین تھا
نہ وہ باغ نہ وہ چبوترہ اُسی طور سے میدان صاف تھا غزالان نے آواز دی کہ یون مہوت کر کے قتل کرتے
ہین یہ جو غزالان نے کہا سب کفار گردن جھکا کر خاموش ہو گئے سمندر نے عشاق سے کہا کہ کیا عمدہ سحر
غزالان نے کیا ہی دراصل اسکو خوب سحر آتے ہین اب معلوم ہوا کہ یہ بڑی کاملہ ہی یہ ایسے کمال رکھتی ہی اُدھر
اہل اسلام نے بہت بڑی تعریف کی ایک نعرۂ تکبیر بلند کیا سب اہل اسلام خوش ہوئے اُدھر غزالان نے
کہا کہ کسی کو میرے مقابلے کو روانہ کرو اور چند ساحر غزالان کے مقابلے کو طرف سے قسیم کے آئے اُن سب کو
غزالان نے یون قتل کیا کہ جیسے کوئی ایک ادنی آدمی کو قتل کرتا ہی جب اُسنے اتنے بڑے ساحر کو یون قتل
کیا تو اور کسی کی کیا اصل ہی اسی معرکے مین شام ہو گئی قسیم نے جو دیکھا کہ شام ہو گئی اور آج بھی معرکہ اہل اسلام
کے ہاتھ رہا اُسنے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس آئے سمندر طرف شہر کے واپس
گیا غزالان کے سر پر سے بحکم بادشاہ زر نثار ہوتا ہوا لشکرگاہ سے آیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
لشکر نے کمر کھولی بادشاہ نے دربار کیا سب لباس رزمی اُتار کر درباری لباس پہنکر دربار مین آئے بادشاہ
و صاحبقران بھی پوشاک تبدیل کر کے آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی
پر اور سب سردار حاضر دربار ہوئے غزالان کی سب تعریف کرنے لگے کہ کیا خوب مقابلہ کیا ہی وہ نابکار
اسی قابل تھا آج بھی بڑا داغ قسیم کو ہوا ہوگا قسیم پر کیا منحصر ہی سمندر کو رنج ہوا ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ
غزالان کو خلعت دیا جائے اُسی وقت غزالان کو خلعت دیا گیا غزالان خلعت فاخرہ پہن کر خوش
ہوئی اُدھر قسیم نے بھی دربار کیا لشکر نے کمر کھولی تمام لشکر آسودہ ہوا آج قسیم نے بسبب رنج و غم کے دربار
نہین کیا صرف حکم طبل جنگ دے کر دربار برخاست کیا ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی یہان بھی
طبل جنگ بجا اُدھر سمندر جو شہر مین گیا سب کو رخصت کر کے محل مین چلا گیا مگر بڑا صدمہ تھا کہ دو روز سے
مقابلہ ہو رہا ہی اہل اسلام کو برابر ظفر ہو رہی ہو دیکھیے انجام اس مقابلے کا کیا ہوتا ہی سمندر تو اس فکر مین یہان
محل مین ہی وہان رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ آفتاب
سے صبح برآمد ہوئی دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے سمندر شاہ بھی آکر ایک جانب اُسی جاہ و حشم
سے کھڑا ہوا آج لشکر حریف سے حلیم سیاہ پوش برادر قسیم برائے مقابلہ نکلا لشکر اسلام سے سہراب اپنے
تخت سحر کو بڑھا کر روبرو بادشاہ کے آیا اجازت لیکر بادشاہ صاحبقران سے حلیم کے مقابلہ مین گیا حلیم نے
کہا کہ اے سہراب آج تیری قضا ہی تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا سہراب نے کہا کہ اگر میری قضا آئی ہی
تو کیا چارہ ہی اگر نہین آئی ہی تو مین تجکو ہی قتل کرونگا کیون پریشان ہوتا ہی حلیم نے کہا کہ لا جو حربہ سحر رکھتا ہو
سہراب نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو پہلے حربہ کر لے تو مین حربہ کرونگا حلیم نے کہا کہ اگر تیرا طریقہ نہین ہی تو میرا تو
طریقہ ہی یہ کہکر اُسنے سحر کیا سہراب نے اُسکے سحر کو رد کیا اُسنے پھر سحر کیا پھر سہراب نے رد کیا سہراب
نے کہا کہ کوئی عمدہ سحر کر کیونکہ مین نے سنا ہی کہ تم چارون بھائی بہت بڑے ساحر زبردست اور پہلوان بھی

زبردست ہو کوئی تو سحر کمال کا دکھاؤ حلیم نے کہا کہ اگر تیری خواہش یہی ہی تو لے مین سحر کرتا ہون تو دکر
سہراب نے کہا کہ مین ہوشیار رہون بس حلیم نے ایک مرتبہ اپنے تخت کی طرف دیکھا فوراً تخت کا گوشہ شق
ہوا اُس گوشہ تخت سے ایک طاؤس پیدا ہوا اُسکے پرون سے شعلے نکل رہے تھے وہ شعلے بلند ہو کر طرف
آسمان کے جاتے تھے ایک ابر بنکر طیار ہو جاتا تھا یہانتک کہ ایک آسمان شعلون کا بنگیا اب حلیم نے اُس
آسمان کی طرف اشارہ کیا اُس ابر سے چند شعلے علیحدہ ہوئے اور طرف سہراب کے چلے سہراب نے
اشارہ کیا ایک سپر بنکر سر پر قائم ہوئی وہ شعلہ اُس سپر پر آگر گل ہو گیا یہ دیکھکر حلیم نے طرف اُس ابر
سحر کے جو کہ آگ کا بنا ہوا تھا اشارہ کیا ایک مرتبہ وہ گڑگڑا کر چلا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ اس ابر سے
بچنا چاہیے اسنے سحر کیا کہ ایک نہر روبرو تخت کے قائم ہوئی یہ اُس نہر مین کو دپڑا اور وہ ابر اُس نہر پر
آکر گرا اور سرد ہو گیا یہ جو حلیم نے دیکھا کہ میرے سحر کو سہراب نے یون رد کیا اور اسطور سے اپنے کو بچایا
ایک مرتبہ برہم ہو کر سحر کیا کہ تمام نہر کا پانی کھولنے لگا سہراب نے دیکھا کہ اُسنے سحر کیا کہ میری نہر کا پانی
بھی گرم ہو گیا اسنے جو سحر کیا وہ گرمی پانی کی کم ہوئی یہ ایک مرتبہ اُس نہر سے نکلا اور اپنے تخت پر جا کر قائم
ہوا اور اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ او حلیم تونے سحر تو اچھا کیا تھا مگر کچھ نہ چلا اب اور کچھ سحر کر یہ جو سہراب نے
کہا حلیم نے ایک مرتبہ کچھ سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے بارش برف ہونے لگی سہراب نے
جو اسم سحر پڑھا وہ ابر برطرف ہو گیا اُسکے مقام پر ایک اور ابر بنکر طیار ہوا اُس سے آگ برسنے لگی حلیم
نے جو دیکھا کہ آگ سہراب نے برسائی اسنے سحر کیا کہ وہ آگ برسنا موقوف ہو گئی سہراب نے کہا
کہ اور کچھ سحر کر حلیم نے کہا کہ میرے تیرے سحر سے تو مقابلہ ہو چکا چونکہ مین بھی ساحر ہون اور تو بھی ساحر
زبردست ہو کوئی لطف نہو گا بس تلوار سے مقابلہ کر سہراب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بس حلیم اپنے تخت
پر سے یہ کہکر کود پڑا اور سحر کیا ایک مرکب پری پیکر اُسکے زیر ران ہوا اُدھر سہراب بھی تخت پر سے کودا
اُسنے بھی سحر سے مرکب بنایا بس حلیم نے تلوار نیام سے لی تلوار چلنے لگی وار پر وار ہو رہے تھے یہ نوبت آئی
کہ ایک مقام پر حلیم نے تلوار کا وار کیا سہراب نے رد کر کے جواب اپنا وار کیا تلوار جو دوال کمر پر پڑی مثل
خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے حلیم قلم ہو کر مرکب سحر سے زمین پر گرا ایک تلاطم برپا ہوا آندھی سیاہ چلی کہ جس سے
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا برف باری ہوئی پیر غل مچانے لگے صداے گریہ بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
حلیم جادو بود تھوڑے عرصے کے بعد وہ سب طلاطم برطرف ہوا اب جو روشنی ہوئی دیکھا کہ حلیم کی لاش
پڑی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر اُسکے لشکر نے قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کریں قسیم نے منع کیا کہ ابھی جنگ مغلوبہ نکرو
ہمارے زیر حکم رہو لشکر منع کرنے سے قسیم کے تھم گیا ایک مرتبہ سلیم بھائی کی لاش کو دیکھکر بیقرار ہو گیا
تاب نہ رہی اپنے تخت سحر کو بڑھا کر طرف میدان کے چلا قسیم نے کہا کہ بھائی تم نہ جاؤ کوئی اور مقابلے کو
جائیگا اُسنے جواب دیا کہ میری آنکھون مین زمانہ تاریک ہو گیا ہی مجھ سے لاش حلیم کی نہین دیکھی جاتی
ہی مین ضرور اُسکے قاتل کو قتل کرونگا یہ کہتا ہوا برابر سہراب کے پہونچا اور آتے ہی اُٹھا کر گلدستہ سحر
جو کہ اُسکے تخت پر رکھا تھا سہراب پر مارا وہ گلدستہ قریب سہراب پہونچکر شق ہوا اُس سے ہزارون
جانور برابر لعل کے پیدا ہوئے اور اُڑنے لگے سہراب کو گھیر لیا چاؤن چاؤن کرنے لگے اتنی مہلت
نہین دیتے ہین کہ سہراب کچھ اسم سحر پڑھے اور اُنکو قتل کرے کوئی سر پر ہی کوئی شانے پر کوئی کان
کے پاس اُڑ رہا ہی کوئی پشت پر چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہین سہراب پریشان ہو گیا بس
سہراب نے سحر کیا کہ ایک باز پیدا ہوا وہ اُن جانورون کا شکار کرنے لگا یہ جو سلیم نے دیکھا بس سلیم

نے اپنے سر کے چند بال توڑے اُسکا جال بنایا جھولی سے ایک پرچہ کاغذ کا نکالا اُسکا ایک پتلا کاٹا اُسکو سوزن سے کونچا اور چند قطرے خون کے اُسپر ڈالے اُسکو تخت پر رکھکر ماش کے دانون پر اسم سحر پڑھکر جو مارا وہ پتلا بشکل انسان بشکل ہوا اور گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہو اُسنے جال اُس پتلے کو دیا اور کہا کہ جا اِس باز کو اسیر کر لا اِدھر تو سلیم نے یہ تدبیر کی اُدھر جو سہراب کو مہلت ملی اُسنے ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر اُٹھا کر جو طرف اُن جانورون کے پھینکی بس یہ عالم ہوا کہ گویا کسی نے بارود مین آگ لگادی وہ سب جانور جلنے لگے وہ پتلا اُن جانورون کے قریب پہونچ گیا تھا وہ بھی جلنے لگا وہ باز سحر جو کہ سہراب کے سحر کا تھا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا جب سلیم نے دیکھا کہ اسنے میرے جانور بھی جلادیے اُس پتلے کو بھی جلادیا اسنے فوراً کاغذ کا ایک شیر تراشا اور اُسپر سحر کیا بس وہ اصلی شیر ہو گیا اسنے اشارا کیا شیر پنجہ اُٹھا کر طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو دیکھا کہ شیر میری طرف آتا ہو اُسنے سحر کیا کہ دو ارنا بھینسے جنگل سے پیدا ہوئے وہ شیر سے آکر لڑنے لگے یہ جو سلیم نے دیکھا اُسنے سحر کیا کہ ہزارون پتلے پیدا ہوئے وہ سب ایک مرتبہ تلوارین لے کر طرف سہراب کے چلے سہراب نے جو ہاتھ کو اپنے گردش دی ہزارون برقین گرین وہ جلکر فنا ہو گئے اُدھر اُن ارنے بھینسون نے اُس شیر کو ہلاک کیا ایک مرتبہ سلیم نے جو سحر کیا ایک آفتاب ظاہر ہوا کہ جسمین از حد گرمی تھی سہراب بسبب شدت گرمی کے بیقرار ہوا سہراب نے جو سحر کیا ایک عقرب پیدا ہوا اُسنے آکر اُس آفتاب پر نیش مارا کہ وہ آفتاب سیاہ ہو گیا ایک تڑاقہ ہوا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے وہ ٹکڑے طرف سہراب کے چلے سہراب نے جو سحر کیا دو ہاتھ پیدا ہوئے اُن ٹکڑون کو روکا سلیم نے ایک سحر کیا کہ ایک مرتبہ زمین سے غبار بلند ہوا اُسنے سہراب کو گھیر لیا سہراب اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا سہراب نے سحر کیا کہ ابر سحر آکر برسا وہ غبار ہر طرف ہوا سلیم نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا وہ آکر اُس میدان پر محیط ہوا جبتک کہ سہراب تدبیر کرے کہ یکایک وہ ابر آکر سہراب پر گرا سہراب اُس ابر مین پنہان ہو گیا وہ ابر ایک گنبد بنکر طیار ہوا اُسمین سہراب تھا کہ سہراب نے جو دیکھا کہ مین ابر سحر مین مبتلا ہو گیا بس اسنے سحر کیا کہ اُس گنبد مین ایک در پیدا ہوا یہ اُس گنبد سے نکلا اور نکلتے ہی خاک اُٹھا کر جو اُس گنبد پر ماری وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا سلیم نے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا وہ اسنے رد کیا اب کوئی سحر عمدہ کرنا چاہیے یہ تصور کر کے سلیم نے اپنی پشت کی طرف دیکھا ایک مرتبہ سم مرکب کی صدا آئی اب جو دیکھا کہ ایک نقاب دار صحرا کی طرف سے چلا آتا ہو اور آتے ہی اُسنے سلیم سے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہو اُسنے سہراب کی طرف اشارہ کیا کہا کہ اسکو گرفتار کر لو وہ سوار مرکب اُٹھا کر طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا ناریل سحر اُٹھا کر اُس سوار پر مارا وہ اُسکے سینہ پر آکر پڑا پشت کو توڑ کر پار نکل گیا وہ سوار نقاب پوش جلکر خاک ہو گیا اب یہ ہوا کہ سلیم نے جو دیکھا کہ میرا سحر اسنے رد کیا منقل آتشین اُسکے تخت پر رکھی ہوئی تھی اسم سحر پڑھکر طرف سہراب کے پھینکی ایک دریاے قہار پیدا ہوا سہراب نے ابر سحر سے پانی برسا کر اُسکو برطرف کیا سلیم نے کہا کہ اے سہراب معلوم ہوا کہ تو بڑا ساحر ہو خیر اب ہوشیار ہو جا یہ سحر مین آخری کرتا ہون اس سے تیرا بچنا محال ہو سہراب نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تو سحر کر بس سلیم نے ایک مرتبہ اپنی جو جھولی پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ڈبیہ نکالی اُسکو طرف سہراب کے کچھ پڑھکر پھینکا وہ ڈبیہ قریب سر سہراب آکر گری لیکن اُس سے ایک چھوٹا سا بیضہ فولادی پیدا

ہوا سہراب نے اشارا کیا کہ ایک برق چمک کر اُس بیضہ پر گری وہ بیضہ برق کے گرنے سے دو ٹکڑے
ہوا ایک سے تو چادر آتش نکلی اور وہ طرف سہراب کے آئی ایک سے ایک اژدر پیدا ہوا اُس
آگ نے آکر سہراب کو چارون طرف سے گھیر لیا سہراب کے اُس آگ کو دیکھکر حواس جاتے رہے
یہ اُسکے برطرف کرنے مین مصروف ہوا اُدھر اُس اژدر نے زمین پر گر کر جو دم کشی کی تو سہراب کو مع
تخت اور اُس آگ کے کھینچ کر لے چلا سہراب اب بے بس ہو گیا کیا کرے مجبور ہو سلیم لے سحر کو زور دیا
لشکر اسلام مین طلاطم مچ گیا کہ افسوس مفت سہراب قتل ہوا بہت بڑا ساحر زبردست تھا نوبت باین جا
رسید کہ سہراب اُسکے مُنہ کے برابر پہونچ گیا کہ ایک مرتبہ برابر سے اُس اژدر کے زمین شق ہوئی
اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی اُسنے نکلتے ہی تلوار کا وار اُس اژدر پر کیا تلوار پڑتے ہی
کہ اژدر کے دو ٹکڑے ہوئے اُس سے شعلہ نکلا اُس پتلے کی طرف چلا وہ پتلہ بہت جلد زمین مین غائب
ہو گیا اُدھر سہراب قائم ہوا مگر آگ گھیرے ہوئے ہی سہراب نے جلدی سے روئی جھولی سے نکالی
اُسپر کچھ پڑھکر طرف آسمان کے اوڑایا وہ ابر سحر بنکر طیار ہوا اُس سے بارش ہونے لگی کہ وہ آگ
گل ہو گئی سلیم نے قصد کیا تھا کہ مین کچھ اور سحر کرون چونکہ سہراب نے یہ بہت بڑی زک اُٹھائی تھی
نہایت غصہ تھا اب جو اُس آگ سے نکلا تو اُسکے ہاتھ مین ایک گولہ تھا نکلتے ہی آواز دی کہ ای سلیم
میرے حربے سے بچ یہ کہکر وہ گولہ طرف سلیم کے پھینکا اُسنے جو گولے کو آتے ہوئے دیکھا اپنے کو تخت پر
سے نیچے گرا دیا مگر اُسپر بھی نہ بچا وہ گولہ اُسکے قریب آیا اُسنے سحر کیا کہ ایک مرتبہ وہ گولہ شق ہوا اُس سے
ایک جانور پیدا ہوا اُسنے سر پر سلیم کے آکر صدا دی کہ جس سے سلیم پتھر کا ہو گیا بس اب سہراب نے
سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسنے سلیم کو جلا کر خاک کر دیا بڑا شور عظیم برپا ہوا تمام صحرا کانپنے لگا
ہوائے تیز و تند چلنے لگی بیر غل مچانے لگے کہ ایک مرتبہ ایسی تاریکی ہوئی کہ کسی کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا
تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا تھا سب طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی صدائے گریہ آ رہی تھی تھوڑے
عرصے کے بعد صدا آئی کہ کشتی مرا نام من سلیم جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
جب یہ صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی دیکھا کہ سلیم کی لاش پڑی ہوئی ہے یہ حال دیکھکر اُسکا
بھی لشکر ایک مرتبہ قصد جنگ مغلوبہ کر کے چلا تھا کہ قسیم نے روکا اور کہا کہ ابھی جنگ مغلوبہ نہ کرو
ہمتو موجود ہین تمام لشکر والے یہ کلام سنکر خاموش ہو گئے اس مقابلہ مین تمام روز ختم ہو گیا تھا اور
دوسرے دو بھائی قسیم کے مارے گئے اسکو اُنکا بھی صدمہ تھا اُسنے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر اسلام
مین بھی طبل بازگشت بجا آج بھی سمندر کو بڑا صدمہ ہوا عشاق سے کہا کہ اُستاد سہراب نے تو بڑا
غضب کیا کہ ایسے نامی ساحرون کو قتل کیا اسکو بڑے کمال کے سحر آتے ہین عشاق نے کہا کہ ان لوگون
کو اپنے دل کے حوصلے نکال لینے دو پھر تو یہ سب لوگ میرے ہاتھ سے قتل ہو وینگے سمندر شاہ بھی
اپنے شہر کی طرف چلا گیا چونکہ اسکو بڑا صدمہ تھا گو ابھی کچھ دن باقی تھا مگر اُسی وقت داخل دربار ہوا محل
مین چلا گیا سب سردار طرف اپنے اپنے مقام کے گئے اِدھر دونون لشکر فرودگاہ پر آکر فروکش ہوئے
دونون لشکرون نے کمر کھولی صاحبقران نے دربار کیا آج بڑی تعریف سہراب کی صاحبقران
و بادشاہ و اہل دربار نے کی بادشاہ نے سہراب کو خلعت دیا سہراب نے سلام کر کے وہ خلعت
لے لیا سہراب نے کہا کہ خداوند آج قسیم کی کمر ٹوٹ گئی برابر کے بھائی مارے گئے یقین ہے کہ اس
غم مین طبل جنگ نہ بجوائے تو عجب نہین ہے کیونکہ یہ بہت بڑا صدمہ اسکو پہونچا غزالان نے کہا کہ ای

سہراب یہ تمھارا صرف گمان ہی گمان ہو اُنکو کچھ بھی رنج و غم نہوگا ضرور طبل جنگ بجے گا صاحبقران نے فرمایا کہ غزالان سچ کہتی ہو کیونکہ اُن دونون کے بشرے سے کوئی آثار ملال نہ ظاہر ہوتے تھے بلکہ کسی قدر علامت خوشی تھی غزالان نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین یہان تو دربار مین یہ تقریر ہو رہی ہو اور جلسۂ عیش و نشاط برپا ہو کہ اتنے مین ایک مہ جبین نے محفل مین آکر یہ غزل بہ لحن داؤدی عجب ناز و ادا سے گانے لگی غزل

جب آدمی کو نہ پایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہوکر
جب اُسنے اپنی نمود چاہی کھلا حسینون پہ رنگ ہوکر
کہین نہ چھجائے عکس اسکا رخ مصفا پہ زنگ ہوکر
لڑیگی میدان مین نگہ کیا لڑی اگر خانہ جنگ ہوکر
رہیگا سینے مین تیر تیرا اسیر قید فرنگ ہوکر
اُٹھی قیامت بھی ساتھ میرے بتون کے کوچے سے تنگ ہوکر
غضب ہو پابند شرم ٹھہری نگہ تری شوخ و شنگ ہوکر
کہ بارہا یون ہی رہگئی تھی ہمارے دل مین امنگ ہوکر
عجب نہین آرزوئین نکلین جو دل کی تنگی سے تنگ ہوکر
کہان نکل جاؤن یا الٰہی مین دل کی وسعت سے تنگ ہوکر
بڑا مزا اُس ملاپ کا ہو جو صلح ہو جائے جنگ ہوکر
یہ داغ کا خون ہو ستمگر چھپے گا ہرگز نہ رنگ ہوکر

تمام عالم مین خاک چھانی یہ عشق آخر کو تنگ ہوکر
وہی تو ہر شعلۂ تجلی کہ دشت ایمن سے تنگ ہوکر
نہ دیکھو دیکھو تم آئینے کو کہ مجکو رہتا ہی ہول ہردم
نگاہ دزدیدہ کسنے دیکھی دکھاؤ آنکھین کرو نظارے
برنگ حسرت مثال ارمان جو آگیا یان سے پھر نہ نکلا
کچھ ایسے فتنون پہ فتنے اُٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اُٹھا
نہ وہ نظارے نہ وہ اشارے نہ ویسے غمزے نہ ویسی چشمک
وہ قتل کرتے ہوئے جو جھجکے تو یاد آغاز عشق آیا
کھلے الٰہی نہ عقدۂ دل کہ اس سے امید بندھ رہی ہو
بھرے ہوئے ہین ہزار ارمان پھر اُسپہ سو حسرتون کی حسرت
جھکی ذرا چشم جنگجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی
رہیگا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تونے بیجرم اسکو مارا
یہ غزل اُس رقاصہ نے اسطرح سے گائی کہ

تمام اہل دربار اُس رقاصہ کی تعریف کر رہے ہین اسی طرح سے وہ شب بسر ہوئی اب اُدھر کا احوال سنیے کہ قسیم جو اپنی فرودگاہ پر پہونچا سب سردار جو کہ باقی تھے وہ حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا قسیم نے اُس مقام کی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور جسیم سے کہا کہ ای بھائی آج تو ہماری بارگاہ سونی ہوگئی وہ مقام خالی ہوگیا کہ جہان پر ہمارے برادر حلیم و سلیم بیٹھتے تھے آج سہراب نے بہت بڑا صدمہ دیا ہم اس صدمہ سے بہت پریشان ہوئے بلکہ یہ عالم ہوا ہو کہ کمر ٹوٹ گئی ہو قوت بازو کم ہوگئی ہو آنکھون سے کم دکھائی دینے لگا ہو جسیم نے کہا کہ کیا عرض کرون کہ جو دل کی حالت ہو افسوس یہ ہو کہ اُنکی لاش بھی نہ اُٹھا سکے قسیم نے کہا کہ بھائی حکم دو کہ چند سردار جاکر یہ انتظام کرین کہ میدان مین جاکر وہ دونو لاشین اُٹھا کر طرف ہمارے شہر کے لیجائین اور جاکر اُنکا کریہ کرم کرین یہ تو ہمکو بالکل یاد نتھا ایسے بدحواس ہوئے کہ اسکا کچھ خیال ہی نہ رہا یہ جو قسیم نے کہا چند سردار فوراً بحکم قسیم میدان مین آئے اور حلیم و سلیم کی لاش اُٹھا کر طرف کوہ ظلمان کے روانہ ہوئے جب لاشین طرف ظلمان کوہ کے روانہ ہوچکین یہان قسیم نے جسیم سے کہا کہ مین طبل جنگ بجواتا ہون کل خود نکلکر مقابلہ کرونگا جسیم نے کہا کہ کل تو میری باری ہے مین میدان مین جاؤنگا قسیم نے کہا کہ اچھا کل دیکھا جائیگا یہ صلاح کرکے حکم نواخت طبل جنگ دیا نقارہ بجا یہ خبر جاسوسان لشکر اسلام لے کر لشکر مین آئے بادشاہ کی خدمت مین آکر عرض کیا یہان بھی طبل جنگ بجا بس بادشاہ و قسیم نے دربار برخاست کیا وہ رات اُسیطور سے بسر ہوئی رات بھر دونون لشکر دشمن طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش کی بلند رہی یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر حسب معمول قدیم میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ

نقیب نقابت کرکے لشکر مین آئے اُدھر سمندر شاہ بھی ایک طرف اپنے مقام پر آکر مع سردارون کے
کھڑا ہوا کہ لشکر کفار سے جیسم جادو اپنے بھائی قسیم جادو سے اجازت لیکر تخت سحر کو بڑھا کر آیا مبارز
طلب کیا لشکر کفار سے تو جیسم نکلا ملکہ غزالان نے جو جیسم کو دیکھا ایک مرتبہ طاؤس سحر کو اپنے پرے سے
نکالا بادشاہ سے اجازت خواہ ہوئی بادشاہ نے اجازت دی غزالان صاحبقران و بادشاہ کو سلام
کرکے میدان مین آئی مقابل جیسم سیاہ پوش ہوئی جیسم سیاہ پوش بہت لاف وگزاف کر رہا تھا
غزالان نے کہا کہ ای جیسم اپنی زبان بند کر اور حربہ سحر اٹھا آج میرا تیرا مقابلہ ہی کیونکہ تو بادشاہ ہی
کوہ ظلمان کا اور مین ایک ادنے ساحرہ ہون آج میرے اور تیرے سحر کا امتحان ہوا جاتا ہی دیکھین
کون زبردست ہی جیسم سیاہ پوش نے کہا کہ ای غزالان تو مجکو مثل اُن ساحرون کے نہ تصور کرنا
آج ضرور مین تجکو قتل کرونگا ملکہ غزالان نے کہا کچھ پروا نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تخت پر جیسم
کے ایک آئینہ لگا ہوا ہی ایک گلدستہ رکھا ہوا ہی اور بہت سے اشیا ہین بس جب یہ غزالان نے کہا ایک
مرتبہ جیسم نے ایک ظرف جو کہ آب شفاف سے مملو اُسکے روبرو رکھا ہوا تھا اُسکی طرف دیکھا دفعتہً اُس پانی کو
حرکت ہوئی اُس پانی سے ایک ماہی تڑپ کر نکلی اُسنے اُس ماہی کو اشارہ کیا کہ تو اس ساحرہ کو کھا جا یہ
جو جیسم نے کہا تو وہ مچھلی ایک چھوٹی سی تھی یا خود بخود وہ مچھلی دراز ہو گئی اور اپنا دہن مثل غار بلا کے
کھول کر طرف ملکہ غزالان کے چلی ملکہ غزالان یہ دیکھکر مسکرائی اُسکے مسکرانے سے ایک برق چمک کر
اُس مچھلی پر گری کہ وہ ساری ماہیت اپنی بھول گئی اور اُس آتش برق سے جل گئی یہ سحر جیسم کا ختم ہو گیا
غزالان نے کہا کہ ای جیسم تو اسکی ماہیت سے جو نہ واقف تھا تو پھر کیون تو نے یہ سحر کیا کہ جو کچھ بھی
اصل نہ رکھتا تھا شکار ہو گیا یہ جو جیسم نے دیکھا ایک مرتبہ وہ ظرف آب اٹھا کر طرف غزالان کے
پھینکا وہ ظرف زمین پر گرکے شکست ہوا وہ پانی زمین پر گرا اُس پانی کے گرتے ہی یہ عالم ہوا کہ ایک دریاے
قہار موجزن ہوا اور طرف لشکر اسلام کے موج زنی کرتا ہوا چلا اُس دریا کو دیکھکر تمام لشکر اسلام پریشان
ہو گیا ایک تلاطم لشکر مین پڑ گیا یہ جو ملکہ غزالان نے دیکھا فوراً ایک پتلہ جھولی سے نکالا اُس پتلہ پر سحر کرکے
کہا کہ دریا کے پانی کو پی جا بس یہ جو اُس پتلہ نے سُنا فوراً ایک چیخ ماری یا تو بالشت بھر کا پتلہ تھا یا دراز
ہو گیا اور ایک مرتبہ اپنا منھ کھول کر اُس دریا مین کود پڑا جیسے وہ دریا مین کود پڑا غزالان نے سحر
کو زور دیا اور ایک اسم پڑھکر دستک دی اُدھر جیسم سیاہ پوش نے بھی اپنے سحر کو زور دیا مگر اُس
پتلہ نے جو پانی پینا شروع کیا دم بھر مین تمام دریا کو خشک کر دیا اسم سحر کا غزالان کے کوئی توڑ
نہ بنا اُسی طور سے زمین خشک نکل آئی وہ پتلہ پانی پیکر پھر اُسی اپنی حالت اصلی پہ ہو گیا یہ حال دیکھکر
جیسم کو بہت غصہ آیا اور ایک مرتبہ اُسنے آئینہ اٹھا کر غزالان کو دکھایا اور کہا کہ اپنی صورت دیکھ لے
کہ کیا تیری صورت ہی اپنی شکل ذرا اس آئینہ مین تو دیکھ یہ جو جیسم سیاہ پوش نے کہا ملکہ غزالان
نے جیسم کی طرف نگاہ کی بس دیکھتے ہی نگاہ اُس آئینہ پر پڑی دفعتہً اُسنے ایک چیخ ماری اور تڑپنے لگی
یہ عالم ہوا کہ تمام جسم مین آبلہ پڑ گئے یہ حال دیکھکر جیسم نے اُس گلدستہ سے ایک پھول لے کر طرف ملکہ
غزالان کے پھینکا وہ طوق ہو کر اُسکے گلے مین پڑ گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھولون کا ایک طوق ہی غزالان
اب اور زیادہ تڑپنے لگی بہت بیقرار ہوئی اُن آبلون سے پانی بہنے لگا سر سے پاؤن تک ہزار دن آبلہ
تھے سمندر شاہ نے جو یہ حالت غزالان کی دیکھی عشاق سے کہا کہ ای اُستاد یہ تو نیا سحر کیا جیسم نے مجکو
عشاق نے کہا کہ بادشاہ ہی اگر ایسا نہوتا تو حکومت کیونکر کرتا سمندر شاہ نے کہا اب کوئی صورت

غزالان کے بچنے کی نظر نہین آتی ہو ضرور اسی حالت مین تڑپ تڑپ کر مر جائیگی ادھر یہ حال جو سہراب نے دیکھا کہ غزالان کو جسیم نے بیکار کر دیا اب کوئی صورت اُسکے اچھے ہونے کی نہین ہو ملکہ غزالان نے دھوکھا کھایا اُسکے آئینہ سحر کی طرف دیکھ لیا بڑا غضب ہوا اب جبتک جسیم قتل نہوگا اُسوقت تک غزالان تندرست نہوگی یہ خیال دل مین کرکے اپنے تخت سحر کو صف سے نکالا روبرو بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان مرحمت ہو مین جاکر اس گبر کو قتل کرون غزالان کو بچاؤن بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد بپروردگار عالم کیا سہراب خدمت مین بادشاہ کے جب حاضر ہوا تھا تو اُدھر جسیم نے قصد کیا تھا کہ مین بڑھکر سر غزالان کا کاٹ لون یہ تو بادشاہ اسلام سے اجازت لے رہا تھا کہ گرگین نے جو دیکھا کہ یہ نابکار میری زوجہ کو قتل کرتا ہو تاب نہ رہی فوراً اپنے مرکب کو جولان کرکے اور للکارتے ہوئے اُسکی طرف چلے کہ او گبر ناہنجار دست خود رانگہدار مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون جسیم کے کان مین جو یہ صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا کہ ایک پہلوان بہت قوی میری طرف للکارتا ہوا چلا آتا ہو یا تو یہ طرف غزالان کے نیمچہ سحر کھینچے ہوئے چلا تھا یا تھم گیا اور کہا کہ تو ہی آ تجکو اور اسکو دونون کو ساتھ قتل کرونگا وہ بھی نیمچہ علم کرکے کھڑا ہو گیا کہ گرگین بہت جلد قریب اُسکے پہونچے گرگین کو دیکھکر اُسنے کہا کہ تو پہلوان ہو اور یہ بھی بخوبی ثابت ہو کہ غیر ساحر ہو مین تجھ سے سحر سے نہ مقابلہ کرونگا بلکہ تلوار سے یہ جو اُسنے کہا گرگین نے کہا کہ پھر لا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے وہی نیمچہ جو کہ برائے قتل غزالان علم کرکے چلا تھا اُسکا وار کیا گرگین نے سپر پر روکا ایک شعلہ آگ کا سپر پہ گرا کہ وہ سپر جل گئی اور حدت اُس آگ کی گرگین کے ہاتھ تک پہونچی کہ گرگین نے جلدی سے سپر زمین پر پھینکدی وہ شعلہ آتش گرگین پر آیا گرگین تمام آگ مین پوشیدہ ہو گیا وہی حالت اُسکی بھی ہوئی جو غزالان کی تھی کہ گرگین کے بھی تمام جسم مین آبلہ پڑگئے وہ بھی مرکب پر سے گر کر تڑپنے لگا اب یہ کار دسحر نے کر چلا کہ اسکا سر قلم کردون گو یہ قوت رکھتا تھا کہ سحر سے قتل کرتا مگر اُسنے خیال کیا کہ کیا ضرورت ہو کہ سحر سے قتل کرون کیونکہ یہ دونون بیکار رہین ایسے پر سحر کرنا کیا ضرور ہو تلوار سے کیون نہ قتل کرون جسیم تو یہ خیال کرکے چلا اُدھر سہراب نے بادشاہ و صاحبقران سے اجازت حاصل کی اور طرف میدان کے چلا دیکھا کہ گرگین بھی زمین پر تڑپ رہا ہو بہت افسوس کیا اور دیکھا کہ جسیم اب نیمچہ لے کر بقصد قتل چلا ہو اسنے تخت کو سحر سے ٹھہرا کے صدا دی کہ کیا ایسے لوگون پر اپنے ہاتھ کی صفائی دکھاتا ہو مین آتا ہون مجھ سے مقابلہ کر وہ تو خود اپنی جان سے عاجز ہین بس اسی پر یہ دعوی کہ مین پہلوان ہون اور ساحر ہون دھوکے سے قتل کرتا ہو مین تیرا حریف ہون یہ جو جسیم نے سُنا آواز دی کہ تو بھی آ مین آج تجکو بھی قتل کرونگا غزالان کہ جکو اپنے کمال پر بہت گھمنڈ تھا اور بہت بھروسا تھا وہ تو ایک میرے سحر مین اپنی جان سے گئین کوئی دم کی مہمان ہین یہ پہلوان اُنکی محبت مین آیا تھا وہی حالت اُسکی بھی ہوئی یہی عالم تیرا بھی ہوگا یہ جو سہراب نے سُنا کہا کہ خبر مین آتا ہون جو تیرے بنائے بنے میرا بنایا مین آتا ہون اور انکو مبتلاے سحر کرکے کیون اسقدر غرور کرتا ہو ایک تو انہین غیر ساحر تھا اُسکا مبتلاے سحر کرنا کتنی بڑی بات تھی اور جو کہ ساحرہ تھی وہ عورت تھی عورت ناقص العقل مشہور ہو اُسنے دھوکھا کھایا کہ آئینہ کی طرف دیکھ لیا اگر یہ آئینہ کی طرف نہ دیکھتی تو یہ حالت نہوتی جسیم نے کہا کہ اب تو آ کر میرا سحر دفع کر دیگا یہ کہکر تھم گیا اور کہا کہ انکو اور تجکو ایک مرتبہ قتل کرونگا یہ کہکر طرف سہراب کے مُنھ کرکے کھڑا ہو گیا اب سہراب نے اپنے تخت سحر کو بڑھا کر اُسکے روبرو پہونچایا اور ہم مقابل ہوا جسیم نے کہا کہ لا جو حربہ رکھتا

تاکہ تیری حسرت نکل جائے یہ نہ حسرت رہے کہ اگر مین سحر کرتا تو غالب آتا مثل غزالان کے یہ حسرت
لے کر دنیا سے جاتا سہراب نے کہا یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو سحر کر مین اُسکو رد کر دونگا جب تیرے سحر سے
میرا خدا مجکو بچائیگا اُسوقت مین بھی سحر کرونگا جسیم سیاہ پوش نے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی
تو بھی مثل انکے قتل ہوگا سہراب نے کہا کہ یا تو میری ہی قضا آئی ہی یا تو ہی میرے ہاتھ سے مثل سلیم
و حلیم کے واصل جہنم ہوگا یا مین تیرے ہاتھ سے شہید ہونگا اور داخل بہشت ہونگا درجہ شہادت پاؤنگا
بس یہ جو جسیم نے سُنا کہا کہ واہ کیا خیالات ہین کہ یہ جو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے تو شہادت
پائینگے یہ لفظ شہادت کونسا کلام ہی مین نے آجتک کسی کے منھ سے نہین سُنا سہراب نے کہا
کہ تو اسکی لیاقت کب رکھتا ہی جو یہ الفاظ سنتا تیری بھی یہ حقیقت ہی کہ تو شہادت کی لفظ کو سُنے تیرے
گوش بھی اس قابل ہین یہ کان اس لائق ہین کہ آتش دوزخ سے جلائے جائین نہ کہ یہ لفظ پاکیزہ سننے
مین آئے جس سے کہ بخشش کا نتیجہ ہی جسیم نے کہا کہ یہ لفظ آپ ہی کو مبارک رہے خیر اس تقریر سے کچھ حاصل
نہین معلوم ہو گیا کہ تم حربہ نہ کروگے تو میرے حربہ کو رد کروگے یہ کہکر جسیم نے اُس آئینہ کی طرف دیکھا
اور کہا کہ ای سہراب پہلے تو اپنی صورت اس آئینہ مین دیکھ لے کہ تو مجھ سے مقابلہ کرنے کی لیاقت
بھی رکھتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ غزالان دگر گین اُسی طور سے تڑپ رہے ہین جب یہ جسیم
نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ اس خودبینی سے کیا حاصل یہ جو شیشہ تو ہر ایک کو دکھاتا ہی یہ آئینہ
کیا ہی ایک ٹکڑہ ہی شیشے کا تو خود دیکھ لے کہ اسمین کوئی اثر نہین ہی بالکل بیکار ہی پھینکدے کیون
اپنی اوقات خراب کرتا ہی اگر تیری یہی مرضی ہی تو میرے سامنے کر اسکا بھی حال کھل جائے اب یہ
جو سہراب نے کہا اب جو جسیم نے دیکھا تو دراصل وہ شیشہ تھا کوئی اُسمین حالت نہ تھی یہ دیکھکر
جسیم برہم ہوا اور اسکو اٹھا کر زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ تو نے خوب سحر کیا کہ میرا سحر رد کیا معلوم ہوا
کہ تو ساحر زبردست ہی اچھا تیرے لیے اور تدبیر کی جاتی ہی اب اس سحر کو رد کر یہ کہکر ایک
رول اسکے برابر رکھا ہوا تھا ایک مرتبہ اُٹھا کر تخت پر مارا اور کہا کہ ای تخت کیا تو ساکت کھڑا
ہوا ہی حرکت کر اور اپنے حریف کو قتل کر یہ جو اُسنے کہا اُس تخت مین حرکت ہوئی اور ایک شیر بر
اُس تخت سے پیدا ہوا کہ جسکے دو سر تھے وہ اُڑ کر طرف سہراب کے چلا یہ دیکھکر سہراب نے
ایک کاغذ کا پرچہ جھولی سے نکالا اور ایک پتلہ بہت جلد اُسکا مقراض سے تراشا اور اسکو جلدی سے
تخت پر پھینکدیا اور چند دانے ماش کے پڑھکر اُسپر مارے کہ اُسنے صورت انسانی پیدا کی اور ہاتھ
جوڑ کر کھڑا ہوا کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے ایک کارد جھولی سے نکالکر اُسکے ہاتھ مین دی کہ
اس شیر کو ذبح کر اور اُسکے گردے کھانے یہ تیرا حصہ ہی یہ جو سہراب نے کہا وہ پتلہ طرف اُس شیر
کے چلا وہ شیر تو اُڑتا ہوا اپنے رو مین چلا آتا تھا بس اُس پتلہ نے جو جست کی اُسکی پشت پر تھا
اور ایک کارد اُسکے ماری وہ شیر چیخ مار کر طرف زمین کے چلا پتلے کا ر مارنا شروع کی یہ
جو حال جسیم نے دیکھا ایکبار خاک اُٹھا کر اور اُسپر کچھ پڑھکر اُڑا دی کہ دونون جل جاؤ چونکہ اُسنے
خیال کیا تھا کہ یہ پتلہ شیر کو مار کر اور اُسکے گردے کھا کر سہراب سے کہیگا کہ کیا حکم ہوتا ہی وہ یہ حکم
دیگا کہ میرا یہ جو حریف ہی اسکو قتل کر بس میری طرف آئیگا اُسوقت اسکا دفع کرنا مشکل ہوگا ضروری
کوئی نہ کوئی زخم اُسکے ہاتھ سے میرے جسم پر آئیگا کوئی نہ کوئی عضو میرا بیکار ہو جائیگا کیونکہ سہراب
نے بہت بڑا سحر کیا ہی ابھی تک کامل نہین ہوا ہی یہ دل مین خیال کرکے وہ خاک اُڑائی یہ جو کہنا

کہ دونون جل جاؤ وہ خاک اُنپر جاکر گری خاک کا گرنا تھا کہ دونون مین آگ لگ گئی مثل ہیزم
خشک کے جلنے لگے جب جیسم نے اُس شیر اور ریچلہ کو جلادیا سہراب نے کہا کہ خوب جان بچائی
ورنہ یہ ریچلہ تجکو بھی قتل کرتا جیسم سیاہ پوش نے کہا کہ میرے سحر نے مجکو اس امر سے آگاہ کیا تھا اسی سبب
سے مین نے جلادیا اب مین اور سحر کرتا ہون دوسرے یہ امر ہی کہ مین نے تین سحر کیے تمنے رد کیے اب
مین تمھارے سحر کا مشتاق ہون کہ دیکھون کیونکہ مین نے سُنا ہی کہ تمنے بڑے بڑے اُستادون سے حاصل
کیا ہی ایک زمانے تک چاہ بابل مین رہے ہو وہان کے ساحرون سے حاصل کیا ہی اور ایک عرصہ
تک شہر سمندر یہ مین بھی سپہ سالار رہے ہو سمندر شاہ ایسے ساحر زبردست کی صحبت اُٹھائی ہی کچھ
تم بھی اپنا کمال مجکو دکھاؤ سمندر شاہ بھی سامنے موجود ہی اُسپر تمھارا کمال ظاہر ہو سہراب نے کہا کہ
کیا مین تمکو اپنا سحر دکھاؤن مین کیا کمال رکھتا ہون ہان تم لوگ بڑے صاحب کمال ہو کیونکہ بادشاہ
ہو مین بھی اپنی جان تم ایسون سے بچانے کے لیے کچھ کرلیتا ہون اگر تمکو میرے سحر کا اشتیاق ہی تو لو دیکھ
لو یہ سحر ہوتے ہین چاہ بابل کے ایسے ساحر ہوتے ہین جیسم نے کہا کہ ہان ضرور اشتیاق ہی سہراب
نے کہا کہ یہ جو تمنے سحر کیے ہین یہ میرے ساتھ کے جو کہ ادنے لوگ تھے اور مین نے اُنکو تعلیم کیا تھا
پہلے یہی سحر تعلیم کیے تھے تم ایسے بہت سے میرے شاگرد ہین مین غرور تکبر نہین کرتا ہون کیونکہ غرور
خداوند کریم کو ناپسند ہی یہ صرف تمھارے دکھانے کو مین اپنا کمال ظاہر کرتا ہون یہ کہکر سہراب تخت
پر سے زمین پر کودا اور ایک مشت خاک اُٹھا کر اُسپر کچھ دم کرکے اُسکے چار حصہ کیے اور چارون
طرف اُس خاک کو اُڑادیا تھوڑے عرصہ مین ایک غبار بلند ہوا اور ایک آندھی اُٹھی اُس غبار
سے برف باری ہوئی برف باری کے بعد سنگ برسنے لگے چارون طرف اُس پتھر کی دیوارین
بنگئین ایک قلعہ بنکر طیار ہوا اُسکے برج پر توپین لگی ہوئین تھین ایک مرتبہ قلعہ کا دروازہ کھلا اُس
سے ایک نقابدار پیدا ہوا اُسکے مُنھ پر سیاہ نقاب تھی ایک مرکب سیاہ پر سوار نیزہ ہاتھ مین تلوار
کمر مین سپر پشت پر وہ سوار قلعہ سے نکلکر روبرو سہراب کے آیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے
اشارا کیا کہ یہ جو تخت پر سوار ہی اسے قتل کرو یہ میرا حریف ہی بس وہ سوار مرکب کو مہمیز کرکے جیسم کے
تخت کے سامنے آیا سہراب نے پکار کر کہا کہ ای جیسم اس سوار سے مقابلہ کر اگر تو اسکو قتل کرڈالے تو
مین جانون یہ ایک ادنے میرا سحر ہی جیسم نے جو یہ دیکھا کہ وہ سوار مرکب مہمیز کرکے میری طرف آتا ہی
بس اسنے بھی طرف صحرا کے دیکھا کہ ایک مرتبہ گرد بلند ہوئی اُس گرد سے ایک سوار اژدر پوش بصد
جوش وخروش پیدا ہوا اُسنے للکارا کہ او نقابدار سیاہ پوش کدھر جاتا ہی میرا مقابلہ کر یہ جو اُس
سوار نے صدا دی نقابدار نے اُسکی طرف دیکھا مرکب کو تیز کرکے اُس سوار کی طرف چلا وہ سوار
اژدر پوش بھی مرکب تیز کرکے اُس سوار کی طرف آیا باہم مقابلہ ہونے لگا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ
جیسم نے بھی سوار پیدا کیا ایک مرتبہ قلعے کی جانب اشارہ کیا بس اشارہ کرنا تھا کہ ایک برق چمک کر
قلعہ پر سے اُس سوار اژدر پوش پر گری کہ وہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا اُسکا جلنا تھا کہ نقابدار جو قلعہ کی
طرف سے آیا تھا وہ مرکب اُٹھا کر جیسم سیاہ پوش پر آپڑا ایک ہاتھ تلوار کا مارا جیسم سیاہ پوش نے
سحر کیا کہ سپر سر پر آگئی اور تخت بلند ہو گیا ایک مرتبہ پر اُس مرکب کے پیدا ہوگئے مرکب بھی
اُڑکر برابر اُس تخت کے پہونچا پھر اُس سوار نے تلوار ماری جیسم نے پھر سپر کو پناہ کیا چار وار
متواتر اُس سوار نے کیے ہر ایک وار سے جیسم بچا ایک مرتبہ جیسم نے جوڑے پر ہاتھ ڈالا ایک چھوٹا سا

بغضہ جوڑے سے نکالا اُسکو اُس سوار پر کھینچ مارا وہ سینہ پر اُس سوار کے پڑا مہرۂ پشت کو توڑ کر
پار گذر گیا اُدھر اُس سوار نے چرخ مار کر چیخ ماری اُدھر اُس قلعہ مین حرکت ہوئی قلعہ نے گردش
کھائی اور صدائے تڑاق تڑاق آنے لگی ایک برق چمک کر جو سر پر جسیم کے گرتی ہو اُسنے فوراً سحر
جو کیا خود پتھر کا ہو گیا مگر اُسپر بھی برق نے اسقدر کام کیا کہ سر جسیم کا زخمی ہوا اگر پتھر کا نہوتا تو وہ نیم
تھا اتنا جو زخمی ہوا یہ صرف اُتنے ہی عرصہ مین کہ جبتک وہ سحر کرے اُتنے عرصہ مین اُسکا سر زخمی ہوا
کہ اُسنے اپنے تئین سنگ کر لیا وہ ایک مرتبہ اُس سر سے اُچٹ گئی کیونکہ اُسکا یہ طریقہ تھا کہ وہ
برق ایک مرتبہ گرتی تھی جب وہ پتھر کا ہو گیا تو یہ اُچٹ گئی یہ جو اُچٹ گئی تو وہ سوار جلکر خاک ہوا اُدھر وہ قلعہ
بھی برطرف ہوا اور وہ برق بھی غائب ہوئی سحر سہراب کا تو رد ہوا مگر جسیم کو غصہ آگیا کیونکہ یہ
تو زخمی ہوا تھا سہراب نے جو دیکھا کہ جسیم نے میرے سحر کو رد کیا اور اپنے کو پتھر بنکر بچایا اُسنے آواز
دی کہ واہ کیا سنگدلی دکھائی اگر پتھر نہو جاتا تو میرے سحر بچتا تو مین جانتا کہ تو نے میرا سحر رد کیا اور یہ کوئی
طریقہ سحر رد کرنے کا نہین ہو کہ تو نے اپنے کو پتھر کا کر لیا واہ کیا سحر رد کیا ہو یہ جو صدا جسیم نے
سُنی اسکو بہت ہی غصہ آیا اور اُسی حالت غیظ و غضب مین اُس پتھر سے نکلا بس نکلتے ہی اُسنے
وہ جو گلدستہ اُسکے روبرو رکھا ہوا تھا اُسکو اُٹھا کر ایک مرتبہ طرف سہراب کے پھینکا وہ گلدستہ
آسمان پر جا کر شق ہوا اُس سے آگ پیدا ہوئی آگ نے چارون طرف سے سہراب کو گھیر لیا
اب سہراب اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ اُس نابکار نے ایک کڑہ جو کہ اُسکے
ہاتھ مین پڑا ہوا تھا اُسکو اپنے ہاتھ سے اُتار کر طرف آسمان کے پھینکا وہ کڑا برق بنکر طرف سہراب
کے چلا چونکہ سہراب تو اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا کچھ دفع کی تھی کہ وہ برق آکر
گری کہ سر سہراب کا زخمی ہوا اُدھر سہراب تو اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا کہ سر
سہراب کا زخمی ہو چکا ہو اس زخم کے آنے سے سہراب اور پریشان ہوا اور اُسی حالت پریشانی
مین اُس برق کی طرف متوجہ ہو کر اُف کیا کہ وہ برق تو برطرف ہوئی اب اُدھر اُس آگ نے سہراب
کو پھر گھیر لیا سہراب برق کو دفع کر کے اُس آگ کو دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ خون جو سر سے
نکلا اور جسم پر آیا سہراب کو غش آنے لگا کہ اُدھر جسیم سیاہ پوش نے ایک مرتبہ اپنی جھولی پر
جو کہ اُسکے روبرو رکھی ہوئی تھی اُس جھولی سے ایک ڈبیہ نکالی اور اُس ڈبیہ کو کھولا اُس ڈبیہ
سے ایک چھوٹی سی پتلی نکلی اُس پتلی سے جسیم سیاہ پوش نے کہا کہ تو جا کر سہراب کو گرفتار کر لا
جسیم نے یہ طریقہ کیا کہ ایک سحر کیا حریف اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا اسنے دوسرا سحر کیا وہ
اُدھر کو متوجہ ہوا کہ حریف زخمی ہو گیا ایسا ہی سہراب کے ساتھ بھی کیا کہ پہلے تو اسنے آگ برسائی
وہ اُس آگ کے برطرف کرنے مین مصروف ہوا اسنے برق سحر گرا کر اُسکو زخمی کیا اُسنے برق کو تو
برطرف کر دیا تھا کہ آگ نے جلا دیا خون سر سے نکلا کہ اسیقدر اُسکو ضعف طاری ہوا آگ نے جلایا
اُدھر اُسنے پتلی کو روانہ کیا کہ جا کر گرفتار کر لا وہ پتلی کمند لے کر طرف سہراب کے چلی سہراب
نے یہان آگ کو اُسی حالت غشی مین برطرف کیا تھا کہ اُس پتلی نے آکر ایک پچکاری سہراب
کے اوپر ماری کہ وہ اُسکے جسم پر پڑی اُسی طور سے اُسکے بھی چھالے پڑے یہ بھی تڑپ کر زمین
پر گرا اور تڑپنے لگا اُس پتلی نے قصد کیا کہ سہراب کو گرفتار کر لون کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا
ہوئی اُسنے بنگاہ قہر آلود طرف اُس پتلی کے دیکھا کہ ایک برق تڑپ کر گری وہ پتلی تو جل گئی وہ

پتلی سہراب کو اُٹھا کر اندر زمین کے لیگئی اُدھر برابر غزالان کے بھی زمین شق ہوئی اُسکو بھی اُسکے
بیر اُٹھا لیگئے گرگین اُسی مقام پر تڑپتا رہگیا کہ جب جسیم سہراب کو زخمی کر چکا اور اُسکی پتلی
جل چکی اور سہراب کو بیر سہراب کے اُٹھا لیگئے اُسنے سحر کیا کہ وہ زخم جو کہ اُسکے سر مین آیا تھا
اچھا ہو گیا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ جسیم نے وہ کام کیا کہ کسی ساحر نے ایسا کام نہ کیا
ہوگا خوب جسیم نے غزالان و سہراب کو زخمی کیا اب یہ دونون اسی حالت مین رہین گے اور
تڑپ تڑپ کر مر جائین گے انکا تو کام تمام کر چکا ہی یہ لوگ غیر ساحر ہین انکا مار لینا کتنی بڑی بات
ہی عشاق نے کہا کہ دیکھا آپ نے کیونکہ میان سہراب زخمی ہوئے آپ تو یہ فرماتے تھے کہ یہ
سہراب بہت بڑا ساحر زبردست ہی کوئی بھی اسکا سحر کام مین آیا گلاب نے کہا کہ یہ طریقہ مقابلہ
کرنے کا نہین ہی جب ایک سحر کو دفع کر لیا تو دوسرا سحر کیا نہ یہ کہ ایک سحر کر رہے ہین حریف اُسکی
طرف متوجہ ہوا کہ دوسرا سحر کیا وہ تو اُدھر متوجہ تھا کہ تیسرا سحر جو ہوا حریف اُدھر متوجہ ہوا اُسنے
کام کیا یا اُسنے ایک نہ ایک سحر ضرور کام کریگا ایک مرتبہ دو سحرون کو کوئی نہین رد کر سکتا ہی اسی
طور سے تو سہراب زخمی ہوا اگر ایک سحر ہوتا تو ہم جانتے کہ اسنے ایک ہی سحر کر کے سہراب کو
زخمی کیا یا سہراب کے جسم پر آبلہ ڈالا تو مین جانتا یہ تو سہراب نے دھوکھا کھایا مگر اُسپر بھی یہ جرأت
تھی کہ سہراب نے برق کو رد کیا آگ سحر گل کی کہ اتنے مین وہ پتلی پہونچی چونکہ خون جو نکلا تھا اُسکے
حواس جا چکے تھے ورنہ وہ اس پتلی کو چیر کر پھینکدیتا ہان یہ ساحر زبردست ضرور ہی کہ باوجودیکہ
زخمی ہو چکا تھا اُسپر بھی یہ ہوا کہ اُسکے بیر اُٹھا لیگئے اور اگرچہ بیر سہراب کو نہ اُٹھا لیجاتے تو جسیم
قتل کرتا یہ تو دھوکھا ہوا بدین سبب سہراب مجروح ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور ایسا کیا خیر
جس طور سے چاہا حریف کو زخمی کیا گلاب نے کہا کہ ضرور ایسا تھا مگر نہ اس طور سے کہ جسطور سے
جسیم نے سہراب کو زخمی کیا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر جسیم نے اپنے حواس درست کر کے
ایک سحر کیا کہ ایک غبار بلند ہوا اُس غبار سے ایک برق چمکی اب جو دیکھا کہ غبار برطرف ہوا اُس
غبار کے برطرف ہونے کے بعد جو دیکھا کہ گرگین کی لاش پڑی ہوئی ہی سر الگ پڑا ہوا ہی تن
الگ ہی یہ حال دیکھکر اہل اسلام مین ایک تلاطم پڑ گیا اول تو غزالان کا مبتلاے سحر ہونا اُسکے بعد
گرگین کا اُسی حالت مین مبتلا ہونا تیسرے سہراب کا زخمی ہو کر مبتلاے سحر ہونا یہ حال دیکھکر تمام
لشکر اسلام مین ایک تلاطم عظیم برپا تھا ہر ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ بڑا غضب ہوا کہ دو ساحر تھے وہ
یون کام آئے اب کون ہی جو اس سے مقابلہ کریگا یہان تو لشکر اسلام مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور
ایک تلاطم برپا تھا کہ ایک مرتبہ جسیم سیاہ پوش نے لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اور کوئی
میرے مقابلے کو آئے بس ایک سردار لشکر اسلام سے طرف سے دست چپ کے نکلا اور اپنے
مرکب کو مہمیز کر کے بادشاہ کے روبرو آیا اور عرض کیا کہ مین اجازت میدان چاہتا ہون بادشاہ
نے کہا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا کیونکہ تمھارے جانے کا موقع نہ تھا اسلیے کہ وہ ساحر ہی اور تم
غیر ساحر ہو ساحر و غیر ساحر سے کیونکر مقابلہ ہوگا اُسنے کہا کہ خداوند کریم حافظ ہی یہ بات کہکر یہ
صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا اور آکر صاحبقران زمان کو سلام کیا اور اجازت میدان
چاہی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ سپرد پروردگار عالم کیا اب یہ اجازت لیکر طرف میدان کارزار
کے چلا یہ جو جسیم نے دیکھا ایک مرتبہ جسیم نے صحرا کی طرف دیکھا اور ایکبار گرد اڑائی اُس گرد سے ایک

پیدا ہوا اور خدمت مین جسیم سیاہ پوش کے آیا جسیم نے کہا کہ یہ جو سوار آتا ہی اُس سے مقابلہ کرو سوار
مرکب کو مہمیز کر کے طرف اہل اسلام کے چلا اُدھر سے وہ سردار چلا وسط لشکر مین یعنے دونون لشکرون
کے درمیان مین جو کہ میدان تھا اُسمین اُس سوار کے اور اُس سردار کے مقابلہ ہوا سردار
اہل اسلام نے قصد کیا کہ مین جا کر جسیم سے مقابلہ کرون کہ اُس سوار نے روکا اور کہا کہ مجھسے
مقابلہ کر کے پھر اُدھر کو جانا اُس سردار نے کہا کہ تو کیا مقابلہ کریگا میری ایک ضرب مین تیرا کام
تمام ہوگا اُس سوار نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرا مقابلہ کریگا یہ کہکر اُس سوار نے کہا
کہ لا جو حربہ رکھتا ہو سردار اسلام نے کہا کہ پہلے تو حربہ کر اگر ہمارا پروردگار عالم تیرے حربے سے
بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے بس اُس سوار نے یہ سُنکر اور نیزہ اُٹھا کر سینہ پر سردار لشکر اسلام کے
مارا انھون نے بڑی تیزی سے روکا بس اُسنے نیزہ ہاتھ سے چھوڑ دیا اور تلوار کا وار کیا سردار لشکر
اسلام نے اُسکے وار کو رد کر کے اپنا جو وار کیا اُسنے سر کو اُسکی طرف بڑھایا انھون نے تلوار ماری
اُسکی گردن پر پڑی گردن سے ایک فوارہ خون کا نکلا وہ ہاتھ پر سردار اسلام کے پڑا یہ معلوم ہوا
کہ کسی نے آگ لگا دی اُسنے بیتاب ہو کر تلوار چھوڑ دی ہاتھ پر آبلہ پڑ گیا اُدھر وہ خون جو زمین پر گرا
زمین سے ایک غبار بلند ہوا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا کہ یکایک وہ غبار برطرف ہوا اور دیکھا کہ لاش
اُس سردار کی زمین پر پڑی ہوئی ہی مرکب کوتل کھڑا ہوا ہی یہ حال دیکھکر سب اہل اسلام نہایت
حیران ہوئے اور دیکھا کہ وہ سوار جو کہ طرف سے صحرا کے آیا تھا وہ اُسی طور سے کھڑا ہوا ہی بس
اُس سوار نے پھر صدا دی کہ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سُنکر اور ایک سردار لشکر اسلام
سے بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا اور اُس سوار سے مقابلہ ہوا اُس سوار نے تلوار
ماری اس خداپرست نے اُسکے وار کو رد کر کے اپنی تلوار کا وار کیا اُسنے پھر گردن خم کی اُسنے تلوار
ماری اُسکا سر تن پر سے اُڑ گیا اور ایک آگ کا شعلہ اُسکے جسم سے نکلا اُس شعلہ نے اُسکو گھیر لیا
پھر غبار بلند ہوا جب غبار برطرف ہوا دیکھا کہ خداپرست کی تو لاش پڑی ہوئی ہی وہ سوار اُسی طور
سے مرکب پر سوار کھڑا ہی پھر مبارز طلب کیا اور ایک سردار لشکر اسلام سے مقابلہ کو نکلا بادشاہ سے
اجازت لیکر میدان کارزار مین آیا جیسے ہی یہ اُسکے قریب پہونچا اُسنے کاوے پہ مرکب کو ڈالا اور
اُس سے ایک غبار بلند ہوا دونون سوار اُس غبار مین پوشیدہ ہوگئے جب وہ غبار برطرف ہوا
سب نے دیکھا کہ لاش خداپرست کی پڑی ہوئی ہو سر تن پر نہین ہی اسی طور سے اُسدن شام تک
جب سے سہراب زخمی ہوا ہی اُسکے برام ٹھالے گئے ہین جب سے لشکر اسلام کے پندرہ سردار غیر ساحر
کام آئے اب سوائے غیر ساحر کے ساحر کون ہی جو مقابلے کو نکلے بس شام ہوگئی جسیم سیاہ پوش
نے طرف قسیم کے دیکھا اور اشارہ کیا کہ اب طبل بازگشت بجوائیے چونکہ شام ہوگئی ہی آج لشکر کفار
مین بڑی خوشی ہی سمندر شاہ بھی بہت خوش ہی ہر مرتبہ عشاق سے کہتا ہی کہ اُستاد کیا خوب جسیم نے
سحر کیا ہی دیکھیے کس طور سے خداپرست قتل ہو رہے ہین یہ کیونکر مقابلہ کرینگے عشاق نے کہا کہ ای
سمندر شاہ بس زیادہ تر اہل اسلام کو سہراب و غزالان پر بھروسا تھا سو پہلے وہ تو قتل ہوئے
اُسکے بعد ان سب کی نوبت آئی اب یہ لوگ ضرور اسی طور سے قتل ہونگے کیا کر سکتے ہین وہ غیر ساحر
ہین یہ ساحر ہین بھلا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ ساحر کے روبرو یہ
لوگ بالکل بیدست و پا ہین کوئی ان لوگون کا زور نہین چل سکتا ہی عشاق نے جواب دیا کہ ہان یہ

بات آپ بہت درست فرماتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اب مقابلہ کا خاتمہ ہوگیا
کیونکہ اب شام ہو گئی ہی اسوقت مقابلہ نہوگا اب شہر کی طرف چلنا چاہیے یہ سنکر سمندر شاہ نے
جواب دیا کہ جب لشکر طرف فرودگاہ کے واپس جائین گے تو ہم بھی شہر کی طرف واپس چلین گے
عشاق نے کہا کہ بہت خوب یہی بات اچھی ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی گلاب کو اپنی بہن غزالان
کا بہت رنج و غم ہی بڑا ہی اسکو اپنی بہن کا صدمہ ہی یہ تو اس صدمہ مین اپنے طاؤس سحر کو روکے ہوئے
اپنے مقام پر برتبہ سپہ سالاری کھڑا ہی کیونکہ سمندر شاہ جو آتا ہی اور جو مرتبہ جس سردار کا اُسکے دربار
مین ہی اُسی مرتبون سے وہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوتے ہین چونکہ یہ بھی اپنا ایک
چھوٹا سا لشکر لیکر براے دید تماشاے جنگ آتا ہی گلاب کو بہت رنج ہی اُدھر قسیم نے باشارہ
جسیم طبل باز بجوایا جیسے صداے طبل باز بلند ہوئی لشکر اسلام مین بھی کوس باز پر چوب پڑی جو سردار
مقابلہ کرنے کو نکلا تھا وہ صداے طبل باز سنتے لشکر کو واپس گیا چونکہ جسیم نے اشارہ کیا تھا اُسکے کہنے
سے قسیم نے طبل باز بجوایا تھا اس سبب سے جسیم سیاہ پوش نے صدا دی کہ اے اہل اسلام و فرقہ
خدا پرستان آگاہ ہو کہ اب تو شام ہو گئی مین تمکو اس رات کی مہلت دیتا ہون کل بوقت سحر جو میدان
مین آؤنگا تو ایک کو زندہ نہ رکھونگا سب کو ایک ہی مرتبہ قتل کرونگا لہذا تم سب باہم صلاح کر کے
حاضر خدمت ما بدولت ہو اور دین اسلام کو ترک کرو ورنہ تم سب کی قضا آگئی ہی اب ایک مسلمان
میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا آیندہ تمکو اختیار ہی اُسنے سحر کیا وہ سوار جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا
گیا اس ناری نے ایک مرتبہ برق چمکا کر اُن سب لاشون کو جلا دیا یہ نئی آتش مزاجی کی راوی نے
بیان کیا ہی کہ لاشون کو جلا کر اور اپنے تخت سحر کو پھیر کر طرف اپنے لشکر کے چلا اہل اسلام نے اُسکی
اس تقریر کے جواب مین ہزارون دشنام دیے جب اپنے لشکر مین پہونچا قسیم اپنے لشکر کو لیکر طرف
فرودگاہ کے واپس چلا لشکر اسلام بھی مغموم و رنجور طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گیا لشکر اسلام نے
پڑاؤ پر جا کر کمر کھولی سب اپنے اپنے مقام پر گئے سردار درباری لباس پہنکر طرف دربار کے چلے
بادشاہ و صاحبقران بھی بارگاہ مین آئے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا صاحبقران اپنے دنگل
پر رونق افروز ہوئے سب سردار آکر اپنے مقام پر بیٹھے دنگل پر اُن سردارون کے غاشیہ پڑگئے
جو کہ مقابلہ مین کام آئے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ جو ہاتھ غزالان و سہراب کو اٹھا لیگئے
تھے اُنھون نے لا کر اُن دونون کو اُنکے خیمہ مین پہونچا گئے تھے یہان اُنکے خادم اُنکی تیمارداری مین
مصروف ہوئے مگر اُنکی یہ حالت ہی کہ آہ آہ کر رہے ہین خادم گرد و پیش بیٹھے ہوئے ہین جب بادشاہ
میدان جنگ سے دربار مین آئے تو اُنکے خادمون نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا کو دھکے پہونچا
گئے ہین اُنکی حالت بہت خراب ہی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ جراحون کو حکم دیا جائے کہ وہ جا کر اور
اُنکی حالت دیکھکر کچھ علاج کرین بادشاہ نے اسوقت حکم دیا جراح طرف خیمہ سہراب و غزالان
کے گئے اُنکو دیکھکر بہت افسوس کیا کہ اُنکے تمام جسم مین آبلہ پڑے ہوئے تھے اُن جراحون نے
اُن سب آبلون کو دھویا اور اُن آبلون پر مرہم کے پھاہے چڑھائے اسقدر آبلے پڑے ہوئے
تھے کہ کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ آبلہ نہ پڑے ہون ادھر تو ان دونون کا علاج ہونے لگا اُدھر بادشاہ
نے صاحبقران زمان سے فرمایا کہ آج بہت بڑا معرکہ پڑا استرہ سردار ہاتھ سے اُس مرتد کے
درجہ شہادت پر فائز ہوئے اب سہراب و غزالان کی بھی کوئی امید زندگی کی نہین ہی صاحبقران

نے فرمایا کہ کیا عرض کرون کیونکہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر ہین اس سبب سے یہ نوبت ہوئی اگر پہلوان ہوتے تو یہ حالت نہوتی ہمارے لشکر کے سردار ظفریاب ہوتے ساحرون سے کوئی بس نہین چلتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہی سبب ہی خیر خداوند کریم اپنا فضل کریگا ہماری ظفر ہوگی صاحبقران زمان نے فرمایا کہ ہمارا تکیہ اُسی پروردگار عالم وحدہ لاشریک کی ذات پر ہی یہان تو بادشاہ و صاحبقران مین یہ تقریر ہو رہی ہی ادھر قسیم و جسیم جو اپنی فرودگاہ پر پہونچے لشکر نے پڑاؤ پر آکر کمر کھولی یہ دونون دربار مین آئے سب سردار حاضر ہوئے قسیم نے اہل دربار سے کہا کہ تمنے دیکھا کیونکر بھائی نے غزالان و سہراب کو زخمی کیا اگر وہ اُسکے سر نہ اٹھا لیجاتے تو یہ اُنکو بھی مثل ان سب کے قتل کرتے اور لاشین جلا دیتے اہل دربار نے کہا کہ آپ دونون بھائیون کا مثل و نظیر نہین ہی آپکے سحر کا جواب نہین ہی نہ قوت کا اگر کوئی قوت بازو سے مقابلہ کرے تو آپ اُسکو بھی زیر کرلین قسیم نے کہا کہ طبل جنگ بجے فوراً نقارۂ رزمی پہ چوب پڑی ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی کہ پھر لشکر کفار مین طبل رزمی بجا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی کوس حربی بجے یہان بھی بموجب حکم بادشاہ نقارے پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب لوگ سامان جنگ کرنے لگے اُدھر لشکر کفار مین بھی سامان جنگ ہونے لگا ہر ایک ساحر اپنے سحر کو جگانے لگا بادشاہ اسلام نے حکم نواخت طبل دے کر دربار برخاست کیا یہان تو سب سردار اپنا بندوبست کر رہے ہین اُدھر لشکر کفار مین جب قسیم طبل جنگ بجنے کا حکم دے چکا تو اُسنے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون ہم کچھ دیر گانا سنین گے کیونکہ جبسدن سے ہم یہان آئے ہین ایک دان بھی محفل رقص و سرود نہین برپا ہوئی سوائے رنج و غم کے یہ نابکار بھائیون کا بھی غم بھول گئے ایسی اس فتح سے خوش ہوئے اُسی وقت طائفہ حاضر ہوئے ایک مطربہ نے محفل مین آکر یہ غزل گائی غزل

گھر بھی ہم اُنکے گھر کے برابر بنائینگے
فرماتے ہین وہ یون دل نازک کو توڑ کر
ہم بیچ کو توڑ کے منجن بنائین گے

چھلا جو اپنے ہاتھ کا دیدین ہین حضور
دیکھین تو شیشہ گر اسے کیونکر بنائینگے

اپنا مزار متصل در بنائین گے
اُسکو دل جہاز کا لنگر بنائینگے
فرماتے ہین وہ سرمہ کا دنبالہ پونچھکر

اس نازنین نے یہ غزل خوب بتا بتا کے گائی اہل محفل اُس مطربہ کی تعریف کرنے لگے اور محظوظ ہو کر سب اہل محفل نے بہت انعام دیا کہ وہ مالا مال ہو گئی اب دوسرے طائفہ کو حکم ملا کہ وہ حاضر ہو بموجب حکم دوسرا طائفہ بھی حاضر ہوا پہلے وہ گت ناچی اُسکے بعد کھڑے ہو کر اس رقاصہ نے یہ غزل داغ کی بہ الحان داؤدی اس ادا سے گانے لگی غزل

مٹ گئے عشق مین گھر سیکڑون ویران ہوکر
جب کہین جاتے ہو آتے ہو پشیمان ہوکر
اُسکو حسرت نہ رہے دشمن ایمان ہوکر
ہنتو اُس داغ کے قائل ہین جو چمکے تا حشر
درد سر ہونے لگا اُنکے زیادہ تعریف
سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر
خیر بہتر ہی تغافل ہی سہی سُن لینا
مصلحت ہے نہ کیا جور تو کیا ہوتا ہی

پھر گئی آنکھ تیری گردش دوران ہوکر
تمکو جانا نہین آتا ابھی مہمان ہوکر
کوئی دن دیکھ لو اے داغ مسلمان ہوکر
دل کے پردے مین چراغ تہ دامان ہوکر
اُٹھ گئے آج وہ محفل سے پشیمان ہوکر
آئے ہو کیا طرف گور غریبان ہوکر
جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہوکر
آدمی توبہ کرے دل سے پشیمان ہوکر

نالے رہجاتے ہین رک رک کے مرے سینہ مین — تیر بیٹھا ہے ترے حلق کا دربان ہوکر
یہ ہنر دست جنون کا یہ سلیقہ دیکھو — دھجیان اُڑتی ہین دامن کی گریبان ہوکر
کس خرابی مین ہین آزار محبت والے — یہ بگڑتا ہو مرض قابل درمان ہوکر
دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہین — کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہان ہوکر
اپنے ہاتھون سے وہ خط چاک کر اے قاصد — یہ رہیگا مرے سینے مین گریبان ہوکر
ضعف سے خوش ہون کہ جب ہاتھ رکھا سینہ پر — اُنگلیان چبھ گئین دل مین تیری مژگان ہوکر
اس نزاکت سے یہ ڈر ہو کہ گلے پر میرے — تیری تلوار نہ رہجائے گریبان ہوکر
تیری حسرت مجھے لائی ہو تری محفل مین — مین نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارمان ہوکر
ہائے ویرانی دل بے سروسامانی دل — تیرے ارمان بھی پچھتائے ہین مہمان ہوکر
نور رکھتا ہو مرے دل مین کہ ہر آہ کے ساتھ — رہگئی برق تجلی سے نمایان ہوکر
پاس رہنے کی محبت بھی تو ہو جاتی ہے — کیون کہین جائین ہماری شب ہجران ہوکر
تجکو معلوم بھی ہو رات کو در پر تیرے — نالے کرتا ہو کوئی روز غزلخوان ہوکر
داغ تو کعبے سے جاتا ہو جو بتخانے کو — شرم آتی نہین کمبخت مسلمان ہوکر

یہ غزل اُس نازنین نے اس غضب سے گائی کہ وہ تمام محفل اُسکی اداؤن سے پامال ہوگئی ہر ایک اپنے دل کو پکڑ کر رہگیا جو عاشق تن تھے وہ آہ آہ کرنے لگے اُنکے رو بر تصویر یار پھرنے لگی یہ محفل رقص و سرود تا نصف شب برپا رہی آخر کو قسیم نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے یہان دونون طرف طلایہ پھر اکیا صدائے ہوشیار باش بلند رہی طبل رزمی بجا کیا اُدھر سمندر شاہ جو شہر مین گیا روز تو دربار نہ کرتا تھا آج تھوڑی دیر دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا اور سب اہل دربار کو رخصت کیا خود داخل محل ہوا آج بہت خوش ہو محل مین جاکر حکم دیا کہ ہم اسوقت ناچ دیکھین گے یہان بھی ایک گائن حاضر ہوکر یہ غزل نہایت نازوادا سے گائی غزل

تمنا مرگئی ہوئی ناامیدی
کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا
برائی تری کچھ نہین بات کیا ہی
لگا ہون مین جادو سا کچھ کردیا تھا

بندھا ہے کہین غنچہ دل سے ملا تھا
یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا
کہا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا
مرا دل ہی یہ میرے حق مین برا تھا
بلا ئین جو کچھ اُسکے ملنے سے دیکھین

گل اسکا گریبان و دست صبا تھا
جو اسطرح غیرون سے ملتا رہا ہی
کہا تب اچنبھا سا کچھ مین سُنا تھا
تم آکر جو پہلے سے مجھ سے ملے تھے
نہ ملتے تو اے درد اُس سے بھلا تھا

اس نازنین نے اس نازوادا سے گائی کہ سمندر شاہ جھومنے لگا اِدھر گلاب جو روز اپنے مکان مین جاتا تھا تو خوش ہوتا تھا اور جو معرکہ گذرتا تھا سب مان سے بیان کرتا تھا آج جو گیا بہت رنجیدہ تھا مان نے جو صورت دیکھی پوچھا کہ ای گلاب کیون آج مزاج کیسا ہو اُسنے کہا کہ مزاج تو اچھا ہو مگر ای والدہ وہ صدمہ آج ہمکو پہونچا ہو کہ کبھی نہ پہونچیگا مان نے کہا کہ ای فرزند بیان کر اُسنے کہا کہ والدہ صاحبہ یہ تو آپکو معلوم تھا کہ غزالان لشکر اسلام کے ساتھ تھی کل کا معرکہ تو مین نے بیان کیا تھا کہ سہراب نے نکلکر سلیم جادو و حلیم جادو کو قتل کیا تھا آج جسیم خود مقابلے کو نکلا پہلے اُسکے مقابلے کو غزالان نکلی پہلے تو خوب سحر چلے غزالان نے اُسکے سحر ردکیے آخر کو جسیم نے آئینہ سحر دکھا کر اُسکو مبتلائے سحر کیا اُسکے بعد اور ایک سردار نکلا وہ بھی اُسی طور سے مبتلائے سحر ہوا

پھر سہراب نکلا وہ بھی خوب خوب لڑا اور مقابلہ کیا آخر کو وہ بھی جسیم کے ہاتھ سے زخمی ہوا اُسکو بھی اُسکے
برا اُٹھا لیگئے گلاب نے کل حال جنگ بیان کیا اور کہا کہ یہ افسوس ہو کہ اگر وہ گیسو بریدہ شریک
اہل اسلام نہوتی تو ضرور مین مقابلہ کرتا جسیم کی یہ بھی لیاقت تھی کہ غزالان کو زخمی کرسکتا یا وہ اُسکے
ہاتھ سے زک پاتی مگر یہ سب انجام اُسکے اہل اسلام کی شراکت سے ہوا کہ مین بھی کھڑا دیکھا کیا سمندر
شاہ بھی تماشاے جنگ کھڑا دیکھا کیا اُسکی مان نے کہا کہ ای بیٹا پھر اسکا افسوس ہی کیا جو کہ اپنے
قبضہ سے نکل گیا اور دوسرون کی شراکت کی اُسکا کسی طور سے صدمہ کرنا بیکار ہی کیونکہ وہ ہمارا اب
نہین ہی بلکہ وہ ہمارے خون کا پیاسا ہی اور ہماری ذلت کا خواستگار ہی پھر ہم اُسکی ذلت پر کیون رنج و
غم کرین بلکہ خلاف ہی گلاب نے کہا کہ یہ آپکا بجا ارشاد ہی مگر عزیز کی ذلت نہین دیکھی جاتی خواہ وہ
شریک اپنا ہو خواہ نہو مگر اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہو گیا کیونکہ اب جبتک جسیم قتل نہوگا اُسوقت
تک اُسکا اس عذاب سے نجات پانا غیر ممکن ہی اسی بلا مین وہ تڑپ تڑپ کر مرجائینگے مان
نے کہا کہ ای فرزند تو اسکا بیکار غم کرتا ہی جبکہ اُسکو تیرا رنج و غم نہین ہی اُسنے مجکو اور تجکو دونون کو ترک
کیا اورون کی شراکت کی اور اُن لوگون کی شراکت کی ہی جو کہ جان کے ہم سب کے دشمن ایمان کے
حریف بھی اُسکے لیے کیا ضرورت ہی جو ہم غم کرین ہمارے نزدیک وہ اُسی دن مرگئی جسدن سے
ہمسے جدا ہوئی ہمارے نزدیک مردہ ہی پھر مردے کے لیے صدمہ کرنا بالکل خلاف دانائی ہی اور
نہ یہ ممکن ہی کہ وہ اب ہماری شرکت کرے جو ہم اُسکے لیے کوشش کرین گلاب نے کہا کہ یہ جو آپنے
ارشاد کیا کہ وہ اب ہماری شرکت نہ کرے گی جو ہم اُسکے لیے کوشش کرین اگر وہ شرکت بھی
کرے تو کوشش نہین ہوسکتی ہی سوائے اس امر کے کہ سمندر شاہ سے مخالفت کرین جسیم سے
مقابلہ کرین اُسکو قتل کرین جب وہ رہائی پائے یہ تو غیر ممکن ہی اور نہ کوئی لشکر اسلام مین ساحر ہی
جو اُسکو قتل کرے سُنا گیا ہی کہ قسیم اس فکر مین ہی کہ جو کہ لشکر اسلام کا صاحبقران ہی اُسکا اسم اعظم
بند کرے اگر اسم اعظم بند ہو گیا تو پھر تمام لشکر اسلام کا خاتمہ ہی مان نے کہا کہ تمکو اس سے کیا تم نہ رنج
کرو اُس ننگ خاندان کا اور یہ تصور کرلو کہ اُسکو مرے ہوئے ایک زمانہ ہوا اگر اُسی زمانہ مین
مرجاتی جب اُسکے مرنے کی خبر آئی تھی تو کیا تھا یہ خیال کرلو کہ وہ اُسوقت مرگئی جب دوسرون
کی شریک ہوئی اب اُسکا صدمہ کرنا بیکار ہی گلاب نے کہا کہ اب یہ نہ خیال کیا جائیگا تو کیا ہوگا
کیا اُسکے لیے سمندر شاہ سے بگاڑی جائیگی یہ تو ممکن نہین ہی بس مین تو صبر کرچکا ہون یہ کہکر مان کے
پاس سے اُٹھا اور اپنے مقام پر آیا اسی فکر مین مبتلا رہا مان بھی اسی تردد مین رہی وہ رات گذری
یہ صبح کو درباری لباس پہنکر سمندر شاہ کے پاس گیا سمندر شاہ سب کو لیکر طرف میدان کے
چلا وہان رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا بوقت سحر دونون لشکر میدان مین آکر
صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے لشکر مین چلے گئے سمندر شاہ بھی آکر ایک جانب اپنے
مقام پر کھڑا ہوا کہ لشکر کفار سے جسیم سیاہ پوش نکلا اور اُسنے میدان کارزار مین آکر آواز دی کہ ای
فرقۂ خدا پرستان تمنے کوئی تدبیر صلح کی نہ کی اُسی طور سے میدان مین برائے مقابلہ نکلے معلوم ہوا کہ
تمھاری قضا ہی آئی ہی بس اب جسکو مقابلہ کرنا ہو میرے مقابلے کو آئے مین میدان مین موجود
ہون یہ جو جسیم نے کہا صاحبقران نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی اس نابکار کے مقابلے کو نہ
جائے کیونکہ یہ ساحر ہی مین خود جاتا ہون اسلیے کہ صاحب اسم اعظم ہون اہل لشکر نے عرض کیا کہ

ہم کبھی آپ کو نہ جانے دینگے جبتک ہم لوگ زندہ ہین اُسوقت تک آپ میدان جنگ مین
نہ تشریف لیجائین جب یہ کلمہ صاحبقران نے اہل لشکر سے سُنا مجبور ہوئے بس ایک سردار
بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا جسیم سیاہ پوش نے سحر کیا وہی سوار صحرا
سے پیدا ہوا اُسنے خداپرست سے مقابلہ کیا جیسے مقابلہ کیا خداپرست نے تلوار ماری اُسنے سر جھکا
دیا تلوار سر پر پڑی کہ اُسکا سر شق ہوا اُس سر سے ایک جانور پیدا ہوا اور اُس خداپرست کے
سر پر آکر ایک ذفیر دی بس ذفیر کا دینا تھا کہ ایک برق چمک کر گری اُسکے گرنے سے تاریکی ہوئی
زمانہ تیرہ و تار نظر آنے لگا بعد ایک لمحہ کے وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو سب نے
دیکھا کہ وہ خداپرست زمین پر پڑا ہوا ہی اور سر اُسکے تن پر نہین ہی اور وہ سوار اُسی طور سے کھڑا
ہوا ہی اُسکے کہین نشان زخم نہ تھا اتو لشکر اسلام سے تانتا بندھ گیا سردار نکلنے لگے اور قتل ہونے
لگے دوپہر تک بیس سردارون کی نوبت آئی اُسنے اُسی طور سے سب کو قتل کیا اب تمام لشکر
اسلام مین تلاطم پڑ گیا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے خود قصد کیا کہ مین خود براے مقابلہ نکلون
مرکب کو پھیر کر طرف تخت شاہی کے لائے اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے کیونکہ
اس گبر ناہنجار نے قیامت برپا کر رکھی ہی یہ بدون میرے جائے نہ قتل ہوگا کیونکہ وہ ساحر ہی اور
یہ لوگ غیر ساحر ہین یہ اُسکا کیا کر سکتے ہین سب جاکر مبتلاے سحر ہوتے ہین اس سے کیا فائدہ ہی
کہ بندگان خدا کی جانین برباد ہون اور مین صاحب باطل السحر ہون میرے ساتھ اُسکا سحر کچھ کام نہ
دیگا مین اُسکا سحر باطل کر کے قتل کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو نہوگا کہ مین آپ کو جانے دون اگر
یہی قصد ہی تو مین بھی ہمراہ چلتا ہون کیونکہ میری حکومت آپکی وجہ سے ہی مین پھر کیا کرونگا جب
آپ لشکر مین نہونگے بادشاہ نے جو یہ فرمایا تو صاحبقران عالیجاہ نے اُسکے جواب مین یہ فرمایا
کہ نظر بخداے کریم فرمائیے مین جاکر اس نابکار کو قتل کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ضرور ہے
مگر ابھی ایسا وقت نہین ہی کہ آپ تشریف لیجائین پہلے مین جاکر اپنا حوصلہ نکال لون پھر آپ کو
اختیار ہی اسی گفتگو مین سب عزیز و سردار لشکر قریب بادشاہ و صاحبقران آگئے ہر ایک نے
عرض کیا کہ جبتک ہمارے دم مین دم ہی ہم حضور کو براے مقابلہ نہ جانے دینگے اگر وہ ساحر ہی
تو ہمکو مرتبۂ شہادت نصیب ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائیون مین صاحب اسم اعظم ہون
میرے روبرو اُسکا سحر نہ چلیگا مجھپر اُس نابکار کا سحر تاثیر نہ کریگا پھر اس سے کیا حاصل کہ تم لوگ
جاکر اپنی جانین برباد کرو اُن سب نے عرض کیا کہ جسوقت تک ہم غلام زندہ ہین یہ امر غیر ممکن
ہی کہ ہم آپ کو طرف میدان کے قدم بڑھانے دین صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل
ہوئی کہ اتنے مین مملوک نے عرض کیا کہ یہ غلام اب اُسکے مقابلے کو جائیگا میرے بعد آپ کو
اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا مملوک سب سے رخصت ہو کر میدان مین آیا
اُس سے مقابلہ کیا بس جیسے ہی مملوک نے تلوار اُٹھائی اُس سوار نے ایک چیخ ماری کہ تمام
زمین کانپ گئی اور شق ہوئی مملوک مع مرکب اُس زمین مین سما گیا اور ایک غبار بلند ہوا اب
جو وہ غبار برطرف ہوا سب نے دیکھا کہ مملوک کی لاش پڑی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر نبیرۂ جناب
صاحبقران ثانی جمشید بن داراب سیمین زرہ اپنے پرے سے مرکب کو چھیڑ کر نکلے اور
بادشاہ سے اجازت جنگ لیکر میدان مین آئے اور اُس سوار سے مقابلہ کیا اُسنے ایکبار پھر

چیخ ماری کہ اُسی طور سے زمین شق ہوئی اور پھر غبار بلند ہوا تاریکی چھاگئی جب وہ غبار برطرف
ہوا اُسی طور سے اُمی بھی لاش پڑی ہوئی تھی اب تو لشکر مین صدائے گریہ سے ایک شور برپا
تھا لشکر مین طلاطم تھا یہ حال دیکھکر **صاحبقران** نے خود قصد فرمایا کہ بادشاہ نے روکا اور سب
سردار گرد **صاحبقران** کے جمع ہوگئے ہر ایک **صاحبقران** کے روبرو ہاتھ جوڑ رہا ہو کہ آپ
تشریف نہ لیجائیے ابھی ہم لوگ موجود ہین جب ہم لوگ نہونگے اُسوقت پھر آپ کو اختیار ہو اُدھر
بادشاہ الگ منع فرمارہے ہین ایک شور وغل برپا ہو ابھی کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کو نہین گیا ہو
کوئی دوپہر سے کچھ دن نے تجاوز کیا ہو یہ نابکار مبارز طلب کر رہا ہو نہ **صاحبقران** کسی سردار کو
اجازت دیتے ہین اور نہ تو **صاحبقران** کو سردار میدان مین جانے دیتے ہین یہان تو یہ حال ہو
کہ ایک مرتبہ سمت جنوب سے ایک غبار بلند ہوا اُس غبار کا رنگ کاہی تھا شعر از دامن دشت
عاج اورنگ + گردے برخاست توتیا رنگ دیگر ز گرد و غبارے کہ شد بر سپہر + رہ رفتن خویش
گم کرد مہر + یہ گرد جو اُٹھی اُس گرد سے تمام صحرا تیرہ و تاریک ہو گیا اب یہ جو عالم لشکر اسلام و
کفار نے دیکھا سب لوگ اُس طرف متوجہ ہوئے بادشاہ نے **صاحبقران** زمان سے فرمایا
کہ اچھا اس گرد کو دیکھ لیجیے کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی ہو پھر آپ مقابلہ کو تشریف لیجائیے گا اب
صاحبقران و کل سردار اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے جسیم سیاہ پوش بھی اُسی طرف متوجہ ہوا
سمندر شاہ بھی اُس گرد کی طرف دیکھنے لگا اُس گرد کا یہ حال تھا کہ بلند ہوتی ہوئی چلی آتی تھی
تمام صحرا تاریک نظر آتا تھا یہ حالت تھی کہ گرد تیرہ تیرہ سر گرد با سمان رسیدہ و پائے گرد بزمین
دوزیدہ مثل زلف محبوبان کے پیچیدہ یہ آئی وہ آئی بس وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی
بس اُسکے شق ہونے سے روشنی ہوئی اب جو دیکھا کہ اُس گرد کے اندر سے گرد سبز رنگ پیدا
ہوئی کہ جس سے تمام صحرا زمردگون ہوگیا ہر ایک شجر پر عالم بہار نظر آنے لگا تمام سبزہ جو کہ دھانی تھا
ہرا ہو گیا اُس گرد سبز رنگ سے صدائے سم مرکب آرہی تھی سنانین جو چمک رہی تھین یہ معلوم
ہوتا تھا کہ گویا زمرد کی کشتیون مین خودون کی کلغیان عجب لطف دکھاتی تھین یہ جو سب نے دیکھا بادشاہ
نے **صاحبقران** سے فرمایا کہ کوئی لشکر آتا ہو ادھر سمندر شاہ نے **عشاق** سے کہا کہ اُستاد کوئی
ہمارا مددگار اور آتا ہو تمنے بیکار سب کو طلب کیا قسیم نے آکر فیصلہ کر دیا اب کیا ضرورت ہو جسیم
نے تو سب کو قتل کر ڈالا آپ ملاحظہ فرمارہے ہین کہ کیا طلاطم لشکر اسلام مین پڑا ہوا ہو بڑے بڑے
سردار جسیم **سیاہ پوش** نے قتل کیے **عشاق** نے کہا کہ اگر کوئی آپکا مددگار آتا ہو تو آنے دیجیے
پھر کیا کیا جائے اور اچھا ہو کہ وہ بھی شریک قسیم ہو کر مقابلہ کریگا سمندر شاہ نے کہا کہ ہان یہان
تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر قسیم و جسیم نے خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی سمندر شاہ کے طلب کیے ہوئے
ہین کہ لشکر لیکر برائے کمک سمندر شاہ آتا ہو اب آکر کیا کریگا مین نے تو خاتمہ کر دیا ہو راوی نے بیان
کیا ہو کہ وہ گرد سبز رنگ آکر شق ہوئی اُس گرد سے اسی علم سبز رنگ کہ جبکے پردون پر تعریف خدائے
وحدہ لاشریک تحریر تھی ظاہر ہوئے آگے آگے سقے سبز وردیان پہنے ہوئے چھڑکاؤ کرتے ہوئے
ان دونون لشکرون کو دیکھکر ایک جانب صف باندھکر کھڑے ہوگئے اُن علمدارون نے جو لشکر دیکھے
یہ بھی ایک مرتبہ سب کے سب صف بستہ ہوئے اُسکے عقب مین اور جلوس سواری تھا جب
سب جلوس سواری آچکا تو دیکھا کہ ایک نقابدار **سبز پوش** مرکب سبز رنگ پر سوار نقاب سبز رنگ

منھ پر پڑی ہوئی شمشیر زمرد نگار رکاب مین نیزہ کوتی مرکب پر رکھا ہوا خود زمرد گون سر پر زرہ
زمرد نگار بر مین سپر دوش پر ترکش لگا ہوا کمان کیانی بالاے دوش موزے پانون مین اور
دامستانین ہاتھون مین مرکب اُڑاے ہوئے چلا آتا ہی گرد اُسکے سرداران زمرد پوش مرکبون
پر سوار عقب مین لشکر قریب اسی ہزار کے سب سبز پوش دوش بدوش چلتہ پوش چار آئینہ بند
رکاب برکاب کتوتی سے کتوتی مرکب کی ملی ہوئی سم سے سم دم سے دم برابر باگین اُٹھائے
ہوئے اسی طرف چلا آتا ہی یہ حسن ہی اُس نقابدار کا کہ اُسکے روے روشن کی ضو سے تمام صحرا
روشن ہوگیا روے آفتاب شرمندہ ہوگیا باوجودیکہ منھ پر نقاب پڑی ہوئی تھی اُسپر یہ حال
تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہان کے کھیت سے آفتاب طالع ہوا ہی یہ رعب و داب تھا اور یہ معلوم
ہوتا تھا کہ شیر زیان چلا آتا ہی وہ سبز پوشاک بہت عمدہ معلوم ہوتی تھی اُسکے جسم مین اُس لشکر
قلیل مین جو تھا وہ شیر یا اژدر معلوم ہوتا تھا نقابدار سبز پوش نے جو اُن لشکرون کو میدان
مین صف آرا دیکھا اور اپنے لشکر کے سامان کو ایک طرف صف بستہ پایا نقابدار نے اپنے
لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر فرودکش ہو لشکر نے جو یہ حکم پایا چنانچہ اثاثہ سبز رنگ کا عقب مین
لشکر کے تھا وہ اراوبون پر سے اُتارا گیا بارگاہ برپا ہونے لگی اور بہت سے خیمے برپا ہوئے
مگر سب سبز رنگ تھے وہ جو بارگاہ درمیان مین خیمون کے برپا ہوئی مخمل سبز کی تھی اُسپر کارچوبی
کام کیا ہوا تھا طلائی کلس چڑھا ہوا تھا وہ مثل آفتاب کے اپنی چمک دکھا رہا تھا اُس بارگاہ کا
شمسہ شمسہ آفتاب کو ماند کرتا تھا وہ بارگاہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ زیر آسمان اور ایک آسمان قائم
ہوا ہی بلندی اُسکی اسقدر تھی کہ کلس قریب آسمان کے پہونچگیا تھا نگاہ اُسکی بلندی پر کام نہ کرتی
تھی رفعت اُسکی آسمان سے کم نہ تھی اُدھر تو یہ بارگاہ فلک فرسا برپا ہونے لگی اُدھر
نقابدار سبز پوش اپنے لشکر کو لیکر ایک طرف صف آرا ہوا اسمندر شاہ نے عشاق سے
کہا کہ میرا گمان غلط نکلا یہ بھی کوئی خدا پرست ہی میرا مددگار نہین ہی اور نہ اہل اسلام کا مددگار
ہی وہ تو اپنے لشکر کو لیکر ایک طرف صف آرا ہوا ہی دمعلوم کون ہی عشاق نے کہا کہ معلوم
ہو جائیگا جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا اُدھر قسیم نے جو نقابدار کو دیکھا اُسکا تمام جسم کانپ گیا ایک
رعب اُسپر غالب ہوا یہی حال جبیم سیاہ پوش کا ہوا یہ تو میدان مین کھڑا ہوا تھا مگر بند بند
کانپ رہا تھا نقابدار آکر جو صف آرا ہوا صاحبقران نے جو نقابدار سبز پوش کو دیکھا
ایک محبت پیدا ہوئی بادشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے جہان پناہ خداوند بارگاہ جب سے
یہ نقابدار آیا ہی اسکی محبت میرے قلب مین پیدا ہوئی ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ اسکو گلے سے
لگا لون شہنشاہ قریب تھے اُنھون نے عرض کیا کہ اے صاحبقران عالم یہ وہی نقابدار ہی
جو کہ محرابیہ پر آیا تھا باران محراب شاہ کے سپہ سالار کو قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کر لیا تھا اور
اسد ثانی نے اسی نقابدار کے لشکر سے بارگاہ چھین لی تھی یہی نقابدار دعوی صاحبقرانی
رکھتا ہی اور آپ سے بانے طلب کر رہا تھا مین نے لاکھ کہا کہ صاحبقران کی خدمت مین
چلو اسنے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ ابکی مرتبہ آکر امتحان کرونگا لیس یہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ سے
مقابلہ کرنے آیا ہی اسی نقابدار سبز پوش نے میری دعوت کی تھی آپ نے اسی کے نام نامہ
تحریر فرمایا تھا صاحبقران زمان نے فرمایا کہ یہ وہی نقابدار ہی شہنشاہ نے عرض کیا کہ جی ہان

صاحبقران نے فرمایا کہ جب تو صرف نام دلاوری کا حال سنکے محبت پیدا ہوئی تھی اب جب سے
دیکھا ہے تو وہ چند انس ہو گیا ہی کوئی مقابلہ کی ضرورت نہین ہی مین یون ہی اثاثہ صاحبقرانی اسکو دونگا
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر نقابدار سبز پوش نے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور ایک نابکار
کو دیکھا کہ تخت پر سوار میدان مین کھڑا ہوا ہی اور ایک سوار پلنگینہ پوش اُسکے تخت کے روبرو
کھڑا ہی اور بہت سی لاشین میدان مین پڑی ہین اُسکے مقابلہ مین ایک لشکر کثیر مثل مور و ملخ کے
صف آرا ہی اُسمین ایک طلاطم ہی بہت سے سردار ایک مقام پر جمع ہین ایک جوان سے کلام
کر رہے ہین ایک بادشاہ تخت پر سوار ہی اُس سے وہ جوان کچھ تقریر کر رہا ہی اُس مجمع مین وہ
بھی جوان ہی کہ جسکی مین نے دعوت کی تھی جبکہ مین محرابیہ پر پہونچا تھا اور بارگاہ مین نے کفار
سے لی تھی اور وہ جوان بجد تھا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلو مین نے اقرار کیا تھا کہ جب ابکی
مرتبہ آؤنگا تو خدمت مین صاحبقران عالیجاہ کے چلونگا اور وہ عیار بھی ہی جو کہ نامہ لے کر
آیا تھا جسکو سب خواجہ ثالث کہتے ہین اور وہ بھی جوان ہی جو کہ میرے لشکر سے بارگاہ چھین لیگیا
تھا جسکا نام اسد ہی نقابدار سبز پوش نے جوان سب کو دیکھا جن جن کو پہچانتا تھا اُنکو پہچان لیا
کہ وہ لوگ ہین اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر صاحبقران ہی ایک طرف دیکھا کہ ایک بادشاہ ہی مگر ساحر
ان دونون لشکرون سے الگ چند سردارون سے کھڑا ہوا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی اور وہ جو
لشکر اسلام ہی اُسکے مقابل لشکر کفار ہی وہ سب ساحر ہین یہ دیکھکر بس نقابدار سبز پوش نے
چند ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کون لشکر ہی اور یہ لاشین کس طرف کی ہین اور یہ کون میدان
مین کھڑا ہی وہ ہرکارے طرف اُن لشکرون کے آئے چند ہرکارے تو لشکر کفار مین گئے اور چند
ہرکارے لشکر اسلام مین آئے اور لشکر اسلام سے خبر دریافت کر کے خدمت نقابدار مین آئے
اور عرض کیا کہ یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہی یہ لشکر اسلام ہی اور وہ جو جوان جسکو سب گھیرے ہوئے
کھڑے ہین صاحبقران ہین بادشاہ سے اجازت میدان کے خواستگار ہین بادشاہ اور سب سردار
مانع ہین میدان مین نہین جانے دیتے ہین اور یہ جو لشکر اِس لشکر کے مقابلہ مین صف آرا ہی یہ
لشکر کفار ہی اِسکا افسر و حاکم قسیم و جسیم جادو ہین یہ لشکر ساحران ہی یہ لشکر کمک کو سمندر شاہ کے
آیا ہی سمندر شاہ کی طرف سے صاحبقران والاشان سے مقابلہ کر رہا ہی سمندر شاہ بھی تماشائے
جنگ دیکھنے آیا ہی یہ جو لاشین میدان مین پڑی ہین لشکر اسلام کے سردارون کی ہین کیونکہ آج
کئی دن سے لشکر اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی لشکر اسلام مین دو ساحر تھے تین دن تک اُنھون نے
لشکر کفار سے مقابلہ کیا بہت سے سردارون کو لشکر کفار کے قتل کیا چنانچہ دو بھائی قسیم و جسیم
کے مقابلہ کو نکلے وہ دونون ساحر ہاتھ سے سہراب جادو کے جو کہ لشکر اسلام کا شریک تھا
مارے گئے چنانچہ کل برہم ہو کر خود جسیم سیاہ پوش مقابلہ کو نکلا اُن دونون ساحرون کو بھی
زخمی کیا اور بہت سے سردارون کو مارا جب شام ہو گئی تو اپنا لشکر لیکر واپس گئے پھر صبح کو صف
آرائی ہوئی یہ سردار مقابلے کو نکلے یہ جو سوار اسکے تخت کے روبرو کھڑا ہی اسی نے سب کو قتل
کیا ہی صاحبقران نے نکلنے کا قصد کیا تھا کہ سب سردار مانع آئے ہین منع کر رہے ہین جناب
صاحبقران نہین مانتے ہین ہرکارے جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے وہ یہ عرض کر رہے تھے
کہ وہ ہرکارے بھی آکر پہونچے جو کہ لشکر کفار کو گئے ہوئے تھے اُنھون نے بھی وہی عرض کیا جو کہ یہ ہرکارے

بیان کر رہے تھے کہ اتنے عرصہ مین اُس سوار نے لشکر اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا کوئی میرے مقابلہ
کو نہ آئیگا بس جرأت تمام ہوگئی اسی پر دعوی تھا کہ ہم ساحر ہین یہ جو کلمات جسیم سیاہ پوش نے کہے
تو صاحبقران کو نہایت غصہ آیا اور قصد کیا کہ سب کو چھوڑ کر میدان مین جاؤن کہ ادھر نقابدار
سے سب ہر کارے حال کہہ چکے تھے نقابدار کو سُنکے بہت غصہ آیا اُسنے جو مبارز طلب کیا یہ کلام اُسکا
نقابدار کو اور بھی ناگوار ہوا ایک مرتبہ پودا مرکب کا لیکر صدا دی کہ او نابکار کیا بیہودہ بکتا ہی مین
تیرا حریف آپہونچا مین تیری جان کا ملک الموت ہون تو میرا انتظار ہی یہ صدا دیکر اور مرکب کو چمکا کر اُسکی
طرف چلے سرداروں نے عرض کیا کہ آپ سُن چکے ہین کہ یہ ساحر ہی اور جسیم سیاہ پوش کا سحر ہی اور
پھر آپ دیدہ و دانستہ اُسکے مقابلے کو تشریف لیے جاتے ہین اپنے کو کام اژدر مین گرانتے ہین یہ کوئی
جوانمردی نہین ہی پرائی بلا اپنے سر مول لیتے ہین وہ تو لشکر صاحبقران سے مبارز طلب ہی جسکے کہ
آپ خود حریف ہین اچھا ہو گا کہ یہ لشکر صاحبقران کا یون ہی خاتمہ ہو جائے اپکی صاحبقرانی
کو ترقی ہو کیونکہ بست لشکر ہی آپ کہانتک مقابلہ کرینگے نقابدار نے برہم ہو کر اپنے سرداروں کو
جواب دیا کہ یہ کیا بیہودہ خیال ہین وہ لوگ سب خدا پرست ہین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ خدا پرست
قتل ہون اور مین دیکھا کرون یہ تو میرے اُنکے فساد ہی مگر کفار کے مقابل ہم وہ ایک ہین مین
ضرور بہی اُنکی کمک کرونگا جب میرے اُنکے مقابلہ ہو گا دیکھا جائیگا میری یہ خواہش نہین ہی کہ یہ
خدا پرست میرے روبرو کفار کے ہاتھ سے پائمال ہون اور یہ جو تمنے کہا کہ وہ ساحر ہی اور یہ سوار
سحر کا ہی تمنے کیا نہین دیکھا کہ ابھی کل کا ذکر ہی کہ جب آشوب جادو سے شہر آشوب بیر پر مقابلہ ہوا
ہی وہ بھی تو ساحرہ تھی اور تمام لشکر اُسکا ساحرون کا تھا مگر میرا کیا کر لیا مین نے سب سحر اُسکے رد
کیے آخر کو مین شہر آشوب پر فتحیاب ہوا اُسی طور سے مین اُسے بھی قتل کرونگا میری صاحبقرانی
کا اسی پر امتحان ہی نقابدار سبز پوش نے یہ کہکر اور سرداروں کو روک کر مرکب کو مہمیز کرکے چلا
اُدھر صاحبقران جو قصد چلنے کا کر رہے تھے کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
تشریف رکھین نقابدار اُس سوار سے مقابلہ کرنے جاتا ہی دیکھیے وہ نصف میدان طے کر چکا ہی
یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو دراصل نقابدار نصف میدان طے
کر چکا ہی ایک مرتبہ کلیجے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا افسوس اس نقابدار کی مفت جان گئی بادشاہ
نے بھی افسوس کیا ہر ایک سردار کو افسوس ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم جاکر اس
نقابدار کو منع کرو اور آگاہ کرو کہ یہ لشکر ساحران ہی اور یہ سحر کا سوار ہی اصلی سوار نہین ہی تم اسکے
مقابلہ کو نہ جاؤ ورنہ قتل ہوگے میرے لشکر کے بہت سے سردار قتل ہو چکے ہین از برائے خدا
تم اسکے مقابلے کو نہ جاؤ خواجہ نے کہا کہ مجکو کیا ضرورت ہی جو مین منع کرون کیا ایسی میری ضرورت
اُس سے لاحق ہی مین کیا غرض ہی جو بیکار کو منع کرین آپکو تو ہر ایک سے محبت ہو جاتی ہی معلوم
ہوتا ہی کہ آپ کو دوسری علت ہو گئی ہی جس خوبصورت اور جوان کو دیکھا اُسکی محبت ہو گئی اگر
محبت آپکے دل مین اُسکی ہوئی ہی تو آپ منع فرمائین مین تو نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ
ای خواجہ یہ کونسا وقت مذاق کا ہی بس اپنے مذاق کو رہنے دو اور جاکر منع کرو خواجہ نے کہا مین
تو کبھی نہ جاؤنگا مجکو اس نقابدار سے خوف معلوم ہوتا ہی اور یہ نقابدار بہت چالاک معلوم
ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر خواجہ تم منع کروگے تو مین تمکو بہت انعام دونگا اس خدمت کے

صلہ مین مین تمکو ایک ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ لائیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہان میدان جنگ ہی یہان روپیہ کہان جب بارگاہ مین جائین گے تو دینگے تم اطمینان رکھو خواجہ نے کہا کہ رقعہ تحریر کر دیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہان دوات قلم کاغذ کہان خواجہ نے عرض کیا کہ سب موجود ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم یہان فکر کیا کروگے اور وہان نقابدار اُسکے مقابلہ مین پہونچ جائیگا بادشاہ نے یہ سُنکے خواجہ سے کہا کہ آپ منع فرمائین مین آپکو روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ اب میرا اطمینان ہو گیا یہ کہکر خواجہ صف سے لشکر کے نکلے اور وسط مین میدان کے آئے نقابدار تین حصہ میدان کے طی کر چکا تھا قریب تھا کہ اُس سوار کے مقابل مین پہونچے کہ خواجہ نے بآواز بلند پکار کر کہا کہ ای نقابدار اس سوار کے مقابلہ کو نہ جاؤ یہ سحر جسیم جادو کا جو کہ تخت پر سوار میدان مین کھڑا ہی اسنے کل سے کئی سردارون کو ہمارے لشکر کے قتل کیا ہی اسکے مقابلے کو نہ جاؤ صاحبقران منع کرتے ہین یہ جو خواجہ نے کہا نقابدار نے جواب دیا کہ مین ساحر سے نہین خوف کرتا ہون بلکہ ساحر کش ہون میری تلوار سے ہزارون ساحر قتل ہوگئے ہین مین صاحبقران ہون کیون خوف کرون نہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی بس معلوم ہوا کہ مین ہی صاحبقران ہون اور جو لوگ دعوی صاحبقرانی کرتے ہین بالکل غلط اُنکا دعوی ہی جو کہ صاحبقران ہوتے ہین وہ کسی سے نہین خوف کرتے ہین بس مین کیون خوف کرون کیا ضرورت ہی یہ کہکر اور مرکب کی باگ لیکر طرف اُس سوار کے چلا خواجہ نے صاحبقران کی طرف دیکھکر کہا کہ مین نے بموجب آپ کے حکم کے منع کیا اُسنے یہ جواب دیا خواجہ نے اپنے دل مین کہا کہ اب مین مجبور ہون یہ کہکر اپنے لشکر مین چلے آئے یہان نقابدار سبز پوش اُس سوار کے مقابل پہونچا اُس سوار نے کہا کہ تو کون ہی جو میرے مقابلے کو آیا ہی مین تو لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہا ہون اور اُنھین کے لشکر سے مبارز بھی طلب کیا ہی وہ میرے مقابلے کو آتے تو بیکار کو تیل ماش ہونے کو آتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مین تیرے قتل کرنے کو آیا ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی مین تجکو قتل کرونگا بہت لاف وگزاف نہ کر اپنا وار کر بس یہ جو نقابدار نے کہا اُس سوار نے تلوار کا وار کیا نقابدار نے خالی دے کر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑ کر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اور وہی تلوار لے کر جو وار کیا اُسنے اُسی طور سے سر جھکا دیا تلوار اُسکے سر پر پڑکر اُچٹ گئی خط تک نہ آیا بس نقابدار کو تلوار اُچٹ جانے سے غصہ آگیا اور دوسرا وار کیا اُسنے پھر اُسیطور سے سر جھکا دیا اُدھر جسیم سیاہ پوش نے سحر کیا کہ پھر وہ فولاد کا ہو گیا تلوار اُچٹ گئی کیونکہ جسیم کو معلوم ہو گیا تھا کہ اسپر سحر نہ اثر کریگا کیونکہ جب کوئی مقابلہ کو آتا تھا یہ سحر سے دریافت کر لیتا تھا کہ اسکا قاتل یہ تو نہین ہی اِسے معلوم ہو جاتا تھا کہ نہین ہی جب نقابدار مقابلے کو آیا اسنے اپنے سحر سے دریافت کر لیا تھا کہ یہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہوگا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ تیرے سحر کو رد کریگا یہ بڑا زبردست ہی بس اِس سبب سے وہ پتھر کا کر دیتا تھا جب دو مرتبہ تلوار اُچٹ گئی تو نقابدار کو بہت غصہ آیا برہم ہو کر اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کیا جسیم نے سحر کیا کہ نقابدار کا زور کم ہو جائے مگر بسبب اُس تختی سحر کے جو کہ آشوب نے بنائی تھی اور نقابدار کو دی تھی اور اُس تعویذ کے سبب سے جو کہ دایہ نے دیا تھا سحر نے نقابدار پر اثر نہ کیا اِسنے سحر کیا کہ نقابدار اسکو نہ اُٹھا سکے یہ بھی سحر کارگر نہوا اب جسیم سیاہ پوش نہایت حیران

ہی بس نقابدار نے اُسکو اُٹھا کر مرکب پر سے زمین پر مارا اور اپنے مرکب پر سے کود کر اُسکے
سینہ پر سوار ہوا اور اُسکے سر کو خوب مضبوط پکڑ کر جو جھٹکا دیا تو جبڑ گردن پر سے وہ سر جدا ہوگیا
گلے سے اُسکے بجائے خون کے آگ نکلی اُس آگ نے قصد کیا کہ نقابدار کو جلادُن مگر کچھ
نقابدار کا نہ بنا سکی نقابدار کے گرد آکے گل ہوکر رہگئی جیسے ہی آگ اُسکے گلے سے نکلی نقابدار
جست کرکے دور جا کھڑے ہوئے وہ آگ اُسکے تن مین لگ گئی اور ایک شعلہ بھڑک کر مرکب
پر جا گرا مرکب بھی جلنے لگا ایک شور وغل برپا ہوا طلاطم مچ گیا آگ برسنے لگی تھوڑے عرصہ تک
یہی حال رہا بعد اسکے وہ سب حالت برطرف ہوئی اور سب علامتین جو کہ سحر کی تھین جاتی رہین
یہ حال دیکھکر جبیسم سیاہ پوش کو بہت غصہ آیا اُدھر لشکر نقابدار نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اُدھر
صاحبقران زماں یہ حال دیکھکر بہت خوش ہوئے بادشاہ سے فرمایا کہ اس نقابدار نے
کس دلیری سے اس سوار کو واصل جہنم کیا کیا دلیری کی ہی ضرور یہ کسی فقیر کا یا کسی مرد بزرگ کا
بھیجا ہوا ہی جو اس دلیری سے اِس سوار کے مقابلہ کو گیا جبیسم کے تو ہوش جاتے رہے ہونگے
بادشاہ نے فرمایا کہ دراصل بڑی جرأت کی یہاں بادشاہ و صاحبقران مین گفتگو ہورہی ہی اور
ہر سردار صاحبقران کا خوش ہو رہا ہی قسیم کی یہ نوبت ہوئی کہ کانپ گیا اپنے سردارون سے
کہنے لگا کہ ضرور یہ نقابدار ساحر ہی دیکھو کس طور سے بلا خوف و خطر اسنے آکر اُس سوار سحر جبیسم
کو قتل کیا سردارون نے عرض کیا کہ ضرور جیسا آپ فرماتے ہین ویسا ہی ہی اُدھر سمندر شاہ
نے عشاق سے کہا کہ اے اُستاد یہ نقابدار ضرور ساحر زبردست ہی تب تو اسنے اس جرأت
سے جبیسم کے سحر کو دفع کیا اور سوار کو چیر کر پھینکدیا عشاق نے کہا کہ اے سمندر شاہ یہ تو ساحر نہین
معلوم ہوتا ہی مگر یہ ضرور ہی کہ کوئی نہ کوئی ساحر زبردست اِسکا مددگار ہی وہ پوشیدہ طور سے کمک
کرتا ہی سمندر شاہ نے کہا بہر طور جو کچھ ہو سو ہو یہ کام سحر کا ہی اے اُستاد یہ نہ ثابت ہوا کہ اس
نقابدار کو کیا خصومت ہی جو اسنے آکر مقابلہ کیا عشاق نے کہا کہ کیا آپکی عقل ہی بموجب مصرعہ
برین عقل و دانش بباید گریست ‌ وہ سب خدا پرست ہین اور یہ نقابدار بھی خدا پرست ہی یہی
سبب ہی جیسے تم اُنکے حریف ہو ویسے کل خدا پرستون کے یہ لوگ باہم ایک ہین کسی حال مین
جدا نہین ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا خیر یہ بھی آیا ہی تو جائیگا کہان اب مقابلہ ملاحظہ
فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نقابدار نے اُس سوار کا سر اُکھیڑ ڈالا وہ سوار جل گیا جبیسم
کو بہت غصہ آیا بس ایک مرتبہ تخت سحر کو بڑھا کر صدا دی کہ او نقابدار تو نے غضب کیا کہ میرے
سوار سحر کو قتل کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر اور قریب نقابدار پہونچکر گلدستہ
جو کہ تخت پر رکھا ہوا تھا اُٹھا کر نقابدار پر مارا وہ گلدستہ پھٹا اور اُس سے آگ برسنے لگی
مگر گرد نقابدار کے برستی تھی قریب نقابدار کے نہ آتی تھی بس تھوڑے عرصہ کے بعد وہ
آگ خود بخود برطرف ہوگئی نقابدار کا ایک تار لباس نہ میلا ہوا نقابدار نے صدا دی کہ او
گبر اب مکاری کر چکا اور کوئی سحر کر جبیسم نے جب دیکھا کہ گلدستۂ سحر نے آگ برسائی اور اُس آگ
نے بالکل اُسپر اثر نہ کیا اسنے برہم ہوکر اپنے بال توڑے اور اُسپر سحر کرکے وہ بال زمین پر
پھینکدیے اور کہا کہ اژدر بنکر نقابدار کو نگل جاوہ اژدر منھ کھولکر طرف نقابدار کے چلا
اور نقابدار کے قریب پہونچکر وہ ہی بال ہوکر رہگیا نقابدار نے ہنسکر جبیسم سے فرمایا کہ اے

کافر کیا یہ بال تیرے سر پر وبال تھے جو تو نے نوچکر پھینکدیے دیکھ تو جسکو تو نے اژدر بنا کر میری
طرف بھیجا تھا وہ وبال ہو کر رہگئے یہ جو نقابدار نے کہا اب جو جیسم نے خیال کیا تو ذرا اصل بال
پڑے ہوئے ہین بس ایک مرتبہ اسنے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولا نکالکر اُسکو طرف
صحرا کے پھینکا وہ گولہ چلا گیا تھوڑے عرصہ مین اُس طرف سے ایک شیر ببر غراتا ہوا پیدا ہوا اور
نقابدار پر آکر حملہ ور ہوا بس نقابدار نے ایک طمانچہ جو اُس شیر کے مارا اُسکا سر تن سے اُڑ
گیا اُسکے سر سے فوارہ خون کا نکلا وہ طرف نقابدار کے چلا اور قریب نقابدار پہونچکر وہ بھی
برطرف ہو گیا ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا وہ شیر بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا اسنے ابر سحر سے
پانی برسایا نقابدار پر کچھ اثر نہ کیا برف برسائی کچھ تاثیر نہوئی اسنے کئی سحر اور کیے وہ سب دفع
ہوئے جب یہ عاجز ہوا اسنے خیال کیا کہ یہ سحر سے نہ زیر ہوگا بلکہ اِس سے مقابلہ پہلوانی کیا جائے
یہ خیال کرکے کہا کہ اے نقابدار مین نے سُنا ہے کہ تو بہت زبردست پہلوان ہے اور اب یہ معلوم ہوا
کہ تو بھی ساحر زبردست ہے بس تیرے سحر کا تو امتحان ہو گیا اب مین تجھ سے مقابلہ تلوار کا کرتا ہون
نقابدار نے فرمایا کہ مین ہر طرح موجود ہون تیرا جس طور سے جی چاہے مقابلہ کر مین کسی طور سے تیرے
مقابلے سے باہر نہین ہون جیسم نے کہا کہ اچھا آ میرے تیرے کشتی ہو یہ کہکر اپنے تخت پر سے کودا
اور سحر کیا کہ میرا لنگر گران ہو جائے بس یہ دیکھکر نقابدار بھی اپنے مرکب پر سے زمین پر کودے
اسنے سحر کیا کہ نقابدار کا زور کم ہو میرے مقابلے مین وہان سحر کب اثر کرتا ہے یہ اُسکے قریب پہونچے
اُسنے اُنکی گردن پر ہاتھ رکھا اُسکو یہ معلوم ہوا کہ گویا کوہ گران میرے اوپر پھٹ پڑا یہ حال دیکھکر
جیسم کے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین کہا کہ مین نے تو سحر کیا تھا کہ اسکا زور و طاقت کم
ہو جائے اور زیادہ ہو گیا خیر دیکھا جائیگا اب یہ داؤن پیچ کرنے لگا اور آہستہ آہستہ سحر بھی کرنے
لگا مگر سحر کچھ تاثیر نہین کرتا ہے نقابدار نے چند داؤن اُسکے روک کر اپنا جو داؤن کیا اور کمر زنجیر
پکڑکر جو زور کیا اُسکو سر سے اُٹھا کر بلند کیا اور گرد سر چرخ دیا اور کہا کہ کیا کہتا ہے شناخت مین اُس
پروردگار عالم وحدہ لاشریک کے اور مذہب باطل کو ترک کر میری اطاعت کر اُسنے کلام سخت
کہے بس نقابدار کو غصہ آگیا بس اِنھون نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور جھٹ پٹ اُسکی چھاتی
پر سوار ہوئے اور کہا کہ اب بھی مذہب اسلام قبول کر اُسنے پھر کچھ کہا اِنکو اور زیادہ غصہ آگیا
اُسکی چھاتی پر سے اُٹھے اور ایک پاؤن کو دونون ہاتھون سے اور ایک پاؤن کو نیچے دبا کر
جو زور کیا اُسنے قصد کیا کہ سحر کرکے پتھر کا بنجاؤن مگر یہ کب مہلت دیتے ہین ایک ہی زور مین
ناف تک چیر ڈالا دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین مثل کرپاس کہنہ کے چیر ڈالا
اُسکا مرنا تھا ایک مرتبہ آندھی سیاہ اُٹھی برف باری و سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی
شور و غل کی صدا آنے لگی بیر اُسکے غل مچانے لگے تمام عالم تاریک ہو گیا صدا آئی کشتی جوان کہ نام
من جیسم سیاہ پوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی
وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش جیسم جادو کی پڑی ہوئی دو ٹکڑے ہوئے اُسکے
ہین بس یہ دیکھکر لشکر نقابدار مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی سب سرداران نقابدار بہت خوش
ہوئے ہر ایک کی زبان پر نعرہ تکبیر بلند تھا لشکر اسلام سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی جناب
صاحبقران عالیجاہ بہت خوش ہوئے بادشاہ سے فرمایا کہ کیا کام کیا ہے نقابدار نے بصدائے بلند

فرمایا کہ واہ واہ کیا کہنا جو کہ جری و بہادر ہوتے ہین وہ یون ہی حریف کو قتل کرتے ہین نقابدار
نے کچھ جواب نہ دیا تلوار علم کرکے جوش جرات مین آکر جھومااور صدادی کہ ای لشکر کفار و ساحران
غدار اور کسی کو میرے مقابلے کو روانہ کرو بس اسکے قتل ہونے سے سب کے جی چھوٹ گئے تھے
دم ٹوٹ گئے تھے اب یہ جو نقابدار نے صدادی کہ کون میرے مقابلہ کو آتا ہی یہ جو نقابدار
نے کہا اہل لشکر کفار نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ گولہ و تیغ و ناریج سحر سے پکڑ پکڑ کر نقابدار پر جا پڑین مگر
قسیم نے سب کو منع کیا اور کہا کہ ایک ایک مقابلے کو جائے کیونکہ ابھی مین موجود ہون میری
زندگی مین جنگ مغلوبہ نہ کرو یہ جو قسیم نے کہا سب اہل لشکر خاموش کھڑے ہو گئے مگر اب کوئی
مقابلے کو نہین جاتا ہی یہ خیال کرتا ہو کہ جب جسیم ایسے ساحر کو اُسنے یون قتل کیا تو ہماری کیا اصل
ہی ہمکو بھی قتل کر ڈالیگا بڑا غضب تو یہ ہو کہ اسپر سحر نہین اثر کرتا ہو ایسے ایسے خیال کرکے کوئی
مقابلے کو فرد آفرد آ نہین نکلتا ہو قسیم اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہو یہان تو یہ حال ہو کہ نقابدار مبارز طلب
کر رہا ہو اُدھر سمندر شاہ نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا آپ نے کہ کیونکر نقابدار نے
جسیم کو چیر کر پھینکدیا کیسا ساحر زبردست قتل ہوا ضرور کوئی نہ کوئی ساحر اسکا مددگار ہی یا یہ خود
ساحر ہی کیونکہ جو سحر جسیم نے اسپر کیا کسی سحر نے تاثیر نہ کی ہم تو سنتے تھے اور اکثر کتابون مین بھی لکھا
ہی کہ خدا پرست سحر نہین جانتے ہین میرے نزدیک یہ امر بالکل غلط ہی خدا پرست بہت بڑے
ساحر ہوتے ہین عشاق نے کہا کہ ضرور اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہی اے سمندر شاہ دو ہی امر
ہین یا تو یہ خود ساحر ہی یا کوئی ساحر اسکا مددگار ہی گلاب نے عرض کیا کہ اگر خلاف طبع نہو تو مین
بھی کچھ عرض کرون سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور بیان کرو گلاب نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے
کہ خدا پرست سحر نہین جانتے ہین ہان اُنکے پاس اکثر اسم اور دعائین اُنکے مذہب کے موافق
ایسی ہین کہ جنکے سبب سے اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو جیسے کہ اسم اعظم صاحبقران کے پاس ہی اسیطور
سے کوئی نہ کوئی دعا اِس نقابدار کے پاس بھی ہوگی سمندر شاہ نے کہا کہ ہان یہ بھی ہو سکتا
ہی عشاق نے کہا کہ گلاب نے بہت بڑی بات بیان کی جو کہ دل نے قبول کر لی ضرور یہی
امر ہی کوئی اسم اُنکے مذہب کے موافق ضرور اس نقابدار کے پاس ہی جبکہ اسکو یہ ثابت
ہو گیا کہ یہ ساحر ہی اور یہ سوار سحر کا بنا ہوا ہی اور اسقدر آدمیون کو اِسنے قتل کیا ہی پھر کیا سبب
تھا کہ بلا خوف و خطر اِسکی طرف چلا گیا اور مقابلہ پر آمادہ ہوا باوجودیکہ لشکر اسلام کے لوگون
نے اُسکو آگاہ بھی کیا مگر اُسنے نہ سُنا بس ضرور اسکو کسی امر پر بھروسا ہی جو یون ساحرون سے
مقابلہ کرنے پر آمادہ ہی خیر دیکھا جائیگا اب کون لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلتا ہی سمندر شاہ نے
کہا کہ اُستاد سب لشکر نے قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ حملہ کرین مگر قسیم نے شاید منع کیا لشکر تھم
گیا اب کوئی مقابلہ کو نہین نکلتا ہی قسیم اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی عشاق نے کہا کہ اس نقابدار
کے مقابلہ کو کوئی نہین نکلے گا کیونکہ سب کو یقین ہو گیا ہی کہ یہ نقابدار ضرور قتل کریگا جبکہ جسیم ایسے
ساحر کو اِسنے یون قتل کیا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اُستاد یہ خدا پرست بڑے صاحب اقبال
اور خوش نصیب ہین کہ جبکہ یہ نوبت پہونچی کہ لشکر تباہ ہو بہت سے سردار قتل ہوئے لشکر
کی تباہی کا زمانہ قریب پہونچا کہ جو کہ افسر اعلے تھا وہ مقابلے کو چلنے پر آمادہ ہوا اُسوقت نقابدار
نے آکر کمک کی کیا طلاطم لشکر کفار مین برپا ہوا تھا عشاق نے کہا کہ ضرور خوش نصیب و صاحب اقبال

یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی ابھی کوئی مقابلہ کو لشکر کفار سے نہین
نکلا ہی ہر شخص ایک ایک کا منھ دیکھ رہا ہی کہ کوئی مقابلے کو نکلے تو خیر ورنہ مین خود جاؤن راوی
نے بیان کیا ہی کہ یہ حال بھی ضرور قابل تحریر ہی کہ جب جیسم سیاہ پوش ہاتھ سے نقابدار سبز پوش
کے قتل ہوا اُدھر تو جیسم قتل ہوا اور اُدھر یا تو سہراب وغزالان دونون بستر پہ پڑے ہوئے
آہ آہ کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ ان دونون کو غش آگیا یہ دونون حالت غشی مین ہو گئے تھے گو اُنکے
ابھی تک زخم نہ اچھے ہوئے تھے اسی طور سے وہ مبتلائے سو تھے بس جیسے ہی غش آیا ایک دھوان
اُنکے جسم سے اُٹھا وہ تمام آبلے اور جو زخم تھے سب برطرف ہو گئے وہ لوگ اچھے ہو گئے جیسے
کبھی علیل ہی نہ تھے اُدھر غزالان نے اپنے نوکرون سے اور اُدھر سہراب نے اپنے ملازمون
سے دریافت کیا کہ تم لوگ تو میدان جنگ مین ہمراہ صاحبقران کے گئے تھے اور بمقابلۂ جیسم
سیاہ پوش لشکر آراستہ ہوا تھا لشکر کفار سے جیسم جادو مقابلے کو نکلا تھا ہم اُس سے مقابلہ کو
گئے تھے اپنے خیمے مین کیونکر آگئے خادمون نے عرض کیا کہ آپ جیسم کے ہاتھ سے زخمی ہوئے
تھے آپ کے بیر آپ کو آپ کے خیمے مین پہونچا گئے تھے جو حالت اُنکی تھی سب بیان کی کہا کہ یہ
حالت آپکی تھی کہ یکایک آپکو غش آگیا آپکے جسم سے دھوان بلند ہوا اب جو ہمنے دیکھا نہ وہ آبلہ
تھے نہ وہ زخم تھے انکو خود بخود ہوش بھی آگیا ہی غزالان وسہراب نے دریافت کیا کہ لشکر کا
کیا حال ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کل آپ دونون صاحبون کے زخمی ہونے کے بعد اور سترہ
سردار مقابلے کو نکلے وہ جیسم سیاہ پوش کے ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اُس ناری نے
اُنکی لاشون کو بھی جلا دیا شام کو اپنے لشکر کو واپس گیا صبح کو پھر میدان مین دونون لشکر صف آرا
ہوئے تھے ہمکو آج کا کچھ حال نہین معلوم کیونکہ ہم اِس مقام سے کہین گئے نہین نہ کوئی خبر آئی
جب شام کو لشکر واپس آئیگا تو حال معلوم ہوگا یہ حال جو سہراب وغزالان نے اپنے اپنے خادمون سے
سُنا تو خیال کیا کہ معلوم ہوا کہ ہم سحر مین جیسم سیاہ پوش کے مبتلا تھے اُسکو کسی دلیر نے ضرور
قتل کیا کہ ہمنے اُسکے سحر سے نجات پائی چلو میدان کو دیکھین کہ کیا واقعہ ہی کسنے جیسم کو واصل جہنم
کیا یہ خیال کرکے سہراب اپنے خیمے سے اور غزالان اپنے خیمہ سے آلات حرب کو ضرب سے
آراستہ ہوکر نکلی سہراب نے سحر سے تخت تیار کیا غزالان طاؤس سحر پر سوار ہوئی یہ دونون
طرف میدان کے چلے یہانتک کہ جب میدان مین لشکر سے نکل کر پہونچے تو دیکھا کہ ایک طرف
لشکر کفار صف بستہ ہی ایک طرف لشکر اسلام ہی اور ایک طرف ایک مختصر لشکر اور خدا پرستون
کا صف آرا ہی اور ایک نقابدار میدان مین مرکب پر سوار لشکر کفار کی طرف مُنھ کیے ہوئے کھڑا ہی
اور لاش جیسم سیاہ پوش کی پڑی ہوئی ہی میدان مین یہ دونون پہلے خدمت مین بادشاہ کے
آئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ تم لوگ تندرست ہو گئے کیونکر
تندرست ہوئے سہراب وغزالان نے عرض کیا کہ جب ہم دربار مین حاضر ہونگے تو سب حال
عرض کرینگے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا یہ دونون وہان سے خدمت مین صاحبقران کے آئے
صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران اُنکو دیکھکر خوش ہو گئے وہ تقریر صاحبقران سے اُنھونے
کی جبکہ صاحبقران نے حالت تندرستی کا سوال کیا جب اُنھون نے وہی جواب دیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اپنے مقام پر جاکر مقیم ہو غزالان وسہراب اپنے اپنے مقام پر آکر ٹھہرے یہ تھوڑی ہی

دیر ٹھیرے تھے زیادہ عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ یکایک ایک مرتبہ صحرا سے گرد اوٹھی راوی نے بیان
کیا ہو کہ اُس گرد سے وہ سردار ظاہر ہوئے جو کہ ہاتھ سے جسیم سیاہ پوش کے قتل ہوئے تھے
لشکر اسلام کے اس اجمال کی تفصیل یہ ہو کہ جسیم نے یہ کیا تھا کہ جو سردار لشکر اسلام کا میدان مین
آیا اور مقابلہ کیا اُسنے سحر کیا کہ غبار پیدا ہوا وہ سوار اور وہ سردار دونون اُس غبار مین پوشیدہ
ہوا اُدھر اُسنے سحر کرکے سحر کا پتلہ اُسکی صورت کا سر کاٹ کر ڈالدیا وہ اُسکو گرفتار کرکے نے گیا
یعنے سحر سے ایک کوہ اُس صحرا مین تھا اُسکے درے مین قید کر دیتا تھا اُسکا قصد یہ تھا کہ تمام لشکر
جب گرفتار کر لونگا تو اُسوقت سب کو ایک مرتبہ قتل کرونگا اس سبب سے قید کرتا تھا سب کے
سب جسیم کے سحر مین گرفتار تھے اُدھر جب ہاتھ سے نقابدار کے جسیم قتل ہوا تو اُسی درے
مین یہ سب سردار مبتلاے سحر ہوکر یہ سب بیہوش ہو گئے تھے وہ قید سحر اُنکے جسمون پر سے خود
بخود دور ہوگئی اب جو اُنکو ہوش آیا اور اپنے کو قید سے آزاد پایا ایک نے دوسرے سے کہا کہ
بھائی یہ کیا ابھی تو ہم اور تم گرفتار تھے یا یہ کہ خود بخود بیہوش ہوئے اب جو ہوشیار ہوئے اپنے
کو رہا پایا یہ امر ہمارے خیال مین نہ آیا ملوک نے کہا کہ ہم لوگ اسیر سحر تھے معلوم یہ ہوتا ہو
کہ صاحبقران عالی شان نے اُسکو قتل کیا اُسکے مرنے سے ہم سب نے رہائی پائی سب نے
کہا تم سچ کہتے ہو جمشید بن داراب سیمین زرہ نے فرمایا کہ چلو دیکھین کہ لشکر کا کیا حال ہے
بس یہ سب سردار اُس درۂ کوہ سے طرف اپنے لشکر کے چلے چونکہ وہ درہ قریب تھا یہ گرد
جو بلند ہوئی تھی وہ انھین سردارون کے آنے کی تھی جسیم سیاہ پوش نے یہ تدبیر کی تھی کہ ان
سب کو مع مرکب قید کیا تھا یہ سب اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر قریب لشکر پہونچے انھون نے
بھی وہی معرکہ دیکھا کہ ایک اور لشکر صف آرا ہو نقابدار سبز پوش میدان مین کھڑا ہوا ہو اور
ایک طرف جسیم کا لاشہ پڑا ہوا ہو جب صاحبقران نے اپنے سردارون کو دیکھا بہت خوش
ہوئے وہ سردار الخدمت مین صاحبقران و بادشاہ کے آئے سب کو سلام کرکے اپنے
اپنے مقام پر آکر قائم ہوئے پھر لشکر مین اُسی طور سے گہما گہمی ہوگئی اُدھر جب یہ حال قسیم نے
دیکھا کہ کوئی مقابلے کو نہین نکلتا ہو اُسنے خود قصد کیا اور تخت سحر کو اپنے اُڑا کر طرف میدان کے
چلا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اُستاد یہ کیا واقعہ ہوا خیر یہ تو معلوم تھا کہ سہراب اور ملکہ
غزالان کو اُنکے سیر اُٹھا لیگئے تھے وہ زندہ تھے جب جسیم سیاہ پوش مرا تو وہ تندرست ہوگئے
اور لشکر مین آئے اِن سردارون کو تو جسیم نے ہم سب کے روبرو قتل کیا تھا یہ کیونکر زندہ ہوگئے
عشاق نے جواب دیا میرے خیال مین تو یہ امر آتا ہو کہ جسیم نے یہ تدبیر کی تھی کہ انکی صورت
کے پتلے قتل کیے ہین اہل اسلام کے دکھانے کے لیے ان سردارون کو کسی مقام پر قید کیا
تھا اُسکا قصد یہ تھا کہ جب سب لشکر گرفتار ہوئے اُسوقت ایک مرتبہ سب کو قتل کرون وہ قتل
ہوا یہ اُس مقام پر رہا ہوئے سمندر شاہ نے کہا کہ آپکا گمان بہت درست ہو اور بجا ارشاد
ہوا اب قسیم کی جنگ کا تماشہ ملاحظہ فرمایے راوی نے بیان کیا ہو کہ اب وہ وقت ہو کہ کوئی
پہر بھر دن باقی ہو جب قسیم نے اپنے تخت سحر کو طرف نقابدار کے بڑھایا تھا یہ تخت کو بڑھا کر قریب
نقابدار کے آیا اور کہا کہ اے نقابدار مین نے سُنا تھا اور اکثر کتابون مین دیکھا تھا کہ خدا پرست
ساحر نہین ہوتے ہین سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین مگر آج معلوم ہوا کہ یہ سب کہنے کی بات ہو

خدا پرست بہت بڑے ساحر ہوتے ہین اگر تو ساحر نہوتا تو میرے بھائی جیسم کو یون نہ قتل کرتا کیونکہ
وہ بہت بڑا ساحر تھا بعد میرے وہی ساحر تھا پھر مین یہ کیونکر تصور کرون کہ تم ساحر نہین ہو ایسے
ساحر ہو کہ جسکے سحر کا کوئی رد کرنے والا نہین ہی کسی بہت بڑے ساحر زبردست و صاحب کمال سے
تونے سحر تعلیم پایا ہی جو ایسے ساحر زبردست کو تو نے ایک چشم زدن مین قتل کیا چونکہ وہ واقف
نتھا بدین سبب تیرے ہاتھ سے قتل ہوا اب مین تو جان گیا کہ تو بھی ساحر ہی اب میرے ہاتھ سے تیرا
بچنا محال ہی مگر ایک امر کا عجب ہی کہ تو نے جیسم سیاہ پوش کے سحر کو دفع کیا کوئی اپنا سحر نہ کیا یہ
بات سنکر نقابدار نے فرمایا کہ کیا مزخرفات بیہودہ تقریر کرتا ہی ہم لوگ سحر کو کفر و ساحر کو کافر جانتے
ہین یہ ہمارا شیوہ نہین ہی کہ کسی کو سحر سے قتل کرین با سحر جانتے ہون تو پوشیدہ کرین یہ خیال تیرا خام
ہی تصور ناتمام ہی یہ امر بالکل شجاعت و جوانمردی کے خلاف ہی ہمارا خدا ہمارے ہر امر مین کمک
کرتا ہی ہم ساحر کو بدتر از سگ و خوک جانتے ہین اور اپنے خدا کے فضل سے اُسکو مثل سگ ناپاک
کے قتل کرتے ہین جیسا کہ تو نے دیکھا کہ کیونکر جیسم ناپاک کو قتل کیا جو کہ ہمہ تن سحر مجسم تھا بس اپنی زبان
کو بند کر اور جو تجکو کرنا ہو وہ کر مین کسی امر مین باز نہین ہون جو تو سحر کریگا وہ میرے قریب آکر برطرف
ہو جائیگا اور خداوند کریم کے فضل سے تو میرا کچھ بنا نہ سکے گا قسیم نے کہا اگر تو ساحر نہین ہی اور سحر
نہین جانتا ہی تو کوئی ساحر تیرا ضرور مددگار ہی کہ وہ پوشیدہ رہتا ہی جو تیرے اوپر سحر کرتا ہی وہ اسکو
رد کرتا ہی یہی اسکا سبب ہی جو تو بچتا ہی نقابدار سبز پوش نے کہا کہ یہ نامردون کا کام ہی کہ غیر کے
بھروسے پر مقابلہ کرین ہم لوگ غیر کی کمک ننگ و عار جانتے ہین سوائے مدد خدا کے اسی کی کمک
کے خواستگار رہین جو سب کا مالک و مختار ہی بس مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو میری اطاعت کر سحر کو
ترک کر مذہب اسلام کو قبول کر ورنہ مثل جیسم کے تو بھی میرے ہاتھ سے قتل ہوگا قسیم نے جواب
دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا تو مجکو کیا قتل کریگا تیری بھی یہ لیاقت ہی یہ شعر تو نے سُنا ہوگا شعر نہ ہر جا سے مرکب
توان تاختن ✤ کہ جاہا سپر باید انداختن ✤ وہ وقت گذر گیا کہ تو نے جیسم کو قتل کیا وہ اور وقت تھا
اب وہ زمانہ نہین ہی تیری اسی قدر زندگی تھی نقابدار سبز پوش نے کہا کہ بس زبان کو روک اپنے
حربے کو سنبھال مین تیرے مقابلے کو موجود ہون شعر بیار انچہ داری ز مردی نشان ✤ کمان کیانی
و گرز گران ✤ میدان رزم ہی نہ جائے بزم یہان کوئی گفت و شنید کا موقع نہین ہی اگر کچھ گفت و شنید
کرنا ہی تو میدان مین کیون آیا پہلے پیام و سلام کر لیا ہوتا اُسکے بعد مقابلے کو نکلا ہوتا قسیم نے کہا
کہ معلوم ہوا تیری قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون یہ کہکر اور اپنے تخت سحر کو بڑھا کر میدان مین آیا
راوی کہتا ہی کہ اسکے پاس کوئی شئ اسباب سحر سے نہ تھی کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو ساحران زبردست
ہوتے ہین اُنکے پاس جھولی وغیرہ نہین ہوتی ہی وہ صرف اشارون سے کام لیتے ہین بس اسنے
اشارہ کیا اور کہا کہ مین دیکھون کیونکر میرے اِس سحر سے تو محفوظ رہتا ہی یہ اشارہ کرنا تھا کہ ایک
غبار بلند ہوا اُس غبار سے ایک اژدہا ظاہر ہوا وہ اژدہا طرف اُس نقابدار کے اپنا مُنھ
کھولکر چلا نقابدار عالی مقدار اُسی طور سے اپنے مقام پر کھڑے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی
جب وہ اژدر قریب نقابدار آیا خود بخود اُسکے سر سے ایک شعلہ نکلا اُسنے پہلے رخ طرف
نقابدار کے کیا اور قریب نقابدار پہونچکر واپس آیا اور لشکر قسیم کی طرف چلا دفعۃً لشکر پر
آکر گرا کئی سو ساحرون کو جلا دیا لشکر قسیم مین تلاطم مچ گیا یہ اسی تحفہ تعویذ کا اثر تھا کہ ساحر کا

خود بخود واپس جائے اور صاحب تعویذ پر اثر نہ کرے بلکہ سحر کنندہ یا اُسکے ہمراہیوں پر تاثیر کرے ویساہی ہوا کہ لشکر قسیم کو جلانے لگا لشکر مین تلاطم مچ گیا ہر ایک جان بچانے کی فکر مین ہوا کہ کسی طور سے اپنی جان بچاؤں بعض یہ کہنے لگے کہ قسیم نے تو اِسوقت وہ حرکت کی کہ جیسے کسی قسم کا ہاتی کرتا ہو وہ اپنے لشکر کو تباہ کرنے لگا وہ مثل ہوئی کہ یار کا غصہ بھتار پر دھوبی سے بس نہ چلا بیل کے کان اینٹھے بندر کی بلا طویلہ کے سر نقابدار سے بس نہ چلا تو غصہ ہمپر اُتارنے لگے یہ کہکر اہل لشکر پکارنے لگے کہ ہمنے کیا قصور کیا ہر جو ہمکو جلائے دیتے ہو لشکر تباہ ہوا جاتا ہی ایسا سحر نہ کیا کرو جو کہ اپنے قابو مین نہو یہ جو اہل لشکر نے پکار کر کہا قسیم نے پلٹکر جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر آیا کہ تمام لشکر مین آگ پھیلی ہوئی ہر لشکر کے لوگ اُس آگ کو سحر کرکے دفع کرتے ہین مگر وہ آگ کسی طور سے نہین بجھتی ہر یہ حیران ہوا کہ یہ کیا سبب ہر کہ مین نے سحر کیا اور سحر نے نقابدار پر کچھ اثر نہین کیا اور وہ سحر میرے لشکر پر اُلٹا پلٹ گیا سوائے اِس تدبیر کے کہ اِس سحر کو دفع کروں اپنے ہاتھ سے مٹاؤں اور اسکے سوا کوئی تدبیر نہین ہر بس اِسنے پلٹ کر ایک مشت خاک اُٹھا کر اُسپر کچھ پڑھکر طرف لشکر کے آواز دی اور اشارہ کیا کہ ایک برق تڑپ کر اُس اژدر پر گری کہ وہ جلکر خاک ہوگیا اُدھر وہ آگ جو لشکر کو جلا رہی تھی سب برطرف ہوئی اسنے نقابدار سے کہا کہ تمتو کہتے تھے کہ ہم ساحر نہین ہین اور سحر کو کفر جانتے ہین یہ کیا امر تھا کہ میرے سحر کو رد کرکے میرے لشکر پر گرادیا میرے لشکر کو میرے سحر سے تباہ کیا آخر کو خود ہی مجھے اپنے سحر کو مٹانا پڑا اسیج تو یہ ہر کہ کسی اچھے اُستاد کی تو نے خدمت کی ہر یہ اسی خدمت کا نتیجہ ہر نقابدار نے کہا کہ یہ تیرا خیال بالکل خام ہر میرے خدا نے تیرا سحر رد کیا اور تیرے لشکر پر گرادیا یہ اُسکا فضل ہر کہ تیرے ہی حربہ سے تیری سپاہ کو برباد کرایا کیونکہ یہ سب کافر ہین یہ جو نقابدار نے فرمایا قسیم نے جواب دیا کہ ہم تیرے خدا کی قدرت کو دیکھتے ہین کہ کیونکر تجکو اِس سحر سے محفوظ رکھتا ہر یہ کہکر اِسنے اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ دو چیلے پیدا ہوگئے اُنکے سر پر ایک صندوق تھا وہ صندوق لیکر اُسکے روبرو آئے اُسنے وہ صندوق اُنسے لیکر کھولا اور اُسمین سے ایک ترنج نکالا اُسپر کچھ دم کرکے طرف نقابدار کے پھینکا وہ چیلے اُس صندوق کو پہونچا کر غائب ہوگئے تھے وہ ترنج بڑے زور مین طرف نقابدار کے چلا اگر کوئی اور اِس مقام پر ہوتا تو وہ ضرور تمام ہوجاتا مگر نقابدار اُسی تختی کے سبب سے اِس سحر سے محفوظ رہا وہ ترنج قریب نقابدار آکر سرد ہوکر گر پڑا کوئی اثر اُسنے اپنا نقابدار پر نہ کیا جس مقام پر آکر گرا تھا اُس مقام پر ایک غار ہوگیا اور اُس مقام پر کی گھانس باوجودیکہ تر تھی سب جل گئی یہ سحر بھی قسیم کا رد ہوا تب قسیم کو نہایت غصہ آیا اِسنے اُسی صندوق سے ایک فولادی ڈبیہ نکالی اُسکو کھولا اُس ڈبیہ مین سے ایک طائر نکلا اُس طائر کو طرف نقابدار کے اُڑا دیا وہ طائر قریب نقابدار پہلے تو بڑے زور مین آیا جب قریب پہونچا گرد سر نقابدار پر چرخ مار اور گراب جو دیکھا تو ایک طائر کاغذ کا تراشا ہوا تھا اب قسیم نے متواتر سحر کرنا شروع کیے جو سحر کیا وہ قریب نقابدار پہونچکر برطرف ہوگیا یہ حال جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا بادشاہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ضرور نقابدار کے پاس کوئی چیز از قسم ادعیہ متبرکہ ہر کہ جسکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہر یا کوئی تعویذ کسی درویش خدا رسیدہ کا ہر یا یہ بھی صاحب اسم اعظم ہر جو

ایسے ایسے سحر رد کر رہا ہی جو کہ قیسم کے کائنات کے ہین بادشاہ نے جواب مین فرمایا جو آپنے
ارشاد فرمایا بہت بجا اور درست ہی اسی سبب سے ڈ اُسکو اسقدر بھروسا ہی کہ بلا خوف وخطر
مقابلہ کر رہا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو اس سے مقابلہ کرتے ہوئے کلام ہی کیونکہ اول
تو مجکو اس سے محبت قلبی ہو گئی ہی دوسرے یہ بہت مرد جری ہی مجھے اسکی جوانی پر رحم آتا ہی کہین
ایسا نہو کہ یہ میرے ہاتھ سے ضائع ہو جائے خواجہ قریب صاحبقران کھڑے ہوئے تھے
ہنس کر جواب دیا کہ یہ کیون نہین فرماتے ہو کہ مین اسکی جراُت دیکھکر ڈر گیا کہین ایسا نہو کہ مجکو
زیر کرلے اور مین زیر ہو جاؤن تو ساری صاحبقرانی میری خاک مین ملجائے یا یہ امر ہی کہ تمکو
تو دوسری لت ہو گئی ہی یہ طریقہ ہی کہ جہان انسان ضعیف ہو گیا پھر اُسکو اور مزا ہو جاتا ہی جہان
اُسنے جوان وحسین مرد دیکھا اُسکی الفت ہو گئی وہی حال تمھارا ابھی ہوا ہی کہ اُسکو جو جوان اور
خوبصورت دیکھا بس الفت ہو گئی بس یہ خیال کرتے ہو کہ بسبب الفت قلبی کے مقابلہ نہو سکیگا
جب اُسکی صورت دیکھونگا قلب مین محبت آجائیگی بس زیر ہو جاؤنگا یہ کیون نہین بیان کرتے ہو
صاحبقران نے کہا کہ خواجہ ہر وقت تمکو مذاق ہی سوجھتا ہی یہ وقت کوئی مذاق کا ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ ہان یہی تو کہوگے مین نے سچی بات جو کہی تو کہنے لگے کہ خواجہ مذاق کرتے ہو جو سچ
کہتا ہی وہ ہمیشہ برا ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ سچے ہین اب مقابلہ کا تماشہ دیکھنے
دو بس دل لگی ہو چکی یہ فرماکے صاحبقران طرف میدان جنگ کے متوجہ ہوئے سمندر شاہ
نے اُس طرف عشاق سے کہا اُستاد آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس نقابدار نے کیسے کیسے سحر
قیسم کے رد کیے کیسا زبردست ساحر ہی کہ کوئی سحر اُسپر کارگر نہین ہوتا ہی مجکو اب قیسم سے بھی
یاس ہوئی عشاق نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون میری عقل کام نہین کرتی ہی یہان تو
سمندر و عشاق مین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اُدھر قیسم نے جب بہت سے سحر کیے اور کوئی سحر کارگر
نہوا اور نقابدار سبز پوش پر کسی سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے غصہ کر کے اُس صندوق کو بند کیا اور طرف
صحرا کے دیکھا بس صحرا کی طرف دیکھنا تھا کہ صحرا کی طرف سے ہزارون شیر ببر پیدا ہوئے اور طرف
نقابدار کے چلے اور نقابدار سبز پوش پر آکر حملہ کیا نقابدار نے اُن شیرون کو قتل کرنا شروع
کیا کسی کو تلوار سے کسی کو مشت سے کسی کو طمانچہ سے کسی کے پیر پکڑ کر چیر ڈالا ایک دم مین تمام شیرون
کو ہلاک کیا بس یہ جو قیسم نے دیکھا اُسنے سحر کیا کہ ایک دریا پیدا ہوا اور طرف نقابدار کے چلا
اور قریب نقابدار پہونچکر وہ دریا غائب ہو گیا اب نقابدار تلوار لے کر طرف قیسم کے یہ
فرماکر چلے کہ خبردار ہو جا اب میری باری ہی شعر تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی
از دل فراموش کن + یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا قیسم نے جو دیکھا تو خیال کیا کہ نقابدار بڑے غصہ
مین آتا ہی اگر اسکا وار ہو گیا تو بچنا دشوار ہی بس اُسنے اِس خوف سے سحر کیا کہ ایک دریائے
آتش درمیان نقابدار و قیسم کے حائل ہو گیا نقابدار اُس دریائے آگ کو طے کرتا ہوا طرف
قیسم کے چلا جس مقام پر نقابدار قدم رکھتا تھا اُس مقام پر آگ گل ہو جاتی تھی نقابدار آگ
کو برطرف کر کے قریب قیسم کے پہونچا قیسم نے جو نقابدار کو دیکھا ایک مرتبہ سحر کیا کہ تخت بلند
ہونے لگا بس نقابدار نے نعرۂ اللہ اکبر کر کے اور رکابون پر زور دے کر ہاتھ تلوار کا مارا چونکہ
تخت کسی قدر بلند ہو چکا تھا تلوار نقابدار کی قیسم پر تو پڑی نہین مگر تخت پر پڑی کہ تخت قلم ہوا بس

قسیم طرف زمین کے چلا نقابدار سبزپوش نے دست زبردست کو بڑھا کر گرز بھیر مین قسیم کے ہاتھ
ڈالا اُسکو ہوا پر روکا سر سے بلند کر لیا سحر کرنے کی مہلت نہ دی اور سر پر چرخ دے کر زمین پر مارا
اور مرکب پر سے کود کر مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک شور عظیم برپا ہوا تمام عالم تاریک ہو گیا
سنگ باری و برفباری ہونے لگی آندھی سیاہ اُٹھی آگ برسی شور گریہ وزاری بلند ہوا صدا مین
مہیب آنے لگین نقابدار پر آگ برسنے لگی مگر نقابدار کا کچھ نہوا نقابدار اُسی طور سے کھڑا رہا
برقین چمک کر گرنے لگین ہر بلا قریب نقابدار آکر برطرف ہو جاتی تھی قسیم کے پیر سب تدبیر بھولکر
غل مچانے لگے ہر طرف سے صدائے گریہ آرہی تھی بڑے عرصہ تک طلاطم رہا اُسکے بعد روشنی
ہوئی وہ سب طلاطم برطرف ہوا صدا آئی کہ گشتی مرا نام من قسیم جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آکے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ شعلہ تمام صحرا مین پھیلا اُسنے لاشِ
جسیم و قسیم کو مثل ہیزم خشک کے جلا دیا دونون لاشین خاک آلودہ ہو کر رہگئین میدان صاف
ہو گیا لشکر نقابدار نے نعرۂ تکبیر بلند کیا لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی ہر طرف
ایک شور مبارک باد تھا ہر طرف سب خوش ہو رہے تھے صاحبقران کا تو فرط خوشی سے
چہرہ گلنار تھا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ بڑا غضب ہوا نقابدار نے قسیم کو بھی قتل
کیا عشاق نے کہا کہ تمکو کیا جو ہونا تھا وہ ہوا اُنکی اِسی طور سے قضا تھی اب تم لوگ اور کچھ
فکر کرو یہ جو عشاق نے کہا سمندر شاہ خاموش ہو رہا یہ حال جو لشکر قسیم و جسیم و حلیم و سلیم نے
دیکھا ایک مرتبہ سب تلوارین اور حربہائے سحر لے کر نرغہ کرکے نقابدار پر چلے سحر کی بوچھار
ہونے لگی جو سحر کرتا ہو وہ سحر رد ہو جاتا ہو بس ایک مرتبہ نقابدار بھی تلوار لیکر اور مرکب کو
ڈپٹ کر لشکر کفار پر آپڑا یہ حال جو لشکر نقابدار نے دیکھا وہ بھی تلوارین لے کر اور مرکب
اُٹھا کر لشکر حریف پر آپڑے تلوار سے قتل کرنے لگے اگر کسی ساحر نے سحر کیا بلکہ کل لشکر کفار کے
ساحرا ایک مرتبہ سحر کرکے لشکر نقابدار پر چلے جس ساحر نے سحر کیا کل لشکر نقابدار سحر مین
مبتلا ہوا نقابدار نے اُس ساحر کو بڑھکر قتل کیا کیونکہ انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہی جب یہ جناب
صاحبقران نے دیکھا لشکر اسلام سے فرمایا کہ نقابدار کی کمک کرو بس کل لشکر اسلام ایک
مرتبہ لشکر کفار پر چلا صاحبقران بھی تیغ برق تاب کو علم کرکے اسم اعظم ورد زبان کرکے لشکر
کفار پر جا پڑے پھر تو منم منم کے نعرے بلند ہوئے ہر سردار نے نعرہ کیا لشکر پر جا پڑا ایک ہی حملہ
مین ہزارون ساحر واصل جہنم ہوئے بادشاہ نے بھی تخت ترک فرمایا مرکب پر سوار ہو کر
بادشاہ بھی لڑنے لگے صدائے گیر و دار بلند ہوئی سہراب و غزالان نے جو سحر کیا تمام لشکر
ساحران اُس سحر مین مبتلا ہوا اُس لشکر کے ساحر نے اُس سحر کو برطرف کیا اپنا سحر لشکر پر کیا
سہراب نے اُسکو برطرف کیا اور اُس ساحر کو قتل کیا یہ عالم ہی کہ جب ساحر سحر کرتا ہی لشکر اسلام
مبتلا ہوتا ہی صاحبقران اسم اعظم بآواز بلند پڑھتے ہین سحر برطرف ہو جاتا ہی لشکر نقابدار جو سحر
مین مبتلا ہوتا ہی تو سہراب یا غزالان جا کر رہا کرتے ہین یہان تو جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ابھی اُسکا
حال تحریر کرنا منظور نہین ہی اسی طور سے انکو جنگ مغلوبہ مین مصروف رکھا جاتا ہی اسکا احوال
آگے تحریر ہوگا بہت ہی بڑی جنگ ہو رہی ہی اس جنگ کا احوال آیندہ راوی بیان کریگا اب
کچھ حال دیگر تحریر کرنا منظور ہی کہ جسکا اس مقام پر بیان ضرور ہی وہ حال یہ ہی کہ راوی نے تحریر کیا ہی

کہ نقابدار سرخ پوش کی بھی حالت اِس مقام پر تحریر کرنا ضرور ہے کہ اُسپر کیا گذری اور وہ کیونکر پھر اُس مقام تک پہونچا پہلے اُسکی حالت تحریر ہوگی پھر اُسکا عین وقت پر آکر کمک کرنا اور بعد فتح پھر اپنی طرف چلے جانا

اب شمہ حال نقابدار سرخپوش کا تحریر ہوتا ہے مع مخمس ہذا

دیکھیے ان گلعذارون کی فضا دو چار دن
زندگانی ہے اڑا لیجیے مزا دو چار دن
اِس چمن مین نخل دل رکھیے ہرا دو چار دن
معتنم ہے باغ عالم کی ہوا دو چار دن
صورت گل ہے یہان نشو نما دو چار دن

غور تمکو چاہیے اپنے مآل کار پر
آمد آمد ہے خزان کی حسن کے گلزار پر
بل نہین لازم ہے لینا گیسوے خمدار پر
سبزۂ خط کا نمو ہے چاند سے رخسار پر
اور رخ پر چھوڑ تو زلف دوتا دو چار دن

یا تو میری آنکھ سے ایک دم نہوتا تھا نہان
غیر سے وان صحبتین ہین ہم تڑپتے ہین یہان
یا چھپایا منھ کو ایسا کچھ نہین جسکا بیان
او بت کافر تری اللہ ری بے باکیان
آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

آج کل اُسکو غرور حسن ہے حد سے سوا
واسطہ خالق کا دے کر کی جو مین نے التجا
گفتگو مین طاق ہے اصلا نہین شرم و حیا
مدعاے وصل سُنکر وہ صنم کہنے لگا
بیٹھ کے مسجد مین کر یاد خدا دو چار دن

جامۂ ہستی سے مین نے قطع کی جب دوستی
چولی دامن کا جہان مین ساتھ تھا جو ہر گھڑی
آنسوؤن سے ترکی روز آستین قاتل نے کی
مجھ گریبان چاک کے مرنے سے اک وحشت ہوئی
وا رہی اُس شوخ کے بند قبا دو چار دن

کیا کہون کیا کیا تصور مین مجھے بھائے نہ تم
آنکھین روشن کرنے کو تشریف یان لائے نہ تم
پر شب مہتاب مین بن میرے گھبرائے نہ تم
یہ بڑا اندھیر ہے اک رات بھی آئے نہ تم
چاندنی کیا کیا ہوئی اے مہ لقا دو چار دن

بیچلونگا آج اپنے گھر تجھے مین کھینچ کے
مین نہ مانونگا کبھی فقرہ کسی نادان کو دے
اعتبار اِن جھوٹی باتون کا نہین ہرگز مجھے
واہ رے وعدہ ترا قربان وعدے کے ترے
ایک دن کے ہوگئے اے بیوفا دو چار دن

ایک دن ہونا ہے اعلے و ادنے کو فنا
سلطنت دنیا مین کی تو کیا فقیری کی تو کیا
یہ مسافر خانہ ہے اے غافلو عبرت کی جا
روز آتی ہے لب گور غریبان سے صدا
شادی و غم ہے بہر شاہ و گدا دو چار دن

توڑنے پر پھول دین ہمکو ہزارون گالیان
خاک اڑیگی باغ مین جب آئیگی فصل خزان
دور ہے تیرا گلی کب کھول سکتا ہے زبان
نکہت گل پھر کہان باد بہاری پھر کہان
باندھ لے اے باغبان اپنی ہوا دو چار دن

مانگتا ہون بوسۂ گیسو تو دیتا ہے صدا
ہوش مین آ تو علاج اپنا کرو بہر خدا

شانہ کرتا ہون تو نازل سر پہ ہوتی ہی بلا
وہ پری کہتی ہی دیوانہ بنا کر زلف کا
فصد لو اپنی دوا جا کر کرو دو چار دن

دیدون مین ڈالین گے دیدے کہا کے مجھ پیچ وتاب
پھر کہان یہ نیچی نظرین اے دل خانہ خراب
اُٹھ گیا جب شرم کا پردہ کہا کھی پھر نقاب
پھر کہان یہ اُنکی چتون چند روزہ ہی حجاب
دید کے قابل ہی آنکھون کی حیا دو چار دن

وائے اُنپر اوج مین جو جام نخوت ہین پیئے
غیر کیسے ہین سگون کی سمت سے دیدے سیئے
بات یہ زیبا نہین ہی تاجدارون کے لیے
ہڈیان کتے بھی سونگھین یا نہ سونگھین دیکھیے
ہی شرف بھر رو بال ہما دو چار دن

مست ہو جاتا ہی دل گلگشت مین وقت سحر
بادہ کش تو اک طرف مجکو یہ آتا ہی نظر
موج باد صبح موج مے کا رکھتی ہے اثر
زاہدون کی رال ٹپکے گی مگر گلرنگ پر
گر رہی یون ہی گلستان کی ہوا دو چار دن

ہاتھ مین تسبیح رکھے خلق تا دانا کہے
جال وہ پھیلائیے ہر اہل زر جسمین پھنسے
پیچ سب سے کیجیے سر پر عمامہ باندھ کے
دام پیدا کیجیے مے ہو چکی مفلس ہوئے
بیٹھیے مسجد مین بنکر پارسا دو چار دن

یاد کرتا ہی امانت تمکو اکثر باغ مین
میکشون کے جمگھٹے رہتے ہین دن بھر باغ مین
سرو ہی مینائے مے ہر پھول ساغر باغ مین
بادۂ گلگون چلے ہر روز چلکر باغ مین
موسم گل کے بھی ہین اے صبا دو چار دن

راویان شیرین گفتار و ناقلان خجستہ آثار نے اس داستان فیض ترجمان کو اس طرح بیان کیا ہی کہ جب نقابدار یاقوت پوش نے شہر محرابیہ پر آکر لشکر اسلام کی کمک کی تھی اور نمرود حاکم قلعۂ نمرودیہ کو قتل کیا تھا بعد شکست کھانے لشکر محراب شاہ کے اور اسیر ہو جانے محراب شاہ کے جب سب لشکر اسلام بفتح و فیروزی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس گئے تھے تو نقابدار یہ کہکر کہ مین صاحبقران ہون باٹنے میرے ہین مین آکر مقابلہ کرکے اثاثۂ صاحبقرانی کر لنے لیلونگا کیونکہ یہ حق میرا ہی صاحبقران ثانی نے بالکل ناانصافی کی ہی یہ کہتا ہوا اور باگ اپنے مرکب کی اُٹھائے ہوئے مع اپنے لشکر کے صحرا کی طرف چلا گیا تھا پھر اُسکا کچھ حال تحریر نہوا تھا اب اُسکا پھر حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو پھر اُس مقام پر سے چلا ایک صحرا مین آکر مقیم ہوا کیونکہ وہ صحرا بہت پر فضا اور پر بہار تھا ہر طرف اُسکے سبزہ زار تھا گلہائے خودرو کے درخت لگے ہوئے تھے چشمے آب شفاف سے لبریز تھے جدھر نگاہ اُٹھ جاتی تھی سوائے سبزے و درخت میوہ دار کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی اشجار میوہ دار بکثرت تھے شکار بھی اُس صحرا مین بہت تھا ہرن و نیل گائے ہر طرف چر رہے تھے ایک کوہ سربلند اُس صحرا مین تھا از قلۂ کوہ تا پائین کوہ چھوٹے چھوٹے درخت پھولون کے لگے ہوئے تھے وہ کوہ اُن گلون سے پوشیدہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس بہار زیور گل پہنے ہوئے کھڑی ہی کیسی خوشگوار اُس مرغزار کی ہوا تھی ہوائے عیسیٰ دم مسیح نفس چل رہی تھی طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے صفت خداوند لایزال مین مصروف تھے چونکہ وقت سپہر کا تھا گل آفتاب اُس صحرا

کی بہار کو دیکھکر زرد ہو گیا تھا اور قریب پژمردہ ہونے کے تھا یعنے غروب ہونے والا تھا وہ جا بجا
دھوپ کا عکس گلون پر عجب طرح کا سماں دکھاتا تھا چونکہ زمانہ بہار کا تھا صحرا پر جوبن تھا ہر قسم
کے پھول کھلے ہوئے تھے ہوائے سرد کے جھونکے آ رہے تھے طاؤس صحرائی ہر طرف رقص
زنان پھر رہے تھے عجب سما عجب وقت تھا نئی بہار تھی نئی فضا تھی نقابدار نے جو اُس صحرا
کو پر بہار دیکھا اور شکار بکثرت دیکھا دل کو اشتیاق ہوا کہ اس صحرا مین قیام کر و کچھ دنون
پھر کر شکار کھیلو دل بہلاؤ یہ تصور کر کے حکم دیا کہ خیمے وغیرہ اسی صحرا مین برپا کیے جائین ہم
یہان پر قیام کرین گے یہ جو انھون نے حکم دیا ملازمون نے ایک مقام مناسب دیکھکر خیمے برپا
کیے بارگاہ یاقوت رنگ برپا ہوئی لشکر اُترا بازارین آراستہ ہو گئین اُس صحرا کی اور حالت
ہو گئی گویا بہار تازہ آئی ہر طرف سوار پیدل پھرنے لگے نقابدار اپنی بارگاہ مین اُترا پردے
بارگاہ کے اٹھا دیے سب سردار حاضر ہوئے اب نقابدار صحرا کی بہار دیکھنے مین مصروف
ہوا کہ آفتاب غروب ہو گیا ماہتاب نے اپنا جلوہ دکھایا نقابدار خاصہ نوش فرما کر آرام پذیر
ہوا وہ رات بسر ہوئی صبح کو نقابدار نے حکم دیا کہ سامان شکار کیا جائے ہم شکار کھیلین گے
یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت سب سامان شکار مہیا ہوا نقابدار سردارون کو لیکر صحرا مین شکار
کو آیا شکار مین مصروف ہوا پہلے پرندون کا شکار کیا اُسکے بعد چرندون کا شکار کیا شام کو
اپنے مقام پر آئے اِسی طور سے پندرہ روز تک مصروف سیر و شکار رہے ایک دن کا ذکر
ہے کہ نقابدار جو شکار کھیل کر اپنے مقام پر تشریف لائے اُس دن تھکے بہت تھے دربار نہ کیا اور
خاصہ نوش فرما کر آرام کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ نقابدار نے عالم رویا مین دیکھا کہ مین تنہا
مرکب پر سوار صحرا مین چلا جاتا ہون کہ ایک دورہ باغ نظر آیا نقابدار اُس باغ کی طرف چلے
چونکہ پیاسے بھی بہت تھے تلاش آب مین چلے جاتے تھے اُس عالم خواب مین جب اُس
درہ باغ پر پہونچے مرکب پر سے اُترکر مرکب کو ایک درخت انار مین جو کہ برابر در باغ کے
ادہر اُدھر لگے ہوئے تھے باندھ دیا اور خود بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوئے اندر باغ کے جو
قدم رکھا ایک باغ دیکھا کہ جو رشک دہ باغ شدادی تھا نمونۂ بہشت برین تھا بے اختیار یہ شعر زبان پر
اُسی عالم خواب مین جاری ہوا شعر اگر فردوس بر روے زمین است ٭ ہمین است وہمین است
وہمین است ٭ روش بڑی خوب قرینہ سے بنی ہوئی مہندی کی ٹٹیان قد آدم لگی ہوئین اور
چمن بندی کی ہوئی ایک طرف لالہ کی بہار ایک سمت گل نافرمان کی قطار سنبل ایک جانب
مثل معشوق طناز کے کھڑی ہوئی نرگس ایک طرف دیدہ بازی مین مصروف کوڑیالہ ایک
طرف لگا ہوا نسرین و نسترن الگ اپنی بہار دکھا رہے ہین یاسمین یاسمن ایک طرف مہک
دے رہے ہین بیلا موتیا موگرہ چنبا کھلا ہوا گل صد برگ سے باغ زعفرانی ہو رہا ہے کیوڑا اور
گلاب اپنی خوشبو دے رہا ہے گل داؤدی الگ لگی ہوئی اشجار میوہ دار بہت لگے ہوئے ہین
ہر قسم کے درختون سے باغ بھرا ہوا ہے ہر رنگ کے گل کھلے ہوئے ہین طائران خوش الحان
کے قفس درختون مین آویزان ہین طاؤس باغ مین پھر رہے ہین بلبلین چہک رہی ہین طائر
حمد و ثنائے الٰہی کر رہے ہین یہ اُسی خواب مین ہین باغ کی سیر کرتے ہوئے دل مین یہ خیال
کرتے ہوئے کہ یہ کسی بادشاہ جلیل القدر کا باغ ہے وہ اس باغ مین برائے سیر آتا ہو گا یہ اپنے

دل مین ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے وسط باغ مین پہونچے دیکھا کہ ایک نہر آب شفاف سے
لبریز اُسکی لب گردان بلوری اُس نہر مین ہر قسم کی مچھلیان پڑی ہوئی تھین پانی اُس نہر کا اسقدر
صاف کہ جو آب گوہر کو گرد کر دے تہ تک کی چیز نظر آتی تھی کنارے نہر کے گملے رکھے ہوئے
اُسمین گلہاے خوشبو کے درخت لگے ہوئے ایک فوارہ وسط نہر مین لگا ہوا اُس سے مثل ساون
بھادون کے پانی گر رہا تھا انھون نے اُس عالم خواب مین اُس نہر سے پانی پیا اور حمد خدا
ادا کی بس پانی پی کر اور شکر خدا کر کے ایک طرف کو اُسی حالت خواب مین روانہ ہوئے تھوڑی
دور چلے تھے کہ دیکھا ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہو اور اُسپر جواہر کا کام کیا ہوا ہو
کیسے کیسے گل بوٹے اور بیلین بنائی ہین اُسکے پانچ برج ہین ہر برج پر طلائی کلس چڑھے ہوئے
ہین نقابدار نے اُسی عالم رویا مین خیال کیا کہ چلکر اس بارہ دری کو اندر سے دیکھنا چاہیے
اُس بارہ دری کی طرف چلے جب قریب اُسکے پہونچے تو ایک چبوترہ سنگ مرمر کا دیکھا کہ جسکے
تین طرف بلور کا کٹہرہ لگا ہوا ہو اُسی کٹہرے مین ایک طرف راستہ بنا ہوا ہو اور پانچ سیڑھیان
سنگ مرمر کی ہین اُسپر بھی خوب خوب صنعت کی ہو وہ چبوترہ سامنے بارہ دری کے ہو اور
بارہ دری مین مخمل کے پردے پڑے ہوئے ہین اُنپر کارچوبی کام کیا ہوا ہو کلابتون کی اُسمین
ڈوریان لگی ہوئی ہین اُنمین مقیشی پھول لگے ہوئے ہین اُس چبوترے پر کارچوبی نگیرہ لگا ہوا
ہو اور چوبین اُس نگیرے کی طلائی ہین نقابدار اُن سیڑھیون کے ذریعہ سے چبوترے پر گئے
جب قریب بارہ دری پہونچے قصد کیا کہ پردہ اُٹھا کر اندر جاؤن کان مین آواز تسبیح و تہلیل کی
آئی یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی دوگانہ خالق ادا کر رہا ہو یہ حیران اُسی خواب مین ہوے کہ یہ صدا
کہانسے آئی مگر تھم گئے اب جو خیال کر کے سنتے ہین تو معلوم ہوا کہ اِس بارہ دری سے یہ صدا
آرہی ہو بس یہ پردہ اُٹھا کر اندر کو چلے انھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ کوئی مرد خدا
اِس بارہ دری مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہو یہ جو اندر بارہ دری کے آئے دیکھا کہ بارہ دری شیشہ
آلات سے خوب آراستہ ہو ہر قسم کا سامان موجود ہو فرش مخمل کاشانی کا کیا ہوا ہو یہ اُس بارہ دری
کو دیکھکر ششدر ہو گئے قد آدم آئینے لگے ہوئے ہین یہ اور حیران مثل تصویر ساکت ہو کر رہ گئے
تھوڑی دیر کے بعد یہ آگے چلے جب وسط مین بارہ دری کے آئے دیکھا کہ وسط بارہ دری مین
ایک مسند بچھی ہوئی ہو اُسپر سجادہ بچھا ہوا ہو اور اُسپر ایک مرد پیر باریش سفید شجرفی کرتہ پہنے ہوئے
اور اُسی رنگ کی تہمت باندھے ہوئے سامنے رحل پر صحیفۂ ابراہیمی کھلا ہوا رکھا ہوا ہو اُسکی تلاوت
کر رہا ہو وہ خوش آواز ہو کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا لحن داؤدی اسی کے لیے خلق ہوا تھا اُنے
جو پاؤن کی صدا سُنی سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کہانسے صدا آئی کون آتا ہو جب اُس مرد بزرگ نے
سر اُٹھا کر اُنکی طرف دیکھا نقابدار نے اُس عالم خواب مین بہت جھک کر اُس مرد پیر کو سلام
کیا اُس مرد پیر نے جواب سلام دے کر اور نقابدار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خوش آمدی و صفا
آوردی اے نقابدار یاقوت پوش مزاج تو اچھا ہو آؤ آؤ بہت جلد آؤ مین تو تمھارا بڑے عرصہ
سے انتظار کر رہا تھا یہ جو اُس مرد بزرگ نے اپنی زبان سے فرمایا نقابدار فوراً دست ادب
جوڑ کر اُسی حالت خواب مین خدمت مین اُس مرد بزرگ کے جا کر پہونچا اور دونون ہاتھون کو
چوما آنکھون سے لگا کر بوسے دیے بس اُس مرد پیر نے نقابدار یاقوت پوش کو گلے سے لگایا

پیشانی پر بوسہ دیا اور دست شفقت پشت پر رکھا اور فرمایا کہ ای شیر بیشۂ جرات و ای نہنگ دریاے شجاعت
و ای گل حدیقۂ صاحبقرانی مین تو بڑے عرصہ سے تمھارے انتظار مین تھا مجکو تم سے ایک ضرورت
تھی نقابدار یاقوت پوش نے دست ادب جوڑ کر فرمایا کہ مین تو آپکی خدمت مین حاضر ہو کر
بہت خوش ہوا مین آج پندرہ دن سے اِس صحرا مین اُترا ہوا ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ آپ اس
مقام پر تشریف رکھتے ہین ورنہ مین ہر روز حاضر خدمت ہوتا اور شرف قدمبوسی حاصل کرتا آپ کے
نور جمال سے اپنی آنکھون کو روشن کرتا یہان آکر وہ لطف حاصل ہوا ہی کہ عمر بھر نہو گا آپ اپنے اسم
گرامی و نام نامی سے آگاہ فرمایئے اور یہ فرمایئے کہ یہ باغ کسکا ہی اور یہ کونسا مقام ہی اُس مرد بزرگ
نے پہلے صحیفۂ ابراہیمی کو گردان کر رحل پر رکھدیا اور فرمایا کہ ای نقابدار عالی مقدار آگاہ ہو کہ
نام میرا نہ پوچھ کہ کیا نام ہی اور کیا مقام ہی اِسوقت مین نہین ظاہر کر سکتا ہون کیونکہ یہ مجکو حکم نہین ہی
ہان مین جس امر کے لیے تمھارا انتظار کر رہا تھا وہ امر یہ ہی اِسکو خوب خیال کر کے سُن لو اور اِسی پر
عمل کرو نقابدار نے اُسی عالم خواب مین عرض کیا کہ بیان فرمایئے مین ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ
ہون یہ جو نقابدار نے عرض کیا اُس مرد بزرگ درویش خصلت نے فرمایا کہ ای نقابدار آگاہ
ہو اور خبردار ہو کہ لشکرِ اسلام کو لیکر صاحبقران طرف سمندریہ کے تشریف لیگئے ہین اور
محراب شاہ و امثال شاہ و اقبال شاہ و مراد شاہ و حسرت شاہ یہ سب لوگ شریک
صاحبقران ہوئے دین اسلام قبول کیا اب صاحبقران لشکر کو لے کر سمندریہ پر گئے ہین
مین خبر دیتا ہون تمکو کہ جب لشکر اسلام سمندریہ پر پہونچے گا تو سمندر شاہ برائے دید آمد لشکر اسلام
آیگا ہر روز لشکر اسلام کو دیکھکر شہر مین جایا کریگا جب لشکر اسلام آجائیگا تو سمندر شاہ نے
بہت سے نامہ تحریر کیے ہین اپنی کمک کو لشکر طلب کیا ہی قسیم و جسیم سیاہ پوش چار بھائی ہین
وہ ساحر ہین اور پہلوان بھی ہین وہ لشکر لے کر سب سے پہلے آئین گے اور سمندر شاہ سے
اجازت لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے تین دن برابر مقابلہ ہو گا اُسمین لشکر اسلام مین جو
سہراب و غزالان ہین بہت سے ساحرون کو لشکر کفار کے قتل کرینگے چوتھے دن خود جسیم
نکلے گا اُس سے مقابلہ ہو گا وہ سہراب و غزالان کو زخمی کریگا اور بہت سے اہل اسلام کو گرفتار
کر کے لیجائیگا کہ نقابدار سبز پوش جو کہ بدیع الملک کا فرزند ہی اور بطن سے ملکہ ناوک فگن
کے پیدا ہوا ہی فاتح ہی طلسم نور آگین کا وہ آکر جسیم و قسیم کو قتل کریگا جنگ مغلوبہ ہو گی یہ تمکو معلوم ہو
کہ تمکو لازم ہی کہ تم بھی جا کر شریک اہل اسلام ہو اور لشکر اسلام کی کمک کرو کیونکہ یہ وقت لشکر اسلام پر بہت
سخت ہی کیونکہ سوائے صاحبقران کے کوئی باطل السحر نہین جانتا ہی اور دو ساحر ہین وہ کیونکر مقابلہ
کر سکتے ہین نقابدار جو قسیم و جسیم کو قتل کریگا اُسکا سبب یہ ہی کہ اُسکو ایک ساحرہ نے ایک تختی
بنا دی ہی کہ جسکے سبب سے اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور ایک تعویذ ہی اس سبب سے وہ قسیم و جسیم
پر غالب آئیگا مین تمکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ تم اُسوقت پہونچو گے کہ جب جنگ مغلوبہ ہوتی ہو گی
یہ تختی مین تمکو دیتا ہون تم اِسکو اپنے پاس رکھو اور اِس تختی کو تم اپنے گلے مین ہمیشہ رکھنا اس تختی
کے سبب سے تمپر سحر تاثیر نہ کریگا اور جب تم اِس لوح یاقوت نگار کو چمکاؤ گے جہانتک اُسکی
ضو پڑیگی سب ساحرون کا سحر فراموش ہو گا اور سب ساحر نابینا ہو جائین گے اور جنپر سحر نے اثر
کیا ہو گا وہ اُس سحر سے نجات پا جائین گے بس تم اور سب اہل اسلام و تمھارے اہل لشکر قتل

کرین آپ اس طور سے لشکر کو شکست دین مگر ایک امر کا خیال رہے کہ سمندر شاد بھی اُس میدان
مین ایک طرف کھڑا ہوگا جہانتک ممکن ہو اُسکو بھی قتل کرنا مگر ابھی وہ قتل نہوگا جب وہ یہ طور
دیکھیگا تو اُس مقام پر سے طرف شہر کے فرار کر جائیگا بس جب یہ لڑائی فتح ہو جائے تم مع لشکر
آگے طرف صحرا کے چلے جانا اُس مقام پر قیام نہ کرنا کیونکہ ابھی زمانہ تمھارے ظاہر ہونے کا نہین
آیا ہی کہ تم اپنے کو ظاہر کرو بلکہ اسکی کوشش کرنا کہ کوئی تمھارے حال سے واقف نہو اور اسی طور
سے وقتاً فوقتاً لشکر اسلام کی کمک کرنا یہ فرماکر وہ لوح یاقوت نگار کہ ایک پرچہ حریر مین لپٹی
ہوئی تھی نقابدار کو دی نقابدار نے اُسی عالم خواب مین سلام کرکے لے لی اُسکے بعد اُس
مرد پیر نے ایک سیب اور چند دانے انگور کے نقابدار کو دیے اور فرمایا کہ اسکو نوش کرو اس
سیب کو سیب شجاعت کہتے ہین یہ تمکو ہر بلا سے محفوظ رکھے گا اور ان انگورون کو انگور طاقت کہتے
ہین نقابدار نے وہ سلام کرکے لے لیا اور روبرو اُس مرد پیر کے کھا لیا اب جو سیب کھا کر
نقابدار خیال کرتا ہی تو اپنے مین وہ چند طاقت و قوت پائی اور وہ جوش شجاعت پایا کہ کبھی نہ
تھا جب نقابدار کھا چکا اُس مرد پیر نے کہا کہ ای نقابدار اب آپ تشریف لیجائین کیونکہ میری
عبادت مین بہت دیر ہوتی ہی جو مین نے تعلیم کیا ہی اسمین فرق نہو نقابدار یاقوت پوش نے
عالم خواب مین عرض کیا کہ جسقدر آپ نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد کیا ہی اُسمین ایک
سر مو فرق نہوگا یہ عرض کرکے دونون ہاتھون کو چوما آنکھون سے لگایا اُٹھکر سلام کیا اور رخصت
ہوکر چلے اُس مرد بزرگ نے دعاے ترقی حیات دی اور فرمایا کہ پھر جب ضرورت ہوگی تو مین
تمکو طلب کرونگا اور راہ مین جو واقعہ پیش آئیگا اُسکا خیال رکھنا مین وہ بھی بیان کر دیتا مگر حکم نہین
ہی ہان اسقدر حکم تھا جو مین نے بیان کیا بس نقابدار اُس مرد بزرگ خدا رسیدہ سے رخصت
ہوکر بارہ دری کے آئے اور چبوترے سے اُتر کر اس قصد سے چلے کہ باہر جاکر مرکب پر سوار
ہوکر اپنے لشکر مین جاؤن اور اسی وقت لشکر کو لے کر طرف سمندر یہ کے روانہ ہون یہ تو اس قصد
سے اور اُسی خواب مین یہ خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ضرور یہ کوئی مرد بزرگ اور باخدا
ہین اور خدا رسیدہ ہین اور یہ شعر زبان پر تھا کہ شعر مردان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند +
یہ تو یہ شعر پڑھتے ہوئے عالم وجد مین اپنی طاقت کو اور زور کو خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے
قریب اُس نہر کے پہونچے تھے کہ اُس حالت خواب مین دیکھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ایک ابر
سیاہ ظاہر ہوا اُس ابر سے برق کی چمک پیدا ہوتی تھی اور سنگ باری ہو رہی تھی کہ وہ ابر اُس
باغ پر آکر محیط ہوا اور اُس ابر سے ایک دیو سیاہ دراز قد وار شمشاد ہاتھ مین لیے ہوئے بالاے
ہوا سے زمین پر آیا اور نعرہ کرتا ہوا کہ او آدم زاد کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے خوب اپنا کام درست
کر لیا لوح یاقوت نگار مرد خدا سے لیچلا مین کب جانے دیتا ہون تجکو اور تیرے مربی کو ابھی قتل
کرتا ہون یہ کہکر زمین پر آیا نقابدار نے اُس عالم خواب مین ڈانٹ کر فرمایا کہ کیا مزخرفات بکتا
ہی مین تیری جان کا ملک الموت ہون تو مجکو کیا قتل کریگا یہ کہکر اور جھپٹ کر اُس دیو پر چلے نعرہ جو
کیا اُس نعرے سے آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا تو مین اپنی مسہری پر لیٹا ہوا ہون اپنے خیمے مین نہ
وہ باغ ہی نہ وہ دیو ہی وقت نماز صبح کا قریب تھا انھون نے گھبرا کر آنکھ کھولدی اپنے لباس کو
خوشبو سے معطر پایا پہلے تو آنکھ کھولکر حیران ہوکر ادھر اُدھر دیکھنے لگے اُس سامان کا کچھ نشان

نہ پایا یہ خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا تھا اب جو خیال کیا تو اپنے جسم کو معطر پایا خواب کا یقین
ہوا کہ عالم رویا مین مین نے یہ سب سامان دیکھا ہو اور میرا خواب بہت سچا ہو اور وقت بھی نماز
کا ہو یہ دیکھکر بستر پر سے اُٹھے بالین زیر تکیہ جو خیال کیا تو دیکھا کہ ایک سیب اور چند دانہ انگور کے
رکھے ہوئے تھے یہ سیب اور انگور وہ ہی تھے جو کہ خواب مین کھائے تھے اور وہ لوح یاقوت نگار
بھی پارچہ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی تھی اور ایک کاغذ بستہ اُسکے برابر تھا اُٹھا کر جو دیکھا تو وہ ہی لوح
تھی جو خواب مین اُس مرد بزرگ نے دی تھی نقابدار نے خوش ہوکر وہ لوح اُٹھا کے گلے
مین پہن لی اور اُس کاغذ کو اُٹھا کر روشنی مین شمع کے پڑھا تو وہی حال تحریر تھا جو کہ اُس مرد بزرگ
نے خواب مین بیان کیا تھا جب اُس کاغذ کو پڑھ چکے خادم کو صدا دی کہ پانی وضو کے لیے
حاضر کرو خادم نے پانی لاکر حاضر کیا نقابدار نے شکریہ کی دو رکعت نماز پہلے پڑھی اُسکے بعد
نماز سحر ادا کی وہ سیب اور انگور کھا لیے اور در اصل اپنے مین قوت و طاقت دہ چند پائی اور ہر
طرح سے دل مین قوت تھی اور زور و طاقت بھی زیادہ تھا جب نماز پڑھ چکے وظیفہ وغیرہ سے فرصت
ہوئی بارگاہ مین آئے سب سردار حاضر ہوئے اب جو دیکھتا ہو تو نقابدار پر وہ رعب و جلال
ہو اور شان و شوکت ہو کہ رستم و اسفندیار کو بھی نقابدار یاقوت پوش کا رعب و داب دیکھکر
خوف آ جائے اور بند بند کانپ جائے یہ رعب تھا بس نقابدار نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم اس
مقام پر سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرینگے یہ جو حکم نقابدار نے دیا اُسی وقت لشکر مین کوچ
کا بندوبست ہونے لگا کمر بندی ہونے لگی لشکر تیار ہو گیا ارابون پر سب اسباب بار ہوا اب
نقابدار نے حکم دیا کہ تم لوگ اسباب لے کر آگے قیام کرنا اگر جنگ ہوتی ہو کیونکہ مین بعد فتح
جنگ کے اُس مقام پر قیام نہ کرونگا کیونکہ ابھی مجکو حکم نہین ہو بس نقابدار بھی مرکب برق رفتار
پر سوار ہوئے اور سردار بھی مع لشکر اس مقام پر سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کیا دو منزلہ
سہ منزلہ کرتے ہوئے جاتے ہین اور صحرائے پر بہار دیکھکر فرحکش ہوتے ہین ایک دن کا ذکر ہو
کہ یہ بوقت سہ پہر ایک صحرا مین پہونچے وہ صحرا بہت پر بہار تھا اور کئی روز ہوئے تھے کہ برابر لشکر
چلا آتا تھا انھون نے اُس صحرا کو دیکھکر حکم دیا کہ آج اسی صحرا مین قیام کرو ہم کل یہان سے کوچ
کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُس صحرا مین خیمے برپا ہونے لگے نقابدار مرکب کو بڑھا کر صحرا کی سیر کرنے
لگے یہ سیر کرتے ہوئے قریب پہاڑ کے پہونچے کہ اُنکے کان مین رونے کی صدا آئی اِنھون نے
خیال کیا کہ اس ویرانے مین کون رو رہا ہو کیا اِس پر آفت نازل ہوئی ہو جو رو رہا ہو یہ اُس
صدا کی طرف متوجہ ہوئے اور خیال کیا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہو اب جو سُنا تو معلوم ہوا کہ اِس
پہاڑ سے آتی ہو بس یہ اُس پہاڑ کی طرف چلے جب قریب اُس کوہ کے پہونچے تو سُنا کہ کوئی
کہہ رہا ہو کہ اے خداوند کریم مجکو اس عذاب الیم سے جلد نجات دے یا ملک الموت کو بھیج کہ وہ
میری روح قبض کرلین کیونکہ مجکو اب اِس تکلیف کی برداشت نہین ہوتی ہو کہانتک برداشت
کرون مین بندہ بشر ہون بس رحم کر اور نجات دے یا تو کسی اپنے خاص بندے کو روانہ کر
کہ وہ آکر مجکو اس سے رہا کرے یا ملک الموت آئین وہ میری روح قبض کرین اب مین بہت
اِس کشاکش سے عاجز ہون یہ جو صدا نقابدار کے کان مین آئی ایسی دردناک اور پر تاثیر
صدا تھی کہ اُسکو سُن کے نقابدار کا دل ہل گیا قلب تھرانے لگا یہ خیال کیا کہ یہ کوئی کسی سخت

آفت مین مبتلا ہی کہ یون بلک بلک کر دعا کر رہا ہی اپنی جان سے عاجز ہی اسکی خبر لینا ضرور ہی معلوم
ہوتا ہی کہ اُن مرد بزرگ نے جو خواب مین فرمایا تھا کہ جو راہ مین گذرے اُسکا خیال رکھنا یہ
وہی امر ہی ہم لوگ حلال مشکلات کہلاتے ہین ہمکو لازم ہی کہ ہر درد رسیدہ کی کمک کرین اسکی
کمک کرنا اور اُس عذاب الیم سے کہ جسمین وہ مبتلا ہی نجات دینا پر ضرور ہی یہ خیال کرکے درہ
کوہ پر آئے مرکب پر سے اُتر کر اندر اُس پہاڑ کے آئے دیکھا کہ وہ درہ بہت پر بہار ہی ہر طرف
سبزہ زار ہی یہ ادھر اُدھر دیکھنے لگے اور خیال کیا کہ یہ کیا سبب تھا کہ بیرون درہ تو صدا آرہی تھی
اندر جو آئے تو کسی کو نہ پایا نہ وہ صدا آتی ہی یہ یہی خیال کر رہے تھے کہ ایک طرف سے وہ صدا
آئی اُسی طور سے یہ اُس آواز پر چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ اُس پہاڑ مین
ایک سہ دری ہی اُس سہ دری مین ایک دروازہ لگا ہوا ہی اُس دروازے کے اندر سے یہ صدا
آتی ہی بس یہ اُس سہ دری مین آئے قریب اُس دروازے کے آکر جو سُنا تو کوئی زور زور سانس
لے رہا ہی بس انکو وہ صدا جو سانس کی تھی ایسی معلوم ہوئی کہ جیسے قلب پر نشتر لگا انھون نے سر
اُٹھا کر جو دیکھا تو دروازہ کو بند پایا ایک بڑا سا قفل لگا ہوا ہی انھون نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کسی
مقام پر اس قفل کی کلید ہو انھون نے کلید نہ پائی بس انھون نے بیقرار ہوکر اُس قفل کو پکڑ کر
جو جھٹکا دیا وہ قفل شکست ہو کر انکے ہاتھ مین آگیا بھلا انکی قوت کے روبرو اُسکی کیا اصل تھی
انھون نے قفل کو توڑ کر کنڈی کھولی اور کنڈی کھول کر دروازہ کھولا کہ اُس آفت رسیدہ نے
ایک زور سے آہ کی اور کہا کہ وہ کمبخت پھر آئی کہ جس نے مجکو اس بلا مین مبتلا کر رکھا ہی مین تو کبھی
اُسکی آرزو بر نہ لاؤنگا چاہے وہ مجکو قتل کرے جان سے جانا منظور ہی مگر اُسکی امید پوری کرنا
کسی طور سے گوارا نہین ہی ای خدا کاش تو نے میری اجل بھیجدی ہوتی کہ مین اُسکے آنے سے
قبل مرجاتا اُسکی صورت نہ دیکھتا یہ کہکر وہ آفت رسیدہ رونے لگا کہ نقابدار بسم اللہ کہکر اندر
اُس کوٹھری کے آئے وہ کوٹھری نہایت تاریک تھی دوسرے روشنی سے آئے تھے کچھ نہ
معلوم ہوا جب کچھ دیر قیام کر لیا اب دکھائی دینے لگا دیکھا انھون نے کہ وسط مین اُس
کوٹھری کے ایک جوان کوئی برس سولہ یا سترہ کا سن اُسکا اور چہرہ مثل آفتاب کے روشن
مسین ابھی کچھ کچھ نمایان ہین گل رخسار صاف ہین باغ جوانی پر ابھی سبزہ نہین آیا ہی وہ اُسکے
عارض صاف ضاف آفتاب کو ماند کرتے ہین اُسکے چہرے کے حسن سے وہ مقام روشن ہی ایک
بہت نفیس قبا جسم مین تھی چونچہ کیا ہوا چت پڑا ہی اور ایک سنگ گران اُسکے سینہ پر رکھا ہوا ہی
کہ جسکے سبب سے وہ حرکت نہین کرسکتا ہی اور نہ پورے طور سے سانس لے سکتا ہی پڑا ہوا ہی یہ
نہایت بے بس و ناچار ہی ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ہین اور گلے مین طوق
ہی وہ طوق آہنی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بالہ گرد ماہ کے ہی کچھ اسباب ضروری ایک طرف اُس کوٹھری
کے رکھا ہوا ہی کچھ استخوان پڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر نقابدار کو حال پر اُس جوان کے رحم آیا
کیونکہ اُسکی آہ دردناک پہلے ہی اثر اپنا کر چکی تھی انھون نے اُسکے حال پر ترس کھا کر اور جھپٹ کر
وہ سنگ گران اُسکے سینہ پر سے اُٹھایا اور ایک مرتبہ اُسکی وہ زنجیر جو کہ اُسکے ہاتھ پاؤن مین
پڑی ہوئی تھی اور اُن میخون سے بندھی ہوئی تھی ایک زور مین مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالی
اور اُسکے سینہ پر سے جو پتھر کا بار کم ہوا اُسکو غش آگیا اور دوسرا سبب یہ تھا کہ اُسنے دیکھا کہ ایک

جوان نقابدار نے آکر میرے سینہ پر سے پتھر ہٹایا اسکو نہایت خوشی ہوئی فرط خوشی سے غش آگیا اس عرصہ مین نقابدار نے وہ زنجیرین بھی شکست کین ہتھکڑیان بھی بیڑیان بھی گلے کا طوق بھی مگر اسکو ہوش نہ آیا اب تو نقابدار مجبور ہوئے کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکو ہوش آئے ادھر اودھر دیکھنے لگے انھون نے دیکھا کہ طاق پر ایک شیشہ رکھا ہوا ہی انھون نے اسکو اٹھاکر طاق پر سے اُتارا اُسکو جو سونگھا تو اُسمین کیوڑا تھا انھون نے اسکا منھ کھول کر چند قطرے کیوڑے کے اُسکے منھ مین ٹپکائے ایک چھینٹا دیا کہ اُسنے آنکھ کھولی اور اپنے کو کھولا ہوا دیکھکر خیال کرنے لگا کہ شاید مین خواب دیکھ رہا ہون بھلا یہ کب میرا مقدر ہی جو مین رہا ہون میری ایسی قسمت کب ہی اور اس فلک ناہنجار سے کب ایسی امید ہی کہ یہ دن مجکو نصیب ہوگا اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مرجاونگا اور کوئی خبر نہ لیگا وہ خواب میرا کیسا تھا ابھی تک اسکا کچھ ظہور نہوا مجھے تو خداے نادیدہ سے یہ امید دتھی کہ وہ مجکو اس عذاب مین مبتلا رکھیگا کیونکہ مین تو بت پرستی و تصویر پرستی پر ہزار ہزار لعنت کرتا ہون اور مین نے دین اسلام قبول کیا ہی اور یہ شرط مین نے اپنے دل مین کی ہی کہ اگر مین اس بلا سے نجات پاونگا تو مذہب اسلام کو قبول کرونگا اور مذہب تصویر پرستی کو ترک کرونگا دین اسلام کے رواج دینے مین کوشش کرونگا یہ حسرت میری میرے دل مین رہی جاتی ہی اور نہین معلوم اس آفت رسیدہ بلا نصیب پر کیا گذری ہوگی یہ جو اُسنے کہا نقابدار نے سب اُسکی تقریر سنی فرمایا کہ اے بھائی ذرا آنکھ کھول اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھ کہ اُسنے کیونکر تجکو اس بلاے سخت سے نجات دی وہ ایسا کریم ہی کہ جہان بندے نے اُسکا نام لیا اور اُسکی طرف دل کو رجوع کیا بندہ کیسی ہی مصیبت مین مبتلا ہو وہ مصیبت ایک پل مین آسان ہو جاتی ہی وہ بڑا رحیم و کریم ہی ہر بندے پر اپنے وہ کرم کرتا ہی کیونکہ اب تو نے اپنے قلب کو آلائش کفر سے پاک کیا ہی اور پاک کرکے اُسکی محبت کا ذخیرہ کیا اُسنے تیرے حال پر رحم کیا مجکو تیری کمک کے لیے روانہ کیا کہ مین تیری مدد کرون اور اس بلا سے تجکو نجات دون میری بھی یہ طاقت تھی کہ مین یہان آسکتا اور تیرے حال سے آگاہ ہوتا یہ صرف اُسکی بندہ پروری اور عنایت ہی کہ مجھ ایسے ذرہ بمقدار کو یہ مرتبہ دیا کہ لوگون کی مصیبت مین مدد کرون اور اُنکے اوپر جو بلا ہو اُسکو رد کرون یہ اُسکی سب مہربانی و شان کبریائی ہی ورنہ مین کہان اور یہ صحرا کہان اور میرا آنا ادھر کیسا گویا اُسنے مجکو تمھاری مدد کے لیے اپنے فضل و کرم سے یہان پر پہونچایا اب اُٹھو اور اُسکا شکریہ ادا کرو کہ اُسنے بڑے سخت عذاب سے اپنے فضل و کرم سے نجات دی اور اب اپنی حالت بیان کرو کہ یہ کس ظالم و ستمگر و ناترس نے تمکو اس حال سے یہان قید کیا تھا اور اسکا سبب کیا تھا وہ بڑا سخت دل اور بے رحم ہی جسنے تم ایسے گل رعنا کو یون خار بلا مین مبتلا کیا اور تم ہو کون اور کس مقام کے رہنے والے ہو اور یہ قید سخت کس جرم مین تمپر کی گئی وہ کونسی ایسی خطا تمنے کی تھی کہ جسکی یہ سزا تمکو دی گئی اب تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین پھر اُس بلا مین مبتلا ہونگا جبتک میرے دم مین دم ہی اور کسی کی یہ مجال نہین ہی کہ کوئی تمھاری طرف نگاہ کج سے دیکھ سکے مریخ فلک کی بھی یہ قدرت نہین دیو اور جن و بشر کی کیا اصل ہی اگر اُسکی مرضی ہی تو کوئی تمھین آزار نہین پہونچا سکتا ورنہ مین اور تم دونون اُسکے حکم سے ناچار ہین ایسے ایسے کلام تشفی و تسکین آمیز جو نقابدار نے اپنی زبان سے فرمائے ایسی شیرین زبان مین کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی دوسرے وہ تو خود اسی فکر مین تھا کہ یہ خواب ہی یا

عالم بیداری ہی اب جو اُسنے یہ تقریر دلپذیر اپنے کانون سے سُنی یا تو اِس فکر مین اپنی آنکھین بند
کیے ہوئے تھا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون وہ تقریر یاس و حسرت کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آنکھین
کھولدین اور اپنے برابر ایک جوان نقابدار کو فرش خواب پر بیٹھے ہوئے پایا بس ایک مرتبہ
اُٹھکر قدم نقابدار پر گرا اور قدم چومنے لگا اور کہنے لگا کہ خداوند کریم آپکی عمر مین برکت
دے آپنے وہ احسان میرے ساتھ کیا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی آپ نے اُس عذاب
الیم و بلاے عظیم سے میری جان بچائی ہی کہ جسکا بیان نہین کر سکتا ہون آپ نے وہ کام کیا ہی
کہ تا بہ عمر مین اِس احسان سے سبکدوش نہونگا اِس ناچیز کی عمر پھر سے ہوئی ورنہ مین اسی مقام
پر تڑپ تڑپ کے مر جاتا کسی کو میرے مرنے کی خبر بھی نہوتی یہ کہکر قدم پر جو گرا تو نقابدار نے
اُسکا سر قدم پر سے اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ اے بھائی یہ بھی کوئی احسان تھا مین نے کیا
جان بچائی میرے خدا نے تیری جان بچائی اُسنے مجکو ادھر روانہ کیا اور تمھاری صدا میرے کان
تک پہونچائی ورنہ یہ وہ مقام تھا کہ یہان کی صدا کسی کے کان تک نہین جا سکتی تھی کیونکہ اُس
ظالم نے تمکو ایسے مقام پر قید کیا تھا دوسرے سنگ گران تمھارے سینہ پر رکھا ہوا تھا کہ جسکے
سبب سے تم کلام نہ کر سکتے تھے بلکہ آواز کا نکلنا دشوار تھا اُسنے عرض کیا کہ دراصل یہ آپ کے
خدا کی قدرت تھی اب معلوم ہوتا ہی کہ آپ بھی خدا پرست ہین یہ سُنکر نقابدار نے فرمایا کہ یہی مذہب
حق ہی جو کہ میرا ہی اور سب مذہب باطل ہین جب تو نے شرط کی تھی کہ مین تصویر پرستی ترک
کرونگا اور دین اِسلام اختیار کرونگا اُسکی برکت سے خداوند کریم نے رحم کیا اور اِس عذاب
سے نجات دی اب یہ تو بیان کرو کہ وہ کون ظالم ہی جسنے تمکو اِس عذاب مین مبتلا کیا سب حال
بیان کرے یہ جو نقابدار نے کہا اُس جوان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون واسطہ تمکو اپنے خدا کا
جلد اِس مقام پر سے تشریف لیجاؤ کیونکہ وہ ظالمہ آتی ہوگی اور مجکو جو اِس قید سخت سے رہا
اور آپ کو میرے پاس دیکھے گی تو بہت برہم ہوگی اور بیکار آپ کی دشمن جان ہوگی وہ بہت
بڑی ظالمہ اور ستم پیشہ ہی اُسکو کسی پر رحم نہین آتا ہی جب اُسنے مجھ ایسے جوان پر رحم نہ کیا اور
اِس بلا مین مبتلا کیا تو آپکی ضرور قاتل ہوگی کیونکہ آپ نے تو مجکو اِس بلا سے نجات دی گویا وہ
اب آپکی دشمن ہوگئی میرے ساتھ جو آپ نے یہ دوستی کی یہ امر اُسکو بہت ناگوار ہوگا اِس سے کیا
حاصل کہ آپ میرے لیے اپنے کو اِس عذاب مین مبتلا کرین مجکو اسی مقام پر چھوڑ دیجیے اور
آپ تشریف لیجائیے جو کچھ مجھپر گذریگا مین اُسکو برداشت کرونگا کیونکہ یہ ممکن نہین کہ مین اُسکے
پنجہ سے نجات پاؤن جہان جاؤنگا وہ مجکو اُس مقام پر سے لے آئیگی پھر اِس سے کیا حاصل
نقابدار نے فرمایا کہ کیا تاب و طاقت اُسکی کہ وہ اب کوئی حرکت تمھارے ساتھ کر سکے
اگر آتی ہی تو آنے دو اپنا سر اپنے کنار مین دیکھے گی اور یہ تو بیان کرو کہ وہ کون ہی اُس جوان
نے عرض کیا کہ اے جوان رعنا اے میرے محسن اے میرے جان بخش آپکی صورت اور اُس صاحب
خواب کی کہ جسنے آکر مجکو عالم خواب مین اِس عذاب سے نجات دی تھی اور دین اِسلام
تلقین فرمایا تھا بہت مشابہ ہی اُس جوان رعنا کی ہدایت سے مین نے دین اِسلام قبول کیا
تھا اور یہ تہیہ کیا تھا کہ اگر اِس عذاب سے نجات پاؤنگا تو اپنے مذہب کو ترک کرونگا اور
دین اِسلام قبول کرونگا بس خدا نے میری دعا قبول کر لی اور مجکو اِس عذاب سے نجات

مین اُس عالم مین یہی خیال کر رہا تھا کہ میرا خواب کیسا تھا کہ ابھی تک اُسکا ظہور نہوا گو مین نے یہ قصد کیا تھا مگر خداے نادیدہ نے میرے حال پر رحم نہ کیا مگر دراصل وہ خواب بہت سچا اور ٹھیک تھا بس اب آپ اپنے نام نامی واسم گرامی سے اِس ناچیز حقیر کو آگاہ فرمائیے اور طریقہ دین اِسلام تعلیم فرمایئے تاکہ مین جو دنیا پر سے اُس ظالمہ وستمگرہ کے ہاتھ سے جاؤن تو عالم کفر مین نہ جاؤن بلکہ باایمان کیونکہ اِس امر کا یقین کلی ہو کہ مین اُسکے ہاتھ سے نہ نجات پاؤنگا ضرور قتل ہونگا اِس عذاب سے تو میرا مرنا بہتر ہو نقابدار یاقوت پوش نے فرمایا کہ تم اِسکا غم نہ کرو اب وہ تمھارے ایک بال کو بھی نہین پا سکتی ہو تم اِس امر سے بالکل بیخوف ہو جاؤ اُس جوان نے عرض کیا کہ مجکو جلد آپ آگاہ فرمائیے وہ بلاے بیدرمان آتی ہوگی شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است + اگر ماہی ترا منزل کدام است + یہ سنکے نقابدار نے فرمایا کہ اے جوان آگاہ ہو مین ایک اُس خداے کریم کا عبد ہون خداوندجلیل کا ایک عبد ذلیل ہون مجکو سب نقابدار یاقوت پوش کہتے ہین میرا یہی کام ہو کہ مین صحرا صحرا پھرا کرتا ہون ہر ایک بندے عاجز کی اُسکے فضل وکرم سے کمک کرتا ہون اور مین اُس خاندان عالی سے ہون کہ جسکے بزرگ ہمیشہ ہر ایک بندے کی اُس خدا کے فضل سے غیرون کے لیے کمک کرتے تھے اور اپنے اوپر مصیبت لیتے تھے مین اُنھین کا نام لینے والا ہون مین اپنے تئین ظاہر نہین کر سکتا ہون کیونکہ اسمین ایک بھید ہو جب اُسکو ظاہر کرنے کا وقت آئیگا خود بخود ظاہر ہو جائیگا چنانچہ مین ایک ضرورت سے لشکر لیے ہوئے ایک مہم پر جاتا تھا کہ اتفاق سے اِس مقام پر پہونچا تمھاری گریہ وزاری کی صدا میرے کان مین آئی مجکو فکر ہوئی کہ مین جاکر اِس دردرسیدہ اور آفت رسیدہ کی کمک کرون اور دریافت کرون کہ یہ کون بندۂ بیکس اور مظلوم ہو کیون رو رہا ہو اور اپنی جان سے عاجز ہو فضل خداے صبح آکر تمکو اِس عذاب سے نجات دی اب جلد اپنی حالت بیان کرو کہ تم کون ہو کیونکہ میرے لشکر کے لوگ میری تلاش کر رہے ہونگے وہ لوگ پریشان ہونگے مین اپنے لشکر مین جاؤن اور تم بھی میرے ہمراہ چلو اُس مقام پر سب اپنی حالت بیان کرنا اور مین تمکو مذہب اِسلام کے طریقہ بھی تعلیم کرونگا یہ نہ خیال کرنا کہ مین کسی خوف سے یہانسے جانے کا قصد کرتا ہون مجکو کسی کا خوف نہین ہو اُس جوان نے کہا کہ یہ تو مین جانتا ہون کہ آپ کسی سے خوف نہین کرتے ہین مگر کیا ضرورت ہو بسم اللہ تشریف لیچلیے مین بھی آپ کے ہمراہ ہون مین آپکے لشکر مین چلکر اپنی حالت آپ سے عرض کرونگا ہان یہان دیر نہ فرمایئے تشریف لیچلیے کیونکہ میرا دم اُسکے خوف سے نکلا جاتا ہو یہی خوف ہو کہ اب آئی جب آئی ادھر مین نے اُسکی صورت دیکھی اِدھر میری روح قالب سے پرواز کر گئی وہ بڑی ظالمہ اور بدشکل ہو آتی ہوگی جب مین آپکے لشکر مین پہونچ جاؤنگا مجکو اِس امر سے اطمینان ہوگا میری روح یہ خیال کرکے نکلی جاتی ہو مجھسے بات نہین کیجاتی ہو بسبب خوف کے نقابدار نے فرمایا کہ چلو یہ کہکر نقابدار نے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ وہ جوان اُٹھ کھڑا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوا اور کوہ کانپنے لگا ہوا زور سے چلی آندھی اُٹھی برق کی چمک ہونے لگی رعد کی گرج سنگ باری ہونے لگی یہ حالت دیکھکر اُس جوان کی تو یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کانپنے لگا تمام جسم مین تھرتھری پڑ گئی مُنھ پر مردنی چھا گئی چہرہ زرد ہو گیا یہ عالم ہوا کہ کلام نہین کیا جاتا ہو یہ کہکر وہ گر پڑا کہ اے میرے جان بخش وہ نکاوہ آگئی جسکا خوف تھا مجکو بچایئے میری قاتلہ آگئی یہ جو نقابدار نے

سنا کہا کہان آتی ہو اُسنے کہا کہ یہ اُسی کے آنے کی علامت ہو نقابدار نے فرمایا کہ کیا کوئی وہ ساحرہ
ہو اُسنے عرض کیا کہ جی ہان مگر اس طرح کہا کہ پوری بات منھ سے نکلی تھی کہ وہ آندھی برطرف ہوئی
یہ تو غش کھا کر گر پڑا نقابدار نے اُٹھکر اُسکو اپنی پشت پر لیا کہ دیکھا ایک تخت اُس پہاڑ
کی طرف سے پیدا ہوا اُسپر دیکھا کہ ایک عورت بدشکل نہایت کریہ منظر بیٹھی ہوئی ہو گلے مین
اُسکے سانپ کالے کوڑیالے پڑے ہوئے ہین نقابدار نے اُسکی صورت دیکھکر کہا پناہ بخدا
خدا اُدھر وہ لکاہ شیطان کی خالہ تخت پر سے اُتری اور طرف اُس سہ درے کے چلی یہان
نقابدار بلا خوف و خطر اُسکو پشت پر لیے ہوئے کھڑے ہین وہ جو قریب سہ درے آئی اُسنے
دیکھا کہ کوٹھری کا دروازہ وا ہو یہ دیکھکر اُسکو خیال ہوا کہ کون ہو جسنے میرے قیدی کو آکر رہا کیا
اور دروازہ کھولا بہت برہم ہوئی اور یہ کہتی ہوئی چلی کہ وہ کون اجل رسیدہ تھا کہ جسنے مابدولت
کے قیدی کو رہا کیا اور میرا خوف نہ کیا اگر بڑا جوان مرد ہے تو وہ میرے سامنے آئے
اور یہ چوری سے کام کرنا کیا امر تھا اُسکو یہ خیال ہوا تھا کہ کوئی میرے قیدی کو رہا کر کے لیگیا بس
اِس غصہ سے چلی تھی جیسے ہی کوٹھری مین قدم رکھا اُسکی نگاہ نقابدار پر پڑی اِسنے ایک جوان
رعنا کو دیکھا کہ کھڑا ہوا ہو اور میرا معشوق اُسکی پشت پر زمین پر پڑا ہوا ہو اور وہ جو جوان کھڑا ہوا
ہو اُسکے منھ پر نقاب پڑی ہوئی ہو باوجودیکہ نقاب پڑی ہوئی ہو اُسپر بھی حسن کا یہ عالم ہو کہ تمام
وہ مقام جہان وہ کھڑا ہو روشن ہو اُسکی اِس نقابدار کے روبرو کوئی حقیقت نہین ہو ایسا حسین
ہو اور اُس سے کم سن بھی ہو یہ دیکھکر فریفتہ ہو گئی وہ جو غصہ تھا وہ بالکل برطرف ہو گیا اور ایک مرتبہ
ہنس کر کہنے لگی کہ ارے ظالم تجکو میرا خوف بھی نہوا کہ مین جو اسکو رہا کرتا ہون جسنے اِسکو قید کیا ہو
وہ جو آئیگا اور اِسکو جو آزاد پائیگا تو اِس جرم کی سزا دیگا کوئی بھی ایسا کرتا ہو کہ پرائے قیدی کو بدون
اُسکی اجازت کے رہا کر دیتا ہو اور بلا خوف و خطر اُس مقام پر کھڑا رہتا ہو بس اِسی مین بہتر ہو کہ تو
میرے وصل کو قبول کر مین تیری اِس خطا کو معاف کر دونگی مین نے جب سے تجکو دیکھا ہو تیرے اوپر
عاشق ہو گئی ہون میری آرزو پوری کر مین نے اِس جرم سے تیرے درگذر کی اور معاف کیا یہ جو اُسنے
کہا اور طرف نقابدار کے ہاتھ پھیلا کر یہ کہتی ہوئی چلی کہ اے جان جہان و اے آرام دل مشتاقان
آ میرے گلے سے لگ جا اور اپنے عارض رنگین کے بوسہ دے میری جان تیرے اوپر جب سے
مین نے تجکو دیکھا ہو جاتی ہو مین اِسکی محبت بھی بھول گئی ہون تو تو اِس سے بھی زیادہ خوبصورت
اور حسین ہو نقابدار نے جواب دیا کہ او لکاتہ الگ رہنا میرے قریب نہ آنا ورنہ پچھتائیگی تو کیا
میری خطا کو معاف کریگی تو کیا میرے اوپر رحم کریگی دیکھ اِسی مین خیریت ہو کہ میرے سامنے سے
چلی جا ورنہ میرے ہاتھ سے دکھ اُٹھائیگی مین تجکو قتل کر دونگا تو بڑی ظالمہ معلوم ہوتی ہو کہ بندگان
خدا کو لا کر اِسطور سے بلا مین مبتلا کرتی ہو تیرے دل مین بالکل رحم نہین ہو ایسے انسان سے کوئی
ایسی حرکت کرتا ہو یون گرفتار بلا کرتا ہو مین نے آکر اِسکو رہا کیا اگر مین نہ آتا تو وہ مرجاتا تو کیا محبت
مجھ سے کریگی بلکہ مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ تو اگر میری اطاعت کرے اور دین سامری پرستی ترک
کرے اور سحر و ساحری سے توبہ کرے تو مین تیرے قتل سے باز آؤن ورنہ مین تجکو زندہ نرکھونگا
تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہو گی کیا مجال تیری کہ جو تو میرے قریب آسکے معلوم ہوا کہ تو بڑی ہی
حرامزادی ہو تو کیا میری محبت کریگی یہ نیا طریقہ ہو کہ جہان کسی حسین و خوبصورت کو دیکھا اُسپر فریفتہ

تیری الفت کا اعتبار کیا ابھی تو تو اُسپر فریفتہ تھی اُسپر یہ ظلم کر رہی تھی کہ وہ قریب مرگ تھا اب مجکو جو
دیکھا تو میرے اوپر فریفتہ ہو گئی میری الفت کا دم بھرنے لگی تیرا کیا اعتبار معلوم ہوا کہ تو شہوت پرست
ہی خداوند کریم تجکو غارت کرے مجھسے یہ امید نہ رکھنا مین تیری آرزو کبھی نہ بر لاؤنگا بلکہ اُسکے عوض
مین مین تجکو قتل کرونگا وہ ہنسی اور کہا کہ این گل دیگر شگفت یہ ہمکو قتل کرینگے سچ ہی کہ معشوق اسیطور پر
سے عاشق سے ناز و کرشمہ کرتے ہین تو نے جو دیکھا کہ مین تیرے اوپر فریفتہ ہون تو نے ناز کرنے
شروع کیے جو ناز کریگا مین اُسے اُٹھاؤنگی بلکہ تیری خاطر سے مین نے اِسکو بھی رہا کیا ورنہ یہ تمام
عمر نہ رہا ہوتا جبتک میری آرزو نہ پوری کرتا تو تو مجکو قتل کر چکا ہی اور سچ تو یہ ہی کہ تو کہہ چکا ہی کہ مین
تجکو قتل کرونگا اور کیا قتل کریگا کیونکہ مین تیری تیغ ابرو کی گھائل ہون تیری تیر نگاہ نے میرے
قلب و جگر کو گھائل کر دیا ہی اور کیا قتل کریگا نقابدار نے فرمایا کہ کیون بیہودہ بکتی ہی تو کیا اُسکو میری
خاطر سے رہا کریگی اب تو تو اُسکا ایک تار لباس نہین پا سکتی ہی اُسپر تیرا دسترس ہونا غیر ممکن ہی ایک آن
مین تیرا کام تمام کر دونگا نہ میرے تیر نگاہ نے نہ میرے تیغ ابرو نے گھائل کیا ہی بلکہ مین تجکو اپنی تلوار
سے قتل کرونگا اگر تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگی بس اِسی مین خیریت ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اگر قبول
کریگی اور سامری پرستی ترک کریگی اور سحر و ساحری سے توبہ کریگی تو تیری جان بچیگی ورنہ میرے
ہاتھ سے قتل ہوگی دوسرے یہ امر ہی کہ آجتک میرے خاندان مین کسی نے ساحرہ سے عقد و تزویج
نہین کیا ہی جو مین کرون یہ امید بالکل قطع کر یہ آرزو کبھی نہ پوری ہوگی اِسی امید مین تیری جان جائیگی
بلکہ یہ امر میرے مذہب اور طریقہ کے خلاف ہی مین اِسے کبھی نہ گوارا کرونگا یہ جو نقابدار نے فرمایا
اُسنے جواب دیا کہ لو اور سنو کہ یہ مجھے قتل کرینگے اب معلوم ہوا کہ تو خداپرست ہی بس تیرا ابھی قتل مجھپر لازم
ہی تو یون نہ مانیگا جبتک اِس امر کی سزا نہ پائیگا تو بڑا دبان دراز معلوم ہوتا ہی بس اپنی زبان کو بند
کر مین مروت کر چکی از برائے سامری و جمشید میرے اوپر رحم کر میرے کہنے پر عمل کر نقابدار
نے فرمایا کہ تجھپر بھی لعنت ہی اور تیرے سامری و جمشید پر ہزار ہزار لعنت ہی اب میرے روبرو اُسکا
نام نہ لینا اور ہزارون دشنام مغلظ اُسکو دین اور سامری و جمشید کو دین ابتو اُسکو غصہ آیا اور کہا
کہ تو یون نہ مانیگا بدون سزا پائے ایک خطا کی دوسرے یہ سرزوری اور میرے روبرو خدا لے نادیدہ
کا نام لیتا ہی اور خداوندون کو دشنام دیتا ہی نقابدار نے کہا کہ تیری اور تیرے خداوندون کی ایسی تیسی
کرون وہ میرا کیا کرینگے اور تجھسے تو میرا ایک بال بھی بیکا نہوگا اور نہ تیرے خداوند کم کر سکتے ہین
اُسنے کہا کہ اپنی زبان کو بند کر مین اِس امر کا لحاظ کرتی ہون کہ تیرے اوپر میرا دل آیا ہی اور تیری
محبت میرے قلب مین پیدا ہوئی ہی صرف اِسکی مروت ہی ورنہ اِس سے بدتر تیرا حال کرتی اور ایسی
تیری حالت کرتی کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھاتے اور مجکو تیرے حال پر رحم
نہ آتا یون مین تجکو قتل کرتی مگر کیا کرون کہ مجبور ہون کہ تیری الفت میرے قلب مین ایسی پیدا ہوئی
ہی کہ جس سے ناچار ہون نقابدار نے کہا کہ تو کیا میری ایسی حالت کرتی اور میرے حال پر کیا
مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھاتے اور تجکو نہ رحم آتا بس اب اپنی زبان کو بند کر اور جدھر سے آئی
ہی اُسی طرف چلی جا اِسکو غنیمت جان کہ مین تجکو زندہ جانے دیتا ہون یہ جو نقابدار نے کہا بس اُسنے
اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ یون نہ مانیگا جبتک اِسکو کچھ سزا نہ ملیگی اُسوقت تک یہ نہ مانیگا یہ دل مین
تصور کرکے اور یہ خیال کرکے کہنے لگی کہ اچھا مین دیکھتی ہون کہ تو مجکو سزا دیتا ہی یا مین نہین معلوم

توکس امر پر اسقدر مغرور رہی بان ہیچ ہی جو صاحب حسن ہوتا ہی وہ اپنے حسن پر مغرور ضرور ہوتا ہی
تجکو اپنے حسن کا غرور رہی خیر جو تیرا جی چاہے کہ لے مین تیرے کہنے کا برا نہین مانتی ہون خداوند
سامری نے تیری محبت میرے قلب مین کردی ہی مین لاکھ چاہتی ہون کہ تو میرے کہنے پر عمل کرے
اور مین تیرے اوپر کسی قسم کا ظلم نہ کرون مگر مین یہ خیال کرتی ہون کہ یہ کسطرح مجھ سے ہوگا کہ کچھ تجکو
سزا دون میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کیا کرون کیا نہ کرون نقابدار نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے
اپنی زبان کو بند کر وہ تیرا خدا ونہ کیا گیدی تھا اور کیا مسخرہ ہی جو کسی کی محبت وہ تیرے دل مین کریگا
اُس بچہ شیطان کو اپنے حال کی تو خبر نہ تھی کہ ہمارا کیا انجام ہوگا وہ ناری نار جہنم سے جل رہا ہوگا اور
ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا بہت سے لوگ بروز قیامت اُسکے ہمراہ ہونگے اور تیرا قتل کرنا میرے
مذہب اور میرے طریق مین بہت اچھا اور ثواب ہی اور بڑا اجر عظیم مجکو ملیگا نقابدار نے جو یہ کہا
اُسنے کہا کہ خیر جو کچھ ہو سو ہو مین تجکو سزا دیتی ہون یہ امر ضرور ہی کہ بعد تیرے مین بھی اپنے کو ہلاک
کرونگی کیونکہ پھر مجھ سے یہ نہوگا کہ تجھ ایسا حسین دنیا پر نہو اور مین ہون یہ غیر ممکن ہی نقابدار نے
جواب دیا کہ تو کیا سزا دیگی اور تو خود دنیا پر نہوگی یہ سننا تھا کہ ایک مرتبہ اسنے اپنی جھولی پر ہاتھ
ڈالا جیسے ہی جھولی پر ہاتھ ڈالا نقابدار نے کہا کہ پہلے اپنی صورت تو دیکھ لے کہ کیا خوبصورت ہی کیونکہ
اِسکو تو یہ خیال تھا کہ مین بہت خوبصورت ہون بلکہ نقابدار سے جب تقریر کی تھی تو یہ بھی ظاہر
کیا تھا کہ تجھ ایسی خوبصورت وحسین وشکیل وجوان عورت تجکو نصیب نہوگی پریان قاف کو میری
صورت حسین دیکھکر حسد ہوتا ہے اور میرے نظارے کو آتی ہین اور بڑے بڑے شاہان
جلیل میری امید وصل کرتے تھے اور کرتے ہین مین اُنکو کسی طور سے قبول نہین کرتی ہون یہ تیرا
نصیبہ ہی کہ مین خود تیرے وصل کی آرزو کرتی ہون اور تو ایسے کلام کرتا ہی مین اُنکو بھی گوارا کرتی
ہون اور قبول کرتی ہون مگر تو راضی نہین ہوتا اِسکا یہ سبب تھا جو اُسنے اپنی صورت کی تعریف
کی تھی کہ جب وہ اپنے مقام پر سے چلی تھی تو اپنے کو سحر سے آراستہ اور خوبصورت بنا کر چلی
تھی اور ایسی حسین بنی تھی کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی اُسکو دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا اُسنے اپنا حسن عابد فریب
زاہد کش بنایا تھا اِس خیال سے کہ جو میرا معشوق ہی وہ شاید آج کے حسن پر فریفتہ ہو کر مجھ سے وصل
حاصل کرے اور اپنی زینت اِس لباس اور اِس زیور سے کی تھی کہ گلے مین تو کرتی تھی نیلی رنگی ہوئی
اور سر پر دوپٹہ بھی نیلا رنگا ہوا اور پاؤن مین پاجامہ تھا جو کہ عوام مین لہنگا کہلاتا ہی گھٹنون سے اونچا
وہ بھی نیلا مگر سحر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ لباس زربفت وکمخواب پہنے ہوئے ہی لباس تو یہ تھا اور
زیور یہ تھا کہ بجاے طوق کے اور ہیکل کے گلے مین سانپ تھے اور بجاے ٹیکے کے پیشانی پر عقرب
سیاہ تھے یہ بھی اُسکا خط تقدیر تھا اور بجاے بالیان وغیرہ کے کانون مین پیاز کی آنڈیان
تھین سوت مین گندھی ہوئی ہاتھون مین بجاے کڑے وکنگن کے سانپ لپٹے ہوئے تھے
پاؤن مین لوہے کے کڑے پڑے ہوئے تھے سر مین ناریل کا یا کڑوا تیل پڑا تھا اور وہی تیل تمام
جسم مین ملا ہوا تھا کہ اُسکی بدبو سے دماغ پریشان ہوا جاتا تھا اور صورت اُس ملعونہ کی ایسی تھی
کہ جو کوئی اُسکو دیکھے صورت اُسکی دیکھکر ڈر جاوے کالی صورت جیسے شب دیجور اُسپر چیچک کے
داغ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی جانور نے منھ کو پنجون سے نوچا ہی موٹے موٹے ہونٹ بڑے بڑے
دانت منھ سے باہر نکلے ہوئے ناک یہ معلوم ہوتی تھی کہ گویا ایک رفل دونالہ رکھا ہوا ہی آنکھین

چھوٹی چھوٹی زیرہ ایسی بڑا قد دونون پستان ایسے تھے کہ دو بیگن بریان معلوم ہوتے تھے وہ زیر ناف
تک لٹک کر آگے تھی اسی طور سے ہر اعضا کو خیال کرنا چاہیے وہ مقام بھی کسی مکان کے سنڈاس کا مرتبہ
رکھتا ہوگا ایسا کشادہ ہوگا کہ ہاتھی چلا جائے ایسی تو حسین تھی مگر وہ اپنے نزدیک سحر سے اپنے کو
خوبصورت بنا کر آئی تھی اسی سبب سے اُسنے اپنی تعریف کی تھی دوسرا امر یہ تھا کہ جب کلام کرتی تھی
منھ سے ایسی بوے بد آتی تھی کہ دماغ پھر جاتا تھا باوجودیکہ وہ کھڑی تھی یہان نقابدار کو وہ صورت
حسین تو نظر نہ آئی بسبب اُس لوح یاقوت کے اصلی صورت نظر آئی تھی اسی سبب سے تو
نقابدار نے کہا کہ اپنی صورت تو دیکھ کہ کیسی ہے تو بہت تعریف کرتی ہے مجکو تو چڑیل معلوم ہوتی
ہے تو اپنے کو پری سے بہتر خیال کرتی ہے پہلے اپنی صورت تو درست کر لے پھر کلام کرنا اور ایک سبب
اور تھا کہ جب وہ اِس مقام پر آئی اور لوح کا عکس پڑا وہ جو سحر سے اُسنے صورت بنائی تھی وہ
بالکل دفع ہو گئی تھی اُسکو یہ خبر نہ تھی یہ اُس خیال مین تھی کہ میری صورت سحر سے طیار ہے جب یہ
نقابدار نے کہا اور اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا تھا کہ ایک مرتبہ جھولی پر سے ہاتھ ہٹا لیا اور ایک
آئینہ اُس کوٹھڑی مین لگا ہوا تھا اُسکی طرف جو دیکھا وہ جو سحر سے بنکر آئی تھی اُسکا تو نشان تک
نہ پایا اپنی اصلی صورت پائی یہ دیکھکر یہ اور حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ تو بڑا ساحر زبردست معلوم
ہوتا ہے کہ تو نے میرے سحر کو دفع کر دیا اور مجکو چڑیل بنا دیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسکا سن بھی
کوئی ہزار برس کا تھا وہ لکاتہ بجاے کاجل کے توے کی سیاہی آنکھون مین لگا کر آئی تھی اُس سے
اور بد صورت معلوم ہوتی تھی یہ جو اُسنے کہا نقابدار نے مسکرا کر کہا کہ اِسی صورت پر تو اپنی تعریف
کرتی تھی اور کہتی تھی کہ مین تیرے اوپر عاشق ہون تیری وہ صورت ہے کہ تیرے اوپر کتا بھی تو نہ
پیشاب کرے انسان تو در کنار بس میرے سامنے سے دور ہو یہ جو نقابدار نے کہا اُسنے ہنسکر
جواب دیا کہ اے جان جہان جو تیرا دل چاہے کہہ لے مین تو تجھ سے اِسوقت ضرور وصل حاصل
کرونگی یہ کہکر اور دونون ہاتھ پھیلا کر مثل بلاے ناگہانی و سیاہ آندھی کے طرف نقابدار کے چلی
جیسے ہی قریب نقابدار کے پہونچی نقابدار نے ایک طمانچہ اِس زور سے مارا کہ تمام کوٹھڑی ہل
گئی اور پانچون انگلیون کا نشان اُسکے کلہ پر بنگیا اُسنے اپنے کو سحر سے بچایا ورنہ سر چنبر گردن سے
اُڑ جاتا طمانچہ کھا کر الگ ہو گئی اور دور جا کر گری بس اُٹھکر اور سنبھل کر نقابدار کی طرف دیکھکر کہا
کہ او ظالم اب تو تو نے مار بھی لیا اب میری آرزو پوری کر دے اور میرے کہنے کو مان لے نقابدار
نے فرمایا کہ تو بڑی بیغیرت و بیحیا ہے کہ باوجودیکہ ایک طمانچہ بھی پڑا اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہین
آتی ہے اُسنے کہا کہ مجکو تیری اُلفت ایسی ہے کہ کسی امر کا میرے دل مین خیال نہین ہوتا ہے تو لاکھ برائی
کرے مین یہ جانتی ہون کہ یہ بھی کوئی ادا ہے اور ناز ہے ہر برائی تیری مجکو بھلائی اور ادا معلوم ہوتی ہے اب
نقابدار نے فرمایا کہ آگ لگے تیرے اِس خیال کو اُسنے کہا کہ اے جانی اب میری آرزو کو پورا کر یہ کہکر
پھر نقابدار کی طرف چلی ابکی نقابدار نے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ اگر میرے قریب آئی
تو ایک وار تلوار مین تیرا کام تمام کرونگا اُسنے جو دیکھا کہ یہ یون نہ مانیگا بدون سزا پائے ہوئے اِس
کمبخت ناشاد نے کس زور سے میرے طمانچہ مارا ہے کہ میرا کلہ اِسوقت تک جھلا رہا ہے اور آماس
کر آیا ہے اسکو اسکی سزا دی جائے یہ بہت مغرور ہے اپنے حسن پر اور یہ تصور کرتا ہے کہ یہ میرے اوپر
فریفتہ ہے جو سلوک کرونگا اسکو یہ قبول کریگی بس مین اِسکو ضرور اسکی سزا دونگی یہ خیال دل مین کر کے

اور جھولی پر ہاتھ ڈال کر ایک ناریل نکالا پھر خیال کیا کہ سحر کر دو کہ اسکی قوت سلب ہو جائے یہ خیال
کر کے سحر کیا اسکے نزدیک تو سحر نے اثر کیا وہان کچھ بھی نہ تھا بس سحر کر کے اُسنے کہا کہ اب بتا کیا کہتا
ہو تیری کیا حالت ہو ابتو بالکل طاقت نہو گی نقابدار نے جواب دیا کہ تجھ مین طاقت نہو گی اب مین
شیر نر کو چیر کر پھینکدونگا اور میری قوت کون کم کر سکتا ہو سوا ے خداوند کریم کے میرے ہاتھ پاؤن
مین سب اعضا مین اُسی طور سے طاقت و قوت ہو یہ کہکر فرمایا کہ تو میری طاقت و قوت دیکھے گی اور
جھپٹ کر تلوار اُسپر ماری اگر وہ ہٹ نہ جائے تو دو پر کالے تھے یہ حال دیکھکر وہ اور حیران ہوئی
کہ میرے سحر نے اِسپر اثر نہ کیا بس اِسنے نارنج نکالکر اور کچھ پڑھکر نقابدار پر مارا وہ نارنج قریب
نقابدار کے آکر شق ہو کر گر پڑا کوئی اپنا اثر نہ کیا ابتو یہ اور حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ مین نے
اِسپر دو سحر کیے کسی نے اثر نہ کیا اور اِسنے میرے سحر کو رد کیا کہ جو کہ مجکو خوبصورت بنائے تھا اِسکا کیا
سبب ہو کیا یہ بھی ساحر ہو یہ دل مین تصور کر کے کہا کہ معلوم ہوا کہ تجکو اپنے کمال پر غرور ہو کہ مین بھی
ساحر ہون یہ میرا کیا کر سکتی ہو اسی سبب سے تو اِسقدر سخت کلامی کرتا ہو اور تو نے دو سحر میرے رد
کیے نقابدار نے فرمایا کہ مین سحر پر لعنت کرتا ہون و نیز ساحر پر بھی سحر کو کفر اور اُسکے جاننے والے
کو کافر جانتا ہون میرے خدا نے مجکو تیرے سحر سے بچایا بھلا سحر کیا بچا سکتا ہو اور تیرا سحر میرا کیا کر سکتا
ہو میرا خدا میرا حافظ و مالک ہو تو اسی طرح سحر کر کے پریشان ہو جائیگی اُسنے جواب دیا کہ مین نہ مانو نگی
یہ کہکر اور ایک سحر کیا وہ بھی قریب نقابدار کے پہونچکر برطرف ہوا پھر تو اِسنے آگ برسائی برف
برسائی مگر کسی سحر نے نقابدار پر اثر نہ کیا آخر کو عاجز ہو کر کہا کہ اگر تو اِس کوٹھری سے باہر میدان
مین چلا آئے تو مین سحر کرون اور دیکھون کہ تو کیونکر میرے سحر سے بچتا ہو یہ کہکر خود باہر میدان مین آئی
نقابدار اُس جوان کو اُسی حالت غش مین اُسی مقام پر چھوڑ کر چلے آئے چونکہ وہ اُسکے خوف سے
ایسا بیہوش ہوا تھا کہ ہوش آتا ہی نہ تھا اگر ہوش آیا بھی اور آنکھین وا کر کے دیکھا بھی تو اُسکو کھڑا پایا
پھر آنکھین بند کر لین یہ سبب تھا یہان یہ تقریر بھی ہوئی سحر بھی ہوئے مگر وہ اسی طور سے پڑا رہا
ذرا بھی حرکت نہ کی بس جب نقابدار میدان مین آیا اِسنے سحر سے اژدر پیدا کیا اُسکو اُس لوح کے
اژدر نے برطرف کر دیا وہ بھی قریب نقابدار آکر باش کے آٹے کا ہو گیا اِسی طور سے شیر پیدا کیے
وہ بھی نقابدار کا کچھ نہ کر سکے آخر کو خود شمشیر بکف چلی نقابدار نے کہا کہ کیا تماشا کرتی ہو کتون کی چال
چلتی ہو یہ ہر طرح عاجز ہوئی پھر عجز و انکسار کرنے لگی نقابدار نے فرمایا کہ اپنا حربہ کر چکی مجکو سزا دے چکی
اب مین تجکو سزا دون اب یہ بتا کہ دین اسلام قبول کریگی سامری پرستی پر لعنت کریگی سحر سے توبہ
کریگی یا نہین اُسنے کہا کہ یہ تو کبھی نہو گا کہ مین سحر ترک کرون سامری پرستی چھوڑون نقابدار
نے فرمایا کہ اگر تو دین اسلام نہ قبول کریگی تو تیرا زندہ رہنا بھی دشوار ہو یہ فرما کر اور تلوار نیام سے لیکر
اُسکی طرف چلے اُسنے قصد کیا کہ مین پر پیدا کر کے اُڑ جاؤن کہ نقابدار نے اُسپر لوح کا عکس ڈالا
کہ اُسکو سحر بالکل فراموش ہو گیا اور وہ مجبور ہوئی کہ اتنے عرصہ مین نقابدار تلوار لیکر اُسکے قریب
پہونچے اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا مگر نقابدار کی تلوار کب رکتی ہو سر پر جو پڑی شرمگاہ سے نکل
گئی اُسکے دو ٹکڑے ہوئے صدا ے گیرو دار بلند ہوئی آندھی سیاہ چلی برفباری و سنگ باری
ہونے لگی ہزارون آوازین آنے لگین بیر غل مچانے لگے بجلیان چمک چمک کر گرنے لگین تاریکی
ہو گئی سبزہ جلنے لگا مگر نقابدار پر کسی چیز نے اپنا اثر نہ کیا اسی شور و غل سے اُس جوان کو پھر ہوش

آیا اب جو دیکھا تاریکی ہر ایک قیامت کبرا برپا ہی ہر طرف سے صدائین مہیب آ رہی ہین یہ اور پریشان
ہوا برقین چمک رہی ہین یہ اس عالم کو دیکھکر بہت خائف ہوا مگر کیا کرے کچھ معلوم نہین ہوتا ہو کہ یہ کیا
آفت ہی کہ وہ شور و غل ہر طرف ہوا اور روشنی ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من مدہوش جادو بود افسوس
مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی اور ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے لاش کو جلا دیا اِدھر
اُسکی لاش جلی جب روشنی ہوئی اُس جوان نے دیکھا کہ وہ جوان نقابدار اپنی تلوار سے خون پاک
فرما رہے ہین باہر سہ دری کے کھڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش بجا ہوئے اور ایک مرتبہ اُٹھکر
یہ خیال کرتا ہوا دل مین کہ اِس جوان نے ضرور اُس ساحرہ کو قتل کیا اِسنے میری جان اِس عذاب
سے بچائی اِسکا مذہب برحق ہی بس آکر قدم پر گرا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ این کار از تو آید و مردان
چنین کنند * واہ کیا کہنا خوب اِس ساحرہ و علامہ کو قتل فرمایا مین نے تو آپکی اطاعت قبول کی جبتک
زندہ ہون آپکی غلامی سے نہ باہر ہونگا گو اُس جوان مین قوت ہلنے کی نہ تھی مگر اِس خوشی مین یہ طاقت
اور قوت ہوئی کہ دوڑکر قدمون پر گرا نقابدار نے سر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای بھائی یہ اُسیکا
فضل و کرم ہو ورنہ میری یہ لیاقت تھی کہ مین ساحرہ کو قتل کرتا بقول شاعر شعر اُسے فضل کرتے
نہین لگتی بار * نہو اُس سے مایوس امیدوار * آؤ اب لشکر کو چلین تمکو جسکا خوف تھا وہ بھی قتل
ہوئی ابتو کوئی مقام خوف نہین ہو اُس جوان نے عرض کیا کہ جی نہین جس جگہ حضور کے قدم آئین
اُس مقام پر پھر خوف ہو بسم اللہ تشریف لیچلیے بس نقابدار اُسکو ہمراہ لیکر بیرون درہ آئے
وہ جو اسباب اُس مقام پر تھا اُسی مقام پر رہنے دیا ذرا سا بھی نہ لیا جب بیرون درہ آئے یہان
مرکب کھڑا ہوا تھا اُس جوان سے کہا کہ بھائی تم مرکب پر سوار ہو لو کہ تم مین پیدل چلنے کی طاقت
نہین ہی اُسنے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین مرکب پر سوار ہو کر چلون اور آپ پیدل چلین بلکہ آپ سوار
ہو لین مین آپکی رکاب پر ہاتھ رکھکر چلونگا کیونکہ یہ میری سعادت ہو نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو نہوگا
باہم تکرار ہوئی آخر کو یہ اقرار پایا کہ کوئی سوار ہو کر نہ چلے بلکہ پیدل چلین اُس جوان نے مرکب کی باگ پکڑ لی
اور نقابدار سے باتین کرتا ہوا ہمراہ نقابدار کے چلا نقابدار نے وہ ساری تقریر جو کہ اُس
ساحرہ سے ہوئی تھی اور جو سحر اُسنے کیے تھے سب بیان فرمایے یہ تو اِدھر سے اُس جوان
سے باتین کرتے ہوئے جاتے ہین اُدھر جب خیمہ وغیرہ برپا ہو چکے سردار اپنے اپنے خیمہ سے
کمرین کھول کر نکلے نقابدار کے جو خیمے مین آئے تو نقابدار کو نہ پایا سب نے خادمون سے
پوچھا کہ آقا کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جب خیمے برپا ہونے لگے لشکر اُترنے لگا تو آقا ہم
مرکب کو بڑھا کر صحرا کی سیر کرنے لگے ہین نہین معلوم کہ کدھر تشریف لیگئے ہم لوگ یہ خیال کرتے
تھے کہ آپ لوگ اُنکے ہمراہ ہونگے کیونکہ صحرا بہت پر بہار ہی کسی طرف سیر فرما رہے ہونگے اِس
سبب سے معلوم ہوا کہ وہ تنہا ہین اُنکی تلاش کرنا ضرور ہی کیونکہ زمانہ شام کا قریب ہی یہ کلام وہ
سرداران خادمون سے سُنکر اُسی وقت طرف صحرا کے تلاش نقابدار مین چلے اِدھر اُدھر
تلاش کیا کسی مقام پر نشان نہ ملا یہ لوگ پریشان ہوئے واپس آئے اور پھر دوسری طرف
روانہ ہوئے یہ لوگ چند قدم چلے تھے کہ دیکھا نقابدار مع ایک جوان کے سیر کرتے ہوئے
چلے آتے ہین یہ لوگ نقابدار کو دیکھکر دوڑ پڑے اور عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لیگئے تھے
ہم لوگ بہت پریشان تھے اور آپکی تلاش مین سرگردان پھر رہے تھے نقابدار نے فرمایا کہ مین

اِس درہ کوہ مین سیر کر رہا تھا اب تماشاے گل و ریحان سے فراغت ہوئی اور شام بھی قریب ہوئی اِدھر کو آیا اور دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ تم لوگ متردد ہو گے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم اپنی کیا حالت بیان کرین نقابدار نے فرمایا کہ خیر چلو اُن سب کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین تشریف فرما ہوئے وہ جوان بھی ہمراہ تھا سب آکر دربار مین بیٹھے اُس جوان نے ایسے ایسے سردار دیکھے کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے اور بارگاہ کو خوب آراستہ پایا اب نقابدار نے فرمایا کہ اے بھائی اب تم اپنی حالت بیان کرو مین تمھارے حال کے سننے کا بہت مشتاق ہون اُس جوان نے عرض کیا کہ مین اپنا حال کیا عرض کرون میرے حال کو سنکر حضور کو اور رنج و غم ہوگا اور مزاج مبارک کو صدمہ ہوگا یہ کہکر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور یہ شعر زبان پر لایا شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اِس فلک ناہنجار و گردون غدار کا تباہ کیا ہوا ہون وطن آوارہ خانمان برباد اپنے مان باپ سے جدا کیا ہوا اسی ناہنجار و تفرقہ پرداز کا ہون اسکا عجب طرز و طریقہ ہے کہ یہ کسی صاحب جاہ و مملکت کی راحت و آرام کا خواستگار نہین ہے ہر وقت اسی فکر مین گردش کیا کرتا ہے کہ جو کہ صاحبان شان و شوکت ہین اُنکو تباہ و غارت کرون جو کہ اپنے معشوقون کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف ہین اُنکی عیش و عشرت کو سنگ تفرقہ سے درہم و برہم کرون جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین + کسی کا اِسے وصل بھاتا نہین + ہر وقت نئی گردش کرتا ہے اسی کے ہاتھون سب آوارہ و سرگردان ہوتے ہین اور اِسکو کسی پر رحم نہین آتا ہے یہ بڑا بیرحم اور ظالم ہے اِسی کی شان مین شاعر نے یہ چند اشعار حسرت آمیز کہے ہین اشعار

خار کے سر پہ کرے دامان گل کا سایہ
ابر دریا مار کو برسائے دشت یاس پر
اک وطیرے پر نہین گاہے چنین گاہے چنان

ہنس کو موتی چگاتا ہے صدا یہ بے تمیز
خشک رکھے مزرع امید ہر پیر و جوان

پا برہنہ خار پر مجلوچھرے دشت مین
پوست کھینچے ہے ہما کا دیکے مشت استخوان
تا کجا کیجے بیان اس سفلہ پرور کا مزاج

یہ اِسکا طریقہ ہے کہ جو کہ صاحب عزت و توقیر ہین اُنکو خاک مذلت پر گرا کر تباہ و برباد کرتا ہے اِسکا یہ طرز ہے کہ عاشق کو معشوق سے اور معشوق کو عاشق سے جدا کرتا ہے اُسکو اِسکی مفارقت مین آوارہ کرتا ہے اور ہمیشہ گریان رہتے ہین اور اِسکو اُنپر کسی صورت سے رحم نہین آتا ہے یہ اُنھین تڑپاتا ہے اور بیقرار رکھتا ہے اِسکا یہی طریقہ ہے مین کیا اپنی حالت عرض کرون بقول درد ہمنے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا + جو کچھ کہ نہین وہ روبرو دیکھا تھا + اُن باتون کو جو یاد کرتے اے درد کچھ خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا + دیگر اے درد یہ دردجی سے کھونا معلوم + جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان مین کشت پھولے نہ پھلے + اِس اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + اور اپنی تو یہ حالت ہے کہ بیان کرنے کے قابل نہین ہے بیان کرکے اورون کو بھی صدمہ دون اِس سے کوئی حصول نہین اپنے دل کی طرح اورون کو بھی رنجیدہ کرون اپنا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ سامان تھا سب خواب سا تھا اور ایک حالت ویران ہے کوئی کیا جانے کہ مین کون ہون اب تو آفت رسیدہ وہ خانہ ویران ہون اور یہ اشعار پڑھتا ہون اشعار کل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب + آج جو ڈھونڈھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بیرحم سے رو رو کے مین نے یہ کہا + کچھ پتہ گل کا بتا اور دے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد + ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب + مین جو خیال کرتا ہون ایک خواب سا تھا جو کہ میرا زمانہ تھا کبھی کسی وقت مین میری خدمت مین خادم و خدمتگار رہتے تھے ہر طرح کا سامان تھا اب جو آنکھ کھلی تو کچھ نہ پایا مثل

خواب تھا کہ سے خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا۔ اُس حالت کا بیان کرنا کیا ضرور جو کہ بالکل خلاف
عقل ہی یہ تقریر اُس نوجوان نے اِس طور سے بیان کی کہ سب حاضرین دربار کے دل بھر آئے
اور قریب تھا کہ آنکھون سے آنسو جاری ہون مگر ضبط کیا نقابدار نے فرمایا کہ بھائی کچھ تو بیان کرو
ہم بہت مشتاق اور آرزومند ہین اور یہ تو ہمنے ضرور جان لیا ہی کہ تم خاندان شریف و دودمان نجیب سے
ہو کسی ملک کے شاہزادے یا شہریار ہو فلک کے ہاتھون سے تباہ ہوئے ہو اگر ہمکو اپنا جانتے ہو
تو ہمسے بیان کرو اگر غیر تصور کرتے ہو تو جانے دو یہ جو نقابدار نے فرمایا بس اُس جوان نے
کہا کہ اگر آپ یہ فرماتے ہین تو سماعت فرمائیے ای آقاے نامدار و مولاے قدرشناس مین آپکو
اپنا محسن و جان بخش تصور کرتا ہون تا بزندگی مین آپ کے قدمون سے جدا نہونگا میرا دم آپکے
قدمون پر نکلے گا نقابدار نے فرمایا کہ مین تمکو اپنے برادر بجان برابر کے نزدیک خیال کرتا ہون
ایسا تمھاری محبت نے میرے دل مین اثر کیا ہی ہان اپنی حالت بیان کرو کہ طبیعت بہت پریشان
ہی اُس جوان نے عرض کیا کہ یہ آپ کا غلام ہی ایک ملک کا شاہزادہ ہی اِس غلام کا باپ بہت
بڑا بادشاہ ہی کئی شاہ اُسکو خراج دیتے ہین جہان وہ حکومت کرتا ہی اُس ملک کا نام شہر بہارستان
ہی بہت آباد و شاداب ہی رعایا اُس شہر کی سب صاحب ثروت و دولت ہر ایک حسین و خوبصورت
خصوصًا عورتین تو ایسی خوبصورت نہین ہین جیسے مرد مگر عورتین بھی اور ملکون سے اُس ملک کی
خوبصورت ہین میرے والد کے پاس سپاہ بکثرت ہی قریب چھ سات لاکھ کے سرداران قوی ہیکل
ہر وقت حاضر دربار رہتے ہین اِس سبب سے اور جو ملک اُسکے قرب و جوار مین ہین سب خراج
دیتے ہین باپ میرا بہت عدل و انصاف سے حکومت کرتا ہی مذہب سب لوگون کا تصویر پرستی ہی
چونکہ اِس سرزمین مین سب خراج دیتے ہین باپ میرا بہت عدل اور انصاف سے حکومت کرتا
ہی مذہب سب لوگون کا تصویر پرستی ہی چونکہ اِس سرزمین مین دور دور یہ مذہب جاری ہی خداوند
تصویر نہ طاق مین تشریف فرما ہین اُنکی ہم لوگ سب بندگی کرتے ہین میرے باپ کے یہان
کوئی اولاد نہوتی تھی جب سن پیرانہ سالی آیا تو اُنکو اِسکا بہت صدمہ ہوا کہ کوئی مالک تاج و تخت
ابتک نہ پیدا ہوا بعد میرے یہ ثروت و دولت و حکومت غیرون کا حق ہوگا جسکو کہ مین نے زر کثیر
صرف کرکے بڑی مشقت سے حاصل کیا ہی اِسکے حاصل کرنے مین ہزارون جانین تلف ہوئی ہین اگر مین
یہ جانتا تو کیون اِسقدر بندگان خداوند کی جانین ضائع کرکے یہ حکومت حاصل کرتا ای آقاے
نامدار سنیے میرا باپ اِسی فکر مین شمع سان جلا کرتا تھا یہانتک کہ اُسکی عمر اسّی برس کی ہوئی اُس زمانہ
مین اُسکے نخل امید مین بار آیا یعنے میری والدہ کو جو کہ محل خاص تھا حمل رہا اُسکی خبر بادشاہ کو ہوئی
اُنھون نے بڑی خوشی کی بعد انقضاے زمانۂ حمل کے مین ننگ خاندان پیدا ہوا اُسدن کی
خوشی جو کچھ بادشاہ نے کی ہی مین نے سُنی ہی کیا عرض کرون شمہ یہ ہی کہ کوئی اہل شہر سے نہ تھا
کہ جسکی بادشاہ نے دعوت نہ کی ہو اور کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ صحبت ناچ و رنگ نہوئی ہو صرف
کا حال یہ تھا کہ روز ولادت سے تا یوم چلہ سب شہر مہمان رہا اور سب کی دعوت ہوا کی بڑی دھوم سے
سنتے کہ نجومی دربار مین طلب ہوئے زائچہ کرایا جو کچھ حساب سے اور اُنکے قاعدے سے نکلا
اُنھون نے بیان کیا سب کو خلعت مرحمت ہوئے میرا نام بادشاہ نے مسرت شاہ رکھا اب اِس
حقیر کو مسرت شاہ کہتے ہین ہان مین اپنے والد کا نام خدمت والا مین عرض کرنا فراموش کر گیا

اُنکا نام شہریار تھا چونکہ میری ولادت کی بہت خوشی ہوئی تھی اِس سبب سے میرا نام مسرت شاہ رکھا اب میری پرورش ہونے لگی جب مین تین یا چار برس کا ہوا میری تعلیم کی فکر کی گئی اطراف و جوانب سے بڑے بڑے کامل ہر فن کے اُستاد طلب ہوئے اور مشاہرہ معقول پر نوکر رکھے گئے مین نے تھوڑے ہی عرصہ مین سب علوم سے فراغت کی جب دس برس کا میرا سن ہوا بادشاہ نے اپنا ولیعہد مجکو کیا اُسکی بڑی خوشی کی اُس جشن مین تمام اہل شہر اور نیز اُن بادشاہون کی جو کہ خراج دیتے تھے دعوت کی یہ جشن ایک ماہ تک رہا سب مہمان رہے ہر گلی کوچہ گلزار تھا ہر مقام پر جشن خوشی تھا ناچ و رنگ کے جلسے تھے ہر دل شاد تھا جب سب رخصت ہوئے اب عیش و عشرت سے بسر ہونے لگی خلاصہ یہ کہ اب براحت اوقات بسر ہونے لگی کسی قسم کا رنج و غم نہ تھا والد کو میرے میری شادی کی فکر ہوئی کہ کسی بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ میری شادی کرین مگر خیال یہ تھا کہ جو کہ مثل میرے صاحب جاہ و شوکت ہو اُسکے ہمراہ کی جائے چنانچہ اکثر مقام پر رقعہ گئے جب دریافت کیا تو وہ مقام بادشاہ کو نہ پسند آیا اُسی زمانہ مین ایک سوداگر آیا اُسنے چند تصویرین مختلف رنگ کی شاہزادیون کی دین اُنمین ایک ملک قنطور کے بادشاہ کے دختر کی تھی وہ تصویر بہت خوب تھی اور صاحب تصویر بھی بہت حسین تھی اُس تاجر نے بھی اُسکی بہت تعریف کی اور اُسکے حسن و سیرت کو دیکھکر بادشاہ نے اُسے بہت پسند کیا مجکو بھی میرے ہمرازون کے ذریعہ سے دکھائی مین بھی اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہوا جب والد اِس حال سے آگاہ ہوئے اُنھون نے ایک نامۂ شوق اشتیاق آمیز بادشاہ قنطور یہ کو کہ جسکا نام منصور شاہ تھا تحریر کیا اُسمین اپنا منشاے دلی ظاہر کیا اُس بادشاہ نے بھی قبول کیا اور بہت طرز شائستہ سے جواب تحریر کیا جواب یہان آیا بادشاہ نے مجکو مع سامان شادی کے وزیر کے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور ایک نامہ اُس بادشاہ یعنی منصور شاہ کو تحریر کیا کہ ہمنے اپنے شاہزادے کو روانہ کیا ہو لہذا اُسکے ہمراہ عقد اپنے طریقہ پر کر دو یہ نامہ اُسکو پہونچا اُسنے سامان شادی کیا اُسی زمانہ مین مین بھی پہونچا مع وزیر کے اُسنے قبل سے میرے فروکش ہونے کے لیے مقام تجویز کیا تھا بڑے اعزاز و اکرام سے مجکو اُتارا اور بڑی عزت و توقیر سے پیش آیا یہانتک کہ زمانہ شادی کا مقرر ہوا جو رسم تھے سب ہونے لگے اے آقا اُس ملک کی عورتین ادنے و اعلے سب خوبصورت اور حسین ہین گویا حسن اُنکے حصہ کا ہو لعبتان لعدن و چین اُنکے روبرو کچھ اصلیت نہین رکھتے ہین اور جس شاہزادی کے ہمراہ میری شادی ہوئی تھی وہ تو اپنے حسن و جمال کے روبرو زہرہ فلک و مشتری چرخ کو ماند کرتی تھی شب تاریک مین جو وہ نکلتی تھی تو روشنی ہو جاتی تھی گو مین نے دیکھا نہین مگر سنا ہو اب سنیے کہ مین بیرون شہر فروکش تھا جس باغ مین مین اُترا ہوا تھا وہ باغ اُس ملکہ کا تھا یہانتک کہ یوم برات آیا مین برات لیکر عروس کے مکان پر گیا حضور یہ خیال رہے کہ جس طور سے مین اپنے باپ کا ایک فرزند تھا اسیطور سے وہ ملکہ بھی اپنے ماں باپ کی ایک دختر تھی اور کوئی اولاد از قسم ذکور و اناث منصور شاہ نہ رکھتا تھا اور اُس ملکہ کا نام ناہید قنطوریہ تھا جب برات مکان عروس پر پہونچی جو رسم کہ اُس زمانہ مین مذہب تصویر پرستی کی تھی اُسی کے موافق سب رسمین ادا کی گئین یہان تک کہ مین عروس کو بیاہ کر خوشی خوشی برات لیکر طرف اپنی فرودگاہ کے چلا جو کچھ قسم جہیز سے ملا تھا اُسکا کیا ذکر ہو اُس بادشاہ نے بہت کچھ اپنی لڑکی کے جہیز مین دیا اور کیا عرض کرون چنانچہ جب برات لیکر چلا اپنے مقام پر پہونچا سب عملہ

وغیرہ رخصت ہوا محافہ دروہ باغ پر لگا یا گیا ہین فے پردہ محافہ کا اُٹھا کر قصد کیا کہ عروس کو اُتارون اب جو ہاتھ
بڑھاتا ہون تو یہ معلوم ہوا کہ اِس محافہ مین کوئی نہین ہی مین حیران ہوا چونکہ وقت شب کا تھا روشنی بکثرت تھی
اب جو سر اندر محافہ کے ڈال کر دیکھا تو عجب واقعہ نظر آیا کہ میرے ہوش اُڑ گئے مین نے دیکھا کہ عروس تو ندارد
ہی جو کہ اُسکے ہمراہ عورتین تھین اُنکے سر کٹے ہوئے پڑے ہین مین ایک ہائے کا نعرہ کرکے بیہوش ہوگیا اور
جو عورتین اُس مقام پر تھین وہ میری حالت دیکھکر دوڑ پڑین پہلے مجکو اُٹھایا ایک مقام پر لاکر لٹایا مجکو اپنے
حال کی خبر نہ تھی اُسکے بعد جاکر محافہ کو دیکھا وہی حال اُنکو بھی نظر آیا سب رونے لگین اُن لاشون کو نکالا نہین
ملکہ کا نشان نہ تھا قصہ مختصر ایک کہرام مچ گیا اور ایک طلاطم تھا یہ خبر ملکہ کے ماں باپ کو ہوئی وہ دونون غم رسیدہ
آفت دیدہ فلک کے ہاتھون کے ستائے روتے پیٹتے خاک سر پر ڈالتے گریبان چاک بصد نالہ و افغان
با دل بریان اُس باغ مین آئے وہ باغ نہ تھا ماتم کدہ تھا مجکو بھی ہوش آیا مین نے بھی اپنا حال تباہ کیا
چاک گریبان کیا میری یہ حالت ہوئی کہ مین دیوانہ ہوگیا وہ رات اسی حالت مین بسر ہوئی وہ رات بھی
بصد غم و الم گذری وہ شب نہ تھی شب قیامت تھی دن کیا آیا کہ بلا آیا اب جو رونے سے سب کو افاقہ
ہوا تو یہ فکر ہوئی کہ یہ جو لاشین پڑی ہین ان بیگناہون کو تو دفن کرو اسکا سامان کیا جانے لگا مین حضور
کے روبرو ملکہ کے ماں باپ کی گریہ و زاری کیا بیان کرون عجب عالم تھا ہر ایک آنکھ پر نم تھی ہر ایک دل
پر غم تھا وہ باغ ویران نظر آتا تھا اُس باغ کی ہر روش و پٹری پر خاک اُڑ رہی تھی ہر گل خار کا سمان دکھاتا
تھا طائران خوش الحان کی صدا بوم و زاغ سے بدتر معلوم ہوتی تھی نہر بھی آٹھ آٹھ آنسو چشم فوارہ سے رو
رہی تھی یہ حال تھا کیا عرض کرون خلاصہ یہ کہ جب اُن لاشون کو اُٹھانے لگے تو اُنکے نیچے سے ایک کاغذ
سربستہ نکلا وہ لوگ اُس کاغذ کو اُٹھا کرلے آئے منصور شاہ کو دیا اُنھون لیکر مین اُنکے برابر بیٹھا ہوا رو
رہا تھا مجکو دیا اور کہا کہ اے غم دیدہ و آفت رسیدہ اِسکو پڑھو مین نے رقت کو ضبط کرکے اُسکو وا کیا اسمین
یہ تحریر تھا کہ اے منصور شاہ تمکو معلوم ہو کہ مین ملکہ پر زمانہ طفلی سے عاشق تھا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی
کہ ایک روز مین اپنے مکان سے سیر کرتا ہوا ادھر آنکلا ملکہ کو دایہ اُسکی لیے ہوئے صحن خانہ مین کھلا رہی تھی
مین اُسکو دیکھکر فریفتہ ہوگیا اُسی زمانہ سے مین اِس فکر مین تھا کہ کسی صورت سے لیجاؤن مگر موقع نہ پاتا
تھا گو ہر وقت مجکو ممکن تھا کہ لیجاؤن مگر تم لوگون کے حال پر رحم کھاتا تھا کہ تمھاری یہ ایک لڑکی ہو کیا
ضرورت ہو کہ تمکو اس آفت مین مبتلا کرون آکر دیکھ جاتا تھا اب تمنے دوسرے کے حوالہ کیا یعنے اُسکی
شادی کردی اُسکا دوسرا وارث پیدا کیا مین نے خیال کیا کہ اب موقع لیجانے کا ہی بس جب وہ عروس
بنکر اور نوشاہ اُسکا اُسکو بیاہ کر لیچلا مین نے موقع پایا ملکہ کو یعنی اپنی معشوقہ کو لیگیا اور جو عورتین اُسکے
ہمراہ تھین اُنکو قتل کیا یہ تیرا اور نیز شہریار شاہ پر رحم کھایا کہ اپنے رقیب کو یعنے مسرت شاہ کو نہ قتل کیا
کہ تم لوگ اِسکو دیکھکر اپنا دل ٹھنڈا کرو گو اسکا قتل بھی لازم تھا کیونکہ یہ رقیب تھا لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہی
کہ ملکہ کی طرف سے ناامید ہو اور صبر کرو کہ اب اُس سے ملاقات نہوگی کیونکہ وہ میرے قبضہ مین ہی اور مجھ
تک رسائی غیر ممکن ہی کیونکہ مین رہنے والا ہون طلسم آفتاب سلیمانی کا کہ جسکو طلسم ستارہ بھی کہتے ہین سکا
وہانتک کوئی نہین آسکتا ہے اور جبتک وہ طلسم فتح نہو میرے پاس آنا محال ہی اور اگر آئیگا تو گرفتار
طلسم ہوگا قتل کیا جائیگا بس ایسی حالت مین اُسکی کیونکر ملنے کی امید کروگے تمنے اپنے ہاتھ سے خود اپنے
سر یہ آفت لی نہ شادی کرتے نہ یہ آفت نازل ہوتی اور جسکو اس ملکہ کا دعوی ہو وہ طلسم مین آکر مجھ سے مقابلہ
کرے جسکو خداوند دین وہ لے مین اُس مقام پر موجود ہون یہ مین جانتا ہون کہ اُس مقام پر کوئی آنہین

سکتا ہی اول تو کسی کو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ وہ مقام کہان پہ ہوا اور کسطرف ہی خیر یہ مین بتائے دیتا ہون
تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمکو راستہ نہ معلوم تھا نہ وہ مقام جو ہم جاتے اِس ملک سے شمال کی طرف چلا جائے اُسطرف
جب جائیگا تو پانچ فرسنخ کے بعد ایک صحرا ملیگا جب اُس صحرا مین پہونچیگا تو وہی سرحد طلسم ہی بس طلسم مین داخل
ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راستہ اُسنے اصلی نہین بیان کیا ہی صرف دھوکا دیا ہی بس ای حضور یہ اُسنے تحریر کیا
تھا کہ جب اُس صحرا مین داخل ہوا گویا طلسم مین پہونچا اور کچھ حال نہ تحریر تھا صرف اسقدر تحریر تھا کہ جب داخل طلسم ہو مجھسے
مقابلہ کرے میرا نام عطارد جادو ہی مین سپہ سالار ہون بادشاہ طلسم کا کوئی ایسی قدرت نہین رکھتا ہی کہ اُس طلسم
مین جاسکے اِسکے سوا اور کچھ نہ تحریر تھا یہ جو تحریر مین نے اور منصور شاہ نے دیکھی اور کہرام مچ گیا ہر ایک
سر و سینہ اپنا پیٹنے لگا اُنکو بالکل ملکہ کے ملنے سے نا امیدی ہوگئی خداوند کیسا کھانا کیسا پینا سب حرام تھا
مین اُسکے مان باپ کی حالت کیا عرض کرون کہ احاطہ تحریر سے باہر ہی خیال فرمایئے کہ جسکی ایک اولاد ہوگی
اور وہ ایسی حسین و خوبصورت کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا وہ جو جدا ہوجائیگی تو اُسکا کیا حال ہوگا بس مین
کہانتک اِس داستان کو عرض کرون ایک ہفتہ تک یہ عالم رہا کہ کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا مارے
فاقون کے یہ نوبت ہوئی کہ لبون پر دم آگیا بس خیال فرمایئے کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو اُسکے ساتھ مر نہین
جاتے ہین جب اپنی جان پر بنی تو فکر ہوئی کہ کسی طور سے اپنی جان بچاؤ لوگون کے کہے سننے سے کچھ کھایا
پیا حواس درست ہوئے مین نے منصور شاہ سے کہا کہ مین اُس طلسم مین جاؤنگا اور اپنی زوجہ کو اُس سے
مقابلہ کرکے لاؤنگا یا اپنی جان دونگا اُسنے بہت منع کیا اور کہا کہ ہم تمکو دیکھکر صبر کرتے ہین کہ خیر اب تم ہی
بمنزلہ ہماری اولاد کے ہو اگر وہ نہین ہی تو تمسے قلب کو راحت ملتی ہی مین نے عرض کیا کہ مجکو بدون اُسکے
ایک دم کی زندگی محال ہی اگر آپ نہ جانے دیجیے گا مین اپنے کو ہلاک کرونگا جب مین نے یہ کہا وہ لوگ مجبور
ہوئے مختصر یہ کہ مین اُنسے رخصت ہوکر طرف اُس صحرا کے اپنے وزیر کو ہمراہ لیکر چلا اُسوقت جو کہرام تھا
وہ کیا عرض کیا جائے پھر ملکہ ناہید کا غم تازہ ہوا تھا آخر مین سب کو روتا اور پیٹتا اور تڑپتا چھوڑ کر طرف اُس
صحرا کے چلا یہانتک کہ راہ طے کرکے اُس صحرا مین عرصہ پندرہ روز مین پہونچا جیسی حالت اُس صحرا کی اُس پرچہ
کاغذ مین تحریر تھی مین نے اُس صحرا کو پایا اُسیوقت قصد کیا کہ مین اُس صحرا مین داخل ہون اُسکی حالت یہ تھی
کہ سبزہ لگا ہوا تھا وہ سبزہ بعینہ صورت ستارہ رکھتا تھا اور وسط مین اُس صحرا کے ایک گنبد تھا جو کہ بصورت
آفتاب تھا اُسکے گرد ستارے لگے ہوئے تھے یہ اُسنے علامت نہ تحریر کی تھی کنارے پر صحرا کے ایک سنگ
کلان رکھا ہوا تھا اُسپر بخط جلی یہ تحریر تھا کہ این سرحد طلسم آفتاب سلیمانی یعنے طلسم ستارہ چونکہ میرا وزیر
عاقل تھا اُسنے کہا کہ ای شاہزادے یہ وقت شام کا ہی تمکو جبکہ اُس طلسم مین جانا ضرور رہے تو آج رات بھر اور میرے
کہنے پر عمل فرماؤ اپنی جدائی سے معاف فرماؤ پھر تو جدائی ہوگی رات بھر اور آپکی قدمبوسی سے مشرف ہولون مین نے
بھی خیال کیا کہ جو وزیر کہتا ہی وہ سچ کہتا ہی ایک رات اور ٹھہر جاؤ پھر تو نہ معلوم کب اِن سب سے ملاقات نصیب
ہو ای خداوند وزیر نے اُس سرحد سے الگ خیمہ برپا کیا سب اُترے مین بھی اُترا اپنے خیمہ مین آیا دو پہر
رات تک وزیر میرے پاس رہا بعد دو پہر رات کے مین نے جاکر اپنے مقام پر آرام کیا خواب مین دیکھا
کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اُنکی عجب صورت نورانی ہی اور رعب و داب بھی ہی مین اُنکو دیکھکر اُنکی
تعظیم کے لیے کھڑا ہوگیا اُنکو لاکر مین نے مسند پر بٹھایا اور مؤدب ہوکر مین اُنکے روبرو بیٹھ گیا اُنھون نے
فرمایا کہ ای مسرت شاہ تو کیون اِسقدر بیقرار ہوتا ہی اور اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی یہ مقدمہ طلسم کا ہی بدون فاتح
طلسم کے یہ طلسم فتح نہوگا اور اِسکا فاتح اولاد صاحبقران سے ہی جسکا ذکر تو اکثر کتابون مین دیکھ چکا ہی اُنکی اولاد

ہزارون طلسم فتح کیے ہین اب وہ تو خانہ کعبہ تشریف لیگیا ہر اپنے مقام پر اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا تھا
اُسنے بھی ترک صاحبقرانی کی ہر بدیع الملک لشکر کا صاحبقران ہر اُس سے کچھ غرض نہین ہر اسکا فاتح
دوسرا شخص ہر وہ بھی اُسی کی اولاد سے ہر وہ فتح کریگا تو اُسکے قدوم میمنت لزوم کا امید وار رہ وہ فاتح طلسم ضرور
اِس طرف آئیگا بلکہ تو اور ایک آفت مین مبتلا ہوگا اُسسے تجھے نجات دیگا اور اِس طلسم کو بھی فتح کریگا تو اِس کا
فاتح نہین ہر بیکار کیون اپنی جان دے طلسم مین جاکر تو مفت مین مبتلاے عذاب ہوگا اور وہ فاتح بھی آئیگا
تو کیونکر تیرے حال سے آگاہ ہوگا یہ خیال کرلے کہ ہر امر کا ایک سبب ہوتا ہر اِس طلسم کی فتاحی کا تو سبب
ہوگا جب تو یہ حال اُس صاحب ہمت وجرأت سے بیان کریگا وہ اُسکا قصد کریگا اور طلسم کو فتح کرکے تیری
زوجہ کو تجھ سے ملا دیگا مگر شرط یہ ہر کہ تو دین تصویر پرستی ترک کرنیکا قصد کرلے جب وہ فاتح طلسم آئیگا وہ
تجکو دین اسلام کے قواعد تعلیم کریگا مگر آج سے تو تصویر پرستی کو اپنا طریقہ نہ خیال کرنا کسی پر ظاہر کرنا کیونکہ
تیرے باپ کا وزیر جو اِس حال سے آگاہ ہوگا وہ تیری جان کا دشمن ہو جائیگا اگر اسکے خلاف کریگا اور طلسم
مین چلا جائیگا تو مفت مین عذاب مین مبتلا ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل کریگا تو تیری جان بچیگی آیندہ تجکو اختیار
ہر اور چند کلمے ایسے فرمائے کہ میرے دل سے یہ خیال دور ہوگیا کہ مین طلسم مین جاؤن اور تصویر پرستی
کی بھی طرف سے میرا دل پھر گیا وہ مرد پیر میرے روبرو سے غائب ہوگئے اور میری آنکھ کھل گئی تو وقت
صبح کا تھا میری بالین پر ایک پرچہ کاغذ کا رکھا ہوا تھا اُسمین بھی وہی تقریر تحریر تھی جو اُنھون نے خواب
مین اپنی زبان سے ارشاد فرمائی تھی اور میرے دل کی بھی وہ حالت نہ تھی بالکل اِسطرف سے پھرا ہوا
تھا کہ مین طلسم مین جاؤن اور یہی خیال اُسوقت سے آیا کہ تصویر پرستی کو ترک کرون خداے نادیدہ سے
امید کرون وہ میری آرزو کو برلائیگا چنانچہ مین نے اُسوقت سے یہ خیال کرلیا کہ تصویر پرستی بالکل مذہب
باطل ہر خداے نادیدہ کے اوپر اپنا بھروسہ کیا اُن پیر مرد نے چند کلمہ ایسے کچھ فرمائے تھے کہ جو شان مین خداے
نادیدہ کے تھے اور اکثر کتابون مین بھی مین نے دیکھے تھے جب صبح ہوئی وزیر وغیرہ میرے پاس آئے مینے
اُنسے کہا کہ تم لوگ جاؤ مین تمھارے سامنے اِس طلسم مین نہ جاؤنگا مجکو یہ خوف ہر کہ کہین ایسا نہو کہ تم لوگ بھی
میرے عقب مین چلے آؤ تو خرابی ہو تم بھی میرے ساتھ مبتلاے بلا ہو گو وہ لوگ نہ جاتے تھے مگر مین نے زبردستی
اُنکو رخصت کیا وہ روتے پیٹتے سب سامان لیکر طرف قسطوریہ کے روانہ ہوئے پھر اُنکا حال مجکو نہین معلوم
کہ کیا اُنپر گذری میرے غم مین منصور شاہ اور اُسکی زوجہ کا کیا حال ہوا اور جب میرے وزیر نے یہ حال
جاکر میرے والدین سے بیان کیا اُنکا کیا حال ہوا ہوگا مین سرحد طلسم پر فقیر بنکر بیٹھ رہا یہ جو لباس آپ میرے
جسم مین ملاحظہ فرماتے ہین یہی تھا مین اِس فکر مین تھا کہ دوسرا لباس ملے تو مین ترک لباس کرون اور
اُس فاتح طلسم کا امیدوار تھا مذہب تصویر پرستی ترک کرچکا تھا خداے نادیدہ سے ہر وقت دعا اُس
فاتح طلسم کے آنے کی کرتا تھا اسی طور سے ایک زمانہ گذرا میری خوراک اُس صحرا کے درخت کے برگ
وغیرہ تھے جب زیادہ بھوک معلوم ہوتی تھی برگ درخت کھا لیتا چشمہ سے پانی پی لیتا خاک پر پتھر بالین
کے نیچے رکھکر سو رہتا ایک دن جو سویا اب جو صبح کو آنکھ کھولی اپنے کو ایک باغ مین پایا ایک نازنین کو
اپنے بالین پر بیٹھے دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی اُسکی محبت میرے دل مین پیدا ہوئی اُسنے کچھ ایسی
باتین کین کہ مین سب خیال بھول گیا اُسکی الفت کا دم بھرنے لگا بس میرے اُسکے راز و نیاز ہونے لگے
اب جو مین نے دوسرے قصد سے اُسکے ساتھ اختلاط کیا اُسکے منھ کے قریب اپنا منھ لیگیا ایسی بوے بد
آئی کہ میرا دماغ پریشان ہوگیا غثیان کی نوبت آئی اگر کچھ کھائے ہوتا تو ضرور استفراغ ہوجاتا مین نے منھ

ہٹا لیا اُسنے سبب پوچھا مین نے کچھ نہ بیان کیا اس خیال سے کہ معلوم ہوتا ہی ہوا جو آئی تھی یہ بو اُسکے ساتھ
آئی تھی پشت پر باغ کے کوئی جانور مرگیا ہی یہ اُسکے سڑنے کی بو ہی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مین نے
قصد بوسہ لینے کا کیا وہی بو آئی اب جو مین نے خیال کیا تو اُسکے مُنہ سے بو آرہی ہی بس مجکو نفرت ہوگئی
اور مین الگ ہوکر بیٹھا اُسنے سوال کیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ یا تو وہ شوق و اشتیاق اور اب یہ انکار کیا تو جو
مردی نہین رکھتا ہی باوجود اس تنہائی اور قبضہ کے یون میرے قریب سے دور ہو گیا مجھ ایسی حسینہ
تجکو خواب مین بھی تو نہ نصیب ہوگی مین نے صاف صاف کہدیا کہ تیرے مُنہ سے ایسی بو آتی ہی کہ مجکو تیری صورت
سے نفرت ہوگئی اور نوبت قی کی ہم ہو گئی مجھ سے کسی امید کی توقع نہ رکھنا مین کبھی تیرے ساتھ ہمبستر نہونگا
اُسنے یہ کلام سُنکے جواب دیا کہ ای جانی مجھ مین سوا اس عیب کے اور کوئی عیب نہین ہی میرا سن بھی
ابھی کم ہی کوئی ہزار برس کا ہوگا پورے دودھ کے دانت بھی نہین ٹوٹے ہین دوسرے مین ناکتخدا ابھی
ہون کسی مرد کے تصرف مین نہین آئی ہون تیسرے حسن بھی رکھتی ہون تو جو میری آرزو بر لائیگا تو یاد رکھ
کہ مین تیرے ساتھ وہ سلوک کرونگی کہ تو ہفت اقلیم کے اوپر حاکم ہوگا مین نے کہا کہ آگ لگے تیرے سن
پر اور ناکتخدا ہونے پر ہزار برس کا سن بتاتی ہی اور پھر کہتی ہی کہ مین کم سن ہون مین ایسی حکومت و سلطنت سے
باز آیا مین ہرگز ہرگز تیری آرزو نہ بر لاؤنگا اُسنے کہا کہ پچھتائیگا مین نے کہا کہ آخر بتا تو کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ میرا
نام مدہوش جادو ہی مین رہنے والی ہون اس صحرا کی سیر کو نکلی تھی کہ تیرے اوپر نگاہ پڑی فریفتہ ہوگئی اور
تجکو عالم خواب مین یہان اُٹھا لائی اب تجھ سے امیدوار وصل ہون اُسنے جب یہ کہا تو مین نے کہا کہ تو اس
آرزو مین مرجائیگی اور نہ پوری ہوگی اُسنے کہا کہ مین تجھے عذاب سخت مین مبتلا کرونگی مین نے جواب دیا کہ یہ
منظور ہی اور تیرے ساتھ ہمبستر ہونا کسی صورت سے نہین منظور ہی یہ جو مین نے کہا وہ اُٹھی اور میری طرف
ہاتھ پھیلا کر چلی جب میرے قریب آئی مین نے ایک طمانچہ مارا کہ اُسکا مُنہ سوج گیا اب تو اسکو غصہ آیا اُسنے
کچھ میرے اوپر پڑھکر دم کیا کہ میری طاقت بالکل سلب ہوگئی پھر اُسنے بہت کچھ عجز و انکسار کیا مگر مین نے
نہ مانا آخر کو عاجز ہوکر اور میری کمر مین پنجہ دیکر اس دہ کوہ مین لائی اور اسطور سے کہ جسطور سے آپ نے
ملاحظہ فرمایا قید کرکے چلی گئی اوسدن سے یہ طریقہ مقرر کیا کہ دن اور رات مین ایک مرتبہ آتی تھی اور ہوشیار کرکے
قید سے چھوڑ کر میری منت آرزو کرتی تھی اور اپنی خواہش ظاہر کرتی تھی مین اُسیطور سے انکار کرتا تھا
آخر کو عاجز ہوکر قید کرکے چلی جاتی تھی اِسمین بھی ایک زمانہ گذرا میری حالت غیر ہونے لگی مین نے اپنے
نادیدہ خدا سے دعا کی کہ یا تو میری آرزو پوری ہو مجکو اس عذاب سے نجات ملے یا میری روح قبض کر لی
جائے اسی فکر و رنج مین مین سو گیا کہ وہی پیر مرد خواب مین پھر تشریف لائے اور فرمایا کہ ای مسرت شاہ
تو نا امید نہو تیرے عذاب سے نجات پانے کا زمانہ قریب آگیا ہی اور وہ جوان جو فاتح طلسم ہی وہ آکر تجکو
رہا کریگا تو نا امید نہو یہ فرما کر وہ چلے گئے میری آنکھ کھل گئی مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر میرا خواب
صادق ہی تو مجھے خواب مین اُس جوان کی بھی صورت نظر آئے یہ خیال کرکے جو سو گیا تو ایک جوان نظر آیا
جو کہ بالکل آپ کے مشابہ تھے اور اُسنے آکر مجکو رہا کیا جسطور سے آپ نے رہا کیا کہ میری آنکھ کھل گئی
صبح تھی اُسدن سے مجھے اطمینان ہوا تیسرا دن تھا اُس خواب کو کہ آج آپ نے آکر میرے حال
پر رحم کھایا اور اس عذاب سے نجات دی یہ میرا واقعہ ہی جو مین نے عرض کیا اب آپ مجھے دین اسلام
تعلیم فرمایئے نقابدار نے جو یہ تقریر سنی اور اُسکے حال سے آگاہ ہوئے پہلے اُسے دین اسلام تعلیم
کیا اُسکے بعد اس سے فرمایا کہ ای بھائی ابھی تو مین ایک ضرورت سے جاتا ہون جب اُس سے فراغت

کرونگا تو تمہارے ہمراہ اُس مقام پر چلونگا کہ جہان سرحد طلسم آفتاب سلیمانی ہو اور اُس طلسم کو فتح کر کے
تمہاری زوجہ کو تمسے ملادونگا اطمینان رکھو اُس مرد بزرگ نے سبکا ہی نقصان تمکو دیا ہو مین اولاد سے صاحبقران
کے ہون مگر ابھی نہین ظاہر کرونگا تمکو اختیار ہو چاہے میرے ہمراہ رہو چاہے اپنے شہر کو چلے جاؤ اپنے ماں باپ
سے ملو اُنکے قلب کو سرور بخشو مسرت شاہ نے عرض کیا کہ اب مین آپکے قدمون سے جدا نہونگا آپکو اختیار ہو
کہ چاہے میری زوجہ کو مجھسے ملائیے چاہے نہ مین تو آپکا غلام بیدام ہون ہان اگر میری زوجہ مجھسے ملیگی
اُسوقت اگر آپکی مرضی ہوگی تو جاکر اپنے والدین اور زوجہ سے ملونگا اگر وہ لوگ زندہ رہے ہونگے اور میرے
ساس وخسر اپنی لڑکی کے غم مین اگر بچے ہونگے نقابدار نے فرمایا کہ اگر تمہارا قصد ہو تو مین ضرور اُس طلسم کو فتح کرونگا قسم بخدا
لایزال ضرور اس طلسم کو فتح کیے ہوئے بغیر نہ جاونگا بعد اس کام کے کہ جس ضرورت سے مین جاتا ہون دہنے ہاتھ کا
کھانا حرام ہو مسرت شاہ نے عرض کیا کہ مین آپ سے یہ نہین عرض کرتا ہون کہ طلسم فتح کرین میری زوجہ
کو مجھسے ملائین نقابدار نے فرمایا کہ اب تو یہ نہوگا کہ مین طلسم کو نہ جاؤن کوئی لاکھ منع کریگا مین نہ مانونگا کیونکہ
ہم لوگ تو اسی امر مین مشہور ہین کہ جہان کسی صاحب مصیبت کو دیکھا اپنے امکان بھر اُسکی حل مشکل کی کوشش
کرتے ہین اُسنے کہا کہ مین زوجہ سے بہتر آپکی خدمت مین رہنا تصور کرتا ہون نقابدار نے فرمایا کہ جب وہ
وقت آئیگا دیکھا جائیگا اب تو مین اُس ضرورت سے تو فراغ حاصل کرلون اس گفتگو مین رات ہوگئی سب نے
عرض کیا کہ نصف شب کے قریب آگئی ہو نقابدار نے دربار برخاست کیا مسرت شاہ کے لیے ایک
پلنگ نہایت نفیس آراستہ ہونیکا حکم دیا نقابدار نے مسرت شاہ کو اپنے ہمراہ کھانا کھلایا اُسکے بعد جاکر آرام
کیا صبح کو اُٹھکر لشکر لیکر طرف سمندریہ کے کوچ کیا مسرت شاہ بھی ہمراہ تھا نقابدار لشکر لیکر طرف سمندریہ
کے برائے کمک صاحبقران روانہ ہوئے اِنکو راہ مین رکھا جاتا ہو اب کچھ حال جنگ مغلوبہ کا تحریر ہوتا ہو اور
عین جنگ مین نقابدار کا پہونچنا راوی نے بیان کیا ہو کہ یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور تلوار گھمسان کی چل
رہی تھی سہراب وغزالان سحر کر رہے تھے صاحبقران ساحرون کے سحر کو اسم اعظم پڑھکر دفع کرتے
تھے سہراب وغزالان جو کوئی لشکر اسلام کا سردار مبتلائے سحر ساحران ہوتا تھا اُسکو جاکر قتل کرتا تھا اور اُس
سردار کو سحر کا فر سے رہا کرتا تھا ہر طرف دریائے خون جاری تھا بازار مرگ گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے
پھرتے تھے تلوار کی جھنکار سے صحرا ہل رہا تھا ساحرون کا سحر چل رہا تھا سمندر شاہ جنگ مغلوبہ کا تماشہ دیکھ
رہا تھا اہل اسلام کی جرأت کی تعریف کر رہا تھا بادشاہ بھی معروف جنگ تھے اور جب ہاتھ مارتے تھے
تو نعرہ تکبیر بلند کرتے تھے بڑی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کفار بھی جان دیے ہوئے لڑ رہے تھے
ہر طرف سحر کی آگ برس رہی تھی لشکر اسلام بسبب سحر کے مجبور تھا ورنہ ابتک خاتمہ ہوگیا ہوتا ایک ہنگامۂ رستخیز برپا تھا کسیکو
سوائے کوچہ کے زخم کے کوئی کوچہ امن کا نہین ملتا تھا اور سوائے گوشۂ کمان کے کوئی گوشہ نہ تھا کہ لوگ پوشیدہ
ہون نقیب صدائین دے رہے تھے جوانون کے دل طرف جنگ کے بڑھا رہے تھے ہر ایک بڑھکر تلوار
مارتا تھا انکا ہاتھ چلا اگر پہلے پڑگیا تو ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے اگر ساحر کا سحر چل گیا تو یہ مجبور ہوگئے اُسنے قتل
کرلیا اگر سہراب وغزالان نے دیکھ لیا تو آکر اُسکو قتل کیا اِنکو رہا کیا یہ عالم ہو کسیکو کسی کی خبر نہین ہو خواجہ
ساحرون کے خوف سے گلیم اوڑھے ہوئے پھر رہے ہین یہ طریقہ ہو کہ ساحر کے قریب پہونچے گلیم سر سے اُتاری
اُسکو آگاہ کیا جبتک وہ خبردار ہو کہ حباب مارا وہ بیہوش ہوا ادھر سے خنجر مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے ساحرون
کے مرنے کی علامت بلند ہو کبھی تاریکی ہو جاتی ہو کبھی برفباری ہوتی ہو کبھی سنگباری ہوتی ہو کبھی آگ برستی ہو
کبھی خاک پر ببر غل مچاتے پھرتے ہین سب تدبیر بھول گئے ہین ہر طرف ساحرون کے مرنیکا شور برپا ہو تاریخ

و ترنج چل رہے ہین ماش کے دانے سرسون کے دانے سب اُچھال رہے ہین مگر کچھ بس نہین چلتا ہی جہانتک
صاحبقران کے اسم اعظم کی صدا جاتی ہی وہانتک سحر اثر نہین کرتا ہی ساحر پریشان ہین اسطور کی جنگ ہو رہی
تھی ایک مرتبہ صحرا سے گرد بلند ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ گرد یاقوت رنگ تھی لشکر تو مقابلہ کر رہا تھا یہان
تو کسی کو بھی نہ معلوم ہوئی کہ کب گرد بلند ہوئی مگر سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایک گرد بلند ہوئی ہی عشاق سے کہا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ کوئی لشکر میری کمک کو آتا ہی اچھے وقت پر آیا یہ لشکر بھی شریک ہو کر اہل اسلام کو شکست دیگا اب
عشاق نے کہا کہ اگر آپ کا مددگار ہی تو دراصل اچھے وقت پر آیا اور اگر اہل اسلام کا مددگار ہی تو برا ہوا کیونکہ اس
جنگ مغلوبہ کو ایک شبانہ روز گذر چکا ہی بہت سے ساحر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہین کوئی دم مین
قریب فرار ہین اگر یہ لشکر آگیا تو ضرور فرار کر جائینگے سمندر شاہ نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ وہ گرد شق ہوئی اور اُس گرد سے نقابدار یاقوت پوش مع اپنے لشکر کے پیدا ہوا چونکہ لشکر کو
اُس لوح یاقوت رنگ کا پانی پلا چکا تھا اُنپر سحر نہین تاثیر کر سکتا تھا نقابدار یہ نعرہ کرکے لشکر کفار پر گرا
کہ ای کافران پر دغا و ساحران بیحیا وای کافران نابکار و ای ساحران نابکار پرانپیروا آگاہ باشید منم نقابدار
یاقوت پوش تمہاری جان کا ملک الموت آن پہونچا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتے ہو تم سب میرا
شکار ہو یہ کہکر اور لوح یاقوت رنگ چمکا کر اور ایک مرتبہ تلوار نیام سے لیکر لشکر ساحران پر گرا اسی ہزار سوار
اُسکے ہمراہ تھے سب ایک مرتبہ تلوارین لیکر جا پڑے اسی ہزار ساحر ایک مرتبہ مر کر گرے اِس بلا کی اُنکو خبر نہ
تھی دوسرا سبب یہ تھا کہ جتنی دور تک اُس لوح کا عکس گیا اُتنی دور کے ساحر سحر بھول گئے نقابدار لڑنے
لگا ساحرون کو قتل کرنے لگا ہر مرتبہ لوح کو چمکاتا تھا اور نعرہ کرکے کفارون کو قتل کرتا تھا آتے ہی تلاطم
ڈالدیا ہر طرف ایک تہلکہ پڑگیا لشکر کفار کو بیچ مین لیلیا اِس سے یہ فائدہ ہوا کہ نقابدار نے آکر جو لوح چمکائی
ساحر سحر بھولے اتنے اہل اسلام کی بن آئی قتل کرنا شروع کیا مگر یہ حال کسی کو نہ معلوم تھا کہ نقابدار کے پاس
لوح ہی کہ جسکے سبب سے سحر ساحرون کو فراموش ہوتا ہی جب نقابدار نے نعرہ کیا اور کفار پر گرا تھا اسکے نعرے
کی صدا سُنکے اہل اسلام و صاحبقران و سرداران صاحبقران و بادشاہ و نقابدار سبز پوش و سرداران
نقابدار نے طرف صدا کے خیال کیا کہ یہ صدا کہانسے آئی اور یہ کون نقابدار ہی اب جو صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا تو اسی نقابدار یاقوت پوش کو پایا جو کہ صحرا بیہ پر آیا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا بعد فتح ہونے جنگ
کے چلا گیا تھا یہ کہکر کہ مین آکر اثناء صاحبقرانی لونگا یہ حق میرا ہی اب پھر آیا ہی یہ نقابدار خوب
پیدا ہوتے ہین اثناء صاحبقرانی کے حق کے ابھی نقابدار سبز پوش سے فیصلہ نہین ہوا تھا کہ نقابدار
یاقوت پوش آگیا دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی گو کہ الفت نقابدار یاقوت پوش کی صاحبقران کے
دل مین پیدا ہو چکی تھی اُسی زمانہ مین اب اور محبت ہو گئی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ صاحبقران یہ خیال
کرتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے تھے ایک طرف نقابدار سبز پوش ایک طرف صاحبقران ایک
جانب سے نقابدار یاقوت پوش شمشیر زنی کرتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین لاش پر
لاش گر رہی ہی اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی نیز نقابدار یاقوت پوش کے اہل لشکر پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی مارے
تلوارون کے ستھراؤ کر دیا ہی لاشون کا انبار ہر طرف لگا ہوا ہی سرون کے پشتے بنگئے ہین ہاتھون اور پاؤن
کے میدان جنگ مین ڈھیر لگے ہوئے ہین کشتی حیات ساحران قریب غرق ہونے کے ہی دریائے تیغ
مین ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی زورق حیات ساحران طوفانی ہی ہر طرف آب تیغ بہ رہا ہی خون کا دریا
جا بجا زمین پر روان ہی لاشین اُسمین تڑپ رہی ہین بازو ساحرون کے مثل ماہیان کے پیر رہے ہین دریائے

خون مین پیر بن جدا شناوری کر رہی ہین جھولیان سحر کی الگ غرق پڑی ہین نارنج و ترنج بیکار ہین مثل ڈھیلون
کے زمین پر پڑے ہوئے ٹھوکرون سے مرکبون کے چور ہو رہے ہین اسی طور سے کاسئہ سر ہر طرف طلاطم
مچا ہوا ہی قیامت کی تلوار چل رہی ہی نقابدار کے آنے سے تو اور قیامت پڑی ہوئی ہی نقابدار سبز پوش
یہ خیال کر رہے ہین کہ یہ کون ہی جو یون آکر مقابلہ کر رہا ہی کوئی بڑا زبردست ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ نقابدار
سبز پوش مع اپنے لشکر کے برائے کمک بدیع الملک کے چلا آتا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ اسی مقام پر جنگ
ہو رہی ہی اور یہی سمندر ریہ ہی جب قریب اس صحرا کے پہونچا تھا تو اُسکے کان مین صدائے سم مرکبان و جھنکار
تلواران صدائے نعرۂ شیران آئی اور ساحرون کے مرنے کی صدا آرہی تھی اور دیکھا تھا ایک مقام پر ہزارون
زاغ و زغن اُڑ رہے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت بڑا رن پڑا ہی اور دیکھا تھا کہ ہر مرتبہ اُس مقام پر تاریکی
ہو جاتی ہی اور غبار بلند ہوتا ہی نقابدار نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر تو لاؤ وہ ہرکارے یہ خبر لے کر
گئے تھے کہ لشکر اسلام اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ تاریکی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور غبار جو ہر مرتبہ بلند
ہوتا ہی ساحرون کے مرنے سے ہی بس یہ سنکے نقابدار اسیوقت تلوار علم کرکے اور اپنے اہل لشکر سے یہ
کہکر چلا تھا کہ بہت جلد آؤ کیونکہ اہل اسلام سے جنگ ہو رہی ہی بس یہ اِس سبب سے بدون دریافت
حال لڑنے لگا تھا جب یہ اُس مقام پر پہونچا تھا تو سمندر شاہ کو ایک طرف مع سردارون کے کھڑا ہوا دیکھا تھا
اسکا یہ عالم تھا کہ لڑتا جاتا تھا اور سمندر کو بنگاہ تیز و تند دیکھتا جاتا تھا اِسکا سبب یہ تھا کہ اُس مرد بزرگ
صاحب خواب نے کہدیا تھا کہ سمندر بھی ایک طرف مع سردارون کے کھڑا ہوا تماشائے جنگ دیکھ رہا
ہو گا اِس سبب سے یہ پہچان گیا تھا کہ یہی سمندر ہی بس یہ ہر مرتبہ قصد کرتا تھا کہ مین لڑتا ہوا سمندر پر جا
پڑون سمندر کو خواہ قتل کرون خواہ گرفتار مگر قتل ساحران سے فرصت نہ ملتی تھی دوسرے سمندر اُس
مقام سے دور کھڑا ہوا تھا جب اِس میدان جنگ کو طے کرتا تب اُسکے قریب تک کہین رسائی ہوتی چنانچہ
یہ اُسی طور سے جنگ رستمانہ و مقابلہ شیرانہ کر رہا تھا ساحرون کے بیر غل مچا رہے تھے یہ صدا آرہی تھی
کشتی مرا نام من فلان بود فلان بود ہزارون ساحر قتل ہو ہو کر گر رہے تھے اُنکے بیر اُنکے نام لے لیکر غل
مچا رہے تھے کہانتک کسی کا نام تحریر کیا جائے ایک ہو تو تحریر ہو بس ایک جنگ عظیم تھی کہ ہو رہی تھی اِس
نقابدار یاقوت پوش کے آنے سے تو بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا ساحرون کو جان بچانا دشوار تھا ہر حملے مین ہزارون
ساحر مرتے تھے اُنکے بیر تباہ ہوتے تھے یون کسی وقت مین ساحرون وغیر ساحرون سے مقابلہ نہوا تھا جیسا
اِس مقام پر ہوا ہی کہانتک جنگ مغلوبہ کا حال لکھا جائے قصہ مختصر یہ کہ تین شبانہ روز جنگ مغلوبہ رہی چوتھے
دن لشکر ساحران نے جھرمٹ کھایا اور گھونگھٹ کھا کر قصد فرار کا کیا اُدھر نقابدار یاقوت پوش و سبز پوش
نے سرداران نامی و گرامی و نیز صاحبقران ثانی نے سرداران اولوالعزم کفار کو قتل کیا علم فوج کو نقابدار یاقوت پوش
نے منہدم کیا چونکہ لشکر بے سردار تھا علم کا قلم ہونا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر کے قدم اُٹھ گئے پھر نہ تھم سکے اِس جنگ
مین ہزارون ساحر بھی گرفتار ہوئے یہ خواجہ و صاحبقران و نقابدار سبز پوش نے گرفتار کیے یاقوت پوش
نے تو قتل عام کر دیا تھا جب لشکر جھرمٹ کھا کے طرف پڑاؤ کے چلا اور یہ سب لوگ اُسکے عقب مین قتل
کرتے ہوئے چلے سمندر نے جو یہ معرکہ دیکھا عشتاق سے کہا کہ اُستاد اب یہان موقع ٹھہرنیکا نہین ہی
کیونکہ لشکر نے شکست کھائی ہی اہل اسلام کی ظفر ہوئی مجکو ابھی مقابلہ کرنا مد نظر نہین ہی جبتک کہ میر[illegible]
مددگار نہ آلین اور مین یہ دیکھ رہا ہون کہ جب سے یہ نقابدار دوسرا سرخ پوش آیا ہی یہ میری طرف تند نگاہ
تند دیکھتا ہی اور ہر مرتبہ ارادہ کرتا ہی کہ میرے روبرو آکر لڑے مجکو اُسکے تیور بد معلوم ہوتے ہین اب[illegible]

کھا کر پڑاو پر آیا ہو ضرور نقابدار یاقوت پوش میری طرف آئیگا اس سے مناسب یہ ہی کہ قبل اُسکے آنیکے
مین یہانسے چلا جاؤن اگر آ پڑا تو پھر مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت اُنکا اقبال یاور ہی مین بھی شکست کھاؤنگا اسی سبب
سے مین نے لشکر قسیم کی کمک نہین کی اُسی کو لڑنے دیا عشاق نے جوابدیا کہ اگر یہ راے ہی اور یہ خیال ہی
تو چلو ہان انجام تو معلوم ہو گیا کہ لشکر کو شکست ہوئی بس سمندر تو بخوف اہل اسلام و نیز بخوف نقابدار مع اپنے
سردارون کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان پڑاو پر بھی آکر تھوڑے عرصہ تک لشکر
کفار نے مقابلہ کیا مگر جبکہ لشکر کے پیر اُٹھ جائین لشکر شکست کھائے اور کوئی سردار نہو تو کیونکر لشکر تھم سکتا ہی کیونکہ
مثل ہو کہ لشکر بے میر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بالکل بیکار ہی لشکر نے اس مقام پر سے بھی فرار کیا اور شکست
فاش کھائی اور بھاگ کر کوہ و دشت مین پوشیدہ ہونے لگے پڑاو پر سے بھی کئی کوس تک اہل اسلام نے
اُنکا تعاقب کیا جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اب لشکر کفار کا تعاقب کرنا خلاف ہی بس اپنی تلوار
روک لی اور نیام مین کی اُدھر کفار نے امان بھی طلب کی یہانسے جواب دیا گیا کہ امان بشرط ایمان اُنھون نے
عرض کیا کہ ہم آپ کا دین قبول کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا ہمنے تمکو امان دی چونکہ کفار بہت پریشان
ہونے تھے بدین سبب امان طلب کی تھی جو کہ سیاہ قلب تھے وہ تو فرار کر گئے اور باقی اپنے ہاتھ رومال
سے باندھکر صاحبقران کی خدمت مین آئے صاحبقران نے امان دی اِدھر پڑاو کو سب اہل اسلام
نے لوٹ لیا خواجہ کے ہاتھ بہت مال آیا سب کفار کی لاشون کو برہنہ کر دیا اُنکو جو فرصت ملی اُنھون نے
خیال کیا کہ لشکر تو یون ہی مقابلہ کرتا رہیگا تم اپنا کام کرو اُدھر لشکر مقابلہ مین مصروف ہوا میدان جنگ
صاف ہوا کیونکہ پڑاو پر مقابلہ ہونے لگا تھا انھون نے اپنا کام کیا جب پڑاو لوٹنے لگا یہ یہانسے فرصت
کر کے پہونچے پڑاو کو لوٹ لیا اور جو راہ مین کفار کشتہ پڑے تھے اُنکو برہنہ کرنا شروع کیا وہان امان ملی
جب نقابدار یاقوت پوش نے دیکھا کہ اس لشکر نے امان طلب کی قصد کیا کہ سمندر پر جا پڑون اب جو پلٹ کر
دیکھا تو سمندر کو اُس مقام پر نہ پایا وہ مقام خالی تھا چونکہ یہ تو پہلے ہی فرار کر گیا تھا سمندریہ وہان کہان تھا جو
نقابدار کو نظر آتا نقابدار نے بہت افسوس کیا اُدھر لشکر نقابدار یاقوت پوش لشکر اسلام سے جدا ہو گیا
اور اپنے سردار کیطرف چلا جب نقابدار مذکور نے سمندر کو نہ پایا بہت افسوس کیا ایک مرتبہ صاحبقران
کی طرف منھ کر کے یہ کلام کیا کہ ای صاحبقران یہ جنگ میرے سبب سے سر ہوئی ورنہ سر نہوتی بس مین
صاحبقران ہون تمکو صاحبقران ثانی نے غیر انصاف صاحبقران کیا خلاف عدل کیا بس اب تو مین
جاتا ہون ایک ضرورت سے ابکی مرتبہ آکر سمجھونگا اگر تم مجکو بانے صاحبقرانی کے دوگے تو خیر ورنہ مین تمسے
مقابلہ کر کے لونگا کیونکہ یہ میرا حق ہی تمکو غیر حق ملا ہی یہ کہکر اور باگ اُٹھا کر ایک طرف کو صحرا کے چلا اُسکا چلنا تھا
کہ ایک مرتبہ سب لشکر نے باگین لین اُسکے عقب مین چلے صاحبقران نے چند ہرکارون کو اُسکے عقب مین روانہ
فرمایا کہ خبر تو لاؤ یہ نقابدار یاقوت پوش کون ہو اور کس مقام پر فرو کش ہوا ہی ہرکارے چلے مگر گرد قدم نقابدار
و لشکر نقابدار کو نہ پایا وہ مثل تیر شہاب کے نظرون سے غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہی کہ اب نقابدار
یاقوت پوش کی داستان جلد سوم مین اِسی دفتر کے تحریر ہوگی نقابدار کا طلسم آفتاب سلیمانی کا فتح کرنا اور
آکر صاحبقران سے مقابلہ کرنا اور عین مقابلہ مین ایک دیو کا آنا نقابدار کو نامہ دینا اُسکا نامہ پڑھکر اور جناب
صاحبقران سے اجازت لیکر مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو روانہ ہونا یہ عجب داستانین ہین اور یہ طلسم یعنے
طلسم آفتاب سلیمانی بھی نیا طلسم ہی اسکا ہر مقام عجائبات سے خالی نہین ہی جب بیان ہوگا اور ناظرین ملاحظہ
فرماوینگے تو لطف پائینگے اُسکی لطافت اور تازگی کو کیا تحریر کرون ملاحظہ پر موقوف ہی اب نقابدار کو مع لشکر

کے ایک طرف کو روان رکھا جاتا ہے دیکھیے یہ داستان کب تحریر ہوتی ہے انشاء اللہ اگر حیات باقی ہے تو آیندہ جلد
مین تحریر ہوگی اب مین یہان کا حال تحریر کرتا ہون کہ جب نقابدار یاقوت پوش چلا گیا تو نقابدار سبز پوش نے
بھی اپنے لشکر کو الگ کیا اور صاحبقران سے باواز بلند کہا کہ اب میرے اور آپ کے امتحان صاحبقرانی
ہو جانے جو صاحبقران ہو وہ اثاثہ صاحبقرانی لے اور مالک و مختار ہو اب فیصلہ ہو جانے مین اپنی بارگاہ
مین طبل جنگ بجواتا ہون آپ بھی بجوا دیجیے تاکہ باہم یہ قصہ فیصلہ ہو ہر روز کے جھگڑے جاتے رہین جناب
صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ کل پر کیا منحصر ہے مین اسوقت موجود ہون مرکب بڑھا کر آئیے مقابلہ
ہو جانے اسی وقت فیصلہ ہو جائے مین خود یہ چاہتا ہون بلکہ میرا منشا یہ ہے کہ میرے آپ کے مقابلہ ہو لشکر
سے نہ مقابلہ ہو بیکار کیون بندگان خدا پریشان ہون میرے آپ کے جو فیصلہ ہو وہی سب کو منظور ہو نقابدار
نے کہا کہ یہی میری بھی خواہش ہے کہ مین اور آپ مقابلہ کر لون مگر میری مرضی یہ ہے کہ آج مین بھی اور آپ بھی
چار شبانہ روز کے تھکے ہوئے ہین اور لشکر بھی پریشان ہے کوئی لطف مقابلہ نہوگا ہان کل جو مقابلہ ہوگا تو رات بھر مین سب
کسل و کاہلی برطرف ہو جائیگی خوب مقابلہ ہوگا صرف ایک رات تو درمیان مین ہے مین اب بدون اس قصہ کے
فیصل کیے ہوئے یہان سے نہ جاونگا صاحبقران نے جواب مین فرمایا جو آپکی مرضی خیر کل ہی دیکھا جائیگا
اب کوئی طبل جنگ بجوانے کی حاجت نہین ہے دونون لشکرون کو معلوم ہو گیا ہے کل میدان جنگ مین
صف آرا ہونگے میرے آپ کے مقابلہ ہوگا نقابدار نے کہا کہ بہتر ہے بس نقابدار اپنے لشکر کو لیکر طرف
اپنی فرودگاہ کے صاحبقران مع بادشاہ و لشکر کے طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لیچلے وہ جو ساحر کہ جنھون نے
امان طلب کی تھی وہ بھی ہمراہ صاحبقران تھے یہانتک کہ صاحبقران اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی
سب آکر سوئے چونکہ تین شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے اِدھر صاحبقران نے دربار مین آکر دربار کیا لباس
رزم اُتارا سب سردار بھی حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اہل اسلام ہاتھ
سے کفار کے درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہین اُنکی لاشین دفن کیجائین اور شمار کیا جائے کہ کسقدر اہل اسلام
شہید ہوئے اور کسقدر کفار بس یہ حکم سنکے چند سردار لوگون کو لیکر میدان جنگ مین آئے اُدھر نقابدار
سبز پوش بھی اپنی فرودگاہ پر پہونچا لشکر نے کمر کھولی سب اپنے مقام پر جا کر آسودہ ہوئے چونکہ ابھی
قریب دو پہر دن کے باقی تھا نقابدار نے بھی دربار کیا اپنے سردارون سے کہا کہ کوئی جا کر اُن لوگون کو
دفن کرے جو کہ ہمارے لشکر کے سردار لشکر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین بس چند سردار لشکر نقابدار
سبز پوش سے چلے یہان آکر اپنے لشکر کے جو کہ لوگ ہاتھ سے ساحرون کے قتل ہوئے تھے اُنکی لاشین
اُٹھا کر اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تین ہزار اہل لشکر نقابدار کے ہاتھ سے لشکر کفار کے قتل ہوئے تھے
اُن سردارون نے اُنکو اُٹھا کر دفن کیا بعد اس کام کے نقابدار کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ آپکے لشکر کے تین ہزار
اہل لشکر کام آئے ہین نقابدار نے اُنکا افسوس کیا اُنکے ورثا کو بہت کچھ انعام دیا اور اُنکا وظیفہ مقرر فرمایا بہت
تشفی و تسکین فرمائی اُدھر سرداران اسلام نے جو آکر شمار کیا تو ظاہر ہوا کہ دس ہزار اہل اسلام ہاتھ سے لشکر کفار کے
شہید ہوئے ہین اُنکو اُٹھا کر دفن کیا کفار کو جو شمار کیا تو ایک لاکھ پچاس ہزار ساحر قتل ہوئے ہین اور قریب پچاس ہزار
کے گرفتار ہوئے اور باقی جو کہ امان طلب ہوئے تھے قریب ایک لاکھ کے تھے اور باقی فرار کر گئے اُنمین بہت سے زخمی
تھے لشکر اسلام مین بھی بہت سے سردار اسلام و اہل لشکر زخمی ہوئے تھے اُنکا علاج ہونے لگا اسیطور سے لشکر نقابدار مین
بھی مجروحون کا علاج ہونے لگا سردارون نے آکر بادشاہ سے عرض کیا کہ دس ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور ایک لاکھ
پچاس ہزار کفار قتل ہوئے ہین اور پچاس ہزار گرفتار ہوئے ہین اور ایک لاکھ نے امان طلب کر کے اطاعت کی ہے باقی فرار کر گئے ہین بادشاہ

وصاحبقران نے انکا افسوس کیا ہر ایک کے وارث کو طلب کرکے وظیفہ مقرر فرمایا تسلین دی جب اِس
کام سے فراغت ہو چکی صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ کیا عرض کرون ایک نقابدار تو نکل گیا ہے کہ مین
آکر مقابلہ کرونگا ایک نقابدار سے مقابلہ کل ہوگا مین ان نقابدارون کے معاملہ مین حیران ہون کہ یہ
کون ہین ان دونون کی محبت میرے قلب مین ایسی پیدا ہوئی ہے کہ مین بیان نہین کرسکتا ہون خصوصاً
نقابدار سبز پوش کی محبت میرے قلب مین اسقدر ہے کہ جیسے باپ کو فرزند کی ہوتی ہے بادشاہ نے جواب
مین فرمایا کہ مجکو بھی اسیقدر محبت ہے خیر اس نقابدار کا تو کل فیصلہ ہوجائیگا صاحبقران نے جوابدیا کہ ہان
یہ فرماکر کہا کہ ابھی تک وہ ہرکارے نہین آئے جو نقابدار سرخ پوش کے عقب مین گئے تھے یہان تو
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے خداوند ہم بڑی دور تک نقابدار کے عقب
مین گئے تھوڑی دور تک تو سامنا رہا بعد اُسکے وہ نقابدار ہوا ہوگیا ہم اُسکے لشکر کے گرد کو بھی نہ پاسکے آخر کو
عاجز ہوکر چلے آئے باقی خیریت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اسی اثنا مین وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی بادشاہ نے
دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے بادشاہ نے خاصہ نوش فرماکے آرام
کیا اُدھر صاحبقران بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے خاصہ نوش فرماکے آرام کیا مسہری پر جاکے لیٹے
نقابدار کا خیال تھا کہ یہ کون ہے کہ آنکھ بند کی آرام کیا اُدھر نقابدار نے اپنے سردارون سے کہا کہ کل
فیصلہ ہوجائیگا خوب ہوا جو مقابلہ ہوگیا یہ امر یکسو ہوجائے تو بہتر ہے نہ معلوم نقابدار سرخپوش کون تھا اسکو
دعوی صاحبقرانی ہے یہ بھی اتفاقاً صاحبقرانی کا خواستگار ہے یہ بھی ضرور میری طرح سے کسی نہ کسی روز مقابلہ
کریگا اگر میری فتح ہوئی اور مین صاحبقران ہوا تو مجھ سے مقابلہ کریگا سردارون نے کہا کہ جب آپ
صاحبقران کو زیر کرکے اٹھا لینگے تو کون آپسے مقابلہ کرسکتا ہے خلاصہ یہ کہ نقابدار نے بھی دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے نقابدار بھی خاصہ نوش کرکے فکر جنگ صاحبقران مین اپنے
بستر پر آرام پذیر ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ نقابدار نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون اور
وہ باغ بہت پر بہار ہے مین باغ کی سیر کرتا ہوا ایک طرف چلا ایک بارہ دری مین پہونچا دیکھا کہ اس
بارہ دری مین ایک مرد پیر باریش دراز مسند پر متمکن ہین سجادہ بچھا ہوا ہے رحل پر قرآن شریف رکھا ہوا ہے
اسکی تلاوت کر رہے ہین نقابدار اُنکے قریب آئے انھون نے سر اُٹھاکر دیکھا اور فرمایا کہ اے رفیع البخت
آؤ مین تمھارے انتظار مین تھا اے فاتح طلسم نور آگین خوش آمدی وصفا آوردی نقابدار اس مرد بزرگ
کو سلام کرکے اُنکے روبرو بیٹھ گئے ہاتھون کو بوسہ دیا آنکھون سے لگائے نقابدار نے عرض کیا کہ آپ کا
اسم مبارک کیا ہے نقابدار نے جو یہ عرض کیا ان مرد بزرگ نے جواب دیا کہ اے رفیع البخت ابھی حکم
نہین ہے کہ مین اپنا نام ظاہر کرون صرف مین نے تمکو اسلیے طلب کیا ہے کہ مین تمسے ایک امر جو کہ پوشیدہ ہے ظاہر
کرون نقابدار حیران ہوا کہ مین خود آیا ہون اور یہ فرماتے ہین مین نے طلب کیا ہے خیر اس سے کیا
جو یہ فرمائین اسکو سننا چاہیے کیونکہ یہ مرد خدا رسیدہ ہین کسیطور سے طلب کیا ہوگا یہ جو نقابدار نے اپنے دل
مین خیال کیا اُن پیر مرد نے کہا کہ تمکو یہ گمان ہوا ہے کہ مین خود آیا ہون اور یہ فرماتے ہین مین نے تمکو طلب کیا ہے
تو مین نے تمکو اسطور سے طلب کیا ہے کہ تمھارے دل مین یہ امر پیدا ہوا کہ مین اسطرف چلون چونکہ ایک امر
ضروری تمپر ظاہر کرنا تھا اس سبب سے تم یہان آئے سنو وہ امر یہ ہے کہ کل تمسے جو بدیع الملک سے مقابلہ
قرار پایا ہے بس تمکو معلوم ہو کہ تم مقابلہ بدیع الملک سے نہ کرنا کیونکہ وہ تمھارے باپ ہین تم اُنکے فرزند ہو
تمکو انکا ادب و لحاظ کرنا ضرور ہے دوسرے وہ تمسے زیر نہونگے کیونکہ وہ صاحبقران ہین خدا کی طرف سے

اُنکا ہر ایک کو پاس و ادب کرنا پر ضرور ہی بس مناسب یہ ہوگا کہ صبح کو تم اُنکی خدمت مین حاضر ہونا اور اُن سے
سخت کلامی کا عذر کرو اور شرف قدمبوسی حاصل کرو اپنے نور جمال سے اُنکی آنکھون کو روشن کرو تا کہ اُنکے قلب
کو سرور ہو اور یہ عذر کرو کہ مجھکو نہ معلوم نہ تھا ورنہ مین ایسے کلام نہ کرتا بادشاہ سے ملو اُسکے بعد اُنسے اجازت
لیکر طرف طلسم نور آگین کے جاؤ کیونکہ اُسکے فاتح تم ہو وہ فتح تمھارے ہاتھ سے ہوگا اور اُسپر عمل کرو جو کہ وصیت
نامہ مین تحریر ہی بس اب تمھارے پوشیدہ رہنے کا وقت نہیں ہی یہ فرما کر وہ مرد بزرگ نظرون سے غائب ہو گئے
عالم خواب مین نہ وہ باغ تھا نہ وہ بارہ دری کہ نقابدار کی آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا صبح کا وقت تھا نماز کا وقت
قریب تھا نقابدار کو اپنے خواب کا یقین ہوا کہ یہ خواب میرا صادق ہی اور اپنے لباس کو بھی معطر پایا بستر پر سے
اُٹھے ایک پرچہ زیر بالین رکھا ہوا تھا اُسمین وہی سب مضمون تحریر تھا اب تو بالکل اسکا نقابدار کو یقین ہو گیا خادم
سے پانی طلب کر کے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُسکے بعد دو رکعت دوگانہ خالق بجالائے شکریہ کی دو رکعت نماز پڑھی کہ تو نے
میری آبرو رکھ لی کہ باپ سے مقابلہ نہونے دیا ورنہ خرابی ہوتی یہ خیال کر کے اور شکر خالق ادا کر کے دعا
مانگی لباس پر تکلف زیب جسم فرمایا خوابگاہ سے برآمد ہوئے اُدھر سب سردار اپنے اپنے خیمہ سے نکلکر آلات
حرب و ضرب سے آراستہ در دولت پر آئے کہ دیکھا نقابدار لباس بزم پہنے ہوئے خوابگاہ سے برآمد
ہوئے چونکہ لشکر کو معلوم تھا کہ کل مقابلہ ہوگا سب آراستہ ہو چکا تھا اور آمد نقابدار کا منتظر تھا کہ جب
سردارون نے اس صورت سے نقابدار کو دیکھا تو بڑھکر عرض کیا کہ کیا خداوند میدان کو نہ تشریف
لیجائینگے اگر تشریف لیچلین تو لشکر روانہ ہو نقابدار نے فرمایا کہ لشکر سے کہو کمرین کھولے جب ہم حکم
فرمائین اُسوقت کمر بندی ہو یہ حکم دیکر نقابدار بارگاہ مین آئے ہرکارون کو طلب کر کے حکم دیا کہ جا کر لشکر
صاحبقران کی خبر لاؤ ہرکارے اِدھر کو روانہ ہوئے اُدھر نقابدار نے وہ کاغذ سب سردارون کو
دکھایا اور کہا کہ خوب خدا نے آبرو رکھ لی کہ مین نے والد سے مقابلہ کا قصد کیا تھا ضرور زیر ہو جاتا یہ
صاحبقران میرے والد ہین یہ تو مین جانتا تھا کہ مین خاندان صاحبقران سے ہون مگر یہ نہ معلوم
تھا کہ انکا فرزند ہون بس ایسی حالت مین کیونکر مقابلہ کر سکتا ہون یہ جو نقابدار نے فرمایا سب سردارون
نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا نقابدار نے فرمایا کہ ذرا دن آلے تو مین خدمت مین پدر بزرگوار جناب
صاحبقران عالیمقدار کے حاضر ہو کر معذرت کرونگا اور عفو تقصیرات کا خواستگار ہونگا سردارون نے
عرض کیا کہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین جو حکم ہوگا اُسکو بجالائینگے یہان تو یہ گفتگو ہو
رہی ہی اُدھر لشکر نے کمر کھولی ہی ہرکارے چلے ہین یہان صاحبقران نے بھی خواب مین دیکھا کہ ایک
مرد بزرگ میرے خیمہ مین تشریف لائے ہین صاحبقران نے اُنکو بڑی تعظیم و تکریم سے جگہ دی آنکھون کو اُنکی
قدمون سے لگایا دست بوسی کی اُنھون نے فرمایا کہ ای بدیع الملک آگاہ ہو کہ یہ نقابدار سبز پوش تیرا
فرزند ہی تو اُس سے مقابلہ نہ کر بلکہ اُسکو اپنے پاس طلب کر اور اُسکو بموجب وصیت نامہ طرف طلسم نور آگین
کے روانہ کر کیونکہ وہ اِس طلسم کا فاتح ہی اور اِس طلسم کی فتح اُسکے نام پر ہی بس ایسی حالت مین اُس سے
مقابلہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہی وہ بھی مرد جری اور بہادر ہی آگاہ ہو کہ یہ بطن سے ملکہ ناوک فگن
کے جو کہ مالکہ ہی چند مرحلات طلسم نور آگین کی کہ جسکو تو نے ایک زمانہ مین صاحبقران ثانی کے فتح کیا تھا
پیدا ہوا ہی بعد تمھارے آنے کے یہ نقابدار تمھارا فرزند دلبند جگر پیوند ہی یہ فرما کر وہ مرد پیر غائب ہو گئے
یہی خواب بادشاہ نے بھی دیکھا اُنسے بھی کسی مرد بزرگ نے کہا کہ یہ نقابدار فرزند ہی بدیع الملک کا بطن
سے ملکہ ناوک فگن کے پیدا ہوا ہی اور فاتح ہی طلسم نور آگین کا اب زمانہ اُسکے ظاہر ہونیکا آیا بس کوئی

مقابلہ کی ضرورت نہین ہو صاحبقران کو منع کرنا کہ مقابلہ نکرین اِدھر بادشاہ کی اُدھر صاحبقران کی آنکھ کھلی وقت
نماز سحر کا پایا اُٹھے نماز سحر ادا کی بادشاہ اپنے خیمے سے برآمد ہوئے صاحبقران اپنے خیمے سے رات کے خواب سے حیران
ہوئے کہ یہ کیا خواب ہو کہ صاحبقران اُٹھکر طرف بارگاہ کے چلے تھے کہ کسیکو روانہ کرکے خبر منگاؤن کہ نقابدار لشکر لیکر
میدان مین آیا یا نہین بادشاہ بھی اس خیال سے اپنی آرامگاہ سے نکلے تھے کہ بارگاہ مین جاکر صاحبقران کو طلب کرکے منع کرون
اور خواب کا حال بیان کرون کہ صاحبقران ایک مرتبہ بارگاہ مین پہونچے کہ صاحبقران نے سلام کیا بادشاہ
نے جواب سلام دیا دیکھا صاحبقران نے بادشاہ کے ہمراہ چند خادم و خدمتگار ہین اور جلوس سواری وغیرہ
کچھ نہین ہو صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کیون حضور کا مزاج مبارک کیسا ہو جو اسقدر سویرے تشریف
لائے بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو آپ سے کچھ ضرورت تھی اس سبب سے سویرے برآمد ہوا کہ قبل جانے جنگاہ کے
وہ ضرورت بیان کرون صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے اس مقام پر طلب فرما لیا ہوتا اور جو
ضرورت تھی فرمائی ہوتی مین اُسکو بجا لاتا بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے خیال کیا کہ بارگاہ مین چلکر طلب کرونگا
اور جو ضرورت ہو وہ کہدونگا اب فرمایئے کہ آپ خود اسقدر سویرے کیون بارگاہ مین تشریف لائے ہین اسکا کیا
سبب ہو کیونکہ آج تو دن مقابلے کا ہو نقابدار سے مقابلہ ہوگا بارگاہ مین تشریف لانے کی کیا ضرورت تھی
صاحبقران نے جوابدیا کہ کیا عرض کرون تشریف فرمایئے تو عرض کرون بادشاہ آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے جناب
صاحبقران دنگل پر بیٹھے صاحبقران نے ایک چوبدار سے کہا کہ جو کوئی پہرہ پر ہو اُس سے یہ کہدو کہ جناب
صاحبقران کا حکم ہو کہ خواجہ خضران بن عمرو کو بلا لاؤ چوبدار نے جاکر پہرے پر کہدیا ایک سوار طرف
خیمہ خواجہ کے گیا خواجہ نماز صبح پڑھکر اس قصد سے لباس پہن رہے تھے کہ لباس پہن کر خدمت
مین صاحبقران کے جاؤن کیونکہ نقابدار سے مقابلہ ہوگا تھوڑے عرصہ مین لشکر میدان کو جانے لگیگا
کہ سوار نے جاکر خواجہ سے کہا خواجہ اُسیوقت لباس پہنکر طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے اس فکر مین کہ کیا
ایسی ضرورت ہو جو صاحبقران نے اسقدر سویرے طلب فرمایا ہو یہ تو ادھر سے چلے صرف سوار سے
اسقدر دریافت کر لیا کہ صاحبقران اپنی بارگاہ مین ہین یا خیمے مین آرام کرتے ہین اُسنے کہا نہین بارگاہ
مین ہین یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ ہان اب سویرے آنے کا سبب بیان فرمایئے
صاحبقران نے اپنا خواب کا دیکھنا اور کل حال خواب کا بیان کیا اور کہا کہ مین اس قصد سے سویرے
بارگاہ مین آیا ہون کہ خواجہ کو طلب کرکے لشکر نقابدار کی خبر منگاؤن اس سبب سے مین نے خواجہ کو
طلب کیا ہو اب آپ ارشاد فرمائین اپنی تشریف آوری کا سبب کیا ہو بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے
بھی یہی خواب دیکھا ہو یہ کہکر بادشاہ نے خواب بیان کیا اور فرمایا کہ مجکو حکم ہوا تھا کہ صاحبقران کو منع کرنا
کہ وہ مقابلہ نکرین چنانچہ مین اسی خیال سے سویرے برآمد ہوا کہ آپکو بارگاہ مین طلب کرکے منع
کرون قبل اسکے کہ لشکر جنگاہ کو جائے آپ نے خود خواب ملاحظہ فرمایا ہو اب اسکا کیا بندوبست
ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا بندوبست یہ ہو کہ مین خبر منگاتا ہون اگر لشکر نقابدار آراستہ ہوکر
میدان جنگ مین آگیا تو مین بھی مقابلہ مین اُسکے اپنا لشکر لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا پھر جیسا مناسب ہوگا وہ کیا
جائیگا اور نہ مین یہ کہونگا کہ کیون تم میرے فرزند ہو مین نے خواب مین دیکھا مین تمسے مقابلہ نکرونگا یہ میری شان
کے خلاف ہو بادشاہ نے فرمایا خواجہ کو آنے دیجیے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ بھی آئے خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
و جہان پناہ دونون صاحب بارگاہ مین تشریف فرما ہین خواجہ حیران ہوئے کہ کیا سبب ہو جو یہ دونون صاحب ایک مقام
پر ہین خواجہ نے سلام کیا اور اپنے طلب کرنیکا سبب اور ان دونون کے سویرے آنیکا سبب دریافت کیا سب نے اپنا خواب

جاکر خواجہ کو طلب کرکے لشکر نقابدار کی خبر منگاؤن بادشاہ کا بھی برآمد ہونا بیان کیا بادشاہ نے اپنا خواب
دیکھنا اور اس خیال سے کہ مین بارگاہ مین جاکر صاحبقران کو منع کرون کہ وہ برائے مقابلہ نقابدار نہ جائین
یہان صاحبقران کو بارگاہ مین آکر پانا بیان فرمایا یہ سُنکے خواجہ نے عرض کیا کہ ای صاحبقران اب کیا کرنا
چاہیے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم کسی کو روانہ کرو کہ وہ لشکر نقابدار کی خبر لائے پس خواجہ
یہ سُنکے باہر بارگاہ کے آئے اور چند ہرکارون کو طلب کرکے طرف لشکر نقابدار کے روانہ کیا اور خود بارگاہ
مین چلے آئے ادھر سردار بیدار ہو ہو کر نماز سحر ادا کرکے لباس رزم سے آراستہ ہو ہو کر طرف دردولت کے
چلے لشکر مین تیاری ہونے لگی سردار جو جلوخانہ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ بادشاہ و صاحبقران و خواجہ
بارگاہ مین تشریف رکھتے ہین پس سردار حاضر دربار ہونے لگے دیکھا کہ سب موجود ہین پس سلام کر کرکے
اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے ادھر لشکر تیار ہو کر طرف میدان جنگ کے جانے پر آمادہ ہو کر کھڑا ہوا ادھر نقابدار اس
خیال مین اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی کہ ہرکارے خبر لشکر صاحبقران لائین تو کچھ انتظام کیا جائے راوی نے
اسطور سے بیان کیا ہی کہ جب سردار حاضر دربار مسلح و مکمل ہو کر ہونے لگے صاحبقران نے سردارون سے دریافت
فرمایا کہ کیا سپاہ تیار ہو کر طرف میدان ناوردگاہ گئی انھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہین سب حکم والا کے
منتظر ہین صاحبقران نے فرمایا کہ انکو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی کمرین نہ کھولین اسی طور سے تیار رہین نہ طرف
ناوردگاہ کے جائین جب ہم انکو حکم دین اُسوقت روانہ ہون پس یہ حکم صاحبقرانی سردارون نے اپنے
اپنے لشکر کے افسرون کو بذریعہ چوبدارون کے کہلا بھیجا یہان لشکر اپنے اپنے مقام پر آکر قائم ہوا مگر سب
مسلح و مکمل ہین اب راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو ہرکارے خواجہ نے طرف لشکر نقابدار کے روانہ کیے تھے
لشکر نقابدار مین پہونچکر داخل بارگاہ نقابدار ہوئے دیکھا کہ نقابدار اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہی سب سردار
حاضر ہین اور نقابدار سردارون سے فرما رہا ہی کہ مین اس فکر مین ہون کیا تدبیر کرون کہ میرے صاحبقران
کے ملاقات ہو اور جو خواب مین نے دیکھا ہی اسکا اظہار کرون گو مین نے قصد مقابلہ موقوف کیا اسی سبب سے
لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا مگر جب صاحبقران لشکر لیکر میدان جنگ مین آئینگے اُس حالت مین مین بھی ضرور
برائے مقابلہ جاؤنگا اور مجکو حکم مقابلہ کرنے کا نہین ہی اسی سبب سے مین نے ہرکارے لشکر اسلام مین
برائے خبر روانہ کیے ہین کہ وہ خبر لیکر آئین تو کچھ بندوبست کرون بلکہ مین خود لشکر صاحبقران مین جاؤن اور
اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر انکی ملازمت اور شرف قدمبوسی حاصل کرون یہ جو تقریر سردارون نے سُنی عرض کیا
کہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپکے تابع حکم ہین ہرکارون نے جو یہ سُنا اور یہ معلوم ہوا کہ نقابدار مقابلہ
نہ کریگا بارگاہ مین تو صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے فوراً خبر معلوم کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے
ادھر ہرکارے نقابدار کے جو لشکر صاحبقران مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ لشکر سب تیار ہی سردار مسلح
و مکمل ہو ہو کر اندر بارگاہ کے جاتے ہین انھون نے خیال کیا کہ اندر بارگاہ کے چلکر دیکھنا چاہیے
کہ کیا سبب ہی غرضکہ یہ صورت بدل کر اندر بارگاہ کے آئے دیکھا کہ بادشاہ تخت پر تشریف فرما ہین
صاحبقران اپنے دنگل پر اور سب سردار کرسیون و دنگلون پر اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوئے ہین
عزیز صاحبقران اپنے اپنے مقام پر یہ ہرکارے بھی ایک جانب اس خیال سے کھڑے ہوئے کہ دیکھین کیا گفتگو
ہوتی ہی ان لوگون کا قصد میدان جنگ مین کیا جانے کا نہین ہی یہ ہی ہرکارے خیال کر رہے تھے کہ صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ کیون خواجہ ابھی تک ہرکارے خبر لیکر نہین آئے ہین بڑا عرصہ ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ جب آپنے
حکم فرمایا تھا مین نے اُسیوقت ہرکارون کو روانہ کردیا تھا آتے ہونگے یہ ہی خواجہ عرض کر رہے تھے کہ وہ ہرکارے آکر

پہونچے مجراگاہ برسے مجرا بجالائے عرض کیا کہ جان نثار کچھ عرض کیا چاہتے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو انھون
نے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر دعا و ثنا نے بادشاہی بجالائے اور یون گویا ہوئے کہ ای
جہان پناہ فلک بارگاہ بموجب بیات، تا سر زند آفتاب سحر ور باشی ✝ تا صبح دمد ہمدم ساغر باشی ✝
تا تاج حیات برسر خضر بود ✝ در بنا نہ اقبال سکندر باشی ✝ ہم برائے خبر لشکر نقابدار مین
گئے تھے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ نقابدار نے بھی کوئی خواب شب کو دیکھا ہی بدین سبب اُسکا قصد میدان مین
آنے کا نہین ہی بلکہ نقابدار نے ہرکارے برائے خبر روانہ کیے ہین کہ وہ خبر لائین اگر آپ میدان مین تشریف
لائینگے تو وہ بھی آئینگے ورنہ وہ تو اس فکر مین ہین کہ کسی صورت سے آپکی خدمت مین تشریف لائین یہ عرض
کرکے ساری تقریر نقابدار کی خدمت صاحبقران مین عرض کی صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ جب نقابدار
کا قصد مقابلہ کا نہین ہی تو مین بھی میدان مین لشکر لیکر نہ جاؤنگا ہمارے لشکر کو حکم دو کہ کمرین کھولڈالین اور
یہ غریب خانہ تو نقابدار کا کفش خانہ ہی جسوقت چاہین تشریف لائین یہ فرما کر طرف بادشاہ کے ملاحظہ فرمایا
بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ نقابدار نے بھی مثل ہمارے کوئی خواب دیکھا ہی صاحبقران
نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان معلوم ایسا ہی ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اب کیا ضرورت مقابلہ ہی اگر نقابدار
کو خواہش ہوگی وہ خود یہان تشریف لائینگے اب ہم بھی اُنسے مقابلہ نہ کرینگے ہان جو ہمسے مقابلہ کرے ہم اُس سے
مقابلہ کرتے ہین جو ہمسے مقابلہ نہ کرے ہم اُس سے نہین مقابلہ کرتے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اسی سبب سے
تو مین نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا بس بعد اس تقریر کے صاحبقران و بادشاہ دونون حضرات خاموش ہو رہے
اُدھر لشکر کمر کھولنے لگا ہرکارے یہ حال دریافت کرکے طرف اپنے لشکر کے چلے راہ طی کرکے داخل اپنے لشکر مین ہوئے
بارگاہ مین حاضر ہوکر مجرا کیا اور دعا و ثنا عرض کرکے عرض کیا کہ ہم خاکسار بارگاہ صاحبقران مین گئے تھے پہلے ہمنے لشکر کو
تیار اور آمادہ طرف میدان جنگ کے چلنے کے دیکھا مگر یہ دیکھا کہ سردار بارگاہ مین جاتے ہین پھر باہر نہین آتے ہین ہم بھی
بارگاہ مین گئے دربار کو آراستہ پایا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین ہم بھی ایک طرف کھڑے ہوئے کہ اتنے
عرصہ مین چند ہرکارے پہونچے جو کہ آپکے لشکر مین برائے خبر آئے تھے جو حال دریافت کرکے گئے تھے انھون نے
سب حال بیان کیا جب صاحبقران سماعت فرما چکے تو اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر کمر کھولے جبکہ نقابدار کا
قصد مقابلہ کرنے کا نہین ہی تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ جو ہم مقابلہ کرین بس ہم یہ حال دریافت کرکے حاضر خدمت
ہوئے صاحبقران نے بھی کوئی خواب دیکھا ہی مگر یہ نہین معلوم کہ کیا خواب دیکھا ہی یہ سُنکے نقابدار نے اُنکو انعام دیکر
رخصت کیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ اب مین خدمت مین صاحبقران کی چلتا ہون اُنسے اپنا خواب بیان
کرونگا اور اپنے کو ظاہر کرونگا کیونکہ مجکو خواب مین حکم ملا ہی اور یہ بھی ارشاد ہوا ہی کہ تم جاؤ اُنسے اجازت لیکر طرف
طلسم نور افگین کے کہ اُسکی فتاحی تمھارے نام ہی جاکر فتح کرو اپنے نانا کے خون ناحق کا عوض لو اور کچھ
حال نہین ارشاد کیا صرف اسقدر فرمایا کہ مفصل حال تمکو صاحبقران سے معلوم ہوگا وہ بموجب وصیت نامہ
تمکو اجازت دینگے اُنکے پاس تمھاری ایک امانت بھی ہی وہ بھی حاصل کرو بس اب لازم ہی کہ مین جاؤن سردارون نے
عرض کیا کہ بہت بہتر ہی چنانچہ نقابدار نے اپنے لباس کو تبدیل کیا سردارون کو لیکر طرف لشکر صاحبقران کے
رخ پر نقاب سبز پڑی ہوئی مرکب پر سوار ہوکر بڑے جاہ و حشم سے چلا اپنے لشکر کو طی کرکے قریب لشکر صاحبقران
پہونچے چند ہرکارے برائے خبر بحکم صاحبقران چلے تھے کیونکہ صاحبقران نے حکم دیا تھا کہ اب جاکر خبر لاؤ کہ
نقابدار کس فکر مین ہین وہ ہرکارے جو حد لشکر پر پہونچے تو دیکھا کہ نقابدار مع سردارون کے مرکب پر سوار ادھر
چلے آتے ہین ہرکارے یہ حال دیکھکر واپس ہوئے فوراً حاضر بارگاہ ہوئے عرض کیا کہ نقابدار مع سردارون کے

لشکر کی طرف بقصد ملاقات تشریف لاتے ہین یہ سُننا تھا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ چند معزز سردار برائے
استقبال جائین بس شہنشاہ گوہر کلاہ و امیر الزمان و چند سردار دست راست اپنے اپنے ذنگل پر سے
اُٹھے صاحبقران سے اجازت حاصل کرکے برائے استقبال روانہ ہوے بیرون بارگاہ آکر اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہو کر چلے جب قریب حد لشکر پہونچے دیکھا کہ نقابدار چلے آتے ہین شہنشاہ چونکہ واقف تھے
اور ملاقات بھی کر چکے تھے مرکب کو بڑھا کر آگے آئے اور صاحب سلامت مین سبقت کی نقابدار نے بخندہ پیشانی اسطور
سے جواب سلام دیا کہ جیسے خورد بزرگ کو جواب دیتا ہے اور فوراً مرکب پر سے کود پڑا اُسکا مرکب پر سے کودنا تھا کہ کل سردار
نقابدار کے پیادہ ہوے ادھر شہنشاہ بھی مرکب پر سے اُترے اُنکے بھی سردار اور جو سردار صاحبقران آئے تھے
سب پیادہ ہوے بس شہنشاہ نے دوڑ کر نقابدار کو گلے سے لگایا اُسکے بعد ہر سردار سے ملے ادھر ہر سردار نے
نقابدار کے شہنشاہ کو سلام کیا مزاج پرسی ہوئی ہر سردار لشکر اسلام نے بھی نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے سبکے
سلام کا جواب دیا اُسکے بعد شہنشاہ نے فرمایا کہ آپکے آنے کی جو خبر شہنشاہ فلک بارگاہ و صاحبقران عالیجاہ کو معلوم
ہوئی انھون نے فرمایا کہ کوئی استقبال کو جائے بموجب ارشاد آنجناب مین برائے استقبال آیا ہون بس تشریف لیچلیے
نقابدار نے جواب دیا کہ استقبال کی کیا ضرورت تھی مین خود حاضر ہوتا تھا شہنشاہ نے جواب دیا کہ یہ خلاف مروت تھا
جو کسی کو برائے استقبال نہ روانہ فرماتے اب چلیے دیر نہ فرمائیے بس نقابدار کو شہنشاہ مع سردارون کے لیکر طرف داخل
بارگاہ ہوے جب نقابدار داخل بارگاہ ہوا نقابدار نے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا بادشاہ تخت پر متمکن ہین صاحبقران
اپنے ذنگل پر اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر دست چپ کی طرف دست چپ کے راستی طرف دست راست کے
بارگاہ نہین ہے گویا بیشہ شیران ہے ہر ایک اپنے وقت کا رستم و سہراب ہے یہ بارگاہ و سردار نقابدار دیکھکر دل مین بہت خوش ہوا
اور خیال کیا کہ کیا کیا جری و بہادر رو دلاور صاحبقران نے جمع فرمائے ہین میرے ہمراہ ایک بھی ایسا نہین ہے اسد ثانی
نقابدار کو دیکھکر مُسکرائے اور تیور پر بل ڈالے اور کھنکھار کر تھوکا اور مونچھون پر تاؤ دیا طرف قبضۂ تلوار نے دیکھا
پکار کر کہا کہ کیا بے ادب لوگ دربار مین آئے ہین جو قواعد شاہی سے بالکل ناواقف ہین مثل تصویر کے آکر کھڑے ہوگئے
کیا زملنہ ہے کہ ایک نقاب مُنھ پر ڈالی اسلیے کہ ہر ایک اس پردے کے سبب سے عزت کرے اگر بالمشافہ ہوتے تو کوئی عزت
نہ کرے گا بالکل کوئی یہ بھی نہ خیال کرے گا کہ کون ہے اور کون نہین ہے اور جب نقاب ہوگی تو لوگ یہ خیال کرینگے کہ کوئی مرد صاحب
عزت و عالی خاندان ہے ہر ایک کے دل مین عزت و آبرو کا خیال ہوگا سب قدر و منزلت کرینگے یہ خیال کرکے بموجب مصرعہ
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین + مگر اصل مین تو جو ہین سو ہین صرف اس لیے یہ پردہ ڈالا جاتا ہے کہ عیب پوشی ہو مگر وہ
کیا کرین اپنی اصلیت کو کوئی نہ کوئی حرکت ضرور اُنسے اُنکی لیاقت کے موافق سرزد ہوتی ہے جس سے اُنکی لیاقت ظاہر ہو جاتی
ہے انسان کو اپنی قدر و منزلت کی طرف خیال کرنا چاہیے وہ حرکت نہ کرے کہ جس سے ہر ایک کی نگاہ مین کم وقعت معلوم ہو
کہ جو اُسکی عزت ہے بلکہ یہ کوشش کرے کہ ہر ایک عزت کرے کیونکہ آپ نے دوسرا طریقہ اختیار کیا ہے اُسکے موافق سب خیال کرین
یہ نہو کہ جیسے مثل ہے کہ کوا اپنی چال چلتے چلتے ہنس کی چال چلا اپنی بھی چال بھولا اور اُسکی بھی لیس ڈگمگانے لگا یہ حال ہوا تو اس سے
کیا حاصل بس اپنا طریقہ کیون بھولے اُسی پر چلے مین نے دیکھا ہے کہ بعض لوگون کا یہ طریقہ ہے کہ جہان مُنھ لگایا وہ بھول
گئے کہ ہم بھی کوئی ہین کچھ وقعت رکھتے ہین کہ لوگ ہماری عزت کرتے ہین یہ تقریر جو اسد نے کی صاحبقران نے اسد کی
طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ کسکی طرف آوازہ کستا ہے یہ خیال کرکے اسد کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھا اسد خاموش ہو رہا
اُدھر نقابدار نے پہلے بادشاہ کو بادب سلام کیا پھر صاحبقران کو بعد اُسکے سب اہل دربار کو سلام کیا صاحبقران
نے جواب سلام دیا کرسی اپنے ذنگل کے برابر برائے نقابدار آراستہ کی ہوئی تھی اُس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اُدھر سب
سردار جو کہ استقبال کو گئے تھے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جو سردار نقابدار کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی علی قدر مراتب ذنگل و

کرسی پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے صاحبقران نے نقابدار کے مزاج کی کیفیت دریافت فرمائی نقابدار نے جواب دیا کہ
آپکی جان و مال کو دعا دیتا ہوں یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بیان فرمائیے کہ آپکا کدھر سے تشریف لانا ہوا قبل
اسکے جو آپ تشریف لائے تھے تو ہمنے ایک رقعۂ شوق لکھا تھا اور ملاقات کا بہت مشتاق تھا چنانچہ آپنے وعدہ کیا تھا
کہ ابکی مرتبہ جو آؤنگا تو ضرور ملاقات کے لیے بارگاہ مین آؤنگا معلوم ہوتا ہی اُسی ایفاے وعدہ کے لیے تشریف لائے ہین
نقابدار نے عرض کیا کہ مجکو آپ سے نہایت درجہ شرمندگی ہی کہ حضور نے مجکو طلب فرمایا نیز شہنشاہ نے بھی بہت
کوشش فرمائی کہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوں مگر میری ایسی کم نصیبی اور بدقسمتی تھی کہ مین حاضر نہو سکا اُسکا سبب
یہ تھا کہ مجکو ایک شد ضرورت تھی شہر آشوبیہ مین مین اُسی ضرورت سے جاتا تھا کہ راہ مین یہ واقعہ درپیش ہوا مین شہنشاہ
سے رخصت ہوکر اُس ضرورت کے لیے گیا اُسی شہر مین مین نے سُنا کہ آپ لشکر لیکر سمندریہ پر تشریف لائے ہین مین نے
خیال کیا کہ آپکے آنے سے قبل مین سمندریہ پر ہو جکر سمندریہ کو فتح کروں اور آپسے مقابلہ کرکے اپنی صاحبقرانی کا امتحان
کرلوں چنانچہ آپ مجھ سے قبل ہو پہنچے اور آپنے مقابلہ کیا ان دونوں کی قضا میرے ہاتھ سے تھی بدین سبب مجکو خداوند کریم
نے عین وقت پر پہونچایا یہ کام میرے ہاتھ سے سرانجام پایا پس مین نے خیال کیا کہ آپسے مقابلہ کرکے اپنی آرزوے دلی
بر لاؤں چنانچہ مین نے کل آپسے عرض کیا آپنے بھی اقرار کیا آج کا دن مقابلہ کا قرار پایا تھا مین میدان جنگ سے واپس
جاکر اپنی فرودگاہ پر سو رہا رات کو مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ مین گیا ہوں ایک مرد بزرگ سے ملاقات ہوئی
اُنھوں نے فرمایا کہ ای رفیع البخت تو صاحبقران سے مقابلہ کریگا اُنسے کون مقابلہ کرسکتا ہی دوسرے وہ تیرے
پدر بزرگوار ہین کسی پسر نے پدر سے مقابلہ کیا ہی جو تو مقابلہ کریگا پس تجکو لازم ہی کہ تو بوقت صبح خدمت صاحبقران
مین حاضر ہو اپنے حال سے صاحبقران کو آگاہ کر کیونکہ تو اُنکا فرزند ہی بطن سے ملکہ ناوک فگن حاکم مرحلۂ طلسم
نور آگین کے جسکو بدیع الملک نے اُس زمانہ مین فتح کیا ہی جبکہ صاحبقران ثانی حاکم لشکر تھے اور جس مرحلہ کا
آذر کدہ نام تھا اور تو فاتح ہی طلسم نور آگین کا ہی صاحبقران کی خدمت مین جا اُنسے اجازت لیکر کوچ کر کیونکہ
اُسکی فتاحی کا زمانہ قریب ہی اور وہ جو کہ خواب دیکھا تھا نقابدار نے بالکل بیان کیا جو کہ قبل کی خبروں مین تحریر
ہو چکا ہی جب نقابدار خواب بیان کر چکا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے بھی خواب دیکھا ہی اور یہ فرماکر اپنا خواب
بیان کیا یہ خواب بھی مذکور ہو چکا ہی اور بادشاہ نے بھی خواب اپنا بیان کیا پس نقابدار یہ سُنکے اپنے مقام
پر سے اُٹھا اور نقاب کو منھ پر سے اُلٹ دیا اور دوڑ کر بادشاہ کے قدموں پر گرنے لگا بادشاہ نے گلے سے لگایا
پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا ای فرزند تمنے اپنے نور جمال سے ہماری آنکھوں کو روشن کیا جا کر اپنے پدر بزرگوار
سے ملو پس نقابدار بادشاہ کے پاس سے اُٹھکر صاحبقران کے قدموں پر گرنے لگا یہ عرض کرکے کہ آپ میری
اس خطا کو معاف فرمائیے کہ مین نے بہت گستاخی کی ہی آپکی خدمت مین کہ مین آپسے قصد مقابلہ رکھتا تھا مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک + کجا یہ گنہگار کجا آپ سا آقاے نامدار اور مین یہ کہوں کہ آپسے مقابلہ کرونگا
مین صاحبقران ہوں مجکو اثناے صاحبقرانی دیجیے یہ میرا حق ہی یہ زبان قطع ہو اور یہ ہاتھ کہ جس سے
مین مقابلہ کروں اور یہ تقریر کروں آپکی ذات کریم ہی میری خطا عفو فرمائیے بموجب این عبارت از خوردان خطا
واز بزرگان عطا یہ کہکر قدموں پر گرنے لگا صاحبقران نے یہ فرماکر نقابدار کا سینے سے لگایا کہ یہ عین تمھاری سعادتمندی
اور لیاقت تھی کہ تمنے یہ تقریر کی کیونکہ جو جری ہوتے ہین وہ بدون امتحان کسی کے شریک نہین ہوتے ہین یہ کوئی
تمھاری خطا نہ تھی بلکہ مین اس سے بہت خوش ہوا یہ فرماکر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا خوب زور سے گلے لگایا پیار
کیا اُسکے بعد فرمایا کہ آج وہ مجکو خوشی حاصل ہوئی ہی کہ تمام عمر نہوئی تھی نہوگی اور بہت بڑی قوت ہوئی اور یہ جو الفت تمھارا
نام سُنکے مجکو ہوئی تھی یہ جوش خون کے سبب سے تھی اور الفت پدری تھی جب سے صورت دیکھی جو محبت کہ میرے قلب مین تھی اُسکو

مین بیان نہین کرسکتا ہون بس معلوم ہوا کہ یہ سب محبت پدری تھی جو کہ پیدا ہوئی ہی خیر خدانے اپنا فضل کیا کہ تم مجھ سے
ملگئے یہ کہکر فرمایا کہ جاکر اپنے مقام پر بیٹھو بس نقابدار اُس کرسی پر جو کہ روبرو بزنگل صاحبقران کے بچھی ہوئی تھی
آکر بیٹھے اب جو اہل دربار نے بغور دیکھا تو یہ پایا کہ گویا بدیع الملک بیٹھے ہوے ہین بالکل صورت صاحبقران
سے مشابہ تھی کسی بات کا ایک سر مو فرق نہ تھا رفیع البخت نے اپنی کرسی پر بیٹھکر صاحبقران
سے عرض کیا کہ وہ وصیت نامہ کہان ہی جو کہ حضور نے آذر کدہ سے پایا تھا مجکو خواب مین حکم ہوا ہی کہ
تو فاتح طلسم نور آگین جہان کا خداوند حسین الزمان ہی تیری مان بھی تابع حکم اُسکی تھی یہ مرحلہ جو کہ
تیرے باپ نے بعد فتح کرنے طلسم مراۃ العدم کے جبکہ واپس جاتے تھے طرف لشکر صاحبقران ثانی کے
راہ مین اس مرحلہ پر پہونچے مریخ آفتاب علم و قیصر صاف باز سے اس مرحلہ کا حال معلوم ہوا راہ مین اُسکے فتح
کرنے کی فکر پیدا ہوئی حاصل یہ کہ فتح کیا اور زبر آذر کے مع ملکہ کے تشریف لیگئے تھے وہان سے ایک وصیت نامہ
و لوح الماس و اسم اعظم اُنکو حاصل ہوا تھا بس اُس سے اُسکی حالت دریافت کرو اور اجازت لیکر طرف
طلسم نور آگین کے جاؤ کیونکہ اُسکا زمانہ فتح و عمر طلسم آخر ہوگئی ہی اُسکے فتح کرنے کا جو تمکو حکم ملا ہی اُسکا سبب تمکو
اپنے باپ سے معلوم ہوگا چنانچہ مین اُس پوری کیفیت کا امیدوار ہون کہ آپ بیان فرمایئے اور وہ جب
وصیت نامہ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ ای فرزند گرامی زندہ رہو اور قوت دل و لخت جگر
وای رفیع البخت ارجمند پہلے تم اپنی حالت سے آگاہ کرو کہ تم کہان پیدا ہوے اور تمہاری والدہ کہان
ہین یہ سنکے رفیع البخت نے عرض کیا کہ مین اس حال سے بالکل نہین واقف ہون ہان میرے بازو پر
ایک کاغذ موم جامہ کیا ہوا ہی کل تک مین اپنے کو بادشاہ زرنباد کا فرزند جانتا تھا جو کہ مرد خدا پرست اور بہادر
دیندار و عادل رعیت پرور ہی اور سپاہ و لشکر بھی رکھتا ہی اور نقاب پوشی کا میری یہ سبب تھا کہ مجکو خواب مین
حکم ہوا تھا جبکہ مین جوان ہوا تھا کہ تم نقاب سبز اپنے منھ پر ڈالو اور دعوی صاحبقرانی کرو جب تک تمکو دوسرا
حکم نہ ملے چنانچہ مین اُس وصیت کے بموجب کاربند ہوا اور اُس روز سے منھ پر سبز نقاب ڈالی یہ اسی ہزار سوار
اپنے ہمراہ لیکر اور بادشاہ زرنباد سے کہ جسکا نام خوبان تاجدار ہی کوچ کیا ممالک کفار کو اسلام آباد کرتا ہوا
اور دعوی صاحبقرانی کرتا ہوا نشان صاحبقرانی بلند کیا کل جب خواب مین یہ امر ظاہر ہوا کہ مین آپکا فرزند ہون
اور بطن سے ملکہ ناوک فگن کی ہون تب مین آج حاضر خدمت ہوا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ وہ کاغذ
لاؤ جو کہ تمہارے بازو پر بطور تعویذ کے بندھا ہوا ہی رفیع البخت نے عرض کیا کہ یہ تعویذ میرے بازو پر جب سے
مین نے ہوش سنبھالا ہی تب سے مین اسے دیکھتا ہون مین نے اس خیال سے اسے نہین کھولا کہ شاید یہ کوئی
تعویذ ہی نہ مین نے کسی سے ذکر کیا چونکہ رات کو خواب مین مجکو یہ بھی حکم ہوا ہی کہ جب صاحبقران تمہاری کیفیت
دریافت کرین تو تم تعویذ جو کہ تمہارے بازو پر بندھا ہوا ہی اسکو اُنکے روبرو پیش کرنا اُس سے تمام حالت ظاہر
ہوجائیگی بس یہ حاضر ہی یہ کہکر وہ تعویذ صاحبقران کے حوالے کیا صاحبقران نے اُسکا موم جامہ دور
کرکے جو اُسکو کھولا تو ایک پرچہ کاغذ تھا اُسپر یہ تحریر تھا کہ جب مین بعد عقد کے آپ سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر
آئی اور آپ ہمراہ صاحبقران کے تشریف لیگئے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ پرچہ بنام بدیع الملک تھا
اُسمین یہ تحریر تھا کہ جب مین اپنے مقام پر آئی یہ خبر جب حسین الزمان خداوند طلسم کو معلوم ہوئی کہ مرحلہ آذری
فتح ہوگیا اور ملکہ مسلمان ہوئی چونکہ وہ میرے اوپر فریفتہ تھا اُسکو یہ سنکے بہت غصہ آیا اُسیوقت اُسنے اپنا قہر و عتاب
نازل کیا تمام اہل مرحلہ تباہ ہوے بسحر حسین الزمان سے مجھ پر یہ آفت نازل ہوئی کہ مین یکہ و تنہا بے مونس
دیار و بے ہمدم و ہمساز کے سرگردان آوارہ و تباہ ایک طرف کو نکلکر روانہ ہوئی چونکہ مین حاملہ تھی وضع حمل میرا

قریب تھا جبکہ ایک صحرا مین پہونچی تھی دردزہ شروع ہوئے مین کنارے ایک چشمہ کے ٹھہر گئی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد
یہ لڑکا پیدا ہوا چونکہ مین سن چکی تھی کہ میرے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ جسکا نام رفیع البخت ہوگا اور وہ فاتح طلسم
نور افگین ہوگا مین نے اس طفل کا نام رفیع البخت رکھا چونکہ میرے ہمراہ کوئی نہ تھا مین نے خود اس طفل کو اس
چشمہ مین غسل دیا اور اپنی پشواز کے ٹکڑے مین لپیٹ کر ایک سنگ پر رکھدیا تھا اس سبب سے کہ مجکو اپنی جان
بچانا منظور تھی مین کیونکر اس طفل کو بچاتی مجبور سپرد خدا کرکے اور اس خیال سے کہ یہ طفل بدشگون و منحوس قدم ہی
کہ جسکے سبب سے میری یہ حالت ہوئی بس مین نے اسکو اسی مقام پر چھوڑا اور خود وہان سے روانہ ہوئی ایک پرچہ اس
مضمون کا لکھکر اس طفل کے گلے مین ڈالدیا تھا کہ جو کوئی اس طفل کی پرورش کریگا کیونکہ یہ اسکا خاندان عالی سے ہی
اسکو بڑا مرتبہ ہوگا یہ پرچہ اور وہ پرچہ دونون گلے مین ڈالدیے اور ایک لعل گران قیمت اس طفل کے پاس رکھدیا ہی
اور مین اپنی راہ سے ایک طرف کو جاتی ہون ای بدیع الملک نامدار جب آپ سے اور اس طفل سے کسی صورت
سے ملاقات ہو تو اسوقت یہ پرچہ دیکھکر میری حالت کو یاد فرمائیگا یہ فرزند آپکا ہی اور مین اسکی مان ہون جب یہ سب
مضمون صاحبقران پڑھ چکے اب معلوم ہوا کہ یہ سبب تھا جو ملکہ نے مجکو اسکے ولادت سے آگاہ نہ کیا راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب ملکہ اس طفل کو اس مقام پر چھوڑ کر سپرد خدا کرکے روانہ ہوئی تھی گو بسبب خوف کے اسکو چھوڑ
دیا تھا مگر محبت مادری اسے پھر پھر کر دیکھتی جاتی تھی اور آنکھون سے اشک روان تھے جہان تک نگاہ نے کام
کیا دیکھے گئی اسکے بعد ایک قافلہ مین پہونچی اہل قافلہ سے ملی سالار قافلہ کے پاس گئی اس سے کچھ اور حال بیان کیا
یہانتک کہ ہمراہ قافلہ کے ہولی تھی اسکا بھائی سلیم جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا جبکہ ملکہ حاکم تھی یہ نہ سلیم کو معلوم تھا
کہ نواک فگن میری بہن ہی نہ ملکہ کو معلوم تھا کہ سلیم میرا حقیقی بھائی ہی جب بدیع الملک نے مرحلہ فتح کیا اسوقت
یہ امر ظاہر ہوا جبکہ ملکہ تباہ ہوکر نکلی تھی سلیم بھی ایک طرف کو نکل گیا تھا یہ بھی تباہ و برباد اسی قافلہ مین پہونچا ملکہ کو
پہچانا دونون بھائی بہن اس قافلہ سے جدا ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوئے تھے اتفاق سے سب اہل لشکر و
تا دم خدمتگار رہے چونکہ وہ زمانہ ملکہ کی سختی کا تھا بعد ولادت بسر وہ سختی برطرف ہوئی یہان جب حسین الزمان کو
معلوم ہوا کہ ملکہ تباہ ہوکر نکل گئی ہی بس اسنے جو سحر کیا تھا وہ اپنا سحر برطرف کر لیا اور اسی مرحلہ کو پھر اسی طور سے چھوڑ دیا
ملکہ پھر اسی مرحلہ پر آکر مقیم ہوئی اور حکومت کرنے لگی اب اپنا خوب بند و بست کیا مگر یہ حال کسی پر ظاہر کیا کہ مین
زندہ لڑکے کو یون چھوڑ آئی ہون بلکہ یہ ظاہر کیا کہ فلان راہ سے فلان صحرا مین میرے یہان لڑکا پیدا ہوا مگر مرگیا
مین اسے اسی جنگل مین ایک مقام پر دفن کرکے چلی آئی کہ راہ مین یہ قافلہ ملا اب ملکہ پھر اسی مقام پر مع اپنے بھائی کے
رہنے لگی یہ حال ہی جو کہ تحریر ہوا ہی جب یہ امر صاحبقران کو معلوم ہوا کہ ملکہ پر یہ آفت گذری جب ملکہ اپنے مقام پر آئی
نہ اسکو صاحبقران کی یعنی بدیع الملک کے حال کی خبر ہی نہ بدیع الملک کو ملکہ کے حال کی خبر ہی یہ تحریر دیکھکر
بہت افسوس کیا کہ نہ معلوم ملکہ پر کیا گذری اور کس طرف کو نکل گئی کچھ حال نہین معلوم خیر سپرد خدا کیا اگر مقدر مین
ملاقات ہی تو پھر ملاقات ہوگی ورنہ برسون ہوگئے کہ کچھ خبر نہ معلوم ہوئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا اگر یہ امر نہ ظاہر کیا جاتا کہ تم
میرے فرزند ہو مقام افسوس ہی کہ یہ آفت آئے اور ہمکو خبر نہو خیر بعد انفراغ ان سب کامون کے ملکہ کی تلاش کیجائیگی
یہ نہ معلوم تھا کہ ملکہ بخیر و خوبی اپنے مقام پر پہونچ گئی ہی اب صاحبقران نے بعد افسوس ظاہر کرنے کے رفیع البخت
سے فرمایا کہ ای فرزند یہ حال ہمکو کچھ معلوم ہی کہ تم خوبان تاجدار کے پاس کیونکر آئے رفیع البخت نے عرض کیا کہ
مجکو تو یہ حال نہین معلوم ہی مگر ہان ایک سوداگر ہی جو کہ میرا بزرگ ہی اور مجکو اسنے اپنی گود مین پرورش کیا ہی گویا
میرا وہ دایہ ہی اور ہروقت میرے ہمراہ رہتا ہی مین اسکو آپکے روبرو طلب کرتا ہون وہ کل حال بیان کریگا یہ کہکر اشارہ کیا
صاحبقران نے دیکھا کہ ایک سردار جو کہ صف سرداران مین بیٹھا ہوا تھا اٹھکر روبرو شاہزادے کے آیا عرض کیا کہ کیا حکم

ہوتا ہی رفیع البخت نے فرمایا کہ صاحبقران کچھ دریافت فرماتے ہین اُسنے صاحبقران سے عرض کیا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ رفیع البخت کیونکر خوبان تک پہونچے اُسنے عرض کیا کہ تفصیل اس واقعے
کی یہ ہی کہ ایک دن خوبان شاہ برائے شکار گیا تھا یہ حقیر بھی ہمراہ تھا اتفاق سے شکار کھیلتا اُس چشمہ پر پہونچا جہان
میرے آقائے نامدار زمین پر پڑے ہوئے تھے ہاتھ پاؤن مار رہے تھے خوبان شاہ نے جو دیکھا چونکہ اولاد بادشاہ کے نہ تھی
مرکب پر سے اُتر کر گود مین اُٹھا لیا پیار کیا گلے سے لگایا اب جو دیکھا دو کاغذ گلے مین پڑے ہوئے پائے اُنکو پڑھا ایک کاغذ
چاک کر ڈالا اور ایک کاغذ رہنے دیا اُسیوقت شکار پر سے واپس آئے شہر مین اناؤ غیرہ نوکر رکھین پرورش کرنے لگے
چونکہ خوبان کا مذہب لات پرست تھا ایک شب کسی بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ تو دین اسلام قبول کر اور اس طفل کی
پرورش مین کوشش کر کیونکہ اسکے سبب سے تیرا امر تبہ ہوگا اور یہ طفل خاندان عالی سے ہی بادشاہ اسی مضمون کا پرچہ بھی
دیکھ چکا تھا کچھ ایسا خوف زدہ ہوا ایسا انھون نے خواب مین ڈرایا کہ بادشاہ کو اُس عالم خواب مین لے دین اسلام قبول کرنے بجز
بن نہ پڑا اُسی عالم خواب مین دین اسلام قبول کیا اب جو آنکھ کھولی تو بادشاہ کے دل پر سے زنگ کفر دور تھا خواب کا خیال تھا بس
باہر آکر دربار مین سب کو جمع کیا کل حال خواب کا بیان کیا اور چند لیستے کلمے بیان فرمائے کہ ہم سب کے دلون پر سے بیچ وہ زنگ کفر
برطرف ہو گیا اُسیوقت ہم سب دائرہ اسلام مین آگئے یہ پہلی برکت تھی انکے آنے کی کہ کل اہل شہر مسلمان ہو گئے اب بروتیزی نے لگے
مساجد وغیرہ تعمیر کی گئین چونکہ اکثر کتب مین دیکھا گیا تھا اور انھین کتابون کے ذریعے سے قواعد اسلام جاری کیے گئے تمام شہر
مین دین اسلام کا رواج ہوا شاہزادے کی پرورش ہونے لگی بادشاہ نے یہ مشہور کیا کہ میرے یہان فرزند پیدا ہوا بڑی دھوم سے
جشن کی جلسہ کیا بڑی خوشی کی کیونکہ مین اس حال سے واقف تھا مجھکو منع کیا اور سب حال اُس پرچہ کا جسکو چاک کیا تھا بیان
کیا اور یہ پرچہ جو کہ حضور کے روبرو موجود ہی مجھکو دکھایا مین بھی بہت خوش ہوا اس حیلے مین مجھکو بہت کچھ انعام دیا گیا کہ مین مالامال
ہو گیا اُسدن سے انکی محبت میرے دل مین ایسی پیدا ہوئی کہ مین کیا عرض کرون مین نے اُسدن سے اس شہریار کی غلامی کا
قصد کر لیا یہان تک کہ یہ سن تمیز کو پہونچے بادشاہ نے تعلیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا یہان تک کہ یہ ہر فن مین کامل
ہوئے انکی سپہگری کا شہرہ تمام ملکون مین جو کہ قرب وجوار مین تھے پھیلا کئی بادشاہ یہ خبر سُنکے کہ خوبان شاہ نے دین اسلام
اختیار کیا ہی لشکر کشی کرکے آئے مگر قدرت خدا سے اُس زمانہ مین کہ جب شاہزادے کا سن کوئی آٹھ برس کا تھا اور
سب فنون سے فراغت حاصل کر چکے تھے یہ خبر سُنکے بادشاہ سے اجازت لیکر لشکر کو ہمراہ لیکر برائے مقابلہ نکلے یہی اسّی ہزار
کا لشکر تھا اور انکے ہمراہ چار لاکھ کا لشکر تھا کیونکہ وہ چار بادشاہ تھے بس مقابلہ ہوا شاہزادے نے لشکر کو شکست دی وہ
بادشاہ بھی مع لشکر مسلمان ہوئے اور خوبان شاہ کو خراج دینے لگے اُسی زمانے مین اور دو ایک بادشاہ لشکر کشی
کرکے آئے شاہزادے نے مقابلہ کرکے سب کو شکست دی وہ بھی مسلمان ہوئے اُسی زمانے مین شاہزادے نے خواب مین
دیکھا کہ تم منہ پر نقاب سبز ڈالکر اور لشکر لیکر بادشاہ سے اجازت لیکر شہر بشہر پھرو مذہب اسلام کو رواج دو یہ حال ہی جو کہ مین نے
عرض کیا صاحبقران نے اُس سردار سے سُنکے فرمایا کہ اب حال معلوم ہوا کہ یہ واقعہ تھا اور اسطور سے خوبان تک یہ پہونچے
فرما کر اُس سردار سے فرمایا کہ اپنے مقام پر جاکر بیٹھو وہ اپنے مقام پر جاکر بیٹھا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ لشکر مین
منادی ندا کردے کہ نقابدار عالیمقدار فرزند ارجمند صاحبقران ہین مین انکے ملنے کی خوشی کرونگا اور جشن شاہانہ
ملوکانہ کرونگا بعد اسکے انکو اجازت طرف طلسم نور آگین کے جانے کی دونگا یہ فرما کر خواجہ سے حکم فرمایا کہ سامان
جشن کرو بادشاہ کو بھی بہت خوشی ہوئی سب اہل دربار خوش ہوئے یہ خبر لشکر مین مشتہر ہو گئی کہ نقابدار فرزند
صاحبقران ہین ادھر صاحبقران نے رفیع البخت سے فرمایا کہ اے فرزند تم جاکر اپنے لشکر کو لے آؤ
اور میرے لشکر مین شامل کرو رفیع البخت نے عرض کیا کہ مجھکو حکم والا کی بجا آوری مین کوئی عذر نہین
ہرگز مین یہ خیال کرتا ہون کہ کل یا پرسون تو مین آپ سے اجازت لیکر طرف طلسم کے جاؤنگا تو پھر کیا

ابھی ضرورت ہی کیا ہے کہ میں لشکر کو شامل لشکر عالی کردوں ہاں جب طلسم فتح کر کے حاضر ہونگا تو پھر اسوقت شامل ہونگا
میری تو یہ عرض ہی ورنہ جو حکم عالی ہو یہ جو نقابدار نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو تمہاری مرضی
بس رفیع البخت نے عرض کیا کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں اپنے لشکر میں جاتا ہوں کل پھر حاضر خدمت
ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم یہاں میرے پاس قیام کرو لشکر کو اسی مقام پر رہنے دو جب طرف طلسم کے جانا
اسکو ہمراہ لینا کیا ضرورت ہی لشکر میں جانے کی رفیع البخت نے عرض کیا کہ بہت خوب بہر طور میں ابھی کا فرمانا
بجالاؤنگا مجھے کوئی عذر نہیں ہی یہ عرض کر کے اپنے سرداروں سے فرمایا کہ تم لوگ جا کر لشکر میں یہ منادی
کرادینا کہ اب کوئی مجکو صاحبقران نہ کہے کیونکہ میں صاحبقران نہیں ہوں صاحبقرانی دراصل صاحبقران کی
ذات سے لیے ہی اور یہ سب کو آگاہ کرنا کہ میں غلام ہوں صاحبقران کا بس وہ سردار بموجب حکم اپنے مالک کے
لشکر میں آئے صاحبقران و بادشاہ سے رخصت ہوکر جو صاحبقران نے رفیع البخت سے فرمایا تھا اور جو امر
ظاہر ہوا تھا سب اہل لشکر کو جمع کر کے بیان کیا اُن سب کو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مالک فرزند ہیں صاحبقران کے
ہر ایک کو خوشی ہوئی اُن سرداروں نے جو حکم نقابدار نے دیا تھا اسکو بھی اہل لشکر سے بیان کیا اتو سب اسوقت سے
اپنے آقا کو فرزند صاحبقران کہنے لگے لفظ صاحبقرانی کو ترک کیا اسوقت سے سب کو یہ معلوم ہوگیا کہ یہ صاحبقران
نہیں ہیں بلکہ اُنکے فرزند ہیں بطن سے ملکہ ناوک فگن کے اتو لشکر میں خوشی ہونے لگی اُدھر بادشاہ نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے فرزند کو لیکر اپنے خیمہ خاص میں تشریف لائے بڑی عزت سے
پیش آئے بڑی خاطر و مدارات کی اُدھر سامان جشن ہونے لگا وہ رات بسر ہوئی صبح کو پھر دربار ہوا صاحبقران
اپنے فرزند کو لیکر دربار میں آئے بڑی عزت سے جگہ دی رفیع البخت نے بادشاہ کو سلام کیا دربار آراستہ ہوا
سب سردار حاضر ہوئے رفیع البخت کے بھی سردار حاضر دربار ہوئے اُدھر سب سامان جشن ہوچکا تھا
محفل آراستہ ہوئی خادموں نے آکر عرض کیا کہ محفل عیش آراستہ ہی صاحبقران سب اہل دربار و سرداران
رفیع البخت کو اپنے ہمراہ لیکر محفل عیش میں آئے بادشاہ آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار دو طرفہ قرینے سے
بیٹھے ہر اہلکاروں نے بارگاہ کو خوب آراستہ کیا تھا کیا کیا نفیس و عمدہ شیشہ آلات لگایا تھا نہایت عمدہ فرش
کیا تھا ہر طرف فرش کارچوبی مخملی کیا ہوا تھا وسط میں تخت شاہی تھا گرد و پیش ذنگل و کرسیاں مرصع کار سب
سردار تمکن تھے ہر قسم کی خوشبو سے بارگاہ بسی ہوئی تھی ہر طرف خادم و خدمتگار با لباس زرنگار کھڑے ہوئے تھے
چوبدار یساول سب موجود تھے جب محفل عیش آراستہ ہوچکی صاحبقران نے ساقی کو حکم دیا کہ اہل محفل کو دو ر غوانی
پلاؤ بس اسیوقت داروغہ میخانہ نے کشتیاں شراب خالص کی جو کہ اُس عہد میں حلال تھی درست کر کے روانہ کیں
ساقیان سیمیں ساق مع صراحی و ساغر کے حاضر ہوئے بس باشارہ صاحبقران جام لبریز کر کے پیش کیا پہلے بادشاہ
نے جام نوش فرمایا پھر اُسکے بعد صاحبقران نے پھر تو ساقی نے دورہ باندھ دیا جام گردش میں آیا آواز نوشا نوش بلند ہوئی
اتو ہر طرف سے صدا آنے لگی یہ شعر ہر ایک کی زبان پر جاری تھا۔ شعر۔ بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا ۔ دیگر۔ ساقیا برخیز و در دہ جام را ۔ خاک بر سر کن غم ایام را ۔ ہر طرف
سے صدائے نوشا نوش آرہی تھی بزم عشرت برپا تھی ہر ایک شراب ناب پیکر مست ہو رہا تھا نشۂ بادہ سے
جھوم رہا تھا ساقی نے دورہ باندھ دیا تھا ہر طرف لاؤ لاؤ کی صدا آرہی تھی جب دو دو تین تین جام کی نوبت آئی
اسوقت صاحبقران نے ساقی کو اشارہ کیا کہ جام کو روک لے اُسنے جام کو روک لیا اور صاحبقران نے طرف خواجہ کے
دیکھکر فرمایا کہ داروغہ ارباب نشاط کے نام حکم جاری کرو کہ طائفے حاضر کیے جائیں یہ جو حکم صاحبقران نے خواجہ کو دیا
اُسیوقت خواجہ نے چوبدار کو روانہ کیا کہ جاکر ارباب نشاط کے داروغہ سے حکم والا کے بجالانے کا حکم دو کہ فوراً طائفے لیکر حاضر دربار

ہوبس چوبدار نے جاکر داروغہ سے کہا اُسیوقت داروغہ حاضر دربار ہوا اور ایک مطربہ بصد ناز وادا اپنے سازندون کو ہمراہ لیکر حاضر ہوئی آداب بجالائی اُسکے بعد اُسکو حکم ملا کہ مجرا کرو سازندون نے ساز ملایا اُسنے اُٹھکر کھڑے ہوکر ایک گت ناچی اہل جلسہ کو بے گت کردیا نئے طریقے سے گت ناچی تھی اُسکے بعد بیٹھکر یہ بولی بعد زمزمہ ناز و نخرے سرون مین شروع کی ہولی

مین تو دیکھن لاگی اُدھر موپر ڈالا البیلے رنگ کی گگریا اسکے بعد یہ غزل شروع کی غزل

سارا عالم ہے جو ہے ہو نگران آجکی رات
مرغ بسمل کی طرح دل ہے طپان آجکی رات
آتش عشق نے دل پھونک دیا ہے میرا
صورت مہر نہ ایجان ہو نہان آجکی رات
منہ پر رہتا ہے ہوا چلتی ہے چھائی ہے گھٹا
ٹکڑے ہوگا مرا دل مثل کتان آجکی رات
اُڑ گیا پاس سے میرے وہ بت سنگین دل
ماہرو بام پہ گیا ہوگا عیان آجکی رات
حال ہوجائیگا سب آپکا روشن ای ماہ
ساتھ آہونکے نکلتا ہے دھوان آجکی رات
باغ ہستی مین وہ گل رو جو ہوا مجھسے جدا
یہین رہجاؤ نہ جاؤ مریجان آجکی رات
تم جو رہ جاؤگے گھر مین مرے ای حور لقا
مجھپہ یہ ٹوٹ پڑا کوہ گران آجکی رات
ہے جدا مجھسے جو وہ راحت جان آجکی رات
چھپکے جاؤگے بھلا مجھسے کہان آجکی رات
ماہ وش ہو رخ روشن سے اٹھاؤ پردہ
مثل بلبل رہا سرگرم فغان آجکی رات
ساتھ غیرون کے جو سوؤگے لب بام ای ماہ
رشک فردوس یہ ہو یگا مکان آجکی رات

یہ غزل اس طور سے بنا بنا کر گائی کہ اہل جلسہ دنگ ہوگئے ایک عالم سکوت سب پر طاری ہوا ہر ایک عالم وجد مین آکر جھومنے لگا صدائے آہ ہر ایک کے مُنہ سے نکلنے لگی عاشق مزاجون کی تو یہ حالت ہوئی کہ مادۂ جنون نے سر مین جوش مارا یہ دل مین سمائی کہ صحرا کی طرف چلے جائین گریبان چاک کرین سر پر خاک ڈالین خار مغیلان پاؤن مین چُبھین یاس و حرمان سے صحبت ہو تلوون مین آبلے پڑین کوئی دیوانہ کہے یہ بات دل مین ہر ایک کے پیدا ہوئی بعض کی آنکھون کے روبرو تصویر یار پھرنے لگی شوق وصل پیدا ہوا ہجر یار مین آنکھون سے آنسو جاری ہوے بس جب یہ عالم ہوا اُسنے گانا موقوف کیا تھوڑے عرصے تک اہل جلسہ کو سکوت رہا اُسکے بعد جب وہ حالت برطرف ہوئی ہر ایک نے انعام دیا وہ مطربہ مالا مال ہوگئی صاحبقران نے حکم فرمایا کہ دوسرا طائفہ حاضر ہو یہ خوب گائی خوب اہل محفل کو خوش کیا یہ جو حکم دیا اُسیوقت دوسرا طائفہ حاضر ہوا وہ بھی پہلے گت ناچی اُسکے بعد بیٹھکر یہ غزل گائی غزل

دشمن جان میرا وہ رشک مسیحا کیون نہو
حسن کے جلوہ سے جسدم طور جلکر خاک ہو
افعی رہزن تری زلف چلیپا کیون نہو
جام و خم خالی ہین ساقی بھی مرا بیہوش ہے
اپنے قبضے مین سمر قند و بخارا کیون نہو
پانچ وقت اللہ سے باتین کیا کرتا ہے یہ
ساحل مقصد سے پھر اُسکو کنارا کیون نہو
فصل گل پھر آئی ہے غافل تجھے بھی ہے خبر
آئی ہے فصل جنون پھر عزم صحرا کیون نہو
پھر نظر آتا ہے اک یوسف لقا بازار مین
اب مرا لبریز یہ جام تمنا کیون نہو
تیرے ملنے کا اُسے شبہ ہے گر آپ کو
دیکھے جو حسن رخ دلدار رشید اکیون نہو
سامنے تیرے بھلا بیہوش موسی کیون نہو
جب یہ برسی ہجر مین بادل کے بھی ہوش اُڑ گئے
یار کا خمیازہ کش پھر قد بالا کیون نہو
ہے بت لندن سے اعجاز مسیحا آشکار
دل ہمارا مرتبہ مین مثل موسے کیون نہو
ایک بوسہ تو ملا ہے دوسرا بھی دیگا وہ
باغ مین صیاد کا بلبل چارا کیون نہو
جانتا ہون خوب مین تمکو پڑے کیا دہو
بیقرار اب دل بھلا مثل زلیخا کیون نہو
ترک کیجیے گا کہ رکھیے گا محبت بولیے
اُس بت بیباک سے صلف مجلکا کیون نہو
غیر سے ملنے پہ مجھسے اُسنے جھگڑا کیون نہو
ہو جو یوسف سے حسین اُسکی تمنا کیون نہو
کچھ نہین چلتا ہے افسون دوستی عاشق کا دل
چشم سے عاشق کی شرمندہ نہارا کیون نہو
آنکھین لڑجائین ہماری گر بتان ترک سے
اس زمانے مین بھلا دو رنصارا کیون نہو
ہو گذر جسکا کسی صورت نہ بحر حسن تک
جو ہوا اک مرتبہ پھر وہ دوبارا کیون نہو
وحشت دل ہے فزون ہوگا گریبان تار تار
سامنے میرے بھلا غیرون سے پردا کیون نہو
آجکل پھر ساقیا صحبت ہے اُس میخوار سے
پردہ کیون رہجائے اب سکا خلاصا کیون نہو

یہ غزل وہ مطربہ جو گائی اور رنگ اہل محفل کا ہو گیا یہ عالم ہوا ہر سردار جھومنے لگا سب پر وجد کا عالم طاری ہوا ہر ایک عاشق تن پہلے سے زیادہ بیقرار ہوا بڑی دیر تک یہی حال رہا کہ سب کو ہوش آیا اُسکو انعام دیا گیا طائفہ بدلنے کا حکم ہوا

تیسرا طائفہ حاضر کیا گیا وہ خوب ناچی گائی انعام پاکر رخصت ہوئی اور طائفہ حاضر ہوا یہانتک کہ رقاصۂ روز
ابلسہ کرشمہ اپنا رقص دکھا کر طرف نشاط خانۂ مغرب کے راہی ہوا مطربۂ فلک نے مع اپنے سازندون کے
محفل عیش فلکی برا اپنی بزم رقص برپا کی یعنی دن تمام ہوا رات ہوگئی چادر نور نے تمام عالم کو روشن کیا
ماہ نشاط خانۂ مغرب سے برآمد ہوا ستارے آسمان پر چمکنے لگے ظلمت شب نے عالم کو گھیر لیا روشنی روز
ہر طرف ہوئی ادھر لشکر مین خواجہ نے روشنی کی یہ عالم تھا کہ گویا شب برات تھی ہر طرف چراغان ہو رہا تھا
یہ عالم تھا کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو نابینا بھی اٹھا لیتا یہ روشنی کا عالم تھا یہان اندر بارگاہ کے اسقدر
روشنی تھی کہ جسکا کچھ ذکر نہین ہو سکتا ہی یہان جلسہ آراستہ تھا بزم رقص و سرود برپا تھی کہ خواجہ
نے آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو پردے اٹھا دیے جائین کیونکہ آتشبازی تیار ہی اسکا تماشہ بھی ملاحظہ ہو
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہ جو حکم دیا خواجہ نے پردے اٹھا دیے آتشبازون کو اشارہ کیا بس
آتشبازی مین آتشبازون نے آگ لگائی چرخیون سے تمام جہان گلنار ہو گیا انارون سے عالم گلزار تھا
دو پہر رات تک آتشبازی چھوٹی اسکے بعد سب اہل محفل نے ہمراہ صاحبقران کے خاصہ نوش کیا پھر صاحبقران
آکر جلسہ مین بیٹھے گانا ہونے لگا اسی طور سے مین شبانہ روز بزم عشرت برپا رہی چوتھے دن صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ بہت دنون سے مین نے تمہارا گانا نہین سنا ہی اسوقت کچھ گاؤ خواجہ
نے جواب دیا کہ مین کوئی گویا ہون جو گاؤن واہ کیا خوب مین خود شاہزادہ ہون شاہزادی ولایت اول
کے خاندان سے ہون آپ سے حسب و نسب مین اچھا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی آپ
اچھے نہین ہین اور یہ کسکا قول ہی کہ آپ گویئے ہین یہ بھی آپ کو ایک فن معلوم ہی یہ آپنے شوقیہ حاصل کیا ہی
نہ کہ برائے کسب بس آپکے گانے سے دل محظوظ ہوتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا پھر تو ہر ایک سردار نے
خواجہ سے کہا بادشاہ نے بھی فرمایا خواجہ ناچار ہوے جوڑی نی کی زنبیل سے نکالی ساتون پیوند ملا کر اب جو بجانا
شروع کیا یہ عالم ہوا کہ تمام چرند و پرند آکر گرد بارگاہ کے جمع ہوے کیونکہ خواجہ کو خدا نے لحن داؤدی عطا فرمایا تھا
یہ اثر تھا کہ جو صدا سنتا تھا بیقرار ہو کر اپنے مقام پر سے چلتا تھا اسی سبب سے سب جمع ہوے جب طائرون اور
چرندون کا یہ حال ہو تو انسان کیا چیز ہی ایک سمان بندھ گیا ہی ہر ایک مست ہی جھوم رہا ہی عالم سکوت ہی ہر طرف
ایک خموشی کا عالم ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب تصویر لگی ہین یہ اُس جلسہ کا عالم ہی سب حیران صورت آئینہ
بیٹھے ہوے ہین ہر ایک کے منھ پر مہر سکوت لگی ہوئی کوئی کسی سے کلام نہین کرتا ہی اگر صدا آتی بھی ہی تو صدائے
آہ آتی ہی خواجہ نے نی بجاتے بجاتے یہ غزل درد کی گائی

غزل

مضطرب ہو جسطرح موج شراب
موت ہی آسائش افتادگان
سیل اشک ایسا نہین خانہ خراب
جل نہ جاوین مین جو صاحب حوصلہ
گور کے لب پر تبسم کیا حساب

بے بضاعت ہین سب اہل زرق برق
چشم نقش پا کا مٹ جاتا ہی خواب
ہی تنگ ظرفون کو بیجا میکشی
پائے خم لغزش مین کب لاوے شراب
میکشی کرنے لگی محنت کشی

تھا عدم مین بھی مجھے اک پیچ و تاب
چشمۂ خورشید مین کیدھر ہو آب
کیون نہ ہو شرمندہ روئے زمین
جام مے کب ہو سکے جام حباب
ہنستے ہین کوئی کبھو دل مردگان
درد ہوتا ہی دل یاران خراب

خواجہ کا بھی دل لگ گیا انھون نے اس غزل کو ختم کرکے دوسری غزل چھوٹے سرون مین شروع کی

غزل

کیونکر مین خاک ڈالون سوز دل طپان پر
بس کس طرح بتون کے لا سامنے جھکا دون
گیا اختیار اپنا جو گل ہی اس چمن مین

مانند شمع میرا کب حکم ہی زبان پر
دل و دماغ اپنا کھینچے ہی آسمان پر
گلچین سے کیا جلے ہی کیا رمز باغبان پر

چاہے کہ بات جی کی مُنھ پر نہ آئے میرے اپنے دہان کو لاکر رکھ دے مرے دہان پر
مین جانتا نہین ہون بیٹھے بٹھائے یارب یون آپڑی کہان سے آفت یہ میری جان پر
تا رنگہ یہ دل یان دونون طرف سے دوڑے دو نٹ مقابل آوین جس طرح آسمان پر
ای دردیار جیسا ہووے سو ہی غنیمت اپنا بھی جی نہ رکھے ہر وقت امتحان پر

یہ دونون غزلین جو خواجہ نے نی مین گائین ایک سمان بندھ گیا ہر طرف سے صدائے آہ و واہ بلند ہوئی خواجہ نے نی بجاتے بجاتے موقوف کی ایک سناٹا ہو گیا بڑے عرصے تک سناٹا رہا اب سبکو ہوش آیا ہر ایک نے خواجہ کو خاموش پایا اب وقت سحر قریب ہی کہ سب نے کہا کہ ای خواجہ ایک غزل اور گاؤ تمہارا بڑا احسان ہوگا خواجہ نے کہا کہ اسی سبب سے مین نہ گاتا تھا کہ تم لوگ عاجز کروگے وہی بات ہوئی نہ خیر گاتا ہون یہ کہکر پھر نی بجانا شروع کی بھیروین مین یہ غزل گانے لگے

غزل

مژگان نہ ہون یار رگ تاک بریدہ ہون جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون
کھینچے ہی درد آپکو میری فروتنی افتادہ ہون یہ سایہ قد کشیدہ ہون
ہر شام مثل شام ہون مین تیرہ روزگار ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہون
کرتی ہی بوئے گل تو مرے ساتھ اختلاط پر راہ مین تو موج نسیم وزیدہ ہون
یہ جاہے ہی تو ای طپش دل کہ بعد مرگ کنج مزار مین بھی نہ مین آرمیدہ ہون
ای درد جا چکا ہی مرا کام ضبط سے مین غمزدہ تو قطرۂ اشک چکیدہ ہون

دیگر

ملاؤن کسکی آنکھون سے کہو اس چشم حیران کو عیان جب ہر جگہ دیکھون اُسی کے راز نہان کو
فقط دیوانون کے دشمن نہین اطفال تنہا ہین بھرے ہی کوہ بھی یہان پتھرون سے اپنے دامان کو
جھلکے ہین ستارون کی طرح سوراخ سینے کے چھپایا گو کہ جون خورشید مین داغ نمایان کو

جب یہ دونون غزلین گا چکے سمان بندھ گیا پہلے سے زیادہ اہل محفل کی حالت دگرگون ہوئی اُسوقت خواجہ نے نی کو بجانا موقوف کیا بڑے عرصے تک سمان بندھا رہا یہانتک کہ وہ حالت برطرف ہوئی سبکے حواس درست ہوے اہل جلسہ نے خواجہ کو اسقدر انعام دیا کہ خواجہ سے نہ اُٹھ سکا خصوصاً رفیع البخت نے یہانتک کہ رقاصۂ فلک نے اپنے ساز کو روکا بزم سیارگان درہم برہم ہوئی مطربہ شب مع اپنے سازندون کے طرف محفل عیش مغرب کے راہی ہوئی یعنی صبح ہوئی تاریکی شب برطرف ہوئی روشنی روز نے ظہور کیا بت ماہ مشرق نے دریچہ مشرق سے اپنا سر نکالا اپنے نور جمال سے دنیا کو روشن کیا صدائے اذان ہر طرف سے آنے لگی شمعین جھلملانے لگین چراغون کے مُنھ پر زردی چھا گئی یہ عالم دیکھکر صاحبقران نے محفل کے برخاست ہونے کا حکم دیا بس یہ حکم فرماکر بادشاہ کی طرف متوجہ ہوے عرض کیا کہ خداوندا اب آپ تشریف لیجائین جار شبانہ روز ہوے ہین کہ آپنے آرام نہین کیا ہی بس بادشاہ اُٹھے وہ جلسہ برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وضو کیا نماز صبح ادا کی اسکے بعد ہر ایک نے آرام کیا بادشاہ نے بھی بعد فراغ نماز آرام فرمایا صاحبقران و رفیع البخت نے بھی آرام کیا سرداران رفیع البخت جو جلسہ مین آئے تھے وہ اپنے لشکر مین گئے وہان جاکر راحت سے بیٹھے کہ وہ دن وہ رات ان سب کو راحت مین بسر ہوئی صبح کو بادشاہ اسلام نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت رفیع البخت نے صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور حالات سے اُس واقعہ کے آگاہ فرمائین کہ جسکی بابت مجکو خواب مین حکم ہوا تھا کہ زبانی صاحبقران کے معلوم ہوگا بیان فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ ای فرزند آگاہ ہو کہ جبکہ مین طلسم مراۃ العدم کو فتح کرکے طرف لشکر اسلام کے چلا راہ مین مرحلۂ آذری کی سرحد ملی مریخ آفتاب علم

شاہزادۂ طلسم فیروزیہ و بادشاہ طلسم مراۃ العدم قیصر صاف باطن میرے ہمراہ تھے اُنھون نے مجکو اس حال
سے آگاہ کیا کہ یہان سے سرحد طلسم نور آگین کی شروع ہوئی ہی جہان حسین الزمان خدائی کرتا ہی اور یہ مرحلہ
جو کہ اس مقام پر ہی اسکا نام آذر کدہ ہی یہان کی حاکم ملکہ ناوک فگن ہی وہ بہت حسین ہی اس مقام کے عام طور سے
سب لوگ عورت و مرد حسین ہوتے ہین حُسن اس سرزمین پر بیت ہی گویا ان لوگون کے لیے حُسن خلق ہوا ہی یہ سُنکے
مجکو اشتیاق وہان کے باشندون کے دیکھنے کا ہوا اور یہ خیال ہوا کہ اس طلسم کو بھی فتح کر ڈالو ان سب نے منع کیا مگر
مین نے نہ مانا اُسکے فتح کرنے کی تدبیر کی یہانتک کہ نامہ لیکر مریخ کو ملکہ کے پاس روانہ کیا جواب نامہ آیا مقابلہ ہوا آخر کو
صلح ہوئی اب مین نے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ کے آبا و اجداد مرد خدا پرست اور صاحب اسلام تھے کوئی ساحر
تمقام جادو نامے آذر تخت نشین کا دوست تھا ای فرزند اسکی حالت یہ ہی کہ وہ مرحلہ طلسم نہ تھا دریافت کرنے
سے معلوم ہوا کہ نوذر کے رہنے کا مقام تھا تمھاری والدہ و سلیم دونون حقیقی بھائی بہن ہین زہرہ جمال جو کہ تمھاری
والدہ کی وزیرزادی ہی وہ بادشاہ جدید کی دختر ہی نوذر شاہ قبل مین اس مقام کا حاکم تھا اور وہ بادشاہ کہلاتا تھا سلیم
و ناوک فگن اُسکے صلب سے تھے مگر یہ نہ ناوک فگن کو معلوم تھا کہ سلیم میرا بھائی ہی نہ سلیم کو سلیم اپنے کو ملکہ کا نوکر جانتا تھا ملکہ سلیم
کو ملازم تصور کرتی تھی اسکی تفصیل یہ ہی کہ نوذر اورنگ نشین مرد عابد و عامل تھا اُسنے اپنی حفاظت کے لیے اُس
مقام کا بند و بست کیا تھا یہانتک کہ نوذر نے قضا کی اسکی خبر تمقام کو ہوئی اُسنے یہ خبر سُنکے اُس مقام پر سے کوچ کیا اور یہان آکر
نوذر کی زوجہ پر فریفتہ ہوا اُس زن پاک عصمت نے زہر کھا کر اپنی جان دی جب یہ تمقام کو معلوم ہوا یہ ان دونون کو
یعنی ملکہ و سلیم کو چونکہ یہ دونون کمسن تھے اپنے مکان مین لیگیا اور جہان نوذر حکومت کرتا تھا وہان کا خود حاکم ہوا اور
سحر کرکے اُس مقام کو بھی شامل طلسم کیا جبکہ ملکہ و سلیم جوان ہوے تمقام نے دونون کو تعلیم سحر کیا اور کمسن کمسن
لڑکے تلاش کرکے اُنکے لیے مقرر کیے یہانتک کہ ملکہ سحر مین شہرۂ آفاق اور افسون گری مین طاق ہوئین اسی طور سے
سلیم بھی آخر تمقام نے ملکہ کو تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ نشین ہوا سلیم کو منتظم طلسم مقرر کیا اُسی زمانے مین تمقام کے یہان
ایک لڑکی پیدا ہوئی اُسکا نام زہرہ جمال رکھا تھا یہانتک کہ تمقام نے انتقال کیا اب ملکہ خود مختار ہوئی زہرہ جمال کو
اپنا وزیر کیا سلیم کو منتظم طلسم چونکہ تمقام ساحر تھا جو مذہب اُسکا تھا وہی مذہب ملکہ و سلیم و نیز باشندگان طلسم
کا تھا اب ملکہ حکومت کرنے لگین یہ سبب تھا کہ جو ملکہ و سلیم نہ اس امر سے واقف تھے کہ ہم بھائی بہن ہین نہ یہ جانتے تھے
کہ ہمارے آبا و اجداد مسلمان تھے جب ہمکو یہ حال معلوم ہوا مین نے جبکہ سلیم اسیر ہوکر آیا اُس سے بیان کیا سلیم نے
اسکا اقرار کیا ملکہ کہا کہ اس سرزمین پر ایک مقبرہ ہی کہ نام اُسکا مقبرۂ نوذر تخت نشین ہی اکثر لوگ اُسکی زیارت کو
جاتے ہین ای فرزند ملکہ کے باپ ایک مرد خدا پرست و عامل زبردست تھے اُنھون نے اپنے علم رمل کے ذریعہ سے یہ مقام
تیار کیا جب مین گیا ہون اُس زمانے مین ملکہ کا مذہب دریا پرستی تھا ای فرزند سلیم سے جب مین نے یہ تقریر بیان
کی تو اُسنے بھی اسقدر ظاہر کیا کہ وہ مقبرہ جو ہم سُنا گیا ہی کہ نوذر نے اپنی حیات مین تیار کرایا تھا چونکہ وہ مرد عامل و خدا پرست
تھے جب وہ مرے تو اُسی مکان مین دفن ہوے اکثر مرتبہ تمقام نے قصد کیا کہ منہدم کرا دون ممکن نہوا ساحرون نے سحر بھی
کیا مگر کچھ اثر اُس پر نہوا آخر تمقام نے عاجز ہوکر قصد اُسکے دروازے کے کھولنے کا کیا خواب مین ایک مرد بزرگ نے تمقام
سے کہا اسکا دروازہ ابھی نہ کھلیگا ہان جب کوئی فاتحہ خوان آئیگا اور فاتح طلسم نور آگین فتاح طلسم کو کچھ تحفہ
ملینگے اور فاتحہ خوان کو چند نصائح ہونگے گو یہ حال تمقام نے مجھسے نہین بیان کیا تھا مگر مین نے سُنا جب یہ تقریر
سلیم نے کی مین نے سلیم سے کہا کہ تمکو لازم ہی کہ اپنے باپ کی قبر پر فاتحہ پڑھو مذہب اسلام قبول کرو سلیم راضی ہوا مع اپنے
ہمراہیون کے مسلمان ہوا بعض نے اسلام نہ قبول کیا آخر کو ملکہ سے جب صلح ہوئی اور باہم ایک مقام پر صحبت قرار پائی
مین نے سلیم کے ذریعے سے ملکہ کو آگاہ کیا ملکہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست ہی مگر جب تک کوئی دلیل معقول نہوگی مجکو یقین

نہ آئیگا مین نے کہا کہ باشندگان سے دریافت کرو ملکہ نے باشندون کو طلب کرکے دریافت کیا تو کل حال معلوم ہوا
اب ملکہ کو یقین آیا ملکہ بھی مسلمان ہوئی اور سب بھی مسلمان ہوئے مین ملکہ کو لیکر نوذر تخت نشین کے مقبرہ مین گیا
دروازہ کھولا ہم سب اندر گئے فاتحہ پڑھا قبر پر سے ایک کاغذ اور ایک لوح الماس ملی پہلے ایک پرچہ کو پڑھا اسمین
لکھا تھا کہ این اسم اعظم است اسکے بعد دوسرا کاغذ جو دیکھا وہ وصیت نامہ تھا اسمین بعد حمد و نعت کے تحریر تھا
کہ ملکہ نادک فگن تیری زوجہ ہی اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ طلسم نور آگین کو فتح کرے گا اور یہ تختہ الماس
جوہری اُس فاتح طلسم کے کام کی ہی کیونکہ یہ ہر مشکل مین کام آئیگی صاحبقران نے جو عبارت وصیت نامہ کی تھی
سب بیان فرمائی اور بعد اسکے اپنا ملکہ کو لیکر لشکر مین آنا ملکہ کے ساتھ عقد کرنا ملکہ کا طرف اس مرحلہ کے جانا اور
اپنا ہمراہ صاحبقران کے طرف طلسم آئینہ کے جانا بیان فرمایا یہ فرما کر وہ وصیت نامہ اور وہ تختہ الماس رفیع البخت
کو دی اور فرمایا کہ اے فرزند یہ تمھارے کام کی ہی اب تمکو لازم ہی کہ تم اپنے نانا کے خون کا عیوض لو رفیع البخت نے
عرض کیا کہ اگر فضل خداوند کریم شامل حال ہی اور آپکا اقبال یاور ہی تو مین طلسم کو فتح کرونگا اب آپ مجکو اجازت
دین کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون بعد اسکے حاضر خدمت ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تو جدا کرنے کو دل نہین چاہتا
ہی مگر مجبور ہون کہ تمکو بھی ہدایت ہوئی ہی اور مجکو بھی بسم اللہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا رفیع البخت نے عرض کیا
یہ غلام کل یہان سے کوچ کرے گا بعد اس تقریر کے رفیع البخت نے اپنے سردارون سے کہا کہ کل بوقت سحر لشکر
میرا تیار رہے مین کل یہان سے طرف طلسم نور آگین کے کوچ کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ بعد تھوڑے عرصہ کے
بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا سب اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے فرزند کو لیکر آئے وہ دن اور رات
ساتھ اپنے فرزند کے بسر کی یہان سردارون نے آکر لشکر مین حکم دیا کہ آقا کا حکم ہی کہ صبح کو تیار رہو ہم یہان سے
کوچ کرینگے چنانچہ لشکر مین اسیوقت سے بندوبست ہونے لگا تھا وہ رات اُسی بندوبست مین تمام ہوئی سحر ہوئی
بوقت سحر ادھر تو لشکر تیار ہوا اودھر بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے صاحبقران بھی تشریف لائے مع اپنے فرزند کے
جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت رفیع البخت نے عرض کیا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین کوچ کرون کیونکہ دن
چڑھتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ دیر نہ کرو یہ سُنکے رفیع البخت اپنے مقام پر سے اُٹھے پہلے بادشاہ کے
روبرو آئے رخصتی سلام کیا بادشاہ نے گلے سے لگایا پیار کیا فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا تمھاری جدائی کا
بہت بڑا صدمہ ہوا ہی پھر بادشاہ سے رخصت ہوکر صاحبقران کے روبرو آئے انکو بھی سلام کیا انھون نے بھی گلے سے
لگایا پیار کیا بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی پھر تو ہر ایک سے ملے اور رخصت ہوکر اپنے سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ
آئے چند سردار و عزیز صاحبقران بھی ہمراہ تھے اپنے مرکب پر سوار ہوئے صاحبقران بھی خود الفت پدری سے
تا حد لشکر ہمراہ تشریف لائے جب رفیع البخت نے تسمین دین تو فرزند کو گلے سے لگاکر رخصت کیا بادشاہ نے
بھی پردے بارگاہ کے اُٹھا دیئے تھے ملاحظہ فرما رہے تھے جب صاحبقران واپس آئے اُدھر رفیع البخت
مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر مین پہونچے جو سردار و عزیز صاحبقران آئے تھے اُنسے رخصت ہوئے وہ طرف
اپنے لشکر کے روانہ ہوئے رفیع البخت اپنے لشکر کو لیکر طرف صحرا کے راہی ہوئے چونکہ انکا لشکر تیار تھا جہانتک
لشکر کا سامنا رہا صاحبقران و بادشاہ اُسی طرف دیکھا کیئے راوی نازک خیال تحریر کرتا ہی کہ اب حال رفیع البخت
آئندہ کی جلد مین تحریر ہوگا انکا طلسم کو فتح کرنا اور اسکے کل حالات اور واقعات و عجائبات طلسم و نیر نجات جو کہ
آجتک ناظرین کی نظر وسیع سے نہ گذرے ہونگے وہ تحریر ہونگے اس طلسم کی نئی نئی داستانین ہین جسے ناظرین
ملاحظہ فرمائینگے تو لطف اُٹھائینگے انشاء اللہ تعالیٰ طلسم نور آگین کی حالت و طلسم آفتاب سلیمانی
کی حالت آئندہ جلد مین تحریر ہوگی اور واقعات نئے نئے یہ سب داستانین جدا ہین اب رفیع البخت کو

طرف طلسم نور آگین کے روان رکھا جاتا ہے یہ داستان اس مقام پر ترک ہوتی ہے دیکھیے اب اسکی کب نوبت آتی ہے اب عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران و سمندر شاہ کے پھیرتا ہون اور یہان کی داستان تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین

اب تتمہ حال سمندر شاہ تحریر ہوتا ہے اُسکے بعد دیگر حالات تحریر ہونگے اور آمد مددگاران سمندر شاہ و عیاران خواجہ ثالث کی تحریر ہونگی و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے یون تحریر کیا ہے کہ جب سمندر شاہ اُس مقام پر سے کہ جہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اس خیال سے مع اپنے سرداروں کے سمندر یہ کو چلا گیا تھا کہ میں ابھی مقابلہ نہ کرونگا جب تک کہ میرے مددگار نہ آلینگے پیدا خل شہر ہوا مگر اسنے چند ہرکارے سحر کے مقرر کیے تھے کہ یہان کی حالت کی مجکو خبر دین یہ جب شہر مین ہو نچا اسنے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے اور جو سردار ہمراہ نہ تھے وہ بھی آئے دربار آراستہ ہوا یہ تو یہان اس فکر مین تھے کہ دیکھیے کیا خبر آتی ہے وہان جب جنگ فتح ہوئی کچھ سپاہ فرار کر گئی کچھ باقی رہی اُسنے دین اسلام قبول کیا صاحبقران اپنی فرودگاہ پر نقابدار اپنی فرودگاہ پر گئے ہرکارے سمندر شاہ کے یہ حال دریافت کر کے داخل شہر ہوے دربار مین آئے سمندر کو بدعا دی اور کل حال عرض کیا سمندر کو بڑا صدمہ ہوا اپنے اُستاد سے کہا کہ پہلے ہی مجکو یقین ہو گیا تھا کہ لڑائی بگڑ گئی خیر دیکھا جائیگا میرے مددگار آلین تو مین مقابلہ کرون سمندر شاہ نے پوچھا کہ نقابدار سرخپوش بھی ہے یا گیا انھون نے عرض کیا کہ وہ تو چلا گیا مگر نقابدار سبز پوش سے اور صاحبقران سے کل مقابلہ ہوگا سمندر شاہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور جو کچھ وہان گذرے اُسکی ہمکو آکر خبر دو کہ نقابدار سے اور صاحبقران سے کیا فیصلہ ہوا ہرکارے تو اُدھر کو گئے سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا وہ رات تو بسر کی صبح کو پھر دربار کیا سب حاضر ہوے وہ جو لشکر قسیم و جسیم کا جنگ مغلوبہ سے بھاگ گیا تھا وہ صحرا مین بسبب اہل اسلام کے پوشیدہ ہوا تھا شب کو موقع پاکر اور جمع ہو کر طرف سمندر یہ کے چلا تھا بوقت سحر داخل شہر ہوے چند سردار جمع ہو کر دربار مین سمندر شاہ کے آئے عرض کیا کہ ہم لوگ لشکر قسیم کے ہین اور ہمارے ہمراہ لشکر بھی ہے ہمکو کیا حکم ہوتا ہے کیونکہ ہمارے افسر و بادشاہ تو آپ پر نثار ہوے اب ہم کدھر جائین یہ سُنکے سمندر نے جوابدیا کہ تم لوگ سب میرے ملازم ہو مین نے تم سب کو مع لشکر کے ملازم کیا جب تم اُنکے ملازم تھے اب میرے ملازم ہو تم پریشان نہو تمہاری خاطر داری مین کمی نہ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ ان سب کو خلعت دو خلعت دیا گیا لشکر کو انعام دینے کا حکم ملا اور حکم دیا گیا کہ یہ لشکر ہمارے لشکر مین شامل ہو جو کہ زخمی ہون اُنکا علاج کیا جائے اُنکو تنخواہ خزانہ شاہی سے دی جائے یہ جو حکم دیا سب لشکر کو انعام ملا لشکر چھاؤنی مین گیا سردارون کو مقام رہنے کو ملے جو کہ زخمی تھے اُنکا علاج ہونے لگا جب سمندر یہ بندوبست کر چکا تو عشاق سے کہا کہ اُستاد نہ معلوم کیا ہوا کیونکہ نقابدار سے اور صاحبقران سے مقابلہ تھا عشاق نے جوابدیا کہ ہرکارے گئے ہوے ہین وہ خبر لیکر ضرور آئینگے جو حال وہان گذرے گا یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ ہرکارے حاضر ہوے اُنھون نے کل حال عرض کیا جو کچھ مذکور ہو چکا ہے عرض کیا کہ وہ نقابدار فرزند صاحبقران تھا کوئی ملکہ ناوک فگن ہے اُسکے بطن سے پیدا ہوا ہے اُسکی دعوت صاحبقران نے کی اسکے ملنے کا جشن خوشی کیا ہے سمندر نے کہا کہ کیا خوب تو ہم یہ خیال کرتے تھے کہ صاحبقران کو نقابدار ضرور قتل کرے گا یہان دوسرا واقعہ ہوا وہ بھی عزیز صاحبقران اور کیسا عزیز کہ فرزند اور مددگار صاحبقران کا پیدا ہوا خیر تم لوگ جاؤ اور یہ دریافت کرو کہ اب صاحبقران کا کیا قصد ہے طرف شہر کے تو نہین کوچ کرتے ہین وہ ہرکارے انعام لیکر پھر طرف لشکر

صاحبقران کے آنے یہان سامان جشن تھا ہر کارے تو یہان رہنے لگے کہ دیکھین ادھر سمندر نے ایک ساحر سے
کہا کہ ای پرند جادو تم اسیوقت طرف کوہ زمرد کے جاؤ وہان کا حاکم زمرد جادو و بڑا زبردست ساحر ہی اسکو
میری طرف سے پیام دینا کہ تم کیا غافل بیٹھے ہو تمھارے پہاڑ کے قریب لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اور ایک مقابلہ
بھی ہوا انکو اسکی خبر بھی نہوئی نہ تمنے ہماری خبر لی بڑے افسوس کا مقام ہی کہ تم ہمارے مطیع ہو کر ایسے بیخبر ہو کہ ہمپر
یہ مصیبت پڑے اور تم خبر نہ لو دور دور سے تو لوگ آکر کمک کرین اور جو کہ قریب ہون وہ خبر نہ لین پیغام ملنے
رنگ ہی آگاہ ہو کہ قسیم و جسیم و سلیم و حلیم یہ چارون بھائی ہاتھ سے لشکر اسلام کے مارے گئے انکے لشکر نے
شکست کھائی کوہ ظلمان کی رونق مٹ گئی اسکے سوا وہ پہاڑ غم و الم و طوفان رنج و غم کے ہمپر پڑے ہین کہ جنکا بیان
نہین ہو سکتا اگر تمنے خبر نلی یہ کیسے تم ہمارے شریک رہے ہوا خواہ ہمارے بھائی یہ لڑائی کوئی ملک کے بابت نہین ہی
بلکہ بابت ترک مذہب کے ہی اگر تم لوگون نے کمک نہ کی تو یاد رکھو کہ سمندر یہ کا نشان نہ ملے گا ایسا برباد ہوگا
کہ تم لوگون کو کوئی کنارہ ایسا نہ میسر ہوگا کہ اپنی کشتی حیات کو گذرا لو ایسے ورطۂ ہلاکت مین پڑو گے اور دریاے
قضا مین غرق ہوگے کہ پھر ٹھکانا نہ ملے گا پھر کوئی تدبیر بن نہ پڑے گی ابھی کوئی خرابی نہین ہوئی ہی ابھی تک اسی طور سے
سب بند و بست ہی لہذا کمک کرو یہ وقت کمک ہی بہت جلد آؤ تا کہ مین لشکر کشی کرون یہ کہکر پرند جادو کو
طرف کوہ زمرد کے روانہ کیا اور چند نامے اور تحریر کرائے جو کہ ان اطراف کے حاکمون کے نام تھے چونکہ یہ لوگ بہت
قریب تھے اس سبب سے انکو اسوقت نامے نہین لکھے تھے ایک نامہ بنام آفاق جادو جو کہ قبل مین وزیر افراسیاب
بسبب نیک نامی و خیرخواہی کے ایک ملک کا بادشاہ ہوا ہی بہت بڑا ساحر زبردست ہی اسکی زوجہ بھی بڑی
ساحرہ ہی اور حسین و خوبصورت ہی اور ایک نامہ بنام چربک روئین تن و خربک روئین تن و اربک
سنگدل کے روانہ کیا یہ ہی مضمون تھا جو کہ زبانی پرند کے زمرد کو کہلا بھیجا ہی مگر آفاق کے نامے کا یہ
مضمون تھا کہ ای آفاق جادو تم تو میرے قوت بازو و قوت دل ہو میرے اوپر یہ وقت سخت پڑا ہی لہذا اسوقت مین
تمکو میری مدد کرنا ضرور ہی لہذا میری کمک کرو ایک وقت مین تم اس ملک کے وزیر رہے ہو تمکو بھی اس سے
محبت ہوگی لہذا یہ ملک تباہ ہوتا ہی تمکو خبر لینا لازم ہی تھوڑی تحریر کو بہت جانو یہ تحریر کرکے ایک طائر سحر کے
گلے مین باندھ کر اسکو روانہ کیا اور ایک طائر سحر کو طرف چربک و خربک و اربک کے روانہ
کیا یہ دونون طائر اڑ کر روانہ ہوے اسکے بعد سمندر نے دربار برخاست کیا اب راوی پہلے حال پرند کا
بیان کرتا ہی کہ پرند زمرد کوہ پر پہونچا زمرد جادو اپنے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اسکے سب سردار حاضر تھے کہ
پرند جاکر پہونچا اسی دن زمرد نے پرچۂ اخبار دیکھا تھا اسمین کل حال جنگ و آمد لشکر اسلام تحریر تھا زمرد
اپنے سردارون سے کہ رہا تھا کہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ بادشاہ نے قسیم وغیرہ کو طلب کیا جو لوگ کہ فاصلے پر
حکومت کرتے تھے اور مجھکو نہ طلب فرمایا کہ مین بالکل قریب ہون یہ کیا امر ہی ایک اہل دربار نے عرض کیا
کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ لوگ تو قریب ہین جب پرچۂ اخبار دیکھینگے خود براے مقابلہ
و براے کمک آئینگے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے انکو طلب کرنے کی کیا ضرورت ہی اسی سبب سے
نہین نامہ لکھا زمرد جادو نے کہا کہ یہ امر تو سچ ہی مگر خبر تو کرنا ضرور تھی یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ پرند
آکر پہونچا زمرد جادو کو سلام کیا زمرد جادو نے پوچھا کہ ای پرند جادو کدھر آئے بادشاہ کا
مزاج تو اچھا ہی پرند جادو نے کہا کہ مین بادشاہ کا روانہ کیا ہوا آیا ہون بادشاہ نے آپکی خدمت
مین روانہ کیا ہی آپکے مزاج کی کیا حالت دریافت کرتے ہو آجکل بادشاہ بڑی زحمت مین ہین کہ انہین
اہل اسلام نے لشکر کشی کی ہی مقابلے ہو رہے ہین بادشاہ نے آپکے پاس بھیجا ہی اور یہ پیام دیا ہی یہ کہکر

وہ پیام جو کہ سمندر شاہ نے اُس سے زبانی کہا تھا بیان کیا اُسنے سُنکے جواب دیا کہ میری طرف سے بادشاہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ مجکو بالکل اس حال کی خبر نہ تھی اسکا سبب یہ تھا کہ آجکل مین ایک سحر تیار کر رہا تھا اُسکے تیار کرنے کی ضرورت سے اپنے مقام پر سے چلا گیا تھا اُسمین یہ شرط تھی کہ کوئی میرے پاس نہ آئے پھر کیونکر مجکو خبر ہوتی بدین سبب اس حال سے مین آگاہ نہوا ورنہ ضرور حاضر ہوتا آپ اطمینان فرمائین مین مع اپنے لشکر کے حاضر ہوتا ہون کیونکہ ہمپر آپکی کمک فرض ہے اور ہم لوگ تو آپکے بندے ہین اور غلام ہین ہم لوگ کسی قسم کا غدر نہین کر سکتے ہین اور بھلا اہل اسلام کیا غلامان سرکار وجان نثاران شہریار سے مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین ایسے بھاگینگے کہ جائے پناہ نہ ملے گی اور بہت عجز و انکسار کے کلمے کہے اور پرند کو انعام دیکر رخصت کیا وہ اُسیوقت زمرو کوہ سے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہان بعد جانے پرند کے زمرو نے اپنے سرداروں سے کہا کہ اب مجکو لازم ہے کہ مین جا کر بادشاہ کی کمک کرون مگر یہ خیال ہوتا ہے کہ بادشاہ یہ خیال کرے گا کہ جب ہمنے آگاہ کیا تو یہ آیا اس سے بہتر یہ ہے کہ کوئی تحفہ برائے نذر بادشاہ ایسا لیجاؤن کہ جسکے سبب سے بادشاہ کی نگاہ مین میری عزت و قدر ہو تم لوگ بتاؤ کہ کیا تدبیر کرون اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ فکر فرمائین جو ہمسے ارشاد ہو ہم بجالائین زمرو جادو نے کہا کہ میری رائے مین ایک فکر آئی ہے وہ یہ ہے کہ کسی طور سے کچھ سردار لشکر اسلام کے اگر ہاتھ آ جائین تو اُنکو لیجا کر نذر دون اہل دربار نے عرض کیا کہ یہ رائے آپکی بہت ٹھیک ہے یہ اس فکر مین ہے اسکو اس فکر مین رکھا جاتا ہے اُدھر وہ طائر جو کہ طرف آفاق کے نامہ لیکر روانہ ہوا تھا چلا جاتا ہے آفاق اپنے شہر آفاقیہ مین تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہے زوجہ اُسکی برابر اُسکے تخت کے کرسی جواہر نگار پر متمکن ہے اور سب سردار حاضر ہین کہ آفاق نے اہل دربار سے و نیز اپنی زوجہ سے کہا کہ بہت دنون سے کچھ حال شہر سمندریہ کا نہ معلوم ہوا کہ کیا حال ہے اُسکی زوجہ ملکہ آئینہ اندام نے کہا کہ کیا خبر آتی کوئی نئی بات ہوتی تو خبر آتی آفاق نے کہا کہ اے ملکہ مین نے سُنا ہے کہ لشکر اسلام قریب دریائے سبز رنگ آگیا ہے آئینہ اندام نے کہا کہ یہ خبر بالکل غلط ہے یہ ممکن نہین ہے کیونکہ اُسکے محافظ بڑے بڑے ساحران زبردست ہین آفاق نے کہا کہ داروغہ کتب خانہ کو تو طلب کرو اُس سے پرچۂ اخبار طلب کر کے دیکھا جائے کہ کیا حال تحریر ہے بس اُسیوقت داروغۂ کتب خانہ نے سب پرچۂ اخبار حاضر کیے اب جو آفاق نے اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا اُسمین اول سے حال تحریر تھا لشکر اسلام کا قریب دریا فرود کش ہونا صنوبر شاہ سے ملاقات ہونا دیوانون کا آنا اُنسے مقابلہ ہونا اُنکا زیر ہونا اور مسلمان ہونا صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا یہانتک کے ابتدا سے اور اُس مقام تک کہ جہانتک لشکر قسیم وغیرہ سے مقابلہ ہوا تھا اور لشکر قسیم نے شکست کھائی تھی سب پرچۂ اخبار سے ثابت ہوا یہ حال دیکھکر آفاق نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس سمندریہ تباہ ہوگیا دریائے سبز رنگ مٹ گیا ساحران و ملیحان ماری گئین آفتاب سپہ سالار سمندر شاہ قتل ہوا سہراب شریک اہل اسلام ہوا بلکہ ملکہ عزالان دختر آفتاب بھی شریک ہو گئی ہے یہ واقعات گذرے ہین قسیم و جسیم وغیرہ سے سمندریہ پر مقابلہ ہوا تھا وہ بھی مارے گئے لشکر نے شکست کھائی ہمکو خبر بھی نہوئی یہ انقلاب ہوگئے اور ہم بالکل غافل رہے اب ہمکو لازم ہے کہ ہم بادشاہ کی کمک کرین اُسکی زوجہ نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم جا کر کمک کرین جبکہ اُنھون نے ہمکو آگاہ نہ کیا تو کیا ضرورت ہے کہ ہم بیکار کو اُنکی کمک کرین جبکہ اُنھون نے ہمکو غیر اور اپنا دشمن خیال کیا کہ جو ہمکو اس حال سے آگاہ نہ کیا آفاق نے کہا ملکہ

یہ سبب نہین ہی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ کونسی لڑائی ہی کہ جسکی خبر کو دن یہ
لوگ اس مقابلے کو سر کر لینگے مگر ہمکو لازم ہی کہ ہم جا کر کمک کرین کیونکہ اس سرکار کے نمک خوار ہین اگر یہ
سرکار مٹ گئی تو ہماری بھی حکومت مٹ گئی اُسکی زوجہ نے جواب دیا کہ میری تو مرضی نہین ہی آفاق نے
کہا کہ اے زوجہ مین مین کیا کہتا ہون اگر تمھاری مرضی نہین ہی تو میری بھی مرضی نہین ہی خیر دیکھا جائیگا اگر
بادشاہ ہم سے سوال کریگا کہ تمکو اس امر کی خبر ہوئی تھی اور تمنے کمک نہ کی اُسکا جواب دیدیا جائیگا ہمکو
اُسنے کوئی خوف نہین ہی ملکہ نے کہا کہ ہم کوئی اُنکا دیا تو کھاتے نہین ہین جو خوف کرین یہان تو یہ گفتگو باہم
میان بی بی مین ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ ایک سناٹا ہوا اور ایک طائر آ کر گود مین آفاق کی بیٹھا جب آفاق
نے دیکھا تو اُسکے گلے مین نامہ بڑا ہوا تھا آفاق نے وہ نامہ اُسکے گلے سے کھولا اُسکے لفافہ کو چاک کرکے پڑھا وہ
نامہ سمندر شاہ کی طرف سے تھا وہ ہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی جب نامہ پڑھ چکا تو
آفاق نے اہل دربار اور اپنی زوجہ سے کہا کہ دیکھا تم لوگون نے آخر مجکو بادشاہ نے طلب فرمایا
اب تو مجکو لازم ہی کہ برائے کمک جاؤن اُسوقت اُسکی زوجہ نے کہا کہ اب مین نہین منع کرتی ہون اب
ضرور چلنا چاہیے یہ جو اُسکی زوجہ نے کہا اُسیوقت آفاق نے اُس نامہ کا جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا
نامہ پہونچا مین ایک سال سے ایک شادی مین مبتلا تھا مجکو ان حالات کی بالکل خبر نہ تھی دوسرے مین سحر
بھی تیار کر رہا تھا اپنے ملک مین نہ تھا بلکہ ایک صحرا مین مع اپنی زوجہ کے مقیم تھا اس سبب سے ان خبرون
سے مین آگاہ نہوا ورنہ ضرور آپکی کمک کے لئے حاضر ہوتا کیونکہ مین تو نمکخوار ہون مجپر حق نمک ہی ضرور مین
اُسکو ادا کرتا بس اب معلوم ہوا ہی مین مع لشکر کے حاضر ہوتا ہون معاف فرمائیگا یہ تحریر کرکے اُسی طائر کے گلے
مین نامہ باندھ دیا اور سحر کیا کہ وہ طائر جواب نامہ لیکر روانہ ہوا بعد روانہ کرنے جواب کے آفاق اب بندوبست
چلنے کا کرنے لگا لشکر جمع کرنے لگا یہ تو اس بندوبست مین مصروف ہی اُدھر دوسرا طائر نامہ لیکر جیر بک و خر بک
وار بک کے پاس پہونچا اُنکو بھی نامہ دیا وہ بھی اس خیال مین بیٹھے ہوئے تھے کہ جب بادشاہ طلب کرینگے
تو جائینگے کہ وہ طائر نامہ لیکر پہونچا اُنکو نامہ دیا اُنھون نے نامہ پڑھا جواب تحریر کیا کہ ہم روانہ ہوتے ہین
اور برائے کمک حاضر ہوتے ہین یہ لکھا اُس طائر کے گلے مین ڈالکر روانہ کیا اور خود اُسیوقت سے سامان سفر مین
مشغول ہوئے اور جب سب سامان ہو گیا اپنے لشکر کو لیکر بجمعیت ساٹھ ہزار ساحران غدار و سواران نابکار کے
طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا اُدھر آفاق بھی اپنا بندوبست کرکے مع اپنی
زوجہ کے لشکر قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے ساحرون کا لیکر روانہ ہوا ہی انکا حال آئندہ تحریر ہوگا دوسرے
دن جو سمندر نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے عشاق وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے کہ سمندر نے کہا کہ نہ وہ سرکار کے
خبر لیکر آئے کہ کیا گذری نہ وہ طائر جواب نامہ لیکر آئے نہ پرند واپس آیا کہ وہ زمرد سے یہی گفتگو ہو رہی تھی
کہ پرند آ کر پہونچا اُسنے جو جواب کہ زمرد جادو نے دیا تھا بیان کیا سمندر نے کہا خیر آئے تو کہ وہ طائر جواب نامہ لیکر
آئے سمندر کو جواب نامہ دیا اُسنے وہ جواب پڑھا خوش ہوا اور کہا کہ اے استاد آفاق بھی مع لشکر کے آتا ہی
یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی سوائے میرے اور کسی سے نہین زیر ہو سکتا ہی مین اسکا ہم پلہ ہون اسی سبب سے
تو مین نے درجہ وزارت سے اسکو بادشاہ کر دیا عشاق نے کہا کہ جبکہ آفاق آتا ہی تو اسکو لشکر کے ہمراہ کرکے برائے
مقابلہ روانہ کرنا تم ابھی نہ جانا سمندر نے کہا کہ یہ ہی مین نے بھی خیال کر لیا ہی سمندر نے کہا کہ جیر بک وغیرہ بھی آتے ہین
عشاق نے کہا کہ اب سب آئینگے ہر ایک اپنے مقام سے روانہ ہو چکا ہوگا ان سب کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی کہ آن
ہرکارون نے آ کر سمندر سے بیان کیا کہ اے بادشاہ چار یوم تک جشن خوشی برپا رہا پانچوین دن صاحبقران نے

دربار کیا نقابدار نے اجازت چاہی اُن ہرکارون نے کل حالت بیان کی یعنی رفیع البخت کا اجازت
طلب کرنا صاحبقران کا کل حال مرحلۂ آذری کا بیان کرنا وصیت نامہ کے بموجب اجازت دینا بس
نقابدار یعنی رفیع البخت کا مع لشکر طرف طلسم نور آگین کے روانہ ہونا بیان کیا یہ خبر سُنکے سمندر خوش ہوا
اور کہا کہ یہ بلا تو یون دفع ہوئی خوب ہوا کہ نقابدار چلا گیا اب صرف صاحبقران ہین مقابلہ کرلیا جائیگا زیادہ تر
تو خوف ان نقابدارون کا تھا کہ انکے اوپر سحر اثر نہین کرتا ہی اُن ہرکارون کو انعام دیا دریافت کیا کہ اب
کیا قصد ہی صاحبقران کا انھون نے عرض کیا کہ ابھی تو وہ اس صدمے مین مبتلا ہین کوئی قصد معلوم نہین ہوتا ہی
سمندر نے کہا جاؤ جو امر درپیش ہو وہ آکر بیان کرنا وہ ہرکارے پھر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے راوی بیان
کرتا ہی کہ جب نقابدار سبزپوش یعنی رفیع البخت طرف طلسم کے روانہ ہوئے بعد انکے جانے کے صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کیجائے یا تو نامہ بنام سمندر جادو تحریر کیا جائے یا یہان سے مع لشکر کے کوچ
کرکے شہر پر یورش کیا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے نامہ تحریر کیا جائے اُسکا جواب آئے تو پھر شہر پر یورش کیا جائے
یہ جو بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے نامہ تحریر کیا جائے اُسکے بعد یورش کیا جائے صاحبقران نے حکم دیا کہ دبیر کو طلب کرکے
ایک نامہ بنام سمندر شاہ تحریر ہو یہ جو حکم صاحبقران نے دیا اسوقت سہراب نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو سہراب نے عرض کیا کہ ابھی حضور نامہ نہ تحریر کرین بلکہ شہر پر یورش بھی
نہ کرین کیونکہ سمندر دیکھ گیا ہی ضرور یا تو خود برائے مقابلہ آئیگا یا کسی کو برائے مقابلہ روانہ کریگا یہ تو اُسکو معلوم ہی کہ لشکر
قسیم وغیرہ نے شکست کھائی وہ کسی نہ کسی بندوبست مین ہوگا ایک ہفتہ تک انتظار فرمایئے اُسکے بعد خواہ نامہ
تحریر فرمایئگا خواہ شہر پر یورش فرمایئگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا کیا سبب ہی سہراب نے عرض کیا کہ بلکہ
میرے نزدیک تو بہتر ہوگا جو بعد اس ہفتہ کے بدون اطلاع شہر پر یورش کیا جائے کیونکہ اگر آگاہ کرکے یورش کیا جائیگا
تو خرابی ہوگی وہ سحر سے بندوبست کریگا گرد شہر حصار سحر کریگا اُسکے دفع کرنے مین ایک زمانہ صرف ہوگا جب وہ دفع
ہوئےگا تو کہین مقابلہ ہوگا یا وہ نہ طاق سے کمک طلب کریگا اگر اُس مقام پر سے کمک آگئی تو پھر خرابی ہوگی آئندہ
آپکو اختیار ہی جو میرے نزدیک امر مناسب تھا مین نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین یہ تو نہ کرونگا کہ آگاہ
نہ کرون اور یورش کردون ہان یہ ضرور کرونگا کہ بعد ایک ہفتہ کے نامہ تحریر کرونگا جیسا جواب آئیگا ویسا کیا جائیگا
اگر سمندر نے اطاعت کی تو خیر یا مقابلے کو آیا تو خیر یا مین نے یورش کیا اگر اُسنے حصار سحر کیا تو اُسکو دفع کرینگے یا نہ طاق
سے کمک آئی اُنسے بھی مقابلہ کرینگے ہم کسی امر مین بند نہین ہین نہ ہم کسی سے خوف کرتے ہین ہماری نظر خدا پر ہی وہی
ہمارا حامی و مددگار ہی نہ ہمکو اس امر کا خوف ہی کہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر شعر۔ سر می بحکم زتمشیر حبیب +
ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + دیگر۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + کوئی مقام ہراس
و خوف کا نہین ہی وہ سب مشکلین آسان کردیگا خیر اس ہفتہ بھر مین لشکر آسودہ ہو جائیگا جو جو کہ مجروح
ہین وہ اچھے ہو جائینگے یہ فرما کر خاموش ہو رہے کہ شہنشاہ و امیر الزمان و جمشید بن داراب سیمین زرہ
و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ ابھی تو ایک ہفتہ مقابلہ موقوف ہی لہذا اگر اجازت ہو تو ہم لوگ شکار کھیل
آئین کیونکہ اس صحرا مین شکار بہت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ شکار کی کیا ضرورت ہی کیونکہ یہ مقام غیر ہی اور
ساحرون کا مقام ہی کیا ضرورت ہی کوئی آفت مین مبتلا ہو تو خرابی ہو کیونکہ یہان سب دشمن ہین انھون عرض کیا کہ
ہم دن بھر شکار کھیلا کرینگے شب کو لشکر مین چلے آیا کرینگے کوئی مقام خوف و خطر نہین ہی آپ اطمینان رکھین جب
یون سب نے عرض کیا اُسوقت صاحبقران نے مجبور ہو کر سب کو اجازت دی اُسکے بعد دربار برخاست
کیا وہ لوگ کہ جنھون نے اجازت شکار کی تھی وہ اپنے سردارون کو لیکر برائے شکار روانہ ہوئے یہ لوگ صحرا مین

شکار کھیلنے لگے یہ لوگ تو ہر روز شکار کو جاتے ہین دن بھر شکار کھیلتے ہین شب کو لشکر مین چلے آتے ہین اور اپنے
لشکر مین آکر آرام پذیر ہوتے ہین یہان تو یہ بندوبست ہر اُدھر سمندر شہر کی ہر روز خبر منگاتا ہر کہ کیا حال گذرتا ہر
لشکر اسلام کس فکر مین ہر ایک دن کا ذکر ہر کہ سمندر دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ابر گلنار ایک طرف سے
پیدا ہوا اہل دربار نے اُس ابر کو دیکھکر کہا کہ اے بادشاہ یہ ابر کیسا اُٹھا ہر بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہر کہ کوئی
ساحر کمک کو میری آتا ہر کہ وہ ابر قریب دربار سمندر شاہ کے شق ہوا اُس سے تخت سحر پیدا ہوا دیکھا کہ جمشید
آفاق مع اپنی زوجہ کے سوار ہر اور عقب مین لشکر بیشمار ہر بس آفاق لشکر کو بیرون دربار ٹھہرا کر خود تخت سحر
کو بڑھا کر دربار مین آیا مجرا گاہ پر سے سمندر شاہ کو سلام کیا جیسے سمندر نے آفاق کو دیکھا خوش ہو گیا چہرہ
مارے خوشی کے سرخ ہو گیا نیم قد تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا سب اہل دربار سے کہا کہ وہ شخص آیا کہ جس سے میری
قوت زیادہ ہو گئی میرے بازو قوی ہو گئے یہ جو سمندر نے کہا آفاق نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ آپکی ذرہ پروری ہر
مین کب اس لائق ہون یہ سب غلام نوازی ہر سمندر شاہ نے جوابدیا کہ مین تمکو اپنے بھائی کے برابر جانتا ہون
یہ جب کلام ہو چکے آفاق اور اہل دربار سے ملنے لگا کہ آئنہ اندام زوجۂ آفاق نے سمندر کو سلام کیا جب
آفاق سب اہل دربار سے مل چکا اُسوقت پھر طرف سمندر کے متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ مجکو کیا حکم ہوتا ہر
سمندر نے جوابدیا کہ تم اپنے تخت کو برابر میرے تخت کے بچھاؤ بس تخت آفاق کا برابر تخت سمندر کے آراستہ ہوا
آفاق مع اپنی زوجہ کے اُس تخت پر بیٹھا اور سب سرداران کے اپنے اپنے مرتبہ سے دربار مین سمندر شاہ کے
بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت آفاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ حکم نامہ حضور کا پہونچا یہ خاکسار فوراً راہی
ہوا مع اپنے لشکر کے مگر مین حال سے ان امرون کے بالکل آگاہ نہ تھا دوسرے یہ امر ہر کہ آپنے پہلے کیون نہ اس
حقیر کو یاد فرمایا جو اسقدر اس معرکہ کو طول ہوا مین آکر اور اُس پار دریاے سبز رنگ کے جا کر قصہ تمام کرتا
ایک کو زندہ نہ رکھتا یا یہ ہوتا کہ وہ لوگ اطاعت قبول کرتے اسقدر طول نہوتا یہ جو آفاق نے کہا
سمندر شاہ نے اول سے آخر تک سب قصہ بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس خیال سے تمکو آگاہ نہ کیا اور
نہ طلب کیا کہ یہ لوگ ساحر نہین ہین جب ساحر نہین ہین تو انکا مقابلہ کرنا کیا مشکل امر ہر ایک حملہ مین
سب کا کام تمام ہو گا ساحر غیر ساحر کو ایک پل مین قتل کر سکتا ہر مین نے خیال کیا کہ یہ لوگ کافی ہین جب
طول ہوا تو مین نے اور سب کو طلب کیا تمکو اس سبب سے ہمنے طلب کیا کہ تمھارا جانا انکے مقابلے مین میرا جانا ہر جبکہ
مجکو مقابلہ کرتے ہوئے عار و ننگ ہر تو آفاق کو بھی ضرور ہو گا یہ خیال کر کے مین نے تمکو آگاہ نہ کیا اب جب مین نے
دیکھا کہ یہ امر حد سے زیادہ گذر گیا اب بدون میرے جائے یہ کام سرانجام نہ پائیگا بس مین نے خیال کیا
کہ کسی کو یہان کا بادشاہ کرون اور خود براے مقابلہ جاؤن چنانچہ فکر کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ
آفاق کو طلب کر کے یہان کا بادشاہ کرون اور خود براے مقابلۂ اہل اسلام جاؤن بس مین نے
تمکو طلب کیا اب تم یہان کی حکومت کرو مین اہل اسلام کے مقابلے کو جاتا ہون آفاق نے جوابدیا
کہ حکومت آپکو مبارک رہے یہ جان نثار براے مقابلہ جائیگا میری موجودگی مین آپ کیون جائین
جبکہ ہم ایسے جان نثار و سر فدا کرنے والے موجود ہون سمندر شاہ نے جوابدیا کہ مین یہ خیال کرتا ہون
کہ تمکو اُنکے مقابلہ سے عار ہو گا مین خود کیون نہ جا کر مقابلہ کرون اور تم یہان حاکم رہو بلکہ تمھارے یہان
رہنے سے ایک یہ امر ہو گا کہ شہر کا بخوبی بندوبست ہو گا میری موجودگی سے زیادہ ہو گا میرے نزدیک
مناسب ہر کہ تم یہان قیام کرو آفاق نے جواب دیا کہ یہ تو ممکن نہین آپ یہان تشریف فرما ہون
یہ خاکسار جا کر مقابلہ کرے گا ہان جب مین نہون اُسوقت آپکو اختیار ہر سمندر شاہ کی مرضی یہی تھی یہی

سبب سے تو طلب کیا تھا کہ مین یہان قیام کرونگا آفاق کو براے مقابلہ روانہ کرونگا جب آفاق نے
یہ کہا سمندر نے کہا کہ خیر جو تمھاری مرضی مگر ایک دو روز یہان قیام تو کرلو آفاق نے جواب دیا کہ اب
مین مقابل اہل اسلام جا کر قیام کرونگا اسی سبب سے مین نے اپنے لشکر کو فرد کش ہونے کا حکم نہین دیا
مین نے یہ قصد کرلیا ہی کہ اب جو کمر کھولونگا تو اہل اسلام کے مقابلے مین کھولونگا لہذا آپ اجازت دین
مین تو یہان نہ آتا اُسی طرف چلا جاتا مگر ایک سبب سے آیا کہ آپکو آگاہ کردون جب یہ امر سمندر نے
سُنا جواب دیا کہ تمکو سپرد خداوند تصویر کیا تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے تمکو حقیر تصور کرکے براے مقابلہ اہل اسلام
اجازت دی بلکہ تمھارے اصرار سے دوسرے مین نے یہ خیال کرلیا کہ جیسے مین گیا ویسے تم بس جب مین تمھارا
بھی جانا مثل اپنے جانے کے خیال کرتا ہون تو تمکو ناگوار نہوگا آفاق نے جواب دیا کہ مین کیون برا ماننے لگا جبکہ
مین نے خود اصرار کرکے اجازت لی اب مین رخصت ہوتا ہون سمندر نے کہا کہ جاؤ بس آفاق سمندر سے رخصت
ہو کر چلا سمندر نے کہا کہ ای آفاق جو کوئی مدد گار آئیگا مین اُسے تمھاری کمک کے لیے روانہ کردونگا اور مین نے
طائران سحر مقرر کیے ہین وہ دمبدم کی خبر دیتے رہینگے آفاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی کومک مجکو درکار نہین ہی
مگر مین آپکے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون بس یہ کہکر اور تخت سحر کو اپنے اُتار کر سمندر اور کل اہل دربار سے
صاحب سلامت کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا باہر دربار کے آکر اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر کیونکہ اُسکا لشکر
اُسی طور سے ابر سحر مین قیام پذیر تھا بس لشکر کو لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہ تو اودھر کو چلا اسنے بیرون
شہر بہو بجکر شہر پناہ کے دروازے پر قیام کیا راوی نے بیان کیا ہی بعد روانہ ہونے آفاق کے چر بگ
و خر بگ روئین تن وار بگ وغیرہ نے مع ساٹھ ہزار سپاہ کے شمالی دروازے پر قیام کیا اور خود
اپنے سرداروں کو لیکر داخل شہر ہوے اور دربار مین آنے درگہ سالار سے اطلاع کراکے دربار مین
داخل ہوے سمندر شاہ کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے ملے کرسیان بیٹھنے کو مرحمت ہوئین
سب اُسپر بیٹھے سمندر شاہ نے مزاج پوچھا اُنھون نے جواب دیا کہ آپکی جان و مال کو دعا کرتے ہین اور ترقی جاہ
کے خواستگار ہین آپ یہ فرمایئے کہ ہم غلامون کو کس لیے طلب کیا ہی سمندر شاہ نے جواب دیا کہ تمکو اپنی کمک
کے لیے طلب کیا ہی کیونکہ اہل اسلام نے ہمیر لشکر کشی کی ہی دریاے سبز رنگ سے یہان تک اُنکا
قبضہ ہوگیا ہی تھوڑے دن ہوے کہ قسیم و جسیم وغیرہ آئے تھے جبکہ یہ لوگ آچکے ہین اور لشکر اُنکا فرد کش
ہوچکا ہی کہ قسیم میرے پاس آئے اور مجھ سے اجازت لیکر اُنکے مقابلے مین اُترے لڑائی شروع ہوئی
کئی مقابلے ہوے آخر کو اُنھون نے قسیم وغیرہ کو قتل کیا لشکر کو شکست دی یہ لوگ بڑے زبردست
ہین مین اس فکر مین تھا کہ کوئی میرے مددگارون مین سے آئے تو مین براے مقابلہ روانہ کرون چنانچہ
مین نے کل اپنے خراج گذارون کو نامے تحریر کیے آخین سے قسیم وغیرہ آئے تھے سو قتل ہوے اب تم لوگون کو
طلب کیا آفاق جادو کو طلب کیا تھا سو وہ آیا اور مجھ سے اجازت لیکر اپنے لشکر سمیت براے مقابلہ اہل اسلام
گیا ہی بس تم بھی اپنے لشکر کو لیکر آفاق کی کمک کو جاؤ یہ سنکے اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب ہمکو کوئی عذر نہین ہی
یہ حکم دیکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مکان پر آئے چر بگ وغیرہ اپنے لشکر مین آئے وہ شب اُسی
مقام پر بسر کی بوقت سحر لشکر لیکر طرف اہل اسلام کے کوچ کیا یہ تو ادھر سے چلے اُدھر آفاق بھی بوقت صبح شہر پناہ
سے کوچ کرکے چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ چھ دن گذرے تھے اب دو یوم اُس ہفتہ مین باقی تھے یہان دربار
آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ گر تھے صاحبقران دنگل سب سردار اپنے اپنے مقام پر بردے بارگاہ کے
اُٹھے ہوے تھے کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج چھ دن ہوے ہین بلکہ قریب پندرہ دن کے

ہوے ہین جنگ کو فتح کیے ہوے اور چھ دن تو اُس واقعہ کو ہوے ہین کہ جب یہ راے قرار پائی تھی کہ نامہ لکھا جائے
تو سہراب نے عرض کیا تھا کہ بعد ایک ہفتہ کے اب اُس ہفتہ مین دو روز باقی ہین صاحبقران نے جواب مین کہا کہ
جی ہان پرسون مین ضرور نامہ تحریر کرونگا کیونکہ کہان تک مین اسکا انتظار کرونگا کہ کوئی براے مقابلہ آئے سہراب
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ بھئی اب تمھاری کیا راے ہی پرسون نامہ لکھون یا نہ لکھون سہراب نے عرض کیا کہ
کیا مین عرض کرون مجکو گمان تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور براے مقابلہ آئیگا کیونکہ خود سمندر رنجیلا ہی اور جسقدر سردار ہین اُسکے
وہ سب منچلے ہین انکو کب تاب ہوگی کہ وہ یہ خبر پائین کہ لشکر نے شکست کھائی اور وہ مقابلے کو نہ آئین یہ تو معلوم
تھا کہ سمندر خود براے مقابلہ نہ آئیگا ہان کسی کو ضرور روانہ کریگا مگر نہ معلوم کیا ہوا جو براے مقابلہ نہ آیا
صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے کیا غرض خیر دیکھا جائیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شہر سمندریہ کی طرف سے ابر گلنار گون
پیدا ہوا اُس سے بارش یاقوت ہوتی تھی ابر مین چمک و کڑک برق کی تھی اور بادل کی گھنگھور گرج تھی یہ حال دیکھکر
جو سردار خرور مزاج عاشق تن تھے اُس ابر کو دیکھکر اُنکے دل مین اُمنگ پیدا ہوئی کہ سیر صحرا کرین آگے آگے
اُس ابر کے ایک ابر تیرہ و تاریک تھا کہ جس سے کسی قدر بارش مثل چھڑکاؤ کے ہوتی جاتی تھی اُس ابر کے سبب سے
صحرا کا اور رنگ ہوگیا طائر ابر اصلی خیال کرکے اپنے اپنے مقام کی طرف جانے لگے طاؤس صحرائی ابر کو دیکھکر
خوش ہونے لگے کوئل کی صدا آنے لگی صاحبقران نے فرمایا کیا گھٹا اٹھی ہی اسکو دیکھکر شکار کی رغبت ہوتی ہی شعر
تدرو بشور و سیہ مست زکہسار آمد ۞ بیکشان خردہ کہ ابر آمد و بسیار آمد ۞ بادشاہ نے فرمایا کہ یہی دل چاہتا ہی جو سردار زیادہ منہ چڑھے
تھے انھون نے تو عرض کیا کہ حضور تشریف لیجلین ابھی بادشاہ نے جواب نہ دیا تھا کہ وہ ابر قریب اُس
صحرا کے آکر شق ہوا کہ جہان پر لشکر قسیم و جسیم فرو کش تھا جب سے وہ لشکر تباہ ہوا ہی وہ مقام خالی تھا
وہ ابر آکر اُس مقام پر قائم ہوا اور شق ہوا اُس سے اژدر آتش فشان اُنکے پشتون پر علم کہ جنکے پھریرے
سیاہ رنگ کے اُنپر تعریف خداوند تصویر تحریر تھی آکر ایک طرف قائم ہوے اُس ابر سے اسقدر بارش ہوئی کہ
وہ جو گرد و غبار صحرا تھا بیٹھ گیا وہ اژدر ایک طرف ٹھہرے اُس ابر کے بعد ابر گلنار رنگ ظاہر ہوا جب کہ
صاحبقران و بادشاہ و اہل دربار نے یہ رنگ دیکھا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کسی لشکر کی آمد ہی ساحرون کا لشکر
شہر سمندریہ سے ہمارے مقابلے کو آیا ہی یہ ابر اُس ساحر کی آمد کا ہی دیکھو وہ ابر سے اژدر پیدا ہوے سب نے
عرض کیا بجا ارشاد ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ خبر منگاؤ کہ یہ کون ساحر آیا ہی یہ خود
سمندر شاہ تو نہین ہی سہراب نے عرض کیا کہ سمندر شاہ کی آمد کا یہ طریقہ نہین ہی جب وہ لشکر کو لیکر
کسی کے مقابلے کو جاتا ہی تو جاہ و حشم سے جاتا ہی یہ اور کسی ساحر کی آمد ہی کسی نہ کسی ملک کا بادشاہ ہوگا
کہ اُسنے براے کمک اسکو طلب کیا ہوگا وہ آیا ہی سمندر نے اُسکو آپکی طرف روانہ کیا ہی سمندر خود نہ آئیگا
ابھی پرسون اُسکے ہوا خواہ مقابلہ کرینگے آپ اطمینان رکھین جو کوئی ہوگا مین خود عرض کرونگا کوئی ہرکاروان
کے جانے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ مین سب کو پہچانتا ہون آئندہ آپکو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کیا
ضرورت ہی جو بیکار ہرکارون کو زحمت ہو کہ اُس ابر گلنار سے تختہاے سحر ظاہر ہوے کہ اُنپر ساحر سوار تھے وسط مین
اُنکے تخت پر آفاق و آئینہ اندام تھی آفاق کے سر پر تاج کج رکھا ہوا قباے نادر کار زیب تن اور جواہرات
ہر قسم کا پہنے ہوے برابر اُسکے اُسکی زوجہ یہ عورت بہت حسین و خوبصورت ہی آئینہ اسکے روبرو لگا ہوا ہی سر سے
پانون تک زیور مین غرق گلنار جوڑا پہنے ہوے بیٹھی ہی ہنس ہنس کر اپنے شوہر سے باتین کر رہی ہی ان شوہر و زوجہ
مین اسقدر محبت ہی کہ کم ہوگی زوجہ کی زندگی شوہر کے بھروسے پر ہی اور شوہر کی حیات زوجہ کے بھروسے پر ہی بڑا اُنس
ہی کیون نہو کہ نہ ایسی حسین عورت ہوگی نہ ایسا خوبصورت مرد ہوگا عقب مین اُنکے لشکر ہی چند ساحر اُس صحرا مین لشکر

قسیم کے تھے وہ بھی اس لشکر کو دیکھکر اُس لشکر مین شامل ہوے ہرکارے لشکر کے ہمراہ آئے تھے جو کہ لشکر اسلام
سے واقف تھے اُنھون نے آفاق سے عرض کیا کہ وہ سامنے لشکر اسلام فروکش ہی بس آفاق نے لشکر کے
اُترنے کا حکم دیا ہر ایک ساحر اپنی سواری سحر کو ہوا پر سے زمین پر لایا عقب مین لشکر کے اژدرون پر خیمہ وغیرہ
لدے ہوے تھے سب ساحرون نے خیمہ وغیرہ برپا کیے آفاق کی بارگاہ برپا ہوئی اودھر اسکو تو یہ معلوم ہوچکا تھا کہ
سامنے لشکر اسلام فروکش ہی اودھر سہراب نے صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور یہ آفاق جادو آیا ہی جو قبل مین سمندر شاہ
کا وزیر تھا یہ ایسا ساحر زبردست ہی کہ جسکا مثل ونظیر نہین ہی خصوصًا اسکی زوجہ بڑی ساحرہ ہی کہ اپنا مقابل نہین
رکھتی ہی ماہیان وسحران اُسکے روبرو طفل مکتب کا مرتبہ رکھتی تھین معلوم ہوتا ہی کہ اسکو سمندر نے طلب کرکے
آپکے مقابلے کو روانہ کیا ہی ای خداوند یہ جبکہ وزیر تھا اسنے وہ وہ خیرخواہی کی ہی کہ جسکے سبب سے یہ ہوا کہ سمندر
نے اسکو ملک آفاقیہ کا بادشاہ کیا یہ جب سے بادشاہ ہوا اسنے وہ عدل وانصاف سے کام لیا کہ تمام رعایا اس سے
خوش ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر آیا ہی تو اپنی سزا کو پہونچے گا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر آفاق اور اُسکا لشکر اُترا
ایک ساحر کو اُسنے طرف صاحبقران کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ای صاحبقران مین اس امر کا خواستگار ہون
کہ مین آج آکر پہونچا ہون مجھکو مہلت دی جائے ایک ہفتہ کی تاکہ مین اپنا سامان کرلون میرے نزدیک تو یہ امر
بہتر ہی کہ سمندر شاہ کی اطاعت کرو یہ اور مقام نہین ہی کہ تمہارا قبضہ ہوجاے یہان ضرور تمہارا اقبال
ساتھ ادبار کے بدلے گا کوئی نہ کوئی غلام سمندر شاہ تمپر غالب آئیگا دوسرا امر یہ ہی اگر اطاعت بادشاہ کی
نہین منظور ہی تو تم یہان سے چلے جاؤ مین بادشاہ سے کہونگا یہان سے سرحد بنجاے اُسکے اودھر تمہاری
عملداری رہے ادھر سمندر شاہ کی یہ بھی اس سبب سے کہ تم نے محنت کرکے ان مقامات پر قبضہ کیا ہی یہ تمپر
رعایت کیجاتی ہی ورنہ یاد رکھو کہ ایک پل مین تمہارا سارا لشکر تباہ ہوگا ایک یہان سے زندہ نہ جائیگا سب
طعمۂ نہنگ اجل ہونگے دریاے فنا مین غرق ہونگے پھر بدون اطاعت کے اور ترک مذہب اسلام کے
تمکو پناہ نہ ملے گی آئندہ تمکو اختیار ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تم سے دب کر یا کسی خوف سے یہ پیام دیتا
ہون بلکہ تمہارے حال پر رحم کھاکر اور یہ خیال کرکے کہ اسقدر لوگون کی مفت جان برباد ہوگی
اس سے یہ بہتر ہی کہ تم چلے جاؤ ورنہ کیا ضرورت تھی کہ مین تمکو یہ پیام دیتا کیونکہ میری طبیعت انصاف
پسند ہی مین کسی پر ظلم نہین کرتا ہون بس مین یہ چاہتا ہون کہ تمہارے اور بادشاہ کے صلح ہوجاے
اگر صلح نہین منظور ہی تو ایک ہفتہ کے بعد آمادہ مقابلہ ہونگا مین تم سے مقابلہ کرونگا یہ پیام اُس ساحر
کے ہاتھ روانہ کیا یہان دربار آراستہ تھا کہ وہ ساحر آکر پہونچا بحکم صاحبقران اندر بارگاہ کے آیا
بادشاہ وصاحبقران کو مجرا کیا اور پیام آفاق کا صاحبقران سے بیان کیا صاحبقران نے
فرمایا کہ میری طرف سے آفاق سے کہنا کہ ہم وہ لوگ نہین ہین کہ اپنے قصد سے باز آئین جس امر کا
قصد کرلیا پھر اُس سے نہین پھرتے ہین تم ہمپر رحم نہ کرو جو تمہارے بنائے بن سکے قصور نہ کرو نہ ہم
اطاعت کرینگے نہ ہم ترک اسلام کرینگے یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مذہب حق کو ترک کرکے دین باطل اختیار
کرین ہزار ہزار لعنت ہی اصنام پرستی پر یہ سب مذاہب باطل ہین سواے مذہب اسلام کے یہ مذہب
حق اور دین برحق ہی ہم کیونکر اسکو ترک کرسکتے ہین آفاق سے کہنا کہ اب ایسے کلام ہم سے نہ کرنا بلکہ ہماری
یہ خواہش ہی کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور تصویر پرستی کو ترک کرو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو
مثل ماہیان وسحران وغیرہ کے قتل ہوگے تمنے جو ایک ہفتہ کی مہلت مانگی ہی تو یہ ہمکو منظور ہی اور ہم تو کبھی
یہان سے بدون فتح کیے نہ جائینگے اس پیام وسلام سے کچھ نہ حاصل ہوگا ہم جنگ پر آمادہ ہین جب تمہارا

جی چاہے خواہ کل خواہ بعد ایک ہفتہ کے یہ پیام دیکر اور خلعت دیکر اُس ساحر کو رخصت کیا وہ ساحر
وہان سے طرف اپنے لشکر کے چلا اور اپنے لشکر مین پہونچکر جو جواب صاحبقران نے آفاق کے سوال کا دیا تھا بیان
کیا آفاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ لوگ یون نہ مانینگے کیونکہ ساحرون کو قتل کرکے بہت مغرور ہوگئے
ہین خیر بعد ایک ہفتہ کے معلوم ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن تو آفاق نے بسر کیا رات ہوئی دربار
کیا آفاق کے اس کلام کا کسی نے جواب نہ دیا جب رات ہوئی آفاق نے دربار برخاست کیا اپنے خیمہ
آرام مین جاکر آرام گزین ہوا یہان بادشاہ نے بھی دربار خاست کیا سب اپنے اپنے خیمہ مین گئے طلایہ
کا بندوبست ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا وہ رات بسر ہوئی کہ صبح کو آفاق نے دربار کیا ادھر بادشاہ نے
دربار کیا ابھی دربار برخاست نہوا تھا کہ صحرا سے گرد اُٹھی چربک وخربک واربک مع اپنی سپاہ کے
پہونچے دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر گئے دریافت کیا معلوم ہوا کہ سمندر شاہ نے چربک
روئین تن وخربک واربک کو برائے کمک آفاق روانہ کیا ہی وہ لشکر لیکر آئے ہین چربک وغیرہ
یہ دریافت کرکے کہ لشکر آفاق کس طرف فروکش ہی اُس طرف کو روانہ ہوئے ادھر ہرکارون نے
آفاق کو آکر خبر دی کہ آپکی کمک کو سمندر شاہ نے سپاہ روانہ کی ہی اسکے افسر چربک وخربک ہین
یہ سُنکے آفاق نے سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ سردار آکر انکو لیگئے اُنھونے بارگاہ مین جاکر
آفاق کو سلام کیا انکے بھی دنگل اُس بارگاہ مین قرینے سے آراستہ ہوئے انکے بھی سردار اپنے مرتبے سے
بیٹھے انکا بھی لشکر اُترا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے لشکر اُترا ادھر اہل اسلام کے ہرکارون نے صاحبقران
سے آکر عرض کیا کہ سمندر شاہ نے آفاق جادو کی کمک کو لشکر روانہ کیا ہی وہ لشکر آیا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ آئے ہین تو آنے دو کیا بنا لینگے یہ فرماکر دربار برخاست کیا اُدھر آفاق
نے چربک وغیرہ سے اپنا پیام روانہ کرنا اُسکا جواب آنا سب بیان کیا اور کہا کہ ایک ہفتہ
کی مہلت لی ہی بعد اس ہفتہ کے مقابلہ کرونگا اُنھون نے کہا کہ جو آپکی راے ہم آپکے تابع حکم ہین
اب انکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی اور اس فکر مین کہ یہ ہفتہ تمام ہولے تو مقابلہ ہو ہر ایک بندوبست
مقابلہ کر رہا ہی اور صاحبقران کو انکے مقابل اب حال زمرد جادو کا تحریر ہوتا ہی کہ اسنے یہ فکر
کی تھی کہ کسی تدبیر سے چند سرداران اسلام کو گرفتار کرکے اپنے پاس لاؤن تم انکو لیجاکر سمندر شاہ
کی نذر کرون اور اپنے نہ آنے کی معذرت کرون کہ مین اس فکر مین تھا جب میری فکر ہوگئی تو مین
حاضر خدمت ہوا یہ تو اس فکر مین تھا اسنے اپنے سردارون سے کہا کہ مین نے فکر کر لی ہی تم چند ساحر
زبردست میرے ہمراہ چلو مین سردارون کو گرفتار کرکے تمھارے ذریعہ سے اس پہاڑ پر بھیجدیا کرونگا
بس چند ساحرون کو لیکر یہ اپنے پہاڑ یعنی زمرد کوہ پر سے اُترا اور راہ طی کرکے قریب لشکر اسلام
آکر اسنے قیام کیا اتفاق سے یہ اُس زمانہ مین پہونچا کہ جبکہ سردار برائے شکار جایا کرتے تھے
دن بھر شکار کھیلتے تھے رات کو لشکر مین چلے آتے تھے کہ اسکو ساحرون نے خبر دی کہ لشکر اسلام
کے چند سردار ہر روز برائے شکار صحرا کو جاتے ہین یہ بہت خوش ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ کل صبح کو مین نے دو ایک کو تو اسیر کیا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ تم مین سے دو آدمی بصورت ہرن
بنین اور جب وہ شکار کنان قریب آئین تو جست کرکے فلان مقام پر لائین مین گرفتار کرونگا
یہ جو تدبیر زمرد نے بیان کی سب نے پسند کی اور سب نے کہا کہ آپنے یہ تدبیر اچھی کی ہی بس وہ رات
بسر کی صبح کو زمرد اپنے اُس مقام کی طرف ساحرون کو لیکر روانہ ہوا اور دو ساحر ہرن بنکر جنگل کی طرف روانہ

ہوئے اور جاکر ہرنون مین ملے ادھر اُدھر چرنے لگے کہ سردار شکار کھیلتے ہوئے پہونچے جب ہرن نے صدائے
سم مرکب سُنی جست وخیز کی اور ہر ایک طرف کوہ کے روانہ ہوئے ہر ایک سردار نے ایک ایک ہرن کے
عقب مین مرکب مہمیز کیا وہ ہرن بھاگا یہان تک چند قدم پر جاکر ہر ایک نے اپنے اپنے ہرن کو شکار
کرلیا مگر شہنشاہ و امیر الزمان نے اُن ہرن کے عقب مین مرکب جولان کیا تھا کہ جو ساحر تھے سحر
سے صورت ہرن بنے ہوئے تھے بس یہ دونون صاحب مرکب ڈالے ہوئے اُنکے عقب مین چلے جاتے ہین
جو ہرن کہ شہنشاہ کا تھا شہنشاہ اُسکے عقب مین چلے آتے تھے وہ قریب ایک پہاڑ کے پہونچا اور جست کرکے
درے مین چلا گیا چونکہ یہ اُسکے عقب مین پریشان بہت ہوئے تھے انکو غصہ بہت تھا یہ بھی درے مین آئے
یہان آکر دیکھا کہ ہرن کا نشان تک نہین ہے یہ اُسکو تلاش کرنے لگے ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے
دو ہاتھ پیدا ہوئے وہ دونون ہاتھ مرکب کو پکڑ کر مع شہنشاہ کے اُس غار مین لیگئے اور جو ہاتھون کے
پیدا ہونے سے ظاہر ہوا تھا اُس غار کا نشان تک بعد جانے شہنشاہ کے باقی نہ رہا انکا حال پھر تحریر ہوگا
اُدھر امیر الزمان جو اُس ہرن کے عقب مین مرکب مہمیز کرکے چلے تھے وہ ہرن جست کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا
یہ بھی وہ مقام ہے جہان کا زمرد نے پتہ دیا تھا اُس مقام پر سبزہ لگا ہوا تھا چرنے لگا یہ مرکب کو بڑھا کر اُسکے
قریب آئے اور کمند اُٹھا کر اُسپر ماری جیسے کمند اُسپر رہا کی کہ ایک برق چمکی انکی آنکھ بند ہوگئی غبار بلند ہوا
اب نہ مرکب تھا نہ امیر الزمان وہ بھی غائب ہوگئے جب یہ بھی غائب ہوگئے اب ملاحظہ فرمائیے وہ سردار
جو کہ ہرن کا شکار کرچکے تھے اپنے اپنے ہرن شکار بند مین باندھکر طرف خیمون کے آئے اور داخل خیمہ ہوکر خادمون
سے اُسکے کباب تیار کراکے کھانے لگے کہ خادمان شہنشاہ و امیر الزمان نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا کہان
تشریف رکھتے ہین کیونکہ اُنکے خاصہ نوش فرمانے کا وقت گذر گیا ابھی تک تشریف نہین لائے انھون نے جواب دیا
کہ ہم اور وہ یہان سے ہمراہ گئے تھے ایک مقام پر بہت ہرن چر رہے تھے ہم سب نے اُنپر مرکب اُٹھائے وہ ہرن
بھاگے ہر ایک نے اپنا مرکب ایک ہرن کے عقب مین مہمیز کیا اب ہمکو اُنکی خبر نہین ہے کہ وہ لوگ کیا ہوئے ہم تو
اپنے شکار کو شکار کرکے اپنے خیمہ مین لے آئے وہ بھی آتے ہونگے وہ لوگ یہ سُنکے خاموش ہوئے اپنے مقام پر چلے آئے
انتظار کرنے لگے یہان تک کہ وقت سہ پہر کا آیا وہ سردار نکلے کہ شکار کو جائین اُن خادمون نے پھر آکر عرض کیا کہ
ابھی تک ہمارے آقا نہین آئے اب ہم کہان تلاش کرین یہ سُنکے وہ سردار خود حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اُنکو
تلاش کرنے جاتے ہین یہ کہکر مرکب اُٹھائے ہر ایک ایک طرف کو چلا سکندر بہ فرخ لقا ایک طرف کو چلے
مرکب اُٹھائے چلے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ مین ایک پیر مرد بیٹھا ہے یہ اُسکے قریب مرکب
بڑھا کر آئے اُس پیر مرد سے دریافت کیا کہ اے مرد خدا کیا تم اسی مقام پر تشریف رکھتے ہو اُسنے ایک مرتبہ سر اُٹھا کر
دیکھا سر اُٹھا کر دیکھنا تھا کہ سکندر غش کھا کر مرکب پر سے زمین پر گرے ایک تڑاقہ ہوا وہ پیر مرد اور مرکب اور
سکندر سب غائب ہوگئے ایک طرف ملوک گئے تھے اُنپر یہ بلا نازل ہوئی کہ ایک تکیہ ملا یہ اُس تکیہ پر
گئے کہ ایک مرتبہ قبر شق ہوئی یہ مع مرکب اُس قبر مین غائب ہوگئے اسی طور سے اور ایک سردار کہ نام اُسکا گرگین
تھا شوہر ملکہ غزالان یہ بھی ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک فقیر ایک چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے یہ اس خیال سے
اُسکے قریب گئے کہ اُس سے دریافت کرین کہ تمنے کسی کو ادھر عقب مین ہرن کے جاتے ہوئے تو نہین دیکھا
یہ جب اُس چبوترے کے قریب پہونچے کہ ایک مرتبہ اُس مرد پیر یعنی فقیر نے سر اُٹھایا اور انکی طرف دیکھا اور پھر سر
جھکالیا اور کچھ پڑھنے لگا کہ یہ مرکب پر سے اُتر کر اُسکے قریب گئے اور کہا کہ اے درویش حق آگاہ آپنے تو کسی کو
عقب مین ہرن کے ادھر سے جاتے ہوئے نہین دیکھا اُس فقیر نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا کہ جب

انھون نے دیکھا کہ اُسنے جواب نہ دیا انھون نے پھر اُس سے وہی سوال کیا اُسنے پھر جواب نہ دیا اسی طور سے تین مرتبہ ہوا
جب جواب نہ ملا تو گرگین نے برہم ہوکر کہا کہ ای فقیر تو کیا بہرہ ہی جو میری بات کا جواب نہین دیتا ہی مین دیر سے
تجھسے کلام کر رہا ہون یہ جو گرگین نے کہا اُسپر بھی اُسنے جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا تب تو انکو اور غصہ آیا اور ایک مرتبہ
اپنے مقام پر سے یہ کہکر اُٹھے کہ تو یون نہ جواب دیگا جب تک سزا نہ پائیگا بڑا مغرور ہی فقیر کو ایسا غرور نہ چاہیے فقیرون کی
شان کے خلاف ہی کہ لوگ کلام کرین اور وہ جواب نہ دین معلوم ہوا تو فقیر نہین ہی کوئی مکار ہی یہ کہکر اُسکی طرف چلے
کیونکہ اُسنے اس کلام کا بھی جواب نہ دیا تھا یہ اُسکی طرف اس خیال سے چلے کہ اُسکو اسکی سزا دون جب اُسکے قریب
پہونچے اُسکے ہاتھ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ ای مغرور مین تجھسے کلام کرتا ہون تو کسقدر مغرور ہی کہ جواب نہین دیتا ہی
کیا سوتا ہی جیسے ہی ہاتھ اُسکے قریب پہونچا ایک تڑاقہ ہوا بجلی چمکی انھون نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ تڑاقہ کیسا ہوا کہ غبار بلند ہوا
اب جو غبار برطرف ہوا نہ گرگین تھا اُس مقام پر نہ وہ فقیر نہ وہ چبوترہ یہ بھی غائب ہو گئے شام قریب تھی اور جو سردار ادھر
اُدھر گئے تھے وہ تلاش کر کے چلے انکو کوئی بلا نہ ملی یہ اپنے مقام پر آئے انکے لوگون سے دریافت کیا کہ وہ لوگ آئے
انھون نے کہا کہ ابھی تک تو نہین آئے اتنے مین رات ہوگئی ان سردارون سے خادمان سکندر و مملوک و گرگین نے
آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا آپکے ہمراہ برای تلاش شاہزادہ گئے تھے مگر ابتک نہین واپس آئے پہر رات گئے قریب
آئی ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ کیا یہ صاحب بھی نہین تشریف لائے نہ وہ دونون صاحب یہ کیا بلا آئی خداوند کریم
خیر کرے اب اسوقت کہان تلاش کرین نہ ہم اب لشکر کو جائینگے کیونکہ صاحبقران کو کیا جواب دینگے ان سردارون نے
اُسی مقام پر قیام کیا یہ تو یہان اس فکر مین ہین کہ صبح ہولے تو پھر برای تلاش نکلین اُدھر کا حال سماعت ہو کہ
جب زمرد آن دونون ساحرون کو یہ تعلیم کر کے بھیجا کہ تم ہرن بنکر جاؤ اور سردارون کو لگا کے آنا تم فلان درے
مین اور تم فلان مقام پر بس یہ اور ساحرون کو لیکر طرف صحرا کے چلا رات کو جب اسکو ساحرون نے خبر دی تھی
کہ سردار برای شکار کل صبح کو آئینگے تو یہ بھی کہا تھا کہ فلان مقام پر انکے خیمے برپا ہین بس یہ بوقت صبح پہلے اُس
مقام پر آئے تھے اور سردارون کو پہچان لیا تھا بس زمرد ساحرون کو لیکر اُس درے مین آئے کہ جہان کا اُس
ساحر کو پتہ دیا تھا اُن ساحرون سے کہا کہ تم لوگ یہ کرو کہ ایک تو فلان مقام پر جا کر قیام کرو جب وہ ہرن
کسی سردار کو لیکر اُس مقام پر آئیگا اور وہ ہرن قیام کریگا یعنی وہ سردار اُسکے پکڑنے کی فکر کریگا تم برق چمکا کر
اُسکو گرفتار کر لینا اُسنے کہا کہ اچھا وہ ساحر روانہ ہوا ایک ساحر اس کام پر مقرر کیا کہ تم بھی جا کر سردار کو
اسیر کر لاؤ تیسرا ساحر اور روانہ کیا اور جو تھا بھی چنانچہ اُس ساحر نے یہ فکر کی کہ کوئی سردار کسی طرف کو
چلے تو مین تدبیر کرون ہر ایک ساحر اپنی فکر مین تھا اور یہ خود اُس درے مین بیٹھا چنانچہ پہلے زمرد نے
شہنشاہ کو اور اُس ساحر نے امیر الزمان کو جسطور سے مذکور ہوا ہی گرفتار کر لیا اور اُن ساحرون نے ان
سردارون کو اسیر کیا جیسا کہ بالا تحریر ہوا بس زمرد شہنشاہ کو گرفتار سحر کر کے اُس مقام پر لایا کہ
جہان اسنے مقام قیام مقرر کیا اور ساحرون کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ساحر امیر الزمان کو لیکر آیا اسکو بھی
اسنے گرفتار سحر کیا تھا اُن ساحرون کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ساحر اُن تینون سردارون کو لیکر پہونچے
انکو بھی گرفتار سحر کیا بس اُسیوقت زمرد نے چند ساحرون کے ذریعہ سے اُن سردارون کو زمرد کوہ کی طرف
روانہ کیا اور خود رات کو اُس مقام پر آیا کہ جہان خیمے وغیرہ برپا تھے اور وہ سردار جو باقی رہ گئے تھے
اس فکر مین تھے کہ صبح ہولے تو ہم اُنکی تلاش مین روانہ ہون کہ ہر ایک اپنے خیمے مین تھا کہ زمرد پہونچا
اسنے سحر کیا کہ سب کو ایک عالم غنودگی طاری ہوا بس یہ ہر ایک کے خیمے مین آیا اور سحر سے گرفتار کر کے
لیگیا اب سردارون مین سے سوائے ملازمین کے کوئی نہین رہا جو کہ معزز ہو بلکہ انمین چند عزیز صاحبقران بھی تھے

وہ گرفتار ہوگئے بس زمرد نے انکو بھی اسیر سحر کرکے طرف زمرد کوہ کے روانہ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب صبح
ہوئی تو یہان ان لوگون مین غل وشور ہوا کہ کوئی سردارون کو رات کو جو کہ باقی رہ گئے تھے چرا کرلے گیا
دوپہر تک اُن سب نے سب کو تلاش کیا کہین سراغ نہ لگا تو پھر مایوس ہوکر سب اسباب لیکر طرف لشکر کے روانہ
ہوئے یہان دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر ہین جو کہ شکار کو گئے ہین اُنکی کرسیون و دنگلون پر غاشیہ پڑے ہوئے
ہین کہ ایک مرتبہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ شب کو معلوم ہوتا ہی وہ سردار شکارگاہ سے واپس نہین آئے
کیونکہ جب واپس آتے تھے تو صبح کو دربار مین آکر پھر شکار کو جاتے تھے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان
نہین آئے ہونگے بادشاہ نے فرمایا کہ اب جو وہ آئین تو انکو منع کردیا جائے کہ اب وہ شکار کو نہ جائین کیونکہ
لشکر حریف مقابل مین اُترا ہوا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب آپ بجا ارشاد فرماتے ہین یہان یہ تقریر ہورہی تھی
کہ اُن سردارون کے ملازم حاضر دربار ہوئے مگر عجب صورت سے کہ باحال زار حواس ہو پریشان حیران
آکر مجراگاہ پر کھڑے ہوئے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ لٹ گئے اپنے آقاؤن سے چھٹ گئے یہ ہم پر
فلک غم ٹوٹ پڑا صاحبقران نے جو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ یہ تو ملازم ہین اُن سردارون کے جو کہ برائے
شکار گئے تھے اُنسے دریافت کیا کہ کیا واقعہ پیش ہوا اُنھون نے سردارون کا برائے شکار جانا اور شہنشاہ
وامیرالزمان کا شکارگاہ سے نہ واپس آنا اپنا سردارون سے عرض کرنا اُنکا برائے تلاش روانہ ہونا
اُنہین سے بھی چند سردارون کا غائب ہونا آخر کو سب کا شام کو واپس آنا پھر اپنا اُنسے عرض کرنا اُنکا فکر کرنا اور
کہنا کہ صبح کو تلاش کرینگے رات کو وہ لوگ بھی خیمہ سے غائب ہوگئے ہمنے دوپہر تک تلاش کیا کہین سراغ نہ ملا
آخر کو واپس چلے آئے کہ آپکو آگاہ کرین یہ واقعہ درپیش ہوا جو کہ ہمنے عرض کیا یہ خبر سنکے صاحبقران نے
طرف بادشاہ کے دیکھا اور فرمایا کہ سنا آپنے کہ یہ لوگ کیا بیان کرتے ہین وہ سب سردار غائب ہوگئے
اس سبب سے نہین شکارگاہ سے واپس آئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو نیا واقعہ درپیش ہوا تو ہر ایک کو
اس امر کا تعجب ہوا سب کو بڑا صدمہ ہوا خصوصاً بادشاہ وصاحبقران کو شہنشاہ وامیرالزمان و
سکندر فرخ لقا کا بڑا رنج ہوا اور سردارون کا بھی صدمہ ہوا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ چند سردار
شکارگاہ سے غائب ہوگئے ہین یہ جو خبر لشکر مین پھیلی ہرکارے لشکر آفاق کے بھی لشکر مین موجود تھے
یہ خبر معلوم کرکے اپنے لشکر مین آئے اور آفاق کی بارگاہ مین آکر بیان کیا کہ ہم لشکر صاحبقران مین تھے
کہ یہ خبر آئی کہ چند سردار شکارگاہ سے غائب ہوگئے ہین یہ خبر آئی ہی آفاق نے کہا کہ یہ کچھ دریافت
کیا تھا کہ کیونکر غائب ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ کچھ نہین بیان کیا کہ کیونکر غائب ہوئے آفاق
نے کہا کہ معلوم ہوجائیگا اب لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا ہی صاحبقران نے بادشاہ سے کہا کہ مجکو تو
یہ معلوم ہوتا ہی کہ جو لشکر حریف آیا ہی اُسمین سے کوئی ساحر انکو اسیر کرلے گیا ہی بڑی خرابی ہوئی کیونکہ
دو ایک دن مین تو مقابلہ ہوگا اور سردار غائب ہوگئے ہین اب کیا ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ مین خود
فکر مین ہون کہ یہ کیا امر ہی اسی لیے منع کرتے تھے کہ شکار کو نہ جاؤ مگر اُنھون نے نہ سنا ہمنے اس سبب سے
منع کیا تھا کہ یہ شہر پریا ہی یہان ساحرون کا زمانہ ہی کوئی ضرورت شکار کی نہین ہی مگر نہ سنا آخر کو
یہ دن پیش آیا اب بڑی مصیبت پڑی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کیا جائے جو مرضی کریم جو اُسکی
مصلحت ہی خیر مقابلہ تو ضرور کیا جائیگا یہ فرماکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر
اپنے اپنے خیمہ مین آئے اُس روز طلایہ اسد ثانی کے نام پر تھا کیونکہ لشکر امیر مین ہمیشہ سے یہ طریقہ
جاری ہی کہ ہر روز ایک سردار لشکر کا طلایہ پھرتا ہی یہانتک کہ ایک دن صاحبقران کی بھی نوبت آتی ہی

سوائے بادشاہ کے سب طلایہ پھرتے ہین صاحبقران اول ثانی بھی پھرتے تھے بس آج یہان طلایہ کا دن
اسد ثانی کا تھا وہ طلایہ پر جب کوئی دو پہر رات آئی تو گئے طلایہ پھرنے لگا ادھر زمرد نے اپنے ساحرون
سے کہا کہ مین جاتا ہون لشکر اسلام مین اگر ممکن ہوتا ہی تو چند سردارون کو اسیر کرکے لاتا ہون یہ وہان سے
سحر کرکے روانہ ہوا لشکر کے قریب آکے پہونچا دیکھا کہ صدائے بیدار باش و ہوشیار باش بلند ہی یہ اس
فکر مین کھڑا ہوا تھا کہ مین لشکر مین جاؤن کہ دیکھا اسد ثانی طلایہ پھرتا ہوا چلا آتا ہی اُسنے دیکھا کہ ایک
سردار چند سردارون کو لیے ہوئے طلایہ پھر رہا ہی جیسے اسکے قریب پہونچا اُسنے خیال کیا کہ اسکو گرفتار
کرلون پھر اور کی فکر کرونگا یہ خیال کرکے اُسنے اسد پر سحر کیا یہ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جو سردار تھے وہ بھی
بیہوش ہوئے اسنے ان سبکو گرفتار سحر کرکے ایک مقام پر پوشیدہ کیا اور یہ خود داخل لشکر ہوا چونکہ اسکو تو
کچھ معلوم نہ تھا کہ کونسا خیمہ صاحبقران کا ہی اور کونسا بادشاہ کا اور دیگر سردارون کے کون کون
خیمے ہین بس یہ ایک خیمہ پر آیا اور سحر کرکے اندر خیمہ کے گیا دیکھا کہ خادم و خدمتگار بیدار ہین روشنی
ہو رہی ہی اسنے سحر کیا کہ ان سب پر غنودگی طاری ہوئی وہ سب تو بیہوش ہوئے یہ اس سردار کو لیکر اُس
مقام پر آیا جہان اسد کو پوشیدہ کر دیا تھا اسکے بعد دوسرے خیمہ مین آیا دوسرے سردار کو گرفتار سحر کرکے
لے گیا تا صبح یہ چار سردارون کو مع اسد ثانی کے لیگیا اور اپنے مقام پر پہونچکر ان سب کو طرف زمرد کوہ
کے روانہ کر دیا یہان جو صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا ایک مرتبہ
خیمہ قیصر صاف باطن سے شور بلند ہوا کہ کوئی ہمارے آقا کو چرا لیگیا یہ اُس خیمہ سے شور بلند تھا کہ خیمہ
عین الزمان و نور الزمان سے بھی شور بلند ہوا کہ ان دونون صاحب کو بھی کوئی خیمہ سے چرا لے گیا
لوگ انکے ملازم روتے پیٹتے ہوئے طرف دربار کے چلے ادھر ملازم اسد جو کہ اسد کے
ہمراہ طلایہ پھر رہے تھے اسد کو تلاش کرتے ہوئے آئے تھے جب اسد کو نہ پایا تو خیال کیا کہ کسی طرف
چلے گئے ہونگے اسقدر رات تلاش مین بسر ہوئی جب نہ ملے تو وہ بھی لوگ صبح کو طرف دربار کے
چلے ادھر عین الزمان و نور الزمان و قیصر کے نوکر روتے ہوئے آئے ادھر سے اسد کے ملازم پہونچے
سب نے بادشاہ و صاحبقران سے واقعہ عرض کیا یہ خبر سُنکے اور زیادہ تر عجب ہوا ایک تلاطم
اہل دربار مین پڑ گیا صاحبقران و بادشاہ حیران ہوئے کہ یہ کیا ہوا کہ سردار اپنے خیمون سے
غائب ہو گئے صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اُن لوگون پر تو یہ گمان کیا تھا کہ وہ شکارگاہ
سے غائب ہو گئے اب بیان فرمائیے کہ یہ تو شکارگاہ مین نہین گئے تھے یہ کیونکر غائب ہو گئے
معلوم ہوتا ہی کہ اس آفاق مرتد نے مہلت طلب کی ہی اسلیے کہ اس ہفتہ مین سب سردارون کو سحر
کے ذریعہ سے غائب کرون تو مقابلہ کرون ہمارے لشکر کے عیار اسقدر غافل ہین کہ حریف آیا اور
اپنا کام کرکے چلا گیا انکو خبر نہوئی اب یہ لوگ بالکل غفلت کرنے لگے ہین یہ فرما کر عیارون کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اب تم لوگ ایسی غفلت کرنے لگے کہ حریف اگر لشکر مین سے سردار لیجانے لگا اسکی خبر کرو
خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی غافل ہو گئے ہو آج چار سردار غائب ہوئے کل اور غائب ہونگے
ایک دن مین غائب ہو جاؤنگا اسی طور سے سب لشکر تباہ ہو گا یہ جو صاحبقران نے خواجہ سے اور
سب عیارون سے فرمایا انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ غافل نہ تھے نہ ہمکو یہ حال معلوم تھا بس آج سے ہم اسکی فکر کرینگے
خواجہ نے اسیوقت عیارون سے کہا کہ فوراً لشکر حریف مین جاؤ اور خبر تو لاؤ کہ وہان کچھ ذکر ہو رہا ہی یا نہین
بس اُسیوقت چالاک ثانی و برق ثانی و ضرغام ثانی اپنے اپنے مقام پر سے اٹھکر طرف لشکر آفاق کے روانہ ہوے

اپنی صورتین تبدیل کرکے داخل بارگاہ آفاق ہوئے دیکھا کہ آفاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی اسکی زوجہ اسکے برابر ہی
اور سب سردار حاضر ہین عیارون کے آنے کے قبل ہرکارون نے آکر آفاق کو خبر دی تھی کہ رات کو لشکر اسلام
سے چند سردار غائب ہوگئے اُنکا پتہ نہین ہی آفاق نے جو یہ سنا تھا اسکو خود تردد تھا کہ یہ عیار ہو پہنچے اُسوقت
آفاق اپنے سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ نہ معلوم کون سرداران اسلام کو قید کرکے لیجاتا ہی بڑی خرابی کی
بات ہی کون ایسا دشمن ہی وہ لوگ یہ خیال کرتے ہونگے کہ آفاق سحر سے گرفتار کرا لیتا ہی تمکو قسم ہی اپنے خداوندگی
جو مین اس حال سے بالکل آگاہ ہون یہ کوئی دوست نہین ہی عین دشمن ہی اپنے سردارون سے کہا کہ تم مین سے تو
کسی نے ایسی حرکت نہین کی ہی اس خیال سے کہ ہمارے آقا سے مقابلہ ہی ہم سردارون کو اس طور سے
گرفتار کرین اگر ایسی حرکت کی ہو تو بیان کردو یہ امر اچھا نہین ہی میرے بالکل ناپسند ہی ابھی اُنکو رہا کردو مین
اسکو جائز نہ سمجھونگا مین سر میدان مقابلہ کرکے سب کو گرفتار کرونگا یہ جو آفاق نے کہا سب نے دست بستہ
عرض کیا کہ ہم قسم کھا کر کہتے ہین کہ ہم مین سے کسی نے یہ حرکت نہین کی ہی ہم بالکل اس امر سے واقف
نہین ہین اب آفاق کو یقین آگیا جب ان سب نے قسمین کھائین عیارون نے یہ حال جو سنا تو اُنکو معلوم ہوا
کہ یہ کارروائی اسکی نہین ہی یہ لوگ اُس بارگاہ سے نکلکر اپنے لشکر مین آئے داخل دربار ہوکر خواجہ سے
عرض کیا کہ ہم آفاق کی بارگاہ مین گئے تھے آفاق کو خود اس حال سے خبر نہین ہی بلکہ وہ خود افسوس
کر رہا تھا اُسنے اپنے سردارون سے دریافت کیا اُنھون نے بھی قسمین کھائین یہ کارروائی اُنکی نہین ہی یہ
کوئی اور شخص ہی صاحبقران نے یہ سُنکے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تم اسکی فکر کرو سوائے تمھارے کوئی
فکر نہین کرسکتا ہی مین اسکے انعام مین بہت کچھ دونگا خواجہ نے کہا کہ فکر کرونگا اگر بن پڑی تو ظاہر ہو جائیگا بعد
اس گفتگو کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے آج خواجہ نے بندوبست کیا ہی
عیارون کا پہرہ ہر ایک سردار کے خیمہ پر مقرر کیا ہی خود کوتوالی چبوترے پر بیٹھے ہین یہان تو خوب بندوبست ہی
اُدھر زمرد نے خیال کیا کہ جاکر اور سردار آج گرفتار کرلاؤن یہ خیال کرکے اپنے مقام پر سے چلا
لشکر مین آکر پہونچا آج بھی چار سردارون کو گرفتار کرکے لیگیا صبح کو جب یہ اپنے مقام پر پہونچا اُن
سردارون کو زمرد کوہ کی طرف روانہ کیا آپ پھر اپنے مقام پر ٹھہرا کہ آج پھر جاکر لشکر مین سردارون کو
گرفتار کرلاؤنگا یہ تو یہان اس فکر مین ہی اُدھر صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے خواجہ
بھی کوتوالی چبوترے پر سے دربار مین آئے سب عیار بھی اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے ابھی چند سردار
نہین آئے ہین جو سردار کہ نہین آئے تھے اُنکے خیمون سے اُنکے ملازم چاک گریبان خاک بر سر یہ فریاد کرتے ہوئے کہ ہمارے
آقا کو کوئی شب کو چرا لیگیا آج شب کو زمرد سہراب جادو و غزالان و گرگین وشست چنگال و اسفندیار
گیلانی کو لے گیا تھا اُنکے خیمون سے صدائے شور و غل بلند ہوئی اُنکے نوکر روتے ہوئے حاضر دربار ہوئے حال عرض
کیا جب صاحبقران و بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ سردار شب کو غائب ہوگئے بڑا صدمہ ہوا بادشاہ نے خواجہ
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای خواجہ رات کو بھی معلوم ہوتا ہی کہ تمنے غفلت کی کہ یہ سردار غائب ہوگئے خواجہ نے
عرض کیا کہ رات کو تو مین نے خوب چوکسی کی خود رات بھر جاگا کیا سب عیار پہرہ پر مقرر رہے مین طلایہ پھرا کیا
نہ معلوم لیجانے والا کیونکر آیا اور کیونکر لیگیا یا تو زمین سے پیدا ہوا مثل ہوا کے مجرا کر لیگیا یا آسمان سے مثل
قطرہ باران کے گرا اپنا کام کیا اور جذب زمین ہوگیا سوائے اسکے کوئی اور طریقہ نہین معلوم ہوتا ہی آج بطور انتظام کرونگا
اتنے خواجہ کو بڑی فکر پیدا ہوئی کہ کون ہی جو اسقدر پہرے چوکی سے سردارون کو لے گیا یہانتک کہ وہ دن
تمام ہوا امدادت آئی ہوز و فلک نے لباس شب روی پہنا مع اپنے ہمراہیون کے برائے اپنے کام کے

میدان فلکی پر برائے قزاقی نکلا یعنی شب ہو گئی چاند نکل آیا آفتاب غروب ہو گیا خواجہ نے آج کل سے زیادہ بندوبست
کیا جب کوئی نصف شب ہوئی زمرد سحرگر کے لشکر مین آیا آج بھی چند سردارون کو لیگیا یہ لوگ پہرہ دیتے رہے
انکو خبر بھی نہوئی کہ کون لیگیا یہ لوگ بالکل اطمینان سے بیٹھے رہے کہ جو کوئی آئیگا اور چرا کر لیجائیگا کوئی ہوا تو نہین
جو ہم سبکی نگاہون سے پوشیدہ ہو کر نکل جائیگا وہ رات خواجہ وعیارون نے جاگ کر بسر کی صبح کو ادھر زمرد نے
اُن سردارون کو پھر زمرد کوہ کی طرف روانہ کیا اور خود اس فکر مین بیٹھا کہ آج شب کو اور سردارون کو گرفتار کرونگا
کل یہان سے کوچ کر جاؤنگا کیونکہ میرے پاس قریب سو سوا سو کے سردار ہو گئے ہین انکو لیجا کر نذر دونگا بادشاہ کو
یہان جب صبح ہوئی بہزاد خان و طرطراس و جزیل و عادل اور دیگر سردارون کے خیمہ سے رونے کی صدا آئی
بادشاہ و صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے اور سردار حاضر تھے کہ یہ جو صدائے گریہ آئی صاحبقران
نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شب کو پھر سردار غائب ہو گئے ہین خواجہ بیٹھے ہوئے تھے اور سب سردار و عیار
حاضر تھے کہ وہ لوگ آگر ہو پہنچے اور عرض کیا کہ ہم لوگ بے آقا کے ہو گئے ہمارے آقا رات کو چوری گئے گو ہم لوگ
رات بھر جاگا کیے مگر لیجانے والا ہمکو نظر نہ آیا صبح کو جو دیکھا تو بستر پر نہ تھے یہ جو صاحبقران نے سُنا طرف خواجہ
کے دیکھا اور فرمایا کہ خواجہ اب تم بالکل غفلت کرتے ہو آج کئی دن سے سردار غائب ہو رہے ہین اور یہ نہین
معلوم ہوتا ہے کہ کون لے جاتا ہے اب بڑی خرابی ہوئی اب لشکر کیونکر بچیگا سب اسی طور سے چوری ہو جائینگے اگر تم کل
تک پتہ نہ لگاؤ گے تو مین تم سے ناراض ہونگا تمھاری موجودگی مین یہ آفت نازل ہو تم سے بندوبست نہو سکا یہ جو صاحبقران
نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ مین تو فکر کرتا ہون مگر کیا کرون کہ مجبور ہون کہ لیجانے والا نظر نہین آتا ہے آپ اطمینان
فرمائین مین اسکا سراغ ضرور لگاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ سوائے تمھارے اور کسی سے اسکا انتظام نہو گا
یہان تو اب لشکر مین ہر طرف یہی چرچا ہے کہ نہ معلوم سردارون کو کون چرا لیجاتا ہے یہ تو بڑا اندھیر ہے اتنے بڑے
لشکر سے سردار غائب ہو جاتے ہین اور لیجانے والے کا سراغ نہین ملتا ہے کوئی بہت بڑا کامل ہے بادشاہ نے اس
صدمہ سے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے خیمون مین گئے رات ہوئی خواجہ نے بندوبست کیا آج پھر رات کو
زمرد آیا اور چند سردارون کو گرفتار کر کے صبح تک لے گیا یہ تدبیر کرتا تھا کہ آکر سحر کرتا تھا سب غافل ہو گئے
اسنے اپنا کام کیا جب صبح ہونے لگی یہ لشکر سے نکل گیا اور سحر سے اپنے کو پوشیدہ کر کے آتا ہے صبح کو پھر لشکر مین
غوغا ہوا کہ محراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و یقین جو درست و حرمت شاہ غائب ہوئے بادشاہ
و صاحبقران کو خبر ہوئی بادشاہ و صاحبقران کو بڑا صدمہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اب کوئی بندوبست نہو گا
صاحبقران نے فرمایا کہ مین بندوبست کرونگا آج خود طلایہ پھرونگا یہ فرما کر چند سقے طلب فرمائے
انکو ہمراہ لیکر بیرون لشکر تشریف لائے اُسپر اسم اعظم پڑھکر دم کیا اور گرد لشکر اس پانی سے حصار کر دیا
پھر دربار مین تشریف لائے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین نے ساحر کا تو بندوبست کر دیا کہ گرد لشکر حصار کر دیا
اور غیر ساحر کے لیے مین خود آج طلایہ پھرونگا اور خواجہ و دیگر عیارون پر بہت خفا ہوئے خواجہ نے
کہا کہ مین تو جاگتے جاگتے حیران ہو گیا ہون کیا تدبیر کرون کوئی بہت بڑا ظالم زبردست ہے بس بادشاہ نے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُسدن صاحبقران نے اپنے طلایہ کا بندوبست کیا خواجہ
جو دربار سے آئے سب عیارون کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ نہایت غافل ہو گئے ہو ہر روز صاحبقران
مجکو برا بھلا کہتے ہین مین شرمندہ ہوتا ہون کہ روز اقرار کرتا ہون کہ آج گرفتار کرونگا تم لوگون کے
بھروسے پر اور تمکو غیرت نہین آتی ہے خود بھی ذلیل ہوتے ہو اور مجکو بھی ذلیل کراتے ہو کوئی تدبیر
ایسی کرو کہ وہ ہاتھ لگے جو کہ گرفتار کر کے لیجاتا ہے اُن عیارون نے عرض کیا ہمکو مہلت دیجائے دو یوم کی

مہلت جو ملے گی اُسوقت ہم تلاش کرینگے جان پر کھیل جائینگے اگر آسمان پہ ہوگا تو پیدا کرینگے اگر تہ زمین مین ہوگا تو
پیدا کرینگے خواجہ نے فرمایا کہ تمکو مہلت دیجاتی ہے اگر اس زمانہ مہلت مین تمنے تلاش کیا اور نہ پتہ لگایا تو مین تم
سب کو سزا دونگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ بہت خوب اگر ہم پتہ نہ لگائین تو آپ ہمکو سزا دیجیے گا یہ سنکے خواجہ
نے سب کو رخصت کیا خواجہ بھی ایک مرتبہ ایک طرف کو روانہ ہوے اور عیار بھی دن بھر یہ لوگ پھرے
کہین پتہ نہ ملا قریب شام لشکر مین ہر ایک چلا آیا یہان بند وبست ہونے لگا صاحبقران لباس
شب روی پہنکر اور چند اپنے خاص ملازمون کو ہمراہ لیکر بقصد طلایہ اپنے خیمہ خاص سے برآمد ہوے
یہان تو یہ بند وبست ہے اُدھر زمرد جو اپنے مقام پر صبح کو پہونچا اسنے اُن سردارون کو آج طرف زمرد کوہ کے
نہ روانہ کیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آج شب کو یہان سے طرف زمرد کوہ کے چلینگے انکو بھی لیتے ہوے
بلکہ اور کوئی سردار اگر ہاتھ لگجائیگا تو لیتے چلینگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپکی راے بس یہ اس انتظار مین رہا
وہ دن اُسنے بسر کیا جب شب ہوئی اسنے سامان کوچ کرنے کا کیا اپنا سب اسباب ہمراہ اُن ساحرون کے
روانہ کیا اور اُن سردارون کو اور خود طرف لشکر اسلام کے چلا جب یہ قریب لشکر اسلام کے پہونچا اسنے
دیکھا کہ ایک دیوار حائل ہے یہ حیران ہوا کہ یہ دیوار کیسی ہے جدھر جاتا ہے اُدھر دیوار کو حائل پاتا ہے تب یہ
حیران ہوا ایک مقام پر آیا اسنے سحر کیا اور دریافت کیا کہ آج کیا سبب ہے جو لشکر اسلام کے گرد یہ دیوار
حائل ہے معلوم ہوا کہ صاحبقران نے اسم اعظم سے گرد لشکر کے حصار کیا ہے کوئی ساحر نہین جاسکتا ہے کیونکہ
وہ صاحب اسم اعظم ہین اُنپر کسی ساحر کا قابو نہین ہوسکتا ہے یہ جو اسکو معلوم ہوا یہ مایوس ہوکر طرف
زمرد کوہ کے چلا گیا وہ ساحر جو کہ اسباب و سردار لیکر گئے تھے اس سے قبل پہونچے جہان اور سب سردار
قید تھے انکو بھی قید کیا کہ اتنے عرصہ مین زمرد پہونچا اپنے محل مین گیا اسنے رات تو براحت بسر کی اسکے بعد
جب سحر ہوئی تو یہ دربار مین آیا سب اسکے سردار حاضر دربار ہوے اسنے اُنسے کہا کہ مین نے چند سردار
لشکر اسلام کے گرفتار کیے ہین میرا قصد ہے کہ انکو لیکر خدمت مین بادشاہ کی جاؤن اور یہ سردار
نذر دون تاکہ بادشاہ مجھسے خوش ہو اُن سب نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک یہ امر مناسب ہے کہ پہلے
آپ بادشاہ کو اس حال سے آگاہ فرمایئے اور یہ تحریر فرمایئے کہ مجھکو جو عرصہ ہوا حاضر ہونے مین اسی سبب
سے کہ مین اس فکر مین تھا یہ چند سردار مین نے گرفتار کیے ہین انکی بابت کیا حکم ہوتا ہے جو حکم ہو
مین بجا لاؤن اگر ارشاد ہو تو ان سب کو اسی مقام پر قتل کرون اور سر لیکر حاضر ہوؤن یا اگر حکم ہو تو
زندہ لے آؤن مین آپکے حکم کا منتظر ہون زمرد نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت نیک ہے مین خود اس
فکر مین تھا کہ اسکی خبر بادشاہ سے کرون جب بادشاہ کو یہ معلوم ہوگا تو وہ ضرور میری عزت
کرینگے میرے استقبال کو کسی نہ کسی کو ضرور روانہ کرینگے یہ کہکر دبیر کو طلب کرکے اُسی مضمون کا نامہ
تحریر کرایا یہ مضمون بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ جہان پناہ خدیو بارگاہ ہیبت و شہنشاہ
ساحران جہان آپکو معلوم ہو کہ اس خاکسار کو نامہ حضور فیض گنجور پہونچا حال مندرجہ سے یہ حقیر
آگاہ ہوا اس سرفراز نامہ مین اس خاکسار کی طلبی تھی چنانچہ اس غلام نے بند وبست چلنے کا
کیا مگر یہ خیال کیا کہ کوئی تحفہ براے نذر حضور ضرور ہونا چاہیے بس غلام کو جو حاضری مین عرصہ ہوا
اسکا سبب یہ تھا کہ اس حقیر نے یہ فکر کی چند سردار لشکر اسلام کو گرفتار کرون اُنھین کو نذر حضور
کرون بس باقبال حضور مین اپنے مقصد دلی پر کامیاب ہوا مین نے چند سردار گرفتار کیے ہین
لہذا اُنکے بابت کیا حکم والا صادر ہوتا ہے انکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن یا قتل کرکے اُنکے سر لاؤن

جو حکم ہو وہ بجا لاؤں یہ نامہ تحریر کرکے ایک ساحر سے کہا کہ نام اُسکا عقاب جادو تھا تم اس نامہ کو لیکر خدمت میں شہنشاہ سامری کے جاؤ اور اس نامہ کا جواب اُنسے بہت جلد لیکر آؤ تاکہ میں اپنا بند و بست کرون عقاب جادو وہ نامہ لیکر اور زمر د سے رخصت ہوکر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا اسکو تو طرف سمندریہ کے روان رکھا جاتا ہے اب حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ جب صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے صاحبقران بھی تشریف لائے آج لشکر میں بالکل شور و غل نہوا کوئی سردار چوری گیا بادشاہ کو خبر ہوئی کہ آج کوئی نہیں چوری گیا خواجہ صرف دربار میں آئے تھے اور چند عیار تھے باقی عیار مثل برق ثانی و چالاک ثانی وغیرہ کے برائے تلاش روانہ ہوئے تھے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب یہ معلوم ہوا کہ کوئی چوری نہیں گیا ہے صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای خواجہ آپ کئی دن سے بند و بست کر رہے تھے آپ سے کچھ نہو سکا دیکھیے مین نے جو بند و بست کیا تو کوئی نہ چوری گیا گو چرا لیجانے والے کا پتہ نہ لگا مگر سردار اس زحمت سے تو بچے اور مین بھی خواجہ نے عرض کیا کہ اس سبب سے کوئی آج نہین چوری گیا کہ ثابت ہو گیا ہے جو لیجاتا تھا وہ ساحر تھا آپ نے جو یہ بند و بست کیا کہ گرد لشکر کے حصار کیا اس سبب سے وہ ساحر نہ آسکا سردار نہ چوری گئے مین یون ہی تلاش کرتا تھا اگر آپ حصار نہ کرتے اور پھر سردار چوری نہ جاتے تو مین جانتا صاحبقران نے فرمایا کہ کسی صورت سے یہ بلا دفع تو ہوئی اب یہ آپکی کارروائی ہے کہ آپ اُس ساحر کو تلاش کرین خواجہ نے کہا کہ اگر مرضی خدا کی ہے تو مین تلاش کرکے اُسکو قتل کرونگا یہ گفتگو رہی اسکے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ اپنے خیمہ مین یہ تو یہان اس فکر مین ہین کہ مین کدھر اُس ساحر کو تلاش کرنے جاؤن انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہے

اب حال برق ثانی کا تحریر ہوتا ہے

کہ یہ جو تلاش اُس شخص کے نکلا تھا کہ جو سردارون کو لیجاتا تھا ایک ساحر کی صورت بنا ہوا ایک شاطری مارتا ہوا چلا جاتا ہے قریب دوپہر یہ ایک چشمہ پر پہونچا چونکہ اسکو پیاس بشدت لگی ہوئی تھی اسنے پانی پیا وقت دوپہر کا تھا اسنے خیال کیا کہ تھوڑی دیر دم لے لون ایک درخت کے سایہ مین لیٹ رہا یہ تو یہان لیٹا ہوا ہے اودھر وہ عقاب جادو پرواز کرتا ہوا سمندریہ کی طرف چلا جاتا ہے یہان تک کہ سمندریہ مین پہونچا یہان دربار آراستہ ہے سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہے سمندر شاہ کے چار وزیر ہین دو دست راست کے اور دو دست چپ کے جو کہ دست راست کے ہین اُنکے نام یہ ہین اشفاق جادو و اخلاق جادو و قبل مین آفاق وزیر تھا جب یہ بحکم سمندر شہر آفاقیہ کا بادشاہ ہوا اسکا چھوٹا بھائی اخلاق اسکے مقام پر وزیر ہوا یہ دونون بڑے نیک اور ساحر زبردست ہین جسمین اخلاق کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ ہمیشہ ملکون کا دورہ کرتا ہے ہمیشہ دورے پر رہتا ہے ملکون کو دیکھتا پھرتا ہے برس دن کے بعد دربار مین آتا ہے سب حالات عرض کرتا ہے یا جب سمندر طلب کرتا ہے اسوقت حاضر ہوتا ہے یہ بھی ایک ملک کا بادشاہ ہے اپنی طرف سے اسنے نائب کیا ہے وہ حکومت کرتا ہے اور اشفاق کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ کاغذات ملکی دیکھا کرتا ہے اب رہے دو وزیر ایک کا نام مراق جادو دوسرے کا نام شملاق جادو ہے یہ دونون بھی گو ساحر زبردست ہین مگر حد درجہ کے بدذات اور شریر ہین اہل اسلام سے عناد رکھتے ہین یہ ہمہ وقت حاضر دربار رہتے ہین اور زیادہ تر

سمندر رخ کے دوست ہین جب سے سمندر رخ نے آفاق کو روانہ کیا ہی طرف لشکر اسلام کے اور خرکیت وغیرہ کو
اُسنے چند ہرکارے مقرر کیے ہین کہ وہ آکر دم بدم کی خبر دیتے ہین جب آفاق نے نامہ و پیام
صاحبقران کو روانہ کیا اور مہلت طلب کی جو کچھ جواب آیا اور مہلت ملی یہان ہرکارون نے سمندر رخ کو
آکر خبر دی کہ آج یہ واقعہ گذرا سمندر رخ بہت خوش ہوا اور اہل دربار سے کہا نہ معلوم آفاق نے
کس مطلب سے مہلت طلب کی ہی اسکا کیا سبب ہی ہمارے خیال مین نہ آیا اہل دربار نے کہا کہ جو کچھ
مطلب ہوگا ظاہر ہوجائیگا کہ دوسرے دن ہرکارون نے خبر دی تھی کہ چند سردار اہل اسلام کے شکارگاہ
پر سے غائب ہوگئے ہین انکا پتہ و نشان نہین ہی نہ معلوم انکو کون لے گیا یہ جو سمندر رخ نے سنا خوش ہوا اور
اور اہل دربار سے کہا کہ مین مطلب آفاق کی مہلت لینے کا سمجھ گیا یہ مطلب تھا سب نے عرض کیا کہ
در حقیقت اُسنے خوب تدبیر کی ہی اب تو متواتر خبرین آنے لگین کہ آج چار غائب ہوے یہان تک کہ اُسدن تک
خبر آئی کہ جسدن زمرد گرفتار کرکے سردارون کو لیکر اپنے مقام کی طرف چلا گیا تھا سمندر رخ یہ خبرین سُنکے
بہت خوش ہوتا تھا اور آفاق کی بہت تعریف کرتا تھا وہ دن آیا کہ جسدن زمرد نے سمندر رخ کو نامہ
بطور عرضی کے تحریر کیا اور عقاب لیکر چلا تھا اور داخل شہر سمندر رخ ہوا تھا یہان دربار مین سمندر رخ
بیٹھا ہوا تھا کہ عقاب آکر پہونچا سمندر رخ کو سلام کیا سمندر رخ نے کرسی دی یہ اُسپر سلام کرکے بیٹھ گیا
سمندر رخ نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ حضور نے مجکو نہ پہچانا مین حضور کا غلام
زمرد جادو کا ملازم ہون زمرد کے پاس سے حاضر ہوا ہون سمندر رخ نے جو زمرد کا نام سُنا کہا کہ اب
زمرد بہت مغرور ہوگیا ہی ہمنے اسکو طلب کیا اُسنے کچھ خیال نہ کیا ہماری عدول حکمی پر کمر باندھی اول تو
اُسکو خود ہماری کمک کرنی ضرور تھی جبکہ اُسنے یہ سب خبرین سنین تھین نہ کہ ہم طلب کرین اور وہ کچھ
خیال نہ کرے بس اُسکو اسکی سزا دیجائیگی یہ جو سمندر رخ نے عتاب سے کہا عقاب کانپ گیا اور ہاتھ
جوڑکر عرض کیا کہ آپ برہم نہون زمرد نے حضور کے نام ایک عرضی تحریر کی ہی اُسمین اپنے نہ حاضر
ہونے کا سبب تحریر کیا ہی یہ عرضی موجود ہی سمندر رخ نے وہ عرضی لیکر دبیر کو دی عقاب نے کہا کہ حضور
اسکو خود پڑھیں بس سمندر رخ نے وہ عرضی لیکر پڑھی اُسمین وہ ہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہوچکا ہی پڑھکے
سمندر رخ نے اُس سے کہا کہ میرے دربار مین کوئی ایسا نہین ہی جو ہر اک سے اس حال کی خبر کرے یہ کہکر
وہ عرضی دبیر کو دی کہ اہل دربار کے روبرو پڑھو تاکہ انکو بھی یہ حال معلوم ہو جو کارروائی زمرد
نے کی ہی بس دبیر نے وہ عرضی پڑھی سب اہل دربار نے سُنی سب کو معلوم ہوا کہ وہ جو سردار
غائب ہوے ہین انکو زمرد لے گیا ہی اُنکے بابت تحریر کیا ہی بس جب یہ سب کو معلوم ہوا سب خوش
ہوے سمندر رخ نے اہل دربار سے کہا کہ آپنے سُنا کہ زمرد نے بہت سے سردارون کو گرفتار
کیا ہی اور تحریر کیا ہی جو حکم ہو وہ مین بجا لائون اگر حکم ہو قتل کرون اگر ارشاد ہو زندہ گرفتار
کرکے لائون کیونکہ میرے قبضے مین ہین بس آپکی کیا رائے ہی شملاق و امراق جادو نے
جو کہ وزیر دست چپ ہین کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ آپ تحریر کرین کہ اُنکے سر لیکر حاضر ہو
زندہ لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ اگر وہ زندہ لائیگا شاید کوئی آفت اور راہ مین پڑے
اور یہ لوگ رہا ہوجائین یہ جو اُن وزرا نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ رائے آپ
لوگون کی بہت خراب ہی کیونکہ یہ امر بالکل میری رائے کے خلاف ہی مین اسکے خلاف نہ ہونے د
ونگا کیونکہ میرے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ اُن سب کو یہان طلب کرون اور جو سردار آفاق نے

اسیر کرے انکو بھی یہان گرفتار رکھین جبکہ سب لشکر کا خاتمہ ہو جائے اُسوقت ان سب کو قتل کرینگے سمندر شاہ
نے جو یہ کہا اور سب اہل دربار نے دیکھا کہ بادشاہ کی یہ راے ہی سب نے کہا کہ یہ راے ہماری بھی ہی
سمندر شاہ نے کہا کہ زمرد نے وہ کام کیا ہی کہ جو کسی سے نہوگا اُسنے بغیر مقابلہ کیے حریف کے سردار
گرفتار کر لیے اپنے لشکر کے ایک سوار کی نکسیر نہ پھوٹی اور سوا سو سردار گرفتار ہو گئے یہ جو بادشاہ نے کہا
سب نے عرض کیا کہ دراصل وہ کام کیا ہی کہ ہم لوگ اس کام کو نہ کر سکتے نہ ہمارے خیال مین تھا
بس اُسیوقت سمندر نے دبیر سے کہا کہ زمرد کو تحریر کرو کہ بہت ہم خوش ہوے کیونکہ تمنے وہ کام کیا کہ
جسکے سبب سے لشکر اسلام کی ضعف قوت رہی ہمنے تمھاری عدم حاضری کی خطا معاف کی لہذا تم اُن
سردارون کو لیکر بہت جلد ہماری خدمت مین حاضر ہو یہ تحریر کراکے اپنی مہر اُسپر کرکے عقاب کو دیا کہ
یہ جواب لیکر بہت جلد زمرد کے پاس جاؤ اور اُس سے کہنا کہ جلد سردارون کو لیکر حاضر ہو مین تمھارے
استقبال کو چند سردار روانہ کرتا ہون بس یہ تحریر کراکے اور زبانی پیام بھی دیکر روانہ کیا عقاب کو
خلعت دیا وہ خوشی خوشی خلعت لیکر وہان سے چلا اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ کا
تحریر ہوتا ہی کہ جب زمرد کو جواب تحریر کرکے روانہ کر چکا اُسنے چند سردارون سے کہا کہ تم براے
استقبال زمرد روانہ ہو انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب بعد اسکے سمندر شاہ نے ایک نامہ بنام
آفاق جادو اس مضمون کا تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو آفاق ایک نامہ زمرد جادو کا میرے پاس
آیا ہی اُسنے چند سردارون کو لشکر اسلام کے گرفتار کیا ہی اُسمین سہراب و غزالان بھی ہین یہی دو ساحر
ہین جو کہ لشکر اسلام مین تھے چنانچہ آجکل لشکر اسلام ساحرون سے خالی ہی اگر تمھارا زمانہ مہلت
ختم ہو گیا ہوا اور وہ کام ہو گیا ہو کہ جسکے سبب سے تمنے مہلت لی تھی تو مقابلہ کرو اور سردارون کو
اسیر کرکے میرے پاس روانہ کرو اُدھر سے زمرد اُن سردارون کو لیکر آئیگا مین ان سب کو بیرون شہر آکر
قتل کرونگا اور وہ نامہ بھی شامل ہی جو کہ زمرد نے تحریر کیا تھا بس یہ نامہ تحریر کرکے ایک ساحر کے
ہاتھ آفاق کو روانہ کیا بلکہ یہ بھی تحریر کیا تھا کہ مین نے چند سردار براے استقبال روانہ کیے مین لکھو بھی
لازم ہی کہ تم بھی چند سردار جو کہ معزز ہون طرف زمرد کوہ کے روانہ کرو تاکہ بحفاظت یہ سرداران
سرداران اسیر کو میرے پاس پہونچا دین بس پڑھکر اس نامہ کو اور زمرد کے نامہ کو چاک کر ڈالنا بس
ایک ساحر نامہ لیکر طرف آفاق کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ نامہ بر تو اُدھر چلا اور عقاب
طرف زمرد کوہ کے یہان سمندر نے دربار برخاست کیا جن ساحرون کو سمندر نے حکم دیا تھا کہ تم
براے استقبال روانہ ہو وہ اُسدن تو نہین گئے خیال کیا کہ دوسرے دن جائینگے ان سب کو اس قصد مین
مبتلا رکھا جاتا ہی اب حال مین برق و چالاک کی قلم فرسائی کیجاتی ہی

چند کلمہ حال برق و چالاک کے تحریر ہوتے ہین اور یہ حال معلوم ہونا خواجہ کو کہ سردار زمرد کوہ پر اسیر ہین و دیگر حالات

بس برق جو اس چشمہ پر پہونچا تھا اور پانی پیکر اس انتظار مین لیٹ رہا تھا کہ دو پہر ڈھلے
تو گے براے تلاش روانہ ہون یہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ اسنے دیکھا کہ ایک ساحر چلا آتا ہی
یا تو یہ بیٹھا ہوا تھا یا اسکو دیکھکر اُٹھ بیٹھا اور چلم نکالکر پینے لگا کہ وہ ساحر کنارے اُس چشمے کے آیا
اسنے پانی پیا پانی پیکر اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر زیر درخت بیٹھا ہوا ہی اور حقہ پی رہا ہی

یہ دیکھکر اسکو بھی حقہ کی خواہش ہوئی اسنے خیال کیا کہ چلکر حقہ پی لون یہ کہکر دل مین اُس درخت
کی طرف چلا اور قریب برق پہونچکر کہا کہ اے بھائی ذرا مین بھی حقہ پیونگا برق نے سر اٹھا کر دیکھا
اور کہا کہ آؤ بھائی حقہ موجود ہے بس وہ ساحر قریب برق آکر پہونچا برق سے صاحب سلامت
ہوئی برق نے کہا کہ بھائی اس دوپہر مین کہان جاتے ہو اسوقت تو طائر اپنے آشیانون سے نہین
نکلتے ہین تمپر کیا ایسی آفت آئی کہ تم نکلے ہو اسنے جوابدیا کہ بھائی نوکری و تابعداری بری بلا ہے بھائی
بسبب تابعداری کے یہ باتین ہین کہ دوپہر کو بھی آرام نہین ملتا ہے بھائی کیا کرین زمانہ کی خرابی ہے کہ بدون
مشقت کے دنیا نہین ملتی ہے برا ہو اس پیٹ کا کہ جسکے سبب سے ہرطرح کی مصیبت گوارہ کرنا پڑتی ہے
برق نے کہا کہ بھائی یہ تو تم سچ کہتے ہو یہ کہکر حقہ اسکے روبرو رکھدیا اور کہا کہ یہ تو مین نے سُنا کہ تم
ملازم ہو مگر یہ بیان کرو کہ تم کسکے ملازم ہو اور کس ضرورت سے جاتے ہو اسنے کہا کہ اے بھائی مین
ملازم ہون زمرد جادو کا جو حاکم ہے زمرد کوہ کا جو یہان سے کوئی دو منزل ہے زمرد بھی تابعدار
سمندر شاہ کا ہے اسنے ایک عرضی بنام سمندر شاہ تحریر کی تھی مین وہ عرضی لیکر آیا تھا اب اسکا جواب
لیکر جاتا ہون چونکہ پیاس بشدت لگی تھی اس سبب سے مین نے اس چشمہ پر آکر پانی پیا پانی جو پی چکا
حقہ کی خوشبو آئی طبیعت نے رغبت کی مین نے دیکھا کہ تم حقہ پی رہے ہو اپنا ہمجنس پایا اور ہم مذہب
بس مین نے خیال کرلیا کہ حقہ طلب کرکے پی لون بس مین تمھارے پاس آیا برق نے کہا کہ بھائی
زمرد نے اُس عرضی مین کیا تحریر کیا تھا اُسنے جوابدیا کہ بھائی مقام خوشی ہے کہ زمرد نے وہ کام کیا ہے
کہ کسی نے نہ کیا ہوگا برق نے کہا کہ کیا کام کیا ہے اُسنے کہا کہ ہمارے آقا زمرد نے چند سردار لشکر اسلام
کے سحر سے گرفتار کیئے ہین زمرد کوہ سے پھر لشکر اسلام مین گئے تھے اسی قصد سے سردارون کو گرفتار
کرلائے اُنکی بابت تحریر کیا تھا بادشاہ کو کہ زندہ گرفتار کر لاؤن یا سر کاٹ کر لاؤن یہ عرضی لکھی تھی
اُسکا جواب بادشاہ نے یہ تحریر کیا ہے کہ اُنکو زندہ لاؤ اور مین چند سردار برائے استقبال روانہ
کرتا ہون تو بھائی مین وہ عرضی لیکر جاتا ہون کیا کرون برق نے کہا کہ بھائی زمرد کوہ کہان ہے اُسنے
کہا کہ بھائی یہ جو رستہ بنا ہوا ہے اور ریختہ سڑک ہے یہی زمرد کوہ کو گئی ہے کیا تم کبھی زمرد کوہ نہین گئے ہو کیا تم
یہان کے رہنے والے نہین ہو اُس سے برق نے جوابدیا کہ بھائی مین مسافر ہون کوہ ظلمان کا رہنے والا
ہون سمندریہ کو جاتا ہون یہ کہکر کہا کہ بھائی لو پان کھاؤ برق نے یہ خیال کیا تھا کہ اسکو گرفتار کرلو
اور اسکی صورت بدلکر طرف زمرد کوہ کے چلو اور وہان جاکر عیاری کرکے سردارون کو رہا کرو کیونکہ
اب تو پتہ مل گیا ہے یہ خیال کرکے ایک ڈبیہ نکالی اُسمین سے پان نکالا اور کہا کہ لو بھائی کھاؤ ہان بھائی
یہ تو بتاؤ کہ تمھارا نام کیا ہے کیونکہ اگر اتفاق سے میرا آنا کوہ زمرد پر ہو تو مین تمکو دریافت کرکے تمسے ملون ایک
ایک مقام ہی اُترنے کو ملے اُسنے کہا کہ بھائی مجکو عقاب جادو کہتے ہین تم زمرد کوہ پر سے دریافت کروگے
کہ عقاب جادو کا کون مکان ہے ہر ایک بتادیگا کیونکہ میرا مکان پوشیدہ نہین ہے برق نے کہا کہ اب جب کبھی آنے کا
اتفاق ہوگا تو تمھاری مکان پر اُترونگا یہ کہکر پان اسکو دیا اُسنے وہ پان لیکر کھایا بس یکایک ایک مرتبہ سر مین چکر لگا اور گرمی
معلوم ہوئی اُسنے کہا کہ کیا بھائی اسمین تمباکو تھا کیا تم تمباکو کھاتے ہو برق نے کہا کہ ہان بھائی کھاتا تو ہون کیا
تم نہین کھاتے ہو اُسنے کہا کہ نہین برق نے کہا کہ اچھا کیا حرج ہے ذرا ٹھہر جاؤ یہ حالت جاتی رہیگی کیونکہ سر تیز ہوگا
یہ جو برق نے کہا وہ اٹھا مارا بیہوشی نے طمانچہ کہ چرخ کھا کر گرا بس برق نے دوڑکر اسکو اٹھالیا اور زمین پر لٹا کر
اُسکا لباس اتارا اور کسوت لی اُسکو کھولا تو دیکھا اسمین نامہ تھا جو کہ جواب سمندر نے زمرد کو تحریر کیا تھا بس برق نے

اپنی صورت عقاب کی بنائی اُسکے کپڑے پہنے اُسکو اُسی مقام پر زمین کھود کر دفن کیا اُسکو زندہ درگور کیا بس اُسکو دفن کر کے
اور نامہ لیکر طرف زمرد کوہ کے چلا چونکہ راہ تو دریافت کر چکا تھا اُسی راہ سے چلا یا سے شاطری مارتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک
کہ قریب زمرد کوہ کے پہونچا کوہ پر آیا لوگون سے ملتا ہوا دربار مین زمرد کے آیا زمرد کو سلام کیا سب اُسکو پہچانتے ہین کہ
یہ عقاب ہی اسے کسی نے منع بھی نکیا یہ قریب زمرد کے پہونچا گو یہ پہچانتا نہ تھا مگر اس طریقہ سے پہچان لیا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا
اور سب سردار گرد تھے کہ یہ سمجھ گیا کہ یہی زمرد جادو ہی اُسنے بڑھکر وہ عرضی کا جواب دیا اور کہا کہ بادشاہ نے تحریر فرمایا ہی کہ
تم سردارون کو لیکر آؤ مین چند سردارون کو برائے استقبال روانہ کرتا ہون اُدھر زمرد نے وہ جواب جو کہ آیا تھا اُسکو
پڑھا یہی مضمون تھا بہت تعریف کی زمرد نے سردارون سے کہا کہ بادشاہ نے سب سردارون کو زندہ طلب کیا ہی بس سلطان
سفر کرو جو سردار کہ بادشاہ نے برائے استقبال روانہ کیے ہین اُنسے راہ مین ملاقات کرلین ان سردارون نے عرض کیا کہ
بہت خوب ہم سامان کرتے ہین اُدھر عقاب نقلی نے کہا کہ اے آقا ذرا تخلیہ مین چلو کہ بادشاہ نے کچھ بات خفیہ طور سے
فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ کسی کے روبرو نہ کہنا یہ جو زمرد نے سنا اُسیوقت اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ اے عقاب آؤ
یہ کہکر ایک کمرہ مین آیا جو کہ اُسکے بیٹھنے کا تھا برق نے دیکھا کہ اُس کمرے مین ہزارون تصویرین لگی ہوئی ہین اور طاقون پر
گلدستے رکھے ہوے اُنمین کاغذ کے پھول لگے ہوے ہین اور سب سامان میکشی بھی اُس مقام پر موجود ہی کہ زمرد آخر مسند پر
بیٹھ گیا ایک طرف مسہری بھی آراستہ تھی عقاب نقلی بھی آکر قریب زمرد کے بیٹھا زمرد نے کہا کہ اے عقاب
بیان کر کیا بادشاہ نے کہا ہی اُسنے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون اگر اجازت ہو تو ایک جام شراب کا پی لون جب سے مین
نامہ لیکر گیا ہون شراب نہین پی ہی کچھ بیان کرون کیونکہ میرے حواس درست نہین ہین زمرد نے کہا خود بھی پی لو اور
مجکو بھی دو وبس عقاب نقلی نے پہلے خود جام پیا اُسکے بعد ایک جام لبریز کر کے اُسمین بیہوشی ملا کر زمرد کے روبرو پیش کیا
اور یہ خیال کیا تھا کہ جب یہ بیہوش ہو جائیگا تو مین اُسکی صورت بنکر باہر جاؤنگا سردارون کو طلب کرونگا اُنکو رہا کرنے کی
تدبیر کرونگا یہ سوچکر جام بیہوشی آمیز زمرد کو دیا بس زمرد نے قصد کیا کہ جام لیکر پی جاؤن جیسے لب کے برابر لیگیا چاہتا تھا
کہ لاجرعہ کر کے پی لون بس ایک مرتبہ وہ جو گلدستہ طاق پر رکھا تھا اُس سے چٹک کر ایک پھول گرا اُس پھول سے ایک طائر
پیدا ہوا اُس سے صدا آئی کہ اے زمرد خبردار رہو یہ برق عیار ہی لشکر اسلام کا عقاب کو اُسنے فلان مقام پر دفن کر دیا
ہی خود اُسکی صورت بنکر آیا ہی اور اس جام مین بیہوشی ہی ادھر اُس طائر نے یہ صدا دی ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اُسکے جسم مین آگ
لگی وہ طائر جلکر خاک ہوا اور شراب آفتاب بنکر طرف آسمان کے جام سے نکلکر اُڑ گئی جب طائر نے یہ صدا دی برق ثانی نے
قصد کیا کہ مین اُسکو جباب بیہوشی ماردون اُسنے صدائے گیر دی کہ زمین نے برق کے پاؤن پکڑ لیے بس جو شراب بیہوشی کا
جو اُڑ گئی تھی اُسکے اُڑنے کے بعد زمرد نے اُٹھکر برق کی مشکین باندھ لین اور سحر مین مبتلا کیا اور آواز دی کہ کوئی ذرا
یہان آوے ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا زمرد نے اُس سے کہا کہ اُسکو بھی لیجا کر اُسی مقام پر قید کر جہان اور سردار
قید ہین برق بیہوش پڑا ہوا تھا وہ خادم اُسکو لیکر اُدھر روانہ ہوا زمرد اُس کمرے سے باہر آیا تخت پر بیٹھکر کہا کہ اے اہل دربار
بڑا غضب ہوا تھا کہ برق عیار نے آکر میرا کام تمام کیا ہوتا مجکو میرے سحر نے آگاہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ عیار تلاش مین
سردارون کی نکلے ہین کہین یہ اُنکو تلاش کرتا ہوا آتا ہوگا کہ عقاب سے ملاقات ہوئی ہوگی اُسکو اُسنے عیاری کر کے
گرفتار کیا اُسکی صورت بنکر یہان آیا مجکو نامہ دیا فقرہ کر کے مجکو تخلیہ مین لیگیا جام بیہوشی آمیز دیا تھا کہ میرے سحر نے
خبردار کیا مین نے گرفتار کر لیا ہی اُسکو بھی اُسی مقام پر بھیجدیا ہی کہ جہان اور سردار گرفتار ہین اب جلد یہان سے چلنے کی
فکر کرو کیونکہ معلوم ہوتا ہی عیار لشکر اسلام سے چل چکے ہین اس طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہی اور ذرا خبرداری کے ساتھ کام کرنا
زمرد نے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر جا کر سامان سفر کرنے لگے یہ تو اس بندوبست مین
ہین برق ثانی گرفتار ہو گئے ہین اُنکو تو یہان گرفتار رکھا جاتا ہی

حال چالاک کا تحریر ہوتا ہی

کہ چالاک نامی بھی جو تلاش کو نکلا تھا یہ پہلے دربار مین آفاق کے آیا صورت تبدیل کیے ہوے دربار مین
موجود تھا عقب آفاق خادم بنا ہوا کھڑا تھا اسنے یہ خیال کیا تھا یہ اس سبب سے دربار مین تھا کہ شاید کچھ حال
معلوم ہو یہ اس فکر مین کھڑا تھا یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اب تین دن مہلت کے باقی ہین اُسکے بعد مین طبل جنگ بجواؤنگا
اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا کہ ایک ساحر آکر پہونچا جسکی نشانی ملازمت کی لگی ہوئی تھی اُسنے آفاق کو سلام کیا
اور نامہ نکالکر آفاق کے ہاتھ مین دیا اور عرض کیا کہ یہ نامہ بادشاہ نے آپکے نام تحریر کیا ہی اسکو ملاحظہ فرماکے
چاک کرڈالیے گا کیونکہ اسمین کچھ امور ضروری جو کہ راز کی باتین ہین وہ تحریر ہین آفاق نے نامہ اسکے ہاتھ سے لیکر دیکھا
اُسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا آفاق نامہ پڑھنے لگا خادم جو پشت پر کھڑا تھا وہ بھی پڑھنے لگا
کہ چالاک نے سب نامہ پڑھا ایک حرف نہ چھوڑا ادھر جب آفاق نامہ پڑھ چکا اُسنے قصد کیا کہ مین چاک کرون
آہستہ چٹکی سے پکڑے ہوے تھا کہ چالاک نے پشت پر سے ہاتھ بڑھا کر یہ کلمہ کہکر نامہ پر ہاتھ ڈالا کہ آپ نامہ پڑھ چکے
اب مین پڑھونگا یہ کہکر جو جھٹکا دیا کہ نامہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا چالاک کے ہاتھ مین آیا نامہ کا آنا تھا کہ چالاک
نے جست کی اور ہزارون مین جاکر مل گیا دوسری صورت بر ہو گیا اللہ ری جرأت اسنے بڑی جوانمردی کی ہی ادھر
آفاق نے پلٹ کر کہا کہ یہ کون بے ادب تھا کہ جسنے نامہ میرے ہاتھ سے لے لیا پشت پر جو دیکھا تو کوئی نہین ہی اسنے
کہا کہ میری پشت پر سے کسنے نامہ لیا کہ صدا آئی ہمنے نامہ لیا ہم عیار ہین لشکر اسلام کے یہ نامہ ہمارے پاس ہی ہم
اسکی تلاش مین تھے کہ کون ہمارے لشکر کے سردارون کو لشکر سے لیجاتا ہی اب معلوم ہوا کہ کوئی زمرد جادو وہ لیجاتا ہی
بہت دنون کے بعد سراغ لگا اب وہ کیونکر ہمارے ہاتھ سے بچتا ہی یہ کہکر مجمع سے خادمون کے نکلکر روانہ ہوا اب آفاق کو
معلوم ہوا کہ عیار لشکر اسلام کا میری پشت پر خادم بنا کھڑا ہوا تھا وہ نامہ لیگیا اسنے اشارہ کیا کہ سب خادمون کے
پاؤن زمین نے پکڑ لیے قبل اسکے کہ یہ اشارہ کرے چالاک دوسری صف مین تھا دراسنے یہ حکم دیا کہ کوئی بارگاہ کے
باہر نہ جانے پائے چالاک چوبدار بنا کھڑا تھا یہ کہتا ہوا دوڑا کہ مین جا کر درگاہ سالار سے حکم عالی بیان کرکے آگاہ کرون بس
یہ فقرہ کہکے دربارگاہ پر آیا اور باہر نکلکر یہ کہتا ہوا کہ حکم بادشاہ کا ہی کہ کوئی باہر نہ جانے پائے کیونکہ عیار اندر بارگاہ کے ہی
اُسنے بادشاہ کے ہاتھ سے نامہ لیلیا ہی اُسکی تلاش ہو رہی ہی مین ایک ضرورت سے بادشاہ کی جاتا ہون یہ کہتا ہوا
صاف نکلا چلا گیا اندر آفاق نے سب خادمون کی تلاشی لی ہر ایک کے باپ دادا کا نام دریافت کیا ہر ایک نے اپنے
آبا و اجداد کا نام بتایا اب معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ اصلی ہین انمین کوئی نہین ہی آفاق نے حکم دیا کہ بارگاہ مین تلاش کرو
تمام بارگاہ چھان ماری کوئی ہو تو ملے مرشد پہلے ہی نکل گئے چوبدار کی صورت بنکر اس فقرے سے کہ مین درگاہ سالار کو
آگاہ کرون آفاق نے کہا کہ درگاہ سالار سے تو دریافت کرو کہ کوئی باہر تو نہین گیا چند چوبدار آئے اور کہا کہ بادشاہ دریافت فرماتے
ہین کہ کوئی باہر تو نہین گیا اسنے جواب دیا کہ جب سے حکم بادشاہ نے دیا ہی کہ کوئی باہر نہ جانے پائے کوئی نہین گیا سوائے اُس چوبدار کے
کہ جسنے یہ حکم دیا تھا کہ وہ یہ حکم بیان کرتا ہوا ادھر کو چلا گیا چوبدارون نے آکر آفاق سے جو درگاہ سالار نے بیان کیا تھا عرض کیا
آفاق نے یہ سنکے کہا کہ بڑا غضب ہوا وہ عیار نامہ لیکر نکل گیا ابھی لشکر مین نہ پہونچا ہوگا چند ساحر جاکر گرفتار کر لائین بس یہ حکم سنکے
چند سردار ساحر ادھر کو باہر بارگاہ کے درگاہ سالار سے یہ دریافت کرکے کہ وہ چوبدار کدھر گیا ہی جدھر انھون نے پتہ بتایا تھا ادھر کو روانہ
ہوے یہ کب ملنے ہین ہوا ہو گئے انکو کون پاسکتا ہی یہ پیارے شاطری مار کر اپنے لشکر مین شامل ہو گئے اور اپنے لشکر مین آکر اپنی اصلی صورت بنے
ہوکر خوشی خوشی طرف خیمہ خواجہ کے چلے وہ ساحر تھوڑی دور تک تلاش کرتے ہوے گئے جب پتہ نہ ملا واپس آئے طرف اپنے لشکر کے اور
آفاق سے آکر عرض کیا کہ وہ چوبدار یعنی عیار نہ ملا آفاق نے کہا کہ خیر جانے دو وہ سب اپنے مقام پر بیٹھ گئے یہ تو یہان اس فکر مین
ہین کہ بڑا غضب ہوا کہ عیار نامہ لیکر چلا گیا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی کہ عیار لوگ بڑے غضب کے معلوم ہوتے ہین اسنے اپنی

حفاظت کرنا ضروری ہو آفاق نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنی حفاظت کرے کیونکہ عیار اسلام دیدہ و دانستہ خاک آنکھون مین ڈالکر
اپنا کام کرجاتے ہین انسے بچنا بہت دشوار ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر چالاک نامہ لیکر خواجہ کے خیمہ مین آیا وہان بادشاہ
نے دربار برخاست کیا تھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے خواجہ اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوے تھے اور کئی عیار بھی موجود
باہم مشورے ہو رہے تھے کہ یہ کون سردارون کو گرفتار کرکے لیگیا ہی آج صبح سے برق و چالاک کا بھی پتہ نہین نہ
معلوم کدھر گئے ہین قران ثالث بھی یہ خبر سُنکے خواجہ کے خیمہ مین آئے ہین کیونکہ یہ بھی مثل قران اول و ثانی کے
ہمیشہ جنگل مین رہتے ہین وہان عبادت خدا کرتے ہین وقتًا فوقتًا لشکر مین آتے ہین جو مشورہ ہوتا ہی اُسمین شریک
ہوتے ہین کل سے یہ لشکر سے نہین گئے ہین یہ شریک مشورہ ہین کہ چالاک آ پہونچا خواجہ نے چالاک سے کہا کہ
ای چالاک تم صبح سے کہان گئے تھے کچھ پتہ لگایا چالاک نے کہا کہ ای خواجہ مین تلاش مین صبح سے نکلا تھا دربار مین
آفاق کی گیا نامہ برکا آنا نامہ آفاق کو دینا اپنا خادم بنا ہوا عقب آفاق کھڑا ہونا اور سب نامے کا پڑھنا اپنا نامہ
لیکر فرار کرنا سب بیان کیا سب عیار یہ سُنکے بہت خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ ای چالاک تمنے بڑی چالاکی کی واہ
کیا کہنا یہ کہکر زنبیل مین ہاتھ ڈالکر ایک کاغذی ٹوپی نکالکر چالاک کو دی اور کہا یہ انعام ہی اس کام کا بس خواجہ نے
وہ نامہ پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوے کہا کہ ای عیاران اسلام آگاہ ہو کہ پتہ لگ گیا اب مین سردارون کی رہائی
کی فکر مین جاتا ہون طرف زمردکوہ کے بس یہ کہکر خواجہ اُٹھے اور اسباب عیاری سے آراستہ ہوکر خیمہ سے باہر نکلکر چلے ایک طرف
کو روانہ ہوے اور عیار بھی ایک ایک طرف کو روانہ ہوے کہ انکا حال تحریر ہوگا پہلے خواجہ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو خیمہ سے
نکلکر چلے ایک طرف کو منہ اُٹھاکر توکل بخدا روانہ ہوے کیونکہ انکو زمردکوہ کا راستہ نہ معلوم تھا مگر خدا پر بھروسا کرکے چلے تھے
جب کئی کوس پر چلے آئے تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون کہ مین زمردکوہ تک
پہونچ جاؤن یہ فکر کرتے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی پشت دیکھی تین سو ساٹھ مکر پیش نگاہ آئے ایک عیاری کو پسند کیا اسکے بعد کسوت
سے چند تصویرین نکالین اُنمین سے ایک تصویر پسند کی اب سب اپنا بندوبست کرکے ایک طرف کو روانہ ہوے چلے جاتے
ہین وہ دن تمام ہوا رات بھی انھون نے اُسی صحرا مین بسر کی صبح ہوگئی انکا حال پھر تحریر ہوگا اب حال زمرد کا تحریر ہوتا
ہی کہ اسنے دو روز مین سامان سفر درست کرلیا اب اسنے سب سردارون کو طلب کرکے کہا کہ کل مین یہان سے کوچ کرونگا
لشکر تیار ہو یہان تو یہ بندوبست ہی سب سامان درست ہوگیا ہی کہ وہ رات گذری صبح کا وقت ہی زمرد اپنے کمرے مین سیر
کرنے کے لیے جو کہ طرف صحرا کے ہی بیٹھا ہوا ہی اس قصد سے کہ کوئی پہر بھر دن آلے تو کوچ کرون اُدھر سب سردارون کی قید
تختہاے سحر پر لادی گئی ہی وہ تخت بھی تیار ہین سب سامان درست ہی صرف سفر کرنے کی دیر تھی کہ زمرد بیٹھا ہوا سیر
کر رہا ہی کہ ایک مرتبہ اسکے کان مین رونے کی صدا آئی کہ جیسے کوئی بصداے دردناک رو رہا ہی مگر آواز ایسی دردناک ہی کہ دلپر
تاثیر کرتی ہی یہ صدا آئی اسنے خیال کیا کہ صدا کہان سے آتی ہی کہ پھر صدا آئی اب تو یہ پریشان ہوا کہ یہ کون رو رہا ہی کیسی
دردناک صدا ہی کون میری عملداری مین لوٹا گیا ہی کس پر فلک مصیبت ٹوٹا ہی جو یون بلک بلک کر رو رہا ہی کوئی حاضر ہی
جاکر خبر تو لائے کہ یہ کون ستم رسیدہ و آفت دیدہ ہی جو یون بیقرار ہوکر روتا ہی بس دو چوبدار جو کہ حاضر تھے اُسوقت
بموجب حکم زمرد زیر کوہ آئے اور اُس صدا کی طرف چلے یہانتک کہ قریب جو پہونچے تو دیکھا کہ ایک عورت زیر درخت پلنگ پوش
اوڑھے ہوے گھونگھٹ نکالے ہوے سر جھکائے بیٹھی ہوئی رو رہی ہی عجب دردناک صدا ہی کہ قلب کے پار ہوتی ہی یہ چوبدار
اُسکے قریب گئے اُس عورت نے اپنے منھ پر سے ذرا سا پلنگ پوش ہٹا دیا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک گئی پیشانی پر
افشان لگی ہوئی تھی عروس شب اول بنی ہوئی تھی یہ دیکھکر وہ چوبدار دنگ ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ یہ تو کوئی نازنین
آفت دیدہ ستم رسیدہ ہی اُس سے کہا کہ ای نازنین تیرے اوپر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو یون تو رو رہی ہی کچھ بیان تو کر
اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی اُن دونون نے باہم صلاح کی کہ بادشاہ سے چلکر عرض کرین پھر اُنہین سے

ایک نے کہا کہ ای نازنین کچھ بیان تو کر کیا آفت آئی ہی کیونکہ تو تو ایک شب کی عروس معلوم ہوتی ہی اُسنے آہستہ سے
کہا کہ مین تم سے کیا بیان کرون جو مجھپر آفت پڑی ہی کوئی سُننے والا ہو تو بیان کرون تم کیا سنوگے جاؤ اپنی راہ تو کیون اپنے
کو آفت مین مبتلا کرو یہ جو اُسنے کہا ایک نے دوسرے سے کہا کہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہی چلو بادشاہ سے بیان کردین
یہ باہم صلاح کرکے کوہ پر آئے زمرد یہان بیٹھا ہوا تھا کہ وہ چوبدار آلین تو مین اُنسے دریافت کرکے اُس بیکس کی دادرسی
کرون کہ وہ چوبدار آپہونچے زمرد نے کہا کہ کیا خبر لائے انھون نے عرض کیا کہ ہم جو زیر کوہ گئے تو ہمنے دیکھا کہ وہ جو درخت
شمشاد کا ہی اُسکے نیچے ایک نازنین پندرہ سولہ برس کا سن پلنگ پوش اوڑھے ہوئے بیٹھی رو رہی ہی یہ وہی رو رہی
ہی یہ اُسی کی صدا ہمنے جو اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی جب بہت ہمنے کہا تو اُسنے
یہ جواب دیا کہ ہم تمسے کیا بیان کرین کوئی سُننے والا ہو تو اُس سے بیان کرین ہم یہ سُنکے آپکے پاس چلے آئے یہ حال ہی جو ہمنے
بیان کیا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ چلو میرے ہمراہ ذرا مین بھی دیکھون چلکر ذرا ہان یہ تو بیان کرو کچھ اُسکی صورت بھی دیکھی تھی
انھون نے کہا کہ وہ تو گھونگھٹ نکالے ہی ہان ذرا سا کونا ہٹا ہوا تھا اُس سے عجب صورت نظر آتی تھی کہ ایسی صورت تو
ہمنے آجتک نہین دیکھی افشان لگی ہوئی ہی ذرا چلکر ملاحظہ فرمائیے کس طریقہ سے دلھن معلوم ہوتی ہی یہ جو انھون نے کہا
زمرد نادیدہ اسیر فریفتہ ہوگیا شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * یہ اُن چوبدارون کے
کہنے سے فریفتہ ہوگیا اُسیوقت اُنکے ہمراہ طرف اُس درخت کے کوہ پر سے اُترکے روانہ ہوا آگے آگے زمرد تھا
عقب مین وہ چوبدار تھے زمرد یہانتک کہ قریب اُس درخت کے پہونچا اُسنے دیکھا کہ دراصل ایک عورت
زیر درخت پلنگ پوش نیا اوڑھے ہوئے اُس سے سر سے پانون تک اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے سر زانوے غم پر
جھکائے ہوئے بیٹھی ہی اُدھر اُس نازنین نے زمرد کو دیکھا کہ ایک جوان بہت خوبصورت تاج سر پر رکھے قبائے قلمکار
پہنے ہوئے میری طرف چلا آتا ہی اُسنے خیال کرلیا کہ یہ ضرور بادشاہ ہی جب وہ قریب آیا اُسنے اس طور سے وہ
پلنگ پوش اوڑھا کہ منھ کھل گیا ایک برق چمک گئی ایک بجلی تھی کہ زمرد کے قلب پر پڑی ایک تیر قلب دوز
تھا کہ سینہ کو توڑ کر گذر گیا اُسنے آہ کرکے کلیجہ پکڑ لیا اپنے کو سنبھال لیا ضبط کیا اُدھر اُس نازنین نے جلدی سے
اپنا منھ چھپا لیا اور سر کو جھکا لیا کہ زمرد اُسکے قریب آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ ای نازنین بیان کر تیرے اوپر
کیا بلا نازل ہوئی ہی کہ تجھ ایسا گل رعنا یون خار بلا مین مبتلا ہوا کون ایسا ظالم تھا کہ جسنے تجھپر ستم
کیا ای نازنین بتا کہ تو کس باغ کی اور بلبل کس گل کی ہی اور قمری کس سرو کی شعر اگر ماہے ترا منزل کدام
است * اگر شاہے ترا آخر چہ نام است * یہ کیا بلا آئی کہ تو عین شب برات لوٹی گئی تیری صدا نے میرے
دل مین وہ تاثیر کی کہ مین بیقرار ہوکر دوڑا ہوا آیا ہون پہلے مین نے چوبدار روانہ کیے اُنسے تمنے کچھ
حال نہین بیان کیا جب اُنھون نے دریافت کیا تو تمنے یہ کہا کہ جو کوئی لائق سُننے کے ہو تو بیان کرین
تمسے کیا بیان کرین اب مین آیا ہون بیان کرو یہ جو زمرد نے کہا اُس نازنین نے ایک آہ سرد بھر کر کہا
کہ میری داستان بیان کرنے کے قابل نہین ہی مین خیال کرتی ہون کہ مجھسا کوئی آفت رسیدہ و غمدیدہ
و کمبخت نہوگا جیسی مین ہون خداوند کسی پر ایسی بلا نہ نازل کرے جیسی مجھپر نازل کی ہی لوگون کو
لازم ہی میرے سایہ سے پرہیز کرین کہ میرا سایہ نہ انپر پڑے کہ وہ بھی میری طرح مبتلائے بلا ہون
مین تو مبتلا ہون ای شخص تو میرے پاس سے ہٹکر بیٹھ کہ تجھپر نہ میرا سایہ پڑے مین تو مبتلا ہون تو بھی
مبتلا ہو کوئی مجھسا بدنصیب نہوگا خدا میرا سا نصیبا کسی کا نہ کرے مین اپنی حالت بیان کرکے دوسرے کو
بھی مبتلائے غم و الم کرون میری حالت سُنکے تمھارا دل بھی بیقرار ہوگا مین اُس آفت مین مبتلا ہون
خداوند چیونٹی پر بھی نہ ڈالے نہ دشمن پر یہ بلا پڑے جو کہ میرے اوپر پڑی ہی مین کیا بیان کرون میری

وہ حالت ہی اگر جانور سُنے تو رونے لگے پہاڑ سے بیان کرون تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاے مین کچھ حال بیان
نہین کر سکتی ہون وہ غمدیدہ ہون کہ کوئی نہوگا شعر ۔ بلبل چمن نہ گل نودمیدہ ہون ۞ مین موسم بہار مین
شاخ بریدہ ہون ۞ بس میری خداوند سے یہ التجا ہی کہ زمین شق ہوجاے اور مین اسمین سما جاؤن میری یہ حالت
ہی زمین سخت آسمان دور میری یہ آرزو ہی کہ کسی صورت سے میری قضا آئے مین مرجاؤن اس دربدر خاک بسر
پھرنے سے تو یہ بہتر ہوگا کہ جہان جاتی ہون مجکو مقام پناہ نہین ملتا ہی ایک نہ ایک آفت نازل ہوتی
ہی تین دن سے مین ویران پھر رہی ہون کوئی میرے رہنے کا روادار نہین ہی دوسرے میرے عقب مین
ایک ایسی بلا ہی کہ وہ کہین قیام نہین کرنے دیتی ہی یہ کہکر وہ رونے لگی اور یہ شعر پڑھنے لگی شعر ہینے بھی کبھو
جام وسبو دیکھا تھا ۞ جو کچھ کہ نہین ہی روبرو دیکھا تھا ۞ اُن باتون کو اب جو یاد کرتے ای دوست ۞ اک خواب سا تھا
جو کہ کبھو دیکھا تھا ۞ یہ اس درد سے پڑھا کہ زمرد کے بھی آنسو نکل آئے اور رونے لگا دلپر جبر کرکے کہا کہ ای نازنین
جلد اپنی مصیبت کو بیان کر میرے قلب مین اسقدر قوت نہین ہی کہ مین تیری حالت کو دیکھ سکون اُسنے کہا
کہ مین کیا بیان کرون خیر اپنی حالت بیان کرتی ہون تو بہت بجا ہی یہ کہکر اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ مین
آفت رسیدہ ایک مہاجن کی دختر ہون میری شادی ہوئی میرا شوہر مجکو بیاہے ہوے لیے جاتا تھا کہ
راہ مین ڈاکہ پڑا تمام مال واسباب لٹ گیا جو مرد وعورت تھے سب مارے گئے مین پلنگ پوش
جو کہ مجکو جہیز مین میرے باپ نے دیا تھا اُسکو اوڑھکر بھاگی مین یہ جانتی تو کبھی نہ بھاگتی اپنی بھی جان
دیتی جبکہ میرا شوہر مارا گیا ابھی مین نے اُسکی پوری صورت بھی نہ دیکھی تھی نہ اُسنے میری صورت دیکھی تھی کیا
منحوس ساعت تھی جب برات رخصت ہوئی مین اُسدن سے تباہ پھر رہی ہون تین دن کا زمانہ
ہوا ہی کہ کہین مقام امن نہین ملتا ہی ہر طرف ماری ماری پھر رہی ہون اور بلا میرے عقب مین ہی مین کیا بیان
کرون یہ میری حالت ہی جو بیان کی زمرد نے کہا ای نازنین اگر کوئی تمکو اپنے مکان مین لیجا کر رکھے تو تم رہوگی
اُسنے کہا کہ بھلا کون مجھ آفت رسیدہ کو رکھیگا جو رکھیگا وہ خود بھی بلا مین مبتلا ہوگا اور مجکو کیا کریگا
اپنے سر پر بلا لائیگا کیونکہ میرے عقب مین ایک نئی بلا ہی زمرد نے کہا کہ ای نازنین آگاہ ہو کہ یہ زمرد کوہ ہی اور
مین اس کوہ کا مالک ہون میرا نام زمرد جادو ہی میری شادی بھی نہین ہوئی ہی اور تیرا بھی شوہر مرگیا ہی
بس مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے ساتھ اپنی زندگی بسر کرون تمکو یہان کسی قسم کی تکلیف نہوگی ہزارون
خادم وخدمتگار کنیزین وغلام ہر وقت خدمت مین موجود رہینگے زمرد کوہ کی ملکہ کے نام سے مشہور ہوگی
اُسنے جواب دیا کہ کیون اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی اگر میری تقدیر مین شوہر ہوتا تو مین یون کیون برباد ہوتی
میرا شوہر کیون مارا جاتا بس جو میرے ساتھ اس قصد سے کہ مین اسکو اپنی زوجہ بناؤن سلوک کریگا اُسپر
یہ آفت نازل ہوگی ابھی تو تم یون میری خوش آمد کرکے اپنے ساتھ لئے جاتے ہو تھوڑے عرصے مین
میرے جانی دشمن ہوگے اور میرے قتل کرنے پر آمادہ ہوگے کیونکہ وہ بلا تمکو اگر ضرور پریشان کرے گی
زمرد نے کہا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون یہان کوئی بلا نہ آئیگی بس تم میرے ہمراہ چلو اب اسمین عذر
نہ کرو کیونکہ محبت کرنے والا دشمن نہین ہوتا ہی بس چلو دیر نہ کرو اب رو رو کر میرے قلب کو نہ بیقرار کرو
مین تمہارے رونے سے بیتاب ہوتا ہون یہ کہکر زمرد نے اُسکا ہاتھ پکڑنے کے قصد سے اُسکی طرف
ہاتھ دراز کیا کہ اُسنے یہ کہکر کہ یہ کونسی حرکت ہی تم بڑے بے غیرت ہو کہ سبکے روبرو میرا ہاتھ پکڑتے ہو
مین نہ کہتی تھی کہ تم بھی میرے دشمن ہوجاؤگے وہی ہوا یا نہین زمرد نے کہا کہ ای جان جہان تم
گھبراؤ نہین یہ میرے نوکر ہین اُنسے کیا پردہ اچھا تم میرے ساتھ میرے مکان پر چلو وہ سامنے کوہ پر

مکان ہی یہان کے باشندے سب میری رعایا ہین سب تمھاری فرمانبرداری کرینگے جب یہ زمرد نے کہا بس وہ یہ سُنکے یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ تمنے صحبت مجبور کیا خیر چلتی ہون یہ تو مجکو یقین ہی کہ تم بھی میرے دشمن جانی ہو جاؤگے ابھی تو اس طور سے لیے جاتے ہو ادھر کھر پہونچے اور تم بھی دشمن ہوے کیونکہ فلک کو یہ منظور ہی کہ مین اسی طور سے آوارہ و سرگردان پھرون کیونکہ وہ میرے درپے آزار ہی یہ جو کہا زمرد نے کہا کہ ای جان جہان تم اطمینان رکھو کہ مین کبھی دشمن نہونگا تمھاری خدمت بدل و جان کرونگا کبھی تمھاری اطاعت سے سر نہ پھیرونگا کسی اور عورت کی طرف نہ دیکھونگا اُسنے کہا یہ کہنا تمھارا بیکار ہی کیونکہ تم لوگ اپنے مطلب کے ہوتے ہو تمھاری ذات بیوفا ہی جب کوئی عورت خوبصورت دیکھوگے اُسکی خواہش کرنے لگوگے زمرد نے کہا کہ مین خداوند کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ کبھی تمھارے ساتھ بدی نہ کرونگا اُسنے کہا کہ خیر چلتی ہون شاید ایسا نہو کیونکہ یہ رات تو مجکو اس درخت کے نیچے بے آب و دانہ گذری ہی اور ہر دقت یہ خوف رہا کہ کوئی درندہ نکل کر کھا جائیگا چونکہ زندگی تھی اور تمھارا ساتھ ہونا تھا اس سبب سے کسی نے نہ پوچھا گو میری خواہش تھی کہ مجکو کوئی کھا جائے میرے قریب تو موت بھی آتے ہوے ڈرتی ہی کیونکر آتی یہ کہکر چھم چھم کرتی ہوئی اور کہا کہ کدھر چلون اس قیامت کی چال چلی کہ ہر مرتبہ زمرد کا دل پائمال ہو گیا پاؤن مین تمامی کا لہنگا تھا وہی پلنگ پوش اوڑھے ہوے اپنے کو سر سے پاؤن تک چھپائے ہوے چلی بس زمرد اُس نازنین کو بصد اشتیاق سب سے پوشیدہ اس خیال سے کہ کوئی اسکی خبر شمشیر شاہ سے نہ کردے کیونکہ وہ بھی تو حسین کو بہت دوست رکھتا ہی اس خوف سے چور گھاٹی سے پہاڑ پر لایا اُس پہاڑ کو جو دیکھا تو گل و ریحان سے مملو تھا ہر طرف ہزارون قسم کے درختون کی قطار لگی ہوئی تھی ہر قسم کے خوشبودار گل لگے ہوے تھے یہ اُس نازنین کو لیکر اُس کمرے مین آیا کہ جو اسکے تخلیہ کا تھا اُس کمرے مین ہر طرف ہزارون جانورون اور انسانون کی تصویرین لگی تھین طاقون پر گلدستے چنے ہوے تھے ساغر شراب کی بوتلین مزین لگی ہوئی تھین اُنپر سب سامان عیش مہیا تھا گھڑیان لگی ہوین قدآدم آئینے لگے ہوے چھت پردون سے درست فرش مخمل کا کیا ہوا ایک مسہری آراستہ اُسپر پردے پڑے ہوے ایک مسند زرنگار وسط مین آراستہ تھی اُسکے برابر کشتی شراب کی رکھی ہوئی تھی اور تقاب کباب کی کیونکہ یہ شغل شراب کر رہا تھا اُسی حالت مین تو اُٹھکر چلا گیا تھا بس اسکو لاکر اُس مسند پر بٹھایا آپ بائین بیٹھا اسنے اشارہ کیا کہ ادھر آکر بیٹھو اسنے جواب دیا کہ مین اس سبب سے نہ بیٹھا کہ شاید تم ناراض ہو یہ کہکر اس نازنین کے برابر بیٹھا اور کہا کہ ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان اب تو یہ پردہ و حجاب و حیا دور کرو اور اس پلنگ پوش کو اُتار و اُسنے یہ سُنکے وہ پلنگ پوش اُتارا مگر اسکو اپنے نیچے رکھ لیا زمرد نے کہا کہ ای جانی اسکو پھینکدو اب اسکی کیا ضرورت ہی اُسنے کہا کہ مین تو اسکو نہ پھینکونگی کیونکہ یہ تو میرا مصیبت کا رفیق ہی اور حالت بلا مین میرا پردہ ہی اگر تم بھی میرے دشمن ہو اور مجکو نکالدو تو مین کیا اوڑھ کر نکلونگی یہ جو اُسنے کہا زمرد نے جواب دیا کہ خداوند ایسا نہ کرین یہ کہکر قصد کیا کہ گلے سے لگاؤن اور پیار کرون کہ اُسنے کہا کہ ذرا اپنی طبیعت کو روکو اسقدر بیباک نہو ذرا خیال تو کرو کہ میرے اوپر کیا بلا نازل تھی اور کس بلا مین مبتلا تھی ابھی میرے حواس درست نہین ہوے مین مین تین شبانہ روز کے فاقہ سے ہون ذرا مین کچھ کھا تو لون یہ جو اُسنے کہا زمرد نے کہا کہ کیون جانی تمنے تین دن سے کچھ نہین کھایا ہی اُسنے کہا کہ جنگل مین کھانا کہان سے آیا جو مین کھاتی یہ جو اسنے کہا اُسنے صدا دی کہ کوئی ہی بس ایک چوبدار اندر آیا زمرد نے کہا کہ ہمارے مطبخ خانہ سے جو کچھ تیار ہو بہت جلد حاضر کرو وہ چلا گیا یہ سُنکے

زمرد سے یہان زمرد نے اُس نازنین سے کہا کہ ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ
تمنے کھانا نہین کھایا ہی تو طعام آتا ہی یہ ہی باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار خوان کھانے کا لیکر حاضر ہوا بس
زمرد نے وہ خوان روبرو اسکے رکھا کہا کہ طعام نوش فرمایئے اُس نازنین نے کہا کہ تم بھی کھاؤ بس
زمرد نے کہا کہ ای ملکہ مین نہین کھاؤنگا کیونکہ مجھکو سفر کرنا ہی اگر کھانا کھاؤنگا تو کسل راہ سے میری طبیعت
پریشان ہوگی اُسکے سبب سے ہضم مین فتور ہوگا کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ مین جب کسی طرف کو سفر کرتا ہون تو کھانا
نہین کھاتا ہون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ دیکھا وہ ہی امر تمنے کیا نہ کہ دشمنی کرنے لگے مجھکو تو لائے اور خود جاتے ہو
یہ کونسی لیاقت و مروت ہی کہ ایک کو تو گھر مین لائے اُسکو تنہا چھوڑ کر چلے جاؤ اگر یہ قصد تھا تو مجھے کیون لائے
مین کسی سے واقف نہین ہون نہ کوئی مجھسے واقف پھر کیونکر میری بسر ہوگی زمرد نے کہا کہ ای جان جہان مین
تمکو اپنے ہمراہ رکھونگا ایکدم تو جدا کرونگا نہین تم گھبراؤ نہین اُسنے کہا کہ آخر کہان جاؤگے زمرد نے جواب دیا کہ
مین تمسے کیا بیان کرون ایک ضرورت اشد ہی اُس ضرورت سے مع لشکر سفر کرونگا یہ جو زمرد نے کہا وہ ڈرنے لگی
کہا کہ اب معلوم ہوا میرے مقدر مین تباہی تحریر ہی کیونکہ تم لڑائی پر جاتے ہو نہ معلوم کیا انجام ہوگا جنگ و دسم
دارو زمرد نے کہا کہ ای جانی مین لڑائی پر نہین جاتا ہون بلکہ جبکا خراج گذار ہون اُسنے اپنی کمک کے لیئے
طلب کیا ہی کیونکہ اُسمین اور اہل اسلام سے مقابلہ ہی اہل اسلام نے اُسپر لشکر کشی کی ہی مگر مین نے اہل اسلام کے
لشکر کا خاتمہ کر دیا ہی اُنکے سردارون کو گرفتار کر لیا ہی اُنکی قید لیکر جاتا ہون یہ قید پہونچا کر چلا آؤنگا اُسنے کہا
کہ اہل اسلام کون لوگ ہین کیا یہ ہم ایسے لوگ نہین ہین اُن لوگون کی اور صورتین ہین جو اُنکو اہل اسلام کہتے
ہین یہ جو اُسنے کہا زمرد نے خیال کیا دل مین کہ یہ بالکل نادان اور ناواقف ہی یہ اہل اسلام کو نہین جانتی ہی یہ
خیال کر کے کہا کہ ای جان جہان اہل اسلام اور ایک مذہب ہی اُسنے کہا کہ کیا اور بھی مذہب ہین زمرد نے
جواب دیا کہ ہان ای جان جہان اہل اسلام اُنکو کہتے ہین جو خدائے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین وہ خدائے
نادیدہ کو اپنا خدا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اور بہت سی دلیلین بیان کرتے ہین یہ جو
زمرد نے کہا اُسنے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ اور بھی مذہب ہین مین جانتی تھی کہ یہ ہی ایک مذہب ہی
جو کہ سب کا ہی مگر اب معلوم ہوا کہ مذہب اسلام بھی ایک مذہب ہی زمرد نے کہا کہ ای جانی کھانا کھاؤ تمکو
ان قصون سے کیا غرض یہ جو زمرد نے کہا بس اُسنے کھانا کھانے کے لیے ہاتھ دھویا مگر زبردستی زمرد کو کھلایا
جب کھانے سے فراغت ہوئی ہاتھ منھ دھو کر بیٹھی اب جو کھانا کھایا زمرد نے دست گستاخ کو دراز کرنا چاہا
اُسنے کہا کہ جلدی کاہے کی ہی مین کہین بھاگی نہین جاتی ہون تمھارے پاس موجود ہون مگر تم بھی کیسے بے تکلف
ہو بالکل تمکو کچھ مزا نہین ہی زمرد نے کہا کہ کیا مزا اُسنے کہا کہ کھانا کھایا ہی اب شراب پینا چاہیے اُسکے بعد
لطف ہوگا یہ جو اُسنے کہا زمرد نے جواب دیا کہ کشتی شراب کی موجود ہی تم بھی نوش کرو مجھکو بھی دو یہ کہکر
کشتی شراب کی کھینچکر آگے رکھدی تورے پوش اُٹھا دیا اب بالکل تخلیہ ہی کوئی مخل صحبت نہین ہی اب جو دیکھا
تو صراحیان قرینے سے رکھی ہوئی ہین جام شراب الماس نگار رکھے ہوے ہین صراحیون کے منھ
تکلے سے بندھے ہوے ہین اُسنے ایک صراحی اُٹھا کر اُسکا منھ کھولکر ساغر مین لی اُسکو لبریز کرکے پہلے
طرف زمرد کے ہاتھ بڑھایا مگر منھ ناز سے پھیر لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صورت زیبا و شکل رعنا
رکھتی تھی کہ اگر عابد بھی دیکھتا تو فریفتہ ہوجاتا فرشتون کے بھی قلب بیقرار ہوتے گو کہ وہ نفس نہین
رکھتے ہین مگر وہ بھی دیکھکر اُسکے حسن کے شیدا ہوجاتے وہ عروسی لباس پہنے ہوے وہ سر
سے پاؤن تک زیور جواہر نگار پہنے ہوے ناک مین نتھ عطر سہاگ ملا ہوا خوشبو چلی آتی ہی اُسنے

اس انداز سے منھ پھیر کر کہا کہ یو شراب پیلو زمرد اس انداز کو دیکھکر مر گیا جیتے جی گذر گیا بس اُسنے
کہا کہ پہلے تم نوش کرو تمہارا اُلش مین پیلونگا اُسنے کہا کہ مجکو یہ نخرہ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی ای
مرد وے لے پی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ اُسنے کہا زمرد نے وہ ساغر اُسکے ہاتھ سے لیکر اور قصد کیا
کہ پی جاؤن لبون تک لایا تھا چاہتا تھا کہ لبون سے لگاؤن کہ ایک تڑاقہ ہوا در وہ جو تصویرین
لگی ہوئی تھین اُنمین سے ایک تصویر زمین پر آئی اور پٹھا مار کر کھڑی ہوئی وہ تصویر کبوتر کی تھی صدائے
غٹرغون دیکر کہا کہ ای زمرد ہوشیار ہو جا یہ شراب نہ پینا اسمین بیہوشی ملی ہوئی ہی یہ عورت نہین ہی عیار ہی
اسکا نام خواجہ خضران بن عمرو ہی یہ خواجہ ثالث ہی تیرے قتل کرنے کی فکر مین آیا ہی یہ کہکر ایک چیخ ماری
اور ایک شعلہ نکلا کہ وہ کبوتر تو جلنے لگا اور شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی یہ جو واقعہ اسنے دیکھا حیران ہوا
مگر باحتیاط اُسنے اسپر سحر کر دیا کہ بھاگ نہ سکے اُدھر اُس نازنین نے یہ حال دیکھکر رونا شروع کیا ادھر یہ
حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی اس سے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین وہ آفت رسیدہ بلا نصیب مہاجن کی لڑکی
ہون کہ جسکو تو صحرا سے لایا ہی اگر یقین نہو دریافت کرلے مین موجود ہون یہ کہکر رونے لگی اُسنے کہا کہ میرا سحر
تو کہتا ہی کہ تو خواجہ ثالث ہی جانشین عمرو اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی تجھ سے کہتی تھی کہ میرے عقب مین
ایک بلا ہی کہ وہ مجکو کہین نہین چین سے بیٹھنے دیتی ہی جہان مین جاتی ہون میرے ساتھ وہ بھی پہونچتی ہی
تو مجکو قتل کر ڈال تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤن جسنے رحم کھا کر اپنے گھر مین جگہ دی اُسنے مجکو
وہان سے بھی نکلوایا مین اس امر سے بالکل نہین واقف ہون کہ کون جانشین عمرو مین تو ایک بلا نصیب
ہون کہ جسکا کوئی وارث نہین ہی آج تین دن سے اس بلا کے سبب سے کہین قیام نہین کیا صحرا صحرا
پھر رہی ہون جہان جاتی ہون یہ ہی صدا آتی ہی آج تیسرا دن ہی کہ ایک شخص اسی طور سے رحم کھا کر
مجکو اپنے مکان پر لے گیا جب مین نے شراب پلائی یہی صدا آئی وہ دشمن ہو گیا میرے قتل پر آمادہ ہوا
مین نے منت وسماجت کر کے اپنی جان بچائی وہان سے بھاگی تم اپنے مکان پر لائے مین نے اسی
سبب سے کہا تھا کہ تم میرے دشمن ہو جاؤ گے میرے قتل پر آمادہ ہو گے وہ ہی پیش آیا نہ یہ جو اُسنے
رو کر کہا ایسی مایوسی سے کہا کہ تو مجکو قتل کر بس اُسکو رحم آگیا اُسنے خیال کیا کہ میرے سحر نے غلطی کی
یہ خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام نہین ہی اگر وہ ہوتا تو یون نہ روتا دوسرے مرد عورت کی صورت
نہین بن سکتا ہی یہ اسیر عاشق بھی ہو چکا تھا اس سے اُسکا رونا نہ دیکھا گیا بیقرار ہو کر کہنے لگا کہ ای ملکہ
میری خطا کو معاف کرو میرے سحر نے مجکو دھوکا دیا میرے قصور کو معاف کرو یہ کہکر اپنا سحر
اُسپر سے دفع کیا اُسنے کہا کہ تو مجکو قتل کر ڈال تاکہ یہ قصہ پاک ہو جائے ابکی تو نے چھوڑ دیا پھر کوئی
کہےگا تو پھر پھر جائیگا تو ہر مرتبہ کا یہ ہی صدمہ ہوگا اس سے ابکی مرتبہ قصہ پاک ہو مین بلا سے نجات
پاؤن اُسنے کہا کہ مجکو زیادہ محجوب نکرو مین ہاتھ جوڑتا ہون اب ایسی خطا نہوگی اُسنے کہا کہ خیر
ابھی معلوم ہو جاتا ہی یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی اپنے دل مین خیال کیا کہ اسکی خبر نہ تھی کہ اسنے یہ بلا کر رکھی ہی
بڑے غضب کا ساحر ہی کہ جسکے سحر کی تصویرین بولتی ہین معلوم ہوتا ہی یہ ہی ایک تصویر ہوگی مین نے تو
کام تمام کیا تھا مگر کیا کرون اُسکے سحر نے اُسکو خبردار کر دیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ خیال
کر کے دل مین خاموش ہو کر بیٹھ رہی مگر آنکھون سے اشک جاری ہین سر جھکائے بیٹھی ہی اُسنے جو دیکھا کہ یہ نازنین
کچھ کلام نہین کرتی ہی روتی ہی کہنے لگا کہ ای جانی تمکو ہمارے سر کی قسم ہماری صف ماتم پر بیٹھو ہمارا حلوا
کھاؤ اگر اب روؤ مین ہاتھ جوڑتا ہون میرا قصور معاف کرو یہ جو اُسنے کہا اور اپنے دامن سے اشک پونچھے

اور کہا کہ تو شراب پلاؤ یہ کہکر اُسکے ہاتھ مین شراب کا ساغر دیا اُس نازنین نے پھر ساغر لبریز کیا ایکی مرتبہ
پھر منھ بھر کر اور ساغر اُسکے مُنھ کے برابر کیا اور کہا کہ تو شراب پیلو اُسنے ساغر ہاتھ مین لیکر قصد کیا تھا کہ لبون
سے لگاؤن کہ ایک مرتبہ میتر جو تصویر مین بنا ہوا تھا اپنے چوکٹھے مین سے جدا ہوکر زمین پر گرا اور صدا دی
کہ ای غافل خبردار ہو ایک تصویر کو تو جلا چکا اسیر بھی نہ ہوشیار ہوا ارے یہ ساحرون کا قاتل ہی بڑے بڑے
ساحرون کو قتل کیا ہی ماہیان وسحران اسی کے ہاتھ کے قتل کیے ہوے ہین آفتاب کو اسی نے قتل کیا ہی
یہ بڑا مکار ہی اپنی جان بچا ارے یہ جانشین عمرو اول و عمرو ثانی ہی خواجہ ثالث اسکا نام ہی یہ بڑا مکار و
دغاباز ہی کبوتر سے تو آگاہ ہوگیا تھا اسیر تو آگاہ نہوا یہ جو میتر نے کہا وہ حیران ہوا اسنے سحر تو کیا کہ وہ بےحس و حرکت
ہوگئی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اچھا ایک مرتبہ میرے سحر نے دھوکا کھایا تھا کیا ایکی مرتبہ بھی دھوکا کھایا ادھر
ایک شعلہ نکلا کہ وہ میتر بھی جلکر خاک ہوگیا ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اب پھر اسنے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تو کون ہی
میرا سحر تو خبر دیتا ہی کہ تو خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام ہی مکار ہی میرے ساتھ مکر کرتا ہی اُسنے ایک آہ سرد بھر کر کہا
کہ ارے کمبخت مین تجھ سے پہلے ہی کہتی تھی کہ مجکو اپنے ہمراہ نہ لیچل کیونکہ میرے ہمراہ بلا ہی تو بھی مثل اورون کے
میرا دشمن ہو جائیگا میرے قتل پر آمادہ ہوگا تو نے نہ سُنا زبردستی منت سماجت کرکے مکان پر لایا پہلی مرتبہ جب
تو نے مجھپر سحر کیا جب تیرے سحر نے تجکو خبر دی مین نے کہا کہ تو مجکو قتل کر تیری منت کرتی رہی تو نے نہ سُنا میرے
قتل سے ہاتھ اُٹھایا ارے مین وہی بلا نصیب ستم دیدہ رنج والم کی مبتلا ہون یہ فلک ناہنجار گردون غدار
میرے درپے آزار میری بہتری نہین چاہتا ہی بڑی خرابی کی بات ہی اگر تمکو یقین نہین ہی تو یہ امتحان کرلو کہ مین عورت
ہون یا مرد ہون تب تو یقین آئیگا نہین یہ کہتی ہون کہ تمھارا سحر جھوٹ کہتا ہی تم میرا امتحان کرکے مجکو قتل کر ڈالو
کسی عورت کو بلاؤ وہ آکر دیکھے تمپر ثابت ہو جاے تجکو قسم ہی خداوند تصویر کی کہ اب تو میرا امتحان کر لے کسی
عورت کو طلب کر کے مین اپنی زندگی سے عاجز ہون مین تو یہ کہتی ہون کہ تو مجکو ابھی قتل کر ڈال مگر جب
امتحان کر لینا اُسوقت ضرور قتل کرنا اب مجھ سے یہ مروت کی کشش نہین اُٹھ سکتی ہی مین بہت عاجز
ہون ایک مرتبہ تو نے طرح دی پھر وہی ہوا یہ مین کیونکر کہون اور یقین کرون کہ تیرا سحر جھوٹا ہی مین ہی
جھوٹی ہون میرا مرجانا بہتر ہی یہ اس طور سے اسنے کہا اور ایسی اپنی عاجزی ظاہر کی کہ زمرد کا عجب
حال ہوا اسکے رونے پر بیقرار ہوگیا فوراً سحر اسیر سے اُتار لیا وہ تڑپنے لگی اور کہنے لگی کہ تو مجکو قتل کر
میری جان لے مین زندگی نہین چاہتی ہون مین بہت عاجز ہون ایسی زندگی سے میرا مرنا اچھا ہی کہ جہان
جاؤن یہی تہمت لگے کہ یہ جانشین خواجہ ہی مین کہان اور خواجہ کا جانشین کہان مین نے یہ نام بھی
نہین سُنا خواب مین بھی خواجہ کی صورت نہین دیکھی نہ نام یہ کسی جانور کا نام ہی یا کسی بھوت کا نام ہی
کہ میرے پیچھے پڑگیا ہی چڑیل کی طرح کہ کسی صورت سے میری عقب گذاری نہین ہوتی ہی اب مین اپنے کو
ہلاک کرونگی یہ کہکر رومال اُسکے پاس رکھا تھا ایک مرتبہ گلے مین ڈالکر قصد کیا کہ گلا گھونٹون کہ زمرد نے
دوڑکر ہاتھ پکڑ لیا اور قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ ای ملکہ میری خطا معاف کر مجھ سے قصور ہوا اب ایسی
خطا نہوگی میرے سحر کی غلطی ہی وہ غلطی پر ہی سچ ہی تم کہان اور خواجہ کہان وہ ایک عیار ہی اب میرے
قصور کو معاف کرو میری خطا سے درگذرو مین اپنے قصور پر نادم ہون مُتسے بہت شرمندہ ہون
کہ مین نے سحر کے کہنے پر عمل کیا کہ تمپر سحر کردیا اب ایسی خطا نہوگی اُسنے کہا اُسوقت بھی تو تمنے اقرار کیا تھا
کہ اب ایسی خطا نہوگی پھر وہی حرکت کی مین تمھارے کس قول کا اعتبار کرون دراصل سب اپنے دشمن سے
خوف کرتے مین اگر تمنے بطور احتیاط کے میرے اوپر سحر کیا تو کیا بُرا کیا خیر اگر تو رہا کرتا ہی تو یا خود یا کسی عورت کو

بلا کر پہلے دریافت کرے کہ مین مرد ہون یا عورت مرد و عورت مین تو بڑا فرق ہی میرے پاس وہ گل تر ہی
کہ جسکے تم ایسے ہزارون شیدا ہوتے ہین اُسنے جواب دیا کہ کوئی دیکھنے کی ضرورت نہین ہی تھوڑے
عرصے مین خود معلوم ہو جائیگا جب میرے تمھارے ایکجائی ہوگی کیا دیر ہی شراب پیلو مجکو بھی دو اب نہ
غصہ کرو یہ کہکر اُسکے اشک پاک کیے اپنے دامن سے اور ہاتھ جوڑے اور قصد کیا کہ عارض نازک کے
بوسے لون کہ اُسنے مُنہ پھیر کر ایک آہستہ سے طمانچہ مارا اور کہا کہ دُور موے مجھے یہ گرمی اچھی نہین معلوم
ہوتی ہی یہ گرمی اپنی بہینا سے جا کر کرنا اپنی امان سے مین اسکی خواستگار نہین ہون معلوم ہوا تو اپنے
مطلب کا ہی مجکو اسی لیے لایا ہی ارے ہان یہ تو بتا کہ مرد جو عورت پر مرتے ہین تو کس لیے مرتے ہین
کیا اُنسے مطلب اُنکا نکلتا ہی اور کیا مزا ملتا ہی کیا چیز ایسی اُنکے پاس ہوتی ہی اور کیا کام اُنسے نکلتا ہی
زمرد نے کہا کہ اے جانی یہ حال تھوڑی دیر مین تیرے اوپر ظاہر ہو جائیگا کہ جس غرض سے مرد عورت
سے محبت کرتے ہین ارے یہی سبب ہی کہ جو مین تیرے ساتھ کرونگا ایک تو یہ سبب ہی جو مین تیرے
مُنہ کے بوسے لیتا ہون اُسنے کہا کہ وہ جو کام تو میرے ساتھ کریگا جا کر اپنی امان اور خالہ کے ساتھ کر وہ ہی
اسی کے قابل ہین اُنھین کو بتا جو جس سبب سے مرد عورت سے محبت کرتا ہی مجھے کوئی ضرورت اُس سے
آگاہ ہونے کی نہین ہی زمرد نے کہا کہ اے جانی تمھارا جو جی چاہے کہو مگر خفا نہو یہ جو زمرد نے کہا اُدھر اُسنے
جام بھر بھر کر کے اُسکے مُنہ سے لگا دیا اور کہا کہ خیر مین کیا کرون کہ مجکو بھی تجھ سے محبت ہو گئی ہی اگر کوئی اور ہوتا
تو کبھی مین اُسکے کہنے کو نہ مانتی جب سے مین نے تجکو اُس صحرا مین دیکھا ہی اُسوقت سے میرا دل تجھپر فریفتہ ہو گیا ہی
اس سبب سے تیری اسقدر بدعت بھی مین نے گوارہ کی یہ جو اُسنے کہا اور جام لبریز کر کے اُسکو دیا زمرد اور زیادہ
بیقرار ہو گیا اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ ضرور میرے سحر نے کمی کی اور غلطی کی دراصل کہان خواجہ اور کہان یہ مقام
اُسکو تو اسکی خبر بھی نہوگی وہ تو یہ بھی نہ جانتا ہوگا کہ کون لیگیا ہی اور کون نہین اسکو اُسوقت برق کا آنا بھی
نہ یاد رہا تھا کہ برق آیا ہی مین نے اُسی اسیر کیا ہی یہ اُسنے دلمین تصور کیا کہ ضرور سحر نے غلطی کھائی اُسکے سبب سے مین نے بھی
دھوکا کھایا تھا ایسی نازنین میرے ہاتھ سے قتل ہوتی تھی جو کہ بالکل نادان ہی اور دنیا کے کسی امر سے واقف نہین ہی
یہ بھی نہین جانتی ہی کہ مرد و عورت کے ساتھ کیا کرتا ہی اور مرد و عورت کس کام کے ہین افسوس بڑا غضب ہوا تھا
یہ خیال کر کے جام اُسکے ہاتھ سے لے لیا اور قصد کیا کہ لبون سے لگا کر پی جاؤن اور اُسکے بعد لذت وصل اس سے
حاصل کرون کیونکہ یہ ابھی ناکتخدا معلوم ہوتی ہی کس سبب سے کہ اگر یہ اپنے شوہر کے ساتھ سوئی ہوتی تو ضرور اسکو معلوم
ہوتا کہ مرد اس کام کا ہی عورت اس کام کی مرد عورت مین یہ کام ہوتا ہی اور اسکا یہ مزا ہوتا ہی بس اسی سبب سے
تو اُسنے دریافت کیا بڑے مزے حاصل ہونگے بہت لطف ہوگا جب وہ اس امر سے واقف ہوگی تو اور زیادہ
میری محبت اُسکے دلمین پیدا ہوگی جب اُسکو مزا ملیگا بس یہ خیال کرتا تھا اور قصد کرتا تھا کہ شراب پی لون بس
جام جو اُسنے لیکر لبون سے لگایا اُدھر اُسنے جام لگایا اُدھر ایک زاغ جو تصویر مین لگا ہوا تھا ایک مرتبہ فرش پر
چنک کر گرا اور صدا دی کہ تو بڑا نادان ہی دو جانورون کی تو نے جان لی اور اپنے سحر کو برباد کیا ارے نادان
کیون دھوکا کھاتا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی یہ نہ کہنا کہ مجکو میرے سحر نے ہوشیار نہ کیا مین نے دھوکا کھایا
دو مرتبہ ہوشیار کیا اب پھر مین ہوشیار کرتا ہون خبردار رہو اور آگاہ کہ یہ خواجہ ثالث یعنی عمرو ثالث ہی ارے ظالم
اُسکے ہاتھ سے بچ اور دیکھ لے کہ یہ مرد ہی عورت نہین ہی اگر تجکو یقین نہو تو اسکا کمر بند کھولکر دیکھلے یہ جو کہتی ہی کہ میرے پاس
گل تر ہی کہ جسپر سب شیدا ہوتے ہین ارے اسکے پاس گل تر نہین ہی بلکہ ایک اور چیز ہی جو کہ تیرے پاس ہی یہ سب اسکی
مکاری ہی یہ کہکر وہ زاغ جو کہ گرا تھا کہنے لگا کہ لو مین بھی جاتا ہون مگر ہوشیار ہو جا ارے ظالم دھوکا نہ کھا دیکھ بڑا دھوکا

کہتا ہی یہ کہا اور ایک شعلہ اُسکے جسم سے نکلا کہ وہ جلنے لگا اور شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی ابتو اسکو یقین ہوا کہ ضرور
عیار لشکر اسلام ہی اسنے سحر کیا کہ ایک پاٹ چکی کا اُسکے گلے مین پڑ گیا ادھر وہ نازنین رونے لگی اور کہنے لگی کہ افسوس
مین کس بلا مین پھنسی ہون ای فلک تو کیون اسقدر درپے آزار ہی کیون مجکو ستاتا ہی کیون میری جان کے
پیچھے پڑا ہی کیون میرے اوپر آفت نازل کر رکھی ہی کیون اسقدر میری آبرو کی خواستگاری کرتا ہی یہ اسنے کہا
اور رونے لگی اور تڑپنے لگی یہ حیران ہی کہ یہ کیا امر ہی کہ تین مرتبہ سحر نے خبر دی ہی دو مرتبہ تو سحر کو مین نے یہ خیال
کیا کہ اسنے دھوکا دیا ہی اور مین نے دھوکا کھایا یہ صرف سحر کی غلطی ہی مگر ابکی مرتبہ تو مین یہ خیال کر سکتا ہون
یہ خیال کرکے اُسنے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تو کون ہی اگر سچ بتائیگی تو مین تجکو ابھی چھوڑ دونگا ورنہ قتل کرونگا اُسنے
رقت کو ضبط کرکے کہا کہ تو مجکو قتل کر مین اب نہ بتاؤنگی اٹھا تلوار اور لگا دے ہاتھ تا کہ قصہ پاک ہو فیصلہ
ہو جائے یہ ظلم و بدعت مجھسے نہین اٹھ سکتا ہی یہ بار گران میری گردن سے نہین اٹھتا ہی مین اسکی متحمل نہین
ہو سکتی ہون میری جان پر بنی ہوئی ہی میری گردن ٹوٹی جاتی ہی اسی سبب سے مین کہتی تھی کہ تو مجکو قتل کر ڈال
یا میرا امتحان کرے تو نے نہ مانا جب اُسنے یہ رو کر کہا تو اُسنے کہا کہ مین یہ نہین جانتا ہون سچ بتا کہ تو کون ہی
اُسنے کہا کہ مین تو اپنی زبان سے نہ کہونگی جو ہون وہ ہون زمرد نے کہا کہ سچ بتا نہین تو مین قتل کرتا ہون یہ کہکر
اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہی ایک چوبدار حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا اُسنے دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی ہوئی ہی
اُسکے گلے مین چکی کا پاٹ پڑا ہوا ہی بادشاہ بہت غصے مین بیٹھا ہوا ہی کہ یہ چوبدار پہونچا عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہی اُسنے کہا کہ جلاد کو بہت جلد بلا لا کہ مین اسکو قتل کرونگا مین نے خواجہ لشکر اسلام کے عیار کو گرفتار
کیا ہی یہ عورت بنکر آیا ہی مجکو دھوکا دیتا ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر جلد باہر آیا اور لوگون نے دریافت
کیا کہ بادشاہ نے کیا فرمایا اُسنے کہا کہ جلاد کو طلب کیا ہی کسی کو بادشاہ نے گرفتار کیا ہی فرماتے ہین
کہ مین نے خواجہ لشکر اسلام کے بڑے عیار زبردست کو گرفتار کیا ہی یہ نازنین بنکر آیا تھا میرے سحر نے مجکو آگاہ
کیا دو مرتبہ مین نے خیال کیا کہ دھوکا ہی اب یقین ہو گیا یہ جو اُسنے باہر نکلکر کہا اتبو تمام کوہ پر یہ غوغا ہو گیا کہ
خواجہ گرفتار ہو گئے کوئی خواجہ عیار لشکر اسلام ہین وہ گرفتار ہوئے ہین بادشاہ پر عیاری کی تھی یہان تو
یہ غوغا برپا تھا ادھر زمرد نے اس سے کہا کہ تو خواجہ نہین ہی وہی نازنین ہی اچھا مین دیکھے لیتا ہون
اگر تو نازنین ہی تو تیرے پاس علامت عورت ہوگی اور اگر مرد ہی تو علامت مرد ہوگی ابھی معلوم
ہوا جاتا ہی کہان میرے ہاتھ سے جاتی ہی بڑا دھوکا دیا تھا مین نے اسی سبب سے پہلے سے بند و بست کر لیا
تھا مین بہت ہوشیار ہون مجکو کوئی کیا دھوکا دیگا یہ کہکر اس قصد سے چلا کہ مین دیکھ لون اسکو برہنہ کرکے
راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ نازنین نہ تھی خواجہ ثالث تھے جبکہ یہ اپنے خیمہ سے برائے تلاش چلے تھے اُس ظالم کو
دیکھکر اور راہ مین عیاری خیال کی تھی گو انکو راہ زمرد کوہ کی نہ معلوم تھی مگر اُسپر یہ چلے آئے تھے اور
اس خیال سے اس درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ کسی نہ کسی سے ضرور معلوم ہو جائیگا زمرد کوہ فلانے
مقام پر ہی کوئی نہ کوئی اس عیاری مین ضرور مبتلا ہوگا کچھ ہاتھ ہی لگ جائیگا یہ انکا خیال تھا اور خدا پر
تکیہ کرکے چلے تھے بس خدا نے منزل مقصود پر پہونچا دیا عیاری بن پڑی انھون نے پہلی مرتبہ شراب مین
بیہوشی ملائی تھی اور جام دیا تھا کہ کبوتر نے آگاہ کیا انھون نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ ایک ہی
تصویر تھی دوسری مرتبہ جو جام دیا اسمین اس سے زیادہ بیہوشی ملائی تھی یعنی کوئی چار مثقال کہ تیر نے
آگاہ کیا اس مرتبہ انھون نے پھر اسکو دام مکر مین مبتلا کیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین وہی نازنین ہون
جس تقریر سے ثابت کیا وہ بالا گذر چکی ہی اسکو پھر یقین آگیا ابکی مرتبہ اسنے پھر چھوڑ دیا

انھون نے ابکی جو جام دیا تھا تو اُسمین کوئی سات مثقال بیہوشی ملی ہوئی تھی اگر پی جاتا تو بچنا محال تھا کہ زاغ
نے اُس بوم کو اس حال سے خبر دی اسنے کہا تھا اور اب یہ اس قصد سے چلا کہ دیکھون یہ عورت ہی
یا مرد خواجہ نے جو دیکھا کہ میری طرف چلا اور مین بے بس ہون اسکے سحر مین مبتلا ہون بڑی خرابی ہوئی
یہ دیکھے کا ضرور اور یہ امر پوشیدہ نرہیگا بڑی بری بات ہوئی جان مفت مین گئی اور کچھ نہ حاصل ہوا بری
عیاری کی اب کبھی عورت کی عیاری نہ کرونگا ای کریم اب توہی جان بچانے والا ہی توہی آبرو رکھنے والا ہی
مین تیرا ایک بندۂ عاجز ہون سوائے تیرے مجکو اور کسی کا بھروسا نہین ہی تو میرا کریم ہی کوئی سامان میری
رہائی کا پیدا کر خواجہ دعا مانگنے لگے اور مناجات کرنے لگے یہ رباعی آہستہ آہستہ ورد زبان کی رباعی
بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے ؛ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضے دستے ؛ ز حالات شب معراج
دانستم ید اللّٰہی ؛ چرا دستم نگیری یا علی بہر خدا دستے ؛ سگر دستمعار پکارتے ہین جبریل کو انجھمین
بتایو ؛ مین سو برس نبی جی سے آگے نا ہر سے سلمان کو چھڑایو ؛ جب بیر پڑی در خیبر کی عنتر مارسین
چلایو ؛ مین نفتی کردن سنگ آئے میری بار کیون دیر لگایو ؛ بلکہ جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا
کیونکہ در ہائے آسمان کھلے ہوئے تھے وقت اجابت دعا کا قریب تھا خدنگ اجابت نشانۂ مراد پر
پہونچا کہ ایک مرتبہ بلند ہوا کہ ایک زنگی ساحر ایک شخص کو گرفتار کیے ہوئے لاتا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ مین
خواجہ ثالث کو گرفتار کر لایا ہون کوئی بادشاہ سے میری خبر کر دے کہ ایک صحرائی ساحر خواجہ کو گرفتار
کر لایا ہی وہ باریابی چاہتا ہی یہ جو غوغا ہوا چند چوبدار دوڑ کر اُس مقام پر آئے کہ جہان سے وہ ساحر
چلا آتا تھا سب نے دیکھا کہ ایک زبردست ساحر بہت قدآور مگر از قوم حبشی پہاڑ پر چلا آتا ہی اُسکی
پشت پر ایک پشتارہ ہی یہ دیکھکر اُس ساحر کو ڈرے اب تو تمام پہاڑ پر یہی غوغا ہو گیا لوگ دیکھنے کو آنے لگے
اُن چوبدارون نے جا کر اُس کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور ایک ساحر صحرائی پہاڑ پر
آیا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ مین خواجہ ثالث کو گرفتار کر لایا ہون بادشاہ کے پاس اس غرض سے آیا
ہون کہ یہ دزد بار یک لک لک یا حاضر ہی اسکو بھی اُن سردارون کے ہمراہ لیجائین حضور مین بادشاہ کے
اور مین اس خدمت اور کار نمایان کے صلہ مین انعام کا امیدوار ہون یہ جو اُن چوبدارون
نے کہا یا تو زمرد اُسکی طرف اس قصد سے چلا تھا کہ مین ابھی دیکھے لیتا ہون میرے اوپر ظاہر ہو جائیگا
یا تھم گیا اور اُن چوبدارون سے پکار کر کہا کہ اُس ساحر کو مع اُس پشتارے کے میرے پاس جلد حاضر کرو
مین دیکھون کہ وہ کون ہی وہ چوبدار دوڑے اور اُس ساحر کو دیکھا کہ وہ بلا خوف چلا آتا ہی اُس سے
کہا کہ چلو تمکو ہمارے آقا نے طلب کیا ہی اُنکو خبر ہو گئی ہی یہ جو اُس سے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین خود
اُنکے پاس آیا ہون چلو مین چلتا ہون یہ کہتا ہوا اُنکے ہمراہ اُس مقام پر آیا کہ جہان زمرد مع اُس
نازنین کے موجود تھا اور وہ نازنین یہ کہہ رہی تھی کہ تو مجکو قتل کر ڈال کسکی راہ دیکھتا ہی کیون تو نہین
وار کرتا ہی اب وہ خاموش کھڑا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ سحر نے تو یہ خبر دی کہ یہ نازنین نہین ہی اور چوبدار
یہ خبر لائے ہین کہ ایک ساحر خواجہ کو گرفتار کیے ہوئے لاتا ہی کون واقعہ سچا ہی کسکو مین یقین کرون
اور کسکو دروغ جانون یہ کچھ کہتا نہین خاموش کھڑا ہی اور یہ خیال کر رہا ہی کہ کیا ہوگا یہ تو یہان
کھڑا ہی کہ چوبدار لیکر اُس ساحر کو آئے اور کہا کہ یہ حاضر ہین زمرد نے کہا کہ اندر بھیجدو اور اُس
چوبدار کو منع کر دو کہ جو جلاد کو بلانے گیا ہی کہ جلاد کو ابھی نہ لائے جب ہم پھر طلب کرین
اُسوقت لائے پس اُن چوبدارون نے اُس ساحر سے کہا کہ اندر جاؤ طلب ہی اُسنے کہا کہ تم بھی

چلو انھون نے کہا کہ ہمکو حکم نہین ہی کہ ہم بے طلب اندر قدم رکھ سکین یہ جو انھون نے کہا وہ خاموش
مع اُس پشتارے کے اندر کمرے کے آیا اُدھر وہ چوبدار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ایک
چوبدار نے جاکر جلاد کو منع کیا وہ پھر اپنے مقام پر چلا آیا یہان ساحر نے ہو نچکر زمرد کو سلام کیا دیکھا کہ
ایک نازنین پری نژاد حور وش عروسی کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہوئی ہی اُسکے گلے مین چکی کا پاٹ
پڑا ہی کہ اُسکے بوجھ سے اُسکی گردن ٹوٹی جاتی ہی اور رو رہی ہی اور زمرد خاموش ایک مقام پر
حیرت کے جوش مین کھڑا ہی اسنے جو سلام کیا زمرد نے جواب سلام دیا اسکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کیا
تم ہی خواجہ ثالث کو گرفتار کرکے لائے ہو اُسنے کہا کہ جی ہان مین ہی لایا ہون زمرد نے کہا کہ کہان ہی
اُسنے وہ پشتارہ پشت پر سے اُٹھاکر پھینکدیا کہ یہی ہی اُسنے کہا کہ کھولو اُس ساحر نے اُسکو کھولا اسنے
دیکھا کہ دراصل خواجہ ثالث ہین کیونکہ یہ اُنکو دیکھ چکا تھا جب سردارون کو لشکر مین گرفتار کرنے گیا تھا
یہ بخوبی پہچان چکا تھا دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی تو خواجہ ہین اسنے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ کیونکر لگے اُسنے کہا کہ
پہلے حضور اپنا سحر اسپر قائم کرین مین اپنا سحر اُتارے لیتا ہون اُسنے کہا کہ اچھا زمرد نے اشارہ کیا کہ
وہ ہی چکی کا پاٹ اُس نازنین کے گلے سے اُترکر اسکے گلے مین آیا اسپر فلک نے یہ گت بنائی کہ مثل
دانہ گندم کے پسنے لگا یہ اُسکے بوجھ سے دب گئے وہ نازنین خود حیران ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ
کون ہی مگر کچھ پہچان گئی اب تو خاموش ہوکر اپنے ڈوپٹے وغیرہ کو سنبھال کر بیٹھی اور کہنے لگی کہ ای زمرد تو
پہلے مجکو قتل کر کیونکہ تو مجکو دروغ خیال کرتا تھا تیرا سحر جھوٹا ہی تجکو دھوکا دیتا ہی معلوم ہوا کہ
تو ساحر کجا ہی تیرا سحر تیرے قابو مین نہین ہی یہ جو اُس نازنین نے کہا یہ شرمندہ ہوا اور دل مین
خیال کیا کہ سحر نے دھوکا دیا ایسا کس کام کا بس غصہ آگیا ایک مرتبہ سحر کرکے سب تصویرون کو جو سحر کی
تھین مٹوا اور جو غیر سحر کی تھین اور جو گلدستے سحر کے تھے اور جسقدر اشیا اُس کمرے مین ایسی تھین کہ
جو اسکو خبر دیتی تھین ایک مرتبہ جلادیا اور کہا کہ یہ سحر بالکل بیکار ہی جب سحر کو مٹا چکا تو اُس ساحر کی طرف
متوجہ ہوا اور کہا کہ ای بھائی تمنے اسے کیونکر گرفتار کیا اُسنے کہا کہ ای خداوند مین زیر سایہ حضور ایک
مدت سے رہتا ہون آپکو نہین معلوم ہی مین آپکا قدیم نمک خوار ہون میرا نام قتال جادو ہی باپ دادا
ہمیشہ حضور کی سرکار سے پلے اب وہ کچھ ایسا بہم کر گئے ہین کہ مین اُنکا نام لیتا ہون خداوندون
کی عبادت کرتا ہون اپنی عمر بسر کرتا ہون اسی سبب سے حاضر خدمت ہونے سے قاصر ہون کوئی
نہین جانتا ہی کہ مین یہان رہتا ہون آج صبح کا ذکر ہی کہ مین براے رفع ضرورت اپنے مقام پر سے ایک طرف کو
گیا اب جو فراغت کرکے آیا تو دیکھا کہ میرے مکان کا دروازہ کھلا ہوا ہی چونکہ مین بند کرکے گیا تھا
حیران ہوا کہ کسنے کھولا فوراً اندر گیا کیا دیکھتا ہون ایک شخص تمام اسباب اُٹھا رہا ہی مین یہ دیکھکر
اور ڈانٹ کر دوڑا کہ ٹھہر جا مین آیا جیسے میری صدا سنی یہ شخص فوراً بھاگا میرے برابر سے جست
کرکے نکلا اور باہر مکان سے آیا مین بھی آیا یہ بھاگا مین اسکے عقب مین چلا پہلے تو مین نے قصد کیا
تھا کہ مین اسکو بدون سحر کے گرفتار کرون جب مین نے دیکھا کہ مین اس تک نہین پہونچ سکتا
ہون اور یہ نکلا جاتا ہی مین نے سحر کرکے صدا گیری دی کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑ لیے یہ
لڑکھڑاکر گرا مین اسکے قریب دوڑکر پہونچا اب جو مین نے دیکھا عجیب الخلقت آدمی پایا
چونکہ زمانہ ہوا ہی کہ بادشاہ نے بہت سی تصویرین تقسیم کرائی تھین جنھین عیاران لشکر اسلام
کی تھین ہر ایک تصویر پر ہر عیار کا نام تھا ہر ورق کاغذ پر چند عیارون کی تصویرین بنی ہوئی تھین

میرے پاس بھی آئی تھین اُس زمانہ مین جب آفتاب جادو قتل ہوے تھے اور یہ حکم
ہوا تھا کہ اس صورت کے لوگ جہان تمکو ملین اُنکو گرفتار کر لینا چنانچہ وہ تصویرین میرے
پاس موجود تھین اور کسی قدر میری نگاہ مین تھین مین نے جو اسکو دیکھا تو اُس تصویر کی صورت کا
خیال کیا بس مین گرفتار کرکے اپنے مقام پر لیکر آیا اُس تصویر سے جو مقابلہ کیا تو سرمو فرق
نہ پایا اُس تصویر پر یہ تحریر تھا کہ یہ تصویر ہے خواجہ ثالث حضران بن عمرو کی جو کہ سب عیارون کا
سردار ہے بس مین نے خیال کیا کہ اسکو آپکے پاس لیجاؤن پہلے خیال کیا تھا کہ خود بادشاہ پاس لیجاؤن
پھر خیال کیا کہ آپکے پاس لیجا کر انعام حاصل کرون کیونکہ مین سُن چکا تھا کہ آپ چند ساحرون کو
اسیر کرلائے ہین اور قصد ہے کہ اُنکو لیکر خدمت بادشاہ مین تشریف لیجائین مین نے یہ خیال کیا کہ تیرے
جانے مین تیری عبادت مین فرق آئیگا بس آپکے ہاتھ روانہ کر یہ بھی ضرور انعام عنایت فرمائینگے
بس حاضر ہوا یہ موجود ہے مجکو انعام مرحمت فرمائیے بس زمرد نے سُنا کہ یہ واقعہ گذرا اسکو بھی اُسکی اس
تقریر سے خیال آیا کہ میرے پاس بھی تو اسی زمانہ کی تصویر موجود ہے اُسکو نکالکر دیکھون یہ خیال
کرکے دلمین اپنے مقام پر سے اُٹھا ایک صندوقچہ نکالا اُسمین ایک ورق تصویر اب جو مطابق کیا
تو بالکل مشابہ پایا ادھر اُس ساحر نے بھی تصویر نکالکر زمرد کو دی کہ یہ تصویر ہے اس تصویر مین اور
اُس تصویر مین ذرا فرق نہ تھا بس زمرد نے اُس ساحر کو ایک تختی الماس کی اُسکے انعام مین دی
اور کہا کہ بیٹھ جاؤ مین اسکو بھی ہمراہ اُن سردارون کے خدمت مین بادشاہ کی لیجاؤنگا اُس ساحر نے
کہا کہ میرے بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے مین رخصت ہوتا ہون زمرد نے کہا کہ نہین ٹھہر جاؤ یہ سُنکے وہ
ساحر ایک طرف کو کھڑا ہوا خیال فرمائیے کہ ایک تو وہ ساحر کھڑا ہوا ہے اور ایک طرف خواجہ خضران
گرفتار پڑے ہوے ہین اُنکے گلے مین آسیہ کا پاٹ پڑا ہوا ہے اور سحر زمرد مین گرفتار ہین اب زمرد متوجہ
ہوا طرف اُس نازنین کے اور ہاتھ جوڑکر کہنے لگا کہ ای ملکہ اب تم میری خطا کو معاف کرو میرے سحر نے
مجکو دھوکا دیا تھا مین نے اپنا سحر مٹا دیا ہے اب ایسی خطا نہوگی ای جان جہان میرا قصور نہ تھا یہ میرے
سحر کا قصور تھا اُسنے کہا کہ اب تو مجکو قتل کر ڈال تو اچھا ہے یہ بھی تجہپر ثابت ہوگیا کہ مین عورت ہون اور
خواجہ نہین ہون کیونکہ خواجہ تیرے روبرو پڑا ہوا ہے اس زندگی سے تو موت بہتر ہے اُسنے جواب دیا کہ
ای جانی شرمندہ نہ کرو مین محجوب ہوتا ہون اُسنے کہا کہ یہ صرف تیری باتین ہین ابھی کوئی کہدے تو اُسی طور
سے پھر بے مروتی کرتا ہے اور پھر مجکو مبتلاے سحر کرتا ہے ایسا تو نے سحر کیا کہ میرے بند بند مین درد ہونے لگا
گردن میری دکھ رہی ہے مین باز آئی ایسی زندگی سے اور رونے لگی تڑپنے لگی زمرد نے جو یہ حالت دیکھی
ایک مرتبہ بیقرار ہوگیا قدمون پر سر رکھدیا اور التجا کرنے لگا اُسنے سر اُٹھایا اور کہا کہ کیا کہون تیری محبت میرے
دلمین خود ایسی ہے کہ مین تیری جدائی کی خواہان نہین ہون اسی سبب سے مین گئی نہین بلکہ اسکی خواستگار
ہون کہ تو مجکو قتل کر ڈال کیونکہ تیری جدائی کا صدمہ مجھ سے اُٹھ نہ سکیگا پھر مین کیونکر یہ گوارا کرون
یہی قتل ہونا بہتر ہے زمرد نے پہلے اپنے دامن سے اشک پاک کیے اور کہا کہ وہ ہاتھ قطع ہون جو تیرے اوپر تیرے قتل
کے قصد سے اُٹھین وہ آنکھین کور ہون کہ جن سے تیری طرف بقصد فاسد دیکھا جائے نازنین نے کہا کہ یہ تیری
باتین ہین بس میری رہائی کردے زمرد نے ہاتھ جوڑے منتین کین تب وہ خاموش ہوئی کہا کہ خیر ابھی پھر دیکھتی ہون
یہ کہکر اپنے منہ پر آنچل لے لیا اور زمرد کا منہ پھیر لیا یہ برابر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مجکو جام شراب دے اور خود بھی پی بس
یہ سُنکے اُسنے اُسی حالت شرمندگی مین اور حجاب کے طور سے اور نئے انداز سے جام لبریز کرکے اور کوئی نوشقال بیہوشی

ملا کر اُسکو دیا اور کہا کہ لو زہر مار کرو وہ مرگیا اور جام اُسکے ہاتھ سے لیا اور لبون سے ملا کر بے اندیشۂ انجام پی گیا
اُس شراب کا حلق سے اُترنا تھا کہ زہر قاتل تھی اپنا اثر کیا کہ گرمی معلوم ہوئی گھبرانے لگا کہنے لگا کہ اس شراب
مین کیا ملا تھا کہ مجکو گرمی معلوم ہونے لگی اُسنے جواب دیا کہ سبب یہ ہی کہ بڑے عرصہ سے شراب نہ پی تھی اب جو
پی اُسنے گرمی کی ذرا اُٹھکر ٹہلو یہ جو اُس نے کہا بس زمرد اُٹھکھڑا ہوا جیسے اُٹھا اور ایک قدم چلا بیہوشی تو اپنا
اثر کر چکی تھی بار لطمانچہ کہ سر تلے پاؤن اور پر دھم سے گرا اُسکا گرنا تھا کہ اُس نازنین نے جھک کر نعرہ کیا کہ منم
خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی منم جانشین خواجہ منم قاتل ساحران منم شہنشاہ عیاران ادھر تو
اُس نازنین نے نعرہ کیا اُدھر اُس ساحر نے نعرہ کیا منم قران ثالث یہ نعرہ کرکے دوڑ کر ایک بغدہ مارا زمرد
پر کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے ابتو آفت برپا ہو گئی ایک تلاطم مچ گیا تاریکی ہو گئی ہر طرف سے شور و غل کی صدا
آنے لگی بھر شور کرنے لگے برف باری سنگ باری ہونے لگی ساری رونق زمردکوہ کی مٹ گئی جو عمارت کہ
زمرد کے سحر کی تھین سب مٹ گئین اور جو اصلی تھین وہ باقی رہین سرداران زمرد یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے کہ
یہ کیا آفت آئی ان لوگونکے اُس آفت کو دیکھکر ہوش جاتے رہے سب سحر فراموش ہو گیا ادھر اُدھر بھرنے لگے
بہت سے عمارت کے نیچے دب کر مر گئے جو ملازم تھے وہ حیران تھے جو معزز سردار تھے وہ پریشان تھے ہر طرف
صدائے گیر و دار بلند تھی برقین چمک چمک کر گر رہین تھین آندھیان سیاہ چل رہین تھین برف باری کا
شور تھا بارش سحر کا زور تھا سنگ برس رہے تھے اُدھر سرداران لشکر اسلام جو قید سحر زمرد مین مبتلا تھے
ایک مرتبہ سب کو ہوش آیا اپنے کو ایک مقام نو پر دیکھا اور دیکھا کہ تاریکی ہی ایک دوسرے کو دیکھکر حیران ہوا کہ
برق نے دوڑ کر عرض کیا کیونکہ یہ بھی تو اُسی مقام پر قید تھا اُسکے سحر مین مبتلا تھا وہ بھی آیا اور کہا کہ ای
سرداران اسلام آگاہ ہو اور ہوشیار ہو کہ آپ لوگون کو ایک ساحر پوشیدہ طور سے گرفتار کر لایا تھا مین آپکی
رہائی کی فکر مین نکلا تھا کہ مین بھی آکر گرفتار ہو گیا معلوم ہوتا ہی کسی نے اُسکو آکر قتل کیا ہی یہ اُسکے مرنے کی
علامت ہی جلد یہان سے نکل چلیے یہ جو کہا ابتو سب سردار ہوشیار ہوے ہر ایک نے اپنے حواس درست کیے
سہراب و غزالان نے اشارہ کیا کہ ہماری زبان سے سوزن نکال لو بس برق نے بڑھ کر اُسکی زبان سے
سوزن لی سوزن لینا تھا کہ اُنکی زبان قابو مین آئی بس سہراب نے اُٹھتے ہی اب جو سحر کیا روشنی ہوئی غزالان
نے سحر کرکے برف باری موقوف کی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من زمرد جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ جو صدا آئی اور سب علامتین برطرف ہوئین اب زمرد کے بھی سردارون کو معلوم
ہوا کہ زمرد کے مرنے کی علامت تھی افسوس ہمارے سردار کو کسی نے قتل کیا اور ہمکو خبر نہوئی اب ہم کب اُسکے
قاتل کو یہان سے زندہ جانے دیتے ہین یہ کہکر چلے اُدھر سے سہراب و غزالان آگے آگے اُنکے عقب مین
سب سردار اور برق ثانی چلے آتے تھے کہ اُنسے اور سرداران زمرد سے سامنا ہو گیا اس مقام پر کوئی
ایسا سردار نہ تھا کہ جو سہراب و غزالان سے مقابلہ کرتا بس غزالان و سہراب نے جو دیکھا کہ سردار آتے ہین
زمرد کے سہراب نے ڈانٹ کر کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے جواب دیا کہ تم کون لوگ ہو جو یون پرائی عملداری
مین چلے آتے ہو سہراب نے جواب دیا کہ مین سہراب ہون مین کیون آیا ہون تمہارا سردار ہمکو گرفتار
کر لایا تھا اب ہم فضل خدا سے رہا ہوے وہ مارا گیا اب ہم طرف اپنے لشکر کے جاتے ہین انھون نے جوابدیا
کہ اب ہم کب تمکو زندہ جانے دیتے ہین سہراب نے کہا کہ یہ بھی تمہاری مجال ہی یہ تمہارا خیال خام ہی یہ جو سہراب
نے کہا اُن سردارون نے سحر کیا بس سہراب نے جو اشارہ کیا کئی برقین چمک کر گرین کہ بہت سے ساحرون کے سر
اُڑ گئے صدائے گیر و دار بلند ہوئی اب پھر تلاطم برپا ہو گیا آگ برسنے لگی غزالان و سہراب نے سبکو قتل کیا جو باقی

رہے وہ فرار کر گئے اب پھر روشنی ہوئی اُدھر سے خواجہ و قران و چالاک سب اسباب لوٹ مار کرکے طرف
صحرا کے چلے تھے کہ قران نے خواجہ سے کہا کہ اُستاد سرداروں کو تو تلاش فرمایئے کہ جنکی رہائی کو یہان
آئے تھے خواجہ نے کہا کہ اچھا اب یہ بتلاش سرداران چلے کہ اُنکو تلاش کرین چلے آتے تھے کہ دیکھا سہراب
دغزالان و دیگر سردار چلے آتے ہین خواجہ نے جوان سب کو دیکھا خوش ہوگئے آواز دی کہ آپ لوگون کو
کسنے رہا کیا اُنھون نے کہا کہ جسنے زمرد کو قتل کیا اُسنے ہمکو بھی رہا کیا خواجہ نے کہا کہ اُسکو تو قران نے
قتل کیا قران نے کہا کہ مین نے نہین قتل کیا بلکہ اُستاد نے عیاری کرکے قتل کیا بس خواجہ و سب سردار
طرف لشکر کے روانہ ہوئے برق نے آکر سلام کیا خواجہ نے برق سے کہا کہ تم یہان کہان برق نے
اپنی عیاری کرنا اور اپنا اسیر ہونا بیان کیا خواجہ نے جوابدیا کہ یہی سبب تھا جو اب غائب تھے یہان آپ بھی
گرفتار تھے خواجہ نے اپنی عیاری بیان کی سبنے تعریف کی قران سے خواجہ نے پوچھا کہ تم کیونکر پہونچے اور
تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ مین یہان ہون قران نے عرض کیا کہ اُستاد اسکا سبب یہ ہوا کہ مین بھی آپکے ہمراہ
خیمہ سے نکلا تھا اور چالاک بھی تلاش کرتے ہوئے ادھر نکل آئے یہان جو پہونچے تو سنا یہ غل ہو رہا تھا کہ
خواجہ کو بادشاہ نے اسیر کر لیا مین زیر کوہ موجود تھا کہ مین نے بھی سُنا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ زمرد کوہ ہے
یہان کا حاکم زمرد جادو ہے اور خواجہ کوئی عیار ہے اُسنے آکر اُسپر عیاری کی تھی وہ گرفتار ہوگیا ہے جو مین نے
سنا مین فکرمند ہوا کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون اسی فکر مین تھا کہ چالاک پہونچے مین نے اُنکو پہچانا اُنھون نے
مجکو مین نے اُنسے کہا کہ غضب ہوگیا اُستاد گرفتار ہوگئے ہین ہمسے تمسے پہلے اُستاد یہان آکر پہونچے عیاری
کی اُسکو اُسکے سحر نے آگاہ کردیا اُسنے اسیر کر لیا ہے کوئی تدبیر ایسی کرو کہ وہ رہا ہون بس چالاک نے کہا کہ مین
خواجہ کی صورت بنتا ہون تم مجکو گرفتار کرکے لیجاؤ اور یہ مشہور کرو کہ مین خواجہ کو گرفتار کرکے لایا ہون بس
مین نے موافق رائے چالاک کے کیا عیاری بن پڑی خواجہ نے یہ سُنکے بہت تعریف کی اور سب کو ہمراہ لیکر
باہم باتین کرتے ہوئے طرف لشکر کے چلے اُنکو راہ مین رکھا جاتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب نامہ سمندر کا
آفاق کے پاس پہونچا اُسمین تحریر تھا کہ تم چند سردار طرف زمرد کوہ کے روانہ کرو کہ وہ بحفاظت زمرد جادو
کو مع سرداران اسلام کے جو کہ گرفتار ہوئے ہین میرے پاس پہونچادے اور مین نے بھی چند سردار برائے
استقبال روانہ کیے ہین بس جب آفاق سے نامہ چالاک چھین کر لے گیا اور ساحر تلاش کرکے چلے
آئے کہین پتہ نہ ملا تو آفاق نے چند ساحر روانہ کیے ادھر سے یہ ساحر چلے اُدھر سے وہ ساحر جو کہ
سمندر نے روانہ کیے تھے ہر مقام پر قیام کرتے ہوئے اس خیال سے کہ شاید زمرد سردارون کو لیکر آتا ہو
راہ مین ملے اسی خیال مین یہ لوگ قریب زمرد کوہ کے پہونچے اُسوقت پہونچے کہ جب سب سردار رہا ہوکر
خواجہ زمرد کو قتل کرکے اور سب اسباب لیکر مع سردارون کے طرف لشکر کے جا چکے تھے کہ یہ لوگ پہونچے
زمرد کوہ ویران پڑا تھا خاک اُڑ رہی تھی ہر طرف ویرانہ تھا یا وہ بہار تھی یا یہ خرابی ہوئی یہ لوگ
حیران ہوئے زاغ و زغن کی صدا آرہی تھی درندے جو کہ حرام خوار تھے اُن لاشون کو کھا رہے تھے
یہ سب اس حالت کو دیکھکر پریشان ہوئے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ زمرد اور کسی طرف سے سردارون کو
لیکر گیا اُسکے جانے کے بعد یہان کوئی معرکہ پڑا جو کہ اُسکے ملازم تھے وہ مارے گئے یہ اُنکی لاشین ہین
یہ خیال کرکے کوہ پر پھرنے لگے کہ شاید کوئی زندہ بچا ہو اور کسی مقام پر پوشیدہ ہوا ہو اُس سے کچھ
حال معلوم ہو یہ سب اپنے دلمین خیال کرکے چلے اُدھر جو ساحر کہ سمندر نے روانہ کیے تھے وہ بھی
آکر پہونچے اُنھون نے بھی ویرانہ پایا اُنکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے بس یہ بھی یہی اپنے دلمین خیال

کر کے چلے تھے کہ کوئی نہ کوئی زندہ بچا ہوگا اُس سے حال دریافت کرینگے کہ اتنے راہ مین ملاقات ہوئی
باہم صاحب سلامت کی کہا کہ آپ لوگ یہان کب آئے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بڑی دیر سے
آئے ہین تمام کوہ کو ویران پایا کوئی باشندہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ زمرد کسی اور راہ سے سمندر ریہ کو
گیا ہی اُسکے جانے کے بعد یہان کوئی آیا ہی اُسنے اس کوہ کو ویران کیا ہی اب ہم اس تلاش مین چلے
تھے کہ شاید کوئی ملجائے تو اُس سے حال دریافت ہو آپ لوگ کہان جاتے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
بھی اسی فکر مین چلے تھے اب ہم اور آپ ملکر تلاش کرین اور جو کچھ حال معلوم ہو ہم اپنے بادشاہ سے اور
آپ اپنے آقا سے بیان کرین یہ لوگ اُنکو پہچانتے بھی تھے اور وہ اُنکو کہ یہ ملازم ہین سمندر شاہ کے
وہ جانتے تھے کہ یہ ملازم ہین آفاق جادو کے بس باہم وہ لوگ ملکر برائے تلاش چلے ایک مقام پر جو پہونچے
تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی کہ جسکے دو ٹکڑے ہین اُس لاش پر ببر دو رہے ہین یہ دیکھکر یہ لوگ اور
حیران ہوئے تمام کوہ چھان مارا کوئی نہ ملا آخر کو عاجز ہو کر زیر کوہ آئے اب سرداران سمندر ریہ نے قصد کیا
تھا کہ ہم اپنے ملک کی طرف جائین اور سرداران آفاق نے ارادہ کیا تھا کہ ہم اپنے لشکر کو جائین کہ اُنھون نے
دیکھا کہ ایک ساحر ایک پہاڑ کے درے سے نکلا اور ہم سب کو دیکھکر پھر اُسی پہاڑ مین چلا گیا اُنکی جو نگاہ پڑی
یہ لوگ اُس درۂ کوہ مین آئے اُسکو تلاش کیا تو وہ ملا اُس سے کہا کہ اے شخص تو کون ہی اور کیا سبب تھا
کہ جو تو ہمکو دیکھکر اندر پہاڑ کے چلا آیا اُسکی حالت یہ تھی کہ مارے خوف کے کانپ رہا تھا کچھ جواب دیتا
تھا جب اُنھون نے کہا کہ ہم سے نہ خوف کرو ہم لوگ تمھارے قاتل نہین ہین بلکہ تجھسے حال دریافت کرنے کو
آئے ہین بڑی دیر سے ہم تلاش کر رہے تھے کہ کوئی ہمکو ملجائے تو اُس سے اس کوہ کی حالت اور زمرد کی کیفیت
دریافت کرین مگر کوئی نہ ملا تمکو جو دیکھا تمھارے پاس آئے ہین تم ہم سے حال بیان کرو کہ زمرد کہان ہی اس
کوہ پر کیا آفت آئی جو یہ ویران ہوا کیونکہ ہم لوگ زمرد کے لینے کو آئے تھے کہ اُسنے بادشاہ کو عرضی لکھی تھی
کہ مین نے لشکر اسلام کے سردارون کو گرفتار کیا ہی بس بادشاہ نے ہمکو روانہ کیا تھا کہ زمرد کو اور سردارون کو
لے آؤ ہمنے یہان آکر اُنکو نہ پایا یہ جو اُن سب نے کہا وہ رونے لگا اُنھون نے کہا بھائی کچھ حال تو بیان کرو اُسنے
رقت کو ضبط کرکے کہا کہ کیا حال بیان کرون آپکو معلوم ہو کہ بڑی آفت نازل ہوئی زمرد جادو کو عیاران
لشکر اسلام نے آکر قتل کیا سردارون کو رہا کر کے لیگئے یہ حال ہوا کہ کوہ تباہ ہوگیا ہم دو چار آدمی جو بچ گئے
تھے وہ کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہوگئے یہ کہکر اُسنے پہلے برق کا آنا اُسکے بعد اُس نازنین کا آنا اور زمرد پر
ظاہر ہونا اُسکا جلاد کو برائے قتل اُس نازنین کے طلب کرنا کہ ایک ساحر کا ایک پشتارہ لیکر آنا کہ مین خواجہ کو
اسیر کر کے لایا ہون بادشاہ کو خبر ہونا اُسکو طلب کرنا اُسکے جانے کے بعد شور و غل ہونا اور صدا زمرد کے
مرنے کی بلند ہونا سب سردارون کا باہم ملکر چلنا کہ دیکھین کسنے قتل کیا ہی اُن سردارون کا ملنا جو کہ لشکر اسلام کے
قید تھے زمرد کے مرنے سے رہا ہوئے تھے اُنسے مقابلہ ہونا ان سردارون کا جو کہ زمرد کے تھے اُنکے ہاتھ سے
قتل ہونا اور کوہ کا تباہ ہونا اپنا بھاگنا سب بیان کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا بڑا افسوس کیا اور اُس سے
کہا کہ تم میرے ہمراہ چلو بادشاہ کے پاس بس اس ساحر کو وہ لوگ لیکر طرف سمندر ریہ کے چلے اور ملازم
آفاق طرف لشکر آفاق کے بس سرداران سمندر ر تو شہر سمندر ریہ مین پہونچے یہان سمندر شاہ
بیٹھا ہوا یہ انتظار کر رہا تھا کہ زمرد سرداران اسلام کو اسیر کیے ہوئے لاتا ہوگا کہ یہ ساحر پہونچے
اُنکے ہمراہ وہ ساحر تھا جیسے سمندر نے ان لوگون کو تنہا دیکھا زمرد کو ہمراہ نہ پایا تو پوچھا کہ تم لوگ
تنہا کیون آئے کیا زمرد نہین آیا اُنھون نے سلام کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھے عرض کیا کہ یہ جو ساحر

آپکے روبرو کھڑا ہی اس سے حال زمرد کوہ کا دریافت فرمائیے ہمکو تو اسقدر معلوم ہی کہ زمرد کوہ تباہ ہوگیا
زمرد آپ پر سے نثار ہوا سرداران اسلام رہا ہوگئے سمندر یہ سُنکے حیران ہوا اہل دربار کے ہوش
جاتے رہے سب کو سکتہ ہوگیا کہ یہ کیا امر واقع ہوا سمندر اُس ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کل حال
بیان کر اُسنے سب کیفیت بیان کی سمندر نے کہا کہ عیار بڑے غضب کے ہین آخر کو اُنھون نے تلاش کرکے
نکال لیا اور اپنا کام کر گذرے یہ کہکر اہل دربار سے کہا کہ دیکھیے آفاق کا کیا انجام ہوتا ہی سب نے عرض کیا
کہ آفاق سب کو ضرور قتل کرے گا کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی اور اُسکی کمک کے لیے چربک و خربک
واژبک بھی گئے ہین اور جو ساحر لشکر لیکر آئیگا اُسکو بھی اُسکی کمک کو روانہ فرمائیگا سمندر نے جواب دیا کہ
ضرور ایسا ہوگا بس اب سمندر کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے اُدھر آفاق کے سردار جو لشکر مین
پہونچے یہان آفاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ سردار آکر پہونچے آفاق نے اُنسے پوچھا کہ کیا زمرد کو بادشاہ
کی خدمت مین پہونچا آئے اُنھون نے سلام کرکے عرض کیا کہ آگاہ ہوجیے زمرد کوہ تباہ ہوگیا زمرد مارا گیا سب
سردار رہا ہوے عیاران لشکر اسلام نے اپنا کام کیا جاکر زمرد کوہ کو تباہ کیا یہ کہکر تمام حال جو کہ اُس ساحر سے
سُنا تھا سب بیان کیا یہ حال سُنکے آفاق نے بڑا افسوس کیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ یہ جو اس روز
نامہ گیا تھا اُس سے یہ سارا فساد پیدا ہوا خیر یہ لوگ میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین اب تو دن بھی نہین
باقی ہی کل مین طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرونگا دیکھون کہ خدا پرست مجھ سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ کہکر آفاق
خاموش ہوگیا ان سب کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور فکر و تشویش مین اب حال سرداران اسلام و خواجہ کا
تحریر ہوتا ہی کہ یہ سبکے سب چلے آتے تھے کہ دیکھا کہ ایک لشکر ساحرونکا اُترا ہوا ہی مگر بہت سے ساحر ہین خواجہ نے
یہ دیکھکر سردارون سے کہا کہ آپ لوگ تو لشکر کو جائین مین کچھ کمالون کیونکہ اس عیاری مین میرا بہت سا
روپیہ صرف ہوا ہی اور مین قرضدار ہوگیا ہون شاید کچھ قرضہ ادا ہوجائے لاکھو لاکھ سب نے کہا کہ خواجہ لشکر
مین چلو مگر خواجہ نے نہ سُنا سب سے الگ ہوکر طرف اُس لشکر کے چلے پھر تو قران و برق و چالاک بھی
سردارون سے یہ کہکر اُنسے جدا ہوے کہ اُستاد گئے ہین نہ معلوم کیا بلا نازل ہو ہم بھی جاتے ہین آپ لوگ
لشکر کو تشریف لیجائین وہ سردار مجبور ہوے یہ عیار بھی طرف اُس لشکر کے روانہ ہوے سردار طرف اپنے
لشکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر اسلام مین بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار تھے کہ بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج دو دن سے نہ خواجہ کا نشان ہی نہ چالاک نہ برق کا پتہ ہی کچھ حال
نہین معلوم کہ یہ لوگ کہان گئے ہین صاحبقران نے جواب دیا کہ کہین برائے تلاش سرداران گئے
ہونگے اب وہ لوگ ضرور تلاش کرکے لائینگے یہی ذکر ہو رہا ہی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے
مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ مبارک ہو سب سردار رہا ہوکر طرف دربار کے تشریف لاتے
ہین کیونکہ داخل لشکر ہوچکے ہین یہ جو اُن ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ نے یہ سُنکے حکم دیا کہ سردار
برائے استقبال جائین بس چند سردار باجازت بادشاہ برائے استقبال چلے بارگاہ سے باہر آئے اپنی اپنی سواری
سوار ہوکر چلے نصف لشکر طے کیا تھا کہ وہ لوگ نظر آئے باہم صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی کی اُن سب کو
ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوے سب نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا ہر ایک نے بادشاہ و صاحبقران کی قدمبوسی
حاصل کی بادشاہ و صاحبقران نے سب کو گلے سے لگایا ہر ایک اپنے مقام پر آکر بیٹھا بادشاہ نے
دریافت کیا کہ کیونکر رہا ہوے اُنھون نے خواجہ کی عیاری کا ذکر کیا بادشاہ و صاحبقران بہت خوش ہوے
کہ خواجہ نے بڑی عمدہ عیاری کی دریافت کیا کہ خواجہ کہان ہین اُنھون نے عرض کیا کہ لشکر کو آتے تھے راہ مین ایک لشکر ملا

سب سے کہا کہ آپ لوگ لشکر کو جائین مین کچھ اس لشکر سے جو کہ سامنے اترا ہوا ہی حاصل کرون ہنے لاکہ لاکہ
کہا کہ آپ لشکر کو چلین مگر خواجہ نے نہ سنا تشریف لیگئے انکے بعد برق وچالاک وقران بھی چلے گئے ہلدیگ
ادھر کو چلے آئے یہ واقعہ ہی بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ہان وہ تو طامع ہین انکی طمع سے تو
پریشان کیا ہی مثل اپنے باپ دادا کی طمع کرتے ہین یہ فرماکر خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
سب سردار آگئے اور صاحبقران کو معلوم ہوا کہ زمرد جادو وسب کو بذریعہ سحر کے اسیر کرکے لیگیا تھا خواجہ نے
جاکر قتل کیا بہت بڑی خوشی ہوئی اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج زمانہ مہلت آفاق جادو بھی تمام ہوا
بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھیے اب کب آفاق مقابلہ کرتا ہی اسکا بھی قصہ تمام ہو تو شاید سمندر سے مقابلہ ہو
یہ فرماکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار خاست کیا ان دونون لشکرون کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی کہ
آفاق تو اس فکر مین ہی کہ مین کل طبل جنگ بجواؤن صاحبقران کو طبل جنگ کا انتظار ہی اس قصہ کو تو
اس مقام پر رکھا جاتا ہی آئندہ بیان ہوگا اب طرف خواجہ کے عنان قلم کو پھیرتا ہون

تتمہ حال خواجہ وچالاک وبرق کا تجربہ ہوتا ہی اور اس لشکر کا

راوی نے بیان کیا ہی کہ برق وغیرہ جو سردارون سے جدا ہوے صورتین تبدیل کرکے اس لشکر مین داخل
ہوے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ملکہ کوکبہ روشن تن کا ہی کہ وہ برائے کمک سمندر جادو
مع لشکر کے جاتی ہی اسنے اس مقام پر قیام کیا ہی لشکر اترا ہی وہ سامنے بارگاہ ملکہ کی برپا ہی برق نے چالاک
سے کہا کہ بھائی اسیر عیاری کرو اگر بن پڑے تو اسکو سمندر تک جانے ہی نہ دو راہ ہی مین اسکو گرفتار کر لو
یا قتل کرو چالاک نے کہا کہ اچھا بس دونون یہ صلاح کرکے لشکر کے باہر آئے یہان لشکر اترا ہوا ہی
ملکہ بارگاہ مین بیٹھی ہوئی ہی اسکے سب سردار حاضر ہین کہ ملکہ نے کہا کہ ای سرداران من اب کے منزل تہہ سمندر کے
باقی رہا ہی انھون نے عرض کیا کہ دو منزل ہی ملکہ نے کہا کہ نہ معلوم لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا یا نہین کوئی
تابعین بادشاہ سے بادشاہ کی کمک کو آیا یا نہین انھون نے عرض کیا کہ تیسرا نامہ جو آپکے نام آیا تھا اسمین
بہت تاکید تحریر تھی اور یہ بھی تحریر تھا کہ لشکر اسلام قریب آگیا ہی ضرور کوئی نہ کوئی مقابلہ ہوا ہوگا جسطور سے
آپکے نام تاکیدی نامہ آیا تھا اسی طور سے سبکے نام گیا ہوگا بہت سے بادشاہ اطراف وجوانب کے کمک کو
گئے ہونگے ملکہ نے کہا کہ سچ کہتے ہو خیر دیکھا جائیگا آج تو یہان قیام کرو کیونکہ کئی روز برابر ہوے ہین
کہ ہم چلے آتے ہین کہین قیام نہین کیا ہی راوی تحریر کرتا ہی کہ جب سے ملکہ چلی ہی اسنے کسی مقام پر قیام
نہین کیا ہی آج اس صحرا مین آکر قیام کیا ہی یہ ملکہ بہت خوبصورت ہی اسکا وزیر الطاف جادو بڑا زبردست
ساحر ہی اسکی دختر جمال آرا اسکی وزیر ہی اور ہمساز وہمراز ہی یہ ملکہ ناکتخدا ہی حسن وجمال مین اپنا مثل بنظیر نہین
رکھتی ہی اسکا سحر بڑے غضب کا ہی کوئی اسکے سحر سے بچ نہین سکتا ہی خیر یہ بیٹھی ہوئی تھی اپنی بارگاہ مین کہ لشکر
مین غل ہوا کہ دو جوگی کسی طرف سے لشکر مین آگئے ہین بڑے کامل معلوم ہوتے ہین بس یہ خبر ملکہ کو پہونچی اسنے
کہا کہ ان جوگیون کو میرے پاس لاؤ مین بھی ذرا دیکھون یہ سنکے ایک چوبدار چلا باہر بارگاہ کے آیا
تھا کہ دیکھا کہ وہ جوگی اسی طرف چلے آتے ہین اس چوبدار نے بڑھکر ان سے کہا کہ آپکو ہماری ملکہ نے
یاد کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ تمھاری ملکہ کون ہی جو ہمکو یاد کیا ہی ملکہ کیا چیز ہی ہم لوگ آزاد ہین ہمکو بادشاہون سے
کیا کام ہم لوگ فقیر ہین اور اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ ہم لشکر مین آئے ہین اسنے کہا کہ اسکو لوگون کی زبانی معلوم
ہوا اسنے طلب کیا ہی وہ بہت بڑی سخی ہی اور جب آپ لشکر مین آئے ہین تو کیا حرج ہی کہ بادشاہ

لشکر سے نہ ملاقات فرمایئے یہ جو چوبدار نے کہا وہ جوگی اُسکے ہمراہ بارگاہ مین آئے ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے
بڑے اعزاز سے انکو اپنے قریب بٹھلا کر بٹھایا مزاج پوچھا کہ آپکا اسم مبارک کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ ہمکو سب
جوگی بازندہ کہتے ہین ہم دونون کا ایک ہی نام ہی ہم اس صحرا کے رہنے والے ہین یہ صحرا ہمارے قبضے مین ہی
یہان آجتک کوئی نہین آیا آپکا آنا کدھر سے ہوا انھون نے جو یہ کہا ملکہ نے کہا کہ مین اپنے ملک سے
آتی ہون اور برائے کمک سمندر شاہ جاتی ہون کیونکہ اُسپر لشکر اسلام نے چڑھائی کی ہی سمندر شاہ نے
نامہ تحریر کیا تھا ہمکو طلب کیا تھا مین اُسی نامہ کے بموجب جاتی ہون اُنھون نے جواب دیا کہ ای ملکہ ہم تمکو خبر
دیتے ہین اور آگاہ کرتے ہین کہ رات کو ہمارے خواب مین پونے دو سو خداوند تشریف لائے تھے اور اگر لائے
ہین اُنھون نے ہمسے فرمایا تھا کہ تم دونون بھائی آگاہ ہو کہ شہر سمندر یہ تباہ ہوگا سمندر جادو مارا جائیگا
اور جو اسکی کمک کریگا وہ بھی تباہ ہوگا کیونکہ اُسکے اقبال کا زمانہ برطرف ہوگیا ہی ادبار آگیا ہی دوسرے
وہ مغرور بھی ہوگیا ہی کسی کو اپنے برابر نہین جانتا ہی علاوہ ازین اُسکو یہ خیال ہی کہ مین لشکر اسلام پر فتح پاؤنگا
یہ امر محال ہی جو اُسکی کمک کریگا مثل اُسکے ذلیل و خوار ہوگا یہ بھی فرمایا تھا کہ سنو زمردکوہ کے حاکم نے اسکی کمک
کی تھی اور لشکر اسلام کے چند سرداروں کو اسیر کرکے گیا تھا وہ ابھی کل کا ذکر ہی کہ عیارون کے ہاتھ سے کتے کی
موت مارا گیا سمندر کو خبر بھی نہوی اب سردار چھوٹ گئے زمردکوہ برباد ہوگیا عیارونکا کیا کسی نے بنا لیا
علاوہ اسکے قسیم و جسیم برائے مقابلہ لشکر اسلام گئے تھے آخر کو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے جنگ مغلوبہ
ہوئی سمندر اُس مقام پر موجود تھا اُسنے جو دیکھا کہ جنگ ہو رہی ہی اپنے سردارون کو لیکر چلا اس لشکر کی
کمک تک نہ کی چنانچہ ہم تمکو آگاہ کرتے ہین کہ کل صبح کو اس صحرا مین ایک لشکر اتریگا اُسکی حاکمہ کو کہ وشن تن
ہوگی وہ بھی سمندر کی کمک کو جاتی ہی تم اُسکے پاس جانا اُسکو اس حال سے آگاہ کرنا کہ تجکو لازم ہی کہ تو نجا
آئندہ تجکو اختیار ہی اگر جائیگی تو تیری بھی وہی حالت ہوگی ای ملکہ ہم اسی سبب سے تیرے لشکر مین آئے
جب صبح کو ہماری آنکھ کھلی ہمکو معلوم ہوا کہ لشکر آپکا اترا ہی بس ہم آئے ای ملکہ یہ بات ہی جو ہمنے تمسے بیان کی
ہمکو جو حکم خداوند کا ہوا وہ ہمنے تمسے عرض کردیا تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی کوبہ نے کہا کہ مین جانتی ہون
کہ آپ لوگ بہت قرب بارگاہ ہین آپکے پاس جو خداوند آتے ہین انھون نے جواب دیا کہ ہم ہر روز خداوندون
کی نذر دلاتے ہین انکی نذر کا موہن بھوگ کھاتے ہین اُسی پر بسر اوقات ہی اُسکے سبب سے ہمکو رزق
ملتا ہی ملکہ نے کہا کہ اگر انکی نذر کا موہن بھوگ ہو تو ہمکو دو کہ وہ باعث برکت ہی اُنھون نے
جواب دیا کہ ای ملکہ گو ہمارے پاس اسوقت نہین ہی مگر منگائے دیتے ہین یہ کہکر انمین سے ایک نے اپنی
آستین مین ہاتھ ڈالا تھوڑے عرصہ کے بعد ایک چھوٹی سی تشتری نکالی کہ اُسمین حلوا تھا ملکہ کو دیا
یہ جو کرامت دیکھی سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور یقین ہوا کہ ضرور یہ کاملین سے ہین ملکہ نے
وہ حلوا لیکر قصد کیا کہ کھاؤن سب نے عرض کیا کہ ملکہ ہمکو بھی مرحمت فرمائیگا کیونکہ یہ باعث برکت ہی
ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے کہا کہ
ای ملکہ ہوشیار ہوجاؤ یہ جوگی نہین ہین ایک انمین قران ہی اور ایک چالاک ہی یہ دونون
عیار ہین لشکر اسلام کے غضب کیا تھا کہ ملکہ تمنے دھوکا کھایا تھا یہ جو ملکہ نے سُنا بس اُس تشتری کو تو
ہاتھ سے پھینکدیا جب تک ملکہ سحر کرین کرین کہ چالاک و قران جست کرکے بھاگے اور بلا زمون مین
ملگئے اور وہان سے جست کرکے باہر بارگاہ کے آئے اور بھاگے اور صحرا مین آکر اُس مقام پر
پہنچے کہ جہان سے چلے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب برق و چالاک باہم صلاح کرکے

صحرا مین گئے تھے وہان قران سے ملاقات ہوئی تھی اُنسے کہا کہ بھائی ہم لشکر مین گئے تھے تو معلوم ہوا کہ
یہ لشکر سمندر کی مدد کو جاتا ہی تو بھائی ہم یہ صلاح کر کے آئے ہین کہ عیاری کرین قران نے کہا
کہ اچھا ہم بھی عیاری کرتے ہین چالاک نے کہا کہ مین آپکے ہمراہ ہون بس یہ دونون جوگی بنکر چلے تھے
برق یہان ٹھہر گیا اُسنے بعد اُنکے جانے کے جو دیکھا کہ ایک پہاڑ ہی اُسکے درے مین گئے دیکھا کہ
وہ درہ پُر بہار ہی بس برق نے اُن سب درختون پر بیہوشی ملی اور اپنی ناک مین روئی رفع بیہوشی
کی رکھ لی تھی اب اسنے تدبیر کی تھی کہ مین بھی عیاری کرون کہ اُدھر سے چالاک و قران آکر
پہونچے برق نے پوچھا عیاری کر آئے کیا ہوا اُنھون نے ساری حالت بیان کی کہا کہ وہ بہت
ہوشیار ہی بس اُسنے گرفتار کر لیا تھا کہ ہم بھاگے ورنہ گرفتار ہو جاتے برق نے کہا کہ بھائی مین
عیاری کرتا ہون تم دونون صاحب اس مقام پر ٹھہرو قران نے کہا کہ مین جاتا ہون تم جاؤ اور چالاک
برق نے کہا کہ اچھا آپ تشریف لیجائین ہم اور چالاک سمجھ لینگے قران تو چلے گئے برق نے
کہا کہ بھائی چالاک تم باغبان بنکر بیٹھو مین جاتا ہون اور مین پڑا تو اُسکو اس مقام پر لاتا ہون چالاک
نے کہا اچھا برق نے کہا کہ یہان مین نے تمام گلون پر عطر بیہوشی مل دیا ہی اپنی تدبیر کرو چالاک
نے کہا کہ اچھا اب برق چلا برق نے اپنی صورت ایک نازنین کی سی بنائی تمامی کا لہنگا پہنا ایک
ٹوکری مین چند قسم کی ترکاریان لگائین ایک گلدستہ پھولونکا تیار کیا اُسکو لیکر طرف لشکر کے چلی سر سے
پانون تک جڑاؤ زیور پہنے ہوے تھی چھم چھم کرتی ہوئی چلی آڑا ڈوپٹہ پڑا ہوا عجب انداز سے چال سے
پامال کرتی ہوئی جو کہ اُس لشکر مین مرد تھے وہ اُسکو دیکھکر کہنے لگے کہ اے مالن ذرا ہماری طرف دیکھے
ذرا ہمکو سرفراز کر اپنے وصل سے شاد کر کیا انداز ہی عجب کرشمہ و ناز ہی یہ کسی کو تلوا دکھا دیتی ہی
کسی کو جوتا کبھی اس انداز سے ڈوپٹہ سینے پر سے ہٹا دیتی ہی کہ جوبن نظر آنے لگتا ہی بس وہ مالن
اس انداز سے داخل بارگاہ ہوئی ملکہ کو جاکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ تو کون ہی اُسنے عرض کیا کہ اس
صحرا کے قریب باغ ہی مین اُسمین رہتی ہون میرا طریقہ یہ ہی کہ جو کوئی لشکر اس مقام پر آکر فروکش ہوتا ہی
مین اُس لشکر کے بادشاہ کو آکر نذر دیتی ہون اور اپنے باغ مین لیجاتی ہون وہ جو کچھ مجکو دیتا ہی
اُسمین بسر اوقات کرتی ہون ایک مین ہون اور ایک میرا بڈھا باپ ہی وہ ایسا ضعیف ہی کہ ہل نہین
سکتا ہی بس مین ہی فکر معاش کرتی ہون لہذا مین آپکی خدمت مین حاضر ہوئی ہون اور امیدوار ہون
کہ میری دعوت قبول فرمائیے مجکو سرفراز فرمائیے ملکہ سے اُس مالن نے اس طور سے کہا کہ ملکہ کو
اُسکے حال پر رحم آگیا اور کہنے لگی کہ اچھا تو ٹھہر جا مین چلتی ہون یہ کہکر اُٹھی اور اُس مالن کے ہمراہ چلی اور
سردارون نے قصد کیا کہ ہم بھی چلین کہ ملکہ نے اشارے سے منع کیا کہ کیا ضرورت ہی کیونکہ یہ
غریب معلوم ہوتی ہی کیا ضرور ہی کہ اسقدر بار ڈالا جائے ملکہ کے کہنے سے سب سردار اپنے
مقام پر ٹھہر گئے ملکہ ہمراہ اُس مالن کے چلی یہان تک کے اپنے لشکر کو طی کر کے اُس طرف روانہ
ہوئی کہ جدھر وہ مالن چلی تھی یہان تک کہ راہ طی کر کے اُس درہ کوہ کے قریب آئی اُس مالن
نے ملکہ سے کہا کہ ملکہ تشریف لیچلیے اس درے مین وہ باغ ہی ملکہ بیخوف داخل درہ ہوئی
اُسکے عقب مین وہ مالن تھی ملکہ نے دیکھا کہ وہ درہ پُر بہار ہی ہر قسم کے گلون کے درخت لگے ہوے
ہین اور شجر ثمردار بہت سے لگے ہوے ہین ملکہ کو وہ مقام بہت پسند آیا ہر قسم کے گلون کی
خوشبو آرہی تھی ملکہ کے دماغ مین پہونچی وہ مالن سیر کراتی تھی ہر طرف اُسکو لیے ہوے پھر رہی

تھی ایک مقام پر جو ملکہ پہونچی ملکہ نے دیکھا ایک مرد پیر ایک درخت کے نیچے ایک بانس کے پلنگ پر
لیٹا ہوا ہی اسنے آواز دی کہ آئو ملکہ عالم تشریف لائی ہین کہ وہ مرد پیر بہت دقت سے اٹھا
اتنی حرکت مین اسکی سانس پھول گئی ملکہ کو اسپر رحم آیا کہا کہ تم لیٹ جاؤ بس کافی ہی وہ دعا دیکر
لیٹ رہا اب مالن ملکہ کو اُس مقام پر لائی کہ جو مقام اسنے درست کیا تھا جیسے ملکہ پہونچی اُسکے
دماغ مین گلون کی خوشبو پہونچی اسکے ساتھ بیہوشی کی بھی خوشبو پہونچی ایک مرتبہ اسکو چھینک آئی اور
بیہوش ہوکر گری اسکا گرنا تھا کہ برق نے نعرہ کیا منم برق ثانی اسکے نعرے کی صدا سنکے چالاک
بھی دوڑا کہ معلوم ہوتا ہی برق نے اسکو بیہوش کیا اسقدر جلد پہونچا تھا کہ برق اسکو اٹھانے
نہ پایا تھا کہ یہ بھی پہونچا برق نے کہا کہ ای چالاک اسکو قتل کرو چالاک نے کہا کہ یہ عورت
بہت خوبصورت ہی اسکو گرفتار کرکے لشکر مین لیچلو شاید مسلمان ہو جائے برق نے کہا کہ اچھا بس آج
برق و چالاک نے قصد کیا تھا کہ پشتارہ باندھین کہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک پتلی
پیدا ہوئی اُسنے کچھ برق اور چالاک پر مارا کہ یہ دونون سے خود ہو کر زمین پر گرے اور اُس پتلی
نے ایک پچکاری اُسکے ہاتھ مین تھی کہ اسکے منہ پر ماری کہ ملکہ کو ہوش آیا اُس پتلی نے کہا کہ
ملکہ تمنے بڑا دھوکا کھایا کوئی یون بدون دریافت حال چلا آتا ہی ای ملکہ یہ دونون عیار ہین ایک
انمین برق ہی اور ایک چالاک جو کہ جوگی بنکر گیا تھا وہ ہی انھون نے یہان یہ تدبیر کی تھی کہ
درختون پر بیہوشی ملی تھی اُسکے سبب سے تم بیہوش ہوگئین تھین ملکہ کو ہوش آگیا تھا ملکہ نے
شکر سحر کیا یہ دونون عیار گرفتار سحر ہوے بس وہ پتلی غائب ہوگئی ملکہ نے تخت سحر بنایا اُسپر
اُن عیارون کو ڈالا اور تخت سحر اُڑا کر چلی اُس درے سے نکلی اسنے قصد کیا اپنے لشکر کا یہ چلی
جاتی تھی کہ اسنے دیکھا کہ ایک جوگی ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوے ہین اُنکی یہ صورت ہی کہ تمام جسم مین
سانپ لپٹے ہوے ہین ایک بیراگی روبرو رکھی ہوئی ہی اور جھولی کاندھے پر پڑی ہوئی ہی ہر مرتبہ
رنگ بدلتے ہین کبھی غائب ہو جاتے ہین کبھی پھر ظاہر ہوتے ہین یہ حالت ہی یہ جو ملکہ نے دیکھا اُسنے
خیال کیا کہ ضرور یہ کامل اور برگزیدہ ہین یا تو یہ تخت اُڑائے چلی جاتی تھی یا زمین پر مع تخت کے اُتری
اور روبرو اُس جوگی کے جا کر ادب سے کھڑی ہوئی کہ اُن جوگی نے سر اٹھا کر دیکھا اسنے جھک کر
سلام کیا اُنھون نے بڑے غرور سے جواب دیا کہ بچی اچھی رہو اقبال ترقی پر ہو دشمن تیرے پائمال
ہون یہ کہکر پھر اپنا سر جھکا لیا یہ کھڑی رہی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر سر اٹھا کر دیکھا کہ وہ کھڑی
ہوئی ہی کہا کہ ای بچہ تو اپنے کام کو جا بیکار یہان کھڑی ہی کوئی تماشہ تو ہی نہین کہ دیکھ رہی ہی ملکہ
نے کہا جی نہین مین آپکی خدمت کو بہتر جانتی ہون مین یہ چاہتی ہون کہ آپ میرے لیے دعا
فرمایئے کہ میری عمر مین ترقی ہو اسنے اتنے عرصے مین دیکھا کہ جوگی صاحب کئی مرتبہ تو غائب
ہو گئے اور ظاہر ہوے اور ہزارون قسم کے رنگ بدلے اسکو اور زیادہ اُنکا اعتقاد ہوا کیونکہ
یہ لوگ تو ایسے لوگون کے مرید ہوتے ہین اب کب یہ وہان سے جاتی ہی جب یہ ملکہ نے کہا کہ
آپ میرے لیئے دعا فرمایئے کہ میری عمر مین ترقی ہو اُس جوگی نے کہا کہ ای بچہ یہ تیرا صرف خیال ہی
خیال ہی مین کیا چالون اور نہ مین صاحب کمال ہون جا اپنے مقام پر میرے اوقات مین ہرج ہوتا
ہی اُسنے یہ سنکے جوگی کے روبرو ہاتھ جوڑے اور کہا آپکو واسطہ خداوندون کا میرے لیئے دعا
فرمایئے جوگی صاحب نے کہا کہ اچھا بیٹھ جا دیکھا جائیگا مین اب تو خداوندون کی خدمت مین جاتا

ہون اور ابھی آتا ہون یہ کہکر غائب ہوگئے اسکو ورا اعتقاد ہوا اتو یہ اسی مقام پر بیٹھی ہوئی ہر تخت زمین پر رکھا ہوا ہی اسپر وہ دونون عیار برق وچالاک پڑے ہوے ہین مگر بیہوش ہین کہ تھوڑی دیر کے بعد وہ جوگی ظاہر ہوے اب جو اسنے دیکھا تو اورصورت ہی اور شکل ہی وہ پہلے تو مرد پیر تھے اب جوان ہوکر آئے ہین یہ حیران ہوئی اسنے جو یہ دیکھا ملکہ نے کہا کہ آپ خداوند کی خدمت مین ہو آئے کہا کہ ہان تیرے واسطے بھی کہا انھون نے تیری بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اسکی بہت بڑی عمر ہی اور ہم اسپر بہت مہربان ہین یہ ادنے سی مہربانی ہو کہ اسکے ہاتھ سے عیاران اسلام کو گرفتار کردیا انھون نے عیاری کی تھی ہمنے اُسے خبردار کردیا ورنہ وہ قتل کرڈالتے اگر عمر اُسکی زیادہ نہوتی یہ امر کیونکر ہوتا کیونکہ وہ بہت بڑی ہماری ماننے والی ہی ہم اُس سے خود بھی الفت کرتے ہین ہماری مرضی یہ ہی کہ اُسکے جاہ وحشم کی ترقی ہو ملکہ ساری دنیا پر حکومت کرے یہ خداوندون نے تیرے لیے مجھ سے فرمایا ہی اسنے یہ سُنکے کہا کہ مین امیدوار ہون کہ آپ جب خدمت خداوند مین تشریف لیجائیے گا تو پھر میرے لیے اُنکی خدمت مین یہ میری طرف سے عرض فرمائیے گا کہ میری یہ آرزو ہی کہ آپ میری عمر مین ترقی فرمائین اور میرے حسن کو زیادہ فرمائین اور یہ طریقہ اور یہ قوت عطا فرمائین کہ مین اسی سن پر رہون جوگی نے کہا کہ اچھا اسکے بعد جوگی نے فرمایا کہ ای ملکہ یہ عیار تیرے ہاتھ کیونکر لگے یہ تو بڑے ظالم ہین خداوند انکے اسیر ہوسنے سے اور زیادہ تجھ سے خوش ہوے ہین مجکو یقین ہی کہ مین جب عرض کرونگا اس خوشی کے عیوض مین وہ جو تیری خواہش ہی وہ پوری کرین ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ ای جوگی صاحب بڑا غضب ہوا تھا مگر مین اپنا بندوبست کرچکی تھی دوسرے خداوندون کی عنایت تھی ورنہ مین گرفتار ہوجاتی یہ کہکر پہلے عیاری کرنا اور پتلی کا نکلکر خبردار کرنا دونون عیارونکا بھاگ جانا اُسکے بعد مالن کا آنا اپنا تنہا اُسکے ساتھ باغ کی سیر کو جانا وہان اپنا بیہوش ہونا نکلکر پتلی کا ہوشیار کرنا اور عیارون کو گرفتار کرنا اپنا اسیر کرکے لیکر روانہ ہونا بیان کیا جوگی صاحب نے یہ سُنکے کہا کہ دراصل یہ لوگ بڑے غضب کے ہین کس کس طور سے چاہتے ہین کہ ہم اپنا کام کرین تجکو انکے نام معلوم ہین ملکہ نے کہا کہ جی ہان پتلی نے نام بتائے تھے مین فراموش کرگئی ہون یہ اسنے اس خیال سے کہا کہ اگر یہ کامل ہونگے تو انھون نے اپنے علم کے ذریعہ سے نام دریافت کرلیے ہونگے اگر یہ بھی کوئی مکار ہوگا تو نہ بتا سکے گا یہ خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین نام فراموش کرگئی ہون اُسوقت اُس جوگی نے کہا کہ اسمین ایک کا نام برق ہی اور برق کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ برق ہی اور وہ چالاک ہی اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا ملکہ نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ میرے لشکر مین تشریف لیچلین اُس صحرا مین تو آپکو ہر طرح کی تکلیف ہوتی ہوگی اول تو دھوپ مین زحمت ہوتی ہوگی کیونکہ کوئی مقام سایہ دار نہین ہی کہ جہان آپ بیٹھکر دھوپ کی زحمت سے بچیے یا جب بارش ہو یا رات کی اوس سے محفوظ رہیے یہ جو ملکہ نے کہا جوگی صاحب نے جواب دیا کہ مین تیرے لشکر مین نہین جاسکتا ہون کیونکہ مین نے دنیا کو ترک کیا ہی اہل دنیا سے نفرت ہی کیونکہ یہ بندۂ زر ہین یہ سب لوگ دولت کے گتے ہوتے ہین انسے جہان تک ممکن ہو پرہیز کیا جائے دوسرے اہل دنیا مین رہ کر عبادت نہین ہوسکتی ہی اس سبب سے مین نے صحرا مین رہنا اختیار کیا ہی تاکہ عبادت کرون جب برسون محنت کی ہی تب یہ حاصل ہوا ہی اور یہ جو تونے کہا کہ آپکو دھوپ سے اور بارش سے اور اوس سے زحمت ہوتی ہوگی یہ تیرا خیال بہت درست ہی مگر مین نے خداوندون کی

اسقدر خدمت کی ہی اور اُنکی عبادت مین مشقت کی ہی کہ یہ مرتبہ بہم پہونچا ہی کہ میرے لئے
بہشت سے مکان آجاتا ہی جب بارش ہوتی ہی یا دھوپ زیادہ ہوتی ہی اور شب کو بھی آجاتا ہی
یا جس چیز کی ضرورت ہو مین طلب کرون مین نے وہ میوے بہشت کے کھائے ہین کہ مجکو
کسی امر کی ضرورت نہین ہی نہ مجکو بھوک معلوم ہوتی ہی نہ پیاس مین ہمیشہ اسی مقام پر رہتا
ہون میرے لیے خود بخود شب کو مکان بہشت سے آجاتا ہی مکان نہ کہنا چاہیے ایک مختصر سا
خیمہ ہی شب بھر اسی مین بسر کرتا ہون جب صبح ہوتی ہی وہ غائب ہو جاتا ہی یہ جو ملکہ نے سُنا کہا کہ
جوگی صاحب مین امیدوار ہون کہ مجکو بھی وہ خیمہ دکھا دیجیے مین بھی دیکھون کہ بہشت کے کیسے
خیمے ہوتے ہین اور یہ آرزو ہی کہ بہشت کے میوے کا کیا مزہ ہوتا ہی آپکی مرحمت سے یہ بھی مین
دیکھونگی جوگی نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو جنت کے خیمے دیکھے اور میوے کی خواہش
کرے اب ایسا کلام میرے روبرو نہ کہنا ورنہ مین تیرے لیے بددعا کرونگا یہ جو جوگی نے
کہا ملکہ کانپ گئی مگر ہاتھ جوڑکر کہا کہ ابکی مرتبہ میری آرزو پوری فرمایئے پھر کبھی ایسی آرزو
نہ کرونگی جوگی نے کہا کہ مین کہان اور تو کہان جواب پھر ایسی خواہش کرے بس میرے
پاس سے چلی جا یہ سنے عذر کرنا شروع کیا اور ہاتھ جوڑنے لگی اسقدر عاجز کیا کہ آن جوگی نے
کہا کہ خیر یہ سبب ہی کہ تو خداوندونکی پیاری ہی اور وہ بھی تجسے محبت کرتے ہین یہ فرماتے تھے
کہ اگر ملکہ یہ خواہش کرے کہ مین نہ مرون یا اور جس امر کی خواہش کرے ہم اسکو اسقدر چاہتے
ہین کہ اگر وہ یہ کہے کہ ہمکو بہشت مین طلب کرکے پھر واپس فرمایئے تو ہم یہ بھی اسکی خواہش
پوری کرین جب خداوندون کی یہ حالت ہو تو مین کیونکر نہ تیری خواہش پوری کرون یہ کہکر ایک
مرتبہ اپنی پشت کی طرف ہاتھ لے گئے اور پھر ہاتھ لے آئے اب کوکبہ نے دیکھا کہ ایک چھتری
سی جوگی صاحب کے ہاتھ مین ہی بس اسکو جوگی صاحب نے سر پر لگا لیا اب وہ دراز ہو کر ایک خیمہ
کے طریقے پر ہو گئی اُسمین ایک پلنگ بچھا ہوا تھا ایک تخت اور سب سامان ضروری تھا جوگی
صاحب اُسکے اندر بیٹھے ہوئے ہین کوکبہ نے قصد کیا کہ مین بھی جاؤن جوگی نے منع کیا کہ تم نہ آنا
کیونکہ تم اہل دنیا سے ہو تمنے وہ عبادت نہین کی ہی کہ جو اس مقام پر آنے کے لائق ہو یہ صرف
تمھاری خاطر تھی جو مین نے بہشت سے اسکو طلب کیا ہان یہ تیری خواہش پوری کرتا ہون کہ
تجکو بہشت کے میوے کھانے کو دیتا ہون یہ کہکر اُس خیمہ کے ایک طرف سے ہاتھ بڑھا کر ایک
طبق اُٹھایا اور ملکہ سے کہا کہ آپ ان عیارون پر سے اپنا سحر اُتار دیجئے اور میرے حوالے کیجیے
تاکہ مین انکو خداوندون کی خدمت مین پہونچا دون شاید تو بیکر جائے راہ مین کوئی آفت نہ
پڑے جیسے زمرد پر پڑی اور وہ مارا گیا کیونکہ اُسنے بہت سے سردار گرفتار کر لیے تھے یہ جو جوگی
نے کہا ملکہ نے اُن عیارون پر سے سحر اُتار کر کہا کہ یہ حاضر ہین بس اُٹھا کر ایک کو دیا جوگی نے
اُسکو اُٹھا کر اپنی پشت کی طرف رکھا دوسرے کو دیا اُسکو بھی اُسی طور سے رکھا اب جو ملکہ نے
دیکھا تو دونون عیار غائب تھے ملکہ کو اور یقین ہوا بس جوگی نے وہ طبق ملکہ کو دیا کہ یہ بہشت
کے میوے ہین انکو کھایے بس ملکہ نے ہاتھ بڑھا کر وہ طبق لیا اور قصد کیا کچھ کھاؤن جوگی دیکھ
رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اُس سے پتلی پیدا ہوئی ابھی پتلی نے کچھ کہا نہ تھا کہ جوگی نے کچھ اُٹھا کر
مارا کہ وہ پتلی اور کوکبہ دونون اُسمین مبتلا ہوے اور جھٹکا دیا کہ وہ پتلی چلانے لگی ملکہ مجکو بھی

اور ابھی بھی خبر لو ارے ظالم گرفتار کیے لیے جاتا ہی بڑا غضب ہوا کہ مین جال مین پھنس گئی اُدھر
کوکبہ نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کچھ نہ بن پڑا وہ بتلی جدا چلاتی رہی ملکہ الگ سحر کرتی رہی ذرا بھی کام نہ آیا
اتنا تو بتلی نے کہا کہ ملکہ تمنے بڑا دھوکا کھایا اپنے ساتھ مجکو بھی اسیر کرایا یہ جوگی نہ تھا بڑا عیار زبردست
ہی سب عیارون کا اُستاد ہی یہ وہ کہتی رہی ادھر اس جوگی نے کھینچکر ملکہ اور اُس بتلی کو نذر زنبیل کیا
اور نعرہ کیا کہ منم شاہ عیاران عیار بیک طرار قاتل کفار یہ نعرہ کر کے اُن عیارون کو زنبیل
سے نکالا اور کہا کہ کیا خراب آدمی ہوا اگر عیاری نہین آتی تھی تو عیاری کیون کی تم لوگ عیاری
کرکے ہوشیار کردیتے ہو اسی سبب سے مین تمسے الگ رہتا ہون ای برق تو بہت چالاک ہوا ہی
تونے تدبیر تو اچھی کی تھی مگر تو کیا کرے تو اس امر سے نہ واقف تھا کہ اُسکا سحر اُسکو خبر دیتا ہی برق
نے کہا کہ اُستاد مین نے اپنا کام کر لیا تھا مگر اُسکے سحر نے ٹکلکر ہوشیار کر دیا مین مجبور ہو گیا ابھی
یہ سب اُسی منڈھی مین ہین چالاک نے کہا کہ اُستاد یہ تو فرمایئے کہ آپکو کیونکر خبر ہوئی خواجہ نے کہا
کہ مین جو سرداروں سے جدا ہوا لشکر مین پہونچا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوکبہ کا لشکر ہی برائے
ملک سمندر جاتی ہی مین صورت بدل کر داخل بارگاہ ہوا بارگاہ مین جو گیا تو دیکھا کہ تخت خالی ہی
سب سردار بیٹھے ہوئے ہین باہم یہ کہہ رہے ہین کہ ملکہ کو خداوند نے خوب بچایا کہ عیارون نے عیاری
کی تھی مگر ملکہ کے سحر نے خبردار کیا مگر کیا غضب کے ہین کہ جب تک خبردار رہون وہ غائب ہو گئے
ہمکو تو خوف ہی ملکہ جو مالن کے ہمراہ گئی ہین کہین ایسا نہو کہ کسی عیار نے عیاری کی ہو مالن کی صورت
بنکر آیا ہو اور اس بہانے سے ملکہ کو لے گیا ہو کہ چلکر میرے باغ کی سیر فرمایئے اور میری دعوت
نوش فرمایئے یہ جو مین نے سُنا تو مین نے خیال کیا کہ راہ مین چلکر عیاری کرو بس مین جوگی بنکر یہان
بیٹھا کہ وہ تمکو اسیر کیے ہوے لیے آتی تھی مجکو دیکھکر اُتر پڑی بڑی بڑی مین نے تدبیرین کین کہ
اُسکو میرے جوگی ہونے کا یقین ہوا اُسنے تمھاری عیاری کی حالت بیان کی اب مجکو معلوم ہوا کہ اسنے
تدبیر کی ہی کہ اسکا سحر خبر دیتا ہی بس مین نے تدبیر کرکے منڈھی برپا کی اور اُس سے تمکو لیا اُسکے بعد میوے
اُسکو بیہوشی سے ملا کر دیے کہ وہ کھا کر بیہوش ہو جاے بس جب اُسنے قصد کیا وہ ہی بتلی
پیدا ہوئی مین نے جال ایاسی مار کر اُسکو نذر زنبیل کیا یہ عیاری کی سب نے بہت تعریف کی خواجہ
نے کہا جاؤ ابھی اپنی راہ لو مین اسکو لیکر جاتا ہون یہ سُنکے عیارون نے کہا کہ خواجہ اسکو قتل فرمایئے
کہا کہ اسکے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسلمان ہو گی خیر تم لوگ بھی کیا نہ کہو گے یہ کہکر اُسکو زنبیل سے
نکالا اور اُسکو باندھا وہ بیہوش ہو گئی تھی اس صورت سے کہ جب کھینچ کر آئی تھی تو آپنے حباب
مار دیا تھا کہ بیخود ہو گئی تھی جب باندھ چکے اپنی صورت اصلی بنائی اور اُسکو ہوشیار کیا
کوڑا پکڑ کر کھڑے ہوے اب جو اُسکی آنکھ کھلی اپنے کو رسن سے بندھا ہوا پایا اور دیکھا کہ ایک
عجیب الخلقت آدمی کوڑا پکڑے ہوے کھڑا ہی یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے حیران ہوئی کہ یہ
کیا واقعہ ہی مین تو ابھی رہا تھی کیونکر اسیر ہو گئی اور یہ کون ہی آمین تو جوگی صاحب تھے وہ جوگی کیا ہوے
دیکھا تو زبان وغیرہ قابو مین ہی اسنے قصد کیا کہ سحر کرے مگر سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف
نہ یاد تھا ادھر خواجہ نے کہا کہ ای کوکبہ تو نے میرے خدا کی قدرت دیکھی اور اُسکی شان اگر اپنی زندگی کی خواستگار
ہی تو دین اسلام قبول کر اور تصویر پرستی ترک کر اور میری شرکت کر ورنہ مین تجکو قتل کرتا ہون
بلا اپنے خداوندون کو کہ جنکی تو پرستش کرتی ہی کہ وہ آکر تیری کمک کرین اور تجکو رہا کر دین

یا سحر سے کام لے اُسنے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ مین تو ایک جوگی سے کلام کر رہی تھی اور اس منڈھی مین تو
جوگی تھی وہ جوگی کیا ہوے خواجہ نے جواب دیا کہ وہ جوگی مین ہی تھا مین نے تجکو عیاری کرکے اسیر کر لیا
بس اسی مین خیر ہی اور تیری زندگی ہے ورنہ یاد رکھ کہ مین تجکو قتل کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچ نہین
سکتی ہی مین عیار ہون لشکر اسلام کا میرا نام خواجہ ثالث ہی تیری پتلی نے تجھے بھی کام دیا وہ بھی
میرے پاس قید ہی ای ملکہ یہ سب مذہب باطل ہین دین اصلی خدا پرستی ہی دیکھو مین نے کیونکر تمکو اسیر
کیا اور تم میرے قبضے مین ہو مین اگر چاہتا تو تمکو قتل کر ڈالتا تمکو خبر بھی نہوتی قتل کر کے اپنے لشکر کو
چلا جاتا تیرے اہل لشکر کو خبر بھی نہوتی وہ لوگ تجکو تلاش کرتے کرتے پریشان ہوتے آخر کو واپس
چلے جاتے تیری لاش کو زاغ و زغن کھاتے تجکو تیری جوانی پر رحم آیا خواجہ نے چند کلمے ایسے کہے کہ
زنگ کفر اُسکے آئینہ دل پر سے محو ہو گیا اُسنے کہا کہ خواجہ مجکو چھوڑ دو مین دین اسلام قبول کرتی
ہون بس خواجہ نے اُسکو فوراً کھول دیا وہ جست کرکے باہر آئی اور کہا کہ خواجہ تمنے بڑی نادانی کی
کہ دشمن کے اتنے سے کہنے پر اُسکو رہا کر دیا اب دین اسلام نہین قبول کرتی ہون دیکھون تم میرا
کیا کر لیتے ہو یہ جو کہا وہ باہر منڈھی کے کھڑی ہوئی تھی خواجہ نے یہ سُنکے کہا کہ ہان سچ کہتی ہو اس
کہنے مین جو ہاتھ اُٹھایا پاؤن گھاون سے پانچ حباب چھوٹ کر اُسکے مُنھ پر پڑے گو وہ باہر تھی مگر برابر
اُسکے کھڑی تھی حبابون کا پڑنا تھا کہ وہ چھینک مار کر بیہوش ہوئی پھر خواجہ نے اُسکو پکڑ کر اندر
منڈھی کے لیا اور پھر باندھا اور ہوشیار کیا کہا کہ اگر تو ہزار مرتبہ اسکا اقرار کرے گی کہ مین دین
اسلام قبول کرتی ہون اور پھر پھر جائیگی مین پھر تجکو اسی طور سے اسیر کر لونگا اب بدون مسلمان
کیے تجکو نہ چھوڑونگا اب جو کوکبہ نے دیکھا اپنے کو پھر گرفتار پایا جو کچھ اُسکو شک تھا وہ بھی سب دفع
ہو گیا یہ پہلے ہی مرتبہ قصد کر چکی تھی کہ دین اسلام برحق ہی در اصل میری تو کسی خداوند نے کمک
نکی نہ سحر نے کچھ کام دیا مین اُسکے قبضے مین تھی جب یہ چاہتا قتل کرتا اب چاہے قتل کرے
بس یہ خیال کرکے خواجہ سے کہا کہ آپ رہا کر دین اب مین دغا نہ کرونگی مجکو یقین ہو گیا کہ آپکا
دین برحق ہی آپ لوگ بڑے کامل ہین خواجہ نے اُسکو چھوڑ دیا وہ دوڑ کر خواجہ کے قدمون پر گری
خواجہ نے اُسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ ای ملکہ اگر دین اسلام کے طریقے سے واقف ہو گی اور کلمہ
پڑھو گی تو سحر سے بالکل بیکار ہو جاؤ گی اُسنے کہا کہ خواجہ مین اگر سحر سے بیکار ہو گئی تو سمندر سے کون
مقابلہ کرے گا کیونکہ آپ لوگ سحر سے بالکل ناواقف ہین بس ساحرون اور غیر ساحرون کی لڑائی
کیا خواجہ نے کہا کہ اچھا مطیع اسلام ہو اپنے لشکر کو بھی مطیع اسلام کر خداوندون کو کہ جنکو تم اپنا خدا
جانتی ہو لعنت کرو اور سامری و جمشید کو ہزار ہزار لعنت سے یاد کرو جب سمندر ریہ کا فیصلہ ہو جائیگا
اُسوقت کلمہ پڑھنا ملکہ نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے اُس سے کہا کہ مین اسی مقام پر ٹھہرا ہون تم لشکر کو
اپنے لیکر آؤ اور میرے ہمراہ میرے لشکر مین چلو یہ جو ملکہ نے خواجہ سے سُنا اُسیوقت خواجہ کو سلام کیا
اور وعدہ کر کے گئی کہ مین ابھی آتی ہون مع لشکر آپ اطمینان رکھین یہان سے یہ تو اقرار کر کے
طرف اپنے لشکر کے سحر کرکے روانہ ہوئی ادھر بعد جانے اُسکے خواجہ نے منڈھی نذر ذبیل کی برق وچالاک
سے کہا کہ تمنے دیکھا کیونکر مین نے اُسکو مطیع اسلام کیا اُنھون نے بہت تعریف کی اور کہا کہ سنا جاتا ہی
اسی طور کی عیاری خواجہ اول و ثانی کرتے تھے یہ ہی جرأت آگئی تھی ہم یہ حیران ہین کہ آپنے جو اُسکو جانے دیا ہی
اگر وہ پھر جائے اور نہ آئے تو آپ کیا کر سکتے ہین اتنے اسیر عیاری بھی نہو سکے گی کیونکہ وہ بہت ہوشیار ہو گئی ہی

یہ جو عیارون نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا کوئی مین ایسا نادان تھا کہ اُسکو بدون اس امر کے یقین
کیے ہوے جانے دیتا اُسکی پیشانی سے۔ نور اسلام ظاہر تھا مجھکو یقین ہوگیا کہ اب یہ نہ پھرے گی فرض کردم اگر
پھر بھی جاے تو پھر عیاری کرکے گرفتار کرونگا اُسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ دھوکا نہ کھائے عیارون نے
جواب دیا کہ یہ آپ ہی کا کام ہی کہ آپ اُسپر عیاری کرین خواجہ نے کہا دیکھ لینا کیونکر گرفتار کرتا ہون
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر ملکہ اپنے لشکر مین پہونچی داخل بارگاہ ہوئی دیکھا سب سردار موجود ہین
جمال آرا وزیرزادی بھی موجود ہی ملکہ نے تخت پر بیٹھکر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ مذہب تصویر پرستی
بالکل باطل ہی اسی طور سے سب مذہب سواے مذہب اسلام کے کہ وہ تو مذہب حق اور طریقہ برحق ہی
سواے خداے آسمانی و نادیدہ خدا کے جسکو خدا پرست اپنا خدا جانتے ہین کوئی اور خدا نہین ہی وہی سب کا
پیدا کرنے والا ہی اور حامی ہی وہ ہر مشکل مین اپنے بندے کی مدد کرتا ہی اور یہ سب خدا جو کہ دعوی خدائی
کرتے تھے اُسکے بندے تھے بسبب ورغلانے ابلیس کے خدا سے منکر ہوگئے آپ دعوی خدائی کیا ایک
خلق خدا کو گمراہ کیا اور راہ نیک سے پھیرا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکا مقام دوزخ قرار پایا پس ایسے خداؤن
سے کیا ہو سکیگا وہ اپنے کو خود تو اس آفت سے بچا نہ سکے تو وہ بندون کو کیا بچاینگے آجتک مین تو
حالت کفر مین تھی اور گمراہ تھی اب جو غور کرکے دیکھا تو دراصل مذہب اسلام وہ مذہب ہی کہ جسکی تعریف
بیان نہین ہو سکتی ہی اُسکی ادنے برکت یہ ہی کہ غیر ساحر ساحر کا مقابلہ کرتا ہی اور غیر ساحر غالب آتا ہی اسی طور سے
اہل اسلام نے ہزارون ملک ساحرون کے لاکھون طلسم فتح کیے اُنکا ساحر کچھ بھی تو نہ کرسکے بلکہ جو اُنکے
شریک ہوے اُنکے بڑے مرتبے ہوے درجۂ اعلے اُنکو ملے کیونکہ اہل اسلام کا اقبال ترقی پر ہی خیال کرلو
کہ دریاے سبز رنگ کے پار ساحر تک نہ آسکتا تھا اندر جانا کیا چیز ہی مگر کیونکر عیارون نے اس پار
آکر پہلے آفتاب کو قتل کیا اُسکے بعد اندر دریا کے جاکر تمران کو کیونکر قتل کیا ماہیان کیونکر ماری گئین
یہ سب ساحر زبردست اور کامل تھے کوئی بھی اُنکا نہ کچھ کرسکا ابھی کل کا واقعہ ہی جیسا کہ عیارون نے
جوگی بنکر بیان کیا زمرد کوہ تباہ ہوا زمرد مارا گیا کوئی شک نہین ہی کہ اہل اسلام سے کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہی جو مقابلہ کریگا ذلیل ہوگا سواے ذلت کے کچھ نہ حاصل ہوگا اور جو اُنکا شریک ہوگا
وہ مرتبۂ اعلے پائیگا بس مین نے تو مذہب اسلام قبول کیا کہ مجھ پر تو اُسکی بزرگی ثابت ہوگئی کیونکہ مین
یہان سے ہمراہ مالن کے باغ کی سیر کو گئی تھی وہان جاکر سیر کی وہ مالن نہ تھی بلکہ عیار تھا اُسنے عیاری
کی مین بیہوش ہوکر گری میرے سحر نے اُسکو گرفتار کیا مجھکو ہوشیار کیا مین اُسکو گرفتار کیے ہوے اپنے لشکر کو
آتی تھی کہ راہ مین جوگی ملے جوگی نے تمام عیاری خواجہ کی بیان کی جس طور سے خواجہ نے عیاری کی تھی
اور راہ کی مجبوری آخر عاجز ہوکر اقرار کرنا خواجہ کا رہا کرنا اپنا کہنا کہ اب تو میرا کیا کرسکتا ہی خواجہ کا
پھر گرفتار کرنا دوسری مرتبہ پھر اقرار کرنا بیان کیا اور کہا کہ نہ خداوند کام آئے نہ سحر کام آیا اگر وہ چاہتا
تو قتل کرڈالتا تم مین سے کسی کو خبر بھی نہوتی بس ثابت ہوا کہ اُنکا مذہب درست ہی اُنکو اپنے خدا پر
بھروسا ہی اگر مین پھر جاؤن وہ ابھی پھر آکر عیاری کرکے گرفتار کرلینگے اور مین اور نہ تم کچھ اُنکا کرسکوگے
بس مین نے تو لعن کی ایسے مذہب پر اور مطیع اسلام ہوئی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلے
جسکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے لشکر سے نکل جاے کیونکہ اسلام کا تو مجھکو بالکل یقین ہوگیا کہ شہر سمندر فتح
ہوگا سمندر شاہ ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوگا اور جو اُسکا شریک ہوگا وہ بہت ذلیل ہوگا
بس ایسی ذلت سے تو مرجانا اچھا ہی کیونکہ اگر ذلت حاصل ہوئی اور جان بچی تو بھی غنیمت ہی

نہ کہ ذلت بھی ہوئی جان بھی گئی اور کچھ نہ حاصل ہوا شرکت اسلام مین جان بھی بچتی ہی اور ذلت بھی نہین ہوتی ہی اگر مرے بھی تو مرتبہ اعلی پایا اس سے کیا بہتر ہی یہ جو کو کبہ نے تقریر کی اہل دربار نے سُنی خیال کر رہے تھے کہ یہ کیا ملکہ کہ رہی ہین جب ملکہ نے اپنی پوری تقریر ختم کی اور یہ کہا کہ مین نے دین اسلام قبول کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ ملکہ نے دین اسلام قبول کیا سب نے جواب دیا کہ ای ملکہ ہم تو آپکے تابع حکم ہین نہ ہم سمندر کو جانتے ہین نہ کسی کو جو آپ حکم دین ہم اُسپر عمل کرین اگر آپنے دین اسلام قبول کیا تو ہمنے بھی لبس جو طریقہ آپکو آپکے ہادی نے تعلیم فرمایا ہی آپ ہمکو بھی تعلیم فرمائیے اور طرف لشکر اسلام کے کوچ فرمائیے سمندر کیا لیاقت رکھتا ہی جو آپکو روک سکے یا آپ سے مقابلہ کرسکے ملکہ نے یہ کلام سُنکے جواب دیا کہ ماشاء اللہ جزاک اللہ مرحبا جو کہ نمک حلال اور جوانمرد ہوتے ہین وہ اپنے آقا کو کسی وقت مین نہین ترک کرتے ہین بس ملکہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ تم لوگ سب مطیع اسلام ہو سامری وجمشید پر لعنت کرو اور آسمانی خدا کو اپنا خدا جانو یہ جو ملکہ نے کہا سب اہل دربار نے قبول کیا ملکہ نے اُسیوقت سب اہل لشکر کو جمع کیا اور اُنسے بھی یہ ہی تقریر کی وہ سب بھی مطیع اسلام ہوے اُسوقت جمال آرا نے ملکہ سے عرض کیا کہ ملکہ اب مین آپ سے عرض کرتی ہون کہ جب آپکے نام سمندر شاہ کا نامہ طلب مین آیا تھا اور آپنے قصد کیا تھا تو مین نے بذریعہ علم سحر کے اور علم کہانت کے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ جو لشکر آیا ہی اور جس سے سمندر کے مقابلہ ہی وہ سمندر پر ظفر پائیگا شہر سمندر یہ اہل اسلام کے قبضے مین ہوگا سمندر مارا جائیگا اور جو سمندر کا شریک ہوگا وہ بھی قتل ہوگا جو اہل اسلام کی شرکت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا کیونکہ اُنکا اقبال ترقی پر ہی مجکو اُسوقت ایک خوف پیدا ہوا تھا گو میرا قصد تھا کہ مین حضور سے عرض کرون اور آپکو اس قصد سے باز رکھون مگر آپکے خوف سے کہ آپ یہ فرمائینگی کہ یہ بھی ہمارے امور مین دخل دینے لگی مین خاموش ہو رہی ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ تو نے مجھ سے کیون نہ بیان کیا مین بھی تو سُنتی وزیر وہمراز کس لئیے ہوتے ہین اُسنے عرض کیا کہ مجکو یہ خوف ہوا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ شریک اہل اسلام ہوگئی کہ اہل اسلام کی تعریف کرتی ہی ملکہ نے کہا کہ خیر جو ہونا تھا وہ تو ظاہر ہوا اب لشکر کو کوچ کا حکم دو کیونکہ خواجہ میرا انتظار کر رہے ہونگے یہ سُنکے جمال آرا نے اُسیوقت لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہوا بس کوکبہ سب لشکر کو لیکر اُسطرف چلی جدھر خواجہ اُسکے انتظار مین کھڑے تھے اور عیارون سے کہ رہے تھے کہ اُسنے دھوکا دیا وہ ضرور پھر گئی خیر میرے ہاتھ سے کہان جاتی ہی ابکی مرتبہ پکڑکر ضرور قتل کردونگا زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہ رہے تھے کہ ایک طرف سے ابر پیدا ہوا عیارون نے خواجہ سے کہا کہ کسقدر زور سے گھٹا بلند ہوئی ہی ضرور مینھ برسے گا خواجہ نے کہا کہ یہ تو کسی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہی کہ وہ ابر آکر قریب اُس صحرا کے شق ہوا اُس سے لشکر ساحران پیدا ہوا وہ لشکر زمین پر اُترنے لگا خواجہ نے دیکھا کہ کوکبہ تخت پر سوار گرد اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار آکر پہونچی خواجہ کو دیکھکر تخت پر سے اُتری سب سردارون نے کہا کہ یہی خواجہ ہین بس خواجہ کو سب نے سلام کیا ملکہ نے خواجہ سے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی خواجہ نے کہا کہ چلو طرف لشکر کے اُسنے کہا کہ آپ بھی تشریف لیچلین میرے تخت پر تشریف فرما ہون خواجہ نے جواب دیا کہ تم لشکر لیکر چلو مین بھی آتا ہون تمھارے ہمراہ نہ چلونگا یہ میرا طریقہ نہین ہی کہ کسی کے ہمراہ چلون یہ عیار تمھارے ہمراہ ہین بس برق وچالاک کو اُسکے ہمراہ کردیا وہ لشکر اور عیارون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام

کے روانہ ہوئی خواجہ ایک طرف کو روانہ ہوے اب اس لشکر اور خواجہ کو طرف لشکر اسلام کے روان رکھا جاتا ہی

اب شمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی مقابلہ کرنا چربک وخربک کا بحکم آفاق جادو اور مجروح ہونا سہراب وغزالان کا اور آنا خواجہ وکوکبہ کا عین وقت پر کوکبہ کا نکلکر مقابلہ کرنا اور دونون کو قتل کرنا عیاری خواجہ کی آفاق پر اور دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سردار لشکر اسلام کے جو کہ زمرد اسیر کرکے لے گیا تھا اور خواجہ نے عیاری کرکے انکو رہا کیا وہ لشکر مین آئے صاحبقران و بادشاہ سے ملے سب بہت خوش ہوے اسکے دوسرے دن یہان دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے اودھر آفاق اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اسکے بھی سردار حاضر ہین کہ چربک نے کہا کہ ای آفاق شاہ اب طبل جنگ بجوائیے میرے مقابلہ کا تماشا بلاحظہ فرمایئے کیونکہ زمانہ مہلت بھی تمام ہوگیا ہی یہ جو چربک نے کہا بس اسیوقت آفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی پر چوب لگے کوس حربی بجے ہم کل لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم دیا فوراً نقارۂ سحر پر چوب پڑی صدائے نقارہ تمام لشکر مین پھیلی جوڑی ہرکارے کی جو کہ یہان لشکر اسلام کی موجود تھی یہ خبر دریافت کرکے طرف اپنے لشکر کے چلی یہان سب موجود ہین کہ ہرکارون نے داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا دعا وثنائے شاہی بجالائے عرض کیا کہ لشکر کفار مین آج بحکم آفاق جادو بمشورۂ چربک وخربک طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا یہان بھی فوراً نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ سے میدان کین ہل گیا گوش گردون دون کر ہوگئے۔ شعر ز نقارہ آواز آمد برون ٭ کہ دون است و دون است و گردون زدون ٭ کیونکہ طبل سکندری کی صدا چونکہ کوس جاتی ہی صدائے نقارہ سے درندے بھاگے کہ نہ معلوم کیا بلائے آسمانی نازل ہوئی گیا آسمان زمین پر پھٹ کر گرا زمین شق ہوگئی طائر پریشان ہوکر آشیانون سے نکلکر بھاگے پریشان پھرنے لگے ایسے خوف زدہ ہوے کہ اپنے آشیانون سے ڈرنے لگے تمام صحرا کے درخت کانپ گئے دریا کو طلاطم ہوا صدائے کوس نہ تھی صدائے صور اسرافیل تھی قیامت کے آثار نمایان ہوے یہان لشکر مین مرکب رسیان تڑوا کر بھاگے چاکرون نے دوڑ کر پکڑا لشکر کفار مین آفاق حکم طبل جنگ دیکر اہل دربار سے ہمکلام تھا کہ ایک مرتبہ اسکے کان مین نقارے کی صدا آئی یہ کانپ اٹھا اسکا تخت لرز گیا سردار کے دل پر ایک چوٹ سی لگی جو کہ بزدل تھے انکو اختلاج ہونے لگا بعض صدائے نقارہ سے ایسے خوف زدہ ہوے کہ اپنے مقام سے گر پڑے یہ صدا سنکے آفاق نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی صدا ہی کیا کوئی ساحر آیا ہی یا کوئی پہاڑ پھٹ پڑا ہی وہ ہرکارے باہر آئے پہلے لشکر اسلام مین آئے یہان آکر معلوم ہوا کہ نقارۂ حربی بجا ہی یہ اس خیال سے لشکر اسلام مین آئے تھے کہ شاید وہان کے ہرکارے کچھ حال دریافت کرکے آئے ہون تو معلوم ہو جائیگا بس جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ اپنے لشکر مین آئے آفاق سے عرض کیا کہ لشکر اسلام مین کوس حربی بجا ہی ایک اس لشکر مین نقارہ ہی اسکو طبل سکندری کہتے ہین یہ اسکی صدا تھی یہ سنکے آفاق نے کہا کہ نقارہ کیا ہی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ آفاق نے حکم دیا کہ آپ لوگ جاکر

اپنا بند وبست کرین کیونکہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا آفاق نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوے اور جا کر اپنا بند وبست کرنے لگے اُدھر بادشاہ اسلام نے دربار
برخاست کیا سب سردار آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگے کفار سحر کو جگانے لگے نقارہ بج رہا ہو ادھر
طائران سحر یہ خبر لیکر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوے یہ وہ طائر ہین جو کہ سمندر نے مقرر کیے ہین کہ
جب طبل جنگ بجے ہمکو آکر خبر دینا یہان شہر مین سمندر تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہو سب اہل دربار حاضر
ہین اسکو زمرد کا بڑا صدمہ ہو یہ کہہ رہا ہو کہ ابھی تک کوئی میری کمک کو نہین آیا باوجودیکہ بہت عرصہ ہوا نامون کو
گئے ہوے کہ وہ طائر آکر پہونچے اُنھون نے بزبان انسانی یہ بیان کیا کہ کل لشکر اسلام اور لشکر آفاق سے
مقابلہ ہوگا آج طبل جنگ بجا ہو یہ خبر دیکر وہ طائر خاموش ہوے سمندر نے مُسکے انکو اشارہ کیا مطلب
یہ تھا کہ تم پھر اُسی لشکر مین جاؤ وہ طائر اسیوقت طرف لشکر کے روانہ ہوے سمندر نے اہل دربار سے
کہا کہ مین بھی کل جاؤنگا جا کر اہل اسلام کے اور آفاق کے مقابلہ کا تماشا دیکھونگا اہل دربار نے
عرض کیا کہ بہت خوب سمندر نے کہا کہ تم سب لوگ میرے ہمراہ چلنا اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب
بس راوی نے بیان کیا ہو کہ سمندر شاہ نے بھی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین گیا سب سردار
اپنے اپنے مکان کو گئے یہان تو بند وبست لشکر مین جانے کا ہونے لگا وہان اُسقدر دن طبل جنگ کے
بجنے مین بسر ہوا آفتاب غروب ہوا آمد شب کی شروع ہوئی تاریکی چھانے لگی طائر طرف اپنے آشیانون
کے جانے لگے درندے طرف اپنے مسکن کے چونکہ بسیرے کا وقت تھا کوئی کسی سے نہ بولتا تھا ہرن ہمراہ
شیرون کے چلے جاتے تھے گلون کی کلیان باغون مین کھل رہی تھین شفق پھولی ہوئی تھی آسمان پر آثار شب
نمایان تھے دونون وقت جو ملنے کے قریب تھے دریا کا پانی بھی تھم گیا تھا وہ سہانا سہانا عجب
وقت تھا کہ ہر طرف ایک سیاہی پھیلی ہوئی تھی وہ آفتاب کا غروب ہونا ماہتاب کا نکلنا عجب
سماں دکھا رہا تھا سردار خیمون سے نکل نکل کر صحرا کی سیر کو روانہ ہوے تھے ہواے سرد کے جھونکے
آرہے تھے سبزہ جو پژمردہ تھا بسبب شدت دھوپ کے اب جو دھوپ نہین ہو ہواے سرد نے
اُسکو بھی ہرا کر دیا ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ سبزہ نہین ہو بلکہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے ہین یہان تک کہ وہ
وقت آیا کہ لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی سب نے صداے اذان سُنکے وضو کیا نماز مغرب
بصدق رجوع قلب ادا کی اُدھر لشکر کفار مین شام کی وردی بجی پوجا پاٹ ہونے لگا گھنٹہ وناقوس
بجنے لگے جب ادھر نماز سے اور کفار کو پوجے سے فراغت ہوئی اب سب اپنے اپنے کام مین
مصروف ہوے اُدھر فراش فلک نے چاندنی بچھائی تمام عالم نور سے معمور ہوگیا از آسمان تا زمین
ایک دریاے نور تھا کہ موجزن تھا غربال فلک سے اوس چھن چھن کر گرنے لگی اُسکے سبب سے
سبزے مین طراوت آنے لگی پھول کھلنے لگے باغون سے خوشبو آنے لگی شاہ شب نے اپنا دربار کیا
سب اہل دربار حاضر ہوے تخت نیلی پر جلوہ کیا یعنی ماہتاب مع ستارون کے برآمد ہوا ادھر
لشکر مین دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صداے ہوشیار باش وبیدار باش بلند ہوئی لشکر کفار
مین ساحر اپنے سحر کو جگانے لگے لشکر اسلام مین غازیان دیندار آلات حرب وضرب کو درست
کرنے لگے ہر ایک خیمہ سے صداے بہادران آرہی تھی کہ وہ جاگ رہے تھے اپنی حربون کو
صیقل کر رہے تھے باہم دوست واشنا بیٹھے ہوے معرکۂ جنگ کا حال بیان کر رہے تھے کہ
کل صبح کو مقابلہ ہوگا دیکھیے میدان کسکے ہاتھ رہتا ہو کون سرسبز ہوتا ہو کون میدان جنگ سے

بھاگتا ہی دیکھین کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کون کھیت رہتا ہی دیکھین کسکی قضا ہی اور کسکی حیات ہی کون عروس مرگ کو بیاہ کر لاتا ہی کل و تلوار ہوگی کہ کفار کو بھی معلوم ہوگا کہ یون مقابلہ ہوتا ہی یون غیر ساحر لڑتے ہین ساحرون سے راوی نے بیان کیا ہی سردارون کا یہ عالم تھا کہ خیمون سے نکل نکلکر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ آثار سحر نمایان ہوے یا نہین دامن کو طرف ہوا کے کرکے دیکھتے تھے کہ نسیم سحری آتی ہو تو معلوم ہو جاے اہل اسلام کا تو یہ حال ہی سرداران اسلام تو سامان و درستی آلات مین مصروف ہین اُدھر کفار اپنے اپنے خیمون مین بیٹھے ہوے سحر کو جگا رہے ہین کسی خیمہ مین سے دھوان گوگل و رائی و سرسون کا بلند ہی کالے دانہ کے جلنے کی بو آ رہی ہی کوئی بچہ کو جھنکا کر رہا تھا کوئی کچھ الفاظ سحر پڑھ رہا تھا کوئی اپنے پیرون کو جگا رہا تھا ہر طرف لشکر کفار مین سحر کا چرچا بلند تھا کوئی کالی کو پکار رہا تھا کوئی لونا چماری کو غرض ہر خیمہ سے یہ ہی صدا آ رہی تھی اسقدر دھوان بلند تھا کہ آسمان پر ابر بنکر جاتا تھا طلایہ پھر رہا تھا صداے ناظر باش و حاضر باش بلند تھی یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی انجمن شب درہم و برہم سلطان شب مع اپنے لشکر کے طرف مغرب کے شکست کھا کر روانہ ہوا آمد آمد سلطان روز کی ہوئی خانۂ مشرق سے شروع ہوئی شاہ خاور کچھوئی نور شاہانہ پر ڈالے ہوے برآمد ہوا اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن و منور کیا نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے طائران خوش بیان آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر بیٹھکر چہچہہ زنی کرنے لگے پھول باغون مین کھلے انکی خوشبو سے چمن مہکے باد صبا کے جھونکون نے اشجار کو حرکت دی پھول شاخون سے جھوم کر گرے اُدھر گلچین اپنے اپنے مقام پر سے چلے کہ چلکر پھولون کو چنین اُدھر نور سحر جو آسمان پر ظاہر ہوا آثار سحر دیکھکر موذن اُٹھے صداے اذان بلند ہوئی شعر موذن اذان سے ہوے بہرہ مند ⁂ ہوئی صوت اللہ اکبر بلند ⁂ فلک سے لگی ہونے تارے نہان ⁂ چھپا نور مین جادۂ کہکشان ⁂ رخ شمع مائل بزردی ہوا ⁂ لباس فلک لاجوردی ہوا ⁂ صداے اذان سنکے ہر ایک نے وضو کیا نماز سحر بعد خشوع و خضوع ادا فرماکے اپنے خالق سے دعا مانگی اور التجا کی کہ ہمکو ظفر عنایت ہو ہماری آبرو تیرے ہاتھ ہی تو بڑا کریم ہی بڑا رحیم ہی تو غفار ہی تو رحم کرنے والا ہی ہر ایک کی عزت و آبرو کا رکھنے والا ہی سواے تیری ذات کے کوئی سہارا نہین ہی تو آج ہماری آبرو میدان جنگ مین رکھ لینا تو مالک ہی ہم تیرے سوا کس سے التجا کرین ہر ایک نے دعا مانگ کر سجادہ اُٹھایا آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوے ادھر لشکر مین کمر بندی ہونے لگی بادشاہ و صاحبقران بیدار ہوے نماز سحر سے فراغت کرکے دعا طلب فتح کی فرمائی اُسکے بعد اس انتظار مین تشریف فرما ہین اپنے اپنے مقام پر کہ سحر ہوے تو لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہون کہ اُدھر سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر جلوخانہ مین آئے لشکر تیار ہوکر طرف میدان کے گیا کہ اس عرصہ مین آفتاب نکل آیا تمام عالم نور سے مملو ہو گیا کہ صاحبقران برآمد ہوے سب نے مجرا کیا بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ تشریف لائے صاحبقران کا مجرا ہوا پھر سب سرداروں کی سواری مثل بادبہاری کے طرف میدان جنگ کے چلی یہ عالم تھا کہ گرد شاہ کے سب سردار تھے بیچ مین اُنکے وہ شاہ یون تھا کہ جیسے ستارون مین ماہ یا بلبلون مین پھول ہوتا ہی وہ وقت سحر وہ ہرا ہرا سبزہ وہ اُسپر دہ اُوس کے قطرون کا چمکنا عجب سماں دکھاتا تھا صداے باجہاے جنگی دلونکو امنگ جنگ دلاتی تھی اُس صدا کو سنکے سرداران اہل لشکر جھوم جاتے تھے وہ ہر رنگ کے پھریرونکے رنگ سے صحرا کا رنگ بدل جاتا تھا کہ لشکر اسلام آکر پہونچا اُدھر آفاق بھی بیدار ہوا سب اپنے لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلا کالے علم نشیبون پر اژدرون کے لگے ہوے کہ وہ اژدر آکر ایک طرف قائم ہوے کہ آفاق بھی

آکر پہونچا دونون طرف صف آرائی ہوئی لشکر آراستہ ہوے لشکر اسلام سے نبردار نکلے اُنھون نے پست وبلند زمین کو
ہموار کیا سقون نے نکلکر آبپاشی کرکے گرد وغبار کو بٹھادیا لشکر کفار سے ایک ساحر نے بڑھکر جو سحر کیا جو زمین کہ
پست و بلند تھی اُسکو ہموار کر دیا ایک دریادل نے بڑھکر سحر کیا کہ ابر اُٹھا اُس سے مثل پھوار کے بوندیان
پڑین کہ اُسکے سبب سے گرد وغبار بیٹھ گیا کہ دونون طرف سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی جب نقابت
کر چکے دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش شجاعت آگیا کہ لشکر کفار سے چربک خود آفاق سے
اجازت لیکر نکلا آفاق نے کہا کہ اے چربک تم کیون جاؤ اور کوئی براے مقابلہ جائیگا چربک نے کہا کہ اے
آفاق اس سے کیا حاصل کہ اور لوگ قتل ہون مین ہی کیون نہ جا کر لشکر کا خاتمہ کردون آفاق نے اجازت
دی وہ میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا آواز دی کہ میرے مقابلہ کو کوئی آئے جسکو تمناے مرگ ہو یہ سنکے
سہراب بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا چربک نے کہا کہ اے سہراب کیون قضا آئی ہے تو کیا نہین جانتا ہے
کہ مین روئین تن ہون میرے اوپر تیرا حربہ نہ کارگر ہوگا سہراب نے جواب دیا کہ یہ تو مجکو بخوبی معلوم ہے مگر مین
تجکو قتل کرونگا چربک نے کہا کہ کیا مجال اور کیا طاقت سہراب نے کہا کہ اچھا اپنا حربہ کر بس یہ سنکے
چربک نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُس سے ایک گیندا نکالا اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا
وہ گیندا قریب سہراب پہونچکر شق ہوا اُس سے ہر ایک پنکھڑی جدا ہوئی اور ہر پنکھڑی سے ایک
شعلہ آگ کا نکلا اور طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو اشارہ کیا ایک جانور پیدا ہوا اُسنے
آکر جو سانس لی تمام شعلے گل ہوگئے یہ دیکھکر چربک نے اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس جانور پر
گری کہ وہ جلنے لگا یہ دیکھکر سہراب نے کہا کہ یہ کیا واہیات سحر ہے کوئی عمدہ سحر کرو کہ کچھ حال کھلے یہ سنکے
چربک نے کہا کہ اچھا اب مین عمدہ سحر کرتا ہون دیکھون تو میرے حربہ سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکر اپنی جھولی
پر ہاتھ ڈالکر ایک گولا فولادی نکالا اپنی ران مین نشتر دیا اُس سے خون لیکر اُس گولے کو رنگین کیا اسم سحر
پڑھکر دم کیا اُس گولے کو طرف آسمان کے پھینکا وہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک دھوان نکلا
وہ آسمان پر گیا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوا چلی اب جو دیکھا تو اُس ہوا سے غبار پیدا ہوا اُس غبار نے
آکر سہراب کو چارون طرف سے گھیر لیا ایک گنبد غباری تیار ہوگیا ایسی تاریکی تھی کہ تمام عالم سہراب کو
تاریک معلوم ہوتا تھا کچھ نہ نظر آتا تھا یہ جو سہراب نے دیکھا بس اُسیوقت اُسی تاریکی مین اپنی جھولی
سے ایک چراغ نکالا اُسکو روشن کیا روشنی ہوئی اب سہراب نے یہ کیا کہ اُس روشنی مین اپنے
جوبے سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اُسکو کھولا اُسمین سے ایک پتلی نکلی اُس سے کہا کہ تو
یہ چراغ اُٹھالے اُسنے وہ چراغ اُٹھا لیا اب سہراب نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر
سے پانی برسنے لگا جو جو پانی برستا تھا وہ وہ گنبد برطرف ہوتا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین
وہ گنبد برطرف ہوگیا بس سہراب نے اُس چراغ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ شعلہ بنکر طرف
چربک کے چلا چربک نے جو دیکھا کہ اسنے سحر کمال کا کیا ہے بس اسنے اپنی زبان مین نشتر دیا
اور خون لیکر اُس شعلہ پر مارا کہ شعلہ بجھ گیا بس چربک نے اُس سحر کو دفع کرکے اب جو سحر کیا ایک
برق چمک کر چلی سہراب نے لاکھ لاکھ سپر کو سر کی پناہ کیا مگر وہ برق جو گری سپر کو کاٹ کر
سہراب کے سر پر آئی سہراب نے دیکھا کہ یہ برق نہین رُکتی ہے فوراً تخت پر سے جست کرکے آیا
زمین پر کیونکہ اسکا طالع خراب تھا نہ بچ سکا وہ برق آکر سر پر گری نادوا بروا تری کہ سہراب نے سحر کرکے دستانہ
مارا وہ تو نکل گئی مگر جا در خون کی سر سے نکلی کہ سہراب کو غش آنے لگا اسنے قصد کیا بڑھکر تلوار سے سر کاٹ لون کہ

یہ حال دیکھکر ملکہ غزالان فوراً اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر بادشاہ کے روبرو آئی عرض کیا کہ اجازت دیجیے کہ مین جا کر اس گبر سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ سپرد خداوند کریم کیا بس غزالان طاؤس کو بڑھا کر میدان مین آئی اور صدا دی کہ دست خود راگبذار راوی نے بیان کیا ہی کہ قبل مقابلہ ہونے کے جب لشکر پہونچے تھے تو سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے تخت پر سوار گرد سرداران نامدار و افسران نامی و پہلوانان گرامی کے آگے کھڑا ہوا تھا اُسکے سر پر تاج شاہی تھا بر مین قبا تھی شمشیر الماس نگار روبرو رکھی ہوئی تھی سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اُس سے بارش مروارید ہو رہی تھی اور خود بخود گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی یہ سب سامان تھا کہ سمندر نے آکر اپنا تخت ایک طرف قائم کیا تھا کہ مقابلہ ہونے لگا تھا خلاصہ یہ کہ غزالان اُسکے روبرو پہونچی اُسنے کہا کہ ای عورت تو میرے مقابلہ کو آئی ہی مین مرد ہون تو عورت ہی میرے تیرے رات کو مقابلہ ہوگا پلنگ پر اُسوقت لطف حاصل ہوگا بڑی بیحیا ہی کہ میدان مین مقابلہ کرنے آئی ہی جا پردے مین بیٹھ یہ جو چربک نے کہا غزالان کو غصہ آیا جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی جا میرے روبرو سے دور ہو یہ مقام جنگ ہی نہ جائے کلمہ و کلام ابکی جو تو کچھ ایسے کلمے زبان سے نکالے گا تو تیری گدی کی طرف سے زبان کھینچ لونگی تو بڑا جرب زبان ہی لاجواب رکھتا ہو چربک نے یہ سُنکے کہا کہ تیری قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون یہ کہکر طرف آسمان کے اشارہ کیا کہ ایک جانور آسمان کی طرف سے پرواز کرتا ہوا آیا اُسنے اشارہ کیا اُس جانور نے سر غزالان کے گردش کی اور آواز دی بس ایک صدا مین کچھ نہ معلوم ہوا دوسری صدا مین غزالان کو حرکت ہوئی تیسری صدا مین لہرا کر گرنے لگی کہ اسنے کچھ اُٹھا کر جو طرف آسمان کے پھینکا ایک برق بنکر گری کہ اُسنے غزالان کو زخمی کیا کہ ایک پتلی نے زمین سے نکلکر غزالان کو اندر زمین کے کھینچ لیا ورنہ اُسنے خاتمہ کر دیا تھا کیونکہ وہ تو مجبور ہو گئی تھی کہ اسکو ہوش نہ تھا جب غزالان کو پتلی لیگئی اور سہراب کو غزالان نے آکر اس حالت زخمداری مین واپس کر دیا تھا اب میدان خالی ہوا اسنے مبارز طلب کیا کئی سردار آئے پہلے اسنے وار کیا جب سردار اسلام نے وار کیا اُسنے سر جھکا دیا کہ تلوار پھر کر اُچٹ گئی کیونکہ وہ روئین تن تھا اسنے ایک بال سر سے توڑا اُسکی کمند بنا کر اسکو باندھ لیا اسی طور سے اسنے دوپہر تک چند لشکری جو کہ کمزور تھے اور منچلے ضرور تھے انکو باندھ لیا اور قصد کیا کہ انکو میدان سے لیجاؤن سمندر ایک طرف کھڑا دیکھ رہا ہی کہ ایک طرف سے ابر سحر پیدا ہوا کہ اُس سے ہزارون ستارے چمک رہے تھے کہ وہ ابر آکر شق ہوا اُس ابر سے چند اژدر پیدا ہوئے انبر علم تھے وہ اژدر ایک طرف کو کھڑے ہوئے اُس سے ایک لشکر ساحرون کا پیدا ہوا چند ہرکارے طرف سے لشکر اسلام کے اور طرف سے آفاق کے اور طرف سے سمندر شاہ کے برائے خبر چلے جب ہرکارے جا چکے اب آفاق و سمندر نے دیکھا کہ تخت پر ملکہ کوکبہ روشن تن سوار ہی اُسکے عقب مین لشکر ہی سمندر شاہ نے اپنے وزیر و عشاق اپنے اُستاد سے کہا کہ اب میرے کمک کرنے والے آنے لگے ملاحظہ فرمایئے کہ ملکہ کوکبہ کسقدر لشکر لیکر آئی ہی اُدھر آفاق کو بھی یقین ہوا کوکبہ کو دیکھکر کہ یہ سمندر شاہ کی کمک کو آئی ہی ضرور میری ماتحت ہوگی یہ خیال کر رہے تھے کہ کوکبہ نے جو دیکھا کہ ایک طرف سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی ایک طرف آفاق مع لشکر کے کھڑا ہوا ہی اور چربک میدان مین ہی اور ایک طرف لشکر کثیر ہی کہ جسکی حد و انتہا تک نہین ہی جہان تک نگاہ کام کرتی ہی سوائے لشکر کے دوسری کوئی شئے نہین دکھائی دیتی ہی کوکبہ نے دیکھا کہ چربک جو میدان مین کھڑا ہی اُسکے برابر چند آدمی رسن سے بندھے ہوئے پڑے مین یہ دیکھکر کہا کہ ای برق و چالاک یہ دونون لشکر تو مین نے پہچانے کہ ایک آفاق کا ہی

اور ایک طرف سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی اپنے سردارون سمیت یہ لشکر اسلام ہی جو کہ مقابلہ مین
آفاق کی صف آرا ہی اور یہ چہر بیگ سے سردار مقابلہ کرنے آئے تھے وہ گرفتار ہوے ہین یہ جو اسنے کہا
برق نے جواب دیا کہ ہان انداز سے تو یہی معلوم ہوتا ہی کہ لشکر زمین پر آچکا ہی وہ ہرکارے یہ خبر
دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر مین چلے گئے ہین انکو یہ معلوم ہوگیا ہی کہ یہ لشکر کوکبہ کا ہی آفاق کے ہرکارون
نے جاکر آفاق سے کہا کہ یہ لشکر ملکہ کوکبہ کا ہی یہی سمندر کو بھی خبر دی آفاق و سمندر نے
جواب دیا کہ ہمکو پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ ادھر ہرکارون نے اہل اسلام کے جاکر صاحبقران
و بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ لشکر کوکبہ کا ہی مگر اس لشکر کے ہمراہ ہمارے لشکر کے عیار ہین معلوم
یہ گرفتار کرکے لائی ہی یا وہ خود ہمراہ ہین کیا امر ہی ان عیارون کو نہ آفاق کے ہرکارون
نے دیکھا تھا نہ سمندر کے ہرکارون نے جو وہ خبر دیتے بس جب یہ صاحبقران کو معلوم ہوا
تو فرمایا کہ حال معلوم ہوجائیگا کوئی مقام فکر و تشویش نہین ہی یہان تو یہ تقریر ہورہی ہی کہ ادھر
کوکبہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرائی کا حکم دیکر اپنا تخت سحر بڑھاکر طرف میدان کے
چلی برق و چالاک سے کہا کہ مین جاکر اسکو قتل کرتی ہون کچھ تو تحفہ برائے نذر صاحبقران
لیجاؤن انھون نے جواب دیا کہ تم ادھر جاؤ ہم لشکر مین جاتے ہین بس برق و چالاک کوکبہ کے لشکر
سے لشکر طرف اپنے لشکر کے چلے کوکبہ میدان مین مقابل چہر بیگ کے آئی اور کہا کہ او کافر غدار
تو نے بڑا سر اٹھایا ہی تجکو کچھ خبر بھی ہی مین تیری قاتل آپہونچی ہون تو میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہی
چہر بیگ نے کہا ای ملکہ تم تو ہماری شریک ہو سمندر شاہ کی کمک کو آئی ہو مین بھی سمندر شاہ
کی طرف سے اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا ہون مین نے سہراب جادو و دغا الان کو زخمی کیا ان
سرداروں کو جو کہ غیر ساحر تھے اسیر کرلیا ہی تم لشکر مین جاؤ آفاق کے اپنے لشکر کو بھی شریک کرو
سمندر شاہ بھی سامنے موجود ہین یہ جو چہر بیگ نے کہا بس ملکہ نے جواب دیا کہ ای چہر بیگ مین تجھ سے
مقابلہ کرنے آئی ہون کیونکہ مین نے تو دین اسلام قبول کرلیا ہی مجکو اسکی بزرگی ثابت ہوگئی ہی یہ
سب مذہب باطل ہین یہ جو ملکہ نے کہا چہر بیگ نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ تو بادشاہ سے پھر گئی ہی
تو بھی مرتد ہوگئی ہی بس مین تجکو بھی قتل کردونگا ادھر سمندر شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر کوکبہ
سے کہو کہ اس سے نہ مقابلہ کرے یہ ہماری طرف کا سردار ہی ابھی وہ لشکر مین چلی آئے اپنے لشکر کو بھی شریک
لشکر آفاق کرے کیونکہ وہ جو سامنے لشکر ہی اہل اسلام کا ہی اور یہ مقابلہ کر رہا ہی اسنے کئی سردارون کو
قتل کیا ہی اور زخمی اور یہ گرفتار ہین آج اسی کو مقابلہ کرنے دو کل تم مقابلہ کرنا یہ جو سمندر شاہ نے
ہرکارون سے پیام کہلا بھیجا اسکا جواب ملکہ نے یہ دیا کہ مین خود آپ سے مقابلہ کرنے آئی ہون مین آپکی
شریک نہین ہون بلکہ اہل اسلام کی شریک ہون کیونکہ مین نے وہ مذہب قبول کرلیا ہی یہ جو ملکہ نے کہا
ان ہرکارون نے جاکر سمندر سے کہا سمندر کو نہایت غصہ آیا اسنے عشاق سے کہا کہ آپنے سنا کوکبہ کی شامت
آئی ہی مجھ سے مقابلہ کا قصد رکھتی ہی بہت خوشی مین آئی ہی خیر مین نے تو خیال کیا تھا کہ میری کمک کرنے آئی ہی بموجب میری طلب
کے اب معلوم ہوا کہ یہ ہمسے برخلاف ہی اور ہمسے پھر گئی ہی یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ
دیکھا جائیگا ابھی دیکھیے کون کون شریک اہل اسلام ہوتا ہی اسپر کیا منحصر ہی ادھر کوکبہ نے
چہر بیگ سے کہا کہ کیا ارادہ ہی آیا مقابلہ کرے گا یا میری اطاعت چہر بیگ نے کہا مین مقابلہ
کرونگا لاؤ کیا حربہ رکھتی ہو یہ کہتا تھا چہر بیگ کا کہ ملکہ نے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک ڈبیا نکالی

اسکے اندر سے بہت سے ستارے نکلے جبکہ اسکو کھولا بس اُن ستارون کو ملکہ نے ہاتھو مین لیکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے اُنپر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ سب جاکر بالاے آسمان چھٹکے اور اُنمین سے ہزارون ستارے نکلے اور برقین چمکین ہزارون ستارے لشکر آفاق پر آکر گرے کہ اُنھون نے کام برق کا کیا کہ جسکے سر پر پڑا ٹانگون سے نکل گیا اور ایک بہت بڑا ستارا چمک کر جیربک کی طرف چلا اسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی سپرین سر پر قائم کین مگر کچھ نہ ہوسکا سپرون کو جلاتا ہوا اسکے سر پر پڑا اور دو کرکے ٹانگ کی راہ نکل گیا کچھ ردمین تنی نہ کام آئی اُس ستارے نے دو ہر کاٹے کیے یہ حال ہوا کہ ایک سیاہ آندھی اٹھی ہر طرف شور برپا ہوا اُدھر لشکر مین اُن ساحرون کے مرنے سے ایک طلاطم ہوگیا اِدھر جیربک کے مرنے سے برف باری سنگباری ہونے لگی آگ برسنے لگی تاریکی ہوگئی بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من جیربک روئین تن جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ جو صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی اسکے بیر غل مچاکر فرار کرگئے اسکے سر کے جو دو ہر کالے ہوے تھے اُس سے ایک طائر پیدا ہوا اسنے آواز باواز بلند منادی دی کہ اے آفاق واہل لشکر آفاق وسمندر شاہ آگاہ ہو کہ اب سمندریہ کے فتح ہونے کے دن آگئے سمندر شاہ کی عمر تمام ہوئی اسکی قضا آگئی ہی یہ قتل ہوگا شہر سمندریہ ہاتھ سے اہل اسلام کے تباہ ہوگا سمندریہ بر کیا منحصر ہی یہ طاق تک تباہ ہوگا یہان سب مقامون پر دین اسلام کا ڈنکا بجیگا یہ کہکر ایک شعلہ نکلا کہ وہ طائر جل گیا اُدھر تمام لشکر مین طلاطم مچا ہوا تھا وہ ستارے گر رہے تھے چمک چمک کر یہ حال دیکھکر آفاق نے خیال کیا کہ کوکبہ نے بڑے غضب کا سحر کیا ہی اگر یہی حالت رہی تو تھوڑے عرصے مین تمام لشکر تباہ ہوجائیگا یہ خیال کرکے بس آفاق نے اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ ایک غبار بلند ہوا اور وہ غبار گرد لشکر آفاق کے حائل ہوا اور ایک چھت آہنی بنکر تیار ہوئی اُسپر ستارے گرتے تھے آفاق لشکر سے نکلکر باہر آیا اور کہا کہ اے کوکبہ اگر کچھ دعوی ہی تو میرے مقابلے کو کل آنا آج تو شام ہوگئی ہی اگر مقابلہ ہوگا تو اور شام ہوجائیگی کچھ لطف نہو گا کیا لوگ دیکھینگے لہذا کل صبح کو مقابلہ ہو کوکبہ نے کہا کہ اچھا مین موجود ہون چاہے آج مقابلہ کرجا ہے کل یہ سُنکے آفاق نے کہا کہ مین کل مقابلہ کرونگا یہ کہکر اپنے لشکر مین چلا آیا اُدھر کوکبہ نے اپنے لشکر کی طرف رخ کیا بس آفاق نے لشکر مین ہو نچکر جو سحر کیا کہ وہ ستارے برسنا موقوف ہوگئے کوکبہ کا سحر ردہوا یہ اُسکا ادنے سحر تھا بس آفاق نے اس سحر کو دفع کرکے خیال کیا کہ طبل بازگشت بجوا دون کیونکہ اب زمانہ مقابلہ کا نہین ہی بس طبل باز بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل باز پر چوب پڑی یہان برق وچالاک نے آکر عرض کیا کہ اے صاحبقران یہ ملکہ کوکبہ بڑی ساحرہ زبردست ہی اسکو خواجہ سلامت نے عیاری کرکے اپنا شریک کیا ہی عین وقت پر ہو نچی یہ خبر سُنکے سب اہل اسلام خوش ہوے اور خیال کیا کہ کچھ تو ساحر لشکر مین ہوے اُدھر کوکبہ نے جب جیربک کو قتل کرکے آفاق سے اقرار مقابلہ کرکے اپنے لشکر کی طرف کوچ کیا اور دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس چلے گئے سمندر شاہ بھی مع اپنے سردارون کے طرف شہر کے واپس گیا یہان آفاق نے فرودگاہ پر ہو نچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی آفاق نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے یہان تو دربار آراستہ ہی اُدھر بادشاہ نے بھی فرودگاہ پر ہو نچکر لشکر کو آرام پذیر ہونیکا حکم دیا بادشاہ وصاحبقران نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے کہ صاحبقران نے برق ثانی سے فرمایا کہ یہ لشکر تمکو کہان ملا اُسنے عرض کیا کہ اسکا واقعہ تو یہ غلام حضور سے

میدان جنگ مین عرض کرچکا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اُسوقت کچھ اچھے طور سے نہین سُنا ہو تب برق ثانی
نے اپنا اور چالاک و قران کا سرداروں سے جدا ہونا چالاک و قران کا عیاری کرنا اُسکا خبردار ہونا
اُنکا بھاگ کر چلے آنا اپنا عیاری کرنا اسکے بعد خواجہ کا عیاری کرنا اور اسکا سلمان ہونا عرض کیا اور عرض کیا
کہ خواجہ تو لشکر کو روانہ کرکے اور خود ایک طرف کو چلے گئے ہین ہم لشکر لیکر ادھر آئے یہ جو صاحبقران
نے سُنا بہت خوش ہوے فرمایا کہ خواجہ بھی مثل خواجہ اول و خواجہ ثانی کے عیاری کرنے لگے ہین انکی
بھی عیاری اب مثل اُنکی عیاری کے ہوتی ہو بادشاہ نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ کوکبہ اپنے لشکر مین پہونچی سب سردارون کو لیکر اور چند کشتیان براے نذر صاحبقران
و بادشاہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی لشکر کو اُسی مقام پر فروکش ہونے کا حکم دے گئی لشکر
اُترنے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے کہ ادھر ملکہ داخل لشکر اسلام ہوئی ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو
پہونچائی کہ ملکہ کوکبہ مع اپنے سردارون کے طرف بارگاہ حضور کے آتی ہین یہ جو صاحبقران نے
سماعت فرمایا فوراً چند سردار براے استقبال روانہ فرمائے وہ سردار بیرون بارگاہ آئے
کوکبہ کو اندر بارگاہ کے بعد عزت و حرمت لے گئے صاحبقران نے کرسی مرحمت فرمائی بہت آبرو
سے پیش آئے بہت خاطر کی فرمایا کہ ملکہ تمنے بڑی مہربانی کی جو دین اسلام قبول کیا اپنی عقبے کو
درست کیا راہ ضلالت کو ترک کیا جو کہ نیک ہوتے ہین وہ ایسے ہی ہوتے ہین ملکہ نے دست بستہ
ہوکر سلام و مجرا کیا اُسکے بعد وہ تحفے جو براے نذر لائی تھی پیش کش کیے بادشاہ و صاحبقران
نے قبول فرمائے وہ سلام کرکے اُسی کرسی پر بیٹھ گئی جو مرحمت ہوئی تھی اور سب سردار آسکے
صاحبقران و بادشاہ کے قدمبوس ہوے اُنکو بھی کرسیان مرحمت ہوئین وہ لوگ بھی سلام کرکے بیٹھے
اُسوقت کوکبہ نے صاحبقران و بادشاہ سے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ تمنے بڑی مہربانی کی کہ
دین اسلام قبول کیا خداوند یہ تو مین نے اپنی عقبے درست کی اپنے کو راہ ضلالت سے نکالا اپنے
دین کو درست کیا کسی پر کیا احسان بلکہ مجکو آپکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اگر آپ نہ اسطرف تشریف لاتے
نہ آپکے قدم مبارک یہان آتے نہ ہمکو یہ دن نصیب ہوتے یہ سب ہماری خوش قسمتی اور نیک انجامی تھی
کہ ہملوگ اتنے زمانہ تک راہ ضلالت مین مبتلا تھے اب آپکے قدم کی برکت سے ہم سب راہ نیک
سے بہرہ یاب ہوے اپنے مقصد اصلی پر پہونچے یہ آپکا فرمانا بجا ہو کہ تمنے دین اسلام قبول کیا یہ ہماری بدقسمتی
تھی کہ اگر ہم دین اسلام قبول کرتے کیونکہ اب ایسا راہ ناممکن ہوا ورنہ ہم سب اُسی ضلالت مین
مبتلا رہین صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ یہ تمہاری نیک انجامی و خوش قسمتی ہو کہ تم ایسے کلمے کہتی ہو
ورنہ بہت سے ایسے لوگ تھے کہ جو راہ نیک پر نہ آئے قتل ہوے اور بہت سے ایسے ہین جو نہ آئینگے اسی ضلالت
مین اس عالم ایجاد سے طرف عدم کے جائینگے اور قعر دوزخ اُنکا مسکن ہوگا اور بہت سے ایسے ہین جو کہ
مثل تمہارے ایمان قبول کرینگے یہ اپنی تقدیر اور اپنا اپنا مقدر ہو بس تمکو لازم ہو کہ تم کسی سردار کو روانہ کرکے
اپنے لشکر کو بھی اسی لشکر مین شامل کرلو کوکبہ نے عرض کیا بہت خوب اُسیوقت اپنے ایک سردار کو طرف اپنے
لشکر کے روانہ کیا کہ تم جاکر میرے لشکر کو لے آؤ وہ سردار بارگاہ سے نکلکر اور لشکر اسلام کو طے کرکے داخل لشکر
ہوا اور سب لشکر لیکر اور سب سامان ہمراہ لشکر لیکر داخل لشکر اسلام ہوا مقام مناسب دیکھکر اپنے لشکر کو اُتارا
خیمے وغیرہ برپا ہوے اُسکے بعد خود دربار مین آیا ملکہ سے آکر عرض کیا کہ مین لشکر کو لے آیا اور جاے مناسب دیکھکر
فروکش کیا ملکہ نے کہا کہ اچھا یہان سب سردار مین سب موجود ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم خواجہ کدھر گئے ہین

کہ لشکر تو آ گیا مگر وہ نہ آئے یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ دیکھا خواجہ بھی ہنستے ہوئے چلے آتے ہین آکر سب کو سلام کیا
اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ و صاحبقران نے مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون میرا نقصان اس
عیاری مین بہت ہوا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا سردار تو رہا ہو کر آ گئے خدا نے سرخرو تو کیا یہ قرضداری ادا ہو جائیگی
یہ جو خواجہ نے کہا وہ جو خلعت بادشاہ اور صاحبقران نے خواجہ کے لیے رکھا تھا عنایت کیا ہر ایک سردار نے اپنی
حسب لیاقت دیا جو سردار کہ رہا ہو کر آئے تھے انھون نے دیا جو سردار کہ چربک کے ہاتھ سے گرفتار ہوئے تھے
کوکبہ نے اگر چربک کو قتل کر کے انکو رہا کیا تھا انھون نے خواجہ کو انعام دیا خواجہ نے ادھر ادھر دیکھا
اور کہا کہ سہراب و غزالان کہان ہین لوگون نے کہا کہ وہ چربک کے ہاتھ سے زخمی ہوئے ہین اپنے
خیمہ مین ہین انکا علاج ہو رہا ہے راوی نے کہا ہے کہ خواجہ کو اس روز اس قدر روپیہ ملا کہ خواجہ سے نہ اٹھ سکا
خواجہ بہت خوش ہوئے ہر ایک کو دعا دی اب صاحبقران سے خواجہ نے عرض کیا کہ آپنے میری عیاری کی حالت سماعت
فرمائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ ہان خواجہ نے عرض کیا کہ کیا آفاق سے مقابلہ ہوا صاحبقران نے فرمایا
کہ آفاق سے تو مقابلہ نہین ہوا مگر چربک آفاق کی طرف سے مقابلہ کو نکلا تھا اسکے ہاتھ سے سہراب
و غزالان زخمی ہوئے اور چند سردار گرفتار ہوئے تھے کہ کوکبہ نے آکر اسکو قتل کیا اسکے قتل ہونے پر لڑائی
موقوف ہو گئی آفاق نے کوکبہ سے اقرار کیا ہے کہ کل مین تجسے مقابلہ کرونگا کوکبہ نے لشکر آفاق مین طلاطم
ڈالدیا تھا اسقدر ستارے گرے کہ لشکر تباہ ہو گیا سیکڑون آدمی قتل ہوئے جسکے سر پر ستارہ گرا اسکی ٹانگون سے نکل گیا
اس طور سے لشکر تباہ ہوا آفاق کا اس امر پر لڑائی موقوف ہوئی کہ کل کوکبہ سے اور آفاق سے مقابلہ ہوگا
یہ سنکے خواجہ نے کوکبہ سے پوچھا کہ کیون ملکہ تم آفاق سے مقابلہ کر سکتی ہو کوکبہ نے عرض کیا کہ اے
خواجہ دراصل تو مین آفاق کی ہم پلہ نہین ہون کیونکہ اس اقلیم سمندریہ مین دس پندرہ ساحر ایسے ہین
کہ جنکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے انمین سے ایک آفاق بھی ہے مگر آپکے اقبال سے مقابلہ کرونگی پھر میری تقدیر
جو مین اسپر غالب آؤن خواجہ نے کہا کہ آفاق بہت ساحر زبردست ہے کوکبہ نے کہا کہ سوائے سمندر
یا عشاق کے کوئی اسکا ہم پلہ نہین ہے بلکہ سمندر اس سے کسی قدر کم ہے مگر بادشاہ ہونے سے اسکا مرتبہ
زیادہ ہے یہ سب ساحر جو کہ آپکے مقابل آئینگے سب عالی خاندان اور ذی مرتبہ ہین کہ انکی پشتون سے
سحر چلا آتا ہے انکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہے اگر میری زندگی ہے تو مین آپکو بتا دونگی کہ ان ان ساحرون
کے سحر کا جواب نہین ہے اور ان ان ساحرون سے سمندر ڈرتا ہے یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر آفاق
نے دربار کیا تھا طبل جنگ کا حکم دیا طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے یہ خبر لیکر دربار مین آئے بادشاہ
کو سلام و مجرا کرکے دعا و ثنا بجا لا کے عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے یہان بھی بادشاہ نے
طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی طبل جنگ بجا دونون طرف دربار برخاست ہوا اب دونون
طرف کے سردار اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے جو کوکبہ کے ہمراہ ساحر تھے وہ اپنا اپنا
سحر جگانے لگے ادھر لشکر کفار مین بھی سحر جگایا جانے لگا رات بھر طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا
بوقت سحر دونون لشکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی کہ سمندر شاہ
بھی مع اپنے سردارون کے آکر جنگ کا تماشا دیکھنے لگا کہ آفاق نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن
اربک نے کہا کہ مین جاؤنگا لاکھ لاکھ آفاق نے منع کیا اسنے نہ مانا اپنے مرکب سحر کو بڑھا کر میدان مین
آیا پہلے خوب اپنے سحر کے عجائبات دکھائے اسکے بعد مبارز طلب کیا کہ ملکہ کوکبہ میرے مقابلے کو آئے
بس یہ سنکے کوکبہ اپنے تخت سحر کو بڑھا کر اسکے مقابل آئی کہا کہ کیا بکتا ہے تو کیا میرا مقابلہ کریگا لا جو حربہ

رکھتا ہوا اُسنے اسوقت اپنے مرکب پر کوڑا کیا مرکب پر کوڑا کرنا تھا کہ مرکب کی پشت پر سے ایک شعلہ نکلا کہ
وہ طرف کوکبہ کے چلا جب قریب کوکبہ کے پہونچا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا جیسے ہی طائر پیدا ہوا بس کوکبہ
نے ایک مرتبہ اپنی جھولی مین سے ایک ستارہ نکالکر اُسپر اسم سحر دم کرکے جو اُس طائر پر کھینچکر مارا وہ ستارہ اُسکی
پشت پر پڑا کہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا اُس طائر مین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا جلکر خاک ہوگیا یہ حال جو
اربک نے دیکھا اسکو بہت غصہ آیا اسنے پھر مرکب پر کوڑا مارا کہ مرکب نے چرخ کھایا اور اسکے دہن
سے ایک اژدر دہان قلابہ آتش چھوڑتا ہوا نکلا بس کوکبہ نے اُٹھاکر وہ ستارہ اُسپر بھی مارا جیسے اُسپر
پڑا وہ بھی جلنے لگا یہ دیکھکر اربک نیچہ سحر کھینچکر طرف کوکبہ کے چلا بس کوکبہ نے آواز دی کہ اُسی طرف
رہنا آگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پاؤنگا اُسنے نہ سُنا بس کوکبہ نے اُٹھاکر چند ستارے بالاے آسمان پھینکے
وہ جاکر آسمان پر چمکے اور شق ہوے اُس سے ایک برق چمک کر طرف اربک کے چلی اربک نے
لاکھ لاکھ تدبیر کی ہزارون سپر سحر سر پر قائم کی ایک نے بھی نہ روکا سب کو قلم کرتی ہوئی سر پر پہونچی سر قلم کرتی
ہوئی ٹانگون سے نکل گئی اربک دو ہوکر گرا صداے گیر و دار بلند ہوئی طلاطم مچ گیا تاریکی ہوگئی سب بیر
تدبیر فراموش کر گئے چلّانے لگے وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام مین اربک جادو
بوداب جو دیکھا کہ ایک لاشہ زمین پر دو حصہ کیے ہوے پڑا ہے بس یہ حال دیکھکر خربک کو تاب نرہی
بدون اجازت آفاق طرف میدان کے چلا اور آتے ہی اُسنے ایک گولہ فولادی طرف کوکبہ کے مارا
جب قریب کوکبہ کے پہونچا کوکبہ نے اشارہ کیا وہ شق ہوا اُس سے ہزارون برقین پیدا ہوئین وہ طرف
ملکہ کے چلین ملکہ اُسکو دفع کرنے لگی یہانتک کہ سب کو دفع کرکے اُس سے محفوظ رہی اور طرف خربک کے
چلی خربک نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف بڑے غصہ مین آتی ہے بس ایک مرتبہ تلوار لیکر چلا اس مکار نے
یہ تدبیر کی کہ خاک قبر جمشیدی اپنے ہاتھ مین پوشیدہ لے لی تھی یہ ہی قصد کرکے پرے سے چلا تھا کہ یہ اُڑاکر اسکو
گرفتار کرونگا جیسے ملکہ قریب پہونچی خربک نے سبکے دکھانے کو سحر کرکے تلوار کا وار کیا مگر خاک اُڑادی
وہ جیسے ملکہ پر پڑی بس ملکہ بیخود ہوکر گری اسنے تلوار ماری کہ ملکہ زخمی ہوئی اسنے قصد کیا کہ دوسرا وار
کرون یہ قصد خربک کا جمال آرا وزیرزادی نے دیکھا تاب نرہی اپنے طاؤس سحر کو اُڑاکر یہ کہتی ہوئی
کہ مین تیرے مقابلہ کو آتی ہون دست خود را نگہدار اسقدر جلدی پہونچی کہ وہ وار نہ کرنے پایا تھا کہ جمال آرا
پہونچ گئی اسنے جاتے ہی وار کیا اُسنے وہ ہی خاک اُڑادی وہ بھی بیہوش ہوکر گری یہ پھر تلوار لیکر چلا کہ دونون کو
قتل کرون کہ الطاف جادو پدر جمال آرا اژدر سحر کو بڑھا کر مقابلہ کو آیا آتے ہی وار کیا خربک نے
اسکو بھی خاک قبر جمشیدی اُڑاکر بیہوش کیا ابتو تانتا بندھ گیا لشکر کوکبہ سے ساحر نکلنے لگے جو نکلا اُسکو
اسنے خاک سے بیہوش کیا لشکر کوکبہ مین طلاطم مچ گیا مثل پروانے کے ساحر جاتے تھے اور بیہوش
ہو ہو کر گرتے تھے جیسے شمع پر پروانے گرتے ہین گرد کوکبہ کے سب پڑے ہوے تھے لشکر اسلام کو اس
امر سے یاس ہوگئی تھی کہ ہم اس ساحر کے ہاتھ سے محفوظ نہ رہینگے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے ایک ابر پیدا ہوا
کہ جسکے سبب سے تمام صحرا تاریک ہوگیا سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ ابر قریب اُس میدان کے
آکر شق ہوا اُس ابر سے دو سو اژدر رنگی پشتون پر علم جن پر تعریف خداوند کریم تحریر تھی نمایان ہوے
اُنکے عقب مین اور جلوس سواری اسکے بعد دیکھا کہ تخت سحر پر مریخ آفتاب علم سر پر چتر لگا ہوا
بڑی شان و شوکت سے عقب مین اُسکے دو لاکھ ساحران نامدار و آزمودہ کار قاقم و قرقرے
وطاؤس پر سوار چلے آتے ہین لشکر اسلام سے ہرکارے چلے تھے اُنھون نے جو مریخ کو دیکھا واپس گئے

بادشاہ وصاحبقران وکل اہل اسلام نے پہچانا کہ یہ تو مریخ ہین بس مریخ اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا
سرداروں کو حکم دیا کہ تم لشکر کی صف بندی کرو مین خدمت مین صاحبقران کی جاتا ہون سردار صف بندی
مین مصروف ہوے یہ چند سردارون کو لیکر اُس صف مین آیا جہان صاحبقران تشریف فرما تھے اُنکے
قدمون پر سلام کرکے گرا اُنھون نے قدمون پر سے سر کو اُٹھا کر گلے سے لگایا مزاج پرسی کی اُسکے بعد مریخ نے بادشاہ کی
قدمبوسی حاصل کی اور سب سردارون سے ملا خواجہ سے ملاقات کی دریافت کیا کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور یہ
کون لشکر صف آرا ہی اور کون میدان مین آیا ہی اور یہ کون لوگ ہین جو کہ اسکے ہاتھ سے مجروح پڑے
ہین خواجہ نے کہا کہ یہ جو سامنے لشکر صف آرا ہی یہ تو آفاق کا ہی طرف سے سمندر کی مقابلے کو آیا ہی
اور یہ خربک میدان مین آفاق کی طرف سے آیا ہی اسنے ان سب کو زخمی کیا ہی اور وہ سامنے خود
سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی یہ مقابلہ کو نہین آیا ہی صرف براے سیر آیا ہی کہتا ہی کہ میرے کمک کرنے والے اسقدر
ہین کہ مین برسون مقابلہ کرونگا تو بھی کم نہونگے مجھے کیا ضرورت ہی یہ سُنکے مریخ خدمت مین بادشاہ کی
آیا اجازت کا خواستگار ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ تم ابھی آئے ہو کیا ضرورت ہی کوئی اور مقابلے کو جائیگا
مریخ نے عرض کیا کہ یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اسکا قاتل مین ہی ہون یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بادشاہ
نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ سپرد خداوند کریم کیا مریخ بادشاہ سے اجازت لیکر صاحبقران کی خدمت مین آیا
صاحبقران سے اجازت لیکر تخت سحر کو بڑھا کر طرف خربک کے چلا اُدھر لشکر آفاق سے اور
سمندر شاہ کی طرف سے چند ہرکارے خدمت مین خربک کی آئے اور کہا کہ اے خربک بادشاہ نے
کہا ہی کہ ان سب کو لیکر چلا آ کیونکہ اب لشکر اسلام کے ساحر آگئے ہین اُنسے مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت
چلا آ کل مقابلہ کرنا یہ کہکر لشکر اسلام مین آئے اور دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے آفاق سے عرض کیا کہ اے بادشاہ یہ جو
لشکر آیا ہی یہ لشکر ساحران ہی جو کہ طلسم فتح کیے ہین اور جو جو ملک ساحرون کے قبضے مین صاحبقران کی آئے ہین
اُنکے معزز ساحر ہین جو کہ ہمیشہ خدمت مین صاحبقران کی رہتے ہین یہ سب مطیع ہین صاحبقران کے انکا افسر
شاہزادہ مریخ آفتاب علم ولیعہد طلسم فیروزہ ہی اسنے اپنی طرف سے اُس طلسم کی حکومت اپنے ایک خاص کے سپرد کردی ہی یہ
وہان کا حاکم ہی یہ شاہزادہ صاحبقران کے ہمراہ رہتا ہی صاحبقران نے یہ طلسم بھی فتح کیا ہی مگر صاحبقران ثانی لشکر کے حاکم و افسر تھے
اس عہد مین جب سے مریخ ہمراہ ہی یہ فرزند ہی بادشاہ طلسم کا جسکا نام فیروز ستارہ پیشانی تھا یہ جب صاحبقران یعنی
بدیع الملک نے قریب دریاے سبز رنگ کے قیام کیا تھا اور جشن کیا تھا تخت نشینی بادشاہ کا اُسکے بعد ایک نامہ آیا تھا طلسم فیروزہ
سے کہ ہم ایک ساحر لشکر لیکر آیا ہی طلسم پر لشکر کشی کی ہی مین اُس سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہون صرف براے اطلاع عرضی
تحریر کی ہی بس صاحبقران نے مریخ کو کل ساحرون سے براے کمک کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ اُس جنگ کو
فتح کرکے آتا ہی اب آکر پہونچا ہی آفاق نے کہا کہ معلوم ہوا خیر کیا خوف ہی اُدھر یہی خبر ہرکارون نے
سمندر شاہ کو بھی دی سمندر نے یہ سُنکے عشاق سے کہا کہ اُستاد بڑا غضب ہوا کہ طلسم فیروزہ
بھی فتح ہوگیا مین یہی خیال کرتا تھا کہ یہ لوگ کیونکر اُدھر آئے کیونکہ یہ مقام تو ان طلسمون کے بعد تھا
اب معلوم ہوا کہ یہ سب طلسم فتح ہوے کیونکہ حاکم طلسم مرآۃ العدم ہمراہ لشکر اسلام ہی
خداوند طلسم آئینہ سنا گیا ہی کہ وہ نہ طاق مین آکر پناہ گزین ہوے ہین اشراق قتل ہوا بس
اسی طور سے فیروز بھی مارا گیا یہ اُسکا فرزند ہی مین یہ خیال کر رہا تھا کہ مین نے اسکو کسی مقام پر
دیکھا ہی مگر یاد نہ آتا تھا اب ہرکارون کے کہنے سے یاد آیا کہ ایک مرتبہ فیروزہ نے ایک نامہ
روانہ کیا تھا اسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے ایک جشن کیا ہی سب شاہان طلسم کو طلب کیا ہی

لہذا آپ بھی تشریف لائے چنانچہ بن بھی گیا تھا اُسی زمانہ مین فیروز نے اسی لڑکے کے ولیعہد کرنے کا
جلسہ کیا تھا سب شاہان طلسم ہو جو کہ طلسم کے قید آئے تھے جب مین نے دیکھا تھا جب سے پھر
اتفاق ہوا جو یہ خوبی دیکھتا اور پہچان لیتا اب معلوم ہوا کہ یہ بھی شریک اہل اسلام ہوئے ہین خیر دیکھا
جائیگا یہ میرا کیا کر سکتے ہین ہان جب تک ساحر لشکر اسلام مین نہ تھے اُسوقت تک یہ امید تھی کہ بہت
جلد لڑائی فتح ہوگی اب یہ ہے کہ دیر لگے گی انسے مقابلہ پڑا ہو دیکھا جائیگا ان سبکی قضا اسی مقام پر ہے عشاق
نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر خربک نے قصد کیا تھا کہ مین ان سب کو اسیر کر کے
اپنے لشکر مین لیجاؤن کہ مریخ آکر پہونچا اُسنے کہا کہ او نابکار کہان جاتا ہے مین تیرا حریف آگیا ہون تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ سُنکے خربک نے کہا کہ مین تجکو بھی اسی طور سے قتل یا غارت
یا اسیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار لیکر مریخ کی طرف چلا مریخ نے کہا کہ تلوار سے مقابلہ کریگا اُسنے کہا
کہ ہان بس مریخ نے بھی سپر ہاتھ مین لی اور اشارہ کیا کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی دیکھا کہ ایک مرکب
تیز رفتار پری پیکر جو رخش زین ولجام سے آراستہ کنوتی کھڑی کیے ہوئے چلا آتا ہے قریب تخت مریخ
پہونچا مریخ تخت پر سے اُترکر مرکب پر سوار ہوا اور اُسکے مقابل ہوا اُسنے تلوار کا وار کیا اور خاک اُڑائی
مریخ مرد ہوشیار تھا اُسنے جو دیکھا کہ اسنے وار کیا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ سے کچھ اُڑایا یہ سمجھ گیا کہ
خاک قبر جمشیدی ہے بس مرکب کو جو مہمیز کرتا ہے مرکب ایک مرتبہ جست کرکے کوئی دس قدم دور جا کر اُترا
وہ وار بھی خالی گیا اور خاک بھی مریخ نے صدا دی کہ او دغاباز مکار مین پہچان گیا کہ تو نے ان سب کو خاک قبر
جمشیدی سے بیہوش کیا ہے نہ سحر سے نہ تلوار سے زخمی کیا ہے جب یہ بیہوش ہو کر گرے تو نے زخمی کیا اب
مین کب تیرے مکر مین آتا ہون اور کب تیری جان چھوڑتا ہون خربک بہت شرمندہ ہوا مگر بے غیرت اتنا بڑا تھا
کہ اُسنے پھر بھی کچھ خیال نہ کیا کہنے لگا کہ حریف کو قتل کرنے سے غرض ہے جس طور سے ہوسکے مریخ نے جواب دیا کہ
تو بڑا بے غیرت اور بے حیا ہے کہ اپنے فعل پر نادم نہیں ہوتا ہے اور آنکھ ملا کر کلام کرتا ہے یہ کہکر اُسکی طرف تلوار لیکر
چلا اُس سے کہا کہ تو خاک اُڑا کر مجکو بھی بیہوش کر اُسنے پھر تلوار کا وار کیا وار کا کرنا تھا کہ مریخ نے سپر پر
کاٹکر جو اُسکا وار رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے سر جھکا لیا تلوار سر پر پڑکے اُچٹ گئی کیونکہ وہ روئین تن
تھا جب تلوار مریخ کی اُچٹ گئی مریخ نے خیال کیا کہ یہ روئین تن ہے بس مریخ نے اُس سے کہا کہ خبردار ہو
مین اپنا وار کرتا ہون اُسنے جواب دیا کہ مین خبردار ہون بس وار کر مریخ نے طرف آسمان کے اشارہ کیا
ایک چمک پیدا ہوئی اُس چمک سے ایک برق گری کہ وہ سر خربک کے گری کہ اُسکے دو پرکالے ہوئے
تمام صحرا تاریک ہوگیا برف باری ہونے لگی بیر غل مچانے لگے صدا آئی کہ کشتی مرا نامم خربک جادو بود
اب جو روشنی ہوئی وہ طلاطم برطرف ہوا اب جو دیکھا تو لاش خربک کی پڑی ہے چونکہ قاعدہ ہے کہ جو ساحر
خاک اُڑا کر بیہوش کرتا ہے جب وہ قتل ہو جاتا ہے تو وہ ہوش مین آجاتے ہین بس جب خربک قتل
ہوا تو وہ سب ساحر ہوش مین آگئے اب جو اُٹھے تو کیا دیکھا کہ خربک کی لاش پڑی ہے اور ایک
ساحر دوسری اقلیم کا کھڑا ہوا ہے اُن سب کو یقین ہوا کہ اسی نے خربک کو قتل کیا ہے بس سب نے
اُٹھکر مریخ کو سلام کیا اور کہا کہ آپنے اسکو قتل کیا مریخ نے جواب دیا کہ جی ہان اسنے آپ سب کو
مکر سے بیہوش کیا تھا خاک قبر جمشیدی اُڑا کر انھون نے عرض کیا کہ ہمکو خبر نہ تھی بس گویہ اُن سب کو
لیکر لشکر مین آئی مریخ نے مبارز طلب کیا بس آفاق نے اپنا مرکب بڑھایا اور کہا کہ اب لطف ملے گا
یہ کہتا ہوا قریب مریخ آیا مریخ نے کہا کہ اے آفاق تم ایسا جہاندیدہ کار آزمودہ یہ حرکت کرے

کہ اپنے خدا کو نہ پہچانے باطل پرستی پر کمر باندھے اب یہ سن تمھارا اس قابل نہین ہے ہان جب تک کوئی
راہ نما نہ ملا تھا اُسوقت تک اگر باطل پرست رہتے تو کوئی مضائقہ نہ تھا ہان جبکہ راہ نما ملے اُسوقت مین
یہ حرکت کیجائے تو بالکل خلاف طریقہ اور قاعدہ ہے اور عقل کے خلاف ہے مین تم سے عمر مین کم ہون
ہان اگر میرے ایسے خیالات ہون تو بجا ہین کیونکہ مین جوان ہون جوانون کی عقل کم ہوتی ہے تم ایسا کبیر السن
اپنے انجام کو نہ خیال کرے اور ایک شیطان کے بہکانے پر عمل کرے یہ تصویر پرستی بالکل باطل مذہب
ہے اسکی کوئی اصلیت نہین ہے مذہب حق و دین برحق مذہب اسلام ہے بس میری راے یہ ہے کہ تم اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانو اور میرے ہمراہ خدمت مین صاحبقران کی چلو اُنکی اطاعت کرو آئندہ تمکو اختیار رہے
کیون اپنی عقبے خراب کرتے ہو آفاق نے جوابدیا کہ یہ جو تمنے کہا سب سچ اور بجا ہے تمھارے نزدیک اس مذہب
کی فضیلت ظاہر ہوگئی ہے تم اُسکے قائل ہوے میرے نزدیک یہ مذہب درست ہے مین اسکا قائل ہون دوسرے
ہملوگ وہ نہین ہین کہ نمک حرامی پر کمر باندھین اپنے مالک کی رفاقت ترک کرین ہان جب کوئی حرکت
ایسی مالک سے ہو جو کہ اپنے مرتبہ کے خلاف ہو اُسوقت نوکر کو اختیار ہے کہ رفاقت ترک کرے اس حالت
مین بھی جہانتک ممکن ہو عذر کرے گو کہ حرکت مالک سے ہوئی ہو اُسکو اپنے اوپر لے اور عذر کرے مین تو کبھی
اس امر سے نہ باز آؤنگا ضرور تمسے مقابلہ کرونگا مریخ نے جوابدیا کہ خیر مقابلہ کیجیے جو حربہ رکھتے ہو کیجیے مین موجود
ہون مین نے حجت تمام کرلی کیونکہ مین نے یہ خیال کیا کہ تم ایسا ساحر زبردست کیون میرے ہاتھ سے
مارا جاے آفاق نے جوابدیا کہ مین خود یہ خیال کرتا ہون کہ تم میرے ہمراہ چلو خدمت مین سمندر شاہ
کی وہ تمھاری بڑی عزت کرے گا بلکہ تمھاری طرف سے لڑکر اہل اسلام سے مقابلہ کرکے تمھارے طلسم کو اہل اسلام
سے دلادے گا تم بخوف و خطر خود قابض طلسم ہوگے طلسم کو درست کردے گا کیونکہ تمھارے
باپ سے اور بادشاہ سے ایک قسم کی ملاقات اور دوستی تھی اُسکا پاس ضرور کرے گا کیون اپنی جان کے
پیچھے پڑے ہو مریخ نے جوابدیا کہ یہ جو تمنے کہا یہ بالکل خلاف عقل اور دانائی ہے پہلے سمندر شاہ اپنا تو
ملک ان لوگون کے ہاتھ سے بچالے پھر میری کمک کرے اور کیا اب مین اپنے ملک پر نہین قابض ہون
مجھے اسکی کمک کی کیا ضرورت ہے اور کیا غرض ہے کہ مین جنت کو چھوڑ کر دوزخ اختیار کرون سمندر شاہ
کیا چیز ہے اگر سامری و جمشید اگر اسکا اقرار کرین کہ ہم تمھارے ملک کو پھر اُسی طور سے درست
کیے دیتے ہین تمھارے باپ کو زندہ کیے دیتے ہین اُس حالت مین بھی مین اُنپر ہزار در ہزار
مرتبہ لعنت کرونگا بلکہ اُنکے مُنھ پر تھوک دونگا اُنمین کیا قدرت ہے اور کیا لیاقت ہے بس اب تو
مین کبھی اس مذہب کو نہین ترک کرتا ہون یہ وہ مذہب ہے کہ جسکی تعریف مجھ سے ہو نہین سکتی ہے مین نے
اس مذہب کے لیے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا تمام طلسم غارت کرایا سمندر شاہ کیا چیز ہے کہ مین اُسکی
اطاعت کرون اور ایسے آقا کو اپنے چھوڑون جسنے مجکو نار دوزخ سے بچایا بس اب کوئی تقریر نہ کرو
تم اپنا حربہ کرو اور تم مجکو کیا قتل کروگے یہ سُننا تھا کہ آفاق کو غصہ آگیا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھا کر قریب
مریخ کے آیا تلوار کا وار کیا مریخ نے بھی سپر پر اُسکا وار روکا اپنا وار کیا بڑے عرصہ تک تلوار چلا کی
کسی کو ظفر نہ حاصل ہوئی آفاق نے کہا کہ تلوار سے مقابلہ کر چکے اب سحر آزمائی ہو مریخ نے جوابدیا کہ
کیا مضائقہ ہے بس آفاق نے یہ سُنکے ایک مرتبہ طرف آسمان کے اشارہ کیا کہ دو طایر بہت بڑے پیدا ہوے
اُن دونون کی پشت پر ایک صندوق رکھا ہوا تھا وہ طایر روبرو آفاق کے آئے آفاق نے وہ صندوق
اُنسے لیا وہ طایر اُڑ گئے بس آفاق نے اُس صندوق کو کھولا پہلا سحر آفاق کا یہ تھا کہ اُس صندوق سے

ایک شعلہ نکلا وہ طرف مریخ کے چلا مریخ نے ہنسکر کہا کہ یہ نیا سحر ہے کہ آگ برسانے لگے یہ شعلہ میرا کیا کریگا
ارے شعلے گل ہو جا یہ جو مریخ نے کہا وہ شعلہ گل ہو کر رہ گیا اودھر آفاق نے صندوق کھولکر ایک بیضہ فولادی
نکالا اور ایک نارنج بعد اُسکے پھر صندوق بند کرکے پھر طرف آسمان کے دیکھا کہ وہ طائر پھر آگئے اُسنے وہ صندوق
اُنکی پشت پر رکھ دیا اس طور سے وہ صندوق لیکر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے جب وہ طائر جا چکے اُسوقت
آفاق نے مریخ سے کہا کہ یہ دو سحر مین تمپر کرونگا اگر تم اِنسے بچ گئے تو پھر مین تمسے مقابلہ نکرونگا مریخ نے کہا کہ اچھا
مین بھی اسکے بعد دو سحر تمپر کرونگا اگر تمنے بھی رد کیے تو مین بھی تمسے نہ مقابلہ کرونگا بس آفاق نے پہلے اُس
نارنج کو اپنی زبان کے خون سے رنگین کرکے سینہ مریخ کو تاک کر مارا مریخ نے دیکھا کہ جب نارنج قریب آگیا
اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس نارنج پر گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اُس سے ایک ماہی پیدا ہوئی وہ طرف
مریخ کے چلی مریخ اسکی ماہیت سے نہ واقف تھا جب وہ ماہی ظاہر ہوئی مریخ نے ایک اشارہ کیا کہ ایک پتلا
پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین جال تھا بس مریخ نے اُس جال کو لیکر اُس ماہی پر مارا کہ اُس جال مین گرفتار ہوئی بس
مریخ نے اسکو اپنے قبضے مین کیا یہ دیکھکر آفاق نے اشارہ کیا کہ اُسی نارنج سے ایک برق چمک کر طرف مریخ
کے چلی مریخ نے یہ چالاکی اُس ماہی کو جال سے نکالکر اسکو حلال کیا اُسکا خون لیکر اُس برق کی طرف پھینکا
کہ وہ برق غائب ہو گئی یہ دیکھکر آفاق کو بہت غصہ آیا وہ بیضہ فولادی اُٹھا کر مارا جیسے وہ بیضہ قریب
مریخ پہونچا مریخ نے اشارہ کیا کہ وہ بیضہ شق ہوا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا برابر بعل کے اسنے نکلکر
سر پر مریخ کے آکر ایک چیخ ماری کہ جسکے سبب سے مریخ کے اندام مین رعشہ پڑ گیا اندام اُسکا لرزنے لگا
مگر یہ وہ ساحر زبردست تھا کہ اُسنے اپنے کو اپنے قابو مین رکھا اور ہاتھ بڑھا کر اُس طائر کو پکڑ لیا اُسکی ٹانگین
پکڑ کر چیر ڈالا ایک شور ہوا کہ مارنا پکڑنا اُس مفسد کو چارون طرف سے مریخ پر برقین چمک چمک کر گرنے لگین
اودھر آفاق نے سحر کیا کہ ایک اژدر بنکر تیار ہوا اُس اژدر نے قریب مریخ آکر دم کشی کی مریخ اُس
برقون کو دفع کر رہا تھا کہ اُس اژدر نے جو دم کشی کی یہ مع مرکب اُسکی طرف چلا مریخ نے خیال کیا کہ
یہ کیا واقعہ ہے بس سحر کرکے اپنا لنگر قائم کیا کہ پھر ایک قدم نہ ہل سکا لاکھ اُس اژدر نے دم کشی کی اتنے عرصہ
مین اسنے اُن برقون کو دفع کیا کہ یہ دیکھا کہ اژدر میری طرف مُنہ کیے ہوئے دم کشی کر رہا ہے بس مریخ نے
ایک مرتبہ سحر کیا کہ اُس سحر سے ایک آفتاب بنکر تیار ہوا اور وہ شق ہوا اُس آفتاب سے ایک پتلا
پیدا ہوا کہ اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار تھی آتے ہی اُسنے اُس اژدر پر تلوار کا وار کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے
ہوے اُس اژدر کا دو ٹکڑے ہونا تھا کہ ایک برق چمک کر سر پر مریخ کے گری کہ مریخ کا سر زخمی ہوا
بس مریخ نے اُس برق کو دفع کیا سر سے خون جاری ہوا اسی حالت مین مریخ نے اُس پتلے کی
طرف اشارہ کیا کہ وہ تلوار لیکر طرف آفاق کے چلا آفاق نے ایک جنگلی خاک کی اُٹھا کر اُس
پتلے پر ماری اور کہا کہ جل جا وہ پتلا جلنے لگا اُسکا جلنا تھا کہ ایک برق چمک کر اُس آفتاب سے
گری اور صداے ہولناک آئی کہ جسکے سبب سے آفاق بھی زخمی ہوا یہ دونون ساحر جھومنے لگے
بس آفاق کی زوجہ نے یہ حال دیکھکر سحر کیا کہ چند پتلے پیدا ہوے اور آفاق کو اُٹھا کر لشکر مین لیگئے
اودھر سے چند ساحر گئے مریخ کو لے آئے زوجہ آفاق نے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی
طبل باز پر چوب پڑی دونون لشکر اپنی فرودگاہ کی طرف واپس گئے سمندر شاہ طائر سحر مقرر کرکے کہ
جب یہان مقابلہ ہو ہمکو خبر کرنا کیونکہ ابھی تو چندے مقابلہ موقوف ہے اسی سبب سے کہ آفاق مجروح ہو گیا ہے
اور کوئی نہین ہے جو مقابلہ کرے نہ کوئی میرا مددگار آیا ہے بس جب آفاق صحت پائیگا اُسوقت مقابلہ

ہوگا جب تک مین چلکر شہر کا بندوبست کرون یہ کہکر اور طائران سحر کو مقرر کرکے طرف شہر کے چلا گیا یہان
دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر پہونچے مریخ کو اسیوقت بادشاہ نے طلب کرکے جراحون کو یاد کرکے زخم پر
پہاہے چڑھوائے ایسا کاری زخم نہ تھا کہ وہ بیہوش ہوتا یا زیادہ تکلیف ہوتی وہ زخم پر پہایا لگوا کر جو مقام اسکے
بیٹھنے کا تھا اسپر آکر بیٹھا سہراب و غزالان بھی اتنے عرصہ مین اس قابل ہوگئین تھین کہ وہ آکر
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کیونکہ جب بادشاہ جنگگاہ سے واپس آئے تو دربار فرمایا سب سردار لباس رزمی
اتارکر لباس درباری پہنکر حاضر دربار ہوئے لشکرنے کمر کھولی ایک طرف لشکر مریخ بھی آاترا اب قریب
چار لاکھ کے ساحر لشکر اسلام مین ہوگئے ہین جب سہراب و غزالان دربار مین آئے تو دربار کو
ساحرون سے مملو پایا کوکبہ کو تو دیکھکر پہچان لیا صاحب سلامت کی مگر مریخ سے واقف نہ تھے اہل دربار سے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی غلامان صاحبقران سے ہین کل حال معلوم ہوا اب انکو ازحد خوشی حاصل
ہوئی کہ اسقدر ساحر بھی لشکر اسلام مین ہوگئے ہین سب ساحران زبردست ہین ملکہ کوکبہ کے شریک
ہونے سے بہت خوش ہوئی یہ بھی آکر بیٹھی کوکبہ سے سب حال دریافت کیا اسنے اپنا شریک ہونا بیان کیا
اب صاحبقران طرف مریخ کے متوجہ ہوئے فرمایا کہ اے مریخ اب آپ اپنی حالت بیان فرمائیے مریخ نے عرض کیا
کہ مین جو حضور سے رخصت ہوکر مع لشکر روانہ ہوا تو اسوقت پہونچا کہ جب تہمتن جادو سے مقابلہ ہورہا
تھا مین جاکر شریک جنگ ہوا اسکو آپکے اقبال سے قتل کیا لشکر کو شکست دی لشکر اسکا فرار کر گیا مین
دو روز شہر مین رہا سب بندوبست کرکے مع لشکر وہان سے طرف خدمت حضور کے روانہ ہوا پہلے اس مقام پر
پہونچا جہان لشکر حضور فروکش تھا اب جو پہونچا تو اس دشت کو ویران پایا نہ وہ بہار تھی نہ وہ فضا آگے جو
آیا تو دریائے سبز رنگ کا بھی کہین نشان نہ تھا چند لوگ اس مقام پر بسے ہوئے تھے وہ مرد مسلمان تھے
اُنسے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپنے دریا فتح کیا سحران و ماہیان جو کہ مالکہ تھین دریا کی وہ قتل ہوئین
اب آپ کوچ فرماکر طرف یقینیہ کے تشریف لے گئے ہین مین نے ایک دن وہان قیام کیا دوسرے دن یقینیہ پر
آیا وہان معلوم ہوا کہ یقین شاہ مسلمان ہوا یہ ملک بھی اسلام آباد ہوا اب آپ محرابیہ کو تشریف لیگئے ہین
مین نے وہان سے ایک دن قیام کرکے محرابیہ کی طرف کوچ کیا لشکر کو ایک صحرا مین ٹھہرا کر طرف محرابیہ
کے گیا داخل شہر ہوا اسکو بھی اسلام آباد پایا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ملک بھی اسلام آباد ہوا
بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا وہ ہمراہ لشکر اسلام کے گئے ہین اور لشکر اسلام طرف اقبالیہ کے
گیا ہی یہ حقیر اسدن تو اس صحرا مین رہا دوسرے دن وہان سے اقبالیہ کی طرف چلا وہان جاکر بھی یہی معلوم
ہوا کہ یہان کا بادشاہ بھی مسلمان ہوا ہمراہ لشکر اسلام گیا ہی لشکر اسلام نے طرف امثالیہ کے کوچ
کیا ہی چونکہ لشکر بہت پریشان تھا مین نے امثالیہ کے قریب جو صحرا تھا اسدن وہان مقام کیا بعد اسکے
امثالیہ مین آیا وہان بھی یہ ہی معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ نے اسلام قبول کیا ہمراہ صاحبقران
کے مرادیہ پر گیا ہی صاحبقران نے مرادیہ پر لشکر کشی کی ہی مین وہان سے تین دن رہکر مع لشکر
مرادیہ پر آیا اے خداوند جہان مین مع لشکر جاتا تھا شہر مین ہل چل پڑ جاتی تھی کہ غنیم لشکر لیکر آیا ہی باوجودیکہ
مین لشکر کو صحرا مین چھوڑ دیتا تھا قریب شہر نہین لیجاتا تھا بس جب یہ مرادیہ پر پہونچا وہان بھی معلوم
ہوا کہ مراد شاہ بھی خدا پرست ہوا اب صاحبقران مع مراد شاہ و کل لشکر کے حربیہ پر
تشریف لے گئے ہین مین نے مرادیہ کے قرب و جوار مین چار روز قیام کیا پانچوین روز وہان
سے حربیہ پر آیا جب وہان بھی یہ معلوم ہوا کہ یہ ملک بھی اسلام آباد ہوچکا ہی یہان کا بھی بادشاہ

ہمراہ صاحبقران سمندریہ کی طرف گیا ہی کیونکہ سمندریہ پر صاحبقران نے لشکر کشی فرمائی ہی چونکہ
وہ مقام بہت پُر فضا تھا مین نے اہل لشکر کے کہنے سے اُس صحرا مین ایک ماہ دس یوم قیام کیا
اس امر سے اطمینان تھا کہ حضور سے کوئی مقابلہ کر نہین سکتا ہی گو ساحر لشکر حضور کے ہمراہ نہین
ہین دوسرے میری طبیعت بھی علیل ہو گئی تھی جب مجکو صحت ہوئی مین وہان سے چلا راہ مین
مجکو معلوم ہوا کہ آپسے اور سمندر شاہ سے کئی مقابلے ہوے مگر آپکی ظفر ہوئی اب آفاق سے مقابلہ
ہی بس مین لشکر لیکر حاضر ہوا یہ سبب عرصے کا ہوا ورنہ مین کب کا حاضر خدمت ہو چکا ہوتا آپ یہ فرمائین کہ
یہان کیا واقعہ گذرا بس صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم مریخ کو کل حالات سے جو کہ
انکے جانے کے بعد گذرے ہین آگاہ کرو خواجہ نے کل حال ابتدا سے لیکر اوس روز تک جو کچھ گذرا تھا سب بیان
کیا اس مقام پر بسبب طول کے اور مکرر ہونے کے نہین تحریر کیا جب مریخ کل حال سے آگاہ ہوا بہت خوش ہوا
مگر افسوس کیا کہ چند مقام پر میرا ہونا ضرور تھا مگر کیا کرون حالت مجبوری تھی بعد اس ذکر کے صاحبقران نے
فرمایا کہ اب تو کوئی نصف شب کے قریب آئی ہو گی ابھی تک ہرکارے خبر طبل جنگ لیکر نہین آئے معلوم ہوتا ہی
کہ اب طبل جنگ نہ بجے گا کیونکہ آفاق زخمی ہو گیا ہی جب وہ اچھا ہووے گا تو مقابلہ ہو گا بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آئے آرام پذیر
ہوے یہان تو یہ حال ہی ادھر زوجہ آفاق جو آفاق و لشکر کو لیکر فرودگاہ پر پہونچی لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا
خود دربار کیا آفاق کے سر پر مرہم سحر کے پھاہے لگائے اسکے بھی زخم کاری نہ لگا تھا وہ بھی تخت پر
بیٹھا سب سردار حاضر دربار ہوے آفاق نے قصد کیا تھا کہ طبل جنگ بجوائے مگر سب نے
منع کیا اس سبب سے طبل جنگ نہ بجا سب نے یہ صلاح دی کہ جب آپکو صحت ہووے گی تو مقابلہ فرمائیگا
آفاق نے کہا کہ اچھا آفاق نے بھی بعد دو پہر رات کے دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی
کہ مقابلہ موقوف ہوا وہ رات بسر ہوئی اُسدن سمندر شاہ جو یہان سے واپس گیا تو اُسنے اُسدن
دربار نہ کیا داخل محل ہوا تھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے یہان شہر مین تو یہ حال
ہی کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو یہان سمندریہ مین سمندر شاہ نے دربار کیا وہان آفاق نے
لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام نے صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ
ای اہل دربار مین یہ خیال کرتا ہون کہ آفاق بہت لائق ہی اگر یہ مسلمان ہو جائے تو بڑی اچھی بات
ہی مگر طریقہ سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ مسلمان نہو گا مگر افسوس ہی کہ بڑا مرد لائق اور باخلیق قتل
ہو گا اس سمندریہ بھر مین سوائے آفاق کے کوئی لائق نہین معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے آفاق کی
بہت تعریف فرمائی کوکبہ اور سہراب دغزالان نے بھی بہت تعریف کی اور عرض کیا کہ ای صاحبقران
درحقیقت یہ شخص بہت بامروت اور مرد خلیق اور ساحر زبردست ہی اور یہ وہ شخص ہی کہ اسکی تعظیم سمندر شاہ
کرتا ہی یہ بڑا عالی خاندان ہی اسکا کوئی ہمسر نہین ہی اگر یہ کسی صورت سے مسلمان ہو جائے تو بڑی قوت ہو ایک
حصہ قوت سمندر شاہ کی کم ہو جائے مگر اس سے یہ امید رکھنا بالکل خلاف ہی کہ وہ مسلمان ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ گفتگو خواجہ و عیار سب سُن رہے تھے یہانتک کہ خواجہ نے
بھی یہ کہا کہ ای صاحبقران دراصل یہ بڑا ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی کیونکہ مین نے آج اسکا سحر دیکھا مجکو بھی افسوس یہ ہی
کہ یہ ساحر مفت مین قتل ہو گا اور اسکی زوجہ بھی بڑی ساحرہ ہی اور وہ بھی بڑی لائق عورت معلوم ہوئی
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ مجکو بڑا افسوس ہی کہ آفاق کبھی مسلمان نہو گا خواجہ نے کہا

کہ کیا عرض کرون مجکو افسوس ہی اسپر عیاری ابھی تو نہین ہوسکتی ہی ورنہ مین عیاری کرتا یہ سُنکے صاحبقران خاموش
ہو رہے اور متفکر ہونے لگے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست ہوا سب چلے گئے خواجہ بھی چلے گئے راوی نے
بیان کیا ہی کہ اُدھر آفاق نے جو دربار برخاست کیا تو سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے ایک سردار
برائے ضرورت شکار لشکر آفاق سے نکلکر صحرا کو گیا جب دوپہر ہوئی تو اُدھر سے واپس آنے لگا اُسنے دیکھا
کہ ایک نابینا مرد ضعیف ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا ہی اُسنے جو مرکب کے سم کی آواز سُنی کہا کہ کیا تم
آگئین بیٹا مجکو یہان سے لیجلو کوئی بندۂ خداوند تصویر ادھر ایسا نہ آیا کہ مین اُس سے اپنا دردِ دل کہتا
شاید اُسکو میرے حال پر رحم آتا اور میری آرزو پوری کرتا یہ جو اس سردار نے سُنا کہ یہ نابینا یہ کہتا ہی
خیال ہوا کہ اس سے دریافت کرنا ضرور ہی کہ کیا اسکی آرزو ہی مرکب کو بڑھا کر اُسکے قریب آیا
اُسنے کہا کہ یہ کون ہی جو مع مرکب میرے اوپر چڑھا چلا آتا ہی مین تو آنکھون سے ناچار ہون کیا وہ بھی مثل میرے
ہی اُس سردار نے کہا کہ ای مرد پیر تو پریشان نہو اور خوف نہ کر مین کوئی اندھا نہین ہون جو تیرے اوپر مع
مرکب چلا آؤنگا بلکہ مین اس لیے آیا ہون کہ تو یہ کہتا تھا کہ کوئی بندۂ خداوند تصویر ایسا نہین آیا ہی کہ
وہ میری آرزو پوری کرے تو مین یہ سُنکے تیرے پاس آیا ہون تو اپنی آرزو مجھسے بیان کر اگر میرے امکان
مین ہوگا اُسکو بر لاؤنگا نہین تو بادشاہ سے کہکر پوری کرا دونگا اُسنے کہا کہ آپ کون صاحب ہین آپکو
کیا حاصل ہی کہ مجھ نابینا سے مذاق کرتے ہین خداوند تصویر سے خوف فرمائیے کہ وہ کہین جیسی مجھ پر
مصیبت پڑی ہی وہ آپ پر بھی نہ ڈالین اس سردار نے کہا کہ ای مرد پیر مین مذاق نہین کرتا ہون
بلکہ دراصل جو میرے امکان مین ہوگا اُسکو بر لاؤنگا مین قسم کھا کر کہتا ہون ورنہ بادشاہ سے
سفارش کرونگا جب اُسنے قسم کھائی تو اُس مرد پیر نے کہا کہ ای صاحب مروت ذرا آپ بیٹھ جائین
تو مین بیان کرون مگر مجبور ہون کہ میرے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ مین آپکے واسطے بچھا دون
مین تو بالکل مفلس اور نادار ہون میرا فرش یہی خاک ہی اُس سردار کو اُسکے حال پر رحم آیا بس
مرکب پر سے اُترکر بیٹھ گیا اور کہا کہ بیان کر تب اُس مرد پیر نابینا نے عرض کیا کہ آپ تشریف فرما ہین
جوابدیا کہ ہان مین موجود ہون اُسنے کہا کہ ای میرے ہمدرد میرے مالک و آقا میری یہ حالت ہی کہ مین
یہان سے قریب ایک دیہ ہی وہان رہتا ہون کسی زمانے مین میرے پاس اور میرے باپ دادا کے
پاس بہت دولت تھی یہ حالت تھی کہ دروازے پر ہاتھی بندھے ہوے تھے ہزارون خدمتگار و خادم تھے
باپ کے مرنے ہی وہ دولت بالکل تباہ ہوگئی کیونکہ مجکو جوے اور تماش بینی کا شوق ہوا دوستون
نے ملکر میرے ساتھ دشمنی کی سب دولت تباہ کردی اُسی عالم ثروت مین مین نے اپنی شادی کی تھی
اُس زوجہ سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی کہ وہ عورت جب لڑکی پیدا ہوئی اُسی زمانے مین
جبکہ وہ کوئی سات یا آٹھ ماہ کی تھی مر گئی مین نے اُس لڑکی کی پرورش کو انا نوکر رکھی اب جو زمانہ
گردش کرتا ہی اور افلاس جو آتا ہی تو تھوڑے عرصے مین وہ سب دولت تباہ ہوگئی اب یہ حالت
ہوئی کہ دو دو فاقے ہونے لگے اب وہ لڑکا کوئی دس برس کا ہوا جب فاقے ہونے لگے تو مین نے
یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن بھر گھر سے نکل جاتا تھا اِدھر اُدھر کچھ جا کر مانگ لایا اُسمین بسر کی یہانتک
کہ مین بالکل آنکھون سے بیکار ہوگیا اب کیا کرون یہ ہوتا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہاتھ پکڑ کے تمام
دیہ مین لیے ہوے پھرتا تھا مین بھیک مانگتا تھا اب اُس لڑکے نے بدمعاشی پر کمر باندھی جوان ہوگیا
اب میری نہین سُنتا ہی اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ صبح ہوئی نکل گیا شام کو آیا اور کہا کہ لاؤ کھانے کو

مین نے کہا کہ کہان سے لاؤن اُسنے جواب دیا کہ جہان سے ممکن ہو مین نے کہا کہ ای فرزند اب تو مین مانگنے بھی نہین جاتا ہون کون لیجائے تو نو دن بھر غائب رہتا ہی اُسنے ای میرے آقا یہ طریقہ کیا کہ کبھی مجکو مارا کبھی بہن کو مارا جو کچھ رکھا ہوا کھا گیا جب مین نے یہ دیکھا کہ اسنے یہ طریقہ اختیار کیا تو مین اس لڑکی کو لیکر نکلنے لگا وہ میرے ہمراہ دن بھر رہتی تھی اسی طور سے دن بھر ہم باپ بیٹی مانگتے تھے اور بسر کرتے تھے وہ مرتد آتا تھا کھا جاتا تھا اور وہ ہی طریقہ اب بھی ہی اب یہ ہوتا ہی کہ لڑکی مجکو صبح کو گھر سے لاکر یہان یا اور کسی مقام پر ایسے کہ جدھر سے لوگ آتے جاتے ہین بٹھا جاتی ہی مین آیند و روند سے کچھ مانگ لیتا ہون اور وہ بھی دیہات مین جاکر مانگتی ہی بس دن بھر مین جو مین اور وہ مانگتے ہین اُسمین بسر کرتے ہین وہ نطفہ حرام شام کو آکر حرام کے لقمے کھاتا ہی اگر نہ دو تو مارتا ہی اب وہ لڑکی جوان ہو گئی ہی اسپر لوگون کی نگاہ پڑتی ہی مگر وہ ایسی صاحب عفت و عصمت ہی کہ اپنی آبرو بچائے ہوئے ہی مین نے یہ خواہش کی کہ اسکا عقد کر دون اب جو لوگون سے کہا تو یہ جواب ملا کہ ہمکو تین ہزار روپیہ دو تو ہم اسکا عقد کرا دین مین نے کہا کہ مین کہان سے لاؤن مین آپ تین تین فاقے کرتا ہون بھیک مانگ کر بسر کرتا ہون ہر ایک نے یہ جواب دیا کہ تمہارے پاس بڑی دولت تھی اور ہی اُسمین سے نکالو مین نے کہا کہ وہ تباہ ہو گئی اُنکو نہ یقین آیا ای بندۂ خداوند مین نے جس سے اس امر کی خواہش کی اُسنے یہ ہی سوال کیا مین مجبور ہو گیا کہ مین نے خبر سنی کہ شہر سمندریہ پر خدا پرستون نے لشکر کشی کی ہی اُنکے مقابلے کے لیے سمند رشاہ کی طرف سے آفاق شاہ مع لشکر کے اس صحرا مین آکر فروکش ہوئے ہین بڑے سخی اور رحم دل ہین بس مین نے خیال کیا کہ ایسے مقام پر جاکر بیٹھو کہ شاید کسی دن اُنکی سواری نکلے اور مین سوال کرون میرا کام ہو جائے اُسدن سے مین اس مقام پر آکر بیٹھتا ہون اس انتظار مین کہ ادھر سے بادشاہ کی سواری نکلے تو مین عرض کرون کہ از برائے خداوند تصویر میری یہ مراد پوری فرمائیے مجکو چار ہزار روپیہ عنایت فرمائیے تاکہ مین اسکی شادی تین ہزار روپیہ دیکر کسی کے ساتھ کر دون اور ایک ہزار روپیہ لیکر برائے تیرت چلا جاؤن خداوندون کے مزار پر جاکر اپنی باقی زندگی بسر کرون تاکہ اس آفت سے جان بچے مجکو یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اس لڑکی کا پاؤن اونچ نیچ مین پڑ جائے تو یہ بھی آبرو جائے ابھی تک ایسی حرکت خاندان مین کسی عورت نے نہین کی بس میری یہ آرزو ہی یہ سنکے اس سردار نے کہا کہ ای بھائی اسقدر تو میرے پاس نہین ہی ورنہ قسم ہی مجکو خداوند تصویر کی مین ضرور دیتا کیونکہ یہ نیک کام تھا مین خود مجبور ہون کیونکہ دس روپیہ ماہواری کا نوکر ہون اُسی مین بسر کرتا ہون ہان سو دو سو کا معاملہ ہوتا تو مین ضرور دیتا چار ہزار کہان سے لاؤن ہان اگر تم میرے ہمراہ لشکر مین چلو تو مین بادشاہ سے تمہاری سفارش کرکے دلا دونگا بلکہ کسی نہ کسی سردار معزز کے ساتھ تمہاری لڑکی کی شادی کرا دونگا یہ جو اُسنے کہا بس اُس مرد پیر نے رو کر کہا کہ افسوس ہی کہ مین تو جا نہین سکتا ہون اگر آپکے ہمراہ چلا جاؤن اور وہ لڑکی یہان آکر مجکو نہ پائے تو اپنی حالت تباہ کرے یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالے کیونکہ مجھسے محبت کرتی ہی آکر دیکھ جاتی ہی ابھی تو آپکے آنے کے قبل آئی تھی یہ روٹی کی ٹوکری میرے پاس رکھ گئی ہی اب پھر مانگنے گئی ہی یہ تو اُسکی حالت ہی ورنہ مین ضرور آپکے ہمراہ چلتا اُس سردار نے کہا کہ اچھا تم ٹھہر و مین بھی ٹھہرا جاتا ہون جب وہ آئے گی اُسکو ہمراہ لینا اور لشکر مین چلنا اُسنے جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین جوان لڑکی کو لشکر مین لیجاؤن اور اپنی آبرو دون کیونکہ لشکر کے لوگ بڑے حرام زادے ہوتے ہین خداوند اُنسے بچائین ایسی حالت مین کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین جوان لڑکی کو لیکر آپکے ہمراہ چلون

اگر آپ سے ہو سکے تو آپ مجکو اسی مقام پر لا کر رحمت فرمائیے چونکہ اُس سردار کو اُسکے حال پر رحم آیا تھا اور یہ خیال
دلمین کیا تھا کہ کسی صورت سے اگر ممکن ہو تو بادشاہ سے سفارش کر کے روپیہ تین ہزار یا چار ہزار دلادون
اگر ہو سکے تو کسی سردار کے ہمراہ اسکا عقد بھی کرا دون اس خیال سے اُسنے کہا جب اُس پیر نے یہ جوابدیا
کہ مین جوان لڑکی کو لیکر نہین جا سکتا ہون کیونکہ بڑے کے لوگ بہت خراب ہوتے ہین اُسکا جواب
اُسنے یہ دیا کہ ای مرد پیر میرا یہ منشا تھا کہ اگر تم چلتے بادشاہ تمھارا حال دیکھتا اور سردار بھی تو یقین تھا
کہ صرف بادشاہ نہ دیتا اور سردار بھی دیتے تیری چار ہزار کی خواہش تھی سات آٹھ ہزار جمع ہو جاتا اگر
مین جاکر بادشاہ سے عرض کرونگا اول تو یقین نہ آئیگا شاید یقین بھی آیا تو دو چار سو دیدے کیونکہ وہ
رحم دل تو بہت ہین تمھارا کام نہ نکلا اور میرا کلام رائگان گیا اور کچھ کام نہوا دوسرے یہ لوگ خیال کرین
کہ اس سردار نے اپنے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اسی فقرے سے ملجائے مگر وہ بھی نہ ملا سبکی نگاہ مین حقیر ہون
تمکو یہ جو خیال ہی کہ جرگے کے لوگ بہت خراب ہوتے ہین تو میرے جرگے کے لوگ اور اس لشکر کے لوگ
ایسے نہین ہین کیونکہ یہ بادشاہ بہت عادل اور منصف ہی اسکا انصاف یہ ہی کہ کسی پر ظلم نہین کرنے
دیتا ہی بس اگر تم چلوگے تو تمھارا حال معلوم ہوگا سب کو ترس آئیگا آئندہ تمکو اختیار ہی اُس مرد پیر نے
یہ جوابدیا کہ اچھا وہ لڑکی آے اور مین اُس سے یہ حال کہون اگر وہ بھی چلنے پر راضی ہوگی تو مین چلا چلونگا
آپکے ہمراہ یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک طرف سے صدا آئی کہ آج تو خوب مال مارے بڑی دولت ہاتھ آئی
لاؤ مجکو بھی دو وہ سردار ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اُس مرد پیر نے کہا کہ دیکھیے وہ حرام زادہ آگیا
اُسنے جو دیکھا کہ آپ میرے پاس کھڑے ہوے ہین ضرور سمجھا تمکو کچھ ملا ہوگا چلکر تو اُس سردار نے
کہا کہ کون اُس مرد پیر نے کہا کہ وہی میرا لڑکا ہی یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھا ایک جوان بہت موٹا تازہ
قد آور ایک ساری باندھے ہوے کرتا پہنے ہوے سر پر منڈاسا بندھا ہوا ہاتھ مین ایک موٹا سا
لٹھ آکر اُس مرد پیر کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ جو کچھ تیرے پاس روٹی ہو مجکو دے اور جو کچھ اسنے
ملا ہو وہ دے کہ مین قرضدار ہون اگر یہ سنکے اُس مرد پیر نے کہا کہ کیون مجھپر ظلم کرتا ہی میرے حال پر
رحم کھا ارے مجکو کچھ نہین ملا ہی روٹی تو موجود ہین دریافت کرے ہان تیری بہن یہ ٹکڑے مانگ کر
رکھ گئی ہی اگر تیرا جی چاہے انکو کھالے اگر بہت بھوک لگی ہو اُسنے جوابدیا کہ کیون مجھ سے نقرہ کرتا ہی
اگر یون نہ دیگا تو زبردستی چھین لونگا یہ کہکر اُسکے برابر بیٹھ گیا جو ٹکڑے تھے کچھ تو کھالیے اور
کچھ باندھ لیے اور کچھ جنگل مین پھینکدیئے کہا کہ آج تو بھوکا مر اور کیون مرنے لگا تیرے پاس تو
روپے ہونگے یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ لا مجکو بھی دے نہین تو تیری آج ہڈی پسلی توڑ ڈالونگا
وہ مرد پیر دوہائی دینے لگا انبوا انکو ترس آیا اور کہا کہ ای بھائی قسم ہی مجکو خداوندی کی کہ جو
مین نے کچھ بھی دیا ہو کیون اس بیچارے پر ظلم کرتے ہو یہ سن اسکا اور یہ حالت اسکی نہین ہی کہ کما کر تمکو
دے بلکہ اب تمکو لازم ہی کہ تم اسکے حال پر رحم کھا کر اسکی زندگی بسر کرنے کی صورت کرو شاباش ہی اُس
عورت کو کہ عورت ذات ہو کے وہ اسقدر باپ کی پرورش کرتی ہی اور تمسے یہ بھی نہین ہو سکتا ہی بلکہ
اور تم ظلم کرتے ہو اُسنے یہ سنکے جوابدیا کہ آپ اس امر مین نہ بولین یہ اسی قابل ہی اسنے کیون ایسے فعل کیے
کہ ہزارون روپیہ کی دولت تباہ ہوئی کیون نہ انجام کا خیال کیا ایسے کی یہ ہی سزا ہی اور وہ تو اسکی کمائی کا
ٹھیکرا ہی اُسکو آوارہ کر رکھا ہی اُسکی شادی نہین کرتا ہی ہر ایک سے اُسکے بہانے سے روپیہ لیتا ہی
اور اس حالت مین بھی قمار خانہ مین جاکر قمار بازی کرتا ہی اور ہارا آتا ہی یہ کہو کہ وہ خود اپنی ذات سے

نیک ہی ورنہ ابتک کب کی ناک کٹ چکی ہوتی پھر کیون نہ مین ظلم کرکے لون جب مین نے یہ طریقہ دیکھا مین نے
تہدیہ ہے پر کمر کسی مین بھی دن بھرا دھرا دھر پھرنے لگا اور جو کچھ ملا کھا گیا بڑا غضب یہ ہی کہ مین نے جو کئی مرتبہ
کہا کہ اسکی شادی کردے تو جوابدیتا ہی کہ مین خود اپنے تصرف مین لاؤنگا کئی مرتبہ اُس سے کہا اُسنے انکار کیا
یہ بڑا مکار ہی یہ جو اُس جوان نے کہا اُس مرد پیر نے اسکے جواب مین کہا کہ او ناشدنی تو غارت ہو اور مین بھی
جو ایسا خیال بھی دل مین ہو مین نے تو خود کئی مرتبہ اس امر کی تجھ سے درخواست کی کہ بیٹا نوکری کرو اور کچھ روپیہ
پیدا کرکے بہن کی شادی کردو تو نے جوابدیا کہ ہمکو کیا غرض اُسکا جسکے ساتھ جی چاہے گا اپنی آپ شادی کرلیگی
مین کہان سے لاؤن تم ہی نکالو اور جو لوگ راضی بھی ہوے تو تو نے یہ کیا کہ یہ فلان سے پھنسی ہی اور فلان کے
ساتھ آشنائی کی ہی یہ خراب ہی جب اُنھون نے دریافت کیا تو غلط نکلا تو نے یہ اُنکو پٹی پڑھائی کہ یہ مفلس نہین ہین
اُنکے پاس دولت ہی یہ یہ چاہتے ہین کہ اس لڑکی کو کسی کے ساتھ پھنسا کر خود اُس روپیہ پر قابض ہو جاؤن خوب
قماربازی کرون چنانچہ وہ لوگ انکار کرنے لگے ہر ایک تین ہزار روپیہ طلب کرنے لگا تو اتنا بڑا بے غیرت ہی
کہ ناکتخدا لڑکی کو عیب لگاتا ہی اور اپنی زبان سے ہر ایک سے بیان کرتا ہی اور پھر یہ باتین بناتا ہی جا دور ہو
میرے پاس سے تیرا منھ کالا ہو یہ جو اُس مرد پیر نے کہا اُس جوان نے جوابدیا کہ کیون قضا آئی ہی اپنی زبان کو
روک مین یہ نہ خیال کرونگا کہ تو باپ ہی سینے پر چڑھکر تیرا دم نکال لونگا تو نے ضرور فقرہ دیکر انسے کچھ حاصل کیا ہی کیونکہ
یہ مرد با مروت اور صاحب رحم معلوم ہوتے ہین یہ سُنکے وہ مرد پیر رونے لگا اور کہا کہ جو تیرا جی چاہے میرے
ساتھ سلوک کر یہ تو مجکو یقین ہو گیا کہ آج میری قضا ہی وہ جوان یہ کہکر چلا کہ مین آج تجکو زندہ نرکھونگا ضرور
مار ڈالونگا جب تک تو زندہ رہے گا اُس چھوکری کا کوئی سلسلہ نہوگا ان روپون نے جو کہ تجکو ان
مرد آدمی نے دیئے ہین تیری جان لی جب اُنھون نے دیکھا کہ یہ جوان بہت زبردست ہی اور وہ مرد پیر
نابینا ہی انکو تو اُسکے حال پر ترس آچکا تھا کہا بھائی اسپر رحم کر مین نے ایک پیسہ نہین دیا ہی بلکہ لو تم مجھ سے
دس روپیہ لو اور اسکی جان چھوڑ دو اسنے کہا کہ لائیے مجکو اس سے کیا غرض روپیہ سے غرض ہی
یہ کہکر اُنکے پاس آیا اُنھون نے دس روپیہ جیب سے نکالکر اُسکو دیئے اُسنے لیے اور اُس مرد پیر کی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ سُنا بڑے میان جو کچھ تمکو انسے ملے اُسمین میرا بھی حصہ ہی مین ضرور تمسے لونگا یہ کہکر
خم بجاتا ہوا چلا گیا جب وہ چلا گیا تو اُس نابینا نے کہا کہ کیا وہ حرامزادہ گیا اُن سردار نے جوابدیا
کہ ہان گیا مرد پیر نے کہا کہ آپ تشریف رکھتے ہین خداوند تصویر آپکے عالی عالی مراتب کرین بادشاہ کا
آپ پر بہت پیار ہو کوئی مرتبہ عالی مرحمت فرمائین کہ آپنے اسوقت میری جان بچائی ورنہ وہ مجکو ضرور
مار ڈالتا آپنے اُسکی حرکت دیکھی پہلے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ تم اس فقرے سے روپیہ لیکر قماربازی کرتے ہو
کہ مین لڑکی کی شادی کرونگا اور خود اپنے تصرف مین لانے والے ہو اس سے یہ غرض تھی کہ جب مین یہ کہونگا
تو جو آپ نے دیا ہوگا وہ آپ کہدینگے کہ ہان مجھ سے بھی یہ ہی فقرہ کرکے لیا ہی مگر آپ نے کچھ دیا نہ تھا
جو آپ فرماتے دوسرے آپکو میرے حال پر رحم آگیا تھا یہ جو اُس مرد پیر نے کہا اُنھون نے جوابدیا کہ تمھارا لڑکا بڑا شہدا
اور شور پشت ہی اُسنے جوابدیا کہ آپنے ملاحظہ فرمالیا یہ ہی ناشدنی بہن کی شادی نہین ہونے دیتا ہی پہلے تو اُسکو
بدنام کیا کہ یہ بد ہی جب دیکھا کہ لوگ اسپر بھی راضی ہین اور اُسکا حال سب پر ظاہر ہو گیا کہ یہ بد نہین ہی تو
پھر یہ کہدیا کہ انکے پاس روپیہ ہی جب تک اسقدر روپیہ نہ لے لینا اسوقت تک شادی نہ کرنا بس ہر ایک پھر جاتا ہی اُس
سردار نے کہا کہ تم لشکر مین چلو یہ وہان آکر اسقدر شورے پشتی اور بے تمیز ظلم نہ کرنے پائیگا اور تمھاری آرزو بھی پوری
ہوگی لڑکی بھی تمھاری اپنے گھر کی ہو جائیگی اُسنے جوابدیا کہ اگر آپکی عنایت ہوگی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُس سردار نے دیکھا

کہ ایک طرف سے ایک ماہ چار دہ چلی آتی ہی اسقدر حسین ہی کہ اُسکا حسن زاہد فریب و عابد کش ہی یہ کہتی ہوئی
کہ ابا باکیا تمنے بھیا کو دس روپیہ دیے ہین مین جو بازار مین مانگ رہی تھی تو بھائی ملے اُنھون نے کہا کہ تو
کیون مانگ رہی ہی ابھی مین بڑے میان پاس گیا تھا ایک سردار انکو پچاس روپیہ دے گیا ہی دیکھ انہین سے
انھون نے دس روپیہ مجکو بھی دیدیے بلکہ مجھسے کہا تھا کہ اپنی بہن سے نہ کہنا اُسکو بھیجدینا مین اُس سے یہ کہونگا کہ ایک سردار
مجکو کچھ روپیہ دے گئے تھے جنمین سے تمھارے بھائی دس روپیہ لیگئے اب یہ باقی ہین مین بیس روپیہ اسکو دونگا اور
بیس روپیہ اپنے پاس رکھونگا کہ شاید مرجاؤن تو اُسوقت میری موت تو نہ خراب ہو مردہ تو اٹھ جائے اگر اُس سے یہ کہونگا
کہ چالیس ہین تو وہ مجھسے لیکر اپنے یارون کو کھلا دے گی بہن باپ کا تیری طرف سے یہ خیال ہی کہ تو خراب ہوگئی ہی تیری
عصمت کی تو قسم کھائے گیون بابا ین نے تمھارے ساتھ ایسی کی ہی کہ جو تم مجھ سے ایسے خیال کرتے ہو افسوس کیا کہون جو مجکو
اسوقت صدمہ ہی اس صدا پر اُس سردار نے پلٹ کر دیکھا تھا تو یہ نظر آیا تھا کہ ایک لڑکی کوئی برس تیرہ چودہ کی سینے پر
جوبن کا ابھار عارض گلنار ابروے خمدار گیسوے پیچدار ایک کہنہ دوپٹہ اوڑھے ہوے پھٹی سی کرتی پہنے ہوے کہ
جابجا سے جسم دکھائی دیتا ہی اسکو چھپاتی ہوئی لہنگے مین ہزارون پیوند لگے ہوے چلی آتی ہی باوجود اس بے سامانی پر
وہ اسکا حسن ہی کہ ہر ایک دیکھکر بیقرار ہوجاتا ہی اسنے دیکھکر اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دلمین کہا کہ کیا قدرت ہی خداوند تصویر
کی کہ ایسے حسین بھی ہوتے ہین کہ اس مفلسی اور بے سامانی پر یہ حسن کا حال ہی کہ دل بیقرار ہوا جاتا ہی اسکی تو ہزارون
خواہش کرتے ہونگے ضرور کوئی نہ کوئی معزز سردار اسکی خواہش کرے گا اگر میرے ساتھ راضی ہو تو مین خود عقد کرلون
مگر ابھی جو کہونگا تو یہ فرنٹ ہوجائیگا لشکر مین جالے اور بادشاہ کا سامنا ہولے تو پھر مین درخواست کرونگا یہ تو
یہ خیال کر رہا تھا اور اُسکی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ایک مرتبہ اُس پیر مرد کے قریب آکر بیٹھی اور کچھ ٹکڑے روٹی کے
اور کچھ آٹا نکالکر اسکو دیا اور کہا کہ ہم تو یون زندگی بسر کرین اور آپکے یہ خیال ہون آپ کیا کرین یہ اپنا
مقدر اور قسمت کی خوبی ہی اگر یہ نہوتا تو کیون مان مرجاتی اور یہ تباہی آتی وہ پیر مرد یہ سُنکے رونے لگا
اور کہنے لگا کہ اے جان پدر یہ سب اُسکا فقرہ ہی اُسنے دروغ کہا ہی بھلا میرے پاس چالیس روپیہ
ہوتے اور مین اُسپر ظاہر کرتا اور وہ میرے پاس چھوڑ جاتا میرا گلا گھونٹ کرنے جاتا تم خیال کرو کہ
جب وہ روٹی کے ٹکڑے زبردستی لیجاتا ہی تو روپیہ رہنے دیتا یہ جو میرے سامنے کھڑے ہین تو نے
دیکھا ہوگا یہ ادھر سے جاتے تھے مین فلک کی شکایت کر رہا تھا آپ کو رحم آیا میرے پاس آئے
مجھ سے حال دریافت کیا مین نے پورا پورا حال بیان کیا یہ لشکر آفاق شاہ کے سوارون کے جمعدار ہین
انکو ترس آیا انھون نے فرمایا کہ میرے ساتھ لشکر مین چلو مین تمھاری خواہش کے موافق بادشاہ سے
دلا دونگا مین انسے باتین کر رہا تھا کہ تیرا بھائی آکر پہونچا میرے اوپر ظلم کرنے لگا سب روٹی کھا گیا
باقی جو بچی اُسے لے گیا جب میرے اوپر زیادہ بدعت کی تو انکا خدا وند بھلا کرین انھون نے دس روپیہ
دیکر میری جان بچائی تمسے اُسنے جا کر یہ فقرہ کیا دریافت کرو کہ مین جھوٹا نہین ہون اے جان پدر میرا تیرے سوا
کون ہی جو مین تجھسے پوشیدہ کرتا اور تیری نسبت یہ گمان کرتا تیرے سبب سے تو میری زندگی ہی
یہ جو اُس مرد پیر نے اُس سے کہا اُسنے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ کون ہی اب جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک جوان
مرکب پر سوار کھڑا ہی گو کہ یہ اُس پیر مرد کے کہنے سے مرکب پر سے اُتر کر بیٹھ گیا تھا مگر جب دیر ہوئی تو پھر
مرکب پر سوار ہوگیا یہ مرکب پر سوار اُسکو دیکھ رہا تھا اُس نازنین نے جبکہ یہ آئی تھی تو اسنے
اُسے دور سے دیکھا تھا کہ کوئی کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی یہ اس طور سے وہان سے آئی کہ یہ ثابت ہوا
کہ اسنے نہین دیکھا جب اُس مرد پیر نے کہا تو اسنے سر اٹھا کر دیکھا اور کہا کہ کیا یہ ہی کہتے ہین کہ

تم میرے ساتھ لشکر مین چلو پھر آپ کیون نہین جاتے ہین اُس مرد پیر نے جواب دیا کہ مین اس سبب سے نہین
جاتا ہون کہ بدون تیرے نہین جاؤنگا کیونکہ تیرا کوئی سہارا نہین ہی شاید میرا آنا آج نہو تو پریشان ہوگی
دوسرے تنہا گھر مین رہیگی تیرے بہت سے دشمن ہین اور تیرا بھائی تیرا خود دشمن ہی ایسی حالت مین کیونکر
تجکو چھوڑکر جا سکتا ہون اور تو مجھ سے محبت بھی کرتی ہی اور مین تجھسے تیری مفارقت ایکدم کی مجکو ناگوار ہی
ہان اگر تو چلے تو کیا مضائقہ ہی اُسنے جواب دیا کہ بابا میری یہ حالت نہین ہی کہ اتنے بڑے لشکر مین جا سکون کیونکہ
میرے تن پر پورا کپڑا تو سالم نہین شہر مین کیونکر چلون اُس سردار نے یہ سُنکے جواب دیا کہ اے لڑکی تو اسکا
خیال نہ کر کہ کوئی تیرے اوپر کچھ اعتراض کرے ہر ایک کو تیری حالت دیکھکر عبرت ہوگی اُس مرد پیر نے کہا کہ
اے بیٹیا جب فلک کی طرف سے ہمپر مصیبت پڑی ہی تو اور کیا کہا جائے چلو شاید کچھ کام نکلے جب اُس
مرد پیر اور اُس جوان نے یہ کہا تو اُسنے جواب دیا کہ خیر چلیے جو آبرو ریزی مقدر مین ہو اُسکو پورا کرنا ضرور
ہی شاید مصیبت کٹجائے جو جو مصائب باقی ہین وہ سب گذر جائین جب اُسنے یہ جواب دیا وہ نابینا اُٹھا
لکڑی ہاتھ مین لی اُس لڑکی نے ہاتھ پکڑا وہ سردار مرکب بڑھا کر چلا آگے آگے وہ سردار عقب مین
وہ نازنین اور نابینا چلے آتے تھے یہانتک اُس صحرا کو طے کرکے لشکر مین آئے جب لشکر مین داخل
ہوے ہر ایک لشکری کی نگاہ اُس لڑکی پر پڑتی تھی چند آدمیون نے آوازے کسے کہ اُس سردار نے
منع کیا وہ لوگ خاموش ہو رہے اُس مرد پیر نے رو کر کہا کہ مین اسی لیے نہین آتا تھا وہ ہی
بےعزتی کی نوبت آئی اُدھر وہ لڑکی رونے لگی کہ ان کلامون کے سُننے کے لیے آپ یہان آئے ہین اُس مرد پیر
نے کہا کہ بیٹیا صبر کر یہ دن بھی نہ رہینگے اسی طور سے سمجھاتا ہوا چلا آتا تھا کہ وہ سردار قریب بارگاہ
پہونچا اندر بارگاہ کے گیا وہان آفاق نے سہ پہر کا دربار کیا تھا سب حاضر دربار تھے کہ یہ سردار
پہونچا مجرا کیا اور ہاتھ جوڑکر عرض کہ یہ غلام شکار کو گیا تھا شکار سے واپس آتا تھا کہ راہ مین
ایک درخت کے نیچے ایک نابینا بیٹھا ہوا تھا اور سوال کر رہا تھا مجکو اُسکے حال پر رحم آیا مین نے جاکر
اُس سے حال دریافت کیا پس اُس سردار نے سب حال اُس سے جو کہ سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ
مین اُسکو لیکر آیا ہون وہ نازنین بہت خوبصورت ہی اس عالم مین وہ حسن ہی کہ جسکا ذکر نہین ہو سکتا ہی
اگر اجازت ہو تو طلب کرون ذرا ملاحظہ فرمایئے مین نے اُس سے اقرار کیا ہی کہ مین بادشاہ سے تیری خواہش
کے موافق روپیہ دلوا دونگا بلکہ اور سب سردار بھی دینگے لہذا مین اُسکی سفارش کرتا ہون وہ ضرور
لائق رحم ہی بلکہ مین نے یہ بھی اقرار کیا ہی کہ کسی نہ کسی معزز سردار کے ساتھ عقد کرا دونگا یہ جو اُس سردار
نے عرض کیا آفاق نے حکم دیا کہ بُلا لو بس یہ سُنکے اُس سردار نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ باہر جو
نابینا اور ایک لڑکی کھڑی ہوئی ہی اُسکو اندر لے آؤ کیونکہ جب یہ اندر جانے لگا تھا تو کہہ گیا تھا کہ تم
یہان ٹھہرو مین بادشاہ سے عرض کرکے طلب کرتا ہون بس وہ چوبدار باہر آیا اور کہا کہ اُس مرد پیر کو
بادشاہ نے طلب فرمایا ہی یہ سُنکے وہ لڑکی اُسکا ہاتھ پکڑکر اندر بارگاہ کے ہمراہ اُس چوبدار کے آئی جب اندر بارگاہ
کے آئی اُسکے روے روشن کی ضو سے بارگاہ روشن ہوگئی ہر ایک کی نگاہ کے نیچے ایک برق چمک گئی سب نے
سر اُٹھاکر دیکھا کہ ایک پری یا حور عجب حالت سے ایک مرد پیر کے ہاتھ کو پکڑے ہوے چلی آتی ہی اُسکو دیکھکر سب
حیران ہوے ہر ایک نے اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھا اُسکی مژگان ایسی تھین کہ ناوک دلدوز تھین ابرو براے عاشقان شمشیر بران
کا طریقہ رکھتے تھے وہ اُسی طور سے سر جھکائے ہوے باپ کا ہاتھ پکڑے ہوے چلی آتی تھی کہ قریب تخت لاکر
اُس چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کو سلام کرو اُس مرد پیر نے سلام کیا اُس نازنین نے بھی بسبب شرم و حیا

کے نیچی نیچی نگاہوں سے آفاق کی طرف دیکھکر سلام کیا اُس اپنے بیٹھے ہوئے ڈوپٹہ سے اپنے کو پوشیدہ بھی کرتی جاتی تھی اور اپنا مُنھ بھی چھپاتی جاتی تھی مگر اس انداز سے کہ ہر ایک کے دل پر ایک برچھی لگتی تھی وہ آہستہ سے اُف کرکر رہجاتا تھا کہ اُس چوبدار نے اُس مرد پیر سے کہا کہ جو کچھ عرض کرنا ہو عرض کرو بادشاہ تمھاری طرف مخاطب ہین اُس مرد پیر نے اُس نازنین کا ہاتھ پکڑکے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اسکا عقد کر دون مجکو چار ہزار روپیہ ملجائے وہ ہی تقریر جو کہ اُس سردار سے بیان کی تھی وہ آفاق کے روبرو بیان کی یہ جو اُسنے بیان کیا آفاق نے جواب دیا کہ تم پریشان ہو تمھاری آرزو پوری ہوئی مین تمکو پانچ ہزار روپیہ دونگا اور اس لڑکی کی شادی بھی کسی اپنے سردار کے ساتھ کر دونگا تم اطمینان رکھو بس ہر ایک سردار نے قصد کیا کہ ہم عرض کرین کہ ہمارے ساتھ شادی کر دیجائے ہم اسکو بہت اعزاز سے رکھینگے مگر ہر ایک نے یہ دیکھا کہ خود بادشاہ کی نگاہ اُسکی طرف ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے آفاق نے اس نازنین کو دیکھا ہی اُسوقت سے اسکا قصد ہی کہ مین اپنا عقد اسکے ساتھ کرون مگر بسبب اپنی زوجہ کے خوف کے زبان سے نکال نہین سکتا ہی اُسکی زوجہ اسکے طریقہ سے سمجھ گئی اپنے دلمین کوس ہی ہی اور اُس سردار کو بُرا بھلا کہہ رہی ہی کہ یہ کہان سے موا ایک آفت لیکر آیا کہ جسکے سبب سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ میرا گھر برباد ہو خداوند تصویر اسکو جلد غارت کرین مین خیال کرتی ہون کہ یہ میری سوت ضرور ہوگی میرے خوف سے بادشاہ اپنے دلکی حالت کو ظاہر نہین کرتے ہین تا بکے آج نہین کل ظاہر کرینگے ادھر آفاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اس نازنین کو اپنی خدمت مین رکھو اسکو تعلیم کرو اور اُس نازنین کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم ملکہ کی خدمت مین رہوگی اُسنے شرماکر جواب دیا کہ جی ہان مگر ایک طور سے مین رات کو اپنے باپ کے پاس رہونگی دن بھر جہان جی چاہے آپکا یا ملکہ کا مجکو رکھین کیونکہ مین اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی ہون پانی پلاتی ہون رات کو پاؤن دباتی ہون جب اُنکو نیند آتی ہی بس شام کو جایا کرونگی صبح کا کھانا کھلاکر چلی آیا کرونگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اُسکی خدمت ملازم کرینگے اُسنے جواب دیا کہ میرا دل نہ مانے گا بادشاہ نے کہا اچھا بس اُسوقت حکم دیا کہ پانچ توڑے اس مرد پیر کو لاکر دو اور ایک خیمہ اسکے رہنے کے لیے درست کر دو دو پلنگ اُسمین لگا دو اور سب سامان راحت مہیا کر دو یہ جو حکم دیا بس اُسیوقت توڑے لاکر اُسکو دیے پھر تو ہر ایک سردار نے دیا اُسکے پاس قریب پانچ ہزار کے اور جمع ہوگیا جیسی لیاقت جس سردار کی تھی بادشاہ نے حکم دیا کہ اس مرد پیر کو ایک جوڑا کپڑے کا دو اور ایک جوڑا اس لڑکی کو اور کل سے یہ محل مین دن بھر رہا کرے اور شام کو اپنے باپ پاس چلی آیا کرے اسوقت تو یہ اس خیمہ مین جائے جو کہ اُنکے قیام کے لیئے مقرر ہوا ہی بس وہ نازنین اور مرد پیر بہت خوش ہوئے اور ہزارون دعائین بادشاہ و ملکہ کو دین اتنے عرصے مین ایک خیمہ درست کر دیا گیا اُنکو دربار سے لاکر اُس خیمے مین بٹھا دیا دونون جوڑے لاکر دیئے اُسنے بھی بدلا اور اُس نازنین نے بھی اب باطمینان بیٹھے باپ نے لڑکی سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے دن پھر گئے زمانہ مصیبت کٹ گیا اُسنے جواب دیا کہ جی ہان طریقے سے تو ثابت ہوتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر بعد جانے اُس نازنین و مرد پیر کے ہر ایک نے قصد کیا کہ بادشاہ سے عرض کرین مگر اپنے دل مین خیال کیا کہ ابھی موقع نہین ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی جب بادشاہ کسی سے ارشاد کرینگے اُسوقت دیکھا جائیگا ادھر آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ای ملکہ تم اسے اچھے طور سے رکھنا یہ بڑی صاحب لیاقت اور صاحب سلیقہ معلوم ہوتی ہی مین کسی نہ کسی کو تجویز کرکے اسکا عقد کر دونگا اُسنے جواب دیا کہ مین نے پہلے ہی خیال کیا تھا کہ آپکی اسپر نگاہ پڑی ہی اس سے کیا حاصل کہ آپ پوشیدہ کرتے ہین یہ فرمائیے کہ اپنا قصد خود عقد کرنے کا ہی مین دیدہ و دانستہ اپنا گھر برباد کر دون بادشاہ نے کہا کہ ملکہ یہ تمھارا خیال خام ہی

بھلا مین تم ایسی زوجہ کی موجودگی مین اور عورت کرونگا تمھارے تو تلوے کی وہ برابری نہین کرسکتی ہی آسنے
جواب دیا کہ وقت پر اسکا جواب دیا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی خیر جو آپنے حکم دیا ہی مین اسکی تعمیل کرونگی بعد تھوڑے
عرصہ کے آفاق نے دربار برخاست کیا چونکہ رات ہوگئی تھی ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمہ مین گیا مگر
ہر ایک کو اُسکا خیال تھا کوئی یہ خیال کرتا تھا کہ کسی کو اُس مرد پیر کے پاس روانہ کرون پیام بھیجون کوئی یہ
خیال کرتا تھا کہ خود جاکر پیام دون بہت تو اس خوف سے خاموش ہورہے کہ بادشاہ کی نظر اسپر ہی جو کہ
زیادہ بیقرار تھے اُنھون نے اپنے ملازم خاص کے ہاتھ پیام کہلا بھیجا کہ ای مرد پیر تو اپنی دختر کی شادی
ہمارے ساتھ کردے اُسنے یہ ہی جواب دیا کہ بادشاہ کو اختیار ہی بعض خود آئے یہ ہی سوال کیا اُسنے
وہ ہی جواب دیا آخر مایوس ہوکر چلے گئے قریب پہر رات کے چوبدار نے ایک خوان کھانے کا لاکر دیا
کہ اُس مرد پیر نے کہا کہ رکھ دو وہ رکھکر چلا گیا کہ اُسکے جانے کے بعد اُن دونون نے خوب سیر ہوکر
کھانا کھایا اُسکے بعد پلنگ پر لیٹ رہے جب دیکھا کہ لشکر مین سناٹا ہوگیا تب وہ مرد پیر اُٹھا
اور رو رو کے توڑے نذر زنبیل کرنے لگا کہ اُس نازنین نے کہا کہ استاد میرا بھی حصہ ہی مین بھی جان پر کھیل کر
آیا ہون خواجہ نے کہا کہ برق تو کہان ہی کہ وہ نازنین اُٹھی کہ اُستاد مین ہون آپکا برق خادم راوی نے
یہ بیان کیا ہی جب صاحبقران نے آفاق کی بہت تعریف فرمائی اور اُسکے قتل ہونے کا افسوس کیا اُسوقت
خواجہ نے بھی افسوس کیا تھا اور اس خیال سے یہ کہا تھا کہ اُسپر عیاری نہین ہوسکتی ہی کہ شاید کوئی
لشکر کفار کا جاسوس یہان موجود ہو اور خواجہ نے اُسیوقت تصور کرلیا تھا کہ عیاری کرونگا بس جب
دربار برخاست ہوا یہ عیاری سوچکر اور نابینا بنکر اُس درخت کے سایہ مین آکر بیٹھے تھے اُنھون
نے اور کچھ سوچا تھا یہ خیال کرکے بیٹھے تھے کہ کوئی ادھر سے جائیگا اُس سے وہ ہی تقریر جو کہ
بیان کی تھی بیان کرکے اور کمند کے ذریعے سے گرفتار کرکے اُسکی صورت بنکر دربار مین جاؤنگا
جب وہان پہونچ جاؤنگا تو دوسری عیاری کرونگا اسی منشے سے اُنھون نے اُس سردار کو ٹھہرایا تھا مگر
عیاری دوسری ہوگئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ چلے تھے تو برق و چالاک بھی چلے تھے یہ اُسوقت
اُس مقام پر پہونچے جب خواجہ اُس سے گفتگو کررہے تھے برق و چالاک نے سُنی چالاک تو لڑکا بنکر
آیا اور دس روپیہ لیگیا برق نازنین کی شکل بنکر آیا یہ بھی مثل برق اول کے عورت خوب بنتا ہی بس جب برق
نے کہا کہ اُستاد مین ہون تو خواجہ نے جواب دیا کہ بیٹا خوب پہونچے بیان کرو کیونکر آئے برق نے عرض کیا کہ اُستاد
جب آپنے یہ فرمایا کہ اُسپر عیاری ہونا غیر ممکن ہی ہم سمجھ گئے کہ آپ ضرور عیاری کرینگے جب دربار برخاست ہوا
ہم آپکے خیمہ مین گئے آپکو نہ پایا بس خیال کرلیا کہ آپ فکر عیاری مین گئے ہین بس مین اور چالاک دونون چلے کہ آپکو
تلاش کرین جب اُس صحرا مین پہونچے آپکو ہمنے پہچان لیا کہ آپ نابینا بنے ہوئے ہین اور اُس سے کلام کررہے ہین ہمنے
سب تقریر سُنی بس ہمنے اور چالاک نے صلاح کی کہ اُستاد کی بات بنانا چاہیے بس چالاک تو لڑکے کی صورت بنکر آئے اور
وہ تقریر کرکے دس روپیہ لیگئے مین لڑکی کی صورت بنکر آیا خدا نے یہانتک تو پہونچایا ہی اب جو تدبیر آپنے خیال کی ہی وہ کیجئے
خواجہ نے کہا کہ ای برق تم میری صورت پیر مرد کی بنکر پلنگ پر لیٹ رہو جب صبح ہو تو غل مچانا کہ کوئی میری لڑکی کو رات کو بھگا لیگیا
اور سب روپیہ بھی لیگیا مین تو لٹ گیا خوب شور و غل کرنا رونا پیٹنا اپنی حالت تباہ کرنا مین جاتا ہون عیاری کرکے
آفاق کو بیہوش کرتا ہون صبح کو اُسکی صورت بنکر تخت پر بیٹھونگا تم میرے پاس آکر فریاد کرنا پہلے تو مین بہت کچھ
سمجھاؤنگا تم نہ ماننا آخر کو مین تمکو دس ہزار روپیہ دیکر کہونگا کہ تم میرے لشکر سے چلے جاؤ تم کہنا کہ مجکو
اُسی مقام پر پہونچا دیجئے مین چوبدار کو ہمراہ کرکے تمکو اُس مقام پر پہونچا دونگا مگر اُس روپیہ کو امانت رکھنا

جب لشکر مین آؤنگا تو بلؤنگا برق نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے سب روپیہ اور سب اسباب نذر زنبیل کیا اور
اپنی صورت ایک اور تبدیل کی ادھر برق کو پیر مرد بنا کر پلنگ پر لٹا دیا اور قنات چاک کر کے اُس طرف آئے
کہ جہان پر خیمہ آفاق کے آرام کرنے کا تھا اُسدن میان بی بی مین اسبات پر لڑائی ہوئی تھی کہ تم ضرور اس
نازنین کے ساتھ عقد کروگے میری سوت بناؤگے تمھاری نگاہ اُسکی طرف خراب طور سے پڑی تھی آفاق نے
لاکھ لاکھ انکار کیا مگر اُسنے نہ مانا آخر کو آفاق نے کہا کہ ضرور ایسا کرونگا جب تو نہ کرتا تھا اب تمھاری ضد پر
کرونگا بس آفاق اُسدن اپنے خیمۂ خاص مین آرام پذیر ہوا تھا اُسکی زوجہ اپنے خیمے مین خواجہ کو یہ تو معلوم تھا
کہ یہ خیمہ دربار کا ہی اور یہ دیکھے آرام کرنے کا ہی اور یہان شب کو میان بی بی سوتے ہین بس اُس خیمہ مین آئے
سراپچہ چاک کر کے کہ جہان میان بی بی سوتے ہین اُسدن ملکہ نے سب کو رخصت کر دیا تھا کہ مجکو پہرے کی ضرورت
نہین خود بڑی رات تک جاگا کی آخر کو بیخبر سوگئی یہ جو خیمہ مین آئے ملکہ کو تنہا پلنگ پر پایا روشنی بھی کم پائی پہرہ چوکی
بھی نہ دیکھا یہ تھوڑے عرصہ تک ایک مقام پر پوشیدہ کھڑے رہے کہ شاید آفاق رفع ضرورت کو گیا ہوگا جب وہ
نہ آیا تو یہ اُسی سراپچہ کے ذریعے سے باہر آئے اُسکو درست کر کے اُس خیمہ کی طرف آئے جہان آفاق دن کو آرام کرتا تھا اُسکا
سراپچہ چاک کر کے داخل خیمہ ہوے یہان بھی نہ پہرہ پایا نہ باری دار پائے روشنی بھی کم تھی آفاق نے بھی غصے مین سب کو
حکم دیا تھا کہ کوئی ضرورت نہین ہی کوئی تمکو کھا نہ جائیگا بس خواجہ نے قریب پلنگ آکر دوشالا مُنھ پر سے اُٹھا کر اور
کچھ عیاری مین بیہوشی رکھکر اُسکی ناک کے پاس لگائی کہ اُسنے اوپر کا دم کھینچا کہ بیہوشی دماغ پر چڑھ گئی اُسکو چھینک
آئی وہ بیہوش ہو کر رہ گیا بس خواجہ نے اُسکی زبان مُنھ سے نکالکر سوزن ذی پشتارہ باندھکر نذر زنبیل کیا
اور آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوے اور اُس پلنگ پر لیٹ رہے کہ وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی
آفاق بیدار ہو کر امور ضروری سے فراغت کر کے دربار مین آیا ملکہ بھی آئی سب سردار حاضر ہوے
دربار آراستہ ہوا آفاق نقلی تخت پر متمکن ہی اُسکی زوجہ اُسکے برابر بیٹھی ہوئی ہی کہ اُدھر وہ مرد پیر
جو کہ نقلی تھا ایک مرتبہ بیدار ہوا آواز دی کہ بٹیا بٹیا مجکو مُنھ دھونے کو پانی دو آواز نہ آئی تھوڑی
دیر ٹھہر کر پھر صدا دی پھر آواز نہ آئی ابتو اُسنے شور کیا ہی ہے مین لٹ گیا میری لڑکی مجھ سے چھٹ گئی
یہ جو اُسنے رو کر کہا جو لوگ کہ باہر تھے وہ اُسکے رونے کی صدا سُنکے اندر آئے دیکھا کہ پیر مرد رو رہا ہی
ایک آفت برپا کر رہا ہی اُنھون نے کہا کہ کیون پیر مرد کیا ہوا کیون روتے ہو اُسنے گریہ کو ضبط کر کے
کہا کہ مین نے یہان آکر اپنی لڑکی کو اپنے ہاتھ سے کھویا کوئی نہ کوئی ضرور اُسکو لے گیا دیکھو روپیہ بھی
ہی یا وہ بھی نہین ہی اُنھون نے کہا کہ روپیہ کہان رکھا تھا کہا کہ زیر پلنگ اُنھون نے جوابدیا کہ
نیچے پلنگ کے ایک حبہ بھی نہین ہی روپیہ کے توڑے تو بڑی چیز ہین یہ جو اُنھون نے کہا کہ روپیہ نہین ہی ابتو
وہ پیر مرد سر پیٹنے لگا اور تڑپنے لگا اور کہنے لگا کہ کوئی لڑکی کو بھی لے گیا اور روپیہ کو بھی مین اسی سبب
سے تو لشکر مین آتا نہ تھا مین تو جانتا تھا کہ میری لڑکی کو کوئی نہ کوئی ضرور لیجائیگا کیونکہ وہ خوبصورت
تھی مگر مین نے اُسنے کہا اُنھون نے کہا کہ ہمارے لشکر کے لوگ ایسے نہین ہین جب سے ہم لشکر مین آئے
تھے اُسیوقت لوگ آوازے کسنے لگے تھے آخر انجام یہ ہوا کہ لڑکی کو لے گئے مین تو اپنی جان دونگا مین اس
لشکر مین آکر لٹ گیا تباہ ہو گیا واہ کیا بادشاہ عادل اور منصف ہی لشکر مین سب بدمعاش جمع کر رکھے
ہین کہ جو کسی کی بہو بیٹی کو نہین چھوڑتے ہین آج تک اُسنے ایسی حرکت نہین کی چودہ برس کی ہونے کو
آئی ہزارون نے خواہش کی مگر ایک کو قبول نہ کیا نہ معلوم کیا بجوگ پڑا کیونکر اُسکو لے گئے یہ کہتا تھا
اور روتا تھا اور پچھاڑین کھاتا تھا یہان تک نوبت آئی کہ اُسنے کئی مرتبہ اپنا سر اُٹھا کر دیدے مارا

کہ سر سے خون نکلنے لگا اور کہا کہ مین اپنی جان ضرور دونگا یہ جو حال اُن لوگون نے دیکھا باہم صلاح کی کہ بادشاہ
کو جا کر خبر کرین کہ یہ کیا ہوا اسکی لڑکی کو کون لیگیا دو ایک آدمی اندر سے باہر آئے اُدھر اسکے رونے کی صدا
بارگاہ مین گئی کیونکہ اسکا خیمہ بارگاہ سے قریب تھا آفاق نے جو سُنی کہا کہ یہ کون رو رہا ہی اس طور سے
تڑپ تڑپ کر خبر تو لاؤ کہ کس پر میرے لشکر مین ظلم ہوا کہ وہ لوگ پہونچے بادشاہ کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور
بڑا غضب ہوا کہ اُس نابینا کی لڑکی کو کوئی رات کو خیمہ سے نکالکر لیگیا اور سب روپیہ بھی لیگیا وہ اسوقت سے
اپنی جان دیئے دیتا ہی ہم جو سوکے اُٹھے اسکے خیمہ سے رونے کی صدا آئی ہم یہ سمجھے کہ شاید پیرمرد مر گیا
اب جو اندر گئے اس خیال سے کہ وہ مر گیا ہی وہ لڑکی رو رہی ہی اُسکو تو زندہ پایا لڑکی غائب تھی ہمنے
جو اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ مجکو کیا معلوم فوراً تلاش کرو روپیہ ہی یا نہین اب جو دیکھا تو روپیہ بھی
ندارد تھا جب یہ سُنا تو وہ تڑپنے لگا رونے لگا ہمنے جو اسکی حالت خراب دیکھی تو آپسے آکر عرض کیا کیا حکم ہوتا
ہی یہ سُنتے ہی آفاق نقلی نے فرمایا کہ اسکو ہمارے پاس لے آؤ کہ ہم ذرا حال تو سُنین ہمکو معلوم ہو کہ جن
لوگون کی یہ حرکت ہی مین تمام لشکر کی تلاشی لونگا ہر ایک کو باندھکر سزا دونگا کیا اندھیر ہی اعلے یہ کونسی
حرکت ہی اب کسی کی بہو بیٹی کا ہے کو لشکر مین رہنے لگی یہ ظلم ہمکو پسند نہین ہی ہر ایک سردار کے حواس
یہ خبر سُنکے جاتے رہے ہر ایک اپنے مقام پر خیال کرنے لگا کہ یہ حرکت کسنے کی اور یہ جرأت کسکی تھی وہ
بڑا چالاک تھا اور بڑا بیخوف تھا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر خیال کر رہا ہی کہ یہ فلان کی حرکت ہی یہ فلان
کی حرکت ہی آفاق نقلی حالت غیظ مین بیٹھا ہوا ہی بند بند کانپ رہا ہی چہرہ سرخ ہی کہ اتنے عرصے مین وہ لوگ
جو کہ بارگاہ مین آئے تھے وہ یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آئے اور اُس خیمہ مین جا کر اُس سے کہا کہ چلو بادشاہ
طلب کرتا ہی اُسنے کہا کہ مین کیا کرون جا کر بادشاہ میرا کیا کریگا مین یہان آکر لٹ گیا لوگ اُسکو زبردستی
پکڑ کر لائے جب وہ بارگاہ مین آیا کہنے لگا کہ دوہائی ہی مین لٹ گیا تباہ ہو گیا سر پیٹنے لگا پچھاڑین کھانے لگا دوہائی
دینے لگا آفاق نقلی نے کہا کہ کچھ حال تو بیان کرو اُسنے کہا کہ جسوقت سے مین یہان سے اپنے خیمے مین گیا
اُسوقت سے لوگ آنے لگے کوئی کہتا تھا کہ ہمکو ہمارے مالک نے تمھارے پاس بھیجا ہی کہ ہمارے ساتھ شادی کردو
مین نے جواب دیا کہ بادشاہ کو اختیار ہی وہ پھر گئے بعض سردار خود آئے مین تو اندھا ہون اُنکی صورت سے نہ واقف ہون
نہ نام سے مین نے نام دریافت کیا اُنھون نے نہ بتایا مین نے وہی جواب دیا جو کہ اُنکے نوکرون سے کہا تھا
اُسکے بعد سرکار سے کھانا گیا مین نے اُسنے لیکر باہم ملکر کھانا کھایا سو رہے جب صبح ہوئی تو مین اُٹھا مین نے
صدا دی کہ میرے مُنھ دھونے کو پانی لاؤ کئی مرتبہ پکارا مگر کچھ صدا نہ آئی مجکو یقین ہو گیا کہ کوئی نہ کوئی ضرور
لیگیا مین نے بڑا دھوکا کھایا کیون یہان آیا مین تو کسی طرف کا نہ رہا آفاق نقلی نے جواب دیا کہ کیون اپنی
حالت تباہ کرتا ہی صبر کر مین لشکر مین تلاش کرتا ہون اگر مل گئی اور جو لے گیا ہی اُسکو سزا دیتا ہون ورنہ
صبر کرو دراصل عورت کی ذات بیوفا ہوتی ہی اُسنے کہا کہ وہ کبھی ایسی نہ تھی کوئی نہ کوئی ضرور اُسپر آفت
آئی وہ جہان ہوگی میرے لیے بیقرار ہوگی یہ کہتا ہی اور روتا ہی بہت بہت سب نے سمجھایا اُسنے رونا نہ
موقوف کیا آخر آفاق نقلی نے کہا کہ ہم دس ہزار روپیہ دیتے ہین تو اُس سے صبر کر ہمارے لشکر مین رہ
اپنی جان نہ دے ہم اُسکو تلاش کرکے تیرے حوالے کر دینگے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا آپنے اُسکو چھپوا منگایا ہی
اسی سبب سے تو روپیہ دیتے ہین جب آفاق کی زوجہ نے یہ سُنا تو اُسکو خوشی ہوئی کہ خوب ہوا آفت
ٹلی مگر خیال ہوا کہ شاید بادشاہ نے میرے خوف سے اُسکو کسی اور مقام پر بھیجدیا ہی اور اس سے کہا کہ تو صبح کو یہ حال بیان کرنا
جب اُسنے یہ کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکے قبضے مین ہی بادشاہ نے اُسکے جواب مین قسم کھا کر کہا کہ میرے قبضے مین نہین ہی مجکو

تیرا کیا خوف تھا جو چرا لیتا تو نے خود میرے سپرد کر دیا تھا مجکو اُسکا اختیار تھا پھر مین کیون اُسے پوشیدہ طور سے
منگا لیتا راوی نے بیان کیا ہی جب اُسنے دیکھا کہ پوری بات بنگئی کہا کہ اچھا ایک شرط سے مین یہ قبول کرتا
ہون کہ روپیہ دیکر مجکو اُسی مقام پر پہونچا دیجیے جب وہ آپکو ملجاے تو آپ میرے پاس پہونچا دیجیے گا یہ جب
آفاق نقلی نے سُنا کہا کہ اچھا اور حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ اسکو دیکر جہان یہ کہے پہونچا دو بلبل سیرت دس ہزار روپیے
لاکر اسکو دیے اُسنے کہا کہ مجکو اُسی درخت کے نیچے پہونچا دو مین وہان سے اپنے مکان پر چلا جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا
چند چوبدار بحکم آفاق نقلی اُسکے ہمراہ ہوے ایک نے ہاتھ پکڑ لیا اور لیکر اُس مقام پر آیا اور اُسکو بٹھا کر سب
چوبدار چلے گئے جب وہ پیر مرد جا چکا آفاق نقلی نے حکم دیا کہ لشکر مین تلاش کرو کہ کون اُس لڑکی کو لیگیا ہی
یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اپنے خیمہ خاص مین آیا دن بھر اُسی حالت مین بسر کی جب شام ہوئی اُسی خیمہ مین
سو رہا نہ وجہ کو یہ خیال رہا کہ کل کا غصہ ہی وہ خود بھی برہم رہی اُسنے بھی کسی کو نہ بھیجا اُسدن دربار بھی سہ پہر کا نہ کیا
جب دو پہر رات ہوئی خواجہ نے کیا کیا کہ سراچہ چاک کرکے خواجہ سب سے پوشیدہ ہو کر بیرون لشکر آئے اور
ایک صحرا مین پہونچکر آفاق کو زنبیل سے نکالا اور ایک درخت سے باندھ دیا فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ اُسکو
ہوش آیا اُسکی جو آنکھ کھلی اُسنے اپنے کو بندھا ہوا پایا اور اپنی صورت کا دوسرے شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اور
دیکھا کہ اُسکے ہاتھ مین کوڑا ہی اُسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھتا ہون یہ خیال کرکے آنکھ بند کر لی کہ خواجہ
نے آواز دی کہ اے آفاق خبردار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین تجکو تیرے خیمے سے گرفتار کر لایا
ہون مین عیار ہون لشکر اسلام کا سب عیارون کا سردار ہون میرا نام خواجہ ثالث ہی مین قاتل ساحران
وسرکوب جادوگران ہون مین تجکو اسیر کر لایا ہون اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو دین اسلام قبول کر لے میری
اطاعت کرو ورنہ مین تجکو قتل کرونگا دیکھ مین تجکو گرفتار کر لایا تیرے لشکر مین تیرے حال سے کسی کو خبر بھی
نہوئی بلکہ تیرے مقام پر مین نے بیٹھکر ایک دن تک حکومت بھی کی اور کسی کو خبر نہوئی نہ تیرے خداوند نے
میرا کچھ کر لیا اب تو میرے قبضے مین ہی اگر مین چاہون تو تجکو قتل کرون مگر مین نے تیرے حال پر رحم کھا کر یہ کیا
کہ تجکو خبردار کیا ورنہ مین قتل کرتا تو کسی کو بھی خبر نہوتی اب ایسی حالت مین تجکو لازم ہی کہ میرے کہنے پر
عمل کرے آفاق نے اشارے سے کہا کہ تم میرے منھ سے سوزن لو تاکہ میری زبان قابو مین آئے تو مین کچھ جواب دون
مین تمسے دغا نکرونگا جبکہ تمنے مجھ سے دغا نکی خواجہ نے کہا کہ مجکو اسکا کچھ خوف نہین ہی اگر تم میرے ساتھ دغا
کروگے تو پھر مین تمکو گرفتار کرونگا یہ کہکر خواجہ نے سوزن زبان سے آفاق کی لی آفاق کی زبان قابو مین آئی
آفاق نے کہا کہ اے خواجہ درحقیقت تم بہت بڑے عیار ہو تمھارا مثل نہین ہی اور تمنے میرے اوپر بڑی مہربانی
کی کہ مجکو قتل نہین کیا مین تمسے اس امر کا اقرار کرتا ہون اور قسم کھاتا ہون کہ مین تمھارے لشکر سے مقابلہ
نکرونگا بلکہ لشکر کو لیکر چلا جاؤنگا نہ تمھاری اطاعت کرونگا مجھ سے نمک حرامی نہوگی بس اگر آپکو یہ منظور
ہو تو مجکو رہا کر دیجیے ورنہ قتل فرمائیے خواجہ نے دیکھا کہ اُسنے قسم کھائی ہی اور یہ اپنے قول کا پابند ہی بس
کہا کہ مجکو تمھارے قسم کا اعتبار ہی مین تمکو رہا کیے دیتا ہون کیونکہ مجکو خود یہ منظور تھا کہ تم ایسے مرد بامروت
وصاحب خلق نہ قتل ہو ورنہ مین قتل کر چکا ہوتا آفاق نے کہا کہ خواجہ تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے
بسبب کسی خوف کے یہ امر منظور کیا اور اپنی جان بچائی اور یہان سے جاکر تم سے دغا کرون
مین تمسے قسم کھا کر اقرار کرتا ہون کہ کل یہان سے لشکر لیکر چلا جاؤنگا خواجہ نے جواب دیا
کہ مجکو یقین ہی بس خواجہ نے آفاق کو رہا کر دیا کیونکہ اُسکو کمند آصفا و باصفا سے باندھا تھا
اُسنے اُس حالت مین کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین اس کمند کو توڑ کر نکل جاؤن مگر بس نہ چلا اور

کمند کس گئی سحر کیا کچھ نہو سکا اسنے خیال کیا کہ ضرور دین اسلام حق ہی چونکہ مرد باغیرت اور جری ہی یہ
نہ گوارہ ہوا کہ مین بادشاہ کی شرکت ترک کرون اور لشکر اسلام کا شریک ہون بس اسنے اسی امر مین
اپنی بہتری دیکھی اور یہ ہی امر اپنے حق مین مناسب پایا کہ لشکر لیکر یہان سے چلے جاؤ نہ بادشاہ کی طرف
سے مقابلہ کرو نہ لشکر اسلام کے شریک ہو اگر مقابلہ کروگے تو ضرور یہ عیار تمکو قتل کرینگے آپ زندم
جہان زندم اگر تم قتل ہوے تو تمھاری زوجہ کی حالت خراب ہوگی اور وہ تباہ ہوگی کیونکہ اسکا کوئی
نہین ہی ایسی حالت مین اُسپر رحم کرو اور جنگ سے دست بردار ہو کر اپنے ملک کو چلے جاؤ چنانچہ یہ ہی خیال کر کے
اُسنے قسم کھائی تھی جب خواجہ نے اُسکو کمند سے رہا کیا اُسنے رہا ہو کر خواجہ کو اپنے گلے سے مالا مروارید کا اُتار کر دیا اور
کہا کہ خواجہ تمنے کیا عیاری کی خواجہ نے کل عیاری بیان کی اب اُسنے کہا کہ خواجہ اپنی اصلی صورت دکھاؤ
خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اُسنے خواجہ کی صورت دیکھکر ایک جوڑی الماس کے ایکہ کی خواجہ کو دی خواجہ
اُسکو لیکر بہت خوش ہوے بس آفاق نے خواجہ سے کہا کہ آپ میرے ہمراہ لشکر مین چلین خواجہ نے کہا
کہ مین اپنے لشکر کو جاونگا تم اپنے لشکر کو جاؤ مگر اپنے قول پر ثابت رہنا ورنہ مین ابکی جو تمکو عیاری کرکے گرفتار
کرونگا تو فوراً قتل کر ڈالونگا اُسنے جوابدیا کہ آپ اطمینان رکھین قول مردان جان دارد سخن مردان
اعتبار بس یہ کہکر آفاق سحر کر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا خواجہ طرف صحرا کے آفاق اپنے لشکر
مین پہونچا اپنے خیمے مین آیا وہان سے اُس خیمے مین آیا جہان اُسکی زوجہ سورہی تھی آکر دیکھا کہ کوئی نہین
ہی ملکہ تنہا سورہی ہی بس آفاق نے ملکہ کو بیدار کیا اور کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین کل یہان سے
کوچ کر کے چلا جاؤنگا ملکہ نے یہ سنکے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا مین رانڈ ہوگئی تھی میرا تو کوئی بھروسا
نہ تھا سوائے تمھارے میری کیونکر زندگی ہوتی کون خبر لیتا یہ تو اُسنے بڑا رحم مجھپر کیا ہمکو اسکی خبر بھی
نہوئی وہ دن بھر تمھاری صورت بنا ہوا لشکر مین رہا دربار کیا کسی سردار نے نہ پہچانا کیسے یہ لوگ
ساحر ہین اور نہ مین نے پہچانا ضرور یہان سے چلو ایسے عیارون سے کون مقابلہ کرسکتا ہی جو کہ
دیدہ و دانستہ آنکھ مین خاک ڈالتے ہین آفاق نے کہا کہ ملکہ تم پریشان نہو مین کل یہان سے ضرور
کوچ کر جاؤنگا بس وہ رات میان بی بی نے جاگ کر بسر کی جب صبح ہوئی آفاق نے حکم دیا کہ لشکر مین
سامان سفر ہو مین ایک ضرورت سے بادشاہ کے پاس چلتا ہون اگر وہ اجازت دینگے تو پھر آکر مقابلہ
کرونگا بس اُسیوقت لشکر مین سامان سفر ہونے لگا تھوڑے عرصے مین کل لشکر تیار ہوگیا آفاق مع اپنی
زوجہ اور لشکر کے اور مع اُس لشکر کے جو کہ حربک وغیرہ کا تھا بعد قتل ہونے حربک وغیرہ کے
آفاق کے سب تابع حکم ہوے تھے اُس مقام سے کوچ کر گیا طرف سمندریہ کے یہ تو اُدھر جاتا ہی
یہان جب برق کو چوبدار اُس مقام پر پہونچا گئے جب برق نے دیکھا کہ چوبدار چلے گئے اُسنے اُس
روپیہ کو ایک غار مین لیجا کر دفن کیا اور خود لشکر آفاق مین آیا چونکہ اسکو معلوم تھا کہ خواجہ آفاق
بنے ہوے ہین باطمینان تمام دن بھر لشکر مین رہا کہ شاید کوئی اُفتاد خواجہ پر نہ پڑے جب رات ہوگئی یہ اُس
غار پر آکر بیٹھ رہا یہانتک کے خواجہ آفاق کو رہا کر کے اُس صحرا مین آئے برق کو اُس عالم شب مین تلاش
کیا وہ نہ ملا خواجہ کو خوف ہوا کہ برق روپیہ لیکر بھاگ گیا رات بھر اس خفقان مین نیند نہ آئی صبح کو اُسکی
تلاش مین چلے خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر ایک غار پر بیٹھا ہوا ہی یہ اُسکی طرف چلے اُدھر برق نے خواجہ
کو پہچان لیا گو کہ یہ بھی صورت بدلے ہوے تھے مگر برق پہچان گیا جب خواجہ قریب پہونچے برق نے جھک کر
سلام کیا اور عرض کیا کہ اُستاد آپکی امانت موجود ہی بس خواجہ نے برق کو پہچانا برق نے سب روپیہ خواجہ

کے سپرد کیا خواجہ نے اُسکو جا کر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد خواجہ و چالاک و برق وغیرہ طرف لشکر کے روانہ ہوے
چونکہ چالاک بھی آگیا تھا جب چالاک آیا تو خواجہ نے کہا کہ اے چالاک وہ روپیہ لائیے جو کہ دس روپیہ ملے
تھے چالاک نے کہا کہ حاضر ہین بس وہ روپیہ نکالکر دیے خواجہ نے وہ بھی لے لیے تھے سب لیکر خواجہ مع ان دونون
عیارون کے لشکر کی طرف آئے یہانتک کہ داخل لشکر ہوے اُسوقت پہونچے تھے کہ آفاق لشکر لیکر کوچ کر گیا تھا
یہان دربار جمع تھا بادشاہ و صاحبقران دربار مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ آج صبح کو جو آفاق اُٹھکر دربار مین آیا اُسنے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو وہ کل لشکر کو لیکر طرف سمندریہ کے چلا گیا ہی
وہ اب مقابلہ نکرے گا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم کیا سبب ہوا جو لشکر لیکر آفاق کوچ کر گیا ہرکارون
نے عرض کیا کہ ہمکو نہ معلوم ہوا یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ و چالاک و برق آکر پہونچے خواجہ سلام کرکے اپنی
کرسی پر بیٹھ گئے اور سب عیار اپنی خشتون پر کھڑے ہوے کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ ابھی ہرکارے
خبر لائے ہین کہ آفاق لشکر لیکر یہان سے کوچ کر گیا اسکا کیا سبب ہوا خواجہ مُسکرائے اور عرض کیا کہ کیا معلوم
کوئی سبب ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی سبب بظاہر تو معلوم نہین ہوتا ہی جو کوئی یہ خبر دریافت کرکے
ہمکو خبر دے ہم اُسکو انعام دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ کیا انعام مین عنایت فرمائیگا صاحبقران نے
فرمایا کہ ایک ہزار روپیہ دونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ اگر کسی نے کوئی کام
کیا ہو اُسکا بھی انعام دیجیےگا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر اُسنے کام انعام پانے کا کیا ہوگا تو ضرور انعام
دیا جائیگا یہ جب صاحبقران نے فرمایا اُسوقت خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے کارروائی کرکے اُسکو یہان سے
روانہ کیا کیونکہ آپنے فرمایا تھا کہ افسوس یہ مرد بامروت ہی مفت مین قتل ہوگا اس سبب سے مین نے جا کر اسیر
عیاری کی اُسکو گرفتار کر لیا کل عیاری بیان کی اپنا اُسکو صحرا مین لیجا کر قتل پر آمادہ ہونا بیان کیا اُسکا اقرار کرنا عرض کیا
اور عرض کیا کہ یہ سبب ہوا اُسکے کوچ کر جانے کا اس عیاری اور کارنمایان کا خرچہ اور انعام مرحمت فرمائیے اور ایک ہزار
جو کہ آپنے اقرار کیا تھا عنایت ہو بس صاحبقران نے یہ سُنکے حکم فرمایا کہ خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ لاکر دیا جائے اسیوقت
لاکر پانچ ہزار روپیہ کے توڑے خزانچی نے حاضر کیے خواجہ نے صاحبقران کو سلام کرکے لے لیے اور نذر زنبیل
کیے بادشاہ نے خواجہ کو اس عیاری کے صلہ مین خلعت گران قیمت مرحمت فرمایا ہر ایک سردار نے اپنی لیاقت
کے موافق دیا بلکہ مریخ نے بہت کچھ دیا عیارون یعنی چالاک و برق کو بھی ملا خواجہ نے یہ کہکر لے لیا کہ لاؤ
میرے پاس رکھوا دو تم صرف کر ڈالو گے اُسکے بعد پھر پیسہ پیسہ کو محتاج ہوگے انھون نے بھی ناچار ہو کر دیا وہ
نذر زنبیل ہوگیا یہان تو دربار آراستہ ہی

اب حال سمندریہ کا قلمبند ہوتا ہی

راوی تحریر کرتا ہی کہ جب سمندر شاہ یہان سے واپس ہو کر شہر مین پہونچا تھا اُسدن تو دربار نہ کیا بلکہ سب کو
رخصت کرکے داخل محل ہوا صبح کو دربار کیا سب حاضر دربار ہوے سمندر شاہ نے اپنے اُستاد سے کہا کہ اے اُستاد
اب سحر و ساحری کے مقابلے ہونگے کیونکہ لشکر اسلام مین بھی ساحر آگئے ہین اول تو کوکیہ شریک ہوئی ہی اُسنے مقابلہ کیا
وہ بھی ساحرۂ زبردست ہی کوکب کوہ کی مالک ہی وہان کے ساحر بھی زبردست ہوتے ہین آپنے ملاحظہ فرمایا تھا کہ اُسنے کیونکر
جربک کو قتل کیا تھا لشکر مین طلاطم ڈالدیا تھا اریک بھی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا جربک نے مکاری سے مقابلہ کیا
جو ساحر اُسنے بیہوش و زخمی کیے خاک جمشیدی اُڑا کر جسے مین نے دیکھا تھا آپنے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا عشاق نے جواب دیا
کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر وہ لوگ ہمسے کیا مقابلہ کر سکتے ہین آپ اس امر سے فرماتے ہین کہ انکے لشکر مین جو شاہزادہ طلسم فیروزیہ

آگیا ہے انکا سحر یہان کارگر نہوگا آفاق کے مقابلے مین دیکھ لیا سمندر نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہے کہ وہ لوگ کچھ
کر نہین سکتے ہین مگر ایک زمانہ تو مقابلے مین بسر ہوگا عشاق نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا اطراف و جوانب سے
بادشاہ اور حاکم آ آکر مقابلہ کرینگے آپکے مقابلے کی نوبت بھی نہ آئے گی کوئی نہ کوئی نصر و ظفر حاصل کرے گا
بلکہ آفاق ہی فتح کرکے اس لڑائی کو آئے گا سمندر نے کہا ہمکو تو اسکا یقین نہین ہے خداوند ایسا کرین یہان
دربار مین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارے حاضر ہوے دعا دیکر عرض کیا کہ ہم غلام طرف مغرب کے شہر سے
نکل گئے تھے ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر ساحرونکا اترا ہوا ہے بڑی دورنگ خیمے وغیرہ برپا ہین ہم اس لشکر مین جو گئے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر برائے کمک حضور آتا ہوا ہے ہمنے دریافت کیا کہ اس لشکر کا افسر و حاکم
کون ہے تو معلوم ہوا کہ ملکہ زعفران بنفشہ پوش و ملکہ چندر رتن و ماہ تن جادو اس لشکر کی افسر ہین ہم یہ خبر
دریافت کرکے حاضر خدمت ہوے کہ آپکو آگاہ کرین کہ یہ لوگ آتے ہین یہ جو ہرکارون نے خبر دی بس اسیوقت
سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے چند سردار برائے استقبال جائین چنانچہ سرداران سمندر شاہ اسیوقت
ہمراہ ان ہرکارون کے روانہ ہوے ادھر سے وہ مع اپنے افسرون کے طرف شہر کے چلین تھین کہ چلکر سمندر شاہ
سے ملاقات کرین اور جو وہ حکم دین اسکو بجا لائین جب یہ سب تخت سحر پر سوار ادھر سے آتی تھین یہ ادھر سے جاتے
تھے کہ سرداران سمندر سے یہ ہرکارون نے کہا کہ وہ سامنے سب چلے آتے ہین ان لوگون نے بڑھکر ملاقات کی مزاج پرسی
کی اسکے بعد انکو ہمراہ لیکر دربار مین آئے ان سب نے سمندر کو مجرا کیا سمندر نے کرسی مرحمت کی وہ سب اسپر بیٹھین
کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ مواج شاہ و گرداب شاہ و حباب شاہ و سیلاب شاہ بھی مع
لشکر کے تشریف لائے ہین وہ بھی حاضر دربار ہوتے ہین انکے استقبال کو بھی سردار گئے اور استقبال کرکے
لائے انھون نے بھی مجرا کیا وہ بھی بموجب اشارہ سمندر شاہ کرسیون پر بیٹھے کہ سمندر نے سب سے پوچھا کہ آپ
لوگونکا مزاج تو اچھا ہے انھون نے جواب دیا کہ آپکی ترقی دولت کے خواستگار ہین دعا کرتے ہین آپکی پرورش سے زندہ
ہین اسکے بعد انھون نے پوچھا کہ حضور نے ہمکو کیون یاد فرمایا ہے تب سمندر نے شملاق کہ جسکو گرداب بھی کہتے ہین
اور وزیر بردست جب ہے اشارہ کیا کہ تم سب حال بیان کرو اسنے اول سے آخر تک حال بیان کیا اور کہا کہ آفاق
مقابلے مین فروکش ہین انھون نے عرض کیا کہ ہمکو کیا حکم ہوتا ہے سمندر نے حکم دیا کہ آپ سب صاحب لشکر لیکر شریک
آفاق ہون یہ نہ خیال اپنے دل مین فرمائین کہ بادشاہ نے ہمکو قیام نہ کرنے دیا فوراً روانہ
کردیا اسکا سبب یہ ہے کہ آفاق زخمی ہو چکا ہے یہ تو آپنے سنا ہے بس ایسی حالت مین آپ لوگونکا جانا مناسب
ہے جب آپ لوگ لڑائی فتح کرکے تشریف لائینگے تو مین آپکی دعوت کرونگا انھون نے عرض کیا کہ ہملوگ آپکے تابع حکم ہین
یہ ہم کیون خیال کرنے لگے بلکہ یہ ہماری سعادت ہے کہ ہم آپکے بموجب فرمان کے آپکی کمک کرین کیونکہ آپکو یہ تو
خیال ہوا کہ فلان فلان ہمارے دوست ہین اور ہمارے باج گذار ہین ہم تو اپنے کو آپکا ایک ادنے خادم تصور
کرتے ہین بس یہ جو انھون نے عرض کیا سمندر نے ان سب کو خلعت دیکر رخصت کیا وہ سب اسیوقت دربار سے
اٹھکر لشکر مین آئے تھے اور اپنا لشکر لیکر ایک طرف وہ تینون جادوگرنیان و چارون بادشاہ انکے ہمراہ قریب سات آٹھ لاکھ کے
لشکر تھا روانہ ہوے یہان دربار آراستہ تھا خبر یہ ہو چکا ہے آفاق کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر لیکر چلا گیا ہے خواجہ وغیرہ خلعت پاچکے
تھے سب بیٹھے ہوے تھے کہ بادشاہ نے حکم فرمایا بارگاہ کے پردے اٹھا دیئے جائین بس بارگاہ کے پردے اٹھ گئے تھے
تمام صحرا اور مقام فرودگاہ لشکر حریف اور مقام مقابلہ سب پیش نگاہ والا تھا کہ ایک مرتبہ دو طرف سے ابر پیدا ہوا
[illegible] قریب اس مقام کے شق ہوا جہان لشکر ساحران و حریف فروکش ہوا تھا اور اس ابر سے سپاہ ساحران ظاہر ہوئی
بس لشکر زمین پر اترکر خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے کیونکہ قبل سے یہ لشکر آگیا تھا ابھی افسر نہ آئے تھے کہ وہ تینون ساحرہ بھی

مع لشکر کے رہ جو دوسرا ابر تھا پیدا ہوئین اُس سے انھون نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر زرکش ہی دوسرے لشکر کا نام تک نہین
ہی ان ساحرون نے اپنے لوگون کو طلب کیا جو کہ قبل سے خیمے وغیرہ لیکر آئے تھے اور دریافت کیا کہ کیا یہ جو لشکر زرکش ہی آفاق
کا ہی اور تمنے بدون دریافت اسکو لشکر حریف تصور کرکے خیمے اسکے مقابل برپا کر دیے انھون نے عرض کیا کہ نہ ہمکو یہ معلوم
ہی کہ یہ لشکر آفاق کا ہی نہ ہمنے لشکر حریف خیال کیا ہمنے ایک لشکر زرکش دیکھا بس ہمنے مقابل خیمے برپا کیے
اس خیال سے کہ شاید یہ لوگ منع کرین کہ ہمارے لشکر مین نہ آؤ آپ دریافت کرلین کہ یہ لشکر آفاق ہی یا لشکر حریف
انمین سے چندر رتن جادو نے ماہ تن سے کہا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ لشکر اسلام آفاق شاہ سے شکست کھاکر
فرار کرگیا یہ لشکر آفاق کا ہی کسی کو روانہ کرکے دریافت کرو بس اُسیوقت ماہ تن نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر لاؤ
کہ یہ لشکر کس کا ہی اور اپنے کارندون کو حکم دیا کہ ابھی خیمہ وغیرہ نہ برپا کرو جب ہم حکم دین اُسوقت برپا کرنا ملکہ زعفران
بنفشہ پوش جادو نے ان دونون سے کہا کہ ہمکو تو یہ لشکر حریف معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس لشکر کے علم مثل لشکر
ساحران کے نہین ہین بلکہ اُنکے علمون کے پھریرے رنگ برنگ کے ہین ہم لوگون کے پھریرے سیاہ ہوتے ہین
اُسنے جواب دیا کہ ذرا دیر مین معلوم ہوا جاتا ہی کیا جلدی ہی وہ ساحرہ خاموش ہو رہی ادھر بادشاہ واہل بارگاہ
نے جو اُس ابر کو دیکھا تھا تو سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی کہ اُس ابر سے خیمے وغیرہ ظاہر ہوئے تھے
برپا ہونے لگے تھے کہ دوسرے ٹکڑے سے ابر کے یہ لشکر ظاہر ہوا بس خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہرکارے
برائے خبر روانہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو معلوم ہو گیا کہ لشکر ساحران برائے مقابلہ آیا ہی یہ معلوم ہونا چاہیے
کہ اسکے افسر کا کیا نام ہی بس خواجہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ کیے وہ ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے ادھر
ہرکارے لشکر کفار کے لشکر اسلام مین آئے یہ دریافت کرکے کہ یہ لشکر اسلام ہی فوراً واپس گئے یہ بھی معلوم
ہو گیا تھا کہ آفاق بلا سبب لشکر لیکر مقابلے سے چلا گیا ہی بس ہرکارون نے یہ آکر روبرو اُنکے بیان کیا
کہ یہ لشکر اسلام ہی جو کہ زرکش ہی اور آفاق شاہ لشکر لیکر بلا سبب و بلا وجہ یہان سے طرف
سمندریہ کے کوچ کرگئے انھون نے مقابلہ سے دست برداری کی یہ سنکے انھون نے کہا کہ ہم مقابلہ کرینگے
اسکا ہمکو خوف نہین ہی کہ لشکر کثیر ہی ہم تو ایک دم مین سب کو خاک سیاہ کر دینگے ہان خیمہ برپا کرو
مقابل مین لشکر اسلام کے خیمے برپا ہونے لگے کچھ تو برپا ہو گئے تھے جو کہ باقی رہ گئے تھے وہ برپا ہونے لگے ادھر
انھون نے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا سب اپنی سواری ہائے سحر پر سے اُترے چھاؤنی ہو گئی خیمے برپا ہو گئے یہ تینون
ساحرہ اپنے لشکر مین آئین ابھی داخل خیمہ نہوئین تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی حباب شاہ وغیرہ مع لشکر کے آکر
پہونچا ان لشکرون کو دیکھا اور جو لشکر کہ ماہ تن وغیرہ کا تھا اُسکی طرف رخ کیا کیونکہ چندر رتن وغیرہ گرد کو دیکھکر
کنارے لشکر کے آکر کھڑی ہوئین تھین انھون نے اُنکو دیکھکر خیال کر لیا کہ یہ ہمارا لشکر ہی اور وہ جو مقابل مین ہی
وہ لشکر اسلام ہی بس یہ چارون بادشاہ بھی اُسی طرف آکر اُترے اُنکے بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے اُنکا بھی لشکر
اُترا بڑی گہما گہمی ہو گئی پھر لشکر آکر زرکش جو ہوے تو صحرا آباد ہو گیا وہ جو ہرکارے لشکر اسلام کے
خبر کو آئے تھے یہ حال دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے ادھر جب گرد اُڑی تھی بادشاہ نے فرمایا تھا
کہ اور لشکر آیا ہی کہ یہ لشکر پیدا ہوا اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ابکی مرتبہ تو بہت سے کمک کرنے والے
سمندر کے آگئے اور اُسنے ایک مرتبہ سب کو یہان بھیجا کہ جاکر مقابلہ کرو یہ سب لشکر کثیر ہین بادشاہ نے فرمایا
کہ ضرور خواجہ نے عرض کیا کہ اور ہرکارے روانہ کرون کہ خبر لائین کہ یہ کون لشکر آیا ہی جواب مین بادشاہ و
صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی وہی ہرکارے یہ بھی خبر دریافت کرینگے کیونکہ دونون لشکر ایک ہو گئے
ہین خواجہ نے عرض کیا یہ تو ضرور ہی کہ وہ ہرکارے خبر لیکر آئینگے اگر یہی مرضی حضور ہی تو مین کسی کو نہ روانہ کرونگا

اسی عرصے مین وہ ہرکارے حاضر دربار ہوے انھون نے عرض کیا کہ پہلے جو لشکر آیا تھا وہ ساحرونکا ہی انکی حاکم و افسر ملکہ زعفران و ملکہ چندر رتن و ماہ تن جادو ہین اور یہ جو لشکر آیا ہی دوسری مرتبہ انکے حاکم و افسر گرداب شاہ و سیلاب شاہ وغیرہ ہین چار دن نام ہرکارون نے لیے یہ غیر ساحرونکا لشکر ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کسقدر ہوگا انھون نے عرض کیا کہ دونون لشکر قریب آٹھ لاکھ کے ہونگے بادشاہ نے جوابدیا کہ کیا اصل وحقیقت ہی ہمارا خدا مالک و مختار ہی راوی کہتا ہی کہ لشکر اُترے سب خیمے وغیرہ برپا ہوے باہم یہ رلے ہوئی کہ ایک ہی مقام پر ایک ہی بارگاہ مین دربار ہوا کرے چنانچہ وسط مین دونون لشکرون کے ایک بارگاہ نصب کی گئی بہت بڑی کہ جسمین دونون لشکرون کے افسر داخل دربار بخوبی بیٹھ سکین وہ مقام دربار کے لیے مقرر کیا گیا بعد سب اُس بارگاہ مین آکر بیٹھے دربار کیا چونکہ اُس روز تھکے ہوے تھے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا اپنے اپنے لشکر مین آئے یہان دربار خاص کیا اُسکے بعد جب رات قریب ہوئی اپنے اپنے خیمے مین آکر سورہے جب سے یہ لشکر آئے ہین عیار دو ایک اب اُس لشکر مین موجود رہتے ہین یہان بھی بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو یہ حال ہی اُدھر کا حال یعنی آفاق و سمندر شاہ کا سماعت فرمایئے

اُنکے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہے

راوی تحریر کرتا ہی کہ آفاق شاہ جو لشکر کو لیکر یہان سے کوچ کر گیا تو ایک دن اُسنے قریب شہر پہونچکر بیرون شہر قیام کیا گو کہ شہر اُس مقام پر سے کہ جہان مقابلہ ہوتا ہی بہت دور نہین ہی کوئی پانچ کوس کا فاصلہ ہی مگر اُسنے قیام کیا دوسرے دن مع اپنی زوجہ کے اور چند سردارون کے داخل شہر ہوا لشکر کو اُسی مقام پر چھوڑا آپ سمندر شاہ کے پاس چلا کہ عذر کرکے اپنے شہر کو چلا جاؤن اس خیال سے چلا اُدھر سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ای بادشاہ نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ آفاق شاہ مقابلہ سے اہل اسلام کے کوچ کرکے مع لشکر چلے آئے ہین لشکر کو بیرون شہر ٹھہرا کر خود مع اپنی زوجہ کے آپکی خدمت مین آتے ہین سمندر کو خبر ہوئی اہل دربار سے کہا کہ میرے خیال مین یہ امر نہ آیا چند سردارون اور عشاق نے جوابدیا کہ معلوم ہوتا ہی صلح کا پیام آیا ہو وہ لیکر آفاق آیا ہی مگر آفاق کا یون چلا آنا بدون اطلاع ناگوار ہوا کسی کو استقبال کے لیے نہ روانہ کیا خاموش بیٹھا رہا آفاق کو یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور برائے استقبال آئیگا جب کوئی نہ آیا اور یہ قریب دربار پہونچ گیا اسکو بھی یہ امر بہت ناگوار ہوا کہ میرے استقبال کو بادشاہ نے کسی کو نہ روانہ کیا مین نے بادشاہ کے عوض خدا پرستون سے مقابلہ کیا مین زخمی ہوا یہ خیال کرکے اپنے دلمین اپنی زوجہ سے اس امر کو بیان کیا اُسنے کہا کہ تمکو تیری بادشاہ سے محبت ہی اور نمک کا پاس ہی خیال تو کرو کہ کسی نے خبر بھی لی تم آئے کیا خبر نہ ہوئی ہوگی کہ آفاق آئے ہین بس ایسے ناقدردان کی خدمت مین جانا کیا ضرور ہی اسی مقام پر سے واپس چلو جب وہ سوال کرینگے تو جواب دے لیا جائیگا کوئی ہمکو بادشاہ دیتے نہین ہین نہ ہم انکا دیا کھاتے ہین جب کھاتے تھے کھاتے تھے ہم اُسوقت مین اُنکی خیرخواہی کے خواستگار تھے نمک حلالی کا خیال تھا اب کیون خیال کرین آفاق نے یہ تقریر زوجہ کی سُنکے انگلی زبان کے نیچے رکھی اور کہا کہ کوئی اپنے ولی نعمت کی طرف ایسا خیال نہین کرتا ہی انکو کیا خبر کہ وہ استقبال کو روانہ کرتے وہ تو یہ جانتے ہونگے کہ آفاق مقابلہ مین اُترا ہوا ہی مین نے جو یہ تمسے کہا صرف تمہارا خیال دریافت کرنے کے خاطر بیان کیا تھا کہ دیکھون تمہارا کیا خیال ہی مینے تمہارا خیال خلاف اپنی مرضی کے پایا اب ایسا کلام زبان پر نہ لانا اس سے کوئی غرض نہین ہی کہ جب نمک کھاتے تھے اُسوقت نمک حلالی ہمکو زیبا تھی اب نہین زیبا ہی جب تک ہم زندہ ہین اُسوقت تک ہمکو زیبا ہی بلکہ کوئی کلمہ ہم انکی شان کے

خلاف نہ کہین ورنہ ضرور ہم پر نمک حرامی کا اطلاق ہوگا اس سے کیا ضرور ہو وہ ضرور ہمارے ولی نعمت اور خداوند
ہین ہمپر اُنکی اطاعت واجب ہی یہ جو آفاق نے کہا اُسکی زوجہ خاموش ہو رہی ہرکاروں نے یہ بھی خبر سمندر شاہ
کے گوش زد کی کہ پہلے آفاق نے اپنی زوجہ سے یہ کہا اُسنے اسکا جواب یہ دیا سمندر کو آفاق کی پہلی تقریر اور
اسکی زوجہ کا کلام بہت ناگوار ہوا مگر دوسرا جواب جو کہ اُسنے اپنی زوجہ کو دیا تھا مجھکے اُسکی طرف سے جو خیال ہوا تھا بر طرف
ہوا مگر کسی کو استقبال کو نہ بھیجا کہ اتنے عرصے مین آفاق داخل دربار ہوا قاعدہ یہ تھا کہ علاوہ بادشاہ کے سب آفاق
کی تعظیم کرتے تھے جب سے عشاق آیا ہی اسکی بھی سب تعظیم کرتے ہین مگر آج بادشاہ نے منع کر دیا ہی کہ کوئی تعظیم کو نہ اٹھے
سب اُسی طور سے بیٹھے رہے آفاق نے اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا مگر اُسکی زوجہ کو یہ امر بھی ناگوار ہوا خاموش چلی آئی
آفاق نے قریب تخت پہونچکر سمندر شاہ کو سلام کیا سمندر شاہ نے اسطور سے جواب سلام دیا کہ جیسے کوئی مکھی
اُڑا دیتا ہی آفاق کو اسکا بھی خیال نہوا طریقہ یہ تھا کہ جہان آفاق آیا سمندر شاہ نے فوراً ایک نیم تخت اپنے تخت
کے برابر بچھوا لیا اُسپر وہ اور زوجہ اُسکی بیٹھتے تھے اور سردار صف مین سرداروں کی آج یہ بھی نہوا بلکہ دو کرسیان
آئین اُسپر حکم ہوا بیٹھنے کا آفاق چونکہ مرد معقول اور بامروت ہی اُسنے سلام کیا مع اپنی زوجہ کے کرسی پر بیٹھ گیا
اور سرداروں کو کرسیان ملین وہ بھی بیٹھ گئے اُسنے کرسی پر بیٹھکر سب اہل دربار سے صاحب سلامت کی یہ سبب
کیا تھا جو اسقدر سمندر ناراض ہوا اور یہ حرکتین کین اول تو بلا اطلاع مقابلہ سے چلا آنا دوسرے اُسکی زوجہ کی
تقریر جب آفاق بیٹھ چکا تو شملاق جو وزیر دست چپ ہی گرداب بھی اُسکا نام ہی امراق سے کہ جسکا دوسرا
نام حباب ہی اور وہ بھی دست چپ کا وزیر ہی یہ دونون نطفہ شیطان ہین ہنسکر کہا کہ کیون بھائی جو جسکی
لیاقت ہوتی ہی اُسپر آتا ہی لاکھ بڑھ جائے مگر پھر جب زمانہ گردش کرتا ہی تو وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا
ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی راوی بیان کرتا ہی کہ آفاق کی اس عزت و توقیر سے جو کہ سمندر شاہ کرتا تھا
یہ دونون حسد و رشک کرتے تھے مگر بادشاہ کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے اسی فکر مین تھے کہ کسی طور سے آفاق کو
دربار مین ذلت ہو گو سب اہل دربار کو یہ رشک و حسد تھا سوا اخلاق کے کہ جسکو سہراب جادو
اور اشفاق کہ جسکو امواج جادو کہتے ہین اور یہ دونون وزیر ہین دست راست کے اور بہت
مرد نیک و صاحب مروت ہین انکو آفاق سے حسد نہ تھا اخلاق تو چھوٹا بھائی تھا وہ کیون حسد کرتا
دوسرے اسکا یہ حال تھا کہ ہمیشہ دورے پر رہتا ہی برس دن کے بعد آتا ہی اُسکی بہت عزت کیجاتی ہی
اشفاق بھی کاغذات کے سبب ہر روز حاضر دربار ہوتا ہی مگر تھوڑے عرصے کے لیے یہ مرد نیک ہی
یہ کیون حسد کرتا ہان وہ دونون اور کل اہل دربار کو ان دونون وزیرون سے بھی حسد ہی اور
آفاق سے بھی مگر انکے کام ایسے ہین کہ گویا تمام ممالک اُنکے سبب سے سمندر کے قبضے مین آگئے
ہین اگر وہ نہ کوشش کرتے نہ سمندر اتنا بڑا بادشاہ ہوتا یہ آفاق کی کوشش کا نتیجہ تھا اُسکے بعد اخلاق
و اشفاق کی کوشش ہی اس سبب سے سمندر انکی عزت کرتا ہی سمندر نے آفاق کو اُس
نمک حلالی اور خیر خواہی کے صلے مین بادشاہ کیا خدمت وزارت سے موقوف کیا مگر اخلاق کو
اُسکے مقام پر ملازم کیا ملک اُسکو بھی دیا اور اشفاق تو آفاق کے بیان کا وزیر ہی آفاق کے بھائی
نے بھی مثل آفاق کے نام پیدا کیا اور خیر خواہی کی بس یہ جو ذلت ہوئی آفاق کو سب اہل دربار دل مین
خوش ہوئے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا مگر گرداب سے ضبط نہو سکا یہ جو تقریر قبل مین گذری
اتفاق سے اُس زمانہ مین اخلاق و اشفاق حاضر دربار ہوئے تھے چونکہ سال ختم ہوا تھا تو
اخلاق سب ملکون کا حال کہنے آیا تھا اور قصد کیا تھا کہ رخصت ہو کر جاؤن کہ سمندر شاہ نے

حکم دیا تھا کہ لشکر اسلام برائے مقابلہ آیا ہی لہٰذا مین نے اور اطراف کے حاکمون کو طلب کیا ہی ایسے وقت مین تم بھی
نہ جاؤ یہین حاضر رہو شاید ضرورت ہو اس سبب سے وہ بھی دربار مین تھا اور اشفاق سے حکم دیا تھا تم بھی جبتک
ہم دربار کیا کرین حاضر رہا کرو شاید کوئی ضرورت ہو صلاح وغیرہ کرنے کی گو کہ وہ دونون وزیر دست چپ
او رعشاق بہت منھ چڑھے ہوے تھے مگر سمندر نے انکو بھی روک لیا تھا کہ یہ لوگ بھی خیر خواہ دولت و نمک حلال
ہین انکی بھی راے ہمارے حق مین بہتر ہوگی جس پہ بھی موجود تھے ان دونون کو یہ امر ناگوار ہوا اور خیال کیا کہ یہ کیا حرکت
بادشاہ نے کی مگر خاموش رنجیدہ ہو کر اپنے مقام پر سر جھکا کر بیٹھ رہے بلکہ اُن دونو نکا یہ کلام کرنا بھی ناگوار ہوا
قصد کیا کہ جواب دین مگر بپاس بادشاہ جواب نہ دیا اور یہ خیال اپنے دلمین کیا کہ آفاق خود جواب دیگا خلاصہ
یہ کہ جب اُن دونون نے یون باہم تقریر کی یہ تقریر آفاق کو بھی ناگوار ہوئی خصوصاً اُسکی زوجہ کو قصد اُسنے
کیا تھا کہ جواب دون کہ آفاق نے اُسکا منشا سمجھ لیا اشارے سے منع کیا اور خود بھی اُنکی بات کا کوچھ
جواب نہ دیا سمندر شاہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مجکو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ جو آج میرے اوپر عتاب
ہوا اسکا کیا سبب ہی جو کہ باعث میری بے عزتی کا ہوا اور جو کہ آج تک کبھی میرے لیے نہوا تھا
جسپر لوگ میرے اوپر طعن کرتے ہین اپنے دن بھول گئے ہین کہ یہ مرتبے ہمارے صدقے مین نصیب
ہوے ہین اگر ہم نہ کوشش کرتے نہ یہ مرتبے ملتے زمانہ احسان فراموش ہی کوئی کیا کرے مین اس
بے عزتی کو بھی اپنی عزت تصور کرتا ہون گو اسوقت بعض اشخاص کی نظر مین حقیر ہوا ہون بس میرے اوپر
یہ امر ظاہر ہونا ضرور ہی کہ کیا سبب ہی جو بادشاہ اسقدر ناراض ہین یہ جو تقریر آفاق نے کی اُسپر
سمندر نے برہم ہو کر یہ جواب دیا کہ مین نہین خیال کرتا ہون اور میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی کہ تم کیون
میری بدون اطلاع مقابلہ سے اہل اسلام کے لشکر لیکر چلے آئے اور کسواسطے عدول حکمی پر کمر باندھی یہ امر
تمنے کس بھروسے پر کیا اور تمھاری زوجہ نے یہ تقریر کس بنا پر کی جو کہ میرے عتاب کا باعث ہی بس معلوم ہوا
کہ مین جو تمھاری عزت و توقیر کرتا تھا تو تمنے یہ خیال کیا کہ مین کسی دباؤ سے کرتا تھا اور کوئی مجکو تمھارا خوف تھا جو ایسا
کرتا یہ امر نہین ہی بلکہ تمھاری لیاقت اور شرافت کے سبب سے اور تمھاری نمک حلالی و خیر خواہی کے جہت سے بس تمکو
اسکا غرور ہوا تمنے خود سری پر کمر کسی اور سرتابی کرنی شروع کی ہمارے حریف کے مقابلے سے لشکر لیکر چلے آئے یہ نخیال کیا
کہ یہ امر بادشاہ کے خلاف ہوگا اور وہ جو سوال کرے گا تو کیا جواب دینگے ہمکو اطلاع کی ہوتی ہمسے راے لی ہوتی
جو ہم حکم دیتے اُسپر عمل کیا ہوتا نہ کہ جو اپنی راے مین آیا وہ کیا اور جو بی بی نے کہا وہ کیا یہ بی بی تمکو بہت خراب
کرے گی ثابت ہوا کہ تم اسی کی راے سے لشکر لیکر چلے آئے ہو کیونکہ جو تقریر اُسنے تمسے راہ مین کی ہی اُس سے اُسکی سرکشی
و عدول حکمی ثابت ہوتی ہی یہ تمکو اس امر کی سزا دی گئی ہی یہ جو جواب سمندر نے دیا آفاق کی زوجہ نے قصد کیا تھا
کہ مین جواب دون مگر آفاق نے منع کیا اشارے سے اور کہا کہ مجکو سبب عتاب معلوم ہوا خیال کرنے کا مقام
ہی کہ اگر مجکو عدول حکمی و سرتابی منظور ہوتی تو مین نامے کے پہونچتے ہی کیون حاضر خدمت ہوتا اور کیون فوراً
بموجب حکم عالی برائے مقابلہ جاتا گو میری شان کے خلاف تھا کہ مین ایسے لوگون کے مقابلہ کو جاتا جو کہ غیر ساحر تھے مگر مین نے
عذر کرنا سبب سرتابی کا خیال کیا فوراً چلا گیا مین نے غرور پر کمر نہین کسی ہی نہ مین نے اپنی زوجہ کے کہنے پر
عمل کیا ہی یہ جو تقریر آپنے اُسکی سُنی ضرور اُسنے کی تھی کیونکہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین اس
تقریر کا سبب یہ تھا کہ جب مین حاضر ہوتا تھا تو سردار میرے استقبال کو جاتے تھے آج جو استقبال
کو نہ گئے تو اُسکو خیال ہوا اُسنے خلاف عقل تقریر کی اُسکا جو جواب مین نے اُسکو دیا وہ بھی
سمع مبارک سے گذرا ہوگا جسنے وہ تقریر بیان کی ہوگی اُسنے جواب بھی بیان کیا ہوگا بس اس امر کا خیال کرنا کہ یہ

سرتابی اور عدول حکمی پر اطلاق کرنا آپ ایسے شاہون کے نزدیک بالکل خلاف ہی ایسے خیرخواہون سے جو کہ اپنی جان کو
جان نہ خیال کرین بلکہ اپنی جان کو بادشاہ پر تصدق کرنے کو حیات ابدی تصور کرین آپ کو لازم تھا کہ پہلے مجھ سے چلے آنے کا
سبب دریافت فرمایا ہوتا اُسکے بعد عتاب کیا ہوتا نہ یہ کہ بغیر دریافت فرمائے عتاب کیا مجھے اسکا بھی کچھ خیال نہین ہی کہ آپ
نے عتاب فرمایا بلکہ یہ بھی میری عزت افزائی ہوئی اگر اس سے زیادہ میرے ساتھ سلوک کیا جاتا تو وہ بھی کم تھا کیونکہ مین خیال کرتا
ہون کہ بادشاہون کا طریقہ یہ ہی کہ انکا ہر وقت ایک طور پر مزاج نہین رہتا ہی بقول شخصے گاہے بسلامے برنجند و گاہے
بدشنامے خلعت دہند پس میرے حق مین یہی عتاب باعث میری عزت کا تھا بلکہ وہ مہربانی دولت تھی مین خیال کرتا ہون
کہ یہ لوگ جو میرے اوپر اسوقت چشمک کرتے ہین بیکار ہے کبھی انکے لیے بھی یہی انجام ہوگا مجھکو تو اسکا غم نہین ہی کیونکہ
جو مین ہون سو ہون بقول کسے چاند پر خاک ڈالنے سے اسپر نہین پڑتی بلکہ اپنے مُنھ پر گرتی ہی یہی لوگ ذلیل ہوے
اور ہونگے مین تو بالکل ذلیل نہین ہوا یہ جو آفاق نے کہا سمندر کو بہت گران گذرا سبب یہ ہی کہ جب آدمی کے ادبار کا
زمانہ آتا ہی تو جو دوست ہوتے ہین اُنکو بھی اپنا دشمن بناتا ہی جو لایق ہوتے ہین اُن سے دشمنی پیدا کرتا ہی اور جو
خیرخواہ ہوتے ہین اُنکو بدخواہ خیال کرتا ہی بلکہ انکا کہنا اور نصیحت کرنا ناگوار ہوتا ہی اور جو بدراہی کی صلاح دیتے
ہین اور ہان مین ہان ملاتے ہین اُن سے خوش ہوتا ہی چونکہ سمندر کے ادبار کا زمانہ آیا ہی اور اسکا جہاز عمر اجل کے
سمندر مین غرق ہونے والا ہی اور طوفان موت آنے والا ہی گرداب فنا مین اسکی کشتی حیات تباہ ہونے والی ہی
اور شل حباب آب کے اسکا اقبال جانے والا ہی اس سبب سے سب دوستون کو اپنا دشمن تصور کرتا ہی اور
اُنکی طرف سے خیال بد اور دشمنی رکھتا ہی آفاق ایسے مصاحب صادق کے ساتھ یہ حرکت ناشایستہ جو کہ بالکل
خلاف عقل کرنا یہ ہی دکھاتا ہی کہ اسکا اقبال جانے والا ہی آفتاب اوج اور کوکب بختیاری آسمان ادبار مین غروب
ہونے والے ہین سمندر کی اس حرکت سے جو کہ آفاق کے ساتھ کی اور آیندہ کرے گا ہر ذی عزت اور صاحب
غیرت کو خیال ہوا اور ہوگا کہ اسکی رفاقت ترک کرو ورنہ یہی دن تم کو بھی نصیب ہوگا اور اسکا انجام آیندہ بد معلوم ہوگا بس
آفاق کے اس جواب سے سمندر کو بہت غصہ آیا اور برہم ہوکر کہا کہ معلوم ہوا کہ آپ بہت چرب زبان ہین اس سے
کوئی حصول نہین ہان وہ سبب تو آپ بیان کرین کہ جس سبب سے آپ لشکر سے نکلکر چلے آئے ہین آفاق نے
جواب دیا کہ مین عرض کرتا ہون مین نے اپنے امکان بھر تو کبھی چرب زبانی آجتک آپ سے نہین کی نہ آپ کے روبرو
سواے عجز و انکسار کے کوئی خلاف کلمہ زبان پر لایا سمندر نے کہا کہ پھر تم وہی تقریر فضول کرتے ہو اصل مطلب اپنا
بیان کرو تاکہ مین بھی تو آگاہ ہون اور خیال کرون کہ تم خیرخواہی سے چلے آئے ہو اور تقریر فضول سے بیکار دماغ پریشان
کرتا ہی اس سے کوئی مطلب نہین ہی یہ جو سمندر نے کہا آفاق نے عرض کیا کہ ای بادشاہ آپ یہ نہ خیال فرمائیگا
کہ مین بسبب خوف جان یا آپ کی عدول حکمی کے سبب یا کسی اور سبب سے چلا آیا ہون بلکہ اپنی زبان کی پابندی
اور آپ کی خیراندیشی کے سبب سے چلا آیا ہون میری یہ مرضی ہی کہ آپ ذرا میری طرف متوجہ ہوکر سماعت فرمائین
تو مین عرض کرون کہ میرے چلے آنے کا کیا سبب ہوا سمندر نے کہا کہ مین سُن رہا ہون آپ فرمائین یہ تو بخوبی
مجھے ثابت ہی کہ آپ اپنی زوجہ کے کہنے سے چلے آئے ہین اتنے عرصہ مین کوئی فقرہ سوچ لیا ہوگا اُسکو بیان
کروگے راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کو آفاق کی بی بی سے عداوت تھی اور عداوت کا سبب یہ تھا کہ قبل ازین سمندر
نے اس سے خواہش کی تھی کہ تو میرے ساتھ عقد کرنے اپنے شوہر کو ترک کر اسنے انکار کیا تھا سمندر نے لاکھ
لاکھ کوشش کی مگر اُس نے قبول نہ کیا بلکہ آفاق کو اس امر سے آگاہ کیا تھا اور آفاق نے بھی جواب دیا تھا
کہ بادشاہ نے کبھی ایسا پیام نہ دیا ہوگا یہ کسی درمیانی کی کارروائی ہی اُس دن سے سمندر کو اس عورت
سے عداوت اور بغض ہی اور آفاق کی بظاہر تو عزت کرتا ہی مگر باطن مین یہ خیال ہی کہ کسی طور سے آفاق

ذلت دون اور کسی طرح یہ قتل ہو بلکہ اکثر اپنے دل مین یہ خیال کرتا ہی کہ جب تک آفاق زندہ ہی اُسوقت تک
یہ عورت مجکو نہ قبول کریگی اور نیز تونے آفاق کو بادشاہ کرکے اپنے حق مین برا کیا اس نے آفاق کو اُس ملک
کا بادشاہ کیا تھا کہ جہان ہمیشہ غنیم کی چڑھائی رہتی ہی اس خیال سے کہ کسی نہ کسی مقابلہ مین قتل ہوگا اُسوقت تیرا قابو اس
عورت پر ہوگا مگر آفاق نے وہان ایسے طور سے حکومت کی کہ سب سرکش دب گئے اور اُس ملک کی بڑی آمدنی
ہوئی یہ امر بھی سمندر کے خلاف ہوا تھا مگر ایسی حالت مین بدون کسی الزام کے اُسکو ذلت دینا خلاف عقل
خیال کرتا تھا ہر وقت اسی فکر مین رہتا تھا کہ کوئی پہلو ملے تو اسکو ذلت دون اسی سبب سے اس نے اسکو اہل
اسلام کے مقابلہ کو روانہ کیا تھا کہ ضرور یہ قتل ہوگا پس جلانا اسکا اُسکو بہت ناگوار ہوا اور عداوت دیرینہ کے
سبب سے اس طور سے پیش آیا چنانچہ جب سمندر نے وہ تقریر مذکور بصدر آفاق سے کی اُسکے جواب مین
آفاق نے کہا کہ جب آپ کو میری طرف سے یہ گمان ہی کہ مین فقرہ کرونگا تو میرا اصل حال بھی بیان کرنا بیکار
ہی کیونکہ آپ اُسکو بھی فقرہ خیال کرینگے پس میرے لیے یہ امر بہتر ہی کہ مین نہ بیان کرون اور اب مین ترک دنیا
کرون اور اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر صحرا کو چلا جاؤن کیونکہ جب آپ ایسا بادشاہ میرا سرپرست میری بات کو خلاف
تصور کرے تو بات کہنا بیکار ہی سمندر نے کہا کہ مجکو مین بدون اُس امر کے دریافت کیے اور اس عدول
حکمی کے سزا دیے بغیر نہ جانے دونگا مین سن تو لون کہ تم نے کس سبب سے میرے حکم کے خلاف کیا چاہے
وہ فقرہ ہو چاہے اصل امر ہو میرے عدل کے خلاف ہی کہ مین اُسکو سزا نہ دون جو عدول حکمی کرے میرے
طریقے سے تم بخوبی واقف ہو کہ جس بات کی مجکو ضد ہوتی ہی بدون اُسکو کیے مین دست بردار نہین ہوتا
ہون پس بیان کرو اگر اپنی آبرو چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ یہان سے بعزت جاؤ اور جان بچے یہ جو سمندر نے
کہا سب اہل دربار کو عبرت ہوئی خصوصاً اخلاق و اشفاق و گلاب وغیرہ کو جو کہ صاحبان غیرت تھے
نہایت حیرت و خوف پیدا ہوا مگر آفاق کی زوجہ کو سنکے اسکی تاب نہ آئی چہرہ مثل آفتاب صبح کے سرخ ہوگیا
جیسے آفتاب طلوع ہوتا ہی تو سرخ ہوتا ہی دونون ابروے خمدار مثل شمشیر بران کے خمیدہ ہوگئین اور مژگان
مثل ناوک دلدوز کے راست ہو گئین زلفین بل کھانے لگین سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای بادشاہ اب
ذلت کی حد ہو گئی ہم لوگ صاحب عزت ہین ہمکو اس قدر ذلت بہت ہی آپ نہین خیال کرتے ہین کہ میرا شوہر
کس قدر عجز کرتا ہی اُسپر آپ کچھ خیال نہین فرماتے ہین اور سوا غصہ کے دوسری بات نہین ہی کون ایسی
تقصیر ہوئی ہی کہ جسکی بابت یہ عقاب و عتاب ہی اول تو اصل مطلب دریافت نہ کیا اور یہ عتاب نازل ہوا
اُسپر عجز کیا گو عجز کرنے کا موقع نہ تھا مگر پاس نمک سے عجز کیا مگر اب مجکو تاب نہین ہی نہ ذلت کی برداشت
ہی نہ سخنان نامناسب کے سننے کی قلب کو طاقت ہی میرے شوہر کو ان سب امرون کی تاب ہی مجکو تاب
نہین ہی مین جواب دیتی ہون صاف صاف امر یہ ہی کہ اس دربار مین تو کوئی ایسا نہین نظر آتا ہی جو ہم شوہر
و زوجہ کو سزا دے سکے ہم جب تک پاس کرتے ہین جو چاہے سو کہہ دے ہم برداشت کرینگے یہ جو آپ نے
کہا کہ اگر ذلت نہین چاہتے ہو اور عزت چاہتے ہو تو بیان کرو اور اپنی جان بچاؤ پس کوئی ہماری جان
نہین لے سکتا ہی نہ کوئی ہم سے مقابلہ کر سکتا ہی یہ تو دیوانے ہین کہ جو یہ عجز کرتے ہین مین کبھی عجز نہ کرتی
کوئی کیا ہم سے مقابلہ کرے گا یہ جو آفاق نے دیکھا کہ ملکہ کو تاب نہ رہی اور جواب سخت دیا اور بادشاہ کا
رنگ بدل گیا چہرہ پر غصہ آگیا آفاق نے اپنی زوجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ تجکو توقع بولنے کا نہین ہی تم
بیکار جواب دیتی ہو ہم نے نمک کھایا ہی ہم ضرور عجز کرینگے ہم بادشاہ کو راضی کرلینگے سمندر نے
جو زوجہ آفاق کی تقریر سنی برہم ہوکر جواب دیا کہ او عورت یہ سارا فساد تیری ذات سے ہی کو ہی

نے آفاق کو بہکا کر مقابلہ سے انکار کرایا کہ وہ چلا آیا پہلے تو نے یہ کہا کہ تمام خبرین پہونچین کہ دریاے سبز رنگ برباد ہوا
شہزادہ قتل ہوئی ماہیان قتل ہوئی آفتاب کے قتل کی خبر پہونچی لشکر اسلام لشکر کشی کرتا چلا آیا بہت سے ملک تصرف
مین کر لیے سب سے آگاہی ہوئی مگر تم نے اپنے مقام سے حرکت نہ کی اسی طور سے اپنے مقام پر بیٹھے رہے مین جانتا
ہون کہ اگر **آفاق** نے قصد بھی کیا ہوگا تو تو نے منع کیا ہوگا ہم پر ایام گذرے اور خبر نہ لی یہ ممکن نہین ہی کہ
ان امورون سے تم خبردار نہ ہو صرف تم نے اس خیال سے کہ کون جا کر اپنے کو عذاب مین مبتلا کرے جب بادشاہ
خبر دیگے اسوقت یہ عذر کر لیا جائے گا کہ ہم کو خبر نہ تھی جب آپ نے طلب کیا ہم فوراً حاضر ہوگئے پس اس خیال سے
تم آئے اور پھر نمک حلالی کا دعوی کیا جاتے یہی نمک حلالی اور خیرخواہی ہی کہ اپنے ولی نعمت پر ایک مصیبت
پڑے اور ہم اس سے آگاہ ہون اور پھر پہلو تہی کرین بہت بڑا خیال مجھکو اسکا تھا گو میرے ذہن مین آیا تھا کہ جب
تم میری تحریر کی بموجب آتے تھے مین اسی وقت سزا دیتا مگر مین نے پاس کیا کہ یہ برسون کے نمک خوار اور خیراندیش
ہین ہم لوگ صاحب عدل ہین اتنی سی بات پر خیال کرنا ہم کو زیبا نہین ہی اسپر یہ خطا کی آخر کہان تک درگذر کی جاے
آج اسکا عوض لیا گیا بس اس حجت و تقریر سے کچھ حاصل نہین ہی جو اصل امر ہو بیان کیجیے آئندہ ہم اب کوئی اور کلام نہ کرنا
ورنہ قبل اسکے کہ تیرے شوہر کی خطا ثابت ہو مین تجکو سزا دونگا تو کیا مقابلہ کرے گی یہ کہکر **آفاق** سے کہا کہ تم بیان
کرو اب دیر نہ کرو زوجہ **آفاق** یہ تقریر سنکے اور تاو پیچ کھا کر پاس اپنے شوہر کے خاموش ہو کر بیٹھ رہی گو کہ اصل امر
یہ تھا کہ اسکے ہم مقابل اور اسکے ہم پلہ اسکے شوہر کے اس دربار مین کوئی نہ تھا سواے دس پندرہ ساحرون کے
مگر اسنے یہ خیال کیا کہ شاید شوہر کے خلاف ہو پھر کچھ جواب نہ دیا گو کہ آمادہ بفساد ہوئی تھی اور یہ قصد کر لیا تھا کہ سختی
کے ساتھ جواب دون اور آج **سمندر** شاہ کو اپنے سحر کا تماشہ دکھا دون مگر شوہر کے خوف سے کچھ نہ بولی اپنا
خون جگر پی کر رہ گئی ادھر **آفاق** نے **سمندر** شاہ سے کہا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اس سبب سے چلا آیا ہون میرے
نزدیک بہتر یہ ہی کہ خداپرستون سے مقابلہ نہ فرمائیے بلکہ انکو راہ دیجیے کہ وہ نہ طاق کو چلے جائین آپ سے کوئی مقابلہ نہ کرے گا
مین آپ کے بھلے کو کہتا ہون کیونکہ مین نے جو دیکھا اور اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکا اقبال یاور ہی گو
مین یا آپ مقابلہ کرینگے شکست کھاینگے سواے ذلت کے دوسرا امر نہ حاصل ہوگا عیار ایسے ہین کہ جنکے سبب سے کچھ زور نہین
چلتا ہی سواے ذلت کے انکے ہاتھ سے کچھ نہین ملتا ہی مین اسی سبب سے آیا ہون کہ آپ کو آگاہ کردون باوجودیکہ
مین نے خوب بندوبست کیا تھا اسپر میرے اوپر عیاری کی اور مجکو گرفتار کر لیا میرے اوپر قبضہ کر لیا جسوقت مجھکو جی چاہتا
مجکو قتل کرتا مگر اسنے میرے اوپر رحم کیا کہ مجکو رہا کر دیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ میری زوجہ رانڈ ہو گئی یہ کہکر **آفاق** نے
کل حال بیان کیا اور کہا مین اقرار کر آیا ہون کہ مین اب مقابلہ نہ کرونگا نہ تمہارا شریک ہونگا جہان تک ممکن ہوگا صلح
پر بادشاہ کو راضی کرونگا لہذا جو اصل حال تھا مین نے بیان کر دیا **سمندر** نے یہ سنکے جواب دیا کہ یہ فرمائیے کہ آپ بھی
مثل **سہراب و غزالان و کوکبہ و یقین خود پرست و محراب شاہ و اقبال** شاہ و اختیال شاہ وغیرہ کے شریک
ہو گئے اپ ہم سے غرہ کرتے ہین جتنے نمک حرامی پر کمر باندھی ہی اب معلوم ہوا کہ آپ نے اہل اسلام کی شرکت لی آپ کے
چلے آنے کا یہی سبب ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ آپ اپنے لشکر کو لے کر واسطے مقابلہ اہل اسلام جائیے اور ان سے
مقابلہ فرمائیے اسی مین آپ کے لیے بہتری اور بھلائی ہی ورنہ میرے ہاتھ سے بہت بڑی ذلت پاؤگے رسوا ہوگے اور
جان بھی جائے گی یہ جو **سمندر** شاہ نے کہا **آفاق** نے جواب دیا کہ ای بادشاہ آپ یہ خیال فرمائین کہ اب مین اہل
اسلام کے مقابلہ پر نہ جاؤنگا نہ انکی شرکت کرونگا نہ آپ سے مقابلہ کرونگا نہ آپ کے روبرو ستم کرونگا کیونکہ مین نے
آپ کا نمک کھایا ہی ہرگز ان سے نہ لڑونگا کیونکہ مین ان سے اقرار کر کے آیا ہون ایسی حالت مین میری یہ راے
ہی کہ آپ مجھ کو آزاد کرین مین اپنی زوجہ کو لے کر صحرا کو چلا جاؤنگا فقیری کر کے خلق پروری کرونگا درور کی

بھیک مانگونگا مین اس اسیری سے اُسکو بہتر اور انسب تصور کرونگا اس امر سے کہ مین اپنے قول سے پھرون کیونکہ مین
آپ کے سامنے کوئی امر آپ کی مرضی کے خلاف نہین کر سکتا ہون ملک آفاقیہ کا کسی اور کو حاکم فرمایئے اور جو لشکر میرے
ہمراہ ہی اُسکا افسر کسی اور کو فرمایئے مین دست بردار ہوتا ہون مینے ترک دنیا کیا اسی وقت سے مین اپنے قول کے تو خلاف
نہ کرونگا سمندر نے کہا کیا میرے حکم کے خلاف کروگے آفاق نے کہا کہ مین آپکے حکم کے خلاف نہ کرونگا علاوہ
اس امر کے کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ تو مجھ سے نہوگا کہ مین جاکر مقابلہ کرون سمندر شاہ نے کہا کہ اگر یہ غیر ممکن ہی تو تیرا
یہان سے زندہ جانا بھی غیر ممکن ہی بس جو تیرے جی مین آئے وہ کر اگر تو اہل اسلام سے مقابلہ نہ کریگا اور میری عدول حکمی
کریگا تو مین تجکو ذلت کے ساتھ قتل کرونگا جو تیرا جی چاہے وہ کر میرے روبرو کہا ہو جو میرے ادب سے گزرا ہوگا جب میرے حکم کے خلاف
کیا تو میرے روبرو سچ کہنا کیا بات ہی اب تو تم اپنے اس قول سے نہ پھروگے اور تم اہل اسلام کے مقابلہ کو نہ جاؤگے
آفاق نے کہا چاہے آپ مجکو قتل کرین مین مقابلہ کو نہ جاؤنگا مجکو جان دینا گوارا ہی مگر اپنے قول کے خلاف کرنا
گوارا نہین ہی نہ مین آپ سے مقابلہ کرونگا جو ظلم و ستم میرے اوپر ہوگا اُسکی برداشت کرونگا سمندر نے کہا کہ معلوم ہوا
تیری قضا آئی ہی کسی اچھے اُستاد نے تجکو سبق پڑھایا ہی اچھا افسون تیرے اوپر دم کیا ہی اے آفاق دیکھ مین
پھر کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کرو اور اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کر کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی بے قضا آئے کیون
مرتا ہی کیون اپنی زوجہ کو رانڈ کرتا ہی کیون دیدہ و دانستہ اپنی جان دیتا ہی مین تیرا دشمن نہین ہون تیری دوستی کے
سبب سے کہتا ہون جس طور سے تو اپنے قول کا پابند ہی اُسی طور سے مین بھی اپنے قول کا پابند ہون تو ایک ادنا آدمی
ہوکر اپنے قول کی پابندی کرے مین بادشاہ وقت ہوکر اپنے قول کی پابندی نہ کرون بالکل میرے شان کے خلاف
ہی بس مین ابھی تک اس امر پر آمادہ ہون کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو جو تمھارا مرتبہ تھا اُس سے زیادہ رتبہ
کرونگا اور جب مین نے کسی قسم کا حکم دے دیا پھر مجکو یہ ضرورت ہوگی کہ مین اُسکی پابندی کرون اگر پھر تم نے کہا
کہ اب مین مقابلہ کو جاتا ہون تو پھر مین یہ کہنا تمھارا ہرگز نہ سنونگا آفاق نے کہا کہ آپ کا جو جی چاہے حکم فرمایئے
مین ضرور اپنے قول کا پابند ہون چاہے جان جاتی رہے اپنے قول سے نہ پھرا ہون نہ پھرونگا کیونکہ قول مردان جان دارد
دشمن مردان اعتبار جو زبان سے کہا کہا جو امر گوارا کر لیا کر لیا کیونکہ مثل مشہور ہی کہ مرد مرے نام پر اور نامرد مرے نان پر
مین تو مرد ہون نام پر مرتا ہون یہ امر بھی مشہور ہوجائیگا کہ آفاق نے جان دینا گوارا کی مگر اپنے قول سے پھرنا
نہ گوارا کیا بادشاہ نے ظلم کیا مگر وہ قول کا بڑا پابند تھا سب ظلم گوارا کیا مگر خلاف قول نہ کیا غرض مرد تھا یہ جو سمندر
نے سُنا کہا خیر معلوم ہوا کہ تم بڑے مرد ہو بس اب دیکھتا ہون کہ تم اپنے قول کے پابند رہتے ہو یہ کہکر حکم دیا کہ
کوئی حاضر ہی اسکو اسیر کر لو اور شہر مین منادی ندا کردے کہ جو بادشاہ کے خلاف حکم کرے گا اور اہل اسلام کی
شرکت کرے گا اُسکا حال مثل آفاق کے ہوگا وہ مثل آفاق کے سزا پائے گا اور آفاق سے کہا کہ اب جو
تمھارا جی چاہے وہ کرو مین نے تیری اسیری کا حکم دے دیا آفاق نے کہا کہ جیسا جی چاہے حکم فرمایئے مین
تو عرض کر چکا ہون کہ آپ کے روبرو کبھی سخن نہ کرونگا ایک ادنا بھی اگر مجکو گرفتار کرے گا تو مین نہ بولونگا یہ کہکر سب
اہل دربار کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ سب گواہ رہین مین بے قصور ہون بادشاہ نے مجپر ناحق ظلم و ستم کیا ہی
مین نے یہی کہا کہ مین فقیر ہو جاؤنگا اُسپر بھی بادشاہ نے نہ منظور کیا مفت میری جان لیتے ہین مین نے انکا
نمک کھایا ہی مین اس نمک کا پاس کرتا ہون کوئی میری طرف سے نہ بولے مین اب صاف صاف کہتا ہون کہ
بادشاہ کے ادبار کا زمانہ آگیا ہی یہ اپنے دوستون کو دشمن تصور کرتے ہین ضرور ضرور اہل اسلام کا یہان قبضہ
ہوگا سمندر شاہ قتل ہوگا کیونکہ اسنے ظلم پر کمر کسی ہی مغرور ہوگیا ہی سب اہل دربار سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے
کسی نے سر نہ اُٹھایا ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ در اصل سمندر کے ادبار کا زمانہ آگیا ہی جس نے

اپنے اتنے بڑے خیر خواہ کے ساتھ یہ حرکت کی اپنے دوست کو دشمن کیا ایسے معزز کو یون ذلیل کیا اس سے
خوف کرنا زیبا ہی ہر ایک کو عبرت ہوئی اُدھر آفاق نے زوجہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے زن پاک دامن و صاحب
عفت مین تجھسے کہتا ہون کہ تو اپنی جوانی کو رایگان نہ کرنا ساتھ راحت کے بسر کرنا میرا تیرا ساتھ اسی قدر
مقرر ہوا تھا تو افسوس و غم نہ کرنا مین نے تیرے لیے اس قدر روپیہ جمع کر دیا ہی کہ تیری عمر بھر کفایت کرے گا
اگر مرضی ہو تو کسی صاحب عزت کے ہمراہ عقد کر لینا میرے غم مین اپنی حالت تباہ نہ کرنا یہ تصور کرنا کہ ایک غلام
تھا ہم نے اُسے آزاد کر دیا پس کوئی مقام رنج و الم کا نہین ہی جو صاحبان عزت ہین اُنپر جو بلا آتی ہی وہ اُسے
خوشی خوشی کاٹتے ہین پس صبر کرو دل پر جبر کرو خداوند کا شکریہ ادا کرو اسی طور سے ہماری قضا آئی ہی یہ بلا ایک
نہ ایک دن دفع ہوگی ہم کو دعاے خیر سے یاد کیا کرنا یہ تو معلوم ہی کہ جب تک تم زندہ رہوگی میرے غم مین مبتلا
رہوگی آب و دانہ ترک کروگی یہ بھی مقدر مین لکھا تھا جو پیش آیا اور جو پیش آئے گا وہ کلک تقدیر نے تحریر کر دیا ہی
بقول اہل اسلام کہ جو خط پیشانی ہوگا وہ پیش آئے گا جو کاتب تقدیر نے بروز اول تحریر کیا ہوگا وہ ضرور ہوگا انکا
یہ قول بہت درست ہی اُنکے جو عقیدے ہین وہ سب درست ہین پس مین اپنے کو ضرور اہل اسلام کا بندہ تصور
کرتا ہون اس تصویر پرستی پر لعنت کرتا ہون اگر کوئی اہل اسلام اس مقام پر ہوتا تو مین اُس سے قواعد اسلام
دریافت کرتا کیا کرون کہ مجبور ہون خیر میرا عقیدہ تو یہ ہی کہ مین نے دین اسلام مرتے وقت اختیار کر لیا یہ جونہی
اپنی زوجہ سے کہا وہ زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ اے پیارے شوہر اپنے غم مین مجکو بیقرار کر اپنی زندگی کو
مقدم جان اگر تم زندہ ہو تو گدائی کرکے بسر کرینگے ہم کو حکومت کی خواہش نہین ہی اپنی جوانی اور میری حالت پر
رحم کر دیکھو اگر تو نے قسم کھائی ہی کہ مین بادشاہ سے نہ مقابلہ کرونگا تو مجکو اجازت دے مین مقابلہ کرون دیکھون
کہ کون ہی جو میری زندگی مین تیرے اوپر ہاتھ ڈالتا ہی کسکی لیاقت ہی سب اہل دربار میرے آزمائے
ہوے ہین ابھی دربار کو خون سے رنگین کر دونگی آفاق نے کہا کہ تم برہم نہ ہو مجکو یہ امر منظور نہین ہی کہ جسکا
نمک کھایا ہو اُس سے مین مقابلہ کرون یا مقابلہ کرنے کی اجازت دون پس تم چلی جاؤ اور صبر کرو ہمارے
کہنے پر عمل کرو میرے کہنے کو مان لو کیونکہ اب مین تم سے کسی امر کی درخواست نہ کرونگا زوجہ آفاق نے
کہا کہ جو تمھاری مرضی ہو سر راضی ہین ہم اسی مین جسمین تیری رضا ہی خیر مین تمھارے حکم کی پابند ہون
جس طور سے ہوگا بسر کرونگی میری زندگی تو رنج و غم مین بسر ہوگی یہ مجکو بخوبی معلوم ہی کہ بعد تمھارے جو مجھپر
ستم ہونگے وہ مین گوارا کرونگی یہ اسی امر پر تیرے اوپر نہین ظلم کیا ہی بلکہ یہ دوسرا امر ہی جسکا ایک وقت مین
مین نے تم سے ذکر کیا تھا یہ اُسکا نتیجہ کیا گیا ہی یہ اسی خیال سے ہی کہ جب شوہر نہ ہوگا اور ہم ستم کرینگے
یہ ہم سے راضی ہوگی تو یہ امر غیر ممکن ہی جان سے جانا منظور ہی مگر خلاف عزت کام کرنا منظور نہین ہی خیر جو
تمھاری مرضی مین تمھارے غم مین اپنی زندگی بسر کرونگی اپنا رنڈاپا کاٹونگی یہ کہکر رونے لگی اُدھر آفاق نے
کہا کہ ہان کون میری گرفتاری کو آتا ہی اور مجکو گرفتار کرتا ہی وہ آوے مین موجود ہون یہ کہکر کہا کہ افسوس
ہی کہ اس مقام پر خواجہ نہین ہین جو مین اُن سے عقائد دین اسلام دریافت کرتا یہ جو آفاق نے کہا سب
اہل دربار تو خاموش ہو رہے مگر سمندر کو بہت غصہ آیا پھر برہم ہوکر یہ کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا تیرا
قتل مجپر لازم ہوا مین تجکو جلا دونگا کیون نہین اپنی زوجہ کو اجازت مقابلہ کی دیتا ہی اُسکا بھی حوصلہ نکل جائے
آفاق نے کہا کہ یہ تو نہ ہوگا کہ مین آپ سے مقابلہ کرون یا زوجہ کو اجازت دون بادشاہ نے کہا کہ تیرا یہ
عجز و انکسار کام نہ آئے گا یہ کہکر قملاق کی طرف دیکھا وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اُسنے آکر آفاق پر سحر کیا
آفاق نے زبان تک نہ ہلائی خاموش کھڑا رہا وہ گرفتار کرنے گیا یہ جو امر ہوا سب کو عبرت ہوئی اہل دربار

نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ بڑا غضب ہی کہ بادشاہ نے اتنی سی خطا پر آفاق کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جو کوئی
ذرا کے ساتھ بھی نہین کرتا ہی ضرور اپنی آبرو کا خیال واجب و زیبا ہی اب ہر ایک خوف کرنے لگا ہر ایک
کانپ گیا از بسکہ جو کہ صاحب غیرت تھے انکو بڑی عبرت ہوئی زوجہ آفاق منہہ دیکھا رہ گئی شملاق نے
آفاق کو لاکر ایک تاریک زندان خانہ مین قید کیا جب آفاق قید ہو گیا تو زوجہ اُسکی اُسوقت دربار سے
باہر آئی اور اس خیال سے باہر آئی کہ دیکھوں سمندر آفاق کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہی اُس مکان مین جو کہ
آفاق نے اپنے زمانہ وزارت مین بنایا تھا آکر اُتری اور غم مین شوہر کے منہہ لپیٹ کر بستر پر پڑ رہی جو کہ ملازم
وغیرہ تھے سب اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھ رہے ہر ایک رنج و غم مین مبتلا تھا یہان زندان مین آفاق
بھی سر جھکائے بیٹھا تھا کہ اُدھر سمندر نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ کل تمام اہل شہر بیرون شہر جاکر قیام کرین
ہم نے آفاق کو جو کہ ہمارے حکم سے پھر گیا ہی اور اُسنے اپنے مذہب کو ایک عیار کے کہنے سے ترک کیا ہی ہم
نے اُسے گرفتار کیا ہی اُسکو اس جرم مین قتل کرینگے اور اس جرم کی سزا دینگے اُسکا سب لوگ تماشہ دیکھین اور
یہ خیال کرین کہ جو حکم شاہی سے انحراف کرے گا اُسکا یہ انجام ہوگا تاکہ ہر ایک کو عبرت ہو منادی یہ بھی
ندا کرے کہ آفاق آگ مین جلایا جائے گا یہی اورون کی بھی سزا ہی جو بادشاہ کے حکم سے انحراف کرے گا
اور ایک منادی جاکر بیرون شہر یہ ندا کرے کہ کل آفاق کو بحکم سمندر شاہ آتش سوزان مین جلایا جائے گا
سب آکر تماشہ دیکھین اور ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ روانہ کیا جائے کہ وہ بندوبست کرے کہ ایک
میدان وسیع مین ہیزم کا انبار کرے اور اُسمین تین پہر رات سے آگ لگا دے ہم بوقت سحر آفاق کو آگ
مین ضرور جلائینگے یہ جو حکم سمندر نے دیا بس اُسی وقت دبیر نے نامہ اُسی مضمون کا بنام گرداب
شاہ تحریر کیا وہ نامہ ایک ساحر کو دے کر طرف لشکر کے روانہ کیا ایک منادی نے بحکم سمندر شاہ ہر گلی
کوچے مین پھر کر یہ ندا کر دی کہ سمندر نے حکم دیا ہی اس حکم سے ہر ایک واقف ہوا اس حکم کے سنتے ہی
سب کو عبرت ہوئی ہر ایک اپنے مقام مین خوف کرنے لگا کہ جب آفاق ایسے معزز کو ذرا سی خطا پر
ایسی سخت سزا ملی مقام افسوس ہی یہ حال زوجہ آفاق کو معلوم ہوا اُسکو تو یقین تھا بس اُس نے اپنے
ملازمون کو طلب کر کے کہا کہ تم نے دیکھا کہ کیا سلوک بادشاہ نے میرے شوہر کے ساتھ کیا مین پہلے ہی اپنے
شوہر سے کہتی تھی کہ تم دربار مین نہ جاؤ اُنھون نے میرا کہنا نہ مانا آخر کو یہ انجام ہوا کہ اپنے کو لقمہ اجل کیا مین نے
دربار مین بھی کہا تھا کہ تم مجکو حکم دو مین انتظام کر لونگی مگر اُنھون نے میرا کہنا نہ سنا مفت اپنی جان دی اپنی آبرو
گنوائی خیر ہم اپنی زندگی جتنے عرصہ کی ہی بسر کر لینگے یہ تو وہ امر ہی کہ جسکی سمندر نے قبل مین خواہش کی تھی اور
مین نے انکار کیا تھا یہ وہی عداوت نکالی گئی ہی اب اُسنے یہ خیال کیا ہی کہ جب شوہر نہ ہوگا تو ضرور دوسرے
کو قبول کرے گی کیونکہ جوان ہی یہ امر غیر ممکن ہی صریح اُسکی خام خیالی ہی نوکرون نے عرض کیا کہ یہ جو آپ ارشاد
کرتی ہین بہت بجا اور درست ہی وہ اپنے منہہ کی کھائینگے ہم سب کی یہ دعا ہی کہ خداوند ہمارے مالک کے قلب
کو پھیر دین کہ وہ اس امر پر آمادہ ہو جائین اور بادشاہ سے مقابلہ کرین اور اپنی رہائی کی فکر کرین زوجہ آفاق
نے کہا کہ یہ امر کبھی نہ ہوگا کہ وہ اپنے قول سے پھرین اور بادشاہ سے مقابلہ کرین خیر جو ہمارے مقدر مین تھا وہ
ہوا اور جو ہوگا وہ اور ہوگا اسکا کچھ غم نہین ہی اب مجکو یہ فکر ہی کہ وہ اپنے قول پر ثابت رہین اور قول سے
نہ پھرین انھون نے ہوتے وقت اپنے مذہب کو تبدیل کیا ہی بہت اچھا کیا ادھر وہ جلائے گئے اُدھر مین نے
بھی ترک دنیا کی اور صحرا کو چلی گئی ملازمون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم سب آپ کے ہمراہ ہین یہان تو یہ
گفتگو ہو رہی ہی راوی نے بیان کیا کہ یہ جو حکم سمندر نے آفاق کے قتل کا دیا تھا سبب یہ تھا کہ وہ تو زوجہ

آفاق پر عاشق تھا اسی فکر مین تھا کہ کسی صورت سے یہ قتل ہو تو میرا بس چلے پس اُسنے یہ تدبیر کی کہ اتنی سی خطا پر آفاق کے قتل کا حکم فرمایا اسنے یہ خیال کر کے حکم دیا کہ جب آفاق نہ ہوگا اسکی زوجہ جوان ہی ضرور میرے ساتھ عقد کرے گی اس بنا پر آفاق کی اسنے جان لی وہ ہمیشہ سے اسی فکر مین تھا کوئی امر بن نہ پڑتا تھا آخر کو یہ امر اسکے ہاتھ لگا اُسنے اپنی پرانی دشمنی نکالی پس سمندر نے وہ حکم دے کر اور نامہ روانہ کر کے دربار برخاست کیا خوشی خوشی محل مین گیا ادھر ہر سردار اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا ادھر اشفاق و اخلاق باہم یہ تقریر کرتے ہوے چلے کہ بادشاہ نے بالکل خلاف عدل کیا اگر آفاق مقابلہ کرتا تو ہم کبھی اُسکے شریک نہ ہوتے بلکہ آفاق کی کمک کرتے اخلاق نے کہا کہ مین تو ضرور اس حالت مین بھی اُسکی کمک کو موجود تھا اور قصد کیا تھا کہ جواب دون مگر جب اُنھون نے اپنی زوجہ کو منع کیا مین تو بھائی ہون میری کمک کب اُنکو گوارا ہوتی گو خون عزیزی نے جوش مارا تھا بھائی اشفاق مین تو پرسون ضرور استعفا دونگا اشفاق نے کہا کہ بھائی تم کیا دو گے مین بھی دونگا یہ دونون باہم ایسی تقریر کرتے ہوے اپنے اپنے مقام پر آگئے جو سردار غیرت دار اور صاحب عزت تھے اُن سب نے یہی قصد کر لیا تھا بعض کا یہ قول تھا کہ اب سمندر شاہ کے تنزل کا زمانہ آگیا کہ دوست کو دشمن تصور کرتا ہے بھائی وہ کام کرو کہ جسمین آبرو بچے ہر ایک اسی فکر و تردد مین تھا گلاب نے اپنے مکان پر آکر اپنی ماں سے کل حال بیان کیا اور کہا کہ اماں مین صاحب عزت ہون شاید کسی دن میرے اوپر بھی عتاب کرے تو مجھ سے اس امر کی برداشت نہ ہوگی مین ضرور مقابلہ کرونگا چاہے نمک حرامی ہو چاہے نمک حلالی مین مثل آفاق کے بے بس ہو کر جان نہ دونگا ماں نے کہا کہ اے فرزند دلبند وہ کام کیون ہو جو کہ باعث ذلت ہو جو بادشاہ حکم دے اُسکو بجا لاؤ گلاب نے کہا یہ تو بجا ہے آفاق کی کوئی خطا نہ تھی نہ ایسی سزا کا وہ سزاوار تھا نہ ایسا اُس نے کوئی جرم کیا تھا جسکے عوض مین یہ سزا دی گئی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کوئی عداوت دیرینہ تھی کہ جسکو بادشاہ نے جب ظاہر نہ کیا تھا آخر کو اسوقت موقع پا کر بغض نکالا ماں نے جواب دیا کہ ہم کو پرائے قصون سے کیا کام جو آگ کھائے گا وہ انگار ہگے گا یہ دیوار و در گوش رکھتے ہین ایسی باتین نہ کر جو خلاف مرضی بادشاہ ہون اور اُسکو خبر ملے میرا تو تیرے سوا کوئی سہارا نہین ہے کہین وہ تیرے ساتھ بھی بدسلوکی کرے اُسوقت سواے جان دینے کے کچھ نہ حاصل ہوگا کیونکہ تو ابھی جوان ہے تیرے مزاج مین غصہ بہت ہے پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہے کہ اپنے کو اپنا دشمن کرے جو کہ کان رکھتا ہو اور آنکھین نہ رکھتا ہو جس نے ایسے معزز کے ساتھ یہ سلوک کیا اصل امر یہ ہے کہ یہ ترقی جاہ و جلال و مال و منال و ترقی ممالک ذات سے آفاق کے ہوئی ورنہ کیا تھا صرف ایک سمندریہ پر قبضہ تھا وہ جو وزیر ہوا اُس نے لشکر کشی کر کے سیکڑون ملک اپنے قبضہ مین کیے ہزارون سرکشون کو زیر کیا ہمیشہ افریقیہ پر سرکشی اور لشکر کشی رہتی تھی وہان کی رعایا بہت سرکش تھی اُسکو جو آفاق نے زیر کیا تو مشہور ہوا کہ آفاق ایسا وزیر تو کوئی اس سلطنت مین نہ ہوا ہے اور نہ آیندہ ہوگا اُسی طور سے اُسکا بھائی بھی ہے گلاب نے کہا کہ اُسی خدمت کا صلہ اُسے دیا گیا ماں نے جواب دیا کہ یہ لوگ بادشاہ ہین جو جس وقت جی چاہتا ہے وہ کرتے ہین اور اصل امر تو یہ ہے کہ اگر کوئی خاندانی بادشاہ ہو تو اُسکو ہر ایک کی عزت و آبرو کا خیال ہو اور جو کہ ادنا ہو اُسکو کیا خیال ہو ہم تو اسکی اصلیت سے واقف ہین کیا بیان کون یہ جو حرکت بادشاہ سے سرزد ہوئی یہ اُنکے اصلیت کی خرابی ہے نہ کوئی اور امر ہے یہ جو تم نے کسی شاعر کا شعر سنا ہو اُسکا یہ مضمون بہت سچا ہے ؎ پرستار زادہ نیاید بکار + اگرچہ بود زادہ شہریار ؎ بس بادشاہ نے اپنی حقیقت آج سب پر ظاہر کر دی یہ کہکر کچھ سوچی اور خاموش ہو گئی گلاب نے کہا کہ کیون والدہ مہربان آپ خاموش کیون ہو گئین ماں نے جواب دیا کہ تیرے باپ کا خیال آگیا گلاب نے

کہا کہ گیا بادشاہ کم اصل ہی اُسنے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہ کیا اصل ہی تیرا باپ ہمیشہ مجھسے کہا کرتا تھا کہ مجکو ہر وقت
بادشاہ سے خوف رہتا ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اپنی اصل کی طرف رجوع کرے چنانچہ اکثر اہل اسلام کا یہ قول اُنکی زبان پر
آجاتا تھا کہ کل شی یرجع الی اصلہ مین نے جو دریافت کیا تو ٹال دیا ایک دن جو مین نے بہت اصرار کیا تو صرف
اس قدر کہا کہ یہ خداوند طاق کے غلام ہین کسی جرم پر وہان سے نکالے گئے ہین یہ اُس زمانہ مین کہا تھا کہ
جب بے جرم وخطا سہراب کو یہان سے نقرہ ے ماہیان کے پاس روانہ کیا اور قید کرا دیا اُسکے بعد اُسکا سب
گھر لٹوا لیا اُسوقت یہ کلمہ اُنکی زبان سے نکلا تھا کہ آج بادشاہ نے اپنے اصل کی طرف رجوع کی ایک معزز
سردار کے ساتھ یہ سلوک کیا جب مین نے پوچھا تو سب حال بیان کیا تب مین نے اصل کا حال دریافت کیا تو یہ کہا
کہ جو مین نے تم سے کہا مگر جو حرکت آفاق کے ساتھ کی یہ سہراب کے ساتھ نہین کی سہراب کو چارکھنبون مین
ذلیل نہین کیا بلکہ اُسکو دوسرے مقام پر بھیجکر ذلیل ورسوا کیا اسکا سبب یہ تھا کہ کل سپاہ دست چپ اور
سرداران دست چپ اُسکے شریک تھے ترا انگشت وخون ہوتا وہ بھی برابر دست تھا اور صاحب عزت تھا
آفاق کے صاحب عزت ہونے مین شک نہین ہی صرف آفاق نے پاس نمک سے کچھ نہین کہا ورنہ اُسکا
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اے فرزند جگر پیوند اب اس قصہ کو جانے دے مختصر یہ ہی کہ آفاق نے پاس نمک
کیا اور ضرور بادشاہ نے بُرا کیا اور انصاف کا خون کیا ہم کو یقین ہوگیا کہ بادشاہ کی خرابی کے دن آنے ہین
جو جو صاحبان غیرت ہونگے وہ اب ملازمت سے پرہیز کرینگے اور وقت کے منتظر رہینگے جب جسکو موقع ملیگا
ترک ملازمت کریگا گلاب نے کہا کہ یہ آپ کا خیال بہت درست ہی خیر اب دیکھیے آفاق کا کیا انجام
ہوتا ہی یہ کہکر گلاب ماں کے پاس سے اُٹھکر اپنی خوابگاہ کی طرف چلا آیا یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر شہر
مین منادی نے ندا دی سب اہل شہر کو معلوم ہوا سب اپنے چلنے کا بندوبست کرنے لگے وہان بیرون شہر مقابل
لشکر اسلام کے گرداب شاہ وملکہ زعفران وغیرہ فروکش ہین دربار آراستہ ہی چند عیار صورت بدلے
بدلے ہوے بیٹھے ہین کہ وہ نامہ بر آکر پہونچا سب کو سلام کیا اور کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون نامہ بادشاہ کا
گرداب شاہ کے نام ہی گرداب شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے آواز بلند پڑھا اُسکا وہی مضمون
تھا جو اوپر لکھا گیا جب نامہ پڑھا گیا اور سب لوگ مضمون نامہ سے آگاہ ہوے اہل دربار و گرداب شاہ
وغیرہ کے ہوش اُڑ گئے ہر ایک کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا یہ معلوم ہوا کہ کوئی حواس سب کے لیے گیا ہر ایک
نے سر جھکا کر زبان کے تلے انگلی رکھی عالم سکوت مین رہ گئے کہ گرداب نے نامہ بر کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا
کہ آفاق پر عتاب شاہی کا کیا سبب ہوا اُس نے جواب دیا کہ سبب یہ ہوا کہ وہ بدون مرضی بادشاہ
کے مقابلہ سے اہل اسلام کے لشکر سے پھر چلے گئے بادشاہ نے حکم دیا کہ تم مقابلہ کو جاؤ کہ اُنھون نے جانے
سے انکار کیا بس سبب عتاب کا یہ ہوا گرداب نے یہ سنکے نامہ بر کو خلعت دیکر رخصت کیا اور کہا کہ
عرض کر دینا جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسکے بموجب کاربند ہونگا آپ تشریف لائین یہان سب انتظام ہو جائیگا
آپ کو ہر چیز وقت پر تیار ملے گی وہ نامہ بر تو یہ پیام لیکر فوراً روانہ ہوا راہ طے کرکے داخل شہر ہوا دربار
مین آیا معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہوگیا ہی در محل پر پہونچا محل دار سے کل حال عرض کرا بھیجا اُس نے
بادشاہ سے جاکر کہدیا سمندر شاہ نے سنکے حکم دیا کہ اُس سے کہو کہ جائے ہم کو حال معلوم ہوگیا یہ جب نامہ بر
کو رخصت کر چکی اب ہر ایک نے سر اُٹھایا اور بہت افسوس کیا اور کہا معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ کا دماغ خراب
ہوگیا کہ اتنے بڑے معزز کے ساتھ یہ سلوک کیا کونسی خطا اور جرم تھا اسکا نتیجہ اچھا نہین ضرور خرابی ہوگی بس
گرداب نے چند سردارون سے بلا کر کہا کہ تم جاؤ اور صحرا سے ہیزم لاکر فلان مقام پر جمع کرو اور چند سردارون

سے کہا کہ تم جا کر روغن نفت کے شیشے لاؤ اور چند سردارون کو یہ حکم دیا کہ تم فلان مقام پر جو بلندی ہی ایک خیمہ وغیرہ
برپا کرو اور اُنکو ہر قسم کے اسباب سے آراستہ کرو تاکہ بادشاہ اُسمین بیٹھکر تماشہ ملاحظہ کرین یہ بندوبست کر کے
اور حکم دے کر خود دربار سے اُٹھکر اس صدمہ سے چلا گیا کہ افسوس بڑی خرابی کا مقام ہی اور جاے عبرت ہی اسی
سبب سے دربار برخاست کیا ہر ایک کو صدمہ ہوا اُدھر ہرکارے یہ خبر وحشت اثر لیکر طرف لشکر اسلام
کے روانہ ہوے اور وہ عیار جو کہ صورت تبدیل کیے ہوے تھے وہ بھی یہان موجود تھے دربار آراستہ تھا سب
حاضر دربار تھے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے تھے کہ ہرکارے آکر پہونچے بادشاہ و صاحبقران و خواجہ و سب
اہل دربار کو سلام کیا اور بادشاہ کی طرف منہ کر کے عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہو گیا ہم غلام کیا عرض کرین آجکل
کفار کے دربار مین آتے تھے کہ سمندر شاہ کا نامہ گرداب کے نام آیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ فلان صحرا مین انبار ہیزم کر کے
ہم صبح کو آکر آفاق کو آگ مین جلائینگے اُسنے ہماری عدول حکمی کی ہی اور اپنے دین سے پھر گیا ہی گرداب
نے جو نامہ بر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عدول حکمی کی کہ مقابلہ سے حضور کے چلا گیا اور اب جو سمندر
نے مقابلہ کو جانے کے لیے کہا تو اُسنے انکار کیا جان دینا گوارا کی مگر آپ کے مقابلہ کو آنا گوارا نہ کیا نہ یہ گوارا
کیا کہ اپنے بادشاہ سے مقابلہ کرے ایک اژدہا ساحر نے اُسکو گرفتار کر لیا اُسنے لب تک نہ ہلائے خاموش تھا اور وہ
اپنے قول کا بڑا پابند ہی بس یہ سُنکے گرداب نے انتظام کرنا شروع کیا بعد سب بندوبست کے ہر ایک
دربار برخاست کر کے اپنے اپنے خیمہ مین چلا گیا اور ہم یہ خبر لیکر ادھر روانہ ہوے اس خبر وحشت
اثر کو ہرکارون کے زبانی سُن کر صاحبقران و بادشاہ و دیگر اہل دربار کو بڑا صدمہ ہوا اور
خواجہ کا تو یہ حال ہوا کہ رنگ رو متغیر ہو گیا اور غیض جاری ہی اُسی حالت غیض مین کہا کہ یا تو ہم نے
آفاق کو رہا کیا یا اپنی بھی جان دی یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ ایک بات سُنتے
جاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ اب ہم اُسوقت آئینگے جب آفاق کو رہا کر لینگے کیونکہ اُسکے اوپر جو یہ آفت
آئی ہی صرف میرے سبب سے آئی ہی مجھ سے وہ اقرار کر گیا تھا کہ اب مین آپ کے لشکر کے مقابلہ کو نہ آؤنگا نہ
بادشاہ کی طرف سے مقابلہ کرونگا نہ آپ کا شریک ہونگا اُسنے اپنے قول کی پابندی کی اپنی جان دینا گوارا
کی اور میرے اقرار کے خلاف نہ کیا جو اقرار کہ مجھ سے کر گیا تھا اُسپر ثابت قدم رہا مجکو بھی لازم ہی کہ مین اُسکی
کمک کرون یہ کہکر خواجہ چلے صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ کا جانا تھا کہ چالاک و برق و ضرغام و
نزاعجہ بن عمرو جانسوز تمانی و ترک خطائی وغیرہ کوئی دس پندرہ عیار بھی اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر چلے
انکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ بارگاہ سے نکل کر پاے رفتار ہی مارے ہوے اپنے
لشکر سے نکلے اور لشکر کفار مین آگے ابھی یہ اُس لشکر سے نہ نکلے تھے کہ اُنکے کان مین ایک دہل کی صدا آئی
کہ انھون نے کان لگا کر سُنا تو معلوم ہوا کہ آسمان پر سے صدا آتی ہی اب جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک ساحر
تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے سامنے تخت پر نقارہ رکھا ہوا ہی چوب اُسکے ہاتھ مین ہی وہ دہل نوازی کرتا چلا
آتا ہی اُسنے قریب زمین پہونچ کر صدا دی کہ خلقت خداوند تصویر کی ملک سمندر شاہ کا حکم سمندر شاہ کا
سب کو معلوم ہو کہ کل بوقت سحر آفاق جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا اب بادشاہ ہو گیا تھا بموجب حکم بادشاہ
آگ مین جلایا جائیگا اس جرم پر کہ اُسنے بادشاہ کی عدول حکمی کی اور اہل اسلام کی طرف سے منہ موڑ لیا
اُسنے مقابلہ نہ کیا اُنکا پاس کیا پس جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے یہ صدا دی اور دہل پر چوب لگائی تمام لشکر کفار
مین پھرا اور اسی طور سے دہل زنی کرتا رہا سب لشکر کفار کو معلوم ہو گیا خواجہ یہ صدا سُنکے اور برہم ہوے
اُس لشکر سے نکل کر شہر کی طرف روانہ ہوے ادھر اس دہل زن نے لشکر اسلام مین بھی پہونچ کر تمام لشکر مین

پھر کہی صدا لگائی دربار ابھی تک آراستہ تھا کہ دہل کی صدا کان مین آئی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ نقارے
کی کیسی صدا آرہی ہی کہ اُسنے بارگاہ پر آکر وہی صدا لگائی اور دہل پر چوب ماری اب معلوم ہوا کہ آفاق
کے قتل ہونے کا نقارہ بج رہا ہی کہ وہ قتل ہوگا جسکو تماشہ دیکھنا منظور ہو آکر دیکھے منادی ندا کرتا پھرتا ہی
اُسوقت صاحبقران و بادشاہ کو بڑا صدمہ ہوا کوکبہ و سہراب و غزالان نے کہا کہ بہت بڑا شخص
مارا جاتا ہی مقام افسوس ضرور ہی ہم خیال کرتے ہین کہ شمشمدر کے دربار کا زمانہ ضرور قریب ہی کہ جب تو
دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن کرتا ہی جب انسان کی بدی کے دن آتے ہین تو اُسکی یہی حالت
ہوتی ہی اب یہ ضرور تباہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ جو مرضی خدا ہو یہ فرماکر کہا کہ مقام عبرت ہی کہ
اتنا بڑا امغز یون قتل ہو اُن سب ساحرون نے عرض کیا کہ کل ہم جاکر ضرور مقابلہ کرینگے اور آفاق کو
چھڑا لائینگے مرّیخ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہوگا پس سب نے اُسوقت صاحبقران کے روبرو باہم اقرار
کر لیا تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے گئے وہ ساحر جو ندا دیتا پھرتا تھا وہ
لشکر اسلام کا گشت کر کے دیہات و قریہ مین جو کہ اُس مقام سے قریب تھے گیا اور ندا کی سب آگاہ ہوئے
اُسی وقت سے پانچ کوسی دس کوسی لوگون نے چلنے کا سامان کیا یہ وہان سے خبر دے کر اُس مقام پر آیا جہان
آفاق کا لشکر اترا ہوا تھا اُس لشکر مین بھی ندا کی اور ندا کر کے چلا گیا جب لشکر و سرداران آفاق
کو معلوم ہوا کہ کل ہمارا بادشاہ و آقا و افسر قتل ہوگا یہ لوگ ایک مقام پر جمع ہوئے کل لشکر اور کل افسرون نے
باہم صلاح کی کہ نہ معلوم کیا جرم ہمارے افسر نے بادشاہ کا کیا ہی کہ جسکے عوض مین بادشاہ نے قتل کرنے
کا حکم دیا ہی اور اس طور سے سب کو جمع کر کے کہا کہ ہم نے تو اپنے افسر کا نمک کھایا ہی اگرچہ دراصل ہمارے
افسر کی خطا بھی ہی تو ہم نہ قتل ہونے دینگے جب تک کہ ہم زندہ ہین بس باہم یہ صلاح کی کہ کل جب بادشاہ
کو جلانے لائین اُسوقت بلوہ کر کے چھین لو یہ صلاح ہوگئی یہان لشکر آفاق مین تو یہ بندوبست ہی اُدھر
خواجہ جو لشکر کفار سے نکلے پاے شاطری مارے چلے آتے ہین کہ درہ کوہ مین پہونچے دیکھا کہ قران ثالث
بیٹھے ہوئے عبادت خدا کر رہے ہین خواجہ قریب قران پہونچے قران نے جو خواجہ کو دیکھا بڑے
تعظیم اُٹھے اور خواجہ سے کہا تشریف لائیے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نہین آؤنگا کہا کہ ای قران
بڑا غضب ہوگیا یہ کہکر کل حال خواجہ نے بیان کیا اور کہا کہ مین جاتا ہون اُسکی رہائی کو یہ کہکر پاے
شاطری مارکر روانہ ہوئے یہ حال قران بھی سُنکے سجادے پر سے اُٹھے اور ایک طرف کو روانہ ہوئے کہ انکا
حال پھر تحریر ہوگا راوی نے تحریر کیا ہی کہ خواجہ پاے شاطری مارکر داخل شہر ہوئے شہر کو بہت آباد پایا
رعایا کو بہت شاد دیکھا ہر طرف کٹورا بج رہا ہی صرافہ بزازہ کھلا ہوا ہی روپیہ اشرفی کے انبار لگے ہوئے
ہین نقرئی طلائی ظروف دکانون پر رکھے ہوئے ہین زیور ہر قسم کے ہر دکان پر موجود ہین خواجہ کے منھ مین
پانی بھر آیا دل مین خیال کیا کہ کچھ حاصل کرنا ضرور ہی پھر خیال آیا کہ تم تو جان دینے آئے ہو تم کو کیا ضرورت ہی وہان
سے جوہری بازار مین آئے وہان اُس سے زیادہ لالچ آیا مگر کچھ خیال کر کے آگے چلے میوہ بازار مین پہونچے ہر قسم کے
بازار کی سیر کرتے ہوئے امیران شہر و رئیسان شہر کی عمارتین دیکھتے ہوئے اُس مقام پر آئے جہان پر ارکین
سلطنت کے مکانات تھے اُن سب مقامات سے گذرتے ہوئے در دولت پر پہونچے جلوخانہ سے گذر کر دربار مین
آئے اسوقت تو کسی قسم کی مانعت تھی نہین جو نہ جاسکتے وہان آکر دربار کو برخاست پایا وہان سے نکلے تو
دیکھا کہ ایک چوبدار ایک مکان عالی شان سے نکلا ہوا چلا آتا ہی انھون نے جھٹ پٹ اپنی بھی صورت
ایک چوبدار کی سی بنائی اور آگے بڑھ کر اُس سے ملاقات کی اُس سے پوچھا کہ بھائی اس قدر تیزی سے کہان

جانتے ہو تم کس کے ملازم ہو ذرا ٹھہر جاؤ مجھے تم سے ایک امر ضروری دریافت کرنا ہی وہ ٹھہر گیا اس خیال سے کہ یہ کسی
معزز سردار کا ملازم معلوم ہوتا ہی معلوم کیا ضرورت ہی کسی ضرورت سے اُسنے اسکو بادشاہ کے پاس تو نہین بھیجا ہی کچھ
ضروری کام تو نہین کہلا بھیجا ہی کیونکہ یہ قریب در دولت کے کھڑا ہوا ہی آج کل بادشاہ کو ہر سردار سے ضرورت
رہتی ہی لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ واپس جائے اور کہدے کہ مین فلان چوبدار سے ملا اُسنے میری عرض بادشاہ
تک نہ کی وہ کل دربار مین آکر میری شکایت کرے تو میرے اوپر بھی مثل آفاق کے عتاب نازل ہو بادشاہ کو
غصہ آج کل زیادہ ہی اس خیال سے پھر کہا کہ بھائی جلد بیان کرو اُس نے کہا کہ تم کہان جاتے ہو اس چوبدار نے
جو کہ مکان سے نکلا تھا کہا کہ تم اپنی ضرورت بیان کرو کہ تمکو کیا ضرورت ہی مین کہین جاتا ہون اُس نقلی چوبدار
نے جواب دیا کہ جب تک تم نہ بیان کروگے مین تم کو جانے نہ دونگا اور میری تو ضرورت یہ ہی کہ مین لشکر گرداب
سے آیا ہون گرداب نے بادشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کی ہی مین پہلے دربار مین گیا تھا تو معلوم ہوا کہ دربار
برخاست ہو چکا ہی بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین وہ عرض ضروری ہی مین نے لوگون سے کہا کہ عرض
کرادو کسی نے نہ سُنا مین پریشان ہوکر ادھر چلا آیا میرا تو یہ مطلب ہی کہ مجکو معلوم ہو جاتا کہ میری عرض بادشاہ
تک اسوقت ہو سکتی ہی یا نہین اگر عرض ضروری نہوتی تو مین ٹھہر جاتا جب کل دربار ہوتا تو پیش کرکے جو کچھ
جواب ملتا لیکر چلا جاتا اب کیا کرون مین نے تمکو معزز چوبدار دیکھا اور شباہت سے شناخت کیا کہ تم شاہی
چوبدار ہو اس سبب سے ٹوکا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ خوب تم نے اپنی راے سے کام لیا ورنہ خرابی ہوتی
یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ بھائی مین جس مکان سے نکل کر ادھر جاتا ہون اسی مکان مین بادشاہ تشریف رکھتے
ہین کیونکہ یہ مقام مشورہ خاص کا ہی بادشاہ اسوقت اپنے اُستاد کے پاس بیٹھے ہوے ہین اور باہم مشورہ
ہو رہا ہی مجکو اپنے وزیرون کے پاس روانہ کیا ہی کہ جاکر اُنکو لے آؤ مین وزیران دست چپ کے پاس جاتا ہون
خبر کرنے کو کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تم چلے آؤ پر اب تم کو کوئی نہ روکے گا اگر پہرے والے روکین تو اُن سے
کہنا کہ مین بادشاہ کے پاس آیا ہون عرضی لایا ہون پھر کوئی نہ منع کرے گا چوبدار نقلی نے کہا کہ بھائی تم
اپنے نام سے آگاہ کرو کیونکہ مین یہ کہدونگا کہ مجھ سے اور ان سے ملاقات ہو چکی ہی مین اُنکا یہان بھیجا ہوا
آیا ہون اور زیادہ اعتبار ہوگا کیونکہ مین یہان کبھی نہین آیا ہون اُس چوبدار نے کہا کہ مجکو منگل کہتے ہین
اُس نے کہا کہ اچھا اب آپ تشریف لیجائین مین جاتا ہون یہ سُنکے وہ اپنی طرف چلا گیا یہ اپنی طرف
چلے انھون نے قریب مکان کے پہونچ کر خیال کیا کہ اگر تم اس حالت سے جاتے ہو تو بڑی خرابی ہوگی عرضی
طلب کرے گا کیا دوگے تم نے اُسکو بیہوش کیا ہوتا اُسکی صورت بن کر گئے ہوتے جو مشورہ ہوتا اُس سے
بھی آگاہ ہوتے بُرا دھوکا کھایا پھر خیال مین آیا کہ وہ وہان سے واپس آتا ہوگا اب عیاری کرکے اُسکو
بیہوش کرو اُسکی صورت بن کر جاؤ نام تم کو معلوم ہو چکا ہی سب حال سے بخوبی واقف ہوگئے ہو جہان
آفاق قید ہوگا شاید اُس مقام کا بھی پتہ مل جائے یہ دل مین خیال کرکے اُسی مقام پر ٹہلنے لگے وہ چوبدار
دونون وزیرون کو اطلاع دےکر واپس چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر یون تھا کہ جب دربار برخاست
کرکے سمندر محل مین گیا تھوڑے عرصہ تک محل مین رہا اُسکے بعد باہر آیا تھا اور اپنے اُستاد کو طلب
کیا تھا اس لیے کہ آفاق کی بابت مشورہ کرے اُسکے اُستاد نے اُس سے کہا تھا کہ اے سمندر تو نے
یہ حرکت بالکل خلاف کی کہ آفاق ایسے معزز کے ساتھ ایسی حرکت کی اگر یہی منظور تھا تو اُس وقت اُسکو
جانے دیا ہوتا موقع دیکھکر اسکا قصاص اُس سے لیا ہوتا پوشیدہ طور سے کیونکہ اس امر مین مجکو فساد کا
خوف ہی کیونکہ وہ ایک زمانہ تک یہان کا وزیر رہا ہی اور اب ایک ملک کا بادشاہ ہی اُسکے پاس بھی

لشکر وغیرہ ہی جب یہ خبر اُسکے لشکر مین پہونچیگی تو سب فساد پر آمادہ ہونگے ایک تو اہل اسلام سے مقابلہ ہی دوسرا
یہ فساد ہوگا اس سے کیا حاصل ہو دو طرف کیونکر مقابلہ کرینگے سمندر رنے جواب دیا کہ مجکو اُستاد کوئی خوف
نہین ہی اگر تمام ممالک کے حاکم مجھسے خلاف ہوکر مقابلہ کرین تو بھی مین سب کو جواب دونگا اور اب تو جو حرکت
مین نے کی بہت خوب کی اب اُس سے مین کسی صورت سے منحرف نہین ہوسکتا ہون ضرور آفاق کو قتل کرونگا
اگر خداوند بھی میرے نام یہ حکم جاری کرین کہ تم آفاق کو نہ قتل کرو تو مین اُنکے حکم کو بھی ٹال دون اور ضرور اپنی
راے سے انحراف نہ کرون عشاق نے کہا کہ مین یہ کب کہتا ہون تم اسکا بندوبست کر لو کہ فساد نہ ہو بس اسی سبب
سے اُسنے شملاق و امراق کو طلب کیا تھا کہ اُس سے بھی اس باب مین راے لی جاے اور اُنکو بندوبست
کرنے کا حکم دے کہ وہ چوبدار روانہ کیا تھا یہ جو مکان ہی اسکو مکان مشورت و دربار خاص کہتے ہین اسمین بادشاہ
ملازمان خاص و سرداران مغزز سے صلاح کرتا ہی اور جو محرم راز ہین وہ یہان جمع ہوتے ہین بس جب وہ چوبدار
دونون وزیرون کو اطلاع دے کر واپس آیا اور قریب اُس مقام کے پہونچا دیکھا کہ وہ چوبدار کھڑا ہی جیسے کوئی
انتظار کرتا ہی اسنے اُسکو دیکھکر آواز دی کہ بھائی تم کیا اندر نہین گئے جو کھڑے ہوے ہو چوبدار نقلی نے کہا
کہ بھائی مین کیا کرون یہین میرا کام ہوگیا مجکو انعام بھی ملا مین خوش ہوا مین نے خیال کیا کہ تمھارے سبب
سے مجکو فائدہ ہوا ہی مین تم کو بھی دون لہذا تم ادھر گوشہ مین آؤ تاکہ کوئی اور نہ دیکھ لے اور بادشاہ سے تمھاری
شکایت کرے یہ سُنکے وہ چوبدار خوش ہوا اور دل مین کہا کہ یہ چوبدار بڑا ایماندار ہی بس اُسکے ہمراہ گوشہ مین
آیا اُسنے اپنی کمر مین ہاتھ ڈالا ایک مرتبہ ادھر اُدھر دیکھنے لگا یعنی اُس چوبدار کی پشت کی طرف اور ہاتھ کمر سے
نکال لیا شگل نے کہا کہ بھائی جلدی کرو کیونکہ مجکو بڑا عرصہ ہوا ہی کہین بادشاہ ناراض نہون خواجہ نے کہا کہ
ذرا دیکھو یہ کون ہی جو ہنستا ہوا چلا آتا ہی تمھارا آشنا ہی اسی سبب سے مین نے ہاتھ روک لیا بس جلدی سے
شگل پلٹا خواجہ نے حلقہ کمندی کا ثم کر مارے کہ وہ اُسکے گلے مین پیوست ہوئے اُسنے ارے کہکر منھ پھیرا کہ
خواجہ نے جاب مارا اُسکے دماغ کے برابر پہونچا اُسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوکر گرا بس خواجہ نے
اُسکو ہاتھون پر روک کر وہین لٹایا بجوہ طلب کرکے اُسکی صورت طیار ہوئے اُسکا لباس اُتار کر خود پہنا بیہوشی
کی اُسکے دماغ پر چڑھا دی اور ایک غار مین اُسکو لٹا کر اُسپر گھاس پھوس ڈال کر اُسکا عصا ہاتھ مین لیکر
اُس مکان کی طرف چلے بلاخوف داخل مکان ہوے جب بارہ دری مین پہونچے دیکھا کہ سمندر رمسند پر بیٹھا ہوا ہی
عشاق اُسکے برابر بیٹھا ہی اور ارکین دولت جو کہ مغزز ہین وہ روبرو حاضر ہین مگر چند لوگ ہین جیسے سمندر ر
نے اسکو دیکھا کہا کہ کیا خبر لایا چوبدار نقلی یعنے خواجہ نے جواب دیا کہ جی ہان حاضر ہوتے ہین سمندر ر خاموش
ہو رہا اور جہان اور چوبدار کھڑے تھے ایک مقام خالی تھا یہ وہان آکر کھڑا ہوگیا کہ اتنے عرصہ مین شملاق و
امراق آکر پہونچے بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے مرتبہ سے بیٹھ گئے سمندر رنے شملاق سے کہا کہ اے شملاق
تم نے آفاق کو کس مقام پر قید کیا ہی ایسی جگہ تو نہین قید کیا ہی کہ اُسکے ملازم اُسکو رہا کرے جائین شملاق
نے عرض کیا کہ مین نے اُس مقام پر قید کیا ہی کہ جہان سے کوئی نہ لے جا سکیگا وہ جو قیدخانہ خاص ہی کہ جہان
کا قیدی رہا نہین ہوسکتا ہی وہان مین نے آفاق کو بحکم عالی قید کیا ہی سمندر رنے کہا کہ اُسکو کھانا جو دیا
جاتے اُسمین برابر کا نمک ہو اور گرم پانی ہو اُسنے جواب دیا کہ مین نے بھی تدبیر کی ہی سمندر رنے کہا کہ اُستاد
فرماتے ہین کہ آفاق کے قتل سے فساد عظیم ہوگا اسکا بندوبست کیا ہو اور یہ امر ضروری ہی کہ ہو افق
فرمانے اُستاد کے فساد ہوگا شملاق نے کہا کہ اُستاد کی راے بہت ٹھیک ہی جو ارشاد فرمایئے وہ
بندوبست کیا جاے سمندر رنے کہا کہ تم سے اسکا بندوبست ہوسکتا ہی کہ فساد نہ ہو امراق نے کہا کہ

کیون نہین ہوسکتا ہی ہم ضرور اسکا بندوبست کرلین گے آپ اطمینان فرمائین جو ذرا فساد ہو سمندر نے
کہا کہ استاد کہتے ہین کہ تم نے یہ امر بالکل خلاف کیا تم لوگ بتاؤ کہ خلاف کیا اُنھون نے جواب دیا کہ استاد کا خیال
اگلا ہی وہ یہ چاہتے ہین کہ وہ بات نہ ہو کہ باہم خبر فساد کی صورت نکلے اور نہ استاد کو آفاق کے حرکات
کی خبر تھی کہ جسکے عوض مین اسکو سزا دی گئی ہی استاد کیا جانین کیونکہ وہ اس مقام پر تشریف فرما تو تھے نہین
آج کل ایک ضرورت سے تشریف لائے ہین انکو کیا خبر ہی یہ امر تو بہت بُرا ہی آفاق نے سلف سے ایسے امر خلاف
کیے ہین کہ جن سے ہمیشہ درگذر کی گئی آخر تا بکے آج بادشاہ کو غصہ آگیا معقول سزا دی گئی آفاق اسی لائق تھا
گو بہت سے اہل دربار کے خلاف یہ امر ہوا ہو کوئی کیا کرے گا جو سر اُٹھائے گا یہی سزا پائے گا بلکہ اس سے
زیادہ اسکو سزا دیجائے گی حضور ریاست بدون سیاست کے نہین آتی ہی اگر اسوقت طرح دیجاتی تو اورون
کو جرات ہوتی کہ وہ بھی ایسی حرکت کرتے اب سب کو کان ہوگئے ہونگے کوئی سرتابی نہ کرے گا عدول حکمی کے
نام لرزہ آئے گا ہمیشہ پابندی حکم کی کرے گا یہ جواب وزیرون نے کہا سمندر بہت خوش ہوا اور کہا کہ کل ایسی
تدبیر کرنا کہ فساد نہ ہو اور آفاق قتل ہو جائے سب نے کہا کہ حضور ضرور ایسا انتظام کیا جائے گا آپ اطمینان
فرمائین سمندر نے کہا کہ یہ جو مین نے سزا آفاق کے لیے تجویز کی ہی خوب ہی کیونکہ وہ خداوند سے پھر گیا ہی جب
جلا دیا جائے گا تو اُسکے گناہ دھو جائینگے دنیائے بے ثبات سے پاک جائے گا یہ بھی اُسکے ساتھ میری
مہربانی ہی بلکہ اُسکے ساتھ مین بہت بڑا سلوک کرتا ہون اُن سب نے کہا کہ در اصل آپ نے خوب سزا تجویز کی ہی
شملاق نے کہا کہ خداوند میری ایک راے اور ہی اگر آپ کی بھی مرضی ہو تو مین بیان کرون سمندر نے
کہا کہ ضرور بیان کر شملاق نے کہا کہ میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کہ آپ یہ حکم فرمائین کہ جب آفاق
قتل ہو جائے تو جو اُسکا مکان یہان ہی وہ بھی لوٹ لیا جائے اور جو اُس کے ملازم ہین اُنکو بھی یہان سے
شہر بدر کر دیا جائے اور شہر افاقیہ مین ایک حاکم یہان سے روانہ کیا جائے کہ وہ جا کر تمام مکان کو آفاق کے
لوٹ لے سب مال و اسباب ضبط کرکے داخل خزانہ شاہی کرے اور جو ملازم ہون اُنکو اسیر کرکے شہر مین
تشہیر کرے اور زوجہ آفاق کو اسیر کرکے قید فرمائیے جب تک یہ بندوبست نہ فرمائیے گا اُس وقت
تک کچھ نہ ہوگا وہ عورت نہ مانے گی بڑا فساد برپا کرے گی یہ جو شملاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ تمھاری
راے بہت خوب ہی مجھے نہایت پسند آئی اسی کے موافق کل حکم دونگا اس شملاق کو اس قدر عداوت
قلبی تھی کہ اسی نے یہ راے بادشاہ کو دی ہی اسکی تو یہ مرضی ہی کہ کسی طور سے یہ تمام کارخانہ برباد ہو اور
آفاق کی ذریت تک باقی نہ رہے نہ کوئی آفاق کا نام لینے والا ہو ایسی تباہی اسپر آئے بادشاہ بھی
اس امر پر راضی ہو گیا گو عشاق نے کہا کہ اس قدر ظلم و ستم روا کرنا جائز نہین ہی مگر شملاق کی راے
بادشاہ کو بہت پسند آئی وہ اب کاہے کو کسی کی سُنے گا وہ کب اُسکے خلاف کرتا ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ خواجہ خاموش کھڑے ہوے سُنا کیے یہان تک کہ وہ جلسہ بھی برخاست ہوا سب اپنی اپنی طرف
روانہ ہوے سمندر محل مین چلا گیا عشاق اپنے مقام خاص پر گیا شملاق وزیر وغیرہ اپنے اپنے مقام
کو گئے اسی وقت شملاق نے مقام پر پہونچ کر ایک حکم نامہ بنام گلاب جادو جوکہ سپہ سالار تھا اور
ایک حکم نامہ بنام زورق جادو جوکہ دشت غیب کا سپہ سالار تھا روانہ کیا اور یہ تحریر کیا کہ کل صبح کو پچاس
پچاس ہزار سپاہ دونون صاحب تیار کرکے حاضر ہون اور کل سپاہ کو تیار رہنے کا حکم دین اور ایک حکم نامہ
بنام طغیان جادو کوتوال شہر کے روانہ کیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ کل صبح سے تمام شہر کا بندوبست کر دو
بلوہ نہ ہونے پائے ورنہ عتاب شاہی تم پر نازل ہوگا اور شہر کے اندر بھی بلوہ نہونے پائے یہ تینون حکمنامہ

تحریر کرکے روانہ کیے کوتوال شہر نے جواب تحریر کردیا کہ جیسا آپ نے تحریر کیا ہی اُسکے موافق عمل کیا جائے گا
یہی جواب گلاب وزورق نے تحریر کیا اُسی وقت گلاب نے اپنے ماتحت کے افسرون کو حکم سے
وزیر کے آگاہ کیا ہر ایک نے دست راست کی سپاہ مین حکم پہونچا دیا کہ کل سپاہ ہر رات رہے سے تیار رہے
اور پچاس ہزار اس امر کے مستعد رہین کہ جس وقت سپہ سالار برآمد ہون اور چھاؤنی مین آئین سب اُنکے
ہمراہ ہون اور باقی مسلح و مکمل رہین کہ جب طلبی کا حکم آئے فوراً روانہ ہون اسی طور سے زورق نے اپنی
ماتحت سپاہ کو بذریعہ افسرون کے حکم پہونچا دیا یہان لشکر مین بندوبست ہونے نگار راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب وہ جلسہ برخاست ہوا تھا تو خواجہ جو چوبدار کی صورت بنے ہوے کھڑے تھے سب کی آنکھ بچاکر باہر
آئے اور اُس مقام پر پہونچ کر اُس چوبدار کو ہوشیار کیا مگر اُسکی یہ حالت تھی کہ برہنہ تھا اُسکی جو آنکھ کھلی
اپنے کو برہنہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا مین خواب دیکھ رہا ہون آخر کو آنکھین مل کر اُٹھا اپنے حواس
درست کیے اب جو خیال کیا تو اپنے کو ایک غار مین پایا خیال آیا کہ وہ کوئی عیار تھا اُسنے مجکو بیہوش کرکے
اپنے کام کے لیے میری شکل بنکر بادشاہ کے پاس گیا ہی یہ فوراً اُس مقام سے اُٹھا اپنے کو سب کی نگاہ سے
پوشیدہ کرتا ہوا مکان پر آیا لباس پہن کر بہت جلد دربار خاص کی طرف روانہ ہوا یہان آکر کسی کو نہ پایا اس خیال
سے آیا تھا کہ شاید وہ عیار وہان موجود ہو اور عیاری کر رہا ہو پس جب اس نے کسی کو نہ پایا معلوم ہوا کہ بادشاہ
محل مین ہین جو کام کہ یہ کرتا تھا اس کام پر چلا گیا اسنے کسی سے کچھ نہ کہا اُدھر خواجہ اُسکو ہوشیار کرکے اور
اپنی صورت بدل کے اُس طرف چلے جدھر کا پتہ شملاق نے سمندر کو دیا تھا کہ فلان قیدخانہ مین مین نے
آفاق کو قید کیا ہی جو کہ دربار شاہی کی پشت پر ہی جہان کا قیدی تاحیات رہا نہین ہوتا ہی سوا مر جانے
کے یا سوائے قتل ہونے کے یہ اُس مقام پر آئے کیونکہ پتہ تو سُن چکے تھے وہان آکر خوب بندوبست پایا اپنا گذر
محال پایا ایسا پہرہ چوکی دیکھا خیال کیا کہ یہان کوئی عیاری نہین چلے گی عیاری کرنا بیکار ہی کوئی اور تدبیر کرنا
چاہیے یہ خیال کرکے ایک طرف کو چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ دیکھا ایک عالیشان پھاٹک لگا ہوا ہی اُسپر سپاہی
بیٹھے ہوے ہین انھون نے خیال کیا کہ یہ کسی امیر کا مکان ہی اُس مکان کے قریب آئے دیکھا کہ جو لوگ پہرے
پر بیٹھے ہوے ہین وہ سب مغموم ہین صدمہ مین مبتلا ہین خواجہ نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس امیر کا مکان ہی انھون
نے سر اُٹھاکر کہا کہ یہ اُس امیر کا مکان ہی کہ جسکی امارت صبح کو برباد ہوگی بیگناہ قتل ہوگا ہمکو کہنا زیبا نہین اُس
شخص نے کہا کہ بھائی مین مسافر ہون جدھر جاتا ہون یہی سننے مین آتا ہی کہ کوئی بے خطا قتل ہوگا مین اسی
فکر مین ہون کہ وہ کون ہی جو بے خطا قتل ہوگا اُسکا کیا نام ہی مجھے تو ایسے مقام سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ
جہان لوگ بے خطا قتل ہوتے ہین اگر رات نہ ہوتی تو مین یہان سے ضرور چلا جاتا کیونکہ ایسے مقام پر قیام
کرنا نادانی ہی اچھا تمھاری مہربانی ہوگی کہ اُس شخص کے نام سے ہم کو آگاہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ نام سے
آگاہ ہونے کی کیا ضرورت ہی یہی کیا کم ہی کہ وہ بے خطا ہی خواجہ نے کہا کہ ہم کو بھی تو معلوم ہو کہ وہ کون ہی
یہان میرا آنا ایک دوست کی وجہ سے ہوا ہی آج مین اُسکو تین دن سے تلاش کر رہا ہون اُسکا پتہ نہین ہے
مین نے سنا تھا کہ وہ قید مین بادشاہ کے ہوگیا ہی یہ مکان اُسی کا تو نہین ہی اُنھون نے کہا کہ یہ مکان
آفاق شاہ کا ہی جو کہ قبل مین وزیر تھے اب بادشاہ ہوگئے تھے وہ بے خطا حکم سے سمندر شاہ
کے صبح کو قتل ہونگے خواجہ نے کہا معلوم ہوا کہ میرے دوست کا مکان نہین ہی کیا آفاق اسی
مکان مین قید ہین اُنھون نے کہا کہ عجب نادان ہو یہ اُنکے رہنے کا مکان ہی وہ قیدخانہ مین قید
ہین یہان کیون قید ہونے لگے یہان اُنکی زوجہ اُنکے غم مین مبتلا مقیم ہین کہ شوہر کی خبر معلوم ہوے

تو مین بھی کسی طرف کو فقیرانہ لباس کرکے نکل جاؤن ہم اُنکے ملازم ہین یہ سُنکے خواجہ نے جواب دیا معلوم ہوا کہ وہ
عورت بہت نیک ہی اور اپنے شوہر سے بہت محبت رکھتی ہی خیر مین جاتا ہون معلوم ہوا کہ یہ مکان اُنکا نہین ہی
مجکو لوگون نے دھوکا دیا یہان کے لوگ بہت خراب ہین کہ ہر ایک سے مذاق کرتے ہین یہ کہکر خواجہ ایک طرف
کو روانہ ہوے آگے بڑھکر ایک تدبیر خیال مین آئی اُسکو خیال کرکے موافق اُسکے بندوبست کرکے اُس مکان
کے گرد گشت کیا کہ کوئی مقام تو ملے جب کوئی مقام نہ ملا تو اور ایک تدبیر کی دیکھا کہ ایک کمرہ بالاے بام ہی اُسکے
دروازے اسی طرف لگے ہوے ہین یہ اُسی کمرے کے سامنے اپنی صورت ایک پیرزال کی بناکر بیٹھ گئے ایک درخت
برگد کا لگا ہوا تھا اُسکے سایہ مین شب ماہ تھی خوب چاندنی پھیلی ہوئی تھی وہان بیٹھکر یہ کلام کرنے لگے اس خیال
سے کہ شاید اُس کمرے مین کوئی رہتا ہو میری صدا اُسنے اور میرا گذر اندر مکان کے ہو تو مین تدبیر معقول کرون
دل مین خیال کرنے لگے کہ افسوس مین کیونکر اُس مصیبت زدہ تک پہونچون اور جو اُسکے شوہر غریب نے
پیام دیا ہی اُسکو پہونچاؤن ای فلک تونے کیا تفرقہ ڈالا ہی کہ ایسے شوہر و زوجہ کو یون جدا کیا ہی کہ جو مثل
گل و بلبل کے تھے اور باہم شبانہ روز بعیش و عشرت بسر کرتے تھے وہ اُس قفس قیدخانہ مین اپنی زوجہ کے لیے
تڑپ رہا ہی اور بیقرار ہی اور یہ اپنے شوہر کے غم مین مبتلا ہی اُسے اپنی جان کی کچھ فکر نہین بلکہ اپنی زوجہ کا
ہر وقت خیال ہی یہ بھی افسوس کر رہا ہی کہ کیونکر اسکی زندگی و جوانی کٹے گی وہ جب یہ خبر پاوے گی کہ مین جلا دیا گیا
اور ملک عدم کو راہی ہوا تو اپنی حالت ضرور تباہ کرے گی بلکہ اپنے کو ہلاک کرے گی کوئی میرے حال پر رحم نہین
کھاتا ہی کہ میرا ایک پیام پہونچا دے مجکو رحم آیا مین جس طور سے ہوگا اُسکے پاس روپیہ پیسہ صرف کرکے پہونچونگا
اور اُسے پیام پہونچاؤنگا اب یہان جو آیا تو کوئی اندر جانے نہین دیتا ہی دروازہ بند ہی اُس غریب نے
کہا تھا کہ اسکا جواب مجکو اُس سے حاصل کرکے آکے دینا دوپہر رات تو گذر چلی ہی صبح کو وہ قتل ہو جائے گا
افسوس مین نے صبح کو جواب بھی حاصل کیا تو اُس تک کیونکر پہونچے ہاے مجھ سے ایک غریب کی مرتے وقت
بھی کچھ خدمت نہ ہو سکی نہ مین اُسکی وصیت کو ادا کرسکا میری ساری محنت و مشقت بیکار ہوئی یہ کہتے تھے
اور روتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس کمرے مین آفاق کی زوجہ بیٹھی ہوئی اپنے شوہر کے غم مین رو رہی تھی
اور اُسکی الفتون کو یاد کرتی تھی اور افسوس کرتی تھی کہ اسکے کان مین رونے کی صدا آئی چونکہ دل سے تو لگی ہی
تھی دل پر چوٹ لگی اور خیال کرنے لگی یہ بھی کوئی میری طرح ستم رسیدہ اور غمزدہ ہی اب جو خیال کرکے
سُنتی ہی تو زیر کمرہ رونے کی صدا آ رہی ہی اسکو تاب نہ رہی اُٹھکر کمرے کا دروازہ کھولا دروازے کے کھلنے
کی جو صدا آئی اُس غمزدہ نے اور رونا شروع کیا اور دردناک کلام کرنے لگی اُسنے دروازہ کھول کر دیکھا تو ایک
عورت پیرزال سر کے بال سفید مُنھ مین دانت نہین کوزہ پشت سفید چادر سر پر پڑی ہوئی خاک پر لیٹی ہی اور
رو رہی ہی افسوس کرتی ہی اور ہاتھ ملتی ہی اُسکو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُسکی تقریر بھی سُنی دل مین خیال کیا
کہ نہ معلوم کون علاوہ میرے شوہر کے قتل ہوگا کہ جسکا یہ پیام لے کر جاتی ہی اسکی وہان تک رسائی نہوئی
کہین میرے شوہر نے تو کوئی پیام نہین بھیجا ہی بلاکر دریافت کرنا چاہیے پھر خیال ہوا کہ اگر اُنکو کچھ کہنا ہوتا
تو وہ اُسی وقت کہتے کیا ضرورت تھی کہ قیدخانہ مین جاکر ایک غیر عورت کے زبانی کہلا بھیجتے کسی اور کا یہ
پیام اُسکی زوجہ کے پاس لیے جاتی ہوگی کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو مین کسی کا دردسر اپنے سر مول لون مین
خود بلا مین مبتلا ہون دوسرے کا حال سُنکے اور صدمہ اُٹھاؤن پھر خیال آیا کہ ذرا اس سے کلام تو کرے یہ دل
مین خیال کرکے کہا کہ ای بڑی بی ذرا ادھر تو دیکھو کیون تم دوپہر رات کو ایسے مقام پر بیٹھی ہوئی رو رہی ہو
کیا ایسی تم پر بلا نازل ہوئی کہ تمھاری ایسی دردناک صدا ہی کہ میرے دل غمزدہ کو اور بھی بیچین کر دیا ہی

مین اپنی مصیبت بھول گئی خدا کے لیے کچھ بیان تو کرو اُس عورت نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ اے بی بی مین کیا بیان
کرون کوئی سُننے والا ہی تم اتنی دور مین یہان میرے تمہارے زمین آسمان کا فرق ہی نہ مین تم تک آسکتی ہون نہ
تم مجھ تک اور میری مصیبت سُنکے کیا کروگی اور زیادہ صدمہ ہوگا میرا حال ناگفتہ بہ ہی مین مصیبت کی ماری اگر
مرجاتی تو اقرار نہ کرتی مین اقرار کرکے اس بلا مین مبتلا ہوئی کہ جس سے رہائی غیر ممکن ہی زوجہ آفاق نے
کہا یہ تو ممکن ہی کہ تم میرے پاس آجاؤ اور اپنا حال بیان کرو تاکہ مین بھی تو آگاہ ہون اگر مجھ سے ہو سکے تو مین
تمہاری مصیبت کو دفع کرون خواجہ تو یہ جانتے ہی تھے کیونکہ اُنھون نے پہچان لیا کہ یہ آفاق کی زوجہ ہی اسکا
مطلب یہی تھا کہ اگر تمہارا یہی جی چاہتا ہی کہ تم میری مصیبت کو سُنو تو بتاؤ مین تمہارے پاس کیونکر
آؤن خیر دو گھڑی تمہارے پاس بیٹھکر اپنی مصیبت بیان کرونگی اُسکے بعد پھر تلاش اُس شخص کی کرونگی
اور تدبیر اُسکے پاس جانے کی کرونگی ملکہ نے کہا اچھا اور اندر منھ کرکے کہا کہ کوئی حاضر ہی ایک خواص موجود
تھی اس غرض سے موجود تھی کہ شاید ملکہ کو کوئی ضرورت ہو اور آواز دین تو کوئی جواب دینے والا تو ہو ایسا
نہ ہو کہ پکارا کرین اُسنے سُنکے کہا کہ حاضر ہون یہ کہکر اندر آئی ملکہ نے اپنے پاس بُلا کر کہا کہ دیکھو یہ جو مائی
صاحب بیٹھی ہوئی ہین انکو میرے پاس لے آ اُسنے کہا کہ ملکہ یہ کیا آپ کو ہوا ہی کہ اجنبی عورت کو اپنے پاس
بلاتی ہو دو پہر رات گذری ہی نہ معلوم کہ یہ کوئی چڑیل ہی یا کوئی مکارہ ہی کہ صورت بدل کر بیٹھی ہی ملکہ نے کہا کہ تیرا
کیا نقصان ہی اگر چڑیل ہی تو مجھکو کھا جائے گی میری جان عذاب سے نجات پائیگی اور اگر کوئی مکارہ ہی تو میرا
کیا بنائے گی ہم جتنا تجھکو حکم دیتے ہین اُسکے موافق تو تعمیل کر ہان ان دنون تو زمانہ ہم سے برگشتہ ہی یہی
تو سبب ہی کہ نوکر ہمارے حکم کو نہین مانتے ہین گو زیادہ تر خیال کرتے ہین تم کیا کرو یہ ہمارے مقدر کی خوبی ہی
تم لوگ بھی تو خیال کرتے ہو کہ اب وہ تو زمانہ انکا ہی نہین یہ کل ہم کو جواب دینگی اس سے اسی وقت سے
انکے حکم کو نہ مانین یہ کوئی ہماری مالک تو ہین نہین یہ جو ملکہ نے کہا اُس خواص نے جواب دیا کہ مجھکو کوئی عذر
نہ جانے مین ہی نہ بلانے مین ہی مگر صرف یہ خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ سمندر نے کسی کو بھیجا ہو اور کچھ سحر آپ پر
کیا ہو تاکہ آپکے دل کو یہ خیال ہی کہ اس عورت کو بلاؤ اور آپ کو سمندر کی محبت پیدا ہو اس لیے اُس نے
کسی کو بھیجا ہی ورنہ دو پہر رات کو یہان غیر عورت کا کیا کام ہی ملکہ نے کہا کہ وہ موا ہونڈی کاٹا مجھپر کیا سحر
کرے گا کیا کہون میرے شوہر نے اجازت نہ دی ورنہ مین اُسے دیوانہ کر دیتی ٹکے چھوانی اگر سحر ہی نہ کر دیتی
اپنا نام آمینہ اندام نہ رکھتی وہ کیا سحر جانے تو جا کر اُسکو لے آ کوئی خوف نہ کر یہ سُنکے وہ خواص اُسی وقت
بام پر سے نیچے آئی راہ طے کرکے باہر چلی پہرے والون نے پوچھا کہ کون کہا کہ مین خواص ہون ملکہ کی ملکہ نے
ایک ضرورت سے مجھے بھیجا ہی ایک ضعیفہ زیر دیوار مکانہ بیٹھی ہی اُسکو ملکہ نے طلب کیا ہی اُسے لینے جاتی ہون
اُنھون نے کہا کہ کیا ضرورت ہی بارہ بجے ہین دن کو بلا لینا اُسنے کہا کہ ملکہ سے مین نے کہا تھا کہ رات کا وقت
ہی اجنبی عورت کو نہ طلب فرمائیے مگر ملکہ خفا ہوتی ہین اگر مین جاکر کہونگی کہ پہرے والے منع کرتے ہین تو تم پر
اور مجھپر بھی ملکہ کا عتاب ہوگا آیندہ تم کو اختیار ہی اُنھون نے کہا کہ جاؤ ہم کو کیا مطلب ہی ہم ملکہ کے
ملازم ہین اُنکے کسی کام مین دخل نہین دے سکتے وہ خواص یہ سُنکے اُس طرف جدھر وہ ضعیفہ بیٹھی تھی ملکہ نے
اِدھر اُس ضعیفہ سے کہا کہ مین نے خواص کو روانہ کیا ہی وہ تمہارے پاس آتی ہی تم اُسکے ساتھ چلی آؤ یہ ملکہ
کہہ رہی تھی کہ یہ بھی پہونچی اُسنے کہا کہ اے ضعیفہ چل ملکہ نے تجھے طلب کیا ہی وہ عورت یہ سُنکے لکڑی ٹیک کر
اُٹھی کانپتی کونکھتی ہوئی اُسکے ساتھ چلی یہ عالم تھا کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے راہ نہ چلی جاتی تھی ہر مقام پر
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گر پڑے گی ڈگمگا کی جاتی تھی اور بیٹھ بیٹھ جاتی تھی سانس بھولی جاتی تھی یہان تک کہ

پھاٹک کے قریب پہونچی بیٹھ گئی راہ مین کئی مرتبہ بیٹھ گئی تھی دم لیا وہ خواص اُسکو لیکر اندر محل کے آئی خواجہ
یعنے اس ضعیفہ نے محل کو خوب آراستہ پایا مگر یہ عالم تھا کہ معلوم ہوتا تھا کسی جوان کا ماتم و غم ہی کہ تمام در و دیوار سے
حسرت ٹپک رہی تھی عالم یاس تھا ہر طرف اُداسی چھائی ہوئی تھی جو باغ کہ صحن محل مین لگا ہوا تھا اُسکا یہ حال تھا
کہ وہ ویران معلوم ہوتا تھا باوجودیکہ زمانہ بہار تھا ہر شجر سے یہ ثابت تھا کہ کسی کے غم مین سیاہ لباس پہنے ہوے
کھڑا ہی ڈالیان جب ہوا چلتی تھی تو کف افسوس ملتی تھین عجب عالم تھا کہ ہر گل و غنچہ آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا خواجہ
اُس عالم یاس و حسرت کو دیکھتے ہوے چلے جاتے تھے نہ روشنی تھی نہ اور کچھ انتظام تھا دو ایک چراغ جل رہے تھے کہ وہ
خواص ملکہ کے پاس اُس ضعیفہ کو لیکر پہونچی ملکہ یہان بیٹھی ہوئی انتظار کر رہی تھی کہ خواص نے جاکر کہا کہ یہ
عورت حاضر ہی ملکہ زانوے فکر پر سر جھکائے ہوے شوہر کا خیال بندھا ہوا بیٹھی تھی کہ خواص نے جو یہ کہا کہ
حاضر ہی ملکہ نے کہا کہ بڑے عرصہ مین آئی اُس نے جواب دیا کہ ان سے راہ نہ چلی جاتی تھی کئی جگہ بیٹھکر تو آئی ہین
وہ عورت ملکہ کو سلام کر کے فرش پر بیٹھ گئی سانس چڑھنے لگی کہ پیٹ مین نہ سماتی تھی جب دم راحت ہو لیا تو
ملکہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بی بی تم پر کیا مصیبت پڑی ہی کہ یہ گل سے رخسار زرد ہو رہے ہین آنکھون مین
حلقہ پڑ گئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ تم رو رہی تھین کہ آنکھین لال ہین بال پریشان ہین چہرے پر زردی چھائی ہی
یہ کیا سبب ہی ابھی تو عالم شباب ہی اللہ رکھے کھانے کھیلنے کے دن ہین بی بی ایسی حالت اپنی نہ کرو خداوند
تمھارے راج سہاگ کو قائم رکھین تم کو خیال نہین آتا ہی مفت اپنی جوانی کھوتی ہو یہ سنکے ملکہ نے ایک آہ
سرد دل پر درد سے بھر کر کہا اور آنسو آنکھون سے جاری ہوے کہ بوا راج کہان سہاگ کہان اُسکے تو لٹنے کا
سامان ہی یہ بلا ہم پر اس جوانی مین نازل ہوئی ہی خداوند مجھ ایسی عورت بدنصیب نہ پیدا کرے کہ جسکا ایسا
جلا ہوا مقدر ہو نہ معلوم کیا گناہ ہوا ہی کہ جسکی یہ سزا ہی ملکہ نے جو یہ کہا اُسنے جواب دیا کہ بی بی یون تو کچھ
بیان تو کرو میرا دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی ملکہ نے کہا کہ میرا بڑا قصہ ہی پہلے تم بیان کرو کہ تم پر کیا بلا نازل ہوئی ہی
جو تم اسی دوپہر رات کو اس درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی رو رہی تھین اُسنے کہا کہ ملکہ میرے تو حواس تمھاری حالت
دیکھکر جاتے رہے مین اپنی مصیبت بھول گئی بلکہ بڑا افسوس ہوا کہ تم ایسی حور وش پری تمثال گل اندام پر
کیا ایسی بلا نازل ہوئی ہی کہ تمھاری یہ حالت ہی ملکہ نے کہا کہ مین اپنا حال بیان کرونگی پہلے تم بیان کرو اُسنے
کہا کہ ای بی بی اُس بندی کا لڑکا بحکم بادشاہ قید ہی اور اُس قید خانہ مین اسیر ہی کہ جہان کا قیدی رہا نہین
ہو سکتا ہی چنانچہ اُسکو قید ہوے دس برس گذرے ہین مین نے بادشاہ سے منت و عجز کر کے اس قدر اجازت
لی ہی کہ مجکو حکم ہو تو مین ایک ماہ کے بعد جا کر دیکھ آیا کرون اور اُسکو کچھ اپنے ہاتھ سے پکا کر کھلا بھی دیا کرون
چنانچہ بادشاہ نے اجازت دی ہی جب سے میرا یہ طریقہ ہی کہ مین کچھ عمدہ کھانا ایک ماہ کے بعد پکا کے جاتی ہون
اُسکو دیکھ بھی لیتی ہون اور کھانا بھی کھلا دیتی ہون اسی طور سے ایک زمانہ یعنی دس برس گذرے آج جو مین
اپنے معمول قدیم سے گئی تو مین نے دیکھا کہ ایک قیدی اُس قیدخانہ مین اور ہی مگر مرد جوان معلوم ہوتا ہی
بہت خوبصورت ہی سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی آنکھون سے باران اشک جاری ہی اور یہ کہ رہا ہی کہ افسوس
وہ زن پاکدامن میری محبت مین اپنی حالت تباہ کرے گی اپنی جان عزیز رایگان کرے گی کوئی اتنا نہین کہ میرا
ایک پیام اُس تک پہونچا دے مین اُسوقت جلدی مین بھول گیا دوسرے اُسوقت موقع نہ تھا جو مین بیان
کرتا کیونکہ دشمن تو سامنے موجود تھا مجکو کچھ اپنی جان کا خوف نہین ہی صرف اُسکی جوانی کا افسوس ہی کیونکہ
عالم غربت مین بسر کرے گی سب اُسکے جان کے دشمن ہین کیا کرون مین چند امر اُسکو تعلیم کرتا اگر وہ اُسپر عمل
کرتی تو ابھی رہتی اور ایک چیز دیتا کہ کوئی اُس تک پہونچا دیتا مگر مجکو کوئی ایسا دیانتدار نہین معلوم

ہوتا ہی افسوس صبح کو یہ جلاد کے ہاتھ لگے گی جب وہ مجکو قتل کرنے کے لیے لے جائیگا میرے کپڑے
اُتاریگا مین نے اِسکو کس محنت سے حاصل کیا تھا اور اس خیال سے اپنے پاس رکھا تھا کہ جب مجھپر وقت
پڑیگا تو میری زوجہ اُسکو فروخت کرکے اپنی زندگی بسر کریگی اگر دربار مین دیتا تو سب لے لیتے اور اُسکے
جان کے دشمن ہوجاتے ایک تو دشمن تھے دوسرے اور ہوتے یہ جو اُسنے کہا اور افسوس کیا تو مجکو اُسکے حال
پر رحم آیا مین نے کہا کہ ای شخص اگر تجکو میرا اعتبار ہو تو اپنے مکان کا پتہ دے اور وہ چیز دی اور جو پیام دینا
ہو وہ دے مین تیری زوجہ تک پہونچا دونگی اُس نے میری طرف سر اُٹھاکر دیکھا اور کہا کہ ای مائی صاحب
تم نے کیا کہا مین نے اپنی تقریر کو دوبارہ بیان کیا تب اُسنے کہا کہ مجکو سب کا اعتبار ہی اور سب کے ایمان کا
یقین ہی اُس سے تو بہتر ہی کہ جلاد لے لے اگر تم نہ پہونچاؤگی اور اپنے صرف مین لاؤگی تو مین تم سے خداوند کے
یہان لین دار ہونگا اُس خطرے سے تو بچے گا یہ مین دیتا ہون تم میری زوجہ کو دے دینا مین نے کہا کہ پہلے
تم اپنی مصیبت بیان کرو کہ تم پر کیا ایسی مصیبت پڑی ہی کیونکہ مین تو تمھاری صورت کچھ پہچانتی ہون مین نے
اکثر کسی زمانے مین تم کو بادشاہ کے ہمراہ دیکھا ہی صورت آشنا ہون نام بھی معلوم ہی مگر اسوقت بھول گئی ہون
اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا نام کیا بیان کرون میری صورت کا دوسرا کوئی ہوگا جسکو تم نے بادشاہ کے
ہمراہ دیکھا ہوگا اُسنے جو یہ کہا مین نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہین ہی بلکہ مین نے تم کو دیکھا ہی شاید تمھارا
نام آفاق ہی یہ جو مین نے کہا اُسنے سر جھکاکر کہا کہ ہان مین وہی بدنصیب ہون ای بی بی مین اُسے بخوبی
جانتی تھی اُس قیدخانہ مین ایسی صورت بدل گئی ہی کہ نہین پہچانی جاتی تھی دو سے سر جھکائے ہوے
بیٹھا تھا جب سر اُٹھایا اور کلام کیا تو مین نے پہچانا جب مین نے نام لیا اور اُسنے اقرار کیا تب مین نے کہا
کہ تم تو میرے محسن ہو تم نے تو مجھپر احسان کیا ہی جواب دیا کہ مین اس لائق کب تھا کہ کسی پر احسان کرتا ای
بڑی بی تم کو دھوکا ہوتا ہی مین نے آج تک کسی پر احسان نہین کیا مین نے کہا کہ نہین تم ہی نے میرے
فرزند کو قتل سے بچایا ورنہ وہ قتل ہوجاتا خیر یہ تو بتاؤ کہ کیا بلا نازل ہوئی تب اُسنے ساری سرگذشت اپنی
بیان کی یہ کہکر اُس ضعیفہ نے سب کیفیت جو کہ معلوم تھی اور جو قتل کا سبب تھا بیان کیا بلکہ یہ حالت سنکے مارے
کرب کے ہچکی بندھ گئی اور رونے لگے اُسنے کہا کہ تم تو یون روتی ہو جیسے کوئی ہمارا عزیز ہی یا دوست دلی
اور ہمدرد ہی ملکہ نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ ای بڑی بی میرا دل بہت کمزور ہی کسی کی مصیبت سنی نہین
جاتی ہی ملکہ نے اپنے کو ایک سبب سے نہین ظاہر کیا وہ سبب یہ تھا کہ شاید یہ کوئی ہرکارہ ہو بس یہ کہکر کہا
کہ ہان بیان کرو پھر اُس مرد نے کیا کہا اُسنے کہا کہ جب سب وہ حالت بیان کرچکا مین نے کہا کہ تم نے
میرے اوپر احسان کیا ہی اب تو مین ضرور تمھاری خبر تمھاری زوجہ کے پاس پہونچا دونگی اور جو تم کہوگے
وہ بھی کہدونگی تم کسی قسم کا شک اپنے دل مین نہ لاؤ اور جو پیام دوگے وہ بھی پہونچا دونگی مگر ہان اپنے
مکان کا پتہ دو اُسنے جواب دیا کہ گویہ مسکن اصلی تو افاقیہ مین ہی مین وہان کا بادشاہ تھا مگر جب
مین وزیر تھا تو مین نے ایک مکان مکان شاہی کے قریب بنوایا تھا جب مین یہان آتا تھا اُسی مین
فروکش ہوتا تھا اُسکا یہ نشان ہی ای بی بی مین اُس مکان کو اکثر دیکھ چکی تھی یہی پتے دیتے تھے جو کہ اُس
مکان کے ہین جسمین بیٹھی ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ یہ اُنکا مکان ہی تب اُسنے کہا کہ پتہ معلوم ہوگیا مین نے کہا
کہ ہان تم بیان کرو اُسنے کہا کہ ای بڑی بی میری زوجہ آفاقیہ کو نہین گئی ہوگی اُسی مکان مین میرے غم مین
مبتلا بیٹھی ہوگی اُسکو جاکر یہ دے دینا اور یہ پیام کہنا مین نے کہا کہ اچھا اُسنے کہا وہ تم کو بہت کچھ
دیگی جب تم اُس سے میری خبر کہوگی بی بی مین وہ بیان نہین کرسکتی ہون کیونکہ کسی کا راز ہی کہنا

نہ جانا ہے بس مین نے کہا کہ اُسنے کہا کہ جو وہ جواب دے مجھکو دکہانا مگر اسی وقت رات کو کیونکہ صبح کو تو مین قتل ہونگا اے بی بی مین اُس سے اقرار کرکے باہر آئی پہرے والون سے کہا کہ مین ابھی ایک مرتبہ آؤنگی میرے فرزندنے ایک شے کی فرمائش کی ہے اُسکو لینے جاتی ہون اُنھون نے کہا کہ اب نہ آنا ورنہ اندر نہ جانے پاؤگی کیونکہ ایک نیا قیدی یہان قید ہوا ہے ہم کو خوف ہے کہ کوئی اُسکو رہا نہ کرلے جائے ہم نے صرف اس سبب سے جانے دیا کہ تو ایک ماہ کے بعد آتی ہے اور اپنے فرزند کو دیکھکر چلی جاتی ہے اب نہ آنے دینگے مین اُنکے قدمون پر گر پڑی مین نے اُنکو کچھ روپیہ بھی دیا تب اُنھون نے کہا جلدی آنا مین نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون وہان سے چلی موافق پتہ کے اس مکان پر آئی دروازہ بند پایا کئی آوازین دین کسی نے جواب نہ دیا جب مین بہت چلائی تو پہرے والون نے کہا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین ملکہ کے پاس آئی ہون اُنھون نے کہا کہ کیا دیوانی ہوئی ہے یہان کوئی ملکہ نہین رہتی ہے یہ مکان ایک سوداگر کا ہے جا تجھکو شبہ ہوا ہے دوسرے رات بہت آگئی ہے ہم دروازہ نہین کھولینگے کیونکہ ہمارے مالک کا حکم نہین ہے مجھکو یہ سُنکے خیال ہوا کہ مین غلطی سے دوسرے مکان پر چلی آئی کیونکہ رات کو دکھائی بھی کم دیتا ہے یہ سُنکے آگے چلی کہ تھک گئی اس درخت کے نیچے بیٹھ گئی اور اُسکے حال پر افسوس کرنے لگی ادھر یہ خیال ہے کہ وہ بیچارہ میرا منتظر ہوگا یہان اُسکی زوجہ تک رسائی نہین ہوئی مکان بھی نہین ملا دراصل وہ بڑا بدنصیب ہے کہ آپ نے کمرہ کھولا مجھکو طلب کیا مین اس خیال سے چلی آئی کہ شاید آپ کو کچھ حال اُسکی زوجہ کا معلوم ہو کیونکہ آپ بھی تو مکانات شاہی کے قریب تشریف رکھتی ہین اگر بی بی معلوم ہو تو کسی کو میرے ہمراہ کرکے اُسکے مکان پر پہونچوا دیجیے پھر مین اندر چلی جاؤنگی آپ کو بھی ثواب ہوگا ملکہ کا یہ عالم تھا کہ سُنتی جاتی تھی اور روتی جاتی تھی آنکھون سے آنسوؤن کا تار بندھا ہوا تھا دمبدم آہ سرد دل پر درد سے نکلتی تھی جب اُسنے اپنی تقریر ختم کی ملکہ سے ضبط نہ ہوسکا کہا کہ اے بڑی بی وہ غمزدہ آفت نصیب بلاکش مصیبت مین مبتلا مین ہی ہون اُسکی کنیز درم ناخریدہ ہون میرے ہی غم مین اُسکا یہ حال ہے مجھی کو اُس نے پیام دیا ہے افسوس ہے کہ مین زندہ رہون اور وہ میرے روبرو قتل ہو کیا کرون اُنکی اجازت نہین ہے ورنہ مین اُس سے پہلے اپنی جان دیتی اُسنے کہا کہ بی بی آپ کا نام کیا ہے کیونکہ اُنھون نے نام بھی بتادیا تھا مجھکو یاد ہے مین نے جان کر نہین لیا ہے ملکہ نے کہا کہ مجھکو آئینہ اندام کہتے ہین اُسنے کہا کہ بیشک تم ہی ہو بس یہ سُنکے اُسنے کہا کہ پہلے اپنے شوہر کی امانت لو جو کہ اُنھون نے مجھکو دی ہے اُسنے کہا کہ لاؤ اُسنے کہا کہ کوئی ہے تو نہین مگر ملکہ ایک امر یہ ہے کہ مین جدھر سے آئی ہون اگر اُدھر سے گئی تو لوگ آپ کے پہرے والے دیکھ لینگے مجھ سے دریافت کرینگے کہ تو کس لیے آئی تھی مین کیا جواب دونگی ملکہ نے کہا کہ تم کمند مار کر ادھر سے چلی جانا اُسنے کہا کہ مجھ سے کمند پر سے نہ جایا جائیگا کیونکہ ضعیف ہون تم میرے ساتھ کسی کو کردینا کہ وہ پہونچا آئے گا ملکہ نے کہا کہ اچھا اُس ضعیفہ نے ایک ڈبہ نکال کر اُسکو دیا اور کہا کہ آپ کے شوہر نے کہا ہے کہ ملکہ تم میرے غم مین اپنا حال غیر نہ کرنا مجھکو یقین ہے کہ میرے مرنے کے بعد سمنند ضرور میرے گھر کی بربادی کا حکم دے گا اور پھر لوگون اور ملازمون پر ظلم کریگا میرا گھر تاراج کرائے گا اور تمھاری گرفتاری کا بھی حکم دیگا اُسوقت میری روح بے چین ہوگی جب تم گرفتار ہوگی ازبرائے خدا تم لشکر اسلام مین چلی جانا اور خواجہ سے کہنا کہ آپ کی محبت اور اپنی زبان کی پابندی سے میرے شوہر نے جان دی اب آپ میری سرپرستی فرمایئے پس جب تم یہ خواجہ سے کہوگی وہ ضرور تمھاری سرپرستی کرینگے اور تم ہر آفت سے محفوظ رہوگی اور اپنا سب مال و اسباب لے جانا ایک حبہ نہ چھوڑنا تاکہ دشمن

کے ہاتھ کچھ نہ لگے اگر ایسا نہ کروگے تو مجکو رنج ہوگا اور مین تم سے ناخوش ہونگا اور جو طریقہ میرے مرنے کے بعد
اہل اسلام مین ہوتا ہی وہ کرنا اور کہا ہی کہ اس ڈبہ مین ایک لعل ہی جو کہ مین نے ساٹھ سال کی آمدنی شہر آفاقیہ
خرید کیا تھا ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ مین اُنکی محبت کے قربان گئی اُنکو میرا خیال بعد مرنے کے بھی ہی کہ مجکو اُنکے بعد
تکلیف نہ ہو خیر جو اُنھون نے کہا ہی مین اُسپر ضرور عمل کرونگی یہ کہکر کہا کہ اب تم جلد جاؤ کیونکہ وہ انتظار
کررہے ہونگے اُس نے کہا کہ پھر کسی کو ساتھ کر دیجیے ملکہ نے آواز دی کہ سیوتی کہیں یہ سُنتے ہی سیوتی
حاضر ہوئی کہا کہ اُنکو باہر کردو سیوتی اُسکو ہمراہ لے کر چلی جب زینہ پر پہونچی وہ ضعیفہ ارادہ کرکے بیٹھ گئی اور
یہ خیال ہوا کہ فریب کچھ کرنا چاہیے سیوتی نے ترس کھا کر اُسکا ہاتھ پکڑا اُس ہاتھ کا پکڑنا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکے
مُنھ پر کچھ پڑا کہ اُسکو چھینک آئی اور وہ بیہوش ہوکر گرنے لگی خواجہ یعنی ضعیفہ نے اُسکو روکا اور اُسکو زمین پر
بٹھا کر اُسکی صورت اپنی بنائی اور اُسکے کپڑے پہن کر تیار ہوگئے اور اُسکو نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر تمام مکان
کی سیر کی جو ظاہر اچیزین تھین اُنکو چھوڑ دیا باقی جو بیش قیمت چیزین اور روپیہ پیسہ جواہرات ظروف طلائی
نقرئی زیور وغیرہ تھا سب نذر زنبیل کیا اور جو ظاہر مین بیش قیمت اشیا تھین وہ بھی نذر زنبیل کین اس خیال سے کہ
سب بیچے تھے کہ کل سمندریہ حکم دے گا کہ آفاق کا گھر تاراج کرلو کیون اُنکے ہاتھ لگے بس سب نذر زنبیل
کرکے اُسی مقام پر آئے گلیم اُتاری اندر کمرے کے آئے دیکھا کہ ملکہ بیٹھی ہوئی ہی وہ ڈبہ سامنے رکھے ہوے ہی
اور رو رہی ہی آنکھوں سے اشک جاری ہی سیوتی کو جو دیکھا کہا کہ سیوتی اُسکو پہونچا آئی عرض کیا کہ
جی ہان یہ کہکر سیوتی روبرو بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ ملکہ یہ کون تھی ملکہ نے رو کر کہا کہ اُنھون نے کچھ پیام کہلا
بھیجا تھا اُنکو قید خانہ مین بھی میرا خیال ہی اور یہ ڈبہ بھیجا ہی کہ اسمین لعل ہی تم اسکو فروخت کرکے اپنے
صرف مین لانا اے سیوتی مین کیا کہون جو میرے قلب کا حال ہی مین اُنکے حکم سے مجبور ہون ورنہ تمام
سمندریہ کو خاک سیاہ کر دیتی تجھ سے کوئی پردہ نہین ہی یہ پیام بھیجا تھا جو تجھ سے بیان کیا سیوتی نے
کہا کہ ملکہ آپ نے ڈبہ کھول کر دیکھا ہی کہ دراصل لعل ہی یا یہ کوئی مکارہ تھی صرف آپ کا عندیہ لینے آئی تھی
یہ فقرہ کیا کہ پیام دیا ہی عندیہ لے گئی ہو کہ قبل اُنکے قتل ہونے کے سمندر کوئی حکم جاری کرے تاکہ آپ
لشکر اسلام مین نہ جانے پائین کیونکہ یہ تو اب اُسکو ثابت ہوجائے گا کہ آپ لشکر اسلام مین چلے جایئے گا
تب وہ اس خیال سے انتظام کرے پس اگر فقرہ ہو تو ہم بھی اپنا بندوبست کرین یہ جو سیوتی نقلی نے کہا
ملکہ نے کہا تو سچ کہتی ہی یہ کہکر اُس ڈبہ کو اُٹھا کر کھولنا چاہا جب وہ نہ کھلا تو ملکہ نے قریب مُنھ کے لاکر جو زور
کیا تو ڈبہ ایک مرتبہ کھلا اُسمین سے کچھ غبار سا نکلا کہ وہ ملکہ کے دماغ مین پہونچا ملکہ کو چھینک آئی خواجہ نے
دوڑ کر ملکہ کو نذر زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوے اُسکے کپڑے پہن لیے یہی تو تدبیر خواجہ نے کی تھی کہ ڈبہ مین
بیہوشی رکھی تھی اور اس زور سے بند کیا تھا کہ نہ کھل سکے جب تک کہ زور نہ کیا جائے اور جب زور کرکے
کھولا جاسکو بیہوشی اُڑے اور کھولنے والا بیہوش ہوکر گرے خواجہ نے سیوتی کو جواب بیہوشی مار کر
بیہوش کیا تھا جب خواجہ ملکہ کی صورت بنے تھوڑے عرصہ کے بعد پکار اُٹھے کہ ست ہی ست ہی بس ست
ست کی صدا لگانے لگے ست کی صدا سے تمام کمرہ گونج گیا یہ حال سُنکے تمام عورات محل اُٹھین اور طرف
اُس کمرے کے چلین کہ دیکھین ملکہ کی کیا حالت ہی کیا دراصل ست سوار ہوا ہی اب جو آکر دیکھا تو ملکہ کے بال
پریشان ہین آنکھین لال ہین بہون پرست کی صدا ہی شمع روشن ہی اُسکو ہاتھ سے پکڑے لیتی ہی ست ست
کہہ رہی ہی یہ حال دیکھکر سب کو یقین ہوگیا کہ ملکہ ستی ہوگی اب یہ ضرور اپنے شوہر کے ساتھ جلے گی عورتین
خواصین مغلانیان خدمتین سمجھانے لگین وہ سوائے ست ست کے کوئی جواب نہین دیتی ہی ست ست کہے جاتی ہی

اور ترقی ہوتی جاتی ہے اب تو سب کو بالکل یقین ہو گیا باہم کہا کہ کسکو سمجھاتی ہو ایک شخص اپنے قابو مین نہین ہے اسکو
تمہاری تقریر کیا اثر کرے گی ایک خواص نے کہا کہ ملکہ ستی ہوگی بڑی خرابی ہے کوئی اپنے کو زندہ نہین جلاتا ہے یہ آپ
کیا کرتی ہین ملکہ نے جواب دیا یہی کہا کہ ست ہے وہ اس قدر رات اُسی مین بسر ہوئی جیسے صبح ہونے لگی ملکہ نے
تمام زیور پہنا عمدہ پوشاک زیب تن کی عطر لگایا مانگ مین سیندور کی لکیر دی افشان لگائی پیشانی پر قشقہ کھینچا آنکھون
مین سرمہ دبانشانہ کیا عروس شب اول بن کر تیار ہوئی ست پکارے جاتی ہے یہ عالم اُسوقت ملکہ پر تھا کہ اگر فرشتہ
آسمانی بھی دیکھتا تو ہزار جان سے اسیر و فریفتہ و شیدا ہو جاتا بشر کیا چیز ہے بس تخت پر سوار ہوئی تمام محل مین شور
و غل ہے کہ ملکہ ستی ہونے کو جاتی ہے سب ملازم ہمراہ ہوئے کھیلین اور تال مکھانے کوڑیان لٹاتے ہوئے
گھنٹہ و ناقوس بجتے جاتے تھے برہمن بھجن گاتے ہوئے ہمراہ تھے یہ خبر جو تمام شہر مین پھیلی ہر ایک مرد و زن
اپنے اپنے گھر سے دیکھنے کو چلے ادھر سے تو ملکہ چلی اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سمندر شاہ بیدار ہوا اور امور
ضروری سے فراغت کرکے باہر آیا سب سردار اور چارون وزیر حاضر ہوئے شغلاق نے حکم دیا کہ پچاس ہزار
سپاہ ہمراہ بادشاہ کے چلے پس اُسی وقت گلاب اپنی سپاہ کو لے کر بادشاہ کے ہمراہ رکاب ہوا اور پچاس ہزار کا
لشکر جو کہ زورق کے ہمراہ تھا اُسکو حکم ملا کہ تم اراپے کے ساتھ رہو کہ جسپر آفاق کی قید ہو باقی لشکر اُدھر کو روانہ
ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر سب سردارون کو لے کر روانہ ہوا اُدھر سب اہل شہر مین پہر رات
سے اُس مقام کی طرف چلے جاتے تھے کہ جہان آفاق جلایا جائے گا اُدھر داروغہ زندان خانہ نے آفاق کو اراپے
پر سوار کیا اُسکے زبان مین سوزن دی گلے مین طوق گران ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان بازوؤن پر جوڑے
فولاد کے بغلون مین خار دار لنگر زنجیر گران سے جکڑا ہوا اراپے پر لا کر سوار کیا دس ہزار سوار تلوارین برہنہ لیے
ہوئے اُسکے ہمراہ تھے اور پچاس ہزار سوارون کے حلقہ مین اراپہ چلا آگے آگے ایک منادی یہ پکارتا ہوا چلا
کہ جو بادشاہ کے حکم کے خلاف کرے گا اُسکو یہ سزا ملے گی ادھر سے یہ چلا اور اُدھر جو سمندر سوار ہو کر بڑے
شان و شوکت سے چلا اُسکے کان مین غل و شور کی صدا آئی اپنے سردارون سے کہا کہ یہ غل کیسا ہے خبر تو منگاؤ
ہرکارے دوڑے ہوئے آئے راہ مین عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہو گیا کہ آفاق کی زوجہ پر ست سوار ہوا ہے
وہ اپنے شوہر کے ہمراہ جلنے کو کہتی ہے اُسکے ملازم اُسکو دلہن بنائے ہوئے اُسی طرف لیے جاتے ہین تمام اہل
شہر اُسکے ہمراہ ہین بڑا مجمع ہے یہ جو غل آپ سُن رہے ہین یہ اُسی کا ہے یہ سُنکے سمندر کے ہوش جاتے
رہے اپنے دل مین خیال کیا کہ جس امر کے لیے تو نے آفاق کو قتل کیا ہے اور جلانے کا قصد رکھتا ہے یہ تو
اُسکے خلاف ہوا کہ اُسکی زوجہ پر ست سوار ہوا ہے وہ بھی جلنے کو کہتی ہے گو اُسنے اپنا ملال ظاہر نہ کیا سردارون
سے کہا کہ یہ عورتون کے نخرے ہین جب آگ کے قریب پہونچے گی ست اُتر جائے گا اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بھلا ست کیا ہوگا یہی ایک وقتی جوش ہے ایسے کلام کرتا ہوا اسب کو ہمراہ لیے ہوئے چلا جاتا ہے اِن سب
کو اس مقام کی طرف روانہ رکھا جاتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ ہزارون برہمن اُس اراپے کے ساتھ تھے کوئی
کہتا تھا کہ ہماری سات پشت سے یہ کام ہوتا آیا ہے ہمارے بزرگون نے بڑے بڑے امیرون کو جلایا ہے ہزارون
روپیہ پیدا کیے ہین اسی مین ہماری بسر ہوتی ہے یہ کہتے ہوئے ہمراہ تھے یہ لوگ تو ادھر سے جاتے ہین اُدھر بیرون
شہر گرداب نے ایک میل کے گرد بن ہیزم کا انبار کرایا ہے بڑا اونچا انبار ہے طریقہ سے ہیزم رکھی گئی ہین
سیکڑون ٹھٹھ کے جمع ہین کوئی کہہ رہا ہے کہ وہ شخص جلایا جائے گا کہ جسکے جلنے سے سیکڑون روپیے ملے گا راوی
نے بیان کیا ہے کہ تمام صحرا مین خلقت کا مجمع ہے لوگ چلے آتے ہین ایک طرف لشکر آفاق بھی بقصد فساد آکر ٹھہرا ہے
گرداب وغیرہ نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا ہے بادشاہ اسلام نے بھی ایک طرف کو اپنے خیمے برپا کرائے ہین

اس خیال سے کہ ہم بھی یہ تماشہ دیکھین اور جو عیار نکلے تھے اُنکو کوئی عیاری نہین بن پڑی وہ بھی اپنی صورت بدل کر ہجوم
مین مل گئے ہین اُنھون نے بھی اپنا بند و بست کر لیا ہی کہ اگر قابو چلا تو ہم آفاق کو لیکر بھاگین گے کچھ جوبدار
بنے ہوئے ہین اور ادھر اُدھر پھر رہے ہین انتظام کرتے پھرتے ہین یہان سب جمع ہین بادشاہ کا انتظار ہی کہ
بادشاہ تشریف لائین تو در بند و بست کیا جائے لشکر اسلام بھی تیار ہی اس خیال سے حکم صاحبقران نے دیا ہی کہ
خواجہ عیاری کو گئے ہین کہ اگر عیاری کرکے لے آئے تو فساد ہوگا یا یہ کہ لشکر کفار جمع ہوگا سمندر بھی آئیگا
ہم لوگون کو غافل پاکر فساد نہ کرے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے ڈنکے کی صدا آئی
گرد بلند ہوئی ہرکارون نے آکر خبر دی کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین اتنے عرصہ مین سواری بادشاہ کی
نمایان ہوئی پچاس ہزار کا لشکر فارقرقون پر سوار طاؤس سحر پر ساحران غدار بصد کبر و غرور چلے آتے ہین
آکر ایک طرف اُس میدان کے مقیم ہوے کہ تخت سمندر شاہ کا ظاہر ہوا سر پر اُسکے ابر سحر سایہ فگن ہی اُس سے
بارش مروارید ہوتی ہوئی چلی آتی ہے سب سردار ہمراہ ہین چارون وزیر تخت کے گرد ہین بڑے کر و فر سے
سواری سمندر کی پہونچی جو لشکر کہ گرداب و زعفران وغیرہ کا تھا سب نے سلام کیا سمندر اُس مقام پر آیا
کہ جو اُسکے قیام کے لیئے گرداب نے مقرر کیا تھا سمندر تخت پر آکر بیٹھا سب سردار گرد سمندر کے بیٹھے
گرداب وغیرہ انتظام کرنے لگے سب بند و بست کر لیا ایک میلہ تھا کہ ہر قسم کے سودے والے دکانین
لے کر آئے تھے ہزارون تماشائی مین جمع تھے امیرون اور رئیسون کے خیمے استادہ تھے طوفان شہر کا ایک
مجمع تھا جو کہ رقیق القلب تھے اُنکا یہ حال تھا کہ اختلاج ہو رہا تھا بہت لوگ افسوس کر رہے تھے کہ آج
بہت بڑا افسر قتل ہوگا مقام عبرت ہی جلے حسرت ہی اُسکی جوانی پر تو اہل شہر و دیگر اہل مجمع کا یہ حال تھا کہ
ہر ایک برائے آفاق افسوس کنان تھا کوئی اُسکی جوانی کا افسوس کر رہا تھا کوئی خلق کی تعریف کر رہا تھا
جو کہ دشمن تھے وہ خوش تھے مگر اُنکی بھی زبان سے کسی وقت افسوس نکل جاتا تھا ایک جانب ہزارون پیپے
روغن نفت کے رکھے ہوئے تھے ایک طرف رال کے بورے جمع کیے گئے تھے ہزارون من رال و روغن اُس ہیزم پر چھڑکا گیا تھا
برہمن آگ لیے ہوئے پھر رہے تھے کہ آفاق آئے اور ہیزم پر بٹھایا جائے تو ہم آگ دین بادشاہ سے انعام
لین بہت خوش خوش پھر رہے تھے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے غل کی صدا آئی گرد اُڑی ہرکارے دوڑے
ہوئے آئے بادشاہ کو خبر دی کہ قیدی آپہونچا یہان ایک طرف گھنٹہ و ناقوس بج رہے ہین برہمن پوجا پاٹ
کر رہے ہین بادشاہ اسلام بھی مع صاحبقران و سرداران تشریف فرما ہین ایک طرف اپنے لشکر کے اُنکو
بھی بڑا افسوس ہی آفاق کی جوانی و خلق کا حال سنکے اُسی طرف نگاہ ہی دیکھا کہ قریب چالیس ہزار کے لشکر
چلا آتا ہی اُسکے وسط مین تلوارین برہنہ علم ہین کہ وہ لشکر ایک طرف آکر قائم ہوا اب جو دیکھا تو آفاق ایک
ارابے پر بیٹھا ہوا سلاسل و طوق آہن مین سر سے پاؤن تک غرق مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک شیر ژیان یا اژدہا ہی
پیشانی پر ذرا رنج و ملال نہین ہی شکن تک نہین پڑی ہی بشاش بیٹھا ہی ہر طرف مسکرا کر دیکھتا ہی خوشی
خوشی چلا آتا ہی غل ہوا کہ قیدی آگیا سب دیکھنے لگے ہر ایک کو رنج و غم پیدا ہوا سب افسوس کرنے لگے
ہر طرف غل ہوا کہ مقام حسرت و افسوس ہی ایسا جوان یون قتل ہوگیا جوان ہی ذرا دیکھو بالکل چہرے پر
اُسکے رنج و ملال نہین ہی گیا مرنے کی خوشی ہی ہم نے آج تک کسی کو مرتے وقت خوش نہین پایا جیسا اس
جوان کو دیکھا ہی یہ طور اور یہ طریقہ وقت قتل کسی کا نہین ہوتا ہی یہ تو ایسا خوش و خرم ہی کہ جیسے کوئی دولہا
ہوتا ہی کہ اتنے عرصہ مین ارابہ قریب اُس انبار ہیزم کے لا کر کھڑا کیا گیا آفاق نے وہان آکر چارون طرف
نگاہ اُٹھا کر دیکھا نظر آیا کہ ایک طرف کو لشکر سمندر شاہ قریب لاکھ سوار کے مسلح و مکمل کھڑا ہی ایک

طرف لشکر گرداب و امواج و حباب و سیلاب و ملکہ زعفران و ملکہ چندرتن و ماہ تن کا لشکر ادہر
لشکر آراستہ یہ سب بندوبست کر رہے ہین اور ایک طرف کو اہل شہر و دیگر اطراف کے لوگ جمع ہین ایک جانب کو
لشکر اسلام کی کثرت ہے بادشاہ اسلام مع سرداروں کے تشریف فرما ہین یہ جو لوگ کھڑے ہین سوا اسکے اہل شہر و
دیگر اطراف کے لوگون کے اور لشکر اسلام کے سب خوش ہین ان لوگون کے رخون سے ملال ظاہر ہے دیکھا کہ
ایک بلندی پر بہت سے خیمے استادہ ہین ان خیمون مین سمندر شاہ و سرداران سکے بیٹھے ہوے ہین سب
ملول ہین سواے سمندر شاہ اور شملاق و امراق و سرداران سکار کے اپنے بھائی اور اشفاق و
گلاب وغیرہ کو بہت ملول دیکھا اب اسنے جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک طرف مہرابجی لشکر مسلح و
مکمل کھڑا ہے مگر اسکے تیور بد ہین یہ پایا جاتا ہے کہ فساد کرے گا یہ دیکھکر اسکو خیال ہوا کہ یہ تو لشکرون کی
کثرت ہے یہ مین لاکھ سپاہ کیا کر سکتی ہے بیکار ان سب کا خون ہوگا اور ان سب کا خون میرے سر پر
ہوگا کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ سواے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین ہے کہ منع کرون
مگر زبان پر سوزن دی ہوئی تھی کلام کرنے کی طاقت نہ تھی جو لوگ اُسکے قریب تھے انکو اشارے سے اپنے
قریب بلاکر کہا کہ مجکو قلم دوات و کاغذ لا دو مین کچھ تحریر کرونگا یہ جو کلام اشارے سے کیا لوگ بڑی دیر کے بعد
سمجھے سمندر شاہ سے جاکر عرض کیا کہ قیدی قلم و کاغذ طلب کرتا ہے دیا جاے یا نہین سمندر شاہ
شراب خواری کر رہا تھا نشہ شراب سے مدہوش تھا جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین ہے یہ جو کہا تو اخلاق
و اشفاق و عشاق و دیگر سرداران معزز نے کہا کہ یہ بالکل خلاف عدل ہے کہ قیدی کوئی چیز طلب کرے
اور اُسکو نہ دی جاے شاید وہ کوئی وصیت نامہ یا عرض حال کرے لازم ہے کہ جو وہ طلب کرے اُسکو دیا
جاے ورنہ یہ بری کا سبب ہوگا جب یہ سب نے کہا سمندر نے مجبور ہوکر حکم دیا اُسی وقت قلم و
کاغذ و دوات آفاق کو دیا گیا آفاق نے پہلے القاب تحریر کیا اُسکے بعد تحریر کیا کہ اے سمندر شاہ
جو مہربانیان تمنے میرے اوپر کین اور جو عنایتین میرے حال پر ہین اسکا شکریہ مجھسے ادا نہین ہو سکتا ہے
اور یہ جو سلوک تمنے میرے ساتھ کیا وہ بھی کسی مصلحت سے ہوگا اور میرے حق مین اچھا ہوگا مجکو اسکا
بھی کوئی گلہ و شکوہ نہین ہے مین آپ سے بہت خوش ہون کیونکہ کوئی ایسی سزا آپ نے میرے لیے
نہین تجویز فرمائی جس سے مجکو ذلت ہوتی مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ باآبرو و باعزت مین مرتا ہون
اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ آپنے مجھپر کسی قسم کا ظلم کیا بلکہ اُس زندگی سے یہ مرنا اچھا ہے کہ مین اپنے
قول سے پھرون اور لوگون مین بد عہد و پیمان شکن مشہور ہون میری اسوقت یہ التجا ہے کہ تھوڑے
زمانہ کے لیے سوزن میری زبان سے نکال لی جاے تاکہ جو میرے سردار ہین اور اہل لشکر ہین اُنسے
کچھ کلام کرلون اور انکو جو انکا قصد ہے اُس سے منع کرون مین اقرار کرتا ہون کہ کسی قسم کا فساد نہ کرونگا
نہ مین فرار ہونگا یہ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ جو مین زبان سے کہتا ہون اُسپر عمل کرتا ہون آپ اس
امر سے بالکل بے خوف رہین کہ مین زبان کو اپنے تابع مین کرکے سحر کرکے نکل جاؤن یہ مین کبھی نہ
کرونگا اگر مجکو یہ منظور ہوتا تو مین دربار مین کیون آتا اسی طرف سے لشکر کو لے کر جدھر میرا جی چاہتا
نکل جاتا یا شریک اہل اسلام ہوتا یا جب آپ نے میری گرفتاری کا حکم فرمایا تھا مین اُسی وقت
فساد کرتا اور نکل جاتا کون مجکو روک سکتا تھا یہ بالکل مردمی کے خلاف تھا اور خلاف ہے کہ مین صرف
جان کے خوف سے اپنے کو بدنام کرون اور انگشت نما ہون کہ آفاق نے نمک حرامی کی بس آپ اس
قدر خوف و خطر نہ فرمائین مین کبھی ایسا نہ کرونگا بادشاہ ہون پر فرض ہے کہ جو قیدی التجا کرے اُسکو

بر لائین آئندہ آپ کو اختیار ہی کیونکہ مین آپ کے قابو مین ہون یہ آپ پر فرض ہی کہ میری امید کو بر لائیے مین
جبر نہین کرتا ہون یہ تحریر کرکے وہ جو خسکم لایا تھا اُسکو دیا اور اشارہ کیا کہ بادشاہ کو دے دینا لوگون کو یہ گمان
ہوا کہ آفاق نے جان کے خوف سے بادشاہ سے بذریعہ تحریر کے عذر کیا ہی پہلے وہ یہ سمجھا تھا کہ یہ وقتی عتاب
ہی دو ایک دن مین موقوف ہو جائیگا اب جو اُسنے سامان قتل دیکھا اُسکو یقین قتل ہو گیا جان تو بڑی چیز ہی
آخر عذر کیا سچ ہی کہ کوئی دیدہ و دانستہ اپنی جان نہین دیتا ہی یہی ہر طرف چرچا ہونے لگا یہ خبر لشکر اسلام مین
بھی پہونچی وہان بھی ہر ایک نے یہی کہا وہ کاغذ جو کہ آفاق نے تحریر کیا تھا سمندر کے پاس پہونچا سمندر و
دیگر اہل جلسہ نے خیال کیا کہ آفاق براہ پر آیا خوف جان سے عذرنامہ تحریر کیا ہی بادشاہ کو لازم ہی کہ اسکی خطا
کو معاف کرین جو کہ دوست تھے وہ خوش ہوے اور جو عدو تھے اُنکے رنگ متغیر ہوگئے لوگون نے وہ کاغذ لیکر
اخلاق کو دیا اور کہا کہ یہ تمھارے بھائی کی تحریر ہی اسکو ذرا پڑھو کہ اسمین کیا تحریر ہی اخلاق نے اُس کاغذ کو
لے کر وا کیا اور پڑھنا شروع کیا جو مضمون آفاق نے تحریر کیا تھا حرف بحرف پڑھا وہ مضمون سُنکے سمندر
نے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی اب سب اہل جلسہ کو معلوم ہوا کہ آفاق نے عذر نہین کیا ہی بلکہ ایک نئی
خواہش ظاہر کی ہی جب سمندر نے یہ کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی کسی نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ سب سے
پہلے شملاق و دیگر دشمنان آفاق نے کہا کہ ہماری بالکل راے نہین ہی کہ منظور کیا جاے کیونکہ اسمین
مکر ہی پہلے تو آفاق نے یہ خیال کیا تھا کہ بادشاہ کو اسوقت غصہ ہی اُسنے بالکل حرکت نہ کی اس سبب
سے کہ جب اپنے کو مین بلا عذر گرفتار کرا دونگا تو بادشاہ کو میرے اوپر رحم آئیگا اور میری خطا سے درگذر
کرے گا یہ مصلحت دیکھکر اُسنے کچھ نہ کہا جب اُسکو اپنے قتل کا یقین ہو گیا تب اُسنے یہ فکر کی کہ یہ خواہش
کرکے اپنی زبان قابو مین کرون جب زبان قابو مین ہو ایک سحر کرکے قید اپنی طرف کرون کیونکہ میرا لشکر
بھی اس مقام پر موجود ہی دوسرے لشکر اسلام بھی قریب ہی ہزارون سردار اپنے اپنے بادشاہ کے کنارے
لشکر کے براے تماشہ کھڑے ہین مقابلہ کرکے سب کو لے کر نکل جاؤن اور شریک لشکر اسلام ہون اپنی
جان بچاؤن دوسرا یہ سبب تھا کہ اُسوقت دربار مین سواے اُسکے بھائی کے کوئی اُسکا دوست نہ تھا اگر
وہ حرکت کرتا تو گرفتار ہوتا کیونکہ وہ تو مرد عاقل ہی اس سبب سے اُسنے کوئی حرکت نہ کی خاموش رہا بلکہ اپنی
زوجہ کو بھی منع کیا اب اُسنے خیال کیا کہ یہ موقع اچھا ہی کہ لشکر بھی ہی اور لشکر اسلام بھی قریب ہی بادشاہ بھی
موجود ہی اگر تدبیر بن پڑی تو بادشاہ کو اسیر کرکے لشکر اسلام کے حوالہ کرون تاکہ فساد برطرف ہو ہمارے
نزدیک تو یہ حکم دینا اور آفاق کی خواہش کو پورا کرنا بالکل خلاف عقل ہی برگشت و خون ہوگا آئندہ
آپ کو اختیار ہی یہ جو شملاق نے کہا بس عشاق کو غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ تو بڑا بانی فساد ہی تو یہ
چاہتا ہی کہ آفاق قتل ہو قتل ہونا اُسکا مقدم ہی مگر یہ امر منظور ہی کہ اسکی خواہش پوری نہ ہو تیری
راے بالکل خلاف ہی آفاق جو اقرار کرے گا اُسکے خلاف ہرگز نہ کرے گا اُسنے مکر سے نہین تحریر کیا ہی
بلکہ اُسنے اصل واقعہ تحریر کیا ہی اگر وہ لشکر کو نہ منع کرے گا تو ضرور کشت و خون ہوگا کیونکہ اُسکے لشکر کا
رنگ بدلا ہوا ہی وہ آمادہ فساد ہی پس ایسی حالت مین اُسکا خیال کرنا کہ مین لشکر کو منع کرون ضرور درست
ہی یہ جو تم نے کہا کہ آفاق فساد کرکے نکل جائیگا محض خلاف ہی اور یہ خیال کرنا کہ دربار مین اُسنے اسوجہ سے
حرکت نہ کی کہ اُسکا وہان کوئی دوست نہ تھا اس سبب سے مجبور تھا اُسکے ہزارون دوست تھے اور وہ خود
اکیلا سب کو کافی تھا اپنی جان بچا کر ضرور نکل جا سکتا تھا اور اسوقت بھی اُسکے دوست موجود ہین اگر وہ ذرا اشارہ
کرے تو اُسکو رہا کرلین مگر وہ خود اپنے قتل پر آمادہ ہی وہ مرد ضرور ہی اُسکو اپنے قول کی پابندی کا ضرور خیال ہی

وہ عہد شکن نہین ہی اُسکی اسی بات کا خیال کرنا لازم ہی کہ وہ جو لشکر اسلام کی عیاری سے اقرار کرتا تھا مین لشکر لیکر
چلا جاؤنگا اُس قول کو پورا کیا اُسکے خلاف نہ کیا اپنی ذلت گوارا کی اور جان دینا گوارا کیا مگر پھر لشکر لیکر
نہ گیا تو وہ اس عہد سے کبھی نہ انحراف کریگا جو اقرار کرے گا اُسکا ضرور خیال رکھے گا ہمارے نزدیک ضرور اُسکی
امید بر لانا چاہیے آیندہ اختیار ہی اور تمہاری راے بالکل غلط ہی شملاق نے کہا کہ میرے نزدیک آپ کی
راے غلط ہی اُسکی تحریر سے صاف ظاہر ہی کہ وہ آمادہ فساد ہی دوسرے یہ امر لائق غور ہی کہ دربار کی وہ تقریر
سخت اور یہان یہ عاجزانہ تحریر اُسوقت نہ خیال کیا کہ ہم کیا سخت تقریر کرتے ہین عشاق نے کہا کہ پھر کیا
جواب دیا جاے شملاق نے کہا کہ اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تمہارے مکر سے واقف ہین تم نے جو دیکھا کہ اب
زمانہ قتل ہونے کا قریب ہی پس تم نے مکر کی تحریر کی ہم کو کسی طور سے یہ امر منظور نہین ہی کیا ضرورت ہی
ہم کو تمہارے لشکر سے کوئی خوف نہین ہی جو جیسا کرے گا وہ اُسکی سزا پاویگا آپ کی مہربانی ہی جو آپ کو
اس قدر خیال ہی مین بادشاہ ہون میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی اگر تمہارا لشکر فساد کرے گا سب قتل ہوگا اور
اب ہم کو ایسی تحریر نہ کرنا علاوہ اس خواہش کے اور جو خواہش ہو وہ بیان کرو اُسکو ہم پورا کرینگے آیندہ تم کو
اپنے فعل کا اختیار ہی عشاق نے کہا کہ یہ جواب بالکل خلاف مروت اور عدل کے ہی مین ہرگز نہ راے
دونگا سمندر خاموش بیٹھا سُنا کیا جب باہم تقریر ہو چکی تو سمندر نے کہا کہ اُستاد آپ کی راے بہت خلاف
ہی شملاق کی راے بہت ٹھیک ہی بس یہی جواب تحریر کرنا چاہیے یہ کہکر شملاق سے کہا کہ تم میری طرف سے
یہی جواب تحریر کرو شملاق نے وہی تحریر کر دیا یہ سب اہل جلسہ کو سواے دشمنان آفاق کے بہت ناگوار ہوا
خصوصاً اُسکی بھائی کو اور عشاق کو تو ازحد غصہ آیا مگر مصلحت وقت تصور کرکے خاموش رہا شملاق نے
وہی جواب تحریر کر دیا وہ شخص جو کہ کاغذ تحریری آفاق کا لایا تھا لیکر آفاق کے پاس پہونچا آفاق کو دیا
آفاق نے پڑھکر افسوس کیا اور اُسی وقت طرف آسمان کے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لایا اپنی لاچاری
اور مجبوری پر اور سمندر کی ناانصافی پر افسوس کیا اور اُس کاغذ پر یہ تحریر کرکے اُڑا دیا کہ اے اہل مجمع تم سب
آگاہ ہو کہ بادشاہ نے مجکو بیگناہ قتل کیا محض بے خطا ہون کوئی میرا قصور نہین ہی یہ میرے اوپر ظلم ہی مین نے
یہ سوال کیا تھا بادشاہ نے نہین قبول کیا اور آگاہ ہو کہ اس ظلم وستم کا ضرور صلہ ملیگا میرا خون بالکل بالا بالا
نہ جاے گا ضرور رنگ لاے گا اور سمندر شاہ تباہ ہوگا یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہ مین تم سے کہتا ہون
جو سمندر شاہ کا ساتھ دیگا وہ مثل میرے برباد ہوگا کیونکہ یہ بادشاہ ظالم ہی مین تو اپنی جان سے جاتا ہون
مگر تم سب کو آگاہ کیے جاتا ہون اور مرتے مرتے خیر خواہی کرتا ہون کیونکہ میرا لشکر آمادہ فساد ہی اُسکے افسرون کو
بذریعہ تحریر منع کرتا ہون یہ میری خیر خواہی ہی اور یہ بادشاہ کی قدردانی ہی جو اہل اسلام کا شریک ہوگا وہ
بہت اچھا رہے گا آیندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہوگا سمندر بہت جابر ہی اُسکی اطاعت مین سواے
ذلت وخواری کے کوئی دوسرا امر نہین ہی جب اُسنے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جسنے اُسکی حکومت کو اسقدر
ترقی دی کہ ہزارون بادشاہ خراج دینے لگے تو اور کسی کے ساتھ کیا کرے گا صرف اتنی سی بات پر کہ میری زوجہ
پر عاشق ہوا تھا اور عاشق ہی اُس سے سوال کیا کہ میرے ساتھ عقد کر لے اُس پاک دامن نے انکار کیا یہ
اُس دن سے فکر مین تھا کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ آفاق کو قتل کر دون جب کہ اسکا شوہر رہے گا اُسوقت وہ راضی
ہوگی آخر کو اُس نے اپنی حسرت پوری کی مجکو بیگناہ قتل کیا کوئی اپنی زوجہ کو اُسکے سامنے نہ کرے ورنہ اُسکی بھی یہی
نوبت ہوگی مین تو جاتا ہون مگر تم سب کو خبردار کیے جاتا ہون فقط زیادہ سلام جو میری تحریر پر عمل کرے گا بہت اچھا
رہے گا اور جب اُسکو ایسا وقت ہو اور بادشاہ کی زک سے محفوظ رہے تو مجکو دعاے خیر سے یاد کرے کہ کسی نے

نصیحت کی تھی اور جو ہونے والا ہی وہ تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا بہت زمانہ نہین ہی جب وہ وقت آئیگا اُس وقت
میرا قول آپ لوگون کو یاد آئے گا اور جو راحت ملے گی اُسوقت آپ لوگ اس خاکسار کو یاد کرینگے یہ تحریر کرکے
جو کاغذ آرام آیا وہ کاغذ اُڑکر جو کہ مجمع اہل شہر کا تھا نہین جا کر گرا لاکھ چاہا کہ روکین مگر بلند ہو گیا اُسکے بعد آفاق
نے ایک حکمنامہ بنام افسران سپاہ جو اُسکے ملازم تھے تحریر کیا کہ تم کو قسم ہی اپنے اولاد کی کہ تم بعد میرے بادشاہ
سے فساد نہ کرنا ورنہ مین تم سے ناخوش ہونگا اسکا سبب یہ ہی کہ اگر تم فساد کروگے تو میرے خون ناحق کا عوض
ہو جائیگا یہ بیگناہی میری جاتی رہے گی پس تم کو لازم ہی کہ بعد میرے قتل ہونے کے تم میری زوجہ کی اطاعت
کرنا اگر وہ منظور کرے ورنہ تم لشکر اسلام مین چلے جانا کیونکہ یہان تمھارے سب دشمن ہین تمھاری وہ لوگ بہت
قدر کرینگے یہ لوگ قدردان نہین ہین یہان تمھارا رہنا بیکار ہوگا دوسرا سبب یہ ہی کہ مین نے تم لوگون کو بہت روپیہ
صرف کرکے پرورش کیا ہی اور ہمیشہ مثل اپنی اولاد کے تصور کیا صرف افسوس اس امر کا ہی کہ کوئی میرے اولاد
نہین ہی ورنہ وہ تمھاری قدر کرتا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم لوگ بعد میرے تباہ ہو میری اس تحریر پر عمل کرنا
لشکر اسلام مین تم تباہ نہ ہوگے اگر اسکے خلاف کروگے تو مین تمھارا حق نعمت نہ بخشونگا آیندہ تم کو اختیار ہی
اپنے فعل کا اس مختصر تحریر کو بہت خیال کرو مگر اس قدر مہلت مجکو نہ ملی جو مین تم تک آتا اور تم کو نصیحت کرتا نہ
زبان میرے قابو مین ہی جو مین تم کو اپنے قریب طلب کرکے نصیحت کرتا بادشاہ سے خواہش کی تھی اُنھون نے
انکار کیا آخر مجبور ہو کر یہ کاغذ تم کو تحریر کیا مین اسکے جواب کا خواستگار نہین ہون جواب نہ تحریر کرنا کیونکہ اب
زمانہ بہت گذر چکا ہی مجکو خوف یہ ہی کہ کہین میری طبیعت نہ بدل جائے ثابت قدمی نہ جاتی رہے دوسرے
کہین وہ میری عاشقہ نہ آجائے اگر وہ آگئی تو مجکو تکلیف ہوگی وہ بیقرار ہوگی میری روح بے چین ہوگی مجھسے
اُسکا تڑپنا نہ دیکھا جائیگا بھائیو یہ دنیا بے ثبات ہی اسمین کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی ہر فردبشر اسمین
حباب کا سا ہی کہ وہ اُٹھا ذرا سر اُٹھایا اور پھر برطرف ہو گیا بقول اہل اسلام کے یہ دنیا سرائے فانی ہی اسمین
کسی کو قیام نہین ہی بلکہ سرا مین تو قصد سے رہتے ہین یہان تو کوئی سہارا نہین ہی جب حکم مالک آیا چلے گئے
اہل اسلام کا قول بہت ٹھیک ہی کوئی کسی کا نہین ہی سوا اپنے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو شاہان
جلیل القدر تھے وہ کیا ہوے اُنکی قبر تک کے نشان نہین باقی ہین سب یک اجل کے لقمہ ہوے کہان ہین
وہ بادشاہ جو کہ بڑے لشکر و سپاہ رکھتے تھے کہان ہین امیران باعزت جو کہ اپنی عزت کے خیال مین اپنی جان کو
جان نہ خیال کرتے تھے سب اس زمین کے پیوند ہوے ہین مین کون ہون جو اس دنیا سے بہرہ مند ہون آفر
ین ہے اہل اسلام کے طریقہ کو پسند کیا اگر مجکو پہلے سے معلوم ہوتا تو ضرور مین اس دنیا کو ترک کرتا ای بھائیو
تم میرا غم نہ کرنا مین کیا چیز ہون دیکھو یہ دنیا ایسی ہی کہ کسی کو یہان آرام نہین ملتا ہی نہ راحت ملتی ہی سب
اجل کے لقمہ ہوتے ہین کسی شاعر نے بھی بے ثباتی دنیا مین یہ چند اشعار نظم کیے ہین جو کہ تحریر کرتا ہون بس بھائیو
نیک نامی اور ثابت قدمی کا چرچا رہتا ہی تم کو تو خوش ہونے کا مقام ہی کہ تمھارے افسر اعلی نے وہ ثابت
قدمی اور اپنے قول کی پابندی دکھائی کہ جسکے سبب سے اُسکا نام باقی رہے گا کوئی تم پر طعنہ زن نہ ہوگا یہی
چرچا رہے گا کہ ایسے لشکر کا افسر اپنے عہد پر قایم رہا اور پیمان شکنی نہ کی اور اپنی جان دی تم لوگ کوئی رنج
غم نہ کرنا اور دنیا کو ہمیشہ بے ثبات خیال کرو اور اپنی نیکنامی کا خیال کرو یہ خیال کرنا کہ آقا نے ہم کو مرتے
وقت عزت دلائی ہی ہم اُسکے لیے جان دین اور نیکنامی حاصل کرین یا دنیا بے ثبات مین اسی وقت
مرجائین تاکہ نام ہو یہ موقع اسکا نہین ہی بلکہ میری بدنامی ہی ہان اور کسی وقت اسکا خیال کرنا اگر اسوقت
مقابلہ کروگے تو لوگون کو خیال ہوگا کہ آفاق ہرگیا ہوگا برے حال پر رحم کرنا اور اسوقت صبر کرکے چلے جانا

اسکا عوض خدا اے نادیدہ تم کو دے گا اور تم دیکھنا کہ یہ سمندر کیونکر قتل ہوتا ہی اور اسکے حال پر زاغ و زغن نہ ترس کھاینگے اور یہ پناہ کا مقام تلاش کرے گا اور نہ ملے گا آخر کو قتل ہوگا اس ظلم کا یہ انجام ہوگا اور وہ جو مین نے کہا تھا کہ چند شعر بے ثباتی دنیا مین تحریر کرتا ہون وہ یہ ہین اشعار

گل جہان پر شگوفہ و گل سے تھے
آج اُس جا ہی آشیانۂ بوم
غیرت حور و مہ جبین نہ رہے
وہ ہوے جاکے زیر خاک مقیم
جاے عبرت سراے فانی ہی
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
نہ کسی جا ہے نلدمن کا پتہ
کہین ہی ساز برگ غسل صحت
مکان مین ہی کسی کے نوحہ خوانی
کوئی کرتا ہی ہاتھون کو حنابند
کوئی تن طعمۂ زاغ و زغن ہی
کسی کو مسند مخمل سے ہی کام
کوئی اپنی اجل کا آرزومند
کہان ہین کیقباد و قیصر و روم
گئے اسفندیار و زال و بہرام
بڑی رستم کی تھی زور آزمائی

دیگر

آج دیکھا تو خار باگل سے تھے
تاج مین جنکے نگمنے تھے گوہر
ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے
اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے
مورد مرگ ناگہانی ہے
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
کون سے گور مین گیا بہرام
کوئی آغوش دلبر مین ہی مدہوش
کہین ہی غسل میت کی مصیبت
کسی جا تخت و کاخ خوشنما ہی
حنوط مردہ مین ہی کوئی پابند
کسی کے عطر اعضا مین ملا ہی
کسی کو سنگ ریزون مین ہی آرام
رہا آسودہ دل کون اس مکان مین
گئے عیش و طرب سے ہوکے محروم
ارم کے باغ کی حسرت مین شداد
اجل سے کچھ طاقت کام آئی
اجل کی تیغ سے الدم ہین بے سر

گل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم
آج وہ تنگ گورین ہین پڑے
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ
کنار قبر ہے کوئی ہم آغوش
کہین کی بزم مین ہی شادمانی
کہین تابوت اور ماتم سرا ہی
کسی کے واسطے دفن و کفن ہی
کسی کا جسم مٹی مین ملا ہی
کوئی ہی زندگی سے اپنے خرسند
ملا آرام کسکو اس جہان مین
نہ کیکاؤس ہی نے پایا آرام
ہوا اس طرح سے آخر کو برباد
ہوا افراسیاب ایسا دلاور

ای بھائیو یہ دنیا مقام بے ثبات ہی بس مین تم سے یہ کہتا ہون کہ میرے حال کا غم نہ کرو اپنی فکر کرو اور اسوقت تم کو لازم ہی کہ تم یہان سے میری زندگی مین چلے جاؤ پھر تم کو اختیار ہی جو چاہے کرنا پس تم کو قسم ہی اپنے خداوند کی تم چلے جاؤ اگر نہ جاؤ گے تو مین ناخوش ہونگا اور مجھکو رنج ہوگا تو دنیا بے ثبات ہی مگر ہر امر کا موقع ہی اسوقت مقابلہ کرنے کا موقع نہین ہی پس تم کو میرے سر کی قسم ہی کہ تم لوگ اسی وقت یہان سے کوچ کر جاؤ اب مین کہان تک تحریر کرون اس قدر تحریر کو بہت تصور کرو اب مین کہان تک لکھون میری اس کم نصیحت کو بہت جانو یہ تحریر کرکے اُسی شخص کو دیا اور ایک پرچہ پر تحریر کر دیا کہ یہ کاغذ میرے لشکر کے افسرون کو پہونچا دو چونکہ وہ رحم دل تھا اُسنے لے لیا اور وہان سے طرف لشکر آفاق کے آیا یہان لشکر مین یہ بند و بست ہو رہا تھا کہ ادھر بادشاہ قتل ہوا ادھر ہم نے حملہ کیا اور اپنی جان دی تمام افسر اسی انتظار مین کھڑے ہوے ہین اور اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ وہ شخص یہ کاغذ لے کر پہونچا اور کہا کہ جو تمہارا افسر اعلی ہو اُسکے پاس ہم کو پہونچا دو کہ یہ کاغذ تمہارے بادشاہ نے اسکے نام تحریر کیا ہی اور تم سب کے نام بھی ہی یہ جو اُسنے دریافت کیا ایک افسر نے کہا کہ لاؤ مین ہی افسر اعلی ہون بس اُسنے وہ کاغذ اسکو دیا اُسنے پہلے اُسکو سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا بعد ازان اسکو پڑھا جب سب مضمون پڑھ چکا صدا دی کہ ای اہل لشکر

سب میری طرف متوجہ ہون اور سماعت کرین کہ بادشاہ نے تم سب کو کیا تحریر کیا ہی یہ سُنکے تمام لشکر متوجہ
ہوا کہ بادشاہ کی تحریر کو سُنین بس وہ افسر پرچہ پڑھنے لگا سب اہل لشکر سُنتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا
یہان تک کل تحریر کو اُس افسر نے پڑھا جب پڑھ چکا تو کہا کہ کیا راے ہی اگر خلاف حکم بادشاہ کرتے ہین تو
وہ ناراض ہونگے اگر نہین خلاف کرتے ہین تو ہم کیا کرین خیر ہم کو تو ہر وقت یہ امر ممکن ہی اسوقت یہان سے
چلے چلیے کیونکہ نہ خلاف بادشاہ ہو نہ یہ کہ لشکر نے بادشاہ کی کمک کی بس یہ سُنکے وہ افسر اُسی وقت لشکر کو
لیکر چلا گیا اور کوہ صحرا مین جاکر متفرق ہوا اور پوشیدہ ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ آفاق نے
دیکھا کہ میرے لشکر نے میرے حکم کی تعمیل کی اور بموجب تحریر میرے یہان سے چلا گیا بس سمندر نے دیکھا کہ آفاق
نے اپنے لشکر کو بذریعہ تحریر روانہ کر دیا ہی سمندر نے حکم دیا کہ اب دیر نکرو کیونکہ بہت زمانہ ہوگیا ہی یہ جو
حکم دیا بس اُسی وقت بند و بست ہونے لگا ابھی آفاق کی قید وغیرہ نہ دور کی گئی تھی کہ ایک مرتبہ ایک
طرف سے گھنٹہ و ناقوس کی صدا آئی اور غل و شور کی صدا آنے لگی یہ حال دیکھکر سب لوگ جو کہ اُس
مقام پر موجود تھے اُس صدا کی طرف متوجہ ہوے کہ یہ کیسی صدا آتی ہی دیکھا کہ آگے آگے ہزارون برہمن
گھنٹہ و ناقوس بجاتے ہوے ست پکارتے ہوے چلے آتے ہین اُنکے بعد ہزارون اہل شہر بھی ہمراہ ہین اب جو دیکھا تو
ملازمان آفاق چلے آتے ہین دیکھا کہ ایک تخت پر آئینہ اندام زوجہ آفاق بیٹھی ہوئی ہی عروس حسب دولہن بنی
ہوے ہی تال گھانتے ثنا ہو رہے ہین وہ ست پکارتی چلی آتی ہی یہ غل ہی کہ زوجہ آفاق پرست سوار ہی وہ اب
شوہر کے ہمراہ ستی ہونے کے لیے چلی آتی ہی یہ جو معلوم ہوا اب تو سب اُسکی طرف دیکھنے لگے دیکھا کہ جو ستی
کی حالت درحقیقت ہوتی ہی وہ ہی تخت پر بڑے بڑے ناند آگ سے بھرے ہوے رکھے ہین وہ اُن مین سے
آگ لے کر اُچھالتی ہی اور آگ بالکل ضرر نہین کرتی ہی یہ دیکھکر سب کو حیرت ہوئی کہ وہ تخت اُس مقام پر آکر پہونچا
کہ جہان پر مجمع تھا جب یہ امر سمندر کو معلوم ہوا اُسکا دم نکل گیا اُسنے چند آدمیون کو ستی کے پاس بھیجا کہ
جاکر اُسکو سمجھاؤ کہ وہ اس امر سے باز آئے اپنی جوانی پر رحم کھائے کیون اپنی جوانی برباد کرتی ہی کیون
ستی ہوتی ہی کوئی بھی مرنے کے ساتھ مرتا ہی ارے اپنے حال پر رحم کھا یہ اپنی صورت نہ برباد کر کیون اپنے
بے خرابی کرتی ہی وہ تو مرتا ہی ایسی جہالت کوئی بھی کرتا ہی ارے کیون نادان ہوئی ہی اُس آدمی نے قریب
تخت ستی آکر جو کہ سمندر نے کہا تھا سب بیان کیا اور بہت کچھ نصیحت کی مگر کچھ اثر نہ کیا وہ ست پکارے
گئی وہ آدمی عاجز ہوکر چلا آیا اور کہا کہ وہ نہین سُنتی ہی ست پکارے جاتی ہی وہ نہ مانے گی سمندر نے کہا کہ
خیر کیا کیا جاے لاچاری ہی اُسکی بھی قضا آئی ہی بس سمندر نے حکم دیا کہ اب اشیاے قید آفاق کے
جسم سے دور کر دو اور آگ مین لے جاؤ بس ادھر آفاق کے جسم پر سے قید دور ہونے لگی ادھر برہمنون نے
پوجا پاٹ جو کہ ستی کے لیے کیا جاتا ہی کرنا شروع کیا کوئی پھول لیے جاتا ہی کوئی کپڑے نوچے لیے جاتا ہی
ستی نے سب زیور اُتار اُتار کر پھینک دیے ہی لوگ کھیلین اور لگانے لوٹ رہے ہین بڑا شور و غل ہی ادھر آفاق
کی قید دور ہوئی ادھر اُسکو پوجا پاٹ سے فرصت ہوئی اب ستی تخت پر سے اُتر کر اپنے شوہر کے پاس آئی
اُسکا ہاتھ پکڑا آفاق کی زبان پر سوزن چڑھی ہوئی تھی اُسنے اشارے سے بمنت و سماجت منع کیا مگر اُسنے
نہ مانا آفاق آنکھون مین آنسو بھر لایا ستی ہنس رہی ہی ذرا چہرے پر میل نہین آتا ہی ست ست پکارے
جاتی ہی سواے اسکے کوئی کلام نہین کرتی ہی طریقہ یہ ہی کہ لکڑیان اس طور سے لگائی جاتی ہین کہ اندر کسی قدر
خول رکھا جاتا ہی اور ایک در رہتا ہی کہ اُسکی راہ سے خواہ مردہ ہو خواہ زندہ اندر لے جاتے ہین اُسکو وہان
چھوڑ کر یا رکھکر باہر آتے ہین اُسکو لکڑیون سے بند کر دیتے ہین اُسکے بعد آگ لگا دیتے ہین بس جب

ستی بھی قریب آفاق کے پہونچی لوگ اُسکو لیکر چلے ستی بھی اُسکے ساتھ چلی یہان تک کہ اندر داخل ہوئی اُس در
تک لوگ سمجھاتے ہوے آئے اُسنے ایک کی نہ سُنی بالکل کسی کی تقریر نے اثر نہ کیا یہان تک وہ داخل ہوئی لوگ
اُسکو پہونچا کر باہر آئے در کو بند کر دیا در کا بند ہونا تھا کہ چارون طرف برہمنون نے آگ لگا دی چونکہ روغن نفت
وہان پڑی ہوئی تھی ایک مرتبہ آگ بھڑک اُٹھی ادھر گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے برہمن بھجن گانے لگے ہر طرف
غل ہوا کہ آفاق جل گیا مگر بے خطا جلا مگر کیا نیک عورت تھی کہ اُسنے اپنے شوہر کا ساتھ دیا ستی ہوئی اب یہان
کیا ہے چلو اہل شہر تو یہ خیال کرکے طرف شہر کے روانہ ہوے ملازمان آفاق روتے ہوے ایک طرف کو
چلے گئے سمندر نے حکم دیا کہ لشکر بھی جائے مگر اُسکو یہ افسوس ہے کہ جسکے لیے مین نے یہ ظلم و ستم کیا وہ
مطلب نہ ہوا وہ عورت بھی ستی ہوئی یہ جو حکم سمندر نے دیا جو لشکر آیا تھا وہ بھی طرف شہر کے روانہ ہوا اور
اُن سب بادشاہون کا لشکر طرف فرودگاہ کے گیا بادشاہ اسلام بھی افسوس کرتے ہوے اپنے سرداران
کو لیکر اپنے قیامگاہ کی طرف تشریف لے گئے مجمع کم ہونے لگا برہمن سب کامون سے فرصت کرکے طرف
سمندر شاہ کے چلے کہ انعام لین یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہے اُدھر اندر آگ کے ستی نے ایک مرتبہ
آفاق کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ سے پھر آفاق کے منھ پر مارا کہ آفاق کے منھ پر پڑا اُسکو چھینک آئی
چھینک کا آنا تھا کہ آفاق بے خود ہو کر گرنے لگا اُس ستی نے جلدی سے اُسکو روکا اور اُٹھا کر نذر زنبیل
کیا اور جلدی سے اپنی صورت بدلی اب جو آگ کی گرمی پہونچی اور شعلہ بھڑکنے لگے یہ پھینک کر ادھر گئے لپک کر
اُدھر گئے کوئی مقام نہ ملا کہ نکل جائے اب تو ہر طرف آگ کے شعلے تھے صرف ایک بالشت جگہ باقی تھی خواجہ
نے خیال کیا کہ افسوس مفت جان گئی عیاری تو بن پڑی مگر جان بھی گئی بہت بڑی نادانی اس وقت
کی کہ کوئی مقام نکلنے کا نہ رکھا یہ کونسی عقلمندی تھی کہ اپنی ہی جان دی اور آفاق کی بھی جان لی جس لیے
یہ عیاری کی کہ آفاق کی جان بچے اُسکا انجام یہ ہوا کہ خود بھی مرے یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنے دل کو
خدا کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ اے خداوند کریم و رحیم تو نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا اُنپر آگ کو گلزار
کیا میرے اوپر بھی رحم کر اس بلا سے نجات دے سوا تیرے کوئی اس بلا سے بچانے والا نہین ہے تو ہی بڑا
مسبب الاسباب ہے کوئی سبب تو ایسا پیدا کر کہ مین اس بلا سے محفوظ رہون مین تیرے ایک بندے کو
بچانے آیا ہون مین نے اُسی کے لیے اپنی جان دی تھی مین کیا بہت سے لوگ زندہ ہونگے تو سب کو بچانے
والا ہے یہ کہکر اپنے دل مین قلب کو رجوع کرکے یہ شعر پڑھا شعر گلستان کند آتش بر خلیل + گروہی ز
آتش برد آب نیل + دیگر بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفی دستی + بجرم غم گرفتارم علی مرتضی دستی + ز علا
شب معراج دانستم ید اللہی + چرا دستم نہ گیری یا علی بہر خدا دستی + یہ جو خواجہ نے بانگ کر دعا کی در
اجابت دعا وا تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا اُسی وقت دعا قبول ہوئی جہان پر خواجہ کھڑے تھے
اُنکے تلوے مین کانٹا سا کچھ چبھا کہ خواجہ نے یہ کہکر پانون اُٹھایا کہ زمین بھی اپنے اوپر کھڑی ہونے کی
روادار نہین ہے کیا بُرا وقت آیا ہے یہ کہکر دیکھے کہ ایک مرتبہ طبقہ زمین کا شق ہوا اُس سے دو ہاتھ پیدا ہوے
اور ایک سر اُسنے سر نکال کر اِدھر اُدھر دیکھا مگر خواجہ ایسے پریشان تھے کہ اُنھون نے کچھ نہ خیال کیا بلکہ
اور خوف زدہ ہوے کہ یہ پھر کیسا پیدا ہوا کیا کوئی اور بلا نازل ہوئی کوئی بیر ہے آفاق کا کہ اُسکو لینے آیا ہے
کیونکہ اکثر سُنا گیا ہے کہ جو ساحر مرتا ہے اُسکے بیر آکر اُسکو لے جاتے ہین اسکو اپنے نزدیک نہ آنے دو ورنہ
یہ بلا ہو کر تمھارے لپٹ جائے گا یہ خیال کرکے بیٹھے رہے مگر کدھر جاتے چارون طرف تو آگ تھی اُسنے
نکل کر کہا کہ اے اُستاد پریشان نہ ہوجیے جلدی اس غار مین چلے آئیے اپنی جان بچائیے مین ہون آپ کا غلام

قران جلد آئیے مین نے بڑی محنت کی ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا تم ہٹ جاؤ خواجہ یہ سُنکے خوش ہو گئے
تھے قران نے اپنا سر اندر کیا کہ خواجہ بھی اندر اُس نقب کے کودے اور کہا کہ قران کدھر آؤن قران
نے کہا کہ کم استاد چلے آیئے اپنی جان بچایئے یہ تو فرمایئے کہ آفاق بھی آپ کے پاس ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ ہان ہی قران نے کہا کہ برابر چلے آیئے خواجہ نے کہا کہ ای قران یہ تم نے کیا تدبیر کی ہی کب
سے نقب کھود رکھی تھی قران نے کہا کہ چلے آیئے پھر مین حال عرض کرونگا ابھی تو موقع جان بچانے کا
ہی اس بلا سے تو نجات ہو یہ سُنکے خواجہ پاسے خناڑی مارتے ہوے چلے ادھر قران نے آگے بڑھکر شعل
عیاری کو روشن کیا اُسی روشنی مین یہ اُستاد و شاگرد چلے کوئی کوس ڈیڑھ کوس پر جاکر دوسرا سرا
ملا خواجہ و قران اُس نقب سے نکلے خواجہ نے کہا کہ قران تم نے بڑا کام کیا چلو وہان کا تماشہ دیکھین اگر
بن پڑے تو سمندر پر عیاری کرین یہ کہکر خواجہ اپنی صورت بدل کر چلے اس قدر جلد آئے کہ ابھی یہان
مجمع تھا اُدھر وہ جو عیار اُس مقام پر برہمنون کی صورت کوئی چوبدار کی صورت بنا تھا اُنھون نے یہ تدبیر کی تھی
کہ ان کے ہمراہ بیہوشی اُس آگ پر ڈالنا شروع کی تھی اُدھر مجمع بھی کم ہو گیا تھا کوئی دو چار ہزار آدمی ہونگے
لشکر تو جا چکا تھا کوئی لشکر نہ تھا ہان سمندر سردارون سمیت خیمون مین بیٹھا ہوا تھا اور یہ قصد تھا کہ ان سب
کو انعام دے کر رخصت کرون وہ دھوان جسمین بیہوشی ملی تھی اُڑ کر ان سب کی طرف چلا جسکے دماغ مین
پہونچا وہ بیہوش ہو کر گرا جسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوا وہ جو دو چار ہزار اہل مجمع تھے سب بیہوش
ہو کر گرے اُدھر سب مع سمندر کے بیہوش ہوے وہ مقام شہر خاموشان ہو گیا جو برہمن تھے سب بیہوش
ہو گئے سوا اُن عیارون کے کوئی باقی نہ تھا یہ اس فکر مین تھے کہ ان سب کو قتل کرون کہ خواجہ و
قران صورتین بدلے ہوے پہونچے انھون نے جو دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوے ہین انھون نے خیال کیا کہ یہ کیا ہوا کس
انکو کس نے بیہوش کیا ہی خواجہ جو آگے چلے کیا دیکھا کہ چند برہمن ٹہل رہے ہین کسی فکر مین انھون نے جو غور کر کے
دیکھا پہچانا کہ یہ تو سب عیار ہین انمین کوئی چالاک ہی کوئی برق ہی کوئی ضرغام ہی خواجہ نے پہچان کر کہا کہ
آج تو خوب مال مارا ہی بڑے دولتمند ہو گئے ہوگے یہ کہو کہ یہ آپ لوگون کی تدبیر ہی خوب کام کیا یہ کہکر قران
کہا کہ ای بھائی تم تو ان اہل مجمع کو لوٹو مین بھی اپنا کام کرتا ہون برق نے کہا اُستاد مین نے سمندر کو مع سب
سردارون سمیت بیہوش کیا ہی وہ شاہی خیمہ مین پڑے ہین یہ جو خواجہ نے سُنا کہا شاباش مرحبا خوب
عیاری کی جاؤ تم لوگ اہل مجمع کو خوب لوٹو مین جا کر سمندر کو قتل کرتا ہون یہ کہکر خواجہ اُن خیمون مین آئے
سب سردارون کو برہنہ کرنا شروع کیا سب کو لوٹ لیا ایک کے جسم پر سوا زیر جامہ کے کچھ نہ چھوڑا سب
برہنہ کر کے اب خواجہ طرف سمندر کے چلے کہ اسکو قتل کرون جیسے قریب پہونچے اور تیغہ پر ہاتھ ڈال کر قصد
کیا کہ وار کرون زمین شق ہوئی اُس سے ایک پتلا پیدا ہوا یہ کہتا ہوا کہ کون میرے آقا کو قتل کرتا ہی اس قدر
جلد آیا اور سمندر کو اُٹھا کر اُسی زمین مین غائب ہوا اُس زمین پھر شق ہوئی جو معزز سردار تھے مثل گلاب
و شملاق و عشاق وغیرہ کے سب کو پکڑ لے گیا اور جو سردار باقی رہے خواجہ نے کہا کہ انکو کیا قتل
کرون افسوس کر کے رہ گئے اُدھر سے یہان آئے یہان عیارون نے سب کو برہنہ کر دیا تھا خواجہ نے
جو برہمن کہ بیہوش پڑے تھے اُن سب کو برہنہ کر دیا جلیونک نہ چھوڑے سب لے لیے جب سب کو لوٹ چکے
کہا کہ چلو اب یہان کیا کام ہی یہ سُنکے سب عیار خواجہ کے ہمراہ طرف لشکر کے چلے یہ تو اُدھر جاتے ہین
یہان وہ سب بادشاہ بھی جو کہ مقابلہ کو آئے ہوے تھے اور وہ بھی سمندر کے پاس بیٹھے ہوے تھے وہ بھی
بیہوش ہو گئے تھے خواجہ نے اُن سب کو بھی لوٹ لیا تھا اور اُنکے سردار بھی جو تھے وہ بھی لٹ گئے اور اُن

بادشاہون کے پیر بھی اُنکو اُٹھا لے گئے تھے اُنکے خیمون مین لاکر اُن سب کو اُتارا اور ہوشیار کیا ہر ایک نے
اپنی حالت عجیب پائی حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہے کہ اُنکے پیرون نے جو کہ اُٹھا لے گئے تھے کہا کہ ہم آپ کو
بچا لائے ورنہ خواجہ عیار لشکر اسلام قتل کر ڈالتا اُسوقت اگر ہم نہ پہونچتے یہ جو اُنھون نے کہا وہ حیران ہوے
کہ خواجہ کہان سے آئے اُن پیرون نے خبر دی کہ خواجہ نے عیاری کر کے آفاق کو بچا لیا وہ جوستی بن کر
آئی تھی وہ آفاق کی زوجہ نہ تھی خواجہ تھے سب کا مال لوٹ کر لے گئے بڑا غضب ہوا تھا اُنھون نے دریافت
کیا کہ ہم کیونکر بیہوش ہوے کہا کہ عیارون نے بیہوش کیا یہ تدبیر کی کہ بیہوشی ڈال کے ساتھ آگ مین جلائی اُسکا
جو دھوان اُٹھا آپ سب لوگ بیہوش ہو گئے پیر یہ کہکر غائب ہو گئے سب نے دوسرے لباس پہنے وہان
سے باہر آئے سب اہل لشکر حیران ہوے کہ یہ بادشاہ ہمارے اپنے خیمہ مین کیونکر آ گئے یہ تو وہان بادشاہ کے
پاس تھے مگر کسی نے بسبب خوف کے کچھ دریافت نہ کیا خاموش ہو رہے اُدھر ہوا جو چلی اور اُن سب کے
لگی ہوش آیا سب ہوشیار ہوے اپنی عجیب حالت پائی کہ سوائے زیر جامہ کے کوئی چیز جسم پر نہین تھی اپنی
حالت پر سب حیران ہوے جو کہ اہل شہر تھے وہ تو طرف صحرا کے چلے گئے اس خیال سے کہ اگر اس وقت
شہر مین جائینگے تو سب لوگ ہم کو دیکھکر قہقہہ لگائینگے رات کو جائینگے جو سرداران لشکر دیوان کے تھے
وہ خیمون مین جو ہوشیار ہوے ایک دوسرے کی حالت دیکھکر حیران ہوے اور اُٹھ اُٹھ کر طرف اپنے لشکرون
کے چلے جو سردار سمندر کے تھے وہ ہوشیار ہو کر بسبب شرمندگی کے اُسی وقت سحر کر کے اور اپنے کو سحر مین
پوشیدہ کر کے طرف شہر کے روانہ ہوے مگر حیران تھے کہ یہ کیا امر ہے بادشاہ کیا ہوا اور یہ کیا حالت ہم سب
کی ہوئی یہ تو اس فکر مین چلے جاتے ہین اُدھر پیرون نے سمندر شاہ کو اُسکے مقام خاص پر پہونچا دیا اور
ہوشیار کیا سمندر کو جو ہوش آیا اپنے کو اپنی خوابگاہ مین پایا حیران ہوا کہ مین یہان کیونکر آیا کیونکہ مین
تو اس مقام پر تھا کہ جہان آفاق کو جلایا تھا اپنے حواس درست کر کے یہ دیکھا کہ میرے سحر کا پتلا کھڑا ہوا ہے کہا
کہ تو مجھکو کیون لایا اُسنے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا خواجہ نے آپ کو قتل کر ڈالا ہوتا اگر مین نہ پہونچتا سمندر نے
کہا کہ خواجہ کہان تھے اُسنے کہا کہ وہ جوستی بن کر آئی تھی وہ خواجہ تھے آفاق کی زوجہ نہ تھی اُنھون نے
آفاق کو قتل ہونے سے بچا لیا سب اہل جلسہ و مجمع کو لوٹ لیا عیارون نے بیہوشی جلا کر آپ سب صاحبو
کو بیہوش کیا خواجہ آپکے تلوار لے کر بیٹھے تھے کہ مین پہونچ گیا آپ کو لے کر چلا آیا یہ واقعہ گذرا آپ ذرا
ہوشیار رہا کیجیے خواجہ آپکے دشمن ہو گئے ہین اس وقت مین نے بچا لیا ورنہ اُنھون نے تو کام کر لیا تھا
کوئی ایسا غافل ہوتا ہے ایسی غفلت زیبا نہین ہے یہ سُنکے سمندر حیران ہوا کہ بڑے غضب کے عیار ہین بڑی
عیاری کی وہ پتلا یہ کہکر اور خبر دے کر غائب ہو گیا سمندر اپنی خوابگاہ سے توبہ توبہ کرتا ہوا نکلا سب
اہل محل حیران ہوے کہ بادشاہ کیونکر آئے ہم کو خبر بھی تو نہ ہوئی خواصون نے جو کہ زیادہ مُنھ لگی ہوئی تھین
دریافت کیا کہ آپ کب تشریف لائے سمندر نے کہا کہ مین ابھی تو آیا ہون مگر تم سب سے پوشیدہ آیا
سمندر نے اُنسے اصل حال نہ بیان کیا اُدھر اسی طور سے ہر سردار کے پیر نے جا کر اُسکو اُسکے مکان مین
ہوشیار کیا اور اس حال سے خبردار کیا اور غائب ہو گیا جو سردار کہ خیمہ سے سحر کر کے چلے تھے وہ بھی اپنے اپنے
مکان پر آئے لباس پہنے باہر آئے سب نے دریافت کیا کہ آپ کیونکر آئے ہر ایک کے اہل خانہ و اہل
محل نے یہی پوچھا اُنھون نے اپنی حالت بیان کی کہ نہ معلوم کیا واقعہ ہوا کہ ہم بیہوش ہو گئے اب جو ہوش
آیا اپنے کو برہنہ پایا سحر سے پوشیدہ ہو کر آئے جب لباس پہن لیا تب اپنے کو ظاہر کیا اُس دن سمندر نے
دربار نہ کیا نہ کوئی سردار باہر نکلا یہان کی تو یہ کیفیت ہے اُدھر ملازمان آفاق جو اُس مجمع سے واپس ہو کر

آئے اُس مکان کو ویران دیکھکر رونے لگے سب اسباب اُٹھا لیا اور قصد کیا کہ افاقیہ کو جائین وہان کا
بھی اسباب اپنے قبضہ مین کرین چونکہ رات ہوگئی تھی اس سبب سے اُسی مکان مین قیام کیا اُدھر وہ جو
لشکر صحرا مین بحکم آفاق جاکر مقیم ہوا تھا کہ جب بادشاہ قتل ہوے گا تو ہم اکر ضرور مقابلہ کرینگے تھوڑے
عرصہ کے بعد کچھ لوگ اُس لشکر سے نکل کر یہان آئے کہ دیکھین کیا واقعہ گذرا یہان آکر دیکھا کہ کوئی نہین ہے
سناٹا پڑا ہوا ہے وہ مقام ہو مار رہا ہے راکھ کا انبار ہے کچھ ہیزم کچھ لی بے پڑے ہوے ہین کچھ رال کے
بورے ہین ایک طرف کچھ خیمہ بر پا ہین جہان سمندر بیٹھا تھا ابھی کچھ آگ کا اثر باقی ہے سب لشکر اپنے اپنے
مقام پر قیام پذیر ہین یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہان مجمع تھا یہ حال دیکھکر وہ لوگ لشکر کو واپس گئے افسرون نے
پوچھا کیا خبر لائے اُنھون نے بیان کیا کہ وہان تو کچھ بھی نہین ہے نہ بادشاہ یعنی سمندر ہے نہ لشکر ہے نہ اہل شہر
ہین سناٹا پڑا ہوا ہے کچھ لکڑیان اور کچھ روغن کے پیپے پڑے ہین رال کے بورے ہین کچھ خیمے بر پا ہین مگر وہ
سب خالی ہین ہان وہ لشکر جو کہ اہل اسلام کے مقابلہ کو آتے تھے اپنے مقام پر مقیم ہین یہ سُنکے افسرون نے
باہم صلاح کی کہ رات کو شب خون مارینگے یہ صلاح کرکے اور شب خون پر آمادہ ہوکر وہ لشکر اُسی صحرا مین
مقیم ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لشکر کو تو یہان مقیم رکھا جاتا ہے اب خواجہ و دیگر عیارون کا حال بیان
ہوتا ہے سب سے پہلے بادشاہ اسلام کا حال معرض تحریر مین آتا ہے کہ بادشاہ و صاحبقران آفاق اور
اُسکی زوجہ کو جلتے ہوے دیکھکر افسوس کنان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے دربار فرمایا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے دربار آراستہ ہوا مگر ہر ایک کی زبان پر افسوس ہے یہی ہر ایک کہہ رہا ہے کہ بڑا
ظلم سمندر نے کیا مفرز شخص مارا گیا نہ معلوم خواجہ پر کیا گذری کل سے غائب ہین یہ کہکر گئے تھے کہ اُسکو
رہا کرکے لاؤنگا نہین تو اپنی بھی جان دونگا معلوم ہوتا ہے کہ عیاری نہ بن پڑی اُنھون نے بھی اپنی جان دی اور
بہت سے عیار جو بیٹھے تھے اُنھون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم نے تو خواجہ کو نہین دیکھا ہان چالاک
و برق وغیرہ تو برہمن بنے ہوے موجود تھے مگر خواجہ کا پتہ نہ تھا صاحبقران نے فرمایا چالاک وغیرہ بھی
تو نہین آئے ضرور ان سب نے جانین دین مقام افسوس ہے کہ خواجہ قتل ہوے اور ہم سے کچھ نہ ہو سکا
یہ معلوم نہ ہوا کہ ان لوگون نے کیونکر اپنی جانین دین بادشاہ نے فرمایا کہ خبر منگانا چاہیے کہ کیا واقعہ ہوا
صاحبقران نے فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرتا ہون یہی گفتگو تھی کہ چند ہرکارے آکر پہونچے اُنھون نے
سلام کیا اور عرض کیا کہ نیا واقعہ ہوا کہ خود بخود سب اہل مجمع و اہل جلسہ جہان سمندر بیٹھا تھا مع سردارون
کے بیہوش ہوگئے ہم یہ دیکھکر بھاگے پھر کچھ حال ہم کو نہ معلوم ہوا کہ کیا گذری ہم اس خوف سے بھاگے کہ
کہین ہمپر یہ آفت نہ آئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کارروائی عیارون کی تھی بیہوشی سے سب کو
بیہوش کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور یہی ہے اب تب معلوم ہوا کہ عیار زندہ ہین اُنھون نے عوض مین خون
آفاق کے سب کو قتل کیا ہوگا یقین ہے کہ سمندر بھی قتل ہوا ہو تو تعجب نہین ہے صاحبقران نے
ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا واقعہ گذرا ہرکارے سلام کرکے چلے تھے کہ خواجہ مع عیارون کے
ہنستے ہوے چلے آتے نظر آئے کہ بادشاہ کی نظر خواجہ پر پڑی فرمایا کہ خواجہ آتے ہین خوش ہین یہ جو
بادشاہ نے فرمایا صاحبقران و دیگر اہل دربار نے طرف دربارگاہ کے دیکھا کہ خواجہ مع عیارون کے
خوش خوش آتے ہین خواجہ نے آکر بادشاہ وغیرہ کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور عیار اپنے اپنے
مقام پر آکر کھڑے ہوے کہ صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خواجہ تم تو کہتے تھے کہ مین بدون
آفاق کے رہا کیے ہوے اب نہ آؤنگا مگر آفاق تو مع اپنی زوجہ کے جل گیا اور تم سے کچھ نہ ہو سکا تم

تو یہ کہہ گئے تھے کہ مین اپنی جان دیدونگا اور آفاق کو رہا کر دونگا یہ کیا ہوا خواجہ نے تیور بدل کر کہا کہ مین کوئی
آپ کی طرح دیوانہ نہین ہون کہ جس امر کا اقرار کر دون خواہ جان جائے خواہ رہے اُسکو ضرور کرون تدبیر کی نہ
بن پڑی تو کیا کرون کوئی میری جان فالتو تو تھی نہین کہ مین اپنی جان بیکار ضائع کرتا آفاق تو بہت سے
ملکن ہو جائینگے مین کیونکر زندہ ہوتا اگر مرجاتا تو کیا ہوتا کیونکہ سواے مرنے کے کوئی دوسری صورت
نتھی پھر مین کیون اپنی جان دیتا جب جان دیتا تب آپ خوش ہوتے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ میرا
مطلب نہین ہی کہ تم کیون آئے مین نے تو تمہارے قول کو بیان کیا تم اس قدر کیون برہم ہوتے ہو اور ہم
لوگ تو ضرور دیوانہ ہین ہم تو جو زبان سے کہتے ہین اُسپر ضرور عمل کرتے ہین اور جو اقرار کرتے ہین اُسکے پورا
کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہین جہان تک ممکن ہوتا ہی اُسکو پورا کرتے ہین خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مقام
افسوس ہی کہ آفاق بے خطا تمہاری الفت مین مارا گیا اور وہ ضرور مرد لائق تھا اور اپنے قول کا
صادق تھا کہ اُسنے جان دی مگر تم سے جو اقرار کر گیا تھا کہ مین اب اگر آپ کے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا اُسکا
پابند رہا اگر زندہ رہتا ضرور کبھی نہ کبھی ہماری شرکت کرتا اور اُسکی ذات سے ہم کو نیکی کی امید تھی وہ کافر ہوکر
اپنے قول پر پابند رہا مقام افسوس ہی کہ ہم سے اُسنے نہ اقرار کیا تھا اگر ہم سے اقرار کرتا اور ہمارے
اقرار پر جو کہ ہم سے کرتا وہ پابند رہتا تو ہم ضرور اُسکی رہائی کی تدبیر کرتے اور اس امر کی کوشش کرتے کہ اُسکو
اس بلا سے نجات دین اور اُسکی کمک کرتے یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو خواجہ نے جواب دیا کہ آپ
تو ایسے ہی تھے اور بڑے جوانمرد تھے خیر آپ کی بلا سے یہ کہکر کہا کہ ہم نے تو عیاری کی انبار روپیہ صرف
کیا کچھ نہ ہوا ایک تو نقصان ہوا دوسرے زحمت ہوئی اور پھر کام نہ ہوا اُسپر لوگون کی طعنہ زنی ہی کیا تدبیر
کرتے جو اس امر سے محفوظ رہتے ہماری تو وہ مثل ہوئی کہ مرغی اپنے جی سے گئی کھانے والون کو سواد نہ ملا یا یہ
کہ یہ نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ تو ضرار الگ ہوے اُن لوگون سے خفیف الگ ہوے اگر ہم یہ
جانتے تو نہ آتے اور کسی طرف چلے جاتے تھوڑے دنون مین تو ضرار آکر پریشان کرینگے مین کل ضرور خانہ کعبہ
کو اپنے والد کی خدمت مین چلا جاؤنگا وہان جا کر اپنی زندگی بسر کرونگا کیونکہ اب کوئی قدردان نہین ہی
ہم تو اپنی مصیبت مین مبتلا ہین آفت کے مارے نقصان کا الگ محنت کے برباد ہونے کا الگ
رنج یہان آئے کہ جا کر صدمہ بیان کرین اور یہ کہین کہ ہم کیا بد تقدیر ہین کہ ساری کوشش ہماری بیکار ہوگئی
کیونکہ یہ امید تھی کہ اگر آفاق کو رہا کرکے لاتے تو آفاق سے الگ ملتا اُسکی زوجہ سے الگ ملتا آپ لوگ
الگ دیتے یقین تھا کہ میرا قرضہ ادا ہو جاتا اور جو روپیہ کہ عیاری مین صرف ہوتا وہ الگ ملتا ہر سردار
میری عیاری کو سنکے تعریف کرتا انعام دیتا خصوصاً ہمارے جہان پناہ فلک بارگاہ بہت کچھ عنایت
فرماتے یہ سب نقصان میرا ہوا اُسپر یہ امر ہوا کہ طعنہ زنی ہوئی ہی میری قسمت کیا مقدر ہی اس سے یہی بہتر ہی کہ
مین یہان سے چلا جاؤن یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو ضرور تھا کہ تم کو بہت کچھ ملتا مین بھی
اگر خوش ہوتا تو ضرور دیتا اور ہر سردار سے دلاتا مگر کیا ہوتا ہی کہ تم بے نیل مقصود آئے خواجہ نے عرض کیا
کہ اچھا یہ فرمایئے کہ آپ کیا عنایت فرماتے اور سردارون سے کیا دلواتے اور ظل اللہ کیا مرحمت فرماتے
اگر ملا نہین تو مین سنکے اپنے دل کو خوش تو کر لون اور یہ خیال کرون کہ اگر مین یہ کام سرانجام دیتا تو اس
قدر ملتا صاحبقران نے فرمایا کہ مین خود تم کو دس ہزار روپیہ اور ایک خلعت دیتا اور جو جو سردار اس امر
مین شرکت کرتے اُنکے مرتبہ کے موافق تم کو خلعت ملتا ہر سردار سے پانچ سو دلواتا جہان پناہ کو اختیار تھا
کیونکہ وہ سب کے مالک تھے جو اُنکا دل چاہتا وہ مرحمت فرماتے اور جو روپیہ کہ عیاری مین تم نے

صرف کیا تھا اگر تم ایمان سے اسکا حساب پیش کرتے وہ بھی تم کو ملتا خواجہ نے حساب کر کے کہا کہ آج تو مجکو
کئی لاکھ کے قریب ملتا کیونکہ کس قدر سردار ہین صاحبقران نے فرمایا کہ جو سرداران مغرز ہین اُن سے
پانچ سو اور جو کہ غیر مغرز ہین اُنسے اُنکے مرتبہ کے موافق ملتا خواجہ نے عرض کیا اُسوقت بہت کچھ ملتا بادشاہ نے
فرمایا کہ مین بھی بہت کچھ دیتا ایک خلعت بیش بہا جو پندرہ ہزار روپیہ کا مین نے تمھارے لیے تجویز کیا تھا دیتا اور
ہر عیار کو بھی خلعت دیتا یہ سنکے خواجہ نے عرض کیا کہ میرا مقدر اور بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور صاحبقران
و بادشاہ سے عرض کیا کہ روپیہ و خلعت میرے لیے اور قران و برق و چالاک و ضرغام وغیرہ کے لیے کہ سب
پندرہ عیار ہین طلب فرمایئے اور دیگر سرداروں سے روپیہ جمع کرایئے مجھے آفاق کو مع اُسکی زوجہ کے
زندہ بھیجے بھلا ہم اقرار کر کے جائین اور پورا نہ کرین ہم کہہ گئے تھے کہ یا تو جان دی یا آفاق کو لے کر آئے بدون
اسکے منہہ نہ دکھائینگے اور بے نیل مقصود واپس آتے اگر صورت مقصود نہ نکلتی تو آج سمندر کا خاتمہ کرتا
یا ہم نہ ہوتے یا سمندر نہ ہوتا مین نے تو اسیر بھی اُسکا خاتمہ کیا تھا کیا کرون اُسکا سحر اُسکو لے گیا آپ سے
ای صاحبقران مین قسم کھا گیا تھا کہ بدون آفاق کو رہا کیے ہوئے نہ آؤنگا اپنی جان دونگا وہی کیا
جان پر کھیل کر عیاری کی بھی کوئی درجہ جان کے جانے مین باقی نہ رہا تھا خدا نے فضل کیا کہ جان بھی بچی اور
آبرو بھی رہی کام بھی ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ دوسرا فقرہ ہے کہ ہم سب روپیہ جمع کرین آپ اُسپر قبضہ
کر کے یہ فرمائین کہ یہ روپیہ اُس قرضہ مین آیا جو کہ عیاری مین صرف ہوا ہے تو مین ایسا نادان نہین ہون جو آپ
کے فقرہ مین آکر اپنا نقصان کرون اور اپنے ساتھ سب کو زیر بار کرون خواجہ نے کہا کہ مین اسکو کیا کرون کہ
آپ میرے کلام کو فقرہ تصور کرتے ہین مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ جو مین فقرہ کرتا ہون یہ جو خواجہ نے
بقسم عرض کیا صاحبقران کو یقین ہوا پس اُسی وقت حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ اور ایک خلعت برائے
خواجہ اور چودہ خلعت عیاروں کے لیے اور ایک ایک ہزار روپیہ فوراً حاضر ہوا اور یہ حکم فرما کر سب سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگ بھی خواجہ کے لیے روپیہ طلب کرین جو سردار مغرز تھے اُنھون نے پانچ پانچ سو روپیہ بحکم
صاحبقران اور ایک ایک سو اپنی طرف سے برائے خواجہ اور سو سو روپیہ برای عیاران طلب کیا اور جو سردار
غیر مغرز تھے اُنھون نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق برائے خواجہ اور برائے عیاران طلب کیا اور بادشاہ
نے بھی ایک خلعت برائے خواجہ اور عیاروں کے لیے خلعت و روپیہ اور پندرہ ہزار روپیہ برائے خواجہ
طلب کیا تھوڑے عرصہ مین سب روپیہ جمع ہو گیا روپیہ کا ایک انبار لگ گیا ایک طرف خواجہ کے لیے جمع
تھا اور ایک طرف عیاروں کے لیے خواجہ نے عرض کیا کہ یہ حساب موجود ہے جو کہ عیاری مین صرف ہوا ہے یہ
روپیہ بھی طلب فرمایئے اور مجھ سے آفاق کو لیجیے اور میری عیاری کی داد عنایت فرمایئے اور ان عیاروں کے
کام کی تعریف فرمایئے اب جو صاحبقران نے اُس فرد حساب کو دیکھا اُسمین پچیس ہزار روپیہ کا صرف
لکھا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اس قدر روپیہ کس امر مین صرف ہوا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ پہلے آپ
روپیہ طلب کر لین پھر ہر رقم کے صرف کرنے کی صداقت آپ سے عرض کرونگا صاحبقران نے وہ بھی
روپیہ منگا کر جمع کیا اب خواجہ نے کہا کہ سب اہل دربار متوجہ ہون اور میری کارروائی کی داد دین کہ کیا
کام کیا ہے سب سردار مع صاحبقران و بادشاہ و عیاروں کے جو کہ یہان موجود تھے اور برائے عیاری
نہین گئے تھے حاضر خدمت ہو کر ہمہ تن گوش متوجہ ہوئے اب خواجہ نے اپنا یہان سے نکل کر لشکر اسلام سے جانا
لشکر کفار مین وہان سے مع غفور کے روانہ ہونا اور داخل شہر ہونا شہر کی گشت کر کے دربار مین جانا دربار کو
احوال پانا وہان سے اسی فکر مین روانہ ہونا اُس چوبدار کا ملنا اُس سے گفتگو کا ہونا آخر کو اُسکو عیاری

کرکے بیہوش کرنا اپنا دربارِ خاص مین جانا وہان کی تقریر جو باہم ہوئی تھی وہ کہنا اور جب سب رخصت ہوکر اپنے اپنے
مقام کو گئے تھے بیان کرنا اور اپنا طرف قیدخانہ کے جانا وہان بندوبست کامل پانا وہان سے مایوس ہوکر ایک طرف
کو جانا مکان کا آفاق کے ملنا اُسکو دریافت کرکے چارون طرف مکان کے اس خیال سے پھرنا کہ اگر موقع ملے تو مین محل
اندر کے جاؤن جگہ کا نہ ملنا مجبور ہوکر ایک درخت کے سایہ مین سامنے اُس کمرے کے بیٹھنا اور فلک سے شکایت
کرنا آفاق کی زوجہ کا کمرہ کھول کر دیکھنا اُسکا تقریر کرکے طلب کرنا خواص کا آکر لے جانا اُسکے پاس اپنا پہونچنا
اور جو تقریر ہوئی تھی سب بیان کرنا اُسکو ڈبہ دینا اُس سے رخصت ہوکر اُس خواص کے ساتھ چلنا موقع پاکر
اُسکو بیہوش کرنا اُسکے بعد اُسکی صورت بن کر ملکہ کے پاس آنا یہ بیان کیا کہ مین تمام مکان آفاق کا لوٹ لایا
اپنا زوجہ آفاق سے تقریر کرکے اُس ڈبہ کے کھولنے کی ترغیب دلانا اُسکا ڈبہ کو واکرنا بیہوشی کا اثر نا اُسکا بیہوش
ہونا اُسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت بن کر ست ست پکارنا سب کا جمع ہونا اور سمجھانا اپنا تماشا آخر کو بوقت
سحر سب کا ستی کو لیکر بسجاہ و حشم سے چلنا اُس مقام پر پہونچنا اور سمندر کا ملازم کو بھیجنا واسطے سمجھانے کے
نہ قبول کرنا آخر کو ہمراہ آفاق کے آگ مین جانا آگ کا مشتعل ہونا اپنا آفاق کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا
اور اس فکر مین ٹھہرنا کہ کوئی راہ بھاگنے کی ملے آخر کو جب سب آگ ہو گئی اور چارون طرف سے شعلہ اٹھنے لگے
اپنا گھبرانا اور اپنے کو نفرین کرنا آخر کو عاجز ہوکر طرف خدا کے رجوع کرنا قران کا آنا طبقہ کا زمین کے توڑنا اپنا ڈرنا
قران کا صدا دینا اپنا قران کے ساتھ اُس نقب کے ذریعہ سے باہر آنا اور صورت بدل کر قران کو لے کر
اُس مقام پر آنا جہان مجمع تھا سب کو مع سمندر کے بیہوش پانا اپنا سمندر پر تلوار لیکر جانا زمین کا شق
ہونا تیلے کا نکلنا سمندر کو اٹھالے جانا اسی طور سے سب سردارون کے بیرون نکالنا اور انکو لے جانا اپنا مایوس
ہوکر رہ جانا سب بیان کیا اور عرض کیا کہ صاحبقران یہ نقصان ہوا کہ ان ناخدا ترسون نے سب سردارون
کو مع سمندر کے برہنہ کیا تھا اور جو اہل مجمع تھے انکو بھی بڑا نقصان ہوا یہ سب مالدار ہوگئے اب خوب قماربازی
ہوگی یہ نقصان ہوا جب یہ سب عیاری بیان کر چکے اُسکے بعد کیا کیا کہ جال مارکر وہ سب روپیہ اور خلعت
جو کہ اُنکے تھے وہ اور جو کہ اور عیارون کے تھے نذر زنبیل کر لیا اور کہا کہ انکو کیا ضرورت ہے یہ تو مال مار چکے ہین
خوب قماربازی ہوگی اور نشہ بازی بھی ہوگی یہ مین نے روپیہ اُس مال کے عوض مین لیا کہ جو اسمین میرا حصہ
تھا ہان اب ان سے فرمائیے کہ یہ سب اپنی عیاری عرض کرین کہ انھون نے کیا کیا اور قران اپنی عیاری
بیان کرین ہان انکو مین کچھ دونگا کہ انھون نے میری جان بچائی اور انکے ہاتھ کچھ مال نہ آیا یہ محروم رہے مین
کوئی ناانصاف نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیا حرکت تھی کہ تم نے جال مارکر روپیہ
لے لیا کوئی تم کو روپیہ نہ دیتا کیا یہ خیال تھا جب کہ یہ روپیہ تمہارے لیے منگایا گیا تھا تو ضرور تم کو ملتا خواجہ
نے عرض کیا کہ کیا اعتبار تھا آپ لوگون کی طبیعت پلٹ جاتی تو مین کیا آپ سے لڑتا اگر لڑتا بھی تو مین کیا
آپ سے سربر ہوتا بیکار میرا ہاتھ ٹوٹتا ہے مین نے تقدم بالحفظ کیا اور میرا روپیہ صرف ہوتا کیونکہ آپ لوگ تو
مفت کے لقمے کھا کھا کر موٹے ہوئے ہین مین دبلا پتلا آدمی آپ جسکو حکم دیتے کہ اسکی گردن مین ہاتھ دے کر
باہر نکال دو تو بیکار کو آبرو جاتی اور کچھ حاصل نہ ہوتا یہ ہوتا کہ ہر ایک مجکو نفرین کرتا اور سوائے ندامت کے
کچھ نہ ہاتھ آتا اور بقول آپ کے جب میرا مال تھا تو مین کیون نہ لیتا کیا ضرورت تھی کہ پڑا رہنے دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ بجا ارشاد ہوا اجی حضرت جب آپ خلعت پہن کر بارگاہ سے نکلتے تو لوگ دیکھتے سب کو معلوم ہوتا
کہ خواجہ کو عیاری کے صلہ مین خلعت ملا خواجہ نے کہا کیا خوب آپ نے میرے مروانے کی تدبیر کی ہے اول تو
سب قرضدار مجکو کیون زندہ رکھتے کہتے کہ آج تو خلعت ملا ہے روپیہ بھی نقد ملا ہوگا ہمارا قرضہ ادا کرو اگر انکو کچھ

نقرہ دے کر مال دیتا تو تمھارے لشکر کے انعام طلب کرنے میں کہاں سے دیتا خیر انکو کچھ دے کر جان بچاتا تو
رات کو ڈانگہ پڑتا ایک تو میرے پاس ہی کیا جو لے جاتے صرف ایک لوٹا اور تھیلی ہی رہی جاتا اور یہاں سے
لے کیا جاتے میں خلعت پہن کر جو باہر نکلتا میری جان جاتی اور کچھ نہ حاصل ہوتا اس خیال سے میں نے یہ
حرکت کی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کی رائے تو بہت عمدہ ہی اچھا خواجہ اب آفاق کو عنایت فرمایئے
جو کچھ کیا آپ نے بہت اچھا کیا یہ ہماری غلطی ہی کہ ہم نے پہلے سے کیوں منگا لیا اچھا وہ جو روپیہ آپ نے بردے
صرف لیا ہی اسکا حساب بتایئے خواجہ نے کہا کہ آپ گھبراتے کیوں ہیں میں حساب بھی بتاتا ہوں اور آفاق
کو بھی نکالتا ہوں میں بھاگا نہیں جاتا ہوں آپ پہلے عیاروں سے تو انکی عیاری کا حال سُن لیجیے اور انصاف
فرمایئے کہ انھوں نے جو یہ سب مال مار لیا ہی انکا حق ہی کہ میرا میں نے کام کیا کہ انھوں نے پھر جو فرمایئے گا میں بجا
لاؤنگا صاحبقران نے اُن عیاروں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ اپنی عیاری کی حالت بیان کرین
پہلے قران نے عرض کیا کہ میں درہ کوہ میں بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا کہ اتنا دیکھیے انھوں نے سب
حال بیان کیا اور فرمایا کہ میں برائے عیاری جاتا ہوں یہ فرما کر چلے گئے میں بھی وہاں سے نکلا نماز وغیرہ سے
فراغت کر کے چلا کہ تدبیر کروں یہاں آیا دیکھا کہ انبار ہیزم ہو رہا ہی بس میں صحرا کو چلا گیا ایک مقام تجویز کر کے
اور سیدھ باندھ کر نقب کنی کرنا شروع کی اس خیال سے کہ جب لوگ آفاق کو ہیزم کے اندر لاکر بٹھا چکینگے
میں طبقہ توڑ کر اسکو نکال لے جاؤنگا بس نقب کنی کرتا ہوا چلا رات بھر برابر میں نے نقب کنی کی اور
اس قدر دن جو کہ گذرا ہی جب بہرہ ٹوٹا ہی میری محنت کو خیال فرمایئے کہ کس قدر مشقت کی خود ہی نقب
کھودتا تھا خود ہی مٹی باہر لاکر ڈالتا تھا یہ کئی آدمیوں کا کام تھا مجھ اکیلے نے کیا خوب محنت کی تھی کہ تھک
گیا مگر خدا نے محنت کی یہ جزا دی کہ عین وقت پر پہونچا اگر تھوڑی دیر اور نہ پہونچتا تو میری محنت بیکار رہتی
اور خواجہ و آفاق جل جاتے شکر اسکا ہی کہ محنت رایگان نہ ہوئی میں خواجہ کو لے کر نکل آیا یہاں آکر
خواجہ نے قصد سمندر کے قتل کرنے کا کیا تھا کہ اسکو تیلہ سمجھ لے گیا یہ میری عیاری تھی خواجہ نے
کہا کہ کیوں بھی قران میں نے ایک جبہ بھی پایا سچ کہنا ان سب نے کسب مال لوٹ لیا شاید یہ کہیں کہ خواجہ
نے لیا تو خرابی ہو صاحبقران کو یقین ہو گا میں ڈرتا ہوں کیونکہ یہ سب تو جلے ہوئے ہیں میری سوخت
کی تقریر ہے کہ میں نے انکے بھی خلعت لے لیے ہیں تم نہ پریشان ہونا فیصلہ ہو جائے تو میں تمھارا مال تم کو دونگا
میں کوئی غاصب نہیں ہوں قران نے یہ تقریر سُنکے سر جھکا لیا اور دل میں کہا کہ تم نے وہ بھی مال مارا اور
یہ بھی ایک جبہ تو دوگے نہیں یہ دل میں کہکر کہا کہ جی ہاں بجا ارشاد ہوتا ہی یہ سُنکے صاحبقران نے
کہا کہ آپ لوگ بیان کریں انھوں نے عرض کیا کہ اے صاحبقران جب ہم بعد جانے خواجہ کے یہاں سے
روانہ ہوئے پہلے شہر میں گئے وہاں کوئی موقع نہ ملا آخر کو لاچار ہو کر چلے آئے جہاں انبار ہیزم ہو رہا تھا
ہم سب نے اپنی صورتیں برہمنوں کی بنائیں جو برہمن آئے تھے اُنکے ساتھ شامل ہو کر کام کرنے لگے
سب لوگ آکر جمع ہوئے یہاں تک کہ سمندر آیا آفاق آیا خواجہ کی آمد ہوئی کہ کشتی بنے ہوئے تھے ہم
سب اپنے کام میں مصروف تھے یہاں تک کہ آفاق مع اپنی زوجہ نقلی کے اُن لکڑیوں کے اندر گیا
آگ دی گئی ہم لوگ تو وہاں موجود تھے ہم نے رات ہی کو یہ تدبیر کی تھی کہ لکڑیوں کے انبار پر بیہوشی
خوب سی ڈال دی تھی آگ جو لگی خوب دھواں بلند ہوا اسپرطرہ یہ کیا کہ جب اور ڈال ڈال کر آگ مشتعل
کی جانے لگی جتنے اُسکے ساتھ ہی بیہوشی اُڑنا شروع کی خوب دھواں بلند ہوا اتنے عرصہ میں سب لوگ
چلے گئے جس قدر آدمی اور سمندر اور سردار اُسکے تھے سب کے سب بیہوشی کے اثر سے بیہوش

ہوے ہم نے قصد کیا کہ جاکر سمندر کو قتل کرین کہ خواجہ صاحب مع قران کے تشریف لائے ہم کو بھیجا ناہم
نے انکو بھیجا ناہم کو حکم دیا کہ تم اہل مجمع کو لوٹو مین جاکر سمندر کو قتل کرتا ہون ہم بموجب حکم اہل مجمع کو لوٹنے
لگے ہم نے سب کو برہنہ کیا استاد اُن خیمون مین گئے جہان سمندر و سرداران سمندر اور وہ بادشاہ جو کہ
مقابلہ کو آئے تھے اور اُنکے سردار بیہوش پڑے تھے اُن سبکو لوٹ لیا سب کو برہنہ کیا سمندر کو قتل کرنے
چلے تھے کہ تہلا پیدا ہوا سمندر اور سب سردارون کو لے گیا جب ادنا سردار رہ گئے تو خواجہ وہان سے واپس
آئے ہم سب لوٹ چلے تھے ایک مقام پر جمع کیا تھا کہ خواجہ نے آکر نذر زنبیل کیا ہم کو ایک حبہ نہ دیا ایک
پارچہ کپڑے کا دیا فرماتے ہین کہ سب عیارون نے لے لیا ہم سے قسم لیجیے جو ہم کو کچھ ملا ہو خواجہ نے کہا
کہ تم قسم کھاتے ہو کہ تم نے نہین لوٹا ہی اور بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ تم لوٹتے اور خواجہ تم کو نہ دیتے یہ تو
ممکن نہ تھا آپ فرمائین تو سہی یہ اس قدر مال ہم کو دے دیتے صاحبقران نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو
وہ ممکن نہ تھا اور یہ ممکن ہی ضرور انھون نے لیا ہوگا یہ صرف تہمت ہی یہ سُنکے خواجہ نے عرض کیا کہ مجکو
پہلے سے یقین تھا کہ یہ لوگ اسی طور سے بیان کرینگے اور صاحبقران کو یقین ہوگا اب معلوم ہوا کہ آپ
نے اُس مال کے سوا بہت سا مال مارا ہی آپ لوگ برہمن بنے تھے خوب مال مارا ہوگا ایک حبہ ایک
برہمن کے ہاتھ نہ لگا ہوگا اب تو خوب قماربازی نشہ بازی رنڈی بازی ہوگی افسوس ہی کہ اس مشقت
اور محنت سے تو پیدا کروا اور یون برباد کرو اور تم نے تو کوئی محنت بھی نہین کی صرف برہمن بنے ہوے مال مارا ہی
خوب کھاتے کھاتے خوب مزے اڑاتے محنت تو ہم دو آدمیون نے کی ایک قران نے اور ایک ہم نے
ورنہ تم لوگ تو حرام خور ہو حرام کا مال مار لیا اور یہ تہمت لگاتے ہو کہ استاد نے لے لیا اور صاحبقران کو
یقین بھی آگیا خیر نہین لیا تو لیا آپ میرا کیا کر لینگے اور جو ملے گا لونگا تم کو دون کہ تم بیہودہ کامون مین فضول
صرف کرو مین تو محتاجون کو دیتا ہون خانہ کعبہ بھیجتا ہون اور حاجیون کو تقسیم کیا جاتا ہی کار خیر مین صرف
ہوتا ہی یہ سُنکے وہ عیار خاموش ہو رہے صرف اس قدر جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوتا ہی بڑی خرابی کی
بات ہی کہ جو مال لوٹ مار کرکے اور عیاری کرکے حاصل کرین وہ بھی آپ لین اور جو انعام وغیرہ ملے وہ
بھی ضبط کر لیا جاے تو ہماری کیونکر بسر ہو خواجہ نے جواب دیا کہ مین غاصب ہون کہ تمھارا مال غصب
کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جانے دو یہ تمھارے استاد ہین انھین کو لے لینے دو یہ جو بادشاہ نے
کہا خواجہ بھی خاموش ہو رہے مگر نگاہ قہر اُن عیارون کو دکھاتے وہ سر جھکائے کھڑے رہے کہ
اتنے مین صاحبقران نے فرمایا کہ آفاق کو لائیے اب تو سب مال ہضم کر کے بیٹھے ہو سب مجمع کو لوٹ لیا سمندر
کو لوٹ لیا یہان جو مال آیا تھا تمھارے لیے اور عیارون کے لیے وہ بھی لیا اب باتین نہ بنائیے بس ہو چکا خواجہ
نے کہا کہ باتین مین نہین بناتا ہون بس آفاق کی رونمائی لائیے جسکو جسکو صورت دیکھنا ہو وہ روپیہ لائے
ورنہ دربار سے چلا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ زیادہ باتین نہ بنائیے دوسری تدبیر تحصیل کرنی کی جاری کی ہی کسی کو
ضرورت نہین ہی اور یہ جو روپیہ آپ کو دیا گیا ہی کس امر کا ہی اسی امر کے لیے دیا گیا ہی خواجہ نے تیوری بدل کے
کہا کہ یہ تو میری عیاری کا انعام تھا اور کسکو دیا ہی تو گننے نہ مت لی جاتی ہی کوئی مردے پر تہمت لیتا ہی آپ زندے پر
کیا خوب اگر روپیہ ملتا تو میرے پاس ہوتا کہا مین کہین لے گیا یہ جو جملہ کہا صاحبقران اور بادشاہ خوش ہوے
ہنسنے لگے خواجہ سے کہا کہ لاؤ اب دیر نہ کرو خواجہ نے کہا کہ روپیہ منگائیے اب دیر نہ فرمائیے ہان سچ ہی وہ بیچارہ
بیہوش پڑا ہوگا آخر کو بادشاہ و صاحبقران نے ایک ایک ہزار روپیہ اور طلب کیا سب سردارون نے بھی اپنی
لیاقت کے موافق طلب کیا جب روپیہ جمع ہو گیا خواجہ سے کہا کہ نکالیے بس خواجہ نے آفاق اور اُسکی

زوجہ کو زنبیل سے نکالا سب نے دیکھا کہ آفاق اور اُسکی زوجہ دونون بیہوش پڑے ہین کہ خواجہ نے آفاق کو فتیلۂ رفع بیہوشی دیا کہ اُسکو ہوش آیا اُسنے اپنی آنکھ کھولی دیکھا کہ ایک دربار مین ہون وہان خدا پرست بیٹھے ہوے ہین اُسنے آنکھین بند کرلین یہ خیال آیا کہ مین مرا ہون اور مرتے وقت میرا یہ اعتقاد تھا کہ مذہب اسلام برحق ہی بس مین خدا پرستون کے ساتھ رکھا گیا ہون اُس مقام پر آیا ہون کہ جہان خدا پرست مرکے جاتے ہین خواجہ نے جو دیکھا کہ آفاق نے آنکھین بند کرلین پکار کر کہا کہ اے آفاق ہوشیار رہو تم زندہ ہو مین عیاری کرکے اور اپنی جان پر کھیل کر تم کو لے آیا ہون یہ دربار بادشاہ اسلام ہی ہوشیار ہو کر دیکھو کہ وہ سامنے تخت پر بادشاہ تشریف فرما ہین اور دنگل پر صاحبقران عالی جاہ جلوہ فرما ہین اور سب سردار موجود ہین یہ جو خواجہ نے کہا آفاق نے آنکھین کھولین دیکھا کہ دراصل مین زندہ ہون بارگاہ صاحبقران مین موجود ہون بس اُٹھ کھڑا ہوا سب کو سلام کیا بادشاہ کے قدم چومے صاحبقران کے قدم پر گرا صاحبقران نے گلے سے لگایا فرمایا کہ آفاق کے لیے کرسی لاؤ فوراً حاضر کی گئی آفاق کرسی پر بیٹھا ادھر خواجہ نے آفاق کی زوجہ کو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اُسنے دیکھا کہ مین تو اپنے مکان مین بیٹھی ہوئی سیوتی سے باتین کررہی تھی اور اپنے شوہر کے بھیجے ہوے تحفہ کو کھولتی تھی اُسکے بعد مجکو کچھ نہین معلوم ہوا کہ مین یہان کہان سے آگئی یہ خیال کررہی تھی کہ خواجہ نے کہا اے ملکہ ہوشیار ہو یہ تمھارا خیال خام ہی مین تم کو عیاری کرکے اپنی بارگاہ مین لایا ہون یہ دربار صاحبقران ہی دیکھو تمھارا شوہر بھی موجود ہی اُسکو بھی مین رہا کرکے لایا ہون کوئی مقام خوف نہین ہی ہوشیار ہو یہ جو خواجہ نے کہا وہ عورت بھی اُٹھ بیٹھی سلام کیا بادشاہ کو صاحبقران کو اُسکے لیے بھی صاحبقران نے کرسی طلب فرمائی وہ بھی اپنے شوہر کے پاس بیٹھی جب وہ بیٹھ چکی آفاق اور اُسکی زوجہ نے ایسا دربار دیکھا کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اُس دربار کو دیکھکر حواس جلتے رہے دیکھا کہ تخت پہ بادشاہ تشریف فرما ہین دنگل شوکت پر صاحبقران طرف دست راست کے اور طرف دست چپ کے سب سرداران معزز اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین وغیرہ ان صاحبقران بیٹھے ہین ایک طرف سہراب جادو بڑی عزت سے بیٹھا ہوا ہی اُسکے برابر ایک طرف ملکہ غزالان کوکبہ روشن تن مع اپنے سردارون کے بڑی آبرو سے بیٹھی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم مع ساحران نامی کے متمکن ہی دربار ساحرون وغیر ساحرون سے مملو ہی ہر ایک اس عزت سے بیٹھا ہی کہ یہ عزت سہراب کی نہ غزالان کی نہ کوکبہ کی کبھی دربار سمندر مین نہ تھی باوجودیکہ اُسکی بڑی عزت دربار سمندر مین تھی مگر یہ عزت نہ تھی جو کہ یہان دیکھی آفاق یہ قدر و منزلت و عزت و توقیر ہر ایک کی دیکھکر بہت حیران ہوا اُسکی زوجہ نے بھی اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ بڑے قدردان ہین اُنکی اطاعت مین یہ مرتبے ملتے ہین یہ خیال اپنے دل مین کررہا تھا کہ خواجہ نے آفاق سے کہا کہ اے آفاق اب تم کیا کہتے ہو مذہب اسلام قبول کرتے ہین اور صاحبقران کی شرکت کرتے ہین کیونکہ سمندر نے تمھارے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی شخص ایک ادنی ملازم کے ساتھ نہ کرے گا تم نے بسبب پاس نمک کے کوئی سلوک اُسکے ساتھ نہ کیا یہ کوئی حرکت تھی اگر مین نہ جاتا اور عیاری نہ کرتا تو تمھاری تو جان جا چکی تھی اور یہ بھی مجکو معلوم ہی کہ یہ جو اُسنے کیا صرف اس لیے کیا کہ بعد تمھارے تمھاری زوجہ سے عقد کرلے اُسی کے ساتھ رہتا اور اُسکی اطاعت کا دم بھرتا کہ جو اپنی غرض کا خواہان ہو بالکل خلاف عقلمندی ہی اور تم تو اُسکے حکم سے اپنی جان کو گنوا چلے تھی مگر تمھاری قضا نہ تھی مین نے جاکر تم کو بچایا پس اب کوئی نقصان اور ہرج کی بات نہین ہی نہ کوئی نمک حرام تم کو کہہ سکتا ہی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی تم نے اُسکے ساتھ کوئی بدسلوکی اور نمک حرامی نہین کی جو کوئی تم کو کہے بلکہ اُس نے تمھارے ساتھ سراسر بدسلوکی اور ظلم کیا اُسکو تو تمھاری قدر کرنا تھی کہ ایسا خیر خواہ کسی کو میسر نہین ہوتا ہی اب تم کو

لازم ہی کہ تم اُسکی رفاقت ترک کرو اور شرکت لشکر اسلام کرو یہ خیال کرکے کہ سمندر ظالم ہی اب اسکا ادبار آچکا کہ
جب تم ایسے دوست کے ساتھ وہ یون پیش آیا یہ امر ضروری ہی کہ جب بشر کی بربادی کے دن آتے ہین تو وہ
دوست کو دشمن کرتا ہی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی آفاق خاموش بیٹھا سُنا کیا کچھ جواب نہ دیا جب
خواجہ اپنی تقریر ختم کر چکے آفاق نے کہا کہ پہلے آپ یہ فرمایئے کہ آپ مجکو اور میری زوجہ کو کیونکر لا کے مین
جلانے کے لیے آگ مین ڈالا گیا تھا مع اپنی زوجہ کے خواجہ نے کہا کہ سُنو جو عیاری مین نے کی ہی اُسکی داد
یہ ہی کہ تم لشکر اسلام کی شرکت کرو آفاق نے کہا کہ آپ بیان کرین تو مین اسکا جواب آپ کو دونگا یہ سُنکے
خواجہ نے اپنی عیاری کا حال اول سے آخر تک سب بیان کیا اور کہا کہ یون جان پر کھیل کر تمکو رہا کر کے لایا
ہون یہ عیاری کی آفاق اور اُسکی زوجہ یہ عیاری سُنکے دنگ ہو گئے خواجہ نے کہا کہ مین نے تو خاتمہ کر دیا تھا
مگر مجکو اسکی خبر نہ تھی کہ اُسکے سحر کے پتلے لگے ہوے ہین ورنہ مین اسکی بھی تدبیر کرتا خیر اب کی بچ گیا سمندر میرے
ہاتھ سے بچ کر جائے گا کہان ابھی اُسکی زندگی باقی تھی خیر جو دن کی زندگی ہی وہ دن کی جاتا کہان ہی ایک نہ ایک
دن مین اُسکو قتل کرونگا بقول کسے بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی ایک دن ضرور کار دے سامنا ہوگا
آفاق نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی کیونکہ آپ لوگون سے مقابلہ کرنا بالکل حماقت اور نادانی ہی کیونکہ جب
بڑے بڑے طلسم فتح کر لیے دریاے سبز رنگ کے اندر جا کر سحران کو قتل کیا تو اور کوئی کیا ہی آپ سے پوشیدہ
رہ نہین سکتا ہی اگر زمین کی تہ مین جا کر پوشیدہ ہو تو اُس مقام پر بھی آپ جا کر اُسکو قتل کرینگے نہ کوئی مقابلہ
صاحبقران سے کر سکتا ہی خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہین جو کہ باطل سحر ہی پھر ایسی
حالت مین یہ خیال کرنا کہ ظفر ہماری ہوگی بالکل حماقت ہی آپ نے وہ عیاری کی ہی کہ میرا دل جانتا ہی میری جان
اور آبرو آپ کے سبب سے بچی یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم شراکت لشکر اسلام کی کرو اسکا جواب یہ ہی کہ مجکو اس
امر سے معاف فرمایئے یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ مین آپکی شراکت کرون ہان یہ ہوگا کہ مذہب اسلام قبول کر کے اپنی زوجہ
کو لے کر اور سحر سے توبہ کر کے لباس قلندری زیب تن کر کے صحرا کو نکل جاؤنگا اور باقی زندگی اپنی عبادت
خدا مین بسر کرونگا نہ اب سمندر کے پاس جاؤنگا نہ یہان رہونگا جو ہونا تھا وہ ہوا میرے مقدر مین اسی قدر
راحت تھی اب تکلیف ہی مین اُسکو بھی ساتھ خوبی کے کاٹونگا یہ جو آفاق نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
گمان تمہارا غلط ہی اس سے کیا حاصل بشر کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ جسمین اپنی بھلائی و بہتری ہو یہ کیا
ضرور ہی کہ ترک دنیا کرے کوئی تم سمندر سے بگڑ کر نہین آئے از خود نہین آئے اُسنے تو اپنے نزدیک تم کو جلا دیا
سزا دی یہ تمہاری تقدیر کہ تم اُسکے ظلم و ستم سے محفوظ رہے خدا نے تمہاری حفاظت کی نہ اب اُسکا تم پر
زور ہی نہ کسی اور کا ہی نہ کوئی تم کو بُرا کہہ سکتا ہے کیون اپنی عزیز عمر کو یون برباد کرو یہ جو خواجہ نے کہا
صاحبقران نے فرمایا کہ اے آفاق میری طرف متوجہ ہو میرے کلام کو سُنو آفاق نے صاحبقران کی
طرف منہ کر کے کہا کہ آپ ارشاد کرین صاحبقران نے پہلے چند کلمہ وحدانیت خدا مین اور چند کلمہ مذمت
دین تصویر پرستی و دیگر مذہب کے حال مین بیان کیے کہ جسکے سبب سے زنگ کفر آئینۂ دل پر سے آفاق و زوجہ
آفاق کے جاتا رہا مثل آئینہ کے صیقل ہو گئی آفاق نے سر جھکا کر عرض کیا کہ مجکو مذہب اسلام کے
قبول کرنے مین کوئی عذر نہین ہی نہ اُس وقت تھا مین نے خود عرض کیا تھا کہ مذہب اسلام قبول کر کے
مین فقیر ہو کر صحرا کو چلا جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو تم نے بہت درست کہا مگر میرے نزدیک فقیری بہت
مشکل ہی جس نے ہمیشہ راحت سے بسر کی ہی اُس سے زحمت نہین اُٹھ سکتی ہی فقیری مین خون جگر کھانا
پڑتا ہی لوگون کے کلام سخت کی برداشت کرنی پڑتی ہی ہر قسم کے کلام سُننا پڑتے ہین جس نے کبھی نہین

سنتے ہین وہ تو نہ سنے گا پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ اپنے نفس کو زحمت مین ڈالے مین یہ نہین کہتا
ہون کہ تم ترک دنیا نہ کرو مگر یہ تصور کرلو کہ بڑی خرابی ہی پھر فرمایا کہ تم یہ نہ خیال کرنا کہ میری یہ مرضی ہی کہ تم میری
شرکت کرو مجکو اسکا بالکل خیال نہین ہی میرا خدا مالک ہی مین یہان تک کیونکر آیا یہان اکر یہ چند ساحر میرے
شریک ہوے یہ لشکر ساحران جو کہ تمہارے سامنے آیا ہی یہان اکر پہونچا ہی آخر مین یہان تک کیونکر مقابلہ کرتا
ہوا پہونچا پس مجکو اسکا بالکل خیال نہین ہی مین تمہاری بہتری کے لئے کہتا ہون اور وہ بہتری یہ ہی کہ اگر تم
ترک دنیا کروگے اور عبادت خدا مین مصروف ہوگے تو اس حالت مین سواے ثواب عبادت کے دوسرا
ثواب نہین ہی اور ترک دنیا کرنے مین کوئی ثواب نہین ہی کیونکہ اسمین نفس امارہ کو مار کر ترک دنیا کرتا ہی کسی کام کا نہین
رہتا ہی اسکو سواے خدا کے دوسری طرف رغبت نہین ہوتی ہی یہ کوئی بھلائی نہین ہی بلکہ اگر اسنے عبادت
ایسی حالت مین کی کہ تمام اہل دنیا سے کنارہ کیا تو کوئی کمال نہ ہوا کیونکہ اس سے نہ کسی کی غرض تعلق نہ اسکو کسی
سے وہ ہی اور اسکا نفس واحد ہی اگر ملا تو عین خدا کی عنایت ہی اس نے شکر کرکے کھا لیا نہ ملا تو کچھ پروا نہین کر
اسپر بھی اسنے شکر کیا جیسا کہ ایک نقل حضرت موسی علیہ السلام کی مشہور ہی وہ یہ ہی کہ جناب موسی علی نبینا صلوۃ
وسلامہ کوہ طور پر تشریف لیے جاتے تھے باری تعالی سے ہم کلام ہوتے تھے جو کچھ عرض کرنا ہوتا تھا عرض کرتے
تھے جواب وسوال باہم ہوتے تھے حسب دستور حضرت تشریف لیے جاتے تھے ایک طرف سے گذر ہوا آپ نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص تنہا برہنہ ہوکر عبادت خدا کر رہا ہی کبھی رکوع کرتا ہی کبھی سجود مین مصروف ہوتا ہی
آپ نے خیال فرمایا کہ یہ بہت بڑا عابد ہی آپ اسکے قریب تشریف لے گئے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس نے اس قدر
عبادت کی ہی کہ پتھر مین نشان سجدہ کے پڑگئے ہین اور اسکی کہنیون اور گھٹنون پر گھٹے پڑگئے ہین اس نے جو سجدے
سے سر اٹھایا جناب موسی کو جو اپنے قریب تشریف فرما دیکھا بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آیا عرض کیا کہ آپ
تو ضرور کوہ طور پر تشریف لے جاتے ہین اور خداوند کریم سے ہم کلام ہوتے ہین میری طرف سے اس قدر
دریافت فرما لیجیے گا آج جو تشریف لیجائیے گا تو یہ میرے طرف سے درگاہ باری مین عرض کیجیے گا کہ تیرے
فلان بندے نے عرض کیا ہی کہ میری عبادت لائق قبول ہی یا نہین کیونکہ مین نے اپنی تمام عمر اسی مین بسر کی
یہ سن میرا پہونچا ہی اور اسقدر عبادت مین نے کی ہی کہ سنگ مین گڑہے پڑگئے ہین جناب موسی نے
فرمایا اچھا جب کوہ طور پر گئے اور خداوند کریم سے ہم کلام ہوے جو جو عرض کرنا تھا عرض کیا اسکے بعد اس شخص
کی طرف سے بھی عرض کیا ادہر سے جواب ملا کہ اے موسی اس سے کہدینا کہ گو تو نے عبادت میری بہت کی
مگر یہ عبادت تیری لائق قبول نہین ہی کہ تو نے تمام دنیا کو ترک کرکے صحرا مین آکر عبادت کی اس وقت تیری عبادت
لائق قبول تھی کہ جب تو اہل دنیا سے ملتا اور اپنی شادی وغیرہ کرتا تیرے اولاد ہوتی اس حالت مین تو میرا
خیال رکھتا اور عبادت کرتا جب تیرا ایک لڑکا کہتا کہ ابا بھوکے ہین دوسرا گودی مین ہوتا وہ بھی پریشان
کرتا تجکو فکر معاش ہوتی یہ خیال ہوتا کہ اگر فکر نہ کرونگا تو لڑکے بارے فاقہ کے رہینگے یہی خیال ہوتا اور اس
حالت مین میری عبادت کرتا تو لائق قبول تھی ترک دنیا کرکے عبادت کی تو کیا کی کیونکہ تجکو کوئی کام نہین ہی
کسی سے غرض نہین ہی ایسی حالت مین عبادت کی تو کیا کی کیونکہ سواے اس کام کے تجکو دوسرا کام نہین ہی
یہ اس سے کہنا جناب موسی وہان سے رخصت ہوکر آئے باری تعالی کا حکم جو ہوا تھا اس شخص سے بیان فرمایا
پس اسنے شادی وغیرہ کی مگر اسپر بھی اسکو عبادت کا خیال رہا وقت بے وقت ضرور عبادت کرتا تھا
اے آفاق ایسی حالت مین ترک دنیا کرکے عبادت کرنا بالکل خلاف ہی یہ امر جن کے لیے ہی انکے لیے ہی جو
نبی اور وصی ہین انھون نے بھی تو دنیا کو ترک نہ کیا اہل دنیا سے تعلق ضرور رکھا پھر اسکی عبادت کی پس

دنیا مین رہ کر لازم یہ ہی کہ اہل دنیا سے ضرور ملے اور اُنکی غرض اپنے سے رکھے اور اپنی غرض اُنسے خالی عبادت
مین ثواب نہین ہی بلکہ اسمین زیادہ ثواب ہی کہ جہاد کرے دین اسلام کے ترقی کی کوشش کرے اگر کفار کشی
کی غازی کہلایا اگر قتل ہوے مرتبہ شہادت پایا فرد شہدا مین نام لکھا گیا دنیا مین نام ہو گیا بس دنیا مین رہکر
چند کام کرنا ضرور ہین جہاد بھی کرے عبادت بھی کرے اہل وعیال کا بھی خیال رکھے دوسرون کی مصیبت مین
شریک ہو اُنکی بلا کے دفع کرنے مین کوشش کرے خدا اُس سے بہت خوش ہوتا ہی وہ نزدیک خدا اقرب
بندہ ہوتا ہی ترک دنیا وگوشہ نشینی مین یہ بات نہین حاصل ہوتی ہی پس مجکو جو کہنا تھا مین نے کہا آیندہ
ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار رہی مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون کہ ضرور میری راے پر عمل کیا جاے یہ جو صاحبقران
نے فرمایا آفاق نے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے ارشاد کیا بہت بجا ارشاد کیا ضرور یہ امر ہی مگر مجکو صرف اِس
امر کا خیال ہوتا ہی کہ سب لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے کہ آفاق نے مکر کیا آفاق نے یہ خواجہ سے کہا ہوگا کہ مین
جاتا ہون میرے واپس جانے پر بادشاہ مجھ سے ناراض ہوگا بادشاہ میرے قتل کا حکم دے گا جب مین
قتل کیا جاؤن تم عیاری کر کے مجکو رہا کر لینا اُسوقت مین تمہاری شرکت کرونگا سب مجکو نمک حرام خیال
کرینگے بدین خیال مین ترک دنیا کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم ایسے عاقل سے ایسے امر کے خیال کرنے
کا مجکو عجب ہی اور اہل دنیا کی طعنہ زنی سے بچنے کی کوئی صورت سواے اسکے تم کو نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال ہی
تو یہ بھی اُسکے ساتھ گمان ہو سکتا ہی لوگ یہ خیال کرینگے کہ آفاق سمندر سے ڈر گیا اور صرف اپنی جان بچانے
کے لیے اُس نے اُسوقت یہ حرکت کی اور خواجہ سے کہہ آیا تھا کہ تم عیاری کر کے لیے جانا کیونکہ یون تو
میری جان نہ بچے گی پس ڈر گیا کہ اگر مین اہل اسلام کی شرکت کرکے دین اسلام قبول کرکے مقابلہ کرونگا
تو سمندر مجکو قتل کرے گا جان ایسی عزیز تھی کہ خوف سے ترک دنیا کی اور اہل دنیا سے کنارہ کیا دوسرے
زبان خلق کو کوئی روک نہین کر سکتا ہی کہ جب اُنھون نے نبی اور ولی پر تہمت لگائی معاذ اللہ کسی کو ساحر
کہا کسی کو دروغ گو تو ہم تو اُنکی برابری نہین کر سکتے ہو جب اُنھون نے اُنکے کلام کی برداشت کی تو ہم کیونکر نہین
کر سکتے ہین کہان تک اُنکی فضول طعنون وتہمتون سے بچینگے اور کہان تک ہم اُنکے لیے ترک دنیا کرینگے ایک
ہندی مثل ہی کہ کوئی جوونکے لیے گدڑی نہین چھوڑتا ہی یا کوئی پراے شگون کے لیے اپنی ناک نہین کاٹ ڈالتا ہی
بس ہم یہ خیال کرے کہ لوگ ہم پر طعنہ زن ہونگے ترک دنیا کرین تو بالکل خلاف عقل ہی مین تمہاری بھلائی کے
لیے کہتا ہون کوئی میرا نفع نہین ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا آفاق سُنکے خاموش ہو رہا مریخ نے
کہا کہ اے آفاق میرے نزدیک یہ امر مناسب ہوگا کہ آج تم باہم زوجہ وشوہر مشورہ کرو جس امر کو تمہاری
عقل قبول کرے اُسکو گوارا کرو آفاق نے کہا کہ مشورے کی کوئی ضرورت نہین ہی صاحبقران نے جو کچھ
فرمایا بہت درست ہی اور میری بہتری کے لیے فرمایا بس مین نے صاحبقران کے فرمانے پر عمل کیا ہان یہ تو
فرمایے کہ مین نے سُنا ہی جو دین اسلام قبول کرتا ہی اور کلمہ پڑھتا ہی اُسکو پھر سحر یاد نہین رہتا ہی اگر مین ایسا
کرونگا تو سحر فراموش ہوگا پھر کیونکر سمندر سے مقابلہ کرونگا یہ سُنکے مریخ نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی
مگر اُسکی یہ تدبیر ہی کہ مطیع اسلام ہو جو امر کہ اسلام مین جائز ہین اُنپر عمل کرو جو ناجائز اور حرام ہین اُنکو ترک کرو
اور ادیان باطلہ پر لعنت کرو سامری وجمشید وخداوند تصویر جنکو تم اپنا خدا جانتے ہو ساتھ لعن کے
یاد کرو خداے برحق اور معبود مطلق کو اپنا خدا جانو جس طور سے ہم نے کیا ہی جب سمندر سے فراغت
ہووے اُسوقت کلمہ پڑھنا تم کو ثواب اسی امر کا ملے گا جو خدا پرستون کو ملتا ہی اور جہاد اور کفار کشی کا ثواب
الگ ملے گا اگر تم اس حالت مین کفار کے ہاتھ سے قتل ہوگے تو تم کو شہادت کا مرتبہ ملے گا فردوس برین

تمھارا مقام ہوگا کوئی ہرج کلمہ پڑھنے مین نہین ہے یہ جومرنج نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ اسی امر مین مجکو
زیادہ تشویش تھی کہ جب مین نے دین اسلام قبول کیا اور سحر فراموش ہوگیا تو کیا حاصل کہ مین لشکر مین
رہون میرا رہنا بیکار ہے کیونکہ مین لائق مقابلہ تو رہا نہین سمندر سے کیا مقابلہ کرونگا جب یہ امر ہے تو ضرور آپ
لوگون کا شریک ہون جو طریقہ ہو وہ تعلیم فرمائیے بس صاحبقران نے حکم دیا کہ ایک کتاب قواعد دین اسلام کی
آفاق کو دیجائے اور آفاق سے فرمایا کہ جو امور اس کتاب مین تحریر ہین اُنپر عمل کرو آفاق نے عرض کیا بہت
خوب بس صاحبقران نے کرسی آفاق کی بالاتر کرسی کوکبہ اور سہراب کے بچھوائی اُسکے برابر کرسی اُسکی
زوجہ کی جومرنج کا تھا اُس سے زیادہ کیا سب اہل دربار کو اُنکے مطیع ہونے کی خوشی ہوئی خصوصا بادشاہ
صاحبقران و عزیزان صاحبقران خواجہ مرنج کو کوکبہ کو بہت مسرت ہوئی طریقہ لشکر اسلام کا یہ ہے کہ جو کوئی
شریک لشکر اسلام ہوتا ہے اُسکے لیے خزانہ شاہی سے وظیفہ مقرر ہوتا ہے اور سرکار شاہی سے اُسکے لیے
خیمہ و خادم وغیرہ اور ہر قسم کا سامان ضرورت مہیا کر دیا جاتا ہے اور یہ حکم ہے کہ کوئی دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہے خواہ
وہ سامان رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو یہ امر ضرور ہوتا ہے کہ اُسکو کسی امر کی ضرورت اور تکلیف نہ ہو اور یہ بھی طریقہ ہے کہ بادشاہ سے
لیکر ادنی سردار تک اُسکی دعوت کرتے ہین پس جب آفاق شریک ہوچکا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ آفاق آج دعوت
تمھاری میرے یہان ہے پھر تو ہر ایک نے اُسکی دعوت کی درجہ بدرجہ وعدہ لیا آفاق پریشان ہوگیا ایک سال
سے زیادہ اُسکو دعوت کھانا پڑی بلکہ ایک دن مین چار چار پانچ پانچ سردارون نے دعوت کی صبح شام کا
وعدہ لیا گیا آفاق نے سب سے عرض کیا کہ بہت خوب ان تفرقون کے بعد آفاق نے کہا کہ مقام افسوس
اور مقام حیرت ہے کہ میرے ملازم اور میرا لشکر ضرور تباہ ہوگا کیونکہ اُنکو تو یہ یقین ہے کہ بادشاہ مع زوجہ کے قتل
ہوے اُن لوگون کا جدھر جی چاہے گا نکل جائین گے مین نے اُنکو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا ہے کوئی
ایسا ہوتا کہ میرے زندہ رہنے کی اُنکو خبر دیتا بلکہ اُنکو میرے پاس لے آتا تو بہتر تھا خواجہ نے کہا کہ آپ کا مین یہ کام
بھی کرونگا مگر یہ بتائیے کہ اس خدمت کے صلہ مین آپ مجکو کیا دینگے اور اُس امر کے عوض مین کہ جو مین نے آپ
کی جان بھی بچائی اور آبرو بھی راہ نیک پر بھی لگایا کیا مرحمت ہوگا یہ آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ سہ مزدور خوش دل
کند کار بیش + آفاق نے کہا کہ بھلا میری یہ لیاقت ہے کہ مین آپ کو کچھ دے سکون میری جان حاضر ہے
مین آپ پر سے صدقہ کرتا ہون اور میرے پاس کیا ہے مین تو ایک بیٹی اور دو گوشہ سے یہان آیا ہون اور جس
طور سے آیا ہون وہ بھی آپ پر ظاہر ہے پھر مین کیا اقرار کرون خواجہ نے کہا کہ یہ نہ دینے کی باتین ہین جسکو دینا نہین
ہوتا ہے وہ ایسی باتین کرتا ہے اور جو دینے والا ہوتا ہے وہ ہزار تدبیر سے دیتا ہے آفاق نے جواب دیا کہ
خواجہ جب کہ میرے پاس نہین ہے تو مین کیونکر اقرار کرون ہان اگر مین اپنے لشکر مین ہوتا یا میرا شہر ہوتا تو مین
آپ کو ایسا کچھ دیتا کہ آپ خوش ہو جاتے مین خالی ہاتھ پانون پر کیا اقرار کرون اسوقت اقرار کرلون کل نہ ہوسکے
تو مین کہان سے دون یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہزار تدبیرین دینے کی ہین کوئی تدبیر بتائیے خواجہ نے کہا یہ تدبیر ہے
کہ اگر تم کو دینا ہے تو ایک پرونوٹ تحریر کر دو کہ مین نے اس قدر روپیہ خواجہ سے قرض لیا ہے عند الطلب ادا کر دونگا
اگر نہ ادا کرون آپ کو اختیار ہے کہ جس طور سے چاہین وصول کرلین مجکو اور میرے وارثان کو کوئی عذر و انکار نہ ہوگا
یا اس قدر لوگ یہان موجود ہین بڑے بڑے مالدار اور سب آپ کے دوست ہین کسی سے قرض لے کر مجکو دیجیے یہ جو
خواجہ نے کہا آفاق نے کہا کہ یہ مجکو قبول ہے آپ تمسک لکھالین خواجہ نے کہا کہ آپ اقرار کرین کہ کس قدر
آپ اس خدمت کے صلہ مین دیجیے گا اور کس قدر اُس امر کے صلہ مین کہ مین نے جو آپکے ساتھ نیکی کی ہے آفاق
نے کہا کہ دس ہزار روپیہ تو اس نیکی کے صلہ مین دونگا اور دو ہزار روپیہ اس کام کے عوض مین کہ آپ میرے

لشکر اور میرے ملازمون کو میرے پاس لے آئیے خواجہ نے کہا کہ پہر تمسک تحریر فرمائیے آفاق نے کہا کہ اسٹامپ
لائیے خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت اسٹامپ کی نہین ہی آپ پرونوٹ سادہ کاغذ پر بلا میعادی عند الطلب
تحریر کر دیجیے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیجیے کافی ہی بس آفاق نے جسطور سے خواجہ نے کہا اُسی طور سے
تحریر کر دیا خواجہ نے اُس کاغذ کو لے کر اپنے پاس رکھا راوی نے تحریر کیا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام کی طرف چلے آفاق نے خیال کیا کہ مین کسی سردار کے خیمہ مین بسر کرون اُس وقت تک کہ
میرا لشکر آجائے پہر تو سب سامان مہیا ہو جائے گا یہ خیال کر کے بارگاہ کے باہر آیا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض
کیا کہ حضور اپنے خیمہ مین تشریف لے چلین آفاق نے کہا کہ میرا خیمہ کہان ہی اُس نے عرض کیا کہ سرکار شاہی
سے آپکے لیے سب سامان مہیا کر دیا گیا ہی ملازم تک نوکر رکھ دیے ہین مین آپ کا ملازم ہون یہان کا یہی طریقہ
ہی آفاق نے خیال کیا کہ اللہ ری عزت افزائی و قدردانی یہ خیال ہی کہ جو جہان وارد ہوا اُسکو کسی امر کی
تکلیف نہ ہو پس آفاق اُس چوبدار کے ہمراہ اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسکے لیے مقرر تھا آفاق نے آکر اُس
خیمہ کو خوب آراستہ پایا ہر قسم کے سامان سے یہ دیکھکر اور خوش ہوا مسند پر آکر بیٹھا کہ ایک شخص نے فرد حساب
لا کر پیش کی اُس فرد مین ملازمون کے نام تحریر تھے اور ہر ایک کا مشاہرہ اور جو تنخواہ آفاق اور اُسکی زوجہ
کی مقرر ہوئی تھی اور اُس حساب مین سب حساب خورد و نوش کا بھی تحریر تھا آفاق اُسکو دیکھکر خوش ہوا اور
اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ امر تو مجھکو کبھی سمندر کی سرکار مین نصیب نہ تھا میرے اور کیا منحصر ہی کسی کو نصیب ہوگا
جو کہ اُسکے استادون اُنکو بھی نہ نصیب ہوگا جو یہان ادنا ادنا کے لیے ہی وہ شخص اُس فرد پر آفاق کے دستخط
کرا کے لے گیا جب وہ چلا گیا آفاق نے زوجہ سے کہا کہ تم نے قدر و منزلت دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ کس درجہ
قدر فرمائی جاتی ہی اسی سبب سے تو لوگ جان اپنی عزیز نہین کرتے ہین ایسا ہی تو قدر کا بھوکا ہوتا ہی اُسکی زوجہ نے
کہا کہ مین تو تم سے پہلے ہی کہتی تھی کہ تم دربار مین سمندر کے نہ جاؤ تم نے نہ سُنا آپ ہی ذلت اُٹھائی اور زحمت
گوارا کی اور میرے کہنے پر عمل نہ کیا آفاق نے کہا کہ اسمین بھی مصلحت تھی اب یہ کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ آفاق
نے نمک حرامی کی میرا جو حق تھا مین نے ادا کر دیا اپنی جان دی آبرو گنوائی میرے خدا نے مجھکو بچایا سب پر
سمندر کا ظلم و ستم ظاہر ہوا اور میرا صبر اُس حالت مین سب مجھکو کہتے اب سب سمندر کو بدنام کرینگے اور
میری نیکی کا دم بھرینگے جو عاقل ہین اور جو نادان ہین اُسکو اچھا کہینگے مجھکو بُرا اب مجھکو اُنکے کہنے کا کوئی خوف
نہین ہی بلکہ وہ لوگ بھی مجھکو بُرا نہ کہینگے بس اس امر مین میری نیکنامی زیادہ ہوئی کہ سمندر نے ظلم کیا
آفاق نے دم نہ مارا ہر ظلم و ستم کو گوارا کیا اب جو کسی تدبیر سے بچ گیا جس نے اُسکی کمک کی اُسکا شریک ہو گیا
تو کوئی بُرا کام نہ کیا بس اس خیال سے مین نے وہ ذلت گوارا کی زوجہ نے کہا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب اُن
باتون کو یاد نہ کرو بیکار صدمہ ہوتا ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک چوبدار حاضر ہوا اُسنے آکر عرض کیا کہ
بادشاہ نے آپ کی دعوت فرمائی ہی دعوت کا کھانا لے کر حاضر ہوا ہون بس یہ کہکر اُس چوبدار نے پچاس خوان
کھانے کے لا کر چُن دیے دسترخوان آراستہ کر کے آفاق کو کھانا کھلا کر اور جو کھانا بچا ملازمون کو تقسیم کر کے
چلا گیا اُس وقت بادشاہ نے دعوت کی شام کو صاحبقران نے اُنکو تو اُس فکر مین رکھا جاتا ہی آفاق خیمہ
مین مع زوجہ کے مقیم ہی خواجہ جو دربار سے نکلے تو سیدھے طرف شہر کے روانہ ہوے پاسے شاطری مارتے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُنہون نے دیکھا ایک لشکر دامنہ کوہ مین اترا ہوا ہی مگر سب اہل لشکر پریشان اور بدحواس
ہر ایک کے چہرہ سے رنج و ملال عالم حسرت و یاس ہویدا ہی یہ جو قریب لشکر آئے اُنہون نے سمجھا کہ یہ لشکر تو
آفاق کا ہی بس یہ داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سے کہا کہ تمھارا افسر کون ہی اُنہون نے اُنکی صورت دیکھی

بر اپنی صورت بدلے ہوئے تھے صورت دیکھکر کہا کہ تم کون ہو اور کیا ضرورت ہی ہمارے افسر ہے ہمارا افسر کوئی
ہی خواجہ نے کہا کہ ہم کو ایک ضرورت ہی ہم اُس سے بیان کرینگے اُنھوں نے کہا کہ یہ لشکر بے افسر کا ہی اسکا
افسر آج صبح کو بےگناہ بحکم سمندر قتل کیا گیا ہی ہم لوگ بے آقا کے ہین خواجہ نے کہا کہ آخر کوئی تو ضرور افسر
لشکر کا ہوگا ایک افسر نہین ہوتا ہی ایک مالک ہوتا ہی اُسکے بعد اور بہت سے افسر ہوتے ہین وہ جو اُسکے
بعد کے افسر ہین اُنکے پاس ہم کو لے چلو ہم کو اُن سے کچھ ضرورت ہی وہ لوگ خواجہ کو لے کر سپہ سالار کے
پاس آئے خواجہ نے دیکھا کہ وہ اُداس چہرے پر رنج و ملال ظاہر ہی یہ معلوم ہوتا ہی اُسکے بشرے سے کہ
کوئی اُسکا عزیز مر گیا ہی خواجہ نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب سلام دے کر کہا کہ آیئے تشریف لایئے خواجہ
یہ سُنکے اُسکے قریب جا کر بیٹھے اُسنے کہا کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے
کہا یہ پہلے آپ بیان فرمایئے کہ آپ پر کیا بلا نازل ہوئی ہی کہ آپ بڑی فکر مین ہین اور آپکے چہرے سے
ملال ظاہر ہی اُنھون نے جو یہ کہا سپہ سالار نے جواب دیا کہ مین کیا اپنا حال آپ سے بیان کرون کہ مین کس
بلاے عظیم مین مبتلا ہون ہم سب پر وہ فلک مصیبت ٹوٹا ہی کہ کسی پر نہ گرا ہوگا نہ کوئی اس بلا مین مبتلا
ہوا ہوگا ہمارا تو یہ قول ہی کہ دشمن سے بھی دشمن ہو اسپر یہ بلا نہ نازل ہو جو ہم پر نازل ہوئی ہی ایسا شفیق
و کریم ہمارا افسر ہمارے سر پر سے اُٹھ گیا جس نے ہم کو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا تھا ہم اُسکو
اپنا سرپرست تصور کرتے تھے وہ ہم سے جدا ہو گئے ہم بے افسر کے ہو گئے اور ہمارا افسر بیگناہ قتل ہوا اور
کیا بلا نازل ہوئی اس بلا مین ہم مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ کیا کسی لڑائی پر وہ قتل ہوے اور تمھارے افسر کا
نام کیا تھا سپہ سالار نے کہا کہ ہمارے افسر کا نام آفاق شاہ تھا ای بھائی اگر لڑائی پر قتل ہوتے تو صبر آجاتا
وہ تو بےگناہ قتل ہوے ایک ظالم نے اُنکا خون ناحق کیا ہم نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی اپنی جان دین مگر ہمارے
آقا کا حکم نہ تھا ہم اُنکے حکم کے خلاف نہ کر سکے اب اُنکے غم مین مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو کس ظالم نے
اُنکو قتل کیا سپہ سالار نے تمام قصہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا خواجہ نے سُنکے کہا کہ در اصل مقام افسوس
ہی ارے بھائی اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہوا رنج و غم کرنے سے کیا حاصل ہی اس سپہ سالار نے کہا کہ یہ تو
امر درست ہی مگر ہم اپنے دل کو کیا کرین ہم سے صبر نہین ہو سکتا ہی خواجہ نے کہا کہ اگر تمھارا آقا زندہ ہو اور
کوئی خبر اُسکے حیات کی لاوے تو تم خوش ہو گے اُسکو کچھ انعام دوگے سپہ سالار نے کہا کہ کوئی بھی مر کے
زندہ ہوا ہی وہ ہمارے سامنے جلائے گئے وہ کیا زندہ ہونگے خواجہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو امر عجب ہے
یا نہین سپہ سالار نے کہا کہ ضرور امر عجب ہی کبھی آج تک ایسا ہوا نہین ہی خواجہ نے کہا کہ آگاہ ہو کہ مین تمھارے
بادشاہ کے پاس سے آیا ہون اُنھون نے مجکو بھیجا ہی وہ لشکر اسلام مین زندہ ہین اور اُنکی زوجہ بھی اُن کے
پاس زندہ موجود ہی وہ سپہ سالار خواجہ کا منھ دیکھ کر کہنے لگا کہ ای شخص تو مجکو بناتا ہی مین بچہ نہین ہون جو
اس فقرے مین آ جاؤن خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھا کر کہتا ہون اگر تم کو یقین نہ آئے تو کسی کو روانہ کر کے
دریافت کر لو یہ جو خواجہ نے کہا تو اُس سپہ سالار نے کہا کہ اچھا وہ کیونکر گئے خواجہ نے کہا کہ ہان اب تم راہ
پر آئے سنو بھائی تمھارے مالک کو خواجہ عیار لشکر اسلام کے عیاری کر کے لے گئے ہین وہ یہ عیاری ہی
بس خواجہ نے کل عیاری بیان کی اور آفاق کا مطیع اسلام ہونا اپنا ادھر آنا بیان کیا جب خواجہ نے
سب بیان کیا تو اُس سپہ سالار کو یقین آیا اُسی وقت اور سردارون کو طلب کیا وہ سب حاضر ہوے کہا یہ جو
صاحب تشریف فرما ہین بیان کرتے ہین کہ ہم تمھارے آقا کے پاس سے آئے ہین اور یہ سبب بیان کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ اگر یقین نہ ہو تو کسی کو روانہ کر کے دریافت کر لو کہتے ہین تم سب کو طلب کیا ہی اُن افسرون

نے جو یہ تقریر سُنی کہا کہ ہمارے قیاس مین یہ امر نہین آتا ہو آپ کی کیا راے ہو سپہ سالار نے کہا کہ گو یہ امر یقین کرنے
کے قابل نہین ہو مگر عیاری کا حال سُنکے کسی قدر شک ہوتا ہو کوئی شخص ایسا ہوتا کہ وہ لشکر اسلام مین
جاکر دریافت کرلاتا کہ یہ امر درست ہو یا دروغ کیونکہ وہان تو ہر مقام پر چرچا ہوگا سردارون نے کہا کہ یہ امر
کوئی مشکل نہین ہو ہرکارون کو روانہ کرکے دریافت فرمالیجیے بقول آپکے ہر مقام پر چرچا ہوگا کسی پر پوشیدہ
نہ ہوگا خواجہ نے کہا کہ ان لوگون کی راے ٹھیک ہو مین اسی مقام پر موجود ہون اور یہان سے لشکر اسلام دور
نہین ہو یہ جو خواجہ اور سردارون نے کہا سپہ سالار نے اُسی وقت ہرکارون کو طلب کرکے کہا کہ تم لوگ
اسی وقت لشکر اسلام مین جاؤ اور وہان کی خبر لاؤ کہ لشکر اسلام مین کیا ہو رہا ہو مگر جلد آنا اور سچ سچ حال
بیان کرنا وہ ہرکارے اُسی وقت سپہ سالار کو سلام کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان خواجہ
اور سب سردار سپہ سالار کے پاس موجود رہے خواجہ نے کہا کہ اگر ہرکارے جو کچھ مین نے بیان کیا ہو اسکی
خبر لائے اور میرا قول درست ہوا تو مین مستحق انعام کا ہونگا سپہ سالار نے کہا کہ ضرور جو کچھ مجھسے ہوسکیگا
مین انعام دونگا خواجہ یہان بیٹھے ہوے باہم گفتگو کر رہے ہین اُدھر ہرکارے راہ طے کرکے لشکر اسلام
مین پہونچے جب داخل لشکر اسلام ہوے ہر مقام پر یہ چرچا سُنا کہ آج خواجہ نے وہ عیاری کی ہو جسکا
مثل و نظیر نہین ہو خوب آفاق کی جان بچائی مقام شکر یہ ہو کہ آفاق بھی مسلمان ہوکر شریک لشکر
اسلام ہوے آج صبح کو آفاق کی دعوت بادشاہ نے فرمائی تھی اسوقت شام کو صاحبقران نے
دعوت کی ہو وہ سامنے خیمہ آفاق کے لیے استادہ ہو آفاق اُس خیمہ مین مع اپنی زوجہ کے تشریف فرما
ہین ہرکارے جدھر جاتے ہین یہی حال سُنتے ہین انکے خیال مین آیا کہ خیمہ کے اندر چلکر دیکھ لینا ضرور ہو کہ
دراصل آفاق شاہ ہین بس ہرکارے طرف خیمہ کے چلے ادھر سے ہرکارے چلے اُدھر سے مرزنج نے
خیال کیا کہ آفاق نیا نیا آیا ہو اُسکا دل گھبراتا ہوگا چلکر اُس سے ملاقات کرین یہ خیال کرکے اپنے خیمہ
سے روانہ ہوے تھے ادھر سے یہ پہونچے اُدھر سے ہرکارے ملازمان مرزنج کے ساتھ شامل ہوکر داخل خیمہ
ہوے آفاق نے جو مرزنج کو دیکھا اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آکر لے گیا بڑی تعظیم سے بٹھایا مزاج پرسی
کی مرزنج نے کہا کہ میرا دل گھبرایا مین نے خیال کیا کہ آپکے خیمہ مین چلکر آپ سے باتین کرون آپ بھی
گھبراتے ہونگے کیونکہ نئے آئے ہین یہان کسی سے آپ واقف نہین ہین نہ یہان کے طریقہ سے آگاہ ہین
آفاق نے کہا کہ آپنے بڑی مہربانی کی یہ صرف آپ کی قدردانی ہو ورنہ مین کسی لائق نہین ہون ایک
نالائق آدمی ہون آفاق و مرزنج سے یہ گفتگو ہونے لگی ہرکارون نے بخوبی آفاق اور اُسکی زوجہ کو
پہچان لیا وہان سے نکل کر خوش خوش طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے اس قدر جلد راہ طے کی تھی کہ
دو پہر کی راہ کو ایک گھنٹہ مین طے کرکے اپنے لشکر مین آ گئے یہ حال تھا کہ چہرے مارے خوشی کے لال تھے سرون پر
خاک تھی پیشانیون پر پسینہ تھا اسی حالت سے داخل خیمہ ہوے جہان سپہ سالار بیٹھا ہوا تھا ان ہرکارون
کے کپڑون پر خاک پڑی تھی فرط خوشی سے ایسے بدحواس ہو گئے کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ سپہ سالار کہان ہو اور
کہان نہین ہو برابر فرش پر جاکر گر پڑے افسرون نے کہا کہ اسقدر کیون بدحواس ہو ذرا دیکھو دیکھ کر
چلے آتے ہو بہت بدتمیز ہو گئے ہو یہ جو کہا اب انکو خیال آیا اپنے حواس درست کیے مگر یہ حال کہ سانس
پیٹ مین نہین سماتی ہو اشارے سے کہا کہ ذرا ٹھہر جائیے حواس درست ہولین تو عرض کرین سپہ سالار
نے کہا کہ اچھا جب انکے حواس درست ہوے سانس سمائی دم راست ہوا تب انھون نے عرض کیا کہ
ہم جو بموجب حکم والا لشکر اسلام مین گئے جب داخل لشکر اسلام ہوے تو ہر مقام اور ہر جگہ پر یہی چرچا تھا

کہ خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی خوب آفاق شاہ کی جان مع اُسکی زوجہ کے بچائی فلان خیمہ مین وہ
تشریف فرما ہین صبح کو بادشاہ نے اُنکی دعوت کی تھی اس وقت شام کو صاحبقران کے یہان دعوت
ہی ہم نے خیال کیا کہ جاکر خود دیکھ لین ہم اُس خیمہ کی طرف گئے کیونکہ تیہ و نشان تو پا چکے تھے مرغ آفتاب علم
جن سے بادشاہ سے مقابلہ ہوا تھا وہ بادشاہ کے خیمہ مین جاتے تھے ہم بھی اُنکے ہمراہ گئے جاکر اپنی آنکھ
سے دیکھا کہ آفاق مع ملکہ کے تشریف فرما ہین بڑی عزت و آبرو سے ہم یہ دیکھکر وہان سے بھاگے یہان
آکر پہونچے یہ خبر معلوم ہوئی جو بیان کی بس یہ جو ہرکارون نے بیان کیا اب تو سپہ سالار اور سردارون
کو یقین ہو گیا خواجہ نے کہا کہ کیون صاحب مین جھوٹ تو نہین کہتا تھا میرا قول درست تھا لائیے
انعام سپہ سالار نے اُسی وقت دو ہزار روپیہ منگاکر خواجہ کو دیا یہ خبر تمام لشکر مین پھیلی کہ بادشاہ
زندہ ہی لشکر اسلام مین موجود ہی یہ لوگ اس قدر خوش ہوے کہ جنکی خوشی کا حال یہ مجھ سے عرض نہین
ہو سکتا ہی احاطہ تحریر سے باہر ہی سپہ سالار اور سب سردار فرط خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اُسی وقت
حکم دیا کہ لشکر تیار رہے بس شبخون لشکر کفار پر مارتے ہوے نکل چلین گے خواجہ نے کہا کہ آپ لوگ تو
مع لشکر کے اُدھر تشریف لے جائین مین شہر مین جاتا ہون اور ملازمون کو اُنکے خبر کرکے لاتا ہون اُسی
بند و بست اور آمد و رفت مین قریب ایک پہر رات کے آگئی تھی سپہ سالار نے کہا کہ مین تھوڑے عرصہ
مین لشکر کو لے کر اور ایک مرتبہ لشکر کفار پر گر کر قتل کرتا ہوا نکل جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر خواجہ
تو شہر کی طرف روانہ ہوے یہان جب لشکر آفاق تیار ہو چکا سپہ سالار کو خبر دی کہ لشکر تیار ہی پس اُسی
وقت سپہ سالار لشکر کو لیکر چڑھ لشکر کفار کے چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے خواجہ کا حال تحریر ہوتا ہی یہ
راہ طے کرکے داخل شہر ہوے دیکھا کہ کوتوال شہر روند لیے ہوے پھر رہا تھا صداے بیدار باش بلند تھی سب
لوگ اپنے اپنے مکانون مین آرام سے سو رہے تھے خواجہ صورت بدلے ہوے مکان پر آفاق کے آئے دیکھا
کہ پھاٹک بلند ہی کمند کے ذریعہ سے اندر گئے بالاے بام سے دیکھا کہ سب ملازم عورت و مرد ایک مقام پر جمع
ہین یہ گلیم اوڑھ کر کوٹھے پر سے نیچے آئے اُنہین آکر کھڑے ہوے سُنا کہ باہم صلاح ہو رہی ہی کہ صبح ہو تو
طرف شہر افاقیہ کے چلین وہان چلکر سب مال و اسباب پر قبضہ کر لین کیون سمندر کے ملازمون کے ہاتھ
لگے ہم لوگ کیون نہ لے لین کیونکہ یہ تو ضرور ہوگا کہ سمندر کل کسی کو ضرور وہان روانہ کرے گا کہ جاکر آفاق کے
مکان کو تاراج کر و سب مال و اسباب لوٹ لو اس سے بہتر ہی کہ ہم پہلے جاکر قبضہ کرین یہ جو خواجہ نے سُنا
اُنکے مجمع مین آکر کہا معلوم ہوا کہ تم لوگ اسی دن کے امید وار تھے کہ مین مرون تم میرے مال پر قبضہ کرو یہ مال تمکو
ہضم نہ ہوگا بڑی محنت سے مین نے پیدا کیا ہی بس اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو سب مال اس مقام پر رکھدو کہ
مین اُٹھا لون ورنہ سب کو کھا جاؤنگا ایک زندہ نہ رہے گا مین نے سمندر کا تو خاتمہ کر دیا یہ جو صدا آئی سب
عورت و مرد ڈر گئے اور کانپنے لگے ہر ایک نے خیال کیا کہ بادشاہ پریت ہو گیا بڑا غضب ہو گیا اب اسکا مال
ضرور ہم کو نہ ہضم ہوگا ایسے مال سے باز آئے اگر زندگی ہی تو اور پیدا کر لینگے یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا
اُسکے بعد باہم صلاح کی کہ بھائیو اس مال سے ہاتھ اُٹھاؤ ورنہ جانین ضائع ہونگی بھائی جان ہی تو جہان ہی تم نے
سنا ہوگا کہ آبرو کا صدقہ جان اور جان کا صدقہ مال ہی اور اسکے ساتھ جو مال ہمارا ہی ہم اُس سے بھی دستبردار
ہوے یہ باہم صلاح کرکے وہ جو مال بار کرکے رکھا تھا سب نے لاکر اُسی مقام پر جمع کیا اور کہا کہ یہ مال حاضر ہی
آپکا ہماری جانین نہ لیجیے ہم ایسے مال سے باز آئے صدا آئی کہ تم ہم سے خوف کرتے ہو خیر اسکی سزا دیجائیگی
کچھ مال پوشیدہ تو نہین کیا ہی میرا سب دیکھا ہوا ہی اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو اُسکے عوض مین تم سب کو

یہ سنکر اُنھون نے کہا کہ ای بھائیو تلاش کرو شاید کوئی چیز رہ گئی ہو تو مفت مین جان جلے گی یہ کہکر ہر ایک گوشہ
ہر ایک کونا ہر ایک کمرہ و دالان تلاش کرنے لگا جب یہان سناٹا ہوا خواجہ نے جال مارکر سب مال نذر
زنبیل کیا ایک چیز نہ چھوڑی وہ لوگ جب تلاش کر کے آئے تو یہان کچھ نہ پایا کہا کہ ہم سب مکان دیکھ آئے
کوئی چیز باقی نہین رہی ہی اور نہ ہم نے پوشیدہ کی ہی یہی مال تھا آواز آئی کہ تم سب اگر اپنی زندگی چاہتے ہو
تو یہ حلوا ہم دیتے ہین اسے کھالو ورنہ مین سب کو کھا جاؤنگا یہ کہکر ایک ہاتھ اپنا گلیم سے نکالا اُسمین ایک
تھال اور اُس تھال مین تازہ حلوا تھا سب عورت و مرد نے جان کے خوف سے کھایا کھاتے ہی سب بیہوش
ہوے خواجہ نے دیکھا کہ جب سب بیہوش ہوگئے سب کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور وہان سے سب مال لے کر
پھاٹک کھول کر روانہ ہوے انکو اس لیے نذر زنبیل کیا اول تو یہ لوگ یقین نہ لائینگے اگر لائے بھی تو اسوقت
نہ جائینگے جب صبح کو جانے لگین گے تو سمسند رشنع کرے گا پس اس خیال سے نذر زنبیل کیا اور یہ بھی خیال ہوا
کہ لشکر گیا ہی وہ شبخون مارکر طرف لشکر اسلام کے جائے گا لیکن ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام سے مقابلہ ہونے لگے
مین قبل سے چل کر اسکا بندوبست کرلون جو طلایہ پر ہوا اُسکو خبر کردون تاکہ وہ نہ روکے آنے دے اور آفاق
کو بھی اس حال سے آگاہ کرون کہ تمہارا لشکر یون آتا ہی اگر اپنے کو ظاہر کرونگا تو ایسی بھی تقریر ہوگی پس اس
خیال سے خواجہ نے یہ تدبیر کی کہ اُن سب کو حلوا بیہوشی آمیز کھلا کر بیہوش کیا اور سب لوٹ کر روانہ ہوے
پاے شاطری مارتے ہوے پہرے چوکی روندتے بچتے ہوے شہر پناہ پر آئے اُسوقت تک شہر پناہ کا پھاٹک
کھلا ہوا تھا باہر نکل کر پاے شاطری مارتے ہوے طرف لشکر کے چلے تھوڑے عرصہ مین لشکر مین پہونچے اُسدن
طلایہ پر اسد ثانی تھے سرحد لشکر پر مع اپنے سردارون کے کھڑے ہوے تھے اُنھون نے جو خواجہ کو آتے
ہوے دیکھا آواز دی کہ کون آتا ہی اسنے کہا کہ مین ہون خواجہ اسد نے کہا کہ خواجہ کہان گئے تھے خواجہ
قریب آچکے تھے کہا کہ لشکر آفاق کو لینے گیا تھا ای اسد ثانی تم خبردار رہنا کیونکہ لشکر آفاق لشکر کفار پر
شبخون مارکر ادھر آئے گا اُسکو روکنا نہین مین تم کو خبردار کیے جاتا ہون اسد نے کہا کہ آپ نے خوب
آگاہ کردیا ورنہ مین ضرور روکتا میرے اُسکے تلوار چلتی یہ کہکر خواجہ تو داخل لشکر ہوے اور روانہ ہوکے
خیمہ آفاق پر آئے یہان وہ وقت ہی کہ آفاق وغیرہ کھانا کھاچکے تھے جو کہ صاحبقران کی طرف سے
آیا تھا اور اُسی وقت مرزنج خیمہ سے نکل کر اپنے خیمہ کو گیا ہی آفاق اس فکر مین ہی کہ جاکر آرام کرے
کہ خواجہ پہونچے کہا ای آفاق سلام علیک مین تمہارا کام کر لایا پہلے تمہارے لشکر مین گیا تمہارے
سپہ سالار سے ملاقات کی جو تقریر اور گفتگو باہم ہوئی تھی یعنی ہرکارون کا آنا یہان سے خبر لے کر جانا تب
سب کو یقین آنا اُنکا یہ کہنا کہ ہم شبخون مارکر لشکر کفار پر آتے ہین اپنا وہان سے شہر مین جانا اور سب لوگون
کا باہم جمع ہوکر یہ صلاح کرنا اپنا وہ صدا دینا اُنسے مال لے کر نذر زنبیل کرنا اور اُن سب کو اس خیال سے
جو کہ تحریر ہوا ہی بیہوش کر کے نذر زنبیل کرنا پھر لشکر کی طرف روانہ ہونا اسد کو اس حال سے آگاہ کر کے خیمہ
مین آنا بیان کیا آفاق یہ تدبیر اور حرکت سُنکے بہت خوش ہوا کہا کہ خواجہ اُن سب کو نکالو خواجہ نے
کہا کہ ارے بھائی تمہارا مال بھی موجود ہی آفاق نے کہا کہ مین نے آپ کو بخوشی دیا خواجہ نے کہا کہ
سچ لوگ کہتے تھے کہ تم بڑے سخی ہو جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے زیادہ پایا مین نے دریاے
سبز رنگ سے یہان تک کسی کو ایسا سخی نہ پایا جیسا تم کو پایا آفاق نے کہا کہ خواجہ مین کیا عرض کرون
تم سے بہت محجوب ہون میرے پاس ایک حبہ نہین ہی ورنہ مین تم کو بہت خوش کرتا یہ کیا مال ہی خواجہ نے کہا
کہ اچھا جب تمہارے پاس ہوگا اُسوقت دینا میرا قرض رہا آفاق نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے اُسی وقت

سب ملازمون کو زنبیل سے نکالا اور فتیلہ رفع بیہوشی دے کر سب کو ہوشیار کیا اب جو سب کی آنکھ کھلی دیکھا یا تو
ہم مکان مین تھے یا خیمہ مین ہین نگاہ اُٹھا کر جو دیکھا کہ تین آدمی اُس خیمہ مین ہین ایک **آفاق شاہ**
ہمارا بادشاہ دوسرے ملکہ اور تیسرا آدمی نہین معلوم کون ہی اُن سب نے ایک مرتبہ آنکھین بند کر لین اور یہ
خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ تم کو کھا گیا اُسکی روح نے تم کو قتل کیا افسوس مفت مین جان گئی یہ وہ مقام ہی
کہ جہان آدمی مر کر پہونچتا ہی یہ خیال کر کے ہر ایک نے اپنی آنکھین بند کر لین یہ جو تماشہ دیکھا **خواجہ** نے **آفاق** سے
کہا کہ تم نے انکی حرکت دیکھی اور سمجھے یہ لوگ اپنے دل مین خیال کر رہے ہین کہ ہم مر گئے ہین ہم کو بادشاہ کی روح جا کر
لے آئی ہی اس سبب سے انھون نے آنکھین بند کر لی ہین یہ جو **خواجہ** نے کہا **آفاق** و ملکہ قہقہہ لگا کر ہنسے **خواجہ**
نے اُن سے کہا کہ تم لوگ مرے نہین ہو نہ تمہارا بادشاہ مرا ہی بلکہ تم سب زندہ ہو یہ خیمہ ہی تمہارا بادشاہ شریک لشکر اسلام
ہوا ہی اُسنے تم کو اُس مکان سے مجھے بھیجکر طلب کر لیا ہی مین عیار ہون لشکر اسلام کا میرا نام **خواجہ** ہی مین تم سب
کو بیہوش کر کے لایا ہون ہوشیار رہو اپنے بادشاہ سے ملو یہ جو خواجہ نے کہا اب اُنکے حواس درست ہوے
اور خیال جو کیا تو اپنے کو زندہ پایا سب ایکمرتبہ اُٹھے بادشاہ کو سلام کیا عذر کیا بہت خوش ہوے **آفاق** نے
ہر ایک کے ساتھ بشفقت کلام کیا انکو اطمینان ہوا **خواجہ** نے **سیوتی** کو بھی زنبیل سے نکالا ہوشیار کیا اُسکو بھی
آفاق و ملکہ سے ملایا سب ملازم خوش ہوے **خواجہ** نے کہا کہ اب مین اپنے خیمہ کو جاتا ہون **آفاق** نے
جواب دیا کہ آپکو میرے سبب سے بڑی زحمت ہوئی **خواجہ** نے جواب دیا کہ انسان کا کام انسان سے نکلتا ہی
مجھکو کوئی زحمت نہین ہوئی بلکہ راحت ہوئی یہ کہکر **خواجہ آفاق** سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آکر سو رہے یہان
آفاق ملازمون سے جو کہ معزز تھے باتین کرنے لگا اس خیال سے کہ لشکر بھی آتا ہوگا سب **خواجہ** کی عیاری بیان
کی **سیوتی** نے کہا کہ مین زینہ تک اُس پیرزال کے ساتھ آئی کہ ایک مرتبہ میرے منھ پر کوئی چیز پڑی کہ مجھکو چھینک
آئی پھر مجھکو خبر نہین رہی اور کیا ہوا اب جو آنکھ کھلی تو مین نے آپ کو دیکھا اور ملکہ کو بھی آپ کے پاس بیٹھے دیکھا اور
سب ملازمونکو حیران تھی کہ یہ کیا ماجرا ہی اب معلوم ہوا کہ وہ پیرزال **خواجہ** تھے اُنھون نے مجھکو بیہوش کر کے میری
صورت بن کر ملکہ کو بیہوش کیا اور ملکہ کی صورت بن کر عیاری کی بڑے غضب کے عیار ہین ان سے خدا پناہ مین
رکھے **آفاق** نے کہا کہ ای **سیوتی** و دیگر ملازمین مین بسبب مردی رفاقت کو ترک کر کے شریک لشکر اسلام
ہوا اچھا کیا یا برا کیا اُن سب نے عرض کیا کہ آپ نے خوب کیا اُس ظالم کی رفاقت ترک کی ہم بہت خوش
ہوے یہان تو آپ کی قدر ہوگی کیونکہ یہ لوگ بہت قدردان معلوم ہوتے ہین **آفاق** نے کہا ضرور یہ لوگ صاحب
قدر ہین یہان سپاہی کی بہت قدر و توقیر ہی یہ لوگ بہت قدر کرتے ہین **آفاق** اُن لوگون سے یہ تقریر و گفتگو
کر رہا ہی اُدھر لشکر **آفاق** جو تیار ہو کر چلا تھا راہ طی کر کے جب قریب لشکر کفار پہونچا یہ لوگ بلا خوف و خطر اپنے
اپنے خیمون مین سو رہے تھے کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا اس امر سے اطمینان تھا کہ لشکر اسلام شبخون نہین مارتا ہی
نہ طلایہ تھا نہ کچھ تھا سب سپاہی سو رہے تھے سب خواب مرگ مین مبتلا تھے کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا
کیونکہ ایک رات کے جاگے ہوے تھے انتظام قتل **آفاق** مین رات بسر کی تھی انھون نے جو لشکر مین سناٹا
پایا یا لا خالی دیکھا خوب موقع پا کر ایک مرتبہ سپہ سالار نے اہل لشکر سے کہا کہ این کفاران را بزنید پس سب
اہل لشکر تیغ و نارنج و بانس کی کھرابی لے کر اُن بدمعاشون پر گرے کہ انکا تماشہ بیکار دین خیمون مین آگ
لگا دی قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر مین سہرت آگ لگا دی تھوڑے عرصہ مین لشکر کا ستہرا دکر دیا ہزارون کفار
داخل جہنم ہوے یہ جو طلاطم ہوا لشکر کفار کی بھی آنکھ کھلی سب گھبرا گئے کہ یہ کیا آفت آئی کون شبخون آکر گرا سب کے
حواس باختہ ہوگئے دریائے لشکر مین تلاطم پڑ گیا سب پیک اجل کے لقمہ ہونے لگے طوفان مرگ نے طغیانی کی

یہ جو تلاطم ہوا اہل لشکر اُٹھے مگر بدحواس پاجامہ کو کوٹ خیال کرکے ہاتھوں میں پہننے لگے کوٹ کو پاؤں میں کوئی
رنڈی کی چوٹی پکڑ کے نہیالی کو ڈا کھینچنے لگا وہ چلانے لگی ہر ایک مقام پر تلاطم ہے چاکرون کا یہ حال ہے کہ بچھی کو گھوڑے
کے منہ میں دیے دیتے ہیں اور لگام بجائے دمچی کے لگاتے ہیں یہ بدحواسی ہے کہ اپنی لشکر کو قتل ہو رہا ہے لشکر آفاق کے
لوگ قتل کرتے پھرتے ہیں تلاطم جو ہوا تو سرداروں کو خبر ہوئی وہ بھی مسلح و مکمل ہو کر نکلے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی
شبخون گرا ہے پس ملکہ زعفران نیلہ پوش و ملکہ چندر تن و ماہ تن و گرداب و حباب و سیلاب
و امواج سب خواب مرگ میں مبتلا تھے شب خون کی خبر سنکے بیدار ہوئے خیموں سے باہر نکلے دیکھا کہ سحر
کے ہتھیار زنج نارنج گولہ فولاد برابر چل رہے ہیں میکان و سوزن کا مینہ برس رہا ہے ہر طرف دریائے
سحر موج زن ہے ساحر جوم مرکے گرے ہیں اُنکے مرنے کی علامت بلند ہے ہر طرف تاریکی ہے لشکر میں روشنی
بھی کم ہے خون کا دریا رواں ہے ان بادشاہوں نے نکل کر جو یہ تلاطم دیکھا سحر کیا کہ کچھ روشنی ہوئی ہر طرف
مشعل سحر روشن کی یہ جو غل لشکر اسلام میں پہونچا سب بیدار ہوگئے معلوم ہوا کہ لشکر کفار کی طرف سے
شور و غل کی صدا آتی ہے خیال کیا کہ صبح کو معلوم ہو جائے گا اسد ثانی کو تو معلوم تھا وہ تو باخبر تھے وہ نیچے
طلایہ کو لے کر اُس طرف آ کھڑے ہوئے کہ جدھر لشکر کفار تھا آفاق نے جو صدا غل کی سُنی وہ خیمہ سے
اپنے چند ملازموں کو لیکر نکلا اور لشکر کو طے کرکے کنارے لشکر کے آ کر کھڑا ہوا اسد نے کہا کہ کون ہے اسنے
کہا کہ میں ہوں آفاق یہ شور و غل سُنکے آیا ہوں کہ کیا ہے اسد نے کہ اچھا تماشہ دیکھو اب جو آفاق نے
دیکھا تو لشکر کفار میں آگ لگی ہوئی ہے حریف نے مار تلاطم ڈال دیا ہے پھر غل مچا رہے ہیں صدائیں آ رہی
ہیں کہ کشتی مرا نام من فلان بود سو دو سو کے مرنے کی صدا آتی ہے لشکر آفاق بس تیرے دھر رہا ہے کہ ایک بھی
لشکر کا آدمی نہ قتل ہوا نہ زخمی سوائے کفار کے قتل ہونے کے اب تو یہ نوبت ہے کہ کفار جو خیمہ سے باہر
نکلتے ہیں اپنے لشکر کے لوگوں کو حریف خیال کرکے مقابلہ کرنے لگتے ہیں باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے
بھائی بھائی سے لڑ رہا ہے کوئی کسی کو نہیں پہچانتا ہے رات کا جو وقت ہے تو ایک کی خبر ایک کو نہیں ہے اب
جو سردار نکلے ہیں اُنھوں نے سحر کرکے روشنی کی ہے اور یہ بھی ہوا ہے کہ اب کوئی پہر بھر رات باقی ہے لوگ
باہم کے مقابلہ سے باز آ رہے ہیں یہ عالم ہے جب لشکر آفاق دیکھتا ہے کہ کفار سنبھل کر لڑنے لگے ایک
ایسا حملہ کیا کہ اس طرف سے اُس طرف کو نکل کر چلے گئے یہ تو نکل گئے وہاں پھر باہم سحر چلنے لگے باپ نے
بیٹے کو قتل کیا بیٹے نے باپ کو بھائی نے بھائی کو اسی جنگ و جدل میں آثار سحر نمایاں ہونے لگے لشکر آفاق
نے جو دیکھا کہ صبح ہونے لگی ایک قریبہ سب نے خیال کیا کہا کہ اگر سحر ہو گئی اور تمام لشکر کفار خبردار
ہو گیا تو نکلنا مشکل ہوگا مقابلہ ہونے لگے گا اور یہاں یہ منظور نہیں ہے پس یہاں سے نکل چلنا بہتر ہے دوسرے
یہ امر کہ لشکر کے سردار بھی نکلے ہیں روشنی بھی ہونے لگی ٹھہرنا کیا ضرور ہے یہ خیال کرکے اور ایک حملہ کرکے
سب نے اپنے رخ طرف لشکر اسلام کے کر دیے یہاں کفار باہم لڑنے لگے اِدھر وہ بلا خوف و خطر صحیح سلامت
بے ملامت نہ کوئی زخمی ہوا نہ کوئی قتل ہوا نکل گئے یہ لوگ جو کفار کو قتل کرکے چلے تو اُسی وقت اُس
تیزی سے چلے کہ ایک آن واحد میں لشکر اسلام کی سرحد پر جا کر پہونچے وہاں جا کر دم لیا اپنے
حواس درست کیے اور یہ بھی خیال کیا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہوں وہ بھی آجائیں یہاں تک کہ کل لشکر
آگیا یہ لوگ بھی قریب چار لاکھ کے تھے اب بخوبی روشنی دن کی ہو چلی آفتاب گو ابھی نہیں نکلا ہے یہ لوگ
جب آسودہ ہو لیے تو چلے جب قریب لشکر پہونچے اسد ثانی نے صدا دی کہ کون ادھر آتا ہے کیونکہ
کثرت کے ساتھ اور اتنی وسعت میں لشکر اسلام ہے یہاں غیر کا کیا کام ہے یہ صدا سنکے سپہ سالار لشکر

آفاق نے بڑھکر عرض کیا کہ ہم سب تازہ غلام ہین ہمارا آقا اس لشکر مین مقیم ہوا ہے ہم اُسکی خدمت مین
جاتے ہین اسد ثانی نے کہا کہ تمھارے آقا کا کیا نام ہے اُس نے عرض کیا کہ آفاق اسد ثانی نے
کہا کہ جب صبح ہو تو آنا یہ وقت آنے کا نہین ہے کیونکہ تمھارے ساتھ مجمع بہت ہے اُسنے عرض کیا کہ
ہم لشکر کفار پر شبخون مارے ہوئے آتے ہین ہمارے عقب مین لشکر کفار نہ چلا آئے تو مقابلہ ہونے لگے
ہمارے آقا نے ایک پیادے کو لشکر اسلام سے بھیجکر ہم کو طلب کیا ہے ہم کسی فقرے اور دھوکے
سے نہین آتے ہین ہم سب غلام ہین یہ جو اسد نے سُنا انکو تو قبل سے معلوم تھا کہا کہ دیکھو اور کوئی مکر
نہ کرنا ورنہ سزا سخت پاؤگے آفاق نے جو اپنے سپہ سالار کی صدا سُنی پایا تو لشکر کفار کی طرف دیکھ
رہا تھا یا اُسی مقام پر سے وہان آیا جہان اسد کھڑے ہوئے تھے آکر عرض کیا کہ یہ آپکے غلام کا لشکر
ہے چونکہ آفاق اسد کو دیکھ چکا ہے اور معلوم ہو چکا تھا کہ یہ بھی بادشاہ اسلام و صاحبقران کے
عزیز ہین تو اُس نے اسد سے اس طور سے کلام کیا کہ جیسے کوئی ادنا خادم یا غلام اپنے آقا سے کلام کرتا ہے
اسد نے یہ سُنکے آفاق سے کہا کہ اگر کوئی فساد ہوگا تو تم کو جواب دینا پڑے گا آفاق نے کہا کہ اگر
فساد ہو تو مین موجود ہون مجکو سزا دیجئے اسد نے کہا اچھا یہ کہکر کہا کہ جو کوئی آتا ہے آئے اب تو آگے آگے
سپہ سالار و آفاق اُسکے عقب مین اور لشکر کے افسر و سردار اُنکے عقب مین لشکر جیسے ہی سپہ سالار و
سردارون نے آفاق کو دیکھا دوڑ کر قدمون پر گرے آفاق نے کہا کہ پہلے اُنکے قدم پر گرو کہ جن کے
قدمون کی بدولت یہ دن نصیب ہوا آفاق نے پہلے اپنے سپہ سالار کو اسد کے قدمون پر گرایا پھر
ہر سردار کو اُسکے بعد آپ ملا یہان تک کہ لشکر کی آمد ہوئی سب لشکر آگیا لشکر کے آنے مین صبح ہو گئی
جب لشکر آچکا اُسکے بعد تا بارگاہ و خیمون کا آیا اسد نے آکر ایک مقام دیکھکر آفاق کے لشکر کو
قیام کرنے کا حکم دیا خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے یہ لشکر بھی اُسی مقام پر اترا جہان پر لشکر مریخ دل لشکر
کو کیسہ اُترا ہوا تھا آفاق کی بارگاہ برپا ہوئی وہ خیمہ بھی جسمین آفاق تھا اُسی مقام پر لاکر برپا
کیا گیا بارگاہ آفاق برپا ہو چکی تھی آفاق مع اپنی زوجہ و سپہ سالار اور سردارون کے آکر بارگاہ مین
بیٹھا خیال کیا کہ وقت دربار کا آئے تو سب کو لے کر دربار مین جاؤن خواجہ جو اپنے خیمہ مین بیدار
ہوئے فراغت کر کے خیمہ کے باہر نکلے معلوم ہوا کہ لشکر آفاق آگیا وہ سامنے بارگاہ آفاق کی ایستادہ
ہے خواجہ آفاق کی بارگاہ مین آئے آفاق لب فرش تک لینے کو آیا بڑی عزت سے بٹھایا سب
سردارون سے خواجہ کی تعریف کی خواجہ کے قدم پر سب کو گرایا بعد اسکے خواجہ کے ہمراہ سب کو لیکر
طرف دربار کے چلا یہان لشکر اُترنے لگا یہ تو طرف دربار کے جاتے ہین وہان لشکر کفار مین جنگ ہو رہی
کہ نور سحر نے اپنا جلوہ دکھایا آفتاب نے اپنے رخ پر سے نقاب شب کو دور کیا روشنی ہوئی ادھر مغرور
سردارون نے خیمون سے نکل کر جو سحر کیا تھا تو تاریکی ساحرون کے مرنے کی جو طلسمی تھی وہ برطرف ہو چکی تھی
اب سب نے اپنے اور بیگانون کو پہچانا باہم کی لڑائی موقوف ہوئی جدھر جدھر سردار گئے اُدھر اُدھر
روشنی بھی ہوئی اور دن بھی نکل آیا معلوم ہوا کہ حریف حملہ کر کے نکل گیا ہم باہم لڑ رہے ہین
لشکر مین امن ہوا سب حیران و پشیمان ہو کر اپنی طرف چلے کہ افسوس ہم نے خود اپنے لشکر کو
تباہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے لشکر کے لوگون کو قتل کیا حریف تو باہم جنگ کرا کے نکل گیا ہر طرف امن ہوا
سب اپنے اپنے مقام پر گئے گرداب و حباب وغیرہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے
حباب نے حکم دیا کہ یہ خبر لاؤ کہ کس نے شبخون مارا یہ لوگ کون تھے کہ تمام لشکر تباہ ہوگا اور دیکھو

تو کوئی لاش حریف کی بھی ہے یہ جو حکم دیا چند سردار لشکر مین آ گئے تلاش کیا تو سوائے اپنے لشکر کے
جوانون کے حریف کے لشکر کی ایک لاش بھی نہ دیکھی شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار سپاہ اس شبخون مین
کام مین آئی سردارون نے آکر عرض کیا کہ کوئی حریف کی لاش نہین ہے سوائے اسی لشکر کی لاشون کے
شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار اہل لشکر قتل ہوئے **حباب** نے کہا کہ یہ امر عجیب ہے کہ شبخون ہو
اور حریف کے لشکر کی ایک لاش نہ ہو سوائے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو برائے خبر لشکر اہل اسلام
مین روانہ کرو شاید وہان سے کچھ حال معلوم ہو اسی وقت چند ہرکارے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے
ہرکارے اودھر گئے ادھر لوگون نے آکر بارگاہ مین **گرداب** وغیرہ سے فریاد کی کہ ہمارا باپ مارا گیا کوئی
کہنے لگا ہمارا بھائی قتل ہوا کوئی فریاد کرتا تھا میرا فرزند نوجوان مفت مارا گیا کوئی کہنے لگی کہ مین بیوہ
ہو گئی میرا شوہر کام آیا **گرداب** نے سب کو تسکین دی کچھ وظیفہ وغیرہ مقرر کیا کچھ لوگون نے آکر
عرض کیا کہ قریب ایک لاکھ کے اہل لشکر زخمی ہوئے ہین اُن مین کچھ تو ایسے ہین کہ وہ جان بلب ہین بادشاہون
نے حکم دیا کہ اُنکا علاج کیا جائے اُنکے اچھے ہونے کی کوشش کی جائے اُنھون نے عرض کیا کہ کوشش
تو ضرور کی جائے گی مگر یہ بہت بڑی زک اُٹھائی غفلت مین زک پائی کیا تدبیر کیجائے اس شبخون کے
کرنے سے لشکر مین اس قدر قوت باقی نہ رہی کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کیا جائے بادشاہون نے
جواب دیا کہ خیر ابھی تو مقابلہ موقوف ہے جب سے ہم آئے ہین ایک مقابلہ بھی نہین ہوا ہم کو آئے
ہوئے کتنے دن ہوئے ہین آج تک کوئی مقابلہ کو نہین آیا اب خوب مقابلہ کرینگے جب ہمارا لشکر اچھا
ہو جائے گا **گرداب وحباب** نے جواب دیا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہے وہان
لشکر اسلام کی بارگاہ مین سب سردار حاضر ہین بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہین **آفاق** مع اپنے سردارون کے
پہونچا سب کو بادشاہ اور **صاحبقران** کے قدمون پر گرایا بادشاہ و**صاحبقران** نے علی قدر مراتب
اُنکو جگہ دی جو مقام **آفاق** اور اُسکی زوجہ کے لیے مقرر ہوا تھا وہان وہ بیٹھے **خواجہ** اپنے مقام پر اور
سب عیار اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے دربار خوب آراستہ ہوا **اسد ثانی** بھی آکر اپنے دنگل پر متمکن ہوئے
کہ بادشاہ نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ رات کو لشکر کفار مین بہت شور وغل ہوا تھا صبح تک رہا
ایسا شور وغل تھا کہ جسکی کچھ حد نہین ہزارون ساحرون کے مرنے کی صدا بلند تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جنگ
مغلوبہ ہو رہی ہے کیا کوئی لشکر پر شبخون پڑا تھا سردارون نے عرض کیا کہ جی ہان ہم نے بھی صدائے شور وغل
سُنی تھی مگر معلوم نہین کیا تھا **اسد ثانی** نے کہا جی ہان کفار کے لشکر پر شبخون پڑا تھا یہ جو **آفاق** شاہ
ہین انکے لشکر نے شبخون مارا تھا یہ اُسکا شور وغل تھا انکا لشکر شبخون مار کر انکے پاس آیا ہے یہ سبب تھا
جو شور وغل بلند ہوا تھا **صاحبقران** نے یہ سنکے **آفاق** کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کا لشکر شبخون
مار کر آیا **آفاق** نے عرض کیا کہ جی ہان یہ آپکے غلام جلے ہوئے تھے اپنے دل کی حسرت نکال لی انکا تو
قصد اُسی وقت تھا کہ جب مین برائے قتل لایا گیا تھا مین نے اُنکو قسم کے ذریعے سے منع کیا یہ سب لوگ
میرے حکم کے ایسے پابند ہین کہ میرے کہنے کو نہ ٹالا جو مین نے کہا وہ قبول کیا مین ان سے بہت خوش ہوا
صاحبقران نے فرمایا کہ جو لایق ہوتے ہین وہ اپنے مالک کے حکم کو اسی طور سے مانتے ہین جیسے تم ہو
کہ تم نے اپنی آبرو بھی دی جان پر بھی بنائی مگر **سمندر** سے مقابلہ نہ کیا ویسے ہی تمھارے غلام بھی ہین یہان تو یہ
گفتگو ہو رہی تھی وہ ہرکارے بھی جو کہ برائے خبر آئے تھے دربار مین موجود تھے یہ خبر معلوم کر کے کہ لشکر
آفاق نے یہ شبخون مارا ہے بارگاہ سے نکل کر اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہو کر عرض کیا کہ یہ شبخون

لشکر آفاق نے آپ کے لشکر پر مارا تھا یہ اُنکی کارروائی تھی وہ سب بادشاہ یہ خبر سُنکے خاموش ہوئے
ہر کارون نے عرض کیا کہ یہ امر عجیب ہی کہ آفاق ہم سب کے سامنے مع زوجہ کے جلایا گیا اور پھر زندہ و
سلامت لشکر اسلام مین بڑی عزت و آبرو سے موجود ہی اُسکے سردار بھی ہین ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ خواجہ عیاری کرکے آفاق شاہ کو مع اُسکی زوجہ کے بچا لے گئے ہر کارون نے جو عیاری دریافت
کی تھی سب بیان کی اور کہا کہ یہ عیاری کی اسوقت یہان سے سب کو لے گئے آفاق نے لشکر اسلام کی شرکت کی
اپنے لشکر کو طلب کیا خواجہ نے جا کر کل لشکر اور اُس کے سردارون کو آگاہ کیا اُسکے بعد شہر مین جا کر
سب مال و اسباب لے آئے اور ملازمون کو آفاق کے یہ واقعہ ہوا خواجہ نے کل بادشاہ اور سب
سردارون کو قتل کیا ہوتا وہ تو اُن سب کے سر اُنکو اُٹھا لے گئے عیارون نے برہمنون کی صورت بن کر بجائے
مال کے بیہوشی جلائی تھی اُسکی دھونی سے سب بیہوش ہوئے تھے بڑے غضب کے عیار ہین ان سب کے
یہ تقریر سُنکے ہوش جاتے رہے اپنے اپنے دل مین کہا کہ خداوند تصویر ان عیارون سے بچائین تو جان بچے
ورنہ محال ہی گرداب نے جباب وغیرہ سے کہا کہ میری راے ہی کہ ایک نامہ لکھکر چند دن کی مہلت طلب
کرلین سب نے کہا کہ کیا ہرج ہی بس اُسی وقت دبیر سے ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرا کے روانہ
کیا چونکہ لشکر آفاق نے ہمارے لشکر پر شبخون مارا ہی ہم اس حال سے آگاہ نہ تھے بہت سے لوگ
ہمارے لشکر کے قتل ہوے اور بہت سے مجروح پڑے ہین لہذا ہم اُنکے اچھے ہونے تک مقابلہ نہین
کرسکتے ہین ہم کو مہلت دی جائے جب وہ صحت پا لینگے تو ہم مقابلہ کرینگے یہ نامہ جب تحریر ہوچکا ایک
ساحر کو دے کر روانہ کیا وہ ساحر نامہ لے کر پہونچا داخل دربار ہوا بادشاہ کو نامہ دیا اور زبانی بھی یہ
پیام دیا اُسکو کرسی جو بیٹھنے کو ملی وہ سلام کرکے بیٹھا دربار کو خوب سردارون سے آراستہ پایا ساحر نے
کو بھی دیکھا کہ وہ حاضر دربار ہین مگر سب کی عزت و آبرو ہی ہر ایک بہت خوش و خرم ہی خصوصاً آفاق کی
بڑی عزت ہی دبیر نے نامہ پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ جواب اسکی پشت پر تحریر کرو کہ ہم نے تم کو
مہلت دی جب تمہارے لشکر کے لوگ اچھے ہولین اُسوقت مقابلہ کرنا یہ جواب تحریر کر کے اُس نامہ بر
کو دیا وہ جواب نامہ لے کر بادشاہ و صاحبقران کو سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اپنے لشکر کی راہ لی داخل لشکر
ہوکر بارگاہ مین آیا جواب نامہ دیا بارگاہ و دربار کی بہت تعریف کی جب اُن بادشاہون کو معلوم ہوا کہ
مہلت ملی بہت خوش ہوے اہل لشکر کے علاج کا حکم دیا علاج ہونے لگا ان سب کو تو اس بندوبست
مین اور لشکر اسلام کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ لشکر کفار کے لوگ اچھے ہولین تو مقابلہ ہو اب پھر حال
شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہی

اب تتمہ حال سمندر شاہ اور اُسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ کو اُسکے سحر کا پتلا لیگیا تھا اور ہوشیار کرکے سب حال سے آگاہ کیا تھا اور اسیطرح
سے سب سردارون کو ہر ایک کا سحر اُٹھا لے گیا تھا اور ہوشیار کرکے آگاہ کیا تھا اس دن سمندر شاہ
نے دربار نہ کیا وہ جو سردار اور اہل شہر اُسی مقام پر رہ گئے تھے تحریر ہوچکا ہی کہ اہل شہر تو صحرا و کوہ مین
پنہان ہوگئے تھے کہ بوقت شب اپنے اپنے مکان کو جائینگے وہ تو رات کو آئے تھے اور سردار اُسی وقت
اپنے سحر کے ذریعے سے اپنے اپنے مکان پر آکے لباس دوسرا پہنا ہر ایک کو تعجب ہوا کہ یہ کیا امر تھا خیال کیا
کہ جب کل دربار مین جائینگے تو بادشاہ سے معلوم ہوگا کہ نہ معلوم بادشاہ پر کیا گذری یہ کیا واقعہ ہوا تھا

اب وہ رات گذری سمندر نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے مگر جو دربار مین آتا ہی شرمندہ آتا ہی ادنی سے
اعلے تک دربار مین آکر سر جھکا کر بیٹھ جاتا ہی جب سب سردار آچکے اسوقت سمندر نے حکم دیا کہ کوتوال شہر کو
طلب کرو کوتوال حاضر ہوا حکم دیا کہ تم سپاہی لے کر آفاق کے مکان پر جاؤ اور اُسکے ملازمون کو گرفتار کرو جو کچھ
مال و اسباب ہو وہ ضبط کر لو اُسکے مکان پر سرکاری پہرہ مقرر کر دو یہ حکم سُنتے کوتوال اُسی وقت دربار سے باہر
آیا کوتوال کے سپاہی ہمراہ ہوے کوتوال ہمراہ لے کر آفاق کے مکان کی طرف چلا جب یہان پہونچا دیکھا کہ
مکان کا دروازہ کھُلا ہوا ہی یہ لوگ درانہ اندر چلے گئے اندر جو گئے کسی کو نہ دیکھا تمام مکان کو خالی پایا نہ کچھ اسباب
پایا یہ لوگ حیران ہوے کوتوال پہرہ مقرر کر کے طرف دربار کے گیا داخل دربار ہو کر جو واقعہ پیش آیا تھا عرض کیا
سمندر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ کل ہی آکر سب مال و اسباب لے کر چلے گئے خیر جو مال و اسباب
آفاقیہ مین ہی ضبط کر لیا جائے گا مین کسی کو وہان کا حاکم کر کے روانہ کرتا ہون عشاق نے کہا کہ کل کا
واقعہ سمجھ مین نہین آیا کہ ہم کیونکر اپنے مکان پر آگئے یہان آکر ہمکو معلوم ہوا کہ ہم اپنے مکان پر ہین مگر عجب حالت
سے تھے کہ سوائے زیر جامہ کے کوئی چیز تن پر نہ تھی سمندر نے جواب دیا کہ گو میری یہ حالت نہ تھی مگر مین بھی خود بخود
جو ہوشیار ہوا اپنے کو اپنی خوابگاہ مین پایا میرے سحر کا پتلہ کھڑا ہوا تھا اُسنے بیان کیا کہ مین آپکو لے آیا
ہون بڑا غضب ہوا تھا کہ آپکو خواجہ تالف لشکر اسلام کا عیار قتل کیے ڈالتا تھا یہ کہکر وہ پتلا غائب ہو گیا
اور اُس پتلے نے اس قدر کہا کہ آفاق کو خواجہ عیاری کر کے لے گئے مگر حال مفصل نہ معلوم ہوا کہ کیا واقعہ گذرا
یہ سنکے عشاق اور شملاق نے جو کہ معزز سردار تھے اور انکا سحر انکو لے آیا تھا بیان کیا کہ ہم کو بھی ہمارا سحر لے آیا تھا اور
یہی تقریر بیان کی تھی وہ جو سردار وہان رہ گئے تھے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو ہوشیار ہوے اپنے کو خیمہ مین
دیکھا آپ لوگون مین سے کسی کو وہان نہ پایا حیران ہوے اپنی حالت خراب پائی اُسی وقت ہوے اپنے
کو پوشیدہ کر کے اپنے مکان پر آگئے اپنا یہان آکر سامان کیا یہ واقعہ ہوا کہ عیاری ہوئی تھی مگر یہ ثابت نہوا
کہ ہم سب کے سب کیونکر بیہوش ہوے کیونکہ نہ ہم نے کچھ کھایا نہ پیا نہ کوئی چیز سونگھی سمندر نے کہا کہ یہ بھی حال
معلوم ہو جائے گا کسی کو روانہ کر کے لشکر گرداب و لشکر اسلام کی خبر منگانا ضرور ہی کہ یہ جو سحر نے خبر دی تھی کہ
آفاق کو خواجہ عیاری کر کے لے گئے درست ہی یا غلط کیونکہ ایسا نہین ہو سکتا ہی جو آگ مین جلایا جائے پھر وہ
زندہ ہو یہ کسی مین ایسی جرأت نہین ہی کہ آگ مین جا کر عیاری کرے سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے جو سمندر نے براے خبر لشکر گرداب مین مقرر کیے تھے حاضر ہوے دعا دیکر عرض کیا
کہ بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم ایک خبر تازہ لائے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے لشکر پر شبخون پڑنا
اہل لشکر کا قتل ہونا سب سردارون کا خبردار ہو کر بیدار ہونا صبح تک مقابلہ ہونا حریف کا نکل جانا یہ معلوم ہونا کہ
سب اسی لشکر کے لوگ قتل ہوے حریف کی ایک لاش تک نہین ہی اور قریب ایک لاکھ کے مجروح ہوے
ہین ہرکارون کا لشکر اسلام مین بحکم افسران جانا اور خبر لانا کہ لشکر آفاق نے شبخون مارا ہی اور آفاق بھی
لشکر اسلام مین موجود ہی مع اپنی زوجہ کے اُن ہرکارون کا جو عیاری خواجہ نے کی تھی وہ بیان کرنا اور سب عیارونکی
عیاری اور یہ بیان کرنا کہ سب لوگ جو بیہوش ہوے تھے یہ سبب تھا کہ عیارون نے بہوتی جلا کر اُس کے
دھوئین سے بیہوش کیا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ یہ بھی ہرکارون نے کہا کہ سب لشکر اور ملازم آفاق کے پاس پہونچ گئے اور اُنکا
کل مال و اسباب بھی آفاق کے پاس پہونچ گیا ہم یہ خبر لے کر لشکر سے روانہ ہوے اور آپ کی طرف تھے جو لشکر
گیا تھا اُسنے بادشاہ اسلام سے مہلت طلب کی تھی اُنھون نے مہلت دی ابھی جنگ و پیکار موقوف ہی بڑی
عزت آفاق کی کی گئی ہر ایک سردار نے دعوت کی ہی بڑی خوشیان ہو رہی ہین یہ جو سمندر نے سُنا اُسکو

تعجب ہوا اور کہا کہ خواجہ نے بڑی عیاری کی یہ لوگ بڑے غضب کے تھے کسی نے ایسی عیاری نہ کی ہوگی آج
تک کسی نے ایسی عیاری نہ کی ہوگی یہ عیار لڑکے ہین مگر مجکو یقین نہین آتا ہی یہ کہکر رقعہ جمشید ہی اُٹھا کر دیکھا اُسمین
بھی وہی حال تحریر پایا جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا اب سمندر شاہ کو یقین ہوا سمندر نے سب اہل دربار
سے کہا کہ ہرکارے درست کہتے ہین یہی حال رقعہ جمشید ہی سے بھی ظاہر ہوتا ہی خداوند تصویر ان عیارون سے بچائے
سب اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا سمندر نے کہا کہ مجکو آفاق کے زندہ رہنے کا بڑا صدمہ ہوا اگر مین یہ جانتا
تو اُسکو اندر شہر کے قتل کرتا یا جس وقت اسیر کیا تھا اُسی وقت قتل کا حکم دیتا اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بڑی
نادانی کی وہ مثل ہوئی مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد اُسوقت عقل نے کچھ کی خیر میرے ہاتھ سے
یہ لوگ جا نہینگے کہان جس دن مین نے قصد کیا سب کو گرفتار کر لیا آفاق اسیر کیا کر لینگے اور جو رخ جو کہ بڑے
ساحر ہین اور طلسم فیروزہ کے مالک ہین وہ کیا بنا لینگے اور بی کو کبہ میرا کیا کر سکتی ہین اور یہ عیار میرے
اوپر کیا عیاری کر سکتے ہین جب تک مجکو غصہ نہین آتا ہی اُس وقت تک یہ لوگ جو چاہین وہ کر لین مین
نہین بولتا ہون جب غصہ آگیا پھر مین ایک کی بھی نہ سنونگا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی سمندر یہ کہکر
خاموش ہو رہا تھوڑے عرصہ کے بعد اخلاق نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک نامہ ملک شمال سے آیا ہی
اُسمین تحریر ہی کہ شمال شاہ نے بہیر ترغیب کیا ہی ہماری کمک ضرور ہی اگر حکم ہو تو مین اُنکی کمک کو جاؤن سمندر نے
کہا کہ جنھون نے کمک کو طلب کیا ہی وہ کون لوگ ہین اخلاق نے عرض کیا کہ وہ لوگ آپکے باجگذار ہین
اُس ملک کے بادشاہ کا نام املاک شاہ ہی وہ آپ کو ہمیشہ خراج بھیجا کیا کبھی آپ سے سرتابی نہین کی سمندر نے
یہ سنکے حکم دیا کہ کیا مضائقہ ہی تم جاؤ اُنکی کمک کرو اخلاق نے اپنے دل مین کہا کہ خوب جان بچی میری تو
خواہش تھی کہ مین کسی طور سے یہان سے چلا جاؤن یہ تدبیر خوب ہاتھ آئی خوب نجات ملی اسی فکر مین اُس دن
سے تھا جس دن سے اُسکے بھائی کے ساتھ یہ حرکت کی گئی تھی اور اشفاق بھی اسی فکر مین ہی مگر اُسکو
کوئی صورت مفر کی نہ نظر آئی اشفاق نے اپنے دل مین کہا کہ اخلاق نے خوب اپنی جان بچائی جو جو
سردار سمندر کے اس ظلم سے خوف زدہ ہوے ہین اور جو صاحب غیرت ہین اپنی آبرو بچانے کی فکر
مین ہین یہی فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ ہم کو بادشاہ کے دربار سے نجات ملے بلکہ ہمکو ملازمت منظور
نہین ہی اس خوف سے یہ بھی نہین منظور کرتے ہین کہ استعفا دین کیونکہ یہ خیال ہی کہ ہم نے استعفا دیا دشمن نے
یہ لگا دیا کہ یہ سب شریک لشکر اسلام ہین اسی سبب سے تو استعفا دیتے ہین تو جو حال آفاق کا ہوا اُس
سے بدتر حال ہمارا کیا جائیگا وہ لوگ سب اسی فکر مین ہین اپنا بندوبست خفیہ طور سے کر رہے ہین راوی نے
بیان کیا ہی کہ سمندر اخلاق کو جب یہ حکم دے چکا اُسکے بعد ہرکارون سے کہا کہ تم لشکر مین جاؤ جو حال
گذرے ہم کو خبر دینا ہرکارے اُدھر روانہ ہوے اخلاق سے کہا کہ تم بہت جلد اس مہم کو سر کرکے آنا کیونکہ
یہان بھی تم کو معلوم ہی کہ اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی اخلاق نے عرض کیا کہ غلام بہت جلد حاضر ہوگا
بس سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف روانہ ہوے اشفاق نے اخلاق سے
کہا کہ تم نے تو خوب صورت اپنے بچاؤ کی نکالی اخلاق نے کہا کہ بھائی کیا کرون مجکو دربار مین ٹھہرنا ایک
منٹ برابر ایک سال کے ہوتا تھا ہر وقت یہ خوف تھا کہ اب سمندر نے میرے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ
تو بے قصور قتل کرتا ہی کوئی بھی تصور بھائی صاحب کا تھا جو اُنکے قتل کا حکم دیا اُنکے تو دوست خواجہ تھے
وہ رہا کر لے گئے میرا کون دوست ہی جو رہا کرے گا مین نے یہ خیال کیا کہ یہان سے ٹل جاؤ ایسے روبرو
تو رہو شاید کوئی بات ہو جاے جو کہ باعث قتل ہو اشفاق نے کہا کہ بھائی مین بھی اسی فکر مین ہون

وہ ایک دن مین مین بھی دربار مین جانا موقوف کرتا ہون اور نوکری سے ہاتھ اُٹھاتا ہون یا کسی طرف فکر کرکے
چلا جاتا ہون یا اپنے کو ماندا ڈالتا ہون اخلاق نے کہا کہ نوکری نہ ترک کرنا کیونکہ وہ یہ خیال کرے گا کہ
اسنے شرکت اسلام کی کی ہے اشفاق نے کہا کہ یہی خیال ہوتا ہے یہ تھوڑی دور باہم باتین کرتے ہوے
گئے وہان سے اخلاق اپنے مکان کو چلا گیا اشفاق اپنے مکان کو اخلاق نے جاکر اُسی وقت
سامان سفر کیا اور شام کو ملک شمال کی طرف روانہ ہوا اسکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اسنے وہان جاکر کیا کیا اب
یہان کی حالت سماعت فرمایئے کہ کیا گذری ایک دن کا ذکر ہے کہ خواجہ دربار مین موجود تھے اور سب عیار
بھی تھے آفاق کی دعوتین ہو رہی تھین خواجہ نے خیال کیا کہ ابھی کچھ دنون لڑائی موقوف ہے آؤ چلو شہر
سمندریہ کی سیر کر آئین شاید کچھ ہاتھ لگ جائے سمندر شاہ کے دربار کا حال چل کر ذرا دیکھین خواجہ کے
دلمین جو خیال آیا اپنے دل مین خیال کرکے خاموش بیٹھے رہے جب دربار برخاست ہوا سب سردار اپنی اپنی
جگہ و خیمہ کو گئے خواجہ اپنے خیمہ مین آئے برق ثانی وضرغام ثانی اور چند عیارون کو طلب کیا اور
چالاک ثانی سے کہا کہ تم ذرا ہوشیار رہنا مین لشکر سے در شہر سمندریہ کو جاتا ہون تاکہ سمندر شاہ کے
دربار کا حال تو دیکھون کہ کس قسم کا دربار ہے کتنا زمانہ یہان آئے کو ہوا ایک دن دربار کی سیر کی دن بھر شہر مین
رہونگا شب کو چلا آونگا چالاک ثانی نے کہا کہ بہت خوب آپ تشریف لے جائین برق ثانی وغیرہ نے
جو سُنا تو عرض کیا کہ اُستاد ہم بھی چلینگے دربار کی بہت تعریف سُنی ہے خواجہ نے کہا کہ مین کیا منع کرتا ہون
جاؤ گے اپنے پانون سے یا میرے پانون سے مجھے کیا مطلب ہے جو مین منع کرون مگر میرے ہمراہ نہ چلنا اپنی
اپنی راہ جانا تم کو جو ملتا ہے تم خود لیتے ہو اور کہتے ہو کہ اُستاد نے خود لے لیا تو کیا ضرورت ہے اُنھون نے
کہا ہم خود آپ کے ہمراہ نہ جائینگے خدا نے ہم کو کیا یہ نہین دیے ہین یا ہم کوئی ڈرتے ہین وہان
جاتے ہوے یہ کہکر برق ثانی وضرغام ثانی خیمہ سے خواجہ کے نکلے اور یہ خیال کرکے کہ شہر کو چلو
دربار کی سیر کرو اگر کچھ ہاتھ لگ جائے تو اچھا ہے در اصل ابھی تو مقابلہ موقوف ہے اور نہ کوئی ساحر پیدا ہوا ہے
جو مقابلہ ہوگا یہ خیال کرکے برق وضرغام خواجہ سے پہلے طرف سمندریہ کے روانہ ہوے ادھر
خواجہ بھی چالاک ثانی کو سمجھا کر خیمہ کے باہر آئے چالاک اپنی طرف چلا گیا خواجہ طرف سمندریہ کے
روانہ ہوے پہلے حال برق وضرغام کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ راہ طے کرکے داخل شہر ہوے شہر کو خوب آراستہ
و پیراستہ دیکھا بہت آباد پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع دیکھا چوک کی سیر کرتے ہوے طرف عمارات شاہی
کے چلے صرافہ بزازہ خوب آراستہ چاندی بازار جوہری بازار وغیرہ بہت آباد ہر طرف کے لوگ
خرید فروخت کر رہے ہین دلال پھر رہے ہین حسینین کمرون پر بیٹھی ہوئی ہین اُنکے آشنا نیچے کمرون کے
ٹہل رہے ہین یہی دیکھتے بھالتے قریب عمارت شاہی کے پہونچے لوگون سے دریافت کرتے ہوے
صورتین کو ساحرون کی بنی ہوئی ہین جب قریب دربار پہونچے تو معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہوچکا ہے
بادشاہ محل مین تشریف لے گیا ہے اب کل دربار ہوگا یہ دونون عیار وہان سے بازار مین آئے کچھ خشک
اشیا خرید کین منگوالے کر سرائے تلاش کرکے اُسمین آئے سرا کو مسافرون سے بھرا ہوا پایا یہ دونون بھی
ایک کمرہ لیکر اُسمین اُترے بھٹیاری نے پوچھا کہ کچھ کھانے کو درکار ہے کہا کہ ہمارے پاس کھانا موجود
ہے ہم کو ضرورت نہین ہے وہ خاموش ہو رہی یہ تو یہان سرا مین اُترے ہوے ہین اُدھر خواجہ جو چلے تھے
پاے شاطری مارتے ہوے چلے آتے تھے صورت ایک ساحر کی بنائے ہوے ہین کہ ایک درہ کوہ مین
پہونچے دیکھا کہ قران عبادت کر رہے ہین خواجہ نے خیال کیا کہ قران ثالث سے بھی کہدو یہ

قران کے قریب آئے آواز دی کہ اے بھائی قران قران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر پکار رہا ہے قران نے
کہا کہ تو کون ہے خواجہ نے اپنا تل دکھایا قران نے پہچانا کہ یہ تو اُستاد ہین اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ آیئے تشریف لایئے
خواجہ قران کے پاس آکر بیٹھے قران نے عرض کیا کہ اُستاد اسوقت کہان تشریف لیے جاتے ہین خواجہ نے
کہا کہ بھائی قران جس دن سے لشکر اس مقام پر آیا ہے ایک حبہ کا نفع نہین ہوا ہے اور نہ مین دربار مین سمندر کے
گیا ہون مین نے آج خیال کیا کہ ذرا دربار کی سیر کر آؤن شاید کچھ نفع ہو جائے شہر کو جاتا ہون دربار کی بھی سیر
کرونگا ادھر نکل آیا مین نے خیال کیا تم سے بھی ملاقات کرلون اور اس امر سے تم کو بھی خبردار کردون قران نے
کہا کہ اُستاد کیا ضرورت شہر مین جانے کی ہے خواجہ نے جواب دیا کہ ضرور جاؤنگا قران نے کہا کہ آپ کو اختیار
ہے بس خواجہ یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور روانہ ہوئے بعد جانے خواجہ کے قران نے بھی عبادت سے فراغت
کرکے یہ خیال کیا کہ اُستاد شہر مین گئے ہین دربار مین جائینگے ضرور عیاری کرینگے ایسا نہو کوئی زحمت مین گرفتار
ہو جائین اس سے بہتر ہوگا کہ تم بھی چلو بس یہ دل مین خیال کرکے قران بھی روانہ ہوئے خواجہ راہ طے کرکے
داخل شہر ہوئے خواجہ تو شہر کو دیکھ چکے تھے جب عیاری کرنے آئے تھے اور براے رہائی آفاق آئے تھے
اسوقت یہ سیدھے دربار کی طرف آئے دربار کو برخاست پایا خیال کیا کہ کل دیکھا جائے گا اُدھر سے واپس
چلے دل مین خیال کیا کہ کچھ تو پیدا کرو ایک گوشہ مین گئے اپنی صورت ایک سوداگر کی بنائی ٹہلتے ہوئے
جوہری بازار کی طرف چلے نہایت عمدہ عبا پہنے ہوئے سر پر پگڑی بندھی ہوئی جواہر اُسمین لگے ہوئے ایک
جریب ہاتھ مین ہر ایک دُکان کو بنظر غور دیکھتے ہوئے مُنھ مین پانی بھر آتا ہے کہ کیا کیا عمدہ جواہر رکھا ہوا ہے
ہر ایک جوہری اپنے دُکان پر بیٹھا ہوا ہے مگر ہر ایک مسن ہے جس دُکان پر ٹھہر جاتے ہین وہ کہتا ہے کہ تشریف
لایئے خواجہ جواب دیتے ہین کہ مجکو کچھ لینا نہین ہے مین سیر کرتا ہون یون ہی دیکھتے بھالتے ایک جوہری
کی دُکان پر پہونچے وہان بھی کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اُسپر ایک جوان سادہ کم سن نہایت خوبصورت بیٹھا ہوا تھا
اُسنے کیا دیکھا کہ ایک سوداگر میری دُکان پر کھڑا ہوا ہے اور کچھ بغور دیکھ رہا ہے اُسنے کہا کہ آپکو کیا ضرورت ہے
خواجہ نے کہا کچھ جواہر کی ضرورت ہے کچھ خرید کرینگے کچھ فروخت اُسنے کہا کہ تشریف لایئے جو پسند خاطر ہو ملاحظہ
فرماکے خرید فرمایئے یہ سُنکے خواجہ اُسکی دُکان پر بیٹھ گئے اُسنے کہا کہ کس چیز کی ضرورت ہے اُسنے جو یہ کہا تو
خواجہ نے کہا کہ ایک لعل کی ضرورت ہے اور ایک جوڑی موتی کی اور ہم بھی فروخت کرنے
والے ہین اگر قیمت مناسب مل جائے گی یہ سُنکے اُسنے ایک ڈبیہ اُٹھائی اُسکو کھولا اُسمین روئی کے اندر
ایک لعل نہایت عمدہ رکھا ہوا تھا وہ خواجہ کے روبرو پیش کیا کہ ملاحظہ ہو خواجہ نے اُسکے ہاتھ سے لیکر
کہا کہ دیکھون اجازت ہے اُسنے جواب دیا کہ اگر ملاحظہ نہ فرمایئے گا تو قیمت کیونکر طے ہوگی یہ سُنکے خواجہ نے
اُسکو دیکھنا شروع کیا دیکھتے ہین اور مُنھ بناتے ہین وہ جوہری یہ دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگا کہ ایسا بیش
قیمت لعل ہے یہ اسکو دیکھکر مُنھ بناتے ہین یا تو انکو تمیز نہین ہے یا یہ گسیمی خورے ہین خواجہ نے کہا کہ اس لعل
سے بھی زیادہ عمدہ کوئی اور لعل ہے اُسنے کہا کہ اسکے برابر تو اس بازار بھر مین کسی جوہری کے یہان نہ نکلے گا
خواجہ نے کہا کہ لعل نہین ہے لعلڑی ہے اس سے اچھے اچھے تو میرے پاس ہین مگر کیا کہون میرے گماشتہ
ابھی آئے نہین ہین ان سے پیشتر چلا آیا ہون مین تو اسی کی تجارت کرتا ہون سوائے لعل کے دوسرا
جواہر میرے پاس نہین ہے ابھی ایک سلطنت مین گیا تھا وہان مین نے چند لعل فروخت کیے ہین وہان مجھ سے
موتیون کی فرمائش ہوئی تھی مین نے اقرار کر لیا تھا چنانچہ چند دانہ مین نے خرید کیے ہین مگر میرے پسند نہین
ہین خیر اگر لعل تمھارے یہان نہین ہین تو موتی دکھایئے اُسنے کہا کہ یہ تو کہنے کی بات ہے کہ اس سے اچھے

لعل میرے پاس ہین جب آپ اس لعل کو لعلڑی فرماتے ہین تو بھلا اور کیا چیز آپ کی نگاہ مین سمائیگی خواجہ نے
کہا کیا کہون اگر میرا مال آگیا ہوتا تو تم کو دکھاتا کہ اسکو لعل کہتے ہین تم بھی دیکھتے اُس نے کہا کہ اسکا ذکر نہ فرمائیے جو
چیز آپ کے پاس نہین ہی ہان موتی ملاحظہ فرمائیے اگر پسند آئین تو خرید فرمائیے یہ کہکر اُسنے ایک جوڑی موتی کی
جو کہ کنجشک کے انڈے کے برابر تھی اور خوب آب وتاب تھی کہ جسکے اوپر نگاہ نہ کام دیتی تھی دکھائی خواجہ نے
دیکھکر کہا کہ اس سے عمدہ تو میرے پاس اس وقت موجود ہے یہ کہکر اپنی جیب مین ہاتھ ڈالا ایک
طلائی ڈبیہ نکالی اُسمین سے موتی نکال کر اُنکے برابر رکھدیے اسکے سامنے اُس جوہری کے موتی گرد ہو گئے
اُن سے قد مین بھی بڑے تھے آب وتاب مین بھی اچھے تھے اُنکے آگے انکی کیا اصل تھی خواجہ نے کہا کہ مین تو
ان سے اچھے چاہتا ہون اُس جوہری کی آنکھین کھل گئین حیران ہوکر رہ گیا کہ آج تک اسکی نگاہ سے اس
قد وقامت کے موتی نہ گذرے تھے اُسنے خواجہ سے کہا کہ یہ آپ نے کہان سے خرید کیے ہین خواجہ نے کہا
کہ گو مین اسکا کام نہین کرتا ہون جب بادشاہ نشما لیہ نے فرمائش کی کہ پانچ جوڑی موتیون کی درکار ہین تو
مین نے انکی فرمائش کے موافق بحر اعظم پر اگر غوطے خورون سے روپیہ صرف کرکے موتی نکلوائے اس سے اچھے
اچھے موتی نکلے یہ تو بالکل کوڑا ہین اُسپر میری خواہش یہ ہی کہ اگر اس سے بہتر کوئی جوڑی مل جائے تو خرید
لون کیونکہ مین نے روپیہ صرف کرکے موتی نکلوائے مگر کوئی بادشاہ کے لائق نہ نکلے جیسے اُنھون نے طلب
فرمائے ہین اور اسکا نقشہ مجکو دیا ہی اُس جوہری نے کہا کہ وہ نقشہ ذرا مین بھی دیکھون خواجہ نے ایک
نقشہ نکال کر اسکو دیا کہ کاغذ پر بنا ہوا تھا وہ مرغابی کے انڈے کے برابر موتی کا نقشہ تھا خواجہ نے کہا
کہ اتنے بڑے موتی طلب کیے ہین ایسے نہین ملتے ہین اُس جوہری نے کہا کہ اتنے بڑے موتی تو اس بازار بھر مین نہ ملینگے
نہ ہم نے آج تک دیکھے خواجہ نے کہا کہ ابھی تمھارا سن کیا ہی جو تم دیکھوگے ہم نے تو اس سے بڑے موتی دیکھے ہین مجھے
کہا گستاخی معاف جو کہ بزرگ لوگ کہ گئے ہین کہ جسکا سن زیادہ ہوتا ہی وہ جھوٹ بولتا ہی بقول سعدیؔ سہ جہان
دیدہ بسیار گوید دروغ * سچ کہا ہی آپ فرماتے ہین کہ مین نے اس سے بڑے موتی دیکھے ہین مین کیونکر یقین لاؤن
لعل کو آپ لعلڑی فرماتے ہین اس سے آپ کا سچا ہونا ظاہر ہی خواجہ نے کہا کیا کہون دیکھون شاید کوئی لعل
میرے کیسہ مین پڑا ہو یہ کہکر جو تلاش کیا ایک ڈبیہ نکلی اسکو کھولا تو اُسمین ایک لعل رکھا ہوا تھا خواجہ نے اُسے
دیکر کہا اگر چہ یہ لعل کچھ نہین ہی مگر تمھارے لعل سے اچھا ہی دیکھو جب میرے پاس ایسے ویسے لعل ہین اور مین اُنکو حقیر جانتا ہون تو
یہ کیا ہی اُسنے جو دیکھا تو اُسکے حواس جاتے رہے اس رنگ کا لعل اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا کہا کہ بیشک میرا لعل
اسکے روبرو کوئی چیز نہین ہی کیا کہون آپ فرمائینگے کہ یہ مجکو بناتا ہی اگر آپ فروخت کرین اور قیمت بھی مین دے
سکون تو مین ضرور اسکو مول لون خواجہ نے کہا کہ مین اسی لیے تو بازار مین آیا ہون کیونکہ میرا مال ابھی آیا نہین قبل سے
مین چلا آیا اور جو کچھ روپیہ لایا تھا وہ مین نے صرف کر ڈالا اب جو تکلیف ہوئی تو مین نے خیال کیا کہ بازار مین چل کر
ایک موتی کی جوڑی فروخت کرون اگر کوئی میرے مطلب کی مل جائے تو خرید کر لون اسقدر جوہری بازار مین ہین مین نے
کسی کی اتنی بڑی دکان نہین دیکھی جیسی تمھاری دوکان ہی گو تم ابھی جوان ہو اور تم کو جواہر مین نگاہ ہی اگر ہمارا
مال فروخت ہوگا تو اسی دکان پر اور جو کچھ ملے گا اسی دوکان سے میرا تو قصد موتی کے فروخت کرنے کا ہے اگر تم
لو تو مین فروخت کرون تمھارے پاس کوئی جوڑی بھی نہین جو مین لون خیر دیکھا جائے گا اگر تم یہ جوڑی لو تو مین فروخت
کر ڈالون اُسنے کہا میرے پاس اسقدر روپیہ اسوقت موجود نہین ہی کہ مین موتی بھی لے سکون اور لعل بھی اگر آپ لعل کو
فروخت فرمائین تو اسکی گفتگو میرے آپکے ہو خواجہ نے کہا کہ گو میرا قصد لعل کے فروخت کرنے کا نہ تھا مگر تمھارے
پسند ہی تو اچھا اسی کو لے لو اسکی قیمت چار لاکھ روپیہ ہی یہ سنکے اُسنے اُٹھا کر خوب دیکھا بھالا جواہر مین سے

بھی دیکھا اُسکے بعد کہا کہ اگر آپ خفا نہ ہون تو کچھ مین بھی کہون خواجہ نے کہا کہ اسمین خفا ہونے کی کیا بات ہی جو تمہاری
نگاہ مین سمائے وہ تم بھی کہو اُسنے کہا کہ مین اسکے دو لاکھ روپیہ دیتا ہون خواجہ نے وہ لعل اُسکے ہاتھ سے
لے لیا اور کہا کہ صاحبزادے ہو لاکھ نگاہ رکھتے ہو مگر ہماری نگاہ کو کہان پہونچ سکتے ہو اگر اسکے ساتھ کے
کوئی ہم کو تین لاکھ دے تو مین دس بیس لیتا ہون ایک دو تو نہین اور اگر کوئی جھوٹ بھی بولے گا تو اسقدر
کہ نصف قیمت جھوٹ کہیگا اگر فرق رکھے گا تو دس پانچ ہزار کا یہ جو خواجہ نے کہا کہ اُسنے کہا کہ آپ برہم
نہ ہون جس قیمت کو آپ کو فروخت کرنا ہو وہ فرما دیجیے کہ یہ قیمت اسکی ہی خواجہ نے کہا کہ بھائی یہ لینے دینے
کا معاملہ ہی خیر اسکی قیمت تو بہت کچھ ہی مگر مین تین لاکھ سے کم نہ لونگا چاہے تم لو چاہے نہ لو اُسنے کہا کہ ابھی
قیمت بہت ہی یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے ڈبیہ اُٹھا کر لعل کو اُسمین رکھا اور قصد کیا کہ جیب مین رکھ لین اُسنے
کہا کہ آپ برہم نہ ہون ذرا مجکو پھر دیں مین دیکھ لون خواجہ نے اُسکو دیا اُس نے اُسکو بڑی دیر تک دیکھا دیکھ بھال کر
کہا کہ جو کچھ کسر ہو وہ بھی نکال ڈالیے خواجہ نے کہا کہ اب اسمین کسر نہین ہی اگر ضرورت نہ ہوتی تو مین چار لاکھ سے
کم کو نہ فروخت کرتا اسکے ساتھ کے مین نے ساڑھے تین لاکھ و چار لاکھ کو فروخت کیے ہین اسوقت اس سبب
سے فروخت کرتا ہون کہ میرے پاس صرف روزمرہ کے لیے روپیہ نہین ہی دوسرے تمہاری پسند ہی اگر تم کو لینا ہو
تو تین لاکھ روپیہ دو ورنہ گفتگو نہ کرو مین نے تو موتی کے فروخت کا قصد کیا تھا اسکی تو خبر نہ تھی ایک لعل بھی میرے
پاس ہی یہ تمہاری تقدیر سے نکل آیا اسے بھی مین موتی خیال کرتا تھا یہ جو خواجہ نے کہا اُسنے کہا کہ بہت خوب روپیہ
لیجیے یہ کہکر اُس نے وہ لعل اُٹھا کر اُس ڈبیہ مین رکھا اور قصد کیا کہ جہان اور سب جواہرات کے ڈبے رکھے ہوے
ہین رکھون خواجہ نے کہا کہ افسوس تم کو اسکی قدر نہ ہوئی بھائی تم کو جواہرات کے رکھنے کا طریقہ نہین معلوم
تم کو کسی نے بتایا نہین ہی لاؤ مین رکھدون ایسی گران قیمت اشیا کو کوئی یون رکھتا ہی جو خراب ہو جائین یہ سنکے
اُسنے خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے اُسکو روئی مین رکھکر کہا کہ یون رکھتے ہین اور پھر اُسکو دے دیا وہ بہت
بڑا جوہری تھا گو کم سن تھا مگر ایسی نگاہ رکھتا تھا کہ دور دور سے لوگ اسکے پاس جواہر بھیجتے تھے کہ ہمین پرکھو
پرکھ دو وہ پرکھ کر روانہ کرتا تھا شہر سمندریہ مین اُسکے برابر جواہر کی کسی کی کوٹھی نہ تھی ہر روز دو چار لاکھ کا
مال فروخت ہوتا تھا اور خرید بھی کرتا تھا خواجہ نے خیال کر لیا تھا کہ یہی دُکان بڑی ہی اسی کو تیر کرنا لازم ہی
اُس نے جب خوب جانچ لیا تو تین لاکھ روپیہ دینا قبول کیا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ پانچ لاکھ کا ہی جس
سرکار مین جا ہونگا فروخت کر لونگا اسمین دو لاکھ نفع کے ہونگے یہ تصور کرکے خرید لیا خواجہ سے کہا کہ سب
روپیہ لیجیے گا یا اشرفیان خواجہ نے کہا کہ میرے ہمراہ کوئی ملازم نہین ہی اگر ملازم بھی ہوتا تو تین لاکھ روپیہ بدون
گاڑی وغیرہ کے جا نہین سکتا ہی اگر تمہارے پاس نوٹ ہون تو دو لاکھ کے نوٹ اور باقی روپیہ کی اشرفیان
اور ایک ہزار روپیہ نقد دے دو اُس نے کہا کہ بہت خوب صندوقچہ کھول کر نوٹ دیئے باقی کی اشرفیان
اور ایک ہزار روپیہ نقد دیے خواجہ نے سب نوٹ دیکھکر روپیہ اشرفی پرکھ کر اپنی پاس رکھے اور سب بندوبست
کرکے دُکان پر سے اُٹھے وہ موتی کی جوڑی بھی اُٹھا لی اُسکے ساتھ اُسکی موتی کی جوڑی بھی بڑی چالاکی سے
اُٹھائی کہ وہ نہ دیکھ سکا اُٹھا کر وہان سے لمبے ہوے آگے جا کر صورت بدل کر پھرنے لگے اب جو اُس نے
خیال کیا تو وہ موتی کی جوڑی نہین ہی وہ پریشان ہوا اور گھبرانے لگا ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا جب نہ
ملی تو اپنا سر پیٹنے لگا اور شور و غل کرنے لگا کہ وہ سوداگر جس نے ایک لعل میرے ہاتھ فروخت کیا اور
تین لاکھ روپیہ اسکی قیمت مین نے دی مین روپیہ نکالنے لگا اُسنے میری چار لاکھ کی موتی کی جوڑی
چُرا لی مین تو لٹ گیا اب تو سب بازار اُمنڈ آیا اُس سے دریافت کرنے لگے مین آپ بھی دیکھے اور جو جوڑی

نے وہ بھی اپنی اپنی دُکان پر نوکرون کو چھوڑ کر آئے اُس سے دریافت کیا اس نے سب حال بیان
کیا پھر ایک حیران ہوا صورت دریافت کی اُس نے صورت بتائی ہر ایک نے کہا کہ ہان ہمنے بھی دیکھا تھا وہ اسی طرف
کو گئے ہین اُسنے نوکر دوڑا دیئے آپ کہین ہون تو لین اُنھین لوگون مین صورت بدلے ہوئے موجود ہین خود
بھی کہہ رہے ہین کہ ہان مین نے بھی تمھاری دُکان پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اُسکی صورت سے تو یہ بات نہین
ظاہر تھی کہ چور ہی معلوم ہوتا ہی کہ دھوکے سے اُٹھا لیا ہی جب مکان پر جائیگا تو دیکھیگا ضرور دیجائے گا
اُس سے کہا کہ واہ کیا خوب اچھا دھوکا ہی کوئی ایسا نہین ہی کہ پرایا مال دھوکے سے لے جائے سب نے
کہا کہ رپورٹ کردو اُس نے کہا کہ مجکو نام بھی تو نہین معلوم ہی نہ مکان کا پتہ کہ کہان اُترا ہی جب وہ اپنی حالت
تباہ کرنے لگا آپ سب کی آنکھ بچا کر اُس مقام پر سے چلے گئے اور ایک گوشہ مین جاکر اپنی پہلی صورت بنا کر اُسی
طور سے چلے آتے ہین جب قریب مجمع پہونچے سب کو ہٹا کر دُکان پر آئے اب جو لوگون کی نگاہ پڑی سب نے
کہا کہ آگئے آگئے انھون نے کہا کہ بتایئے یہ مجمع کیا ہی اور یہ تمھاری کیا حالت ہی اُس نے کہا کہ کچھ نہین وہ
جو موتی کی جوڑی مین نے آپ کو دکھائی تھی وہ دُکان پر سے غائب ہوگئی آپ بولے بھائی وہ مین نے
دھوکے سے اُٹھائی خیال نہ رہا اب جو جاکر مکان پر دیکھا جہان مین اُترا ہون مین نے جو خیال کیا تو تمھارے ہی
موتی میرے پاس تھے بس مین نے کپڑے بھی نہ اُتارے اُلٹے پاؤن پلٹا کہ جاکر تم کو دے دون کیونکہ تم کو تو
معلوم نہین ہی تم پریشان ہوگے اس خیال سے آیا یہان آکر تم کو پریشان دیکھا لو یہ موتی تمھارے حاضر ہین بھائی
انکو خوب دیکھو لو اُس نے موتی لے کر خوب دیکھ بھال لیے خواجہ نے کہا کہ بھائی دیکھ لیا اب مین جاتا ہون
اُس نے کہا کہ آپ تشریف رکھین مجکو اپنے اسم سامی سے تو آگاہ فرمایئے اور جہان فروکش ہین خواجہ نے
کہا کہ بھائی مجکو خواجہ دست برد کہتے ہین اور فلان مقام پر جو سرا ہی اُسمین اُترا ہون اب جاتا ہون بہت تھک
گیا ہون اُس نے کہا کہ آپ کو تکلیف بہت ہوئی خواجہ نے جواب دیا کہ تکلیف کیون ہوئی تم کو تمھارا مال
مل گیا مجکو بڑی فکر تھی کہ تم یہ کہوگے کہ میری جوڑی موتی کی چرا لے گئے اُسنے کہا کہ آپ کے اوپر بھلا ایسا
گمان ہو سکتا ہی خواجہ نے کہا بھائی طبیعت بدل جاتے ہوئے کیا دیر لگتی ہی کوئی کسی کے دل مین بیٹھا
نہین ہی ایمان کا معاملہ ہی یہ بہت جلد خراب ہوجاتا ہی ایسی ایسی باتین کرکے خواجہ نے کہا کہ مین جاتا ہون
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوئے دو چار قدم بڑھکر صورت بدلی اور پھر ادھر اُدھر پھرنے لگے جو لوگ وہان جمع ہوگئے
تھے وہ باہم یہ تقریر کرتے ہوئے چلے کہ بھائی بہت ایماندار سوداگر تھا کہ اُسنے موتی لاکر دے دیے ورنہ دھوکے
سے چلے گئے اگر چرا کر لے جاتا تو کبھی نہ لاکر دیتا اُسنے وہ موتی اُٹھا کر رکھ دیے راوی نے بیان کیا ہی کہ آپ
نے وہ لعل بھی سفری کا بنا ہوا دیا تھا اور یہ موتی بھی پس جب شام ہوئی سب لوگ دُکانین بڑھا بڑھا کر
اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے آپ بھی بازار سے کچھ خرید کرکے اُسکو چورن کے پیسے دیکر سرا مین آئے ایک کوٹھری
کرایے کی لے کر اُترے ادھر قران جو چلے تھے وہ اس شہر مین آکر پہونچے انھون نے بھی خوب شہر کی سیر کی
خواجہ کی عیاری دیکھی وہ لعل کا فروخت کرنا اور موتی بدل کر دینا سب دیکھا اُسکے بعد قران بھی اُس
سرا مین آئے جہان برق ثانی و ضرغام ثانی اُترے تھے قران نا الف نے ان سب کو پہچانا قریب
آکر صاحب سلامت کی گو یہ لوگ ساحر کی صورت پر تھے قران نے پہچان لیا برق نے قران کو پہچانا باہم
اشارہ بازی ہوئی قران نے اشارہ سے کہا کہ استاد بھی آئے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم کو معلوم ہی قران
بھی ایک کوٹھری لے کر اُترے کہ وہ رات بسر ہوئی بہت تڑکے قران تو نکل کر چلے گئے اور بیرون شہر آکر
ایک گوشہ مین نماز ادا کی ادھر برق و ضرغام سرا سے نکل کر طرف دربار کے چلے قریب دربار پہونچ کر چوبدار

کی صورت بن کر سرداروں کے ہمراہ داخل دربار ہوے برق ثانی وضرغام ثانی نے دربار کو خوب آراستہ
پایا کہ ہزاروں ساحر کرسیوں پر دنگلوں پر بیٹھے ہوے ہین سمندر شاہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُس کے
پایوں کی جگہہ چار شیر لگے ہوے ہین طلائی وزیر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے ہین عشاق اُستاد
سمندر برابر تخت کے بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین مثل گلاب جادو وزورق جادو و شملاق
جادو و اعراق جادو و اشفاق جادو و حران جادو و گرداب جادو و موج زن جادو و دریا بار
جادو و بحران جادو و حباب ساز جادو و موج خیز جادو و طوفان جادو و ملکہ طغیان جادو
و ملکہ یاسمن جادو و ملکہ جمال آرا و ملکہ زہرہ جمال و ملکہ نیلوفر جادو وغیرہ بیٹھے ہوے ہین قریب
دو ہزار کے ساحرہ ہین اور بہت سے ساحر ہین دربار خوب آراستہ ہی سمندر کے سر پر چتر طلائی گردش کر رہا ہی
ایک میز روبرو رکھی ہوئی ہی اُسکے چاروں گوشہ پر چار گلدستہ رکھے ہوے ہین سامنے آئینہ لگا ہوا ہی
اُس غلاف پر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی اور ایک سنگ مرمر کا ٹکڑا سمندر کبر وغرور سے بیٹھا ہوا ہی سب
اراکین سلطنت حاضر ہین چوبدار یساول موجود ہین عیار بھی کھڑے ہوے ہین اور خاص جو سمندر شاہ
کا عیار ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی وہ ایک کرسی طلائی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے برابر دو کرسیان ادھر اُدھر آراستہ
ہین اسپر اُسکے چار شاگرد رشید بیٹھے ہوے ہین قریب ہزار بارہ سو کے عیار اُسکی نشست پر کھڑے ہوے ہین
جو سمندر کا عیار ہی اُسکا نام مہتر گرداب زن ہی اور وہ جو چاروں شاگرد ہین اُنکے نام یہ ہین مہتر موج افزا
مہتر حباب آسا مہتر دریا سگان مہتر طوفان نقب زن یہ سب عیار حاضر ہین سمندر اُن سے کہہ رہا ہی
کہ تم نے لشکر اسلام کے عیاروں کی عیاری سُنی کہ اُنھوں نے کس غضب کی عیاری کی اور کیونکر آفاق
کو رہا کرکے لے گئے اور کیونکر ہم کو بیہوش کیا میرے سحر نے میری جان بچائی جب سے وہ دریاے
سبز رنگ کے کنارے آئے ہین کتنی عیاریان کر چکے ہین تم نے آج تک کوئی عیاری نہین کی مہتر گرداب
نے جو کہ سب کا افسر ہی اور سمندر کا عیار ہی عرض کیا کہ وہ کیا عیاری کرینگے جس دن غلام قصد کرے گا
اُنکو گرفتار کرے گا میرے سامنے کیا اُنکی اصل ہی صرف میرے قصد کرنے کی دیر ہی اُسکے اُن چاروں
شاگردوں نے کہا کہ اُستاد کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم مین سے ایک کافی ہی سمندر نے کہا کہ اچھا دیکھا
جائے گا تم کو بھی حکم دیا جائے گا مہتر گرداب نے کہا کہ حضور یہ جو اُسنے عیاریان جس دن سے اس سرحد مین
داخل ہوا ہی کی ہین میرے ادنا شاگرد کرتے ہین یہ عیاریان کیا کرے گا جب میرے اُسکے مقابلہ ہوگا تو
عیاریوں کا لطف ہوگا ابھی تو مین خاموش ہون جب مین دیکھونگا کہ وہ کسی طور سے باز نہین آتے ہین جاکر
گرفتار کر لاؤنگا سمندر یہ سُنکے خاموش ہو رہا پھر کچھ نہ کہا برق وضرغام نے کہا کہ یہ اپنے کو بہت
بڑا عیار تصور کرتا ہی ان دونون نے اپنے دل مین کہا کہ جب استاد سے مقابلہ ہوگا تو حال معلوم ہوگا
سارا غرور تلے کے رستے نکل جائے گا یہ اسوقت کی سب تقریر جابرہمی فراموش ہو جائے گی یہ عیار تو یہ
خیال دل مین کر رہے تھے اُدھر خواجہ جو سرا مین بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کرکے سرا سے باہر
آئے ایک صورت پر تیار ہو کر طرف دربار کے چلے قریب دربار پہونچ کر ایک سردار کے ہمراہ داخل دربار ہوے
انھوں نے بھی دربار کو خوب آراستہ پایا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہی پہلے اُنکی نظر مہتر گرداب پر پڑی اُنھوں نے
اُسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ یہ بڑا مکار ہی خواجہ نے ادھر اُدھر جو دیکھا تو دیکھا کہ برق ثانی اور
چالاک ثانی چوبدار کی صورت بنے ہوے کھڑے ہین خواجہ اُنکو دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ نا خلف
یہان بھی پہونچے اور مجھ سے قبل آئے راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ وبرق ثانی وضرغام ثانی یہان

دربار مین سمندر کے ہین سمندر کا دربار آراستہ ہی کیسے کیسے ساحران نامی وگرامی زن و مرد جمع ہین دربار خوب
آراستہ ہی ایکمرتبہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر سیاہ اُٹھا اور طرف دربار سمندر کے چلا ہوا سے گرم چلنے لگی
ایسی ہوا چلتی تھی کہ جیسے لو چلتی ہی یہان سب دربار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہواے گرم کے جھونکے آنے لگے
در و دیوار جلنے لگے اُس سے شعلہ نکلنے لگے سب نے پریشان ہو کر سمندر کی طرف دیکھا کہ سمندر بھی سر سے پاون
تک پسینہ مین غرق ہی چہرہ شدت گرمی سے لال ہو رہا ہی عجب عالم ہی ہر ایک کو پیاس معلوم ہونے لگی کہ سمندر
سے عشاق نے کہا کہ یکایک اس قدر لو چلنے لگی ابھی تو اس قدر گرمی بھی نہین پڑتی ہی نہ ایسا دن آیا ہی کہ
لو چلنے لگی کیا سبب ہی سمندر نے کہا کہ استاد مین خود حیران ہون یہ کہکر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ استاد
کوئی دم مین بند ہوئی جاتی ہی دیکھیے ابر اٹھا ہی یہ ضرور برسے گا کیونکہ اُسکے آثار کہے دیتے ہین عشاق اور سب
اہل دربار نے دیکھا کہ در اصل ابر اٹھا ہی مگر ایک ٹکڑا سا ہی عشاق نے کہا کہ کیا برسے گا چھوٹا سا ٹکڑا ہی چند
بوندیان پڑینگی اس سے تو اور زیادہ گرمی ہو جائیگی سمندر نے کہا کہ جی نہین یہ خوب برسے گا وہ ابر بلند
ہوتا ہوا چلا آتا ہی جو جو ابر بلند ہوتا ہی وہ گرمی زیادہ ہوتی ہی اور ہوا شدت سے چلتی ہی کہ وہ ابر قریب آیا جب
جو جھونکا ہوا کا آیا اُس نے تن بدن کو جلا دیا کپڑے تمام جسم پر گران معلوم ہونے لگے کہ سمندر نے گھبرا کر اُس
ابر کی طرف دیکھا معلوم ہوا کہ اُس ابر سے شعلہ نکل رہے ہین اور برقین چمک رہی ہین رعد کی گرج بشدت ہی ہوا
گرم کے جھونکے کثرت سے ہین یہ دیکھکر سمندر نے عشاق سے کہا کہ استاد معلوم ہوا کہ یہ ہوا اور ابر و گرمی کسی
اور سبب سے نہین ہی کوئی ساحر طاق سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم ہو گیا کہ لشکر اسلام
نے سمندر پر لشکر کشی کی ہی اُنھون نے میری کمک کو کسی ساحر کو روانہ کیا ہی ملاحظہ فرمائیے کیسے شعلہ آگ کے
نکل رہے ہین اور جون جون ابر قریب آتا ہی وون وون گرمی زیادہ ہوتی ہی ہواے گرم کے جھونکے آتے ہین عشاق نے
دیکھکر اُس ابر کی طرف کہا کہ تمہارا خیال بہت ٹھیک ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر آکر صحن دربار پر محیط ہوا
اور برق چمکی شعلہ نکلے رعد کی گرج معلوم ہوئی ہوا شدت سے چلی ابر شق ہوا سب نے دیکھا کہ اُس ابر سے تخت
پیدا ہوا بعد اُسکے ایک مسہری ظاہر ہوئی اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ بڑے
بڑے سر کے بال کھلے ہوے ادھر اُدھر پڑے ہوے ایک لنگ باندھے ہوے کرتہ پہنے ہوے چوٹی شانہ پر پڑی دو زانو
تخت پر بیٹھا ہوا تخت ہوا سے اُترتا ہوا چلا آتا ہی وہ مسہری اُسکے عقب مین ہی یہ واقعہ دیکھکر ہر ایک حیران تھا
کہ یہ تو نیا واقعہ ہی کوئی ساحر آج تک اس طریقہ سے نہین آیا سب اُسی طرف دیکھنے لگے جب وہ تخت
نیچا ہوا تو سمندر نے پہچانا ایک مرتبہ اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اس طور سے کہ جیسے کوئی بڑا اسے تعظیم
کھڑا ہوتا ہی سمندر کا کھڑا ہونا تھا کہ سب اہل دربار کھڑے ہو گئے عشاق نے کہا کہ ای سمندر یہ کون ہی سمندر
نے کہا کہ استاد یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی اسنے وہ سحر بارہ برس مشقت کر کے تیار کیا ہی اگر کروڑون ملک
ہون ایک دم مین جلا دے میرا بڑا دوست ہی مجھ سے اُس سے بڑی ملاقات ہی اُسکا نام عشاق نہ طاقی
ہی جب مین نہ طاق مین تھا تو میرے اُسکے بڑی ملاقات تھی ہر روز صحبت رہتی تھی معلوم ہوتا ہی کہ میرے
اوپر لشکر کشی کی خبر سنکے میری کمک کو آیا ہی اب مجکو کسی کی ضرورت نہین ہی صرف یہی کافی ہین ایک دم
مین تمام لشکر کو جلا دینگے لشکر اسلام کی کیا حقیقت ہی یہ وہ ساحر ہی کہ جس سے ہمیشہ خداوند خوف کرتے
رہے ہین کیونکہ جس قدر اسنے ریاض کر کے سحر تیار کیا ہی اور اُس سحر پر قابض ہوا ہی دوسرا کوئی نہین بارہ
برس تک ریاض کیا ایک سحر تیار ہوا اور اُس سحر کا توڑ نہین ہی ہان جو کوئی بارہ برس تک ریاض کرے تو یہ
حاصل ہو سکتا ہی کہ اُسکا توڑ پیدا کرے یہ خداوند کو باج نہین دیتا ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی مین اُسکے آنے سے

بہت خوش ہو گیا یہ کہتا ہوا سمندر مع جمیع اہل دربار کے صحن مین آیا کہ وہ تخت بھی زمین پر اُتر آیا اب سب نے
دیکھا کہ ایک ساحر قد آور سیاہ رنگ جیسے شب دیجور بڑے بڑے دانت مُنھ سے باہر نکلے ہوے موٹے موٹے ہونٹھ
اوپر کا پرۂ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین تھوڑی سے لٹکا ہوا مُنھ پر تمام چیچک کے داغ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بھڑون
نے تمام مُنھ کو نوچا ہی نیلے نیلے ہونٹھ کالی کالی رنگت بڑے بڑے بال آنکھین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو تنور روشن
ہین موٹے موٹے ہاتھ پانون نیلا کرتہ پہنے ہوے سیاہ لنگ باندھے ہوے چوٹی شانہ پر پڑی ہوئی کالے کوڑیالے
گلے مین پڑے ہوے بازؤن پر لپٹے ہوے عقرب گیسے گیسے سیاہ پیشانی پر چمٹے ہوے نیش زنی کر رہے ہین
تخت پر بیٹھا ہی اور چار نیلے ایک مسہری کو اُٹھائے ہوے ہین جب تخت زمین پر پہونچا سمندر اور اُسکی چار
نگاہ ہوئی سمندر نے سلام کیا اُس نے بڑے کبر و غرور سے جواب سلام دیا اور تخت پر سے اُترا سمندر نے
بڑھکر اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ بھائی اچھے رہے اُس نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہون تمھاری صحت وری فراج
کا خواستگار ہون شب و روز میری یہ دعا تھی کہ میرے تمھارے ملاقات ہو کیونکہ جب سے تم نطاق سے آئے
ہو اُس دن سے ملاقات نہین ہوئی اسکو زمانہ کوئی دو سو برس کا تو ہوا ہو گا سمندر نے کہا کہ ہان کیا ٹھیک ہی میرا
بھی جی تمھارے دیکھنے کو بہت چاہتا تھا مگر مین ایسے آلام مین مبتلا ہو گیا ہون کہ بیان نہین کر سکتا ہون تشریف
رکھوگے تو بیان کرونگا اُس نے جواب دیا کہ بھائی مین بھی ایک عجب بلا مین مبتلا ہوا ہون اور بڑی ضرورت سے
میرا آنا ہوا ہی ورنہ میرا آنا کیون ہوتا ہان جب تم کبھی نطاق مین آتے تو ملاقات ہوتی سمندر نے کہا کہ بھائی کیا
بلا پیش آئی جسمین تم مبتلا ہو اُسنے جواب دیا کہ چلکر بیٹھو تو بیان کرون کہ جس ضرورت سے مین آیا ہون یہ باہم کلام
کرتے ہوے سمندر و عشاق نطاقی دربار مین آئے سمندر نے کرسی برابر اپنے تخت کے بچھوائی وہ اُسپر
بیٹھا سمندر تخت پر بیٹھا وہ مسہری سامنے لا کر اُن نیلون نے رکھدی خواجہ اور عیارون نے جو اُسکی صورت
دیکھی ہوش جاتے رہے کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہی صورت تو دیکھو مگر حیران ہین کہ یہ مسہری کیسی ہی اسپر کیا منحصر ہی
خود سمندر حیران تھا کہ یہ مسہری کیسی ہی اور اُسکے اہل دربار بھی حیران تھے جب ہوا مسہری کی طرف سے آتی تھی تو
اس قدر گرم ہوتی تھی کہ ناگوار گذرتی تھی جب سب بیٹھ چکے اُس وقت سمندر نے اُس سے کہا کہ بھائی بیان کرو
کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہوا اُس نے کہا کہ تم پہلے اپنی حالت بیان کرو سمندر نے کہا کہ میرا ایک قصہ طویل
ہی اُسکے سُننے کو ایک زمانہ چاہیے اور ایک وقت کثیر اُس نے کہا کہ مین جس ضرورت سے آیا ہون اگر بیان کرونگا
تو تم اُسمین مصروف ہو جاؤ گے تمھارا قصہ مین نہ سن سکونگا سمندر نے کہا کہ اچھا مین مختصر کرکے بیان کرونگا
سمندر اُسکے ساتھ بڑی عزت و آبرو و تعظیم و تواضع سے پیش آیا وہ بہت خوش ہوا سمندر نے آنا لشکر اسلام کا
دریاے سبز رنگ کے کنارے سے سحران کا مقابلہ کرنا صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا اپنے ساحرون کو روانہ کرکے
صنوبر کو گرفتار کرا لینا اُسکو بھی دریاے سبز رنگ مین قید کرنا سحران کا سرداران اسلام کو گرفتار کرنا آفتاب
جادو اپنے سپہ سالار کو براے کمک سحران روانہ کرنا عیار دلکا اُسپر عیاری کرکے آفتاب کو قتل کرنا سہراب
کا شریک ہو کر سحران کو قتل کرانا ماہیان طوفان گش کا اسم اعظم نذر کرنا خواجہ کا عیاری کرکے ماہیان کو
قتل کرنا دریا کا تماشا دشت بہار افزا کا برباد ہونا بہارستان جادو کے قتل سے صاحبقران کا لشکر یقینیہ مین
آنا اپنا کمک روانہ کرنا اور سب ملکون کی طرف نامے روانہ کرنا عشاق اپنے اُستاد کا آنا شہر یقینیہ پر مقابلہ ہونا
یقین کا شریک لشکر اسلام ہونا صاحبقران کا وہان سے کوچ کرکے محراب پر آنا یہان بھی مقابلہ ہونا اور
محراب شاہ کا بھی شریک ہونا اقبال شاہ امثال شاہ وغیرہ کا شریک صاحبقران ہونا صاحبقران کا
قریب سمندریہ کے آنا اپنا چند ساحرون کو روانہ کرنا کہ راہ مین روکو انکا ہاتھ سے سہراب وغزالان کے قتل ہونا

غزالان کا شریک صاحبقران ہونا اپنا آمد لشکر اسلام دیکھنے کو جانا اور بہر سبب طرف نامے لکھنا لشکر اسلام کا
آگر دکش ہونا حسیم و جسیم اپنے مددگارون کا آنا اور اجازت لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرنا پہلے حلیم و
سلیم کا سہراب و غزالان کے ہاتھ سے قتل ہونا جسیم کا نکل کر انکو زخمی کرنا نقابدار سرپوش کا آکر
جسیم و قسیم کو قتل کرنا جنگ مغلوبہ کا ہونا لشکر قسیم کا شکست کھانا اپنا شہر مین آنا پھر نامے لکھنا اربک
و چربک و خربک رویین تن کو اور آفاق شاہ اپنے وزیر دکو طلب کرنا ان سب کا آنا اور روانہ کرنا برائے مقابلہ اہل
اسلام ایک عرضی آنا زمرد جادو کی کہ مین نے لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کیا ہی کیا حکم ہوتا ہی اپنا
انکو طلب کرنا عیاران اسلام کا جاکر عیاری کرنا زمرد کو قتل کرنا زمرد کا برباد ہونا آفاق سے مقابلہ ہونا
اربک کا سہراب کے ہاتھ سے مارا جانا چربک کا نکل کر مقابلہ کرنا اسکا بھی قتل ہونا خربک کا میدان
مین آکر مقابلہ کرنا سہراب کو زخمی کرنا کوکبہ کا شریک لشکر اسلام ہو کر بسبب عیاری خواجہ کے خربک
کو بھی قتل کرنا آفاق کا خود مقابلہ کرنا مین گرمی جنگ مین مریخ آفتاب علم مالک طلسم فیروزیہ کا
اہل اسلام کی طرف آنا آفاق اور مریخ کا زخمی ہونا جنگ کا ملتوی ہونا خواجہ کا آفاق پر عیاری کرنا
آفاق کا خواجہ سے اقرار کرکے لشکر سے کر مقابلہ سے چلا آنا ملکہ زعفران بنفشہ پوش و ملکہ خیدر تن و
ماہ تن و گرداب شاہ و حباب شاہ و سیلاب شاہ و مواج شاہ کا ان سب کو روانہ کرنا برائے
کمک آفاق انکے جانے کے بعد آفاق کا آنا اپنا سبب دریافت کرنا اسکا بیان کرنا اپنا حکم دینا کہ تم مقابلہ کو
جاؤ اسکا انکار کرنا اپنا اسکی گرفتاری اور قتل کا حکم دینا آخر اسکو گرفتار کرنا رات بھر قید خانہ مین رکھکر بیرون سمندیہ
انتظام قتل کرنا صبح کو اپنا مع سردارون کے جانا سب اہل لشکر کا جمع ہونا آفاق کا مقید ہو کر آنا اسکی زوجہ کا ستی
ہونا آگ مین جلنا اپنا بیہوش ہونا بتلہ سحر کا اٹھا لانا ہوشیار کرکے آگاہ کرنا اور خبر دینا کہ آفاق کو خواجہ
عیاری کرکے لے گئے مع اسکی زوجہ کے دوسرے دن کل جانی ہرکارون کا جاکر کہنا لشکر آفاق کا لشکر گرداب
شاہ وغیرہ پر شب خون کرنا اہل لشکر کا قتل ہونا گرداب شاہ وغیرہ کا مجروح ہونا لشکر اسلام سے
مہلت طلب کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین اس بلا مین ایک سال سے مبتلا ہون کہ راتون کی نیند حرام ہی
پھر یہ خیال کرتا کہ جس دن مجھکو غصہ آیا اس دن ان سب کا خاتمہ ہی کئی مرتبہ قصد ہوا کہ خاتمہ کردون پھر خیال آیا
کہ شاید یہ لوگ راہ پر آئین اگر اسی طور سے سرکشی پر آمادہ رہین گے تو مین کہان تک ٹالونگا ایک نہ ایک
دن ضرور غصہ آجائیگا اسی دن خاتمہ ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کوئی ایسا ہوتا جو انکو قتل کرتا مین انکے
خون مین نہ گرفتار ہوتا مگر مجھکو کوئی نہین دکھائی دیتا ہی مجبور ہون مین خود قصد کرونگا جہان تک ہوتا ہی صبر کرتا
ہون یہ جو سمندر نے کہا کہ اس بلا مین مبتلا ہون ان خدا پرستون نے بہت پریشان کیا ہی انکے ہاتھون
سے عاجز ہون عشاق نطاقی نے کہا کہ بھائی تم پر تو یہ بلا کچھ نہین ہی تم جب قصد کروگے اسکا خاتمہ ہی
میرے اوپر جو بلا ہی وہ میرے امکان سے باہر ہی جس لیے مین دربدر پھرتا ہون کہین اسکے دفع ہونے کی
صورت نہین ملتی ہی مجھکو ایک برس دن سے زیادہ ہوا ہی کہ مین نے مکان پر قیام نہین کیا ہی آب و دانہ
حرام ہی شتر کا تو نہین کام ہی کہ اس بلا مین زندہ رہے مین ہی ایسا سخت جان ہون جو زندہ ہون اب یہان
آیا ہون کہ شاید یہان کوئی صورت نکلے اگر یہان کوئی صورت نکلی اور مجھکو اطمینان ہوا اور میرے حواس درست
ہوے تو مین تمہاری طرف سے لشکر اسلام سے ضرور مقابلہ کرونگا پہلے انکو نصیحت کرونگا اسکے بعد پھر ان پر
اپنے ہنر سے کہ جو مین نے بارہ برس کی محنت مین تیار کرکے درست کیا ہی گرا کر سب کو خاک سیاہ
کردونگا صفحہ ہستی سے اہل اسلام کا نام مثل حرف غلط کی طرح مٹا دونگا جہان جہان خدا پرست ہونگے

انکے علاوہ اُن سب کو جلادونگا تم اطمینان رکھو میری بلا دفع ہونے دو میری مصیبت کٹنے دو مجکو امید
بڑی تھی کہ یہان میری مصیبت دفع ہوگی مین اُس بلاسے ضرور نجات پاؤنگا عجب نہین مگر شرط یہ ہی
کہ اگر تمھاری توجہ ہوگی اور تم مہربانی کروگے اور مجھ میری ملاقات کا خیال کروگے اُس حالت مین میری
مصیبت دفع ہوگی ورنہ مین اُسی طور سے مبتلا رہونگا مجکو تمھاری ملاقات پر بڑا بھروسا ہی اسی امید پر
یہان آیا ہون سمندر نے کہا کہ بھائی بیان توکرو جہان تک میرے امکان مین ہوگا مین کوشش کرونگا
کسی قسم کی کوشش مین کوتاہی و پہلو تہی نہ کرونگا اور جہان تک ممکن ہوگا اسکو انجام دونگا بشرطیکہ
میرے امکان مین ہو ہان اُسوقت مجبور رہون کہ میرے امکان مین نہ ہو یا میری کوشش سے ممکن نہو
تو مجبوری ہی عشاق نہ طاقی نے کہا کہ آپ کے امکان مین ضرور ہی اور آپ کو کچھ کوشش نہ کرنا پڑے گی
صرف زبان کا ہلانا ہوگا سمندر نے کہا کہ بھائی از برائے خداوند تصویر بیان کرو مجکو خفقان ہوتا ہی عشاق
نہ طاقی نے کہا کہ شنیئے وہ بلا یہ ہی کہ یہ جو سہری آپ ملاحظہ کرتے ہین آپ اسکو خیال کرتے ہین کہ یہ کیون
میرے ہمراہ ہی یہی بلا ہی کہ میرے ہمراہ ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اس سہری مین میری نانی امان ملکہ شعلہ جادو
ہین آپ بخوبی واقف ہین کیسی ساحرہ زبردست ہین اور بڑی ساحرہ ہین گو انکا سن کوئی ہزار برس
کا ہوا ہی جب سے پیدا ہوئین اُس وقت سے کبھی علیل نہین ہوئین اکثر آپ نے بھی اُنسے ملاقات کی ہی
تعلیم سحر پائی ہی وہ آپ کو بھی مثل میرے تصور فرماتے ہین جب سے آپ یہان آئے ہین کئی مرتبہ
فرمایا کہ مین سمندر کے پاس جاؤنگی مین نے اُسے بہت دن سے نہین دیکھا ہی میرا دل لگا ہوا ہی وہ بہت
لائق لڑکا ہی مگر انکار دنیوی سے مہلت نہ ملی کہ آتین اور یہ بھی آپ کو معلوم ہی کہ جس دن سے سن تمیز
کو پہونچین اُس دن سے سوائے اعمال سحر کے کوئی کام نہ کیا ہمہ تن سحر خود ہو رہی ہین انکے سحر کا کیا کہنا
چنانچہ نانی امان ایک برس سے تپ شدید مین مبتلا ہوئی ہین پہلے تو یہ خیال ہوا کہ عارضی بخار ہے
جاتا رہے گا دو ایک دن دوانہ کی جب نہ گیا تو بید وغیرہ سے رجوع کی بہت سے نسخے پیے گئے کوئی
فائدہ مند نہوا دن بدن بخار مین ترقی ہونے لگی قوت کم ہونے لگی اب فکر پیدا ہوئی اطراف وجوانب
سے بید طلب کیے اُنکا علاج کرنے لگا روپیہ ٹھیکری کر دیا مگر فائدہ کچھ نہ ہوا بلکہ جب مصرعہ مرض
بڑھتا گیا جون جون دوا کی + اب تو یہ نوبت پہونچی ہی کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہوگیا ہی طاقت نے جواب دیا
ضعف نہایت بڑھگیا ہر وقت بخار رہنے لگا اب جس نے کہا کہ فلان مقام پر بہت عمدہ حکیم یا بید ہی مین نے
اُسکو طلب کیا اگر اُسنے آنے مین انکار کیا انکو خود لے کر گیا یہ سہری تیار کی انکو اسمین لٹا یا سحر سے
سنپلے تیار کیے خود تخت پر سوار ہوا انکو لیکر گیا وہان جاکر علاج کیا دس پندرہ دن مین جب مرض مین
کچھ کمی ہوئی وہان سے دوسرے ملک مین گیا اسی طور سے قریب چھ ماہ کے گذرے ہین اب تو یہ حالت
ہی کہ کسی وقت غفلت کم نہین ہوتی ہی ہر وقت آنکھین بند کیے ہوے پڑی ہین نہ کھانا ہی نہ پانی ہی
جب دوا تیار ہوئی مین نے غفلت سے ہوشیار کیا جب ہوشیار ہوئین دوا چمچون سے حلق مین
ٹپکا دی پھر آنکھین بند کرلین بخار کا یہ عالم ہی کہ ہمہ وقت رہتا ہی کوئی وقت منفک نہین کرتا ہی
مثل تنور کے شعلے جسم سے نکلا کرتے ہین دور سے گرمی محسوس ہوتی ہی کوئی پاس نہین بیٹھ سکتا ہی اگر
اتفاق سے کسی نے جسم پر ہاتھ رکھدیا فوراً اُسکے ہاتھ مین آبلہ پڑگیا یہ بخار کا عالم ہی سوکھ کر کانٹا ہوگئی
ہین یا انکا اسقدر تن توش تھا میری ضیق مین جان ہی ملاحظہ فرمائیے کہ اس قدر بخار کی گرمی ہی کہ جب
ہوا اُس طرف سے آتی ہی تو گرم آتی ہی سمندر نے کہا مین خیال کرتا تھا کہ یہ ہوا گرم کیون آتی ہے

اسکا کیا سبب ہی معلوم ہوا کہ اسکا سبب یہ ہی عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی مجھسے کوئی حالت دریافت
کرے کہ بخار کیسا ہی مین تو ہر وقت دیکھتا رہتا ہون میرا دل خوب جانتا ہی بھائی تم یہ خیال کرو کہ سوائے
نانی امان کے کوئی بزرگ سر پر نہین ہی اگر یہ بھی خدا نخواستہ گذر گئین تو بڑی خرابی ہوگی کون ہم لوگون کا خبر
لینے والا ہی یہ بہت بڑی فکر ہی اسی فکر مین میرا کھانا پینا ترک ہو گیا رات دن اسی خیال مین غرق رہتا
ہون کہ کوئی تو ایسا حکیم حاذق ملے جسکے علاج سے صحت ہو کوئی نہین ملتا ہی بھائی روپیہ پیسے کی الگ
بربادی جان کی جدا ہلاکت تم یہ خیال کرو کہ جس دن سے نانی امان علیل ہوئی ہین اُس دن سے آج تک
دس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہی اسکا تو کچھ خیال نہین ہی ہان یہ خیال ہی کہ کسی طرح صحت ہو جائے چاہے
کل روپیہ صرف ہو جائے مین فقیر ہو جاؤن پھر حاصل کر لونگا چنانچہ مجکو خیال آیا کہ نہ طاق مین ایک حکیم
حاذق تھے اُنھون نے جسکا علاج کیا وہ صحت پا گیا گو اُنکا مذہب دوسرا تھا اگر وہ زندہ ہون تو اُنکا
علاج کرون کیونکہ مین کوئی دو سو برس سے جب سے تم یہان آئے ہو مین بھی نہ طاق کو نہین گیا ہون
نہ وہان کے حالات کی کچھ خبر معلوم ہوئی مین نانی امان کو لے کر گیا معلوم ہوا کہ اُنھون نے انتقال کیا دریافت کیا
کہ کوئی اُنکی اولاد مین سے یا اُنکے شاگردون مین سے ہی تو معلوم ہوا کہ کوئی نہین ہی ہان یہ معلوم ہوا کہ سمندریہ مین
ایک بہت بڑے حکیم ہین کہ اُنکا بھی مثل و نظیر نہین ہی مگر خدا پرست ہین وہ جسکا علاج کرتے ہین اُسکو صحت
ہوتی ہی یہ جو مین نے سنا خوش ہو گیا کہ اچھا ذریعہ تم سے ملاقات کا بھی نکلا اور دل نے گواہی بھی دی کہ نانی
امان کو صحت ضرور ہوگی بس مین وہان سے اُسی دن روانہ ہوا بلکہ خداوند کو بھی اپنے آنے کی خبر نہ کی یہان اگر
پہونچا ہون بھائی ان حکیم صاحب کو طلب کرو تاکہ وہ نانی امان کا علاج کرین کوئی صحت کی صورت ہو بس اگر
نانی امان اچھی ہو جائین تو مین ایک دن مین اہل اسلام کا خاتمہ کر دون جمشید کیا منحصر ہی خود نانی امان اس صلح مین
تمہاری کمک کرینگی اُنکے سحر کی کون تاب لائے گا کون اُنکو جواب دے گا کوئی اُنکا جواب دینے والا نہین ہی یہ
جو عشاق نہ طاقی نے کہا سمندر نے کہا کہ بھائی اصل واقعہ یہ ہی کہ جو حکیم صاحب ہین جنکا تم ذکر کرتے ہو
یہ اُنھین حکیم کے عزیزون بلکہ اولاد سے ہین اور جو علاجات اُنکے تھے وہی اُنکے بھی ہین اُنکے بزرگ ہمیشہ
نہ طاق مین رہے خداوند کی سرکار مین ملازم رہے بمشاہرہ معقول اُنکی بڑی خاطر ہوتی تھی یہ اُسی خاندان
سے ہین وہی سب کتابین اُنکے پاس ہین جب اُنکے بزرگون نے انتقال کیا اور کوئی حکیم نہ طاق مین
نہ رہا اُنھون نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین جاؤن مگر مین نے نہ جانے دیا اس خیال سے روک لیا کہ ایسا شخص
پھر نہ ممکن ہوگا میرے ملازم ہین پانچ ہزار روپیہ ماہواری دیتا ہون بڑی عزت کرتا ہون علاوہ حکمت
کے علم رمل و نجوم مین بھی دخل کامل رکھتے ہین بڑے عامل زبردست ہین ہر علم کے استاد ہین علم منطق و علم
فلاسفہ و علم ہندسہ و جوتش وغیرہ بھی خوب جانتے ہین ہر علم کی کتابین موجود ہین بہت سی کتابین
تصنیف فرمائی ہین ہر علم مین ان حکیم صاحب کا مثل و نظیر نہین ہی یا وہ حکیم صاحب تھے جو کہ قبل مین نہ طاق
مین تھے یا یہ ہین اُنکا نام حکیم بقراط الحکمت ہی واقعی اپنے زمانہ کے بقراط ثانی ہین مرض کو اس قدر
جلد پہچانتے ہین کہ شاید نبض پر ہاتھ رکھا اور مرض کی تشخیص کر لی رگون کے حال سے ماہر ہو گئے نسخہ وہ
تحریر فرماتے ہین کہ جو تمام امراض پر حاوی ہو ہر مرض کی رعایت رہتی ہی یہ خیال رہتا ہی کہ مریض کی
قوت نہ زائل ہو کیونکہ وہ یہ فرماتے ہین کہ جب مریض کی قوت زائل ہو گئی تو مرض سے کون مقابلہ و مجادلہ
کرے گا کیونکہ طبیعت تو ضعیف ہی اور مرض قوی ہی جب مقابلہ ہوگا مرض غالب آئے گا طبیعت مغلوب
ہوگی اور جب قوت ہوگی اور مرض سے اور طبیعت سے مقابلہ ہوگا اُسمین مرض نہ غالب آنے پائے گا

بلکہ طبیعت غالب ہوگی مرض مغلوب ہوگا تب جلد صحت ہوگی اس سبب سے مریض کی قوت کا خیال رکھنا
ضرور ہی بھائی اُنھون نے یہان ایسے ایسے مریض اچھے کیے ہین کہ جنکے بچنے کی بالکل امید نہ تھی مگر ادھر انکا
نسخہ پیا اُسی دن سے صحت ہونے لگی مرض مین کمی پائی جانے لگی دس پندرہ دن مین مریض اچھا ہوگیا
بہت بڑی صفت یہ ہی کہ وہ جس مریض کو دیکھتے ہین کہ یہ اچھا ہوگا اُسکا تو علاج کرتے ہین اور جس کو
جانتے ہین کہ یہ اچھا نہ ہوگا اُسکا علاج نہین کرتے ہین تم نے خوب کیا کہ تم نانی امان کو یہان لے آئے یہان انکا
علاج ہوگا میرے سبب سے حکیم صاحب خوب جی لگا کر علاج کرینگے گو یہ ممکن تھا کہ اگر تم طلب کرتے تو وہ
وہان بھی جاتے مگر جس طور سے یہان علاج کرینگے اُس طور سے کہین نہ کرینگے وہان جو جاتے تو یہ خیال ہوتا
کہ جلدی یہان سے جاؤن دل نہ لگتا اسسے ٹھیک علاج ہوتا یہان اُنکو کچھ تو میرا خیال ہوگا اور کچھ اپنے نام کا
یہ تو تم نے خوب کیا کہ یہان چلے آئے عشاق نہ طاقی نے کہا کہ پھر انکو طلب فرمائیے وہ کہان ہین کیا دربار
مین تشریف نہین لاتے ہین عشاق نہ طاقی نے جو یہ کہا سمندر نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ بھائی وہ تیسرے
دن دربار مین آیا کرتے ہین مین اُنکی نذر ایک خلعت و پانچ سو روپیہ کرتا ہون اور ایک ہار مروارید کا اور پانچ ہزار
روپیہ کا مشاہرہ الگ مقرر ہی یہ اُنکے نذر ہی جب وہ تشریف لاتے ہین ہمیشہ دوسرے دن دربار مین تشریف
لاتے تھے اور جب ضرورت ہوئی طلب کیا فوراً چلے آتے مگر افسوس یہ ہی کہ جس دن سے لشکر اسلام اس سرحد
مین آیا ہی اُنھون نے تشریف لانا ترک کیا ہم اُنکی زیارت کو ترس گئے بلکہ اُنھون نے یہ حکم دیا کہ جب تک
لشکر اسلام یہان ہی مین دربار مین نہ آؤنگا نہ علاج کرونگا نہ کسی کو درس دونگا چنانچہ اُس دن سے
اُنھون نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا ہی نہ علاج کرتے ہین نہ درس دیتے ہین نہ کسی سے ملاقات
کرتے ہین گوشہ نشینی اختیار کی ہی اُنکی گوشہ نشینی سے بہت کام ہرج ہوے مگر کیا کیا جاے مرد کامل ہین
اُنپر جبر بھی تو نہین کیا جا سکتا ہی اگر وہ یہان سے چلے جائین تو خرابی ہو اب تو یہ امید ہی کہ جب لشکر اسلام
سے فیصلہ ہو جاے گا تو پھر زیارت نصیب ہوگی اُس حالت مین یہ امید قطع ہو جائے گی بس اس خیال سے
مین بھی اُنپر جبر نہین کرتا ہون اُنکا مشاہرہ برابر بھیجے جاتا ہون جب کچھ ضرورت ہوتی ہی رقعہ لکھ بھیجتا ہون وہ
نسخہ تحریر کرکے روانہ کرتے ہین اُسکا استعمال ہوتا ہی صحت ہو جاتی ہی یہ کمال کا حال ہی کہ صرف حال
سُن لیا وہ بھی مریض کی زبانی نہین تحریری اور نسخہ تحریر کر دیا شفا ہو گئی یہ اُنکے کمال کا حال ہی عشاق
نے کہا کہ بھائی پھر کیا ہوگا سمندر نے کہا کہ ایک رقعہ بہت عجز آمیز تحریر کرکے اُنکو طلب کرونگا اسمین کچھ
عذر معذرت تحریر ہوگی اگر اُنکو خیال آگیا تو وہ ضرور تشریف لائین گے اگر نہ لاتے تو مجبوری ہی مین نانی امان کو
اُنھین کے مکان پر لے جاؤنگا نبض دکھا کے نسخہ لکھا لاؤنگا بڑی خرابی تو یہ ہی کہ وہ ملاقات نہین کرتے
ہین خیر پہلے رقعہ لکھکر طلب کرتا ہون اُسکے بعد دیکھا جاے گا عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی جلدی طلب
کرو کیونکہ نانی امان کی حالت بہت خراب ہی تاکہ وہ آئین اور نسخہ کچھ تجویز کرین کوئی صحت کی صورت ہو سمندر
نے کہا کہ کوئی تمھارے کہنے کی ضرورت نہین ہی مجکو خود فکر ہی مجھے نانی امان کی علالت سُننے سے بہت تشویش
ہوئی ہی چلو پہلے نانی امان کو دیکھ لون اُسکے بعد حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کرون عشاق نہ طاقی نے کہا
کہ اُنکو دیکھو کیا حالت ہی ایسے مریض کے بچنے کی کوئی امید نہین ہی یہ سُنکے سمندر اُٹھا خادمون نے
کرسیان لاکر برابر مسہری کے بچھا دین اُسپر سمندر و عشاق نہ طاقی و دیگر سردار آکر بیٹھے عشاق
نہ طاقی نے مسہری کے پردے اُٹھا کے جیسے پردے اٹھے یہ معلوم ہوا کہ گویا تنور سے بھاپ نکلی سب نے
دیکھا ایک ضعیفہ پڑی ہوئی ہی تمام جسم پر اُسکے چادر پڑی ہوئی ہی اس قدر سیاہ رنگ ہی کہ نگاہ کام

نہین کرتی ہی اس قدر بخار کی حدت ہی کہ جو لوگ دور بیٹھے تھے اُنکو بیٹھنا گران گذرتا تھا سوا سانس کی تمام کے
کوئی حس و حرکت اُسمین نہین تھی بے حس پڑی ہوئی تھی آنکھین بند ہین ایک خادمہ بالین پر بیٹھی ہوئی
مگس رانی کر رہی ہی اُسکی یہ حالت ہی کہ حدت بخار سے اُسکی بھی حالت متغیر ہی سمندر نے نبض پر ہاتھ
رکھا اُف کہکر فوراً اُٹھا لیا ایسی بخار کی حدت تھی کہ سمندر کے ہاتھون آبلے پڑ گئے عشاق نہ طاقی نے
آواز دی کہ نانی اماں نانی اماں ذرا ہوشیار ہو دیکھو یہ کون ہی اور تم کہان آئی ہو جسکے دیکھنے کی بہت
خواہش رکھتی تھین وہ یہان موجود ہین آپ کو سمندر شاہ پکارتے ہین ذرا آنکھ کھول کر ملاحظہ فرمایئے
اب آپ کے علاج کی تدبیر ہوتی ہی یہان بہت بڑے حکیم ہین اُنکا علاج کیا جائے گا جب کئی مرتبہ
عشاق نہ طاقی نے صدا دی تو اُس نے آنکھ کھولی بدشواری ہوشیار ہوئی آنکھ کھول کر پھر بند کر لی
کہ عشاق نہ طاقی اُسکے نواسے نے کہا کہ ذرا اپنے کو ہوشیار کیجیے دیکھیے آپ سمندر شاہ کے دربار
مین تشریف رکھتی ہین بادشاہ آپکے برابر بیٹھے ہوے ہین مزاج پرسی کرتے ہین انکے دیکھنے کی آپ کو
بہت خواہش تھی آپ اکثر فرمایا کرتی تھین کہ مین نے بہت دن سے سمندر کو نہین دیکھا ہی میرا دل لگا
ہوا ہی اب سمندر شاہ موجود ہین اور آپ سے کلام کی خواہش کرتے ہین تو آپ کلام نہین کرتی ہین یہ جو
اُسنے کہا اُسنے کہا کہ کیا ہی بہت ضعیف صدا سے عشاق نہ طاقی نے کہا کہ ذرا آنکھ کھول کر ملاحظہ فرمایئے
دیکھیے سمندر شاہ کیا کہتے ہین آپ کے علاج کے لیے حکیم بقراط الحکمت کو طلب کیا ہی وہ آتے ہین اب
آپ کو ضرور صحت ہوگی یہ جو اُسنے کہا اُسنے آنکھ کھول کر سمندر کی طرف دیکھا سمندر نے سلام کیا اُسنے
کہا کہ بیٹا جیتے رہو یہ کہکر خاموش ہوئی سمندر نے کہا کہ آپکا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ بخار ہی یہ کہکر
بیہوش ہو گئی سمندر نے عشاق نہ طاقی سے کہا کہ چلو اب رقعہ لکھکر حکیم صاحب کو طلب کرون
یہ کہکر سمندر وہان سے اُٹھکر اپنے تخت پر آ کر بیٹھا عشاق نہ طاقی پر بھی پردے مسہری کے چھوڑ کر چلا آیا اور آکر
اپنے مقام پر بیٹھا سمندر نے قلم دوات و کاغذ طلب کیا اور حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کرنا شروع کیا اُس کا
مضمون یہ تھا کہ اے مسیح زمان و اے حکیم دوران معدن حکمت مخزن علم و لیاقت جناب حکیم صاحب دامت
الطافکم بعد تسلیمات کے یہ آپکا نیازمند سمندر جادوگذار عرض کرتا ہی عرصہ ہوا کہ آپ کی زیارت و قدمبوسی سے
محروم ہی نہ آپ تشریف لاتے نہ مین اسکا آنکھین آپکے چہرہ مبارک کے دیکھنے کی بہت مشتاق ہین آپ
کی زیارت کا ہر ایک خورد و کلان کو ازحد اشتیاق ہی کیسا یہ زمانہ نامبارک آیا ہی کہ ہر ایک آپ کی زیارت کو
ترس گیا لشکر اسلام جب سے اِس سرحد پر آکر اُترا ہی کہ آپنے دربار مین تشریف لانا اپنے قدم مبارک
کی برکت سے سب اہل دربار کو سرفراز فرمانا ترک کیا کیا عرض کرون کہ جس قدر آپ کی زیارت کا دل مشتاق
ہی بہت اشتیاق ہی دوسرا امر یہ لاحق ہوا ہی اور ایک ضرورت شدید یہ ہی کہ ایک مریض بہت دور سے
آپ کا نام نامی و اسم گرامی شنکے یہان براے علاج آیا ہی اور وہ بہت علیل ہی گھڑی دو گھڑی کا مہمان ہی
اگر آپ نہ تشریف لایئے گا تو وہ مر جائے گا آپ اس وقت مسیح وقت عیسی زمان ہین آپ کے دست
مبارک مین شفاے کلی ہی بس مین مجبور ہون اُسکے عزیز جو ہین اُنسے اور مجھ سے ازحد دوستی ہی بلکہ کسی قدر
قرابت بھی ہی انھون نے پریشان کیا ہی بلکہ مجکو خود اُس مریض سے ایک قسم کا انس ہی اُسکی حالت نہین
دیکھی جاتی ہی مین نے ناچار ہو کر یہ نیازنامہ تحریر کیا ہی ازراہ بندہ پروری و مہربانی واسطے دو چار منٹ کے
تشریف لایئے اُس مریض کو دیکھکر فوراً تشریف لے جایئے گا جس امر کا آپ کو خوف ہی اُس سے اطمینان
فرمایئے کہ وہ امر آپ کے واسطے نہ ہوگا اسکی خبر کسی کے کان تک نہ پہونچے گی وہ لوگ مہینون کی راہ سے

آپ کے نام کا شہرہ سنکے آتے ہین اُنکو بڑی امید ہی بس سرفراز فرمایئے بعید از عنایت نہ ہوگا زیادہ والسلام
اور کیا عرض کرون مین بہت ممنون ہونگا یہ مضمون تحریر کرکے اور بہت سے کلمے عجز و انکساری کے تحریر کیے
اور یہ بھی تحریر کیا کہ وہ فریضہ میری نانی اماں ہین ملکہ شعلہ اُنکا نام ہی اور عشاق نہ طاقی بھی آپ کی زیارت
کے بہت مشتاق ہین نہ طاق سے آپکے کمال کا حال سُنکے آئے ہین دیر نہ فرمایئے گا فوراً تشریف لایئے گا
مین بہت ممنون و مشکور ہونگا یہ تحریر کرکے رقعہ کو لفافہ مین رکھکر لفافہ بند کیا یہ سب کارروائی سمندر نے
اپنے ہاتھ سے کی اُسپر اپنی مُہر لگائی جب مکمل کر چکا آواز دی ہینگا یہ ایک چوبدار قدیم ہی ملکہ سمندر کا اپنے
سمندر کو گود مین کھلایا ہی بڑا معتبر و معتمد ہی وہ حاضر حاضر کہتا ہوا روبرو سمندر کے آیا سمندر نے لفافہ دے کر
کہا کہ اے ہینگا یہ لفافہ حکیم صاحب کے پاس لے جا اور اُنکو دے کر اسکا جواب لا اُسنے وہ لفافہ لے کر
کمر مین رکھا اور سلام کرکے روانہ ہوا چونکہ ہینگا اکثر اوقات گیا ہی اُسکو مکان حکیم صاحب کا معلوم ہی
اور حکیم صاحب کو بھی اسکا اعتبار ہی یہی جایا آیا کرتا ہی بس اس سبب سے سمندر نے ہینگا کے ہاتھ
رقعہ حکیم صاحب کو روانہ کیا عشاق نہ طاقی سے کہا یقین ہی کہ حکیم صاحب اس رقعہ کو ملاحظہ فرما کے
ضرور تشریف لائین کیونکہ مین نے بہت کچھ عجز و انکسار تحریر کیا ہی عشاق یہ سُنکے خاموش ہو رہا ادھر ہینگا
دربار سے نکل کر چلا خواجہ بھی دربار مین موجود تھے انشکل چوبدار اور دیگر عیار بھی بس خواجہ دربار سے باہر
آئے اور ایک مقام پر کھڑے ہوئے دیکھا کہ ہینگا چلا آتا ہی یہ بھی اُسکے عقب مین روانہ ہوئے جب
آبادی سے دور نکل گئے تو آواز دی بھائی ہینگا بھائی ہینگا ذرا ٹھہر جاؤ بادشاہ نے کچھ کہا ہی وہ بھی سُن
لو اُسنے پلٹ کر دیکھا جب یہ صدا اُسکے کان مین پہونچی کہ کوئی مجکو پکارتا ہی اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سمندر
شاہ کی خاص اردلی کا چوبدار مجکو پکارتا چلا آتا ہی یہ اسکو دیکھکر اس خیال سے ٹھہر گیا کہ نہ معلوم بادشاہ
نے کیا پیام دیا ہی سُن لینا چاہیے کوئی ایسی ضرورت ہی کہ جو اپنے خاص چوبدار کو روانہ کیا ہی یہی خیال
کر رہا تھا کہ وہ چوبدار پہونچا اُسنے پوچھا کہ کیون کیا ضرورت ہی اُسنے کہا کہ جب تم دربار سے نکلے اُسی وقت
بادشاہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے منگلا تم جاؤ اور ہینگا سے پتہ حکیم صاحب کے مکان کا دریافت کرکے حکیم
صاحب کے مکان پر جاؤ اور میرا رقعہ دو اور اُسکو میرے پاس بھیج دو مجکو اُس سے ایک ضرورت ہی وہ بھی اشد
ضرورت ہی سوائے ہینگا کے وہ کسی سے نہ نکلے گی خواجہ نے اپنی صورت چوبدار کی بنائی تھی یعنی منگلا
کی سی بنائی تھی ہینگا نے نام لے کر کہا تھا کہ بھائی منگلا تم کیون آئے ہو اس سبب سے خواجہ کو معلوم ہوا تھا
کہ مین جسکی صورت پر تیار ہوا ہون اُسکا نام منگلا ہی جب ہی تو خواجہ نے کہا کہ بادشاہ نے کہا کہ منگلا ادھر
آؤ اور یہ جا کر ہینگا سے کہو بس بھائی مین بھی تمھارے عقب مین چلا تم دربار سے نکل کر ہوا ہو گئے نہ مجھ
ایسا ہوتا نہ مجکو پاتا مین نے تم کو بڑی دور سے دیکھا تھا برابر آواز دیتا چلا آتا تھا آخر کو تم نے بھی سُن لیا ہان
بھائی رقعہ مجکو دو اور حکیم صاحب کے مکان کا پتہ جلد بتا دو اور تم بہت جلد واپس جاؤ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ
ناراض ہون تم اُنکے غصہ سے واقف ہو مجھپر بھی عتاب ہو اور تم پر بھی آفاق کی کیفیت دیکھ چکے ہو اُسنے یہ سنکر
فوراً رقعہ کمر سے نکال کر اُس چوبدار کو دیا اور کہا کہ تم برابر چلے جاؤ تھوڑی دور پر جا کر ایک دوراہا ملے گا جو
راہ دست چپ کو گئی ہی اُدھر سے نہ جانا بلکہ جو دست راست کو گئی ہی اُدھر کو جانا جب تم وہ طی کروگے
اُسکے بعد دہنے ہاتھ کو تم کو ایک گلی ملے گی تم اُس گلی مین چلے جانا جب اُس گلی سے نکلوگے تو تم کو ایک
گڈھیا ملے گی وہان بہت سے مکان کمہارون کے ہین تم اُن مکانون کو چھوڑ کر کے گڈھیا کے اُس کنارے پر
جانا وہان تم کو ایک دیوار ریختہ ملے گی تم اُس دیوار کے نیچے نیچے چلے جانا جہان پر وہ دیوار ختم ہوگی وہان ایک

سیڑھی کوئی اٹھارہ انیس ڈنڈون کی لگی ہوگی تم اُسپر چڑھ جانا وہ سیڑھی ایک کھڑکی کے برابر لگی ہوگی وہ کھڑکی
گو کہ بند ہوگی بس اُسپر جاکر تین مرتبہ پٹ پر کھڑکی کے ہاتھ مارنا اندر سے آواز آئیگی کہ کون ہی تم کہنا کہ
مین ہون اپنا نام بتانا اور کہنا کہ بادشاہ نے آپ کی خدمت مین رقعہ روانہ کیا ہی وہ صدا خود حکیم صاحب
کی ہوگی جب تم یہ کہوگے حکیم صاحب جواب دینگے کہ کوئی ضرورت نہین ہی رقعہ وغیرہ کی تم کہنا کہ بہت
ضرورت کا رقعہ ہی اُس وقت حکیم صاحب پٹ کھول کر تم کو اندر بلا لینگے تم چلے جانا رقعہ دینا اور
زبانی بھی جو بادشاہ نے فرمایا ہی وہ کہنا یہ سُنکے خواجہ نے وہ لفافہ بے کمر مین رکھا اور کہا کہ مجکو معلوم
ہوگیا کہ گڈھیا پر جو پختہ مکان ہی وہ حکیم صاحب کا ہی اور وہ جو کھڑکی لگی ہی وہ راستہ ہی مین جانتا تھا کہ
کسی اور رئیس کا مکان ہی بس مین جاتا ہون یہ کہکر ایک ڈبیہ کمر سے نکالی اور اُسکو کھولا ایک پان نکال کر
خود کھایا اور ہھینگا سے کہا کہ لو بھائی پان کھاؤ اُسنے کہا کہ بھائی تم نے بڑا احسان کیا یہ کہکر پان لیا اور کھا لیا
بس پان کا کھانا تھا کہ اُسکو چکر آیا کہا کہ بھائی منگلا اسمین کیا تھا کہ کھا کر مجکو چکر آگیا خواجہ نے کہا معلوم ہوتا ہی
کہ تمباکو زیادہ ہی تم کم کھاتے ہو تم کو معلوم نہ تھا تم یک نگل گئے اُس سے سر پھرنے لگا ذرا ٹہلو مین جاتا ہون
یہ سُنکے ہھینگا نے کہا کہ اچھا جاؤ خواجہ چلے اُدھر ہھینگا نے قصد کیا کہ قدم اٹھا کر چلون کہ چھینک آئی
اور دھم سے گرا خواجہ تو اسکے منتظر تھے بس آکر اُسکے کپڑے اُتارے اپنی صورت اُسکی صورت کی سی بنائی اُسکو
اٹھا کر وہان ایک غار عمیق تھا اُسمین ڈال دیا کہ ہھینگا کا بھلا بن گیا ہڈی پسلی سب ٹوٹ گئی بس خواجہ
ہھینگا کی صورت بن کر طرف حکیم صاحب کے روانہ ہوے یہ تو ہھینگا سے دریافت کر چکے تھے جس طور
سے اُسنے کہا تھا اُسی طور سے روانہ ہوے راہ طے کرکے دور اہے پر پہونچے داہنی طرف کو روانہ ہوے
گلی ملی گلی کو طے کرکے گڈھیا پر پہونچے جب کمھارون کے مکان ختم ہوے تو پختہ دیوار ملی اکثر کمھارون نے
سلام کیا اور عرض کیا کہ خداوند کی طبیعت اچھی رہی بول بالا رہے بہت دنون کے بعد تشریف لائے
ہین حکیم صاحب کے پاس آئے ہونگے ہھینگا نقلی نے اُنکے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم تو اچھے رہے
ہان بھائی حکیم صاحب کے پاس ایک ضرورت سے آیا ہون یہ کہتا ہوا اُس کھڑکی کے پاس پہونچا بذریعہ
سیڑھی کے اوپر گیا جاکر دیکھا کہ ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی ہی آہستہ سے ہاتھ رکھا اندر سے بند پائی راوی
نے بیان کیا ہی کہ حکیم بقراط الحکمت حکیم قسطاس الحکمت کے خاندان سے ہین حکیم قسطاس الحکمت
ہمیشہ نہ طاق مین رہتے تھے مرد مسلمان تھے بڑے کامل ہر فن کے عامل تھے کوئی فن ایسا نہ تھا
کہ جسکو وہ نہ جانتے ہون اور ساتھ کمال کے جانتے تھے اُنکے کمال کے سبب سے اکوان تاجدار جو کہ
مالک نہ طاق ہی اور خدائی کرتا ہی اُن سے کوئی تعرض نہ کرتا تھا بلکہ عزت و آبرو کرتا تھا کئی ہزار
روپیہ ماہواری کا مشاہرہ مقرر کیا تھا جب سے اُنھون نے انتقال کیا اُنکے فرزند رہے وہ بھی قبل اُنکے
تھے اب کئی برس سے کوئی حکیم نہ طاق مین نہین ہی یہ حکیم صاحب اُنکے نبیرے ہین یہ ہمیشہ سے
سمندریہ مین رہتے تھے یہ بھی مثل اپنے جد امجد کے کامل ہین مرد مسلمان دیندار ہین سمندر انکے
کمال کے سبب سے ان سے یہ بھی نہین کہتا ہی کہ آپ اپنا مذہب ترک کرین بلکہ عزت کرتا ہی کوئی تعصب
اُسکو اسکا نہین ہی کہ آپ اپنا مذہب ترک کرین کیونکہ کمال عجب چیز ہی دشمن بھی دوست ہوتا ہی اور
عزت کرتا ہی کئی مرتبہ حکیم صاحب نے قصد کیا کہ مین نہ طاق کو چلا جاؤن مگر سمندر نے نہ جانے دیا
بلکہ روک لیا حکیم صاحب بھی مجبور ہو گئے بس یہ سبب ہی انکے یہان قیام پذیر ہونے کا مگر جب سے
لشکر اسلام یہان آکر فروکش ہوا ہی اور سمندر سے مقابلہ ہوا ہی حکیم صاحب نے دربار مین آنا

درس دینا علاج کرنا بالکل ترک کیا ہی وہ شاگرد جو کہ رشید تھے وہ حکیم صاحب کی خبر گو گاہے گاہے آجاتے ہین حکیم صاحب
اُن سے ملاقات فرماتے ہین یا ہینگا جب بادشاہ کے یہان سے کوئی پیام لاتا ہی تب حکیم صاحب اُس سے
ملتے ہین اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ حکیم صاحب سے اور ہینگا سے ملاقات ہوتی ہی کیونکہ تنخواہ لاتا ہی حکیم صاحب
نے گوشہ نشینی اختیار کی ہی سمندر سے کہلا بھیجا ہی کہ جبتک لشکر اسلام یہان فروکش ہی اور آپکے اُنکے فیصلہ نہین ہوتا ہی
مین دربار مین نہ آؤنگا حکیم صاحب کے مطب کا کمرہ شاہراہ پر تھا اور خوب آراستہ تھا حکیم صاحب نے اُسکو ترک
کیا ہی ایک کمرہ بالاے بام طرف گذھیا کے تھا اُسمین ایک کھڑکی ہی وہ کھڑکی طرف گذھیا کے ہی اُسی طرف سے
اپنے شاگردون اور ہینگا سے بھی ملتے ہین ادھر کا دروازہ نہین کھلتا ہی حکیم صاحب دن رات بیٹھے ہوے
کتب کی سیر کرتے ہین یا کتاب تصنیف فرمایا کرتے ہین ہر وقت کتابین پیش نظر ہین دیکھا کرتے ہین بی بی
بھی بڑی پارسا ہی وہ بیچاری تمام گھر کا کام کرتی ہی صرف حکیم صاحب کھانے کے وقت دن کو گھر مین جاتے ہین
اور کھانا کھا کر چلے آتے ہین رات کو دو پہر رات گئے جاتے ہین اور کھانا وغیرہ کھا کر آرام فرماتے ہین اکثر بی بی یہ
کہتی ہی کہ تم نے بالکل دربار مین جانا ترک کیا ہی جو روپیہ کی آمدنی تھی وہ بھی موقوف ہوگئی ہی صرف تنخواہ پر
بسر ہوتی ہی علاج وغیرہ جو کرتے تھے اُس سے دست بردار ہوے آئندہ کیا ہوگا اگر بادشاہ یہ خیال کرے
کہ حکیم صاحب سے کوئی کام نہین نکلتا ہی تنخواہ دینا فضول ہی وہ موقوف کردے تو کیا ہو حکیم صاحب یہ
جواب فرماتے ہین کہ خدا مالک و رازق ہی کوئی اور صورت رزق کی نکالے گا مین تو نہ جاؤنگا جب تک لشکر
اسلام یہان فروکش ہی مجکو اُس عیار سے خوف معلوم ہوتا ہی یہ خوف ہی کہ وہ کہین نہ آجائے تو خرابی ہو میرا تمام
گھر لوٹ لے جائے بے عزت کرے وہ بڑا مکار ہی مین نے اُسکے خوف سے علاج وغیرہ کرنا درس دینا دربار مین
جانا ترک کردیا اُسکو ہر طرح اختیار ہی جسکی صورت چاہے بن جائے اگر میری صورت بن کر آئے اور کوئی حرکت
کرے تو بڑی خرابی ہو بادشاہ سے ندامت ہو گو مجکو اختیار ہی کہ مین چاہون تو اُسکو اُسوقت طلب کرلون
مگر وہ مسلمان ہی مین مسلمان کے ساتھ بُرائی کرون اپنے حق مین دوزخ مول لون مین یہ خیال کرتا ہون کہ مین جو
باہر نکلون گا وہ میرے ساتھ کوئی حرکت کرے مجکو معلوم ہوا مین اُسکا معاوضہ کرون تو میری خرابی ہو اس سبب
سے مین نے گوشہ نشینی اختیار کی ہی زوجہ یہ کلام سنکے خاموش ہوجاتی ہین یہ طریقہ ہی حکیم صاحب کا جو کہ عرض
ہوا حکیم صاحب کے چار کہار ملازم ہین اور کلو خدمتگار پانچون آدمی پُرانے ہین کلو توڈیوڑھی پر بیٹھا رہتا ہی دروازہ
بند کیے ہوے کہار اپنے گھر پر رہتے ہین مفت کی تنخواہ پاتے ہین پہلے تو یہ تھا کہ دوسرے تیسرے حکیم صاحب سوار
ہوتے تھے اب تو برس سوا برس سے یہ بھی موقوف ہی چین سے کھاتے ہین اور مزے کرتے ہین راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ نے آکر اُسی طور سے پٹ پر تین مرتبہ ہاتھ مارا کہ جس طور سے ہینگا نے کہا تھا اندر سے آواز آئی کہ کون ہی
خواجہ نے کہا کہ ہینگا چوبدار خاص بلکہ سمندر شاہ کا داد آواز آئی کہ کیا ضرورت ہی ابھی تو پرسون تنخواہ لے کر
آچکے ہو ہینگا نے کہا کہ بادشاہ نے ایک رقعہ آپ کی خدمت مین تحریر کرکے بھیجا ہی وہ لے کر آیا ہون اور بہت
ضروری رقعہ ہی یہ جو حکیم صاحب نے سُنا خود آکر دروازہ کھولا ہینگا سے کہا آؤ پہلے ہینگا کو بغور دیکھا اُسکے
بعد اندر بلا کر دروازہ بند کرلیا ہینگا نے اندر آکر دیکھا کہ چارون طرف الماریان لگی ہوئی ہین اُنمین کتابین رکھی
ہوئی ہین چند صندوق رکھے ہوے ہین وہ بند ہین بوریا بچھا ہوا ہی اُسپر ایک چھوٹا سا قالین ہی ایک پلنگ
لگا ہوا ہی چند کتابین کھلی ہوئی رکھی ہین قلمدان رکھا ہوا ہی قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ حکیم صاحب کچھ تحریر
کر رہے تھے ہینگا آکر بیٹھ گیا حکیم صاحب نے آکر کہا کہ ہینگا کدھر آنا ہوا اُسنے کہا کہ آپکو بادشاہ نے
طلب فرمایا ہی کیونکہ عشاق نہ حاقی اُنکے کوئی عزیز ہین وہ تشریف لائے ہین اُنکی نانی علیل ہین اُنکو کیفر اسکے علاج

کے لیے آپ کا نام سُنکے آئے ہین بس بادشاہ نے طلب کیا ہی فرمایا ہی کہ تھوڑی دیر کے لیے تشریف لائیے
فوراً واپس جائیے گا مین روکونگا نہین یہ سنکے حکیم صاحب نے فرمایا کہ اے ہیمنگا مین نے سمندر شاہ
سے عرض کیا تھا کہ مجکو نہ طلب فرمایئے گا جب تک لشکر اسلام فروکش ہی مین نے ترک دنیا کیا گوشہ نشین
ہوا ہون معاف فرمایا جاؤن مین نے اسی سبب سے مطب کرنا درس دینا ترک کیا بالکل خانہ نشین ہوا دن
بھر مین ہون اور یہ کتابین ہین اسپر بھی بادشاہ کو میرا کہنا یاد نہ رہا مجکو طلب کیا لاؤ وہ رقعہ کہان ہی یہ کہکر رقعہ
طلب کیا خواجہ نے رقعہ کمر سے نکال کر حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے رقعہ لے کر لفافہ چاک کیا اور پڑھنے لگے
حکیم صاحب نے ایک مرتبہ آواز دی کہ کنیز تھوڑا پانی پلا جا اس قدر حکیم صاحب کو احتیاط تھی کہ پانی وغیرہ
اندر سے منگا کر پیتے تھے ایک کنیز حکیم صاحب کی اگلے وقت کی ہی اُسنے حکیم صاحب کو پرورش بھی کیا ہی اُسی کے
ہاتھ سے پانی وغیرہ بھی پیتے ہین یا اپنی زوجہ کے ہاتھ سے سوا ان دو عورتون کے تیسری عورت مکان مین
نہین ہی یہ جو حکیم صاحب نے کہا خواجہ نے دیکھا کہ پردہ اُٹھا ایک پیرزال ایک آبخورہ گلی لیے آئی حکیم صاحب
نے اُسکے ہاتھ سے پانی لیا وہ چلی گئی اُسنے جاکر حکیم صاحب کی زوجہ سے کہا کہ آج تو ہیمنگا چوبدار خلاف معمول
آیا ہوا بیٹھا ہے حکیم صاحب کے ہاتھ مین ایک کاغذ ہی اُسکو پڑھ رہے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رقعہ بادشاہ
کا آیا ہی بی بی خوش ہوئین کہ بادشاہ نے طلب کیا ہی کیونکہ برس دن سے نہین گئے ہین یہان تو زوجہ یہ
خیال کر رہی ہی کہ اُدھر حکیم صاحب نے ہیمنگا سے رقعہ پڑھکر کہا کہ مین اسکا جواب تحریر کرتا ہون اور زبانی بھی
بادشاہ سے میری طرف سے کہنا کہ مین حاضر نہین ہو سکتا ہون کیونکہ مین عرض کر چکا ہون اور بہت بہت آداب
کہنا اور یہ بھی کہنا کہ میری عدم حاضری معاف فرمائی جائے مین مجبور رہون ورنہ ضرور حاضر ہوتا اور یہی مین رقعہ مین
بھی تحریر کرتا ہون ہیمنگا نے کہا کہ خوب یاد آیا مین جب آتا تھا تو یہ خیال کرتا تھا کہ حکیم صاحب سے اسکا سبب
دریافت کرون کہ آپ کیون گوشہ نشین ہوے ہین کیا کوئی امر بادشاہ کی طرف سے ناگوار ہوا یا کوئی دوسرا
سبب ہی مگر بھول جاتا تھا اس وقت جو آپ نے فرمایا تو یاد آیا ذرا مجکو بھی اس حال سے آگاہ فرمایئے
کوئی سبب میرے خیال مین نہین آتا ہی مجکو نہایت خفقان رہتا ہی اسکا علاج فرمایئے حکیم صاحب نے فرمایا
کہ اے ہیمنگا تم سے کوئی پردہ نہین ہی کیونکہ تم پرانے ہو اور میرے حال سے بخوبی واقف ہو بھائی جب سے
لشکر اسلام آیا ہی مین نے اُس لشکر کے خوف سے نکلنا موقوف کر دیا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہین مین بھی
مسلمان ہون اگر دربار مین جاؤنگا تو بادشاہ ضرور دے لین گے اگر انکار کرونگا تو ناراض ہونگے اگر دے
دونگا تو اہل اسلام کا خون ہوگا اُسکا سبب مین ہونگا وہ خون میرے سر پر ہوگا ایک سبب تو گوشہ نشین
ہونے کا یہ ہی کہ نہ مین دربار جاؤنگا نہ اہل اسلام کے خون مین مبتلا ہونگا دوسرا سبب قوی یہ ہی کہ اے ہیمنگا
اُس لشکر مین ایک عیار ہی جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہی اُسکی صفت یہ ہی کہ وہ سب کی صورت بن جاتا ہی
پہلے اُسکے خاندان کا حال سُنو خانہ کعبہ مین ایک مرد مسلمان اور دیندار بڑے عابد رئیس شہر کعبہ تھے اُنکا نام
خواجہ عبد المطلب تھا اُنکے فرزند حمزہ صاحبقران کہ جن کے حال سے کتابین مملو ہین اُنکو نوشیروان
بادشاہ ایران نے اپنا فرزند کیا تھا خواجہ عبد المطلب کے یہان ایک امیہ ملازم تھا جب حمزہ پیدا ہوے
تھے تو بادشاہ کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ جس قدر لڑکے آج شہر مین پیدا ہوے ہون داخل محل کیے جائین
چنانچہ چالیس ہزار لڑکے اُس روز پیدا ہوے تھے وہ سب داخل محل ہوے امیہ کو جو خبر ہوئی اُسکی بھی
زوجہ حاملہ تھی ساتوان مہینہ تھا اُسنے اپنی زوجہ سے آکر کہا کہ تو بھی بچہ دے اُس نے کہا کہ کوئی میرے اختیار
مین ہی جب زمانہ آئے گا تو لڑکا پیدا ہوگا یہ سُنکے امیہ نے زوجہ کو مارنا شروع کیا ایسا مارا کہ لڑکا پیدا ہوا

بس امیہ نے لاکر اُسکو بھی وہین لڑکون مین شامل کیا وہ بھی پرورش پانے لگا یہان تک کہ جوان ہوا حمزہ کو
پہلوانی کا شوق ہوا اُس نے عیاری اختیار کی بڑا کامل عیار ہوا اُسکو چند بزرگان سے ملے بڑا مرتبہ ہوا حمزہ کو
مرتبہ صاحبقرانی ملا اُسکا نام عمر بن امیہ ضمری تھا خواجہ لقب تھا وہ اپنے کو شاہزادہ ولایت اول کہتے تھے
بڑا طامع تھا کہ کوڑی کوڑی پر جان دیتا تھا اُسکا دوسرا لقب رہزن تراشندہ کافران سر برندۂ جادوگران تھا
اُس نے بڑے بڑے کام کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا بہت سے بادشاہ اُسکے ہاتھ سے ذلیل ہوے
ایسا عیار تھا کہ اُسنے لقا جو کہ خداے باطل اور کافر تھا اُسکی داڑھی پر پیشاب کر کے مونڈا اور لقا کو خر بنوئی
اسی طرح سے بہت سی خدائیان برباد کین زرجد شاہ کی خدائی کو برباد کیا فرعون کی خدائی کو برباد کیا یہان
تک کہ حمزہ صاحبقران اپنے فرزند امیر ثانی کو جو کہ نوشیروان کی دوسری بیٹی کے پیٹ سے پیدا ہوے تھے
اُنکو اپنے رتبہ صاحبقرانی پر مقرر کر کے خانہ کعبہ کو گئے تو خواجہ عمر اول اپنے فرزند عمر ثانی کو اپنے مقام پر
مقرر کر گئے سب بانے عیاری کے دے کر ہمراہ حمزہ کے خانہ کعبہ کو گئے گو نہ جانے والے تھے مگر حکم بزرگان
دین سے ناچار ہوے بہ مجبوری یہ امر گوارا کیا عمر ثانی بھی مثل اپنے باپ کے عیار تھے بلکہ کسی قدر اُن سے
بڑھکر تھے طمع کی بھی وہی صورت تھی بلکہ کچھ زائد تھی اُنکی بھی بہت عیاریان قابل دید تھین خوبی تھی اس طمع کی حالت
مین بہت سے ملک کافرون کے تباہ کئے بڑا نام پیدا کیا جب حمزہ ثانی بعد قتل زمرد ثانی خانہ کعبہ کو
جانے لگے اور بدیع الملک کو صاحبقران لشکر کا کیا تو خواجہ ثانی نے اپنے فرزند خضران بن عمر کو اپنا
نائب کیا سب بانے عیاری کے دیے اُنکو لقب خواجہ ثالث کا ملا یہ تو اُن دونون صاحبون سے کچھ زیادہ
ہین ان مین دادا کا بھی اثر ہے اور باپ کا بھی یہ بھی مثل اُنکے حریص وطامع ہین کیون نہون کہ دو دو ترین بس
مین اُنکے خوف سے گوشہ نشین ہوا ہون یہ تو ظاہر ہے کہ اُنھون نے دربار کے اندر جا کر سیحان کو مثل آفتاب
کے مارا ماہیان کو دریا کے کنارے کہ وہ اپنے سخت دن بسر کرنے گئی تھی قتل کیا زمرد کوہ پر کیا بلا نازل
کی ایسے عیار سے جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچائے کیونکہ وہ ہر ایک صورت پر بن کر عیاری کر سکتا ہے
گھر کو لوٹ لیتا ہے جہان اُنکا قدم پہونچا اُس گھر کی صفائی ہوئی مین نے یہ خیال کیا کہین ایسا نہو کہ میری
صورت پر تیار ہو کر کوئی عیاری کرے تو بڑا غضب ہو کیونکہ دزد مکار کا نبیرہ ہے خود بھی بڑا عیار ہے تو مجھکو
بادشاہ سے پشیمانی حاصل ہو گو مجھ مین اس قدر قدرت ہے کہ اگر مین چاہون تو اسی وقت اُسکو طلب کرون
اور جو چاہون سزا دون مگر وہ مرد مسلمان ہے مجھے کیا ضرورت ہے کہ مین مرد مسلمان کو زحمت دون مگر وہ ایسا
نہین خیال کرے گا اُسکا جس وقت موقع ہو گیا اُس نے چیرا کیا خواہ مسلمان ہو خواہ کافر کیونکہ وہ
بڑے عیار کا پوتا ہے جو کہ دزد باریک کہلاتا ہے بس اسی خوف نے مین نے گوشہ نشینی اختیار کی یہ سنکے
ہمینگا نے کہا کہ حکیم صاحب کوئی اُسکی شناخت بھی ایسی ہے کہ جس سے آپ اُسکو پہچان لین حکیم
صاحب نے کہا کہ ہان ہمینگا نے کہا کہ وہ کیا پہچان ہے حکیم صاحب نے کہا کہ اُس کے دادا کی بائین
آنکھ پر ایک تل ہے جس سے اُسکی شناخت کی جاتی ہے وہی تل اُسکے باپ کی آنکھ پر تھا اور وہی تل
اُسکے بھی آنکھ پر اُسی مقام پر ہے جہان کہ اُس کے دادا کی یعنے عمر عیار کی آنکھ پر تھا ہمینگا نے عرض
کیا کہ حکیم صاحب اب معلوم ہوا کہ تل کی اوٹ پہاڑ ہے یہ کہکر اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ذرا ملاحظہ
تو فرمائیے ایسا تو تل نہین تھا یہ وہی تل تو نہین ہے کہ جس تل کی آپ شکایت فرماتے ہین یہ کہکر اب جو
آنکھ دکھائی حکیم صاحب نے پہچان لیا کہ یہ خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی ہے ہمینگا کی صورت بن کر
آتے ہین غضب ہو گیا گھر لٹ گیا مین نے بہت کچھ کہا ہے یہ دیکھکر حکیم صاحب کا دم نکل گیا جان بر تنی روح

قالب خاکی مین بشکل مرغ بسمل کے تڑپنے لگی حکیم صاحب کو سکتہ ہوگیا اختلاج ہونے لگا نبض بہ تیزی چلنے لگی
ابخرے اُٹھکر دماغ کو جانے لگے یہ معلوم ہوا کہ دست آئیگا خفقان کی شدت ہوئی ساری حکمت فراموش
ہوئی ضعف دماغ کی شکایت ہوئی ششدر و حیران ہوکر رہ گئے کسی امر کی تشخیص نہین ہوتی تھی کہ کیا کرین
وہ دل جو کہ مخزن ادویہ تھا وہان کوئی دوا نہ رہی سب نسخے فراموش تھے مالیخولیا کے آثار نمایان تھے حواس
مین اختلال تھا نبض مین اختلاف تھا کبھی صغیر ہوئی کبھی عظیم یہ جو نوبت حکیم صاحب کی ہوئی تو کچھ تدبیر نہ بنی کہ کیا
کرین اُسی طرف دیکھکر رہ گئے کہ خواجہ نے فوراً ہاتھ اُٹھا کے حساب مارا کہ پانچون گھائیون سے پانچ حباب حکیم صاحب
کے منھ پر پڑے حکیم صاحب اس گھائی سے واقف نہ تھے حباب منھ پر پڑکے ٹوٹے بیہوشی نے دماغ مین جاکر
اثر کیا حکیم صاحب کو چھینک آئی بیہوش ہوکر گرے خواجہ نے اُٹھکر پہلے سب المارپون کی کتابین اُٹھا کر نذر زنبیل
کین اُس کے بعد صندوق کھولکر سب کتابین نکالین اُنکو بھی نذر زنبیل کیا اور جو کچھ وہان تھا سامع قلمدان تک
سب اُٹھا لیا اُسکے بعد اپنی صورت حکیم صاحب کی صورت سے مشابہ کی اپنے کپڑے اُتار کر نذر زنبیل کیے اور جو
کپڑے حکیم صاحب پہنے ہوے تھے خود پہنے اور ایک لنگ حکیم صاحب کے باندھ دیا دماغ پر بیہوشی کی نئی
چڑھا کر حکیم صاحب کو صندوق مین بند کیا ایک پرچہ لکھکر حکیم صاحب کے پاس رکھدیا اُسکا مضمون یہ تھا
کہ حکیم صاحب کو معلوم ہو کہ وہ جو بیگانہ تھا بلکہ یہین تھا حضرات ابن عمر عیار صاحبقران خواجہ ثابت
شاہزادہ ولایت اول جبیرہ شاہزادہ ولایت اول فرزند عمر ثانی بس مین نے آپ پر رحم کیا کہ آپ کو قتل
نہین کیا ورنہ آپ میرے قبضہ مین تھے اگر چاہتا تو قتل کرتا یہ خیال ہوا کہ آپ عمر رسیدہ ہین دوسرے
آپ نے میرا کچھ نقصان نہین کیا ہی اور یہ خیال کیا کہ آپ مرد مسلمان ہین مین آپ کے گھر مین بھی نہین کیا
کیونکہ کسی کے ناموس پر نگاہ کرنا گناہ ہی بس آپ کو لازم ہی کہ اب آپ سمندر کے دربار مین کبھی نہ آیئے گا
اگر وہ لاکھ طلب کرے ورنہ پچھتایئے گا آیندہ آپ کو اختیار ہی مین آپ کو آگاہ کرتا ہون مین آپ کی صورت
بن کر جاتا ہون شعلہ کو دربار مین جاکر قتل کرتا ہون پھر آپ کو تحریر کرتا ہون کہ اب دربار مین نہ آیئگا ورنہ
ابکی قتل کرونگا پھر پاس اسلام نہ کرونگا آیندہ آپکو اختیار ہی یہ لکھکر اُس پرچہ کو اندر صندوق کے رکھا اور
صندوق بند کرکے قفل دیا اُسکے بعد ایک پرچہ اور صندوق کے لکھکر لگا دیا کہ اسکے اندر حکیم صاحب ہین اُنکو
اندر سے نکال کر ہوشیار کر لینا یہ پرچہ لگا کر آواز دی کہ کنیز وہ جو شال کی اچکن ہی اور وہ مشروع کا پائجامہ اور
شالی عمامہ اور رسوا شرفی مجکو دے جاؤ خواجہ یہ دریافت کر چکے تھے کہ ملازم کوئی ہی یا نہین معلوم ہوا تھا
کہ کلو نام ہی اور فنس بھی ہی کلو سے کہو کہ کپڑے پہنے کہارون کو لاکر فنس نکلوا لے کہارون کو وردیان نکال کر
دو کیونکہ بادشاہ نے طلب کیا ہی مین دربار کو جاؤنگا یہ جو حکیم صاحب نے کہا بی بی خوش ہوگئین کہ خدا
نے فضل کیا کہ دربار سے طلب ہوئی اور انکو بھی خیال آگیا کہ جانے کے لیے تیار رہوے جلدی جلدی کپڑے نکالے
کنیز سے کہا کہو اکہ یہین جائین اُسنے کہا کہ حکیم صاحب کپڑے نکلے رکھے ہوے ہین تشریف لائیے کہا کہ
یہین دے جاؤ اُسنے لاکر کپڑے دیے حکیم صاحب نے کہا کہ کلو سے کہو کہ وہ جاکر دربار مین خبر کردے کہارون
کو بھیج دے بس لونڈی نے کلو سے کہا کہ جلدی کہارون کو طلب کر و فنس نکلواؤ کیونکہ حکیم صاحب دربار
مین تشریف لے جائینگے کلو بھی خوش ہوگیا کہ آج کچھ انعام ملےگا جلدی سے کہارون کو جاکر لایا اور
کہارون نے فنس نکالی قالین لونڈی نے لاکر دیا وہ بچھایا گیا وردیان نئی نئی بی بی نے نکال کر دین وہ لونڈی
نے دین کہارون نے پہنین پگڑیان باندھین تیار ہوے کلو نے آواز دی کہ فنس تیار ہی لونڈی نے حکیم
صاحب سے آکر کہا کہ فنس تیار ہی حکیم صاحب نے پوچھا کہ کلو گیا تو نہین کہا کہ ابھی نہین گیا اُس سے کہا کہ یہ

جا کے اشرفیان اُسکو دو اور کہو کہ قفس لے کر ادھر آئے لونڈی نے جا کر کلّو کو اشرفیون کا رومال دیا کہا خبردار
احتیاط سے رکھنا کہارون نے قفس اُٹھائی ادھر لا کر لگائی حکیم صاحب کو آواز دی حکیم صاحب نے دروازہ
کھولا اوپر سے نیچے اُترے لونڈی سے کہا کہ دروازہ آکر بند کر لے اُس نے آکر دروازہ بند کر لیا اور جلدی سے
حکیم صاحب نے کہا کہ ذرا خبردار رہنا کوئی پکارے دروازہ نہ کھولنا بہت ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا
آئندہ اختیار رہی کیونکہ وہ ناعیار شہر مین آگیا ہی یہ لونڈی سے کہکر باہر آئے سوار ہوے کہارون نے
قفس اُٹھائی کلّو کے ہاتھ مین پوٹلی اشرفیون کی ہی بغل مین چھتری ہی لوٹیا ہی خاصدان پانون کا ہی سر اسامان ہی
اسی طور سے سواری حکیم صاحب کی چلی حکیم صاحب گھڑی گھڑی پکارتے ہین کلّو وہ کہتا ہی کہ حاضر ہون فرماتے ہین
بچے آگو اشرفیون سے ذرا خبردار رہنا وہ دل مین کہتا ہی کہ یہ کیا امر ہی آج ہر مرتبہ حکیم صاحب پکارتے ہین اور
کہتے ہین اشرفیون سے خبردار رہو یہ خیال دل مین کرتا ہوا چلا آتا ہی یہان تک کہ جب سواری حکیم صاحب کی سڑک
پر پہونچی حکیم صاحب نے کلّو سے کہا کہ تو جا کر دربار مین میرے آنے کی خبر کر کہ حکیم صاحب آتے ہین یہ سُنکے کلّو
روانہ ہوا حکیم صاحب نے کہارون سے فرمایا کہ تم آہستہ آہستہ چلو کہ کلّو خبر کر کے آلے کلّو دوڑ کر چلا بہت جلد
قریب دربار آیا بلا خوف داخل دربار ہوا کسی نے منع نہ کیا کہ حکیم صاحب کا ملازم ہی اُس نے آکر سمندر و اہل دربار
کو سلام کیا اور کہا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے ہین مجکو خبر کے لیے روانہ کیا ہی یہ سُنکے سمندر خوش ہو گیا
عشاق کا تو خوشی سے عجب حال ہوا کلّو یہ خبر دیکر دربار سے باہر آیا اب جو سمندر نے دیکھا کہ کلّو ندارد
تب سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ کلّو کہان گیا سب نے عرض کیا وہ یہ کہکر چلا گیا کہ حکیم صاحب تشریف
لاتے ہین سمندر نے یہ سُنکے عشاق نہ طاقی سے کہا کہ ابھی زنانی امان کی حیات باقی ہی کیونکہ حکیم صاحب
آتے ہین مجکو اُنکے آنے کا یقین نہ تھا کیونکہ وہ فرما چکے تھے کہ جب تک اہل اسلام یہان ہین اور تم سے اُن سے
فیصلہ نہین ہوتا ہی مین دربار مین نہ آؤنگا نہ مجکو طلب فرمائیے گا نہ مین آؤنگا آپ کو رنج ہوگا مین نے تمھارے
خیال سے رقعہ تحریر کیا رقعہ مین مین نے خوب عجز و انکسار تحریر کیا اُنکو اُسی پر خیال ہوا تشریف لاتے ہین یہان
حکیم صاحب کے آنے کی خوشی ہونے لگی کہ کلّو اُدھر پہونچا اب جو حکیم صاحب نے کلّو کو دیکھا کہا کہ ذرا قریب
آنا جب کلّو قریب آیا حکیم صاحب نے اُسکو بغور دیکھا اور اپنی آنکھ دکھائی وہ مسکرایا حکیم صاحب نے کہارون
سے کہا کہ جلد چلو اور کلّو سے کہا کہ اشرفیون سے خبردار رہنا اگر جی چاہے تو میرے پاس رکھ دو اُس نے کہا
کہ حاضر ہین آپ کا اگر جی چاہے لیجیے مین نے تو اس لیے اپنے پاس رکھی ہین کہ شاید آپ بھول جائین میرے
پاس ہونگی تو کوئی ہرج نہین ہی یاد دلا دونگا حکیم صاحب اُس سے باتین کرتے ہوے چلے آتے تھے
کہ کہارون نے قفس لا کر در دولت پر رکھی بسم اللہ کہکر غل ہوا کہ حکیم صاحب تشریف لائے یہ خبر جو مشہور ہوئی
سمندر نے چند سردار براے استقبال روانہ کیے حکیم صاحب قفس سے اُتر کر چلے کلّو سے کہا کہ قفس فلان مقام
پر لے کر ٹھہرنا کہارون سے وردیان لینا اُنکو مہلت دینا کہ وہ کچھ کھا پی لین سب چیزین احتیاط سے رکھنا کیونکہ
مین ابھی دربار مین ٹھہرونگا یہ کہکر چلے کلّو پیچھے چلا کہارون نے قفس اُٹھا کر باہر لا کر رکھی جلو خانہ مین کہ وہ سردار آکر پہونچے
حکیم صاحب کو سلام کیا مزاج پرسی ہوئی حکیم صاحب اُنکے ہمراہ دربار مین آئے بادشاہ کو سلام کیا سب اہل
دربار سے صاحب سلامت ہوئی عشاق نہ طاقی سے بھی صاحب سلامت ہوئی سمندر نے قبل سے
کرسی حکیم صاحب کے لیے روبرو تخت کے بچھوائی تھی حکیم صاحب سلام کر کے کرسی پر بیٹھے سمندر نے نیم قد تعظیم
کی جب حکیم صاحب نے کلّو سے اشرفیان لے کر نذر دی سمندر نے اُسپر ہاتھ رکھا اور حکم دیا کہ حکیم صاحب
کے لیے خلعت اور نذرانہ لاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ سو اسو کشتی خلعت کی اور پچاس ہزار روپیہ نقد حاضر کیا گیا اور

حکیم صاحب کے آگے رکھا گیا سمندر نے کہا کہ یہ آپ کے لیے نذرانہ ہے حکیم صاحب نے کلّو کی طرف دیکھا اور اشارہ
سے کہا کہ مین نے سب نگاہون مین تول لیا ایک جز کم نہو یہ کہکر کہا کہ اسکو لے جاکر قفس مین رکھو وہ سب اُٹھا
لے گیا اور قفس مین رکھا علا قفس مین کب آتا ہے کلّو نے ایک درخت کے نیچے دربار سے دور قفس رکھوا لی
کہارون سے وہ دیان لین وہ سب دریا پر منہ ہاتھ دھونے گئے یہان کلّو نے وہ کشتیان اور روپیہ اور
وہ دیان لا کر سب ایک مقام پر دفن کر دیا اور خود اُسی مقام پر آکر بیٹھ رہا حکیم صاحب کرسی پر بیٹھے مزاج پرسی
ہوئی اُسکے بعد حکیم صاحب نے سمندر کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ ہار کب آپ نے خرید فرمایا کیا عمدہ موتی ہین اور
کیا خوشنما بنا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر کے گلے مین ایک ہار تھا کہ جسکی قیمت دو لاکھ روپیہ تھی
اُسنے ایک تاجر سے خرید کیا تھا اُسمین کوئی موتی چھوٹا نہ تھا سب مروارید بیضۂ کنجشک کے برابر تھے اور اُسمین
زمرد کی لڑیان تھین بہت عمدہ ہار تھا جب حکیم صاحب نے تعریف کی سمندر نے خوشامد کے مارے وہ
ہار اُتار کر حکیم صاحب کے نذر کیا اور کہا کہ اگر پسند ہے تو قبول فرمائیے حکیم صاحب نے ہنس کر لے لیا اب حکیم صاحب
نے فرمایا کہ آپنے کیون طلب فرمایا ہے باوجودیکہ مین نے عرض کر دیا تھا کہ مین اُس وقت تک نہ حاضر ہونگا
جب تک یہان لشکر اسلام ہے پس آپ نے عہد کے خلاف مجھسے یہ فعل کرایا اگر نہ آتا تو آپ کے خلاف
ہوتا آپ ناراض ہوتے یہ کہتے جاتے ہین اور ادھر اُدھر دیکھتے جاتے ہین کہ کلّو ابھی تک روپیہ رکھکر نہین آیا
کیا بھاگ گیا کیونکہ شہدا تو ہے اپنے دل مین خیال کرتے تھے کہ حکیم صاحب کی نظر پڑی دیکھا کہ دو جوبدار بغور مجکو دیکھ
رہے ہین اب جو حکیم صاحب نے غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ ایک برق ثانی دوسرا ضرغام ثانی ہے حکیم صاحب
ہر مرتبہ سمندر کے عیار کی طرف دیکھتے ہین کچھ خوف ہے حکیم صاحب کو تو اُسی سے ہے کہ وہ عیار زبردست
و مکار معلوم ہوتا ہے ہر مرتبہ اُسکی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین پھر گرداب کمندزن بھی حکیم صاحب کو
دیکھتا ہے اور اپنے دل مین کہتا ہے کہ حرکتین حکیم صاحب کی آج خلاف معلوم ہوتی ہین کیا کہون مجکو تو یہ حکیم
نہین معلوم ہوتے ہین اپنے شاگردون سے بھی یہی کہتا ہے وہ عرض کرتے ہین کہ آپ ایسا گمان کرتے ہین جب
سے لشکر اسلام آیا ہے اُسوقت سے حکیم صاحب نے آنا دربار کا ترک کر دیا اور اپنا دروازہ بند کر لیا پھر کیونکر
حکیم نہین ہین اگر حکیم صاحب نہین ہین تو کون ہین اُسنے جواب دیا کہ کوئی عیار و مکار ہے مین بادشاہ سے
عرض کرتا ہون شاگرد منع کرتے ہین کہ اول بادشاہ یقین نہ لائے گا آپ کی بات رائیگان ہوگی دوسرے
اگر یقین لایا تو جس وقت دریافت کیا اور حکیم صاحب نکلے تو خرابی ہوگی اور خفت ہوگی وہ یہ سُنکے خاموش
ہو جاتا ہے اور پھر جیسے شبہے خیال آتا ہے شاگردون سے کہتا ہے وہ منع کرتے ہین یہ رہ جاتا ہے اسکا تو یہ حال ہے
ادھر حکیم صاحب نے سمندر سے کہا کہ مجکو آپ نے کس امر کے لیے طلب کیا ہے وہ ارشاد ہو تا کہ مین اپنے
کام سے فراغت کر کے اپنے مکان کو جاؤن کیونکہ مجکو بڑا خوف ہے سمندر نے عشاق نہ طاقی کی طرف
اشارہ کر کے کہا کہ یہ جو بیٹھے ہوے ہین بہت بڑے میرے دوست ہین بلکہ عزیز ہین یہ آپ کے نام کی شہرت سُنکے
بہت دور سے آئے ہین انکی نانی صاحبہ ایک سال سے بعارضۂ بخار مبتلا ہین تمام حکما اور ویدون کا انھون نے علاج
کیا کچھ نفع نہوا دن بدن مرض مین ترقی ہوئی جہان انھون نے سنا کہ فلان مقام پر حکیم بہت اچھے ہین وہان گئے اُنکا
بھی علاج کیا کچھ فائدہ نہ حاصل ہوا از انجملہ ہزارون روپیہ صرف کیا مگر نوبت صحت کی نہ آئی مرض مین ترقی
ہوتی گئی اب تو یہ نوبت ہوئی ہے کہ وہ تو ہر وقت مثل مردہ صد سالہ کے پلنگ پر پڑی رہتی ہین حس و حرکت
نہین ہے عالم غشی طاری رہتا ہے جب کسی نے بہت پکارا تو آنکھ کھولی کچھ کلام کیا کہ پھر غش آ گیا کھانا وغیرہ
ترک ہے ضعف بشدت ہے بخار کی یہ کثرت ہے کہ جسم سے لو نکلتی ہے ہاتھ نہین رکھا جاتا ہے مین آپ کے تشریف

لانے سے قبل اُنکے پاس گیا تھا یہ معلوم ہوا کہ گویا تنور کے قریب آیا ہاتھ جو رکھا تو نہ رکھا گیا مین نے فوراً اُٹھا لیا اگر
رہنے دیتا تو یقین تھا کہ آبلہ پڑ جاتا یہ حالت مرض کی ہی جب انھون نے سنا کہ نہ طاق مین بہت بڑے
حکیم ہین وہ وہان آئے معلوم ہوا کہ اب کوئی حکیم یہان نہین ہی ہان سمندریہ مین بہت بڑے حکیم ہین اُن کی
بہت تعریف حُسنی زانی کو لے کر یہان آئے مجھ سے بیان کیا مین نے جو کچھ آپ کے اوصاف تھے بیان کیے انکو
خواہش ہوئی کہ آپ کا علاج کو ین مین نے آپ کو رقعہ تحریر کیا آپ میرے فرمانے کے بموجب تشریف لائے
یہ آپ کی عنایت ہی پس اُس مریض کو دیکھکر نسخہ تحریر فرمائیے جو حال ہو وہ بھی ملاحظہ فرمائیے حکیم صاحب
نے کہا کہ وہ مریض کہان ہی سمندر نے کہا کہ وہ سامنے مسہری پر ہی خواجہ قبل مین دیکھ چکے تھے جب حکیم نظر
آ گئے تھے سب حال معلوم تھا مگر انجان بن کر سب حال دریافت کیا جب سمندر نے کہا کہ وہ مسہری مین
ہی جو کہ سامنے ہی حکیم صاحب اُٹھے اُس طرف کو جاتے دیکھکر خادمون نے جلد چند کرسیان لا کر بچھا دین کہ
حکیم صاحب و سمندر و عشاق نہ طاقی و عشاق استاد سمندر و اشفاق وزیر سمندر آ کر اُن کرسیون
پر بیٹھے عشاق نہ طاقی نے ایک خادم کو اشارہ کیا کہ پردہ مسہری کا اُٹھاؤ اُس نے پردہ اُٹھایا پردہ جو
اُٹھا ایک غبار سا اندر سے نکلا جیسے تنور سے نکلتا ہی حکیم صاحب نے اپنا منھ پھیر لیا اور کہا کہ بہت شدت
کا بخار ہی کہ پردہ جو اُٹھا تو ایسی گرمی نکلی کہ جیسے کسی بند جگہ سے نکلتی ہی سمندر نے کہا کہ مین تو آپ سے عرض نہ
کیا تھا کہ بخار شدت سے ہی یہ سُنکے حکیم صاحب نے نبض پر ہاتھ رکھا فوراً اُٹھا لیا بعد تھوڑے عرصہ کے پھر ہاتھ رکھا
عرصہ تک نبض دیکھا کیے نبض دیکھکر سمندر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اسکو تو تپ محرقہ ہی نہ معلوم کن احمق حکما
نے علاج کیا ہی بالکل خیال نہ کیا مرض کو طول ہو گیا ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ کس حد کا بخار ہی اگر تھرما میٹر لگایا جاے
تو کوئی ڈیڑھ سو درجہ پر پہونچے یہی ایسی ہین جو زندہ ہین دوسرا ہوتا تو تمام ہو جاتا نبض تو ملاحظہ فرمائیے کہ عظیم
ہی مرتعش ہی سرعت مرتبہ تواتر پر بسبب بخار کے پہونچ گئی ہی حدت بخار سے تمام خلط جل گئے ہین جسم مین نہ
خون کا نام ہی نہ بلغم کا نہ سودے کا سواے صفراے زنگاری کی کثرت ہی قبل مین انکو نزلہ ہوا تھا اُسکا علاج
جو کیا گیا تو خلاف کیا گیا حکیم نے نزلہ کا خیال نہ کیا اُس وقت جو بخار تھا وہ عارضی تھا بسبب نزلہ کے تھا
اُنکی راے نے غلطی کی نزلہ بگڑ گیا صدر پر گرا اُسکا علاج نہ ہوا دوسرے علاج ہوتے رہے وہ مرض بڑھتا گیا
نزلہ حار تھا اُسمین گرم دوا سے علاج ہوا بخار مین ترقی ہوتی گئی اُس نے اندر ہی اندر رطوبت کو جلانا شروع
کیا حکیم ایسے اندھے تھے کہ جنکو نہ معلوم ہوا کہ یہ بخار کیسا ہی وہ تپ بادی سمجھے اُسکا علاج کیا خرابی کی یہ بات
تھی کہ انکا مزاج ہمیشہ سے گرم تھا اور گرم علاج ہوا اُسنے مار پھونک دیا انکو اختلاج بھی رہتا تھا اکثر اوقات
تبخیر بھی ہوتی تھی ضعف معدے کی بھی شکایت تھی انکو کئی مرض سے تھے اُن سب کی کثرت ہو گئی اب ضعف
اس قدر ہی کہ نبض نہین ملتی ہی بلکہ ایک ہاتھ کی نبض تو ساقط ہی بہت مرض کی شدت ہی اگر آپکا درمیان
نہ ہوتا تو مین کبھی نہ علاج کرتا ایسے مریض کو ہاتھ نہ لگاتا نہایت بدنامی کا سبب ہی کیونکہ انھون نے
ایسے ویسے حکیمون کا علاج کر کے مرض کو طول دیا اب تو پہلے بخار کا علاج ہوگا اُسکے بعد اور امراض کا
علاج ہوگا افسوس بڑی خرابی ہوگی کہ طاقت نہین ہی ورنہ دو دن مین بخار کو کھو دیتا اب ذرا زمانہ
ہوگا کیسی حکمت رہ گئی ہی کہ مریض کی حالت پر غور نہ کیا جو راے مین آیا علاج کرنا شروع کیا چاہیے
مریض مرے چاہے جیے اب یہ طبابت ہی خیر جہان تک ہوگا مین کوئی درجہ علاج کا باقی نہ رکھونگا یہ کہکر پھر
نبض دیکھی بڑے عرصہ تک غور کیا کیے نبض دیکھکر کہا کہ ذرا ہوشیار فرمائیے کہ مین کچھ حالت دیکھون عشاق
نے ایک خادم سے کہا کہ نانی اماں کو ہوشیار کرو اُسنے کئی مرتبہ پکارا ہوش نہ آیا تب عشاق نے

خوش آواز دی کہ نانی اماں ہوشیار ہو جیے حکیم صاحب تشریف لائے ہین ذرا اُن سے کلام کیجیے اپنے مزاج کی حالت
بیان فرمایئے تاکہ وہ نسخہ تحریر کرین یہ بہت بڑے حکیم ہین کہ انکا مثل و نظیر نہین ہی جب عشاق نے کئی مرتبہ پکارا
اور شانہ پکڑ کر حرکت دی تو اُسنے آنکھ کھولی با آواز نحیف کہا کہ کیون بار بار تکلیف دیتے ہو اس سے کیا حاصل مجکو
مجبور رہنے دو اور یہ خیال کرو کہ مین مرگئی عشاق نے کہا کہ خداوند ایسا نہ کرین ذرا ہوشیار ہو جیے حکیم صاحب سے
حال بیان فرمایئے دیکھیے حکیم صاحب تشریف رکھتے ہین یہ جو عشاق نے کہا اُس نے آنکھ کھولی اپنے کو ہوشیار
کیا کہا کہ بٹھا دو عشاق اور اُس خادمہ نے پکڑ کر اُٹھایا پشت پر تکیہ لگایا وہ بیٹھی خادمہ پکڑے رہی اُس نے
سلام کیا حکیم صاحب نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہی کیا حالت ہی قلب کی کیا کیفیت
ہی منھ کا کیا مزہ ہی یہ سُنکے اُس نے کہا حکیم صاحب میری یہ حالت ہی کہ بخار کی شدت سے دل و جگر جلا
جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام جسم تنور مین پڑا ہوا ہی منھ سے شعلے نکلتے ہین ضعف کی یہ شدت ہی کہ بات نہین
کی جاتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ آنکھین بند کیے ہوے پڑی رہون غش پر غش آتے ہین جو کوئی بات کرتا ہی
بُری معلوم ہوتی ہی پیاس کی شدت ہی زبان تالوے لگی جاتی ہی تالو کھنچا جاتا ہی منھ مین کانٹے پڑے ہوے
ہین تھوک نہین آتا ہی مزہ منھ کا تلخ ہی یہ جی چاہتا ہی کہ کوئی ترش چیز ہو یہ معلوم ہوتا ہی کہ منھ مین نیب
کسی نے پیس کر گھول دی ہی بھوک بالکل نہین لگتی ہی طعام کی طرف رغبت نہین ہی حکیم صاحب نے جواب
دیا معلوم ہوا یہ بتایئے کہ قبل مین آپ کو نزلہ ہوا تھا اُسنے کہا کہ ہان اختلاج بھی رہتا تھا کہا کہ ہان ضعف
معدہ بھی تھا وہ بولی ہان ہوگا حکیم صاحب بولے اچھا یہ بتایئے کہ جب آپ کھانا کھاتی ہین اُس کے بعد
آپ کو کچھ حرارت سی معلوم ہوتی تھی یہ جی چاہتا تھا کہ لیٹ رہون اُس نے کہا کہ یہ امر ضرور تھا حکیم صاحب
نزلہ تو ضرور ہوا تھا اُسکا مین نے کچھ خیال نہ کیا پہلے تو مین اس خیال مین رہی کہ نزلہ ہی وہ جاتا رہیگا جب
خفت نہ ہوئی تو علاج کرنا شروع کیا مگر مرض مین ترقی ہوئی جب تک مجکو ہوش رہا مین نے اپنی راے
سے حکیمون کا علاج کیا جب مرض کی شدت ہوئی مجھ مین کچھ حالت نہ رہی خاموش ہو رہی اب یہ علاج
کرنے لگے انھون نے بھی کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا مگر اسقدر انکی تقدیر یہ تو مجکو یقین ہوگیا ہی کہ اس مرض سے
مین نہ بچونگی ضرور تمام ہونگی یہ مرض نہین ہی بلکہ مرض الموت ہی کیونکہ اگر جانے والا مرض ہوتا تو اب تک
کچھ خفت ہوتی شدت نہ ہوتی بس مجکو تو امید قطع ہوگئی ہی کوئی امید زندگی نہین ہی اور ایک زمانہ بعید ہوا ہی
زندگی کو اس زمانہ کی ہون کہ جب سامری و جمشید کی خدائی تھی دمامہ و شمامہ میرے ساتھ کی
کھیلی ہوئی تھین وہ میرے روبرو پیدا ہوئین تھین وہ تو مرگئین مین زندہ ہی کوئی دو ہزار برس سے زیادہ عمر ہی
مگر مین ہر ایک سے یہ کہتی ہون کہ ہزار برس کی ہون وہ وہ سحر مین نے سیکھے اور ایسا کمال سحر مین پہونچایا کہ ہمہ تن
مجسم سحر ہوگئی میری تو سحر سے یہ نوبت ہی کہ جدھر کو نگاہ اُٹھا کر دیکھا جوا مر جاتا وہ فوراً ہوگیا تمام سحر میرے قابو مین
ہین اب کوئی حد بھی زندگی کی ہی سات کے لوگ مرگئے اب بھی مین مرونگی یا نہین یہ کہہ رہی تھی کہ غش آگیا آنکھ بند
ہوگئی گر پڑی حکیم صاحب نے کہا کہ کاغذ و دوات لائیے مین نسخہ تحریر کردون ایک نسخہ یاخوبہ کا ایک جوارش کا
ایک ماء اللحم کا ایک روز مرہ پینے کا یہ جو حکیم صاحب نے طلب کیا فوراً دوات و قلم حاضر کیا گیا حکیم صاحب نے نسخہ
تحریر کرنا شروع کیا یہان تو حکیم صاحب کو نسخہ تحریر کرنے مین مصروف رکھا جاتا ہی اُدھر عیار سمندر نے
جو یہ دیکھا کہ یہ حکیم صاحب نہین ہین اُسکو ہر مرتبہ گمان ہوتا ہی کہ کوئی عیار ہی کیونکہ جب حکیم صاحب آتے تھے
تو یہ حرکت نہ تھی جو آج انکی حرکت ہی مین کبھی نہ مانونگا اسکو تاب نہ رہی وہ آنکھ بچا کر شملاق کے پاس آیا آہستہ
سے کان مین کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہی کہ حکیم صاحب کی آج کیا حرکتین ہین یہ کبھی نہ حرکت تھی میرے

گمان ہین یہ کوئی عیار ہی خملاق نے کہا کہ تیرا گمان غلط ہی کہین ایسا ہو سکتا ہی عیار نے کہا کہ معلوم ہو جائیگا
یہ کہکر وہ اپنے مقام پر آکر بیٹھا یہان کا یہ رنگ ہی اُدھر حکیم صاحب نسخہ تحریر کر رہے ہین ان کو تو
اس حال ہین چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال حکیم صاحب اصلی کا تحریر ہوتا ہی اور اُنکی حال ہین قلم فرسائی کی جاتی ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ بعد جانے حکیم صاحب کے تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب کی زوجہ کو خیال آیا
کہ ذرا چل کر دیکھون کہ یہ دن بھر اور دو پہر رات تک جو باہر بیٹھے ہوے لکھا کرتے ہین تو کیا تصنیف کرتے ہین یہ
خیال کرکے چلین چونکہ پڑھی اور لکھی تھین اس سبب سے یہ خیال ہوا اُس کمرے مین آئین یہان آکر جو دیکھا تو تمام
کمرے کو خالی پایا کسی المارئ مین کتاب تک نہ تھی حیران ہوئین یہ کیا سبب ہی کہ سب کتابین کیا ہوئین حکیم صاحب
کہان رکھدین یہ خیال کیا کہ شاید صندوق مین رکھی ہونگی یہ تصور کرکے صندوقون کے پاس آئین دیکھا کہ ایک
صندوق پر ایک پرچہ لگا ہوا ہی اُسکا یہ مضمون ہی کہ اس صندوق کے اندر حکیم صاحب بند ہین اُنکو نکال
لینا یہ کام میرا ہی مین ہون خواجہ نالث حکیم صاحب کو بیہوش کرکے بند کیا ہی یہ جو زوجہ حکیم صاحب نے
پڑھا حیران ہوئین کہ یہ کیا واقعہ ہی حکیم صاحب تو دربار مین گئے ہین یہ کیا امر ہی کہ اسپر پرچہ لگا ہی کہ حکیم صاحب
یہان اس صندوق مین بند ہین بس گھبرا کر جو صندوق کو کھولا دیکھا کہ حکیم صاحب اُسمین لنگی باندھے ہوے
بیہوش پڑے ہین اپنے تن بدن کا اُنکو ہوش نہین ہی یہ حال دیکھکر اُنکی زوجہ نے اُنکو صندوق کے اندر
سے نکالا باہر بوریے پر لٹایا اب جو دیکھا تو ایک کاغذ لپٹا ہوا پایا اُسکو اُٹھا کر پڑھا وہی مضمون بالا جو کہ مذکور
ہو چکا ہی تحریر تھا حکیم صاحب کو پانی وغیرہ چھڑک کر ہوشیار و خبردار کیا حکیم صاحب کی جو آنکھ کھلی تو اپنی عجب حالت
پائی زوجہ کو سرہانے دیکھا یہ دیکھکر ایک ہائے کا نعرہ مارا اور کہا کہ لٹ گیا وہ دربار لٹ لٹ گیا نابکار عیار
لوٹ لے گیا ایک چیز تو چھوڑی نہ ہوگی سب لے گیا ہوگا جسکا خوف تھا اور جس کے سبب سے مین خانہ نشین
ہوا تھا وہی پیش آیا مین کیا جانتا تھا کہ ہمینگا کی صورت بن کر آتے گا اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہ آنے دیتا
بڑا دھوکا کھایا بڑا غضب ہوا کہ سب اسباب لے گیا ہوگا ارے مجکو بیہوش کر گیا نہ معلوم کیا غرض تھی جو یہان
آیا تھا بی بی نے کہا کہ تم کو اس صندوق مین بند کیا تھا اور پرچہ لکھکر صندوق پر لگایا اور ایک پرچہ تحریر کرکے
اندر تمھارے پہلو مین رکھ گیا حکیم صاحب نے کہا یہ بتاؤ کہ اندر گیا تھا یا نہین بی بی نے کہا کہ اندر نہین آیا بلکہ ایک
شال کی اچکن جو کہ تم نے پانسو روپیہ کی دربار مین پہنکر جانے کے لیے خریدی تھی اور مشروع کا پاجامہ جو کہ نیا
بنایا تھا اور شالی عمامہ اور سوا سو اشرفی طلب کین مین کیا جانون کہ تم ہو یا کوئی اور ہی مین نے پہلے تو کہلا بھیجا کہ
یہان آکر پہن جاؤ تو کہلا بھیجا کہ مین اندر نہ آونگا مین نے بھیجدیا فنس نکلوائی قالین وغیرہ بچھوایا کہارون
کو طلب کیا دروازے سے سوار بھی نہ ہوا اسی طرف سے سوار ہوا فنس اسی طرف آگئی اندر قدم نہ رکھا مین بہت
حیران ہون کہ اُسے کسپر کا کیونکر نام معلوم ہوا اور کلو کا اور یہ کیونکر معلوم ہوا کہ کہار نوکر ہین حکیم صاحب نے کہا کہ
سب مجھسے باتون باتون مین دریافت کر چکا تھا اور جو یہ کہو کہ اچکن کیون شال کی طلب کی اور پاجامہ اور عمامہ
اور سوا سو اشرفیان یہ اُسکو معلوم تھا کہ جب حکیم صاحب دربار جاتے ہونگے تو درباری کپڑے عمدہ عمدہ
پہنتے ہونگے اس خیال سے مانگے اور فنس و وردیان اس خیال سے مانگے کہین کہ جب کہار نوکر ہین تو وردیان ضرور ہونگی
یہ امر تھا جب سبب اُسکو معلوم تھا تو سب مال لے گیا ہوگا پھر کہا وہ پرچہ دیکھون کیا تحریر ہی زوجہ نے پرچہ
دیا حکیم صاحب نے پڑھا آگے مضمون سے آگاہ ہوے کہا شتا تم نے وہ میری صورت بن کر دربار مین

گیا ہی دربار مین موجود ہوگا بہت کچھ حاصل کیا ہوگا مجکو منع کیا ہی کہ آپ دربار مین آنے کا قصد نہ فرماییے گا اب کی مین نے مسلمان خیال کرکے رحم کھاکر چھوڑ دیا ہی اگر آیندہ ایسا کیا تو پھر زندہ نہ چھوڑونگا مین اسی سبب سے اندر نہین گیا کہ برائے ناموس پر نظر نہ پڑے اسے بی بی اپنے حساب جانے کو موت اگر سمندر شاہ ہمکو بحکم قتل دے کہ دربار مین نہ آوگے تو قتل کیے جاوگے قتل گوارا ہی مگر دربار مین جانا گوارا نہین ہی نہ معلوم وہ عیار کس ذلت سے پیش آئے کونسی حرکت کرے اب کی تو اسنے رحم کیا کہ زندہ چھوڑا دوبارہ ضرور قتل کرے گا اسکے نطفے مین فرق ہی اور یقینا وہ نطفہ حرام ہی جو اسکے منع کرنے پر دربار مین جائیگا فاقہ کرکے مرجانا بہتر ہی مگر دربار مین جانا اچھا نہین یہ کہکر کہا کہ ذرا دیکھو کتابین ہین یا وہ بھی لے گئے بی بی نے کہا کہ سب الماریان خالی ہین سب صندوق کھلے ہوے پڑے ہین مین اس خیال سے آئی تھی کہ چلکر دیکھون کہ تم کونسی کتاب تحریر کررہے ہو مین نے یہان اکر کچھ نہ پایا بالکل یہ خالی تھا مین حیران ہون کہ یہ کیا امر ہی خیال کیا کہ شاید صندوق مین رکھی ہونگی صندوق تلاش کرنے لگی کوئی صندوق ایسا نہ تھا جو مین نے نہ دیکھا ہو سب خالی تھے جب اس صندوق کے پاس پہونچی تو یہ پرچہ اسپر لگا ہوا پایا اسکو پڑھا صندوق کھولا تم کو نکالا ہوشیار کیا دوسرا پرچہ تمہارے پاس لکھا ہوا رکھا تھا اسکو پڑھا یہ واقعہ سنکے جو حکیم صاحب نے سنا سر پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس مین تباہ ہو گیا میری ایک ایک کتاب آہ نہین دو دو مہینے مین لکھی تھی مین تو لٹ گیا میرے ہاتھ پانون کٹ گئے مین تباہ ہو گیا کیا کرون کیا نہ کرون یہ کیا بلا مجھپر نازل ہوئی نہ کوئی مصیبت اتنا یہ کہکر حکیم صاحب نے حکم دیا کہ اب دروازہ نہ کھلے کوئی آکر پکارے جواب نہ دیا جائے چاہے ہمین بادشاہ خود ہو یہ حکم دے کر بی بی سے کہا دیکھا تم نے مین تم سے کہتا نہ تھا کہ وہ جس صورت پر چاہے تیار ہو جائے وہ ہینگا کی شکل بن کر آیا اپنا کام کر گیا بی بی نے کہا کہ تم بڑے عاقل تھے ذرا تم نے پہچان بھی نہ لیا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ میری تو کیا اصل ہی اگر ہینگا کی مادر مہربان بھی ہوتی تو نہ پہچان سکتی اسکی بھی مجال نہ تھی کہ پہچان لیتی یا اب میری صورت پر تیار ہو کر دربار مین گئے ہین بھلا کوئی پہچان تو لے اگر میری والدہ بھی قبر سے اٹھ کر آئین تو نہ پہچان سکین دوسرون کی کیا اصل و حقیقت ہی میری تو یہ طاقت نہ تھی کہ پہچان سکتا وہ ایسا ہی زبردست عیار ہی خدا اسکی عیاری سے بچائے یہ جو حکیم صاحب نے کہا زوجہ نے جواب دیا کہ ایسے شخص سے تو خوف کرنا لازم ہی بلکہ پرضرر ہی یہ جو زوجہ نے کہی کہا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اسی خوف سے تو مینے گوشہ نشینی اختیار کی تھی اسی خوف سے درس و تدریس علاج وغیرہ موقوف کیا بادشاہ سے کہا کہ مجکو نہ طلب فرمائیے گا جب تک لشکر اسلام یہان موجود ہی ورنہ پچھتانے کا کف افسوس ملیے گا انھون نے نہ مانا میرے کہنے پر عمل نہ کیا کوئی مریض یا مریضہ دور سے آیا ہی بادشاہ کا عزیز ہی میرا نام سنکے آیا ہی بادشاہ نے رقعہ لکھکر مجکو طلب کیا اپنے خاص چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا سو اسے اسی ہینگا کے کوئی اور میرا مکان نہین جانتا تھا یہی اکثر تنخواہ لے کر آیا ہی یا جب جو پیام بادشاہ نے دیا اسکو لیکر آیا ہی اسی کے ہاتھ روانہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ مرشد کامل دربار مین موجود تھے اس حال سے آگاہ ہوئے کس تدبیر سے ہینگا سے رقعہ لیا اسکو بیہوش کرکے کسی مقام پر ڈال دیا اس سے نقرہ دے کر میرے مکان کا پتہ نشان پوچھ لیا جیسے مجھسے سب گھر کا حال دریافت کر لیا اسکو قتل کر کے اسکی صورت پر تیار ہو کر آیا اپنا کام کیا اب دربار مین ہونگے اس مریض کی مفت جان گئی اسکو ضرور قتل کیا ہوگا جو کچھ نذرانہ ملا ہوگا سب لے لیا ہوگا زوجہ نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تمہارا کیا قصد ہی دربار مین جاؤ گے یا نہین اس بیچارے مریض کی جان بچاؤگے یا نہین حکیم صاحب نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا مجکو اپنی جان دوبھر کی

یا مین اپنی زندگی سے بیزار ہون یا تم میرا مرنا چاہتی ہو جو ایسی تقریر کرتی ہو مجھے اپنی ایسی تیسی مین وہ مریض اور بادشاہ
اور اُسکا دربار کچھ بی بی اب زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم یہ مت خیال کرنا کہ مین مرنے سے خوف کرتا ہون بلکہ
موت کو ہر وقت یاد کرتا ہون صرف اس امر کا خیال ہے کہ جب تک زندہ رہونگا تو یہ تو ہوگا کہ عبادت خدا
کرونگا جبھی تو درست ہوگی مرگیا تو کیا حاصل ہوا صرف میرا یہ خیال ہے کہ میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہین ہے
کہ جسکے سبب سے مجکو یہ امید ہو کہ میرے گناہ صغیرہ وکبیرہ سب عفو کردیے جاوینگے ہان اگر کچھ دنون زندہ
رہا تو پھر امید ہوگی کہ گناہ عفو ہونگے کچھ عذاب مین تخفیف ہوجاویگی بس اب مین گوشہ مین بیٹھکر عبادت
کرونگا مین نے دنیا کو بالکل ترک کیا کسی سے نہ ملونگا دربار کیا ہے اور بادشاہ کیا چیز ہے اُس بادشاہ حقیقی کی بندگی
کرتا ہون جس نے سمندر ایسے ہزارون بادشاہ پیدا کیے اور ایک دم مین مٹا دیے جس نے زمین و
آسمان کو خلق کیا جس کے حکم مین سب زمانہ ہے جو کہ دنیا کا مالک اور خدا ہے اُسکی بندگی سے بہت کچھ نفع ہے اور
ایسے بادشاہ کی اطاعت کرنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ یہ تو بادشاہ دنیا کے ہین یہ جو کچھ دے گا اس خیال سے دیگا
کہ میرا نام ہو خدمت لے کر دے گا بڑا احسان کرے گا اور اب مین جسکی عبادت کرتا ہون وہ دونون جہان کا بادشاہ
ہے وہ جسکو دیتا ہے ایسا دیتا ہے کہ پھر اُسکو ضرورت نہین رہتی کہ کچھ مانگے وہ ایسا دیتا ہے کہ تمام زندگی گذر جاتی ہے
اُسکو اسکی ضرورت نہین ہے کہ کسی طمع سے دے جو خوشامد کرو یا خدمت کرو وہ جسکو دیتا ہے بلا خدمت دیتا ہے وہ
بڑا رزاق ہے اپنے بندون کو رزق عطا فرماتا ہے وہ بڑا رازق ہے چاہے اُسکی عبادت کی جاوے چاہے نہ عبادت
کی جاوے اُس نے جو مقرر کیا ہے وہ ضرور دے گا وہ مثل اہل دنیا کے نہین ہے کہ جہان اُنکی خدمت نہ کی یا کوئی
خطا ہوئی موقوف کردیا مین ایسے کی کیون نہ بندگی کرون کہ جو بہر طور دیجاوے خدمت کرو چاہے نہ کرو جو اُسنے
مقرر کردیا ہے ملے گا مین اُس مالک کی کیون نہ بندگی کرون کہ جو دشمن اور دوست کو برابر نگاہ سے دیکھتا ہے
اہل دنیا کی خدمت کرنے سے سوا ذلت کے کچھ نہین حاصل ہوتا ہے بمصداق اس شعر کے کہ جو شان مین
خدا کے ہین سہ اے کریمے کہ از خزانہ غیب گبر و ترسا وظیفہ خورداری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ
با دشمنان نظر داری + وہ بڑا کریم ہے رحیم ہے یہ اُسی کی عنایت اور پرورش تھی کہ اُس نے سمندر شاہ
کو جو کہ کافر ہے میرے اوپر مہربان کیا میرا یہ مرتبہ تھا کہ وہ میرے اوپر مہربان ہوتا یہ سب اُسکی مہربانی ہے وہ
اپنے بندے کی پرورش کی کوئی صورت ضرور نکالتا ہے جسکے ساتھ جو وہ رزق مقرر کیا ہے دیتا ہے یہ اُسکی ادنیٰ
پرورش ہے کہ جب تک میرا رزق سمندر کے خزانہ مین مقرر ہے مین جوتے مار مار کر لونگا اور وہ دے گا
جب اُسکے خزانہ سے اُٹھ جاوے گا تو مین لاکھ خوشامد کرونگا وہ نہ دے گا بلکہ دوسرے کے ہاتھ مقرر
کرے گا اُس سے ملے گا اسکا مجکو تو کوئی خوف نہین ہے کہ رزق نہ ملے گا جب تک کہ زندگی ہے ضرور ملے گا
کیا خوف ہے وہ سب کا روزی دینے والا ہے وہ سب کا رازق ہے اُسی کی شان مین یہ شعر ہے سہ خدائے
راست مسلم بزرگواری وحلم + کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد + زوجہ نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہے مین
کوئی تم کو مجبور نہین کرتی ہون بلکہ میرا یہ مطلب تھا کہ تم دربار مین جاتے اُس مریض کی جان بچتی تمہارا
نام ہوتا ذرا وہ بھی تو زرک پاتا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اول تو رات کو نہ مین زندہ ہوتا نہ تم دونون
کا خاتمہ ہوتا گھر بھر کا مال اُنکے قبضہ مین ہوتا اگر مین دربار مین جاؤن اور وہ مریض مرچکا ہوگا کیا اُنھون
نے باقی رکھا ہوگا خاتمہ ہی کردیا ہوگا فرض کرو کہ زندہ بھی ہوگا تو ایسے کافرون کا مرنا میرے نزدیک بہتر
ہے جو کہ اہل اسلام کے دشمن ہون زوجہ حکیم سُنکے یہ کہنے لگی کہ تم کو اختیار ہے مین یہ نہین چاہتی کہ تمہاری
جان پر بنے یا تم تباہ ہو یہ کہکر اندر مکان کے چلی آئین حکیم صاحب یہان عبادت خدا مین مصروف ہوے

عبادت خدا کرنے لگے انکو تو اسی حالت مین رکھا جاتا ہے

اب پھر حال دربار سمندر مین قلم فرسائی کی جاتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قلم وغیرہ حکیم صاحب کے پاس آیا حکیم صاحب نے ایک نسخہ پاشوئے کا تحریر کیا برگ سعد تراشہ خیار سبوس گندم نمک لاہوری در آب جوشانیدہ پاشویہ نمایند یہ تحریر کرکے ایک نسخہ ماء اللحم کا تحریر کیا وہ یہ ہی گوشت مرغ گوشت بزبز گوشت تدرو گوشت آہو گوشت شتر گوشت دراج گوشت تیہو گوشت باز گوشت افعی سیاہ گوشت ماہی گوشت سنگ پشت گوشت نمر گوشت کرگس گوشت عقرب گوشت غیر گوشت مورچہ گوشت زنبور گوشت خوک صحرائی گوشت پلنگ گوشت شیر نر گوشت اسپ ختلی گوشت موش سیاہ ہمہ را یخنی کردہ در ادویہ انداختہ ماء اللحم کشند ادویہ آب انار ترش آب سیب آب اناناس آب بہی آب سنگترہ آب آلو بلہ آب کولہ آب امرود آب ناشپاتی آب مہتابی آب چکوترا آب انگور آب تربز آب میٹھا آب خیار آب کدو آب پالک آب کاسنی آب برگ کاہو آب برگ عنب الثعلب بنفشہ خطمی سپستان خبازی اسی طور سے بہت سی ادویہ تحریر کیں کہاں تک تحریر کیا جائے ایک نسخہ جوارش کا تھا کہ جسمین مروارید ناسفتہ یاقوت سرخ مرجان یشب سبز زہر مہرہ جواہر مہرہ وغیرہ تھا یہ نسخہ تحریر کرکے کہا کہ یہ یہان نہین تیار ہو سکتے ہین اگر اسکی قیمت مل جائے تو مین تیار کرکے روانہ کردون یا دوائیان مل جائین اگر کچھ خیال ہو سمندر نے جواب دیا کہ در اصل جس طور سے آپ درست فرمائین گے اور تیار کرینگے دوسرا نہین کرسکتا ہی آپ اپنے مکان پر سے تیار کرکے روانہ فرمائیے گا یہان اسکا انتظام کسی سے نہ ہوگا بلکہ یہ نسخہ خراب ہوگا روپیہ بیکار برباد ہوگا جو قیمت فرمائیے وہ دیجائے حکیم صاحب نے فرمایا کہ تین ہزار روپیہ مرحمت ہو جو کم ہوگا پھر طلب کرونگا سمندر نے کہا اچھا اور اسی وقت تین ہزار روپیہ منگا کر حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے وہ روپیہ لیکر کلو کو دیا کہ اسکو بھی لے جاکر خس مین رکھو مین مکان پر چل کر اسکی دوائین منگاونگا یہ سنکے کلو وہ روپیہ لیکر چلا گیا احتیاط سے رکھ آیا اب حکیم صاحب نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ دونون نسخہ تو بعد کو استعمال ہونگے جب کہ بخار دور ہو جائے گا یہ تو قوت کے لیے ہین اگر انکا استعمال پورے طور سے ہو گیا تو یہ پھر سے جوان ہو جائینگی ہان اب جس دوا سے بخار کم ہوگا وہ یہ ہی کہ ایک آدھ پاؤ موتی منگائیے اور اسی قدر مرجان سرخ اور اسی قدر یشب سبز اور زہر مہرہ خطائی اور دیگر اجزا جو کہ نسخہ مین تحریر ہین اور ایک کھرل سنگ سماق کا طلب فرمائیے عود غرقی مشک و عنبر زعفران خالص تاکہ مین اپنے ہاتھ سے پہلا نسخہ درست کرکے پلاؤن اور آپ کے سامنے تیار کردون تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو جائے پس فوراً بموجب حکم دواخانہ سے کل دوائین لاکر حاضر کی گئین مشک و عنبر عود غرقی زعفران خالص مروارید وغیرہ حاضر کی گئین اور کھرل بھی سنگ سماق کی حاضر کی بس حکیم صاحب نے چالاکی کرکے سب جواہر غائب کر لیا اسی طور سے مشک و عنبر عود و زعفران اسکے عوض مین نہی ہوئی چیزین موجود کین یعنی سنکھیا کے بنے ہوئے تھے مرجان بھی اسی کا تھا یاقوت سنکھیا سے گلابی کا بنا ہوا تھا ہرتال طبقی گوگرد احمر سیاہ دھتورے کے بیج اور اسی قسم سے زہر کف مار وغیرہ نکالا ہر سنکھیا آدھ پاؤ ویسے ہی یہ بھی اور ہرتال طبقی پاؤ بھر گندھک پاؤ بھر دھتورے کے بیج پاؤ بھر کف مار آدھ پاؤ ان سب کو کھرل مین ڈالکر خود حکیم صاحب نے کھرل کرنا شروع کیا وہ ادویہ جو کہ جوش ہو رہی تھین انکے پانی مین بھی بیہوشی ملادی یہ وہ چیزین ہین کہ ادھر حلق سے اترین ادھر دل و جگر کو پاش پاش کر دیا دم بھر مین انسان تڑپ کر مر گیا اگرچہ کیسا ہی سخت جان ہو بلکہ مار سیاہ کو کہ جسکے دم سے آدمی بہ جائے اسکو دیا جائے وہ بھی سر نہ اٹھا سکے

با وصفیکہ خود زہر رکھتا ہی جب بسبب دوا بیدار ہو چکی اُس وقت حکیم صاحب نے ایک دوسرا پیالہ طلب کیا
اُسمین وہ دوا لی اور کہا کہ ہوشیار فرمایئے مین اپنے ہاتھ سے پلا دون عشاق نہ طاقی نے کہا کہ مین ہوشیار
کرتا ہون آپ مجکو یہ پیالہ عنایت فرمایئے مین پلا دونگا حکیم صاحب نے کہا کہ ہوشیار تو کیجیے راوی بیان
کرتا ہی کہ جب حکیم صاحب نے الماس طلب کیا تھا تو سمندر نے کہا تھا کہ الماس تو جگر کو پاش پاش کرتا ہی
اگر ایک رتی بھر ہو نہ کہ آدھ پاو حکیم صاحب نے اسکے جواب مین فرمایا تھا کہ تم کو کیا معلوم میرے پاس اسکا علاج
موجود ہی کیا کوئی مین ایسا نادان ہون کوئی مین نے گھاس نہین کھودی ہی حکمت پڑھی ہی جب بادشاہ کو یون
جواب دیا تو پھر کسکی طاقت تھی جو کچھ کہتا سب خاموش بیٹھے رہے کہ عشاق نے شعلہ کو آواز دی کہ نائی امان
بیدار ہو جیے دوا نوش فرمایئے کیونکہ حکیم صاحب نے خود اپنے ہاتھ سے تیار فرمائی ہی دیکھیے وہ پیالہ لیے
ہوے بیٹھے ہین انکو بڑی زحمت ہوئی جب اس طور سے کئی مرتبہ کہا تو اُس نے آنکھ کھولی اپنے کو ہوشیار
کیا کہا کہ مجہا دو اٹھا کر بٹھایا اُس نے حکیم صاحب کیطرف دیکھکر کہا کہ آپ کو بڑی زحمت و تکلیف ہوئی حکیم صاحب
نے کہا کہ کچھ زحمت نہین ہی تم یہ دوا پی لو یہ سُنکے اُس نے اپنے ہاتھ مین پیالہ لیا گو طاقت اسکو نہ تھی
عشاق نے ہاتھ لگا لیا جب پیالہ ہاتھ مین اُس کے پہونچا اُس نے حکیم صاحب کی طرف منہ کر کے کہا
کہ ای حکیم صاحب مین وہ ساحرہ ہون کہ میرے سامنے سامری و جمشید کی دونون خدائیان برباد ہو گئین
دمامہ و شمامہ میرے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہین وہ وہ سحر مین نے کیے ہین کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی ہر سحر میرے
قابو مین تھا بلکہ مجھسے تو ہر چیز بات کرتی تھی زمین کی شی درخت کے برگ و ثمر سنگ ریزے وغیرہ جہان مین نے
اُن سے سوال کیا انھون نے جواب دیا اپنی خاصیت تمام ماہیت جو خبر رکھتی ہو سب بتا دیا گو اس وقت مجھ
مین بسبب بخار کے حالت نہین ہی مگر تب بھی وہی قدرت ہی اگر چاہون تو ایک پل مین تمام عالم تباہ ہو خاک
سیاہ ہو یہ بارگاہ خون سے رنگین ہو ہزارون برقین چمک کر گرین اولہ برسین سنگ باری ہو اس وقت تک
یہ قدرت ہی گو کوئی حالت نہین ہی یہ چھوٹا سا کرشمہ ہی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ نے دوا بنا کر دی ہی اور سب
اجزا ملے ہوے ہین بلکہ سائیدہ ہین مگر ہر ایک مجکو اپنے نام سے اور اثر سے آگاہ کرے گا یہ کہکر پیالہ کی طرف
دیکھکر کہا کہ جلد بتاؤ تم مین کون کون اجزا ہین اور انکا کیا اثر ہی اور کیا تاثیر کرتی ہی یہ جو اس نے کہا دوا نے
ایک مرتبہ جوش مارا ابھی تک حکیم صاحب خاموش بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین مگر اس سبب سے وہ کچھ متخیر
ہوے ہین کہ اُس نے دوا سے سوال کیا ہی یہ بھی درست ہو بیٹھے پیالہ کے اندر سے صدا آئی کہ ہم مین کف مار
ہی جسکا یہ اثر ہی کہ انسان کو ایک دم مین بہا کر پانی کر دیتا ہی دھتورا ہی جو قتل کرتا ہی سنکھیا گلابی سیاہ
سفید ہی جو جا کر قلب و جگر کو پاش پاش کر دیتا ہی ہڑتال ہی گندھک ہی ان سب کا اثر مار ڈالنا اور جگر کو
ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہی اگر آپ نوش فرمایئے گا تو دم بھر مین آپ کا خاتمہ ہو جائے گا ای ملکہ یہ حکیم صاحب
نہین ہین بلکہ یہ خواجہ تالنت عیار لشکر اسلام ہین انھون نے بھگا کو بیہوش کر کے قتل کیا اُسکی صورت
بن کر حکیم صاحب کے پاس گئے اُنکو بیہوش کر کے صندوق مین بند کیا اُنکی صورت بن کر یہان آئے آپ کے
قتل کی تدبیر کی یہ جو اُس نے سُنا اور دوا کی طرف دیکھا ایک مرتبہ ایک شعلہ بیدا ہوا وہ پیالہ مین آکر گرا وہ دوا
شعلہ بن کر طرف آسمان کے چلی گئی دوا کو اڑا کر طرف حکیم صاحب کے بیٹھی اور پکاری کہ کیون دزد بازیکہ
تو نے مجکو قتل کیا تھا میرا کام تمام کیا تھا نہ مجھ ایسی ساحرہ ہوتی نہ جان بچتی نہ مین دوا سے سوال کرتی نہ یہ
اپنا اثر و خاصیت بیان کرتی نہ مین واقف ہوتی تو نے تو اپنا کام تمام کر لیا تھا ابھی میری زندگی تھی کہ بچ گئی یہ کہا
اور قصد کیا کہ سحر سے اسکو گرفتار کر لون ملکہ نے یہ بھی کہا کہ اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تیری قضا

تجھکو یہان لائی تھی کہ تو حکیم صاحب بن کر میرے علاج کے لیے آیا تھا بڑا مکار ہی خوب عیاری کی تجھکو اسکی خبر
نہ تھی کہ یہ بڑی ساحرہ زبردست ہی ورنہ تو کبھی عیاری نہ کرتا خواجہ نے جو دیکھا کہ دو شعلہ بن کر اڑی اور یہ
میری طرف متوجہ ہوئی ہی اور قصد سحر کرنے کا کیا ہی خواجہ نے کرسی پر سے جست کی اور نعرہ کیا منم خواجہ
ثالث پسر عمر ثانی خضران بن عمر عیار صاحبقران زریش تراشیدۂ کافران سر برندۂ جادوگران تاج عیاران
عیار پیکار از خنجر گذار یہ نعرہ کر کے بالائے ہوا قائم ہوئے اور آواز دی کہ او لکاتہ تو در اصل ساحرہ زبردست
بڑی مکارہ ہی مجھکو یہ حال معلوم نہ تھا کہ تیری اس حالت مین یہ حالت ہی کہ تو ہمہ تن سحر ہی تجھ سے ہر ایک چیز زور
سحر کلام کرتی ہی تو مین دوسری تدبیر کرتا مین تو تیرا کام تمام کر چکا تھا اگر ایک قطرہ بھی تیرے حلق کے نیچے اتر جاتا
تو تیرا کام تمام تھا مگر بڑی سخت جان ہی کہ بچ گئی اب میرے ہاتھ سے تو بچ کر کہان جائے گی اگر یہان آ گئی ہی تو
ضرور مین تجھکو قتل کرونگا زندہ رہنا تیرا دشوار ہی کہ تو آفت کی پرکالہ ہی اگر زندہ رہی تو آفت برپا کرے گی بندگان
خدا کو اذیت دے گی اس حالت مین تو یہ طاقت و قوت ہی اور سحر کی یہ حالت ہی خیر دیکھا جائے گا اور تو مجھکو
کیا قتل کرے گی مین اسی وقت اپنا کام کر چکا تھا بڑے بڑے ساحر موجود تھے کسی نے نہ سمجھا کہ مین حکیم صاحب
ہون یا عیار ہون یہ میری کم نصیبی تھی کہ تو نے دوا سے سوال کیا اگر یہ معلوم ہوتا تو مین تبھی تجھکو ہوشیار
کرتا اسی طور سے حالت بیہوشی مین پلوا دیتا کہ تو مر جاتی خبر نہ ہوتی اے سمندر ذرا ہوشیار رہنا مین خبردار کیے
جاتا ہون تم کو بھی اور اس لکاتہ کو بھی اور اے عشاق دمساق تو بھی اپنی نانی سے خبردار رہنا مین ضرور آ کر تجھکو
اور اسکو دونون کو قتل کرونگا اور جا کر حکیم صاحب کی خبر لو مین انکو صندوق مین بند کر آیا ہون کہین انکا نہ
کام تمام ہو یہ کہکر حکیم اودھر کو غائب ہوئے غل مچگیا کہنا پکڑنا جانے نہ دینا خواجہ کو لوگ دھر ادھر دوڑنے لگے فوراً
حکم درگہ سالار کو ملا کہ کوئی باہر جانے پائے دروازے پر روک ٹوک ہونے لگی آپ نے فوراً اپنی صورت بدلی اور
چوبدارون مین شامل ہو کر کھڑے ہوئے ادھر وہ لکاتہ یہ کہکر گری کہ واہ سمندر تم نے خوب میرا علاج کیا تھا
تمکو تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم میرے ساتھ یہ حرکت کروگے اگر مین نہ ہوشیار ہوتی تو میرا کام تمام تھا یہ کہکر بیہوش
ہو کر گر پڑی اب ادھر ہر طرف لوگ دوڑ رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ابھی اس مقام پر تھا کوئی کہتا ہی ابھی دربار مین
سے نکلا نہین یہین موجود ہی آپ بھی چوبدارون مین کھڑے ہوئے دیکھا کیے کہ لوگ تلاش کر رہے ہین کہ تملاق
نے سمندر سے پھر کہا کہ آپ اوراق سامری مین دیکھیے تا کہ معلوم ہو یہ جو تملاق نے کہا کہ اوراق جمشیدی
مین یا سامری نامہ مین بلاحظہ فرمائیے بس سمندر نے دیکھا اوراق مین یہ نکلا کہ خواجہ چوبدارون مین کھڑے ہوے
ہین ادھر سمندر نے دیکھا ادھر خواجہ نے جو دیکھا کہ سمندر اوراق مین تملاق کے کہنے سے دیکھ رہا ہی
یہ اپنی صورت بدل کر دوسری طرف خادمون کے مجمع مین جا کھڑے ہوئے ادھر یہ جو سمندر کو معلوم ہوا کہ چوبدارون
مین ہین فوراً سحر کیا کہ ہر ایک چوبدار کے پانون تا زانو زمین مین گڑ گئے بلکہ زمین نے پکڑ لیے یہ واقعہ دیکھکر ہر ایک
پریشان ہو چلانے لگا کہ ہم بے خطا ہین ہماری خطا کو معاف فرمائیے سمندر نے کہا کہ تم مین خواجہ ہی عیار لشکر
اسلام کا انھون نے عرض کیا کہ ہم مین کوئی نہین ہی ہم سب آپ کے قدیم خادم ہین اب سمندر نے ہر ایک کا
نام دریافت کیا انھون نے اپنی سات پشت کے نام بتلائے سمندر نے چھوڑ دیا سحر اتار لیا وہ جو دونون عیار
برق ثانی و ضرغام ثانی تھے وہ جب یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ حکیم صاحب نہین ہین بلکہ خواجہ ہین وہ دونون
وہان سے نکل کر چلے گئے وہ باہر دربار کے کھڑے ہوئے تھے غل ہوا کہ خواجہ چوبدارون مین تھے گرفتار ہوئے بادشاہ
نے اوراق جمشیدی کو جو دیکھا تو اسمین نکلا کہ خواجہ چوبدار بنے ہوئے کھڑے ہین بادشاہ نے سب چوبدارون
کو اسیر کر لیا کہ معلوم ہو جائے کون خواجہ ہین سب سے دریافت کر رہے ہین اب ضرور گرفتار ہونگے یہ جو انھون نے

سُنا اپنے دل مین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوا کہ خواجہ اسیر ہوے اگر ہم بھی ہوتے تو ضرور اسیر ہوتے کاش
ہم بھی اندر ہوتے تو ضرور خواجہ کے ہمراہ اسیر ہوتے اس سے بہتر ہوا کہ ہم پہلے باہر چلے آئے اب یہ تو کوئی نہ
کہے گا کہ استاد کو گرفتار کرا کے خود چلے آئے اپنی جان بچالی یہ دونوں اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے
یہ سُنا کہ ان چوبدارون مین نہین نکلے نہ معلوم کیا ہوے یہ خبر سُنا تو انکو اطمینان ہوا اُدھر سمندر نے پھر
اوراق مین دیکھا نکلا کہ خدمتگارون مین کھڑے ہوے ہین ادھر خواجہ نے دیکھا کہ سمندر نے اوراق دیکھکر
طرف خدمتگارون کے دیکھا اسنے ضرور دریافت کرلیا ہی بس خواجہ نے اُسی مقام پر سے جست کی پر
سمندر کے آئے ایک دھپ لگا کر تاج کیا شملاق کے سر پر سے مندیل وزارت لی عشاق نہ طاقی کے
ایک لات ماری کہ وہ مُنھ کے بھل کرسی پر سے گرا اور چند اہل دربار کو ذلیل کرکے صحن دربار مین آئے اور
زمین پر اتر کر نعرہ کیا یہ حال دیکھکر عیار سمندر دوڑا اپنی کرسی پر سے اُٹھکر خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف چلا
جست کرکے بالاے سقف آگئے اور جست وخیز کرتے ہوے چلے یہ بھی چلا جست کرکے سقف پر آیا جلوخانہ
مین کود پڑے اور دربارگاہ پر آئے درگہ سالار نے روکا انھون نے ایک طمانچہ اُسکو مارا کہ یہ بیہوش ہو کر
گرا یہ جست کرکے باہر آئے اور بھاگے اب تو غل وشور ہو گیا کہ خواجہ جاتے ہین لینا پکڑنا جانے نہ دینا
اتنے عرصہ مین وہ عیار بھی باہر آیا جو لوگ وہان موجود تھے اُن سے دریافت کیا کہ کدھر گئے ہین دیکھا کہ
درگہ سالار بیہوش پڑا ہی دریافت کیا کہ اسکو کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ ایک آدمی دربار سے نکلا اُسکو
درگہ سالار نے منع کیا کہ حکم باہر جانے کا نہین ہی اُسنے یہ سُنکے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ یہ بیہوش
ہو کر گرے وہ جست کرکے نکل گیا عیار نے کہا کہ بھئی تو مین تم سے پوچھتا تھا کہ کدھر گئے ہین تم نے یہ جواب
دیا یہ سُنکے انھون نے کہا کہ سامنے گیا ہی یہ عیار بھی اُسی طرف چلا جب برق ثانی دختر عام ثانی نے
دیکھا کہ استاد نکل گئے یہ دونوں بھی وہان سے چل کھڑے ہوے ایک مقام پر پہونچکر ایک ساحر کی صورت
بنے کھڑے ہوے تھے کہ وہ عیار جست وخیز کرتا چلا آتا تھا کہ انکی قریب پہونچا دریافت کیا کہ کیون
بھئی ادھر سے کوئی بھاگا ہوا گیا ہی اُس نے کہا کہ ہان ایک آدمی بہت زور وتیزی سے بھاگا ہوا گیا ہی
بلکہ میرے دھکا بھی لگا کہ مین گر پڑا مین اُٹھکر اُس کے عقب مین چلا وہ ایسا بھاگا کہ پھر نظر نہ آیا مین مجبور
ہو کر رہ گیا یہ سُنکے وہ عیار بھی اُسی طرف کو چلا یہ بھی اسنے کہا تھا کہ وہ کچھ دور نہ گیا ہوگا مین اُس کے
عقب مین ضرور جاتا مگر میرے چوٹ بہت لگی تھی اس سبب سے زیادہ نہ دوڑ سکا آگے بڑھکر موڑ ہی
وہ اُدھر جا کر غائب ہو گیا یہ سُنکر وہ عیار اُسی طرف کو چلا جب وہ چلا گیا یہ اپنی صورت بدل کر اور
گرداب کی صورت تبدیل کرکے طرف دربار کے یہ کہتے ہوے چلے کہ کس قدر یہ عیار چالاک ہی کہ باہر
آتے ہی غائب ہو گیا بڑی دور تک اُسکے عقب مین گیا کہین پتہ نہ ملا مجبور واپس پھر آیا مین بہت
تھک بھی گیا خیر میرے ہاتھ سے جائے گا کہان یہ کہتے ہوے دربار مین آئے یہان لوگون نے
درگہ سالار کو ہوشیار کیا تھا وہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ گرداب پہونچا اُسنے سلام کیا گرداب نے
درگہ سالار سے پوچھا تو نے جس کو منع کیا تھا کہ باہر نہ جائے اُسنے طمانچہ مارا کہ تم بیہوش ہو کر
گرے تھے اسکا کیا سبب تھا اُس نے کہا کہ میرے منھ پر جو طمانچہ مارا اسنے مجھے معلوم ہوا کہ میرے منھ
پر کوئی چیز پڑی کہ مین چرخ کھا کر زمین پر گرا بیہوش ہو گیا پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ وہ کدھر گیا خواجہ یہ
کہتے ہوے اندر دربار کے آئے سمندر نے اپنے تئین درست کیا دوسرا تاج منگا کر پہنا شملاق
نے بھی دوسری مندیل دی سب اہل دربار قرینہ سے بیٹھے عشاق نہ طاقی بھی بیٹھا اُس کے منھ مین

بہت چوٹ آئی ہی یہ حالت ہوئی تھی کہ خون نکل آیا تھا اسکو بہت غصہ تھا کہ گرداب آکر پہونچا سمندر
نے کہا کہ کیون گرداب اُسکو گرفتار کرتے لائے گرداب نے کہا کہ ای بادشاہ کیا عرض کرون
وہ تو باہر جانے کے ساتھ ہی غائب ہوگیا یہ نہ لائین پریشان ہوکر چلا آیا لاکھ ڈھونڈھا اور اُس کے
پیچھے مین دور اگر راہ تو نہ آیا نظر سے سایہ کی طرح غائب ہوگیا سمندر نے کہا کہ بڑا چالاک تھا میرا
تاج لے گیا شملاق کی سندیل عشاق کو ایسی لات ماری کہ اُنکے چوٹ لگی مُنہ کے بھل گرا اُنکے خون
نکل آیا خداوند تصویر نے بڑا فضل کیا یہ حال گذرا جو کہ مین نے تجھ سے کہا مگر معلوم ہوا کہ تم سے کچھ نہ ہوگا
یون ہی تم ہر مرتبہ کہا کروگے کہ مین گرفتار کرلونگا اس وقت آپ گئے تھے تو کیا بنا لیا اپنا مُنہ لے کر چلے
آئے گرداب نقلی نے کہا کہ دیر آید درست آید مین ایک نہ ایک دن ضرور اُسکو گرفتار کرلونگا میرے
ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا آپ نے سنا ہوگا سہ بہرکارے کہ ہمت بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ
گردد + یہ سُنکے شملاق نے سمندر سے کہا کہ مین ایک امر آپ سے عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ گرداب نے
مجھ سے کہا تھا کہ ای وزیر صاحب مجکو یہ تو یہ حکیم صاحب نہین معلوم ہوتے ہین آج انکی وہ حرکتین ہین جو
کبھی نہ تھین میری دانست مین یہ کوئی عیار ضرور ہی مین نے جواب دیا تھا کہ یہ تمہارا گمان غلط ہی یہ بیچارے
سُنکے خاموش ہورہے انکا کہنا سچ نکلا انکا خیال بہت صحیح تھا اسوقت انکے شاگردون نے بھی کہا کہ اس امر
کو گرداب نے ہم سے بھی کہا تھا ہم نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ آپ کی راے غلط ہی مگر ہم لوگ غلطی پر تھے
استاد کی راے درست تھی جو استاد نے کہا تھا وہ بہت درست تھا مگر اب کیا ہوتا ہی وقت از دست
رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نمی آید وہ وقت گیا وہ بات گئی اب رنج و غم کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہی اس
پچھتانے سے کیا فائدہ بموجب مثل ہندی سہ آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت + اب پچھتائے
کا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کھیت + یہ جواب سب نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اے
گرداب تم نے ہم سے تو کہا ہوتا ہم ضرور تمہارے کہنے کا خیال کرتے اور جس طور سے تم کہتے اُسی کے
موافق امتحان کرتے تم نے بڑی غلطی کی کہ ہم سے نہ کہا اور ان لوگون سے کہا گرداب نقلی نے کہا کہ اچھا اب
جب وہ آئے گا کسی صورت پر مین آپ کو آگاہ کردونگا سمندر نے کہا اچھا آیندہ اس بات کا ضرور خیال
رکھنا جب یہ تقریر ہوچکی اُسوقت عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ اگر آپ اسقدر
میری نانی امان کی خبر رکھیے کہ کوئی اُسکو زک نہ پہونچائے نہ کسی طرح کی تکلیف ہو تو ابھی مین جاتا ہون
اور وہ اپنا ابر سحر جو کہ مین نے بارہ برس کے عرصہ مین تیار کیا ہی سے کرتا ہون کیونکہ اُس نے میری نانی کے
قتل مین کوئی امر باقی نہ رکھا تھا اگر وہ ایسی ساحرہ نہ ہوتین تو نہ اُنکی جان بچتی نہ میری جان بچتی در حقیقت
یہ عیار بڑے غضب کے ہین دوسرے میرے ساتھ وہ حرکت کی کہ ابھی تک میرے مُنہ مین درد ہی بلکہ کسی
قدر آماس کر آیا ہی وہ تکلیف و اذیت ہی کہ میرا دل جانتا ہی کیا بیان کرون مجکو بڑا غصہ ہی اب مین ان خدا پرستون
کو ضرور اس امر کی سزا دونگا سب کو ابر سحر گرا کر جلا دونگا خاک سیاہ کردونگا مجکو اب صبر نہین ہی ایک نہ ایک دن
یہ لوگ ضرور دغا کرینگے اب مجکو خوف ہی کہ یہ لوگ موقع پاکر ضرور آیا کرینگے پہلے تو میرا یہ قصد تھا کہ نانی
امان کے علاج سے فراغت کرلون تو ان لوگون سے تمہاری طرف سے مقابلہ کرون مگر انھون نے پہلے میرے
ہی اوپر ہاتھ صاف کیا تھا کہ میری نانی امان کو قتل کیا تھا مگر خداوند تصویر نے ہم دونون پر فضل کیا کہ جان
بچی اب جب تک اسکا عوض نہین لیتا ہون مجکو چین نہ آئیگا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہی مثل مشہور ہی کہ
مرد سے نام بزنام دوسرے نان پر اب میرا یہ کام ہی کہ مین لشکر اسلام کو تباہ کرون اگر وہ تمہاری اطاعت و

فرمانبرداری پر راضی ہون تو خیر ورنہ ایک پل مین سب کو جلا دون اس لشکر کی کیا اصل ہی اگر تمام عالم کے لشکر
ہون وہ بھی ایک پل مین جل کر خاک ہو جائین مجکو بڑا غصہ ہی جب خیال آتا ہی کہ اگر وہ سحر سے ہوشیار نہ
ہوتین تو خاتمہ تھا میری آنکھون مین خون اُتر آتا ہی دوسرے جب مجکو اپنی حالت کا خیال آتا ہی تمام جسم غصہ
کے سبب سے کانپنے لگتا ہی جی چاہتا ہی کہ ابھی لشکر اسلام کو خاک سیاہ کر دون اب مجکو اسکے سوا کچھ
خیال نہین نہ علاج کا ہی نہ معالجہ کا اب تباہی و بربادی لشکر اسلام کا خیال ہی خصوصاً اس عیار لک لک کا
مجھے افسوس آتا ہی کہ اسنے اپنے ساتھ سب کی جان لی اور سب کو قتل کرایا یہ جو عشاق نہ طاقی سنتے
کہا سمندر نے جواب دیا کہ بھائی یہ ہمارا دل و جگر تھا کہ ایسی ایسی عیاریان اور زحمتین گوارا کین مگر ایک مرتبہ غصہ
نہ آیا کیسے کیسے سرداران زبردست مثل آفتاب جادو ماہیان طوفان کش وسحران سیہ پوش
اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے ہم نے صبر کیا دریائے سبز رنگ برباد ہو گیا ہم نے کچھ نہ کہا تمام کلیجہ داغون سے
بھر گیا آبلہ پڑے ہوئے ہین اگر دکھانے کی چیز ہوتی تو دکھا دیتا یہ میرا ہی قلب تھا اور میرا ہی دل تھا جو مین نے
آجتک صبر کیا اور زبان سے اُف تک نہ کی اور اس مصرعہ کو اپنے حسب حال سمجھا کیا ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ
بساز ؎ آپ پر تو اُس نے ذرا سی عیاری کی اُسمین آپ کا یہ حال ہوا میرا کلیجہ خون ہو گیا عشاق نے
جواب دیا کہ فی الحقیقت یہ سوائے آپ کے دوسرون کی طاقت نہ تھی کہ وہ ان بلاؤن اور سختیون کو سہتا
اور صبر کرتا مین تو اگر آپ کے مقام پر ہوتا اب تک خاتمہ کر چکا ہوتا اس قدر صبر نہ کرتا ہرگز جرح نہ دیتا یہ بھی
ملاحظہ ہو کہ مین اسی وقت کی عیاری کے سبب سے سب کا خاتمہ کیے دیتا ہون سمندر نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی خیر جاؤ مین تمہاری نانی امان کی خبر لونگا کسی امر کی زحمت نہ ہوگی ہان پھر بھی اب دل پریشان
ہو گیا ہی بہت عاجز کیا ہی کوئی حد و انتہا عاجز کرنے کی ہی اب کہان تک صبر کرون گو مجکو رنج ہوگا کہ انہین
چند لوگ ایسے ہین کہ جن کو مین نے پرورش کیا ہی مثل سہراب و غزالان و کوکبہ و آئینہ اندام کے بلکہ
آئینہ اندام اور غزالان پر تو میری جان جاتی ہی آج مین کہتا ہون کہ آفاق کے قتل کا جو مین نے
حکم دیا تھا اسی خیال سے دیا تھا کہ جب اُسکا شوہر نہ ہوگا تو یہ مجکو ضرور قبول کرے گی ورنہ آفاق کی کوئی ایسی
خطا نہ تھی کہ جو اس سزا کا سزاوار ہوتا جب اُسکی زوجہ اُسکے ساتھ ستی ہوئی ہی جو میرے قلب کا حال تھا
وہ خداوند پر روشن ہی مین کیا بیان کرون میرا کچھ اختیار نہ تھا جو منع کرتا کیونکہ عقائد مذہبی مین خلل پڑتا جنہان
مذہب منظور نہ کرتے اس سبب سے خاموش تھا اور زبان نہ ہلا سکا گو وہ دوسرا امر ہوا کہ نہ آفاق جلا نہ اسکی
زوجہ بلکہ دونون لشکر اسلام کے شریک ہوئے یہ اُس سے زیادہ صدمہ ہوا مگر خاموش رہا انہین لوگون کے
سبب سے مین کوئی امر نہین کرتا ہون سب صدمہ گوارا کرتا ہون کہ یہ لوگ بھی اُنکے ہمراہ قتل ہونگے انکا قتل
ہونا مجکو گوارا نہین ہی بس تم اپنا ابر سحر جا کر لاؤ اور ان سب کا خاتمہ کرو مین صبر کر لونگا اور اپنے دل کو سمجھا لونگا
کہ یون بھی میرے ہاتھ سے اور میرے پاس سے وہ گئے ہین اور اس طور سے بھی جاینگے جو کچھ تم کو کرنا ہو کرو مین
نے تم کو اختیار دیا ہی مین برائے تماشہ نہین آؤنگا کیونکہ مجھ سے ان لوگون کا قتل ہونا دیکھا نہ جائے گا ہان اگر
فقط مسلمان تباہ ہوتے تو مین ضرور آتا عشاق نہ طاقی نے جواب دیا کہ اگر آپ کی یہ رائے ہی تو مین نہ
جاؤن نہ ابر سحر لا کر ان لوگون کو تباہ کرون میرا کیا نقصان ہی مین اپنی نانی امان کو لیکر چلا جاؤنگا اور کسی مقام
پر رہ کر علاج کرونگا آپ نے فرمایا تھا کہ میری کمک کرو میری مدد کرو مین نے جواب دیا تھا کہ مین اس امر
سے فراغت کر لون یعنی نانی امان کو صحت حاصل ہو بعد اُس کے مین ان سب کا خاتمہ کرونگا اب انہون نے
مجکو بھی پریشان کیا مین نے یہ خیال کیا کہ پہلے انکا خاتمہ کر لون تو پھر باطمینان علاج کرونگا ورنہ زک ہوگی

سمندر شاہ نے کہا کہ اے بھائی عشاق نہ طاقی یہ میرا مطلب نہیں ہی کہ تم میرا خاتمہ نہ کرو بلکہ میرا
یہ مطلب ہی کہ میں شہر میں رہونگا تم جاکر خاتمہ کرنا کوئی مقابلہ تو ہوگا نہیں جو میں تماشہ دیکھوں عشاق نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہی میں تو ضرور اب خاتمہ کیے دیتا ہوں سمندر نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہی یہاں تو یہ گفتگو
ہو رہی ہی مگر داب لقلی بھی بیٹھے ہوئے سُن رہے ہیں عشاق نہ طاقی نے یہاں تک کہا کہ میرا بھتیجا
اس عیار کے ہاتھ سے خون ہوگیا ہی اگر مجکو مل جائے تو میں اُسکو اس طرح قتل کروں کہ مرغان ہوا اور ماہیان
دریا اس کے حال پر رحم کھائیں اور مجکو ذرا ترس نہ آئے ایک ایک عضو اُسکا جدا کروں بوٹیاں کاٹ کر
زاغ و زغن کو دوں تب میرے دل کو چین ہو سمندر نے کہا کہ اختیار ہی در اصل میں بھی اس سے عاجز ہوں
میں اسکا کہاں تک خیال کروں گا کہ یہ چند لوگ پرورش کردہ ہیں جب انھوں نے نمک حرامی اور ترک رفاقت
پر کمر کسی تو مجکو کیا ضرور ہی کہ میں اُنکے ساتھ رعایت کروں بس یہی امر کافی ہی کہ میں نے اپنے خیال کے موافق
آج اپنے ہاتھ سے اُن لوگوں کو قتل کیا جنھوں نے ترک رفاقت کی اب کوئی حد بھی طرح دینے کی ہی عشاق نہ طاقی
نے جواب دیا کہ آپ خود اپنے دل میں خیال فرمائیں کہ آپ خود قتل نہیں کرتے ہیں دوسرا قتل کرتا ہی
سمندر نے کہا کہ ہاں یہی امر درست ہی اچھا تم جاؤ اپنی زنانی امان کی طرف سے اندیشہ نہ کرو اُنکو کسی امر کی تکلیف
نہ ہوگی عشاق نے جواب دیا کہ مجکو کوئی بہت زمانہ گذرے گا میں آج جاؤنگا کل صبح تک واپس آؤں گا
دوپہر تک خاتمہ کر دونگا سمندر نے کہا کہ اچھا میں نے سب طور سے اُنکو نصیحت وغیرہ کی اُنکی تباہی کے دن
آگئے ہیں میں کیا کروں یہ تو مجکو یقین تھا کہ اس مقام سے اہل اسلام بدون غارت ہوئے واپس نہ جائیں گے
وہی ہوا جہان جسکی تباہی ہوا اُنکے ساتھ خداوند تصویر نے بڑی بڑی رعایت اور بڑی بڑی مہربانی کی ان کو
اس قدر زور و قوت دیا کہ تمام عالم پر غالب آگئے پھر اُسی کو بُرا کہنے لگے اُس کے خاص بندوں کو قتل کرنے لگے
اب کہاں تک وہ اُنکا خیال کریں اور اپنے بندوں کو اُنکے ہاتھ سے تباہ کرائیں آخر کو یہ طریقہ نکالا ورنہ پہلے
تمہارا اس قدر محکم قصد نہ تھا اب خداوند کو غصہ آگیا انھوں نے تمہارے دل میں یہ امر ڈال دیا کہ تم کو اس
امر کا خیال ہوا انکے اس امر کا ملال ہوا معلوم ہوا کہ انکی تباہی خداوند کو منظور ہی کہ جب تو تم اس قدر آمادہ
خرابی ہو عشاق نے جواب دیا کہ یہ جو آپ فرماتے ہیں یہی امر ہی کہ مجکو رہ رہ کر جوش آتا ہی یہی جی
چاہتا ہی کہ اسی وقت ان سب کو قتل کروں مگر لاچار ہوں کہ میرا اسحر بیان ہمراہ نہیں ہی ورنہ ابھی ان کو
اس خودسری کا مزہ چکھاتا سُنا ہی کہ خداوند کو دشنام دیتے ہیں بُرا بھلا کہتے ہیں سمندر نے کہا کہ بُرا بھلا
کیسا ہزاروں دشنام کہ جو کوئی کسی کو نہ دے گا دیتے ہیں اور کیا بیان کروں خداوند کا نام لکھتے ہیں اُسپر
میں زبان سے کیا کہوں نقل کفر کفر نباشد پیشاب کرتے ہیں جوتیاں مارتے ہیں ایسے خداوند کے ساتھ
یہ سلوک کرتے ہیں جو کوئی ہماری طرف کا اُنکا شریک ہوتا ہی اُسکے پاس جو تصویر خداوند کی ہوتی ہی اُسکو
اُس سے لیکر تصویر خداوند کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں میں نے یہ سُنا ہی شملاق سے دریافت کرلو وہ
بھی یہی بیان کرتے ہیں عشاق نے طرف شملاق کے دیکھا اور کہا کہ ہاں بیان تو کرو کہ یہ اہل اسلام کیا بیان
کرتے ہیں شملاق نے جواب دیا کہ میں کیا عرض کروں وہ جو نا عیار خواجہ ہی وہ یہ کرتا ہی کہ ایک تصویر
خداوند کی گلی بناتا ہی اُسکے گلے میں پہلے تو جوتیوں کا ہار ڈالتا ہی پھر نصف منھ سیاہ اور نصف سفید ایک
خر بیدم پر سوار کرتا ہی آگے آگے ایک نقارہ نواز نقارہ بجاتا ہوا ہوتا ہی یہ کہتا جاتا ہی کہ جو دعوی خدائی
کرتا ہی اُسکا یہ حال ہوتا ہی یہ خداوند تصویر ہیں کہ جو نہ طاق ہیں خدائی کرتے ہیں اہل لشکر لعن کرتے ہیں
تھوکتے ہیں ہر طرف سے سنگ اندازی کرتے ہیں غلیظ اور بول اُسپر پھینکتے ہیں ہزاروں جوتیاں پڑتی ہیں اُسکے

بعد ایک مقام فرپلہ پر جہان لشکر کا بول دریا ٹھہرا ہوا تھا لاکر رکھ دیتے ہین جو ادہر سے نکلتا ہی وہ حرکت بیجا کرتا ہی یہان
تک کہ تمام کو مار ڈالتا ہی لوگون کے توڑ ڈالتے ہین یہ سب کی حرکتین ہین اور اسی طور سے بہت سی باتین ہین مین
کہان تک عرض کرون عشاق نے کہا کہ ای شملاق تم اپنی زبان سے بیان کرو شملاق نے اُس وقت اپنے
منھ پر طپانچہ مارا تو بہ کی کہا کہ ای خداوند میرے قصور کو معاف فرمایئے گا مین نے آپکی حالت بیان کی نہ کہ
مین نے کوئی آپ کی توہین یا ہتک کی راہ سے بیان کیا یہ کہکر شملاق نے گلے سے تصویر اُتاری اور
اُسکو سجدہ کیا یہ حالت سُنکے عشاق نہ طاقی کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ ایسے لوگون کو ایسے مقام پر قتل
کرنا لازم ہی کہ جہان ایک قطرہ پانی کا نہ ممکن ہو نہ ایک دانہ جنس کا یہ تڑپ تڑپ کر تمام ہون مین انکو ضرور
قتل کرونگا چاہیے آپ کی خوشی ہو چاہے نہ ہو معلوم ہوا کہ آپ کو خود یہ امر منظور ہی کہ خداوندی اس طور سے
بے آبروئی ہو جب ہی تو آپ نے ان لوگون کو اب تک سزا نہ دی یہ کلام سمندر کو ناگوار ہوا مگر یہ مصلحت
وقت جواب نہ دیا اسقدر کہا کہ اب آپ انکو سزا دینگے اب خداوندی کی ہتک نہ ہوگی یہ کلمہ انکا عشاق
کو بھی ناگوار ہوا اتنا تو اُسنے کہا ضرور اب دیکھ لیجیے گا مین وہ شخص ہون کہ جو زبان سے کہتا ہون پھر اُس امر
سے انکار نہین کرتا ہون جس امر کا قصد کرتا ہون اُس سے نہین پھرتا ہون بدون اُسکو پورا کیے ہوے
آپ لوگون سے کیے خیال کرنے کا مقام ہی کہ مین بندگی خداوندی کرتا ہون اُنکو خدا جانتا ہون اُنکا بندہ ہون
مگر یہ جو کہہ دیا ہی کہ مین خراج نہ دونگا وہی کیا کہ آج تک باج نہ دیا لاکھ لاکھ کوشش کی مگر مین نے ایک
نہ سنا وہی اب بھی حالت ہی کہ اور سب امرون مین مطیع خداوند ہون مگر اس امر مین منحرف ہون چاہے
خداوند اپنا عذاب نازل کرین مجکو کوئی خوف نہین ہی اگر لشکر روانہ کرینگے تو ایک مقابلہ کرونگا یہ ابر سحر مین نے
انھین کے مقابلہ کے لیے تیار کیا تھا مگر اب مجکو ان لوگون سے عداوت ہوگئی ہی پہلے انکا خاتمہ کرتا ہون یہ چند
کلمے ایسے غرور کے عشاق نے کہے کہ اہل دربار سمندر اُسکا منھ دیکھنے لگے بلکہ سمندر کو ناگوار ہوے مگر
بسبب اسکے کہ ساحر زبردست ہی دوسرے یہان کیا ہی میرے جب خداوند سے نہین خوف کرتا ہی اُن سے
مقابلہ پر آمادہ ہی تو سمندر کی کیا اصل ہی ایک سحر ایسا تیار کر لیا ہی کہ جسکا توڑ ممکن نہین ہی جب تک کہ اُسی قدر
دوسرا بھی محنت نہ کرے پس اسی خیال سے سمندر نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا مگر یہ خیال ہر ایک
نے اپنے دل مین کیا کہ اسکو غرور ہو گیا ہی اب ضرور یہ گرے گا اسکو اپنے سحر پر بڑا گھمنڈ اور غرہ ہی کہین ایسا
نہ ہو کہ برباد ہو مگر سب اپنے مقام پر یہ کلام اپنے دل سے کر رہے ہین کوئی جواب نہین دیتا ہی ہان اسقدر
جو اُسنے غرور سے کہا گرداب نقلی کو بُرا معلوم ہوا حد سے زیادہ عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای عشاق
نہ طاقی اسقدر غرور نہ فرمایئے آپ تو خدا پرستون کو فرماتے تھے کہ وہ جو خداوند کو بُرا کہتے ہین ضرور
در جیب القتل ہین اب آپ یہ کلام شان مین خداوند کے اپنی زبان سے فرماتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ
خداوند کو غصہ آئے اور آپ کا سحر برباد کر دین جس پر آپ کو غرہ ہی پھر سب یہ کارستانی اور غرور و نخوت
آپ کے دماغ سے نکل جائے کیونکہ اُنکو ہر طرح کا اختیار ہی وہ ہر ایک کے دل کا حال جانتے ہین یہ جو کہا
کہ آج تک خداوند نے میرا کیا کر لیا جواب کرینگے اُسکا یہ جواب ہی کہ اُنھون نے یہ خیال فرمایا کہ جہان
اور بندے منحرف ہین دہان یہ بھی ہی بلکہ اس امر سے تو انحراف کرتا نہین ہی کہ مجکو خدا اپنا نہ جانے یا
مجکو سجدہ نہ کرے ہان ایک باج نہین دیتا نہین سہی مین اُسکے نہ دینے سے اُس سے ذب تو گیا نہین یہ
بھی اُنکی ایک رحمت ہی کہ ایسے باج نہ لیا اُنکی ذات کریم ہی باج کے نہ دینے سے کوئی آپ اُن کے
بندون سے نکل گئے یا اُنکے ہم پلہ نہ ہوے یہ اُنکے رحم کی حالت تھی کہ تم ایسے بندون پر رحم کیا کہ جو تم

نے کہا اُسکو گوارا کیا جب کہ اُنھون نے آج تک کچھ امر خداپرستون کے ساتھ نہ کیا تو تمھارے ساتھ کیا کرتے
تم سے زیادہ اُنکو دولت دی طاقت دی حکومت دی کہ پردۂ دنیا سے کتا پردۂ قاف اُنکی
حکومت کردی اور یہ اُنکی طاقت کی دھاک ہے کہ دیوان قاف نام سے ان لوگون کے لرزتے ہین نام انکا
سب سنکے آتے ہین جس نے انکو ایسی طاقت دی اور قوت دی اُسپر ان لوگون نے اُنکی اطاعت
نہ کی مُنہ رکھتے ہین بندگی نہین کرتے ہین مگر خداوند نے اُنکے ساتھ کوئی بدسلوک نہین کیا آخرکو آج تک یہ
ہوا کہ اُنھون نے یہان پہونچکر سب کا تمھارے ہاتھ سے خاتمہ کرا دیا کہ یہ امر تمھارے دل مین ڈالا کہ تم
اُنکے قتل پر آمادہ ہوے پھر تم خیال کرلو کہ خداوند کا ایسا مزاج ہے کہ وہ مُنکرون کے ساتھ بھی بھلائی کرتے
ہین تمھارے ساتھ کیونکر بدسلوکی کرتے اور کیونکر تم پر اس خطا پر عذاب نازل کرتے یہ کوئی امر ہے جو عذاب
نازل کرین یہ جو گرداب نقلی نے کہا عشاق نہ طاقی کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ یہ خیال نہ کرنا کہ
مین خداوند سے دب کر یہ امر نہین کرتا ہون کہ مین اُنکی بندگی کسی خوف سے کرون بلکہ اس امر سے
کرتا ہون کہ مین اُنکا بندہ ہون بس جو بندون کو خداوند کی اطاعت لازم ہے وہ مین بندگی کرتا ہون
دوسرا کوئی اور خدا نہین ہے جو مین اُسکی بندگی کرون مگر مجکو خداوند سے خوف نہین ہے نہ اُن کے
عذاب کا نہ کسی اور امر کا عشاق نے ایسی تقریر کی کہ سب کو ناگوار ہوا مگر خاموش رہے یہ خیال کیا
کہ اب ضرور کوئی نہ کوئی عذاب اسپر نازل ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ یہان دربار مین تو یہ تقریر ہو رہی
تھی اور یہ جانے پر آمادہ ہے اور وہان گرداب عیار جو عقب مین خواجہ کے چلا تھا اور خواجہ نے
اُسکو دھوکا دیکر اُدھر کو روانہ کیا تھا اور خود اُسکی صورت بن کر دربار مین آئے تھے یہان بیٹھے ہوے
عشاق نہ طاقی کی تقریر سن رہے تھے گرداب عیار جو تلاش مین خواجہ کے چلا تھا باہر چلا جاتا تھا
تھا یہ خیال کر لیا تھا کہ جہان ملے گا مین ضرور گرفتار کرکے لاؤنگا اگر اپنے لشکر مین گیا ہے تو وہان سے بھی لاؤنگا
اگر دربار مین بھی ہوگا تو دربار سے بھی لاؤنگا یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہے پاسے تیار ہی مارتا ہوا
یہان تک کہ شہر کے ہر گلی کوچے کو طے کرکے بیرون شہر نکل گیا جلدی مین کسی سے کچھ دریافت بھی نہین کرتا ہے اہل
شہر اسکو بادشاہ کا عیار جانتے ہین سب سلام کرتے ہین نہ یہ کسی کا سلام لیتا ہے نہ جواب سلام دیتا ہے
برابر چلا جاتا ہے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ کسی ضرورت شاہی سے جاتے ہین جو یون ملے جاتے ہین ایسے
تو یہ نہ تھے کہ کسی کا سلام نہ لین یا جواب سلام نہ دین یہ تو اسی طور سے بیرون شہر چلا گیا راوی نے بیان
کیا کہ جب یہ بیرون شہر پہونچا اسکو خیال آیا کہ تو یہان تک چلا آیا لیکن کہین اُسکا پتہ نہ چلا کیا وہ ہوا تھا
یا کوئی پیر جن تھا کہ غائب ہو گیا یا مثل ہوا کے سن سے نکل گیا کہین ایسا نہ ہو کہ وہ اسی مقام پر ہو
مین ادھر آیا ہون وہ میری صورت بن کر دربار مین جائے اور دربار کو تباہ کرے یہ جو دل مین خیال
آیا دل سے کہا کہ چل کر دربار مین دیکھو اگر نہ ہوگا تو جب دربار برخاست ہوگا اُس کے لشکر مین اُسوقت جاکر گرفتار
کر لانا جب یہی قصد ہے کہ لشکر مین سے لاؤنگے تو یہ ہر وقت ہو سکتا ہے یہ تصور کرکے طرف شہر کے پلٹا یہ تو ادھر
کو چلا اُدھر اُس جوہری کا حال ملاحظہ ہو جسکے ہاتھ خواجہ نے لعل فروخت کیا تھا اور موتی اُسکے اُسکو بدل کر
دے تھے وہ جو دکان پر آیا اور چند جوہری آئے اُنھون نے کہا کہ بھائی ہم نے سُنا ہے کہ تم نے ایک لعل کل خرید
کیا ہے اور بہت قیمتی ہے ذرا ہم بھی دیکھین یہ بھی سُنا ہے کہ جس تاجر سے تم نے لعل خرید ا ہے وہ بڑا ایما ندار تھا کہ
موتیون مین لگ کر تمھاری موتیون کی جوڑی بھی چلی گئی تھی وہ لاکر دے گیا اُس جوہری نے کہا کہ ہان بھائی یہ امر
تو ضرور ہوا مگر وہ لعل تو اسوقت یہان نہین ہے جب مکان پر روٹی کھانے جاؤنگا لیتا آؤنگا اُنھون نے

نے کہا کہ ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی کہ تم ایک مال خرید کروگے اور اُسمین ہم کو نہ شریک کروگے کیونکہ ہمارے
تمہارے یہ امر قرار پا چکا ہی کہ جو مال ہم خرید کرین اُسمین نصف روپیہ ہمارا ہی اور نصف تمہارا اور جو تم خرید کرو
اُسمین بھی اسی طور سے نصف نصف کے نفع کے شریک دار رہے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مال زیادہ قیمت کا ہی
تم کو کم قیمت کو مل گیا ہی اُسمین نفع زیادہ ہوگا اس خیال سے تم نے ہم کو نہین شریک کیا گو تم نے یہ بالکل
خلاف اقرار کیا مگر یہ امر تمہاری خوشی پر موقوف تھا کوئی ہم زبردستی نہ کرتے کہ تم ضرور ہم کو شریک کرو ہان
دکھایا تو ہوتا کوئی ہم چھین نہ لیتے بھائی تم کو مبارک رہے تمہارا نفع کسکا نفع ہی ہمارا نفع کسکا نفع ہے
تم کو جو نفع ہوا ہم کو ہوا ہم دوست ہین کوئی دشمن نہین ہین جو تمہارے نفع سے رشک کرین جو تم نے
کہا ہی کہ یہان نہین ہی مکان پر ہی یہ تمہارا کہنا بالکل غلط ہی کس لیے کہ بکری کا مال کوئی مکان پر نہین
رکھتا ہی اگر خریدار آجائے تو مکان پر سے لایا جائے یہ امر خلاف دکانداری ہی خیر نہ دکھاؤ یہ جو انھون نے کہا اسکو
کچھ بن نہ پڑا سوائے اسکے کہ دکھا دے گو اس نے پہلے اسی خیال سے انکو شریک نہ کیا تھا نہ دکھایا تھا بلکہ یہ
فقرہ کیا تھا کہ مکان پر ہی پس جب یہ تقریر اُنھون نے کی کہا کہ اچھا دیکھو دکھاتا ہون مجکو تو خیال پڑتا ہی کہ
مکان پر مین چھوڑ آیا ہون کیونکہ مین مکان کو لے گیا تھا مگر آپ کے کہنے کے بموجب صندوقچہ مین دیکھتا
ہون یہ کہکر کہا کہ بھائی یہ تم سب کا گمان غلط ہی مین تم سب کو ضرور شریک کرتا تم لوگ اُس وقت اپنے
اپنے مکان پر موجود تھے تاجر صاحب کو جلدی تھی مین نے روپیہ یہ خیال کرکے دے دیا کہ جب وہ لوگ
آوینگے انکو دکھاؤنگا روپیہ شرکت کا لینگے تم لوگ اُس دن سے آئے نہین میرے خیال سے اُتر گیا
پھر مجھے یاد نہ رہا اس امر سے تم اطمینان رکھنا کہ جو چیز تمہاری عدم موجودگی مین خریدونگا خواہ اُسمین
تمہارا روپیہ ہو خواہ نہ ہو مین تمہارا حصہ نفع مین ضرور دونگا کیونکہ جب اقرار ہی اور جب نقصان ہوگا تو تم
کو بھی لازم ہی کہ اُس کے بھی شریک رہنا اُن سب نے جواب دیا کہ طریقہ تو یہی کہتا ہی آیندہ ہر ایک کو اپنے
فعل کا اختیار ہی اس جوہری نے یہ سُنکے جواب دیا کہ بھائی اگر مجھ سے پوچھو تو وہ لعل صفت ملاحظکی قیمت
اس وقت اگر ٹھیک دی جائے تو پانچ لاکھ روپیہ ہی اگر کوئی قدردان مل جائے تو دس لاکھ سے کم نہ ملے
مین نے تین یا چار لاکھ کو خرید کیا ہی اسوقت زبانی یاد نہین ہی کھاتہ مین لکھا ہوا ہی جب تم لوگ دیکھوگے
تو معلوم ہو جائے گا ابھی تم لوگ جانتے ہو کہ مین جھوٹ کہتا ہون اُن سب نے جواب دیا کہ بھائی جواہر مین
تمہاری نگاہ ہم سب سے تیز ہی تم خوب پرکھ لیتے ہو گو ہم لوگ سن رسیدہ ہین مگر تمہاری ایسی نگاہ نہین ہی
یہ صرف خداوند کی عنایت ہی اچھا لاؤ ذرا دیکھین اُس نے کہا کہ تمہارے سامنے صندوقچہ مین دیکھتا ہون
اگر ملا جاتا ہی تو کوئی عذر نہین ہی نہین تو جب مکان پر جاؤنگا وہان سے لاکر تم کو دکھاؤنگا یہ کہکر صندوقچہ
کھولا اُس کے ہر خانہ کو دیکھا ایک خانہ مین وہ ڈبیہ رکھی ہوئی تھی کہا کہ بھائیون مل گئی یہین ہی گو یہ خیال ہوا تھا
کہ ان لوگون سے کہدون کہ یہان نہین ہی مگر پھر خیال ہوا کہ اسوقت دکھانا پڑے گا جب مکان سے واپس
آؤنگا اس سے کیا ضرور ہی کہ اپنے دل کو بُرا دل کرون اسی طور سے اگر انکے ہاتھ کبھی کوئی چیز لگ جائے گی
تو وہ بھی پوشیدہ کرینگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہا تھا کہ یہین مل گیا اسی صندوقچہ مین تھا مجکو دوسرے
صندوقچہ کا گمان تھا وہ اس وقت ساتھ نہ آیا تھا یہ کہکر وہ ڈبیہ خانہ سے اُٹھائی اُسکو کھولا اب جو دیکھا
تو ہزارون چیونٹیان اُسکے اندر ہین بڑے بڑے چیونٹے ہین یہ حیران ہوا کہ یہ چیونٹے اور چیونٹیان کہان سے
آئے یہ کیا ماجرا ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی تو ہزارون اُسمین چمٹے ہوئے ہین یہ حال دیکھکر بہت حیران ہوا
اور کہنے لگا کہ ذرا بھائیو نیا تماشا دیکھو کہ چیونٹیان اور چیونٹے چمٹے ہوئے ہین یہ نئی بات ہی انھون نے کہا

کہ دیکھیں یہ سُنکے اُس نے ڈبیہ اُنکے آگے بڑھا دی اُنھوں نے جو دیکھا کہ در اصل چیتیاں ہزاروں جمتی ہوئی ہیں
ہیں سب حیران ہوئے ہر ایک کو تعجب ہوا اُس سے کہا کہ بھائی اِسکو نکال کر صاف کرو اُس نے کہا کہ اچھا
یہ کہکر اُس نے ڈبیہ اُٹھائی اور آدمی سے پانی مانگا اُس نے فوراً پانی لاکر دیا جب تک وہ پانی لائے
اُس نے اُس لعل کو ڈبیہ سے نکالا اور صاف کرنے لگا کہ آدمی نے پانی لاکر دیا اس نے چلو سے پانی
لیا کیونکہ ان لوگوں کا طریقہ ہے کہ کیسے ہی صاحب مرتبہ یا مالدار ہوں مگر چلو سے پانی ضرور لیتے ہیں اس نے
پانی لیا رومال سے ہاتھ پونچھکر لعل کو اُٹھایا مگر کسی قدر ہاتھ میں نمی باقی تھی اب جو اُسکو چھوا تو وہ ہاتھ میں
چپک گیا اب اُسنے دوسرے ہاتھ سے اُسکو الگ کیا تو ایک ذرا سی سُرخی اُسکو اُس مقام پر نظر آئی اب تو
اُسکو اور تعجب ہوا اس نے اُس لعل کو مل کر دیکھا تو تمام ہتھیلی لال ہو گئی یہ زیادہ حیران ہوا کہ نئی بات ہے
کہ لعل سے رنگ چھوٹتا ہے یہ امر تو ہم نے آج تک کبھی نہیں دیکھا تھا یہ خیال کرکے اُن لوگوں سے کہا
کہ ایک تو وہ نئی بات تھی کہ چیتیاں ان لعل سے جمتی ہوئی تھیں یہ دوسرا امر اُس سے زیادہ عجب کا ہے
عقل نہیں کام کرتی ہے کہ اُس سے رنگ چھوٹتا ہے اُنھوں نے کہا کہ تم دیوانے ہوئے ہو ادھر لاؤ تو اور سُنو
لعل سے کہیں رنگ چھوٹتا ہے یہ بھی کہیں ہوا ہے تمھاری جو بات ہے دیوانے پنے کی ہے یہ کہکر اُنھوں نے
اُس کے ہاتھ سے لیا اور مل کر دیکھا اُسی طور سے اُنکا بھی ہاتھ رنگین ہوا جہاں سے وہ رنگ چھوٹتا ہے
وہاں سے اصلی وہ آب و تاب جاتی رہتی ہے بالکل بے نور ہو کر رہ گیا اب تو سب حیران ہوئے عقل کے
ناخن گر گئے سکتے کا عالم ہو گیا اُنھوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو بھائی ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ تاجر تم کو دھوکا
دے گیا بنا ہوا لعل دے گیا تم کو لوٹ لے گیا اُس نے کہا کہ بھائیو میں کوئی ایسا نادان نہ تھا نا تجربہ کار
نہ تھا کہ میں دھوکا کھاتا اُسکے فریب میں آجاتا کیا کہوں اچھا پانی تو لاؤ جو برہمن کہ دکان پر نوکر تھا اُسنے
گیلاس میں لاکر پانی موجود کیا اس نے اُٹھا کر اُس لعل کو پانی میں ڈالا تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا تو وہ
لعل ہاتھ لگانے سے مثل شکر کے گھل گیا پانی تمام لال ہو گیا اب تو یہ امر دیکھکر ہر ایک کے حواس
جاتے رہے سب سر پر ہاتھ رکھکر بیٹھ رہے وہ تو سر پیٹ پیٹ کر کہنے لگا کہ ہائے میں تو لٹ گیا کسی کام
کا نہ رہا جیتے جی مر گیا میرا تین لاکھ روپیہ تباہ ہوا مجھکو تاجر دھوکا دے گیا بنا ہوا لعل تین لاکھ کے عوض میرے حوالے
کیا اب یہ جو اُسنے کہنا شروع کیا اور اپنا سر پیٹنے لگا ایک نے اُن میں سے اُنگلی اُس گیلاس میں
ڈال کر زبان پر جو لگائی تو شیریں معلوم ہوئی اُس نے کہا کہ لو بھائیو یہ پانی میٹھا ہو گیا جیسے شربت
اب تو اُسکی یہ حالت ہے کہ بیقرار ہے مثل ماہی بے آب کے پڑا تڑپ رہا ہے پھر ایک نے کہا کہ ذرا وہ موتی
بھی نکال کر دیکھو کہ وہ بھی اصلی ہیں یا بنے ہوئے ہیں یہ جو اُس نے کہا وہ بولا سچ کہتے ہو
بس اُس نے ڈبیہ سے موتی کی جوڑی نکالی اُسکو جو کھولا اُسمیں بھی ہزاروں چیتیاں دیکھیں اس نے کہا بھائی
میں تو مر گیا کسی کام کا نہ رہا یہ موتی بھی ویسے ہی ہیں دیکھو اِسمیں بھی چیتیاں موجود ہیں اب جو غور سے دیکھا
در اصل اُس سے زیادہ چیتیاں ہیں دوسرے گیلاس میں پانی منگا کر جو اُن موتیوں کو ڈالا وہ بھی مثل لعل کے
گھل گئے وہ پانی بھی شربت ہو گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ خواجہ نے وہ لعل مصری کا فروخت کیا تھا اور
وہ موتی بدل کر مصری کے موتی دے گئے تھے گو مصری کی قیمت کا نقصان ہوا تھا مگر کیا کرتے اور ایسی شیریں زبانی
سے تقریر کی تھی کہ وہ بھی گھل کر اُنکی شیریں زبانی پر مثل شیر کے مل گیا تھا اس طور سے ملا تھا کہ جیسے شیر و
شکر ملتے ہیں اُنھوں نے اُسکو مل کر تیار کیا قوام اُسکا تیار کر دیا ایسی زک دی کہ اُسکو کسی کام کا نہ رکھا اب
تو وہ اور سر پیٹنے لگا زمین پر تڑپنے لگا اور زار زار رونے لگا رونے کی آواز سُنکر اور دکاندار اُسکے جمع ہوئے

راہ گیر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو کوئی پوچھتا ہی سوائے رونے کے کچھ جواب نہین دیتا ہی اور
اور جوہری اس کیفیت سے واقف حال ہین وہ بیان کرتے ہین جو یہ حال سنتا ہی وہ حیران ہوتا ہی یہان تو یہ کیفیت
ہی اُدھر سے گرداب عیار پلٹتا ہوا چلا آتا ہی یہ خیال کرتا ہوا کہ اگر دربار مین ہوا تو پہنچتے جاکر گرفتار کرلیا بادشاہ
سے کہون گا کہ میری صورت بنا ہوا بیٹھا ہی یقین ہی کہ ایسا نہ کیا ہو کیونکہ ابھی تو عیاری کرکے دربار سے نکلا ہی پھر
عیاری کرے یہ ایسے خیال کرتا ہوا چلا آتا ہی چوک مین جو پہونچا تو اس نے ہر ایک کی زبان سے یہ سُنا کہ نیا
واقعہ ہی بڑا دھوکا دیا کہ لعل اور موتی مصری کے بنائے اور اپنے جوہری کے ہاتھ فروخت کیے کہ جو سب کا
افسر تھا اور بڑی نگاہ جواہر مین رکھتا ہی اُس کے برابر اسوقت کوئی جوہری اس شہر مین نہین ہی دراصل وہ
تو لٹ گیا جس قدر وہ بیقرار ہو بجا ہی اب تو اس شہر مین بڑا اندھیر ہی کہ دن دہاڑے دغابازی ہونے لگی کل
ڈانکہ پڑے گا ایک نے کہا کہ کیا ڈانکے کے سر پر سینگ ہوتے ہین یہ بھی ڈانکا ہی ہان یہ بھی ہوگا کہ جو کوئی جو چیز
ہاتھ مین لے کر راہ گھاٹ نکلے گا وہ زبردستی چھین لی جائے گی گرداب ایسی ایسی باتین سُنتا ہوا چلا آتا ہی
اپنے خیال مین غرق ہی کچھ دریافت نہین کرتا ہی کہ یہ تم لوگ کیا کہتے ہوئے چلے جاتے ہو یہان تک کہ اُس مقام
پر پہونچا جہان یہ مجمع تھا اور وہ رو رہا تھا اس نے جو مجمع دیکھا اب اسکو خیال آیا کہ چل کر ذرا دریافت کرو
کہ یہ کیسا مجمع ہی اور کیا امر ہی بس یہ مجمع کے قریب آیا سب گرداب کو دیکھکر ہٹ گئے کہ مہتر صاحب
آتے ہین لوگون نے راہ دی یہ قریب دُکان پہونچا اسنے دیکھا کہ یاقوت لال تڑپ رہا ہی اور زار زار
رو رہا ہی پچھاڑین کھا رہا ہی اسنے جاکر کہا کہ یہ کیا امر ہی وہان جو لوگ موجود تھے اُنھون نے سب واقعہ جو کہ
گذرا تھا بیان کیا کہا کہ پرسون انھون نے لعل خرید کیا تھا وہ بنا ہوا نکلا دیکھیے تمام پانی لال ہوگیا ہی شربت
ہوکر رہ گیا اسی طور سے موتی کا بھی حال ہی یہ بیچارہ بے مارے مرگیا یہ جو گرداب نے سُنا کہا کہ وہ کون
تاجر تھا اُس نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ تاجر باہر سے آیا تھا اُسنے اپنا نام دستبرد بتایا تھا وہ سرا مین
اُترا ہوا تھا اُسکو ضرورت روپیہ کی تھی اُسنے میرے ہاتھ فروخت کیا مین نے خوب دیکھ بھال کر خرید کیا تھا
مین کیا جانتا تھا کہ یہ بنا ہوا اور شکر کا ہی گرداب نے کہا کہ ارے کم بخت یہ شکر کا نہ تھا بلکہ مصری کا تھا معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی عیار لشکر اسلام کا تجھکو دغا دے کر فروخت کر گیا تب اُسنے کل حال بیان کیا گرداب نے
کہا کہ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے اب صبر کرو رونے دھونے سے کیا فائدہ اب اُسکا پتہ نہ لگے گا وہ چلا گیا ہی مگر
اب ذرا سمجھ بوجھ کر مال خریدا کرو کیونکہ عیار شہر مین لشکر اسلام سے آئے ہین ابھی بادشاہ کے دربار مین عیاری
کی حکیم صاحب بن کر آیا تھا شعلہ جادو کو جو کہ نانی عشاق نہ طاقی کی ہین قتل کیا ہوتا کیونکہ وہ بہت
بڑی ساحرہ ہین اُنھون نے سحر سے دریافت کیا کہ تم مین کیا کیا دوا ہی جو جو چیزین تھین سب نے اپنا اپنا
نام بتایا بڑا غضب یہ ہی کہ بادشاہ سے تو موتی لیے یاقوت لیے اُس کے مقام پر سنکھیا دھتورا ہڑتال
دے کر اُسکا خاتمہ کیا ہوتا اُسکے بعد جب معلوم ہوا تو بادشاہ کا تاج شملاق کی مندیل لے کر بھاگا مین
اُسکی گرفتاری کے لیے نکلا کہین پتہ نہ لگا اب دربار کو جاتا ہون بادشاہ کو جاکر خبر دون کہ وہ بھاگ گیا
میرے ہاتھ نہ آیا وہ سب کا افسر ہی اسی طور سے اور بھی عیار آئے ہونگے اُنھون نے یہ عیاری کی اب تو
یہ سُنکے سب کے ہوش اُڑ گئے ہر ایک وہان سے ٹل کر اپنی اپنی دُکان پر اس خیال سے آیا کہ ہم تو یہان
کھڑے ہوے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی اور عیار آکر دُکان لوٹ لے تو ہم کیا کرین گرداب
اُسکو سمجھا بجھا کر طرف دربار کے چلا وہ مایوس ہوکر رو پیٹ کے رہ گیا بیچارہ غریب کیا کرے چھ سات لاکھ
کا نقصان ہو کلیجہ پکڑ کر رہ گیا ادھر گرداب جب قریب دربار پہونچا جو لوگ کہ باہر کھڑے ہوے تھے

انھون نے دیکھا کہ ایک گرداب تو اندر جا چکے ہین تھوڑی دیر ہوئی یہ دوسرے کہان سے آگئے یہ نیا واقعہ ہی کہ
درگہ سالار نے عرض کیا کہ حضور ایک گرداب تو اندر آپ سے حال دریافت کر کے جا چکے ہین دیکھیے دوسرے
گرداب آئے ہین اسنے کہا کہ تم روکتا ہرگز اندر جانے نہ دینا مین بادشاہ کو خبر کر دون شاید یہ وہی عیار ہی
اور جا کر دیکھ بھی آؤن کہ گرداب اندر ہین یا کسی ضرورت سے دوسرے دروازے سے گئے ہون تو مین جھوٹا
ہون یہ کہکر درگہ سالار اندر آیا دیکھا کہ گرداب اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے ہین سب عیار اپنے اپنے مقام
پہ ہین دربار آراستہ ہی درگہ سالار نے سمندر کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند یہ عیار کسقدر بے خوف ہین دیکھیے
کہ گرداب عیار آپ کی خدمت مین حاضر ہین وہ انکی صورت بن کر طرف دربار کے آتے ہین مین خبر کرنے
آیا ہون آنے دون یا روک لون سمندر نے کہا آنے دو یہان گرفتار کر لینگے درگہ سالار یہ سنکے باہر چلا آیا
قبل اس کے آنے کے یہان گرداب نقلی نے جو یہ سنا تو کہا کہ سنا آپ نے کس قدر یہ لوگ بے خوف
ہین اور کس قدر بے کلیجہ ہین یہ وہی نامشدنی خواجہ ہی کہ یون بے خوف چلا آتا ہی یہ نہین معلوم ہی
کہ مین آپ کے حضور مین حاضر ہون ورنہ وہ یہ عیاری نہ کرتا خیر آنے دیجیے مین آپ کے تخت کے پیچھے
پوشیدہ ہوتا ہون پس جب وہ آپ کے روبرو آئے فوراً سحر سے گرفتار کر لیجیے گا مین تخت کے پیچھے
سے نکل کر مشکین باندھ لونگا یون یہ اسیر ہوگا سمندر نے کہا کہ اچھا بس گرداب نقلی جست کر کے
سمندر کے تخت کے پیچھے پوشیدہ ہو گیا ادھر گرداب عیار دربارگاہ پر پہونچا دیکھا کہ سب لوگ میری
طرف بغور دیکھ رہے ہین یہ دیکھتا ہوا خاموش اندر چلا گیا درگہ سالار نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب
قضا اوسکی ہی ضرور قتل ہوگا بادشاہ کو تو معلوم ہی سحر کر کے اسکو اسیر کر لینگے عشاق شہ طاقی تو جلا ہوا
بیٹھا ہی ضرور قتل کر ڈالے گا سب نے کہا کہ خوب ہوا ایک بلا تو سر سے دفع ہوئی اگر یہ مارا گیا تو لشکر اسلام کا
نصف زور رہ گیا کیونکہ انکو اسکا بہت بھروسا ہی یہ ہر مقام پر اپنا سینہ سپر کرتا ہی عیاری کر کے بچا لاتا ہی
درگہ سالار نے کہا کہ خداوند ایسا کرین کہ وہی ہو اور کوئی دوسرا عیار نہ ہو مجکو تو وہ نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسکو
تو معلوم ہی کہ گرداب میرے عقب سے واپس ہو کر گیا ہی دربار مین یہ کوئی اور عیار ہی اگر وہ ہو تو مین
بہت خوش ہون کیونکہ اس نے مجکو بھی ایک چابک مارا تھا جس کے سبب سے ابھی تک میرے کلہ مین
درد ہی خداوند میرے صبر کا اور اسکے ظلم کا آج عوض دین کہ یہ قتل کیا جائے انھون نے کہا کہ اگر وہ نہین ہی
کوئی اور ہی جب یہ قتل ہوگا اسکی خبر اسکو ہوگی وہ رہا کرنے ضرور آئے گا اس وقت گرفتار ہوگا یہان
تو یہ باتین ہو رہی ہین ادھر گرداب اصلی دربار کے اندر آیا دیکھا سب لوگ حاضر دربار ہین مگر دربارگاہ
کی طرف دیکھ رہے ہین اسنے دیکھا کہ میری کرسی خالی ہی یہ اپنی کرسی کی طرف چلا سمندر نے کہا کہ
گرداب یہان دغا گرداب یہ کہتا ہوا چلا کہ مار بھاگ گیا بیرون شہر تک تعاقب کیا مگر پتہ نہ ملا بیکار زحمت
ہوئی یہ کہتا ہوا قریب تخت سمندر کے پہونچا بس سمندر نے کہا کہ او نا عیار اب تو میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہی مین تجکو پہچان گیا کیا سخت تیرا قلب ہی اور کیا جگرا ہی کہ ابھی تو یہان سے سب کو ذلیل کر کے گیا تھا
پھر میرے عیار کی صورت بنکر یہان آیا تو نے دھوکا کھایا تو نے یہ خیال کیا کہ وہ دربار مین ہی بلکہ یہ خیال کیا کہ جب
عقب مین جو نکلا تو کسی اور طرف کو چلا گیا مین چل کر پھر دربار کو تباہ کرون یہ کہکر سحر کیا کہ اس کے پاؤن
زمین نے پکڑ لیے وہ ادھر ادھر حیران و پریشان ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا امر اور کیا واقعہ ہی یہ بادشاہ کیا
فرماتے ہین یہ تو یہ دل مین خیال کر رہا ہی اور پریشان ہو ہو کر دیکھ رہا ہی کہ سمندر نے صدا دی کہ اے
گرداب نکلو یہ جو بادشاہ نے کہا گرداب نقلی چمک کر تخت کے نیچے سے نکل آتے ہی اسکی

مشکیں باندھ لیں اور سمندر سے کہا کہ مین نے گرفتار کرلیا اب آپ سحر اُتار لیں سمندر نے سحر اُتار لیا اُسنے
لاکر اُسکو ستون سے خوب جکڑ کر باندھ دیا اور خود اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا وہ اسکو دیکھکر حیران ہوا کہ یہ تو
میری صورت کا دوسرا آدمی یہان موجود ہی یہ اپنا رنگ بخوبی جما چکا جو میرا گمان تھا وہی ہوا کہ مین
اِدھر اسکی تلاش مین گیا اور وہ ادھر میری صورت بن کر آیا اپنا رنگ جمایا بڑا دھوکا کھایا مین کیون
اس وقت اس طور پر آیا اور کسی صورت پر آتا بادشاہ کو خبر کرتا یہان آکر خود گرفتار ہوگیا اُلٹی آنتین گلے
پڑین اب کیا تدبیر کرون یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اِدھر گرداب نقلی یعنے خواجہ نے کہا کہ کیون کیسے گرفتار
ہوے تم کو اسکی خبر نہ تھی یہان پہلے ہی بند وبست ہو چکا تھا زرگہ سالار آپ کی خبر دے گیا تھا کہ آپ
میری صورت پر آتے ہین مین نے بادشاہ سے کہا کہ مین آپ کے تخت کے نیچے پوشیدہ ہوا جاتا ہون آپ
دیکھیے پس جس وقت قریب آئے گرفتار کر لیجیے گا بادشاہ نے منظور کیا اگر مین اپنے مقام پر ہوتا تو دور
سے مجکو دیکھکر بھاگ جاتے پھر ہاتھ نہ آتے جس طور سے پہلے مین تیرے عقب مین گیا تھا آخر کو عاجز ہوکر چلا آیا
یہ جو خواجہ گرداب نقلی نے کہا اُسنے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ افسوس مین نے بڑا دھوکا کھایا کیا کرون
بڑی خرابی ہوئی اگر مین جانتا کہ تو یہان موجود ہی تو کبھی نہ آتا اور کسی صورت پر آتا بادشاہ کو تیرے حال
سے خبردار کرتا تو نے یہان آکر اپنا رنگ جما لیا تھا ارے مین تو گرداب اصلی ہون اور تو عیار ہی اپنی
بائی دوسرے پر گنوائی یہ کہکر سمندر کی طرف منھ کر کے کہا کہ اے بادشاہ خبردار ہو مین آپ کا پرانا
خادم گرداب ہون اور جو یہ آپ کے روبرو کرسی پر بیٹھا ہوا ہی یہ خواجہ عیار لشکر اسلام ہی مجکو دھوکا
دیکر یہان چلا آیا میری صورت بنکر آپکے دربار مین آکر بیٹھا مجکو گرفتار کرا دیا سمندر شاہ نے کہا کہ ہان تو مجکو
فقرہ دیتا ہی مین تیرے ہاتھ سے بہت پریشان ہوا ہون مین بہت عاجز تجھ سے ہوا ہون بھلا مین کب چھوڑتا ہون
اُدھر سے خواجہ نے کہا کہ ہان ہان تو ضرور پرانا خادم ہی کیا دلیری ہی کہ مین سامنے موجود ہون اسپر تو
یہ تقریر کرتا ہی اور وہی کہے جاتا ہی بڑا غیرت دار ہی مجکو سامنے گفتگو کرتے شرم نہین آتی ہی اب کوئی تیرے
فقرہ مین نہ آئے گا تو بیکار اپنی زبان تھکاتا ہی بس دیکھ اپنی طرف تیری قضا آگئی ہی یہ کہکر سمندر
سے کہا کہ جلد جلاد کو طلب فرمائیے کہ اسکو آکر قتل کرے اگر اسکے اسیری کی خبر لشکر اسلام مین ہوگئی
تو سب عیار یہان چلے آئینگے خود صاحبقران اسکے قتل ہونے کی خبر پاکر آئینگے اُس وقت مشکل
ہوگی کوئی تدبیر بن نہ آئے گی یہ جو سمندر سے خواجہ نے کہا کہ اسکو قتل فرمائیے بس سمندر نے حکم دیا
کہ جلاد کو حاضر کرو بس یہ حکم دینا تھا فوراً چوبدار دوڑا ہوا گیا اور جلاد کو لے کر دربار مین آیا یہان گرداب
اصلی نے بہت کچھ سماجت اور لجاجت کی اور بہت کچھ کہا سمندر نے نہ منظور کیا جو بات اُس نے
کہی خواجہ نے اُسکی بات رد کر دی اب سب اہل دربار کو یقین ہوگیا کہ یہ خواجہ ہین جو کہ گرفتار ہین اور یہ
گرداب ہین جو کہ قبل سے موجود ہین جب گرداب نے دیکھا کہ جلاد آتا ہی مفت مین مارے گئے اُسوقت
گرداب نے کہا کہ اے بادشاہ اچھا میری ایک بات اور سماعت فرمائیے کہ میرا اور اسکا منھ دھلائیے
اور پھر ملاحظہ فرمائیے اگر مین عیار ہونگا تو میری صورت اصلی نکل آئے گی اگر وہ عیار ہوگا اُسکی صورت جو اصلی
ہوگی وہ اپنی صورت پر قائم رہے گا جو روغن عیاری سے بنا ہوگا وہ ظاہر ہوگا خواجہ نے کہا کہ ہان یہ دوسرا
فقرہ ہی اپنی صورت معجزے سے بنا کر آیا ہی وہ کبھی نہ مٹینگے اُس وقت تو یہ کہے گا کہ مین اصلی ہون اسکی
صورت معجزہ کی ہی یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اُٹھکر ایک دھپ زور سے اُسکے سر پر ماری کہ سب
اُسکا بھنّا گیا اسکا مارنا تھا سب عیارون نے مارنا شروع کیا اس قدر مار پڑی کہ اُسکے حواس باختہ

ہوگئے تمام منھ سوج گیا بال سر کے گر پڑے خواجہ نے کہا کہ جو ہمارے شاگردون سے اسکو نہ مارے گا ہم اُس
سے ناراض ہونگے بھلا پھر کیون نہ ہر ایک مارتا نہ معلوم کسقدر چپتین اُسکے سر پڑگئین کوئی شمار نہین وہ مار کھاتے
کھاتے بولا گیا کہنے لگا توبہ ہو گئی اب ایسی حرکت نہ ہوگی خداوند کے واسطے معاف کرو خواجہ نے کہا اچھا
اب جانے دو توبہ کرتا ہی جب مارے فراغت ملی اُسکے حواس درست ہوے اتنے عرصہ مین جلاد بھی آگیا
جیسے ہی جلاد کو آتے دیکھا اُسنے کہا کہ ای بادشاہ ایک بات اور میری عرض کے موافق امتحان فرمایئے
وہ یہ بات ہی میرا جھوٹ سچ آپ پر ظاہر ہو جائے گا کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹا اور کون اصلی ہی اور کون نقلی
آپ اوراق جمشیدی ملاحظہ کیجیے صاف حال معلوم ہو جائیگا یہ جو اُس نے کہا سمندر نے بھی اپنے
دل مین خیال کیا کہ سچ ہی دیکھ لو کیونکہ باہم جھگڑا پڑا ہی بس یہ خیال کرکے اوراق اُٹھائے کہ دیکھون اُدھر
خواجہ نے دیکھا کہ اب راز ظاہر ہوا یہ اس نے بہت برا فقرہ کیا ہوشیار ہونا چاہیے جب سمندر اوراق
دیکھے گا اُسکو معلوم ہو جائے گا کہ وہ گرداب اصلی ہی مین نقلی ہون بس سحر کرکے گرفتار کرلے گا اب
کوئی صورت مفر کی نہین ہی بس یہ خیال کرکے دل مین کہا کہ اگر یون ہی بیٹھے رہوگے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ
چارون طرف تجارے اُس کے شاگرد ہین ادھر ظاہر ہوا اُدھر انھون نے کمند مار کر پکڑ لیا اب کوئی تدبیر اور
کرو بس خواجہ نے آہستہ سے گلیم نکالی اور دل مین خیال کر لیا کہ ادھر سمندر نے دیکھکر سر اُٹھایا
ادھر مین نے گلیم اوڑھ لی خواجہ تو اپنا سامان کرکے بیٹھے اُدھر سمندر نے اوراق مین دیکھا ظاہر ہوا
کہ یہ جو بندھا ہوا کھڑا ہی یہ گرداب اصلی تمہارا عیار ہی اور وہ جو کرسی پر بیٹھا ہی وہ خواجہ ہین تمہارا
عیار سچ کہتا ہی تم نے اسے بیکار گرفتار کیا ہی یہ جو اوراق مین دیکھا سمندر شاہ کو حیرت ہوئی سر اُٹھا کر
قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خضران بن عمر ثانی یہ نعرہ کرکے جست کی اور گلیم اوڑھ لی
یہ جو نعرہ ہوا سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر سمندر نے سحر کیا کہ جس قدر اُس مقام پر لوگ
موجود تھے اور شاگرد گرداب سب کے پانون زمین نے پکڑ لیے اب جو کرسی پر دیکھا تو خواجہ ندارد
تھے کرسی خالی تھی سمندر نے سحر کرکے کہا کہ اسکو پکڑ لو یہ سنکے خواجہ کو سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے
کہ کہان ہی ایک خواجہ تو گرفتار ہین یہ دوسرے خواجہ کہان سے آئے سمندر نے کہا کہ ادھر اُدھر
کیا دیکھتے ہو وہ جو کرسی پر بیٹھے ہوے ہین اب سب نے کرسی کی طرف دیکھا کرسی کو خالی پایا عرض کیا
کہ ہم کسکو گرفتار کرین کرسی پر ہم کو کوئی بیٹھا ہوا نظر نہین آتا ہی یہ سنکے سمندر نے کہا کو انکو تو کھولدو جو
بیچارے بے قصور بندھے ہوے ہین مجکو بڑا دھوکا ہوا یہ سچ کہتے تھے کہ مین گرداب اصلی تمہارا
عیار ہون خواجہ نہین ہون یہ جو بادشاہ نے کہا لوگون نے اُٹھکر گرداب کو کھولا گرداب سر
جھکائے ہوے کھڑا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ آج دربار مین میری بڑی ذلت ہوئی خود بھی کم بخت
نے مارا اور خوب میرے شاگردون نے بھی مارا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر شاگرد گرداب کے
پکارے کہ ای بادشاہ ہم پر کیون سحر کیا ہی ہم بے خطا ہین ہم پر سے سحر تو اُتار دیجیے ہم اپنے استاد
سے اپنا قصور معاف کرائین گے ہم سے بڑی خطا ہوئی ہی کہ ہم نے اپنے استاد کو مارا مگر انجان کی
معاف ہی یہ جو اُنھون نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ مین نے تم سب پر اس لیے سحر کیا تھا کہ وہ تم مین
ہو تو سحر مین گرفتار ہو جائے نہ معلوم کدھر چلا گیا ہوا ہی ادھر منھ سے کچھ نکلا ادھر وہ غائب مجکو گرداب
سے بڑی شرمندگی ہوئی کہ مین نے اسکا کہنا نہ سُنا اسکے کہنے پر عمل نہ کیا بیکار اسکو ذلت ہوئی یہ کہکر سحر
سب پر سے اُتار لیا وہ لوگ اپنے مقام پر سے اُٹھے اور طرف گرداب کے چلے خواجہ تبسم

او ڈھے ہوئے یہ تماشہ دیکھ رہے ہین اور ہنس رہے ہین وہ لوگ آکر گرداب اپنے استاد کے قدم پر گرے
اور کہا کہ اُستاد ہم سب کی خطا معاف فرمائیے مگر وہ سر جھکائے کھڑا ہی کچھ جواب نہین دیتا ہی جب سب نے بہت
عاجز کیا تو کہا کہ تم نے کیا کیا جب بادشاہ خود میری ذلت و رسوائی کا خواہان ہو اور میرے کہنے پر عمل نکرے سامری ہو کر مجھ سے
دریافت نکرے تو تمہاری کیا خطا ہی جو میری قسمت مین تھا وہ ہوا اس قدر ساحر یہان موجود تھے ایک کو خیال
نہ آیا سب اندھے ہو گئے عقل کے ناخن کھو بیٹھے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا مین لاکھ لاکھ کہتا ہون کوئی سماعت
نہین کرتا ہی بڑے عجب کی بات ہی دوسرے کسی نے گرفتار بھی نہ کیا وہ چلا بھی گیا مجکو تو کسقدر جلد اسیر کر لیا اُسکو
کوئی گرفتار نکرسکا اگر مین یہ نہ کہتا تو کبھی نہ ظاہر ہوتا میری جان مفت مین جاتی جب مین نے دیکھا کہ اب
قتل ہوتا ہون تو مین نے پریشان ہو کر کہا کہ اوراق جمشیدی ملاحظہ فرمائیے اگر مین یہ نہ کہتا تو کچھ ظاہر نہ ہوتا
یہ بھید ہرگز نہ کھلتا سمندر نے کہا کہ تم نے پہلے کیون نہ کہا اے گرداب اُس نے ایسی تقریر کی تھی کہ مجھے
یقین تھا مین کیا کہون اگر خود خداوند ہوتے تو وہ بھی دھوکا کھاتے خیر جائی اب کچھ خیال اس بات کا نہ کرو
جو ہونا تھا سو ہوا خیر گذشتہ را صلوۃ گرداب نے جواب دیا کہ جی ہان بجا ارشاد ہوا جسکو ذلت ہوئی اُسکو
ہوئی آپ کا کیا نقصان ہوا سمندر نے کہا کہ یہ تو تمہارا کہنا سچ ہی کہ تم کو بڑی ذلت ہوئی مگر کیا کیا جائے
اب ایسا کبھی نہ ہوگا تم اپنے مقام پر جا کر بیٹھو مگر عجب یہ ہی کہ وہ اس قدر جلد یہان سے چلا گیا نہ معلوم
کہان گیا گرداب نے کہا کہ گیا کہان ہوگا یہین چوبدارون مین یا خدمتگارون مین ملا کھڑا ہوگا پہلے
سب پر سحر فرمائیے پھر اوراق جمشیدی مین ملاحظہ فرمایئے جہان ہوگا معلوم ہو جائے گا یہ سُنکے سمندر نے
سب پر سحر کیا اُس کے بعد اوراق مین دیکھا نکلا کہ دربار مین ہی مگر نہ چوبدار کی صف مین ہی نہ خدمتگار کی صف
مین اب تو سمندر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ہی تو دربار مین مگر کسی صف مین نہین ہی اسنے سردارون
کی صف مین دیکھا کہ ان مین ہی نکلا نہین ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ دربار مین ہی یہ دیکھکر بادشاہ نے اہل
دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ امر عجیب ہی کہ یہ تو اوراق سے ثابت ہوتا ہی کہ ہی دربار مین مگر کسی مین ملا نہین
کھڑا ہی کسی صورت پر ہی یہ کیا بات ہی میری عقل تو نہین کام دیتی کہ کیا کرون کیا نکرون گرداب سر
جھکائے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھا ہی کچھ کلام نہین کرتا ہے خاموش بیٹھا ہی یہ جو سمندر نے کہا تو
گرداب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ آپ سحر کر دیجئے جسمین کوئی دربار سے بدون
آپ کی اجازت کے نہ جا سکے اگر دربار مین ہوگا تو نہ جا سکے گا آخر عاجز ہو کر اپنے کو ظاہر کرے گا یہ تدبیر
معقول ہی یہ جو گرداب نے کہا گرداب کے پہلو سے صدا آئی کہ او گرداب تو بڑا بے غیرت ہی
اور بے حیا ہی کہ دنیا مین دوسرا کوئی نہین ہی اتنی بڑی ذلت سر دربار تجکو دی تیرے شاگردون کے
ہاتھ سے جوتیان کھلوا دین اے بے غیرت تجکو غیرت نہ آئی کیا کہون کہ تو نے سمندر کو ہوشیار کر دیا
کہ اوراق جمشیدی دیکھے ورنہ مین نے تیرا خاتمہ کر دیا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا ایک
نہ ایک دن میرے ہاتھ سے تو ضرور قتل ہوگا بیکار میرے پیچھے پڑتا ہی دیکھو زک اُٹھائیگا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ جو
صدا آئی سب اہل دربار و وزیر گرداب ادھر اُدھر دیکھنے لگا کوئی نظر نہ آیا گرداب نے کہا کہ سامنے آکر اور ظاہر
ہو کر ہم کلام ہو تو ہم جانین یہ کیا کہ پوشیدہ ہوا اور پھر نکل جاؤ تو جانین کہ بڑے عیار ہو جواب ملا کہ یہ فقرہ کسی
اور کو دینا ہان جب جانین گے تو تم سب کو آگاہ کرکے یون نہ جانین گے کہ تم کو خبر نہ ہو اس امر سے خاطر جمع رکھو
یہ صدا جو آئی عقب سے عشاق نہ طاقی کے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ میرے عقب مین کون ہی بیٹھا تھا
کہ ایک چپت اس زور سے پڑی کہ تمام دربار گونج گیا تاج سر سے گر پڑا یہ بہت ذلیل ہوا تڑاقہ کی صدا

سے سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کون تھا اُدھر عشاق نہ طاقی نے تاج اُٹھا لیا سر سہلا کر رہ گیا عرق ندامت
مین ڈوب گیا کہ خواجہ نے بڑھکر ایک چپت سر پر شملاق کے لگائی کہ اُسکو بھی چکر آگیا اسی طور سے سب اہل دربار
کے چپتین لگائین علاوہ اشفاق و سمندر و عشاق اُستاد سمندر و گلاب و دیگر سرداران
معزز کے کہ جنکی انکو عزت مد نظر تھی اور جو لوگ انکے درمیان مین نہ بولے تھے وہ تو محفوظ رہے باقی سب کے
چپتین پڑین سمندر کو اس لیے چھوڑ دیا کہ یہ بادشاہ ہے اسکو ایسی ذلت نہ دینا چاہیے عشاق نہ طاقی
سے تو از حد جلے ہوئے تھے اُس کے تو خون کے پیاسے تھے کیونکہ اُسنے بہت کچھ بُرا بھلا انکو کہا تھا انکو یہ منظور
تھا کہ جہان تک ہو اسکو ذلت و رسوائی ہو یہ جو خواجہ نے چپت کاہ کر دیا اب تو ہر ایک مارے خوف کے سر
جھکا کر بیٹھ گیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ تو بڑی بلائی ہے کسی طور سے جاتی نہین ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے جب
خواجہ سب کو سرفراز کر چکے خیال کیا کہ چلو اب یہان کیا کام ہے بہت عیاری کر چکے یہ خیال دل مین کرکے
فوراً گلیم تاری جست کی سمندر کے سر پر سے پھر تاج لیا شملاق و امراق کی سندیل لی اور عشاق
نہ طاقی کے ایک لات اس زور سے ماری کہ وہ پھر کرسی پر سے زمین پر گرا اور اُسکا بھی تاج لیا وہان سے
گرداب کے سر پر آئے اُسکی بھی کلاہ عیاری لی اور کہا کہ لے مین جاتا ہون جسمین طاقت ہو وہ مجھکو
روک لے یہ کہتے ہوئے صحن مین آئے سمندر نے قصد کیا کہ سحر کرون خواجہ صحن مین اُتر کر طرف
دروازے کے چلے تھے کہ سمندر نے گرداب کے کہنے کے موافق یہ سحر کیا تھا کہ کوئی باہر نہ جا سکے انکو
دروازہ نہ دکھائی دیا اب تو خواجہ حیران ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ مین کیونکر یہان سے جاؤن بڑی مصیبت
ہوئی بُرے پھنسے خیال مین آیا کہ جست کرکے نکل جاؤن جست کی دیکھا کہ دیوار بلند ہو گئی اب سمندر
نے سنبھل کر حکم دیا کہ سحر کرکے اسکو گرفتار کرلو خواجہ نے جو یہ سُنا بہت پریشان ہوئے دل مین خیال
کرنے لگے کہ کیا کرون کیونکر یہان سے جاؤن اب امید قوی ہوئی کہ اسیر ہوئے بُرے پھنسے فوراً یاس
ہو گئی گھبرا گئے دعا کی خیال آیا کہ منڈھی برپا کرلو بس فوراً زنبیل سے نکال کر برپا کی اُس کے اندر بیٹھ کر
صحن مین اُتر پڑے اور سامنے ایوان کے آراستہ کی ایک پلنگ اُسمین لگا ہوا تھا خواجہ اُس پر بہ آرام
لیتے ہوئے تھے ایک کرسی بھی ہوئی تھی یہ جو واقعہ سب اہل دربار نے دیکھا نہایت حیران ہوئے سمندر
نے حکم دیا کہ سحر کرکے گرفتار کرلو یہ بے شعور میری طرف پانون پھیلائے کس اطمینان سے لیٹا ہے اسکو کوئی
خوف اس بات کا نہین ہے کہ بادشاہ کے سامنے ایسی گستاخی کرتا ہون یہ جو سمندر کا حکم دینا تھا کہ جو بڑے
بڑے ساحر تھے اُنھون نے سحر کرنا شروع کیا خصوصاً عشاق نہ طاقی نے کہ خواجہ سے جلا ہوا بیٹھا تھا
سحر نے مین جان ڈالدی گولہ ترنج نارنج آتش کے دانہ پھڑنے لگے ساحر آگ برسانے لگے تمام صحن دھوان
دھار ہو گیا مگر وہان کچھ اثر نہ ہوا سب سحر اُسکے قریب آکر برطرف ہو گیا اُسپر کچھ بھی اثر نہ کیا جب سب
سحر اپنا اپنا کر چکے سمندر نے کہا کیا اب خاتمہ ہو گیا ہو گا اب سحر کرنا کیا ضرور ہے جب وہ سحر برطرف ہوا دیکھا کہ
اُسی طور سے وہ چھولداری برپا ہے آپ اُسکے اندر مزے سے لیتے ہین سب ساحر یہ کہتے ہوئے دوڑے
کہ پکڑ دینا جانے نہ پائے یہ جو غل ہوا آپ ایک مرتبہ پلنگ پر سے اُٹھے اور یہ کہنے لگے کہ سونا دشوار کر دیا
نیند حرام ہو گئی کیا غل ہے کیا بیہودہ حرکت ہے یہ کہکر کرسی پر آکر سامنے سمندر کے بیٹھے اور پکار کر کہا کہ
اے سمندر شاہ کسی کو حکم دو کہ وہ مجھکو آکر گرفتار کرلے یا آپ خود آکر گرفتار کرین سامنے آپ کے
بیٹھا ہوا ہون یہ سنکے سمندر نے کہا کہ خواجہ جاؤ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو مین اگر قصد کرونگا
تو گرفتار کر لونگا تم نے بہت پریشان کیا ہے مجھے تم پر رحم آتا ہے خیریت اسی مین ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ

خواجہ نے جواب دیا جب میرا جی چاہے گا مین جاؤنگا یہ اور کوئی حاکم نہین ہی مین اپنے دل کا
مختار ہون ابھی تو میرا جانے کو جی نہین چاہتا ہی جب جی چاہے گا چلا جاؤنگا پھر کسی کے روکنے سے
رکونگا نہین سمندر نے کہا کہ یہ بھی کوئی اندھیر ہی کہ نہین جاتے ہو کیا پرائے مکان پر قبضہ کر لیا ہی یہ بھی
کوئی زبردستی ہی جاؤ تم کو کوئی نہ روکے گا خواجہ نے کہا کہ ہم کو کون روک سکتا ہی کسکی طاقت ہی کسکا یہ
دعوی سمایا ہی کہ ہمین روکے جب ہم چاہین گے چلے جائین گے یہان ہمارا دل لگ گیا ہی سمندر نے کہا کہ
مین بمنت و سماجت کہتا ہون کہ آپ یہان سے تشریف لے جائیے مجھپر احسان ہوگا خواجہ نے کہا کہ
نہین آپ قصد میری گرفتاری کا کرین یا کسی ساحر کو حکم دین کہ وہ آکر مجھے گرفتار کرے مین بھی دیکھون
کہ اُنمین کتنا دم ہی مین تو سامنے موجود ہون یہ کہکر گرداب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میان گرداب
آپ فرماتے تھے کہ سامنے آکر تقریر کرو تو مین جانون لو مین آپکے روبرو موجود ہون اگر کچھ دم ہی تو آپ مجھے
گرفتار فرمایئے جب مین جانون کہ آپ بڑے عیار ہین یہ جو گرداب سے خواجہ نے کہا گرداب
نے جواب دیا کہ کیون قضا آئی ہی بہت چرب زبانی اچھی نہین ہی اپنی جان کا خیال کرو جو بادشاہ سلامت
فرماتے ہین اُسپر عمل کرو ورنہ خراب ہوگے تم نے یہ شعر نہین سنا ہی ۔ خلاف رائے سلطان رائے
جستن + بخون خویش باید دست شستن + خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو نہ خراب ہونگا بلکہ تم اور
تمھارا بادشاہ خراب ہوگا یہ سنکے گرداب کو غصہ آیا اور قصد کیا کہ جاکر پکڑ لاؤن کہ اُسکے ایک شاگرد
نے منع کیا اور کہا کہ یہ آپ کیا غضب کرتے ہین اُستاد یہ تو خیال فرمایئے کہ سب ساحرون نے سحر کیا
کچھ اثر نہ ہوا کوئی تو ایسی بات ہی کہ وہ یون بے خوف و خطر بیٹھا ہوا ہی کہین کوئی زحمت مین نہ گرفتار
ہوجایئے اُلٹی آنتین گلے پڑین جب ساحرون کے سحر نے نہ اثر کیا آپ ساحر نہین ہین جو سحر سے کام
لیجیے گا اور سحر کرکے گرفتار فرمایئے گا یہ جو شاگردون نے کہا گرداب خاموش ہو رہا اور اپنے
مقام پر آکر بیٹھ رہا سمندر نے کہا کہ خواجہ جاؤ تم یہان کیون آگئے ہو تم سے کوئی نہ بولے گا مین منع کیے
دیتا ہون خواجہ نے کہا کہ مین تمھارا کیا لیتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھا ہون سمندر نے کہا کہ مجھکو تم
سے خوف معلوم ہوتا ہی تم جاؤ تاکہ وہ خوف برطرف ہو خواجہ نے کہا کہ مین تو عشاق نہ طاقی اور
اُسکی نانی کو قتل کرکے جاؤنگا یون تو نہین جاؤنگا یہ جو کہا عشاق نہ طاقی کو غصہ آیا اور گولہ اُٹھا کر مارا کہ تمام
صحن دربار آگ سے بھر گیا شعلہ نکلنے لگے منڈھی کو کوئی ضرر نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد سحر برطرف ہوا دیکھا
کہ خواجہ اُسی طور سے بیٹھے ہوے ہین سب اہل دربار دیکھکر حیران ہوے خواجہ نے کہا کہ تم لوگ
بیکار سحر کرتے ہو جسکو دعوی ہو میرے پاس آکر مجھکو گرفتار کرے یہ سنکے عشاق اُٹھا اور کہا کہ رہ جا
مین آتا ہون تو یون نہ مانے گا یہ کہکر اُٹھتا تھا کہ سمندر نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کہان جاتے ہو کچھ ہوش
درست ہین عشاق نہ طاقی نے کہا کہ اُس عیار کو سزا دینے جاتا ہون سمندر نے کہا کہ کیون جان کے
پیچھے پڑے ہو یہ منڈھی معجزے کی ہے اسپر کسی کا سحر اثر نہ کرے گا عشاق نے کہا کہ مین پکڑ کر باہر
گھسیٹ لونگا سمندر نے کہا کہ یہ خیال خام ہی بس اسوقت ٹھہر جاؤ جب کوئی موقع ہوگا دیکھا جائیگا
عشاق کہنے سے سمندر کے ٹھہر گیا خواجہ نے کہا کہ اچھا جاتے ہین تم کو ہمارا یہان ٹھہرنا ناگوار
ہی یہ کہکر منڈھی سے کہا کہ مجھکو باہر دربار کے پہونچا دے یہ جو کہا منڈھی مثل غبار کے بلند ہوے
باہر کی طرف چلے سمندر نے اپنا سحر برطرف کر لیا تھا یہ چلا جاے عذاب سب کا کٹے بس منڈھی
مسن سے نکل گئے غل ہوا کہ خواجہ جاتے ہین کوئی کچھ نہ کر سکا خواجہ نے چلتے وقت کہا کہ اے سمندر

سلام تمکو ہو اب مین جاتا ہون جب میرا جی چاہے گا پھر آؤنگا یہ کہکر خواجہ تو چلے گئے دور جاکر
اُترے سندھی کو نذر زنبیل کیا اب قران کی تلاش مین چلے کیونکہ جو کچھ مال ملا تھا سب اُس کے
پاس تھا قران نے وہان جب یہ غل و شور سنا تو قفس وغیرہ کو لے کر بھاگے کل مال مع خلعت و زر نقد
و دردیان وغیرہ ایک مقام پر لاکر دفن کر چکے تھے مع اپنے کہارون کے کہار جو آئے اُنھون نے کوئی
چیز نہ پائی اتنے مین غل ہوا کہ وہ حکیم صاحب نہ تھے بلکہ عیار لشکر اسلام کا اُنکی صورت بن کر آیا تھا خلاصہ
ہوا سمندر نے لوگ دوڑائے تھے کہ جاکر وہ سب مال لے لو جو مین نے دیا ہے یہ جو لوگ آئے تھے
اُنھون نے وہان کسی کو نہ پایا کہارون کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوے رو رہے ہین دریافت کیا کہ کلو ملازم
حکیم صاحب کہان ہے اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیا معلوم ہے ہم سے کہا کہ تم روٹی وغیرہ کھا آؤ مین یہان
بیٹھا ہون ہم لوگ چلے گئے یہان آکر کچھ نہ پایا کلو کا پتہ تک نہین ہے وہ لوگ یہ سنکے وہان سے طرف
دربار کے چلے گئے کہار طرف اپنے مکان کے چلے جاتے تھے راہ مین آکر دیکھا کہ ایک مقام پر ایک
شخص ایک غار مین پڑا ہے جب مکان کے قریب پہونچے تھے باہم صلاح کی کہ نہ معلوم اسکو کیا ہوا ہے
جو یون گر پڑا ہے اسکو اُٹھا کر اسکا مکان اُس سے دریافت کرکے پونہچا دو باہم یہ تقریر کرکے غار مین
اُترے قریب جاکر جو دیکھا تو کلو ملازم حکیم صاحب کا ہے بس اُنھون نے اُسکو باہر نکالا بیہوش پایا تھا
ادھر اُدھر سے پانی لاکر اُسپر چھڑک دیا ہوشیار کیا کلو کی جو آنکھ کھلی اپنے کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا گھبرا کر
اُٹھ بیٹھا دیکھا کہ کہار ہین پوچھا کہ یہ کون مقام ہے اور مین کہان ہون مین تو حکیم صاحب کی سواری
کے ہمراہ چلا تھا یہان کیونکر آیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم ہم گھر کو واپس جاتے تھے ہم نے
تم کو یہان پڑے ہوے دیکھا تم کو ہوشیار کیا وہ خلعت اور زر نقد جو کہ حکیم صاحب کو ملا تھا اور
دردیان وغیرہ تم نے کیا کین اُسنے کہا کہ کیسی مین کیا جانون مجکو خبر تک نہین ہے مین دربار تک
ہرگز نہین گیا کہارون نے کہا کہ واہ ہم نے خود تم کو دردیان دی ہین تم نے ہم سے خود کہا ہے کہ تم جاؤ
روٹی کھا آؤ ہم روٹی کھانے گئے روٹی جو کھا کر آئے تم کو اس مقام پر نہ پایا قفس تک نہ تھی بلکہ
یہ آکر سنا کہ وہ حکیم صاحب نہ تھے بلکہ خواجہ عیار تھے جو اُنکی صورت بن کر آئے تھے وہ پہچانے
نہ گئے ہم وہان سے مایوس ہو کر چلے اس خیال سے کہ معلوم ہوتا ہے جب یہ امر کلو کو معلوم ہوا
وہ سب مال و اسباب لے کر اور قفس اور دردیان کہارون سے اُترا کر مکان کی طرف چلے گئے یہان جو پہونچے
تو تم کو اس غار مین بیہوش پایا پانی لاکر تمھارے مُنھ پر چھڑکا تم کو ہوش آیا بلکہ بادشاہ کے ملازم
یہان آئے تھے اس مال کے ضبط کرنے کو تم کو جو نہ پایا تو چلے گئے تم نے یہ تدبیر اچھی کی مگر یہ بتاؤ کہ تم اس
غار مین کیونکر پہونچے کلو نے کہا کہ نہ معلوم تم کیا بک رہے ہو مین کسی امر سے واقف نہین ہون کیسا روپیہ کیسی
دردیان کیسی قفس کیسا خلعت کیسا روپیہ مین کسی بات سے واقف نہین ہون نہ معلوم مین کب سے یہان
پڑا ہون مجکو کچھ خبر نہین ہے مین سواری کے ساتھ گھر سے چلا تھا یہان پر جو پہونچا تو مجکو پیشاب لگا مین پیشاب
کرنے بیٹھا کہ کسی نے منھ پر میرے کچھ مارا کہ مین گر پڑا پھر مجکو خبر نہین کہ کیا ہوا اُنھون نے کہا اب معلوم ہوا
کہ تم کو بھی کسی نے بیہوش کرکے یہان ڈال دیا اور وہ تمھاری صورت بن کر ہمراہ ہوا تب کہارون نے
کلو سے کل حال کہا جو اُن کو معلوم تھا کلو وہ حال سُنکے وہان سے طرف حکیم صاحب کے مکان کے چلا کہار
اپنے اپنے مکان کو گئے کلو یہان آکر حکیم صاحب کے مکان پر پہونچا آواز دی کہ حکیم صاحب دروازہ کھولیے
مگر صدائے برنخاست کسی نے جواب نہ دیا یہ پکارا کیا بڑے عرصہ کے بعد آواز آئی کہ کون ہے اس نے

کہا کہ مین ہون کلو ملازم قدیم آواز نہ آنے کا یہ سبب تھا کہ حکیم صاحب نے منع کیا تھا کہ اگر کوئی آکر پکارے
ہرگز کوئی جواب نہ دینا جب یہ خوب چلایا تب کیسہ نے حکیم صاحب سے عرض کیا کہ کوئی پکار رہا ہے مجکو تو
کلو آپ کا ملازم قدیم معلوم ہوتا ہے حکیم صاحب نے کہا کہ دریافت کرو تب اُسنے آواز دی تھی جب اُسنے
کہا کہ مین ہون کلو کیسہ نے بموجب حکم حکیم صاحب جواب دیا کہ تمھارے باپ دادا کا کیا نام ہے اُسنے
اپنے باپ دادا کا نام بتایا تب حکیم صاحب نے اُسے حکم دیا کہ کلو میرا ملازم ہے اسکو بلالو کیسہ نے دروازہ
کھولکر اُسے بلا لیا ایک زینہ بنا تھا تک مین حکیم صاحب کے پاس جانے کا تھا کلو اُسکے ذریعہ سے حکیم صاحب
کے پاس آیا یہان آکر دیکھا کہ تمام کمرہ خالی پڑا ہے نہ کوئی کتاب ہے نہ کچھ اسباب ہے یہ جو کلو نے دیکھا اسکو
کمال حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے دیکھا کہ حکیم صاحب تہمت باندھے ہوئے بیٹھے ہین مگر مایوس ہین
کلو نے جھک کر سلام کیا پوچھا کہ کیون مزاج کیسا ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اچھا ہون کلو نے عرض
کیا کہ آج آپ مغموم و رنجیدہ کیون ہین حکیم صاحب نے جواب دیا کہ بھائی لٹ گیا وہ ناعیار دزد باریک
جسکا نام خواجہ عیار ہے جسکی عیاریان مشہور ہین آکر سب مال و اسباب لوٹ لے گیا ایک کتاب
تک نہ چھوڑی جو کہ مین نے اپنی عمر بھر مین جمع کی تھین مجکو کسی کام کا نہ رکھا یہ سنکے کلو سر پکڑکر بیٹھ گیا اور
افسوس کرنے لگا حکیم صاحب نے کہا کہ کلو کچھ دربار کا حال بھی تجھے معلوم ہوا کہ وہ ناعیار میری صورت
بنکر دربار مین گیا تھا کیا واقعہ ہو کلو نے کہا کہ مجکو کیا معلوم جو کلو پر گذرا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا
کہ کہارون کی زبانی مین نے آتا سنا تھا کہ سمندر شاہ نے اُسکو بہت کچھ دیا خلعت دیا بہت سا
روپیہ دیا کچھ دوائیون کے نام سے لیا وہ سب مال و اسباب لے گیا جو کہ آپ کی صورت بنا تھا یہان تک کہ جس
فنس پر آپ سوار ہوکر دربار مین جاتے تھے وہ بھی لے گیا آپ کے کہارون کی وردیان بھی لے گیا بادشاہ
کا تاج وغیرہ لے کر دربار سے نکل گیا کوئی کچھ نہ کرسکا اتنے ساحر وہان موجود تھے حکیم صاحب نے سنکے یہ
مصرعہ پڑھا ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ؎ آنچ رحمت میرے مقدر مین تحریر تھی اے کلو
اب تم دروازہ پر بیٹھو جو آئے اُس سے کہنا کہ حکیم صاحب باہر گئے ہین گھر مین نہین ہین مین اب کسی سے
ملاقات نہ کرونگا یہ کہکر کلو کو رخصت کیا وہ بہت خوب کہکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا حکیم صاحب پر تو یہ گذری
حکیم صاحب اُس دن سے گوشہ نشین ہوئے اب خواجہ کا حال سماعت فرمائیے یہ جو تلاش مین قران
کے چلے تمام شہر مین اُسکو تلاش کیا کہین نہ پایا صحرا مین آئے یہان قران تمالث نے وہ سب مال
ایک مقام پر رکھا تھا خود اُسکی حفاظت کر رہے تھے کہ خواجہ تلاش کرتے ہوئے پہونچے خواجہ نے دور سے دیکھا کہ
ایک شخص بیٹھا ہوا ہے یہ اپنی صورت ایک ساحر کی بنا کر چلے تھے وہان قران بھی ساحر کی شکل بنے ہوئے تھے جب خواجہ قریب
پہونچے قران نے خواجہ کو دیکھکر کہا کہ کون ادھر آتا ہے یہ مقام ہمارا ہے یہان کسی غیر کا دخل نہین ہوسکتا ہے قران
نے جو یہ کہا خواجہ نے کہا کہ تمام زمین بادشاہ کی ہے کسی کا اُسپر قبضہ نہین ہے جہان جسکا جی چاہے وہ رہے ہمکو
کوئی منع نہین کرسکتا ہے یہ کہتے ہوئے قریب قران کے آئے قران بغلہ پکڑ کر کھڑا ہو گیا اُسنے کہا کہ ہم نے منع کیا اور
تم نے نہ مانا بس اسی مین خیر ہے کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے خواجہ نے کہا کہ کیا
مجال ہے جو تو مجکو قتل کرسکے کسی کا صحرا اجارہ نہین ہے جسکا جی چاہے آئے جہان چاہے ٹھہرے کوئی
صحرا کا مالک سوائے بادشاہ کے نہین ہے اگر یہ صحرا تمھاری ملکیت مین ہے اور تم اپنے کو اس صحرا کا
مالک سمجھتے ہو تو قبالہ دکھاؤ ہم یہان سے ابھی چلے جائین پھر کبھی نہ آئین قران نے کہا کہ مین یہ پیچ
نہین جانتا ہون قبالہ و بالہ کیا چیز ہے ہم نے جہان قبضہ کرلیا وہ مال ہمارا ہوگیا بادشاہ کی کیا لیاقت ہے کہ وہ یہ

یہ مال تم سے لین جو کہ یہان سے حاصل ہوتا ہی یا اُس زمین پر قبضہ کر سکین جبکہ وہ یہ قدرت نہین رکھتے ہین تو اور کسی کی
کیا لیاقت ہی بس خیر اسی مین ہی کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے سر بہ تن نہو گا خواجہ نے کہا کہ تیری بھی یہ قدرت ہی کہ ایک صحرائی
ہو کر یہ تقصور کرتا ہی یہ کہکر نیچہ پر ہاتھ ڈالا نہ ابھی خواجہ نے پہچانا ہی نہ قران نے بس قران بغدہ اُٹھا کر جھپٹ کر چلا خواجہ نے
جو بغدہ دیکھا اور جست دیکھی گمان ہوا کہ یہ قران ہی آواز دی کہ تم قران ہو وہ ٹھہر گیا اور انھون نے اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا قران
کی جو نگاہ پڑی اُسنے پہچان لیا بغدہ پھینک کر اور دوڑ کر قدمون پر گرا کہا کہ اُستاد غضب ہوا تھا کہ مین نے بغدہ مارا تھا ایسی صورت
بنکر نہ آیا کیجیے کہ شک ہو خواجہ نے کہا کہ قران تم بھی تو ایسی صورت بنے تھے کہ مین نے بھی نہ پہچانا جب مین نے بغدہ دیکھا
اور جست کو خیال کیا تو شک ہوا مین نے صدا دی تم ٹھہرے مین نے تل دکھایا قران نے کہا کہ جب مین نے تل دیکھا
تو مجکو آپ کا یقین ہوا ورنہ یقین نہ ہوتا مین یہ سمجھا تھا کہ کوئی ساحر ہی خواجہ نے قران کو گلے سے لگایا اور کہا کہ معلوم
ہوا کہ تم بڑے خیر خواہ ہو یہ کہکر کہا کہ وہ مال سب کہان ہی قران نے کہا کہ موجود ہی خواجہ نے کہا کہ لاؤ بس قران
نے زمین کھود دی وہ مال نکالا نفس ناکر جافر کی کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ قران نے چھوڑی ہو بلکہ کہا رد نکی وزریان جو
کہ وہ نیچے پہنے ہوئے تھے وہ تک لے آیا کیونکہ وہ یہ قران کے پاس رکھکر چلے گئے تھے کہ پھر آئین گے تو یہین لین گے
خواجہ نے جو سب مال دیکھا بہت خوش ہوئے قران کو پھر گلے سے لگایا سب مال کشتیان و تورے پوش و نفس
وغیرہ سب نذر زنبیل کیا کہا کہ ای قران تم کیونکر یہ ہو بچے قران نے کہا کہ جب صبح ہوئی مین دربار مین آیا یہان موجود
تھا کہ معلوم ہوا کہ بھگا حکیم صاحب کو لینے گیا ہی مین چلا کہ چلکر کوئی عیاری کرون مین نے لوگون سے دریافت
کیا کہ حکیم صاحب کہان رہتے ہین کسی نے پتہ نہ بتایا مگر توکلت علی اللہ چلا تھوڑی دور چلا تو دیکھا کہ آپ بھگا سے
باتین کر رہے ہین مین یہ دیکھکر ایک طرف کو پوشیدہ ہو گیا کہ آپ نے بھگا کو بے ہوش کیا اور اُٹھا کر غار مین ڈالا
اور خود بھگا کی صورت پر طیار ہو کر چلے اُسکے عقب مین بھی چلا آپ تو چلے گئے مین ایک مقام پر ٹھہر گیا تھوڑے
عرصے کے بعد آپ نفس مین سوار چلے آتے تھے آپ نے کئی مرتبہ سر نکال کر کلو کو پکارا مین نے پہچان لیا کہ یہ
کلو ملازم ہی ایک مقام پر پیشاب کو بیٹھا مین نے حباب مار کر اُسکو بے ہوش کیا اُسکی صورت بنکر مین طیار
ہوا اُسکو اُٹھا کر غار مین ڈالدیا آپ اُسکی صورت پر آکر ہمراہ ہو لیا آپ نے جب کہا کہ دربار مین جا کر خبر کرو مین
جا کر خبر کر آیا پھر چلا آیا جو کچھ بعد اسکے حال گذرا وہ تو آپ کو معلوم ہی خواجہ نے کہا کہ مین نے یہ عیاری کی تھی حکیم
بنکر آیا جو کچھ گذرا سب ظاہر ہی مگر عیاری بگڑ گئی اُسکے بعد یہ عیاری کی وہ بھی بگڑی مگر مین نے سمندر کے عیار
کو بہت مار کھلوائی خوب اُسکے شاگردون سے مار پٹوائی خوب انھون نے مارا اور بہت ذلیل کیا ہوا قران بہت ہنسا
خواجہ نے کہا کہ ای قران اب لشکر کو چلو قران نے کہا بہت خوب بس خواجہ و قران طرف دربار لے آئے اور
اپنے لشکر کی طرف چلے انکو تو راہ مین چھوڑیے پہلے حال دربار سمندر کا سنیے کہ جب خواجہ وہان سے چلے آئے دربار
خالی ہوا سمندر نے کہا کہ خوب ہوا کہ یہ بلا گئی تم نے سنے تو اچھا گھر دیکھا ہی کیون گرداب آج تو بڑی خرابی ہوئی یہ سنتے
ہی گرداب نے کہا کہ مین کیا عرض کرون مین لاکھ لاکھ آپ کو سمجھاتا تھا مگر آپ کے خیال مین نہین آتا تھا مین کیا
کرتا جب عاجز ہوا تب مین نے کہا کہ آپ اوراق جمشیدی مین دیکھیے تاکہ آپ کو خیال ہو خیر میرے اس کہنے سے
آپ کو خیال تو آیا ورنہ میری جان جاتی سمندر نے کہا کہ اب بتاؤ کیا کیا جائے گرداب نے کہا کہ مین ضرور
عیاری کر کے اسیر کرونگا آپ اطمینان رکھین سمندر نے کہا کہ اچھا عشاق شہ طاقی نے کہا کہ مین تو جاتا
ہون اپنا ابر سحر لیکر آتا ہون اب مین اُن سب کو قتل و غارت کر کے آؤنگا میری نانی کی خبر رکھیے گا
سمندر نے کہا اچھا ابکی عشاق کے اُس مرتبہ سے زیادہ چوٹ آئی ہی وہ بہت برہم ہی اسیوقت
اپنے مقام پر سے اُٹھ کر صحن مین آیا اور محنت سے سحر تیار کر کے طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا اسکے جانے

کے بعد سمندر نے حکم دیا کہ فلان مقام پر شعلہ کی سہری بچھوا دو اور اسقدر پہرہ چوکی تقرر کرو بموجب حکم سب
بندوبست ہوگیا جب یہ حکم سمندر دے چکا اور سہری اُسکے ملازم اٹھا کر لے گئے اُسکے بعد سمندر نے اہل دربار سے کہا
کہ مین دیکھتا ہون کہ عشاق کو اپنے سحر پر بہت غرور ہے اُسکو بڑا غرہ ہے سب نے کہا کہ جو آپ بجا فرماتے ہین اُسکی
تقریر سے ثابت ہوتا ہے اگر ایسا غرور کریگا تو خراب ہوگا سمندر نے کہا کہ دیکھنا کیسا خراب ہوگا ہم کو کیا یہ کہکر خاموش
ہوا کہ وہ لوگ آئے جو مال حکیم صاحب کا بحکم سمندر لینے کو گئے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ ہم وہان گئے جہان حکیم صاحب
کی نفس رکھی ہوئی تھی نہ ہم نے کلو کو دیکھا نہ کچھ مال پایا بلکہ کہار بھی بیٹھے ہوئے رو رہے تھے ہم یہ حال دیکھکر چلے
آئے سمندر نے کہا کہ آخر کیا ہوا وہ مال کون لے گیا گرداب نے کہا کہ جس طور سے عیار حکیم بنکر آیا تھا اُسیطرح
کلو بھی کوئی عیار ہوگا جب یہان غل ہوا ہوگا کہ خواجہ ہین حکیم صاحب نہین ہین وہ سب مال لیکر فرار کر گیا
سمندر نے کہا کہ اسقدر مال اور اُسکے ساتھ نفس بھی ہے گرداب نے عرض کیا کہ آپ اسکو نہین سمجھ سکتے ہین یہ
عیاری کے طریقے ہین یہ کہکر گرداب نے عرض کیا کہ کسی کو روانہ کرکے حکیم صاحب کی تو خبر منگائیے کہ اُنپر کیا گذری
یہ جو گرداب نے کہا سب اہل دربار نے بھی گرداب کے قول کی تائید کی سمندر نے گرداب سے کہا کہ اے
گرداب تم ہی جاؤ بلکہ یہ پانچ ہزار روپیہ لیتے جاؤ میری طرف سے مزاج پرسی کرنا یہ روپیہ دینا نہ معلوم بیچارے
بھگا پر کیا گذری کہ وہ ابھی تک نہین آیا سب نے کہا کہ جی ہان اُسکی خبر نہ معلوم ہوئی یہ کہکر سمندر نے دربار
برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف گئے خواجہ کی تعریف کرتے ہوئے چلے کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ کہتا تھا ایک
نے کہا کہ کیا ذلیل کیا ہے عشاق کو اور کیسا ذلیل کیا ہے گرداب کو یہ عیاری بڑے غضب کی کی تھی اسی طرح سے
ہر ایک باہم کلام کرتا تھا اور چلا جاتا تھا اپنے اپنے مکان پر ہر ایک پہونچا باطمینان تمام بیٹھے اُدھر سمندر داخل
محل ہوا گرداب جو دربار سے اُٹھا شاگردون کو رخصت کیا خود روپیہ لیکر حکیم صاحب کے مکان کی طرف چلا
راہ طے کرکے مکان پر پہونچا آواز دی کسی نے جواب نہ دیا بلکہ کلو بیٹھا ہوا تھا جب یہ بہت چلایا تب کلو نے کہا کہ
کون ہے اسنے کہا کہ مین ہون عیار بادشاہ گرداب نقب زن مجھکو بادشاہ نے بھیجا ہے حکیم صاحب کے پاس
آیا ہون کلو نے کہا کہ حکیم صاحب باہر گئے ہین گرداب نے کہا کہ کب کہا کہ آج صبح کو پوچھا کہ کب آئینگے کلو
نے کہا کہ یہ ہم کو نہین معلوم ہے کچھ کہکر نہین گئے تھے گرداب نے کہا کہ اچھا جب آئین تو اُن سے کہدینا کہ
گرداب آیا تھا کلو نے کہا کہ اچھا گرداب وہان سے وہ روپیہ لیکر چلا پھر خیال آیا کہ روپیہ تو بادشاہ نے
حکیم صاحب کو بھیجا ہے دیدو اگر واپس لیجاؤن بادشاہ یہ کہین کہ تم واپس کیون لائے اُنکے گھر مین دیدیا ہوتا اگر
حکیم صاحب نہ تھے تو کیا جواب دونگے یہ خیال کرکے روپیہ لیکر پھر آیا اور کہا کہ کلو یہ روپیہ لے لو بادشاہ نے
روپیہ بھیجا ہے کلو نے کھڑکی کھول کر جو پھاٹک مین لگی تھی روپیہ لیا گرداب نے کہا کہ دروازہ کیون نہین
کھولتے ہو کہا کہ حکیم صاحب منع کر گئے ہین بس گرداب روپیہ دیکر چلا کہ حکیم صاحب کو خبر ہوئی کہ گرداب
عیار روپیہ دے گیا ہے بادشاہ نے بھیجا ہے حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کلو نے جا کر روپیہ حکیم صاحب
کو دیا حکیم صاحب نے وہ روپیہ اندر بھجوا دیا کلو چلا آیا اب راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان کی تو یہ حالت ہے
اُدھر لشکر اسلام کا حال سماعت ہو کہ یہان بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے اور
سب عیار مگر خواجہ و برق ثانی و ضرغام ثانی نہ آئے صاحبقران نے اہل دربار سے کہا کہ کل سے
نہ برق کا پتہ ہے نہ ضرغام کا نہ خواجہ کا یہ تینون صاحب کہان گئے ہین سب نے عرض کیا کہ نہ معلوم
کہان گئے ہین معلوم یہ ہوتا ہے کہ انھون نے خیال کیا کہ لڑائی موقوف ہے کسی طرف گئے ہون گے کہ
چالاک ثانی نے عرض کیا کہ پرسون خواجہ نے مجکو طلب کرکے کہا تھا کہ اے چالاک ابھی تو لڑائی

موقوف ہے ذرا مین شہر کی سیر کر آؤن تم یہان کا بندوبست کر لینا وہ پرسون سے شہر کی سیر کو گئے ہین صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ امر ہے کچھ نہ کچھ عیاری ضرور کرینگے یہ فرما کر ادھر ادھر کی باتین ہونے لگین کہ قریب دوپہر کے برق ثانی
وضرغام ثانی حاضر دربار ہوئے بادشاہ اور صاحبقران کو سلام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کہان گئے تھے کہا کہ کیا عرض کرین
اُستاد نے پرسون سب کو جمع کر کے کہا تھا ابھی تو لڑائی موقوف ہے ذرا مین شہر کی سیر کر آؤن چنانچہ مہتر چالاک ثانی کو برائے
حفاظت لشکر چھوڑ گئے تھے ہم نے جو یہ سُنا تو ہم بھی شہر کی سیر کو چلے گئے خوب سیر کی آج صبح کو دربار مین سمندر شاہ
کے گئے دربار خوب آراستہ ہے ہر طرح کا سامان ہے چنانچہ اُستاد بھی تھے کوئی عشاق نہ طاقی ہے وہ اپنی نانی شعلہ جادو
کو برائے علاج لیکر آیا ہے وہ علیل ہے چنانچہ کوئی حکیم بقراط الحکمت ہین اُنکو سمندر نے طلب کیا تھا اُستاد کسی صورت
سے اُنکی صورت بنکر آئے بہت کچھ مال واسباب پایا بڑی عزت ہوئی نبض وغیرہ دیکھی نسخے تحریر فرمائے دوا کے
نام سے مال لیا آج تو قریب ایک لاکھ سوا لاکھ کے روپیہ پایا ہے جو دوا بنا کر دی اُس مین سب زہر تھا وہ اتنی بڑی
ساحرہ ہے کہ مری تو نہین مگر حالت اُسکی اچھی نہین ہے مگر یہ عالم ہے کہ ہمہ تن سحر کی بنی ہوئی ہے اُسنے بذریعہ سحر کے سب
دواؤن کا نام اور اُنکی تاثیر دریافت کر کے چاہتی تھی کہ اُستاد کو اسیر کرلین مگر اُستاد کب ہاتھ آتے ہین جست کر کے
بھاگ گئے ہم اُسی مقام پر موجود تھے کہ جب یہ واقعہ ہوا پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی کہ بارگاہ مین تلاطم پڑ گیا کہ
خواجہ حکیم صاحب کی صورت بنکر آئے تھے پہچانے گئے بھاگے ہین لشکر مین نہ جانے پائین دربار سے باہر نہ نکلنے
پائین بہت بہت سمندر نے کوششین کین کچھ پتہ نہ چلا آخر کو عاجز ہو کر اوراق جمشیدی دیکھے ہم تو باہر چلے
آئے تھے باہر سُنا تھا کہ چوبدارون مین تلاش ہوئی کیونکہ سحر نے خبر دی وہان نہ ملے خدمتگارون مین تلاش کیے
گئے خواجہ نے جست کر کے سمندر کا تاج لیا شملاق وزیر کی مندیل عشاق نہ طاقی کو ایسی لات ماری کہ وہ
کُرسی پر سے گر پڑا ہم سب خبرین باہر کھڑے ہوئے سُن رہے تھے کہ ایک مرتبہ غل ہوا کہ پکڑنا جانے نہ پائے خواجہ جست
کر کے باہر آئے درگاہ سالار نے روکا خواجہ نے اُسکو طمانچہ مار کر بیہوش کیا خود بھاگے اُنکے عقب مین سمندر کا
عیار بھی چلا تھا وہ آیا اور تلاش مین چلا جب ہم نے دیکھا کہ خواجہ دربار سے نکل کر چلے ہم بھی وہان سے طرف
اپنے لشکر کے چلے ہم کو تو معلوم تھا کہ خواجہ دربار مین پہونچ گئے ہونگے یہان جو آکر دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا نہ معلوم
کدھر چلے گئے ہین صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ وہ اور کسی طرف چلے گئے ہونگے آتے ہونگے خیر معلوم ہوا کہ انھون
نے یہ کارروائی کی ہے پس جب یہ اہل دربار کو معلوم ہوا کہ عشاق نہ طاقی آیا ہے کوکبہ اور سہراب درغزالان
اور آفاق نے صاحبقران سے عرض کیا کہ بہت بڑا ساحر ہے یہ ایسا ساحر ہے کہ اُسنے آجتک ایوان تاجدار کو جو کہ جلو
نہ طاق مین خراج ندیا اُسکے خوف نہ کیا بڑا بےخوف ساحر ہے اسنے بارہ برس کی محنت مین ایک سحر تیار کیا ہے برق
نے عرض کیا کہ جی ہان اُس سے سمندر سے اقرار ہوا ہے کہ جب نانی امان اچھی ہو لین گی تو مین اہل اسلام سے مقابلہ
کرونگا اور اُن سب پر یہ سحر گرا کر خاتمہ کر دونگا سمندر نے کہا کہ اچھا اسی سبب سے سمندر نے اسقدر کوششین
کر کے حکیم صاحب کو طلب کیا تھا اُن سب نے کہا کہ وہ ایسا ہی ساحر ہے اگر اُس نے سمندر سے اس امر کا اقرار
کر لیا تو بڑا غضب ہوا اُسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہے سمندر خود اُس سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے اور
اگر اُسکی نانی اچھی ہوئی وہ بڑی ساحرہ ہے دمامہ وشمامہ کے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہے دراصل سحر مجسم ہے آپ
نے برق وغیرہ کی زبانی سماعت فرمایا کہ مرتی تھی اور کوئی حالت اچھی نہین ہے اُس پر یہ حال ہے کہ سحر اُسکا ایسا
قابو مین ہے کہ جس چیز کو چاہا دریافت کر لیا اُسنے جواب دیا کہ ایسی ساحرہ سے خدا بچائے صاحبقران نے
فرمایا کہ خدا ہے ما بزرگ است مجھکو کوئی خوف نہین ہے میرا وہ کریم حافظ اور مالک ہے بموجب مصرع دشمن
اگر قویست نگہبان قوی تر است ✤ پس کیا ضرورت ہے کہ ہم خوف کرین کوئی نہ کوئی اُسکے قتل کا سامان پردہ

غیب سے پیدا ہوگا وہ خالق برحق کسی نہ کسی کو روانہ فرمائیگا کہ وہ اُسکو قتل کریگا کوئی دوسرا سامان کریگا پیش از مرگ واویلا کرنے سے کیا حاصل اگر وہ ابر سحر لیکر آئیگا تو کوئی ایسی برق غضب اُس پر گریگی کہ وہ مع ابر سحر کے خاک سیاہ ہوگا یہ حسرت اُسکے دل مین باقی رہیگی کہ مین نے لشکر اسلام کا خاتمہ نہ کیا اگر ہماری قضا اُسکے ہاتھ سے آئی ہے اور موت ہم کو یہان لیکر آئی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہین کوئی ہمارا زور نہین ہے ہم بالکل مجبور و ناچار ہین موت سے کہان بچ کر جائینگے وہ تو ہر مقام پر آسکتی ہے جب کہ بڑے بڑے نبی اور ولی بھی نہ بچ سکے تو ہم کیا ہین جنکے لیے زمین و آسمان خلق ہوا ہے جو باعث ایجاد عالم و نبی آدم ہین جب وہ اس امر سے نہین محفوظ ہین تو ہم کیا ہین بس جب کہ یہ امر بالکل ظاہر ہے تو اس امر سے خوف کرنا کہ بہت زبردست ساحر ہے اور وہ ساحرہ زبردست ہے مرنے والے کے نزدیک سب ایک ہے خواہ زبردست ہو خواہ زبردست بس جیسی وہ ہم پر ڈالیگا ہم برداشت کرینگے کوئی خوف نہین ہے اگر آیا ہے تو آنے دو ہماری قضا نہین ہے تو ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہے ایک موی کج بھی نہ کم کر سکیگا اگر قضا ہے اُس پر کیا منحصر ایک طفل شیر خوار ہمارے لیے کافی ہے کسی شاعر کا شعر ہے شعر روزیکہ قضا باشد ورو زیکہ قضا نیست ٭ روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ٭ بس اس امر سے کیا خوف ہے سب نے عرض کیا کہ ہم نے اس خیال سے نہین عرض کیا ہے کہ ہم کو موت سے اندیشہ ہے بلکہ جو امر تھا ہم نے اس کو بطور ذکر کے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ آپ لوگون نے کسی خوف کے سبب سے بیان فرمایا بلکہ اُسکی حالت بیان کی یہ تو خوب امر کیا کہ ایک امر سے آگاہ کر دیا کہ حالت غفلت مین تو نہ دھوکا اُٹھاتے مین اپنے بچنے کی تدبیر کرین بچانا نہ بچانا اُسکے اختیار مین ہے اپنے حفاظت کی فکر ہر بشر کو لازم و واجب ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ تم کوشش کرو اُسکے پورا کرنے کا ہم کو اختیار ہے پس ہر ایک کو اپنی حفاظت لازم ہے سب نے عرض کیا کہ اسی خیال سے ہم نے خدمت والا مین عرض کیا کہ بعد کو یہ نہ الزام ہو کہ ایک امر سے واقف تھے پھر ہم کو خبر نہ کی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون نے خوب کیا یہ امر تو دانائی کے خلاف نہ تھا بلکہ دوستی اور خیر خواہی کے مرتبہ پر ہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے سب اہل دربار خاموش بیٹھے ہین سب کو یہ فکر ہے کہ خواجہ کہان چلے گئے ہین آج بادشاہ نے دربار برخاست نہ فرمایا ہے اُسی طور سے آراستہ ہے سب متفکر بیٹھے ہین کہ ایک مرتبہ دربارگاہ سے خواجہ و قران نظر آئے کیونکہ یہ سب مال و اسباب قران سے لیکر نذر زنبیل کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوئے تھے قران سے اقرار کیا تھا کہ آج کی خدمت اور اُس روز کی محنت کا وہ جو تم نے میری جان بچائی تھی تم کو آج صلہ دونگا سب کے روبرو تاکہ اور عیار حسد کرین بدین سبب قران بھی ہمراہ تھے جب داخل بارگاہ ہوئے تھے تو قران سے کہا تھا کہ مین کہونگا کہ مجکو کچھ نہین ملا برق و ضرغام وہان موجود تھے اُنھون نے سب حالت دیکھی ہے وہ ضرور کہین گے کہ ملا کیون نہین یہ ملا وہ ملا خلعت پایا نقد روپیہ پایا اُسوقت مین جواب دونگا کہ جو کچھ ملا تھا جب یہ ظاہر ہوا کہ مین خواجہ عیار ہون حکیم صاحب نہین ہون تشمندر نے سب ضبط کرا لیا ایک خیمہ تک تو چھوڑا نہین قران گواہ ہین انھین کے پاس تھا یہ کیا کر سکتے تھے شہنشاہ سے تم کہنا کہ خواجہ سچ کہتے ہین قران نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ امر قران کو سمجھا کر آئے تھے منھ بنائے ہوئے ایک عالم یاس جیسے کوئی کسی صدمہ مین مبتلا ہوتا ہے مغموم صورت منھ پر گرد کلفت عجب حالت یہ جو حال سب نے دیکھا اپنے اپنے دل مین کہا کہ نہ معلوم کیا ہے جو خواجہ اس صورت سے آئے ہین انکو تو خوش آنا تھا کیونکہ بڑا مال ملا ہے برق اور ضرغام کے روبرو اہل دربار تو یہ خیال کر رہے ہین کہ خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے مگر سر جھکائے ہوئے نہ کسی سے کچھ کلام کیا نہ کسی طرف دیکھا صرف بادشاہ صاحبقران کو سلام

کیا تھا اور نہ کسی کی طرف متوجہ ہوئے قران نے پہلے بادشاہ صاحبقران کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے صاحب
سلامت کی اور اپنی خشت زرین پر کھڑے ہوئے اسی طور سے خواجہ بڑی دیر تک اپنی کرسی پر بیٹھے رہے جب
عرصہ ہوا اور کچھ کلام نہ کیا تو صاحبقران نے خود خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون خواجہ فراج کیسا ہے مغموم
کیون ہو کیا ہوا کیا کچھ نقصان ہوا ہے جو اُسکا صدمہ ہے اسوقت جو تم آئے ہو تو مین تمھاری عجب حالت پاتا ہون
آج کئی دن کے بعد آئے ہو پرسون دربار مین آئے تھے ابھی برق و ضرغام کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ تم پرسون
سے شہر سمندریہ کو گئے تھے سیر کرنے کو تم نے وہان کی کوئی حالت نہ بیان کی کہ وہ شہر کیسا ہے اور رعایا کیسی ہے
دربار سمندر کی کیا حالت ہے اسکا کیا سبب ہے جب تم کہین جاتے تھے اول تو ہم کو آگاہ کرتے تھے جب وہان
سے واپس آتے تھے تو جو حالت ہوتی تھی وہ بیان کرتے تھے آج نئی بات ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ
نے سر اُٹھا کر ضرغام اور برق ثانی کی طرف دیکھا اور دیکھکر صاحبقران کو جواب دیا کہ اُن دونون نے تو آپ سے
حالت شہر کی بیان کی ہوگی کیونکہ یہ بھی تو وہان گئے تھے اور دربار کی بھی حالت دیکھی دربار مین بھی موجود تھے
سب حال انپر ظاہر ہے مین کیا بیان کرون جو انھون نے دیکھا ہے وہی مین نے بھی اور صدمہ کا جو سبب آپ نے
دریافت فرمایا اُسکا سبب یہ ہے کہ ہم کو اس امر کا خوف ہے کہ وہ ساحر آیا ہے کہ جو ایک دم مین تمام لشکر کو تباہ کر دیگا
ایک کو زندہ نہ رکھے گا بس اس امر کا صدمہ ہے کہ یہ کیسے کیسے جوانان قوی تن و سرداران صف شکن و غازیان
تیغ زن قتل ہونگے اور کیا کیا صورتین خاک مین مل جاینگی یہ وہ لوگ ہین کہ انکو صاحبقران اول و ثانی نے
و نیز آپنے اور دیگر اولاد صاحبقران نے کس محنت اور اپنے خون تن کو صرف کر کے جمع کیا بہت سے اس
لشکر مین وہ لوگ ہین جو کہ صاحبقران اول و ثانی کے و نیز آپکے جگر کے ٹکڑے ہین قوت بازو و نور نظر ہین وہ بھی
قتل ہونگے اس لشکر کے تباہی کے دن آئے گلزار لشکر پر تباہی آئیگی یہ باغ تخزان ایک پل مین برباد ہوگا
گل چین اجل آکر ہر گل رعنا کو چمن سے جائیگا خاک اُڑنے لگے گی کوئی ایسا نہ ہوگا کہ ان بیچارونکی قبرین بنائے
اسکا صدمہ ہے گو مین نے تدبیر کی تھی مگر کیا کرون تقدیر مین تو زحمت بدی تھی کیا ہوتا ہے نقصان بھی ہوا اگر
کچھ نہ حاصل ہوا ہماری تو وہ مثل ہوئی کہ کیے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ مین نے یہ خیال کر کے عیاری کی کہ یہ
قتل ہو لشکر اسلام اسکے شر سے محفوظ رہے مگر کچھ عیاری بگڑ گئی مین پکڑا گیا تھا خیر مین نو اپنی جان حکمت عملی سے
بچا کر چلا آیا یہ کہکر خواجہ نے اپنا شہر مین جانا رات اُسی شہر مین بسر کرنا صبح کو دربار مین جانا عشاق کا آنا مع
اپنی نانی کے سمندر سے کہنا سمندر کا شکایت کرنا اُسکا اقرار کرنا کہ جب نانی امان صحت پالینگی تو مین
مقابلہ کرونگا سب لشکر اسلام کو تباہ کرونگا سمندر نے حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کیا برائے طلب مین نے
روپیہ صرف کر کے بھگا کو گرفتار کیا حکیم صاحب کے مکان پر گیا اُنکی صورت بنکر آیا صرف اس خیال سے کہ
اُس نکاتہ کو قتل کرون وہ یون ظاہر ہو گیا ایسی ساحرہ تو مین نے دیکھی نہین خیر جو کچھ ملا تھا وہ سب سمندر
نے آدمی بھیجکر ضبط کرا لیا میری عیاری کا حال تو سُنا ہوگا برق ثانی ضرغام ثانی سے افسوس اسکا ہے
کہ روپیہ بھی صرف ہوا آئی ہوئی رقم بھی ہاتھ سے گئی پھر وہ بھی انجام نہ ہوا جسکے خیال سے سب امر کیا تھا کہ یہ نکاتہ قتل
ہو اُسکے بعد عشاق کو قتل کرون مگر آجکل کیا خراب تقدیر ہے کہ جو کام کیا بگڑ گیا کچھ نہوا نقصان الگ ہوا پھر
وہ بھی صدمہ رہا کاش کام ہو جاتا نقصان ہوا تھا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیون نہین
کہتے کہ دیکھیے ہم عیاری کر کے آئے ہین ایک تقریر بیکار بیان کرنے سے کیا حاصل لشکر کے لوگون کو خوف
دلانا اُنکے دلون کو جو کہ اسوقت مثل فولاد کے سخت ہو رہے ہین نرم کرنا اور جنگ کی طرف سے بیزار
کرنا یہ تمھاری دانائی سے بالکل بعید ہے خواجہ تم کو یہ لازم نہین ہے یہ جو تم نے کہا کہ بہت ساحر زبردست ہے

تو ساحر مشمش اور دیامہ اور شمامہ سے زیادہ زبردست ہی جب انکو تمھارے دادا نے قتل کیا تو اسکی کیا اصل ہی
تم بھی تو انھین کے پوتے ہو اور اُسی مرتبہ پر ہو ضرور قتل کروگے صاف کیون نہ کہو کہ ہم کو روپیہ دو ہم نے کوشش
کی ہی گو ہم کو بہت کچھ روپیہ ملا ہی خواجہ نے کہا کہ یہ آپ کا گمان غلط ہی کہ مجکو بہت ملا ہی مین نے تو پہلے عرض
کیا کہ وہ سب مال سمندر نے ضبط کرا لیا قران کے پاس تھا بیچارہ قران اکیلا کیا کرتا کیون بھئی قران مین
جھوٹ تو نہین کہتا ہون قران نے سر جھکا کر کہا کہ جی نہین بھلا آپ جھوٹ فرماینگے خواجہ نے کہا کہ سنیے
قران کیا کہتے ہین صاحبقران نے کہا کہ سچ ہی خیر یہ فرمایئے کہ وہان سے جو نکلے تھے کہان گئے تھے خواجہ
نے کہا کہ کیا عرض کرون مین نے یہ خیال کیا کہ چل کر اور کچھ عیاری کرون مگر کچھ نہ بن پڑی وہ بھی عیاری
خراب ہوئی نہ معلوم کس کا منھہ دیکھکر اُٹھے تھے کہ جو کام کیا وہ خراب ہو گیا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو
کیا عیاری کی تھی خواجہ نے دوسری عیاری جو کہ کی تھی بیان کی اور کہا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ سب کو
قتل کرون مگر وہ بھی نہ ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ عشاق اب جائیگا اور ابر سحر لاکر مقابلہ کریگا وہ یہ کہتا تھا کہ مین اب یہ
نہ انتظار کرونگا کہ نانی امان اچھی ہو لین بلکہ پہلے مقابلہ کرکے انکا خاتمہ کرونگا کیونکہ انھون نے آپکو بھی پریشان کیا
ہی اور نیز مجکو بھی پریشان کیا ہی خصوصاً اس عیار نے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کہا خواجہ نے کہا کہ میرے
روبرو تو نہین کہا تھا ہان کہتا تھا کہ مین جاکر ابر سحر لاتا ہون مین نے گو اسکی سزا اُسکو دی ہی سر دربار ذلیل
کیا ہی ایسی سزا دی ہی کہ تمام عمر یاد کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہی تو سبب ہی جو وہ زیادہ برہم
ہی خیر خدائے ما بزرگ است یہ فرما کر خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ منگا کر دئے اس خیال سے کہ خواجہ کا دل
نہ تھوڑا ہو بس جب خواجہ نے روپیہ پائے ایک مرتبہ کرسی پر سنبھل کر بیٹھے اور کہنے لگے کہ اُس بچہ شیطان
ولد الحرام کی یہ طاقت ہی کہ وہ لشکر اسلام کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے یا یہ لیاقت ہی کہ وہ ادھر کا رُخ کرے
اور اُس لکاتہ کی بھی یہ جرأت ہی کہ وہ صحت پاکر مقابلہ کرے مین نانی نواسے دونون کو قتل کرونگا اگر خدا نے
اپنا فضل کیا غرور کی راہ سے نہین کہتا ہون ساتھہ عجز وانکسار کے یہ کہکر کہا کہ آپ لوگ کچھ خوف نہ کرین
جب تک مین زندہ ہون آپ لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا پہلے مین اپنا حربہ کرونگا وہ حرامزادہ کیا ہی وہ میرا لیا
کر سکتا ہی یہ کہکر بہت کچھ دشنام دیے سب کہتے ہین بہت بڑا ساحر زبردست ہی مین سامنے بیٹھا رہا مجکو
پہچان نہ لیا اگر اُسکا وہ ابر سحر جو کہ اُسنے بارہ برس کی محنت مین طیار کیا ہی اگر برباد نہ کیا تو اپنا نام خواجہ نہ
رکھا یہ تقریر اس تیور سے کی کہ سب خوش ہو گئے بعد اس تقریر کے وہ روپیہ نذر زنبیل کیا اور ایک
کاغذ کی ٹوپی اور پانچ پیسہ زنبیل سے نکال کر اور پکار کر کہا کہ سب اہل دربار گواہ رہین کہ مین نے جو قران
سے اُس دن اقرار کیا تھا کہ مین تم کو اس محنت کا صلہ دونگا کہ تم نے میری جان بچائی ہی تو مین آج انکا صلہ
دیتا ہون یہ کہکر وہ کلاہ کاغذی اُٹھا کر قران کے سر پر رکھی اور وہ پانچ پیسہ دیے جو کہ بالکل گھسے ہوئے
تھے جو کوئی دمڑی کو بھی نہ لے اور کہا کہ ای قران ثالث تم بھی مثل قران اول کے ہو جیسے وہ
جان بخش میرے دادا کے تھے ویسے تم میرے جان بخش ہو قران نے جواب مین عرض کیا کہ مین کس
قابل ہون یہ سب آپکی بندہ پروری اور نوازش ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دراصل اس لشکر مین سوائے
تمھارے عیارون مین کوئی لائق نہین ہی یہ سب شہدے قمار باز تماش بین نشہ باز ہین تم کسی فعل
مین نہین ہو قران نے جھک کر سلام کیا اور وہ کلاہ کاغذی سر پر پہنے رہے تھوڑے عرصہ کے بعد
چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے یہان سب بیٹھے ہوئے ہین قران کو خلعت مل چکا ہی خواجہ کی
طرف سے کہ اُن ہرکارون نے آکر مجرا گاہ پر مجرا کیا اور یہ شعر پڑھا شعر الٰہی بخت تو بیدار بادا ✤ مراد دولت

ہمیشہ یار باد اپنے شہریار عالم کی عمر دراز ہو دوست شاد دشمن بد اقبال پائمال ہو ترقی پر ستارہ اوج و اقبال ہو ہم
سب حالت کیا عرض کرین کیونکہ خواجہ سلامت نے خود فرمائی ہوگی جو جو عیاریان کین پس جب خواجہ صاحب
دوسری مرتبہ عیاری کرکے اور سب کو ذلیل کرکے تاج سمندر لیکر باہر تشریف لائے ہم اُسوقت دربار مین موجود
تھے بعد چلے آنے خواجہ صاحب کے عشاق نے کہا کہ مین جاتا ہون اپنا ابر سحر لینے یہ کہکر وہ نابکار دربار سے
اُٹھکر صحن مین آیا تخت سحر تیار کرکے اُس پر بیٹھ کر طرف اپنے مکان کے روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد سمندر نے
بڑے بند و بست اور نہایت درجہ انتظام سے پہرہ چوکی مقرر کرکے اُسکی نانی کی حفاظت کی دربار برخاست کرکے
محل مین گیا ہم یہ خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے کہ آپ کو آگاہ کرین باقی خیریت ہے صاحبقران نے ہرکارونکو خلعت
دیکر رخصت فرمایا وہ تو پھر طرف شہر کے روانہ ہوئے کیونکہ چند ہرکارے جب سے لشکر اسلام آیا ہے اور
آفاق پر یہ واقعہ گذرا ہے اُس دن سے شہر مین برائے خبر بھیجے گئے ہین یہ خبر دیگر ہرکارے روانہ ہوئے اور
انعام پاکر چلے گئے صاحبقران نے سب اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ ہرکارے خبر دے
گئے ہین کہ وہ ابر سحر لینے گیا ہے وہ ابر سحر لیکر ضرور آئیگا آپ لوگ اطمینان رکھین کہ اگر خدا کو منظور ہوگا تو
کسی کا ایک موئے تن نہ میلا ہوگا وہ اپنی حسرت اپنے دل مین لیکر واصل جہنم ہوگا سب نے عرض کیا کہ ہم سبکا
اُسکی ذات پر بھروسا ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا سلیمان کو شیر کے پنجہ سے چھوڑایا وہ ہم سب کا
حامی و مددگار ہے مرتیخ آفتاب علم و آفاق و کوکبہ و سہراب دشمن الان و آئینہ اندام زوجہ آفاق نے کہا کہ ہم
اُس سے مقابلہ کرینگے جہان تک ممکن ہوگا اُسکے ابر سحر کو غارت کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امید تو آپ
لوگون سے مجکو ہے بس اُس پر نظر رکھیے اور دیکھیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سب نے کہا کہ ہم سبکا
بھروسا اُسکی ذات پر ہے یہ کلام سُنکے صاحبقران خاموش ہوئے تھوڑے عرصے تک دربار آراستہ رہا بادشاہ
نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خواجہ دربار سے اُٹھکر اپنے خیمہ خاص مین
آئے ادھر ہر سردار نے برق ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی اور قران کو طلب کرکے بہت کچھ انعام
خواجہ سے پوشیدہ دیا اسی طور سے صاحبقران اور بادشاہ نے فرمایا کہ یہ اس دن کی عیاری کا انعام ہے اُسکے
عوض مین جو کہ ہم نے تمھارے لیے رکھا تھا وہ سب خواجہ نے لیا اُن سب نے سلام کیا اور بہت خوش
ہوئے ہر ایک اپنے مقام پر آیا خواجہ سے کسی نے نہ کہا بلکہ قران تو وہ انعام لیکر صحرا کو چلے گئے اب یہ داستان
اس مقام پر چھوڑی جاتی ہے کہ یہان لشکر مین یہ فکر ہے کہ دیکھیے عشاق نطاقی جو ابر سحر اپنا لینے گیا ہے تو آکر کیا
کرتا ہے اور یہ بلا کیونکر ہمارے سر سے دفع ہوتی ہے سمندر یہ مین سمندر کو چھوڑا جاتا ہے کہ عشاق اپنا ابر سحر
لینے گیا ہے اب ضرور لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا اور اُس لشکر کفار کو جو کہ مقابلہ مین اہل اسلام کے اُترا ہوا ہے
اور اپنے زخمیون کا علاج کر رہا ہے جو کہ لشکر آفاق کے ہاتھ سے شب خون مین زخمی ہوئے ہین مصروف رکھا جاتا ہے

اب شمہ حال عشاق نطاقی کا تحریر ہوتا ہے مع حال قتل و دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہے کہ عشاق جو دربار سمندر سے تخت سحر پر سوار ہوکر چلا برابر تخت سحر اُڑائے ہوئے چلا آتا تھا
یہان تک کہ راہ طے کرکے اپنے مسکن خاص مین آیا ایک دن اُسنے یہان قیام کیا دوسرے دن وہان سے
اُس کوہ پر آیا کہ جہان اُسنے بیٹھ کر محنت کی تھی اور بارہ برس تک اُسی مقام پر رہا تھا ابر سحر تیار کیا تھا اُس
کوہ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ جو کچھ اشجار باثمر یا بے ثمر تھے سب حدت سحر سے جل کر خاک ہوگئے تھے
جو گیاہ اس کوہ پر روئیدہ ہوتی تھی وہ بھی سوختہ ہوجاتی تھی اسقدر گرمی سحر تھی ایک طرف اُسکے کچھ بلندی سی

یہ معلوم ہوتا تھا کہ دھوان چھایا ہوا ہے وہ بھی ابر سحر تھا کہ مثل دھوئین کے چھایا رہتا تھا اُس سے شعلہ نکلتے تھے
برق چمک کرتی تھی جو کوئی اُدھر جا نکلتا تھا وہ جل کر خاک ہو جاتا تھا پھر اُسکا نشان نہ ملتا تھا اُس مقام کو
اسنے سحر سے آراستہ کیا تھا اور راہ اُسکی بند کر دی تھی کوئی اُدھر نہ جا سکتا تھا جانور تک کا اُس مقام پر گذر نہ
تھا انسان کی کیا اصل تھی سوائے عشاق کے کسی کا وہان گذر نہ تھا بس یہ اُس مقام پر آیا اسنے اپنے ہاتھ
سے زمین لیپی خون خوک سے غسل کیا کچھ بیٹھ کر پڑھا کہ اُس ابر مین ایک چمک پیدا ہوئی اُسنے چند دانہ
ماش کے پڑھکر اُس ابر کی طرف پھینکے کہ اُس مین حرکت ہوئی اسنے سحر کرنا شروع کیا کہ وہ ابر چھوٹا ہونے لگا
یہان تک ایک مختصر سا لکہ ہو کر رہ گیا اسنے سحر کیا کہ وہ اسکے قریب آیا بس اسنے تخت سحر طیار کیا اُس پر سوار ہوا
اور سحر کرکے تخت کو لیکر طرف شہر سمندر ریعہ کے نہ طاق کے علاقہ سے چلا چلتے وقت سحر کیا کہ وہ ابر سحر بھی
گرد گرد آتا ہوا اُسکے عقب مین چلا اُس مین رعد کی گرج برق کی چمک تھی اس تیزی سے آتا تھا کہ جیسے شعلہ
آیا ہے دیکھنے والون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے دود غلیظ ہے کہ وہ چلا آیا ہے اُس سے شعلے آگ کے نکلتے
تھے وہ قریب زمین اگر فرود ہو جاتے تھے جو کوئی جانور اجل رسیدہ اُسکے سایہ مین آگیا وہ جلکر خاک ہو گیا یہ
حال تھا جس شجر پر وہ شعلہ پڑا جل گیا یہ اپنا تخت سحر اُڑائے ہوئے بصد تیز روی چلا آتا ہے یون آ رہا ہے کہ
جیسے کمان مین سے تیر یا غلیل سے نگاہ جاتی ہے ایک جھونکا ہوا کا ہے کہ سن سے نکل گیا وہ ابر جو اُسکے
ہمراہ ہے اُس سے جو ہوا نکل کر آتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ لو کا جھونکا ہے یہان تک کہ راہ طے کرکے قریب سمندریہ
پہونچا ایک مقام ویران دیکھکر اسنے سحر کیا کہ وہ ابر قائم ہوا یہ تخت اُتار کر شہر مین آیا طرف دربار کے چلا یہان
دربار مین سمندر ریعہ تخت پر بیٹھا ہوا ہے سب ارکین دولت حاضر ہین ذکر عشاق نہ طاقی کا ہو رہا ہے کہ آج
اُسکو گئے ہوئے دوسرا دن ہے ابھی تک نہین آیا سمندر ریعہ نے کہا کہ اچھا ہے کہ وہ نہ آئے کیونکہ وہ جو آئے گا
تو اپنا سحر کریگا لشکر اسلام تباہ ہوگا مین ایسے پر غرور کی کمک نہین چاہتا ہون کہ جو اپنے سوا دوسرے کی
حقیقت نہ جانے اور یہ خیال کرے کہ سوائے میرے کوئی دوسرا نہین ہے وہ اگر لشکر اسلام کو تباہ کریگا
تو تمام عمر یہ احسان اپنا میری گردن پر رکھے گا کہ میرے سبب سے سمندر ریعہ کو یہ فتح حاصل ہوئی ورنہ کبھی
نہ حاصل ہوتی سمندر ریعہ انکا کچھ نہ کر سکتا وہ بڑے زبردست لوگ تھے اگر مین جا کر نہ کمک کرتا تو یہ امر
مجھکو کسی صورت سے گوارا نہین ہے کہ مین اُسکا اتنا بڑا احسان اپنے سر پر لون جب کہ مین خود اس امر
کی قدرت رکھتا ہون کہ جس وقت چاہون ایک پل مین ان سب کا خاتمہ کر دون صرف مجھکو یہ خیال ہے کہ
یہ سب بندے ہین خداوند کے خداوند تصویر سے منحرف ہو گئے ہین کبھی نہ کبھی خداوند کی طرف رجوع
کرینگے یا یہ کہ اگر مین انکو تباہ اور قتل کرون اور خداوند کو خبر ہو اُنکے مزاج کے خلاف ہو وہ مجھ سے
سوال کرین کہ کیون سمندر ریعہ نے کیا تجھکو حکم دیا تھا کہ تو انکو غارت و قتل کر تو کیا جواب دونگا اگر یہ
جواب دون کہ وہ آپسے منحرف تھے اس امر کے عوض مین نے انکو قتل کیا تو اُسکے جواب مین اگر وہ یہ فرمائین
کہ وہ ہم سے منحرف تھے ہم جو چاہتے سزا دیتے تو کون تھا ایک عرصے سے وہ ہم سے منحرف تھے ہم نے کسی
سبب سے اُنکو سزا نہ دی کیا ہم مین اسقدر قدرت نہ تھی کہ ہم اُنکو غارت یا تباہ کرتے تو اسکا کیا جواب ہے
اگر یہ کہون کہ وہ آپ کے خاص بندون پر لشکر کشی کرکے آئے تھے ہم نے اُسکے عوض مین قتل کیا تو اگر وہ
یہ جواب دین کہ ہم سے شکایت کی ہوتی یا قتل ہونے دیا ہوتا ہم سمجھ لیتے تو کیا جواب ہے بس اس خیال سے
مین نے آج تک خود اُنسے کوئی مقابلہ نہین کیا بلکہ اورون کو اُنکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا کہ شاید وہ اس
امر سے اپنے خراب فعل سے نادم ہو کر خداوند کی طرف رجوع کرین یہ جو اُنپر لشکر کشی کی گئی پائی جاتی ہے

یہ صرف انکی چشم نمائی کے لیے ہی نہ کہ اُنکے قتل کرنے کے لیے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ وہ تو جسکو پاتے ہین قتل کرتے ہین یہ
انکا فعل ہی وہ تو برخلاف ہین بس جن جن لوگون کی موت اُنکے ہاتھ سے ہی اور جن جن لوگون نے دنیا پر گناہ کیے
ہین انکو خداوند نادیدہ خدا کی پرستش کرنے والونکے ہاتھ سے قتل کراکے اپنے پاس بلاتے ہین تاکہ اُن کو
وہان کوئی سزا نہ ملے وہ پاک و صاف دنیا پر سے جائین تاکہ جو اور وہان نیک ہین اُنسے کوئی گناہ نہین ہوا
ہی وہ چین سے بسر کرتے ہین اُنکی نظرون مین یہ حقیر نہ ہون کہ وہ باہم چشمک کرین کہ انھون نے دنیا پر گناہ
کیے تھے اُسکی سزا انکو دیجاتی ہی بس یہ لوگ اُسوقت خفیف ہونگے یہ جو سمندر نے کہا کہ آپ بجا ارشاد
کرتے ہین کیون نہ ہون برسون خداوندی کی خدمت کی ہی بڑے مرتبہ سے فایز رہے ہین آپکا کوئی مقابلہ کرسکتا
ہی سمندر نے کہا کہ مین کسی غرور کے سبب سے نہین کہتا ہون بلکہ جو کہ مین نے سُنا ہی اور جو میرا خیال ہی
اُسکے موافق کہتا ہون مین تو عشاق سے ملکر پچھتایا اگر مین یہ جانتا تو کسی امر کا اقرار نہ کرتا کہ مین تمھاری
نانی کا علاج کرادونگا نہ اہل اسلام کی شکایت کرتا مجکو یہ خیال تھا کہ جو مین کہونگا یہ اُس پر عمل کریگا ایسا
خود سر نہ ہوگا کیونکہ میرے گھر پر آیا ہی مجکو اسکی خاطر زیبا ہی یہ میری خاطر کریگا مین نے خیال کیا تھا کہ جب اسکی
نانی اچھی ہوجایگی اور یہ مجھ سے کہیگا کہ مین جاتا ہون ابر سحر لینے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرتا ہون تو یہ
جواب دونگا کہ ابھی تم جاؤ جب مجکو ضرورت ہوگی اور مین اُنکے مقابلہ سے عاجز ہونگا اُسوقت تمکو برائے
کمک طلب کرونگا یہ میرے اس کہنے سے چلا جاتا پھر کون طلب کرتا ایسے کم ظرف کا احسان لیتا خواہ مین
اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوتا خواہ وہ میرے ہاتھ سے مگر خرابی یہ ہوئی کہ اُس پر عیاران اسلام نے
عیاریان کین اُسکی نانی کے قتل کے درپے ہوئے اُسکو اسپر غصہ آیا اُس پر یہ ہوا کہ اُسکو سر دربار ذلیل کیا
دومرتبہ اُسکو کرسی پر سے لات مار کر گرادیا اب وہ برہم ہوگیا اُسنے اسکی بھی راہ نہ دیکھی کہ اُسکی نانی اچھی
ہوے وہ ابر سحر لینے کو چلا گیا اور جو تقریر اُسنے کی گو مجکو از حد ناگوار ہوئی مگر مین نے بدین سبب اُسکا
جواب ندیا کہ ایک تو وہ میرے گھر پر آیا ہی دوسرے ساحر زبردست ہی اگر مین کچھ جواب دون اُسکو ناگوار
ہو وہ جواب دے میرے ناگوار ہو زبانی تقریر ہونے لگے یہان تک کہ مجادلہ اور مقاتلہ کی نوبت آئے
ایک تو اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی دوسرے اُس سے ہو یہ مقابلہ برابر کا ہی گو اب اہل اسلام سے بھی
برابر کا مقابلہ ہوگیا ہی کیونکہ اُنکے پاس بھی ساحر ہوگئے ہین سب زبردست ہین مرجع آفتاب علم کو کبہ
آفاق جب ساحر نہ تھے تو انھون نے کس قدر زور بہم کیا اور کن کن ملکون پر قبضہ کرلیا اور کیسے کیسے
ساحر زبردست قتل کیے مگر اب تو اُنکے پاس بھی ساحرون کا لشکر ہی بس یہ خیال کرکے مین نے اُسکی تقریر
کا کچھ جواب ندیا خاموش مثل شربت کے گھونٹ کے پیا کیا اور سُنا کیا آخر اُسکا یہ انجام ہوا مین مجبور
ہون کیا کرون سوائے اسکے کہ جو وہ کرے اُسکو تنہا دیکھا کرون کوئی میرا بس نہین ہی مین اُس سے اس
امر کو کمال پشیمان ہوا اب کوئی بس میرا نہین ہی سوائے اسکے کہ اُس سے مقابلہ کرون جب مین اُس سے
مقابلہ کرونگا وہ بھی ضرور مقابلہ کریگا کیونکہ جب وہ خداوند سے مقابلہ کرنے پر موجود ہی تو میری کیا اصل
ہی بس اس سے خاموشی بہتر ہی جب خداوند دریافت کرینگے جو مناسب وقت ہوگا جواب دیدیا جائیگا
یہ جو سمندر نے کہا اہل دربار نے کہا کہ آپ اس امر مین دراصل ناچار ہین کیونکہ کوئی آپنے اُس سے خواہش
نہ کی تھی بلکہ بطور تذکرہ ذکر کیا تھا جب وہ کمک پر آمادہ ہوئے اور عیارون کے ہاتھ سے جو
ذلت اُنکی ہوئی اُسنے اُنکے مزاج کو افروختہ کردیا اور وہ ہی سبب اس کرشمہ کا ہوا بس آپ کے
پاس بھی جواب موجود ہی جب آپ سے خداوند اس امر مین دریافت کرین آپ یہی فرمادیجیے گا

کہ مین نے کوئی انکو کمک کے لیے نہین طلب کیا تھا بلکہ اور سب کو تو مین نے نامے تحریر کیے انکو تو نامہ
بھی نہ تحریر کیا کیونکہ مین تو جانتا تھا کہ وہ خود سر ہین مگر اسکو مین کیا کرون کہ وہ اپنی نانی کے علاج کو آئے
عیارون نے انکو پریشان کیا اُس غصہ مین اُنھون نے یہ امر کیا بلکہ مین نے منع کیا اُنھون نے نہ مانا اگر
زیادہ کہتا وہ مجھ سے مقابلہ پر آمادہ ہوتے جب کہ وہ آپ سے نہین دبتے ہین تو مین کیا چیز ہون یقین ہے کہ
خداوند اس جواب سے پھر ایسے ناخوش ہونگے سمندر نے کہا کہ ہان سوائے اسکے اور کیا جواب ہے مگر مجکو
بڑا افسوس ہے اہل دربار نے کہا کہ پھر کیا کیجیے آپ کا کیا بس ہے سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ کیا کرون مین چاہتا
ہون کسی صورت سے یہ لوگ یہان سے چلے جائین تاکہ انکی جانین تو بچین اہل دربار نے جواب دیا کہ
یہ تو اُنسے امید نہ رکھیے گا بلکہ وہ اُس سے بھی مقابلہ کرینگے اور جہان تک ممکن ہوگا اُسکے قتل کی کوششین
کرینگے یہ بھی تو خرابی ہے کہ وہ لوگ جس امر کا قصد کرتے ہین ایسے ثابت قدم ہین پھر اُس سے نہین پھرتے
ہین چاہے جان جاتی رہے وہ لوگ اپنے قول کے دھنی ہین آپ نے اکثر کتابین اُنکے حال کی ملاحظہ
فرمائین ہونگی سمندر نے کہا کہ یہ تو سب درست ہے مگر انسان کو لازم ہے کہ کسی مقام پر تو انجام کو دیکھے کہ
اس امر کا انجام کیا ہے بقول شاعر نہر جائے مرکب توان تاختن ✤ کہ جاہا سپر باید انداختن ✤ اہل دربار
نے کہا کہ اس امر کو وہ کیا کرین کہ حریف کے خوف سے ہٹنا وہ عیب جانتے ہین یہ امر اُنکے طریقہ مین عیب
ہے سمندر نے جواب دیا کہ انکا اقبال یہان آکر ساتھ ادبار کے بدل گیا کہ جب تو ایسا شخص بدون بلائے
آیا اُس پر یہ ہوا کہ عیارون کے ہاتھ سے ذلیل ہوا شملاق وزیر بیٹھا ہوا یہ تقریر سُنا کیا کچھ نہ بولا جب
اُسنے دیکھا کہ تقریر کو طول ہوتا ہے ایک مرتبہ برہم ہوکر کہنے لگا کہ یہ بیکار کی قیل وقال اور افسوس ہے جب
وہ ہمارے دشمن ہین اور ہمارے قتل پر آمادہ ہین تو ہم کو کیا ضرور ہے کہ ہم اُنکی خیرخواہی اور بہتری کی تدبیر کرین
جو آگ کھائے گا وہ انگارے فرور ہگے گا دشمن کے مرنے کا کبھی افسوس نہ کرے بلکہ جہان تک ممکن ہو اُسکے
زک دینے اور قتل کرنے کی صورت نکالے اور قتل کرے مین تو یہ جانتا ہون اسکا افسوس کیا ہے بلکہ اچھا
ہے کہ ہم ایک امر سے نجات پاتے ہین اس امر سے محفوظ رہتے ہین کہ یہ جو ہر وقت کی فکر ہے کہ کس لشکر کو مقابلہ
کے لیے روانہ کرین کس کو برائے مقابلہ بھیجین یا یہ جو خون ہوتے ہین ہزارون کے اس کی نظلمہ سے جان
بچتی ہے ہر وقت کی کاہش جاتی ہے دوسرے مقابلہ کرنے مین یہ بھی نقصان ہے کہ ہمارا لشکر بھی کام آتا ہے ہمارا زور
قوت کم ہوتا ہے اگر فرض کرلیا جائے کہ ہم ہی ظفریاب ہوئے مگر اُس حالت مین کہ ہمارا نصف لشکر رہ گیا اُسوقت
جو کہ ہمارے مخالف ہین اور وہ ہمیشہ سے اس امید پر ہین کہ انکی قوت کم ہو تو ہم انپر لشکرکشی کرین جیسے کہ
آتشبار جادو ہے کہ آپ لوگون نے اُس دن کی تقریر اسکی سُنی تھی اور جو حرکت اُسنے کی تھی دیکھی تھی اُسکو
ایک موقع ملے کہ وہ لشکرکشی کرکے آئے پھر یہ لوگ ہم پلہ ہین اُنسے دراد قت ہے مقابلہ کرنا نہ معلوم کیسی
بنے کیسی نہ بنے دوسرے اہل اسلام کے بھی مقابلہ مین یہی گمان کرنا زیبا ہے کہ جنگ دو سردار دا گر انکی
ظفر ہو تو اسوقت یہ افسوس ہو کہ کیون تم نے نہ کوشش کی بس ایسی حالت مین جبکہ نہ اپنا کچھ صرف
ہوتا ہے نہ اپنے لشکر کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے پھر ہم کیون پہلوتہی کرین اور ایک شخص کو منع کرین تمام دنیا کے
جھگڑون سے جان بچتی ہے سب بلاؤن سے نجات ملتی ہے تو کیا ضرور ہے کہ ہم خواہ مخواہ کو اپنے پیے دردسر
مول لین یہ بالکل خلاف عقل و دانائی ہے شملاق نے یہ تقریر اس طور سے کی کہ پھر کسی نے جواب
نہ دیا گو سب کے سب خلاف تھے مگر اسکا سبب یہ تھا کہ وہ بادشاہ کے منھ زیادہ چڑھا ہوا ہے سمندر
اُسکے کہنے کو زیادہ مانتا ہے سب نے خیال کیا کہ اگر ہم نے اسکی تردید مین کچھ کہا شاید بادشاہ کو ناگوار ہو

کیونکہ بادشاہ نے خود اُسکی تقریر کا کوئی جواب نہین دیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کچھ میلان بادشاہ کا اُسکی تقریر کی
طرف ہی بس سب خاموش رہے شملاق بھی یہ تقریر کرکے خاموش ہو رہا مگر اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین نے
وہ تقریر کی نہ بادشاہ نے اُسکی تردید کی نہ دیگر اہل دربار نے جو کہ بڑی دیر سے بیکار کی تقریر کر رہے تھے
کہ جسکا نہ کچھ سر تھا نہ پیر یون ہوگا یون ہوگا مین نے سب کو بند کر دیا یہ خیال کرکے اپنی چرب زبانی کا قائل ہوا
شل خیر سلام بیدم کے بھول گیا مونچھو نپر تاؤ دینے لگا اپنے مقام پر بیٹھا ہوا شل مار سر بریدہ کے بل کرنے لگا
ہر ایک کی طرف دیکھکر مسکرایا مگر کسی نے بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا بیہودہ بکتا ہی سب نے اس خیال سے کہ ایسے
باجی کے منھ کون لگے جو کہ اپنی حقیقت کو تھوڑے سے عرصے مین بھول جائے اور یہ خیال کرے کہ ہم چنین
دیگرے نیست یہان تو یہ تقریر ہو رہی تہی اور یہ دربار کا رنگ ہی کہ ایک مرتبہ ہوائے تند کا جھونکا آیا مگر
گرم اور کچھ ابر سحر کے آثار نمودار ہوئے کسی ساحر کی آمد معلوم ہوئی اہل دربار نے سمندر سے عرض کیا کہ کوئی
ساحر آتا ہی خواہ عشاق نہ طاقی ہون خواہ کوئی اور سمندر نے کچھ جواب نہ دیا کہ وہ ابر سحر اتنے عرصہ مین آکر
صحن ایوان پر قائم ہوا اُس سے ایک تخت ظاہر ہوا یہان تک کہ جب وہ تخت قریب تر آیا تو سب نے پہچانا
کہ عشاق نہ طاقی ہین ایک لنگ کھاروے کا باندھے ہوئے ایک کرتہ پہنے ہوئے بھبھوت ملے ہوئے
تخت پر بیٹھا ہی یہ دیکھکر سمندر اُٹھ کھڑا ہوا تا ایوان اُسکے استقبال کو آیا وہ تخت پر سے اُترا آکر سمندر کا ہاتھ
پکڑ لیا سمندر کے اُٹھنے سے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے تھے سمندر اُسکی تعظیم کرکے لایا آپ
تخت پر بیٹھا جو کرسی اُسکی برابر تخت کے بچھی ہوئی تہی جس پر وہ اگر قبل مین بیٹھتا تھا وہ بیٹھا سب اہل دربار
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت سمندر نے عشاق نہ طاقی کی مزاج پرسی کی کہا کہ
اچھے رہے اُسنے سمندر کی کسی بات کا جواب بھی نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ یہ بتائیے کہ ثانی امان تو اچھی ہین کسی قسم کا
انکو ضرر تو نہین ہوا نہ کسی قسم کی تکلیف پہونچی مرض مین کمی ہی یا زیادتی ہی یا اُسی طور پر ہی سمندر نے کہا
کہ نہ کمی ہی نہ زیادتی اُسی طور پر ہین نہ کوئی مین نے اپنے امکان بھر انکو زحمت دی ہین انکی دن مین دو مرتبہ
خبر لیتا تھا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ بتائیے کہ لشکر اسلام اُسی طور سے اُترا ہوا ہی یا میرے جانے کی خبر سُنکے کہین
ابر سحر لینے گیا ہون کوچ کر گیا سمندر نے کہا کہ نہین وہ اپنے مقام پر فروکش ہی انکو اسکی کیا خبر کہ آپ ابر سحر
لینے گئے ہین عشاق نے کہا کہ مین نے خواجہ کے روبرو جب کہ وہ گرداب کی صورت بنے ہوئے تھے
کہا نہ تھا کہ مین ابر سحر لاکر سب کو جلا دونگا انھون نے ضرور جاکر کہا ہوگا سمندر نے کہا کہ کہا ہو یا نہ کہا ہو
مگر وہ لوگ اُسی طور سے مع لشکر کے اُترے ہوئے ہین اُنمین تو ذرا بھی انتشار نہین ہی عشاق نے
کہا کہ کل انکو حال معلوم ہوگا رہنے دیجیے یہ کہکر کہا کہ اب آپ ایک نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ تحریر
فرمائے کہ وہ آج شب کو طبل جنگ بجوا دین صبح کو میدان مین جاکر صف آرا ہون مین یہان سے ابر سحر لیکر
پہونچونگا بس سب کو قتل کرونگا یہ امر اس غرض سے ہی تاکہ وہ سب لوگ ایک مقام پر جمع ہون کوئی
متفرق نہ ہو بلکہ آپ بھی تشریف لے چلیں تماشہ ملاحظہ فرمائین سمندر نے کہا کہ مجکو تو معاف فرمائیے
مین تو نہ جاؤنگا ہان نامہ بنام گرداب وغیرہ تحریر کیے دیتا ہون کہ وہ طبل جنگ بجوا کر صبح کو صف آرا
ہون اور یہ بھی تحریر کیے دیتا ہون کہ تم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا ہمارے ایک دوست بلکہ عزیز قریب اگر مقابلہ
کرینگے ایک پل مین تمام اہل اسلام کا خاتمہ کرینگے عشاق نے کہا کہ یہ امر بہت مناسب ہی بلکہ یہ
تحریر فرما دیجیے کہ وہ اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرین ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرکے روانہ
کردین کہ اگر تم لوگ اپنے جان کی حفاظت چاہتے ہو تو آکر سمندر شاہ کی اطاعت کرو خدا پرستی سے باز آؤ

ورنہ یہ خیال کرو ایک کو بھی مین زندہ نہ چھوڑونگا عشاق نہ طاقی نہ طاق سے آیا ہی وہ ایک جنبش لب مین تمام
لشکر کو تباہ کردیگا خاک مین جلا کر ملا دیگا تم مین سے ایک زندہ نرہیگا اُسنے وہ سحر طیار کیا ہی کہ جو آج تک
کسی ساحر نے نہ طیار کیا ہوگا اُسکا رد کرنا کوئی نہین جانتا ہی یہ نہ خیال کرنا کہ میرے لشکر مین ساحر ہین
وہ اُسکے روبرو طفل مکتب ہین نہ یہ تصور کرنا کہ ہم لوگ کردرون ہین اُس سحر کے روبرو یہ دنیا کچھ نہین ہی
اگر وہ چاہے تو تمام دنیا کو ایک پل مین مٹا دے یہ امر نہ خیال کرنا کہ ہم مثل قسیم اور حسیم کے اُسکو بھی قتل
کرینگے وہ ہم سے مقابلہ بھی نہ کریگا آتے ہی اپنا ابر سحر گراویگا بس مناسب یہ ہی کہ غاشیہ اطاعت کو دوش
پر رکھکر مثل غلامان حلقہ بگوش کے حاضر خدمت ہو اور سمندر شاہ کی فرمانبرداری پر کمر کسو خداوند تعالیٰ
کو اپنا خدا جانو خدائے نادیدہ کی بندگی ترک کرو دوسرا امر یہ ہی کہ وہ جو عیار تمھارے لشکر مین خواجہ نام ہی
اُسکو گرفتار کرکے روانہ کرو کہ اُسنے عشاق کو بہت پریشان کیا ہی یہ سارا غصہ اُنکو اُسی کے سبب سے
آیا ہی ورنہ اُنکو کیا غرض تھی اُسنے بہت حرکت بیجا کی کہ اُنکی نانی کی قتل کا درپے ہوا اور اُنکو سر دربار
ذلیل کیا بس وہ اُسکے خون کے پیاسے ہین اگر وہ مل جائے تو وہ اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرین اُنکو اُسکے
حال پر رحم نہ آئے تمھارے حق مین یہی دو امر بہتر ہین کہ ایک تو سمندر شاہ کی اطاعت کرو دوسرے اُس
دردمار یک گردن کو گرفتار کرکے روانہ کرو اگر انمین سے تم ایک بھی قبول کروگے دوسرا نہ قبول کروگے تب بھی
تمھاری جان نہ بچے گی جب تک دونون امر نہ قبول کروگے شاید تم یہ خیال کرو کہ ہم اطاعت کرلین خداوند
تصویر کو سجدہ کرین خواجہ کو نہ دین تو یہ نہ ہوگا خواجہ کو ضرور دینا ہوگا یا یہ خیال کرو کہ خواجہ کو گرفتار کرکے
دین اور اطاعت نہ کرین یہ بھی غیر ممکن ہی دونون امر قبول کرنا ہونگے ورنہ اور کوئی صورت تمھارے جان
بچنے کی نظر نہین آتی ہی اگر یہ دونون امر منظور خاطر ہون تو کل بوقت سحر دست بستہ حاضر ہو ورنہ آمادہ
قضا اور لقمۂ موت ہو کر میدان مین آؤ کیونکہ عشاق نہ طاقی کل تم سے عدول حکمی اور لشکر کشی اور اپنی
ذلت کا جو کہ سر دربار اُنکو تمھارے عیار کے ہاتھ سے پہونچی عوض لین گے اور تم سب کو ایک پل مین
خاک سیاہ کرینگے آیندہ تم کو اختیار ہی زیادہ والسلام یہ مضمون اُس نامہ کا ہو جو کہ بنام اہل اسلام
لکھا جائے سمندر نے اُسی وقت دبیر کو حکم دیا کہ ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ تحریر کیا جائے اُنکو
یہ حکم ہو کہ ہم نے یہ جو مضمون تحریر کرکے تم کو روانہ کیا ہی اُسکو دوسرے کاغذ پر صاف کرکے لشکر اسلام
مین روانہ کرو واحد اسکا جواب اُنسے طلب کرو اگر وہ لوگ اسکے مضمون پر عمل کرین اور ہماری اطاعت
قبول کرین ترک اسلام کرین اور خواجہ کو گرفتار کرکے دینے پر آمادہ ہون تو کل تم اُن سب کو ہمراہ لیکر
اور خواجہ کو جو وہ اسیر کرکے دین تو اس حالت سے خواجہ کو لیکر کہ نصف منھ کالا ہو اور نصف لال ایک
خربے دُم پر سوار کرکے ایک منادی یہ ندا کرتا ہوا آگے آگے کہ جو شاہون کے ساتھ بے ادبی کرے
اُسکی یہ سزا ہی لاؤ اور نیز اہل اسلام کو بھی اپنے ہمراہ لاؤ تاکہ اُنکے قصور معاف کیے جائین اگر وہ لوگ
اس تحریر پر عمل نہ کرین یا اسکی ایک شرط منظور کرین ایک نہ کرین تو تم اُس حالت مین طبل جنگ بجوانا
اور صبح کو میدان جنگ مین نکل کر صف آرا ہونا تم کو مقابلہ نہ کرنا ہوگا بلکہ عشاق نہ طاقی ہمارے بہت
بڑے دوست اور عزیز آکر مقابلہ کرینگے ایک پل مین سب کو خاک سیاہ اور سب کا خاتمہ کر دینگے تم کو
کوئی زحمت نہ ہوگی صرف صف آرائی کی تو تکلیف ہوگی تم کو پھر تحریر کیا جاتا ہی کہ جب تک وہ دونون
شرطین یعنے ترک مذہب اسلام و اطاعت میری اور سجدہ خداوند تصویر کا و خواجہ کو اسیر کرکے دینا نہ
منظور کرین اُسوقت تک تم طبل جنگ بجوانے مین کوتاہی نہ کرنا ضرور طبل جنگ بجوانا اگر منظور کرلین

توپھر کوئی ضرورت نہین ہی ہمارے نامہ بر کو ٹھہرا رکھنا اُنکو نامہ لکھنا جو وہ جواب زبانی خواہ تحریری دین اُسکو
ہمارے پاس روانہ کرنا تاکہ ہم کو بھی تو معلوم ہو کہ یہ جواب آیا بس جو ہم نے تم کو تحریر کیا ہی اس تحریر کو بہت
جانو یہ ہم نے تم کو حکم محکم دیا دوسرے حکم کی ضرورت نہین ہی اگر جو شرطین ہم نے تحریر کی ہین وہ اُسپر عمل
کرین تو تم طبل جنگ نہ بجوانا ورنہ ضرور ضرور بجوانا کل اُنکا خاتمہ ہوگا یہ ضرور ہوگا گمان کا قصہ ہی تمہاری
بھی جان بچے تم بھی اپنے اپنے مقام کو جاؤ یہان تکلیف سے بری ہون بس اس تحریر کو بہت جانو اور تاکیدی
تحریر تصور کرو یہ بتا کر کہا کہ ختم کرو اور وہ مضمون جو کہ بھائی نے بتایا ہی بطور مسودہ کے ایک پرچۂ کاغذ پر
تحریر کر دو دبیر نے اُس حکم نامہ کو ختم کیا لفافہ مین بند کرکے مہر شاہی ثبت کی اُسکے بعد اُس مضمون کا
مسودہ تحریر کرکے وہ بھی ایک لفافہ مین بند کرکے پیش کیا سمندر نے وہ دونون لفافہ اُسکے ہاتھ سے لیکر
اپنے پاس رکھے اور طرف اپنی پشت کے دیکھا کہ ایک مرتبہ دیوار شق ہوئی اُس شگاف سے ایک ساحر
حاضر حاضر کہتا ہوا پیدا ہوا اُسکی یہ صورت تھی کہ لنگ بندھا ہوا تھا سیاہ فام تھا کالی کا برادر حقیقی معلوم ہوتا تھا
دو دانت بڑے بڑے مُنہ کے باہر نکلے ہوئے لمبے لمبے بال نیلے نیلے ہونٹ کالی کالی صورت شیطان کی مورت گلے مین بازو پر
ہزارون قسم کے سانپ لپٹے ہوئے عقرب پیشانی پہ بیٹھے ہوئے آکر روبرو حاضر ہوا اُسکی صورت اہل دربار دیکھکر ڈر گئے
باوصفیکہ ساحر تھے گویا وہ سحر کا پیر تھا جب وہ روبرو سمندر آیا تھا اُسنے سمندر کو سلام کیا اور عرض کیا کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ
اے مارخوار جادو یہ نامے لیکر بیرون شہر جہان میر لشکر بمقابلہ اہل اسلام فروکش ہی جا اور گرداب شاہ خواہ دوسرے کسی
بادشاہ کو یہ نامہ دینا اور ٹھہرے رہنا جو پیام وہ دین اُس کو لیکر ہمارے پاس آنا یہ کہکر اُس کو وہ
لفافے دیئے وہ ساحر لیکر ان لفافون کو اور سلام کرکے زمین مین پیر مار کر غائب ہو گیا یہ بھی اُسنے نہ
کہا کہ بہت خوب یا کچھ عذر کرتا جب وہ غائب ہو گیا سمندر نے عشناق سے کہا کہ مین نے آپ کا
فرمان ادا کیا اور جو کچھ حکم ہو عشناق نے کہا کہ اب کوئی حکم نہین ہی مین جواب کا منتظر ہون اہل دربار نے
کہنے لگے سمندر کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ جو یہ نامہ آپ نے بنام اہل اسلام تحریر کیا ہی اور اسکے جواب
کے خواستگار ہین یہ جو شرائط آپ نے تحریر فرمائے ہین وہ لوگ اسکو کبھی نہ قبول کرینگے نہ وہ ترک اسلام کو
قبول کرینگے نہ آپ کی اطاعت کو نہ یہ گوارا کرینگے کہ وہ خواجہ کو باندھکر آپکے حوالے کرین یہ تو سوال کرکے دیکھ
لیجیے کہ ہم کو ایک بال جسم خواجہ سے دو گے اُسکا کیا جواب ملتا ہی خداوند وہ اپنے لشکر سے ایک چاکر کا یا مہتر کا
دینا نہ گوارا کرینگے کہ وہ اُسکو باندھکر دین خواجہ کا تو بڑا مرتبہ ہی دیکھیے گا جواب صاف آئیگا اور بلکہ سخت
عشناق نے برہم ہو کر کہا کہ آپ لوگ ایسے ہی عقل مند ہین کہ یہ تصور کرتے ہین جان سے کوئی زیادہ
عزیز نہین ہی نہ پیارا ہی جب جان پر بنے گی تو کیا ضرور ہی کہ جان دین اور یہ شرائط نہ منظور کرین یہ تو کوئی
عقل مند نہ گوارا کریگا جو ذرا سی عقل رکھتا ہوگا اور جو شخص آپ لوگون کے ہوگا وہ ایسے خیالات کریگا یہ
خیالات آپ سب کے بیجا ہین ضرور وہ لوگ ان شرائط کو قبول کرلینگے وہ لوگ نادان نہین ہین بلکہ
عقل سالم رکھتے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ زیادہ تو ہم کچھ عرض نہین کر سکتے ہین ہان صرف اسقدر
عرض کر سکتے ہین کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی پس جو اندر پتیلی کے ہوگا وہ ہی کفگیر مین نکلے گا ایک بھونڈی
مثل ہی عشناق نے کہا کہ بہت اچھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر وہ ہرکارے جو کہ برائے خبر یہان
مقرر تھے اُن مین سے دو ایک تو یہان رہے اور باقی یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے کہ جاکر
خبر کرین کہ اس طور کا نامہ سمندر نے بنام حضور روانہ کیا ہی اور اس مضمون کا نامہ بنام گرداب تحریر
کیا ہی یہ طرف لشکر کے جاتے ہین پہلے حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ لشکر مقابلہ مین اہل اسلام

کے زخموں کی علاج ہو رہا ہے طریقہ یہ ہے کہ ساتون بادشاہ ایک مقام پر دربار کرتے ہین یعنے گرداب حباب
سیلاب ملکہ زعفران ملکہ چندر رتن ملکہ ماہ تن کی بارگاہ مین دربار ہوتا ہے جب دربار برخاست
ہوتا ہے سب اپنے اپنے خیمون کو چلے جاتے ہین ہان سہ پہر کا دربار الگ الگ ہوتا ہے اور جو کام ہوتا ہے
سب کی رائے سے ہوتا ہے جب ساتون رائے ایک ہو لیتی ہین تب کام کیا جاتا ہے پس اُسی طور سے دربار
آراستہ ہے ساتون بادشاہون کے سردار حاضر دربار ہین بادشاہ تختون پر بیٹھے ہوئے ہین گرداب نے
حباب سے کہا کہ ابھی تک ہمارے لشکر کے زخمی نہ اچھے ہوئے کہ مقابلہ کرتے سمندر شاہ فرماتے
ہونگے کہ یہ لوگ جاکر بیٹھ رہے کوئی مقابلہ نہ کیا یا تو اس ہماہمی سے گئے تھے یا بالکل جاکر خاموش ہو رہے
جراحون کو تاکید کی جائے کہ وہ بہت جلد علاج کرین یہ کیا کہ اتنے دن لگا دیے حباب شاہ نے کہا
کہ دراصل بہت عرصہ ہوا ہر ایک نے اپنے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تاکید کرو کہ جراح علاج مین جلدی کرین
دیر کیون لگائی ہے اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب آج ہی حکم والا سے اُنکو آگاہ کیا جائیگا یہان یہ تدبیر
ہو رہی تھی ہر ایک بادشاہ اپنے وزیر کو حکم دے رہا تھا کہ پرچہ نویس نے حاضر ہوکر پرچہ اخبار پیش کیا
اُس مین خواجہ کی عیاریون کا حال اور عشاق کا انی نانی کو لیکر براے علاج آنا اور خواجہ کے ہاتھ
سے ذلیل ہوکر اپنا ابر سحر لینے جانا تحریر تھا یہ حال دیکھکر ہر ایک بادشاہ بہت حیران ہوا اور باہم کہا کہ کیا
غضب کا عیار ہے کہ ایک مرتبہ تو حکیم صاحب کی صورت بنکر آیا ظاہر ہوا پھر عیار کی صورت پر آیا اور خوب
اُسکو ذلیل کیا مار کھلوائی ایسا شعبدہ ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ ہم کو بھی ذلیل کرے اور پھر باعلان
سب کے ساتھی نکلا چلا گیا کوئی کچھ نہ کر سکا مگر ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اب خاتمہ ہے کہ عشاق غطامی کو
ذلیل کیا ہے وہ اپنا ابر سحر لینے کو گیا ہے یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہے اسنے سواے سجدہ کرنے کے اور کسی
قسم کی خداوند کی اطاعت نہین کی ہے اسنے یہ سحر بارہ برس کی محنت مین طیار کیا ہے بس ضرور وہ آگر
خاتمہ کریگا یہ انجام ہوا اس ذلیل کرنے کا وہ ہرگز نہ رعایت کریگا سب نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے ہم کو کیا
جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ہم کو جو حکم ملا ہم اُسکی تعمیل کو موجود ہین اور جو حکم ہوگا اُس پر عمل کرینگے یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی صحن بارگاہ کی اُس سے کچھ شعلے پہلے نکلے اُسکے بعد ایک ساحر
پیدا ہوا کہ جس کی صورت دیکھکر سب ڈر گئے مگر خاموش بیٹھے رہے کہ وہ ساحر نکل کر طرف دربار
کے چلا دربار مین آکر کہنے لگا کہ منم نامہ دار سمندر شاہ تمھارے نام نامہ لایا ہون یہ اس صدا سے اور
ہیبت سے کہا کہ سب خوف زدہ ہوئے گرداب نے فوراً کرسی اُسکے لیے روبرو بچھوا دی اُس سے
کہا کہ آپ تشریف رکھین وہ کرسی پر بیٹھ گیا ایسا مغرور تھا کہ نہ کسی کو سلام کیا نہ مجرا اپنے غرور مین
آپ اُٹھا جاتا ہے جب بیٹھ چکا گرداب نے کہا کہ کدھر تشریف لانا ہوا کیون سرفراز فرمایا اُسنے برہم ہوکر
جواب دیا کہ کیا تم نے نہین سنا مین نے پہلے کہا تھا کہ منم نامہ دار سمندر شاہ مابدولت بادشاہ کا
نامہ لیکر آئے ہین یہ جو اُسنے کہا تو گرداب وغیرہ نے کہا کہ لائیے بس اُسنے دونون لفافے نکال کر
دیے ایک لفافہ پر مہر شاہی ثبت کی ہوئی تھی اور سب کے نام تھا دوسرا لفافہ سادہ تھا اُس پر
نہ کچھ تحریر تھا نہ مہر تھی بس اُنھون نے وہ لفافہ چاک کیا جس پر مہر تھی اور اندر سے کاغذ نکال کر
پہلے خود پڑھا اُسکے بعد دبیر کو دیا اُسنے پڑھا سب اہل دربار آگاہ ہوئے کہ یہ مضمون تحریر کیا ہے
اور کل خاتمہ ہے اہل اسلام کا اگر بادشاہ کی تحریر پر عمل نہ کیا تو بس گرداب وغیرہ نے اُس ساحر
سے کہا کہ آپ تشریف رکھین ہم ابھی جیسا بادشاہ نے حکم فرمایا ہے اُسکی تعمیل کرتے ہین نامہ لشکر

اسلام مین روانہ کرکے جواب حاصل کرتے ہین جو جواب آئیگا اُسکے بموجب کاربند ہونگے اگر اُنھون نے شرایط شاہی
کو قبول کرلیا تو خیر ورنہ آپ کے سامنے ہم طبل جنگ بجوا دینگے اور کل صف آرا ہونگے وہ شوق سے تشریف
لائین مقابلہ فرمائین یہ سُنکے اُسنے کہا کہ ہان جلدی کرو مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا ہون بس اُنھون نے اُس
لفافہ کو چاک کرکے اور مسودہ دبیر کو دیا کہ اسکو بہت جلد صاف کرکے لفافہ مین بند کرکے مہر کرکے حاضر
کرو بس دبیر نے وہ لیکر جس طور سے حکم ملا تھا فوراً تعمیل کی لفافہ کرکے نام اُس پر لکھکر مہر ساتون بادشاہونکی
ثبت کی اور حاضر کیا بس **گرداب** نے اپنے اہل دربار کی طرف دیکھا کہ ایک ساحر کہ نام اُسکا براق جادو
تھا وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُسکو طلب کرکے کہا کہ یہ نامہ لیکر دربار مین بادشاہ اسلام کے جاؤ اور اسکا
جواب حاصل کرکے فوراً حاضر ہو وہ نامہ لیکر دربار سے نکلکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا بعد جانے
اُسکے **گرداب** نے دربار کی حالت اُس ساحر سے دریافت کی جو کہ **سمندر** کا نامہ لیکر آیا تھا **سمندر**
کا مزاج پوچھا اُسنے کہا کہ سب اچھی طرح ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر **براق** نامہ لیے ہوئے
طرف لشکر اسلام کے جاتا ہے وہ جو ہرکارے یہان برائے خبر موجود تھے لشکر اسلام کے وہ یہ خبر لیکر کہ
اس طور کا نامہ آیا اُسکا یہ مضمون تھا اُس مین یہ حکم تحریر تھا اُسکے موجب آپ کے نام نامہ آتا ہے
براق جادو لاتا ہے وہ بھی طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان وہ وقت ہے کہ **سب سردار** حاضر دربار ہین
بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہین **صاحبقران** دنگل شوکت پر **خواجہ** اپنی کرسی عیاری پر اور سب عیار
خشت ہای زرین پر کھڑے ہوئے ہین کہ بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ حال نہ معلوم ہوا آج کئی دن ہوگئے
کہ **عشاق نہ طاقی** آیا یا نہین آیا یہ صرف دھمکی تھی کہ وہ آگرا یہ سحر گرا کر خاتمہ کریگا ایک کو زندہ
نرکھےگا یا اصل مین ایسا تھا کچھ ظاہر نہ ہوا ہم تو جانتے ہین کہ دھمکی تھی کہ شاید یہ لوگ اس خوف سے یہان
سے چلے جائین **خواجہ** نے عرض کہ یہ تو ضرور تھا کہ وہ آیا تھا مین نے عیاری کی تھی ساحر زبردست
بھی ضرور ہی چاہیے یہ جھوٹ ہو کہ اُس نے بارہ برس کے عرصہ مین ایک سحر طیار کیا ہے بس جس پر
اُسکو گراویگا اُسکا خاتمہ ہوگا وہ یہ بھی ضرور کہتا تھا کہ مین نے یہ سحر بڑی محنت سے طیار کیا ہے اگر
کرور ملک ہون تو مین ایک پل مین سب کو خاک سیاہ کردون اگر تمام عالم لشکر سے مملو ہو تو مین تباہ
کردون اس لشکر کی کیا اصل ہے یہ بھی میرے روبرو اُس نے کہا تھا کہ مین آج لینے جاتا ہون اُسکے
بعد ہرکارون نے بھی خبر آکر دی تھی کہ گیا کیا ابھی نہ آیا ہوگا **صاحبقران** نے فرمایا کہ خیر اس سے کیا حاصل
جو تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئیگا جو کاتب تقدیر نے ہمارے خط پیشانی مین لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا یہ جو
صاحبقران نے فرمایا **خواجہ** نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر اپنی فکر لازم ہے یہ جو **خواجہ** نے عرض کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر ضرور ہے کہ اپنی فکر لازم ہے بس جب معلوم ہوگا تو فکر کی جائیگی یہی گفتگو ہو
رہی تھی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ پر مجرا بجا لائے یہ وہ ہرکارے ہین جو دربار **سمندر**
مین تھے اور خبر لیکر طرف لشکر کے چلے تھے یون عرض کرنے لگے کہ یہ غلام دربار مین **سمندر** کے حاضر
تھے کہ **عشاق** ہمارے روبرو آیا **سمندر** نے بڑی تعظیم کی اُسنے پہلے آگرا اپنی ناتی کی حالت دریافت
کی بعد اسکے **سمندر** سے کہا کہ ایک نامہ بنام اہل اسلام کے اس مضمون کا تحریر کیا جائے اور ایک
حکم نامہ بنام **گرداب شاہ** جو کہ مقابل اہل اسلام مع لشکر فروکش ہے تحریر کیا جائے کہ وہ اس نامہ کا
جواب اہل اسلام سے لیکر ہم کو روانہ کرے اگر ہمارے موافق ہو تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوائے ہم کل
آکر سب اہل اسلام کا خاتمہ کردینگے چنانچہ **سمندر** نے اُسکے تحریر کے موجب دونون نامے تحریر کرا کے

روانہ کیے ہین ایک ساحر لیکر آتا ہے ہم یہ حال دریافت کرکے وہان سے روانہ ہوئے باقی خیریت ہے بادشاہ
نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا وہ آداب بجالا کر بارگاہ سے باہر آئے اور طرف شہر سمندریہ کے روانہ
ہوئے وہ ہرکارے یہ عرض کرکے گئے تھے کہ خواجہ نے عرض کیا معلوم ہوگیا کہ وہ نابکار آیا ہے اُسنے
نامہ تحریر کیا ہے نہ معلوم اُسکا کیا مضمون ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جب نامہ آئیگا تو معلوم ہوجائیگا کیا
ضرورت ہے فکر کرنے کی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر کفار سے خبر لیکر روانہ ہوئے تھے
حاضر دربار ہوئے مجرا بجالائے اور نامہ بر کا آنا نامہ دینا اُسکا پڑھا جانا گرداب کا بموجب تحریر سمندر
نامہ کو صاف کراکے روانہ کرنا عرض کیا کہ نامہ بر نامہ لیکر آتا ہے باقی خیریت ہے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ درگہ
سالار سے کہدو کہ منع نہ کرے آنے دے یہ حکم درگہ سالار کو ملا اُن ہرکارون کو بھی انعام ملا وہ مجرا
کرکے بارگاہ سے نکل کر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے یہان دربار کی آراستگی کی گئی ہر ایک اپنے
مقام پر سنبھل کر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ نامہ بر بیٹھے براق جادو نامہ لیے ہوئے داخل لشکر اسلام
ہوا لشکر کو طے کرکے قریب بارگاہ پہونچا دربارگاہ پر پہونچکر ٹھہرا چونکہ مرد معقول ہے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو
ایک نامہ بر گرداب شاہ وغیرہ کا نامہ لیکر آیا ہے بار چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر ہو چکی ہے ہم کو جانے
کا حکم ہے پس وہ نامہ بر داخل بارگاہ ہوا بارگاہ کو خوب آراستہ پایا پانچ ہزار یا پانچ سو سپہ چین سردار دنگل
و کرسی پہ بیٹھے ہوئے تھے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران زمان اپنے دنگل شوکت پر رونق
افروز تھے خواجہ اپنی کرسی پر اور سب عیار حاضر دربار تھے اسنے دربار کو اس طور سے آراستہ دیکھا کہ
کبھی کسی کا دربار نہ دیکھا تھا مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو کرسی ملی یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا
کہ صاحبقران نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام شراب اُسکو دیا اُسنے جام لیکر سلام کیا اور پی گیا
جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون گرداب شاہ وغیرہ کا خواجہ
نے کہا کہ پھر کیا دیر ہے نامہ پیش کریں اُسنے کمر سے نامہ نکالکر پیش کیا بادشاہ نے میر منشی کو اشارہ
کیا اُسنے اُسکے ہاتھ سے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے اُس مین تعریف خداوند
تصویر کی تحریر تھی اُسکے بعد صفت و ثنا سمندر شاہ کی اُسکے بعد تعریف عشاق نہ طاقی کی مرقوم تھی
اور اُسکے سحر کی صفت بعد اُسکے وہ ہی مضمون جو کہ بالا تحریر ہو چکا ہے تحریر تھا جب صاحبقران و
خواجہ نے یہ مضمون سُنا برہم ہوکر کہا کہ اُسنے بہت سا گو کھایا ہے اور جھک مارا ہے اُس سے
ہماری طرف سے کہدینا کہ ابھی مجھکو کیا ذلیل کیا ہے ہان اب ذلیل کرونگا اور اس طور سے تجھکو قتل
کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائینگے اور مجھکو ترس نہ آئیگا تو کیا مجھکو و اہل اسلام
کو قتل کریگا یہ حسرت لیکر اس دنیا سے جائیگا معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ تو یہان
سے زندہ جاسکے پھر مین نے تیرے حال پر رحم کھایا کہ تجھکو زندہ چھوڑ دیا ورنہ قتل کرتا تو تو میرا کیا
کرتا مین تیرے روبرو سے چلا آیا تو نے میرا کیا کیا بس اپنی جان کی اگر خیریت چاہتا ہے تو اپنی نانی کو لیکر
جلا جا ورنہ مین تجھکو اور اُسکو دونون کو قتل کرونگا آئندہ تجھکو اختیار ہے یہ جو تو نے صاحبقران کو
تحریر کیا ہے کہ خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کردو اور خود آکر سمندر کی اطاعت کرو اور مذہب اسلام
ترک کرو مین کوئی صاحبقران کا غلام نہین ہون جو وہ مجھکو گرفتار کرکے روانہ کرین یہ نہ خیال کرنا
اس امید مین تو اس دنیا سے جائیگا کہ مین کسی کو اہل اسلام سے قتل کرون یہ تجھکو نصیب نہ ہوگا
یہ خیال کرے کہ تجھکو اہل اسلام کے چاکرون اور حلال خورون کا موے زہار تک نہ نصیب ہوگا

میرا تو بڑا مرتبہ ہو لشکر اسلام کے مرکبون کے سمون کی گرد تیرے نصیب مین نہین ہو ایک جانور تک تو اہل اسلام
کے لشکر کا تیرے ہاتھہ نہ آئیگا انسان کیا چیز ہو بس مین خود اُس سے کہتا ہون کہ وہ اگر میری اور صاحبقران
کی اطاعت کرے اور مذہب تصویر پرستی ترک کرے اسی مین اُسکے لیے بہتری اور اچھائی ہو ورنہ وہ ہی
اور میرا خنجر بُران ہو یہ تو میری طرف سے اُس سے کہدینا اور خواجہ نے دبیر سے کہا کہ جب صاحبقران کی
طرف سے جواب تحریر کر چکنا تو میری طرف سے یہ بھی تحریر کر دینا جو کہ مین نے بیان کیا ہو اُس نے عرض کیا کہ
بہت خوب جب خواجہ اپنی تقریر کر چکے اُسوقت صاحبقران نے اُس نامہ بر کی طرف متوجہ ہو کر کے
فرمایا کہ اُس نابکار سمندر جادو عشاق نا ہنجار سے میری طرف سے کہنا کہ کیون قضا آئی ہو اپنی زبان
بند کر یہ جو اُسنے تحریر کیا ہو کہ اگر اطاعت سمندر شاہ کی کرو اور دین اسلام ترک کرو خداوند تصویر کو سجدہ
کرو وہ کون خداوند تصویر گیدی ہو کہ جس کو ہم سجدہ کرین اور وہ کون نامعقول ہو جو ہم سے سجدے کو کہتا ہو
لاکھو لاکھ لعنت خداوند تصویر پر اور کرور کرور لعنت اُسکے بندگی کرنے والون پر اور اُنکی ہفتاد پشت پر لعن
ہو جو ہم سے یہ کہے کہ ترک اسلام کرو کیا خوب یہ دھمکی نکالی ہو کہ اگر ترک اسلام نہ کروگے اور سمندر کی اطاعت
نہ کروگے تو ہم اگر قتل کرینگے اُس گدہے سے کہدینا کہ تجکو دہنے ہاتھہ کا کھانا حرام ہو کہ جو تو ہم کو اگر قتل نہ کر
او گیدی تو کیا ہو اور تیرا سمندر شاہ کیا ہو اور وہ خداوند سگ خارشتی کیا ہو تجھ ایسے کتے اُسکو سجدہ
کرینگے بھلا ہم کیا سجدہ کرینگے کیا اُسوقت کچھ نشہ زیادہ تھا جو یہ نامہ تحریر کرا کے روانہ کیا ہو کیا وہ
ذلت بھول گیا ہو جو خواجہ نے سردربار دی تھی یقین ہو کہ ابھی تک تو منھہ مین درد ہوتا ہوگا جب
ہمارے لشکر کے ایک عیار کی پشم نکندہ کرسکا وہ تجکو ذلیل کر کے چلا آیا تو تو ہم کو کیا قتل کریگا او بچہ شیطان او
نطفہ حرام تو بھلا کس بات پر ہو ارے ہمارا خداوہ خدا ہو کہ جو تیرے خدا کو دوزخ مین جگہ دیگا اور
اُسکے بنائے کچھ نہ ہوسکیگا سوا ئے نار دوزخ مین جلنے کے چھوٹا منھہ بڑی بات لو شان خدا ہم سمندر
ایسے ولد الزنا کی اطاعت کرین اور خداوند تصویر ایسے نطفہ حرام کی بندگی کرین اُسکو سجدہ کرین اور جو سب کا
مالک اور رازق و پیدا کنندہ ہو اُسکی بندگی ترک کرین ورنہ یہ شیطان بچہ ہم کو قتل کریگا پہلے اپنی نانی کو جو
کہ اول درجہ کی لکانہ ہو اُس کو خداوند سے کہکر اچھا کرا لے پھر اورونکو اُسکی بندگی کرنے کی نصیحت کرنا خواجہ
نے تیرے اور سمندر کے اور تیری نانی کے وہ میخ ماری تھی کہ جو جان نہ رکھتی تھی مگر ابھی اُس فاحشہ کی اور
تیری زندگی باقی تھی جو یہ امر ظاہر ہوا ورنہ سیدھی جہنم واصل ہوتی کسی نہ کسی جہری دوزخ کی ڈانٹ بنائی جاتی
یہان بھی جلتی رہی ہو وہان بھی جلے گی او گدہے ہم موت سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری قضا آئی ہو اور
ہمارے کل لشکر کی اگر ہم قلعہ آہنی مین بھی پوشیدہ ہونگے تو ضرور قتل ہونگے اگر نہین آئی ہو تو کیا ہو
اگر خود سمندر یا تیرا وہ خدا بچہ شیطان جس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہو کوشش کریگا تو یہان کسی کا
ایک موی پشم نہ کم کرسکے گا بس مین تجکو تحریر کرتا ہون کہ تو اگر میری اطاعت کر ورنہ کتے کی موت
مارا جائیگا یہ جو تو نے تحریر کیا ہو کہ خواجہ کو گرفتار کر کے میرے حوالے کرو او احمق کوئی خواجہ میرے
غلام نہین ہین جو مین اُن پر دباؤ ڈالون میرے ملازم ہین اُنکا تو مرتبہ ہو تو نے پہلے یہ سوال کر کے دیکھا ہوتا
کہ مجکو اہل اسلام کے موی زہار کی ضرورت ہو کیونکہ حکیم صاحب نے نانی امان کو دوا مین بتایا ہو اگر آپکی
مہربانی ہو تو کسی حلال خور سے مجکو دلوا دیجیے تو سنتا کہ اُسکا کیا جواب ملتا ارے وہ بھی نہ ملتا تو
پھر خواجہ کا تیرے ہاتھہ آنا دشوار ہو خواجہ ہی تو تیرے اور تیری نانی کے میخ مار کر درست کرینگے
بس اب ایسی تحریر کبھی ہم کو نہ بھیجنا ورنہ اس سے سخت تر جواب ملیگا یہ امر اپنے دل سے دور رکھو

کہ خواجہ یا کوئی ادنا آدمی اہل اسلام سے میرے ہاتھ آجائے یہ بالکل غیر ممکن ہو بس لاحول ولا قوۃ الا باللہ
الشیطان الرجیم یہ امید دل سے دور رکھنا کہ یہان کا ادنا شخص سمندر کی اطاعت کرے یا دین اسلام
ترک کرے بس تم کو تیری کوئی شرط منظور نہین ہو ہم اپنے خدا پر تکیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین جو اوس نے
ہماری مقدر مین لکھ دیا ہو وہ پیش آئیگا نہ تیرے بنائے کچھ بنیگا نہ تیرے خدا کے بموجب شعر
سرنمی پیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ٭ دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ
ہراسان نشود ٭ دیگر بر سر اولاد آدم ہرچہ آید بگذرد دیگر دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است ٭ بس
وہ ہمارا حافظ اور مالک ہو بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ٭ نبرد رگے تا نہ خواہد خدائے ٭ بس یہ
خیال کرے کہ کوئی امر ہم کو قبول نہین ہو کل ہم میدان مین ضرور آئینگے تو آنا اور اپنا ابر سحر ہم پر گرا کر ہمارے
خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھنا کہ وہ ہم کو کیونکر تیرے ظلم سے محفوظ رکھتا ہو بس اسی مین تیری خیریت ہو
کہ تو یا تو ہماری اطاعت کر یا یہان سے اپنی نانی کو لیکر چلا جا ورنہ بہت پچتائیگا کتے کی موت مارا
جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہو ہم کو کوئی امر تیرا جو کہ تو نے تحریر کیا ہو قبول نہین ہو اور یہ سب وہ قبول
کرے جو موت سے ڈرے جس کو یہ خوف ہو کہ افسوس ہم مرجائینگے ہم اس طور کے مرنے کو حیات
ابدی تصور کرتے ہین مثل تیری زندگی کے زندہ رہنے کو ہم بدتر جانتے ہین تیرے جینے کو تو کتا نہ جیتا
کہ جو ذلت اُٹھا کر تو جیتا رہا رے تجکو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا تھا گر معلوم ہوا کہ اول درجہ کا
بے غیرت ہو اور بے حیا ہو تیری زندگی سے تو سگ و خوک کی زندگی اچھی ہو وہ کسی قدر غیرت
رکھتے ہین مگر تجکو بالکل حیا نہین ہو بس مین کہان تک اپنے دماغ کو خراب کرون اے منشی یہ بھی
تقریر ایک پرچہ کاغذ پر لکھ دو اور لاؤ اُسکا نامہ مجکو دو منشی نے وہ نامہ جو کہ آیا تھا صاحبقران کو دیا
صاحبقران نے اُسکو چاک کرکے اُس نامہ بر کی طرف پھینکدیا اور فرمایا کہ کہدینا کہ اسکی تبی بناکے
یا تو اپنے مقام خاص مین رکھ لے یا سمندر کے یا اُس خدا کے کہ جسکی تو بندگی کرتا ہو اگر یہ ممکن نہ ہو
تو اپنی نانی کے اُس مقام مین رکھدے کہ جہان سے تیری مان پیدا ہوئی تھی کہ تجھ ایسے نطفہ حرام کو
اُسنے جنا کہ جس نے تمام دنیا کی سیاہی اپنے مُنھ پر ملی اور ذلت پر ذلت اٹھائی اور پھر نہ شرم نہ آئی
اُسکو بھی بدنام کیا تاکہ وہ پھر کسی سے ایسا فعل نہ کرائے کہ جس کے سبب سے تیری مان کے ایسے
لڑکے پیدا ہون اُس سے تجھ ایسا نالائق لڑکا ہوا اور اگر تیری مان زندہ ہو تو اُس سے کہدینا کہ وہ پھر نہ تجھ ایسا
لڑکا جنے اور بہت حفاظت سے رکھنا اے منشی یہ بھی تحریر کردینا جو کہ مین نے اس نامہ بر سے کہا ہو وہ
نامہ بر خاموش بیٹھا سنا کیا کچھ جواب نہ دیا بلکہ وہ نامہ چاک شدہ لے لیا ادھر منشی نے نامہ طیار
کیا جو کچھ صاحبقران نے فرمایا تھا وہ تحریر کیا اور جو کچھ خواجہ نے کہا تھا وہ تحریر کیا اور اس شعر و نیز
مصرعہ پر نامہ کو ختم کیا مصرع جواب جاہلان باشد خموشی شعر منت ایجہ حق بود گفتیم تمام ٭ تو دانی
دگر بعد ازین والسلام ٭ صاحبقران نے فرمایا کہ ایک میری طرف سے سمندر کو تحریر کردینا کہ یہ
جو شعر فردوسی طوسی نے فرمایا ہو اسکا مضمون بہت سچا ہو اور درست فرمایا ہو یہ شعر تیرے حسب
حال ہو شعر پرستار زادہ نیاید بکار ٭ اگرچہ بود زادۂ شہریار ٭ دبیر نے یہ شعر بھی تحریر کردیا لفافہ
مین بند کرکے مہر شاہی و مہر صاحبقرانی سے مزین کرکے پیش کیا صاحبقران نے اُس نامہ بر کو
دیکر فرمایا کہ یہ جواب نامہ ہو اور جو زبانی ہم نے کہا ہو وہ بھی کہدینا اُسنے عرض کیا کہ مین تو اُس دربار
مین جاونگا نہین ہان جو نامہ لیکر آیا ہو یہ جواب اُسکے ہاتھ جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تو اُس سے

میرا پیام کہدینا کہ یہ صاحبقران نے زبانی فرمایا ہی نامہ بر ہمیشہ بے خطا ہین جو تجکو جواب دیا جاتا ہی اُسکے
بیان کرنے مین کوئی نقصان نہین ہی اگر ہم زبانی پیام دیتے تو تو کیا نہ بیان کرتا اُسنے جواب دیا کہ ضرور بیان
کرتا صاحبقران نے فرمایا اب بھی بیان کرنا اُس نے عرض کیا ضرور بیان کرونگا صاحبقران نے فرمایا
کہ ایک پیام ہماری طرف سے اپنے شاہون کو دینا کہ صاحبقران نے فرمایا ہی تم سے کہ تم لوگ
کیون راہ ضلالت مین پڑے ہو دیکھ لینا کہ یہ سمندر اور جو جو اُسکے ساتھ ہین مثل سگ و خوک کے قتل
ہونگے یا بھاگتے پھرین گے اور انکو پناہ نہ ملیگی اور عشاق کا اور اُسکے سحر کا تو کل خاتمہ ہی تم اپنی
آنکھ سے دیکھ لوگے کہ وہ کل کیونکر قتل ہوتا ہی اور کس طور سے اُسکا سحر برباد ہوتا ہی کہ جس پر اُسکو بڑا بھروسا
ہی اور بہت بڑا دعوی ہی ہم تم کو سمجھائے دیتے ہین قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی کہ یہ بالکل راہ
ضلالت ہی جو کہ تم اختیار کیے ہوئے ہو بالکل گمراہی مین پڑے ہو پردہ غفلت اُٹھاؤ اپنے خدا کو پہچانو
اُسکی بندگی کرو اس تصویر پرستی پر لعنت کرو آیندہ اختیار ہی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار رہا اور ہر
ایک اپنے نیک و بد کا مختار ہی پھر کف افسوس ملوگے کچھ ہاتھ نہ آئیگا سواے ذلت اور خواری
کے بس اسقدر کافی ہی اگر عقلمند ہوگے تو اسی پر عمل کروگے زیادہ کہنا لاحاصل ہی جو عاقل ہی اُسکو اشارہ
کافی ہوتا ہی اگر نادان کے روبرو تمام عمر بیان کرے تو اُسکو کچھ نہین معلوم ہوتا ہی جیسے اسی مضمون کو شعر
مین کہتا ہی شعر اگر صد باب حکمت پیش نادان * بخوانند ہم چنان بازیچہ در گوش * بس عاقل و دانا کے
لیے پند و نصیحت ہی نادان کے لیے نہین ہی یہ اپنے بادشاہون سے کہدینا اُسنے عرض کیا بہت خوب
بس وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر کرسی پر سے اُٹھا صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور رخصت ہوکر ایسا
بھاگا کہ اُسنے پھر پھر کر نہ دیکھا کہ مین کہان آیا تھا اور کس کام کو آیا تھا کیونکہ وہ جو اتنے دیر تک وہان بیٹھا
رہا تھا اُسکو وہی گمان تھا کہ اب قتل کا حکم دیا اب قتل کا حکم دیا بس اُسکو بیٹھنا ناگوار تھا جواب نامہ
ملا سر پر پاؤن رکھکر بھاگا کا پلٹ کر بھی نہ دیکھا سیدھا بارگاہ سے نکل کر اپنے لشکر کا راستہ لیا راوی کہتا ہی
کہ وہان دربار کفار مین وہ ساحر کہہ رہا ہی کہ ابھی تک جواب نامہ نہین آیا بڑی دیر ہوئی گرداب
نے کہا کہ آتا ہوگا باہم صلاح ہو رہی ہوگی کیونکہ نامہ بہت سخت ہی اسکا جواب بھی بہت مشکل
ہی تحریر کرنا یہان تو یہ تقریر ہی وہ گھبرا رہا ہی اُدھر وہ بھاگا چلا آتا ہی یہان تک کہ لشکر اسلام سے نکل کر اپنے
لشکر مین پہونچا اُسکے دم مین دم آیا اُسکو اطمینان ہوا جب تک لشکر اسلام مین رہا اُسوقت تک یہ
خوف رہا کہ اب کسی نے آکر قتل کیا اسی خوف سے بہت جلد راہ طی کرکے اپنے لشکر مین آیا جب
لشکر مین آیا اپنا دم راست کیا حواس درست کیے ایسی ہیبت لشکر اسلام و دربار بادشاہ اسلام کی
اُسکے دل پر اثر کر گئی تھی کہ اُسکے حواس جاتے رہے تھے بس جب حواس درست کر چکا دربار مین
آیا گرداب نے اُس ساحر سے کہا کہ یہ نامہ لیجیے آپ گھبراتے تھے جواب نامہ آگیا اُسنے اُسے دیکھکر
کہا کہ کیا جواب نامہ لایا اُسنے کہا کہ بیٹھنے دیجیے بیان کرتا ہون ابھی تو چلا آتا ہون کیا سہل ہی بیان
کرنا ایک قصہ طویل اور داستان عظیم ہی بس جب بیٹھ لونگا تو بیان کرونگا وہ خاموش ہوا یہ اپنے
مقام پر بیٹھا اُسنے ہاتھ باندھکر گرداب وغیرہ سے عرض کیا کہ مین امیدوار ہون کہ پیام سخت لایا ہون
میرا قصور معاف ہو اُنھون نے جواب دیا کہ تم بے خطا ہو تم کو جو جواب ملا ہی وہ بیان کرو بس
اُسنے کہا کہ جو صاحب وہان سے نامہ لیکر آئے ہین وہ ذرا کان کھولکر سن لین جو پیام ملا ہی تا کہ
کوئی بات رہ نہ جائے جو کہ خرابی کا باعث ہو اُس نے کہا کہ مین کوئی بہرہ نہین ہون تو بیان کر

بس اُس نامہ برنے پیام صاحبقرانی بیان کرنا شروع کیا کل پیام کہہ سنایا وہ نامہ چاک شدہ اُسکو دیا اور کہا کہ یہ سمندر شاہ کو دیدینا اور عشاق کو اُسنے لیا اور کہا کہ کیا کہا ہے اُسنے سب تقریر صاحبقران کی جو کہ تحریر ہوئی ہے اول سے آخر تک بیان کی اور خواجہ کی جب وہ بیان کرچکا اُس نے کہا کہ تو خاموش بیٹھا سُنا کیا کچھ جواب نہ دیا اُسنے کہا کہ مین کیا جواب دیتا اور جواب دیکر اپنی آبرو دیتا اُسنے کہا ہان وہ کون تھا جو آبرو لیتا اُسنے جواب دیا کہ جس نے سمندر شاہ کا تاج لیا عشاق کو ذلیل کیا گرداب عیار کی وہ گت کی کہ جو کہ ایک ادنا کی نہین کی جاتی ہے اُنکے شاگردون سے اُنکو جوتیان کھلوائین اور یون اُسنے کہا کہ تو کیسا ساحر ہے کہ ایک نجس ساحر کو سزا نہ دے سکا اور نہ گرفتار کر سکا اگر اُسنے ایسی تقریر کی تھی اُسنے کہا کہ سمندر شاہ و عشاق کیسے ساحر تھے کہ وہ اُنکے منھ مین کالک لگا کے چلا آیا ایک بھی نہ گرفتار کر سکا جب وہ اُنکے ہاتھ نہ آیا تو میرے ہاتھ کب آتا دوسرے اُس دربار مین کیا ساحر نہین ہین آفاق ایسا ساحر مریخ سا ساحر جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین یہ جو اُسنے کہا تب اُسنے کہا کہ خیر اگر مین ہوتا تو سب کا حال کھل جاتا ہان یہ بیان کر کہ زبانی کہا ہے یا کچھ تحریر بھی دی ہے اُسنے کہا کہ نہین تحریر بھی ہے یہ کہکر نامہ نکال کر دیا اُسنے وہ نامہ لیا بس مار خوار نے کہا کہ اے گرداب شاہ تم طبل جنگ بجواؤ اُسنے جواب دیا کہ ہان مین طبل جنگ بجواتا ہون آپ تشریف لے جائین یہ سنکے وہ اپنی کرسی پر سے اُٹھا اُسی طور سے وہان سے صحن مین آیا زمین مین پیر مار کر غرق زمین ہوگیا یہ تو اُدھر کو گیا ادھر براق نے صاحبقران کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور ہر ایک کا مرتبہ بیان کیا اور کہا کہ آفاق کا اور اُسکی زوجہ کا ایسا مرتبہ ہے کہ کبھی کسی کو خواب مین بھی نہ نصیب ہوگا یہ کہکر صاحبقران کا پیام دیا ہر ایک سنکے خاموش ہو رہا بس گرداب نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین کوس حربی نام پر عشاق نہ طاقی کے بجے کہ وہ کل یہان آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم دیا نقارہ حربی پر چوب پڑی نقارہ سحر بجا تمام لشکر مین اُسکی صدا پھیلی یہ خبر لیکر ہرکارے لشکر اسلام کے جو کہ بنا بر جاسوسی مقرر تھے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے اسکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک سامان جنگ کرنے لگا انکو تو سامان جنگ کے درست کرنے مین مصروف رکھا جاتا ہے گو یہ معلوم تھا کہ ہم سے مقابلہ نہ ہوگا کوئی عشاق نہ طاقی ہے وہ آکر مقابلہ کریگا مگر از رہ احتیاط سامان جنگ درست کرنے لگے یہ تو سب سامان جنگ مین مصروف ہین انکو اسی حال مین رکھا جاتا ہے اب حال اُس ساحر کا اور دربار سمندر کا تحریر ہوتا ہے کہ اُسکو جو جواب نامہ ملا تو اُسکا کیا حال ہوا بس راوی تحریر کرتا ہے کہ جب وہ ساحر یہان سے جواب نامہ لیکر اندر زمین کے غائب ہوا اندر ہی اندر چلا جاتا ہے وہان سمندر و عشاق مع سب سردارون کے بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ ہے وہی تقریر ہو رہی ہے عشاق کہتا ہے کہ صلح ہو جائیگی اہل دربار کہتے ہین کہ کبھی صلح نہ ہوگی وہ مقابلہ کرینگے یہان یہ بحث ہے کہ عشاق نے ایک مرتبہ سمندر کی طرف دیکھکر کہا کہ بڑا عرصہ ہوا کہ ابھی تک وہ ساحر جواب نامہ لیکر نہین آیا ذرا اوراق مین ملاحظہ فرمایئے کہ کیا سبب عرصہ کا ہے سمندر نے قصد کیا تھا کہ اوراق اُٹھا کر دیکھے کہ ایک مرتبہ وہ زمین شق ہوئی وہ ساحر ظاہر ہوا زمین سے نکل کر دربار مین آیا اُسے کرسی ملی کرسی پر بیٹھا سمندر نے کہا کہ کیا جواب لایا ہے اُسنے پہلے وہ چاک شدہ نامہ عشاق کو دیا اور وہ جو تقریر زبانی اُسنے سُنی تھی بیان کرنی شروع کی از اول تا آخر سب بیان کی بس یہ تقریر جو عشاق و سمندر نے

سُنی رنگ رو دونون کا متغیر ہوگیا کیونکہ وہ تقریر بدتر از تیر و تبر تھی ہر فقرہ اُسکا قلب کے لیے سنان کا اثر
رکھتا تھا بس سمندر اور عشاق کا یہ حال تھا کہ حالت غیظ مین جھوم رہے تھے اور رہ رہ کر بروت
بخس کو بل دیتے تھے چہرہ لال ہو رہا تھا منھ مین کف تھا یہ حال تھا کہ جیسے بنیلا بگڑ جاتا ہو یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو خوک صحرائی ہین کہ بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین جب وہ سب تقریر صاحبقران کی اور خواجہ
کی بیان کر چکا کہا کہ مین نے یہ زبانی اُس نامہ بر کے سُنی ہی جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اور نامہ بھی دیا ہی بس یہ
کہکر اُسنے وہ نامہ جو کہ بدتر از سبر تھا اور اُنکے حق مین زہر قاتل کا اثر رکھتا تھا اُسکا ہر فقرہ زہر ہلاہل سے
کم نہ تھا کمر سے نکال کر دیا کہ یہ جواب نامہ آیا ہی یہ بھی اُسنے دیا ہی بس سمندر نے دبیر کو وہ نامہ دیا کہ اسکو
باواز بلند پڑھو تا کہ اُسکے مضمون سے سب آگاہ ہون بس دبیر نے نامہ لیکر پڑھنا شروع کیا اول حمد و
نعت خدا و رسول خدا تحریر تھی اُسکے بعد وہی مضمون تھا جو کہ زبانی اُس ساحر نے بیان کیا تھا بلکہ کچھ
زیادہ تھا جو فقرے کہ اُسکے یاد نہ تھے یا اُسنے اس سبب سے چھوڑ دیے تھے کہ یہ بالکل خلاف شان
ہین کیا بیان کرون بس اُس نامہ کے پڑھے جانے سے ثابت ہوئے کہ یہ فقرے ہین اور یہ تحریر
ہی ہر فقرہ اور ہر مقام اُسکا شمشیر بران و خنجر و پیکان کا اثر قلب کے لیے رکھتا تھا یہ عالم تھا کہ سمندر
و عشاق کو رہ رہ کر جوش آتا تھا مگر کچھ بس نہ چلتا تھا کہ کیا کرین جب دبیر اُس مضمون کو پڑھ چکا جو کہ
صاحبقران کی طرف سے تھا اب اُسنے کہا کہ یہ مضمون جو کہ اب پڑھتا ہون خواجہ کی طرف سے ہی
یہ کہکر پڑھنا شروع کیا وہ مضمون بھی سمندر و عشاق نے سُنا نامہ سُنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے
پیچ و تاب کھایا وہ نامہ نہ تھا اُنکے لیے زہر ہلاہل تھا ایسا اُسکے فقرات تلخ و ناگوار نے اُنکے قلب پر اثر
کیا کہ آبلے پڑ گئے جگر خون ہوگیا بڑے عرصہ تک سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا
دبیر پڑھا کیا سب اہل دربار سُنا کیے جب دبیر نے یہ شعر پڑھا شعر پرستار زادہ نیاید بکار * اگرچہ بود
زادہ شہریار * اُسنے سمندر کے دل مین ایسا اثر کیا کہ یا تو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا یا اس شعر کو سُنکے
ایک دود غلیظ تھا کہ کانون سینہ مین مشتعل ہوا اور کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا سمندر نے برہم ہوکر
اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا یہ سارا فساد اُس نمک حرام سہراب کا ہی یہ اُسنے بیان کیا ہوگا
ورنہ صاحبقران کو کیا معلوم خیر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اگر اپنی پرستارزادگی
کا حال اُس سے نہ دریافت کیا تو اپنا نام سمندر نہ رکھا سب قدر و عافیت اُسکو معلوم ہوگی کہ کون پرستار
زادہ ہی اور کون شہریار زادہ ہی سمندر تو یہ کہکر خاموش ہوا مگر سملاق نے یہ غصہ سمندر کا دیکھکر عرض کیا
کہ اگر گستاخی معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون سمندر نے کہا کہ بیان کرو اُسنے کہا کہ تمام نامہ آپ خاموش
سنا کیے کسی مقام پر غصہ نہ آیا گو بہت سخت و درشت کلمات تحریر تھے مگر اِس مقام پر آپکو غصہ
آیا یہ سچ ہی جو سچ امر ہوتا ہی وہ گران معلوم ہوتا ہی کوئی مقام شک و تردد نہین ہی کھری بات سب کو گران
گذرتی ہی سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو جھوٹ بات ہوتی ہی وہ گران گذرتی
ہی یہ وہ مثل ہوئی دروغ گویم بر روے تو سملاق نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر اہل دربار نے
عشاق نہ طاقی سے کہا کہ کیون جو ہم عرض کرتے تھے وہی پیش آیا یعنے اُسنے جواب صاف
اور کس قدر سخت تحریر کیا کہ جو زہر ہلاہل سے بھی بدتر ہی آپکا خیال غلط نکلا خداوند یہ لوگ بڑے
چرب زبان اور اپنے قول کے پابند اور ثابت قدم ہین اُنکی ثابت قدمی کا تمام عالم مین از شرق
تا غرب و از جنوب تا شمال از زمین تا آسمان تا تحت الثرے چرچا ہی ہر ایک اُنکی ثابت قدمی کی قسم کھاتا ہی

یہ لوگ وہ ہین کہ اگر آسمان پھٹ کر اُنکے سر پر گرے مگر یہ اُس مقام پر سے نہ سرکین جو زبان سے کہدین
اُس سے نہ پھرین جو جس امر کا اقرار کرے جو جان بھی جائے مگر قدم اُس قول کے پورا کرنے سے نہ ہٹائین
سر کٹ جائے مگر بات نہ جائے مرنے کو حیات زندگی کو حباب جانتے ہین عشاق نے جواب دیا کہ کل صبح
کو ثابت قدمی قول کے اوپر قائم رہنا معلوم ہو جائیگا کوئی ان مین سے آمان نہ پائیگا اگر بھاگتے نہ پھرین
اور مقام امن نہ تلاش کرین تو مین اپنا نام عشاق نہ رکھون اہل دربار نے عرض کیا کہ جو کچھ ہوگا وہ
ظاہر ہو جائیگا اتنا دن اور ایک شب درمیان مین ہے سمندر نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ بس اب اس
تقریر سے کیا حاصل جو ہوگا وہ ظاہر ہوگا اب اس سے کیا فائدہ کہ باہم ایک امر پر تکرار کرین عشاق
نے کہا کہ ای بادشاہ کل آپ بھی تشریف لے چلین میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ کرین سمندر نے کہا
کہ مین نہین چلونگا جب وہ سب لوگ تباہ ہو لین گے اُسوقت اُس مقام پر آکر دیکھ لونگا اس مین زیادہ
کد نہ کرو مین ہرگز نہ چلونگا عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا عشاق
وہان سے اُٹھکر اپنی نانی کے پاس آیا اُسکو غش مین پایا ہوشیار کیا اُسنے آنکھ کھولی اسنے مزاج پوچھا
اُسنے کہا کہ اُسی طور سے ہے ای عشاق تو کہان تھا کہ تو نے میری خبر نلی عشاق نے جواب دیا
کہ نانی امان مین اپنا سحر لینے کو گیا تھا کہ لاکر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرون کیونکہ انھون نے بہت سر
اُٹھایا ہے سرکشی پر کمر باندھی ہے آپ کے دشمنون کے جان کے پیچھے پڑے تھے اگر آپ ایسی ساحرہ
نہ ہوتین تو معلوم ہوتا اُس عیار نے بڑا غضب کیا تھا کہ زہر ہلاہل پلا دیا تھا ایک تو یہ امر میرے غصہ
کا ہوا دوسرے دو مرتبہ مجکو سر دربار ذلیل کیا ایسی حرکت کی کہ مین کرسی پر سے گر پڑا میرے مُنہ مین چوٹ
آئی اسوقت تک درد ہے اس سبب سے اور زیادہ غصہ آیا مین نے خیال کیا کہ ان سب کا خاتمہ کرو جاکر
اپنا امر سحر لایا میرا قصد ہے کہ کل اُن سب پر گرا دون اُنکا خاتمہ کرون جلا کر خاک سیاہ کرون یہ جو عشاق نے
کہا اُسکی نانی نے جواب دیا کہ ای فرزند کیا کرون مجبور ہون اگر اچھی ہوتی ایک پل مین خاتمہ کرتی تجکو زحمت
نہ ہوتی مگر علالت نے بیکار کر رکھا ہے بس جو تیرے بنائے بنے وہ کر میری کوئی تدبیر کیونکہ مین کچھ دنون کی
مہمان ہون جو دم گذرتا ہے وہ غنیمت ہے اور جو ساعت گذرتی ہے بہتر ہے میرا کوئی بھروسا نہین ہے کیونکہ ایک
زمانہ میری علالت کو ہوا ہے اب طاقت بالکل نہین رہی ہے یہ ضعف کی حالت ہے کہ ہاتھ کا ہلانا گران ہے
اگر کوئی مگس جسم پر بیٹھ جاتی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ گرا یہ حالت ناتوانی کی ہے اشتہا بالکل جاتی رہی ہے
کھانے کو جی نہین چاہتا ہے بخار ہر وقت موجود ہے استخوان کو جلائے دیتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے ایک شمع
اندر جسم کے روشن ہے کہ وہ جلا رہی ہے بس ایسی حالت مین کیونکر زندگی کی امید ہو اور کیا خیال کیا جائے
کہ زندہ رہونگی جو دم ہے غنیمت ہے بقول شاعر مصرع اگر ماند شب ماند شب دیگر نمی ماند ای فرزند ابھی
فکر کرلے کہ کوئی اعتبار نہین ہے عشاق نے جواب دیا کہ نانی امان آپ مایوس نہ ہون مین کل اہل
اسلام کا خاتمہ کرلون تو خود حکیم لقراط الحکمت کی خدمت مین جاکر اور اُنکو اپنے ہمراہ لاکر آپ کا
علاج کرونگا کیونکہ اُنکو یہی عذر ہے کہ جب تک اہل اسلام یہان فروکش ہین مین گوشہ عافیت سے نہ
باہر آؤنگا نہ کسی کا علاج کرونگا یہ عذر بھی اُنکا جاتا رہیگا جس قدر روپیہ صرف ہوگا صرف کرونگا یہ سُنکے
اُس مکارہ نے کہا کہ خداوند تصویر تجکو سلامت رکھین کہ تجکو میرا خیال تو ہے بس یہ کہکر کہا کہ اب لٹا دو
کیونکہ اب نہین بیٹھا جاتا ہے عشاق نے لٹا دیا غش آگیا عشاق وہان سے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا
جو کہ اُسکے لیے سمندر نے مقرر کیا تھا اب اس انتظار مین ہے کہ یہ دن تمام ہو اور رات صبح کو مین جاکر

اہل اسلام کا خاتمہ کرون راوی نازک خیال اُسکو تو اسی خیال مین مصروف رکھتا ہے اور پہلے کچھ حال لشکر اسلام
کا تحریر کرتا ہے کہ یہان کیا بند وبست ہے اور کیا تدبیر ہو رہی ہے راوی نازک طبع نے تحریر کیا ہے کہ جب
نامہ بر جواب نامہ لیکر چلا گیا اُس وقت صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب یقین ہو گیا
ہے کہ ہماری قضا آئی ہے کیونکہ یہ امر ثابت ہے کہ وہ کل میدان مین آکر مقابلہ کریگا ابر سحر گرا کر سب کو قتل
کریگا اور سب کو جلا دیگا میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کہ لشکر مین منادی کرا دیجائے کہ جس کو اپنی
جان بچا کر نکل جانا ہو وہ اسقدر دن اور رات مین نکل جائے اگر خداوند کریم نے اپنا فضل و کرم
کیا اور ہماری فتح ہوئی تو پھر چلے آئین کیون ہمارے ساتھ اپنی جان دین اگر کفار کی فتح ہو تو یہان
سے اُن ملکون کو چلے جائین کہ جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین بلکہ خانہ کعبہ کو چلے جائین صاحبقران
اول و ثانی کو اس حال سے آگاہ کر دین کہ یہ واقعہ گذرا تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین بلکہ میری راے
تو یہ ہے کہ آپ تشریف لے جائین ان سب کو لیکر تاکہ کوئی تو یہان سے زندہ نکلے ہماری فاتحہ خوانی کرے
بادشاہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین جہان آپ وہان یہ حقیر کیونکہ یہ سارا مرتبہ
اور شان و شوکت میری آپ کی وجہ سے ہے ورنہ مین اس لائق تھا کہ صاحب تاج و تخت ہوتا یا میرے
نام کا سکہ جاری ہوتا یہ سب آپ کی بندہ پروری اور خداوند کریم کی نوازش تھی کہ یہ مرتبہ ملا بادشاہ
کہلایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین آپ کو ایسے وقت مین چھوڑ کر چلا جاؤن اپنی جان بچاؤن اس زندگی
سے تو موت بہتر ہے کہ تمام جہان مین بدنام ہون کہ جب تک دیکھا کہ چین و عیش ہے حکومت کرنے کو ہے
اور ہزارون سرداران جلیل مثل خادمان ذلیل کی خدمت کرنے کو آمادہ ہین اُسوقت تک تو ساتھ دیا
جب دیکھا کہ اب جان پر بنی ہے سواے موت کے کوئی اور صورت نہین ہے تو ساتھ چھوڑ دیا ایسے لوگونکا
کیا بھروسا ہے یہ تو وہی مثل ہے کہ جب تک رکابی مین بھات میرا تیرا ساتھ تو مین اپنے کو بدنام کرنا نہین چاہتا
ہون جو آپ کے اوپر گذرے گی وہی میرے اوپر بلکہ راہ عدم ساتھ ہمراہی کے خوب بسر ہوگی آخر
کوئی خادم ضرور درکار ہے یہ بندہ آپ کی خدمت کو موجود ہے مین تو کبھی نہ جاؤنگا کل اسی میدان مین
آپ کے ہمراہ مرتبہ شہادت پاؤنگا اور یہ کیا معلوم کہ ہمارا خاتمہ ہو حالت امید و بیم کی ہے یہ بھی تو
امید ہے کہ ہماری ظفر ہو کیونکہ ابھی تک آپکو اسم اعظم یاد ہے کوئی دوسری صورت اور ہی نکل آوے
کہ جسکے سبب سے یہ بلا دفع ہو ہم سب نجات پائین کیا خوب آپ نے میرے ساتھ تو یہ سلوک
کیا کہ مجھکو بادشاہ کیا خود نہ تخت پر پاؤن رکھا خود مثل ملازمون کے رہے جو مین نے کہا اُسکو بسر و
چشم ادا کیا کوئی عذر نہ کیا اب جو وقت پڑا تو مین چلا جاؤن ساتھ چھوڑ دون گو مین آپکی برابری نہین
کر سکتا ہون مگر یہ امر ضرور ہے کہ جس خاندان عالی سے آپ ہین اُسی سے کچھ توسل یہ بندہ بھی
رکھتا ہے گو اپنے کو اُس خاندان کا خادم تصور کرتا ہون مگر ہون اُسی خاندان کا جو کہ آپکا خاندان ہے گو وہ
مرتبہ نہین حاصل ہے جو کہ آپکو حاصل ہے بس جس گلشن شرافت و نجابت کے آپ گل رعنا ہین اُسی
گلشن کا مین بھی خار ہون یا جس آفتاب شرافت کے آپ ٹکڑے ہین اُسکا مین بھی ایک ذرہ ہون
یا جس آسمان لیاقت کے آپ ماہتاب ہین بس اُسکا مین بھی ایک ستارہ ہون پھر خیال تو فرمایئے
کہ مین کیونکر موت سے خوف کرون اور جان کو بچا کر چلا جاؤن گو مین ابھی کوئی قدر و منزلت نہین
چاہتا ہون یہ نہ خیال فرمایئگا کہ میری برابری کرتا ہے بخدائے لایزال مین اپنے کو آپ کا خادم تصور
کرتا ہون گو اسوقت آپ کے سبب سے کل لشکر میرے قبضہ قدرت مین ہے اور سب میرے

تابع حکم ہین سیاہ و سفید کا اختیار ہے مگر یہ سب آپ کے دم سے ہے بعد آپ کے خدانخواستہ سب میرے
نزدیک خاک ہے یہ شاہی فقیری سے بدتر ہے یا یہ تاج کشکول گدائی کے برابر ہے یہ تخت تختۂ تابوت ہے
یہ پوشاک شاہی کفن سے خراب تر ہے بعد آپ کے مجکو زندگی درکار نہین آپ کے ہمراہ مرنا حیات
ابدی ہے پس مجھ سے آپ یہ امید نہ رکھیے گا بادشاہ نے جو یہ فرمایا صاحبقران نے جواب دیا
کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین آپ ہمارے سر کے تاج ہین ہمارے سبب افتخار ہین ہم آپکی بندگی اور
اطاعت کو اپنا سبب افتخار خیال کرتے ہین بلکہ آپ آسمان شرافت کے آفتاب ہین اور گلشن
نجابت کے گل رعنا ہین ہم کو مرتبہ خار کا ہے مین ایک ذرۂ بے مقدار ہون آپ یہ کیا فرماتے ہین
مین نے اس خیال سے عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے جائینگے تو یہ چند سراوقہ عصمت و عفت اور
یہ چند بے دست و پا جو کہ کبھی پردے سے باہر نہین نکلے ہین مثل بوئے گل کے پوشیدہ رہے ہین
راہ سے بالکل نابلد تحمل و جہ مصیبت سے ناواقف کبھی کوئی بلا انکے سر پر نہین آئی کہ جس کے سبب
سے یہ باہر نکلے ہون تباہی سے محفوظ رہین گے آپ کے ہمراہ انکو کرونگا زیادہ تر اس امر کا خیال
ہے آپ یہ فرماتے ہین کوئی اور تدبیر کی جائیگی یہ کہکر صاحبقران نے قصد فرمایا تھا کہ اہل دربار سے
کلام کرین کہ ایک مرتبہ صداے طبل گوش مبارک مین پہونچی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا
ہے کہ کل مقابلہ ہوگا اُسکے سبب سے لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے یہ اُسکی صدا آرہی ہے کوئی جاکر خبر تو
لائے خواجہ نے عرض کیا کہ ہرکارے خبر لیکر آتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر دربار دُربار ہوئے
مجرا بجا لا کر عرض پیرا ہوئے کہ لشکر کفار شقاوت آثار مین بنام عشاق نہ طاقی طبل جنگ بجا ہے
کل بوقت سحر لشکر کفار غدار میدان مین صف آرا ہوگا اور عشاق آکر مقابلہ کریگا اپنے سینہ سے
آتش بغض و نفاق کو نکالیگا باقی خیریت ہے یہ جو ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل رزمی بجے ہم کل اُس کفر نا ہنجار و ساحر غدار سے مقابلہ
کرینگے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو اُسکو بھی مثل اور ساحرون کے قتل کرینگے یہ جو حکم بادشاہ
نے فرمایا چوبدار فوراً یہ حکم لیکر نقار خانہ مین آئے داروغہ نقار خانہ کو حکم والا سے آگاہ کیا بس نقارچیون نے
نقارے سینگ سا نکے درست کیے غاشیہ طبل اسکندری پر سے اُٹھایا گیا شہنا نواز با ہم ملکر بیٹھے اس انتظار مین کہ
خواجہ آکر طبل اسکندری پر چوب لگائین ہم شہنا بجائین یہان تو یہ بندوبست ہے بس خواجہ نے عرض
کیا کہ مین حاضر ہوتا ہون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اُٹھے نقار خانہ مین آئے داروغہ نقار خانہ نے پانچ اشرفیا
نذر دین خواجہ نے مسکرا کر یہ فرمایا کہ کیون مجکو مجبور کرتے ہو تم میرے خرد ہو مین تم کو دون نذر کیا
کرون کہ مجبور ہون میرے پاس کچھ نہین ہے ایک ایک پیسہ کو محتاج ہون میرا دینے کا حق تھا نہ کہ لینے کا
اس سبب سے لیتا ہون کہ تم یہ خیال کروگے کہ خواجہ نے ہماری یہ لیاقت نہ دیکھی کہ ہماری نذر قبول
کرتے بس یہ خیال کرکے کہ تم کو صدمہ ہوگا مین لیے لیتا ہون بس جب خدا مجکو دیگا جو مجھ سے اس کا
عوض ہوگا وہ کرونگا اُس نے عرض کیا کہ یہ سب آپ کا دیا ہوا ہے جو کچھ مال و دولت اور مرتبہ ہے سب
آپکی بدولت ہے خواجہ نے جواب دیا کہ دراصل تم بہت لائق ہو جو کہ سعادتمند ہوتے ہین وہ
ایسے ہی خیالات کرتے ہین اپنے بزرگون کی عزت کرتے ہین تمھاری سعادتمندی مین کوئی
شک نہین ہے یہ فرماکر قریب طبل اسکندری کے آئے چوب اُس پر سے اُٹھاکر بیتر جو بدل کر خوب قوت
سے طبل پر لگائی بس چوب کا پڑنا تھا کہ صداے طبل گنبد نہ طاق فلکی مین گونجی تمام عالم کو تزلزل

ہوا چوتھے کوس تک اُسکی صدا گئی صحرا ہل گیا گاؤ زمین کانپ اُٹھی زلزلہ سا ہوا گوش گردون کر ہوئے
ساکنان فلک لرز گئے جو مردے زمین مین دفن تھے خواب مرگ سے چونک اُٹھے یہ خیال کیا کہ قیامت
آگئی صور اسرافیل کو دم ملا یہ حال تھا کہ ہر طرف زلزلہ تھا ادھر شہنا نوازون نے شہنا کو ملا کر دم دیا شروع
کیا راوی بیان کرتا ہے کہ صدائے طبل اسکندری سے یہ حال ہوا کہ جانوران صحرائی اپنے اپنے
آشیانون کو چھوڑ کر طرف جنگل کے بھاگے کہ کیا بلا آئی اشعار ؎ درآمد فریدون آواز کوس ✤ فلک بر
دہان دہل داد بوس ✤ چنان آمد از نای ترکی خروش ✤ کہ از نای ترکان برآورد جوش ✤ برآورد خرمہرہ آواز
شیر ✤ دماغ اژدم گاو دم گشت سیر ✤ تراقی کہ از تقرعہ خاستہ ✤ برون رفت زین طاق آراستہ ✤ زمین
گفتی از یکدگر بردرید ✤ سرافیل صور قیامت دمید ✤ دہل زن دہل زن بہ تحسین او ✤ بہ بین دین او دین او
دین او ✤ صدای طبل سے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا سب سامان
جنگ کرنے لگے جوانون کو خوشی ہوئی صورت فتح وظفر چار آئینہ مین نظر آنے لگی یہان اہل لشکر تو
سامان جنگ مین مصروف ہوئے طبل پر چوب لگا کر وہان سے پھر بارگاہ مین آئے اپنی کرسی پر بیٹھے
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ تم ان عورات پردہ نشین کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے چلے جاؤ
تاکہ یہ سب تو اس آوارگی سے نجات پائین ورنہ یہ سب تباہ ہونگی خواجہ نے جواب دیا کہ واہ
کیا خوب یہ سب آفت میرے سبب سے ہے اور مین ہی چلا جاؤن جہان آپ وہان مین یہ تو مجھ سے
کبھی نہ ہوگا اور کسی کو تجویز فرمائیے بس خواجہ نے یہ جواب دیا تو صاحبقران نے اہل دربار سے
متوجہ ہو کر فرمایا کہ مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون انمین میرے عزیز بھی ہین اور غیر بھی اور
جو کہ اب نئے مسلم ہین ان سب سے میرا خطاب ہے کہ آپ لوگ کیون میرے ساتھ اپنی جان دین
اور کیون اپنے اہل وعیال کو تباہ کرین اسی وقت اپنے اپنے ملک کو چلے جائین اس مین میرا بھی
ایک کام نکلے گا کہ مین ناموس کو آپ کے ہمراہ کردونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب اہل دربار
کیا عزیز کیا غیر کیا نئے مسلم کیا ساحر کیا غیر ساحر نے متفق ہو کر جواب دیا کہ مرگ انبوہ جشنے دارد ہم سب
آپکے ساتھ ہین جو آپ کا حال ہے وہ ہمارا حال ہوگا ہم آپ کا اور بادشاہ کا دامن نہ چھوڑینگے ہم
جان دینے آئے ہین نہ اپنی جان بچانے یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرے ناموس تباہی سے بچین گے
اس امر کے لیے اور کسی کو تجویز فرمائیے ہم مین سے کوئی اس خدمت کے لایق نہین ہے صاحبقران
نے جب ان سب سے یہ کلام سنا عیارون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم لوگ اس خدمت کو قبول
کرو اُنھون نے بھی انکار کیا اب صاحبقران سب طرف سے لاچار ہوگئے کہ جس سے کہتا ہون وہ
انکار جانے سے کرتا ہے کیا تدبیر کرون کہ یہ عورتین تباہی سے ساتھ حفاظت کے محفوظ رہین مگر
کوئی نظر نہین آتا ہے راوی نازک فہم بیان کرتا ہے کہ یہان صاحبقران اس فکر مین مبتلا تھے کہ کس کے
سپرد انکو کرون قران اُسوقت دربار مین نہ تھے وہ صحرا مین بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے تھے اُنکے
کان مین صدائے طبل پہونچی اُنھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کل کفار سے مقابلہ ہے جو طبل
رزمی بجا ہے ذرا چلکر خبر تو لاؤ بس یہ دل مین خیال کر کے سجادہ اُٹھایا لباس پہنکر طرف لشکر کے چلے
داخل لشکر ہوئے دیکھا لشکر مین سامان جنگ ہو رہا ہے یہ بارگاہ مین آئے بادشاہ وصاحبقران
کو مجرا کیا اور اپنے مقام پر کھڑے ہوئے مگر دیکھا کہ سب اہل دربار مع بادشاہ وصاحبقران کے
خاموش بیٹھے ہین جیسے کسی امر کے سوچ مین یہ جو حال قران ثالث نے دیکھا ایک مرتبہ

دست ادب جوڑ کر عرض کیا صاحبقران سے کہ مین اسوقت حضور کو متفکر ازحد پاتا ہون اسکا کیا سبب
ہے غلام بھی آگاہ ہو تاکہ اسکی اپنے امکان بھر تدبیر کرے صاحبقران نے قران کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خوب
ہوا تم آئے یہ میرا کام تم سے نکلیگا سوائے تمہارے اس کام کو کوئی نہ کریگا قران نے عرض کیا
کہ فرمائیے خادم بسر و چشم آپ کے ارشاد کو بجالائیگا اگر حکم ہو تو اپنا سر کاٹ کر حاضر کرون یا حکم ہو تو
مین ابھی لشکر کفار مین جا کر گرداب شاہ وغیرہ کو ٹوک کر قتل کرون سمندر کو سر دربار گرفتار کرون یہ
غلام آپ کا آپ کے اوپر اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو تم سب سے
اس سے زیادہ امید ہے اگر مین حکم دون تو تم لوگ اپنے امکان بھر اسکے بجالانے مین کمی نہ کروگے یہ جو
تم نے کام کہے ان مین سے کوئی نہین ہے بس وہ یہ کام ہے کہ مین بڑے عرصے سے اس فکر مین مبتلا ہون
کہ کس کے حوالہ ان عورات پردہ نشین کو کرون جو کہ انکو لیجائے اور انکی حفاظت کرے اور بحفاظت
خانہ کعبہ پہونچادے تاکہ یہ بے پردہ نہ ہون اور تباہی سے محفوظ رہین بس مین نے جس سے کہا
اُسنے انکار کیا اب سوائے تمہارے کوئی یہ کام نہ کریگا لہذا تم ان سب کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے چلے
جاؤ تو یہ بڑا احسان تمہارا میرے اوپر ہوگا قران ثالث نے یہ کلام صاحبقران کا سنکر عرض کیا کہ حضور
نے وہ بار گران میرے سر پر رکھا ہے کہ جسکو مین نہین اُٹھا سکتا ہون گو مین بار گران کے اٹھانے کا
تحمل نہین ہون مگر اس خیال سے کہ الامر فوق الادب بس مین گوارا کرتا ہون گو میرا بھی یہی قصد تھا کہ
مین بھی اپنی جان آپ کے قدم پر نثار کرون اور آپ کے ہمراہ سیر گلشن جنان کرون گو یہ امید
قوی ہے کہ یہ لڑائی فتح ہوگی اور آپ ظفریاب ہونگے وہ کافر خاسر قتل ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ
قران ثالث کو یہ امر معلوم ہو گیا تھا کہ کل عشاق نہ طاقی سے مقابلہ ہے وہ اپنا ابر سحر لیکر آیا ہے اس
سبب سے انھون نے یہ عرض کیا تھا کہ مین آپکے ہمراہ سیر گلشن جنان کرون مگر یہ امر جو آپ نے
فرمایا کہ ناموس کو خانہ کعبہ پہونچادو خیر آپ کا ارشاد بجالاؤنگا گو اہل دنیا مجھ پر یہ طعن کرینگے کہ قران
بسبب خوف کے اپنی جان کو غنیمت جانکر صاحبقران کی ہمراہی سے چلا گیا آخر صاحبقران نے
سب سے کہا تھا اُن سب نے کیون نہ قبول کیا اُن سب کو ہمراہ صاحبقران کے مرنا تھا اس کو
اپنی جان بچانی تھی بس اسنے اسی امر کو غنیمت جانا خلاف رفاقت کیا خیر جو کچھ ہو مین اس طعنہ زنی
خلق کو آپ کی عدول حکمی سے اچھا جانتا ہون اور آپ کی عدول حکمی کو اپنے حق مین گناہ تصور
کرتا ہون گو مین نے یہ قصد کر لیا ہے کہ ان سب کو خانہ کعبہ کو پہونچا کر اور اسی مقام پر آکر اگر لشکر کفار ہوگا
تو اُس سے لڑکر اپنی جان دونگا اگر نہ ہوگا تو شہر سمندریہ مین جاکر عین دربار مین سمندر پر حملہ کرونگا
وہان قتل ہونگا بہر طور مین بھی اپنی جان دونگا جس طور سے ہوگا آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا
میرا مطلب پورا ہو جائیگا یہ جو قران نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ای قران تم کو پھر اختیار
ہے جب تم ان سب کو خانہ کعبہ کو پہونچا لو قران نے عرض کیا کہ مین یہ ننگ نامردی گوارا کرتا ہون
آپ کا ارشاد بجالاتا ہون آپ کی نافرمانی کو بدتر از گناہ تصور کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا
کہ خدا تم کو جزای خیر دے جب قران ثالث نے اس امر کا اقرار کیا اب صاحبقران نے قران
سے فرمایا کہ تم چند خیمہ اپنے ہمراہ لو اور تھوڑا سا لشکر بس ان سب کو لیکر لشکر سے نکل جاؤ قران
نے عرض کیا کہ بہت خوب مین آپ کے حکم کی تعمیل کو موجود ہون جس طور سے ارشاد ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ اب دیر نہ کرو جاکر انتظام کرو دن سے نکل جاؤ تاکہ دو پہر رات تک اس مقام سے دور

نکل جاؤ یہ سنکے قران باہر آئے اور چند خیمہ اراہون پر بار کرائے مگر روتے جاتے ہین اور دل مین خدا سے دعا کرتے جاتے ہین کہ اے خداوند کریم مجکو سرخرو کر نا میرے بعد یہ لوگ نہ قتل ہون اتنا ہو کہ مین بھی آبون اپنے آقا کا حکم بجالاتا ہون گو مین جان کے خوف سے نہین جاتا ہون نہ اپنی جان بچاتا ہون تو اپنا فرض کرتا کہ مین بحفاظت ناموس صاحبقرانی کو خانہ کعبہ مین پہونچادون اُسکے بعد یہان آکر جان بحق تسلیم کرون جہان ان سب کا مدفن ہو وہان میرا بھی مدفن ہو یہ کہتے جاتے ہین اور خیمہ بار کراتے ہین جب خیمہ بار ہوچکے اُسکے بعد پھر بارگاہ مین آئے عرض کیا کہ مین خیمہ بار کراچکا اب جو حکم ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پانچ پانچ آدمی ہر سردار و ہر عزیز کے لشکر سے لو بس صاحبقران نے سب سردارون اور عزیزون کو حکم دیا کہ اپنے اپنے ناموس کو جاکر رخصت کرو اور اپنے اپنے لشکر سے پانچ پانچ سوار ہمراہ قران کے کرو تاکہ اُسکے ہمراہ لشکر معقول ہوجائے یہ جو صاحبقران نے فرمایا ہر ایک نے عرض کیا کہ بہت خوب پس ہر ایک سردار نے قصد اُٹھنے کا کیا کہ بادشاہ نے دربار کو برخاست کیا داخل خیمہ ہوئے صاحبقران ناموس مین آئے یہان جب دربار برخاست ہوا ہر ایک دربار برخاست ہونے کے بعد اپنے خیمہ مین آیا جن جن کے ناموس ہمراہ تھے اُنسے اُنھون نے کہا کہ یہ حکم صاحبقران نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے ناموس کو ہمراہ ہمارے ناموس کے کرکے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرو کیونکہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا اور عشاق نہ طاقی اگر سب کو قتل کریگا کیونکہ اُسنے ایک سحر بارہ برس کے عرصہ مین طیار کیا ہے کہ جسکا کوئی رد نہین جانتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یا تو دین تصویر پرستی قبول کرو اور دین اسلام ترک کرو دشمندر کی اطاعت کرو یہ ہم سب کو قبول نہین ہے نہ یہ منظور ہے کہ یہان سے فرار کرین نہ یہ گوارا ہے کہ ہمارے بعد تم سب تباہ ہو بے آبرو ہو پس اسی حالت مین تم سب ہمراہ ناموس صاحبقرانی کے چلے جاؤ کیونکہ اُنکے ہمراہ جاؤ گی تو یہ ہوگا کہ جہان اُن سب کی بسر ہوگی وہان تم بھی بسر کرنا خدا سب کا حامی و مددگار ہے سوا اُسکے اور کسی کا سہارا نہین ہے اُن سب کی ناموس نے جواب دیا کہ یہ ہم کیونکر گوارا کرین کہ تم سب کو ایسے وقت مین چھوڑکر چلے جائین دنیا ہم کو کیا کہے گی اور ہم خدا و رسول کو کیا منھہ دکھائینگے اُن سب نے جواب دیا کہ جب کہ ہم خود اس امر کو تم سے کہتے ہین تو تم کو کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُن سب کے ناموس نے بہت کچھ عذر کیا مگر کسی سردار نے جس جس کا ناموس تھا نہ سُنا اور اُسی وقت خیمہ ناموس صاحبقرانی مین پہونچادیا کوئی اپنے شوہر سے جدا ہوئی تھی اُسکی مفارقت مین گریان تھی کوئی اپنے فرزند کی جدائی سے نالان کوئی باپ کی جدائی سے کوئی بھائی کی جدائی سے نوحہ خوان تھی ہر ایک عورت پر کوہ رنج وغم ٹوٹا تھا ہر ایک کو آسمان رنج ومصیبت نے اپنے اپنے عزیزون کے غم مین گریان کیا تھا ناموس سرداران کا تو یہ عالم تھا اُدھر ہر سردار نے پانچ پانچ سوار اپنے لشکر سے انتخاب کرکے قران ثنا لشہ کے ہمراہ کیے اُنکو حکم دیا کہ تمھارے افسر و حاکم قران ہین اُنکے حکم سے سرتابی نہ کرنا اُدھر قران نے سواریان در دولت پر لاکر موجود کین سردارون نے اُن سوارون سے کہا کہ تم لوگ ساتھ خبرداری سے ناموس کو خانہ کعبہ تک پہونچانا کوئی آفت نہ آنے پائے اُنھون نے عرض کیا کہ کیا مجال جبکہ ہمارے تن پر سر نہ ہونگے اُس وقت ناموس پر آنچ آئیگی جب تک ہمارے دم مین دم ہے کیا قدرت ہے کہ کوئی آنکھ اُٹھاکر بھی دیکھ سکے سردارون نے جواب دیا کہ بس یہی مطلب ہے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر سب عزیز صاحبقران خیمہ ناموس مین ہین صاحبقران بھی تشریف فرما ہین

اور بادشاہ بھی ہر ایک کو سمجھا رہے ہین ایک کہرام مچا ہوا ہے ہر بی بی بہت رو رہی ہے کوئی اپنے فرزند سے
لپٹی ہوئی رو رہی ہے کوئی اپنے باپ سے کوئی بھائی سے کوئی شوہر کا دامن پکڑے ہے اور کہہ رہی
ہے کہ میرا راج لٹتا ہے کوئی ہائے پدر کہہ کر روتی ہے کوئی اپنے مُنھ پر طمانچے مار رہی ہے کوئی گریبان چاک
کیے ڈالتی ہے عجب عالم ہے وہ خیمہ ایک غم کدہ معلوم ہوتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نوجوان مر گیا ہے
اُسکے ماتم مین ان سب کا یہ حال ہے آخر کو صاحبقران و بادشاہ نے سب کو تسکین و دلاسا دیکر
راضی کیا ہر ایک عزیز نے اپنے اپنے ناموس کو راضی کیا اور یہ کہا کہ خدا پہ نظر رکھو اگر ہماری ظفر
ہوئی تو ہم تم کو طلب کرلینگے ورنہ تم ہمارے بزرگون کی خدمت مین رہنا وہ بہت عزت سے
پیش آینگے ہر طرح کا سامان راحت تمھارے لیے مہیا کر دینگے ہم سے زیادہ راحت دینگے خلاصہ یہ
کہ سب نے بدقت راضی کیا بس سواریان ہونے لگین خواصون نے سب مال بار کیے اور باہر
روانہ کیے وہ ارابون پر لادے گئے صاحبقران نے سب کو تشفی و دلاسا دیکر سوار کیا ادھر
عزیزون نے نکل کر باہر اپنے اپنے لشکر سے پانچ پانچ سوار ہمراہ کیے ایک مختصر سا لشکر قریب
پندرہ بیس ہزار کے ہمراہ ناموس کے ہو گیا قران نے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا مگر
آنکھون سے ہر ایک کے آنسو روان ہین ناموس سواریون مین گریان ہین قلب سب کے آتش
مفارقت سے بریان ہین بس ہر ایک اپنے مالک کی اور وارث کے حکم سے ناچار ہے کیا کرسکتی ہے
آہستہ آہستہ رو رہی ہے اپنی جان کھو رہی ہے لشکر مین ایک تلاطم مچا ہوا ہے کوئی ایسا مقام نہین ہے
کہ جہان سے رونے کی صدا نہ آتی ہو صاحبقران اپنے قلب کو سنبھالے ہوئے کھڑے ہین
بادشاہ بھی جو عزیز و سردار پاس صاحبقران و بادشاہ کے ہین وہ بہ سبب لحاظ کے خاموش ہین
کیا کرین مگر رومال پر رومال تر ہو رہے ہین آہستہ آہستہ اپنے اپنے ناموس کی مفارقت مین رو رہے ہین
خصوصاً اُنکی بے بسی اور مجبوری پر اور رونا آتا ہے کہ ایسی مجبور ہین کہ جو ہم نے کہا وہ منظور کرلیا کیا
کرین کچھ قابو نہین ہے یہ لوگ تو اس خیال مین مبتلا خاموش کھڑے ہین کہ قران نے سلام رخصت
کیا اور عرض کیا کہ آپ سب صاحبون کو سپرد خدا کیا دیکھیے اب زندگی مین آپ کی زیارت ہوتی ہے
یا نہین خدا وہ دن نہ لائے کہ دنیا آپ لوگون سے خالی ہو اور قران زندہ ہو خدا ایسا کرے کہ مین
آپ لوگون کے قدمون پر اپنی جان نثار کرون یہ کہکر جو کہ لشکر اُسکے ہمراہ تھا اُسکو حکم دیا کہ تمام
سواریان ناموس کی بیچ مین لے لو اور چلو یہ جو قران نے کہا لشکر نے محافہ سکھپال فنسین بیچ مین
لین اور گرد اُسکے حلقہ کیا اور لیکر چلے قران سلام کرکے قریب ناموس خاص صاحبقران و بادشاہ
کے اپنا بغدہ پکڑ کے چلا اس حفاظت سے ناموس کو قران لیکر روانہ ہوا جب تک لشکر مین رہا
اُسوقت تک صاحبقران و بادشاہ دیکھا کیے جب لشکر سے نکل گیا اور سامنا بھی جاتا رہا سب
اپنے اپنے خیمہ کو چلے آئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لے گیے بادشاہ اپنے خیمہ مین
راوی بیان کرتا ہے کہ پہلے حال قران کا قلمبند ہوتا ہے اُسکے بعد حال لشکر اور مقابلہ کا رقم طراز ہوگا
راوی نے بیان کیا ہے کہ غرض قران جو ناموس کو برابر لیکر چلا چونکہ دن کچھ مختصر سا تھا تھوڑی راہ طے
کی تھی کہ رات ہو گئی آفتاب بھی غم مین اُن آفت نصیبون کے بار رنگ زرد طرف ماتم کدہ مغرب
کے روانہ ہوا اور آمد آمد فلک نیلی پر ماہتاب کی ہوئی چاند بھی اُنکے غم مین چاک گریبان مع اپنے
ہمراہیون کے نکلا رات بھی اُنکے غم مین سیاہ پوش تھی باوجودیکہ چاند نکلا ہوا تھا مگر یہ تاریکی

تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بہت بڑا غم ہی کہ جس کے سبب سے نور ماہتاب بھی زائل ہوگیا ہی یہ تاریکی
اور سناٹا صحرا کا دیکھکر درندے اور چرندے اور پرندے اپنے اپنے آشیانون مین پوشیدہ ہوگئے
تھے مارے خوف کے باہر نہ آتے تھے ہر شجر اُس صحرا یا دیگر صحرا کا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے ماتم مین
سیاہ پوش ہی جدھر آنکھ اُٹھاکر دیکھا ایک عالم تاریک نظر آیا وہ اوس نہ پڑتی تھی آسمان انکے غم مین
روتا تھا جب ہوا کا جھونکا چلتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر شجر کف افسوس ملتا ہی یہ حال تھا کیا بیان کیا
جائے کبھی ایسی اُداسی عالم پر نہ آئی تھی جیسی اِس شب کو تھی بس اُسی عالم تاریک و سناٹے مین قران
ناموس صاحبقرانی کو لیے ہوئے چلا جاتا تھا کسی طرف سے خبر کے بولنے کی صدا آتی تھی کسی
جانب سے اور درندون کی صدا آتی وہ صحرا کا سناٹا دلونکو اڑائے دیتا تھا وہ ہوا کے جھونکے وہ درندون
کی صدا قلب کو ہلائے دیتی تھی کبھی اُن گوشہ نشنیان عفت و عصمت نے ایسی مصیبت کاہیکو
اُٹھائی تھی یہ عالم حسرت دیا س کا بے کو پیش آیا تھا ایک تو وارثون کی جدائی کا غم والم دوسرے
اپنی حالت کا صدمہ اُس پر صحرا کا یہ عالم اور یہ سناٹا کہ جسکے سبب سے ایک عالم یاس و حسرت
ہر ایک کے دل پر طاری تھا اشک یاس و حسرت ہر ایک چشم سے جاری تھا مگر مجبور چلے جاتے
تھے کیا کرین اسی طور سے جب نصف شب گذری اور زلف لیلای شب تا بہ کمر پہونچی لیلائے
شب نے سیاہ لباس پہنا وہ جو کسی قدر نور ماہتاب تھا وہ بھی کم ہونے لگا ہر طرف اور تاریکی
چھانے لگی سناٹا زیادہ ہونے لگا قران آلفاق سے قریب ایک کوہ سربلند کے پہونچا ابھی
قران کوئی اُس مقام سے بہت دور نہین آیا ہی کہ جہان لشکر اسلام فروکش ہی صرف کوئی پانچ
کوس آیا ہوگا جب قریب اُس کوہ کے قران پہونچا ناموس بھی سواریون مین بیٹھی تھین پریشان
ہوگئین تھین اُنھون نے بذریعہ خواصون کے قران سے کہلا بھیجا کہ اے قران مناسب ہو تو کسی مقام پر
قیام کرو یہ رات کچھ باقی ہی بسر کرو صبح کو جب حال لشکر کا معلوم ہولے گا اُسوقت کوچ کرنا ہم یہ بقیہ
رات اپنے وارثون کے فتح کی دعا مانگ کر بسر کرین شاید کریم کارساز ہماری دعا قبول کرے اور اس
بلا سے ہم کو نجات دے اور ہمارے وارثون کی ظفر ہو قران نے بھی خیال کیا کہ در اصل اب تو اُس
مقام سے اسقدر فاصلہ پر چلے آئے ہین پس کیا نقصان ہی کہ یہ رات یہان بسر کرین صبح کو آیندا اور
روندے سے حال لشکر دریافت کرکے اگر ہماری ظفر ہوئی ہو تو خیر ورنہ اُسوقت کوچ کرین اس امر مین
کئی نفع ہین اول تو یہ کہ یہ رات جو کچھ باقی ہی بسر ہو جائیگی دوسرے دعا بھی کرلین گے تیسرے حال
لشکر کا بھی معلوم ہو جائیگا اگر ہماری ظفر ہوئی ہو تو یہ تو ہوگا کہ ہم خبر پاکر خوش تو ہو نگے اور لشکر کو
روانہ تو ہو نگے اگر یہان سے چلے جائینگے تو کیا حال معلوم ہوگا قران نے اپنے دل مین یہ خیال
کرکے اہل لشکر سے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہے ہم آپکے ہمراہ ہین پس قران
نے اُسی کوہ سربلند کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ اسی کوہ پر قیام کرین اپنا بندوبست کرتے ہین یہ جو
قران نے کہا اہل لشکر نے اُس کوہ کی طرف رخ کیا قران نے اُس کوہ کا اس سبب سے رُخ کیا
کہ خیال کرلیا تھا کہ یہ پہاڑ بہت سربلند ہی پس قران اُن سب اہل لشکر کو مع ناموس کے زیر
کوہ ٹھہرا کر اور یہ خیال کرکے کہ چلکر پہلے یہ تو دیکھ لو کہ کوئی دوسری بھی اس پہاڑ سے اُتر جانے کی
راہ ہی یا نہین ہی اگر شاید لشکر کفار آپہنچے تو ہم اُس راہ سے نکل جائین یہی اہل لشکر سے بھی کہا
کہ تم لوگ یہان قیام کرو مین کوہ کو دیکھ آؤن تو آتا ہون وہ لوگ ٹھہرے یہ عماریان پہاڑ کی طرح کے

پہونچے اول تو راہ پہاڑ کی بہت صعب و دشوار گذار پائی کہ یکا یک حریف نہین آسکتا ہی دوسرے اُسکے دوسری طرف بھی ایک صحرا پایا اور اُس صحرا مین اُسکی راہ تھی دوسرے اور ایک پہلو مین کوہ کے دریا رواں تھا دوسرے پہلو مین ایک غار عظیم تھا بس قران نے اُس کوہ کو بہت پسند کیا حقیقت یہ تھی کہ وہ گلہاے رنگارنگ سے مملو تھا سبزہ روئیدہ تھا ایک چشمہ آب خوشگوار کا بہ رہا تھا اُس کوہ پر تھا بس قران اُس پہاڑ پر سے اُترے اور لشکر مین آئے اور سواریان دریا نے بدستور پہاڑ پر کے گئے ایک مقام وسیع دیکھکر خیمہ برپا ہونے کا حکم دیا تمام لشکر کوہ پر چلا آیا اسکا سوا یا حال تک زیر کوہ نہ رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ قران نے اسقدر جلد خیمہ برپا کرائے کہ جسکی حد و انتہا نہ تھی ایک آن واحد مین سب کاموں سے فراغت ہوگئی قران نے ناموس کو خیمون مین اتارا گرد خیمہ لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دیا گھاٹیان درست کین اُس پر لشکر مقرر کیا خود بھی پہاڑ پر روبرو خیمہاے ناموس کے افسران فوج کو لیکر مقیم ہوا خوب بندوبست و انتظام کیا ہی کہ اُس پہاڑ پر پرندہ پر نہین مار سکتا ہی درندگی کی کیا اصل ہی انسان تو کیا لیاقت رکھتا ہی بس قران یہ بندوبست اپنی مرضی کے موافق کرکے مقیم ہوا اُدھر ناموس نے خیمون کے صحن مین آکر زیر آسمان اپنے سرون کے بال کھولے اور اپنے وارثون کے حیات کی اور اس بلا سے نجات پانے کی دعا مین مصروف ہوئے راوی توان سب کو اسی حال مین چھوڑتا ہی اب حال لشکر کا قلمبند کرتا ہی ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو کہ جب قران ناموس کو لیکر بموجب حکم صاحبقران لشکر سے چلا گیا ہر ایک سردار اپنے خیمہ مین گیا سامان جنگ کرنے لگا اُدھر لشکر مین بموجب حکم صاحبقران منادی نے ندا دی کہ حکم ہی صاحبقران کا کہ جس لشکری کو اپنی جان عزیز ہو وہ اس لشکر سے نکل جائے کیونکہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے یا میرے حکم کے پابندی کی وجہ سے اپنی جان دے مین نے اپنی اطاعت تم سب کے اوپر سے معاف کی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار باقی ہی یہ جو منادی نے ندا کی اور اہل لشکر کو معلوم ہوا اُسیوقت گروہ گروہ غول غول جمع ہوکر اپنے اپنے افسرون کے پاس آئے اور عرض کیا کہ کیا خطا ہم سے ایسی سرزد ہوئی ہی کہ جس کے سبب سے صاحبقران نے یہ منادی کرائی ہی انکو ہماری طرف سے کیا خیال پیدا ہوا ہی ہم نے تو کبھی آجتک کوئی عدول حکمی نہین کی نہ اپنی جان عزیز کی ہر وقت جان نثاری کا خیال کیا اور یہ بھی خیال رہا کہ جس طریقہ سے ہو صاحبقران کے حکم کی اطاعت کیجاے آجتک کبھی صاحبقران نے ایسے کلمہ ہم لوگون کی نسبت نہین فرمائے آج کیا کسبب ہی کچھ آپ کو معلوم ہی کیونکہ آپ لوگ تو دربار مین تشریف فرما رہتے ہین یہ جو ہر ایک اہل لشکر نے عرض کیا اُن سب نے جواب دیا کہ نہ تم سے کوئی خطا ہوئی ہی نہ کسی قسم کا گمان تم لوگون کی طرف سے صاحبقران کو ہی صرف یہ سبب ہی کہ کل کفار سے مقابلہ ہی اور بہت بڑے ساحر سے سُنا گیا ہی کہ اُسنے وہ سحر طیار کیا ہی کہ جس سے وہ ایک پل مین تمام عالم کو جلا کر خاک کردے گا اُس سحر پر نہ کسی ساحر کا سحر اثر کرتا ہی نہ کوئی ساحر اُسکو رد کر سکتا ہی نہ کوئی تدبیر اُسکے رد کرنے کی فی الحال ہو سکتی ہی آج نامہ اُسکا آیا تھا کہ یا تو مع لشکر کے سمندر کی اطاعت کرو اور دین اسلام کو ترک کرو مذہب تصویر پرستی قبول کرو حلقہ اطاعت سمندر اپنے گلے مین ڈالو اور خواجہ ثالث خضران بن عمر کو اسیر کرکے ہمارے حوالہ کرو اگر یہ نہ منظور ہو تو آمادہ قضا ہوکر میدان مین آؤ مین کل صبح کو میدان مین آکر تم سب کو قتل کرونگا بس اس سبب سے یہ حکم صاحبقران نے جاری فرمایا ہی کیونکہ انھون نے

اُسکو تو جواب صاف دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ترک اسلام نہ خواجہ کو گرفتار کرکے دینگے بلکہ
میدان مین آکر مقابلہ کرینگے ای بھائیو یہ امر تو دراصل بہت عمدہ ہی کہ چاہے جان جاے مگر ایمان نہ جاے
یہ خیال صاحبقران کا بہت ٹھیک ہی بس صاحبقران نے بعد نامہ روانہ کے ہم سب سے بھی یہی کہا
تھا کہ آپ لوگ چلے جائین ہم نے قبول نہین کیا نہ صاحبقران کے عزیزون نے اُسکے بعد صاحبقران
نے ناموس کو قران کے سپرد کرکے ہم سب کے سامنے تھوڑا سا لشکر ہمراہ کرکے خانہ کعبہ کو روانہ کیا
اُسکے بعد منادی سے ندا کرا کے تم کو آگاہ کیا تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ اپنے ساتھ ہماری بھی جان لی اگر ہم کو
معلوم ہوتا تو ہم ضرور نکل جاتے یہ جو سردارون سے اہل لشکر نے سُنا مسکرا کر جواب دیا کہ ہم جو صاحبقران
کے ہمراہ اُس زمانہ سے ہین یا اُنکے بزرگون کی خدمت کی یا اُنکی تو اس لیے نہین کی کہ جب تک اُنکو راحت
ہو اُسوقت تک ہم ساتھ رہین اور جب کوئی وقت پڑے تو اُسوقت مین چھوڑ کر نکل جائین اور اپنی
جان بچائین یہ تو کبھی ہم سے نہ ہوگا ہم ضرور ہمراہ صاحبقران کے جان دینگے ہم تو کسی وقت مین جا نہ سکینگے
یہ امر بالکل خلاف مردی و مروت ہی کہ جب تک صرف کرنے کو ملا اُسوقت تک ساتھ رہے جب جان جانے
کا موقع ہوا صاف نکل گئے بس ہم کبھی ایسا نہ کرینگے ضرور ہمراہ رہینگے افسرون نے کہا کہ خدا تم کو جزاے
خیر دے بس جا کر اپنا سامان کرو یہ سُنکے سب اپنے اپنے مقام پر آئے وہ باقی دن اسی آمد و رفت مین
بسر ہوا طبل جنگ بجا کیا یہان تک کہ آفتاب طرف خانہ مغرب کے میدان نیلی رواق سے روانہ ہوا وہ آفتاب کا
غروب ہونا دھوپ کے رنگ کا مائل بزردی ہونا گلون کا ہوا کے جھونکون سے شاخہاے درخت
مین ہلنا خوشبو سے تمام باغ کا مہکنا وہ جو سبزہ بسبب حدت دُھوپ کے پژمردہ ہو رہا تھا اب جو ہوا
چلی وقت شام کا آیا کچھ خنکی ہوئی تر و تازہ ہوا یہ معلوم ہوا کہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے بسبب برودت
کے وہ سہانا سہانا وقت وہ طائرون کا شام کے وقت کو قریب دیکھکر طرف اپنے مسکن کے روانہ ہونا
وہ سن سن اُنکے پرون کی صدا سے ایک نیا عالم تھا ہر طرف درندے سر جھکائے ہوئے رات کے
خیال مین کہ کہین شام نہ ہو جائے اپنے مقام مسکن کو چلے جاتے تھے کسی سے خبر نہ ہوتے تھے
اسی طور سے چرندے بھی رمان تھے جانوران آبی بھی تہ آب جا کر مقیم ہوئے جانوران صحرائی جھاڑیونمین
گھا ٹیونمین غارون مین مقیم ہوئے طائرون نے اشجار پر بسیرا لیا کہ آفتاب بالکل غروب ہوگیا مؤذن
نے اذان دی بانگ اللہ اکبر سے تمام عالم گونج اُٹھا ہر طرف نماز مغرب کا بندوبست ہونے لگا شام
کی وردی لشکرون مین بجی زمین پر تو یہ سمان تھا بالاے آسمان خسرو انجم کی وہ آمد ہر طرف وہ چادر
نور کا پھیلنا وہ میدان فلکی پر مثل ذرہاے ریگ کے ستارونکا چمکنا ہر طرف ایک عجب سمان تھا
آسمان پر ایک طرف کہکشان کا ظہور ایک دریاے نور تھا کہ موج زن تھا وہ اوس کا گرنا اُسکے سبب
سے وہ سبزہ کا لہکنا برگ درخت پر وہ اوس کے قطرونکا مثل گوہر کے چمکنا کیا بیان کیا جاے آسمان پر
ماہتاب بصد آب و تاب نکلا ہوا تھا گویا کسی حور جمال نے چادر نور کو زیب سر کیا تھا اسطرح
سے روشنی ماہتاب سے تمام صحرا منور تھا باوجودیکہ اس قدر عالم نورانی تھا ہر طرف ایک نور برس رہا تھا
مگر کچھ اُداسی سی ہر طرف چھائی تھی رنگ ماہتاب بیرنگ گویا زرد تھا گریبان شب چاک تھا روے
ماہتاب فق تھا بلکہ تا دامن گریبان شق تھا رات باوجود چادر نور کے ہونے کے سیاہ پوش تھی جدھر
نگاہ اُٹھ گئی ایک تاریکی نظر آئی یہ معلوم ہوتا تھا کل یہان بہشت بڑا رن ہوگا ایک عالم ہو تھا سناٹا
صحرا کا فراٹا ہوا کا دلون کو بیقرار کیے دیتا تھا یہ عالم تھا کہ کوئی اُس رات کو ایسا نہ تھا کہ جو اُداس نہو

ہمدم مونس بجز حسرت و یاس کے کوئی نہ تھا ہر ایک کو لشکر اسلام سے یہ خیال تھا کہ کل صبح کو میدان
جنگ مین ہمارا خاتمہ ہی کل قصاب اجل سے سامنا ہی لشکر کفار مین خوشی کا عالم تھا ہر طرف گھنٹہ و
ناقوس بج رہے تھے اہل لشکر کفار اپنے خیمون مین بیٹھے ہوئے ناچ و رنگ دیکھ رہے تھے ہر ایک
جگہ صحبت عیش برپا تھی گرداب وغیرہ نے بہ سبب خوشی کے ایک جلسہ قرار دیا تھا اُس مین سب
سردار موجود تھے دوسرے ہر مقام پر رقص و سرود ہو رہا تھا ناچ گانے کا شغل تھا کوئی چوسر کھیل رہا
تھا کوئی بدمعاش عجب تماشے سے مصروف بادہ و چنگ تھا کہین سوخت ہو رہا تھا کہین بقصد تلاش
تاش ہو رہا تھا تا نصف شب کفار مین چرچے خوشی کے رہے طلایہ پھرنے لگا صداے حاضر باش بلند
ہی نقارہ رزمی بج رہا ہی جب نصف شب آئی تو گرداب وغیرہ نے حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہو دو گھڑی
جاکر ہر ایک استراحت کرے اُسکے بعد پھر صبح کو تو میدان مین جاکر مقابلہ مین اہل اسلام کے صف آرا
ہونا پڑیگا یہ کہکر **گرداب** و **حباب** و **سیلاب** و **امواج** و ملکہ **ماہ تن** و ملکہ چمن رتن و ملکہ **زعفران**
اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور طرف اپنے اپنے خیمہ آرام کے گئے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب **گرداب** وغیرہ نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا تھا اور طبل جنگ بجا تھا اودھر لشکر اسلام مین
بھی کوس رزمی بجا تھا اُسکے بعد یہ بادشاہ دربار برخاست کرکے اپنے اپنے مقام کو گئے تھے اُسکے بعد
جلسہ آراستہ ہونے کا حکم دیا تھا موجب اُنکے حکم کے محفل عشرت برپا ہوئی تھی یہ اُس مین آکر بیٹھے تھے
چنانچہ یہ وہی جلسہ تھا جب جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اب ہر طرف لشکر کفار
مین سحر جگایا جانے لگا ہر خیمہ سے دھوان بخورات کا بلند ہونے لگا ہر ایک اپنے سحر کو تیار کرنے لگا
گو لشکر کفار مین کوئی خوف نہ تھا سب کو معلوم تھا کہ ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا جو کہ شوقین ہین سحر کے وہ
سحر کو اپنے درست کر رہے ہین باقی سب باخاطر خوش و با اطمینان تمام خواب مرگ مین مبتلا ہین ذرا بھی
خیال نہین ہی کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا صداے خیز خواب بلند ہی اہل کفار کا تو یہ حال ہی اودھر لشکر اسلام
مین بھی نقارہ رزمی بج رہا ہی جو کہ لشکر اسلام مین ساحر ہین مثل مریخ آفتاب علم و **آفاق شاہ** و
زوجہ **آفاق** و **کوکبہ** و **سہراب** و **غرالان** وغیرہ کے و دیگر سردار لشکر ساحران اپنے اپنے خیمہ مین
سحر کو زور دے رہے ہین اس خیال سے کہ ایک مرتبہ تو ہم بھی اپنا سحر آمیز کرینگے شاید کارگر ہو گو یہ
امید رکھنا کہ ہم اُسکے ابر سحر کو مٹا دینگے بیکار ہی ہان اگر خدا کا فضل شامل حال ہی تو کیا عجب ہی کیونکہ وہ مور
ضعیف کو فیل مست پر غالب کرتا ہی ضعیف کو قوی پر ظفر دیتا ہی بموجب شاعر شعر اگر وہ نہ دے تو شہ زور دے
تو پھر ہستی کوئی کیا کر سکے ٭ کبھی ناتوانون کو بخشے وہ زور ٭ سلیمان کو کاٹے کرے مثل مور ٭ جب ایسی
یہ قدرت ہی کیا عجب ہی کہ ہمارے حال پر رحم کرے ہمارا سحر اُسکے ابر سحر پر کارگر ہو تو ہماری ظفر ہو اس
خیال سے سرداران لشکر ساحران سحر کو جگا رہے ہین مگر خداوند کریم سے دعاے فتح و ظفر کے بھی خواستگار
ہین یہ تو ساحران مطیع اسلام کا حال ہی اُنکے خیمون سے بھی بخورات کی بو آ رہی ہی طلایہ لشکر مین پھر رہا ہی
صداے بیدار باش ہوشیار باش بلند ہی و سرداران غیر ساحر و اہل لشکر غیر ساحر جو ہین سجادے
بچھائے ہوئے نماز شب مین مصروف ہین بعد رجوع قلب اپنے خالق مطلق و مالک برحق سے یہ
دعا کر رہے ہین کہ اے مالک تو سب کا حافظ و مالک ہی تو بڑا کریم ہی تیرے کرم سے یہ امید ہی کہ تو ہم سبکی
آبرو کو نگاہ رکھیگا اگر ہماری سب کی قضا آئی ہی تو ہم کو تیرے حکم سے کوئی سرتابی نہین ہی راضی ہین
مگر یہ خیال ہی کہ اگر ہم یون قتل ہوے تو کفار کو خوشی ہوگی تیرے دین کے رواج پانے مین برہمی

ہوگی کیونکہ ہم سب تیری راہ مین جہاد پر باندھے ہین تیری راہ مین ہم اپنی جان کو جان نہین خیال کرتے ہین سر
ہم کو تیری راہ مین بار دوش ہی بس یہ دعا ہی کہ جب مقابلہ ہو اور مرنے کا وقت قریب آئے تو تیری راہ سے
قدم نہ ہٹے ثابت قدم رہین سر تن سے کٹ جائے جان جائے مگر تیری راہ سے نہ پھیرین اگر ہم کو ہزار
مرتبہ قتل کرے اور ہم سب تیری قدرت سے زندہ ہون اور پھر وہ یہ کہے کہ دین اسلام ترک کرو تو
ہم کبھی نہ قبول کرین بلکہ اسی طرح ثابت قدم رہین چاہے وہ ہماری خاک تک برباد کرے ہم کو یہ کسی
طور سے گوارا نہین ہی کہ ہم تیری بندگی کو ترک کرین دوسرے کو اپنا خدا جانین جو کہ مثل ہمارے آنکھ
و ناک اور جسم بھی رکھتا ہو یا مثل ہمارے اُسکو ہر قسم کی ضرورت ہو ہم کیونکر اُسکو اپنا خدا تصور کرین
یہ تو ہم سے نہ ہو گا کہ ہم ایسے خدا کو اپنا خدا جانین جب کہ تو موجود ہو ای کریم رحم کرنا ہر طرح سے
حفاظت آبرو کرنا یہ دعا کرتے تھے اور نماز شب مین معروف تھے ہر خیمہ سے صدائے گریہ و زاری
آرہی تھی ہر ایک اپنے مالک سے اپنے گناہ کی معافی کا خواستگار تھا و ثابت قدمی کا طلب گار
تھا وہ شب لشکر اسلام مین شب قدر تھی ہر طرف سے صدائے تکبیر آرہی تھی کوئی رکوع مین تھا
کوئی سجدے مین کوئی قنوت پڑھ رہا تھا کوئی ہاتھ اُٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا یہ تو حال سرداران
لشکر و عزیزان صاحبقران کا تھا کہ ہر ایک اپنے خیمہ مین بیدار تھا معروف عبادت پروردگار تھا
اہل لشکر بھی جاگ رہے تھے نمازین پڑھ رہے تھے آج کوئی سامان جنگ نہین کرتا تھا بلکہ
عروس مرگ کی خواستگاری مین دعا کر رہے تھے کسی مقام پر سوائے نماز وغیرہ کے دوسرا شغل
نہ تھا اکثر شب جنگ مین یہ حال ہوا ہی کہ باہم گلے ملے ہین سامان جنگ کیا ہی جو کہ بزدل تھے وہ
چلے گئے ہین مگر اس سبب سے نہ کسی نے سامان جنگ کیا نہ کوئی لشکر سے نکل کر گیا سب عبادت
خدا مین معروف تھے باہم عبادت خدا کر رہے تھے ادھر صاحبقران نے بھی جا کر مسجد کر پاس مین شب
بیداری فرمائی ہی بادشاہ اپنے خیمہ خاص مین سجادہ عبادت پر جلوہ گر ہین خدا سے بصدر جوع
قلب یہ دعا کر رہے ہین کہ ای کریم گو میرا یہ مرتبہ نہ تھا کہ مین بادشاہ ہوتا صرف تیری عنایت
اور رحمت اور بندہ پروری سے یہ مرتبہ مجھکو ملا اس درجہ اعلیٰ کو پہونچا ہین بہت خوش ہوا تیری
راہ مین کمر ہمت کو استوار کیا کہا دکرون تو نے ہر مقام پر میری آبرو رکھ لی مجھکو سرفراز کیا مین موت
سے نہین خوف کرتا ہون مرنے کو حیات جانتا ہون زندگی کو سبب بدنامی کا اگر قضا آئی ہی تو
کیا پرواہ ہی کوئی اندیشہ نہین ہی ہم سب موجود ہین بلکہ خوش ہین کہ مرتبہ شہادت ملیگا مگر تیری
ذات سے ہر وقت امید نیکی رکھنا چاہیئے نا امید نہ ہونا چاہیے مجھکو کیونکر گوارا ہو گا کہ اسقدر میرے
بندے ایک کافر خاسر کے ہاتھ سے قتل ہون مجھکو امید قوی ہی کہ تو ضرور کمک کریگا یہ بلا سب کے
سر پر سے رد کرے گا تیری ذات پر جو بھروسا کرے اسکو ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیے بلکہ نیکی کی امید
رکھنا زیبا ہی بموجب شعر تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہ ہو تجھ سے مایوس امیدوار + بس مین
تیری درگاہ مین یہ دعا کرتا ہون اور مجھکو امید ہی کہ تو اپنے فضل و کرم سے میری دعا کو قبول
فرمائیگا اس بلائے آسمانی و عذاب ناگہانی سے ہم گناہ گارون کو نجات دے کیونکہ تو رحیم
ہی کریم ہی آمرزگار ہی غفار ہی تیرے سوا اور کس کا سہارا ہی کون ہمارا ہی بادشاہ اس طور
سے دعا کر رہے ہین تو نے اپنے قدرت کاملہ سے جناب ابراہیم کو آگ سے بچایا سلیمان
کو شیر کے پنجہ سے نجات دی حضرت موسی کی پرورش دشمن کے گھر مین کرائی علاوہ اسکے

ہر نبی اور ہر وصی نبی کی تو نے بروقت مشکل کے کمک کی میرے جدامجد حمزہ صاحبقران پر سے کیسی کیسی بلا رد کی یہ کیا ہے اس سے زیادہ مشکل ہو آسان ہے بادشاہ تو دعا فرما رہے ہین اُدھر صاحبقران سجدہ کرکے نماز شب مین مصروف ہین رکوع و سجود مین مشغول ہین اُنکی زبان پر یہ مناجات ہے مناجات خدایا مین بندہ گنہگار ہون ✤ عقوبت کا بیشک سزاوار ہون ✤ ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر ✤ ترے عبد احقر کا ہون مین پسر ✤ کیا ہے مجھے حُب دنیا نے مست ✤ فراموش ہے مجکو عہد الست ✤ نہین چھوڑتا ساتھ دم بھر گناہ ✤ سراسر خطا ہون سراسر گناہ ✤ نہین دھیان کچھ روز میعاد کا ✤ گنہ مجھ مین جوہر ہے فولاد کا ✤ فلک تیغ آفت نکالے ہوئے ✤ مین غفلت مین گردن کو ڈالے ہوئے ✤ میرے حال پر رحم کر اے کریم ✤ کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم ✤ مین عاصی ہون اپنی طرف دھیان کر ✤ حساب لحد مجھ پہ آسان کر ✤ زبان کو نہ لغزش ہو وقت حساب ✤ نکیرین کو دون بخوبی جواب ✤ رہون راہ حق مین مین ثابت قدم ✤ تیری ہی محبت مین نکلے یہ دم ✤ ہے اب عاصیون پر رحم کا مقام ✤ بحق محمد علیہ السلام ✤ یہ مناجات ورد زبان تھی آنکھون سے آنسو جاری تھے یہ کلام لب پر تھے کہ اے کریم تیری عنایت سے یہ مرتبہ جلیل مجھ عبد ذلیل کو نصیب ہوا مین کہان و صاحبقران کا مرتبہ کہان یہ مرتبہ اُنھین صاحبان ہمت و جرأت کو سزاوار تھا وہی لوگ اس منصب جلیل و مرتبہ عظیم کے لائق تھے مین نے اس اپنی عمر مین سوائے گناہ کے کوئی ایسا فعل نیک نہین کیا کہ جو میری بخشش کا وسیلہ ہوتا اور زیادہ تر یہ بھی خوف ہے کہ میرے پاس کوئی ایسا تحفہ نہین ہے کہ مین لیکر تیری خدمت مین حاضر ہون جو کہ میرے نجات کا سبب ہو اور میرا پلہ اعمال اُسکے سبب سے سبک ہو سوائے اس امر مین بسر ہوئی کہ اس ملک پر لشکر کشی کی ہوس دنیا مین اُس ملک پر لشکر کشی کی ہزارون تیرے بندون کا خون کیا بس یہ جو مین نے کیا اس خیال سے کہ تیری راہ مین جہاد کرون شاید یہی سبب میرے نجات کا ہو وہ بھی حوصلہ نہ پورا ہوا کہ قضا نے آکر دامن پکڑ لیا ورنہ مین یہ خیال کرتا تھا کہ یہ جو چند ملک کافرون سے آباد ہین انکو فتح کرکے اور خانہ کعبہ مین جاکر تیری عبادت کرونگا مگر اجل نے مہلت نہ دی یہ تو ضرور ہے کہ جسکی موت جس مقام پر تو نے مقرر فرمائی ہے وہ ضرور اُس مقام پر پہونچتا ہے میری جائے موت یہ صحرا تھا میرے مقدر مین یہ لکھا تھا کہ مین ساتھ چند عزیزون کے ایسے مقام پر مرون کہ جہان سوائے کفرستان کے دوسرا مقام نہ ہو افسوس یہ ہے کہ قبرین بھی ہم سب کو نہ ملینگی اگر کسی نے ترس کھا کر دفن بھی کیا تو کیا اپنے عزیزون سے تو جدا رہے یہ تو نہ ہوا کہ کوئی آکر فاتحہ پڑھے اور دو پھول چڑھائے خیر اس کا بھی کوئی غم نہین ہے صرف اسکا غم ہے کہ سامنا تجھ ایسے عادل برحق کا ہے اور کوئی وسیلہ نہین ہے کہ جو سبب نجات ہو مین تو اُسی امر مین خوش ہون جو تیری مرضی ہے یہان لشکر مین تو عبادت و رحمت خدا ہو رہی ہے صاحبقران بھی دعا فرما رہے ہین اُدھر خواجہ اپنے خیمہ خاص مین بن خواجہ بھی مصروف دعا ہین مگر چند عیار مثل برق ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی کے تجسب دربار برخاست ہوا تھا یہ لوگ صورت تبدیل کرکے بانہائے عیاری سے چست ہوکر ساحرون کی صورت پر درست ہوکر پہلے لشکر کفار مین آگئے تھے اور وہان سے پائے شاطری مارتے ہوئے شہر سمندریہ مین اس خیال سے آئے کہ چل کر اگر بن پڑے تو عیاری کیجیے سمندر شاہ و عشاق نطاقی کو اسی پردۂ شب مین قتل کیجیے یا اسیر کرکے لے آئیے تاکہ یہ قصہ پاک ہو اس خیال سے

شہر مین آئے یہان ہر مقام پر یہی چرچا پایا کہ کل اہل اسلام کا خاتمہ ہے کیونکہ عشاق نہ طاقی اپنا ابر سحر گرا کر سب کو خاک سیاہ کر دیگا ایک کو زندہ نرکھیگا اُسکو بہت غصہ ہے یہ عیار ہر مقام پر داخل کر سکتے ہین اور چلے آتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ دربار سے جو سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے ہر ایک کو اس امر کا افسوس ہے کہ مفت اہل اسلام کی جان اس عشاق کے ہاتھ سے برباد ہوئی بعض سردار مثل گلاب و زورق و اشفاق وغیرہ کے بہت رنجیدہ ہین خصوصاً عشاق اُستاد سمندر اسکو یہ امر بہت ناگوار ہوا ہے عشاق نہ طاقی کا دربار مین اسقدر بیٹھ کر غرور کرنا اور یون اہل اسلام کے قتل کرنے پر آمادہ ہونا مگر کیا کرے دو سبب ہین ایک تو یہ کہ وہ بسبب سمندر کے کچھ کہ نہین سکتا ہے کیونکہ اگر کچھ اس مین حارج ہو کر مانع ہوتا ہے تو سمندر کو خیال ہوگا کہ شاید انکو بھی کچھ اہل اسلام سے انس ہے وہ میرے ساتھ بھی مثل آفاق کے حرکت کرے آفاق نے تو تحمل کیا مین نہ تحمل کرون مقابلہ ہو بس دوستی اور محبت مین فرق آئے بلکہ خردی بزرگی جاتی رہے اُستاد شاگرد مین مقابلہ ہو لوگ طعنہ زن ہون کہ کیسے اُستاد و شاگرد تھے کہ باہم مقابلہ ہونے لگا شاگرد نے اس امر کا خیال کیا کہ یہ اُستاد ہین نہ اُستاد نے کہ یہ شاگرد ہے اور وہ جو الفت مجکو سمندر سے ہے وہ جاتی رہے مجکو یقین ہے کہ مین اُسکے فراق مین ہلاک ہون صرف اُنکے الفت کے سبب سے مین نے گوشہ نشینی کو ترک کیا اہل دنیا سے ملا مین ایک امر اُسکے خلاف کرکے اس امر کو گوارا کرون دوسرے اُسوقت یہ ممکن نہین ہے کہ سمندر کو اس امر پر آمادہ کرون کہ وہ عشاق سے مقابلہ کرے گو سمندر میری اس راے کو قبول کرے گا ابھی اُس سے مقابلہ پر آمادہ ہوگا یہ بھی خیال ہے کہ سمندر کسی طور سے عشاق سے کم نہین ہے بلکہ ساحر زبردست ہے مگر عشاق نے ایک سحر ایسا طیار کیا ہے کہ جسکی رد فی الحال ممکن نہین ہے میرے امکان سے بھی خارج ہے جبتک محنت نہ کرون گو میرا یہ مرتبہ ہے کہ مین عشاق کو ابھی برسون سحر کی تعلیم دون وہ میرے روبرو طفل مکتب سے بدتر ہے مگر طریقہ یہ ہے کہ جو ساحر جس سحر پر محنت کرتے اُسکو اپنے قابو مین کرتا ہے پھر اگر دوسرا ساحر قصد کرے کہ ہم اُس کی رد کو تیار کرین تو اُسی قدر محنت کرے جب جاکر اُسکی رد طیار ہوتی ہے مین نے سب پر محنت کی ہے ہر سحر میرے قابو مین ہے مگر اسوقت فوراً ہر ایک پر قبضہ ہونا دشوار ہے اور وہ اسی سحر پر محنت کرتا آیا ہے اُسکے قابو مین ہے بس مقابلہ کرکے احمق بننا ہے یہ دو امر اُسکو مانع ہین اور ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خاموش تھا مگر ملدر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سمندر دربار برخاست کرکے گیا تھا تو عشاق اپنی نانی کے پاس آیا بعد دریافت حال اپنے مقام پر آیا تھا اس قصد سے کہ یہ اس قدر دن و رات گذر جائے تو مین صبح جاکر خاتمہ کرون بس اس کا بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا اپنے مقام پر سے اُٹھ کر در محل سمندر پر آیا تھا اور بذریعہ محلدار کے کہلا بھیجا تھا کہ بادشاہ سے کہدو کہ آپ کے دوست عشاق آپ کو بلاتے ہین کہتے ہین کہ یا تو آپ خود تشریف لائیے یا مجکو طلب فرمائیے مجکو کچھ امر ضروری عرض کرنا ہے محلدار نے جاکر سمندر سے عرض کیا اُسی وقت سمندر محل سے باہر آیا اور عشاق کا ہاتھ پکڑ کے دربار خاص مین لے گیا بڑی عزت سے بٹھایا کہا کہ کیون کیا بیان فرماتا ہے بیان فرمائیے عشاق نے جوابدیا

که بسبب تنہائی کے میرا دل گھبرایا لہذا مین اس خیال سے یہان آیا کہ آپ کی خدمت مین جا کر آپ سے
عرض کرون که چند طائفے طلب فرمایئے تا که یہ رات گذرے سمندر نے کہا کیا مضائقہ ہی
پھر عشاق نے جواب دیا که کوئی انتظام زیادہ نہ فرمایئے صرف دل کے بہلنے کے لیے
یہ امر ہی ہان کل جب اہل اسلام کا خاتمہ ہولے گا پھر جشن عشرت برپا فرمایئے گا دوسرے
مجکو یہ بھی خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی عیار آئے اور غافل پاکر عیاری کرے کیونکہ انکو
تو اس امر کی خبر ہی سمندر نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ آپ چلے آئے ہین ابھی پریشان
تھا یہ کہکر سمندر نے صدا دی که کوئی حاضر ہی بس چند چوبدار حاضر ہوئے سمندر نے کہا کہ
داروغہ ارباب نشاط کو حکم پہونچا دو کہ چند طائفے حاضر کرے ہم اسوقت گانا سماعت کرین گے اور
اہلکاران سرکاری کو حکم دو کہ خانہ عیش کی درستی بہت جلد کرین اور فلان فلان سردار کو آگاہ
کردو کہ وہ حاضر ہون جن جن کے نام لیے کہ فلان فلان سردار کو آگاہ کردین اُنمین عشاق اُستاد
سمندر و گلاب و اشفاق و رزق تھے یہ حکم سُنکے وہ چوبدار روانہ ہوئے پہلے داروغہ
ارباب نشاط کو حکم شاہی سے آگاہ کیا بعد اُسکے جو خانہ عیش کا منتظم تھا اُسکو خبردار کیا اُسنے
فوراً جاکر سب سامان درست کیا درستی کرائی داروغہ ارباب نشاط طائفہ لیکر چلا ادھر چوبدار پہونچ
سرداروں کو خبر کردی وہ سب کے سب چلے ستلاق و امراق اور چند سردار جو کہ دشمن
تھے اہل اسلام کے اپنے اپنے مکان مین خوش بیٹھے ہوئے تھے شراب خواری کر رہے
تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ کل خاتمہ ہی اہل اسلام کا کل عید کا دن ہی ہم تو اپنے مکان پر
ضرور جلسہ کرینگے جب یہ خبر سن لین گے کہ اہل اسلام قتل ہوئے چنانچہ سب لوگ اپنے
اپنے مکان مین بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ چوبدار نے جاکر کہا کہ بادشاہ نے آپ کو
طلب کیا ہی وہ فوراً لباس درباری پہن کر روانہ ہوئے یہان سمندر کو آکر چوبدار نے خبر دی
کہ سب سامان درست ہی بس سمندر عشاق نہ طاقی کو لیکر خانہ عیش مین آیا راوی نے
بیان کیا ہی کہ سمندر نے ایک مکان بنوایا ہی اسکو سج سے آراستہ کیا ہی جب ناچ و رنگ
دیکھنے کو جی چاہتا ہی اُسکو درست کراکے اُس مین جاکر مشغول عیش و عشرت ہوتا
ہی اُسکا نام خانہ عیش رکھا ہی بس اسوقت بھی عشاق کی فرمائش سے اُسمین جلسہ
مقرر کیا سب سردار آئے ناچ ہونے لگا جب خوش خوش بیٹھے ہوئے ہین طوائفان
شہر گا رہی ہین ہر قسم کی صحبت برپا ہی شراب کا دور بندھا ہوا ہی یہان تو یہ سامان ہی
اُدھر وہ عیار تمام شہر کی گشت لگا کر ہر مقام پر وہ ذکر سنتے ہوئے قریب پہر رات کے اُس
مقام پر آئے کہ جہان عشاق کی نانی تھی وہان جو پہونچے تو یہ خیال کیا کہ اسی پر کچھ عیاری
کیجیے مگر موقع نہ ملا بہت پہرہ چوکی و ہوشیاری پائی کوئی پہر بھر تک تباہ رہنے آخر کو
مجبور ہوکر وہان سے چلے کہ اب اور کوئی فکر کرنا چاہیے رات بھی بہت آئی ہی کہین ایسا
نہ ہو کہ تم اسی فکر مین رہو صبح ہو جائے جس فکر مین آئے ہو وہ نہ ہو نہ عشاق ہاتھ آئے
نہ سمندر یہ باہم تجویز اور صلاح کرکے اُس مقام پر سے اور طرف چلے اس خیال مین کہ سمندر
کی خوابگاہ کا پتہ چلے اور عشاق کی اُنھون نے تدبیر کرکے یہ تو دریافت کر لیا کہ فلان مقام
عشاق اُترا ہوا ہی ضرغام و چالاک تو طرف مقام عشاق کے روانہ ہوئے برق ثانی

طرف محل سمندر کے برق کمند مار کر بالاے بام آیا پیچھے جھانک کر جو دیکھا تو خوب روشنی ہو رہی ہی پہرہ چوکی ہر طرف چوکی ہی ترکنین حبشنین اپنے اپنے عہدے سے کھڑی ہوئی ہین جاگ ہو رہی ہی اسنے موقع نہ پایا کہ یہ نیچے اُترے چارون طرف پہرہ ہی کہین موقع نہ ملا ایک طرف جو گیا تو اُسکو کچھ آہٹ معلوم ہوئی یہ جیب کا پوشیدہ ہو کر کھڑا ہو گیا کہ اسنے دیکھا کہ چند جوان عورتین باہم ہنستی ہوئین بالاے بام آئین یہ کہتی ہوئی کہ خوب ہوا جو بادشاہ نے آج جلسہ مقرر کیا جان بچی ورنہ بہت پریشان ہوتے عجب مرد ہی کہ بدون عورت کے قرار نہین آتا ہی ای بہن رات بھر پریشان کرتا ہی مین تو عاجز ہون دوسری نے کہا کہ تم کیا عاجز ہو مین بھی عاجز ہون بہن اسی خیال سے مین تو بیٹھی رہی کہ شاید بادشاہ باہر سے آکر طلب کرین تو اُسوقت نیند خراب ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ جا کر سو رہے بادشاہ نے بھی یہی جواب دیا مگر خداوند تقصویر نے خوب کیا کہ بادشاہ ناچ و گانے مین مصروف ہوا خداوند عشاق نہ طاقی کا بھلا کرین کہ جسنے آج آکر ہماری جان آفت سے بچائی بہن مین تو اب جا کر سوتی ہون اُسنے کہا کہ تم کیا سوتی ہو مین بھی جا کر سوتی ہون یہ کہکر ہر ایک ایک طرف چلی گئی یہ جو برق نے سُنا کہ سمندر محل مین نہین ہی کسی مقام پر جلسہ مقرر کیا ہی دہان ہی یہ وہان سے پھر پیچھے اُترا اور اس تلاش مین روانہ ہوا اُدھر عام و چالاک جو عشاق کی خواب گاہ مین پہونچے اُنھون نے اُسکی خواب گاہ کو خالی پایا ہر ایک کو یہ فکر ہوئی کہ یہ نطفہ حرام کہان چلا گیا دہان سے مایوس ہو کر باہر چلے آئے اور طرف روانہ ہوئے یہان برق نے وہ مقام بھی تلاش کر لیا کہ جہان جلسہ برپا تھا سب سردار حاضر تھے ناچ ہو رہا تھا برق نے چارون طرف پھر کر یہ موقع تلاش کیا کہ کسی صورت سے مین اس جلسہ مین پہونچ جاؤن مگر ممکن نہ ہوا اول تو یہ کہ سمندر و عشاق نے یہ حکم دیدیا تھا کہ جس کو آنا ہو وہ آئے اندر پھر تاوقتیکہ جلسہ برخاست ہو باہر نہ جائے اور جب کسے جلسہ شروع ہو جائے اُسوقت سے کوئی باہر سے اندر نہ آئے جب ناچ و گانا ہونے لگا تھا سب نوکر جا کر اپنے اپنے کام سے فراغت کر کے چلے آئے تھے اب جو اندر آگیا وہ باہر نہین جا سکتا ہی جو باہر رہ گیا وہ اندر نہین آسکتا ہی سمندر و عشاق نے سحر سے دریافت بھی کر لیا تھا یہ سب میرے ملازم ہین اور میرے سردار ہین نہ انمین کوئی عیار ہی نہ غیر ہی اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ جو طائفہ ہین سب اصلی ہین کوئی ان مین بنا ہوا طائفہ نہین ہی بس بدین سبب برق باہر بھیٹ پھتا کر اور تڑپ تڑپ کر رہ گیا اندر نہ جا سکا یہ سخت مجبور ہی کہ کیا کرون کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی یہ تو اسی فکر مین تھا کہ جب تین پہر رات گذری سمندر نے کہا کہ اب پہر بھر رات باقی ہی اب جلسہ برخاست ہو اول تو آپکو صبح کو براے مقابلہ جانا ہی اگر رات بھر جاگیے گا تو صبح کو کسل ہوگا عشاق نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا بس سمندر نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا خود اُٹھ کر محل مین گیا اور اپنی خواب گاہ پر جا کر سو رہا مگر جب سے اُسکو یہ معلوم ہو گیا ہی کہ عیار شہر مین آگئے ہین یہ جب سوتا ہی تو سحر کر کے سوتا ہی کہ اسکی خواب گاہ سواے اسکے ملازمون کے دوسرے کو نہین معلوم ہوتی ہی وہ بھی جس کا جس کا نام لیتا ہی وہ دیکھ سکتا ہی باقی کوئی نہین دیکھ سکتا ہی بس اسنے اُسی طور سے اپنا بندوبست کیا مخوف

عیاران لشکر اسلام کے یہ تو یون خواب مرگ مین اپنا انتظام کرکے سو یا اُدھر عشاق بھی اُس جلسہ
سے اُٹھکر اپنے مقام پر سحر کے تخت پر سوار ہوکر بالاے ہوا سے آیا کہ کسی کو نہ معلوم ہوا کہ
عشاق اپنی خوابگاہ مین آیا اُسنے بھی سحر کرکے اپنی خوابگاہ کو معدوم کردیا سب کی
نگاہ سے اب جو طائفہ اور دیگر سردار وہان سے نکلے تو باہم یہ کلام کرتے ہوئے کہ اس وقت
بادشاہ نے بہت کچھ دیا اگر کیا کرین کہ اُنکو نیند آگئی وہ اُٹھکر اندر تشریف لے گئے اُن کے
تشریف لے جانے سے عشاق تشریف لے گئے ورنہ اس قدر رات بھی کٹ جاتی صبح کو
پھر وہین خوب سنتے یہ جو سردار باہم کلام کرتے ہوئے باہر آئے برق تو یہان اس فکر مین
کھڑا ہوا تھا اُنکے ہمراہ ہولیا جب یہ معلوم ہوا کہ سمندر محل مین گیا اور عشاق اپنے مقام کو
تو یہ وہان سے طرف مقام عشاق کے چلا یہ ادھر سے جاتا ہے اُدھر سے ضرغام وچالاک
آتے ہین راہ مین ملاقات ہوئی یہ تو اُنکو وہ اُنکو بخوبی پہچانتے ہین جب خوب پہچان لیا تو
برق نے کہا کہ کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم عشاق کی خوابگاہ مین گئے تھے
وہ مرتد وہان نہین ہے کہو تم اپنا کام کر آئے برق نے تمام حال بیان کیا کہ یہ سبب تھا جو وہ
نہین ملا آؤ ہم تم ملکر اُس پر عیاری کرین سمندر کی کیا ضرورت ہے اسوقت تو جو کچھ فساد ہے
اُسکی ذات کا ہے سمندر کو جب چاہین گے گرفتار کرلین گے اگر یہ بچ گیا تو صبح کو شب کا خاتمہ
ہے اُنھون نے کہا کہ اچھا چلو یہ باہم صلاح کرکے وہ تینون عیار اُس مقام پر آئے جو کہ عشاق
کے قیام کا تھا اب جو وہان پہونچے ہین تو دیکھا کہ دروازہ اُسی طور سے کھلا ہوا ہے پہرے والے
بیٹھے ہوئے ہین یہ اُس طرف کو چلے جب قریب پہونچے تو وہ مکان نگاہون سے غائب ہوگیا
کہین اُسکا نشان تک نہ تھا اب تو یہ لوگ گھبرائے اور حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے جب
بہت دور گئے پھر وہ مکان نظر آنے لگا یہ اُدھر سے اُس مقام کے پشت پر آئے جب تک
دور رہے تو نظر آیا جب قریب پہونچے تو غائب ہوگیا وہ اُس قدر رات جو کہ باقی تھی ان عیارون کی
اسی مین بسر ہوئی کہ جب دور بہت گئے مکان نظر آنے لگا جب قریب آئے غائب ہوگیا
چالاک نے ضرغام سے کہا کہ کیون بھائی جب ہم اور تم پہلے آئے تھے تو یہ بات نہ تھی
بلا خوف اندر چلے گئے تھے تمام مکان کی سیر کی تھی اب کیا سبب ہے کہ یہ مکان دور سے تو
معلوم ہوتا ہے جب قریب جاتے ہین تو نہین آؤ الگ الگ ہوکر چلین یہ باہم صلاح کرکے
الگ الگ ہوئے جب یہ چالاک نے کہا تو ضرغام نے جواب دیا تھا کہ معلوم ہوتا ہے
برق پر کسی نے سحر کردیا ہے یہ اُس سحر مین مبتلا ہے اُس کے سبب سے ہم کو بھی نہین معلوم
ہوتا ہے بس اُسوقت الگ الگ جانے کی راے ہوئی تھی تینون عیار تین طرف روانہ ہوگئے
وہی واقعہ پیش آیا جب تک دور رہے مکان نظر آیا جب قریب گئے غائب ہوگیا آخر کو
عاجز ہوکر پھر سب ایک مقام پر آئے اپنی اپنی حالت بیان کی اسی فکر و تردد مین آثار سحر
نمایان ہونے لگے ہر طرف چراغون پر زردی چھانے لگی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے
باہم صلاح کی کہ رات بیکار بسر ہوئی کوئی تدبیر نہ کارگر ہوئی چلو لشکر مین معلوم ہوتا ہے
کہ سب کا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا ہے کہ یہان آنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا اب چلکر سب کے
ہمراہ جان دو یہ صلاح کرکے یہ تو وہان سے روانہ ہوئے یہ طرف لشکر کے آتے ہین

انکا حال پھر تحریر ہوگا اب پھر حال لشکر کا تحریر کیا جاتا ہی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات غازیان
دیندار و بہادران شجاعت شعار نے عبادت خدا مین بسر کی ایسا عروس مرگ کا اشتیاق
تھا کہ خیمون سے نکل نکل کر فلک کی طرف دیکھتے تھے کہ ستارہ سحری چمکا یا نہین سفیدی
سحری نے ظہور کیا پھر چلے جاتے تھے اسی صورت سے سب نے رات بسر کی کہ ناگاہ
چرخ اخضری پر مرغ سحر نے بانگ آذان بلند کی اُن جوان مردون کا اشتیاق سحر مین یہ حال
تھا کہ جیسے عاشقون کا حال ہوتا ہی جب کہ اُنکو شب وصل نصیب ہوتی ہی کہ شب
طولانی ہوجاے اور درازی شب کی دعا کرتے ہین انکا یہ حال تھا کہ یہ کوتاہی شب کی
دعا کرتے تھے وہ دن کو بار بار طرف آسمان کے اس خیال سے دیکھتے ہین کہ دن تمام ہو
شب وصل آئے وعدہ وفائی ہو اپنے معشوق سے ملین راز و نیاز ہو یا جس طور سے
نوعروس کے اشتیاق مین دن پہاڑ ہوجاتا ہی وہ شب کی دعا کرتا ہی اسی طور سے یہ بار بار
خیمون سے نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ رات کس قدر باقی ہی تاکہ سحر ہو معشوق
اجل سے ہمکنار ہون اُس سے راز و نیاز ہون وہ ہمارے گلے کا ہار ہو بس جب یہ دیکھا
کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہونے لگے خروش فلک نے آذان دی بس ان سب نے تجدید
وضو کیا اور سجادون پر آکر نماز سحر مین مصروف ہوئے ہر طرف لشکر مین صداے اذان
بلند بانگ اللہ و اکبر تھے تمام فضاے آسمان گونج گیا ہر خیمہ سے اذان کی صدا آرہی تھی ادھر لشکر کفار
گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے دونون لشکرون مین وردیان بجین ادھر ماہتاب کا چہرہ غم مین
اہل اسلام کے فق ہوا چرخ زبرجدی پر ایک اُداسی سی چھا گئی ہر شمع کے رخ پر زردی
آگئی شمع نے وہ رات ہر محفل مین رو رو کر بسر کی تھی باوجودیکہ نور سحر کا ظہور تھا مگر تاریکی
سے تمام صحرا معمور تھا غم مین اہل اسلام کے گریبان سحر چاک ہوا خسرو انجم بصد رنج و الم
مع اپنے ہمراہیون کے طرف غمکدہ مغرب کے باز نگ زرد چہرہ فق روان ہوا عجب انجم روان
دوان ہوئی نور سحر نے اپنا چہرہ نقاب شب سے نکالا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کلما اسکو
بڑا صدمہ ہی رہنماے روز نے نقاب شب کو اپنے چہرہ پُر نور سے برطرف کیا نور سحری پھیلنے
لگا ستارے دریاے فلک مین غوطہ زن ہوئے روز کی آمد ہوئی وہ اوس نہ تھی نور کے
فوارے تھے یا آسمان حال پر اہل اسلام کے گریبان چاک تھا نسیم سحری نے چلکر ہر غنچہ گل کو
شگفتہ کیا مگر اُس سے صداے آہ پیدا ہوئی گو اشجار بہ سبب اثمار کے سر بہ سجود تھے نہ یہ
بلکہ غم مین اہل اسلام کے خاک سر پر پڑی تھی طائران صحرائی زمزمہ سنجی کرتے تھے یہ نہ تھا بلکہ اہل
اسلام کے لیے نوحہ کر رہے تھے وہ بلبل کی صدا دردناک تھی وہ طائرون کے نغمہ نہ
تھے بلکہ نوحے تھے کیونکہ گلزار صبا جنفزائی پر بلاے ناگہانی آنے والی تھی باد صبا بھی
جو آتی تھی تو دلون کو شگفتہ کرنے کے مقام پر پژمردہ کرجاتی تھی اُسکی چال بھی بار غم سے
خراب ہو رہی تھی سبزہ نہ تھا نہ مین نے لباس سبز غم مین اہل اسلام کے زیب تن
کیا تھا ہر شجر سبز پوش تھا ہر غنچہ بکس کر بہ سبب صدمہ کے رہ گیا لالہ اُسی دن سے
داغ بر دل ہی قمری نے اسی دن سے لباس قلندری اختیار کیا ہی ماہ مین بھی جو عیب
کلف اُسی شب سے نمودار ہوا ہی خلاصہ یہ کہ کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اس صدمہ مین مبتلا

نہ ہو چہرہ پر خوشی کا نام نہ تھا قمریان درختون پر خاموش بیٹھی تھین اس فکر مین کہ آج سرو باغ
صاحبقرانی قلم ہو گئے فاختہ ایک طرف اس فکر مین تھی کہ افسوس آج شمشادان و نونہالان
چمن اسلام تیغ اجل سے قلم ہونگے بلبلین گو گلون کے پہلو مین بیٹھی ہوئین تھین مگر عالم
سکوت مین طائران صحرا زمزمہ سنجی بھولے ہوئے تھے اپنے آشیانون سے باہر نہ آتے تھے
چرندے و پرندے الگ اپنے اپنے مسکن مین مقیم تھے کوئی وجہ معاش کو نہ نکلا تھا دریا
مین تلاطم تھا مرغان آبی بالائی چلے آئے تھے مگر مارے غم کے تہ نشین تھے یہ صدمہ ہر ایک
شی پر اہل اسلام کا تھا ادھر تو یہ عالم تھا ادھر آمد آمد اُفق مشرق سے ساحر روز کی ہوئی جھولی
نور کی شانہ پر ڈالے ہوئے لباس ساحری پہنے ہوئے فلک نیلی پر نمودار ہوا اپنے نور جمال
سے تمام عالم کو روشن و منور کیا یعنے آفتاب نکل آیا درختون سے چھن چھن کر دھوپ مین
پر آنے لگی جو گوہر بے بہا صدف قدرت سے سبزے پر پڑے ہوئے تھے وہ جذب زمین
ہونے لگے ادھر تو آفتاب کا ظہور ہوا اُدھر لشکر اسلام نے عبادت سے فراغت کر کے
مرنے پر کمر کسی ہر ایک لشکری نے لباس نو زیب تن کیا عطر لگایا کیونکہ عروس مرگ سے
ہم کنار ہونے کو چلے ہین کمرین باندھ کر اپنے اپنے سردارون کے خیمون کی طرف روانہ
ہوئے اُدھر سردارون نے بھی تبدیل لباس کیا عطر ملا کمر ہمت کو مرنے پر کسا اسلحہ لگا لگا کر
خیمون سے باہر آئے دیکھا کہ لشکر مرنے پر طیار کھڑا ہی ہر ایک نے طرف وعدہ گاہ مصاف
کے لشکر کو روانہ کیا بس یہ عالم تھا کہ غول کے غول غٹ کے غٹ جوق جوق اہل اسلام
مرنے پر آمادہ خوش خوش طرف میدان کے چلے جاتے تھے جیسے بروز عید عید گاہ کو اہل
شہر جاتے ہین یا کسی میلے کے شوق مین وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ اہل اسلام کا جنگی
باجے بجاتے ہوئے جانا عجب سمان تھا ادھر سردار سوار ہو ہو کر در دولت پر آئے یہان
آکر دیکھا کہ ابھی بادشاہ برآمد نہین ہوئے ہین جلوس سواری موجود ہی مگر ایک عجب
یاس و حسرت برس رہی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی لوٹ لیگیا ہی باوجودیکہ ابھی تک
سب سامان موجود ہی مگر نہایت اُداسی معلوم ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ سب کے دل
اُداس ہین یہی سبب اُداسی کا ہی بقول شاعر شعر کیونکر کہون حضور کی محفل اُداس ہی؂
کوئی نہین اُداس مرا دل اُداس ہی؂ یہ سب اُداسی دلون کے اداس ہونے سے معلوم ہوتی ہی
سے جب سب سردار جلو خانہ مین آکر جمع ہوئے اب آمد عزیزان صاحبقران کی شروع
ہوئی اُسی طور سے اُنکے بھی لشکر اُنکے خیمون پر حاضر ہوئے تھے یہ سب لباس تو تبدیل
کر کے خیمون سے برآمد ہوئے لشکرون کو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیکر خود طرف
در دولت کے راہی ہوئے یہان آکر دیکھا کہ سب سردار ہم سے قبل آچکے ہین جلوس شاہی
حاضر ہی صرف بادشاہ و صاحبقران کے برآمد ہونے کی دیر ہی کہ اتنے عرصہ مین سب
عیار بھی باتہائے عیاری سے چاق و چست ہو کر حاضر ہوئے ہر ایک اپنے اپنے سردار کے
قریب آیا جو باقی رہے وہ ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے کہ خواجہ بھی اپنے خیمہ
سے تا سرادق کے چلے مگر آج عجب شان و شوکت سے ایک جامہ بہت پرانا زیب تن کیے
ہوئے کہ جس مین ہزار مقام پر نئے طور کے پیوند لگے ہوئے کہین پر گلبدن کا پیوند

کہین پر مارکین کا کہین شالباف کا کہین اطلس کا اور اسی طور کا ایک زیر جامہ ایک پرانی کلاہ کہ جس کا گھیرا سر پر ہے اور چند واندار دکھارے پٹکے سے کمر باندھے ہوئے بانے عیاری کے لگائے ہوئے مایوس و مغموم چہرہ اُداس چلے آتے ہین اس باغ تر و تازہ کو دیکھکر جو کہ بوقت سحر در دولت پر شگفتہ تھا خوش ہوئے کیسے کیسے جوانان خوش رو عنبرین گیسو سلاح جنگ سے آراستہ کھڑے ہوئے یہ رنگ جو دیکھا خواجہ کو مسرت ہوئی انجام کی طرف جو نظر کی خیال آیا کہ یہ باغ تھوڑے عرصہ مین پائمال باد سموم اجل ہوجائے گا یہ تو نہالان سرو قد کوئی دم مین تیغ اجل سے قلم ہونگے اس چمن تر و تازہ مین ہوائے خزان موت کا گذر ہوگا یہ جو خیال کیا بڑا صدمہ ہوا آنکھون مین آنسو بھر آئے ایک آہ کی اور طرف مسجد کر پاس کے چلے داخل مسجد ہوئے دیکھا کہ صاحبقران سجادے پر تشریف فرما ہین دونون ہاتھ بلند کیے ہوئے اپنے خدا سے دعا کر رہے ہین خواجہ عقب صاحبقران آکر کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے دعا سے فراغت کرکے سر برائے سجدہ جھکایا سجدۂ شکر یہ ادا کیا اُسکے بعد سر اُٹھا کر سجدے سے طرف آسمان کے دیکھا اور کہا کہ شکر ہے کہ یہ رات تیری عبادت مین بسر ہوئی یہ آخری رات عمر کی تھی جو کہ تیری یاد مین کٹی یہ فرماکر عقب پشت دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے ہین فرمایا کہ کیون خواجہ کیا حال ہے عرض کیا سب سردار در دولت پر حاضر ہین صرف آپکے و بادشاہ کے تشریف لانے کی دیر ہے لشکر اسلام طرف جنگ کے جاچکا ہے یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ صندوق اسلحہ طلب کرو بس خادم نے یہ سُنکے صندوق حاضر کیا صاحبقران نے پہلے تبدیل لباس کیا عطر سے جسم و جامہ کو معطر فرمایا اُسکے بعد تبرکات جسم پر آراستہ کیے جب اسلحے سے فراغت ہوئی صاحبقران سجادے پر سے اُٹھے وہان سے باہر تشریف لے چلے کہ راہ مین خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ یہ کیا حرکت ہے کہ آج تم نے ایسا لباس کہنہ پہنا ہے کہ جو تمام پیوندون سے بھرا ہوا ہے آج تو لباس نو پہنا ہوتا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا خوب مین کوئی مالدار ہون جو ہر مرتبہ لباس نو پہنا کرون اول تو میرے پاس ہی کیا اگر ہوتا بھی تو آج تو مین کبھی نہ پہنتا کیونکہ مجکو یہ کب گوارا ہوتا کہ مین قتل ہون اور میرا لباس دوسرے پہنین اور خوش ہون جب کہ یہ یقین ہے کہ آج ضرور خاتمہ ہے تو مین کیون وہ کام کرون کہ کفار جو لوٹنے کو آئین تو میرا لباس تو دیکھ کر خوش ہون اور اُتار کر لے جائین اگر میرا لباس کہنہ ہوگا تو کوئی نہ خوش ہوگا بلکہ میرے حال پر افسوس کریگا جسم سے نہ اُتاریگا یہ سُنکے صاحبقران مسکرائے ہمراہ خواجہ باہر تشریف لائے یہان جاکر سمند تیز قدم کو لیے ہوئے حاضر تھا صاحبقران کو دیکھکر اُسنے مجرا کیا صاحبقران قریب مرکب آئے گردن توسن پر انگشت شہادت سے اسم پاک علی تحریر کرکے دامن گردان کر سوار ہوئے بموجب مصرع چو شیرے کہ گیرد برآہو کمین + بر جست از زمین و برآمد بزین + پشت مرکب پر آکر لجام فرس ہاتھ مین لی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے مرکب کو طرف جلوخانہ کے مہمیز کیا وہ اسپ وفادار بنا بنا کر قدم اُٹھانے لگا عجب ناز و انداز سے چلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ پری خرام ناز سے چلی آتی ہے کلائیان اُسکی مثل ساعد نور کے تھین بال پر معلوم ہوتے تھے کہ گویا پری نے اپنے بال کھول دئیے ہین آنکھین مثل چشم آہو چہرہ پری کا سا اس ناز و انداز سے چلا کہ دیکھنے والون کو پری کا گمان ہوا ہر ایک کی زبان سے نکل گیا

کہ پریان حضرت سلیمان کے تخت کو لیے ہوئے آتی ہین اس طور سے صاحبقران جلوخانہ پر تشریف لائے
یہان ہر رنگ کا گلدستہ آراستہ پایا ایک اپنے گلدستہ کے چند پھول شگفتہ دیکھے دوسری طرف
گلدستہ صاحبقران اول کو آراستہ پایا تیسری جانب گلدستہ صاحبقران ثانی کو پیراستہ
دیکھا اسی طور سے گلدستۂ بادشاہان اسلام جو کہ گذر گئے ہین شگفتہ تھا مخصوص وقت وہ جلوخانہ چمن کا
رنگ دکھا رہا تھا کہ کیسے کیسے گل خوشرو کھلے ہوئے تھے جہان تک نگاہ جاتی تھی سرداران
نامی و عزیزان گرامی سے وہ مقام مملو تھا چمن دہر مین ایسے بھی گل کم کھلتے ہین صاحبقران کی
جو اُس گلدستہ پر نگاہ پڑی اور ہر رنگ کے گل شگفتہ پائے انجام کا خیال کر کے اشک آنکھون
مین بھر لائے طرف آسمان کے دیکھا اور آہ کی اِدھر اُن سب نے جو دیکھا کہ صاحبقران تشریف
لائے ہین یا تو سب باہم ملے ہوئے کوئی تیر اندازی کر رہا تھا کوئی سیف ہلا رہا تھا کوئی برچھے
کے ہاتھ نکال رہا تھا یا سب مودب ہوئے صف باندھ کر کھڑے جو کہ مرکب پر سوار اُسکو کاوے
پر لگائے تھا وہ بھی اتر پڑا جو زین پوش بچھائے ہوئے بیٹھا تھا وہ بھی کھڑا ہو گیا ایک مرتبہ سب نے
صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے ایک مقام پر آ کر مرکب پر
سے اُترے کہ خادم نے زین پوش بچھا دیا صاحبقران اُس پر تشریف فرما ہوئے انتظار بادشاہ
مین ادھر جب سب سردار صاحبقران کو مجرا کر چکے اور عزیزان صاحبقران نے تو خواجہ سے صاحب
سلامت کی خواجہ نے اُن سب کو ترقی عمر و جاہ و مرتبہ کی دعا دی خواجہ بھی عقب صاحبقران
آ کھڑے ہوئے اب سب کی نگاہ طرف در دولت کے ہے یہان تو سب انتظار مین جہان پناہ
کے ہین کہ اُدھر بادشاہ نے نماز سحر سے فراغت فرما کے لباس پہنا تاج سر پر رکھا شمشیر
الماس نگار کمر سے لگائی کہ خواجہ سرا نے بڑھکر در دولت پر خبر پہونچائی کہ سب سردار خبردار
ہو جائین کہ جہان پناہ تشریف لاتے ہین سب مودب ہو جائین یہ جو خبر آئی سب سردار
قرینہ سے ہو گئے تھوڑا سا عملہ زنانہ جو کہ ملازم خاص شاہی تھا وہ ناموس کے ہمراہ نہ گیا تھا
مثل کہاریون وغیرہ کے ادھر بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا صدائے بسم اللہ بلند ہوئی ہر
ایک نے یہ دعا دی کہ خداوند کریم ان کا سایہ ہمارے سر پر تا دور گردون قائم رکھے کہاریون نے
تخت کو اُس سلیمان بخت کے دوش پر رکھا وہ پری جمالین تخت شاہی لیکر روان ہوئین
آگے آگے طفلان ماہ صورت کے ہاتھ مین لیے لخلخے روشن اُس سے بوی مشک و عنبر
آتی ہوئی عود سلگتا ہوا کہاریان طلائی مچھلیان لگائے ہوئے کارچوبی لہنگے پاؤن مین سرون پر
کارچوبی دوپٹہ سر سے پاؤن تک زیور مین غرق پڑی ہین اُنمین کچھ نہ فرق خواجہ سرا کوڑا پکڑے
ہوئے انتظام کرتے ہوئے پہلی ڈیوڑھی پر آ کے لال پردہ اٹھا جلوس سواری باہر آیا کہارون
نے تخت شاہی اپنے دوش پر لیا وہ سب واپس گئے کہار سبز مخمل کی وردیان کارچوبی پہنے
تخت دوش پر اُٹھائے ہوئے جلوخانہ کی طرف روانہ ہوئے نقیب صدائے دور باش
باادب باش لگاتے ہوئے آتے ہین کہ لال پردہ چرخی پر کھینچا غراٹے کی صدا بلند ہوئی
سب نے دیکھا کہ جلوس سواری برآمد ہوا کہ بعد اُس جلوس کے تخت شاہی بصد
شان و شوکت نمودار ہوا صاحبقران نے بڑھ کر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کیا کہ
جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ آپ کی جگہ میرے

دل مین ہو آپ کی محبت بیرے آب وگل مین ہو پھر تو اور عزیزان تقرب کا مجرا ہونے لگا بادشاہ
سب کا مجرا لیتے ہوئے خرامان خرامان چلے آتے تھے کہ بعد عزیزون کے سردارون کا مجرا ہونے
لگا دیدار عام ہوا سب کا سلام ہوا یہان تک کہ بادشاہ کا تخت جلوخانہ سے باہر آیا بادشاہ
نے صاحبقران کو سوار ہونے کا حکم فرمایا صاحبقران نے صدر زین کو رونق بخشی یہ
معلوم ہوا کہ آفتاب نے مشرق سے سر نکالا دونون رکابین حلقہ بدر تھین صاحبقران کا سوار
ہونا تھا کہ سب عزیز و بیگانے و سرداران اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے جو بادشاہ کہ وہان
موجود تھے قریب سات ساڑھے سات سو تھے وہ مرکبون پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے
گرد تخت آئے دست راستی دست راست کی طرف دست چپی دست چپ کی طرف آئے
صاحبقران اپنے قرینہ سے روان ہوئے سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ
کے چلی عجب سمان تھا اور نیا روپ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ باغبان قدرت نے نیا گلدستہ
آراستہ کیا ہو کہ جس مین ہر رنگ کے گل تازہ شگفتہ ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ عیار ہر سردار کا
ہر سردار کے ہمراہ تھا خواجہ رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ تھے باقی ماندہ عیار
عقب شاہ تھے پرے باندھے ہوئے اس چمن تر و تازہ و گل ہاے رعنا کو بلبلون نے جو دیکھا
تو گلون کی الفت سے دل کو نفرت ہوئی پہلوے گل سے اڑ کر ان گلون کی بلا گردان
ہوئین بس سواری عجب شان و شوکت سے روان تھی بادشاہ و صاحبقران و دیگر سردار
مجرا کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھا صحرا کو سبزے سے ہرا بھرا پایا اشجار
کو اثمار سے لدا ہوا انکے برگون پر جو عکس آفتاب پڑتا تھا وہ مثل لوح زمرد کے چمکتے تھے ہر
طرف قطرہاے شبنم مثل گوہر غلطان کے پڑے ہوئے تھے یہ نازک خرام اس سبزے کو پامال
کرتے ہوئے ہواے صحرا کھاتے ہوئے مقام جنگ گاہ مین پہونچے سلامی کے باجے بجے علم کے
پھر یرے کھلے علم سلامی ہوئے سب لشکر نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے سب کا
سلام لیا تخت شاہی قلب مین آیا صاحبقران زیر علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے سردار اپنے
اپنے مقام پر آئے هفت آرا نکلے صف بندی ہونے لگی راوی نے بیان کیا ہو کہ یہان تو یہ بندوبست
ہو ادھر لشکر کفار مین بھی سب خواب مرگ سے بیدار ہوئے لباس ہاے رنگ برنگ سے
طیار ہوئے اسلحہ لگائے جھولی ہاے سحر کاندھون پر ڈالے لشکر آراستہ ہوا چارون بادشاہ اپنے
اپنے خیمون سے نکلے اسی طور سے تینون ملکہ بھی بر آمد ہوئین تخت ہاے سحر پر سوار ہوئے
سردار گرد و پیش آئے سلامی کی باجے بجے سیاہ پھر یرے علمون کے کھلے تخت روان
ہوئے لشکر چلا ساحر سواری ہاے سحر پر سوار ابر سحر سرون پر سایہ کیے ہوئے بارش
مروارید ہوتی ہوئی چلے آتے ہین یہان صف بندی ہو رہی تھی کہ یکایک آمد لشکر کفار
کے آثار نمودار ہوئے کالے کالے علم لہراتے ہوئے ساحران غدار آفت کے پرکالے
جھولیان سحر کی لٹکائے جھولیان کاندھون پر ڈالے چلے آتے ہین لشکر کفار آکر پہونچا ساتون تخت
قلب مین قائم ہوئے صف لشکر کی آراستہ ہوئی مقابل مین لشکر اسلام کے ادھر بھی
صف بندی ہونی لگی چودہ صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہوئین بادشاہ اسلام پر چتر طلائی
گردش کرنے لگا خواصان خاص مروحہ جنبانی کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہو کہ اس صحرا

نکا یہ طریقہ تھا اور اس طور سے واقع ہوا تھا کہ پشت لشکر اسلام پر صحرا تھا اور برو لشکر کفار تھا اُسکے جانب
جنوب شہر سمندریہ تھا شمال کی طرف بھی صحرا تھا مگر بعد صحرا کے سلسلہ پہاڑ و نکا تھا اُسی طرف
زمرد کوہ بھی تھا جنوب مین ایک دریاے ذخار لطمہ سنج آفت افزا موج زن تھا جسکا ہر بھنور گرداب بلا کا
نمونہ بڑے بڑے جانوران دریائی اسمین رہتے تھے ایسا وہ دریا تھا کہ اُس کا دوسرا کنارا ملک عدم
سے ملا ہوا تھا آسمان اُس دریا مین ایک حباب سا معلوم ہوتا تھا اور پانی اُسکا ایسا
صاف و شفاف تھا کہ جو جانور تہ نشین تھے وہ نظر آتے تھے بطن صدف سے آب گوہر پیدا
ہوتے تھے اُسکے سبب سے دریا کا پانی بڑھ جاتا تھا یا جو کوئی اُس دریا کے جانب بہ نگاہ رغبت
دیکھ لیتا تھا اور جو تری اُسکے آنکھون مین بہ سبب پانی کی خنکی کے آتی تھی پانی گھٹ جاتا تھا
ہر موج اُسکی یہ معلوم ہوتی تھی کہ سیف بران ہی حباب سر اُٹھاتے تھے اور پھر غرق آب ہو جاتے
تھے بے ثباتی دنیا کا رنگ دکھاتے تھے کہ بس دنیا مین قیام اسقدر ہی اور یہ حال ہی دنیا مقام
بود و باش ہرگز نہین ہی جو کہ مثل ہمارے دنیا کو خیال کرے گا وہ اچھا رہے گا دیکھو ہم کسقدر
جلد دنیا کو ترک کرتے ہین یہ تو قول حباب کا تھا اُس دریا کا یہ عالم تھا کہ بار بار طوفان اٹھتا تھا
ایک تلاطم تھا عکس آفتاب جو پڑتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دریا کا پانی طلائی ہی اور ہزارون
آفتاب نکلے ہوئے ہین آفتاب جون جون بلند ہوتا ہی بسبب حدت دھوپ کے سبزہ پژمردہ ہوتا جاتا
ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ دونون لشکر صف آرا ہوئے مگر کسی طرف سے کوئی برائے مقابلہ
نہین نکلا ہی لشکر کفار کو تو عشاق کا انتظار ہی لشکر اسلام مین پیش قدمی جائز نہین ہی اہل کفار
بار بار طرف شہر کے دیکھتے ہین لشکر آراستہ کھڑا تھا کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے گرد بلند ہوئی مگر
مختصر لشکر کفار کو یقین ہوا کہ عشاق آتا ہی اب لشکر کفار کا تو رخ اُدھر کو پھرا اہل اسلام بھی دیکھنے
لگے کہ وہ گرد شق ہوئی اُس گرد سے برق ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی پا سے
شاطری مارتے ہوئے نظر آئے کفار تو دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ عیار کہان گئے تھے صاحبقران
نے اُنکو دیکھ کر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ کیا تم نے انکو کسی کام کے لیے بھیجا تھا کیا یہ لشکر مین
نہ تھے خواجہ نے عرض کیا کہ مجھکو نہین معلوم کہ یہ کب گئے تھے جب سے کل دربار برخاست
ہوا ہی مین نے انکو نہین دیکھا صرف دربار مین دیکھا تھا نہ یہ میرے پاس آئے تھے نہ مین نے انکو
روانہ کیا تھا جب مین صبح کو آیا ہون مین نے سب کو دیکھا انکو نہ پایا خیال ہوا کہ یہ اپنی جان
بچا کر چلے گئے مگر اب معلوم ہوا کہ شہر کو گئے تھے دیکھیے آنے دیجیے تم دریافت کرتا ہون کہ وہ
قریب آئے دونون لشکرون کو صف آرا دیکھکر قریب صاحبقران آئے مجرا کیا اسکے بعد خواجہ کو سلام کیا خواجہ
نے برہم ہو کر کہا کہ تم لوگ کہان گئے تھے کچھ کہکر بھی گئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اپنے
مقدر کی آزمائش کو گئے تھے کہ شاید سمندر و عشاق پر قابو چل جائے ہم اُسکو گرفتار کر لائین
تا کہ یہ قصہ پاک ہو خواجہ نے کہا کہ لائے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا کرین ہمارے مقدر
مین تو بدنامی ہی اور ہماری قسمت خراب ہی یہ کہکر کل حال بیان کیا خواجہ نے کہا کہ اب ایسی
حرکت نہ کرنا کہ یون بدون اطلاع چلے جانا اگر گرفتار ہو جاتے تو ہم کو خبر بھی نہ ہوتی اُنھون نے
عرض کیا بہت خوب یہ کہکر اپنے صف مین آکر کھڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو
دونون لشکر آراستہ ہین کوئی ایک ساعت دن آیا ہی کہ وہان شہر سمندریہ مین سمندر بیدار ہوا

امور ضروری سے فراغت کرکے دربار مین آیا سب سردار حاضر دربار ضلالت آثار ہو چلے تھے کہ سمندر
نے تخت نکبت پر قدم نحس رکھا سب نے مجرا کیا اور دعا دی سمندر تخت پر بیٹھا جو سردار باقی تھے
وہ بھی حاضر ہوئے مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ سمندر نے کہا کہ کیا عشاق طرف لشکر اسلام
کے برائے مقابلہ چلے گئے ہم سے ملنے بھی نہین سردارون نے عرض کیا کہ ابھی نہ گئے ہون گے
آپ سے ملکر ضرور جائین گے یہ ذکر تھا کہ ادھر عشاق خواب مرگ سے اُٹھا گویا فتنہ خوابیدہ
اُٹھا اُٹھتے ہی ہر ایک پر برہم ہونے لگا کہ تم نے جگا نہ دیا معلوم تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا اس قدر
دن آگیا جو ساعت اہل اسلام پر سے گذرتی ہے مجکو ناگوار ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہین برہم ہوکر
امور ضروری سے فراغت کی لباس پہنکر جو کہ اُسکو پسند تھا تخت سحر پر سوار ہو کر طرف دربار کے
چلا کہ سمندر سے مل لون اُسکو آگاہ کرلون تو جاؤن بس دربار مین آکر پہونچا سمندر نے بڑی تعظیم
کی سب اہل دربار کھڑے ہوگئے یہ تخت پر سے اُتر کر اپنے مقام پر آکر بیٹھا سمندر سے کہا کہ
اب مین جاتا ہون آپ تو نہ تشریف لے چلین گے سمندر نے کہا کہ ضرور اُس نے کہا کہ پھر رخصت
کیونکہ بہت دن آگیا ہے وہان سب کو میرا انتظار ہوگا سمندر نے کہا کہ اے بھائی مین ایک امر تم پر
ظاہر کرنا بھول گیا اُسکا بندوبست لازم تھا عشاق نے کہا کہ وہ کیا امر ہے بیان فرمائیے سمندر
نے کہا کہ وہ یہ امر ہے کہ صاحبقران جو کہ مالک لشکر اسلام اور سب کے سردار ہین وہ مالک
اسم اعظم ہین جو کہ باطل السحر ہے جس کے سبب سے کوئی سحر اثر نہین کرسکتا ہے اور اسی امر مین اُنکو
بھروسا ہے اور تم نے اپنا ابر سحر قائم کیا اُنھون نے پانی پر اسم اعظم دم کرکے چھینٹا دیا اور ابر سحر کی
طرف دم کیا تمام تمھاری محنت رائگان ہوئی ابر تختہ تختہ ہو کر ہر طرف ہو جائیگا اسکا کیا بندوبست
ہوگا اب مجکو یاد آیا کہ وہ اسی کے بھروسے پر ہین عشاق نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اب
آپ یہ فرماتے ہین جب کہ مین جانے پر آمادہ ہون اب کیا ہوتا ہے اگر قبل سے آگاہ کرتے تو مین
اُسکی تدبیر کرلیتا اب کیا ہوگا ورنہ یہ ممکن ہے کہ مین نہ جاؤن آپ کی بھی عقل کے قربان آپ کی تو
وہ مثل ہے کہ جب مقابلہ کرنے لگے تو کچھ خیال نہ آیا جب خوب مار کھائی اُسکے بعد خیال آیا کہ
یون مارتے جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد جب مین جانے پر
آمادہ ہوا اُسوقت آپ نے یہ امر یاد کیا خیر اسکا مین بندوبست وہان جاکر کرونگا اگر اسوقت
اسم اعظم نہ بند کیا تو کچھ کام نہ کیا یہ بھی میرا کمال ملاحظہ ہو یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف اپنے تخت
سحر کے چلا سمندر اور کل اہل دربار اُسکو تخت تک پہونچانے آئے وہ تخت سحر پر سوار ہوا
تخت کو سحر سے بلند کیا اور اُس طرف چلا جدھر اپنا ابر سحر قائم کر آیا تھا اور یہ فکر کرتا جاتا تھا کہ
کیا تدبیر کرون کیونکر اسم اعظم بند کرون سمندر نے بڑا دھوکا دیا میرا سحر مٹانے کی تدبیر کی تھی خیر
اسی قدر اُنکی عنایت کافی ہے کہ اسوقت بھی آگاہ کردیا اگر نہ آگاہ کرتے تو ضرور میری بارہ برس
کی محنت رائگان ہوتی یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ اگر وہ عیار جو کہ حکیم بنکر آیا تھا اور اُس نے
مجکو سر دربار زک دی تھی اور ذلیل کیا تھا اگر میرے ہاتھ آجائے یا صاحبقران گرفتار
کرکے میرے حوالہ کردین تو مین اُنکے اور کل اہل اسلام کے قتل سے ہاتھ اُٹھاؤن ابھی تک
یہ قدرت مجھ مین ہے کہ مین اپنا ابر سحر پھیلاؤن ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرتا ہوا چلا جاتا
ہے راوی نازک خیال ناظرین کی پیش نگاہ کرتا ہے کہ جب عشاق تخت سحر پر سوار ہو کر چلا گیا

سمندر اپنے تخت پر آ کر بیٹھا سب اہل دربار بھی اپنے مقام پر بیٹھے کہ سمندر نے کہا عشاق کو
بہت غرور رہی ہین یہ خیال کرتا ہون کہ اس غرور کا انجام اچھا نہ ہوگا مین نے تو ایک امر اُسکی نیکی
کے لیے بیان کیا اُسنے مجکو الزام دیا اگر مین نہ بیان کرتا تو وہ کیا کر سکتا تھا جاتا ابر سحر اُسکا برباد
ہوتا اور کیا اب نہ برباد ہوگا ایسے تو وہ ہین کہ اسم اعظم جلاتے ہی بند کرلین گے لازم یہ تھا کہ یہان
قیام کرتے اُسکا بند و بست کرتے جب اسم اعظم بند ہوجاتا اُسوقت پھر نامہ تحریر کرتے اُنکو آگاہ
کرتے کہ تم کو جس امر کا دعویٰ تھا اور جس پر بھروسا تھا وہ بھی ہم نے بند کر لیا اب کیون اپنی
جان دیتے ہو اس سے کیا حاصل شاید وہ لوگ راہ پر آجاتے اس قدر بندگان خداوند کا
کیون خون ہوتا آپ کا بھی مطلب حاصل ہوتا اب آپ ایسے ہوگئے ہین اور ایسا غصہ ہی
کہ کسی کی بات کا کچھ خیال مین نہین آتی بقول اہل اسلام کہ جو زیادہ غرور کرتا ہی وہی سرنگون
ہوتا ہی بموجب مصرعہ انھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے مجکو یہ امر اُنکا بہت ناگوار ہوا کہ یہ بھی
میرا کمال ملاحظہ ہو اہل دربار نے خصوصاً عشاق حجرہ نشین نے کہا کہ ہم کو کیون اسقدر فکر
ہی جو آگ کھائے گا وہ انگارے ضرور ہگے گا یہ سُنکے سمندر خاموش ہو رہا ہرکارے برائے
خبر روانہ کیے ہین کہ خبر لاؤ کہ کیا ہوا سمندر تو یہان دربار مین موجود ہی دربار آراستہ ہی
اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی

اب راوی نازک فہم دقیقہ رس حال عشاق مین قلم فرسائی کرتا ہی کہ انجام کار کیا ہوا اسی سلسلہ مین حال سمندر بھی تحریر ہوگا

بس ناظرین پر ظاہر ہو کہ عشاق اسی قسم کے خیالات کرتا ہوا اپنے دل سے اُس مقام پر آیا کہ جہان
اُسنے اپنا ابر سحر قائم کیا تھا اور سپہر مین گیا تھا بس آکر وہان عشاق نے کچھ پڑھکر ابر پر دم کیا کہ اُس
مین چمک ہوئی اُس سے شعلے نکلنے لگے گرج اُس مین پیدا ہوئی حرکت مین آیا ابھی تو ایک پارچہ ابر
ہی وہ بھی مثل دخان تنک کے بس پھر اُسکو سحر سے حرکت دیکر اور اشارہ کرکے لیکر چلا تخت سحر کو
اپنے طرف لشکر کے روانہ کیا عقب مین اسکے وہ ابر اُس سے رعد کی گرج برق کی چمک ہوتی ہوئی
شعلے نکلتے ہوئے اُسنے سحر کرکے ایک سیاہ آندھی پیدا کی ہی اُسمین پنہان چلا جاتا ہی جب ہوا کا جھونکا
چلتا ہی درختون کو جلا دیتا ہی یہ یہان سے اس طور سے روانہ ہوا اُدھر کفار اسکا انتظار کر رہے ہین
اہل اسلام آمادۂ مرگ کھڑے ہین کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ کو اسم اعظم
یاد ہی صاحبقران نے جو خیال فرمایا تو حرف بحرف یاد تھا جواب دیا کہ ہان آبھی تک تو یاد ہی خواجہ
نے جواب دیا کہ پھر کچھ پرواہ نہین ہی وہ جو تدبیر کیا کر سکتا ہی اگر لا کھ جانین رکھتا ہوگا تو کب بچا کر
لے جا سکتا ہی خواجہ یہ تقریر کر رہے تھے کہ ایک جھونکا ہوا سے گرم کا ایسا آیا کہ جس نے سب
کے تنون کو گرم کردیا کہ سب نے پریشان و حیران ہوکر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ گرم ہوا کدھر
سے آئی ابھی تو آفتاب بھی اسقدر بلند نہین ہوا ہی نہ وہ وقت ہی کہ یہ گمان ہو کہ لون چلنے لگی ہی
کہ یہ اُسکی حدت ہوا مین ہو کہ دوسرا جھونکا اُس سے زیادہ گرم آیا اب تو سب اہل لشکر پریشان
ہوئے کہ ایک کی نگاہ اُس طرف جا پڑی کہ جدھر سے عشاق نطاقی اپنا ابر سحر لیے ہوئے آتا تھا

اور سیاہ آندھی اُٹھی ہوئی تھی یہ حال دیکھکر اُسنے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا کہ کس قدر غضب کی آندھی اٹھی ہی
اور سیاہ ہی کہ جسکے سبب سے تمام عالم تاریک ہوجائیگا یہ صدا سُنکے سب اُس طرف دیکھنے لگے بادشاہ نے
بھی دیکھا سب کو آندھی کا گمان ہوا یہ جو حال خواجہ نے دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ ابھی تو
زمانہ آندھی کے آنے کا نہین ہی اور یہ سیاہ آندھی جو سمندریہ کے جانب سے اُٹھی ہی تو عشاق
آتا ہی یا کوئی اور ساحر یہ آندھی سحر کی ہی مگر سب اہل لشکر اس آندھی کو دیکھکر پریشان ہونے لگے تو خواجہ
نے وسط لشکر مین آکر بہ صداے بلند کہا کہ کوئی پریشان نہ ہووے یہ آندھی نہین ہی بلکہ کسی ساحر
کی آمد ہی کہ وہ مقابلہ کو آتا ہی اُسکے سحر کی آندھی ہی یہ جو خواجہ نے کہا وہ جو برہمی لشکر مین پیدا ہوئی
تھی موقوف ہوئی اُدھر کفار نے جو یہ آندھی دیکھی اُس لشکر مین بھی تلاطم ہونے لگا جون جون وہ
آندھی قریب آتی جاتی تھی ہوا مین تو حدت زیادہ ہوتی جاتی ہی مگر سیاہی کم ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ
وہ آندھی اس صحرا مین آکر بالکل برطرف ہوگئی عشاق نے یہ تدبیر کی کہ جب تک یہان نہ پہونچا تو
آندھی سحر سے بناتا ہوا آیا جب قریب لشکر پہونچا سحر کیا کہ آندھی برطرف ہوگئی اب سب اہل اسلام
وکفار نے دیکھا کہ ایک تخت اُس آندھی سے پیدا ہوئی جب تک وہ تخت بلند رہا کسی کو کچھ نظر نہ
آیا جب اُسنے تخت کو نیچا کیا اب سب نے دیکھا کہ ایک ساحر اُس پر چار زانو بیٹھا ہوا ہی ایک کرتہ
گیروا پہنے ہوئے کھاروے کی تہمت باندھے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی بڑی بڑی جٹائین
چھوٹی ہوئین جوڑا بندھا ہوا کھور چندن کے لگے ہوئے بھبوت ملے ہوئے قشقہ سیندور کا پیشانی پر
آہنی کڑے دونون پاؤن مین پڑے ہوئے جوگی کی صورت بنا ہوا ہی تخت سحر سے اُڑتا ہوا چلا آتا
ہی اُسکے عقب مین ایک مختصر ٹکڑا ابر کا اُس سے شعلے نکلتے ہوئے برق چمکتی ہوئی رعد کی گرج پیدا
صداے رعد بڑے غضب سے ہوتی ہی کہ تمام صحرا ہل جاتا ہی چلا آتا ہی جو ساحر لشکر اسلام مین
اُس سے واقف تھے اُنھون نے پہچان لیا کہ یہ عشاق نہ طاقی ہی ملک الموت آ پہونچا جو کہ
ناواقف تھے اُنھون نے حیران ہوکر کہا کہ یہ کون ساحر آتا ہی اُنکو اُنھون نے آگاہ کیا کہ عشاق
ہی کہ جسکے بھروسے پر سمندر نے آج مقابلہ کا بندوبست کیا ہی جس نے وہ نامہ لکھا تھا ناظرین
کو معلوم ہو کہ لشکر اسلام مین سواے اُس زنانہ عملے کے اور زوجہ آفاق وکوکبہ وغزالان
کے کوئی عورت نہین ہی بلکہ وہ زنانہ عملہ بھی بموجب حکم شاہی اُس صحرا سے دور نکال دیا گیا ہی
یہ تین عورتین ساحرا اور اُنکے ملازم جو کہ اناث کے قسم کے ہین اور سحر مین کمال رکھتی ہین وہ
ہین بلکہ ہمراہ لشکر مین اپنے اپنے صف مین موجود ہین یہ بھی مثل مردون کے بے خوف ہین بس یہ
جو لشکر کو معلوم ہوا کہ عشاق آیا ہی ایک قسم کا تلاطم ہونے لگا کیون نہ ہو کہ یہ لوگ انسان ہین
ہر وقت دل پر قابو نہین رہتا ہی یہ انھین سب کا کلیجہ تھا کہ باوجود اس امر کے معلوم ہونے پر
کہ بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہی صف آرا ہوئے تھے کوئی خوف نہ کیا تھا بلکہ حکم تھا صاحبقران کا
کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو وہ نکل جائے کسی نے قبول نہ کیا تھا اسوقت جو یہ تلاطم ہوا یہ صرف
وسوسہ شیطانی ہی یہ نہ ہوگا کہ لشکر سے کوئی باہر جائے یا صف سے نکلے صرف یہ امر ہی کہ ایک
لنبا واقعہ ہی بدین سبب سے ایک قسم کا تہلکہ ہوا یہ جو تلاطم صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا
خواجہ سے کہا کہ تم وسط لشکر مین جاکر بہ صداے بلند کہو کہ اے اہل اسلام وغازیان نیکنام
ہم نے تو تم کو کل بھی اجازت دی تھی کہ جن جن صاحب کو اپنی جان بچانا ہو وہ لشکر سے باہر چلا جائے

خطر نکل جائین کوئی مزاحم نہ ہوگا اگر ہم زندہ رہین گے تو انکا گھر ہے پھر تشریف لائین ہین کسی پر ظلم نہین
کرتا ہون نہ کسی کو بہ جبر روکتا ہون یہ میرا حکم عام تھا نہ کہ خاص اُسوقت نہ معلوم کس وجہ سے آپ
لوگون نے نہ قبول کیا اور اُسی طور سے لشکر مین مقیم رہے کیونکہ میرا تو یہ منشا نہین ہے کہ کوئی برنے
ساتھ بلا وجہ جان دے ہان جسکو تمنائے باغ خلد و مرتبہ شہادت ہو وہ میرا ساتھ دے ہم نے
تو مرنے پر کمر کسی ہے یہی خیال کرکے جہاد اختیار کیا ہے ہر وقت موت پیش نگاہ ہے بس جو خدا کو منظور
ہوگا وہ ہوگا اس تلاطم سے کیا حاصل بلکہ جو لوگ کہ مستقل ہین اُنکے بھی استقلال مین فرق آئیگا
حواس کھونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا مین اب بھی حکم دیتا ہون کہ جن جن صاحبون کو جان عزیز ہو
وہ اُسوقت بھی نکل جائین کوئی اُنسے مزاحم نہ ہوگا ابھی وہ یہان تک نہین آیا ہے آیندہ اختیار
ہے عنان صبر کو ہاتھ سے نہ دیجیے نظر ذات احدی پر رکھیے اُسکے نزدیک یہ بلا کوئی چیز نہین ہے
ایک چشم زدن مین اگر اُسکو منظور ہوگا دفع کر دیگا ورنہ مرنا تو برحق ہے ایک نہ ایک دن موت
ضرور گریبان گیر ہوگی اُس ذلت سے مرنے سے کہ پلنگ پر گر کر مرے میرے ساتھ مرنا اچھا ہے
اس مین ایک نیک نامی اور سعادت ہے جو سُنے گا وہ یہی کہے گا کہ کیا پُر جگرا اور مستقل لوگ
تھے کہ موت سے کچھ خوف نہ کیا دریاے آذر مین خود کود پڑے اگر بچ گئے اُسوقت بھی نیک
نامی ہے ہر ایک تعریف کریگا غازی کہلائین گے مرے تو مرتبہ شہادت پایا ہر طرح سے بہتری
ہے کوئی نقصان نہین ہے صبر کو ہاتھ سے دینے مین کیا فائدہ مستقل مزاج رہیے مین آپ سب
سے اسی امر کا خواستگار ہون کہ جو جانے والا ہو وہ بلا خوف و خطر چلا جائے تاکہ اورون کے دل مین یعنی
جو کہ صاحبان استقلال ہین ان مین فرق نہ آئے بس مین اسی امر کا امیدوار ہون کہ اپنے ہمراہ
دوسرون کو نہ پریشان فرمایئے یہ تقریر خواجہ سے صاحبقران نے فرمائی خواجہ نے وسط
لشکر مین جا کر حرف بحرف بیان کر دی یہ جو سب اہل لشکر نے سُنا سرون کو جھکا لیا کچھ جواب
نہ دیا بلکہ خاموش ہو رہے وہ تلاطم جو کہ پیدا ہوا تھا دریاے لشکر مین وہ برطرف ہو گیا ایک
عالم سکوت ہوا اِدھر نقیب نے نکل کر بے ثباتی دنیا مین کچھ ایسا بیان کیا کہ سب کے دل
دنیا کی طرف سے پھر گئے مرنے پر آمادہ ہوئے اور اُسی وقت سے یہ خیال کر لیا کہ دنیا ہیچ ست و
کار دنیا ہمہ ہیچ بس ایک عالم سکوت صفون پر طاری ہوا سب مثل تصویر قلمی کے ہو گئے
بالکل حس و حرکت نہ کی صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا سا آگیا لشکر اسلام کا تو یہ حال
ہے اُدھر کفار نے جو عشاق کو دیکھا ایک خوشی ہوئی باجے سلامی اور خوشی کے بجائے علم
تمام لشکر کے بہر سلامی خم کیے خوشی ظاہر کی کہ عشاق اُس ابر کو اپنے پشت پر لیکر لشکر کفار
کی طرف اُسکو بڑھا کر وسط مین دونون لشکرون کے اپنے تخت کو بالاے ہوا سحر سے قائم کرکے
کھڑا ہوا پہلے لشکر کفار کی طرف دیکھا کہ تمام لشکر سمندر شاہ کا مع اُن بادشاہون کے جو کہ کمک
مین آئے ہین بموجب میری تحریر کے میدان مین صف آرا ہین اُسنے جو ادھر کو دیکھا سب نے سلام
کیا سب لشکر کا اُسنے سلام لیکر اور مسکرا کر اُدھر سے اپنا رُوے نحس و تاریک طرف لشکر اسلام
کے کیا دیکھا کہ ایک دریاے لشکر ہے کہ موجزن ہے ہزارون رنگ کے علم طلائی بلند ہین اُنکے
پھریرے ہوا سے اُڑ رہے ہین جہان تک نگاہ کام کرتی ہے سواے سپاہ و لشکر کے دوسری
کوئی شے نظر نہین آتی ہے اس قدر کثرت ہے کہ اُس صحرا مین کہین تل رکھنے کا مقام نہین ہے ہوا کا

بھی اُس لشکر سے گذرنا محال ہی یک نگاہ کے قدم تھکے جاتے ہین انتہاے لشکر تک جاتے ہوئے مرغ
وہم وخیال کے پر شکست ہوتے ہین کہ اگر اُس پار لشکر کے جاسکے ایک طرف کو ہزارون بلکہ لاکھون
خیمہ برپا ہین اور بارگاہین کہ جسکے شمار کرنے مین مہندس عقل کو حیرانی ہی ایسا لشکر کثیر عشاق نے
اپنے مدت العمر مین بھی نہ دیکھا تھا اسکے حواس خمسہ جاتے رہے مرغ وہم نے اپنے مقام پر کمی کی اسنے
دیکھا کہ وسط لشکر یعنی قلب سپاہ مین تخت شاہی قائم ہی اُس مقام پر ہزارون بادشاہ مثل خادمون
کے گرد تخت کھڑے ہوئے ہین ایک طرف لاکھون عیار ہین آگے لشکر کے ایک علم اژدہا پیکر ہی کہ جسکے
سایہ مین ایک جوان مرکب خوش رفتار پر سوار ہی سر سے پانون تک آلات حرب وضرب سے آراستہ
کھڑا ہی اُسکے برابر وہ عیار کہ جس کو خواجہ کہتے ہین اُسکی رکاب پر ہاتھ ڈالے کھڑا ہی خواجہ کو دیکھکر اس
مُرتد کی آنکھون مین خون اُتر آیا گو یہ صاحبقران کو پہچانتا نہ تھا مگر یہ سُنے ہوئے تھا کہ صاحبقران
زیر علم چالیس قدم بڑھکر لشکر سے کھڑے ہوتے ہین اُنکے برابر خواجہ ہوتے ہین بس اسنے عقل سے دریافت
کرلیا کہ یہی صاحبقران ہین اور یہی مالک اسم اعظم ہین بس جب یہ سب لشکر کو دیکھ چکا اسنے اُسی
مقام پر سے صدا دی کہ اے فرقہ خدا پرستان واے زبردستان تم کو معلوم ہو کہ مین وہ شخص ہون کہ جسنے
آج تک سواے سجدہ کرنے کے خداوند تصویر کی اطاعت نہ کی بلکہ خراج بھی نہ دیا مین ایسا زبردست
ساحر ہون کہ سب ساحر اس طرف کے مجھسے خوف کرتے ہین مین نے وہ سحر بارہ برس کے
عرصہ مین طیار کیا ہی کہ جس کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی اگر مین قصد کرون تو ایک چشم زدن مین
تمام عالم کو جلا کر خاک سیاہ کردون بس مین تم کو پھر آگاہ کرتا ہون کہ تم لوگ آکر میری اور سمندر کی
اطاعت کرو ترک اسلام کرو خداوند تصویر کو اپنا خدا جانو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک زندہ نہ رہیگا
گو مین نے تم کو نامہ لکھا اُسکا جواب سخت پایا مگر پھر مجکو تم پر رحم آتا ہی آیندہ تم کو اختیار ہی میری تو
یہ راے ہی کہ صاحبقران کو تم سب ملکر اس امر پر راضی کرو کہ وہ ترک اسلام کرین سمندر کی اطاعت
کرین خواجہ کو میرے حوالہ کرین اگر ایسا نہ ہو گا تو تم مین سے کوئی زندہ نہ رہے گا مین نے اپنی تقریر
تمام کی جو تم کو منظور ہو وہ کرو ادھر سے اہل اسلام نے ہزارون دشنام غلیظ اُسکو اور اُسکے خداوند کو
دین اور بہت لعن ونفرین کی اور کہا کہ جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر ہم سب موجود ہین جو ہمارے
خدا کی مرضی ہمارے حق مین ہوگی وہ ہم کرینگے اگر یہی مرضی ہی تو کیا ہرج اور مضائقہ ہی ہم راضی برضا
ہین تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کلمات طعن آمیز اُسنے سنے بہت برہم ہوا اور صاحبقران کی طرف
مُنھ کرکے یہ کہنے لگا کہ اے سرکردہ گروہ مسلمانان واے افسر لشکر خدا پرستان واے صاحبقران زمان مین
تم کو آگاہ وخبردار کرتا ہون کہ اگر تم کو یہ امر منظور ہی کہ اس قدر اہل اسلام کا خون تمھارے سر رہے
اور تم اس خون مین مبتلا ہو تو خیر مجکو تمھاری جوانی وزیران سب کے حال پر رحم آیا بدین سبب
مین تم سے دو امر کی درخواست کرتا ہون اول تو یہ کہ تم مع اپنے لشکر کے دین اسلام ترک کرو
اور سمندر کی اطاعت کرو یا اس عیار کو جو کہ تمھارے پہلو مین کھڑا ہی اُس کو اسیر کرکے میرے
حوالہ کرو تاکہ مین اس سے اپنی ذلت کا عوض لون اور سزا دون گو میرا نامہ اس مضمون کا
تھا کہ جب تک دونون امر نہ قبول کروگے اُسوقت تک تمھاری رہائی غیر ممکن ہی مگر مجکو تم کو
دیکھکر رحم آیا بس مین نے خیال کیا کہ اگر تم سب اطاعت سمندر شاہ کی نہین کرتے ہو تو
خیر یہ شرط تم سے بیان کرون کہ تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین اسکو لیکر چلا جاؤن تم جانو اور

سمندر شاہ خواہ تم اُسکو قتل کرو اور اُسکے ملک پر قبضہ کرو خواہ وہ تم کو مجھکو کوئی غرض نہین ہی کیونکہ
میرے تمھارے مقابلہ نہین ہی نہ مین اُسکی کمک کو آیا ہون مین اپنی ضرورت سے آیا تھا اُس مین یہ
واقعہ پیش آیا کہ تمھارے عیار نے عیاری کی میری نانی کو قتل کیا ہوتا اُس پر بھی اکتفا نہ کی مجھکو
سر دربار ذلیل کیا دو مرتبہ مین بہت شرمندہ ہوا بس مجھکو غصہ آگیا مین تمھارے مقابلہ پر آمادہ ہوا
ورنہ مین اپنی ضرورت سے فراغت کرکے اپنے مقام کو چلا جاتا مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین دوسرے
کے قصہ مین پڑتا اور اپنے سر درد مول لیتا مین ایسا بدنفس اور نافہم نہ تھا مگر یہ امر صرف تمھارے
عیار کی ذات سے ہوا کہ مجھکو تم سے مقابلہ کرنا پڑا اور مین اپنا ابر سحر لیکر آیا تم کو نامہ لکھا وہ جو شرط
مین نے لکھی تھی کہ دین اسلام ترک کرو اور اطاعت سمندر شاہ پر کمر کسو اور خواجہ کو میرے
حوالہ کرو تو اس سبب سے تھی تاکہ سمندر سے تم سے میل ہو جائے اسی سبب سے یہ تحریر
کیا تھا کہ جب تک دونون شرطین قبول نہ کروگے جان بری غیر ممکن ہی خیر مین اب اُس شرط سے باز
آیا اس امر کا تم کو اختیار ہی چاہے سمندر کی اطاعت کرو چاہے نہ یا ترک اسلام کرو یا نہ مجھکو کوئی
غرض نہین ہی مجھکو اپنے مطلب سے غرض ہی تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین چلا جاؤن ورنہ یہ یاد
رکھو کہ مین تم مین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا اگر تم نے میری یہ شرط قبول نہ کی یہ تقریر جو عشاق
نے بیان کی صاحبقران نے جواب دیا کہ ای عشاق تو بیکار مجھ پر اور سب اہل لشکر پر رحم کرتا
ہی تو کیا رحم کریگا ہمارا خدا ہم پر رحم کریگا ہم سب جس کے بندے ہین اور جس نے ہم سب کو جان دی
ہی اور ہماری موت اُسکے قبضہ قدرت مین ہی کوئی تیرے قبضہ مین نہین ہی کہ تو جو چاہے وہ ہو وہ
مالک ارواح ہی ابھی اُسکو منظور ہو سب کے قبض روح کا حکم دے اگر اُسکو نہ منظور ہو تو زمانہ
ایک طرف ہو جائے کچھ نہین ہو سکتا ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگے تا نخواہد خدا ے
بس اسقدر غرور اچھا نہین ہی اسی مین خیر ہی کہ تم اپنے مقام کو چلے جاؤ یہ سوال تمھارا بالکل بیکار ہی
کہ یا دین اسلام ترک کرو اور اطاعت سمندر شاہ یا خواجہ کو اسیر کرکے میرے حوالہ کرو ورنہ
تم سب کو قتل کرونگا ہم نے ان دونون شرطون کا جواب بہ تفریح تمھارے نامہ مین تحریر کر دیا ہی
اور اسوقت بھی دیتے ہین وہ جواب یہ ہی کہ ہم کو نہ دین اسلام ترک کرنا منظور ہی نہ اطاعت
سمندر شاہ ہزار ہزار لعن ہی تمھارے خداوند پر اور سمندر شاہ کیا گیدی ہی کہ جسکی اطاعت کرین
دوسرے نہ ہم کو ایک کافر کے حوالہ خواجہ مرد مسلمان کو کرنا منظور ہی جب تک ہم زندہ ہین اور
ہمارے دم مین دم ہی تو ہمارے لشکر کے ایک چاکر کا اگر تم موے تن طلب کروگے تو ہم نہ دینگے
خواجہ کا تو بڑا مرتبہ ہی تم کو اختیار ہی ہمارا خدا مالک ہی یہ جو جواب صاحبقران نے دیا عشاق بہت
برہم ہوا اور کہنے لگا کہ تم کیا کرو تمھاری قضا اسی طور سے آئی ہی اب مین پہلے اپنا وہ کام کرتا
ہون کہ جس سے تم لاچار ہو مین حجت تمام کر چکا یہ کہکر عشاق نے ماش کا آٹا نکالا اُسکا ایک پُتلا نور
بنایا اور ایک شیشہ نکالا اُسکو اُس تخت پر رکھا اور ایک پُتلہ ماش کا بنایا اُسکو بھی سامنے
رکھا یہ تدارک دونون لشکر دیکھ رہے ہین کہ اُسنے اُسی تخت پر اگیاری دی بخورات مثل
گوگل و گندھک کے جلایا ایک کاغذ کا پرچہ جھولی سے نکالا اُس پر کچھ الفاظ لکھے سحر کے
اُسکو روبرو رکھکر کچھ پڑھا کہ وہ پرچہ کاغذ خود بخود ایک مرتبہ تخت پر سے اُڑا طرف آسمان
کے گیا نظرون سے غائب ہو گیا دونون لشکر دیکھا کیے یہ اُسی طور سے پڑھتے گیا کہ وہ پرچہ کاغذ

ایک مرتبہ پھر نمایان ہوا طرف زمین کے چلا اب اُسنے رُخ لشکر اسلام کا کیا نیچا ہوتے ہوتے جب
بہت قریب پہونچا اُس سے ایک برق چمکی اور ایک شعلہ نکلا کہ جس کے سبب سے تمام
اہل اسلام جو کہ اس مقام پر تھے اُنکی آنکھیں جھپک گئین وہ پرچہ کاغذ مقابل روے صاحبقران کے آیا
اور پھر برق چمکی اُس سے ایک آئینہ پیدا ہوا کہ اُس مین صاحبقران کو اپنی صورت دکھائی دی اب
جو غور کرکے دیکھا تو اُن حرفون پر نظر پڑی جو کہ اُس پرچہ کاغذ پر تحریر تھے حرفون پر نظر پڑنا تھی کہ
پھر برق چمکی وہ آئینہ غائب ہو گیا صرف کاغذ رہ گیا تو وہ کاغذ قائم تھا پھر ایک مرتبہ بلند ہوا سر پر
صاحبقران کے آکر تین مرتبہ گردش مین آیا اُسکے بعد طرف آسمان کے اُڑ کر چلا گیا تھوڑے عرصے کے
بعد پھر ظاہر ہوا اب جو ظاہر ہوا تو عشاق کی گود مین آ کر گرا عشاق اُسکو اُٹھا کر بیٹھ گیا بیٹھ کرکے
اُس شیشہ پر کچھ سحر کیا کہ وہ شق ہوا وہ جو جانور ماش کا بنایا تھا اُسکا شکم چاک کیا اُسکے اندر اُس کاغذ
کو رکھا سحر کیا کہ شکم اُس جانور کا برابر ہو گیا اُسنے سحر کرنا شروع کیا کہ اُس مین جان پڑی پر وغیرہ
پیدا ہوئے اُسنے زندہ ہو کر پرواز کیا زقند لگائی کہ اُسنے سحر کیا کہ وہ جانور اُس شیشہ شق شدہ مین
آیا اُسنے سحر کیا کہ وہ شیشہ برابر ہو گیا اُسنے اُس شیشہ کے مُنھ کو خوب مضبوط بند کیا اُس پر سحر
کیا کہ وہ نکل نہ سکے وہ جانور اُس شیشہ کے اندر بند رہا اسکے بعد اُسنے اُس پتلہ کا شکم چاک کیا
وہ شیشہ اُسکے شکم مین رکھا سحر کیا کہ اُس مین جان پڑی وہ اُٹھ کھڑا ہوا بس عشاق نے سحر کیا
کہ وہ مثل تیر شہاب یا صاعقہ کے چمک کر طرف آسمان کے گیا پہلے نظرون سے پوشیدہ ہو گیا
جب عشاق اس تدبیر سے فراغت حاصل کر چکا اُسنے وہ سب اسباب سحر اُٹھا کر جھولی مین رکھا
اب اسنے سر اُٹھا کر چارون طرف دیکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ اسنے تدبیر کی اور اس نے
اس طور سے اسم اعظم صاحبقران بند کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اسنے پرچہ کاغذ پر اسم
پڑھکر کچھ تحریر کیا وہ پرچہ کاغذ بالاے آسمان خود بخود چلا گیا وہان سے پھر آیا اور برق چمکی شعلہ
نکلا صاحبقران کے سامنے قائم ہوا اور برق چمک کر ایک آئینہ پیدا ہوا اُس مین صاحبقران
نے اپنی صورت دیکھی صورت کا دیکھنا تھا کہ معاً اسم اعظم فراموش ہوا حرفون پر جو نگاہ پڑی
تو بالکل اسم اعظم فراموش ہو گیا سب اسم اعظم اُس کاغذ کے پشت پر تحریر ہو گیا صاحبقران
کے لوح سینہ سے مفقود ہو گیا ایک حرف نہ یاد رہا پھر جو برق چمکی تو وہ اُس آئینہ کے غائب
ہونے کی تھی بس جب آئینہ غائب ہوا کاغذ نے گرد سر چرخ کیا اس سے یہ مطلب تھا کہ
اب کبھی نہ یاد آئے جب تک اسکا بند کرنے والا نہ مرے اُس وقت تک یاد نہ آئے یہ سبب
تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب عشاق نے اسم اعظم کو بند کرکے طرف آسمان کے روانہ
کر دیا اب کسی قدر تغیر چہرہ صاحبقران پر ظاہر ہوا سب اہل اسلام کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا
واقعہ تھا کہ اسنے کاغذ کہیں سے اُڑایا وہ سامنے صاحبقران کے آیا اور گرد سر چرخ کھا کر
چلا گیا اس نے اُسے احتیاط سے رکھا سب اہل لشکر حیران تھے اُدھر خواجہ نے صاحبقران
کے چہرہ پر جو تغیر دیکھا بہت پریشان ہوئے اور صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ جو کام
اسنے کیا میرے سمجھ مین نہ آیا اس کاغذ کا آپ کے روبرو آنا اور سر پر گردش کھانا خالی از علت
نہ تھا ذرا اسم اعظم تو یاد فرمائیے وہ تو یاد ہی یا اُسنے اس تدبیر سے بند کیا صاحبقران نے
فرمایا کہ خواجہ پہلے تو وہ کاغذ تھا پھر آئینہ ہوا پھر کاغذ ہو گیا تم نے خوب یاد دلایا یہ فرماکر

جو خیال کرتے ہین تو بالکل اسم اعظم لوح سینہ پر سے محو تھا ایک حرف نہ یاد تھا خواجہ سے کہا
کہ بڑا غضب ہوا اُسنے اسم اعظم بند کر لیا ضرور قضا آئی ہی یہ جو خواجہ کو معلوم ہوا حواس
جاتے رہے ہوش پران ہوگئے صاحبقران کا بھی رنگ روفق ہو گیا شل یا ہیتا سب کے
سب کے موت کا یقین کامل ہوا خواجہ سے کہا کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہونے پاوے ورنہ
ابھی لشکر مین برہمی پیدا ہوگی سب فرار ہو جائین گے خدا پر نظر رکھو شاید کوئی اور صورت
ظفر کی آئینہ مراد مین ظاہر ہو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران ترک اسلام فرمائیے تاکہ جان
بچے صاحبقران نے برہم ہو کر جواب دیا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ مین جان
کے خوف سے مرتد ہون اپنا مذہب آبائی جو کہ دین برحق ہی ترک کرون مجھے جان سے جانا
قبول ہی یہ امر نہین منظور ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا مین آپکو زنبیل مین ڈال لون اور یہان سے
لیکر نکل جاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہین ہوگا کہ مین ایک کافر کے خوف سے
بھاگون یا پوشیدہ ہون اپنے ہم چشمون کو کیا مُنھ دکھاؤنگا خواجہ نے کہا کہ اگر یہ نہین منظور
ہی تو آپ مجکو گرفتار کرکے اُسکے حوالہ فرمائیے اپنی اور ان سب کی جان بچائیے اگر میری جان
جاتی رہیگی جائے یہ تو سب بچین گے صاحبقران نے فرمایا کہ مرگ انبوہ جشنے دارد یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین صرف اپنی جان کے خیال سے یا ان سب کے خیال سے ایک بندے
مسلمان کی جان لون دشمن کے حوالہ کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا آپکو
اپنی جان دینا منظور ہی بندہ تو خانہ کعبہ کو جاتا ہے بندہ کو اپنی جان عزیز ہی آپ زندم
جہان زندم آپ مُردم جہان مُردم وہان جا کر عبادت خدا کرونگا یہ اپنی باقی عمر عبادت مین
بسر کرونگا اور آپ کے حال سے سب آپ کے بزرگون اور عزیزون کو آگاہ کرونگا خدا حافظ و
ناصر یہ کہکر خواجہ نے قصد جانے کا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ ابھی تو تم کہتے تھے
کہ مجکو اُسکے حوالہ کرو یا یہ کہ خود جاتے ہو اگر مین اس امر کو قبول کرتا تو کیا ہوتا خواجہ نے جوابدیا
کہ مین صرف آپ کا دل لیتا تھا نہ کہ دراصل ایسا ہوتا اگر آپ اس امر کو منظور کرتے مین کسی اور
نقرے سے نکل جاتا کوئی مین اپنی جان نہ دیتا اب زیادہ باتین نہ فرمائیے میری راہ کھوٹی ہوتی
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ تم ہم سے ایسے وقت مین جدا ہوتے ہو جبکہ ہم عازم
ملک عدم ہین ہمارا ساتھ ندوگے ہان بھائی یہ وقت ایساہی ہی کہ کوئی ساتھ ندیگا تم پر کیا الزام
ہی جب تم ایسا دوست یون ساتھ چھوڑ دے تو اور کسی کا کیا اعتبار بھائی تم کو تو یہ لازم نہین ہی
خواجہ نے کہا کہ آپ کے ساتھ تو اتنے لوگ ہین جو کہ آپکے ہمراہ جان دینے پر طیار ہین
یہ سب آپ کے ہمراہ ہین ایک مین نہ ہونگا تو کیا نقصان ہی آپکو اپنی جان اور انکو عزیز نہین
ہی مجکو عزیز ہی بیکار کی تقریر سے کیا حاصل بس اب نہ روکیے کہین ایسا نہ ہو کہ وہ دیکھ لے اور
میرے جانے مین خلل ہو میرا بھی خون آپ کی گردن پر ہو مین نہ رُکونگا لاکھ آپ طعنہ زن ہون
مین ایسی دوستی سے باز آیا میرا پیچھا چھوڑیے یہ تقریر خواجہ نے اس طور سے کی کہ صاحبقران
کو از حد ناگوار ہوئی خاموش ہو رہے پھر کچھ نہ کہا فلک کی طرف دیکھ کر رہ گئے خواجہ نے
اُسی مقام پر کھڑے کھڑے اپنی صورت ایک مسافر کی بنائی اور مسافر بنکر لشکر سے نکل گرداں
ہونے یہ جو آفریدہ باہم خادم اور مخدوم کے ہوئی اور خواجہ نکل گئے اسکی خبر کسی کو نہ ہوئی کو

لشکر سامنے تھا لگر سب اپنے حال مین مبتلا تھے ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی کہ کیا ہوتا ہی نہ کسی کو
معلوم ہوا کہ صاحبقران کا اسم اعظم بند ہو گیا ہی ادہر جہان تک سامنا رہا وہان تک خواجہ
پلٹ پلٹ کر دیکھتے گئے اور صاحبقران بھی دیکھا کئے خواجہ اشارے سے صاحبقران کو
بلایا کئے صاحبقران انکار کیا کئے جب نظرون سے پنہان ہوئے صاحبقران مایوس
ہوئے دل مین خیال فرمایا کہ اسوقت تو وہ طوطا چشمی خواجہ نے کی ہی کہ جسکی امید نہ تھی مین
خواجہ کو اپنا دوست صادق جانتا تھا نہ کہ ایسا خیال کرتا تھا سچ ہی مشکل کے وقت کوئی کسی کے
کام نہین آتا ہی اسپنے ہاتھ پاؤن جواب دیتے ہین شاباش ہی ان سب پر جو میرے ہمراہ
مرنے کو موجود ہین مگر یہ لوگ بھی اس خیال سے موجود ہین کہ صاحبقران مالک اسم اعظم
ہین اگر یہ حال ان سب پر ظاہر ہو جائے ابھی سب ساتھ چھوڑ دین خیر خدا نہ ساتھ چھوڑے کہ
جسکی ذات کا بھروسا ہی اور جو سب کا مالک ہی اُسکی ذات پر بھروسا رکھو یہ فرما کر اپنے دل کو
قوی کیا اور خیال فرمایا دل مین کہ ایک خبر دینے والا تو ہوا یہ جا کر سب کو ہمارے حال سے آگاہ
کریگا صاحبقران تو اپنے دل مین ایسے خیالات فرما رہے ہین خواجہ اُدھر چلے گئے ہین اب
راوی واقعہ نگار تحریر کرتا ہی کہ جب عشناق اسم اعظم کے بند کرنے سے فارغ ہوا اور سب نے
سب طرف دیکھا اُسکے بعد اُسنے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اُس مین سے ایک فولادی ڈبیہ
نکالی اُسکو کھولا اُس مین سے ایک جانور برابر لال کے نکلا اُسنے اُسکو ہاتھ مین لیکر کچھ اُس پر
پڑھکر دم کیا کہ اُسنے قد پیدا کرنا شروع کیا تھوڑے عرصہ مین وہ برابر بطکے ہو گیا اب اُسنے
اُسکو ہاتھ سے چھوڑا اُسنے پرواز کیا اور اُسکے سر کے گرد چرخ لگایا اُسنے کچھ پڑھکر اُسکو اشارہ
کیا طرف ابر کے وہ ابر کی طرف چلا اُسنے پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کیا اُسنے جاتے ہی اپنے
پنجے اس ابر مین مارے اور ابر کو لیکر چلا اُسنے لشکر اسلام کا اشارہ کیا بس ابر سے ایک
ایسی چمک پیدا ہوئی کہ سب کی آنکھین بند ہو گئین اور ایک ایسی صدا آئی کہ سب کے دل
ہل گئے صحرا کانپنے لگا و زمین تھرا گئی اب متواتر چمک و گرج ہونے لگی اور ابر
محیط ہونے لگا مگر یہ تھا کہ سوائے لشکر اسلام کے دوسری طرف محیط نہ ہوتا تھا وہ جانور
پنجے مین دبائے ہوئے آگے آگے چلا جاتا تھا ابر سے شعلے نکل رہے تھے ہوائے گرم
آتی تھی جون جون وہ ابر دراز ہوتا تھا وہ گرمی بڑھتی جاتی تھی یہ پیچھے پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا
یہ عالم تھا کہ وہ صحرا کرہ نار ہو گیا تھا یہ جو عالم اہل اسلام نے دیکھا شدت گرمی وحدت ہوا
سے پسینے آنے لگے لباس تن پر ہر ایک کے گران ہوا ہتھیار جلنے لگے پیاس کی یہ شدت
ہوئی کہ زبانین تالو سے چمٹ گئین حلق مین کانٹے پڑ گئے مرکبون کی یہ حالت ہوئی کہ زبانین
نکل آئین ہانپنے لگے سب اہل اسلام کے قلب شدت عطش سے جلے جاتے تھے
کوئی ایسا نہ تھا کہ پیاس سے بیقرار نہ ہو یہ عالم تھا اہل اسلام کا اُدھر ابر محیط ہوتا جاتا تھا اب
جسنے نگاہ اُٹھا کے دیکھا سوائے ابر کے کوئی چیز نظر نہ آئی آسمان پوشیدہ ہو گیا روے آفتاب
پنہان ہوا تاریکی ہونے لگی زمین بہ سبب گرمی کے پھٹنے لگی بس یہ حال دیکھکر اہل اسلام
نے ایک ایک چٹکی خاک کی اُٹھا لی اپنے اپنے گریبان مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو لحد ہو جیو اور
لباس سے کیا تو کفن یہی امر صاحبقران و بادشاہ نے بھی کہا بس ایک مرتبہ بادشاہ کو

جو خیال آیا تاج سر سے اُتار کر وہ جہان پناہ بدرگاہ کبریا محتاج ہوا دعا کا خواستگار ہوا یہ جو سب اہل لشکر نے دیکھا کلاہین سرون پر سے اُتارین ہاتھون پر رکھکر خدا سے اپنی حفاظت کی دعا کرنے لگے **صاحبقران** بھی ملتجی بدرگاہ باری ہوئے اور یہ رباعی زبان پر لائے رباعی بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفی دستے ÷ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستے ÷ ز حالات شب معراج دانستم یداللّٰہی ÷ چرا دستم نگیری یا علی بہر خدا دستے ÷ دوہا سگرو سنسار پکارت ہن جبریل کو اپنچھہین بتایو ÷ تین سو برس نبی جی سے پہلے ناہر سلمان کو چھوڑایو ÷ جب بھیر پڑی ور خیبر کی عنتر مارسین چلایو ÷ مین منتی کرت ہون ای سنگ اکہ بیری بار کیون دیر لگایو ÷ تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ÷ دعائے کند من کنم مستجاب جو عاجز رہا نندہ دائم ترا ÷ درین عاجزی چون نخوانم ترا ÷ ای آنکہ بہ ملک خویش پایندہ توئی ÷ وز دامن شب صبح نمایندہ توئی ÷ کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ ÷ بکشائے خدایا کہ کشایندہ توئی ÷ علی مرتضی با مامدد کن ÷ وصی مصطفے با مامدد کن ÷ بہ یک دم مشکلے سلمان کشودے ÷ بیا مشکل کشا یا ما مدد کن ÷ **صاحبقران** کی زبان پر یہ مناجات تھی جو کہ تحریر ہوئی بادشاہ یہ دعا کر رہے تھے اشعار مین افتادہ یارب سر خاک ہون ÷ گرفتہ بہ دام افلاک ہون ÷ یہ پھرتا نہین بخت برگشتہ ÷ رکھے ہی یہ سرگشتہ شام و پگاہ ÷ مجھے آرزو تیری رحمت کی ہی ÷ تمنا گلستان جنت کی ہی ÷ سوا تیرے کس سے مین چاہون پناہ ÷ کوئی اور معبود ہی یا الٰہ ÷ مین بندہ ہون تیرا مرا تو خدا ÷ نہین کوئی بندے کا تیرے سوا ÷ بادشاہ کی یہ مناجات تھی ہر ایک سردار و لشکری اپنے مقام پر سر برہنہ کئے ہوئے دعا کر رہا تھا سامنے وہ تخت سحر پر بیٹھا ہوا انکی حالت پر مسکراتا تھا اور سحر کرتا جاتا تھا یہان تک اُسنے سب ابر سحر کو محیط لشکر اسلام کیا اپنے سحر کو تمام کیا اب صرف یہ امر باقی ہی کہ وہ اشارہ کرے کہ اُس سے آگ برسے اور وہ ابر سحر گرگرا کر گرے سب کا خاتمہ ہو سب اہل اسلام جلکر خاک ہون جب یہ اپنے سحر کو پورے طور سے درست کر چکا اسنے صرف اہل اسلام کی بیقراری دیکھنے کے لیے ذرا توقف کیا کہ دیکھون یہ لوگ کیا کرتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس ابر کی یہ تاثیر تھی کہ جس قدر ساحر لشکر اسلام مین کامل و غیر کامل تھے سب کو سحر فراموش ہو گیا تھا ایک حرف الفاظ سحر سے یاد نہ تھا سب مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے تھے کیا ساحر کیا غیر ساحر اور دعا کر رہے تھے ایک تلاطم برپا تھا یہ تخت پر بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام کا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا خدنگ مدعا نے نشانہ پر جا کر قیام کیا خداوند کریم نے اُن بیچارون کے حال پر رحم کھایا کیونکہ دریائے آسمان وا تھے اور وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اور عرصہ ہوا تھا اہل اسلام کو تڑپتے ہوئے ابھی ان سبکی زندگی باقی ہی بس خدا نے پردہ غیب سے سبب اُن کی رہائی کا ظاہر کیا وہ مسبب الاسباب ہی اپنے بندون پر بلا مین رحم کرتا ہی اور جو تڑپ کر دعا کرتا ہی وہ اسکی دعا کو قبول کرتا ہی بس یہ سبب ظاہر ہوا کہ جس سے ان سب کی جان بچی خدا نے اپنی ذات کبریائی دکھائی کہ ایک مرتبہ شہر سمندریہ کی طرف سے ایک ابر گلنار پیدا ہوا جس سے بارش یاقوت کی ہوتی تھی وہ ابر بہت تیز چلا آتا تھا وہ ابر جو پیدا ہوا اُس ابر کی طرف کفار دیکھنے لگے اور اہل اسلام بھی کو بیقرار ہو رہے تھے مگر اُس ابر کو دیکھکر وہ بیقراری کم ہوئی سب اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے **سمندر شاہ** تخت پر سوار تاج شاہی رکھے ہوئے در شمشیر

الماس نگار ہاتھ مین قبائے قلم کار زیب تن موتیون کی مالائے گلے مین پڑے ہوئے الماس کا بکہ
بازو پر تخت سحر سے اُڑے چلا آتا ہی جیسے اُسنے عشاق کو دیکھا آواز دی کہ بھائی ٹھہر جانا جب
مین آئون اُسوقت ابر سحر اہل اسلام پر گرانا میرے آنے تک توقف کرو یہ جو سمندر نے
صدا دی عشاق نے قصد کیا تھا کہ ابر سحر گرا کر سب کا خاتمہ کرون مگر سمندر کی اس صدا
سے تھم گیا لشکر کفار و لشکر اسلام نے دیکھا کہ سمندر اپنا تخت بہت جلد بڑھا کر قریب تخت عشاق
آیا عشاق نے سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیا اور کہا کہ بھائی عشاق اب ان سب
رحم کھاؤ اور اپنی طرف دیکھو میرے کہنے سے ایک شرط سے باز آؤ تو یہ خواجہ موجود ہین جنہے
پاس مین گرفتار کرکے لایا ہون مین دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ مجکو تمھارا خیال آیا مین نے اپنے
دل سے کہا کہ ذرا مین اپنے بھائی کا حال تو دیکھون اوراق مین جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تم نے
اپنا سب کام کر لیا اسم اعظم بھی بند کر لیا لشکر پر ابر سحر بھی پھیلا دیا اب صرف گرانے کی دیر
ہی مین نے جو خیال کیا اور میرے سحر نے خبر دی کہ جس کے لیے عشاق اسقدر بندگان
خداوند کی جان لیتے ہین اور سب کو جلائے دیتے ہین وہ تو لشکر سے نکل کر جاتا ہی یعنے خواجہ
عیار لشکر اسلام کہ جس کے سبب سے اُنکو غصہ آیا ہی اور جس نے اُنکو ذلیل کیا ہی بس یہ جو
مین نے دیکھا دریافت کیا کہ کدھر جاتا ہی معلوم ہوا فلان صحرا مین مسافر بنا کھڑا ہوا ہی پہلے میرا
قصد ہوا کہ کسی ساحر کو روانہ کرون وہ گرفتار کر لائے پھر مجکو خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ وہ ساحر
کو کچھ فقرہ دیکر نکل جائے تو بڑی خرابی ہو مین نے یہ تخت سحر طیار کیا اور اُس صحرا کو روانہ ہوا
اسقدر جلد پہونچا کہ یہ وہان سے جانے نہ پایا تھا جاتے ہی سحر کیا اور سحر مین مبتلا کرکے تخت
پر ڈالکر تمھاری طرف روانہ ہوا کہ بھائی کو جاکر اسکو دون اور بھائی سے کہون کہ تم اہل اسلام
پر سے اپنے سحر کو برطرف کرو میرے اُنکے مقابلہ ہی مین اُنسے سمجھ لونگا تمکو کوئی سروکار نہین ہی
جو تمھارا دشمن تھا مین اُسکو لے آیا ہون یہ جو سمندر شاہ نے کہا عشاق نے سمندر
کی طرف دیکھا کہ دراصل تخت پر خواجہ بیہوش پڑے ہین اور سمندر کے ہاتھ مین ایک گیندا
ہی اُسکو بار بار سونگ رہا ہی عشاق نے کہا کہ یہ تو میری خود خواہش تھی مین نے اُنسے کہا تھا
یعنے صاحبقران سے کہ تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین لیکر چلا جاؤن باقی تم جانو سمندر شاہ
جانے مجکو نہ تم سے کوئی سروکار ہی نہ سمندر شاہ سے مجکو خواجہ سے غرض ہی تم سمندر شاہ
کے گنہگار ہو خواہ تم اُنکو قتل کرو خواہ وہ تم کو مگر اُنھون نے نہ قبول کیا یہ نوبت آئی مگر کس قدر
چالاک ہی ابھی تو لشکر مین موجود تھا جب تک مین نے اسم اعظم بند کیا معلوم ہوتا ہی لیکن اُس تدارک
مین مصروف ہوا یہ فوراً نکل گیا یہ کہکر عشاق نے لشکر اسلام کیطرف دیکھا کہ دیکھون خواجہ لشکر مین ہین
کسی مقام پر نہ پایا سمندر شاہ سے کہا تم نے اہل اسلام کی حالت دیکھی کیسے مثل ماہی بے آب
و مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہے ہین بڑے بڑے ساحر تھے کسی کا بھی سحر کام نہ آیا بست صاحبقران
کو اسم اعظم پر بھروسا تھا مین نے ایک پل مین بند کر لیا کچھ نہ کر سکے سمندر شاہ نے کہا کہ
لو بھائی خواجہ کو اور اس بلا کو اہل اسلام پر سے دفع کرو کیونکہ مجھسے اُنکا تڑپنا نہین
دیکھا جاتا ہی اہل اسلام مع بادشاہ و صاحبقران کے دیکھ رہے ہین کہ سمندر شاہ سے اور عشاق
سے باہم کلام ہو رہے ہین کیونکہ یہ دونون تخت اُس ابر سے پیچھے تھے اور مقابل لشکر اسلام

اور کفار بھی دیکھ رہے ہین بلکہ کفار یہ چاہتے ہین کہ بادشاہ اس طرف منھ کرین تو ہم سلام کرین
جب سمندر رنے عشاق سے کہا عشاق نے جواب دیا کہ بھائی بڑی مشکل ہوئی کیونکہ مین تو
اپنا کام بالکل کر چکا ہون سحر بالکل طیار ہے یہ سحر تو اب میرے برطرف کئے ہوئے برطرف نہ ہوگا
جب تک یہ کسی مقام پر گرا لیا نہ جائے کیونکہ اب اسکا برطرف ہونا محال ہے یہی تو اس مین خرابی
ہے کہ جب یہ پورے طور سے طیار ہو جاتا ہے تو پھر بدون کام مین لائے ہوئے برطرف نہین ہوتا اب
مین کیا کرون کیونکہ پورے طور سے درست کر چکا ہون ادھر مین نے اشارہ کیا یہ کڑکڑا کر گرا اسکو
جلا دیا سمندر رنے جواب دیا کہ ایسا سحر کس کام کا کہ جو اپنے قابو مین نہ ہو یہ کہکر سمندر رنے کچھ دیر
سکوت کیا اُسکے بعد سر اُٹھا کر کہا کہ وہ جو چھوٹی پہاڑی نظر آتی ہے اُس پر میرا تین کرور کا لشکر مجھ سے باغی
ہو کر چلا گیا ہے اور سامان جنگ کر رہا ہے میرا قصد تھا کہ مین جا کر اسکو اس کردار کی سزا دون کہ اہل
اسلام سے مقابلہ درپیش ہوا اب مین ادھر مصروف ہوا اُنکو اطمینان ہوا اُنھون نے خوب
طور سے سامان جنگ درست کر لیا ہے ابھی ہرکارون نے تمھارے آنے کے بعد مجھکو خبر دی
ہے اُنکا قصد ہے کہ آپ سے آکر مقابلہ کرین مین نے کہا کہ آنے دو مگر مجھکو اُسوقت سے یہ فکر ہوئی
کہ کسی طور سے انکا خاتمہ ہو جائے یہ اپنے کردار کی سزا پائین بس تم یہ اپنا ابر سحر اُن پر گرا دو تاکہ
وہ فنا ہو جائین اہل اسلام سے مین سمجھ لونگا وہ جو سامنے پہاڑ ہے اُس پر وہ سب مقیم ہین اُس
کوہ کا نام گرداب کوہ ہے گرداب دریا نشین اُنکا افسر ہے یہ جو سمندر رنے عشاق سے
کہا عشاق نے کہا کہ بہت اچھا جو آپ کی مرضی یہ کہکر کچھ پڑھکر طرف ابر کے اشارہ کیا کہ
وہ ابر ایک مرتبہ سمٹ کر اور کڑکڑا کر طرف اُس پہاڑ کے چلا چمکتا ہوا گرجتا ہوا ایسی صدا
مہیب اُس سے آتی تھی کہ زمین ہلی جاتی تھی اور شعلے نکل رہے تھے ایک چشم زدن مین
وہ ابر نظرون سے پنہان ہو گیا اور کڑکڑا کر ایک مرتبہ اُس پہاڑ پر گرا سب لوگون کو جو کہ اُس
پہاڑ پر قریب تین کرور کے موجود تھے سب کو جلا دیا ایسا جلایا کہ خاک تک باقی نہ رہی
کوہ کو مثل کوہ طور کے سرمہ کر دیا وہان کی خاک تک نہ باقی رہی وہ ابر سحر برطرف ہو گیا
عشاق کی بارہ برس کی محنت رایگان ہوئی وہ ساری بلا گرداب دریا نشین کے سر پر
آئی وہ ساری گردابی اپنی بھول گیا یہان اہل اسلام کے جان مین جان آئی وہ گرمی برطرف
ہوئی پیاس کی شدت کم ہوئی وہ ہوائے گرم کے جھونکے کم ہوئے سب نے سجدۂ شکر ادا
کیا ادھر عشاق نے سمندر رشاہ سے کہا کہ بھائی لاؤ خواجہ کو میرے حوالہ کرو سمندر ر
نے کہا کہ بھائی وہ جو تم نے اسم اعظم صاحبقرانی بند کیا ہے اُسکو بھی کھولدو تاکہ مین اُنسے
مقابلہ کرون جب کہ میرے اُنکے مقابلہ ہوگا مین خود بند کر لونگا مین کسی کی کمک کا خواستگار
نہین ہون کہ مین اتنا تمھارا احسان اپنے اوپر قائم رکھون یہ جو سمندر رنے کہا عشاق نے
جواب دیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہے کہ مین اسم اعظم بند رکھون مجھکو اپنے مطلب سے مطلب
ہے اپنے دشمن سے غرض ہے یہ جو سمندر رنے سُنا جواب دیا کہ پھر اپنے دشمن کو مجھ سے لیجیے
وہ میرے پاس موجود ہے دیکھیے یہ تخت پر پڑا ہے آپ اسم اعظم کھولیے مین آپ کو آپکا
دشمن حوالہ کرون بس عشاق نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ ایک برق چمکی اب جو دیکھا
وہی پتلہ چلا آتا ہے کہ جس کے شکم مین عشاق نے اسم اعظم بند کر کے رکھا تھا وہ پتلہ قریب

عشاق آیا عشاق نے انگلی کا اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر سر پر اُس پتلے کے گری کہ اُس نے
اُس پتلے کو جلا دیا وہ شیشہ اُسکے شکم سے نکلا عشاق نے اُسکو سحر سے روکا اور ہاتھ مین لیکر
اُسکو شکست کیا اُس طائر کو نکالا نکالکر اُسکو اڑایا اُسنے گرد سر صاحبقران کے گردش کی جب تین
مرتبہ گردش کر چکا ایک برق چمک کر اُس پر گری کہ وہ جل گیا اُسکے ساتھ وہ کاغذ بھی جل گیا
جس پر اسم اعظم بند تھا سحر کے ذریعہ سے اور سب حرف اُس پر تحریر تھے اُس کاغذ کا جلنا تھا کہ
صاحبقران کو اسم اعظم یاد آیا سمندر نے آواز دی کہ یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم یاد ہے
صاحبقران نے سمندر کی صدا سنکے جو خیال کیا تو حرف بحرف اسم اعظم یاد تھا جواب دیا کہ
مجھکو فراموش کب تھا بس راوی نے بیان کیا ہے کہ یا جو اسم اعظم بند کرتا ہے وہ قتل ہو تب اسم اعظم
کھلتا ہے یا وہ خود جسنے بند کیا ہے کھولے تو بدین سبب اسم اعظم کھل گیا کہ خود عشاق نے
سمندر کے کہنے سے کھولا راوی سحر طراز یہ بیان کرتا ہے کہ اب عشاق کا اُسقدر کمال بھی نہین
رہا جو کچھ کہ کمال اُسکو تھا وہ اسی ابر سحر کے سبب سے تھا وہ مٹ گیا اب معمولی ساحر دنکے
مقابل ہے ہر ایک ساحر اُس سے مقابلہ کر سکتا ہے جب عشاق اسم اعظم صاحبقران کھول
چکا سمندر شاہ کو معلوم ہو گیا بس سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ بھائی یہ گیند اسکو سونگھو
دیکھو اسمین کیسی خوشبو ہے یہ مجھکو اسی صحرا سے ملا ہے جہان مین نے خواجہ کو گرفتار کیا ہے یہ کہکر عشاق
کی طرف پھینکا عشاق نے ہاتھ بڑھا کر روکا اور روک کر اُسکو اپنی ناک کے پاس لایا اور سونگھا
جیسے ہی قریب بینی اُس خود بین کے پہونچا ذرا جو دباؤ پڑا اُسکی ہر سنگھڑی جلا ہوئی اور اُس سے غبار
پیدا ہوا وہ غبار جو اُسکے دماغ مین پہونچا اُسکو چھینک آئی وہ بے ہوش ہو کر تخت پر گرا اُس کا
گرنا تھا کہ اُسکا سحر جو کم ہوا اُسکا تخت طرف زمین کے چلا ادھر سمندر نے قصد کیا کہ عشاق کو
تخت پر سے اُٹھا لون مگر قابو نہ چلا جلد ہی سے جال نکالا اُسکے مارنے کا بھی موقع نہ پایا اب
یہ حال ہے کہ سمندر نے سمجھ لیا ہے کہ اگر موقع مل جائے تو ایک ہاتھ تیغ کا مارون دونون لشکر یہ
حال دیکھ کر حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے سمندر عشاق کا کیون اسقدر دشمن ہو گیا ہے کہ اُسکے قتل
پر آمادہ ہے بس راوی عجائب بیان یہ تحریر کرتا ہے کہ دونون تخت غلطان پیچان زمین کی طرف
چلے آتے ہین سمندر ہر مرتبہ اپنا تخت عشاق کے تخت کے برابر لاتا ہے پھر وہ تخت نیچا
ہو جاتا ہے اہل اسلام و اہل کفار حیران حیران دیکھ رہے ہین راوی انکو اسی حالت مین چھوڑتا ہے

کچھ حال سمندر کا حوالہ قلم عجائب رقم کرتا ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر شاہ بعد جانے عشاق کے تخت پر آکر بیٹھا اور وہ تقریر کی جو
کہ تحریر ہو چکی ہے سب اہل دربار جمع ہین کہ جب عرصہ ہوا تو ایک مرتبہ سمندر شاہ کو خیال آیا
کہ ذرا حال عشاق دیکھنا چاہیے کہ اُسنے کیا کارروائی کی آیا اہل اسلام کو قتل کیا یا صاحبقران
نے اسم اعظم کے ذریعہ سے اُسکے ابر سحر کو برطرف کر دیا بس یہ دل مین سوچ کر اوراق جمشیدی
اُٹھا کر دیکھا اُس مین یہ تحریر پایا کہ اے سمندر شاہ جلد خبر لے عشاق کی خواجہ ثالث نے
تیری صورت بنکر تمام سحر عشاق غارت کیا اور عشاق نے گرداب دریا نشین کو مع اُسکے
لشکر کے خواجہ کے کہنے سے جلا دیا تین کرور کا لشکر تیرا جل گیا اب کوئی دم مین خواجہ عشاق کو

مارین گے سب اہل اسلام اسکے سحر سے بچ گئے عشاق نے اسم اعظم بھی بند کر لیا تھا اُسکو بھی کھلوا لیا
بڑی عیاری کی جو کیفیت گذری تھی سب حرف بحرف اس سے سمندر کو آگاہ کیا بس یہ حال دیکھ کر سمندر
کے ہوش اُڑ گئے ہائے غضب کہکر اُٹھا اور فوراً سحر کیا کہ ایک تخت پیدا ہوا اُس پر سوار ہو کر
چلا اہل دربار نے کہا کہ آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین ہم بھی آئین کہا کہ تم لوگ اسی مقام پر
رہو مین آتا ہون اُستاد سمندر نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو سمندر نے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین آتا
ہون آکر سب حال بیان کرونگا یہ سُنکے سب اپنے مقام پر بیٹھ گئے عشاق حجرہ نشین بھی بیٹھ گیا
سمندر تخت سحر کو اُڑا کر طرف میدان جنگ کے چلا ایسا تیز چلا کہ گویا شاہین و باز جائیگا خوب سحر کو
زور دیتا ہوا یہ خیال کرتا ہوا کہ کہین عشاق قتل نہ ہو جائے چلا جاتا ہے یہان سب حیران ہین کہ بادشاہ
کس کام کو اس قدر جلد گئے ہین کسی کو ہمراہ بھی نہین لیا کیا خبر اوراق نے دی ہے کہ جس کو دیکھ کر
ہاے کی اور تخت سحر پیدا کرکے چلے گئے یہ لوگ تو اس فکر مین ہین سمندر اُدھر چلا جاتا ہے وہان
دونون لشکر حیران ہین اُدھر دونون تخت تلے اوپر چلے آتے ہین اہل اسلام کی زبان پر یہ مصرعہ
جاری ہے مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ راوی نازک خیال نے تحریر کیا ہے کہ سمندر
قریب تخت عشاق پہونچ گیا اور نیچہ اُٹھا کر نعرہ کیا منم خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام منم ریش
تراشندہ کافران و سر برندہ جادوگران شاہ عیار بیک طراز منم خفران بن عمر یہ نعرہ کرکے چاہا تھا
کہ ہاتھ مارون کہ اتنے عرصہ مین سمندر اصلی پہونچ گیا دور سے نعرہ کیا کہ او عیار دزد باریک لک
لک باخبر دار دست خود را نگہدار مین آپہونچا عین وقت پر تو نے تو خاتمہ ہی کیا تھا کہان جاتا ہے
میرے ہاتھ سے یہ کہکر تخت کو تیز کیا اب دونون لشکرون نے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ دوسرا
سمندر اور چلا آتا ہے مگر نہایت تیز ادھر خواجہ نے جو نعرہ کیا تھا اپنے نام کا اس سے ثابت
ہوا کہ وہ سمندر جو کہ قبل آیا تھا خواجہ ہین یہ اصلی سمندر ہے جیسے ہی خواجہ نے سمندر کی صدا
سُنی پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ سمندر تخت اُڑائے ہوئے بہت تیز چلا آتا ہے
قریب ہے کہ میرے تخت کے قریب پہونچے بس یہ دیکھ کر خواجہ نے فوراً گلیم اوڑھی اور
غائب ہو گئے اتفاق سے جو لباس خواجہ پہنکر سمندر کی صورت بنکر آئے تھے وہی لباس
سمندر پہنے ہوئے تھا بس سمندر اپنے تخت کو بڑھا کر قریب تخت عشاق آیا دیکھا کہ عشاق
غلطان و پیچان چلا جاتا ہے اور وہ دوسرا تخت غائب ہے یہ حیران ہوا کہ وہ تخت کیا ہوا کہ جس پر خواجہ
تھے بس سمندر نے خیال کیا کہ تخت زمین پر گرا تو صدمہ سے عشاق تمام ہو جائیگا اسنے سحر کیا
کہ وہ تخت اسی مقام پر قائم ہوا یہ اپنا تخت بھی اسی تخت کے برابر لایا ابھی اسنے عشاق کو ہوشیار
نہ کیا تھا کہ پہلو سے صدا آئی کہ اے سمندر تو وقت پر پہونچا ورنہ مین نے خاتمہ کر دیا تھا اور سحر
تو اُسکا برباد کیا اسم اعظم صاحبقران کا جو اُسنے بند کیا تھا کھول لیا اب کوئی اُس سے خوف
نہین ہے جس سحر پر اُسکو بڑا بھروسا تھا وہ یون برباد ہوا اب وہ بھی قتل اور ساحرون کے ہو گیا
ہے میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا مین نے تو اسی وقت اپنا کام کر لیا تھا اگر تو نہ آتا اور تھوڑی
دیر تو مین قتل کر چکا تھا میرے زد پر آگیا تھا خیر کہان بچ کر جائیگا اگر مین نے اسے قتل نہ کیا
اپنا نام خواجہ نہ رکھا یہی گو ہے اور یہی میدان ہے آج نہین کل کل نہین پرسون یہ میرا تو شکار
فرور ہے اور مین اسکی جان کا دشمن ہون اور یہ میرا دشمن ہے مین کب چھوڑونگا کہ یہ زندہ رہے

بموجب مصرعہ خبر زندہ ہے اگر یار تو صحبت باقی + ابھی اسکی کچھ زندگی باقی ہے اور دنیا کی ہوا کھانا اسکے
مقدر مین ہے کہ یہ اس طور سے بچ گیا ورنہ کیا مقدور تھا کہ یہ بچ سکتا خیر مین جاتا ہون یہ جو صدا
آئی سمندر کانپ گیا اپنے دل مین کہا کہ یہ تو کوئی پیر معلوم ہوتے ہین کہ نظر سے پوشیدہ ہین
اور برابر بول رہے ہین پھر نظر نہین آتے ہین خواجہ تو یہ اسکو صدا دیکر گلیم اوڑھے ہوئے اپنے
لشکر مین آگئے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ابھی تک کسی کے اہل اسلام سے حواس بجا نہین ہوئے ہین
سب حیران ہین ایک تو اس آفت مین مبتلا تھے دوسرے اُس سے جو رہائی ہوئی تھی تو یہ
سانحہ پیش آیا ہے یہ لوگ تو اس فکر و تشویش مین ہین کہ یہ کیا واقعہ تھا کفار الگ حیران ہین
کہ ایک سمندر تو وہ آیا کہ جس نے ابر سحر اہل اسلام پر گرانے سے عشاق کو منع کیا وہ ابر سحر
اور کسی پر گرایا گیا پھر خود ہی سحر کرکے اُسکو بھی قابو مین کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوئے کہ دوسرا
سمندر آیا اُسنے ڈانٹا خواجہ عیار لشکر اسلام کا نعرہ ہوا یہ کیا امر ہے کفار اس فکر مین غلطان اُدھر
جب سمندر کو خواجہ آگاہ کرکے چلے گئے سمندر نے تلاش کیا کہین خواجہ کا پتہ نہ ملا تو
سمندر نے قریب تخت عشاق تو پہونچ چکا تھا تخت کو سحر سے روک چکا تھا بس پانی
سحر سے طلب کیا اُسکا عشاق کو چھینٹا دیا اور سحر کیا کہ اسکو ہوش آیا وہ جو ہوشیار ہوا اُوسنے
یہ خیال کیا کہ سمندر نے مجھ پر سحر کیا تھا کہ جس کے سبب سے مین بے ہوش ہو گیا وہ گل
صد برگ سحر کا تھا سمندر ابھی کچھ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ عشاق نے اپنے دل مین یہ خیال کرکے
جھولی پر فوراً ہاتھ ڈالکر ایک ترنج نکالا اُس پر کچھ پڑھ کر طرف سمندر کے کھینچ مارا اگر سمندر
ہوشیار نہ ہو جائے کیونکہ اسنے جب اُسکو ہوشیار کیا تھا تو اُسکے تیور سے سمجھ گیا تھا کہ اسکی
نیت بدلی اسنے خیال کیا تھا کہ اسکو آگاہ کرون کہ اُسنے حربہ کیا اسنے اپنے کو بچایا دوسرے
ساحر زبردست ہے بادشاہ ہے جیسے وہ ترنج قریب آیا اسنے اشارہ کیا کہ برق چمک کر گری
کہ اُس نارنج کو جلا دیا بالکل خاک سیاہ کر دیا یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا اُسکو اور غصہ
آیا اب تو اسکو یقین ہو گیا کہ سمندر نے میرے اوپر سحر کیا ادھر برق چمکا کر اور ترنج کو لٹا کر
سمندر مسکرایا اور قصد کیا تھا کہ کہون کہ عشاق ذرا خبردار ہو کہ عشاق نے غصہ مین آکر
اپنے جھولے پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا کہ اُس پر ہزارون خون کے ٹیکے دئے
ہوئے تھے کچھ پڑھ کر اور گردش دیکر سینہ پر سمندر کے مارا وہ سینہ پر تو نہین پڑا مگر پیشانی پر
سمندر کے پڑا کہ اُس سے اسکو ایک چکر آیا اگر کوئی اور ساحر ہوتا تو مغز پاش پاش ہو جاتا
نشان بھی نہ ملتا مگر سمندر نے اُس ضرب کو روک کر اپنے کو قائم کرکے وہ بیضہ ہاتھ پر لیا
اور کہا کہ او عشاق اپنے حواس درست کر تجکو کیا ہو گیا ہے ایک تو چوری اُس پر سینہ
زوری ارے اپنے بیگانے کو پہچان کیا کچھ دماغ مین خلل آیا ہے دو مرتبہ میرے اوپر تونے
سحر کیا مین نے اپنے کو بچایا ورنہ تونے تو کام تمام کیا تھا اگر مجھ ایسا ساحر نہ ہوتا نہ بچتا
اول تو وہ خطا کہ تیرا تین کرور کا لشکر جلا دیا اُسپر نادم نہ ہوا جب مین آیا اور مین نے
ہوشیار کیا تو میرے ساتھ یہ سلوک کیا تیری تو اُس ہاتھی کی سی مثل ہے وہ مثل یہ ہے
کہ کانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارے تو تنے اسوقت وہی حرکت کی یا یہ کہ گدھے سے
تو بس نہ چلے عراقی کے کان پکڑے یا یہ کہ بندر کی بلا طویلہ کے سر بس اپنے حواس درست

کرو اور اپنے بیگانے مین تمیز کرو عشاق نے جواب دیا کہ مین تو مثل اُس ہاتھی کے نہین ہون بلکہ
تم ہو کو تم نے پہلے تو آکر میرا سحر اُس پہاڑ پر گروایا اُسکے بعد اسم اعظم کھلوایا جب مین ان کامون
سے فراغت کر چکا مجھ پر سحر کیا کہ مین بے ہوش ہو گیا کوئی دوسرا ساحر میرے مقام پہ ہوتا تو
وہ مر جاتا نہ معلوم کس امر کی میرے اور تمھارے عداوت واقع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ تم ہی نے میری ذلت اُس عیار سے کرائی اول تو یہ کہ اسوقت تک خاموش رہے جب تک
مین ابر سحر لیکر نہین چلا تھا مجھکو اس امر سے آگاہ نہ کیا کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین جب مین
مقابلہ کو چلنے لگا اُس وقت آگاہ کیا اس خیال سے کہ اب کیا ہو گا مین اُس پر بھی چلا آیا مین نے
کچھ خیال نہ کیا یہان آکر اسم اعظم بند کیا وہان تم نے اوراق مین دیکھا تم کو رشک ہوا یہان
سے تم چلے خواجہ کو گرفتار کر کے لائے میرا ابر سحر مٹایا اسم اعظم کھلوایا پھر مجھسے یہ دشمنی کی
کہ سحر کیا خواجہ کو غائب کر دیا سمندر نے کہا کہ عشاق ذرا اپنے ہوش درست کر و مین کب آیا مین نے
کب تم پر سحر کیا بلکہ مین نے تمھاری جان آکر موت کے پنجہ سے بچائی ورنہ تم قتل ہو جاتے اگر مین دم
ورنہ آتا خواجہ نے تمھارا خاتمہ کیا تھا اس احسان سے تو گئے اُس پر میرے اوپر تم نے سحر کیا ایک
تو میرا لشکر تباہ کیا دوسرے یہ غصہ میرے اوپر اے بھائی مین تو خواجہ سے واقف ہون نہ
اس امر سے کہ تم نے اسم اعظم بند کیا کیسا اسم اعظم کھلوانا کیسا ابر سحر گرداب کوہ پر گروانا یہ کیا تم
کہتے ہو یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ یہ کیا سب جھوٹ ہے آپ نہ تھے پھر کون تھا
بھلا بتائیے تو سوائے آپکے اور کون تھا سمندر نے کہا کہ تم اپنے حواس تو درست کرو تو
پھر مین سب حال بیان کرون تم تو زور دن پر چڑھے ہوئے ہو میرے قتل پہ آمادہ ہو مین کیا بیان
کرون اپنی جان بچاؤن یا بیان کرون یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے اپنے حواس درست کئے
کہا کہ بیان فرمائیے سمندر نے کہا کہ اے عشاق تم نے بہت بڑا دھوکا کھایا اُس عیار نے تمھارے
ساتھ عیاری کی تم کو دھوکا دیکر تمھارا ابر سحر مٹا دیا اب تم سب واقعہ بیان کرو کہ تم نے یہان آکر
کیا کیا عشاق نے اپنا ابر سحر لیکر آنا اہل اسلام کو نصیحت کرنا صاحبقران کو سمجھانا اپنا خواجہ کو
طلب کرنا سب کا انکار کرنا صاحبقران کا جواب صاف دینا اپنا برہم ہو کر غصہ کر کے ابر سحر کو
محیط لشکر اسلام کرنا اُنکے تڑپنے کا اپنا تخت اُس ابر سے نیچا کر کے تماشہ دیکھنا ابر یاقوت رنگ
ظاہر ہونا اُس سے سمندر شاہ کا ظاہر ہونا قریب تخت آنا باہم کلام ہونا اُس سمندر کا جواب
دینا آخرالامر بموجب سمندر کے کہنے کے ابر سحر کو کوہ گرداب پر گرانا اسم اعظم کا کھولنا بیان
کیا اور کہا کہ آپ نے ایک گیند مجھکو دیا تھا مین نے جو اُسکو سونگھا وہ خود بخود بکھر گیا اُس سے
کچھ غبار سا پیدا ہوا وہ میرے دماغ مین گیا کہ پھر مجھکو خبر نہین ہے کہ میرے اوپر کیا گذری اب جو
مجھکو ہوش آیا مین نے آپ کو پایا مین نے خیال کیا کہ میرے اوپر آپ نے سحر کیا ہے مین نے بھی
برہم ہو کر آپ پر سحر کیا مجھکو کیا معلوم کہ کیا ہوا اب آپ بیان فرمائیے کہ کیا واقعہ اصلی ہے سمندر
نے کہا کہ تمھارے حواس درست ہین مین بیان کرون عشاق نے جواب دیا کہ مین بدحواس
کب تھا سمندر نے کہا کہ اچھا دربار مین چلو وہان مین بیان کرونگا عشاق نے کہا کہ اچھا تشریف
لے چلیے بس یہ سُنکے سمندر نے بہ صدائے بلند کہا کہ اب اہل اسلام تم نے بہت سر اُٹھایا
ہے اور تمھارے لشکر کے عیارون نے بہت پریشان کیا ہے اب کہان تک طرح دیجائے خبر

اب مین تمھاری جراءت وبہادری دیکھ لونگا ب: تو مین جاتا ہون کیونکہ اسوقت مجکو ایک ضرورت
ہے اب بندوبست کرکے آونگا تم بھی اپنے پڑاؤ پر جاؤ یہ کہکر اُسنے طرف گرداب شاہ وغیرہ کے رُخ
کیا اور کہا کہ ای گرداب شاہ تم بھی اپنا لشکر لیکر جاؤ اب جب تمھارا جی چاہے طبل جنگ بجواکر
اہل اسلام سے مقابلہ کرنا عشاق کا سحر برباد ہوا عیار لشکر اسلام نے بڑے غضب کی عیاری
کی انھون نے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا اُن سب نے سمندر شاہ کو سلام کیا سمندر نے جواب
سلام دیا اور عشاق کو ہمراہ لیکر طرف سمندریہ کے چلا اہل اسلام نے اُسکی تقریر کا یہ جواب دیا
کہ ای سمندر و عشاق دیکھو یہ ہمارے خدا کی قدرت ہے کہ کیونکر ہم کو بچایا اور کیونکر ہماری حفاظت کی
اور کس آسانی سے عشاق کا ابر سحر غارت کیا اور کیونکر صاحبقران کا اسم اعظم کھولا کہ جسکی امید
نہ تھی اگر اُسکو ہماری ظفر منظور ہوگی تو اسی طور سے ہر مشکل مین مدد کریگا ہم کو اُسکی ذات پر
بھروسا ہے اگر تو نہ آتا تو عشاق کا خاتمہ تھا ابھی اسکی زندگی باقی ہے سمندر یہ کلام سنتا ہوا
عشاق کو لیکر روانہ ہوا بلکہ عشاق نے قصد کیا تھا کہ جواب دون مگر سمندر نے کہا کہ کیا
ضرورت ہے اُنکو کہنے دو ہم کو اپنے مطلب سے مطلب ہے عشاق وسمندر تو اُس طرف روانہ
ہوئے ادھر گرداب شاہ نے طبل باز بجوادیا اور لشکر کو لیکر طرف فرودگاہ کے روانہ ہوا باہم
یہ کہتا جاتا تھا کہ کچھ حال نہ کھلا کہ کیا واقعہ پیش آیا یہ کیا ہوا کہ لشکر اسلام پر تو بالکل آنچ نہ آئی
خواجہ نے کیا خوب عیاری کی ہم کو تو یہ عیاری نہین معلوم ہوتی ہے اُنکے کلام کے موافق اعجاز
معلوم ہوتا ہے کہین بھی اسکا سان وگمان ہوسکتا ہے کہ یہ عیاری ہے دراصل بڑے غضب کے
عیار ہین واہ کیا کہنا ایسی باتین کرتے ہوئے فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی یہ ساتون بادشاہ
ولشکر داخل بارگاہ ہوئے مع سردارون کے اور ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ تم لشکر اسلام
مین جاؤ خبر لاؤ کہ یہ عیاری کس طور سے ہوئی ہرکارے ادھر کو روانہ ہوئے ادھر بعد سمندر و
عشاق ولشکر کفار کے بادشاہ بھی مع کل لشکر کے شادان وفرحان خوشیان کرتے ہوئے یہ
مصرعہ پڑھتے ہوئے مصرعہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ✤ طرف فرودگاہ کے تشریف
لے چلے یہان تک کہ فرودگاہ پر پہونچے جب سب کو معلوم ہوا جو لوگ کہ اُس مقام پر تھے
کہ اہل اسلام کی ظفر ہوئی عجب طرح کی خوشی ہوئی ہر ایک شاد تھا بند رنج وغم سے آزاد تھا
ہر طرف لشکر مین ایک چہل پہل تھی گویا روز عید تھا ہر ایک گلے مل رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ
خدا نے بڑا فضل کیا ورنہ آج زندگی کی امید نہ تھی وہ بڑا کریم ہے رحیم ہے اُسنے سب پر رحم کیا
خوب جان بچائی ایسی ایسی باتین ہو رہی ہین لشکر مین لشکر نے قیام گاہ پر آکر کمر کھولی بادشاہ
مع صاحبقران وکل سردارون کے بارگاہ مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا بادشاہ نے
تخت پر جلوس فرمایا صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر
متمکن ہوئے جب دربار آراستہ ہوچکا عیار اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہو چکے اُس وقت
بادشاہ نے صاحبقران کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ خداوند کریم نے اپنا بڑا رحم کیا خوب اس
بلا سے نجات دی ہم کو تو آج امید زندگی کی نہ تھی آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ کس قدر گرمی
تھی کہ زمین سے شعلے نکلتے تھے اور مارے پیاس کے کیا حالت تھی کہ سب مثل ماہی بے
آب کے تڑپ رہے تھے باوجودیکہ دریا قریب تھا مگر کوئی حرکت نہ کرسکتا تھا مگر کب تک

بقرار تھے کیا بیان کیا جائے اگر دو گھڑی اور یہی حالت رہتی تو کوئی نہ زندہ رہتا چاہیے وہ ابر سحر گراتا جاتا ہے مگر شدت عطش خاتمہ کر دیتی گرمی جدا ہلاک کرتی اور مرنے میں کیا باقی رہا تھا وہ گرمی ہلاک کر رہی تھی ادھر پیاس تیسرے وہ ابر سحر گراتا خاتمہ تھا نہ خواجہ عیاری کرتے نہ جان بچتی خدا نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی میرے نزدیک پھر سے حیات تازہ پائی بڑی بلا رد ہوئی مگر آج خضران بن عمر نے بلا کی عیاری کی کہ جسکا سان و گمان نہ تھا ہم کو تو سمندر کا یقین تھا واقعی یہ شخص اپنے دادا اور باپ کے ہیں بلکہ اگر کہا جائے تو اونسے بھی فطرت میں کسی قدر زیادہ ہیں کیا کام کیا ہے کہ جسکی تعریف نہیں ہو سکتی ہے ہم سب خواجہ کے بچائے ہوئے ہیں انھوں نے ہم سب کی جان بخشی کی ہے ہم تو اس بار احسان سے اونکے سر نہ اوٹھا سکیں گے ہمیشہ اس احسان کے اونکے شرمندہ رہیں گے گو یہ امر ہے کہ اگر خدا نہ چاہتا تو وہ کیا کر سکتے تھے نہ عیاری کام دیتی نہ فطرت خدا نے مدد کی انھوں نے تدبیر کی بلا رد ہوئی صاحبقران نے بادشاہ کی تقریر سنکے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا در اصل مجکو بھی قطع امید ہو گئی تھی پہلے تو مجھے بڑی امید تھی کہ اسم اعظم کے ذریعہ سے اس بلا کو رد کرونگا اور جب تک میری اور عشناق کی تقریر ہوئی ہے مجکو اسم اعظم یاد تھا جب اوسنے جواب صاف پایا آپ سب نے دیکھا ہوگا کہ اوسنے سحر کرکے میرا اسم اعظم بند کر لیا وہ جو کاغذ میرے روبرو آیا تھا وہی طریقہ اسم اعظم کے بند کرنے کا تھا جب اسم اعظم بند ہوا اسوقت مجکو قطع امید ہوئی خواجہ نے مجھ سے دریافت کیا میں نے صاف کہا وہ بھی ساتھ چھوڑ کر چلے گئے مگر میں نے اپنے قدم راہ نیک سے نہ ہٹائے ثابت قدم رہا کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کیا اس استقلال پر خدا نے رحم کیا ورنہ کیا کسی کی قدرت تھی سوائے خدا کے کہ وہ بلا کو رد کرتا یہ سب اوس کی بندہ پروری اور بلک نوازی ہے ورنہ خواجہ کیا عیاری کرتے مگر در اصل خواجہ نے غضب کی عیاری کی کہ اسکا بالکل گمان بھی نہ تھا ہم تو اصلی سمندر سمجھے تھے کہ اوسکو کچھ خیال آیا ہے کچھ خداوند کریم نے اوسکے قلب میں یہ امر ڈالا ہے کہ اوس نے آکر یوں ہم کو بچایا ہے اور یہ مصرعہ میری زبان پر تھا مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✤ مگر کیا خوب ابر سحر کو مٹا دیا اوس کے سحر سے سمندر کے لشکر کا خاتمہ کیا اسم اعظم بھی خوب نقرے سے اوسی کے ہاتھ سے کھلوایا بڑی چالاکی کی یہ عیاری نہ تھی بلکہ قدرت خدا کا ایک یہ بھی نمونہ تھا کہ اوسنے اپنے بندے کے دل میں یہ امر ڈالا کہ وہ ایسی عیاری کرے اور یوں جان بچائے اگر سمندر اصلی نہ آجاتا تو خواجہ نے عشناق کا خاتمہ کیا تھا مگر ابھی اوسکی حیات باقی تھی اس سبب سے سمندر عین وقت پر پہونچا بس مجکو تو اوس وقت معلوم ہوا کہ یہ خواجہ ہیں کہ جب خواجہ نے نعرہ کیا ہے اور سمندر ظاہر ہوا ہے اب نہ معلوم خواجہ کہاں چلے گئے ہیں اگر وہ آتے تو ہم اونکو آج بہت کچھ انعام دیتے اور اپنے گلے سے لگاتے بلکہ اونکے ہاتھوں کو چومتے بادشاہ نے فرمایا کہ کام تو ایسا ہی کیا ہے سب اہل دربار خواہ ساحر خواہ غیر ساحر دست راستی دست چپی سب نے کہا کہ آج تو خواجہ نے وہ کام کیا ہے کہ اگر انکو ہر ایک ہفت اقلیم کی دولت دے تو بھی کم ہے مگر ہم لوگ تو مجبور ہیں جہاں تک ہم سے ہوگا ہم خواجہ کو خوش کرینگے اب تو خواجہ کے دیکھنے کو جی چاہتا ہے نہ معلوم خواجہ کدھر چلے گئے ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ خواجہ

جب گلیم اوڑھ کر غائب ہوئے اور سمندر رہے وہ تقریر کرکے دہان سے چلے تو لشکر مین آئے وہ ابر
وغیرہ سب غائب ہوگیا کچھ اُسکا نام و نشان نہ رہا تھا خواجہ لشکر مین آئے تھے مگر گلیم اوڑھے
ہوئے لشکر مین تھے جب لشکر فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا خواجہ
بھی دربار مین موجود تھے سب کی تقریر سماعت کر رہے تھے جب خواجہ نے یہ سُنا اُسوقت
قریب دربارگاہ آئے گلیم اُتاری ہنستے ہوئے مسکرائے ہوئے طرف دربار کے چلے
جیسے نگاہ صاحبقران کی خواجہ پر پڑی بے ساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا اور اپنے
دنگل پر سے اُٹھے اور طرف خواجہ کے چلے شعر بیا بیا کہ ترا تنگ درکنار کشم + بہ تنگ آمدہ ام
چند انتظار کشم + یہ فرماتے ہوئے جو چلے خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران فرط خوشی سے
میری طرف آتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ صاحبقران کا اُٹھنا تھا کہ سب دربار اُٹھ کھڑا
ہوا بادشاہ بھی اُٹھ کھڑے ہوئے یہ حال دربار کا خواجہ دیکھ کر اور صاحبقران کو اپنی طرف تشریف
لاتے ہوئے دیکھکر خود بھی فرط خوشی سے دوڑے اور قریب صاحبقران آکر صاحبقران کے
قدمون پر سر جھکایا کہ صاحبقران نے خواجہ کو اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ ای خواجہ آج تم نے
وہ کام کیا ہے کہ آج خواجہ اول عمرو بن امیہ ضمری ہوتے یا تمھارے والد تو اس عیاری کی داد دیتے
اُنکو قدر ہوتی کیا کوئی عیاری کریگا یہ عیاری تھی کہ اعجاز تھا واہ کیا کہنا کہ اب تو تم وہ کام کرتے ہو
کہ جس مین عقل نہین کام کرتی ہے ہمارے عقل مین یہ عیاری نہ آئی کہ تم نے کیا کیا اور کیونکر آنکھوں مین
خاک ڈالی تم تو ہم سے رخصت ہوکر طرف خانہ کعبہ کے گئے تھے کیا تم نے راہ مین کسی سے یہ عیاری
تعلیم پائی جو کی اور اسقدر جلد کی جس کی کچھ انتہا نہین ہے خواجہ مسکرائے اور عرض کیا کہ عرض کرونگا
صاحبقران نے خوب خواجہ کو گلے سے لگایا اُسکے بعد خواجہ نے بادشاہ کی قدمبوسی چاہی بادشاہ
نے بھی سر خواجہ کا سینہ سے لگایا پھر تو ہر سردار سے خواجہ ملے ہر ایک سردار نے خواجہ کا
شکریہ ادا کیا بادشاہ و صاحبقران اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار بھی بیٹھے پھر اُسی طرح
سے دربار آراستہ ہوا خواجہ پھر کل عیارون سے ملے خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے تب صاحبقران
نے فرمایا کہ عیاری کا حال بیان کرو کہ یہ کیا عیاری تھی خواجہ نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے
رخصت ہوکر اور مسافر کی صورت بنکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوا تو پاے نشاطی مارتا ہوا تیزا
تیز چلا جاتا تھا کہ قریب ایک کوہ کے پہونچا کہ مین نے دیکھا اُس پہاڑ پر ایک لشکر اُترا ہوا ہے
مین اُس پہاڑ پر گیا مین نے جو خیال کیا تو وہ ساحرون کا لشکر ہے اور بہت بڑا لشکر ہے مین اُس
لشکر مین گیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر گرداب دریا نشین کا ہے جو کہ سمندر شاہ
کا سپہ سالار سابق تھا اُسکے سپرد تین کرور کا لشکر سمندر شاہ نے کرکے اُس پہاڑ پر مقیم
کیا ہے کہ جب ہم کو ضرورت ہوگی اور ہم تم کو براے کمک طلب کرینگے اُسوقت تم ہماری
کمک کو یہ لشکر لیکر آنا ورنہ اسی مقام پر رہو کوئی کام تم سے نہین ہے چنانچہ یہ وہ لشکر ہے مین نے
جو لشکر کو دیکھا تو بے حد بہ کثرت پایا اور سن بھی چکا تھا کہ تین کرور کا لشکر ہے مین نے تمام
لشکر کی تو سیر کی نہین صرف بارگاہ مین گیا بارگاہ گرداب دریا نشین کو خوب آراستہ پایا
لاکھون افسر تھے ہزارون سردار تھے خوب بارگاہ آراستہ تھی مین بارگاہ سے آیا کہ اُسنے
دربار برخاست کیا میرے خیال مین آیا کہ کیا خوب اگر کسی صورت سے لشکر اسلام کی

عشاق کے ہاتھ سے جان بچی تو سمندر ضرور اس لشکر کو طلب کرے گا یہ تین کروڑ ہے کب تک
صاحبقران مقابلہ فرمائین گے اس کی تدبیر کرنا چاہیے مین وہان سے زیر کوہ آیا ایک مقام پر
بیٹھ کر عیاری خیال کرنے لگا فوراً یہ خیال مین آیا کہ تو سمندر کی صورت بنکر جا اور عشاق کو قتل کر
اور وہ ابر سحر عشاق سے پہلے اس پہاڑ پر کسی نقرے سے گروا دے اُسکے بعد اُسکو قتل کر بس
لشکر اسلام اس بلا سے بھی نجات پائے جس مین مبتلا ہے اور اُس بلا سے بھی جو کہ آنے والی
ہے یعنے اس لشکر کی آفت سے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی کھل جائے اگر عشاق نقرے
مین آجائے اور ان سب کی زندگی ہو بس یہ تو خیال کر لیا کہ سمندر کی صورت بنکر جاؤ مگر یہ نہ
خیال کیا کہ کیا فقرہ کرو بس اب جو فکر کی تو خیال مین آیا کہ خواجہ اپنی صورت پر کسی کو بناؤ اور
عشاق سے کہو کہ خواجہ کو مجھ سے لو اور جو مین کہون اس پر عمل کرو بس اسی نقرے پر کار
کہ دیگا جب یہ تدبیر خیال مین آئی مین پھر کوہ پر آیا چند ساحر جو کہ نہایت معزز تھے جو کہ
میرے سامنے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو جا رہے تھے اُن مین سے مین نے
جب وہ سناٹے مین پہونچے اُنکو حباب مار کر بے ہوش کیا ذرا میری چالاکی کو خیال فرمایئے
کہ یہ گمان ہے کہ کہین ایسا نہو کہ یہان عرصہ ہو وہان خاتمہ ہو جائے جلدی چلو وہ ساحر
جنکو مین نے حباب مار کر اسیر کیا تھا وہ زیر کوہ جاتے تھے سیر کرنے کو کہ مین نے اسیر کر لیا بس
مین اُنکو نیچے کوہ کے لایا زنبیل سے نکالکر درخت سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا کوڑا پکڑ کر کھڑا
ہو گیا چونکہ مین نے قیافہ سے پہچان لیا تھا کہ یہ ضرور اسلام قبول کرینگے باقی تین کروڑ سے
کسی کی پیشانی سے نور اسلام نہ پیدا تھا سوائے ان کے پس مین نے اسی خیال سے
اُنکو گرفتار کیا اور کوڑا پکڑ کر اُنکو بہت کچھ دھمکایا اور خوف دلایا مختصر یہ کہ کچھ کلمے حمد خدا مین
اُنکے روبرو بیان کیے کمند آصفاے باصفا سے باندھا تھا اُنھون نے لاکھ زور کیا مگر کچھ نہ ہوا
زبان مین سوزن دئے ہوئے تھے کیا کر سکتے تھے آخر کو مجبور ہو کر اُنھون نے دین اسلام
قبول کیا اشارے سے کہا کہ ہم کو رہا فرمایئے مین نے بلا خوف خطر بخداے کریم کر کے اُنکو
رہا کیا وہ اپنے قول کے صادق تھے اُس سے نہ پھرے میرے مطیع ہوئے مین نے اُنسے
کہا کہ ابھی تم کلمہ نہ پڑھو جب سمندر بیم کا خاتمہ ہو گا اُس وقت کلمہ پڑھنا اُنھون نے منظور کیا
مین نے اُنسے کل حال کہا اُنھون نے کہا کہ ہم کیا کر سکتے ہین مین نے اُن سے کہا کہ تم اتنی
کمک کرو کہ ایک ابر سحر بناؤ اور ایک تخت سحر مین تدبیر کرونگا چنانچہ اُنھون نے ابر یاقوت
رنگ بنایا اور تخت سحر مین نے ایک ساحر کو اُن مین سے اپنی صورت بنایا اُسکو بیہوش
کر کے تخت پر ڈالا اور آپ سمندر کی صورت پر طیار ہوا اُن سے کہا کہ کوئی فرق تو مجھ
مین نہین رہا ہے مین بالکل ہم صورت سمندر ہون اُنھون نے جواب دیا کہ اگر برادر سمندر
بھی دیکھے تو نہ پہچان سکے اور کسی کی کیا مجال ہے یا صاحبقران قدرت خدا ملاحظہ فرمایئے کہ وہ
ساحر ایسے مطیع ہوئے کہ جو مین نے کہا وہ قبول کیا کوئی عذر نہ کیا باوجودیکہ اُس وقت اُنکو
مین نے دین اسلام کا مطیع کیا تھا پھر جاتے تو مین کیا کرتا مگر اُسکی مشیت جاری ہو چکی
تھی کیونکر پھر جاتے بس مین اُس تخت پر سوار ہوا مین نے کہا کہ یہ ابر سحر یاقوت رنگ
میرے سر پر قائم کرو اور تم اسی ابر مین پوشیدہ ہو کر میرے ہمراہ چلو اور اس ابر سے

یاقوت کی بارش ہوا اور یہ تخت سحر سمندر ہیم کی طرف سے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان عشاق اہل اسلام
سے مقابلہ کر رہا ہے اور بہت جلد پہونچے کہین ایسا نہ ہو کہ اہل اسلام کا خاتمہ ہو جائے بس وہ
ساحر بموجب میرے کہنے کے اُس تخت سحر کو لیکر آئے جس طور سے مین نے کہا تھا اور جو تدبیر
مین نے کی تھی بس مین عین وقت پر پہونچا عشاق کو منع کیا جو تقریر کہ عشاق سے ہوئی تھی
وہ سب اور اسکا ابر سحر گرانا کوہ گرداب پہ اور اپنا اسکو نقرہ دیکر اسم اعظم کھلوانا سب بیان
کیا اور گیندہ بے ہوشی دیکر اُسکو بے ہوش کرنا اُسکے قتل کی تدبیر مین چلنا سب بیان کیا اور
کہا کہ جو کچھ حال گذرا وہ تو سب پر ظاہر ہے اسکے بیان کی کیا ضرورت ہے یہ عیاری تھی جو کہ بیان
کی مگر خدا نے خوب جرأت رکھ لی کہ سمندر اُسوقت آکر پہونچا کہ جب مین سب کام کر چکا تھا
ورنہ میری خرابی ہوتی مین نے اُسکو دیکھتے ہی گلیم اوڑھ لی تھی اور اُن ساحرون سے کہدیا
کہ تم جلدی اپنی جان بچاؤ کسی طرف چلے جاؤ جب سمندر جا لیگا لشکر مین آنا وہ ساحر وہ
تخت سحر اور ابر سحر مٹا کر خود بھی کسی طرف چلے گئے مجکو زمین پر پہونچا دیا یہ صورت واقعہ تھا
یہ عیاری جب خدا بناتا ہے تو بنتی خوب ہے ورنہ مین کہان اور یہ عیاری کہان مجھے اسنے کمک کی کچھ
عقل نے رسائی کی تقدیر کی خوبی سے کام پورا ہوا دونون بلائین دفع ہوئین صاحبقران نے
فرمایا کہ خواجہ تم نے خوب عیاری کی اور جو کچھ اُس ابر کے سبب سے یہان سب اہل اسلام
کے اوپر تکلیف گذری تھی سب بیان کی خواجہ نے عرض کیا کہ جو کچھ بیان فرمایئے بجا ہے بس
اُسوقت خواجہ کے لیے صاحبقران نے پچاس ہزار روپیہ نقد ایک خلعت اکیس پارچہ کا طلب
فرمایا بادشاہ نے اپنے گلے سے مالا مروارید کا کہ جس کی قیمت سوا لاکھ روپیہ سے کم نہ تھی اُتار کر
خواجہ کو مرحمت کیا اور اسی ہزار روپیہ نقد اور پچیس پارچہ کا خلعت پھر تو ہر سردار نے اپنی اپنی
لیاقت کے موافق منگا منگا کر دینا شروع کیا کسی نے دس ہزار کسی نے آٹھ ہزار ایک انبار
ہو گیا ہر شخص نے علیٰ قدر مراتب دیا بارگاہ روپیون سے مملو ہو گئی خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل
کیا عیارون سے لیا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ آج سے سامان کیا جائے کل شام سے تین
دن تک اس خوشی کا جلسہ ہو بادشاہ نے ابھی پسند فرمایا اُسی وقت سے سامان جشن کے طیار
ہونے کا حکم صادر ہوا سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے فرمایا کہ افسوس قران ثالث اس
جشن مین نہین ہین وہ ناموس کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے گئے ہین اگر وہ بھی ہوتے تو بہت خوشی
ہوتی خواجہ نے عرض کیا کہ ابھی وہ خانہ کعبہ نہین پہونچے ہونگے بلکہ اسی نواح مین ہونگے
اگر سوار روانہ فرمائے جائین تو کیا عجب ہے کہ راہ مین مل جائین وہ پھیر لائین بادشاہ نے فرمایا
کہ یہ رائے تو تمہاری بہت ٹھیک ہے بس سانڈنی سوار روانہ کرو خواجہ نے عرض کیا بہت خوب
بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا کیونکہ کل کے جاگے ہوئے تھے رات بھر عبادت خدا کی
تھی صبح سے میدان جنگ مین تھے اور حالت پریشانی اور مایوسی مین اس قدر دن بسر ہوا
تھا اگرچہ خوشی حاصل نہ ہوتی تو کبھی اسقدر بیٹھا بھی نہ جاتا وہ تو حالت مسرت مین کسی تکلیف
کا خیال نہ رہا بس دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوئے صاحبقران و
بادشاہ نے اپنے اپنے خیمہ خاص مین آکر دو رکعت نماز شکر ادا کی اُسکے بعد آرام کیا اسی طور
سے ہر سردار و ہر عزیز صاحبقران نے نماز شکر ادا کی اُسکے بعد آرام کیا خواجہ نے بارگاہ

سے اگرچند ساندنی سوار طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیے اور خود ہر ایک لشکری کے پاس آئے اور
اُس سے یہ کہکر روپیہ لیا کہ بھائی تمھاری جان بچائی اُس مین روپیہ صرف ہوا دوسرے ہم نے
منت مانی تھی کہ اگر لشکر اسلام اس بلا سے نجات پائیگا تو ہم مستحق کہلاتین سے لوگونکو براے
حج طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرینگے اُن سے روپیہ لیکر پس سب نے دربار مین بھی دیا ہی تم بھی دو
کوئی ایسا نہ تھا کہ جس نے خواجہ کو روپیہ نہ دیا ہو یہان تک کہ حلال خور گھسیارے چار چار ٹکے
لیا اور اُسنے دیا خواجہ نے سب سے بہت کچھ وصول کیا اپنے خیمہ مین آئے دو رکعت
نماز پڑھی اُسکے بعد وہ بھی سو رہے راوی اب لشکر اسلام کو سامان جشن مین مصروف رکھتا
ہی حال اُن ہرکارون کا تحریر کرتا ہی جو لشکر کفار سے براے خبر آئے تھے داخل بارگاہ تھے
کہ خواجہ نے سب حال عیاری کا بیان کیا اُنھون نے جو کچھ خواجہ کو ملا ہی دیکھا جب دربار
برخاست ہوا تو وہان سے روانہ ہوئے یہ بھی معلوم ہوا کہ ناموس کو لشکر سے طرف خانہ کعبہ کے روانہ
کیا تھا اُنکے ہمراہ قران عیار گیا تھا اُن کے لینے کو ساندنی سوار جائینگے اور کل سے جشن ہوگا
بس وہان سے یہ ہرکارے اپنے لشکر مین آئے یہان سب اُنکے انتظار مین بیٹھے ہوئے تھے داخل
دربار ہو کر کل حال بیان کیا جب سب کو معلوم ہوا کہ یون عیاری ہوئی ہر ایک کو حیرت ہوئی
یہ حالت سُنکے کفار نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے راوی انکو انکے
مقام پر اس فکر مین مصروف رکھتا ہی کہ یہ لوگ اس فکر مین مصروف ہین کہ ہمارے زخمی اچھے ہولین
تو ہم مقابلہ کرین آج جو میدان مین آئے تھے یہ تو اُنکو بخوبی معلوم تھا کہ ہم کو تو مقابلہ کرنا پڑیگا
نہین جو کوئی مقابلہ کرے گا وہ کرے گا ہم تو صرف تماشائی ہین بس یہ وجہ تھی میدان مین آئے
کی ورنہ اُنکا ابھی قصد مقابلہ کرنے کا نہ تھا بس یہ تو اس خیال مین مصروف ہین لشکر اسلام سامان
جشن مین ہے ساندنی سوار طرف خانہ کعبہ کے براے خبر جاتے ہین کہ قران کو راہ مین خبر کرین
اور واپس لائین راوی سب کو اپنی اپنی طرف مصروف رکھتا ہی اور حال قران تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال قران کا قلم بند ہوتا ہے

راوی نے یہ حال یہان تک تحریر کیا تھا کہ قران ایک پہاڑ پر بمشورہ ناموس مع لشکر
و ناموس کے اُترے قریب نصف شب کے وہ اُس مقام سے کہ جہان لشکر اسلام فروکش
تھا کوئی کچھ سات کوس تھا ایک پہاڑ پر اُترے تھے اور خوب اپنا بند و بست کیا ناموس
نے صحن خیمہ مین زیر آسمان اپنے وارثون کے فتح کی دعا کرنا شروع کی تھی وہ رات جو کچھ
باقی تھی وہ سب دعا مین بسر ہوئی سحر ہوئی قران زیر کوہ آئے تھے ناموس اُسی طور سے
دعا مین مصروف تھے جو سمندریہ کی طرف سے آتا تھا لشکر اسلام کی طرف سے اُس سے مقابلہ
کا حال دریافت کرتے تھے برابر خبر مل رہی تھی کہ اب دونون لشکر میدان مین صف آرا
ہوئے ہین ابھی عشاق نہین آیا ہی پھر خبر ملی کہ عشاق آیا ہمس سے اور اہل اسلام سے
باہم تقریر ہوئی صاحبقران کو سمجھایا یہ کون لوگ خبر دیتے ہین جو مسافر لشکر کفار میں
ہین اور اپنی اپنی طرف جاتے ہین یا جو شہر سمندریہ سے جاتے ہین جو کہ رحم دل ہین وہ تو
یہ حال دیکھکر افسوس کرتے چلے جاتے ہین راہ مین قران اُن سے دریافت کر لیتا ہی جو کہ

درا سخت تاب ہین وہ یہان اس قصد سے بیٹھے ہوئے ہین کہ انجام اس معرکہ کا دیکھ لین تو جائین
جب وہ واقعہ ہوا کہ لشکر اسلام بچ گیا تو وہ بھی روانہ ہوئے تھے بس قران کو مسافرون
سے دم بدم کی خبر ملتی تھی یہان تک کہ خبر ملی کہ عشاق نے اپنا ابر سحر محیط لشکر اسلام کیا یہ
بھی دعا کرنے لگا تھا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد چند مسافر ادھر سے گذرے اُن سے جو قران
نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سمندر رنے آکر اہل اسلام کو اُس ابر سے بچا یا یہ جو خبر سُنی
قران کو یقین نہ آیا جھوٹ خیال کیا کہ بھلا سمندر کیون بچاتا کہ پھر چند مسافر آئے اُن سے
معلوم ہوا کہ خواجہ نے عیاری کر کے سب اہل اسلام کو بچا یا ابر سحر عشاق ہٹا یا اس امر کا
قران کو یقین آیا پھر لاکھ لاکھ کوشش کین کی کچھ خبر معلوم ہو نہ معلوم ہوئی یہان تک تو معلوم
ہوا تھا کہ سمندر عشاق کو پھیرے گیا دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس گئے مگر قران
کو بالکل یقین نہ تھا یہ متفکر تھا کہ کیونکر حال معلوم ہو بالاے کوہ بیٹھا ہوا طرف اُس راہ کے
دیکھ رہا تھا کہ جدھر سے لشکر اسلام کی خبر آتی تھی اسنے یہ تو کیا تھا کہ جو کچھ خبر سُنی رکھی سب
قریب پردہ جاکر ناموس سے بیان کی تھی ناموس کا وہ تلاطم اور وہ بیقراری کم ہوگئی تھی
اور تڑپ دل کی کم تھی مگر ابھی اچھے طور سے اطمینان نہ ہوا تھا ناموس نے قران سے فرمایا
تھا کہ اب تو خبر معلوم ہو چکی اب پھر لشکر کو واپس چلو قران نے عرض کیا تھا کہ جب تک بالکل
تصریح کے ساتھ خبر نہ معلوم ہوگی مین یہان سے نہ طرف خانہ کعبہ کے کوچ کرون گا نہ طرف
لشکر کے کسی نہ کسی ساز سے خبر معلوم ہو جائیگی آپ لوگ اطمینان رکھین سب خدا کا فضل
ہے یہ قران کیکر بالاے کوہ آکر بیٹھا تھا اور راہ کی طرف نگاہ لڑی ہوئی تھی کہ یکایک سمندر
کی طرف گرد اڑی اور اُس گرد سے چند سانڈنی سوار پیدا ہوئے کہ وہ سانڈنیان اڑائے
ہوئے چلے آتے ہین چونکہ دور تھے قران نے اُنکو نہ پہچانا بس قران اُنکو دیکھ کر کوہ پر سے
نیچے آیا کہ شاید ان سے کچھ حال معلوم ہو سر راہ آکر کھڑا ہوا کہ وہ سانڈنی سوار قریب آئے
اب قران نے پہچانا کہ یہ تو سانڈنی سوار لشکر اسلام کے ہین یہ کدھر جاتے ہین اُدھر اُن
سانڈنی سوارون نے دور سے دیکھا تھا کہ ایک شخص کوہ پر سے اُترکے ہماری راہ مین
آکر کھڑا ہوا ہے جدھر سے ہم جائین گے اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا سانڈنی اڑائے ہوئے
چلے آگئے جب قریب پہونچے اُنھون نے بھی پہچانا سانڈنی پر سے آواز دی کہ اے مہتر قران
تم یہان اکیلے کہان ناموس و لشکر کو کہان چھوڑا اُس نے پھر کر اور خوب پہچان کر جواب دیا
کہ اے بھائی تم لوگ کدھر کو جاتے ہو کس کام سے لشکر اسلام کی کیا خبر ہے کچھ خیریت بیان
کرو تو مین اپنا حال بیان کرون لشکر اسلام کی طرف سے بہت پریشان ہون یہ سُنکے ان
سانڈنی سوارون نے سانڈنیان روک لین اور خوب قران کو پہچان کر جب اطمینان ہوا
تو سانڈنی پر سے اُترے قران کو سلام کیا اور اول سے آخر تک کل حال بیان کیا خواجہ
کی عیاری وغیرہ کا اور اپنا ادھر کو بہ حکم صاحبقران روانہ ہونا کہ قران کو جہان ہے مین اس
حال سے خبر کرو اور واپس لاؤ قران یہ حال سُنکے نہایت خوش ہوا اور چہرہ فرط خوشی
سے سرخ ہوگیا جامہ جسم مین تنگ ہوگیا بس قران ثالث ان سانڈنی سوارون کو لیکر
پہاڑ پر آیا تب اہل لشکر سے حال بیان کیا لشکر مین ایک قسم کی خوشی ہوئی ہر طرف غل ہوا

کہ لشکر اسلام کی فتح ہوئی قران اُنکو لیکر درِ خیمہ ناموس پر آیا محلدار کو بلا کر عرض کرایا کہ سب سے میری
طرف سے عرض کرنا کہ مبارک ہو اہل اسلام کی ظفر ہوئی یہ سانڈنی سوار آئے ہین جو کچھ اُن سے
سُنا تھا سب بیان کر دیا محلدار نے ناموس صاحبقران و بادشاہ سے سب حال بیان کیا بہت
بڑی خوشی ہوئی سب نے بدرگاہ باری سجدۂ شکر ادا کئے اُسوقت قران سے اطلاع بھیجا کہ اسی وقت
یہان سے طرف لشکر کے کوچ کرو دیر نہ کرو بس قران کو خود بھی منظور تھا اُسی وقت لشکر کو کمر بندی
کا حکم دیا ناموس کو سوار کیا خیمہ وغیرہ بار کراکے سب ناموس و لشکر کو ہمراہ لیکر اُس کوہ پر سے
اُتر کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہے کہ قران نے جس قدر راہ کل تین پہر مین
تمام کی تھی اُسی قدر راہ آج دو پہر مین تمام کی تین پہر دن آچکا تھا پہر بھر دن باقی تھا کہ جب
سانڈنی سوار پہونچے تھے اُسی وقت قران نے کوچ کیا تھا پہر بھر رات آئی تھی کہ داخل
لشکر ہوا سانڈنی سوارون نے آگے آکر سب سردارون و خواجہ کو ناموس کے آنے کی
خبر دی خواجہ خود سردارون کو لیکر ناموس کے استقبال کو گئے صاحبقران کو بھی خبر کی چونکہ
معلوم تھا کہ رات بھر کے تھکے ماندے ہین اسوجہ سے دوسرون کے تکلیف دینے سے کیا فائدہ
بس خواجہ ناموس کا استقبال کرکے لشکر مین لائے جب لشکر مین پہونچ لیے تب صاحبقران
و بادشاہ کو خبر ہوئی وہ بھی محل خاص سے برامد ہوئے مختصر یہ کہ سب ناموس اُترے اپنے
اپنے خیمہ مین گئے اپنے اپنے وارثون سے ملے سب خوش ہوئے صاحبقران و بادشاہ
نے قران کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ہم اسکا صلہ تم کو کل دینگے قران رخصت ہوکر
اپنے خیمہ مین آئے جو لشکر قران کے ہمراہ گیا تھا وہ جس جس لشکر کے سوار تھے سب
اپنے اپنے مقام پر گئے کمر کھولی آرام پذیر ہوئے ادھر ناموس بھی اپنے اپنے وارثون سے
ملکر شاد جو کچھ واقعہ اُن پر گذرا تھا اُنھون نے بیان کیا جو کچھ ان پر گذرا تھا اُنھون نے
بیان کیا وہ رات اسی مین بسر ہوئی سحر ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے
قران بھی آئے قران نے سب حالت بیان کیے اُسکے بعد کل حال یہان کا سُنا بادشاہ
و صاحبقران و دیگر سردارون نے قران کو بہت کچھ انعام مین دیا بلکہ ناموس نے بھی
اُدھر ناموس نے جو جو نذرین پائین تھین سب کا سامان کیا اُسکا بندوبست ہونے لگا
اندر ناموس مین نذر و نیاز کا بندوبست ہو رہا ہے باہر سامان جشن کی طیاری ہے ان کو تو
اسی حال مین مصروف رکھا جاتا ہے اب طرف سمندر کے عنان قلم پھیری جاتی ہے

**شمہ حال سمندر و عشاق کا تحریر ہوتا ہے لامکان بنانا عشاق نہ طاقی کا سرداران
اسلام کو اُسی مین قید کرنا و خود بھی قیام کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا**

غزل روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یان مجھے + اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہان مجھے + دل درا
باغ دل کشا ہے مجھے + دیدہ جام جہان نما ہے مجھے + چشم نقش قدم ہون مین بے کس +
خاک آنکھون مین طوطیا ہے مجھے + مجھ سے ہرچند تو مکدر ہے + تجھ سے پھر اور ہی صفا ہے مجھے
کہین خاموش ہو کہ مثل شمع + اے زبان تجھ سے بھی گلا ہے مجھے + پاؤن لرزے ہے مست کے مانند

شیشہ میں بھرا لایا ہی مجھے ✤ درد تیرے بھلے کو کہتا ہون ✤ یہ نصیحت سے مدعا ہی مجھے ✤ ورنہ ان
بے مروتون کے لیئے ✤ اور بھی ہون خراب کیا ہی مجھے ✤ **بیت** نگارندہ قصہ دل ستان ✤
چنین کرد این داستان را بیان ✤ بیا بشنو ای ہمدم راستان ✤ کہ باز آمدم بر سر داستان ✤ دیگر نگارندہ
معنی دل فریب ✤ عروس سخن را چنین داد زیب ✤ بیا ساقیا شربت جان فزاے ✤ بہ من دہ کہ
دارم غم جان گزاے ✤ کہ چون من بہ آن شربت آرم نشاط ✤ غم چند را در نوردم بساط ✤ قصہ خوانان
این داستان و سحر طرازان میدان فصاحت و بلاغت اس داستان بلاغت عنوان کو صفحہ قرطاس پر
اس طور سے تحریر کرتے ہین کہ جب سمندر شاہ عشاق نہ طاقی کو اُس میدان جنگ سے
خواجہ کے ہاتھ سے بچا کر طرف سمندر یہ اپنے پایہ تخت کے روانہ ہوا راہ کو طے کر کے داخل
دربار نکبت آثار ہوا یہان سب اہل دربار خاموش و متفکر بیٹھے ہوئے تھے اور اس امر
مین حیران و پریشان تھے کہ بادشاہ کس طرف بدون ہم سب کے اس قدر جلد تشریف لے گئے
ہین اور کیا ایسا امر درپیش ہوا ہی کہ خود گئے ہین اور کیا اوراق جمشیدی مین دیکھا ہی یہ لوگ تو اس
فکر مین مبتلا تھے کہ یکایک سمندر شاہ نظر آیا اُسکے عقب مین عشاق مگر سر جھکائے ہوئے
کچھ شرمندہ سا کہ دونون تخت صحن مین اُترے سب اہل دربار براے تعظیم تا بہ صحن آئے سمندر
آکر اپنے تخت پر بیٹھا عشاق بھی اپنی کرسی پر مگر شرمندہ و محجوب سب اہل دربار بیٹھے کہ
عشاق اُستاد سمندر نے عشاق نہ طاقی کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کیون بھائی مزاج کیسا ہی
آج محنت بہت کی ہی اس سبب سے طبیعت بہت کسل مند ہی تم کو تو خوشی لازم ہی کہ تم نے
تو آج وہ کام کیا ہی کہ کوئی نہ کرے گا کہ اہل اسلام کا خاتمہ کیا ہی نہ کہ مغموم ہو اور رنجور اسکا کیا
سبب ہی عشاق نے کچھ جواب نہ دیا اپنے ہم نام کو اور سر جھکا لیا کہ عشاق حجرہ نشین نے
سمندر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون بادشاہ آپ کہان تشریف لے گئے اوراق جمشیدی کو دیکھکر
گئے تھے اور یہ کہان آپ کو ملے کیونکہ یہ تو اہل اسلام کے مقابلہ کو گئے تھے کیا آپ انکے پاس گئے
تھے یا یہ واپس آگئے تھے کچھ بیان تو فرمایئے ایسے گھبرائے ہوئے گئے کہ کسی کو ہمراہ نہ لیا نہ
کچھ سامان سواری ہمراہ لیا اسکا کیا سبب تھا سمندر شاہ نے کہا کہ اُستاد کیا بیان کرون
مجھکو بڑی حیرت ہی کہ کس غضب کے عیار ہین لشکر اسلام کے خصوصًا وہ بچہ عیاربان زادہ بڑے
غضب کا عیار ہی ایسی عیاریان تو ہم نے آج تک کسی نہ تھین دیکھنا تو شد دیگر ذرا میان گرد
نقب زن سنیئے ایسی عیاری کبھی نہ سنی ہوگی بلکہ آپکے اُستاد نے بھی آپ کو نہ تعلیم کی
ہوگی اُسنے عرض کیا کہ بیان فرمایئے سمندر نے کہا کہ اُستاد یہ جو آپ نے سوال کیا کہ تم کہان
گئے تھے اور یہ تم کو کہان ملے خلاصہ اسکا یہ ہی کہ انھون نے جاکر پہلے اہل اسلام کو نصیحت
کی اُسکے بعد جب جواب ملا تو انھون نے پہلے صاحبقران کا اسم اعظم بند کیا اُس کے بعد
اپنا ابر سحر اہل اسلام پر محیط کیا کہ وہ لوگ اُسکی گرمی سے مثل ماہی بے آب کے تڑپنے
لگے اور بہت بیقرار ہوئے موافق اپنے طریقہ کے اپنے خدا سے دعا کرنے لگے نہ معلوم وہ
ناعیار کیونکر لشکر سے نکل گیا تھا کہ ایک مرتبہ میری صورت پر طیار ہوکر تخت سحر پہ سوار
ابر سحر پر سایہ کیئے ہوئے شہر کی طرف سے ظاہر ہوا ان کو منع کیا کہ جب مین آلون
تو ابر سحر اہل اسلام پر گرایا اُنھون نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہی کہ بادشاہ خود

آتے ہین اور تنہا بس یہ ٹھہر گئے کہ وہ اسکے قریب آیا اب انکو بالکل یقین ہوگیا بس وہ کسی کو
اپنی صورت بنا کر لایا تھا اسنے کہا کہ ای بھائی تم خواجہ کو لو اور اہل اسلام سے دست بردار
ہو مین سمجھ لونگا خواہ مین انکو قتل کرون خواہ یہ مجکو چونکہ وہ میری صورت پر تھا انھون نے
قبول کرلیا جو کچھ تقریر ہوئی تھی اور عشاق نے سمندر سے کہی تھی سب بیان کی بس ابر سحر کا
کوہ گرداب پر گروانا اور اسم اعظم کا کھلوانا سب بیان کیا اور گیند بے ہوشی دیکر بے ہوش کرنا
تخت کا طرف زمین کے چلنا خواجہ کا قصد قتل کرنا اپنا اور اق مین کچھ خیال کرکے دیکھنا اور
پریشان ہوکر جانا عین وقت پر پہونچنا نعرہ کرنا خواجہ کا غائب ہونا اپنا عشاق کو ہوشیار کرنا
عشاق کو دو مرتبہ سحر کرنا اُسکے بعد خوب ہوش مین لاکر سب حال دریافت کرنا عشاق کا
کل حال کہنا اسنے ہمراہ لیکر آنا بیان کیا اور کہا کہ اُستاد یہ ویسے ہاتھی ہین عشاق استاد
سمندر نے کہا کہ کیسے ہاتھی ہین سمندر نے جواب دیا کہ گانڈو جو کہ اپنی فوج کو آپ مارتا ہی
یہ کہکر عشاق طرار سے کہا کہ بھائی برا نہ ماننا مین مذاق سے کہتا ہون اس مین تمھاری
کیا خطا ہی جو کوئی ہوتا وہ دھوکھا کھاتا کیونکہ اس نے سامان ایسا ہی کیا تھا خوب عیاری کی
خوب تمھارا ابر سحر مٹا دیا یہ عیاری ہی اسکو فطرت کہتے ہین یہ کہکر عشاق سے کہا کہ اسقدر
تم نے غلطی کی کہ تم نے میری تین کرور فوج جو کہ باقاعدہ تھی برباد کی کہ جس کے بھروسے پر
مین اہل اسلام سے آمادۂ فساد تھا اور مجکو بہت بڑی قوت تھی عشاق نے کہا کہ بھائی
مین کیا بیان کرون کہ اُس نے کس طور سے مجھسے تقریر کی اور کس طریقہ سے کلام کیا کہ
مین بالکل محو ہوگیا اور مجکو تمھارا بالکل گمان ہوا اور یقین ہوگیا کہ تم ہو اور اس سے اور
زیادہ ہوا کہ مین نے دیکھا کہ تخت پر بے ہوش خواجہ پڑے ہوئے ہین بھائی نہ معلوم یہ
ابر سحر کہان سے لایا جس سے یاقوت کی بارش ہوتی تھی لوگ کہتے ہین کہ خدا پرست ساحر
نہین ہوتے ہین بہت بڑے ساحر ہین اگر نہ ساحر ہوتے تو یہ ابر سحر کہان سے پیدا کرتا
اور تخت سحر سمندر نے کہا کہ کسی ساحر کو ہمراہ لے لیا ہوگا مگر خوب عیاری کی کیون گرداب
گرداب نے عرض کیا کہ خداوند کیا عیاری کی غلام کے سامنے ایسی عیاری کرے اور نہ
ظاہر ہو تو مین جانو سمندر نے کہا کہ تمھاری صرف زبانی باتین ہین آج تک تم نے کوئی
عیاری ہم کو دکھائی نہین اُس نے عرض کیا کہ کوئی موقع پڑے تو غلام کی عیاری ملاحظہ
فرمائیے سمندر نے جواب دیا کہ خیر دیکھا جائیگا اِدھر یہ جو واقعہ اہل دربار نے سُنا سبکے
ہوش جاتے رہے بلکہ ہر ایک نے عشاق پر چشمک کی سمندر بھی بہ نگاہ حقیر عشاق
کو دیکھنے لگا کوئی قدر نہ رہی شملاق نے بہت کچھ طعن آمیز کلام عشاق سے کیے یہ
جو حالت عشاق نے دیکھی اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے بہت بڑی یہ ذلت
پائی ہی اور تو ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہوگیا ہی اور ہر ایک طرف سے بہ نگاہ حقارت دیکھا
جاتا ہی کیونکہ تجھ مین اب کوئی کمال نہین رہا تو بھی قتل اور ساحرون کے ہوگیا
کیا تدبیر کرنا چاہیئے تیرا بہت بڑا سحر برباد ہوا کہ جسکا دفعیہ سامری و جمشید نہ کرسکتے تھے
اگر وہ بھی ہوتے تو تجھ سے خوف کرتے وہ یون برباد ہوا کچھ حاصل وصول نہ ہوا
سوائے خفت اور حقارت کے اب اس دربار مین تیرا بیٹھنا بیکار ہی یہان سے چلا جا

تو بہتر ہوگا یہ خیال کر کے عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ ای بھائی اب مین کسی کام کا نہین رہا جو میرے مایہ بساط تھی وہ یون برباد ہوئی مین بالکل بیکار ہون لہذا مین تم سے رخصت ہوتا ہون اور جاکر کوئی تدبیر کرتا ہون پھر آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اس ذلت کا عیوض اُنسے لونگا اگر خداوند تصویر نے چاہا گو سمندر و دیگر اہل دربار اس سے بہت ناخوش تھے خصوصاً سمندر تو بالکل ناراض تھا یہ چاہتا بھی تھا کہ کسی طور سے یہ میرے دربار سے چلا جائے اب نہ ٹھہرے کیونکہ اسنے وہ وہ حرکتین کی ہین کہ جو لایق بیان نہین ہین اول تو میرے لشکر کو تباہ کیا دوسرے بہت غرور کیا لاکھ منع کیا کچھ نہ مانا اپنی کی اسکی سزا پائی پھر جب مین نے جاکر قتل سے بچایا تو میری ہلاکت کا درپے ہوا دومرتبہ سحر کیا اگر مین نہ ہوتا دوسرا ساحر ہوتا تو خاتمہ تھا کیا حرکت بے جا کی تھی اس سے پرہیز بہتر ہے بس اگر یہ چلا جائے تو انسب ہے بالکل خراب آدمی ہے اپنے روبرو کسی کو نہین جانتا ہے ویسے زک اُٹھاتا ہے یہ خیال دل مین سمندر کے تھا جب عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ مین جاتا ہون یہان کیا کرون گو بظاہر دنیا سازی کے لحاظ سے سمندر نے کہا کہ بھائی کہان جاؤ گے ٹھہرو میرا مقابلہ دیکھو تمہارا گھر ہے اپنی نانی کا علاج کرو عشاق نے کہا کہ اب میرا یہان دل نہ لگے گا بلکہ مجکو یہ دربار کاٹے کھاتا ہے اگر زندہ رہا تو پھر آؤنگا اور آج ہی رخصت ہونگا دو سبب ہین ایک تو یہ کہ وہ عیار میری جان کا بہت بڑا دشمن نکلا ایک نہ ایک دن ضرور مین اُسکے ہاتھ سے ایسی زحمت اُٹھاؤنگا کہ پھر نہ جانبر ہونگا اگر آج ہی آپ اوراق کو دیکھ کر نہ جاتے تو آج ہی خاتمہ تھا بس ایسی حالت مین مین کیونکر یہان قیام کرون جب کہ جان کا بھی خوف ہو اور آبرو کا بھی دوسرے یہ امر ہے کہ مجکو بہت بڑی خفت ہوئی ہے تم سے کہ مین لایق مُنھ دکھانے کے نہین رہا ہون اسی وقت مین نانی امان کو لیکر اپنے مکان کو روانہ ہونگا سمندر نے یہ تقریر سنکے و دیگر اہل دربار نے صرف بطور دنیاسازی کے طریقہ کے بہت روکا مگر اوپر کے دل سے صرف یہ مطلب تھا کہ نہ معلوم ہو کہ یہ لوگ میرا رہنا نہین چاہتے ہین مگر اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ مین ضرور جاؤنگا تب سمندر نے کہا کہ تم کو اختیار ہے مین نہین کہتا ہون کہ تم جاؤ عشاق نے جواب دیا کہ مین کب یہ کہتا ہون میرا خود یہان قیام کرنے کو جی نہین چاہتا ہے جب عشاق نے سمندر سے اجازت لی تو اپنی کُرسی پر سے اُٹھا سمندر کو سلام کیا اور سب اہل دربار سے ملا ایک تخت سحر طیار کیا اُس کے بعد وہان آیا جہان اسکی نانی الکاتہ شعلہ جادو پڑی ہوئی تھی بے ہوش بس اسنے وہان آکر نانی کے جو لوگ خدمت کر رہے تھے اُنکو کچھ بطور انعام کے دیا خود مسہری کے پاس آیا سحر کیا کہ چار عقاب پیدا ہوئے اُن چارون نے چارون پائے اپنی منقار سے پکڑے اور مسہری کو لیکر بلند ہوئے یہ وہان سے تخت پر آکر بیٹھا سحر کیا تخت بھی بلند ہو کر چلا آگے آگے اسکا تخت چلا جاتا ہے عقب مین وہ مسہری لا رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب عشاق سمندر کے دربار سے چلا گیا اور اپنی نانی کو بھی لے گیا سمندر نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مصرعہ رسید بود بلائے ولے بخیر گذشت ✤ خوب عشاق گیا اسنے تو بڑا غضب کیا میرے اُس لشکر کو تباہ کیا

کہ جس پر مجکو بہت بڑا بھروسا تھا اور بڑی قوت تھی وہ یون برباد ہوئے میرے ساتھ یہ
سلوک کیا اور پھر اپنی خطا پر نادم نہ ہوا فرا تو یہ ہے اس کا دربار سے جانا ہی اچھا تھا ایسے
لوگون کا دربار مین رہنا اچھا نہین ہی جو کہ مغرور ہون اور یہ خیال کرین کہ ہم چنین دیگرے
نیست یہ سب کرم اسکے غرور نے کیے کہ اسکو اپنے ابر سحر پر بہت بڑا بھروسا تھا اور بڑی
قوت بھی ایسا مغرور تھا اور ایسا خودسر تھا کہ خداوند سے مقابلہ کرنے کو موجود تھا اور
خراج نہ دیتا تھا صرف اسی ابر سحر پر سب دار و مدار تھا وہ یون خداوند نے ایک عیار
کے ہاتھ سے برباد کرا دیا گو میرا بہت بڑا نقصان ہوا مگر اوس نے اپنے غرور کا پھل پایا
مین خود چاہتا تھا کہ یہ چلا جائے مین تو خوش ہوا سب اہل دربار نے کہا کہ ہم کو بھی
خداوندا اکثر امور اس کے بہت ناگوار ہوئے مگر آپ کے سبب سے جواب نہ دیا
سوائے خون جگر کے پینے کے دوسرا کام نہ تھا سمندر نے کہا کہ سچ کہتے ہو بس ایسے
کی سزا یہی ہے ارے ہم نے تو جا کر قتل ہونے سے بچا یا اوسنے ہم ہی پر سحر کیا اگر مین خبردار
نہ ہوتا تو میرا خاتمہ تھا وہ تو مین تیور دیکھکر سمجھ گیا کہ اوسکے تیور بد ہین اوسنے جو سحر کیا مین نے
اوسے رد کیا گو مجکو بھی غصہ آیا تھا کہ مین اوسکو اسکا جواب دون اور قتل کرون پھر خیال
آیا کہ کیا حاصل جو ہونا تھا وہ ہو گیا یہ اسوقت اپنے حواس مین نہین ہی جو کہ بدحواس ہو اس
کیا عیوض لیا جاے اس خیال سے مین نے عیوض نہین لیا بلکہ رحم کیا اگر مین برہم ہوتا تو شل
سگ کے اوسکو قتل کرتا اب کوئی خوف نہ تھا بلکہ پہلے بھی کوئی خوف نہ تھا صرف اس قدر
خیال تھا کہ ابر سحر اوسکا مشقت سے طیار کیا ہوا ہی اور اسکے دفع کرنے کے لیے بھی اسی قدر
محنت درکار ہی پس ایسی حالت مین کیون بگاڑون دوسرے یہ خیال تھا کہ اہل اسلام سے
مقابلہ ہو رہا ہی اس سے بھی مقابلہ ہونے لگے گا تو خرابی ہوگی بس مین خاموش ہو رہا تھا
اب کوئی خوف نہین ہی خوب ہوا چلا گیا اہل دربار نے کہا کہ ہم بھی خوش ہوئے بس سمندر
نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام کو چلے گئے سمندر داخل محل
ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ عشاق نہ طاقی جو اپنی نانی کو لیکر چلا جب شہر سے نکل گیا
یکایک اسکو خیال آیا کہ اتنی بڑی زک اوٹھا کر یہان سے یون چلے جانا بالکل خلاف ہے سب
لوگ مجکو کیا کہین گے کہ ایک عیار کے خوف سے بھاگ گیا اور اسکا کچھ نہ کر سکا بڑی
ہما ہمی سے اہل اسلام کو قتل کرنے آئے تھے اونکا ایک بال نہ کم کر سکے اپنے منھ کی
کھا کر چلے گئے اپنا سحر بھی برباد کیا کوئی تو ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ کچھ تو زک اہل اسلام
کو بھی پہونچے کہ اونکو بھی خیال ہو کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا بس اسی طور سے خیال
کرکے فکر کرنے لگا اب بیرون شہر پہونچ چکا ہی تخت سحر اوڑا ہوا چلا جاتا ہی کہ فکر کرتے
کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی پاؤن کو چلا جاتا تھا یا تخت سحر کو روک اور اس صحرا کو
بہ نگاہ غور دیکھا جو تدبیر خیال کی تھی اوسکے قابل نہ پایا اور آگے روانہ ہوا شہر سے کوئی
دو منزل پر ایک صحرا تھا بہت پر بہار اسکو اپنی تدبیر کے موافق پایا تخت کو روک کر
زمین پر اترا زمین کو لیپا چوکا دیا اس مین بیٹھکر کچھ سحر کیا کہ ایک مکان بالاے ہوا درمیان
آسمان و زمین کے بنکر طیار ہوا اوسکا یہ عالم تھا کہ ہمہ وقت گردش کرتا تھا یہ مکان بنا کر

اُس مکان مین آیا اُسکو اپنی راے کے موافق آراستہ کیا ایک طرف اپنی نانی کو لاکر رکھا اُسکے لیے خوب طور سے بند و بست کیا آپ بھی اُس مکان مین رہا اُسکو نظر مردم سے پوشیدہ کردیا اُسکا دروازہ نہ رکھا جب کہین جائیگا دروازہ سحر سے پیدا کریگا اور جب آئیگا پھر دروازہ غائب ہو جائیگا وہ لامکان جب طیار ہو چکا یہ جاکر اُس مین مقیم ہوا باطمینان تمام اب فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون یہ تو اس فکر مین ہی اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب وہ دن بسر ہوا یعنی جس دن کہ لشکر اسلام مین سامان جشن وغیرہ ہو رہا تھا رات آئی اندر محل مین نذر و نیاز ہوئی کونڈے ہوگے دونے ہوئے بی بی کی صحنک ہوئی خوشیان منائین بیرون لشکر مین یہ سب سامان طیار رہوا تمام لشکر مین روشنی ہوئی سب خوش ہین ہر مقام پر کھانے پک رہے ہین سامان رقص و سرود برپا ہی ہر خیمہ مین گانا ہو رہا ہی طبلہ پر تھاپ پڑ رہی ہی سارنگی کی صدا بلند ہی اُدھر محفل عیش مین بادشاہ و صاحبقران جلوہ فرما ہین طائفہ عمدہ ناچ رہے ہین سب سردار جمع ہین انعام مل رہا ہی خواجہ بھی بیٹھے ہوئے ہین اسی طور سے وہ شب گذری دوسرا دن ہوا وہ دن بھی گذرا شب آئی وہ رات بھی بزم عشرت کے برپا ہونے مین بسر ہوئی دوسرا دن آیا دن بھر خوشی رہی شب کو پھر صحبت رقص و سرود برپا ہوئی آج صاحبقران نے خواجہ سے گانے کی فرمایش کی پہلے خواجہ نے انکار کیا مگر اُسکے بعد بادشاہ و صاحبقران و دیگر سردارون کے کہنے سے راضی ہوے بجوری ہفت پیوندی کی زنبیل سے نکالی اُسکی تفلیان درست کرکے غزل یہ شروع کی غزل

بہار آئی ہی بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ

بھیجے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر کے یارا نہ
وہ بے پروا ہین سودائی وہ سنگ دل ہین دیوانہ

مجھے آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانا نہ
میری صورت فقیر آنہ تیرا دربار شاہانہ

گذر یارب گلستان مین ہوا ہی کس شرابی کا
کہ شاخین جھومتی ہین نالۂ بلبل ہی مستانہ

غزال دشت بولے دیکھ کر مجنون کی میت کو
ہی وحشی مر گیا اب ہو چکا آباد ویرانہ

یہ غزل اس لحن سے گائی کہ ساری محفل پامال ہوگئی آسمان پر زہرہ و مشتری کو وجد ہوا تمام طائران صحرائی وغیر صحرائی و درندے و چرندے سب گرد بارگاہ آکر جمع ہوگئے خواجہ نے ایک ایک شعر کو دس دس مرتبہ گایا ہر مرتبہ نئے طریقہ سے بہت کچھ انعام ملا خواجہ نے گانا موقوف کیا رات ابھی کوئی ڈیڑھ پہر باقی ہی کہ صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ اب تمھارے بعد کسی کا گانا نہ اچھا معلوم ہو گا لہذا تم اب گائے جاؤ یہ آخری رات جو کہ باقی ہی بسر کرو اب نہ معلوم کب پھر بزم عشرت برپا ہو کیا معلوم کون ہو کون نہ ہو ہمین نہ ہون یہ حسرت کیون رہ جائے کہ خواجہ کا اچھی طرح گانا نہ سُنا خواجہ نے انکار کیا مگر صاحبقران نے نہ قبول کیا آخر خواجہ نے مجبور ہوکر دوسری غزل شروع کی غزل

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہی
لوح مزار بھی میری چھاتی پہ سنگ ہی

فارغ جو بیٹھ فکر سے دونون جہان کی
خطرہ جو ہی سو آئینۂ دل پہ زنگ ہی

حیرت زدہ نہین ہی فقط تو ہی آئینہ
یان تک بھی جسکی آنکھ کھلی ہی سو دنگ ہی

اس ہستی خراب سے کیا کام تھا ہمین
ای نشۂ ظہور یہ تیری ترنگ ہی

گل گیر فتنہ ساز نہ تو شمع کی طرف
کب ہی دماغ عشق بتان فرنگ کا
عالم سے اختیار کی ہر چند صلح کل
ہین کیا کہون مجھے نظر آتا نہین ہی کیا
غنچہ شگفتہ ہووے بھی ہووے کہ اسمین درد

اُسکی زبان ہی اُسے کام نہنگ ہی
مجکو تو اپنی ہستی بھی قید فرنگ ہی
پہرا ہے ساتھ مجکو شب و روز جنگ ہی
اس گلشن جہان کا جو کچھ کہ ڈھنگ ہی
دیکھا چمن ہین جا کے تو کچھ اور رنگ ہی

یہ غزل جو خواجہ نے گائی اس سے محفل کا دوسرا رنگ ہو گیا سب عالم سکوت مین ہو گئے ہر ایک کی آنکھون سے مثل ابر نیسان کے آنسو روان ہوئے عاشق تن چھوٹنے لگے تصویر یار سامنے پھر گئی بڑے عرصہ تک ایک عالم حیرت رہا اُسکے بعد سب کو ہوش آیا خواجہ سے کہا کہ اسوقت تمھارے مانند کوئی نہین ہی جو اوصاف کہ چاہیے ہین وہ سب تم مین جمع ہین کیا خوب اس غزل کو گایا ہی واہ واہ واہ ہماری زبان اسکی تعریف سے قاصر ہی ہر ایک بہت تعریف کرنے لگا اور بہت کچھ انعام دیا کہ خواجہ نے یہ غزل بھیرون مین شروع کی

غزل

آئے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح
تیز رکھنا سر ہر خار کو اے دشت جنون
کیا عجب مرقد لیلی سے جو نکلے یہ صدا
چاک رکھتا ہون اسی غم سے گریبان کفن
لاش مجھ کشتۂ کاکل کی لٹکوا دو کہین
قبر مین ہوگا نکیرین سے پہلا یہ سوال
مین وہ مے کش ہون بس مرگ بھی چھوٹے نہ نشا
اب تو ہنس ہنس کے لگاتا ہی وہ مہندی لیکن
بعد مرنے کے میری قبر پر آیا وہ میر

نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد
پہلے مین جاتا تھا اور باد صبا میرے بعد
شاید آ جائے کوئی آبلہ پا میرے بعد
میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد
کون کھولے گا ترے بند قبا میرے بعد
تا نہ ہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد
سچ کہو یار کا کیا حال ہوا میرے بعد
ساغر مے میری مٹی کا بنا میرے بعد
خون رُلائیگا اُسے رنگ حنا میرے بعد
یاد آئی میرے عیسی کو دوا میرے بعد

یہ غزل میر تقی میر کی جو خواجہ نے بھیرون مین گائی تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا زمین آسمان در و دیوار سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی ہر ایک کو ایک عالم وجد طاری ہوا پھر جدھر کان لگ جاتے تھے سوائے تعریف کے دوسری صدا نہ آتی تھی تمام محفل دنگ تھی ہر ایک دل مثل مرغ بسمل کے بیقرار تھا عرصہ تک خواجہ اس غزل کو گایا کئے نے بجایا کئے خود خواجہ کو اپنے کمال پر ناز تھا خداوند کریم نے آواز بھی وہ دی تھی کہ کسی فرد بشر کو نہ دی ہوگی یا تو خواجہ اول کو اور ثانی کو عنایت فرمائی تھی یا ان کو ایسی آواز ہی کہ جس پر پریان قربان ہوتی ہین اپنی جان کھوتی ہین خواجہ کی نہ کچھ صورت ہی نہ اُنکے فرزند عمر ثانی کی نہ ان خضران کی کوئی صورت ہی کہ کوئی عاشق ہو جو ہی وہ آواز پر مرتا ہی بس خدا نے انہی کی صدا مین دیا ہی بس اُسی گانے مین سحر ہوگئی وقت نماز صبح قریب آ گیا کہ ایک مرتبہ خواجہ نے گانا موقوف کیا گو سب کو ناگوار ہوا مگر کیا کرین کہ خواجہ نے کہا کہ یارو رات بھر تو بہت ناچ و رنگ مین صرف رہے اب وقت نماز سحری

اٹھو نماز پڑھو کچھ یاد خدا کرو یہ کونسی بات ہی کہ یاد خدا فراموش کر دی ہی یہ جو خواجہ نے کہا
سب کو ہوش آیا وہ جلسہ برخاست ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج تین شبانہ روز بیٹھے گذرے
ہین کہ کوئی سویا نہین ہی اب جلسہ برخاست ہو پھر اگر زندگی ہی تو دیکھا جائیگا یہ فرماکر
اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے صاحبقران نے بھی نماز سحر پڑھکر آرام کیا ادھر ہر سردار
جلسہ سے اٹھکر اپنے خیمہ مین آیا نماز سحر ادا کی اور سو رہا خواجہ بھی بہت کچھ لیکر اپنے
خیمہ مین آئے بہت کچھ انعام ملا نہایت خوش تھے نماز سحر پڑھکر سو رہے راوی نے
بیان کیا ہی کہ اس تین دن کے عرصہ مین عشاق نہ طاقی ہر روز اپنے لامکان سے باہر
آیا اور لشکر مین اس قصد سے آیا کہ کچھ سردار مل جائین تو گرفتار کر لے جاؤن مگر قابو
نہ چلا کیونکہ یہ سب جلسہ ناچ و رنگ مین تھے قابو کیونکر چلتا بس اب جلسہ برخاست
ہوا اس دن بادشاہ نے دربار بھی نہ کیا آرام فرمایا گئے سہ پہر کو بیدار ہوئے نماز ظہر
و عصر سے فراغت فرماکر تھوڑے عرصہ تک سیر صحرا کی چند سردار حاضر ہوئے انکے ہمراہ
اسکے بعد نماز مغرب و عشا سے فراغت کرکے خاصہ نوش کیا آرام کیا اسی طور سے ہر
سردار نے کیا اب راوی دقیقہ سنج نازک خیال بیان حال کو یون تحریر کرتا ہی کہ جب نصف
شب ہوئی آج پھر عشاق نہ طاقی اپنے لامکان سے نکلا لشکر اسلام مین آیا ہر طرف پہرہ چوکی سوا نق
دستور کے پایا طلایہ پھر رہا تھا اپنے کو سحر سے پوشیدہ کرکے لشکر مین پھرنے لگا ہر سردار کے
خیمہ مین سناٹا پایا کیونکہ سب سو رہے تھے پھرے والے بھی اونگھ رہے تھے جب اسنے یہ
حالت دیکھی اور دیکھا کہ آج جلسہ نہین ہی یہ اب اس فکر مین ہوا کہ کسی کو خیمہ سے نکال لیجانا
چاہیے بس یہ سحر کرکے غرق زمین ہوا ایک خیمہ مین نکلا وہ خیمہ قیصر صاف باطن کا تھا اس نے
سحر کیا کہ سب روشنی گل ہوئی اور وہ جو پہرے پر لوگ تھے وہ خود بخود بے ہوش ہو کر گرے
اسنے سحر کیا تھا کہ یہ سب بے ہوش ہو جائین اُسکے بعد یہ زمین سے نکلا اسنے قیصر پر سحر کیا
کہ وہ بالکل غافل ہو گیا اُسکو اُٹھا کر یہ سحر کرکے غائب ہوا غرق زمین ہو کر لشکر سے باہر آیا
ایک مقام پر پوشیدہ کرکے پھر لشکر مین آیا اور پھر غرق زمین ہوا الگ یہ خیمہ مین گرگین کے
نکلا اسی طور سے سب روشنی گل کرکے سحر سے سب کو بے ہوش کرکے گرگین کو بھی لیکر
خیمہ سے باہر آیا اور بیرون لشکر اگر اُسکو بھی اُسی مقام پر پوشیدہ کیا پھر لشکر مین ا بکی مرتبہ خیمہ
غزالان مین آیا بلکہ غزالان کو لے گیا غافل پا کر ان سب پر سحر کیا غزالان کی زبان مین
سوزن دیے یہ غزالان کو جو لیکر نکلا تھا تو صبح قریب تھی اب اسنے خیال کیا کہ اب لشکر
مین جانا بیکار ہی کیونکہ تھوڑے عرصہ مین صبح ہو جائیگی کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی خبردار ہو جائے
تو پھر خرابی ہو آج پہل تو ہوئی ہی تین سردار گرفتار کئے ہین بس زیادہ ہوس بیکار ہی یہ اسنے
دل مین باتین کرکے اور ان سردارون کو لیکر طرف اپنے لامکان کے روانہ ہوا اور لامکان مین
داخل ہو کر ان سردارون کو قفس آہنی مین قید کیا اور وہ قفس سقف مین لٹکا دئے خود آکر
مسند پر بیٹھا شراب خواری کی اُسکے بعد سو رہا چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا راوی بیان کرتا
ہی کہ یہ فرتد نطفہ حرام معروف بہ خواب مرگ ہی وہان سحر جو ہوئی بادشاہ دربار مین تشریف
لائے صاحبقران بھی تشریف فرما ہوئے سب سردار حاضر دربار ہوئے مگر قیصر صاف باطن

دگرگین درشت چنگال و ملکہ غزالان حاضر دربار نہ ہوئے بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا
کہ یہ سردار نہین آئے اسکا کیا سبب ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ آتے ہونگے یہان تو
یہ گفتگو ہی خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین اور سب عیار بھی حاضر دربار ہین اُدھر جوان تینون
سردارون کے ملازم ہوائے سحری کے جھونکے سے اُٹھے آنکھ کھلی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اپنے حواس
درست کئے جب حواس درست ہوئے تو خیال کیا کہ مالک کو بیدار کرین اب جو قریب پلنگ کے
آئے ہر ایک نے اپنے اپنے مالک کو پلنگ پر نہ پایا حیران ہو گئے کیا سبب ہی کیا سویرے
سے سب بیدار ہوئے ہین بڑے عرصہ تک کھڑے رہتے کہ کسی امور ضروری سے فراغت
کرنے گئے ہونگے مگر اس امر سے حیران تھے کہ کیا سبب تھا کہ ہم کو نہ جگایا جب عرصہ ہوا
کوئی نہ آیا باہر آئے پہرے والے سے دریافت کیا کہ کیا آقا دربار کو تشریف لے گئے ہین
اُنھون نے کہا کہ کیسے آقا کیا تم اندر نہ تھے جو تم کو معلوم ہوتا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سوتے
تھے جب سوئے تھے وہ بھی آرام کر رہے تھے اب جو آنکھ ہماری کھلی تو پلنگ پر نہ پایا پہلے
ہم نے خیال کیا کہ کسی ضروری سے فراغت کرنے گئے ہونگے چوکی پر ہونگے جب عرصہ ہوا
وہ نہ تشریف لائے تو ہم باہر آئے تم سے دریافت کرین اُنھون نے کہا کہ جب سے
اندر تشریف لے گئے ہین باہر نہین تشریف لائے سب سردار دربار کو جا بھی چکے دربار
آراستہ ہی ہم خود حیران تھے کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک باہر نہین تشریف لائے معلوم ہوتا
ہی کہ کوئی چرا لے گیا جیسے کہ قبل مین ہوا تھا جب کہ لشکر آفاق مقابلہ مین تھا اسی طور سے
بہت سردار غائب ہو گئے تھے سب کو زمرد جادو گرفتار کر کے لے گیا تھا ہم کو یہ بھی
وہی طریقہ معلوم ہوتا ہی بس سب ملازم روتے ہوئے طرف دربار کے چلے اسی طور سے
ملازم گرگین و فیلسرد غزالان روتے ہوئے داخل دربار ہوئے بادشاہ وغیرہ ان لوگون کی
حالت دیکھ کر حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی کہ یہ لوگ روتے ہوئے آتے ہین جب وہ
قریب دربار آئے مجرا کیا ہر ایک نے رو رو کر اپنی حالت بیان کی ہم پر یہ آفت
آئی ہمارے آقا خود بخود بستر خواب پر سے غائب ہو گئے یہ سنکے بادشاہ و صاحبقران
نے فرمایا کہ کیونکر کوئی علامت ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی علامت ایسی نہین ہی کہ
جسے ہم عرض کر سکین کہ فلان شخص لے گیا نہ نقب لگی ہی نہ سراپچہ چاک ہی جو یہ گمان ہو
کہ عیار لے گئے ہین نہ معلوم کیا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ شکار وغیرہ کو گئے ہونگے اُنھون
عرض کیا کہ سب ملازم موجود ہین اگر شکار کو جاتے حضور سے اجازت ضرور لیتے بدون
اجازت حضور نہ جاتے فرض کر لیا جائے کہ اگر وہ بلا اجازت چلے گئے تو ہم سب کو ضرور
اپنے ہمراہ لے جاتے بدون ہمارے نہ جاتے یہ جو اُنھون نے عرض کیا بادشاہ و صاحبقران
کو بیک گونہ خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ درست کہتے ہین فرمایا کہ اچھا جاؤ تلاش کرو اور خواجہ
سے کہا کہ ای خواجہ یہ بھی مقدمہ اسی طور کا ہی جیسا کہ اُس زمانہ مین ہوا تھا جبکہ آفاق سے
مقابلہ ہونے والا تھا بہت سے سردار غائب ہو گئے سب پریشان تھے کہ پیچاننے والا
نہ معلوم ہوتا تھا جب مین بہت خفا ہوا تو تم نے تلاش مین کوشش کی اور آخر کو پتہ
لگایا کہ زمرد جادو لے جاتا ہی بس اب بھی کوئی ساحر لے جاتا ہی ذرا سب صاحب ہوشیار

ہین سُن چکے ہین کہ رات سے تین سردار غائب ہین عیارون پر بھی تاکید کی گئی چند ہرکارے لشکر کفار کی طرف روانہ کیے گئے کہ شاید وہان سے کچھ حال کھلے لشکر کفار کے ہرکارے یہان تھے اُنکو بھی یہ حال معلوم ہوا یہ حکیم دیگر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اہل دربار اس خبر سے مغموم تھے بادشاہ بھی اور صاحبقران بھی ہر ایک نے اپنے اپنے خیمہ مین آکر اسی وقت سے انتظام کیا پہرے والون کو حکم دیا کہ کوئی بدون ہماری اجازت کے خیمہ مین نہ آئے اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب کیا مجال ہر سردار نے اپنے اپنے طریقہ کے موافق بندوبست کر لیا اُدھر ہرکارون نے جاکر لشکر کفار مین تلاش کیا کہ کہین پتہ لگے مگر کہین پتہ نہ لگا وہان سے اپنے لشکر کو واپس آئے وہ جو ملازم اُنکے برائے تلاش گئے تھے وہ بھی واپس آئے کہین نشان نہ ملا اُدھر کفار کے دربار مین جاکر ہرکارون نے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ابھی ہم دربار مین لشکر اسلام کے گئے تھے برائے خبر تو ہم نے سُنا کہ رات کو تین سردار لشکر اسلام کے بستر خواب پر سے غائب ہو گئے ہین اُنکے ملازم صاحبقران کو خبر کرنے آئے تھے جب صاحبقران کو یہ حال معلوم ہوا تو اُنھون نے ہرکارے برائے تلاش روانہ کیے اور اُنکے ملازمون کو حکم دیا کہ تلاش کرو یہ خبر سُنکے بادشاہان کفار بھی حیران ہوئے کہ یہ کون ہی جو سردارون کو گرفتار کرکے لے گیا اگر کوئی عیار ہی تو آج پھر آئیگا کل تم جاکر پھر خبر لانا اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر وہ ہرکارے دربار سے باہر آئے یہان بھی دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن لشکر اسلام کے چند عیارون کو اُن سردارون کی تلاش مین گذرا اُنکے ملازم تو تھک کر مایوس ہوکر چلے آئے تھے کہین سُراغ نہ ملا تھا کیا کرتے جب شام ہوئی سب اپنے اپنے مقام پر آئے بندوبست کیا پہرہ چوکی لشکر مین مقرر کیا گیا طلایہ پھرنے لگا ہر مقام پر بڑا بندوبست تھا کہ ایک مرتبہ عشاق کوئی پہر رات گئے اُٹھا اور لامکان سے باہر آیا کہ چل کر اور سردارونکو لاؤن سحر کے ذریعہ سے لشکر مین آکر پہونچا آج لشکر مین بہت انتظام پایا اسنے اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا کہ جب نصف شب کے قریب آئی اسنے خیال کیا کہ اب اپنا کام کرنا چاہیئے بس اسنے سحر کیا اور غرق زمین ہوا اب جو اسنے سر نکالا تو یہ خیمہ مین نورالزمان عم صاحبقران کے پہونچا تھا اسنے دیکھا کہ تمام لوگ جاگ رہے ہین اسنے چپکے سے سحر کیا جب سحر کیا تو ایک مرتبہ ہوا چلی سب بے ہوش ہوکر گرے جسقدر ملازم تھے اور نورالزمان بھی بے ہوش ہو گئے بس یہ زمین سے نکلا اسنے اُنکو سحر سے اور بے ہوش کیا اور سحر کرکے مع اُنکے غرق زمین ہوا اور زمین ہی زمین چلا یہان تک کہ اسنے خیال کر لیا کہ اب لشکر سے نکل آیا ہونگا اب جو سر زمین سے نکالا تو دیکھا کہ مین لشکر سے بہت دور نکل آیا ہون بس اسنے نکل کر نورالزمان کو پوشیدہ کیا اور پھر سحر کرکے غرق زمین ہوا ابکی مرتبہ یہ خیمہ آفاق مین آیا یہان بھی سب کو بیدار پایا اسنے سحر کرکے سب کو بے ہوش کیا آفاق و اسکی زوجہ کو لیکر سحر کرکے زیر زمین چلا اور اسی صحرا مین نکل کر اسکے اوپر بھی قید سحر آراستہ کی زبان مین سوزن دیے اُسکے بعد پوشیدہ کرکے پھر وہان سے چلا اور خیمہ مین عین الزمان کے آیا اُنکو گرفتار کرکے لے گیا اور اسی طور سے پہونچا کر پھر آیا ابکی مرتبہ سکندر فرخ لقا کو لے گیا اور پھر آیا اور کوکبہ کو گرفتار کرکے لے گیا آج شب بھر مین یہ آٹھ سردارون کو

لے گیا جن مین تین ساحر تھے اور پانچ غیر ساحر جب صبح قریب ہوئی اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر
لامکان مین لایا سب پر قید سحر آراستہ کی اور قفس آہنی مین قید کرکے سقف مین لٹکا دیا آپ
سو رہا کہ صبح ہوئی بادشاہ تخت دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے خواجہ بھی آئے کہ اُن سردارون
کے خیمون سے صداے گریہ آنے لگی کیونکہ جب اُنکے ملازم ہوشیار ہوئے اور اپنے مالکونکو
نہ پایا پہلے اِدھر اُدھر تلاش کیا جب نہ ملے تو روتے ہوئے طرف دربار کے چلے داخل دربار
ہوکر بادشاہ و صاحبقران کو خبر کی کہ ہمارے سردار شب کو چوری گئے ایک مرتبہ جو آٹھ
سردارون کے غائب ہونے کی خبر آئی صاحبقران بہت پریشان ہوئے کہ یہ کیا امر ہے
کہ ایک ایک شب مین آٹھ آٹھ سردار غائب ہونے لگے کل پہلا دن تھا تین غائب ہوئے
آج آٹھ یہ کون ایسا ہے خواجہ سے کہا کہ کیا رات کو لشکر مین پہرہ چوکی کا بندوبست نہین
ہوتا ہے طلایہ نہین پھرتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ رات کو تو خوب بندوبست تھا بڑا انتظام
تھا ہر مقام پر پہرہ تھا طلایہ بھی پھر رہا تھا مین نے عیار بھی پہرے پر مقرر کئے تھے نہ معلوم
یہ سردار کیونکر غائب ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ اسکا سراغ لگاؤ
خواجہ نے عیارون سے کہا اُنھون نے عرض کیا بہت خوب صاحبقران نے خواجہ سے
کہا کہ لشکر اسلام کا انتظام کرو یہ بات اچھی نہین ہے خواجہ نے کہا آج سے دوسرا بندوبست
کیا جائیگا ہر سردار کے خیمہ مین ایک عیار براے چوکسی مقرر کیا جائیگا یہ حکم صاحبقران نے
دیا کہ سانڈنی سوار براے تلاش روانہ کیے جائین کچھ عیار شہر سمندریہ مین جائین وہانسے
خبر لائین کہ سمندر نے تو کوئی تدبیر نہین کی ہے بس خواجہ نے ضرغام سے کہا کہ تم شہر مین
جاکر خبر لاؤ ضرغام اُسوقت طرف شہر کے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے دربار سے نکل کر روانہ ہوا
کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب دربار سے اپنے مقام پر آئے خواجہ
نے دربار سے آکر پہرے والون پر بہت غصہ کیا اور پہرہ مقرر کیا سانڈنی سوار روانہ کئے طلایہ کا بندوبست
کیا کوتوال لشکر پر بہت خفا ہوئے ہر ایک نے جواب دیا کہ ہم غافل نہین ہوئے تھے نہ کوئی لشکر مین آیا
خواجہ نے آج کل سے زیادہ بندوبست کیا اُدھر کفار کے ہرکارون نے جو کہ یہان دربار مین موجود
تھے یہ خبر دریافت کرکے کہ رات کو آٹھ سردار غائب ہوگئے ہین بیان کی کفار بھی حیران ہوئے کہ یہ
کون ہے اُدھر پرچہ نویس نے سمندر شاہ کو خبر بذریعہ پرچہ کے پہونچائی سمندر نے جو پرچہ اخبار دیکھا
اہل دربار سے کہا کہ آج کل لشکر اسلام مین غدر مچا ہوا ہے کل سے کئی سردار غائب ہوگئے ہین اُنکا
کہین نشان نہین ہے نہ لے جانے والے کا پتہ چلتا ہے مین تو خیال کرتا ہون یہ کسی میرے دوست کا
کام ہے جیسے کہ اُس زمانہ مین جب کہ آفاق مقابلہ مین لشکر اسلام کے اُترا تھا اور بہت سے سردار
غائب ہوئے تھے اور زمرد گرفتار کرکے لے گیا تھا پتہ نہ چلتا تھا اُسی طور کا یہ بھی واقعہ ہے اہل دربار
نے کہا بجا ارشاد ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے سمندر نے ایک حکم نامہ بنام گرداب شاد اس مضمون کا
جاری کیا کہ جو واقعہ لشکر اسلام مین گذرا کرے ہم کو بذریعہ تحریر کے ہر روز خبر دیا کرو اور یہی حکم
پرچہ اخبار والے کے بھی نام جاری کیا لاوی سے تحریر کیا ہے کہ سمندر نے یہ بندوبست کرکے دربار
برخاست کیا پھر شب ہوئی آج بہت بڑا انتظام ہے لشکر اسلام مین پرندہ پر نہین مار سکتا ہے
شام تک وہ سانڈنی سوار بھی تلاش کرکے واپس آئے خواجہ سے آکر بیان کر دیا کہ کہین سراغ نہ ملا

کیونکہ طریقہ ہی کہ خواجہ سہ پہرے پہر رات تک کوتوالی مین رہتے ہین جو کوئی ضرورت ہوتی ہی وہ لوگ
خواجہ سے بیان کردیتے ہین جو لوگ کہ دربار کے جانے والے نہین ہین انکی اور جو کہ دربار
مین جاتے ہین وہ خود عرض کر لیتے ہین انکو کیا ضرورت ہی جو خواجہ سے عرض کرین بس سانڈنی
سوارون نے خواجہ سے عرض کیا خواجہ نے سنکے اُن کو رخصت کیا خود کوتوالی مین ڈیڑھ پہر رات
تک بیٹھے رہے خوب پہرہ چوکی مقرر کرکے ہر سردار کے خیمہ پر ایک ایک عیار کا پہرہ مقرر کرکے
خواجہ اپنے خیمہ مین آئے اور آرام کیا راوی نے اس واقعہ کو تحریر کیا ہی کہ عشاق آج پھر اپنے
لامکان سے روانہ ہوا اور جب قریب لشکر پہونچا تو اُسی مقام سے سحر کرکے غرق زمین ہوا اور
جب اسکو یقین ہوا کہ مین لشکر مین آگیا اُسنے زمین مین سوراخ کرکے دیکھا تو لشکر مین بہت پہرہ چوکی
اور ہوشیاری پائی یہ وہان سے پھر زمین زمین چلا اتفاق سے خیمہ سہراب مین نکلا وہان ہوشیاری
پائی سحر کرکے بیہوش کیا سہراب کو لے گیا اُس شب کو بھی اسی طور سے دس سردار وہ کو لے گیا
جن مین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی جب صبح قریب ہوئی اپنے لامکان کی طرف چلا گیا اور سب کو
لیجا کر قید کیا یہان صبح کو لشکر مین غلغلہ ہوا کہ فلان فلان سردار اپنے بستر پر سے غائب ہو گیا کوئی پتہ
نہ چلا کہ کون لے گیا رات بھر لشکر مین بہت خبرداری رہی کوئی نہین سویا وہ جو عیار ہر سردار
کے خیمہ مین بحکم خواجہ پہرے کے لیے گئے تھے اُن سے خواجہ نے دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم رات بھر جاگا کیے گرد خیمہ پھرا کیے کبھی کبھی اندر خیمہ کے بھی گئے ہم نے
کسی کو نہین دیکھا کہ کون لے گیا اب تو تمام لشکر مین ہلڑ ہی ہر طرف یہی چرچا ہی ہرکارون نے لشکر کفار
کے اپنے لشکر مین جا کر یہ خبر بیان کی گرداب شاہ وغیرہ نے سمندر کو تحریر کیا وہان دربار مین سمندر
کے سب حاضر ہین دربار آراستہ ہی کہ عرضی گرداب شاہ کی پہونچی ضرغام ثانی بحکم خواجہ
صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے کیونکہ خواجہ نے کل اُن کو حکم دیا تھا کہ تم دربار سمندر مین جا کر
خبر لاؤ یہان یہ موجود تھے کہ گرداب شاہ کی عرضی آئی منشی نے بآواز بلند پڑھی اُس مین تحریر تھا
کہ آج تین دن سے لشکر اسلام مین یہ آفت ہی کہ ہر شب کو سردار غائب ہو جاتے ہین لے جانیوالا
کا پتہ نہین چلتا ہی کہ کون لے گیا ہم خود حیران ہین کہ یہ کس کی کارروائی ہی چونکہ آپ کا حکم میرے نام
آیا تھا کہ جو حال گذرا کرے اسکو تحریر کیا کرو یہ حال آج گذرا ہی سمندر شاہ نے جو عرضی کا مضمون
سنا اہل دربار سے کہا کہ یہ امر ابھی تک میرے اوپر ظاہر نہ ہوا کہ کس کی یہ کارروائی ہی مین خود حیران
ہون کہ وہ کون ایسا دشمن اہل اسلام کا پیدا ہوا ہی کہ اس طور سے اُنکی کثرت کو کم کرتا ہی عشاق
اُستاد سمندر نے کہا کہ اے سمندر تم کو ضرور معلوم ہو گا سمندر نے کہا کہ مجکو قسم ہی خداوند تصویر
کی جو معلوم ہو عشاق نے جواب دیا کہ خیر جو کوئی ہی حال کھل جائیگا جس طور سے عیارون
نے زمرد کوہ کو غارت کیا اُسی طور سے یہ مقام بھی تباہ ہو گا اور جس طور سے زمرد قتل ہوا
ہی اُسی طرح یہ بھی دشمن قتل ہو گا وہ لوگ کیا زندہ رہتے دینگے سمندر نے کہا کہ یہ امر تو ضرور
ہی ضرغام نے خیال کیا کہ یہ کارروائی انکی نہین ہی خیر دیکھون تو کہ کیا ہوتا ہی جو امر ہی اسی مقام سے
ظاہر ہو گا مین تو بدون دریافت کیے ہوئے یہان سے نہین جاتا ہون یہان دربار سمندر کا
تو یہ حال ہی اُدھر لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا تھا ہر طرف یہی چرچا تھا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ یون
سردار غائب ہو گئے کوئی معلوم نہین ہوتا ہی اب کوئی کاہے کو بچنے لگا دربار آراستہ ہوا بادشاہ

و صاحبقران سے خواجہ نے آکر کل حال بیان کیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ تمہاری
غفلت سے ہے اب تم نے بالکل لشکر کی طرف سے خیال دور کیا ہے اور تم کو کسی امر کا خیال نہین ہے
بس مین تم کو حکم دیتا ہون کہ جلد اسکا پتہ لگاؤ اور اُس کو تلاش کرو ورنہ مجکو بہت رنج ہوگا خواجہ نے
عرض کیا کہ یہ آپ کا گمان ہے مین کیونکر عرض کرون کہ غلط ہے کہ مین لشکر کی خبر سے دست بردار ہو گیا ہون
اور غافل ہون مین نے وہ وہ تدبیرین کی ہین کہ کیا عرض کرون خیر آج اور تدارک کرونگا راوی بیان
کرتا ہے کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا ہے کچھ تھوڑی دیر تک دربار آراستہ رہا اب تو ہر ایک بعد برخاست
ہوتے دربار کے اپنے اپنے خیمہ مین آکر یہ فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے اُس دن خواجہ نے
بہت بندوبست کیا بڑا انتظام کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس شب کو بھی عشاق نہ طاقی آکر دس
سردارون کو لے گیا اور بہت ہوشیاری کے ساتھ صبح کو صاحبقران کو جو خبر ہوئی خواجہ پر بہت خفا
ہوئے قصہ مختصر دس دن کے عرصہ مین قریب سو سوا سو کے سردار غائب ہو گئے اور کچھ حال نہ کھلا
کہ کون لے جاتا ہے صاحبقران ہر روز خواجہ پر خفا ہوتے ہین خواجہ ایک دن سے دوسرے دن
زیادہ بندوبست کرتے ہین مگر کچھ کام نہین آتا ہے بس صاحبقران نے عاجز ہو کر ایک دن جب
دربار آراستہ تھا سب عیار سوائے ضرغام کے اُس مقام پر موجود تھے قران بھی آئے ہوئے تھے ایک
رقعہ اس مضمون کا لکھکر اڑایا کہ جو کوئی ہم کو اس راز سے آگاہ کرے بیس ہزار روپیہ اُسکو ہم انعام
مین دینگے اور یہی تقریر زبان سے بھی فرمائی بس اور عیارون نے قصد کیا تھا کہ خواجہ نے انکی
طرف بہ نگاہ تہر دیکھا ہر ایک اپنے مقام پر تھم گیا خواجہ نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر وہ رقعہ لیا
اور اُسکو پڑھا صاحبقران سے عرض کیا کہ اگر آپکو یہ حال معلوم ہوگا تو بیس ہزار روپیہ عنایت
فرمائیگا اور سردار جو رہا ہو کر آئین تو اُنکا بھی کچھ انعام ملیگا صاحبقران نے فرمایا ضرور خواجہ
نے عرض کیا کہ کس قدر فرمایا کہ بیس ہزار خواجہ نے عرض کیا کہ اُسکا بھی رقعہ تحریر فرما دیجے پھر مین
کوشش کرون گو کوشش کرتا تھا مگر نہ اس طور کی کہ جس سے ظاہر ہوتا صرف لشکر کا بندوبست
کرتا تھا اب مین بیرون لشکر جا کر تلاش کرونگا یہ کام سوائے میرے دوسرے سے نہ ہوگا بات
یہ ہی مصرعہ کہ مزدور خوش دل کند کار بیش ✤ اب تک کوئی نفع کی صورت نہ تھی اب امید قوی
ہوئی ہے مین جان لڑا دونگا صاحبقران نے اُسوقت اُس بیس ہزار کا بھی رقعہ تحریر کر کے خواجہ
کو دیا جب خواجہ رقعہ پا چکے خواجہ نے چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثالث سے کہا
کہ بعد دربار کے تم ہمارے خیمہ مین آنا ہم کچھ مشورہ کرینگے اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
دربار آراستہ رہا راوی بیان کرتا ہے کہ ہر روز کی خبر سمندر کو معلوم ہوتی رہتی ہے بذریعہ پرچہ اخبار
کے اور عرضی سے گرداب شاہ وغیرہ کی ضرغام بھی دربار مین سمندر شاہ کے ہے یہ ابھی
وہان سے نہین آیا ہے اس خیال سے کہ شاید کچھ حال معلوم ہو تو تدبیر کی جائے سمندر خود حیران
ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے اہل دربار سے کہتا ہے کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے ایسے ایسے عیار ہین وہ کچھ تدبیر
نہین کرتے اور اس امر کو عیاری کر کے نہین دریافت کرتے یہان پر کچھ عیاری نہین کام کرتی
ہے اسکا کیا سبب ہے سب عرض کرتے ہین کہ اس فکر مین ہونگے تدبیر کرتے ہونگے سمندر نے
کہا کہ مین دریافت کرتا مگر کیا کرون جب وہ اپنے کام سے فراغت کریگا مجکو خود تحریر کریگا اُسوقت
معلوم ہو جائیگا جو ہوگا جیسے زمرد نے خبر دی تھی اہل دربار نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے بس یہان

یہ گفتگو ہر روز ہوا کرتی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس دن جسدن صاحبقران نے رقعہ تحریر کیا اور
خواجہ نے اقرار کیا اسکی بھی خبر سمندر کو معلوم ہوئی اہل دربار سے کہا کہ اب ضرور ظاہر ہوگا کیونکہ
خواجہ نے صاحبقران سے اقرار کیا ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ کیا معلوم ہوگا جب لشکر مین سے
وہ لے گیا اور نہ کھلا تو دیدار دریافت ہونا غیر ممکن ہے سمندر نے کہا کہ ونکو جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہوگا
اگر مجکو معلوم ہوتا کہ فلان شخص کی کارروائی ہے تو مین ضرور خبر کرتا اُسکو کہ اب خبردار ہو جاؤ خواجہ
تمھاری تلاش مین آتے ہین مگر کیا کرون خیر بارے چہ ازاین جب اُسنے ہم سے پوشیدہ یہ کام کیا تو ہم کو
کیا اہل دربار نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا یہان دربار مین سمندر کے یہ تقریر ہوتی ہے حضر غلام سنا کرتا ہے
بس اب سماعت ہو کہ جب بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا خواجہ اپنے خیمہ مین آئے بموجب انکی
طلب کے وہ عیار کہ جنکو خواجہ نے طلب کیا تھا حاضر خیمہ خواجہ ہوئے جب وہ عیار آ چکے
خواجہ نے انجمن مشاورت برپا کی شمع رائے کو روشن کیا مگر سب کی عقل گل تھی کسی کی شمع
عقل کچھ نور نہ دیتی تھی خواجہ نے عیارون سے کہا کہ تمھاری رائے مین کیا آتا ہے کہ یہ کس کی
کارروائی ہے اور کیونکر سردار غائب ہوتے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی
امر قیاس مین نہین آتا ہے بالکل عقل گم ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے بہت سے تدارک
کیے خوب بندوبست کیا مگر کوئی امر پیش نہ گیا مین سب تدابیر کرکے تھک گیا کوئی کارگر نہ ہوئی
گو مین نے صاحبقران سے اقرار کر لیا مگر کوئی امر قیاس مین نہین آتا ہے بالکل عقل حیران ہے
عیارون نے عرض کیا کہ یہی حال ہمارا بھی ہے بس خواجہ نے چالاک شامی سے کہا کہ تم
لشکر مین رہو مین جاتا ہون ذرا خوب ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا مین جا کر ذرا صحرا وغیرہ درہ کوہ
وغیرہ مین تلاش کرون شاید کچھ پتہ چلے چالاک نے عرض کیا کہ جہان تک ممکن ہوگا مین کوتاہی نہ کرونگا
جب آپ ایسا شخص اس قدر سعی مین پریشان رہا اور کوئی صورت نہ بن پڑی تو میری کیا اصل ہے
مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کر سکتا ہون آپ کا ارشاد بجا لاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ جہانتک
ممکن ہو کوشش کرنا خبردار رہنا چالاک نے جواب دیا کہ سمعاً و طاعتاً جب چالاک کی طرف
سے اطمینان ہوا خواجہ نے برق و قران سے فرمایا کہ تم لوگ بھی چالاک کے مددگار رہنا اُنھون نے
عرض کیا کہ ہم خود قصد رکھتے ہین کہ جا کر تلاش کرین ہمارا لشکر مین رہنا غیر ممکن ہے خواجہ نے جواب دیا
کہ خیر چالاک کافی ہے بس چالاک کو رخصت کیا قران و برق بھی رخصت ہو کر اپنے مقام پر
آئے سامان عیاری سے درست ہو کر لشکر سے نکل کر طرف صحرا کے روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر
تحریر ہوگا وقت پر بعد جانے قران و برق کے خواجہ نے اپنے کو با بہانہ عیاری سے آراستہ
کیا اور اپنی صورت ایک مسافر کی بنا کر سراپچہ چاک کرکے نکل گئے چالاک سے یہ کہہ دیا تھا
کہ جو کوئی دریافت کرے تو کہہ دینا کہ خواجہ بہت علیل ہین اور صاحبقران کو اس حال سے
آگاہ کر دینا کیونکہ وہ پریشان ہونگے اور میرے دیکھنے کو آئینگے اگر لوگ میرے پاس آنے کا
قصد کرین تو منع کر دینا کہ خواجہ کا حکم نہین ہے بلکہ میرے خیمہ پر پہرہ مقرر کر دینا کہ کوئی نہ آنے
پائے خواجہ تو اُدھر کو نکل کر گئے ادھر چالاک نے باہر آ کر خیمہ خواجہ پر پہرہ مقرر کیا کہ اندر
خیمہ کے کوئی نہ جانے پائے سوائے میرے اگر صاحبقران بھی ہون تو منع کرنا نہ اپنا جانے
پائے نہ غیر خواجہ کا حکم نہین ہے سوائے میرے بس یہ تدبیر کرکے چالاک بندوبست مین مصروف

اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کہ پھر اسکا حال تحریر ہوگا اب حال **خواجہ** کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو صورت مسافر کی
بنے ہوئے لشکر سے نکلے اور باہر لشکر کے آئے انھون نے فال کھولی بس جدھر کو انکے فال نے
رائے دی اُس طرف یہ پایے شاطری مارتے ہوئے روانہ ہوئے کوسون نکل گئے ایک صحراے
پُر بہار ملا اُسکے قریب دو پہاڑ بھی تھے **خواجہ** اُس صحرا کی سیر کرنے لگے وہ صحرا بہت پُر بہار تھا
ہر طرف مرغزار تھا لالہ لگا ہوا تھا **خواجہ** کو وہ صحرا بہت پسند آیا **خواجہ** ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور
فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون اور کیا عیاری کرون کہ یہ حال ظاہر ہو کہ کون سردارون کو گرفتار کر لیجاتا ہی
مگر عیاری کس پر کرون کسی کا حال معلوم ہو مقام کا نشان ہو تو عیاری بھی کی جائے نہ نام معلوم نہ
نشان عیاری کس پر ہو یہ فکر کرکے خیال کیا کہ یون تو بیکار رہنا بالکل عبث ہی چار پیسون کی فکر کرو
تاکہ کچھ نفع ہو یہ خیال کرکے اپنے دل مین کسوت عیاری نکالی ہاتھ کو دیکھا ہاتھ کی پشت کو تین سو
ساٹھ مگر پلٹین نگاہ آئے ایک اُن مین سے پسند کیا اب کسوت کو کھولا بہت سی تصویرین نکالین
ایک تصویر کو پسند کیا وہ ایک ساہوکار کی لڑکی کی تھی اپنی صورت آئینہ سامنے رکھکر اُسکی صورت
سے مشابہ بنائی بالکل فرق نہ رہا جب صورت سے مشابہ ہوچکا تو ایک لہنگا بہت عمدہ نکالا اُسکو
پہنا اور ایک شلوکہ سبز چسم کیا خوب مسی لگائی پٹیان بنائین زیور پہنا سیندور کی لکیر مانگ مین دی سرمہ لگایا
دوپٹہ کاسنی سر سے اوڑھا اُس پر ایک دولائی اوڑھی گھونگھٹ نکالا ایک **تھال** برنجی اُس مین حلوا
اور کچھ ہار پھول اور ایک چومک اُس مین روغن گاو پڑا ہوا بتیان پڑی ہوئین ہاتھ مین لیکر اور
سب سامان نذر زنبیل کرکے ایک طرف چھم چھم کرتی ہوئی عجب ناز و انداز سے چلی اگر عابد شب
بیدار بھی دیکھ لے تو فریفتہ ہوجائے وہ صورت بنائی تھی جو کہ عابد کش زاہد فریب تھی وہ نازک
نازک کلائیان وہ نرم نرم اُنگلیان وہ پھول سے عارض کہ جسکے اوپر بلبل ہزار جان سے فریفتہ ہو
وہ نورانی پیشانی اُس پر سیندور کا ٹیکا عطر سہاگ ملا ہوا وہ اونچی اونچی چھاتیان جو کہ دل عاشق
کو برباد دین وہ جوبن کا اُبھار سینہ پر غضب کرتا تھا اگر فرشتۂ آسمان بھی دیکھ لے تو مثل ہاروت
و ماروت کے اس پری کی چاہ محبت مین قید ہونا گوارا کرے باوجودیکہ صاحب نفس نہین ہی اور
جو کہ نفس رکھتے ہین اُنکا کیا حال ہوگا ایسی صورت تو پیر فلک نے بھی کبھی باین پیرانہ سالی چشم
مہر و ماہ سے نہ دیکھی ہوگی جیسی صورت **خواجہ** نے اپنی بنائی تھی بس عجب انداز سے قیامت
برپا کرتی ہوئی چلی یہ تو اس صورت پر اپنے کو آراستہ کرکے ایک طرف کو روانہ ہوئی کہ انکا
حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال **عشاق** کا تحریر ہوتا ہی

اب قصہ حال عشاق نہ طاقی مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ آج جو **عشاق** سردارون کو قید کرکے لایا اپنے لامکان مین لاکر
اُنکو مثل طائرون کے قفس مین بند کیا اور خود شراب خواری کرکے سو رہا راوی نے بیان کیا
ہی کہ سب پر قید سحر ہی اور جو ساحر ہین اُنکی زبان مین سوزن ہی وہ بھی قید سحر مین مبتلا ہین زبان
بیکار ہی دوسرے بے حس و حرکت کیا کرین جنکو زمانہ گذرا ہی وہ بے ہوشی مین آئے ہین سوائے
دیکھنے کے کوئی اُن مین حالت نہین ہی خاموش بیچارے جو حال گذرتا ہی سنتے اور دیکھتے ہین
کیا کرین کہ کچھ بس نہین ہی چونکہ گرفتار ہین وہ قفس مین سر ٹکراتے ہین رہجاتے ہین یہ اُنکے سامنے

اور سردار لاتا ہی اور گرفتار کرتا ہو ہمارا کچھ بس نہیں چلتا ہی مگر ٹکر ٹکر دیکھتے ہین اور یاد خدا کرتے ہین اسی طور سے اسنے آج بھی لا کر ساحرون کو قید کیا اور غیر ساحر کو اور خود شراب پی کر سو رہا دن بھر خواب مرگ مین مبتلا رہا قریب سہ پہر اُٹھا مُنھ ہاتھ دھویا سب کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی کوئی ملازم وغیرہ بھی نہین ہی جب مُنھ ہاتھ دھو چکا اسنے خیال کیا کہ دس دن برابر ہو گئے ہین کہ مین لشکر مین گیا سرداروں کو اسیر کرکے لایا بالکل سویا نہین ہون گو دن کو سوتا ہون مگر نیند نہین بھرتی ہی طبیعت کسل مند ہی آج نہ جاؤن رات کو آرام لون کل دیکھا جائیگا شاید کچھ طبیعت درست ہو جائے اگر ماندہ ہو گیا تو پھر سب کام خراب ہو گا اس سے ایک دن کے نہ جانے سے کوئی ہرج نہین ہی یہ اپنے دل مین خیال کرکے خاموش ہو رہا بیٹھے بیٹھے اسکا دم گھبرایا پہلے اسنے چند جام شراب کے پیے کہ اُسکے نشہ سے کچھ طبیعت درست ہو مگر کچھ نہ ہوا اسنے دل مین خیال کیا کہ چلو جنگل کی ہوا کھا آئین تاکہ کچھ طبیعت بحال ہو جائے اسنے اس خیال سے کپڑے پہنے جو کہ اسکے وضع کے لایق تھے ایک تخت سحر طیار کرکے اُس پر سوار ہوا اور سحر سے دروازہ پیدا کرکے لامکان سے باہر آیا تخت سحر کو لیکر طرف صحرا کے چلا لالہ و گل کی سیر کرنے لگا وہ صحرا پُر بہار تھا ہر طرف لالہ زار گلہاے خودرو سے مملو تھا سہ پہر کا وقت ہر طرح کے گل کھلے ہوئے تھے جانور درختون پر بیٹھے ہوئے چہک رہے تھے کیسے کیسے خوش آواز تھے اسکا دل جو پریشان تھا وہ بہلنے لگا یہ تخت اُڑائے کبھی ادھر چلا گیا کبھی اُدھر یہ تو اس طور سے سیر صحرا کر رہا ہی اُدھر وہ ساہوکار کی لڑکی تھال ہاتھ مین لیے ہوئے چلی جاتی تھی کہ ایک حبشی ایک درہ کوہ سے پیدا ہوا بہت فربہ بڑی بڑی آنکھین کشادہ پیشانی سینہ چوڑا قد آور گول گول بازو ایک ڈنڈا ہاتھ مین وہ جھم جھم کی صدا سنکے باہر آیا تھا ادھر اُدھر دیکھنے لگا ایک مرتبہ اسکی نگاہ اُس نازنین آفت جان خانمان آوارہ پر پڑی گو وہ حبشی آجتک کسی پر فریفتہ نہ ہوا تھا عشق و عاشقی کو برا جانتا تھا عاشق کو دیکھکر یہ کہتا تھا کہ بیکار یہ اپنی جان دیتا ہی اُس سے کچھ حاصل ہی اسکو مالی خولیا ہو گیا ہی ایسے ایسے خیال کرتا تھا مگر اُس پری جمال کو دیکھکر اسکی مستانہ چال پر فریفتہ ہوا گو اسکی اس طرف پشت تھی وہ تھال لیے ہوئے اپنے رو مین چلی جاتی تھی یہ اسکی رفتار قیامت افزا پر ایک دل و ہزار جان سے فریفتہ ہوا دل کو پکڑ لیا اپنے دل کو قابو مین کرکے کہا کہ اے دل یہ کیا تیرا خیال خام ہی ایسی باتون سے کیا حاصل ہی اپنی طرف دھیان کر کسی کے اوپر عاشق ہونا تیرا کام نہین ہی مگر جب دل قابو سے نکل جاتا ہی پھر اُسکا قابو مین آنا غیر ممکن ہی یہ حضرت عشق ہین انکی چڑھائی جب کشور دل پر ہوتی ہی تو پھر یہ بدون غارت کیے ہوئے باز نہین آتے ہین انکو اب پند و نصیحت سے کیا ہوتا ہی یہ وہ زراعت نہین ہی جو اس پانی سے بعد خشک ہونے کے تر ہو بس جب اُس حبشی نے دیکھا کہ دل قابو سے نکل گیا اب اس پر قابض ہونا بدون اسکے وصل کے غیر ممکن ہی آواز دی کہ اے جانے والی ایک نگاہ ادھر بھی دیکھیے کہان جاتی ہو اے جان جہان و آرام دل مشتاقان کس سے وعدہ ہی اور کس سے اقرار ہی کچھ ہم سے تو کہو ہمارا دل تو تمہاری رفتار ناز نے پامال کیا ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ کچھ کلام کرکے اس نالایق کو تسکین دین یہ جو پکار کر اُس حبشی نے کہا اُس نازنین کے کان مین جو یہ صدا پہونچی اُسنے خیال کیا کہ یہ کون ہی جو صحرا مین مجھکو پکارتا ہی اسکو دیکھنا چاہیے

کہ کون ہے اگر بن پڑے تو اسکو پکڑا کرو تاکہ کچھ ہاتھ لگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے پلٹ کر دیکھا وہ
حبشی بھی یہ صدا دیتا ہوا قریب آگیا تھا پلٹا تھا کہ ہوا سے گھونگھٹ بھی اٹھا ایک برق تھی کہ چمک گئی
یا تو یہ حبشی رفتار پر فریفتہ ہوا تھا یا صورت جو دیکھی اب تو دل بالکل قابو سے جاتا رہا یہ جھپٹ کر
قریب آگیا اس نازنین نے جونہین حبشی کو دیکھا اپنے دل مین کہا کہ یہ کالی بلا کہان سے آئی مین
سمجھی تھی کہ کوئی جوان رعنا ہے یہ تو کالا دیو نکلا اسکو دیکھکر سہم گئی اور مارے خوف کے کانپنے لگی
یہ بھی اسکی ایک ادا تھی وہ حبشی یہ اسکی حالت دیکھکر کہنے لگا کہ ای جان جہان تم کچھ خوف نہ کرو مین
کوئی بلا نہین ہون مثل تمہارے انسان ہون وہ جو سامنے پہاڑ ہے اس مین رہتا ہون تمھاری
خلخال کی جو صدا میرے کان مین گئی تو مین نے خیال کیا کہ آجتک تو ایسی صدا اس صحرا سے نہ
آئی تھی آج کہان سے آئی مین دیکھنے کو باہر آیا تم کو جو دیکھا تو تم پر فریفتہ ہوگیا گو مین عاشقی کو برا
جانتا تھا ہمیشہ اس امر سے نفرت تھی مین کبھی اس کوچہ سے واقف نہ تھا بلکہ جو اس راہ مین سرگردان
تھے انکو مین اپنے خیال مین دیوانہ تصور کرتا تھا اور ان پر ہنستا تھا بڑا بول میرے آگے آیا
سچ کسی نے کہا ہے کہ بڑا نوالہ کھایئے بڑا بول نہ بولیئے کہ وہ آگے آتا ہے وہی ہوا کہ بڑا بول
میرے آگے آیا کبھی کسی پر ہنسے نہ کیا معلوم کیا ہوگیا نہ ہوا افسوس یہ میرے دل کو کیا ہوا مین نے
لاکھ چاہا کہ سنبھالون مگر ممکن نہ ہوا بیقرار ہوکر تم کو صدا دی ای جان جہان مین تم پر مرتا ہون
میرے دل بیقرار کی تسکین کرو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ کرو میرے کلبۂ تاریک کو
اپنے قدم کے نور سے روشن کرو میرے دل بیتاب کے قرار مین آنے کی تدبیر کرو ورنہ مین
تمہارے فراق مین مرجاؤنگا یہ ہجر مجھ سے نہ اٹھے گا یہ جدائی گوارا نہ ہوگی مین تڑپ تڑپ کر جان
دونگا از برائے خداوند تصویر ذرا اپنے منہ پر سے یہ گھونگھٹ اٹھاؤ یہان کوئی نہین ہے سوائے
میرے اور تمہارے مین تمہاری صورت زیبا و شکل رعنا تو دیکھ لون یہ تقریر سنکے اس حبشی کی
وہ نازنین بہت زور سے ہنسی اور کہا کہ او کالے دیو اپنی صورت تو دیکھ پھر مجھ رشک پری
سے ایسے کلام کرنا کیا خوب صورت ہے کہ جسکو دیکھ کر ڈر آتی ہے میرے دشمنون پر تو عاشق ہو
جو اس امر کا مشتاق ہوا اسکو اپنا عشق جتا جا اپنے حواس کے ناخن لے فصاد کو بلا کر اپنے
ہاتھ پاؤن کی فصد کھلوا تجکو مالیخولیا ہوگیا ہے اپنا علاج کر یہ کلام تجکو بہت ذلیل و خوار کرنیکے
مین کوئی زن بازاری نہین ہون جو تو مجھ سے ایسے کلام کرتا ہے جا اپنی بہنیا سے یا ماما سے یا بٹیا
سے ایسی تقریر کر آخر کوئی عورت میرے گھر مین ضرور ہوگی اس پر اپنا عشق ظاہر کر ابھی کوئی
میرا ساتھی آجائے تو ساری حالت کھل جائے یہ دم لو عشق سر پر سے اتر جائے کیا خوب
باتین نکالی ہین میرے سامنے سے جا مجھے تیری صورت سے خوف معلوم ہوتا ہے ارے تو کالی
بلا کدھر سے نکل آیا کیا کوئی بھوت ہے یا پریت ہے کچھ بیان تو کر مین اپنی ضرورت سے پوجا کرنے
جاتی تھی مجکو بیکار راہ مین روک لیا ابھی کوئی دیکھ لے تو مفت بدنام ہون برادری سے اٹھا
دی جاؤن حقہ پانی بند ہوجائے ہزارون روپیہ صرف ہون اگر میرا شوہر سن پائے تو نہ معلوم
میرا کیا حال کرے یقین ہے جان سے مار ڈالے مین ایسی باتون سے باز آئی اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگا انسان کو لازم ہے کہ اپنی لیاقت کے موافق کلام کرے جیسے اپنی صورت ہو
ویسی عورت پر نگاہ ڈالے اور یہ بھی خیال کرلے کہ بے وارثی ہے یا صاحب وارث ہے پھر کچھ تصور کرے

یہ نہ کرے کہ جو منھ مین آیا وہ بکنے لگے ایسی باتون سے ذلت حاصل ہوتی ہے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو کیون
اپنی آبرو کے پیچھے پڑے ہو یہ اس ادا سے کہا اور اس طریقہ سے ہاتھ اٹھا کر سینہ پر سے ڈوپٹہ ودلائی
ہٹ گئی اور منھ بھی کھل گیا یہ جو عالم دیکھا وہ حبشی اور بیقرار ہوگیا اور جو یہ تقریر سنی فوراً یہ جواب دیا
کہ ای ماہتابان وای آرام دل ناصبوران مین کہان جاؤن اب تو سوای تیرے مجکو قرار نہین چاہے
آبرو جاے چاہے رہے بدون تیرے وصل کے مین زندہ نہ رہونگا بموجب شعر عشق مین تیرے کوہ غم
سر پر لیا جو ہو سو ہو ✤ عیش و نشاط و زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو ✤ مجھے کچھ پروا نہین ہے مین اپنی
جان سے ہاتھ دھو چکا ہون اب مین کہان جاؤنگا نہ تمکو جانے دونگا بس خیر اسی مین ہے کہ میرے
ساتھ میرے مکان پر چلو ورنہ مین اپنی جان دونگا ادھر تم نے قدم اٹھایا ادھر مین نے اپنے گلے
پر خنجر مارا بس اگر تم کو یہ منظور ہو تو جاؤ مین منع نہین کرتا ہون اس پری وش نے کہا کہ کیا خوب آپ
مجکو بڑے مرچے معلوم ہوتے ہین تمھاری جان جائیگی یہان کسکا نقصان ہوگا تم ایسے بہت سے
مرچکے ہین اور مرینگے یہان کچھ پروا نہین ہے اگر مین ایسے ایسے خیال کرون تو ہزارون تم سے بہتر
چاہنے والے ہین میرے شوہر کی کوئی برابری نہین کرسکتا ہے خداوند نے جو اسکو حسن دیا ہے وہ
کیا کوئی رکھتا ہوگا ارے اسکے تلوے کے برابر تو کوئی بھی نہین یہ جو اس نازنین نے کہا اس حبشی
نے جواب دیا کہ ای جان بس بس تقریر ہو چکی میری طرف دیکھو اور میرے دل کو بیقرار نہ کرو مین
تیرے اوپر سے صدقہ ہوکر مرجاؤن تیری ہر ادا پر قربان ہون مین مرتا ہون اپنے شربت دیدار
سے جلاتے شراب وصل سے شاد کر اس نے جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کرو ورنہ بُری طرح سے
پیش آونگی پھر یہ اس طور سے مسکرا کر کہا کہ وہ حبشی سمجھ گیا کہ یہ راضی ہے بس ہاتھ بڑھا کر گھونگھٹ
الٹ دیا گھونگھٹ کا الٹنا تھا کہ ایک برق چمکی اور ایک نور پیدا ہوا اسکی روی زیبا سے کہ جسکی
سبب سے وہ حبشی ایسا خود رفتہ ہوا کہ اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا بیقرار ہوگیا دل نے
تقاضا کیا کہ گلے سے لگا کر دو چار بوسہ لون کچھ نخل قد سے ثمر حاصل کرون دست گستاخ کو کسی
اور جانب دراز کرون یہی ثمرہ اس باغ عشق سے ہاتھ آوے یہ تصور کرکے یہ شعر پڑھتا ہوا
بڑھا شعر دوستی کا ہو زمانہ مین بھروسا کس پر ✤ تو مجھے چھوڑ چلا او دل شیدا کس پر ✤ دیدیا تیری
مریضونکو خدا نے بھی جواب ✤ اب بھولے ہوئے بیٹھے ہین مسیحا کس پر ✤ فتنہ پرداز فسون ساز
ستمگر عیار ✤ ہاے افسوس ہے دل آیا بھی تو آیا کس پر ✤ بس قریب آکر لپٹ جانے کا قصد کیا تھا
کہ اس نازنین کا جب گھونگھٹ اس حبشی نے الٹا تھا تو پہچان لیا تھا جیسے اسنے قصد لپٹ
جانے کا کیا کہ اسنے اپنی بائین آنکھ دکھائی کچھ ایسے نشانی پائی کہ وہ حبشی سر جھکا کر پیچھے ہٹا اور
شرمندہ سا ہوکر رہگیا کہ اس نازنین نے کہا آئیے بوسے لیجیے جی مین موجود ہون اور کسی طرف
ہاتھ بڑھائیے کچھ پاس فرمائیے یہ عادت آپکو کب سے ہوئی معلوم ہوا صحرا مین آپ
اسی واسطے رہتے ہین اکہ دکہ کی خیر مناتے ہین واہ کیا خوب نہ دیکھا نہ بھالا جو چاہا وہ کرنے
لگے ایسی مستی اچھی نہین ہوتی ہے کچھ بدنامی کا بھی خیال نہ کیا اگر دراصل کوئی زن بازاری
ہوتی آپ اسکی ضرور لے دے کرتے ذرا ہوش و حواس سے کام کیا کیجیے اپنے پرائے کو
خیال کر لیا کیجیے اگر مین نہ اپنے کو ظاہر کرتا تو آپ نے اپنی جوانی کی امنگ ظاہر کی تھی تم تو
ایسے نہ تھے اور سب تو شہدے بدمعاش ہین مگر آجتک تمھاری کوئی حرکت ایسی نہ سنی نہ دیکھی

معلوم ہوا کہ آپ کو دوسری علت ہے آپ کو مرد وعورت مین ابھی تک تمیز نہ ہوئی اس طور سے جو اُس نازنین
نے کہا غیر وہ حبشی اور خفیف ہوا اور سر کو جھکا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اُستاد معاف فرمائیگا مین کیا کرون آپ نے
اپنی صورت ایسی بنائی ہے کہ میری کیا اصل ہے کوئی نہین پہچان سکتا ہے اُستاد اس طور کی صورت پر نہ طیار
ہوا کیجیے دل دیکھکر بیقرار ہوتا ہے جواب دیا کہ بسم اللہ مین تو موجود ہون آیئے بوسے لیجیے پستان ملیے یہ حاضر
ہین کیون آپ اپنے دل کو مارتے ہین اُسکی بیقراری کو برطرف فرمایئے معلوم ہوا کہ اب آپ کو دوسرا بھی
شوق ہوا ہے یہی سبب ہے جو آپ صحرا مین رہتے ہین مین تو صاحبقران سے کہونگا یہ جو تقریر کی تب اُس
حبشی نے کہا کہ اُستاد لاحول ولاقوت الا باللہ یہ آپ کیا فرماتے ہین کیا مین کوئی دیوانہ ہون
مین کیا عرض کرون کہ جیسی اسوقت آپ صورت بنائے ہوئے ہین اگر عابد شب زندہ دار بھی دیکھ لے
تو اُسکے بھی وضو شکست ہو جائین سجادۂ عبادت کو سلام کرے نماز مین فرق آئے قنوت ٹوٹ جائے
بجائے سورہ کے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے مثل قیس و فرہاد کے سرگردان پھرے فرشتہ جو کہ نفس مار
نہین رکھتے ہین وہ اگر دیکھلین تو ہاروت وار آپ کی چاہ زنخدان مین ہزارون کنوئین جھانکین آسمان
پر نہ جائین عبادت خدا ترک کرین تو مین کیا چیز ہون تب تو جواب دیا کہ کیون کیا صورت بنائی ہے جواب
ملا کہ مین نے تو عرض کیا اور کیا تعریف کرون اسکا مزہ کوئی میرے دل سے پوچھے مگر آپ نے غضب
کیا تھا پہلے سے کیون نہ آگاہ کیا کہ مین ایسی حرکت کا کبھی نہ مرتکب ہوتا اگر ایک نقطے آپ اور نہ
خبردار کرتے تو مین کیا عرض کرون جو مین حرکت کرتا جواب دیا کیا کرتے بوسہ لیتے اور سینہ پر ہاتھ
پھیرتے اور کیا کرتے کوئی دوسرا امر تو کرتے نہین مین نے خود تم کو نہین پہچانا تھا کیونکہ گھونگھٹ کی
آڑ تھی جب تم نے گھونگھٹ اُلٹا تب مین نے تم کو پہچانا مین خاموش ہو رہا کہ دیکھون کیا کرتا ہے یہ بھی
پہچانتا ہے یا نہین جب تم دوسرے قصد سے میرے قریب آئے اور مین نے تمھارے تیور بدلے پائے
مین نے خیال کیا کہ اسنے آج کنوٹا کیا مین نے اپنی آنکھ کا تل دکھایا بارے تمھاری نگاہ اُسپر پڑ گئی
تم ہوشیار ہوئے مین نے آجتک تم کو اس قدر بیقرار نہ دیکھا جیسا آج دیکھا خیر دل ہی تو ہے میان
آج تم نے تو غضب کیا تھا جواب دیا کہ استاد اسقدر نہ شرمندہ فرمایئے اب مین بہت خفیف
ہوتا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ حبشی قران ثالث تھا جب خواجہ کے خیمہ سے خواجہ
سے رخصت ہو کر چلے تھے تو لشکر سے نکل کر اس صحرا مین آئے اپنے کو ایک حبشی ساحر کی صورت
پر طیار کیا اور اس درے کوہ مین اس خیال سے ٹھہرے کہ شاید کچھ پتہ ملے کہ چھم چھم کی صدا آئی
یہ اُس صدا پر نکل آئے یہ امر تھا وہ خواجہ تھے جو کہ ساہوکار کی لڑکی بنکر چلے تھے جب گھونگھٹ
اُلٹا ہے تب خواجہ نے پہچانا ادھر قران دوسرے قصد سے چلا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ یہ مرد
تو بیکل ہے اور اسوقت بہت بیقرار ہے کہین ایسا نہ ہو کہ دبوچ کر خوب بوسے لے اور گلے
سے لگائے تو خرابی ہو کنونڈے ہو جاو ہمیشہ اس سے جھینپ بس یہ خیال کر کے اپنی بائین آنکھ کا تل
دکھایا کہ جسکو قران دیکھ ہٹ گئے اور شرمندہ ہوئے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو بڑا
غضب ہوا تھا لاحول ولاقوت الا باللہ اگر اُستاد اپنے کو نہ ظاہر کرتے تو بڑی خرابی ہوئی
تھی ایسے دل کی ایسی تیسی کہ جو شرمندہ کرے مگر کس غضب کے بنے ہین کہ مجھ ایسا سخت قلب
یون بیقرار ہو گیا اور دوسرا قصد کیا ادھر خواجہ نے خفیف کرنا شروع کیا تھا یہ اور گڑا جاتا تھا
عرق خجالت مین غرق ہوا جاتا تھا کہ کیا بیہودہ حرکت تجھ سے ہوئی تھی اُسکو خیال کرتا ہے اور

شرمائے جاتا ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ قران فرط شرم سے سوا جاتا ہی ہنسکر فرمایا کہ ای قران تم اس قدر
خجل کیون ہوتے ہو مین دل لگی کرتا ہون یہ مجکو یقین ہی کہ تم نے مجکو پہچانا نہ تھا ورنہ تم کبھی ایسی حرکت
کے مرتکب نہ ہوتے مین تمھارے افعال سے بالکل واقف ہون اور ای قران ہر وقت دل پر کسی کا
قابو نہین ہی تم کو کیا معلوم تھا کہ مین ہون تم نے جانا کوئی نازنین ہی بس اب نہ شرماؤ یہ بتاؤ کہ تم یہان
کہان قران نے اپنی حالت بیان کی خواجہ سے قران نے عرض کیا کہ اُستاد آپ کہان اُس
صورت پر طیار ہو کر جاتے ہین کیا کسی مقام پر پتہ لگا ہی خواجہ نے کہا کہ نہین مین نے یہ صورت تو ترے
کچھ پیدا کرنے کے لیے بنائی ہی تا کہ کچھ مل جائے جیسے تم نے فریب کھایا تھا اسی طرح شاید کوئی اور دھوکا
کھائے ورنہ ابھی تک تو نہین پتہ بھی نہین ملا یہ کہکر ساری حالت اپنے آنے کی بیان کی خواجہ قران
سے ہنس ہنس کر باتین کر رہے تھے قران خواجہ سے اتفاق زمانہ سے عشاق نطاقی اپنے تخت
سحر پر بیٹھا ہوا اور تخت سحر کو اُڑائے ہوئے خرامان خرامان صحرا کی سیر کرتا ہوا چارون طرف نگاہ دوڑاتا
ہوا چلا آتا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکا گذر اس صحرا مین بھی ہوا اور اُسکی نگاہ ان دونون پر پڑی اسنے دیکھا
کہ واہ کیا قدرت خداوندی ہی کہ پہلوے دیو مین پری ہی یا پہلوے گل مین خار یا زاغ و بلبل کا ساتھ ہی
یا ماہتاب کو ابر سیاہ نے گھیر لیا ہی اس نے اپنے دل مین خیال کیا کہ قدرت ہی اُسکی کہ یہ حبشی اور یہ نازنین
کیونکہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد حبشی قوی ہیکل گران قد کھڑا ہوا ہی اُسکے روبرو ایک نازنین نازک
بدن گل پیرہن نازک اندام سر سے پاؤن تک زیور مین غرق ایک تھال ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑی ہی
اور ہنس ہنس کر باتین کر رہی ہی اسکو رشک ہوا کہ یہ حبشی کیا خوش تقدیر ہی کہ اسکو ایسی نازنین
نصیب ہوئی اور یہ نازنین کیا بد تقدیر ہی کہ ایسے حبشی پر عاشق ہوئی ہی یہ اپنا اپنا مقدر ہی ایسی
تقدیر خداوند نے ہماری نہ کی کہ ہم پر ایسی نازنین کو عاشق کرتا اس حبشی کی ہیئت کیا ہی کہ ایک
لنگ باندھے ہوئے ہی اور ایک کرتہ پہنے ہوئے سر پر مونڈاسا باندھا ہوا ہی کچھ مال دار بھی
تو نہین معلوم ہوتا ہی نہ معلوم نازنین اسکی کس بات پر عاشق ہی اگر اُسکو کہا جائے کہ وہ جو عاشق ہی
تو اسکی نازک اندامی اور خوبصورتی پر یہ کس بات پر فریفتہ ہی وہ تو ایسی صورت نہین رکھتا ہی کہ
کوئی اس پر فریفتہ ہو کس طور سے خوش ہو ہو کر باتین کر رہی ہی اور وہ بھی کیا خوش ہی اگر وہ خوش
ہی تو بجا خوش ہی کہ اُسکو ایسی نازنین ملی ہی یہ ایسے ایسے خیال کر رہا تھا اور تخت بالا ئے ہوا روکے
ہوئے کھڑا تھا اب جو اسنے بہ نگاہ غور دیکھا اور نظر خریداری سے دیکھا تو ایک تیر عشق تھا کہ اسکے
قلب و جگر کے پار ہو گیا اسنے اُف کر کے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گیا کہنے لگا اپنے
دل سے کہ اب تو جو کچھ ہو مین تو اسکو اسکے پاس سے اُٹھائے لیتا ہون یہ حبشی میرا کیا کریگا کیونکہ
مجھسے اسکے فراق مین صبر نہ ہو گا یہ اپنے دل سے کلام کر کے جھولی پر ہاتھ ڈالا اس مین سے ایک
پنجہ نکالا اُس پر سحر کر کے طراق سے پھینکا اور کہا کہ اس نازنین کو اُٹھا لا جو کہ اس حبشی کے روبرو
کھڑی ہوئی باتین کر رہی ہی تڑاق سے بجلی چمکی کہ جس کے سبب سے اُسکی اور اُس حبشی کی
آنکھ مین چکا چوندسی ہو کر رہگئی ادھر وہ پنجہ اُس نازنین کی کمر مین آکر پڑا اور اُسکو لیکر طرف آسمان
کے چلا وہ چلائی کہ ای میرے عاشق کوئی مجکو طرف آسمان کے لیے جاتا ہی جلد میری خبر لے
مین یہ تجھ سے کہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی آفت آئیگی دیرے کوہ مین چلو مگر تم نے نہ مانا کہا کہ تھوڑی
دیر تو ہوا کھالین خوب ہوا کھائی مجکو ہاتھ سے گنوایا مین تیرے قربان جلد میری خبر لے اور مجکو

اس آفت سے بچا قران نے جلدی سے آنکھین مل کر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ کوئی خواجہ کو بالاے آسمان لیے
جاتا ہی یہ اچھلے کودے جست کی مگر کچھ نہ ہوا وہ پنجہ سن سے لیکر بالاے ہوا جاکر غائب ہوگیا یہ مایوس ہوکر
رہگئے انکے بنائے کچھ نہ بنا انکو بڑا افسوس ہوا کہ خواجہ میری ذات سے مبتلاے بلا ہوئے نہ مین روکتا نہ
وہ تھمتے نہ اس آفت مین مبتلا ہوتے نہ معلوم کوئی دوست لے گیا ہی یا کوئی دشمن خدا جانے خواجہ کی
اسیری کا مین سبب ہوا وہ اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے ہزارون باتین سناتے ہونگے اور لعن وطعن
کرتے ہونگے مین کیا جانتا تھا کہ یہ نازنین خواجہ ہین اگر مین جانتا تو کبھی نہ روکتا یہ بدنامی میرے تقدیر مین
لکھی ہوئی تھی لاحول ولا قوۃ جب معلوم ہوگیا تھا تو پھر مین کیون بات کرنے لگا کیا فاش خطا ہوئی خیر
خدا انکا مالک ہی اگر دوست لے گیا ہی تو کوئی مقام خوف نہین ہی ہان اگر دشمن لے گیا ہی تو خدا کے سپرد
کیا کیونکہ وہی سب کا مالک ہی اور حافظ قران یہ کہکر ڈنڈا پکڑکر ایک طرف کو سر جھکائے ہوئے چل
کھڑے ہوئے کہ اگر برق کہین مل جائے تو اُس سے خواجہ کا حال کہین اور کہین کہ اس صحراے بھاگو
آسمان پر سے بلا آتی ہی اُٹھائے جاتی ہی اگر اسکی صلاح ہو تو خواجہ کی تلاش مین جائین کہ کون لے گیا
ہی اس مقام پر تو ٹھہرنا نہ چاہیے کیونکہ یہ مقام بہت مخدوش ہی نہ کچھ سان تھا نہ گمان ایک مرتبہ برق چمکی
پھر جو آنکھ کھولی تو خواجہ کو بالاے ہوا دیکھا قران غالث ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے اُسی صحرا مین
ایک طرف کو جاتے ہین تلاش مین برق ثانی کے انکو تو اُدھر روان رکھیے اب حال خواجہ کا سماعت
فرمائیے وہ پنجہ جو انکو لیکر چلا یہ چلاتے رہگئے اُسنے ایک نہ سُنی سن سے بلند ہوگیا یہ چمکنے سے اور تموج
ہوا سے بے ہوش ہوگئے تھے کہ اُس پنجہ نے لاکر عشاق کے پاس تخت پر پہونچا دیا عشاق نے
اُس نازنین کو دیکھکر ایک آہ کی مگر خوش ہوگیا تخت پر لٹایا اور کچھ گلاب وغیرہ سحر سے پیدا کرکے چھڑکا
کہ اُسکو ہوش آیا تو آنکھ کھولکر دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی مین اُسکے برابر لیٹا ہون اب جو غور کرکے
دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو عشاق نہ طاقی ہی بس فوراً آنکھ بند کرلی اور کہنے لگی کہ یہ کیا خواب ہی مین تو کھڑی
ہوئے اپنے معشوق سے وہم عاشق سے کلام کررہی تھی کہ یکایک کوئی چیز میری کمر مین پڑی کہ مین
اُسکے سبب بلند ہوئی مین بے ہوش ہوگئی شاید خواب دیکھ رہی ہون مین ایسے خواب سے باز
آئی مین اپنے عاشق کی خواستگار ہون یہ کیا خواب پریشان ہی یہ جو اُس نازنین نے کہا عشاق
نے جواب دیا کہ اے جان من واے معشوق من یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی تو ذرا ہوشیار ہو
اور خبردار ہو اُٹھکر بیٹھ تو مین تجھ سے حال بیان کرون یہ جو خواجہ نے اُسکی زبانی سُنا فوراً گھبراکر اُٹھ
کھڑے ہوئے اور آنکھ مل کر کہنے لگے کہ تو کون ہی تو نے کیونکر مجکو میرے عاشق سے جدا کیا یہ کیا ظلم تو نے
کیا وہ میرے فراق مین تڑپ کر مر جائیگا ارے جلد مجکو اُسکے پاس پہونچا دے ورنہ مین اپنی جان
دونگی تو نے مجکو میرے دل سے جدا کیا ہی یہ کیا کیا ہی تو بڑا ظالم معلوم ہوتا ہی یہ جو اُسنے کہا عشاق
نے جواب دیا کچھ غم نہ کر اب تیری اور اُسکی ملاقات غیر ممکن ہی میری طرف دیکھ مین تیرے اور عاشق
ہون مین تجکو اپنی جان کے برابر رکھا کرونگا کیون اسقدر گھبراتی ہی ارے اپنے کو دیکھ اور اُسکو دیکھ تو پری
جمال وہ دیو خصال تو حسن مین طاق وہ بدصورتی مین شہرۂ آفاق وہ سیاہ رنگ تو شکل پری کے
شوخ وشنگ کہین بھی آجتک دیو و پری مین وصل ہوا ہی کبھی بھی خار برابر گل کے بیٹھا ہی یہ کیا
تیری حرکت ہی یہ کون سی لیاقت ہی کہ تجھ ایسی پری ایسے بدصورت پر فریفتہ ہو اری میرے
وصل کو قبول کرین تجکو تمام دنیا کی نعمتون سے کامیاب کرونگا یہ تقریر جو اُسنے کی اب خواجہ نے اپنے

درست کرکے اور سب طرف سے اپنے کو پوشیدہ کیا اُس سے ہٹ کر بیٹھے اب جو دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو عشاق نہ طاقی ہی بڑا ساحر ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہی سرداروں کو بھی اُٹھا لاتا ہی لشکر سے خیر معلوم ہو جائیگا نہ معلوم اسکا مکان کہاں ہی اور کہاں رہتا ہی اگر خدا نے چاہا تو اسکو تو قتل کیا میرے ہاتھ سے اب بچکر کہاں جاتا ہی یہ تصور دل میں کیا اور دل سے کہا کہ اُس دن تو سمندر نے آکر بچا لیا اب ضرور اسکی قضا ہی یہ خیال کرکے ایک مرتبہ نیچے جھک کر دیکھا اور آہ کی اُسنے جواب دیا کہ ای جان من کیوں اپنے کو ہلاک کرتی ہی اری وہ تیرے قابل نہ تھا وہ تو ایک کالی بلا ہی تو اپنی طرف دیکھ اور اُسکی صورت دیکھ یہ کیا غضب ہی کہ تو اپنی جان دیے دیتی ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ تو کیا بیہودہ کلام کرتا ہی کیا تو نے نہیں سُنا ہی کہ کسی نے مجنوں سے کہا کہ لیلا تو ایک بدصورت عورت ہی تو کس بات پر اُسکے مرتا ہی یہ سُنکے مجنوں نے ایک آہ کی اور جواب دیا کہ لیلیٰ را بہ چشم مجنوں باید دید اگر تو میری آنکھ سے دیکھے تو تجھے معلوم ہو بس تیری نگاہ میں وہ بدصورت ہی میری نگاہ سے دیکھ اور میرے دل سے اُسکا حال دریافت کر نہ معلوم کہ میرے قلب پر کیا گذرتی ہی تجھے اس درد کی کیا لذت اُس قلب سے دریافت کر کہ جسکے اوپر یہ مصیبت پڑے گل کی جدائی کو دل بلبل سے پوچھ اور فراق یار کو دل عاشق سے دریافت کر یہ تو بیکار کہتا ہی جس پر یہ مصیبت پڑتی ہی وہی خوب اسکا مزا جانتا ہی جس پر نہ پڑی ہو وہ کیا جانے میرے دل سے اس لذت کو دریافت کر میں ضرور اُسکے فراق میں تڑپ تڑپ کر مثل بلبل کے جو کہ قفس میں گل سے جدا کرکے بند کی جائے وہ بہت بیقرار ہو اور صیاد بیرحم کے اُس پر ظلم ہوں وہ کنج قفس میں اپنی جان دے اُسی طور سے یہ آفت کبھی میرے اوپر نہ آئی تھی جب سے میری شادی اسکے ساتھ ہوئی تھی میں کیونکر نہ محبت کرتی اور کیونکر نہ عاشق ہوں کیونکہ میرے بزرگوں نے میرا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دیا ہی یہ اُنس والفت قدیمی ہی جو کہ زن و شوہر میں ہوتی ہی میں اس جدائی سے اپنے کو ہلاک کرونگی اُسنے جواب دیا کہ ای جان من اب تو اس محبت کو ترک کر اور اُسکے خیال کو اپنے دل سے دور کر نہ تو اپنے والدین سے ملیگی نہ اُس سے اب یہ امر محال ہی یہ بتا کہ تو جاتی کہاں تھی اُسنے کہا کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ پوجا کو جاتی تھی یہ صحرا اچھا معلوم ہوا میں اور وہ سیر کرنے لگی کہ یہ آفت آئی اب تو جلد بتا کہ تو کون بلا ہی جو تو نے یہ ظلم میرے اوپر کیا ہی عشاق نے کہا کہ ای آرام دل ناصبور میری اصلی حالت یہ ہی کہ میں ایک ساحر ہوں میرا نام عشاق نہ طاقی ہی میں صحرای نہ طاق میں رہتا ہوں اُسنے یہ سُنکے کہا کہ کیا وہاں تو طاقی ہیں اُسنے جواب دیا کہ نہیں اُس مقام کا نام ہی جواب دیا ہاں میں سمجھی خیر بیان کرو عشاق نے کہا کہ میں نہ طاق سے اپنی نانی کو لیکر یہاں آیا تھا برای علاج کہ وہ علیل تھی یہ خیال کیا تھا کہ وہاں ایک حکیم ہیں میں جاکر اُنکا علاج کروں تاکہ نانی کو صحت ہو یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہاں لشکر اسلام اُترا ہوا ہی اور سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو میں کبھی نہ آتا جب یہاں آیا حکیم صاحب کو سمندر شاہ نے طلب کیا بسبب لشکر اسلام کے آنے کے حکیم صاحب بھی گوشہ نشین ہوئے ہیں بس اُنکی صورت بنکر لشکر اسلام کا عیار آیا وہ بڑا مکار ہی اُسنے قصد کیا تھا کہ میری

نانی کو قتل کرے اُس نازنین نے کہا کہ عیار کس کو کہتے ہین اور وہ دوسرے کی صورت کیونکر بنا
عشاق نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ بالکل نادان اور ناسمجھ ہی یہ کچھ نہین جانتی ہی جواب
دیا کہ ای جان من عیار بھی ایک انسان کی قسم سے ہی مثل ہمارے اور تمھارے وہ بھی آدمی
ہی اُسنے جواب دیا کہ مین یہ سمجھتی تھی کوئی جانور ہوتا ہی یا کوئی دیو ہی کہ دوسرے کی صورت
بن جاتا ہی عشاق نے کہا کہ وہ آدمی ہی یہ بھی ایک پیشہ ہی کچھ دوا لگاکر دوسرے کی
صورت بن جاتے ہین کبھی عورت کبھی مرد ایسے بنتے ہین کہ کوئی پہچان نہین سکتا ہی خیر اس
سے کوئی غرض نہین ہی وہ تو میری نانی نے اُسکو سحر کے سبب سے پہچان لیا اُسنے جواب دیا
کہ تم تو کہتے تھے کہ کوئی پہچان نہین سکتا ہی پھر کیونکر پہچان لیا جواب دیا کہ سحر سے سب حال
معلوم ہو جاتا ہی اُسنے کہا کہ اب معلوم ہوا بس عشاق نے کُل حال بیان کیا اپنا ذلیل ہونا
اپنا ابر سحر جاکر لانا اُسکا برباد ہونا سمندر کا عین وقت پر پہونچنا اور اُسکے ہاتھ سے جان کا
بچنا ہمراہ سمندر کے آنا دربار مین اُس سے رخصت ہوکر اپنی نانی کو لیکر روانہ ہونا طرف
نہ طاق کے راہ مین خیال آیا کہ خالی جانا بدون اہل اسلام کو زک دیے ہوئے بیکار ہی
اپنا لامکان طیار کرنا اُس مین قیام کرنا شب کو جاکر سردارون کا لشکر سے اُٹھالانا بیان کیا
کہ اب مین اُسی لامکان مین رہتا ہون آج میرا ارادہ ہی کہ مین لشکر مین نہ جاؤن کیونکہ کئی
شب سے جاگ رہا ہون اسوقت اسی قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ آج شب کو چین سے بسر
کرونگا کل سے پھر جاؤنگا کہ دل گھبرایا تخت سحر پر سوار ہوکر براے سیر نکلا کہ صحرا کی سیر
کرون سیر کرتا ہوا ادھر آنکلا تم کو اس حبشی کے ہمراہ کلام کرتے دیکھا بڑا عجب ہوا میرا
دل تم پر آیا تم کو سحر سے اُٹھا لیا اب اُسی لامکان مین جاکر رکھونگا وہان سب سامان
راحت موجود ہی تمھارے ساتھ بعیش و راحت بسر کرونگا اب تم اُسکا خیال اپنے
دل سے دور کرو اور میری محبت کو اپنے قلب مین جگہ دو مین تم پر جان و دل سے عاشق
ہون میرے حال پر رحم کرو یہ جو تقریر اُسنے سُنی اپنے دل مین کہا کہ اب معلوم ہوا کیا انکی
کارروائی تھی بھلا کیونکر پتہ چلتا خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہان تک پہونچایا اب انجام
اچھا معلوم ہوتا ہی ضرور کوئی نہ کوئی سبیل اُن سب کے رہائی کی نکلے گی اُسکے قتل کا
زمانہ قریب آیا یہ خیال دل مین کرکے ایک آہ کی اور کہا کہ ای عشاق تو نے مجکو کسی
طرف کا نہ رکھا کیونکہ اُس میرے عاشق سے یون جلا کیا کہ جو میرے ساتھ اپنی زندگی
بسر کرتا تمھارا کیا اعتبار جب تم کہتے ہو کہ ایسے عیار دشمن ہین وہ ضرور تلاش کرکے یہان
بھی آئینگے اور ضرور تمھارے قتل کی تدبیر کرینگے عشاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اسکا
نہ خوف کرو اب کوئی مجھ تک نہین پہونچ سکتا ہی اول تو مکان مین نے درمیان زمین و
آسمان کے بنایا ہی دوسرے اُسکا دروازہ نہین ہی تیسرے یہ حال میرا کسی کو معلوم
نہین ہی یہ اب تم کو میرے کہنے سے معلوم ہوا ہی تیسرا نہین جانتا ہی تم یہ چاہو گی نہین
کہ مین قتل ہون اُس نازنین نے جواب دیا کہ تم نے تو مجکو کسی قابل نہین رکھا اب
سوائے تمھارے ہمارا کیا سہارا ہی جو کچھ ہو تم ہی ہو مین کیا کر سکتی ہون جو میرے
مقدر مین تھا وہ ہوا میرا عاشق ضرور میرے فراق مین اپنا حال تباہ کریگا اور مین اسکی

مفارقت مین عشاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اب اسکا خیال نہ کرو میری طرف اپنا دل لگاؤ کیونکہ
اب اُس سے ملاقات ہونا محال ہی جواب دیا کہ ہان اب سواے اس امر کے کیا ہوگا جو گذریگی
وہ گوارا کرینگے یہ کہکر خاموش ہورہی عشاق بہت خوش خوش تخت سحر اُڑائے ہوئے اُس
نازنین یعنی خواجہ سے باتین کرتا ہوا چلا جاتا ہی راوی اسی سیر صحرا مین معہ اُس نقلی نازنین
کے مصروف ہی اب حال قران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ پنجہ خواجہ کو اُٹھا کر طرف آسمان
کے لے گیا قران مایوس ہوکر افسوس کرتے ہوئے ایک طرف صحرا کے چلے تھے یہ چلے
جاتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے پھر صداے چھم چھم آئی اُنھون نے پلٹ کر دیکھا
کہ یہ صدا کہان سے آئی کیا خواجہ پھر آگئے اب جو دیکھا تو ایک درے پہاڑ سے ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین کارچوبی لہنگا پہنے ہوئے گلنار ڈوپٹہ سر پر دھانی محرم کرتی دونون
چھاتیان مثل انار کے یا حباب کے سینہ پر نمودار آنکھون مین سرمہ دیا ہوا ناک مین نتھ پٹیان
بنی ہوئین سر سے پاؤن تک زیور مین غرق بڑے ناز و ادا سے درے کوہ سے نکلی طرف صحرا
کے چلی جیسے نگاہ قران کی اُس پر پڑی دل پکڑ لیا اور کہا کہ یہ تو اُس سے بھی زیادہ شوخ
و شنگ ہی وہ تو اُستاد تھے یہ کون ہی ذرا اسکو بھی دیکھنا چاہیے آواز دی کہ ای جانے والی
ذرا ادھر بھی ایک نظر عنایت ہم تمھارے مشتاق ہین اُسنے خیال بھی نہ کیا کہ پھر قران نے
صدا دی ابکی اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ حبشی پکارتا ہی مُنھ پھیر لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
اُسنے ادھر مُنھ کیا تھا تو ایک اُسکے چہرہ سے نور پیدا ہوا تھا اور ایسی پاکیزہ صورت تھی کہ
جسکو دیکھکر قران از حد بیقرار ہوا بس جب اُسنے دیکھا کہ حبشی ہی فوراً اپنے پیر کا انگوٹھا دکھا
اشارہ یہ تھا کہ پاپوش بولتے ہی جا اپنی راہ لی اس کالی صورت پر یہ اغماز یہ اسکی شرارت
قران کو اور پسند آئی دل نہایت بیتاب ہوا مثل شعلہ جوالہ کے یا سیاہ آندھی کے لپک کر
اُسکے قریب آگیا اور کہا کہ کدھر جاتی ہو میرے دل کو لیکر مین تو نہ جانے دونگا کہ اُسنے یہ نگاہ
قہر قران کی طرف دیکھا ادھر قران نے جو اُسکی طرف دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو برق ثانی
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جس طرح سے برق فرنگی پر عورت کی عیاری ختم ہی اور عورت
خوب بنتا تھا اُسی طور سے برق ثانی بھی خوب عورت بنتا ہی اسی سبب سے اُسکو برق ثانی
خطاب ملا اور اُسی مرتبہ پر فائز ہوا بس قران نے پہچان لیا مگر یہ خیال کیا کہ اسکو ستاؤ ادھر
برق نے بھی قران کو پہچان لیا کہ یہ حبشی قران ثالث ہین مگر ظاہر نہ کیا قران نے پھر پروا
نہ کی جھپٹ کر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور قصد کیا کہ بوسہ لون کہ برق نے کہا کہ ہائین بھائی قران
یہ کیا یہ کیا تم کو اپنے بیگانے مین تمیز نہین ہی ایسے بے بہرہ ہوئے یہ کون حرکت ہی قران
نے کہا کہ کیسا اپنا اور کیسا بیگانہ مین بہت بیقرار ہون دل کسی طور سے نہین مانتا ہی مین
ضرور اپنی خواہش پوری کرونگا یہ کہکر قصد کیا کہ گلے سے لگاؤن کہ برق نے کہا کہ بھائی
قران مین ہون برق ثانی ذرا ہوش مین آؤ یہ کون سی حرکت ہی کوئی ایسا مطیع نفس
امارہ نہین ہوتا ہی یہ جو برق نے کہا تو قران نے جواب دیا کہ لاحول ولا قوۃ نہ معلوم
میرے دل کو کیا ہو گیا ای برق تم نے تو ایسی صورت بنائی تھی کہ اگر تم نہ ظاہر کرتے
تو مین ضرور بوسہ لیتا اور دست گستاخ کو دراز کرتا کیونکہ میرا دل بہت بیقرار تھا یہ دو حرکتین

مجھسے ہو مین پہلی حرکت سے تو مین بہت شرمندہ ہون **برق** نے کہا کہ تم بڑے بدمعاش ہو مجکو کنوٹا کیا تھا **قران** نے کہا کہ ضرور ایسا ہوتا مین تم کو گود مین اُٹھا کر فلان درے مین لے جاتا میرا جوجی چاہتا وہ کرتا خوب ہوا کہ تم نے اپنے کو ظاہر کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی **برق** نے کہا کہ مین نے غلطی کی جب تم درے مین لے جاتے اُسوقت مین اپنے کو ظاہر کرتا تو تم کو بڑی خفیف ہوتی **قران** نے ہنسکر جواب دیا کہ پھر مین نہ چھوڑتا چاہے جو ہوتا **برق** نے کہا کہ آپ تو ایسے توی بھی مجھسے نہ تھے کہ نہ چھوڑتے خوب گدم گدا ہوتی اگر یقین نہ ہو آزما لو **قران** نے کہا کہ خیر پھر کبھی دیکھا جائیگا ای **برق** بڑا غضب ہوا مین کسی کے مُنھ دکھانے کے قابل نہ رہا اُستاد کو مین نے اپنے ہاتھ سے کھویا نہ معلوم دشمن لے گیا کہ دوست خدا اُنکا حافظ ہی **برق** نے کہا کہ کیا ہوا بیان تو کرو اُستاد سے کس مقام پر ملاقات ہوئی اور کس صورت سے **قران** نے اول سے آخر تک حال بیان کیا **برق** نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ کوئی میرے اوپر نہین فریفتہ ہوئے پہلے اپنے بزرگون سے کی ای بھائی **قران** وہ کون تھا جو اُستاد کو اُٹھالے گیا **قران** نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا بھی تو نہین ورنہ مین جانے دیتا یہان **قران** مین اور **برق** مین ہنس ہنس کر یہ باتین ہو رہی ہین کہ **عشاق** اُس نازنین سے باتین کرتا ہوا چلا آتا ہی بالاے ہوا کہ اُسکی نگاہ اتفاق سے ان دونون پر پڑی دیکھا کہ وہی حبشی ایک نازنین سے جو کہ پہلی نازنین سے بھی زیادہ خوبصورت ہی کھڑا ہوا ہنس ہنس کر باتین کر رہا ہی وہ بھی بہت گھل مل کر کلام کر رہی ہی یہ اُس سے بھی زیادہ خوبصورت اور صاحب جمال ہی اسکو رشک ہوا یہ حال دیکھکر اور اپنے دل مین کہا کہ یہ حبشی بہت صاحب قسمت ہی کہ جو عورت اسکو ملتی ہی وہ صاحب جمال اور بے مثال ہوتی ہی اپنا حُسن وجمال مین مثل و نظیر نہین رکھتی ہی پہلے وہ تماشہ دیکھا اُسکو مین نے فریفتہ ہوکر رشک وحسد سے اُٹھا لیا اب جو دیکھا تو اُس سے زیادہ نازک اندام سے وہ کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی کہ جسکے سبب سے ایسی ایسی عورتین اسکو پیار کرتی ہین یہ عورت کی طرف سے بہت خوش نصیب اور صاحب تقدیر ہی کوئی عجیب کا تعویذ اسکے پاس ہی یا اسکی آنکھ مین موہنی ہی کہ جسکے سبب سے ہر ایک اس سے الفت کرتا ہی یہ خیال کرکے اور حسد کے سبب سے اسنے خیال کیا کہ اس نازنین کو یہ واقعہ دکھانا چاہیے کہ اسکا دل اُسکی طرف سے پھرے اور یہ مجھ سے رغبت کرے جب یہ سوت کو دیکھے گی تو اسکو اُس سے نفرت ہوگی میری رغبت ہوگی کیونکہ عورت کو سوت کی جلن بہت ہوتی ہی یہ امر اپنے دل مین تصور کرکے کہا کہ ای ملکہ ایک تماشہ دیکھو گی اُسنے کہا کہ ہان وہ کیا تماشہ ہی اُسنے کہا کہ سامنے صحرا کی طرف دیکھو کہ وہ کون کھڑا ہی اور کس سے باتین کرتا ہی تم یہی کہتین تھین کہ وہ مجھ پر مرتا ہی میرے غم مین ہلاک ہوگا میری مفارقت مین اپنی جان دیگا اُسکو تو کچھ پروا نہین ہی وہ تو دوسری عورت سے دیکھو کس خوشی سے کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی اُسکے چہرہ پر ذرا بھی کچھ ملال نہین ہی معلوم ہوا کہ اُسکا یہ طریقہ تھا کہ تمھاری بھی خوشی کرتا تھا دوسری عورت بھی رکھتا تھا اُس سے بھی اپنا دل

خوش کرتا تھا تم کو مین نے اُٹھا لیا اُسنے خیال کیا ہوگا کہ تم نہین اور سہی ہم اکیلے نہ رہین گے ای
ملکہ تم تو اپنی جان دو اُسکو کچھ پروا نہ ہو ایسے مرد کا کیا اعتبار بلکہ جو کوئی مرتا ہی اُس پر مرتا
ہی جو اپنے پر مرے راہ چلتے پر نہین مرتا ہی دیکھ لو کچھ بھی اُسکو تمھاری جدائی کا ملال ہی تم
اپنی جان دیے دیتی ہو بس دیکھ لی اُسکی محبت معلوم ہوا کہ تم اُس پر عاشق تھین وہ تم پر
عاشق نہ تھا صرف تمھارے سبب سے اور نیز اس سبب سے کہ تمھارے بقول اُس کے
ساتھ شادی ہوئی تھی وہ بھی یہ خیال کرتا تھا کہ کیا کرون یہ بھائی برادری کا مقدمہ ہی اگر
چھوڑ دونگا تو سب بدنام کرینگے بسر کرتا تھا جب کہ اُسکے پاس تم سے خوبصورت عورت ہی
اُسکو تمھاری کیا پروا ہی بس آپ کا جھوٹ سچ معلوم ہو گیا یہ جو عشاق نے کہا اُس نازنین
نے طرف جنگل کے دیکھا پہلے ہی نظر مین دیکھ لیا اور پہچان لیا کہ قران ہین اور اُس نازنین
کو قریب اور طرز گفتگو سے گو سنی نہ تھی مگر انداز سے خیال کیا کہ یہ برق ثانی ہی جب تو اس طور
سے باہم کلام ہی ورنہ اس صحرا مین ایسی نازنین کہان کہ جہان کوسون بوے امرانات کا آنا
دشوار ہی کشتام جان تک یہ ممکن نہین ہی کہ پیکر خیالی بھی انسان کا یہان آسکے نہ کہ پیکر اصلی
بس ایسی حالت مین ضرور یہ برق ثانی ہی اور عورت بھی خوب بنتا ہی بس یہ خیال دل
مین کرکے کہا کہ کہان کہان اُسکے یہ خدا نکو اُسنے اُنگلی کا اشارہ کرکے کہا کہ فلان درخت
کے سایہ مین جو کہ اُس درے کوہ کے سامنے ہی جب اُسنے اس طور سے پتہ دیا تو اُسنے
دیکھکر کہا کہ سچ کہتے ہو یہ کہکر پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا کہ واے تقدیر مین نے اپنی جوانی
مفت برباد کی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اسکے ساتھ محبت نہ کرتی یہ تو ایسی باتین کرتا تھا
کہ مین کیا کہون مین جانتی تھی کہ اپنی جان و روح جانتا ہوگا افسوس یہ کیا ہوا یہ تو وہ
بات ہوئی کہ ہم تو تم پر مرتے ہین تمھارے کچھ خیال مین نہین آتا ہی ہم تو دم بھر کی جدائی کو
برابر ایک سال کے خیال کرین وہ دوسرون کی محبت اپنے قلب مین پوشیدہ کرین اور
یون ظاہر کرین دراصل میری تو حالت اُسکے فراق مین غیر تھی مین ضرور اپنے کو ہلاک کرتی
اسکو کچھ پروا نہین ہی بس مین نے بھی اُسکی محبت کو ترک کیا مرد کا کچھ اعتبار نہین یہ اپنے
مطلب کا یار ہوتا ہی جس سے مطلب نکلا وہ اُس وقت تک اچھا ہی جب تک کہ مطلب ہی
جہان مطلب نکلا پھر تم کون اور ہم کون معلوم ہوا یہ سب مرد اپنے مطلب کے ہین انکی محبت
غرضی ہوتی ہی جہان غرض پوری ہوئی پھر اپنے نہین ہوتے دوسرے کی تلاش کرتے ہین بیکار
کو عورت کو بدنام کیا ہی کہ عورت بے وفا ہوتی ہی ہم تو عورت سے زیادہ وفادار کسی کو
نہین جانتے مرد کی ذات بے وفا ہی بے وفائی انکی سرشت ہی اگر مین اس مقام پر ہوتی
تو ضرور اپنی جان دیتی کہ ہاے یون محبت کرنے والا جدا ہو گیا وہان کچھ پروا نہین
اب مجھے تم سے بھی امید نہین ہی کوئی مجھ سے زیادہ حسین و خوبصورت تم کو ملیگی تم
اُس سے محبت کروگے میری پروا نہ ہوگی بس تم لوگون کا اعتبار نہین ہی عشاق نے
جواب دیا کہ اے ملکہ مجھ سے قسم لے لو کہ مین جو تم سے کبھی بے وفائی کرون [illegible]
یہ کوئی فرض نہین ہی کہ سب عورتین ایک سی ہون اور سب مرد یکسان ہون ہر ایک
کی طبیعت و صورت و سیرت و خصلت و حرکت جدا جدا ہی اپنا اپنا طریقہ افعال ہی جب

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ❊ خدا پنج انگشت یکسان نکرد ❊ تم مجھسے کسی قسم کا خوف نہ کرو
مین اپنی زندگی تمھارے ساتھ بسر کرونگا اگر آپ میرے روبرو پری تا قاف یا حور جنت بھی آئے
تو تمھاری موجودگی یا غیر موجودگی مین کبھی اُسکی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھون اگر دیکھون تو میری
آنکھین پھوٹ جائین مین جوان مرجاؤن اُس نازنین نے کہا کہ خداوند ایسا کرمین یہ تو زبان سے
نہ نکالو اچھا ہوگا تمھارا ابھی امتحان ہوجائیگا اگر میری خوشی چاہتے ہو اور تم سے ہوسکتا ہو تو
ان دونون کو اُٹھا لو مین انکو اپنے روبرو بٹھا کر تمھارے ساتھ عیش کرونگی شراب خواری
کرونگی مزے وصل کے حاصل کرونگی اور انکو جلاؤنگی جیسے مین اسوقت ان دونون کو باہم
کلام ہوتے ہوئے دیکھکر جلی ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ **خواجہ** نے اپنے دل مین خیال
کیا تھا کہ کسی تدبیر سے **قران و برق** بھی آجائین تو شاید کوئی سلسلہ اسکی قتل کا نکلے یہ خیال
کر کے کہا تھا کہ اُٹھا لائے **عشاق** نے جو سُنا تو کہا کہ اگر تمھاری یہ مرضی ہے تو ابھی لو یہ کتنی
بڑی بات ہے یہ تم نے سچ کہا کہ تم اسکو بھی جلاؤ میرے ساتھ عیش کرو مگر وہ اُسکے ساتھ عیش
کریگا اُس نازنین نے جواب دیا کہ غصہ تو ضرور آئیگا جب مین تم سے ہم کلام ہونگی تو ضرور
جلیگا دوسرا امر یہ ہے کہ ہم اور تم جو شراب پئینگے اور درد تلچھٹ بچیگی وہ ان دونون پر مارینگے
ہم انکو جلائینگے **عشاق** نے کہا کہ ابھی لو یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالکر دو پنجہ نکالے اُن پر کچھ
پڑھکر مراق سے اُٹھا کر پھینکے اور کہا کہ وہ جو دونون زن و مرد باہم کلام کر رہے ہین انکو
یہان اُٹھا لاؤ کسی قسم کی زرک نہ پہونچے برق چمکی تڑاق سے وہ پنجہ اُڑکر اُس طرف چلے اُنکے
قریب پہونچے کہ ایک چمک ہوئی **قران** نے کہا کہ ذرا خبردار ہونا ایسی برق اُسوقت بھی
چمکی تھی جب تک یہ دونون خبردار ہون دوسری چمک ہوئی آنکھ جھپک گئی ایک مرتبہ
دونون کی کمر مین آکر پنجے پڑے اور لیکر طرف آسمان کے چلے ادھر **برق ثانی** و ادھر **قران**
اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ کیا آفت آئی کون ہم کو لیے جاتا ہے ادھر ادھر ہاتھ مارنے
لگے مگر کچھ نہ ہاتھ مین آیا وہ پنجے سن سے لیکر اونچے ہوگئے کہ یہ دونون بے ہوش ہوگئے
پنجون نے لاکر تخت پر **عشاق** کے روبرو ڈالدیا بس **عشاق** نے انکو دیکھکر اُس نازنین
سے کہا کہ یہ دونون حاضر ہین اُس نے کہا کہ اب سیر ہو چکی چلو جہان تم رہتے ہو بس یہ
جو اُسنے کہا **عشاق** خوش ہوگیا اپنے تخت سحر کو طرف لامکان کے روانہ کیا یہ دونون
ابھی بے ہوش پڑے ہین کہ وہ تخت ایک مرتبہ قریب لامکان پہونچا اسنے وہان پہونچکر
سحر کیا کہ لامکان ظاہر ہوا اب **خواجہ** یعنی نقلی نازنین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مکان
درمیان زمین و آسمان کے ہوا پر قایم ہے گردش کر رہا ہے کہ جب وہ گردش کرکے اسکی
طرف وہ رُخ آیا کہ جدھر اسنے دروازہ قائم کیا ہے اسکو پہچان ہے اسنے سحر کیا کہ وہ ساکت
ہوگیا بس **عشاق** نے بعد ساکت کرنے کے سحر کیا کہ دروازہ ظاہر ہوا یہ مع تخت کے
اندر مکان کے آیا اب پھر سحر کیا کہ وہ مکان گردش کرنے لگا مگر صفت یہ ہے کہ اندر جو لوگ
ہین اُنکو گردش اُس مکان کی نہین معلوم ہوتی ہے بس تخت پر سے اُتر کر اُس نازنین سے
کہا کہ **ملکہ** آؤ یہ جو کہا وہ نازنین اُسکے ہمراہ چلی اُسنے کہا کہ انکو بھی لیتے چلو **عشاق** نے
کہا کہ تم چلکر مسند پر بیٹھو پھر انکو بھی ہوشیار کرینگے **ملکہ** نے کہا کہ اچھا بس ہمراہ **عشاق** کے

آکر مسند زرنگار پر بڑے غرور سے بیٹھی دیکھا کہ مکان خوب آراستہ ہی ہر قسم کی اشیا موجود ہی شیشہ
آلات چھت پردے فرش فروش وغیرہ سے پیراستہ جس چیز کی احتیاج ہو سب موجود ہی کسی بات کی
کمی نہین ہی سقف مین سیکڑون قفس آویزان ہین اُسمین سردار قید ہین یہ دیکھکر خواجہ نے اپنے
دل مین کہا کہ خدا نے یہان تک تو پہونچایا اب ایسی کوئی سبیل ہو کہ یہ سب قید سے رہا ہون
یہ مُرتد قتل ہو اُدھر اُن سب نے دیکھا کہ یہ مرتد جو گیا تو دو عورتین اور ایک مرد کو لایا مرد
حبشی ہی اور عورتین ایک دوسرے سے زیادہ حسین ہی ایک عورت اور مرد تو تخت پر
بے ہوش پڑا ہی ایک نازنین اُسکے ہمراہ آکر تخت پر سے مسند پر بیٹھی ہی یہ لوگ حیران ہوئے
کہ یہ نازنین اسکو کہان سے مل گئی یہ سب تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر اُسنے قابین کباب کی
صراحیان شراب کی کشتیون مین قرینہ سے لگی ہوئین اُنمین ساغر بلورین رکھے انکے مُنھ
پلکہ سے بندھے ہوئے توڑے بیہوش پڑے ہوئے لاکر سامنے مسند کے رکھین بعدہ سامان
گانے کا ڈوگی ستار طبلہ وغیرہ بھی لایا جب سب سامان کر چکا آپ خود بھی آکر کنارے
مسند کے بیٹھنے کا قصد کیا خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسہری بھی لگی ہوئی ہی وہ بھی خوب آراستہ
ہی جب یہ کنارے بیٹھنے لگا اُس نازنین نے کہا کہ ادھر آکر بیٹھو میرے برابر اُسنے کہا کہ یہ
بے ادبی مین کیونکر کرون شاید آپکے مزاج کے خلاف ہو جواب دیا کہ تم مجھ سے ایسی
باتین نہ کرو یہ کیا حرکت ہی بس نخرے ہو چکے یہ ہم لوگون کو زیبا ہین یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر برابر
اپنے مسند پر بیٹھا لیا اُدھر ہوا جو چلی اُن دونون کو ہوش آیا اب جو آنکھ کھلی تو اور رنگ
پایا کہ ہم ایک مکان مین ایک تخت پر پڑے ہین اب جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایوان
مین دو آدمی بیٹھے ہین اُنھون نے اپنے کو ہوشیار کیا ایک نے دوسرے سے اشارہ کیا
کہ ہم کہان آئے اُسنے اشارے مین جواب دیا کہ معلوم ہو جائیگا یہ کہکر دونون تخت پر سے
اُٹھے اور باہم ملکر طرف ایوان کے چلے اب کیا دیکھتے ہین کہ سیکڑون قفس آویزان ہین اُنمین
ہمارے لشکر کے سردار قید ہین اب تو یہ دونون ہوشیار ہوئے ایک نے دوسرے کی
طرف اشارہ کیا کہ تم نے دیکھا یہ کیا واقعہ ہی مقدر نے کہان پہونچایا خوب تقدیر نے
رسائی کی کہ ایسے مقام پر آئے کہ جسکی تلاش مین نکلے تھے آج کئی دن سے پریشان تھے اُسنے
جواب دیا کہ ذرا اُدھر تو دیکھو اب جو ایوان کی طرف دونون نے دیکھا کہ عشاق نہ طاقی
ساتھ ایک نازنین مہر تمکین ماہ جبین کے بیٹھا ہوا ہی باہم اشارے سے کہا کہ پہچانا جواب
دیا کہ خوب پہچانا یہ تو عشاق نہ طاقی ہی اب معلوم ہوا کہ یہ اسکی حرکت تھی کہ سردارون
اسیر کراتا تھا بھلا اسکا پتہ کہان چلتا خوب خداوند کریم نے سبب پیدا کیا یہ باہم اشارے
کرتے ہوئے ایوان مین آئے اب جو قران نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ نازنین تو وہ نازنین ہی کہ
جو مجکو صحرا مین ملی تھی یعنی خواجہ ہین کہ ایک مرتبہ برق چمکی تھی خود بخود بالاے آسمان
چلی آئی تھی خوب خواجہ بھی یہان پہونچے اپنا رنگ جما لیا اب مار لیا جاتا کہان ہی یہ
خیال دل مین کرکے برق ثانی سے اشارہ کیا کہ تم نے پہچانا کہ یہ نازنین کون ہی اُسنے
جواب دیا کہ نہین قران نے کہا کہ یہی خواجہ ہین انھین سے باتین کر رہا تھا کہ خود بخود
یہ طرف آسمان کے اونچی ہو گئی اب معلوم ہوا کہ ہمارے یہان آنے کا خواجہ سبب

ہوئے ہین بس جب یہ دونون روبرو عشاق و نازنین کے پہونچے ایک مرتبہ اُس نازنین نے
اُس حبشی کی طرف دیکھکر کہا کہ او موئے کل موہے یہ کون سی حرکت تھی کہ ہم تو تیرے اوپر
جان دین تو دوسرون پر جان دے تو نے میرا غم بھی نہ کیا دوسرا معشوق پیدا کر لیا جا مین نے
بھی تیرے جلانے کے لیے دوسرا عاشق پیدا کیا اور تجکو مع تیری معشوقہ کے اُٹھوا لیا
اب مین اسکے ساتھ عیش کرونگی اور مین اور وہ تجکو دکھا دکھا کے شراب خواری کرونگی کہ
جس مین تو جلے اُس حبشی نے جواب دیا کہ میری بلا جلتی ہی میرے پاس تجھ سے اچھا معشوق
موجود ہی بلکہ مین اسکے ساتھ جب مصروف عیش ہونگا تو تو جلے گی تو مجکو کیا جلائے گی تیرا
خیال کدھر ہی تو اسکی جوتی کی برابری نہین کر سکتی ہی جا بیٹھ اُدھر وہ جلنے والے اور ہوتے ہین
اسی سبب سے تو مین نے دوسرا معشوق پیدا کر لیا مین نے تیرا رنگ خراب دیکھا مین نے
دوسری طرف دل لگایا اب اُسکا انجام کھلا یہ جو حبشی نے کہا اُسکو بہت غصہ آیا برہم ہو کر
کہا کہ تو مجھ سے زبان لڑاتا ہی تیری قضا آئی ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی ہی کہ تو ہم سے مقابلہ
کریگا یہ جو کہا حبشی نے جواب دیا کہ کیا کوئی مین تیرا غلام ہون جو تجھ سے زبان نہ لڑاؤن
بلکہ تو مجھ سے زبان نہ لڑا اری تجکو شرم نہین آتی ہی میرے سامنے دوسرے مرد کے پہلو
مین بیٹھی ہوئی مجھ سے اس طور سے کلام کرتی ہی بس اپنی آبرو اگر چاہتی ہی تو اپنی زبان بند کرلے
ورنہ خرابی ہوگی یہ جو حبشی نے کہا اُس نازنین کو غصہ آگیا یہ کہکر اُٹھنے کا قصد کیا کہ دیکھ تو تجکو
کیسی سزا دیتی ہون تو برابری کرتا ہی کہ عشاق نے کہا ملکہ جانے دو غصہ نہ کرو تم کو ہمارے
سر کی قسم بس ہو چکا یہی سزا کافی کہ تم اُسکے سامنے میرے پہلو مین بیٹھی ہو اُسکے مر جانے کو
یہی کافی ہی یہ کہکر کہا کہ ای حبشی تو سامنے سے اپنی معشوقہ کو لیکر وہ جو اُس طرف دالان ہی
جا اور اُسکے ساتھ عیش کر سامنے سے ملکہ کے چلا جا یہ جو عشاق نے کہا قران نے برق
کا ہاتھ پکڑا اور جدھر کو عشاق نے کہا تھا اُدھر کو چلا اور یہان آکر کہا کہ دیکھا تم نے برق
کیا رنگ اُستاد نے جما لیا ہی اب یہ حرام زادہ کوئی دم کا مہمان ہی ادھر عشاق نے کہا کہ
ملکہ کچھ گاؤ بس ملکہ نے پہلے انکار کیا جب عشاق نے بہت اصرار کیا تو ستار اُٹھا کر
بجانا شروع کیا وہ طبلہ بجانے لگا یہ تو ادھر مصروف ناچ و رنگ و گانے مین ہوئے برق
و قران نے دیکھا کہ جہان ہم بیٹھے ہین اُسکے سامنے ایک دالان ہی اُس مین ایک مسہری
بچھی ہوئی ہی اور اُس مین پردے پڑے ہوئے ہین اب برق نے پہچانا کہ یہ تو وہ مسہری
ہی کہ جس مین عشاق کی نانی بیمار پڑی ہوئی تھی تب اسنے خیال کیا کہ اُس ملعونہ کو لیجانا
چاہیئے یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس مسہری سے اُسکی خادمہ جو کہ اُسکی تیمار دار تھی وہ باہر
آئی اور ایک طرف کو چلی برق نے قران سے کہا کہ ذرا تم ٹھہر جاؤ مین عیاری کرتا ہون
یہ کہکر اُسکے عقب مین چلا وہ ایک مقام پر بیٹھ کر پیشاب کرنے لگی برق نے حباب بے
ہوشی مار کر اُسکو بے ہوش کیا آپ اُسکی صورت بنکر طیار ہوا یہان تو یہ دونون مصروف
گانے مین ہین انکو کیا خبر کہ کیا ہو رہا ہی ادھر کا عشاق کو کچھ خیال بھی نہین ہی بس
برق اُس خادمہ کی صورت بنا ہوا اُس مقام پر آیا مسہری کے پردے اُٹھا کر اندر
آیا دیکھا کہ شعلہ جادو بخار مین پڑی ہوئی جل رہی ہی یہ اُسکو دیکھکر خوش ہوا بس اسکی

لیا

ناک پکڑ کر بل دی اور بے ہوشی سونگھا دی ایک تو وہ بے ہوش تھی دوسرے اور بے ہوش
ہو گئی ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیب ایک تو وہ شدت مرض سے بے ہوش تھی دوسرے
بے ہوشی سونگھائی بالکل مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گئی بس برق نے اپنی صورت اُس کی
صورت سے مشابہ کی اُسکا پشتارہ باندھکر قران کے حوالہ کیا اور کہا کہ بھائی تم اس شعلہ کو
گُل کرو تم اسکی خبر لو یہ کہکر آپ اُسکی صورت بنکر اُسی طور سے مسہری پر پڑ رہا اُدھر قران اُس
پشتارے پر بیٹھا اور گھونسے مارنے لگا خیال یہ کیا کہ اگر یون قتل کرتا ہون تو یہ ساحرہ زبردست
ہی اسکے مرنے کی علامت بلند ہوگی عشاق پر ظاہر ہو گا اس سے اسکو گھونٹ گھونٹ کر مارو
گُھل گُھل کر دم اسکا نکالو خوب اسکا بھرتہ بنا دو تاکہ یہ اپنے اعمال کی سزا پائے یہ تو اسکو دبائے
ہوئے بیٹھے ہین گھونسے مار رہے ہین اُدھر برق شعلہ کی صورت بنا ہوا پڑا ہی ادھر عشاق
ہمراہ خواجہ کے بیٹھا ہوا گا رہا ہی طبلہ بج رہا ہی ستار کی صدا بلند ہی کہ ایک مرتبہ خواجہ کو خیال
آیا کہ اب اسکا خاتمہ کر دو دیر اچھی نہین ہی یہ خیال کرکے ستار ہاتھ سے رکھدیا کہ عشاق نے
کہا کہ ملکہ کیون جواب دیا کہ اے عشاق میرا ہاتھ تھک گیا ذرا ٹھہر جاؤ اُسنے کہا کہ جب تک
شرابخواری کرو تا کہ خمار ہو تب گانے کا زیادہ لطف ہو خواجہ نے کہا کہ یہ اب تم نے
مطلب کی کہی مگر ایک امر ہی ذرا شراب پی کر بدمست نہ ہو جیو گا ورنہ مین ناخوش ہونگی
اُسنے کہا نہین ملکہ مین تم کو ناخوش نکرونگا تم شراب پلاؤ آپ بھی پیو یہ سُنکے خواجہ نے کشتی
جو سامنے رکھی تھی اُسکا تورے پوش اُٹھایا جام اُٹھا کر ایک صراحی سے مملو کیا اُنمین بے ہوشی ملا کر
کہا لو زہر مار کرو اُسنے کہا کہ پہلے تم پیو جواب دیا کہ میری عادت نہین ہی کہ پہلے مین پیون جب تم
پی لوگے تو مین پیونگی یہ سُنکے اُسنے جام ہاتھ سے لیا راوی اُنکو تو یہان اس رنگ مین مبتلا
رکھتا ہی پھر انکا حال تحریر کریگا

اب شمہ حال سمندر کا قلم بند کرتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ وقت سہ پہر کا ہی دربار آراستہ ہی مخصوص مخصوص لوگ ہین کچھ
لشکر اسلام کی گفتگو ہو رہی ہی سمندر یہ کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم کون ہی جو سردارون کو اسیر کرکے
لے جاتا ہی کہ عشاق اُستاد سمندر نے کہا کہ جس دن سے عشاق نہ طاقی یہان سے
رخصت ہو کر گیا اُسکا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ اپنے مقام پر پہونچا یا راہ مین کوئی آفت
اُسپر آئی کیونکہ اُسکی کچھ خبر نہ آئی یہ جو عشاق اُستاد سمندر نے کہا سمندر نے جواب دیا
کہ اُستاد آپ نے خوب یاد دلایا مین بھی کئی دن سے اُسی فکر مین تھا کہ اُسکا حال دریافت
کرون مگر بھول جاتا تھا کہ اسوقت خوب آپ نے یاد دلایا مین ابھی اوراق جمشیدی مین
دیکھے لیتا ہون یہ کہکر اوراق اُٹھائے اُنمین صرف حال عشاق کو خیال کیا یہ معلوم ہوا
کہ عشاق جو تم سے رخصت ہو کر اپنے مقام کو چلا راہ مین خیال آیا کہ یون تو جانا بیکار
ہی کہ سب سے خفت ہوگی کوئی نہ کوئی زک دینا اہل اسلام کو ضروری ہی بس اُسنے فلان
صحرا مین لامکان بنایا اُس مین قیام کیا ہر روز جاکر لشکر اسلام سے سردارون کو گرفتار
کر لاتا تھا مگر آج جو سہ پہر کو برائے سیر نکلا تو خواجہ عیار لشکر اسلام سردارون کی تلاش مین

نکلے تھے ایک نازنین کی صورت بنے ہوئے صحرا مین کھڑے تھے کہ عشاق اُن پر عاشق ہو گیا
انکو پنجہ سحر کے ذریعہ سے اپنے پاس اُٹھالیا اب اُنکے ہمراہ بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا ہی خواجہ
نے شراب مین بے ہوشی ملائی ہی اور جام دیا ہی عشاق پیا چاہتا ہی کوئی دم مین عشاق
کا خاتمہ ہی کیونکہ اس جام مین صرف بے ہوشی نہین ہی زہر ہلاہل بھی ہی کہ ادھر شراب حلق
سے اُتری اُودھر اُسنے قلب و جگر کو کاٹ دیا اور دم تمام کیا یہ دیکھنا تھا کہ سمندر نے زانو
پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہوا یہ کہکر جلدی سے اوراق جمشیدی پھینک دیے اور کچھ حال
نہ دیکھا اور نہ قران و برق کا بھی حال ظاہر ہوتا اوراق جمشیدی پھینک کر اسنے اپنی پشت
کی طرف دیکھا کہ ایک مرتبہ پشت کی دیوار شق ہوئی یہ خیال رہے کہ ضرغام دربار مین موجود
ہی اُس سے ایک نازنین پیدا ہوئی اُسنے سمندر کو جھک کر سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ اے ملکہ حباب افزا تم یہ انگشتری لو اور یہ لوح اور یہان سے فوراً روانہ
ہو فلان صحرا مین عشاق نے لامکان طیار کیا ہی اُس مین اُس نے سرداران اسلام کو لشکر
اسلام سے لے جا کر اسیر کیا ہی مگر غضب یہ ہوا ہی کہ خواجہ عیار لشکر اسلام کسی ترکیب سے
نازنین بنکر پہونچ گیا ہی اور شراب پلا کر اُسکو بے ہوش کرتا ہی اور قتل کرنے پر آمادہ ہی
اگر ذرا عرصہ ہوا وہان خاتمہ ہی بس تم جاتے ہی اُس نازنین کو جو پہلو مین عشاق کے بیٹھی
ہی سحر کرکے پکڑ لینا کہ وہ خواجہ ہی اُسکے بعد عشاق کو اس حال سے خبردار کرنا اور میری
طرف سے کہنا کہ کوئی ایسا غافل ہوتا ہی اور شعلہ جادو کو میرا سلام کہنا اور میری طرف
سے مزاج کی حالت دریافت کرنا یہ انگشتری اس لیے ہی کہ وہ لامکان پوشیدہ ہی اور
گردش مین ہی اُس صحرا کی یہ پہچان ہی جہان وہ لامکان ہی کہ وہان لالہ کے درخت بہت ہین
بس جب تم وہان پہونچنا تو اس انگشتری کو چمکانا وہ مکان ظاہر ہوگا اور تھم جائیگا بس تم
یہ لوح دکھانا کہ دروازہ پیدا ہوگا تم اندر چلی جانا لے جلدی جاؤ جو مین نے کہا ہی اُس پر عمل
کرنا دیر نہ کرو بس یہ سُنکے حباب افزا نے وہ دونون چیزین سمندر سے لین اور سحر کرکے
اپنے شانون پر دم کیا کہ دو پر پیدا ہوئے سمندر کو سلام کرکے اُڑکر طرف صحرائے لالان
کے روانہ ہوئی ضرغام بھی چونکہ اُس مقام پر موجود تھا یہ حال سُنکے فوراً دربار سے نکل کر
اُسکے سایہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا اس خیال سے کہ شاید یہ کسی مقام پر اُترے تو عیاری
کرون ادھر سمندر نے اُسکے روانہ کرنے کے بعد سب حال اہل دربار سے کہا وہ لوگ سُنکے حیران
ہوئے کہ خواجہ بڑے غضب کا عیار ہی یہان سمندر اس انتظار مین بیٹھا ہوا ہی کہ ملکہ حباب افزا
آئے تو کچھ حال عشاق کا معلوم ہو پھر مین دربار برخاست کرون اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی
اب حال حباب افزا کا بیان ہوتا ہی کہ یہ اُڑتی ہوئی چلی جاتی ہی ساحرہ بہت حسین و
خوبصورت ہی یہان تک کہ یہ اُس صحرا مین پہونچی کہ جسکا نشان عشاق نے دیا تھا وہان
پہونچکر اُسنے انگشتری کو چمکایا کہ تڑاقہ ہوا وہ مکان ظاہر ہوا گردش کر رہا تھا کہ ساکت
ہوا اُسنے لوح دکھائی کہ دروازہ پیدا ہوا یہ اُس دروازے کے اندر داخل ہوئی یہ اُسوقت
پہونچی ہی کہ عشاق نے جام اپنے لبون سے لگایا ہی کہ یہ پہونچی اسنے دور سے دیکھا کہ در
اصل ایک نازنین پہلو مین عشاق کے بیٹھی ہی اور عشاق جام ہاتھ مین لیے ہوئے ہی پینے کا

قصد کرتا ہی کہ اسنے سحر کیا کہ وہ شراب شعلہ بنکر اُڑی اُس شعلہ سے صدا آئی کہ ای عشاق ہوشیار
ہو یہ نازنین نہین ہی بلکہ خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام تیرے قتل کی فکر مین آیا ہی عشاق
حیران ہوا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہوا ادھر خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا حیران ہوئے یہ صدا سُنی کہ
اس شعلہ نے ظاہر کر دیا کہ انھون نے قصد کیا کہ گلیم اوڑھ لون مگر اُدھر اُسنے سحر کیا تھا کہ
اُنکے ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہو گئے تھے کیونکہ اُسنے پہلے ہی سحر کر دیا تھا اب وہ قریب آئی اور
کہا کہ ای عشاق خبردار ہو یہ نازنین نہین ہی بلکہ عیار ہی اسنے شراب مین بے ہوشی ملا کر
اُس مین زہر ہلاہل بھی ملایا تھا تم کو دیا تھا اگر مین نہ آتی تو تمھارا کام تمام تھا مین عین وقت پر
پہونچی یہ کہکر جو سحر کیا جو کچھ روغن عیاری تھا سب اُتر گیا خواجہ کی اصلی صورت ظاہر ہوئی
اُس ساحرہ نے کہا کہ عشاق دیکھ کہ یہ نازنین ہی یا خواجہ اب جو عشاق نے دیکھا خواجہ
کو پایا اب تو یہ بہت حیران ہوا کہا کہ ای ملکہ تم کو کیونکر حال معلوم ہوا تم نے خوب میری
جان بچائی اُسنے جواب دیا کہ ای عشاق مجکو بادشاہ نے بُلا کر تمھارا حال دریافت کرکے
روانہ کیا کہ جلدی جا ورنہ عشاق کا خاتمہ ہو جائیگا مین فوراً روانہ ہوئی ایک انگشتری
اور لوح دی تھی کہ جس کے ذریعہ سے یہان تک آئی سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے
تم کو دیکھا کہ تم شراب پیا چاہتے ہو مین نے سحر کیا کہ اسکا رنگ و روغن اُتر گیا ہاتھ پاؤن
بیکار ہو گئے ورنہ یہ بھاگ جاتا یہ جو عشاق نے سُنا ملکہ سے کہا کہ تم اپنا سحر اس پر سے
اُتار لو مین اپنا سحر کرتا ہون اب صبح کو ساتھ ان سب کے اسکو بھی قتل کرونگا اُسکے بعد لشکر پر
جا کر صاحبقران کا اسم اعظم بند کر کے تمام لشکر کو غارت کرونگا آؤ ملکہ ہم تم یہ رات جو کہ
ہی ساتھ عیش کے بسر کرین کیونکہ مین تم پر ایک مدت سے فریفتہ ہون تمھارے وصل کا
مشتاق ہون اُسنے جواب دیا کہ مین خود تیری مشتاق تھی خداوند نے یہ دن نصیب کیا
کہ میری تیری ملاقات ہوئی مین آئی ہون ذرا نانی امان کے پاس ہو آؤن جو پیام شہنشاہ
نے انکو دیا ہی وہ دے آؤن تو پھر آتی ہون عشاق نے کہا کہ اچھا جب تک مین اس کو
گرفتار کرتا ہون اُس نے کہا کہ نانی امان کہان ہین عشاق نے کہا کہ اُس دالان مین ہین
عشاق ایسا مدہوش ہی کہ بالکل خیال اُسکو ان دونون کا نہین ہی کہ مین اور کسی کو بھی
لایا تھا یہان قران شعلہ پر سوار ایک گوشہ مین بیٹھے ہوئے بھرتہ بنا رہے ہین سامنے
نہین ہین بس انکو اس حال کی خبر نہین ہی بلکہ برق مثالی سامنے ہی وہ مسہری مین
سے پڑا ہوا دیکھ رہا ہی اس نے یہ سب حال دیکھا ہی افسوس کر رہا ہی کہ کیا وقت پر
یہ ملکہ آئی ہی ورنہ خواجہ نے کام تمام کیا تھا آج کل کیا خراب تقدیر ہی ہم سب کی
کہ جو کام کرتے ہین وہ خراب ہو جاتا ہی تھوڑی دیر نہ آئی اُدھر اب سب حال سرداران
کو معلوم ہوا کہ یہ نازنین خواجہ تھے ہماری رہائی کے لیے آئے تھے خود بھی اسیر
ہوئے انکو بھی افسوس ہوا اپنے دل مین کہا کہ کیا خراب قسمت ہی کہ جو کوئی انکی رہائی
کو آیا وہ گرفتار بلا ہوا ادھر اُس نے یعنی حباب نے جب اپنا سحر اُتار لیا عشاق
نے سحر کیا خواجہ کو ستون سے باندھ دیا خود مسند پر جا کر بیٹھا اُدھر حباب عشاق
کے پاس سے اُس مقام پر آئی کہ جہان شعلہ پڑی ہوئی تھی مسہری کا پردہ اُٹھا کر

اندر آئی دیکھا کہ شعلہ کے منھ پر ہزاروں مکھیاں بیٹھی ہوئی ہیں بخار اسقدر ہے کہ بھاپ نکل رہی ہے بے ہوش
پڑی ہے کچھ خبر نہیں ہے عجب حالت ہے یہ سرہانے بیٹھ گئی رومال سے مکھیاں منھ پر سے ہنکائیں شانہ پکڑ کر ہوشیار
کیا جب کئی مرتبہ شانہ ہلایا تو ہوشیار ہوئی بہ صدائے ضعیف کہا کہ تم کون ہو اُسنے جواب دیا کہ میں
آپ کی کنیز حباب افزا ہوں اسلام پہونچے میں تسلیم عرض کرتی ہوں اُسنے کہا کہ عمر دراز ہو بیٹی
اسوقت تو کہاں آئی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجھکو آپ کے فرزند کے پاس بھیجا تھا یہ کہکر سب حال
بیان کیا کہ یہ ضرورت تھی سو میں نے اگر اُس عیار کو اسیر کر لیا آپ کے مزاج کی حالت دریافت
کی ہے مجھ سے کہا تھا کہ نانی اماں سے ملکر اُنکی حالت دریافت کر لینا سو میں حاضر ہوئی دوسرے
مجھے خود بھی آپ کی زیارت منظور تھی یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ اے کنیز یہ سمندر سے کہنا کہ اُس
شخص کا کیا بھروسا کہ جو ہر وقت بخار میں جلا کرے کوئی وقت کم نہ ہوا مشکل کیا امید کہ جو ایک ٹکڑا
کھا سکے ہر وقت مثل مردے کے پڑی رہتی ہوں اب تو ایسی اجیرن ہو گئی ہوں کہ عشناق
خبر بھی نہیں لیتا ہے اسپنے دن رات شغل ناچ و رنگ میں مصروف رہتا ہے کبھی کوئی نازنین ہے
کبھی کوئی نازنین ہے جب آنکھ کھل گئی صدا طلبی کی چلی آتی ہے پہروں پانی کے لیے تڑپا کرتی ہوں کوئی
نہیں بولتا ہے وہ جو خادمہ ہے وہ بھی پاس بیٹھنے سے پرہیز کرتی ہے اُٹھ اُٹھ کر چلی جاتی ہے مکھیاں بھنکا
کرتی ہیں کوئی خبر لینے والا نہیں ہے ایسی زندگی سے تو خداوند موت دیں تو بہتر ہے اری بچی کیا
کہوں کہ جو میری حالت ہے کیا اعتبار زندگی کا اُسنے جواب دیا کہ خداوند تصویر آپ کو سلامت
رکھیں کیونکہ آپ ہم سب کی بزرگ ہیں یہ کیا فرماتی ہیں کیا کسی کو بخار آتا نہیں ہے کوئی آپ کو
نیا بخار نہیں آیا ہے بہت جلد شفا ہوگی دیکھیے میں عشناق سے کہونگی کہ یہ کیا حرکت ہے اُسنے
کہا کہ اے فرزند اب کوئی امید زندگی کی نہیں ہے کیونکہ اب دوا تک حلق سے نہیں اُترتی ہے دو دو
دن دوا نہیں ہوتی ہے وہ جو خادمہ ہے وہ کہتی ہے کہ مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہے کہ تم سے مردے کی بُو
آتی ہے میں ڈرتی ہوں اے حباب کیا مجھ سے دراصل مردے کی بُو آتی ہے اُسنے کہا کہ وہ جھوٹ
بولتی ہے گو کھاتی ہے آپ تو کبھی ایسا خیال نہ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ اے بچی نہیں یہ امر تو دراصل
ہے دیکھ میری پیشانی پر جو پسینہ آیا ہے اس سے مردے کی بُو آتی ہے مجھکو خود معلوم ہوتی ہے میں اب
کوئی چند منٹ کی مہمان ہوں یہ جو شعلہ نے کہا حباب نے دیکھا کہ دراصل اُسکی پیشانی پر
پسینہ آیا ہے شعلہ نے یہ بھی اُس سے کہا تھا کہ میرے پاس سے ہٹ کر بیٹھ کہ مجھ سے مردے کی
بُو آتی ہے تیرے اوپر میرا سایہ نہ پڑے بس اُسنے جواب دیا تھا کہ یہ کیا آپ کے خیالات واہیات
ہیں بھلا میں آپ سے پرہیز کروں یہ کیا آپ خیال فرماتی ہیں یہ کہکر پیشانی پر سے پسینہ لیکر سونگھا
کہا کہ کہیں بھی نہیں مردے کی بو آتی ہے کہا کہ ذرا اچھی طرح سونگھ یہ جو کہا حباب نے خوب سا
لیکر سونگھا بس سونگھنا تھا کہ ایک مرتبہ چھینک آئی اور لہرا کر چلی برق نے جھٹ پٹ اُٹھکر
اُسکو سنبھالا اور اُسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا اور اُٹھکر اپنی صورت اُسکی صورت سے
مشابہ کی جب اپنی صورت اُسکی صورت سے مشابہ کی تب اُسکو ایک چادر میں باندھا اور
عشناق کی آنکھ بچا کر قران کے حوالہ کیا کہ اسکو بھی لو اس کا بھی کام تمام کر دیں جا کر عشناق
کی خبر لیتا ہوں اُسنے تو آکر بڑا غضب کیا اُستاد کو گرفتار کر لیا بس قران نے اسکو بھی شعلہ
پر رکھا اور بچھکر بیٹھ گئے اور گھونسے مارنے لگے ادھر حباب نقلی مسکراتی ہوئی طرف

عشاق کے چلی عشاق نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا چونکہ یہ عاشق تو ہو چکا تھا فوراً مسند پر سے
اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ اے ملکہ آؤ مین تمھارا انتظار کر رہا تھا کہو نانی امان کا مزاج کیسا ہے جواب دیا کہ
بخار ہے عشاق نے جواب دیا کہ بخار تو اب کوئی دم مفارقت نہین کرتا ہے مین تو علاج کرتے
کرتے پریشان ہوگیا اب کہان تک علاج کرون کوئی دوا اثر نہین کرتی ہے اب مین ان خدا پرستون
کے مقدمہ سے فراغت کرلون تو اُنکا علاج کرون ملکہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر برابر عشاق
کے مسند پر بیٹھ گئی کہنے لگی کہ مین تو ایک مدت سے تم پر عاشق ہون مگر کوئی موقع نہین ملتا تھا کہ
تم سے ملاقات کرتی اپنے راز دل سے تم کو آگاہ کرتی عشاق نے کہا کہ یہی میرا بھی حال تھا
تمھارے فراق مین آج خداوند نے خوب میری اور تمھاری ملاقات کرائی راوی بیان کرتا ہے
کہ سامنے خواجہ ستون سے بندھے ہوئے کھڑے ہین سب سردار جو کہ قید ہوئے ہین قفس
ہین مقید سقف مین آویزان ہین قران وہان بیٹھے ہوئے اُنکا بھرتہ بنا رہے ہین کہ ادھر حباب
نقلی سے عشاق نے کہا کہ ملکہ شراب نوش کرو اپنا اُلش مجکو بھی دو کہ سرور ہو ہم تم دونون
باہم عیش کرین وصل کا مزا حاصل کرین کیونکہ ایک مدت کے بعد یہ دن مقدر سے نصیب ہوا
ہے خداوند تصویر نے یہ نصیب کیا ہے عیش کرین نہ معلوم اب کب ملاقات ہو کب نہ ہو ملکہ
نقلی نے جواب دیا کہ اچھا اگر مجکو یہ منظور نہ ہوتا تو مین ٹھہر کیون جاتی خیر آج دل کے ارمان
نکال لو یہ کہکر کشتی شراب کی کھینچی تورے پوش کو اُٹھایا کیونکہ سب سامان تو قبل سے موجود
تھا جب کہ خواجہ نازنین کی صورت بنے ہوئے تھے اُسکے لیے عشاق نے موجود کیا تھا
کہ تا کہ اسکے ہمراہ شراب خواری کرکے وصل کی لذت حاصل کرونگا راوی کہتا ہے کہ خواجہ مایوس
اپنی زندگی سے سامنے کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین اور دل مین کہہ رہے ہین کہ کس وقت یہ لکا تہ
آکر پہونچی ہے کہ جب مین سب کام کر چکا تھوڑا زمانہ باقی رہا اگر تھوڑی دیر اور نہ آتی تو مین نے
کام تمام کیا تھا مگر مقدر سے کیا چارہ ہے ہم سب کی کاتب تقدیر نے اسی قدر زندگی تحریر کی تھی بروز
ازل ضرور یہ بوقت سحر ہم سب کو قتل کریگا اور میرے تو ضرور پرزے پرزے اُڑائیگا
کیونکہ میرا تو دشمن جانی ہے یہ عشاق نے کہا بھی تھا کہ اب بتاؤ خواجہ کہ تمھاری کیا
حالت کرون اب تمھاری رہائی میرے ہاتھ سے غیر ممکن ہے مین ضرور تم کو اُن حرکتون
کی سزا دونگا جو کہ تم نے میرے ساتھ کی ہین خوب تم نے مجکو ذلیل کیا خوب میرے سحر کو
برباد کیا میرا کلیجہ تمھارے ہاتھون خون ہوگیا ہے لاکھون آبلہ دل مین پڑے ہین اب مین
کب چھوڑتا ہون کہ تم میرے ہاتھ سے بچ کر جا سکو مین تمھاری تلاش مین تھا خوب خداوند
تصویر نے میری جان بھی بچائی اور تم کو میرے قبضہ قدرت مین بھی دیا ایسے ایسے کلام
بہت سے عشاق نے خواجہ سے کیے تھے خواجہ کو اس سبب سے زندگی سے یاس تھی کہ
اب ضرور قتل کریگا راوی کا قول ہے کہ خواجہ تو ایسے ایسے خیال کر رہے تھے کہ کسی سے
ملاقات نہ ہوئی صاحبقران کو ہمارے حال کی خبر نہ ہوئی ہم یہان ایسی حالت سے
قتل ہوئے کہ جسکا کوئی پرسان حال نہین ہے ادھر ملکہ حباب نے کشتی مین سے
صراحی اُٹھا کر جام لبریز کیا اور منھ پھیر کر عشاق سے کہا کہ لو شراب زہر مار کرو عشاق
اسکی اس ادا کو دیکھ کر بیقرار ہوگیا کہا کہ ملکہ پہلے تم اُلش کر لو پھر مین پیونگا ملکہ نے کہا

کہ مردود نخرے نہ کر پینا ہو تو لے میرا ہاتھ تھکا جاتا ہی مین ایسے نخرے نہین مانتی یہ سُنکے عشاق
نے اُسکے ہاتھ سے جام لیکر بے اندیشہ انجام لاجرعہ کرکے پی لیا اور جو کچھ دُرد بچا وہ خواجہ کی
طرف پھینک دیا خواجہ کو بہت غصہ آیا مگر کیا کر سکتے ہین مجبور رہین بندھے ہوئے ہین کیا زور ہی
جو بدعت نہ ہو وہ بجا ہی جام خالی کرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے ہاتھ سے جام لیکر اُسکے دکھانے کو لبریز
کیا اور اپنے مُنھ سے لگایا اُسکی آنکھ بچاکر اُس مین بے ہوشی ملائی اور اُسکی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا
کہ تو یہ بھی زہر مار کرو یہ ہمارا اُلش ہی اس سے تمھاری نجات ہوگی وہ جام بھی ہاتھ سے لیکر پی گیا ذرا
سی بھی نہ چھوڑی اب تو ملکہ نے کئی جام بے ہوشی آمیز اُسکو پلائے ادھر تو شراب نے نشہ کیا اُدھر
بے ہوشی نے اپنا کام کیا بس اسکو گرمی معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا اسنے کہا کہ ملکہ
تم نے شراب مین کیا ملایا کہ میرا سر گردش کرنے لگا یہی شراب مین روز پیتا تھا ملکہ نے جواب
دیا کیا خوب مین کیا ملاؤن گی تم نے کئی جام متواتر پیے ہین یہ اُسکا سبب ہی ذرا اُٹھکر ٹہلو شراب
نے گرمی زیادہ کی ہی ہوا کھاؤ گرمی کم ہو جائے گی یہ بات جاتی رہے گی یہ سُنکے عشاق اُٹھا کہ
بے ہوشی تو اپنا پورا اثر کر چلی تھی مارا اُسنے طمانچہ کہ سر تلے ٹانگین اور پردھم سے گرا دھڑ دھڑاکے کی
صدا جو کان مین قران کے آئی اُنھون نے جھانک کر دیکھا کہ کیا ہوا دیکھا کہ برق نے اپنا کام
کر لیا بس یہ خوب زور دیکر بیٹھے اب اُنھون نے خوب کس کس کر گھونسہ مارنا شروع کیا ہڈیان پسلیان
دونون کی نیلی کر دین خوب کسر نکالی وہ جو بے ہوش ہو کر گرا خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ نیا واقعہ ہی
کہ اسکو کس نے بے ہوش کیا مین تو گرفتار رہون یہ کس کی کارروائی ہی قران کبھی عورت کی عیاری
کرتا نہین پھر کون ہی کہ جس نے بے ہوش کیا سب سردار بھی حیران ہین کہ برق نے نعرہ کیا کہ تم
برق ثانی یون عیاری کرتے ہین اسکا نام عیاری ہی یہ کہکر خنجر لیکر اُسکے قریب پہونچا اور ادھر
اُدھر دیکھنے لگا خواجہ نے جو برق کا نعرہ سُنا اب جو دیکھا وہ ملکہ حباب افزا نہ تھی بلکہ
برق ثانی تھا خواجہ نے برق سے کہا کہ واہ کیا کہنا مار دے ہاتھ تاکہ کام تمام ہو مین عذاب
سے نجات پاؤن برق نے جواب دیا کہ اُستاد اسوقت کچھ قبول کر دینا تو مین قتل کرتا ہون
ورنہ ہوشیار کردونگا مین کود پھاند کر نکل جاؤنگا آپ اسی طور سے مبتلا رہئیے آپ خوب مال لے لیکر
پڑے ہین جو انعام مین صاحبقران نے دیا سب لے لیا یہ کہکر کہ یہ تو میرا مال ہی اب جو کچھ
ملیگا وہ بھی داخل زنبیل ہوگا یہ بیان کیا جائے گا کہ مین نے یون عیاری کی اس قدر روپیہ
صرف کیا یہ نقصان ہوا سب اپنا نام کیا جائیگا یہی تو موقع ہی بیان فرمائیے کہ کیا مرحمت فرمائیگا
جو انعام پائیگا اپنا تو نام عیاری نہین نہ فرمائیے گا میرا بھی نام شریک ہوگا خواجہ نے کہا کہ ای
فرزند برق ثانی تم کیون پریشان ہوتے ہو یہ عیاری تمھارے نام پر ختم ہوئی تم نے میری
جان بچائی ای برق میرا مال تو تیرا ہی مال ہی تمھارا مال بھی میرا مال ہی کوئی غیریت ہی اُستاد شاگرد
کے مال مین کوئی فرق ہی برق نے کہا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ میرا مال آپ کا ہی اور آپ کا
مال بھی آپ کا ہی مگر یہ بتائیے کہ کیا عنایت ہوگا خواجہ نے کہا کہ زیادہ باتین نہ بناؤ اپنا
کام کرو کہین اُسی طور سے پھر سمندر نہ خبردار ہو جائے کسی کو روانہ کرے کہ وہ اگر
تم کو بھی گرفتار کر لے پھر حسرت دل کی دل مین رہ جائے میرے تمھارے پھر حساب
ہو جائیگا یہ جو خواجہ نے کہا برق کو بھی خیال آیا بس اسنے خنجر کو چمکا کر بیاض گردن پر

جو مارا پنیترا بدل کر کھٹ سے سر الگ ہو گیا لاشہ تڑپنے لگا اُسکے سر کا کٹنا تھا کہ ایک مرتبہ خواجہ پر سے سحر دفع ہوا اُدھر
قران نے اُن دونونکا کام تمام کیا ایک بارگی قفس جو لٹکے ہوئے تھے انکا سحر دفع ہوا قفس شکست ہوئے سردار
قید سحر سے چھوٹے خواجہ نے دو حرف جو کہ ساحر تھے اُنکی زبان سے سوزن لی کیونکہ وہ قریب کرنے کے تھے کہا کہ سحر
کرکے ان سب کو روکو ورنہ سب کا کام تمام ہو جائیگا ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا اسکا مرنا تھا کہ ایک سیاہ
آندھی چلی سنگ باری ہونے لگی اُدھر وہ جو دونون مرین شعلہ ساحرہ زبردست تھی اُسکے بھی مرنے کی علامت بلند ہوئی
شعلے برسنے لگے برف باری ہونے لگی وہ لامکان ایک مرتبہ لہرا کر جلا چونکہ عشاق کی سحر کا تھا قاعدہ ہے کہ جب
ساحر قتل ہوتا ہے اسکا اثر ست جاتا ہے تڑاق تڑاق صدا آنے لگی تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا تھین ساحر ایک مرتبہ قتل
ہوئے تھین سب ساحر زبردست تھے کیونکہ تاریکی ہو ہر غل مچانے لگے ہر ایک کے ہیرون کے رونے کی صدا آنے لگی
ہر طرف برف باری سنگ باری ہو رہی ہے مکان کی اینٹ سے اینٹ جدا ہو ہو کر گر رہی ہے یہ کمرہ گرا وہ دالان گرا سب
دھوان ہو ہو کر اُڑ رہا ہے ہر طرف غبار بلند ہے سب کو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے کہ بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا ساحرون نے سحر
کرکے سب تاریکی کو دفع کیا اب جو سنا صدا آئی کہ کشتی جوان کہ نام من عشاق نطاقی بود افسوس مردیم و جان دادیم
بہ مطلب خود نہ رسیدیم پھر صدا آئی کہ کشتی کہ نام من ملکہ حباب افزا بود پھر صدا آئی کہ مارا جوان مجکو کہ نام من شعلہ جادو
بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم ابھی میرا کیا سن تھا پوری جوان بھی نہ ہونے پائی تھی میرے
دودھ کے دانت بھی تو نہ ٹوٹے تھے کہ مجکو ظالم نے قتل کیا خوب میرا بھرمہ بنایا یہ صدائین آئین دیکھا کہ جب روشنی
ہوئی ساحرون نے ان سب کو سحر سے روک کر مع سردارون وعیارون کے و خواجہ کو بھی زمین پر اُتارا اب سب
علامت سحر برطرف ہوئی دیکھا کہ ایک طرف لاش عشاق کی پڑی ہے اور سر اُسکا الگ پڑا ہے اور الگ دو پشتارے
پڑے ہین بس بجا یکسر عشاق کا ایک مرتبہ شق ہوا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے صدائے ہیہات وا افسوس
کی دی اُس کے بعد اُسکی منقار سے ایک شعلہ نکلا کہ وہ لاش پر عشاق کی آکر گرا کہ اُس ناری کی لاش جلنے
لگی آتش جہنم مین جلنے سے قبل آتش دنیا نے اُسکو جلا دیا وہ طائر صداے افسوس دیتا ہوا طرف سمندر یہ کے
روانہ ہوا اسی طور سے ایک پشتارے سے صداے تڑاقہ آئی اب جو دیکھا کہ اُسکے اندر سے بھی طائر نکلا اُسنے بھی
اُسی طور سے صداے افسوس بلند کی اُسکے بھی منقار سے شعلہ پیدا ہوا کہ وہ پشتارہ جلنے لگا وہ طائر بھی طرف سمندر
کے روانہ ہوا دوسرے پشتارے سے بھی طائر پیدا ہوا اُسنے یہ صدا دی کہ افسوس وہ ساحرہ قتل ہوئی اور ظالمون
نے قتل کیا کہ چراغ سحر و ساحری کو گل کر دیا سامری و جمشید کا نام مٹ گیا اور اب کوئی نام لینے والا نہ رہا یہ ساحرہ
ہم عصر سامری و جمشید کی تھی اُسکے سحر کا جواب نہ تھا فرو اب کوئی ساحر دنیا پر زندہ نہ رہیگا یہ کہکر ایک نعرہ آہ کیا
کہ اُسکے نعرہ کرنے سے زمین سے ایک شعلہ نکلا اُسنے اُس پشتارے کو جلا دیا وہ طائر افسوس کنان طرف سمندریہ
کے روانہ ہوا جب یہ سب واقعہ ہو چکا خواجہ سب سردارون کو لیکر طرف لشکر کے چلے جو کہ سردار ساحر تھے اُنھون نے
عرض کیا کہ خواجہ ہماری عرض یہ ہے کہ رات کا وقت ہے پیدل چلنا صلاح نہین ہے کیونکہ یہ عملداری سمندر کی ہے کوئی
دشمن مل جائے تمام زمانہ عدو ہو رہا ہے بس اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم تخت سحر طیار کرین اُس پر سوار ہو لو یہان سے روانہ
ہون کیونکہ لشکر یہان سے بہت دور ہے سب تھک جائینگے خواجہ نے جواب دیا کہ جو تمھاری مرضی بس یہ سنکر
ساحرون نے تخت سحر طیار کیے سب سردار و عیارون کو اُن پر سوار کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے اثنائے راہ
مین رکھا جاتا ہے انکا حال پھر تحریر ہوگا اب سمندر کا حال تحریر ہوتا ہے

شمہ حال سمندر کا قلم بند کیا جاتا ہے

راوی خوش تقریر پاکیزہ تحریر بیان کرتا ہے کہ جب سمندر نے ملکہ حباب افزا کو لوح و انگشتری دیکر روانہ کیا تھا

اُسکے جانے کے بعد اُسنے سب حال اہل دربار سے بیان کیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا یہ عشاق نے کہا یون خواجہ بھیجے
ہین نے تمھارے سامنے حباب افزا کو اس لیے روانہ کیا ہی بلکہ اپنی انگشتری اور لوح جو کہ دافع سحر ہی یعنی جو سحر کہ
مفقود ہو وہ اُس انگشتری سے ظاہر ہوتا ہی اور جس سحر مین جانے کی راہ نہ ہو وہ لوح پیدا کر دیتی ہی دیکر روانہ کیا ہی کہ یہ
جاکر خواجہ کو گرفتار کرکے عشاق کے حوالہ کرے اور مجھے اگر خبر دے وہ آئے تو کچھ حال معلوم ہو مین دربار سے
جاؤن محل مین کیونکہ جب تک وہ نہین آلیتی ہی میرا دل لگا ہوا ہی کہ نہ معلوم وہان کیا گذری خواجہ گرفتار ہوئے
یا نہین اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم سب حاضر ہین جب تک حضور تشریف فرما ہین اسی انتظار مین
کوئی ڈیڑھ پہر رات آئی اور حباب افزا نہ آئی جب بہت عرصہ ہوا تو عشاق اُستاد سمندر نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ
ذرا اوراق مین دیکھو تو کہ حباب افزا کو گئے ہوئے بڑا عرصہ ہوا کیا سبب ہی کہ اب تک نہ آئی کیا وہ مقام نہین ملا جو
اُسکو تلاش کر رہی ہی اُس مین اتنا عرصہ ہوا کیونکہ جس کام کو گئی تھی وہ کو اتنے عرصہ کا نہ تھا بلکہ پانچ چار منٹ کا تھا کہ
مکان مین جاکر اُسکو گرفتار کر کی عشاق کے حوالہ کرکے چلی آتی اتنا عرصہ کس امر مین ہوا کیا کوئی آفت اُس پر بھی
آئی کیا وہ بھی گرفتار ہو گئی ذرا ملاحظہ تو فرمایئے یہ مقام تشویش ہی یہ جو سمندر سے کہا عشاق نے بس سمندر
نے جواب دیا کہ اُستاد آپ نے بجا ارشاد کیا مجکو کچھ اسکا خیال نہ تھا مین دیکھتا ہون یہ کہکر سمندر نے اوراق اٹھا کے
دیکھا کہ حباب وعشاق کیا کر رہے ہین خواجہ اسیر ہوئے یا نہین اُس مین نکلا کہ حباب نے جاکر بموجب تمھاری
تعلیم کی خواجہ کو اسیر کیا اُسکے بعد جو پیام تم نے عشاق کو دیا تھا وہ بیان کیا عشاق نے خواجہ کو ستون سے
باندھ دیا خود اشتیاق مین حباب سے بیٹھا حباب عشاق پر عشاق حباب پر فریفتہ ہو گئے تھے دونون
مین اقرار ہوا کہ ہم تمھاری نانی کے پاس ہو آئین تو اگر ہم صحبت ہون چنانچہ حباب شعلہ کے پاس گئی وہان وہ
شعلہ نہ تھی بلکہ شعلہ کا تو بھیس قران بنا رہے تھے برق ثانی شعلہ کی صورت بنا ہوا لیٹا تھا ان دونون
عیارون کو بھی میان عشاق لامکان مین لے گئے تھے اُنھون نے یہ کرشمہ کر رکھا تھا ایک بھیس بنا رہا تھا ایک
اُسکی صورت بنا ہوا تھا بیچاری حباب کو کیا معلوم وہ جاکر مسہری کے اوپر بیٹھی شعلہ نقلی کو ہوشیار کیا وہ بڑی مشکل
سے ہوشیار ہوئی اُس سے آپکا پیام کہا اُسنے جواب دیا خلاصہ یہ کہ اپنا پسینہ سونگھا کر اُسکو بے ہوش کیا ابکی اُسکی صورت
بنکر عشاق کے پاس برق آیا اور حباب کو بھی قران کے حوالہ کیا کہ انکی بھی خبر لو وہ اُسکا بھی بھیس بنانے لگے
اب عشاق کے پہلو مین آکر بیٹھا عشاق کو شراب مین بے ہوشی ملا کر بے ہوش کیا اب اُسکو قتل کرکے اُستاد و شاگرد
مع سب عیارون کے طرف لشکر کے جاتے ہین عشاق کا بھی خاتمہ ہوا شعلہ ایک کر گل ہو گئین بے حباب سر اُٹھا کر پھوٹ کر
رہ گئین پوری دنیا کی ہوا بھی نہ کھائی کہ سموم موت نے سر نہ اُٹھانے دیا ایک طپانچہ مین فنا کر دیا اب کس کا حال دریافت
کرتا ہی نہ لامکان ہی نہ عشاق ہی اُس مقام پر خاک اُڑ رہی ہی کوئی پرسان حال نہین ہی یہ واقعہ عشاق پر گذرا یہ حال
دیکھکر سمندر نے ایک آہ بڑی زور سے کی اور کاغذ اُٹھا کر پھینک دیے زانو پر بڑی زور سے ہاتھ مارا اور کہا کہ
افسوس مقدر پلٹ گیا جو کام کیا وہ خراب ہوا یہ کہکر قصد کیا کہ مین جاؤن کہ عشاق نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کچھ
حال تو بیان کرو کہ کیا گذری کیون اسقدر غصہ ہی چہرہ اداس ہی کچھ بیان کرو ہم بھی تو سنین تب سمندر نے کہا کہ کیا
خاک بیان کرون وہان سب کا خاتمہ ہو گیا عشاق بھی قتل ہوئے شعلہ بھی حباب بھی عشاق نے کہا
کہ کیونکر تب سمندر نے پوری حالت بیان کی تب اُسنے کہا کہ تم جاتے کہان ہو مجھے بیان کرو اُسنے کہا کہ وہ سب فلان
صحرا کی طرف سے اپنے لشکر کو جاتے ہین ان مین وہ عیار بھی ہین مین جاتا ہون انکو گرفتار کرنے اُسکے اُستاد نے
جواب دیا کہ کچھ خفقان ہوا ہی اول تو رات کا وقت دوسرے وہ وہان رہے ہونگے چلے بھی گئے ہونگے تیسرے یہ
کہ اُنکے ہمراہ عیار بھی ہین وہ عیار جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین دیکھو خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیونکر جاکر

لامکان کو تلاش کیا اور کیونکر پہونچے ایک کا کیا ذکر ہی تین تین ایک جو اسیر ہوا دو نے اپنا کام کر لیا کس پھرتی سے کام تمام کیا جو وہ لوگ سب چلے ہوئے ہین اُنکے ہمراہ بھی ساحر ہین مقابلہ ہونے لگے گا تو پھر مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت طرح دو پھر کسی وقت دیکھا جائیگا انسان کو لازم ہے کہ جو کام کرے بانجام سوچکر کرے وہ لوگ تو اطمینان سے جاتے ہین کوئی اُنکو خوف نہین ہے جب تم ایسی حالت بدحواسی مین جاؤگے وہ تمھاری حالت دیکھینگے یہ گمان کروکہ وہ تم کو دیکھ کر فرار کرین یہ امر غیر ممکن ہے بلکہ یہ حالت دیکھکر وہ تم سے ضرور مقابلہ کرینگے اس طور سے جو عشاق نے سمجھایا تو سمندر کا غصہ کم ہوا اُس نے کہا کہ اے اُستاد ان عیارون نے ناک مین دم کیا ہے کس کس طور سے عیاری کرتے ہین کوئی وار انکا خالی نہین جاتا ہے جو عیاری کی وہ پوری ہوئی جب وار کیا وہ پورا بیٹھا کیا تدبیر کرون کہ ان عیارون سے جان بچے یہ تو بلا کی طرح پیچھے پڑے ہین کسی مقام پر نہین چھوڑتے ہین عقل حیران ہے کہ کیا کرتے ہین کیونکر پہونچتے ہین ایک ہو تو کہا جاے وہ تو سیکڑون ہین استاد سمندر نے جواب دیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن میری عقل خود حیران ہے کہ کوئی تدبیر سواے اسکے کہ اب اہل اسلام سے سرکھ ہوکر مقابلہ کیا جاے قیاس مین نہین آتی ہے سمندر نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا آج کوئی دو پہر رات تک دربار آراستہ رہا اب برخاست ہوا ہر ایک بے آب و طعام مرگیا سمندر داخل محل ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سمندر نے جاکر بستر مرگ پر سونے کا بندوبست کیا کچھ کھایا بھی نہین غم مین عشاق نہ طاقی و ملکہ شعلہ و حباب کے وہ شب بسر ہوئی صبح ہوئی یہان سمندر نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے کہ ابھی کوئی گفتگو نہ ہوئی تھی کہ تین طائر آکر روبرو سمندر کے بیٹھے ایک طائر نے اُنمین سے کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو کہ مین پیر ہون عشاق نہ طاقی کا اُنکو قران و برق و خواجہ نے قتل کیا برق نے حباب کی صورت بنکر شراب مین بے ہوشی ملاکر قتل کیا بس مین تجکو خبر دینے آیا ہون کہ لامکان برباد ہوا سب سردار رہا ہوے خواجہ سب کو لیکر راہی ہوئے لشکر کو یہ حال گذرا اے سمندر آگاہ ہو کہ اب تیرے قتل کا زمانہ قریب آیا یہ ملک بھی قبضہ مین اہل اسلام کے ہوگا بلکہ نہ طاق بھی برباد ہوگا یہان بھی کوئی سامری و جمشید و خداوند تصویر کا نام لینے والا نہ رہیگا یہ کہکر اُس طائر کے جسم سے شعلہ نکلا وہ جلکر خاک ہوگیا اسی طور سے دوسرے طائر نے خبر دی وہ بھی جل گیا اسی طریقہ سے تیسرے نے آگاہ کیا وہ بھی جل گیا یہ جو طائرون نے بیان کیا ہر ایک حیران ہوا اہل دربار سے عشاق حجرہ نشین نے سمندر سے کہا کہ آپ نے سُنا یہ طائر کیا خبر دے گئے سمندر نے کہا کہ یہ یون ہی بکتے ہین یہ کہکر سمندر نے دبیر سے کہا کہ ایک حکم نامہ بنام گرداب غنچہ و نجیرہ تحریر کرو کہ ہم نے تم کو اس لیے نہین روانہ کیا ہے کہ تم لشکر لیے ہوے پڑے رہو بلکہ اس لیے روانہ کیا ہے کہ مقابلہ کرو اور اہل اسلام کو شکست دو اتنا عرصہ ہوا کہ تم نے کوئی مقابلہ نہ کیا بس اب بہت جلد طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرو ورنہ تم پر عتاب شاہی نازل ہوگا یہ مضمون دبیر نے کاغذ پر تحریر کیا اُس پر سمندر کی مہر کرکے پیش کیا سمندر نے ایک اسم سحر پڑھا کہ ایک طائر پیدا ہوا وہ سامنے سمندر کے آیا اُسکو نامہ دیا کہ تو یہ نامہ ہمارا گرداب کو پہونچا دے وہ طائر نامہ منقار مین لیکر طرف لشکر کے روانہ ہوا یہان گرداب و ذخیرہ دربار مین بیٹھے ہوئے تھے وہ طائر آکر پہونچا گرداب کو نامہ دیا گرداب نے نامہ پڑھا اُس کے بعد سب نے وہ نامہ دیکھا بس گرداب نے اُسکا جواب تحریر کیا کہ چونکہ میرے لشکر کے لوگ بہت سے مجروح تھے بدین سبب ہم غلامون نے مقابلہ نہین کیا اب سب اچھے ہوگئے ہین طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرتے ہین حضور اطمینان رکھین ہم سب اہل اسلام کو غارت کردینگے خدا پرست ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لائینگے زیادہ حد ادب یہ لکھکر اُسی طائر کو دیا وہ لیکر روانہ ہوا اور جاکر سمندر کو جواب دیا سمندر پڑھکر بہت خوش ہوا ایک مرتبہ سمندر نے اپنے اُستاد سے کہا کہ مین نے نامہ بہت سے بادشاہون

اور جا لکھون کو تحریر کیے تھے اُن مین سے چند آئے چند نہ آئے باقی ابھی تک نہ آئے اسکا کیا سبب ہے عشاق نے جواب دیا کہ جب نہ آئے اب آئینگے جائینگے کہان اپنے ملک کا بندوبست کرتے ہونگے جب بندوبست کرلین گے تو آئینگے سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر معلوم ہوتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ خبر تمام ملکون مین پہونچی کہ سمندر شاہ نے آفاق شاہ کے ساتھ یہ حرکت کی کہ اُسکو بے قصور سر دربار ذلیل کیا اور اُسکے قتل کے درپے ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ قتل ہوجاے تو مین اسکی زوجہ کو اپنے تصرف مین لاؤن کوئی آفاق کا قصور نہ تھا مگر خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام رہا کرکے عیاری سے لے گئے اب وہ شریک لشکر اسلام مع اپنی زوجہ ولشکر کے ہوگیا ہے اور گو کہ بھی لیس جو بادشاہ ذی عزت اور صاحب ایمان وانصاف تھے اُنھون نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ ایسے ناقدردان کی شرکت کرنا کیا ضرور ہے جو کہ کسی قسم کے ہاتھی کا خواص رکھتا ہے اُسکی شرکت مین سواے ذلت کے اور کچھ نہین حاصل ہے بس ہم نہ شرکت کرینگے اگر سمندر اہل اسلام پر ظفریاب ہوا تو اُس سے اُسوقت کچھ عذر کرلین گے جب وہ ہم سے سوال کریگا اگر اہل اسلام ظفریاب ہوئے تو دیکھا جائیگا اگر مقابلہ کا موقع ہوگا تو خیر ورنہ صلح کرلین گے کیونکہ جب سمندر نہ مقابلہ کرسکا وہ فتح نہ پاسکا تو ہماری کیا اصل ایسے ایسے خیال کرکے ہر ایک اپنے دل مین خاموش ہو رہا وہ جو قصد رکھتے تھے کہ سمندر کی کمک کرین وہ فسخ کردیا جو کہ اپنے ملک مین لشکر جمع کررہے تھے وہ اور نیز وہ بادشاہ اور ساحر جو کہ اپنے ملکون سے لشکر لیکر چلے تھے راہ سے واپس گئے بلکہ وہ جو قریب سمندر کے پہونچ چلے تھے بعض اُن مین سے جو کہ لشکر لیکر چل چکے تھے اور بعض وہ جو کہ اپنے ملک مین تھے مگر نہایت سیاہ قلب تھے وہ طرف سمندر کے ضرور روانہ ہوئے اس خیال سے کہ چلکر بادشاہ کی کمک کرین خداپرستون کو قتل کرین اُنکے خون مین شریک ہون تاکہ ہم کو ثواب ملے خداوند وبادشاہ ہم سے خوش ہون بس اُنکا حال آئندہ تحریر ہوگا کہ وہ کون کون تھے اور اُنکے کیا نام تھے جو کہ سمندر کے آکر شریک ہوئے تھے اُنکا انجام کیا ہوا کیونکر قتل ہوئے راوی پھر اُنکا حال بیان کریگا اب راوی خوش بیان اصل قصہ بیان کرتا ہے کہ جب سمندر نے عشاق سے سُنا کہ آئین گے خاموش ہو رہا اسوقت سے اُسکو یہ فکر ہوئی کہ اب خود مقابلہ کرون اس کو تو اس فکر مین چھوڑا جاتا ہے

اب حال لشکر اسلام مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

بس جب صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے وہ سردار نہ تھے کہ جو چوری گئے تھے آج لشکر مین غل نہ ہوا کہ سردار غائب ہوئے چالاک ثانی اپنے مقام پر کھڑا ہوا تھا کہ صاحبقران نے چالاک سے فرمایا کہ آج خواجہ برق کہان ہین چالاک نے عرض کیا کہ وہ کل سے برائے تلاش سرداران لشکر سے تشریف لے گئے ہین برق ثانی بھی گئے ہین مجبور برائے حفاظت لشکر حکم فرماگئے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ آج تو کوئی نہین چوری گیا چالاک نے کہا کہ حضور کے اقبال سے آج تو کوئی نہین سردار چوری گیا سب حاضر دربار ہین صاحبقران نے چالاک ثانی کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ تم نے خوب حفاظت کی راوی خوش گفتار بیان کرتا ہے کہ یہان تو دربار آراستہ ہے سب حاضر ہین اب حال ضرغام ثانی کا سماعت ہو کہ یہ جو دربار سمندر سے ملکہ حباب کے عقب مین چلے تھے وہ تو سحر سے اُڑتی ہوئی چلی جاتی تھی یہ اُسکے سایہ مین روان تھے چونکہ قریب شام چلے تھے تھوڑی دور چلے تھے کہ رات ہوگئی اب یہ کیا کرین کیونکر روانہ ہون یہ تو رہگئے تھے یہ وہان پہونچی اپنا کام کیا قتل بھی ہوئی سب رہا بھی ہوئے لشکر کی طرف روانہ بھی ہوئے مگر یہ اُس صحرا مین رات بھر سرگردان پریشان رہے انکو راہ نہ ملی جب صبح ہوئی اُنھون نے خیال کیا دل مین کہ اب کدھر جاؤن نہ معلوم رات کو کیا گذری اب بیکار ہے لشکر مین چلو صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو یہ تصور کرکے وہان سے طرف لشکر کے چلے راہ طے کرکے داخل لشکر ہوئے بارگاہ مین آئے مجراگاہ پر سے مجرا کیا بادشاہ وصاحبقران کو صاحبقران

نے فرمایا کہ اے ضرغام ثانی تم کہان گئے تھے کچھ بیان کرو ضرغام نے عرض کیا کہ مین آج کئی دن سے شہر سمندریہ مین براے
خبر گیا ہوا تھا جبکہ خواجہ کی خبر دریافت کرو کہ یہ کارروائی سمندر شاہ کی تو نہین ہے کہ اُسنے کسی ساحر کو مقرر کیا ہو کہ وہ سردارونکو
لے جاتا ہو یا کسی عیار کو بس مین وہان حاضر تھا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کچھ خبر معلوم ہوئی اُسنے عرض کیا کہ وہ خود حیران
تھا کہ یہ کون ہے روز اسکو خبر جاتی تھی وہ خود اپنے اہل دربار سے کہتا تھا کہ یہ کون سرداران اسلام کو اسیر کرکے لے جاتا ہے کل
تک وہ اسی فکر مین رہا مگر کل اُسکو معلوم ہوا مجکو بھی حال کھلا یہ سب کارروائی میان عشاق کی ہے جب وہ یہان سے
خفیف ہو کر گئے تو انھون نے راہ مین لاامکان بنایا اُس مین قیام کیا شب کو آتے تھے سحر کرکے سردارونکو اسیر کرکے لے
جاتے تھے اُس لاامکان کو سب کی نظرون سے پوشیدہ کر دیا تھا چنانچہ کل سمندر نے قریب شام جو حال عشاق کا دریافت
کیا تو معلوم ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ استاد بھی اُس لاامکان مین پہونچ گئے ہین نازنین کی صورت بنے ہوئے عشاق کو
شراب پلا رہے ہین کہ سمندر نے ایک ساحرہ کو روانہ کیا کہ تو جا کر اس حال سے عشاق کو خبردار کر بلکہ خواجہ کو گرفتار
کرکے عشاق کے حوالہ کرنا اُسکے بعد اگر مجکو خبر دینا یہ جو حال مجکو معلوم ہوا کیونکہ مین بھی چوبدار کی صورت پر وہان
موجود تھا فوراً اُسکے عقب مین روانہ ہوا مگر وہ لکاتہ سحر سے پر پیدا کرکے چلی مین بھی اُسکے سائے مین چلا ایک
صحرا مین پہونچکر رات ہوگئی اب اُسکا سایہ نہ نظر پڑا مین تو رہ گیا رات بھر اُس صحرا مین سرگردان رہا کہین پتہ نہ چلا نہ
معلوم وہان خواجہ پر کیا گذری کیا نہ گذری جب صبح ہوئی مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا یہ واقعہ یہ ہے
آج تو کوئی سردار نہین چوری گیا صاحبقران نے فرمایا کہ سردار تو کوئی نہین چوری گیا مگر تمنے یہ خبر وحشت
اثر سنائی کہ جس کے سننے سے ایک قسم کا خفقان پیدا ہوا ہے نہ معلوم خواجہ پر کیا گذری آیا اُس نے چالاک کو اسیر
کرلیا یا خواجہ نکل آئے اب جب تک کچھ خبر نہین آتی ہے دل پریشان ہے چالاک ثانی نے عرض کیا کہ حضور تشویش نہ فرمائین
خواجہ کے غلام کو تو کوئی اسیر کر نہین سکتا ہے تو بھلا خواجہ کی کیا حقیقت ہے کہ کوئی اُنکو گرفتار کرے وہ ایسے ویسے عیار
نہین ہین وہ بات دوسری ہے کہ دھوکا دیکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہی تو امر ہے کہ اُسکو تو سمندر نے خبردار کر دیا کہ وہ
جو نازنین ہے وہ خواجہ ہین بس وہ جاتے ہی گرفتار کرے گی اُسکو کچھ ضرورت دریافت کرنے کی نہین ہے چالاک
نے عرض کیا کہ کسی نہ کسی صورت سے ضرور خواجہ اپنے کو رہا کرینگے کوئی نہ کوئی صورت ضرور اپنی رہائی نکالینگے اگر
ایسا ہوا ہوگا آپ پریشان نہ ہون وہ عشاق نہ طاقی کو قتل کرکے مع سردارونکے حاضر خدمت والا ہونگے صاحبقران
نے فرمایا کہ خدا ہمچنین کند یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہے اور سب اہل دربار خواجہ کے لیے فکرمند ہین وہان جو خواجہ کا دیر
سب سردارون کو ساحر تخت پر سوار کرکے چلے تھے چونکہ شب ماہ کا زمانہ تھا راہ فراموش کی دوسری طرف نکل گئے تھے
وہ رات اُن سب کو راہ تلاش کرنے مین بسر ہوئی صبح کو جب خضر راہ اپنے اشیانہ سے نکلا اُسنے اپنے شعاع نور سے
عالم کو روشن کیا زمانہ شب برطرف ہوا خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی آفتاب نے اپنے چہرہ پر سے نقاب شب کو دور کیا تمام
عالم مین روشنی پھیلی تو انکو معلوم ہوا کہ ہم راہ گم کرکے ادھر چلے آئے ہین بس اب یہ سب اُدھر سے طرف لشکر کے چلے
تھوڑے عرصہ مین نشان لشکر نظر آنے لگے بارگاہون کے کلس دکھائی دینے لگے وہ ساحر اپنے تخت کو سحر سے بڑھا کر
بہت جلد مع سب کے داخل لشکر فیروزی اثر ہوئے قریب بارگاہ تخت اتارے سب سردارونکے ملازم اپنے اپنے
آقا کو دیکھکر دوڑے لشکر مین غل مچ گیا کہ وہ سردار جو کہ چوری گئے تھے وہ رہا ہو کر آگئے ہر طرف سے لوگ دوڑے یہ
سردار تخت پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوئے سب کے آگے آگے خواجہ تھے جلوخانہ کو طے کرکے بارگاہ مین آئے یہان
دربار آراستہ تھا سب حاضر تھے کہ ایک مرتبہ صاحبقران کی نگاہ خواجہ پر پڑی دیکھا کہ خواجہ مسکراتے ہوئے
چلے آتے ہین اُنکے عقب مین سب سردار ہین یہ دیکھکر صاحبقران خوش ہوئے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ نے
آکر مجرا گاہ پر سے صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا اور دوڑ کر بادشاہ کی قدمبوسی حاصل فرمائی بادشاہ نے دست

شفقت پشت پر خواجہ کے رکھا بہت مہربانی فرمائی خواجہ صاحبقران سے ملے اُنھون نے بھی بہت شفقت زیادہ کی
پھر تو ہر سردار نے مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کی قدمبوسی حاصل کی اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے
قران ثالث اپنے مقام پر برق ثانی اپنے مقام پر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیا واقعہ پیش آیا کیونکر ان سب کا
پتہ ملا خواجہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا کل عیاری اپنی و قران کی و برق کی عشاق کا قتل کرنا حباب
و شعلہ کو مارنا سب روبرو صاحبقران کے بیان کیا صاحبقران و بادشاہ نے و نیز سب اہل دربار نے بہت تعریف کی
اُسی وقت خلعت طلب کرکے مرحمت فرمائے اور قریب ایک لاکھ روپیہ کے خواجہ کو انعام مین ملا اور قران و برق کو بھی بہت
کچھ انعام ملا اگر خواجہ کے روبرو کم سب نے پوشیدہ طور سے دینے کا اقرار کیا کیونکہ اُنھون نے اشارے سے منع کر دیا تھا کہ اگر آپ
انکے روبرو مرحمت فرمائیگا تو یہ سب لے لین گے ہمارے پاس ایک حبہ نہ رہیگا بدین سبب اُنکو کچھ قدرے قلیل ملا وہ بھی خواجہ نے اُن دونون
سے لے لیا اور کہا کہ جب تم کو ضرورت ہوگی مجھ سے طلب کر لینا مین فوراً دیدونگا اُنھون نے یہ کہکر دیدیا کہ ہم کو کبھی ضرورت نہ ہوگی ہم نے
آپ کے لیے کوشش کی تھی ہمارا جو مال ہو وہ آپ کا ہے بسم اللہ اب اپنے صرف مین لائیے خواجہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم دونون
مجھے لائق ہو وہان سچ ہے کہ تمھارا مال تو میرا ہے شاگرد و اولاد مین کیا فرق ہوتا ہے کچھ نہین بس یہ باہم خوشی کی تقریر ہوا کی بادشاہ
و سب اہل دربار بہت خوش ہوئے بڑی خوشی حاصل ہوئی لشکر کفار کے ہرکارے یہان موجود تھے وہ یہ سب حال دریافت کرکے
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے دربار مین پہونچکر مجرا بجالا کر جو حال تھا سب بیان کیا اور کہا کہ خواجہ بکو بہار لائے عشاق نطاقی
قتل ہوا یہ جو اُنھون نے سُنا سب حیران ہوئے کہ خواجہ کو کیونکر خبر ہوئی اور یہ کیونکر سہو پہنچے ہم کو خبر نہ تھی بڑے غضب کے عیار
ہین زمین کے اندر کی بات تلاش کرکے نکالتے ہین ان سے خداوند بچائین یہ تو بلا ہین دیکھو تو عشاق نے کیا تدبیر کی تھی جن
وہ تلاش کرکے وہان تک پہونچے اور کیونکر عیاری کی کیا کہنا یہ تو ہم نے عیار یہان نہین تک نہین ہین ان سے کون بچ سکتا
ہے ایسی بلاؤن سے کون محفوظ رہ سکتا ہے خداوند تصویر اپنی عنایت شامل حال کرین تو شاید کوئی صورت بچاؤ کی ہو
ورنہ بڑی خرابی ہے حباب شاہ نے کہا کہ اگر ہم کو یہ حال معلوم ہوتا تو بھائی مین تو کبھی لشکر لیکر نہ آتا مگر اب آکے واپس جانا
خلاف شجاعت ہے معراج نے کہا کہ تم نہ آتے ہم تو ضرور آتے عیار ہمارا کیا کرینگے جو جیسا کریگا ویسا پائیگا اُس نے اُسکے ساتھ
عیاری کی اُنھون نے اُسکا جواب دیا ہم کو یہان آئے ہوئے پندرہ بیس روز کا عرصہ ہوا اُنھون نے کوئی بھی عیاری
ہم پر کی سیلاب شاہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے خیر ہم کو اس قصہ سے کیا غرض جس کام کو آئے ہو اُسکی تدبیر کرو گرداب نے
کہا کہ آج بادشاہ کا حکم نامہ بھی آیا ہے اُنھون نے برائے جنگ تاکید فرمائی ہے لہذا اُنکے حکم کی تعمیل پر ضرور ہے اس امر مین سب
لوگون کی کیا رائے ہے اُنھون نے جواب دیا کہ اگر لشکر کے مجروح اچھے ہوگئے ہون تو کیا نقصان ہے گرداب نے جواب دیا
کہ ابھی لشکر کے مجروح نہ اچھے ہوئے ہونگے کیونکہ زمانہ بیس دن کا ہوا کہ برابر علاج ہو رہا ہے بس یہ جو گرداب نے کہا
سب نے جواب دیا کہ پھر شوق سے طبل جنگ بجوائیے کس امر کا انتظار ہے گرداب نے جواب دیا کہ کل مین ضرور طبل
جنگ بجواؤنگا پرسون مقابلہ کرونگا سب نے جواب دیا کہ بہتر ہے بس بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا سب
بادشاہ اپنے اپنے خیمہ خاص مین آئے اگر جراحون کو طلب کیا ان سے دریافت کیا کہ وہ سب مجروح جو کہ تمھارے
زیر علاج تھے اچھے ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ اُنکو صحت پائے ہوئے آٹھ روز کا زمانہ ہوا
بس وہ بادشاہ یہ سُنکے خوش ہوئے یہان تو اب یہ رائے ہوئی ہے کہ کل طبل جنگ بجے گا اُدھر لشکر اسلام مین دربار
آراستہ ہے سب خوش بیٹھے ہوئے ہین کہ بادشاہ نے فرمایا کہ آج اُن سب کی دعوت ہے جو کہ قید سے رہا ہو کر آئے ہین
یہ فرما کر دعوت کے سامان کا حکم دیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے اپنے دوستون عزیزون سے
ملے لشکر مین ایک خوشی ہے کہ خدا نے ان سب کی عمر دوبارہ کی ہم سب پر سے یہ بلا دفع کی اور ایسی جانین اُس مہلکے
سے بچائین الحمد کا شکریہ کرنا چاہیے وہ ہم سب کا حافظ ہے اور مالک ہے خدا نے خوب حفاظت کی ورنہ بڑی خرابی ہوتی

وہ اسی طور سے سب کو گرفتار کرے جاتا ایک کو بھی نہ معلوم ہوتا اور بیجا کر سب کو ایک مرتبہ سحر کرکے قتل کرتا یہان لشکر مین تو
ہر طرف یہ چرچا ہو رہا ہی کوئی کچھ کہتا ہی کوئی کچھ ہر ایک کی باتین ہو رہین ہین جو جسکے ذہن مین آتا ہی وہ کہتا ہی راوی بیان
کرتا ہی کہ وہ دن تمام ہوا رات کو سب کی بادشاہ نے دعوت فرمائی تھی سب دعوت مین حاضر ہوئے بزم عشرت برپا
ہوئی طعام لذیذ کھائے رات بھر ناچ و گانا سنا صبح کو سب دربار مین آئے دربار آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ
دیکھیے اب کیا مرحلہ پیش آتا ہی کون مقابلہ کو آتا ہی جس دن سے یہ لشکر آیا ہی اسنے تو ایک مرتبہ بھی مقابلہ نہ کیا اب
دیکھیے کس کو سمندر برائے مقابلہ روانہ کرتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جسکی قضا ہوگی یا جو مسلمان ہونے والا ہوگا
یا جو خداوند کریم کو ہمارے حق مین منظور ہوگا وہ پیش آئیگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی خواجہ اپنے مقام پر متمکن ہین
سب سردار اپنے مرتبہ سے سب عیار اپنے طریقہ سے اب قران ثالث بھی ہر روز دربار مین آتے ہین بعد برخاست
دربار صحرا کو چلے جاتے ہین یا اپنے مقام پر کھڑے ہوئے ہین لشکر کفار کا حال قلمبند ہوتا ہی کہ وہان بھی دربار ہوا سانون
بادشاہ دربار مین آکر بیٹھے بس اسوقت باہم صلاح کرکے گرداب نے حکم دیا کہ نقارہ سحر پر چوب پڑے ہم کل اہل
اسلام سے مقابلہ کرینگے آتش بغض و فساد کو دوبالا کرینگے بس یہ جو حکم دیا فوراً نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ
گونجی اہل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ ہونے لگا ادھر جو ہرکارے لشکر اسلام کے بطور جاسوسی
لشکر کفار مین موجود تھے یہ خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان گوش ہمایون مین بادشاہ و صاحبقران
کے صدائے طبل جنگ آئی خواجہ سے فرمایا کہ یہ کیسی صدا نقارے کی آئی کیا کفار نے نقارہ طبل جنگ بجوایا ہی یا کوئی انکے
لشکر مین انکی کمک کے لیے آیا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ ہرکارے تو لشکر کفار مین موجود ہین جو امر ہوگا وہ آکر گذارش
کرینگے ورنہ حکم عالی ہو تو اور ہرکارے روانہ کیے جائین صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین تھوڑے عرصہ مین
سب حال ظاہر ہو جائیگا کیا ایسی ضرورت ہی خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب یہی باتین ہو رہی تھین باہم خادم
و مخدوم مین کہ مخبوری ہرکارے گرد مین آلودہ آکر حاضر دربار ہوئی مجراگاہ پر سے مجرا بجالائی دعا و ثنائے بادشاہی بجالائی
شعر الٰہی تخت تو بیدار بادا ✣ ترا دولت ہمیشہ یار بادا ✣ جہان پناہ فلک بارگاہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اوج
اقبال ہو دوست ہمیشہ شاد دشمن پائمال ہون ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ باہم صلاح ہوئی اسکے بعد یہ حکم کفار ضلالت
شعار نے دیا کہ طبل جنگ پر چوب پڑے کل ہم غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرینگے آتش کین و فساد کو دوبالا کرینگے
جب طبل جنگ پر چوب پڑی تو یہ غلام اس خبر دہشت اثر کو لیکر طرف لشکر شاہی کے راہی ہوئے حاضر بارگاہ ہو کر سمع
مبارک تک پہونچائی باقی خیریت ہی بس جب ہرکارے بیان کر چکے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جاے وہ
مجرا بجالا کر انعام پا کر بادشاہ و صاحبقران کو دعائین دیتے ہوئے دربار سے باہر آئے اور طرف لشکر کفار کے روانہ
ہوئے یہان بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی کوس حربی پر چوب پڑے ہم بھی کل
میدان جنگ مین جا کر کفار سے مقابلہ کرینگے جسکے مقدر مین منشی ازل نے فتح تحریر فرمائی ہوگی وہ سربلند ہوگا اور جسکے
مقدر مین شکست تحریر فرمائی ہوگی وہ سرنگون ہوگا عرصہ سے مقابلہ بھی نہ ہوا تھا بہت دل چاہتا تھا کہ مقابلہ ہو خدا
نے وہ دن دکھایا سرداروں نے عرض کیا کہ حضور ہم کیا عرض کرین جو کہ ہمارے دلونکی شوق جنگ مین حالت تھی اور
اب جو اس خبر کو سنکے حالت ہوئی ہی ہم خدمت عالی مین عرض نہین کر سکتے ہین خدا حضور کو سلامت باکرامت ہمارے
سرون پر رکھے کہ یہ دن نصیب ہوا بس بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ جا کر نقارہ سکندری پر چوب لگاؤ تا کہ لشکر کو
خبر ہو سب اپنا سامان جنگ کرین یہ سنکے خواجہ اپنی کرسی پر سے اٹھے طرف نقارخانہ کے چلے وہان سب نقارے
درست تھے داروغہ پانچ اشرفیان برائے نذر خواجہ لیے ہوئے کھڑا تھا کہ خواجہ پہونچے اسنے نذر پیش کی خواجہ نے
سرسری انکار کرکے نذر قبول کرلی اسنے بڑھکر طبل سکندری پر سے غاشیہ لیا خواجہ نے چوب اٹھا کر اس پر لگائی شعر

ز نقارہ آواز آمد برون * کہ دون است و دون است گردون دون * صدائے نقارہ سے طبقہ زمین کے ہل گئے گوش گردون کر
ہو گئے مردے تہ قبر مین چونک اُٹھے رستم ایسا جوانمرد خواب مرگ سے چونک پڑا گاو زمین کی قدمون کو لرزہ سا ہو گیا تو دیو دلون کے
دل ہل گئے بزدلون کی جانین لبون پر آگئین خواجہ ادھر چوب لگا رہے تھے ادھر نقارچیون نے نوبت بجانا شروع کی سہنا کو دم
ملا اب لشکر اسلام مین خبر پھیلی کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہی ہر طرف ایک خوشی تھی معلوم ہونے لگی ہر طرف ایک چہل پہل
ہو گئی ادھر بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا بلکہ حکم فرمایا کہ آج ہم سے پہر کا بھی دربار نہ کرینگے سب سامان جنگ مین مصروف
ہون آج سب کو فرصت ہی یہ فرما کر داخل خیمہ خاص ہوئے سردار اپنے مقام پر آئے سامان جنگ مین مصروف ہوئے ادھر کفار
نے بھی دربار برخاست کیا سب کفار بھی سامان جنگ کرنے لگے اور اہل اسلام بھی جو کہ ساحر تھے وہ تو اپنے خیمون مین جا کر سحر جگانے
کی تدبیر مین مصروف ہوئے جو کہ غیر ساحر تھے اُنھون نے کیا کیا کہ خنجرون کو صیقل کیا تلوارون کو چرخ پر چڑھایا کہ عقل پیر فلک
کی چکر مین آئی خود وغیرہ صیقل کیے زرہ کو درست کیا کمانین جو خانہ خدنگ رکھتے تھے انکو سینگ سانگ کر درست کیا تیر
جو اچھے اچھے تھے وہ ترکش مین رکھے بُرے نکال ڈالے وہ دن غازیان اسلام کو اسی سامان مین گذرا جب شب ہوئی تو
سب ایک مقام پر جمع ہوئے باہم صلاح کرنے لگے جو کہ ساحر تھے اُنھون نے خیمون مین جا کر جو کا ذخیرہ دیکر سحر کو جگایا اس
خیال سے کہ ساحرون سے مقابلہ ہی سحر کو تازہ دم کر لین ہر خیمہ سے رائی سرسون گوگل کی بو آتی تھی ادھر تو یہ سامان تھا
ادھر لشکر کفار مین بچہ خوک جھٹکا ہو رہے تھے پیر پکارے جاتے تھے کوئی کالی کلکتہ والی کو پکارتا تھا کوئی لونا چماری
کو بلاتا تھا کوئی بھوانی کی پوجا کرتا تھا کوئی کہہ رہا تھا یا سامری تمھاری جے ہی کوئی جمشید کی جے کو پکارتا تھا کوئی
خداوند تصویر کو پکارتا تھا کہ تم جاگتی جوت ہے خداوند ہو بڑے زبردست خدا ہو میری آبرو رکھ لینا جو کہ چھوٹے چھوٹے
ساحر تھے انکا یہ حال تھا جو کہ زبردست ساحر تھے اُنھون نے فقط تھوڑی دیر تک پوجا پاٹ کیا اسکے بعد جا کر سو رہے یعنے
پیرون کو اپنے قبضہ مین کر لیا انکا جو دشمن تھا اُسکو پیر لائے بلا کر اپنا قبضہ کیا سحر کو تازہ کر لیا مگر لشکری اپنے اپنے
طریقہ سے سحر کو جگا رہے ہین ہر طرف سے الفاظ سحر کی آوازین آرہی ہین ماش کے دانے جل رہے ہین کوئی یون سمجھتا ہی
کوئی ہنڈیا روانہ کرتا ہی کوئی دشمنونکا نام پیرون کے سامنے لے رہا ہی کوئی اپنے پیرون سے یہ کہتا ہی کہ اُسکو موت
کمی نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی کوئی غسل کر رہا ہی خون خوک سے کوئی حلوہ تازہ تازہ طیار کرکے اپنے پیرون کو کھلاتا
ہی لشکر کفار مین ایک عجب طرح کا حال ہی ہر ایک کو جنگ کا خیال ہی بلکہ یہی خیال ہی کہ ہمارا نام رہے ہم دشمن پر ظفر
پائین اہل اسلام کو شکست ہو ہماری ظفر ہو یہ امر خداوند کریم کے ہاتھ ہی نہ معلوم کس کی ظفر ہو اور کس کی شکست
ہو الغرض ہر ایک اپنے اپنے طور پر لشکر کفار مین سامان جنگ مین مصروف ہی یہان اہل اسلام مین جو کہ غازیان دیندار
تھے وہ تو اپنا سامان جنگ کرتے باہم ایک مقام پر بیٹھے ہین اور باہم مشورے کر رہے ہین انتظار سحر مین کیسے خوش
ہین چہرہ مثل لعل بدخشان کے جوش شجاعت سے گلرنگ ہو رہے ہین بات بات پر ہنسے دیتے ہین راوی
نے بیان کیا ہی کہ وہ رات بسر ہوئی سفیدی سحری نے اپنا ظہور کیا دونون لشکرون مین سحر کی وردی بجی یہ عالم
ہوا بموجب شعر لگے ہونے نظرون سے تارے نہان * چھپا نور مین جادۂ کہکشان * رُخ شمع مائل بزردی ہوا *
لباس فلک لاجوردی ہوا * قصہ مختصر صبح ہوئی اُدھر لشکر کفار مین کمر بندی ہونے لگی ادھر لشکر اسلام کے سردار
مسلح و مکمل ہو کر دردولت پر حاضر ہوئے لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا صاحبقران نماز سے فراغت
کر کے تشریف لائے بادشاہ برآمد ہوئے مع سردارون کے طرف میدان کے روانہ ہوئے مقام جنگگاہ مین پہونچے
صفین آراستہ ہوئین کہ لشکر کفار بھی آیا وہ بھی صف آرا ہوا جب صف بندی ہو چکی نقابت نقیب کر چکے
لشکر کفار سے ملکہ چندرتن اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر میدان مین آئی مبارز طلب کیا ادھر سے ملکہ نغز الالان نے
اپنی صف سے اپنے طاؤس کو بڑھایا بادشاہ سے اجازت لیکر اسکے مقابل ہوئی پہلے نوبت ہمکلامی کی آئی چندرتن

نے بہت کچھ سمجھایا ملکہ نے سوائے انکار کے کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا یہ مقام جنگ ہے نہ جائے نصیحت و پند تم جس قصد سے
آئی وہ کام کرو اس بیکار کی دماغ خراشی سے کیا حاصل اُسنے جواب دیا کہ تم لوگ بہت مغرور ہو خیر بدون سزا پائے
ہوئے نہ مانوگے یہ کہکر سحر کیا کہ ایک برق چمکی تاریکی ہو گئی بعد تھوڑی دیر کے جو دیکھا تو ایک ماہتابان آسمان پر نمایان
ہو غزالان ابھی کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے کہ اُس ماہتابان سے ایک برق چمکی اور ایک شعلہ پیدا ہوا طرف غزالان
کے چلا غزالان نے کچھ اسم پڑھکر [illegible] جو کی وہ شعلہ برطرف ہو گیا چندر تن نے کہا کہ اگر تم نے شعلہ کو گل کر دیا تو کیا
میرے ہاتھ سے بچ جاؤ گی بس یہ کہکر اُسنے کچھ پڑھکر دستک دی کہ اُس چاند سے ایک رسن پیدا ہوئی اور وہ طرف
غزالان کے چلی غزالان نے جو اُس رسن کو دیکھا اُسنے سحر کیا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس رسن کو جلا دیا
چندر تن کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے اُس رسن کا جلنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی کہ اُسکی چمک کے ساتھ ہی ایک پنجہ
پیدا ہوا وہ کمر بین غزالان کے پڑا اور غزالان کو اُٹھا کر طرف آسمان کے لے گیا چندر تن نے سحر کیا کہ ایک گنبد بلوری
پیدا ہوا بس اسنے دستک دی کہ وہی پنجہ غزالان کو لیے ہوئے ظاہر ہوا اسنے اُسکی زبان مین سوزن دیکر اُس گنبد مین
قید کیا پھر نہیب دی کہ کوئی میرے مقابلہ کو آئے وہ چاند اُسی طور سے قائم ہے نہیب کا دینا تھا کہ کوکبہ روشن تن نے
اپنے طاؤس سحر کو صف سے نکالا بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آئی چندر تن نے کہا کہ اے کوکبہ اسی مین بہتری ہے
کہ تم میرے ہمراہ چلو مین سمندر سے تمہارا قصور معاف کرادون گی ورنہ مثل غزالان کے تیرا بھی حال ہو گا کوکبہ نے
جواب دیا کہ مین تو تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگی سمندر کیا گیدی ہے کہ مین اپنا قصور اُس سے معاف کراؤن بلکہ تو میرے
ہمراہ چل مین تیرا قصور صاحبقران سے معاف کرادون یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ لا جو حربہ رکھتی ہو کوکبہ نے کہا کہ یہ تو
میرا دستور اب نہین ہے پہلے تو اپنا حربہ کر لے اگر مین تیرے حربہ سے بچی تو اپنا حربہ کرونگی ورنہ جو مرضی خدا کی یہ سننا تھا
کہ اُسنے اُس چاند کی طرف دیکھا اُس مین حرکت ہوئی اور ایک صورت پیدا ہوئی جب وہ شکل پیدا ہوئی اسنے کوکبہ
سے کہا کہ ذرا آسمان کی طرف دیکھو پھر مین حربہ کرونگی کوکبہ نے سر اُٹھا کر دیکھا جیسے ہی نگاہ اُس شکل پر پڑی کوکبہ کی زبان سے
نکلا ات یہ نکلنا تھا کہ ایک مرتبہ دہاڑ آئی اور طاؤس سحر پر سے چلی کہ چندر تن نے اپنا طاؤس بڑھایا اور اسکے قریب آکر اُسکی
زبان مین سوزن دیکے اُسکو روک کر اس گنبد کی طرف اشارہ کیا کہ اُس سے ایک پنجہ پیدا ہوا وہ اُسکو اُٹھا کر اُس گنبد
مین لے گیا یہ حال دیکھا آئینہ اندام زوجہ آفاق کو تاب نہ رہی بس ایک مرتبہ اپنے شوہر سے اجازت لیکر طاؤس بڑھا کر
خدمت مین بادشاہ کے آئی اجازت لیکر اُسکے مقابل آئی اور کہا کہ یہ کیا سحر کرتی ہے کوئی عمدہ سحر کر اُسنے کہا کہ کیون
شامت آئی ہے تو بھی مثل کوکبہ و غزالان کے گرفتار ہو گی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خیر یا مین گرفتار ہونگی یا تو اُسنے
کہا کہ اپنا حربہ کر جواب دیا کہ تو سُن چکی ہے کوکبہ سے اور غزالان سے کہ ہم پیش دستی نہین کرتی ہین پھر کہتی ہے کہ اپنا
حربہ کر یہ سنکے اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسنے طرف چاند کے اشارہ کیا کہ وہ ایک مرتبہ وہان سے دور ہو کر چلا آواز دی کہ بچ
مین نے اپنا حربہ کیا آئینہ اندام نے جو یہ سنا اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اُس مین سے ایک بیضہ نکالا جھٹ پٹ کچھ اُس پر
پڑھکر دم کیا اور طرف اُس چاند کے جو کہ اُسکی طرف آتا تھا اچھالا جب وہ بیضہ اُسکے قریب پہونچا شق ہوا اُس مین سے ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ چاند پر پڑا دونون ٹکڑے ہو کر اُس شعلہ نے اُسکو بے نور کر دیا اور وہ دونون ٹکڑے اُسی مقام پر قائم ہو کر
رہ گئے یہ جو چندر تن نے دیکھا فوراً اپنے طاؤس سحر کو اُڑایا اور ایک طرف آسمان پر جا کر غائب ہو گئی بعد تھوڑے عرصہ کے
پھر ظاہر ہوتی آتی ہے ملکہ آئینہ اندام پر ایک نارنج مارا کہ جسکے پڑنے سے آئینہ اندام کی یہ نوبت ہوئی کہ گھبرانے لگی
غشی سے آنے لگی بس اسنے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا وہ آئینہ اندام کو اُٹھا کر اسکے قریب لایا اسنے اسکی زبان مین
بھی سوزن دی وہی پنجہ اسکو بھی اُٹھا کر اُسی گنبد مین لے گیا اب تو آفاق کو تاب نہ رہی وہین سے للکارتا ہوا اپنے
تخت سحر کو بڑھا کر چلا کہ مین آیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگی مین تیرا قاتل ہون بادشاہ سے آکر اجازت لی میدان مین گیا

کہا جو حربہ رکھتی ہو اُسنے وہ نارنج جو کہ آئینہ اندام پر مارا تھا اور پھر اسکے پاس پہونچ گیا تھا آفاق پر مارا جیسے وہ نارنج آفاق
کے قریب آیا آفاق نے اُف جو منہ سے کی ایک شعلہ نکلا وہ نارنج پر پڑا کہ نارنج جلکر خاک ہو گیا اُس خاک سے ایک طائر
پیدا ہوا اُسنے آکر سر پر آفاق کے صدائے افسوس دی بس آفاق نے دستک دی کہ ایک باز پیدا ہوا اُسکو اشارہ کیا
کہ اسکو کھائے اُس باز نے جھپٹ کر اُسکو شکار کیا اور کہا کہ جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا جا اب چندر تن نے جو یہ حال دیکھا
ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا نیچہ نکالا اُس پر کچھ پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ برق بنکر چلا ادھر آفاق
نے دستک دی کہ سیکڑوں سپریں اُسکے سر پر قائم ہوئیں کہ وہ برق اُن سب سپروں کو کاٹ کر آفاق کے قریب آگئی اسنے
کچھ پڑھکر جو اُس برق پر ہاتھ ڈالا وہ برق اُسکے ہاتھ میں نیچہ ہو کر رہگئی بس یہ نیچہ کو لیکر اُسکی طرف چلا یہ کہکر کہ میں تجکو سے کیا قتل
کرون اسی نیچہ سے تیرا کام تمام کرونگا پہلے تیرا سحر جو کہ تونے کیا تھا کہ چاند بنکر طیار ہوا تھا اُس سے تونے دو سرداروں کو اسیر کیا پری
بی بی نے آکر اُسے بیکار کر دیا جب سے وہ اُسی طور سے قائم ہے پہلے اُسے نشانوں پھر تیرا بھی کام کرونگا یہ کہکر ایک مرتبہ کچھ دانے ماش
کے تخت پر سے اُٹھائے اُنپر کچھ پڑھکر جو اُس چاند پر مارے بس ایک تڑاقہ ہوا وہ چاند پرزے پرزے ہو کر زمین پر گرا اتنے عرصہ
میں اسنے ایک اور سحر طیار کیا تھا کہ اسنے اپنے سر کے بال توڑ کر اُسکا ایک کوڑا بنایا اُسکو ہاتھ میں لیکر کھڑی ہوئی جب
آفاق اُس چاند کو مٹا کر اُسکی طرف چلا اُسنے کہا کہ اچھا میرا یہ سحر رد کرو تو میں جانون آفاق نے کہا کہ بس اُسنے اُٹھا کر وہ کوڑا
زمین پر مارا کہ زمین کو زلزلہ سا ہوا تمام زمین ہلنے لگی جہان پر آفاق تھا وہان پر سے زمین شق ہوئی اُس سے ایکمرتبہ ایک مرکب
کوتل پیدا ہوا با زین و لگام اور طرف صحرا کے جست کر کے چلا گیا ایک آن واحد میں وہان سے واپس آیا اب جو دیکھا تو اُس پر
ایک طفل حسین سوار ہے اُس طفل نے آکر چندر تن کو سلام کیا بس چندر تن نے وہ کوڑا اُس لڑکے کے ہاتھ میں دیا کہ اس
کوڑے سے آفاق کو سزا دے کہ اسنے میرے ساتھ بہت بے ادبی کی ہے بس وہ طفل اُس کوڑے کو لیکر طرف آفاق کے یہ
کہتا ہوا چلا کہ ابھی میں اسکو سزا دیتا ہون اسنے میری ملکہ کے ساتھ بے ادبی کی ہے آفاق نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا سحر
کرکے روکنا چاہا مگر وہ نہ رکا بس ایک مرتبہ آفاق نے دستک دی کہ اُسی طور سے بلکہ اُس سے زیادہ زمین کو حرکت ہوئی زمین لرزنے
لگی کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک عورت پیرزال پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ میں کچھ لڑکون کے کھیلنے کے کھلونے تھے مثل
ہاتھی گھوڑے وغیرہ کے اُسنے آفاق کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے آفاق نے کہا کہ تیرا لڑکا دیکھ یہان چلا آیا ہے تو اسکو لے نہین
جاتی ہے اُسنے عرض کیا کہ میں تو بڑے عرصہ سے تلاش کر رہی تھی مجکو کیا معلوم تھا کہ یہان ہے یہ کہکر آفاق سے کہا کہ کدھر آفاق نے
اشارہ اُس طفل مرکب سوار کی طرف کیا وہ طفل مرکب سوار کوڑا لیے ہوئے چلا آتا تھا جیسے ہی آفاق نے اشارہ کیا یا تو وہ
پیرزال لکڑی ٹیکتی ہوئی کھڑی تھی یا ایک مرتبہ جست کرکے اُس طفل کی طرف چلی میرا بچہ کہکر اور بہت جلد اُسکے قریب پہونچی اُس طفل نے کوڑا مارا
کہ اُسنے اُف کی وہ کوڑا جلنے لگا اس پیرزال نے جست کرکے اُسکو مرکب پر سے اُٹھا لیا اور پیار کرتی ہوئی وہان سے چلی آفاق
کو سلام کیا اور پیر مار کر غرق زمین ہوئی اُسکا غرق زمین ہونا تھا کہ ایک برق چلی وہ اُس مرکب پر گری کہ اُس مرکب کے دو پر
کاٹے ہوئے بس آفاق نے ملکہ سے کہا کہ میں نے تمہارے سحر کو دفع کیا اب میرے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ یہ کہکر وہی نیچہ لیکر
اُسکی طرف چلا اُسنے بھی نیچہ لیا لگی نیچہ بازی ہونے بس ایک مقام پر اُسنے گانٹھ لیا آفاق نے جو نیچہ مارا اُسنے سپر سحر کو سر کی پناہ
کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ نیچہ سپر کو کاٹ کر سر پر آیا سر اور کلہ جبڑے کو کاٹتا ہوا سینہ سے گذرتا ہوا تہ زیر گاہ کے پھاٹک سے صاف
نکل گیا اُسکا قتل ہونا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی زمین کانپی تاریکی ہوئی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد
جو روشنی ہوئی تو صدا آئی نشنی مرا کہ نام من ملکہ چندر تن جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم دیکھا
کہ ایک عورت کی لاش خاک پر پڑی ہے کہ ایکمرتبہ ایک بگولہ غبار کا پیدا ہوا اُس لاش کو اُٹھا کر وہ بگولہ طرف شہر سمندر رمہ
کے روانہ ہوا اُس سے صدائے گریہ وزاری آتی تھی اُدھر وہ گنبد بلور شکست ہوا سب سردار جو کہ قید تھے رہا ہوگئے اپنے
حواس میں آئے ورنہ بے ہوش پڑے تھے خواجہ نے جو اُس بگولہ کو طرف سمندر رمہ کے جاتے ہوئے دیکھا یہ بھی اپنی صورت

تبدیل کرکے اس خیال سے کہ دیکھیں یہ بگولہ کہان جاتا ہے اور کس کے پاس اسکی لاش جاتی ہے اگر مین چرپے تو اسکو بھی قتل
کرین روانہ ہوئے اسکا حال پھر تحریر ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ملکہ چیندر تن قتل ہوئی ہاتھ سے آفاق کے تب
گرداب نے گھبرا کر طبل بازگشت بجوادیا گو کہ ابھی زمانہ بہت باقی تھا کبھی مقابلہ ہو سکتے تھے مگر ایسا بدحواس ہوا کہ طبل بازگشت
بجوادیا لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت پر چوب پڑی بس گرداب سب لشکر کو لیکر طرف فرودگاہ کے واپس چلا گو اسوقت کا
طبل باز بجوانا اور سب کو ناگوار ہوا مثل حباب و ماہ تن وغیرہ کے مگر کیا ہو سکتا ہے ناچار وہ بھی اپنے اپنے لشکر کو لیکر واپس
آئے لشکر نے پڑاو پر آکر کھولی سب سردار اپنے اپنے خیمہ مین سے گئے ادھر لشکر اسلام بھی طرف فرودگاہ کے چلا آفاق کو لیکر
خدمت مین بادشاہ کے آیا بادشاہ نے آفاق کی بہت تعریف کی بحکم بادشاہ آفاق بہت سرفراز ہوا صاحبقران سب کو لیکر
طرف قیام گاہ کے واپس آئے لشکر کھولنے لگا بادشاہ و صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنے خیمہ مین جا
کر تھوڑی دیر آرام کیا اسکے بعد تشریف لائے بارگاہ مین سب سردار حاضر ہوئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سب عیار بھی آئے مگر خواجہ نہ آئے
تو صاحبقران نے فرمایا چالاک ثانی سے کہ اے چالاک خواجہ کہان ہین کیونکہ جبتک آفاق نے مقابلہ کیا ہے اور اسکو قتل کیا ہے
اُس وقت میرے برابر موجود تھے پھر طبل باز بجا مین نے اُنکو نہین دیکھا کیا کسی طرف چلے گئے ہین چالاک نے عرض کیا
کہ مجکو نہین معلوم کہ خواجہ کہان تشریف لے گئے ہین یہ سنکے صاحبقران خاموش ہو رہے کہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے سب
سردار آفاق کی تعریف کرنے لگے وہ سب کو سلام کر رہا ہے یہان کا تو یہ رنگ ہے اُدھر لشکر کفار کا یہ حال ہے کہ بعد تھوڑے
عرصہ کے گرداب و حباب وغیرہ نے دربار کیا سب حاضر ہوئے جو سردار کہ ملکہ چیندر تن کے تھے وہ فدائے اپنے مالک
کے غم مین مبتلا ہے جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت ملکہ ماہ تن و حباب شاہ نے گرداب سے کہا کہ آپ نے بیکار ابھی
طبل باز بجوادیا ابھی بہت دن باقی تھا کوئی اور مقابلہ کو نکلتا گرداب نے کہا کہ مجکو ملکہ چیندر تن کے قتل کا اسقدر صدمہ
ہوا کہ میرے حواس بجانہ تھے اسی بدحواسی مین طبل باز بجوادیا خیر حکم دو کہ پھر طبل جنگ بجے کل پھر مقابلہ کرنا ہے کہکر حکم دیا
کہ دبیر حاضر ہو دبیر حاضر ہوا گرداب نے دبیر سے کہا کہ ایک عرضی اس سب حال کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کرکے مین
روانہ کرون دبیر نے بموجب حکم گرداب کے سارے حالات جو کہ گذرے تھے سب تحریر کیے لباس مُہر کرکے حاضر کی گرداب
نے طلب کیا کہ ایک طایر پیدا ہوا اسکو عرضی دی کہ یہ خدمت مین بادشاہ کے پہونچا دے وہ طایر عرضی لیکر طرف سمندریہ کے
روانہ ہوا کہ اسکا حال بھی قلم بند ہوگا بعد عرضی روانہ کرنے کے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً طبل جنگ بجا صدائے نقارہ زری
بلند ہوئی ہرکارے یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے داخل بارگاہ ہوئے مجرا بجا لائے عرض کیا کہ لشکر کفار مین
طبل جنگ بجا ہے باقی خیریت ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بجے ہم کل مقابلہ کرینگے ہرکارون کو
کو انعام دیکر رخصت کیا یہان نقارے پر چوب پڑی معلوم ہوا کہ کل پھر لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا ہر ایک سامان جنگ
کرنے لگا ہر ایک اپنے حربے درست کرنے لگا دربار آراستہ ہے ادھر لشکر کفار مین بھی سامان ہونے لگا وہان بھی دربار آراستہ
ہے دونون لشکرون کو سامان جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہے

اب شمہ حال شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہے اور سمندر شاہ کا

راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہے سب سردار حاضر دربار ہین کیونکہ اُسکو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ آج
لشکر اسلام سے اور میرے لشکر سے مقابلہ ہے اسی کا ذکر ہو رہا ہے کہ مقابلہ ہو رہا ہوگا دونون لشکر میدان مین صف آرا ہو گئے
بڑا لطف ہوگا کیسے کیسے سر چل رہے ہونگے باجے جنگی بج رہے ہونگے سردار عرض کر رہے ہین حضور بجا ارشاد فرماتے ہین
سمندر شاہ نے کہا کہ معلوم کدھر کے سردار زیادہ قتل ہوئے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ سرداران اسلام حضور کے غلامون
کے ہاتھ سے قتل ہو رہے ہونگے اسی ذکر و تذکرہ مین دوپہر آگئی کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے کچھ شور و غل کی صدا آئی

اور رونے کی کہ سمندر شاہ نے کہا کہ یہ آج شہر مین غل کیسا ہی اور یہ صدائے گریہ کہان سے آرہی ہی سردارون نے عرض کیا
کہ چونکہ شہر بہت وسیع ہی لوگ بہت آباد ہین کوئی مرگیا ہوگا اُسکے عزیز واقربا روتے ہونگے سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر ہی کہ
ایک مرتبہ ایک بگولہ پیدا ہوا اور وہ دربار مین آسمان پر سے آیا اُس سے ایک لاش پیدا ہوئی دو ٹکڑے اُس بگولہ ... دینے کی
صدا آرہی تھی ہائے ملکہ چیندر رتن تیری جوانی پر ظالم نے رحم بھی نہ کیا کس بیدردی سے قتل کیا کہ ہر چیز تیری ... دہوئی
یہ جو صدا سب اہل دربار نے سُنی و سمندر نے اور لاش دیکھی حیران ہوئے کہ اسکو کس نے قتل کیا کہ یہ تو تشا... بھی کیا
واقعہ گذرا لشکر نے شکست کھائی کیا آفت آئی کہ اُس لاش کے ایک پہلو سے ایک جانور پیدا ہوا وہ سامنے سمندر شاہ
کے آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ بھی ہمراہ اس بگولہ کے چلے تھے مگر دس قدم آگے تھے جب وہ بگولہ شہر سمندر یہ مین
آیا تھا خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی اس خیال سے کہ تم اپنی رو مین آرہے ہو شاید کوئی پہچان لے تو بری خرابی ہو یہ
گلیم اوڑھے ہوئے چلے آتے تھے جب وہ بگولہ داخل دربار سمندر ہوا یہ بھی دربار مین داخل ہوئے اور عقب سمندر آگر
کھڑے ہوگئے تھے کہ وہ جانور پہلو سے اُس لاش کے پیدا ہوا سامنے سمندر کے آکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ اے سمندر شاہ
آگاہ ہو کہ ملکہ چیندر رتن کو آفاق شاہ نے قتل کیا یہ کہکر کُل حال معرکہ آرائی کا بیان کیا اسکا نکل کر مقابلہ کرنا غزالان
و لوکیہ و آئینہ اندام کو اسیر کرنا آفاق سے سحر چلنا آخر اسکا اسکو قتل کرنا بیان کیا اور ایک نعرہ کرکے جل گیا یہ حال
سُنکے سمندر کو بڑا صدمہ ہوا اُسی وقت حکم دیا کہ اسکی لاش طرف شہر چیندر بان کے روانہ کی جائے وہان اسکے عزیز
ہین سب گریہ کرم ... کرینگے بس اُسی وقت چند برہمن حاضر ہوئے اُسکی لاش کو لیکر روانہ ہوئے یہ حال تو قابل تحریر
بھی نہین جو کچھ اُنکے مذہب مین ہوتا ہوگا وہ کیا ہوگا طول بیجا سے کیا حاصل اصل مطلب سے غرض ہی بس بعد روانہ
کرنے لاش کے سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ اب اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا ہی مین یہ کہتا تھا کہ کیا ان سے بولون
یہ خود پشیمان ہونگے مگر یہ نہین مانتے ہین اور چند نمک حرام جو اُنکے شریک ہوگئے ہین اُنھون نے بہت پریشان کیا ہی
خصوصاً اس آفاق شاہ نے یہ اپنے کو بڑا ساحر جانتا ہی اب مین اسکی تدبیر کرتا ہون بس یہ کہکر حکم دیا کہ دربار برخاست
ہو خود اُٹھکر محل مین چلا گیا اندر محل کے جاکر خواجہ سرا سے کہا کہ تم جاکر عشّاق و کلاب و تملاق و امراق و دیگر سردارون
سے کہ جنکے مین نے نام بتائے ہین کہنا کہ مکان مشورت مین حاضر ہون مین کچھ مشورہ کرونگا یہ سردار اپنے دربار مین تھے
کہ جو بدار نے و خواجہ سرا نے آکر انکو حکم شاہی سے آگاہ کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ بہت خوب خواجہ بھی موجود تھے گو خواجہ
کا قصد تھا کہ اب مین یہان سے طرف لشکر کے روانہ ہون مگر جب یہ حکم سُنا تو خواجہ نے خیال کیا کہ اس مشورے کو بھی
سُننا ضرور ہی کہ کیا مشورہ ہوتا ہی شاید اسکی کوئی تدبیر بن پڑے ابھی سے آگاہ ہونا بہتر ہی یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ عشّاق کے اُسکے مقام پر آئے وہ تھوڑی دیر ٹھہرکر وہان سے طرف مکان مشورت کے روانہ ہوا جن
جن سردارونکو سمندر نے طلب کیا تھا سب اپنے اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے وہان آئے خواجہ بھی موجود
ہین جب سب جمع ہولیے سمندر کو خبر ہوئی وہ محل سے برآمد ہوا سب نے تعظیم کی وہ آکر اپنے مقام پر بیٹھا جب انجمن
مشورت آراستہ ہوچلی عقل کے فانوس مین شمع رائے کو روشن کیا سمندر نے اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اب کیا
کیا رائے ہی مین خود مقابلہ کو جاؤن اب کہان تک اُن لوگون کا انتظار کرون کہ جنکو مین نے نامہ تحریر کیے ہین وہ کوئی بھی
نہین آئے ہین یہان اہل اسلام نے پریشان کردیا ہی ہر روز ایک نیا واقعہ پیش آتا ہی جو شریک ہوکر مقابلہ کرتا ہی اسکی
ساحر یا غیر ساحر قتل کرتا ہی جو پوشیدہ ہوکر مقابلہ کرتا ہی اُسکو عیار عیاری سے قتل کرتے ہین بہر طور میرے لشکر کا خاتمہ
ہوتا ہی یا جو اسیر ہوکر گیا وہ اُنکا شریک ہوگیا بس بڑا کلیجہ ان صدمات سے قریب ہی کہ شق ہوجائے مین یہ خیال کرتا
ہون کہ خود جاکر مقابلہ کرون ایک پل مین سب کو غارت کرون مجھکو کچھ لشکر کی بھی ضرورت نہین ہی صرف برائے نام طبل
جنگ بجواؤنگا جو کہ لشکر وہان ہی وہ صف آرا ہوگا مین یہان سے تنہا چلا جاؤنگا ایک پل مین سب کا خاتمہ کرکے چلا آؤنگا

کسی کی احتیاج نہین ہی اس مین آپ لوگ کیا راے دیتے ہین سب نے متفق اللفظ ہوکر عرض کیا کہ یہ امر ہماری سمجھ مین نہ آیا
کہ مجکو لشکر کی احتیاج نہین ہی مین تنہا جاکر سب کا خاتمہ کردونگا گو ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ آپ بادشاہ ہین آپکے سحر کا جواب دینے والا
اس اقلیم مین کوئی نہین ہی سواے ساحران مطلق کے اور یہ لشکر کیا ہی اگر اس سے دس حصہ لشکر زیادہ ہو تو آپ ایک چشم زدن
مین غارت کر سکتے ہین آپکے وہان جانے کی بھی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ آپ یہان سے بیٹھے بیٹھے اشارہ کرین تو وہان خاتمہ
ہوجائے نہ آپکو کسی کی کمک کی ضرورت ہی نہ کسی کی مدد کی یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین مگر سعدی کا قول ہی کہ اُسنے کہا ہی
کہ اس امر کا خیال ضرور ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر و ناچیز نہ خیال کرے جیسا کہ زال نے اپنے لڑکے رستم کو نصیحت کی شعر دانی کہ چہ
گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + پس ایسی حالت مین ہم کیونکر راے دین جب کہ ہم کو یہ معلوم ہی کہ وہان
بھی بہت بڑے بڑے ساحر زبردست موجود ہین دوسرے عیار کیسے کیسے مکار جیسے صاحبقران صاحب اسم اعظم
ایسی حالت مخدوش مین ہم کس طور سے یہ راے دین کہ آپ جاکر تنہا مقابلہ فرمائین جب تک کہ ہم کوئی ایسی بات توت کی
نہ دیکھ لین یا آپ نہ بیان فرماوین ہم تو یہ اپنی راے نہ دینگے کہ آپ لشکر لیکر بڑے مقابلہ تشریف لے جائین جب تک کہ
وہ کل لشکر نہ آے کہ جن جن کو آپ نے طلب فرمایا ہی آیندہ حضور کو اختیار ہی کیونکہ بموجب شعر خلاف راے سلطان
راے جستن + بخون خویش باید دست شستن + ہم کبھی آپ سے اس امر کو نہ عرض کرتے جب آپنے ہم سے
دریافت فرمایا تو ہمنے جو ہماری عقل نے راے دی وہ عرض کیا سمندر نے جواب دیا کہ یہ جو امر تم نے بیان کیا ٹھیک
اور بجا ہی بلکہ میرا بھی یہی قیاس ہی مگر اس مین ایک پیچ ہی وہ تم کو نہین معلوم ہی جس سبب سے مین نے یہ کہا کہ مین
تنہا جاکر سب کو قتل کرونگا بلکہ اُس پیچ کے سبب سے اور جس امر سے مین اسکا قصد کرتا ہون اُس مین نہ کسی کا سحر
اثر کریگا نہ صاحبقران کا اسم اعظم نہ ساحرون کا سحر نہ عیارون کی عیاری مین جاؤنگا پہلے نصیحت کرونگا اگر مانا
تو خیر ورنہ سبکا خاتمہ کرکے چلا آؤن گا وہ ایسی چیز ہی کہ بڑے بڑے اُسکے سامنے بیکار ہین اگر سامری و جمشید ہون کچھ
نہین کر سکتے ہین سواے عجز و انکسار کے اُس سے کام لونگا تو یہ ساحر کیا کرینگے اور عیارونکو اسقدر مہلت
نہ ہوگی کہ کوئی عیاری کر سکین یا صاحبقران اسم اعظم پڑھ سکین اُن سب نے عرض کیا کہ ہم کو کیا معلوم کہ کیا چیز ہی ہم کو
آگاہ فرمایئے تو ہم راے عرض کرین سمندر نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا کہ مین تم سے بیان کرتا ہون سواے تم لوگون کے کوئی
اس مقام پر نہین ہی وہ یہ چیز ہی کہ ایک صندوقچہ مجکو خداوند لقا نے اپنے پاس سے مرحمت فرمایا تھا جسمین اُنکی
خدمت مین تھا اور وہ تبرکات سے عطیہ خداوندی کے ہی مین نے آجتک اُسکو اپنی جان کے برابر رکھا ہی یا تم لوگون سے مین
کہا ہی یا سہراب کو اُسکا حال معلوم ہی یا آفتاب کو معلوم تھا اور چند آدمی ہین کہ اُنکو معلوم ہی مگر وہ یہان نہین ہین اس
صندوقچہ کے بہت سے لوگ خواستگار تھے مگر اُس زمانہ مین خداوند میرے اوپر مہربان تھے مجکو مرحمت کیا اے بھائی
اکوان تاجدار کو نہ عنایت کیا مین نے آجتک کسی سے اُسکا حال نہین کہا جنکا مین نے نام لیا سواے اُنکے یا
اور جو لوگ واقف ہین وہ میرے سبب سے نہین واقف ہین بلکہ وہ پیشتر سے واقف ہین خیر اس سے کچھ غرض نہین ہی
مجھسے خداوند نے فرمایا تھا کہ اے سمندر اس صندوقچہ کی صفت یہ ہی کہ اسکے اندر ایک چھڑی بالشت بھر کی لگی ہی اور اسکے
نیچے ایک تلوار ہی جب تو اس صندوقچہ کو کھولیگا اور اُس چھڑی کو دہنی طرف ہٹائیگا تو وہ تلوار ظاہر ہوگی ایک ترا قہ ہوگا
وہ تلوار چمک کر بالاے آسمان جائیگی وہان سے برق بنکر چلے گی بس تو جسکا نام لیگا وہ اُس پر گرے گی اُسکے دو ٹکڑے
کردے گی اگر اسی طور سے تو دو کرور مرتبہ کہیگا وہ ہر مرتبہ گرے گی اور خاتمہ کردیگی بس تجکو لازم ہی کہ جب وہ ایک مرتبہ
بلند ہوکر جائے اور گرے تو اُس چھڑے کو بائین طرف ہٹادے وہ پھر اپنے مقام پر چلی آئیگی پھر دہنی طرف ہٹا وہ پھر چمککر
آسمان پر جائیگی اور پھر جس پر تو حکم کریگا وہ اُسکا خاتمہ کردیگی پھر بائین طرف کردش دے وہ پھر اپنے مقام پر آجائیگی
اور صفت یہ ہی کہ جب قتل کرلیگی تو پھر بالاے آسمان چلی جائیگی یہ ساختہ سامری ہی اسکو تیغ سامری کہتے ہین عرف

اسکو بناکر اسکی رو بنانا بھول گئے اسی سبب سے اُنھون نے اسکو نکالا نہین کہ یہ وہ چیز ہی کہ جسکے رو برو مین بھی بیکار ہون اور
میری بھی کوئی اصل نہین ہو کیسا ہی ساحر زبردست ہو محض بیکار ہی ایک مخفوفہ گوشت ہو بلکہ اُسکے سایہ سے سحر فراموش ہوتا
ہی جب اُسکے چمک کا سایہ پڑتا ہی اے سمندر یہ میرے پاس پشت در پشت سے چلی آتی ہی مین نے اسکا نام برق غضب رکھا
ہی مگر تو نے آجکل میری ایسی خدمت کی ہی کہ مین بہت خوش ہون مین تجکو دیتا ہون مگر ایک امر سے اور خبردار کرتا ہون
کہ اس سے ہوشیار بہت رہنا اپنے پاس سے جانے نہ دینا یہ جس کے پاس گئی پھر اُسی کا حکم بجالائی گی اسکو ساحر وغیر ساحر دونون
کام مین لاسکتے ہین وہ صرف ترکیب ہی جو اُس ترکیب سے کام لیگا وہ کام کریگی فرمایا تھا کہ یہ کسی کام کی نہین ہی کیونکہ مین تو
خداوند ہون اس سے بہتر چیزین طیار کرسکتا ہون جہان اور چیزین تھین وہان یہ صندوقچہ بھی پڑا تھا اب تو لے جا کیونکہ تجکو اکثر
ضرورت ہوگی اور جب کسی دشمن سخت سے مقابلہ ہو بس اس سے کام لینا مین نے سلام کرکے لیا وہ میرے پاس اب
تک موجود ہی مین نے صرف آزمایش کے لیے ایک مرتبہ ایک صحرا مین جاکر اسکو کھولا تھا ایک شیر میرے سامنے آیا مین نے اُسی
طور سے چھڑی کو دہنی طرف ہٹا دیا وہ تلوار نمودار ہوئی فوراً ایک تڑاقہ ہوا میری نگاہ اچھی طور سے اُس تلوار پر پڑی بھی نہ تھی کہ تڑاقہ ہوا
برق چمکی ایک شرارہ طرف آسمان کے گیا مین نے کہا کہ لینا اس شیر کو بس پھر چمک ہوئی اب جو دیکھا تو شیر کے دو ٹکڑے تھے
وہ اُسکو قلم کرکے آسمان پر گئی مین نے بائین طرف چھڑی ہٹائی پھر چمک ہوئی وہ اپنے مقام پر آگئی صرف اُسکا قبضہ باہر رہی
اس سے ثابت ہوتا ہی کہ تلوار ہی جب وہ چمک کر آسمان پر جاتی ہی تو نیمچہ غائب ہوجاتا ہی جب آتی ہی چھڑی ہٹانے سے تو
پھر قبضہ ظاہر ہوتا ہی بس جب سے وہ میرے پاس ہی مین نے آجتک اُس سے کام نہین لیا اب میرا قصد ہی کہ اب اُس سے
کام لون اس سبب سے مین نے کہا تھا کہ مین تنہا جاکر سب کا خاتمہ کردونگا ورنہ کیا مین دیوانہ تھا جب یہ تقریر سمندر
نے سب کے رو برو بیان کی تو عشاق اُسکی اُستاد نے کہا کہ آپکی بھی کیا عقل ہی کہ آپ خود جاکر مقابلہ کرین جب اُس
مین یہ صفت ہی تو جس کے ہاتھ چاہو روانہ کرو وہ جاکر کام کرے تمھارے جانے کی کیا ضرورت ہمارے بھائی اتنے سے کام
کے لیے تم خود تکلیف کرو سمندر نے جواب دیا کہ مجکو یہ خوف ہی کہ وہ نایاب چیز ہی جس کے ہاتھ لگے گی وہ پھر مجکو نہ دیگا اگر
طلب کرونگا تو مقابلہ کو موجود ہوگا عشاق نے کہا کہ یہ صرف تمھاری عقل ہی اس قدر آدمی جو کہ اسوقت یہان موجود
ہین ان مین سے کوئی تمھارا دشمن نہین ہی تم کسی کو دشمن خیال کرو بس جس کو تمھارا جی چاہے دیکر روانہ کرو سمندر
نے کہا کہ اچھا دیکھا جائیگا اب آپ سب صاحبون کی راے ہی کہ مین اہل اسلام کا خاتمہ کردون سب نے کہا کہ ہان
یہ امر تو ضرور ہی کہ ہر روز کے قبضے اور جھگڑے تو جائین کہ راتون کو مارے خوف کے نیند نہین آتی ہی کہ کوئی عیار آکر قتل تو
نہ کرلیگا اس امر سے تو اطمینان ہوجائیگا تب سمندر نے کہا کہ کل مین اُسے صبح کو طلب کرکے کسی نہ کسی کے ہاتھ
لشکر مین روانہ کرونگا یقین ہی کہ کل ہی مقابلہ ہو بلکہ مین اسوقت ایک حکم نامہ بنام گرداب تحریر کرتا ہون کہ وہ کل صف
آرا ہو مین یہان بموجب آپ لوگون کی راے کے کسی کے سپرد کرکے جملہ مدارج سمجھا کر روانہ کردونگا میرے نزدیک تو
مناسب تھا کہ مین خود جاتا عشاق نے جواب دیا کہ بالکل خلاف داب تھا ایسے مہم پر جانا جب کہ کوئی اُنکی اصل نہ
تھی یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ اسی خیال سے آجتک مین نے اُسکو نکالا نہین کہ کیا ان لوگون سے
مقابلہ کرون اُنکو سے جاکر مگر اب جو عاجز ہوا اور یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ یہان سے جلد دفع ہون تو بمجبوری یہ امر گوارا کیا خیر
بموجب آپکی راے کے کسی کے ہاتھ اس امر کو سرانجام دونگا مگر گرداب شاہ وغیرہ کو اس امر سے خبردار کرتا ہون کہ کل تم
صف آرا ہونا مین ایک چیز ایسی بھیجونگا جو کہ کل اہل اسلام کا خاتمہ کردے مین کل خون چندر تن کا عوض لونگا یہ
خون مثل اور خونون کے بالا بالا نہ جائیگا عشاق نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی اب یہ راے قرار پاچکی ہی سمندر
نے منشی کو طلب کیا ہی کہ ادہر سلار آکر بیٹھا وہ سمندر کی گود مین آکر بیٹھ گیا اب جو سمندر نے دیکھا اُسکے گلے مین
نامہ تھا سمندر نے اُسکو کھول کر پڑھا وہ عرضی تھی گرداب شاہ وغیرہ کی اُس مین سب حال جنگ تحریر تھا

اور قتل ہونا چندر تن کا بھی تحریر تھا کہ ہم کل پھر مقابلہ کرینگے حضور کو آگاہ کر دیا یہ مضمون پڑھکر سمندر نے سب اہل دربار کو سنایا گرگ
اسوقت وہان موجود تھے اور خود اُسکی پشت پر اپنے ہاتھ سے تحریر کر دیا کہ تم کو معلوم ہو کہ تم کل مقابلہ مین صف آرا ہونا
مین یہان سے ایک سحر طیار کرکے روانہ کرونگا کہ وہ سب اہل اسلام کا یکے بعد دیگرے خاتمہ کر دیگا تم کو مقابلہ کرنے کی نوبت نہ
آئیگی اس سے اطمینان رکھو یہ لکھکر اُس طائر کے گلے مین باندھ دیا وہ طائر اُڑکر چلا گیا جب وہ طائر چلا گیا تو اُن سب نے
دریافت کیا کہ ای بادشاہ وہ صندوقچہ آپ کے پاس ہر وقت رہتا ہی سمندر نے کہا نہین بلکہ مین نے طاق مین ایک
مقام پر امانت رکھا ہی اور اُس پر سحر کیا ہی اور ایک ساحر اُسکا محافظ نامے نگہبان ہی بس مین کل صبح کو طلب کر لونگا
راوی نے بیان کیا ہی کہ اسقدر سمندر نے دروغ کہا ہی کہ وہ نہ طاق مین ہی اور محافظ اُسکا محافظ ہی بلکہ وہ اُسکے
محل مین ہی ناظرین کو آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا یہ اسمندر نے اس خیال سے کہا کہ شاید کوئی ان مین سے برخلاف ہو جائے
چونکہ اسکا حال سُن چکے ہین سحر کرکے میرے محل مین آئے اور اُسکو لے جائے گو میری پہچان ہی سوائے میرے کوئی اُسکی شناخت
نہین کر سکتا ہی مگر کیا ضرور ہی کہ بیان کرون کہ محل مین ہی اگر یہ کہونگا تو وہ یہ ضرور دریافت کرینگے کہ کس مقام پر پھر سب
حال کہنا پڑیگا اس سے وہ بات کہو کہ پھر کوئی مقام دریافت کا باقی نہ رہے بدین خیال سمندر نے یہ فقرہ کیا اسی تقریر
اور مشورے مین کوئی ایک پہر رات آئی کہ سمندر نے حکم دیا کہ اب تم سب جاؤ مین بھی محل مین جاتا ہون یہ کہکر سمندر
اُٹھکر محل مین چلا گیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ مین محل مین گئے سمندر نے جاکر خاصہ زہر مار کیا اُسکے ساتھ مہ جبینان مہر
تمکین کے عیش مین مصروف ہوا جام شراب گردش مین آیا رقص و سرود ہونے لگا وہ ساتھ اپنی معشوقون کے بوس و کنار مین مصروف
ہوا خواجہ نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید کچھ قابو چل جائے کہ مین سمندر کو اسیر کرون یا اُس سے کچھ اسکے سوا حال معلوم ہو مگر
موقع نہ پایا بلکہ یہ خیال ہوا کہ تم تو یہان اس فکر مین رہو صبح ہو جائے وہ لوگ تو غافل ہین انکو تو اسکی خبر نہین ہی وہ برائے
مقابلہ آئین یہان یہ بلا پہونچے وہان سب کا خاتمہ ہو جائے تم یہان تدبیر کرتے کرتے رہجاؤ شاید اُن لوگون کو خبر ہو آفاق
ذخیرہ کچھ تدبیر کرین جب تک تم جاکر خبر نہ کروگے کیونکر خبر ہوگی شاید کوئی تدارک ہو یہان تم جو رہوگے تو وہان کا تدارک رہجائیگا
اور یہان بھی تمھارا کام نہ ہوا وہان اُنکا کام تمام ہو گیا تو وہ قتل ہوئے دُبدھا مین دونون گئے نہ مایہ ملی نہ رام تم یہان
تدبیر کرتے رہے وہ لوگ غافل رہے کفار کا مطلب ہو گیا یہ خیال اپنے دل مین کرکے سمندر کو مصروف عیش چھوڑ کر
وہان سے باہر آئے اور شہر کو طے کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اور حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی
کہ یہان طبل جنگ بج چکا ہی دربار آراستہ ہی سامان جنگ ہر طرف ہو رہا ہی کہ دن تمام ہوا کفار کا دربار اس سبب سے
آراستہ ہی کہ وہ جو عرضی سمندر شاہ کو تحریر کی ہی اسکا کچھ جواب آئے تو ہم دربار برخاست کرین ابھی فکر مین رات ہو گئی کوئی
دو گھڑی رات آئی ہوگی کہ وہ طائر جواب عرضی لیکر آیا گرداب شاہ کو جواب عرضی دیا خود جدھر سے آیا تھا اُدھر کو روانہ ہو گیا
بس گرداب شاہ نے وزیر سے وہ جواب پڑھوایا اُسنے بصداے بلند پڑھا یہان لشکر مین چند عیار مثل ضرغام وغیرہ کے
موجود تھے انھون نے سُنا کہ سمندر نے تحریر کیا ہی کہ تم لوگ صف آرا ہو مین کل ایک چیز ایسی روانہ کرونگا کہ جس سے
کل اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا تم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا ضرغام یہ سُنکے دربار سے باہر آیا اور طرف اپنے لشکر کے چلا یہان گرداب شاہ
نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے ملکہ زعفران بفتہ پوش نے و ملکہ ماہ تن نے اپنے خیمہ
مین آکر اپنا سحر تازہ کیا اُسکے بعد جاکر آرام کیا مگر لشکر مین ہر طرف سحر باری ہو رہی ہین ساحر اپنے سحر جگا رہے ہین گوگل و
گندھک کی بو آ رہی ہی بچہ خوک جھٹکا کئے ہوئے پڑے ہین سرسون رائی جل رہی ہی ہر خیمہ سے دھوان بلند ہی ساحران
کفار سحر کو جگا رہے ہین یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر لشکر اسلام مین جو کہ ساحر ہین وہ اپنا سحر جگا رہے ہین جو کہ غیر
ساحر ہین وہ اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین اس خیال سے کہ صبح کو پھر سامنا کفار سے ہی دربار ابھی بادشاہ
اسلام کا آراستہ ہی مگر سہراب جادو وا اجازت لیکر اپنے خیمہ مین گیا تھا چونکہ اُسکی طبیعت مین کچھ کسل مندی تھی جاکر سو رہا

راوی نے بیان کیا ہے کہ مین قبل مین سامعین کی خدمت مین یہ عرض کر چکا ہون کہ سمندر شاہ کی دختر نیک اختر پر سہراب
فریفتہ ہے کہ جسکا نام ملکہ نسیم جادو ہے گو یہ ملکہ سحر نہین جانتی ہے مگر اسکا باپ سمندر شاہ جو کہ حاکم سمندریہ ہے بہت بڑا ساحر
ہے اس سبب سے اسکا نام ملکہ نسیم جادو رکھا گیا ہے بس یہ اسکے عشق کے جرم مین سمندریہ سے نکالا گیا گو یہ مرد جری
صف شکن تیغ زن ساحری مین بھی شہرہ آفاق افسونگری مین طاق ہے اور سرکار سمندر شاہ مین اسکا بڑا مرتبہ تھا
یہ سپہ سالار تھا ہم پلہ تھا آفتاب جادو کا جسکو خواجہ نے دریا کے اس پار آکر نالن کی عیاری کر کے جلد اول مین قتل
کیا ہے ایک وہ سپہ سالار تھا ایک یہ جب اسکا عشق سمندر پر ظاہر ہوا تو سمندر نے اسی دھوکے سے پاس ماہیان طوفان
گوش کے روانہ کیا تھا اُسنے اپنی چھوٹی بہن کے پاس یعنی سحران کے سپرد کیا تھا اور قید کا حکم دیا تھا وہ اس پر خود فریفتہ
ہوئی تھی کیونکہ یہ مرد قوی تن اور خوبصورت ہے حسن بھی خوب رکھتا ہے ملکہ نسیم جادو بھی اسی پر فریفتہ ہے اکثر صحبت
راز و نیاز ہوئی ہے اسکو بھی اسکے یہان سے جانے کا صدمہ ہے مگر عورت ذات ہے اور نا کتخدا ہے بدین سبب اسنے اپنے راز کو
افشا نہ کیا دوسرے والدین کے خوف سے مگر دن رات فراق سہراب مین جلا کرتی ہے عجب اسکی حالت ہے خیر یہ قصہ تو پھر
تحریر ہوگا سہراب کا حال گو جلد اول مین تحریر ہو چکا ہے مگر اس جا بطور یاد دہی مختصر طور سے تحریر ہوتا ہے کہ جب سحران
اس پر فریفتہ ہوئی اپنا عشق ظاہر کیا اُس حیلہ مین اسکو قید نہ کیا بلکہ رہا رکھا یہ ہر روز اسکو حیلہ و حوالہ مین رکھتا تھا
اُسی زمانہ مین صاحبقران مع لشکر دشت بہار افزا مین پہونچے تھے جشن کیا تھا صاحبقران کی صنوبر شاہ کے لیے
کنارے دریا کے عین تخت دعوت مین دریا سے شیر پیدا ہوا تھا صاحبقران نے اسکو قتل کیا تھا کیونکہ وہ صنوبر شاہ کو
اُٹھا کر لے چلا یہ سہراب بحکم سحران خرس لیکر آیا تھا جب صاحبقران حباب جادو کے عقب مین گئے تھے اُسنے
صنوبر کو صحرا مین چھوڑ دیا تھا خود بھاگا یا صاحبقران نے تعقب کیا تھا ادھر خرس یعنی سہراب صنوبر شاہ کو اٹھا کر
پر پرواز پیدا کر کے چلا تھا خواجہ نے جال مار کر اسکو نذر زنبیل کیا تھا صنوبر کو اسکے پنجہ سے چھڑایا تھا صاحبقران نے حباب کو
جو صورت شیر تھا قتل کیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ مسلمان ہوا تھا صاحبقران نے اس سے اقرار کیا تھا کہ جب سمندریہ
فتح ہوگا سمندر شاہ قتل ہوگا تو مین تیری شادی کر دونگا بس پھر جب سے شریک صاحبقران ہوا ہے کئی مقام پر
اسنے لشکر اسلام کی کمک کی یہ سب حال جلد اول مین تحریر ہے یہان کچھ بیان کی ضرورت نہین اسی امید پر یہ اب تک
زندہ اور ہمراہ صاحبقران کے ڈٹا چلا آتا ہے اور ساحر زبردست بھی ہے مگر اسکو ملکہ نسیم جادو کے خیال سے کسی وقت مہلت
نہین ہے بلکہ اُسکے فراق مین اسکی عجب حالت ہے جو کہ قابل تحریر نہین ہے خصوصاً جب سے قریب سمندریہ لشکر فیروزی اثر
آکر فروکش ہوا ہے جب سے تو عجب اسکا حال ہے رات رات بھر سوتا نہین ہے اشعار عاشقانہ ورد زبان ہین کھانا پینا ترک
ہو گیا ہے یہ حالت ہے کہ تصویر ملکہ سامنے پھرا کرتی ہے نوبت بہ جنون ہے مگر صاحبقران کے لحاظ سے و نیز اس امید سے
زندہ ہے کہ خداوند کریم نے یہان تک تو پہونچا دیا ہے بس اب کیا باقی ہے سمندریہ فتح ہوا میرا معشوق مجھکو ملا اس امید
نے اسکو زندہ رکھا ورنہ اب تک کب کا مر گیا ہوتا خلاصہ یہ کہ یہ دربار مین بیٹھا تھا کہ ملکہ کا خیال آیا بادشاہ سے
اجازت لیکر اپنے خیمہ مین آیا پلنگ پر جو لیٹا تو سو گیا خواب مین ملکہ کو دیکھا یہ تو یہان اپنے خیمہ مین سو رہا ہے اور
خواب دیکھ رہا ہے وہان دربار آراستہ ہے کہ یہ حکم بادشاہ نے فرمایا کہ جن صاحب کا جی چاہے وہ تشریف لے جائین
کوئی لحاظ کو کام نہ فرمائین مین آج نصف شب تک دربار مین رہونگا چونکہ یہ جو حکم فرمایا بہت سے سردار اس
خیال سے اُٹھکر چلے گئے کہ چل کر اپنے سامان جنگ کو درست کرین اب کون ہے دربار مین کہ آفاق شاہ ہے اُسکی زوجہ
مہ کوکبہ ہے غزالان ہے مریخ آفتاب علم اور چند ساحر نامی شہنشاہ گوہر کلاہ سلیمان اعظم نور الزمان عین ا
قیصر صاف باطن و دیگر عزیز صاحبقران کوئی ہزار بارہ سو سردار ہین عیار بھی مثل چالاک ثانی برق ثانی
قران ثانی وغیرہ کے ہین ذکر صبح کی لڑائی کا ہو رہا ہے کہ ضرغام ثانی حاضر دربار ہوا اُسنے مجرا کرکے عرض کیا

کہ مین کفار کے دربار مین براے تماشہ گیا تھا کہ دیکھون کیا مشورہ ہو رہا ہی وہان جو گیا دربار آراستہ تھا سامان جنگ ہو رہا
تھا کہ ایک عرضی میرے جانے سے قبل گرداب نے سمندر کو روانہ کی سب اس مین حالت جنگ تحریر تھی اُسکا جواب
میرے سامنے آیا جواب یہ تھا کہ تم کل صف آرا ہونا ہم یہان سے ایک چیز روانہ کرینگے وہ کل اہل اسلام کو قتل کریگی اور
کل اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا جب یہ جواب آلیا تو کفار نے دربار برخاست کیا مین یہ خبر لیکر ادھر آیا نہ
معلوم ہو کہ کیا چیز روانہ کریگا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خداے ما بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است
کوئی مقام خوف نہین ہی یہ فرماکر خواجہ کی کرسی کی طرف ملاحظہ فرمایا خواجہ کی کرسی خالی پائی فرمایا کہ ای چالاک ثانی جب سے
خواجہ نہین آئے نہ معلوم کہان گئے ہین کچھ انکا حال نہ کھلا چالاک نے دست بستہ عرض کیا کہ مین تو یہان حاضر ہون ورنہ
تلاش کو جاتا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف تو ہی نہین وہ کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا
ہی کہ ادھر جو سہراب نے اپنی معشوقہ کو خواب مین دیکھا ایسا بیقرار ہوا کہ خواب سے آنکھ کھل گئی دل نہایت درجہ بیقرار
و بیتاب ہوا با تو یہ لیٹا ہوا تھا یا اُٹھ بیٹھا شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اُٹھکر ٹہلنے لگا یہ بیقراری جو خادمون نے دیکھی عرض کیا
کہ نصیب اعدا مزاج کیسا ہی کیون اسوقت آپ کی طبیعت زیادہ مکدر ہی سہراب نے کہا کہ کیا دریافت کرتے ہو جس پر
کوہ فراق ٹوٹا ہو اور آسمان جدائی کا پھٹا ہو وہ کیا اپنی حالت بیان کرے مجھے اسوقت اپنی معشوقہ کا خیال آیا دل پریشان
ہو گیا گھلنے لگا چونکہ رات کا وقت ہی کدھر جاؤن اور دوسرے صبح کو مقابلہ ہی ورنہ صحرا کو چلا جاتا دربار کے وقت پر آجاتا کیا کرون
انھون نے عرض کیا کہ ابھی ہم باہر گئے تھے تو چند سردار دربار کی طرف سے یہ کلام کرتے ہوئے باہم آتے تھے کہ آج بادشاہ
نصف شب تک دربار فرماوینگے ہم تو اجازت لیکر چلے آئے تا کہ سامان جنگ درست کرین اگر آپکا دل بہت پریشان ہی
تو ایسے دربار آراستہ ہی تھوڑی دیر جاکر دربار مین بیٹھیے دل بہل جائیگا کیونکہ وہان تو ادھر اُدھر کے ذکر ہو رہے ہونگے یہ جو
خادمون نے عرض کیا سہراب نے خیال کیا کہ چلو اگر موقع بن پڑے تو بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر ملکہ کے باغ مین
جابیٹھون شاید اُس آفت جان قتال جہان سے ملاقات ہو جائے یہ اپنے دل مین تصور کرکے درباری کپڑے پہنے خیمہ سے
نکل کر طرف دربار کے چلا دیکھا کہ دراصل سواریان سردارون کی کھڑی ہوئی ہین چوبدار وغیرہ آتے جاتے ہین روشنی بکثرت
ہی یہ اپنے دل مین یہ باتین کرتا جاتا تھا کہ آج کیا سبب ہی کہ دربار ابھی تک آراستہ ہی باوجودیکہ صبح کو مقابلہ ہی آج بھی
مقابلہ تھا سب دن بھر کے تھکے ماندے ہین لیکن پر ابھی تک نہ بادشاہ محل مین تشریف لے گئے ہین نہ صاحبقران ایسی
ایسی باتین کرتا ہوا دل سے یہ دربار مین آیا دیکھا کہ سب سردار بیٹھے ہین بلکہ معزز سردار ہین اور عزیز صاحبقران ہین یہ
بھی سلام کرکے اپنے دنگل پر بیٹھ گیا صاحبقران نے جو چہرہ سہراب کا دیکھا تو بہت متغیر پایا ہر روز سے زیادہ اس کے
چہرہ پر تغیر تھا کہ صاحبقران نے سہراب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای سہراب جاؤ تم تو اجازت لیکر اپنے خیمہ
کو گئے تھے کہ میری طبیعت آج کچھ کسل مند ہی مین سعادت فرمایا جاؤن اور تمھارے چہرہ سے بھی ظاہر ہوتا ہی پھر اسکا کیا
سبب ہی کہ تم پھر اسوقت دربار مین آئے اور تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ دربار آراستہ ہی سہراب نے عرض کیا کہ حضور کو
تو میری طبیعت کا حال بخوبی معلوم ہی بار بار عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہی بلکہ مین نے کئی مرتبہ بذریعہ عرضی کے آپ کو
آگاہ بھی فرمایا تھا اُس پر آپنے یہی دستخط فرمائے کہ اب زمانہ بہت کم رہا ہی وہی حال ہی جو کہ عرض کرچکا ہون خصوصاً
جب سے اس نواح مین لشکر آکر فروکش ہوا ہی حضور نے یہان ورود اجلال فرمایا ہی جب سے تو کسی وقت طبیعت
بحال نہین ہوتی ہی ہر وقت یہی خیال رہتا ہی یہی سبب ہی کہ مین دن بدن مضمحل ہوتا جاتا ہون گو اسوقت اجازت
لیکر دربار سے گیا تھا یہ خیال تھا کہ شاید وہان جاکر کچھ طبیعت بہل جائے مگر اور زیادہ پریشانی ہوئی معلوم ہوا
کہ ابھی تک حضور دربار مین جلوہ فرما ہین اور بادشاہ بھی تشریف رکھتے ہین مین نے خیال کیا کہ چلکر آپ ہی کی
خدمت مین حاضر ہون وہان سے یہان کچھ کم طبیعت پریشان ہوگی کیونکہ ہر طرح کے ذکر ہونگے یہ خیال کرکے حاضر ہوا مگر

یہ سبب نہ معلوم ہوا کہ آج حضور کیون ابھی تک تشریف فرما ہین خیریت تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیریت ہی مگر آج کچھ
بادشاہ سلامت کے مزاج مین برہمی ہی اُنکی طبیعت پریشان ہی اُنھون نے فرمایا ہی کہ آج ہم دربار نصف شب تک فرمائینگے
بدین سبب دربار آراستہ ہی ہان ایک نیا امر یہ ہی کہ ابھی ابھی ضرغام ایک خبر تازہ لشکر کفار سے لایا ہی کہ جسکے سننے سے
ایک گونہ تردد ہی سہراب نے عرض کیا کہ وہ کیا خبر تازہ ہی جو کہ باعث تردد مزاج عالی کے ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ
ضرغام ثانی لشکر کفار مین گیا تھا دربار مین موجود تھا گرداب نے ایک عرضی سمندر کو آج کے حالات کی تحریر کی تھی
چنانچہ اُسنے اُسکے جواب مین یہ تحریر کیا کہ تم کل صف آرا ہونا مین یہان سے ایک چیز بذریعہ ساحرونکے روانہ کرونگا کہ جو
کل اہل اسلام کا خاتمہ کر دیگی اُسکے روبرو نہ کسی ساحر کا سحر کارگر ہوگا نہ صاحبقران کا اسم اعظم ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا
اب مجکو خدا پرستون کا خاتمہ منظور ہی یہ تحریر تھا کہ جسکو پڑھکر سب کفار خوش ہوگئے ضرغام وہان کیسے چلا آیا یہان
آکر بیان کیا یہ کچھ نہ تحریر تھا کہ وہ کیا چیز ہی اور کس قسم کی ہی صرف اسقدر تحریر تھا جو کہ مین نے تم سے بیان کیا یہی ضرغام
نے بھی بیان کیا دوسرے یہ امر ہی کہ آج خواجہ غائب کین میدان جنگ سے واپس نہین آئے نہ معلوم کدھر گئے ہین جو نہین
آئے ہین باوجودیکہ یہ اُنکو معلوم ہی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اُس پر غائب ہین یہ دو تردد ہین خیر اُسکی تو کچھ پروا نہین ہی
کہ وہ کوئی چیز روانہ کریگا جو کہ باعث ہلاکت ہوا اگر اسی طور سے تقضا آئی ہی تو کیا خوف ہی کیا بچ کر جا سکتے ہین راضی ہین
جو اُسکی مرضی بموجب شعر اگر بخشی زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ✤ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے ✤ ہم
موت سے نہین خوف کرتے ہین زندگی بھی اُسکے قبضہ مین ہی اور موت بھی اگر اُسکی مرضی ہی کہ ہم سب قتیل ہون تو
اگر تمام دنیا ایک ہو جائیگی تو ہم زندہ نہین رہ سکتے ہین اگر اُسکی مرضی نہین ہی اور اُسکی طرف سے نہین آئی ہی تو ہمارا کوئی
کچھ نہین کر سکتا ہی ابھی چندروز کا ذکر ہی کہ عشاق نے کیا کیا نہ کیا اسم اعظم بھی بند کر لیا ابر سیحر کو محیط بھی کر دیا جو
کچھ شدائد گذرے وہ سب ظاہر ہین کہ بہ سبب شدت گرمی کے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے تھے پھر کیونکر اُس بلا
کو اُسنے دفع کیا اور ہم سب کو بچایا اُسکے بعد وہ تم سب کو گرفتار کرکے گیا تھا لا امکان بنا رکھا تھا کہ جس سے رہائی
کی بالکل امید نہ تھی پھر کیونکر رہا ہوئے اُسکے نزدیک کوئی بات نہین ہی مشکل کا دفع کرنا بلا سے نجات دینا سمندر
کیا ہی اگر تمام عالم چاہے کہ ہم انکو قتل کرین اگر اُسکی مرضی نہین ہی تو کوئی کچھ نہین بنا سکتا ہی اگر اُسکی مرضی ہی تو ایک
مور ضعیف کافی ہی بس اس امر سے خوف کرنا کہ وہ کوئی چیز روانہ کریگا وہ تمہاری ہلاکت کا باعث ہوگی بالکل خلاف
عقل ہی یہ بخوبی ظاہر ہی کہ جو انسان چاہتا ہی وہ نہین ہوتا ہی جب تک اُسکی مرضی نہین ہوتی ہی خیال کرلو کہ ہم کس
شد ومد سے چلے تھے کہ جاتے ہی سمندریہ کو فتح کرلینگے مگر ابھی تک ایک اُسکا ضلع بھی نہ فتح ہوا اسقدر مقابلے ہو چکے ہین
انسان کچھ خیال کرتا ہی وہ سب کا مالک کچھ خیال کرتا ہی بموجب شعر من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ✤ کار سے کہ خدا کند
فلک را چہ مجال ✤ بموجب قول اہل عرب لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ گو یہ بھی ایک آیہ ہی بعض اشخاص کا اس پر بھروسہ ہی
بس جب یہ امر ہین تو خوف کرنا بیجا ہی اگر اُسکو یہ منظور ہی کہ اتنے بندون کی جانین ہم ایک کافر کے ہاتھ سے تلف کرائین
تو کیا پروا ہی اُسنے جان دی ہی وہ ہی لیے لیتا ہی یہ امر ہی ہمارا کیا اجارہ ہی اور یہ جو تردد و فکر ہوتی ہی یہ بشریت
ہی چونکہ خدا نے ہم کو نفس دیا ہی جب کوئی مصیبت درپیش ہوتی ہی نفس اُسوقت مین تنگی کرتا ہی اور اُسکے سبب
سے ایک فکر پیدا ہوتی ہی دوسرا وسوسہ شیطانی ہی چونکہ شیطان ہم پر حاوی ہی وہ یہ چاہتا ہی کہ ایسا کچھ کیا جائے کہ یہ
جادۂ اعتقاد سے منحرف ہوکر ضلالت کو اختیار کرین بس یہ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اپنے قبضہ مین رکھے اور
وسوسہ شیطانی کو اُس پر غالب نہ ہونے دے صبر اختیار کرے اُسکا انجام ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہی گو صبر بہت عمدہ چیز
ہی مگر پہلے بہت تلخ و ناگوار معلوم ہوتا ہی جب انسان اس پر بھروسا کرتا ہی اور اُسکا انجام پیش آتا ہی تو کیسا خوش ہوتا ہی جیسا
کہ شاعر نے کہا ہی مصرعہ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ✤ بس صبر بہت عمدہ چیز ہی اس سے خدا بھی خوش ہوتا ہی اور وہ

ہمیشہ صابرونکی مدد کرتا ہی انبیا و اولیا جو اُسکے مقبول بندے ہین بس اُنھون نے صبر اختیار کیا وسوسہ شیطانی کو اپنے قریب
نہ آنے دیا ہر بلا و رنج مین صابر رہے ہر بلا و صدمہ کو گوارا کیا مرتبہ اعلیٰ پایا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوئے مگر عنان صبر کو ہاتھ
سے نہ دیا ہر بلا مین ساتھ استقلال کے بسر کی پھر جو مرتبہ ملا وہ ظاہر ہی خدا کے پیارے بندے مشہور ہوئے مرتبہ اعلیٰ پایا بس
نتیجہ اس تقریر کا یہ ہی کہ انسان کو لازم ہی کہ صبر کرے اور کسی بلا کو بلا نہ خیال کرے پاے استقلال کو اپنے قائم رکھے تحمّل مستقل
نہ ہو میرا مآل کار یہ ہی کہ اے سہراب صبر کرو اگر زندگی ہی تو تمھارا ابھی کام ہوا جاتا ہی اب بہت کم زمانہ باقی ہی اگر خدا کو منظور ہی
تو کل کی بجے ہم سر ہوگی سہراب نے عرض کیا کہ خداوند مین کب عذر کرتا ہون بس میری سبب زندگی ذات والا ہی ورنہ
اب تک مین کب کا مر گیا ہوتا نہ معلوم میرے اوپر کیا گذرا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ مین ابھی کہہ چکا ہون کہ سب کی زندگی
و موت اُسکے قبضہ مین ہی پھر تم یہ کہتے ہو کہ میرا سبب زندگی آپ ہین مین کیا ہون جو کہ اُسکے خاص بندے تھے اُنکو تو اسکا
اختیار تھا نہین مین ناچیز حقیر اُسکا عبد ذلیل وہ رب جلیل مین کیا باعث زندگی ہونگا اُسکی طرف سے تمھاری حیات
تھی اُسنے ایک سلسلہ نکالدیا ورنہ کیا میری مجال تھی یہ جو صاحبقران نے فرمایا سہراب خاموش ہو رہا گو یہ قصد کرکے
آیا تھا کہ اجازت لیکر ملکہ کے باغ مین جاؤنگا شاید ملکہ سے ملاقات ہوجائے مگر صاحبقران کی اس تقریر سے کچھ تسکین
دل ہوئی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی صاحبقران کلمات پند و نصائح فرما رہے تھے سب بیٹھے ہوئے خاموش سُن رہے تھے
عجب اُسوقت دربار کا عالم تھا ہر ایک اپنے حال مین نہ تھا سب ہمہ تن گوش بیٹھے ہوئے صاحبقران کی تقریر سُن
رہے تھے کسی کو حرکت تک نہ تھی صاحبقران کس خوش بیانی سے فرما رہے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلبل ہزار داستان
چہک رہا ہی عالم محویت مین سب کے قلب خدا کی طرف رجوع تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ صحبت تھی اُدھر
خواجہ جو سمندر یم سے چلے تھے پاے شاطری مارتے ہوئے راہ طی کرتے ہوئے بصد تیز گامی چلے آتے تھے یہان تک کہ
داخل لشکر ہوئے دیکھا کہ ہر طرف سامان جنگ ہو رہا ہی سب اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین ساحر سحر
جگا رہے ہین اہل لشکر مین چہل پہل ہی چونکہ رات کوئی سوا پہر کے قریب آچلی تھی خواجہ کو گمان تھا کہ دربار برخاست
ہوگیا ہوگا صاحبقران و بادشاہ آرام فرماتے ہونگے یہان آکر یہ کرشمہ دیکھا کہ سامان جنگ ہو رہا ہی اپنی اصلی صورت پر
کوتوالی چبوترے مین آئے کوتوال کھڑا ہوگیا کرسی پر آپ بیٹھے فرمایا کہ کیا طبل جنگ بجا ہی جو سامان جنگ ہو رہا ہی
اُسنے عرض کیا کہ جی ہان طبل جنگ بجا ہی کل پھر مقابلہ ہوگا یہ سُنکے آپ اُٹھے اپنے خیمہ کی طرف چلے راہ مین تھے
کہ دیکھا کچھ لوگ دربار کی طرف سے چلے آتے ہین اُنھون نے یہ خیال کیا تھا کہ صبح کو بادشاہ و صاحبقران سے
ملونگا اُسوقت آرام کرتے ہین جب اُنھون نے دربار کی طرف سے لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تو خیال کیا کہ کیا
سبب ہی کہ دربار کی طرف سے لوگ چلے آتے ہین یہ آگے بڑھے دیکھا کہ سواریان سردارون کی در دولت پر موجود ہین
اُنھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی ابھی دربار برخاست نہین ہوا یہ طرف دربار کے چلے کہ ایک چوبدار کسی سردار کا
آتا تھا خواجہ نے اُسکو آواز دی کہ کون ہی اُسنے خواجہ کی صدا پہچان کر اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا کہ کہان جاتے ہو
عرض کیا کہ اپنے مالک کے خیمہ کو جاتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمھارے مالک کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ دربار مین تشریف
فرما ہین خواجہ نے کہا کہ کیا دربار ابھی تک آراستہ ہی جو تمھارے مالک دربار مین ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ
سُننا تھا کہ خواجہ پاؤن اُٹھا کر طرف دربار کے آئے درگہ سالار دنگل پر پہنچا تھا اُسکے روبرو جھاڑ روشن تھا خواجہ نے
ایک قسم کی روشنی ایجاد کی ہی کہ اُدھر شام ہوئی وہ خود بخود روشن ہوگئی وہ روشنی ہر مقام پر لگائی ہی اُسکا جھاڑ بنایا ہی
ہین وہ مثل شب ماہ کے ضو دیتا ہی جیسے نور یا مہتاب ایسی صاف ہی کہ اگر سوئی گرے تو اُٹھا لو اُس روشنی مین وہی روشنی
تمام لشکر مین پھیلا دی ہی ایک جھاڑ کی روشنی بہت دور تک کافی ہوئی ہی نہ کہ متعدد ہین یہی روشنی بارگاہ و ہر سردار
کے خیمہ مین ہوتی ہی شمعین وغیرہ بھی ہوتی ہین مگر یہ روشنی ضرور ہوتی ہی اس سے اور رونق و زینت ہوتی ہی جیسے

آج کل ہماری سرکار دولت مدار گورنمنٹ نے تار بجلی کی روشنی ایجاد کی ہے اسی طور سے خواجہ نے روشنی ایجاد کی تھی دوسرے
اسکی صفت یہ تھی کہ دور کا آدمی بخوبی معلوم ہوتا تھا اور پہچانا جا سکتا تھا بس اسی قسم کا جھاڑ درگہ سالار کے روبرو روشن
تھا جیسے اُسنے خواجہ کو دیکھا اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا خواجہ نے کہا کہ بیٹھ جاؤ مین اندر جاتا ہون یہ سُنکے اُسنے سلام
کیا خواجہ اسکو جواب سلام دیتے ہوئے پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے سب جلوخانہ طی کرکے آپ خاص بارگاہ مین پہونچے
صاحبقران وہی تقریر بیان کر رہے تھے کہ خواجہ جا کر پہونچے سب ایسے محو تھے کہ خواجہ کو کسی نے نہ دیکھا کہ خواجہ قریب
تخت شاہی پہونچے بادشاہ کو مجرا کیا اور صاحبقران کی تقریر سُنکے کہا کہ دراصل صاحبقران آپ بہت خوش تقریر ہین
اسوقت جو مین دیکھتا ہون تو سب آپ کی طرف متوجہ ہین کسی کو اپنے تن بدن کی خبر نہین ہے مین یہان تک آیا بھی اور
کسی نے مجکو نہ دیکھا یہ جو خواجہ نے کہا اب صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ نے سلام کیا اور سب سردارون
سے صاحب سلامت ہوئی بس خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے صاحبقران نے سہراب سے
یہ فرمایا ہے کہ سمندر نے تحریر کیا ہے کہ کل مین ایک ایسی چیز روانہ کرونگا کہ جو سب اہل اسلام کا خاتمہ کر دیگی ہم کو مقابلہ کی زحمت
نہ ہوگی اُسوقت سے سہراب خیال کر رہا ہے کہ سمندر کیا ایسی چیز روانہ کریگا کیا اُسکے پاس ہے جو کچھ ہے وہ سب مجکو معلوم
ہے میرے خیال مین تو کوئی ایسی چیز نہین آتی ہے ہان شاید کوئی اُسنے اس عرصہ مین سحر طیار کیا ہو تو کیا عجب ہے اسپر
اُسکو بھروسا ہو وہ روانہ کرے سہراب اُس صندوقچہ کو بھول گیا ہے بالکل یاد نہین ہے یہ ایسے ایسے خیالات اپنے
دل مین کر رہا ہے اور خاموش بیٹھا ہوا صاحبقران کی تقریر سُن رہا تھا کہ خواجہ آئے صاحبقران نے تقریر ختم فرمائی
خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے خواجہ کو جو دیکھا تو مکدر مغموم و رنجور پایا جیسے کسی کو بڑا صدمہ ہوتا ہے کچھ عجب حال ہے یہ حال
ملاحظہ فرما کر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیون خواجہ خیریت تو ہے مزاج کیسا ہے تم کہان میدان جنگ سے
چلے گئے تھے اسوقت تک کہان رہے مین نے کئی مرتبہ یاد بھی کیا مگر تمھارا نشان نہ ملا تمھارے چہرے سے رنج و ملال
ظاہر ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے خواجہ نے جواب دیا کہ کہان گیا تھا تنہا و آوارہ و سرگردان تھا چار پیسون کی تلاش مین گیا
تھا کہ شاید کچھ مل جائے وہان سے ایک صدمہ لیکر آئے کیا مین اپنے ملال کا حال بیان کرون خیر پیر آتو قصہ طولانی ہے
جب آپ سب صاحب سماعت کرینگے آپ کو بھی صدمہ ہوگا بلکہ مصیبت عظیم ہر ایک کو اپنی جان کی پڑیگی پہلے آپ
فرمائین کہ یہ کیا سبب ہے کہ خلاف معمول دربار آراستہ ہے دوسرے اس قسم کی آپ تقریر فرما رہے ہین کہ جس سے بوے
یاس آتی تھی صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے کئی سبب تھے اول تو یہ کہ بادشاہ نے فرمایا کہ آج ہم دربار نصف شب تک
کرینگے دربار کے آراستہ رہنے کا تو یہ سبب تھا اس تقریر کے یہ سبب ہین کہ اول تو ضرغام نے ایک خبر تازہ سُنائی کہ
جس کے سبب سے اہل دربار کو ایک قسم کا انتشار ہوا جو خبر ضرغام نے بیان کی تھی صاحبقران نے خواجہ سے
فرمائی دوسرے کچھ سہراب نے شکایت کی مین نے اسکے جواب مین تقریر بیان کی تیسرے تمھاری طرف سے دل
پریشان تھا کہ نہ معلوم تم کہان چلے گئے ہو بدون اطلاع زمانہ بھر دشمن ہو رہا ہے زیادہ تر دربار کے آراستہ رہنے کا
سبب یہی تھا کہ تمھارا حال نہین معلوم تھا یہ خیال ہوا کہ شاید تم کوئی خبر لاؤ بس خواجہ نے یہ تقریر صاحبقران
کی سُنی ایک آہ کی اور عرض کیا کہ اے میرے مالک و آقا مین بھی ایک خبر وحشت اثر لیکر حاضر ہوا ہون جب
سے وہ خبر سُنی ہے جو میرے قلب کا حال ہے مین کیا عرض کرون بس میرا ہی دل خوب مزے اُٹھا رہا ہے حضور
وہ خبر سماعت فرمائین سب لوگ میری طرف متوجہ ہون بس سب اہل دربار مع بادشاہ کے خواجہ کیطرف
متوجہ ہوئے خواجہ نے عرض کیا کہ جب آفاق نے چندر تن کو قتل کیا اور اس کے مرنے کی علامت ظاہر
ہوئی جب وہ علامت برطرف ہو چکی تو ایک بگولہ پیدا ہوا وہ لاش کو لیکر چلا مین بھی اس کے
عقب مین چلا یہان تک وہ بگولہ شہر سمندریہ مین پہونچا داخل دربار سمندر شاہ ہوا مین بھی دربار

مین گیا دربار آراستہ تھا وہ لاش جاکر گری طائر پیدا ہوا اُس نے کل حال بیان کیا سمندر نے بہت افسوس
کیا اور بڑا صدمہ ہوا اُسکو بس اُس نے انجمن مشاورت برپا کی اُس مین سب حاضر ہوئے مین بھی موجود
تھا خواجہ نے سمندر کی سب تقریر وہ اہل جلسہ کا اعتراض اُسکا جواب حال صندوقچہ سب بیان کیا
جو کچھ تقریر ہوئی تھی عرضی کا آنا اُس کا جواب خواجہ نے کہا کہ وہی صندوقچہ کل صبح کو آئیگا یہ جو حضور غلام
نے کہا ہے کہ سمندر نے تحریر کیا ہے کہ مین ایک چیز روانہ کرونگا وہی صندوقچہ ہے اُسکی یہ صفت ہے کہ وہ بند
رہتا ہے جب اُسکو کھولا اُس مین ایک پٹری لگی ہے اُس پٹری کے نیچے تلوار ہے صرف اُسکا قبضہ باہر ہے
اگر دہنی طرف اُس پٹری کو ہٹایا تو برق کوندی تڑاقہ ہوا تلوار آسمان پر گئی برق بنکر چلی بس جس کے اوپر
اُس صاحب صندوقچہ نے کہا گری اُسکے دو پرکالہ کئے اُسنے بائین طرف پٹری ہٹا دی وہ پھر اپنے مقام پر
آئی اگر اسی طور سے ہزار مرتبہ لاکھ مرتبہ گرے وہ کام دیئے جائیگی اُس سے مفر کی کوئی صورت نہین
ہے نہ اُسکا کوئی توڑ ہے نہ اُس پر سحر اثر کرتا ہے نہ اسم اعظم سے وہ رد کی گئی ہے ساحر بچ سکتا ہے نہ غیر ساحر
اگر قلعہ آہنی مین بھی ہوگا اور صاحب صندوقچہ اُس کی طرف اشارہ کر دیگا وہ فوراً اپنا کام کریگی یہ صندوقچہ
طیار کیا ہوا سامری کا ہے ایسا سحر طیار کیا تھا کہ بعد مرنے کے بھی قائم رہا اسکا نام تیغ سامری ہے اس سے
خود سامری عاجز تھا بنا کر پشیمان ہوا یہ ایوان تاجدار کے پاس تھی اُسنے سمندر کو دی سمندر نے بڑے احتیاط
سے رکھی نہ طاق مین ہے صبح کو طلب کر کے روانہ کریگا دوسری صفت یہ ہے کہ ساحر و غیر ساحر ہر ایک
اُس سے کام لے سکتا ہے کوئی ساحر پر منحصر نہین ہے یہ حال سُنکے ہمراہ سمندر کے محل مین گیا کہ اگر موقع
ملے تو سمندر کو گرفتار کر لون مگر موقع نہ ملا مین نے خیال کیا کہ جا کر اسکی خبر کرون تاکہ کوئی تدبیر کی
جائے یہ حال جو خواجہ نے بیان کیا بس سب اہل دربار کا رنگ رو متغیر ہو گیا ہر ایک کے چہرہ پر مُردنی
چھا گئی ہر ایک کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی امید زندگی قطع ہو گئی تصویر موت سامنے پھرنے لگی
سب کو یہ معلوم ہوا کہ کسی نے روح قبض کر لی خصوصاً سہراب کا اور آفاق و غزالان کا تو عجب
حال ہوا کہ اُنکے دم مین دم نہ تھا کیونکہ یہ لوگ اُنکے حال سے واقف تھے اب سہراب کو خیال آیا کہ یہ اُسی
کے بھروسے پر ہے اور وہی تحریر کیا ہے کہ کل مین وہ چیز روانہ کرونگا کہ جو سب کا خاتمہ کر دیگی اُس نے
سچ تحریر کیا ہے کوئی بات جھوٹ نہین ہے واقعی اُس پر نہ سحر اثر کریگا نہ اسم اعظم کام دیگا اسکے روبرو ساحر
و غیر ساحر سب برابر ہین سب کا ایک مرتبہ ہی ہے یہ بلائے ناگہانی ہے بس اُس خیال سے یہ حال ہوا
کہ اب کل ضرور خاتمہ ہے زندگی تمام ہوئی جب خواجہ بیان کر چکے اور اہل دربار کا یہ حال ہوا
خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ اسوقت مع لشکر یہان
سے کوچ فرمایئے جب اُسکی کوئی تدبیر ہوئے گی تو پھر برائے مقابلہ تشریف لائے کیا ضرور
ہے کہ ایسی بلا مین دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلا کرین کہ جس سے کوئی صورت مفر کی نہو سوائے
موت کے چارہ نہو کیا ضرور ہے کہ اسقدر بندگان خدا کا خون ہو انسان کو خدا نے عقل اسی لیے
دی ہے کہ وہ اپنے نیک و بد کو خیال کرے جس امر مین ضرر ہو اُس سے اپنے کو بچائے اور بھلے
یہ کہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالے خواجہ نے جو یہ کہا ابھی صاحبقران نے جواب نہ دیا تھا کہ
سہراب نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر اور ہاتھ جوڑ کر یون عرض کیا کہ یا صاحبقران خداوند دو جہان
آپ کی عمر دراز فرمائے مین اُس صندوقچہ کے حال سے بخوبی واقف ہون جو کہ خواجہ فرماتے ہین
ایسا ہی ہے اُس سے کوئی نہین بچ سکتا ہے اسقدر ساحر جو کہ اسوقت ہمراہ حضور کے ہین ان مین

ہر ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی خصوصاً دو تین صاحب تو اپنا مثل نہین رکھتے ہین یعنی ورخ آفتاب علم
ولی عہد طلسم فیروز وزیر یا آفاق شاہ اور اُنکی زوجہ ملکہ کوکب کیہ یہ سب صاحب اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین
انکے روبرو سمندر کوئی چیز نہین ہی مگر یہ سب صاحب اُس صندوقچہ سے نہین بچ سکتے ہین نہ اُس پر سحر کر سکتے ہین
سامری یہ ایک ایسی چیز بنا گیا ہی کہ اس سے سب عاجز ہین اسکے سامنے سب طفل مکتب ہین مین کیا عرض کرون
جو خواجہ فرماتے ہین سوائے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نجات کی نہین ہی صاحبقران نے سہراب
کی تقریر سنکے جواب دیا کہ اے سہراب مین ابھی اسی قسم کی تقریر کر رہا تھا افسوس ہی تم نے ایسی قدر فراموشی کی
یہ فرما کر فرمایا کہ مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون کہ جن جن صاحب کو اپنی جان اُس صندوقچہ اجل سے بچانا ہو
وہ صاحب اسوقت تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون کیون میرے ساتھ کوئی اپنی جان تلف
کرے ایسی حالت مین جب کہ بالکل امید زندگی نہ ہو سوائے موت کے اور مین تو یہان سے ہرگز ہرگز
ایک قدم نہ ہٹونگا مجھکو کوئی خوف نہین ہی اگر یونہی آئی ہی تو کیا پروا ہی شعر رنجے چہ زنم شیر حبیب بجہ چہ
آید بر سر من یا نصیب ٭ موت سے ڈرنا کیا اگر ہان یہ امید ہو کہ اگر ہم اسوقت ہم یہان سے ٹل جاوینگے تو پھر کبھی نہ
مرینگے تو ایسا بھی کیا جائے جب کہ یہ ظاہر ہی کہ اس زیست کا انجام یہ ہی کہ ضرور ایک نہ ایک دن ذائقہ
موت چکھنا ہوگا تو پھر کیون وہ کام کیا جائے جو کہ باعث بدنامی ہو اور میرے بزرگون نے نہ کیا ہو مین
تو اُسکی ذات پر بھروسا رکھتا ہون وہ مالک ہی اور سب کا خالق ہی زندگی و حیات اُسکے اختیار
مین ہی تو پھر سمندر کیا چیز ہی اور تیغ سامری کیا بلا ہی یہ سب اُنکے لیے ہی جو کہ موت سے ڈرتے ہین زندگی
کو اچھا جانتے ہین اور اُس کے نزدیک زندگی و موت یکسان ہی جو کہ خدا پر نظر رکھتا ہی اُس کو اپنا
خالق جانتا ہی اور یہ جانتا ہی کہ جو اُسکی مشیت مین ہوگا وہ پیش آئیگا دنیا سرا ہی جب تک اس مین
حکم رہنے کا ہی رہتے ہین طلب کے ساتھ ہی کوچ کرینگے پھر کیا ضرور ہی کہ ہم اس مقام سے گریز
کرین جو کہ جائے خوف ہو اگر اسی طور سے بدی ہی تو کیا چارا کوئی اجارہ نہین ہی بس اگر قلعہ آہنی مین
بھی پناہ گزین ہونگے تو نہ سفر ملیگا ضرور موت آکر گریبان گیر ہوگی خیال کرنے کا مقام ہی کہ سب کو
عشاق کے ہاتھ سے کب زندگی کی امید تھی کیونکر بچے بلکہ خواجہ نے اُسکے قتل کی تدبیر کی وہ
کیونکر بچا جب تک اُسکی نہ آئی تھی جب آگئی تو اُسنے لا مکان بھی بنایا اپنے کو کسی پر ظاہر بھی نہ
کیا مگر قضا نے نہ چھوڑا کیونکر جاکر خواجہ وغیرہ نے قتل کیا اب کوئی اُسکی سحر و ساحری کام نہ آئی
آج صبح کا ذکر ہی کہ چندر تن نے نکل کر مقابلہ کیا جب تک اُسکی قضا نہ تھی دوسرے اُسکے مقابلہ
کو نکلے اُسکے ہاتھ سے اسیر ہوئے جب قضا آئی آفاق نے نکل کر قتل کیا کچھ نہ کرسکی بس ایسی
حالت مین جبکہ جو امر ہمارے اختیار مین بالکل نہین ہی اُس سے خوف کرنا بالکل بیکار ہی اور یہ ہم تو سر کو ہتیلی
پر لیے پھرتے ہین یہ صرف اُسکی بندہ پروری ہی جو اب تک زندہ ہین ورنہ کب کے مرچکے ہوتے ہم نے مقابلہ
پر اور اُسکی راہ مین جہاد پر جو کمر باندھی تو موت کو پہلے خیال کر لیا اگر یہ نہ خیال کر لیتے تو آجتک اسقدر کافر نہ
قتل کرتے نہ اتنا بڑا مرتبہ پاتے بس ایسی حالت مین تو بھی اس مقام پر سے کنارہ کشی نہ کرونگا اگر مر گیا
تو مرتبہ شہادت پایا جو کہ آجتک کسی کو نہ ملا سوائے اُنکے جو کہ صاحب نصیب ہین اگر زندہ رہا تو کتنا بڑا نام ہوا اور
کیا تعریف ہوئی نیک نامی کو ترک کر کے بدنامی اختیار کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا مین کسی کو منع بھی نہین کرتا
ہون نہ جبر کرتا ہون کہ میرا ساتھ دو یا لشکر سے نہ جاؤ اپنی جان نہ بچاؤ بلکہ میری خوشی ہی کہ جس جس کو اپنی جان
عزیز ہو وہ چلا جائے کیون میرے ساتھ اپنے کو ہلاکت مین ڈالے میرے ساتھ تو مرنا ہی مین تو موت کو حیات اور

حیات کو موت جانتا ہون اور ہر وقت اپنے کو مردہ تصور کرتا ہون جب رات کو سوتا ہون تو کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہون
بس کیون کوئی بیڑا ساتھ دے اپنی زندگی مین خلل ڈالے مین تو مردہ ہون مرنے سے ڈرتا نہین ہون بلکہ اچھا
جانتا ہون اور سب کو حیات درکار ہے یہان حیات سے انکار ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے جواب دیا
کہ جب تک ہمارے دم مین دم ہے اور ہمارے ہاتھون مین طاقت ہے زبان مین گویائی ہے تلوار مین خم ہے ہم آپ
کے قدم نہ چھوڑینگے جو آپ کا حال وہ ہمارا حال یہ کیون آپ بار بار فرماتے ہین اگر آئے بھی تو کیا خوف ہے بسم اللہ
آپ کل صف آرا ہون اگر ہمارے قدم میدان سے ہٹ جائین تو آپ ہم کو مردہ نہ فرمایئے گا بلکہ نامرد تصور فرمایئگا
یہ کیا معنے کہ ہم آپ کا ساتھ چھوڑ دین آپ ایسا قدردان ہم کہان پائینگے جو ہماری قدر کریگا ہم تو آپ کے
ناز اٹھائے ہوئے ہین آپ کی صحبت پائے ہوئے ہین جو ناز کیا آپ نے گوارا فرمایا بھلا دوسرا یہ کون گوارا کرنے
لگا ہمارے مزاج کی برداشت کرنے لگا ایسا قدردان آقا و مالک مقدر سے ملتا ہے تب ہم ایسے کلام کے سننے
کی تاب نہین لاسکتے ہین ہم ایسے آقا کو چھوڑ کہان جاسکتے ہین جو ہر وقت ہمارا خیال رکھے اپنی اولاد سے
زیادہ ہم کو سمجھے اسی سبب سے ہم اپنی حکومت کو ترک کئے ہوئے آپ کی غلامی اختیار کئے ہین اور رئیس حکومت
سے اس غلامی کو بہتر جانتے ہین سردارون نے تو یہ عرض کیا عزیزون نے یہ عرض کیا کہ اگر ہم کو آپ کا ساتھ
نہ منظور ہوتا تو ہمراہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ کو نہ چلے جاتے اگر وہ نہ لے جاتے تو خود چلے جاتے
وہان جاکر عبادت خدا کرتے ہم تو آپ کے ساتھ ہین آپ کا دامن ہمارے ہاتھ مین ہے بس جب یہ تقریر سب
سنے کی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تمہارے یہ ارادے ہین خدا ضرور مدد کریگا یہ بلا بھی رد کریگا کوئی
مقام خوف نہین ہے اپنے دلون کو قوی رکھیے وہ سب کا حاکم ہے وہ عادل ہے ظلم اُس کو پسند نہین ہے
ظالم سے وہ نفرت کرتا ہے عدل و انصاف اُس کا طریقہ ہے وہ یہ کب گوارا کریگا کہ اس قدر بندے میرے
جو کہ میری راہ مین جہاد پر آمادہ ہین اور میری ذات پر بھروسا رکھتے ہین ہر بلا کو میری راہ مین راحت
جانتے ہین مرنے کو حیات خیال کرتے ہین مین ایک ظالم کے ہاتھ سے اُن کو قتل کراؤن اور اُن کی
امیدپوری نہ کرون وہ ضرور حامی ہوگا اور حمایت کریگا کوئی نہ کوئی سبب ضرور پردۂ غیب سے
پیدا کریگا کہ جس کی وجہ سے یہ بلا رد ہو اور ہماری مدد ہو یہ فرماکر کہا کہ تم لوگ کچھ غم نہ کرو صبر کرو
وہ صابر سے بہت خوش ہوتا ہے دیکھو تم نے عشاق کے مقدمہ مین صبر کیا اُس کیسے مدد چاہی
اُسنے مدد کی کیسا ذریعہ نکالا کہ اُس بلا سے نجات ملی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا سمندر کیا
گیدی ہے اور سامری کیا نطفہ حرام تھا کہ جو ایسی چیز بنا گیا اُس خدا کے سامنے سب بیکار ہے جو سب کا
مالک و مختار ہے ہم تو اُسی پر بھروسا رکھتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ بس اسی قول پر ثابت قدم رہو
دیکھو کیا ظہور ہوتا ہے جب یہ تقریر تمام ہوئی سہراب تو دست بستہ کھڑا تھا اُس نے عرض کیا
کہ میری ایک آرزو ہے اگر اجازت ہو تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے
کب منع کیا ہے سہراب نے عرض کیا کہ مین نے کئی مرتبہ قصد کیا جب سے یہان آیا ہون
کہ آپ سے اجازت لے کر اپنی معشوقہ کے باغ مین جاؤن اُس کے دیدار سے اپنے قلب
بیقرار کو قرار دون مگر بسبب شرم و حیا کے عرض نہ کرسکا مجبور ہو گیا مگر اس وقت میرا قلب
بہت بیقرار ہے مین نے لاکھ قصد کیا کہ نہ عرض کرون مگر اُس نے نہ مانا آخر مجبور ہو کر عرض
کرنا پڑا مین اس قدر اجازت کا امیدوار ہون کہ مجکو اجازت ملے کہ مین چند ساعت کے
لیے اُس کے باغ مین جاؤن اگر وہ ہو تو اُس کا آخری دیدار دیکھ آؤن ایک زمانہ ہوا ہے کہ

مین نے اُس کو نہین دیکھا ہی مین بہت بیقرار ہون نہ معلوم کل کیا ہو گیا نہ ہو یہ حسرت تو نہ باقی رہے
کہ مرتے دم اُس کو نہ دیکھا اس طور سے سہراب نے عرض کیا کہ صاحبقران کے دل پر چوٹ لگی
بلکہ آنسو نکل آئے فرمایا کہ ای سہراب اپنے دل کو قابو مین رکھو اور مین نے کب منع کیا ہی کہ تم نہ
جاؤ تم جب اجازت طلب کرتے مین دیتا یہ تمہارا گمان غلط تھا کہ مین نہ دیتا تم شوق سے جاؤ تم اسکو
دیکھو وہ تم کو یہ کب ہو سکتا ہی کہ مین ایسے امر کی ممانعت کرون جو کہ سبب ہلاکت ہو مگر اس امر
کا خیال رہے کہ ملک غیر ہی دشمنون سے سامنا ہی جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچائے رکھنا کسی پر
ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ تمہاری بدنامی ہی آیندہ تم کو اختیار ہی اُس نے عرض کیا کہ حضور اس امر
سے خاطر جمع رکھین کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا میری بدنامی کے سوا اُسکی بھی تو ناموسی ہی اور اُس کے
والدین جانی دشمن ہو جائینگے یہ مین کب گوارا کرونگا کہ میرے سبب سے میرے معشوق کی
بدنامی ہو صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ کس امر کا انتظار ہی بس یہ جو صاحبقران نے فرمایا
سہراب نے اپنا سر قدم صاحبقران کی طرف جھکا یا عرض کیا کہ آپ نے غلام کو زندہ کر لیا بس
صاحبقران نے ہان ہان فرماکر اُسکا سر سینہ سے لگا یا فرمایا کہ سہراب یہ کیا حرکت ہی مین نے کیا
ایسا امر کیا کہ تم اس قدر بیقرار ہوئے جاؤ اپنی معشوقہ کو دیکھ آؤ ابھی رات بہت باقی ہی یہ
سنکے سہراب خدمت مین بادشاہ کی آیا اُن سے اجازت طلب کی بادشاہ نے بھی اجازت
دی بس سہراب سب کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا سحر سے ایک طائر خوش رنگ
بنکر طرف باغ ملکہ کے روانہ ہوا اسکو تو ادھر روان رکھا جاتا ہی پہلے حال دربار کا تحریر ہوتا ہی
کہ جب سہراب جاچکا صاحبقران نے فرمایا کہ دراصل سہراب اسوقت بہت بیقرار تھا
اُس نے اس طور کی تقریر کی کہ میرے قلب سے برداشت نہ ہو سکی میرے آنسو نکل آئے واقعی
خدا کسی کو درد محبت مین مبتلا نہ کرے یہ عجب درد ہی لا دوا سوائے وصل معشوق کے دوسرا اسکا
علاج نہین ہی اور ایک زمانہ ہوا ہی کہ سہراب نے اپنی معشوقہ کو دیکھا بھی نہین ہی اسی کا قلب
تھا کہ اُس نے اتنے عرصہ تک صبر کیا دوسرا اس مقام پر ہوتا جب سے یہان آیا تھا پچاس مرتبہ
جاتا مین نے بھی خیال کیا کہ اب اجازت طلب کی ہی اور تمہارے لحاظ سے آج تک گیا نہین ہی
اگر سحر کے ذریعہ سے جاتا اور چلا آتا تو کیا معلوم ہوتا ضرور اجازت دو تاکہ اسکے قلب ناصبور
کو کچھ تو صبر ہو اگر مین اجازت نہ دیتا ضرور سہراب آج رات کو مرجاتا آج بہت بیقرار تھا سب
نے عرض کیا کہ حضور نے بہت مناسب کیا جو اجازت دی خواجہ نے کہا کہ مین ایک بات
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ سہراب اپنی جان بچا کر
نکل گیا کیونکہ اسکو تو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ کل اُس برق غضب سے کوئی زندہ نہ بچیگا مین اپنی
جان بچا کر کیون نہ چلا جاؤن شاید کبھی نہ کبھی وصل جانان نصیب ہو اس مرنے سے تو وہ امید
قطع ہوتی ہی بس یہ خیال کرکے اُس نے نقرہ کیا اور چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر بھی
نہین ہی اُس کو نقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ مین نے عام اجازت دیدی ہی کہ جس کا
جی چاہے چلا جائے وہ یہ کہکر چلا جاتا کہ مین آپ کا ساتھ نہین دے سکتا ہون دراصل وہ اپنی
معشوقہ کے دیکھنے کو گیا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ صبح کو معلوم ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا
کہ تمہارا ابھی قول درست ہی کہ وہ نقرہ کرکے چلا گیا ہی تو پھر کیا جائے ارے بھائی کوئی مرنا

نہین گوارا کرتا ہی اُسکو اپنی جان عزیز ہی جو کہ اپنی جان عزیز رکھتا ہی اور موت سے ڈرتا ہی اُس پر کوئی زور نہین ہی وہ کوئی میرا غلام نہ تھا کہ مین اُس کو روک لیتا خواجہ اپنی اولاد پر تو قابو چلتا نہین ہی اگر وہ وقت بد مین ساتھ نہ دے تو کیا کیا جائے نہ کہ دوست و آشنا سے اس کا خیال رکھنا محض نادانی ہی مین سب کے سامنے کہتا ہون کہ اس مقام پر میرے عزیز بہت ہین یہ میرے عم بزرگوار ہین اگر یہ میرا ساتھ نہ دین تو کوئی قابو نہین ہی گو ان مین میرا خون ملا ہی جو ان کو میری محبت ہوگی وہ دوسرون کو نہ ہوگی یا جو مجکو انکی ہوگی اور کو نہ ہوگی یا شہنشاہ ہی اگر یہ میرا ساتھ نہ دے تو جبر نہین کر سکتا ہون باوجودیکہ میرا فرزند ہی بس پھر اورون سے امید رکھنا بیجا ہی جس کو اپنی عقبیٰ درست کرنا ہوگی وہ میرا ساتھ دیگا جو اسکا خیال نہ کریگا اپنی راہ لے گا مین کہان تک کسی کا دامن پکڑا کرونگا سب نے عرض کیا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین بقول آپ کے کوئی کہانتک ساتھ دیگا ہمنے جو مرتبہ نصیحت کا تھا وہ تمام کیا ایک بھونڈی سی تمثیل ہی اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل کوئی قبر مین کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی سوائے اعمال کے بس جو اعمال نیک کریگا وہان خوب بسر ہوگی بد کریگا اُسکی سزا پائیگا یہ تقریر جو سب نے کی اور صاحبقران نے اس طور سے سمجھایا تو خواجہ خاموش ہو رہے تھوڑے عرصے کے بعد دربار برخاست ہوا بادشاہ محل مین آئے اب کی مرتبہ باوجود کہ اُس مرتبہ سے زیادہ خوف تھا ناموس کو رہنے دیا روانہ نہ کیا اس خیال سے کہ ابکی کوئی نہ جائیگا بیکار سخن رائیگان جائیگا بادشاہ اپنے ناموس مین صاحبقران اپنے ناموس مین سب سردار و عزیز صاحبقران اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ اپنے خیمہ مین اور سب عیار اپنے مقام پر سیجے سرداروں نے آکر پہلے آلات حرب و ضرب درست کئے جو کہ ساحر تھے انھون نے سحر تازہ کئے اُسکے بعد عبادت مین مصروف ہوئے خواجہ بھی عبادت کرنے لگے اب کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان عبادت خدا نہ ہوتی ہو ادھر بادشاہ اپنے خیمہ مین صاحبقران اپنے خیمہ مین مصروف اطاعت پروردگار ہوئے انکو تو اب یہان عبادت مین اور دونون لشکرون کو سامان جنگ و انتظار سحر مین رکھا جاتا ہی آئندہ حال تحریر ہوگا کہ کیا گذری اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہی

اب راوی شمۂ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر جادو کا بیان کرتا ہی کہ اُسکا کیا حال ہی فراق مین سہراب کے و حال سہراب و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے ابھی تک ملکہ نسیم کی داستان کسی مقام پر نہین بیان کی کہ اُسکی کیا حالت ہی فراق مین سہراب کے کیونکر اُسکی بسر ہوتی ہی اُسکا سبب یہ تھا کہ کوئی موقع نہ تھا کہ بیان کی جاتی ہان اب موقع آیا تو گذارش ہوتی ہی شائقین و ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ بھی سہراب پر فریفتہ ہی اور ایسی کہ بدون اُسکے اُسکو قرار نہ آتا تھا بموجب شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ✤ از سوے کینہ کینہ و ز سوے مہر مہر ✤ چونکہ یہ تو مسئلہ طے ہو چکا ہی کہ ایک دل کو دوسرے دل سے راہ ہوتی ہی اور محبت ہوتی ہی بس جب سہراب کو اُس سے الفت ہی تو اُسکو بھی ضرور الفت ہوگی لہذا راوی بیان کرتا ہی کہ اُسکی الفت کا سہراب نے یہ حال تھا وہ اُسکو دیکھے زندہ رہتی تھی یا اُسکو دیکھتا تھا مگر وہ عورت تھی دوسرے ماں باپ کے بس مین تھی ناموسی و بےعزتی کا خیال تھا جب سہراب اُس کے باغ مین جاتا تھا تو ملاقات ہو جاتی تھی راز و نیاز کی باتین محبت و الفت کی کہا تین ہوتین تھین جب یہ چلا آتا تھا وہ دن رات اس کے

آتش فراق مین مثل شمع جلا کرتی تھی تن گھلا کرتا تھا مگر کیا کرے نہ تاب وصل تھی نہ طاقت جدائی نہ کچھ منھ
سے کہہ سکتی تھی نہ خاموش رہا جاتا تھا ایک شعلہ تھا کہ دن رات قلب مین بھڑکا کرتا تھا یہ اسکا عالم
ہی جب سے اسنے سُنا کہ سہراب کو تیرے باپ نے کسی جرم پر یہان سے نکالدیا اور دریاے سبز
رنگ مین قید کیا ہی پاس ماہیان طوفان کش کے اب اسکو یہ بھی امید جاتی رہی تھی کہ کبھی نہ کبھی ملاقات
ہوگی اور کوئی نہ کوئی صورت وصل پیدا ہوگی وہ جو گاہے گاہے ایک دوسرے کے دیدار سے بہرہ ور
ہوتا تھا وہ بھی امید قطع ہوگئی اسکو بڑا صدمہ ہوا اب تو اسکی غیر حالت ہوئی سمندر کو خبر ہوئی دریافت
کیا اُسنے عرض کیا کہ مجکو مرض خفقان ہوگیا ہی تنہائی پسند ہی بس یہ باغ مین رہتی ہی گاہے گاہے باپ
پاس مان پاس ہو آتی ہی باپ نے نسخہ حکیم صاحب سے لکھوا کر بھیجدیا ہی کہ اسکا استعمال کیا جائے وہ اُس
دن سے سرہانے رکھا ہوا ہی جب سمندر نے دریافت کیا کہ کچھ نسخہ نے نقصان تو نہین کیا یا خود کھدیا یا
کسی کے ذریعہ سے کھلوا دیا کہ نقصان نہین کیا بلکہ نفع کیا یہ حالت ہی کہ رات رات بھر نیند نہین آتی ہی
فراق مین سہراب کے اُسکا تصور بندھا رہتا ہی شعر عاشقانہ پڑھا کرتی ہی اور رویا کرتی ہی سوکھ سوکھ کر
کانٹا ہوگئی ہی اب نہ کچھ کھایا جاتا ہی نہ پیا جاتا ہی جو کہ ہم از بین وہ کچھ زبردستی کھلا دیتی ہین بس سواے
رونے کے کوئی کام نہین ہی نہ بناؤ کی فکر ہی نہ سنگار کی جب کسی نے عرض کیا کہ ملکہ کپڑے میلے ہوگئے
ہین نہا کر بدل ڈالو کنگھی کرو سرمہ لگاؤ ذرا دل کو سنبھالو تو ایک آہ سرد بھر کر جواب دیا کہ وہ کیا دل
کو سنبھالے کہ جسکا دل قابو مین نہ ہو بھلا یہ سنبھالے سے کہین سنبھلتا ہی بدون وصل یار کے اب کیا
نہاؤن کیا کپڑے بدلون کیا شانہ کرون کیا سرمہ لگاؤن وہ اس بناؤ کا دیکھنے والا کہان ہی جو میرا سنگار
دیکھکر خوش ہوتا تھا اور مین اُسکے خوش کرنے کو ہر روز نیا بناؤ کرتی تھی کہ شاید وہ آجائے اور دیکھ کر
خوش ہو اب مین کس کے دیکھانے کو بناؤ کرون اب وہ دل ہی نہ رہا یہ کہتی تھی اور رونے لگتی تھی
اسی طور سے ایک زمانہ گذرا ہر ایک خواص و مصاحب پر تاکید تھی کہ تم ہمارے روبرو سہراب کا
ذکر کیا کرو اور ملکہ یہ تاکید تھی کہ محل مین جا کر خبر لایا کرو کہ وہان تو کچھ ذکر نہین ہوتا ہی جو ذکر ہو ہم سے آکر
بیان کیا کرو چنانچہ ایک دن کا ذکر تھا کہ جب سہراب نے صاحبقران کی شرکت کی ہی اور اس
بار آکر سحران کو قتل کیا ہی خواجہ کو لیجا کر اسی امر کا ذکر سمندر نے محل مین کیا کہ اپنی زوجہ سے کہ
سنا تم نے سہراب جو کہ بڑا سپہ سالار تھا مین نے اُسکو ایک جرم کی سزا مین دریاے سبز رنگ مین
قید کیا تھا سحران نے اُس پر ترس کھا کر رہا کردیا اور اُسکو ایک ضرورت سے بیرون دریا بھیجا اُسنے
جا کر اہل اسلام کی شرکت کی اور وہان سے آکر سحران کو نقرے سے قتل کرایا اور میرے دوسرے سپہ سالار
کو بھی اب وہ شریک اہل اسلام ہوگیا بڑی خرابی ہوئی کیونکہ وہ یہان کے اکثر حالات سے واقف
ہی مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ معرکہ پیش آئیگا ورنہ مین اُسکو قتل کرتا اب اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل
ہی اُسکی زوجہ نے کہا تھا کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اپنے دوست کو دشمن کیا جیسا کیا ویسی سزا
پائی اسکی شکایت بیکار ہی نہ تم اُسکو قید کرتے نہ وہ تمھاری رفاقت ترک کرتا سمندر نے اُسکا
جواب دیا تھا کہ وہ میرا کیا کریگا جو اُسکی امید ہی وہ کبھی نہ پوری ہوگی یہان تک لشکر اسلام کو
آنا نصیب ہوگا ماہیان قتل کرینگی یہ باہم کلام ایک دن ہوئے تھے اُس دن سے اُسکی زوجہ
اکثر حالات سہراب دریافت کیا کرتی تھی کیونکہ سہراب دور کا اُسکا رشتہ دار تھا یہ حال جا کے
ملکہ نسیم کی خواص نے ملکہ سے کہا تھا کہ اے بی بی تم نہ پریشان ہو تمھارے عاشق ابھی زندہ ہین

انکو بادشاہ نے دریا مین قید کیا تھا وہ کسی تدبیر سے رہا ہوگئے ہین اور کوئی اہل اسلام ہین خداپرست
کہلاتے ہین اُنکے شریک ہوئے ہین اُنکا مذہب قبول کیا ہی اب اُنکے ہمراہ ہین بلکہ آج بادشاہ ملکہ سے
فرماتے تھے کہ سہراب نے بڑا غضب کیا میرے سپہ سالار کو عیارونکے ہاتھون سے قتل کرایا اور یہ ملکہ سحران
کو جو کہ دریا مین رہتی تھی وہان عیارون کو لیجا کر اُسکو قتل کرایا وہ میری ملک کی تباہی کی فکر مین ہی جو ملکہ
نے اُس خواص سے سُنا کہا کہ ذرا فلان المارہی سے پرچہ اخبار تو اُٹھا لاوہ دوڑ کر اُٹھا لائی اب ملکہ نے
پرچہ اخبار دیکھنا شروع کیا اُس مین کُل حال صاحبقران کے آنے سے لیکر جو کچھ اُسدن تک گذرا تھا
تحریر تھا اُسکے دیکھنے سے ملکہ کو کچھ امید ہوئی کہ میرا عاشق زندہ ہی اگر زندہ ہی تو کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی
مگر بیقراری کی وہی حالت تھی مگر اتنی بات تھی کہ پرچہ اخبار روز دیکھا کرتی تھی جو واقعے گذرتے تھے سب
اُسکو معلوم ہوتے رہتے تھے یہانتک کہ دریا کا مٹنا صاحبقران کا ادھر کو آنا تمام شاہونکا شریک ہونا
قیسم و جیسیم کی لڑائی اریک جریک کے مقابلہ لشکر اسلام کا قریب سمندریہ فروکش ہونا سہراب کا
جابجا مقابلہ کرنا یہان سمندریہ پر آکر جو کچھ واقعے گذرے سب اُسکو پرچہ اخبار سے ثابت ہوئے بلکہ جب
سے اُسکو یہ معلوم ہوگیا ہی کہ لشکر اسلام سمندریہ پر آیا ہی میرا عاشق ہمراہ لشکر اسلام ہی اور مسلمان ہوا ہی
اُسنے بھی مذہب اسلام قبول کرلیا ہی مگر خفیہ طور پر ابھی کسی پر ظاہر نہین کیا ہی کچھ دل کو بھی قرار ہوا ہی اب کبھی
کبھی نہاتی بھی لیتی ہی کپڑے بھی اُجلے پہنتے رہتی ہی اس خیال سے کہ شاید سہراب آجائے کیونکہ اب تو درپے
شہر لشکر اُترا ہوا ہی جو معرکہ گذرتا ہی یہ اُسکو سنکے دعا کرتی ہی صاحبقران کے ظفر کی ابھی عشاق کے
معرکہ مین اُسنے دعا کی تھی بس اب یہ کوئی وقت باغ سے نہین جاتی ہی دن رات سہراب کی یاد
مین مبتلا رہتی ہی اپنے دل سے کہتی ہی کہ کیا سبب ہی کہ اتنا زمانہ اُنکو یہان آئے ہوئے ہوا ابھی تک انکو میرا
خیال نہ آیا ارے ایک دن بھی میرے دیکھنے کو نہ آئے اُنکے نزدیک کیا بات ہی جب چاہین سحر سے
صورت بدل کر چلے آئین کوئی مشکل امر نہین ہی یہان اُنکا کوئی دشمن نہین ہی جو خبر کردیگا معلوم ہوتا ہی
کہ میری محبت اُنکے دل سے جاتی رہی کوئی اور معشوق اُنکو مل گیا اُسکی طرف دل راغب ہوگیا ایسے
خیالات دل سے کیا کرتی ہی اور رویا کرتی ہی آج کا ذکر ہی کہ اسکا دل بہت بیقرار ہی سہراب کے دیدار
کا بہت مشتاق ہی کسی پہلو قرار نہین آتا ہی سر شام سے یہ رو رہی ہی اور یہ شعر ورد زبان ہی شعر نیند بھی
اُڑ گئی آنکھون کی خدا خیر کرے * پھر مجھے وصل کی راتون کا مزا یاد آیا * دیگر تو ہی عادل تو ہی منصف تو ہی
شیدا ایسا * اقربا میرے کرین خون کا دعوی کس پر * فتنہ پرداز فسون ساز ستمگر عیار * ہاے کمبخت دل
آیا ہی تو آیا کس پر * یہ شعر پڑھتی ہی اور دل سے کہتی ہی کہ کیون تو اسقدر بیقرار ہوتا ہی ارے کم بخت اب
اُسکو تیری پروا نہین ہی اُسنے تجھکو بھلا دیا وہ اور کسی زلف مین پھنس گیا تو کیون اسقدر اُسکے لیے بیقرار
ہوتا ہی اسی طور سے سمجھاتی ہی مسہری پر پڑی ہوئی تصویر خیالی سہراب کی سامنے موجود ہی رو رہی ہی
تمام تکیہ آنسوؤن سے تر ہین لاغر اسقدر ہوگئی ہی کہ پہچانی نہین جاتی ہی وہ پھول سے عارض مانند گل
آفتاب کے زرد ہین تمام جسم بھر مین خون کا نام نہین ہی آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے ہین ہونٹ خشک
رہتے ہین یہ تو اسکی حالت ہی باغ کی یہ حالت ہی کہ ویران پڑا ہوا ہی سنبل کے درخت یہ معلوم ہوتے ہین
کہ کوئی مغموم بال کھولے ہوئے کھڑا ہی لالہ اپنی طرف دل بداغ کوئی درخت قرینہ سے نہین ہی محفوظ بھی
الگ ویران پڑی ہوئی ہی نہر مثل دیدہ عاشق کے خشک پڑی ہی کہ جب زیادہ جدائی کا صدمہ
اُٹھاتی ہی تو آنسو بھی خشک ہوجاتے ہین اسی طور سے نہر بھی خشک ہی تمام باغ اُجاڑ ہی جب کہ

صاحب باغ کا دل ویران ہی تو باغ کیون نہ ویران ہو یہ وہی باغ تھا کہ جو کوئی آتا تھا اُسکا پھر جانے کو جی نہ چاہتا
تھا ہر قسم کے جانور قفس ہاے طلائی مین بند درختون پر آویزان ہین کیسی کیسی خوش آوازین آتین تھین بلبلونکے
ہجوم رہتا تھا قمریان شمشاد پر جمع رہتی تھین یہ عالم تھا کہ ہمیشہ بہار رہتی تھی یا یہ کہ اب اُس باغ مین سوا ے
زاغ و زغن کے دوسرے جانور کا نام نہین ہی جا بجا بوم نے آشیانے بنائے ہین مہندی کی شاخین سڑ گئی
ہین یہ عالم ہی کہ اُس باغ مین جانے کو جی نہین چاہتا ہی شل دل عاشق کے ویران ہی برگ ہاے باغ
صاحب باغ کے حال پر کف افسوس ملتے ہین ہر روش پٹری پر خاک اُڑتی ہی دل گھبراتا ہی جو بارہ دری
شل عروس شب اول کے ہر وقت آراستہ رہتی تھی وہ اب شل زن سوگوار کے ویران ہی نہ فرش ہی
نہ شیشہ آلات جا بجا خاک پڑی ہوئی ہی جن طاقون پر بوتلین شراب کی و ساغر رکھے رہتے تھے وہ
خالی پڑے ہین کوئی سامان آرایش نہین ہی سب ادھر اُدھر پڑا ہی مسہری کی چھت کہین ہی پردے کہین
مسند کا ٹھکانا نہین ہی کہ کہان پڑی ہی یہ حال کیون نہ ہو جو کہ صاحب خانہ ہی جس کے دم سے یہ ساری
رونق ہی جب وہی اپنے آپ مین نہین ہی تو ملازمونکو کیا ضرورت ہی جو خیال رکھین یہ عالم ہی جو کہ بیچ
عرض کیا صرف یہ طریقہ ہی کہ نصف شب تک سب خواصین و مصاحبین ملکہ کے پاس رہتی ہین بعد
نصف شب کے سب اپنے اپنے مقام پر جا کر پڑ رہتی ہین ملکہ عالم تنہائی مین بیٹھی ہوئی پرچہ اخبار دیکھتی
ہی کبھی مسہری پر پڑ رہتی ہی یہ طریقہ ہی اُسی طور سے آج بھی کچھ خواصین ملکہ کے پاس ہین کچھ باغ مین پھر
رہی ہین ملکہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہی یاد مین سہراب کے مصاحبین سمجھا رہی ہین یہان کا تو یہ عالم ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ سہراب جو اجازت لیکر اور طائر خوش رنگ بنکر سحر سے چلا پرواز کرتا ہوا چلا آیا آکر باغ
ملکہ کی دیوار پر بیٹھا دیکھا کہ باغ ویران پڑا ہی چونکہ شب ماہ تھی اس سبب سے حال باغ کا معلوم
ہوا کہ عجب اُسکی حالت ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تیرا آنا بیکار ہوا معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ نے
آنا باغ کا چھوڑ دیا جب تو باغ کی یہ حالت ہی خیر اے دل اُس مقام کو دیکھ لیا کہ جہان ہمارا معشوق و
دلدار بیٹھتا تھا اور صحبت آرا ہوتا تھا اسنے خیال کیا کہ چلکر ذرا بارہ دری کو بھی دیکھ لون کہ وہان تو بیٹھا کرتی
تھی شاید اُسکی بو دماغ مین آجائے اُس جگہ کے بوسہ لون جہان وہ جلوہ گر ہوتی تھی یہ خیال کرکے دیوار
پر سے اُڑ کر اُس درخت شمشاد پر آکر بیٹھا جو سامنے بارہ دری کے تھا اب طرف بارہ دری کے دیکھنے
لگا اسنے دیکھا کہ کچھ خواصین ملکہ کی باغ مین پھر رہی ہین انھون نے بھی دیکھا کہ ایک جانور خوش
رنگ شمشاد کے درخت پر آکر بیٹھا ہی مگر بہت پیارا پیارا ہی نہایت خوش رنگ ہی مگر کچھ حیران
حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی وہ خود حیران ہوئین کہ یہ رات کا وقت اسوقت یہ جانور کہان سے
آیا یہ تو نئی بات ہی ایک نے دوسری سے کہا کہ بوا تو نے دیکھا کہ یہ تو آج نیا واقعہ ہوا کہ اسوقت
ایک جانور آکر اُس درخت پر بیٹھا ہی یہ وقت جانورون کے اپنے آشیانون مین رہنے کا ہی نہ کہ
پرواز کرنے کا اُسنے کہا کہ عجب کی کیا بات ہی یہ جانور اپنے آشیانے مین بیٹھا ہو گا کسی جانور نے
ستایا ہو گا یہ وہان سے ویران ہو کر یہان چلا آیا ہی چونکہ شب ماہ ہی اسنے درخت پر بسیرا
لیا اسنے کہا کہ بوا وہ تو بہت خوبصورت ہی کیا کہون اگر دن ہوتا تو کسی نہ کسی طور سے اس کو
پکڑتی اور ملکہ کو دکھاتی کیا کہین ہماری ملکہ نے تو اپنی وہ حالت بنائی ہی کہ نہ دنیا کی خبر
ہی نہ مافیہا کی سوا ے رونے کے کوئی کام نہین ہی نہ کھاتی ہین نہ پیتی ہین اپنی جوانی کو مفت
برباد کر رکھا ہی جس کے لیے یہ حال کیا ہی اسکو کچھ پروا نہین ہی وہ اپنی نیند چین سے سوتا

ہو گا کھاتا ہو گا پیتا ہو گا اُسکو انکا خیال بھی نہ ہو گا ای بوا ذرا خیال کرو کہ کتنا زمانہ ہوا لشکر اسلام کو
اس مقام پر آئے ہوئے سنتے ہین کہ اُس لشکر کے ہمراہ سہراب بھی ہین مگر ایک دن توفیق نہ ہوئی
کہ چلکر ملکہ کو دیکھ آئین جب یہان تھے تو دوسرے تیسرے ملکہ کو اپنی محبت جتانے آتے تھے جب
دیکھا کہ ملکہ کا دل آگیا اب رُک گئے یہی تو مردون کے حال ہوتے ہین پہلے خوب اپنا دل لگاتے
ہین تاکہ دوسرا بھی محبت کرے جب دوسرا محبت کرنے لگا خود رُک گئے دوسری طرف دل
لگا دیا اب انکو کیا پروا چاہے کوئی مرے چاہے جیے اپنا مطلب حاصل کر چلے وہی حرکت یہان
سہراب نے بھی ملکہ کے ساتھ کی کہ جب ملکہ کا دل انکی طرف آگیا آپ خود بھی رُک گئے ملکہ
اُنکے فراق مین مر رہے ہین پہلے تو یہ نام تھا کہ قید تھے پھر یہ نام ہوا کہ دریا حائل ہے پھر لشکر کے ہمراہ تھے
شہر دور تھا اب کیا بات ہے جو نہین آتے ہین نہ شہر دور ہے نہ دریا حائل ہے نہ قید ہین پھر کیون نہین آتے
ہین یہ سب باتین تھین کہ ملکہ نے اپنے مقام پر خیال کر لین ہم تو کبھی اسکو یقین نہ لاتے کہ اس سبب
سے نہین آتے انکو ملکہ کی الفت ہی نہین ہے ایک نے کہا کہ بوا یہ مردوے اپنے مطلب کے دوست
ہوتے ہین انکو اپنے مطلب سے غرض ہے جب تک مطلب نہین نکلتا ہے اُسوقت تک الفت بھی ہے
جان بھی جاتی ہے جہان مطلب نکلا پھر تم کہان اور ہم کہان دوسرا گھر تلاش کرنے لگے مگر یہان اُسکے
خلاف ہوا مطلب تو حاصل نہ ہوا صرف امید رہی مگر سہراب مرد عاقل تھا اُسنے خیال کیا کہ یہان
مطلب نہ حاصل ہوگا کیونکہ ملکہ صاحب اختیار نہین ہے وہ صرف اپنی محبت جتا کر چلے گئے دوسرے کو
عذاب مین مبتلا کر دیا آپ چین سے دوسرون کے ساتھ عیش کرنے لگے تیسری بولی کہ یہ کوئی امر نہین
ہے دراصل سہراب بھی عاشق تھا مگر مجبور ہے موقع نہ ملا کہ وہ آئے یہ باتین جو ان سب کی سہراب
نے سنین اپنے دل مین کہا کہ افسوس تونے ایسی بیوفائی کی کہ یہ عورتین تیری مذمت کرتی ہین یکبار
ایک مرتبہ بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای شبو و شگوفہ و سیوتی اچھی تو رہین مزاج کیسا ہے یہ جو صدا
سُنی اُس مین سے سیوتی ذرا چالاک تھی پکاری لو بوا وہ مونڈی کاٹا جانور ہم سب کے نام جانتا
ہے اور ایک ایک کا نام لیکر پکارتا ہے یہ نئی بات ہے اس موئے کو نام کہان سے معلوم ہوئے یہ موا
جانور نہین ہے کوئی آدمی ہے واہ کیا خوب بڑا حرام زادہ معلوم ہوتا ہے بھلا ہمارے مزاج کے دریافت
کرنے سے کیا کام جا کر اپنی امان کا یا بہنا کا مزاج دریافت کرے یہان کسی کو مرد کی ضرورت نہین
ہے یہان کوئی ملکہ کی طرح دیوانی نہین ہے جو ایک ایک پر جان دیتی پھرے میری بوا مجکو تو معلوم
ہوا اگر میرے ہاتھ آجائے تو ٹانگین چیر کر پھینکدون کیا خوب نئی بات سنیو ہم سے جانور ہو کر کہتا ہے
کہ مزاج تو اچھا ہے نہ معلوم موئے کو نام کیونکر معلوم ہو گیا شبو نے کہا کہ سیوتی خاموش رہ کوئی شاہ
یا شہریار زادہ نہ ہو کہ سحر سے انسان کی صورت سے تبدیل ہو کر جانور بنکر آیا ہو تو بڑی خرابی ہو
مفت کی ذلت ہو اور سزا ملے کہین ملکہ کا کوئی عاشق نہ ہو جس کے فراق مین ملکہ کی یہ حالت ہے
تو اور بُرائی ہو جب ملکہ سے ملاقات ہو تو شکایت کرے ذرا سمجھ بوجھ کر بات کہا کر سیوتی
نے کہا کہ تم ڈرو مین نہین ڈرتی ہون کیا شامت ہے کسی شاہ یا شہریار زادہ کی یا ملکہ کے عاشق
کی کہ وہ جانور بنکر آئیگا یہ موا کوئی ایسا ویسا ہو گا کہ جو یون آیا ہے اگر کوئی شاہ یا شہریار زادہ ہے
تو اسکے اوپر بھی لعنت ہے کہ ایسی حالت سے آیا کہ جو کہ اُسکے کم غرتی کا سبب ہے شگوفہ نے
جواب دیا کہ تو بڑی چرب زبان ہے اپنی زبان بند کر اپنے ساتھ ہم کو بھی جوتیان کھلوائیگی سیوتی بڑبڑا

خاموش ہو رہی کہ پھر سہراب نے کہا کہ ای شبو تم نے کچھ ہمارے کلام کا جواب نہ دیا کہ ہم نے تم سے کیا دریافت
کیا شبو نے کہا کہ مین کیا جواب دون پہلے آپ یہ فرمائین کہ آپ کون صاحب ہین کہان سے تشریف لائے
ہین کس کے اشتیاق مین آنا ہوا شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ✤ اگر ماہی ترا منزل کدام است ✤ مین
آپ کے نام سے آگاہ ہون تو جواب دون یہ تو وہ مثل ہوئی کہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام یہ جو
شبو نے کہا اُس جانور نے ایک آہ کی اور کہا کہ سچ ہے خانمان آوارہ بیکس و تباہ کا کوئی کیا نام جانے جب
آفت آتی ہے اور مصیبت پڑتی ہے تو دوست بھی دشمن ہو جاتے ہین ایسے دشمن ہوتے ہین کہ پہچانتے نہین
ہین خیر کچھ کسی کا گلہ نہین ہے صرف اپنے مقدر سے گلہ ہے یہ امر کوئی شکایت کا نہین ہے بلکہ مقام افسوس ہے
کہ جو ہم کو جانتے تھے وہ بھی فراموش کر گئے ارے شبو مین وہی خانمان برباد فلک کا ستایا کسی کا عاشق و شیدا
ہون مین وہی بلا نصیب ہجران فریب اپنی جان سے جدا دل ناصبور کے ہاتھون کا برباد کیا ہوا مثل قیس و فرہاد
آوارۂ دشت جدائی و ناشکیبائی مین وہی مفارقت دیدہ ہجر کشیدہ اپنی جانی سے دور افتادہ فلک کا
برباد کیا ہوا سہراب ہون کہ جس کی ابھی تم باہم شکایت کر رہین تھین در اصل مین اسی لائق ہون
بلکہ اس سے زیادہ کلمات کے سننے کا مستحق ہون یہ جو کلمے تم نے کہے یہ کچھ مجھے بلکہ اگر تم اور زیادہ کہتین تو
بھی کم تھے مین نے دراصل ایسی ہی خطا کی ہے کہ جس کے سبب سے مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون تمین
فی الواقع لائق اسکے نہین ہون کہ کوئی میرے آنے کا روادار ہو ضرور مین خطاوار ہون یہ سب کلام
تمھارے بجا تھے جو ایسا کریگا وہ ایسے کلامون کا مستحق ہوگا اچھا ذرا میری خبر اُس شاہ خوبان و ماہ
محبوبان بادشاہ حسن میری پیاری ملکہ نسیم جادو کو کر دو اور عرض کرو کہ آپ کا خادم دیرینہ غلام کمینہ
گنہگار خطاوار آپ کے شربت دیدار کا پیاسا آپ کے قدمون سے دور افتادہ لائق سزا آپ کے دیدار
کے اشتیاق مین حاضر ہوا ہے اگر وہ اس لائق ہو تو ذرا اُسکو اپنا دیدار دکھائیے ورنہ اُسکو اپنی تیغ
ادا سے قتل فرمائیے کہ اب اس سے صدمہ جدائی و دوری اُٹھ نہین سکتا ہے اب کہان تک آپ کی
مفارقت کی تاب لائے دل ناصبور کو اب قرار نہین ہے قلب مین طاقت باقی نہ رہی کہ صدمہ اُٹھائے
بس مین حاضر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن یہ جو اُس طائر نے کہا شبو نے کہا کہ کیا آپ سہراب جادو ہین
سہراب نے کہا کہ ہان ہون تو پھر مجکو شرم آئی ہے اپنا نام بتاتے ہوئے ابھی تم میری مذمت کر رہین
تھین یہ سننا تھا کہ شبو نے سیبو کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون موئی ہم نہ کہتے تھے کہ تو جو بڑ بڑ کر رہی تھی
کوئی شاہ یا شہریار زادہ نہ ہو ملکہ کا عاشق و شیدا نہ ہو کیونکہ آج ملکہ بہت بیقرار تھین یہ حالت ملکہ کی
کبھی نہ ہوئی تھی جو آج ہے دیکھ وہی نکلا نہ یہ سننا تھا کہ ہر ایک اپنے منھ پر طمانچے مارنے لگی اور کہنے لگی
کہ خطا ہوئی ہماری خطا معاف ہو ہم نہ جانتے تھے کہ آپ تشریف لائے ہین نادانستگی مین ہم سے
قصور ہوا قصور معاف فرمائین سہراب نے کہا کہ مین خود تم سب کا خطاوار ہون تم سب میری
خطا ملکہ سے کہکر معاف کراؤ انھون نے کہا کہ آپ ہمارے مالک ہین ہم آپ کے تابعدار ہین ابھی جاکر
ملکہ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر کرتے ہین کہ سہراب جادو تشریف لائے ہین ملکہ کی تو آپ کے
فراق مین عجب حالت ہے ملاحظہ فرمائیگا تو معلوم ہوگا ملکہ تو پہچانی نہین جاتی ہین برسون ہو گئے روتے
ہوئے انکو سوائے رونے کے دوسرا کام نہ تھا سہراب نے کہا کہ اچھا جاکر خبر تو کرو یہ سنکے وہ خواصین
دوڑی ہوئی گئین یہ حالت کہ سر کا دوپٹہ کہین جوتی کہین سانس پھولی جاتی ہے پیٹ مین نہین سماتی
ہے گرتی پڑتی بارہ دری مین پہونچین ملکہ اور خواصون سے بیٹھی ہوئی باتین کر رہی تھین کہ یہ جو اس

حالت سے پہونچین تو ملکہ حیران ہوئی کہ کیا آفت آئی یہ سب کی سب جا کر ملکہ کے روبرو بدحواس ہو ہو کر
گر پڑین فرط خوشی سے منھ سے بات نہین کی جاتی ہے زبان لڑکھڑاتی ہے کہتی کچھ ہین نکلتا کچھ ہے سیوتی نے اپنے
حواس درست کرکے کہا کہ ملکہ وہ آئے ہین وہ آئے ہین ملکہ خود انکی حالت دیکھکر حیران و ششدر ہے کہ انکو
کیا ہوگیا ہے کہ یہ ایسی بدحواس ہین کہ انکو کچھ لحاظ و پاس نہین ہے میرے روبرو آکر گر پڑی ہین یہ جو سیوتی
نے کہا کہ ملکہ وہ آئے ہین ملکہ اور حیران ہوئی کہ کون آئے ہین سمجھی کہ یہ سب کی سب دیوانی ہوگئی ہین
انکے حواس جاتے رہے ہین وہ جو اور خواصین تھین اُنسے ملکہ نے کہا کہ انکو سنبھالو تاکہ انکے حواس درست
ہون تاکہ وہ صاف طور پر کلام کرین یہ جو حکم ملکہ نے دیا اور خواصون نے انکو سنبھالا کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے
تم کیون اسقدر بدحواس ہو اپنے حواس درست کرو ملکہ خفا ہوتی ہین تب پھر سیوتی نے کہا کہ ملکہ
وہ آئے ہین ملکہ نے برہم ہوکر فرمایا کہ کون اُسنے کہا وہی ملکہ نے کہا کہ کیا تیرا باپ یا تیرا یار جو تو ایسی بدحواس
ہوئی ہے کہ پورے طور سے بات نہین کرتی ہے ملکہ تو سیوتی پر خفا ہونے لگی اُدھر شبو اور شگوفہ نے
اپنے حواس درست کرکے عرض کیا کہ ملکہ آپ کو مبارک ہو ہم اسوقت وہ خبر خوشی لائی ہین کہ آپ
اُسکو سنکے بہت خوش ہونگی ہم لوگ لائق انعام کے خبر لائی ہین ملکہ نے فرمایا کہ کم بختون بیان تو کرو مین
سنون تو سہی میرا اسقدر ایسا کہان کہ مین خبر خوش سنون سوائے رنج والم کے جب کبھی آنکھ لگ جاتی
ہے تو خواب بھی ایسے پریشان نظر آتے ہین کہ جسکو دیکھکر مین خوف زدہ ہوتی ہون میرا یہ نصیب کہان
کہ کوئی خوشی کی بات میرے گوش زد ہو مین ایسی کم بخت ہون کہ کبھی اپنے معشوق کو خواب مین بھی
نہین دیکھتی ہون ظاہری وصل تو درکنار بموجب شعر ہوگا مجھ سا بھی محروم وصل یار کوئی + کہ خواب
بھی کبھی دیکھا نہ ان خیال تو نکا + اُسنے عرض کیا کہ ملکہ ایسا کلمہ زبان پر نہ لایئے اپنے دل کو خوش فرمایئے
مجھسے خبر خوش سماعت فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ کیا شہر سمندر پیچ فتح ہوگیا یا اہل اسلام نے قبضہ کرلیا
تو یہ خبر خوش نہین ہے بلکہ اور سبب رنج والم ہے کہ باپ مان سے بھی جدائی ہوئی جس کے لیے یہ سب
کچھ ہوا اُس سے ملاقات نہ ہوئی یہ سب خبر غلط تھی کہ وہ لشکر اسلام کے ساتھ ہین فریب اہل اسلام
ہوئے اگر ایسا ہوتا جب سے یہان لشکر اسلام آیا تھا وہ میری ملاقات کو ضرور آتے یا کوئی نہ کوئی
شقہ کسی طور سے میرے پاس ضرور روانہ کرتے جو کہ میرے تسکین کا سبب ہوتا ایسے وہ بے مروت
نہ تھے میرے حال سے بالکل واقف تھے میری حالت اُن پر ظاہر تھی معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی اور سہراب
ہے اُسکا حال پرچہ اخبار مین تحریر ہے اُنکو تو ضرور رہبان نے قتل کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ زندہ ہوتے اور
میری خبر نہ لیتے جب یہ امر ہے تو مین یہ خیال نہین کرسکتی ہون کہ تم یہ خبر لائی ہوگی کہ وہ آئے ہین
یہ تو خیال کرنا عبث ہے بالکل خلاف عقل تقدیر مین کہان کہ یہ خبر آئے یہ گردون دون ایسی بازی کبھی نہین
کھیلتا ہے یہ عاشق و معشوق طالب و مطلوب حبیب و محبوب کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہے نہ ایک
مقام پر جمع ہونے دیتا ہے اسکو تفرقہ بہت پسند ہے اسکو دونون کا تڑپنا و بیقرار ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے
بموجب شعر یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین + کسی کا اسے وصل بھاتا نہین + لہذا یہ خیال خام و تصور ناتمام
ہے خیر بیان کرین سُن لون تیری بھی خوشی ہوجائے اتنے مین ملکہ کی وزیرزادی حسن آرا جو کہ ساحرہ
بھی ہے بولی کہ ملکہ تم کو کیا ہوگیا ہے ارے صاحب کچھ سُن تو لو کہ یہ کم بختین کیا بیان کرتی ہین پھر ملکہ
کی شکایت کرنا شگوفہ و سیوتی بھی اپنے حواس درست کرکے بولین کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کیا
عرض کرینگی ملکہ نے کہا کہ کوئی بیان کرے پس سیوتی سب مین چالاک ہے اُسنے اپنا چمن مین پھرنا

طائر خوش رنگ کا آکر بیٹھنا اپنا تعجب کرنا وہی جواب دینا جو کہ تحریر ہوا ہے اُس طائر کا سب کا نام لیکر پکارنا
اپنا باتیں سُنانا انکا منع کرنا اُس طائر کا اپنا حال کہنا اپنا آگاہ ہونا اُس سے دریافت کرنا اُسکا کہنا
کہ ملکہ کو خبر کردو کہ وہ غلام خانہ زاد سہراب آیا ہے اور جو کہ تقریر سہراب نے کی تھی سب ملکہ کے روبرو
عرض کی ملکہ سُنکے یہ بولی کہ تم مجھسے دل لگی کرتی ہو اب چل نکلی ہو بھلا وہ کہاں آئے ہیں کہ جلی ہوں
اگر وہ ہوتے تو یوں آتے اگر آتے بھی تو پہلے خبر کرتے اُسکے بعد آتے اری وہ کہاں کیوں بیکار میرے
جلے ہوئے دل کو اور سوختہ کرتی ہو ان باتوں سے تم لوگ یہ خیال کرتی ہو کہ مجکو صبر آئیگا بلکہ اور
دونی بیقراری ہوگی سیوتی نے یہ سُنکے عرض کیا کہ ملکہ میں جھوٹ نہیں عرض کرتی ہوں نہ فقرہ کرتی
ہوں مجکو قسم ہے آپ کے سر مبارک کی میں کبھی آپ کے سر کی قسم نہ جھوٹی کھاؤنگی پھر دیدے پھوٹ
جائیں جو میں جھوٹ کہتی ہوں یہ جو قسم کھا کر سیوتی نے عرض کیا شبو و شگوفہ نے عرض کیا کہ سیوتی
سچ عرض کرتی ہے اگر حضور کو باور نہ ہو تو فلاں چمن میں تشریف لے چلیں اور پہلے پوشیدہ ہو کر دریافت
فرمالیں پھر ہمارے قول کو باور کریں وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ اے ملکہ آج تک کبھی انھوں نے
فقرہ نہ کیا جو آج فقرہ کرینگی انکے کلام سے مجکو بوے صدق آتی ہے میرا دل بھی گواہی دیتا ہے کہ وہ ضرور
آئے ہیں اُنکو خبر کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ خبر کرکے آتے ساحر ہیں چلے آئے یہ امر کوئی تعجب کا نہیں
ہے یہ جو حسن آرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تم یہاں سب سامان درست کرو میں جاتی ہوں انکا
جھوٹ سچ ابھی معلوم ہوا جاتا ہے اگر انھوں نے فقرہ کیا ہے وہ سزا دونگی کہ یہ عمر بھر یاد کرینگی یہ کہکر ملکہ اٹھی
مگر عجب عالم ہے کہ بال پریشان لب خشک کچھ تو یقین اُسکے سبب سے چہرہ پر خوشی کے آثار کچھ اپنی
تقدیر کے سبب ناامیدی اُسکی وجہ سے رنج و الم اُن خواصوں کو ہمراہ لیکر طرف باغ کے چلی دوپہر
سے ڈھلکا ہوا ملکہ تو اُدھر چلی ادھر وزیرزادی نے سہری کو درست کیا فرش آراستہ کیا مسند لگائی
اور جو سامان جلدی میں ہو سکا درست کر دیا بھلا جو مکان اُجڑا ہوا ہو وہ فوراً درست ہو سکتا ہے مگر
اسقدر درست کر لیا کہ کوئی آکر بیٹھ جائے یہ تو نہ معلوم ہو کہ بالکل ویرانہ تھا یہاں تو یہ سامان کر رہی
ہے اُدھر ملکہ اُنکے ہمراہ اُس چمن میں آئی اور ایک درخت کی آڑ میں پوشیدہ ہو کر کھڑی ہوئی ملکہ خود
اس لیے آئی تھی کہ میں جاکر دریافت کر لوں کہ انکا فقرہ نہ ہو وزیرزادی کو اس خیال سے نہیں روانہ
کیا تھا کہ شاید ان سب نے ملکر یہ راے قرار دی ہو کہ تم ملکہ سے اس طور سے بیان کرنا ہم تمھارے
قول کی تصدیق کرینگے مصرع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو + بس اگر میں اُسکو روانہ کرتی ہوں یہ
اگر فقرہ کردے کہ ہاں آئے تھے چلے گئے تو کیا کہو کیونکہ انکو تو اب فکر ہے کہ کسی طور سے میں اپنے دل کو
صبر دوں اور یہ بیقراری موقوف کر دوں یا والدین کو خبر ہو گئی ہو انھوں نے ان سب کو ملا لیا ہو اور
کوئی دوسری تدبیر کی ہو اس سے میں خود جاکر پوشیدہ طور سے دریافت کر لوں اگر اصل واقعہ
ہوگا تو ظاہر ہو جائیگا یا جو فقرہ وغیرہ ہوگا وہ بھی معلوم ہو گا بس راوی نے بیان کیا ہے کہ ملکہ تو آڑ میں
کھڑی ہوئی کہ سیوتی نے اُس شجر کے قریب جاکر کہا کہ جس پر وہ طائر یعنی سہراب جادو بیٹھا
ہوا تھا کہ میں نے جاکر ملکہ سے آپ کے آنے کی خبر لی ملکہ کو یقین نہ آیا فرمایا کہ تو فقرہ کرتی ہے یہ جو
سیوتی نے کہا اُس طائر نے ایک آہ کرکے جواب دیا کہ اے سیوتی میں ایسا ہی کم بخت ہوں
در اصل ملکہ کو کیونکر یقین آئے کیونکہ ایک زمانہ سے میں نے ملکہ کی خبر نہ لی مگر کیا کروں مجبور تھا
کیونکہ میرے اور ملکہ کے زمین و آسمان کا فرق تھا دوسرے مقابلوں سے مہلت نہ تھی جب سے

شہر کے قریب لشکر آیا ہی ہر روز ایک نیا واقعہ پیش آتا ہی بس مین کیونکر آتا گو جو میرے دل کا حال تھا وہ ہی وہ
میرے خدا پر روشن ہی یہ میری بد قسمتی اور کم بختی ہی کہ مین جس کی ملاقات کے لیے آیا ہون اُسکو یقین نہ آئے
خیر سوا رونے کے اور کیا چارا ہی یہ جو تقریر اُس طائر نے کی ملکہ کو یقین ہوا وہان سے یہ سُنکے اپنی بارہ دری
مین آئی مگر خوشی سے یہ حال تھا کہ چہرہ گلنار ہو گیا تھا قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے یہان اپنی وزیر
زادی سے آکر کہا کہ وہ حرامزادیان سچ کہتی تھین ای حسن آرا تم جا کے آؤ مجھکو تو اس حال سے سامنا
کرتے ہوئے شرم آتی ہی مین اپنی حالت کو درست کرتی ہون یہ کہکر ملکہ نے فی الحال شانہ وغیرہ کرکے
اپنے بال درست کئے دوپٹہ درست کرکے اوڑھا مگر وہ پوشاک نہ بدلی جو کہ پہنے تھی حسن آرا بموجب
ارشاد ملکہ وہان آئی جہان سیوتی وغیرہ اُس طائر سے کلام کر رہی تھی کہ حسن آرا نے آکر کہا کہ میرا بھی سلام
ہو پہنچے ای طائر فرخندہ حال یہ کہکر کہا کہ ای سیوتی تو بڑی حرامزادی ہی ملکہ سے کہکر جو بھاگی تو پھر کوئی خبر
جا کر نہ کہی کہ ملکہ نے مجھسے ارشاد کیا کہ تم جا کر دریافت کرو اگر یہ سچ کہتی ہین تو اُنکو لے آؤ یہ جو وزیرزادی
نے کہا سیوتی نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر اُس طائر نے کہا کہ مین سلام کے لائق کب ہون اس زمانہ نے مجھکو
اس قابل ہی نہ رکھا کہ کوئی سلام کرے مین تو لائق گردن زدنی ہون مین خطاوار ہون میرا منھ اس لائق
کب ہی کہ مین ملکہ کو دکھاؤن مجھکو ملکہ کے روبرو جاتے ہوئے شرم آتی ہی کہ یہ روے سیاہ اُنکے دکھانے
کے قابل نہین ہی کیونکہ کوئی عاشق بھی ایسا ہوگا کہ وہ برسون اپنے معشوق کی خبر نہ لے مگر یہ حالت
عالم ناچاری و مجبوری سے ہوئی ورنہ کوئی ایسا کر سکتا ہی بس ملکہ کی خیریت معلوم ہو گئی اگر زندہ رہے
تو پھر آکر خبر لے جائینگے مر گئے تو حسرت ملاقات لیکر گئے اپنے دوستون سے یہ وصیت کر جائینگے
کہ ہماری قبر مین روزن رکھدینا شاید ہمارے دلدار کا کبھی اُس طرف گذر ہو یہ آنکھین جو حسرت دیدار
مین وا رہینگی اُسکو دیکھ لین بعد مرنے کے شائد یہ حسرت پوری ہو گو فلک پیر سے یہ بھی امید نہین ہی
جیسا اُسنے ہم کو اس امر مین محروم رکھا کسی کو نہ رکھا ہوگا بس مین تم سے اتنا کہتا ہون کہ اُس آفت جان
قتال جہان سے میری طرف سے یہ کہدینا کہ کبھی میری قبر پر آکر ایک ٹھوکر لگا جانا دل اسی کا مشتاق
ہی مین اپنا منھ دامن کفن مین پوشیدہ کرکے گوشہ قبر مین اس شرم سے پنہان ہونگا کہ یہ روے زرد دکھانے
کے لائق نہین رہا اب مین جاتا ہون حسن آرا نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین تشریف لے چلیے
آپ سب لائق ہین یہ کوئی بات ہی آپ کا منھ کیون نہین دکھانے کے لائق یہ کیا آپ کا خیال ہی بلکہ
ہماری ملکہ کا منھ دکھانے کے لائق نہین ہی کہ آپ تشریف لائے اور ملکہ کو آپ کی تشریف لانے کا
یقین نہ ہوا اتنی دیر سے آپ یہان تشریف فرما ہین آپ کو ملکہ کے سر کی قسم تشریف لے چلیے آپ
سے کوئی خفا نہین ہی بلکہ یہ خیال ہی کہ آپ ہم سب سے خفا ہین جو نہین تشریف لے چلتے ہین ملکہ
آپ کا انتظار کرتی ہونگی اگر مین جا کر کہونگی کہ وہ تشریف لائے تھے یہ فرما کر تشریف لے گئے تو ملکہ
اپنی حالت خراب کرینگی یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کرین ہم پر خفا ہون کیونکہ آج تک ہم سب کے سمجھانے
سے تو وہ زندہ رہی ہین ورنہ نہ معلوم کیا حال ہوتا آپ اُنکو زندہ بھی نہ پاتے اگر یہ منظور خاطر ہی کہ وہ ہلاک
ہون تو بسم اللہ تشریف لے جائیے اُنکی حالت تو چلکر ملاحظہ فرمائیے کہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہین وہ
گل عارض مرجھا کر عجب رنگ لائے ہین وہ چہرہ آفتاب سا مثل ماہتاب کے دق ہو گیا ہی اُنکا
خیال کرنا بیجا ہی چلکر اُنکو اپنے دیدار سے شاد فرمائیے یہ جو حسن آرا نے کہا سہراب نے جواب دیا
کہ ای حسن آرا مین کیا کرون کہ میری جرأت و خیال اس امر کو گوارا نہین کرتا ہی کہ اُسکے روبرو

جاؤن کہ جسکا میرے سبب سے یہ حال ہوا مین اس حال کے دیکھنے کو زندہ رہا کاش مرجاتا تو صبر آجاتا مگر
تیری قسم سے مجبور ہون خیر جلتا ہون سوا تیرے میری آبرو کا بچانے والا کوئی نہین ہے تو میری طرف
سے سفارش کرنا یہ کہکر اوس درخت پر سے زمین پر آیا اور اپنی صورت بدل کر اصلی صورت پر آیا سر جھکائے
ہوئے طرف بارہ دری کے چلا بلکہ رومال سے ہاتھ بھی باندھ لیے یہان ملکہ اپنے کو سب طرف سے
پوشیدہ کرکے سمٹ کر ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی کہ سامنے سے سہراب نمایان ہوا
ملکہ نے جو سہراب کو دیکھا تو عجب حالت پائی سر جھکا ہوا ہے ہاتھ رومال سے بندھے ہوئے ہین عقب
مین سیوتی ہے اور حسن آرا وغیرہ ملکہ نے یہ دیکھکر سر جھکا لیا اور رونے لگی مگر خوشی کا یہ حال تھا کہ غنچہ
دل خود بخود شگفتہ ہوا جاتا تھا ہر دم دل تقاضا کرتا تھا کہ اٹھکر اپنے عاشق کا استقبال کیجیے مگر حیا دامن
گیر ہے ملکہ بیقرار ہے ادھر سہراب کی نگاہ ملکہ پر پڑی دیکھا کہ ملکہ ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوئے بیٹھی
ہے مگر دزدیدہ نگاہون سے میری طرف دیکھ رہی ہے بارہ دری کی عجب حالت ہے کہ جیسی اجڑی ہوئی بستی
ملکہ کو دیکھکر سہراب کے دل کو تاب نہ رہی دوڑکر ملکہ کے قریب آیا اور اپنا سر قدم پر ملکہ کے رکھدیا ملکہ
نے ہائین کہکر اپنے پاؤن ہٹا لیے سہراب نے کہا کہ مین خطاوار ہون میری خطا کو معاف فرمائیے بموجب
شعر ہاتھ باندھے ہوئے کہتا ہون کرو عفو قصور ✦ پاؤن بھی کیجیے تو مشفق یہ گنہگار پڑے ✦ جو قصور و خطا
عدم حاضری و نہ خبر گیری کی مجھ سے سرزد ہوئی ہے اوسکو معاف فرمائیے دراصل مین نے بہت بڑی خطا کی
ہے مین اس لائق نہین ہون کہ میرا کوئی منھ دیکھ سکے یا مین اپنا منھ دکھاؤن مین تو نہ آتا تھا کہ مین اس قابل
نہ تھا مگر مجھکو حسن آرا لائی ہے مین صرف اتنا کہنے آیا تھا کہ میری قبر پر آکر ٹھوکر لگا جانا کبھی نہ کبھی اپنے
کشتۂ حسرت کو اس سے سرفراز کرنا مین جانتا تھا کہ مین نے وہ قصور کیا ہے کہ جو لائق عفو نہین ہے تسپر مین
ہاتھ باندھے ہوئے ہون یہ سر حاضر ہے اپنے نیمچۂ ادا سے میرا سر قلم کرو تاکہ اس کشاکش دنیا سے نجات
پاؤن اپنی سزا کو پہونچون اس جرم کی سزا پاؤن اتنے عرصہ مین حسن آرا بھی قریب آگئی تھی ملکہ نے اوس
کی طرف منھ کرکے آہستہ سے کہا کہ یہ تو اپنے ساتھ کیا آفت لائی اری کم بخت تو بڑی چالاک ہے اری مین
کون اور یہ کون میری انھون نے کیا خطا کی ہے یہ ساری فتنہ پردازی تیری ہے تو بڑی مفسد ہے مین تیرے
ہاتھ سے بہت عاجز ہون میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا کہتے ہین کیسی خطا اور کیا عفو تقصیر میری تو
خطا کسی نے آج تک نہین کی ہے مجھکو تو اپنے مقدر کی شکایت ہے مین کیا جانون کہ یہ کون صاحب ہین
میرے انکے کیا واسطہ ہے انکو دھوکا ہوا ہوگا ذرا اپنے حواس درست کرین جسکی انھون نے خطا کی
ہوگی وہ معاف کریگا یہ معاملہ میری سمجھ مین نہ آیا اری تو کسے لائی ہے مین تو آج تک نہ کسی پر عاشق
ہوئی نہ کوئی میرے اوپر مین اس لائق کب ہون انسے کہو کہ یہ جس کے خطاوار ہون اوسکے پاس جائین مجھسے
کیا غرض ہے حسن آرا نے جواب دیا کہ یہ سچ کہتے ہین یہ آپ کے خطاوار ہین بس رہے بس ایسی باتین
نہ فرمائیے یہ بھی کوئی بات ہے کہ کوئی اپنے پاس آئے اور اوس سے اس طور کے کلام کرو برسون کے بعد یہ
دن نصیب ہوئے اوس پر یہ تقریر ملکہ نے کہا کہ تو کیا کہتی ہے بس رہے بس مجھکو یہ تیری باتین اچھی نہین
معلوم ہوتی ہین ادھر سہراب نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے حسن آرا تم کچھ نہ کہو مین
آج اپنی جان سے عاجز ہوکر آیا ہون یہ نیمچہ حاضر ہے ملکہ سے کہو کہ میرا سر تن سے جدا کرین اگر میرا قصور نہ
معاف کرین ورنہ اپنے دست نازک سے میرے ہاتھ بندھے ہوئے کھولین یا قتل کرین شعر سپر می
نہیم ز شمشیر حبیب ✦ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ✦ دیگر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ✦ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین

اے حسن آرا مجکو اپنی تقدیر سے گلہ ہے اور کسی سے شکایت نہین ہے میرے مقدر مین یون ہی ہے ہزار حسرت و ارمان اس دنیا سے لیجانا تھا اشتیاق دیدار مین مرنا تھا یہ جو سہراب نے کہا حسن آرا نے کہا کہ آپ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین آپ نے کوئی خطا نہین کی ہے صبر فرمایئے ابھی ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہے کیا یہ امر سہل ہے کہ کوئی آپ کو قتل کر سکے یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ بس بس اب اسقدر رکھائی و بے اعتنائی ہو چکی یہ بھی کوئی بات ہے کہ ایک شخص تو غدر کرے دوسرا بے مروتی کئے جائے تو کیا حاصل ملکہ نے کہا کہ تو بڑی خراب عورت ہے ایک غیر مرد کو میرے پاس لائی ہے کہ جو کبھی یہان نہ آیا تھا مین کیا جانون کیسا سہراب اور کیسا عاشق وزیرزادی نے جواب دیا کہ تم تو ایسی ہی ہو اچھا ہمارے کہنے سے جو انکی خطا ہو معاف کرو انکے ہاتھ کھولو دیکھو کہ انکی کیا حالت ہے ملکہ نے جواب دیا کہ ایسے فقرے مجکو بھی بہت آتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ تجکو کچھ دیا ہے کہ تو بہت پاس داری کرتی ہے بس تو ہی ہاتھ کھولدے جو تجکو اسقدر خیال ہے سہراب نے کہا کہ اے ملکہ اسقدر عتاب نہ فرماؤ خطا معاف فرماؤ مجھسے اسقدر بیزار نہ ہو مین اسی قدر شب کا مہمان ہون جسقدر باقی ہے صبح کو نہ معلوم کہان ہون اور کہان نہ ہون عدم کے مسافر سے اسقدر بیزار نہ ہو صبح کو تو خاتمہ ہے جب یہ امر میرے اوپر ظاہر ہوا تو مین نے خیال کیا کہ اب زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہے سحر کو ضرور ساتھ صاحبقران کے قتل ہونگے یہ حسرت کیون باقی رہے آخری دیدار چلکر دیکھ لو بس کیا ضرور ہے کہ تم اسقدر بیزار ہو یہ شب شب آخر ہے میری خطا معاف فرماؤ مجھ سے دو دو باتین کر لو تا کہ حسرت نکل جائے یہ کلمات اس طور سے سہراب نے کہے کہ ملکہ کا دل بھی بیقرار ہو گیا اور سر جھکا کر کہا کہ اے حسن آرا تو نے مجکو عذاب مین مبتلا کیا اگر مین یہ جانتی تو باغ سے چلی جاتی اچھے کو میرے پیچھے لگایا ہے جو کہ کسی طور سے مانتا ہی نہین ہے حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ تم کو میرے سر کی قسم اور قسم تمکو اسی خدا کی جو تمھارا اور میرا ہے اب انسے بات کر لو انکے ہاتھ کھلوا دو انکی خطا معاف کرو یہ جو حسن آرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ اے رنڈی تو بڑی چالاک ہے خیر تو یہ بھی نہ کہے کہ ہم نے ملکہ سے کسی امر کو کہا ملکہ نے نہ قبول کیا مین تو تیرے کہنے پر عمل کرتی ہون یہ کہکر اپنے نازک ہاتھون سے سہراب کے ہاتھ کھولے اور اشارہ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ سہراب نے جواب دیا کہ جب تک یہ اپنی زبان سے نہ کہوگی کہ خطا معاف کی اسوقت تک یہ گنہگار نہ بیٹھے گا ملکہ نے آہستہ سے کہا کہ اچھا خطا معاف کی سہراب نے سنا سہراب بیٹھ گیا اب حسن آرا نے ملکہ کے ستانے کو کہا کہ کیون بی بی صرف یہ دیکھانے کی بات تھی دل چاہتا ہوگا کہ کسی طور سے ہاتھ کھولدون ملکہ ناگوار ہوگا کہ ہاتھ بندھے ہوئے ہین جو دل کا حال ہوگا وہ تمھارا ہی قلب جانتا ہوگا ملکہ نے کہا کہ او رنڈی تو بڑے غضب کی ہے خوب باتین بناتی ہے خیر اسکا عوض لونگی حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ دل مین تو بہت خوش ہوگی مجکو دعائین دیتی ہوگی خیر سمجھ لینا ابھی باتین کرو ان سب کو انعام دو یہ کہکر اٹھکر چلی گئی سب خواصین بھی بہانے سے وہان سے چلی آئین صرف ملکہ و سہراب اس مقام پر رہگئے جب سہراب نے مکان کو غیر سے خالی پایا تخلیہ دیکھا ملکہ کے قدم پر پھر سر رکھدیا اور کہا کہ میری خطا معاف کرئین عود نادم ہون ملکہ نے پاؤن ہٹاکر کہا کہ تم نے میری خطا نہین کی حسن آرا مجکو عذاب مین مبتلا کرکے چلی گئی مین اسکے ہاتھ سے بہت عاجز ہون سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین تم سے کیا عرض کردن کہ مین کس عذاب مین مبتلا تھا قسم ہے مجکو اپنے خدا کی جو حالت تمھارے فراق مین میری تھی وہ مین بیان نہین کر سکتا ہون ہر وقت تمھارے خیال مین غرق رہتا تھا رات کا سونا دکھانا حرام تھا کوئی جلسہ و صحبت اچھی نہین معلوم ہوتی تھی حاضری سے معذور تھا سوائے تمھارے غم کے اور تصور کے دوسرا خیال نہ تھا عدم حاضری کا قصور وار ہون اسکی جو سزا چاہو دو مگر اسوقت میری حالت پر خیال کرو اور میرا حال سن لو مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین تھوڑے عرصہ کا مہمان ہون یہ شب میری زندگی مین باقی ہے صبح کو خاتمہ ہے پھر مین کہان جو تمھاری خدمت مین حاضر ہون

حسرت آخری دیدار کا اشتیاق کھینچ لایا تا کہ مرتے وقت تو دیکھلون ملکہ نے کہا کہ اس امر سے کیا حاصل مین جانتی ہون
کہ آپ میرے عاشق و شیدا ہین بس لے بس مین سُن چکی مجکو ثابت ہوگیا کہ آپ میرے اوپر مرتے ہین ان باتون سے
کیا حاصل ہے اب آپ کو اور دن سے مہلت ملی ادھر بھی چلے آئے وہان خوب جلسہ ہوتے ماہرویون سے صحبت
ہوگی غزالان ایسی حسین وہان ہین وہ ہوگی رات و دن صحبت بزم برپا ہوا کرتی ہوگی سہراب نے جواب دیا
کہ ملکہ یہ تمھارا بالکل خیال خام ہے اگر مجکو ایک پل یا ایک منٹ راحت سے گذرا ہو یا تمھارا خیال میرے
دل سے گیا ہوگا تو میری آنکھین کور ہون مین تو ہر وقت مبتلاے غم رہتا تھا نہ کسی جلسہ مین جاتا تھا نہ کہین تمام
حسینان جہان میرے روبرو تمھاری موجودگی مین بدتر از چڑیل ہین مین تمھاری موجودگی مین پری سے
بھی آنکھ نہین ملا سکتا ہون اُسکو بھی ہیچ جانتا ہون مین تو تمھارا شیدا اور دلدادہ ہون خدا اُس دن کے لیے مجکو
زندہ نہ رکھے کہ مین ہون اور تم نہ ہو یا مین کسی اور کی طرف دل لیجاؤن اب تمھارے روبرو کوئی بھی ہے کہ جس پر
مین عاشق ہون ملکہ نے جواب دیا کہ ایسی باتین بہت سی سنین ہین بس ہوچکا مجکو یقین آچکا خیر اب آپ دیکھ
چلے تشریف لے جایئے سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ از براے خداوند میرے اوپر رحم کھاؤ اب ایسی باتین
زبان پر نہ لاؤ مرے ہوئے کو نہ مارو بس اب کچھ میری سنو اور کچھ اپنی کہو تا کہ یہ شب بسر ہو اگر زندہ رہے تو
دیکھا جائیگا ورنہ موت سے کوئی چارہ نہین یہ کہکر ہاتھ جوڑنے لگا ملکہ نے جواب دیا کہ مین پہلے کہہ چکی ہون کہ
مین ایسی باتون کو نہین سنتی ہون بس ہوچکا معلوم ہوا کہ آپ مرتے ہین خیر مجکو یقین آگیا آپ کا اب جو منشا
ہو وہ بیان فرمایئے سہراب نے جواب دیا کہ میرا کیا منشا ہے مین یہ چاہتا ہون کہ تم میری خطا عفو کرو میرے
دل کی حالت کو سنو ملکہ نے جواب دیا کہ مین کوئی بہری نہین ہون سُن چکی آپ کے دل کی حالت کو بھی
اب آپ کیا بیان کرنا چاہتے ہین وہ بھی فرمایئے سہراب نے جواب دیا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ آپ مجھسے
اُسی طور سے کلام کرین کہ جیسے سابق مین کلام کرتی تھین ملکہ نے جواب دیا کہ اب وہ دن گئے وہ بات گئی
سہراب نے پھر سر جھکایا قدم کی طرف اب ملکہ کو رحم آگیا کہا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو بس اب
مین نے تمھارے کہنے کو مان لیا اتنا جو مہربان سہراب نے ملکہ کو پایا بس ہاتھ بڑھا کر منہ پر سے آنچل ہٹا دیا
روے زیبا کی بلائین لین یہ قصد ہوا کہ عارض تابان کے بوسہ لون ملکہ نے کہا کہ اسقدر بیقراری اچھی نہین ہوتی
ہے اگر آئے ہو تو بیٹھو کچھ اپنی سرگذشت بیان کرو کچھ دوسرے کی سنو کیا گذری سہراب نے کہا کہ ملکہ اتنا وقفہ
کہان ہے یہی رات ہے جو کچھ کہتا ہون سُن لو اے ملکہ اب زمانہ حیات کم باقی ہے یہی رات ہے ملکہ نے کہا کچھ
بیان تو کرو اب دونون عاشق و معشوق باہم ملکر بیٹھے ہین اور خوشی ہوئی سہراب نے ملکہ سے کہا کہ
اے ملکہ یہ آلام میرے اوپر تمھاری مفارقت مین گذرے یہ کہکر ابتدا سے انتہا تک کل حال بیان کیا جو
جو معرکہ گذرے وہ سب بیان کیے اور کہا کہ اے ملکہ اب تو یہ واقعہ گذرا ہے کہ تمھارے باپ پاس جو صندوقچہ فولاد
تصویر کا دیا ہوا ہے اور اُس سے کوئی ساحر نہ غیر ساحر بچ سکتا ہے اُسکو لیکر مقابلہ کریگا کل کل اہل سلام کا خاتمہ
ہے اور میرا ابھی جب مین نے یہ حال سُنا مین نے خیال کیا کہ چلکر ملکہ کو دیکھ آؤن کیونکہ اب کوئی امید زندگی نہین
ہے صبح کو خاتمہ ہے کیونکہ اب وہ ایسے چیز سے کام لیگا کہ جو کسی کے رد کیے سے نہ رد ہوگی وہ سحر اب کام مین
لائیگا جو کہ رد نہ ہوگا گو کہ اسم اعظم کے مالک صاحبقران ہین اُسکے روبرو کوئی سحر کام نہین کرتا ہے مگر
یہ وہ سحر ہے کہ اس پر اسم اعظم بھی کام نہ کریگا بس خاتمہ ہے جب یہ ظاہر ہوا مین نے خیال کیا کہ چلکر اپنے
عاشق جانی یار روحانی کو دیکھ آؤن مرتے وقت یہ حسرت نکال لون تا کہ یہ حسرت تو باقی نہ رہے بس
مین تم کو دیکھنے آیا ہون اپنی آرزو پوری کرنے آیا ہون یہ میری آخری ملاقات ہے اب نہ ہوگی بس یہ

آخری صحبت ہی اب ہم کہاں اور یہ صحبت کہاں یہ واقعہ ہی ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ افسوس اُسوقت مین آئے
کہ جب زمانہ بالکل قریب ہی کہ باہم ملکر بیٹھ بھی نہیں سکتے ہین نہ اپنا حال دل کہہ سکتے ہین نہ دوسرے کا یہ فلک
ناہنجار ہمارے درپئے آزار ہی خیر کیا چارہ ہی جو مرضی ہم تو مجبور ہین یہ کہکر ملکہ رونے لگی سہراب نے اپنے
دامن سے ملکہ کے اشک پاک کیے اور کہا کہ ملکہ اگر مین یہ جانتا کہ تم کو صدمہ ہوگا تو مین نہ آتا مین تو اس
سبب سے آیا تھا کہ مل لون آخری دیدار دیکھ لون ای ملکہ کیا کرین مجبور ہین کوئی چارا نہیں ہی بجز صبر و شکر
کے اتنا زمانہ اسی امید مین بسر ہوا کہ اب کوئی صورت وصال نکلے اسی امید مین زندگی بسر ہوئی نوبت یہ
ہوئی کہ قضا سر پر آگئی سوائے مرنے کے کیا چارہ ہی اچھا ہی کہ اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن اب
صدمہ جدائی نہیں اٹھ سکتا ہی کوئی حد بھی ہی ملکہ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو میرا بھی یہی دل چاہتا ہی مگر کیا کرون
زمین سخت آسمان دور ہی سہراب سے ملکہ نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ یہی حال میرا تھا تم نے
دیکھ لیا کہ مجکو باغ سے غرض ہی نہ آرایش مکان سے میرا کیا حال ہی تم دیکھ رہے ہو سہراب نے جواب دیا
کہ ای ملکہ کیا کہا جائے بس جو دم گذرتا ہی غنیمت گذرتا ہی بس اب یہ آخری ملاقات ہی بیان کرلو جو کچھ
کہنا ہو کہ لو بموجب شعر غنیمت شمر صحبت دوستان + کہ چندے بود گل درین بوستان + اب ان شکوہ
و شکایت سے کیا حاصل کچھ خوشی کی باتین کرو تاکہ غم غلط ہو ملکہ نے جواب دیا کہ ای سہراب جادو
تم نے تو آکر اور دل کو بیقرار کر دیا ابھی تک تو یہ امید تھی کہ کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی باہم وصل کی صورت
نکلے گی یہ نہ معلوم تھا کہ یہ صدمہ ہوگا اور یہ فلک پیر ہم کو اس غم مین مبتلا کریگا ہم کو تو اس آنے کی خوشی
نہ ہوئی بلکہ صدمہ ہوا ہان کیا تم نے بیان کیا کیسا صندوقچہ اور کیا سحر سہراب نے اُس صندوقچہ کی پوری
حالت بیان کی ملکہ نے ایک آہ کی اور یہ شعر پڑھا شعر وہ چھٹے ہاے جس کو پیار کرین + جبر کیونکر نہ
اختیار کرین + سہراب نے کہا کہ ملکہ دراصل یہ دنیا عجب مقام عبرت ہی تم نے یہ شعر پڑھکر بے ثباتی
دنیا گویا دلایا چند شعر یاد آئے معلوم ہوتا ہی یہ رات جو کچھ باقی ہی وہ اسی صدمہ اور رنج مین بسر ہوگی
خیر سُن لو اشعار جائے عبرت سرائے فانی ہی + مورد مرگ ناگہانی ہی + اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے + آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے + غیرت حور مہ جبین نہ رہے + ہین مکان گو مگر مکین نہ رہے + تھے
جو بس بادشاہ ہفت اقلیم + ہوگئے جا جا کے زیر خاک مقیم + تاج مین جنکے لگتے تھے گوہر + ٹھوکرین کھاتے
ہین وہ کاسہ سر + کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم + آج اُس جا ہی آشیانہ بوم + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے +
آج دیکھا تو خاک بالکل تھے + ہی نہ شیرین نہ کوہ کن کا پتہ + نہ کسی جا ہی نلدمن کا پتہ + اب نہ رستم نہ سام
باقی ہی + صرف اک نام ہی نام باقی ہی + بوے الفت تمام پھیلی ہی + باقی اب قیس ہی نہ لیلی ہی + عطر
مٹی کا جو نہ ملتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان تک
بھی اُنکے خاک ہوئے + صبح دم طائران خوش الحان + پڑھتے ہین کل من علیہا فان + بس اس امر کا
غم کرنا بیکار ہی کیونکہ مرجانے سے ایک امر تو ضرور ہوگا کہ ان صدمون سے نجات ملیگی یہ بھی حسرت
نکل گئی کہ تم کو نہ دیکھا تمھارا دیدار آخری بھی مرتے وقت نصیب ہوا کچھ عرصہ تک کلام بھی ہوا کیونکہ
اب تو بالکل امید زندگی نہیں ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ای سہراب مین کیا کہون تمھارے اس کہنے
سے اور کلام یاس و حسرت سے دل بیقرار ہو جاتا ہی یہ کسی طرح گوارا نہیں ہی کہ تم کو مرتے ہوئے دیکھون
اور صدمہ کرون ادھر یہ خبر آئی کہ تم قتل ہوئے مین نے بھی اپنی جان دی کیونکہ بعد تمھارے یہ دنیا
میری نظر مین ہیچ ہی صرف اس امید پر زندگی تھی کہ ملاقات ہوگی یہ دیدار تمھارا ابھی مجکو آخری ہی کیونکہ تم بے

گوارا نہ کروگے کہ تم اب وہان نہ جاؤ وہ لوگ جائین اور سمندر شاہ میرے نزدیک بہتر تو یہ ہوگا کہ عباد بلکہ یہین
رہو کوئی اس امر سے واقف بھی نہ ہوگا خوب عیش سے بسر ہوگی سہراب نے جواب دیا کہ اس مین کئی امر ہین
اول تو یہ کہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین اپنے ایسے محسن کو کیونکر چھوڑون کہ جسکے سبب سے مین نے اُس قید سے
نجات پائی اور ریکاتون کے ہاتھ سے بچا اور میری زندگی تھی کہ مین تمھارے پاس آیا ورنہ یہ دن نصیب نہ
ہوتا اُسی قید مین تڑپ تڑپ کر مرجاتا دوسرے یہ امر کہ مجھکو راہ کفر سے راہ ہدایت پر پہونچایا بھلا مین کیونکر ایسے
وقت مین اُنکی رفاقت سے ہاتھ اُٹھاؤن اور تمام عالم مین بدنام ہون مجھکو مرنا گوارا ہی اُنکی ترک رفاقت گوارا
نہین ہی تیسرے یہ امر ہی کہ ہمکو مجھکو امید نہین ہی کہ میرے تمھارے ہمیشہ ملاقات رہے یہ غیر ممکن ہی کیونکہ جب
تمھارے باپ کو اس حال کی خبر ہوگی وہ بہت برہم ہوگا میرے قتل کی فکر کریگا جیسا قبل مین کیا بلکہ اُسکے
ساتھ تمھاری بھی جان پر بنے گی بس انجام آخر کار پھر قتل و غارت ہوگا اس سے یہ بدنامی کیون اپنے سر لون
کہ سہراب ذرا سی مشکل مین اپنی جان بچاکر نکل گیا اس امر کا تم خیال بھی نہ کرنا بس میرا مرنا ہی بہتر ہی ملکہ
رونے لگی اور کہا کہ افسوس ہم دنیا مین برائے رنج و غم پیدا ہوئے ہین کوئی ساعت راحت سے نہین گذرتی
ہی یہ دن بھی نصیب ہوا تو وہ بھی صدمہ مین بسر ہوا مین تو یہ بھی کرتی کہ وہ صندوقچہ اُٹھا لاتی اگر مجھکو معلوم
ہوتا مگر کیا کرون کہ مین کسی حال سے واقف نہین ہون ہان یہ تو جانتی ہون کہ ایک قسم کے آٹھ صندوقچہ
ایک الماری مین رکھے ہوئے ہین مگر یہ نہین معلوم ہی کہ وہ صندوقچہ کون سا ہی ورنہ مین اُٹھا لاتی تمھاری
زندگی سے میری زندگی ہی مگر کیا کرون اگر تمام شہر قتل ہوا اور تم زندہ رہو تو مجھکو گوارا ہی سمندر گو میرا باپ
ہی مگر وہ قتل ہوجائے تو بہتر ہی مگر کہان ممکن ہی کیا کرون کیا نہ کرون کس بلا مین مبتلا ہوگئی ہون افسوس
کس طرح تمھاری زندگی کی صورت کرون یہ کیسی رات آئی کہ جس کے سحر گویا آفت آئے گی یہ کہکر ملکہ
خاموش ہو رہی کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی سہراب بھی عالم سکوت مین رہا کہ سہراب نے کہا کہ ملکہ
ہنس بول لو کیونکہ اب رات کم باقی ہی پھر یہ صحبت کہان کل ہم قبر مین ہونگے ملکہ نے سر اُٹھا کر کہا کہ میری تو یہ
آرزو ہی کہ تم سے پہلے مین مرون کہ میرے کان تک یہ خبر نہ آئے کہ سہراب قتل ہوئے سہراب نے جواب دیا
کہ ملکہ میری یہ آرزو ہی کہ مجھکو تمھارا داغ نہ نصیب ہو ملکہ نے کہا کہ تمھاری یہ امید میری یہ امید خیر اب جو
منظور خداوند ہوگا وہ ہوگا یہ تقریر حسن آرا بیرون کمرہ سن رہی تھی وہ جھلائی ہوئی اندر آئی اور کہا کہ
ای ملکہ تم کو کیا ہوگیا ہی جو تم ایسی باتین کرتی ہو کوئی تمھارے پاس آیا ہی خوش ہوتے گویا اور صدمہ
اُٹھانے کو بس نصیبے ہو گئے یہ تو صدمے ہمیشہ رہینگے سہراب سے کہا کہ واہ آپ کی بھی عقل سے بعید
ہی کہ آپ ایسے کلام کرین جو گھڑی بھر رات باقی ہی اُسکو ہنس بول کر کاٹیے سحر کو دیکھا جائیگا اس شکوہ و
شکایت سے کیا مطلب وہ اپنی طرف مغموم آپ اپنی طرف رنجور سہراب نے جواب دیا کہ ای حسن آرا
مین تو اسی سبب سے آیا تھا کہ یہ رات تو راحت سے گذرے پھر تو جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا مگر ہم ایسے
بدقسمت ہین کہ وہ بھی ساتھ راحت کے بسر ہوتے ہوئے نہین معلوم ہوتی ہی سوائے رنج و غم
کے حسن آرا نے کہا کہ اب آپ اس ذکر کو جانے دیجیے کوئی خوشی کا تذکرہ کیجیے سہراب نے
کہا کہ اچھا یہ کہکر سہراب نے قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرے کہ ملکہ نے فکر کرتے کرتے ایک تدبیر سوچی
اور کہا کہ ای سہراب ذرا تم ٹھہر جاؤ مین جاتی ہون اگر فقرہ بن پڑا تو صندوقچہ لاتی ہون جب تک
مین اسکی فکر نہ کرلونگی مجھکو راحت نہ ہوگی چین نہ ملیگا تم دعا کرو کہ میرے ہاتھ صندوقچہ لگ جائے
مین یہ کہے دیتی ہون کہ صندوقچہ لیکر آؤنگی ورنہ اپنی جان دونگی تم سے قبل مین تمھارے مرنے کی خبر

سننے کی تاب نہین لاسکتی ہون سہراب نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ کیا خیال ہی اس امر کو دل سے دور کرو کیون
اپنے کو ہلاک کرتی ہو مین صندوقچہ سے باز آیا مین کب یہ کہتا ہون کہ تم صندوقچہ لاؤ بس اس امر کو اسی طور
پر رہنے دو جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اُسکے حکم مین کوئی چارہ نہین ہی بس مین تو تمھارے پاس آیا ہون تم
جاتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ میرے دل کو لگی ہی مین ضرور جاؤنگی اور جہان تک ممکن ہوگا صندوقچہ لاؤنگی تم
تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ مین اپنی تقدیر آزمائی کرتی ہون یہ خیال ہی اگر میری قسمت مین تمھارا وصل ہی تو ضرور
صندوقچہ ہاتھ لگے گا ملکہ نے جو یہ کہا کہ اگر تم لاکھ منع کروگے مین نہ مانونگی ابھی تو آتی ہون حسن آرا تم نے
باتین کرو مین آتی ہون حسن آرا نے کہا کہ مین بھی تو سنون کہ کیا امر ہی بس ملکہ نے حسن آرا سے کل حال
بیان کیا اور کہا کہ مین ایک تدبیر سوچکر جاتی ہون اگر بن پڑی تو لاتی ہون حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ
تم جاؤ مین انکو سمجھا لونگی سہراب نے کہا کہ تم جانے کیون دیتے ہو سہراب خاموش ہو رہا ملکہ اٹھی
اپنے کپڑے درست کرکے اور اپنے حواس درست کرکے چند خواصونکو لیکر طرف محل کے چلی ملکہ ادھر
سے چلی ادھر محل مین سمندر بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکو خیال آیا کہ ملکہ نسیم جادو کو نہین
دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہی ایک دختر ہی اُسکے نہ کوئی اور لڑکی ہی نہ لڑکا سوائے نسیم جادو کے بس
دھیان آیا کہ بہت دن ہوئے اپنی دختر کو نہین دیکھا نہ وہ سلام کو آئی نہ معلوم اُسکا مزاج کیسا ہی جب سے
اہل اسلام آئے ہین مین ایسا پریشان ہوا ہون کہ مجکو کسی امر کی خبر نہین ہی سوائے اہل اسلام کی فکر
کے وہ لڑکی کہ جسکو بدون دیکھے ہوئے اُس کے مجکو چین نہ آتا تھا ایک مدت سے نہین دیکھا کچھ خیال بھی
نہ ہوا یہ خیال کرکے اپنی زوجہ کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ کیون صاحب تم کو کچھ خبر نسیم جادو کی بھی معلوم ہی
کہ وہ کیسی ہی تمھارے تو سلام کو آتی ہوگی اُسکی طبیعت تو اچھی ہی مین تو انھی فکر جنگ مین مصروف ہون
کہ بالکل خبر نہین ہی کہ کیا گذرتی ہی کھانا پینا سونا حرام ہی اُسکی زوجہ نے جواب دیا کہ صاحب وہ کئی ماہ
سے میرے سلام کو بھی نہین آئی ہی اُسکی خواصون سے اُسکے مزاج کی حالت معلوم ہوتی رہتی ہی وہ
خواصین یہ بیان کرتی تھین کہ جب سے لشکر اسلام قریب شہر آکر اترا ہی جب سے ملکہ بہت پریشان ہین سمندر
نے کہا کہ تمھاری بھی کیا باتین ہین کہ اُسکی کچھ خبر نہ لی کوئی اپنی اولاد سے ایسا غافل رہتا ہی زوجہ نے جواب دیا
کہ میرے خود ہوش وحواس باختہ ہین روز کی خبرین سن سن کے یہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی کس طور سے
اہل اسلام سے نجات ملتی ہی سمندر نے کہا کہ کوئی مقام فکر وتردد نہین ہی مین نے فکر کرلی ہی کل نکل
اہل اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا کہا اچھا صبح کو یاد دلانا مین اُسکو طلب کرکے خواہ اُسکے باغ مین جا کر اُسکو
دیکھونگا زوجہ نے کہا کہ اچھا بس سمندر نے حکم دیا کہ اب ناچ ورنگ موقوف ہو اب مین آرام کرونگا
یہ جو حکم دیا سب رخصت ہوکر چلے صرف شوہر و زوجہ رہگئے تھے ایک خواص نے آکر خبر دی کہ ای
ملکہ عالم آپ کی صاحبزادی اسوقت تشریف لاتی ہین سمندر نے جو یہ سُنا کہ لڑکی آتی ہی یا تو
خوابگاہ کو جاتا تھا یا ٹھہر گیا کہ مین ابھی یاد کر رہا تھا اور دیکھا بھی نہ تھا خوب ہوا کہ وہ آگئی ورنہ مین
صبح کو اُسکے باغ مین جاتا یہ سمندر خیال کر رہا تھا کہ نسیم نے آکر پہلے باپ کو جھک کر سلام کیا اُسکے
بعد ماں کو سلام کرکے کھڑی ہوئی سمندر نے کہا کہ ای بیٹا بیٹھ جاؤ کہو مزاج کیسا ہی سمندر نے جو
یہ کہا نسیم سلام کرکے بیٹھ گئی باپ نے کہا کہ ای نسیم تیری طبیعت کیسی ہی کیونکہ تو بہت لاغر ہوگئی
ہی تیرا چہرہ اُتر گیا ہی تیرے وہ عارض جو کہ ماہتاب سے تھے گھٹ کر بدر ہوگئے ہین رنگ زرد ہی اضمحلال
چہرہ پر ظاہر ہی ناتوانی علالت کی دلیل ہی نسیم نے کہا کہ باباجان میری طبیعت تو اچھی ہی کوئی

علالت نہین ہی صرف فکر مارے ڈالتی ہی اسی فکر مین گھلی جاتی ہون سمندر نے جواب دیا کہ ای فرزند مین نے
تجکو بہت عرصہ کے بعد دیکھا ہی اب جو مین نے دیکھا ہی خراب حالت پائی بیٹا تم کو کس امر کی فکر ہی اگر کسی نے
کچھ کہا ہو تو کہو مین اُسکو سزا دون اگر آنکھ دکھائی ہو تو بیان کرو مین اُسکی آنکھ نکال لون ابھی تمھارے باپ
کو بڑے بڑے اختیار ہین تمھاری بلا فکر کرے ای فرزند تحقیق تو میری تمام عمر کی کمائی ہو مجکو تو اسوقت
تمھاری صورت دیکھکر بڑی فکر ہوئی مین نے تو ایسی تمھاری حالت کبھی نہ دیکھی تھی جلد بیان کرو کیا فکر
ہی ملکہ نے جو دیکھا کہ اسوقت باپ بہت مہربان ہی یا سامنے بیٹھی ہوئی تھی یا وہان سے اُٹھکر گلے سے
لپٹ گئی اور چیخین مار کر رونے لگی حالت اُسکی یہ تھی کہ جب سے سامنے آئی تھی بات بات پر آنسو بھر
لائی تھی اس طرح رونے لگی ہچکی آنے لگی رقت کسی طرح کم نہین ہوتی ہی سمندر لاکھ لاکھ کہتا ہی کہ بیٹا
کچھ سبب گریہ تو بیان کرو مجکو معلوم تو ہو کیا سبب ہی وہ کچھ بیان نہین کرتی ہی جب سمندر نے بہت
کہا تو اُسنے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ بابا جان مین کیا عرض کرون جو میرے دل کا حال اور جس امر کا خیال
ہی افسوس ہم آپ سے جدا ہونگی یہ شہر تباہ ہوگا سب قتل ہونگے جب سے لشکر اسلام آیا ہی یہ فکر مجکو
مارے ڈالتی ہی کہ اب کیا ہوگا رات کی نیند دن کا آرام کھانا پینا سب ترک ہی اسی فکر مین غلطان و
پیچان رہتی ہون سوا رونے کے اور سب کی جدائی کے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی یہی ملال
ہی جب خیال آتا ہی تو ہوش اُڑ جاتے ہین جی چاہتا ہی کہ کسی طرف نکل جاؤن کیا کرون ای بابا جان یہ کونسی آفت
آئی ہی جب سُنا یہ سُنا کہ اُنھون نے فلان ساحر کو قتل کیا یہ نہ سُنا کہ ان مین سے کوئی مارا گیا یہی سُنا ہی کہ یہ
لوگ جہان جاتے ہین بدون اُس مقام کو غارت کئے ہوئے واپس نہین آتے ہین یہ لوگ بڑے زبردست
ہین نہ سحر سے خوف کرتے ہین نہ لڑائی سے اُنکے پاس ایسے ایسے ساحر جمع ہین کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
ہین مین نے سُنا ہی کہ آفاق شاہ اُنکا شریک ہو گیا ہی عشاق نہ طاقی کو اُنھون نے قتل کیا ہی اُنکے لشکر
مین عیار بڑے غضب کے ہین بس یہ خبرین سُن سُن کر میرے حواس جاتے ہین سوائے خرابی کے بہتری
نظر نہین آتی اسی فکر نے میرا یہ حال کیا ہی کہ مریضون سے بدتر ہون ای ابا جان اب کیا ہوگا ہائے یہ
شہر تباہ ہوگا ہم سب قتل ہونگے خداوند تصویر جلد ان سب کو غارت کرین آپ نے اب تک اس حال
کی خداوند کو خبر نہ کی کہ وہ اپنا ان سب پر عذاب نازل کرتے کہ انکا زور کم ہوتا ہائے آپ قتل ہونے مین
نے سُنا ہی کہ وہ لوگ آپکے جانی دشمن ہین یہ بھی سُنا ہی کہ وہ یہ کہتے ہین کہ اگر سمندر شاہ سحر ترک کرے
ہمارے خدا کی بندگی کرے تو ہم اُسکو نجات دین ورنہ ضرور قتل کرینگے یہ بھی سُنا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ
جب تک سمندر تصویر پرستی ترک نہ کریگا یا جو نہ ترک کریگا ہم اُسکو قتل کرینگے ایسی حالت مین کیا ہو سکتا
ہی بس یہی فکر ہی اور یہی صدمہ مجکو ہلاک کئے ڈالتا ہی کیونکہ یہ خیال ہوتا ہی کہ آپ و نیز اہل شہر یہ امر
نہ گوارا کرینگے کہ ترک مذہب کرین کیونکہ یہ مذہب ہم سب کا آبائی ہی بس ایسی حالت مین کیونکر ہو
سکتا ہی کہ دوسرا مذہب اختیار کیا جائے ای ابا جان میری تو یہ رائے ہی کہ آپ ہم سب کو لیکر طاق
مین چلیے وہان خداوند سے فریاد کیجیے اُن سے کمک طلب کیجیے یا اُنکو عرضی تحریر کر کے مدد طلب کرنا
اگر یہ نہ ممکن ہو تو پھر اہل اسلام سے صلح فرمائیے کسی صورت سے جان تو بچے مین آپ سے جدا نہ ہون
شہر تباہ نہ ہو ایسی کوئی فکر فرمائیے میرے آپکے مفارقت نہ ہو اگر آپ قتل ہوئے تو پھر کون میرے
یہ ناز اُٹھائیگا کون مجھسے ایسی الفت کریگا ہائے یہ کیا بلا آئی کونسی آفت مین مبتلا ہوئی کیا ایسا
ہم نے خداوند کا گناہ کیا تھا کہ اُنھون نے ہم پر یہ عذاب نازل کیا یہ کہکر رونے لگی یہ تقریر اس درد سے

بیان کی کہ سمندر کا بھی دل بیقرار ہو گیا بیٹی کو گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اے نسیم تو اسقدر کیون صدمہ
کرتی ہو کیون اپنے کو ہلاک کرتی ہو یہ سب غلط ہو نہ لشکر آیا ہو نہ مقابلہ ہو ہان ادھر ایک لشکر آیا تھا سب نے مشہور
کیا تھا کہ اہل اسلام کا لشکر ہو مگر جب مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر کسی غیر ساحر کا ہو مین نے تھوڑا سا لشکر
روانہ کر کے شکست اسکو دی وہ فرار کر گیا جو تجھ سے یہ کہتا ہو اور خبر بیان کرتا ہو وہ کاذب و دروغ گو صرف تیرے
خوف دلانے کو کہتا ہو بھلا مجھ سے کون مقابلہ کر سکتا ہو تو اطمینان رکھ شوق سے کھاؤ پیو کھیلو کودو کوئی فکر نہ
کرو کسی کی اسقدر طاقت نہین ہو کہ وہ ادھر کو آئے کیا مجال یہ کوئی ایسا ویسا مقام ہو اگر یہان آئے تو یہان سے
ایک تن تو زندہ جائے نہین اول تو دریاے سبز رنگ حائل ہو دوسرے ماہیان و سحران ایسی ساحرہ اسکی
محافظ ہین بھلا کون آسکتا ہو دریا اگر تپتے تو کوئی ادھر آئے دریا کا اُترنا محال ہو وہ دونون قتل ہون تو دریا سے
بس یہ خیال تمھارا بالکل بیکار ہو فرض کرلو کہ لشکر اسلام یہان آیا ہو تو میرے پاس وہ ساحر ہین کہ جو ایک جنبش
لب مین گروہونکو تباہ کردین پھر مجھکو کیا خوف ہو اور کیا ضرورت ہو کہ مین شہ طاق سے کمک طلب کرون یا غلامو
کو فرار کر کے جاؤن یا اُنکا مذہب قبول کرون اول تو وہ یہان آئے نہین ہین اگر آئے بھی تو مین ان امرون سے
کسی امر کو قبول نہ کرتا ملکہ نے جواب دیا کہ ابا جان یہ فقرہ اور کسی کو دیجیے یا اُسکو دیجیے جو کہ بالکل نادان
ہو مجھ سے کوئی بیان نہین کرتا ہو یہ سب خبرین مجھکو پرچہ اخبار سے معلوم ہوتی رہتی ہین پرچہ اخبار والا کبھی
غلط نہ تحریر کریگا آپ بیکار مجھ سے پوشیدہ فرماتے ہین سب حال میرے اوپر ظاہر ہو یہ کہکر اول سے آخر تک سب
حال جو کہ اسکو معلوم تھا سب بیان کیا کہ یہ واقعات ہو چکے ہین اس تسکین دینے سے کیا حاصل ہو ہماری
تو قضا آئی ہو ہم ضرور ہلاک ہونگے یہ خبرین سن سُن کے معلوم ہوا سمندر نے کہا کہ اے نسیم تو کیون اسقدر
اپنے کو ہلاک کرتی ہو اے اب سُن لے جو واقعات تو نے بیان کیے سب درست ہین کوئی انمین غلط نہین ہو
مین نے آج تک کوئی اسکی فکر نہین کی ورنہ یہ نوبت نہ آتی اب مجھکو فکر ہوئی ہو اب ان سب کا خاتمہ ہو اب انکی
زندگی محال ہو اری نسیم میرے پاس وہ شئی ہو کہ جو ایک پل مین سب کا خاتمہ کر دیگی مین جو خاموش بیٹھا تھا تو
اُسی بھروسے پر تھا خداوند تصویر نے مجھکو ایک ایسی شئی دی ہو کہ جس پر نہ سحر اثر کر سکتا ہو نہ غیر سحر نہ کوئی اہل اسلام
کی دعا جو کہ اُنکے مذہب مین ہین بس مین کل اُسی شئی کو روانہ کرونگا کسی ساحر کے ہاتھ روانہ کرونگا اے بیٹا تو
غم نہ کر مین غافل نہین ہون کیا سہل ہو میرے شہر پر لشکر کشی کرکے آنا یہان اگر کوئی لاکھونکا بھی لشکر لائیگا
تو قتل ہو جائیگا یہ وہ مقام ہو کہ جہان ساحرونکے دم نکلتے ہین تو کسی قسم کا خوف نہ کر تیری بلا فکر کرے تو کیون
اپنے کو فکر کرکے ہلاک کرے جو سمندر نے کہا نسیم نے کہا کہ اے ابا جان آپ تو مجھکو اس طور سے بہلاتے ہین جیسے
کوئی دودھ پیتے بچے کو بہلاتا ہو مین ان باتون سے بہلنے والی نہین ہون کہ مین نے فکر کی ہو مجھکو خداوند نے کوئی
شئی دی ہو مین ایسی نادان نہین ہون کہ مین اسکو مان لون اگر ایسا ہوتا تو آپ اب تک غافل بیٹھے رہتے
ماہیان قتل ہوئی خبر نہ لیتے یہان تک لشکر اسلام قریب شہر آکر اسقدر روز زیادتی کرتا آپ کچھ خبر نہ لیتے
یہ امر بالکل خلاف قیاس ہو اس سے کوئی فائدہ نہین ہو مین اس آپ کے بہلانے سے بہلنے والی نہین ہون
بس معلوم ہو گیا کہ اسی طور سے قضا آئی ہو خیر جو مرضی خداوند تصویر یہ جو نسیم نے کہا سمندر نے جواب دیا
کہ بیکار کو اپنی جان دیے دیتی ہو اری نسیم مین تجھ سے سچ کہتا ہون تو جون جون روتی ہو میرا خون خشک
ہوا جاتا ہو مین اپنی جان سے تیری زندگی کو مقدم جانتا ہون تو اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہو یہ صرف تیرا خیال
خام ہو مین نے جو بات کہی وہ تجھ سے سچ کہی تیرے سر کی قسم مین نے جھوٹ نہین کہا نسیم نے
جواب دیا کہ مجھکو یقین نہین آتا ہو سمندر نے جو دیکھا کہ یہ اپنی جان دیگی اس فکر مین ہلاک ہوجائیگی

کیونکہ اسکی حالت بہت خراب ہی خوف ہوا کیونکہ اپنی لڑکی کو چاہتا بہت ہی نہایت درجہ الفت
کرتا ہی بس کہنے لگا کہ تو میرے سر کی قسم کھا کہ جو بات مین تجھ سے کہون تو کسی سے نہ کہنا تو مین تجھکو
اُس شی سے آگاہ کرون اور دکھادون تاکہ تیرا اطمینان ہوجائے کیونکہ تجھ سے مجھکو وہ صندوقچہ زیادہ نہین
ہی اگر تو نہ ہوگی تو بیکار ہی مین کیونکر زندہ رہونگا کیونکہ تمام عمر کی میری کمائی تو ہی اب دوسری اولاد کی
بھی امید نہین ہی ای نسیم تو کیون اپنی جان ہلاک کرتی ہی مین وہ راز تجھ سے کہتا ہون جو مین نے آجتک
تیری مان سے بھی نہین کہا نہ اُسکو اس حال سے آگاہ کیا دیکھ اسکو اپنے دل مین رکھنا کسی سے نہ کہنا
ورنہ خرابی ہوگی پھر میرے بنائے کوئی کام نہ بن پڑیگا ایک دم مین خاتمہ ہوجائیگا نسیم نے کہا کہ
اگر آپ کو مجھ سے خوف ہی اور آپ دشمن خیال کرتے ہین تو نہ بیان فرمائیے بلکہ میرا زندہ رہنا عبث
ہی مین نے اس سبب سے آنا جانا ترک کردیا کہ مین نے جو دیکھا جہان مین آئی چپکے چپکے باتین ہونے
لگین یا آپ خاموش ہورہے ہین ایسی ہون کہ ایک ایک کے لیے اپنی جان فدا کرون اور لوگ
ہمکو دشمن خیال کرین افسوس کیسی کم بخت مین ہون کہ ایسا کوئی نہ ہوگا اب معلوم ہوا کہ ہم
دشمن ہین اب مین ضرور اپنے کو ہلاک کرونگی سمندر نے کہا کہ ای نسیم تجھکو کیا ہوا ہی کون یہ کہتا ہی کہ تو دشمن
ہماری نسیم یہ تیرا خیال خام ہی مین نے کب کوئی بات پوشیدہ کی یہ مین نے اس خیال سے کہا کہ تو ابھی
نادان ہی شاید کوئی تجھ سے دھوکا دیکر دریافت کرلے نسیم نے کہا کہ مین ایسی بچہ ہون کہ کوئی مجکو دھوکا
دیکر دریافت کرے گا اور مین نیک و بد نہ خیال کرونگی سمندر نے کہا کہ یہی خیال تھا مین تجھ سے پوشیدہ کرتا اور ی
تیرے سوا کوئی اور ہی جو میرا وارث ہوگا نسیم نے کہا کہ بس معلوم ہوگیا کہ ہم دشمن ہین مین کبھو نگی
تجھ سے نہ بیان فرمائیے مین اب جی کر کیا کرونگی جب مان و باپ یہ خیال کرین کہ اولاد ہماری دشمن ہی
تو ایسی اولاد کا جینا بیکار ہی نسیم نے جو یہ کہا سمندر نے اُسکے آنسو اپنے دامن سے پاک کرکے پیار کیا
اور کہا کہ نسیم تو رنجیدہ نہ ہو مین بیان کرتا ہون نسیم نے کہا کہ آپ بیان نہ کرین دیکھیے مین دشمن ہون کسی
سے کہہ دون سمندر نے بہ کمال لجاجت نسیم کو جواب دیا کہ اتنی بات برائے خداوندی یاد رکھنا کہ یہ راز
کسی سے نہ کہہ دینا یہ کہکر کہا کہ ای نسیم خداوند نے ایک صندوقچہ مجھکو دیا ہی اسکی صفت یہ ہی یہ کہکر کل اُسکی حالت
بیان کی نسیم نے ہنس کر کہا کہ ابا جان آپ کی بھی کیا عقل ہی کہ اُس صندوقچہ کو اپنے خزانہ مین رکھا ہوگا
عیار لشکر اسلام کے لے گئے ہونگے کیونکہ وہ تو بڑے چالاک ہین سمندر نے کہا کہ ای نسیم مین نے
اسی غرض سے اُسکو احتیاط کے ساتھ نہین رکھا بلکہ آپ سے اس لاپروائی سے رکھا کہ کسی کو اس پر
گمان نہ ہو ہان اسقدر تو مین نے ضرور کیا کہ اُسی قسم کے کچھ اور بنوائے اُنھین مین اُسکو شامل کردیا
ہر ایک پر اپنی مہر کردی یہ نہین ثابت ہوسکتا ہی کہ وہ کونسا ہی اور نقلی کون ہی مین نے اُسکی شناخت
کرلی ہی ای نسیم وہ اصلی صندوقچہ ہی جس پر ایک ہزار کا نمبر دیا ہوا ہی خط خفی اور صندوقچون پر نہین
ہی یہی شناخت ہی کل مین اُسی صندوقچہ سے کام لونگا یہ سنکے نسیم نے اپنی حالت درست کی پھر ہنسکر
کہا کہ فلان الماری مین جو صندوقچے ایک وضع کے رکھے ہوئے ہین وہی ہین سمندر نے کہا کہ ہان نسیم
نے کہا کہ اب معلوم ہوا مین اُنکو دیکھتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ معلوم ہوتا ہی کہ والد کو کسی نے یہ
صندوقچے سوغات لاکر دیے ہین کسی وقت مانگ لونگی کیونکہ پیارے پیارے ہین بلکہ کئی مرتبہ
قصد ہوا کہ اُٹھا لے جاؤن خوب ہوا کہ مین نے نہ لی مجکو یہ امر تو معلوم نہ تھا مین وہی لے
جاتی تو بڑی خرابی ہوتی سمندر نے کہا کہ ای فرزند ہان اُسی الماری مین وہی صندوقچے ہین

چل مین تجکو وہ صندوقچہ دکھادون یہ سنکے خوشی خوشی نسیم ہمراہ سمندر رخ کے اُس الماری کے پاس آئی سمندر رخ نے
الماری کھولکر وہ صندوقچہ اُس مین سے نکال کر نسیم کو دکھایا اور کہا کہ یہ ہی نسیم نے خوب اُسکو پہچان لیا اور
کہا کہ ابا جان اُسکو رکھدو بس صبح کو ضرور کل اہل اسلام کا خاتمہ کرنا تاکہ میری فکر جائے اب کسی کی سفارش
وغیرہ نہ سُننا اپنے دل مین کہا کہ اگر میرا بس چلا تو مین لے گئی اب مین چھوڑ نیکی بھی ہون یہ تو دل سے کہا اور
سمندر رخ سے یہ کہکر لیٹ گئی خوب خوشی ظاہر کی اور کہا کہ یہ آپ نے اچھی تدبیر کی ہی مگر کسی معتمد آدمی
کے ہاتھ روانہ فرمائیگا کیونکہ یہ بڑی عمدہ شی ہی کوئی اور نہ اس پر قبضہ کرلے اور آپ سے مقابلہ کرے تو
اُسوقت بڑی مشکل ہوگی سمندر رخ نے جواب دیا کہ ای نسیم تو اس امر سے اطمینان رکھ کہ میرے خاص
جو ملازم ہین اُن مین کوئی ایسا نمک حرام نہین ہی مین سب کے دل کا حال بخوبی جانتا ہون نسیم نے کہا
کہ مین جاتی ہون کل خبر خوش سُننے کو حاضر ہونگی سمندر رخ نے کہا کہ اب رات بہت آئی ہی اسوقت محل
مین رہو عرض کیا کہ میرا دل ابھی پریشان ہی جب تک اہل اسلام کا فیصلہ نہین ہولیتا ہی اُس وقت
تک مین اطمینان سے نہین سوتی ہون اب مین محل سے باغ کو نہ جاؤنگی اگر حسب دلخواہ کام ہوا سمندر
رخ نے کہا کہ اچھا یہ خیال کیا کہ یہ بہت پریشان ہی یہ کیا جانے لڑائی و مقابلہ لوگون نے جو اس سے حال بیان
کیا ہی اُسکو خوف ہوا اُسی فکر مین اسکی یہ حالت ہی اچھا ہی کہ باغ چلی جائے یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا جاؤ
مین بھی اب جاکر سوتا ہون نسیم تو باپ کو سلام کرکے مع اپنی خواصون کے وہان سے چلی سمندر رخ
اپنی زوجہ کے خوابگاہ مین آیا یہ تو آکر یہان خواب مرگ مین مبتلا ہوا چونکہ قریب نصف شب کے
آچلی تھی بلکہ نصف سے زیادہ رات آئی تھی سب اہل محل غافل ہوکر سو رہے جہان جہان پہرہ چوکی
تھا پہرے چوکی کے بھی لوگ بہ سبب نیند کے سو رہے تھے محل مین بالکل سناٹا ہوگیا اُسوقت
نسیم نے سیبوتی سے کہا کہ تو سحر جانتی ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان مجھے حسن آرا سے سیکھ لیا ہی ملکہ نے کہا
کہ تو سحر کر کہ یہ سب خوب غافل ہوکر سو جائین تو مین اپنا کام کرون اُسنے کہا کہ بہت خوب بس سیبوتی
نے سحر کیا کہ ایک ہوا چلی کہ جو لوگ اونگھ رہے تھے وہ بھی سب غافل ہوگئے نسیم باغ مین تو گئی
نہ تھی ادھر اُدھر پوشیدہ ہوگئی تھی باپ کے دکھانے کو جب سناٹا ہوا یہ نکلی اسکے پاس بھی ایک صندوقچہ
اُسی کاریگر کے ہاتھ کا بنا ہوا تھا اُسنے اپنی الماری کھولکر اُسکو نکالا اب جو ملایا تو اُس مین مل گیا بس
اُسنے سیبوتی سے کہا کہ وہ بارا یہ کہکر وہ الماری کھولی جس مین وہ صندوقچے رکھے ہوئے تھے یہ پہچان تو
چکی تھی اُسنے وہ صندوقچہ نکالا بس موم نکال کر وہ جو ہندسہ بنے تھے اُس پر لگایا کہ وہ ہندسہ اُس موم پر
بن آئے اُسنے ایک مرتبہ وہی ہندسہ اپنے صندوقچہ پر بنالئے اور مہر کے حرف پڑھکر ایک ٹھیکرے پر
لکھے اُسکی مہر بنائی کچھ اُس وقت ایسی تدبیر بن آئی کہ ایک سر مو فرق نہ تھا مہر اصلی و نقلی مین ورنہ
سمندر کی مہر کہان ممکن تھی ایک مہر خزانہ مین تھی ایک دفتر مین ایک جو خاص مہر تھی وہ اُسکے ہاتھ
مین تھی وہی مہر اس پر کی ہوئی تھی اُسنے اس ترکیب سے اس پر مہر کی اب جو ہندسہ و مہر کرکے
دیکھا تو بالکل فرق نہ پایا اُس صندوقچہ کو تو اُس مقام پر رکھا آپ اصلی صندوقچہ لے کر الماری
بند کرکے کوئی تین پہر رات آئی ہوگی کہ ملکہ خوشی خوشی اپنے باغ کی طرف مع اپنی خواصون
کے چلی یہان سہراب حسن آرا سے باتین کر رہا تھا کہ ملکہ تو جاکر بیٹھ رہین وہ مجھ سے ضرور
خفا ہین میرا آنا اُنکو ناگوار ہوا یہ فقرہ کرکے لیکن ہین مین کیون آیا مین نے خیال کیا تھا کہ آج آخری
شب ہی مین جاکر ملکہ کو دیکھ لون کیونکہ اب امید نہین ہی کہ پھر ملاقات ہو مگر یہ امر بھی اس

بچرخ پیر کو ناگوار ہوا اُس نے یہ تفرقہ ڈالا حُسن آرا نے جواب دیا کہ ای سہراب جادو آپ ملکہ کی
طرف سے کچھ خیال نہ لائیے وہ جس کام کو گئی ہین اُسکی فکر کرتی ہونگی آپ پریشان نہ ہون وہ تشریف
لاتی ہونگی وہ آپ سے خفا نہین ہین اُنھون نے آپ کے فراق مین اپنی یہ حالت کی ہی کہ جیسے کوئی
دیوانہ ہوتا ہی نہ کھاتی ہین نہ پیتی ہین نہ سوتی ہین راتون کو روتی ہین دن بھر منھ ڈھانپے ہوئے پڑی
رہتی ہین سوائے رونے یا شعر خوانی کے دوسرا کام نہین ہی میرے خیال مین تو نہ اُنھون نے آجتک
کبھی شانہ زلفون مین کیا نہ پوشاک نفیس پہنی نہ آرایش باغ نہ زینت مکان کی فکر ہوئی بس سوائے
آہ و نالہ کے دوسرا کام نہ تھا آپ نے باغ کی حالت ملاحظہ فرمائی ہوگی بارہ دری کا حال ملاحظہ
فرمایئے کہ یہی حالت اُس زمانہ مین بھی تھی سہراب نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو مگر دیر کا کیا سبب
ہی مجکو خفقان ہوتا ہی مجکو خود اسکا یقین تھا کہ ملکہ نے میرے فراق مین اپنا حال تباہ کیا ہوگا جیسا
مجکو خیال تھا ویسا ہی پایا سہراب حسن آرا سے یہ کلام کر رہا تھا کہ ملکہ کے پاؤن کی چاپ آئی
حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ آگئین ابھی حسن آرا یہی کہ رہی تھی کہ ملکہ سر جھکائے ہوئے آکر ایک
طرف بیٹھ گئی خواصین خاموش کھڑی ہوگئین ملکہ نے راہ مین سب سے منع کر دیا تھا کہ کوئی نہ کہے کہ
ملکہ صندوقچہ لائین سب نے عرض کیا کہ بہت خوب جب ملکہ بیٹھ چکی حسن آرا نے ملکہ سے کہا
کہ کیون ملکہ آپ خاموش کیون ہین کلام کیجیے یہ آپ کے پاس آئے ہین اب رات بہت کم باقی
ہی صبح کو یہ چلے جائینگے اور یہ بیان فرمایئے کہ جس کام کو تشریف لے گئین تھین وہ کام بھی ہوا یا
نہین ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ ایسا مقدر کہان سوائے رنج و صدمہ کے خوشی ہمارے نصیب
مین کب ہی بیکار اتنی دیر بھی ہوئی ہزارون فقرے بھی کیے مگر کچھ نہ ہوا پتہ نہ چلا آخر مجبور ہو کر چلی
آئی کیا کرتی وہ ایک عقلمند آدمی ہی بھلا یہ کب ہو سکتا ہی کہ اپنے دل کا حال بیان کرے
ای حسن آرا اگر مین یہ جانتی تو کبھی نہ جاتی اور جا کر صدمہ ہوا ملکہ نے جو یہ کہا سہراب نے جواب دیا
کہ تقدیر سے کوئی زور نہین ہی خیر اسی قدر زندگی تھی ای حسن آرا اب میری یہ مرضی ہی کہ تم کچھ
گاؤ مین سُن لون ملکہ کے ساتھ ایک دو جام شراب کے پی لون پھر یہ صحبت کہان اور ہم کہان
کل اسوقت آغوش اجل مین ہونگے ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم ہون کل اہل اسلام ہونگے حسن آرا نے جواب دیا
کہ وہ کیا ایسی چیز ہی کہ جس کے سبب سے تمام اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا مجھ سے تو بیان فرمایئے سہراب
نے کہا کہ ای حسن آرا ایوان جادو جو کہ خداوند تصویر کہلاتا ہی اُسکے پاس پشت در پشت سے ایک
صندوقچہ چلا آتا تھا اس صندوقچہ کو سامری نے سحر سے طیار کیا تھا وہ سحر ایسا ہی کہ بعد مرنے کے بھی
سامری کے برقرار رہا اُسنے ایسا سحر طیار کیا کہ خود اُسکی رد نہ بنا سکا اس سحر سے سامری عاجز ہوا جب
رد نہ طیار ہو سکی تو اُس نے اُسے بیکار سمجھ کر رکھ دیا کبھی کام مین نہ لایا وہ ایسا تھا کہ اُسکے روبرو سامری
کا سحر و جمشید کا سحر بیکار تھا اگر ایک طفل چاہتا تو سامری کو اس کے ذریعہ سے ایک پل مین قتل
کرتا وہ صندوقچہ ہمیشہ سامری کے پاس رہتا تھا سحر یہ ہی کہ اس صندوقچہ کے اندر ایک تلوار ہی
چھوٹی سی صرف اُسکا قبضہ باہر ہی باقی تلوار پوشیدہ ہی اُس تلوار پر ایک پڑی لگی ہی جب صندوقچہ
کو کھولا اُس پڑی کو اگر وہی طرف ہٹایا ایک برق چمک کر آسمان پر گئی جہان اُس برق سے
کہا کہ فلان کو لینا بس وہ تڑپ کر چلی اگر کیسا ہی ساحر ہو یا صاحب باطل سحر ہو یا سحر بند ہو یا
روئین تن ہو وہ برق اُسکو مثل خیار تر کے دو پرکالے کریگی نہ ساحر کا سحر اُس پر کارگر ہوگا نہ

باطل سحر بس اُسکے ضرب سے کوئی نہین زندہ رہ سکتا ہی صفت یہ ہی کہ اُس سے ساحر وغیر ساحر ہر
ایک کام لے سکتا ہی وہ ہر ایک کو کام دیتا ہی وہ سامری کے قبضہ سے ایوان تاجدار کے قبضہ مین
آیا انکے قبضہ مین کیا بلکہ انکے بزرگون کے قبضہ مین اُس کا نام تیغ سامری تھا وہ نہ طاق مین چلا
آتا تھا آج تک کسی نے اُس سے کام نہ لیا تھا جب کہ سمندر شاہ نہ طاق مین تھا ایک دن
جو خداوند خوش ہوئے تو وہی صندوقچہ سمندر شاہ کو بطور تبرک دیا کہ یہ ہمارا تبرک ہی اُسکو
تم اپنے پاس رکھو جب کوئی مہم سخت درپیش ہو اس سے کام لینا وہ سمندر شاہ نے لے لیا
ایوان تاجدار نے اُسکا نام تیغ غذاب قہر خداوندی رکھا وہی صندوقچہ سمندر شاہ کے پاس
جب سے ہی ایک دن شکار گاہ مین ایک شیر پر امتحان بھی کیا جب تک ہر وقت پاس رہتا
تھا مین بھی موجود تھا میرے روبرو بس جیسا کہ خداوند نے کہا ویسا ہی پیش آیا تب مین نے بادشاہ
سے حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا اور فرمایا تھا کہ کسی سے کہنا نہین مجکو کیا
ضرورت تھی جو مین کہتا مگر اور لوگون کو بھی حال معلوم تھا بادشاہ نے لاکر محل مین رکھا اب
حال نہین معلوم کہان رکھا ہی کہان نہین حسن آرا نے کہا کہ جب وہ برق آسمان پر چلی گئی اور
اپنا کام کر چکی تو پھر اُس مین زور کہان رہا اور اُس صندوقچہ مین کہان سے آئی سہراب نے
کہا کہ مین نے بیان نہین کیا ہی کہ دہنی طرف جو اُس پتری کو ہٹاؤ تو وہ برق آسمان پر جاتی
ہی بائین طرف جو ہٹاؤ تو آسمان پر سے پھر اُسی صندوقچہ مین چلی آتی ہی ادھر وہ آئی اپنے مقام
پر اُدھر وہ پتری بھی خود بخود اُس مقام پر آجاتی ہی ادھر وہ آسمان پر گئی ادھر پتری بھی اپنے مقام پر
آگئی اس صندوقچہ مین آکر پھر اُسکا وہی زور ہو جاتا ہی بس کل سمندر اسی صندوقچہ کو روانہ کریگا
جب دونون لشکر صف آرا ہونگے کوئی ساحر لیکر جائیگا وہ مبارز طلب کریگا اہل اسلام کا یہ طریقہ
ہی کہ وہ پہلے اپنی ضرب نہین کرتے ہین جب حریف کے ضرب سے بچ لیتے ہین تو اپنا حربہ کرتے
ہین بس جو اُسکے مقابلہ کو آئیگا وہ صندوقچہ کھولیگا برق سے قتل کریگا اول جو مقابلہ کریگا اُس ساحر
تے جو صندوقچہ لے کر جائیگا وہ کون ہوگا یہ بدنصیب زمانہ کا ستایا ہوا سہراب جو کہ تم سے
کل حال کہہ رہا ہی اے حسن آرا مجھسے اب کشاکش دنیا نہین گوارا ہو سکتی ہی مین نے بہت
صبر کیا مگر اب صبر نہین ہو سکتا ہی مجھے یہ گوارا ہوتا ہی کہ انکا ساتھ نہ دون اُنھون نے بہت احسان
میرے اوپر کئے ہین مین اُنکے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتا ہون بلکہ یہ مروت وہمت ومردی
کے خلاف ہی کہ جن لوگون نے اسقدر احسان کئے ہون اُن پر جو وقت پڑے تو ساتھ ترک
کیا جائے اپنے سر ایک الزام لیا جائے اور اپنے کو بدنام کیا جائے بس جو زبان سے کہا وہ کہا
قول مردان جاندار دو سخن مردان اعتبار جو نامرد ہوتا ہی وہ اپنے قول سے منحرف ہوتا ہی اور
کس زندگی کے لیے کوئی یہ ہتک بھی گوارا کرے یہ زندگی بے ثبات ہی مرنا تو ضرور ہی بس سکتے کی
موت کیون مرے ساتھ آبرو اور نیک نامی کے کیون نہ جان دے جو کہ باعث عزت وآبرو
ہو جب یہ معلوم ہی کہ موت ایک دن ضرور آکر گریبان گیر ہوگی تو ہم اس مرنے کو اچھا خیال کرتے
ہین اُس مرنے سے جو کہ پلنگ پر پڑ کے مرتا ہی دوسرے یہ بھی تو امید نہین ہی کہ اب کوئی صورت
وصل ملکہ نکلے کیونکہ سمندر سے یہ امید نہین ہی وہ میرا جانی دشمن ہی بلکہ یہ گوارا نہ کریگی کہ مین انکو
یہان سے نکال لے جاؤن اگر ملکہ کو لے بھی گیا تو کہان جا سکتا ہون جہان ہونگا سمندر تلاش کریگا

مین سمندر سے اس صندوقچہ کی موجودگی مین مقابلہ کر نہین سکتا ہون پھر بھی مرنا ہی اور یہ سب امر نہین تو کیا ضرور ہی کہ انکا ساتھ ترک کرون ہان اگر اہل اسلام کی فتح ہوئی تو ضرور امید وصل ملکہ ہی کیونکہ صاحبقران نے اقرار کر لیا ہی کہ جب سمندر پر فتح ہو گا سمندر شاہ خواہ قتل ہو خواہ مسلمان ہو اسکی دختر کے ساتھ تیرا عقد ضرور کر دونگا اسی امید پر مین زندہ تھا ورنہ اب تک کب کا مر گیا ہوتا بس کل صبح کو وہ امید بھی قطع ہو جائیگی بدین سبب مین پہلے اپنی جان دونگا دوسرے اہل اسلام کا شہید ہونا بھی مجھسے نہ دیکھا جائیگا بس جو دم گذرتا ہی غنیمت گذرتا ہی یہ سبب ہی یہ تقریر جو حسن آرا نے سُنی کہا کہ معلوم ہوا کہ آپ اپنی جان دینے پر آمادہ ہین سہراب نے کہا کہ مین کوئی اپنے بس مین ہون جو جان نہ دون اُس کے سبب مین نے بیان کر دیئے ملکہ خاموش بیٹھی سُنا کی کچھ جواب نہ دیا حسن آرا نے کہا کہ آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ کل صندوقچہ سے کام لیا جائیگا سہراب نے سب کیفیت خواجہ کے آنے کی سمندر سے مشورہ کرنے کی گرداب شاہ کے عرضی آنے کی سمندر کا جواب بیان کیا اور کہا کہ خواجہ نے اگر یہ خبر دی ہی اس سبب سے معلوم ہوا حسن آرا نے کہا کہ جب یہ امر ہی تو دراصل اب کوئی امید زندگی نہین ہی ہان بلکہ انسے کلام کر لو جو دو گھڑی ہنسنا بولنا ہو بول لو پھر یہ کہان اور تم کہان واقعی انسا بھی کوئی بدنصیب نہ ہوگا نہ تم سا اور ہم لوگ تو کسی طرف کے نہ رہے کیونکہ ہم کو یہ امید نہین ہی کہ ایسے مرنے کی تم خبر سُنکے اپنے کو ہلاک نہ کر دیں یہ غیر ممکن ہی بس ادھر تم نے اپنے کو ہلاک کیا ادھر ہم سب نے بھی اپنی جانین دین نہ معلوم کون سی وہ ساعت بد تھی جو ہم لوگ پیدا ہوتے تھے کہ برسون گذر گئے کہ خوشی کا نام تک زبان پر نہ آیا ہم تو کبھی خواب مین بھی نہ ہنسے یہ تو ہمارا حال ہی اور جن کے دل پر بنی ہوگی اُنکا کیا حال ہوگا مگر عالم ناچاری و مجبوری ہی کوئی زور نہین ہی یہ کہکر حسن آرا رونے لگی سہراب کے بھی آنکھ مین آنسو بھر آئے تب ملکہ نے کہا کہ اگر وہ صندوقچہ ہاتھ آ جائے تو پھر تو کوئی ناامیدی نہین ہی سہراب نے جواب دیا کہ اے ملکہ اگر صندوقچہ مل جائے تو پھر کیا بات ہی ایک دم مین تو مین سمندر پہ خالی کرا لون پھر مجھسے کون مقابلہ کر سکتا ہی یہ سُنکے ملکہ نے ہنس کر کہا کہ ہم جو تدبیر سوچ کر جائین اُسکو پورا نہ کرین یہ بھی ممکن تھا کہ ہم صندوقچہ نہ لاتے بس یہ کہکر صندوقچہ نکال کر سہراب کے روبرو رکھدیا کہا کہ لیجیے آپ کو حیات مبارک ہو مع کل اہل اسلام کے مگر میری زندگی سے ہاتھ اُٹھائیے کہ جب یہ حال سمندر کو معلوم ہوگا وہ ضرور میری جان کا دشمن ہوگا اور مجکو قتل کریگا کیونکہ یہ حال سوائے میرے اور کسی کو نہ معلوم تھا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ مجکو اپنا مرنا بہتر ہی تمھارے مرنے سے تمھاری بلا سے گرا گر مین مر جاؤن تو اچھا ہی بس یہ صندوقچہ تم اسی مقام پر رکھ آؤ کوئی اسکی ضرورت نہین ہی مین یہ نہین گوارا کر سکتا ہون کہ مین دنیا پر ہون اور تمھارے دشمن نہ ہون ایسی زندگی بیکار ہی خداوند وہ دن نہ دکھائین کہ تم نہ ہو اور مین ہون ملکہ نے جواب دیا کہ بس ایسی باتین نہ کرو حیات مبارک ہو خوشی کرو مین جان پر کھیل کر یہ صندوقچہ لائی ہون حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ بیان فرماؤ کیونکر لائی ہو ملکہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا جو کچھ واقعہ گذرا سب کہہ سنایا کہا کہ اس فقرہ سے یہ دستیاب ہوا حسن آرا اور سہراب نے ملکہ کی نسبت تعریف کی اور کہا کہ ملکہ تم نے بھی وہ کام کیا جو کہ عیار کرتے ہین بڑی مکاری کی خوب دھوکا دیا کیا کہنا واہ کیا تدبیر کی ہی ملکہ نے کہا کہ ہن پڑی ورنہ سمندر دھوکا کھانے والا نہ تھا صرف میری محبت کے سبب سے دھوکا کھا گیا کیونکہ مجھسے بہت الفت کرتا ہی میرا سچ

اُسکو دم بھر کا گوارا نہین ہی مین نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین اپنا صندوقچہ اسی طور سے بنا کر رکھ آئی صبح کو سمندر
اُسکو اُٹھا کر روانہ کریگا جب وہ کام نہ دیگا اور وہ اگر بیان کریگا کہ اس صندوقچہ نے کام نہ دیا اُسوقت
سمندر کو معلوم ہوگا اُسوقت میرے اوپر بدعت کریگا کیونکہ یہ راز سوائے میرے کسی کو نہین معلوم
ہی سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین اب انکو زندہ کب رکھتا ہون ایک دم مین سب کو قتل کرتا ہون
صبح کو خاتمہ ہی اگر میری رائے پر چلو تو مین ایک امر بیان کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کرو سہراب نے
کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ تم میرے ہمراہ اسی وقت مع اپنی خواصون کے لشکر اسلام مین چلو وہان
تمھاری بڑی عزت ہوگی جب تم نہ ہوگی تو سمندر کس پر بدعت کریگا کس سے دریافت کرے گا
ملکہ نے جواب دیا کہ یہ ننگ مین گوارا نہ کرونگی کہ لوگ اور شہر والے یہ کہین کہ سمندر کی لڑکی کسی کے
ساتھ نکل گئی یہ تو بڑے غیرت کی بات ہی بالکل خلاف آبرو ہی ہان جب خدا کو منظور ہوگا اُسوقت
ہمارا تمھارا وصل ہوگا اس بھاگ کر جانے سے تو مرنا تڑپ تڑپ کر بہتر ہی کیونکہ خلاف آبرو کام کرنا
بالکل نازیبا ہی سہراب نے جواب دیا کہ یہ امر کوئی آبرو کے خلاف نہین ہی کہ تم عاقلہ و بالغہ ہو
اپنے نیک و بد کو خیال کر سکتی ہو تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی کوئی مانع نہین ہو سکتا ہی ملکہ نے
جواب دیا کہ یہ امر جو تم نے کہا سب درست اور بجا ہی مگر یہ کبھی مین گوارا نہ کرونگی کہ یہان سے اس
تاریکی شب مین نکل چلون کیونکہ نہایت درجہ بدنامی ہی یہ کوئی نہ کہے گا کہ وہ اپنے فعل کی مختار تھی
بلکہ یہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا کہ بادشاہ کی ناکتخدا لڑکی کسی کے ساتھ نکل گئی تمام شہر
مین بدنامی و ناموسی ہوگی دوسرے اگر یہ ہوتا کہ نکل کر جان بچتی تو کیا مضائقہ تھا جب سمندر
کو معلوم ہوگا وہ اُسی وقت سے ایسی کوشش کریگا کہ مین اور تم دونون گرفتار ہو کر اُس کے
پاس لائے جائینگے وہ فوراً تم کو قتل کر ڈالیگا یہ مجکو نہین منظور ہی کہ تم قتل ہو اور مین زندہ رہون
سہراب نے جواب دیا کہ اول تو مین صبح کو سب کا خاتمہ کرتا ہون جب کہ سمندر نہ ہوگا تو پھر
کون اس امر مین کوشش کریگا اور شاید بچ گیا تو لشکر اسلام سے کوئی نہین لا سکتا ہی وہان پرندہ
پر تو نہین مار سکتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جب یہ تمھارا قصد ہی کہ صبح کو خاتمہ کروگے تو پھر کیا
ضرورت ہی کہ مین بھاگ کر چلون بس با علان کل بعد مقابلہ جب اہل اسلام کی فتح ہوگی مین تمھارے
ہمراہ عقد کر لونگی اس چوری سے بھاگ کر جانے سے یہ امر بہتر ہی سہراب نے کہا کہ جو تمھاری
مرضی ہو مین اسوقت تم کو لے جانے کو موجود ہون کیونکہ مجکو بھی یہی خوف ہی کہ جب سمندر
کو معلوم ہوگا کہ نسیم نے صندوقچہ غائب کر کے کسی کو دیدیا تو ضرور وہ ظلم کرے گا بس اس ظلم
و ستم سے تو بچوگی ملکہ نے جواب دیا کہ اس ننگ سے تو یہ امر گوارا ہی کہ سمندر ظلم کرے مگر یہ کوئی
نہ کہے کہ سمندر کی دختر نکل گئی مین یہ امر نازیبا کر کے تمام خاندان کی ناک نہ کٹاؤنگی بس اگر
خدائے کریم کو منظور ہی کہ میرے تمھارے وصل ہو اور مین اور تم ایک جا ہون تو وہ کوئی نہ کوئی
صورت ضرور پیدا کرے گا بس صبر کرو اور مین تم کو گواہ کرتی ہون کہ مین نے دین اسلام اختیار
کیا ہی مسلمان ہون اس امر کا اجمال یہ ہی کہ جب لشکر اسلام قریب شہر سمندر یہ کے آکر فروکش
ہوا مقابلہ ہونے لگے مین نے یہ سُنا کہ عشاق نہ طاقی نے سمندر شاہ سے اقرار کیا ہی کہ
مین اپنا ابر سحر گرا کر سب لشکر اسلام کا خاتمہ کر دونگا اُس وقت مجکو ان سب کی جان سے
ناامیدی ہوئی تو مین نے بھی قصد کیا تھا کہ جب لشکر اسلام کا خاتمہ ہوگا تو مین بھی زہر

لیتا کر اپنی جان دونگی اگرچہ یہ امر ہوتا تو مین ضرور انگشتری الماس چبا کر سو رہتی صبح کو خاتمہ تھا یہ میرا
قصد تھا مین نے یہ خیال کیا کہ اگر اہل اسلام کا مذہب سچا ہی اور اُنکا خدا برحق ہی تو اُنکو اس شقی
کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کافر کو سزا دیگا کوئی نہ کوئی سبب اُس کے قتل کا ہوگا اگر یہ لوگ
اس شقی کے شر سے محفوظ رہے اور نہ قتل ہوے تو مین اپنا دین تبدیل کرونگی اور دین اسلام
قبول کرونگی اور مین نے خدائے نادیدہ سے دعا مانگی تھی بس خدا نے سُن لی وہ کافر مارا گیا سب
بچ گئے اُس دن سے مین نے مذہب تصویر پرستی پر لعنت کی دین اسلام قبول کیا مین مسلمان
ہوئی مگر مین نے پوشیدہ رکھا اس وقت تم پر ظاہر کیا اب بھی میری یہی دعا ہی کہ اگر وہ خدائے
برحق اور اہل اسلام کا دین سچا ہی تو وہ میری سُن لے گا اور کوئی ایسی سبیل نکالے گا کہ میری
اور تمھاری باعلان عقد ہو اس بھاگ کر جانے سے بدنامی ہی اُس کے اوپر نگاہ رکھو وہ
بڑا رحیم ہی رحم کرے گا مین اُسی سے امید رکھتی ہون اس قدر بیقرار نہ ہو سہراب نے جواب دیا
کہ خیر جو مرضی تمھاری ہان وہ بڑا کریم ہی مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ضرور سبب پیدا کریگا
خیر اس شکوہ کو موقوف کرو جس قدر رات باقی ہی اس کو اب ساتھ راحت کے بسر کرو شکوے
و شکایت ہو چلے کچھ دیر تو راحت ہو یہ سُنکے ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا بس ملکہ نے حکم دیا
کہ صراحیان شراب کی حاضر کی جائین بس وزیرزادی نے جو کچھ ملکہ نے حکم دیا حاضر کیا سہراب
نے جام لبریز کر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے مسکرا کر لیا اور منھ سے لگا کر پی گئی پھر ملکہ نے لبریز کر کے
سہراب کو دیا سہراب بھی پی گیا اب جام شراب گردش مین آیا باہم شراب خواری ہونے لگی
دو دو جام کی نوبت آئی سرور ہوا سہراب کے دل نے بیقراری کی اسنے دست گستاخ کو
دراز کیا یہ رنگ دیکھ کر سب خواصین وغیرہ بہانے سے چلی گئین تخلیہ ہو گیا اب جو اُسمقام
کو غیر سے سہراب نے خالی پایا ملکہ کو گلے سے لگا لیا لب نازک کے بوسہ لیے خوب
پیار کیا ملکہ نے کہا کہ اے سہراب اپنے دل کو قابو مین رکھو اور خدا پر نظر رکھو اگر وہ چاہے گا
تو خوب ساتھ نیک اسلوب کے میرے اور تمھارے وصل ہو گا اس قدر بیقراری سے کیا
حاصل سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین کہان تک صبر کرون اب یہ دل ناصبور نہین مانتا
ہی قابو سے نکلا جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جہان اتنے دنون صبر کیا وہان اور صبر کرو کیونکہ
اب زمانہ بہت کم باقی ہی خدا نے چاہا تو بہت جلد صورت وصل پیدا ہوتی ہی سہراب
نے جواب دیا کہ ملکہ یہ تو تمھارا کہنا بہت درست ہی یہ کہتا جاتا ہی اور بوسے لیتا جاتا ہی
گلے سے لگائے لیتا ہی اسی طور سے وہ اُسقدر شب بسر ہوئی یہان باہم عاشق و معشوق
مین راز و نیاز ہو رہا تھا سہراب اپنے دل کی حسرت بوسے لیکے نکال رہا تھا اپنے
دل کو تسکین دے رہا تھا یہ امر بھی اس فلک ناہنجار کو ناگوار ہوا کیونکہ یہ تفرقہ انداز ہی اسکو
کسی کی خوشی اچھی نہین معلوم ہوتی ہی یہ ایسا تفرقہ انداز ہی کہ جہان اسنے دیکھا کہ دو دل خوش
ہوئے اسنے یہ فکر کی کہ کسی طور سے تفرقہ پڑے یہان تو برسون کے چھوٹے ہوئے باہم
ملے تھے صرف بوس و کنار سے اپنے دل کو تسکین دے رہے تھے ادھر فلک کو یہ امر بھی ناگوار ہوا
کیونکہ اسکی عادت ہی کہ یہ باہم عاشق و معشوق کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہی مصرعہ دو دل کو یکجا
بٹھاتا نہین + کسی کا اسے وصل بھاتا نہین + بس یکایک مرغ سحر نے اذان دی صدائے

اذان جو کان مین سہراب کے پہونچی ایک مرتبہ فق سے اُس کا چہرہ ہو گیا اور یہ شعر زبان پر لایا
شعر وی موذن نے شب وصل اذان پچھلی رات + ہاے کم بخت کو کس وقت خدا یاد آیا +
یہ شعر پڑھ کر کہنے لگا کہ ملکہ صبح ہو گئی مین ایسا مصروف ہوا اور ایسا مسرور ہوا کہ بالکل اپنے کام کو
فراموش کر گیا کیونکہ صبح کو مقابلہ ہی اور مین یہان بیٹھا ہوا ہون سب یہ خیال کرتے ہونگے کہ
سہراب اپنی جان بچا کر نکل گیا ملکہ نے جواب دیا کہ ضرور بس یہ سُنکے سہراب نے ملکہ سے کہا
کہ اب مین کیونکر جاؤن کیونکہ صبح ہوئی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ خوف کس امر کا ہی جس طرح سے آئے ہو
اُسی طور سے جاؤ بس سہراب نے باہر نکل کر طرف آسمان کے دیکھا دیکھا کہ اثار سحر فلک پر ظاہر
ہوئے ہین نور سحر ظہور کر رہا ہی ابھی بالکل صبح نہین ہوئی ہی بس ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ اب
مین رخصت ہوتا ہون خدا حافظ تم کو سپرد خداوند کریم کیا اگر زندہ رہے تو پھر آئینگے اور تمھارے
جمال جہان آرا سے اپنے دیدۂ مشتاق کو روشن و منور کرینگے اگر مر گئے تو ہمارے کہے سنے کو معاف
کرنا کبھی کبھی ہم کو فاتحہ سے یاد کرنا کیونکہ تمھارے وصل کی حسرت لے کر دل مین جاتے ہین
افسوس اس امر کا ہی کہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار کو اس قدر بھی ناگوار ہوا کہ ہم و تم باہم
بیٹھکر کچھ عرصہ تک اپنے دل کی حسرت نکالین ہم ایسے پر ارمان ہین کہ کوئی نہ ہو گا خیر کیا کرین
جو اُسکی مرضی اور جو مقدر مین ہو ملکہ نے جواب دیا کہ نظر بخداے کریم رکھو بہت ناامید نہ ہو
اُسکی ذات سے ہر طرح کی امید ہی وہ کریم ہی اُس کے فضل پر نگاہ رکھو بقول شاعر شعر
اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار + ملکہ نے جو یہ کہا سہراب
نے جواب دیا کہ ہان اب سواے اسکے اور کیا ہو گا خیر جو کچھ گذرے وہ برداشت کرینگے یہ
کہکر ملکہ کو گلے سے لگا کر لب و عارض کے بوسے لیے خوب پیار کیا اپنے دل کو تسکین دی
گو جی نہ چاہتا تھا کہ چھوڑون مگر یہ خیال تھا کہ اگر بالکل سحر ہو گئی تو پھر جانا مشکل ہو گا بس
یہ خیال دل مین کر کے کہا کہ لو ملکہ خدا حافظ و ناصر ملکہ رونے لگی سب خواصین وغیرہ چلی آئین
ملکہ کو سمجھانے لگین سہراب ملکہ کو سمجھا کر باہر بارہ دری کے آیا ملکہ بھی اُسکے ہمراہ آئی یہان
سہراب نے آکر تخت سحر طیار کیا اور بصورت اصلی اُس پر سوار ہو کر سحر سے اُس کو اُڑا کر
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا ملکہ دیکھ کر رہگئی جب تک تخت سہراب سامنے رہا سہراب
بھی ملکہ کو دیکھے گیا اور ملکہ سہراب کو دونون کا یہ عالم تھا کہ آنکھون سے اشک حسرت جاری
تھے سہراب بھی روتا جاتا تھا ملکہ بھی کہ تخت ایک مرتبہ ملکہ کی نگاہ سے پوشیدہ ہو گیا ملکہ
ایک نعرہ آہ کر کے گر پڑی اور بے ہوش ہو گئی وزیرزادی ملکہ کو اُٹھا کر وہان سے بارہ دری
مین لائی گلاب وغیرہ چھڑکا کہ ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے رونا شروع کیا سب نے سمجھایا اور عرض
کیا کہ ملکہ صبر فرمائیے اب زمانہ مفارقت دور ہو گیا ہی تھوڑا عرصہ باقی ہی ای ملکہ اس امر کی کب
امید تھی کہ پھر ملاقات ہو گی جس خدا نے یہ دن دیکھایا وہی پھر آپ کو اُن کو باہم یکجا کریگا ناامید
نہ ہو جیسے ملکہ نے جواب دیا کہ مین اپنے دل کو کیا کرون وہ نہین مانتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ
اُسکو اپنے قابو مین رکھیے ملکہ نے جواب دیا کہ ہان جس پر یہ مصیبت پڑتی ہی وہی خوب جانتا
ہی دوسرا کیا جانے خدا کسی کو یہ مرض لادوا نہ دے ارنے صاحبو جس پر یہ بلا نازل ہوتی ہی ہو
اُسکے دل سے دریافت کرو یہ عشق وہ بلاے بد ہی کہ اسنے گھر کے گھر برباد کر دیے بڑے بڑے

صاحبان صبر اس بلا مین مبتلا ہو کر اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئے قیس کو خیال کرو کہ اُسنے عشق لیلے مین اپنے مکانون کو ترک کیا صحرا کو آباد کیا سوائے لیلے کے اُسکو اور کسی کی خواہش نہ تھی فرہاد نے اسی عشق کی حالت مین اپنی جان دی سوائے شیرین کے دوسرے کی اُسکو خواہش نہ تھی اُسکے عشق مین اور ولولہ محبت مین اُسنے پہاڑ کو تراش کرنے ستون بنایا آخر کو تیشہ مار کر جان دی یہ عشق وہ بد بلا ہے کہ سوائے وصل معشوق کے دوسری اس سے مفر کی صورت نہین ہے یا جان جائے یا وصل حاصل ہو بس جب کہ یہ امر ہے تو یہ سمجھانے سے کیونکر ملتے اب نصیحت و پند سے یہ آگ اور زیادہ افروختہ ہوتی ہے اور اس سے شعلے نکلتے ہین سوائے آب وصل کے یہ کسی چیز سے فرو نہین ہوتی ہے بس ایسی حالت مین بیکار ہے کہ اسکو سمجھایا جائے بس مجکو میری حالت پر رہنے دو جو میرا خدا چاہے گا وہ ہوگا یہ کہکر اور قسم عاشقانہ پڑھنے لگی رونے لگی اپنی حالت تباہ کرنے لگی خواصین وغیرہ سمجھانے لگین ملکہ کو تو اس حالت مین مبتلا رکھا جاتا ہے کہ پھر اسکا حال تحریر ہوگا اب حال سہراب کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ تخت اُڑائے ہوئے چلا جاتا ہے اس کی آنکھون سے آنسو روان ہین اپنے دل مین خیال کر رہا ہے کہ اس زندگی سے تو موت بہتر ہے کہ اس رنج والم مین مبتلا ہون اپنے معشوق سے جدا ہون اگر مر جاؤن تو اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن اب تو صبر نہین ہو سکتا ہے کہان تک صبر کرون افسوس ایک عرصہ دراز کے بعد ملاقات بھی ہوئی تو کس حالت مین کہ اچھے طور سے کلام بھی نہ کر سکے باہم بیٹھے تھے کہ فلک کو یہ بھی ناگوار ہوا اُسنے باہم جدائی کرادی کہ سحر ہو گئی ای سہراب خدا ایسا کرے کہ تو لشکر تک نہ پہونچے مر جائے ای سہراب اب تو دو بلاؤن مین مبتلا ہوا ہے اول تو مفارقت ملکہ نے مجکو بے کل کر دیا ہے اگر صاحبقران اس قدر دل دہی اور تسکین نہ فرماتے اب تک تیرا خاتمہ تھا مرنا بہتر تھا مگر کیا سخت جان ہے کہ ابھی تک زندہ ہے کیون نہ زندہ رہتا کیونکہ ان آلام مین مبتلا ہوتا تھا اور یہ صدمے اُٹھائے تھے ایک مرتبہ اور ملکہ سے ملاقات ہوتی تھی آخری وقت مین ملکہ کا دیدار دیکھنا تھا دوسرے یہ امید تھی کہ شاید کوئی صورت وصل نکلے مگر ہم کہان اور وصل کہان اب کوئی دم مین خاتمہ ہے خیر اگر مین مر جاؤن تو بہتر ہے کیونکہ اب ان بلاؤن مین میرا قدم ٹھہر نہین سکتا ہے مجکو اس زندہ رہنے سے موت اچھی معلوم ہوتی ہے دوسرے یہ بلائے تازہ جو کہ نازل ہونے والی ہے اور یہ نئی بلا ہے کہ اس سے مفر کسی صورت سے ممکن نہین ہے یہ تو مجکو گوارا نہ ہوگا کہ میرے روبرو لشکر اسلام تباہ ہو مین دیکھا کرون پہلے مین مقابلہ کرونگا یہ تو ہو نہین سکتا ہے کہ مین مقابلہ نہ کرون یہ مین کیونکر خیال کر لون کہ ملکہ نے اصل صندوقچہ مجکو لا کر دیا ہو کیونکہ جو چیز نایاب ہو وہ یون رکھی ہو کہ جسکا جی چاہے لے آئے ملکہ نے جو مجکو بیقرار دیکھا دوسرے ایک مدت کے بعد ملاقات ہوئی تھی صرف میرے دل کے رکھنے کے واسطے ایک صندوقچہ مصنوعی لا دیا بھلا کیونکر مین اس پر یقین کر لون کہ وہ یہی صندوقچہ ہے ہائے صبح کو سب لشکر کا خاتمہ ہے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا تھا سہراب کو اس امر کا بالکل یقین نہ تھا کہ یہ وہی صندوقچہ ہے کبھی یہ خیال آجاتا تھا کہ اگر یہ وہی صندوقچہ ہے تو جب سمندر کو معلوم ہوگا تو ملکہ پر بہت بدعت کرے گا افسوس وہ میری محبت مین مبتلا یہ بلائے سخت ہوئی ای میرے کریم اگر سمندر اُسکو اس جرم مین قتل کرے تو تو پہلے میری قبض روح کا حکم فرمانا کیونکہ یہ دنیا

بعد ملکہ کے میرے لیے بدتر از دوزخ ہے مین یہ سنون کہ ملکہ کو سمندر نے قتل کیا اگر خدانخواستہ یہ خبر وحشت
اثر میرے کان تک پہونچی تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا کیونکہ بعد ملکہ کے یہ دنیا خاک ہے ہاے ملکہ نے
کوئی اپنی جان کا خوف نہ کیا مجکو صندوقچہ لاکر دیدیا اگر وہی صندوقچہ ہے تو اپنے کو مفت مین میرے جوش
الفت مین آفت سخت مین ڈالا اے خداوند کریم اس پر رحم کر اسنے تیرے بندون کے بلا سے نجات دینے کے
لیے اپنی جان پر بنا لی ہے کوئی خوف نہ کیا پھر یہ خیال کرتا تھا کہ یہ اسنے خیال کیا ہوگا کہ کوئی ایسی صورت کرو
تاکہ اسکے دل کو قرار ہو اسنے ایک صندوقچہ لاکر دیا تاکہ مجکو تسکین ہو سہراب ایسے ایسے خیالات کرتا ہوا
تخت اڑائے ہوئے اپنی زندگی سے تنگ طرف لشکر اسلام کے چلا جاتا ہے اس فلک کے تو عجب کرشمے
ہین یہ تو ہر مرتبہ صبح سے شام تک شام سے صبح تک ہزارون رنگ بدلتا ہے اور تفرقہ ڈالتا ہے اسکا تو یہ کام
ہے کہ ناامید کو امیدوار کرتا ہے اور امیدوار کو ناامید اسلیے تو حال پھر عجیب [illegible] کے ہین جسکو چاہا آباد کر دیا
جسکو چاہا برباد کر دیا ہر مرتبہ ایک نئی بازی کرتا ہے عجب طور کی اسکی گردش ہے صبح سے شام تک اسی فکر
مین رہتا ہے کہ کس کو تباہ کرون اور کس کو آباد کرون اس سے امید نیکی رکھنا بیکار ہے اسنے بڑے بڑے شاہان
جاہ وحشم کو ایک چشم زدن مین پامال کیا ہے ایسا برباد کیا ہے کہ انکی قبرون تک کے نشان نہین رہے کوئی
یہ بھی نہین جانتا ہے کہ وہ لوگ کس مقام پر دفن ہوئے ہین اس نے فریدون ایسے بادشاہ کے ساتھ کیا
کیا جمشید ایسے صاحب اختیار کو ضحاک ایسے ظالم کے ہاتھ سے قتل کرایا نوذر کو کیونکر تباہ کیا
افراسیاب کو کہ جسکے نام سے سنگ کا جگر آب ہوتا تھا کیسی کیسی سختی مین مبتلا کیا رستم کو کیونکر چاہ
مین گرا کر جان لی اسی طور سے اور بہت سے بادشاہ ہوئے ہین کہ جو ہمیشہ حکومت کرتے تھے اس
کو انکی حکومت پر رشک ہوا انکو ایسا محتاج کیا کہ وہ نان شبینہ کو محتاج ہوئے بادشاہون کا کیا ذکر ہے
جو وصی نبی اور نبی خدا تھے ان پر اس زمانہ نے کیا کیا ظلم وستم کیے کوئی آرے سے چیرا گیا کوئی سولی
پر چڑھایا گیا کوئی قتل کیا گیا ہر ایک اس فلک کے ہاتھ سے عاجز ہو کر دنیا سے گیا بڑے بڑے ظلم
وستم اعداے دین کے گوارا کیے ہیں کوئی اسکے ہاتھ سے سواے صدمہ والام کے کوئی پھل نہ ملا بس
یہ ہمیشہ درپے آزار اور اسی فکر مین رہتا ہے کہ کسی نہ کسی کو مبتلاے بلا کیجیے اسکے ہاتھون سے کسی کو
چین نہین ملتا ہے کوئی اسکے دور مین خوش وسرور نہین رہتا ہے یہ ہر ایک کے درپے آزار ہے اس کے
دور مین کوئی ایسا دل نہین ہے کہ جو صدمہ سے خالی ہو کوئی آنکھ ایسی نہین ہے کہ جو نہ روئی ہو پہلے
یہ ایک کو دوسرے پر عاشق کرتا ہے پھر ایسا تفرقہ ڈالتا ہے کہ دونون اپنے اپنے مقام پر تڑپتے ہین
اور کوئی صورت وصل نہین ہوتی ہے اگر اتفاق سے ممکن بھی ہوا تو پھر یہ تفرقہ ڈالتا ہے بس یہ ہمیشہ
اسی فکر مین رہتا ہے اور اسکو یہی فکر ہے کہ کوئی نہ کوئی نئی بلا نازل کرون یہ کہتا ہوا سہراب اپنے
دل سے باتین کرتا ہوا کچھ حالت امید کچھ مایوسی مین چلا جاتا تھا اسکو یہ امر بھی ناگوار ہوا ایک
تازہ بلا مین مبتلا کیا اور اپنا رنگ اور شعبدہ دکھایا کہ جس سے اسکو بالکل قطع امید ہوگئی
سہراب چلا جا رہا تھا کہ یکایک ایک دیو ادھر سے اڑتا ہوا چلا جاتا تھا یردہ قامت کو اسنے
جو دیکھا کہ ایک آدم زاد تخت پر بیٹھا ہوا چلا جاتا ہے بس اسکو یہ خیال ہوا کہ ایک عرصہ سے تونے
گوشت آدم نہین کھایا ہے اسکو اٹھالے جا اور کسی مقام پر بیٹھ کر کھا لینا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہے بس یہ خیال اپنے دل مین کر کے طرف سہراب کے متوجہ ہوا اور قریب سہراب پہونچکر
اسکی کمر مین پنجہ دیدے اڑا سہراب حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ ابھی کچھ خیال نہ کرنے پایا تھا

کہ وہ اس تیزی سے بلند ہوا کہ سہراب کرہ ہوا مین پہونچکر بہ سبب شدت ہوا کے بیہوش ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب کو دیو نے کر ایک طرف کو روانہ ہوا یہ بیہوش ہی مگر وہ صندوقچہ اس کی کمر مین ہی بس راوی دیو کو مع سہراب کے پردہ قات کی طرف متوجہ رکھتا ہی کہ اسکا حال آئندہ بیان ہوگا یہ فلک نے نیا تفرقہ ڈالا ہی دیکھیے اب سہراب کی حالت کب تحریر ہوتی ہی کیونکر اس دیو سے جان بچتی ہی اب راوی حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ وہان کیا گذری اب عنان قلم کو طرف لشکر اسلام کے پھیرتا ہی اور وہان کا حال قلم بند ہوتا ہی شعر از ین قصہ یک دم فراموش کن ✦ از جاے دگر داستان گوش کن

اب تتمۂ حال لشکر اسلام کا بیان ہوتا ہی مقابلہ کرنا لشکر کفار کا اہل اسلام سے اور روانہ کرنا سمندر شاہ کا اُس صندوقچہ کو بذریعہ دو ساحرون کے یہان اُنکا آنا میدان مین آنا ملکہ زعفران کا اور اہل اسلام کا مقابلہ کرنا چند ساحرون کو اہل اسلام کے اسیر کرنا اور خود قصد کرنا صاحبقران کا اُسکے مقابلہ کا و دیگر حالات داستان ہذا و عین وقت پر آنا سہراب کا اور مقابلہ ملکہ سے تحریر ہوگا و باقی حالات غزل

شکل نگین جو ہم سے ہوا کام رہگیا ✦ ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہگیا ✦ یارب یہ دل ہی یا کوئی مہمان سراے ہی ✦ غم رہگیا کبھو کبھو آرام رہگیا ✦ سو بار سوز عشق نے دی آگ پر ہنوز ✦ دل وہ کباب ہی کہ جگر خام رہگیا ✦ ساقی مرے بھی دل کی طرف یک نگاہ کر ✦ لب تشنہ تیری بزم مین یہ جام رہگیا ✦ ہم کب کے چل بسے تھے پہ فردۂ وصال ✦ کچھ آج ہوتے ہوتے سرانجام رہگیا ✦ مدت سے وہ تپاک تو موقوف ہوگیا ✦ اب گاہ گاہ بوسہ بہ پیغام رہگیا ✦ از بسکہ غم نے حسرت دولی کا اُٹھا دیا ✦ اے درد اپنے وقت مین ابہام رہگیا ✦ بیت سخن سازی کہ نعمی ساز کردہ ✦ سخن را این چنین آغاز کردہ ✦ کمیت خامہ تو اس وادی پر بہار سے سبقت کر کے طرف میدان جنگ کے جولان کرتے ہین اور یون نوک قلم سے مدعاے دل کو صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہین راوی نے یہان تک اس داستان کو بیان کیا تھا کہ جب سمندر کو معلوم ہوا تھا کہ ملکہ ماہ تن یا چندر تن ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئی تو اسنے بہت افسوس کیا تھا خواجہ بھی دربار سمندر مین موجود تھے اسنے بزم مشورت برپا کی تھی جو راے وہان قرار پائی تھی وہ تحریر ہوچلی ہی ایک عرضی بھی سمندر شاہ کے پاس گرداب کی آئی تھی اسنے اُسکا جواب یہ تحریر کیا تھا کہ تم طبل جنگ بجواؤ مین ہمیج کو ایک چیز روانہ کرونگا جو سبب اہل اسلام کا خاتمہ کردیگی یہ جواب روانہ کر کے اور باہم مشورہ کر کے محل مین گیا تھا خواجہ بھی وہان سے اپنے لشکر مین آگئے تھے جواب عرضی دیکھکر گرداب شاہ نے طبل جنگ بجوا دیا تھا سامان جنگ ہونے لگا تھا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا تھا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا تھا خواجہ نے آنکر سب حال بیان کیا تھا سب کو فکر پیدا ہوئی تھی سہراب صاحبقران سے اجازت لیکر طرف اپنی معشوقہ کے گیا تھا یہان سب سامان جنگ اور عبادت مین معروف تھے دربار برخاست ہوگیا تھا سہراب کا تو حال تحریر ہوا اب لشکر اسلام کی کیفیت تحریر ہوتی ہی کہ جب دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے جو ساحر تھے وہ سحر جگانے لگے

اِس خیال سے کہ ایک حملہ تو ہم ضرور اُس صندوقچہ پر کرینگے گو یہ امید نہین ہی کہ ہمارا اُس پر قابو ہو اور ہم اُس سے
بچین یہ تو غیر ممکن ہی بس ہم بھی اپنے دل کی حسرت نکال لین ایک مرتبہ تو اُس پر سحر کرین یہ خیال کر کے ایک
ایک اپنے سحر کو تازہ کرنے لگا جو کہ ساحر نہ تھے وہ اپنے آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگے خواجہ
اپنے خیمہ مین آئے اور سر جھکا کر فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اُس صندوقچہ پر قابو چلے خواجہ اس فکر
مین ہین یہان لشکر مین طبل جنگ بج رہا ہی صداے بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہی دونون لشکرون مین
غلغلا برپا ہو رہا ہی دونون طرف سامان جنگ ہو رہا ہی لشکر کفار کے ساحرون نے بعد برخاست ہونے دربار
کے ہر ایک نے اپنے خیمہ مین جا کر سحر کو تازہ کرنا شروع کیا ہر خیمہ سے دھوان بخورات کا بلند ہونے لگا سرسون
کالا دانہ گندھک کی خوشبو آنے لگی ہر خیمہ سے دھوان بلند تھا ہر ایک سحر کو جگا رہا تھا دو پہر رات تک تو لشکر کفار
مین سحر جگایا گیا بعد اُسکے ہر ایک جا کر سو رہا یہان تو یہ سامان ہی ادھر لشکر اسلام مین ساحر تو سحر کو تازہ کر رہے
ہین غیر ساحر اپنے آلات حرب وضرب کو درست کر رہے ہین صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص مین عبادت
خدا مین مصروف ہین بادشاہ اپنے خیمہ مین عبادت خدا کر رہے ہین ہر طرف سب بیدار ہین کل سردار جاگ رہے
ہین جب سب اپنے اپنے آلات حرب وضرب درست کر کے ساحر اپنے سحر کو جگا کر اب قریب دوپہر
رات کے فراغت کر کے ایک دوسرے کے خیمہ مین آیا باہم کلام کرنے لگے کہ دیکھیے کل صبح کو میدان جنگ
مین کون ثابت قدم رہتا ہی کون بڑھکر تلوار لگاتا ہی کون اپنا سر قدم بادشاہ وصاحبقران پر نثار کرتا ہی ای
بھائیون کل روز امتحان ہی کل وہ تلوار کرنا کہ کفار کے جی چھوٹ جائین کل عروس مرگ سے سامنا ہی ای
بھائیون اس زندگی سے مرنا اچھا ہی یہ موت خوب ہی کہ تلوار سے مرین اس مرنے سے کہ پلنگ پر پڑکر مرین
اس مرنے مین نام آوری ہی یہ مرنا باعث نیک نامی ہی اس مرنے مین حیات ابدی کا لطف ہی اس مرنے مین
درجہ شہادت ملتا ہی پیش خدا بڑا مرتبہ ہوتا ہی ہر ایک کو مرتبہ عالی ملے گا کل اپنے باپ و دادا کے نام روشن
کرنے کا دن ہی ہمارے باپ دادا ہمیشہ میدان جنگ مین سرخرو رہے اور جب مرے تو میدان مین مرے
تلوار سے قتل ہوئے بڑے مرتبہ پائے مجاہد کہلائے ہم اُن شیرون کے شیر ہین یہ تقریر باہم کرتے تھے
ایک دوسرے کے گلے مل رہا تھا اور خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ بھائی کل کا دن روز عید سے کم نہین
ہی کل عید ہی کہ عروس مرگ سے ہم کنار ہونگے ایسی تقریرین کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور جوش
شجاعت سے جھومتے تھے قبضہ تلوار چومتے تھے تمام رات ایک دوسرے کے خیمہ مین ملنے کو
گیا ایسی خوشی تھی سحر کی کہ خیمون سے نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ تارے سحر کہین ظاہر ہون اپنے
قبا کے دامن کو ہوا کی طرف کرتے تھے کہ نسیم سحری چلنے لگی ایسا اشتیاق تھا سحر کا کہ آنکھ چین نہ آتا تھا
بار بار نکل کر آسمان کو ملاحظہ کرتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ ای کریم جلد صبح ہو ای میرے مالک جلد کر کہ
آثار سحر نمایان ہون تاکہ ہم میدان مین جا کر خلعت شہادت سے سرفراز ہون جب کوئی پہر بھر رات
باقی رہی لشکر اسلام مین سب نے وضو کیا سجادے بچھائے عبادت خدا مین مصروف ہوئے نماز شب
پڑھی اُسکے بعد اپنے خالق سے مناجات کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ ای کریم تو میرے حال پر رحم کر
مجھکو کل میدان جنگ مین سرخرو کرنا یہ ہمت وقوت عطا فرمانا کہ مین ثابت قدم رہون ای کریم کرنا ما
اس بلا کو ہمارے سرون پر سے دفع کر کفار کو ہم سب قتل کرین ثابت قدم رہین کفار ہم سے مقابلہ
نہ کر سکین ہم تیری راہ مین جہاد کرتے ہین تیرے دشمنون سے مقابلہ کرتے ہین اگر کل وہ ہم پر غالب
آئے اور ہم کو شکست ہوئی تو پھر کون ہی جو اُن سے مقابلہ کریگا تمام عالم مین پھر کفر کا فرکا خرچا

ہوگا ای خداوندا صاحبقران و کل اہل اسلام کو ان کافرون پر ظفر عنایت فرما سوائے تیری ذات کے کوئی اور بھروسا نہین ہی تو اپنے ہر بندہ کی مشکل مین کمک کرتا ہی تو ہی دفع کرنے والا ہر بلا کا ہی تو ہی اپنے بندون کا حامی و مددگار ہی ہم سب گنہگار ہین مگر تیری ذات سے امید ہی کہ تو ہم پر رحم فرمائیگا اس بلاسے ضرور نجات عطا فرمائیگا ای خداوند کریم جس طرح تو نے حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ کو شر فرعون و نمرود سے نجات عطا فرمائی صدقہ اُنھین بزرگان دین و مرسلان برحق کا ہم کو بھی اس بلاسے اور شر سمندر شاہ سے نجات عطا فرما جب کہ عشاق نہ طاقی نے ہم پر ظلم کرنے کا قصد کیا تھا تو نے اُسکے بھی شر سے بچایا خوب نجات دی اسی طور سے کل بھی مدد کر اور ہماری کمک فرما بس ہر ایک سردار اور ہر ایک لشکری بصد گریہ وزاری و بیقراری جناب باری سے دعا کر رہے تھے اسی عبادت و مناجات مین وہ رات بسر ہوئی یکایک مرغ سحری کی صدا بلند ہوئی چراغون کے منھ پر زردی چھا گئی شمع جھلملانے لگی مؤذن اذان دینے لگی ہر طرف بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے نور سحری پھیلنے لگا سلطان انجم نے طرف کاشانہ مغرب کے کوچ کیا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی یہ عالم تھا صحرا کا کہ چارون طرف نور سحری سے ایک روشنی پھیلی ہوئی تھی دریائے فلک مین تارے ڈوب رہے تھے اوس جو گر رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے فوارے چھوٹ رہے ہین طائران صحرائی اشجار صحرا پر بیٹھے ہوئے اپنے آشیانون سے نکل نکل کر حمد باری بصد خوش الحانی اپنی اپنی زبان مین کر رہے تھے گلہائے رنگارنگ کھلے ہوئے تھے اوس جو پڑی تھی اُسکے سبب سے تمام سبزہ ہرا ہو رہا تھا اُسپر جو اوس کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دُرغلطان ہین لالہ کی ایک طرف کو بہار تھی گل خودرو ایک سمت کو اپنی بہار دکھا رہے تھے کوڑیالا ایک جانب کو مہک رہا تھا نسیم سحری کا جب جھونکا آتا تھا دماغ جان معطر ہو جاتا تھا بس جب ظہور نور سحر ہوا ہر ایک نے تجدید وضو کیا نماز سحر پڑھی بعد فراغ نماز صبح لباس رزم پہنا ہتھیار لگائے لشکر مین ہر طرف صدائے اذان بلند تھی صوت اللہ اکبر سے تمام صحرا گونج رہا تھا عجب وقت تھا کیا ہنگام تھا طرفہ سمان تھا کہ جسکے سبب سے وجد مین طاؤس آسمان تھا ایک طرف نور سحری کا ظہور و ہوائے سرد کے جھونکا آتا غنچہ دل کو شگفتہ کیے دیتا تھا سب سردار ساحر و غیر ساحر اپنے اپنے خیمون سے آراستہ ہوکر برآمد ہوئے ابھی آفتاب نے نہین ظہور کیا تھا چاند یا رومی فق مع اپنی سپاہ انجم کے شاہ خاور سے شکست کھا کر طرف مغرب کے گریزان تھا ظلمت شب نے نور سحر سے شکست کھائی دنیا مین حکومت نور ہونے لگی تاریکی شب ہر طرف ہونے لگی روز روشن نے اپنے چہرہ نورانی پر سے نقاب شب کو برطرف کیا نور سحر چمکا تمام عالم اُسکے نور جمال سے روشن ہوا ذرے اپنی چمک دکھانے لگے ہوائے سرد کے جھونکے آنے لگے طائر چہچہانے لگے یکایک دریچہ مشرق سے آمد شاہ خاور خسرو روز کی شروع ہوئی تاج شاہی برسر چارقب نورانی نقاب اُلٹے ہوئے خسرو مشرق برآمد ہوکر تخت نیلی فلک پر جلوہ گر ہوا اپنے نور سے تمام عالم کو روشن و منور کیا وہ صبح کا وقت وہ نور آفتاب آفتاب کی جو کرن برگہائے اشجار پر پڑتی تھی اور اوس کے قطرون پر یہ معلوم تھا کہ لوح زمردین پر گوہر غلطان چمک رہے ہین سبزہ جو بسبب اوس کے ہرا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بسبب خنکی کے زمین کے بال کھڑے ہوگئے ہین ذرے جو نور آفتاب کے ضو سے چمک رہے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ زمین کے ستارے چمکے ہین کوسوں تک سبزے

سے صحرا سبز ہو رہا تھا وہ اُسکا دھانی وکاہی رنگ آنکھون مین کھپا جاتا تھا طائران خوش صدا وقت صبح
یہ دیکھ کر نسیم سحری کے جھونکے کھا کر وجد مین آتے تھے اور جھوم رہے تھے شاخہاے درخت چوم رہے تھے
اپنی زبان مین حمد باری کر رہے تھے آفتاب عالم تاب نے جو ظہور کیا تھا اور اُسکا عکس جو دریا مین پڑا تھا
تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہزارون آفتاب زیر آب طالع ہین تمام آب دریا طلائی ہو رہا تھا اسقدر اشجار اُس
صحرا مین تھے کہ دھوپ جو زمین پر پڑتی تھی کثرت اشجار سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش شجر کیا ہوا ہی یا دھوپ
چھن چھن کر گر رہی ہی صحرا کا تو یہ عالم تھا تمام باغ بھی آراستہ تھا صبح کا جو وقت تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ
شاہدان باغ لباس نو سے آراستہ کھڑے ہوئے ہین کوئی زیور گل پہنے ہوئے ہی کوئی لباس سبز سے اپنے کو
زیب دیے ہوئے اُس پر طائران باغ بیٹھے ہوئے بول رہے تھے کسی طرف سے قمری کی صدا آتی تھی کسی
جانب سے فاختہ کی آواز آ رہی تھی کوئل کوکو کر رہی تھی پپیہا اپنی صداے پی سے باغ کو وجد مین لا رہا تھا
بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھ کر خوش فعلیان کر رہین تھین کبھی اس شاخ پر آتین تھین اور پہلوے گل مین چھپکر
نظارہ گل کرتین تھین کبھی اُس شاخ پر جاتین تھین وید گل مین مصروف ہوتین تھین گاہ شاخہاے درخت
مین پنہان ہو جاتین تھین یہ عالم تھا کہ کبھی برگ درخت کی آڑ مین سے روے گل پر نگاہ کرتین تھین تا کہ
صیاد نہ دیکھے عنادل ساتھ گلون کے راز و نیاز مین مصروف ہین نہرین جاری ہین باغبان
درختون مین پانی دے رہے ہین ہر ایک اپنے کام مین مصروف ہی وقت سحر جو ہی تو ہر رنگ کے
گلون کی کھلنے کی صدا آ رہی ہی کلیان چٹک رہی ہین غنچے مسکرا رہے ہین بلبلین خوش ہو رہی ہین
گل چین پھر رہے ہین گلون کو چن چن کر دامن بھر رہے ہین ہنگام سحر عجب رنگ ہی صحرا کا وہ عالم باغون
کی یہ حالت ہی عاشق مزاجون کا عجب حال ہی اپنے تن بدن کا انکو نہ خیال ہی معشوق کی جانب
سے انکی طبیعت لڑی ہوئی ہی تصویر خیالی پھر رہی ہی سامنے نگاہ کے لشکر کفار مین دبدبی بج
رہی ہی گھنٹہ و ناقوس کی صدا بلند ہی سب اپنے اپنے مذہب کے طریقے سے عبادت کر رہے ہین
سرداران لشکر اسلام زیور جنگ سے آراستہ ہو ہو کر اپنے خیمون سے نکلے طرف در دولت کے
روانہ ہوے اسی اثنا مین تمام لشکر اسلام بھی سامان جنگ سے درست ہو کر طرف میدان
مصاف کے روانہ ہوا وہ ہر رنگ کے پھریرے کھلے ہوئے نشان چمک رہے ہین پھریرین اُڑ رہی ہین
باجے جنگی بج رہے ہین صداے باجہاے جنگی سے زمین معرکہ ہل رہی ہی لشکر میدان مین پہونچا
ہی ادھر سردار در دولت پر حاضر ہین جلوخانہ مین موجود ہین آمد بادشاہ و صاحبقران کے منتظر
ہین کوئی سیف ہلا رہا ہی کوئی نیزہ بازی مین مصروف ہی کوئی تیراندازی کر رہا ہی کوئی گرز کے
ہاتھ نکال رہا ہی کوئی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہا ہی جو ساحر ہین وہ اپنے سحر
کی نیرنگیان دکھا رہے ہین برقین چمکا رہے ہین مینہ برسا رہے ہین ابر اُٹھوا اُٹھوا کر آ رہے
ہین کبھی گوہر برستے ہین کبھی یاقوت کبھی زمین ہل جاتی ہی کبھی زلزلہ آتا ہی جلوخانہ مین تو یہ رنگ
ہی مرکب سردارون کے کھڑے ہوئے ہین بعض سوار ہین چوگان بازی کر رہے ہین چورنگ
کوئی کاٹ رہا ہی بس ہر ایک سردار اپنے ہر ایک فن مین سپہ گری کے مصروف ہی ہر
ایک کی نگاہ طرف لال پردے کے لگی ہوئی ہی ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی خاص بردار چوبدار
پیادل اپنے اپنے مرتبہ اور قاعدے سے کھڑے ہوئے ہین سات سو تاجدار اپنے اپنے
مرکبون پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے ایک سمت کھڑے ہوئے ہین ایک جانب جلوخانہ

نے کہار کارچوبی وردیان پہنے ہوئے پگڑیان باندھے ہوئے طلائی معرکے لگے ہوئے تخت
شاہی کو دوش پر اُٹھائے ہوئے کھڑے ہین ایک طرف اور سامان سواری موجود ہے مرکب
کوتل پھر رہے ہین چاکر طلائی چوریان لیے ہوئے مگس رانی کر رہے ہین چوبدار انتظام کرتے
پھرتے ہین یہان تو جلوخانہ مین سب سامان سواری موجود ہے اُدھر صاحبقران مسجد
کے پاس مین سجادۂ عبادت پر بیٹھے ہوئے وظیفہ پڑھ رہے ہین اپنے خالق سے بصد رجوع
قلب اپنے ظفر کی دعا مانگ رہے ہین رو رو کر یون عرض کر رہے ہین رباعی یارب خلاق
مہرو ماہی تو ہی + بخشندۂ تاج و تخت شاہی تو ہی + بے منت و بے سوال و بے استحقاق +
دیتا ہے جو سب کو یا الٰہی تو ہی :: یارب تو خدا ہے مین ہون بندہ تیرا + وحدت مین نہین ہے کوئی ہمتا تیرا
کبھی فرماتے ہین کہ ای خالق کون و مکان و ای خلاق زمین و آسمان و ای مالک نار و جنان و ای
مختار ہر دو جہان تو ہی مالک ہے تو ہی مختار ہے تو وہ ہے کہ جو رات کی تاریکی سے روز روشن کو
ظاہر کرتا ہے روشنی روز کو تاریکی شب سے مبدل کرتا ہے زمین سے دانہ کو پیدا کرتا ہے تو ایسا
خالق ہے کہ دن کو تو نے نور آفتاب سے روشن و منور کیا تاکہ اُسکی روشنی مین بندے میرے
اپنے حوایج دنیوی سے فارغ ہون رات کے لیے ماہتاب و ستارون کو خلق کیا تو ایسا خالق
ہے کہ تیرے یکتائی کی شہادت ہر برگ گیاہ دیتی ہے بموجب شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہ گوید + ای خالق تو مالک ہے تو ضعیف کو قوی کرتا ہے قوی کو ضعیف مور کو فیل مست
پر غالب کرتا ہے تیری قدرت کاملہ سے یہ امید ہے کہ تو مجھکو کفار پر فتح دے مین ایک مرد ضعیف
ہون تیرا بندہ حقیر ہون اگر تو چاہے گا تو مجھکو فتح دیگا ای کریم رحم کر ای رحیم کرم کر ای خالق
سب اپنے بندون کو بچائے تو نے نار سے ابراہیم خلیل اللہ کو نجات دی سلیمان کو نیش سے
بچایا تو نے ہر اپنے بندے کی مشکل مین مدد کی ہر ایک کی بلا رد کی صاحبقران دعا کر رہے تھے
اُدھر خواجہ نے نماز سے فراغت کر کے باہنائے عیاری تن پر آراستہ کیے اور اپنے خیمہ
سے نکل کر طرف در دولت کے چلے یہان آکر سب سردارون کو جلوخانہ مین موجود پایا وہان
سے مسجد کے پاس مین آئے دیکھا کہ صاحبقران مناجات مین مصروف ہین عقب صاحبقران
خاموش کھڑے ہوئے صاحبقران نے مناجات سے فراغت کر کے سر کو اپنے سجدۂ
خالق مین خم کیا سجدۂ شکر ادا کیا سجدے سے سر اُٹھا کر جو دیکھا دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے
ہین فرمایا کہ کیون خواجہ کیا خبر ہے خواجہ نے عرض کیا کہ سب سردار حاضر ہین لشکر نبرد گاہ
مین جاچکا ہے یہ سماعت فرما کر حکم دیا کہ صندوق اسلحہ حاضر کرو خادم نے صندوق حاضر کیا
صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے ہتھیار لگائے مسلح و مکمل ہو کر سجادے پر سے
اُٹھے بیرون مسجد سے تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھا انگشت
شہادت سے گردن مرکب پر یا علی مدد تحریر کر کے پاؤن رکاب مین رکھا حلقۂ رکاب مثل
ہلال کے ہو گئے صاحبقران مرکب پر سوار ہو کر طرف در دولت کے چلے خواجہ نے
رکاب سعادت پر ہاتھ رکھکر روانہ ہوئے اُدھر صاحبقران چلے اُدھر چوبدار نے
بڑھکر سردارون کو خبر دی کہ ای سردارون آگاہ ہو کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین یہ
سننا تھا کہ سب سردار ایک مرتبہ قرینہ سے کھڑے ہوئے کہ صاحبقران تشریف لائے

سب نے سلام و مجرا کیا صاحبقران نے سبکے سلام کا جواب دیا مرکب پر سے اُترے خادم نے
زین پوش بچھا دیا صاحبقران اُس پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار ساحر وغیر ساحر بھی بیٹھ گئے
مؤدب یہان تو صاحبقران تشریف لائے ہین جلوخانہ مین بیٹھے ہوئے ہین اُدھر بادشاہ محل
مین نماز سحر ادا کر کے مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکم فرمایا کہ لاؤ حاضر کرو کشتیان پوشاک کی
پس خادمہ نے حاضر کین بادشاہ نے پوشاک رزم زیب تن فرمائی اسلحہ تن پر آراستہ کیے
شمشیر الماس نگار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا کہ جواہر نگار بازؤن پر باندھا تاج جواہر نگار سر پر
آراستہ کیا قبائے قلمکار زیب تن فرمائی جب اسلحہ ولباس سے آراستہ ہو چکے حکم فرمایا کہ تخت
حاضر کرو کہاریان تخت لے کر حاضر ہوئین ظل اللہ نے تخت پر قدم رکھا خادمان محل نے
صدائے بسم اللہ بلند کی پریون نے تخت اُس سلیمان تخت کا دوش پر اُٹھایا وہ گوری گوری
صورتین وہ کاسنی و گلابی دوپٹہ اُن مین بنت و لچکا لگا ہوا سرون پر مچھلیان پیشانی پر تمام
سر سے پاؤن تک زیور جواہر نگار مین غرق کارچوبی لہنگے پاؤن مین چھم چھم کرتی ہوئی تخت کو
دوش پر اُٹھائے ہوئے کس نازو ادا سے طرف دردولت کے چلین آگے آگے ترکنین حبشنین
انتظام کرتی ہوئین خواجہ سرا کوڑا پکڑے ہوئے طفلان خوبصورت کے ہاتھ مین تخلخے
لوٹے اُن مین عود و عنبر و مشک سلگتا ہوا کہاریون کے ہاتھ مین رنگ برنگ کے کنول روشن
اور جلوس سواری نقیب صدا لگاتے ہوئے کہ خبردار باش و ہوشیار باش جہان پناہ
کیوان بارگاہ تشریف لاتے ہین بادشاہ سب اہل محل کا مجرا لیتے ہوئے دعائے ترقی
واقبال سماعت فرماتے ہوئے دردولت پر تشریف لائے محلدار نے بڑھکر خادمان
دردولت کو آگاہ کیا کہ جہان پناہ ظل اللہ تشریف لائے ہین ادھر چوبدارون نے آگے
بڑھ کر سب سردارون کو خبر دی کہ باادب باش سواری شہنشاہ کی آگئی سب سردار
مؤدب ہو گئے صاحبقران اپنے مرتبہ سے ایستادہ ہوئے اُدھر بڑھ کر خواجہ سرا نے سرخ
پردہ چرخی پر کھینچا گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی کہار تخت شاہی لے کر قریب پردہ پہونچے
سب نے دیکھا کہ آگے آگے خواجہ سرا انتظام کرتے ہوئے آتے ہین اُنکے عقب مین
بہت سے طفلان حسین کنول ہاتھون مین لیے ہوئے اُن مین شمعہا موتی و کافوری
روشن ہین وہ بھی ایک طرف آ کر کھڑے ہوئے اُنکے عقب مین اور بہت سے لڑکے اُنکے
ہاتھون مین مشک و عنبر کے لوٹے سلگتے ہوئے اُنکے بعد ترکنین و حبشنین بعد ان سب کے
تخت شاہی بادشاہ اُس پر جلوہ فرما ہین کہارون نے بڑھ کر مجرا کیا تخت کو تخت
سے ملا دیا بادشاہ اُس تخت سے اس تخت پر جلوہ فرما ہوئے صدائے بسم اللہ سے جلو
گونج گیا زنانہ عملہ واپس گیا مردانہ عملہ حاضر ہوا سب نے اپنا بندوبست کیا کہ سواری
جلوخانہ کو ملو کر کے باہر آئی صاحبقران نے مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی جہان پناہ
صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے صاحبقران کا مجرا لیکر سینہ پر ہاتھ رکھا کہ آپ کی
جگہ میرے دل مین ہے پھر تو غفران صاحبقران و بادشاہ کا مجرا ہونے لگا عرض بیگی عرض
کرنے لگا کہ یہ فلان سردار ہے یہ فلان سردار ہے بادشاہ سب کا سلام مجرا لیتے ہوئے
تخت پر سوار چلے آتے ہین صاحبقران نے بڑھ کر پایہ تخت پر ہاتھ رکھا اب تو جس عزت

یا سردار کا مجرا ہوتا ہی وہ بعد مجرا کرنے کے ہمراہ تخت کے عقب مین چلتا ہی یہان تک کہ سات سو
تاجدارون کا مجرا ہوا وہ بھی ہمراہ ہوئے انکو دیدار عام ہوا ہر ایک کا مجرا و سلام ہوا سب ہمراہ
تخت روانہ ہوئے کہ بادشاہ نے حکم فرمایا کہ سب مرکبون پر سوار ہون بس یہ حکم فرمانا تھا
کہ صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اُنکے بعد سب عزیز و سردار اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر
گرد تخت جمع ہوئے سات سو تاجدارون نے تخت کو گھیر لیا یہ حال تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ
گویا تارون مین ماہ یا بلبلون مین گل ہی اس طور سے بادشاہ کے گرد سب سردار و عزیز
مرکبون پر سوار تھے نقیب صدا لگانے لگے شعر الٰہی بخت تو بیدار باد * ترا دولت ہمیشہ یار
باد * جوئش طور سے سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ کے چلی جو کہ ساحر تھے وہ
اپنے تخت سحر پر سوار کوئی طاؤس سحر پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی قاز کوئی قرقرے پر
کوئی شیر پر اپنے اپنے سحر سے ابر سحر طیار کرکے اپنے سر پر قائم کیا ہی کہ کسی نے ابر سحر طیار کرکے بادشاہ کے
سر پر قائم کیا ہی کہ اُس سے بارش یاقوت گوہر ہورہی ہی بادشاہ تخت طاؤسی پر سوار جلو مین وزیر نیک کردار بال ہما کے پرون سے مگس
رانی کر رہا ہی چتر شاہی سر پر بادشاہ کے گردش کھا رہا ہی اس شان و شوکت وجاہ و جلالت
سے سواری میدان جنگ گاہ مین پہونچی ایک مرتبہ تمام لشکر کے علمونکو جلوہ دیا گیا سب
علم سلامی ہوئے سب لشکر مجرا بجالایا باجے سلامی کے بجے کوس سکندری پر چوب پڑی
تخت شاہی قلب لشکر مین قایم ہوا صف بندی ہونے لگی یہان تو صف آرائی ہو رہی ہی
سقون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا جو کہ آمد لشکر سے بلند ہوا تھا ادھر تو یہ بندوبست
ہو رہا ہی اُدھر لشکر کفار کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب سب لشکر پوجا پاٹ سے فارغ ہوا
گرداب شاہ وغیرہ اپنے خیمون سے برآمد ہوئے یہان سب سپاہ طیار تھی گرداب شاہ
وغیرہ تخت سحر پر سوار ہوئے گرد سردار نہین اپنے اپنے تخت طاؤس لے کر جمع ہوئے عقب
مین لشکر ہوا کفار طرف میدان جنگ کے چلے اژدرونکے پشت پر کالے کالے علم کہ جن پر
خوک و سگ کے چہرے بنے ہوئے اُنکے پھریرے اُڑتے ہوئے چلے آتے تھے یہان
ابھی لشکر اسلام مین صف آرائی نہ ہوچکی تھی کہ آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی آگے آگے اژدر آتش
فشان اُنکے پشت پر علم لہراتے ہوئے اُنکے عقب مین لشکر کفار کوئی اژدر پر سوار کوئی ہنس پر کوئی
طاؤس سحر پر کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی شیر غران پر اپنے سحر کی نیرنگیان دکھاتے ہوئے کالی کالی
صورتین مہیب شکلین قوی ہاتھ پاؤن قد آور جوان نیلے نیلے لباس پہنے ہوئے جھولیان شانون پر
ڈالے ہوئے ہاتھون مین ترنج نارنج ترسول پیشانیون پر قشقہ گلون مین مار سیاہ لپٹے ہوئے
اپنے سحر کو آزماتے ہوئے کوئی آگ برساتا ہوا کوئی سنگ کی بارش کرتا ہوا کوئی برق گراتا ہوا
منہ اور کانون سے شعلے نکلتے ہوئے ابرؤن پر بل پڑے ہوئے مثل دیو کے مہیب و بدشکل ایسے
سیاہ کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب تار نے روز روشن پر چڑھائی کی یا سیاہ آندھی اُٹھی ہی یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ظلمت نے آکر نور پر غلبہ کرنا چاہا ہی یہ عالم ہی کہ لشکر کفار کے لوگ اسقدر کالے ہین کہ
یہ معلوم ہوتا ہی کہ ظلمات نے آب حیوان پر اپنا عمل کیا ہی بس لشکر کفار میدان جنگ مین آکر ہو تمام
مقابل لشکر اسلام کے میدان جنگ کو درمیان مین دیکر صف بندی ہونے لگی کفار بھی صف آرائی
کرنے لگے یہان دونون لشکرون مین صف بندی ہو رہی ہی انکو تو صف آرائی مین چھوڑا جاتا ہی

شمۂ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی سمندر شاہ خواب مرگ سے بیدار ہوا امور ضروریہ سے فراغت
کرکے لباس درباری پہن کر برآمد ہوا یہان دربار مین سب سرداران نامی وگرامی آچکے تھے مثل عشاق
حجرہ نشین و شملاق و امراق وزیر کے گلاب جادو و سپہ سالار و دیگر اراکین سلطنت و امیران اُبہت
و شیران مملکت و وزیران حکومت سے دربار آراستہ تھا کہ سمندر شاہ دربار مین آیا سب براے
تعظیم کھڑے ہوگئے سلام و مجرا کیا سمندر شاہ سب کا سلام و مجرا لے کر تخت حکومت پر بیٹھا سب
سردار اپنے اپنے مقام پر پہنچے جب دربار آراستہ ہوچکا اُسوقت سمندر شاہ نے حکم دیا کہ محافظ خزینہ
کو بلاؤ اور احتیاط جادو کو یہ حکم دینا تھا کہ چوبدار یہ حکم لے کر ان دونون کے پاس گیا اور حکم شاہی سے
آگاہ کیا وہ دونون حاضر خدمت ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا بجالائے سمندر شاہ نے مجرا لے کر حکم بیٹھنے
کا دیا خود تخت پر سے اٹھکر محل مین گیا اور اُس الماری مین سے وہ صندوقچہ نقلی جو کہ ملکہ نسیم چالاکی
کرکے بنا گئی تھی اور اصلی لے گئی تھی اصلی خیال کرکے لینے آیا اسکو کیا خبر تھی کہ صندوقچہ تبدیل ہوگیا
ہی یہ بے خبر تھا کہ دشمن اپنا کام کر چلے ہین بیر سے چونا بیری دختر نے لگایا ہی یہ وہی صندوقچہ لے کر دربار
مین آیا تخت پر بیٹھا محافظ و احتیاط کو روبرو طلب کرکے کہا کہ پہلے تم دونون اس امر پر قسم کھاؤ کہ جو
چیز آپ ہم کو دین گے اور جس طور سے آپ ارشاد فرماینگے ہم اُس سے اُسی طور سے کام لے کر پھر آپ کو
واپس کر دینگے کسی طور کا اُس مین تغلب و تصرف نہ کرینگے نہ آپ کی امانت مین خیانت کرینگے ان دونون
نے بموجب کہنے سمندر کے خداوند تصویر کی قسم کھائی تب سمندر شاہ نے احتیاط و محافظ سے
کہا کہ تم یہ صندوقچہ لے کر ہمارے لشکر مین جاؤ جو کہ بیرون شہر مقابلہ مین لشکر اسلام کے اترا ہوا ہی
جب تم وہان پہونچو گے تو دونون لشکر صف آرا ہونگے پہلے تم گرداب شاہ وغیرہ سے ملاقات کرنا
اُنسے کہنا کہ ہم کو بادشاہ نے براے مقابلہ بھیجا ہی لہذا ہم آئے ہین تم کسی کو براے مقابلہ نہ جانے دو
بس یہ کہکر تم میدان مین جانا اور اہل صاحبقران کو اپنے مقابلہ کو طلب کرنا جب وہ آئین تو پہلے
اُن سے ہم کلام ہونا اور نصیحت کرنا میری اطاعت و ترک اسلام پر راضی ہون تو خیر ورنہ تم یہ صندوقچہ
کھولنا اس مین ایک پتری لگی ہوئی ہی اسکو دہنی طرف ہٹانا ایک برق چمک کر بالاے آسمان جائیگی
اُس برق کو اشارہ کرنا کہ وہ تڑپ کر صاحبقران پر گریگی اگر لاکھ جانین بھی رکھتے ہونگے تو میدان سے
سلامت نہ لے جاسکین گے اُنکے دو پرکالے ہوجائینگے بس پھر تم اُس پتری کو بائین طرف ہٹانا وہ
برق اپنے مقام پر آجائیگی جب صاحبقران قتل ہولین تو تم پھر اہل اسلام کو نصیحت کرنا اگر وہ مان
لین تو خیر ورنہ اسی صندوقچہ سے اسی طور سے کام لینا اشارہ کرنا کہ وہ برق چمک کر لشکر پر گرنے
لگے گی ایک پل مین تمام لشکر کو غارت کردیگی جب سب لشکر تمام ہوجائے تم یہ صندوقچہ لے کر
میرے پاس چلے آنا یہ میری امانت ہی نہ تم کسی عیار سے خوف کرنا اس امر سے ڈرنا کہ صاحبقران
مالک اسم اعظم ہین اس صندوقچہ پر اسم اعظم نہ اثر کریگا سب بیکار ہی یہ کام ہی دیکھو اسکے خلاف
نہ کرنا کیونکہ تم قسم کھاچکے ہو انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال ہماری جو ہم امانت مین خیانت کرین
یا آپ کے حکم کے خلاف کرین یہ عرض کرکے سمندر کے ہاتھ سے صندوقچہ لیا اور سلام کرکے بیرون
دربار آئے ایک تخت سحر طیار کیا اُس پر دونون سوار ہوئے صندوقچہ روبرو رکھ لیا اور تخت سحر کو

اڑا کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے برائے مقابلہ دل مین خیال کرتے جاتے تھے کہ ہمارا بڑا مرتبہ ہی جو
بادشاہ نے ہم سے یہ کام لیا ہماری بادشاہ کے نزدیک بڑی عزت ہی اور اس کام کے عوض ہم کو بہت
بڑا مرتبہ ملیگا ہماری بہت عزت ہوگی یقین ہی کہ اس خدمت کے صلہ مین ہم کو وزارت ملے یہ امرا اپنے
اپنے دل مین خیال کرکے کہا کہ ای بھائی محافظ خداوند تصور نے کیا اپنا فضل کیا کہ یہ کام ہمارے ہاتھ
سے سمندر شاہ نے لیا ہی یقین ہی کہ اسکے عوض مرتبہ عالی تے سب مین ذی عزت ہون اُس نے
جواب دیا کہ اب کیا کم عزت ہی ایسی عزت ہی کہ یہ کام لیا گیا کسی اور سے نہ لیا بڑے بڑے مرتبہ کے
لوگ دربار مین بیٹھے ہین مین اسکا سبب سمجھ گیا ہون یہ سبب ہی کہ ہمارے بزرگ سدا خدمت خداوند
مین حاضر رہے اور مرتبہ عالی پر ممتاز رہے بلکہ کوئی قرابت بھی خداوند سے رکھتے تھے یہ سبب ہی جو
سب ہماری عزت کرتے ہین یہ سنکے اُسنے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ دونون تو باہم باتین کرتے ہوے طرف
لشکر کے جاتے ہین یہان سمندر شاہ نے اُنکے جانے کے بعد حکم دیا کہ آج مین دربار برخاست نہ
کرونگا جب تک احتیاط و محافظ لشکر اسلام کو قتل کرکے نہ آلین گے کیونکہ مجکو اس امر کے سننے کی
خوشی ہی کہ اہل اسلام کا کیا انجام ہوا اور دو خلعت گران قیمت حاضر کیے جائین کہ مین ان دونون
کو اس خدمت کے عوض مین دونگا بس اُسی وقت خلعت حاضر کیے گئے سمندر نے حکم دیا کہ
سامان جشن مہیا کیا جائے جب ہم یہ خبر سنین گے کہ لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا اُسی وقت سے بزم عشرت
برپا کرینگے یہ جو حکم دیا سامان جشن ہونے لگا یہان تو یہ فکرین ہو رہی ہین وہ دونون صندوقچہ
لیے ہوئے جاتے ہین وہان جب دونون لشکر میدان مین آ چکے صف آرائی ہونے لگی ساتون
صفین جانبین کی آراستہ ہو چکین صاحبقران زیر علم اژدہا پیکر برتبہ صاحبقرانی استادہ ہوے
لشکر اسلام سے سقون نے نکل کر آب پاشی کی تبردارون نے نکل کر جو پست و بلند زمین تھی اُس کو
ہموار کیا اور جو شجر کہ حائل نظر تھا اُسکو قلم کیا لشکر کفار سے ایک ساحر نے نکل ابر سحر سے پانی برسایا
گرد و غبار کو بٹھایا ایک سنگدل نے بڑھ کر سحر جو کیا تو برق چمک کر گری اُسنے جو درخت حائل تھے
اُنکو قلم کیا اور جلا کر خاک کر دیا جو پست و بلند زمین تھی ایک ہوا ایسی چلی وہ اُڑا لے گئی زمین برابر
ہوگئی جب یہ سب بند و بست ہو چکا تو لشکر اسلام سے نقیب نکلے انھون نے اس طور سے نقابت
کرنا شروع کی کہ ای مجاہدان اسلام و غازیان نیک نام و تہوران شجاعت شعار و ای سرداران نامدار یہ
دن نام آوری کا ہی نام کرو اپنے آبا و اجداد کے نام کو صفحہ ہستی پر روشن کرو کیونکہ یہ دنیا ناپائدار
ہی اس مین ٹھہرنا ایک دم کا دشوار ہی یہ مقام فانی ہی یہان ہر ایک کو درپیش سفر جاودانی ہی اگر ہزار برس
بھی زندہ رہے تو کیا رہے انجام اس زندگی کا قضا ہی جو دنیا پر آیا ہی اُسکو ایک دن فنا ہی اس پر کچھ
منحصر نہین ہی کہ جو جوان ہی وہ نہ مریگا جب حکم خداوند آئیگا ضرور قضا آکر دامن گیر ہوگی خیال تو
کرو جو کہ شاہان ہفت ملک تھے جنکی خدمت مین ہزارون بندگان خدا دست بستہ حاضر رہتے
تھے جنکے حکم سے گردن ماری جاتی تھی لوگ جنکے روبرو جاتے ہوئے لرزتے تھے جنکی سکونت
کے لیے بڑے بڑے عالی شان محل تھے ہمہ وقت پریون کے مجمع مین رہتے تھے دن عید ہوتی
تھی شب شبرات تھی ہمہ وقت صحبت ناچ و رنگ جلسۂ عیش و عشرت برپا رہتے تھے مگر ایک
چشم زدن مین وہ سب خاک ہو گیا جب موت نے آکر گریبان پکڑ لیا کچھ نہ تھا سب خاک تھا نہ
شاہی کچھ کام آئی نہ حکومت نہ مال و دولت نہ خادم و خدمتگار سب کو چھوڑ کر تن تنہا چلے مال دنیا

سے ساتھ بھی گیا تو سواے دو گز کفن کے اور تھوڑی زمین کے اپنے مصرف مین اور کچھ نہ آیا وہان
سے خالی ہاتھ آئے تھے یہان سے بھی خالی ہاتھ گئے اے جوانون بعد مرنے کے گدا و شاہ برابر ہین یہ سب
سامان ظاہری ہو زیر زمین ایک مرتبہ ہو ہان اے بھائیون بس فرق اتنا ہی کہ اپنے اپنے اعمال مین اگر اعمال
نیک ہین تو راحت سے قبر مین سونا ملیگا ورنہ جو مرضی اسکی ہوگی وہ سزا ملیگی خیال تو کرو کہ اُنکے
قبر تک کے نشان باقی نہین ہین کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہی نہ کوئی سورہ الحمد قبر پر
جاکر پڑھتا ہی وہ لوگ تو فاتحہ کو اور دو پھولونکو محتاج ہین افسوس اس امر کا ہی کہ اُنکے لیے اُنکے
زمانہ حیات مین کیا کیا سامان تھے سونے کے لیے نرم و نازک پلنگ تھے کیسے نفیس فرش
اُس پر وہ لوگ آرام کرتے تھے ہزارون آدمی پہرہ دیتے تھے ایام گرما مین خس خانہ طیار ہوتے تھے
سرد کی خواہش ہوتی تھی ایام سرما مین دوسرے سامان کی ضرورت ہوتی تھی عطر مٹی کا کبھی نہ ملتے تھے
دھوپ مین نکلنا ناگوار ہوتا تھا یا وہی لوگ زیر زمین بستر خاک پر پڑے ہوئے ہین وہ جسم نازک
خاک مین ملگیا ہی کہ استخوان تک نہین باقی رہے ہونگے اُنکو زمین کھا گئی مٹی مین اُنکے وہ جسم نازنین
مل گئے اے جوانمردون بجز سنگ و کنکڑے تکیہ تک نہین ممکن ہوتا ہی وہ لوگ جو کہ تاریکی مین گھبراتے
تھے روشنی شمع کافوری و مومی مین اپنی زندگی بسر کرتے تھے یا وہی لوگ تاریکی قبر مین مبتلا ہوئے
جنکے پاس ہمیشہ ہزارون نازنین و مہ جبین رہتین تھین کوئی وقت تنہائی کو گوارا نہین کرتے تھے
یا وہی اکیلے تنہا بے یار و مددگار و بے مونس و غمخوار کنج لحد مین پڑے ہوئے ہین کوئی پرسان حال
بھی نہین ہی کہ تم پر کیا گذری وہ ہین یا اُنکے اعمال ہین مگر جو نیکی کہ وہ دنیا مین کر گئے ہین اُسکے سبب
سے اُنکا نام اب تک صفحہ دنیا پر باقی ہی مثل نوشیروان و فریدون کے یا جس جس نے اس دنیا مین
ظلم و ستم کیا ہی وہ ساتھ بدی کے مشہور ہین مثل ضحاک ماران و نمرود وغیرہ کے بس اس امر سے یہ
ثابت ہوتا ہی کہ اس دنیا مین سواے نام نیک کے کچھ نہین باقی رہتا ہی بس جہان تک ممکن ہو
دنیا مین نیکی کرے اور وہ کام کرے کہ جس کے سبب سے نام باقی رہے یہ دنیا سرا ہی اور جو اس مین
آیا ہی وہ بطور مہمان کے ہی اے جوان مردون آج کا دن نام کا ہی بس ایسی جوانمردی کرو تا کہ تمھارا نام
باقی رہے آج وہ کام کرنا جو کہ رستم و اسفندیار نے بھی نہ کیا ہو آج تلوار کرو کہ تا زمانہ قیامت اُسکا
معرکہ یادگار رہے کیا اعتبار ہی زندگی کا خیال کرنے کا مقام ہی کہ جب مرسلان برحق و پیغمبران ما
سلف نہ رہے کہ جنکے لیے زمین و آسمان خلق ہوئے ہین اُنکو موت سے مفر نہ ملا تو ہماری کیا اصل
ہی بس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ جو ساتھ نیک نامی کے مشہور ہو مقام افسوس ہی کہ
اس موت سے کسی کو مفر نہین ہی اے بھائیون خیال تو کرو کہ اگر ہم یہان قتل ہونگے تو ہمارے
عزیز و اقربا ہماری میت پر گریہ کرینگے دوست ہم کو سپرد فن پہونچانے آئینگے سب رو رو کے
افسوس کرینگے وہ لوگ جو کہ عالم مسافرت مین مرے ہونگے اور اُنکے عزیز و اقربا اُنکی لاش پر نہ
ہونگے اُنکا کیا عالم ہوگا سواے تنہائی اور مایوسی کے اُنکے پاس کیا ہوگا کوئی بھی رونے والا
بھی نہ ہوگا کسی نے ترس کھا کر دفن کر دیا ہوگا یا جو لوگ کہ صحرا مین مرے ہونگے اُنکو کفن
تک نہ ملا ہوگا اُنکے استخوان و گوشت کو جانوران صحرائی کھا گئے ہونگے وہ دو گز کفن اور قبر
کو بھی محتاج رہے ہم لوگ تو بڑے خوش نصیب ہین کہ ہمارے لیے سب سامان موجود ہی مگر
ہم یہ یقین نہین کر سکتے ہین کہ ہم یہان مرین اور کفن وغیرہ ہم کو ممکن ہو یہ کیا معلوم شاید ہمارے

بھی جسم زاغ وزغن کے طعمہ ہون لبس ایسی حالت مین خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیون نہ ہم وہ کام کرین کہ جو
ہمارے لبقاے نام کا سبب ہوین آج وہ ثابت قدمی دکھاؤ اور جرارت کام مین لاؤ کہ جس کے سبب
سے کفار کے جی چھوٹ جائین اور تمھاری تلوار کے منھ پر نہ ٹھہر سکین اُنکو کسی مقام پر گوشہ امن نہ ملے
سواے گوشہ کمان کے اور کوئی کوچہ مفر نہ ملے سواے کوچہ زخم کے اگر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوکر
مرے تو مرتبہ شہادت ملا اور اگر ظفریاب ہوے تو غازی کہلائے ہر طور سے نیک نامی ہی آج کا
مرنا بہتر اُس مرنے سے ہی کہ جو پلنگ پر پڑکر مرے آج کے مرنے مین تا ابد نام باقی رہیگا سب جری
اور شجاع کہین گے یہ دنیا بے ثبات ہی اسکا کیا اعتبار ہی اس مین جو آیا ہی وہ ایک دن جائیگا ضرور
جس نے مزا حیات کا چکھا ہی وہ تلخ کامی موت سے ضرور بہرہ مند ہوگا پس جہان تک ہوسکے
انسان وہ کام کرے کہ جو باعث لبقاے نام ہو خود فنا ہوجاے مگر نام باقی رہے نقیبون نے یہ
تقریر کرکے اور چند کلمہ بے ثباتی دنیا مین بیان کئے اور یہ چند اشعار پڑھے اشعار کل چمن مین
ہر طرف تھا آشیان عندلیب + جو کہ ڈھونڈھا پھر نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بے رحم سے
رو رو کے یہ مین نے کہا + کچھ تہ گل کا بتا او روے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ
لایا وہ کے بعد + ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب + دیگر اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے + آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے + کل جہان پر شگوفہ وگل تھے + آج دیکھا تو خار بالکل
تھے + کل تھا جس جا پہ بلبلو نکا ہجوم + آج اُس جا ہی آشیانہ بوم + تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر +
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر + عبرت جو دیکھین تو رستہ ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے + عطر
مٹی کا جو نہ ملتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + استخوان
تک بھی اُنکے خاک ہوئے + دیگر کوئی آغوش دلبر مین ہی مدہوش + کنار قبر سے کوئی ہم آغوش +
کہین ہی ساز و برگ غسل صحت + کہین ہی غسل میت کی مصیبت + کہین کی بزم مین ہی شادمانی
مکان مین ہی کسی کے نوحہ خوانی + کسی جا تخت و کاخ خوشنما ہی + کہین تابوت اور ماتم سرا ہی
کوئی کرتا ہی ہاتھون کو حنا بند + جیو طرہ مین ہی کوئی پابند + کسی کے واسطے دامن و کفن ہی
کوئی تن طعمہ زاغ و زغن ہی + کسی کے عطر اعضا مین ملا ہی + کسی کا جسم مٹی مین ملا ہی + کسی کو
مسند مخمل سے ہی کام + کسی کو سنگ ریزو پر ہی آرام + کوئی ہی زندگی سے اپنی خرسند + کوئی اپنی
اجل کا آرزو مند + رہا ہی سو وہ دل کون اس مکان مین + ملا آرام کسکو اس جہان مین + کہان
ہین کیقباد و قیصر روم + گئے عیش و طرب سے ہوکے محروم + نہ کیکاؤس نے بھی پایا آرام + گئے
اسفندیار و زال و بہرام + ارم کے باغ کی حسرت مین شداد + ہوا کس طرح سے آخر کو برباد
بڑی رستم کی تھی زور آزمائی + اجل سے کچھ نہ طاقت کام آئی + ہوا افراسیاب ایسا دلاور +
اجل کی تیغ سے اکدم مین بے سر + یہ شعر پڑھکر انھون نے صدا دی کہ اے جوانان بکوشید
تا جامہ زنان نہ پوشید یہ دنیا مقام فانی ہی اس مین کسی کو آرام نہین ملتا ہی جیسا کہ آپ نے
مضمون اشعار سنا ہی ہر ایک جہان فانی سے ناامید گیا ہی کسی کو اس دنیا مین راحت کبھی نہ ملی
پس یہ امر بہتر ہی کہ وہ کام انسان کرے کہ جو باعث نام و عزت کا ہو اور جو سبب آبرو
کا ہو اپنے باپ و دادا کا نام روشن کرو کیونکہ تم شیرون کے بچے ہو تم ان دلاورون کے فرزند ہو
جو کہ ہمیشہ میدان جنگ مین سرخرو رہے اور اپنے نام کو روشن کرتے رہے ہمیشہ دم شمشیر پر کھیلے

رکھے دیتے تھے اور میدان اُنکے ہاتھ رہا جب انھون نے انتقال کیا تو وہ میدان مین مرے جب وقت پڑا تو
انھون نے اپنا سینہ سپر کیا ہمیشہ تلوارون مین کھیلے میدان رزم کو جلسہ بزم خیال کرتے تھے روز مصاف کو
روز عید خیال کرتے تھے تم اُن دلاورون کے شیر ہو جو کہ شیر غران کو ایک نشست سے پست کرتے تھے
پس اپنے نام کو روشن کرو اور اپنے باپ کے نام کو اس دنیا کو فانی خیال کرو اس زندگی کو حباب بر
سراب تصور کرو اس دنیا مین کچھ نہین ہی یہ مقام نیک نامی ہی یہان سوائے نیک نامی کے کچھ نہین باقی
رہتا ہی جو جسکو کرنا ہو نیکی کرے تاکہ وہ باقی رہے کیونکہ سوائے پروردگار عالم کے سب کو فنا ہی اُسکے
ذات کو بقا ہی وہی باقی رہے گا کیونکہ اُسنے فرمایا ہی کہ کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام
پس جب کہ یہ امر ثابت ہی تو انسان کو لازم ہی کہ نیکی کرے تاکہ بقائے نام ہو پس اب اپنی شجاعت
دکھاؤ اور کفار سے مقابلہ کرو تاکہ باعث عزت ہو اور غازی کہلاؤ یون جو نقیبون نے نقابت کی اُدھر
لشکر کفار کے کٹیون نے کڑکا کہا یہ عالم ہوا کہ دونون لشکرون پر ایک سناٹا سا چھا گیا مثل صف
مژگان کے سب عالم سکوت مین مانند تصویر لگے رہگئے سب کو سکتہ ہو گیا بڑے عرصہ تک سب
خاموش کھڑے رہے عالم سکوت مین مگر یہ عالم تھا کہ سب کے چہرے جوش شجاعت سے لالہ رنگ تھے تھوڑے
عرصہ تک عالم خاموشی رہا بعد اُسکے سب کو جوش شجاعت نے خبردار کیا ہوشیار ہوئے اب جو ہوش
آیا جوش شجاعت مین جھومنے لگے قبضہ شمشیر چومنے لگے یہ قصد ہوا کہ کفار پر جا پڑین ایسا حملہ کرین
کہ قدم کفار کے اُٹھ جائین یا اپنی جانین دین سب کے روبرو تصویر عروس مرگ پھرنے لگی سب کو اشتیاق
عروس مرگ ہوا سب نے اپنے مرکبون کو جوش شجاعت پر بڑھانے کا قصد کیا مگر پاس صاحبقران
سے خاموش ہو رہے چہرہ جوش شجاعت سے لالہ رنگ رحیق شجاعت نے اپنا رنگ ظاہر کیا تھا
شراب جرأت و دلاوری سے مدہوش تھے مثل بادہ کشون کے جھوم رہے تھے یہ عالم تھا کہ کسی کو
سوائے خیال جنگ کے دوسرا خیال نہ تھا سامنے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تلوار چل رہی ہی کشتے خاک
و خون مین لوٹ رہے ہین بسمل تڑپ رہے ہین تصویر معرکہ جنگ پیش نگاہ ہی یہ جو عالم ہوا نقیب
نقابت کرکے لشکر مین چلے آئے اہل اسلام یہ چاہتے ہین کہ کوئی میدان مین آئے اُس سے مقابلہ
کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی نہین نکلا ہی تھوڑے عرصہ تک تو یہی عالم رہا بعد اُسکے ملکہ زعفران نے
اپنے تخت سحر کو بیچ صف سے نکالا اور قریب تخت گرداب شاہ و حباب شاہ وغیرہ کے آئی
اور کہا کہ مجکو اجازت میدان دیجیے تاکہ مین جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون ان سب کو اپنے
جوہر شجاعت دکھاؤن مجکو بھی دیکھنا ہی کہ ان مین کون میرا مقابلہ کرتا ہی ساحر و غیر ساحر مین نے
مین ساحرونکی کوئی اصل نہین جانتی ہون سب میرے روبرو طفل مکتب ہین ایک جنبش
لب مین سب کو خاک سیاہ کردونگی ہان کسی قدر خوف ہی تو مجکو صاحبقران سے ہی کیونکہ وہ صاحب
اسم اعظم ہین مگر مین نے اُسکا بھی تدارک کر لیا ہی اسم اعظم بھی میرا کچھ نہ کرسکے گا گرداب شاہ
نے کہا کہ اے ملکہ تم کیون جاؤ بیکار کو زحمت اُٹھاؤ بادشاہ نے تو تحریر فرمایا ہی کہ تم صرف صف
آرا ہو مین ایک ایسی چیز روانہ کرونگا کہ جسکے سبب سے ایک دم مین اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا
پس ہم اُنکے فرمانے کے موجب میدان مین آئے ہین اور اُس چیز کے منتظر ہین ہم کیون اپنے
کو زحمت مین ڈالین اور کیون دردسر مول لین ملکہ زعفران نے جواب دیا کہ تم اُس بھروسے پر
آئے ہوگے مین اپنے سحر کے بھروسے پر آئی ہون ضرور مقابلہ کرونگی یہ ننگ نہ گوارا کرونگی کہ

اسقدر لشکر تھا اور کئی بادشاہ تھے اور سب سحر مین مشتاق تھے مگر ایک کے بنائے کچھ نہ بن سکا جب ہم نے کمک
کی تو لشکر اسلام نے شکست کھائی بس مین میدان مین جاکر جب تک خدا پرستون کو غارت نہ کر لونگی اُس
وقت تک نہ واپس آؤنگی یا اپنی جان دونگی تم لوگ جو یہان آئے تھے برائے مقابلہ آئے تھے نہ کہ اس
لیے کہ تماشہ دیکھین اور بیکار یہان پڑے رہین اس مین بڑی بدنامی ہے سب کی زبان پر یہ امر جاری ہوگا
کہ یہ لوگ کیسے ساحر تھے اور کیسا دعوی کر کے گئے کہ دو ماہ تک پڑے رہے ایک مقابلہ نہ کیا ایک
معرکہ جو پڑا اُس مین جو ایک سردار عالی قتل ہوا دوسرے دن بادشاہ سے کمک طلب کی بادشاہ
نے اپنے پاس سے کارنامہ کی چیز روانہ کی کہ جسکے سبب سے ظفر حاصل ہوئی پس انکے حالات سحر
و ساحری ہم پر کھل گئے پس میرے نزدیک اس بدنامی سے کیا فائدہ گرداب شاہ نے جواب دیا
کہ خیر آپ کو اختیار ہے مین نے جو امر کہ میرے نزدیک مناسب تھا وہ کہدیا ملکہ زعفران نے جواب دیا
کہ اے گرداب شاہ ابھی بادشاہ کے پاس سے کوئی آیا بھی نہین ہے پس جب تک کوئی آئے مین
جاکر مقابلہ کرون یہ سنکے گرداب شاہ نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی بس ملکہ زعفران نے یہ سنکے اپنے
تخت کو چاہا تھا کہ لشکر سے نکالے کہ یکایک سمندر یہ کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اُس ابر مین
سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے برق کی چمک رعد کی گرج تھی یہ جو امر نظر آیا گرداب نے ملکہ زعفران
سے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ دیکھو کہ یہ ابر کیسا ہے کہان سے آیا ہے کوئی ساحر آتا ہے ملکہ تخت روک کر کھڑی
ہوگئی اُس ابر کی طرف دیکھنے لگی صدائے رعد سے دونون لشکر اُس ابر کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا
کہ وہ ابر قریب لشکر کفار کے آکر شق ہوا اُس ابر سے ایک تخت پیدا ہوا دونون لشکر کے لوگ
دیکھ رہے ہین کہ وہ تخت یا تو بلند تھا یا اب طرف پستی کے مائل ہوا دونون لشکرون نے مع بادشاہ
و صاحبقران و خواجہ کے دیکھا کہ اُس تخت پر دو ساحر سیاہ رنگ دیو صورت شیطان سیرت بیٹھے
ہوئے ہین گلون مین اُنکے کالے کوڑیالے پڑے ہوئے ہین پیشانی پر قشقے دیے ہوئے ہین
جھولیان شانہ پر پڑی ہوئی ہین سامنے تخت پر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہے چلے آتے ہین یہ
دیکھکر اہل اسلام کو تو زندگی سے نا امیدی ہوئی کیونکہ خواجہ کی زبانی سُن چکے تھے کہ سمندر کے
پاس ایک صندوقچہ ہے کہ جس مین برق سحر ہے وہ ایسی برق ہے کہ جس پر اسم اعظم بھی نہین اثر کرسکتا
ہے بس ان ساحرون کو جو دیکھا اور صندوقچہ کو یقین ہوگیا کہ یہ وہی صندوقچہ ہے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا
کہ کل سمندر اُسکو روانہ کریگا بس یقین ہوگیا کہ وہی صندوقچہ یہ ساحر لیکر آئے ہین خصوصاً
صاحبقران و بادشاہ و خواجہ و دیگر سرداران کو تو بالکل مرگ کا یقین ہوگیا عمر الآن کا تو چہرہ
متغیر ہوگیا اور ساحرون کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا آفاق منتشر ہوا آئینہ اندام حیران ہوئی جو کہ
ساحر تھے انکو زیادہ ہراس تھا جب لشکر اسلام کا یہ حال ہوا مگر کیا ہو سکتا ہے کوئی صورت
مفر کی نہین ہے اب ہر طرف یہ چرچا ہے کہ سہراب خوب اپنی جان بچا کر چلا گیا اُسنے اپنی جان
عزیز کی اُسکو تو معلوم ہو چکا تھا یہ ہے کہ کوئی برے وقت مین کسی کا ساتھ نہین دیتا ہے لشکر مین
تو یہ چرچا ہو رہا ہے سب کو زندگی سے مایوسی ہے مگر نظر بخدا کیے ہوئے میدان مین صف
آرا ہین صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ سہراب اپنی جان بچا کر فقرہ کر کے
نکل گیا اُسکو خوف ہوا ایسا ڈر غالب ہوا کہ چلا گیا مین یہ کہتا ہون کہ اس فقرے سے کیا
حاصل تھا جبکہ مین نے یہ حکم دیا تھا کہ جس کا جی چاہے چلا جائے تو پھر کیا ضرورت تھی کہ یہ

فقرہ کیا اگر وہ صاف صاف کہتا تو کوئی اُسکو روکتا نہین خواجہ نے جواب دیا کہ اُسنے یہ خیال کیا کہ
اگر صاف صاف کہکر جاتا ہون تو لوگ بدنام کرینگے کہ سہراب جان کے خوف سے فرار کر گیا ساتھ
نہ دے سکا اس سے یہ بہتر ہے کہ اس طور سے چلا جاؤن اے صاحبقران کوئی بُرے وقت مین کسی کا
ساتھ نہین دیتا ہے وہ اور لوگ ہوتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اور جو
ہوگا وہ ہم پر گذرے گا خوب ہوا کہ وہ چلا گیا اگر وہ رہتا تو اورون کو بھی اپنے ساتھ حالت
انتشار مین ڈالتا ایسے کا لشکر سے نکل جانا اچھا ہے یہان تو خواجہ و صاحبقران مین یہ تقریر
ہو رہی تھی لشکر مین سب مایوس تھے کہ وہ تخت قریب تخت گرداب شاہ وغیرہ کے آیا لشکر
کفار مین محافظوا احتیاط نے گرداب شاہ وغیرہ کو سلام کیا اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے روانہ
فرمایا ہے اور یہ صندوقچہ دیا ہے کہ تم اسکو لے جاکر گرداب شاہ سے اجازت لے کر میدان مین
جاؤ اور صاحبقران کو برائے مقابلہ طلب کرکے اُنسے مقابلہ کرو اس میرے سحر سے اُنکو قتل
کرو اس پر اسم اعظم وغیرہ کچھ اثر نہ کرے گا لہذا ہم آئے ہین ہم کو اجازت ملے تا کہ اہل اسلام
سے مقابلہ کرین اُنکا خاتمہ کرکے خدمت مین بادشاہ کے جائین جب یہ ساحر نمودار ہوئے تھے
انکو دیکھ کر لشکر کفار بھی حیران ہوا تھا گرداب شاہ وغیرہ بھی جب یہ لشکر مین آئے اور حال
بیان کیا تو معلوم ہوا گرداب شاہ نے کہا کہ وہ جو لشکر صف آرا ہے اہل اسلام کا ہے اور یہ جو
جوان زیر علم کھڑا ہے یہی صاحبقران ہے برابر اُسکے خواجہ ثالث ہین اور قلب لشکر مین جو چتر
دیکھ رہے ہو اُسکے سایہ مین بادشاہ اسلام ہین اور یہ سب لشکر اُنکے عزیزون اور سردارون کا ہے
اور وہ بائین طرف لشکر اسلام کے لشکر ساحران ہے اُنکا افسر و مالک مریخ آفتاب علم ہے اور آفاق
اس لشکر ساحران مین دو لشکر ہین ایک اس اقلیم کے ساحر ہین ایک طلسم فیروز پر و دیگر طلسم
کے جو اس اقلیم کے ساحر ہین اُنکا افسر آفاق شاہ ہے جو اور طلسم کے ساحر ہین اُنکا افسر
مریخ ہے بس لشکر اسلام مین نامی و نام آور ساحر کوئی پچاس ہونگے جن مین دس ساحر بڑے
نامی ہین مثل مریخ و آفاق و زوجہ آفاق و کوکبہ و غزالان کے سہراب کا آج اس لشکر مین
نشان نہین ہے ہرکارون سے معلوم ہوا ہے کہ سہراب رات سے غائب ہے ورنہ وہ بھی ساحر
زبردست تھا مین نے آپ کو سب حال سے خبردار کر دیا محافظ نے جواب دیا کہ ہم سب سے
واقف ہین کوئی خبردار کرنے کی ضرورت نہین ہے بس ہم کو اجازت دیجیے یہ سنکے گرداب نے
ملکہ زعفران سے کہا کہ اے ملکہ اب تم میدان مین نہ جاؤ انکو جانے دو کیونکہ یہ تو آگئے ہین راوی
کہتا ہے کہ ملکہ زعفران گرداب سے اجازت لے کر اور نصف لشکر کو لے کر چلی تھی کہ یہ ابر نمودار
ہوا تھا اُسی مقام پر ٹھہر گئی تھی جب اُس ابر سے وہ تخت ظاہر ہوا تھا اس پر ساحر تھے اور وہ
ساحر قریب گرداب آئے تھے تو یہ بھی واپس آئی تھی کھڑی ہوئی اُنکی گفتگو سُن رہی تھی جب
گرداب نے یہ کہا تو زعفران بنفشہ پوش نے جواب دیا کہ مین قصد کر چکی ہون آج مین
مقابلہ کرونگی آج کا دن میرا ہے کل انکو اختیار ہے گرداب نے کہا کہ کیا ضرورت ہے کہین ایسا
نہ ہو کہ سمندر شاہ ناخوش ہون کہ ہم نے اپنا سحر روانہ کیا یہ لوگ ایسے صاحب اختیار ہوئے
کہ ہمارے حکم کو ٹالا اور خود مقابلہ کیا آجتک خاموش رہے مقابلہ نہ کیا جب ہم نے تدبیر کرکے
ساحر بھیجے تو خود بھی جرأت ہوئی پہلے جرأت نہ ہوئی تو کیا ہوگا اُنکا غضب غضب خداوندی ہے

ملکہ نے جواب دیا کہ تم خوف کرو جب وہ ہم سے ناخوش ہونگے اور سوال کرینگے ہم جواب دے لینگی اتنا
عرصہ جو مقابلہ کو ہوا اور آجتک کوئی مقابلہ نہ ہوا یہ بھی آپ کی ذات سے ہین تو ہر وقت ہر روز یہی
کہا کرتی تھی کہ طبل جنگ بجواؤ آپ اُس مین ایک نہ ایک ایسی وجہ نکالتے تھے کہ مین خاموش ہو
جاتی تھی یا کوئی حکم نامہ بادشاہ کا آجاتا تھا جو کہ باعث دیر کا ہوتا تھا ورنہ اب تک مین خاتمہ کر چکی
ہوتی یہ جو ملکہ نے کہا گرداب نے سر جھکا کر جواب دیا کہ اچھا میرے ہی سبب سے تاخیر ہوئی خیر
اب آپ جائین اور یہ فرستادہ شاہ جائین چاہے آپ مقابلہ کو جائین چاہے یہ مگر مین اتنا ضرور
جانتا ہون کہ آپ کے جانے سے کچھ نہ ہوگا سوائے ذلت اور خواری کے دوسرے آپ بھی مثل ملکہ
ماہ تمن کے کسی نہ کسی کے ہاتھ سے قتل ہونگی یہ کلمہ زعفران کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ اب تو
مین ضرور جاؤنگی چاہے بادشاہ خفا ہون کچھ پروا نہین ہے مین مثل تمھارے ڈرپوک اور اہل اسلام سے
خائف نہین ہون کہ خوف کرون نہ نامرد ہون بلکہ مجھکو اس امر کی حیرت ہے کہ تم کیسے مرد ہو کہ لڑنے سے
ڈرتے ہو اگر ایسا تھا تو دوپٹہ سر پر اوڑھ کر گھر مین بیٹھے ہوتے تلوار و سپر کیون لگائی یہ مردون کا شیوہ نہین ہے
نامردون کا طریقہ ہے تم سے تو عورتین بہتر ہین اب مین جا کر اپنے جوہر سحر تم کو دکھاتی ہون کہ یون مقابلہ کرتے ہین
دیکھو کتنے اہل اسلام قتل کرتی ہون دیکھون کون میرا مقابلہ کرتا ہے یہ کہکر گرداب سے محافظ و احتیاط سے
کہا کہ آپ لوگ آج صبر کرین اور میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ فرمائین آج مین مقابلہ کرلون اپنے دل کی
حسرت نکال لون زعفران کو وہ کے ساحرون کا بھی سحر دیکھیے کہ کیسا ہوتا ہے کل آپ کو اختیار ہے انھون نے
جواب دیا کہ ہم بادشاہ کے حکم سے آئے ہین اگر اُسکے خلاف کرینگے تو وہ ناراض ہونگے ملکہ نے جواب دیا کہ
جب وہ آپ سے دریافت کرین کہ تم نے کیون نہ مقابلہ کیا تو یہ کہدیجیے گا کہ ملکہ زعفران نے ہم کو منع
کیا اور خود مقابلہ کو گئین وہ کچھ نہ فرمائین گے میرا نام سُنکے کیونکہ وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین اور جو مین کہتی
ہون وہ قبول کر لیتے ہین آج تک انھون نے میرے کہنے کو نہین ٹالا اگر آپ کو ایسا ہی خوف ہے تو مین
میدان سے واپس آکر ایک عرضی اپنی طرف سے تحریر کر کے روانہ کردونگی وہ بالکل ناخوش نہ ہونگے یہ
جو زعفران نے کہا محافظ و احتیاط نے خیال کیا کہ ہمارا کیا نقصان ہے اسی کے کہنے پر عمل کرو اگر بادشاہ
ناراض ہونگے تو اُنسے ہونگے ہم کہدینگے کہ یہ میدان مین مقابلہ کرتی تھین ہم نے کہا کہ تم چلی آؤ انھون نے
نہ سنا ہم لاچار ہوگئے یہ سبب تھا ہمارے مقابلہ نہ کرنے کا بلکہ ہم بعد واپسی میدان کے اسکی مضمون
کی عرضی تحریر کر کے روانہ کرینگے یہ اپنے دل مین خیال کر کے دونون نے باہم مشورہ کیا اسی رائے کو
قرار دیا ادھر گرداب نے بھی اشارہ دیا کہ اسکے بھی دل کا حوصلہ نکل جانے دو نہ روکو پس یہ مشورہ
کر کے زعفران سے کہا کہ اچھا آپ سمجھ لین کہ ہم پر بادشاہ کی خفگی نہ ہو نہ وہ ناراض ہون ملکہ نے جواب دیا
کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو تم سے بالکل ناخوش نہ ہونگے آج تم لوگ میرے سحر کا تماشہ دیکھ لو
جب مجھ سے کچھ نہ ہوگا اُسوقت تم کو اپنے فعل کا اختیار ہے مین ہی ان سب کے لیے کافی ہون
محافظ وغیرہ نے کہا کہ جاؤ یہ صرف تمھاری خاطر ہے کہ ہم بادشاہ کی حکم عدول کرتے ہین اگر اس
مقام پر کوئی اور ہوتا ہم اسکا کہنا کبھی نہ مانتے ملکہ نے جواب دیا کہ بادشاہ کو انکا تباہ ہونا منظور ہے وہی تو
ہوتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ آپ لوگ زحمت کرین جو اُنکا منشا ہے وہ ہوا جاتا ہے یہ کہکر اپنے تخت سحر کو
طرف لشکر اسلام کے سحر سے روانہ کیا یہان لشکر اسلام مین سب مایوس کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے
کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے کوئی دم مین یہ جو ساحر آئے ہین میدان مین آتے ہین اور مقابلہ کو ہم سے کسی

کسی کو طلب کرتے ہین پس جو گیا وہ قتل ہوا یہ لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھا سب اہل اسلام نے کہ وہ جو
ساحر آئے تھے وہ تو مقابلہ کو نہین آئے ہین ملکہ زعفران اپنا تخت بڑھا کر برائے مقابلہ آتی ہی سب کو
اطمینان ہوا اور خیال کیا کہ ابھی زندگی باقی ہی جو یہ آتی ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ
وہ مرتد تو اپنے مقام پر ہین اور صندوقچہ بھی اُنکے پاس ہی یہ تو کوئی عورت مقابلہ کو آتی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ پہلے یہ مقابلہ کریگی اُسکے بعد وہ مقابلہ کرینگے شاید یہ امر قرار پایا ہو کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ
کرنے کا طریقہ دیکھ لین خواجہ صاحبقران سے یہ عرض کر رہے تھے کہ ہرکارے جو لشکر کفار مین تھے جب یہ
ساحر آئے تھے تو برائے خبر ہرکارے گئے تھے کہ دریافت کرین کہ کہان سے یہ آئے ہین اور یہ صندوقچہ
کیسا ہی بس اُنھون نے سب تقریر سُنی جو کہ اُن ساحرون نے گرداب سے کی تھی اور جو گرداب اور
زعفران سے ہوئی تھی اور جو اُن ساحرون اور ملکہ سے ہوئی تھی جب ملکہ طرف میدان کے مقابلہ کے
لیے چلی یہ خوشی خوشی خبر لے کر خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہوئے اور چند خدمت مین صاحبقران کے
اُنھون نے بادشاہ کو سلام کر کے کل حال عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ لکاتہ بڑی ہماہمی سے آتی ہی کہ مین جا کر
تمام لشکر کا خاتمہ کرتی ہون یہ لوگ میرا کیا مقابلہ کر سکتے ہین اُنکی تو مرضی نہ تھی وہ آتے تھے مگر اسنے
اُنکو روکا خود آتی ہی یہی خبر اُن ہرکارون نے صاحبقران سے بیان کی خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکی
قضا لاتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ ابھی ہم سب کی زندگی باقی ہی یہ جو لکاتہ آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ بہت مغرور
ہی اور بڑی ساحرہ ہی اپنے روبرو کسی کی حقیقت نہین جانتی ضرور یہ کسی نہ کسی اہل اسلام کا شکار ہوگی
یہ آپ سے نہین آتی ہی بلکہ اسکی موت اسے لاتی ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ خدا مالک ہی جو
اُسکی مرضی ہوگی اور جو ہمارے حق مین بہتر ہوگا وہ کریگا کوئی مقام خوف و انتشار نہین ہی یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ آج وہ ساحر جو کہ سمندریہ سے صندوقچہ سحر لے کر آئے ہین
مقابلہ نہ کرینگے بلکہ ملکہ زعفران بنفشہ پوش مقابلہ کریگی وہ جو مایوسی سب کو زندگی سے تھی بر
طرف ہوئی سب نے اپنی زبان پر کلمہ شکر جاری کیا اور یون عرض کیا کہ تو بڑا رحم ہی تیری ذات پر جو
تکیہ کرے اور تجھ سے التجا کرے تو ضرور اُسکی سنتا ہی تو اپنے بندو نکا ہر امر مین حامی و مددگار ہی تو بڑا غفار
ہی ہر مشکل کو آسان کرتا ہی خوب تو نے ذریعہ ہمارے نجات کا پیدا کیا ضرور کوئی نہ کوئی ایسا سبب ظاہر
ہوگا کہ یہ ساحر قتل ہونگے اور ہم سب محفوظ رہینگے لشکر مین یہ چرچا ہو رہا ہی ہر ایک خدا کا شکر یہ
کر رہا ہی جو ساحر ہین وہ خیال کر رہے ہین کہ ہم جا کر اس سے مقابلہ کرینگے بھلا یہ کیا کر سکتی ہی بڑے غرور
و تکبر سے آتی ہی اسنے تو مبارز طلب کرے ہم جا کر پہلے مقابلہ کرینگے ہر ایک یہ خیال کر رہا ہی اُدھر خواجہ
و دیگر عیار یہ خیال کر رہے ہین کہ اگر یہ دونون ساحر رہ گئے اور آج اُنھون نے مقابلہ نہ کیا تو ہم رات کو
عیاری کر کے صندوقچہ اُنکے قبضہ سے نکال لینگے یہ جانتے کہان ہین ہم اس امر سے مجبور تھے کہ ہم کو معلوم
نہ تھا کہ یہ صندوقچہ کہان ہی ورنہ ہم سمندریہ مین جا کر محل سے سمندر شاہ کے لے آتے یا ہم کو یہ
معلوم ہوتا کہ وہ صندوقچہ لے کر آتے ہین تو ہم راہ مین عیاری کرتے اس سے ناچار تھے اور اب
بھی ناچار ہین کہ ہم بالکل بے خبر تھے اور یہ آئے بھی تو میدان جنگ مین آئے یہان کوئی امر نہین
ہو سکتا ہی نہ کوئی عیاری ہو سکتی ہی ہان اگر آج یہ رہ گئے تو کل یہ صندوقچہ ہمارے پاس ہوگا ایسے
ایسے خیال عیار کر رہے ہین اور خواجہ بھی یہان تو یہ ہر ایک اپنے دل مین فکر و خیال کر رہا ہی لشکری شکر
کر رہے ہین وہ مایوسی انتشار برطرف ہو گیا ہی کہ ملکہ زعفران اپنا تخت سحر اُڑا کر میدان مین آئی

آتے ہی اُسنے سحر کیا کہ ایک ابر طیار ہوا اُس سے بارش برق ہونے لگی آگ برسنے لگی عقرب و مار کی بارش
ہوئی سنگ ریزے برسے پھر اُسنے سحر کیا کہ دو جانور پیدا ہوئے وہ باہم لڑتے ہوئے ایک طرف کو چلے
گئے کئی شعبدے سحر کے اُسنے دکھلائے دونون لشکر بہ نگاہ غور دیکھا کئے جب وہ اپنا سرمایا دکھا چکی تو
اُسنے اپنا تخت روک کر بہ نگاہ قہر اہل اسلام کی طرف دیکھا بڑے عرصہ تک دیکھا کی کوئی دن پہر بھر آیا تھا
کہ جب یہ میدان مین آئی تھی ابھی اچھی طرح سے آفتاب بلند نہین ہوا ہی جا بجا سایہ ہی جہان تہان دھوپ
ہین لشکر کھڑا ہی سب اپنے سپرون کے سایہ مین ہین بلکہ لشکر اسلام کے ساحرون نے سحر کرکے ایک ابر
اپنے لشکر پر قائم کیا ہی کہ جسکے سبب سے اُن پر دھوپ نہین پڑتی ہی شاید کسی کو دھوپ سے تکلیف
نہین ہی یہان یہ تو سرایا میدان کا دکھا رہی تھی اُدھر گرداب نے محافظوا احتیاط سے کہا کہ اس وقت
زعفران نے بالکل جہالت کی تم دیکھ لینا کہ جو کچھ بھی ہوسکے سوائے ذلت کے اُنھون نے جوابدیا کہ
اُسنے اصرار کیا ہم مجبور ہوگئے دوسرے آپنے بھی اشارہ کیا ورنہ کیا مجال تھی جو وہ جاسکتی اب ہم کو
خوف ہی بادشاہ کی ناراضی کا کہ وہ ناراض نہ ہون کہ تم نے ہماری عدول حکمی کی ہمارے حکم کے خلاف
کیا گرداب نے کہا کہ اسمین تمھارا کیا قصور ہی تم اتنا کہدینا کہ جب ہم وہان پہونچے تھے تو وہ مقابلہ
کر رہی تھی ہم نے ہزار مرتبہ کہا کہ تم چلی آؤ ہم مقابلہ کرینگے اُسنے نہ سُنا ہم مجبور ہوگئے کیونکہ وہ بھی ایک
ملک کی حاکم تھی دوسرے ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ ناخوش نہ ہون بدین سبب ہم نے زیادہ کوشش
نہ کی خیال کر لیا کہ کل مقابلہ کرلینگے یا بعد اسکے انکی بھی حسرت نکل جائے انھون نے جواب دیا کہ ہان یہی تو
عرض کرینگے اسی صورت سے تو جان بچتی نظر آتی ہی ورنہ عتاب نازل ہوگا یہ سُنکے گرداب نے کہا کہ اچھا مقابلہ
کا تماشہ دیکھو بس جب وہ وقت آئیگا جو امر تم کو اپنے حق مین بہتر معلوم ہو وہ کرنا یہ سُنکے وہ دونون طرف
میدان جنگ کے دیکھنے لگے دیکھا کہ زعفران تخت کو روکے ہوئے طرف لشکر اسلام کے دیکھ رہی ہی یہ دیکھ رہے
تھے کہ زعفران نے ایک مرتبہ صدا دی کہ اے خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے
مگر پہلے ساحر آئین غیر ساحر سے مین ابھی مقابلہ نہ کرونگی جب ساحرون کو قتل کرلونگی اُسکے بعد غیر ساحرون سے
لڑونگی یہ جو صدا زعفران نے دی پہلے آفاق سے ملکہ نخزالالان نے اپنے طاؤس سحر کو بڑھایا اور خدمت بادشاہ
مین آکر عرض کیا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کیونکہ یہ فاحشہ بہت مغرور ہی اپنے سحر پر اسکو بڑا ناز ہی مین جاکر اسکا
غرور نکالدون بادشاہ نے نخزالالان کو دیکھا فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا وہ اجازت پاکر اور سلام رخصت کرکے اپنے طاؤس
کو اڑاکر خدمت مین صاحبقران کے آئی صاحبقران سے اجازت لیکر میدان کا رخ کیا زعفران دیکھ رہی ہی کہ ایک
لڑکی برس پندرہ کی میرے مقابلہ کو آتی ہی مگر اسی اقلیم کے ساحرو نمین سے ہی یہ خیال کر رہی ہی کہ اس لڑکی کو
تو مین نے کہین دیکھا ہی نام سے یہ واقف تھی مگر اس سے نہین واقف تھی کہ یہ آفتاب جادو کی لڑکی ہی نام سے
بھی یہان آکر واقف ہوئی تھی نہ پہچاننے کا یہ سبب تھا کہ اسنے نخزالالان کو حالت شیرخواری مین دیکھا تھا جب
سے پھر نہین اتفاق ہوا کہ دیکھتی اس سبب سے ناواقف تھی یہ تو خیال کر رہی تھی کہ یہ کون ہی کہ نخزالالان اپنے طاؤس
کو اڑاکر اُسکے مقابل ہوئی طاؤس کو روک کر کھڑی ہوئی اُسنے اُسکی طرف دیکھا اور تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ او چھوکری
کیا کوئی ساحر زبردست ان ساحرو نمین نہ تھا کہ تو میرے مقابلہ کو آئی ارے کوکبہ کیون نہ آئی آئینہ اندام کیون نہ
نکلی یہان آفاق کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی اور وہ سحر و ساحری مین طاق ہین وہ کیون نہ میرے مقابلہ کو آئے ان سبکے
سوا میان مریخ جو کہ بڑے ساحر زبردست ہین بلکہ ایک طلسم بزرگ کے شاہزادے ہین وہ کیون نہ نکلے انھون نے
اپنا علم سحر و ساحری بلند کیا ہی مثل آفتاب کے مشہور ہوگئے ہین اپنے نور جمال سے اور سحر سے ایک عالم کو تسخیر کر

رکھا ہو وہ بھی نہ آئے میرے مقابلہ کو تجھ ایسے طفل مکتب مین نے بہت سے طیار کیے ہین تو میرا کیا مقابلہ کرے گی
ثابت ہو گیا کہ سب مجکو دیکھکر ڈر گئے اور خیال کیا کہ ہم اس سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ بڑی ساحرہ
زبردست ہے خیر اس سے کیا ہوتا ہے کیا مین اُنکو نہ قتل کرونگی کیا وہ میرے ہاتھ سے زندہ رہین گے اُن سبکی
قضا میرے ہاتھ سے ہے آج مین اسی قصد سے آئی ہون کہ ان سب کو قتل کرون بیکار خوف کرتے ہین اگر ان
سب کو اپنی جان عزیز ہے اور تجکو بھی تو میری خدمت مین رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہون مین اُنکا قصور
بادشاہ سے بحل کرا دونگی نیز تیرا بھی اور یہ ترک مذہب کرین رفاقت اس مرد خدا کی ترک کرین یہی صورت
زندگی کی ہے ورنہ سب میرے ہاتھ سے آج قتل ہونگے ایک کو امان نہ ملے گی ابھی تک مجکو غصہ نہین آیا ہے اگر
مجکو غصہ آگیا تو پھر کوئی صورت مفر کی نہ ہوگی اگر امان بھی طلب کروگے تو مین امان نہ دونگی بس مین تم کو نصیحت
کر چکی یہ جو اُسنے کہا غزالان نے چین بر جبین ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے تیری کیا اصل ہے کہ کوئی تجھ سے
خوف کرے تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ یہ ساحر تیرے خوف کے سبب سے تیرے مقابلہ کو نہ آئین وہ لوگ
تیرے ساتھ مقابلہ کرنے کو ننگ و عار خیال کرتے ہین بدین سبب نہ آئے تجھ ایسے اُنکے خادم ہین بلکہ اُنکے خادم
ایسے ہین کہ تجکو برسون سحر تعلیم کرین جب کہ تو ایسی ہے تو تیرے مقابلہ کو وہ کیا آتے بس مین ہی تیرے لیے
کافی ہون تجھ ایسے بہت سے ساحر اُنکے ملازم ہین یہ کیا تو نے کہا کہ اگر اُنکو اپنی زندگی منظور ہے تو وہ آکر تیری
اطاعت کرین مین بادشاہ سے اُنکا قصور معاف کرا دونگی او لکاتہ تیری کیا حقیقت ہے تیرا ابھی مرتبہ ہے کہ کوئی
تیری اطاعت کرے اور تیرا بادشاہ کیا کیدی ہے جو ہمارا قصور معاف کریگا بس تجکو اور اُسکو دونون کو لازم ہے کہ
وہ آکر صاحبقران کے قدمون پر گرین اور اپنا قصور معاف کرائین ورنہ یاد رکھو کہ سمندر شاہ مثل سگ و خوک
کے قتل کیا جائیگا گوشہ امان تلاش کریگا اور نہ ملیگا وہ بہت اس امر پر مجھ کو الم ہوا ہے کہ میرے پاس صندوقچہ ہے اگر
ہماری قضا نہین آئی ہے تو وہ صندوقچہ کیا کر سکتا ہے ہم نے تو جب مقابلہ پر کمر کسی پہلے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم مردہ
ہین ہم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو چلے چاہے جان جائے چاہے رہے ہم مین سے نہ کوئی ترک اسلام کریگا نہ سمندر
کی اطاعت کرینگے بس ایسے کلام کرنے سے کیا حاصل اور کہا کہ تو مجکو نہین پہچانتی ہے مین اُس ساحر کی یادگار ہون
جو کہ کبھی ملک سمندر یہ مین سپہ سالار تھا پہلے مین بھی بادشاہ کی شریک تھی مگر چند حرکتین سمندر نے میرے
ساتھ ایسی کین کہ مجکو نفرت ہو گئی دوسرے مین نے دین اسلام مین بڑی بزرگی اور عزت دیکھی اور اس مذہب
کو حق پایا اور تصویر پرستی کو باطل اُسکو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا اب کیا ترک ہو سکتی ہے اری غافل
مجکو پہچان لے مین غزالان ہون دختر آفتاب جادو جو کہ ملک سمندر یہ مین بہت بڑا ساحر تھا اپنی نادانی سے
عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوا اگر میرے والد زندہ ہوتے تو وہ بھی رفاقت سمندر کی ترک کرتے مین یہ حیران ہون
کہ میرے بھائی گلاب نے اب تک کیون نہ ترک کی اسکی کیدی وہ سمندر کب اس لائق ہے کہ کوئی اُسکی اطاعت کرے
کیا کہون کیا کسی کا راز افشا کرون مگر رہا نہین جاتا ہے ارے نادان یہ وہ سمندر ہے کہ جو غلام تھا ایوان تاجدار کا
یہان اگر مرتبہ شاہی ملا چونکہ کئی تحفہ اسکے پاس ایوان کے دیے ہوئے ہین کہ جنکے سبب سے ہم سب نے عزت کی اپنا
بادشاہ کیا ورنہ وہ کیا حقیقت رکھتا تھا اپنی اصل کو فراموش کر گیا سچ ہے جو کہ اصل و نسل کے درست ہوتے ہین
وہ صاحبان خاندان کی عزت کرتے ہین اور اپنے انجام پر نظر کرتے ہین جو کوئی راہ نیک دکھاتا ہے وہ اسکے کہنے پر عمل
کرتے ہین جو کہ اصل و نسل کے خراب ہوتے ہین اگر اُنکو کسی نے کوئی مرتبہ دیا وہ اپنی اصل کو بھول جاتے ہین اور
خیال کرتے ہین کہ ہم ہی ایسے تھے کہ لوگ ہماری عزت کرتے ہین بس بھول جاتے ہین مارے غرور کے زمین پر
پاؤن نہین رکھتے ہین اور ہر ایک کو حقیر خیال کرتے ہین بس یہ حال ہے سمندر کا وہ اپنی اصل کو بھول گیا ہے مین تو اُسکی

حالت سے بخوبی واقف ہون کیا بیان کرون بس اس سے کیا حاصل یہ امر غیر ممکن ہے کہ اہل اسلام ترک مذہب کرین
یا سمندر کی اطاعت نہ وہ لوگ ترک مذہب کرینگے جو کہ اب تو مسلم ہوئے ہین اور ایسے ناقدر کی کون اطاعت
کرے کہ جسکو دوست و دشمن کی پہچان نہین ہے جو اپنے دوست کو نہین جانتا ہے اُسنے بیکار آفاق شاہ پر ظلم وستم
کیا کوئی اُسکی خطا نہ تھی یہ بھی اُسنے نہ خیال کیا کہ ہم ایسے عزت دار کو یون ذلیل کرتے ہین بھلا اورون کو تم سے
کیا امید ہوگی بس جسکو اپنی ذلت منظور ہوگی وہ سمندر کا ساتھ دیگا جو ذرا بھی صاحب عزت ہوگا وہ کبھی ایسی
حالت مین اُسکے ساتھ نہ دیگا افسوس یہ ہے جو خیر خواہی کرے وہی دشمن ہے بس مین یہ ظاہر کیے دیتی ہون کہ سمندر
ضرور قتل ہوگا یہ شہر سمندر یہ بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آئیگا میرے نزدیک تو بہتر ہوگا کہ تم بھی اہل اسلام کی
شراکت کرو اور اس مذہب پر لعنت کرو ورنہ قتل ہو گی یہ کہکر چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے جو کہ صاحبقران
سے سنے تھے یہ جو تقریر غزالان نے کی اور سمندر کی نسبت سخت و سست کہا زعفران کو بہت ناگوار ہوا
برہم ہوکر جواب دیا کہ او چھوکری تو بہت چرب زبان ہے اب معلوم ہوا کہ تو آفتاب جادو کی دختر ہے مین نے اب
پہچانا مین بڑی دیر سے خیال کر رہی تھی کہ مین نے تجھے کہین دیکھا ہے مگر یاد نہ آتا تھا جب تو نے آفتاب کا نام لیا
تو یاد آیا کہ تو آفتاب کی لڑکی ہے کیونکہ مین نے تجھے حالت صغرسنی مین دیکھا تھا جب کہ تو دودھ پیتی تھی ہان
تیرے بھائی سے بخوبی واقف تھی کیونکہ مین نے اُسکو کئی مرتبہ آفتاب کے ہمراہ دیکھا تھا اری کم بخت تو نے
تمام اپنے خاندان کی ناک کاٹی تیرے تو خاندان مین کسی نے ایسا نہین کیا کہ نکل گیا ہو یا ترک مذہب کیا ہو
تین پشتون سے تو مین بھی واقف ہون بلکہ ہمیشہ تیرے خاندان کے لوگ اپنے مالک کی عزت کیا کیے ہین کبھی نمک
حرامی نہین کی اور مذہب کے ایسے پابند تھے کہ کسی مذہب کو اچھا نہ کہتے تھے خصوصاً تیرا باپ اُس باپ
کی تو ایسی لڑکی نکلی کہ کچھ خیال نہ کیا اب مین تجھ سے کہتی ہون تیرے اوپر اور تیری جوانی پر تیرے باپ کی
ملاقات کا خیال کرکے کیونکہ میرے اُسکے بڑی ملاقات تھی بلکہ وہ مجھکو ہمشیرہ مین اسکو بھائی کہتی تھی اُسکا خیال
کرکے کہ تو میری بھتیجی ہوئی یہ اظہار کرتی ہون کہ تو کیون اپنی جان دے اہل اسلام کی شراکت ترک کر اپنے
مذہب قدیم پر آ مین تیرا قصور بادشاہ سے سفارش کرکے معاف کرا دونگی اری چھوکری اپنے خاندان اور اپنے باپ
کی لیاقت و بھائی کی شرافت پر خیال کر یہ جو زعفران نے کہا غزالان نے جواب دیا کہ آپ میرے اوپر رحم نہ کرین نہ
میرے باپ کی ملاقات کا پاس کرین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین راہ نیک کو ترک کرون یہ جو تم نے کہا کہ وہ لوگ بڑے
مذہب کے پختہ تھے اور والد بزرگوار کو جو کہا کہ وہ اپنے مذہب کے اوپر جان دیتے تھے تو جب تک کوئی راہ نمانہ
ملا تھا نہ اُن سب کو اس مذہب باطل کا باطل ہونا ثبوت ہوا تھا یہ مذہب اسلام کا برحق ہونا بدین سبب
وہ لوگ اُسی مذہب پر رہے اور تصویر پرستی کو اچھا جانتے تھے اگر کوئی اُنکو دلیل سے ثابت کر دیتا اور قائل کرتا
جیسے مجھکو تو وہ لوگ ضرور ایسا کرتے اور مذہب اسلام قبول کرتے یہ کیا فرض ہے کہ جو مذہب بزرگو نکا ہو وہی سب
خود بھی اختیار کرین یہ کوئی امر ضروری اور واجبی نہین ہے اُنکو اس مذہب کا برحق ہونا ثابت ہوا انھون نے قبول
کیا بس اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہے جو آپ کو کرنا ہو وہ کیجیے مین موجود ہون یہ مقام رزم ہے نہ مقام نصیحت
و پند اس امر کا یہ جواب ہے جو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی ابھی تک اُسی مذہب مین ہے میرا کوئی بھائی نہین ہے
کیونکہ میرے اُسکے مذہبی فرق ہے کافر و اہل اسلام سے کیا قرابت اور میری دوسرا مذہب قبول کرنے سے کوئی
شرافت نہین گئی بلکہ بین اور نزد خدا معزز ہوئی کہ مین راہ نیک پر آ گئی یہ جو غزالان نے کہا زعفران نے
جواب دیا کہ تو بڑی صاحب تقریر و چرب زبان ہو گئی ہے بس معلوم ہوا کہ تیری قضا آ گئی ہے لا کیا حربہ رکھتی ہے
غزالان نے جواب دیا کہ ہمارا یہ طریقہ نہین ہے کہ ہم پیش دستی کرین اہل اسلام مین پیش قدمی کرنا یا حریف پر

پہلے حربہ کرنا جائز نہیں ہے تم اپنا حربہ کرلو اگر میرے خدا نے تمہارے حربہ سے مجھکو بچایا تو پھر میں اپنا حربہ کرونگی یہ سنکے
زعفران نے جواب دیا کہ تو بڑی مغرور ہو گئی ہے کل کی چھوکری ہے مجھ ایسی جہان دیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ سے
یہ تقریر کرتی ہے مجھکو معلوم ہو گیا ہے کہ در اصل تیری قضا آگئی ہے میں کیا کروں مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہے اگر میرے
مقام پر کوئی اور ہوتا تو میں کبھی نہ سمجھاتی اب تک خاتمہ کر چکی ہوتی کیا کروں میں مجبور ہوں تو نہیں مانتی ہے
بدون سزا پائے ہوئے نہ مانے گی اگر تیری قضا آئی ہے تو میں کیا کروں اری غزالان میں نے تجھ ایسی بہت
چھوکریاں دیکھی ہیں اگر تو نہ حربہ کریگی تو میں کرونگی یہ کہکر اور برہم ہو کر اپنے چوٹی پر ہاتھ ڈالا اور غصہ کر کے
ایک لٹ چٹ سے توڑلی اور اسکو مثل کوڑے کے بل دے کر جھٹکا دیا کہ اُس سے تڑاقے کی صدا آئی کہ تمام
میدان دہل گیا غزالان سے کہا کہ میرے حربہ سے خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اور اسکا رد کر یہ کہکر
اُس لٹ کو جھٹ پٹ زمین پر پھینکدیا کہ ناگن بن جا اور پھر اُس پر پڑھکر دم کیا یا تو وہ بال بٹے ہوئے تھے یا اب
جو دیکھا تو کیسی سیاہ ناگن تھی کہ جسکے منہ اور آنکھوں سے شعلہ نکل رہے تھے جدھر کو وہ شعلہ چھوڑ دیتی تھی یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہوائے گرم کا جھونکا آگیا یہ حال دیکھکر غزالان بھی اپنے طاؤس سحر پر سنبھلی کہ اُسنے کچھ
پڑھکر اُس ناگن کی طرف اشارہ کیا کہ او ناگن اژدر بن جا یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ ناگن ایک مرتبہ زمین پر گری
اب جو اٹھی دیکھا کہ ایک اژدر دمان ہے قد اُسکا کوئی دو سو گز کا عرض میں کوئی دس گز بڑے بڑے بال اُسکے
سر پر سفید داغ تمام جسم پر آنکھیں وہ شعلہ جوالہ منہ سے برابر دھواں و شعلہ نکلتے ہوئے سینہ کے بل
میدان میں کھڑا ہے یہ دیکھکر غزالان نے قصد کیا کہ میں بھی اسکا رد کروں کہ اُدھر زعفران نے کچھ اسم سحر کو
زبان پر جاری کیا اور کہا کہ او اژدر اس چھوکری کو نگل لے یہ اُسکا کہنا تھا کہ وہ اژدر ایک مرتبہ اپنے مقام
پر سے طرف غزالان کے چلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ دیوار چلی آتی ہے یا سیاہ آندھی دونوں آنکھیں یہ معلوم
ہوتی تھیں کہ دو مشعلیں روشن ہیں وہ شعلہ چھوڑنے لگا جو شعلہ غزالان کی طرف آتا ہے غزالان اُسکو
سحر کرکے دفع کرتی ہے چونکہ وہ اژدر ابھی دور تھا بدین سبب شعلے اُسکے قریب نہ آتے تھے یہان تک کہ
جب وہ اژدر قریب آیا غزالان نے قصد کیا کہ کچھ اسم سحر پڑھکر دم کروں کہ زعفران نے پکار کر کہا کہ او اژدر
اسکو نگل لے اور غزالان کی طرف کچھ پڑھکر پھونکا اور کہا کہ اُسکے منہ میں کود پڑ بس یہ سننا تھا یا تو غزالان
اپنے طاؤس پر سوار رد سحر کا قصد رکھتی تھی یا ایک مرتبہ طاؤس پر جھومی اور کود کر طاؤس سے اژدر کے
قریب آئی اژدر نے شعلہ چھوڑا اور اپنا منہ غار سا کھولا یہ اُسکے منہ میں کود پڑی اُسنے دم کھینچا کہ وہ جو شعلہ
اُسکے منہ سے نکلا تھا پھر اُسکے منہ میں چلا گیا اور طاؤس بھی بس اپنا منہ بلند کر کے ایک مرتبہ اُسنے زمین پر
لوٹ لگائی کہ دو پر پیلم ہوئے مثل تیتر کے ایک مرتبہ اڑ کر طرف آسمان کے چلا گیا یہان زعفران نے کچھ اسم
سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک حباب بلوری اُسکے سر پر آکر قائم ہوا وسط آسمان و زمین سب دیکھ رہے
ہیں جب وہ حباب قائم ہو چکا اُسنے پھر دستک دی کہ وہ اژدر ایک طرف سے پیدا ہوا قریب اُس
کے آیا اور ایک شعلہ منہ سے چھوڑا ایک تڑاقہ ہوا برق چمکی دونوں لشکروں کے لوگوں نے دیکھا کہ اُس حباب
میں ایک شگاف ظاہر ہوا اژدر نے اُس شگاف کے قریب جا کر اپنا منہ اُس حباب میں ڈالکر جو شعلہ
چھوڑا سب نے دیکھا کہ غزالان بیہوش طوق و زنجیر میں گرفتار اُسکے منہ سے نکلی اُس حباب میں گری
اُسنے منہ نکالا پھر برق چمکی اب جو دیکھا تو وہ شگاف برابر تھا غزالان اُسکے اندر قید تھی وہ اژدر اُس کو
اُگل کر وہاں سے پلٹا اور زمین پر آیا روبروئے زعفران کے کھڑا ہوا اور طرف لشکر اسلام کے منہ کر کے شعلہ
چھوڑنے لگا بس جب غزالان اس صورت سے قید ہو چکی اور اژدر زمین پر آچکا زعفران نے صدا دی

که جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ کہنا تھا کہ لشکر مریخ سے ایک ساحر کہ نام اُسکا حمریر جادو تھا
اپنے باز سحر کو بڑھا کر سامنے مریخ کے آیا اور کہا کہ مجکو اجازت رخصت ہو مریخ نے اجازت دی وہ بادشاہ
صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین آیا زعفران سے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتی ہو دونون لشکر دیکھ رہے
ہین کہ وہ اژدر موجود ہو شعلہ چھوڑ رہا ہو جب یہ حمریر نے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتی ہو اُسنے جواب دیا کہ تم لوگون کے لیے
کوئی حربہ کی ضرورت نہین ہو یہ اژدر ہی کافی ہو یہ کہکر اُس اژدر کی طرف اشارہ کیا کہ اسکو بھی نگل لے وہ اژدر ایک
مرتبہ بل کھا کر چلا اور شعلہ چھوڑا اُسنے قصد کیا تھا کہ مین اپنے کو اُس شعلہ سے بچاؤن مگر نہ بچ سکا ایک مرتبہ وہ
شعلہ اُس پر آکر گرا کہ یہ اُس مین پوشیدہ ہو گیا تمام جسم مین اسکے آبلہ پڑ گئے اُدھر اُس اژدر نے دم کشی کی کہ
اُس ساحر کو مع اُسکے باز کے نگل گیا اور ایک مرتبہ آسمان کی طرف اُڑ گیا اور اُس حباب کے قریب پہونچ گیا اُس
حباب مین شگاف پیدا ہوا اُسنے اُسکو بھی لے جا کر اُسی حباب مین اُگل دیا یہ بھی اُسی طرح بے ہوش تھا
اور طوق و زنجیر مین گرفتار تھا اُسی طرح سے وہ شگاف بند ہو گیا یہ اُسکو بھی حباب مین قید کر کے زمین پر آیا
پھر زعفران نے نہیب دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے اگلی مرتبہ لشکر کوکبہ سے ایک ساحرہ کہ نام اُسکا
زیری جادو تھا اجازت لے کر نکلی اُسنے اُسی اژدر کو اشارہ کیا وہ اُسکو بھی نگل گیا اور آسمان پر جا کر
اُسی حباب مین قید کر کے چلا آیا زمین پر زعفران نے نہیب دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے اُس دفعہ
لشکر آفاق سے ایک ساحر کہ نام اُسکا حماک جادو تھا میدان مین اجازت لے کر آیا یہ بھی اُسی طور سے قید
ہوا اب یہ مبارز طلب کرنے لگی دفعہ دفعہ کر کے تینون صفون سے ساحر نکلنے لگے اور قید ہونے لگے ہر ایک
صف سے قریب پچاس پچاس ساحر کے جو کہ نامی افسر تھے نکلے زعفران نے اُسی اژدر کے ذریعہ سے
اسیر کئے پھر اسنے مبارز طلب کیا ابکی مرتبہ لشکر کوکبہ سے ایک ساحرہ کہ نام اُسکا طلائی جادو تھا بڑی
ساحرہ تھی نکلی جیسے قریب اُسکے پہونچی اُسنے اژدر کو اشارہ کیا کہ اُسنے اسکو بھی نگل لیا اور اُس حباب مین
لے جا کر قید کیا بصورت مذکور ادھر زعفران نے لشکر اسلام کی طرف منہ کر کے اور ہنس کر کہا کہ اسی دعوے
پر سمندر شاہ سے مقابلہ کرنے آئے تھے ایک سے بھی میرے سحر کا رد نہ ہو سکا قریب ڈیڑھ دو سو کے ساحر
مین نے پہر بھر کے عرصہ مین گرفتار کر لیے وہ لوگ کہان ہین کہ جنکو بڑے دعوے تھے کہ ہم ساحر زبردست ہین
اس سے کیا حاصل کہ اہل لشکر کو تیل ماش کرتے ہین اگر شام تک ساحر آئینگے اسی طور سے سب اسیر ہونگے
آج ہی تو مین مقابلہ کو نکلی ہون مین چندرتن نہین ہون کہ اُسکو قتل کیا مین تو کل لشکر کا خاتمہ کر دونگی
یہ کلام جو طعن آمیز زعفران نے کہے کوکبہ کو غصہ آیا اپنے تخت کو اپنی صف سے نکالا اور بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا کہ اب اس کنیز سے اس کلام کی برداشت نہین ہو سکتی ہو لہذا مجکو اجازت ملے تاکہ مین
اُسکو جا کر سزا دون بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا ذرا سمجھ بوجھکر مقابلہ کرنا کیونکہ یہ ساحرہ زبردست
معلوم ہوتی ہو اسنے بہت سے ساحر زبردست گرفتار کئے ہین کوکبہ نے جواب دیا کہ خدا مالک ہو بس اپنے تخت
کو بڑھا کر بادشاہ کو سلام کر کے صاحبقران سے اجازت لے کر اور سلام رخصت کر کے میدان مین آئی اور کہا
کہ کیا لاف و گزاف کر رہی ہو لا کیا حربہ رکھتی ہو اُسنے کہا کہ یہ میرا اژدر موجود ہو مین اسکو اشارہ کرتی ہون یہ
تجکو نگلنے چلے گا تو اسکو روک اور میرے اوپر حربہ کر اے کوکبہ یہ تو نے کیا کیا کہ اپنا مذہب قدیم ترک کیا ہو بہن
یہ تو تم کو زیبا نہ تھا کیونکہ تم تو قدیم سے تصویر پرست تھین ایک عیار کے بہکانے سے اپنے اوپر یہ بدنامی
گوارا کی ابھی کچھ نہین گیا ہو میرے ساتھ چلی آؤ مین بادشاہ سے قصور معاف کرا دونگی کوکبہ نے کہا کہ بس
آپ نصیحت کر چکین جو امر ہم کو مناسب تھا وہ کیا تیرا بادشاہ کیا میرا قصور معاف کریگا اُسکی بھی یہ

لیاقت ہی اور تیری بھی بلکہ وہ خود آئے تھا کہ میں اُسکا قصور معاف کروں بس جو تجھکو حرب کرنا ہو وہ کر یہ مقام رزم
ہی نہ جائے گفتگو یہ جو کوکبہ نے کہا زعفران نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تو بھی مثل اُن سب کے اسیر ہوگی خیر میں
کیا کروں صرف مجھکو اس امر کا خیال تھا کہ میرا ملک اور تیرا ملک پاس پاس ہی صرف حق ہمسایہ میں نے ادا کیا
تو نہیں مانتی ہی تو میں کیا کروں کوکبہ نے جواب دیا کہ آپ مہربانی فرمایئے کوئی حق نہ ادا فرمایئے تو کافرہ
میں مسلم ہوں میرے تیرے زمین آسمان کا فرق میں کیوں تجھ سے ملاقات کا حق جاننے لگی زعفران نے جواب دیا
کہ تیری بھی قضا ہی میں نے یہ قصد کیا کہ جسقدر ساحر ساحرہ آج میں گرفتار کرونگی دن بھر میں جب واپس
جائے لشکر تو لگی میدان سے ان سب کو ایک مرتبہ جلا دونگی کل پھر آکر مقابلہ کرونگی اسی طور سے دو ایک دن
کی میدان داری میں سب کا خاتمہ کر دونگی کوکبہ نے جواب دیا کہ جب تو میرے ہاتھ سے بچی گی تو یہ خیال
کرنا میں کب تجھکو زندہ چھوڑتی ہوں زعفران نے کہا کہ اب تو ایسی ہی ہیں یہ وہ سحر ہی کہ کوئی اسکو دفع نہیں
کر سکتا ہی یہ کہکر اُس اژدر کی طرف اشارہ کیا وہ اژدر ایک مرتبہ شعلہ چھوڑتا ہوا طرف کوکبہ کے چلا کوکبہ
نے جو اژدر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا ایک ڈبیہ نکالی اُسکو کھولا اُسمیں ستارے
تھے بس ایک مرتبہ بہت سے ستارے ہاتھ پر لے کر جھٹ پٹ چالاکی سے پھر اُن پر پڑھکر دم کیا اور طرف
آسمان کے پھینکے قبل پہونچنے اژدر کے اپنے قریب بس وہ جو ستارے آسمان پر جاکر چمکے برق بنکر کچھ تو طرف
زعفران کے چلے کچھ اژدر پر ادھر زعفران نے خیال کیا کہ کوکبہ نے سحر کیا اور ستارے برق بنکر میری طرف
آتے ہیں اور اژدر پر بھی بس اُسنے سحر کیا کہ چند سپر جو اسکے سر پر قائم ہو گئیں اپنا بندوبست کرکے اسنے اژدر
کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ کوکبہ نے سحر کیا ہی لینا اسکے سحر کو پس وہ اژدر طرف کوکبہ کے آتا تھا یا اُسی مقام
پر قائم ہو گیا اور منہ طرف آسمان کے کرکے شعلہ چھوڑا وہ برقیں اژدر کے قریب آچکیں تھیں جیسے اژدر نے
شعلہ چھوڑا شعلہ برقوں پر پڑا کہ وہ جلکر خاک ہو گئیں مقام عجب ہی کہ آگ نے آگ کو جلا دیا ادھر زعفران
نے اُن برقوں کو دفع کیا اور ایک چٹکی خاک کی تخت پر سے جھک کر اٹھائی زمین سے اُسپر کچھ پڑھکر طرف
کوکبہ کے ماری اور کہا کہ تخت پر سے کود کر وہاں اژدر میں چلی جا گیا تخت پر بیٹھی ہی یہ کہنا تھا اور خاک کا اثر
تھا کہ یا تو کوکبہ سحر کر رہی تھی یا ایک بار مبہوت ہوکر تخت پر سے کودی اور قریب اژدر کے آئی اژدر نے اپنا منہ
کھولا یہ اسکے منہ میں کود پڑی اُسنے شعلہ چھوڑا اور آسمان پر گیا اسی حباب میں اسے بھی قید کیا یہ رنگ
جو اہل اسلام نے دیکھا باہم چرچا کرنے لگے کہ بڑی زبردست ساحرہ ہی اسنے کسقدر ساحر اہل اسلام کے
لشکر کے اسیر کئے ہیں جیسے خدا کیا دکھاتا ہی ثابت ہوا کہ یہ اسی بھروسے پر برائے مقابلہ آئی تھی
جو کیا گرفتار ہو گیا کوکبہ ایسی ویسی ساحرہ نہ تھی جب یہ آئی ہی اسنے بھی بہت بڑے ساحر کو قتل کیا ہی
مگر اسکا بھی کچھ بس نہ چلا اہل لشکر میں تو یہ چرچا ہو رہا ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ
تم نے دیکھا کہ اسنے کس قیامت کا سحر کیا ہی کہ کوئی دفع نہیں کر سکتا ہی دیکھیے یہ کیونکر قتل ہوتی ہی بہت
سے ساحر اسنے گرفتار کئے ہیں خواجہ نے عرض کیا کہ میں آج رات کو اسیر عیاری ضرور کرونگا یہ میرے
ہاتھ سے جانی کہاں ہی صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے طرف میدان کے ملاحظہ فرمانے لگے تمام
لشکر اسلام کی مع بادشاہ و صاحبقران کے نگاہ میدان کی طرف لگی ہوئی ہی اور وہ ساحر جو کہ گرفتار
ہوئے ہیں وہ اس حباب بلوری میں یوں تڑپ رہے ہیں کہ جیسے ظرف بلوری میں بہت سی مچھلیاں
بند کر دو اور وہ پھڑکتی ہیں یہ انکی حالت تھی زعفران میدان میں کھڑی ہوئی تھی کوکبہ کو گرفتار کرکے پھر اسنے
نہیب دی تھی بس آئینہ اندام زوجہ آفاق کو نہ تاب رہی ایک مرتبہ اپنے تخت کو بڑھا کر شوہر سے اجازت

ے کر بادشاہ کی خدمت مین آئی بادشاہ و صاحبقران سے اجازت حاصل کرکے طرف میدان کے چلی یہ تو میدان
کی جانب چلی اُدھر گرداب نے حباب شاہ و اعجاز جادو سے کہا کہ دراصل ملکہ زعفران نے تو آج وہ کام
کیا کہ کیا بیان کیا جاے کیا کہنا جو کہا تھا وہی کر دکھایا کسقدر اہل اسلام کے ساحرون کو تھوڑے عرصہ مین
گرفتار کیا ہی ہم یہ نہ جانتے تھے اگر یہ جانتے تو اب تک مقابلہ کرکے خاتمہ ہی کر دیا ہوتا واقعی بڑی ساحرہ
زبردست ہی ہم زعفران کو بھی مثل سب ساحرون کے خیال کرتے تھے حباب شاہ نے جواب دیا کہ نہین
بہت بڑی ساحرہ ہی زمانہ سابق کے سحر جانتی ہی اور کیون نہ ہو بڑے بڑے ساحرون سے تعلیم پائی
ہی گرداب نے کہا کہ مجکو نہ معلوم تھا خیر اب مقابلہ ملاحظہ فرمایئے کہ آئینہ اندام زوجہ آفاق مقابلہ کو آئی یہ بھی بہت
زبردست ہی حباب نے کہا کہ اسکا کچھ نہین کر سکتی ہی یہ بھی گرفتار ہوگی مثل اُن سب کے حباب وغیرہ اسی
طرف دیکھنے لگے لشکر کفار کی بھی نگاہ لڑی ہوئی ہی یہان آئینہ اندام مقابلہ مین زعفران کے آئی زعفران
نے قصد کیا کہ کچھ کلام کرے کہ آئینہ اندام نے اُسکے تیور پہچان کر کہا کہ اے زعفران جو تجکو حربہ کرنا ہو کر مین
کلام کرنے نہین آئی ہون بلکہ مقابلہ کرنے زعفران نے کہا کہ اچھا مین کیا حربہ کرون اسی اژدر سے مین
نے اتنے ساحر اسیر کیے ہین یہی میرا حربہ ہی بس مین اسکو اشارہ کرتی ہون تو اسکو رد کر یہ کہکر اُسنے طرف اژدر
کے اشارہ کیا وہ قلہ آتشین چھوڑتا ہوا چلا بس آئینہ اندام نے اپنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا اُس پر
کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اسکو سامنے اژدر کے کیا کہ اژدر کی صورت اُس مین نظر آئی وہ اژدر اپنی صورت
آئینہ مین دیکھ کر یا تو چلا آتا تھا یا ساکت ہوگیا اور وہ شعلہ زنی موقوف ہوگئی آئینہ کا روبرو ہونا تھا کہ
ایک برق چمکی اور طرف آسمان کے گئی اور وہان سے طرف اژدر کے چلی یہ جو زعفران نے دیکھا اسم سحر کو
پڑھکر دستک دی اور چند ہاتھ کے دائرہ پڑھکر اژدر پر مارے کہ وہ اژدر پھر حرکت مین آیا اور شعلہ چھوڑنے
لگا زعفران نے صدا دی کہ اے اژدر سحر خبردار ہو جا گیا تیرے اوپر آئینہ اندام کا سحر اثر کر گیا یہ لیٹا تھا
کہ اژدر نے پلٹ کر طرف زعفران کے دیکھا زعفران نے پھر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُس اژدر نے منھ پھیرا
اتنے عرصہ مین وہ برق قریب اژدر پہونچی تھی ذرا اور عرصہ ہوتا تو وہ برق اژدر پر گرتی اُسکو جلا دیتی چونکہ
اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا کئی ساعتین سخت تھین بدین سبب کسی کے سحر نے اثر اُس اژدر پر
نہ کیا بس جب برق قریب پہونچی اژدر نے منھ اوپر کرکے شعلہ چھوڑا کہ وہ شعلہ برق پر پڑا اور برق نے
لپیٹ کیا اور کھینچ کر دہن اژدر مین مع برق کے چلا گیا پھر اژدر نے شعلہ چھوڑا کہ ایک برق چمک کر اُس
آئینہ پر گری جو آئینہ اندام لیے ہوئے سامنے اژدر کے کھڑی تھی اپنے تخت پر اُس برق کا آئینہ پر گرنا تھا کہ وہ
آئینہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا آئینہ اندام نے ہاتھ سے پھینکدیا اور قصد کیا کہ دوسرا سحر کرون یہ تو دوسرے سحر کرنے
کی فکر مین غرق ہوئی اُدھر زعفران نے جھولی سے ایک گل سرخ رنگ نکالا اُسکی پتی پتی جدا کی جھٹ پٹ
ان سب کو ہاتھ مین لے کر اسم سحر دم کرکے آئینہ اندام کی طرف پھینکین یہ تو دوسری طرف متوجہ تھی کہ اُن
پتون کا ہار بنکر اسکے گلے مین پڑا یہ پلٹی چاہا کہ ہار کو دفع کرون مگر اُسنے صدا دی کہ اے ہار اس آئینہ اندام
کو کھینچکر دہن اژدر مین پہونچا دے یہ صدا دیتی تھی کہ اُس ہار مین کشش پیدا ہوئی آئینہ اندام نے
چاہا کہ مین سحر کرکے اپنے کو تخت پر قائم کرون اتنی مہلت نہ ملی ادھر ہار نے کشش کی اُدھر اژدر نے
شعلہ چھوڑ کر دم کشی کی بس آئینہ اندام ایک مرتبہ مثل گیند کے اسکے منھ مین چلی گئی اسنے منھ بند کر لیا
اور پر پرواز پیدا کرکے اُس حباب کے قریب گیا اور اسکو بھی حباب مین اگل کر چلا آیا یہ بھی مثل سب کے
تڑپنے لگی اور قید ہوگئی اب سب نے دیکھا کہ ایک زنجیر طلائی اُس حباب سے پیدا ہوئی اُسمین سب قیدی

بندھے ہوئے حباب سے باہر آئے اور ایک مرتبہ سب کو ایک گردش دی گئی پھر اُس حباب مین بند کر دیئے گئے
یہی سحر تھا زعفران کا اُسنے یہ سختی کی تھی تاکہ ان مین طاقت نہ رہے کھڑے کھڑے سحر کیا تھا جب وہ زنجیر
اندر اُس حباب کے چلی گئی اور سب قیدی اُسی صورت سے تڑپنے لگے اسنے قصد کیا کہ مبارز طلب کردن آفاق
کو تاب نہ رہی اپنی زوجہ کو جو گرفتار دیکھا آنکھون مین خون اتر آیا بیقرار ہوکر تخت کو اپنے صف سے نکالا بدون
اجازت طرف میدان کے چلا لشکر اسلام مین ایک مایوسی کی حالت ہوتی جاتی ہی حسرت طاری ہوتی جاتی ہی
اُدھر حباب شاہ نے گرداب سے کہا کہ دیکھا ابھی ملکہ نے کیونکر آئینہ اندام کو اسیر کیا بہت بُری ساحرہ کو زیر
کیا جو کوئی آئیگا اسی طور سے گرفتار ہوگا گرداب شاہ نے کہا کہ در اصل آج ملکہ نے خوب اپنے جوہر دکھائے
مین یقین کرتا ہون کہ آج شام تک سب کو گرفتار کرلین گی دیکھیو اب میان آفاق بھی آگئے بی بی کی مفارقت نہ
گوارا ہوسکی انسے کیا ہوگا یہ بھی اسیر ہونگے حباب نے کہا دیکھا چاہیے ادھر خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا
کہ آفاق نے ہم سے اجازت بھی نہ لی میدان مین چلا گیا خواجہ نے عرض کیا کہ اُسنے خیال کیا کہ مین اجازت طلب
کرون شاید اجازت نہ ملے دوسرے یہ موقع اجازت لینے کا نہین ہی آگ تو لگی ہوئی ہی اسکی زوجہ کہ جسکو وہ دم و ہوش
چاہتا ہی اور وہ اس کے روبرو گرفتار ہوگئی اور مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہی ہی اب اُسکے دل کو کب قرار ہی کہ وہ
ٹھہرے اُسکو یہ امر بھی ناگوار ہی کہ مین دیر کرون صاحبقران نے فرمایا کہ تم درست کہتے ہو خیر اگر اجازت نہ لی
تو کوئی ہرج نہین ہی خدا کرے آفاق اسکو قتل کرے یہ فرماکر طرف میدان نبرد کے ملاحظہ کرنے لگے اتنے عرصہ مین
آفاق بعجلت قریب اسکے پہونچ گیا اور کہا کہ او ملکہ تو نے بہت سر اُٹھایا ہی مین تیرا سرکوب آگیا یہ کیسا
تو نے شعبدہ کر رکھے ہین جادو ر ہو میرے سامنے سے اور ان سب کو رہا کردے ورنہ میرے ہاتھ سے ماری
جائیگی تیرے حق مین بہتر تو یہی ہی کہ صاحبقران کی اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر اُس نمک حرام ناقدردان
حق فراموش محسن کش پیمان شکن سمندر کی اطاعت کو ترک کر اگر یہ نہین منظور ہی تو اپنی جان ہاتھ سے دھو
اور جو حربہ رکھتی ہو وہ کر مین تیرے مقابلہ کو موجود ہون مجکو پہچان لے مین آفاق ہون مین سوائے خدا کے
کسی سے نہین ڈرتا ہون وہ سمندر کیا چیز ہی جو سلوک کہ اُسنے میرے ساتھ کیا ہی مین جانتا ہون سب کے
ساتھ کریگا اب اُسکے برباد ہونیکا زمانہ قریب آیا ہی کہ اُسنے دوستون کو دشمن اپنا بنایا ہی جب اُس نے مجھ
ایسے خیرخواہ و نمک حلال کے ساتھ ایسی حرکت کی تو اور کسی کی کیا اصل ہی بس ثابت ہوگیا کہ اُسنے اپنے
اصل کی طرف رجوع کی کل شیئ یرجع الی اصلہ جسکی اصل بد ہوتی ہی ضرور اُس مین اُسکا اثر آتا ہی کبھی نہ کبھی
وہ اپنی اصل کی طرف ضرور رجوع کرتا ہی بقول شاعر شعر پرستارزادہ ناید بکار * اگرچہ بود زادہ شہریار * سچ
کہا ہی شاعر نے کہ پرستارزادہ یا غلام سے کبھی امید نیکی نہ رکھے وہ ضرور اپنی اصل پر رجوع کرتا ہی اگرچہ بادشاہ
کا بھی جنوایا ہوا ہو کہ جس مین کہین بوے شرافت نہ ہو وہ تو ضرور بدی کرے گا یہ اُسکی خطا نہین ہی بلکہ
اُسکے اصل کی خطا ہی یہ جو تقریر برہم ہوکر آفاق نے کی زعفران نے جواب دیا کہ اے آفاق شاہ مین آپکو
اسکا کیا جواب دون مگر ہان اسقدر جواب ضرور دونگی کہ آپ نے برسون نمک کھایا ہی اور ایک مدت
تک عہدہ وزارت پر سرفراز رہے ہین اور بہت بڑے بڑے کام کئے ہین کہ جنکے عوض مین یہ مرتبہ
ملا کہ ایک ملک وسیع کے بادشاہ ہوئے یہ سب مرتبہ اور عزتین سمندر شاہ کی وجہ سے ملین اُسپر
آپ یہ کلام بادشاہ کی نسبت فرماتے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ اُسکی اطاعت ترک کر اور دین
تصویر پرستی ترک کرین اسکا جواب یہ ہی کہ جس طور سے آپ اطاعت صاحبقران جو کہ آپنے
حاصل کی ہی نہین ترک کرتے ہین و دین اسلام جو کہ ابھی نیا اختیار کیا ہی نہین ترک کرتے ہین بھلا

آپ ہی خیال فرمائیے کہ مین کیونکر اس امر کو اختیار کرون کہ جس مین میری ایک عمر بسر ہوئی آپ تازہ بات کو تو
ترک نہین کرتے ہین کیونکر ایک مدت کے طریقہ کو ترک کرون یہ جو فرمایا کہ میرے ہاتھ سے تو قتل ہوگی تو اسکا
جواب یہ ہے کہ چاہے جان جائے چاہے رہے مین تو نہ شراکت سمندر شاہ ترک کرونگی نہ مذہب تصویر
پرستی بس لڑائی مین کیا ہے سوائے اسکے کہ قتل کرنا یا قتل ہونا جسکا وار چل گیا دوسرا مارا گیا کوئی میدان
مین لڈو پیڑے تقسیم ہوتے ہین یہی ہے قتل ہونا یا قتل کرنا اس امر سے تو مین ڈرتی نہین ہون مگر مین
یہ یقین کرتی ہون کہ آپ بھی مثل ان سب کے گرفتار ہونگے اور میرے ہاتھ سے قتل ہونگے آفاق
نے جواب دیا کہ مین نے تجھ ایسی بہت سی چھوکریان بنائی ہین تو کیا مجھکو گرفتار کریگی مین غرور کی راہ
سے نہین کہتا ہون بلکہ از روے فروتنی و عاجزی کے بس اگر میرے مقدر مین تیرے ہاتھ سے اسیر ہونا
ہے تو کیا چارہ ہے جو چاہے ہو ورنہ مین تو تیری کوئی اصل نہین جانتا ہون مین جب کہ سمندر شاہ
کی حقیقت کو کچھ نہین سمجھتا ہون وہ کس شمار و قطار مین ہین وہ جو کہ بہت بڑے ساحر زبردست
میان عشاق ہین جو کہ اپنے کو پہلو نشین سامری کہتے ہین وہ کیا ہین روبرو آکر سر میدان مقابلہ کرین
ساتھ ایک شرط کے کہ نہ وہ مشقت کیے ہوئے سحر نکالین نہ مین وہ سحر نہ وہ کرین کہ جو کہ انھون نے
اپنی محنت سے طیار کیے ہین اور اسکو انھون نے اپنے قبضہ مین کیا ہے کیونکہ اسکا توڑ کسی کو نہین
معلوم ہوگا نہ مین ویسے سحر کام مین لاؤنگا ہان کھڑے ہوکر میدان مین سحر کرین مین ہر ایک کا جواب
دونگا بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ وہ اپنے تجربے کے سحر کرین مین انکے ہر ایک سحر کو رد کرونگا جب کہ
مین انسے مقابلہ کی خواہش رکھتا ہون تو تو کیا ہے اور یہ تیرا سحر کیا ہے گو تو نے اپنی مشقت کا سحر
کیا ہے اسکا رد بہت مشکل سے ہوگا کوئی ایسا ویسا ساحر نہین کرسکتا ہے کوئی ساحر سردست
اسکا رد کرسکتا ہے مگر مین یہ بھی تجھکو دکھائے دیتا ہون اگر چاہا میرے خدا نے تو مین نے یہ سحر
تیرا رد کیا اور یہ جو تو نے کہا کہ سمندر کے سبب سے تجھکو یہ مرتبہ حاصل ہوا وہ کون سا وقت تھا
کہ جب مین تمھارے یا سمندر کے روبرو بھیک مانگتا ہوا گیا تھا وہ دن بتاؤ خدا کے فضل و
کرم سے مین ہمیشہ سے اور میرے بزرگ ہمیشہ مرتبہ عالی پر سرفراز رہے بلکہ حکومت کرتے رہے
بلکہ سمندر کو اس امر پر نادم ہونا چاہیے کہ بہت سے ملکون پر میرے سبب سے اسکا قبضہ ہوا اور
سیکڑون بادشاہ اسکے مطیع ہوئے یہ سب میری جوتیون کا صدقہ ہے ورنہ یہ مرتبہ کبھی نہ نصیب ہوتا
اس تقریر سے کیا فائدہ جو تیرے دل مین حوصلہ ہوا اسکو نکال لے اپنا حربہ کر زعفران نے جواب دیا کہ میرا حربہ تو یہی
اژدر ہے اسی سے مین نے ان سب کو اسیر کیا ہے ہان بعد اس حربہ کے دوسرا حربہ کرونگی آفاق
نے کہا کہ پھر راہ کس امر کی دیکھ رہی ہے اژدر کو اشارہ کر کہ وہ میری طرف اپنا منھ کھول کر چلے اور
اپنی شعلہ فرازی دکھائے یہ جو آفاق نے کہا زعفران نے اژدر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ آفاق
کو نگل جا یہ کہنا تھا اور اشارہ کرنا تھا کہ وہ اژدر مثل قہر بلا کے اپنا منھ کھولکر اور شعلہ چھوڑتا ہوا
طرف آفاق شاہ کے اپنے قاعدے سے چلا پس آفاق شاہ نے بنگاہ قہر آلود اس اژدر کی طرف
دیکھا نگاہ کا پڑنا تھا کہ وہ اژدر ساکت ہوکر رہ گیا منھ اسنے اپنا بند کر لیا شعلے فرو ہوگئے بالکل حرکت
جاتی رہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ مردہ پڑا ہوا ہے جب یہ حالت اسکی ہوئی تو آفاق نے زعفران سے
کہا کہ جس سحر پر آپ کو بڑا بھروسا تھا اور آپ مقابلہ کر رہی تھین ملاحظہ فرمائیے کہ اسکا کیا حال ہوا وہ کس
حالت سے پڑا ہوا ہے خبر لیجیے کہ وہ سحر آپ کا سست گیا یہ آواز دیکر قصد کیا کہ تخت پر سے اتر کر اس اژدر

کا کلمہ پڑھ کر پھینکدون یہ تو اس فکر مین متوجہ ہوئے انکی طبیعت تو اور طرف لڑی اُدھر زعفران نے جو دیکھا کہ آفاق
نے میرے اژدر سحر کو بیکار کر دیا اور اب میرا کمال کا سحر برطرف ہوتا ہے اور مٹتا ہے میری ساری مشقت برباد ہوتی ہے
اور سب کے روبرو کرکری ہوتی ہے فوراً اسکے خیال مین ایک تدبیر آئی اور اسنے آفاق شاہ کا یہ قصد پایا کہ میرے
اژدر کو تخت پر سے اتر کر چیر کر زمین پر ڈالدیگا سارا میرا سحر مٹ جائیگا اسکے ساتھ کوئی مکر کرنا زیبا ہے بس اسنے یہ
سوچکر یہ صدا دی کہ اب معلوم ہوا کہ تم صاحبقران کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہو وہ وہان سے اسم اعظم پڑھ پڑھ کر
دم کرتے ہین یہ اُسی کا سبب ہے کہ جو میرا اژدر ساکت ہو گیا میرے سحر کو تم نے رد کرنے کا قصد لیا اسکی شرط نہین ہے
یہ جو زعفران نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا مجکو سوائے خدا کی کمک کے دوسرے کی کمک درکار نہین
ہے نہ یہ صاحبقران کا طریقہ ہے مین تیرے لیے کافی ہون یہ کہکر خیال کیا کہ شاید صاحبقران کو کچھ خیال آیا ہو اُنھون نے
از روے محبت کے اسم اعظم پڑھا ہو اُنکو منع کرنا چاہیے مگر وہ کبھی ایسا نہ فرمائینگے یہ خیال کرکے آفاق نے پلٹ کر طرف
صاحبقران کے دیکھا زعفران نے جو مہلت پائی اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج نکال کر اس پر اسم سحر دم
کرکے طرف آفاق کے پھینکا اور کچھ سحر پڑھ کر اس اژدر پر دم کیا اور اُس حباب بلوری کی طرف اشارہ کیا اُس سے
ایک چاند پیدا ہوا وہ سر پر آکر آفاق کے قائم ہوا ادھر وہ جو نارنج چلا اور ایک برق چمکی آفاق گو طرف صاحبقران
کے دیکھ رہا تھا اور قصد کیا کہ پکار کر دریافت کرون وہ برق جو چمکی اسنے فوراً خیال کیا کہ کیا اسنے مجکو دھوکا
دیا بس یہ خیال کرکے پلٹا تھا کہ وہ نارنج اسکے قریب آکر شق ہوا اُس سے ایک چادر آتش نکلی کہ اُسنے
چارون طرف سے آفاق کو گھیر لیا یہ اُسکو دفع کرنے لگا کہ اس نے خاک اُٹھا کر اُس اژدر پر ماری کہ اس مین
حرکت ہوئی اور پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آیا اور شعلہ چھوڑنے لگا اس نے زور دیا کہ وہ قوی ہوا
اس نے صدا دی کہ اے اژدر آتشین لینا آفاق شاہ کو یہ کہتا تھا کہ وہ اژدر چلا یہان آفاق شاہ
اُس آگ کو دفع کر رہا تھا کہ وہ اژدر قریب آیا اسنے شعلہ چھوڑا یہ شعلہ اُس آگ کو دفع کرکے آفاق کے
منھ پر آکر پڑا کہ جس کے سبب سے آفاق شاہ پریشان ہوا کہ اس نے اُسی چاند کی طرف اشارہ کیا
اُس سے ایک حباب پیدا ہوا اُس چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا تو اُسی مقام پر قائم رہا ایک ٹکڑا
اُس حباب کے ساتھ چلا زعفران نے اشارہ کیا کہ وہ حباب قریب آفاق اُس آگ مین آیا یہان
آفاق اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا وہ آگ دم بدم ترقی کرتی جاتی تھی اسکا سبب یہ تھا
کہ اژدر کے منھ سے جو شعلے نکل رہے تھے وہ آگ کو مشتعل کرتے چلے جاتے تھے جب وہ قریب آفاق
پہونچا برابر آفاق کے منھ کے آکر شق ہوا اُس سے چند قطرے پانی کے نکلے جو کہ آفاق کے منھ پر
پڑے ادھر تو وہ قطرے منھ پر پڑے اُدھر اُس ٹکڑے چاند سے ایک برق چمک کر آفاق کے سر پر گری کہ دو
انگل سر مین در آئی آفاق نے برہم ہوکر آنت جوئی وہ برق تو خاک ہوکر گری مگر سر سے خون جاری
ہوا ادھر وہ قطرے جو پڑے تھے اُس نے تمام منھ پر آبلہ ڈالدیے اس مین تمام سوزش پیدا ہوئی اب
جو اسقدر فرصت ملی اس نے اُس آگ کو اور زور دیا ایک مرتبہ وہ تمام آگ آفاق پر آپڑی ابھی تک
دور تھی اُسکے آنے سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تمام جسم مین آبلے پڑگئے آفاق ایسا زبردست ساحر تھا جو ان
آفتون سے بچا ورنہ اگر دوسرا کوئی اور ساحر ہوتا وہ جل کر خاک ہو جاتا اُس کا پتہ بھی نہ ملتا آفاق نے
بڑی جرأت کی اُس عالم زخم داری اور بدحواسی مین اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پارچہ
نکالا اُس پر کچھ اسم سحر دم کرکے چھوڑ دیا کہ وہ آسمان پر گیا اور ایک لکہ ابر بنکر طیار ہوا اُس سے پانی
برسنے لگا اس پانی کے قطرون مین یہ اثر تھا کہ اُس نے تمام آگ کو گل کر دیا یہان اسنے یہ خیال کیا تھا

کہ آفاق کو مین نے دھوکے سے اور فقرہ دے کر قتل کیا یقین ہے کہ جل گیا ہوگا اگر دھوکا نہ دیتی تو ضرور وہ میرے
اوپر غالب آتا کیونکہ ساحر زبردست تھا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر آفاق نے ابر سحر سے تمام آگ بجھا دی
مگر سر پر جو زخم کاری لگا تھا اُس سے خون جاری تھا جسم مین آبلہ پڑے تھے اب زعفران نے دیکھا کہ
آفاق نے آگ بجھا دی ابھی تک زندہ ہے جلا نہین اسکا وہ خیال برطرف ہوا دل مین خیال کیا کہ اس سحر
نے بھی میرے کچھ اثر نہ کیا گو دھوکے مین میرے آیا مگر ایسا کامل تھا کہ سب بلاؤن کو دفع کیا پس یہ سوچنے
لگی کہ کیا تدبیر کرون اتنا تو اسنے ضرور کیا کہ اُس اژدر کو پھر اشارہ کیا کہ وہ طرف آفاق کے چلا ادھر آفاق
آگ کو برطرف کرکے اُسکے اندر سے نکلا قصد کیا کہ مین اپنا سحر کرون چونکہ خون سر سے بہت نکل چکا
تھا دوسرے آبلے تکلیف دے رہے تھے ضعف طاری ہونے لگا اپنے ارادے سے باز رہا ایک مرتبہ
تخت پر جھوما یہ حال جو اُس لکا تہ نے دیکھا بس فوراً اشارہ کیا اُس حباب بلوری کی طرف اُس سے
دو پنجہ پیدا ہوئے وہ آفاق کی کمر مین پڑے آفاق کے اب ہوش بجا نہ تھے اول تو زخم سر کے سبب
سے دوسرے آبلون کی تکلیف سے کیا کر سکتا تھا وہ پنجے اٹھا کر اُسکو بھی اُسی حباب مین لے گئے
یہ حال جو آفاق کا اہل اسلام نے دیکھا ایک تلاطم مچ گیا ہر ایک افسوس کرنے لگا بادشاہ نے فرمایا
کہ بہت بڑا ساحر گرفتار ہوا اس سے تو جا کر لڑائی کو زور کا تھا ورنہ جو گیا فوراً اسیر ہوا یہ بڑی ساحرہ
زبردست ہے صاحبقران نے خواجہ سے ادھر فرمایا کہ بڑا غضب ہوا آفاق بھی اسیر ہوا اب یہ
بدون میرے جائے ہوئے قتل نہ ہوگی یہ اسم اعظم سے ماری جائے گی خواجہ نے عرض کیا کہ مین
بھی یہ خیال کرتا ہون اس نے بہت سے ساحرون کو گرفتار کیا ہے بڑی زبردست ساحرہ ہے خیر اگر یہ
آج بچ گئی تو مین اس کو شب کو گرفتار کرلونگا زندہ نہ رکھونگا جس قدر اس نے ساحر میرے لشکر
کے اسیر کیے ہین اُسی قدر میرے دل پر داغ پڑے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین جا کر اس کو قتل
کرتا ہون یہان صاحبقران خواجہ سے یہ فرما رہے ہین اُدھر لشکر مین سب کو صدمہ ہے بادشاہ
بھی افسوس کر رہے ہین اُدھر جب آفاق کو بھی وہ گرفتار کر چکی اُس نے اشارہ کیا کہ وہ اژدر
اُسکے تخت کے قریب آیا بس پھر اُس نے جھوم کر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے یہ آواز
دے کر خاموش ہوئی یہان لشکر اسلام سے کوئی نہ نکلا سب کے دم پر بنی ہے دوسرا امر یہ ہے کہ
آفتاب وغیرہ نے منع کیا تھا اور صاحبقران سے عرض کیا تھا کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہین
غیر ساحر ساحر کے مقابلہ کو نہ نکلے جب ہم نہ ہونگے اُسوقت آپ کو اختیار ہے صاحبقران نے سب
سردارون و اہل لشکر کو منع کر دیا تھا غیر ساحر تو اس سبب سے نہ نکلے ساحرون کے یہ حالت دیکھ کر
حواس جاتے رہے ہین کون نکلے اور کون مقابلہ کرے تھوڑی دیر اور اُسنے انتظار کرکے پھر صدا دی
کہ اسقدر لشکر ہے کوئی تیرے مقابلہ کو نہین آتا ہے یہ چند سردار جو اسیر ہوئے سب کے جی چھوٹ گئے ہین
تو بہت شہرہ جرارت کا سنتی تھی یہ کیا ہوا بس اسی امر کا غرہ تھا دیکھیے مقابلہ مین پرا بند ہوگیا اگر
ساحر نہین آتے ہین تو غیر ساحر آئین ہین اُنسے بھی مقابلہ کرنے کو موجود ہون یا خود صاحبقران
نکلین یہ جو اُسنے کہا مرمخ آفتاب علم کو غصہ آیا اپنی صف سے اپنے تخت کو بڑھایا اور آواز دی
کہ تیری ابھی یہ لیاقت ہے کہ تیرے خوف سے کوئی نہ نکلے اور تیرے مقابلہ کو خود صاحبقران تشریف
لائین ابھی اُن کے غلام بہت سے موجود ہین جب غلام نہ ہونگے اُس وقت اُنکو اختیار ہے
ٹھہر جا مین تیرے مقابلہ کو آتا ہون یہ کہکر بادشاہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ مجھکو اجازت مرحمت ہو کہ مین جا کر

مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھسے اسکی لاف زنی وکلمات سخت کی برداشت نہین ہوسکتی ہی میری موجودگی مین وہ ایسے
کلام کرے اور مین سنون اور تحمل کرون بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ تم آفاق کا حال دیکھ چکے ہو کہ وہ کیونکر
اسیر ہوا گو وہ ساحر زبردست تھا مگر کچھ نہ کرسکا مریخ نے جواب مین عرض کیا کہ مین اسکا تو اقرار نہین کرسکتا ہون
کہ مین گرفتار نہ ہونگا مگر ہان اگر اقبال شاہی وصاحبقرانی شامل حال ہی تو مین ضرور اسکو قتل کرونگا اور
سب کو رہا کرکے لاؤنگا آپ مجکو اجازت مرحمت فرمائیے کسی امر کا خیال نفرمائیے وہ دو مرتبہ پکار چکا ہے
کہین ایسا غضب نہو کہ وہ صاحبقران کا نام لیکر پکارے پھر بڑی مشکل ہوگی یہ سنکے بادشاہ نے مریخ کو اجازت
دی مریخ بادشاہ سے اجازت لیکر اور سلام رخصت کرکے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا عرض کیا کہ اجازت عنایت
ہو تاکہ مین اس لکاتہ کو جاکر سزا دون صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ مین کیونکر اجازت دون کیونکہ مین آفاق
کا حال دیکھ چکا ہون یہ ساحرہ زبردست ہی بدون میرے جائے قتل نہ ہوگی کیا مین تمکو بھی اجازت دے کر
ہاتھ سے گنواؤن مریخ نے عرض کیا کہ یہ غلام تو اسوقت اجازت لیگا جب تک اس غلام کے دم مین دم ہی
آپ کو میدان مین نہ جانے دیگا یہ کہکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب آپ منع نہ فرمائین ورنہ اس غلام کی سب مین
حقارت اور ذلت ہوگی سب یہ خیال کرینگے کہ مریخ کی کوئی لیاقت نہ تھی نہ اسکا جی چاہتا تھا کہ وہ میدان مین
آتا صرف سب کے دکھانے کو اجازت طلب کی تھی زعفران کے خوف کے مارے صاحبقران نے جو روکا
تو نہ آیا جانتا تھا کہ مین بھی جاکر گرفتار ہونگا یا صاحبقران یہ غلام طلسم فیروزیہ کا ولیعہد کہلاتا ہی اور بڑا نام
ہی اگر اجازت نہ عطا فرمائیے گا تو سبکی نگاہ مین حقیر ہو جاؤنگا مین کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہونگا یون جو
مریخ نے عرض کیا صاحبقران مجبور ہوگئے گو قصد اجازت دینے کا نہ تھا مگر اسکے عجز کی تقریر سے ناچار
ہوکر فرمایا کہ جاؤ ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرنا میرے نزدیک تو یہ مناسب تھا کہ اب اور سردار جو کہ غیر ساحر تھے
وہ جاکر مقابلہ کرتے تم لوگ تو لڑ چکے تھے شائد انمین سے کوئی اسکو قتل کرتا مریخ نے عرض کیا کہ مین نے
آپ سے قبل مین بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہون کہ جب تک لشکر ساحران ہی اور آپکے لشکر مین ساحر
ہین اسوقت تک کوئی غیر ساحر مقابلہ کو نہ جاسے بدین سبب کہ وہ ساحر ہین سحر سے مقابلہ کرینگے یہ لوگ
سحر کیا جانین قتل ہونگے اس سے کیا حاصل بندگان خدا کا خون ہوگا ہان جب لشکر مین ساحر نہون
اسوقت لاچاری ہی کون مقابلہ کرے سوائے غیر ساحر کے اور جبکہ آپ یہ ملاحظہ فرما چکے ہین کہ یہ لکاتہ ساحر
زبردست ہی ساحر اسکا کچھ نہ کرسکے اور گرفتار ہوے تو غیر ساحر کیونکہ مقابلہ کرسکتے ہین بس مین یہ یقین
کرتا ہون کہ اسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اسی سبب سے تو کوئی غیر ساحر مقابلہ
کو نہین گیا گو ہمنے منع کیا تھا ورنہ اب تک کوئی رکتا یہ صرف تمھارا سبب تھا مریخ نے عرض کیا کہ یہ صرف
آپکی غلام نوازی ہی کہ آپ غلام کے عرض کرنے کو قبول فرماتے ہین بس یہ غلام جاکر اقبال حضور سے
اسکو قتل کرتا ہی اگر مقدر مین ہی تو اسکا سر لاتا ہی ورنہ قدم پر حضور کے مثل آفاق اسکے نثار ہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا مریخ نے جو اجازت پائی سلام کیا اور اپنا تخت طرف میدان
کے سحر سے اڑا کر چلا زعفران نے قصد کیا تھا کہ پھر صدا دون مریخ کو جو آتے ہوے دیکھا
خاموش کھڑی رہی ادھر صاحبقران والاشان نے خواجہ سے فرمایا کہ خداوند کریم مریخ کو اسپر
ظفریاب کرے خواجہ نے عرض کیا کہ امید قوی ہی کہ مریخ اسپر ظفرمند ہوگا یہان سب اہل لشکر مریخ
کی ظفر کی دعا کر رہے ہین ادھر گرداب سے جناب شاہ نے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ زعفران نے کیا
کارنمایان کیا ہی کہ جو بڑے بڑے ساحر زبردست تھے انکو کیونکر گرفتار کرلیا اگر مریخ بھی گرفتار ہوگیا

الہٰی کوئی ساحر مقابلہ کو نہ آئے گا غیر ساحروں کا قتل یا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہی زعفران نے تو آج وہ کام کیا ہی
جو کبھی کسی نے نہ کیا ہوگا بڑی کاملہ ہی ہم اسکو ایسا نہ جانتے تھے ہاں اب معلوم ہوا میرے نزدیک
سمندر شاہ اگر ہوتے تو بڑی تعریف کرتے یہ سحر جو کہ زعفران نے کیا ہی اگر سامری و جمشید ہوتے
تو ان سے بھی اسکا رد نہو سکتا وہ بھی عاجز ہوتے گرداب نے جواب دیا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین معلوم
ہوا کہ زعفران بھی اسی سحر کے بھروسے پر میدان مین گئی ہی حباب نے کہا کہ آپ درست فرماتے ہین پھر ملکہ
گرداب وغیرہ نے احتیاط سے کہا کہ ہم جانتے ہین کہ آپ کے تکلیف فرمانے کی کوئی ضرورت نہوگی پس آپ
یہ صندوقچہ بھی لیجا کر بادشاہ کو دیدیجیے گا اور جو حال گذرا ہی سب بیان کیجیے گا اور فرمائیے گا کہ آپ کی
ایک کنیز نے یہ کار نمایان کیا ہی پس ہم سب لوگ ان سب کو لے کر حاضر خدمت ہونگے انھون نے جواب
دیا کہ ہم ابھی تو جاتے نہین ہین ہان جب لڑائی کا خاتمہ ہو جائے گا سب اہل اسلام گرفتار ہو لین گے
اسوقت جائینگے گرداب نے جواب دیا کہ مین یہ کب کہتا ہون کہ آپ اسی وقت تشریف لیجائین ہان جب
لڑائی کا خاتمہ ہو لے اسوقت جب آپ جائین تب عرض کرین احتیاط نے کہا کہ اسکا کوئی مضائقہ نہین ہی
یہ گفتگو باہم کر کے سب طرف میدان کے دیکھنے لگے تمام لشکر کفار خوش ہی کہ آج اہل اسلام کا خاتمہ ہی
یہان مریخ اپنے تخت کو اڑا کر مقابل زعفران کے پہونچا اور تخت کو روک کر کہا کہ کیا لاف زنی کر رہی ہے
کچھ خبر بھی رکھتی ہی مین تیری جان کا ملک الموت آیا ہون تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگی یہ کیا تماشا
کیا ہی زعفران نے جواب دیا کہ تم لوگ بہت مغرور ہو حالت دیکھ رہے ہو کہ جو کوئی آیا میرے ہاتھ سے گرفتار
ہوا اسپر بھی تم لوگون کو خیال نہین آتا ہی اسی طور سے کلام کرتے ہو تم سب کو کیا ہو گیا ہی کچھ بھی تو خیال کرو
کہ مین نے کن کن کو گرفتار کیا ہی جو دعوے کر کے آیا وہ ہی میرے ہاتھ سے گرفتار ہو گیا بس اس امر سے
کیا حاصل جو تمھارے پاس حربہ ہو وہ کرو کیونکہ تمھارے دل کی حسرت نکلجائے یہ نہ ہو جیسے کہ وہ لوگ اپنے
دل کی حسرت دل ہی مین لے کر گرفتار ہوئے اور کچھ نہ کر سکے مریخ نے جواب دیا کہ آپ کی بلا سے ہمارا یہ
طریقہ نہین ہی کہ ہم حریف پر پیشقدمی کرین ہان جب حریف کے حربہ سے خدا بچا لے گا تو ہم بھی حربہ کرینگے
زعفران نے جواب دیا کہ اسی غرور نے تو سب کو پست کیا اور کوئی ارمان نہ نکلا مریخ نے کہا کہ ای زعفران
ہم لوگ غرور کے پاس نہین پھٹکے ہوتے ہین بلکہ غرور و تکبر کو ناپسند کرتے ہین غرور تیرا اپنا طریقہ ہی اسی سبب سے
تو ہمارے خدا نے ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہی کیونکہ غرور و تکبر خداوند کریم کو ناپسند ہی جو کہ عجز و انکسار
کرتا ہی خداوند کریم اسکو مرتبہ عالی مرحمت فرماتا ہی بس ہم لوگ سوائے عجز کے دوسرے امر کو نہین پسند کرتے
ہین پس تو حربہ کر جو میرے خدا کو منظور ہوگا وہ کریگا کوئی خوف نہین ہی جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا
یہ جو تو نے کہا کہ ان سب نے غرور کیا اسکا نتیجہ پایا یہ غرور کا نتیجہ نہ تھا بلکہ انھون نے بالکل غرور
نہین کیا اگر وہ غرور کرتے تو خدا انکو کبھی یہ سزا نہ دیتا بلکہ تیرے ہاتھ سے قتل کراتا یہ صرف انکے مقدر
مین زحمت تھی جو کہ پیش آئی کوئی مقام خوف و اندیشہ کا نہین ہے پس تو اپنا حربہ میرے اوپر کر
زعفران نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تمھاری بھی قضا آئی ہی جب تک تم بھی سزا نہ پاؤ گے
اپنے کردار سے باز نہ آؤ گے یہ کہکر اسی اژدر کی طرف اشارہ کیا وہ اسکے تخت کے قریب
کھڑا ہوا شعلہ منہ سے چھوڑ رہا تھا اسنے اشارہ کیا وہ مریخ کی طرف اپنا منہ مثل تنور کے کھولکر
شعلہ چھوڑتا ہوا چلا زعفران نے کہا کہ ای مریخ خبردار ہو جاؤ مین نے اپنا حربہ کیا مریخ نے
یہ سنکے جواب دیا کہ یہی اژدر تیرا حربہ ہی اسنے کہا کہ ہان مین نے اسی حربہ سے ان سب کو

ان سب کو گرفتار کیا ہی مریخ نے کہا کہ خیر مین تیرے اس شعبدہ کو رد کرتا ہون تو بھی کیا نہ کہیگی مین نے
ایسے ایسے شعبدے عالم طفلی مین بہت سے بنائے ہین اور ہم تو اُسکے پیرو ہین جو کہ عالم طفلی مین کلئے
اژدر کو چیر کر پھینکدیتا تھا یہ کہکر اپنے تخت پر سے کودا اور اُس اژدر کی طرف چلا جیسے ہی وہ اُسکے
قریب آیا اور اُسنے اپنا منھ شعلہ کے چھوڑنے کو کھولا مریخ نے جھپٹ کر اپنے دونون ہاتھ اُسکے
منھ مین ڈال دیے اور دونون طرف کے اُسکے جبڑے پکڑ کر یا علی ولی کہکر جو زور کیا اور کچھ الفاظ
اپنی زبان پر جاری کیے دونون لشکرون نے دیکھا کہ مثل کرپاس کہنہ کے اسکو چیر کر پھینکدیا اہل لشکر
کو تو یہ معلوم ہوا یہان وہ ہی بالون کی لٹ تھی جو کہ اُسنے اپنے سر سے توڑکر سحر کے ذریعہ سے اژدر
بنایا تھا مریخ نے اُسکی طرف اُن بالون کو پھینکدیا اور کہا کہ اسی امر کا تجکو دعوی تھا کہ یہی میرا اسم یہ ہی
دیکھ یہ وہ اژدر ہی کہ تیرے سر کے بال ہین ارے ہم ایسے بال کی باندھے بہت سے سحر کرتے ہین اور مثل
بال باریک کے بہت سے شعبدے بناتے ہین یہ کیا ہین اب تو تجکو اپنی جان وبال ہوگی مثل بال
کے بنری روح جسم مین پریشان ہوگی تیرا کچھ بھی سحر نہ چلا وہ اژدر آخر کو بال ہوکر رہ گیا کیا خوب
سحر کرتی ہی یہ جو مریخ نے کہا اور اُسنے دیکھا کہ مریخ نے میرے سحر کو برباد کیا کوئی میرا اژدر اُسکے
روبرو نہ چلا بہت خفیف ہوئی ادھر مریخ جست کرکے اپنے تخت پر سوار ہوگیا یہ جو کار نمایان مریخ
نے کیا صاحبقران نے بہت تعریف فرمائی اور لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی
ایک مرتبہ سب نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اس حرکت سے اہل اسلام کی اُسکو
اور غصہ آیا اور برہم ہوکر اپنے تخت پر سے کودی یہ عالم تھا کہ چہرہ فرط غیظ سے لال ہو رہا تھا اور منھ مین
کف تھا زمین پر آتے ہی یہ کہا کہ اب میرے حربہ سے بچ دیکھون کہ تو کیسا ساحر ہی مین تیرے ساتھ
سب لشکر اسلام کو برباد کرتی ہون مین کہان تک ہر ایک سے فرداً فرداً مقابلہ کرونگی افسوس اس امر کا
ہی کہ تو نے اپنے ساتھ سب کی جان لی یہ کہکر اور کچھ پڑھنے لگی مریخ نے اسکی تقریر کا یہ جواب دیا کہ
کیون اپنی زبان کو خراب کرتی ہی کیا کو کہاتی ہی اگر ایسی ہوتی تو اب تک کیا تو طرح دیتی مریخ نے
تو یہ جواب دیا اُسنے پڑھنے کو موقوف کرکے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی اب مجکو غصہ آگیا ہی میرا غصہ
قہر خداوندی ہی بس یہ کہکر ایک دو پتھر زمین پر مارا اور کہا کہ اے زمین تو الٹ جا یہ کہنا اور دو پتھر کا
مارنا تھا کہ ایک مرتبہ ایک صدائے مہیب آئی کہ سب کے کلیجے ہل گئے کیا ساحر کیا غیر ساحر
دونون لشکر کے لشکری کانپ کر رہ گئے اور زمین مین اُس صدا آنے کے بعد ایک تزلزل
پڑگیا اور مثل گہوارے کے ہلنے لگی اور جھولے کہانے لگی اور جا بجا سے شق ہوگئی اسمین سے
پانی نکلنے لگا پیادون کے پاؤن اور سوارون کے مرکب ڈگمگانے لگے یہ عالم تھا کہ گویا زلزلہ
آیا ہی یہ نوبت پہونچی کہ صفین درہم وبرہم ہوگئین ایک تلاطم دونون لشکرون مین پڑگیا ہر ایک کو جان
سے یاس ہوئی اہل اسلام تو دعا مانگنے لگے جب کفار نے یہ حال دیکھا ایک مرتبہ پکارے کہ اے ملکہ یہ کیا
امر ہی ہم سب تباہ ہوتے ہین دشمن کے ہمراہ ہمکو بھی غرق زمین کرتی ہی برائے خدا وند تصویر اس زلزلہ کو
برطرف کر دہمارے قدم اُکھڑ گئے ہین اب زمین پر نہین قائم ہوتے ہین بڑی خرابی کی بات ہی ہم سب بھی
تباہ وغرق زمین ہوتے ہین یہ تو تم نے وہ حرکت کی جو کہ کسی قسم کے باعث کی مثل ہی ہمکو غرق وتباہ ہونے سے
بچاؤ ہمارے قربانون اب زمین پر نہین ٹھکتے ہین تمام لشکر مین ایک ہل چل پڑی ہی یہ تو تم نے بڑا غضب
کیا اگر ہم سب تباہ ہوگئے تو بادشاہ کو کیا جواب دوگی یہ اہل لشکر نے پکار کر فریاد کی زعفران نے

جو غور کیا تو دراصل تمام زمین کو متلاطم پایا اُسکو بھی یقین ہو گیا کہ ضرور اہل اسلام کے ہمراہ میرا لشکر و دیگر
شاہون کا لشکر غرق زمین ہو جائے گا پس یہ خیال کرکے اُسنے ایک ہی مرتبہ کچھ پڑھکر زمین کی طرف اشارہ
کیا کہ ساکت ہو جا یہ زبان سے کہنا تھا کہ زمین ساکت ہو گئی وہ زلزلہ برطرف ہو گیا اہل اسلام و کفار کے
حواس درست ہوئے مگر طرفہ ماجرا یہ تھا کہ جہان پر یہ کھڑی تھی آتنی زمین ساکت تھی اُسکو بالکل
حرکت نہ تھی ادھر تو اسنے زمین کو متزلزل کیا تھا اُدھر مریخ نے اسکے قائم کرنے کی تدبیر کر لی تھی بلکہ یہ
امر ہوا تھا کہ جہان پر مریخ کھڑا تھا وہ ہی زمین ساکت تھی ادھر تو مریخ تدبیر کر چکا تھا کہ کفار نے اس سے
فریاد کی اُسنے خود زمین کو قائم کر دیا مریخ یہ ماجرا دیکھکر خاموش ہو رہا اُدھر وہ بعد قائم کرنے زمین کے
ایک مرتبہ اور زیادہ برہم ہوئی اور کچھ اپنے لشکر کے لوگون سے بھی شرمندگی ہوئی اُدھر اہل اسلام نے
یہ صدا دی کہ لو ہمارا خدا ہمکو بچاتا ہے اُدھر صاحبقران نے بھی پانی طلب فرمایا تھا کہ پانی پر اسم اعظم
دم کرکے زمین پر چھینٹا دونگا کہ اسکے سبب سے حرکت زمین کی برطرف ہو جائے گی اسکا سحر رد ہو گا جبتک
پانی آئے کہ اُسنے خود اپنے لشکر کی فریاد سے زمین کو قائم کیا خواجہ نے پکار کر کہا تھا کہ یہ ہمارے
خدا کی قدرت ہے کہ خود تو نے اپنے سحر کو رد کیا اور کیسی بدحواس ہوئی تھی کہ اپنے لشکر کو خود برباد کرتی
تھی ہمارا کیا نقصان تھا وہ ہی لوگ تباہ ہوتے یہ کلام اسکو مثل نشتر کے معلوم ہوئے تھے اور قلب پر مثل
خدنگ کے پڑے تھے اور اُسکے قلب کو مجروح کیا تھا اسکو اور شرمندگی ہوئی تھی غصہ آیا تھا کہ ایک
مرتبہ برہم ہو کر اور غیظ مین آکر کچھ پڑھکر بالائے آسمان پر پرواز پیدا کرکے گئی اور وہان جاکر برق بنکر
طرف مریخ کے چلی کڑکڑاہٹ اور چمک جو ہوئی مریخ ایک مرتبہ خبردار ہوا اُدھر خواجہ نے بھی
پکار کر کہا کہ اے مریخ خبردار ہو کہ زعفران سحر سے برق بنکر تمھارے اوپر گرتی ہے یہ سنا تھا دوسرے
خود بھی ہوشیار ہو گیا تھا یہ بجز اس سبب سے تھا کہ اس طرف اسکا دھیان تھا کہ مین زمین کو قائم کرون
یہ اس فکر مین تھا کہ وہ زمین کو قایم کرکے فوراً آسمان پر گئی تھی یہ اسطرف متوجہ تھا گویہ امر اسپر ثابت ہو چکا
تھا کہ زمین قایم ہو گئی ہے خود زعفران نے قائم کی ہے یہ خاموش اس فکر مین تھا کہ اب مین اپنا حربہ کرون کہ
اُسنے آسمان پر جاکر اپنے کو برق بنایا تھا اور مریخ پر چلی تھی مریخ چمک اور کڑکڑاہٹ سے خبردار ہو گیا
تھا دوسرے خواجہ نے صدا دی تھی بس جیسے ہی مریخ نے دیکھا کہ وہ برق بنکر آتی ہے ایک مرتبہ کچھ پڑھکر
دستک دی کہ زمین مین تلاطم پیدا ہوا اُس مرتبہ سے زیادہ تزلزل ہوا اس مرتبہ زمین نے گردش کی پس
جب گردش زمین کی کم ہوئی اور وہ تزلزل برطرف ہوا تو پشت پر مریخ کی ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک صدائے
ہولناک آئی کہ جسکے سبب سے سب کے دل ہل گئے بڑے بڑے پر جگر دلیرون کے جی چھوٹ گئے کیا عجب ہے جو رستم
بھی اپنی قبر مین کانپ اُٹھا ہو ایسا تلاطم ہوا تھا کہ دریا کا پانی نیزون بلند ہو گیا ہزارون درخت جڑ سے
اکھڑ گئے بہت سے مقام پر غار پڑ گئے خلاصہ یہ کہ جیسے زمین عقب مریخ شق ہوئی اُس سے ایک تپلا پیدا ہوا کہ اسکے
ہاتھوں مین ایک سپر تھی اُسنے آتے ہی اُس سپر کا سایہ سر پر مریخ کے کیا ابھی وہ سایہ نہ کر چکا تھا کہ ایک اور تپلا اس سے
قوی ہیکل و قد آور اُسی غار سے نکلا اُسکے ہاتھ مین بھی سپر تھی اُسنے بھی آکر سایہ سپر کا سر پر مریخ کے اُسی طور
سے کیا کہ اس سپر سے ایک ہاتھ بلند اپنی سپر قایم کی کہ تیسرا تپلا اور ان دونون سے قوی ہیکل اور قد آور نکلا وہ
بہت بڑی سپر اپنے ہاتھ مین لیے تھا اُسنے ان دونون سپرون کے اوپر ایک ہاتھ اپنی سپر قایم کی کہ چوتھا تپلا باہر اس غار
کے آیا وہ ان سب سے قوی اور بلند قامت تھا اُسکے ہاتھ مین بھی ایک بہت بڑی سپر آہنی تھی اُسنے
بھی آتے ہی ان تینون سپرون کے اوپر اپنی سپر قائم کی یہ چاروں ایسی مہیب صورتین رکھتے تھے کہ دیکھنے والون کے کلیجے

آب ہوے جاتے تھے اور بند بند کانپ رہے تھے تھرتھری پڑی ہوئی تھی سب نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں دونوں لشکری کانپ رہے تھے یہ عالم تھا اور ایسی انکی مہیب صورتیں تھیں وہ تیلے سپرین قائم کیے ہوے کھڑے تھے مریخ اُن سپروں کے سایہ مین بلاخوف دخطر کھڑا تھا ذرا تیور پر بل بھی نہ تھا اسکو یہ بھی خوف نہ تھا کہ یہ کیا امر ہی بلکہ صاحبقران نے خود بنفس نفیس پکار کر فرمایا کہ اے مریخ اگر تم کہو تو مین تمھارے قریب آؤن اور اسم اعظم پڑھکر تم پر سے یہ بلا دفع کرون مریخ نے اسکے جواب مین یہ عرض کیا کہ غلام کو سوائے فضل خداوندی اور کمک رب اکبر کے کوئی ضرورت نہین ہی آپ بلاحظ فرمایئن کہ یہ بلا کیونکر دفع ہوتی ہی اور یون تو آپ کی کمک کی ہر وقت ضرورت ہی اور آپ اپنے غلامونکی کمک فرماتے ہین اقبال صاحبقرانی سے مین اس لکاتہ کو قتل کرتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاسکتی ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین اسکو واصل جہنم کرتا ہون ورنہ آپ کے قدمونپر نثار ہونگا یہ کہکر اور جھک کر سلام کیا مریخ نے سلام کر کے جو رخ اُدھر سے پھیرا ویسے ہی زعفران برق تو بنی ہوئی تھی کڑک کر چمکی اُن سپرون کو دفع کرتی ہوئی سر پر آئی مریخ نے اپنے کو ذرا ساکج دیا کہ سامنے جو آئی اف جو کرتا ہی ایک شعلہ منہ سے نکلا کہ وہ اُس برق سے لپٹ گیا اُسکا لپٹنا تھا کہ وہ برق طرف زمین کے چلی اور ربط سے آکر برابر تخت مریخ جادو کے زمین پر گری اب سب نے دیکھا کہ ملکہ زعفران اپنی اصلی حالت پر بیہوش پڑی ہوئی ہی وہ صورت برق برطرف ہوگئی ہی مگر اُسکی وہ بیہوشی ایسی تھی کہ زمین پر گرتے ہی وہ ایک لمحہ کے بعد کھڑی ہوگئی مگر سست تھی اور بدحواس منہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین مریخ کو یہ یقین تھا کہ یہ جل بھن کر خاک ہوگئی ہوگی کیونکہ مریخ کا یہ سحر ہی کہ جسکے اوپر اُسنے اُف کی وہ چیز جلکر خاک ہوگئی خواہ جانور ہو خواہ کوئی چیز ہو خواہ انسان ہو اور کیسا ہی ساحر زبردست ہو وہ بھی جل جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہان وہ ساحر نہین جلتا ہی جو کہ سحر بند ہوتا ہی پس جب اسنے اف کی تھی اسکو یہ یقین ہوا تھا کہ زعفران جل گئی ہوگی جب اسنے اسکو سلامت پایا تو یقین ہوا کہ یہ سحر بند ہی ادھر وہ کچھ دور چلی تھی یا تو اپنے تخت کی طرف سست جاتی تھی یا ایک مرتبہ پھر جالاک ہوگئی اور پلٹ پڑی مریخ سے آنکھ ملاکر کہا کہ خبردار ہو جا مین اپنا حربہ پھر کرتی ہون تم تو یہ خیال کر رہے ہوگے کہ یہ جنگ سے عاجز ہو کر واپس جاتی ہی مین عاجز نہین ہوئی ہون تمھارے مقابلہ کو موجود ہون مریخ نے جواب دیا کہ خیر مین نے اسوقت ایک امر مین دھوکا کھایا مین یہ نہ جانتا تھا کہ تو سحر بند ہی ورنہ اسکی بھی تدبیر کرتا ابھی تیری زندگی باقی تھی جو تو بچ گئی ورنہ میرے سحر سے جو کہ مین نے کیا تھا اور میری اُف کی گرمی سے جلی تی جیسے کہان جاتی ہی یہ کہکر اُن تیلون کی طرف اشارہ کیا با لوہ سپرین لیے ہوے کھڑے تھے یا وہ اُنھون نے سپرین ہاتھ سے پھینکدین اور ایک مرتبہ تلوارین میان سے لے کر اسکے اوپر بموجب حکم مریخ چلے یہان مریخ باطمینان اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہی صاحبقران نے بصدائے بلند فرمایا کہ واہ کیا کہنا تمھارا کیون نہو ساحر زبردست ہو طلسم فیروزیہ کے شاہزادے ہو خوب اس بلا کو دفع کیا مریخ نے سلام کر کے عرض کیا کہ یہ سب حضور کا اقبال ہی مین نے تو قتل کرنے مین کوئی درجہ باقی نہ رکھا تھا میری اُف مین یہ تاثیر ہی کہ جیسا اسکی گرمی پڑی اُسکو جلادیا مگر یہ سحر بند ہی اس سبب سے سلامت رہی ورنہ جلکر خاک ہوجاتی ابھی حضور کے اقبال سے میرے ہاتھ سے سلامت نہ جائے گی مریخ تو یہ کہہ رہا تھا اُدھر وہ تیلے قریب اسکے پہونچے جارون نے ایک مرتبہ وار کیا زعفران نے جلد ہاتھ کو گردش دی چار سپرین اُسکے اوپر آکر قائم ہوئین چارون کے وار خالی گئے وار کا خالی جانا تھا

کہ اسنے اپنے نیمچہ سحر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا اور اُسکو نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمکی اسنے جھٹک کر
آواز دی کہ خبردار ہو جاؤ اب جو وار کرتی ہی ایک برق سی سب کی نگاہونمین کوندہ گئی اُس برق کا کوندا
تھا اب جو دیکھا تو چارون کے سرتن پر سے اُڑ گئے ہین اور دور پڑے ہوے ہین اُنکی گردنون سے
بجاے خون کے شعلے نکل رہے ہین دفعتًا وہ شعلے بالاے آسمان گئے اور ایک چادر آتشین
بنکر زعفران پر چلے اسنے جو دیکھا کہ چادر آتشین میرے اوپر آتی ہی گو مجکو جلا نہین سکتی ہی مگر ساحر زبردست
کا سحر ہی کچھ نہ کچھ ضرور زک پہونچاے گی فوراً سحر کیا کہ ایک نہر بنکر طیار ہو گئی یہ فوراً اُس نہر مین کود پڑی
اور غرق آب ہو گئی وہ شعلے اُس نہر مین آکر گرے اور بجھ گئے اور چار شعلے پھر اُنکے جسم سے نکلے انھون
نے اُنکو جلا کر خاک کر دیا مریخ نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اسنے میرے چارون تبلون کو بھی قتل کیا اور چادر
آتشین سے بھی نہر بنا کر اپنے کو بچایا بس غصہ آگیا اور اپنے تبلون کو جلتا دیکھکر اور زیادہ طیش مین آیا فوراً
جھولی پر ہاتھ ڈالا جو کہ سامنے تخت پر رکھی ہوئی تھی اور اُسمین سے ایک ناریل نکالا اُسپر خون کے ٹیکے
دے کر جو اسم سحر دم کر کے اُس نہر پر مارا اور وہ ناریل قریب نہر جا کر شق ہوا اُس ناریل کا شق ہونا تھا
کہ اُس سے ایک چادر آگ نکلی اور پانی مین نہر کے گرے ایک منٹ بھر مین تمام پانی خشک ہو گیا زمین
صاف ہو گئی اُس نہر کے مقام پر دریاے آگ موجین مارنے لگا شعلے بلند ہو ہو کر بالاے آسمان جانے
لگے اسقدر وہ زمین گرم ہوئی کہ زعفران کو تاب نرہی اسنے خیال کیا کہ یہ کیا آفت آئی زمین کیون اسقدر
تپنے لگی کیونکہ یہ تو اُسی مقام پر غرق زمین تھی اس آگ کی حدت نے تمام زمین کو گرما دیا تھا اسی آگ کی
گرمی نے اُسکے جسم پر اثر کیا اگر تھوڑے عرصہ تک اُسی مقام پر رہتی تو ضرور کچھ نہ کچھ زک اُٹھاتی جیسے
ہی گرمی محسوس ہوئی فوراً وہان سے چلی ایک مقام پر آکر اُسنے سحر سے طبقہ زمین کا شق کیا اور فوراً باہر نکلی سنبھی
دیکھا کہ خاک مین آلودہ تھی یہ طبقہ شق کر کے نکلی کہان پر قریب تخت مریخ مریخ نے جو دیکھا کہ زمین سے
سلامت نکلی کچھ بڑھکر جو دم کیا جہان پر کھڑی تھی وہان پر کی زمین شق ہوئی یہ غرق ہونے لگی زعفران
نے جو دیکھا کہ مریخ نے سحر کیا ہی کہ مین زمین مین غرق ہوئی جاتی ہون فوراً سحر کیا کہ زمین پہلی حالت مین آگئی
یہ اُسی طرح قائم رہی اُدھر مریخ نے زعفران پر سحر کر کے اب جو سحر کیا وہ دریاے آگ جو موجین مار
رہا تھا ایک مرتبہ دھوان ہو کر غائب ہو گیا یہ تو اس دریا کو نابود کر کے پھر اُٹھا گو اپنا سحر تھا مگر جس غرض سے
کیا تھا وہ مطلب حاصل ہو گیا مطلب یہ تھا کہ یہ نہر خشک ہو جاے اور زعفران زمین سے نکل آے وہ ہی ہوا کہ
نہر خشک ہو گئی زعفران زمین سے نکل آئی جب یہ دریا کو برطرف کر چکے اُدھر اُسنے زمین کو قائم کیا اور اپنے
حواس درست کیے ایک مرتبہ نیمچہ سحر لیکر اور یہ کہکر کہ تو سحر سے نہ قتل ہو گا معلوم ہوا مین تجکو نیمچہ سحر سے
قتل کرونگی چلی مریخ کی طرف مریخ نے جو اُسکو نیمچہ بکف آتے ہوے دیکھا خود بھی تخت پر سے
کود پڑے اور اپنے نیمچہ کو نیام سے لیا اور پینترا بدل کر کھڑے ہو گئے سحر کر کے ایک سپر اپنے سر پر
قایم کی راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ جب مریخ کوئی سحر زعفران کا رد کرتے تھے تو اہل اسلام تعریف
کرتے تھے اور جب زعفران اپنے کو سحر مریخ سے بچاتی تھی تو کفار تعریف کرتے تھے اب راوی
نے اس طور سے اس جنگ کو بیان کیا ہی کہ باہم نیمچہ چلنے لگا پہلے وار زعفران نے نیمچہ کا کیا
مریخ نے اپنے کو اُس سے بچایا صفت یہ ہی کہ سپر خود بخود گردش کرتی ہی جدھر نیمچہ زعفران کا آتا
ہی اُس طرف سپر بھی آکر سپر ہوتی ہی بس مریخ زعفران کے وار رد کر رہا ہی زعفران
متواتر وار کر رہی ہی مریخ ہر ایک وار کو حسن خوبی رد کرتا ہی سپر مثل پرکار کے پھر رہی ہی جب کئی وار

زعفران کے مریخ نے رد کیے اب تو یہ نوبت ہوئی کہ یہ بھی وار کرنے لگا وہ بھی رد کرنے لگی اور اپنے
تئین بچانے لگی جب مریخ وار کرتا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ زعفران نہ بچے گی جو وہ وار کرتی ہی تو یہ
ثابت ہوتا ہی کہ مریخ نہ بچے گا بیچ کیا ہے گویا دو بجلیاں برابر چمک رہی ہین یا دو برقین ہین کہ
گر رہی ہین میدان جنگ مین ایک چکا چوند سی مچی ہوئی ہی کسی کی نگاہ کام نہین کرتی ہی سب کی
آنکھین اسیطرف لڑی ہوئی ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین جس قدر اہل اسلام
ہین سب ہمہ تن اسی طرف مصروف ہین اسی طور سے کفار بھی بس جب مریخ وار کرتا ہی اہل اسلام تعریف
کرتے ہین یا اسکے وار سے بچتا ہی جب وہ وار کرتی ہی تو کفار اسکو خلعت تحسین و آفرین سے خوش کرتے
ہین یا جب وہ مریخ کے وار سے اپنے کو بچاتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ باہم نیمچہ
چلا اب وہ پسپا ہونے لگی اور اسکا ہاتھ سست پڑنے لگا بلکہ کئی مرتبہ جھوٹا بھی ہو گیا اب اسکا کوئی وار
قابل تعریف نہین ہوتا ہی مریخ نے جو دیکھا کہ یہ اب کمی کرنے لگی پس اُنھون نے زور ڈالنا شروع
کیا اور وار کرتے ہوئے اُسکی طرف چلے اور پچھلے قدم ہٹنے لگے اور یہ وار اُسکے رد کرتے ہوے اور
اُسکو پسپا کرتے ہوے چلے یہان تک کہ وہ میدان جنگ سے پسپا ہو کر ایک طرف کو چلی اور یہ اسکو
پست کرتے ہوے چلے یہان تک کہ یہ دونون مقام جنگ سے دور نکلگئے زعفران نے جو خیال
کیا کہ اب تو یہ میرے اوپر غالب آیا اور مین مغلوب ہوئی اب کی جو یہ وار کرے گا تو عقب گذاری مشکل
ہوگی بلکہ مین مجروح ہونگی خرابی کا سامنا ہی کیا کرون خیال کرتے کرتے اسکے ذہن مین ایک بات
آئی امر یہ تھا کہ یہ وار بھی کرتی جاتی تھی اور روکتی بھی جاتی تھی اور فکر بھی کرتی جاتی تھی کہ کیا
تدبیر کرون کہ مین اسپر غالب آؤن اور یہ مغلوب ہو اسی فکر اور خیال مین اُسکے ذہن مین ایک تدبیر
آئی تھی وہ تدبیر یہ تھی کہ تو اسکو لگا کر ایسے مقام پر لیجا کہ جہان سے دونون لشکرون کا سامنا نہ ہے
جب تو ایسے مقام پر پہونچے تو کسی تدبیر سے اسکو غافل کر کے خاک قبر جمشیدی چھڑک کر بیہوش کر دے
تاکہ یہ مغلوب ہو سوائے اس تدبیر کے یہ مغلوب نہوگا بس اسی فکر مین لگائے ہوے لائی جبکہ ایسے مقام پر
پہونچی اسنے دیکھا کہ اب دونون لشکرون کا سامنا نہین ہی بلکہ دونون لشکر دور ہین پس یہ ایک مقام پر
تھم گئی اور پیہم وار کرنے لگی مریخ نے کئی وار اُسکے رو کئے اور اپنے وار کئے پس جب اُسکو اس امر
سے اطمینان ہو گیا کہ کوئی میرے حال سے اور مکر سے واقف نہوگا اُسنے ایک مرتبہ ہاتھ روک کر
کہا کہ کیا خوب تم مقابلہ کرتے ہو مین تو تم سے مقابلہ مین مصروف تھی مین نے نہین دیکھا کہ مین بیان کرتی اب
معلوم ہوا کہ تم صاحبقران والاشان کی کمک پر مقابلہ کر رہے ہو مین یہی کہتی تھی کہ کیا سبب ہی
کہ یہ میرے اوپر غالب آرہے ہین مین سحر کر کے وار کرتی ہون اور تیرے ہر وار سے معلوم ہوتا ہے
کہ تم قتل ہوے مگر پھر تم بچ جاتے ہو اسکا سبب میرے اوپر نہ ظاہر ہوتا تھا اب ظاہر ہوا کہ
تم مجھ سے مقابلہ کر رہے ہو صاحبقران والاشان تمھارے عقب مین چلے آتے ہین اسم اعظم
پڑھتے ہوے اسی سبب سے میرا سحر رد ہو جاتا ہے اور وار بھی رد ہوتا ہی کیونکہ نیمچہ سحر ہی اسکا وار
کیونکر اثر کرے جبکہ اسم اعظم کی تاثیر اسپر اثر کرتی ہو اور تمھارا وار میرے اوپر کیونکر نہ اثر کرے
کیونکہ مین تو کوئی امر تمھارے اوپر رد سحر کا کرتی نہین ہون مین ایسے فریب کے مقابلہ سے باز آئی
یا تو صاحبقران والاشان کو منع کر دو یا میرے مقابلے سے تم چلے جاؤ یہ کیا امر ہی کہ فریب کے
ساتھ مقابلہ کرتے ہو اب ثابت ہو گیا کہ تم لوگ جو ظفرمند ہوتے ہو تو اسی تدبیر سے جب سامنے

مقابلہ ہوتا ہے تو صاحبقران کمک کرنے ہین اسم اعظم سے اسکا سحر رد کرتے ہین وہ تو غافل ہوتا ہے پس
ہم لوگ غالب آتے ہو اور جب پہلوان سے مقابلہ ہوتا ہوگا تو ایک مقابلہ کرتا ہوگا دوسرا عقب سے
آکر اسکو قتل کرتا ہوگا کیونکہ وہ تو اسکی طرف مصروف ہوتا ہے پشت کا حال کیا معلوم پس یہ فریب ہی یہ جو
زعفران نے کہا مریخ کو خیال پیدا ہوا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید ایسا ہو کیونکہ صاحبقران
نے فرمایا تھا کہ مین اگر اسم اعظم پڑھکر یہ بلائم پرے رد کردون جبکہ یہ برق نکر میرے اوپر گری تھی شاید
صاحبقران نے خیال فرمایا ہو کہ یہ ساحرہ زبردست ہی مین جاکر اسم اعظم پڑھکر زعفران کو مریخ
سے مغلوب کرون مگر یہ امر کبھی صاحبقران نہ گوارا فرمائینگے کہ دو ملکر ایک کو قتل کرین یہ کیا کہتی ہی پہلے
دیکھ لون اگر وہ تشریف لاتے ہون تو منع کرون اگر جھوٹ کہتی ہو تو جواب دون یہ اپنے دل مین خیال کرکے
پلٹ کر دیکھا کہ یہ سچ کہتی ہی یا جھوٹ زعفران نے جو فرصت پائی اور دیکھا کہ حریف نے اپنا منھ
میری طرف سے پھیرا فوراً جھولی سے ڈبیہ خاک جمشید کی نکالی اور اسمین سے تھوڑی خاک لی اور
یہ قصد کرلیا کہ ادھر مریخ نے منھ میری طرف کیا مین نے خاک اسپر ڈال دی وہ بیہوش ہوگا
اپنی مراد دلی بر آئیگی میرا غلبہ ہوگا یہ اسنے قصد کرلیا تھا ادھر مریخ نے جو لپشت کی طرف اپنی دیکھا
تو کسی کو نہ پایا سواے اپنے اور اُسکے اُس مقام پر اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ امر تھا کہ اسنے
ایک لغویات بیان کی اس سے نہ معلوم اُسکا کیا مقصود ہی یہ خیال کرکے اسنے اس غرض سے منھ پھیرا کہ
شاید اسنے دھوکا دیا ہو کہ اُدھر پلٹنے مین غافل پاکر اپنا وار کرون پس ایسا نہو کہ اپنا وار کرے اس خیال
سے منھ پھیرا اور یہ خیال کیا کہ ذرا اُسکو شرمندہ تو کرون کہ مین دھوکے سے مقابلہ کرتا ہون یا تو تونے مجکو
دھوکا دیا تا کہ مین غافل ہون دوسری طرف متوجہ ہون تو اپنا وار کرے پس جیسے ہی مریخ نے منھ اُسکی
طرف کیا اور قصد کیا کہ کچھ کلام کرے کہ اُسنے پنجہ کا ہاتھ یہ دکھانے کو بلند کیا کہ مین وار کرتی ہون
اسکا ہاتھ بلند کرنا تھا کہ مریخ نے بھی اپنا ہاتھ بلند کیا وار رد کرنے کو پس اُسنے موقع پاکر خاک
قبر جمشیدی مریخ کے اوپر ماری کہ وہ تمام خاک مریخ پر پڑی اُس خاک کا اثر یہ ہی کہ جہان
ساحر پر پڑی ساحر سحر فراموش کرجاتا ہی اور بیخود ہو جاتا ہی ہوش نہین باقی رہتے ہین بیہوش
ہوکر گر پڑتا ہی پس جیسے ہی خاک قبر جمشیدی مریخ پر پڑی یہی عالم مریخ کا ہوا کہ بالکل بدحواس
ہوگیا اور بیہوش ہوکر گرا پس مریخ کا گرنا تھا کہ اسنے پنجہ کو بغل مین رکھا اور خاک زمین سے
اُٹھا کر اسپر اسم سحر دم کرکے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوے پس زبان مین مریخ کے سوزن
دی قید سحر اسکے جسم پر قائم کی اور کمر مین پنجہ دے کرکے اُڑی اور بلند ہوکر اُس حباب کے
قریب آئی جس مین سب اہل اسلام قید تھے دونون لشکرون نے دیکھا کہ زعفران مریخ کی مشکین
باندھے ہوے اور پنجہ کمر مین دیے ہوے حباب بلوری کے پاس آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ
سب اُس جانب دیکھ رہے تھے جدھر یہ دونون مقابلہ کرتے ہوے گئے تھے کہ دیکھیے کون فتحمند
ہوکر آتا ہی جب سب نے یہ دیکھا کہ زعفران مریخ پر بھی غالب آئی اور اُسکو اسیر کرکے
لائی کفار نے اپنے لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اور خوشی کے باجے بجائے اور نعرے یا خداوند لقا و بیرو
سامری و جمشید کی جے کے بلند کیے اور ملکہ کی بہت تعریف کی اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا اب تو بالکل سبکو
زندگی سے یاس ہوئی سواے اس امید کے کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین شاید وہ جاکر اسکو قتل فرمائین ور
تو کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی ہی یہان تو اہل لشکر یہ خیال کررہے تھے اُدھر صاحبقران نے خواجہ

فرمایا کہ ای خواجہ تمنے دیکھا زعفران مریخ کو بھی اسیر کر لائی بڑی ساحرہ زبردست ہی مگر یہ ثابت نہوا کہ مریخ
مغلوب کیونکر ہوا کیونکہ یہان تو بظاہر مریخ غالب تھا وہ مغلوب تھی یہ کیا امر ہوا کہ وہ غالب آئی خواجہ نے
عرض کیا کہ میرے نزدیک کوئی مکر ضرور اُسنے کیا اُس مکر سے مریخ کو اسیر کیا صاحبقران نے فرمایا شاید
ایسا ہی ہو کیا معلوم صاحبقران خواجہ سے یہ فرمارہے ہین اُدھر جاب شاہ نے سلاب سے کہا کہ اب
ضرور اہل اسلام کا ستارہ گردش مین آیا اور اقبال ادبار سے بدل گیا ہی کیونکہ جو ساحر زبردست تھے
لشکر اسلام مین وہ یون اسیر ہوے ہان ایک صاحبقران باقی ہین کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہین جو کچھ خوف
ہو وہ صاحبقران سے ہی خیر وہ جب مقابلہ کو آئینگے اُسوقت دیکھا جاے گا ہم کو یقین ہی کہ زعفران
صاحبقران کو بھی قتل یا اسیر کرے گی اور اُنکا اسم اعظم بند کر چکی ہو گی سیلاب شاہ نے جواب دیا کہ ضرور
اب دیکھیے کون مقابلہ کو آتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر زعفران نے مریخ کو اُس جاب بلوری
مین قید کرکے زمین پر آئی اور اپنے تخت پر سوار ہو کر آواز دی کہ ای اہل اسلام میرے مقابلے کو آؤ جسکو
تمنائے مرگ ہو وہ میرا مقابلہ کرے یہ سُننا تھا کہ گرگین اپنی صف سے اپنا مرکب جولان کرکے خدمت بادشاہ
مین آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان ملے تاکہ مین جاکر اُس لکاتہ کو ایک ضرب تیغ سے جوزنگ کردن یا
نیزے پر اُٹھالون بادشاہ نے فرمایا کہ تم تو غیر ساحر ہو جبکہ ساحر اُس سے مسحور ہوئے تو تم کیا کر سکتے ہو
گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ اب تو جو کچھ ہو سو ہو مین ضرور جاکر مقابلہ کرونگا پس بادشاہ نے اجازت
میدان دی گرگین بادشاہ سے اجازت لیکر صاحبقران و بادشاہ کو سلام رخصت کرکے اپنے مرکب کا
تنگ درست کرکے میدان مین آیا اور کہا کہ لا کیا خبر یہ رکھتی ہی بس اُسنے کچھ نہ کیا کچھ بڑ بڑا کر جو گرگین
پر دم کیا گرگین درشت چنگال کی بالکل قوت سلب ہو گئی اور مرکب پر سے گر پڑا پس زعفران نے
ایک مرتبہ کچھ اسم پڑھکر دستک دی کہ ایک اور جاب بلوری مثل اُس جاب کے آکر قائم ہوا اُس سے پنجہ
پیدا ہوا وہ گرگین کو اُٹھا کرلے گیا جب گرگین کو اسیر کر چکی پھر اُسنے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور
ایک پہلوان مقابلہ کو آیا اسی طور سے زعفران نے اسے بھی اسیر کیا اب تو رسد بند ہو گئی اہل اسلام مقابلے
کو آنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور اہل اسلام گرفتار ہو رہے ہین اب لشکر اسلام
سے کوئی ساحر مقابلہ کے لیے نہین آتا ہی سب ساحر خاموش کھڑے دیکھ رہے ہین غیر ساحر آتے ہین اور اسیر ہوتے ہین
ساحرون کو یہ خوف ہی جبکہ ایسے زبردست ساحر اسکا کچھ نہ کر سکے تو ہماری کیا اصل ہی پس اس خیال سے کوئی
نہین آتا ہی خلاصہ یہ کہ پرے کے پرے غیر ساحرون کے خالی ہو گئے کئی سردار معزز اسیر ہوئے اب تو
سب کو یہ حال دیکھکر خیال آیا اب ذرا ہر ایک تامل کرنے لگا میدان مین جانے سے نوبت یہ پہونچی کہ
پرا بند ہو گیا اب جو اُسنے مبارز طلب کیا تو کوئی مقابلہ کو نہ آیا خاموش کھڑے ہوے ہین ایک دوسرے
کا منھ دیکھ رہا ہی جب اُسنے دیکھا کہ کوئی میرے مقابلے کو نہین آتا ہی سب خاموش کھڑے ہوے دیکھ
رہے ہین ایک دوسرے کا منھ تک رہا ہی جب زعفران نے دیکھا کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہین آتا ہی
تو اُسنے پکار کر کہا کہ ای اہل اسلام تمھاری وہ جرات کیا ہوئی اور غیرت کہ مین کتنی دیر سے مبارز
طلب کر رہی ہون کوئی میرے مقابلہ کو نہین آتا ہی کیا مین خود آؤن اگر ایک ایک نہین آتا ہی تو دس دس یا پانچ پانچ
ملکر آئین مین مقابلہ کرنے کو موجود ہون یہ جو اُسنے کہا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنے مرکب کو پرے سے
نکالا بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آئے اُسنے اِن کو بھی
سحر سے گرفتار کر لیا اُنکے بعد نور الزمان آئے وہ بھی اسیر ہوے عین الزمان آئے وہ بھی گرفتار ہوئے سکندر فرخ لقا بھی

مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار بلا ہوے سلیمان اعظم و دیگر عزیزان صاحبقران کے بعد دیگرے مقابلہ کو آئے
سب اسیر ہوئے اور جو سردار مثل گرگین درشت چنگال قیصر نیک خصال بہزاد بن لندھور حملوک
بن مالک اسد ثانی وغیرہ کے وہ بھی سب گرفتار ہو گئے اب لشکر مین سواے صاحبقران و بادشاہ کے
کوئی باقی نہین رہا ہی سرداران معزز سے یا عزیزون سے سب اسیر بجہ سحر ہو چکے ہین کہ اُسنے پھر مبارز
طلب کیا اب کوئی اہل لشکر سے حرکت تک نہین کرتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ سب خاموش مثل تصویر گلی کے
کھڑے ہوے ہین جواب تک نہین دیتے ہین اپنے اپنے دلمین کہہ رہے ہین کہ کون اس سے مقابلہ کو جاے اور
جاکر اپنی جان پر بنائے ہم باز آئے ایسے مقابلہ سے اور نام سے کوئی پہلوان ہوتا تو اس سے مقابلہ کرتے
دو چار ہاتھ تلوار کے نیزے کے چلتے کچھ ہمارے ہنر کھلتے کچھ اُسکے اگر قتل ہوتے تو شہید ہوتے اگر اُسکو قتل
کرتے تو نام ہوتا اس سے کیا فائدہ کہ یہان تو بڑی ارمان سے مقابلہ کو گئے وہان جاکر کچھ نہ کر سکے
اُسنے جو چھو کر دیا ہمکو اچھو ہو گیا ہمارے ہاتھ پانون رہ گئے مضغہ گوشت ہو گئے دل کے ارمان دلمین
رہ گئے کچھ نہو سکا اس سے کیا حاصل جبکہ اسی طور سے مرنا ہی تو وہ یہان آکر قتل کرے ہم موجود ہین نہ وہان
ہاتھ ہلا سکینگے نہ یہان پھر کیا ضرورت ہی کہ میدان مین جاکر اپنا نام بدنام کرین لشکر کے سپاہی تو یون کے خاموش کھڑے
ہوے ہین وہ مبارز طلب کر رہی ہی بلکہ سب اپنے دلمین اپنے خالق سے دعا مانگ رہے ہین کہ اے خالق اکبر
کسی اپنے ایسے بندے کو ہماری کمک کو روانہ کر کہ وہ آکر ہماری کمک کرے اور اس بلا کو رد کرے جو کوئی اُسکے
مقابلہ کو گیا ساحر یا غیر ساحر وہ اُسکے ہاتھ سے اسیر ہوا اگر اسی طور سے ہماری قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی مگر ہمکو
اس ذلت سے مرنا گوارا نہین ہی مگر تیرے حکم سے لاچار ہین کیا ہمارا زور ہی اے کریم یہ وقت مدد ہی بلا کے رد کرنے
کا ہنگام ہی مبتلاے بلا لشکر اسلام ہی اہل لشکر تو یہ دعا کر رہے ہین کہ اُدھر بادشاہ نے یہ حکم فرمایا کہ ہماری
سواری کا مرکب لاؤ ہم اس سے جاکر مقابلہ کرینگے ادھر صاحبقران بھی اپنے مقام پر سے مرکب کو مہمیز کر کے
قریب بادشاہ آئے ادھر خادم نے مرکب حاضر کیا کہ بادشاہ کے قریب صاحبقران پہونچگئے صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب مجکو اجازت مرحمت ہو تا کہ مین جاکر اس سے مقابلہ کرون کیونکہ وہ مبارز طلب
ہی یہان سے کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بڑی ذلت کی بات ہی کبھی آج تک ایسا نہین ہوا کہ حریف
رو مقابل طلب کرے اور ہمارے لشکر سے اُسکے مقابلہ کو کوئی نہ نکلے سواے آج کے بس اب مجھ سے صبر
نہین ہو سکتا ہی مین اجازت کا خواستگار ہون بادشاہ نے یہ کلام سنکے فرمایا کہ اے زینت لشکر اسلام و اے
گل گلشن صاحبقرانی یہ آپ کیا فرماتے ہین بلکہ مین خود اس امر کا آپ سے امیدوار ہون کہ آپ مجکو اجازت
مرحمت فرمایئے تا کہ مین جاکر اس سے مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھ سے لشکر کی تباہی نہین دیکھی جاتی اسنے
تو جگر کو خون کر دیا کوئی مقام ایسا دل مین نہین باقی ہی کہ جہان یہ داغ نہون یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ میری
موجودگی مین آپ اُسکے مقابلہ کو تشریف لیجائین یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ آپکے سبب سے یہ لشکر قائم ہی اور لشکر
کی زینت ہی آپ صاحب اسم اعظم ہین مین تو ایک مرد سپاہی ہون صرف آپ کے فرمانے سے مین نے تخت
حکومت کو قبول کیا ورنہ مجکو اس امر سے انکار تھا جب آپ نہونگے تو پھر شاہی کس کی اور لشکر
کس کا خداوند کریم وہ دن آنکھ سے نہ دکھاے کہ مین انکو خدانخواستہ قتل یا اسیر ہوتے ہوے دیکھون
اور اپنی جان نہ فدا کرون بس اب آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئن تا کہ مین جاکر مقابلہ کرون میرے
بعد آپکو اختیار ہی مین کبھی آپ کو اجازت نہ دونگا یہ جو تقریر بادشاہ نے فرمائی صاحبقران نے
اُسکے جواب مین فرمایا کہ آپ کیا فرما رہے ہین مین اسکو کیونکر گوارا کرون کہ جو کہ بادشاہ لشکر ہو وہ کو مرنے کو

جو کہ زینت اورنگ شاہی ہو وہ سر کٹاسکے جسکے دم سے لشکر مین رونق ہو وہ سر جا کر میدان مین دسے
اور مین موجود رہون یہ لشکر کی ساری رونق آپ کے دم سے ہی اسوقت تک جو لشکر قائم ہے اور تباہ نہین ہوا
ہی صرف آپ کے قدم کی برکت سے ورنہ ایسی حالت مین یہ کب امید تھی کہ لشکر قائم رہیگا لہذا اب آپ مجھکو
اجازت مرحمت فرمایئے مین جا کر مقابلہ کرون اسمین دو امر ہین اول تو یہ امر ہی کہ مین مالک اسم اعظم ہون
آپکی دعا سے میرے اوپر سحر اثر نہ کریگا اور ساحرہ سے مقابلہ ہی مین یقین کرتا ہون کہ آپ کے اقبال سے ضرور
وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگی اور مین اسپر غالب آؤنگا یہ سب اسیران بلا قید سے رہا ہونگے گو یہ زبانی
عمرو کے معلوم ہو چکا ہی اور وہ مین مقابلہ مین جبکہ مین نے اس سے کہا تھا کہ مین اگر کمک کرون اسم اعظم
پڑھکر یہ بلا رد کرون اُسنے جواب دیا تھا کہ مجکو آپ کے اقبال سے کوئی ضرورت نہین ہی مین تو اسکو
قتل کر چکا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ یہ سحر بند ہی ورنہ اسکی بھی تدبیر کرتا بس یہ سبب ہوا اُسکے بچنے کا چونکہ یہ امر ثابت
ہو چکا ہی کہ یہ سحر بند ہی مگر اسم اعظم کے روبرو کچھ کام نہ آے گا کسی قسم کا سحر اثر نہ کرے گا اگر سحر بند بھی
ہوگی تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگی جب مین نے اسم اعظم ورد زبان کیا سب سحر دفع ہوگیا اگر وہ سحر بند
ہی تو میرے پاس بھی اسم دافع سحر ہی پس ایسی حالت مین امید قوی ہی کہ مین اسپر غالب آؤنگا دوسرا امر
یہ ہی کہ اگر مین قتل یا اسیر ہوگیا تو اُس حالت مین یہ ہوگا کہ آپ کل لشکر کو لے کر اور ناموس کو خانہ کعبہ تشریف
لیجائینگے ان سب کو تباہی سے بچائینگے ورنہ یہ ضرور تباہ ہونگے اور کل قتل ہونگے کیونکہ یہ تو
مجھ سے ہوگا نہین کہ مین اسکے روبرو سے چلا جاؤن ان سب کو لیکر اور آپ جو ہونگے تو آپ کو اس امر کا ضرور
خیال ہوگا کہ ناموس پر تباہی نہ آے آپ ضرور اس امر کا خیال کرینگے اور ان سب بے دست و پا کو
تباہی سے بچائینگے آپ کے دم سے یہ لشکر آباد رہے گا بس مین کبھی آپکو طرف میدان کے جانے نہ دونگا اس امر
کا بھی خیال رہے کہ جب آپ خدمت مین صاحبقران اول و ثانی کے پہونچین تو میری طرف سے آداب
عرض فرمایئے گا اور فرمایئے گا کہ اُسنے عرض کیا ہی کہ جہان تک ممکن ہو میرے خون کا عوض ان کافران غدار
و نابکاران ناہنجار سے لیجیے گا کیونکہ مین بے گناہ قتل ہوا ہون اور آپ کو میرے خون کا عوض لینا فرض ہی
بادشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ ای صاحبقران یہ تو نہوگا کہ مین آپ کو جانے دون یہ جو آپنے فرمایا کہ آپ میرے
بعد ناموس و لشکر کو لے کر خانہ کعبہ چلے جایئے گا اب تو کبھی نہوگا کہ مین آپکے روبرو سے چلا جاؤن جیسا کہ آپکو
خیال ہی کہ مین بچاؤنگا اسی طور سے میرا بھی خیال ہی پس اس سے تو یہ امر بہتر ہوگا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئن
اور کسی کے ہمراہ ناموس کو کر کے خانہ کعبہ کو روانہ فرمایئن اور کسی کے سپرد فرمایئن جو کہ معتمد ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ اب تو مین نے آپ کے سپرد کیا ہی آپ کو میرے بعد اختیار ہی کہ خواہ خود ان سب کو لے کر خانہ کعبہ
تشریف لیجایئے خواہ کسی کے سپرد فرمایئے گا بموجب مصرع بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد * پس
آپ کو اختیار ہی اب مجکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا بلکہ آپ مجکو اجازت مرحمت
فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہوگا بلکہ میری تو یہ راے ہی کہ آپ مجکو اجازت دین اور میری فتح و ظفر
کی خدا سے دعا فرمایئن کیونکہ آپ صاحب لشکر ہین خداوند کریم آپ کی دعا جلد قبول کرے گا بس یہ سن کے
بادشاہ نے جواب دیا کہ مین تو اس امر کو کبھی نہ قبول کرونگا یہ جواب دے کر حکم فرمایا کہ سب اہل لشکر بدرگاہ
خداوند کریم اس امر کی بہ گریہ و زاری التجا کرین کہ خداوند کریم اس بلاے ناگہانی کو رد کرے یہ حکم فرمانا تھا
کہ سب اہل لشکر نے ایک مرتبہ ہاتھ اپنے اپنے بدرگاہ خداوند کریم بلند کیے اور التجا کرنے لگے کہ ای کریم و
رحیم جلد ہم سب پر سے اس بلا کو رد کر کسی کو روانہ فرما کہ وہ آکر اس لکاتہ کو قتل کرے ہمارے سر پر

صاحبقران و بادشاہ کو سلامت رکھ ان دونون صاحبون کا سایہ ہمارے سر پر سے نہ اُٹھے کوئی اسطرح سے دعا کر رہا تھا کہ تونے حضرت ابراہیم کی کمک فرمائی اُنپر آگ کو گلزار کیا نمرود کے شر سے بچایا اسی طور سے ہم سب کی بھی کمک فرما کوئی کہتا تھا کہ تونے حضرت موسیٰ کو شر فرعون سے محفوظ رکھا بلکہ اُسکے گھر مین اُسکے ہاتھون پرورش کرایا اسی طور سے ہماری بھی مدد کر کوئی کہتا تھا کہ تونے سلمان کو صحرائے لق و دق سے نکالا کہ جہان سوائے تنہائی اور حسرت و یاس کے کوئی نہ تھا نجات دی اُسی طریقہ سے ہمکو بھی اِس بلا سے نجات دے سلمان کو تو نے شیر سے نجات دی ہمکو اس لکاتہ کے شر سے نجات دے اے کریم شکم حوت مین یونس کا کون کفیل تھا سوائے تیرے تو ہی نے اصحاب فیل سے اپنے گھر کو بچایا واسطے اسی خانہ مقبول کا ہمکو اس بلا سے محفوظ رکھ واسطہ تجکو تنہائی ما سلف و ما سبق کا کوئی یہ پکار اُٹھا

بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفیٰ دستی	ز بحر غم گرفتارم علی مرتضیٰ دستی	ز حالات شب معراج دانستم یداللّٰہی
چرا دستم نگیری یا نبی بہر خدا دستی	غرض ایک اس طور سے ساتھ گریہ وزاری کے دعا کر رہا تھا ادھر	

صاحبقران اِسسے اور بادشاہ سے اجازت پر تکرار ہو رہی ہے نہ بادشاہ صاحبقران کو اجازت دیتے ہین نہ صاحبقران بادشاہ کو باہم رد و بدل ہو رہی ہے زعفران نے جوان سب کو دعا کرتے ہوئے دیکھا حیران ہوئی کہ یہ کیا امر ہے خیال کیا کہ یہ سب اس امر پر روتے ہین کہ ہم قتل ہونگے شاید ہمکو روتا دیکھکر ملکہ کو رحم آئے یہ خیال کرکے اور ہنس کر پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار روتے ہو مین رحم نہین کرونگی کیونکہ مجھکو اب غصہ آگیا ہے پہلے کیون نہ اِس امر کا خیال کر لیا کہ اگر ملکہ کو غصہ آگیا اور زعفران کی فتح ہوئی تو کیا ہوگا اُسوقت تو اپنے غرور مین کسی امر کا خیال نہ رہا اب بادولت کو اس گریہ وزاری پر تمہاری رحم نہ آئے گا نہ مین امان دونگی بیکار ہی یہ گریہ وزاری ہے بس رو چکے آئے کوئی میرے مقابلہ کو ورنہ مین خود آتی ہون کیا خوب مثل عورتون کے روتے ہو کیسے مرد ہو تمہاری جرأت و بہادری کہان گئی اور غرور کی تقریر کیا ہوئی یہ جو اُسنے کہا کسی نے اُسکی اس تقریر کا جواب نہ دیا بلکہ صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ اب مجکو جلد اجازت مرحمت فرمائین کیونکہ اب مجھ سے یہ کلام طعن آمیز نہین سنے جاتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت سے ممتاز کرین کہ مین ان کلامون کی نہین برداشت کرسکتا ہون اب راوی بادشاہ و صاحبقران کو باہم اجازت کی بحث مین چھوڑتا ہے کہ نہ بادشاہ صاحبقران کو اجازت دیتے ہین نہ صاحبقران بادشاہ کو اور اہل لشکر اسلام کو مصروف دعا رکھتا ہے اور نہ زعفران کو مبارز طلب چھوڑتا ہے اب کچھ حال سہراب کا تحریر کرتا ہے کہ اُسپر کیا گزری کیونکہ اسکا حال بھی تحریر کرنا ضرور ہے وہ بھی تو ایک بلا مین مبتلا ہے اُسپر کیا گزری ہے

ازین قصہ یکدم فراموش کن	زجائے دگر داستان گوش کن

اب شمہ حال سہراب کا تحریر ہوتا ہے عین وقت پر اُسکا آنا اور زعفران کو قتل کرنا سب اہل اسلام کو اس بلا سے نجات دینا و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے اس داستان کو یہان تک بیان کیا ہے کہ جب سہراب ملکہ نسیم جادو سے صندوقچہ لیکر طرف لشکر اسلام کے چلا تھا انہی صورت پر تخت سحر پر سوار چلا جاتا تھا کہ ایک دیو اُسکو اُٹھا کر لے گیا تھا سہراب نے بھی سحر نہ کیا تھا اس امر سے کہ تا کہ مین اس کشاکش دنیوی سے نجات پاؤن کیونکہ اب یہ کشاکش سحر مجھسے [illegible] نہین سکتی ہے یہ ایسے ایسے خیال کر رہا تھا اور خاموش اُسکے پنجہ مین دبا ہوا چلا جاتا تھا دریا سکا بھی

اسکو خیال تھا کہ ملکہ نے صرف میری تسکین قلب کے لیے یہ صندوقچہ لادیا ہی جو کہ ایسی نایاب چیز ہوگی وہ
کون رکھی ہوگی کہ جسکا جی چاہے اُٹھالاے یہ بھی ایک امر تھا ملکہ نے خیال کیا ہوگا کہ میرے عاشق کا
دل نہ میلا ہو یہ صندوقچہ لاکر دیا کہ یہ وہی صندوقچہ ہی خیر مین اس امر سے تو ضرور بچا کہ میرے روبرو اہل اسلام
کا لشکر نہ تباہ ہوا مگر یہ بدنامی میرے لیے ضرور ہوئی کہ سہراب اپنی جان بچاکر نکلگیا ہر ایک کو یہی خیال ہوگا
یہان بھی جان گئی اور وہان بھی جان جاتی مگر سب کے ہمراہ جان جانا اچھا تھا اس جان جانے سے گر کیا کیا
جاے جو مقدر مین تحریر ہو خیر آخری دیدار سے تو اپنی معشوقہ کے مشرف ہو گئے ایسے ایسے خیال کرتا تھا
اور خاموش تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دیو سہراب کو لیے ہوے چلا گیا سہراب کی یہ حالت ہی کہ شدت
ہوا سے کبھی بیہوش ہو جاتا ہی کبھی ہوشیار ہو جاتا ہی جب ہوشیار ہوتا ہی تو وہ یہی خیال کرتا ہی جو کہ تحریر ہوئی ہے
نوبت بایجا رسید کہ قریب ایک پہر دن کے اُس دیو کو عالم پرواز مین گذرا جب پہر پھر دن آگیا تو وہ دیو قریب
ایک کوہ سربلند کے جو کہ پردہ قاف سے قریب تھا پہونچا اُسنے خیال کیا کہ اگر تو اس آدم زاد کو لے کر قاف مین
جائیگا تو خرابی ہوگی تونے تو چار دن سے کچھ کھایا نہین ہی اور بہت گرسنہ ہی خداوند ابلیس نے اپنی قدرت
سے یہ ایک لقمہ چرب عنایت فرمایا ہی بس اگر تو لیکر گیا تو وہان حصہ بانٹ ہو جاے گا تیرے حصہ مین بھی
ایک پارچہ اسکے گوشت کا آے گا ایک کلہ بھی نہ گرم ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ جو کوہ سامنے ہی لیکر پہر
اسکو بیجاکر کھالے تاکہ تیرا شکم تو سیر ہو جاے یہ حالت گرسنگی تو جاتی رہے بس یہ سوچکر یا تو اُڑا ہوا جاتا تھا یا ایک
مرتبہ اُس کوہ کی طرف متوجہ ہوا جو جو زمین کی طرف مائل ہوتا تھا وہ وہ سہراب کے حواس درست ہوتے تھے
یہان تک کہ وہ اُس کوہ پر اُترا سہراب کو زمین پر رکھا سہراب نے جو اپنے کو اُسکے نیچہ سے رہا پایا ایک
مرتبہ اُٹھ بیٹھا دیو کو سامنے کھڑا پایا گو سہراب مین اس قسم کی قدرت تھی کہ وہ اُسکو سحر سے قتل کرتا مگر دنیا سے
اسقدر بیزار تھا اور ایسا صدمہ ہجر سے ناچار تھا کہ اُسنے سحر سے نہ قتل کیا بلکہ آمادہ مرگ ہوا اور اُس دیو سے
کہا کہ تو کس لیے مجھکو یہان لایا ہی اور تیرا کیا منشاء ہی کیون تمنے مجھ ستم رسیدہ ظلم دیدہ کو پریشان کیا ہی اُس
دیو نے جواب دیا کہ مین آج چار روز سے بہت بھوکا ہون اور کسی قسم کی چیز مجھکو ایسی نہ ملی کہ مین اپنا شکم
پر کرتا اور اس صدمہ گرسنگی سے اپنی جان بچاتا جب کچھ نہ ممکن ہوا تو مین نے خیال کیا کہ پردہ دنیا پر سے
جاکر کسی آدم زاد کو اُٹھالاؤن اُسے کھاکر اپنی اشتہا کو بجھاؤن بس اسی فکر مین پردہ دنیا پر آیا یہان بھی میرا
قابو کسی انسان پر نہ چلا آخر ناچار ہوکر قاف کو واپس جاتا تھا کہ راہ مین تجھ سے ملاقی ہوا مین نے دیکھا کہ تو
تخت پر سوار چلا جاتا ہی بس مجھکو تاب نہ رہی مین تجھکو اُٹھا لایا قاف مین اس سبب سے نہین لے گیا کہ وہان جو
لیجاؤنگا تو تیرے بہت سے حصہ ہو جائینگے سب بطور تبرک کے کھائین گے میری اشتہا نہ کم ہوگی مین اسی صدمہ
مین مبتلا رہونگا بس اس سبب سے اس پہاڑ پر تجھکو لایا کہ یہان کھالون اپنی اشتہا کو بجھاؤن شکر کرون خداوند
ابلیس کا کہ جنھون نے یہ نعمت عظمی مجکو عنایت فرمائی بس اب مین تجکو کھائے لیتا ہون سہراب نے جو
یہ سنا اپنے دل مین کہا خیر خوب ہوا کہ اس دنیوی صدمون سے تو نجات ملی ہمارے مقدر مین غسل وکفن نہ تھا نہ
قبر تھی نہ یہ امر تھا کہ کوئی ہماری میت پر آوے ایسے مقام پر مرتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہوگی کہ ہم پر کیا گذری
افسوس اس امر کا ہی کہ ہمارے حال سے نہ صاحبقران والاشان واقف ہونگے نہ ملکہ لنسیم اس امر سے بھی
محروم رہے کہ ملکہ کو ہمارے حال کی خبر ہوتی ہاے کیا کرون کیا نہ کرون عجب عالم بیکسی مین مرنا ہوا ہی
خیر جو مشیت ایزدی اُسکی مشیت مین کیا چارہ ہی ہر ایک بندہ مجبور ہی وہی مالک قضا وحیات ہی جس طور سے
اُسنے جسکی قضا تحریر کی ہی اور جس قدر اُسنے زندگی تحریر کی ہی اُسی قدر زندہ رہ سکتا ہی اُس سے زیادہ

نہین جی سکتا ہی اور جس طور سے قضا تحریر ہوئی ہی اُسی طور سے مرتا ہی اُسکے خلاف نہین مرسکتا ہی کیونکہ اسکا فعل
ایسا نہین ہی کہ ابھی وہ کچھ تحریر کرے اور بعد کو کچھ جو کچھ اُسنے تحریر کردیا اُسکے حکم سے نبی ولی بھی مجبور رہے
اور وہم نہ مار سکے میری کیا اصل ہی خیر چنانچہ بالقضا اگر یونہی آئی تو کیا اختیار ہی مگر اے سہراب اس صندوقچہ
کی تو آزمائش کرلے شائد قضا نہ آئی ہو تو اپنے کو سحر سے نہ بچا بلکہ اُس صندوقچہ کا امتحان کر اگر تیری قضا آئی ہی
تو یون ہی مریگا اور وہان بھی جاکر مرے گا یہ حسرت تو نرہے کہ ملکہ نے صندوقچہ دیا تھا نہ معلوم وہ کیسا تھا
اس امر کا بھی امتحان ہو جاے گا کہ ملکہ کو بھی تجھ سے الفت ہی یا نہین یا صرف منھ دیکھے کی محبت ہی صرف
بلا ٹالنے کو یہ صندوقچہ دیا ہی اسکے امتحان سے یہ امر ضرور ظاہر ہوگا شائد خدا نے اسی کے امتحان کے لیے
دیو کے پنجہ مین تجکو اسیر کرایا ہو کیونکہ مجکو تو اسکی طرف سے خیال دوسرا ہی کہ یہ صندوقچہ وہ نہین ہے
پس خدا نے یہ صورت نکالی ہو اور اس دیو کی قضا تیرے ہاتھ سے ہو اگر یہ صندوقچہ اصلی ہی اور دیو تیرے
ہاتھ سے قتل ہوا تو ضرور تجکو ملکہ کا وصل بھی نصیب ہوگا اگر ملکہ نے صرف تالیف قلب کی ہی تو ایسی زندگی
بیکار ہی کہ تو جسپر جان دے وہ تیرا کچھ خیال نہ کرے پس ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہی تو سحر نہ کرنا دیو کو
کھا جانے دینا یہ امر جو سہراب کے خیال مین آیا اور دل نے بھی اس امر کی گواہی دی یا تو سر جھکائے
ہوئے اپنی ایسی بے بسی کی موت پر افسوس کر رہا تھا کیونکہ اپنے دل مین قسم کھا چکا تھا کہ اسکو سحر سے نہ قتل
کرونگا یہ سبب تھا مجبوری کا پس سر اٹھایا اور اُس دیو سے کہا کہ تو بہت گرسنہ ہی اور مجکو کھانے کو لایا ہے
کہ مجکو کھا کر اپنی اشتہا کو کم کرے مین موجود ہون دیر کس بات کی ہی مگر اے دیو اگر تو مانے تو مین ایک بات تجھے
کہون اُس بات مین تیرا نفع ہی میرا کوئی نفع نہین ہی بلکہ تیرا شکم خوب پُر ہو جائیگا پھر کبھی بھوک نہ لگیگی دیو نے
کہا کہ وہ کون بات ہی اور کیا تدبیر ہی پس سہراب نے کہا کہ اگر تو مجکو اسقدر مہلت دے کہ مین اُس چیز کو
نکال لون اور تجکو دون وہ چیز میرے پاس ہی مین نے ایک مرتبہ کھائی تھی جب سے تو آج تک مجکو کبھی بھوک
نہ لگی وہ ایسی خوشبودار اور بافوائد تھی کہ مین کیا بیان کرون انسان کے لیے ایک تولہ بھر کافی ہی دیو زاد کے
لیے ایک سیر بھر مین نے وہ بہت مشکل سے حاصل کی ہی کیونکہ مجکو تو اپنی زندگی کی امید ہی نہین یہ تو مین
جانتا ہون کہ تو ضرور مجکو کھا جاے گا جب مین مرجاؤنگا تو وہ بیکار ہی پس ایسی حالت مین مین کیون اُسے
برباد کرون تو ہی کیون نہ کھالے تاکہ اور آدم زاد کی جان تیرے ہاتھ سے بچے اور تو میرا احسان مند ہو
کہ کسی آدمزاد نے مرتے وقت یہ احسان میرے اوپر کیا گو مین اسکا دشمن تھا مگر اُسنے دوستی کی مین تجھکو
کبھی کبھی یاد آیا کرونگا اُس دیو نے کہا کہ وہ تیرے پاس کہان ہی اور کیا چیز ہی اُسکا نام تو بتا مین نام تو
سنون جو تو اسقدر اسکی تعریف کر رہا ہی کہ میرا دل بہت بیقرار ہوا جاتا ہی سہراب نے کہا کہ میرے
پاس ہی اسکا نام حلواے بے اشتہا ہی مجکو ایک حکیم نے طیار کرکے دیا ہی میرا بڑا روپیہ صرف ہوا ہی
وہ میرے پاس ہر وقت ایک صندوقچہ مین رہتا ہی اُس دیو نے کہا کہ وہ صندوقچہ کہان ہی سہراب نے
کہا کہ میری کمر مین دیو نے کہا کہ لا پھر مجکو دے کہ مین اُسکو کھا کر اپنی اشتہا رفع کرون سہراب نے کہا کہ
ابھی نہ کھانا مین تجکو وہ صندوقچہ کھول کر نکالے دیتا ہون تو اُسکو اپنے قبضہ مین کرلے پہلے مجکو کھالے
پھر اُسکے بعد کھانا تاکہ مزا تیرے منھ کا بدل جاے دیو نے جواب دیا کہ جلدی کر میری حالت مارے
بھوک کے تباہ ہی تو مجھے باتون مین لگاے ہوے ہی سہراب نے اُس سے کہا کہ ذرا تو میرے پاس سے
چند قدم ہٹ جا یہ سُنکے وہ دیو سہراب کے قریب سے ہٹ گیا اُس حلوے کے اشتیاق مین یہ
نہ جانتا تھا کہ یہ آدم زاد خود میرا حلوہ بناے گا اور اس اتھلانے کی سزا دیگا جب دیو سہراب کے

چند قدم ہٹ گیا مگر سامنے کھڑا ہی اُسی طرف دیکھ رہا ہی پس سہراب نے اپنی کمر سے صندوقچہ نکالا پہلے
تو دیو کو شک ہوا تھا کہ شاید یہ آدمزاد مجھ سے کچھ فقرہ کرتا ہی چاہتا ہی کہ جتنی دیر جان بچے اُتنی دیر
بہلاؤن اور یہ کھانے سے کیون باز رہا اسکا سبب یہ تھا کہ سہراب نے حلوے کی تعریف کی تھی بہت اسکو
اس امر کا گمان ہوا تھا کہ شاید ایسا ہو کیونکہ اکثر آدم زاد ایسی چیزین تیار کرتے ہین اس امر سے اطمینان تھا
کہ یہ میرے ہاتھ سے بھاگ کر جا نہین سکتا ہی مین دیو ہون یہ آدم زاد ہی صرف بھوک کی تکلیف ہے
خیر تھوڑی دیر اور برداشت کرلو جہان چار دن بھوک گوارا کی وہان اور گھڑی دو گھڑی مین اسکا جھوٹ
سچ معلوم ہو جائے گا تو ایسی نعمت ملتی ہی جو کہ عمر بھر کے لیے کافی ہی فکر معاش سے جان بچتی ہی اگر جھوٹا ہی
تو بھی اپنا لقمہ ہی پس لیسے خیالات دل مین کرکے ہٹ گیا تھا جب سہراب نے صندوقچہ کمر سے نکالا تو اُسکو
اب بالکل اس امر کا یقین واثق ہو گیا کہ یہ سچا ہی بہت خوش ہوا ناچا کو د تالیان بجائین خوش فعلیان
کرنے لگا یہان سہراب نے صندوقچہ کھولا دیکھا کہ ایک بٹری لگی ہوئی ہی اُسکے باہر قبضہ تلوار کا نمایان
ہی یہ حال دیکھکر سہراب کو کسی قدر یقین ہوا کہ صندوقچہ اصلی ہی کچھ خوشی ہوئی پس جلدی بٹری کو بائین
طرف ہٹایا کچھ بھی نہ ہوا اب تو یقین کامل ہو گیا کہ ملکہ نے دھوکا دیا معلوم ہوا کہ ملکہ کو مجھ سے الفت
نہین ہی صرف دنیا سازی کی باتین تھین جو میرا گمان تھا وہ سچ نکلا راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب
نے غلطی سے بٹری بائین طرف ہٹائی تھی اُسکو پہلے دہنی طرف ہٹانا تھی ملکہ نے یہی تعلیم بھی کیا تھا سہراب
بھول گیا دوسرے جلدی تھی ایسی آفت مین حواس خمسہ کا درست رہنا مقدم ہی اسی قدر سہراب نے بہت
جرأت کی کہ اپنے حواس بجا رکھے اور یہ فقرہ کیا ورنہ دوسرا ہوتا اور موت کو سر پر موجود پاتا تو کبھی
نہ اتنی جرأت کرتا نہ اسقدر حواس بجا ہوتے یہ سہراب ہی کا کام ہی اگر اتنی غلطی ہوئی تو کوئی امر عجب
نہین ہی پس فوراً خیال آیا کہ ای سہراب اسی بٹری کو دہنی طرف تو ہٹا دیکھ شاید اُدھر کے ہٹانے
سے تیرا مطلب حاصل ہو اُس دیو نے جو دیکھا کہ اسنے صندوقچہ کھولا مگر کوئی چیز نکال کر نہ دی
آواز دی کہ ای آدم زاد میرا تو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی دینا ہو تو دے ورنہ مین تجھکو
کھاتا ہون مین ایسے حلوہ سے باز آیا جبکہ میرا خود حلوہ نکل گیا بھوک سے تو مین کیا اُسکو لے کر چاٹونگا
سہراب نے یہ سنکے کہا کہ اے مین تو نکال رہا ہون جہان اسقدر صبر کیا ہی دو منٹ اور صبر کر
مین تیرے نفع کے لیے کہتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت ہی یہ کہکر اُس بٹری کو دہنی طرف ہٹایا
جیسے ہی وہ بٹری دہنی طرف ہٹی ایک برق ایسی کوندی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ دیو کی آنکھین
جھپک گئین اور بند ہو گئین اور ایک صدا آئی گڑگڑاہٹ کی آسمان پر سے پس وہ تلوار جو کہ
اُس صندوقچہ مین تھی آسمان پر جا کر چمکی اور وہان سے کڑکڑا کر چلی سہراب نے صدا دی
کہ لینا اس دیو نابکار کو پس یہ کہنا تھا کہ وہ برق ایک مرتبہ اُس دیو کی طرف چلی یہ نمافل
کھڑا ہوا تھا اور حیران تھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی یہ کیا بلا آئی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ وہ برق
آکر سر پر دیو کے گری وہان سے قلم کرتی ہوئی دونون پانون کے درمیان سے ہو کر زمین مین
آئی اور زمین مین بیٹھکر ایک مرتبہ پھر چمک کر بلند ہوئی دیو کے دو ٹکڑے ہوے دیو مر کر زمین
پر گرا وہ برق بالاے آسمان جا کر چمکی پس سہراب نے جلدی سے بٹری کو بائین طرف ہٹایا
جیسے ہی بٹری ہٹائی وہ تلوار اپنے مقام پر آکر قایم ہو گئی سہراب نے جلدی سے صندوقچہ
بند کر لیا اور فوراً اُسی خاک پر سجدہ شکر کیا جب سجدہ سے فراغت ہوئی سر اُٹھا کر دیکھا

تو اُس دیو کو کشتہ پایا بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہا کہ ملکہ کو ضرور مجھ سے الفت ہو اگر الفت نہوتی تو ایسی نایاب
چیز یون لاکر نہ دیتی جبکہ یہ معلوم ہو کہ اسکی ضرب سے کوئی نہین بچ سکتا ہو اتنے بڑے دیو کو کیونکر اُس نے
دو حصہ کیا اور وہ اسکا کچھ نکر سکا پس یہ تو بخوبی ملکہ کو معلوم تھا نہ اُسنے مان کی محبت کی نہ باپ کی میری
الفت مین سب کو میرے ہاتھ سے قتل کرانے کی تدبیر کی لیا اب مین چھوڑتا ہون آج ہی تو جاکر طبل
جنگ بجواتا ہون اگر میدان مین صف آرائی ہوگی اور کل یہان کے کل لشکر کو قتل کر کے سیدھا شہر سمندریہ
پر جاؤنگا شہر کے اندر جاکر سمندر شاہ کو عین دربار مین ٹوک کر قتل کرونگا اب کیا میرے ہاتھ سے کفار
زندہ بھی رہتے ہین یہ تو خوب چیز میرے ہاتھ آئی اگر صف آرائی ہوگی تو آج ہی مین نے کل لشکر کفار کا خاتمہ
کیا اور صاحبقران سے اجازت لیکر سمندر شاہ کا مقابلہ شہر مین جاکر کرونگا اب ضرور میرے وصل سے
ملکہ شاد ہوگی مین اُسکے وصل سے خوش ہونگا اتنی میری زندگی تھی جو مین میری جان سلامت بچی
اور اہل اسلام کی بھی زندگی ہوئی اور ضرور میری آرزوے دلی برآے گی یہ کہکر سہراب نے اپنے دل سے
خوشی خوشی صندوقچہ کو کمر مین باحتیاط رکھا اور سحر کرکے تخت بنایا اُسپر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے بہت
عجلت کے ساتھ چلا راوی نے بیان کیا ہو کہ جب سہراب نے اپنے دل مین یہ خیال کیا تھا کہ اس صندوقچہ
کا امتحان اس دیو پر کرون اُسی وقت خیال آیا کس تدبیر سے فوراً فقرہ ذہن مین آگیا تھا جو کہ دیو سے
بیان کیا تھا پس اُسی فقرہ نے کام دیا اور جان بچی پس سہراب اُس دیو کو قتل کر کے صندوقچہ کو لیکر
چلا یہ تو یہان سے روانہ ہوا ہی اور راہ کو طے کر کے اُسوقت قریب لشکر پہنچا جب کہ صاحبقران بادشاہ
سے اجازت طلب کر رہے تھے اور بادشاہ صاحبقران سے اور تمام لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا سب
دعا مانگ رہے تھے اور زعفران مبارز طلب کر رہی تھی ایک حباب بلوری مین سرداران لشکر
اسلام جو کہ ساحر تھے وہ تڑپ رہے تھے اور ایک حباب مین جو کہ غیر ساحر تھے اور زعفران ہنس ہنس کر
اہل اسلام سے کہتی تھی کہ میرے مقابلہ کو کوئی نہ آے گا معلوم ہوا تم سب نامرد ہو سواے عورتون کے
طور سے رونے کے تمکو کچھ نہین آتا ہو خیر مین ہی تمھارے اوپر آتی ہون پس راوی نے بیان کیا ہو
جب یہ کلمہ صاحبقران والاشان نے سنا بادشاہ سے فرمایا کہ اگر اب آپ اجازت ندیجیے تو مین اپنے
کو آپ کے روبرو ہلاک کرونگا ابھی ابھی اپنا سر تلوار سے قلم کرونگا یہ جو صاحبقران نے کہا بادشاہ
نے سر جھکا لیا اور خیال کیا کہ کیا تدبیر کرون کہ صاحبقران اسکے مقابلہ کو نجائین بحکو اجازت دین ہزار
ہزار فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ آئی اب یہ فکر کی کہ خیر جو مرضی خدا اب یہ تدبیر کرون کہ کچھ دیر کے لیے
صاحبقران اور ٹھہر جائین شاید کوئی امر پردہ غیب سے ہویدا ہو یہ خیال کر کے دل مین صاحبقران سے فرمایا
کہ مین مجبور ہون آپ بہت مجبور کرتے ہین مگر اے صاحبقران دخواجہ ہمکو سہراب سے یہ امید نہ تھی کہ وہ
ایسے وقت مین ہمارے ساتھ سے الگ ہو جاے گا اور یون ساتھ چھوڑ دے گا ملاحظہ کرو کہ وہ کیونکر
اپنی جان بچا کر نکل گیا اُسکو صندوقچہ کے خوف نے یہان سے نکالا کیونکہ اُس نے جب تم نے صندوقچہ
کا ذکر کیا تھا تو اُسنے کہا تھا کہ اسکا رد ہونا محالات سے ہے نہ اُسپر کسی ساحر کا سحر اثر کرے گا نہ اسم اعظم
پس اسی خوف سے جان بچا کر یہ فقرہ کر کے چلا گیا اگر وہ ہوتا شاید کوئی تدبیر وہ اسکے قتل کرنے کی
ضرور کرتا کیونکہ وہ یہان کا ایک مدت تک یہ سالار رہا ہی وہ کل ساحرون کے حال سے واقف تھا مگر وہ
بھی چلا گیا سچ ہو کہ وقت بدمین کوئی کسی کا بھی شریک حال نہین ہوتا ہو باپ فرزند کی شرکت
نہین کرتا ہو نہ فرزند باپ کی پھر وہ تو غیر تھا اُسپر امید اس امر کی کرنا کہ وہ وقت بدمین شریک ہوگا یا اسکی شکایت

کرنا بالکل بیکار ہی ای خواجہ نجم میرے اوپر اعتراض نہ کرنا جبکہ آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ اسکی شکایت
کرنا بالکل بیکار ہی پھر کیون شکایت فرماتے ہین یہ کلمے صرف اسوقت عالم بدحواسی اور مایوسی مین نکل گئے
دوسرے جو کوئی ساتھ ہوتا ہی اسکا خیال ضرور آتا ہی اور جس کسی کے ساتھ کچھ سلوک کیا جاتا ہی اسی امید
پر کہ وہ ہمارے کام آئیگا جبکہ ہم پر وقت بد آئے گا کیونکہ دنیا مین ایک کا کام دوسرے سے نکلتا ہی
اور امور دنیوی اسی طور سے بر آتے ہین اگر ایسا ہو کہ کوئی کسی کے کام نہ آئے اور وقت بد مین نہ ساتھ دے
تو کیونکر امور دنیوی اجرا ہون بس معلوم ہوا کہ جن کو ان امور کا خیال ہوتا ہی اور جو اس بات کا لحاظ رکھتے ہین
کہ فلان نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہی ہم بھی اس امر کا لحاظ رکھین کہ جب اسکی کوئی غرض ہم سے لاحق ہو یا
اسپر وقت بد آئے ہم اسکی شرکت کرین وہ ایسا کرتے ہین جنکو اس امر کا خیال نہین ہی وہ کیا کرین گے
جو ایسا کرتے ہین وہ صاحبان ظرف اور اچھی نسل کے ہوتے ہین بس ای خواجہ اسوقت سہراب کا
خیال آگیا کہ صاحبقران نے اور تم نے اسکے ساتھ کیا کیا سلوک کئے مگر جب وقت پڑا وہ صاف
نکل گیا خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ جی ہان کیا کسی کا اعتبار کیا جائے سہراب سے اس امر کی
بالکل امید نہ تھی کہ وہ ایسی حرکت کرے گا نہ اسکی ذات سے اس امر کا گمان تھا خداوند بقول آپ کے
جو کہ عالی ظرف ہوتے ہین وہ ان باتون کا خیال رکھتے ہین صاحبقران نے یہ تقریر سماعت فرماکر بادشاہ
سے فرمایا کہ اب اجازت مرحمت ہو ہمکو کسی سے گلہ نہین ہی صرف اپنے مقدر سے گلہ ہی اور اسی طور سے
قضا آئی ہی سہراب کی موت ابھی نہ تھی پھر وہ کیونکر یہان ٹھہرتا دوسرے اسکو اپنی معشوقہ کا اشتیاق
تھا اسنے اگر اسقدر بھی ساتھ دیا تو دیا اور بہت دیا ایسے وقت مین کسی کی شکایت کرنے سے کیا حاصل
اگر وہ بھی ہوتا مثل ان سب کے گرفتار ہوتا کیونکہ وہ کوکبہ سے زبردست نہ تھا نہ مریخ سے نہ آفاق سے
بلکہ آفاق و مریخ سے پایہ کمی کا رکھتا تھا ہان کوکبہ آئینہ اندام کے ہم پلہ تھا جبکہ یہ لوگ زعفران کا
کچھ نہ کرسکے تو سہراب کیا کرلیتا اس تقریر سے کیا حاصل جو کہ پڑی ہے اسکے دفع کرنے کی فکر کرنا لازم ہی
دیر لقریا ہی مجکو اجازت مرحمت فرمائیے یہ فرماکر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ میدان کو قرق
کردو تاکہ اب کوئی مقابلہ کو نہ جائے سب کو معلوم ہو جائے کہ مین مقابلہ کو جاتا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب
ادھر بادشاہ نے صاحبقران کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مین کس زبان سے اجازت دون راوی بیان کرتا ہی کہ
جو تلاطم اسوقت لشکر اسلام مین برپا ہوا تھا اگر تحریر کیا جائے تو ایک دفتر غم طیار ہو اور ناظرین کے دل بیقرار ہو جائین
چونکہ اسکے تحریر کرنے مین اصل مطلب فوت ہوا جاتا تھا داستان کو طول ہوتا تھا بدین خیال ترک کیا اصل
مطلب کی طرف عنان قلم کو پھیرا ایک کہرام مچا ہوا تھا ہر ادنے و اعلی رو رہا تھا بعض دعا کر رہے تھے ابھی خواجہ
نے میدان قرق نہین کیا تھا نہ صاحبقران کو بادشاہ نے اجازت دی تھی کہ یکایک ایک طرف سے ایک
ابر آبی رنگ کا نمودار ہوا اس ابر کو دیکھ چند اہل لشکر قریب خواجہ کے آئے اور خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ
ملاحظہ فرمائیے یہ ابر کیسا ہی آیا ابر اصلی ہی یا خداوند کریم نے کسی کو ہماری کمک کے لیے روانہ فرمایا ہی ہم سبکی
التجا کو قبول کرلیا خواجہ نے یہ تقریر انکی سنکے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور ان سے کہا کہ یہ ابر تو اصلی نہین ہی
بلکہ کسی ساحر کی آمد کا ہی کیا عجب ہی کہ خداوند کریم نے کسی کو ہماری کمک کو روانہ فرمایا ہو ہم سب کے
استغاثہ کو قبول کرکے رحم فرمایا ہو بس یہ سنکے وہ لشکری اپنے مقام پر چلے آئے اور اس ابر کی طرف
دیکھنے لگے زعفران نے دیکھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ سب اہل اسلام طرف آسمان کے دیکھ رہے ہین ذرا
تو بھی دیکھ کہ یہ کیا سبب ہی بس اسنے بھی سر اٹھا کر دیکھا اسکو بھی وہ ابر نظر آیا ادھر تمام لشکر کفار و دیگر کافران بکار

بھی اُس ابر کو دیکھکر اُسی طرف متوجہ ہوئے کہ یہ ابر کیسا ہی اور کسطرف سے اُٹھا ہی کیا کوئی ساحر
آتا ہی یہ تو سب اُسطرف متوجہ ہوئے کل اہل اسلام و کفار و خود زعفران تک مگر ادھر خواجہ نے بادشاہ
و صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ لوگ ذرا دیر صبر کرین ابھی ایک دوسرے کو رخصت نہ کرین
اور اس ابر کی طرف ملاحظہ فرماوین کیونکہ یہ ابر جو اُٹھا ہی تو ضرور کسی ساحر کی آمد کا باعث ہی اتنا توقف
فرمائیے کہ جو کوئی ساحر آتا ہی یہ معلوم ہو جاسے کہ آیا ہماری کمک کو آتا ہی خداوند کریم نے کسی اپنے
بندہ کو روانہ فرمایا ہی یا کفار کی کمک کو آیا ہی اتنے عرصہ مین آپ کا کوئی نقصان نہوگا یہ سنکے بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ جو خواجہ عرض کرتے ہین اُسکو بھی ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ
کیا نقصان ہی بس یہ کہکر خواجہ و صاحبقران و بادشاہ بھی اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے وہ ابر اسقدر جلد
آرہا تھا کہ ابھی تو دور نظر آتا تھا کہ ایک چشم زدن مین قریب لشکر اسلام آگیا ایک مرتبہ شق ہوا اُس ابر مین سے
ایک تخت پیدا ہوا اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا نظر آیا اب تو اور سب بغور دونون طرف کے لوگ دیکھنے لگے
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سہراب جادو ہی کہ دیو کو قتل کرکے چلا تھا اور یہان عین وقت پر پہونچا تھا یہ
ابر اُسی کی آمد کا تھا سہراب جادو نے بالاے تخت پر سے دیکھا کہ ایک لشکر کفار صف آرا ہی اور بمحافظ
جادو و احتیاط جادو برابر تخت گرداب شاہ و حباب شاہ وغیرہ کے کھڑے ہوے ہین اپنے تخت کو
روکے ہوے اُنکے روبرو ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی اور تمام لشکر کفار خوش ہی سہراب جادو نے اب
جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ملکہ زعفران سفید پوش میدان مین تخت پر سوار کھڑی ہی اور ہر طرف آسمان کے
دیکھ رہی ہی اور دو حباب وسط آسمان مین بلوری قائم ہین اُنمین ایک مین سرداران اسلام جو کہ ساحر ہین وہ
قید ہین اور تڑپ رہے ہین اور دوسرے مین جو کہ غیر ساحر ہین وہ مقید ہین اور تڑپ رہے ہین اب اُسنے دیکھا تو اُسکو نظر آیا
کہ لشکر اسلام مین تلاطم برپا ہی اور سب ننگے سر [illegible] ماتم کر رہے ہین اور دیکھے چہرے زرد ہین ایک عالم یاس طاری ہی بلکہ صفین کی صفین سرداران
سے خالی ہین نہ عزیز صاحبقران ہین نہ سرداران لشکر ہین ایک طرف ساحرون کا لشکر آراستہ کھڑا ہوا
ہی عجب عالم یاس تمام لشکر مین طاری ہی اسکے دل پر چوٹ لگی اب اُسنے علم اژدہا پیکر کی طرف نگاہ دوڑائی
کہ دیکھون اُسکے سایہ مین صاحبقران تشریف فرما ہین یا نہین اُسنے اسکو بھی خالی پایا اور زیادہ اُسکو صدمہ ہوا
اُسنے خیال کیا کہ کیا صاحبقران بھی گرفتار ہو گئے اسنے اُسی مقام پر سے تمام لشکر پر نگاہ کی کہ دیکھون
بادشاہ بھی لشکر مین موجود ہین یا نہین پس اُسنے دیکھا کہ صاحبقران و بادشاہ و خواجہ ایک مقام پر موجود ہین
اسکی جان مین جان آئی اسکو انداز سے یہ ثابت ہوا کیونکہ مرد عاقل ہی کہ صاحبقران جو اسوقت قلب
لشکر مین موجود ہین اسکا یہ سبب ہی کہ یہ زعفران جو میدان مین کھڑی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسنے ان سب کو گرفتار
کیا ہی اب کوئی ایسا لشکر مین نہین ہی کہ جو مقابلہ کو نکلے پس صاحبقران خود اُسکے مقابلہ کو تشریف لیے جاتے
ہین بادشاہ سے اجازت لینے گئے ہین یہ اُسنے خیال کیا اور بہت افسوس کیا کہ اتنے عرصہ مین لشکر اسلام کا
یہ حال ہو گیا کہ کوئی مقابلہ کرنے والا نرہا کہ خود صاحبقران نے قصد فرمایا نہ معلوم مجھکو لوگ اپنے دل مین کیا
کہتے ہونگے یقین ہی کہ یہی کہتے ہونگے کہ سہراب نمک حرام و احسان فراموش ہی کہ ایسے وقت مین شراکت سے دست بردار
ہوا اور اپنی جان بچا کر سب سے چلا گیا پس یہ خیال کرکے اپنے تخت کو زمین کی طرف مائل کرکے چلا جب قریب آیا سب سے
پہلے خواجہ نے پہچانا کہ یہ سہراب ہی صاحبقران سے عرض کیا کہ سہراب آگیا نہ معلوم کہان تھا ہم سب کو یہ گمان
تھا کہ سہراب اپنی جان بچا کر چلا گیا اب یہ یقین ہوتا ہی کہ کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا تھا معشوقہ نے نہ آنے دیا ہوگا کیونکہ
ایک زمانہ کے بعد گیا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ آیا ہی تو معلوم ہو جائے گا ابتو کل لشکر اسلام مین غل پڑگیا کیونکہ سب نے

دیکھ لیا کہ یہ ساحر جو کہ آیا ہے سہراب ہی ہے سبکی زبان پر یہ جاری ہوا کہ سہراب جادو ہے لشکر اسلام میں تو یہ غل ہوا ادھر
سب کفاروں نے مع زعفران کے بھی پہچان لیا کہ یہ تو سہراب ہے نہ معلوم کہاں گیا تھا کہ جب تمام لشکر کا خاتمہ ہو لیا
تو آیا زعفران نے اسکو دیکھکر اپنے دل میں کہا کہ اگر سہراب آیا ہے تو میرا کیا کرے گا جبکہ میں نے مریخ ایسے
ساحر کو گرفتار کرا لیا تو یہ سہراب کیا اصل رکھتا ہے یہ خیال کر کے زعفران نے لشکر اسلام کی طرف منہ کر کے کہا کہ
بڑی دیر سے میں مبارز طلب کر رہی ہوں کوئی مقابلہ کو نہیں آتا ہے نہ خود صاحبقران آتے ہیں میں دیکھ رہی ہوں
کہ بادشاہ کے پاس منہ چرائے ہوئے اکڑ رہے ہیں اب میں خود آتی ہوں یہ جو زعفران نے کہا یہ صدا کان میں سہراب
کے پہونچی اُسنے اپنے تخت کو لشکر اسلام کی طرف سے پھیرا اور اسکی طرف چلا اور پکار کر کہا کہ او دیگانہ میں تیرا سر کوب
آ پہونچا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے تو نے لشکر اسلام کو بہت پریشان کیا ہے اور بہت مغرور ہو گئی ہے میرے ہاتھ سے
بچکر کہاں جاتی ہے میں تیری جان کا ملک الموت ہوں اب تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے کیوں اسقدر بیقرار ہوتی
ہے جبکہ صاحبقران کے غلام و جان نثار مجھ ایسے موجود ہیں تو انکی جوتی تیرے مقابلہ کے لیے آئے
میں بڑی دور سے تیرے قتل کرنے کو آیا ہوں یہ کہتا ہوا چلا صاحبقران نے جو دیکھا کہ یا تو سہراب ادھر
آتا تھا یا زعفران کی طرف تخت کو پھیر کر چلا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم خواجہ سہراب سے پکار کر کہدو
کہ پہلے ہمارے پاس ہوتا جائے پھر مقابلہ کو جائے ہمکو اُس سے کچھ کہنا ہے خواجہ نے پکار کر کہا کہ ای سہراب
جادو پہلے ادھر آؤ کیونکہ صاحبقران والاشان طلب فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ مجکو تم سے کچھ کہنا ہے
یہ سنکے سہراب نے تخت کو روک کر پہلے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ میں حاضر ہوتا ہوں پہلے اسکو اسکی تقریر فعل کی سزا دے لوں مجھے اسکی تقریر نہیں سُنی جاتی ہے یہ بہت لاف زنی
کر رہی ہے اسکا سر لے کر حاضر خدمت ہوتا ہوں میری گستاخی کو معاف فرمائیے یہ جو سہراب جادو نے
عرض کیا صاحبقران نے سنکے خواجہ سے فرمایا کہ سہراب جادو سے کہدو کہ کیوں اسکے مقابلہ کو جاتے ہو
یہ سحر بند ہے مریخ وغیرہ سب اسکے ہاتھ سے گرفتار ہوئے ہیں اس سے تمہارا مقابلہ کرنا بیکار ہے یہ میرے ہاتھ سے
قتل ہو گی کیونکہ یہ سحر بند ہے اور میں مالک اسم اعظم ہوں ایسی حالت میں جبکہ مقابلہ نہیں کر سکتے ہو جا کر خلاف
ہونا بیکار ہے خواجہ نے یہ بھی پکار کر کہا کہ صاحبقران یہ فرماتے ہیں سہراب نے جواب دیا کہ اب تو غلام ضرور
اس سے مقابلہ کرے گا اور اسکا سر لے کر حاضر ہوگا اسکی موت غلام کے ہاتھ سے ہے صاحبقران سے میری طرف
سے آپ عرض فرمائیں کہ غلام کو نہ روکیں نہ غلام اسوقت اسکے مقابلہ سے باز آئیگا یہ کہکر اور تخت بڑھا کر
چلا یہ تقریر جو صاحبقران نے سنی بادشاہ سے فرمایا کہ اسکو موت کہتے ہیں کہ رات سے غائب تھا اور سب کو
یہ گمان تھا کہ جان بچا کر بھاگ گیا مگر جب وقت قریب آیا کیونکر قضا اسے پکڑ کر لے آئی اور زعفران کے روبرو
کر دیا یہ اسکی قدرت ہے پس اسی امر سے اسکی شان ثابت ہوتی ہے کہ جب تک جسکی قضا نہیں آتی ہے وہ خود
حفاظت کرتا ہے اور موت خود محافظ ہوتی ہے جب قضا آ جاتی ہے پھر کسی کے ٹالے سے نہیں ٹلتی ہے ابھی تک
سہراب کی قضا نہ تھی شب سے غائب تھا جب قضا آئی ہزاروں کوس سے چلا آیا روکا بھی تو نہ رکا ہمارے
پاس تک بھی نہ آیا بڑے افسوس کی بات ہے بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جائے جو اسکی مشیت کو کوئی چارہ
ہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے اور طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے صاحبقران والاشان بھی اسی طرف
متوجہ ہوئے خواجہ بھی اور سب لشکر بھی مگر سب اہل لشکر کا یہ حال ہے کہ دعا مانگ رہے ہیں کہ ای کریم کارساز
سہراب جادو کو اس ناکافہ پر فتحیاب کر تیری ذات بڑی کریم ہے کہ ہم سب کے حال زار پر رحم کر اور اس
ناکافہ پر سہراب جادو کو ظفر دے لشکر اسلام کے لوگ سہراب جادو کی فتح و ظفر کے لیے دعا کر رہے ہیں

ادھر سہراب اُسکے مقابلہ مین پہونچا ادھر گرداب شاہ نے مواج شاہ سے کہا کہ سہراب کی بھی قضا
اسکو گھیر کر لائی ہی ملکہ سہراب کو بھی ایک آن مین اسیر کرتی ہی مواج شاہ نے کہا کہ ضرور گرداب شاہ
نے کہا کہ اس امر کا تو خوف نہین ہی کہ ملکہ پر وہ غالب آئیگا مگر اس امر کا خیال ہی کہ اور عرصہ ہوا مواج شاہ
نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے یہی ایک ساحر باقی ہی لشکر مین نہ مقادر نہ اسکا بھی خاتمہ ہو چکا ہوتا یہ
سنکے محافظ نے پوچھا کہ کیا یہ وہ سہراب ہی جو کہ بادشاہ کے یہان سپہ سالار رہتا گرداب نے کہا کہ ہان
محافظ نے کہا ہم نے تو سنا تھا کہ وہ مر گیا گرداب نے کہا کہ آپ سے جس نے بیان کیا غلط بیان کیا
برابر تو لڑتا چلا آتا ہی محافظ نے کہا کہ صبح سے کہان تھا گرداب نے کہا کہ نہ معلوم کہان تھا ابھی وقت پر
پہونچا جبکہ صاحبقران مقابلہ کو آنے تھے اپنے آکر انکو روکا خیر اسکی بھی جنگ کا تماشا دیکھو لین کہ یہ کیا
کرتے ہین یہ تو ہمکو یقین کامل ہی کہ ملکہ زعفران غالب آئیگی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر سہراب قریب
زعفران پہونچگیا اور کہا کہ کیا لاف زنی کر رہی ہی نہ معلوم کیا بجوگ پڑا جو ایسے ایسے زبردست ساحر تیرے
ہاتھ سے گرفتار ہوے ورنہ تیری ابھی یہ لیاقت تھی کہ تو انکا مقابلہ کر سکتی خیر تیری قضا میرے ہاتھ سے
تھی کیونکر اُنکے ہاتھ سے قتل ہوتی پس خبردار ہو جا جو حربہ کرنا ہو کر لے تاکہ تیرے دل کی حسرت تیرے
دل مین نہ رہے وہ بھی نکل جاے دوسرے یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم حریف پر سبقت کرین زعفران نے
جواب دیا کہ ای سہراب جادو کیون اپنی مٹی خراب کرتا ہی ارے او نادان میرے ہمراہ چل مین تیری
خطا بادشاہ سے معاف کرا دون بادشاہ پھر تجکو وہ مرتبہ دے گا کہ عمر بھر یاد کرے گا اس مذہب اسلام کو
ترک کر اور شرکت اسلام سے باز آ دیکھ انکی شرکت کا یہ مزا ہی جو کہ تو دیکھ رہا ہی ذرا سر اُٹھا کر دیکھ کہ کیا
حال ہی اور اس شرکت کی کیا سزا پائی ہی یہی تیرا بھی حال ہوگا مین تو لشکر اسلام کا خاتمہ کر چکی ہوتی اگر
تو نہ آتا اب کی مین اور مبارز طلب کرتی اگر صاحبقران میرے مقابلہ کو آتے تو خیر مین انسے مقابلہ کرکے
گو وہ مالک اسم اعظم تھے انکا بھی خاتمہ کرتی پہلے انکا اسم اعظم بند کرتی اسکے بعد انکو بھی اسیر کر لیتی
جب صاحبقران اسیر ہو جاتے ایکمرتبہ ایسا اسم سحر پڑھتی کہ تمام لشکر اسلام غرق زمین ہو جاتا اسکے
بعد ان سب کو جلا دیتی مگر کچھ دیر انکی حیات مین اور باقی تھی جو تو آگیا اور میرا مقابلہ کرنے لگا خیر
پہلے تجکو اسیر کر لون پھر اُسکے بعد انکا خاتمہ کرونگی سہراب نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی کیون بار بار صاحبقران
کے نام کو اپنی زبان پر لاتی ہی انکی جتی کو کیا غرض ہی جو تیرے مقابلہ کو آئین مین ہی اکیلا تیرے لیے
کافی ہون تو کیا اہل اسلام کا خاتمہ کرے گی مین خیال کرتا ہون کہ تیرا ہی خاتمہ ہوا جاتا ہی بس اب نہ
کچھ زبان سے نکالنا ورنہ گدی سے تیری زبان کھینچ لونگا تو کیا میری خطا بادشاہ سے معاف کرائے گی
اور وہ کیا گیدی میری خطا معاف کرے گا بلکہ تو میرے ساتھ چل مین تیری خطا صاحبقران والا شان
سے معاف کرا دون سمندر کو بھی لے آ اُسکی بھی خطا معاف ہو جاے گی اور اب ہم لوگ کیا اس
امر سے باز آئینگے اور کیا شرکت اہل اسلام ترک کرین گے اگر ہزار مرتبہ ہم قتل کیے جائین اور ہمارا
خمیر بنایا جاے اور ہم پھر زندہ کیے جائین اسپر بھی ہم مذہب اسلام سے نہ پھرین گے نہ شرکت
اہل اسلام ترک کرین گے جب ہم زندہ ہونگے اہل اسلام کا دم بھرینگے انھین کی محبت مین مرینگے وہ لقیہ جادو جسکو
تم لوگ اپنا خدا کہتے ہو جسکو سب لیوان تاجدار بھی کہتے ہین ایک بچہ شیطان ہی اُسنے سبکو گمراہ
کر رکھا ہی اب اُسکا بھی حال کہلا جاتا ہی کہ وہ مثل گھُنّے کی موت کے اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا
تمام عالم مین پناہ کی جگہ تلاش کرتا پھرے گا کہین پناہ نہ ملے گی یہی حال سمندر شاہ کا بھی ہوگا پس

ابھی مین خیریت ہی اگر زندگی کی طلبگار ہی تو رفاقت سمندر شاہ سے دست بردار ہو مذہب اسلام قبول کر
دین تصویر پرستی ترک کر تو جان بچے ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گی اگر یہ امر منظور نہین ہی تو جلد اپنا حربہ
کر کیونکہ مجکو تیری صورت دیکھکر غصہ آتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جب مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسقدر اہل اسلام
تیرے سبب سے مبتلائے عذاب ہین اور تڑپ رہے ہین بس ایک شعلہ کلیجے سے اُٹھتا ہی کہ وہ تمام
قلب و جگر کو پھونک دیتا ہی یہ دل چاہتا ہی کہ تیری چھاتی پر چڑھکر تیرا خون پی لون بلکہ میری آنکھون کے
نیچے خون اُترا آتا ہی کہین تو جلد قتل ہوتا کہ وہ اس عذاب سے نجات پائین یہ جو سہراب نے کہا
زعفران نے جواب دیا کہ اے سہراب تم بہت چرب زبان ہو گئے ہان سچ کسی نے کہا ہی کہ جب قضا
آتی ہی آدمی کی تو اسکی زبان دراز ہوتی ہی اور جب چنٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر
نکلتے ہین پس تیری وہی حالت ہی کہ قضا جو سر پر آئی ہی تو زبان دراز ہو گئی ہی سہراب نے جواب
دیا کہ آپ تقریر کر چلین اپنا حربہ کیجیے مین اس تقریر کا جواب زبان تلوار سے دونگا مین کہہ چکا ہون
کہ تیری صورت دیکھکر میری آنکھون مین خون اُترا آتا ہی گر اس امر سے مجبور ہون کہ سبقت میرے مذہب
مین جائز نہین ہی ورنہ اسقدر کلام بھی نہ کرتا آتے ہی خاتمہ کر دیتا یہ جو سہراب نے کہا اُسنے کہا
کہ تو میرے حربہ کا مشتاق ہی پس ایک مرتبہ اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک نارنج نکالا اُس نارنج پر
اسم سحر پڑھکر دم کیا اور وہ طرف سہراب جادو کے پھینکا جب سہراب نے دیکھا کہ اُسنے
نارنج مارا فوراً کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر ہاتھ ڈال دیا وہ موم ہوکر سہراب کے ہاتھ مین آگیا دو سبب تھے
ایک تو سہراب کے پاس وہ صندوقچہ موجود تھا کہ جسپر کوئی سحر نہ اثر کر سکتا تھا نہ کوئی دعا دوسرے
خود بھی سہراب ساحر زبردست ہی اگر نارنج موم ہوگیا کیا عجب ہی پس سہراب نے اُس نارنج کو
زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ یہی حربہ تھا جو میرے قریب آکر موم ہوگیا اب خبردار ہو جا مین اپنا حربہ
کرتا ہون زعفران نے کہا کہ مین خبردار ہون بس جو اُسنے کہا سہراب تخت پر تو بیٹھا ہوا ہی اور تخت
زمین سے کچھ اونچا ہی اور وہ بھی تخت پر سوار ہی دونون تخت برابر ہین پس سہراب نے اپنی کمر
سے صندوقچہ نکالا اُسنے کہا کہ واہ میان سہراب کیا تم بھان متی کے تماشہ کرنے والون کی طرح سے
صندوقچہ کالئے ہو کیا اس صندوقچہ مین تمھارا سحر بند ہی اور وہ حربہ کیا اسی صندوقچہ مین ہی جو کہ میرے
اوپر کروگے سہراب نے کہا کہ ہان اِسی صندوقچہ مین ہی سب قدر و عافیت معلوم ہوتی جاتی ہی یہ کہکر
صندوقچہ کھولا اس تیزی سے کہ وہ دوسرا حربہ نہ کرنے پائے جیسے ہی پٹرا صندوقچہ کا بلند ہوا سہراب
نے کہا کہ پھر مین کہتا ہون کہ خبردار ہو جا مین بار بار خبردار کرتا ہون اب مین اپنا حربہ کرتا ہون اُسنے کہا کہ
تو ڈراتا کسکو ہی مین خبردار ہون ایسے ایسے مین نے بہت سے کرشمے دیکھے ہین یہ اسکا کہنا تھا کہ سہراب
نے اُس پٹری کو دہنی طرف ہٹایا بس جیسی پٹری دہنی طرف ہٹی اُسی طور کی ایک برق چمکی اور
ویسی ہی روشنی ہوئی جیسی اُس پہاڑ پر ہوئی تھی جبکہ دیو کو سہراب نے قتل کیا تھا دونون لشکرون
کی آنکھین بند ہو گئین وہ چمک یا تو یہان ہوئی تھی یا بالائے آسمان ہوئی اور برق آسمان پر سے چلی
سہراب نے کہا کہ لینا اے برق بحق سامری اس زعفران لکاتہ کو یہ کلمہ جیسے ہی سہراب کی زبان
سے نکلا ویسے ہی ایک کڑاکا ہوا اور برق نے زعفران کی طرف کا رُخ کیا کہ تمام لشکر کفار پکار اُٹھا
کہ اے ملکہ زعفران اپنے کو بچا ورنہ یہ برق بڑے غضب کی ہی یہ جو پکار کر سب لشکر نے کہا اور اُسکو بھی
چمک ہونے سے آگاہی ہوئی اُس نے اسی حالت مین سحر کیا کہ کئی سپرین اُسکے سر پر قائم ہوئین

بلکہ ایک ابر آہنی طیار ہوگیا مگر وہ برق جو کڑکڑاکر چلی اس ابر آہنی کو قلم کرتی ہوئی اور ان سپر ونکو قلم کرتی ہوئی اُسکے سر پر آئی کئی ہاتھ خودبخود پیدا ہوئے اور زعفران کے سر پر ان ہاتھون نے اپنا سایہ کیا مگر وہ بھی مثل خیار تر کے قلم ہوگئے اور یہ سب سپرین وابر آہنی مثل پنیر کے کٹ گئین وہ برق کسی چیز پر نہ رُکی اُن ہاتھون کو قلم کرکے سر پر آئی اُسنے اُف کی کہ میری اُف سے یہ برق خاموش ہوجاے مگر اسکی اُف نے بھی کچھ اثر نہ کیا اُس برق نے اُسکے سر کو دوپارہ کیا صراحی گردن سے گذرتی ہوئی صندوق سینہ مین آئی اُسکو ویران و برباد کرتی ہوئی شکم مین آئی شکم کا ستھراؤ کرتی ہوئی مقام شرمگاہ کی سیر کرتی ہوئی دونون ٹانگون کے بیچ سے نکل گئی زمین کو بوسہ دیا اور پھر بلند ہوئی اور بالاے آسمان جاکر چمکی نور آگ سہراب نے بٹری کو بائین طرف ہٹایا ایک چک سی ہوئی اور وہ برق اپنے مقام پر آکر قائم ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ برق زعفران کو قلم کرچکی سہراب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا کہ یون حریف کو قتل کرنے زن مین تو جانتا ہی تھا کہ اسکی قضا میرے ہاتھ سے تھی اور مین ہی اسکا ملک الموت ہون اسی سبب سے تو مین لشکر مین نہ تھا عین وقت پر پہونچا پس یہ تو سہراب نے کہا اُدھر کا حال سُنئے جیسے ہی زعفران دوپارہ ہوکر زمین پر گری ایک شور و غل برپا ہوا تاریکی چھاگئی برقین چمک کر گرنے لگین آندھی سیاہ اُٹھی شعلے بلند ہونے لگے سنگباری برف باری ہونے لگی بیر غل مچانے لگے کشتی مرا نام من ملکہ زعفران بنفشہ پوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی راوی نے بیان کیا ہے کہ ادھر زعفران مرکر گری اُدھر اسکا سحر برطرف ہوا دو لون حباب بلوری ٹوٹے سرداران لشکر اسلام قید سحر سے چھوٹے جیسے ہی زعفران مری سب کے جسم پر سے قید سحر برطرف ہوئی ساحرون نے اُسکے سحر سے نجات پائی غیر ساحر بھی چھوٹے مگر ساحران لشکر اسلام نے یہ چالاکی کی کہ جیسے ہی قید سے نجات پائی اُس حباب کی طرف جھپٹے کہ جس مین ساحر قید تھے کیونکہ یہ اپنے حباب سے دیکھ رہے تھے قوت بصارت باقی تھی ہوش مین تھے مگر نہ سحر کرسکتے تھے نہ بات کرسکتے تھے نہ حرکت بے حس و حرکت پڑے ہوے تھے بس اسکا مرنا تھا کہ اُنکے حواس درست ہوے حباب ٹوٹا یہ اُس حباب کے قریب پہونچے وہ بھی ٹوٹا سرداران اسلام چھوٹ کر اُس سے طرف زمین کے چلے تھے کہ اُنھون نے روکا ایک ایک نے چار چار کو روکا ایک کو بھی زمین پر نہ آنے دیا اگر خدانخواستہ یہ لوگ زمین پر گرتے تو استخوان ریزہ ریزہ ہوجاتے نشان بھی نہ ملتا پس سب نے لاکر زمین پر اُنکو اُتارا اتنے عرصہ مین وہ تاریکی بھی برطرف ہوئی صداے شور و غل موقوف ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ لاش سے زعفران کی ایک طایر سیاہ رنگ پیدا ہوا وہ اُڑکر بالاے آسمان گیا اور اُسنے تین مرتبہ صداے ہیہات ہیہات بلند کی اور کہا کہ اے ساحران غدار خبردار و آگاہ باشید کہ منم روح ملکہ زعفران مین تمکو خبر دیتی ہون کہ ملکہ قتل نہوتی کیونکہ سحر بند تھی جبتک صاحبقران مقابلہ نہ کرتے مگر ملکہ کو سہراب نے اُس چیز سے قتل کیا ہی کہ جو کہ بادشاہ نے اہل اسلام کے قتل کے لیے تجویز فرمائی تھی اب مین خدمت مین بادشاہ کی جاتی ہون انکو اس حال سے خبردار کرتی ہون یہ صدا دیکر وہ طائر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا لشکر اسلام مین ایک نعرہ خوشی بلند ہوا کفار کے ہوش اُڑگئے سب کے چہرے زرد ہوگئے حواس جاتے رہے مردنی منھ پر چھاگئی حیران ہوے کہ یہ کیا ہوا ادھر سہراب جادو نے صدا دی کہ اور جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آسے میان محافظ جادو تم جو صندوقچہ بادشاہ کے پاس سے

لیکر آے ہو وہ لیکر میرے مقابلہ کو آؤ دونوں صندوقچوں کا امتحان ہو جاے دیکھیں کسکا صندوقچہ
کام دیتا ہی میں بھی اپنے بزرگوں کا تحفہ لایا ہوں جو کہ پشت در پشت سے میرے پاس چلا آتا ہی یہاں لشکر
کے حواس باختہ تھے اور سب افسوس کر رہے تھے کہ کیسے لڑائی بگڑ گئی یہ کیا ہوا سب حیرت زدہ ہو کر
دیکھ رہے تھے اور اپنے دل میں کہ رہے تھے کہ یہ کیا غضب کا حربہ ہی کہ کسی پر بند نہیں ہوتا ہی زعفران
سحر بند تھی اور کئی سحر اُسنے اپنے بچنے کے لیے کیے مگر کچھ نہوا ابراہیمی کو اُسنے قلم کیا آخر کو انجام یہ ہوا
کہ خود ہی ماری گئی گرداب نے حباب شاہ سے کہا کہ اے حباب شاہ تمنے دیکھا کہ زعفران کو کیونکر
سہراب جادو نے آکر قتل کیا اب ثابت ہوا کہ یہ اسی تدبیر کے لیے گیا تھا اگر ہمکو یہ معلوم ہوتا تو ہم ملکہ
کو میدان سے واپس کر لیتے اور طبل بازگشت بجوا دیتے بہت بڑی ساحرہ زبردست قتل ہوئی اب
کون مقابلہ کرے گا حباب نے جواب دیا کہ محافظ جادو جا کر مقابلہ کریں گے یہ بادشاہ کے پاس سے
صندوقچہ جو لے کر آے ہیں اُس سے یہ وہ چیز ہی کہ جو کسی امر سے نہیں رُک سکتی ہی نہ سحر سے نہ اسم اعظم
سے اسکے روبرو کسی کا کچھ بس نہ چلے گا گرداب نے جواب دیا کہ یہ امر تم درست اور بجا کہتے ہو مگر
اب مجکو شک گذرتا ہی وہ طایر جو کہ زعفران کی لاش سے نکلا تھا اُسنے یہ خبر دی تھی کہ جو چیز بادشاہ
براے قتل اہل اسلام روانہ کرنے والا تھا وہ اسکے ہاتھ لگ گئی اُسی سے زعفران کو قتل کیا یہ تقریر
اُس طایر کی شک دلاتی ہی کہ محافظ کے پاس صندوقچہ وہ نہیں ہی دوسرا ہی وہ سہراب کے ہاتھ کسی
طور سے آگیا حباب نے کہا کہ یہ صرف گمان ہی کیونکہ یہ کہاں ممکن ہی کہ سہراب کے ہاتھ وہ صندوقچہ
آے نہ سہراب کی وہاں تک رسائی ہی اور نہ اُسکا گذر ہو سکتا ہی دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایسی نادر
چیز بادشاہ نے اس لاپرواہی سے رکھی ہو کہ جسکا جی چاہے چورا کر لیجاے پس ایسی حالت میں یہ گمان
کرنا محض بیکار ہی گرداب نے جواب دیا کہ ابھی حال کھلا جاتا ہی یہاں گرداب و حباب میں یہ گفتگو
ہو رہی ہی اُدھر جب سب سردار رہا ہوے ساحر و غیر ساحر اور ساحروں نے سب کو زمین میں لاکر
پہونچایا بعد دفع ہونے تاریکی کے سب خدمت بادشاہ و صاحبقران میں آے مجرا بجالائے عرض
کیا کہ حضور سہراب نے آکر ہماری جان بچائی امر عجب یہ ہی کہ ہمکو ہوش تھا اور ہم سب حال دیکھ رہے تھے
مگر نہ طاقت گویائی تھی نہ جسم میں حس و حرکت تھی ہم سب بیکار تھے یہی ساحروں نے بھی عرض کیا بادشاہ
و صاحبقران نے فرمایا کہ خدا نے بڑا فضل کیا اُنھوں نے عرض کیا کہ اگر تھوڑے عرصہ تک ہماری یہی
حالت اور رہتی تو ہمارے جسم سے روح نکلجاتی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر سہراب جادو نہ آتا تو
میں خود نکلکر مقابلہ کرتا کیونکہ یہ امر مجکو مریخ کی تقریر سے جو کہ مریخ نے میرے سوال کے جواب میں
کی تھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ سحر بند ہی پس بدون اسم اعظم کے یہ قتل نہ ہوتی اے مریخ تم تو آخر سپہر
غالب آے تھے اور وہ مغلوب ہو کر پسپا ہونے لگی تھی پھر کیونکر تم گرفتار ہوئے مریخ نے عرض
کیا کہ جب آپ یہاں سے دربار میں تشریف فرما ہوں گے تو میں تمام واقعہ عرض کر دونگا کیونکہ
میرا واقعہ طولانی ہی بس یہ سنکے صاحبقران نے سب کو گلے سے لگا لگا کر رخصت کیا ہر ایک
اپنی اپنی صف میں آکر اپنے اپنے مقام پر قایم ہوا پھر اُسی طور سے لشکر میں آبادی ہوئی سب صفیں
درست ہو گئیں اُسی طرح سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سہراب کو دعا دے رہا ہی راوی نے بیان کیا کہ ادھر
سہراب نے کہا کہ اے محافظ جادو کیا تم میرے مقابلہ کو نہیں آؤگے اگر نہ آؤ تو جواب دو وا دو
کسی کو روانہ کرو یہ سنتا تھا کہ محافظ نے احتیاط جادو سے کہا کہ تم یہاں رہو میں سہراب کے مقابلہ کو

جاتا ہون اور سحر بادشاہ سے اُسکو نقل کرتا ہون احتیاط نے جواب دیا کہ جاؤ بس محافظ نے سحر کیا
کہ ایک طاؤس سحر صحرا سے اڑکر آیا یہ تخت پر سے اُس طاؤس پر سوار ہوا صندوقچہ اپنے ہاتھ مین لیا یہان
لشکر اسلام مین چرچا ہونے لگا کہ غضب کیا سہراب نے کہ محافظ کو طلب کیا جو کہ صندوقچہ سحر سامری
لے کر ہمارے قتل کے لیے آیا تھا غزالان نے اپنے ساحرون سے کہا کہ اب کوئی صورت مفر کی نظر
نہین آتی ہی کیونکہ اس سحر کا رد کوئی نہین جانتا ہی مریخ نے اپنے ساحرون سے یہی کلمہ کہا کوکبہ نے
اپنے ساحرون سے آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اب کوئی صورت نجات کی نظر نہین آتی ہی نہ معلوم
یہ کیا سہراب کو ہوا تھا کہ لڑائی بنی ہوئی کو بگاڑنے کی تدبیر کی اب محافظ وہ چیز لے کر آتا ہی کہ جس سے
ہر ایک عاجز ہی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ آج یا کل وہ نکلکر مقابلہ کرتا اور کوئی تو ایسی بات ہوگی
جو سہراب نے خود اُسکو طلب کیا ہی کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہی کہ جسکے بھروسے پر یہ جرات اُسنے کی
ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ایسی چیز لایا ہی کہ جو اس سحر کو رد کرے گا آفاق نے کہا کہ خیر جو مشیت خداوندی ہو
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اسوقت تو سہراب نے بڑی جرات کی کہ اپنے مقابلہ کو محافظ کو
طلب کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکے پاس کوئی ایسا تحفہ ہی کہ جو کہ اس سحر کو رد کرے گا یہ اُسی تحفہ کو لینے گیا تھا
ورنہ کوئی ایسی جرات نہین کرسکتا ہی کہ جبکہ یہ امر ثابت ہو کہ اس سے مفر نہین ہی بس ایسی حالت مین ایسی
جرأت کرنا خالی از علت نہین ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ آپ بجا ارشاد فرماتے ہین بس صاحبقران
یہ تقریر کرکے خواجہ کو لے کر اپنے مقام پر زیر علم تشریف لائے وہان محافظ اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر
مقابل سہراب آیا اور کہا کہ او سہراب ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم اور تم دونون ایک سرکار مین ملازم تھے
باہم صحبتین رہتی تھین اب کیا زمانہ کا رنگ دگرگون ہوگیا ہی کہ ہم اور تم باہم مقابلہ کرتے ہین بس اس
امر سے کیا حاصل آؤ میرے ہمراہ خدمت بادشاہ مین چلو وہ تمھاری خطا معاف کردیگا سہراب نے
جواب دیا کہ اے محافظ وہ زمانہ اور تھا اب اور زمانہ ہی اُسوقت مین ہم اور تم دونون ایک مذہب تھے
اب تو بہت بڑا فرق مذہبی ہوگیا ہی بھلا کافر سے اور مسلمان سے کیونکر باہم میل ہوسکتا ہی ہان اگر تم مذہب
اسلام قبول کرو تو کیا مضایقہ ہی ورنہ مقابلہ کرو مین تمھارا دشمن ہون تم میرے اور یہ جو تمنے کہا کہ بادشاہ
کے پاس چلو خطا معاف کراؤ تم ہی بتاؤ کہ کون ایسا امر بادشاہ نے میرے ساتھ کیا کہ مین اُنکی خیرخواہی کرون اور
خطا معاف کراؤن مینے کوئی خطا کی نہ قصور اُنھون نے سراسر میرے ساتھ برائی کی اور میری جان کے خواہان
ہوئے اور مجکو بیکار رہیان سے پاس ماہیان کے روانہ کرکے قید کرایا اور میری عزت لی مین ایسے کے پاس کیا جاؤنگا
اور کیا قصور معاف کراؤنگا وہ کیا گیدی ہی وہ بالکل ناقدردان ہی ایسے ناقدرون کی خدمت کرنا بالکل
نازیبا ہی بس یا تو مقابلہ کرو یا میرے ساتھ چلو خدمت صاحبقران مین محافظ نے جواب دیا کہ مین کیا کرون
جو کہ میرے اوپر تمھاری ملاقات کا حق تھا وہ ادا کیا اب ماننے نہ ماننے کا تمکو اختیار ہی کوئی یہ نہ کہیگا کہ محافظ
نے ملاقات کا پاس نہ کیا اور یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین بادشاہ کی رفاقت ترک کرون اور اپنا مذہب آبائی
چھوڑون بس جو حربہ رکھتے ہو وہ کرو سہراب جادو نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی پہلے تم حربہ کرو
پھر مین حربہ کرونگا محافظ جادو نے کہا کہ تم میرے حربے سے نہ بچوگے کیونکہ میرا حربہ غضب خداوندی ہی
سہراب نے کہا کہ مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو اپنا حربہ کر یہ تیرا حربہ کیا ہی بلکہ سمندر نے تجکو اپنا سحر
دے کر روانہ کیا ہی یہ سحر جو کہ تیرے پاس صندوقچہ مین بند ہی یہ اُسکا بھی نہین ہی سامری کا ہی مگر مین یہ
کہتا ہون کہ میرے روبرو کچھ کام نہ دے گا میرے پاس وہ شی موجود ہی جو کہ اس سحر کو رد کردے گی

یہ جو سہراب نے کہا محافظ کو غصہ آگیا فوراً صندوقچہ کو کھولا لشکر اسلام کے سب ساحر کانپ گئے سب کو امید
زندگی کی قطع ہوگئی اور سہراب کی طرف سے تو بالکل یاس ہوگئی یہاں محافظ نے صندوقچہ کھول کر
پہلے پٹری کو دہنی طرف ہٹایا کچھ بھی نہوا خیال کیا کہ شاید مین بھول گیا ہون پھر بائین طرف ہٹایا کچھ بھی نہوا
اور اُسی طور سے رہا اب جو غور کرکے دیکھا سواے پٹری کے کچھ نہ تھا سمندر نے اس سے کہا تھا کہ اسکے
اندر ایک تلوار ہی اُسکا قبضہ نظر آتا ہی اور کچھ نہین نظر آتا ہی محافظ نے وہ قبضہ بھی نہ پایا اپنے قبضہ مین
نہ تھا وہ تو دوسرے کے قبضہ مین تھا اُسپر اور کا قبضہ تھا وہ پہلے ہی سے سمندر کے قبضہ سے نکل کر
سہراب کے قبضہ مین آگیا تھا وہان کیا تھا پھر دن ناچ رہا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ واقعہ
محافظ نے دیکھا اُسکا چہرہ مارے خوف کے زرد ہو گیا منھ پر ہوائیان اڑنے لگین حواس جاتے
رہے موت کا یقین ہو گیا دم بخود ہو کر رہ گیا سکتہ کی نوبت ہوئی تمام جسم مین تھرتھری پڑ گئی یہ حال
جو سہراب نے دیکھا کہا کہ کیون بھائی میان محافظ کیا حال ہی وہ سحر جو کہ تم سمندر سے لے کر
آئے تھے اور سمندر نے بڑے شد و مد سے روانہ کیا تھا کیا ہوا کچھ بھی اُسنے اپنا اثر نہ کیا تم تو
صندوقچہ کھول کر ایسے ششدر ہوئے کہ بیان سے باہر ہی اب مین اپنا حربہ کرتا ہون تم تو کہتے تھے کہ اس
حربہ سے تم نہ بچوگے دیکھو میرے خدا نے کیونکر مجھکو بچایا خبردار ہو جاؤ اب مین حربہ کرتا ہون یہ کہکر سہراب نے
اپنا صندوقچہ کھولا محافظ جاے امن و امان تلاش کرنے لگے مگر قضا کب چھوڑتی ہی سر پر آ برابر
ہوئی تھی بس سہراب نے صندوقچہ کھول کر پٹری کو دہنی طرف ہٹایا ہٹانا تھا کہ برق چمکی اسمانپر
تلوار گئی وہان سے چلی محافظ نے حفاظت کے لیے سپرین قائم کین وہ جو گری سب کو قلم کرتی ہوئی
محافظ کے دو پرکالے کیے اور پھر بالاے آسمان گئی سہراب نے پٹری کو بائین طرف ہٹایا پھر وہ
برق قضا اپنے مقام پر آکر قائم ہوگئی سہراب جادو نے صندوقچہ بند کر لیا محافظ کے مرنیکی علامت
بلند ہوئی تاریکی ہوئی برق چمکی سنگباری ہوئی آندھی سیاہ چلی برف گری بیر غل مچانے لگے صدائین ہولناک
آئین جب تلاطم برطرف ہوا صدا آئی کہ مارا جان کہ نام من محافظ جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم اس صدا کے آنے کے بعد وہ علامتین برطرف ہوگئین اب سب نے بخوبی
غور کرکے دیکھا کہ لاشہ محافظ جادو کا برابر لشکر زعفران کے پڑا ہوا ہی اُس سے کچھ دور پر وہ صندوقچہ
پڑا ہوا ہی گرداب نے جو یہ واقعہ دیکھا طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے دن بھی قیل رہ گیا تھا گرداب
نے یہ خیال کیا کہ اب جو سہراب کے مقابلہ کو جاے گا وہ قتل ہوگا احتیاط جادو کو محافظ کے
مرنے کا بڑا صدمہ ہوا مگر اُس نے اُسی وقت ایک ہرکارے سے کہا کہ تو بہت جلد اپنے کو اس مقام پر پہونچا
اور وہ صندوقچہ اُٹھا لا وہ ہرکارہ فوراً یہ سُن کے بصد تیزی اُس مقام پر آیا اور فوراً صندوقچہ اُٹھا کر لے گیا
راوی کہتا ہی کہ اسقدر جلد گرداب جادو نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا تھا کہ سہراب جادو
بمطلب نہ کرنے پایا تھا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑی اُدھر لاش محافظ سے ایک جانور سفید
رنگ پیدا ہوا بالاے آسمان جا کر اُسنے صداے ہیہات دی اور کہا کہ اے عاقلو خبردار ہو صندوقچہ
سہراب جادو کے پاس وہ ہی ہی جو کہ سمندر کے پاس تھا یہی صندوقچہ سحر ساحری ہے اسی
کے بھروسے پر سمندر شاہ کو غرور تھا قبل صندوقچہ روانہ ہونے کے مولف نے اپنا کام کر لیا
سمندر کے ہاتھ پازن نے سمندر شاہ کے ساتھ دغا کی خود اُسکے اعضا اسکے دشمن ہو گئے دوستون
نے خصومت پر کمر باندھی یہ آگ گھر سے لگی جن لوگون پر اُسکو بھروسا تھا وہ منحرف ہو گئے جنکی

ذات پر اعتبار تھا وہ انحراف کر گئے اب سہراب کے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا سہراب کو سمندر کے بڑے
عزیز و قریب نے یہ صندوقچہ دیا ہی کہ سوائے اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ تھا اب سمندر کے
گھر کی تباہی ہی وہ بھی مارا جائے گا جو اس وقت سہراب کے مقابلہ کو جائے گا وہ قتل ہوگا یہ کہکر وہ طائر
طرف شہر سمندریہ کے چلا اُسکے بدن سے ایک شعلہ آگ کا نکلا وہ آکر محافظ کی لاش پر گرا کہ لاش
محافظ کی جلنے لگی وہ طائر نگاہ سے پوشیدہ ہوگیا یہ صدا اُسکی سب نے سُنی اور اہل لشکر کفار کو ہراس
ہوا طبل بازگشت کے بجتے ہی فوراً صفین کی صفین طرف پڑاؤ کے روانہ ہوئین اس امر کا بھی انتظار
نہ کیا کہ بادشاہ واپس ہون تو ہم بھی چلین پس گرداب وغیرہ مع احتیاط کے باہم افسوس کرتے
ہوے طرف فرودگاہ کے واپس چلے جب لشکر کفار مین طبل بازگشت پر چوب پڑی تھی تو بحکم بادشاہ
لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا تھا کفار تو مغموم و محزون افسوس کنان طرف قیامگاہ کے واپس
گئے جب لشکر کفار میدان سے بعد قتل ہونے محافظ کے واپس چلا گیا سہراب خوشی خوشی شادان و
فرحان اپنے تخت سحر کو اڑا کر پہلے خدمت صاحبقران والاشان مین حاضر ہوا آداب شاہی بجالایا اُسکے
بعد صاحبقران والاشان سے رخصت ہوکر خدمت بادشاہ مین آیا مجرا بجالایا بادشاہ نے خوش ہوکر گلے
سے لگایا بہت تعریف کی اُسکے بعد حکم فرمایا کہ لشکر طرف فرودگاہ کے واپس چلے یہ حکم فرماکر حکم دیا کہ چند
کشتیان زر سرخ کی حاضر کیجائین بموجب حکم بادشاہ داروغہ خزانہ نے کشتیان فوراً میدان جنگ مین
حاضر کین بادشاہ نے فرمایا کہ سر پر سے صاحبقران کے پانچ کشتیان نثار کرو اور تین کشتیان سر سہراب
پر سے یہ حکم دینا تھا کہ زر سرخ نثار ہونے لگا یا تو خواجہ رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑے
کھڑے تھے جیسے دیکھا کہ کشتیان زر سرخ کی سر صاحبقران پر نثار کیجاتی ہین فوراً رکاب کو چھوڑا اور جال
الیاسی زنبیل سے نکال کر طرف شہدون کے چلے جیسے کشتیان سر صاحبقران پر سے تصدق کرکے اور
توری پوش اٹھا کر کے خادمون نے نثار کین اور شہدے بیٹے خواجہ نے بڑھ کر جال مارا کہ تمام
اشرفیان جال مین آگئین ایک کے بھی ہاتھ مین نہ آئین وہ باہم فساد کرنے لگے خواجہ لوٹ کر اور زنبیل
کرکے اپنے مقام پر آ کھڑے ہوئے یہ بھی کسی کو ثبوت نہوا کہ خواجہ لے گئے وہان شہدے باہم لڑا کئے
جب صاحبقران و سہراب کے سر پر سے زر نثار ہوچکا اور سب خواجہ نے لوٹ لیا اب لشکر دہانے
طرف فرودگاہ کے فرحان و شادان چلا بادشاہ سب کو لیے ہوے خوشی خوشی فرودگاہ پر تشریف لائے داخل
خیمہ خاص ہوئے یہان ناموس نے کونڈے مانے تھے صحنک مانی تھی ہر ایک دعائے فتح و ظفر کر رہے تھے
سب بیبیان بال کھولے ہوے صحن خیمہ مین کھڑی تھین اپنے اپنے وارثون کے بچنے کی دعا کر رہی تھین
جب یہ خبر انکو پہونچی تھی کہ بادشاہ کی ظفر ہوئی سب نے سجدہ شکر ادا کیے اور جو منت مانی تھی اُسکے
سامان مین معروف ہوئین کسی نے پیڑ و اکیہ دونا منگایا کسی نے بی بی کی پڑیا منگائی کوئی کونڈون کی
تدبیر کرنے لگی کوئی صحنک کے سامان مین معروف ہوئی کسی نے کھڑے ببر کا دونا منگا کر نذر دی سبکو
کھلایا کہ بادشاہ پہونچے خادمان در دولت نے صدائے مبارکباد بلند کی بادشاہ کو مبارکی دی صدا
بسم اللہ الرحمن الرحیم سنکر خبر ہوئے کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین سب مودب ہوگئے ظل اللہ تشریف
لائے خادمان محل نے لاکر مسند زرنگار پر بٹھایا نذرین فتح کی گذرنے لگین بادشاہ نے سبکو انعام
دیکر سرفراز فرمایا ہر ایک خواص وغیرہ نے آکر مبارکباد دی بادشاہ نے بچون کو انعام دیکر
سرفراز کیا اُسکے بعد لباس رزم تبدیل فرمایا پوشاک بزم پہنکر تھوڑی دیر استراحت فرمائی اُسکے بعد

طرف دربار کے تشریف لے چلے ادھر صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص مین تشریف لے گئے تھے انکو بھی سب خادمان محل نے مبارکباد دی تھی صاحبقران نے بھی سب کو انعام دیا لباس رزم اُتارا اور سادے کپڑے زیب تن فرمائے دربار مین تشریف لائے اُدھر ہر ایک سردار بھی اپنے اپنے خیمے سے کپڑے بدل کر حاضر دربار ہوا اپنے اپنے مقام پر صاحبقران کو مجرا کرکے بیٹھا کہ بادشاہ تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے سب عیار حاضر دربار ہوئے فتح کی نذرین گزرنے لگین ادھر لشکر نے پڑاؤ پر پہونچکر کمرین کھولین سب آرام پذیر ہوئے مگر لشکر اسلام مین ہر طرف ایک خوشی کی دھوم مچی ہوئی ہر ایک دل شادی کل ہی کا ذکر تھا کہ سب متفکر تھے ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہے کہ سب مثل مردہ صد سالہ کے تھے یا ایک آن مین یہ خوشی کی نوبت ہوئی کہ کوئی پھولے نہین سماتا ہے ہر طرف نوبتین بج رہی ہین سب خوش ہین دربار مین نذرین گزر رہی ہین انعام و خلعت تقسیم ہو رہے ہین جب نذرون سے فراغت حاصل ہوئی بادشاہ نے مریخ جادو سے دریافت فرمایا کہ تم کو زعفران نے کیونکہ گرفتار کیا مریخ جادو نے عرض کیا کہ جب مین اُس پر غالب آنے لگا اور وہ پسپا ہونے لگی آپکے سامنے وہ مجکو لگا کر ایک طرف کو لے گئی جب دونون لشکرون سے دور نکل گئی اور سامنا نہ رہا اُس نے یہ فقرہ کیا مریخ جادو نے دم ہی تقریر جو کہ زعفران نے کی تھی مریخ نے دھوکا کھایا تھا بیان کی اور عرض کیا کہ جب مینے پلٹ کر اپنی پشت کی طرف دیکھا کیونکہ مین اُسکے دھوکہ مین آگیا تھا اتنے عرصہ مین اُس نے خاک جمشیدی نکال کر رکھی تھی جیسے ہی مین پلٹا میرے اوپر پھینک دی مین بیہوش ہوکر زمین پر گرا ورنہ مین نے اُسکو گرفتار کر لیا تھا اگر وہ یہ تدبیر نہ کرتی تو میرے اوپر غالب نہ آتی مین غالب آچکا تھا اس تدبیر سے اُسنے مجکو اسیر کر لیا بادشاہ نے فرمایا کہ بڑی مکارہ تھی رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت خوب خداوند کریم نے اپنا فضل کیا یہ جو تقریر آفاق نے سنی کہا کہ ای خداوند یہی فقرہ اُسنے میرے ساتھ بھی کیا بس جو کچھ آفاق جادو پر گزرا تھا سب آفاق نے بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ معلوم ہوا تم دونون صاحب اُس کے دام تزویر مین آکر اسیر ہو گئے اُس نے عیارون کا کام کیا بہت چالاک معلوم ہوتی تھی مگر سہراب جادو نے خوب ہی اُسکا کام تمام کیا تم لوگ کیا کرو یہ نیکنامی اور اُسکی قضا سہراب جادو کے ہاتھ سے تھی اور یہ جنگ فتح ہونی سہراب کے نام پر تھی کیونکہ تم لوگ اُس پر غالب آ گئے خیر خوب خداوند کریم نے اس آفت جانکاہ سے نجات دی یہ فرماکر سہراب جادو سے فرمایا کہ ای سہراب جادو ہم تو یہ جانتے تھے کہ تم اپنی جان بچا کر چلے گئے ہو ہم پر کیا منحصر ہے سب کو اسی امر کا یقین تھا مگر معلوم ہوا کہ تم دوست صادق ہو بلکہ جان بچا کر نہین گئے تھے اس امر کی تدبیر مین گئے تھے تم نے ہم پر بڑا احسان کیا آج کی لڑائی تمھارے ہی سبب سے فتح ہوئی ورنہ سب کا کام تمام ہو چکا تھا ہان اب تم اپنی کیفیت بیان کرو سہراب نے عرض کیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین یہ سب آپ کا حسن اخلاق ہے ورنہ غلام کسی قابل نہین ہے مین نے کون یہ لڑائی فتح کی آپکے اقبال اور میرے خدا نے مدد کی کہ مین عین وقت پر آ پہونچا اور یہ صندوقچہ میرے ہاتھ لگا خداوند کریم ملکہ نسیم کی عمر مین ترقی عطا فرمائے کہ یہ کام اُس نے کیا اُس آپ کی کنیز نے یہ صندوقچہ مجکو لا کر دیا ورنہ کسی کو کیا طاقت تھی اور میری کیا لیاقت کہ مین یہ صندوقچہ پا سکتا تھا مگر آج اُسنے حق ملاقات و مرتبہ دوستی ادا کیا بالکل اپنے ماں باپ و اہل شہر کی جان کا خیال نہ کیا نہ اپنی آبرو نہ جان کا پاس کیا اس امر کا مجکو یقین ہے کہ جب سمندر کو یہ سب حال معلوم ہوگا

وہ اسکا دشمن جان ہوجاے گا مگر مین نے ملکہ کو سپرد خدا کیا ہی وہی ملکہ کا محافظ ہی یہ جو آپ نے
فرمایا کہ تم نے سب پر احسان کیا یہ کوئی امر نہین ہی میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین کسی پر احسان کرونگا
یہ سب اسکی بندہ پروری اور نوازش ہی کہ اسنے مجھ ناچیز سے اتنا بڑا کام لیا اور وہ سب کا مالک
ہی ابھی سب کی قضا نہ تھی کیونکر اسکے ہاتھ سے قتل ہوتے اسکی قضا آگئی تھی وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوئی یہ اسکی شان کبریائی ہی کہ اسنے پردۂ غیب سے سامان فتح ظاہر فرمائے ورنہ کیا ہوتا جب تک
اسکو منظور نہین ہوتا ہی اسوقت تک کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی مین کہان اور یہ مرتبہ کہان یہ صرف اسکی
عنایت ہی یہ کلام آپ فرما کر غلام کو شرمندہ فرماتے ہین یہ جو آپ نے فرمایا کہ مجکو یقین تھا کہ تم اپنی
جان بچا کر چلے گئے مین تو ایسا نہین خیال کرسکتا ہون آپ جو فرمائین بجا ہی یا اور جو صاحب خیال فرمائین
بخداے لایزال میرا کسیوقت یہ خیال نہین ہی اور نہ تھا مین اپنی زندگی مین کبھی یہ قدم نہ چھوڑونگا اب
سواے آپ دو چار بزرگان دین کے کہ جنھون نے راہ ضلالت ترک کرائی میرا کون ہی یا آپ ہین
یا صاحبقران یا خواجہ مرتے دم تک بھی یہ قدم ہونگے اور میرا سر ہوگا آپ یہ خیال فرمائین کہ میرے
اوپر کوئی جبر نہین ہی نہ کسی قسم کا ظلم ہی کہ تم دین اسلام نہ ترک کردیا ہماری اطاعت کرو نہ یہ امر مین نے کسی
کے جبر سے قبول کیا ہی بلکہ اپنی خوشی سے اور خواہش دلی سے نہ اب کوئی جبر کرتا ہی مین صاحب اختیار
ہون اور اپنے فعل کا مختار ہون پھر مین کیون اپنی جان بچا کر چلا جاتا پس یہ حرکت نازیبا ہے
کبھی اس غلام سے نہ ہوگی بادشاہ نے یہ کلام سماعت فرما کر فرمایا کہ یہ سب تمھاری خوش اعتقادی
ہی یہ امر تمکو داخل بہشت کرے گا خدا تم سے خوش رہے گا ہان اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم پر کیا
گزری اور کہان دیر لگی سہراب نے عرض کیا کہ میرا واقعہ یہ ہی یہ کہکر اپنا اجازت لیکر صاحبقران
سے اور طائر بنکر ملکہ کے باغ مین جانا اور شجر شمشاد پر بیٹھنا ملکہ کی خواصون کی تقریر اپنا آن کی
تقریر کو سنکر اور بیقرار ہو کر اپنے کو آخر ظاہر کرنا انکا حیران ہونا آخر کو ظاہر ہونا انکا جا کر ملکہ کو
خبر دینا پہلے ملکہ کا نفرہ جاننا اپنی وزیر زادی کو بھیجکر دریافت کرنا پھر اپنا وزیر زادی کے ہمراہ
جانا ملکہ کی خدمت مین باہم ہم کلام ہونا جو جو باتین باہم ہوئی تھین سب بیان کین ملکہ کا کل حال
سنکر افسوس کرنا اور ملکہ کا سمندر کے پاس جانا اور نفرہ کرکے حال صندوقچہ کا دریافت کرنا
جس طور سے ملکہ صندوقچہ لائی تھی وہ سب حال بیان کیا اور عرض کیا کہ اس تدبیر سے یہ صندوقچہ
ہاتھ آیا مین نے جب صندوقچہ پایا تو گمان ہوا کہ ملکہ نے نفرہ کیا اور میری تسکین دل کے لیے
یہ صندوقچہ لائی ہی مگر مین نے یہ امر ملکہ پر بالکل ظاہر نہین کیا اور اپنا ملکہ کے ساتھ باہم بیٹھکر
شراب خواری کرنا صبح کا ہونا ملکہ سے رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہونا راہ نے
دیو کا اٹھا لیجانا اسکو فریب سے قتل کرنا بیان کیا اور عرض کیا کہ مجکو امتحان صندوقچہ کا
بھی منظور تھا خداوند کریم نے اس طور سے میری خواہش دلی پوری کی دیو کو قتل کرکے یہان
کا آنا یہان آکر سب حال سے آگاہ ہونا عرض کیا اور عرض کیا کہ اس تدبیر سے یہ صندوقچہ
ہاتھ لگا مگر حضور ایک امر کا خیال ہی کہ جب یہ حال سمندر شاہ پر ظاہر ہوگا وہ بلکہ بر ضرور
ظلم وستم کرے گا مجکو اسکی جان کا خوف ہی کہ دیکھیے اسپر کیا گزرتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
تم ملکہ کو اپنے ہمراہ کیون نہ لے آئے جبکہ وہ مسلمان ہوچکی ہی اور عاقلہ بالغہ راشدہ ہے
تو کیا ضرورت تھی کہ تم اسکو دشمنون مین چھوڑ آئے ہو اور پھر یہ خوف کرتے ہو تم کو

ایسی حالت مین اُسکو ہمراہ لانا زیبا تھا جبکہ یہ گمان تھا کہ یہان سب دشمن ہین ایسے دوست کو کوئی قانون مین چھوڑتا ہی یہان سواے دشمن کے کوئی دوست نہو سہراب جادو نے عرض کیا کہ مین نے بہت تدبیر کی اور لاکھ لاکھ کہا مگر ملکہ نے انکار کیا اور کہا یہ امر بھی مین گوارا نہ کرونگی کہ تمھارے ہمراہ بدون اطلاع چلی جاون یہ امر بالکل خلاف شرافت اور عالی خاندانی کے ہی یہ ننگ مین نہ قبول کرونگی کہ ہر ایک کی زبان پر یہ ہی امر جاری ہو کہ سمندر کی لڑکی شب کو کسی کے ساتھ نکل گئی یہ امر بالکل بدنامی کا سبب ہی یہ سواے بیچ قوم کے دوسری قوم مین نہین ہی مین مجبور ہو گیا لیکن مین نے ملکہ سے کہا ہے کہ سب یہان تمھارے دشمن ہین اور جب یہ امر ظاہر ہوگا تو سمندر تم پر ظلم کرے گا ایسی حالت مین جان کی حفاظت ضرور ہی ملکہ نے جواب دیا کہ میری نظر خدا سے نادیدہ پر ہی جو اُسے منظور ہوگا وہ کرے گا تم اسکا خوف نہ کرو اگر میری زندگی ہی اور تم سے ملاقات مقدر مین ہی تو کوئی میرا کچھ نہین کر سکتا ہی تم جاؤ اپنا کام کرو جو یہان میرے اوپر گذرے گی مین اُسکی برداشت کرلونگی مگر وہ امر نہ کرونگی جو کہ بدنامی کا سبب ہو حضور ایسی حالت مین مین کیا کر سکتا تھا بادشاہ نے فرمایا خیر جو اُسکے حق مین خدا کو منظور ہوگا وہ ہی ہوگا اس امر مین بھی کوئی مصلحت ہوگی جو اُسنے یہ امر ملکہ کے دل مین نہ ڈالا کہ وہ تمھارے ساتھ چلی آتی بلکہ ایسے خیالات پیدا کیے کہ وہ نہ آئی کیونکہ کوئی فعل خداوند کریم کا خالی از حکمت نہین ہوتا ہی جیسا کہ اس قول سے ثابت ہی فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت پس ہم بھی ملکہ کو سپرد خداوند کریم کرتے وہ ہی حافظ حقیقی ہی اس سے بڑھکر کوئی حفاظت نہین کر سکتا ہی سہراب جادو نے عرض کیا اور کیا چارہ ہی کچھ زور ہمارا نہین ہی جو وہ چاہے گا وہ ہوگا بندہ ہر امر مین مجبور ہی یہ عرض کرکے سہراب نے عرض کیا کہ یہ سبب ہوا جو غلام کو عرصہ ہوا ورنہ غلام صبح کو آجاتا اس دیو نے یہ حرکت کرکے عرصہ کیا مگر اسکی قضا میرے ہاتھ سے تھی دوسرے خدا کو میرا شک بھی رفع کرنا تھا اور اس امر کی سزا بھی دینی تھی کہ ایک دوست نے تو نیکی کی اور مین نے اُسکے فعل کو فقرہ خیال کیا اور خیالات بد دل مین لایا پس خدا نے اس بدی کی سزا تجویز فرمائی کہ تھوڑے عرصہ تک پریشان کیا تاکہ اب کسی کے فعل کو مین فقرہ اور فعل ناجائز نہ خیال کرون جو اپنے ساتھ نیکی کرے اُسکو نیکی تصور کرون نہ یہ تصور کرون کہ اُسنے فقرہ کیا یہ تقریر سن کے سب اہل دربار نے مع بادشاہ و صاحبقران کے سہراب کی بہت تعریف کی اور ملکہ کے لیے دعا کی کہ خدا اُسکو شر سے سمندر کے محفوظ رکھے سہراب نے عرض کیا کہ اب خداوند طبل جنگ بجوائین اور مجکو حکم دین مین یہان سے لڑتا ہوا سمندر یہ مین جاؤن سمندر شاہ کو قتل کرون یہ کلام سن کے صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم طبل جنگ بجوائین یا حریف پر سبقت کرین پس جب وہ پھر براے مقابلہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئینگے ہم بھی مقابلہ کرینگے اے سہراب جادو اس امر کا خیال رہے کہ جب تک کوئی وقت سخت نہ پڑے یا کسی دشمن زبردست یا ساحر زبردست سے نہ مقابلہ ہو اُسوقت تک اس صندوقچہ سے کام نہ لینا یہ نہ کرنا کہ تم اسی صندوقچہ کے ذریعہ سے جو تمھارے روبرو آئے اُسکو قتل کرو دوسرے نے سواے ساحر کے غیر ساحر پر کبھی اسکا وار نہ کرنا سہراب جادو نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا ہی اسی کے بموجب عمل کرونگا صاحبقران والاشان نے فرمایا اسکا سبب یہ ہی کہ میرے انصاف مین فرق آئے گا اور سب یہ کہینگے کہ صاحبقران والاشان نے سحر سے یہ مقام فتح کیا اگر سحر سامری کا صندوقچہ نہ ہاتھ آتا یہ مقام ہرگز ہرگز فتح نہ ہوتا مین تمھارے خیال کو پا گیا تمھارا یہ منشا ہی کہ طبل جنگ بجوا کر اسی صندوقچہ کے ذریعہ سے سبکو قتل کرون تم کو حکم دون کہ تم بے تیغ گراتے ہوے لشکر کفار کو پامال کرتے ہوے

سمندر یہ ہین جاؤ وہان جا کر سمندر سے مقابلہ کرو اُسکو بھی اس صندوقچہ کے ذریعہ سے قتل کرواے
سہراب یہ تمھارا خیال بالکل خام ہی مین کیونکر ایسے امر کی اجازت دون کہ جسمین لاکھون بندگان خدا
کا خون ہو گو وہ کافر ہین مگر اُسکے بندے تو ہین بہت سے ابھی ایسے بھی ہون گے کہ ہدایت کرنے سے
راہ نیک قبول کرین گے جو کہ بالکل سیاہ قلب ہین وہ قتل ہون گے پس مین ایسی حالت مین کبھی ایسے
امر نازیبا کی اجازت نہ دونگا نہ تم مجھسے کبھی کہنا نہ بدون میری اجازت ایسی حرکت کرنا یہ تمنے اچھا کیا کہ
اسکو لے آے کیونکہ اسمین ایک امر کا خوف تھا اگر سمندر کے پاس یہ صندوقچہ رہتا تو وہ ضرور اس سے
کام لیتا ضرورت دبلا ضرورت ناحق بندگان خدا کا خون ہوتا پس اسکے پاس سے چلا آنا اسکا بہت اچھا
ہوا تم اپنے پاس رکھو جب موقع ہوا کرے گا ہم خود تمکو اس امر کی اجازت دیا کرین گے کہاے
سہراب اب تم اس صندوقچہ کو نکالو مین وہ امر نہین کرسکتا ہون جو کہ خلاف عدالت ہو تم بھی
خیال کرلو کہ جبکہ یہ امر صاحبقران اول کو ثابت ہو گیا کہ اہل اسلام سب پر فتحیاب ہونگے اور اُن کی
ضرب دست سے کوئی نہ بچے گا تو اُنھون نے خلاف انصاف یہ امر جانا کہ پہلے اہل اسلام حریف
پر ضرب لگائین بلکہ جب اُسکی ضرب سے بچ لین اُسوقت اپنا وار کرین یا یہ امر خلاف شجاعت تصور
فرمایا کہ جنگ مین اپنی طرف سے سبقت کرتا یا پہلے خود طبل جنگ بجواتا وہ طریقے مقرر فرمائے تاکہ کوئی
یہ الزام نہ دے کہ وہ لوگ قوی تھے اور ہم ضعیف یا اُنھون نے سبقت کی ہم کیا کرتے وہ طریقے ایجاد
فرمائے کہ جہان تک ہو حریف کے ارمان نکل جائین کوئی الزام نہ دے طریقہ نامہ و پیام جاری کیا پہلے
خوب حریف کو پند و نصیحت کرکے سمجھا لیا اُسکے بعد مقابلہ کیا جبکہ یہ طریقے ایجاد ہون تو ایسی حالت مین مین
کیونکر یہ گوارا کرونگا کہ اس حربہ کو مین اپنے لشکر مین ایجاد کرون اور اُس حربہ سے حریف کو قتل کراؤن
جبکہ کہ دشمن نہین ہے نہ ساحر ہے نہ غیر ساحر ہے بس یہ بالکل خلاف ہی ہان جب ایسی ہی ضرورت ہوگی اسوقت
دیکھا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی نہ مین خود ابتدا کرونگا کہ طبل جنگ بجواؤن پھر جب اُنکا جی چاہے گا وہ
بجوائین گے مین اُنسے مقابلہ کرونگا مقابلہ سے نہ باز آؤنگا یہ جو تقریر صاحبقران نے فرمائی سب نے
صاحبقران والاشان کے عدل و انصاف کی تعریف کی اور کہا کہ ان امرون کا خیال سوائے اہل اسلام
کے دوسرون کو نہین ہی سچ ہی اگر یہ لوگ یہ طریقہ نہ جاری کرتے تو اب تک تمام عالم پر قبضہ کرلیتے
اور کوئی انمین کا قتل نہوتا جب قضا آتی مرجاتا مگر کسی کے ہاتھ سے نہ قتل ہوتا واہ کیا عدل و انصاف
ہی دشمن کے بھی قتل مین انصاف کا خیال ہی ایسے لوگ کہان ممکن ہوتے ہین اہل دربار یہ باتین باہم
کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہی لشکر کفار کے ہرکارے بھی صورت بدلے ہوے یہان موجود تھے
سب تقریرے اُنھون نے سنی سہراب جادو کا جانا اور صندوقچہ لانا ہر ایک امر سے وہ خبردار ہوے
جو تقریر سہراب نے کی یا اور سردارون نے اور جو تقریر صاحبقران والاشان نے کی سب سے
وہ آگاہ ہوے اب اس خیال سے یہان ٹھہرے ہے کہ دیکھین اور کیا راے ہوتی ہی کہ بادشاہ نے
حکم دیا کہ اہلکارون کو حکم دیا جاے کہ وہ سامان جشن مہیا کرین ہم اس لڑائی کے فتح ہونے کا بہت
بڑا جشن خوشی برپا کرین گے یہ حکم دے کر دربار برخاست ہونے کا حکم فرمایا رات بھی کوئی قریب
ایک پاس کے آئی تھی بادشاہ تخت پر سے اُٹھکر محل سرا مین تشریف لے گئے صاحبقران اپنے
خیمۂ خاص مین پس بادشاہ و صاحبقران کا اُٹھکر جانا تھا کہ سب سردار اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے مقام
کی طرف روانہ ہوئے راہ مین باہم کلام کرتے جاتے تھے کہ سہراب نے خوب تدبیر کی اور خوب

صندوقچہ پر قبضہ کیا مگر صاحبقران کیا صاحب انصاف ہین کہ اُنکو یہ گوارا نہ ہوا کہ حریف کو اس تدبیر سے قتل کرون
بلکہ مقابلہ کرکے اسی طور سے کہ جس طور سے ہمیشہ جنگ ہوتی آئی ہے اُسی طور سے اب بھی مقابلہ ہو کوئی ضرورت
نہین ہے کہ اس صندوقچہ کے ذریعہ سے مقابلہ کیا جاے یہ بالکل خلاف انصاف ہے ایسی ایسی باتین
کرتے ہوے اپنے خیمون مین آے کپڑے اُتار اُتار کر طعام لذیذ کھا کر آرام پذیر ہوے سہراب جو اپنے
خیمہ مین آیا اُسنے خیال کیا کہ جبکہ صاحبقران کو یہ منظور نہین ہے کہ مین اُسکے ذریعہ سے مقابلہ کرون تو پھر
اسکا میرے قبضہ مین رہنا کیا ضرورت ہے جبکل دربار مین جاؤنگا یہ صندوقچہ نذر دونگا اور عرض کردنگا
کہ اسکو ایسے مقام پر بحفاظت رکھے جانے کا حکم فرمایے کہ کوئی نہ پاسکے اگر یہ ایسی ویسی جگہ رکھا
جاے گا شاید حریف کسی تدبیر سے منگالے تو پھر بڑی خرابی ہو سہراب نے یہ اپنے دل مین خیال
کیا اور کھانا کھا کر سو رہا صندوقچہ کو برابر پلنگ کے مسند پر رکھدیا کیونکہ اسکو یہ خوف نہ تھا کہ کوئی میرے
خیمہ سے لیجاے گا نہ ابھی حریف کو اس امر سے آگاہی ہوگی جب تک یہان سے کوئی نہ جاے گا
یا اس واقعہ کی عرضی نہ جاے گی جب احتیاط جادو اس صندوقچہ مصنوعی کو لے کر جاے گا اُسوقت
سمندر کو معلوم ہوگا تب وہ تدبیر کرے گا مین کل نذر صاحبقران کی کردونگا وہ اسکو خزانہ
مین ضرور داخل فرمائین گے یا خواجہ کے سپرد کرین گے بس یہ خیال کرکے سو رہا ان سب کو
تو یہان آرام پذیر رکھا جاتا ہے اب کچھ لشکر کفار کا حال تحریر کیا جاتا ہے جبکہ گرداب شاہ
وغیرہ طبل بازگشت بجا کر اپنے کل لشکر کو لے کر ملکہ زعفران و محافظ جادو کا غم
کرتے ہوے فرودگاہ پر پہونچے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود مع سردارون کے داخل
بارگاہ ہوے دربار آراستہ ہوا احتیاط جادو کو کرسی برابر تخت کے ملی احتیاط جادو اُسپر
بیٹھا کہ گرداب شاہ نے زعفران کے تخت کی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس
صد افسوس بہت بڑی ساحرہ زبردست قتل ہوئی رونق زعفران کوہ مٹ گئی کیا
بیان کیا جاے جو صدمہ ملکہ کے قتل ہونے کا دل پر گذر رہا ہے دل کا یہ حال ہے کہ دل ٹکڑے ٹکڑے
ہوا جاتا ہے جاب شاہ نے کہا کہ اے گرداب شاہ ملکہ نے تو خاتمہ ہی کر دیا تھا لشکر اسلام کا صرف
صاحبقران و بادشاہ باقی تھے اُنکا بھی خاتمہ ہو جاتا اہل لشکر کیا کرتے مگر سہراب نے آکر ہمکو ملکہ کے
غم مین مبتلا کیا اُس کے ساتھ اور ایک رنج تازہ دیا کہ جسکے سبب سے ہم بادشاہ کو منھ دکھانے کے
لایق نہ رہے محافظ جادو کو قتل کیا جو کہ خزانہ شاہی کے محافظ تھے بادشاہ انکو از خود دست رکھتے
تھے گرداب شاہ نے جواب دیا کہ اے بھائی کیا بیان کرون جو دل کا حال ہے بس یارا ے بیان نہین
ہے اب کیا تدبیر کیجاے جاب شاہ نے کہا کہ ایک عرضی اس کل حالات کی بادشاہ کی خدمت
مین تحریر کرو اور یہ تحریر کرو کہ کوئی ایسی تدبیر کیجاے تاکہ لشکر اسلام تباہ ہو یہ بھی تحریر ہو کہ وہ صندوقچہ
آپ کا کسی تدبیر سے دشمن تک پہونچ گیا ہم کیا عرض کرین کیا غضب ہوا خلاصہ یہ تحریر ہے کہ ملکہ زعفران
نے کل لشکر اسلام کا خاتمہ کیا تھا صرف صاحبقران و بادشاہ باقی رہے تھے صاحبقران مقابلے کو
آنے والے تھے کہ سہراب جادو آکر پہونچا رات سے سہراب لشکر اسلام مین نہ تھا اس نے آکر
مقابلہ کیا وہ کسی تدبیر سے صندوقچہ لے آیا تھا آپ کے کسی عزیز قریب سے اُسکو دیا تھا بس
اُس نے اُسکے ذریعہ سے ملکہ کو قتل کیا اُسکے بعد محافظ جادو کو کہ جن کو آپ نے صندوقچہ لیکر
روانہ کیا تھا وہ آپ والے صندوقچہ کو لیکر براے مقابلہ گئے جو صندوقچہ ان کے پاس تھا

اس سے کام لینا چاہا اُسنے کچھ کام نہ دیا کیونکہ وہ اصلی نہ تھا بلکہ مصنوعی تھا کیا کام دیتا اصلی تو سہراب
جادو کے قبضہ مین تھا وہ بھی مارے گئے مین نے طبل بازگشت بجوا دیا ورنہ سہراب آج ہی خاتمہ
کردیتا اور یہ عرضی مشتمل بر حالات گذشتہ تحریر کی اب جو امر فرمایئے وہ کیا جاے احتیاط جادو نے
عرض کیا کہ یہ بھی تحریر کردو کہ احتیاط اُس صندوقچہ مصنوعی کو لیکر حاضر خدمت ہوتے ہین ملاحظہ فرمایئے
اور دریافت فرمایئے کہ یہ کیسی کارروائی ہے ہم نے یہ عرضی تحریر کرکے اُنھین کے ہاتھ روانہ کی گرداب
نے احتیاط جادو سے کہا کہ آپ آج بجائین عرضی کا جواب آلے تو جائین اُسنے جواب دیا کہ مین
ضرور جاؤنگا ایک لمحہ نہین ٹک سکتا ہون گرداب جادو نے کہا کہ شام قریب ہے اُسنے کہا کہ ہو مجکو
اسکا خوف نہین ہے جب اُسنے کسی طور سے نہ مانا تو گرداب نے کہا کہ ہم یہی تحریر کردینگے ابھی
یہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے جو کہ لشکر اسلام مین برائے خبر موجود تھے مجرا
کرکے عرض کیا کہ ہم سب غلام جبکہ آپ ادھر کو واپس آئے اور لشکر اسلام اپنی فرودگاہ کی طرف
چلا تو ہم صورت بدل کر اُسکے ہمراہ ہوئے لشکر نے پڑاؤ پر جا کر کمر کھولی دربار آراستہ ہوا سب سردار
حاضر دربار ہوئے نذرین گذرین خوشیان ہوئین ہر ایک بغل گیر ہوا بادشاہ نے انعام تقسیم کیے
اُسکے بعد ہر ایک سردار سے کیفیت دریافت کی ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی سہراب جادو سے
حال دریافت کیا اُسنے یہ حال بیان کیا یہ کہکر جو حال کہ سہراب نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا تھا
اور جو کہ اُسپر گذرا تھا اور اُن ہرکارون نے اسکی زبانی سنا تھا سب بیان کیا اور سہراب کی درخواست
کا کہ طبل جنگ بجوایئے صاحبقران کا جواب تملور دینا بادشاہ کا حکم سامان جشن ارشاد فرمانا سب
بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ حال ہے اور یون صندوقچہ سہراب کے ہاتھ آیا اس طور سے دختر بادشاہ
نے بادشاہ سے دریافت کر کے لاکر دیا ورنہ کبھی نہ ہاتھ آتا یہ سنتا تھا کہ گرداب کے اور دیگر اہل دربار کے
حواس جاتے رہے اور خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ یہ امر اس طور سے ہوا کہ دختر بادشاہ شریک سہراب
ہوگئی اُسنے کچھ یہ نہ خیال کیا نہ آبرو کا نہ ماں باپ کی جان کا احتیاط جادو نے گرداب شاہ سے کہا
کہ جو ہرکارون نے خبر دی ہے یہ بھی عرضی مین تحریر کرنا اور بہت جلد عرضی تحریر کرو کہ اب مین ٹھہر نہین سکتا
ہون مین جاکر اس حال سے بادشاہ کو خبردار کردون تاکہ وہ اپنی لڑکی سے ہوشیار ہوجائین کہین البتہ
کہ کوئی راز اور بیان کردین یا سہراب اُسکے ذریعہ سے خوابگاہ شاہ مین جاکر بادشاہ کو قتل کرے
تو بڑی خرابی ہو اب کسکا اعتبار کیا جاے جب اولاد ہی دشمن ہو تو ملازم کا توحق بر طرف افسوس
جسکو پرورش کیا ہر قسم کا خیال رکھا اپنا خون جگر پرورش مین صرف کیا دن کو دن رات کو رات
نہ خیال کیا اُسنے یہ حرکت کی اگر نوکر کرتا تو نمک حرام کہلاتا اب اس کو کیا کہا جاے جبکہ اپنے ہاتھ
پاؤن اپنے ساتھ دشمنی کرین تو اور کسکا یقین ہو بس اب کسی سے کچھ امید نہ رکھنا چاہیے اگر آفاق
و سہراب و غزالان دکوکبہ نے بادشاہ کی شرکت سے دست برداری کی تو کوئی مقام عجب نہ تھا
کیونکہ وہ ملازم تھے مگر ہم اُسپر عجب کرتے تھے اور ان سب کو نمک حرام کہتے تھے یہ تو اُس سے
زیادہ امر عجیب ہے کہ بادشاہ کی لڑکی ہو کر اور ایک سپہ سالار کی شریک ہو جو کہ اپنے باپ کا
ملازم رہا ہو اور باپ کے قتل کے درپے ہو اور اُسکے قتل کی تدبیر بتائے وہ راز ظاہر کردے
جو کہ کسی کو نہ معلوم ہو مقام عجب ہے یا نہین پاؤن کے نیچے سے زمین نکل گئی گرداب جادو نے کہا
کہ اس امر کے افسوس کرنے سے کیا حاصل زیادہ نہ بیان کرو شاید بادشاہ کے خلاف نہو کہ ان

سب نے ہمکو تمام عالم مین بدنام کیا ایک راز ہمارا نہ پوشیدہ کیا گیا احتیاط جادو نے کہا کہ کیا یہ پوشیدہ
رہتا ہی تمام عالم مین مثل جھنڈے کے نمایان ہوگا ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا گرداب نے
کہا یہ تو سچ ہی مگر ہم کیون اپنی زبان سے نکالین احتیاط جادو نے کہا کہ اچھا تم عرضی تحریر کرو
اگر دیر کروگے مین بدون عرضی لیئے ہوئے چلا جاؤنگا یہ سنکے گرداب جادو نے دبیر کو عرضی
کے تحریر کرنے کا حکم دیا دبیر نے پہلے القاب و آداب سبکی طرف سے جو کہ شاہون کو تحریر کرتے
ہین تحریر کیا اسکے بعد کل واقعہ جنگ کا آنا محافظ و احتیاط کا صندوقچہ لیکر اور صندوقچہ کے جانا
ملکہ زعفران کا برائے مقابلہ اہل اسلام اہل اسلام کو گرفتار کرنا یہانتک کہ اسکا قتل ہونا ہاتھ سے
سہراب کے محافظ جادو کا برائے مقابلہ جانا اور قتل ہونا گرداب شاہ کا طبل بازگشت
بجوا کر واپس آنا ہرکارون کا آکر خبر دینا اور کل حال بیان کرنا سب عرضی مین تحریر کیا جو کچھ گرداب
نے حکم دیا تھا وہ سب مضمون تحریر کیا اور جو احتیاط نے کہا تھا وہ بھی تحریر کیا پس لفافہ
کرکے مہرا پر سب بادشاہون کی کرکے احتیاط کو دی احتیاط اسیوقت وہ عرضی اور صندوقچہ
مصنوعی لے کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا بعد جانے احتیاط کے گرداب وغیرہ نے
دربار برخاست کیا کیونکہ ان سب کو زعفران کا بڑا صدمہ تھا ہر ایک اپنے مقام پر آیا اور خواب مرگ
مین مبتلا ہوا ان کو تو یہان خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور احتیاط کو طرف شہر کے روان کر
قلم کو طرف حال سمندر شاہ کے پھیرا جاتا ہی اسکا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد روانہ کرنے صندوقچہ سے
اسنے کیا کیا اور جب اسکو ان واقعات کی خبر پہونچی تو کیا تدبیر کی پھر اسکے بعد حال لشکر اسلام کا تحریر ہوگا

اب شمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات داستان ہذا

راوی اس داستان کو یون حوالہ قلم عجلت رقم کرتا ہی کہ جب سمندر شاہ نے محافظ جادو و احتیاط
جادو کو صندوقچہ دے کر طرف لشکر کے روانہ کیا تھا اور تدبیر اسکی انکو تعلیم کر دی تھی اور کہدیا تھا
کہ کل لشکر اسلام کو قتل کرنا پہلے سب سے صاحبقران کو اور بہت جلد آج ہی خاتمہ کر کے میرے پاس
آنا جب وہ روانہ ہو چکے تھے تو اسنے حکم دیا تھا کہ آج دربار آراستہ رہے جبتک خبر غارتگری
لشکر اسلام نہ آئے گی اور احتیاط جادو وغیرہ واپس نہ آئینگے مین اسوقت تک دربار سے
نہ جاؤنگا پس اسکا دربار آراستہ ہی یہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی اہل دربار سے باتین لشکر اسلام کے غارت
ہونے کی کر رہا ہی کہ اب محافظ جادو پہونچ گئے ہونگے وہان دونون لشکر صف آرا ہونگے
یقین ہے کہ محافظ جادو نے احتیاط جادو کو تو لشکر مین چھوڑا ہو خود میدان مین صندوقچہ لیکر
گیا ہو کیونکہ وہ مرد جہاندیدہ ہی صاحبقران کو بکارا ہوگا وہ برائے مقابلہ نکلے ہونگے پہلے بہت
نصیحت کی ہوگی یقین ہی انھون نے نہ مانا ہوگا محافظ جادو نے قتل کیا ہوگا ایسی ایسی باتین
کر رہا ہی نوبت بانیجا رسید کہ دوپہر دن اسی گفتگو مین آگیا نہ اسنے خود کھانا زہر مار کیا نہ کسی اہل دربار
کو جانے دیا جب دوپہر اسی حالت مین گذری اسوقت سمندر نے عشاق اپنے استاد کی طرف
دیکھکر کہا کہ نہ معلوم کیا واقعہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر نہ آئی عشاق نے کہا کہ کیا وہ لشکر
چھوٹا سا ہی کہ ایک ہی دن مین قتل ہو جائے گا اگر آج دن بھر مین قتل ہو تو جانون بہت
ہی جلد خاتمہ ہوا میرے خیال مین تو سات آٹھ دن سے کم مین نہ قتل ہوگا اگر سو سو پچاس پچاس کو

ایک مرتبہ مین قتل کرین تو خیر ورنہ برسون مین قتل ہوگا سمندر نے کہا کہ سب اس عرصہ مین فرار نکر جاینگے
عشاق نے کہا کہ جو کچھ ہو سمندر بولا مین بھول گیا کہدیتا کہ تم ایک ہی مرتبہ برق کو اشارہ کرتا کہ دس ہزار
کے سر اُڑا دے وہ ایک ہی مرتبہ مین ہزارون کو قتل کرتی عشاق نے کہا کہ اب کیا ہوتا ہے
یہ وہ مثل ہے کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد سمندر نے کہا کہ خیر کہان تک فرار کرینگے
زیادہ سے زیادہ فرار کرین گے تو لقف کا تو خاتمہ ہو جائے گا اور جوسم عنا اور افراسعلے
ہے جب اُسکا خاتمہ ہو گیا تو پھر کون لشکر کشی کرے گا اب کوئی مقام خوف نہین ہے راوی کہتا ہے
کہ تین پہر دن تک سمندر خوش رہا کچھ بھی اُسکو رنج و ملال نتھا جب تک یہان ملکہ زعفران لشکر
اسلام کے سردارون کو گرفتار کرتی رہی مگر بعد تین پہر دن کے خود بخود سمندر رنجیدہ ہو گیا دل
پریشان ہوا کچھ گھبرانے لگا آثار رنج و ملال اُسکے چہرے پر پائے جانے لگے بیٹھے بیٹھے گھبرانے
لگا دل کا یہ عالم ہوا کہ پریشان ہونے لگا عشاق سے کہا کہ او ستاد اسوقت میرا دل کچھ خود بخود گھبراتا
ہے اسکا کیا سبب ہے عشاق نے جواب دیا کہ صبح سے یہ وقت آیا ہے کہ نہ دربار برخاست کیا نہ کچھ کھایا
ایک مقام پر بیٹھے ہو دل پریشان نہو تو کیا ہو اب کوئی دم مین عرضی آئی ہوگی کہ آج ہم نے اسقدر لشکر
اسلام کو تباہ کیا اور صاحبقران کو قتل کیا اس امر کا خیال کرنا کہ وہ خود آئین گے یہ خبر لے کر مگر ہان
کل حالات کی عرضی تحریر کرین گے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک بیرون کے سناٹے کی صدا آئی جیسے
کوئی طائر اُڑ کر آتا ہے سمندر نے کہا اُستاد عرضی طائر سحر لے کر آیا سمندر یہ کہ رہا تھا کہ وہ طائر سیاہ رنگ
جو کہ ملکہ زعفران کی لاش سے پیدا ہوا تھا آکر سامنے سمندر کے ایک طاق پر بیٹھ گیا اور سمندر کی طرف
منھ کر کے اپنا سر بجون سے پیٹنے لگا اور پر نوچنے لگا و زبان انسانی گویا ہوا کہ ای سمندر شاہ
کیا بیخبر بیٹھا ہوا ہے دن خاتمہ ہو گیا بڑا غضب ہوا ہماری ملکہ زعفران نغمہ پوش جو کہ اہل اسلام کے
مقابلہ مین گردنکش تھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئی مین اُسکی روح ہون تجکو خبر دینے آئی ہون
خبردار ہو جا ارے غافل تیرے ہاتھ پاؤن نے تجھسے دغا کی ارے نادان تو یہان بیخبر ہے وہان
دشمن اپنا کام کر گئے وہ صندوقچہ کسی تیرے عزیز قریب نے سمندر کو دے دیا اُسکے عوض مین دوسرا
صندوقچہ مصنوعی اسی طریقہ کا بنا کر رکھدیا تو نے وہی مصنوعی صندوقچہ اپنے ملازمون کے ہاتھ روانہ کیا
ہے وہ کیا کر سکتا ہے ای سمندر شاہ تیری بربادی کے دن آئے ہین تو برباد و تباہ ہوگا ای سمندر شاہ
اس شہر مین بھی اہل اسلام کا سکہ جاری ہوگا اُن کا ڈنکا بجے گا اب تو ضرور بالضرور قتل ہوگا تجکو
جائے امن نہ ملیگی تیری قوم کے ساحر سب تباہ و برباد ہونگے یہ طلسم نہ طاق بھی برباد ہوگا یہ کہکر اس
طائر نے ایک ہاے کا نعرہ مارا اُسکے منھ سے ایک شعلہ نکلا اُسنے اُسکو جلا دیا وہ جلکر خاک سیاہ
ہو گیا یہ جو خبر اُس طائر نے بیان کی سمندر شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے مین نے تو محافظ
جادو و احتیاط جادو کو براے مقابلہ اہل اسلام روانہ کیا تھا وہ نہین پہونچے جو ملکہ زعفران نے
مقابلہ کیا کیا وہ اہل اسلام سے مل گئے یہ امر کچھ میری سمجھ مین نہین آتا ہے سمندر شاہ نے عشاق
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای استاد آپ نے سنا کہ جو اُس طائر نے خبر دی یہ کیا امر ہے عشاق نے
جواب دیا کہ ہان مین نے سنا مگر میرے قیاس مین کچھ نہین آتا مین حیران ہون کہ ملکہ زعفران نے
کیون مقابلہ کیا محافظ جادو وغیرہ تو صندوقچہ سامری لیکر گئے تھے کیا کوئی آفت و ابیر راہ مین پڑی
کیا تم سے منحرف ہو گئے سمندر شاہ نے کہا کہ مین یہی خیال کر رہا ہون سب اہل دربار بھی حیران تھے

کہ سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ مین اوراق سامری مین دیکھ لیتا ہون سب حال ظاہر ہو جائے گا یہ کہکر اوراق
سامری اُٹھائے ابھی دیکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ دوسرا اڑتا ہوا طائر سفید رنگ جو کہ محافظ جادو کی
لاش سے نکلا تھا پہونچا اور روبرو سمندر کے بالائے ہوا قائم ہو کر صدائے ہیہات بلند کی اور بزبان بشری
کہا کہ ای سمندر آگاہ ہو مین روح ہون محافظ جادو کی مین نے آج قید سے نجات پائی مین خبر
دینے آئی ہون کہ محافظ جادو کو بھی سہراب نے قتل کیا وہ صندوقچہ جو کہ تیری مایہ اور بقا تھی وہ سہراب
کے پاس ہی تیرے عزیز قریب نے اُسکو دیا ہی بلکہ خود تیرے ہاتھ پالون نے یہ تیرے ساتھ عداوت کی
اور جو صندوقچہ تو نے روانہ کیا تھا وہ نقلی تھا اب تیرے ادبار کا زمانہ قریب آیا ہی اپنی فکر کر ہم
آگاہ کیے دیتے ہین یہ کہا اور ایک شعلہ اسکے دہن سے نکلا اُسنے اُسکو جلا دیا اب تو سمندر نے وہ اوراق
ہاتھ سے پھینک دیے اور اپنے سر کو دونون ہاتھون سے پیٹ لیا اور کہا کہ غضب ہو گیا کہ تقدیر پلٹ گئی
صندوقچہ دشمن کے قبضہ مین گیا اُسی کے ذریعے سے سہراب جادو نے ملکہ زعفران و محافظ جادو
کو قتل کیا اب کیا کرون دشمن کو بڑی قوت بہم ہو گئی ایک دن مین وہ خاتمہ کر دے گا سہراب جادو
تو جانی دشمن ہی عشاق نے یہ سن کے کہا کہ ای بادشاہ تم تو فرماتے تھے کہ مین نے صندوقچہ کا حال
کسی سے نہین کہا اور نہ کسی کو معلوم ہی اور مین نے ایسی جگہ رکھا ہی کہ کوئی پا نہین سکتا ہی پھر کیونکر سہراب
تک پہونچ گیا اور کیونکہ سہراب جادو کو اس حال کی خبر ہوئی اور کیونکر اُس دینے والے کو جس نے
سہراب کو دیا معلوم ہوا سمندر نے جواب دیا کہ داستان کیا بیان کرون مجھ سے ایک بہت غلطی و نادانی
ہوئی میرے پاس رات کو میری لڑکی نسیم روتی ہوئی آئی تھی مین نے بہت دن سے اُسکو نہین دیکھا تھا
جب مین نے سبب گریہ دریافت کیا اور اسکی حالت دیکھی تو بہت خراب پائی یہ حالت تھی اُسکی کہ جیسے برس
دن کا بیمار ہوتا ہی سوکھ کے کانٹا ہو گئی تھی پہلے تو اُس نے بیان کرنے مین انکار کیا مگر روتی جاتی تھی جب
مین نے بہت اصرار کیا تو اُسنے یہ سبب بیان کیا کہ مین نے سنا ہی کہ لشکر اسلام نے یہان آکر لشکر کشی کی ہی
اور کئی سردار آپ کی طرف کے مارے گئے اور کئی شریک اہل اسلام بھی ہو گئے پس مجھکو اندیشہ ہی کہ وہ یہان
آکر آپ کو قتل کرین گے ہم سب تباہ ہون گے اسی صدمہ سے میری یہ حالت ہی اور اسی غم سے مین
زار زار روتی ہون پہلے تو مین نے بہت کچھ اسکو سمجھایا جب اُسکی رقت کسی طرح کم نہوئی تو مین نے
صندوقچہ کا اُس سے ذکر کیا بلکہ مین نے اُسکو اپنے ہمراہ لیجا کر دکھا بھی دیا تب اُسکو اطمینان ہوا وہ
رخصت ہو کر اپنے باغ کو چلی گئی سوائے اُس کے مین نے آج تک یہ حال کسی سے نہ کہا تھا نہ کسی
پر ظاہر تھا نہ اُس سے مجھکو یہ امید تھی کہ وہ ایسا کرے گی نہ اب مین یہ امید کرتا ہون کہ اُس نے
ایسا کیا کہ وہ صندوقچہ اُسنے لیجا کر سہراب جادو کو دیا ہو اول تو سہراب جادو تک اُسکی
رسائی کہان وہ اپنے باغ مین سہراب بیرون شہر دوسرے سہراب کو وہ جانے کیا میرے وہ
میرے پاس اُسوقت آئی تھی کہ نصف شب گذر چکی تھی وہ یہ کیون کرنے لگی کہ سب کی جان کی دشمن
ہو جائے اور میرے دشمنون سے مل جائے مین ایسا اُسکی نسبت کبھی نہین خیال کر سکتا ہون یہ جو
سمندر شاہ نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ یہ جو تم کہ رہے ہو سب درست اور بجا ہی مگر یہ تو خیال
کرو کہ جب تم نے اُس سے یہ حال کہا ہی اُسوقت وہان کون کون موجود تھا ہم یہ نہین کہتے ہین کہ یہ فعل
اُسکا ہو کوئی اور سنتا ہو اسی نے یہ حرکت کی ہو یہ گمان آپ کا درست ہی کہ وہ سہراب جادو کو کیا
جانے نہ سہراب تک اُسکی رسائی نہ سہراب کی اُس تک پھر آپ ہی خیال فرمایئے کہ یہ کام کسکا ہی

سمندر نے کہا کہ مین کیا بیان کرون کچھ قیاس مین نہین آتا ہی سوا اسکے کہ اُس سے دریافت کیا جاے شائد اُس نے کسی سے کہا ہو اُسنے یہ حرکت کی ہو عشاق نے کہا سواے اِس امر کے کہ کسی سے اُسنے بیان کیا ہو اور اُسنے ایسی حرکت کی ہو اور کیا کہا جاے اسی سبب سے عورتون کو اپنے راز سے نہین آگاہ کرتے ہین اُنسے اپنا راز نہین کہتے ہین کیونکہ وہ ناقص العقل ہوتی ہین سواے اس امر کے اور کیا گمان کیا جاے اس امر کو آپ رقعہ سامری سے دریافت فرمائین اُس سے بالکل ظاہر ہوجاے گا سمندر نے جواب دیا کہ یہ تو آپ نے خوب بات فرمائی دیکھیے مین ابھی دریافت کرتا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ اسی تقریر و فکر مین کوئی ڈیڑھ پہر رات آگئی تھی سب صبح سے پریشان ہین جب سے یہ واقعہ زبانی اُن طائرون کے سُنا ہی سب کے حواس باختہ ہین ہر ایک کو اپنی جان کا خوف ہی کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی جو کہ اُنکے لیے تھا وہ ہی تو ہمارے لیے ہی ہم بھی سامنے اُس صندوقچہ کے بالکل بیکار رہین نہ سحر کر سکتے ہین نہ بھاگ سکتے ہین یہ کیا ہو گیا ہر ایک پریشان تھا ہر ایک بدحواس بیٹھا ہوا تھا سب کو عالم سکوت تھا عجب اُسوقت دربار کا حال تھا سمندر اپنی طرف خاموش تخت پر بیٹھا ہوا تھا عشاق اپنی کرسی پر باوجودیکہ عشاق نے کہا کہ رقعہ سامری سے حال دریافت کرو مگر سمندر ایسا ازخود رفتہ و متحیر تھا کہ عشاق سے کہا کہ یہ تو خوب بات آپ نے فرمائی پھر بھی نہ دیکھا سب ساکت بیٹھے ہوے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ احتیاط جو عرضی گرداب جادو وغیرہ کی لے کر لشکر سے چلا تھا بہت جلد راہ طے کر کے سحر سے آکر پہونچا دیکھا کہ دربار آراستہ ہی سب دربار مین موجود ہین مگر کچھ عجیب حالت دربار کی ہی کہ سب کو سکتہ کی نوبت ہی سب مثل آئینہ حیران ہین سب کے چہرے کمد رہین زنگ رنج و ملال ہر ایک کے رُخ پر پایا جاتا ہی سمندر شاہ بھی حیران تخت پر بیٹھا ہی عشاق اپنے مقام پر سر جھکاے ہوے بیٹھا ہی اُسنے اپنا تخت صحن مین اُتارا سب اس طور سے بیٹھے ہوے تھے کہ کسی نے بھی اسکو نہ دیکھا چوبدار و دیگر ملازم بھی عالم حیرت مین تھے یہ صحن سے ایوان مین آیا اور اسنے سمندر کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یہ آپکا غلام احتیاط حاضر ہی یہ صدا سُنکے سمندر نے سر اُٹھا کر دیکھا اُسکی صدا سُنکے سب اہل دربار ہوشیار ہوے اور اُسکی طرف دیکھا سمندر نے احتیاط کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیا خبر لائے کچھ بیان کرو کیا سب اہل اسلام کا خاتمہ کر آے محافظ جادو کہان ہین احتیاط نے عرضی نکال کر پیش کی اور عرض کیا کہ اِسکو ملاحظہ فرمائیے پھر مین حال بیان کرونگا محافظ تو آپ پر تصدق ہوے بس یہ جو سمندر نے سنا وہ عرضی لیکر خود لفافہ چاک کر کے پڑھی دبیر کو بھی نہ دی اور احتیاط کے لیے حکم دیا کہ کرسی لاؤ کرسی حاضر کی گئی احتیاط مجرا کر کے بیٹھ گیا سمندر نے کل عرضی از اول تا آخر دیکھی کل مضمون سے آگاہ ہوا باہم صف آرا ہونا اور احتیاط و محافظ جادو کا صندوقچہ لے کر پہونچنا یہ خبر معلوم ہونا کہ سہراب رات سے لشکر مین نہین ہی زعفران کا اصرار کر کے براے مقابلہ جانا اور مقابلہ کرنا اہل اسلام کو گرفتار کرنا ساحرون وغیرہ ساحرون کو فریب شام خود صاحبقران والاشان کا قصد مقابلہ کرنا سہراب کا آنا ملکہ زعفران کو برق سحر سے قتل کرنا محافظ جادو کا جانا اور صندوقچہ کھول کر مقابلہ کرنا صندوقچہ کا کچھ اپنا فعل نہ دکھانا سہراب کا اسکو بھی قتل کرنا طبل بازگشت بجا کر واپس آنا باہم صلاح کرنا ہرکارون کا واقعات سہراب کی خبر دینا جو ہرکارون نے بیان کیا وہ سب تحریر تھا احتیاط کا عرضی لیکر آنا سب تحریر تھا سب مضمون سمندر نے پڑھا جب وہ مضمون جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا سمندر نے پڑھا اُسکا فرط غیظ سے یہ حال ہوا کہ کانپنے لگا چہرہ مثل انگارے کے لال ہوگیا ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا

پھر سمندر نے کسی سے کلام نہ کیا بلکہ تلوار ٹیک کر تخت پر سے اُٹھا اُس حالت غیظ مین یہ کلمہ منھ سے نکل گیا کہ او
گیسو بریدہ تو میرے ہاتھ سے کب زندہ بچتی ہی معلوم ہوا یہ ساری فتنہ پردازی تیری ہی ہی تو ہی میری جان کی اور
سب اہل شہر کی دشمن نکلی دیکھ تو مین تجھکو کیا سزا دیتا ہون یہ کہتا ہوا طرف محل کے چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ
سب سے مپٹ کر کہا کہ آپ لوگ اب جائین دربار برخاست ہوا احتیاط سے کہا کہ تم بھی جاؤ کیونکہ تم دن بھر
کے تھکے ماندے ہو اسوقت تم سے حالات نہ دریافت کرونگا کل صبح کو جب دربار مین آؤ گے تو دریافت
کرونگا مین اسوقت ایک ضرورت سے جاتا ہون اہل دربار مین سے کسی کی یہ جرات نہوئی کہ سمندر سے
پوچھتا کہ آپ کا اسوقت مزاج کیسا ہی اور اس غیظ و غضب کا کیا سبب ہی کچھ بیان فرمایئے باوجودیکہ بڑے
بڑے ساحر زبردست اور بڑے بڑے مغز سردار بیٹھے تھے مگر کسی کی جرأت نہوئی جبکہ عشاق استاد سمندر کی جرأت
نہوئی تو اور کسی کی کیا لیاقت تھی پس یہ حکم دے کر سمندر شمشیر بکف منھ مین کف آنکھین لال کانون سے شعلے نکلتے
ہوئے داخل محل ہوا یہان اہل دربار صبح سے پریشان تھے دربار مین بیٹھے ہوئے سبھون نے غنیمت جانا
اسی خیال سے اور بھی نہ دریافت کیا سب اٹھ اٹھ کر اپنے اپنے مکان کو راہی ہوئے احتیاط بھی اپنے مکانکو
گیا مگر سردار اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہوئے جاتے تھے کہ نہ معلوم عرضی مین کیا تحریر تھا کہ جسکو دیکھکر بادشاہ
کو اسقدر غصہ آیا کہ جسکی حد نہین معلوم ہوتا ہی کہ کچھ خبر معلوم ہو گئی ہی کہ جس نے صندوقچہ سہراب جادو کو
دیا ہی خصوصاً عشاق جادو کو زیادہ فکر تھی اپنے گھر مین جاکر اسی فکر مین مبتلا ہو رہا احتیاط جادو چونکہ
دن بھر کا کسلمند تھا اسکو بھی غنیمت ہوا دربار سے اپنے مکان پر آیا یہ دل مین کہتا ہوا کہ خوب ہوا
جو بادشاہ نے اسوقت نہ دریافت کیا ورنہ مین بہت پریشان تھا نہ معلوم کیا بیان کرتا یہ بھی آکر اوندھا
سیدھا پڑ رہا یہان سمندر جو داخل محل اسصورت سے ہوا سب اہل محل دیکھکر ڈر گئے سب کی روحین
قفس جسم سے پرواز کر گئین کہ کیا سبب ہی جو بادشاہ اسصورت سے محل مین تشریف لاتے ہین یہ کسکی
مجال تھی کہ دریافت کرتا سب کے دم سکھ گئے اپنی اپنی خدمت پر سب مستعد ہو کر کام کرنے لگے وہ عرضی بھی
سمندر کے ہاتھ مین تھی سمندر اسی صورت سے ایوان مین آیا اور اپنی زوجہ کو طلب کر کے کہا کہ نسیم گیسو بریدہ
ننگ خاندان کو تو لاؤ مین اُسے اُسکی حرکت ناشائستہ کی اسوقت سزا دونگا اف ہے شوخ دیدہ یہ آفت کا دیدہ
اسکو کچھ آبرو کا نہ جان کا خیال ہوا سب کی دشمن ہو گئی ایسی مستانی ہوئی کہ یار کی محبت مین اُسنے ہم سبکو
قتل کرایا ذرا بھی میرا خوف نہ کیا نہ یہ خیال کیا کہ یہ جو حال کھلے گا تو کیا انجام ہوگا ایسی آگ لگی تھی ایسی
مستانی ہوئی تھی کہ اُس مستانہ پن مین کچھ نہ رکھائی دیا جلد طلب کرو میرا قلب و جگر جلا جاتا ہی کہ سچ کہا ہے
لوگون نے کہ لاڈلی بیٹی چھنال لاڈلا بیٹا گانڈو مین ایسی الفت سے باز آیا جبکہ اُسکو آبرو کا خیال نرہا
اور ہماری جان کی دشمن ہوئی یہ جو سمندر نے کہا اُسکی زوجہ حیران ہوئی کہ یہ کیا کہہ رہے ہین نسیم نے
کیا ایسی حرکت کی کیا کسی سے آشنائی کر کے نکل گئی یا یار کو باغ مین طلب کیا کہ کسی نے بادشاہ کو خبر دی
اُس سبب سے بادشاہ برہم ہین کیا آفت آئی کچھ تامل کر کے کہا کہ مجھ سے تو فرمایئے کہ کیا اُسنے ایسی خطا کی
ہی جو یہ عتاب ہی اُسپر کسی دشمن نے نہ بہتان لیا ہو پہلے اپنے مقام پر دریافت تو فرمایئے پھر اُسکو طلب
کر کے سزا دیجیے گا صاحب مین بھی تو آگاہ ہون مجکو اسکی زیادہ فکر ہی کہ ایک یہی اولاد ہی اگر اسوقت
حالت غصہ مین تم نے اُسے قتل کر ڈالا تو پھر کون ہی جو ہماری میت پر روئیگا اور ہمارے دل کی لگی کو
بجھائیگا جو امر ہوا اُسکو دریافت کر کے عمل فرمایئے میری تو ایک وہی پھوٹی آنکھون کا دیدہ ہے سوا
اُسکے نہ کوئی لڑکی رکھتی ہون نہ لڑکا نہ امید ہی کہ کوئی ہوگا اگر اُسکا بھی سہارا اُٹھ گیا تو مین کیا

کر دنگی صاحب اُسکے دشمن بہت ہین کسی نے تمسے اُسکی طرف سے جھوٹ سچ کہا ہوگا مین سن لون تو بولا ددن
اسوقت تم کو غصہ ہی مجکو اُسے بلاتے ہوے خوف آتا ہی کہین ایسا نہو کہ تم اُسے مار بیٹھو جان جہان ہے
کہین مل جاے یا کچھ کھا لے غیرت مین آکر اپنی جان دیدے تو مین کسی طرف کی نہ ہون سمندر شاہ نے
برہم ہو کر کہا کہ انہین باتون نے تو اسکو اسقدر چالاک کر دیا جہان مین نے تنبیہ کرنا چاہی تم نے سفارش
کی مین مجبور رہ گیا وہ یہ سمجھی کہ باپ ماں محبت کرتے ہین پس اُسنے شوخی پر کمر کسی گریہ گستن روز اول کا
لغش ہی اگر پہلے ہی اُسکے اوپر عتاب کیا جاتا تو وہ کبھی ایسی حرکت کی مرتکب نہ ہوتی ارے اُسنے تو سبکو
نتل کیا کچھ آبرو کا بھی خیال نہ کیا پس اسی مین خیر ہی کہ اسکو طلب کرو ورنہ مین باغ مین جا کر اسکو مارتا ہوا
لاؤنگا کسی نے جھوٹ سچ کچھ نہین کہا ہی بہت پختہ خبر ہی بلکہ اسکی خواصون کو بھی طلب کرنا آج سبکی ناک
چوٹی کاٹ کر نکالونگا اتنا بڑا معرکہ ہوا مجکو کسی نے آکر خبر نہ دی یہ سب امرائن حرامزادیون کی صحبت مین ہوے
ہین مین یہ خیال کرتا تھا کہ کیا سبب ہی کہ یہ ہمیشہ باغ مین رہتی ہی کبھی محل مین نہین آتی ہی اگر آتی ہی تو تھوڑے
عرصہ کے لیے گھبرا کر چلی جاتی ہی یہی سبب تھا جو کل رو رہی تھی سب مکر تھا ہمکو دھوکا دینے آئی تھی
فریب دے کر اپنا کام کرے گی خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی مین تم سے کیا کہون کہ کیا ہوا بس
اب اُس سے ہاتھ اٹھاؤ مین ضرور قتل کرونگا اگر ایسی ننگ خاندان زندہ رہی تو کیا نہ رہی تو کیا کہ جسکو
ماں باپ کی الفت ہو نہ آبرو کا پاس ہو یہ تقریر سمندر نے اس طور سے کی کہ پھر زوجہ سمندر کو سمندر
سے دریافت کرنے کی جرأت نہ ہوئی خاموش ہو رہی یہ کلام سمندر نے پکار پکار کر کہے تھے سب اہل محل
جمع ہو گئے تھے مگر دور کھڑے تھے کہ یہ کیا امر ہی بادشاہ کس پر عتاب فرما رہے ہین جب سمندر نے دیکھا کہ بی بی
کسی طور سے نسیم کو نہین طلب کرتی ہی خود خواجہ سرا کی طرف متوجہ ہوا جو خواجہ سراؤن کا افسر تھا اُس سے کہا کہ
ای مسعود حبشی تو اسوقت باغ مین نسیم کے جا اُسکو مع اُسکے خواصون کے جس حالت مین ہوے آ
کہنا کہ بادشاہ نے تمکو اسوقت مع خواصون و وزیرزادی حسن آرا کے تمکو یاد فرمایا ہی کوئی اشد ضرورت
ہی میرے غصہ کا حال نہ کہنا ورنہ وہ نہ آئیگی اگر دریافت کرے کہ کیا ضرورت ہی اسوقت یاد فرمانے
کی تو کہنا کہ مجکو نہین معلوم بادشاہ ابھی باہر سے تشریف لاے ہین آپ کی والدہ کے محل مین تشریف فرما
ہین کچھ ضروری کہنا ہی اسلیے طلب کیا ہی کیونکہ وہ صبح کو براے مقابلہ جانے والے ہین جب تو یہ کہے گا
وہ چلی آے گی اگر اسکے سوا اور کچھ تو نے کہا تو وہ نہ آے گی تو تجکو بھی قتل کرونگا مسعود نے کہا کہ
میری کیا طاقت جو سواے اس امر کے اور کچھ کہون جو کہ آپ نے فرمایا ہی یہ کہکر مسعود طرف باغ
ملکہ کے روانہ ہوا سمندر یہان بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اور فرط غیظ سے کانپ رہا ہی مسعود طرف
باغ کے چلا ہی اب یہان کسی کی یہ جرأت نہین ہوتی کہ بادشاہ سے کلام کرے جسکو دیکھو کانپ
رہا ہی خوف سے اور خاموش کھڑا ہی سمندر ہر مرتبہ ران پر ہاتھ مارتا ہی اور کہتا ہی کہ افسوس یہ کیا
ہوا تمام شہر مین ناک کٹ گئی خاندان مین آبرو ست گئی سب مین انگشت نما ہوا سمندر کا تو یہ حال ہی
اور خواجہ سرا براے طلب ملکہ گیا ہوا ہی اب راوی حال ملکہ تحریر کرتا ہی شمہ حال ملکہ سماعت
فرمایے کہ ملکہ بعد جانے سہراب کے بستر غم پر پڑ رہی کچھ آنکھ لگ گئی تھی کہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی سب
خواصین حاضر ہوئین وزیرزادی آئی ملکہ نے کہا کہ کیون بہن اب تو وہ لشکر مین پہونچ گئے ہونگے
اور مقابلہ بھی شروع ہو گیا ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا جی ہان ضرور ایسا ہوا ہوگا مگر یہ تو فرمایے
کہ یہ حرکت تو آپ نے کی جب بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگی تو انجام کیا ہوگا آپنے ہم سب کی جان لی

ملکہ نے جواب دیا کہ اب تو مین جوش الفت مین ایک حرکت کر چکی اب کیا ہوتا ہی بموجب مصرع عشق مین تیرے
کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو ٭ مثل - جبکہ اوکھلی مین سر دیا تو دھمکون سے کیا خوف ہی اسیو جو کرنا تھا وہ کر گذری
جو پڑے گی اُسکو اٹھاینگے بلکہ مین خوش ہون اگر والد ماجد کو یہ حال معلوم ہو جاے اور وہ اس خطا کے
عوض مجکو قتل کرین تو اچھا ہی کیونکہ اب مجھ سے صدمات ہجر کی برداشت نہین ہو سکتی ہی اس کشاکش سے
نجات پاؤنگی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ یہ کیا کلام کرتی ہو ہم سب کی زندگی آپ کے ہمراہ ہی اگر
خدانخواستہ آپ نہونگی تو ہمارا کون ہی آپ کو خداوندکریم ہم سب کے سر پر تا صد دی سال سلامت رکھے
اور آپ کی مراد دلی پوری کرے پس اب تو ہم آپ کے ہمراہ ہین اگر فرمائیے تو ہم آپ کو یہان سے لے کر
نکل چلین لاکھ بادشاہ سر پٹکین مگر پتہ نہ چلے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر یہی امر منظور ہوتا تو مین اُنکے ہمراہ
کیون نہ چلی جاتی وہ لاکھ لاکھ کہا کیے لشکر اسلام مین چلنے کو اگر سمندر کو بھی یہ حال معلوم ہوتا کہ مین لشکر
اسلام مین ہون وہ لاکھ لاکھ کوشش کرتا کچھ نہوتا مگر مین نے خود انکار کیا جب اُنکے ہمراہ نہ گئی اور کسی
کے ہمراہ کیا جاؤنگی اگر میرے مقدر مین اُنکا وصل مقدر ہی تو میرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اگر یہ امر نہین ہی تو کیا
حصول وزیرزادی نے کہا کہ ملکہ ہر ایک کو اپنی جان کی حفاظت پر ضرور ہی جہان تک ممکن ہی ملکہ نے جوابدیا
کہ اس کشاکش مین مبتلا رہنے سے جان کا جانا اچھا ہی اب مین بہت پریشان ہون کوئی حد بھی صدمات
اُٹھانے کی ہی وزیرزادی نے کہا کہ یہ تو آپ کا خیال خام ہی ملکہ نے جواب دیا کہ چاہے خیال خام ہو جاے
یا پختہ مگر مین نے جو قصد کر لیا وہ کر لیا اب مجکو کسی امر کا خوف نہین ہی مین ہر بلا کے اُٹھانے کو اور برداشت
کرنے کو موجود ہون دیکھون یہ فلک ناہنجار و گردون غدار کہان تک مجکو مبتلاے آلام و صدمات کرتا ہے
کیونکہ یہ مسئلہ ہی اہل اسلام کا کہ جو کہ زیادہ تر صدمات مین مبتلا ہوتا ہی اور اسکی برداشت کرتا ہی اُسکا بڑا امرتبہ
ہوتا ہی اور جو ہر بلا پر صبر کرتا ہی وہ بندہ نیک ہی پس جب مین نے مذہب اسلام اختیار کر لیا جو صدمہ میرے
اوپر اور جو بلا مین نازل ہوگی اُسکو مین برداشت کرونگی کیونکہ اکثر کتب اہل اسلام سے ثابت ہوتا ہی کہ
ہر ایک بندہ کا خداوندکریم اُسکی وسعت کے موافق امتحان لیتا ہی جتنے نبی و وصی ہین اُنکا امتحان اُنکی لیاقت
کے موافق لیا گیا اور جو کم مرتبہ کے بندے ہین اُنکا امتحان اُنکے موافق لیا گیا پس جو بندہ اُس امتحان مین
پورا اُترا اسکو مرتبہ اُسکے لائق مرحمت ہوا پس اب میرا بھی امتحان ہی اگر مین نے اِن سب صدمات کی برداشت
کر لی تو خداوندکریم میری راحت سے بسر کرائیگا پھر کسی غم مین نہ مبتلا کرے گا لہذا مین کیون اس امر سے
پرہیز کرون جو ہونا ہو ہو جاے تاکہ بعد کو تو راحت ملے ملکہ نے جو یہ کہا وزیرزادی نے عرض کیا کہ
ای ملکہ اگر آپ خفا نہون تو مین ایک بات عرض کرون ملکہ نے کہا کہ کہو اُسنے کہا کہ آپ نے کب سے
مذہب اسلام قبول کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے لشکر اسلام کے قریب شہر آکر فروکش ہونے کی خبر سُنی
اُسی دن سے وزیرزادی نے عرض کیا کہ بس ای ملکہ ہم لوگ بھی آپ کی اطاعت کرتے ہین کیونکہ یقین کلی
ہی کہ جب بادشاہ کو اِس امر کی خبر ہوگی تو وہ ضرور ہم سب پر بدعت کرے گا لہذا ہم آپ کی اطاعت سے
نہ پھرین گے جو امر وہ دریافت کرے گا چاہے جان رہے چاہے جان جاے ہم انکار ہی کرین گے
ہمارے قتل کے درپے ہوگا عدول حکمی مین پھر ہم کیون دنیا پر سے بے ایمان و لامذہب جائین لہذا جو طریقہ
مذہب اسلام کے قبول کرنے کا ہو ہمکو تعلیم فرمایئے ای ملکہ آپ کو کس نے تعلیم کیا ملکہ تبسم نے جواب دیا
کہ وہ کوئی امر مشکل اور اہم تو ہی نہین نہ کسی کے تعلیم کرنے کی ضرورت ہی کتب اہل اسلام مین سب امور تحریر
ہین مین نے انکو دیکھکر اُن طریقون پر عمل کیا پس مین جو تمکو بتاؤن اُسی کے مطابق عمل کرو کوئی امر مشکل

اور دقیق نہین ہی نہ کسی امر کی تکلیف ہی ہان ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ جو کلمہ طیبہ ہی اسکے پڑھنے سے سحر فراموش ہو جاتا
ہی بس جو تم مین ساحرہ ہین اُنکا سحر فراموش ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی ملکہ نے کہا
کہ یہ بھی کوئی مشکل نہین ہی بلکہ اسکا بھی طریقہ ہی وہ یہ ہی کہ مطیع اسلام ہو جو امر کہ اہل اسلام مین منع ہین اُنپر عمل کرو
صرف کلمہ نہ پڑھو کوئی امر کی وقت اہل اسلام نے نہین رکھی یہ جو ملکہ نے کہا وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر
عرصہ کس بات کا ہی ہم سب موجود ہین بس اُسی وقت ملکہ نے کل امرا اور سب خواصون اور اُسکے و برائی زبان
سے بیان کیے جو کہ ساحرہ تھین وہ مطیع اسلام ہوئین اُسی طریقہ سے جو کہ کتابون مین تحریر تھا اور جو کہ ساحرہ
نہ تھین وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئین راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ کے پاس سب کتابین موجود تھین اُنسے
جو اسلام قبول کیا تھا اُسی امر سے قبول کیا اُنھین کتابون کو دیکھکر پس جب سب مسلمان ہوچکین ملکہ نے کہا
کہ تم سب ملکر دعا کرو کہ خدا اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی آبرو بادشاہ کے ہاتھ سے بچالے سب نے بموجب
فرمانے ملکہ کے دعا کی اور یہ ہی درگاہ باری تعالے مین عرض کیا کہ اے کریم ہم تو مسلم ہین ہمارے استغاثہ کو سن لے
اور ہماری ملکہ کی مراد دلی بر لا اُسکے سب ارمان و آرزوئین پوری فرما جب یہ سب دعا کر چکین ملکہ نے فرمایا
کہ اب مین تم سب سے بہت خوش ہوئی اور مجکو یقین ہوا کہ تم سب میرے سچے خیرخواہ ہو یہ فرماکر وزیرزادی
کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ نہ معلوم وہان میدان جنگ مین کیا پیش آیا اُسنے عرض کیا کہ کیا پیش آیا ہوگا
سہراب جادو نے تلاطم ڈال دیا ہوگا کل پرچہ اخبار سے ظاہر ہوگا ملکہ نے فرمایا کہ ہان اگر ہم آج شر سے
بادشاہ کے محفوظ رہے اُس نے عرض کیا کہ خداوند کریم ضرور محفوظ رکھے گا کیونکہ ہمنے اُسکا دین اختیار کیا
ہی آیندہ اُسکو اختیار ہی ہم سب کا بھروسا اُسی پر ہی اور سواے خدا کے کون ہمارا حافظ ہی راوی کہتا ہی
کہ وہ دن اسی فکر و تردد مین بسر ہوا رات آئی وہ رات بھی اُن بلاکشون کے لیے اور زیادہ بلا کی تھی وہ
اسکی تاریکی و سناٹا عجیب حال کر رہا تھا ملکہ کو دو فکرین تھین ایک تو میدان جنگ کی فکر کہ نہ معلوم کیا ہوا
دوسرے اس امر کی فکر کہ دیکھیے سمندر شاہ میرے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہی اور کس طور سے پیش آتا ہی
اسی فکر مین کوئی ڈیڑھ پہر رات گذری کہ ایک مرتبہ جو کہ محلدار دروازہ باغ پر مقرر تھی وہ گھبرائی ہوئی آئی
یہان ملکہ ساتھ اُن خواصون اور وزیرزادی کے باہم باتین کر رہی تھی کہ اُسنے آکر عرض کیا کہ ملکہ مسعود
خواجہ سرا جنے حضور کو پرورش کیا ہی اور بادشاہ کا خاص خواجہ سرا ہی آپ کے باغ کی طرف آتا ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ آتا ہی تو آنے دو کیا خوف ہی وہ یہ سنکے اور خبر دے کے اپنے مقام پر چلی آئی کہ اتنے عرصہ
مین خواجہ سرا آکر دروازہ باغ پر پہونچا محلدار سے دریافت کیا کہ ملکہ بیدار ہین یا آرام فرما رہی ہین اُس نے
جواب دیا کہ ابھی تو بیدار ہونگی کیونکہ یہ وقت اُنکے آرام فرمانے کا نہین ہی پس خواجہ سرا اُسیوقت طرف بارہ دری
کے چلا یہان تک کہ باغ کے صحن کو طے کرکے بارہ دری مین آیا دیکھا کہ ملکہ مع خواصون اور وزیرزادی
کے بیٹھی ہوئی ہین باتین ہو رہی ہین کہ مسعود خواجہ سرا نے جاکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا ملکہ نے
فرمایا کہ میان مسعود اسوقت کہان آنا ہوا اسقدر رات گئے اُس نے عرض کیا کہ مین ایک حکم شاہی
لے کر حاضر خدمت ہوا ہون اگر حکم ہو تو بیان کرون ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ
آپ کو بادشاہ نے اسوقت مع خواصون کے طلب فرمایا ہی کوئی امر ضروری ہی اُسکے فرمانے کے لیے
ملکہ نے جواب دیا کہ کیا ایسی ضرورت ہی کہ اسوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی مین صبح کو آؤنگی میری
طرف سے بادشاہ سے عرض کرنا کہ یہ میرے سونے کا وقت ہی اگر مین جاگونگی تو میری طبیعت
بدمزہ ہو جاے گی آج ہی تو ہوا ہی کہ کچھ اصلاح پر طبیعت آئی ہی پھر خراب ہو جائیگی مسعود نے عرض کیا کہ

اے ملکہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ مین صبح کو برائے مقابلہ اہل اسلام مع لشکر کے جاؤنگا لہذا تم اسوقت میرے پاس آؤ تاکہ مین تم کو دیکھ لون یہ جو خواجہ سرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ میری خواصون کے طلب کرنے کی کیا ضرورت ہی اسنے جواب مین عرض کیا کہ اس امر سے مین آگاہ نہین ہون یہ سُنکے ملکہ نے سب سے کہا کہ چلو مگر ملکہ کا دل کھٹک گیا اشارہ سے وزیرزادی سے کہا کہ کچھ نہ کچھ دال مین کالا ضرور ہے خیر چلو کیا خوف ہی جو مرضی باری یہ کہکر ملکہ اسی حالت سے اُٹھ کھڑی ہوئی مع وزیرزادی و خواصون کے ہمراہ خواجہ سرا کے طرف محل کے چلی مگر یہ فکر کر رہی تھی کہ کیا فقرہ کرونگی اگر بادشاہ صندوقچہ کو دریافت کرے گا اسی فکر و تردد مین محل مین پہونچی دیکھا کہ سب اہل محل ایک مقام پر جمع ہین مگر خاموش ہین چہرے زرد ہین رنگ پریدہ ہین حواس باختہ ہین سب خوف زدہ معلوم ہوتے ہین ملکہ آگے بڑھی دیکھا کہ ایوان مین ملکہ کی مان برابر بادشاہ کے خاموش بیٹھی ہی اور بادشاہ عالم غیظ و غضب مین بیٹھا ہوا ہی تلوار سامنے رکھی ہوئی ہی منھ سے کف جاری آنکھین لال ہین چہرہ بسبب غیظ کے کبود ہو رہا ہی یہ دیکھکر وزیرزادی نے اشارہ کیا کہ ملکہ خیر نہین ہی بادشاہ نے دھوکہ سے طلب کیا ہی صورت ملاحظہ فرمائیے ملکہ نے جواب دیا کہ کیا خوف ہی **شعر** سرنی بیچم زشمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + دیگر بر سر اولاد آدم ہرچہ آید بگذرد + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + دیگر دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست + ملکہ یہ کہتی ہوئی اور اشارہ سے بتاتی ہوئی کہ وہ مالک ہی تو کیا خوف ہی ایوان مین آئی جھک کر باپ کو پہلے تسلیم کی اُسکے بعد مان کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑی ہو گئی نہ مان نے جواب سلام دیا نہ باپ نے پھر ملکہ کی خواصون و وزیرزادی نے مجرا کیا سب مودب کھڑی رہین تھوڑے عرصہ تک ملکہ نے انتظار کیا کہ بادشاہ کچھ حکم فرمائین کیونکہ ہمیشہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب ملکہ آتی تھی ادھر اسنے تسلیم کی سمندر نے دعائے ترقی عمر دی اور حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ جب بیٹھی تب گلے سے لگا یا دست شفقت سر پر رکھا آج ملکہ نے بالکل خلاف قاعدہ پایا جب دیکھا کہ نہ مان نے کچھ کہا نہ باپ نے مگر یہ حالت دیکھی کہ جب سے مین آئی ہوئی ہون ہر ایک اہل محل کے جسم مین تھرتھری پڑی ہوئی ہی مان کی تو یہ نوبت تھی کہ میری طرف دیکھتی ہی اور آنکھون مین آنسو بھر لاتی ہی بادشاہ کا یہ عالم ہی کہ ایکسان نبگاہ قہر آلود میری طرف دیکھ رہے ہین کچھ بولتے نہین ہین اسنے یہ حالت دیکھکر وزیرزادی کی طرف دیکھا اور اُدھر سے منھ پھیر کر بادشاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ مجکو آپ نے کسلیے یاد فرمایا ہی مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہی یہ کہنا تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ تودہ بارود مین کسی نے آگ ڈال دی ایک مرتبہ بصدائے قہر و غضب سمندر نے کہا کہ کیا مین اندھا ہون دیکھتا نہین ہون جو تو مجکو آگاہ کرتی ہی تو بڑی شوخ دیدہ ہو گئی ہی تیری چالاکی و زبان درازی کسی طرح نہین جاتی ہی ہم نے کسی امر کے لیے طلب کیا ہی جب ہمارا جی چاہے گا حکم دین گے بس خاموش کھڑی رہ اب نہ کلام کرنا ورنہ سزا پائے گی یہ کلام سمندر نے اس طور سے کیا کہ جس قدر عورتین و خواجہ سرا اُس مقام پر تھے سب کانپ کر رہ گئے بلکہ در و دیوار کو حرکت ہوئی تمام مکان ہل گیا یہ سُن کے ملکہ خاموش ہو رہی پھر مطلق کلام نہ کیا تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ ناظر محل کو بولا لاؤ اور کہنا کہ کوڑا لیتا آئے یہ حکم دینا تھا کہ سب کے دم نکل گئے سب نے خیال کیا کہ غضب ہو گیا یہ تن نازک اس قابل ہی کہ اسپر کوڑے پڑین مگر کون دم مار سکتا تھا سب اُسی طور سے خاموش کھڑے رہے کہ خواجہ سرا نے ناظر محل کو حکم شاہی سے خبردار کیا وہ فوراً اسیوقت کوڑا بکف حاضر ہوا جب وہ آگیا اُسوقت بادشاہ نے وزیرزادی کو ملکہ کی اسکا نام لیکر اپنے روبرو طلب کیا

جب وہ روبرو ڈرتی ہوئی کانپتی ہوئی آئی کہا کہ او حسن آرا صاف صاف کہنا جو مین تجھ سے دریافت کرون جھوٹ نہ بولنا اگر صاف کہدے گی تو مین تجکو سزا نہ دونگا بلکہ خوش ہونگا یہ نہ خیال کرنا کہ مجکو کچھ حال معلوم نہین ہے سب حال میرے روبرو روشن ہے اور مین بخوبی واقف ہون اگر تو جھوٹ بیان کرے گی تو معلوم ہو جائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا کہ سچ اگر جھوٹ کہا تو یاد رکھ کہ ناظر محل کھڑا ہوا ہے ابھی اسکو حکم دونگا کہ مارے کوڑون کے تیری کھال کرا دیگا اس امر مین مین کسی کا پاس نہ کرونگا حسن آرا نے دست بستہ عرض کیا کہ کیا مجال جو مین خلاف عرض کرون جو مجھکو معلوم ہوگا وہ حضور مین عرض کرونگی ماننے نہ ماننے کا حضور کو اختیار ہے یہ سن کے بادشاہ نے کہا کہ پہلے یہ بیان کر کہ ملکہ کے پاس سہراب جادو ہمارا سپہ سالار آیا کرتا ہے یا کبھی آتا تھا یا کل رات کو آیا تھا ملکہ سے اُس سے باہم راز و نیاز ہوا تھا حسن آرا نے یہ سنکے اپنے حواس درست کر کے کہا کہ یہ امر جس نے آپ سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے ہماری ملکہ سہراب کے نام سے تو واقف نہین صورت کیسی اور اسکا آنا کیسا نہ وہ جب کبھی آیا جبکہ یہان ملازم تھا نہ اسکا کبھی پیام آیا مین تو ہمہ وقت ملکہ کے پاس رہتی ہون نہ کل آیا اسکو تو سنا جاتا ہے کہ وہ دریائے سبز رنگ مین قید تھا جب اہل اسلام نے دریا کو مٹایا وہ دب کر مر گیا کیا اسکی روح ملکہ کے پاس آئی نہ میری ملکہ کا یہ چال چلن ہے نہ ہم مین سے کسی کا یہ طریقہ ہے ملکہ کو تو مرد کے نام سے نفرت ہے دوسرے یہ امر ہے کہ ملکہ کی کیا شامت تھی کہ نہ وہ کسی شاہزادے نہ شہریارزادے سے آشنائی کرین کرین بھی تو کس سے جو کہ اپنے یہان ملازم ہو یہ بالکل افترا اور تہمت ہے بادشاہ نے کہا کہ تو بالکل جھوٹ بولی ذرا بھی تو نے سچ نہین کہا ملکہ تم ہی سب کی خراب کی ہوئی ہے تم ہی سب نے اسکو ان امرون سے آگاہ کیا تم سبکی سب چھنائی اول درجہ کی ہو دیکھ حسن آرا سچ سچ بیان کر ورنہ مین حکم دیتا ہون ناظر کو وہ تیری خبر کوڑے سے لیتا ہے او حرامزادی ابھی رات کا ذکر ہے کہ سہراب آیا تھا تمام رات باغ مین رہا ملکہ اسکو باغ مین چھوڑ کر آئی مجھ سے حال دریافت کر کے صندوقچہ کا گئی اور صندوقچہ لے کے اُسکو دیا تو کہتی ہے کہ سہراب مر گیا کیا خوب دروغ گویم بر روے تو اری کم بخت فاحشہ جب ملکہ محل مین آئی ہے تو اسکو اپنے پاس لیے بیٹھی رہی فعل بد کرایا کی تو کیون بیان کرنے لگی پھر ابھی تو وہ یار ہے تو اپنے یار کی حالت کو کیون بیان کرنے لگی سمندر نے ہزارون گالیان دین حسن آرا نے جواب دیا کہ یون جو آپ کا جی چاہے فرمایئے مین اس حال سے بالکل واقف نہین ہون نہ ملکہ نے کبھی میرے سامنے سہراب کا نام لیا نہ کسی خواص نے کبھی ملکہ کی شکایت کی کل کی بابت جو آپ فرماتے ہین تو کل تو سہ پہر سے دردسر مین مبتلا تھی اور بخار بشدت تھا کل تو مین ملکہ کے پاس بھی نہ آئی بلکہ ملکہ نے طلب بھی فرمایا کہ مین نہ آسکی مجکو تو نہ ملکہ کے محل مین آنے کی خبر تھی نہ اپنے تن بدن کا ہوش تھا مین کیا جانون یہ صندوقچہ کیسا اور سہراب کا دینا کیسا بالکل افترا ہے جس نے کہا ہے جھوٹ کہا ہے بادشاہ نے کہا اوکنائہ پھر وہی کہے جاتی ہے سچ بتا کہ کیا واقعہ ہے حسن آرا نے کہا کہ جو اصل امر تھا وہ مین نے عرض کر دیا سمندر نے برہم ہو کے کہا کہ یہ تو بیان کر کہ پھر وہ صندوقچہ کیونکر سہراب کے پاس پہنچ گیا اُس صندوقچہ کا حال سوائے نسیم کے اور کسی کو نہ معلوم تھا اس سے ہی مینے کل بیان کیا تھا ہان اگر اور کسی کو بھی معلوم ہوتا تو مین گمان کرتا کہ اس نے لیجا کر دیا ہو یہ کام تم ہی سب کا ہے تم سب نے صلاح ملکہ کو دی ہوگی کہ تم جا کر بادشاہ سے دریافت کرو وہ تم سے بیان کر دین گے اور تدبیر بتائی ہوگی چنانچہ اُس نے ویسا ہی کیا اور صندوقچہ سہراب جادو کو دیا یہ سب ملی ہوئی باتین ہین اور تو مجھ سے جھوٹ بولتی ہے کیون اپنی شامت

بولاتی ہے دیکھ ابھی تک کچھ نہین گیا ہی مین ساتھ آشتی کے دریافت کر رہا ہون جب مار پڑنے لگی اور تو قبولی
تو کیا رہا کیونکہ مار کے آگے بھوت بھاگ جاتا ہی حسن آرا نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے بس مین ہین
جو چاہیے ہمکو سزا دیجیے مگر ہم کسی حال سے بالکل واقف نہین نہ معلوم صندوقچہ کیسا اور سہراب
کون اور کیسا آنا اور کیسا ملکہ کا دینا بالکل مخبر نے جھوٹ کہا ہی یہ کہنا تھا حسن آرا کا کہ سمندر رخ کو غصہ آگیا
اور ناظر محل کی طرف دیکھکر کہا کہ اِس نکاتہ کو ستون سے باندھ دے اُسنے فوراً حسن آرا کو ستون سے باندھ دیا
اب سمندر رخ نے ملکہ کے خواصون کو طلب کرنا شروع کیا اور دریافت کرنا شروع کیا سب نے انکار کیا
سوائے اُس تقریر کے جو کہ حسن آرا نے کی تھی کسی نے اور نہ بیان کی ہان حسن آرا نے بیان کیا تھا کہ
کل مجکو بخار تھا مین ملکہ کے پاس نہ تھی اور کسی نے یہ نہین بیان کیا بلکہ یہ کہا کہ دراصل کل تک حسن آرا کو
بخار تھا جب سمندر رخ نے سب کی تقریر یکسان پائی ہان بعض نے کہا کہ یہ ہمکو نہین معلوم ہی کہ سہراب پوشیدہ طور
سے آتا ہو ہمکو خبر نہوئی ہو کیونکہ وہ ساحر ہی یا سحر سے ہمکو غافل کر دیتا ہو تو دوسری بات ہی ہم بالکل بے قصور ہین
اگر ہمکو ذرا بھی حال معلوم ہوتا تو ہم ضرور حضور مین آکر عرض کرتے کبھی نہ پوشیدہ کرتے کیونکہ ہمکو اپنی جان کا
خوف تھا کیا پوشیدہ کر کے اپنی آبرو دیتے بادشاہ نے کہا کہ سچ ہی ضرور ایسا تھا تم سب کی ملی ہوئی بھگت ہی
تم یون نہ بتاوگی پس سب کو سمندر رخ نے ستون سے اپنے روبرو بندھوایا اور ناظر سے کہا کہ ان سب کو کوڑون
سے مارو سو سو کوڑے مارو یہ حکم دیتا تھا برابر سے کوڑے پڑنے لگے ہر ایک چلانے لگی تڑپنے لگی جسم سے
خون کے فوارے نکلنے لگے مگر اپنے قول سے کوئی نہ پھری جو پہلے کہا تھا وہی کہے گئی ناظر مارتے مارتے
تھک گیا مگر وہ اُسی طور سے کہے گئین یہ نوبت ہوئی کہ بیہوش ہو گئین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسقدر شور و
غل محل مین ہوا کہ تمام محل کی عورتین یکجا ہو گئین مگر کوئی مارے خوف کے کچھ کہہ نہین سکتی ہی اب زوجہ
سمندر رخ کو معلوم ہوا کہ یہ سبب ہی رہی طبع کا یہ حرکت چھوکری نے کی ہی اب وہ بھی کچھ نہین کہہ سکتی ہی
گو مامتا سے بیتاب ہی اور یہ خیال ہی کہ یہی حال نسیم کا بھی ہوگا مگر کیا کرے اپنے دل مین کہتی ہی کہ یہ اسکو
کیا ہو گیا یہ اسنے کون سی حرکت کی اس نے کچھ بھی آبرو کا خیال نہ کیا یہ حرکت کرنا یہ نہ جانتی تھی کہ باپ
ظالم ہی مگر کچھ نہ پاس عزت و آبرو کیا یہ سب انھین حرامزادیون کی حرکتین ہین اپنے ساتھ ملکہ کو بھی بدنام کیا
زوجہ سمندر رخ یہ خیال کر رہی ہی اسی طور سے سب عورتین محل کی باہم آہستہ آہستہ کلام کر رہی ہین کوئی کہتی
ہی کہ بہن بہت بڑی حرکت کی ان بیچاریون کی کیا خطا جو ملکہ نے کہا ہوگا وہ انھون نے کیا اگر آکر خبر
دیتین تو اُسوقت بھی خرابی تھی ہر طرح سے یہ لوگ قصوردار ہین کوئی کہتی ہی کہ اری سن یاری آشنائی سب
کرتے ہین نہ اسطور سے کہ جیسے مرنے کی کچھ خوف نہ کیا اپنے یار کی محبت مین سب کی جان لی کوئی کہتی ہی کہ یہ
امر بالکل بیکار ہی جب کسی کی الفت ہوتی ہی تو یہی حال ہوتا ہی پھر کچھ نہین اچھا معلوم ہوتا ہی یہی خیال ہوتا
ہی کہ وہ کام کرے جو کہ اسکی خوشنودی کا سبب ہو ملکہ نے کوئی دنیا سے عجوبہ کام نہین کیا ایسے ایسے کلام باہم سب
کر رہی ہین کوئی برا کہتی ہی کوئی کہتی ہی اگر ہمکو پہلے سے معلوم ہوتا اور ہم اس مقام پر ہوتے تو ضرور خبر
کر دیتے کبھی نہ پوشیدہ کرتے کیون اپنے کو مبتلا لعذاب کرتے اہل محل تو یہ کلام کر رہے تھے وہان سب پر
مار پڑ رہی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر رخ کی ایک دایہ ہی بڑی لکاتہ ہی اُس نے سمندر رخ کو پرورش
کیا ہی اُسکا سن کوئی ہزار برس سے کم نہین ہی جب سمندر رخ نہ طاق مین تھا اور ایوان تاجدار نے
اُسکو پالا تھا تو اُسکو سمندر رخ پر نوکر رکھا تھا اُس نے جو لڑکا پالا سمندر رخ کے بیان ہوا اُس نے
پرورش کیا ہی چنانچہ اُسی نے ملکہ نسیم کو بھی گود لیون مین پالا ہی بہت محبت کرتی ہی دم ہوش چاہتی ہی اُسکا نام

عجوزہ جادو ہی بڑی مکارہ اور لکاتہ ہی اُسکے کاٹے کا منتر نہین ہی بہت چالاک اور بیباک ہی ہمارہ بھی زبردست ہی اُس لکاتہ نے کالے سر کا ایک نہین چھوڑا بڑی فاحشہ ہی اس پیرانہ سالی مین بھی نہین بند ہی اسوقت چار یار جوان جوان جو کہ خوب صاحب قوت ہین موجود ہین رات بھر اُنکے ساتھ رہتی ہی خوب مزے اُڑاتی ہی صبح کو گھر سے نکالدیتی ہی سمندر کے محل کے برابر اسکا مکان ہی اسوقت بھی اپنے یار کے ساتھ سو رہی تھی اور وہ اُسکی خواہش دلی کو پورا کرکے لیٹا تھا کہ اسکی یونہی سی آنکھ لگ گئی کہ شور و غل کی جو صدا آئی یہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور کان لگا کر سننے لگی اسکو معلوم ہوا کہ محل کی طرف سے غل کی صدا آرہی ہی کسی پر مار پڑ رہی ہی اسنے خیال کیا کہ یہ کون سا وقت مار پڑنے کا ہی اور محل مین کس پر مار پڑ رہی ہی دریافت تو کرنا چاہیے یہ سوچ کر اُس نے اپنی خادمہ کو صدا دی وہ بھی سو رہی تھی اُسکے آواز دینے سے اُٹھی آنکھین ملتی ہوئی اُسکے خوابگاہ مین آئی دیکھا کہ بی بی تو پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہین مگر عجب حالت سے کہ موم سر کی ہوئی دو مینگین لٹک رہے ہین سر پر ڈوپٹہ نہین ہی ٹانگین رانون تک کھلی ہوئی ہین میان پلنگ پر پڑے ہوے بی بی کی ٹانگون مین ٹانگین پڑی ہین یہ حال دیکھکر یہ منھ پھیر کر ہٹ گئی کہ اُس نے آواز دی کہ آتی کیون نہین یہان کیا ہی جو زمانہ کا دستور ہی وہ ہی کیا تو اپنے میان کے ساتھ نہین سوتی ہی کوئی شرم کی بات ہی جو تیرے پاس ہی وہ میرے پاس جو تیرے میان کے پاس ہی وہ میرے میان کے پاس جو وہ تیرے ساتھ کرتا ہی وہ ہی یہان بھی ہو رہا تھا اب تو کچھ نہین ہی صرف ساس ہی آدیکھ لے مین بیٹھی ہون وہ لیٹے ہین بھلا اگر کچھ ہوتا تو مین بیٹھی ہوتی یہ جو اُس نے کہا اُس ماما نے اپنے دل مین کہا کہ یہ بڑی بے غیرت ہی اسکو کسی امر کا لحاظ نہین ہی گو یہ سی امر ہی کہ باہم ہر عورت و مرد مین ہوتا ہی او یہ امر ضرور ہی کہ سب عورتین برابر ہین اور سب مرد مگر کچھ تو شرم و حیا دوسرے کی ہوتی ہی خود تو یار کے ساتھ سو رہی ہی اور ہمکو بولاتی ہی مین جو واپس چلی تو پھر جان کر بولائی ہی مجکو کیا ہی یہ کہکر سامنے آئی مگر شرم سے سر جھکائے کھڑی تھی ابھی اس نے کچھ کہا نہ تھا گو وہ مرد سو رہا تھا اُس لکاتہ کی باتون سے اسکی بھی آنکھ کھل گئی آکہ مردی نے زور کیا تو وہ لیٹا ہوا تھا یا گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور لپٹ گیا وہ مینگین ہلنے لگا اُسکے دہن ناپاک کو چومنے لگا دوسرے امر کی خواہش کرنے لگا اُس لکاتہ نے کہا کہ اتنی دیر تامل کرو کہ مین اس سے کچھ کہون پھر تم کو اختیار ہی یہ سن کے وہ ٹھہرا اُسنے خادمہ سے کہا کہ تو محل مین جا کر ذرا دریافت تو کر آکہ یہ کیا غل و شور ہی کہ جسکے سبب سے میری آنکھ کھل گئی ہی مجکو محل کی طرف سے صدا آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر وہ جلدی سے اُس مقام سے باہر آئی وہ دونون باہم منھ کالا کرنے مین مصروف ہوگئے وہ خادمہ اُس مکان سے نکل کر باہر آئی اور محل مین آکے محل کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ شور و غل کیسا ہی عجوزہ جادو نے دریافت کیا ہی جن سے اُسنے دریافت کیا تھا اُنھون نے کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ملکہ نسیم کی خواصون پر مار پڑ رہی ہی وہ خادمہ یہ حال سن کے محل سے واپس آئی اپنے مکان کی طرف جب وہان سمندر نے دیکھا کہ یہ سب کی سب مار کھاتے کھاتے بیہوش ہوگئین اور جسم سے خون بہنے لگا مگر اپنے قول سے نہ پھرین کہا کہ انکو لیجا کر قید کرو جب پھر ہم طلب کرین گے اسوقت ان سب کو حاضر کرنا پس انکو خواجہ سرا لیکر ایک مکان مین آئے اور لا کر زمین پر ڈال دیا اور دروازہ بند کر کے چلے گئے یہان جب انکی سزا دینے سے سمندر کو فراغت ہوئی اور اصل واقعہ نہ معلوم ہوا برہم ہو کر نسیم کی طرف دیکھا اور کہا کہ او ننگ خاندان تو بڑی شوخ دیدہ ہوئی ہی تجکو کچھ خوف نہ ہوا نہ کچھ تو نے آبرو کا خیال کیا یار کی الفت مین تو نے سب کی جان

لی سچ بتا مجھے کہ صندوقچہ سہراب کو لیجاکر تونے دیا ہی سہراب تیرے باغ مین کل شب کو آیا تھا تونے مجھسے نفرہ سے سب حال دریافت کیا تھا تونے بڑی مکاری کی مجھ ایسے جہاندیدہ کو تجھ ایسی چھوکری نے نقرہ دیا اور مین نقرہ مین آگیا ملکہ نے کہا کہ اے والد بزرگوار میری سمجھ مین یہ واقعہ اب تک نہ آیا اور پورے طور سے نہ معلوم ہوا کہ میری خواصون پر اور مجھپر کس امر کا عتاب ہے اور کیون میری خواصون پر مار پڑی ہے مین اُسوقت سے حیران ہون سمندر نے کہا کہ لو اور سُنو یہ ہمکو بتاتی ہے سارا واقعہ اسکے روبرو بیان کیا اور خواصون سے دریافت کیا مگر انکو نہ معلوم ہوا تیرے اس ناواقف بننے سے کیا ہوتا ہے پس خیریت اسی مین ہے کہ اول سے آخر تک کل حال بیان کر اور یہ بیان کر کہ کیا تونے صندوقچہ لیجاکر سہراب جادو کو دیا ہے کیونکہ سوائے تیرے صندوقچہ کے حال سے کوئی دوسرا واقف نہین تھا یہ کام سوائے تیرے کسی دوسرے کا نہین ہے نسیم نے کہا اب معلوم ہوا کہ کسی نے میرے اوپر تہمت لگائی ہے مین تو نہ سہراب کی صورت سے واقف ہون نہ شکل سے آیا وہ کالا ہے یا گورا ہان نام تو سنتی ہون اور وہ کیون میرے پاس آنے لگا اُسکو مجھسے کیا غرض اور مجکو اُس سے کیا مطلب ہے یہ بالکل افترا ہے نہ وہ قبل مین آیا تھا نہ کل آیا تھا نہ مین نے اُسکو صندوقچہ دیا ہان اسقدر تو گنہگار ہون کہ جب مین کل آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ نے سبب پریشانی اور گریہ دریافت کیا مین نے جو اصل واقعہ تھا بیان کر دیا آپ نے اُسپر فرمایا کہ تو غم نکھا مین نے تدبیر کر لی ہے مین نے پوچھا کہ کیا آپ نے صندوقچہ کا حال بیان کیا اور لیجاکر دکھا دیا ہان اُسوقت کے تو دیکھنے کی گنہگار ہون مگر مین نے اچھی طرح سے دیکھا بھی نہ تھا کہ کون صندوقچہ ہے کیونکہ وہان اور تو بہت سے صندوقچے رکھے ہوے تھے مین کیا جانون کیسا صندوقچہ اور کیسا دینا کوئی اسکا یہان دوست ہوگا وہ یہ حال سنتا ہوگا یا وہ خود سحر سے اپنے کو پوشیدہ کرکے آیا ہوگا اُسکو کسی نے خبر دی ہوگی کہ کل صندوقچہ کے ذریعہ سے مقابلہ ہوگا یا اُسنے سحر سے دریافت کیا ہوگا وہ ضرور آیا ہوگا لینے کو آپ نے مجھسے حال بیان کیا اُسنے بھی سن لیا اور وہ صندوقچہ لے لیا دوسرا مصنوعی بناکر رکھ گیا یا کوئی عیار آکر لے گیا ہوگا آپ میرے اوپر بیکار خفا ہوتے ہین کسی میرے دشمن نے یہ حال آپ سے بیان کیا ہے نسیم نے یہ تقریر ساتھ چرب زبانی کے کی اور کئی وجہین اپنے دل سے بناکر بیان کین سمندر کو غصہ تو تھا ہی اور زیادہ غصہ آگیا اُسکا ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا اور ایک طمانچہ مارا کہ اُسکے اُن گل سے عارضون پر اُنگلیون کا نشان بن گیا خون جھلک آیا نسیم بلبلا گئی طمانچہ مارکر سمندر نے کہا کہ ایک تو اسنے بڑی حرکت ناشائستہ کی اُسپر ہم سے تقریر کرتی ہے جلد بتا ورنہ مین آج تجکو قتل کر ڈالونگا زندہ بھی نہ رکھونگا کہ تو زندہ رہ کر اپنے یار کے ساتھ مزے کرے اور ہمکو قتل کرائے اگر ایسی مستی سوار تھی تو ہم سے کہا ہوتا ہم کسی نہ کسی کے ساتھ تیرا عقد کر دیتے یہ بدنامی تو نہوتی نسیم انکار کیے گئی اب سمندر نے نسیم کو مارنا شروع کیا طمانچے مارتا ہے مگر وہ یہی کہے جاتی ہے کہ مین نہین جانتی ہون کیسا صندوقچہ کیسا سہراب اچھا ہے کہ آپ مجکو قتل کر ڈالین مین خود اپنی زندگی سے عاجز ہون ایسی بے غیرتی کی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے کہ سب کے سامنے میری آبرو گئی گالیان پڑین اب مین کسی کے منھ دکھانے کے لائق نہ رہی زمین شق ہو جائے تو مین اُسمین سما جاؤن یا کوئی ایسی بلا نازل ہو کہ میرا دم نکلجائے مین سچ کہتی ہون اگر آپ زندہ چھوڑ دینگے اور قتل نہ کرینگے تو مین خود اپنی جان دیدونگی کیونکہ اب کسی کے قابل نہ رہی کل نگاہون مین حقیر ہونگی یہی سب کہین گے کہ نسیم پر تہمت لگائی گئی تھی کہ اسنے سہراب جادو سے آشنائی کی بعض کا یہ قول ہوگا کہ تہمت کبھی اتنے بڑے امر کی کوئی بادشاہ کی بیٹی کو تہمت نہین لگا سکتا ہے ضرور ایسا امر تھا جبھی بادشاہ نے زدوکوب کی تھی

بلکہ اُسنے تو باپ کے قتل کرنے کی فکر کی تھی پس ایسی حالت مین زندہ رہنا بالکل عبث ہی اگر آپ نہ قتل کرین گے
قید کرین گے تو مین خود جان دونگی نسیم یہی کہے جاتی ہی مان اور سب خواصین سمجھا رہی ہین کہ جو واقعہ ہو وہ
صاف صاف بیان کرو جس نے تمکو ورغلایا ہو جس کے کہے سے تم نے یہ حرکت کی ہو مگر وہ یہی کہے
جاتی ہی کہ مین کیا جانون میرے اوپر تہمت ہی جب سمندر مارنے سے عاجز ہوا اور اُسنے نہ قبولا اور زیادہ
غصہ آیا کہ بڑی نجبہ ہو مار پڑنے پر بھی نہین قبولتی ہی بس ایک مرتبہ تلوار علم کی کہ مین تجکو قتل کرونگا کیونکہ مین
تو قتل ہوتا ہی ہون اب تو کیون زندہ رہے یہ کہکر تلوار نیام سے لی تلوار کا لینا تھا کہ مان نسیم کی نسیم پر گر پڑی
اور خواصین یون سمندر سے کہنے لگین کہ ای بادشاہ ملکہ کو قتل نہ کرو وہ قبول دیگی سب ہاتھ جوڑنے لگے
تڑپنے لگے بہت سی سمندر کے ہاتھون سے لپٹ گئین اپنی جان پر کھیل کر بہت سی قدمون پر سمندر کے
گر پڑین سمندر نے دیکھا کہ مین عجب بلا مین مبتلا ہو گیا کوئی بناتا ہی نہین ہی ملکہ کی مان ملکہ کے لپٹی ہوئی ہی
کہتی ہی کہ ای بادشاہ اسکے ساتھ مجکو بھی قتل کر دو مین زندہ رہ کر کیا کرونگی نسیم کے گالون پر اور تمام پشت پر نشان
مار کے پڑے ہوے رخسار بھی ورم کر آئے تھے مگر وہ بھی ایک اپنے قول پر قائم تھی جو دل کہا تھا وہی
کہے جاتی تھی دوسری بات نہ کہتی تھی ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ سمندر نے سب کو ہٹا کر اور جب یہ دیکھا کہ مارے
قتل کرنے سے اسکی مان کی بھی جان جاے گی دوسرے تو ظالم مشہور ہونگا اُدھر خواصون نے جان پر کھیل کر
تلوار چھین لی خود سمندر نے بھی ہاتھ کو ڈھیلا کر دیا ورنہ انکی مجال تھی کہ تلوار لے سکتین پس سمندر نے
سب کو ہٹا کر نسیم کی چوٹی پکڑ کر کھینچتا ہوا ستون کے پاس لایا اپنے ہاتھ سے اسکو ستون سے جکڑ کر باندھا
اور کوڑا لے کر کھڑا ہوا کہ مارے کوڑون کے آج تجکو مار ڈالونگا اُسوقت تک ہاتھ نہ اُٹھاونگا جب تک
تو قبول نہ دیگی یہان تو یہ حال ہی اُدھر اُس خادمہ نے جا کر کرے کے باہر سے پکارا کہ مین آؤن کیونکہ اُسے
یہ گمان ہوا کہ شاید وہ دونون کسی امر مین مصروف ہون ایسا ہی تھا کہ وہان چار مین ایک سے فرصت ہوئی دوسرا
طلب کیا گیا اُسکو رات دن یہی شغل ہی سوائے اس شغل کے دوسرا کام نہین ہی اس پیرانہ سالی مین یہ حال
ہی کہ کسی طور سے آگ فرو ہوتی ہی نہین ہی پس جب خادمہ نے آواز دی وہان فرصت بھی ہو چکی وہ الگ ہو گیا
یہ اپنے اوپر چادر ڈال کر اُٹھ بیٹھی وہ لیٹ گیا اور دوسرا شغل کرنے لگا اِسنے آواز دی کہ کیا خبر لائی ہی آکر بیان
کر اسنے کہا کہ مین آئی ہون اس نے جواب دیا کہ آتی کیون نہین پس وہ اندر آئی اور حالت پائی دیکھا کہ کمر تک
چادر پڑی ہوئی باقی تمام جسم برہنہ ہی یار اپنے دل کو بہلا رہا ہی کچھ مل رہا ہی یہ بیٹھی ہوئی ہی وہ لیٹا ہوا ہے
مگر دونون بے غیرت ہین کچھ حیا و شرم نہین ہی عجوزہ نے کہا کہ کیا خبر لائی اُس نے سب حال بیان
کیا اور کہا کہ ملکہ کی خواصون پر مار پڑ رہی ہی بادشاہ کو غصہ ہی یہ حرکت ملکہ نسیم نے کی ہی کہ سہراب جادو
سے آشنائی کی اُسکی الفت مین کوئی صندوقچہ بادشاہ کے پاس تبرکات سے تھا وہ لیجا کر ملکہ نسیم نے
سہراب جادو کو دیا کسی نے یہ خبر بادشاہ کو دی بادشاہ نے ملکہ نسیم کو مع اُسکی خواصون کے طلب کیا
پہلے آشتی سے دریافت کیا جب کسی نے نہ بتایا تو اب مار رہا ہی اُسی کا شور و غل ہی عجوزہ نے کہا کہ کیا ملکہ
نسیم بھی آئی ہی اُس نے کہا کہ ہان وہ بھی مثل گنہگارون کے بادشاہ کے روبرو کھڑی ہی یہ سنا تھا
کہ اُسکو اُسکے پالنے کی الفت آ گئی یہ کہنے لگی کہ اگر اُس نے ایسی حرکت کی تو کیا بُرا کیا جوان جہان اسوقت
تک شادی نہ کی خود مزے کرے چار چار عورتین رات بھر مین بدلے جوان لڑکی کی شادی نہ کرے
آخر اُس نے بھی عاجز ہو کر کر لیا کہان تک اپنے دل کو مارتی اس امر کے واسطے اُسپر بدعت کرنا بیکار
ہی مین ابھی جاتی ہون اور سمجھاتی ہون یہ کہکر اپنی خادمہ سے کہا کہ تو اپنے مقام پر جا اُسکے بعد

اپنے یار سے کہا کہ مین ابھی آتی ہون چھوکری کی اُس ظالم کے ہاتھ سے جان بچا آؤن کہین ایسا نہو کہ وہ اسکو قتل نہ کر ڈالے اُس نے کہا کہ جلدی آنا ورنہ مین بہت پریشان ہونگا عجوزہ نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر اپنے کو درست کر کے پلنگ پر سے اُٹھی اور کمرے سے باہر آئی لکڑی ٹیکے اپنے مکان سے طرف محل کے چلی اُسوقت آکر پہونچی کہ جب سمندر کوڑا لیے ہوے کھڑا تھا اور قصد کرتا تھا کہ کوڑا مارون تب سب کے سب ہاتھ سے لپٹ جاتے تھے سمندر مجبور ہو جاتا تھا کہ عجوزہ پہونچی اُسنے جو یہ رنگ دیکھا پکار اُٹھی کہ او چھوکرے کیا کرتا ہی کیا چھوکری کو مار ڈالیگا خداوند تصویر تجکو غارت کرین کہ تو میری پالی کو مارے ڈالتا ہی ٹھہر جا مین آتی ہون مجھ سے تو بیان کر کہ کیا واقعہ ہی یہ کہتی ہوئی لپکتی ہوئی آئی اور سمندر کے قریب پہونچکر ایک دوہتڑ اُسکی پشت پر مارا اور کہا کہ کیا غضب کر رہا ہی سمندر نے کہا کہ دائی امان تم ہٹ جاؤ مین اسوقت اسکو مار ڈالونگا عجوزہ نے کہا کہ مین تو سنون کہ اسنے کیا کیا تب سمندر نے کل حال اُس سے بیان کیا اور کہا کہ میرا صندوقچہ کیونکر سہراب کے پاس پہونچا اسکا حال تو کسی کو بھی نہ معلوم تھا سوا نسیم کے وہ ضرور بالضرور آیا اس نے صندوقچہ لیجا کر اسکو دیا اُسنے کہا کہ تجھے کیونکر معلوم ہوا کیون اُسکی جان کے پیچھے پڑا ہی وہ مری جاتی ہی اُسکے تمام ہاتھ کٹے جاتے ہین اس زور سے تو نے اُسکو کسکر باندھا ہی زوجہ سمندر نے کہا کہ ای دائی امان تم تو باندھنے کو کہتی ہو بادشاہ نے تو اسکو خوب مارا ہی طمانچون سے دیکھو منہ لال ہو گیا ہی آماس کر آیا ہی اب کوڑا لیکر کھڑے ہوے ہین جو میرے دل کا حال ہی مین کیا بیان کرون دایہ نے کہا کہ بیٹی سچ کہتی ہے تیرا تو حق بجانب ہی کہ تو مان ہی میرا دل یہ حال سن کے بیقرار ہو گیا پا تو مین سو رہی تھی یا یہان کے شور و غل سے آنکھ کھلی دریافت جو کیا تو یہ حال سنا بیقرار ہو کر چلی آئی یہ کہکر سمندر سے کہا کہ اسکو چھوڑ دے سمندر نے کہا کہ مین بدون اسسے دریافت کیے نہ چھوڑونگا یہ بتا دے کہ اسنے صندوقچہ سہراب کو دیا یا نہین مین چھوڑ دون دایہ نے کہا کہ وہ کیونکر کہدے جب اُسنے ایک فعل کیا ہی نہ ہو بیکار تو نے اُسکو مارا اور پریشان کیا اب وہ اپنی سزا کو پہونچ گئی اگر اُسنے ایسا کیا بھی ہوگا تو سزا پائی سمندر نے کہا کہ دائی امان تم اس امر مین مطلق دخل ندو ورنہ اسکو بہت زور ہوگا اور زیادہ چالاک ہو جاے گی دایہ نے کہا او سمندر تو نہین سنیگا وہ ضرور بے خطا ہے اُس نے کبھی ایسی حرکت نہین کی وہ کیا جانے ابھی وہ دنیا کے امور سے تو واقف نہین ہوئی ہی ابھی اُسکا سن ہی کیا ہی کوئی دس برس کی ہوگی وہ یاری آشنائی کو کیا جانے سمندر نے کہا کہ ایک تم نہی ہو ایک نسیم اب تم یہ حال دیکھو گی کہ مجکو کیونکر معلوم ہوا ای دائی امان یہ بالکل فقرہ نہین ہی بالکل سچ ہی کسی دشمن نے نہین تہمت لگائی ہی دایہ نے کہا کہ اچھا بیان کرو کیونکر معلوم ہوا پس یہ سن کے وہ عرضی سمندر نے دایہ کے ہاتھ مین دی اور کہا کہ اسکو پڑھو تو تمکو معلوم ہو جاے گا پس عجوزہ نے وہ عرضی پڑھی اُسکے مضمون سے آگاہی ہوئی پڑھ کر کہا کہ او سمندر تو بڑا نادان ہی یہ کسی نہ کسی دشمن نے گرداب جادو وغیرہ سے بیان کیا ہی اُنھون نے تحریر کیا ہی خیر مین اسے بھی مانے لیتی ہون کہ ضرور اس نے ایسا کیا پس اب یہ اپنی سزا کو پہونچی دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تجکو زیادہ تر اس امر کا غصہ ہی کہ اس نے تیرا صندوقچہ سہراب جادو کو دیدیا پس تو اسکو چھوڑ دے مین تیرا صندوقچہ سہراب جادو کے پاس سے لائے دیتی ہون اسکا رنج نہ کر ارے سب شاہزادیان ایسا ہی کرتی ہین اگر اس نے ایسا کیا تو کوئی دنیا سے عجوبہ بات نہین کی اول تو اُسکے طریقے

ایسا پایا ہی نہین جاتا ہو مین نے بہت سی عورتین دیکھی ہین ہر ایک رنگ کی صحبت مین رہتی ہون جوکہ
چھنال ہوتی ہو اُسکی چتون اور ہوتی ہو اسکے وہ طور نہین ہین فرض کردم ایسا کیا بھی تو ایسی سزا پائی ہو کہ اب
نہ کرے گی سمندر نے کہا کہ ای دائی امان تم کیا کہتی ہو دیکھو اسکو بچھوتا و بچھتاو ُگی عجوزہ نے کہا کہ جو مین کہتی
ہون وہ کر اب غصہ کو تھوک دے وہ مرجاے گی کیا کرتا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ خود بھی سمندر
اسکا منتظر تھا کہ کوئی تو ایسا کرے کہ سفارش کرکے چھوڑا لے جب عجوزہ نے اس طور سے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
سمندر کے ہاتھ سے کوڑا لے لیا اور کہا کہ اب تو ہٹ جا پس سمندر یہ کہتا ہوا ہٹ گیا کہ دائی امان تمنے
بڑا غضب کیا کہ میرے دل کی بھڑاس نہ نکلنے دی دایہ نے کہا کہ تیری بھڑاس کو آگ لگے اور تیرے منھ کو جھلسا
تونے مار میری بچی کو ہلکان کیا تمام اُسکے جسم پر نیل پڑ گئی سمندر نے کہا کہ دائی امان اگر تم نے صندوقچہ
نہ لادیا تو مین ضرور اسکو قتل کرونگا عجوزہ نے کہا کہ مین صندوقچہ لائے دیتی ہون مگر یہ کہہ گیا کہ اب یہ میرے
سامنے نہ آئے سمندر یہ کہکر چلا گیا اپنی خوابگاہ مین یہان عجوزہ نے اور نسیم کی مان نے نسیم کو کھولا دیکھا
کہ تمام ہاتھون مین نیل پڑ گئے ہین خوب کس کر سمندر نے باندھا تھا اُسکو کھولا جیسے ہی کھولا وہ بیہوش ہو کر
گر پڑی گلاب کیوڑا چھڑکا تو ہوش آیا تڑپنے لگی کہ کس نے مجکو ظالم کے ہاتھ سے بچایا مین اپنی جان دونگی
اچھا تھا جو وہ مجکو قتل کرتا میرے ساتھ دشمنی کی عجوزہ نے کہا کہ او چھوکری کیا دیوانی ہوئی ہو کسکے
مان باپ مارتے ہین اگر سمندر نے مارا تو کیا بُرا کیا ملکہ نے کہا کہ اسکا تو غم نہین ہو کہ مارا کیون صدمہ اسکا
ہو کہ بیکار کو مین بدنام ہوئی اب اپنے کو ہلاک کرونگی کسی کے سامنے جانے کے قابل نہ رہی دایہ نے کہا
کہ بس اب کچھ نہ کہنا ورنہ مین تجکو سزا دونگی ایک تو چوری اُسپر سینہ زوری سمندر سچ کہتا تھا عجوزہ نے جو یہ
کہا ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑے عرصہ کے بعد ملکہ نے کہا کہ ای دائی امان جہان تم نے یہ کیا ہو وہان یہ بھی
کرو کہ اُس ظالم سے اجازت لا دو کہ میری خواصون اور وزیر زادی کو رہا کردے نہ معلوم اُنکا کیا حال ہو گا اُن پر
خوب مار پڑی ہو تمام بدن اُنکا خون سے شرابور ہو گیا تھا سب کو غش آگیا تھا عجوزہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر سمندر
کے پاس گئی کہا کہ کیون چھوکرے تجکو بڑا غصہ ہو گیا ہو کوئی جوان بیٹی پر ایسا ظلم کرتا ہو اگر اُسنے حرکت
کی بھی تھی تو سمجھاتے ہین یا مارتے ہین اگر وہ مرجاتی تو پھر اُسوقت سوائے افسوس کے اور کیا ہاتھ آتا
یا اب وہ کہتی ہو کہ اب مین اپنے کو ہلاک کرونگی تو کیا ہو گا یا نکل جاے تو کیا ہو سمندر نے کہا کہ اے
دائی امان مین نے جو مرضی دیکھی بس مجکو غصہ آگیا اس امر سے تو اُسنے یہ حرکت کی سہراب نے
بھرے دربار مین سب حال بیان کیا لاکھون آدمیون پر یہ امر ظاہر ہوا کہ سمندر کی دختر نے
سہراب جادو سے آشنائی کی اُسپر طرہ یہ ہوا کہ ہرکارون نے گرداب جادو سے آکر بیان کیا
اُس نے مجکو تحریر کیا پس تاب نہ رہی یہ مضمون دیکھکر آنکھون مین خون اُتر آیا فوراً دربار سے محل
مین آیا اُسکو طلب کیا پہلے خواصون سے دریافت کیا انھون نے صاف انکار کیا اور غصہ آیا
مین نے اُنکو خوب مار کھلوائی کہ وہ بیہوش ہو گئین خون اُنکے جسمون سے جاری ہوا اُنکو قید کیا
پھر اس سے دریافت کیا اسنے بھی انکار کیا اور غصہ آیا خوب مارا اگر تم نہ آجاتین تو مین ضرور مار ڈالتا
زندہ نہ رکھتا تمھارے آنے کے سبب سے اُسکی جان بچی ای دائی امان اب تم اُسکو سمجھاؤ کہ وہ اپنے
کو ہلاک نہ کرے دایہ نے کہا کہ ای سمندر تو بڑا نادان ہو ارے جو کوئی جو خطا کرتا ہو اگر اُس سے
دریافت کرو تو وہ کہدیتا ہو ضرور انکار کرتا ہو خیر اب تو یہ کر کہ اُسکی خواصون وغیرہ کو رہا کردے
اور اُسکی خطا کو معاف کردے مین تیرا صندوقچہ لائے دیتی ہون غم نہ کھا سمندر نے تو اب ناظر کو اُسیوقت طلب کرکے

حکم دیا کہ نسیم کی خواصون کو رہا کرادو وہ یہ حکم پاکر اُس مکان مین آیا جہان وہ سب مصیبت زدہ آہین بھر رہی ہوئی
تھین اُنکو ہوش آئے تھے اپنی حالت دیکھکر روتی تھین اور سمندر کو کوس رہی تھین کہ اتنے مین
نواب ناظر ہوپہنچا اُسکو دیکھکر سب کی سب سمجھین کہ پھر اُس ظالم نے طلب کیا ہی اکی دفعہ مار ڈالے گا
کہ نواب ناظر نے آکر کہا کہ چلو تم سب کو بادشاہ نے رہا کیا دعا دو دائی امان کو کہ جن کے صدقہ مین
تم رہا ہوئین اور ملکہ کی جان بچی نہ وہ آتی نہ تم رہا ہوتین نہ ملکہ کی جان بچتی یہ سنکے وہ کہنے لگین
کہ خیر اس ظلم کی بادشاہ کو سزا ملیگی دل مین کہا کہ ہمارے خدا نے ملکہ کو بھی بچایا اور ہم پر بھی رحم
کیا دیر کی پر طاقت نہین ہر یہ اُسی خدا کی قدرت ہی کہا کہ ہمکو کہان جانے کا حکم ہوا ہی کہا کہ اپنی ملکہ کے پاس
جاؤ نواب ناظر یہ کہکر چلا آیا بس وہ سب کی سب اپنی مار بھول گئین اپنے اپنے زخم باندھکر جس طور
سے ہوا وہان سے چلین کہ چل کر ذرا ملکہ کی حالت دیکھین کہ اُس ظالم نے ملکہ پر کیا ظلم کیا ہی یہان
دایہ نے آکر ملکہ سے کہا کہ لو تمھاری خواصین بھی چھوڑا لائی اب تو تم خوش ہوئین اب مین اپنے
مکان کو جاتی ہون اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ملکہ نے کہا کہ دائی امان پھر تم نے وہی کہا جب مینے
کوئی حرکت کی بھی ہو دایہ نے کہا کہ مین سمجھاتی ہون یہ کہکر اپنے مکان کی طرف بڑبڑاتی ہوئی چلی کہ میری
راحت مین خلل آیا وہ موا میرا انتظار کر رہا ہوگا اُسکو جا کر راضی کرون اُسکے بعد جا کر صندوقچہ لاؤن دایہ
تو یہ کہکر چلی گئی اُسکا حال پھر معرض تحریر مین آئے گا یہان ملکہ کی مان نے ملکہ کی بلائین لین گلے سے
لگایا خواصین اُسی وقت دوڑکر ہلدی چونا لائین جہان جہان نیل پڑے تھے وہان وہان لگایا شب کا نی
اور شیر گرم کر کے پلایا کہ اتنے عرصہ مین سب خواصین ملکہ کی گرتی پڑتی آئین ملکہ کے قدم پر گر کر رونے
لگین اور یون عرض کرنے لگین کہ ہم نے پھر آپ کے قدم دیکھے ہمارے بعد آپ پر کیا گذری ملکہ نے
سب حال بیان کیا وہ سب دل مین سمندر کو کوسنے لگین اور برا بھلا کہنے لگین ملکہ کی مان نے کہا
کہ بیٹی اب تو جا کر سو رہو ابھی کچھ رات باقی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ واہ مین اپنی خواصون کا علاج نکر دون
پس اُسی وقت ہلدی چونا منگا کر سب کے لگایا پھاہے چڑھائے اُن سب کو لیکر ملکہ اپنی خوابگاہ مین
آئی کیونکہ کسل مند بہت تھی سو رہی رات تھوڑی باقی تھی اُدھر زوجہ سمندر بھی جا کر سو رہی اب
انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ ملکہ پہ کیا گذری دایہ کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو گئی اسکو یقین تو ہو ہی گیا
تھا اُسی عرضی کے مضمون سے کہ اسکے اور سہراب جادو کے آشنائی ہی اور اسی نے صندوقچہ
دیا ہی مگر بسبب محبت کے اُسکو بچایا فساد رفع کرایا وہان سے اپنے مکان مین آئی اپنے یار سے سب
حال بیان کیا اسکو خوش کیا کہ اتنے مین صبح ہو گئی اُسکو رخصت کیا اب ملکہ وزیر زادی حسن آرا کی
صورت بنکر اور اپنے مکان سے نکلکر طرف لشکر اسلام کے چلی کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا یہان جب
صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی دودھ وغیرہ جو کہ چوٹ کو دفع کرتا ہی مان نے طیار کر رکھا تھا اُسکو
پی کر اور مان سے رخصت ہو کر اپنے باغ کی طرف چلی گئی اب اسکا حال جلد سوم مین تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ
راوی بیان کرتا ہی کہ جب صبح ہوئی گو رات کم تھی مگر سمندر جادو سو رہا تھا جب بیدار ہوا منھ ہاتھ دھوکر دربار
مین آیا سب سردار حاضر ہوے سمندر کی حالت جو دیکھی تو متغیر پائی کسی نے کچھ کلام نہ کیا سمندر کا بھی
حال آئندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کی طرف مراجعت کیجاتی ہی کہ وہ رات لشکر اسلام کو براحت بسر ہوئی
صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر ہونے لگے صاحبقران آکر دنگل پر متمکن ہوے بادشاہ
تخت پر ہر ایک سردار آتا ہی اپنے اپنے مقام پر بیٹھا جاتا ہی کل اہل کار سامان جشن کر رہے ہین لشکر مین

چہل پہل مچی ہوئی تھی ہر طرف سامان جشن کی خبر تھی ہر ایک سردار اپنے خیمہ سے نکلکر دربار کو جا رہا تھا
راوی نے بیان کیا ہی کہ وہان جو ملکہ نسیم پر سمندر شاہ نے بدعت کی تھی یہان رات بھر سہراب
کو نیند نہ آئی تڑپا کیا رہ رہ کر آنکھ کھل جاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی وہ رات سہراب نے بھی
عجیب حالت مین بسر کی صبح ہوتے اُسکی آنکھ لگ گئی تھی چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا سو گیا دن
چڑھ آیا وقت دربار کا آیا کہ ایک مرتبہ گھبرا کے اُٹھا خادمون سے دریافت کیا کہ کسقدر
دن آیا ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی ایک پاس دن آیا ہوگا سہراب نے کہا کہ دربار تو آراستہ
ہو چکا ہوگا بادشاہ تشریف لا چکے ہون گے عرض کیا کہ جی ہان بہت عرصہ ہوا دربار کو آراستہ ہوئے
اس نے پانی طلب کیا تا کہ امور ضروریہ سے فراغت کر کے دربار مین جاؤن وہ صندوقچہ مسند
پر برابر گاؤ تکیے رکھا ہوا ہی سہراب جادو کا یہ قصد ہی کہ اسی وقت صندوقچہ لیجا کر صاحبقران
کی خدمت مین حاضر کر دونگا کہ یہ حاضر ہی جو چاہیے اسکو کیجیے کیونکہ یہ میرے کام کا نہین ہے
یہ منہہ ہاتھ دھو رہا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک مسماۃ آپ کے در خیمہ پر حاضر ہی اور کہتی ہی کہ مین
سہراب جادو سے کچھ عرض کرونگی ہم نے لاکھ لاکھ دریافت کیا مگر اُنھون نے ہمکو کچھ نہ بتایا پس ہمنے
آکر عرض کر دیا یہ سُنکے سہراب نے کہا کہ اُسکو لے آؤ وہ خادم گیا اور کہا کہ چلیے آپ کو ہمارے آقا
نے طلب کیا ہی پس وہ عورت ہمراہ اُس خادم کے خیمہ کے اندر آئی سہراب جادو کو سلام کیا مگر سر
سے پانون تک برقع مین پوشیدہ تھی سہراب جادو نے کہا کہ ای مائی صاحب آپ کون ہین اور کیا مجھسے
غرض ہی اُس عورت نے سہراب کی طرف منہ کر کے ذرا سا برقع منہ پر سے ہٹایا اب جو سہراب نے
دیکھا تو حسن آرا اپنی معشوقہ کی وزیرزادی کو پایا پس چہرہ پر ایک آثار خوشی نمایان ہوے جو کہ خادم
وغیرہ اُسوقت حاضر تھے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم ذرا دیر کے لیے باہر چلے جاؤ اور اب جو آتا تو پکار کے
آتا وہ سب کے سب باہر چلے آئے مگر حیران تھے کہ وہ کون عورت ہی کہ جسکے آنے سے ہمکو آقا نے
باہر کر دیا یہ امر کچھ خیال مین نہ آیا یہ اپنے دل مین خیال کر کے اپنے اپنے بستر پر آکر بیٹھ رہے پہرہ والے
پہرہ پر رہے وہان سہراب نے لب فرش آکر کہا کہ ای حسن آرا اچھی تو رہین اور یہ شعر پڑھا ع
ای پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بہ بلبل دستان سرا بگو + اِسوقت کدھر آنا ہوا ملکہ کا تو مزاج اچھا ہی
اور سب خیریت ہی تم نے مجکو سرفراز فرما کر بہت مسرور کیا غم دل دور کیا رات سے مین بہت بیقرار اور پریشان
تھا کیونکہ پرسون سے جب سے آیا ہون کچھ حال ملکہ کا نہ معلوم ہوا کہ اُن سے اور سمندر سے کیونکر گذری
آیا سمندر کو صندوقچہ کی خبر ہوئی یا نہین یہ کہتا ہوا قریب حسن آرا کے آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر مسند کے
قریب لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن حسن آرا نے آہستہ سے کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہین میری بھی یہ
لیاقت کہ مین مسند پر بیٹھون یہ مرتبہ آپ کو زیبا ہے جیسے مین ملکہ کی ملازم ویسے آپ کی سہراب نے
جواب دیا کہ تم میری مہمان ہو اور مہمان ناخواندہ عطیہ خدا ہوتا ہی مجکو تمھاری عزت کرنا زیبا ہی حسن آرا نے
کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر میری یہ لیاقت نہین ہی یہ کہکر گوشہ مسند پر بیٹھ گئی اور سہراب سے کہا کہ ذرا آپ بیٹھ جائین
جو ملکہ نے فرمایا ہی مین عرض کرون سہراب نے جواب دیا کہ مین جاتا کہان ہون گو میرا دربار مین جانے کا وقت ہی دربار
آراستہ ہوگی صاحبقران و بادشاہ تشریف لا چکے ہونگے مگر اب نجاؤنگا عرضی لکھ بھیجونگا رخصت طلب کر لونگا اول تو آج
دیر ہوگئی تھی دوسرے تم آئی ہو حسن آرا نے کہا کہ جی نہین آپ مجھ سے کچھ کلام کر لین مین چلی جاؤن ٹھہر
نہین سکتی ہون ملکہ نے فرمایا تھا کہ جلد آنا کہین ایسا غضب نہ فرمائیے گا کہ میرے آنے کا ذکر کسی سے میجیے

یا عرضی مین تحریر فرمایئے کیونکہ مین پوشیدہ ہوکر آئی ہون کسی کو نہ معلوم ہو کیونکہ یہان کے سب حال کی خبر سمندر
کو پہونچتی ہی مین زیادہ ٹھہر نہین سکتی ہون اپنے لشکر کے لوگون اور آپ کے لشکر کے لوگون سے مین بچ کر آئی ہون
سہراب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمھاری دعوت بھی نہ کرون اور تمکو یون ہی رخصت کر دون اس امر
کے لیے جو تم نے کہا کہ کسی کو خبر نہو ہان یہ امر ممکن ہی کہ کسی کو خبر نہوگی مگر مین ابھی نہ جانے دونگا حسن آرا نے
کہا کہ اچھا جو مین عرض کرتی ہون پہلے اُسکو سماعت تو فرمایئے اُسکے بعد آپ کو اختیار ہی سہراب نے کہا کہ ہان
بیان کر حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ نے سلام شوق کہا ہی اور کہا ہی کہ ابکی تم مجکو آن کر قتل کر گئے جو کچھ حواس
باقی تھے وہ بھی لے گئے پرسون سے سوائے تمھارے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی کوئی تدبیر بہت جلد ایسی
نکالو تاکہ ملاقات ہو اور یہ صدمہ جدائی برطرف ہو ورنہ اب تم مجکو زندہ نہ پاؤ گے اگر عرصہ ہوا سہراب نے
کہا کہ میری طرف سے ملکہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ مین کیا بیان کرون کہ جو میرا حال اُنکی مفارقت مین ہی
میرے خدا پر روشن ہی وہی سب کا حامی و مددگار ہی بندہ کیا کر سکتا ہی مین خود ہی اس امر کا خواستگار ہون کہ کسی صورت
سے یہ ایام جدائی ہمارے سر پر سے دفع ہون مگر جب تک خدا کو نہ منظور ہوگا اسوقت تک کچھ نہوگا مین
غافل نہین ہون اُنکے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین نے تو بہت عمدہ تدبیر نکالی تھی اُن سے
عرض کیا تھا کہ تم میرے ساتھ لشکر اسلام مین چلی چلو اُنھون نے انکار کیا مین ناچار ہو گیا پس مین خود
اسی فکر مین ہون ای حسن آرا ملکہ نے بہت بڑا احسان میرے اوپر اور کل لشکر پر کیا کہ صندوقچہ دیکر سبکی
جان بچائی دیکھو یہ صندوقچہ رکھا ہوا ہی یہ لکھکر کل واقعہ جو کہ گذرا تھا ابتدا سے انتہا تک سب کہ سنایا
اور کہا کہ اگر مین نہ آتا تو بہت بڑا غضب ہو گیا تھا زعفران نے کل خاتمہ کر دیا تھا مین نے آکر زعفران کو
قتل کیا اُسکے بعد محافظ جادو کو ان دونون کے مرنے کا سمندر کو بڑا صدمہ ہوگا ای حسن آرا جس چیز پر
یہان سمندر کو بڑا گھمنڈ تھا وہ تو ملکہ نے ہمکو دیدی اب کیا ہو سکتا ہی ملکہ سے کہنا کہ ایک دن مین سمندر پر
فتح کرونگا تم پریشان نہو حسن آرا نے کہا کہ ہان ملکہ نے مبارکباد فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ یہ ظفر تمکو مبارک
ہو ہم بھی بہت خوش ہوے کہ تمھارے خدا نے تمھاری کمک کی مگر اس امر کا خیال رہے کہ صندوقچہ کو بہت
احتیاط سے رکھنا کیونکہ دشمن اسکے لیجانے کی ضرور فکر کرینگے اور ہم نواب دیکھیئے کیونکر تمھارے فراق مین
زندہ رہتے ہین اور دیکھیے جب صندوقچہ کا حال ظاہر ہوتا ہی تو ہم پر کیا گذرتی ہی اگر مر جائین تو کبھی کبھی یاد کرنا
اور ہمارے احسان کو نہ فراموش کرنا اسکا ضرور خیال کرنا کہ ہم نے اپنی جان کھو کر تمھاری جان کی حفاظت کی اور
کچھ نہ خیال کیا کہ ہم پر کیا گذرے گی سہراب نے کہا کہ ای حسن آرا خدانخواستہ ایسا ہو تو میری یہ دعا ہی کہ ملکہ
سلامت رہین مین مر جاؤن دراصل ملکہ نے بہت بڑا کام کیا میری الفت مین کچھ اُنھون نے اپنی جان کا خیال نہ کیا
خدا اُنکو اس امر خیر کی جزا دے گا اور اُنکی مراد دلی بر لائے گا کیونکہ اُنھون نے لاکھون بندگان خدا کی جان ایک
ظالم اظلم کے ظلم و ستم سے بچائی ہی ای حسن آرا میرے اوپر کیا منحصر ہی اس احسان ملکہ کے سبب اہل اسلام
احسانمند ہین ای حسن آرا تو دیکھ لے ابھی تک صندوقچہ میرے پاس موجود ہی یہ جو ملکہ نے فرمایا ہی کہ بہت
حفاظت کرنا دشمن ضرور فکر کرینگے یہ امر مین بھی خوب جانتا ہون اور یہ تو میری جان در دورج ہی اسکو مین
کہان چھوڑ سکتا ہون اپنی جان کے برابر رکھونگا و دا امر مین ایک نایاب چیز ہی دوسرے معشوقہ کی دی
ہوئی اور معشوق نے بھی اپنی جان پر کھیل کر دی بھلا اسکی مین کیون نہ حفاظت کرون رات بھر مین نے
اپنے سینہ پر اسکو رکھا ابھی اپنے سینہ پر سے اُتار کر مسند پر رکھا ہی کیونکہ رفع ضرورت کے لیے گیا تھا
حسن آرا نے کہا کہ ہان یہی صندوقچہ ہی جو کہ برابر لگا دیکر رکھا ہی سہراب نے کہا کہ ای حسن آرا کیا تمنے کم [illegible]

حسن آرا نے کہا کہ جی ہاں دیکھا تو تھا مگر اچھی طرح سے نہیں دیکھا تھا کیونکہ رات کا وقت تھا واقعی صندوقچہ
بہت خوبصورت ہی سہراب نے جواب دیا خوبصورتی درکنار جو صفت اسمین ہی اُس سے تم بخوبی ماہر ہو
ملکہ نے تم سے کہی ہوگی حسن آرا نے کہا کہ ہان اُس صفت سے مین بخوبی واقف ہون دراصل ایک نایاب
چیز تمھارے ہاتھ لگی ہی ایسی چیز کی تو لوگ خواہش رکھتے ہین اور نہین ملتی ہی تمھارا مقدر اچھا تھا کہ یون بدون
محنت و مشقت کے ہاتھ لگی سہراب نے کہا کہ جسکی ملکہ ایسی الفت کرنے والی ہوتی ہے تو ایسی چیز ہاتھ آتی
ہی حسن آرا نے کہا کہ اب مین جاتی ہون کہین ایسا نہو کہ میرے آنے کا حال کسی پر ظاہر ہو تو بڑی
خرابی ہو اول تو ملکہ کی رسوائی کا سبب ہو دوسرے سمندر شاہ کو بھی آگاہی ہو تو وہ اور زیادہ دشمن
ہو سہراب نے کہا کہ ای حسن آرا تھوڑے عرصہ تک ٹھہر جاؤ کہ مین تمھاری دعوت کرون بدون دعوت
کیے ہوے مین نجانے دونگا لاکھ تم کوشش کرو مین سچ کہتا ہون کہ کسی کو تمھارے آنے کی کانون کان خبر
تک نہوگی نہ کوئی واقف ہوگا کیون حسن آرا ملکہ تو باغ مین ہوگی حسن آرا نے کہا کہ ہان سہراب جادو
نے جواب دیا کہ اگر موقع ملگیا تو مین بھی آج رات کو آؤنگا اُنکے احسان کا شکریہ ادا کرونگا حسن آرا نے
جواب دیا کہ ابھی دو ایک روز ملکہ سے باغ مین ملاقات نہوگی نہ تم آنے کا قصد کرنا جب تک اس صندوقچہ کا
فیصلہ نہو جائے کیونکہ جب سمندر کو حال معلوم ہوگا وہ ضرور فکر کرے گا سوائے ملکہ کے اس حال
سے کوئی دوسرا واقف نہین ہی وہ ضرور اُنسے دریافت کرے گا یہ انکار کرینگی پس اسکو فکر ہوگی کہ حال
میرے اوپر ظاہر ہو وہ ہرکارے مخبر روانہ کرے گا اگر کسی نے تمکو دیکھ لیا اور سمندر کو خبر کر دی تو
خرابی ہوگی اور سب سے زیادہ بدنامی ہوگی اس سے کیا ضرور ہی کہ تم آؤ ہان بعد دو ایک دن کے آنا
سہراب نے کہا کہ تم نے نیک بات کہی حسن آرا نے کہا کہ اب مجکو جانے دو سہراب نے جواب دیا
کہ یہ تو ہرگز ہرگز نہوگا یہ کہکر سہراب اپنے مقام پر سے اُٹھا کہ تم ٹھہرو مین ابھی آتا ہون داروغہ کو
بلاکر تمھاری دعوت کا سامان کرون یہان بلا نہین سکتا ہون کیونکہ تم بیٹھی ہوئی ہو حسن آرا نے کہا
کہ میرے آنے سے آپ کو بڑی زحمت ہوئی مین نے تو ملکہ سے عرض کیا تھا کہ کسی خواص وغیرہ کو روانہ فرمایئے
میرا جانا اچھا نہین ہی مگر ملکہ نے فرمایا کہ تم عقلمند ہو تمھارا جانا خوب ہی مین پہلے ہی سمجھے ہوے تھی کہ میرے
جانے سے زحمت ہوگی مگر بعض وقت کی اُنکی ضد خراب کرتی ہی اول تو خود پریشان ہو رہی ہونگی کہ
عرصہ کا کیا سبب ہوا یہان مین عجیب مخمصہ مین مبتلا ہون اگر کہتا آپ کا نہین مانتی ہون تو آپ کو
صدمہ ہوتا ہی مانتی ہون تو اُنکی پریشانی کا خیال ہی مین حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون سہراب
جادو نے کہا تم پریشان نہو بہت عرصہ نہوگا ایک گھنٹہ سے کم مین مین تمھین اجازت جانے کی
دیدونگا حسن آرا نے کہا کہ خیر مین اُنکی پریشانی کو گوارا کرونگی مگر آپ کی ناراضی کو نہ گوارا کرونگی
کیونکہ جب آپ اُن سے میری شکایت فرمائین گے تو وہ ضرور مجھ سے ناراض ہونگی فرمائینگی کہ تمنے
میرا کچھ بھی خیال نہ کیا اُنکو ناخوش کیون کیا اُسوقت بھی تو خرابی ہوگی خیر مین موجود ہون یہ کہکر
خاموش ہو رہی سہراب اُس خیمہ سے نکل کر دوسرے خیمہ مین آیا جو کہ اسکے کھانا کھانے کا خیمہ تھا آنکر
اپنے داروغہ کو طلب کیا کہا کہ مگر بہت خوش ہی کہ آج محبوبہ کی وزیرزادی میری مہمان ہوئی ہی معلوم
ہوا کہ ملکہ کو مجھ سے الفت قلبی ہی جب تو خبر کے لیے اپنی وزیرزادی کو روانہ کیا یہ اپنے دلمین
خیال کرتا ہی اور خوش ہوتا ہی داروغہ حاضر ہوا اُس سے حکم کیا کہ بہت جلد اسقدر سامان دعوت
طیار کرو وہ بہت خوب کہکر چلا گیا سہراب نے قلمدان لیکر ایک عرضی ان مضمون کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کی

کہ جناب عالی بعد گذارش آداب کے عرض پرداز ہون کہ مین اسوقت دربار کی حاضری سے مجبور ہون ایک
ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ مین اسوقت حاضر نہین ہو سکتا ہون لہذا معاف فرمایا جاؤن بعید از
غلام نوازی نہو گا جب سہپہر کے دربار مین حاضر ہونگا تو عرض کر دونگا تحریر کرنا مناسب نہ تھا ورنہ مین اس
امر کو عرضی مین تحریر کرتا زیادہ حد ادب یہ مضمون تحریر کرکے اور عرضی لفافہ کرکے ایک چوبدار کو دی کہ تو یہ
عرضی میری دربار مین پہنچا دے اور جو حکم ہو اُسکے حال سے بہت جلد مجکو آگاہ کر چوبدار وہ عرضی لیکر
طرف دربار کے روانہ ہوا یہان سہراب اُسی خیمہ مین اس انتظار مین بیٹھا ہوا ہی کہ جواب آلے تو مین حسن آرا
کے پاس جاؤن کہین ایسا نہو کہ چوبدار جواب لیکر آے اور وہ مجکو یہان نپاے اُسی خیمہ مین چلا آئے تو
خرابی ہو سہراب جادو تو یہان بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا ہی اُدھر کا حال سُنیے کہ چوبدار عرضی لے کر دربار مین
گیا صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا سب کو حاضر دربار پایا مگر سہراب جادو کے دنگل کو
خالی پایا خواجہ کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ آج یہ کیا سبب ہی کہ سب دربار مین آئے سہراب جادو نہ
آیا خواجہ نے کہا کہ وہ کل کا تھکا ماندہ ہو گا رات کو سویا ابھی تک آنکھ نہ کھلی ہوگی ورنہ سہراب دربار مین
آتا ضرور یہ سُنکے صاحبقران نے حکم فرمایا کہ کوئی جاکر خبر لائے ابھی کوئی چلا نہ تھا کہ سہراب کا چوبدار سہراب
کی عرضی لیے ہوے حاضر دربار ہوا بادشاہ صاحبقران و خواجہ و کل اہل دربار کو مجرا کیا اُسکے بعد عرض
کیا کہ غلام ایک عرضی لے کر اپنے آقا کی حاضر خدمت ہوا ہی صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کسکی عرضی
لائے ہو اُسنے کہا کہ سہراب جادو کی صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ابھی کوئی خبر کو تو نہین گیا اگر نہ
گیا ہو تو اب نجاے کیونکہ سہراب جادو کی عرضی آگئی ہی اُس سے حال معلوم ہو جاے گا یہان خواجہ نے
جیسے چوبدار کو آتے ہوئے دیکھا تھا اسیوقت منع کر دیا تھا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہی کیونکہ سہراب
کا چوبدار آتا ہی اُس سے حال معلوم ہو جاے گا پس صاحبقران نے خواجہ سے یہ فرما کر اُس چوبدار سے یہ فرمایا
کہ پہلے یہ بتا کہ تیرے آقا کا مزاج تو اچھا ہی پھر عرضی دینا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان آپ کے جان و مال کے
دعاگو ہین سب طرح سے اچھے ہین یہ سُنکے صاحبقران نے اُس سے عرضی طلب فرمائی اُسنے عرضی پیش کی
صاحبقران نے خود ملاحظہ فرمائی اُسکے بعد دبیر کو دی کہ اسکو بآواز بلند پڑھو اور اسکی پشت پر تحریر کر دو
کہ اچھا آج کی حاضری تمھاری معاف فرمائی گئی دبیر نے وہ عرضی لے کر بآواز بلند پڑھی اُسکے بعد جو کچھ
صاحبقران والاشان نے فرمایا تھا پشت پر تحریر کر دیا اہل دربار مضمون عرضی سے واقف ہوے دبیر نے
وہ مضمون تحریر کرکے وہ عرضی چوبدار کو دی چوبدار سلام رخصت کرکے طرف خیمہ سہراب جادو کے روانہ
ہوا اسکو راہ مین رکھیے سہراب کو اسکے انتظار مین اب حسن آرا کا حال ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا
ہی کہ یہ حسن آرا وہی عجوزہ ساحرہ مکارہ دایہ ہی جو کہ سمندر شاہ سے وعدہ کر چکی تھی کہ مین تمھارا
صندوقچہ لا دونگی اور صبح کو ملکہ کی وزیرزادی کی صورت پر سحر سے طیار ہو کر چلی تھی تمام راہ سحر سے طے
کرکے آئی تھی اس نقرہ سے یہان آئی اور داخل خیمہ سہراب جادو ہوئی اسکو یہ دریافت کرنا تھا کہ
در اصل ملکہ نسیم سے اور سہراب جادو سے آشنائی ہی یا نہین اور یہ صندوقچہ سہراب کو اُس نے
دیا ہی جیسا کہ گرداب شاہ سے ہرکارون نے بیان کیا اور اُسنے سمندر کو عرضی مین تحریر کیا ہی یا غلط ہے
یا اور کسی کی کارروائی ہی دوسرے صندوقچہ کو نہین پہچانتی تھی اسکی بھی شناخت کی ضرورت تھی ورنہ وہ اسطور
سے آتی کہ کسی کو اسکے آنے کی خبر بھی نہوتی اور صندوقچہ لیجاتی یہ بصورت مذکور آئی اور وہ جو تقریر
کہ بالا گذری ہی اُسنے سہراب جادو سے کی ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ اصلی حسن آرا نہین ہی مگر سہراب کو یہی

یقین ہی کہ یہ میری معشوقہ کی وزیر زادی ہی وہ اس حال سے بالکل ناواقف ہی اُسنے کل حال کہدیا بلکہ
صندوقچہ بھی دکھادیا یہ تو اسی فکر مین آئی تھی دل مین خوش ہوئی کہ خوب تیر تدبیر نشانہ پر بیٹھا مطلب
بر آیا اب مین چھوڑتی بھی ہون کہ یہ صندوقچہ تیرے پاس رہے یہ لکا تہ اپنے دل سے یہ تقریر کر رہی تھی
اور اسی فکر مین تھی کہ سہراب جادو کسی طور سے یہان سے چلا جاے پس جو تقریر اُسنے کی تھی سب بناوٹ
کی تھی کیسی ملکہ اور کیسا پیام اسکا منشا یہ ہی تھا کہ سہراب مجبور ہوکے جیسے ہی تو بار بار کہتی تھی کہ مین جاتی
ہون پس اسکے سحر نے سہراب پر اثر نہ کیا تھا سہراب چلو واسکو بٹھا کر خوشی خوشی اسکی دعوت کے سامان
کی فکر مین دوسرے خیمہ مین آیا تہ جب کہ بالا مذکور ہوا ہی یہان جو اُسنے بالا خالی پایا فوراً اُٹھی صندوقچہ
پر قبضہ کیا اور بہت جلد پشت خیمہ چاک کر کے روانہ ہوئی سحر سے اپنے کو پوشیدہ کر لیا اسقدر تیز چلی کہ دس
منٹ کے عرصہ مین لشکر اسلام سے نکل گئی مقام عجب ہی کہ جو لشکر کئی کوس کے گردے مین اُترا ہوا اس سے
اسقدر جلد آدمی نکلجاے اسکا سبب یہ تھا کہ یہ پشت خیمہ سہراب سے چلی تھی اور پشت پر لشکر نہ تھا
صرف ملازمان لشکر و دیگر اہلکاران کے خیمے تھے وہ سب اپنے اپنے کام مین مصروف تھے یہ اسطرف
سے گئی دوسری یہ اُسنے تدبیر کی کہ جب سہراب آئیگا اور مجکو نپاے گا اور نہ صندوقچہ تو ضرور
تلاش مین خود بھی چلے گا اور کسی دوسرے کو بھی روانہ کریگا اس سے شاہراہ سے نہ چلو جنگل اور کوہ
کی راہ سے چلو یہ سیدھی جنگل کیطرف چلی گئی صندوقچہ لیے ہوے خوش خوش چلی جاتی ہی ایسی بدحواس
ہی کہ راہ فراموش کر گئی بسبب خوشی کے کچھ خیال نرہا جانا اور طرف تھا دوسری طرف چلی گئی خدا کے
کارخانہ مین کسی کو دخل نہین ہی خدا کو یہ منظور ہوا کہ یہ صندوقچہ نہ سمندر کے پاس جاے نہ سہراب کے پاس
رہے اُسنے دوسری تدبیر کی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ راہ کو فراموش کیے ہوے چلی جاتی تھی اسکو کچھ بھی
خبر نہ تھی کہ کیا ہوگا برابر راہ طے کیے ہوے جاتی تھی گردش فلکی کو ملاحظہ فرمائیے کہ کیا بازی اُس نے
کی راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ اخضر ماہی پوش ایک ساحرہ ہی بہت زبردست اور وہ عاشق ہی آئینہ اندام
جادو پر جو کہ طلسم اشراق کا خداوند تھا اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب بدیع الملک نے طلسم اشراق فتح کیا
اور یہ آئینہ اندام جادو وہان سے فرار کر کے نہ طاق مین آیا اُسکے آنے کی خبر ایوان تاجدار
کو ہوئی تھی اس نے حکم دیا تھا کہ امتحان لیا جاے جب امتحان لیا گیا تو آئینہ اندام امتحان مین پورا
نہین اُترا تب حکم ہوا تھا کہ وہ ساحر اسکی تعلیم مین کوشش کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا کہ شبرنگ جادو
و دود مان جادو کے یہ سپرد کیا گیا تھا ایکسال تعلیم دی گئی اب جو امتحان ہوا تھا تو پورا ہوا اسوقت حکم ہوا
تھا کہ ایک مرحلہ بیرون نہ طاق دشت ہولناک مین بنادیا جاے یہ اسمین رہے وہان کی حکومت کرے
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اخضر ماہی پوش اُسی حالت مین جبکہ یہ آیا تھا اُسپر فریفتہ ہوئی تھی اور اسکی محبت
اُسکے دل مین پیدا ہوئی تھی جبکہ اسکے لیے مرحلہ بنایا گیا اور آئینہ اندام وہان جا کر مقیم ہوا اُسنے آئینہ اندام
پر اپنا عشق ظاہر کیا وہ بھی اسپر عاشق ہوا دونون باہم رہنے لگے کچھ حال تو لعل نامہ کی جلد دوم مین تحریر
ہو چکا ہی باقی حال ابھی تک تحریر نہین ہوا ہی انشاء اللہ تعالے آئندہ بتفصیل تحریر ہوگا جب آئینہ اندام
کے مرحلہ کا ذکر آے گا یہان پر بطور اجمال کے تحریر کر دیا کہ ناظرین یہ خیال نہ کرین کہ یہ اخضر کون
ہی اور اسکو آئینہ اندام جادو سے کیا غرض پس جب سے یہ اسپر عاشق اور یکجائی ہوئی تھی
اسکو یہ امر ناگوار رہا تھا کہ ایوان تاجدار نے آئینہ اندام کی کچھ بھی قدر نہ کی باوجودیکہ
یہ بہت بڑا معزز ساحر تھا ایک مدت تک خدائی کی ایک اقلیم اسکو اپنا خدا جانتی تھی اُسپر

قدرنہ کی صرف ایک وہی مرحلہ بیرون نہ طاق بنوادیا نہ طاق مین اسکا رہنا بھی گوارا نہ کیا اور کوئی تبرک بھی
کسی قسم سے ایسا نہ دیا کہ جسکے سبب سے اسکی قدر ہوتی اور سمندر کو جو کہ غلام تھا اور ایوان مین پرورش کیا
تھا اسکو ایک اقلیم کا بادشاہ کیا کئی تبرکات دیے اور دریائے سبز رنگ بنوادیا بڑے بڑے ساحر و
جادوگر و ساحرہ جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اُسکے تابع کین اُنکو اطاعت کا سمندر کی حکم دیا بالکل خلاف
انصاف کیا کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ آئینہ اندام کی ایوان کے نزدیک قدر و منزلت ہو اور یہ بھی معزز
خیال کیا جائے اسکو یہ حال بھی معلوم تھا کہ ایوان نے سمندر کو وہ صندوقچہ دیا ہی جو کہ تیغ سامری کے نام سے
مشہور ہی جسکا کوئی رد نہین کرجا نما ہی نہ اُسپر کوئی سحر اثر کرسکتا ہی نہ کوئی دعا اُسکے آگے نہ ساحر کی اصل ہی
نہ غیر ساحر کی اسکو کیونکر معلوم ہوا تھا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ یہ بھی ایک ارا کین نہ طاق سے ہی بہت بڑی
معزز ساحرہ ہی کئی ملک اُسکے قبضے مین ہین بہت سا لشکر ہی ساحر زیر دست اسکے ماتحت ہین اسکی طرف سے
اسکے کارندے اسکے ملک کا کام کرتے ہین یہ ہمیشہ نہ طاق مین رہتی ہی سال بھر کے بعد جا کر حساب و کتاب
ملک دیکھ آتی ہی اس سے اور اکوان تاجدار سے جو کہ بھائی ہی ایوان تاجدار کا بڑی ملاقات ہے
وہ اسکو اپنا دوست دلی اور یہ اسکو جانتی ہی بلکہ اکوان کے سبب سے اُسکو یہ مرتبہ ملا اور ارا کین نہ طاق
مین شامل ہوئی اکوان جادو اس سے کوئی راز پوشیدہ نہین کرتا ہی جب ایوان نے سمندر کو یہ مرتبہ
دیا تھا تو اکوان کو بھی بہت ناگوار ہوا تھا اُسنے بطور شکایت کے اخضر سے ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ خداوند
نے وہ چیز سمندر شاہ کو دی ہی کہ جس کے سبب سے وہ زمین پر پیر نہین رکھتا ہی اخضر نے کہا تھا کہ
کیا دیا ہی تب اُسنے سب حال صندوقچہ کا بیان کیا تھا بدین سبب یہ آگاہ تھی مگر کیا کرسکتی ہی جب اکوان
مجبور تھا تو اسکی کیا لیاقت تھی کہ یہ کچھ دخل دیتی مگر جب سے آئینہ اندام پر عاشق ہوتی تھی اسکو یہی
فکر تھی کہ کوئی چیز ایسی جیسی سمندر کو ملی ہی آئینہ اندام میرے معشوق کو بھی ملجائے مگر کوئی فقرہ نہین
چلتی تھی کئی مرتبہ اسنے اکوان سے بھی اسکا ذکر کیا نہ اس طور سے کہ اُسپر ظاہر ہوتا کہ یہ اسکی سفارش
کرتی ہی اور یہ اُسپر عاشق ہی مگر تذکرتاً اکوان نے جواب دیا تھا کہ تجکو امور خداوندی مین کیا دخل ہی جو
اُنھون نے مناسب جانا وہ کیا یہ کس کی مجال ہی کہ کوئی اعتراض کرے اور عتاب خداوندی مین گرفتار
ہو یہ خاموش ہو جاتی تھی مگر فکر مین تھی آج اتفاق سے اخضر ماہی پوش تنہا اسی فکر مین مبتلا دریا کے
کنارے بیٹھی ہوئی شکار ماہی کر رہی تھی نہ کوئی خادمہ ہمراہ تھی نہ خادم شست ڈالے ہوئے سایہ درخت
مین بیٹھی تھی چونکہ وقت صبح کا تھا اسوقت اکثر شکار ہاتھ آتا ہی یہ تلاش شکار مین تھی کہ اسنے دیکھا کہ
ایک طرف سے بگولہ گرد کا اُٹھا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ کوئی مسافر چلا آتا ہی مگر تیز یہ اُسکے قدم سے
جو گرد اُڑتی تھی وہ بلند ہوتی تھی اسنے اس بگولہ کو دیکھکر خیال کیا کہ اُدھر سے تو کوئی راہ کسی ملک
کی نہین ہی سوائے صحرا کے کیا کوئی مسافر راہ بھول کر ادھر چلا آیا یہی خیال کر رہی تھی کہ وہ بگولہ قریب
دریا کے آکر شق ہوا اس سے عجوزہ ساحرہ پیدا ہوئی اس نے جو غور کر کے دیکھا تو دیکھا کہ ایک بزرال
لپکتی ہوئی چلی آتی ہی اسکو اُسکے حال پر ترس آیا اور خیال کیا کہ نہ معلوم اسپر کیا آفت پڑی
کہ یہ راہ بھول کر ادھر چلی آئی اور اس تیزی کے ساتھ چلی آتی ہی کہ جوان بھی راہ نہین چل سکتا ہے
کیا کوئی بلا اسکے عقب مین آتی ہی اسکو روک کر اُسکا حال دریافت کرنا چاہیئے اگر راہ بھول گئی ہو
تو اسکو راہ پر لگانا چاہیئے ورنہ یہ اسی صحرا مین ٹکرا ٹکرا کر مر جائے گی راہ نہ ملیگی سخت پریشان
ہوگی یہ اس امر کو خیال کر کے مدد کو قصد دل پر لگا کر کھڑے ہوئے اور اسکی طرف چلی اُدھر اُس

یکا یک نے دیکھا کہ ایک شاہزادی تن تنہا دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی شکار ماہی کر رہی تھی مجکو آتے ہوے
دیکھکر ڈور کو چھوڑ کر میری طرف آئی ہر اسنے تعجیل کے ساتھ راہ جو طے کی تھی بشدت پیاس لگ آئی
تھی بڑی دور سے تلاش آب مین چلی آتی تھی جب اسنے دریا کو دیکھا اسکی جان مین جان آئی ورنہ
شدت پیاس سے اسکے ہونٹھ خشک ہو گئے تھے زبان مین کانٹے پڑے ہوے تھے کلام نہ کیا جاتا تھا
یہ اخضر ماہی پوش کو دیکھکر اسکی طرف اس خیال سے چلی تھی کہ اسکے ہمراہ ظرف پانی پینے کا ہوگا دوسرے
آب سرد ہوگا اگر مین دریا سے پانی پیونگی تو سواے چلو کے میرے پاس کوئی ظرف نہین ہے
دوسرے پانی بھی گرم ہوگا اس سے مناسب یہ ہی کہ تھوڑی دیر اور تکلیف اٹھالون پھر راحت سے
پیاس بھر کر پانی پی لونگی پس یہ خیال کر کے قدم اٹھا کر چلی اُدھر سے یہ چلی اِدھر سے اخضر جب دونون
قریب پہونچے ایسے کہ شناخت ہوسکے اخضر نے پہچانا کہ یہ تو دایہ ہی سمندر کی اسکا نام عجوزہ
جادو ہی یہ ادھر کہان سے آئی اسپر کیا آفت پڑی جو یہ یون تن تنہا اس صحرا مین پہونچی اب تو فرض ہوا
کہ اس سے کچھ حال دریافت کرون سمندر کا اور اُسکے ملک اور اسطرف آنے کا اس حالت سے اُدھر
اُسنے بھی پہچانا کہ یہ تو ملکہ اخضر ماہی پوش حاکمہ شہر اخضر یہ ہی جو کہ ارکین نہ طاق سے ہی بہت
معزز ہی خوب ہوا اس سے ملاقات ہوگئی اب اگر کوئی میرے عقب مین بھی آئیگا تو مین اور یہ دونون
ملکر اس سے مقابلہ کر لین گے خوب خداوند تصویر نے کمک کی ورنہ مجکو بہت بڑا خوف تھا کہ اگر کوئی آگیا
تو مین کیونکر مقابلہ کرونگی مگر اب بخوبی مقابلہ ہو جائیگا کیونکہ ہم بھی دو ہین اور ساہ بھی اب خوب کٹیگی
ناظرین پر یہ امر بھی واضح رہے کہ یہ جو سحر کر کے اور تخت پر سوار ہو کے بذریعہ سحر کے نہ چلی اسکا سبب یہ تھا
کہ یہ جانتی تھی کہ سہراب جادو ساحر ہے وہ بھی سحر کے ذریعہ سے میرے عقب مین چلے گا ایسے وقت
مین اسی طور سے راہ چلنا مناسب ہی دوسرے بسبب جلدی کے یہ کچھ سحر نہ کر سکی اسکو تو اپنی جان بچانا
تھی اسی سبب سے راہ کو چھوڑ کر جو کہ سیدھی تھی صحرا کا راستہ لیا اگر یہ سیدھی راہ سے یا سحر کر کے جاتی
تو یہ اخضر ماہی پوش سے کیونکر ملتی خدا کو تو دوسرا امر مد نظر تھا خدا نے اسکی عقل کو بھی گم کر دیا تھا پس یہ
کیونکر وہ کام کرتی کہ جسکے سبب سے صندوقچہ سمندر شاہ تک پہونچ جاتا اسنے جو اخضر ماہی پوش
کو دیکھا اور زیادہ خوش ہوئی جلدی جلدی قدم اٹھانے لگی شدت پیاس سے کلام کرنے کی طاقت نہ تھی
کہ کلام کرے یا اخضر کو پکارے اخضر ماہی پوش نے جو اسکو دیکھا آواز دی کہ ای دائی امان تم
یہان کہان کچھ بیان تو کرو کہ کس بلا مین مبتلا ہو اسقدر بدحواس چلی آتی ہو چہرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ بڑی
دور سے چلی آتی ہو اُس سے کلام تو کیا نہ گیا مگر اشارہ سے کہا کہ مین تمھارے قریب آلون تو بیان
کرون اخضر اشارہ نہ سمجھی پھر پکار کر کہا اُسنے پھر اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ مین آتی ہون بیان کرتی
ہون اشارہ کرتی ہوئی قدم اٹھا کر قریب اخضر ماہی پوش آئی اخضر نے جو دیکھا کہ زبان باہر نکلی ہوئی
مثل کتّے کے ہانپ رہی ہی اخضر اپنے مقام سے چند قدم چلی تھی جب وہ قریب پہونچی اُسکا یہ حال دیکھکر
اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے مقام پر لائی اس سے پوچھا کہ یہ کیا حال ہی اُسنے اشارہ سے کہا کہ تھوڑا پانی
پہلے مجکو پلا دو تا کہ میرا دم ٹھہرے بہت پیاسی ہون مارے پیاس کے جان بلب ہون اخضر کے ہمراہ
ایک صراحی تھی اُس نے جو پانی طلب کیا پس اخضر ماہی پوش نے ایک گلاس لبریز کر کے اسکو
دیا اسنے ڈگڈگا کر خوب سیر ہو کر پانی پیا حواس درست ہوے وہ ہینی موقوف ہوئی زبان کے
کانٹے برطرف ہوے اب وہ اپنے آپ مین آئی جب اخضر نے دیکھا کہ اسکے حواس درست

ہوئے کہا کہ ای دائی امان تم ادھر کہان سے آئی ہو کہان جاتی تھین کہ ادھر چلی آئین کیونکہ ادھر سے تو
کسی طرف کا راستہ بھی نہین ہی اور کہان سے گھبرائی ہوئی آئی ہو عجوزہ نے کہا کہ ای بیٹی کیا بیان
کرون اِس محبت اور الفت کا بُرا ہو کہ جسکے سبب سے مین اِسوقت مرگئی ہوتی تو اگر نہ ملتی تو مین
مر جاتی اُس چھوکرے اور اُسکی لڑکی کی الفت نے یہ حال کیا اب میرے حواس درست ہوئے
ہین بیان کرتی ہون مگر یہ تبلاؤ کہ تو یہان کہان اُسنے جواب دیا کہ دائی امان مین شکار کو آئی تھی
عجوزہ نے کہا کہ اکیلی کوئی ہمراہ نہین ہی جواب دیا کہ مین جب شکار کو آتی ہون تو تنہا آتی ہون
آپ یہ فرمایے کہ سمندرشاہ تو خیریت سے ہین اور اُنکے بال بچے وہ تو جب سے نہ طاق سے گئے ایک مرتبہ
بھی نہ آئے مجکو اسقدر کاروبار سے مہلت نہین ملتی ہی کہ مین خود آؤن مین نے سُنا ہی کہ اب تو بہت سے ملک
اُنکے قبضہ مین آ گئے ہین بادشاہ بزرگ ہو گئے ہین عجوزہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ ہان ایسا تو ہو گیا
تھا مگر اب چندے سے ایسی بلا مین مبتلا ہوا ہی کہ جو کہ دوست تھے وہ دشمن ہو گئے کئی بڑے بڑے
نامی ساحر جو کہ اُسکے قوت بازو تھے مارے گئے بہت سے منحرف ہو گئے اپنے عزیز اپنے دشمن ہوئے
آج کل زمانہ سمندر سے برخلاف ہی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی خداوند اُسکی جان بچائین آبرو رکھین
ای بیٹی ہان پہلے تو بتا کہ نہ طاق مین تو سب امن وامان ہی سب اچھی طرح سے ہین کوئی انقلاب تو نہین
ہوا الوان تاجدار کا مزاج تو اچھا ہی اور سب وزیر وامیر اچھی طرح سے ہین کسی پر عتاب خداوندی تو
آجکل نہین ہی تمھارے سب ملکون مین امن وامان ہی خراج برابر ملے جاتا ہی اخضر نے کہا دائی امان
نہ طاق مین سب طرح سے خیریت ہی سب خوش ہین الوان تاجدار بھی خوش ہین اور سب امیر و وزیر بھی
کسی پر کسی طرح کا عتاب نہین ہی میرے ملکون سے بھی برابر خراج آتا ہی اب آپ سمندر کا حال بیان فرمایئے
کیونکہ آپکے فرمانے سے مجکو بہت بڑی تشویش ہی کہ کس بلا مین مبتلا ہوے ہین ہمکو مطلق خبر بھی نہوئی تب
عجوزہ نے اُس سے حال بیان کرنا شروع کیا آنا لشکر اسلام کا کنارے دریاے سبزرنگ کے صنوبرشاہ
کا دعوت کرنا صاحبقران کی سہراب وحباب کو بحران کا روانہ کرنا حباب کا قتل ہونا سہراب کا اسیر ہونا
سہراب کا شریک اسلام ہونا سمندر کا صنوبرشاہ کو اسیر کرکے طلب کر لینا بحران کا صاحبقران سے مقابلہ
کرنا و دیگر حالات دریاے سبزرنگ کا برباد ہونا ماہیان و بحران و آفتاب جادو کا قتل ہونا لشکر اسلام
کا اُدھر کو آنا غزالان دختر آفتاب کا لشکر اسلام کے شریک ہونا یقین خودپرست و دیگر بادشاہون کا
شریک اسلام ہونا اور جو واقعات گذرے تھے اور لشکر کا قریب سمندریہ فروکش ہونا سمندرشاہ کا برائے
مقابلہ لشکر روانہ کرنا شکست کھانا لشکر سمندرشاہ کا آفاق کا شریک اہل اسلام ہونا کوکبہ کا شریک
ہونا زمرد جادو کا قتل ہونا عشاق نہ طاقی کا مع شعلہ کے قتل ہونا سب بیان کیا اور جو کچھ گذرا تھا
اور مقابلے اور عیاریان ہوئی تھین سب کہہ سنایا کہا کہ بیٹی سمندر اِس بلا مین آجکل مبتلا ہی اخضر ماہی پوش نے
کہا کہ پھر اسکا انجام کیا ہوا فیصلہ ہو گیا یا نہین عجوزہ جادو نے جواب دیا کہ ابھی مقابلہ ہو رہا ہی گرداب شاہ وغیرہ
لشکر لیے ہوے بڑے ہین ابھی کل کا ذکر ہی کہ سمندرشاہ نے سب اہل اسلام کا خاتمہ کر ڈالا تھا مگر اُن کی لڑکی
نے بڑا غضب کیا کہ لشکر اسلام سے مل گئین وہ بھی تو سہراب جادو پر عاشق ہین اسی محبت سہراب مین باپ کی
دشمن ہو گئین مگر قتل والدین کی تھی کیونکہ غصہ ہو گئی مین سمندر نے بڑا کام کیا پس عجوزہ نے سمندرشاہ کا صندوق
کا حال نسیم سے بیان کرنا اسکا صندوقچہ چوراکر سہراب جادو کو دینا وہان لشکر مین زعفران کا مقابلہ سب
اہل اسلام کو اسیر کرنا عین وقت پر سہراب جادو کا پہونچنا زعفران کو قتل کرنا محافظ جادو کو

قتل کرنا اسکی خبر سمندریہ کے پاس آنا سمندر کا افسوس کرنا حال صندوقچہ کا عرضی سے گرداب شاہ کی معلوم ہونا اور
سمندر کا نسیم پر بدعت کرنا اپنا یہ خبر پاکر آنا نسیم کو دست سمندر سے نجات دلوانا اور اسکا اقرار کرنا کہ مین ضرور
صندوقچہ لادونگی نسیم اپنا روانہ ہونا سہراب جادو کے خیمہ مین جاکر سہراب سے ملکر اُسکو دھوکا دے کر
موقع پاکر اپنا صندوقچہ لے کر جانا اس خیال سے کہ شاید کوئی تلاش مین آئے شاہراہ چھوڑ کر صحرا کی
راہ سے سمندریہ کو روانہ ہونا راہ بھول کر ادھر کو آنا سب بیان کیا اخضر ماہی پوش نے کہا کہ دائی امان
ہمکو اس امر سے آگاہی نہ تھی ورنہ ہم ضرور آکر سمندر شاہ کی کمک کرتے یا کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور خداوند
کرتے سمندر شاہ نے بالکل خبر نہ کی نہ کوئی عرضی روانہ کی نہ کوئی پیغام بھیجا عجوزہ نے کہا کہ سمندر نے
خیال کیا کہ مین اسکی کیا خبر کرون کیونکہ وہ لوگ غیر ساحر ہین اور انکے ہمراہ اگر ساحر بھی ہین تو کچھ میرے ملازم مجھے
بڑا کر شریک ہوگئے رہین بچو دوسرے اقلیم کے انکا گرفتار کر لینا یا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے کئی مرتبہ ایسا ہی
ہوا جو ساحر یہان سے گیا اُسنے جاکر اسیر کر لیا یا عیار نے آکر قتل کیا یا کوئی اور سبب ہوا پس ایسی حالت
مین جبکہ انکی کوئی اصل نہین ہے کیا خبر کرتا خبر کرکے سب کے نزدیک اپنے تئین حقیر ٹھہراتا لوگ یہ کہتے کہ اتنا بڑا
بادشاہ ہوکر غیر ساحرون سے مقابلہ نہ کر سکا خداوند سے کمک طلب کی کل ہی کا ذکر ہے زعفران نے خاتمہ کر دیا
تھا جیسا کہ مین نے بیان کیا تم سے نہ سہراب جادو کو صندوقچہ ملتا نہ وہ قتل ہوتی اب مین سہراب کے پاس
سے صندوقچہ لیے جاتی ہون کل پرسون مین سب کا خاتمہ ہوجائے گا ایسی حالت مین کوئی ضرورت نہ تھی جب
عجوزہ جادو نے کہا اخضر ماہی پوش نے خیال کیا کہ ای اخضر اگر یہ صندوقچہ کسی عنوان سے مل جائے تو بہت
عمدہ چیز ہے اور تو اسی فکر مین تھی ہی کہ کوئی چیز خداوند سے اپنے معشوق کو بھی دلوادون جیسے کہ سمندر
کے پاس ہے بس اگر یہ صندوقچہ ملگیا تو اسکا سب پاس کرین گے اور پیش خداوند عزت ہوگی یہ خیال کرکے
اُسنے عجوزہ سے کہا کہ دائی امان مین نے وہ صندوقچہ جو کہ خداوند نے سمندر کو دیا تھا اور تم نے جس کا
ذکر کیا آج تک نہین دیکھا کہ کس قسم کا صندوقچہ ہے اسمین کیا صفت ہے اگر تمھاری مہربانی ہو تو مین بھی دیکھ لون
عجوزہ نے کہا کہ ای اخضر وہ کوئی نئے طور کا صندوقچہ نہین ہے بلکہ معمولی ہے اُسکو کیا دیکھے گی اخضر نے کہا
کہ معلوم ہوا کہ تمکو کسی قسم کا مجھ سے خوف ہے جو تم مجھے نہین دکھاتی ہو مجکو اُسدن سے اُسکا اشتیاق ہے جب سے
مین نے اُسکی حقیقت سُنی ہے پہلے تو مجکو یہ خیال تھا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے مگر جب سے تم نے اُسکا حال بیان
کیا از حد دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا تم اپنے دل مین کوئی خوف نہ کرو مین صرف دیکھکر تم کو دے دونگی اخضر
نے ایسی چاپلوسی کی باتین کین کہ عجوزہ جادو ایسی مکارہ اُسکے دام فریب مین آگئی کہا کہ ای اخضر مجھکو
تم سے مطلق خوف نہین ہے یہ گمان تیرا بالکل غلط ہے ہان خوف اس امر کا ہے کہ شاید کوئی میری تلاش مین آتا ہو
وہ صندوقچہ کو دیکھکر پہچان لے اگر صندوقچہ نہ دیکھے گا تو وہ یہ نہین جان سکتا ہے کہ مین ہی صندوقچہ لے کر
بھاگی ہون بلکہ یہ خیال کرے گا کہ کوئی ہوگا کیونکہ مین کوئی اصلی صورت سے تو لشکر اسلام مین گئی نہ تھی بلکہ تمسے
کہا بھی کہ نسیم وزیرزادی کی صورت بنکر گئی تھی ہان صندوقچہ کو سب پہچانتے ہین صرف خوف اسکا ہے
اخضر نے جواب دیا کہ مین ابھی تو دیکھکر دیے دیتی ہون کوئی نہین ہے نہ کوئی ادھر آسکتا ہے کیونکہ
سب جانتے ہین کہ یہ صحرا ہولناک ہے اسمین آبادی مطلق نہین ہے نہ ادھر سے راہ ہے جو کوئی تلاش
کو نکلے گا بھی تو سیدھا سمندریہ جائے گا اس طرف کیون آنے لگا کیا کوئی دیوانہ ہے کہ راہ چھوڑ کر ادھر
آئے اور اپنے کو آفت مین مبتلا کرے گا دوسرے اگر کوئی آبھی جائے گا تو ہم اور تم دونون باہم مل کر
مقابلہ کر لین گے ہم دو ہونگے وہ ایک ہوگا جب اخضر ماہی پوش نے یہ کہا عجوزہ نے بھی خیال کیا کہ کیا نقصان ہے

یہ اپنے دل مین خیال کر کے صندوقچہ نکال کر دیا کر بیچے دیکھ لیجیے اخضر ماہی پوش نے صندوقچہ ہاتھ سے لیکر اپنے
سامنے رکھا اور ایک مرتبہ حیرت آلودہ ہو کر دیکھنے لگی اور صندوقچہ پر اپنا ڈوپٹہ ڈال دیا عجوزہ نے کہا کہ کیون
اسپر ڈوپٹہ کیون ڈالا اخضر نے کہا کہ ای دائی امان دیکھو کوئی آتا ہی مین نے اس خیال سے ڈوپٹہ ڈال دیا ہی کہ
وہ نہ دیکھے کوئی اُنمین سے نہ ہو کیونکہ مین پہچانتی نہین ہرن ذرا تم بھی پلٹ کر دیکھو یہ جو اخضر ماہی پوش
نے کہا عجوزہ نے کہا کہ مین نہ کہتی تھی کہ ضرور کوئی نہ کوئی ادھر بھی آجائے گا وہی ہوا یہ کہکر اپنی پشت کیطرف
پھر کر دیکھنے لگی اور کہا کہ کدھر اخضر نے کہا کہ وہ دریا کے کنارے یہ کہا اور بہت جلد نیمچہ سحر پر ہاتھ رکھا اور اُسکو
نیام سے کھینچ کہا کہ ای دائی امان ذرا غور سے دیکھو وہ تو اُدھر دیکھ ہی رہی تھی اسکی خبر ہی نہ تھی کہ پشت کیطرف
کیا ہو رہا ہی بس جب تک وہ پلٹے پلٹے اخضر ماہی پوش نے دو قدم ہٹ کر پینترا بدل کر جو ہاتھ لگایا بیاض
گردن پر پورا ہاتھ بھر پور بیٹھا اسکا سر اُس لکاتہ کا قلعہ تن پر سے اُڑ کر دور جا کر گرا بجائے خون کے شعلہ
اُس کی گردن سے نکلا ایک تلاطم برپا ہوا آثار حشر ونشر نمایان ہوئے زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا تاریکی
ہوگئی برف باری سنگباری ہونے لگی آندھی سیاہ اُٹھی پر شور وغل مچانے لگی سب تدبیر بھول گئے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا بعدہ وہ تاریکی دور ہوئی سب آثار حشر ونشر برطرف ہوئے صدا آئی کسی مرا کہ نام من
عجوزہ جادو بود افسوس مرا بحکم بے خطا از کام تمام کیا میرا حیف صد حیف مردیم وجان دایم بمطلب
خود نرسیدیم یہ صدا جب آچکی اخضر ماہی پوش نے دیکھا کہ ایک شعلہ خود بخود زمین سے پیدا ہوا وہ لاش سے
اُس لکاتہ کی لپٹ گیا اور اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس خاک سے ایک طائر پیدا ہوا وہ اُڑ کر آسمان
پر گیا اور کہا کہ مین جا کر سمندر شاہ کو اس حال پر ملال سے آگاہ کرتا ہون کہ اخضر ماہی پوش نے
دایہ کو قتل کیا وہ صندوقچہ لیے ہوئے آئی تھین یہ جو اخضر ماہی پوش نے سنا خیال کیا کہ اس طائر
کو سحر سے قتل کرنا لازم ہی پس اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ سحر کا نکالا کہ اس سے اُس
طائر کو قتل کرون جب تک وہ گولہ نکالے اُتنے عرصہ مین وہ طائر یہ صدا دے کر چلا گیا یہ منہ دیکھکر
رہ گئی جب وہ طائر چلا گیا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب اس مقام پر قیام کرنا بیکار ہی یہان سے
اپنے معشوق کے پاس چلو خوب خداوند تصویر نے تحفہ یہ چیز دی بدون مشقت اور زحمت کے
سمندر شاہ کو بڑا غرور تھا یہ صندوقچہ لائق آئینہ اندام کے تھا نہ کہ سمندر کے لائق وہ اسکی
خوب قدر کرے گا سمندر شاہ نے صندوقچہ کی کچھ بھی قدر نہ کی ایسی ناقدری کی کہ اہل اسلام تک
پہونچگیا اسوقت یہ حرامزادی خوب ادھر آئی اور میرے فقرے مین بھی خوب آئی دھوکا بھی کھایا ورنہ
ہاتھ آنا اسکا محال تھا یہ صندوقچہ میرے مقدر کا تھا اسی سبب سے یہ راہ فراموش کر کے ادھر آئی
اسکی سزا بھی یہی تھی بڑی ساحرہ زبردست تھی اب کہان تک زندہ رہتی مرتی بھی یا نہین اسکے
مرنے سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک چیز عمدہ ہاتھ آئی عجوزہ نے اُسکے کام مین لانے کی تدبیر بھی بیان
کر دی تھی اس سے اخضر ماہی پوش اور بھی زیادہ خوش تھی کہ تدبیر بھی معلوم ہے اگر وہ تدبیر
نہ بتاتی تو بڑی خرابی تھی مگر ای اخضر جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ ضرور کسی نہ کسی
کو میری تلاش مین ادھر کو روانہ کرے گا دوسرے خداوند کو تحریر کرے گا پس یہان سے اب چلا جانا
مناسب ہی کیا فائدہ کہ بیکار کا فساد ہو کیونکہ اب یہ تو ممکن نہین ہی کہ کوئی میرے پاس سے صندوقچہ
لے جائے سوائے اس امر کے جو آئیگا وہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا ابھی فساد کو کیون دفع
کر دو اور جب سمندر خداوند کو میری شکایت تحریر کرے گا وہ مجھ سے دریافت کرین گے اُسوقت

جو امر مناسب ہوگا جواب دے دونگی یہ چند امر خیال کرکے سمندر کے خوف سے اسی وقت اخضر ماہی پوش
اُس صندوقچہ کو لے کر طرف مرحلہ آئینہ اندام کے جو کہ حکم الیوان تاجدار بیرون طلسم بنا دیا
گیا ہی اور آئینہ اندام وہان حکومت کرتا ہی روانہ ہوئی اسکا حال آیندہ جلد سوم مین انشاء اللہ تعالے
تحریر ہوگا اگر حیات مستعار باقی ہی اب اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اسنے جب صندوقچہ جا کر آئینہ اندام
کو دیا اسنے کیا کیا اور سمندر نے اُسکے ساتھ آگاہ ہونے پر کیا کیا یہ داستان اس مقام پر ترک کی گئی جلد
سوم مین بیان ہوگی اب مین حال سمندر و دیگر حالات جو کہ گذرے ہین تحریر کرتا ہون راوی نے اس
طور سے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی یہان سمندر نے دربار کیا سب سردار یکے بعد دیگرے حاضر دربار
ہوے عشاق بھی آکر پہونچا احتیاط جادو بھی آیا جبکہ دربار جمع ہوا سمندر نے کیفیت مقابلہ اُسنے
دریافت کی احتیاط نے کل حال جوکہ عرضی مین تحریر تھا سب بیان کیا مگر صندوقچہ کا ملنا نہ بیان کیا
اس خیال سے کہ بادشاہ یہ نہ خیال کرین کہ اسنے میری حقارت چاہی اہل دربار کے روبرو سمندر شاہ
نے بھی کچھ نہ دریافت کیا عشاق جادو نے سمندر سے کہا کہ اے بادشاہ کچھ ثابت نہ ہوا کہ صندوقچہ
سہراب جادو کو کیونکر ملا سمندر شاہ نے کہا کہ ایک خواص خاص میری اُسوقت کھڑی ہوئی تھی
جبکہ مین نے نسیم سے حال بیان کیا تھا وہ پوشیدہ طور سے سن رہی تھی اُسنے لیجا کر سہراب جادو کو دیا
سہراب سے اُس سے آشنائی تھی اسطور سے شہر تک پہونچا جب مین نے جا کر سب پر بدعت کی
اور مارنا شروع کیا تب میرے اوپر ظاہر ہوا وہ قبولی پس مین نے اُسے قید کیا ای استاد میری
دائی امان سہراب جادو کے پاس گئی ہونگی اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین ضرور بالضرور لا دونگی تب
مین نے اُسے چھوڑا ورنہ مین قتل پر آمادہ تھا مگر قید کر لیا ہی عشاق جادو نے کہا کہ وہ کیونکر لاینگی
بھلا یہ بھی کوئی بات قیاس کرنے کی ہی سمندر شاہ نے کہا کسی تدبیر سے تو لائینگی کوئی امر اُنھون نے خیال
کر لیا ہوگا عشاق نے کہا کہ میری عقل مین تو نہین آتا ہی کہ ایسی چیز جو کہ نایاب ہو وہ اب کسی تدبیر سے
سہراب جادو کے قبضہ سے نکل آئے بالکل خلاف عقل ہی سمندر نے کہا ہمکو اس امر سے کیا غرض کہ ہم دریافت
کرنے کہ آپ کیونکر لائینگی ہم کو اپنے مطلب سے غرض ہی عشاق نے کہا کہ خدا وند ایسا کرین کہ وہ صندوقچہ
کسی طرح سے آپکے ہاتھ آجائے مگر میرے نزدیک اب اُسکا آنا غیر ممکن ہی سمندر نے کہا کہ خیر دیکھا جائے گا
اگر نہ آئیگا تو ضرور مین اُس لکاتہ کو قتل کرونگا عشاق نے جواب دیا کہ اب کیا ہوتا ہی جو ہوتا تھا وہ
ہوگیا اب آپ اپنی جان بچانے کی فکر فرمائیے سمندر شاہ نے کہا کہ گرداب نے تحریر کیا ہی کہ جو آپ
حکم فرمائین وہ کیا جائے کل تو مین نے جواب اُسکی عرضی کا نہین تحریر کیا مگر آج تحریر کیے دیتا ہون
کہ تم ابھی مقابلہ مین اُترے رہو ہم کوئی تدبیر کرتے ہین جب ہم حکم دین اُسوقت طبل جنگ بجوانا اور
مقابلہ کرنا یا تو ہم خود آئین گے یا کسی ساحر زبردست کو روانہ کرین گے جو کہ پورے طور سے تمھاری کمک
کرے عشاق جادو نے کہا کہ اب سوائے اس تدبیر کے اور کیا تدبیر ہی کیونکہ ہم تو اب بالکل بیدست
و پا ہو گئے ہین اب جب تک اپنا کامل طور سے بندوبست نہ کر لین گے ہم مقابلہ نہین کر سکتے ہین بس یہی
مضمون سمندر شاہ نے دبیر سے تحریر کرا کے طائر سحر کے ذریعے سے پاس گرداب شاہ کے روانہ
کیا بعد اسکے اور کاغذات دیکھنے لگا اسکو خیال ہی کہ دایہ ضرور سہراب جادو کے پاس گئی ہوگی
احتیاط جادو نے وہ نقلی صندوقچہ پیش کیا تھا وہ اسکے پاس رکھا ہوا ہی یہ بیٹھا ہوا اُسی کو
دیکھ رہا ہی اور ہر مرتبہ عشاق سے کہتا ہی کہ استاد بڑی عمدہ کارروائی کی تھی اس صندوقچہ مین اور

اُسمین سرمو فرق نہین ہی اگر یہ وہ ایک مقام پر ہون تو کوئی نہین پہچان سکتا ہی کہ اصلی کون ہی اور نقلی کون ہی
مین تو اس عقل و دانش پر آفرین کرونگا یہ اُس خواص کی کارروائی نہین ہی بلکہ یہ فرت خاص سہراب
جادو کی ہی اُسنے بنا کر دیا ہوگا مگر بڑی چالاکی اور دانائی کی سوائے اِس تدبیر کے کوئی تدبیر نہ تھی عشاق
نے کہا کہ اگر ایسی تدبیر نہ کرتا تو تم دھوکا کیونکر کھاتے مگر کیا سہراب کی بھی لیاقت ہی کہ اُسکو کوئی عورت
بھی نہ ملی اُس نے ایک کم قدر عورت خواص سے آشنائی کی سمندر نے کہا کہ یہ صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے
کیا گیا تھا کیا وہ اُسکو اپنے ساتھ رکھیگا اب خبر بھی نہ لیگا اُسنے مسافر بن مین آکر اُسکے ساتھ نیکی کی اور احسان
کیا اُس نے صرف اِس غرض سے اِس فعل کو گوارا کیا تھا ورنہ اُسکو کیا ضرورت تھی عشاق نے کہا کہ یہ
آپکا گمان بہت ٹھیک ہی مگر احتیاط بجا تھا دل مین خیال کر رہا ہی اور کہتا ہی کہ خوب بادشاہ نے فقرہ کیا اگر مین حال
بیان کرتا تو ضرور برہم ہوتا اسوقت میری عقل نے خوب میری آبرو بچائی ورنہ ضرور آبرو ریزی ہوتی کیا اِس نے
اپنی لڑکی کا عیب پوشیدہ کیا اور خواص کے ذمہ الزام لگایا ہمکو کیا ضرور وہ ایسا نہ ایک دن زک دے گی
اور ایسی زک کہ سمندر کو سوائے مرجانے کے دوسری تدبیر نہ بن پڑے گی اگر صاحب غیرت ہی ورنہ زندہ
رہے گا اور سب مین مُنھ دکھاے گا یہی امر غیرت دار کے لیے مرجانے کو کافی تھا مگر ذرا ابھی جو معلوم ہوتا ہو
یہ احتیاط جادو اپنے دل مین کہتا تھا اور خاموش بیٹھا ہوا تھا یہان سمندر محل مین یہ بندوبست کر گیا
تھا کہ یہ جو واقعہ شب کو گذرا ہی اگر اسکی خبر باہر ہوگی تو مین تمام اہل محل کو قتل کرونگا اسوقت یہ نہ دریافت
کرونگا کہ کس نے یہ خبر باہر بیان کی بیان ایک کرے گا قتل سب کے سب ہون گے بس یہ جو حکم دیا تھا
تو اب اُسوقت سے کوئی چرچا بھی نہ کرتا تھا سب کو جان کا خوف تھا گویا منھ پر مہر لگ گئی تھی بس اسی
سبب سے یہ فقرہ سمندر نے دربار مین بیان کیا کیونکہ اسکو یقین تھا کہ اب کوئی محل والون سے تو بیان
نہ کرے گا جو ظاہر ہوگا بس اسی طرح سے اُسکو پوشیدہ کر دے کیونکہ بڑی بدنامی کا سبب ہی یہان سمندر
نے یہ فقرہ کیا عشاق سے یہ تقریر ہوئی مگر سمندر کا دھیان ابھی دایہ کی طرف لگا ہوا ہی کہ وہ ضرور
صندوقچے کر آئی ہوگی ایک پاس دن آیا ہوگا کہ یکایک ایک صدائے مہیب آئی اور جو عمارت کہ
شہر سمندریہ مین عجوزہ کی بنائی ہوئی تھی اور جو ایسا کہ اُسنے سحر سے طیار کی تھین وہ سب ایک مرتبہ
جلنے لگین اور عمارتین گرنے لگین اور دھوان ہوکر اُڑنے لگین ایک طلاطم مچ گیا کہ یہ کیا آفت آئی کہ
یکایک یہ عمارت گرنے لگی اور یہ کیسی صدا آئی کہ جسکے آنے سے تمام شہر ہل گیا زمین کانپنے لگی ایک
مکان عجوزہ کا سامنے دربار کے بھی تھا وہ بھی گر پڑا اُسکے منہدم ہونے کی جو صدا آئی اول تو اُس
صدائے مہیب کے آنے سے سب اہل دربار حیران تھے اور متفکر تھے کہ یہ کیسی صدا آئی خود سمندر
حیران تھا جب یکایک عمارت کے گرنے کی صدا آئی تو اُس نے حکم دیا کہ دریافت کرو کہ یہ کون سی
عمارت گری ہی ایک چوبدار باہر آیا اور دریافت کرکے پھر دربار مین گیا اور عرض کیا کہ اے خداوند
جو عمارت کہ آپ کے محل اور دربار کے سامنے آپکی دایہ عجوزہ ساحرہ کی تھی وہ سب گر پڑی ہی اور
جس قدر عمارت تھی سب منہدم ہوگئی اور دھوان ہوکر اُڑ گئی اور جو اسباب اُن کی طیار کی ہوئی
تھین سب مین یکایک آگ لگ گئی یہ جو چوبدار نے کہا سمندر شاہ نے زانون پہ ہاتھ مارا اور کہا کہ
افسوس صد افسوس دایہ بھی قتل ہوئی یہ اُسکے مرنے کی علامت ہی جو جو چیزین اُس نے سحر سے
طیار کی تھین سب برباد ہوئین بڑا ہی غضب ہوگیا اب کوئی بزرگون مین سے نہ رہا عجوزہ نے
ہمکو گود مین پرورش کیا تھا ابھی اُسکا سن کیا تھا صرف ایک ہزار برس کی عمر تھی رہی میرے [illegible]

مثل مان کے شفقت کرتی تھی مین اُسکو اپنی مان جانتا تھا اور دائی امان کہتا تھا وہ مجکو اپنا فرزند تصور
کرتی تھی برسون مین اور وہ ساتھ سویا ہون جب اور کسی امر کی ضرورت ہوئی اُسنے اُسکو بھی رفع
کر دیا بلکہ مین اُس امر سے اُسی کے سبب سے واقف ہوا ہون بڑی میرے حال پر مہربان تھی آج میرے
سر پر سے مان کا سایہ اُٹھا اب تو میرے اوپر مصیبت پر مصیبت بلا پر بلا نازل ہوتی ہے افسوس کیونکر
دریافت کرون کہ کس نے میری دائی امان کو قتل کیا ہے ہاے اُس ظالم کو اُسکی جوانی پر رحم بھی نہ آیا
بعض اہل دربار سمندر کے ان کلمات سے منہ پھیر کر اور رومال منہ پر رکھکر ہنسنے لگے بعض نے اپنے
دل مین کہا کہ واہ ری دائی امان جو کہ اپنا فرزند خیال کرے اور شوہر بھی بناے بعض نے اپنے دل مین
کہا کہ آگ لگے اس جوانی پر کہ ہزار برس کی تو عمر تھی مگر جوان تھی اس کلمہ پر تو عشاق کو تاب نہ رہی یون
بول اٹھا کہ اے بادشاہ جسکی ہزار برس کی عمر تھی وہ کیا جوان ہوگی یہ تو آپ کا ارشاد کرنا میرے خیال
مین نہ آیا کہ ہاے اُس ظالم کو اُسکی جوانی پر رحم نہ آیا میری عمر گیارہ سو برس کی ہے مین بالکل پیر
ہو گیا ہون وہ بھی مثل میرے ہوگی بلکہ جب مینے عجوزہ کو دیکھا تھا تب ہی وہ ضعیف ہو چکی تھی دانت
ٹوٹ چکے تھے اب تو زیادہ لٹ گئی ہوگی مگر ان ساحرہ زبردست تھی فن ساحری مین کاملہ تھی اُسکا
مثل نہ تھا سمندر شاہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ اُستاد وہ آپ کے نزدیک پیر زالہ ہوگی میرے نزدیک
تو وہ ابھی جوان تھی مین کیا کہون کہ اُسنے مجکو کس کس قسم کی راحت دی تھی جب اُن راحتون کا خیال
آیگا قلب و جگر سے شعلے نکلین گے عشاق نے کہا یہ امر ضرور ہے مگر کیا کیا جاے سمندر غم مین اپنی
دایہ کے صندوقچہ کا بھی حال بھول گیا اُسکا خیال بھی نہ آیا خاموش ہوکر عالم سکوت مین رہ گیا ابھی سمندر
کو عجوزہ کا خیال برطرف نہوا تھا کہ عشاق نے کہا کہ کیون سمندر آپکی دایہ کی جان صندوقچہ نے
لی نہ وہ صندوقچہ لینے جاتین نہ قتل ہوتین معلوم ہوتا ہے سہراب جادو پر حال کھل گیا کہ جس تدبیر
سے وہ گئی ہون اُسنے قتل کیا سمندر نے کہا کہ اُستاد اس صندوقچہ نے نمعلوم کس کس کی جان لی اور
پھر ہاتھ نہ آیا اگر مین یہ جانتا تو دایہ کو کبھی نجانے دیتا صبر کر لیتا عشاق نے جواب دیا کہ ہم نے نہ
کہا تھا کہ اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہے آپنے فرمایا تھا کہ دائی امان کسی نہ کسی تدبیر سے لے آئینگی آپنے ملاحظہ
فرمایا کہ کیا ہوا اُنکی جان بھی گئی اور صندوقچہ بھی نہ ہاتھ آیا اور صدمہ تازہ ہوا سمندر نے جواب دیا کہ اُستاد
کیا عرض کرون اب تو مجکو صندوقچہ کا بھی صدمہ نہین ہے جو دائی امان کے مرنے کا صدمہ ہے سمندر یہ ہی
کہ رہا تھا کہ وہ طائر جو کہ خاک عجوزہ سے پیدا ہوا تھا آکر پہونچا سر پر سمندر کے قائم ہوکر پکارا کہ اے سمندر
خبردار ہو کہ تیری دائی امان عجوزہ ساحرہ کو ملکہ اخضر ماہی پوش نے صندوقچہ کے لیے قتل کیا وہ
صندوقچہ نقرہ کرکے سہراب کے خیمہ سے لیکر بھاگی تھین بسبب اس امر کے کہ شائد کوئی تلاش کو آئے
شاہراہ سے نہ آئین بلکہ صحرا اور کوہستان سے قصد آنے کا کیا جلدی مین راہ فراموش کر گئین دریاے
محیط کے کنارے جو صحرا ہے کہ حد بر سے کسی طرف کا راستہ نہین ہے سواے نطاق کے اور وہان اگر مسافر
جاکر پھر واپس نہین آتے ہین نکل گئین وہان دریا کے کنارے اخضر ماہی پوش شکار ماہی مین معروف
تھی یہ بہت سے پیاسی تھین اخضر ماہی پوش کو دیکھکر براے ملاقات ٹھہر گئین اور پانی طلب کیا اُسنے
پانی دیا اُنھون نے پانی پیا سب حال بیان کیا نطاق کا حال دریافت کیا اُس ذکر مین صندوقچہ کا بھی
حال بیان کیا اُسکے دل مین بدی آئی اُس نے دایہ سے صندوقچہ دیکھنے کی خواہش کی اُنھون نے
صندوقچہ دکھایا اُسنے نقرہ اُنکو دیا کہ کوئی تمھاری پشت کی طرف سے آتا ہے یہ لیکین اُسنے پنجہ مار کر اُنکا سر تن سے

اڑگیا اور مرگئین مین تو اخضر سے بہت خوش ہوا کہ اُسکے سبب سے مین نے قید سے رہائی پائی نہ وہ قتل
کرتی نہ یہ مرتی مین ہزار برس سے اُسکی قید مین تھا یہ کہکر وہ طائر فراٹا مار کر اُڑ گیا اب تو سمندر حیران ہوا
کہ یہ تو نئی بات ہوئی بی اخضر نے میری دایہ کو قتل کیا اور صندوقچہ بھی لے لیا انھون نے کب کی عداوت ادا کی
میری انکی کب کی دشمنی تھی مین کب چھوڑتا ہون کہ وہ صندوقچہ لیجائین میرے ہاتھ سے وہ کب بچتی ہین معلوم
ہوا کہ انکو غرور ہو گیا ہی کہ مین رکن طلسم نہ طاق ہون میرا کوئی کچھ نہ کر سکے گا مین نہ طاق مین جا کر اُس سے
اپنا صندوقچہ لاؤنگا اور اپنی دایہ کے خون کا عوض لونگا یہ تو اخضر ماہی پوش نے بنا فساد کی ڈالی ایک تو
صندوقچہ لیا دوسرے خون کیا کیا خوب وہ اپنے دل مین سمجھی کیا ہی اپنے تئین بہت بڑی کاملہ خیال کرتی ہی
میرے نزدیک ایک چھوکری ہی مین خداوند سے اسکی شکایت کرونگا مجکو صندوقچہ خداوند نے دیا تھا کوئی
مین نے اُس سے یا اُسکے بزرگ سے چھین نہ لیا تھا نہ اُسکی ملکیت کا تھا جو وہ یون لے گئین مین کسی کو
طرف دریا کے روانہ کرتا ہون کہ وہ جا کر اسکو گرفتار کر لائے میرا ملک اب بھی اُسکے ملک سے بڑا ہی میرے
پاس اب بھی اُسکے پاس سے ساحر زیادہ ہین لشکر کثیر ہی ہزارون بادشاہ میرے باج گذار ہین گو آج کل میرا
لشکر تباہ ہو چکا ہی لوگ مجھسے پھر گئے ہین ملک میرے قبضہ سے نکل گئے ہین مگر مین اس حالت مین بھی اس سے
زیادہ ہون صاحب قوت ہون وہ بھولی کس بھروسہ پہ ہی صرف اس امر پہ کہ مین رکن طلسم ہون اگر وہ رکن
طلسم ہی تو مین بھی شہنشاہ جلیل القدر ہون اُسکے ایسے میرے ملازم ہین مین کچھ خیال نہ کرونگا اپنا صندوقچہ
لے لونگا عشاق نے کہا اے سمندر انسان کو لازم ہی کہ جو امر کرے سمجھ بوجھکر کرے پہلے رقوع جمشیدی سے
دریافت کر لو کہ وہ دریا کے کنارے ہی یا نہین یا وہ نہ طاق کو گئی ہی جہان وہ محلے ہے پہلے اُسکو ایک نامہ بطور
شکایت کے تحریر کرو اور خداوند کو بھی اس حال سے آگاہ کر دو دیکھو وہ کیا جواب تحریر کرتی ہی کیونکہ اگر تم اپنی
طرف سے بنا فساد کی ڈالوگے تو خداوند کو بھی ناگوار ہوگا وہ اُسکی شرکت کرین گے اور دوسرے
بھی تمکو الزام دین گے کہ پہلے تم نے کیون نہ آشتی پیام وسلام کیا جو لشکر لیکر مقابلہ کو آمادہ ہوئے اُسکو بھی
یہی کلام ہوگا اگر مجھسے آشتی طلب کرتے اور مین نہ دیتی تو اُسوقت آپ کو زیبا تھا مقابلہ کرنا اب تو مین
نہ دونگی کوئی مین پابکی کا نہین رکھتی ہون جو دب کر دے دون مقابلہ کرونگی اُسوقت سب تم کو نادان
بنائین گے اور کہین گے کہ اُسکا سوال معقول ہی سوائے خاموشی کے دوسرا جواب نہوگا اسوقت مین
جبکہ تم آشتی طلب کروگے وہ نہ دے گی اور تم اُس سے مقابلہ کروگے تو کوئی تمکو الزام نہ دے گا بلکہ اسی کو
الزام دین گے اور سب تمہارے شریک ہون گے اور تمہاری بات بالا ہوگی وہ کچھ جواب نہ دے سکے گی
دوسرے یہ امر ہی کہ ابھی تم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی اگر اُدھر بھی جنگ ہونے لگے تو بڑی ہی
خرابی واقع ہوگی ایک لشکر دو طرف کس طرح سے مقابلہ کرے گا اگر اُدھر مقابلہ کو گئے انکو زور ہوا یہ
چڑھ آئے اور شہر پر قبضہ کر لیا تو خرابی ہوئی کیونکہ تم سے آج کل بہت سے لوگ برخلاف ہین اگر ادھر
مصروف مقابلہ ہوئے اُدھر کی لشکر کی ہوئی وہ چڑھ آئی تو بھی مشکل ہوئی ایسی حالت مین بگاڑنا خلاف
عقل ہی یہیں پہ تو معلوم ہو چکا ہی کہ وہ صندوقچہ اہل اسلام کے قبضہ مین نہین ہی اب اُن سے مقابلہ کرنے
مین کچھ خوف نہین اخضر ماہی پوش سے پیام وسلام کرو اہل اسلام سے مقابلہ کے فیصلہ کر دو اگر وہ
اس عرصہ مین تمہاری خواہش کے موافق راضی ہو جائے اور صندوقچہ بخوشی خاطر دے دے تو
خیر ورنہ بعد مقابلہ اہل اسلام اُس سے مقابلہ کرکے وہ صندوقچہ لے لو دو طرف سے مقابلہ کرنا بالکل نادانی
اور خلاف عقل ہی آئندہ تم کو اختیار ہے جو امر میری رائے مین آیا اور میرے نزدیک مناسب تھا کہہ

بیان کر دیا سمندر رنے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہی مین اسی پر عمل کرتا ہون یہ کہکر
سمندر رنے رقعہ جمشیدی اُٹھا کر پہلے حال اپنی دایہ کا دیکھا کہ کیونکر صندوقچہ حاصل کیا وہ صورت
مذکور الصدر تحریر فرمائی جو کہ تحریر ہو چکی ہی سمندر رنے اپنے دل مین کہا کہ بڑا عمدہ فقرہ کیا اُسکے بعد
تحریر تھا کہ وہ صندوقچہ لے کر چلین تو بسبب اس خیال کے کہ اگر شاہراہ سے جاؤنگی تو شاید کوئی میری
تلاش مین آسے مقابلہ ہو تو کیا فائدہ پس کوہستان کی راہ سے چلی راہ بھول گئی دریا کے کنارے پہونچی
اخضر ماہی پوش سے ملاقات ہوئی اُس سے سب حال بیان کیا اُس نے قتل کرکے صندوقچہ لے لیا
جب یہ حال سمندر دیکھ چکا تو دریافت کیا کہ اخضر کہان ہی اسمین نکلا کہ نہ اخضر اُس مقام پر دریا کے
کنارے ہی نہ طاق کو گئی ہی بلکہ وہ اور اقلیم کو مع اُس صندوقچہ کے گئی ہی اب اُسکا ہاتھ آنا مشکل ہی اور
اس امر مین کوشش بیکار ہی ہان ایک مدت ایک صبر کیا جائے تو شاید کوئی صورت نکلے اسوقت مین
کوشش کرنا بالکل بیکار ہی یہ مضمون جو رقعہ جمشیدی مین نکلا سمندر کا چہرہ متغیر ہو گیا رقعہ کو ہاتھ سے رکھدیا
اور خاموش ہوکر فکر کرنے لگا عشاق نے کہا کہ رقعہ سے کیا امر ظاہر ہوا سمندر رنے پہلے تو سب حالت
عجوزہ کی پورے طور سے بیان کی کہ وہ اُس خواص کی صورت بن کر سہراب جادو کے خیمہ مین گئی اور مبارکباد
دی پھر وہ تقریر جو کہ عجوزہ نے کی تھی بیان کی مگر دوسرے الفاظ مین بعد ازان نوبت آئی کہ سہراب اُسکو خیمہ مین چھوڑکر
چلا گیا جب وہ تن تنہا ہوئی صندوقچہ لے کر بھاگی اسی خیال سے شاہراہ سے نہ آئی بلکہ صحرا کی راہ سے
جیسا کہ ظاہر ہی بیان کیا تھا اخضر ماہی پوش سے ملاقات ہوئی اخضر سے سب حال بیان کیا اُسنے نقرہ دیکر
قتل کیا کیون اُستاد مین نہ کہتا تھا کہ دائی امان ضرور صندوقچہ لائینگی آپ فرماتے تھے کہ مشکل ہی دیکھیے کسطرح
سے لائین مگر وہ کیا کرین کہ ہمارے مقدر مین نہ تھا دوسرے کی تقدیر مین تھا اُنکی جان گئی صندوقچہ بھی گیا
وہ تو اپنی سی کر گذرین دشمن کے قبضہ سے لے آئین عشاق نے کہا کہ بہت بڑی چالاکی اور دانائی کی کیون نہ کرین
جہاندیدہ تھین ہان ای سمندر کچھ اخضر کا بھی حال ظاہر ہوا کہ کہان ہی سمندر رنے کہا رقعہ مین یہ حکم نکلا ہی کہ نہ
اخضر دریا کے کنارے ہی جہان کہ اُسنے دائی امان کو قتل کیا نہ طاق کو گئی ہی نہ اپنے ملک کو بلکہ اور اقلیم
کو گئی ہی صندوقچہ لے کر اُسکا تعاقب کرنا بالکل بیکار ہی اب اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہی اس امر کی کوشش لا حاصل
ہی اپنے اُس کام مین مصروف ہو جو کہ درپیش ہی صبر کرو ایک مدت کے بعد ہاتھ آئیگا ابھی سراسر نادانی اور حماقت ہی
اس امر مین کوشش کرنا اگر کوشش کروگے تو پشیمان ہوگے سوائے ندامت کے کچھ نہ حاصل ہوگا اس مقابلہ مین
کوشش کرو کہ اسمین جان کا خوف ہی اب مین کیا کرون کیونکہ رقعہ منع کرتا ہی عشاق نے جواب دیا کہ کیون میری
رائے نے اسوقت کیا فائدہ دیا اور کتنا بڑا کام نکلا تم جو بدون دیکھے بھالے غصہ مین آکر ایک امر کرتے تو کیا ہوتا
سوائے خفت کے سمندر رنے کہا کہ ضرور اسوقت آپکی رائے نے بڑا کام کیا اب مین اس معاملہ مین خاموشی اختیار کرتا
ہون اور اہل اسلام کے مقابلہ مین کوشش کرتا ہون بعد فیصلہ اہل اسلام کے دیکھا جائے گا مین خود جاکر خداوند سے
شکایت کرونگا وہ کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور کرینگے عشاق نے کہا کہ سوائے اس امر کے کوئی دوسری
تدبیر نہین ہی جب یہ رائے قرار پا چکی سمندر رنے صندوقچہ کی طرف سے صبر کیا اب یہ رائے ہوئی کہ آج تو نہین کل سے
اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کی تدبیر کیجائے گی یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب
اپنے اپنے مکان کو گئے مگر سمندر کو از حد صدمہ ہوا اول تو دائی امان کے مرنے کا دوسرے صندوقچہ کے
ہاتھ سے جانے کا سمندر رنے اپنی زوجہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ دائی امان بھی مر گئین وہ بھی بہت
روئی اب ان سب کو رنج والم مین مبتلا رکھا جاتا ہی آیندہ انکا حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی کہ

وہان کیا گذری جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ صندوقچہ کوئی سہراب کے پاس سے لیگیا اور سہراب کا اُس غم مین کیا حال ہوا اب شمہ **حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے ملاحظہ فرمایئے** راوی نے اس طور سے اس واقعہ کو بیان کیا ہی کہ سہراب دوسرے خیمہ مین بیٹھا ہوا انتظار جواب عرضی کر رہا تھا اور سامان دعوت مین مصروف تھا کہ چوبدار جواب لیکر آیا اُسنے عرضی دی اور کہا کہ اسکی پشت پر جواب تحریر ہی سہراب نے جو دیکھا تو تحریر تھا کہ تمھاری عدم حاضری معاف کی گئی پس یہ دیکھکر سہراب اُس خیمہ سے اٹھکر چلا مگر یہ حکم دیتا ہوا گیا کہ بہت جلد طعام حاضر کرو کہ عرصہ نہو پس داخل خیمہ ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان حسن آرا نقلی کو بٹھا آیا تھا اب جو آکر دیکھا کہ واہ وہان حسن آرا کا پتہ بھی نہین ہی خیمہ خالی پڑا ہی اسنے تلاش کرنا شروع کیا پکارنا تو مناسب نجانا مگر ہر طرف خیمہ مین تلاش کرنے لگا اس خیال سے کہ مین اُسکو تنہا چھوڑکر چلا گیا تھا مجکو عرصہ ہوا شائد دم گھبرایا ہو ادھر اُدھر پھرنے لگی ہو یہانتک کہ تلاش کرتا ہوا پشت خیمہ پر آیا یعنے اندر کی طرف یہ نہ تصور فرمایئے گا کہ باہر خیمہ کے اب جو دیکھا تو قنات کو چاک پایا اور حسن آرا کا کہین پتہ نہ تھا تمام خیمہ چھان مارا اب ذرا اسکو خفقان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا حسن آرا قنات چاک کرکے بدون مجھسے ملے ہوئے چلی گئی کیا کچھ خفا ہو گئی مین جو جاکر بیٹھ رہا تھا اس امر پر اب یہ خیال کرتا ہوا اُس مقام پر پھر آیا کہ شائد میرے ستانے کو کسی طرف پوشیدہ ہوگئی ہی مگر یہ آج نئی بات ہی کہ قنات خیمہ کیون چاک ہی یہ تو اس خیال مین غرق تھا وہان جو آیا تو نپایا ادھر اُدھر دیکھنے لگا ابھی تک اُسکو صندوقچہ کا بالکل خیال نہین ہی یہ خیال ہی کہ کوئی دوسرا تھا بلکہ یہ خیال ہی کہ حسن آرا تھی میرے دیر مین آنے سے ناراض ہوکر چلی گئی اُس حالت مین اسکی نگاہ اُس مقام پر پڑی کہ جہان صندوقچہ رکھا ہوا تھا اب جو نگاہ پڑی اُس نے دیکھا کہ صندوقچہ بھی ندارد ہی اب تو اسکا ماتھا ٹھنکا اسنے خیال کیا کہ کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہی یا تو یہ حسن آرا کو تلاش کر رہا تھا یا یہ واقعہ دیکھکر حسن آرا کا تو خیال دل سے رفع ہوا اب صندوقچہ کا خیال ہوا اُس مقام پر آیا صندوقچہ نہ پایا خیال کیا کہ شائد صندوق مین رکھدیا ہو سب مقام پر صندوق وغیرہ مین زیر مسہری تلاش کیا کہین نہ ملا اب تو یہ بہت پریشان ہوا ابھی تک اسکے حواس درست ہین پس فوراً اسکو خیال آیا کہ وہ حسن آرا نتھی بلکہ کوئی دوسری ساحرہ یا عیار تھا جب سمندر کو حال معلوم ہوا اُسنے روانہ کیا کہ کسی فقرہ سے صندوقچہ لے آؤ اُسنے یہ فقرہ کیا مین اُسکے فقرہ مین آگیا مگر کیا عمدہ فقرہ کیا کہ جسمین مین آگیا سوائے اس فقرہ کے دوسرا فقرہ کارگر نہوتا دوست بنکر دشمنی کی یہ خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ وہی سراپچہ چاک کرکے پشت خیمہ سے صندوقچہ لے کر گیا ہی پس سہراب جادو وہان سے اٹھا کیونکہ اب تو اسکو یقین ہو گیا تھا کہ وہ حسن آرا نہ تھی بلکہ کوئی دوسرا تھا صندوقچہ لینے آیا تھا اپنا کام کرکے چلا گیا اُس قنات کے پاس آیا نشان قدم پایا وہان کی مٹی اٹھائی سونگھی وہ مٹی لے کر اپنے مقام پر آیا اُسکو خون خوک اور شراب سے گوندھا اُسکا ایک پتلا بنایا اُسپر سحر کیا اُس سے دریافت کیا کہ تو کس کے قدم کی خاک ہی آواز آئی کہ مین عجوزہ ساحرہ کے قدم کی خاک ہون جو کہ دایہ ہی سمندر کی سہراب نے کہا کہ بیان کر وہ کیون آئی تھی آواز آئی کہ جبکہ سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوا کہ صندوقچہ تیرے پاس ہی اُسکو بہت غصہ آیا یہ بھی اُسپر ظاہر ہوا کہ اُسکی دختر نے صندوقچہ تجکو دیا ہی پس اُسنے دربار سے جاکر اسوقت اپنی دختر کو طلب کرکے اُسپر اور اُسکی خواصون پر خوب بدعت کی اور مارا جب عجوزہ کو خبر ہوئی وہ آئی اُسنے رہا کرایا اور اس امر کا اقرار کیا کہ مین صبح کو جاکر صندوقچہ لاؤنگی لہذا اُسنے اُس اقرار کے موافق حسن آرا کی صورت بن کر تجکو دھوکا دیا سب باتین دریافت

کرکے جب ہم اُس خیمہ مین براے طیاری سامان دعوت گئے تھے وہ موقع پاکر صندوقچہ لےکر قنات چاک
کرکے راہی ہوئی اُسکا مطلب یہی تھا تم کسی طور سے یہان سے ہٹ جاؤ ویسا ہی ہوا جو اسکی غرض تھی
اب آگے مجکو حال نہین معلوم ہے بس یہ سنتا تھا کہ سہراب جادو نے ایک چیخ ماری کہ ہاے اور ایسا صدمہ
ہوا کہ بیہوش ہوکر گر پڑا یہ صدا جو باہر خیمہ کے آئی جو خادم وغیرہ موجود تھے وہ فوراً بدون پکارے اندر
چلے آے کہ نہ معلوم کیا ہوا جو آقا اس زور سے چلاے کچھ خوف نہ کیا کہ آقا نے منع کیا ہے یہان جو
آئے تو سہراب کو بیہوش پایا سب کے حواس جاتے رہے دیکھا کہ ایک تپلا کھڑا ہوا ہے بس انکو تو اور کچھ
بن نہ پڑا فوراً گلاب وغیرہ چھڑکا کہ سہراب کو ہوش آیا جب ہوش آیا سہراب نے کہا کہ افسوس سب محنت
رائگان گئی مین لٹ گیا دشمن اپنا کام کر گیا مین ایسا غافل ہوا کہ کچھ خیال نہ کیا اب صاحبقران کو کیا جواب
دونگا میرا تو منھ دکھانے کے قابل نہ رہا ہاے سب یہ خیال کرینگے کہ چیز جو نندہ تھی تو سہراب
نے یہ فقرہ کیا ملکہ کے پاس بھیجدی ہوگی یا خود اُسکے پاس ہوگی اب مین کیا کرون خادمون نے پوچھا
کہ آقا کیا ہوا کچھ بیان تو فرمائیے ہم بھی تو آگاہ ہون سہراب نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون مقدر
الٹ گیا تقدیر برگشتہ ہوگئی سب کے سے شرمندہ ہوا جب اُنھون نے بہت اصرار کیا تو سمندر نے اول
سے آخر تک کل حال بیان کیا اور کہا کہ صندوقچہ ہاتھ سے نکل گیا یہ واقعہ ہوا یہ سنا تھا کہ اب تو سب کے
حواس جاتے رہے سب کے اندام پر رعشہ پڑ گیا کہ بڑا غضب ہوا اب ہاتھ نہ آئے گا اُدھر سمندر کے
پاس پہونچا وہ خود لشکر لے کر آئیگا اور سب کو قتل کرے گا اب کوئی صورت نجات کی نہین ہے یہ خبر باہر خیمہ
کے بھی ہوئی ایک سے دوسرے کو دوسرے سے تیسرے کو معلوم ہوئی لشکر مین پھیلنے لگی تھوڑے
عرصہ مین کل لشکر مین پھیل گئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ بڑا غضب ہوا اب کوئی صورت نجات
کی نہین اب سمندر کسی کو بھی زندہ نہ رکھے گا نہ صندوقچہ کسی تدبیر سے ہاتھ آے گا جو نجات ہو سب سامان
جشن کی تدبیر بھول گئے اسکی خوشی فراموش ہوگئی ہر ایک کے چہرے پر گرد رنج وملال جم گئی رنگ رو
متغیر ہوگیا زندگی سے یاس ہوگئی تصویر مرگ سامنے پھرنے لگی لشکر مین تلاطم پڑ گیا ہر ایک مایوس ہوگیا
کیا ساحر کیا غیر ساحر کہان جشن کی صبح سے ہر ایک کو خوشی تھی کہان یہ خبر رنج والم نے اپنا دخل کیا ہر طرف
لشکر مین یہی چرچے ہو رہے تھے کہ سمندر جلا ہوا ہے وہ زندہ نہ رکھے گا ضرور کل آکر قتل کرے گا
لشکر مین تو یہ تلاطم پڑا ہوا ہے وہان سہراب اپنے خیمہ مین تڑپ رہا ہے تمام ملازم گرد جمع ہین سمجھا
رہے ہین کہ اسمین آپ کا کیا قصور ہے مقدری امور کو آپ کیا کرین کوئی آپ نے جان کے تو دیا نہین
یہ بھی ایک ناگہانی ہونے والی تھی جو ہوئی اسکو کوئی کیا کرے کس امر کی ندامت جو اصل واقعہ ہے
آپ صاحبقران سے بیان فرما دیجیے گا وہ یقین کر لین گے اگر آپ کو نہ لانا ہوتا یا یہ امر منظور ہوتا
کہ مین کسی کو نہ دون تو آپ کیون ظاہر کرتے سہراب کہتا ہے کہ نہ معلوم تم لوگ کیا خیال کرتے ہو اور کیا
بک رہے ہو اور میرے کیا خیالات ہین مین یہ خیال کرتا ہون کہ کل ہی سمندر آکر سب کو قتل کریگا
کیونکہ جلا ہوا ہے کل ہی سب کا خاتمہ ہے جس امر کے لیے مین نے اتنی بڑی کوشش کی اور اسکو حاصل
کیا پھر یون اپنی نادانی اور غفلت سے کھو دیا کاش مین کل ہی خواجہ کے پاس رکھ دیتا یا خود صندوق
مین رکھ دیتا نہ سامنے ہوتا نہ وہ اُٹھا لیجاتی کیا نادانی کی بڑی حقارت ہوئی مجکو صاحبقران سے حد درجہ
کی ندامت ہوئی جی چاہتا ہے کہ شکم مین خنجر مار لون کہ میرا کام تمام ہو جاے مین اپنی آنکھون سے لشکر
اسلام کا تباہ ہونا نہ دیکھون اُنھون نے عرض کیا کہ حرام موت مرنے سے کیا فائدہ گنہگار خدا اور رسول بھی

ہوئے پھر کچھ نہ حاصل ہوا اگر ہلاک ہونے سے صندوقچہ مل بھی جائے تو خیر ورنہ کیا ضرورت ہی کل سب کے
ساتھ کیون نہ میدان مین جان دیجیے کہ جو مرتبہ شہادت پایئے تمام سب جہان مین ہو کہ فلان شخص
نے کیا جراَت کے ساتھ جان دی اور اسطور کے مرنے مین سوائے ناموری کے اور کیا ہی جبکہ مرنا
آج بھی ہی اور کل بھی تو سب کے ساتھ کیون نہ مرین یہ جو سب نے کہا سہراب کو بھی پسند آیا سہراب
نے جواب دیا کہ تم سب گواہ رہنا پہلے جو کل میدان مین جلے گا جبکہ سمندر آکر مقابلہ مین صف آرا
ہوگا اور مبارز طلب کریگا اُسکے مقابلہ کو جو پہلے جائیگا وہ مین ہونگا سب سے پہلے اپنی جان دونگا
تاکہ مین بربادی لشکر اپنے آنکھون سے نہ دیکھون اُنھون نے عرض کیا کہ اسمین کوئی مضایقہ
نہین ہی ایک نے سہراب جادو سے عرض کیا کہ اگر مناسب ہو تو صاحبقران کو بھی اس حال سے
آگاہ فرمائیے کسی کو برائے تلاش روانہ فرمایئے یہ سنکے سہراب نے چند ساحر جو کہ اسکے ملازم
تھے اور زبردست تھے انکو بلا کر کہا کہ تم ذرا تھوڑی تھوڑی دور جاکر تلاش تو کرو کہ اس
وضع اور قطع کی عورت کدھر جاتی ہی گو وہ مل بھی جائے گی مگر اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا غیر ممکن
ہی اگر ملجائے تو اس سے مقابلہ نہ کرنا سوائے قتل ہونے کے کوئی دوسری صورت نہین ہی نہ وہ سحر کریگی
نہ کچھ اس صندوقچہ کے سحر سے مقابلہ کرے گی ہان پھر ہاتھ آئے گی تو خواجہ کسی نہ کسی تدبیر سے اسکو اسیر کرینگے
مین جاتا ہون صاحبقران سے عرض کرتا ہون اور خواجہ سے کہتا ہون کہ آپ کوئی تدبیر کرین یہ کہکر
سہراب نے درباری کپڑے پہنے ملازمون سے کہا کہ یہ تبلا اُٹھالو اپنے خیمہ سے نکلکر طرف دربار کے
چلا یہان جو یہ خبر لشکر مین پھیلی اور لشکر مین تلاطم جو ہوا تو رفتہ رفتہ دربار مین پہونچی کہ سہراب جادو
کو کوئی نقرہ دے کر سمندریہ سے آکر صندوقچہ لے گیا سہراب اپنے کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہی سب
مصاحب و ملازم اُسکو سمجھا رہے ہین یہ خبر دربار مین بیان ہوئی تھی کہ سب کے چہرے متغیر ہوگئے ہر ایک
کو موت کا یقین ہوگیا اس خیال سے کہ اب سمندر خود آکر مقابلہ کرے گا اور اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا
محال ہی اس مرتبہ مقدر سے مل گیا کیا ساحر کیا غیر ساحر سب مایوس ہوگئے خوشی جشن کی بھول گئے بادشاہ
کو بھی بڑا صدمہ ہوا صاحبقران والاشان کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی نہ کچھ رنج ہوا فرمایا کہ خوب ہوا
مگر اس امر کا صدمہ ہوا کہ سہراب اپنے کو ہلاک کرتا ہی خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ ذرا تم سہراب کے
پاس چلے جاؤ اُس سے اس خبر کو بھی دریافت کرو اور اس امر نا مشروع سے اسکو روکو کہ یہ کون حرکت
ہی بلکہ میری طرف سے کہنا کہ ای سہراب تو مرد عاقل ہوکر حرام موت کا مرتکب ہوتا ہی یہ کونسی حرکت ہی
کہنا کہ اگر صندوقچہ کوئی لے گیا تو لیجانے دو خداوند کریم پر نگاہ رکھو وہ ہی حامی و مددگار ہی جس نے اب کی
مرتبہ بچایا ہی وہ ہی پھر بچائے گا کیون اپنے کو ہلاک کرتے ہو اُسکی ذات پر تکیہ کرو کیا ہم کوئی صندوقچہ
کے بھروسہ پر تو مقابلہ کرنے نہ آئے تھے اپنے خدا کی ذات پر ہمکو بھروسہ ہی کیون اسقدر متفکر ہوتے
ہو خواجہ کا خود مزاج پریشان تھا اور صدمہ تھا عرض کیا کہ بہت اچھا جاتا ہون سب اہل دربار بسبب
رنج و صدمہ کے خاموش بیٹھے ہین سوائے صاحبقران کے کہ وہ تو خوش و خرم ہین کہ اتنے مین خبر
آئی کہ سہراب خود حاضر دربار ہوتا ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب کچھ جانے کی ضرورت
نہین ہی سہراب خود آتا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر سہراب جو اپنے خیمہ سے نکلا تو سب لشکر
کے لوگ اُسکو دیکھکر اُسکے قریب آئے اور دریافت کرنے لگے سہراب جادو نے یہ کہنا شروع
کیا کہ میری حماقت سے یہ امر ہوا اور کل حال بیان کیا اپنے خیمہ سے اور دربار تک اسکو اسقدر مہلت نہ ملی

کہ وہ خاموش چلتا سوائے اس امر کے بیان کرنے کے ہزارون مرتبہ بیان کیا یہان تک کہ داخل دربار ہوا
جلو خانہ طے کر کے مجرا گاہ پر آیا بادشاہ و صاحبقران کو سلام کیا اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت
ہوئی خواجہ کو سلام کیا سب نے دیکھا کہ سہراب کی یہ صورت ہی کہ فرط صدمہ و رنج و الم سے ایسے ہو گئے
جیسے برس دن کا بیمار بال پریشان چہرہ اداس عالم یاس رنگ رخ مارے غم کے زرد ہو گیا ہی آنکھوںین
حلقہ پڑ گئے ہین آنسو نرگسی آنکھون مین بھرے ہوئے یہ حالت دیکھکر سب کو حیرت ہوئی سہراب کو تین
صدمہ ہین اول تو خوف جان دوسرے رنج صندوقچہ کا کہ مفت قبضہ سے نکل گیا صرف میری نادانی سے
تیسرے یہ صدمہ کہ شب کو ملکہ پر سمندر بدعت کر چکا ہی اب جو یہ لکانہ جا کرے گی تو اور سمندر کو غصہ آئے گا
نہ معلوم کس طور سے پیش آئے کیا گت کرے کیونکہ اب تو بالکل اسکو یقین کلی ہو جائے گا ابھی تک تو
شک ہو گا اب مرتبہ یقین کا ہو گا افسوس کیون زندہ چھوڑنے لگا اس فکر کے سبب سے دونون صدمہ
فراموش ہین سوائے ملکہ کے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی کلیجے کے ٹکڑے ہوئے جاتے ہین مگر کیا
کرے سلام کر کے خاموش اپنے مقام پر جا کر بیٹھ رہا ملازمون نے وہ تیلا جو کہ اسکے ہمراہ لائے تھے وہ
اُسکے سامنے رکھدیا اور اپنے مقام پر جا کر مودب کھڑے ہو گئے مگر اُسوقت دربار کا یہ حال تھا کہ سب
عالم سکوت مین بیٹھے ہوئے تھے کوئی کسی طرف سر اُٹھا کر نہ دیکھتا تھا سب کو صدمہ تھا کہ صاحبقران نے سہراب
کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیون سہراب کیا بات ہی یہ کیا تمھاری حالت ہی اور یہ کیا صورت ہی کیا صدمہ
اسوقت پہونچا ہی جو تمھاری یہ صورت ہی کہ جیسے برس دن کا بیمار ہو کچھ بیان تو کرو ہمکو بھی آگاہ کرو
سہراب جادو نے ایک آہ جگر سے کھینچکر جواب دیا اور عرض کیا کہ اے صاحبقران عالی قدر کیا عرض
کرون جو صدمہ پہونچا ہی احاطہ تقریر سے باہر ہی مین لٹ گیا جو محنت و مشقت مین نے کی تھی سب ضائع
اور برباد ہوئی میرے اوپر آسمان مصیبت ٹوٹ پڑا میری امید منقطع ہو گئی صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ
تو بیان کرو سہراب نے کہا کہ کیا مین اپنی نادانی کو عرض کرون مگر یہ بھی خلاف ادب ہی کہ آپ دریافت
فرماوین اور مین نہ عرض کرون خداوندا مین جو کل دربار سے گیا رات بھر مجکو نیند نہ آئی جاگا کیا صبح ہوتے
آنکھ لگ گئی دن چڑھے جب ملازمون نے بیدار کیا تو اُٹھا دربار مین آنے کا بندوبست کر رہا تھا کیونکہ
دربار آراستہ ہو چکا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر بیان کیا کہ ایک مسماۃ آپ کے در خیمہ پر حاضر ہی وہ آپکی
خدمت مین حاضر ہوا چاہتی ہی مین نے کہا کہ بلا لو خداوندا وہ صندوقچہ مسند پر برابر گاؤ کے رکھا ہوا تھا
اس سبب سے کہ مین نے خیال کیا تھا کہ جب حاضر دربار ہو نگا تو خدمت مین نذر کرونگا کیونکہ آپ نے
فرمایا تھا کہ اُس سے کام نہ لینا مین نے خیال کیا کہ جب ممانعت ہی تو پھر اپنے پاس رکھنا کیا ضرور ہی کیونکہ ایک
چیز نایاب ہی اور اُسکے دشمن بھی بہت ہین ایسا نہو کسی طور سے ہاتھ سے نکلجائے بس اس سے بہتر ہو گا کہ
کہ آپ کے پاس حاضر کرون آپ اسکو کسی کے سپرد کر دین گے کہ وہ احتیاط سے رکھیگا مین نے باہر رہنے
دیا تھا وہ برابر پلنگ کے گاؤ کے قریب مسند پر رکھا تھا کہ وہ عورت جو حسب میری طلب کے آئی اب جو
مین نے دیکھا تو پہچانا کہ ملکہ کی وزیرزادی حسن آرا ہی مین اسکو دیکھکر خوش ہو گیا سب ملازمون کو رخصت کیا
اُسکو عزت سے بٹھایا اب میرے اُسکے باتین ہونے لگین پس سہراب نے سب تقریر اُسکی خدمت
صاحبقران مین عرض کی کہ یہ تقریر کی یہ تقریر کی مین نے بھی سب حال بیان کیا صندوقچہ بھی دکھا دیا
چونکہ یہ امر میرے اوپر بخوبی ظاہر تھا کہ یہ ملکہ کی وزیرزادی ہی مین نے اسکو دکھا اسنے لاکھ تدبیر کی کہ مین لیجاؤن
مگر مین نے نہ جانے دیا آخر کو اُسنے قبول کیا گو اب معلوم ہوا کہ یہ سب اُسکے فقرے تھے وہ حسن آرا نہتھی مرغ فقرہ

اپنے صندوقچہ لینے آئی تھی وہ مجبور ہو کر نکالنے والی تھی سمندر کی مگر مین اس حال سے بالکل ناواقف تھا کہ یہ سب مکر و
فریب ہی جب وہ راضی ہوئی مین اُسکو اُسی خیمہ مین تنہا چھوڑ کر دوسرے خیمہ مین آیا اور اپنے اہلکارونکو
طلب کرکے سامان دعوت کا حکم دیا اور عرضی آپ کی خدمت مین عدم حاضری کی تحریر کی اُسکے جواب کا منتظر
اُسی خیمہ مین بیٹھا رہا وہان جو اُسکے دوست [illegible] آئی اور تخلیہ پایا صندوقچہ لے کر قنات پشت خیمہ چاک کر کے
نکل گئی کیونکہ وہ اسی غرض سے آئی تھی اُسکا مطلب ہو گیا جب جواب عرضی مجکو ملا مین خیمہ مین گیا اُسکو نہ پایا
تمام خیمہ مین تلاش کیا کچھ نشان نہ ملا قنات خیمہ چاک پائی مسند پر آکر جو دیکھا صندوقچہ نہ دارد تھا بس یقین ہو گیا
کہ وہ صندوقچہ لے کر چلی گئی اُسکے قدم کی خاک اُٹھا کر پتلا بنایا اُس سے جو دریافت کیا تو سب حال معلوم
ہوا مین نے ایک چیخ ماری کہ تمام خیمہ ہل گیا بسبب صدمہ کے مجکو غش آگیا خادمون نے آکر ہوشیار کیا حال
دریافت کیا جو واقعہ گذرا تھا اول سے آخر تک سب بیان کیا مین نے قصد ہلاکت کیا اُنھون نے سمجھایا
میرے خیال مین آیا کہ یہ سچ کہتے ہین بس مین نے چند ساحر اُسکی تلاش مین روانہ کیے خود برائے خبر
حاضر خدمت ہوا یہ پتلا بھی لیتا آیا یہ کہکر اُس پتلہ پر سحر کیا اور اُس سے حال دریافت کیا اُسنے وہ ہی
حال بیان کیا جو کہ سہراب نے کہا تھا یا صاحبقران والاشان یہ واقعہ میرے اوپر گذرا اور یہ صدمہ
مجکو ہو چکا اس رنج سے میرا یہ حال ہوا ہی اب یہ خوف ہی کہ جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ ملکہ کو
ضرور قتل کرے گا اس امر کا صدمہ ہوا اسکے بعد لشکر پر کہ یہان آئیگا میری نادانی اور حماقت سے
یہ امر ہوا کہ اتنے بندگان خدا کی مفت جان برباد ہوئی یہ کلام سہراب کا سنکے صاحبقران نے فرمایا
کہ ای سہراب تمسا عقلمند یہ خیال کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اگر یہ سب کی تھا اسی طور سے آئی ہی تو کیا
پروا ہی تم ہی بتاؤ کہ تمہیم قیس سے مقابلہ مین کیا صندوقچہ تھا یا عریک غمرہ کے وقت مین کب تھا زمرد جادو
جب آپ کو گرفتار کر لے گیا کس نے کمک کی یا عشاق کے مقابلہ مین کب امید تھی کیونکر وہ بلا رد ہوئی
پس جس نے ان سب بلاؤن سے رہائی دی اور کمک کی وہ ہی اس بلا سے بھی نجات دے گا وہ سبکا
مالک اور مختار ہی وہ ہر امر مین اپنے بندون کا حافظ ہی بموجب مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان
قوی ترست + پس کچھ خوف کا مقام نہین ہی یہ فرما کر چند کلمے ایسے صاحبقران نے فرمائے کہ جسکے
سبب سے وہ جو ہر ایک کو اہل دربار سے سمندر کا خوف پیدا ہوا تھا بالکل برطرف ہو گیا اور ہر ایک
کو امید قوی ہوئی کہ سچ ہی خدا سب کا حافظ مطلق اور توانا ہی کوئی مقام خوف نہین ہی سہراب کا
بھی وہ صدمہ کم ہوا پس سہراب نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ سلامت اب آپ کے
کیے سے تدبیر ہوگی آپ کوئی تدبیر کرین تو شاید صندوقچہ ہاتھ آئے خواجہ نے کہا کہ ای سہراب اب
صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہی نظر بخدائے کریم رکھنا چاہیے مین تدبیر کرونگا یہ کہکر خواجہ نے کہا کہ کچھ
کفار کے لشکر کا حال نہ معلوم ہوا کہ وہان کیا فکر ہو رہی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کسی کو روانہ
کرو خواجہ نے کہا کہ ہرکارے تو گئے ہوئے ہین وہ کچھ نہ کچھ خبر لے کر آئینگے یہ کہکر خواجہ نے
برق ثانی و ضرغام ثانی کو اپنے قریب طلب کیا اور کہا کہ ای برق و ضرغام تم اسی وقت
شہر سمندریہ مین جاؤ دربار سمندر شاہ کی حالت دریافت کرو کہ وہان کیا تدبیر ہو رہی ہی اور
سمندر کس فکر مین ہی انھون نے کہا کہ بہت اچھا بس اسی وقت یہ دونون عیار دربار سے
نکل کر اپنی اپنی صورتین بدل کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوے انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان
دربار آراستہ ہی سب متفکر بیٹھے ہوئے ہین دربار صاحبقران کو اُسی طور سے آراستہ رکھا جا

اور کچھ حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان بھی دربار آراستہ ہے سب کفار حاضر دربار ہین گرداب شاہ
وغیرہ تخت پر بیٹھے ہوئے ہین گرداب شاہ نے جباب شاہ سے کہا کہ ابھی تک ہماری عرضی کا
کچھ جواب نہ آیا کیا کرین جباب شاہ نے جواب دیا کہ بادشاہ فکر کرکے جواب تحریر کرین گے یہ ذکر
ہو رہا تھا کہ وہ طائر جو کہ جواب عرضی لیکر سحر سمندریہ کا چلا تھا آکر کفار کے دربار مین پہونچا گرداب شاہ
کی گود مین بیٹھ گیا گرداب شاہ نے اُسکے گلے سے وہ کاغذ کھولا جو کہ بندھا ہوا تھا اُسکو
پہلے خود پڑھا وہ سمندر کی طرف سے جواب تھا وہی مضمون تھا جو کہ سابق مین تحریر ہو چکا ہے کہ
تم ابھی طبل جنگ نہ بجاؤ مقابلہ مین فروکش رہو مین خود لشکر لیکر آتا ہون یا کسی کو روانہ کرتا
ہون جب ہم تحریر کرین اُسوقت مقابلہ کرنا یہ پڑھ کر گرداب نے دبیر کو دیا کہ اسکو پڑھ کر سب کو
سنادو دبیر نے پڑھ کر سنا دیا سب کو معلوم ہوا کہ یہ حکم ہوا ہرکارے لشکر اسلام کے جو وہان موجود
تھے اُنھون نے بھی سنا پس گرداب نے یہ تحریر کر دیا کہ بہت خوب آپ کے حکم پر عمل کیا جائے گا
یہ لکھوا کر گلے مین اُس طائر کے باندھ دیا اور وہ طائر لیکر اڑ گیا گرداب نے جباب سے کہا
کہ اب اطمینان سے بیٹھو جیسا حکم آئے گا ویسا کیا جائے گا جباب نے جواب دیا کہ اور کیا ہوگا
پس دربار برخاست ہوا وہ ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر دربار مین آئے بادشاہ کو
خبر کیا اور جو واقعہ کہ لشکر کفار مین گذرا تھا اور جو حکم کہ سمندریہ کا گرداب شاہ کے نام آیا
تھا بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون نے سنا کہ کیا حکم سمندر نے گرداب کو تحریر کرکے
روانہ کیا ہے میرے نزدیک تو ابھی مقابلہ ہوگا جشن کرو کوئی مقام خوف نہین ہے یہان جو یہ حکم صاحبقران
نے دیا بندوبست جشن پھر ہونے لگا انکو معروف جشن رکھا جاتا ہے یہ خبر ابھی گرداب وغیرہ کو نہین معلوم
ہوئی تھی کہ صندوقچہ لشکر اسلام سے کوئی لے گیا ہے گو ہرکارے کفار کے موجود تھے اُنکو سب حال
معلوم تھا مگر اپنے لشکر مین نہ گئے تھے یہان دربار مین جب صاحبقران نے یہ حکم دیا اسی وقت سب
سامان درست ہو گیا محفل عیش برپا ہوئی ناچ و رنگ ہونے لگا اگر سامان جشن تحریر کیا جائے تو طول
بیجا ہوگا اس سے اسی پر اکتفا کیا کہ تمام لشکر مین روشنی ہونے کا بندوبست ہوا ہر ایک خیمہ مین ناچ ہونے
لگا سب لشکر کی دعوت کی گئی اہل لشکر کو انعام تقسیم ہونے لگا یہان تو یہ سامان اور بندوبست ہے دربار
برخاست ہوا سب محفل عیش مین آکر بیٹھے ناچ دیکھنے لگے پریزادان خوش گلو گانا گانے لگے ادہر ہرکارے
طرف اپنے لشکر کے یہ سب خبرین دریافت کرکے چلے اُسوقت پہونچے کہ جب دربار برخاست ہو چکا تھا
اپنے اپنے مقام پر چلے آئے کہ کل دربار مین سب حال بیان کرینگے یہان محفل نشاط برپا ہے انکو تو اسی سامان
مین مصروف رکھا جاتا ہے اب حال اُن عیارون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ بموجب حکم خواجہ طرف سمندریہ
کے روانہ ہوئے ہین اب حال برق ثانی و ضرغام ثانی مین خامہ فرسائی کیجاتی ہے
راوی نے بیان کیا ہے کہ برق ثانی و ضرغام ثانی دونون راہ طے کرکے داخل سمندریہ ہوئے
کئی مرتبہ آچکے ہین ہر ایک مقام سے آگاہ ہین صورتین ساحرون کی بنائے شہر کی سیر کرتے ہوئے طرف
دربار کے چلے اُنھون نے کسی مقام پر کچھ ذکر صندوقچہ کا نہ سنا بلکہ یہ سنا کہ آج بادشاہ کی دائی زمان
عجوزہ ساحرہ نے انتقال کیا کہ جو اشیا اور عمارت اُنکے سحر کی بنی ہوئی تھین وہ سب منہدم ہوگئین
یہ حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے عجوزہ ساحرہ تو صندوقچہ لیکر سہراب جادو کے پاس آئی تھی
یہان یہ خبر ہے یہ راز ہم پر نہین کھلتا کہ کیا ہے کیا سہراب جادو نے نعرہ کیا برق ثانی

اپنے دل مین یہ خیال کرکے اور اہل شہر کی تقریر سُن کے آہستہ سے ضرغام ثانی سے کہا کہ بھائی تم نے اہل شہر کی تقریر سُنی کہ وہ کیا ذکر کر رہے ہین یہ امر میری سمجھ مین نہین آتا یہ اتنا بڑا فقرہ سہراب جادو نے کیون کیا جسکا وہ نام لیتا ہی کہ وہ صندوقچہ مجھکو فریب دے کر لے گئی یہان اُسکے مرنے کی خبر مشہور ہی جبکہ وہ مرگئی ہی پھر کون صندوقچہ لے گیا ضرغام نے جواب دیا کہ اگر سہراب فقرہ کرتا تو اپنی ایسی حالت کیون بناتا اور اُسکو اس فقرہ سے کیا فائدہ تھا کیونکہ کسی نے اُسپر جبر نہ کیا تھا کہ تم صندوقچہ ہم کو دیدو جو وہ اس خوف سے فقرہ کرتا برق ثانی نے کہا کہ پھر کیا امر ہی یہ خبر غلط ہوگی ضرغام نے کہا کہ دربار مین چلتے ہین معلوم ہوجائیگی اسطور کی باتین کرتے ہوے عمارات شاہی کے قریب آے اُس مقام پر پہونچے جہان دربار ہوتا ہے دربار کو برخاست پایا برق نے ضرغام سے کہا کہ دربار تو برخاست ہی اب کیا کرین ضرغام نے جواب دیا کہ آج کے روز اسی شہر مین قیام کرو کل جب دربار آراستہ ہوگا اُسوقت آکر حال دریافت کرینگے برق نے کہا کہ اچھا پس دونون آکر سرا مین اُترے ایک کمرہ لیکر اسمین قیام کیا اُتنا دن وہ رات سرا مین بسر کی جبکہ مسافر شب نے اپنی منزل تمام کی اور داخل سراے مغرب ہوا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی خسرو مشرق نے تخت زبرجدی فلکی پر رونق پائی نقاب شب کو اپنے چہرہ سے برطرف کیا اپنے نور جمال سے جہان کو روشن و منور کیا یعنے آفتاب طالع ہوا سب بیدار ہوے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے یہ دونون عیار اُٹھکر طرف دربار کے روانہ ہوے یہان سمندر نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار شقاوت آثار ہوے سمندر نے تخت نکبت پر قدم رکھا دربار کا ٹھاٹھ لگا ہوا یہ عیار بھی اپنی صورت چوبدارون کی بناکر دربار مین آے کان لگائے ہوے کھڑے ہین کہ کیا ذکر ہوتا ہی ابھی کسی نے کچھ کلام نہ کیا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ایک ابر نمودار ہوا ایک آندھی اُٹھی اُس ابر سے برق کی چمک رعد کی گرج پیدا تھی وہ ابر شہ طاق کی طرف سے اُٹھا اس ابر کو دیکھکر سب اہل دربار نے کہا کہ ای بادشاہ یا تو کسی پر قہر خداوندی تصویر نازل ہوا چاہتا ہی یا کوئی ساحر یا ساحرہ آتی ہی مگر اگر کوئی ساحر یا ساحرہ کی آمد ہی تو زبردست ساحر یا ساحرہ ہی سمندر نے کہا کہ یہ آثار غضب خداوندی نہین ہین بلکہ کسی ساحر کی آمد ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ علامت آمد ملکہ ایوان شہ طاق شیشہ بزرگ عشاق شہ طاق کی ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب یہ خبر ملکہ ایوان شہ طاق کو معلوم ہوئی کہ میرا بھائی نانی امان شعلہ جادو کو حالت علالت مین لیکر براے علاج شہر سمندر یہ کو گیا تھا کہ نانی امان کا علاج حکیم بقراط الحکمۃ کا کرین شاید کوئی صورت صحت پیدا ہو جب وہان پہونچا سمندر شاہ سے ملاقات کی سمندر بہت خلق سے پیش آیا حکیم صاحب کو طلب کیا خواجہ عمار لشکر اسلام کا دربار سمندر مین تھا کیونکہ سمندر سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہورہا ہی کئی شکستین سمندر پیہم کھا چکا ہے اس عیار نے جو یہ حال سنا اور یہ بھی سنا کہ عشاق نے اقرار کیا ہی کہ نانی امان تندرست ہوجائین تو مین ایک پل مین سب اہل اسلام کا خاتمہ کردونگا اس نے حکیم صاحب کو جاکر بیہوش کیا اُنکی صورت بدل کر خود آیا چاہا تھا کہ نانی امان کو قتل کرے مگر نانی امان کے سحر نے انکو خبردار کردیا انکا حال ظاہر ہوا سب نے قصد گرفتار کرنے کا کیا مگر وہ ہاتھ نہ آیا دو مرتبہ بھائی کو میرے ذلت دی اُسپر انکو غصہ آیا وہ اپنا ارجہ لیکر اہل اسلام کے مقابلہ کو گئے اُسی عیار نے سمندر کی صورت پر اپنے کو آراستہ کرکے میرے بھائی کا سحر برباد کیا تین کرور ساحر سمندر شاہ کے برباد کر اسنے بھائی کو قتل کیا ہوتا مگر سمندر نے آکر بچایا پھر بھائی نے ایک لامکان ایک صحرا مین بنایا بہت سے سردار لشکر اسلام کے گرفتار کیے اسمین خود بھی رہتے تھے اور نانی امان کو بھی بھیجکر رکھا تھا اُس

حال سے بھی عبار آگاہ ہوے عیاروں نے ملکہ عیاری کی لامکان مین پہونچے بھائی کو اور نانی امان کو
مع ایک اور ساحرہ کے قتل کیا اُن عیارون مین ایک خواجہ تھے ایک برق ثانی تھا ایک قران ثالث
خواجہ تو گرفتار ہو گئے تھے برق نے بھائی کو قتل کیا قران نے نانی امان کو گھونسے مار مار کر دم
نکالا اُنکی جان بڑی مشکل سے نکلی سب استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے کھیلا بنا دیا اپنے سردارون کو رہا کر کے
لیگئے یہ جو واقعہ سنا اسکو بڑا صدمہ ہوا بھائی اور نانی کا غم کیا اُسی حالت رنج و غم مین خیال آیا کہ ان
دونون کے قاتلون سے چلکر اُن کے خون کا عوض لینا بر ضرور ہی جبکہ مجھ ایسی بہن عشاق کی اور
مجھ ایسی نواسی شعلہ کی زندہ ہو اور خون کا عوض نہ لے دینا کیا کہے گی پس یہ اپنے مقام سے
اسی فکر مین چلی تھی آج آکر سمندر یہ مین پہونچی ہی بہت بڑی ساحرہ زبردست ہی جب مقابلہ
ہو گا تو اسکے سحر کا حال معلوم ہو گا ایسی ہشیار ہی کہ اسکے اوپر عیاری ہونا غیر ممکن ہی اب یہ آتی
ہی اسکا حال ظاہر ہو گا یہ واقعہ ہی پس آمدم بر سر قصہ کہ وہ ابر قریب ایوان سمندر آکر شق ہوا ایک
ہوائے گرم کا جھونکا آیا کہ سب کے جی چھوٹ گئے اُس ابر سے شعلے نکلے تھوڑے عرصہ کے بعد جو
دیکھا تو یہ دکھائی دیا کہ ایک ساحرہ ضعیف مگر بہت خوبصورت ایک تخت پر بیٹھی ہوئی تخت کو چار
عقاب اٹھائے ہوے اُس ابر سے پیدا ہوے وہ عقاب اُس تخت کو لے کر زمین کی طرف مائل
ہوے اور صحن دربار مین لاکر تخت اُتاران سب نے دیکھا مگر کسی نے نہ پہچانا سوائے سمندر
کے کیونکہ سمندر دیکھ چکا تھا کہ یہ بہن ہی بڑی عشاق نہ طاقی کی بس دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا
ہوا تخت پر سے اسکا اُٹھنا تھا کہ سب حاضرین دربار مودب کھڑے ہو گئے یہ کہتا ہوا کہ ملکہ آئیے آئیے
تا لب فرش آیا اُدھر وہ اپنے تخت پر سے اُٹھکر اسکی طرف چلی اب سب نے دیکھا کہ ایک مینا
اسکے شانہ پر بیٹھی ہوئی ہی اُسکے پاؤن مین طلائی زنجیر پڑی ہی اور ایک طلائی اڈا بھی ہی اور ایک
چھوٹا سا صندوقچہ اُسکے ہاتھ مین ہی سب یہ سمجھے کہ شاید یہ وہی صندوقچہ لے کر آئی ہی جو کہ خضر
ماہی پوش بادشاہ کی دایہ کو قتل کر کے لے گئی تھی اسی سے اُسنے حال بیان کیا یہ اُسکو قتل کر کے
اسی کے دینے کو لائی ہی اور خود بھی آئی ہی اور سبھون کو تو یہ گمان ہوا اُدھر سمندر کی اور اسکی
صاحب سلامت ہوئی بعد اسکے مزاج پرسی ہوئی سمندر اُسکا استقبال کر کے دربار مین لایا
اپنے تخت کے برابر کرسی اُسکے لیے بچھوائی خود تخت پر بیٹھا وہ کرسی پر بیٹھی اڈا مینا کا اپنی پشت
پر لگایا اُسپر مینا بیٹھی باتین کرنے لگی تڑ تڑ بولے جاتی ہی ایوان نہ طاقی نے کہا کہ خاموش
ہو جا کیون بٹ بٹ بولے جاتی ہی مینا خاموش ہو رہی اُسنے ایک کرسی اپنے آگے
بچھوا کر اُسپر صندوقچہ رکھا سب اہل دربار اپنے مقام پر بیٹھے عیار جو بدار بنے ہوے کھڑے
ہین مگر اُسِ ساحرہ کو دیکھکر اُن کے اندام مین رعشہ پڑ گیا تھا خیال جو کیا تو ساحرہ
کو بہت ہی زبردست پایا چہرہ سے اسکے آثار مکر و فریب ظاہر ہوتے تھے صورت
خوبخوار تھی مگر خوبصورت تھی سن بھی کوئی آٹھ نو سو برس کا ہو گا منہ مین ایک دانت نہ تھا
مگر قوی بہت تھی اعضا بھی قوی تھے جب سب اہل دربار بیٹھ چکے ان عیارون نے جو اسکی صورت
دیکھی اور بسبب خوف کے یہ حال ہوا پناہ طرف خداوند کریم و رحیم کے لے گئے مگر خاموش کھڑے رہے
جب دربار آراستہ ہو چکا سمندر شاہ نے ایوان کی طرف دیکھکر کہا کہ ملکہ کدھر آنا ہوا سب
خیریت ہی ایوان نہ طاقی نے جواب دیا کہ خیریت کہان تمنے خوب بڑے بھائی اور نانی کو قتل کرایا اور اُسکے

خون کا خوب عوض لیا کیا خوب حکیم صاحب نے علاج کیا اب یہ بتاؤ کہ تم نے میرے بھائی اور نانی کے
قاتلون کو قتل بھی کیا یا وہ ابھی زندہ ہین سمندر رخ نے جواب دیا کہ ملکہ کیا بیان کرون کہ مین کن آلام مین
مبتلا ہون اُنکے قتل کی جو فکر کرتا ہون وہ پوری نہین ہوتی ہی ایک نہ ایک زک مجکو حاصل ہوتی ہی
ابھی تک تو وہ سب زندہ ہین وہ لوگ بڑے غضب کے ہین تمھارے بھائی اور نانی کو تو عیارون
نے قتل کیا ہی انکو کون قتل کر سکتا ہی اُنھون نے تو وہ کام کیے ہین کہ مین کیا بیان کرون میرا
ناک مین دم کر دیا مین اُنکے ہاتھ سے بہت پریشان ہون لاکھ لاکھ تدبیر اُن کے بچانے کی کی گئی مگر نہ بچا
سکا ایسی صورت بنکر آتے ہین کہ کوئی نہین پہچان سکتا ہی مین کیا اُنکا حال بیان کرون ایوان نے
جواب دیا کہ سچ ہی کس کی بکری کون ڈالے گھانس اپنا کام اپنے سے خوب ہوتا ہی مجکو تو گمان تھا کہ تم نے
انکا خاتمہ کر دیا ہوگا مگر ابھی تک وہ زندہ ہین ہان یہ بتاؤ کہ وہ کہان رہتے ہین مین اُنسے اپنے عزیزون کے خون
کا عوض لینے آئی ہون بھلا میرے روبرو وہ کیا عیاری کرین گے جس صورت پر بنکر آئینگے مین پہچان لونگی
مین نہ مثل بھائی کے اور نانی کے نادان ہون نہ تم لوگون کے مانند بے عقل ہون میرے آگے عیار کیا
چیز ہین مین اپنے سحر و ساحری کے نزدیک سامری و جمشید کو تو طفل مکتب خیال کرتی ہون اگر وہ ہوتے تو مین اُنکو
درسون سبق دیتی میرے برابر اسوقت روے زمین پر کوئی ساحرہ یا ساحر نہین ہی ایسا ہی دعوی تھا جو مین تنہا
آئی ہون لشکر وغیرہ نہین لائی ہون مین ایک جنبش لب مین جس قدر لوگ ہون گے سب کو قتل کر دونگی عیارون
کی کیا اصل ہی اگر کرورون کا لشکر ہو تو مین ایک پل مین سب کا خاتمہ کر دون سمندر رخ نے کہا اے ملکہ وہ لوگ
یہان کہان اپنے لشکر مین ہین ملکہ نے کہا کہ انکا لشکر کہان ہی سمندر رخ نے جواب دیا کہ وہ لشکر بیرون شہر اُترا
ہوا ہی اُسکے مقابلہ مین میرا لشکر بھی موجود ہی یہان جب تم وہان جاؤ تو مقابلہ کرو تو وہ لوگ سامنے آئین یا جب
اُنکو معلوم ہو کہ تم لڑنے مقابلہ کرنے آئی ہو تو وہ خود یہان آئین تم پر عیاری کرین اسوقت پہچان لو تو جانین
ایوان نے جواب دیا کہ اُنکی عیاری تمھارے روبرو کارگر ہوگی میرے روبرو کچھ نہ چلیگی سمندر شاہ
نے کہا کہ بچار شاہ صاحب سامنا پڑے گا اُسوقت حال کھلیگا ایوان نے کہا کہ ہان تمکو جو حال معلوم ہوا
تو اسیطرح سب کو جانتے ہو ایک تم ایسے نکلے کہ عیارون کا مطلق بند و بست نہ کر سکے اپنا سا سب کو خیال
کرتے ہو میرے نزدیک تمکو شاہی کا مرتبہ نہ ملنا تھا تم سے تو وزیر بدتر اور لوگ اور جو کم مرتبہ رکھتے ہین وہ
عیارون سے نہین ڈرتے ہین تم بادشاہ جلیل القدر ہوکر اسقدر خوف کرتے ہو اور کچھ بند و بست نہین کر سکتے
ہو یہ کلام سنکے سمندر رخ نے کچھ جواب نہ دیا مگر شملاق وزیر بول اُٹھا کہ اب آپ تشریف لائین ہین بند و بست
فرمائینگی ایوان نہ طاقی نے کہا کہ ضرور دیکھ لینا کہ کیونکر عیارون کو گرفتار کر کے قتل کرتی ہون مین پہلے
عیارون کا خاتمہ کرونگی پھر اور اہل لشکر سے مقابلہ کرونگی مین زیادہ تر عیارون کی دشمن ہون خصوصا
برق و قران و خواجہ کی اِنھین تینون عیارون نے یہ ظلم کیا مجکو سب حال معلوم ہی اِن مین بھی جیسی مین
قران کی دشمن ہون ویسی مین خواجہ کی نہین ہون اور جیسی خواجہ کی ہون ویسی برق کی نہین
ہون قران نے تو میری نانی اماں کو گھل گھل کے جان سے مارا ہی کہ اُنکا دم گھٹ گھٹ کر نکلا ہے اگر
اُسکو کہین پا جاؤن تو بوٹیان چیل پر رکھکر اُڑاؤن اور مجکو مطلق رحم نہ آئے جیسے اُسنے شعلہ
پر کچھ رحم نہ کیا اور تکلیف کے ساتھ قتل کیا مین اسی لیے تو آئی ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی کہ
مین دوسرون کے لیے اتنی بڑی زحمت گوارا کرتی اور درد سر مول لیتی اپنی راحت مین خلل ڈالتی
یہ صرف خون عزیزی کا سبب ہی کہ وہ بیقرار کرکے لایا اور مین یہان آئی ہان ای سمندر سب واقعہ

تو بیان کرو سمندر نے شملاق سے کہا کہ تم بیان کرو ملکہ کے روبرو شملاق نے خوب اُسکو اپنی طرف سے
رنگ کر اور چند امر زائد کر کے بیان کیا اُسکے بعد کل حال عشاق اور لشکر اسلام کے آنے کا بیان کیا یہ
حال سن کے اُسکو بڑا غصہ آیا شملاق نے کہا ملکہ تازہ واقعہ تو سنو شملاق نے سمندر کا صندوقچہ
روانہ کرنا اور وہان زعفران کا مقابلہ کرنا سہراب کی کل حالت کہہ سنائی یہ بھی کہہ دیا کہ بادشاہ کی
دائی امان صندوقچہ لینے گئین صندوقچہ لے بھی آئین مگر راہ مین دوسری افتاد پڑی خود بھی قتل ہوئین
اور صندوقچہ بھی ہاتھ سے گیا شملاق نے اختصار والا سب واقعہ سنایا اب اُسکو اور غصہ آیا برہم ہوکر
کہا کہ مین اہل اسلام کا بندوبست کرلون تو پی اخضر سے ضرور مقابلہ کر کے بادشاہ کا صندوقچہ لا دونگی
یہ بالکل حرکت بیجا ہے یہ کہکر سمندر شاہ سے کہا کہ دراصل تم آجکل عجب آفت مین مبتلا ہو اب مین آئی
ہون سب امرون کا فیصلہ ہوا جاتا ہے لشکر اسلام کی کیا اصل ہے اور اُن عیارون کی یا جو ساحر ہین اُنمین
سب میرے سامنے طفل مکتب ہین مین یہ کہتی ہون کہ آفاق کو کیا ہوا اور لوکپہ اور غزالان کو غیر سہراب
جادوے تو ایک قسم کی عداوت تھی کہ جسکے عوض مین اُسنے یہ کیا ان سے تو کوئی امر نہ تھا یہ لوگ کیون
پھر گئے معلوم ہوا یہ سب فساد انھین سب کے ہین اور یہی لوگ جرأت دلا کر لائے ہین ورنہ لشکر اسلام کبھی ادھر
نہ آتا انکو ادھر کا راستہ نہ معلوم تھا تمام عمر کوشش کرتے اُنہیں بھی نہ ملتا مگر یہ سب کارروائی سہراب
کی ہے اُسنے اُنکو راہ بتائی شملاق نے جواب دیا کہ بلکہ اُسنے کمک کی ہر ایک ساحر کے قتل مین شریک ہوا
ایوان نے کہا کہ پہلے عیارون سے سمجھ لون تو پھر میان سہراب وغیرہ کے مزاج کا حال دریافت
کرونگی سمندر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے ایوان نے کہا کہ ایک امر ہے کہ پہلے سمندر تم یہ قسم کھاؤ کہ
مین نے ملکہ ایوان نہ طاقی کو اختیار دیا سیاہ سفید کا مجکو مقدمہ اہل اسلام مین کوئی سروکار نہین ہے پھر مین بندوبست
کرون سمندر نے اُسی وقت قسم کھائی پس ایوان نے سمندر سے کہا کہ مین آج و کل تو دم لے لون
پرسون عیارون کا بندوبست کرونگی سب کو اسیر کر کے اپنے قبضہ مین لاؤنگی اسکے بعد لشکر کا خاتمہ کرونگی
تم غم نہ کھاؤ اب تو مین آئی ہون مین بھی تو دیکھ لون کہ ایسے عیار ہین اور کیونکر میرے اوپر عیاری
کرتے ہین اور کیسے صاحبقران اور اُنکے لشکر کے ساحر ہین کہ میرے سحر سے بچتے ہین اور کیونکر میرے
سحر کا جواب دیتے ہین سمندر نے کہا کہ وہ لوگ اس امر پر زیادہ تر بے خوف ہین کہ صاحبقران
والاشان مالک اسم اعظم ہین پس یہ خیال کرتے ہین کہ ہم پر سحر اثر نہ کرے گا ایوان نے جواب دیا
کہ مین اُسکا بھی بندوبست کرونگی اور دیکھ لونگی کہ اُنکا اسم اعظم میرا کیا کرتا ہے سب اسم اعظم میرے مقابلہ
مین پڑا رہ جائے گا سمندر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے جبکہ مین قسم کھا چکا ہون تو مجکو کیا یہ کہکے
سمندر خاموش ہو رہا ایوان بھی خاموش ہوئی مگر فرط غیظ مین بیٹھی ہوئی جھوم رہی ہے یہ تقریر
جو ضرغام و برق نے سنی اُنکے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین کہا کہ اُسکو اپنی ساحری کا بڑا غرہ
ہے اور یہ عیارون کی زیادہ تر دشمن ہے خداوند کریم خیر کرے اور اسکے شر سے ہم سبھون کو بچائے
ضرغام نے جو یہ کہا برق نے جواب دیا کہ بھائی صاحب کچھ تم نے سنا بھی کہ یہ میری اور اُستاد
کی اور قران ثالث کی زیادہ تر دشمن ہے تمام دنیا دشمن ہو مگر خداوند کریم نہ دشمن ہو کہ جس کے
قبضہ مین جان ہے یہ بھی نکاتہ مثل اپنے بھائی اور نانی امان کے میرے ہاتھ سے قتل ہوگی سارا
غرور نکل جائے گا جب سامنا ہوگا بھلا یہ کیا شناخت کرے گی اسکی مان بھی قبر سے اُٹھکر آئے تو
ہمکو نہین پہچان سکتی ہے اسکی کیا لیاقت ہے ضرغام نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا لے اب یہان سے چلیے

کیونکہ اپنا کام ہو گیا صندوقچہ کا حال معلوم ہو گیا کہ سمندر تک نہ آیا بلکہ راہ سے کوئی دوسرا لے گیا
اس لکاتہ کو بھی قتل کیا کیا خدا کی قدرت ہی جس امر سے خوف تھا اُس سے تو اطمینان ہوا یہ آئی ہو تو
مقابلہ ہو گا اب کوئی خوف کا مقام نہیں ہی یہان موجودگی صندوقچہ مین ضرور خوف تھا کہ اُس سے سب کو خبر ہو جاتی اب اُس
ہر ایک مقابلہ کرے گا جسکو خدا ظفر دے وہ لے برق نے جواب دیا کہ سچتے ہین مگر ای بھائی یہ کہتی ہی کہ مین
عیارون کو پہچان لونگی ہم تم کتنی دیر سے یہان ہین پہچان نہ لیا یہ صرف اسکی باتین ہین ضرغام نے کہا کہ ہو گا
چلو اس حال سے بھی سب کو آگاہ کرین تا کہ کوئی بندوبست کیا جاے برق نے کہا کہ چلو یہ کہکر دونون
کے دونون اُسی صورت سے دربار کے باہر آئے اور طرف اپنے لشکر کے شہر سے چلے تھوڑی دور
چلے تھے کہ برق ثانی نے کہا ای بھائی ضرغام یہان سے بدون اسپر عیاری کیے ہوے جانا بالکل خلاف ہی
چلو پھر دربار مین عیاری کرین یہ کہتی ہی کہ مین بہت ہوشیار ہون ذرا اسکی ہوشیاری دیکھین ضرغام نے کہا
کہ اچھا بس یا تو دونون لشکر کا قصد کرکے چلے تھے یا راہ سے واپس ہوے اور پھر طرف دربار کے
چلے ایک گوشہ مین جاکر ایک تدبیر کرکے اپنے سامان سے درست ہو کر چلے ہین کہ آیندہ حال معلوم ہو گا
یہان ابھی دربار آراستہ ہی سمندر نے حکم دیا کہ ملکہ کے آنے کا جشن کرینگے اور آج ملکہ کی دعوت
ہی اُسکا سامان کیا جاے ایوان سے کہا کہ ملکہ آج تمھاری دعوت ہی ایوان نے کہا کہ ای سمندر یا دل
تو مین کسی کے یہان دعوت مین جاتی نہین ہون دوسرے ابھی مین دعوت تمھارے یہان نہ کھاؤنگی
جب تک عیارون کا بندوبست نہ کر لونگی شاید کوئی فتور پڑے تو بڑی خرابی واقع ہو سمندر نے
جواب دیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھین کوئی فتور نہ ہو گا مین خوب بندوبست کر لونگا جب بہت
اصرار سمندر نے کیا تو ایوان نے کہا کہ اچھا مگر ایک امر ہی جو مین کھاؤن اُسکو کھانے دینا کسی چیز پر
اصرار نہ کرنا سمندر نے کہا کہ اچھا یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک دربارگاہ سے ایک مالن کم سن
کوئی برس پندرہ کی سینہ پر جوبن کا ابھار یہ معلوم ہوتا ہی کہ چھوٹے چھوٹے دو انار سینہ پر رکھے ہوے
ہین آڑا دوپٹہ بڑا اہتمام اُس سے وہ نمایان مگر گلابی رنگا ہوا پاؤن مین اطلس سبز کا بڑا اسا لہنگا اُسمین
لچکہ ٹنکا غیرہ لگی ہوئی دوپٹہ مین لچکا ٹنکا لگی بناؤ کیے ہوے آنکھون مین سرمہ دیے ہوے
پیشانی پر قشقہ لگا ہوا ابرو مین محراب ابرو سینہ در کا ٹیکا جسکو شاعر کہتا ہی سے نہین سیندور کا ٹیکا عیان محراب
ابرو مین ✦ چراغ اُس شمع رو نے ہی کعبہ مین جلایا ہے ✦ بڑی بڑی آنکھین جنکی تھوڑین عارض
مثل گل کے پیشانی کشادہ لب مثل برگ گل نازک لبون پر مسی لگی ہوئی اسپر پان کی سرخی جسکو کسی
شاعر نے نظم کیا ہے سے شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین ✦ لب لعلین پہ مسی
مل کے اُسنے پان کھایا ہی ✦ سر سے پاؤن تک زیور مین غرق پور پور چھلے ہاتھون مین چھلے کے گجرے
وہ مالن سراپا نور کی تصویر تھی مثل گوہر غلطان کے اُسکے دانت تھے ہمسر ہیرے کی کنیان تھین ساعد
نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے تھے گردن صراحی دار تھی سینہ چوڑا تھا کمر پتلی تھی باقین ہور کی
بنی ہوئی تھین لہنگا ہوا سے اُڑتا جاتا تھا جب ساق پا پر سے ہٹ جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک
نور پیدا ہوا نہ لعین تا یہ دوش پڑی ہوئین برائے اسیری اہل دل آئینہ شانہ کیا ہوا ہاتھ مین
ایک برنجی تھال اُس مین چند گلون کے بہت خوشنما گلدستے بنے ہوے رکھے ہین ناز و ادا سے
قدم اُٹھاتے ہوے جو الون کے دل کو پامال کرتی ہوئی خرامان خرامان چلی آتی ہی کبھی مسکراتی
ہی کبھی اپنا دوپٹہ درست کرتی ہی اُسکے عقب مین ایک مرد پیر اُسکے پلون مین گلبدن کا پاجامہ

اصلی جامدانی کا انگرکھا سر پر گولے دار پگڑی پانون مین پنجابی جوتا سفید داڑھی اُسکے بھی ہاتھ مین ایک ٹوکری
کہ اسمین چند سیب چند ناشپاتیان چند نارنگیان کیلے اناس بطور ڈالی کے درست کیے ہوے چلا آتا ہی اُس
مالن پر جبکی نظر پڑی اُسنے اُف کرکے اپنا کلیجہ پکڑ لیا سب اہل دربار اُسی طرف دیکھ رہے ہین کسی کو
سمندر کا خوف تک نہین ہی یہان عشاق جو کہ بہت کبرسن تھے اُنکا بھی دل اُس مالن کو دیکھکر
قابو سے نکل گیا عشاق بھی اُسی طرف دیکھنے لگا سمندر شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ اُسنے اپنے کلیجہ پر
ہاتھ رکھ لیا جو وہ ادھر کو آتی تھی یہ بیقرار ہوا جاتا تھا یہان تک کہ وہ مالن قریب دربار آئی پہلے
اُسنے جھک کر سمندر شاہ کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے آنکھ ملائی جسکی طرف اُسنے دیکھا
وہ عالم سکوت مین آگیا حیران و ششدر اُسکی طرف دیکھنے لگا وہ مالن سب اہل دربار کی طرف دیکھکر متوجہ
ہوئی طرف ایوان نہ طاقی کے اُس مرد پیر نے بھی سمندر کو پہلے مجرا کیا سب اہل دربار کو سلام کیا
سمندر شاہ اور کل اہل دربار حیران ہین کہ یہ مالن کس باغ کی ہی ہم نے آج تک اسکو کبھی نہین دیکھا
کہ یہ دربار مین آئی ہو جس قدر مالنین ملازم ہین سب کو ہم پہچانتے ہین وہ اکثر ڈالیان لے کر آئی ہین
نہ یہ باغبان کبھی آیا نہ یہ مالن خود سمندر شاہ حیران ہو اپنے دل مین کہتا ہی کہ مین ہر روز باغ مین
جس قدر سیر سے ملازم ہین جاتا ہون مین نے اسے ہرگز نہین دیکھا کیا خوش قطع نازک اندام ہی معلوم
ہوتا ہی کہ خداوند تصویر نے اپنے ہاتھ سے اسکو بنایا ہی اگر یہ قبول کرے تو مین اسکو اپنے محلات مین
داخل کر دون سمندر تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس مالن نے قریب آکر دعا دی اور کھڑی ہوگئی سمندر
نے خود اُسکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے مالن تو کس باغ مین رہتی ہی مین نے آج تک تجھکو کسی باغ مین
نہین دیکھا اسکا کیا سبب ہی سواے آج کے اُسنے مسکرا کر جواب دیا کہ خداوند بجا ارشاد ہوا ضرور
اِس کنیز کو حضور نے کبھی نہ دیکھا ہوگا وہ جو فلان باغ سرکار کا جنوب کی طرف بیرون شہر واقع
ہوا ہی جہان حضور پرنور کبھی تشریف نہین لے گئے ہین اُس باغ مین نوکر ہون اگر حضور کبھی
تشریف لیجاتے تو کنیز کو پہچانتے یہ میرا باپ ہی مین اور یہ دونون حضور کی بدولت پرورش
پاتی ہون اُس باغ مین کبھی کوئی چیز آج تک نہین پیدا ہوئی جو مین ڈالی لیکر خدمت والا
مین حاضر ہوتی یا میرا باپ اب خداوند کی قدرت سے امسال خوب پھلا پھول بھی پیدا ہوے
پھل بھی مین آج لے کر حاضر خدمت ہوئی یہ تقریر مالن نے اس شیرین کلامی سے کی کہ سمندر
مثل مگس کے اُسکی شیرین گفتاری پر لوٹ ہو گیا اُسنے عرض کیا کہ آج میرے حاضر ہونے کا
دوسرا باعث یہ ہوا کہ مین نے سنا ملکہ ایوان نہ طاقی بڑی دور سے تشریف لائی ہین اور
بادشاہ اُنکی تشریف آوری سے بہت خوش ہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ آج سے
بڑھکر کوئی دن مسرت کا نہوگا اگر مقدر نے رسائی کی تو آج مین مالا مال ہوگئی مین نے والد سے
کہا کہ آج دربار مین ڈالی لے کر چلیے اُنھون نے بھی بخوشی خاطر قبول کیا بس ہم باپ بیٹی دونون
حاضر خدمت ہوئین ہم دیکھتے ہین کہ آج ہمکو آپ سے اور ملکہ سے کیا انعام ملتا ہی سمندر
نے کہا کہ ملکہ تو سامنے کرسی پر رونق افروز ہین ڈالی اُنھین کے روبرو رکھو ہمارے بھی
جو ذہن مین آئیگا انعام دین گے یہ سننا تھا کہ اُس مالن آفت جان نے قدم بڑھا کر قصد کیا
کہ وہ تھال اُس کرسی پر رکھدے جو کہ روبرو ایوان نہ طاقی کے بچھی ہوئی تھی اور اُسپر
مسند و تکیہ رکھا ہوا ہی رکھون کہ وہ جو بنیا ایوان کی پشت پر ادھسے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ

جھٹ بول اُٹھی کہ ای ملکہ خبردار ہو یہ مالن نہین ہی بلکہ عیار برق ثانی ہی مالن کی صورت بنکر آیا ہی تمکو دھوکا
دینے ان گلدستون مین بیہوشی آمیز پھول لگے ہوے ہین وہ دوسرا جو مرد پیر ہی وہ ضرغام ثانی عیار لشکر
اسلام ہی ان سب پھولون مین بیہوشی ملی ہوئی ہی عیاری کرکے وہ تمھاری نذر مین آے ہین کیا موٹے
دیدے کے عیار ہین کہ دن دہاڑے بھرے دربار مین عیاری کرنے آتے ہین یہ مینا کا کہنا تھا کہ ایوان نے
گھبراکر صداے گیر دی کہ برق اور ضرغام کے پانون زمین نے پکڑ لیے ان دونون نے قصد کیا تھا کہ
بھاگین مگر ایوان نے مہلت نہ دی ادھر زمین نے پانون پکڑ لیے اُدھر اُسنے سحر کیا کہ وہ روغن
عیاری چہرہ سے اُڑگیا اور وہ پھول بھی شعلہ ہو کر اُڑ گئے اور وہ پھل بھی ان دونون کی اصلی صورتین
نکل آئین راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ تدبیر کرکے دونون چلے تھے برق ثانی عورت کی شکل خوب
بنتا ہی یہ مالن بنا اور ضرغام کو باغبان بنایا تھا اس تدبیر سے آے تھے اُس مینا حرامزادی نے ایوان
کو آگاہ کردیا اور کسی کی کیا مجال تھی جو پہچانتا مینا نہوتی تو پہچانے جاتے یہ مینا سحر کی ہی اگر یہ معلوم ہوتا
تو کوئی اسکی بھی فکر کرتے دھوکا کھایا کیا کرین ناچار ہوے اب جو دیکھا سب کو خون کا پیاسا دیکھا
سب اہل دربار حیران ہوے کہ کیا چالاک اور بجوف ہین کہ اسی وقت عیاری کر گزرے جبکہ موجود
ہی تھے سُن رہے تھے کہ ملکہ نے کہا ہی کہ مین ہوشیار ہون ضرور ملکہ ہوشیار تھی اپنی تدبیر کرکے آئی تھی
اگر مینا آگاہ نہ کرتی تو وہ اپنا کام کر چکے تھے سمندر بھی بہت حیران ہی کہ کیا کہتا ان عیارون نے
مجکو بیچارا کردیا مین بہت خوش ہوا سمندر شاہ یہ اپنے دل مین کہ رہا ہی کہ اُدھر ایوان نے برق
و ضرغام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون عیاری کا مزا ملا خوب ہمپر عیاری کرنے آے ہمکو بھی مثل اور
ساحرون کے خیال کر لیا تھا ہر ایک پر عیاری کرکے بہت چالاک ہو گئے ہو میرے نزدیک وہ جو تمھارے
استاد ہین انکی عیاری کی بہت شہرت ہو وہ اگر آئین تو وہ بھی مثل تم دونون کے گرفتار ہون یہان انکا بھی
کچھ بس نہ چلے مین پہلے ہی سے بند و بست کرکے آئی ہون یہ جو اُس نے کہا برق نے ترپ کر جواب دیا کہ
ملکہ کو خداوند سلامت رکھین ہم نے سنا تھا کہ ملکہ ایسی ہوشیار ہین کہ جو کوئی اُنکے سامنے عیاری کرکے جائیگا
وہ فوراً پہچان لینگی ہمارے یقین مین نہ آیا ہم نے خیال کیا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہی آج تک ہم نے ایسا ساحر
نہین دیکھا کہ جو ہمکو پہچان سکے ہم نے یہ اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر ملکہ ہمکو پہچان لینگی تو ہم پھر اُن پر
اپنی مدت العمر مین عیاری نہ کرینگے اور امتحان بھی ہو جاے گا ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر ہم کو آپ رہا
کردین تو ہم پھر کبھی ادھر نہ آئین ملکہ خواجہ کو بھی منع کردین مانے نہ مانے کا انکو اختیار ہی ہم تو
ضرور لشکر اسلام سے چلے جائین گے اور اب کبھی آپ پر قصد عیاری کرنے کا نہ کرین گے کیونکہ
آپ کے روبرو کوئی عیاری پیش نہ جاے گی ہر مرتبہ اسیر ہون گے دوسرے یہ امر ہے کہ اب
آپ کے ہاتھ سے لشکر اسلام کا بچنا محال ہی ضرور بالضرور تباہ و برباد ہوگا اتنی بڑی زبردست ساحرہ
آج تک ہم نے نہ دیکھی تھی نہ سنی تھی جیسی آپ ہین ہم تو اب اس امر کا اقرار کرتے ہین ای ملکہ ہم نے
تو اسوقت انعام کا کام کیا وہ عیاری کی کہ کسی نے نہ پہچانا بڑے بڑے ساحر موجود تھے خود سمندر
شاہ نے نہ پہچانا عیاری اسکا نام ہی پس جیسی ہم نے عیاری کی ویسا آپ نے بھی اپنا کمال دکھایا
پس آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ ہمکو انعام دین کیونکہ قدردان سے ہر طرح کا بس چلتا ہے
ہم دونون آپ کی قدر دانی اور سخاوت کی تعریف سنکے آے ہین ہم نے سنا تھا کہ ایک ملکہ طاق
سے آئی ہین وہ عیارون کی بڑی قدر و منزلت فرماتی ہین پس ہمکو بھی اشتیاق ہوا کہ آپ کی خدمتمین

حاضر ہو کر کچھ حاصل کرلین پس ہم دونون نے آپ کی طبیعت کو خوش کیا اپنا کمال دکھایا اور آپ کا کمال دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی آپ کو پایا آج تک ہماری نظر سے نہ کوئی ایسا ساحر گذرا نہ کوئی ساحرہ ہم کئی مرتبہ سمندر شاہ کے بھی دربار مین آئے مگر ہمکو مطلق کسی نے نہ پہچانا نہ اسوقت سوائے آپ کے کیا خوب سحر ہے پس اب ہم آپ کے سر مبارک کی قسم کھاتے ہین کہ آپ ہمکو انعام دے کر رہا کر دین اب ہم لشکر مین بھی نہ رہین گے صرف خواجہ کو اس حال سے آگاہ کر کے جدھر منھ پڑیگا چلے جائین گے کیونکہ اب ہمکو یقین ہوگیا ہے کہ کوئی آپ سے مقابلہ نہین کرسکے گا اول تو کوئی عیار عیاری کرسکے گا جو آپ کے سامنے آئے گا آپ پہچان لین گی دوسرے سحر مین آپ کا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہے لشکر اسلام ضرور تباہ ہوگا مین جا کر صاحبقران کو بھی سمجھاؤنگا کہ اب آپ کا مقابلہ کرنا بیکار ہے آپ یہان سے تشریف لیجائین تو اچھا ہے خواجہ کو بھی سب حال سے آگاہ کرون کہ ملکہ کے اوپر آپ کی عیاری کارگر نہوگی بیکار رکو گرفتار ہون گے اب قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار آپکو ہے مین تو قسم کھاتا ہون کہ میرے تو جی چھوٹ گئے مین تو ادھر کا رخ بھی نہ کرونگا عیاری کرنا تو شے دیگر ہے اب تو مجکو آپ کا اگر سوتے مین بھی خیال آئے گا تو کانپ جاؤنگا وہ زک مین نے اٹھائی ہے یہ کہکر سمندر شاہ کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای بادشاہ آپ بھی کچھ سفارش ملکہ سے فرمایئے ہمارے حق مین ہم نے آپ کو ہنسا کر دیا اور آپ کو وہ عیاری دکھائی کہ آپ نے اب تک نہ دیکھی ہوگی ہم تو آپکے نمک خوار ہین کچھ تو اسوقت حق ادا فرمایئے سمندر شاہ یہ سنکے مسکرا دیا ایوان نے کہا کہ او برق ثانی تو مجکو فقرہ دیتا ہے مین تیرے فقرہ مین آنے والی نہین ہون ضرور جو تو نے کہا اسپر عمل کرے گا ارے ادھر تو گرفتاری سے چھوٹا ادھر تو نے تو ٹما اسوقت بچا گرفتار ہوئے تو یہ باتین کر رہے ہو تم لوگون کے قول فعل کا اعتبار نہین تم لوگ ایسے بدمعاش ہوتے ہو کہ اپنے باپ کے ساتھ دغا کرو جو تمھارے کہنے پر عمل کرے وہ محض نادان ہے کیون باتین بناتا ہے اب مین تمکو رہا کرچکی کسی نے بھی اپنے دشمن کو گرفتار کرکے رہا کیا ہے ارے اگر مین پہچان نہ لیتی تو تو اپنا کام کرچکا تھا جب گرفتار ہوگیا یہ باتین بنانے لگا یہ فقرہ اور کسی کو جا کر دے تو اور عیاری نہ کرے مگر قریب تو تم لوگون کے آپ دل مین ہے مین تو تیری دشمن جانی ہون تو نے اور قران و خواجہ نے ملکر میرے بھائی اور نانی کو قتل کیا ہے اب مین تجھے کب چھوڑتی ہون ملکہ نے جو یہ کہا برق ثانی نے جواب دیا کہ یہ تو بالکل آپ کے عدل و انصاف کے خلاف ہے ای ملکہ جو آپ سے آئے اور امتحان کرے اسپر ظلم و ستم نہین کرتے ہین مین یہ آپ سے قول کرتا ہون کہ اب کی جو آپ پر عیاری کرون اور آپ مجھے گرفتار کرلین تو پھر نہ رہا کرین نہ مین پھر عرض کرونگا ایک مرتبہ رہا کرکے میرے قول کو آزما لیجیے ای ملکہ اگر مین یہ جانتا کہ مین امتحان کرنے جاؤنگا اور ملکہ گرفتار کرکے مجھے قتل کریگی تو مین کبھی نہ آتا بلکہ مین تو اس امید پر آیا تھا کہ ملکہ خوش ہو کر انعام کثیر دینگی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ تو نے اور قران نے اور خواجہ نے میرے بھائی اور میری نانی کو قتل کیا ملکہ یہ تو مقابلہ تھا ہم نے ان پر عیاری کی وہ ہمکو نہ پہچان سکے ہم نے قتل کیا اور ہم اسی ارادہ سے گئے تھے اگر انھون نے پہچان لیا تو وہ ہمکو قتل کرین گے انھون نے نہ پہچانا تو کیا کیا جائے اور یہان تو مین اس قصد سے نہ آیا بلکہ برائے امتحان اور انعام لینے آپ سے اور سمندر شاہ سے اور اپنا کمال دکھانے سو یہان آکر گرفتار ہوگیا اگر آپ نہ بھی پہچانتین تو مین اپنے کو آپ پر ظاہر کرتا اور آپ سے انعام لیتا ای ملکہ اب تو مین

آپ کے بس مین ہون جو چاہے میرے حق مین فرمایئے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ میری ابھی شادی ہوئی
بھی پورے طور سے دولھن سے بات بھی نہ کرنے پایا دل کے ارمان بھی نہ نکلے ابھی اسکا گھونگھٹ
بھی منھ سے نہین اُٹھا کہ وہ رانڈ ہوتی ہی ہائے وہ کمبخت اپنے دل مین کیا کہے گی اسکی جوانی کیونکر
بسر ہوگی کیونکہ نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بھائی صرف اسکو میرا بھروسا ہی ہان ایسی بدنصیب
عورت کم ہوتی ہی جیسی میری عروس ہی کوئی اسکا پرسان حال نہو گا سوائے بھیک مانگنے کے اور کیا کریگی
یہ جو برق نے کہا ملکہ کے دل مین رحم آیا کہا کہ اے برق تو سچ کہتا ہی برق ثانی نے کہا اگر آپ کو یقین
نہو تو میرے ہاتھون پر سے سحر دفع فرمایئے مین آپ کو دکھا دون کہ وہ جو مہندی کے دن مین نے مہندی لگائی
تھی ابھی تک اسکی سرخی میرے ہاتھون مین موجود ہی میرے جھوٹ و سچ کا آپ کو باور ہو جاسے ملکہ نے
مسکرا کر کہا کہ تیری دولھن کی صورت کیسی ہی برق ثانی نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہون تو عرض کرون
ملکہ نے جواب دیا کہ ناراض ہونے کی کیا بات ہی تو بیان کر برق نے کہا کہ ملکہ بعینہ آپ ہی کی صورت
ہی کوئی بات اسمین ایسی نہین ہی جو آپکی صورت مین نہو مین نے جب سے آپ کو دیکھا ہی اسیوقت سے اُسکی تصویر
میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی مین یہ یقین کرتا تھا کہ وہ ہی بیٹھی ہوئی ہی صرف اسقدر فرق ہی کہ آپ
ضعیف ہین وہ ابھی جوان ہی اگر اُسکا آپ کا سامنا ہوتا تو مین کبھی نہ باور کرتا کہ آپ ملکہ ہین مین یہ ہی
خیال کرتا کہ میری عروس ہی ملکہ ایوان نے قہقہہ لگایا کہا کیون موے تو مجھے اپنی جورو بناتا ہی برق
ثانی نے جواب دیا کہ ملکہ مین نے آپ سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ آپ ناراض ہونگی آپ نے
فرمایا تھا کہ نہین اسمین ناراض ہونے کی کیا بات ہی اب اے ملکہ عالم مجکو انعام دے کر رخصت فرمایئے
وہ کھانا لیے بیٹھی ہوگی میرا انتظار کر رہی ہوگی بغیر میرے کھانا نہ کھاے گی وہ مجھ سے محبت بدرجہ کمال
کرتی ہی جب تک مین گھر مین نہین جاتا ہون پریشان رہتی ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اے برق یہ نہ کہنا
کہ مین نے ملکہ کو فقرہ یا دھوکا دیا مجکو تیرے اوپر رحم آگیا ورنہ مین کبھی نہ رہا کرتی مین تیرے فقرہ مین آ کر
تجھے نہین رہا کرتی ہون بلکہ تیرے اوپر رحم کھا کر مگر اس امر کا خیال ضرور رہے کہ اب میرے اوپر ہرگز ہرگز
عیاری نہ کرنا بلکہ اپنے اُستاد خواجہ کو بھی منع کر دینا اور سمجھا دینا کہ وہ بھی مجپر عیاری کرنے کا قصد نہ کرین
اور اُس موتے کا یہ کہنا کہ وہ ہوشیار رہے مین اُسکو ضرور قتل کرونگی برق ثانی نے کہا ملکہ مین آپ کا پیام
سب کو دونگا مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ کوئی میرا کہنا نہ مانے گا بلکہ قران نے آپ کی نانی کا برا حال کر کے
قتل کیا وہ ضرور لائق سزا ہی مین اُسکو آگاہ کر دونگا اور مین تو آپ سے اقرار کر چکا ہون اب کبھی عیاری
نہ کرونگا آپ پر بلکہ لشکر مین بھی نہ رہونگا ملکہ ایوان نے یہ سن کے برق پر سے سحر اوتار لیا اور کہا کہ
اپنے قول پر قائم رہنا عہد شکنی نہ کرنا برق ثانی نے کہا کہ لایئے انعام لایئے ملکہ ایوان نے پانچ
اشرفیان برق کو دین برق نے کہا کہ ملکہ یاد رکھیے اپنی لیاقت کے موافق یا دوسرے کی میری تو
یہ لیاقت نہین ہی کہ پانچ اشرفیان لون اور اتنے بڑے کام کے صلہ مین بس آپ اپنی لیاقت کے موافق
عنایت فرمایئے ملکہ نے مسکرا کر پندرہ اشرفیان اور برق ثانی کو دین اور کہا کہ جاؤ ہم نے تمکو رہا کیا
برق ثانی نے اپنے کو سحر سے رہا پایا اشرفیان لے کر سلام کیا اور کہا کہ ملکہ میرے ساتھی کو تو رہا فرمایئے
اور اسکو بھی انعام عنایت فرمایئے ملکہ ایوان نے کہا کہ آپ کو اس سے کیا کام چاہے ہم اسکو رہا
کرین چاہے نہ رہا کرین وہ کوئی آپ کا قیدی تو نہین ہی برق ثانی نے کہا کہ اے ملکہ یہ تو ہو نہین سکتا
ہی کہ مین تو رہا ہو کر انعام پا کر چلا جاؤن اور اپنے ساتھی کو نہ لیجاؤن لوگ کیا کہین گے مفت بدنام

کرین گے اور کہین گے کہ اپنی تو جان بچا کر چلا آیا دوسرے کو پھنسا آیا اس سے بہتر ہے کہ آپ مجکو بھی نہ
رہا کرین اگر آپ رہا فرماتی ہین تو دونون کو رہا فرمایئے برق نے اسطور سے اس امر کو کہا کہ ملکہ
مجبور ہوئی ضرغام کو بھی بدرہ اشرفیان دے کر رہا کیا جب برق ثانی و ضرغام ثانی دونون
سحر ایوان سے رہا ہوے ایوان کو بہت دعا دی اور بہت ہی جھک کر اور مودب ہوکر سلام کیا اور
وہان سے سمندر شاہ کے سامنے آئے برق ثانی سمندر کی طرف دیکھکر بولا کہ ای بادشاہ ہم نے جیسا
ملکہ کو سنا تھا ویسا پایا ملکہ کے برابر نہ کوئی رحیم ہے نہ کوئی سخی نہ ساحر ہے یہ امر تو ضرور ہے مگر ہم نے آپ کی
بھی سخاوت کی تعریف سنی ہے اسوقت ہمنے وہ عیاری کی ہے کہ کبھی نہ کی ہوگی آپ کو ملکہ ایوان کے زیر و سیچا
کردیا اور ایسا ہنر دکھا دیا جیسی آپ نے ہم سب کی تعریف فرمائی تھی پس ہم امیدوار اس امر کے ہین کہ آپ
بھی ہم دونونکو انعام واکرام عنایت فرمایئے تاکہ ہم آپ کی تعریف کرین اور آپ کے سبب سے ہماری بھی
دونون زندگی بسر ہو سمندر نے مسکرا کر برق ثانی سے کہا کہ مین کس امر کا تمکو انعام دون تو نے میرے
ساتھ کیا سلوک کیا برق ثانی نے جواب دیا کہ جب ملازم کوئی کام کرتا ہے اور مالک خوش ہوتا ہے تو انعام
دیتا ہے ہم نے ملکہ کے روبرو عیاری کی آپ بھی خوش ہوے اسپر انعام عنایت فرمایئے سمندر نے جواب دیا
تم میرے ملازم کب ہو برق نے جواب دیا کہ جب سے یہان آکر اترے ہین لشکر ہین اہل اسلام کے رہتے
ہین مگر ملازم آپ کے ہین ہم تو نمک آپ کا کہاتے ہین برق نے وہ تقریر دلپذیر کی کہ سمندر نے بھی برق
و ضرغام کو پانچ پانچ اشرفیان انعام کی دین اس خیال سے کہ دونون یہان سے جلدی چلے جاین
ایسا نہو کہ کوئی اور آفت برپا کرین ان لوگون کے تو یہان رہنے سے خوف ہے پس برق و ضرغام نے
وہ اشرفیان لے کر سمندر شاہ کو سلام کیا اور دعا دی اُسکے بعد کہا کہ ہم رخصت ہوتے ہین یہ کہکر پھر
سلام رخصت کیا ملکہ کو اور سمندر کو وہان سے چلے کہ ملکہ نے پکار کر کہا کہ برق اپنے قول پر ثابت قدم
رہنا خواجہ کو بھی بہت سمجھانا اور صاحبقران کو بھی برق ثانی نے جواب دیا کہ ضرور یہ کہکر اور پاے شاطری
مار کر دونون دربار کے باہر آئے اور باہم یہ کلام کرتے ہوے چلے کہ خوب خدا نے جان بچائی یہ فاحشہ
بڑی زبردست ساحرہ ہے جیسا اسکو سنا تھا ویسا ہی پایا مگر ای بھائی ضرغام جو کچھ ہے یہ مینا ہے اگر مینا نہ آگاہ
کرتی وہ کبھی نہ پہچان سکتی سارا دار و مدار اسکا مینا پر ہے ضرغام نے کہا کہ بھائی مجکو تو اب یہ یقین نہ تھا کہ
رہا ہون گے خوب تم نے تقریر دلپذیر کی اور خوب فقرہ دیا کیا چالاکی اور دانائی کی ہے سواے اس
تدبیر کی کوئی اور تدبیر نہ تھی برق نے جواب دیا کہ نہ رہا کرتی تو کیا کرتی قتل ہی کر سکتی تھی ابھی زندگی باقی
تھی ضرغام نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور تھا مگر اور کون سی صورت رہائی کی تھی برق نے کہا یہ تو درست
ہے مگر بھائی ضرغام ایک امر بھول گئے یہ نہ دریافت کیا کہ اس صندوقچہ مین کیا ہے اسوقت وہ ضرور بتا
دیتی کیونکہ مین نے وہ تقریر کی کہ خوش ہوگئی تھی ای ضرغام آج کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا کہ مفت مین
اشرفیان ملین چلو اُستاد سے یہ سب حال کہین اور کہین کہ استاد ذرا سوچ سمجھکر عیاری اسپر کیجیے گا
ورنہ خرابی ہوگی اور قران کو بھی آگاہ کردین کہ وہ زیادہ تر تمھاری دشمن ہے میری بھی دشمن تھی مگر
مین نے اچھی فطرت سے اپنے کو بچایا تم بھی خوب ہوشیار رہنا ضرغام نے کہا کہ یہ ضرور ہے یہ باہم باتین کرتے
ہوے شہر کے باہر آئے پاے شاطری مارتے ہوے قریب لشکر پہونچے دیکھا کہ جشن ہو رہا ہے ناچ
و رنگ کی صحبت برپا ہے محفل عیش مین آئے یہان خواجہ گا رہے تھے سمان بندھا ہوا تھا برق و ضرغام
خواجہ کا گانا سننے لگے جب خواجہ خوب گا چکے تھوڑے عرصہ تک وہی حال رہا جب سب کو ہوش آیا

خواجہ کو ہر ایک نے انعام دیا خواجہ بہت خوش ہوئے کہ برق نے وضع غلام نے بڑھ کر بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ عرض کرتے ہین بادشاہ نے برق ثانی سے فرمایا کہ اسوقت ہم سب کے سب رات بھر کے جاگے ہوئے ہین اسوقت نہ بیان کرو سہ پہر کے دربار مین بیان کرنا اُنھون نے عرض کیا بہت خوب پس بادشاہ نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا خود بدولت محل مین تشریف لے گئے جاکر آرام کیا صاحبقران والاشان اپنے خیمہ مین گئے اُنھون نے بھی آرام کیا بعد بادشاہ و صاحبقران کے سردار سب اپنے اپنے خیمہ کو گئے آرام پذیر ہوئے خواجہ اپنے مقام پر آئے کہ دہ دن تمام ہوا بادشاہ نے دربار فرمایا سب آکر حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر رونق افروز ہوئے صاحبقران اپنے دلگل شوکت پر سب عیار بھی آکر حاضر ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے کہ برق نے اپنے مقام پر سے آگے بڑھ کر پہلے بادشاہ کو دعا دی اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم دونون غلام بموجب ارشاد خواجہ سمندر یہ مین گئے اُسدن دربار برخاست ہوچکا تھا دربار مین نہ جا سکے سرا مین بسر کی صبح کو دربار مین گئے دربار آراستہ پایا پس برق ثانی نے ملکہ ایوان نہ طاقی کا آنا سمندریہ کا اُس سے سب حال بیان کرنا اور عیارون کی شکایت اور صندوقچہ کا حال اور ظاہر کرنا کہ میری دایہ صندوقچہ سہراب جادو کے پاس سے لے آئی تھی راہ مین اخضر ماہی پوش نے اُسکو قتل کر کے لے لیا نہ معلوم کس طرف چلی گئی ہو مین بعد استیصال اہل اسلام کے اُسپر لشکرکشی کرونگا ایوان نہ طاقی کا یہ کہنا کہ مجھکو نہ عیارون سے خوف ہو نہ صاحبقران سے بلکہ مین زیادہ تر عیارون کی فکر مین آئی ہون سمندر کا کہنا کہ عیارون سے تم سر بر ہوگی اُسکا دعوی کرنا سمندریہ سے قسم لینا بیان کیا اور عرض کیا کہ جب یہ سب حال منکشف ہولیا تو ہم دربار سے باہر آئے پھر خیال آیا کہ اُسکا امتحان تو کرو ہم نے جاکر عیاری کی برق ثانی نے اپنی کل عیاری اور اُسکا پہچاننا اور اپنا تقریر چاپلوسی کر کے اور انعام لے کر ایوان سے اور سمندر سے لشکر مین آنا بیان کیا اور کہا کہ دراصل ساحرہ زبردست ہو اور بہت ہوشیار ہو غضب یہ ہو کہ وہ جو مینا اُسکے پاس ہو وہ بڑے غضب کی ہو وہ سب حال اُس سے کہدیتی ہو وہ ہوشیار ہوجاتی ہو یہ جو تقریر برق ثانی نے بیان کی صاحبقران نے فرمایا کہ آئی ہو تو کیا خوف ہو کچھ پروا نہین ہو وہ بھی قتل ہوگی یا شریک ہوگی ای سہراب جادو تم نے قدرت خدا دیکھی کہ وہ صندوقچہ میان سمندر تک نہ پہنچا راہ سے دوسرا لے گیا تم کو بہت خوف تھا اب تو اطمینان ہوا جب خداوند کریم حفاظت کرتا ہو تو یون بچاتا ہو اُسکی ذات پاک پر تکیہ رکھنا بہت اچھا ہو یہ حال سنکے سب اہل دربار کو ایک تازہ خوشی پیدا ہوئی ہر ایک کے چہرہ کا رنگ بدل گیا ملکہ متفق اللفظ سب نے کہا کہ اگر ایوان آئی ہو تو ہم ضرور بالضرور اُس سے مقابلہ کرینگے کوئی وہ دوہری نہین باندھے ہو اب کوئی خوف نہین ہو ہان کسیقدر خوف تھا تو اُسی صندوقچہ سے تھا وہ تو گیا یہ کلام اہل دربار کا سُن کے برق نے کہا کہ وہ ساحرہ زبردست ہو اور بڑی کاملہ معلوم ہوتی ہو مین کیا اُسکی تعریف کرون اور سخی بھی بہت ہو آفاق نے کہا کہ ای برق ثانی جو تم کہتے ہو بہت درست اور بجا کہتے ہو مگر ہم ضرور اُس سے مقابلہ کرینگے برق نے کہا کہ مین یہ کب کہتا ہون کہ اُس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہو بلکہ میرا قول یہ ہو کہ ساحرہ زبردست ہو یہ لکر خواجہ سے کہا کہ ای استاد اُسنے پیام آپ کو دیا ہے کہ خواجہ تم مجھپر عیاری کا قصد نہ کرنا ورنہ پچھتاؤگے بہت ذلت اُٹھاؤگے میرے روبرو ادھر آئے اُدھر مین نے پہچان لیا اور مین تمھارے اور قران کے لیے فرض کر کے آئی ہون ای استاد دراصل یہی واقعہ ہو کہ وہ زیادہ تر عیارون کو دریافت کرتی ہو اور قدر ان کی نسبت تو وہ بہت کلمات سخت

اپنی زبان پر لاتی ہو آپ نے کہا ہو کہ کبھی بھولے سے بھی میرے اوپر عیاری کرنے نہ آنا ورنہ قتل ہوگے
اور اُسنے جیسا اُسنے کہا ہو ویسا ہی ہم نے اُسے پایا ہمارے نزدیک تو مناسب ہوگا کہ جب تک وہ یہان ہو
آپ لشکر سے نکلجائین تو بہتر ہوگا کیونکہ وہ ساحرہ زبردست ہو آپ کی دشمن جانی ہو کیا ضرور ہو کہ ایسی
حالت مین قیام فرمایئے یا جب وہ قتل ہوگی یا چلی جاوے گی اُسوقت پھر تشریف لایئے گا ہم لوگ تو فطرت
سے جان بچاکر چلے آئے ہین اور اقرار کر آئے ہین کہ اب ہم عیاری تمہارے اوپر نہ کرینگے بلکہ
انعام بھی لائے ہین ہمکو تو یقین ہو کہ اُسپر کوئی عیاری نہین کرسکتا ہو آیندہ آپ کو اختیار ہو خواجہ نے یہ
سنکے برق ثانی کو جواب دیا کہ او برق کیون تو مجکو بناتا ہو وہ میرا کیا کرسکتی ہو اگر میری تلاش مین آئی ہے
تو آیا کرے یہ ہوسکتا ہو کہ مین ایک ساحرہ لکاتہ فاحشہ کے خوف سے چلا جاؤن وہ کیا پہچانے گی تم دونون
ناتجربہ کار رہتے پہچان لیا تم اپنے قول پر ثابت قدم رہو حیف کی بات ہو کہ تم کل کے لونڈے ہوکر تو اُس سے
انعام لے آؤ اور مین اُستاد عیاران ہوکر اُسکے خوف سے بھاگ جاؤن پس مین نے جاکر اُس سے عیاری
نہ کی اور تم سے زائد نہ لایا تو مین اُستاد کس بات کا یہ بدنامی اپنے سر مول لون کہ برق و ضرغام تو عیاری
کرکے لے آئے اور خواجہ فرار کر گئے قسم بخدا اگر مین نے جاکر اُسے مسلمان نہ کیا تو اپنا نام خضران رکھا
مین ضرور اُسکو مسلمان کرونگا اور جاتا ہون ابھی عیاری کرونگا اور تم سے دونا لاتا ہون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے
اُٹھے کہ کیا خوف ہمکو دلایا جاتا ہے اگر وہ پہچان لیتی ہو تو میرا کیا کرے گی مجکو سوائے خداوند کریم کے اور
کسی کا خوف نہین ہو وہ لکاتہ کیا ہو برق نے کہا کہ اُستاد غصہ نہ فرمایئے میری بات تو سماعت فرما لیجیے کہ
مین کیا عرض کرتا ہون خواجہ نے کہا کہ سن لیا بس اب مین ضرور جاؤنگا تم ایسے نالائق تو مبتلی جیش غفران
لے آؤ اور مین نہ لاؤن یہ تو کبھی نہوگا برق نے کہا کہ اُستاد آپ جیسی صورت پر تشریف لے جائیگا اُسکی مینا
ضرور بتادے گی خواجہ نے جواب دیا کہ آپکی بلا سے نہ مین مینا سے خوف کرتا ہون نہ طوطی سے ایسا دام
تذویر پھیلاؤن کہ وہ مینا بھی پھڑک کر رہجاوے دام مکر و فریب سے اُسکو بھی گرفتار کرون عیاری کی پنجلی مین
نہ بند کرون تو تم خواجہ نہ کہنا برق نے جواب دیا کہ اُستاد پہلے بات کو اپنے مقام پر سوچ لیجیے پھر جایئے
خواجہ نے کہا کہ ممکن نہین ہے کہ نہ جاؤن برق نے دیکھا کہ خواجہ نہ مانینگے اپنے کو نفرین کی اور کہا کہ کہین
مین نے کہا مفت مین اُستاد گرفتار ہونگے اسوقت جہالت فرماتے ہین یہ دل مین خیال کرکے صاحبقران
سے اشارہ کیا کہ یا صاحبقران والاشان اُستاد کو منع فرمایئے روکیے اسوقت جاکر ضرور اسیر ہونگے
آپ کا فرمانا قبول کرین گے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ کیا قصد ہو خواجہ نے جواب دیا کہ
سمندر کے دربار مین جاتا ہون اور عیاری کرکے روپیہ لاتا ہون صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ
کیون خواجہ اپنے کو مفت مین مبتلائے بلا کرتے ہو اسکی حالت ابھی برق سے سن چکے ہو پھر بھی جاتے ہو
یہ کون سی عقلمندی ہے کہ دشمن کے پاس جانا دیدہ و دانستہ اپنے کو آفت مین پھنسانا ہے اگر روپیہ کی خواہش
ہو تو ایک ہزار روپیہ ہم سے لو دربار مین سمندر شاہ کے نہ جاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران
اس امر مین آپ کچھ دخل نہ فرمائین مین ضرور بالضرور جاؤنگا جب سے مین نے یہ سنا ہو کہ میری نسبت
بہت سخت کلمات کہے ہین اور کہا ہو کہ میرے اوپر عیاری کا قصد نہ کرین ایک آگ سی بدن مین لگی ہوئی
ہو دوسرے جب سے یہ معلوم ہوا ہو کہ یہ کل کے چھوکرے تو اُسپر عیاری کرکے انعام لائے پھر مین
کیون نہ جاؤن یہ بدنامی لون کہ شاگرد تو عیاری کر گئے مگر اُستاد مارے خوف کے نہ آسکے مین ضرور
جاؤنگا صاحبقران والاشان نے خواجہ کو بہت کچھ سمجھایا مگر خواجہ کب سنتے ہین بادشاہ نے بھی فرمایا

کہ تم مجھ سے اسقدر روپیہ لے لو مگر نہ جاؤ ہر ایک سردار نے کہا کہ تم ہم سے سو سو کسی نے کہا کہ دو سو لو مگر نہ جاؤ
آفاق دلکو کیہ نے کہا کہ خواجہ تمہارا جانا اچھا نہیں ہے ہم بھی آپ کو دو دو سو روپیہ دینگے کیونکہ وہ
ساحرہ زبردست ہے معمولی ساحرہ نہیں ہے ہم اسکے حال سے بخوبی واقف ہیں جو کچھ برق ثانی کہتے ہیں سب
سچ ہے جب خواجہ نے یہ سنا کہ سب سردار مع بادشاہ کے روپیہ دینے پر آمادہ ہیں خواجہ نے جواب دیا کہ میں
جاؤنگا ضرور مگر عیاری نہ کرونگا صرف اسکی صورت دیکھکر چلا آؤنگا میرا روپیہ ہر ایک پر ہوگیا اس امر کو بھی
ہر ایک نے منع کیا خواجہ نے نہ سنا اور اسی وقت خواجہ دربار سے نکل کر اپنی صورت تبدیل کرکے باتہا
عیاری سے درست ہو کر جانب شہر سمندریہ کے روانہ ہوئے راہ میں تدبیر سوچ لی خواجہ تو اُدھر
روانہ ہوئے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ طمع خواجہ کی ضرور جان لیگی صرف زر کی طمع میں
گئے ہیں یہ خیال کرکے کہ برق و ضرغام تو اشرفیاں لائے ہیں میں کیوں نہ لاؤں سب اہل دربار نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا برق نے عرض کیا کہ خواجہ ضرور گرفتار ہونگے وہ اُنکے جان کی دشمن ہے اگر
خدانخواستہ پکڑ گئے تو پھر رہائی مشکل ہے بڑی جہالت فرمائی ہے استاد نے صاحبقران والاشان نے
فرمایا کہ ہم سب نے منع کیا لالچ بھی دیا مگر انھوں نے نہ سنا کہا جائیے برق نے جواب دیا کہ حضور مجبور ہیں
میں بھی جاتا ہوں کہ دیکھوں کیا گذری برق اور ضرغام و نزا نجیہ بن عمرو طرف شہر سمندریہ کے
صاحبقران والاشان سے اجازت لے کر روانہ ہوئے انکا بھی حال تحریر ہوگا یہاں بادشاہ نے دربار
برخاست کیا محل میں تشریف لے گئے صاحبقران اپنے خیمہ میں سب سردار اپنے اپنے مقام پر کہ انکا حال
پھر قلمبند ہوگا خواجہ و برق ثانی وغیرہ بصورت مبدل طرف شہر سمندریہ کے راہی ہیں انکو تو راہ میں
رکھا جاتا ہے کچھ حال دربار سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہے کہ جب برق وغیرہ عیاری کرکے ایوان نہ طاقی
اور سمندر شاہ سے انعام لیکر دربار سے باہر آئے اور لشکر کی طرف روانہ ہوئے ملکہ ایوان نے
سمندر شاہ سے کہا کہ بڑے غضب کے عیار ہیں کچھ بھی خوف اپنے دل میں نہ کیا فوراً عیاری کر گذرے
اور کیسے چرب زبان ہیں جو غصہ مجھے تھا وہ شیریں کلامی کرکے برطرف کر دیا اور انعام لے کر چلے گئے سمندر
نے کہا کہ یہ کیا امر ہے ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے ایسی ایسی بہت سی عیاریاں ہونگی یہ تو کچھ بھی نہ تھی ایوان نے
کہا کہ اب کی مرتبہ اگر یہ دونوں عیار آئے تو میں ضرور انھیں قتل کرونگی یقین واثق ہے کہ اب وہ نہ آئیں
کیونکہ اقرار کر گئے ہیں سمندر شاہ نے کہا انکے قول و فعل کا کیا اعتبار خیر دیکھا جائے گا یہ جا کر بیان
کرینگے انکا استاد خواجہ ضرور آئے گا وہ بھی آکر عیاری ضرور کرے گا ملکہ نے کہا کہ آئے گا تو کیا پائے گا
گرفتار ہوگا اب تو یقین ہے کہ یہ حال سن کے وہ بھی نہ آئے سمندر نے کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ خواجہ
نہ آئیں ملکہ نے کہا کہ کیا خوف ہے آئیگا تو آئے یہ سن کے سمندر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سمندر شاہ داخل محل ہوا جو مقام ملکہ ایوان نہ طاقی کے
اترنے کے لیے قرار دیا گیا تھا ایوان جادو اُسمیں آئی گرد مکان سحر کر لیا وہ دن تمام ہوا سمندر
نے دعوت میں طلب کیا دعوت کھانے گئی جو اشیا کہ خشک تھیں اور جن میں اس امر سے اطمینان
تھا کہ کوئی بیہوشی نہیں ملا سکتا ہے وہ کھائیں تھوڑی دیر ناچ دیکھکر پھر اپنے مقام پر چلی آئی حصار سحر
کر لیا یہ تو یہاں سو رہی اور خواب مرگ میں مبتلا ہوئی سمندر اپنے محل میں آرام پذیر ہوا انکو تو مبتلائے
خواب مرگ رکھا جاتا ہے اُدھر خواجہ راہ طے کرکے داخل شہر سمندریہ ہوئے ان کے بعد برق
وغیرہ بھی داخل ہوئے خواجہ شہر کی سیر کرتے ہوئے دربار کی عمارت کے قریب آئے دربار کو

برخاست بابا خیال کیا کہ وہ جس مقام پر اتری ہو وہان چلو بڑے عرصہ تک تلاش کیا نشان نہ ملا بس اپنے دل
سے کہا کہ یہ شب تو سرا مین بسر کرو صبح کو دربار مین چلنا یہ دل مین خیال کرکے چوک کی سیر کرتے
ہوے آے ایک مہاجن کے ہاتھ ایک مصری کا لعل فروخت کیا کہ اسی عرصہ مین شام ہوگئی سرا
مین آے ایک درخت کے سایہ مین بستر لگایا بھٹیاری نے لاکھ لاکھ کہا کہ کوٹھری خالی ہی پلنگ طیار
کردون کہا کہ ہم لوگ فقیر ہین ہمکو کسی امر کی ضرورت نہین ہی ہم اسی درخت کے سایہ مین رات
بسر کرین گے وہ یہ سُن کے خاموش ہو رہی پھر نہ کہا ادھر برق وغیرہ بھی پہلے دربار کی تلاش
مین گئے اُنھون نے بھی دربار برخاست پایا سرا مین آکر اُترے مگر دوسری سرا مین کمرہ
کرایہ کا لیا بھٹیاری سے کھانا پکوایا راحت سے بسر کی یہان خواجہ نے جب دیکھا کہ سب
سو رہے کوئی نہین جاگتا ہی اپنے مقام پر سے اُٹھے چند مسافر سرا مین تھے سب کا مال واسباب کمر
ٹٹول ٹٹول کے نکال لیا ایک حبہ نہ چھوڑا اور پھر اپنے مقام پر آکر لیٹ رہے یہان تک کہ صبح ہوئی سرا
کا پھاٹک کھلا سب سے پہلے آپ سرا سے اپنا بستر اُٹھا کر نکل گئے باہر آکر دوسری صورت تبدیل کرکے
طرف دربار کے چلے دوسری سرا سے برق وضرغام وغیرہ بھی چلے یہان سمندر محل سے برآمد ہوا دربار
آراستہ ہوا سب سردار اپنے مرتبے سے آکر بیٹھے ملکہ الوان کرسی پر برابر سمندر کے آکر بیٹھی پشت پر
اُڈا لگا ہوا ہی اسیر بینا بیٹھی ہوئی ہی پانون مین طلائی زنجیر پڑی ہوئی ہی مسند وتکیہ سامنے کرسی پر رکھا
ہوا ہی یہان دربار آراستہ ہی کہ برق وضرغام وغیرہ تو خدمتگارون کی صورت بنکر الوان کے
سامنے علیحدہ ایک طرف کو کھڑے ہو رہے مگر ایک ایک کو دیکھ رہے ہین کہ دیکھین کون خواجہ ہین اور
خواجہ کسکی صورت پر داخل دربار ہوے ہین کسی کو نپایا سواے اصلی صورتون کے برق نے ضرغام
سے کہا کہ ابھی تک استاد نہین آے ضرغام نے کہا کہ آتے ہون گے آئین گے ضرور گرداب نقب زن
عیار سمندرشاہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے برابر اُسکے چارون شاگرد جو کہ معزز ہین وہ بیٹھے ہوے
ہین اور سب عیار کھڑے ہوے ہین کہ الوان نے گرداب سے کہا کہ ہم تمھاری عیاری کی بڑی تعریف سنتے
تھے کہ بہت بڑے عیار ہو مگر آج تک تم نے کوئی عیاری لشکر اسلام مین جاکر نہ کی گرداب نے جواب دیا
کہ بادشاہ نے حکم نہین فرمایا ورنہ مین خواجہ کو لشکر سے جاکر اسیر کر لاتا خواجہ کی اصل کیا تھی ملکہ نے جواب
دیا کہ مین اجازت دلا دون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خواجہ قریب دربار پہونچے تھے تو انھون نے زنبیل
سے گلیم نکال کر اوڑھ لی تھی داخل دربار ہوے تھے سب دربار کو آراستہ پایا تھا یہ قریب کرسی گرداب
نقب زن کھڑے ہوے گرداب کی اور الوان کی تقریر سن رہے تھے جبکہ یہ ملکہ نے کہا کہ مین اجازت
دلا دون تم گرفتار کر لاؤ گے گرداب نقب زن نے جواب دیا کہ ضرور اگر وہ عیار زیر زمین جاکر پوشیدہ ہوگا
تو مین جاکر اسیر کر لاؤنگا میرے روبرو اسکی ہستی کیا ہی برسون فن عیاری تعلیم کرون اس امر سے مجبور ہون
کہ اسکے پاس چند اشیا ایسی ہین جو کہ نایاب زمانہ ہین مگر اُنسے بھی مین نہین خوف کرتا ہون اس امر کا امیدوار
ہون کہ بادشاہ اجازت فرمائین اور یہ حکم فرماوین کہ وہ جو اشیا خواجہ کے پاس ہین سب تیری ہین تو مین
کوشش کرون یہ سنکے ملکہ نے سمندر سے کہا کہ آپ گرداب نقب زن کو کیون نہین اجازت دیتے
ہین جس طریقہ سے یہ کہتا ہی سمندر نے جواب دیا کہ اُسنے کب ذکر کیا اگر یہ اجازت چاہتا ہی تو کیا مضائقہ
ہی یہ جاے خواجہ کو اسیر کر لاے اسکو خواجہ کی ہر چیز کا اختیار ہی گرداب سے ملکہ نے کہا کہ اب تو
اجازت ملی گرداب نے جواب دیا کہ مین کل جاکر اسیر کر لاؤنگا آپ مجھ سے لین مین اسی امر کا تو امیدوار تھا

رحکم شاہی جو پاؤن تو مین اپنا کمال دکھاؤن اور اتنی مدت جو نمک شاہی کھایا ہی اسکو ادا کرون اب آپ میرا
کمال بلاحظہ فرمایئے ملکہ نے کہا کہ اگر تو خواجہ کو گرفتار کرلائے گا تو مین تجکو مال دنیا سے نہال کردونگی گو مین یہ
قوت رکھتی ہون کہ ابھی چاہون تو خواجہ کو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے طلب کرلون کسی کا کچھ بس نہ چلے ساحرہ
غیرساحر سب منھ دیکھکر رہجائین یہ جو تو صندوقچہ دیکھتا ہی کہ میرے روبرو رکھا ہی اس صندوقچہ مین چار کنیزان
ساحری ہین کہ وہ میرے طابع ہین مین جو حکم انکو دون وہ فوراً بجالائین اور اس صندوقچہ پر میرا سحر ہے کہ
کوئی اسکو بدون میری اجازت کے ہاتھ نہین لگا سکتا ہی اگر ہاتھ لگائے تو ہاتھ اسکا صندوقچہ مین جم جائے
پھر جب تک نہ حکم دون صندوقچہ نہ چھوٹے بس اگر مین چاہون تو کنیزان ساحری کے ذریعہ سے اسیر
کرالون مگر تیرا کمال دیکھنا ہی کہ مین نے تیری بہت شہرت سنی ہی گرداب نے کہا کہ کل ملاحظہ فرمایئے گا ملکہ نے
کہا کہ اچھا خواجہ گلیم اوڑھے ہوے سب تقریر سن رہے تھے دل مین کہا کہ یہ بڑی ساحرہ زبردست ہی
ایسی ایسی چیزین اسکے پاس ہین پس قصد کیا تھا کہ صندوقچہ اٹھالون جب یہ سنا کہ صندوقچہ ہاتھ پکڑ
لیتا ہی تو اس قصد سے باز رہے اُدھر میان گرداب نقب زن اب بھولے نہین سماتے کہ مین کل جاکر
خواجہ کو اسیر کرلاؤنگا کرسی پر بیٹھے ہوے اکڑ رہے ہین بار بار موچھون پر تاؤ دے رہے ہین یہان
خواجہ نے خیال کیا کہ تم کھڑے کیون ہو جس کام کے لیے آئے ہو وہ کام کر و پس پا تو عقب گرداب کھڑے
تھے ہاتھ بڑھاکر گرداب کے سر پر سے کلاہ مرداریدجو کہ پہنے ہوے تھا اتار لی کہ وہ برہنہ سر ہوگیا
خود وہان سے عقب سمندر آئے کہ برق کی نگاہ گرداب کے سر پر پڑی دیکھا کہ برہنہ سر بیٹھا ہوا ہی
ضرغام سے کہا کہ استاد آگئے پہلے ہاتھ گرداب نقب زن پر صاف کیا کہ کلاہ سر پر سے اُتار لی
اُسکو خبر تک نہ ہوئی اسی منھ پر اُستاد سے مقابلہ کرنے کو راضی ہین اور اقرار کیا ہے کہ اسیر کرلاؤنگا ضرغام نے
کہا کہ اسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ یہ اسیر کرلائے گا خود گرفتار ہوگا یہان ضرغام و برق مین یہ باتین اشارون
مین ہو رہی تھین کہ ایک گرداب کے شاگرد کی نگاہ گرداب نقب زن کے سر پر پڑی اُس نے جو
برہنہ سر دیکھا تو آہستہ سے کہا کہ استاد کیا آپ کلاہ پہنکر دربار مین نہین آئے تھے کہ برہنہ سر ہین بڑی
خیریت ہوئی کہ بادشاہ کی نگاہ نہ پڑی ورنہ خرابی ہوتی کیونکہ بالکل خلاف تہذیب ہی گرداب نے کہا کہ
کیا بکتا ہے مین کلاہ پہنکر کیون نہین آیا اُسنے کہا کہ ذرا ہاتھ سے ملاحظہ فرمایئے کہ کلاہ سر پر ہے یا نہین
اُسنے جو سر پر ہاتھ رکھا کلاہ کو نہ پایا بہت حیران ہوا ادھر اُدھر دیکھا کہ کہین گر نہ پڑی ہو وہ گری ہو تو ملے
یہ حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی کلاہ کہان ہوگئی یہ حیران ہو رہا تھا ادھر خواجہ جو عقب پشت سمندر ہو پہنچے اُسکے
سر پر سے تاج لیا امراق و شغلاق کے سر پر سے مندیل وزارت لی عشاق کے بھی سر پر سے کلاہ اُتار
لی اور باقی اہل دربار مین سے کسی کی کلاہ نہ لی یہ سب کلاہ و تاج لے کر عقب پشت ایوان کے آئے اور
آہستہ سے مینا کی زنجیر پکڑ کے اپنی طرف کھینچا مینا جو کھنچنے لگی پکاری کہ ملکہ کوئی مجھے کھینچتا ہے
دیکھو مین جاتی ہون جیسے ہی مینا نے یہ صدا دی خواجہ نے ہاتھ روک لیا ایوان نہ طاقی نے پلٹ کر
دیکھا کسی کو نہ پایا پھر اپنے منھ کو پھیر لیا کہ خواجہ نے پھر کھینچا پھر مینا پکاری کہ ملکہ کوئی مجھے پھر کھینچتا
ہی ایوان نہ طاقی نے پھر پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا مینا کو اسی مقام پر بیٹھے دیکھا ایوان مینا پر خفا
ہوئی اور کہا کہ تو دیوانی ہوئی ہی نہ کوئی کھینچتا ہی نہ کچھ کرتا ہی کئی بیکار پکار رہی ہی یہ کہکر پھر اپنی
طرف منھ کر لیا اب کی مرتبہ خواجہ نے زور سے پکڑ کر جھٹکا دیا وہ چلائی کہ ملکہ خبردار ہو کوئی مجکو لیے
جاتا ہی مینا چلاتی رہی خواجہ نے مع زنجیر واڈے کے مینا کو اٹھاکر نذر زنبیل کیا ایوان نے خیال کیا

کہ مینا دیوانی ہوگئی بیکار کے لیے چلاتی ہی لیٹ کر ندیکھا بیٹھی رہی ادھر خواجہ اسکو تندرز نبیل کرکے سمندر
کی پشت پر سے ہوکر ایوان بارگاہ سے صحن مین آئے کہ برق نے دیکھا سمندر و عشاق و شملاق و امراق
سب برہنہ سر ہین اور مینا ندارد پھر ضرغام سے کہا کہ خواجہ تشریف لائے مینا کا تو فیصلہ کیا بھون کر کھا گئے
خوب دام مکر مین اسیر کیا بڑی ہوشیار تھی کچھ نہو سکا پھڑ پھڑا کر رہ گئی اب زنبیل مین ہوگی اور دیکھو کہ
سب کو خواجہ نے مع سمندر کے برہنہ سر کردیا ضرغام نے جواب دیا کہ دیکھتے جاؤ ہوتا کیا ہے
ادھر عشاق کی نگاہ سمندر شاہ کے سر پر پڑی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ گستاخی معاف یہ کونسی حرکت
تھی کہ آج دربار مین سر برہنہ آئے والی امان تو پرسون مرین مگر آنکا غم آج کیا یہ جو عشاق نے
کہا سمندر نے سر اٹھا کر عشاق کی طرف دیکھا برہنہ سر پایا سمندر نے کہا کہ واہ استاد اپنی
ٹوپی اور پر گنوائی آپ خود تو برہنہ سر ہین اور مجکو کہتے ہین یہ جو استاد اور شاگرد مین تقریر
ہوئی اب سب اہل دربار نے سر اٹھا کر دیکھا تو یہ ماجرا نظر پڑا کہ دونون وزیر بادشاہ و
عشاق سر برہنہ بیٹھے ہوئے ہین ہر ایک نے یہ واقعہ دیکھکر اپنے سر پر ہاتھ رکھا اپنی کلاہ کو سر پر پایا
اس خیال سے کہ شاید ہم بھی سر برہنہ ہون جب کلاہ سر پر پائی تو اطمینان ہوا گلاب جادو نے شملاق سے
کہا کہ آپ نے بھی بادشاہ کا ساتھ دیا آپ بھی آج کلاہ پہنکر نہین آئے نہ امراق اب تو ہر ایک کو حیرت ہوئی
گرداب نقب زن نے جو یہ سنا تو فرط شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا یہ جو سنا کہ بادشاہ کے
سر پر تاج نہین ہی اُسنے سر اٹھا کر دیکھا سر برہنہ پایا ایک مرتبہ روبرو سمندر شاہ کے آیا اور عرض کیا
کہ غلام بھی اسی بلا مین مبتلا ہی بڑے عرصہ سے اسی فکر مین تھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا اب
سب نے گرداب نقب زن کو بھی برہنہ سر پایا سب کو بڑی حیرت ہوئی سمندر نے کہا کہ یہ امر ہماری سمجھ
مین نہین آیا کہ یہ کیا بات ہی کون ایسا زبردست تھا کہ ہم سب کی کلاہ لے گیا اور ہمکو سر برہنہ کر گیا مگر یہ دوسری
عجب کی بات ہی کہ اور کسی سے نہ بولا سوائے ہم چند اشخاص کے بڑا ہوشیار تھا کہ جو قیمتی کلاہ تھین وہ لے گیا
باقی کو ہاتھ نہ لگایا بس اُسوقت سمندر شاہ نے دوسرا تاج منگا کر سر پر رکھا اسی طور سے ہر ایک نے
کلاہ طلب کرکے سر پر پہنی گرداب نے اپنے شاگردون سے کہا کہ خوب آبرو بچی ورنہ ضرور آبرو جاتی
جب بادشاہ ایسی حالت سے دیکھتا سوال کرتا مین کیا جواب دیتا ہان خود انکا تاج ندارد ہوگیا اب
وہ کیا عتاب کرتے بڑا منصف تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ کسی نے ملکہ ایوان کی طرف ندیکھا سب یہ واقعہ
دیکھکر حیران ہوے اور سر جھکائے سمندر خود شرمندہ تھا کہ یہ کونسی حرکت ہی اور سر جھکا لیا دل مین کہا
کہ اہل دربار کیا کہتے ہون گے یہی خیال کرتے ہون گے کہ بادشاہ سڑی ہوگیا ہی اور استاد کو اور وزیرون کو
سب کو دیوانہ خیال کرتے ہون گے اور رب تو سر برہنہ نہ آئے تھے ایسی کوئی بھی حرکت کرے گا
یہ نئی بات ہوئی کہ خود بخود یہ چند آدمی سر برہنہ ہوگئے کوئی نہ کوئی بات تو ضرور ہی سمندر سر جھکائے
ہوئے یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا کہ یکایک در بارگاہ سے ایک شخص سر پر تاج رکھے ہوئے قبائے
فلکار پہنے ہوئے چلا آتا نظر پڑا سمندر شاہ نیچی نگاہ سے دیکھ رہا تھا مگر خاموش تھا راوی
بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ مینا کو لے کر صحن بارگاہ مین اپنی صورت تبدیل کی معقول آدمی کی صورت بنکر
گلیم اتار کر طرف دربار کے چلے جب ایوان مین پہونچے اب سب نے دیکھا کہ یہ کون شخص آیا ہی خواجہ
نے مجرا گاہ پر سے سمندر کو بہت جھک کر مجرا کیا اُسکے بعد ملکہ ایوان نطاقی کو مجرا کیا کہ سمندر نے
جو بدار کو اشارہ کیا کہ انکو کرسی دو خواجہ کو جو سب نے ندیکھا سوائے سمندر کے آتے ہوئے

اسکا سبب یہ تھا کہ سب سر جھکائے ہوئے اس حیرت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ کیا ماجرا تھا کہ سمندر وغیرہ کی ٹوپیان سر سے نمود ہو گیئن بدین سبب کسی نے نہ دیکھا اُدھر چوبدار نے کرسی لاکر حاضر کی خواجہ سمندر شاہ کو سلام کرکے روبرو ملکہ ایوان نہ طاقی کے کرسی پر بیٹھ گئے برق نے ضرغام سے کہا کہ بھائی ضرغام یہ جو مرد بزرگ آئے ہین یہ استاد ہین مینا کو غایب کرکے آئے ہین تاکہ مال نہ لُٹے ضرغام نے اشارہ سے کہا کہ سچ کہتے ہو اُدھر خواجہ نے ملکہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ملکہ آپ نے مجھے پہچانا کہ مین کون ہون اور کس غرض سے آیا ہون ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے آپ کو نہین پہچانا نہ مین نے آپ کو کبھی دیکھا تھا جو پہچانون خواجہ نے سمندر سے کہا کہ آپ نے پہچانا سمندر شاہ نے بھی انکار کیا پھر تو خواجہ نے سب اہل دربار سے پوچھا کہ آپ لوگون مین سے کسی نے مجکو پہچانا سب نے انکار کیا گرداب لقب ان سے کہا کہ بتاؤ اُسنے کہا کہ مین نہین واقف ہون جب سب انکار کر چکے خواجہ نے سمندر اور ایوان اور عشاق سے مکرر دریافت کیا جب سب انکار کر چکے اُسوقت خواجہ نے ایوان سے کہا کہ ملکہ تم اسی امر پر دعوے کرتی تھین کہ جب خواجہ میرے روبرو صورت بدل کر میرے اوپر عیاری کرنے آئین گے تو مین پہچان لونگی مین تمھارے سامنے موجود ہون اور تم مین سے کسی نے نہ پہچانا میان گرداب میرے مقابلہ کا دعوے رکھتے ہین وہ بھی مطلق نہ پہچان سکے کیا خوب اسی منھ پر یہ دعوے اُدھر برق نے ضرغام سے کہا کہ لو اور سنو خواجہ نے اپنے کو ظاہر بھی کر دیا بڑا غضب کیا اب ضرور اسیر ہوئے کوئی بھی دشمن کو آگاہ کرتا ہی جو کام کرنا تھا کیا ہوتا اور اپنی راہ لی ہوتی ضرغام نے جواب دیا کہ کوئی مصلحت ہوگی برق یہ سن کے خاموش ہو رہا اُدھر خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ وای سمندر وای گرداب وای کل اہل دربار آگاہ ہو کہ منم خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی افسوس کسی نے نہ پہچانا خصوصًا ملکہ نے مین تو ملکہ کا امتحان کرنے آیا کہ مین نے سنا تھا ملکہ پہچان لیتی ہی مگر جس نے مجھ سے بیان کیا تھا وہ سب بالکل جھوٹ تھا کیا کوئی مجھے پہچان سکتا ہی بس مین جا تا تو سب کو بیہوشی سنگھا کر بیہوش کرتا اور سب کو قتل کرکے چلا جاتا سمندر نے یہ سن کے کہا کہ ہمکو کیونکر یقین ہو کہ آپ خواجہ عمرو ہین آپ اپنی اصلی صورت ہمکو دکھائیے یہی کلام ملکہ نے بھی کیا ایوان نہ طاقی ایسی متحیر ہوئی تھی کہ مینا کو بھی فراموش کر گئی تھی کہ دیکھے کہ میری مینا نے کیون نہ آگاہ کیا مینا ہوتی تو آگاہ کرے اُسکے تو پہلے ہی پر کترے گئے نہ کسی اہل دربار نے ملکہ کو یاد دلایا نہ مینا کی طرف دیکھا سب کے سب چشم حیرت سے خواجہ کی طرف دیکھ رہے ہین جب سمندر اور ایوان نے یہ کلمہ کہا خواجہ نے کہا کہ تم اصلی صورت پر جو دیکھو گے تو یقین لاؤ گے بس مین برائے امتحان تو آیا ہون یہ کہکر کرسی پر سے جست کی سقف ایوان تک گئے وہان جا کر غلملک لگائی زمین تک آتے آتے اپنی اصلی صورت پر تھے وہ سب سامان غائب تھا وہی تکا سی ڈاڑھی وہی کلیجے سے گال وہی زیرہ سی آنکھین وہی خوبانی ایسے کان وہی طباق ایسا پیٹ تنکا ایسے ہاتھ پانون تین گز کا قد اوپر کا چھ گز کا قد نیچے کا نو گز کا پیادہ شطرنج کا جو کہ بڑھ کر فیل سوار کو مارے ایک ٹاٹ کا کرتہ آپ کے گلے مین اور رنڈے کا پائجامہ سر پر کاغذ کی ٹوپی ایمین لومڑی کی دم لگی ہوئی آکر کرسی پر بیٹھے راوی نے بیان کیا ہی کہ خضران بن عمرو ثانی بالکل خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کی صورت مین سر مو فرق نہین ہی بلکہ عمرو ثانی اس قدر مشابہ نہ تھے جیسے یہ ہین پس جب خواجہ آکر اپنی صورت اصلی سے کرسی پر بیٹھے سمندر شاہ اور ملکہ ایوان نہ طاقی اور کل اہل دربار کو حیرت ہوئی کہ کیا سحر اور امر عجیب ہی کہ بالائے سقف جاتے جاتے

صورت بدل گئی سحر مین بھی تو یہ طاقت نہین ہی گو کل اہل دربار خواجہ کو کئی مرتبہ اصلی حالت پر دیکھ چلے تھے مگر اسوقت جو دفعتاً دیکھا تو ڈر گئے ملکہ تو خوف زدہ ہو کر سہم گئی خواجہ نے کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کہ اب تو سبنے پہچانا اب بھی کوئی شک ہی سب نے مع سمندر اور ملکہ کے جواب دیا کہ ہم سب نے پہچانا خواجہ نے اُٹھکر کرسی پر سے سمندر اور ملکہ کو پھر سلام کیا اور پھر کرسی پر بیٹھے سمندر نے خواجہ سے کہا کہ اسوقت آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے سنا تھا کہ ملکہ عیارون کو خوب پہچانتی ہین دوسرے جو کوئی اُنکے روبرو عیاری کرے اُسکو انعام دیتی ہین تو مین نے کہا کہ مین بھی جاکر عیاری کرون اور ملکہ کا امتحان کرون کہ مجکو بھی پہچانتی ہی یا نہین اور ملکہ سے انعام لون مگر مین نے یہان آکر جس نے مجھسے بیان کیا تھا اُسکے قول کے خلاف پایا ملکہ نے تو ذرا بھی نہ پہچانا الوان نے کہا کہ مین تو ضرور پہچان لیتی مگر نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ جاسوقت میری مینا نے مجکو نہ بتایا خواجہ نے کہا کہ ملکہ مینا کیسی کیا کوئی مینا بھی تمھارے پاس تھی ملکہ نے کہا کہ تم سے جس نے بیان کیا ہو گا یہ بھی بیان کیا ہو گا کہ ملکہ کی مینا جو کچھ حال ہوتا ہی مفصل بیان کر دیتی ہی خواجہ نے کہا کہ ہان بیان کیا تھا اب یاد آیا ای ملکہ وہ تمھاری مینا کہان ہی اب الوان نے پلٹ کر دیکھا کہ کیا سبب ہوا جو میری مینا نے مجکو خبر نہ دی دیکھا تو وہان مینا ندارد ہی کوئی صیاد مع اڈے اور زنجیر کے لے گیا یہ دیکھنا تھا کہ اسکو بڑا صدمہ ہوا ہاے مینا کہکر اپنے زانو پر ہاتھ دے مارا سر پیٹ لیا اور کہا میری بڑی عمدہ مینا تھی مین نے اُسکو بڑی مشقت سے پالا تھا خوب باتین کرتی تھی نہ معلوم کون کم بخت لے گیا افسوس اب ایسی مینا مجھے نملے گی مین اپنی مینا کو کہان سے لاؤن اُسنے دو مرتبہ مجھسے کہا کہ ای ملکہ کوئی مجکو کھینچتا ہی مین نے دونون مرتبہ پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا جب اُسنے تیسری مرتبہ کہا مین نے خیال کیا کہ دیوانی ہو گئی ہے جو بیہودہ بکتی ہی مین نے کچھ سماعت نہ کی پلٹ کر بھی نہ دیکھا ہاے میری مینا واے میری مینا کہان سے تجکو تلاش کر کے لاؤن میرا تو تجھسے دل بہلتا تھا کس ظالم نے تجکو مجھسے جدا کیا کون وہ کم بخت تھا ملکہ الوان نے جو یہ کہکر رونا شروع کیا سب اہل دربار حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہی این گل دیگر شگفت تاج اور کلاہ تک غنیمت تھا مینا کو کون لے گیا وہ کون ایسا تھا کہ جو مینا کو لے گیا سب کو حیرت بالاے حیرت ہی ادھر خواجہ نے کہا کہ ملکہ تم اسقدر زار زار کیون روتی ہو ایک مشت پر کے لیے اور مینا خرید کر کے پال لینا بیکار دو پرون کے لیے جان کھوتی ہو اور اپنے کو ہلاک کرتی ہو ملکہ الوان نے جواب دیا کہ خواجہ وہ مینا میری بہت عمدہ تھی خوب باتین کرتی تھی مین نے اسکو سحر بھی تعلیم کیا تھا میری مونس تنہائی تھی جب مین اکیلی ہوتی تھی تو اُس سے باتین کرتی تھی ایسی پیاری پیاری باتین کرتی تھی کہ میرا دل بہلتا تھا مین اُس سے بہت محبت کرتی تھی نہ معلوم کون دشمن تھا جو مجکو رُلا گیا میری مینا کو لے گیا مین اب کہان سے تلاش کر کے لاؤن یہ تو خواجہ تم نے سچ کہا کہ ایک مشت پر کے لیے جان کھوتا بیکار ہی اور خرید لینا ای خواجہ پھر مین اتنے زمانہ تک محنت کرون تب اس لائق ہو اور نہ معلوم بولے یا نہ بولے کوئی جانور پر تو ذرا رہنے ہین خواجہ نے کہا کہ ملکہ گھبراؤ نہین تمھاری مینا نکل جاے گی تم کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو مین صرف آزماتا تھا ملکہ نے کہا کہ کہان سے ملی گی اُسکو تو کوئی لے گیا ای خواجہ سچ بتاؤ کہ کیا تمھارے پاس ہی خواجہ نے کہا کہ مین تو تمھارے پاس بیٹھا ہون میرے پاس ہوتی تو تمھارے سامنے ہوتی اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم اپنی مینا کو پہچان لوگی جو ملے ملکہ الوان نے کہا کہ ای خواجہ اب وہ کہان ہان اگر ملے تو ضرور بالضرور پہچان لون یہان سب اہل دربار مع سمندر کے حیران ہین کہ یہ کیا امر ہی اور کس طور کی باتین ملکہ مین اور

اور خواجہ مین ہو رہی ہین کہ خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ تم اس مینا سے بہت محبت کرتی ہو ملکہ نے کہا کہ
ضرور مین اُسکو چاہتی ہون خواجہ نے کہا کہ اے ملکہ تمھاری مینا میرے پاس ہے مگر اصل امر یہ ہے کہ میرے پاس
اور بھی مینائین ہین شاید تمہین مل گئی ہو مین اُنکو نکالتا ہون تم اپنی مینا کو پہچان لو ملکہ نے کہا کہ خواجہ مینا تمھارے
پاس کہان سے آئی خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ مینے صرف تمھارے امتحان کی خاطر مینا پہلے سے لیلی تھی مگر تمنے
مطلق نہ پہچانا یہ بیان کیا کہ میری مینا تمھارے پاس ہے اے ملکہ جیسی مین نے تمھاری صفت سنی تھی اُسکے خلاف پایا
ملکہ نے سر جھکا لیا تھوڑے عرصہ کے بعد سر اُٹھا کر کہا کہ اے خواجہ جو تعریف کہ مین نے تمھاری سنی تھی اُس سے
زیادہ تمکو پایا دراصل تم سب کے سب بڑے عیار کامل ہو مگر مین تم سے مقابلہ کرونگی اب تم میری مینا مجکو
دے دو کیونکہ مین اُسکے لیے بہت بیتاب ہون خواجہ نے کہا کہ ملکہ مین تم سے مذاق کرتا تھا بھلا یہ تبلاؤ کہ
مینا میرے پاس کیونکر آئی کیا خوب مین نے جو آپ سے مذاق کیا آپ کو بھی یقین ہو گیا مین کہان مینا کجا وہ پردار
جانور تھا معلوم ہوتا ہے کہ کہین اُڑ گیا ملکہ نے جواب دیا کہ مع اَڈے اور زنجیر کے خواجہ نے کہا کہ مین کیا جانون
تمھارا ہی قول ہے کہ مین نے اسکو بزور سحر تعلیم کیا تھا وہ سحر کرکے اُڑ گئی ملکہ نے مسکرا کر کہا کہ خواجہ جانور بھی
کہین سحر کرتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ مین کیا جانون ملکہ نے جواب دیا کہ خواجہ مذاق ہو چکا میری مینا مجکو
دو خواجہ نے کہا ملکہ ذرا ہوش مین آؤ واہ کیا خوب تم نے میری بات کو پکڑ لیا ملکہ نے جواب دیا کہ
خواجہ مینا تمھارے پاس ضرور ہے خواجہ نے کہا کہ ملکہ یہ صرف تمھارا خیال ہے ملکہ بولی کہ خواجہ جب تک تم مینا
نہ دوگے اُسوقت تک مین تمکو جانے نہ دونگی خواجہ نے کہا کہ یہ بھی کوئی زبردستی ہے اے لو کیا مین کوئی چڑیمار
ہون کہ میرے پاس مینا ہے یہ کسی چڑیمار سے فرمایئے کہ وہ آپ کو مینا لا دے ملکہ نے کہا کہ خواجہ بہت
باتین نہ بناؤ یہ تقریر ملکہ اور خواجہ کی سب اہل دربار دم بخود خاموش بیٹھے ہوئے سن رہے تھے جب بہت
ملکہ نے کہا تو خواجہ نے کہا کہ ملکہ ایک شرط سے مینا مل سکتی ہے وہ شرط یہ ہے کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو مین چڑیمارون
سے تلاش کرا کے تمھاری مینا تمکو منگا دون ملکہ نے کہا کہ اے خواجہ مین روپیہ کیون صرف کرون میرا ہی تو
مال جاے اور مین ہی روپیہ صرف کرون خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ ایوان پھر مینا کا ہاتھ آنا امر
محال ہے بغیر روپیہ صرف کیے ہوے مین چڑیمارون سے منگاتا اُنکو روپیہ کا لالچ دیتا شاید مینا ملجاتی ملکہ
جواب دیا کہ اے خواجہ خیر مین سو روپیہ تمکو دونگی خواجہ نے کہا کہ کیا خوب اچھا بڑا اُلو کام اور سو روپیہ
حاصل کلام ملکہ ایوان نہ طاقی نے ہزار روپیہ کا اقرار خواجہ سے کیا خواجہ نے کہا کہ لاؤ ملکہ نے کہا
کہ تم پہلے مینا لاؤ خواجہ نے کہا کہ اے ملکہ تم اس امر کا بخوبی اپنے دل مین اطمینان رکھو کہ مین تمھاری
مینا تمکو ضرور لا دونگا یہ خوف نہ کرو کہ روپیہ تو مین تم سے لے لون اور تمھاری مینا تمکو نہ ملے یہ جو
خواجہ نے کہا ملکہ نے روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ نے روپیہ لیکر کہا کہ ملکہ لو اپنی مینا یہ کہکر خواجہ نے
اپنی زنبیل مین ہاتھ ڈالا اور چند تلوریان نکال کر ملکہ ایوان نہ طاقی کے روبرو پیش کین اور کہا کہ لو
پہچان لو ملکہ نے کہا کہ خواجہ یہ مینائین نہین ہین بلکہ تلوریان ہین اے خواجہ مینا ہمین منگاؤ اور خواجہ
تم تو کہتے تھے کہ مین کوئی چڑیمار ہون کہ میرے پاس مینا ہوگی تم روپیہ صرف کرو تو مین
منگا دونگا یہ تو تم نے اپنی بغل سے نکالین کیا بھٹکی تمھاری بغل مین ہے خواجہ نے جواب دیا کہ میرے
پاس سب قسم کے جانور ہین مینا طوطا ہُدہُد وغیرہ جس جانور کی ضرورت تمکو ہو مجھ سے مول لے لو
پھر اگر ان مین تمھاری مینا نہین ہے تو مین اور نکالتا ہون اہل دربار حیران تھے کہ خواجہ نے چڑیمارون
کے بھی کان کاٹے گویا خواجہ کے پاس بھٹکی کی بھٹکی ہے کچھ معلوم نہین ہوتا ہے اور کس قدر

تو رہان نکالی ہین ادہر خواجہ نے انکو زنبیل مین رکھا اور چند مینا ئین مثل الوان کی مینا کے نکالین اور کہا کہ لو ملکہ پہچان لو ملکہ ایوان نے انکو بغور دیکھا ایک مینا کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہی میری مینا ہی خواجہ نے اس مینا کو ملکہ کے ہاتھ مین دیا ایوان نے اُسے خواجہ کے ہاتھ سے لے کر اپنا منھ مینا کے پاس لیجاکر پیار کیا اُس مینا سے ایسی خوشبو مشک کی آئی کہ ایوان کا دماغ معطر ہوگیا ادھر خواجہ نے وہ سب مینائین داخل زنبیل کین ایوان نے اسکی خوشبو سونگھ کر خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ اسکا اڈا اور زنجیر بھی دو خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ اڈا اور زنجیر تو میرے پاس نہین ہی اگر ہوتا تو مین ضرور تمھین دیدیتا ملکہ نے کہا کہ خواجہ یہ تو تمھاری باتین ہین تم یہ جو کہتے تھے کہ مینا میرے پاس کب ہی آخر تمھارے پاس نکلی کہ نہین جب مینا تمھارے پاس سے نکلی تو اسکی زنجیر وغیرہ بھی ضرور ہوگی خواجہ نے کہا کہ مجھ سے جیسی چاہے قسم لو میرے پاس زنجیر نہین ہی اُدھر مینا سے خوشبو مشک کی چلی آتی ہی اس خوشبو کے سبب سے ایوان کے دماغ کو جو فرحت ہوتی تھی تو بار بار اُسکو پیار کرتی تھی نوبت باینجا رسید کہ اُس خوشبو نے ملکہ ایوان نہ طاقی کے دماغ مین اثر کیا ملکہ نے خواجہ سے کہا ای خواجہ اس مینا سے مشک کی خوشبو کہان سے آتی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ مینائین میری جہان رہتی ہین اُس مقام پر مین نے مشک بچھا رکھا ہی کیونکہ ان سب کو اس مشک مین رہنے کی عادت پڑی ہی اس سبب سے کہ اکثر مین شاہ شہریار کے ہاتھ فروخت کرتا ہون چونکہ یہ مینا بھی مین نے انھین کے ہمراہ چھوڑ دی تھی اس سبب سے انمین بھی مشک کی خوشبو ہوگئی ملکہ جانور کو اس طریقہ سے رکھتے ہین ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا پس ملکہ اُسکو پیار کرنے لگی کہ کیا پیاری میری مینا ہی مگر مینا کچھ بولتی نہین ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ اسکا سبب یہ ہی کہ تمھاری مینا ڈر گئی ہی ادھر ملکہ کے دماغ مین اُس مشک کی خوشبو نے اپنا اثر کیا کہ ایک مرتبہ ملکہ ایوان کو چھینک آئی اور بیہوش ہوکر کرسی پر سے گری ملکہ ایوان کا کرسی پر سے گرنا تھا کہ مینا اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی فرّاٹا مار کر اُڑ گئی ادھر لوگ دوڑے کہ ملکہ کو اٹھائین پس خواجہ نے دوڑ کر ایک جناب دافع بیہوشی مارا کہ ملکہ کو دوبارہ چھینک آئی اور اپنے ہوش مین آ گئی خواجہ نے ملکہ ایوان کا بازو پکڑ کر کرسی پر بٹھایا اور اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئے ملکہ ایوان نہ طاقی نے اپنے حواس درست کئے اور کہا کہ میری مینا کیا ہوئی خواجہ و دیگر اہل دربار نے کہا کہ جب آپ گرین تو وہ آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی اُڑ گئی ملکہ کو بڑا افسوس ہوا اور خواجہ سے کہا کہ خواجہ یہ کیا حرکت تھی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ مین نے اسوقت وہ کام کیا ہی کہ آج تک کسی عیار نے بھی نہ کیا ہوگا ای ملکہ میرے شاگرد آئے اُنھون نے عیاری کی اور تم نے پہچان لیا انکو انعام دیا اُنھون نے جا کر مجھ سے کل کیفیت بیان کی مین نے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے یہ خیال کیا کہ جب یہ لونڈے جا کر عیاری کر کے انعام لے آئے کہ جنکو تمیز تک نہ تھی ملکہ نے گرفتار کر کے رہا بھی کر دیا تو میری کیا یہ لیاقت بھی نہین ہی کہ مین بھی جا کر عیاری کرون ملکہ میری عیاری کو تو دیکھو کہ مین نے اپنے کو آپ پر ظاہر بھی کر دیا اور کوئی خوف اپنے دلمین نہ لایا بلکہ یہ مجکو بخوبی معلوم تھا کہ ملکہ میری دشمن ہین میری فکر مین تشریف لاتی ہین اسپر بھی مین اس طور سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا مین نے بلکہ آپ کو بیہوش بھی کیا اور ہوشیار بھی کر دیا وہ تو صرف صورت بدل کر آئے مجھے ملکہ تم نے پہچان لیا ای ملکہ مین نے اسوقت

تین عیاریان کین اول تو یہ کہ سب کے سر پر سے کلاہ و تاج لیے کسی کو خبر نہوئی بہت بڑے عیار طرار و چالاک
بیبان گرداب نقب زن تھے انکو بھی نہ معلوم ہوا پھر مین نے تمھاری مینا لی باوجودیکہ مینا نے کئی
مرتبہ کہا بھی کہ مجکو کوئی لیے جاتا ہی تم نے پلٹ کر دیکھا بھی مگر نہ پہچانا دوسری مرتبہ مین صورت بدل کر
آیا کسی نے نہ پہچانا اب مین نے اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہو کر عیاری کی اور پوری عیاری کی اگر مین چاہتا
تمکو قتل کرتا تو میرا کوئی کیا کرتا مین نکلا ہوا چلا جاتا مجکو یہ امر خود منظور نہ تھا صرف مین اپنا کمال آپ کو دکھانے
آیا تھا سو دکھا دیا مین نے اسوقت بہت بڑا کام کیا ہی مین نے سنا ہی کہ تم بہت بڑی سخی ہو لہذا مجکو انعام دو
ملکہ نے کہا کہ کیا خوب ایک تو میرے اوپر عیاری کی دوسرے مجھ سے انعام کے طالب ہوا ای خواجہ مین نے
جیسا سنا تھا ویسا پایا واقعی امر یہ ہی کہ تم بہت بڑے عیار ہو ای خواجہ مین ضرور تمھارے قتل کی فکر مین آئی تھی
اور اسی فکر مین تھی پس اسوقت اس امر سے ناچار ہون کہ تم میرے پاس خود آئے ہو اور تم نے اپنا کمال
بھی دکھایا مگر دراصل تم بڑے بے خوف ہو گو مین نے تم سے برق ثانی کے ہاتھ کہلا بھی بھیجا تھا کہ میرے
اوپر عیاری کا قصد ہرگز نہ کرنا تم نے اسپر جرات یہ کی کہ میرے روبرو آکر میرے اوپر عیاری کی پس ای خواجہ
اب تم جاؤ اور مجھ سے بہت ہوشیار رہنا کہ مین ضرور تم کو اسیر کرونگی اور قتل کرونگی مین اس امر سے ہرگز باز
نہ آؤنگی خواجہ نے کہا کہ ملکہ ایوان تم بھی مجھ سے ہوشیار رہنا کہ مین ضرور تمپر عیاری کرونگا اور تمکو اسیر
کرونگا جہان تک ممکن ہوگا اس امر کی کوشش کرونگا کہ تم مذہب اسلام قبول کرو اگر مان لیا تو خیر ورنہ
قتل کرونگا ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ خواجہ گو میری مینا میرے پاس نہین ہی مگر مین کسی امر سے عاجز نہین
ہون مین ہوشیار ہون تم عیاری کرنا مین بچونگی اور تم بھی ہوشیار رہنا خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ مین ضرور
ہوشیار اور خبردار رہونگا اب ملکہ مجکو انعام دو تاکہ مین جاؤن بڑی دیر ہوئی اگر تم مجھے انعام ندوگی تو سب کو
یہ گمان ہوگا کہ خواجہ کی کچھ بھی وقعت ملکہ نے نہ سمجھی خواجہ کے شاگردون کو تو انعام دیا اور خواجہ کو جو بڑا
کو خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی یہ جو خواجہ نے کہا اور یہ بھی کہا کہ ملکہ تمھارا نام بھی ہوگا کہ ملکہ ایوان بڑی
قدردان ہی یون ناقدری کے ساتھ مشہور ہوگی جب یہ تقریر خواجہ نے کی ملکہ نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ خواجہ سچ کہتے ہین پس ملکہ نے اسی وقت دو ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو دیے خواجہ نے کہا کہ ملکہ مین نے
تمھارا بڑا نام سنا ہی اپنی لیاقت کے موافق دیجیے ملکہ نے اور ہزار روپیے دیے جب ملکہ انعام دے چکی
خواجہ نے سلام کیا اور سمندر شاہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ آپ تو بادشاہ ہین آپ کے روبرو
اور آپ کے سپاہ کے سامنے مین نے یہ عیاری کی پس آپ بھی کچھ انعام دین خواجہ نے سمندر کی بہت تعریف
کی سمندر نے کہا کہ خواجہ تم نے کیا اچھا سلوک میرے ساتھ کیا کہ مجکو سب کے روبرو ذلیل کیا میرا
تاج اُتار لیا اور پھر مجھ سے انعام کے طالب ہو خواجہ نے جواب دیا کہ ای بادشاہ غلام اسی طور سے
بادشاہ سے ناز کرتے ہین اور اُس سے ناز کرتے ہین جو ناز اُٹھاتا ہی اُس سے نہین کرتے ہین جو نہین
اُٹھاتا ہی پس آپ میرے ناز اُٹھاتے ہین مین آپ سے ناز کرتا ہون پہلے کیون آپ نے مجھکو
اسقدر گستاخ کیا یہ جو خواجہ نے کہا سمندر مسکرا دیا اسی وقت حکم دیا کہ خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ
لاکر دو خواجہ نے کہا کہ پھر یہ بھی اپنی زبان سے فرما دیجیے کہ مین نے تاج تمکو بخش دیا سمندر نے
کہا کہ خواجہ مین نے تاج بھی تم کو دیا اور سمندر نے شلاق اور امراق اور عشاق سے کہا کہ آپ بھی خواجہ
کو اپنی کلاہ معاف فرمایئے اور انعام دیجیے کیونکہ خواجہ نے بہت بڑا کام کیا اور ہمارے
دربار مین آئے ہین تو خالی ہاتھ نجائین چنانچہ سمندر نے سب اہل دربار سے کہا کہ خواجہ کو تم لوگ بھی دو

خواجہ نے کہا کہ یہ آپ کی صرف پرورش ہی ورنہ مین کوئی بھیک نہین مانگتا ہون سمندر نے کہا کہ یہ
کوئی امر نہین ہی ہمارا حکم ہی خواجہ نے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہی تو خیر ورنہ اسپر بھی جن صاحب کا جی چاہے
دین جن صاحب کا جی چاہے نہ دین کوئی کسی پر جبر نہین ہی بس یہ جو حکم سمندر نے دیا شملاق وغیرہ نے خواجہ
کو اپنی اپنی کلاہ معاف کی جو کہ گران قیمت تھی اور ایک ایک ہزار روپیہ انعام کا دیا خواجہ کی اس عیاری
سے ہر ایک بہت خوش ہوا تھا اہل دربار نے حسب لیاقت اپنی خواجہ کو روپیہ منگا کر دیا اب خواجہ کے
سامنے روپیہ کا ایک انبار ہو گیا سمندر نے گرداب نقب زن کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے
اپنی کلاہ خواجہ کو نہ معاف کی اُس نے جواب دیا کہ مین تو نہ معاف کرونگا کیا خوب ایک تو زبردستی ٹوپی
لی پھر مین معاف کرون آپ لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین تو اُنسے اپنی کلاہ لونگا کیونکہ میرا انکی طیاری مین
بہت سا روپیہ صرف ہوا ہی خواجہ نے یہ سنکے سمندر سے کہا کہ آپ کوشش نکرین انکو رہنے دیجیے یہ
مجھ سے اپنی کلاہ لے لین گے یہ کہکر خواجہ نے گرداب نقب زن سے کہا کہ میرے اور تمھارے یہ شرط
ہی کہ اگر تم مجھ سے اپنی کلاہ لے لو تو مین تمکو دس ہزار روپیہ اور دون ورنہ تم مجکو دو گرداب نے کہا کہ اچھا
خواجہ کی اور گرداب نقب زن کی باہم شرط روبرو سمندر اور کل اہل دربار کے ہوئی ہاتھ پر ہاتھ
پڑا پس جب شرط ہو چکی خواجہ نے وہ سب روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور اپنی کرسی پر سے اُٹھکر
سمندر شاہ اور ملکہ ایوان نہ طاقی سے کہا کہ مین جاتا ہون ای ملکہ مین پھر کہے جاتا ہون کہ ہوشیار
رہنا مجھ سے ملکہ نے جواب دیا کہ تم بھی مجھ سے خبردار رہنا خواجہ نے کہا کہ اچھا اور ملکہ کو سلام کیا اُسکے
بعد سمندر شاہ کو مجرا کیا صحن بارگاہ مین آے پکار کر کہا کہ ای گرداب مین جاتا ہون یہ نہ کہنا کہ خواجہ
مجکو خبردار کر کے نہین گئے منھ چھپا کر چلے گئے مین موجود ہون اگر تمکو کلاہ لینا ہو تو لے لو گرداب نے
جواب دیا کہ یہ کوئی طریقہ نہین ہی کہ تم میرے گھر پر آے ہو مین تم پر زیادتی کرون ہان جب موقع ملیگا
مین اپنی کلاہ لیلونگا اب آپ شوق سے تشریف لیجائین یہ سنکے خواجہ جست کر کے باہر آے باہر آکر اپنے
لشکر کا شہر سے راستہ لیا اُدھر برق ثانی و ضرغام وغیرہ بھی دربار سے نکلکر دوسرے راستہ سے بہت جلد
طرف لشکر کے چلے خواجہ ابھی خرامان خرامان چلے آتے تھے یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر اور
صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما تھے اور سب سردار اپنے اپنے دنگل و کرسی پر متمکن تھے خواجہ کا ذکر ہو رہا
تھا کہ خواجہ کل سے گئے ہین کچھ حال نہ معلوم ہوا یہ طمع خواجہ کی جان لے گی کہو کیا ضرورت تھی کہ دشمن
کے روبرو ایسی حالت مین جائین جبکہ وہ جانی دشمن ہو اور ایسی فکر مین آیا ہو ہم سب نے روپیہ بھی دینے
کو کہا مگر نہ سنا یہی ذکر ہو رہا تھا کہ برق ثانی و ضرغام وغیرہ بہت تیزپا پہنچتے ہوے آکر حاضر دربار ہوے مگر
چہرہ فرط مسرت سے لال مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور بادشاہ و صاحبقران کو دعا دے کر عرض کیا کہ خداوند
خواجہ نے بہت بڑا کام کیا یہ کہکر سب عیاری اول سے آخر تک بیان کی اس حرکت پر کہ سبکی ٹوپیان لین
سب مع بادشاہ کے بہت ہنستے مینا کا غائب ہونا اپنا بھی حیرت کرنا خواجہ کا دوسری صورت پر آنا پھر
اپنے کو ظاہر کرنا اور مینا کو دے کر بیہوش کرنا اور پھر ہوش مین لانا انعام لیکر وہان سے چلنا سب بیان
کیا یہ حال سنکے بادشاہ و صاحبقران بہت خوش ہوے اور بہت تعریف فرمائی بلکہ خواجہ کی اسقدر
تعریف کی کہ فرمایا کہ خواجہ اول کے یہ بھی ہین اپنے باپ سے چالاک ہین کیا کام کیا ہی بہت بڑی عیاری
کی لیاقت کا کام کیا اہل دربار نے بھی بہت تعریف کی کہ اتنے عرصہ مین خواجہ آکر پہونچے سب کو
سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھ گئے مگر منھ بناے ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کیا گذری کیا ملا

خواجہ نے کہا کہ کچھ نہین ملا عمنا کیا کیا مین کچھ لینے کو گیا تھا صرف ملکہ ایوان کو دیکھنے گیا تھا دیکھ آیا دراصل بہت
بڑی ساحرہ زبردست ہی خدا اُسکے شر سے بچائے اور محفوظ رکھے مگر میرا نقصان بھی ہوا ایک نوٹ
ہزار روپیہ کا گر گیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کو قسم ہی میرے سر کی سچ سچ بیان کرو جب خواجہ
کو صاحبقران نے اپنے سر کی قسم دی خواجہ مجبور ہوگئے تب خواجہ نے کل حال بیان کیا مگر یہ نہ ظاہر کیا
کہ انعام بھی ملا بلکہ یہ کہا کہ روپیہ میرا بہت صرف ہوا لائیے وہ جو آپ سب نے اقرار کیا تھا اسی سبب سے
تو مین نے نہین لیا کہ آپ نہ دین گے صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ خواجہ یہ امر تو بالکل خلاف ہی کہ
تم نے کچھ لیا نہین سمندر سے لیا اہل دربار سے لیا ملکہ ایوان نہ طاقی نے دیا جو ہم سب نے اقرار کیا ہی
وہ ہم سب ضرور دین گے پس یہ بیان کرو کہ کیا ملا جب خواجہ کو یقین ہوگیا تو کہا کہ ہان کچھ ملا پس یہ سنکے
بادشاہ اور صاحبقران وکل اہل دربار نے خواجہ کی بہت تعریف کی بادشاہ و صاحبقران نے
خواجہ کو ایک ایک خلعت مرحمت فرمایا اور جس قدر روپیہ کا اقرار خواجہ سے کیا تھا وہ عنایت کیا
سب سرداروں نے دیا خواجہ بہت خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے خواجہ اپنے خیمہ مین آئے یہان تو سب خوش ہین وہان دربار سمندر کا
حال سماعت فرمایئے پہلے دربار کفار کا حال سُنئے کہ کل کی جو خبر ہرکارے لشکر اسلام سے دریافت کرکے
گئے تھے جب صبح کو گرداب وغیرہ نے دربار کیا تھا تو بیان کی تھی وہ سب کے سب خوش ہوئے تھے کہ ملکہ اگر
مقابلہ کرے گی آج پھر ہرکارے لشکر اسلام مین موجود تھے یہ سب حال دریافت کرکے دربار مین آئے
گرداب وغیرہ سے سب حال بیان کیا انکو حیرت ہوئی خواجہ کی تعریف کی انکو تو یہان اسی جگہ مین
رکھا جاتا ہی کہ دیکھیے کیا حکم آتا ہی سمندر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ انعام لے کر دربار سے سمندر
کے چلے آئے بعد آنے خواجہ کے سمندر نے بہت تعریف خواجہ کی کی اور ایوان سے کہا کہ ملکہ تم نے
دیکھا کہ کیا بلا کے عیار ہین اور خواجہ کا تو جواب نہین ہی ملکہ نے کہا کہ مین کیا بیان کرون میری تو عقل
گم ہی جرأت بھی ویسی اور چالاکی و فطرت بھی ویسی مجکو اپنی مینا کا بہت بڑا صدمہ ہی مین نے بڑی محنت
سے طیار کی تھی یہ تو اُسوقت آنکھون مین خاک ڈال کر لے گیا خیر میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی
مین اسکو ضرور گرفتار کرکے قتل کرونگی گو اُسوقت بھی ممکن تھا مگر خلاف مروت تھا کہ جو اپنے گھر پر
آئے اُسکے ساتھ دغا کیجیے اب مین اُسے اسیر کرونگی سمندر نے کہا ای ملکہ مین یہ نہین کہتا ہون
کہ تم اسیر نہین کر سکتی ہو بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ جو مین کہتا تھا وہ پیش آیا آپ کو یقین نہ تھا اب تو یقین
آیا ہوگا یہ سُن کے ایوان نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ آپ گرداب شاہ کو آگاہ کرین کہ مین کل
جاؤنگی اور پرسون اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی کل سب عیارون کا بندوبست کرونگی سمندر نے کہا کہ ای ملکہ
دو ایک روز اور ٹھہر جاؤ پھر جا کو مقابلہ کرنا ایوان نہ طاقی نے کہا کہ ای سمندر اب یہ نہین ہوسکتا ہے
کہ ایک تو مجکو خود چند ضرر مین لاحق ہین دوسرے مین خواجہ سے اقرار کر چکی ہون اگر عرصہ کرونگی تو خواجہ
یہ کہین گے کہ ایوان ڈر گئی سمندر نے کہا کہ اچھا آپ کو اختیار ہی مین انکو آگاہ کرتا ہون پس
سمندر نے اُسی وقت دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام گرداب بہت جلد تحریر کرنا اور اُسکا مضمون
یہ ہو کہ تم لوگ خبردار ہو کہ ملکہ ایوان نہ طاقی مع اپنے لشکر کے تشریف لاتی ہین اُنکی اطاعت کرنا اُنکے
حکم سے سرتابی نہ کرنا جو وہ حکم دین اُسپر عمل کرنا اور اُنکے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرنا پس یہ ہی
سب مضمون دبیر نے تحریر کر دیا سمندر نے ایک طائر سحر کے ہاتھ وہ نامہ روانہ کیا اسکے بعد دربار

برخاست کیا ملکہ اپنے مقام فرودگاہ پر آئی اور سب اپنے اپنے مقام پر گئے سمندر نے دعوت کا سامان
روانہ کیا ملکہ نے کھانا کھایا آرام کیا بیان اُس طائر نے آکر نامہ گرداب شاہ کو دیا گرداب شاہ
نے دبیر کو نامہ پڑھنے کا حکم دیا اُسنے نامہ پڑھا مضمون نامہ سُن کے گرداب شاہ نے حکم دیا کہ طبل
بشارت پر چوب لگائی جاے لشکر مین سب کو آگاہ کیا جاے کہ کل ملکہ ایوان نہ طاقی براے مقابلۂ
اہل اسلام تشریف لائینگی یہ جو حکم گرداب شاہ نے دیا طبل بشارت پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا
ایک خوشی لشکر مین ہوئی سب خوش ہوے جاسوسان لشکر اسلام یہ خبر سُنکر اپنے لشکر مین آئے دربار کو
برخاست پایا خواجہ سے جاکر عرض کیا خواجہ نے جاسوسون سے کہا کہ تم لشکر کفار مین جاؤ اور جو واقعہ
گذرے وہ دریافت کرکے خبر دینا ہرکارے پھر گئے گرداب شاہ نے بھی دربار برخاست کیا خلاصہ یہ کہ
وہ شب تمام ہوئی صبح ہوئی بادشاہ اسلام نے دربار کیا صاحبقران والاشان دربار مین تشریف لائے سب
سردار آئے خواجہ نے آکر بادشاہ کو مجرا کیا اور جو ہرکارون سے سنا تھا وہ بیان کیا صاحبقران نے
فرمایا کہ آتی ہے تو آئے خداے بازرگ است کچھ خوف نہین ہے اپنا سر اپنی کنار مین پائیگی یہان یہ ذکر
ہے وہان گرداب شاہ نے حکم دیا کہ سب لشکر طیار رہے ہم ملکہ ایوان کا استقبال کرینگے اسیوقت لشکر مین
کمر بندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین لشکر طیار ہو گیا گرداب شاہ نے اپنے لشکر کو طریقہ سے صف بستہ کیا
خود تخت پر سوار ہوکر وسط لشکر مین قایم ہوا اسی طور سے گرداب شاہ وحباب شاہ وسیلاب شاہ وغیرہ
بھی وسط لشکر مین قیام پذیر ہوے ملکہ ایوان کا انتظار کرنے لگے ہرکارون نے یہ خبر آکر بادشاہ اسلام
سے عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم بھی حد لشکر سے ایوان نہ طاقی کی آمد کا تماشا دیکھینگے صاحبقران
والاشان نے فرمایا کہ کیا مضایقہ ہے پس اسیوقت سے انتظام ہونے لگا بادشاہ مع سردارون کے حد لشکر
پر تشریف لائے تخت پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیون پر یہان تو یہ بندوبست ہے وہان سمندریہ
کا حال سماعت فرمائیے کہ جب صبح ہوئی سمندر شاہ نے دربار کیا سب جب آچکے ملکہ ایوان نے کہا
کہ اب مین رخصت ہوتی ہون مجکو اجازت ملے سمندر نے کہا کہ اچھا جاؤ سپرد خدا وند تصویر کیا کل ہم بھی
تمہاری جنگ کا تماشا دیکھنے آئینگے ملکہ ایوان نے کہا کہ بہت خوب پس ملکہ نے کرسی پر سے اُٹھکر سمندر
کو سلام کیا سمندر تا لب فرش ملکہ کے پہونچانے کو آیا ملکہ نے صحن بارگاہ مین آکر تخت سحر طیار کیا اُسپر
بیٹھکر روانہ ہوئی جب شہر سے باہر آئی ایک مقام پر ٹھہری اور سحر کرکے دستک دی کہ ایک ابر پیدا ہوا وہ
ابر آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُس سے بارش مروارید ہوتی تھی اُسکے بعد ملکہ ایوان نہ طاقی نے کچھ
پڑھکر دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا ملکہ ایوان نے اُس طائر سے کہا کہ میرے سپہ سالار اژدر جادو
سے کہو کہ بہت جلد لشکر اور خیمہ وغیرہ لے کر چلے وہ طائر یہ سُنکے فراٹا مار کے اُڑ گیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ
نہ طاق کی طرف سے ایک ابر اُٹھا آگے آگے اژدر جادو کرگدن مست پر سوار عقب مین اُسکے لشکر کفار اُس
ابر سے پیدا ہوا کوئی ساوہنس پر سوار تھا کوئی بط پر کوئی شیر پر کوئی اژدر پر قشقہ پیشانیون پر جھولیان
شانون پر ترسول ہاتھون مین اس شان سے وہ لشکر آکر پہونچا اژدر نے ملکہ ایوان نہ طاقی کو
سلام کیا سب لشکر نے مجرا کیا پس ملکہ نے اس لشکر کو لے کر جو کہ قریب دس ہزار کے تھا طرف لشکر گرداب
کے روانہ ہوئی یہان گرداب شاہ وغیرہ انتظار ملکہ ایوان مین لشکر کو صف بستہ کیے ہوے براے
استقبال کھڑے تھے بادشاہ اسلام مع سردارون کے اپنے لشکر کی حد پر تشریف فرما تھے لشکر کفار کیطرف
ملاحظہ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ سمندریہ کی جانب سے ایک ابر اُٹھا اُس ابر سے برق کی چمک رعد کی گرج

پیدا ہوئی وہ بہت تیز آیا اور قریب لشکر کفار آکر ایک طرف قائم ہوگیا اُس ابر کے بعد ایک اور ابر ظاہر ہوا
اُس سے چھوٹی چھوٹی بوندیاں پڑتی ہوئیں کہ جسکے سبب سے گرد و غبار بیٹھتا جاتا تھا گویا چھڑکاؤ
ہوتا تھا اُسی ابر کے برابر آکر قائم ہوا اب سامان سواری نمودار ہوا کالے کالے جن پر صورت خداوند
تصویر کی بنی ہوئی وہ آکر ایک طرف جدھر وہ ابر ٹھہرے ہوئے تھے قائم ہوا اب تو غول کے غول
غٹ کے غٹ ساحروں کے طاؤس و ہنس و اژدر پر سوار نمودار ہوئے اور ایک طرف آکر قائم
ہوئے اُسکے بعد وسط لشکر میں ایک تخت پر ملکہ ایوان نہ طاقی سوار سر پر ابر سایہ فگن اُس سے بارش
مروارید ہوتی ہوئی پایۂ تخت پر اژدر جادو ہاتھ رکھے ہوئے کرگدن پر سوار نمودار ہوا اُسکے عقب میں
لشکر جب ملکہ آکر پہونچی خواجہ و برق وغیرہ نے بادشاہ و صاحبقران و کل سرداروں سے کہا کہ یہ ہی
ملکہ ہے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا خاموش ہو رہے ادھر ملکہ نے دیکھا کہ ایک لشکر گرد دس بارہ کوس کے حلقہ میں
فرودکش ہے لاکھوں خیمے اور بارگاہیں برپا ہیں نشان کھلے ہوئے ہیں پھریرے اُنکے ہوا سے اڑ رہے ہیں
بازار ہیں آراستہ ہیں ملکہ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ مع کئی ہزار سرداروں اور کئی سو بادشاہوں کے حد لشکر پر
زیر نمگیرۂ زربفتی تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور سب سردار کرسیوں پر ہیں انمیں ساحر بھی ہیں غیر ساحر بھی اور ایک لشکر
مختصر صف آرا ہے اسمیں کئی بادشاہ ہیں اب جو ملکہ نے غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ گرداب شاہ کا لشکر ہے
کیونکہ ملکہ نے گرداب شاہ وغیرہ کو پہچانا اور گرداب شاہ وغیرہ نے ملکہ کو دیکھا بڑھ کر سلام کیا ملکہ نے
جواب سلام دیا اب لشکر گرداب شاہ نے سلام کیا علم سلامی کیے گئے سلامی کے باجے بجے طبل بشارت
پر چوب پڑی تخت ملکہ قریب تخت گرداب شاہ آیا ملکہ نے دریافت کیا کہ یہ ہی لشکر اسلام ہے گرداب
شاہ نے جواب دیا کہ جی ہاں ملکہ ایوان نے کہا کہ انمیں ساحر بھی ہیں گرداب شاہ نے کہا کہ ہاں بہت ہیں
آفاق و کوکبہ وغیرہ تو تمہارے اقلیم کے ساحر ہیں باقی دوسرے مقامات کے ہیں مثل مریخ وغیرہ کے
ملاحظہ فرمایئے کہ بادشاہ اسلام آپ کی آمد کی خبر سنکے برائے تماشا مع کل سرداروں کے حد لشکر پر موجود
ہیں پس گرداب شاہ نے ایوان کو بادشاہ سے لیکر کل سرداروں کو پہچنوا دیا ملکہ ایوان نے ہر ایک
کا نام پوچھا گرداب شاہ نے سب کے نام بتائے ملکہ نے کہا کہ خواجہ کہاں ہیں گرداب نے کہا کہ
وہ سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں ملکہ نے جو دیکھا تو خواجہ کو بڑے مرتبے سے پایا اور
عیاروں کو بھی دیکھا برق و قمر تمام کو تو پہچان لیا مگر اور کسی کو نہ پہچانا گرداب نے سبکے نام بتائے پس ملکہ نے
اپنے لشکر کو فرودکش ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ لشکر گرداب سے الگ کچھ فاصلہ پر فرودکش ہونا یہ حکم
دینا تھا کہ لشکر ملکہ کا اترنے لگا خیمہ و بارگاہیں برپا ہو گئیں سب لشکر اُترا ملکہ چند سرداروں کو اپنے ہمراہ
لے کر ہمراہ گرداب شاہ کے گرداب کی بارگاہ میں آئی گرداب شاہ وغیرہ نے بڑی
عزت سے ملکہ کو بٹھایا جب سب لوگ باطمینان بیٹھ چکے ملکہ ایوان نے کہا کہ نامہ تحریر کرنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے یا ہے گرداب نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے وہ لوگ ماننے والے نہیں ہیں
بیکار ہے پس ملکہ ایوان نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ گرداب شاہ نے
طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ملکہ ایوان کے
لشکر میں بھی طبل جنگ بجا پس ملکہ نے تھوڑی دیر بیٹھکر وہاں سے اٹھکر اپنے لشکر میں آئی بارگاہ میں
بیٹھی دربار کیا دونوں لشکروں میں سامان جنگ ہونے لگا ہرکارے لشکر اسلام کے خبر طبل جنگ
کے بجنے کی لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہاں جب ملکہ ایوان نہ طاقی خیمہ گرداب میں

چلی گئی اُسکا لشکر آنے لگا بادشاہ اسلام بھی مع سرداروں کے بارگاہ میں تشریف لائے تخت پر جلوہ فرما ہوئے
اہل دربار سے کوئی ایسا نہ تھا جو حاضر دربار نہ ہو قران بھی اُسوقت دربار میں موجود تھے کہ بادشاہ نے فرمایا
یہ ساحرہ معزز معلوم ہوتی ہے جب تو اس شان و شوکت سے آئی ہے خواجہ نے عرض کیا کہ اسکی بڑی عزت
سمندر شاہ کرتا ہے یہ خاندانی ساحرہ ہے آفاق نے کہا اے حضور اسکے بزرگ ہمیشہ منتظم نہ طاق رہے
بلکہ قرابت بعیدہ رکھتے تھے خداوند نہ طاق سے خود اسنے اور اسکے بھائی نے علیحدگی کر لی تھی ورنہ یہ
بھی ایک ارا کین طلسم سے ہے اور اسی سبب سے سب اسکی عزت کرتے ہیں دوسرے ساحرہ زبردست ہے
صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کیا خوف ہے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر یہ شریک ہو جائے تو کچھ حالات
نہ طاق اس سے ظاہر ہوں آفاق نے جواب دیا کہ یہ پہلے حالات سے واقف ہے اب تو نئے نئے بند و بست
ہوے ہیں نئے نئے طریقے ایجاد ہوے ہیں یہ اُن حالات سے نہیں واقف ہوگی صاحبقران والاشان
نے فرمایا کہ کچھ تو ضرور حالات سے ماہر ہوگی یہ بھی ذکر ہو رہا تھا کہ نقارہ کی صدا آئی بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا
کہ یہ نقارہ کیسا بجا صدا سے طبل کی یہ صدا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ میں خبر منگاتا ہوں ابھی خواجہ نے
کسی کو روانہ نہ کیا تھا کہ وہ ہرکارے آکر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے دعا و ثنا سے
شاہی ادا کر کے عرض کرنے لگے کہ ہم دربار کفار میں موجود تھے کہ جب ایوان ساحرہ تخت پر بیٹھ چکی سب نے
بڑی عزت کی اُسکے بعد اُسنے کہا کہ ایک نامہ بنام بادشاہ لشکر اسلام تحریر کیا جائے کہ جس میں پند و نصیحت
ہو اگر وہ اسپر عمل کریں تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوایا جائے گرداب وغیرہ نے جواب میں کہا کہ بیکار ہے
وہ اسپر عمل ہرگز نہ کریں گے بلکہ اسکے جواب میں جواب سخت دیں گے اس سے کیا حاصل بس یہ
سُن کے اُسنے نامہ روانہ کرنا موقوف کیا طبل جنگ بجوا دیا چنانچہ گرداب شاہ وغیرہ کے بھی لشکر
میں طبل جنگ بجا ہے اور ایوان نہ طاقی کے بھی لشکر میں ہم یہ خبر لے کر وہاں سے فوراً روانہ ہوئے
کفار کا قصد ہے کہ ہم کل غلامان شاہی سے مقابلہ کریں باقی سب خیریت ہے بادشاہ نے یہ ساعت فرما کے
اُنکو انعام کثیر دے کر رخصت کیا حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی نقارہ رزمی بجایا جائے ہم بھی
کل میدان جنگ میں جا کر کفار سے مقابلہ کریں گے یہ حکم سُن کے خواجہ نے جا کر طبل سکندری پر
چوب لگائی لشکر اسلام میں بھی کوس حربی بجا اہل اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ضرور ہوگا یہاں بھی سامان جنگ درست ہونے لگا خواجہ دربار میں آئے اپنی کرسی پر بیٹھے خواجہ
نے آفاق و کوکبہ و سہراب جادو و شہزادان و مہرخ سے کہا کہ آپ سب لوگ میرے
خیمہ میں بوقت سہ پہر تشریف لائیے گا مجکو آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہے اور رائے لینا ہے
اسی طور سے برق ثانی و ضرغام ثانی و قران ثالث و جانسوز ثانی و چالاک ثانی
و زاغچہ بن عمر سے بھی کہا تم سب بھی آنا ایک امر ضروری میں رائے لینا ہے ان سب نے کہا کہ
بہت اچھا بادشاہ نے تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا وہاں گرداب وغیرہ نے
بھی دربار برخاست ہونے کا حکم دیا ملکہ ایوان نہ طاقی نے بھی اپنی بارگاہ سے اٹھ کر جا کر
خواب مرگ میں اپنے کو مبتلا کیا تھا کیونکہ راہ کی تھکی ماندی تھی تینوں لشکروں میں سامان جنگ
ہو رہا ہے صفیں آراستہ ہو رہی ہیں ہر ایک لشکری مصروف درستی سامان جنگ ہے کہ وہ دن
تمام ہوا سہ پہر کا وقت آیا بادشاہ اسلام نے دربار کیا چند خاص خاص سردار حاضر ہوئے اپنے اپنے
لشکر میں گرداب شاہ وغیرہ نے دربار خاص کیا کیونکہ یہ وقت دربار خاص کا تھا ایوان نے اپنی بارگاہ میں دربار

کیا اسکے پاس بھی اسکے سردار معزز آکر بیٹھے مثل اژدر جادو زنار جادو غلیواز جادو دلسوز جادو وغیرہ کے یہان
بھی دربار آراستہ ہی لشکرون مین سامان جنگ ہو رہا ہی اُودھر خیمہ خواجہ مین آفاق کوکبہ سہراب مریخ جلال
برق ضرغام وغیرہ موجود ہین خواجہ اپنی مسند پر بیٹھے ہوئے ہین اور سب سردار بھی برابر بیٹھے ہین قران
ثالث روبرو بیٹھے ہوئے ہین شمع رائے روشن ہو رہی ہی مشورے ہو رہے ہین خواجہ نے آفاق و مریخ
کی طرف دیکھکر کہا کہ آپکی کیا رای ہی اسپر عیاری کی جائے یا نہین اُنھون نے کہا کہ ہماری رائے کیا ہی اور ہم
کیا ہین ہان ان سبکی رائے لیجیے خواجہ نے عیارون کی طرف دیکھکر کہا کہ تم سبکی کیا رائے ہی اُنھون نے جواب دیا
کہ جو حکم آپکا ہو ہم موجود ہین اگر آپ حکم دین کہ آگ مین کود پڑو تو ہم دریغ نکرینگے مگر عیاری کرنے مین اس امر کا
خوف ہی کہ وہ خبردار بہت ہی ایسا نہو کہ کوئی خرابی ہو اور دھوکا نہ کھا جائین دوسرے امر یہ ہی کہ وہ سب حالات
سے واقف ہی آیندہ جو مرضی آپکی ہو دو ایکدن دیکھکر پھر عیاری ضرور کرینگے ذرا اسکے مقابلہ کا بھی طریقہ دیکھ لین کہ
کیا طریقہ ہی آفاق وغیرہ نے بھی یہی کہا کہ یہ رائے بہت عمدہ ہی ہان ذرا ہم لوگون کی بھی تو جان کا ہی ملاحظہ ہو
یہ کہنے کو نہو کہ سب نامرد ہین عیارون کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین جہان کوئی زبردست اپنے سے دیکھا اُسکو
عیارون کے ذریعہ سے گرفتار کرا لیا خواجہ نے کہا کہ جیسی آپ سبکی رائے مگر میری ایک رائے ہی کہ کل
سب عیار لشکر سے متفرق ہو جائین کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہو چکا ہی کہ وہ زیادہ تر عیارون کی دشمن ہی اور جو لشکر
مین موجود رہین وہ بصورت مبدل رہین اور قران سے کہا کہ تم کل لشکر مین نہ آنا کیونکہ وہ زیادہ تر تمھاری
دشمن ہی قران ثالث نے جواب دیا کہ مجکو اُس سے کوئی خوف نہین ہی میری امید ہی کہ ذات باری پر ہی
وہ جو چاہیگا وہ کریگا مین ایک لکاتہ فاحشہ ساحرہ کے خوف سے لشکر مین نہ آؤن خواجہ نے کہا کہ ای قران
اسکا سبب یہ ہی اور میرا منشا یہ نہین ہی کہ تم اُسکے خوف سے لشکر مین نہ آنا بلکہ اس سبب سے کہ شاید کوئی بلا نازل ہو
ہم سب خدانخواستہ مبتلا ہون تو تم اگر کوئی صورت رہائی کی تو کروگے کوئی تو باقی رہے قران نے جواب دیا
کہ جو آپکی مرضی ہو اُسپر عمل کرونگا اور رائے ہونے لگی یہان تو یہ رای ہو رہی تھی وہان پھر الوان کو بیٹھے
بیٹھے اپنی نانی کا اور بھائی کا خیال آیا ایک کوہ عظیم تھا کہ دل پر گرا ایک آہ کی اور خیال کیا کہ اس حبشی نے
میری نانی کو بڑے ظلم سے قتل کیا اُنکا دم گھٹ گھٹ کر نکلا اس پیرانہ سالی مین یہ صدمہ پہونچا اس حبشی کو ضرور
ضرور گرفتار کرکے قتل کرنا چاہیے باقی کا تو کل خاتمہ کرونگی مگر اس حبشی کو ابھی گرفتار کرکے خاتمہ کرون یہ خیال کرکے الوان
نے غلیواز سے کہا کہ ای غلیواز مین تجکو یہ تصویر دیتی ہون اس صورت کا عیار جہان تجکو ملے ابھی اسیر کرلا مین تجکو
بہت کچھ انعام دونگی غلیواز نے عرض کیا کہ بہت خوب بس اپنے مقام پر سے اُٹھی وہ تصویر لیکر الوان نے
قران ثالث کی تصویر سحر سے اُسکی صورت دریافت کرکے تیار کی تھی وہی تصویر اُس ساحرہ کو دیکر روانہ
کیا غلیواز نے صحن بارگاہ مین آکر اپنے شانون پر اسم سحر دم کیا کہ پر پیدا ہوئے بس وہان سے مثل
غلیواز کے اڑکر طرف لشکر اسلام کے چلی اور لشکر مین پہونچکر تلاش کرنے لگی اتفاق سے قران ثالث
خیمہ خواجہ سے نکلکر اپنے مقام کو جاتے تھے چونکہ یہ رائے قرار ہو گئی تھی کہ سب عیار متفرق ہو جائین جب
یہ رائے قرار پا چکی تو وہ صحبت برخاست ہوئی سب اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے خواجہ اپنے خیمے
مین آئے قران اپنے مقام کی طرف چلے غلیواز نے جو بلندی پر نگاہ کی اور اس تصویر کو دیکھا
کیونکہ یہ تو اسی فکر مین تھی قران کو پہچانا بس ایک مرتبہ کوندے جو گرکر چلی قریب قران پہونچکر سحر کیا
کہ برق چمکی یہ اس برق کی چمک مین زمین پر آئی قران چمک کو دیکھکر جھجکے تھے کہ کسی نے کمر مین ہاتھ ڈالا اور
بالائے آسمان کے اوڑا چمک جو ہر طرف ہوئی سب نے دیکھا کہ کوئی قران کو لیے جاتا ہی لشکر مین ایک

شور و غل مچ گیا کہ کوئی قران کو گرفتار کیے ہوئے سردار بھی لیے جاتا ہی یہ جو غل مچا سب عیار اپنے اپنے خیمے سے
آئے خواجہ بھی اپنے خیمے سے باہر آئے یہ غل سنکے خیمون سے نکل آئے خواجہ نے پوچھا کہان لوگون
نے بتایا وہ لیے جاتا ہی اب جو خواجہ نے دیکھا کہ قران لٹکے ہوئے اڑے چلے جاتے ہین لیجانے والا
نظر نہین آتا ہی سب سردار ساحر و غیر ساحر اور عیار اُس مقام پر جمع ہوگئے اور اُسی طرف دیکھنے لگے
ساحرون نے قصد کیا کہ ہم جا کر رہا کرا لائین یہ کون ساحر ہی جو لیے جاتا ہی ایک مرتبہ یہ جو خبر بارگاہ مین پہونچی بادشاہ
و صاحبقران مع اُن سردارون کے بارگاہ سے تشریف لائے یہ بھی اُسی مقام پر آکر کھڑے ہوئے کہ بہزاد
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اور قران کو اُسکے پنجہ سے رہا کر کے لاتا ہون آفاق نے کہا
کہ مین جاتا ہون اتنے عرصے مین وہ سبکی نگاہ سے غائب ہوگئے اب نہ قران کا بھی پتہ نہین ملتا ہی
کہ کدھر لیگیا کون تھا خواجہ نے کہا کہ اب بیکار ہی کیونکہ یہ معلوم نہین ہی کہ اُسکو کدھر لیگیا جب تک
معلوم ہوتا تھا اُسوقت تک جانا اچھا تھا اب کیا ہوتا ہی مین نے قران کو سپرد خداوند کریم کیا یہی کہ
ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ قران نظر آئے کہ طرف زمین کے چلے آتے ہین جو لوگ کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے
تھے انھون نے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ یا تو قران نگاہ سے غائب ہوگئے تھے اور معلوم نہوتے تھے
یا زمین کی طرف آتے ہوئے نظر آتے ہین پھر سب دیکھنے لگے کہ دفعتہً قران قریب زمین کے پہونچے
سبنے دیکھا کہ قران ایک ساحرہ کے سینے پر بیٹھے ہوئے چلے آتے ہین سب حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگے کہ ایک
مرتبہ قران زمین پر پہونچے جیسے زمین پر پہونچے قران جست کر کے اُسکے سینہ پر سے کود پڑے اور
کودتے ہی پیچھے ہٹکر جو بغدہ مارا کہ اُسکا سر تن پر سے جدا ہوگیا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی
چھاگئی برف باری ہوئی پھر غل مچانے لگے صدا آئی کہ کشتی نام من غلبواز جادو بود مصاحب ملکہ الوان
نرطاقی افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم بعد اس صدا کے تاریکی برطرف ہوئی ایک
شعلہ آگ کا زمین سے پیدا ہوا اُسنے اُس لاش کو جلا دیا سب نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی
جب وہ لاش جل گئی اُس سے ایک طائر پیدا ہوا وہ صدائے افسوس ہوا اُڑ گیا قران کو
سینے دوڑکر گلے سے لگایا خواجہ نے بہت تعریف کی صاحبقران و بادشاہ قران و سب عیار و
اور سردارون کو لیکر بارگاہ مین آئے جو کہ اُس مقام پر موجود تھے سب آکر بیٹھے ہر ایک کی زبان پر
یہ کلمہ تھا کہ خدا نے خوب قران کو بچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا وہ لیجاتا ضرور قتل کرتی کیونکہ انکی دشمن
جانی ہی صاحبقران نے پوچھا کہ قران یہ کیا واقعہ ہوا اور تمنے کیا تدبیر کی کہ یا تو وہ تمکو لیگئی تھی
یا تم اُسپر سوار ہوکر زمین پر آئے اور تمنے قتل کیا قران نے عرض کیا کہ حضور یہ واقعہ یہ ہی کہ جب
مین خواجہ سلامت کے خیمہ سے اس رائے کے قرار پانے کے بعد چلا کہ ہر ایک عیار لشکر سے
نکلجائے اور جو لشکر مین موجود ہے وہ بصورت مبدل لباس مین جو خیمے کے باہر آیا تو میرے دل نے مجھے
کہا اور یہ مشورہ دیا کہ ای قران تو سن چکا ہی کہ الوان تیری دشمن جانی ہی گو خداوند کریم ہر ایک کا ہر بلا و
آفت مین محافظ ہی اُسکے بھروسہ پر تکیہ رکھنا ضرور ہی مگر انسان کو لازم ہی کہ وہ خود بھی اپنی حفاظت کرے
دشمن کو حقیر نہ خیال کرے بس مین نے عطر بیہوشی اپنے تمام جسم مین اور گردن مین مل لیا اپنی حفاظت
کے لیے بس مین جیسے وسط لشکر مین پہونچا کہ ایک برق چمکی مین اُس برق کی چمک سے جھجکا کہ فوراً میری
کمر مین پنجہ پڑا اور مجکو لیکر بالا سے آسمان چلا جب بہت بلند ہوگیا تو مین نے دیکھا کہ ایک ساحرہ میری کمر
مین پنجہ ڈالے مجکو لیے جاتی ہی مجکو اپنی جان سے مایوسی ہوئی اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ جو مرضی خدا

اب تیری قضا آگئی خیر کیا زور ہو اور مین نے طرف خدا کے دل کو رجوع کیا اور آہستہ آہستہ دعا کرنے لگا چونکہ
میرے کپڑون مین عطر بیہوشی ملا ہوا تھا مین نے پہلے سے یہ تدبیر کر لی تھی کہ اپنی ناک مین روئی رکھ لی تھی تاکہ
میرے دماغ مین بیہوشی کی بو اثر نہ کرے مین تو اس سبب سے ہوشیار رہا اُسکے دماغ مین جو بو پہونچی بیہوشی
نے اپنا کام کیا وہ بیہوش ہو کر جلی طرف زمین کے مین اُسکے قبضہ سے چھوٹا بس مین نے دونون پانون اپنے
اُسکے سینے پر جما دیے اور یونہی اُسکو لیے ہوئے زمین پر آ یا یہان آکر آپ سبکے روبرو اُسکو قتل کیا
یہ واقعہ پیش ہوا جو کہ مین نے عرض کیا سبنے یہ حال سنکے کہا کہ کیا خوب دانائی اور عقلمندی کی خوب تمنے عیاری
کی ہر ایک نے بڑی تعریف کی بہت خوشی حاصل ہوئی خواجہ نے کہا کہ ای قران اب تم نہ جاؤ لشکر مین تیرے
قران نے جواب دیا کہ اب کوئی خوف نہین ہو سبنے قران کو انعام دیا بادشاہ و صاحبقران نے خلعت
دیا خواجہ نے قران سے کہا کہ ای قران یہ سب میرے پاس رکھدو تمکو جب ضرورت ہوگی دیدونگا
قران نے جواب دیا یہ سب مال آپکا ہی بس خواجہ نے جو روپیہ ملا تھا وہ بھی اور خلعت بھی لیکر نذر قبول
کیا قران نے کہا کہ مین جاتا ہون بس قران وہان سے رخصت ہو کر لشکر کو طے کر کے اپنے مقام عبادت
پر آئے اسی قصہ مین رات ہو گئی تھی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے خیمون مین آ کے ساحر سحر
جگانے لگے غیر ساحر اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے نقارہ حربی بج رہا ہی طلایہ لشکر اسلام پھرنے
لگا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش کی بلند ہوئی اُدھر لشکر کفار مین بھی کوس حربی بج رہا ہی ساحر
اپنا سحر جگا رہے ہین یہان بھی طلایہ پھر رہا ہی اپنی بارگاہ مین الوان جادو بیٹھی ہوئی تھی اس انتظام
مین کہ غلیواز قران کو گرفتار کرنے گئی ہی اُسکو لیکر آتی ہوگی اُسکے لشکر مین بھی ساحر سحر جگا رہے ہین
طلایہ پھر رہا ہی گرداب نے دربار برخاست کیا ہی یہان یہ بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ طائر جو کہ خاک غلیواز سے
پیدا ہوا تھا آکر پہونچا الوان کے گرد سر چرخ مار کر صدا دی کہ افسوس آپ کی مصاحب خاص غلیواز کو قران
حبشی نے قتل کیا اور وہ ماری گئین مین اُسکی روح ہون اب مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہ کہکر وہ طائر چلا گیا
یہ جو سنا الوان کو حیرت ہوئی اُس نے اُسی وقت اوراق سامری اُٹھا کر دیکھے اُسمین وہی حال نکلا
جو کہ بابت قتل غلیواز کے تحریر ہوا ہی الوان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ افسوس بہت بڑی ساحرہ تھی اور
میری مصاحب قتل ہوئی اُسکے خون کے عوض مین کل صبح کو اگر کل لشکر اسلام کو نہ قتل کرون تو اپنا الوان
نام نہ رکھون غلیواز کے مرنے سے میری بارگاہ سونی ہو گئی یہ کہکر غلیواز کے لیے خوب روئی بعد
تھوڑی دیر کے گریہ کو ضبط کر کے اور رومال سے آنسو پونچھ کر اپنا صندوقچہ کھولا اُس صندوقچہ مین راوی
نے بیان کیا ہی کہ چار خانہ تھے ہر خانہ مین ایک طلائی پتلی تھی بالشت بھر کی الوان نے اشارہ کیا ایک
پتلی اُس صندوقچے کے ایک خانہ سے جست کر کے باہر آئی الوان کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی
الوان نے کہا کہ ای کنیز سامری تو اسوقت جا اور میری وزیرزادی ملکہ عطارد آسمان سیر کو خبر دے
کہ ملکہ نے تمکو طلب کیا ہی اور کہا ہی کہ صبح کو ہم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہی لہذا تم بھی آؤ کہ وہ
پتلی فوراً اُڑ گئی ایک برق چمک کر رہگئی یون غائب ہوئی کہ جیسے نگاہ عینک سے فوراً جاتی ہی یا کمان
سے تیر یا سنگ سے شرارہ بعد تھوڑے عرصہ کے واپس آئی ملکہ کے روبرو کھڑی ہوئی تو ملکہ نے کہا کہ
خبر دے آئی عرض کی کہ جی ہان ملکہ نے اشارہ کیا وہ پتلی اُسی خانہ مین چلی گئی ملکہ نے صندوقچہ بند کر دیا
دربار برخاست کیا خود ایک خیمہ مین آئی بخوف عیاران لشکر اسلام اُسکے گرد حصار سحر قائم کیا اُسمین
تھوڑے عرصہ تک سحر جگایا کی اُسکے بعد پلنگ پر جا کر لیٹ رہی یہان ہر ایک ساحر اپنا سحر جگانے لگا

تینوں لشکروں مین رات بھر تیاری جنگ رہی سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا صداے ہوشیار باش و
خبردار باش بلند رہی یہان تک کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا انجم فلک غروب ہونے لگے ظلمت شب
برطرف ہوئی نور سحر نے اپنا جلوہ دکھایا شہباز روز نے اپنے پر نورانی کو پھیلایا اپنے نور جمال سے عالم کو روشن
کیا سلطان شب نے اپنی صحبت برخاست کی مع اپنے مصاحبون یعنے گروہ انجم کے طرف مغرب کے
کوچ کیا آمد خسرو خاور کی ہوئی یعنے آفتاب نکل آیا تمام عالم روشن ہوا شاہد روز نے نقاب شب کو اپنے
منھ پر سے اٹھایا تمام باغون مین گل کھلے طائر آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر بیٹھکر حمد باری
کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی سب نے وضو
کیا نماز سحر سے فراغت کی آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوکر طرف در دولت کے روانہ ہوئے
لشکر آراستہ ہوکر میدان جنگ کی طرف راہی ہوا ادھر لشکر کفار مین بھی یکبار بیدار ہوئے پوجا پاٹ
سے فراغت کی گرداب شاہ وغیرہ اپنے خیمہ سے نکلے لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلے ادھر
اپنے خیمہ سے ملکہ ایوان بھی نکلی سب سردار حاضر ہوئے اپنے لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلی یہان
صاحبقران عبادت خدا سے فراغت کرکے تشریف لائے کہ بادشاہ محل سے برامد ہوئے سبکا
مجرا ہوا غرض کہ بادشاہ سبکو لیکر ہواے سحری کے جھونکے کھاتے ہوئے طرف میدان کے تشریف
لے چلے عیار جو بیدار ہوئے کچھ تو طرف صحرا کے چلے گئے کچھ طرف لشکر کفار کے اپنی صورت مبدل کرکے گئے
جو کہ لشکر مین باقی رہے انھون نے بھی صورت بدل لی خواجہ بھی صورت بدلکر چلے گئے قران بھی اپنے مقام کو صورت بدلکے
ہوئے ایک طرف کو راہی ہوئے ان سبکا حال تحریر ہوگا برق ثانی لشکر مین موجود رہے مگر بصورت
مبدل راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ آکر میدان مین پہونچے صف آرائی ہونے لگی ایک طرف
لشکر ساحران جو کہ مطیع اسلام تھے آکر صف آرا ہوئے ایک طرف کل لشکر اسلام صف آرا ہوا
تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم ہوا صاحبقران زیر سایہ علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے ابھی لشکر
اسلام صف آرا نہ ہوچکا تھا کہ یکایک لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی کالے کالے علم لہراتے
ہوئے ساحران غدار طائران سحر و اژدران و شیران سحر پر سوار تخت پر سب بادشاہ سوار
کفار بڑی شان وشوکت سے غول کے غول غٹ کے غٹ نمایان ہوئے ساحران ناہنجار و کافران غدار
سیہ کار جھولیان مجھولیان شانون پر ڈالے آفت کے پرکالے آکر ایک طرف قائم ہوئے
تخت گرداب شاہ وغیرہ وسط لشکر مین قائم ہوا صف بندی ہونے لگی کہ ملکہ ایوان بھی
اپنے لشکر کے پرے جمائے اپنا لشکر خوب اچھی طرح سے آراستہ کیا اپنا تخت قلب لشکر
مین قائم کیا مگر بار بار طرف آسمان کے دیکھتی ہے اور کہتی ہے اپنے دل مین کہ عطارد آسمان سیر
نہ آئی بڑا عرصہ ہوا کہ ایک مرتبہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر نیلوفری رنگ اٹھا اور وہ آکر تمام
لشکر اسلام ولشکر ایوان پر محیط ہوگیا گرد بارک مثل دخان کے تھا جب وہ ابر قائم ہوچکا
ایوان نے دیکھا کہا کہ لو ملکہ آگئی مجگواسی کا انتظار تھا ایوان نے قصد کیا تھا کہ سبکو
براے مقابلہ روانہ کرون کہ ایک مرتبہ سمندریہ کی طرف سے گھنٹہ ناقوس کی صدا آنے لگی
یا خداوند تصویر کی جھنکاری جانے لگی کہ ایک ابر پھر ظاہر ہوا وہ ابر آکر ایک طرف قائم ہوا
لشکر اسلام اور لشکر کفار اس ابر کی طرف دیکھنے لگا کہ تینون لشکرون نے دیکھا کہ اس ابر سے
چھکڑا کا ہوتا ہوا چلا آتا ہے اسکے بعد اور سامان سواری بعد سب سامان سواری کے تخت پر

سمندر شاہ سوار اور گرد و پیش سرداران نامی وگرامی سواری ہاے سحر پر سوار عشاق حجرہ نشین بھی ہمراہ و
شملاق و امراق وزیر بایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے ابر سے بارش مروارید ہوتی ہوئی لعل و یاقوت
برستے ہوئے گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے آکر پہونچا کل لشکر کفار نے سمندر شاہ کو دیکھکر سلام کیا سمندر شاہ
نے سبکا سلام و مجرا لیا اور ایک سمت دونون لشکرون سے علٰحدہ مع کل سردارون کے ٹھیر گیا
راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر شاہ نے الوان سے کہا تھا کہ مین بھی کل تمہارے مقابلہ کا تماشا
دیکھنے آونگا جب سمندر صبح کو بیدار ہوا دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوے اُنکو ہمراہ لیکر طرف لشکر
کفار کے آیا جب سمندر بھی آپہنچا اُسوقت لشکر کفار و لشکر اسلام سے نقیب نکلے اُنھون نے
نقابت کی جوانون کو جوش جنگ دلایا بے ثباتی دنیا کو ثابت کیا کڑکیت نکلے اُنھون نے کڑکا کہا
جب نقیب نقابت کر کے اور کڑکیت کڑکا کہکے لشکر مین چلے آئے ہر ایک صف پر دونون لشکرون
کے سناٹا سا چھا گیا ابھی کوئی نہ نکلا تھا کہ شہر آفاقیہ کی طرف سے ایک برق چمکتی ہوئی نظر آئی
آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اے ملکہ برق میرے ملک کی طرف سے کیسی چمکتی ہوئی آتی ہے ملکہ آئینہ اندام
نے کہا کہ کوئی آتا ہوگا کہ وہ برق آکر ایک مرتبہ شق ہوئی اُس سے منور جادو بھانجی ملکہ آئینہ اندام کی
اسکو آئینہ اندام نے پرورش کیا ہے مثل اپنی اولاد کے خوب سحر تعلیم کیا تھا اس سن و سال مین بڑی
زبردست ساحرہ ہے جب اُسکی ماں نے قضا کی تھی اُسکا سن برس دن کا تھا جب آئینہ اندام نے پرورش
کیا اب اسکا سن کوئی دس برس کا ہے مگر بڑی چالاک اور ہوشیار ہے اور خوبصورت بہت ہے پھرتی
و چالاکی اُسکے عضو عضو سے ظاہر ہوتی ہے بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے غرضکہ بہت حسین تھی اسکو جو برق
نے دیکھا چونکہ برق لشکر مین بصورت برستے ہوئے تھا ملکہ منور کو جو دیکھا اُسکے دل مین ایک محبت
سی پیدا ہوئی یہان منور جادو نے آگے آئینہ اندام کو جھک کر سلام کیا اُسنے دعا دی کہ بیٹی سلامت
رہو اُسنے پھر آفاق کو سلام کیا آفاق نے کہا کہ بر خوردار من سلامت رہو منور جادو جست
کر کے آئینہ اندام کے برابر آئی طاؤس سحر پر سے کچھ چھوٹی چھوٹی ٹوکریان اور مٹکے کھلونون کے
سامنے رکھ دیے اور کہا کہ اس سے اپنا جی بہلاؤ منور نے کہا کہ کیون خالہ امان آپ ہمکو بھول
گئین جب سے آپ ادھر آئین ہمکو یاد بھی نہ کیا کوئی ایسی حرکت کرتا ہے اور یون دل سے فراموش
کرتا ہے آپکو یہ زیبا نہ تھا آئینہ اندام نے کہا کہ اے فرزند مین بھولی نہین بلکہ ہر وقت میرے دل مین
تیری یاد تھی مین تیرے لیے از حد بیقرار تھی مگر جب سے یہان آئی ہون ہر وقت یہی فکر رہتی ہے
کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے کون دن مقابلے سے نجات ہوتی ہے مین نے خیال کیا کہ ایسی حالت مین کیا
تمکو طلب کرون کیا بیان کرون کہ جو آلام ہم پر گذر گئے ہین تیرے سننے کے قابل نہین ہین تو ابھی بچہ
ہے تجکو بھی بلاکر عذاب مین مبتلا کرتی اس سبب سے تمہین بلایا منور نے کہا کہ اے خالہ امان آپسے
تو امید نہ تھی اگر کوئی واقعہ ہوتا تو مین کسکے بھروسہ پر اپنی زندگی بسر کرتی میرا سواے آپ کے کون ہے
آج میرا دل بہت پریشان ہوا مین خود چلی آئی ملکہ نے کہا کہ اچھا کیا منور نے پوچھا کہ یہ سامنے لشکر
کسکا پڑا ہے آئینہ اندام نے کہا کہ سمندر کا منور نے کہا کہ کیا آپ سے اور سمندر سے بگاڑ
ہوگیا آئینہ اندام نے کہا کہ سمندر نے تیرے خالو پر بڑے ظلم و ستم کیے تھے اس سبب سے اُنھون نے سمندر کی اطاعت
سے منہ پھیرا اور شریک اہل اسلام ہوے اہل اسلام سے اور سمندر سے مقابلہ ہے وہ سامنے داہنی
طرف دیکھو سمندر خود موجود ہے یہ لشکر گرداب شاہ کا ہے اور تاج لشکر اسلام سے اور ملکہ الوان طاقی سے

مقابلہ ہی وہ سمندر کی طرف سے مقابلہ کرنے آئی ہی ابھی تک خود سمندر نے مقابلہ نہین کیا ہی یہ لشکر
اسلام ہی جس طرف تو کھڑی ہی یہ ساحران اسلام کا لشکر ہی وہ غیر ساحرون کا لشکر ہی وہ زیر سایہ علم
صاحبقران تشریف فرما ہین منور نے سبکو دیکھا اور بہت خوش ہوئی کہا کہ مین خوب وقت پر
آئی کہ مقابلہ دیکھنے مین آیا ای خالہ امان یہ تو خالو جان نے خوب کیا کہ سمندر کی اطاعت ترک کی وہ
وہ موا مونڈی کا نام بڑا نا قدرہ ہی یہان تو خوب قدر ہوگی کیون خالہ امان یہ جو ساحرونکا لشکر اہل اسلام
کی طرف ہی یہ سب اسی مقام کے ساحر ہین ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بیٹا اور اور مقام کے بھی ساحر
ہین بڑے زبردست ساحر ہین مریخ وغیرہ یہ بڑے نامی ساحر ہین کہ انکا مثل نہین ہی اور کچھ بہانے
بھی ساحر ہین یہ سنکے منور خاموش ہو رہی اتنے مین اسے پیاس لگی اسنے پانی مانگا ملکہ نے
چاہا کہ مین اپنے ملازم کو حکم دون کہ وہ پانی لائے کہ ملکہ نے دیکھا کہ ایک مرد پر صراحی لیے ہوئے گیلاس
مین پانی بھر رہا ہی بس اسنے چاہا کہ اس سے طلب کرون کہ اسنے خود وہ گیلاس منور کو دیا آئینہ اندام
نے اسکی طرف بغور دیکھا اسنے آہستہ سے کہا کہ تم خوف نہ کرو مین ہون برق ثانی جب سے
مین اس تمھاری بھانجی کو دیکھا ہی مین اسوقت سے اسی تخت کے پاس موجود ہون
کہ یہ لڑکی ہی اسکو کسی امر کی تکلیف نہو تم بیخوف رہو آئینہ اندام خاموش ہو رہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ دراصل برق ثانی اسیوقت سے صورت تبدیل کیے ہوئے آئینہ اندام کے تخت کے
برابر تھا ایک لمحہ کے لیے بھی نہ ہٹا تھا جب منور پانی پی چکی بس نقیب تو نقابت کر کے جا چکے
تھے الیوان نے اپنے سپہ سالار اژدر جادو کو حکم دیا کہ تم جا کر لشکر اسلام کا خاتمہ کردو بس اژدر نے
اپنے کرگدن مست کو صف سے نکالا اسکے بال بڑے بڑے تھے بہت جوان قوی تھا سیاہ رنگ
وہنے ہاتھ مین اسکے ایک کڑا تھا آہنی جو کہ پڑا ہوا تھا اور اسی ہاتھ مین ایک رول فولادی کوئی ایک
گز کا لنبا تھا یہ اسکا سحر تھا راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ وہ رول کو کرگدن کے سر پر زور سے مارتا ہی جب
اسکے مقابلہ مین کوئی آتا ہی یا جسپر اسکو اپنا سحر روانہ کرنا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ جا فلان کو پکڑ لا اس کرگدن
کے سر سے ایک شعلہ آگ کا نکلتا ہی وہ جا کر اسکے لپٹ جاتا ہی جسکا وہ نام لیتا ہی پھر وہ لاکھ کوشش کرتا ہی
کسی طرح سے بچ نہین سکتا ہی وہ شعلہ اسکو پکڑ لاتا ہی یا اسکو جلا دیتا ہی یہ سحر اسکا ہی بس جب اژدر جادو صف سے
چلا منور نے اپنی خالہ سے پوچھا کہ ای خالہ امان یہ کون آتا ہی آئینہ اندام نے کہا کہ یہ اژدر جادو سپہ سالار
الیوان جادو کا ہی اسنے کہا کہ یہ کیا کریگا یہان آکر ملکہ نے کہا ای منور اسکا یہ رول تو دیکھتی ہی کہ اسکے
ہاتھ مین ہی یہ اس کرگدن کے سر پر ماریگا اس سے ایک شعلہ پیدا ہوگا یہ جسکی طرف اس کو اشارہ
کریگا وہ شعلہ اسکو جا کر جلا دیگا یا پکڑ لائیگا پھر کسی کے بنائے کچھ بھی نہوگا منور جادو نے کہا کہ ای خالہ امان مین
اس سے مقابلہ کرونگی آئینہ اندام نے کہا کہ چھوکری ہوش مین آ بڑے بڑے ساحر تو اسکا مقابلہ کر نہین
سکتے ہین تو کیا مقابلہ کریگی کبھی ایسا قصد نہ کرنا منور جادو یہ سنکے خاموش ہو رہی جب اژدر جادو میدان
مقابل لشکر اسلام آیا اپنا کرگدن بست کھڑا کر کھڑا ہوا اور نظر تند و تیز طرف لشکر اسلام کے دیکھا جب
منور جادو آئی تھی تو سمندر اور گرداب اور الیوان نے اسکو پہچان لیا تھا کہ یہ بھانجی ہی ملکہ آئینہ اندام
کی اور اپنی خالہ کے پاس آئی ہی سب اسکو پہچانتے ہین بس عرصہ تک اژدر جادو طرف لشکر اسلام کے
دیکھا کیا اسنے دیکھا کہ ایک لڑکی جو کہ آئی ہی اور آئینہ اندام کے پہلو مین بیٹھی ہوئی ہی وہ میری طرف بار بار
دیکھ رہی ہی مگر بنگاہ تند اسنے قصد کیا کہ مین اژدر کے سر پر رول مارون اور اس لڑکی کو گرفتار کرون

رول اُٹھایا اُدھر منور جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر آہستہ سے کہا کہ اے کرگدن فولاد کا ہو جا یہ جو منور جادو
نے کہا کرگدن فوراً فولاد کا ہو گیا اُدھر اژدر نے رول کرگدن کے سر پر مارا اور کہا کہ اس لڑکی کو
پکڑ لا رول اُسکے سر پر اتر کے صدا آئی شعلہ نہ نکلا نہ کچھ ہوا اُسوقت یہ حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی میرا تو سحر
کبھی خطا نہیں کرتا ہی آج کیوں نہیں کام دیتا ہی اسنے پھر اسم پڑھکر اُسکے سر پر رول مارا پھر اسیطرح صدا آئی
اور شعلہ نہ نکلا اژدر اور حیران ہوا اسکو غصہ آیا اسنے کرگدن پر سے مارے غصہ کے کود پڑا اور ایک
چٹکی خاک کی اٹھاکر اُسپر کچھ دم کرکے کرگدن پر ماری یہ معلوم ہوا کہ کسینے تودہ باروت میں آگ لگا دی
وہ کرگدن جلکر خاک ہو گیا یہ واقعہ دیکھکر منور جادو مسکرائی اور اہل اسلام میں اُسکی اس حرکت پر
قہقہہ پڑا مگر ساحران لشکر اسلام جو اسکے سحر سے واقف تھے مثل آفاق و کوکبہ و آئینہ اندام کے
وہ حیران تھے کہ یہ کیا امر ہی اسکے سحر نے کمی کیوں کی آفاق وغیرہ نے خیال کیا کہ شاید مریخ نے سحر
کرکے اسکے کرگدن کو فولادی کر دیا اور اسنے اس غصہ میں آکر اسکو جلا دیا مریخ وغیرہ یہ سمجھے کہ یہی
اسکا سحر تھا کہ جب رول کرگدن کے سر پر مارتا تھا یا وہ پکڑ لاتا تھا یا جلا دیتا تھا اب سحر بیکار خطا کرتا ہی
اب غصہ میں آکر کرگدن اپنے ہاتھ سے اسنے جلا دیا اس حرکت سے سبکو ہنسی آئی اُسکو اور غصہ آیا
تب اسنے خیال کیا کہ کسی ساحر نے لشکر اسلام کے میرے کرگدن پر سحر کیا ہی اُس سبب سے اُسنے
شعلہ نہ دیا میں نے غصہ میں آکر جلا دیا تو سب اس امر سے ہنسے کہ ایک سحر دفع نہو سکا تب اسنے خیال کیا کہ
دریافت کرو کہ یہ سحر کسکا تھا پہلے اُسکو سزا دوں جیسے اُسنے مجکو دھوکا دیا اسی طور سے میں اُسکو
دھوکا دوں یہ خیال کرکے اُسنے خاک جو کہ اس کرگدن کے پڑی ہوئی تھی اٹھائی اُسپر اُسنے سحر کیا
اور کہا کہ بتا تیرے اوپر کسنے سحر کیا تھا اُس خاک سے صدا آئی کہ منور جادو نے جو کہ بھانجی ہی ملکہ
آئینہ اندام کی اُسنے سحر کیا تھا یہ سنکے بڑا غصہ آیا اور خیال کیا کہ ایک چھوکری نے مجکو زک دی اور میرا
سحر خود میرے ہاتھ سے مٹوایا پہلے اسے قتل کر دوں پھر اور کسیکو برائے مقابلہ طلب کروں یہ خیال
کرکے اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر ملکہ نے منورہ سے پوچھا کہ چھوکری تو نے تو کچھ سحر نہیں کیا کیونکہ وہ
تیری طرف بار بار دیکھ رہا منور نے کہا کہ آپنے منع کیا تھا ورنہ میں اُسکو اب تک قتل بھی کر چکی ہوتی ملکہ
نے کہا کہ خبردار کوئی حرکت ایسی ویسی نکرنا اُدھر اُسنے جھولی سے ایک نارنج سحر نکال کر اُسپر
کچھ پڑھکر اور اپنی زبان میں نشتر دیکر زبان کا خون لیکر نارنج پر لگایا اور اُسکو طرف آسمان کے پھینکا
وہ نارنج آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک چادر آتش نکلی وہ طرف تخت آئینہ اندام کے چلی
پھر اُسنے اسیوقت وہ کڑا فولادی جو ہاتھ میں تھا اُسکو ہاتھ سے اُتارا اور اُسپر سحر کرکے کہا کہ تو جاکر گلے
میں اس لڑکی کے پڑ جا جو کہ آئینہ اندام کے پہلو میں بیٹھی ہی بس وہ کڑا ابھی اُسکے ہاتھ پر سے چلا جب
جیسے اُسکے قریب آیا ابھی چادر آتش نہیں آئی تھی منور جادو نے کچھ پڑھکر کہا کہ اے کڑے تو کڑا پھر ہو جا
اور میرے ہاتھ میں آجا یہ جو اُسنے کہا وہ کڑا حالت اصلی پر ہو گیا اور منور کے ہاتھ میں آگیا یہ حرکت جو
آئینہ اندام نے دیکھی کہا کہ کیوں چھوکری تو نے کہنا نہ سنا میرے کہنے کے خلاف کیا تو تیری چالا
ہو گئی ہی بولے اب اُسکی چادر سے بچ منور نے کہا کہ آپ خفا نہ ہوں میں تدبیر کر لونگی یہ کہکر اُس
کڑے کو ہاتھ سے اُتارا اور اُسپر اپنا سحر کرکے کہا کہ اے کڑے تو برق بنکر اژدر پر گر اور اُسکو قتل کر یہ
کہکر اُس کڑے کو طرف اژدر کے پھینکا وہ کڑا برق بنکر چلا اُدھر وہ چادر آتش اُسکے قریب پہونچی یہ
یہ چالاکی تخت پر سے زمین پر آئی وہ چادر اُسکی طرف چلی آئینہ اندام نے تو کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور

اور آفاق سے کہا کہ صاحب اس چھوکری نے مفت اپنی جان دی کیا کرون اُدھر منور نے زمین پر
آتے ہی کچھ پڑھکر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ فوراً ایک نہر پیدا ہوئی یہ اُسمین کود پڑی اور پانی مین غرق
ہوگئی وہ چادر آگ اُس پانی مین گری کہ مین منورہ کو جلادون جیسے وہ چادر نیچے شعلہ آگ
پانی پر گرا پانی نے اُسکو ٹھنڈا کر دیا سحر اژدر برطرف ہوگیا یہ جو واقعہ اژدر نے دیکھا کہ اُسنے
نہر پیدا کرکے میرے سحر کو دفع کیا ایک مرتبہ زمین پر گرا اور خود اژدر بنا کہ اتنے مین وہ کڑا
جو کہ منور نے اُسکی طرف سحر کرکے پھینکا تھا اور برق بنکر چلا تھا اسکے قریب آیا اژدر جادو نے
کہ اژدر بنا ہوا تھا اُف جو کی ایک شعلہ مونھہ سے نکلا اور اُس برق پر پڑا وہ اُس شعلے سے جلنے لگی
اور خاک پر گری تو وہ بھی گرا اتنی دیر مین اژدر نے قریب آکر جو دم کشی کی تمام پانی نہر کا پی گیا منور نے جو دیکھا
کہ یہ اژدر بنا ہوا پانی کو پی رہا ہی پانون زمین مین مارکر غرق زمین ہوگئی یہ پانی پی کر پلٹا اور اُسنے اپنی
اصلی صورت پیدا کی اور لشکر اسلام کیطرف مونھہ کرکے کہا کہ ای آئینہ اندام تو نے مفت مین اپنی بھانجی کی
جان لی تو نے منع بھی نہ کیا اُسنے بہت بیجا حرکت کی آخر کو اپنی حرکت کی سزا پائی مین اُسکو اژدر بنکے
نگل گیا گو وہ نہر بنا کے غرق ہوئی تھی مگر نہ بچی آئینہ اندام نے کہا کہ مین کیا کرون اُسکی قضا اُسکو لائی تھی
یہ کہکر آئینہ اندام نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن آفاق نے کہا کہ مین جاکر اسکا مقابلہ کرونگا منور
کے خون کا عوض لونگا آفاق یہ اپنی زوجہ سے کہہ رہا تھا اُدھر اژدر اپنے مقام پر پہونچا جو اپنے قصد
کیا تھا کہ مین دوسرا اگر دن سحر سے تیار کرکے اُسپر سوار ہوکر اہل اسلام سے کسیکو مقابلے کے لیے طلب
کرون ابھی اسنے سحر نہین کیا تھا کہ برابر سے زمین شق ہوئی اور صدا آئی کہ او اژدر خبردار رہنا مین
آپہونچی تو برا بدذات مقابل ہی میرے تیرے مقابلہ ہوا ہی یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا یہ جو صدا آئی اژدر نے
پلٹ کر دیکھا دونون لشکر کفار و سمندر و لشکر اسلام نے دیکھا کہ منور جادو زمین سے پنجہ بکف نکلی
جیسے اژدر نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کدھر سے آئی اُسنے جھپٹ کر اور نعرہ کرکے کہا کہ منم منور جادو
اب پنجہ وہ دوال کمر پر مارا اور پنجہ بیٹھا کمر گاہ سے مثل خیار تر کے دو ٹکڑے اژدر جادو کے ہوئے
اسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوگئی آگ برسنے لگی بیرون کی صدا آنے لگی صدا آئی مارا جوان کہ نام مین اژدر
جادو سپہ سالار ملکہ ایوان نہ طاقی بود یہ جو صدا آئی پہلے تو اُس تاریکی سے یقین ہوا تھا کہ اژدر
نے منور کو قتل کیا مگر جب یہ صدا آئی تو سب حیران ہوئے سمندر نے حیران ہوکر عشاق اپنے اُستاد
سے کہا کہ اس چھوکری نے کیا چالاکی ہی واہ کیا خوب قتل کیا اژدر کو گردآب نے سبب سے منور
تعریف کی ایوان کو بڑا غصہ آیا اپنے سپہ سالار کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا جہان اسکی آنکھون مین سیاہ و تاریک ہوگیا
ادھر منور اُسکو قتل کرکے اُسی حالت تاریکی مین اپنی خالہ کے پاس تخت پر آکر بیٹھ گئی تھی برق
تو یہ عالم تھا جب سے منور غرق نہر ہوئی تھی اور اژدر پانی پی گیا تھا کہ جیسے کوئی دیوانہ ہوتا ہی مگر ادھر
یہ صدا آئی کہ منم منور جادو اُدھر اُسکے حواس بجا ہوئے جان مین جان آئی اپنے مقام پر آیا ورنہ دیوانہ
وار میدان مین دوڑ رہا تھا جب منور تخت پر آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی برق ثانی منور کو دیکھکر پھر کر
تخت آکر کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ اژدر جادو کو قتل کیا اب
خود ایوان مقابلہ کو آئیگی اور تجکو طلب کریگی کیونکہ وہ تیری دشمن جانی ہی تو نے اُسکے سپہ سالار کو قتل کیا
منور نے جواب دیا کہ آئیگی تو کیا کریگی مین اُسکو بھی اسی طور سے قتل کرونگی لشکر اسلام مین ساحر عجیب
ساحر و بادشاہ و صاحبقران منور کی بہت تعریف کر رہے ہین کہ یہ لڑکی بڑی چالاک ہی کس تیزی سے

اسنے اژدر کو قتل کیا ہو کہ وہ پورا ایسا نہ تھا کہ ہمچہ جل گیا یہان تو سب تعریف کر رہے ہین کہ ایوان
اپنا تخت قلب لشکر سے نکالکر بیرون لشکر آئی سمندر کو سلام کیا اور میدان مین آئی کہ اُس ابر
تنک سے صدا آئی کہ ملکہ کیا قصد ہو ابھی تم مقابلہ نہ کرنا مین مقابلہ کرون پھر تمکو اختیار ہو پہلے میرے
مقابلہ کا تماشا دیکھ لو یہ صدا جو ایوان نے سنی اُسی مقام پر تخت کو روک کر کھڑی ہو گئی اور ادھر
اُس ابر سے قہقہہ کی صدا آئی وہ ابر شق ہوا پھر قہقہہ کی صدا آئی تو وہ صدا کل لشکر اسلام کے ساحرون
نے سُنی اور کسی نے نہ سنی ایک مرتبہ سر اٹھاکر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ
وہ جو ابر محیط تھا یہ صدا اُسی ابر سے آئی ہو یکایک وہ ابر شق ہوا سبنے دیکھا کہ ایک چہرہ عورت کا
بہت خوبصورت اُس ابر سے پیدا ہوا بس سب نے جو اُس صورت کو دیکھا ایک خیرگی سی ہر ایک
کی نگاہ مین پیدا ہوئی اُدھر سب لشکرون نے دیکھا کہ اُس ابر سے ایک ستارہ ٹوٹا وہ ستارہ قریب
منور جادو کے آیا اور اُسکے گلے مین مثل طوق کے پڑا اور اسکو کھینچکر طرف آسمان کے لیگیا آئینہ اندام
نے قصد کیا کہ مین سحر کرون کہ دوسرا ستارہ ابر سے ٹوٹا وہ گلے مین ملکہ آئینہ اندام کے پڑا اسکو کھینچکر
لیچلا اسی طور سے آفاق نے قصد کیا پھر ایک ستارہ ٹوٹا وہ آفاق کو لیچلا القصہ تار بندھگیا برابر
ستارے اُس ابر سے گرنے لگے ساحرون کو لیجانے لگے راوی نے بیان کیا ہو کہ سہراب شعلہ افگن
و کوکبہ اور چند سردارون کو اُسی طور سے ستارے اُٹھالیگئے جو کہ سمندریہ کے رہنے والے اور
سمندر شاہ کے ملازم تھے عطارد نے قریب پچاس ساحرون کے ستارون سے اسیر کیے کہ
پھر قہقہہ کی صدا آئی ایوان نے کہا کہ ای بہن اب تم ٹھہر جاؤ تم مقابلہ کر چکین ذرا میرے مقابلہ کا بھی تماشا
دیکھ لو اس ابر سے صدا آئی کہ اچھا یہ صدا آئی تھی کہ وہ صورت اُس ابر مین پوشیدہ ہو گئی راوی نے
بیان کیا ہو کہ دوسرے قہقہہ کی صدا سب نے سُنی یعنی لشکر کفار نے بھی اور سب لشکر اسلام نے
بھی سنی مگر ستارے گرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے اس قہقہہ کے بعد وہ چہرہ بھی سبکو نظر آیا
جب ایوان نے یہ کلمہ کہا وہ چہرہ اُس ابر مین پنہان ہو گیا اب سبنے دیکھا تھا جب وہ چہرہ اُس
ابر مین پوشیدہ ہو گیا اسوقت ایوان نے اپنا تخت بڑھایا اور میدان مین آکر کہا کہ ای اہل اسلام
تمنے میرا مقابلہ دیکھا بس اسی مین خیریت ہو کہ تم سبکے سب آکر سمندر کی اطاعت کرو اور دین تصویر
پرستی قبول کرو ورنہ مین تم سبکو ایک پل مین قتل کرونگی اب میرے سحر کی نوبت آئی ہو اور خواجہ برق
ثانی و قران کو میرے حوالہ کرو تاکہ مین انکو قتل کرکے اپنے بھائی اور نانی اور اپنی مصاحب غلیوان کے
خون کا عوض لون آئندہ تمکو اختیار ہو اہل اسلام نے اس تقریر کے جواب مین اسکو ہزارون گالیان دین
اور کہا کہ جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر ہم ترک اسلام نہ کرینگے نہ سمندر کی اطاعت کرینگے نہ خواجہ
اور نہ برق نہ قران کو تیرے حوالہ کرینگے یہ جواب ایوان نے سنا بہت برہم ہوئی اور اپنے
تخت پر سے اُسی حالت غیظ مین کودی اور زمین پر آکر ایک دو ہتڑ مارا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا
اور زمین شق ہوئی پس اُس مقام پر سے پانی نکلنا شروع ہوا دفعۃً ایک دریاے ذخار درمیان
لشکر اسلام و لشکر کفار کے جاری ہو گیا کہ جسکا کنارا کنارہ عدم سے ملا ہوا تھا آسمان ایک حباب
معلوم ہوتا تھا موجین ساحل سے ٹکراتی تھین چادر آب ہر بار پڑتی تھی طوفان آرہا تھا ہزارون مقام
گرداب پڑ رہے تھے مردمان آبی بالاے آب بسبب تلاطم کے آگئے تھے وہ دریا نہ تھا دریاے
فنا تھا معلوم ہوتا تھا کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہر عجیب طرح کا دریا تھا لشکر اسلام و لشکر کفار ا

دریا کو دیکھکر خوف زدہ ہوا ہر ایک کا بند بند کانپ گیا کہ ادھر ایوان نے کنارے دریا کے آ کے کچھ سحر کیا
کہ ایک حباب برابر بیضہ مرغابی کے دریا میں پیدا ہوا اور شناوری کرتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان صاحبقران
زیر سایہ علم کھڑے تھے صاحبقران سے اور دریا سے برابر ایک تیر کے فاصلہ تھا کہ وہ حباب پانی پر
قائم ہوا اور روبرو صاحبقران کے آکر ٹھہرا صاحبقران نے دیکھا کہ اُس حباب میں ایک شمع مومی
روشن ہے یہ شمع سوائے صاحبقران کے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی تھی ہان سبکو حباب نظر آتا تھا جب
وہ حباب مقابل روے صاحبقران کے ہوا اور اُسکا عکس یعنے روشنی شمع صاحبقران کے
مونہہ پڑی جون جون عکس اُسکا صاحبقران کے مونہہ پر پڑتا تھا وہ صاحبقران کا چہرہ متغیر ہونے لگا
یہانتک کہ صاحبقران کے بالکل حواس جاتے رہے چہرہ زرد ہو گیا ہاتھ پانون مین درد ہونے لگا
آنکھون مین حلقے پڑ گئے اور ایک حالت بخار کی سی پیدا ہوئی جب یہ نوبت صاحبقران کی پہونچی
اُدھر وہ حباب خود بخود ایک مرتبہ گردش مین آیا اور غرق ہو گیا ادھر وہ حباب غرق ہوا اُدھر
صاحبقران نے ایک چیخ ماری اور مرکب پر سے گرے یہ جو حال بادشاہ نے دیکھا فوراً حکم دیا کہ دیکھو
صاحبقران کو کیا ہو گیا لوگ دوڑے صاحبقران کو اُٹھا کر بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے اُسی
مقام پر گلاب وکیوڑا طلب کر کے صاحبقران کے مونہہ پر چھڑکا گیا تب صاحبقران کو ہوش آیا
بادشاہ نے فرمایا کہ اسم اعظم پڑھیئے تاکہ یہ حالت برطرف ہو صاحبقران نے اشارے سے فرمایا کہ اسم اعظم
فراموش ہے اُسی سبب سے تو یہ حال ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ ایوان نے اس حباب مین بذریعہ
روشنی کے اسم اعظم بند کیا تھا جب تک وہ حباب پانی پر قائم رہا وہ کنارے دریا کے بیٹھی ہوئی سحر
کیے گئی جب بالکل اسم اعظم صاحبقران کا بند کر لیا اور صاحبقران کو فراموش ہو گیا اسنے سحر
کیا کہ وہ حباب غرق ہو گیا اسنے سحر کیا کہ صاحبقران کی یہ حالت ہوئی یہ اُس کے تدارک مین رہی کہ کوئی
صاحبقران کو اُٹھا لیگئے صرف صاحبقران کو ہوش آیا ہے مگر کلام نہ کرتے ہین نہ حس و حرکت تھی خاموش
پڑے ہین بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر لشکر لیکر ملتا جاتا ہون تو طلاق ہے نہین ملتا ہون تو دیکھئے کیا ہوتا ہے
یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ ایوان نے صاحبقران کا اسم اعظم بند کر لیا بس اب تو لشکر مین تلاطم پڑ گیا
ہر ایک کو جان سے مایوسی ہوئی سب کو زندگی سے ناامیدی ہوئی مریخ نے قصد کیا کہ مین جاؤن مقابلہ
کرون پھر خیال کیا کہ اُسنے کسیکو برائے مقابلہ طلب نہین کیا مین کیون جاؤن خلاف طریقہ صاحبقرانی
ہوگا یہ اسنے مقام پر کھڑا ہوا صاحبقران کے صحت کی دعا کر رہا ہے اہل لشکر کو سمجھا رہا ہے کہ تم پریشان
نہو چند ساعت کے لیے صاحبقران پر مصیبت ہے اور چند ستارے ناقص ہین وہ جب رفع ہو جاینگے
یہ سب حالت برطرف ہو جاینگی مقام خوف نہین ہے مریخ اسی سبب سے صاحبقران کے پاس نہین گیا
کہ مین اُدھر کو جاؤن ادھر لشکر مین تلاطم تو مچا ہوا ہے کہین ایسا نہو کہ لشکر بھاگ جاے یہ لشکر کو روکے
ہوئے ہے اُدھر سب غیر ساحرون کو شہنشاہ کو بر کلاہ وغیرہ سمجھا رہے تھے اور لشکر کو بھی روکے ہوئے
تھے لشکر اسلام مین تلاطم تھا عیار جو کہ باقی تھے وہ بھی سب نکل گئے تھے لشکر سے یہان تو یہ تلاطم برپا تھا
اُدھر اُسنے سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا مین طلاطم پیدا ہوا اور ایک کشتی دریا کے اندر سے نکلی وہ کشتی بالاے
آب آکر قائم ہوئی اور ایک مرتبہ شق ہوئی اُس کشتی سے ایک چھوٹی سی کشتی پیدا ہوئی اُس پر ایک نازنین
بیٹھی ہوئی تھی اُسکے ہاتھ مین ایک شمع تھی اُسنے ایوان کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے ایوان نے
کہا کہ اے زورق جادو تو جا کر درمیان لشکر اسلام اور سمندر شاہ کے صلح کا پیام دے اگر وہ لوگ ان سے تو

ورنہ اسیر کرا لا مین تجکو برائے اسیری غیر ساحران حکم دیتی ہون یہ سنا تھا کہ وہ کشتی تیر کر کنارے پر آئی اور کہا
کہ ای اہل اسلام مین تمکو آگاہ کرتی ہون جو کہ غیر ساحر ہین کہ سمندر شاہ کی اطاعت کرو اور ہماری ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہو تاکہ وہ درمیان تمھارے اور سمندر کے صلح کرادین اگر اسکے خلاف کروگے تو مین
اسیر کرکے لیجاؤنگی اور قید سخت مین رکھونگی لشکر اسلام سے کسی نے جواب نہ دیا وہ تھوڑی دیر تک خاموش
رہی پھر اسنے کہا کسی نے جواب نہ دیا وہ پھر خاموش رہی بعد تھوڑی دیر کے اسنے پھر کہا کچھ جواب نہ ملا اسی طور
سے اسنے جب تین مرتبہ کہا کسی نے کچھ جواب نہ دیا تب اسنے پلٹکر کہا کہ ملکہ کوئی جواب نہین دیتا ہی اب کیا حکم
ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ اب تو اپنا کام کر بس اسنے فوراً لشکر اسلام کی طرف موںھ کرکے اُس شمع پر اُف کیا
کہ ایک شعلہ موںھ سے نکلا وہ شمع روشن ہوگئی اُسنے اس شمع کو گردش دی پھر جب اُس شمع کا عکس پڑا تو
مانند دیوانون کے اپنے مقام پر سے چلا اور دریا کے قریب آکر دریا مین کود پڑا اور غرق دریا ہوگیا انکو
رسد بندھ گئی پرے کے پرے خالی ہوگئے قریب اکثر اہل اسلام کے اور دو سو سردارون کے جو کہ
غیر ساحر تھے غرق دریا ہوئے جب اسقدر لوگ غرق دریا ہوچکے تو ایوان نے آواز دی کہ ای زورق جا
اب تم اپنے مقام پر جاؤ اب کل پھر تمکو جب مین طلب کرون تم آنا یہ سنا تھا کہ وہ مع اس روشن شمع کے
کنارے سے واپس آئی جیسے کشتی دریا کے وسط مین پہونچی ویسے ایک تلاطم ہوا کہ وہ کشتی غرق ہوگئی لشکر
مین ایک تلاطم پڑگیا اب ہر ایک مایوس ہوگیا ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہا ہی مریخ کا یہ عالم تھا کہ بالکل
سحر فراموش ہی چند ساحر لشکر مین ہین سبکو سحر فراموش ہی جبکہ مریخ ایسے ساحر کو سحر فراموش ہی تو اور
کسی کی کیا اصل اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب اسنے دریا پیدا کیا تھا اور حباب ظاہر ہوا تھا صاحبقران کا
اسم اعظم بند کیا اور ساحرونکا سحر فراموش کیا تھا یہ سبب تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب وہ کشتی غرق دریا
ہوئی تب اُسنے پھر کنارے دریا کے آکر سحر کیا کہ ایک گنبد اُس دریا سے پیدا ہوا اُسمین ایک دروازہ
تھا کہ وہ دروازہ کھلا اُس در مین ایک کرسی پر ایک نازنین بیٹھی ہوئی تھی اور اسکے ہاتھ مین ایک آئینہ
تھا اسپر غلاف تھا اُسنے ایوان کو سلام کیا اور کہا کیا حکم آپکا ہی ملکہ نے کہا کہ تو جا کر جو کہ لشکر اسلام مین ساحر
ہین اُنسے کہدے کہ وہ سمندر شاہ سے صلح کرلین یہ سنا تھا کہ اُس گنبد کو حرکت ہوئی وہ گنبد کنارے پر آیا
اور اسطرف جدھر ساحرونکا لشکر تھا وہان گیا پھر اُس نازنین نے بھی وہی کلام کہا جو کہ نازنین اول نے کہا تھا
تین مرتبہ مگر کسی نے جواب نہ دیا تب اُس نازنین نے ایوان سے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ کوئی جواب
نہین دیتا ہی ایوان نے کہا کہ ای مشاطہ جادو ان سبکو اسیر کرلے یہ سنا تھا کہ اسنے اُس آئینہ پر سے
غلاف اُتارا کہ ایک برق چمکی جبکہ اُس آئینہ کا عکس پڑا وہ مثل غیر ساحرون کے آکر غرق دریا ہونے لگا نوبت باینجا
رسید کہ مریخ بھی غرق دریا ہوا جب بہت سے ساحر غرق دریا ہوئے اور دن کم رہا اسوقت ایوان نے
کہا کہ ای مشاطہ جادو اب تم اپنے مقام پر جاؤ کل ہم جب پھر تمکو طلب کرین تب تم آنا ہم انکو ایک شب
کی مہلت دیتے ہین تاکہ یہ باہم صلاح کرلین شاید راہ پر آجائین تو خیر ورنہ کل سبکو غرق کردینا یہ کہنا تھا
کہ اُسنے آئینہ پر غلاف چڑھا دیا اور وہ گنبد وسط دریا مین آیا اور غرق ہوگیا جب وہ گنبد غرق ہوا ایس
اُسنے ایک مرتبہ لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای اہل اسلام مین تمکو ایک شب کی مہلت دیتی
ہون کہ تم باہم صلاح کرلو کہ مقابلہ ملکہ سے بہتر ہی یا صلح بس جو رای قرار پاوے کل اُسپر عمل کرو
اگر صلح کی رای قرار پاوے تو صلح کرلینا اگر مقابلہ کرنا منظور ہو تو مقابلہ کرنا یہ کہکر اسنے تخت سحر پر
سوار ہوکر اپنے لشکر مین آئی حکم دیا کہ طبل باز بجے پھر طبل باز پر چوب پڑی صدائے طبل باز جو بلند

ہوئی گرداب نے بھی اپنے لشکر میں طبل باز بجوایا دونوں لشکر طرف اپنے پڑاؤ کے چلے سمندر نے
قصد کیا کہ میں شہر کو واپس جاؤں کہ گرداب شاہ نے پھر عرض کیا کہ آج شب کو یہاں قیام فرمائیے
صبح کو مقابلہ کا تماشا دیکھکر تشریف لیجائیگا سب سرداروں و عشاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے جب سبکی
رائے یہ قرار پائی سمندر شاہ ہمراہ گرداب مع سرداروں کے اسکی بارگاہ میں آیا اور تخت پر بیٹھا
سب سردار گرد تخت کرسیوں اور دنگلوں پر بیٹھے اور گرداب بھی تخت پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا لشکر
کفار نے کمریں اپنی کھولیں اُدھر ایوان اپنے پڑاؤ پر پہونچی لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود بارگاہ میں
آئی تخت پر بیٹھی اور سب سردار حاضر ہوئے انکو تو یہاں مصروف خوشی چھوڑ دیجئے اُدھر دربار گرداب
میں سمندر بہت خوش بیٹھا ہوا تھا کہ گرداب نے طائفے طلب کیے تاکہ صحبت ناچ و رنگ ہو سمندر
سب سے ملکہ ایوان کی تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمنے دیکھا کسقدر ساحران نے اُٹھایا تھا ہم
اور بجز زور باندھا تھا کیا ہوا ایک پہر بھر میں سبکا خاتمہ ہو گیا نہ اسم اعظم کام آیا نہ ساحروں کا سحر نہ
عیاروں کی عیاری میں نے خیال کر کے جو دیکھا تو ایک عیار لشکر اسلام میں نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ سب
ملکہ کے خوف سے بھاگ گئے گرداب نے کہا کہ کل شام تک تو تھے مگر آج میں نے صبح سے نہیں
دیکھا در اصل ملکہ ایوان نے بڑا کام کیا یہاں تو یہ ذکر ہو رہا ہے اُدھر جب لشکر کفار طبل باز بجوا کر
واپس گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ یہاں بھی طبل باز بجے جب طبل باز پر چوب پڑی بادشاہ اُس لشکر تباہ
اور پراگندہ کو لیکر اور صاحبقران کو اُس حالت میں اپنے تخت پر ڈالے ہوئے طرف فرودگاہ کے
چلے مگر مایوس دست از جان شستہ چہرے سب کے زرد اُس عالم یاس افسوس کناں فرودگاہ پر پہونچے
بادشاہ نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا لشکر نے کمر کھولی بہت سے خیمے ویران ہو گئے اُنکے ملازم اب
اپنے آقاؤں کے لیے رو رہے ہیں بہت سے خیموں سے صدائے گریہ ناموس آرہی ہے ایک لشکر
میں تلاطم مچا ہوا ہے بازاریں بند ہیں عیار صورتیں بدلے ہوئے پھر رہے ہیں اور رو رہے ہیں بادشاہ
داخل بارگاہ ہوئے صاحبقران کو تخت پر لٹا دیا آپ بالین پر بیٹھ گئے ناموس میں خبر ہوئی ایک کہرام
مچ گیا ہر ادنے و اعلے صاحبقران کے لیے رو رہا ہے ایک تلاطم مچا ہوا ہے جو سردار ساحر و غیر ساحر
باقی رہ گئے تھے وہ بھی بارگاہ میں آکے گرد صاحبقران بیٹھے ہزاروں دنگل خالی پڑے تھے اور
صاحبقران بےحس و حرکت تخت پر پڑے ہوئے ذرا بھی حس و حرکت بدن میں نہیں تھی عیار آتے ہیں
صاحبقران کی حالت دیکھتے ہیں اور روتے ہوئے چلے جاتے ہیں ناموس میں کہرام مچا ہوا ہے کوئی
بسمل کی طرح خاک پر پچھاڑیں کھا رہی ہے کوئی تڑپ رہی ہے کوئی خیمے سے سر ٹکرا رہی ہیں کوئی
مونھ پر خاک ملے ہے کوئی گریبان چاک کیے ہے دمبدم کی کہاریوں سے خبریں منگا رہی ہیں وہ آکر
کہتی ہیں کہ وہی حالت ہے بادشاہ رو رہے ہیں سردار سب گریاں ہیں یہاں تو یہ تلاطم مچا ہوا ہے اس
حال کی تحریر میں چشم قلم سے اشک سیاہ گرتے ہیں دل میں قوت نہیں ہے ہاتھ میں طاقت ہے کہ حال
لشکر اسلام تحریر کیا جائے لہذا اسی حال پر ختم کیا جاتا ہے کہ سبکو اپنے تن من کا ہوش نہیں ہے
کہرام مچا ہوا ہے کوئی خیمہ نہیں ہے کہ جس سے صدائے گریہ نہ آتی ہو ہر طرف ایک تلاطم ہے لشکری
آپ کو رو رہے ہیں سردار اپنا جی کھو رہے ہیں نہ پانی کی فکر ہے نہ دانہ کا ہوش یہاں تو یہ نوبت
ہے کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے اُدھر بارگاہ گرداب میں سمندر تخت پر بیٹھا ہے جام لالہ فام گردش میں ہے ایک
مطربہ نہایت خوش شکیل اور خوش گلو نے یہ غزل گائی اور سب کو خوش کیا لوگوں نے انعام دیا غزل

تجھی کو جو یہان جلوہ فرما نہ دیکھا
کہ جس کو کسو نے کبھو وا نہ دیکھا
اذیت مصیبت ملامت بلا مین
کبھو تو نے اکر تماشا نہ دیکھا
حجاب رخ یار ہو اب ہی تم
کسو نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا

برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
بیگانہ ہو تو آہ بیگانگی مین +
ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

مرا غنچۂ دل وہ دل ہے گرفتہ
کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا
کیا مجکو داغون نے سرو چراغان
ادھر تو نے ہرگز نہ دیکھا نہ دیکھا
شب و روز ای درد ہون آسکے

یہ غزل وہ مطربہ گا رہی تھی سب خاموش بیٹھے ہوئے سن رہے ہین ایک عالم حیرت سے ہے دربار سمندر کا تو یہ عالم ہو ادھر جب ایوان نے دربار کیا یہ تخت پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ اس ابر کو جنبش ہوئی اور وہ شق ہوا اس سے ملکہ عطارد تخت پر سوار اور سب اسیران لشکر اسلام تخت پر بیہوش پڑے ہوئے بارگاہ مین آکے ایوان نے جو سبکو دیکھا یہ کہکر کھڑی ہو گئی کہ آئیے آؤ تمنے تو آج بڑا کام کیا خوب اپنا نام کیا عطارد مسکراتی ہوئی قریب ایوان کے آئی ایوان نے کرسی دی عطارد نے سلام کیا اور کرسی پر بیٹھ گئی اور کہا کہ ملکہ میرا وہان بیٹھے بیٹھے دم گھبرایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کے پاس چلون ان قیدیون کو بھی ملکہ کو دون جہان ملکہ نے انکو قید فرمایا ہو وہان انکو بھی قید کرین بس مین سبکو لیکر حاضر ہوئی ملکہ نے کہا کہ ای عطارد تمنے اچھا کیا مین خود تمکو طلب کرنے والی تھی کہ ان قیدیون مین وہ چھوکری بھی ہو جسنے میرے سپہ سالار کو قتل کیا مین اسکو اسوقت قتل کرونگی عطارد نے ان سبکو لاکر فرش پر ڈالدیا ہو سب بیہوش پڑے ہین ملکہ نے کہا کہ پہلے انکو ہوش مین لاؤ تاکہ مین انسے کلام کرون عطارد نے سحر کیا کہ وہ سب ہوش مین آئے سب نے دیکھا کہ ہم سب قید سحر مین اسیر ہین زبان مین سوزن دی ہوئی ہو کلام کرنے کی طاقت نہین ہو سامنے ملکہ ایوان تخت پر بیٹھی ہوئی ہو اور بہت سو ساحر ہین اور وہ عورت بھی ہو جسنے ہم سبکو اپنے پاس بذریعہ ستارون کے طلب کرکے قید کیا تھا گو اسیر تھی مگر منور بگڑ گئی ایوان نے کہا کہ کیون تم سبکو کیا اسدن کی خبر نہ تھی کیا تم میرے حال سے آگاہ نہ تھے جو تمنے سمندر سے سرکشی پر کمر کسی تھی وہ اس خیال سے کچھ تدارک کرتا تھا اور طرح دیتا تھا کہ تم سب اسکے ملازم تھے تم یہ جانتے تھے کہ ہم سب ملک سمندر کو قتل کر ڈالینگے کوئی ہمارا کیا کریگا تم سب کو اس امر پر بھروسا تھا کہ ہم اس شخص کے شریک ہین جو کہ مالک اسم اعظم کا ہو اسم اعظم کا بھی بند کرنا کوئی امر اہم تھا ایک ذرا سے توسحر مین اسم اعظم بند ہوتا ہو تمکو کچھ خبر بھی ہو کہ مین نے اسم اعظم بند کرلیا ہو صاحبقران کی عجیب حالت ہو اب کوئی دم کے مہمان ہین ان سبنے کہا کہ تیرے موںہہ مین خاک اپنے دلون مین ان سبنے کہا کیونکہ ہم کلام کر نہین سکتے ہین ایوان نے کہا کہ مین نے ہزارون سرداران اسلام اور ساحر و غیر ساحر کو غرق دریا کردیا ہو ایک شب کی مہلت دیتی ہو کہ تم سب باہم صلاح کرلو اگر مرضی ہو کہ بادشاہ سے صلح کرین تو خیر ورنہ مین کل تم سبکو تباہ کردونگی یہ تو انکا حال ہوا جو کہ ایسے کم بساط ہون تمنے جو انکی شراکت کی اور نمک حرامی پر کمر باندھی تو کیا سمجھکر یہ دن بھول گئے تھے اسکی خبر نہ تھی اب بھی کچھ نہین گیا ہو اگر تم اسکا اقرار کرو کہ ہم سمندر شاہ کی اطاعت جس طور سے کرتے اسی طور سے کرینگے تو مین بادشاہ سے کہکر تمھارے قصور معاف کرادون اور اسی مرتبے پر پھر سبکو قائم کرادون ورنہ مین سبکو قتل کردونگی یہ جو اسنے کہا ہر ایک نے سر ہلا کر انکار کیا کہ ہمکو قتل ہونا گوارا ہو مگر سمندر کی اطاعت کرنا گوارا نہین ہو اسکو غصہ آیا اور کہا کہ جلاد کو بلاؤ منور کیطرف دیکھکر کہا کہ او چھوکری تو نے بہت سر اٹھایا تھا اور میرے سپہ سالار کو قتل کیا مین تو تیرے خون کی پیاسی ہون ابھی تجھکو قتل کرتی ہون یہی سزا

ہو اس سر اُٹھانے کی اور نمک حرامی کرنے کی زبان مین سوزن دیے تھے کوئی کیا جواب دیتا دل
ہی دل مین پیچ و تاب کھا کر رہگئے راوی نے بیان کیا ہو کہ جب لشکر صف آرا ہوا تھا تو بہت سے عیار
لشکر سے نکل گئے تھے بہت سے تو اُسی طرف صحرا مین رہتے تھے اپنے لشکر کی پشت پر بہت سے
لشکر مین تھے بہت سے اس کفار کے لشکر مین چلے آئے تھے صورت بدلے ہوئے لشکر مین پھر رہے تھے وہ عیار جو کہ لشکر کفار
مین تھے اُنھون نے قصد کیا کہ ہم اپنے لشکر مین جائین وہان کا حال دیکھین مگر بسبب دریاے سحر کے
راہ نہ پائی ہزار ہزار طرح سے تدبیر کی کوئی صورت نہ نکلی جہان تک گئے سواے دریا کے دوسری چیز
نظر نہ آئی قصد کیا کہ شناوری کرکے چلے جائین وہ بھی ممکن نہوا کیونکہ شعلہاے آتش پانی سے نکل رہے
تھے مایوس ہو کر واپس آئے خواجہ سلامت بھی اسی طرف کے صحرا مین اس خیال سے آئے تھے
کہ جو کوئی ساحر تلاش کو جائیگا تو لشکر مین جائیگا اور اُسطرف تلاش کریگا تم اسطرف نکل چلو چنانچہ جب
دن کم رہا تو صحراے سے واپس آئے لشکر کفار مین دیکھا کہ لشکر میدان جنگ سے واپس آچکے ہین سب
اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین یہ چلے کہ اپنے لشکر مین جاکر سب حال دیکھین انکو بھی وہان ملا ایسا دریا
کبھی نہ دیکھا نہ سنا تھا نہ کوئی کشتی تھی نہ کوئی ڈونگی سواے کشتی فلک کے موجین مثل تلوار کے آرہین
تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ تلوار چل رہی ہو آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا تھا ہزارون جیلے
آنکھین نکال نکال کر ڈرا رہے تھے کئی مرتبہ خواجہ نے قصد کیا کہ پیر کر چلا جاؤن مگر ممکن نہوا شعلہ جل
رہے تھے بس لاچار ہو کر پھر لشکر مین واپس آئے دیکھا کہ بارگاہ مین گرداب شاہ کے سب جمع ہین یہ بھی
اُس بارگاہ مین آئے دیکھا کہ سمندر شاہ تخت پر بیٹھا ہو اور سب سردار حاضر ہین جام شراب گردش
مین ہو ایک مطربہ گا رہی ہو خواجہ نے خیال کیا کہ آج ان لوگون مین بڑی خوشی ہو خواجہ تھوڑے عرصہ
تک اُس بارگاہ مین صورت بدلے ہوئے موجود رہے بعد تھوڑے عرصہ کے اُس بارگاہ سے نکل کر طرف
بارگاہ ایوان کے آئے جب بارگاہ مین پہونچے دیکھا کہ پچاس ساٹھ ساحران لشکر اسلام اسیر روبرو زمین پر
پڑے ہوئے ہین تخت پر ایوان بیٹھی ہوئی ہو اور کرسی پر ایک اور ساحرہ بیٹھی ہوئی ہو ایوان اُن سردارون
سے وہی تقریر کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ کل صاحبقران کا خاتمہ ہو اور لشکر اسلام کے اسقدر سردار
ساحر و غیر ساحر مین غرق دریا کر چکی ہون اگر اُن لوگون نے کل صلاح کر کے باہم آشتی کر لی تو خیر ورنہ مثل ان
سب کے انکو بھی غرق دریاے فنا کرونگی اور صاحبقران تو تڑپ تڑپ کر رات بھر مین تمام ہو جائینگے یہ جو صاحبقران
کی حالت خواجہ نے سنی خواجہ کا دل بیقرار ہو گیا تاب نرہی بیقرار ہو کر بارگاہ سے باہر آئے اور پھر دریا
کی طرف چلے لاکھ تدبیر کی نہ جا سکے مایوس ہو کر پھر چلے مگر اب لشکر مین آکے بارگاہ مین نہ گئے یہان
ایوان نے جلادون کو طلب کیا تھا جلاد حاضر ہوئے ایوان نے حکم دیا کہ ان سبکو میرے روبرو قتل کرو
جلاد چلے اُسوقت عطارد نے کہا کہ اے ملکہ میرے نزدیک تو یہ امر مناسب ہو کہ ان سبکو رات بھر قید
رہنے دو کل اُن سب کے ہمراہ انکو بھی قتل کیجیے گا جب اُن سبکو بھی اسیر کر لیجیگا انکو بھی اسی دریا مین قید فرمایئے
ایوان نے کہا کہ اگر تمھاری یہ راے ہو تو کیا مضائقہ ہو صبح کو انھین سب کے ہمراہ سہی یہ جو تم نے
کہا کہ دریا مین انکو بھی قید فرمایئے کوئی ضرورت نہین ہو یہان سے کوئی رہا کر لیجائیگا کیا ممکن ہو ان سبکو
اسیر رکھینگے عطارد نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہو ایوان نے کہا کہ مین منور کو تو اسیوقت قتل کرونگی کیونکہ
اسنے میرے دل کو بڑا صدمہ دیا ہو اسکی صورت دیکھکر میری آنکھون مین خون اُترتا ہو جس طور سے اسنے
میرے قلب و جگر کو جلا کر کباب کیا ہو اُسی طور سے مین اسکی خالہ کے قلب و جگر کو جلا کر کباب کرونگی

عطارد نے کہا کہ جو آپ کی مرضی مجکو کیا دخل ہی مرضی مولا از ہمہ اولی یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی ملکہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اِس چھوکری کو روبرو میرے قتل کرو ابھی جلاد چلا نہ تھا اُسکے قتل کرنے کو کہ یکایک دربارگاہ کی طرف سے رونے کی صدا آئی سب نے سر اُٹھاکر بارگاہ کی طرف دیکھا کہ ایک ضعیفہ کوزہ پشت مارگین کا پائجامہ از حد کثیف چند پیوند لگے ہوئے پہنے ہوئے سر پر چادر وہ بھی میلا اوڑھے تھی اور از حد ضعیف کہ سر کے بال بالکل سفید مثل سن کے تھے اور پلکین تک سفید تھین اونچا جوڑا بندھا ہوا ایک لکڑی ہاتھ مین پکڑے ہوئے روتی ہوئی چلی آتی ہی ایسی ضعیف ہی کہ بسبب پیرانہ سالی کے ہر قدم پر آہ کر کے بیٹھ جاتی ہی سانس پھولی ہوئی ہی پیٹ مین نہین سماتی ہی اور یہ کلمہ زبان پر ہی کہ بیٹی منور مین تجکو زندہ پاؤن اپنی آنکھون سے تجکو زندہ دیکھون ارے کمبخت تو نے میرا کہنا نہ سنا خالا کی محبت مین اپنے کو عذاب مین مبتلا کیا مین کہتی تھی کہ تو نہ جا وہان ملکہ ایوان سے مقابلہ ہونے والا ہی مگر تو نے اپنی ضد مین ایک نہ سنی مجھ کمبخت کو اس بڑھاپے مین دوڑایا اور اپنا داغ دکھایا مین کن آنکھون سے تیرا یہ حال دیکھون اری منور تیری جدائی نے میری آنکھون کی بصارت بھی کم کر دی مین نے تو تجکو مثل اولاد کے پرورش کیا ہی یا خداوند تصویر مین اپنی منور کو زندہ پاؤن مجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی نہ معلوم دربار کدھر ہی ملکہ ایوان کس مقام پر تشریف فرما ہین مین جاکر اُنسے کچھ سفارش کرون یہ جو ملکہ نے شنا ملکہ کو اُسکے حال پر رحم آیا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی اُسکی عزیز ہی یا کھلائی ہی جلاد سے کہا کہ ٹھہر جا ایک چوبدار کو حکم دیا کہ اِس عورت کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لے آ تاکہ مین اِس سے کچھ حال دریافت کرون ملکہ نے یہ جو حکم دیا چوبدار اُس ضعیفہ کے پاس آیا وہ مارے ضعف کے بیٹھ گئی تھی دم چڑھ رہا تھا کہ چوبدار نے آکر ہاتھ پکڑا اُسنے کہا کہ کیون مجھ آفت رسیدہ بلا کشیدہ کو پریشان کرتے ہین مین خود بلا مین مبتلا ہون مجکو نہ ستاؤ نہ بد دعا لو اُس چوبدار نے کہا کہ مین ملکہ کا چوبدار ہون تیرے حال پر ملکہ کو رحم آیا مجکو حکم دیا ہی لا اُسکو میرے پاس لے آ تو مین تجکو ملکہ کے پاس لیے چلتا ہون اُسنے جو یہ سنا ایک آہ کی اور کہا کہ خداوند ملکہ کو تا صد و سی سال سلامت با کرامت رکھے کہ اُنکو رحم آیا مگر کیا سخت قلب کے اہل اسلام ہین کہ اُنکو بالکل میرے حال پر رحم نہ آیا یہ کہکر کھڑی ہوئی لڑکھڑا کر گرنے لگی چوبدار نے سنبھالا بازو پکڑ کر طرف دربار کے لے چلا راہ مین کئی مرتبہ یہ حالت ہوئی کہ وہ گرے گرتے بچی چوبدار نہ ہوتا تو گر پڑتی یہانتک کہ اُس چوبدار نے مجاگاہ پر لاکر کھڑا کیا کہا کہ ملکہ کو سلام کر اُسنے کہا کہ ملکہ کدھر ہین مجکو تو صدمے کے سبب سے کچھ دکھائی نہین دیتا ہی تم بتاؤ چوبدار نے کہا کہ سامنے بیٹھی ہین ضعیفہ نے جھککر سلام کیا چوبدار نے کہا کہ پھر سلام کر ملکہ کی وزیرزادی عطارد جادوگر وہ بھی ملکہ کے پہلو مین کرسی پر بیٹھی ہین اُس ضعیفہ نے پھر سلام کیا اور دعا دی کہ ملکہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج اقبال ہو دوست شاد دشمن پریشان اور پامال ہون ہمیشہ ملکہ کے سر پر سایہ خداوند رہے خداوند کی نظر عنایت ملکہ پر رہے بعد اِسکے کہا کہ بی وزیرزادی کی بھی حیات مین ترقی ہو ملکہ کا پیار رہے یہ جو دعا دی ملکہ نے فرمایا کہ اِس ضعیفہ کو قریب لاؤ اُسکے بڑھاپے کا یہ حال ہی کہ بسبب نقاہت کے آواز کانپی جاتی ہی ہاتھون مین رعشہ ہی سر برابر ہل رہا ہی اِس طور سے کہ جیسے کھانے والے ہیٹی کی بڑھیا بنانے مین اُسکا سر برابر ہلے جاتا ہی اِس طریقے سے چوبدار اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے روبرو تخت کے لایا اور کہا اب قدم آگے نہ اُٹھانا کیونکہ اب تو قریب تخت آگئی ہی جو کچھ عرض کرنا ہو کرلے ملکہ روبرو تخت پر بیٹھی ہین یہ سنتا تھا کہ وہ ضعیفہ چیخین مار کر رونے لگی آنکھون سے آنسو کا دریا روان ہوا اسقدر روئی کہ اُسکے حال پر سب اہل دربار کو ترحم آیا ملکہ نے با ہمہ فرمایا کہ ای ضعیفہ گریہ کم کر اور ضبط کر کے کچھ حال تو بیان کر کہ تیرے اوپر کس نے ستم کیا کس نے تجکو لوٹ لیا کیا تیرے اوپر بلا

نازل ہوئی کس نے تجکو اس حالت کہنسی مین ستایا کہ تو یہان دوڑی ہوئی آئی کیا بلا تیرے اوپر آئی
ہی کون ایسا کمبخت تھا کہ رحم نہ آیا کچھ بیان تو کر کیا کچھ مال تیرا لوٹ لیا یا تجکو ضعیفہ جان کرکے مارا
یہ جو ملکہ نے بشفقت بیان کیا اور استفسار حال کیا اُس ضعیفہ نے گریہ کو ضبط کرکے ایک آہ سرد
کھینچی اور کہا کہ ای ملکہ مجھسے کھڑا ہوا نہین جاتا ہی اگر حکم ہو تو بیٹھ جاؤن ملکہ نے فرمایا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گئی
ملکہ نے کہا کہ اپنا حال بیان کر تاکہ مین اُس ظالم کو اس ظلم کی سزا دون یہ جو ملکہ نے کہا اُسنے عرض
کیا کہ ملکہ مجکو کسی نے نہین ستایا نہ میرا کچھ مال دنیا سے کسی نے لوٹ لیا نہ مجکو کسی نے مارا نہ میرے
اوپر کسی نے ظلم کیا میرے مقدر نے مجکو ستایا ہی اور اس حال مین در در پھرایا ہی مین اُسکے
ہاتھون سے پریشان ہون کیا عرض کرون کہ جو میرے قلب کی حالت ہی اس حال سے میرا ہی قلب آگاہ
ہی یا یہ صدمہ جسپر پڑا ہوگا وہ اس قرے سے واقف ہوگا ملکہ نے کہا کہ کیا کوئی تیرا مر گیا ہی اُسنے کہا کہ جی نہین
نہ کوئی ابھی تک مرا ہی وہ جو مرنے والے تھے وہ مر گئے یہ نیا صدمہ ہی اگر حکم ہو تو عرض کرون میری گستاخی
معاف ہو ملکہ نے کہا کہ مجھنے تیری گستاخی معاف کی تو شوق سے بیان کر اس ضعیفہ نے دست بستہ عرض کیا
کہ جو کچھ بلا آئی ہی آپکے سبب سے آئی ہی آپنے مجکو بیقرار کیا آپ نے مجپر ستم کیا اور آپ نے مجکو اس بلا مین
مبتلا کیا آپ نے اس حالت ضعیفی مین گھر سے نکالا ایسا صدمہ دیا کہ آنکھون سے دکھائی نہین دیتا ہی یہ کہکر
ادھر اُدھر دیکھنے لگی پھر اُس ضعیفہ نے دیکھا کہ بہت سے سردار سحر مین مبتلا خاک پر پڑے لوٹ رہے ہین
اُنہین منور بھی ہی اُسطرف دیکھکر آہ کی ملکہ نے جو یہ تقریر سنی اُدھر اُسنے کہا کہ ای بچی مین اسلیے زندہ رہی
کہ تیرا حال یہ ان آنکھون سے دیکھون تیرے دشمن اسیر ہون اور مین دیکھا کرون زمین شق ہو جائے اور
مین اُسمین سما جاؤن افسوس تو نے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے کو قید مین پھنسایا اور یہ حالت اپنی کی کیا کرون
زمین سخت آسمان دور ہی میرا کوئی بس نہین ہی مین وہ سخت جان ہون کہ مجکو موت نہین آتی یہ کہکر زار زار
رونے لگی ادھر ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ یہ جو تو نے کہا کہ آپ نے میرے اوپر ظلم کیا آپ کے ہاتھون سے بلا مین
مبتلا ہوئی مین نے تو تجکو آجکے سوا کبھی نہین دیکھا ہی مین تیری صورت سے واقف بھی نہین ہون پھر مین
کب تیرے پاس گئی اور مین نے کب تجپر ستم کیا کیا عالم خواب مین ہی اور تو دیوانی ہو گئی ہی کہ بیکار میرے
اوپر تہمت لگاتی ہی کوئی مردے پر طوفان لیتا ہی تو زندہ پر لیتی ہی اوس پیرزالہ نے کہا کہ ملکہ مین طوفان نہین
لیتی ہون ملکہ مین سچ عرض کرتی ہون ای ملکہ اب مین صاف صاف کہتی ہون کہ تمنے میرے اوپر یہ ظلم
ستم کیا ہی کہ میری بچی کو اسیر کر لیا ہی اور اُسپر ظلم کر رہی ہو جسکو مین نے ناز و نعم سے پرورش کیا ہی جسپر مینے
کبھی پھول کی چھڑی نہ لگائی تھی اور کبھی اکیلا نچھوڑا اُسیر یا ہے یہ ستم کہ وہ قید مین مبتلا ہوئی ہی ملکہ تمکو اُسکے
بچنے پر بھی رحم نہ آیا وہ بھولی بھولی صورت اُسکی ایسی ہی کہ ہر ایک کو اُسپر رحم آتا ہی تمنے یہ ستم کیا کہ اُسکو
قید کیا اے ملکہ میرے حال پر رحم کرو اور منور کو میرے حوالے کرو کیونکہ سوائے اُسکے کوئی میرا سہارا
نہین ہی مین نے منور کو بڑی محنت سے پالا ہی دن کو دن رات کو رات نہ خیال کیا جب یہ برس دن
کی تھی اُسکی ماں مر گئی مین نے اِسے پرورش کیا اسپر کیا منحصر ہی مین نے اُسکی ماں کو پالا تھا یہ میری بیوی
ہی کی نشانی ہی مین اِسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہون ای ملکہ اگر تمنے اُسے قید کیا ہی اور قتل
کرنے کا قصد ہی تو مجکو بھی اُسکے ساتھ قید کرو اور اُس سے پہلے قتل مجکو کرنا مین نہ مانونگی یہ کہکر
کہا کہ او جلاد تو پہلے مجکو قتل کر پھر اور طرف جا تاکہ مین اپنی بچی کا قتل اپنی آنکھ سے نہ دیکھون یہ کہکر رونے
لگی اور اس بیقراری سے روئی کہ حاضرین بارگاہ کے آنسو نکل آئے ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ تو نے کچھ سنا ہی

کہ منور نے کیا کیا میرے سپہ سالار کو قتل کیا دوسرے وہ اپنے مذہب سے پھر گئی مجکو بڑا صدمہ دیا مین ضرور
اُسے قتل کرونگی وہ بہت چالاک ہی مین نے ابھی اُسکو سمجھایا اُسنے میرا کہنا بھی نہ سُنا دیکھو وہ سامنے پڑی ہی
یہ جو ملکہ نے کہا ضعیفہ نے اُس طرف دیکھا دور سے بلائین لینے لگی اور کہنے لگی کہ یہ کھلاڑی تیرے اوپر سے
قربان ہو جاے تیری الائین بلائین لیکر مرجاے اری کمبخت تو ملکہ کے کہنے کو کیون نہین قبول کرتی ہی
کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہی میرے کہنے کو دسنکر اس بلا مین مبتلا ہوئی بڑی خالہ جان کی محبت تھی
اسوقت خالہ جان نے پہچان لیا جو میرے دل کو لگی ہی وہ کسی کے دل کو نہ لگیگی تو نے خالہ کا ساتھ دیا اری
کمبخت تجکو یہ کیا ہوا تھا کہ تو نے اپنا دین بھی ترک کیا اور ملکہ کے سپہ سالار کو بھی قتل کیا پھر کیون نہ ملکہ کو غصہ آئے
ملکہ کے قدمون پر گر اپنی خطا معاف کرا منور جادو نے کچھ جواب نہ دیا اول تو سوزن زبان مین دی
ہوئی تھی دوسرے قید سحر مین مبتلا تھی صرف سر ہلا دیا کہ کبھی ایسا نہو گا اُس ضعیفہ نے کہا کہ معلوم ہوا تو اپنی جان
کے پیچھے پڑی ہی یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ تم حکم دو کہ لوگ مجکو بھی اسیر کرلین اور اسکے ساتھ قتل کرین ملکہ نے
کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تجکو بیخطا اسیر کراؤن اور قتل کا حکم دون اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ بعد اسکے مین
زندہ نہ رہونگی تڑپ تڑپ کر مر جاؤنگی دوسرے مجھ سے یہ نہ دیکھا جائیگا کہ یہ میرے روبرو قتل ہو اِس
لڑکی کو نہ معلوم کیا اِس آئینہ اندام لکا نے سکھا دیا ہی اور کیا تعلیم کیا ہی کہ وہ کسی طور سے اُسکی الفت
سے دست بردار نہین ہوتی ہی یہ ممکن نہین ہی مفت مین اپنی جان ضائع کرتی ہی ایوان نے کہا کہ ای ضعیفہ
یہ چھوکری بہت چالاک ہی میرے سپہ سالار نے جا کر میدان مین مبارز بھی نہ طلب کیا تھا کہ اسنے اُسکی
گردن کو چھرکا کر دیا اُسکو غصہ آگیا اُسنے اسپر سحر کیا یہ اُسکے سحر سے بچی اور زمین مین غرق ہو گئی وہ سمجھا کہ
بھاگ گئی یہ اُسکے عقب مین آکر نکلی جبتک وہ خبردار ہو اِسنے اسکو تیغ سحر سے قتل کیا اور آئینہ اندام
کے پاس چلی گئی تب مجکو غصہ آیا مین خود برلے مقابلہ نکلی میری بہن غطار دنے منع کیا کہ تم مقابلہ نہ
کرو مین مقابلہ کرونگی انھون نے گرفتار کرنا شروع کیا ایک کا بھی تو بس نہ چلا یہ آئینہ اندام کر لیگئے
سحر پر اور اپنے شوہر کے سحر پر بڑا زور تھا کیا کیا مین ضرور اس سے اپنے سپہ سالار کے خون کا عوض لونگی
کیونکہ مجکو اُسکے مرنے کا بڑا صدمہ ہی یہ کہکر حکم دیا کہ او جلاد کیا کھڑا ہوا ہی جلد قتل کر اس لڑکی کو اس ضعیفہ
نے جو سُنا ایک مرتبہ تڑپ کر پکاری کہ ای ملکہ مین تمھارے قربان ہون ایک بات میری سُن لو پھر حکم
دو ملکہ نے کہا کہ بیان کر اس ضعیفہ نے کہا کہ ای ملکہ میرے اوپر یہ ستم نہ کرو میرے سامنے حکم قتل نہ دو
پہلے مجکو قتل کرا لو پھر حکم دینا ای ملکہ یہ جو اور اسیر ہین اُنکے بابت حکم دو ملکہ نے کہا کہ ان سب کو تو مین کل
بعد گرفتار ہونے کل اہل اسلام کے ایک مرتبہ قتل کرونگی وہ بڑے دشمن بادشاہ کے کیونکہ یہ ہین بہت سے
بادشاہ کے ملازم ہین شاید انکو بادشاہ کی صورت دیکھکر نمک کا خیال آجاے اور یہ سب گنہگار رہین
بادشاہ کے کوئی اُنکے گناہ سے بری نہین ہی مین کیونکر بدون اُنکے حکم کے قتل کر سکتی ہون اور یہ تو میری
گنہگار ہے مجکو اختیار ہی کہ جب چاہون قتل کر دون گو بادشاہ نے مجکو ان سب کا بھی اختیار دے رکھا ہی مین
مگر اُس پر بھی مجکو اُنکا خیال ہی دوسرے ابھی چھر غنا اور افسر اسکے ان سب کا ہی وہ اسیر نہین ہوا ہی اور
نہ ابھی عیار گرفتار ہوے ہین اسوقت مین عیارون کی تدبیر کرونگی کل صبح کو وہ سب خود بخود میری
خدمت مین حاضر ہونگے اور جو لشکر کہ باقی ہی وہ بھی کل اسیر ہو جائیگا رات بھر مین صاحبقران بھی
مر جائینگے کیونکہ مین نے اُنکا اسم اعظم بند کر لیا ہی اور اپنے سحر مین مبتلا کر دیا ہی وہ ضرور تڑپ
تڑپ کر تمام ہونگے اُنکی حالت یہ ہی کہ ہوشیار تو ہونگے مگر نہ حرکت کر سکتے ہونگے نہ کلام لشکر اسلام مین

کہرام مچا ہوا ہو بس جو یون سر اُٹھائیگا وہ یہی سزا پائیگا تو بیکار اُسکی سفارش کرتی ہو یہ امر غیر ممکن ہو کہ یہ اب تیرے کہنے پر عمل کرے اور اس امر سے باز آئے جب مین اسکی صورت دیکھتی ہون میرے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہو آنکھون مین خون اُتر آتا ہو مجبور اسکا دم بھر کا زندہ رکھنا گوارا ہو افسوس کہ میرا سپہ سالار تو نہو اور اُسکا قاتل میرے روبرو موجود ہو مجکو اسقدر نانی کے مرنے کا صدمہ ہوا نہ بھائی کے مارے جانے کا رنج ہوا اگر اُنکے قاتل آکر مجھ سے عجز کرین اور کہین کہ ملکہ ہمسے قصور ہوا ہمارا قصور معاف فرمائیے ہم آپکی اطاعت کرتے ہین تو مین ضرور اُنکا قصور معاف کرون مگر ہان اپنے سپہ سالار کے قاتل کو زندہ نہ رکھونگی اگر خود خداوند بھی آکر اسکی سفارش کرین تو مین اُنکے کہنے کو نہ مانونگی اُس ضعیفہ نے منور کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ افسوس صد افسوس تو نے میری بات پر عمل نہ کیا اور جوان بھی نہ ہونے پائی کہ تیری قضا آگئی سارے میرے ارمان خاک مین مل گئے مین تیرا سہرا بھی نہ دیکھنے پائی مین یہ خیال کرتی تھی کہ تیری شادی کرونگی چھوٹا سا دولھا آئیگا کہ تیری اجل آگئی افسوس کسی کی نظر لگ گئی اری کمبخت ابھی تیرا کیا سن ہو اپنی ضد سے باز آ اور ملکہ کے کہنے پر عمل کر خالق کی الفت سے باز آ اری وہ تیری جان کی دشمن ہو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو ابھی کچھ نہین گیا ہو گو ملکہ یہ فرماتی ہین کہ مین کسی کی سفارش اس امر مین نہ مانونگی مگر مین جہانتک ممکن ہوگا تیرے لیے کوشش کرونگی اے منور میرے حال پر ترس کھا یہ کہکر ملک بلک کر رونے لگی اپنا جی کھونے لگی مگر منور نے کچھ جواب نہ دیا سب قیدی خیال کر رہے ہین کہ یہ کون ہو آئینہ اندام خیال کرتی ہو کہ اسکی دایہ تو مرگئی ہو یہ کہان سے پیدا ہوئی ہو کہ جو یہ اپنی جان دیے دیتی ہو مگر اس خیال سے کچھ کہتی بھی نہین ہو کہ شاید اسکی سفارش سے منور جادو بچ جائے میری بہن کی نشانی تو رہے دوسرے طاقت گویائی نہین ہو کہ کچھ کہے اپنے دل مین یہ خیال کرتی ہو اور خاموش ہو ملکہ منور کو اشارہ کرتی ہو کہ بیٹا مان لے کیون اپنی جان دیتی ہو وہ جواب دیتی ہو کہ مین بھی نہ مانونگی آپ کا ساتھ دونگی یہ ضعیفہ جو اشارے بازی دیکھتی ہو تو کہتی ہو کہ او آئینہ اندام تو میری بچی کو بیکار بہکا رہی ہو تیری شرارت نہین جاتی ہو اپنے ساتھ اسکا بھی قتل ہونا چاہتی ہو آئینہ اندام پیچ و تاب کھا کر رہجاتی ہو یہ حال ہو جب اُسنے دیکھا کہ کسی صورت سے نہین مانتی تو کہا کہ اے ملکہ اگر آپکی اجازت ہو تو مین ایک بات اور عرض کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ اے ملکہ میری یہ خواہش ہو کہ اس شب کو اسکو نہ قتل کیجیے کل ان سب کے ہمراہ قتل کرنا تاکہ مین اسے رات بھر اور سمجھا لون شاید مان جائے ملکہ نے کہا کہ اے ضعیفہ یہ تو نہوگا دوسرے اگر یہ قید بھی کی جائیگی تو تو وہان کہان ہوگی جو سمجھائیگی یہ قیدخانہ مین ہوگی دوسرے مین اس امر کو گوارا نہ کرونگی کہ یہ زندہ رہے یہ کہکر حکم دیا کہ ہان اسکو قتل کرو یہ سنکر جلاد اُدھر چلا اِدھر یہ ضعیفہ دوڑ کر ملکہ کے قدمون پر گر پڑی اور رونے لگی تڑپنے لگی اپنی حالت خراب کرنے لگی سر کو اُٹھا اُٹھا کر زمین پر دے دے مارنے لگی اور کہنے لگی کہ ملکہ میرے اوپر رحم کرو ایک رات کی مہلت دو تاکہ مین اسکو کچھ نصیحت کر لون ایسی روئی اور ایسی اپنی حالت خراب کی کہ عطارد و دیگر اہل دربار کو رحم آگیا ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ آپ کا کیا نقصان ہو اسکے کہنے پر عمل فرمائیے اسکو اسوقت قید فرمائیے کل اسکو قتل فرمائیے گا ملکہ نے کہا کہ اسکی حفاظت کون کریگا ایک ساحر ہو کہ وہ بہت زبردست ہو نام اُسکا محفوظ جادو ہو ملکہ کا بہت مقرب ہو وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ مین اُسکی حفاظت کرونگا رات بھر کے لیے آپ اسکو میرے سپرد فرمائیے ملکہ نے کہا ایک شرط سے کہ تم ان سب قیدیون کی حفاظت کا اقرار کرو اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب مین ان سب کی حفاظت کرونگا جب اُسنے یہ کہا

تو ملکہ نے اُس ضعیفہ سے کہا کہ ای ضعیفہ تو اپنا حال خراب نہ کر مین نے تیرے کہنے پر عمل کیا ایک رات
کی اِسکو مہلت دی مین تو کبھی نہ مانتی مگر تیرے رونے اور تیرے پیٹنے نے میرے دل پر اثر کیا مگر یہ تو
بتا کہ تیرا اور اُسکا ساتھ کب ہو گا کہ تو اُسے سمجھا سکے یہ جو ملکہ نے کہا اُسنے گریہ کو ضبط کر کے اور اپنے حواس
درست کر کے ملکہ کی بلائین لین اور کہا کہ خداوند تصویر پر مرتبہ بلند کرین اُنکا صدا پیار رہے اور مرتبہ مین ترقی
ہو آپ نے بڑا میرے حال پر رحم کیا ای ملکہ پھر آپ لوگون کے دل مین رحم ہو یہ خدا پرست موے موذی کم
غارت گئے خداوند اُنکو کہین جلدی غارت کرین اپنا اپنا عذاب جلد نازل کرین یہ خاک کا پیوند ہون اگر
میرے ہاتھ یہ لوگ آجائین تو اُنکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر اور اُسپر نمک مرچ چھڑک کر زخمون پر چیلون اور
کووون کو دون اور اِس عذاب سے قتل کرون کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا اُنکے حال پر رحم کھائین اور
مجکو ترس نہ آئے کیا عرض کرون کہ ایک مدت ہوئی ترک سحر کیے ہوئے سب فراموش ہو گیا دوسرے
یہ کہ زمانہ پیرانہ سالی کا ہی ورنہ مین اُنکو مزا چکھاتی اور اُنکے مزاج پوچھتی کیا کہون مجبور ہون کیونکہ اب محنت ہو سکیگی
ورنہ محنت کر کے اُنکو قتل کرتی خصوصًا اِس آئینہ اندام کی تو ایسی حالت کرتی کہ لوگ دیکھکر ترس کھاتے
اور مین بالکل رحم نہ کرتی جیسے اِسنے میری بچی کو بہکایا ہی اور اُسکی جان لی ہی ای ملکہ یہ مسلمان ایسے سخت قلب
کے ہین کہ اُنکے دل مین ذرا بھی رحم نہین ہی مین پہلے اِن کمبختون کے لشکر مین گئی تھی کیونکہ مین نے جب یہ سُنا
کہ منور رجا دو اپنی خالہ کے پاس گئی ہی کیونکہ جب یہ چھوکری آئی ہی تو مین سو رہی تھی یہ مجکو سوتا چھوڑ کر چلی
آئی اِسکا سبب یہ تھا کہ یہ مجھ سے جو پوشیدہ ہو کر آئی مین سُن چکی تھی کہ آفاق نے نمک حرامی کی اور بادشاہ
کی شرکت سے ہاتھ اُٹھایا شریک اہل اسلام ہوا مع اپنے لشکر کے مین نے یہ امر اِس سے پوشیدہ کیا تھا
مگر جب یہ کہتی تھی کہ مین خالہ کے پاس جاؤنگی مین منع کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اُنکو بادشاہ نے کسی لڑائی
پر روانہ کیا ہی نہ معلوم وہ کہان ہین تو کسکے پاس جائیگی یہ کہتی تھی کہ واہ وہ تو لڑائی پر جائین اور مین اُنکے
پاس نہ جاؤن مین فقرے دے دے کر رکھتی تھی کہ آج آئیگی کل آئیگی یا اُنکا کوئی خط آ لے تو تو جانا یہ نہ
مانتی تھی مگر مین نے اِسکو روکا یہ یہی کہتی تھی کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک کچھ خبر نہ آئی مین یہ کہتی تھی کہ جب تیری
الفت خالہ کو نہین ہی تو تو کیون اپنی جان دیے دیتی ہی کیون اپنے کو تباہ کرتی ہی ارے جو اپنے اوپر مرتا
ہی اُسپر مرتے ہین تو تو یہان خالہ کے لیے بیقرار ہی اُنکو اِسکی خبر بھی نہین ہی یہ سُنکے خاموش ہو جاتی بھی مگر یہ
رات دن اِسی فکر مین مبتلا رہتی تھی اِسکو کسی سے خبر ملگئی کہ خالہ میری لشکر اسلام مین ہی اور خالو بھی اب
سمندر شاہ سے اور خالو سے بگاڑ ہو گیا اِسنے مجھ سے کہا مین نے جواب دیا کہ جو کہتا ہو وہ جھوٹ کہتا
ہی ایسا نہو گا کیونکہ سمندر شاہ آفاق کو اپنا بزرگ اور خیر خواہ خیال کرتا ہی اور تیرا خالو سمندر شاہ کو
اپنا ولی نعمت اور آقا تصور کرتا ہی بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ تیرے خالو کو جدا کرین اور خالو تیرے اُنکی
اطاعت سے مُنھ پھیرین یہ جو مین نے کہا اِسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہی گو مین سب کچھ جان اور
سن چکی تھی مگر اُسکے سمجھانے کو مین نے یہ کہا وہ اُسوقت تو خاموش ہو رہی مگر فکر مین رہی آج صبح کو
موقع پا کر مجکو سوتا چھوڑ کر چلی آئی جب مین اُٹھی مین نے دریافت کیا کیونکہ جب مین سو کے اُٹھی تھی
اِسکا مُنھ دیکھتی تھی جب مُنھ دیکھنے کو بلایا پہلے تو اُسکی خواصون نے پوشیدہ کیا کہ رفع حاجت کو گئی ہین
یا کسی طرف کھیل رہی ہین جب مین خفا ہوئی تو سب نے کہا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس گئی ہین یہ سننا تھا
کہ میرا دم نکل گیا جان تن مین نہ رہی گھبرا کر اُٹھی اُس گھبراہٹ مین گر بھی پڑی دیکھیے یہ سر مین چوٹ
آئی خون نکل آیا ران چھل گئی پسلیان سب بسبب گرنے کے درد کرنے لگین شانہ پر نیل پڑ گیا کیا عرض

کرون اور جو عورتین وہان تھین اُنھون نے اُٹھایا اے ملکہ مین نے مُنھ دھویا نہ ہاتھ مین وہان سے
چلی صرف مین نے اِسقدر سحر اپنی ضرورت بھر کا یاد کر رکھا ہے کہ جہان جانا ہوتا ہے بذریعۂ سحر کے راہ طے کرتی
ہون بس سحر کرکے وہانسے چلی اے ملکہ مین نے رات کو اِس چھوکری کے نسبت ایک خواب پریشان بھی
دیکھا تھا اُسکا بھی خیال تھا ایوان اِسکی باتون کی طرف ایسی مخاطب ہوئی کہ کسی بات کا خیال نہ رہا جلاد
حکم کا منتظر کھڑا رہا ملکہ نے کہا کہ وہ کیا خواب دیکھا تھا اُسنے کہا کہ ملکہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ جیسے منور
جادو ایک صحرا مین ہے دو شیر ایک اُسکے دہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے نکلا اِسنے اُسکو دیکھکر کچھ
خوف نہ کیا اِسنے اُنپر سحر کیا اُنپر اِسکے سحر نے اثر نہ کیا وہ اِسکی طرف چلے اور مین ایک پہاڑی پر ہون اب
مین نے اُن شیرون کو دیکھکر اِسکو پکارا کہ اے بیٹی منور جادو تو میرے پاس چلی آ مین بھی یہ کہکر اس پہاڑی
پر سے اِس خیال سے چلی کہ یہ ابھی کم سن ہے کہین ایسا نہو کہ یہ ڈر جائے اور شیر اِسکو ہلاک کرین جبتک مین
اُسکے قریب پہونچون کہ ایک شیر اُسکے عقب کی طرف سے پیدا ہوا وہ اُسکی طرف چلا جب اِسنے
دیکھا کہ میرے سحر نے شیرون پر اثر نہ کیا اور ایک شیر پیدا ہوا اب یہ بھاگی مین نے آواز دی کہ گھبرا نہین
مین آتی ہون مگر ایسی وہ خوف زدہ ہوئی تھی کہ میری طرف خیال نہ کیا بھاگی چلی گئی اب آگے جو گئی تو ایک
خون کا دریا ملا اُسمین مارے خوف کے کود پڑی ایک نہنگ اسکو نگل گیا مین اُسکے پیچھے پیچھے چلاتی چلی
آتی تھی یہ واقعہ دیکھکر مین نے قصد کیا کہ مین بھی اپنے کو گرا دون جیسے مین اپنے کو گرانے لگی میری آنکھ
کھل گئی اب جو آنکھ کھولی تو صبح تھی مین نے جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا بس مین وہانسے لشکر اسلام مین
آکر پہونچی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسلام ہے مگر اے ملکہ مین نے اُسکی حالت بہت خراب پائی کیا
عرض کرون ہر طرف رونے کی صدا بلند تھی ہر خیمے سے صداے گریہ آرہی تھی کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ
جہان لوگ رو نہ رہے ہون مین نے جو دریافت کیا کہ آئینہ اندام کا خیمہ کونسا ہے کسی نے نہ بتایا بلکہ
ہر ایک نے ترش ہوکر جواب دیا کہ کیسی آئینہ اندام مین نے دریافت کیا کہ میری بچی منور جادو کہان ہے
اُنھون نے کہا کہ ہم کیا جانین منور کو لو اور سنو ہمتو اپنی آفت مین مبتلا ہین یہ منور کو دریافت کرتی ہوئی
آئی ہے ہوگی کوئی منور یہ سنکر مین بھی رونے لگی ایک شخص سے معلوم ہوا کہ سب ساحرون کو ایوان
جادو پکڑ لیگئی ہے اُنھین مین منور بھی ہوگی تب تو میرے ہوش جاتے رہے مین نے اُس سے کہا
کہ مجھکو لشکر ایوان کا نشان دے پھر کسی نے میری طرف خیال تک نہ کیا مین رو رہی کسی نے خبر تک نہ
لی میری نگاہ اُن علمون پر پڑی مین نے خیال کیا کہ چلکر وہان دریافت کرون کہ یہ لشکر کسکا ہے اے ملکہ
مین وہانسے اِدھر کو چلی چونکہ مین ساحرہ تھی اور کسی قدر سحر سے واقف بھی ہون مگر وہی کہ راہ طے کرون
ایک دریا درمیان مین اُس لشکر اور لشکر اسلام کے حائل تھا مین نے خیال کیا کہ کوئی کشتی وغیرہ ملجائے تو
اُسپار جاؤن بہت تلاش کیا نہ ملی آخر لاچار ہوکر سحر کے ذریعہ سے پر پیدا کرکے اِدھر آئی یہان آکر
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ آپ کا لشکر ہے ملکہ آپ کے لشکر کے سب لوگ رحمدل ہین سب نے ترس
میرے حال پر کھایا مین نے دریافت کیا ملکہ کہان تشریف فرما ہین اُنھون نے کہا ملکہ بارگاہ مین تشریف
رکھتی ہین اور قیدیون کو طلب کیا ہے اُنکے قتل کی فکر مین ہین مین بیتاب ہوکر چلی راہ مین ایک مقام پر
گر پڑی بڑی چوٹ آئی ایک تو وہان چوٹ لگی تھی اُسپر اور چوٹ لگی خون نکل آیا یہ کہکر سر اور ران
و بازو سب دکھایا سب نے دیکھا کہ سر سے خون جاری ہے بازو پر نیل پڑے ہوئے ہین ران زخمی
تھی غرض مین یہان اُسوقت پہونچی کہ مین نے اُسکو زندہ پایا اب آپ نے ترس کھا کر میری عرض کو قبول

کیا دراصل آپ بہت رحم دل ہین اہل اسلام تو بڑے سخت قلب کے لوگ ہین بالکل میرے حال پر
ترس و آیا خیر اب اُسے سمجھا تو نگی ملکہ نے کہا کہ تمتو کہتی تھین کہ مجکو سحر نہین آتا ہو بھول گئی ہون پھر کیونکر سحر
یاد آیا اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ مجکو سحر اِسیقدر آتا ہو کہ مین اُسکے سبب سے راہ دور کوطی کرلون یا در یا کوہ
کوطی کرکے چلی جاؤن باقی مین کسی سے مقابلہ نہین کرسکتی ہون نہ کوئی طلسم طیار کرسکتی ہون ملکہ نے کہا کہ
اب معلوم ہوا خیر اب تم جاکر کسی مقام پر بیٹھو مین صبح کو سب کے ساتھ اِس چھوکری کو بھی قتل کرونگی
یہ صرف تیرے سبب سے ہی ورنہ مین نہ مانتی یہ کہکر حکم دیا کہ چند قفس لاؤ تاکہ مین قیدیون کو اُنمین قید کرون
ملازمون نے قفس لاکر حاضر کیے ملکہ نے محفوظ جادو سے کہا کہ تم اِن سب کو اِن قفسون مین قید کرو اور
اِنپر اپنا سحر قائم کرو عطارد سے کہا تم اپنا سحر اُتار لو بس محفوظ نے اپنا سحر اُنپر قائم کیا اور عطارد نے
سحر اپنا اُتار لیا یہ ضعیفہ خاموش بیٹھی ہوئی دیکھ رہی ہو کہ محفوظ نے ایک ایک قفس مین سب کو قید کرنا
شروع کیا اور ہر قفس پر اپنا سحر کیا جب سب کو قید کرکے فراغت پائی اب منور جادو کے بھی قید کرنیکو
قفس کی طرف آیا کہ اِسکو بھی قفس مین قید کرون بس یہ دیکھکر وہ ضعیفہ تڑپنے لگی اور کہنے لگی کہ ای ملکہ اپنے
ملازم کو منع فرما دو کہ وہ میری بچی کو قفس مین نہ قید کرے اِس سے قفس کی تکلیف نہ اُٹھے گی یہ تڑپ تڑپ
کر مرجائیگی اِسنے کبھی ایسی تکلیف نہین اُٹھائی ہو یہ ایسی رحم دل اور رقیق القلب ہو کہ جہان اِسنے کوئی
جانور قفس مین دیکھا اِسنے مول لے کر اُسے آزاد کیا یا جہان کوئی قیدی دیکھا اِسکو غش آگیا یہ کیونکر
قفس کی زحمت اُٹھائیگی بلکہ یہ مرجائیگی ملکہ نے کہا کہ او ضعیفہ تو نے تو پاؤن پھیلائے یہ تو کبھی نہو گا بس
اب نہ کہنا یہ کہکر حکم دیا کہ اِسے رونے دو اور منور کو قید کرکے لیجاؤ بس یہ سنکر محفوظ جادو نے منور
کو بھی ایک قفس مین قید کیا اور قفس سب کے لیکر چلا بس یہ دیکھنا تھا کہ وہ ضعیفہ تڑپنے لگی اور زار زار
رونے لگی اپنی حالت تباہ کرنے لگی اور کہنے لگی کہ جلد کسی کو حکم دو کہ وہ مجکو قتل کرے مین اب زندہ نہ
رہونگی یا یہ حکم دو کہ جہان یہ قید کی جائے اِسکے قفس کے نیچے مین رات بھر بیٹھی رہون کیونکہ یہ کبھی اکیلی
نہین سوئی ہو اِسکو نیند نہ آئیگی تنہائی مین گھٹ گھٹ کر مرجائیگی اگر مین ہونگی تو کچھ تو اِسکو سہارا ہو گا ای
ملکہ جہان تمنے اِسقدر رحم کیا ہو وہان یہ بھی رحم فرمائیے ای ملکہ یہ ہمیشہ نرم بستر پر سوتی تھی جہان ذرا سا
بھی کوڑا ہوا یہ بیقرار ہوگئی جبتک بستر صاف نہ کر لیا جائے اُسوقت تک یہ بیقرار رہتی تھی نیند نہ آتی تھی
اِسکے جسم پر نشان پڑ جاتے تھے شکن بستر اِسکو ناگوار ہوتی تھی یا یہ سخت قید اور قفس فولادی کیونکر اِسکی
زندگی ہوگی ہاے کیا اپنے کو بلا مین ڈالا ہو خالہ کی الفت مین خیر اب جو کچھ گذریگی اُسکی برداشت کریگی
ملکہ مجکو اتنا حکم دے مین تیرے قربان ہون صدقہ ہو جاؤن میری ملکہ میرے اوپر رحم کر تاکہ مین رات بھر
اور اُسکی صورت دیکھ لون یہ میری زندگی کا سہارا ہی یہی میری زندگی کا بھروسا ہی مین نے ایک جوگ
گنوا کر اِسکو پالا ہی اِس طریقے سے بلک کر کہا کہ ملکہ کو ترس آگیا کہنے لگی کہ اچھا یہ تو ممکن نہین ہو کہ جہان
یہ قید ہو اُسکے اندر زیر قفس تجکو جگہ دی جائے ہان اُس قید خانے کے در پر تو بیٹھ جانا تیرے روبرو
اُسکا قفس ہو گا تو رات بھر دیکھنا یہ جو ملکہ نے کہا اِسنے مایوس ہوکر کہا کہ بہت خوب یہی سہی مگر ای ملکہ
یہ حکم دو کہ قفس میرے سامنے ہو تاکہ مین دیکھتی جاؤن ملکہ نے کہا کہ ای محفوظ اِسکو بھی لیے جاؤ اور
منور کا قفس ایسے مقام پر لٹکانا کہ اِسکا سامنا رہے محفوظ نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر سب قفس لیکر
چلا اِس سے کہا کہ آؤ یہ ملکہ کو سلام کرکے اُٹھی مگر اِس طور سے کہ پھر گر پڑی اور کہا کہ ہاے منور تیری
الفت نے مجکو مار ڈالا اور کسی طرف کا نہ رکھا یہ جو ملکہ نے دیکھا ایک چوبدار سے کہا کہ اِسکو وہان پہونچادو

کہ جہان محفوظ ان سب کو قید کریگا اور جس مقام پر محفوظ کہے اسکو بٹھا دینا وہ چوبدار بموجب حکم ملکہ
اُس ضعیفہ کو لیکر ہمراہ محفوظ کے چلا محفوظ بارگاہ سے باہر آیا سب قفس سحر کے ذریعہ سے اپنے ہمراہ
لایا تھا ایک تخت پر رکھے ہوئے تھا یہانتک کہ اپنے خیمے کے قریب آیا اور اُسی خیمے کی سقف مین
سب قفس آویزان کیے منور کا قفس سامنے درخیمے کے اور بائیس ساحر نامی و نامآور اُسکے گرد
مقرر کیے اور خود ایک چھوٹا سا گبرہ استادہ کراکے اور کرسی بچھا کر اُسپر بیٹھا چوبدار سے کہا کہ اسکو درخیمہ
مین بٹھا دو چوبدار نے لاکر اسکو درخیمے مین بٹھا دیا اور کہا کہ دیکھ وہ قفس لٹکا ہوا ہے اُسمین منور جادو قید
ہے اسنے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سب قفس آویزان پائے منور کا قفس سامنے پایا یہ دیکھکر اسنے ایک آہ
کی اور رونے لگی قاعدہ یہ مقرر کیا تھا محفوظ نے ایک ایک مرتبہ ایک ایک ساحر جو کہ اسنے پہرہ کے
لیے مقرر کیے تھے اُٹھتا تھا اور چارون طرف اُس خیمہ کے گشت لگاتا تھا اور پھر آکر محفوظ کے پاس
بیٹھ جاتا تھا چونکہ رات ہوگئی تھی وہ رات ایسی تاریک تھی کہ کبھی ایسی نہوگی گویا لیلی شب نے رنج مجنون
مین اپنا خیمہ سیاہ استادہ کیا وہ تاریک شب تھی کہ کبھی چشم فلک نے بھی یہ تاریکی اپنی چشم ماہتاب و آفتاب
سے نہ دیکھی ہوگی تمام ستارے سیاہ معلوم ہوتے تھے جدھر آنکھ اُٹھ جاتی تھی سوائے تاریکی کے کوئی شئے
نظر نہ آتی تھی ہزارون پنجشاخے اور مشعلین لشکر مین روشن تھے مگر اُسپر بھی تاریکی برطرف نہوتی تھی یہ
عالم تھا کہ نہ منھ دکھائی دیتا تھا نہ ڈیرا ایک پردہ سیاہ پڑا ہوا تھا طلایہ لشکر مین پھر رہا تھا صدائے
ناظر باش و حاضر باش بلند تھی ایسی تاریک شب تھی کہ لوگون کے اُسکی ظلمت کے سبب سے دم گھٹے
جاتے تھے اپنے ہاتھ کو کوئی نہ دیکھ سکتا تھا یہ شب بسبب اہل اسلام کے تاریک تھی اُنکے غم مین اسنے
لباس سیاہ پہنا تھا باوجودیکہ لشکر اُترے ہوئے تھے مگر اسقدر سناٹا تھا کہ دل گھبراتے تھے ہوش
اُڑے جاتے تھے ہوا سائین سائین چل رہی تھی جنگل کے وہ سناٹے کی ہوا دلون کو پریشان کیے دیتی
تھی گو کل کفار خوش تھے مگر اس خوشی اور اُس تاریکی اور سناٹے اور ہوا کے سبب سے مبدل برنج ہوئے
تھے کسی کے دل کو چین نہ تھا شب شدت ہوا سے اُکھڑے جاتے تھے چراغ گل ہوئے جاتے تھے ان
چراغون کی کیا اصل ہے چراغ عقل و دانش گل ہو رہے تھے اس سبب سے اور تاریکی تھی اُس شب
کو یہ عالم ظلمت تھا کہ اُسکے روبرو ظلمت آب حیات کم تھی کوئی اصل نہ رکھتی تھی لوگ باہم ٹکرا جاتے تھے
کفار بہت پریشان تھے رہ رہ کے طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ شاید شہنشاہ شب نے ظہور کیا ہو
خسرو شب بھی صدمۂ اہل اسلام مین گوشہ گیر ہوا تھا کیون نہو جو کہ برائے رواج دین اسلام کوشش
کرین اُنپر یہ صدمہ پہونچے ہر ایک شئے کو صدمہ تھا تمام اشجار صحرا سیہ پوش تھے درندبھی اور چرندبھی و پرند
بھی اپنے اپنے آشیانون مین مارے خوف کے پنہان تھے شیر کچھارون مین بیٹھے ہوئے صدائین
لگا رہے تھے جب صدائے شیر آتی تھی لوگ ڈر جاتے تھے کہ شیر آگیا یہ عالم تھا کہ سب مارے خوف
کے گوشون مین خیمون کے پنہان ہو رہے تھے بند بند کانپے جاتے تھے کلیجے منھ کو آتے تھے راوی
نے بیان کیا ہے یہ عالم تھا کفار کا مگر یہان خیمے مین محفوظ بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا وہ ضعیفہ
درخیمے مین بیٹھی ہوئی تھی اُسکے روبرو قفس منور جادو کا لٹکا ہوا تھا وہ اُسکی طرف خطاب کرکے
کہتی تھی کہ کیون ای بیٹی اب وہ فرش گل نرم کہان ہے تمکو تو راحت نہ آتی تھی افسوس تیرے مقدر مین
اس سن مین یہ قفس فولادی تھا اری کمبخت یہ قفس بدن مین گڑتا ہوگا میرا بس ہوتا تو مین فرش
بچھا دیتی ہائے کل یہ چاند سی صورت آنکھون کے سامنے سے پنہان ہو جائیگی ہائے قبر کی تاریکی سے

تیرا کیا حال ہوگا جب کبھی رات کو شمعین گل ہو جاتین اور تیری آنکھ کھل جاتی تھی تو تو پریشان ہوتی تھی اور
کہتی تھی کہ اے دوا میری میرا دم نکلا جاتا ہی یا یہ تاریکی زندان اور کل تاریکی قبر مین تیرا بستر ہوگا وہان کون
ہوگا جو تیری خبر لیگا اری کمبخت اب بھی اپنی خالہ کی الفت سے ہاتھ اٹھا دیکھ مین کہتی ہون کیا پائے گی
سوائے قتل ہونے کے کیون اپنی جان شیرین کو برباد کرتی ہو منورا اسکی طرف چشم حیرت سے دیکھتی ہے
اور دل مین کہتی ہو کہ کون اسقدر محبت کرنے والی میری پیدا ہوئی ہو میری تو کھلائی بھی مرگئی ہو جب یہ
اُسکی طرف دیکھتی تھی وہ یہ کہتی تھی کہ میرا کیا بس ہو کیون میری طرف چشم حیرت سے دیکھتی ہو تو نے تو
خود اپنے ہاتھ سے یہ بلا اپنے سر لی اری کمبخت محبت کا یہی مزا ہو اب بھی باز آ مین سفارش کر دونگی جب
وہ یہ کہتی تھی وہ منھ پھیر لیتی تھی اور پھر دیکھتی تھی وہ جو لوگ پاسبانی کو بیٹھے ہوئے تھے باہم یہ کہہ رہے تھے
کہ کیا اس بڑھیا کو اس سے الفت ہو کہ دیکھو رو رہی ہو وہ کچھ پروا بھی نہین کرتی ہو محفوظ نے کہا کہ بھائیو
پالے کی ایسی ہی الفت ہوتی ہو بعضون نے کہا کہ بعد اسکے یہ ضرور مر جائیگی اُنھون نے کہا کہ اسکو تو اسکا
کچھ خیال نہین ہو یہ اپنی جان دیے دیتی ہو محفوظ نے کہا کہ جو کچھ ہو وہ اسکو گوارا ہو یہان یہ باتین ہو رہی
ہین وہ ضعیفہ رو رو کر اسکو سمجھا رہی ہو اس قصہ کو یہان موقوف رکھا جاتا ہو اور اب حال ایوان کا
تحریر ہوتا ہو کہ ایوان نے جب ان سب کو سپرد محفوظ کے کیا اور وہ لیکر چلا گیا اور وہ ضعیفہ بھی گئی
تب ایوان نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اس عورت نے آکر ار رو رو کر میرے حواس باختہ کر دیے
ہین پریشان ہو گئی سوائے اس امر کے ذہین اسوقت نہ قتل کرون کوئی تدبیر بن نہ پڑی خیر صبح کو دیکھا
جائیگا یہ کہہ رہی تھی کہ اسکے کان مین طبلہ کی صدا آئی یہ طبلہ کی صدا سُنکے بیقرار ہو گئی چوبدار سے کہا کہ خبر تو
لا کہ یہ طبلہ کہان بج رہا ہی کون گانا سن رہا ہی کیا اچھا طبلہ کوئی بجا رہا ہی کہ دل بیقرار ہو گیا جب سے نانی
دبھائی نے انتقال کیا مین نے گانا نہین سُنا اسوقت دل قابو سے نکل گیا چوبدار یہ حکم پاکر بارگاہ سے
باہر آیا اور کان لگا کر سُنا کہ یہ صدا کدھر سے آ رہی ہو معلوم ہوا کہ یہ لشکر گرداب شاہ کا ہو یہ وہانسے لشکر مین
گرداب شاہ کے آیا معلوم ہوا کہ بارگاہ مین گانا ہو رہا ہو یہ بارگاہ مین آیا دیکھا کہ سمندر شاہ تخت پر
بیٹھا ہوا ہو سب سردار اسکے اور جو بادشاہ یہان تھے حاضر ہین اُسکے روبرو گانا ہو رہا ہو جام شراب
گردش مین ہو کہ سمندر شاہ کی نگاہ اسپر پڑی گرداب شاہ سے کہا کہ شناخت تو کرو کہ یہ چوبدار کہان کا
ہو گرداب نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا اور پہچانا کہ یہ چوبدار ملکہ ایوان کا ہو کیونکہ یہ پہچان چکا تھا جبکہ
ایوان اپنا لشکر لیکر آئی تھی اور جب اسکے ہمراہ بارگاہ مین آئی تھی تو یہی چوبدار اسکے ہمراہ تھا یہ سبب
تھا کہ اسنے پہچان لیا اور سمندر شاہ نے جو نہ پہچانا اسکا سبب یہ تھا کہ جب ایوان بارگاہ سمندر مین سمندر
مین آئی تھی تو اکیلی آئی تھی وہانسے آکر اسنے لشکر طلب کیا تھا بدین سبب سمندر نے نہ پہچانا گرداب
سے کہا گرداب نے اُسے دیکھکر عرض کیا کہ یہ چوبدار ایوان کا ہو سمندر نے کہا کہ اسکو سامنے بلاؤ
گرداب نے ایک چوبدار کو حکم دیا کہ یہ جو چوبدار کھڑا ہوا دیکھ رہا ہو اسکو بلا تو لاؤ وہ چوبدار گیا اور
اُس سے کہا کہ چلو تمکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہو وہ اُسکے ہمراہ آیا سمندر شاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور
سب کو سمندر شاہ نے کہا کہ کیا تو ملکہ کے چوبدارون مین سے ہو اُسنے عرض کیا کہ جی ہان سمندر شاہ
نے کہا کہ یہان کس غرض سے آیا ہو اُسنے کہا کہ ملکہ نے برائے دریافت اِس امر کے مجکو حکم دیا تھا کہ انکے
کان مین طبلہ کی صدا آئی تھی ملکہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ دریافت کر یہ طبلہ کہان بج رہا ہو مین جو باہر
آیا تو مجکو صدا ادھر سے آتی ہوئی معلوم ہوئی مین یہان برائے دریافت حال آیا یہان آپکو تشریف فرما

دیکھا اب ملکہ سے جاکر عرض کرو دنگا کہ یہ واقعہ ہی سمندر رشاہ نے کہا کہ کیا تیری ملکہ بیدار ہین اُسنے کہا
کہ جی ہان دربار مین تشریف فرما ہین اور سب واقعہ بیان کیا سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ اپنی ملکہ سے ہماری
طرف سے کہنا کہ ہمکو تُمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین اگر جی چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے ہمارے پاس
آؤ اگر زحمت نہو اور ناچ بھی دیکھو اُسنے کہا کہ بہت خوب سلام کرکے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر پہونچا
بارگاہ مین اہالیان ایوان سب سے کہ رہے تھے کہ وہ چوبدار ابتک نہ آیا نہین معلوم کدھر چلا گیا
سب عرض کر رہے تھے کہ آپ نے خبر دریافت کرنے کو فرمایا تھا کہ یہ طبلہ کہان بج رہا ہی وہ دریافت
کرنے گیا ہی آتا ہوگا کہ ہا ہین اِسی تقریر کے یہ بھی پہونچا ملکہ نے کہا کہ دریافت کر آئے دیر کس امر مین
ہوئی اُسنے سب حال بیان کیا اور سمندر رشاہ کا بھی پیام دیا ملکہ نے وزیرزادی عطارد سے کہا کہ
آج بڑا رنگ سمندر پر سوار ہوا ہی شہر کو بھی نہ گئے یہین رہے او صحبت عیش بر پا کی اور بہت خوش ہین
ہمکو خبر بھی نہ کی جب ہمارا چوبدار گیا تو ہمکو طلب کیا آج بہت شاد ہین خیر مین تھوڑی دیر کے لیے جاتی
ہون تم بیٹھے رہو جب مین آلون تو سونے جانا اُسنے عرض کیا کہ مین اکیلی بیٹھکر کیا کرون ملکہ نے کہا کہ
مین ابھی تو آتی ہون سمندر رشاہ سے مل آؤن دیکھون کیا کہتا ہی عطارد نے کہا کہ وہان ناچ ہو رہا ہی
آپ اُسکے دیکھنے مین مصروف ہو جائینگی مین یہان پریشان ہونگی دوسرے میری اب ضرورت کیا ہی
کہ مین بیٹھی رہون دن بھر کی تھکی ہوئی ہون جاکر سو رہون ملکہ نے جواب دیا کہ نہین مین آتی ہون صرف
سمندر رشاہ سے دو دو باتین کر دنگی ایک غزل سنونگی چلی آؤنگی کیونکہ مین بھی تو تھکی ہوئی ہون یہ کہکر
اُٹھی اُسکے ساتھ سب سردار بھی اُٹھے ملکہ نے چند سردار ہمراہ لیے اور سب سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو
کیونکہ عطارد تنہا پریشان ہوگی یہ سُنکے وہ خاموش ہو رہے بس ملکہ چند سردارون کو لیکر تخت سحر پر
سوار ہو کر چلی یہان عطارد کرسی پر بیٹھی ہوئی ہی اور سب سردار بیٹھے ہوئے ہین عطارد اُنسے
باتین کر رہی ہی کہ ملکہ مجکو بیکار بٹھا گئی ہین اب اُنکا آنا محال ہی سمندر رکھیگا کہ جب ناچ برخاست ہولیگا
تو جانا اُنکو انکار کرتے ہوئے بن نہ پڑیگا مجبور ہو جائینگی مجکو یہان زحمت ہوگی مین تھوڑی دیر
انتظار کرکے جاکر سو رہونگی کیونکہ اِسقدر پریشان ہوئی ہون کہ درد سر ہو رہا ہی راوی نے کہا ہی کہ
جب یہ عطارد نے کہا تو اُن سب نے جواب دیا کہ ملکہ ضرور آئینگی کیونکہ وہ بھی تو دن بھر کی تھکی
ماندی ہین اگر رات بھر جاگینگی تو کل مقابلہ کون کریگا عطارد نے کہا کہ مقابلہ کیسا میرے نزدیک
تو کل جو لوگ باقی ہین وہ مع بادشاہ کے آکر صلح کر لینگے کیونکہ رات بھر مین صاحبقران تمام
ہو جائینگے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اگر صلح بھی نہ کی تو اب ملکہ کے میدان مین جانے کی کیا ضرورت
ہی ملکہ کا سحر تیار ہی جسکو حکم دینگی وہ جاکر ایک پہر بھر مین سب کو اسیر کر لیگا اب کیا ضرورت ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ بجا ارشاد ہوا پھر بھی ملکہ ضرور میدان مین تشریف لیجائینگی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر
ایوان راہ طی کرکے قریب بارگاہ پہونچی راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک صندوقچہ ملکہ کے پاس ہی ایک پل کے لیے بھی وہ صندوقچہ
ملکہ کے پاس سے نہین جدا ہوتا ہی برابر اپنی جان کے رکھتی ہی بہت عزیز ہی کیونکہ تبرکات مین سے
ہی بس جب ایوان قریب بارگاہ پہونچی تو خبر سمندر رشاہ کو ہوئی کہ ملکہ ایوان نہ طاقی تشریف
لاتی ہین اِسنے گرداب شاہ وغیرہ سے حکم کیا کہ برائے استقبال جاؤ سب بموجب حکم بیرون
بارگاہ آکے ایوان سے ملے ایوان نے کہا کہ کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ آپ کے تشریف لانیکی
خبر سُنکے بادشاہ نے ہمسے فرمایا کہ ملکہ کا استقبال کرو ہمارے پاس لاؤ ہم برائے استقبال آئے ہین

یہ سنکے ایوان اُنکے ہمراہ بارگاہ مین آئی سمندر خود تا لب فرش اُسکے لینے آیا بڑے اعزاز سے لاکر کرسی
پر بٹھایا برابر تخت کے جب سب بیٹھ چلے سمندر نے ساقی کو حکم دیا کہ ملکہ کو جام شراب دو اُسنے جام دیا
ملکہ نے لیکر پیا بعد شراب پینے کے ایوان نے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی کسلیئے طلب فرمایا ہی سمندر شاہ نے
کہا کہ بیٹھو تو مین کہونگا جلدی کس امر کی ہو ناچ دیکھو جب جانے لگوگی تو کہدونگا ایوان نے کہا کہ مین ٹھہر نہین
سکتی ہون اول تو دن بھر کی تھکی ہلائی ہون دوسرے میری وزیرزادی تنہا ہو وہ پریشان ہوگی مین جاتی
ہون صرف بموجب آپ کی طلب کے حاضر ہوئی بلکہ مجھکو تو آپ سے شکایت ہی اگر یہ نہ فرماتے کہ ضرورت
کی باتین کہنا ہین تو مین نہ آتی کس سبب سے جبکہ ہم مخل صحبت ہوئے تو کیا ضرورت تھی آپ نے جلسہ آراستہ
کیا سارا کام ہمارا کیا ہوا ہی ہمارے سبب سے یہ خوشی ہوئی اور ہمین کو فراموش کیا سمندر نے یہ سنکے کہا
کہ ملکہ تمھارے سر کی قسم مین نے جلسہ نہین آراستہ کیا بلکہ گرداب شاہ نے آراستہ کیا ہی مین تو اپنے
شہر سمندریہ کو جاتا تھا جب تم لشکر لیکر واپس چلی ہو تو گرداب شاہ وغیرہ نے منت سے کہا کہ آج شبکو
یہان قیام فرمایئے صبح کو مقابلہ ملاحظہ فرما کر تشریف لیجایئے گا مین نے بھی خیال کیا کہ سچ کہتے ہین کیونکہ
صبح کو پھر آنا ہوگا کوئی نقصان کا امر نہین ہی مین ٹھہر گیا اور انھون نے یہان آکر یہ جلسہ آراستہ کیا مین
ناچ دیکھنے لگا گرداب شاہ سے دریافت کرو کہ مین نے کہا تھا ملکہ کو بھی خبر کردو میرے نہ جانے کی
اور جلسہ آراستہ ہونے کی اُنھون نے کہا کہ ملکہ دن بھر کی تھکی ہوئی ہین وہ جاکر آرام کرینگی دوسرے
اُنکو کل پھر مقابلہ کرنا ہی مین نے بھی خیال کیا سچ کہتے ہین اس سبب سے نہ خبر کی ورنہ مین بدون تمھارے
ناچ دیکھتا اور جب مین بزم عشرت آراستہ کرونگا بدون تمھارے کیا ممکن ہی جو آراستہ کرون یہ صرف
تمھارا گمان ہوا ای ملکہ ابھی کیا کوئی بہت دیر ہوئی ہی ایک غزل اِسنے گائی تھی کہ تمھارا چوبدار آیا اُس
چوبدار سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تم بیدار ہو بلکہ دربار مین بیٹھی ہو مین نے خود اُس سے کہا
کہ ملکہ کو بھیجدینا اور کہنا کہ ایک امر ضرور کہنا ہی یہ سبب تھا تمھارے نہ بلانے اور نہ تمکو خبر کرنیکا اب
بیٹھو جلدی کس امر کی ہی تمنے سمندریہ کی گانے والیان کہان سنی ہونگی اُنکو بھی سن لو کہ اُنکا بھی گانا
یادگار ہی گو تمھارے پسند نہ آئیگا کیونکہ تم اُن لوگون کو سن چکی ہو جو خداوند کے روبرو گاتے ہین کہ
جنکے ڈنکے بج رہے ہین خیر یہ گانا بھی لائق دید اور قابل تعریف ہی ہم ایسا نہ اِن لوگون کو خیال
کرتے تھے مگر خوب گاتے ہین جب سے ہم نہ طاق سے آئے ہین اُن لوگون کے گانے کو ترس
گئے مگر اِنھون نے ہمارے دل کو محظوظ کردیا ہمکو تو پسند آیا اب نہ معلوم کہ تمکو پسند آئیگا یا نہین سُنو تو معلوم
ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ میری وزیرزادی تنہا ہو پریشان ہوگی اُنکو کیون نہ ہمراہ لائین کیا وہ ہماری صحبت
سے پرہیز رکھتی ہین اگر ہمراہ نہین لائی ہو تو اب طلب کرلو وہ بھی یہان آکر کچھ دیر گانا سن لین ملکہ
نے کہا کہ یہ تو سب آپکی باتین ہین کہ مین نے یہ خیال کیا اور وہ خیال کیا یہ کیون نہین فرماتے کہ یاد
نہ رہا یہ خیال کیا کہ کیا ضرورت ہی بیکار صحبت مین خلل ہوگا تو مین ایسی بے تمیز نہ تھی خیر اِس سے تو
کوئی تامل کار نہین ہی آپ وہ امر فرمایئے سمندر نے کہا مین ابھی تو نہ جانے دونگا اور نہ ابھی وہ امر بیان
کرونگا جبتک تم کچھ دیر بیٹھ نہ لوگی تمکو زیادہ تر وزیرزادی کا خیال ہی مین اُنکو بھی طلب کرتا ہون ملکہ
نے کہا کہ آپ اُنکو نہ طلب فرمایئے وہ نہ آئینگی بڑی نازک مزاج ہی آپ اُسکے مزاج سے واقف
نہین ہین مین خوب واقف ہون مین نے خود اُنسے جان کر نہ کہا اِس خیال سے اول تو آپ نے
اُسے طلب نہ فرمایا تھا اگر مین کہتی تو وہ یہ جواب دیتی کہ اگر اُنکو طلب کرنا ہوتا تو وہ خود طلب فرماتے

مین بدون بلائے نہ جاؤنگی میری بات رایگان ہوتی دوسرے اسے سند آجاتی تو پھر وہ نہ آتی تیسرے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا امر آپکو فرمانا ہو جو طلب کیا ہو نہ معلوم سب کے روبرو کہنے کا ہو یا نہین بس وہ آتی اور آپ تخلیہ چاہتے تو اُسکو ناگوار ہوتا اُسکو رنج ہوتا اس سبب سے مین نہ ہمراہ لائی اور نہ اب طلب کرنا مناسب جانتی ہون اِسکا سبب یہ ہو کہ وہ خیال کریگی کہ ملکہ نے جاکر کہا ہوگا اس سبب سے طلب کیا ہو اگر اُنکو طلب کرنا ہوتا تو پہلے نہ طلب کرتے میری طرف سے اُسکو صدمہ ہوگا دوسرے اب وہ نہ آئیگی تو پھر اُسوقت آپکو صدمہ ہوگا کہ پہلے اِتنی رزیر زادی کو طلب کیا وہ نہ آئی بڑی مغرور ہو وہ ایسی بدمزاج اور بدخو اور نازک طبع ہو کہ بات بات پر بگڑ جاتی ہو مین ہی ایسی ہون کہ اُسکے ناز اُٹھاتی ہون اُسکی کسی بات کا برا نہین مانتی ہون وہ برابر سے مجکو جواب دیتی ہو مین خاموش سُنا کرتی ہون سبب اِسکا یہ ہو کہ وہ بہت بڑی کاملہ ہو اُسکا اسوقت مثل و نظیر نہین ہو اُسکے کمال کے سبب سے مین قدر کرتی ہون بس اِس امر کو تو آپ معاف کرین نہ مین یہ چاہتی ہون کہ اُسکو صدمہ ہو نہ یہ امر مجکو گوارا ہو کہ آپکو رنج ہو مین آپکی خاطر سے ایک یا دو غزلین سُنکے اور اُس امر سے آگاہ ہوکے کہ جسکے لیے مجکو طلب فرمایا ہو چلی جاؤنگی سمندر نے کہا کہ اچھا بیٹھو تو پھر دیکھا جائیگا سمندر نے کہا کہ جب یہ جانے لگے گی تو اسوقت پھر روک لین گے اور اِسکی وزیر زادی کو طلب کرکے ضرور دیکھنا چاہیے کہ وہ کیسی عورت ہو اور کیا سبب ہو اُسکے اِسقدر مغرور ہونے کا یہ اپنے دل مین سمندر نے خیال کیا اور ملکہ سے کہا کہ اب مین حکم دیتا ہون کہ ناچ شروع ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے منع کب کیا تھا آپ مجھ سے باتین کرنے لگے یہ سُنکے سمندر شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ پھر سب کو ایک مرتبہ شراب پلادے ساقی نے پھر سب کو ایک مرتبہ شراب پلائی بعد شرابخواری کے سمندر نے اُس مطربہ کو حکم دیا کہ گاؤ اپنا کمال ملکہ کو دکھاؤ اُنھون نے بڑے بڑے گانے والون کو سُنا ہو ایسا اِسوقت گاؤ کہ ملکہ خوش ہوجائین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ جو کچھ مجکو آتا ہو مین گاؤنگی اپنے امکان بھر اِسکی کوشش کرونگی پسند فرمانے نہ فرمانے کا ملکہ کو اختیار ہو سمندر نے جواب دیا کہ ملکہ بھی ایسی نامنصف نہین ہین کہ پسند آئے اور تعریف نہ کرین یہ سُنکے اُسنے پہلے گت ناچی خوب اپنا کمال دکھایا ایوان نے بہت تعریف کی ہر مرتبہ اُسکے توڑا لینے پر ایوان کے مُنھ سے واہ نکل جاتی تھی اُسکے بعد اُسی حالت مین وہ یہ غزل درد کی اِسطرح سے بہ لحن داؤدی گانے لگی

غزل

مٹجاے ایک آن مین کثرت بلا بہان
دامن نچوڑ دین تو فرشتے وضو کرین
ہر چند آئینہ ہون پر اتنا ہون ناقبول
کس بات پر چمن ہوس رنگ و بو کرین

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کرین
ہم آئینے کے سامنے جب آکے ہو کرین
سرتا قدم زبان ہین جون شمع گو کہ ہم
منھ پھیر لے وہ جسکے مجھے روبرو کرین
ہر اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان شہر

دل ہی نہین رہا ہو جو کچھ آرزو کرین
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
پر یہ کہان مجال جو کچھ گفتگو کرین
نے گل کو ہو ثبات نہ ہمکو ہو اعتبار
اے درد آکے بیعت دست سبو کرین

یہ غزل جو اُس نازنین نے گائی ایوان نے بہت تعریف کی اب وہ بیٹھ گئی اور یہ غزل گانے لگی

غزل

پیتے پیتے جو وہ بیہوش ہوکر گر پڑا
جھٹکے نگاہی سے کہان اپنا کبوتر گر پڑا
شب کو روتا تھا کھڑا مین دیکھکر وہ ابر لطف
آسمان سے کیا مرے طالع کا اختر گر پڑا
مقتضائے حسن سے وہ کر سکا مجکو نہ قتل

ہاتھ کانپے ایسے ساقی کے کہ ساغر گر پڑا
ہوگئی مدت پھر ابتک نہ لیکر کچھ جواب
کان کی بجلی جو مین چمکی تڑپ کر گر پڑا
جنبش باد صبا نے کردیا بے آبرو
دست نازک ایسے تھرائے کہ خنجر گر پڑا

جسم کے اعضا مین مرغ دل لگا تا نہین
ہاتھ سے قاصد کے میرا خط مقرر گر پڑا
گھات پر چڑھتا نہین ہر کوئی شکر
دامن گل سے ہر اک شبنم کا گوہر گر پڑا
شب جو وہ لیکر تپنچہ قتل کو میرے چلے

دیکھو قسمت کی بدی رستے مین پتھر گر پڑا
عالم بالا سے بسم اللہ کی آئی صدا
اونگھ کر شب کو جو محفل مین وہ مجھپر گر پڑا
ہین خجالت سے بچے اہل صفا زیر زمین
اُٹھکے اپنے پانون پر ایک ہاتھ مین پھر گر پڑا
قطرے افشان کے قریب آمنے جانان تیز
پانی پانی ہوکے دریا مین سمندر گر پڑا

یار کے آتے ہی میخانے مین ہلچل مچ گئی
دوڑتے مین جب وہ طفل ماہ پیکر گر پڑا
مین وہ بلبل ہون کہ یکایک پھنس گیا جب جالمین
شدت باران سے کب آئینے کا گھر گر پڑا
ناتوان وہ ہون کہ مین اکثر دم سیر چمن
ماہ نو پر اختر تابان کا لشکر گر پڑا
لاغری مین بھی امانت تو نہ بھولا اپنی چال

مین گرا ساقی پہ ساقی محتسب پر گر پڑا
خفتگان خاک لوٹے جاگے عاشق کے نصیب
منھ کے بھل گلدام پر صیاد آکر گر پڑا
بوسہ مانگا تیغ ابرو کا جو اس خونریز سے
دام موج نکہت گل مین اُلجھکر گر پڑا
میری باتون سے لگی آتشکدے مین ایسی آگ
کوئے جانان مین پہونچا لڑکھڑا کر گر پڑا

یہ جو غزل گائی اور خوب خوش آوازی کے ساتھ گائی ملکہ نے بہت تعریف کی ایوان بہت خوش ہوئی پھر اُس سے اسی غزل گانے کی دوبارا فرمائش کی اُسنے پھر شروع کی یہان تو ایوان بیٹھی ہوئی ناچ دیکھ رہی ہی اور گانا سن رہی ہی اسکو تو یہان مصروف ناچ ورنگ رکھا جاتا ہی اور اب اسکی بارگاہ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہان عطارد وزیرزادی اسکی اسکے انتظار مین بیٹھی ہوئی ہی جب کچھ عرصہ ہوا تو عطارد نے اُن سب لوگون سے کہا کہ مین نہ کہتی تھی کہ ملکہ کا وہان جا کر جی لگ جائیگا وہ اب نہ آئینگی مجکو بیکار بٹھا گئی ہین بیکار مجکو زحمت دی ملکہ کی بعض وقت ایسی نادانی کی بات ہوتی ہی کہ جسکے سبب سے خواہ مخواہ طبیعت پریشان ہوجاتی ہی اب مین جاتی ہون اُنھون نے جواب دیا کہ تھوڑی دیر اور انتظار فرمائیے پھر آپکو اختیار ہی اگر ایسا ہی تھا آپ کیون نہ ملکہ کے ہمراہ تشریف لے گئین اب چلی جائیے عطارد نے تیوری بدل کر جواب دیا کہ کیا خوب مان نہ مان مین تیرا مہمان مین تو کبھی نہ جاتی اور نہ تو اُنھون نے طلب نہ کچھ مین چلی جاتی وہ لوگ خیال کرتے بڑی بدتمیز اور نالائق ہین دیکھئے طلب کیا نہ کچھ چلی آئین مین ایسی بدتمیز اور نالائق نہین ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ دراصل یہ بڑی بدمزاج اور بدعوا اور نازک طبع ہی اپنے روبرو یہ خداوندی کچھ اصل نہین سمجھتی ہی سوا اپنے اور ایوان کے ایوان اسکے بڑے ناز اٹھاتی ہی اور کوئی نہین اُٹھا سکتا ہی جب اسنے یہ امر تیوری بدل کر کہا سب خاموش ہو رہے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک دربارگاہ پر غل ہوا کہ ہم بدون اجازت کے نہ جانے دینگے عطارد نے طرف چوبدار کے یہ غل سنکے دیکھا اور کہا کہ خبر تو لاؤ یہ دربارگاہ پر کیا شور ہی ایک تو میرے سر مین یون ہی درد ہو رہا ہی دوسرے ان سب کے غل وشور نے اور پریشان کر دیا ہی منع کرتا آنا کہ کیون غل کرتے ہو میرا نام لینا کہ اُنکی طبیعت نہین اچھی ہی یہ سنکر چوبدار چلا تھا کہ ایک مرتبہ پردہ اُٹھا اور در گہ سالار دوڑا ہوا آیا عطارد کو سلام کیا عطارد نے جو اُسکی صورت دیکھی تو اُسکو بدحواس و پریشان پایا اُس سے پوچھا کہ کیون تو اسقدر بدحواس کیون ہی اُسنے کہا کہ ای ملکہ کیا عرض کرون ایک ساحر آیا ہی لشکر گرداب شاہ سے وہ اندر آنے لگا مین نے اُسکو روکا اُسکی صورت کچھ ایسی مہیب اور خوفناک تھی مین اُسکو دیکھکر ڈر گیا مگر جرأت کر کے مین نے روکا کہ کہان جاتے ہو بدون اجازت ملکہ عطارد کے اور کہان سے آئے ہو اُسنے کہا کہ ہم ملکہ کے پاس آئے ہین اور ہمکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم سب مقام پہ بدون اجازت کے جاتے ہین اور ہم بھیجے ہوئے خداوند تصویر کے آئے ہین ملکہ کے لینے کو ہمنے کہا کہ خداوند تو نہ طاق مین ہین وہ یہان کہان سے آئے ہم نہ جانے دینگے اُسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ میرا دم نکل گیا پھر مین نے کچھ نہ کہا وہ تو یہ کہتا ہی کہ ہم بڑے بڑے شاہون کے دربار مین بدون اجازت کے جاتے ہین بلکہ اُنکے گھرون مین تمھاری ملکہ کیا چیز ہی یہ جو اُسنے

کہا مین وہانسے بھاگا کہ آپ کو خبر کرون کیا اجازت ہوتی ہو آنے دون یا نہین عطارد نے کہا کہ آنے
دو مین بھی تو دیکھون کہ کون ہو اور کیون خداوند نے طلب کیا ہو آجتک تو کبھی خداوند نے طلب کیا پھر آج
کیون طلب فرمایا یہ نئی بات ہو خداوند کہان اور مین کہان ملکہ یہ کہہ رہی تھی مگر نگاہ ملکہ کی دربار گاہ کیطرف
تھی کہ ایک مرتبہ پردہ پھر بلند ہوا اور ایک سر پیدا ہوا بعد اُسکے سب نے دیکھا کہ ایک ساحر بہت بڑا
اُسکا قد اور بیچ مین بہت بڑا سر اور گرد اُس سر کے چار اور سر ہر سر کی چار چار آنکھین اور بیچ کے سر مین چھ
آنکھین مگر اُنسے شعلے نکلتے ہوئے مُنھ سے ہر سر کے نشعلے نکلتے ہوئے آٹھ ہاتھ چار چار پیر ہر طرف سینہ بہت
چوڑا کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے شانون پہ پہ یاقوت کے لگے ہوئے ہر ہاتھ مین گرز فولادی قد کوئی
پانچ گز کا سیاہ کپڑے پہنے ہوئے مگر تیوری پر بل آنکھین فرط غیظ سے لال چلا آتا ہو جھولی شانے پر پڑی
ہوئی قُراب کمر سے لگی ہوئی اُسپر بخط جلی یہ لکھا ہوا کہ این ملازم خاص خداوند لقصو پر وسمندر شاہ بس
اُسکی صورت مہیب اور شکل عجیب عطارد اور اہل دربار دیکھکر خائف ہوئے ہر ایک شخص کے اندام
مین رعشہ پڑ گیا ایک مرتبہ سب کانپنے لگے دم بخود ہو گیا بعض کی تو یہ نوبت ہوئی کہ اُنھون نے اپنی
آنکھین بند کر لین ایسے خائف ہوئے کیونکہ نہ عطارد نے نہ اُن سب نے اپنی عمر بھر ایسی صورت
دیکھی تھی جو نہ خوف کرتے باوجودیکہ ساحر تھے مگر ڈر گئے وہ ساحر اُسی طور سے برابر چلا آیا عطارد
دم بخود بیٹھی رہی کچھ نہ کہا کہ اُسنے آکر اُس درگہ سالار سے کہا کہ ہو شیار مین تجکو اس امر کی سزا دون
کہ تو نے مجکو روکا تھا ہم کہین رکنے والے ہین یہ سُنکر وہ کانپ گیا اور سہم گیا تھا تو کہا کہ خطا ہوئی معاف
فرمائیے اب ایسی خطا نہوگی اُس ساحر نے اِس آواز سے اُسکو ڈانٹا تھا کہ تمام بارگاہ ہل گئی تھی
یہ معلوم ہوا تھا کہ اسرافیل نے صور قیامت پھونک دیا یا پہاڑ پھٹ کر گر پڑا اُسکو وہ ساحر ڈانٹ کر
اُسکے عجز کرنے سے اُسکی طرف سے پلٹا اور اب عطارد کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ عطارد تیرا نام ہی
بی عطارد تم بہت مغرور تھین اور بد مزاج مشہور تھین کسی کی حقیقت نہ جانتی تھین مگر اِسوقت سب
بد مزاجی اور بد خلقی اور غصہ بھول گئین اُسکے روبرو کچھ نہ چلا آہستہ سے کہا کہ جی ہان عطارد میرا ہی
نام ہو اِس ساحر نے کہا کہ چل تجکو خداوند اور سمندر شاہ نے بارگاہ گرداب شاہ مین طلب
کیا ہو اور مجھ سے فرمایا ہو کہ اپنے ہمراہ لے آؤ اُسنے یہ سُنکے کہا کہ بہت خوب مین چلتی ہون ذرا آپ
بیٹھ جائین ایک امر آپ سے دریافت کرونگی یہ کہکر ایک خادم سے اِشارہ کیا کہ کرسی لاؤ خادم
نے جلدی سے کرسی حاضر کی اُنھون نے کہا کہ ہم بیٹھ نہین سکتے ہین ہمکو بہت جلدی ہو ورنہ ہمکو جواب
دے اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین مین چلتی ہون ایک امر مین مین حیران ہون
اُسکو آپ ذرا بیان فرماوین وہ شبہہ میرے دل سے دفع کر دین مین چلنے کو موجود ہون مجکو
چلنے مین انکار نہین ہو یہ سُنکے آپ کرسی پر بیٹھ گئے اور کہا کہ جو دریافت کرنا ہو وہ دریافت کر دیر
نہ کر ورنہ خداوند خفا ہونگے اُسنے کہا کہ پہلے تو آپ یہ فرمائین کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہو تا کہ مین بھی
تو آگاہ ہون جواب دیا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہو ہوگا کچھ نام اگر تو نام سنے گی تو ڈر جائیگی
اِس سے کیا حاصل ہو بس اِسیقدر کافی ہو کہ مین سب ساحرون کے نام سے واقف ہون اور
ہر ایک کی روح میرے قبضہ مین ہو جسکی روح کا حکم ہوتا ہو مین جسم سے نکال لیتا ہون مین وہ
ہون کہ فرزند کو بن باپ کا کرتا ہون مان کو بیٹے سے جدا کرتا ہون بیٹے کو باپ سے بھائی کو
بھائی سے بہن کو بہن سے زوجہ کو شوہر سے شوہر کو زوجہ سے مان کو فرزند سے دوست کو دوست

سے میرا جہان قدم جاتا ہی وہ گھر کے گھر تباہ ہو جاتے ہین بس خیال کر لے مجکو جبکبھی روح قبض کرنیکا
حکم ہوتا ہی مین فوراً روح قبض کرتا ہون کسی کی آہ وزاری کو نہین سنتا ہون ایک پل مین لشکر دن
کو خاک سیاہ کر دیتا ہون شہر کے شہر تباہ ہوتے ہین میرے سبب سے میرے نام کے دریافت
کی کیا ضرورت ہی یہ جو اُنھون نے کہا تو ملکہ نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ یہ تو مین سمجھی مگر ورا براے مہربانی اور
کنیز نوازی نام نامی سے آگاہ فرمایئے کہا کہ میرا نام ملک الموت ہی جادو ہوا ابے سنا ملکہ یہ نام سنکے کانپ
گئی اور عرض کیا کہ آپ کیا میری روح قبض کرنے تشریف لائے ہین مین نے تو ابھی کچھ دنیا کا مزا
دیکھا بھی نہین اور نہ مین نے کوئی ایسی خداوند کی خطا کی جو اُنھون نے آپ کو روانہ کیا کہ آپ میری
روح قبض فرمائین آپ اہل اِسلام کی روح کو قبض فرمائین کیونکہ وہ لوگ بہت مغرور اور گنہگار ہین
ملک الموت نے جواب دیا کہ مین تیری روح قبض کرنے نہین آیا ہون بلکہ تجکو اِسی طور سے لیجاونگا
دربار مین سمندر شاہ کے کہ اُنھون نے طلب کیا ہی اگر روح قبض کرنے آتا تو اِس طور سے نہ آتا اُسکا
اور سامان تھا مین تجکو نظر نہ آتا اور اِسقدر بھی فرصت نہ دیتا کہ تو کلام کرتی ابتک تو تیرا خاتمہ بھی ہو چکا
ہوتا ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ فرمایئے کہ آپ کیون تشریف لائے آجتک کسی نے خداوند کو نہین دیکھا اور
نہ کوئی دیکھ سکتا ہی اِسکا کیا سبب ہی جواب دیا کہ سُن اِسکا یہ سبب ہی کہ خداوند نہ طاق مین تشریف فرما
تھے کہ اُنکو معلوم ہوا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی نے جاکر سب اہل اِسلام کا خاتمہ کیا سب کو اسیر کر لیا
ہی اب کل صبح کو اُنکو قتل کریگی اور سمندر اپنے لشکر مین بیٹھا ہوا خوشی کر رہا ہی اور ملکہ ایوان بھی ہی
بس خداوند نے مجھ سے فرمایا کہ اے ملک الموت طیار ہو آجتک ہمنے اپنے بندون کو اپنا جلوہ نہ
دکھایا تھا آج دکھائین گے کیونکہ آج دن خوشی کا ہی اور کل اپنے روبرو تمسے اہل اِسلام کی روح
قبض کرائین گے مین نے عرض کیا بہت خوب پھر مین نے عرض کیا کہ کوئی اور بھی ہمراہ چلیگا فرمایا
کہ ہم اور تم اور کوئی نہین مین اُن بندون کو جلوہ دکھاؤنگا وہ بندے اِس لائق ہوئے ہین کہ اُنھون نے
خداپرستون کو گرفتار کیا ہی اور کوئی اِس لائق نہین ہی بس خداوند وہان سے تشریف لائے یہ سبب ہی
خداوند کے آنے کا مجکو اِسلیے ہمراہ لائے جو کہ مین نے بیان کیا اور مین جو تیرے لینے کو آیا اِسکا سبب
یہ ہی کہ جب خداوند یہان آکر پہونچے تو ایوان سے اور سمندر سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ تم ٹھہرو وہ کہتی
تھی کہ مین ٹھہر نہین سکتی ہون میری وزیر زادی پریشان ہو گی کیونکہ مین تنہا اُسے چھوڑ آئی ہون خداوند
جاکر پہونچے سمندر بھی خاموش ہو رہا ایوان بھی چپ ہو رہی سب نے تعظیم کی خداوند تخت پر جلوہ فرما
ہوئے سب نے سجدہ کیا جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت خداوند نے ملکہ سے کہا کہ تمنے سب اہل اِسلام
کو اسیر کیونکر کیا ملکہ نے سب حال بیان کیا تمھارا بھی نام لیا اور یہ بھی کہا کہ آپ پر تو سب حال ظاہر
ہو گیا مین کیا عرض کرون ملکہ نے جو یہ کہا تو خداوند نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی مین تمھاری زبان
سے سننے کا مشتاق تھا سُن لیا جب ملکہ نے تمھارا نام لیا خداوند نے فرمایا کہ وہ کہان ہی تمھارے
ساتھ دربار مین نہ آئی کہ ہم بھی اُس سے ملاقات کرتے ملکہ نے کہا کہ وہ نہ آئی چونکہ بادشاہ نے
اُسکو طلب نہ کیا تھا صرف مجکو طلب کیا تھا مین کئی وہ نہ آئی بلکہ میرے اور بادشاہ سے اِسی امر پر
تکرار ہو رہی تھی یہ فرماتے تھے کہ تم نہ جاؤ اپنی وزیر زادی کو طلب کر لو مین کہتی تھی وہ نہ آئیگی بلکہ تنہا
گھبرائی ہو گی تب خداوند نے کہا کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی بس اُس ساحر نے وہی تقریر جو کہ درمیان
سمندر اور ایوان کے ہوئی تھی بیان کی جو کہ بالا تحریر ہو چکی دوبارہ تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی

ملک الموت نے کہا کہ جب یہ ملکہ نے خداوند سے کہا خداوند نے مجکو حکم دیا کہ تم اُسکی بارگاہ مین جاؤ
اور اُسکی وزیرزادی کو بہت جلد لاؤ اُنکا نام لینا اور سمندرکا اور میرا اگر وہ آنے مین انکار کرے تو کوئی
حکم لینے کی ضرورت نہین ہو اُسکی عدول حکمی کے جرم مین اُسکی روح قبض کر لینا مین تمکو اجازت دیتا ہون
بس اگر تم انکار کروگی تو مین روح قبض کر لونگا یہ سُنکے عطارد کانپ گئی کہ آپ روح قبض نہ کرین مین
چلتی ہون مجکو کوئی عذر نہین ہو ملکہ نے کہا یہ بیان فرمایئے کہ آپ روح قبض کرکے کہان رہتے ہین یہ
سُنکر ملک الموت نے کہا کہ کیا دیکھیے گی عطارد نے کہا کہ جی ہان بس یہ سُنکے ملک الموت نے بغل مین
اپنے ہاتھ کو بڑھایا اور ایک شیشہ نکالا کہ اُنمین بہت سی روحین بند تھین سرخ زرد سبز سفید پھڑک رہی تھین
کہا کہ اسی شیشے مین بند کر لیتا ہون یہ اُن لوگون کی روحین ہین جو کہ حکم سے خداوند کے راہ مین قبض
کر لین مین نہ طاق سے یہانتک آتے آتے اسی مین تیری بھی روح بند کر لیتا یہ جو ملک الموت
نے کہا یہ ڈر گئی اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ تخت سحر تیار کرین تاکہ مین اُسپر بیٹھکر آپ کے ہمراہ چلون تاکہ
بہت جلد پہونچین ایسا نہو کہ خداوند کو غصہ آجائے تو خرابی ہو ملک الموت نے کہا کہ کیا تجکو سحر نہین
آتا ہی جو تو مجھ سے کہتی ہو کہ آپ تخت سحر تیار کرین اُسنے کہا کہ آتا کیون نہین ہو مگر مین آپ کے سامنے
سحر کر سکتی ہون میری بھی یہ مجال ہو ملک الموت نے کہا کہ نہین تو ہی سحر کر اور تخت سحر تیار کرا دل
تو مجکو دنیا پر سحر کرنے کا خداوند کا حکم نہین ہو دوسرے مین تیرے سحر کا بہت مشتاق ہون مین اجازت
دیتا ہون یہ جو ملک الموت نے کہا عطارد نے کہا کہ گو میری طاقت نہ تھی کہ مین آپکی موجودگی
مین سحر کرون مگر جب آپ اجازت دیتے ہین تو مین مجبور ہون یہ کہکر اُن سب سے کہا کہ تم اپنے
اپنے مقام پر جاؤ مین پاس ملکہ کے جاتی ہون یہان بیکار بیٹھکر کیا کروگے اُن سب نے کہا کہ بہت
خوب ملکہ سے فرما دیجیے گا عطارد نے کہا کہ ہان بس عطارد یہ کہکر ہمراہ ملک الموت جادو
کے باہر بارگاہ کے آئی سحر کیا تخت تیار ہوا اُسپر سوار ہوئی ملک الموت سے کہا کہ آپ بھی تشریف
لایئے اُنھون نے کہا کہ مین سوار نہونگا بلکہ اِسکا پایا پکڑکے چلونگا جسطور سے مجکو حکم ملا ہو عطارد نے
کہا کہ یہ بے ادبی ہو ملک الموت نے کہا کہ ہم جو کہتے ہین اُسپر عمل کرو زیادہ تقریر نہ کرو دیر ہوتی ہو
ملکہ کا دم نکل گیا خاموش ہو رہی تخت قد آدم بلند ہوتا چلا ملک الموت نے تخت کے پائے پکڑ لیے
وہ تخت طرف دربار گرداب شاہ کے چلا اُنکو تو اُدھر جانے دیجیے پھر اُنکا حال تحریر ہوگا جب
عطارد چلی گئی سب سردار آکے اپنے خیمون مین خواب مرگ مین مبتلا ہوئے کیونکہ دربار مین بیٹھے
ہوئے اونگھ رہے تھے کیا کرتے تابعداری سے ناچار تھے یہ تو سب سو رہے اِنکو تو خواب مرگ مین
مبتلا چھوڑیے اب حال محفوظ جادو اور اُس ضعیفہ کا سماعت فرمایئے کہ اُسنے کیا کیا اور کیا
گذری راوی نے اِس طور سے بیان کیا ہو کہ وہ ضعیفہ بیٹھی ہوئی اُسی طور سے رو رہی تھی اور اپنا
جی کھو رہی تھی اور سمجھا رہی تھی جب کوئی ڈیڑھ پہر رات کے قریب پہونچی تو ایک مرتبہ کہنے لگی کہ ہاے ای
بچی تم ابتک نہین سوئین ہان اِس تکلیف مین نیند کہان آتی ہو تمکو تو عادت تھی نرم بستر ہو روشنی
ہو مین پہلو مین ہون تمسے قصہ کہتی ہون خواصین پانون دباتی ہون یا یہ تکلیف بجاے بستر نرم کے
فولادی قفس بجاے روشنی کے تاریکی بجاے قصہ و کہانی کے اپنی جان کا خوف بجاے خواصون
کے تنہائی پانون دبانے کی جگہ پہ پانون مین بیڑیان ایسی حالت مین نیند کجا بڑی زحمت ہوگی ارے
اب بھی میری سُن لے اور اِس خیال سے درگذر ابھی بہت رات باقی ہو اِس طور سے بین کر رہی

تھی کہ محفوظ کا کلیجہ نکلا آتا تھا بعض بعض تو رو رہے تھے اور بعض سرد آہ جگر سے بھر رہے تھے جو کہ
صاحب اولاد تھے وہ زیادہ تر بیقرار تھے اِسی عالم مین کوئی دو پہر رات کے قریب آئی کہ ایک مرتبہ
وہ ضعیفہ وہانسے ہائے کرکے اُٹھی گرتی پڑتی روتی قریب محفوظ جادو کے آئی اور اُسکے قریب
بیٹھکر اور ہاتھ جوڑکر رو رو کر کہنے لگی کہ ای محفوظ جادو آپکی مین نے بہت تعریف سنی ہر اور سُنا ہر کہ
آپ بہت صاحب خلق اور رحیم ہین میری ایک عرض ہر اگر آپ فرمائین تو مین بیان کرون یہ سُنکر
محفوظ نے کہا کہ ای ضعیفہ بیان کر اُسنے کہا کہ آپ کے صدقے جاؤن مجکو اتنی اجازت دیجیے کہ
مین اگر کی بتی روشن کرون شاید اُسکے سبب سے یہ غم زدہ آفت مین مبتلا ستم رسیدہ سو جائے
اُتنی دیر راحت پائے جتنی دیر سو رہے محفوظ جادو نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ تو نے
کیا کہا کیسی اگر کی بتی اور کیسا روشن کرنا اور کیسا سونا کچھ صاف طور سے بیان کر اُسنے یہ تقریر محفوظ
کی سماعت کرکے کہا کہ ای محفوظ جادو اِسکا واقعہ اِس طور سے ہر کہ یہ ناشاد و نامراد منور جادو
بہت نازک دماغ اور بد مزاج ہر مین نے اِسے جب یہ برس دن کی تھی جب سے پرورش کیا
ہر جب سے اِسکی مان نے اِسکو چھوڑکر انتقال کیا باپ اِسکا بہت بڑا صاحب مال تھا اُسنے اِسے
اور مجھ دونون کو اِسکی خالہ آئینہ اندام کے مکان پر پہونچوا دیا اور خود اُس عورت کو گھر مین لے آیا
کہ جس سے اِسکی مان کی زندگی سے ملاقات تھی آپ چین سے بسر کرنے لگا پھر اُسدن سے اُسکی
خبر نہ لی یہ لڑکی جو آئینہ اندام کے پاس پہونچی اور مین نے اِسکے مان کے مرنے کی خبر سُنائی تو یہ
سُنکر آئینہ اندام کی یاد مین بہت روئی آئینہ اندام اِسکی مان جسکا نام گل اندام تھا سگی بہنین تھین
ایک مان اور ایک باپ سے مگر ایک عرصہ سے کچھ باپ مان کے ترکہ پر تکرار ہو گئی تھی اِس سبب سے
آمد رفت موقوف تھی اِسکی مان چھوٹی تھی مگر بہن سے الفت بہت رکھتی تھی بس جب آئینہ اندام
نے یہ سُنا کہ بہن مرگئی اور اُسکے شوہر نے دوسرا عقد کرلیا لڑکی کو مع اُسکی کھلائی کے میرے پاس
بھیجدیا اُسنے اِس سے بہت الفت کی گلے سے لگایا پیار کیا اور کہا تو میری موئی مٹی کی نشانی ہر نہ
میرے مان باپ ہونگے نہ گل اندام پیدا ہوگی نہ تو ہوگی میرا بازو ٹوٹ گیا میری قوت کم ہوگئی
گو میرے اُسکے نزاع تھی مگر مین نہ اِس امر کی خواستگار تھی کہ وہ مرجائے میری آس ٹوٹ گئی مین خیال
کرتی تھی کہ وہ مجبور ہوئیگی یہ نہ جانتی تھی کہ مین رو ؤنگی خلاصہ یہ کہ بہت کچھ روئی اور الفت ظاہر کی اور
اُسی وقت انا طلب کرکے اِسپر نوکر رکھی اور سب سامان درست کر دیا کیونکہ خداوند نے سب کچھ اُسکو
دیا تھا آفاق بر سر حکومت تھا یہ پرورش پانے لگی جب اِسکا سن کوئی ڈیڑھ برس کا ہوا تو یہ از حد بیمار
ہوئی چونکہ آفاق کے کوئی اولاد نہ تھی وہ اِسکو بہت پیار کرتا تھا اپنی اولاد کے برابر جانتا تھا
ذرا سی اِسکی طبیعت سُست ہوئی وہ بیقرار ہو گیا اور آئینہ اندام بھی اب جو یہ بیمار ہوئی تو کوئی امید
زندگی کی نہ رہی تمام حکماے شہر کا علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہوا اور مرض زیادہ ہوتا گیا نوبت باینجا رسید
کہ آفاق نے اطراف و جوانب کے حکیم و بید طلب کیے مگر کوئی صورت صحت کی نظر نہ آئی اور دور
دور سے حکیم بُلائے کسی کے علاج نے فائدہ نہ کیا درحقیقت آفاق نے ہزارہا روپیہ صرف کیا
اگر اِسکی مان زندہ ہوتی اور یہ اپنے گھر مین ہوتی تو نہ اِسکے مان باپ اِسقدر روپیہ صرف کرتے
کیونکہ وہ لاتے کہانسے اور ایسے حکیم اُنکو کہان ممکن ہوتے نہ وہ ایسے مالدار تھے جو صرف کرتے
جیسا کہ آفاق نے صرف کیا جب سب طرف کے حکیم آچکے سمندر یہ سے بھی آفاق نے حکیم طلب

کرنا شروع کیے تمام شہر سمندر یہ کے حکیم آئے کچھ نہوا حاصل کلام یہ کہ آفاق نے ایک عرضی بنام
سمندر شاہ تحریر کی اور اُسمین تحریر کیا کہ مین امیدوار ہون کہ جو حکیم خاص آپ کا علاج کرتے ہین اور
ملازم سرکار ہین اُنکو ایک تھوڑے عرصہ کے لیے یہان کے آنے کی اجازت فرمایئے کہ میری دختر
بہت علیل ہی مین سب حکیمون کا علاج کر کے تھک گیا کچھ فائدہ نہوا اور یہی میری ایک لڑکی ہی نہایت
آپکی مہربانی اور غلام نوازی ہو گی یہ عرضی سمندر شاہ کے پاس پہونچی اُنھون نے اُسی وقت حکیم
بقراط الحکمت جو کہ ملازم خاص اور اپنے وقت کے مسیح زمانہ تھے اُنکو اپنے سامنے طلب کر کے
روانہ کیا چونکہ سمندر شاہ آفاق شاہ کی بڑی خاطر کرتے تھے اور قدر کرتے تھے کچھ ایسی اُس زمانہ
مین اُنکی قدر تھی کہ جو آفاق نے کہا سمندر نے اُسے قبول کر لیا بس حکیم صاحب آفاقیہ مین پہونچے
بڑی قدر و منزلت سے آفاق نے دعوت کی بس حکیم صاحب نے اِسکو دیکھا اور فرمایا کہ یہ علیل کیا
ہی پرسون اچھی ہو جائیگی ایک نسخہ حکیم صاحب نے پینے کے لیے تحریر کیا ایک مالش کے لیے اور
ایک نسخہ اور تحریر کیا اور فرمایا کہ اِسکی بتیان بنائی جائین صرف حکم کی دیر تھی سب بندوبست ہو گیا
حکیم صاحب نے اپنے روبرو نسخہ طلب کر کے سب دوائیان درست کین لڑکی کو اور انا کو پلوایا
مالش کرائی جب بتیان اُسدن طیار ہو گئین حکم دیا کہ جب رات کو سب سونے لگین خواہ بیدار رہین
ایک بتی اُنمین سے روشن کر دی جائے اِسطور سے کہ اِسکی خوشبو اِسکے دماغ مین جائے اصل علاج
اِسکا یہی ہی اور فرمایا کہ یہ بتیان ہمیشہ طیار کی جائین اور روشن کیجائین اِسکے برابر خواہ یہ جس مقام پر
سوتی ہو اُس کمرے مین یہی اِسکی صحت کا سبب ہی اب یہ کبھی نہ علیل ہو گی اگر اِسکا بندوبست رہیگا
چنانچہ جب سے وہی بندوبست کیا گیا اِسکو اب عادت ہو گئی ہی کہ جبتک بتی روشن نہ کی جائے
اور اُسکی خوشبو اُسکے دماغ مین نہ پہونچے اُسوقت تک اِسکو نیند نہین آتی ہی اور بچین رہتی ہی محفوظ
نے کہا کہ پھر حکیم صاحب کیا آفاقیہ مین رہے اُسنے جواب دیا کہ جیسا کہ حکیم صاحب نے فرمایا تھا
کہ یہ پرسون اچھی ہو جائیگی بس ویسا ہی ہوا جسدن کا اقرار کیا تھا اُسی دن صحت ہو گئی مرض کا نام
نہ رہا حکیم صاحب نے دوا موقوف فرمائی مگر اِسکے روشن کرنے کی تاکید فرمائی رخصت ہو کر چلے آئے
بہت کچھ آفاق نے دیا مین خیال کرتی ہون کہ اِسیقدر بادشاہ سمندر شاہ بھی دیتا ہو گا بس ای
بھائی محفوظ مین نے تمسے اُسی بتی کے روشن کرنے کی اجازت مانگی ہی محفوظ نے کہا اُسمین کیا کیا
اجزا ہین اُسنے جواب دیا کہ اُسمین اگر ہی کافور ہی عود ہی عنبر ہی مشک و زعفران ہی گلاب و کیوڑہ ہی
اور دونون الائچیان ہین جوز و جوتری ہی اور بہت سے اجزا ہین جو کہ مجکو یاد نہین ہین اگر سب سے
زیادہ ہی ہان صندل بھی ہی اِسی طور سے کہ جسقدر خوشبویات ہین سب مین ترکیب نسخہ ہی محفوظ نے
کہا وہ کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ میرے پاس ہی محفوظ نے کہا پھر کیا غرض ہی اُسنے کہا کہ میری
غرض یہ ہی کہ اگر تم اجازت دو تو مین روشن کرون تا کہ اُسکی خوشبو اُسکے دماغ مین پہونچے نیند آئے
تا کہ یہ زحمت قید دفع ہو کچھ دیر تو راحت پائے صبح کو تکلیف تحمل اُٹھائیگی مجھ سے اُسکی تکلیف نہین
دیکھی جاتی ہی آپکی بڑی مہربانی ہو گی مین آپکی بہت ممنون ہونگی محفوظ نے یہ سُنکے کہا کہ تو نے ملکہ سے
کیون نہ اجازت لی بھلا ہم بدون اُنکے حکم کے کیونکر اجازت دین اگر وہ ناراض ہون تو ہم کیا
جواب دینگے ہم اجازت نہین دے سکتے ہین اُسنے ہاتھ جوڑ کر اور رو کر کہا کہ میرے اُسوقت حواس
درست نہ تھے اور نہ مجکو یاد آیا ورنہ مین ضرور عرض کرتی وہ اجازت ضرور دیتین مگر میرے

قیاس مین نہ آیا اگر آپ بھی اجازت دینگے تو ملکہ خفا نہو نگی کیونکہ اُنھون نے آپ کو اختیار دیا ہی اِس
شب بھر آپ کو اِن سب کا اختیار ہی کیونکہ یہ آپ کے قبضہ مین ہین یہ کہکر قدمون پر سر رکھدیا محفوظ
نے اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم سب کی کیا راے ہی بعض نے تو کہا کہ ہماری راے نہین
ہی کیونکہ نہ معلوم کیا ہو گیا ہو کوئی فقرہ ہو تو بڑی خرابی ہو ملکہ سے آپ کو خفت ہو ملکہ یہ ارشاد کرین کہ
تمنے بدون ہماری اجازت کے کیون اجازت دی جیسا کہ آپ کا خیال ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ آپ کا اختیار
ہی کہ اُنکی خبر گیری فرمایئے آب و طعام سے یہ اختیار نہین ہی کہ رہا کر دیجیے یا قتل فرمایئے قیدی تو ملکہ کے
ہین ہماری تو کسی صورت سے راے نہین ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی محفوظ نے اُنکا کلام سُنکے کہا کہ میری
بھی یہی راے ہی مگر اِسنے بہت پریشان کیا ہی جو کہ رحم دل اور صاحب اولاد تھے اُنھون نے جواب
دیا کہ اے آقا اِس امر مین کوئی نقصان نہین ہی اور فقرہ کیا ہو گا ہمارے سامنے تو وہ روشن کریگی یہ تو وہ
کہتی نہین ہی کہ مین اندر جا کر روشن کرون بلکہ یہ کہتی ہی کہ جہان پر مین بیٹھی ہون اُس مقام پر روشن
کرونگی اگر ملکہ کو معلوم بھی ہو گا تو وہ خفا نہو نگی اگر اُنکو کچھ خیال ہوتا تو وہ اجازت کیون فرماتین بس ہم
لوگون کے نزدیک تو کوئی نقصان نہین معلوم ہوتا ہی یہ جو اُنھون نے کہا محفوظ کو اُنکی راے پسند آئی اپنی
راے کو اور اُنکی راے کو جو کہ خلاف تھے اِنکی راے سے ناپسند کیا اُس ضعیفہ سے کہا کہ ہم بھی دیکھین کہ
وہ بتیان کیسی ہین اپنا سر تو قدم پر سے اُٹھا اُسنے سر اُٹھایا اور کہا کہ آپ ملاحظہ فرمائین یہ کہکر ایک پوٹلی
نکالی اُسمین سے ایک چھوٹی سی صندوقچی نکالی اُسکو کھولا اُسمین پانچ بتیان تھین اُنمین سے ایک بتی نکال کر
محفوظ کے ہاتھ مین دی اور کہا کہ ملاحظہ فرمایئے محفوظ نے وہ بتی ہاتھ مین لیکر دیکھی اور سونگھی ایسی خوشبو
آئی کہ دماغ معطر ہو گیا کہا کہ اے ضعیفہ اِسمین تو بڑی خوشبو ہی اُسنے کہا کہ جی ہان ابھی کیا ہی جب روشن
ہو گی اُسوقت ملاحظہ فرمایئے گا محفوظ نے کہا کہ اچھا جاؤ روشن کرو مگر ملکہ سے نہ کہنا اُسنے کہا کہ مجھکو کیا
ضرورت ہی جو مین ملکہ سے کہنے بیٹھونگی ایک تو تم میرے اوپر مہربانی کرو دوسرے مین ملکہ سے کہنے
بیٹھون مین ایسی محسن کش نہین ہون یہ کہکر دعائین دیتی ہوئی اُسی مقام پر آئی اور کہا کہ ذرا سی آگ
منگا دیجیے محفوظ نے اپنے خادم کے ہاتھ آگ منگائی وہ ایک مٹی کے پیالے مین آگ لایا اُسکو
دی اِسنے وہ پیالہ لیکر زمین پر رکھدیا اور ایک بتی لیکر اُس آگ پر توڑ کر بھرا دی اُسکا آگ پر
پڑنا تھا کہ ایک دود غلیظ اُس سے بلند ہوا اور ایک خوشبو ایسی پھیلی کہ جو کہ کبھی آجتک اِن لوگون
نے سونگھی نہ تھی وہ دھوان تمام خیمے مین بھر گیا اِنکے دماغ خوشبو سے معطر ہونے لگے اِنکو جو اچھی
معلوم ہوئی اور ناک پھُلا پھُلا کر سونگھنے لگے اِدھر اُس ضعیفہ نے اور اُس آگ پر ڈالی اور کہا کہ لو
فرزندو خوشبو سونگھو اور آرام کرو مین نے تمھاری راحت کے لیے سب کی منت کی تاکہ تم سب کو آرام
ملے کچھ دیر تو یہ تکلیف قید برطرف ہو گو نیند نہ آئیگی اور تکلیف کیا برطرف ہو گی کہین قید کی بھی تکلیف
جاتی ہی مگر اتنی دیر تو راحت ذرے ملیگی یہ کہکر اُسنے اُس آگ پر ڈالنی شروع کی اِن لوگون کو جو
اچھی زیادہ معلوم ہوئی اور دماغ نے اُنکے خواہش کی خوب ناک چڑھا چڑھا کر سونگھنے لگے اُسنے
جا کر اُنکے دماغ مین اپنا اثر کیا ایک مرتبہ سب کو گرمی معلوم ہوئی محفوظ نے گھبرا کر کہا کہ کسقدر گرمی
ہی اور لوگ بولے کہ جی ہان کیا عرض کرین یہ سُنکے محفوظ اپنی کرسی پر سے اُٹھا کرسی سے اُٹھنا تھا
اور چند قدم چلا تھا کہ ایک مرتبہ سر نے گردش کھائی چکر آیا یہ سنبھل نہ سکا بس دھم سے زمین پر
گرا اُسکا گرنا تھا کہ ہائین ہائین کہکر وہ لوگ اُٹھے جو کہ خیمے مین بیٹھے ہوئے تھے اُنکے اُٹھا نیکو

بس جو کرسی پر سے اُٹھا وہ جہانسے اُٹھا دھما دھم گرنے لگا گرے اور بیہوش ہوے سب قیدی یہ واقعہ دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا امر نیا واقع ہو کہ یہ لوگ کیونکر بیہوش ہو کر گرے ناظرین کو خیال رہے کہ اُس ضعیف نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس طرف کو دھوئین کو نہ جانے دیا تھا اسی طرف تدبیر سے پھیلایا تھا ورنہ وہ لوگ بھی بیہوش ہوتے گو بیہوش تو تھے اُنکے حواس کب بجا تھے مثل مضغہ گوشت کے قفس مین پڑے ہوئے تھے نہ ہاتھ پاؤن مین حرکت تھی نہ زبان مین طاقت گویائی تھی اُبر یہ خوشبو کہان اثر کرتی جیسے یہ لوگ بیہوش ہو کر گرے چند ساحر جو کہ بیرون خیمہ تھے وہ دھماکے کی صدا سنکے اندر آئے یہان آکر عجب تماشا دیکھا حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ اُس خوشبو نے اِنکے بھی دماغ مین اثر کیا یہ بھی بیخود ہو کر گرے کہ یکایک ابتو وہ ضعیفہ ایک مرتبہ چادر وغیرہ سر سے پھینک کر اُٹھی یا تو کوزہ پشت تھی یا جوان ہو گئی چلا نہ جاتا تھا یا دوڑنے لگی ہر ایک کے پاس جاتی تھی اور حباب مارتی تھی ایک تو وہ بیہوش پڑے تھے اور بیہوش کرتی تھی مرے پر سو درے یہانتک کہ سب کو بیہوش کیا ابتو یہ لوگ اور پریشان ہوئے کہ یہ کیا امر ہوا تو یہ ضعیفہ تھی یا جوان ہو گئی ہر ایک خیال کرنے لگا کہ ضرور یہ کوئی عیار ہی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ اِسنے جھک کر سر سے نیمچہ لیا اور نعرہ کیا منم مہتر برق ثانی یہ نعرہ کر کے ایک نیمچہ بیاض گردن پر محفوظ کے مارا کہ سر اُسکا قلعہ تن پر سے اُڑ گیا لاشہ تڑپنے لگا اُسکا مرنا تھا کہ وہ قفس خود بخود ٹوٹ گئے اور سب قیدی زمین پر گرنے لگے چونکہ یہ سب سحر محفوظ مین مبتلا تھے عطارد نے اپنا سحر ابر سے اُتار لیا تھا محفوظ کا مرنا تھا کہ قفس ٹوٹے اِنکے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے ہر ایک سنبھلا سنبھلتے سنبھلتے جو سحر کیا ایک برق چمک کر گری جسنے خیمہ کو جلا دیا اِدھر برق نے چمک چمک کر نیمچے مارنا شروع کیے جس ساحر کی گردن پر ہاتھ مارا اُسکا سر اُڑ گیا اُدھر ساحرون نے چھوٹ کر آفت برپا کر دی خیمون مین آگ لگا دی لشکر ایران کو قتل کرنا شروع کیا چونکہ وہ لوگ بیخبر سو رہے تھے کسی کو خبر نہ تھی کہ بندوبست کرتے خیمون مین بھی یہ جا پڑے سحر کر کے خیمے جلانے شروع کر دیے اِدھر برق نے سب کو قتل کیا ساحرون کے مرنے کی علامتین برپا ہوئین تاریکی ہو گئی برفباری سنگباری ہونے لگی بیر غل مچانے لگے شعلے آگ کے بلند ہونے لگے اِدھر ساحرون نے جو سحر کیا اور اپنے خیمون مین آگ لگائی اُسکے شعلے الگ بلند ہوئے قیامت کے آثار برپا ہوئے سب ساحر لشکر کفار کے خیمون مین سو رہے تھے جلنے لگے آنکھین جو کھولین تو خیمون کو جلتا ہوا پایا گھبرا کر اُٹھے راہ نکلنے کی نہ پائی جلکر خاک ہو گئے خصوصاً منور جادو نے تو آفت برپا کر دی جدھر جا پڑی ہزارون کو قتل کیا اب اِسکی چالاکی کیا بیان کی جائے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا کہ نام من فلان جادو بود فلان جادو بود ہر طرف سے یہی صدا آرہی تھی تمام لشکر کو جلا دیا کسی کو بھاگنے کی مہلت نہ دی آواز آئی کہ مارا مجکو کہ نام میرا محفوظ جادو تھا اِدھر ساحران لشکر اسلام نعرے کر رہے تھے کہ منم آفاق جادو و آئینہ اندام جادو و کوکبہ جادو و سہراب جادو و غزالان جادو ایک طرف سے صدا آرہی تھی منم برق ثانی عیاری اِسکا نام ہی مین نے وہ کام کیا ہی کہ جو کہ کوئی نہ کریگا یہ سو سوا سو ساحر جدھر جا پڑتے ہین ایک آفت برپا کر دیتے ہین کسی کو مہلت دم زدن کی نہ دی دوسرے وہ لوگ سو رہے تھے اِنھون نے حالت غفلت مین خیمون مین آگ لگا دی وہ جو گھبرا کے اُٹھے راہ نہ ملی اُسی مین ٹکرا ٹکرا کر رہ گئے جو کہ باہر تھے وہ دن جلے کہ جدھر گئے آگ نے پیچھا لیا کسی طرف سے بھاگ جانے کی راہ نہ ملی وہ بھی جلے اِن ناریون کو آتش دنیا نے پہلے جلایا بعد کو آتش دوزخ نے جلانا شروع کیا چونکہ اِنکے مقدر مین جلنا تھا تو جیتے جی

بھی جلے بعد مرنے کے بھی جلے اِنکے گوشت کے جلنے کی چرہاند اُس صحرا مین پھیلی ہوئی تھی شاید کوئی جان
بچا کر نکلا ساحران لشکرِ اسلام کنارے کنارے کھڑے ہوئے تھے کافرون کے مرنے کا تماشا دیکھ
رہے تھے اُنھون نے جو اُسکو جاتے ہوئے دیکھا برق گراکر قتل کیا اُسکو اِس بلاے آسمانی کی خبر تک
نہوئی یہ عالم تھا ایک غدر مچا ہوا تھا ساحرون کے مرنے کی صدا بلند تھی اُسی ہنگام مین برق ثانی
نے صدا دی کہ اوساحران لشکرِ اسلام مین سنتے تم سب کو رہا کیا اب تمکو اختیار ہو جدھر چاہو چلے جاؤ
مین تو جاتا ہون اپنی جان بچاؤ کیونکہ ایوان اور عطارد کے مرنے کی صدا نہین بلند ہوئی ہو بس
معلوم ہوتا ہو کہ وہ دونون کسی نہ کسی تدبیر سے نکل گئی ہین وہ ساحرہ زبردست ہین ورنہ انکا بھی یہی
حال ہوتا وہ ضرور اپنے حواس درست کرکے آئینگی اور مقابلہ کرینگی تم لوگ تکلیف قید سے پریشان ہو
لہذا ایسا نہو کہ میری محنت بیکار ہو دوسرے لشکر کفار قریب ہو وہ یہ خبر پاکر نہ آپڑے یہ صدا دیکر
برق تو ایک طرف کو گریزان ہوا اُسی صحرا کی اُسی تاریکی مین یہ اسکو خبر نہ تھی کہ ایوان بارگاہ سمندر
مین ہو اور عطارد کو ملک الموت جادو لیگئے ہین ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ تو دوسرے خیمہ مین تھا
اپنے کام کی تدبیر مین یہ جو صدا برق ثانی کی اِن سب کے کان مین آئی سب نے خیال کیا کہ برق
سچ کہتا ہو بس ایک مرتبہ سحر کیکے ہر ایک اپنا وار کرتا ہوا راہی ہوا اُس تلاطم مین جدھر جسکا مُنھ اُٹھ گیا
اُسی طرف چل دیا کچھ خیال نہ کیا اول تو وہ تلاطم دوسرے تاریکی شب تیسرے یہ لوگ بھی تو بدحواس
ہین حریف کا خوف ہو چوتھے ساحرون کے مرنے سے تاریکی چھائی ہوئی ہو اِس حملہ مین جو ساحر
کہ لشکر کے باقی رہے تھے وہ بھی فی النار ہوئے بیس ہزار کا لشکر تھا اِنھون نے اِس تدبیر سے
قتل کیا کہ ایک بھی نہ بچ سکا تدبیر یہ کی تھی کہ رہا ہوتے ہی متفرق ہو گئے تھے چارون طرف سے
آگ لگا دی تھی وہ لوگ کدھر جاتے ایک آفت برپا کر دی تھی طلایہ جو پھر رہے تھے وہ بھی گھبراکر
لشکر مین چلے آئے تھے جب اِنھون نے شور وغل سُنا تھا اس خیال سے کہ کیا آفت لشکر پر نازل ہوئی
وہ بھی قتل ہوئے ملک الموت نے خوب روحین قبض کین خوب بازار مرگ گرم ہوا قابض ارواح پریشان
ہو گئے روحین قبض کرنا بھول گئے دس کی روحین قبض کین اتنے عرصہ مین ہزار جلکر تڑپنے لگے یہ انکی
طرف مصروف ہوئے اور جلنے لگے تمام ہاویہ کو لاشون سے بھر دیا مالک فرشتہ جو کہ مختار دوزخ ہو وہ
کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ لاؤ میرے حوالے کرو مین انکو انکی گمراہی کی سزا دون فرشتگان عذاب لیجاکر
اُسکے سپرد کرتے تھے وہ داخل جہنم کرتا تھا یہ اِسطرح سے اُس صحرا مین پریشان پھر رہے تھے کہ جیسے
طائر ستائے ہوئے پریشان ہوتے ہین یا ٹڈی آتی ہو اپنے اپنے مالکون کے مرنے سے پریشان
تھے اور دوسرے قید سے چھوٹے تھے ہر طرف سے رونے کی صدا آرہی تھی وہ صحرا اُسدن سے
مسکن ہو گیا ہو غول وشیاطین کا جہان ایک مرتبہ بیس ہزار کافران غدار مرین پھر وہ صحرا کیونکر نہ بلایات
کا مسکن ہو خلاصہ یہ کہ سب کے سب ایک طرف کو روتے ہوئے روانہ ہوئے یہان تو یہ تلاطم برپا ہو اُدھر کا
حال سُنیے کہ سمندر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا مع ایوان کے ناچ دیکھ رہا ہو کہ ایک مرتبہ ایوان نے سمندر
کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ اب مین جاتی ہون بڑی دیر ہوئی میری وزیر زادی پریشان ہو رہی ہوگی
مین اُس سے ابھی کا وعدہ کرکے آئی تھی سمندر نے کہا کہ مین نے اُس مرتبہ بھی کہا کہ بلا لو مگر تمنے
نہ بلایا اب مین پھر کہتا ہون کہ بلا لو ایوان نے پھر وہی جواب دیا سمندر نے کہا کہ اچھا مین اپنے دل
کی ہوس نکال لون ایوان نے کہا کہ آپ کو اختیار ہو بس سمندر نے ایک چوبدار سے کہا کہ تو جا ملکہ

کے خیمے مین اُنکی وزیرزادی وہان بارگاہ مین ہین اُنسے کہنا کہ آپ کو بادشاہ نے طلب کیا ہی اور آپکی
ملکہ بھی وہان ہین آپ بھی چلیے اُسنے کہا کہ بہت خوب ایوان نے کہا کہ میری طرف سے کہنا کہ مین نے
بہت چاہا کہ مین آؤن مگر بادشاہ نے میری عرض کو نہ سُنا لہذا مین مجبور ہون تم ہی یہان چلی آؤ ہم تم
ساتھ یہانسے بعد تھوڑی دیر کے رخصت ہو کر چلین گے بادشاہ کی بھی خوشی لازم ہی وہ چوبدار یہ
کلام سُنکے بارگاہ سے باہر آیا اور طرف لشکر ایوان کے چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اُسنے دیکھا کہ عطارد
جادو اِس طرف کو چلی آتی ہی اور ایک ساحر تخت پہ ہاتھ رکھے ہوئے مگر اُسکی کچھ عجب صورت ہی
لشکر مین آچکی ہی اِسنے خیال کیا کہ یہ بارگاہ مین بادشاہ کے جاتی ہی ورنہ اِسکا اِس لشکر مین کیا کام
ہی وہان پریشان ہوئی خود چلی آئی اب کیا ضرورت ہی کہ مین پیام دون جو مطلب تھا وہ ہو گیا بلکہ اُنکی
بادشاہ اور ملکہ سے خبر دون اِسکے آنے کی مگر اُس ساحر کو دیکھکر اِسکا دم نکل گیا اِس سبب سے اور
بھی پاس نہ گیا یہان لشکر مین طلایہ پھر رہا ہی اور سب سو رہے ہین سوائے اُن لوگون کے کہ جنکے سرا
دربار مین ہین وہ تو جاگ رہے ہین باقی کل اہل لشکر خواب مرگ مین مبتلا ہین کسی کسی مقام پر جاگ
ہو رہی ہی مگر اندر خیمے کے باہر کا حال کسی کو کیا معلوم کہ کون جاتا ہی اور کون آتا ہی طلایہ کنارے کنارے
لشکر کے پھر رہا ہی بس وہ چوبدار یہ دیکھکر حواس پریشان فوراً واپس ہوا اور بارگاہ مین آیا ایوان
نے کہا کہ کیا جواب لایا اُسنے عرض کیا کہ مین جو بارگاہ سے نکلکر آپ کے لشکر کی طرف چلا مین نے
تھوڑی راہ طے کی تھی کہ مین نے دیکھا کہ خود ملکہ عطارد اِدھر کو تشریف لاتی ہین اور اُنکے ہمراہ ایک
ساحر ہی اُنکے تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے کہ ہمنے آجتک اِس صورت وشکل کا ساحر نہین دیکھا مین تو
اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا قریب نہ گیا وہانسے اُلٹے پاؤن واپس ہوا کہ آپ کو خبر کرون ایوان نے
کہا کہ تونے بادشاہ کا پیام دیا تھا اُسنے کہا کہ جی نہین مین نے خیال کیا کہ اب پیام دینے کی کیا ضرورت
ہی جب وہ خود آتی ہین ای ملکہ میری آنکھون مین اُسکی صورت پھر رہی ہی ملکہ نے کہا کہ بیان کر کہ کس
صورت کا وہ ساحر ہی بس اُس چوبدار نے وہی صورت بیان کی جو کہ مین ملک الموت جادو کی
عرض کر چکا ہون بخیال طول کے یہان تحریر کرنے کی ضرورت نہ دیکھی جب اُس چوبدار نے یہ
صورت بیان کی ملکہ نے کہا کہ اِس صورت کا تو کوئی ساحر میری وزیرزادی کا ملازم نہین ہی نہ معلوم
تو کیا بیان کرتا ہی شاید دہشت مین سے اُٹھ گیا تھا خیر ایوان نے اپنے اُن سردارون سے کہا
کہ جو کہ اُنکے ہمراہ آئے تھے کہ تم جا کر عطارد کا استقبال کر کے لے آؤ کہین ایسا نہو کہ وہ خفا ہو جائے
دوسرے مجکو یہ بھی خوف ہی کہ مین تو وہان تھی نہین ایسا نہو کہ کوئی عیار اُسکے پاس نہ آیا ہو گو کہ عیار
میرے خوف سے بھاگ گئے ہین مگر پھر بھی اُنکا خیال پر ضرور ہی گو یہ امر ہی کہ عطارد مجھ سے زیادہ
ہوشیار ہی مگر وہ اِن عیارون کی چال سے واقف نہین ہی یہ تو دیدہ و دانستہ آنکھ مین خاک ڈالتے
ہین آج ہی کی ہوشیاری لازم ہی اِسنے جو صورت اُس ساحر کی بیان کی میرے دل مین شک گذرتا
ہی کہ یہ کون ساحر ہی اور دوسرے یہ امر شک کا ہی کہ عطارد ایسی بدمزاج اور بے بلائے چلی
آئے میرے پاس تو وہ یون آتی نہین یہ کیا بات ہی اُنھون نے کہا کہ ہم تو جاتے ہین مگر آپ دریافت
تو کر لین کہ وہی ہین یا کوئی عیار اُنکی صورت بنکر آیا ہی تا کہ شک مٹ جائے یہ جو اُنھون نے کہا ایوان
نے اُس سطر پر سے کہا کہ ذرا ٹھہر جا میری وزیرزادی آلے تو پھر گانا وہ خاموش ہو رہی اِسنے اب
اوراق جمشیدی جھولی سے نکالے اُنمین دیکھا تحریر پایا کہ عطارد تو اصلی ہی مگر وہ ساحر عیار ہی بس

یہ دیکھنا تھا کہ اسکے حواس جاتے رہے اپنے پھر یہ نہ دیکھا کہ کون عیار ہی اور کیا نام ہی اپنے سرداروں سے کہا
کہ جلد جاؤ عطارد کے ساتھ عیار آتے ہین تم خاموش عطارد کے پاس چلے جانا اور اسکو اس حال
سے خبردار کرنا تاکہ وہ اسیر کرلے گی ایوان نے مارے جلدی کے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ کس صورت پر ہی
صرف اس قدر دیکھا تھا کہ یہ عطارد اصلی ہی یا عیار اور یہ جو ساحر ہمراہ عطارد کے ہی اصلی ہی یا یہی عیار
ہی بس یہ نکلا تھا کہ عطارد اصلی ہی مگر ساحر عیار ہی اسنے اوراق رکھدیے تھے اور سرداروں کو وہ بات جو
کہ بالا تحریر ہوئی ہی تعلیم کرکے روانہ کیا تھا ادھر سے سردار چلے اُدھر اتفاق سے عطارد قریب بارگاہ
پہونچی جب ملک الموت نے دیکھا کہ اب یہ قریب بارگاہ آگئی یہ موقع دیکھتے چلے آتے تھے کہ موقع
پاؤن تو اپنا وار کرون کسی مقام پر موقع نہ ملا گو لشکر مین سناٹا تھا مگر عطارد بہت ہوشیار تھی اس
سبب سے انکا بس نہ چلا قریب بارگاہ پہونچکر انھون نے خیال کیا کہ اگر یہ بارگاہ مین چلی گئی تو ساری
محنت بیکار ہوئی اب انھون نے اپنے کو درست کیا اور قصد کیا تھا کہ مین وار کرون کہ بارگاہ کے
اندر سے وہ سردار نکلے جنکو ایوان نے روانہ کیا تھا انکی نگاہ عطارد پر پڑی عطارد کی نگاہ اُن پر
پڑی جیسے ہی باہم چار نگاہ ہوئین انھون نے اشارہ کیا کہ ملکہ ہوشیار ہو یہ اشارہ اُنکا ملک الموت
نے دیکھ لیا بس قیافہ سے معلوم کرلیا کہ انھون نے میری بابت اشارہ کیا ہی یہ آمادہ تو ہو چلے تھے
بس کہا جو کچھ ہوا ہی دل پہ کہکر اور یا حیدر کرار مدد کہکر جو ایک مرتبہ تخت کو پکڑکر زور کرتے ہین اسنے
سحر کرنا موقوف کیا تھا تاکہ تخت زمین پر اترے کیونکہ میرے لینے کو ساحر آتے ہین یہ تو انکی طرف
متوجہ تھی سحر بھی موقوف ہوا تھا انھون نے نعرۂ یا حیدر کرار کرکے جو زور کیا تخت کو اُٹھا لیا اور دے
مارا کہ نیچے عطارد ہوئی اوپر تخت ہوا اس زور سے پٹخا کہ اُسکے استخوان چور چور ہوئے اوپر
سے تخت جو پڑا اور ریزہ ریزہ ہو گئی وہ ساحر قریب پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ انھون نے خاتمہ کردیا
وہ تخت اصلی تھا سحر کا نہ تھا ہان وہ سحر سے اُسکو لے کر چلی تھی بس اُسکا مرنا تھا کہ ساحرہ زبردست
تھی اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی آندھی سیاہ چلی ہوا زور سے آئی برف باری سنگ
باری ہونے لگی بڑی بڑی سلیین برف کی گرنے لگین شعلہ آسمان سے آگ کے گرنے لگے بیر عل
مچانے لگے ایک تلاطم برپا ہوگیا اسی عالم تلاطم مین ایک صدا آئی کہ منم قران ثالث یون کام تمام
کرتے ہین خوب اسنے اہل اسلام کو تکلیف دی یون عوض لیتے ہین یہ کہکر قران ثالث وہ تخت
لے کر طرف صحرا کے راہی ہوئے یہ تلاطم جو برپا ہوا اُن سرداروں نے دیکھا کہ عطارد کو اُس ساحر
نے اُٹھا کر مع تخت زمین پر دے مارا اُسکا کام تمام ہوگیا اپنا گریبان چاک کرکے فوراً طرف دربار
کے چلے وہان سمندر و ایوان بیٹھے ہوئے باتین کررہے تھے ایوان سمندر سے کہہ رہی تھی کہ اے
بادشاہ عیار بڑے غضب کے ہین باوجودیکہ مین نے یہ آفت برپا کردی ہی کہ سب اہل اسلام
کو گرفتار کرلیا ہی صاحبقران کی عجب حالت ہی کوئی دم کے مہمان ہین اُس پر یہ جرات کی
کہ میری بارگاہ مین جاکر ایک ساحر کی صورت بنکر عطارد کو فقرہ دے کر یہان لاتے تھے
کہ جب چوبدار نے آکر خبر دی کہ ملکہ وہ خود آتین ہین تو مجھکو شک ہوا مین نے اوراق جمشید کی
مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ عیار ہمراہ ہی مین نے اپنے سرداروں کو روانہ کیا کہ تم جاکر عطارد
کو اس حال سے خبردار کرو چنانچہ وہ گئے ہین سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا کہون کہ کس بلا
کے یہ لوگ ہین میرا بھی خوب دل جانتا ہی ایوان نے کہا کہ صبح کو انکا بھی تدارک کرونگی

ایک تو اسی وقت گرفتار ہو کر آگئے ہین اپنے کیے کی سزا پاتے ہین یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شور وغل
کی صدا آئی اور تاریکی ہو گئی باوجودیکہ بارگاہ مین اسقدر روشنی تھی کہ دن معلوم ہوتا تھا مگر تاریکی ایسی ہوئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ معلوم ہوتا تھا آندھی سیاہ اُٹھی تھی ہر طرف سے ہائے ہائے کی صدا آرہی تھی زمین ہلنے
لگی زلزلہ سا ہو گیا ایک قیامت برپا ہوئی بیرون کی غل نے آفت برپا کر دی ایک ایسی صدائے مہیب
آئی کہ سب کانپ گئے سب اہل دربار مع سمندر اور ایوان کے یہ حالت دیکھ کر حیران ہوئے کلیجے سینوں مین
اُچھلنے لگے ایوان اور سمندر ادھر اُدھر حیرت مین آکر دیکھنے لگے کہ دفعتاً یہ کیا آفت آئی کونسی بلا نازل
ہوئی یہ سُنکے سب حیران تھے کہ وہ تاریکی بر طرف ہوئی اب معلوم ہونے لگا سمندر اور ایوان نے
و دیگر اہل دربار نے دیکھا کہ بیرون بارگاہ تاریکی ہے شعلہ آگ کے بلند ہین برق چمک رہی ہے برف باری
ہو رہی ہے غل وشور کی صدا آرہی ہے سمندر نے حیران ہو کر حکم دیا کہ کوئی جا کر خبر تو لائے کہ یہ بیرون بارگاہ
کیا سانحہ ہے یہ تو کسی ساحر کے مرنے کی علامت معلوم ہوتی ہے سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ صدا آئی کشتی مرا کہ نام
من ملکہ عطارد جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم بہ مطلب خود نرسیدیم یہ صدا جو آئی تو ایوان
کے کان کھڑے ہو گئے اور سمندر سے کہا کہ خداوند میری وزیرزادی کی خیر کرین میرے کان مین یہ
صدا آئی میرا کلیجہ منھ کو آتا ہے جلد کوئی خبر لائے اتنے عرصہ مین وہ تلاطم تو بر طرف ہوا پھر وہی صدا آئی اب تو
گھبرا کر کرسی پر سے اُٹھ کھڑی ہوئی چلنے کا قصد کیا تھا کہ وہ سردار پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے
کس حالت سے کہ چاک گریبان خاک بر سر منھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین اُسی مقام پر سے پکار کر
کہا کہ ملکہ غضب ہو گیا کہ آپ کی وزیرزادی کو کسی عیار نے قریب بارگاہ بہو بجکر قتل کیا یہ اُسی
کے مرنے کی علامت بلند تھی یہ سُننا تھا کہ ایوان ہائے عطارد کہکر گر پڑی لوگون نے اُٹھا کر اُس کو
سنبھالا بے ہوش ہو گئی تھی گلاب کیوڑہ چھڑک کر ہوش مین لائے جب ایوان کو ہوش آیا پکاری
کہ اے عطارد تم کدھر چلین گئین ہم کو چھوڑ گئین ہماری کمر توڑ گئین ہم کو تم سے بڑی امید تھی مین اسی
سبب سے یہان ٹھہرنے سے انکار کرتی تھی کہ وہان کوئی آفت نہ آئے وہی ہوا کہ تم مجھ سے چھوٹ
گئین یہ باتین کر کے رونے لگی سب نے سمجھایا سمندر کے خود حواس جاتے رہے تھے حیران حیران
ایک ایک کا منھ دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا سانحہ ہوا اسکو بھی عطارد کا بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے
لوگون نے ایوان کو سمجھایا اسکی رقت کم ہوئی اُسنے اپنے حواس درست کیے ہائے کر کے کرسی
پر بیٹھی سمندر کی طرف منھ کر کے کہا کہ مین اسی سبب سے جاتی تھی آپ نے نہ جانے دیا آخر کو جو
میرا گمان تھا وہی ہوا سمندر نے جواب دیا کہ مین کیا یہ جانتا تھا کہ یہ سانحہ ہو گا مجکو تو عیارون کا
گمان بھی نہ تھا کسی کو روانہ کر کے خبر تو منگاؤ کہ یہ کس فقرے سے وہان سے آگئے ہین ایوان نے کہا
کہ مین خود جاتی ہون سمندر نے کہا کہ اب تو مین تم کو نہ جانے دونگا عیار لشکر مین ضرور ہونگے
اب تم یہان رہو رات بھی تھوڑی باقی ہے ایوان نے کہا کہ یہ بات تو آپ نے بہت درست
ارشاد فرمائی اچھا پھر کسی کو برائے خبر روانہ فرمائیے کہ وہ اُن سردارون سے دریافت کر آئے
بس سمندر نے ایک اپنے چوبدار خاص سے کہا کہ تم ملکہ کے لشکر مین جاؤ اور بارگاہ مین جا کر
سردارون سے دریافت کرنا کہ عطارد کو کون لے گیا بس یہ دریافت کر آؤ وہ چوبدار بارگاہ
سے نکل کر طرف لشکر کے چلا یہان ایوان نے اُن سردارون سے کہا کہ تم نے بھی ملکہ کو نہ آگاہ کیا
مین نے تم کو کس لیے روانہ کیا تھا اسی سبب روانہ کیا تھا کہ ملکہ کو خبر کرو نہ اس لیے کہ تم جا کر ملکہ

کا منھ دیکھنا انھون نے کہا کہ ملکہ جب ہم اُنکے قریب بھی پہونچے ہون تو آگاہ کرتے ہم جو بارگاہ سے نکلے
ہم نے دیکھا کہ ملکہ مع اُن ساحر کے قریب بارگاہ آچلی ہین ہم یہ دیکھکر قدم اُٹھاکر چلے ہماری اور عطارد
کی چار نگاہ ہوئی ہم نے اشارہ کیا اُسنے ہم کو ملکہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا بس نہ معلوم کیا کیا کہ ایک
مرتبہ تخت ملکہ کا اُٹھا لیا گو ملکہ تخت کو سحر سے لارہی تھین مگر نہ معلوم کیا اُسکو اسم اعظم یاد تھا کہ جسکے
سبب سے سحر دفع ہوگیا بس ملکہ اُسنے تخت کو اُٹھاکر اس زور سے زمین پر مارا کہ ملکہ نے استخوان تک
چور ہوگئے یہ نوبت ہوئی کہ ملکہ نیچے اور تخت اوپر ہم چلے تھے کہ جاکر اُسکو اسیر کرلین کہ ملکہ کے مرنے
کی علامت بلند ہوئی ملکہ نے کہا کہ تم نے کیون نہ سحر کرکے اسیر کرلیا جیسے اُسنے تخت اُٹھایا تھا ویسے
تم نے سحر کیا ہوتا اسکی کیون مہلت دی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ اُسکی حرکت سے کچھ ایسے حیران
ہوگئے کہ حواس جاتے رہے سحر فراموش ہوگیا ہم کو کچھ نہ یاد رہا یہ حسرت ہوئی کہ یہ کیا امر ہوا اُسکے
مرنے کی علامت بلند ہوئی اور زیادہ بدحواس ہوگئے ملکہ نے کہا کہ مجھسے خود غلطی ہوئی کہ مین تم سے
کہتی کہ تم جیسے اسکو دیکھنا ویسے ہی سحر کرنا اور اسیر کرلینا بلکہ تم کو یہی لازم تھا مگر اتنی عقل کہان انھون نے
کہا کہ ہم کو یہ خیال نہ ہوا نہ آپ نے ہم سے فرمایا تھا ورنہ ہم ایسا ہی کرتے ملکہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا وہ یہ حرکت
کرکے کدھر گیا انھون نے کہا کہ پھر ہم نے اُسکو نہ دیکھا ہان اتنی صدا تو ہمارے کان مین اس شور و
غل مین یہ آئی کہ سنم قران ثانی است یون اہل اسلام دشمن کو پامال کرتے ہین یون عوض لیتے ہین ہمارے
ہاتھ سے بھلا یہ بچ بھی سکتی تھی یہ صدا تو ہم نے سُنی مگر پھر اُسکو نہ دیکھا یہ جو انھون نے کہا ایوان
نے کہا کہ اس قران نے بہت سر اُٹھایا ہے بڑے صدمے دیے ہین پہلے نانی کو مارا پھر میری مصاحب
علیواز کو قتل کیا اب کی تو میری کمر توڑی میرا کلیجہ شق ہوگیا اب مین صبح کو پہلے اسکی تدبیر کرونگی پھر
اور کسی کی طرف متوجہ ہونگی ملکہ یہ کہہ رہی تھی سب سن رہے تھے کہ سمندر نے مطربہ سے کہا کہ اب
تم جاؤ کہ اب موقع نہین ہے نہ ہم گانا سنین گے نہ ناچ دیکھین گے کیونکہ ایوان کے صدمہ سے ہمکو
صدمہ ہے وہ یہ سُنکے اپنے سازندوں کو لیکر اپنے مقام کی طرف بارگاہ سے نکل کر سب کو سلام کرکے
روانہ ہوئی جب وہ چلی گئی سمندر نے کہا کہ ملکہ تم نے یہ نہ اُسوقت اوراق مین دریافت کیا کہ کون
عیار ہے تاکہ معلوم ہوجاتا ملکہ نے کہا کہ اب دریافت کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے اوراق اُٹھائے تھے کہ
پھر شور و غل کی صدا آئی اب کی اُس مرتبہ سے زیادہ تھی سب اہل دربار نے سر اُٹھاکر دیکھا چونکہ لشکر ایوان
کا سامنے بارگاہ کے لشکر گرداب سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر تھا اُس طرف سب کو آگ کے شعلے
اُٹھتے ہوئے نظر آئے برقین چمکتی ہوئی دکھائی دین اُسی طرف سے غل و شور کی صدا آتی ہوئی معلوم
ہوئی اُن لوگون نے گھبراکر سمندر اور ملکہ سے کہا کہ دیکھیے یہ کیا واقعہ ہے آپ کے لشکر کی طرف ملکہ نے جو آنکھ
اُٹھاکر دیکھا گھبراکر کہا کہ میرے لشکر مین آگ لگ گئی ہے یہ شعلہ میرے لشکر مین بلند ہین ابھی تک
چوبدار خبر لے کر نہ آیا نہ معلوم لشکر پر کیا آفت آئی کوئی جاکر جلد خبر لائے یہ سننا تھا کہ ایک سردار
ملکہ کا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا اور سحر کرکے طرف لشکر کے پر پیدا کرکے چلا فوراً
قریب لشکر آیا یہان آکر عجب آفت دیکھی کہ تمام لشکر کے خیمہ جل رہے ہین ایک تلاطم برپا ہے سنگ
باری برف باری ہو رہی ہے غل مچا رہے ہین صدائین ساحرون کے مرنے کی بلند ہین یہ تو حال
دیکھکر فوراً واپس ہوا ادھر بارگاہ سمندر کے یہان ایوان کی بھی بارگاہ جل گئی کیا یہ ساحر اُس
وقت آیا تھا کہ جب سب ساحر لشکر اسلام کے یہ آفت برپا کرکے جا چکے تھے اور برق بھی

یہ تو یہ خبر دریافت کرکے چلا تھا وہ جو چوبدار پہلے آیا تھا وہ یہ سب حالت دیکھکر واپس گیا تھا اس ساحر کے
پہونچنے سے قبل بارگاہ مین آیا اور یون عرض کرنے لگا کہ ملکہ مین کہان سے خبر لاؤن وہان تو قیامت
برپا ہی ملکہ نے خود اُس سے کہا کہ تو میرے لشکر مین ہو آیا کیا خبر ہی اُس نے جب یہ اُس کے جواب
مین کہا ملکہ نے کہا کہ کیا آفت برپا ہی اُسنے کہا کہ مین جو بموجب حکم بادشاہ کے آپ کے لشکر کے
قریب پہونچا تو مین نے یہ دیکھا کہ ہر خیمہ سے آگ کے شعلہ نکل رہے ہین لشکر مین آگ لگی ہوئی ہی کوئی
گوشہ سوائے گوشہ موت کے پناہ کا آپ کے لشکر کو نہین ملتا ہی ہر طرف سے آگ شعلہ ور ہی دریا
آتش ہی کہ موج زن ہی آپ کے لشکر کے ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہی مین یہ واقعہ دیکھکر حیران
ہوا کہ یہ کیا آفت آئی کون لشکر پر آکر گرا کیا کسی نے شبخون مارا یا اہل اسلام کی کمک آگئی مین اُس
آگ سے اپنے کو بچائے ہوئے دور کھڑا تھا کہ میرے کان مین صدا آئی کہ منم برق ثانی عیار دوسرے
مرتبہ صدا آئی کہ منم آئینہ اندام و آفاق و سہراب و کوکبہ و غزالان و منور جادو یہ صدا آئی اور
ایک مرتبہ ایسے شعلے بھڑکے کہ جو خیمہ باقی تھے وہ بھی جلنے لگے مین یہ حالت دیکھ کر وہان سے گریزان
ہوا ای ملکہ یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من محفوظ جادو بود یہ جو اُس چوبدار نے بیان کیا ایوان نے
کہا کہ ای سمندر مین تباہ ہوگئی میرا لشکر لٹ گیا میرے یہان آنے نے یہ آفت برپا ہوئی معلوم
ہوتا ہی کہ برق ثانی عیار نے آکر سب سردارون کو محفوظ جادو کو قتل کرکے رہا کر لیا چونکہ اہل لشکر دن
بھر کے تھکے ماندے تھے سو رہے ہونگے انکو خبر بھی نہ ہوگی ساحر جو رہا ہوئے ہونگے انھون نے
سحر کرکے سب کو قتل کرنا شروع کیا ہوگا خیمون مین آگ لگا دی ہوگی اہل لشکر نکلنے نہ پائے ہونگے
افسوس سب جل گئے ہونگے میرے آتے ہی یہ آفت آئی مین جانتی تو نہ آتی مجکو کیا خبر تھی سمندر
نے کہا کہ تم نے سردارون کو قتل کیون نہ کیا ایوان نے کہا کہ اول تو آپ کا خیال ہوا کہ آپ کے
ملازم ہین اگر آپ یہ فرمائین کہ ہم سے بھی نہ دریافت کیا تو کیا جواب دونگی دوسرے اُس مرنے
والی نے سفارش کی تھی اس سبب سے نہ قتل کیا بلکہ مین نے جلاد تک طلب کر لیے تھے
سمندر نے کہا کہ خوب ہوا تم وہان نہ تھین ورنہ تم بھی آرام مین ہوتین تمھارے بھی دشمن قتل
ہوتے ایوان نے کہا کہ یہ تو آپ نے بجا فرمایا کیونکر معلوم ہو کہ یہ کیا ہوا کیا عیاری برق نے کی
کیونکر لشکر مین آیا سمندر نے کہا کہ اوراق سے دریافت کرلو ایوان نے کہا کہ بہت خوب یہی
سمندر سے ایوان کہ رہی تھی کہ وہ سردار آکر پہونچا جو برائے خبر گیا تھا مگر با حال پریشان ایوان
نے اُس سے پوچھا کہ کیا خبر لائے اُسنے بھی وہی حال بیان کیا کہ جو اُس چوبدار نے بیان کیا تھا
ایوان نے کہا کہ ہم کو پہلے ہی خبر ہوگئی تھی ہم تو یہان آکر تباہ ہوگئے لشکر الگ تباہ ہوا ہم جدا
تباہ ہوئے نہ معلوم کون سی منحوس ساعت تھی جب مین وہان سے چلی تھی خیر اب تو مین اہل
اسلام کا خاتمہ کرکے جاؤنگی ان سب کے خون کا عوض لونگی یہ لوگ میرے ہاتھ سے جانے کہان
ہین بس یہ کہکر ایوان نے اوراق اُٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا کہ عطارد کے ساتھ کون عیار
تھا اور کس تدبیر سے اُسکو یہان لایا تھا کیا فقرہ دیا تھا اُس عیار کا کیا نام تھا گو معلوم ہوچکا
تھا کہ قران ثالث تھے یہ نکلا کہ قران ثالث تھے ملک الموت بنکر اُسکے پاس گئے تھے
اور یہ کہکر اُسکو لائے تھے کہ تم کو ایوان اور سمندر نے طلب کیا ہی بلکہ خداوند کا بھی نام لیا تھا
جو عیاری اور جو تقریر قران ثالث نے کی تھی وہ سب اُس اوراق سے ظاہر ہوئی اور

یہ بھی ظاہر ہوا کہ اگر تم بھی لشکر مین ہوتین تو گرفتار ہو جاتین بڑی خیر ہوئی اور طریقہ قتل بھی تحریر تھا کہ اس طور
سے قتل کیا کہ تخت اُٹھا کر دے مارا گو عطارد سحر کر رہی تھی مگر نام قران نے ایسے بزرگ کا لیا کہ جسکے نام سے
سحر دفع ہو جاتا ہے وہ سحر جو کم زور ہوتا ہے عطارد نے اپنے سحر کو کم کیا تھا اس لیے کہ تخت زمین پر اتار دون
جب یہ دیکھ چکی سمندر سے سب حال کہا کہ اس نقرہ مین آکر عطارد قتل ہوئی بڑے بلا کے عیار ہین کیا
خوب تدبیر کی وہی سب تقریر بیان کی کہ جو تیرے آپ کے بابت عطارد سے ہوئی تھی مین جانتی ہون
کہ وہ یہان دربار مین موجود تھا یہان سے سٹکے کیا اور اس نقرے سے اسکو لا یا کیا خوب ملک الموت
کی عیاری کی یہ کام انھین عیارونکا ہے سمندر نے کہا کہ مین نہ آپ سے کہتا تھا کہ بڑے خراب اور
چالاک عیار ہین آپ فرماتین تھین کہ تیرے روبرو کیا اُنکی عیاری چل سکتی ہے دیکھا آپ نے کہ
آپ جب سے یہان یعنی سمندریہ مین تشریف لائی ہین کئی عیاریان ہو چکی ہین ایوان نے کہا کہ
یہ قران تو کچھ خواجہ سے بھی زیادہ تیز ہے سمندر نے کہا کہ جب مین نے اسکی عیاری سُنی ایسے ہی غضب
کی سُنی واقعی یہ خواجہ سے چالاک ہے سمندر نے کہا کہ لشکر کا حال تو دیکھو کیونکہ میرے خیال مین تو برق ثانی
نے غضب کی عیاری کی ہے مین خود دیکھتا مگر میری طبیعت اسوقت پریشان ہے ایوان نے اوراق
اُٹھا کر دیکھا کہ تیرے لشکر پر کیا آفت آئی ہے کیونکر قتل ہوا اُس مین تحریر تھا کہ وہ ضعیفہ جو کہ تیرے
پاس بارگاہ مین آئی تھی اصلی نہ تھی وہ برق ثانی بنکر آیا تھا اور منور کی سفارش کر کے اسکو قتل
سے بچا لیا اور محفوظ کے ہمراہ تیرے حکم سے جا کر بے ہوشی کی بتی روشن کر کے سب کو بے ہوش
کیا محفوظ کو قتل کیا محفوظ کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے انھون نے رہا ہوتے ہی قیامت
برپا کر دی تمام لشکر کے خیمون مین آگ لگا دی برق ثانی نے بھی حقہ آتش بازی مار کر تمام لشکر
کے خیمے جلا دیے ساحران اسلام نے سب ساحرون کو غافل پا کر قتل کرنا شروع کیا یہ آفت آئی
سمندر سے یہ حال دیکھکر ایوان نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا جو کہ اسکے روبرو گذرا تھا
اور بعد گذرا اوراق سے معلوم ہوا سمندر نے کہا کیا غضب کے عیار ہین جو عیاری کرتا ہے بلا کی
کرتا ہے دیکھا تم نے کس غضب کی عیاری کی ایوان نے کہا کہ مین نے بڑا دھوکا کھایا اب ایوان
کو غصہ آیا اس نے کہا کہ مین اسوقت عیارون کی فکر کرتی ہون انھون نے بہت سر اُٹھایا ہے
بہت مجھکو پریشان کیا ہے میرے اور بہت اُدھار کھایا ہے ساری عداوت مجھ ہی سے تھی میری
جان کے پیچھے پڑے ہین میرے لشکر کو قتل کیا میری وزیرزادی کو قتل کیا مین انکا خاتمہ کرتی ہون
یہان یہ جو ایوان نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ اے ملکہ میری بھی رائے یہی ہے کہ پہلے عیارونکا
بند و بست کر لو پھر لشکر اسلام کا خاتمہ کرنا کیونکہ لشکر کا تو خاتمہ ہو چکا ہے کچھ تھوڑا ہی سا لشکر باقی
ہے عیار ایسی عداوت مین ضرور عیاریان کرینگے اور جہان تک ممکن ہوگا سب کے قتل کی فکر کرینگے
راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے کہا کہ مین ابھی فکر کرتی ہون یہ کہکر ایوان
نے صندوقچہ کھولا راوی بیان کرتا ہے کہ جب صبح کو لشکر اسلام صف آرا ہوا تھا اور شب کو خواجہ
نے رائے دی تھی کہ سب عیار متفرق ہو جائین چنانچہ وہی واقعہ ہوا تھا سب عیار متفرق
تھے چالاک ثانی یہان بارگاہ مین چوبدار بنے ہوئے کھڑے تھے یہ سب واقعے اُنکے روبرو
ہوئے اپنے دل مین بہت خوش ہوئے کہ قران نے عیاری کر کے عطارد کو قتل کیا بری
نے اُس سے بڑھکر کام کیا کہ تمام لشکر کا خاتمہ کیا ہم یون ہی رہے کوئی تدبیر کرنا چاہیے لاؤ مین

عیاری کرکے سمندر رد وغیرہ کو قتل کرون یہ تو اس فکر مین تھے اور عیار رات بھر تباہ پھر رہے تھے کوئی صحرا
مین کوئی لشکر کفار مین کوئی کسی دوکان خالی مین صورت بدلے ہوئے کوئی درخت کے نیچے بہ صورت مبدل
کوئی درہ کوہ مین کوئی لشکر کفار مین مگر بصورت مبدل پھر رہا ہے کوئی کہین پڑا ہے کوئی کہین یہ حالت
ہے کہ جیسے جانور تباہ ہوتے ہین یہ تو عیارونکا حال ہے بس راوی نے بیان کیا ہے کہ اسنے صندوقچہ کھول کر
اشارہ کیا کہ ایک پتلی اُس صندوقچہ کے خانہ سے طلائی نکلی یہ وہی صندوقچہ ہے جو اسکے ساتھ ہر وقت
رہتا ہے اسنے اُس پتلی کو اشارہ کیا کہ اے کنیز با دولت و سامری جاؤ جانسوز ثانی کو تو پکڑ لاؤ جہان ملے
یہ کہنا تھا کہ وہ پتلی وہان سے مثل شرارہ آتش کے چلی چشم زدن مین غائب ہوگئی یا تو
چالاک ثانی فکر عیاری مین تھے یا یہ جو دیکھا تو متفکر ہوئے خیال کرنے لگے کہ دیکھیے یہ حرامزادی
کیا آفت برپا کرتی ہے اور کسکو لاتی ہے یہ تو بڑا غضب ہوا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر ایوان
کرسی پر بیٹھی ہوئی جھوم رہی تھی وہ پتلی جو یہان سے چلی تو تلاش مین جانسوز کے چلی جانسوز ثانی
ایک درخت کے سایہ مین صورت بدلے ہوئے پڑے تھے مگر جاگ رہے تھے یہ فکر کر رہے تھے
کہ کیا عیاری کرون کہ سرداران اسلام رہا ہون اب رات کوئی سوا پہر باقی ہے کہ ایک مرتبہ برق
چمکی برق جو کوندی یہ گھبرا کر اُٹھے کہ ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور سن سے لے کر انکو اڑ گیا وہ پتلی تو
اس طرح پہونچی کہ گویا اسکو معلوم تھا اور صورت گو بدلے ہوئے تھے مگر اس پر بھی اسنے پہچان لیا
اور لے گئی ایک آن کی آن مین لا کر ایوان کے روبرو ڈالدیا اور کہا کہ ملکہ جانسوز حاضر ہے چالاک
نے دیکھا کہ یہ تو جانسوز نہین ہے یہ اپنے دل مین خوش ہوئے کہ گو یہ پتلی سحر ہے مگر اسنے جانسوز
کے دھوکے مین کسی اور کو گرفتار کر لیا اور لے آئی اُدھر ملکہ نے کہا کہ مین نے جانسوز کو طلب
کیا ہے نہ کہ کسی اور کو اُسنے عرض کیا کہ یہ جانسوز ہے صورت بدلے ہوئے ہے جانسوز بہ سبب
نمازت و شدت ہوا کے کہ جب یہ لے کر بلند ہوئی تھی تو یہ کرہ ہوا مین پہونچکر بے ہوش ہوگئے
تھے یہ تو بے ہوش تھے زمین پر پڑے ہوئے تھے اُس پتلی نے کہا کہ آپ سحر کرکے اسکے اوپر
سے روغن دفع فرمایئے بس یہ جو پتلی نے کہا ایوان نے جو سحر کیا سب روغن عیاری دفع ہوگیا
اصلی صورت نکل آئی اب سب نے پہچانا کہ یہ تو جانسوز ہے ملکہ نے سمندر سے کہا کہ آپ نے بھی
پہچان لیا کہ یہ جانسوز ہے سمندر نے کہا کہ ہان تب اُسنے سحر کیا کہ تمام جسم مین جانسوز کے سنا ہٹ
پیٹ گئے اور قید سحر مین مبتلا ہوا سمندر نے کہا کہ ملکہ اُنکو ہوشیار کرو تا کہ کچھ کلام کرین ایوان نے
کہا کہ مین اب انکو ہوشیار نہ کرونگی کیونکہ یہ لوگ حد کے شیرین کلام ہین کہین ایسا نہ ہو کہ مین پھر
انکے فریب مین آجاؤن سمندر خاموش ہو رہا اسکے پاس عیارون کے نام لکھے ہوئے رکھے ہین
چالاک نے جو دیکھا تو پچھتا دل مین کہا کہ غضب ہوا یہ اسی طور سے سب کو اسیر کرا لیگی اور
یہ تحفہ جا کر اسیر کرا لائے گی چالاک یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسنے پتلی کو حکم دیا کہ جا کر برق کو پکڑ لا
وہ پتلی فوراً وہان سے چلی یہان برق ثانی سب کو رہا کرکے اور لشکر مین آگ لگا کر اور لشکر کو ساحران
اسلام کے ہاتھ سے قتل کرا کے اور سب سے کہکر اب نکل جاؤ خود بھی ایک طرف چلے تھے
چلتے چلتے تھک گئے تھے اپنی صورت بدل کر ایک کوہ کے اوپر بیٹھ رہے تھے کہ صبح ہوئے
تو لشکر کو جاؤن یہ بیٹھے ہوئے تھے کہ برق چمکی اُنھون نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ برق کیسی چمکی
سر اُٹھانا تھا کہ ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور سن سے لے کر اڑ گیا یہ بھی کرہ ہوا مین پہونچکر بیہوش

ہو گئے پتلی نے لاکر برق کو بھی سامنے رکھدیا اور کہا کہ برق حاضر ہی ملکہ نے برق پر بھی سحر کیا کہ رنگ و
روغن اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی اسنے برق کو بھی قید سحر مین اسیر کیا اور سحر کیا کہ برق بے ہوش تو تھا
اور بے ہوش ہو گیا جب اسنے حکم دیا کہ زانچہ بن عمر کو بلا لا زانچہ بن عمر اپنے لشکر مین شغل رہے تھے صاحبقران
کے صدمہ مین اور اُنکی حالت پر رو رہے تھے صورت بدلے ہوئے کہ یہ پتلی آگرا اور زانچہ کر مین وسے گرا انکو بھی
لے اُڑی یہ بھی ہوا کے کرہ مین جا کر بے ہوش ہو گئے تھے پتلی نے انکو بھی لا کر اس کے روبرو فرش
پر ڈالدیا اب تو چالاک حیران ہوئے کہ یہ تو اس طور سے جاتی ہی اور سے آتی ہی کہ جیسے مقام
معلوم ہی اب بڑا غضب ہوا کوئی اسکے ہاتھ سے نہ بچے گا یہ سب کو اسیر کرلائیگی ادھر اُسنے اسی طور
سے سحر کیا کہ رنگ و روغن اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی انکو بھی سحر کرکے قید کیا اور بے ہوش کردیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے وہ اور دس عیار اسیر کرلائی کہ اسی اثنا مین وہ رات تمام
ہوئی نور سحر افق مشرق سے ظاہر ہوا تاریکی شب برطرف ہونے لگی ظلمت شب نے نور روز سے
شکست کھائی عیار شب بخوف عیار روز کے پاے شاطری مار کر طرف مغرب کے روانہ ہوا اور آمد آمد
شاطر روز کی دریچہ مشرق سے شروع ہوئی عیار فلک پانہاے نور سے آراستہ ہو کر میدان فلک پر رہ گیر
ہوا مسجدون مین اذان ہوئی دیرون مین ناقوس بجے طائر اپنے آشیانون سے نکل کر درختون پر
آکر بیٹھے حمد الٰہی کرنے لگے گل ہاے چمن کھلے سبزہ لہلہانے لگا اوس کے قطرون نے اپنا جوبن انکو
دکھایا ہنگام سحر عجب سما تھا یہان بارگاہ مین ایوان بیٹھی ہوئی پتلی کو بھیج بھیج کر عیارون کو پکڑ بلاتی
ہی کہ جب صبح ہو گئی ایوان نے سمندر سے کہا کہ آج اسی تدارک مین رات بھی بسر ہوئی کل دن
بھر مقابلہ مین گزارا رات اس پریشانی سے بسر ہوئی اب مین قسم کھاتی ہون کہ جب تک سب
عیارون کو نہ اسیر کرلونگی اور لشکر اسلام کا نہ خاتمہ کرلونگی اسوقت تک نہ خود آرام کرونگی نہ کسی کو آرام
کرنے دونگی سمندر نے کہا کہ ای ملکہ ہم تو تمھارے ہمراہ ہین ہم کو تمھاری خوشی منظور ہی جو تم کہوگی
ہم اُس سے انکار نہ کرینگے بس پھر جو سمندر نے کہا ایوان نے جواب دیا کہ یہ آپ کی مرحمت کنیز نوازی
ہی ورنہ میری بھی یہ لیاقت ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ضرغام کو پکڑ لا پتلی گئی یہان ضرغام ثانی اسی
لشکر مین تھے ایک دوکان مین سو رہے تھے یہان اسقدر شور و غل ہوا تمام لشکر مین اہل لشکر
اُٹھے مگر یہ سویا کئے جب صبح ہوئی آنکھ کھولی انھون نے قصد کیا تھا کہ چلون کہ زانچہ گرا انکو بھی اُٹھا
لے گیا یہ بھی بیہوش ہوئے لا کر سو بٹھادیا ملکہ نے ضرغام ثانی کو بھی اسیر کیا اور چند عیار پکڑوا منگائے
یہ جو حال چالاک نے دیکھا انھون نے خیال کیا کہ اب سواے میرے اور استاد کے اور قران
کے نامی عیارون مین سے کوئی نہین باقی رہا ہی ضرور یہ انھین سے کبھی نہ کسی کے لیے حکم دے گی
اب یہان سے چلو اگر استاد مل جائین تو انکو اس حال سے آگاہ کرو اگر استاد گرفتار ہو گئے تو
بڑا غضب ہوا یہ دل مین خیال کرکے سب کی آنکھ بچا کر بارگاہ سے نکلا اور پاے شاطری مارتا
ہوا چلا چونکہ دن بخوبی نکل آیا تھا بازار مین کھل گئین تھین خرید و فروخت جاری تھی ہر ایک
کی زبان پر عطارد کے مرنے اور لشکر ایوان کے قتل ہونے کا ذکر تھا کیونکہ جب یہ آفت لشکر مین
برپا ہوئی تھی اور عطارد کے مرنے کے آثار بلند ہوئے تھے تو سب لشکر کے لوگ بیدار ہوئے
تھے اور حال دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ واقعہ ہی اسی سبب سے ہر ایک کی زبان
پر یہی چرچا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ جو لشکر سے نکلے تھے تو صحرا مین چلے گئے تھے جب

لشکر واپس فرودگاہ پر آئے تھے تو یہ لشکر کفار مین آئے تھے وہان سے اپنے لشکر مین جانے کی تدبیر کی تھی بہ
سبب دریا کے نہ جا سکتے تھے ایوان کی بارگاہ مین آئے تھے وہان سے صاحبقران کے حال کی خبر
سنکے بیقرار ہو کر پھر دریا پر آئے تھے جب راہ نہ ملی تو اُسی پریشانی مین طرف صحرا کے چلے گئے تھے نہ کل صبح کو کچھ
کھایا نہ رات کو اسوقت بہت شدت سے بھوک لگی تھی تو اس تدبیر مین لشکر مین آئے تھے کہ کسی تدبیر سے
کچھ پیدا کرون یا نان پز سے دھوکا دیکر کچھ لون اپنے پاس سے تو صرف کرنا بالکل حماقت ہے بس یہ ایک نان پز
کی دوکان پر کھڑے ہوئے اُس سے روٹی خرید رہے تھے اور نہاری پر تکرار ہو رہی تھی اور اہل شہر کی
بھی تقریر سن رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ کیا کہہ رہے ہین کیسا لشکر تباہ ہوا اور کیسا عطارد کا مارا جانا
چالاک جو بارگاہ سے نکل کر چلا تھا اُسکا گذر ادھر سے ہوا اُسنے جو دیکھا کہ ایک شخص نان پز سے
تکرار کر رہا ہے کچھ طرز تقریر سے اسکو شک ہوا اسنے قریب آکر اس خیال سے دیکھا کہ یہ تو تقریر خواجہ کی سی
ہے کہین ایسا نہ ہو کہ وہی ہون تو بڑی خرابی ہو گویا وہان اُتر در مین اپنے پاؤن سے آپ کود پڑے
بس یہ قریب آیا اتفاق سے خواجہ جو یون کرتے ہین منھ کو یعنی منھ دوسری طرف پھیرتے ہین تو آنکھ کا تل
چمک گیا چالاک کی نگاہ پڑ گئی اسنے پہچان لیا اپنے دل مین کہا کہ اسوقت تیرے قیاس نے خطا نہ
کی بس ایک مرتبہ خواجہ کے قریب آکر ایک دھکا دے کر چلا خواجہ نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ کون
نابینا تھا کہ راہ دیکھکر نہ چلا دھکا دیتا ہوا چلتا ہے جیسے ہی خواجہ نے چالاک کی طرف دیکھا چالاک
نے اشارہ کیا اور کہا کہ بھاگو اشارے مین خواجہ نے کہا کہ یہ کیا کہہ گیا اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ
اس سے دریافت کرنا ضرور ہے کچھ انکو اسوقت ایسا خفقان ہوا اور دل پریشان ہوا کہ یہ سب کچھ
بھول گئے روٹی لینا اور دام دینا یا نقرہ دینا جو کچھ روٹی لی تھی وہ اسکی دوکان پر پھینک کر چالاک
کے عقب مین چلے چالاک انکو لگائے ہوئے کنارے لشکر کے آیا اور صحرا کی طرف روانہ ہوا یہ اُس
وقت کچھ ایسے بے خود تھے کہ انھون نے یہ کچھ خیال نہ کیا کہ مین کس کے عقب مین جاتا ہون آیا
یہ دشمن ہے یا دوست اُسی طور سے بیتاب چلے آئے جب چالاک نے دیکھا کہ بالکل تنہائی ہے
تھم گیا اور خواجہ کی طرف منھ کر کے اشارہ کیا کہ جلد میرے پاس آؤ چونکہ خواجہ دور تھے بس خواجہ
لپک کر اُسکے قریب آئے خواجہ جب قریب آئے چالاک نے کہا کہ استاد آپ نے مجکو پہچانا
مین نے تو آپ کو نان پز کی دوکان پر پہچان لیا تھا کہ مین کون ہون خواجہ نے کہا کہ کیسے خواجہ
اور کیسا پہچاننا مین ایک مسافر ہون یہ سنکر خواجہ نے کہا چالاک نے کہا کہ استاد اپنے کو پوشیدہ
مت کرو جلد ظاہر کرو چالاک کو تو یقین ہے کہ استاد ہین خواجہ کو یہ خوف ہوا کہ کوئی ساحر نہ ہو یا
گرداب نقب زن نہ ہو دھوکا دے کر گرفتار کرے ای خواجہ تم نے بڑی نادانی کی کہ تم اسکے
عقب مین چلے آئے بدون سمجھے اور بوجھے ایسی بھی کوئی حرکت کرتا ہے خیر اب تو جو کچھ کیا وہ کیا
اسکو جواب دو خواجہ نے کہا کہ تو کون ہے سچ بتا چالاک نے کہا کہ افسوس آپ سا عقلمند
ہو کر دشناخت کرے مین آپ کا غلام چالاک ہون مین نے تو پہچان لیا خواجہ نے کہا کہ
کیون دھوکا دیتا ہے چالاک نے کہا کہ آپ میری بھی جان کے پیچھے پڑے ہین اور اپنی بھی
جان کے جلد بیان فرمائیے مین آپ کو پہچان چکا ہون صرف اپنا شک مٹانا چاہتا ہون چالاک
نے جو یہ کہا خواجہ نے خیال کیا کہ اب جو ہونا دانی سے مبتلائے عذاب تو ہوئے ہوا اس سے
بیان کرو کہ ہان مین خواجہ ہون یہ دل مین تصور کر کے کہا کہ جو تیرا گمان ہے وہ درست ہے مین خواجہ

ہون چالاک نے کہا کہ گو مجکو آپ کے کہنے کا یقین آیا مگر اصلی صورت دکھائیے تو اور زیادہ یقین آئے خواجہ
نے جواب دیا کہ تم اصلی صورت دکھاؤ تب چالاک نے اپنی اصلی صورت دکھائی رنگ و روغن دور
کیا خواجہ نے چالاک کو پہچانا خواجہ نے اپنی صورت بدلی اصلی صورت پر آئے تب چالاک نے
خواجہ سے کہا کہ استاد غضب ہوگیا خواجہ نے کہا کہ کیا ہوا چالاک نے سب کیفیت بیان کی اور
کہا کہ مین شام سے دربار مین تھا ایوان اور سمندر سے قران نے عیاری کر کے عطارد آسمان سیر کو
قتل کیا برق نے تمام لشکر کو تباہ کیا یہ واقعہ جو گذرا تو ایوان کو غصہ آیا اور اُسنے برہم ہو کر یہ تدبیر کی کہ
سب عیارون کو پتلی سحر سے گرفتار کرنا شروع کیا پتلی کو نام بتا کر روانہ کیا کہ فلان کو پکڑ لا فلان کو پکڑ لا
استاد میرے سامنے ابھی ابھی ضرغام ثانی اسیر ہو کر آئے تھے یہ حال دیکھکر مین وہان سے بھاگا کہ
آپ کو اگر آپ مل جائین تو خبر کرون اتفاق سے آپ نانبائی کی دوکان پر کھڑے ہوئے تھے اُس سے
تکرار کر رہے تھے مین نے اسی عالم مین آپ کی آنکھ کا تل دیکھ لیا آپ کا مجکو یقین ہوا مین وہان سے
آپ کو دھکا دے کر چلا مین نے آپ کو اشارہ بھی کیا تھا خواجہ نے جواب دیا کہ مین اُسی اشارے
کے سبب سے ادھر تمھارے عقب مین آیا مگر گو اسوقت مین نے نادانی کی تھی اگر کوئی دشمن ہوتا
تو خرابی ہوتی مگر دل ایسا پریشان ہوا کہ تاب نرہی ادھر چلا آیا یہ جو خواجہ نے کہا چالاک نے
کہا کہ استاد وہ پتلی اس طرح جاکے لے آتی ہی کہ جیسے اُسکو مقام معلوم ہی کسی شکل مین ہو وہ لے
آئیگی لہذا جلد یہان سے بھاگیے خواجہ نے یہ سنکے کہا کہ صورت کا تبدیل کرنا بیکار ہی کیونکہ جب
جس صورت مین ہوگا وہ گرفتار کرکے لے جائیگی چالاک نے کہا کہ جی ہان پھر خواجہ نے کہا کہ مین
صورت بدل کر کیا کرون یہ کہکر خواجہ ایک طرف پاے شاطری مار کر راہی ہوئے چالاک ایک
طرف کو چلا خواجہ اپنے دل مین یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ اے کریم تو ہی بچانے والا ہی تو ہی سب کا
حافظ ہی تیری ہی حمایت کافی ہی تو ہی مالک ہی مین ایک تیرا حقیر و ناچیز بندہ ہون تو میری حمایت
کر اور شر سے اس لکاتہ کے بچا یہ تو کہتے ہوئے چلے جاتے ہین چالاک ایک طرف کو راہی ہوئے
تھے چالاک بھی پاے شاطری مارتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ وہان ایوان نے ایک مرتبہ
اُس پتلی سے کہا کہ جا چالاک کو پکڑ لا وہ یہ سنتے ہی فوراً اڑی اور بلند ہوئی اور سن سن کرکے چلی
گئی چالاک چلے جاتے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ چالاک نے سر اٹھا کر دیکھا کہ برق کیسی چمکی
کہ تراقہ ہوا تراق سے ایک پنجہ کمر مین چالاک کے پڑا اور ریشے اُڑا اور بلند ہوگیا کہکشان فلک کے
قریب پہونچ گیا کہ چالاک شدت ہوا سے بے ہوش ہوگیا جب پنجہ لے کر اُڑا تھا چالاک نے
خیال کیا تھا کہ اب قید ہوئے یہ پنجہ مجکو بھی لے جا کر ایوان کے پاس پہونچا دے گا وہ سحر کرکے
بے ہوش کردیگی اور قید سحر مین مبتلا کریگی چالاک یہ خیال دل مین کر رہا تھا کہ بے ہوش ہوگیا
اُس پتلی نے لا کر چالاک کو بھی اُسکے روبرو ڈالدیا اُسنے اس پر بھی سحر کیا اور قید سحر مین مبتلا کیا
پتلی سے پوچھا کہ یہ کہان ملا اُسنے بیان کیا کہ فلان جنگل مین یہ چلا جاتا تھا اسی طور سے اس نے
سب کا حال بیان کیا تھا کہ یہ فلان درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا تھا یہ پہاڑ پر تھا یہ لشکر مین
اپنے تھا جو جہان سے اسیر کیا تھا اُس مقام کا پتہ دیدیا تھا جب چالاک اسیر ہو کر آچکے اُس
وقت ایوان نے کہا کہ اے سمندر ابھی تک وہ دونون نہ آئے یعنی خواجہ اور قران سمندر نے
کہا کہ تم نے پتلی کو اُنکا نام کب بتایا کہ وہ لاتی ایوان نے کہا کہ اب اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکر

پتلی سے کہا کہ جا جہان تجکو خواجہ یا قران ملین پکڑ لا یہ سنکے پتلی روانہ ہوئی مثل تیر شہاب کے نظرون سے غائب
ہوگئی یہ تو تلاش خواجہ اور قران مین جاتی ہی وہان خواجہ دعائین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین تیزا
تیزیہ تو جاتے ہین قران کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو عطارد وآسمان سیر کو قتل کرکے اور اُسکا
تخت لے کر بھاگے تھے لشکر کو طے کرکے ایک درہ کوہ مین تخت کو رکھا اور آپ بالاے کوہ
آکر بیٹھے انتظار سحر کرنے لگے عبادت خدا مین مصروف ہوئے انھون نے وہ رات اُسی پہاڑ پر
بسر کی انکی حالت یہ ہی کہ جب یہ عبادت خدا کرتے ہین تو اپنی اصلی صورت پر بس اصلی صورت
پر تھے اور عبادت کر رہے تھے کہ صبح ہوگئی انھون نے نماز سحر سے فراغت کی اور وظیفہ شروع
کیا اس مین دن بخوبی آگیا جب وظیفہ تمام ہوا اب قران نے قصد کیا کہ لشکر کو چلیے کچھ حال
دریافت کیجیے کہ کیا گذری ایوان کس فکر و تردد مین ہی یہ یہ قصد کر رہے تھے کہ صحرا سے بگولا اٹھا
انھون نے خیال کیا کہ یہ بگولہ کیسا اُٹھا ہی کون آتا ہی یہ ایک درخت کی آڑ پکڑکر کھڑے ہوگئے
اور دیکھنے لگے کہ وہ بگولہ قریب آکر شق ہوا دامن گرد سے ایک پیادہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ کیطرف
چلا جب بالکل قریب آیا تو قران نے پہچانا کہ یہ تو خواجہ ہین یا تو قران درخت کی آڑ مین تھے
یا انھون نے سامنے آکر صدا دی اور یہ خیال کرلیا کہ اگر کوئی خواجہ کی صورت بھی بنکر آیا ہی
ادھر کو تو اسکا خاتمہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے صدا دی کہ اے استاد اس پہاڑ پر آئیے مین آپ کا
منتظر ہون خواجہ نے یہ صدا سنی اور سر اُٹھا کر دیکھا تو قران کو پہاڑ پر پایا حیران ہوئے کہ قران
یہان کہان خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور یہ کوئی نکوئی مکار ہی کہ قران کی صورت پر بنکر مجکو دھوکا
دیتا ہی کچھ جواب نہ دیا سبب یہ تھا کہ قران اپنی صورت پر تھے خواجہ اپنی اصلی شکل پر تھے
اس سبب سے خواجہ نے قران کو قران نے خواجہ کو پہچانا مگر دونون کو گمان ہوا کہ یہ کوئی مکار
ہی خواجہ نے قران کو قران نے خواجہ کو مکار خیال کیا بس خواجہ نے سر اٹھا کر اور دیکھکر
قران کو کچھ جواب نہ دیا اور چلے قران نے دیکھا کہ یہ جو خواجہ کی صورت پر ہی میرے ہاتھ
سے مفت نکلا جاتا ہی کیا تدبیر کرون کہ یہ میرے ہاتھ آئے اُدھر خواجہ نے کہا کہ اے خواجہ یہ
تو بڑے نامردی کی بات ہی کہ تم اسکے روبرو سے بھاگے جاتے ہو وہ اپنے لوگون سے کہیگا
کہ مین نے خواجہ کو فلان مقام پر ٹوکا تھا خواجہ نے میری طرف خیال نہ کیا اور میرے خوف سے
فرار کر گئے خاک بھی جرارت نہین ہی نہ کچھ عیاری یاد ہی یہ خیال کرکے پلٹے اُدھر قران نے جو دیکھا
کہ یہ میرے ہاتھ سے نکلا جاتا ہی ایک مرتبہ سپر پاؤن کے پیچھے رکھکر پہاڑ پر سے کود پڑا زمین پر آکر
صدا دی کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا بھلا مین نے خوب پہچانا کہ تو خواجہ کی صورت
بنکر کسی کو ڈھونڈھنے جاتا ہی مین کب جانے دیتا ہون یہ کہکر اور تیغ نکالکر اُسکے قریب پہونچے
خواجہ نے جو سُنا کہ قران نقلی نے کہا کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی مین کب
جانے دیتا ہون کہ تو جا کر کسی پر عیاری کرے اور تیغ لے کر میرے قریب آگیا خواجہ بھی پینترا
بدل کر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ او مکار تو مجکو دھوکا دیتا ہی قران کی صورت بنکر مین کب چھوڑتا
ہون کہ تو کسی کو اہل اسلام سے اس لباس مکاری سے اسیر کرے اور تیغ لیا اور لپک کر
ہاتھ مارا اُس جھپٹنے مین جو نگاہ گردش کھاتی تھی قران کی نظر خواجہ کے تل پر پڑی بس قران
نے سپر پر خواجہ کے تیغ کو روک کر کہا کہ استاد معاف فرمائیے مین نے آپ کو پہچانا نہ تھا گو

آپ اصلی صورت پر ہین مگر ہین نے یہ خیال کیا اپنے دل ہین کہ زمانہ تو پر آشوب ہو رہا ہی خواجہ کو کیا ضرورت
ہی کہ ایسے وقت ہین وہ اپنی اصلی صورت پر آئین گے یہ کوئی مکار ہی کہ کسی کی تلاش ہین خواجہ کی صورت
پر چلا ہی یہ امر خواجہ کی عقل بندی سے بعید ہی یہ جو قران نے کہا خواجہ نے کہا کہ او مکار ہین تیرے مکر
ہین آنے والا نہین ہون تو مجکو دھوکا دیتا ہی جب دیکھا کہ اب جان نہ بچے گی تو یہ مکر کیا قران نے کہا
کہ ای اُستاد قسم بخدا ہین آپ کا غلام قران ہون ہین کیونکر اب پروا کرون جب قران نے قسم کھائی
تو خواجہ کو کچھ یقین آیا خواجہ نے کہا کہ ای قران تم نے کیونکر جانا کہ ہین خواجہ اصلی ہون خواجہ نے
کہا کہ جب آپ نے وار بچہ کا کیا آپ کے آنکھ کو گردش ہوئی آپ کے آنکھ کے تل پر میری نگاہ پڑی
بس اُس سے پہچان لیا خواجہ نے کہا کہ ای قران ہین نے بھی یہی خیال کیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی اہل
اسلام کے فریب ہین لانے کو قران کی صورت بنا ہی قران نے کہا کہ جی نہین قران نے کہا کہ استاد
کہان جاتے ہو خواجہ نے کہا کہ ای قران تم یہان کہان ارے جلدی پوشیدہ ہو بڑا غضب ہو گیا
یہ کہکر ساری حالت جو کہ چالاک سے سُنی تھی بیان کی اور کہا کہ ہین اُسی کے خوف سے بھاگ کر
ادھر آیا ہون قران نے کہا کہ اُستاد آپ کی عقل سے نہایت درجہ بعید ہی کہ آپ سا عقیل بھاگے
جب کہ یہ خیال ہوا اور سُن چکا ہو کہ جہان ہوگا وہ پتلی گرفتار کرا لے گی پھر کیا ضرورت ہی کہ بھاگے
بلکہ میری صلاح تو یہ ہی کہ خود اُس کے سامنے چلیے اور اُس پر اپنا وار کیجیے اگر وار چل گیا تو خیر ورنہ
گرفتار تو ضرور ہون گے دل کی ہوس تو نکل جائے اس سے تو بہتر ہوگا کہ پتلی پکڑ لے گی خواجہ نے
کہا کہ آپ کی عقل کے قربان واہ کیا خوب اپنے پاؤن سے دہان اژدر ہین گرنا آپ ہی کا کام ہی مجھ سے
تو نہ ہوگا جہان تک بچا جائے گا وہان تک بچونگا قران ثالث نے کہا کہ ہین تو آج تک ساحر
کے خوف سے بھاگا نہین ہون جو آج بھاگون میرے مولا میری حفاظت کرینگے یہ کہکر قران
نے کہا کہ ای استاد میرے ساتھ اس درے ہین آئیے خواجہ نے خوب اپنا اطمینان کر لیا ہی جب
قران سے اس طور کے کلام کیے ہین خواجہ قران کے ہمراہ درے ہین آئے قران نے خواجہ کو
تخت دیا اور کہا کہ اسی تخت پر عطارد سوار تھی ہین اُسکو قتل کر کے یہ تخت لے آیا کہ آپ کے کام
کا ہی بس خواجہ نے قران کی بڑی تعریف کی اور تخت کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور قران سے کہا کہ
ای فرزند آؤ ہم اور تم دونون کسی طرف نکل چلین قران نے کہا کہ استاد یہ تو ہرگز نہ ہوگا چاہے
گرفتار ہو جاؤن یہ جو قران نے کہا خواجہ نے کہا کہ بڑی مشکل ہوئی یہ جاتا نہین ہی اگر ہین اُسکو
چھوڑ کر جاتا ہون تو خلاف مروت ہی بڑی خرابی ہوئی اور یا یوان اسکی جانی دشمن ہی اگر یہ جائیگی
تو ذرا بھی دیر نہ کریگی فوراً قتل کریگی کیا تدبیر کرون لاکھ لاکھ قران کو سمجھایا مگر قران نے نہ سنا وہ
کلام نے کیا اُسوقت خواجہ نے ہاتھ دیکھا اور ہاتھ کی پشت دیکھی ایک مکر تازہ دم اپنے اور
قران کے بچنے کا ذہن ہین آیا قران سے کہا کہ اچھا تم بھاگو نہ ہین بس جہان ہین تم کو بٹھا دون
بیٹھ جاؤ وہان سے نہ حرکت کرنا اگر اسکو نہ مانو گے تو ہین ناراض ہونگا قران نے کہا کہ فرمائیے
تو کیا تدبیر کیجیے گا خواجہ نے کہا کہ ہین سنگ کی کوٹھڑی کرتا ہون اُسمین ہین بھی بیٹھون گا تم بھی بیٹھو
قران نے کہا کہ اُستاد ہین آجتک ساحر کے خوف سے نہ فرار ہوا نہ پوشیدہ ہو کر بیٹھا ہر ننگ
ہین کیونکر گوارا کرون خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ اب تم بہت خود سر ہو گئے ہو کہ میرے کہنے کو
نہین سنتے ہو جب ہین نے کہا کہ اگر نہ مانو گے تو ہین ناخوش ہونگا اُس پر تکرار کرتے ہو تم نے

تو کبھی ایسا نہین کیا آج کیا ہوا ہی قران نے جو خواجہ کو برہم پایا کہا کہ آپ کو اختیار ہی مین موجود ہون جو
آپ فرمائین مین قبول کرون بس یہ سنکے خواجہ نے زنبیل سے منڈھی نکالی اُس کو برپا کیا آپ قران
کو لے کر منڈھی مین آئے قران کو ایک طرف بٹھا دیا اور خود سامنے بیٹھے یہ تو چالاک سے سُن چکے
تھے کہ پتلی پکڑ کے لے جاتی ہی جال ایا سی نکال کر در پر منڈھی کے لگایا آپ ایک کرسی نکال کر بیٹھے
قران سے کہا کہ ای قران اسوقت بہت شدت سے بھوک لگی ہی بات نہین کی جاتی ہی جب تک
خواجہ منڈھی مین نہ بیٹھے تھے اُسوقت تک بھوک نہ تھی اب جو اطمینان سے بیٹھے بھوک لگی قران نے
کہا کہ استاد یہی میرا بھی حال ہی اگر حکم ہو تو جا کر بازار سے کچھ خرید لاؤن خواجہ نے کہا کہ کیا خوب مین تو
مال ملا ہوا چھوڑ آیا تم کو لانے کی اجازت دونگا ای قران تم تو دام صرف کرکے لاؤ گے مین نے تو مفت
کا مال چھوڑ دیا مین نے روٹی کباب خریدے تھے صرف دام دینے کی کسر تھی مین دھوکا دے کر لے آتا
کہ چالاک نے یہ حرکت کی مین اُسکے عقب مین وہ سب اشیا پھینک کر چلا آیا مفت کا نقصان
بھی ہوا اور بھوکا بھی رہا قران نے کہا کہ مین ابھی لاتا ہون خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی
وہ دشمن ہو رہی ہی کہین ایسا نہ ہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ تو خرابی ہو خواجہ نے جو یہ کہا قران نے کہا
کہ پھر کیا شدت بھوک سے مر جاؤن دوسرے آپ کی حالت مجھ سے دیکھی نہین جاتی ہی خواجہ نے
کہا کہ تم اطمینان رکھو مین تدبیر کیے لیتا ہون یہ کہکر خواجہ نے زنبیل سے ایک سفالی کا پیالہ نکالا
جو کہ جا بجا سے ٹوٹا ہوا تھا اور شیرہ گڑ کا نکالا جو کہ تمباکو والے مول لیتے ہین اُسمین چند مکھیان بھی
پڑی ہوئین تھین اُنکو نکال کر پھینکدیا اور روٹی کے سوکھے ٹکڑے نکالے اُس شیرے مین توڑ کر
ڈالدیے اور پانی نکال کر ڈالا اُس شربت مین وہ ٹکڑے تر کیے جب کچھ دیر وہ تر ہوئے خواجہ
نے قران سے کہا کہ آؤ کھاؤ قران نے پہلے ہی جب اُسکی حالت دیکھی تھی تو اُسکو مالش ہونے
لگی تھی اپنا منہ پھیر لیا تھا اب تو اور حالت خراب ہو گئی تھی اسکو کب رغبت ہوتی ہی خواجہ
نے کہا کہ آؤ کھاؤ قران نے جواب دیا کہ ای استاد اسکو پھینکدیجیے اسکو تو دیکھ کر طبیعت مالش
کرتی ہی آپ کو گھن نہین آتی ہی کہ آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اُس مین سے مکھیان نکال کر پھینکین
اور پھر اُسی کے کھانے پر آمادہ ہوئے مجھ سے تو یہ نہ کھایا جائے گا یہ ری تو حلق سے نہ اترے گا
چاہے مین بھوک کے مارے مر جاؤن مرجانا مجکو گوارا ہی مگر اسکا کھانا گوارا نہین ہی خواجہ نے
کہا کہ جی ہان آپ کا بڑا مزاج نفیس ہی خیر نہ کھائیے اور مین پلاؤ کہان سے لاؤن قران نے
جواب دیا کہ خداوند کریم ہم کو پلاؤ کھلاتا ہے ہم کیون اُسکی ناشکری کرین جب وہ پلاؤ کھلا
ہم اُسوقت کھائین گے خواجہ نے کہا کہ اسی سبب سے تو تم لوگ پیسہ پیسہ کو تباہ پھرتے
ہو اسی زبان کے مزے نے تو یہ حال کیا ہی قران نے کہا کہ جو کچھ ہو اب تو مزا پڑ گیا ہی خواجہ
نے کہا کہ انسان کو لازم ہی کہ ہر ایک بات کی عادت ڈالے جہان جو ممکن ہو وہ کھائے
کبھی کسی امر کا محتاج نہو کہ وہی ہو تو ہم کھائین کوئی مقام ایسا ہو کہ جہان عمدہ کھانا ممکن نہ
ہو تو کیا ہو جیسے اسوقت قران نے کہا کہ ہم کو ہر مقام پر ممکن ہی اگر آپ ابھی اجازت دین
تو مین لے آؤن خواجہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا مگر خیر نہ کھاؤ بھوکے رہو مین تو اجازت
نہ دونگا دیکھو قران اب بھی کھا لو قران نے کہا کہ آپ کھائین یہ کھانا آپ کو مبارک ہو
یہ سنکے خواجہ نے برہم ہو کر قران کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم بڑے نازک دماغ ہو یہ کہکر کھانے

لگے لکھیان بھن بھن کر رہی ہین خواجہ کھا رہے ہین قران کہتے ہین کہ استاد لکھیان تو ہنکایے کوئی لکھی نہ بیٹھ جائے
یہ سنکے خواجہ سر ہلا دیتے ہین خواجہ بیٹھے ہوئے وہ ٹکڑے کھا رہے ہین قران ایک گوشہ مین سر جھکائے
ہوئے بیٹھے ہین کہ ایک دھماکا ہوا کہ خواجہ نے دیکھا قران نے بھی سر اٹھا کر دیکھا خواجہ و قران نے
دیکھا کہ ایک ڈھیلا آ گد سے زمین پر گرا اُسکا دھماکا ہوا تھا کہ خواجہ نے دیکھا وہ ڈھیلا نہ تھا بلکہ
ایک سونے کی پتلی تھی جب زمین پر گری تھی یا تو بالشت بھر کی تھی یا قد پیدا کرنے لگی برابر نو
دس برس کی لڑکی کے قد کے برابر اُس نے قد پیدا کیا خواجہ اور قران نے اُسکو دیکھکر سر جھکا لیا
بلکہ خواجہ نے قران کو اشارہ بھی کیا کہ خاموش رہو کچھ نہ کہنا خواجہ سر جھکا کر کھانے مین
مصروف ہوئے کہ اُس پتلی نے کہا کہ اے خواجہ چلو تم کو ملکہ ایوان نے طلب کیا ہے مجکو حکم تھا کہ
جہان خواجہ اور قران مل جائین اُنکو گرفتار کر لاؤ مگر مین یہ تمھاری عزت کرتی ہون کہ زبردستی
گرفتار کر کے نہین لیے جاتی ہون بلکہ تم سے یہ کہتی ہون کہ تم خود میرے ہمراہ چلو مین ملکہ سے تمھاری
سفارش بھی کر دونگی اپنے ہمراہ قران کو بھی لے چلو اُنکی بھی سفارش کر دونگی اس طور سے تمھارے
جانے سے ملکہ بہت خوش ہوگی خواجہ نے کچھ جواب بھی نہ دیا کہ یہ کیا بک رہی ہے وہ کہکر
خاموش ہوئی کہ خواجہ کچھ جواب دینگے جب خواجہ نے جواب نہ دیا اُسنے پھر کہا مگر ابکی یہ بھی
کہا کہ اے خواجہ مین تم سے کہتی ہون تم نے کچھ جواب نہ دیا کیا سُنا نہین خواجہ نے پھر جواب نہ دیا
وہ پھر تھوڑی دیر خاموش رہی جب خواجہ نے جواب دیا تو اُسنے برہم ہو کر کہا کہ کیا او خواجہ تو
بہرہ ہے کہ مین تجھ سے بات کرتی ہون تو کچھ جواب نہین دیتا ہے یہ بھی نہین خیال کرتا ہے کہ کون
بک رہا ہے تو بڑا مغرور ہے اگر اب کی جواب نہ دیگا تو مین اندر آ کر تیری گردن پکڑ کر اور قران کی
لے جاؤنگی مین نے جو تیرے حال پر رحم کیا تو تو بہت سرکش ہوا اور اپنے آپ سے گذر گیا یہ تو
سرکشی دیکھو کہ ہم تو کلام کر رہے ہین وہ سر جھکائے ہوئے کچھ زہر مار کر رہے ہین جواب تک
نہین دیتے ہین یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے سر اٹھا کر اور برہم ہو کر ڈانٹ کر کہا کہ او لکاتہ دور
ہو میرے روبرو سے بک بک کر کے دماغ خالی کر دیا سر مین درد ہونے لگا اب جو کچھ کہا تو
تجکو وہ سزا دونگا کہ تو یاد کریگی جا دور ہو میرے روبرو سے مین نہ تیرا نوکر ہون نہ تیری ملکہ فاحشہ
کے باپ کا نوکر ہون کہ تیرے ساتھ چلون بہت سی ایسی لکاتہ این میری خدمت مین آیا کرتی
ہین مین ایک کی بھی نہین سنتا ہون کہ کیا بکتی ہین تو کیا ہے جو جواب دون اب کچھ نہ کہنا اگر
اپنی زندگی چاہتی ہے تو سیدھی چلی جا کیون قضا آئی ہے یہ جو خواجہ نے برہم ہو کر کہا اُس نے
ہنسکر کہا کہ کیا خوب اب تو بڑے خوش ہوئے یہ نخرے اور تیور بد کسی کو دکھائیے گا مین
آپ کے اس غرور مین آنے والی نہین ہون ابھی تک تو مین تم سے آشتی کہتی ہون کہ چلو
پھر زبردستی لے جاؤنگی اُسوقت کچھ بس نہ چلیگا خواجہ نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہے کہ تو
مجکو لے جائے خواجہ نے جو یہ کہا اُسکو غصہ آیا اور کہا کہ دیکھو مین لیے جاتی ہون یہ کہکر اور کہا
کہ تو یون نہ مانے گا بس تڑپ کر چلی جیسے تڑپ کر قریب در آئی اور قصد کیا کہ جست کر کے اندر
جاؤن جیسے جست کر کے اندر جانے لگی خواجہ نے جال تو قبل سے لگا رکھا تھا اُسکا گلا
جال مین پھنس گیا وہ لٹکنے لگی اُسی طور سے کہ جیسے پھانسی دیجاتی ہے پھڑکنے لگی چلانے لگی
کہ ملکہ مجکو بچاؤ خواجہ نے پکڑ لیا میرا دم نکلا جاتا ہے خواجہ نے کہا کہ آؤ مجکو پکڑ کے جاؤ زبردستی

کی سزا پائی خوب مجھکو پکڑنے آئین تھین خود اسیر ہوگئین بس یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے اور دونون پاؤن
پکڑکر جال سے کہا کہ چھوڑ دو جیسے جال نے چھوڑا خواجہ نے دم زدن کی مہلت نہ دی فوراً داخل زنبیل کیا
اور پھر کرسی پر آکر بیٹھ گئے قران سے کہا کہ کیون تم نے دیکھا بھلا اگر تم سودا لینے جاتے گرفتار ہوجاتے
یا نہ قران نے بہت تعریف کی اور کہا کہ اُستاد اب تو جاؤن خواجہ نے کہا کہ کیا خوب کہا ابھی
جان بچے کی میان اُسکے پاس چار ایسی پتلیان ہین ابھی تو ایک گرفتار ہوئی ہی دوسری آتی ہوگی تم
بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھے جاؤ تمھارا کیا نقصان ہی مین اسی طور سے سب کو پکڑ لونگا دو ایک پیسہ کا
سہارا ہوگا قران خاموش ہو رہا یہان تو خواجہ قران سے یہ کلام کر رہے ہین اور وہ ٹکڑے اور
شربت کھا رہے ہین اُس پتلی کو گرفتار کرکے بہت خوش ہین وہان ایوان بارگاہ مین بیٹھی ہوئی
پتلی کا انتظار کر رہی ہی جب بہت عرصہ ہوا سمندر سے کہا کہ معلوم کیا سبب ہی کہ ابھی تک
سیری پتلی نہین آئی اتنی دیر تو کبھی نہوئی تھی اسکا طریقہ تھا کہ فوراً گئی اور فوراً چلی آئی اب کی مرتبہ
کیا ہوا سمندر نے کہا کہ آتی ہوگی تھوڑی دیر اس نے اور انتظار کیا جب وہ نہ آئی تو پریشان
ہوئی بس اسنے فوراً صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا دوسری پتلی نکلی اسنے اُس سے کہا کہ جا اور دیکھ کہ وہ
تجھہ کہان بیٹھ رہی کہ ابھی تک نہ آئی کیا کسی مقام پر کھیلنے لگی یہ سننا تھا کہ وہ پتلی بہت خوب کہکر
مانند شعلۂ آتش کے لپک کر طرف آسمان کے روانہ ہوئی جب وہ چلی گئی تو ایوان نے سمندر سے
کہا کہ مین نے دوسری پتلی کو اُسکی تلاش مین روانہ کیا ہی سمندر نے کہا کہ خوب کیا یہان تو ایوان
سمندر سے یہ تقریر کر رہی ہی کہ اُدھر وہ پتلی اسوقت جاکر پہونچی کہ جب خواجہ کھا چکے تھے اور پانی
پی رہے تھے کہ وہ پتلی گدسے آکر زمین پر گری خواجہ نے قران سے اشارہ کرکے کہا کہ دوسری آئی
اُدھر اُسنے قد پیدا کرکے خواجہ کی طرف دیکھا کہ خواجہ ایک چھوٹے سے خیمہ مین بیٹھے ہین اور
قران بھی ہین مگر وہ پتلی نہین ہی اُسنے خواجہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای خواجہ اسی مین خیریت ہی کہ
میرے ہمراہ چلو تم کو ملکہ نے طلب کیا ہی اور قران کو اور یہ بتاؤ کہ ملکہ کی کنیز کو تم نے کیا کیا
کیونکہ وہ تم کو لینے آئی تھی اسی مین خیریت ہی اس نے بھی اُسی طور کی تقریر کی جیسے پہلی پتلی نے
کی تھی خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا تین مرتبہ اسنے بھی کہا خواجہ نے جواب نہ دیا تب اُس نے
کہا کہ او خواجہ تو بہت مغرور ہوگیا ہی مین نے یہ جو تمہارے اوپر رحم کیا کہ آگاہ کر دیا اور زبردستی
آکر نہ لے گئی اُس پر تو بہت مغرور ہوا جلد بتا کہ ملکہ کی کنیز آئی تھی یا نہین اگر آئی تھی تو کہان گئی
اور تو نے اُس سے کیا کہا ملکہ نے پریشان ہوکر مجکو روانہ کیا کہ تو جاکر خواجہ کو بھی لے آ جس حالت
مین ہون اور اُس لکانہ کو بھی معلوم ہوتا ہی کہ وہ خواجہ سے مل گئی ای خواجہ جلد بتا دو اور
میرے ساتھ چلو ورنہ مین اندر آکر زبردستی کرکے ساتھ ذلت کے لے جاؤنگی یہ جو اُسنے کہا تو
خواجہ نے کہا کہ تیری قضا آئی ہی جا میرے روبرو سے کیا بک رہی ہی کیسی ملکہ اور کیسی ملکہ
کی کنیز ہوگی کوئی فاحشہ تیری ملکہ مین کیا جانون مین کیا تیری ملکہ کے باپ کا نوکر ہون جو چلون
چلی جا اسی مین خیریت ہی ورنہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کرے گی یہ کہکر ہزار دن گالیان دین اُسنے
کہا کہ اپنی زبان بند کر دیکھ مین وہان آکر تجکو سزا دیتی ہون خواجہ نے کہا کہ جبھی جانون کہ
تو یہان آکر مجکو سزا دے یہ کہنا تھا خواجہ کا کہ اُسکو غصہ آگیا اور وہان سے جست کرکے
چلی جیسے قریب پہونچی اور چاہا کہ اندر جاؤن مثل اُسکے یہ بھی لٹک کر چلانے لگی اور پھڑکنے لگی

خواجہ نے کہا دیکھا بدون میری اجازت کے آنیکا مزا یہ کہکر اُسکو بھی پکڑ کر نذر زنبیل کیا وہ چلاتی رہی اُسکی
کون سنتا ہی جب خواجہ اسکو بھی نذر زنبیل کر چکے قران سے کہا کہ دو کا تو خاتمہ کیا اب دو اور باقی
ہین قران نے کہا کہ اُستاد آپنے خوب تدبیر کی ہی خواجہ نے کہا کہ دیکھے جاؤ اسی طور سے سبکو
نذر زنبیل کرونگا یہان تو خواجہ خوشی خوشی اُسے اسیر کرکے کُرسی پر بیٹھے ہوئے ہین قران سے
باتین کر رہے ہین وہان ایوان انتظار کر رہی ہی کہ ابھی تک یہ مجسہ بھی نہ آئی سمندر سے کہا کہ یہ ماجرا
کیا ہی کہ یہ حرامزادی بھی جاکر بیٹھ رہی مین اُسکے سمندر نے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی بس ایوان
کو غصہ آیا صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا تیسری پتلی نکلی اُس سے کہا کہ جا تو دیکھ یہ دونون حرامزادیان
کہان بیٹھ رہین کیا اپنے باپ خواجہ سے مل گئین یا کوئی یار کر لیا اُنکو نہ خواجہ و قران کے پکڑلا
مگر جوتیان مارتی ہوئی لانا یہ جو ایوان نے کہا وہ پتلی بھی فوراً روانہ ہوئی ایوان نے سمندر سے
کہا کہ یہ جاکر ضرور لائیگی معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو خواجہ ملے نہین وہ تلاش کر رہی ہین سمندر نے کہا
کہ یہی امر ہی بس ایوان یہ سنکے خاموش ہو رہی اور انتظار کرنے لگی یہان خواجہ بیٹھے ہوئے
تھے کہ اُسی طور سے یہ بھی آ کر گری اور وہی تقریر کی خواجہ نے بعد تھوڑی دیر کے جب اُسکو
بہت غصہ آ لیا تو جواب دیا کہ جا کیون قضا آئی ہی مین تو نہین جاؤنگا یہان سے کوئی مجکو نہین
لے جا سکتا ہی اور مین کیا جانون کہ کیسی ملکہ اور کیسی کنیزین اگر تجھ مین کچھ طاقت ہو تو مجکو پکڑ
لیجا یہ جو خواجہ نے کہا اسکو بھی غصہ آیا اور فوراً جست کرکے چلی اور اُسی طور سے یہ بھی اٹک
کر رہگئی چلانے لگی خواجہ نے اٹھکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور کرسی پر بیٹھ گئے قران سے کہا
کہ مین نے تین کا تو خاتمہ کیا اب کی اُس کا بھی خاتمہ ہی کیون قران اور کوئی صورت نفرین نہ تھی
یہ پتلیان بڑے غضب کی ہین انسے بچنا محال تھا تم نے دیکھا کہ وہ اس طور سے آتی ہین کہ جیسے
اُنکو معلوم ہی کہ مین اور تم ہون یا کوئی اُنکو بہو بچا جاتا ہی یا پتہ دے دیتا ہی قران عیار ثانی نے
کہا کہ آپنے بجا ارشاد کیا خواجہ نے کہا کہ وہ بھی آنے تو پھر ہم اُسکے پاس چلینگے قران نے
کہا کہ بہت خوب بس یہان تو خواجہ قران سے یہ تقریر کر رہے ہین وہان ایوان انتظار کر رہی
ہی جب اسکو بھی عرصہ ہوا تو اور غصہ آیا اور فوراً صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ چوتھی
پتلی نکلی اُس سے کہا کہ تو جا اور دیکھ کہ ان حرامزادیون پر کیا بلا نازل ہوئی کہ ابھی تک نہ آئین
جو گئی وہ بیٹھ رہی کیا خواجہ نے پکڑ لیا یا کسی کے ساتھ چلی گئین ایسی تو حرکت کبھی نہ کی تھی
آج تک سوائے ایک کے دوسری کی نوبت ہی نہ آئی تھی جہان ملین اُنکو گرفتار کرکے لانا اور خواجہ
اور قران کو بھی جسقدر مین چاہتی ہون کہ جلدی یہ کام سرانجام پائے مین جاکر اہل اسلام کا
خاتمہ کرون وہان تک عرصہ ہوتا ہی یہ کہکر اُسے بھی روانہ کیا وہ بموجب حکم ایوان روانہ ہوئی
اب صندوقچہ خالی ہو گیا ایک پتلی بھی نہ رہی سمندر سے کہا کہ کچھ میرے خیال مین نہین آتا
کہ یہ امر کیا ہی کہ وہ جاکر کہان بیٹھ رہین اب مین نے اسکو روانہ کیا ہی یہ جاکر ضرور سب کو لائیگی
سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا بیان کرون خود میری عقل حیران ہی ایوان نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا
ہی آج اُنکو خوب سزا دونگی ایوان تو یہان بیٹھی ہوئی یہ گفتگو سمندر سے کر رہی ہی مگر خیال
اُسی طرف ہی اور فکرمند ہی یہان خواجہ اُسی صحرا مین بیٹھے ہوئے ہین [illegible] [illegible] اُس [illegible]
نے بلند ہوکر خیال کیا کہ خواجہ کہان ہین وہ پتلیان کہان ہین بس ایک مرتبہ اسکو معلوم

ہوگیا کہ فلان مقام پر ہین یہ وہان سے چلی اسکو یہ ثابت ہوا تھا کہ جہان خواجہ ہین وہان پر بلکہ کی کنیزین
بھی ہین بس یہ وہان آکر چھپی اسنے اوپر سے دیکھا کہ خواجہ ایک چھوٹے سے خیمہ مین بیٹھے ہوئے
ہین قران بھی ہین اسنے خیال کیا کہ پہلے خواجہ کو اسیر کرلون اور قران کو پھر انکو تلاش کرونگی
یہ زمین پر آئی اسنے خواجہ سے کچھ تقریر کی آسمان پر سے سیدھا باندھکر چلی کہ اندر جاکر خواجہ و
قران کو پکڑلون جیسے قریب منڈھی پہونچی اور قصد کیا کہ اندر جاؤن یہ بھی مثل گرگٹ کے لٹک
کر رہگئی جیسے اطفال پھندہ لگاکر گرگٹ کو پکڑتے ہین اُسی طور سے تڑپنے لگی پھڑکنے لگی چلانے لگی
خواجہ نے مسکراکر کہا کہ جو بدون اجازت ہماری آئیگا اُسکا یہی حال ہوگا یہ کہکر اور اُٹھاکر اسکو
بھی نذر زنبیل کیا اور قران سے خوش ہوکر کہا کہ لو خاتمہ ہوا ہم سے یہ سحر و ساحری کی کیا بس
چلا سب کو مین نے پکڑ لیا قران نے کہا کہ خوب آپنے تدبیر کی اُستاد کیا کہنا خواجہ نے
کہا کہ اسوقت دادا جان ہوتے تو بڑی اس عیاری کی داد دیتے مین نے یہ عیاری بڑے بعلم
کی کی ہماری بیٹا قران اب جو مین تم سے کہون وہ کرو کیونکہ اُسکی پتلیون کا تو خاتمہ ہوچکا وہ پتلیون کا
تو ناچ کر چکی بس انکا خوف تھا کہ جو کوئی جس صورت پر جاتا یہ بتا دیتین اگر وہ انسے دریافت
کرتی مینا کو مین نے اُس طور سے غائب کیا انکا یون سرتا پھرتا کیا اب وہ بالکل بیکار ہوگئی ہے
قران نے کہا کہ یہ کام آپ ہی کا تھا خواجہ نے کہا دیکھو اب مین کیا کرتا ہون اے قران تم
ایک فرشتہ عذاب کی صورت تو بنو قران بموجب حکم خواجہ ایک صورت پر طیار ہوئے
خواجہ نے بہت پسند کیا اُسکے بعد خواجہ نے زنبیل سے تصویر سامری کی نکالی اسی تصویر
کے موافق اپنی صورت بنائی دیو جامہ نکال کر پہنا تاج سر پر رکھا کرسی جواہر نگار نکالی
اُس پر خود بیٹھے چار مورچیان طلائی نکال کر قران کو دین کہ تم انکو ہاتھ مین لیے رہو اور میری
پشت پر کھڑے ہو ایک مصنوعی پتلی نکالی اُسکو بہت آراستہ کیا اپنے ایک پہلو مین کھڑا
کیا اُسکی پیشانی پر تحریر تھا بخط جلی کہ این حور بہشتی اُسکا لباس سرخ تھا دوسری پتلی نکالی
وہ اُس سے زیادہ آراستہ تھی اُسکی پیشانی پر تحریر تھا کہ این حور جنت قران کو ایک
طلائی پتھر نکال کر دیا کہ تم اسکو پیشانی پر لگا تو اُس پر بخط جلی زمرد کے حرفون سے لکھا
تھا کہ این فرشتہ عذاب ایک پتلا نکالا اُسکے ہاتھ مین ایک بال ہما کی مرچھل تھی اُسکے
ڈنڈے طلائی تھے اُس پر سب جڑاؤ کام کیا ہوا تھا اُسکی پیشانی پر تحریر تھا کہ این غلمان
بہشت اسکا لباس زرد تھا وہ پشت پر کھڑا ہوا مگس رانی کر رہا تھا اپنی تمام منڈھی کو
تصاویر سے آراستہ کیا ہر ایک کی تصویر تھی جمشید و لقا و نمرود و فرعون کی وہ منڈھی
شیشہ آلات سے خوب آراستہ تھی کارچوبی مخمل کا فرش کیا ہوا تھا اُس پر کرسی بچھی ہوئی
تھی ایک طلائی حوض تھا اس مین فوارہ لگا تھا اس فوارے سے گلاب و کیوڑہ گر رہا
تھا گلدستے لونے رکھے ہوئے تھے اُن سے خوشبو آرہی تھی مجمرہائے طلائی مین عود و
عنبر روشن تھا اُسکی خوشبو سے دماغ معطر تھا بس خواجہ نے دو پتلے نکالے ایک کو بصورت
خواجہ بنایا اور ایک کو بصورت قران اور اپنے پاؤن کے برابر انکو رکھا یہ معلوم ہوتا
تھا کہ خواجہ اور قران بے ہوش پڑے ہوئے ہین جب یہ سب سامان کرچکے تو خواجہ
نے منڈھی سے کہا کہ مجکو دربار سمندر مین پہونچا دے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ وہ منڈھی مثل

غبارے کے ایک مرتبہ زمین سے طرف آسمان کے بلند ہو کر چلی یہ تو ادھر سے جاتے ہین وہان ایوان بیٹھی ہوئی سمندر سے کہہ رہی ہو کہ یہ حرامزادی بھی شل اُنکے جاکر بیٹھ رہی یہ ماجرا کیا ہو میری عقل حیران ہو کچھ کام نہین دیتی ہو کہ یہ سبب کیا ہو کیا راہ مین کوئی مقام ایسا ہو کہ وہان جا کر یہ اسیر ہو جاتی ہین یا خواجہ ساحر زبردست ہو اسنے کوئی حصار کر لیا ہو اُسکے اندر بیٹھا ہوا ہو کہ انکا وہان تک گذر نہین ہو سکتا ہو خداوند خیر کرین یہ معاملہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہو کچھ نہ کچھ ضرور ہو سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا بیان کرون اور عیارون کو وہ یون پکڑ لائی کہ جیسے اُسکے پاس تھے خواجہ قران کے لانے مین اتنا عرصہ کیا میری عقل گم ہو حواس پریشان ہین کہ یہ کیا امر ہو تم نے غصہ مین آ کے یکے بعد دیگرے سب کو روانہ کر دیا اور جو گئی وہ واپس نہ آئی یہ تو نیا واقعہ ہو ایوان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون ایسا تو سانحہ کبھی نہ ہوا ایک زمانہ ہوا کہ یہ میرے پاس ہین اور مین انکی خدمت کر رہی ہون انھون نے بھی میرے کام مین کبھی کمی نہ کی سوائے آج کے نہ معلوم کیا سبب ہو آج میری طبیعت پریشان ہوتی ہو اور خفقان ہوتا ہو کلیجہ مُنھ کو آتا ہو کیا تدبیر کرون کہ ایک سردار نے کہا کہ ملکہ اوراق مین دیکھو اُس سے حال معلوم ہو جائیگا ایوان نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ تم نے خوب تدبیر بتائی یہ کہکر اُس نے اوراق کرسی پر سے اُٹھائے تصد کیا کہ کھول کر حال پتلیون کا دیکھون کہ ایک ہوائے سرد کا جھونکا آیا اور ایسی خوشبو آئی کہ سب اہل دربار کے دماغ معطر ہو گئے اور سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے ملکہ بھی حیران ہو کر دیکھنے لگی اوراق کا دیکھنا بھول گئی کہ سب نے دیکھا کہ ایک نور خود بخود صحن بارگاہ مین آسمان پر سے پیدا ہوا سب اُس طرف دیکھنے لگے کہ یہ نور کہان سے پیدا ہوا اور کیسا ہو سب اُس طرف متوجہ ہوئے کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک گنبد آسمان کی طرف سے صحن مین اُترا یہ نور اُس سے پیدا ہوا ہو سب اُس گنبد کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ گنبد کہان سے آیا کہ اس اثنا مین وہ گنبد زمین پر آیا اور ایک گز بلند زمین پر قائم ہوا کہ یعنی زمین سے گز بھر بلند تھا اب جو سمندر اور ایوان نے غور کر کے دیکھا کہ یہ کیا واقعہ ہو دیکھا کہ خداوند سامری کرسی پر جلوہ فرما ہین کیونکہ یہ لوگ سامری کی صورت کو ہزار مرتبہ دیکھ چکے تھے دیکھتے ہی پہچان لیا یا تو وہ گنبد صحن مین تھا یا خود بخود ایوان مین آیا جیسے ہی سب نے دیکھا کہ خداوند سامری تشریف فرما ہین اور تشریف لائے ہین فوراً سمندر اور ایوان اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُنکے ہمراہ سب اہل دربار اُدھر اُس فرشتہ نے صدا دی کہ کیا دیکھ رہے ہو سجدہ کرو کہ خداوند سامری بہشت سے تشریف لائے ہین یہ کلمہ خواجہ نے قران کو تعلیم کر دیا تھا یہ صدا آئی تھی کہ سب کے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے راوی نے بیان کیا ہو کہ سب عیار اُسی طور سے فرش پر پڑے ہوئے ہین پھر صدا آئی کہ اب سجدے سے سر اُٹھاؤ جب سب نے سجدے سے سر اُٹھایا دیکھا کہ خداوند کرسی پر جلوہ فرما ہین پشت پر ایک غلمان زرد پوش مگس رانی کر رہا ہو اور ایک فرشتہ عجیب الخلقت پس پشت کھڑا ہو کہ جس کے دس سر ہین ہزار ہاتھ ہین ہر ہاتھ مین گرز ہو مگر چار ہاتھون مین چار مو گر یان ہین طلائی اور دو حورین دونون طرف کرسی پر ایک سبز پوش اور ایک سرخ پوش کھڑی ہین فرش مخمل کا کیا ہوا ہو عود سوز اگر سوز روشن ہین لخلخہ کے لوٹے رکھے ہوئے ہین وہ گنبد خوب آراستہ ہو بہشت کے پھولون کی خوشبو آ رہی ہو اُس گنبد مین سب خداوندونکی

تصویرین لگی ہوئی ہین ایک مرتبہ خود خداوند نے سمندر کی طرف منھ کرکے کہا کہ تو نے ہم کو پہچانا کہ ہم
کون ہین سمندر نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جی ہان مین نے آپ کو پہچانا کہ آپ خداوند سامری ہین آپ
ہمارے خداوند ہین سامری نے کہا کہ تو نے تو ہماری بندگی ترک کی اور اپنا خدا پیدا کیا تو وہ
بھی ہمارا نائب ہی ہمین نے اُسکو اپنا نائب کر کے جنت سے یہان بھیجا ہی اُسنے اپنے کو خدا ظاہر
کیا خیر سمندر نے کہا کہ مین آج سے آپ کی بندگی کیا کرونگا کہا نہین تم جسکی بندگی کرتے ہو
اُسی کی کرو سمندر نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یا خداوند ان خدا پرستون نے مجھکو بہت پریشان کیا
ہی مین ان کے ہاتھ سے بہت عاجز ہون خداوند نے جواب دیا کہ تو پریشان کیون ہوتا ہی تیرے
پاس اتنی بڑی ساحرہ ہی کہ جس نے تمام لشکر اسلام کا خاتمہ کر دیا ہی مین اسی سبب سے تو بہشت
سے آیا ہون کہ تم کو آگاہ کرون کہ ملکہ کا میرے نزدیک بڑا مرتبہ ہی ملکہ نے بہت عمدہ کام کیا ہی
سمندر نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا بس سامری طرف ایوان کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے ایوان
تیرا بڑا مرتبہ ہی میرے نزدیک مین تجھ سے بہت خوش ہون میرے علاوہ سب خداوند خوش
ہین ہم نے تیرے لیے بہت عمدہ مکان بہشت مین آراستہ کیا ہی یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا جو کہ تیرا
ہی ہم نے ازل سے ان خدا پرستون کی موت تیرے ہاتھ سے مقرر کی تھی تو ہی انکی قاتل ہی یہ
ثواب تیرے حق کا تھا کسی اور کو کیونکر ملتا تو پریشان نہ ہونا آج تیرے ہاتھ سے انکا خاتمہ
ہی ایوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین آپ کی ادنی کنیز ہون یہ سب مرتبہ آپ کا دیا ہوا
ہی بھلا میری بھی یہ لیاقت تھی کہ مین اس مرتبہ کو پہونچتی اور یہ ثواب عظیم حاصل کرتی کہ
جس کے بڑے بڑے لوگ امیدوار ہین آپ نے مجھکو مرحمت کیا مگر اے خداوند مین ان عیارون
کے ہاتھ سے بہت پریشان ہون اول تو خواجہ نے اور قران نے میری نانی اور بھائی کو قتل
کیا اُنکا مجھکو بڑا صدمہ ہوا خداوند نے کہا کہ تو صدمہ نہ کر ہم نے خود اُنکو طلب کر لیا ہی اب
بعد اس فیصلہ کے اُنکو پھر زندہ کر دینگے وہ ہمارے پاس بہت آرام سے ہین اور بہت خوش
ہین تو اُنکا خیال نہ کر وہ مرے نہین ہین ہم نے اُنکو زندہ طلب کر لیا ہی اُنکی صورت کی اور پتلے
ڈال دیے تا کہ سب کو معلوم ہو کہ وہ مر گئے اس مین ایک راز خداوندی ہی تو اُس سے نہین واقف
ہی یہ سُنکے ایوان خوش ہوئی اور کہا کہ کیا پھر وہ زمین پر آئینگے خداوند نے کہا کہ ضرور
اگر اُنکا جی چاہیگا ایوان نے کہا کہ اگر خلاف نہ ہو تو میری طرف سے نانی کو سلام فرما دیجیگا
خداوند نے کہا کہ اچھا اکثر تیرا ذکر تیری نانی کرتی ہی اور تیرے مرتبہ کو دیکھکر خوش ہوتی ہی ایوان
نے کہا کہ خداوند دوسرا ظلم میرے اوپر ان عیارون نے کیا کہ میری مصاحب غلیواز کو قتل
کیا اُسکو خداوند نے کہا مجکو بڑا صدمہ ہوا اسکا کہ وہ بھی بہشت مین بہت اچھی طرح ہی اور خوش ہی ایوان نے
کہا کہ خداوند مین نے مقابلہ کیا میرا سپہ سالار مارا گیا میری وزیرزادی نے بہت ساحر
لشکر اسلام کے اسیر کیے مین نے بھی سحر کر کے بہت سے ساحر و غیر ساحر اسیر کیے مگر میری
وزیرزادی کو قران نے عیاری کر کے قتل کیا آپکو تو بزور خداوندی سب حال معلوم ہو گا
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی اور برق نے میرے لشکر کو تباہ کر دیا ہی یہ آفت میرے اوپر
نازل ہوئی مین نے بھی غصہ مین آکر سب عیارون کو بذریعہ پتلی سحر کے گرفتار کر لیا اب مین
نے پتلیان براے گرفتاری خواجہ و قران روانہ کی ہین وہ ابھی تک نہین آئین وہ بھی

گرفتار ہوکر آجائین تو مین جاکر اہل اسلام کو میدان مین طلب کرکے جو کہ باقی ہین اُنکو بھی اسیر کرلون اُسکے بعد
قتل کرون یہ جواب ایوان نے کہا خداوند نے کہا کہ ایوان آگاہ ہو کہ ہم کو سب حالات تیرے اور اہل
اسلام کے معلوم ہین جو جو ظلم تیرے اوپر ہوئے وہ سب ہم پر ظاہر ہین ہم سب امرون سے ماہر
ہین تو غم نہ کھا ہم تیرے سب لشکر کو پھر زندہ کر دینگے اور تیری وزیر زادی کو مگر تجھ سے اسوقت
ایک سخت گستاخی ہماری خدمت مین ہوئی ہی ہم تجکو اُس سے آگاہ کرتے ہین مین اسوقت
بہشت مین بیٹھا ہوا تھا تیری نانی بھی اور تیرا بھائی ہماری خدمت مین تھا کہ تیرے بھائی نے کہا کہ
خداوند کچھ حال میری بہن کا فرمائیے کہ وہ اسوقت دنیا پر کیا کر رہی ہی مین نے سب واقعہ بیان کیا
جو جو کام تو نے کیے تھے وہ سب کہے وہ بہت خوش ہوئے اسی حالت مین مجکو یہ سبب علم خداوندی
کے ظاہر ہوا کہ تو نے سب عیارون کو اسیر کر لیا ہی اب خواجہ کی اور قران کی فکر ہی مین نے جو خیال
کیا تو خواجہ اور قران کو ایک مقام غیر پر پایا کہ جہان سے تیرا سحر بہت عرصہ مین لاتا مینے دو فرشتہ روانہ
کرکے دونون کو اُٹھوا لیا اور گرفتار کرا لیا اور یہ قصد کیا کہ انکو دوزخ مین ڈالدون مین بیٹھا ہوا
تھا اسی ارادے سے کہ تیری پتلی بہشت مین پہونچی اور قصد کیا کہ خواجہ اور قران کو اُٹھا لائے
مین نے منع کیا اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ ہم کو ملکہ کا حکم ہی کہ خواجہ کو پکڑ لاؤ ہم ضرور لے جائینگی مین
نے کہا کہ ملکہ سے کہنا کہ خواجہ اور قران خداوند کے پاس ہین انھون نے انکو دوزخ مین ڈالدیا
اُس نے کہا کہ اب تو مین ضرور لے جاؤنگی تب مجکو غصہ آیا مین نے بچشم قہر اُسکی طرف دیکھا وہ
طلائی موگری ہوکر رہگئی ہمین سحر و ساحری کے موجد اور بہین پیدا کرتے یہ کہان ممکن ہمارے
روبرو سحر کی کیا اصل ہی اور ساحر کی کیا ہستی ہی تو نے نہ خیال کیا کہ کیا سبب ہی جو پتلی واپس
نہ آئی دوسری روانہ کی اُسنے بھی جاکر یہی سرکشی کی آخر وہ بھی اپنی سزا کو پہونچی تیسری آئی
وہ سرکشی پر آمادہ ہوئی وہ اپنی سزا سے فیضیاب ہوئی تو نے تو تار باندھ دیا چوتھی روانہ کی وہ بھی
جاکر سرکشی کرنے لگی آخر اُسکا بھی وہی انجام ہوا دیکھ لے یہ چارون موگریان وہی تیری پتلیان ہین اری
ایوان ہم پر کسی کا سحر اثر کر سکتا ہی ہمارا ایجاد اور ہم ہی پر اثر کرے تیرا دہیان کدھر تھا بہت
نادانی کی اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا تیرا نور کم ہوگیا اگر ہزار پتلیان روانہ کرتی سب کا یہی حال
ہوتا کیا آسان تھا میرے پاس سے خواجہ کا لانا اب تو خود ہم کو منظور ہوا کہ ہم اہل اسلام کا خاتمہ
کرین اسی سبب سے تجکو اُن پر غالب کیا سب عیارون کو اسیر کرا دیا تو نے جو یہ دیکھا تو مغرور ہوئی
اور یہ خیال کیا کہ مین بھی کچھ ہون ہم سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی تم نے سحر کی پتلیان روانہ کین اپنا سحر عبث
مین بھیجا خیر اب ایسی خطا کبھی نہ کرنا جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ اب تیرے پاس کوئی پتلی نہ رہی تو
مین نے خیال کیا کہ دنیا پر چل کر تجکو اس حال سے آگاہ کرون تیری پتلیان جو کہ موگری بن گئی ہین
تجکو دکھا دون اور خواجہ و قران کو بھی تجکو دکھا دون تاکہ تجکو اطمینان ہو جائے اور تو پھر کبھی ایسی
حرکت نہ کرے بس مین بہشت سے دنیا پر آیا دیکھ یہ خواجہ پڑا ہوا ہی اور یہ قران سب نے مع
ایوان اور سمندر کے دیکھا کہ دراصل خواجہ و قران بے ہوش پڑے ہوئے ہین سب اہل
دربار مع سمندر و ایوان کے کانپ گئے ایوان نے ہاتھ جوڑ کر اور کانپ کر عرض کیا کہ خداوند
میری خطا کو معاف فرمائین مجکو اس امر کا علم نہ تھا کہ قران اور خواجہ خداوند کے پاس ہین ورنہ
مین کبھی نہ اپنی پتلیان روانہ کرتی بھلا میری بھی یہ مجال تھی کہ مین خداوند سے مقابلہ کرتی مین نے

یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہے جو میری پتلی نہ آئی اس خیال سے دوسری روانہ کی جب وہ نہ آئی اس کی
تلاش مین تیسری روانہ کی جب وہ بھی نہ آئی چوتھی روانہ کی مین نہ جانتی تھی کہ وہ آپ کے پاس جاتین ہین
اور سرکشی کرتی ہین اُسکی سزا پائی ہین خوب ہوا آپ کی مہربانی سے اور طیار کر لونگی ایسی حرکت نہ ہوگی
یہ سنکے خداوند نے کہا کہ تو نے خواجہ اور قران کو پہچان لیا ایوان نے کہا کہ جی ہان خداوند سمندر کی
طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم بھی پہچان لو اُسنے کہا کہ مین نے بھی پہچان لیا خداوند نے کہا کہ مین ان کو
تم سب کے سامنے دوزخ مین ڈالے دیتا ہون یہ کہکر فرشتہ عذاب سے کہا کہ انکو دوزخ مین ڈالدے
فرشتہ عذاب نے ایک ہاتھ سے دونون کو اُٹھاکر دوزخ مین ڈالدیا یعنی خواجہ نے نذر زنبیل کر لیا
یہ جو معجزہ دیکھا پھر سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے جب سے خداوند آئے ہین سب کھڑے
ہین کوئی بیٹھا نہین ہے کئی مرتبہ سجدے کر چکے ہین جب سر سجدے سے اُٹھائے تو ایوان نے کہا
کہ اگر خلاف طبع نہ ہو تو مین ایک امر اور عرض کرون خداوند نے کہا کہ بیان کر ایوان نے کہا کہ میری
مرضی ہے کہ مین جلاد کو طلب کرون اور ان سب عیارون کو آپ کے روبرو قتل کراؤن خداوند نے کہا
کہ یہ کیون کر اگر تیرا جی چاہے میرے حوالہ کر مین انکو تیرے سامنے دوزخ مین ڈالدون تو کیون ن
انکے خون مین مبتلا ہو ایوان نے کہا کہ یہ آپ نے خوب امر ارشاد فرمایا پس مین موجود ہون خداوند نے
کہا کہ تو ان سب پر سے اپنا سحر اُتارلے مین ایک مرتبہ اُٹھاکر سب کو ڈالے دیتا ہون پس ایوان
نے اپنا سحر اُن پر سے اُتار لیا اور کہا کہ مین نے سحر اُتار لیا پس خداوند نے ایک مرتبہ جال مار کر
سب کو نذر زنبیل کیا اُسی مقام پر سے بیٹھے بیٹھے اور کہا کہ دیکھا تو نے سب کو حیرت ہوئی
سب نے سجدہ کیا سجدے سے سر اُٹھاکر ایوان نے کہا کہ اب وہ جل رہے ہونگے خداوند
نے کہا کہ ہان جل رہے ہین دوہائی دے رہے ہین یہ کیا صدا آرہی ہے کیا تو تماشہ اُنکے جلنے کا دیکھے
گی اور سیر بہشت کریگی مجکو تیری خاطر اسقدر منظور ہے کہ مین تجھے جیتے جی سیر بہشت کراتا ہون
اور اپنے خدائی کا تماشہ دکھاتا ہون ایوان نے کہا کہ اگر آپ کی مہربانی ہو تو مین اپنے دشمنون
کو جلتے ہوئے دیکھ لون کہا کہ اچھا سمندر سے کہا کہ تم بھی دیکھوگے سمندر نے کہا کہ جی ہان
اسی طور سے سب اہل دربار سے کہا سب نے اپنی خواہش ظاہر کی خواجہ نے خیال کیا تھا
کہ آج سب کا خاتمہ کرو جب سب نے خواہش ظاہر کی خداوند نے کہا کہ آؤ مین سیر کرادون
عیارون کے جلنے کا تماشہ دکھادون یہ کہنا تھا کہ ایوان سب سے پہلے چلی اُسکے ساتھ اُسکے
سردار اُنکے عقب مین سمندر اور اُسکے سردار اُنکے عقب مین گرداب شاہ وغیرہ اور اُن کے
کُل سردار باشتیاق سیر بہشت طرف خداوند کے چلے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ ہم پہلے پہونچ جائین
تاکہ ہم پہلے دیکھین بھلا یہ کب ممکن تھا کہ زندگی مین بہشت کی سیر ہوتی ایک کے اوپر ایک
گرا پڑتا ہے ایک تلاطم مچا ہوا ہے دربار برادنی و اعلیٰ کو اشتیاق ہے اُسوقت یہ کسی کو تمیز نہین
ہے کہ ہم نوکر ہین یہ آقا ہین نوکر اپنے مالک کو گرائے دیتے ہین یہ شوق ہے سب بدحواس ہین فرط
خوشی سے نوبت باینجا رسید قصہ مختصر ایوان سب سے پہلے قریب اُس گنبد کے پہونچی خداوند
نے اپنی بغل کشادہ کی اور کہا کہ اسکے اندر دیکھ ایوان نے دونون ہاتھ تخت پر خداوند کے
ٹیک کر جس تخت پر کرسی بچھی ہوئی تھی جھانکا جیسے جھانکا یون جو ذرا سہارا دیتی ہین
ایوان نذر زنبیل ہوگئی اُسوقت ایسا ہلڑ تھا اور تلاطم تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی

کہ کیا ہوا یہ بھی کسی نے نہ دیکھا کہ ایوان کدھر گئی اب تو خواجہ نے جسقدر سردار ایوان کے تھے اسی طریقہ
سے سب کو نذر زنبیل کر لیا جو جاتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ وہ سیر کرکے دوسری طرف چلا گیا جب تو خداوند
نے ہم کو طلب کیا یہ نہ خیال کرتا تھا کہ کدھر گیا خداوند نے یہ طریقہ کیا تھا کہ ادھر دیکھنے کو سردار جھکا
چوترے مین ہاتھ دے کر ذرا جو سہارا دیا وہ زنبیل مین تھا اس پھرتی اور چالاکی سے ہاتھ آتا تھا کہ نہ
اُسکو محسوس ہوتا تھا نہ دوسرون کو نہ اُسکا داخل زنبیل ہونا معلوم ہوتا تھا دوسرے ہلڑ تھا کسی کو کسی
کی خبر بھی نہ تھی اپنی اپنی سب کو پڑی تھی خواجہ نے یعنی خداوند نقلی نے جب سردار ایوان کے مع
ایوان نذر زنبیل کیے ایک مرتبہ سمندر سے کہا کہ تم بھی آؤ تم کو بھی سیر کرا دون ایوان تو مع اپنے
سردارون کے سیر کر کے گئی یہ سُنکے سمندر بڑھا اُسکا بڑھنا تھا کہ اُسکے سردار چلے جیسے ہی سمندر
قریب منڈھی کے پہونچا اور قصد کیا کہ مین بھی جھک کر بہشت کی سیر کرون کہ ایک صدا آئی کہ او
سمندر کیا غضب کرتا ہی ٹھہر جا کہین ایسا غضب نہ کرنا کہ تخت پر ہاتھ رکھ کر جھانکنا ورنہ زندہ
درگور ہو جائے گا ارے او نادان تو کیسا عقلمند ہی کہ تو یہ خیال نہین کرتا ہی کہ کہان بہشت
اور کہان دنیا بھلا خداوند کیونکر آئے اُنکو کیا غرض ہی کہ وہ اپنی راحت ترک کر کے دنیا پر آئین
اتنے سے کام کو اُنکو کیا غرض ہی کہ وہ عیارون کو اسیر کرین ارے کم بخت یہ خواجہ ہین
خضران بن عمر ثانی خبردار ہو ایوان اور اُسکے سردارون سے ہاتھ دھو اُن سب کو خواجہ
نے نذر زنبیل کر لیا تم سب ایسے اندھے ہوئے کہ ایک نے بھی نہ دیکھا اُسی طور سے تم سبکو
نذر زنبیل کرتے بس یہ صدا آئی سمندر دیکھا کہ ایک ستارہ آسمان پر سے ٹوٹ کر گرا وہ زمین
پر آکر شق ہوا ایک چمک پیدا ہوئی وہ اُس ستارے سے ایک ساحر پیدا ہوا اُسنے آکر سمندر کا ہاتھ پکڑ کر
اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ او سمندر خبردار ہو بڑا غضب ہوا تھا اگر مین نہ آتا تو خواجہ نے سب کا
خاتمہ کر دیا تھا یہ کہکر اُسنے کہا کہ یہ خواجہ ہین اور یہ منڈھی ہی اور وہ پشت پر قران ہین خواجہ
نے عیاری کر کے سب عیارون کو رہا کیا اور ایوان کو نذر زنبیل کر لیا تم لوگ ایسے نادان
تھے کہ تم سب فقرے مین آگئے کچھ خیال نہ کیا ایک نے نہ پہچانا یہ کہکر سحر کیا کہ تمام منڈھی
پر آگ برسنے لگی خواجہ اُسی طور سے بیٹھے رہے قران سے کہا کہ مین نے تو خاتمہ کر دیا تھا
مگر نہ معلوم یہ کہان سے آگیا ابھی سمندر کی زندگی باقی ہی خیر اب کی بچ گیا اب کی خاتمہ
کرونگا جب اُس ساحر نے سحر کیا اور سمندر سے یہ کہا سمندر کا بھی نشہ اُترا اُسکو ہوش آیا سبب
یہ تھا کہ اُس بوے مشک و عنبر نے سب کو بیخود کر رکھا تھا کسی امر کا خیال نہ تھا جب اُس ساحر نے
آکر سحر کیا اور سمندر کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو سب کو ہوش آیا اُسنے آتے ہی یہ سحر کیا تھا کہ جس
قدر بوے مشک و عنبر ان سب کے دماغ مین تھی اور بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی سب اُس سحر
کے اثر سے برطرف ہو گئی سب کے حواس درست ہوئے اب سمندر نے اُسکو دیکھا کہا
کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ اے سمندر تم تخت پر چل کر بیٹھو تو مین بیان کرون اتنے عرصہ مین وہ آگ
سب برطرف ہو گئی جو اُسنے سحر سے برسائی تھی منڈھی پر بسبب برکت منڈھی کے سب نے
یہ خیال کیا تھا کہ خواجہ جل گئے ہونگے کیونکہ اُسنے سب کو اس امر سے خوب اچھی طرح سے
واقف کر دیا تھا کہ یہ خواجہ ہین خداوند نہین ہین سب کو معلوم ہو گیا تھا جب وہ آگ
برطرف ہوئی سمندر اپنے تخت پر آکر بیٹھا ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا کسی نے آگ

برسائی کسی نے برف برسائی کسی نے نارنج باری کسی نے ترنج مگر اُس پر کچھ اثر نہ ہوا وہ سنڈھی اُسی طور سے قائم رہی ان لوگون کے یقین کرنے کے دو سبب ہوئے اول تو وہ صدا آئی کہ جس کے سبب سے سمندر رکھا تھا اور اسنے خیال کیا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی دوسرے ستارہ گرا اُس سے زحل ستارہ چشم سے نکل کر سمندر کو خبردار کیا تھا اب سمندر کو یقین ہو گیا تھا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا سب ساحر سحر کرکے اُس سنڈھی پر عاجز ہوئے کسی کے سحر نے اثر نہ کیا جب سحر نے اثر نہ کیا تب سمندر نے سب سے کہا کہ تم لوگون کا سحر اثر نہ کریگا اب مین سحر کرتا ہون کہ خیمہ جلا جاتا ہی یہ کہکر سمندر نے ایک نارنج اُٹھا کر اور اسم سحر اُس پر دم کرکے مارا کہ تمام سنڈھی آگ مین پنہان ہو گئی شعلے بلند ہونے لگے نارنج مار کر سمندر نے کہا کہ مین نے خاتمہ کر دیا سب تعریف کرنے لگے ادھر سمندر زحل کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بھائی تم نے بڑی مہربانی کی خوب وقت پر پہونچے بڑا کام کیا مین تمھارا ممنون ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ زحل ایک ساحر زبردست ہی اور سرحد طائف مین رہتا ہی اس سے اور سمندر سے بڑی دوستی ہی بھائی چارا ہی پگڑی بدل بھائی ہین اسکو بھی ایوان تاجدار نے پرورش کیا ہی یہ بھی اُسکا پرورش کردہ ہی جس طور سے سمندر کو اس نے اس سرزمین کا حاکم کیا ہی اُسی طور سے جنوب کی طرف کی حکومت زحل ستارہ چشم کو ایوان نے دی تھی اسنے قبول نہ کی بلکہ یہ کہا کہ مین درویشی کرونگا لہذا اسنے ترک دنیا کی اور ایک صحرا مین اسنے ایک باغ طیار کیا ہی اُس مین اسنے اپنی بود و باش مقرر کی ہی بس یہ کسی سے نہین ملتا ہی جس کو اس سے ملاقات کی ضرورت ہوتی ہی وہ اسکے پاس آتا ہی ہان سال بھر مین ایک مرتبہ یہ طاق مین جاتا ہی جبکہ جشن نوروزی ہوتا ہی اُس مین اسکی شرکت ہوتی ہی سمندر اسکی ملاقات کو چھ ماہ کے بعد جایا کرتا ہی سال مین دو مرتبہ یہ سمندر کے پاس دو برس کے بعد آتا ہی جب سمندر ایک جشن کرتا ہی اپنی تخت نشینی کا دو برس کے بعد اُس دن جس دن یہ تخت پر بیٹھا ہی اسکا طریقہ یہ ہی جو کہ تحریر ہوا ورنہ یہ اور کسی کے مقام پر نہین جاتا ہی بڑے بڑے بادشاہ اور ساحر اسکی دست بوسی کرتے ہین اور سحر حاصل کرتے ہین بہت بڑا ساحر ہی جوگی ہو گیا ہی بالکل دنیا سے غرض نہین ہی سب اسکا کارخانہ سحر کا ہی نہ کوئی خادم ہی نہ خدمتگار ہی جس چیز کی ضرورت ہوتی ہی خود بخود سحر سے موجود ہو جاتی ہی اسنے یہ تدبیر کی ہی کہ جن جن بادشاہون کو اور ساحرون کو اسنے سحر تعلیم کیا ہی اور اسکو محبت بھی انکی ہو گئی ہی اسنے تصویر اسکی اپنے ایوان مین لگائی ہی اور اُن پر سحر کیا ہی کہ جب ان پر کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوگی اس تصویر مین تغیر ہو جائیگا بس اسکو معلوم ہو جاتا ہی کہ فلان پر یہ آفت آئی ہی یہ جا کر اسکی مدد کرتا ہی چنانچہ یہ اسوقت اپنے اُسی ایوان مین بیٹھا ہوا تھا کہ سمندر کی تصویر پر کچھ تغیر ہوا اسکی نگاہ پڑی اسکو سمندر سے زیادہ الفت ہی یہ بیقرار ہو گیا بس وہان سے اور اُڑ مین دیکھ کر روانہ ہوا اسکا طریقہ یہ ہی کہ ہمہ وقت اُسی ایوان مین رہتا ہی ہر ایک کی تصویر دیکھا کرتا ہی اور اسکو فکر بھی تھی کہ سمندر اسکے پاس ڈیڑھ برس سے نہ گیا تھا اسکو یہ فکر تھی کہ کیا ہی جو سمندر اتنے عرصہ سے نہ آیا ہر روز یہ قصد کیا کرتا تھا کہ نامہ روانہ کرکے دریافت کرون مگر مہلت نہ ہوتی تھی دوسری اُس نے یہ بھی خیال کیا تھا کہ مین چھ ماہ کے بعد تو سمندر کے پاس جاؤنگا سبب دریافت کر لونگا اسکا طریقہ یہ تھا کہ یہ خلاف قاعدہ نہ کرتا تھا جو دن جس کی ملاقات کا مقرر کیا تھا اُسی دن اُس سے ملاقات کرتا تھا جو دن اور ماہ سمندر کے یہان جانے کا

تھا دو برس کے بعد اُسی دن جاتا تھا یا نہ تھا میں اُسی دن جو کہ مقرر تھا اُسکے خلاف نہ جاتا تھا ہان
جب کوئی مصیبت ہوتی تھی تو پوشیدہ جاکر کسب کرکے چلا آتا تھا اسکا سحر یہ ہی کہ ستارہ بنکر جاتا ہی
اور کمک کرکے چلا آتا ہی کسی کو ظاہر بھی نہین ہوتا ہی چنانچہ سمندر کی کمک کو بھی اُسی طور سے آیا
تھا اور صدا دی تھی جب اسنے دیکھا کہ سمندر نے اس صدا پر کچھ خیال نہ کیا تو ناچار ہوکر اسنے اپنے
کو ظاہر کیا سمندر اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اسکو ہمراہ لیکر دربار مین آیا اور اپنے تخت
کے برابر کرسی پر بٹھایا سب نے جب یہ ظاہر ہوا تھا تو دیکھا تھا کہ ایک تہمت تنتجرمی رنگ کی
باندھے تھا اور ایک کرتہ پہنے تھا سر پر کلاہ نہ تھی بال بڑے بڑے تھے جس طور سے اور ساحرون
کے منھ سے آنکھ سے کان سے شعلے نکلتے ہین اسکے منھ سے نہین نکلتے ہین نہ سانپ وغیرہ لپٹے
ہین ہان قشقہ سینہ پر لگا دیا ہوا ہی آدمی خوبصورت ہی جوگی وضع سب دیکھکر حیران ہوئے
کیونکہ ان لوگون نے کبھی اسکو نہ دیکھا تھا سوائے سمندر کے یہ سمندر کی ملاقات کو بھی آتا
تھا تو ایک مقام اسکے لیے سمندر نے مقرر کیا تھا کہ وہان آتا تھا وہان سوائے سمندر
کے کوئی اور نہ ہوتا تھا اسوقت اسنے ناچار ہوکر الفت سمندر مین اپنے کو ظاہر کیا جو سب
نے دیکھا بس یہ برابر سمندر کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ سمندر نے وہ تقریر کی اور کہا کہ کیونکر
آپکو خبر ہوئی خوب وقت پر کمک کی مزاج تو اچھا ہی کیونکر آنا ہوا اُسنے کہا کہ مزاج تو اچھا ہی
تمھاری الفت کھینچ لائی اور اس طور سے خبر ہوئی تم ڈیڑھ برس سے ملاقات کو نہ آئے
تھے ہر وقت تمھارا خیال رہتا تھا کئی مرتبہ قصد کیا کہ بذریعہ نامہ کے دریافت کرون مگر
پھر یہ خیال ہوا کہ شائد تم شہر مین نہ ہو کسی اور مقام پر کسی ضرورت سے گئے ہو اس سبب
سے نہ آئے ہو تو خرابی ہو میرا نامہ بر تباہ پھرے لہذا تھوڑا زمانہ تمھارے جانے مین خود
باقی ہی جب تم جاؤگے سب معلوم ہو جائیگا اس سے نامہ وغیرہ نہ تحریر کیا مگر ہر وقت
فکر رہتی تھی چنانچہ آج مین ابھی اُسی ایوان مین بیٹھا تھا کہ جہان تصویر مین تم سب دوستون کی
لگی ہوئی ہین میری نگاہ تمھاری تصویر پر تھی کہ یکایک اُس مین تغیر ظاہر ہوا مین پریشان
ہوا کہ یہ کیا سبب ہی بس مین اوراق سامری جو اُٹھاکر تمھارا حال دیکھا تو یہ ظاہر ہوا کہ تم
کو خواجہ لشکر اسلام کا عیار قتل کیا چاہتا ہی کوئی ایوان نہ طاقی ہی اُسکو اسیر کر لیا ہی خداوند
سامری کی صورت بنکر عیاری کی ہی اب سمندر کو اسیر کرنے کی فکر مین ہی اور سمندر اُسکے
فقرے مین آگیا ہی بس مین یہ حال دیکھکر اوراق کو اُسی مقام پر رکھکر چلا کہ تم کو چلکر خبردار
کرون مین اپنے طریقہ سے آیا یہان آکر دیکھا کہ دراصل خواجہ خداوند بنے ہوئے ہین اور
تم طرف اُنکے جاتے ہو مین نے صدا دی تم نے کچھ خیال کیا مگر پورے طور سے نہ خیال کیا
تب مین نے دیکھا کہ تم نے کچھ اچھی طرح نہ خیال کیا تب مین نے ناچار ہوکر اپنے کو
ظاہر کیا یہ بھی اُس مین تحریر تھا کہ خواجہ نے مشک و عنبر کے ساتھ بے ہوشی جلاکر
سب کو کسی قدر بدحواس کر دیا ہی کہ اُنکی عقل مین فتور آگیا ہی مین نے سحر کرکے اُس
بے ہوشی کو تم سب کے دماغ سے دور کیا خواجہ بدسحر کیا کہ تم سب کے حواس
درست ہوگئے تم نے مجکو پہچانا آئے سمندر یہ امر اوراق سے ظاہر ہوا تھا کہ خواجہ
نے یہ تدبیر کی تھی کہ پہلی پتلیان ایوان کی اس طور سے پکڑ لین یہ کہکر زحل نے سب

تدبیر چلیبون کے گرفتار کرنے کی بیان کی سب اہل دربار حیران ہوئے سمندر نے کہا کہ بڑی چالاکی کی
زحل نے کہا کہ اُسکے بعد خداوند بنکر آیا تم سب کو یقین ہوا خصوصاً ایوان کو اُنکا تو خاتمہ کیا
اس طور سے کہ خواجہ نے زنبیل کا منھ استطرت کیا اور کہا کہ اس مین جھانک کر دیکھو سیر بہشت
نظر آئے گی بس جو جھک کا خواجہ نے جوڑون مین چالاکی سے ہاتھ دے کر اُسکو اُٹھا کر نذر
زنبیل کیا اُسکو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی کسی کو ثابت نہ ہوا کیونکہ تم لوگ تو بیہوشی
کے اثر سے مدہوش اور بدحواس تھے تم کو اپنی خبر نہ تھی دوسرے کا کیا خیال ہوتا دوسرے کو
طلب کیا اُس سے بھی یہی کہا اور کہا کہ وہ سیر کر کے اُدھر چلا گیا اُسکے ساتھ بھی یہی حرکت کی
اسی طور سے تم سب کو گرفتار کر لیتا خداوند نے بڑی خیر اور اپنا بڑا فضل کیا کہ مین وقت پر
پہونچ گیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی سمندر نے یہ سنکے زحل سے کہا کہ بھائی مین ڈیڑھ برس
سے اسی بلا مین مبتلا ہون اسی سبب سے میرا آنا نہ ہوا نہ تم آئے میرے ساتھ شہر مین چلو
تو مین تم سے سب حال بیان کرون اور رائے لون کہ کیا تدبیر کرون زحل نے کہا کہ اب تو مین
جاتا ہون جب اپنے وعدے کے موافق بروز مقررہ آؤنگا تو سنونگا کچھ مجملاً بیان کرو سمندر نے
ابتدا سے سب حال مجملاً بیان کیا اور ایوان کی بھی سب کیفیت مختصر طور سے بیان کی اور
کہا کہ مین تو نہ جانے دونگا بدون شہر مین لے جائے زحل نے بہت انکار کیا مگر سمندر
نے نہ مانا آخر کو وہ راضی ہوا اور کہا کہ پھر چلو اب دیر نہ کرو سمندر نے گرداب شاہ
وغیرہ سے کہا کہ اب تو ہم جاتے ہین لہذا جب تک ہم کوئی حکم نہ روانہ کرین اُسوقت
تک تم طبل جنگ نہ بجوانا یہ تو ہم کو یقین ہے کہ جب خواجہ جلینگے اور سب اُنکی
اشیا جو جو اُنکے پاس ہین چلینگی تو زنبیل بھی جلیگی جب زنبیل جلی تو ایوان بھی
زحل بس سب اہل اسلام جو کہ مقید ہین وہ رہا ہونگے مجکو اسقدر مہلت نہین ہے کہ مین
اُنکا تدارک کرون دوسرے اُنکے رہا ہونے مین عرصہ بھی نہین ہے جب تک مین تدارک
کرونگا اُسوقت تک وہ رہا ہو جاینگے اس سے کیا حاصل بس تم فرو کش رہو جب
مین تدبیر کر لونگا اور تم کو تحریر کرونگا اُسوقت مقابلہ کرنا یا جو امر مین تحریر کرون اُس پر
عمل کرنا گرداب نے کہا کہ بہت خوب یہ سُنکے سمندر نے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ ایک
سردار نے کہا کہ دیکھیے خواجہ تو اسی طور سے موجود ہین اب خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی
کہ جب آگ بندھی بر گری اُنھون نے سب اشیا جو کہ اُنھون نے زنبیل سے نکالین
تھین اور آراستہ کین تھین نذر زنبیل کر لین اور اپنی اصلی صورت بنائی ہے جو سردار نے
کہا سمندر نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ در اصل خواجہ موجود ہین سمندر نے کہا کہ خواجہ تم
یہان سے تشریف لے جاؤ ہم ہارے تم جیتے خواجہ نے کہا کہ ہم تو نہ جاینگے جب
ہمارا جی چاہیگا اُسوقت جاینگے کوئی تیرے نوکر تھین ہین جو تیرے حکم سے چلے جاین
کیا کہون کہ میرا باپ آگ اُسنے بچا لیا ورنہ تیرا خاتمہ تو مین نے کیا تھا جیسے ایوان کا خاتمہ
کیا خیر اگر زندہ ہون اور تجکو قتل نہ کیا تو اپنا نام خواجہ نہ رکھا بموجب مصرعہ زندہ ہے اگر یار
تو صحبت باقی * تیرے باپ نے تجکو بچا لیا اور بہت سے کلمات سخت سمندر کو کہے
کہ جسکے باعث سے شملاق کو غصہ آیا اور اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلا اور کہا کہ خواجہ مین

تم کو اس تقریر کی سزا دیتا ہون ادھر خواجہ نے اُسکے تیور دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ اس قصد سے آتا ہے کہ میرے اوپر
حملہ کرے خواجہ نے ایک حبشی زنبیل سے نکال کر گوشہ مین کھڑا کر دیا اُس سے کہا کہ جب یہ ہاتھ بڑھائے
اسکو پکڑ کر اندر کھینچ لینا اور دس جوتے مار کر باہر پھینکدینا اُسنے کہا بہت خوب خواجہ پاؤن پھیلا کر بیٹھے
شملاق نے کہا کہ خواجہ چلے آؤ اسی مین خیر ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اگر کچھ طاقت ہو تو ہم کو نکال
لے جاوے یہ جو خواجہ نے کہا شملاق کو غصہ آیا سمندر اور اہل دربار منع کرتے رہے اُسنے ایک کی
نہ سُنی اُسنے اس قصد سے ہاتھ بڑھایا کہ پاؤن پکڑ کر کھینچ لون کہ اُس حبشی نے گوشہ سے نکل کر اُسکا ہاتھ
پکڑ کر جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بل آ رہا اُسنے دس جوتے خوب زور زور مارے اور پھر باہر پھینکدیا یہ
خاک کو جھاڑ کر اُٹھا اور قصد کیا کہ مین سحر کرون خواجہ نے منڈھی سے کہا کہ اب یہان سے مجکو لے چلو
منڈھی نے کہکر سمندر سے کہا کہ لو ہم جاتے ہین سمندر نے کہا کہ تشریف لے جایئے بس منڈھی
اُڑ کر چلی خواجہ تو اُدھر جاتے ہین دیکھیے اب آن کی داستان کب تحریر ہوتی ہے انشاء اللہ جلد
سوم مین تحریر ہوگی شملاق منھ دیکھ کر رہگیا خفیف ہو کر ذلت اُٹھا کر واپس آیا سمندر نے کہا
کہ تم نے کہنا نہ سُنکے یہ ذلت اُٹھائی وہ اور خفیف ہوا کچھ جواب نہ دیا بس سمندر نے گرداب کو
بہت کچھ تعلیم کیا اور کہا کہ جو ہم تحریر کرین اُس پر عمل کرنا یہ کہکر اور بیرون بارگاہ آکر مع اپنے سردار
ورزحل کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا اب دیکھیے اسکا حال کہان پر جلد سوم مین تحریر ہوتا ہے
خواجہ منڈھی پر سوار جاتے ہین سمندر مع سردارون کے طرف سمندریہ کے جاتا ہے یہ جلد دوم اس
مقام پر تمام ہوئی اب باقی حالات جلد سوم اور چہارم مین انشاء اللہ تعالی تحریر ہون گے فقط

خاتمہ الکتاب

ہزار ہزار سپاس اس کریم مطلق کا کہ جس نے مجھ ایسی ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا اور یہ مین نے اُسکی قدرت
کاملہ سے یہ مرتبہ پایا کہ میرا کلام بھی پسند اہل ہنر اور صاحبان قدر ہوا شکر ہے اُس خالق مطلق کا کہ
جس نے ایک لفظ کن سے نہ طاق فلکی و زمین زمان پیدا کیا احسان ہے خدا ے کریم کا کہ اُسکی عنایت سے
جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت بحسن و خوبی تمام ہوئی اب یہ امید اُسکی ذات سے ہے کہ پسند ناظرین
ہو اور ناظرین میری عرق ریزی پر خیال فرمایئن اور خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمایئن ناظرین
کی خدمت مین یہ ناچیز عرض کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالی جو جو مقامات جلد دوم مین باقی رہے ہین تحریر
ہونے سے اگر جناب معلی القاب کرم گستر شریف پرور معدن لطف و کرم مخزن جود و سخا جناب منشی
پیراگ نراین صاحب دام اقبالہ حکم فرمایئن گے تو یہ حقیر ناچیز اُنکو جلد سوم مین تحریر کریگا جب ناظرین
اُنکو ملاحظہ فرمایئن گے تو لطف مزید پایئنگے اور میری عرق ریزی کی داد عنایت فرمایئن گے وہ ایسے
مقامات اور عجائبات ہین کہ ملاحظہ فرمانے سے تعلق رکھتے ہین اب یہ ناظرین کی خدمت مین میری گذارش
ہے کہ اگر کوئی عیب اس جلد مین ہو اُسکو اپنے پردۂ دل مین مثل عروس کے پوشیدہ فرمایئن کیونکہ
انسان مرکب ہے خطا اور نسیان سے شاید کوئی مقام پر نقص نظر آئیگا تو ناظرین کی عنایت سے امید ہے
کہ وہ عیب پوشی فرمایئنگے اور خلعت تعریف سے مجکو سرفراز فرمایئنگے زیادہ والسلام خیر ختام

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت جسمین حالات ملکہ پدر سیمتن معشوقہ آفتاب جادو اور پیدا ہونا برجیس
کا اور اسپر سیمتن نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا اور پیدا ہونا ملکہ ثریائے سیمتن کا اور برجیس کی خدائی کا
ترقی ہونا۔ حالات خواجہ خلیل بازرگان وحاکم شہر خونریزہ ومرد شیر افگن وکیفیت ورود خواجہ حسین تاجر شہر آفتاب
مین اور دربار برجیس مین پہونچنا کیفیت سیرگاہ ملکہ ثریائے سیمتن اور وہان کی فضا وبہار کا بیان اور خواجہ حسین کا تحفہ
ملکہ ثریائے سیمتن طیار کرنا اور خاور مین پہونچکر ارژنگ کے حضور مین پیش کرنا اور اسکا تصویر دیکھکر عاشق ہونا اور
نامہ روانہ کرنا وحالات لشکر کشی ارژنگ بر سر برجیس بعد سننے جواب کے وجنگ وپیکار آخر کار برجیس کا مطیع ہونا
بصلاح سخنگان وزیر حال قلعہ سیہ تاب وپادشاہان حامی ارژنگ واجتماع در اقلیم خورشیدیہ بر سر برجیس آفتاب
پرست ودیگر داستان متعلقہ کے نہایت رنگینی مضامین وعمدگی مطالب کے ساتھ بکمال خوش بیانی مرقوم ہین ان
ایام فرخی انجام مین حسب الحکم جناب مستطاب معلے القاب سرآمد تاجران زمان قدر شناس علم وہنر عزت افزا
اہل جوہر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور صاحب مرحوم بہ تالیف شیخ تصدق حسین
صاحب داستان گوئے شیوا زبان وحید عصر یکتائے زمان وباعانت ترتیب وتصحیح کارپرداز قدیم مولوی
محمد اسمعیل صاحب متخلص بہ اثر نہایت عمدگی مضامین ورنگینی عبارت سے بکمال خوش اسلوبی اختتام
کو پہونچی اور ماہ مئی سنہ ۱۹۰۳ع مین زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر مکمل ومرتب ہوئی شائقین جب اس
جلد کو دیکھین گے اور اسکے مضامین نزہت آگین کو ملاحظہ فرماینگے تو نہایت محظوظ ہونگے۔ جسقدر حالات
متعلق اس دفتر کے باقی ہین وہ اب جلد سوم مین مندرج ہونگے جو کہ زیر طبع ہے اور چند عرصہ مین طیار ہوکر سرمہ
چشم نظارگیان ہوگی امید ہے کہ اہل نظر اُس کو پسند کرینگے اور نہایت اشتیاق سے اس جلد کی
خریداری فرماینگے

تمت

نام کتاب	قیمت
سوانح عمری عمرو عیار مطبوعہ	عہ ب
[illegible]رت محمدیہ ”	ے ب
تاج کامیابی ”	ب
سوانح عمری شیطان۔	
الف کیلہ و نیا نزاد [illegible]	
الف لیلہ نثر بطور ناول مع[illegible]	
پھول والون کی سیر ”	
اخوان الصفا۔ اردو چھاپہ ٹیپ مطبوعہ غیر۔	
ترجمہ اُردو راہن سن کروسو۔ چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہی مطبوعہ غیر	ا/ ب
ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ۔ مترجمہ مولوی عبد الصمد نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین۔	عہ/ ا ۱۴
بوستان خیال۔ مصنفہ محمد تقی خان انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات۔ یہ باکمال عہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا اُنکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سُننے جاتے تھے۔ آخر اُنھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل مین سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اِس قصۂ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور یہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اِس قصۂ عجیب کے واسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اِسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلّے کے اِسکا رواج جاتا رہا۔ اِس زمانہ مین کہ فارسی کا رواج کالعدم ہو گیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے	

نام کتاب	قیمت
اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے اُنکا پیمانۂ عمر [لبریز] ہو گیا اصل کتاب کی بزبان فارسی [..]دین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین [..]دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین تفصیل [ذ]یل ہین۔	
۱۔ جلد مہدی نامہ۔	للعہ ب
۲۔ جلد روضۃ الابصار موسوم بہ معزالدین نامہ۔	للعہ ب
۳۔ جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ۔	ے ب ۱۴
۴۔ جلد شمس النہار ترجمۂ خورشید نامہ۔	عہ ب
۵۔ جلد مطلع الانوار۔	ے ب
۶۔ جلد خزینۃ الاسرار۔	صہ ب
۷۔ جلد نور الانوار ترجمۂ خورشید نامہ۔	صہ ب
۸۔ جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ۔	صہ ب
۹۔ جلد تفریح الاحرار ترجمۂ معزالدین نامہ۔	ے ب
الف لیلہ باتصویر۔ دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہے اُسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا۔ بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد۔ کاغذ سفید و خاکی۔	عہ ب
فسانۂ عجائب جلی قلم۔ باتصویر بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور کاغذ سفید گندہ۔	۹ ب
ایضاً۔ کاغذ خاکی گندہ۔	۷ ب
الف لیلہ باتصویر کامل ہر چہار جلد یکجائی ترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ ۱۸۹۴ء۔	
۱۔ کاغذ سفید چکنا۔	۱۵ ب
۲۔ کاغذ رسمی سفید۔	۱۴ ب

نام کتاب	قیمت
قصہ سند باد جہازی [illegible] قصہ الف لیلیٰ	۱۲ر ۳
کا مروپ کا جلد دو سارا دو کاغذ سفید۔	۲ر ۳
[illegible] متوسط قلم از مرزا رجب علی بیگ	
[illegible] مرحوم۔	۲ر
ایضاً۔ بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا۔	
[illegible] سخن بالتصویر بجواب فسانہ عجائب	
سید فخر الدین حسین مودودی۔	۲ر ۵
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۱۲ر ۳
طلسم حیرت۔ افسانہ دلچسپ از منشی جعفر علی	
تخلص شیون۔	۵ر
باغ و بہار معروف بہ قصہ چہار درویش با تصویر	۳ر
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۲ر ۲
لطائف الظرفا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد	
صاحب بسمل جسمین ڈیڑھ سوسے زیادہ عمدہ عمدہ	
تڑاق پڑاق لطیفے ہیں۔	۳ر ۳
لف[illegible]با۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب	
[illegible] حکایات مع نتائج و فوائد ہیں	
اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی حکایت فرضی اور	
خیالی نہیں ہے۔	۲ر ۳
طلسم فصاحت۔ قصہ عجیب و غریب از سید	
محمد حسین جاہ مرحوم۔	۹ر
آرائش محفل۔ قصہ حاتم طائی با تصویر از	
سید حیدر بخش۔	۲ر ۲
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۵
مقتول جفا معروف بہ فسانہ غم آمود از حافظ	
امیر الدین۔	۱ر ۲
نو طرز مرصع۔ از محمد عوض۔	۱ر ۲
بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی مترجمہ	
فقیر محمد خان۔	۱۰ر
سیر آب باغ۔ از میر محمد علی تلق مرحوم مغفور۔	۱ر ۳

نام کتاب	قیمت
فسانہ [illegible] منشی احمد علیخان تائب [illegible]	
فصیح بلیغ نو طرز مرصع رزم بزم دونون عمدہ۔	
فسانہ جمیل۔ مترجمہ منشی حامد حسین۔	۴
قصہ [illegible] از عنایت اللہ متخلص قیس۔	۲ پائی
[illegible] غلام حیدر خان [illegible]	۱ر ۲
[illegible] معروف بہ چھے صاحب	۵
[illegible] شیخ برہان الدین احمد۔	۱ر ۲
سنگ[illegible] قصہ مشہور۔	۱ر ۳
نانک گل و شمی۔ موئفہ منشی بنایک پرشاد۔	۱ر ۲
قصہ موتی و بنولہ۔ ذخیرہ پند [illegible]	۵ پائی
بیتال پچیسی با تصویر قصہ مشہور۔	۳ر
گل بکاولی۔ از منشی نہال چند۔	
طوطا کہانی [illegible] از سید حیدر بخش متخلص حیدر	۲ر ۲
پریم کہانی۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ صاحب	
وکیل مرحوم مطبوعہ غیر۔	۹ر ۳
افسانہ پر فسانہ۔ منشی ٹھاکر پرشاد صاحب۔	۳ر
قصہ گل و صنوبر۔ از منشی ہیم چند۔	۱ر ۲
ایک روسی زمیندار کا قصہ مترجمہ مسٹر ہنری اکاتم	
صاحب کاغذ سفید چکنا۔	۵ر
نور تن قصہ مشہور از محمد بخش صاحب مہجور۔	۵ر ۲
قصہ اگر گل۔ قصہ مشہور۔	۲ر
سیر مقبول فسانہ نادر از سید غلام حیدر خان بہادر	۹ر ۲
قصہ گوپی چند بھرتھری۔	۹ پائی
لطائف ہندی چٹکلے اور لطیفے از لالہ دیبی پرشاد۔	۲ر
قصہ سور جیور حصہ اول از منشی چیرونجی لال۔	۶ پائی
قصہ چہار گلزار۔ از منشی ہرگوپال۔	۱۲ر
ریاض تحقیق نادر رسالہ دو شرح سکندر نامہ بری	
مصنفہ مولوی عبد المجید صاحب متوطن	
بیلی بھیت۔	۱۲ر